1933

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن ◆◆ ہفتہ وار ◆◆ سمبھی

صداقت

قیمت سالانہ ؏ ششماہی ۱۶/ ممالک غیر سے

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۱۷	کان پور چہار شنبہ ۴ر جنوری	۱۹۳۳ء مطابق ۸ر رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ	نمبر ۱

رمضان المبارک کا خیر مقدم

(از جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب)

[ش]عبان کل شب ختم اور ماہ صیام آیا
ازل کی صبح کا نور آنکھ میں ہو کر تمام آیا

[سع]ادت کے جلو میں رحمت پروردگار آئی
مسلمانوں کے گھر چل کر خدا کا لطف عام آیا

[...]توں نے جگایا فطرت آدم کو سوتے سے
حیات جاوداں کا ابن آدم کو پیام آیا

[...]ینخانہ وحدت کے پٹ جبریل نے کھولے
ترستے تھے جسے میخوار گردش میں وہ جام آیا

[...] حکمت عرش سے اتری باپنر جسکے صدقہ میں
اُخوت اور مساوات اور آزادی کا نام آیا

[مب]ارک ہیں وہ انساں جنکی خاطر اس مہینہ میں
کلام اللہ لے کر دولت صلح و سلام آیا

[مس]لمانو! یہ موتی رول لو جن کے لٹانے کو
عرب کا اور عجم کا خسرو عالی مقام آیا

[...]قا جسکی رحمت نے اگر اپنوں کو ڈھانپا ہے
تو اوقات مصیبت میں پرایوں کے بھی کام آیا

اسلام کا لطف عام

(از جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب)

[...]سود و احمر کو پہونچا ہے پیام اسلام کا
ساری دنیا کو ہے شامل لطف عام اسلام کا

[...]ہ نوشوں کو ہوا حاصل سرور سرمدی
رہتی دنیا تک رہا گردش میں جام اسلام کا

[...] کو توانا کر دیا اسلام نے
پست کو بالا بنا دیتا ہے کام اسلام کا

[...]نجم پر ہے نازاں آسماں
اُسنے دیکھا ہی نہیں شاید نظام اسلام کا

اب بھی ہیں اس نام میں پنہاں ہزاروں ہیبتیں
کفر کانپ اٹھتا ہے جب آتا ہے نام اسلام کا

میونسپل الیکشن

از حضرت ایم اسلم

(گذشتہ سے پیوستہ)

شام ہوتے ہی قوالی شروع ہو جاتی ہے اور دس بجے قریب بزم رقص و سرود برپا ہوتی ہے۔ شہر بھر کے لوگ آجمع ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مرزا جی سے کہتا کہ حضرت کیوں یہ روپیہ برباد کرتے ہیں تو آپ تن کر فرماتے میرے یار ہمارے ہاتھ میں تو ار توے نہیں جو پل بھر میں سب کو راہ پر لے آئے آئیں۔ کیا کریں تالیف قلوب بھی کسی طرح کرنی ٹھہری۔

میر صاحب کو مرزا صاحب کے بڑے صلاح کار تھے دن بھر تو کہیں نظر نہ آتے لیکن مجلس رقص و سرود میں ضرور آموجود ہوتے اسی طرح حلقہ کے موجودہ ممبر شیخ جی جو شروع شروع مرزا کی سرگرمیاں دیکھ کر بہت گھبرانے لگے تھے۔ لیکن اصل بات معلوم کرنے کے بعد اب بالکل مطمئن تھے۔ ہر روز تشریف لے آتے۔ اسی طرح جنو اور اُس کی برادری کے لوگ بھی پیش پیش نظر آتے لیکن صبح ہوتے ہی اکڑے پھرتے۔ اور جب مرزا جی کے حواری مرزا زندہ باد کے نعرے لگاتے تو جنو والوں کی طرف سے بھی جنو کی جے بڑے زوروں سے پکاری جاتی۔ چنانچہ ایک روز مرزا صاحب شکایت کے طور پر کہنے لگے کہ بھئی! بڑے ہی بدتمیز ہیں یہ لوگ تو۔ سچ ہے! کند ہم جنس با ہم جنس پرواز! گدھوں کے ساتھ بستے رہتے گدھے ہو گئے ہیں۔ ذرا ان کی طوطا چشمی تو دیکھئے رات کو مجلس میں بھی موجود اور دونوں وقت کھانے پر بھی ڈٹے ہوئے دیکھ لو۔ اور پھر ہمارے سامنے کھڑے ہو کر ہم پر آوازہ بھی کستے ہیں۔ خدا کی قسم جی ہی چاہتا ہے کہ کسی روز پولیس کو بلوا کر پکڑوا دوں۔ لیکن خیر ممبر ہونے کے بعد سمجھ لیں گے۔"

"یہ سنکر پاس سے ایک نے کہا کہ تو گویا ممبر ہونے میں ابھی آپ کو کچھ شک بھی ہے۔

ایک اور بولا دیکھتے نہیں ہیں آپ کہ شیخ جی کے ہاں تو الو بول رہا ہے۔ کوئی ادھر کا رخ بھی نہیں کرتا۔

اور مرزا صاحب سکرا کر کہنے لگے "ہاں بھیا یہ تو ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ شیخ جی کے کارندے اور منشی جی بھی دونوں وقت ہمارے ہی دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔

اور رات مجلس میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ اور جو سچ پوچھو تو شیخ جی کی طرف سے ہیں کوئی کھٹکا نہیں انہوں نے تو ہماری خاطر ووٹروں سے کچھ کہنا سننا بھی ترک کر دیا ہے۔ لیکن اس جنو نے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ اصل مقابلہ تو اسی سے ہے اب بندہ پرور! ایک نے کہا "فکر نہ کیجئے کیا مجال جو ایک ووٹ بھی کمائے۔

ایک اور بولا! اجی توبہ کس خیال میں ہیں آپ۔ یہ جنو والوں میں سے دو چار تو کل ہی کہہ رہے تھے کہ بھیا جیکا کھائیں گے اُسی کا گائیں گے۔ ہاں کوئی لالچی روپیہ مانگے تو کہہ نہیں سکتے

میرے یار! مرزا صاحب ہنسکر کہنے لگے "وہ نہ بھی مانگے تو ہم ضرور دیں گے۔ لوگ یہ تو نہ کہیں گے کہ ہم نے سب ووٹ مفت ہی لے لیے۔ بھئی بڑا مزا ہو جو جنو کو ایک ووٹ بھی نہ ملے شیخ جی کو سو پچاس چلے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

الیکشن کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی اسکول کے وسیع میدان میں مرزا جی کی طرف سے اور شاندار شامیانہ لگا دیا گیا اور طرح طرح سے آراستہ کیا گیا۔ دروازہ کے اوپر بڑے بڑے سنہری حرفوں میں "مرزا کیمپ" لکھا تھا اور اسکے نیچے

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

چاندی کے حروف میں لکھا ہوا تھا۔ راستہ پر دائیں بائیں یار لوگوں نے بہت سے بورڈ لٹکا رکھے تھے۔

"دین و دنیا میں بھلا چاہتے ہو تو مرزا جی کو ووٹ دو"

"بھلا کر تیرا بھلا ہوگا"

"مسلمانوں آج تمہاری شرافت کا امتحان ہے"

"نمک حلالی اور وفاداری دکھانے کا آج ہی موقع ہے"

"مسلمانوں کے واحد لیڈر مرزا صاحب ہیں"

"خادم قوم مرزا صاحب کو ووٹ دو"

"مسلمانوں کی ڈوبتی ناؤ کو مرزا صاحب نکالیں گے۔

"دنیا میں ایک ووٹ دو آخرت میں ستر ووٹ لو"

الغرض جو کچھ جس کو سوجھا دہی کا غذ پر لکھ کر سر راہ لٹکا دیا۔ مرزا جی نے شیخ کو علیحدہ کیمپ لگانے سے منع کر دیا تھا✻

✻ اور کہلا بھیجا تھا کہ آپ ہمارے مہمان ہونگے تشریف لائیں مقابلہ ہے اب جیسے اللہ دے۔ لیکن مرزا جی کے کیمپ کے عین سامنے جنو والوں نے بھی دس پانچ کھاٹ کھٹولے لا ڈالے تھے۔ مرزا والوں نے ڈونڈی پٹوا دی کہ مرزا صاحب نے اپنے

اپنے ووٹروں کیساتھ الیکشن کے روز ایک عظیم الشان جلوس کی صورت میں گھر چلنے کا وعدہ کیا ہے اسلئے سب ہندو مسلم بھائیوں سے درخواست ہے کہ شامل ہو کر رونق بڑھائیں اور ثواب حاصل کریں۔ (باقی بر صفحہ ۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۷ | کانپور چہار شنبہ ۴ر جنوری ۱۹۳۳ء | نمبر ۱

سال نو اور خطابات

سال نو کی خوشی میں جن لوگوں کو خطابات سے حکومت نے سرفراز کیا ہے اُن کی فہرست ہم کسی دوسری جگہ شایع کر رہے ہیں

عام طور پر پبلک کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ حکومت کے نزدیک خطاب دینے کا معیار کیا ہے مگر یہ یقین ہے کہ جن لوگوں نے حکومت کے نزدیک حکومت اور ملک کی خدمت انجام دی ہے اُن کو اس خدمت کے صلہ میں علی قدر مراتب حکومت خطاب سے سرفراز کرتی ہے۔

ہم ذیل میں خطابات سے سرفراز ہونے والوں پر ایک سرسری تبصرہ کرتے ہوئے دکھانا چاہتے ہیں کہ آیا جو لوگ اس سال نو کی خوشی میں خطابات سے سرفراز ہوئے ہیں وہ اس کی مستحق تھے یا نہیں:۔

جی۔ سی۔ ایس۔ آئی کے معزز ترین خطاب سے صرف مہاراجہ صاحب کشمیر سرفراز ہوئے ہیں۔

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے خطابات کا دائرہ صرف اعلیٰ حکام ہی تک محدود رہا ہے۔ ہم کو خوشی ہے کہ صوبہ متحدہ کے ہر دلعزیز ہوم ممبر آنریبل نواب صاحب چھتاری بھی اس اعلیٰ خطاب سے سرفراز ہوئے ہیں۔ جو ہر طرح اس کے مستحق تھے۔

سی۔ ایس، آئی کی فہرست بھی اعلیٰ حکام ہی تک محدود رہی ہم کو خوشی ہے کہ ہمارے صوبہ کے کمشنر مسٹر ڈی۔ ایل دریک بروکمین کا اسم گرامی بھی اس معزز خطاب کی فہرست میں شامل ہے۔

جی۔ سی۔ آئی۔ ای کے خطاب سے صرف گورنر پنجاب اور سر اوول جرجی سرفراز ہوئے ہیں۔

کے۔ سی۔ آئی، ای کے خطاب پانے والوں میں متعدد نام ہندو اور مسلمان حضرات کے نظر آتے ہیں۔ جس میں عام طور پر مشہور نام مہاراجہ صاحب دربھنگہ کا ہے۔

سی۔ آئی۔ ای کی فہرست اس مرتبہ کافی طویل ہے اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس فہرست میں ہمارے شہر کے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ ایم۔ ایل سی کا اسم گرامی بھی موجود ہے۔ حافظ صاحب عرصہ سے نہایت اعتدال کیساتھ مسلمانوں کی خدمت انجام دیرہے ہیں اور وہ اس خطاب کے مستحق تھے۔ آپ کانپور میں پہلے ہندوستانی ہیں کہ جنھوں نے سی، آئی، ای کا معزز خطاب حاصل کیا ہے جسکے لیے اہل شہر کو نہایت خوشی ہوگی

ہمارے صوبہ کے مسٹر ایچ آر او۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر جے۔ جی۔ سی اسکاٹ پرنسپل پرنس آف ویلس ملٹری کالج ڈیرہ دون بھی اس معزز خطاب سے سرفراز کیے۔

بی۔ ای و سی۔ بی۔ ای اور ڈی۔ بی۔ ای کے خطابوں سے ہمارا صوبہ بالکل محروم رہا ہے

ایم۔ بی۔ ای کے خطاب سے مسٹر العزیز بخش سپرنٹنڈنٹ اکاونٹ پراوٹ سکرٹریس آفس صوبہ متحدہ سرفراز ہوئے ہیں۔

ایم۔ بی۔ ای (سول) کا خطاب مسٹر ایف فلچر ریزرو انسپکٹر آف پولیس کانپور کو ملا ہے۔

نائٹ ہڈ۔ نائٹ ہڈ کی فہرست بھی کافی طویل ہے جس میں ہمارے صوبہ کے ہر دلعزیز منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ آنریبل نواب محمد یوسف صاحب کا اسم گرامی بھی موجود ہے آپ کی ہر دلعزیزی دیکھتے ہوئے اس صوبہ کو تعجب تھا کہ اب تک آپ اس معزز خطاب سے کیوں سرفراز نہیں کیے گئے۔ بہر حال اس حصول خطاب کی اہل صوبہ کو خوشی ہوگی کنور مہاراج سنگھ سابق کمشنر موصوف بھی اس معزز خطاب سے سرفراز کیے گیے ہیں۔

آنریبل ملک فیروز خاں نون منسٹر آف ایجوکیشن صوبہ پنجاب جو کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس میں سرگرم حصہ لینے کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں وہ بھی اس معزز خطاب سے سرفراز کیے گئے ہیں۔

راجہ بہادر (ذاتی) کے معزز خطاب سے صرف راؤ بہادر راجہ رام سنگھ ایم ایل سی آف بارا۔ الہ آباد سرفراز ہوئے ہیں۔

شمس العلماء مہامہا اپادھیا اور قیصر ہند مڈل (درجہ اول) کے خطابات سے ہمارا صوبہ محروم رہا ہے۔

قیصر ہند مڈل (درجہ دوم) کے خطاب البتہ کئی ایک صوبہ کے حصہ میں آئے ہیں۔

دیوان بہادر اور سردار بہادر کے خطابات سے بھی ہمارا صوبہ محروم رہا ہے۔

خان بہادر کے خطابات میں میں ہمارے شہر کے مستعد اور ہر دلعزیز کوتوال شہر خاں صاحب منشی امتیاز محمد خاں صاحب ڈی۔ ایس۔ پی۔ کا اسم گرامی بھی ہے آپ کی مستعدی و ہر دلعزیزی کو دیکھتے ہوئے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ آپ آج سے بہت پیشتر اس خطاب کے مستحق تھے۔

خان بہادر کی فہرست صوبہ متحدہ کیلئے نہایت محدود ہے اور ہمارے خیال میں صوبہ کے اکثر حضرات کو اس مرتبہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

رائے بہادر کے خطابات کی فہرست میں میونسپل بورڈ کے قابل ترین اگزیکیوٹو افسر ڈاکٹر ایس۔ این تواری کا نام بھی نظر آتا ہے۔ جس کے لئے آپ ہر طرح سے مستحق تھے۔

کہا جاتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۹ء میں بہار گورنمنٹ نے بھی آپ کو رائے بہادر کا خطاب دیا تھا مگر آپ نے بعض ذاتی مصلحتوں کی بنا پر واپس کر دیا تھا۔ امید کہ اس مرتبہ آپ اس خطاب کو قبول فرماویں گے۔

ڈاکٹر لکشمی دت جوشی بیرسٹر رجسٹرار ہائی کورٹ الہ آباد کا نام بھی اس فہرست میں نظر آتا ہے جو کہ عرصہ سے اس کے مستحق تھے یہ فہرست بھی صوبجات متحدہ کیلئے بہت مختصر ہے اور اکثر حضرات کو امسال ناکامیابی سوئی ہوگی۔

خان صاحب اور رائے صاحب کی فہرست خطابات بھی صوبہ متحدہ کیلئے بہت مختصر ہے۔

شاہی تمغہ پولیس۔ کی فہرست میں پرتھی سنگھ کانسٹبل اور شیخ عیدو نائک کا نام بھی نظر آتا ہے جن کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔

ہندوستانی تمغہ پولیس میں ہمارے شہر کے مسٹر آر این مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا اسم گرامی بھی ہے جو اس کے ہر طرح سے مستحق تھے۔

اس فہرست میں ساگر سنگھ کانسٹبل کا نام بھی نظر آتا ہے جسکی کوشش قابل تعریف ہے۔

خطابات حاصل کرنے والوں کی خدمت میں ہم تہ دل سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اُن لوگوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں کہ جن کو باوجود امید کے اسموقعہ پر مایوسی ہوئی ہے۔

❊ دوسری دفعہ مسلمان۔ اور اس معاہدہ کی پابندی نہایت ایمانداری کیساتھ ہو رہی ہے۔ مگر کانپور کا باوا آدم ہی دوسرا ہے یہاں تو ہر موقع پر ہندو اور مسلم سوال ہے اور کوئی ایثار کرنا تو جانتا ہی نہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو ہندو مسلم سوال بنا کر اپنا الّو سیدھا کیا جاتا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اس موقعہ پر تو ہندو مسلم سوال پیش کرنا فضول ہے۔ کیونکہ مقابلہ نہایت سخت ہے اور دونوں کو قوت آزمائی کا موقع ہونا چاہیئے۔

مگر ہم مسلمان ممبروں کو ضرور یہ تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ اُن کو مثل لکھنو وغیرہ کے ہندو ممبران سے اس قسم کا ایک معاہدہ کر لینا چاہیئے کہ ایک دفعہ ہندو اور ایک دفعہ مسلمان یا دو دفعہ ہندو اور ایک دفعہ مسلمان چیرمین ہوا کرے تاکہ آئندہ انتخاب میں مسلمان چیرمین منتخب ہو سکے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مسلم ممبران اس پر توجہ کر کے اپنا قومی فرض ادا کریں گے۔

مقدمات واپس گذشتہ فسادات کانپور کے سلسلہ میں جو مقدمات چل رہے تھے اُن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہندو مسلمانوں نے آپس میں تصفیہ کر لیا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اُنکو منظور کر لیا ہے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر آر ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر ۵ جنوری سے ۲۷ر جنوری تک کیلئے دورہ پر تشریف لے جاویں گے۔

ڈاکہ موضع رلسرا پرگنہ گھاٹم پور میں پنڈت گوبردھن کے مکان پر ایک زبردست ڈاکہ پڑا جسمیں کہا جاتا ہے کہ تقریباً ۶۰ ڈاکو شریک تھے جو مسلح تھے ڈاکو جس وقت گاوں میں داخل ہوئے تو انہوں نے بندوق سے فائر کیے تاکہ کوئی شخص مکان سے باہر نہ نکلے اور انہوں نے گوبردھن کے مکان میں داخل ہوکر تجوری توڑ کر ۱۵-۱۶ ہزار روپیہ نقد اور زیورات کی صورت میں نکال لیا اور ادر تین آدمیوں کے شور مچانے پر ڈاکوؤں نے اُن پر فیر کیے جسمیں سے ایک آدمی فوراً مر گیا۔

آئینۂ کانپور

خطابات سال نو خطابات سال نو کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اہل شہر کو خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے جنکی خدمت میں ہم تہ دل سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں:۔

سی، آئی، ای خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم۔ ایل۔ سی۔

خان بہادر خانصاحب منشی محمد امتیاز محمد خانصاحب ڈی ایس۔ پی۔ کوتوال شہر۔

رائے بہادر۔ ڈاکٹر ایس۔ این تواری اگزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ

ایم۔ بی ای (سول) مسٹر ایف فلچر رزرو انسپکٹر آف پولیس۔

ہندوستانی تمغہ پولیس۔ مسٹر آر۔ این۔ مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس

انتخاب چیرمین میونسپل بورڈ کے چیرمین کا انتخاب ۱۰ دسمبر کو ۲ بجے دن کو زیر صدارت مسٹر الاپ ڈسٹرکٹ و سشن جج کانپور ہوگا۔ قاعدہ کی رو سے انتخاب کی کارروائی ۲ بجے سے ۴ بجے تک ہوگی اور اُس وقت تک انتخاب نہ ہو سکا تو دوسرے دن پھر ۲ بجے سے ۴ بجے تک انتخاب کی کارروائی ہوگی۔ اور اگر خدانخواستہ دوسرے دن ۴ بجے تک بھی انتخاب کی کارروائی ختم نہ ہوئی تو ممبران بورڈ کو انتخاب چیرمین کا حق نہ رہیگا۔ بلکہ حکومت جس کو چاہے گی چیرمین نامزد کرے گی۔

امیدواران چیرمینی۔ میونسپل بورڈ کی چیرمینی کے امیدواروں کی تعداد تقریباً ایک درجن کے پہونچ گئی ہے۔ مگر عام خیال ہے کہ مقابلہ صرف بابو برجندر سروپ اور بابو وواد کا پرشاد سنگھ ہی میں ہوگا۔ مقابلہ نہایت شدید ہے اور زبردست جدوجہد ہو رہی ہے بعض ممبران پر تو دونوں پارٹیوں کی طرف سے اس قدر زبردست دباؤ پڑ رہے ہیں کہ وہ اس چپلقش سے نجات حاصل کرنے کیلئے شہر سے باہر چلے گئے ہیں۔

مگر ہم اس طرز عمل کی تعریف نہیں کر سکتے کیا اُنکو یہ قدرت بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے ضمیر کے مطابق چیرمینی کے انتخاب میں حصہ لیں، اور اگر ایسا نہیں ہے تو اُن کو ممبری سے استعفیٰ داخل کر دینا چاہیئے کیونکہ اس کمزوری گیا تھ وہ بورڈ میں اپنی وارڈ کی کیا خدمت کر سکیں گے

ہمعصر "پاینیر" نے ایک نوٹ لکھا ہے کہ چونکہ کانپور میں مسلسل صرف ہندو چیرمین ہو رہے ہیں اس لئے اس موقع پر ہندوؤں کو ایثار دکھا کر خود ریٹائر ہو کر کسی مسلمان کو متفقہ طور پر چیرمین منتخب کرا دینا چاہیئے۔

ناظرین کو اسکا اچھی طرح علم ہے کہ [illegible] سوال کے پیش کرنے کی سخت مخالف ہیں کیو [illegible] سوال سے ملک کے لئے سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا مگر یہ امر واقعہ ہے کہ جب سے غیر سرکاری چیرمین کا ہونا شروع ہوا ہے اُس وقت سے آجتک جس کو تقریباً ۱۷ سال ہوئے کانپور میں کسی مسلمان کو اسکا موقع نہیں مل سکا۔ حالانکہ دیگر شہروں میں (لکھنو وغیرہ) اس کا انتظام ہے کہ ایک دفعہ ہندو چیرمین ہو تو ❊

لکھنؤ میں آل انڈیا خواتین کانفرنس کا اجلاس

۲۹ر دسمبر کی کارروائی

گذشتہ شام کو ۴ بجے قیصر باغ کی تاریخی بارہ دری میں آل انڈیا خواتین کانفرنس کا پہلا اجلاس دلچسپ ترانوں اور نغموں کے ساتھ شروع ہوا - بارہ دری کا ہال خواتین اور مردوں سے بھرا ہوا تھا کانفرنس میں پردہ نشین خواتین کیلئے بھی انتظام مکمل کر دیا گیا تھا۔

بیگم وسیم صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا فصیح و بلیغ خطبہ اردو میں پڑھا - اُس کے بعد لیڈی رتن بھائی نیلکنٹھ نے انگریزی زبان خطبہ صدارت پڑھنا شروع کیا آپ نے خطبہ صدارت میں سب سے پہلے دو چیزوں کیطرف خواتین کی توجہ مبذول کرائی - علمی اور سوشل ریفارم پر آپنے زور دیتے ہوئے کہا کہ ان چیزوں پر خصوصیت سے توجہ کی ضرورت ہے لیکن ان کا جہاں تک ملک و قوم سے تعلق ہے اُس کے بعد آپنے کہا کہ ہم کو اس بات پر غور کرنا ہے کہ خواتین میں تعلیم کس قسم کی ہونی چاہئے - خواتین میں پرائمری تعلیم لازمی قرار دینا چاہئے اور ہائی کلاس کی تعلیم بجائے دوسری زبان کے اپنی زبان میں ہونا چاہئے - تاکہ خواتین کی دماغی و ذہنی قابلیت ضایع نہ ہو - دوسری زبان میں تعلیم کی وجہ سے اصلی ترقی میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں - ہم ان خواتین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں زور دیں جنکا تعلق یونیورسٹیوں سے ہو - اُن کو چاہئے کہ ملک کی وسعت کی لحاظ سے کافی مدارس کا انتظام کریں - ہم کو اس بات سے مسرت ہے کہ یہ کانفرنس اس معاملہ میں پوری توجہ سے کام لے رہی ہے، پھر آپنے کہا کہ ہماری تعلیم میں ابھی ایک خامی ہے خواتین کیلئے صنعتی و حرفتی تعلیم بھی اُن کی ترقی کیلئے بے حد ضروری ہے، ان کو اس طرف پورا زور صرف کرنا چاہئے - اور نصاب تعلیم جہاں تک ممکن ہو بہت علمی ہونا چاہئے - اس کے بعد آپنے سوشل ریفارم پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ چیز ہندوستانی تہذیب کے لحاظ سے اس لئے ضروری ہے کہ دوسرے ملکوں سے اس کی تہذیب و معاشرت بالکل جداگانہ ہے - اس لئے خواتین کو چاہئے کہ شادیوں میں فضول رسم و راہ کو دخل نہ دیں اور بچپن کی شادیوں سے پرہیز کریں جہیز و بیوہ کی شادی و نیز طلاق وغیرہ یہ نہایت اہم مسائل ہیں جو بہت زیادہ تاریک ہیں خصوصاً ہندوں میں ذات پات کا - ان باتوں کی اصلاح ترقی میں بُری طرح حائل ہے - پھر بھی ہم کو ان اصلاح میں گورنمنٹ سے قانونی امداد لینی چاہئے - ازدواجی زندگی خواتین کی زندگی و موت کا مسئلہ ہے - اسلئے اس کی اصلاح تعلیم کے بعد بے حد ضروری چیز - آپنے کہا کہ اگرچہ شاردا ایکٹ اسلئے موجود ہے تاہم اس میں یہ خامی نہیں کہ ایسی شادیوں کو قبل سے روکنے کا کوئی قانون نہیں ہے شادی کے بعد مقدمات چلانا کچھ زیادہ مفید نہیں ہیں اس لئے کہ شادی ہو جانے کے بعد پھر زندگی و موت ہی کا مسئلہ سامنے آجاتا ہے - چاہئے یہ تھا کہ ایسی شادیاں ہو ہی نہ سکیں اور باوجود اس ایکٹ کی موجودگی کے اب بھی برابر شادیاں ہو رہی ہیں - آپنے آخر میں کہا کہ خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنی جاہل اور غریب بہنوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں عورتوں نے سودیشی اور چھوت چھات کے مسئلہ میں بڑی دلچسپی سے کام کیا ہے لیکن اب اُن کو اور زیادہ سرگرمی دکھانے کی ضرورت ہے -

۳۰ر دسمبر کی کارروائی

آج صبح ۸ بجے سے آل انڈیا خواتین کانفرنس کا دوسرا اجلاس شروع ہوا اور صرف خواتین ڈیلی گیٹ اور وزیٹرس سے بارہ دری کا ہال بھرا ہوا - کانفرنس نے صوبہ وارده

اہم رپورٹ پیش کی جسمیں خواتین نے مرکزی حیثیت سے جن جن شعبوں میں سرگرمی سے کام کیا ہے اگرچہ ہم کو وہ رپورٹ نہیں مل سکی - اور نہ کانفرنس کی طرف سے پریس کے لئے کوئی انتظام کیا گیا تھا بہرحال ہم کو جو کچھ معلوم ہو سکا وہ یہ ہے کہ اندھرا میں خواتین نے بڑی سرگرمی سے شاردا ایکٹ کو کامیاب بنانے میں حصّہ لیا وہاں اس ایکٹ کے ماتحت صرف ایک خلاف قانون شادی کی گئی جسپر ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا نیز فرنچائز کمیٹی میں بھی یہاں خواتین نے کافی حصّہ لیا — اور کمیونل ایوارڈ کے خلاف خواتین نے احتجاج کیا - طبی امداد بہم پہنچائی - بمبئی میں مس الخنیر نے ہندو مسلم فساد کے روکنے میں بڑی سرگرمی سے حصّہ لیا - اور ڈومنک سائنس اسکول کا افتتاح کیا - چھوت چھات اور ذات پات کے تفرقہ کے مٹانے میں کامیاب کوشش کی کلکتہ میں لڑکیوں کے اغوا کرنے کی جو قابل افسوس برائی موجود تھی اس کو دور کرنے میں خواتین نے بڑی دلسوزی سے کام کیا - سی - پی میں خواتین نے دیہاتی ترقی کے لئے نمایاں کام کیا - اور رہا ہو کر آنے والے قیدیوں کی امداد کیلئے ایک سوسائٹی بنائی گئی - مدراس میں فرنچائز اور شاردا ایکٹ پر کافی توجہ سے کام کیا گیا - اسکے علاوہ خواتین کی کوششوں سے ایک ایسی عمارت تیار کی گئی جس میں معصوم بھولے بھالے بچوں کو آرام مل سکے -

اودھ میں سیتاپور میں خواتین نے بیروزگار بھیک مانگنے والوں کیلئے ایسا خیرات خانہ بنوایا جس سے انسداد گداگری ہو سکے - کوچین میں بچوں کیلئے تعلیم کیلئے ایسا طریقہ تعلیم رائج کیا گیا - جو بچوں کو کھیل کے کود کیساتھ اُن کی دماغی نشو و نما کو تقویت پہونچا سکے آج کانفرنس میں بعض خواتین نے اس امر کے خلاف احتجاج بھی کیا کہ یہ کانفرنس نہایت اہم ہے اور ایک ایسے مرکز میں ہو رہی ہے جو اردو زبان کا گھر ہے لیکن افسوس ہے کہ یہیں اُس زبان کو پامال کیا جا رہا ہے - اور کانفرنس کی تمام کارروائی صرف انگریزی زبان میں ہو رہی ہے - جس کو تمام خواتین نہیں سمجھ سکتیں -

تیسرا اجلاس ۲ بجے سے شروع ہوا اور سوشل ریزولیوشن پر گرما گرم تقریریں ہوئیں - خصوصاً مسئلہ فرنچائز میں عورتوں کی حق رائے دہی اور صورت انتخاب پر مسز آصف علی نے بتایا کہ بعض خواتین نے مسئلہ انتخاب پر جداگانہ نقطہ نظر سے تقریریں کیں - لیکن اس تقریر سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ مشترکہ انتخاب کو ناپسند کرتی ہیں بلکہ اسلئے کہ مسلم خواتین بمقابلہ ہندو خواتین کے ابھی بہت کمزور ہیں لیکن خواتین یہ ضرور چاہتی ہیں کہ ان کے تمام شہری حقوق جسطرح مردوں کو حاصل ہیں انہیں بھی حاصل ہونا چاہیے انہوں نے طے کیا کہ تمام قانونی سوشل اور پبلک سروس میں نیز ہر محکمہ میں خواتین کو بھی عملاً حصّہ دیا جائے کانفرنس میں سب سے زیادہ قابل توجہ یہی مطالبات تھے فرنچائز پر غور کرنے کیلئے دس خواتین کی ایک کمیٹی بھی بنادی گئی ہے تاکہ وہ اُسپر غور کرکے کوئی آسان طریقہ پیش کرے اس کمیٹی کی ضرورت اسلئے محسوس ہوئی ہے کہ خواتین نے ابھی تک اس مسئلہ پر کوئی توجہ نہ کی تھی - اس اجلاس میں زیادہ تر تجاویز صدارت کی طرف سے پیش ہو کر منظور ہوئیں - خواتین نے کمیونل ایوارڈ کو ہندوستان کیلئے غیر مفید بتایا اور انتخاب مشترکہ کو پاس کر دیا مشترکہ انتخاب کے مسئلہ پر مسز آصف علی نے پوری توجہ دلاتے ہوئے زبردست تقریر کی -

الہ آباد اتحاد کانفرنس کے فیصلے

مسلم مطالبات کی مزید تصریح

(گذشتہ سے پیوستہ)

مرکزی مجلس مقننہ

(۱) چونکہ ان اراکین کے تناسب اختیارات اور اعمال کے متعلق قطعی معلومات اس وقت تک ہم نہیں پہونچی ہیں جو آل انڈیا فیڈرل مجلس مقننہ میں ریاستوں کی جانب سے آئیں گے - اس لئے مندرجہ ذیل تصفیہ صرف برطانوی ہند کی نشستوں میں تخصیص کے متعلق کیا گیا ہے :-

(۲) اسپر اتفاق ہو گیا کہ مرکزی مجلس مقننہ میں برطانوی ہند کی مجموعی نشستوں میں سے ۳۲ فیصدی نشستیں مسلمانوں کے لئے ۴ ۱/۳ فیصدی یعنی تین سو میں سے ۱۳ نشستیں سکھوں کے لئے ۲ فیصدی ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک نشست اینگلو انڈینوں کے لئے مخصوص ہوگی باقی نشستیں عام حلقہ میں شامل ہوں گی۔

مخلوط انتخاب

اس پر اتفاق ہو گیا کہ تمام انتخابات میں مخلوط طریق انتخاب اختیار کیا جائے گا لیکن آئندہ دس سال کیلئے مولانا محمد علیؒ (مرحوم) کے فارمولا کی مندرجہ ذیل ترمیم شدہ شکل نافذ کی جائے گی :-

ان امیدواروں میں سے جو اپنی ملت کے کم از کم تیس فیصدی ووٹ حاصل کر لیں گے - وہ امیدوار قرار پائیگا جسے مجموعی طور پر سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہوں گے -

اگر کوئی امیدوار ایسا نہو جسے اپنی ملت کے ۳۰ فیصدی ووٹ حاصل ہوں تو اُن دو امیدواروں میں سے جنہیں اپنی ملت کے سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہوں گے وہ امیدوار کامیاب ہوگا جس کی مجموعی تعداد زیادہ ہوگی - دس سال کے بعد تیس فیصدی کا یہ قاعدہ خود بخود ختم ہو جائے گا - لیکن بہرحال اس سے قبل یا آغاز کے وقت ہی ہر ملت کو اس کی آزادی حاصل ہوگی کہ وہ اس قاعدہ کو چھوڑ کر خالص مخلوط انتخاب قبول کرلے

(نوٹ) انتخابات کے لئے پارسی ہندوں کے ساتھ شامل رہیں گے یہودی، یوروپینوں یا اینگلو انڈینوں کے ساتھ جیسی کہ صورت ہو رہیں گے اور بنی اسرائیل ہندوستانی عیسائیوں میں شامل رہیں گے -

مسلمانوں کیلئے پاسنگ

اسپر اتفاق ہو گیا کہ مسلمانوں کو جو پاسنگ برطانوی کابینہ کے فیصلے سے قبل حاصل تھا وہی دس سال تک قایم رہے گا - مختلف صوبوں میں مسلمانوں کیلئے جو نشستیں مخصوص ہونگی اُن کی تعداد حسب ذیل ہوگی :-

(اعداد کی جانچ کی جا رہی ہے)

بنگال

(۱) نشستوں کی تخصیص کیساتھ مخلوط انتخاب قایم ہوگا -

(۲) مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی نشستیں ملیں گی اور ہندوں اور دوسری قوموں کی جو عام انتخابات میں شامل ہیں، ۴۷ فیصدی نشستیں ملیں گی - اور ان دونوں صورتوں میں مخصوص حلقہ ہائے انتخاب بھی شامل ہوں گے -

(۳) دس سال کے بعد خود بخود نشستوں کی تخصیص اور تمام مخصوص حلقہ ہائے انتخاب ختم ہو جائیں گے -

(۴) ایک کمیٹی مقرر کی جانی چاہئے کہ جو مزید نشستیں حاصل کرے اور مسلمانوں اور ہندوں کے جو تناسب پر اتفاق ہوا ہے اُسکے متعلق دونوں ملتوں کے حقوق کو پورا کرنے کیلئے نشستوں کو تقسیم کرے - اور دفعہ (۱) اور (۲) میں جو معاملات مذکور ہیں ان کا تصفیہ کرے -

(۵) مسلمانان بنگال کو مخلوط انتخاب اُسی صورت میں قبول ہوگا کہ انہیں تمام ہاؤس میں ۵۱ فیصدی نشستیں حاصل ہو جائیں

(۶) دونوں ملتیں ملکر ان کی جدوجہد کریں گی کہ مرکز اور صوبوں میں فوراً مکمل ذمہ دارانہ حکومت قایم ہو -

(۷) جب نشستوں کی تخصیص ختم ہو تو لازمی طور پر حق رائے دہی بالغان تسلیم کر لیا جائے -

(۸) تمام مندرجہ بالا دفعات ایک دوسرے کیساتھ مربوط ہیں

(بنگال کے متعلق یہ اعلان کیا گیا کہ جو ترمیمات اس سلسلہ میں موصول ہوئی ہیں انپر کلکتہ کے اجلاس میں غور کیا جائے گا اسوقت تک بنگال کا معاملہ زیر بحث رہیگا - اور تمام تصفیہ اُس وقت مکمل ہوگا جب کہ بنگال کا فیصلہ کلکتہ میں ہو جائے گا)

پنجاب

اسپر اتفاق ہو گیا - کہ مندرجہ ذیل انتظامات پنجاب میں صرف دس سال تک نافذ رہیں گے :-

(۱) پنجاب کی وزارت میں کم سے کم ایک ہندو اور ایک سکھ ضرور ہوگا -

(۲) وزارت کی ذمہ داری مجلس مقننہ کے سامنے مشترکہ ہوگی

(۳) (الف) اگر کسی مسودہ قانون پر یا وزارت کی کسی پالیسی پر مجلس مقننہ میں تمام اقلیتوں کے ۲/۳ اراکین اس اعتبار سے اعتراض کریں گے - کہ وہ مسودہ یا پالیسی امتیازی ہے یا کسی اقلیت کے مخصوص پر مفاد اثرات ڈالتی ہے اور اس اعتراض کو وزارت صحیح تسلیم کرے گی تو اس مسودۂ قانون یا اس پالیسی کو واپس لے لیا جائے گا - اگر وزارت نے یہ تسلیم نہ کیا کہ وہ مسودۂ یا وہ پالیسی اس قسم کی ہے کہ تو یہ معاملہ مرکزی حکومت کے مقرر کردہ ٹریبونل (عدالت ثالثی) کے سپرد کیا جائے گا جس جس میں ہائی کورٹ کے تین ہندوستانی جج ہوں گے ان ججوں میں سے کسی ایک ملت کے تین جج نہیں ہوں گے اور جس ملت کو شکایت ہوگی اُس کا ایک جج ضرور ہوگا - اور اگر شکایت کرنے والی ملت کا ہائی کورٹ جج موجود نہ ہوگا تو اس ملت کا وہ جج مقرر کیا جاوے گا جو ہائی کورٹ کا جج ہونے کی قابلیت رکھتا ہے اس ٹریبونل کا فیصلہ ایک ماہ کے اندر صادر ہو جائے گا اور صوبجاتی حکومت کو اسے تسلیم کرنا پڑے گا اگر وزارت اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے گی تو اُسے استعفا دینا پڑے گا -

(ب) اگر اسی قسم کا کوئی مسودہ قانون کسی غیر سرکاری رکن کی طرف سے پیش کیا گیا اور اُسپر اسی طرح اعتراض کیا گیا کہ تو اُس میں بھی یہی طریقہ عمل اختیار کیا جائے گا -

ج - مندرجہ بالا تحفظ یوپی، بہار، اور بمبئی میں بھی نافذ العمل ہوگا

(۴) مجلس مقننہ میں مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کو شامل کرکے نشستوں کا تناسب حسب ذیل رکھا جائے گا :-

مسلمان	۵۱ فی صدی
ہندو	۲۷ فی صدی
سکھ	۲۰ فی صدی
عیسائی	۳ نشستیں
اینگلو انڈین و یوروپین	۱ نشست

تجویز یہ ہے کہ مجلس مقننہ کی نشستیں ۲۰۰ کر دی جائیں لیکن آخری طور پر خواہ کچھ تعداد رہے مختلف ملتوں کا وہی تناسب رکھا جائے گا جو اوپر مذکور ہے

(۵) تمام مندرجہ بالا دفعات آپس میں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

سندھ

اسپر اتفاق ہوگیا کہ سندھ کو علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے اور اُسے اتنی ہی خود مختاری حاصل ہو کہ جتنی کہ برطانوی ہند کے دوسرے بڑے صوبوں کو دیجائے اور جس قسم کے تحفظات دوسرے صوبوں کی اقلیتوں کو دیے گئے ہیں اُسی قسم کے تحفظات سندھ کی اقلیتوں کو بھی دیے جائیں۔ یعنی

(۱) وزارت مجلس مقننہ کے سامنے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوگی اور اس میں کم سے کم ایک وزیر ہندو ہوگا

(۲) پنجاب فارمولا کی دفعہ تین میں جس مسودہ یا پالیسی کا ذکر کیا گیا ہے اسپر وہی طریق عمل اختیار کیا جائے گا جو اس فارمولہ میں مذکور ہے۔

(۳) الف تمام ملتوں کے لئے صوبہ میں یکساں حق رائے دہی ہوگا لیکن اس کی ضرورت نہیں کہ دیہاتی اور شہری حلقوں میں حق رائے دہی یکساں ہو۔

ب۔ اس اصول کو قایم رکھتے ہوئے جو (الف) میں بیان کیا گیا ہے اس امر کی سعی کی جائے گی کہ فہرست رائے دہندگان میں مختلف ملتوں کا تناسب منعکس ہو

ج۔ طریق انتخاب مخلوط ہوگا اور تمام ہاؤس میں ہندوں کے مخصوص حلقوں کو شامل کرنے کے بعد ہندوں کیلئے ۲۸ فیصدی نشستیں مخصوص ہوں گی

اگر دس سال کے بعد ہندوں نے خواہش ظاہر کی کہ تو اُن کے لئے نشستوں کی تخصیص تناسب آبادی کے اعتبار سے کردی جائے گی۔ اور انہیں مزید نشستوں کیلئے مقابلہ کا حق حاصل ہوگا۔

د۔ لوکل بادڈیز میں اور اس نمائندہ مجلس میں جو قانون کے ذریعہ قایم کی جائے۔ طریق انتخاب مخلوط ہوگا۔ اور اکثریت کے لئے نشستوں کی کوئی تخصیص نہیں ہوگی۔ البتہ اگر اقلیت کی طرف سے یہ مطالبہ ہو کہ اس کیلئے نشستیں مخصوص کردی جائیں تو اکثریت اور اقلیت دونوں کی نشستیں تناسب آبادی کے اعتبار سے مخصوص کردی جائیں گی۔

(ہ) پبلک ملازمتوں میں بھرتی کا اختیار غیر جانبدار پبلک سروس کمیشن کو حاصل ہوگا ملازمین سے کم سے کم ⅓ ہندو ہونگے ۶۰ فیصدی ملازمتیں کھلے مقابلہ کے لئے رکھی جائیں گی اور ۴۰ فیصدی ملازمتیں کے تناسب کو درست کرنے کیلئے ہوگی تقرریں کمیشن سندھیوں اور سندھ میں بود و باش رکھنے والوں کو ترجیح دے گا۔

(و) کوئی امتیازی قانون یا امتیازی ٹیکس نافذ نہیں کیا جائے گا۔ اور کسی شخص کو اُس کی ذات اُس کے عقیدہ یا فیصلہ کی وجہ سے اقتصادی حقوق حاصل کرنے سے محروم نہ کیا جائے گا اور اس اصول میں اراضی کی خرید و فروخت اور مختلف پیشے یا حرفے کے حقوق بھی شامل ہوں گے۔ اسکا اثر سندھ کے کسی موجودہ قانون پر نہیں پڑے سرشاہ نواز بھٹو اور پروفیسر جیلانی سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس اصول کے مطابق مزارع کی تعریف وضع کرنے کیلئے اپنی سفارش پیش کریں جو آیندہ پیش ہونے والے مسودہ قانون سے داخل کی جاسکے۔ ان کا فیصلہ قابل قبول ہوگا۔

ز۔ ایگزیکیٹو کو عدالت سے علیحدہ کردیا جائے گا اور عدالت ایگزیکیٹو کے اثر سے آزاد ہوگی۔

ح۔ سندھ میں ایک چیف کورٹ یا ہائی کورٹ ضرور ہوگا علیحدگی سندھ کے متعلق یہ معاہدہ تمام فرقہ وارانہ تصفیہ کا ایک جزو ہے اگر کسی وجہ سے یہ تصفیہ بحیثیت مجموعی عمل میں نہ آسکے تو علیحدگی سندھ کا معاملہ بھی ختم ہوجائے گا۔

اسپر بھی اتفاق ہوگیا کہ جنوری ۱۹۳۳ء کے اختتام سے قبل سندھ کے لیڈروں کی ایک کانفرنس کی جائے جو ایک ایسی کمیٹی کے تقرر پر غور کرے جو بریں کمیٹی کے ظاہر کردہ خسارہ کو پورا کرنے کے ذرایع اور وسائل کی تحقیقات کرے اور یہی کانفرنس اس کمیٹی کی رپورٹ کو باشندگان سندھ کے سامنے پیش کرنے کے سوال پر بھی غور کرے

بلوچستان

اسپر اتفاق ہوگیا کہ باقاعدہ دستوری طریق حکومت کے فوائد بلوچستان کو بھی ملیں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کیا طریقہ ہو اس پر ایک سب کمیٹی بلوچ کانفرنس کے نمائندوں کے ساتھ غور کرے گی اور اقلیتوں کے حقوق کا بھی پورا لحاظ رکھے گی۔

صوبہ سرحد

صوبہ سرحد کو اسی قسم کا نظام حکومت حاصل ہوگا جیسا کہ دوسرے صوبوں کو ملے گا۔

قضاۃ

مسلمانوں کی یہ تجویز کہ مسلمانوں کے درمیان نکاح و طلاق کے متعلق مقدمات کا فیصلہ کرنے کیلئے قاضی مقرر کیے جائیں پیش ہوئی۔

مسٹر بھرُوچہ نے بیان کیا کہ بمبئی میں پارسیوں کی طلاق کے متعلق مقدمات کی سماعت کا جو طریق کار مقرر ہے اس سے مسلمانوں کی ضروریات پوری ہوسکتی ہیں۔

اسپر اتفاق ہوگیا کہ یہ تجویز اور مسٹر بھروچہ کی رائے مندرجہ ذیل سات اشخاص کی کمیٹی کے سپرد کی جائے جو اس پر غور کرکے مسئلہ کے تمام پہلوؤں کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے اور اسپر بھی اپنی رپورٹ کرے کہ موجودہ عدالتوں سے علیحدہ قاضیوں کی عدالتوں کا اصول کہاں تک درست و مناسب ہے:۔

(۱) مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب (۲) عبد المجید خواجہ (۳) ڈاکٹر موسیخے (۴) مسز حامد علی (۵) سردار ہرنام سنگھ (۶) سر بری سنگھ گور (۷) ڈاکٹر کیلاش ناتھ کچو (کنوینر)

ارتباط باہمی

اسپر اتفاق ہوگیا کہ اس تصفیہ کے مختلف حصے آپس میں ایک دوسرے کیساتھ مربوط ہیں۔ اور یہ تمام تصفیہ ناقابل تجزیہ ہے اور اسکا نفاذ مجموعۃً ہونا چاہیے۔ (الجمعیۃ)

بلوچ کانفرنس جیکب آباد میں ہز ہائنس والیِ خیرپور کی صدارتی تقریر

جیکب آباد۔ ۲۷ دسمبر۔ ہز ہائی نس میر علی نواز خاں والی خیرپور نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء کو جیکب آباد میں آل انڈیا بلوچ کانفرنس کے موقعہ پر ذیل کی صدارتی تقریر کی:۔

حضرات: آپنے کانفرنس کا صدر منتخب کرکے میری جو عزت افزائی کی ہے اُس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بر حال مجھے مسرت ہی کہ اس طریقہ سے مجھے آپ کی خدمت کرنے کا نزدیں موقع بہم پہونچا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اپنے ملک اور لوگوں کی خدمت کو ہمیشہ اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں مجھے صدر منتخب کرکے آپنے ثابت کردیا ہے کہ آپ مجھے اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور میں اپنی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل میں قبیلہ بلوچ کی عزت اور محبت کا جذبہ موجزن ہے

حضرات! میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے آخر کار ہماری قوم کو کانفرنس منعقد کرکے اپنی فلاح و بہبودی پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں اس عاقبت اندیش اقدام کو نیک فال سمجھتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ میرا قبیلہ جو راہ ترقی میں سب سے پیچھے ہے ہندوستان کی ترقی یافتہ قوموں کے دوش بدوش میدان ترقی میں گامزن ہوگا۔

حضرات! تمام دنیا پر قبیلہ بلوچ کی بہادری اور جرأت کی دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ محض ہندوستان میں نہیں بلکہ جنگ عظیم کے زمانہ میں ہمارے بھائیوں نے یورپ میں ایسے کارنامے کہلائے کہ انہیں "وکٹوریہ کراس" کا اعزازی تمغہ عطا کیا گیا۔

حضرات! اس سلسلہ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارا قبیلہ ہندوستان کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں تعلیمی حیثیت سے بہت پیچھے ہے۔ لہذا اس صورت حالات کے مدنظر ہمارے لئے سیاست کی گتھیوں میں الجھنا ابھی خطرہ سے خالی نہ ہوگا۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی تمامتر توجہات اور مساعی بلوچوں کے تعلیمی و اقتصادی ارتقاء پر صرف کریں لیکن اس سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے جائز حقوق حکومت سے نہ طلب کریں۔

حضرات! اب میں سب سے بڑے مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو فی الحقیقت ہر قوم کے لئے موت اور زیست کا سوال ہے۔ وہ اہم مسئلہ تعلیم کا ہے ہم اس سے انکار نہیں کرسکتے کہ بحیثیت مجموعی ہمارا قبیلہ تعلیم کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ عورتوں اور مردوں کی تعلیم کے لئے محض ہمارے قرآن مجید اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تاکید نہیں بلکہ عقل و فہم کا تقاضہ ہے کہ تعلیم سے بے اعتنائی ہرگز نہ برتنی چاہیے۔ اس سلسلہ میں مینے البتہ بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور جب سے میں نے عنان ریاست سنبھالی ہے۔ بچوں اور بچیوں کی درسگاہوں میں نمایاں اضافہ کردیا ہے۔

حضرات میں آپسے اپیل کروں گا کہ آپ آپس میں اتحاد و یکجہتی قایم کریں۔ اسلام نے سوسائٹی کے لئے ایسے قوانین مقرر کردیے ہیں کہ اگر ہم اُن پر عملدرآمد کریں تو ہم بہت سی مشکلات سے عہدہ برآ ہوسکتے ہیں۔ ہمارے مذہب میں غریب و امیر اعلیٰ و ادنیٰ میں کوئی امتیاز نہیں اسلام نے کل مومن اخوۃ کا ایسا سبق پڑھایا ہے جسے ہرگز فراموش نہیں کیا جاسکتا یہ اسی تعلیم کا اثر تھا کہ کامیابی ہر ہر قدم پر ہمارا قدم چومتی تھی ہم صحرائے عرب سے ایک چھوٹی سی جماعت سے کر اُٹھے لیکن اُس زمانے کی بڑی بڑی قوموں اور بڑی سے بڑی حکومت کے تختے الٹ کر رکھ دیے لیکن افسوس جب سے ہم نے اس تعلیم کو بالائے طاق رکھ دیا ہم قعر مذلت میں گرتے گئے اور آج ہم انہیں فاتحوں کے بچے غلاموں سے کچھ زیادہ حیثیت نہیں رکھتے

حضرات! ہماری استدعا ہے کہ آپ اپنے قبیلہ کی تنظیم کریں۔ کیونکہ بغیر تنظیم کے کسی قسم کی ترقی نہیں کی جاسکتی۔

ہمارے بلوچ صرف بلوچستان ہی میں نہیں بلکہ اور صوبوں میں بھی آباد ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں جب میں دہلی گیا تھا تو مجھے یہ معلوم کرکے یک گونہ مسرت ہوئی کہ دہلی اور میرٹھ وغیرہ کے اضلاع میں بہت سے بلوچ خاندان آباد ہیں۔ اور وہ اب تک بلوچوں کے رسم و رواج پر قایم ہیں یہ صرف بلوچی رشتہ اخوت کا تقاضا تھا کہ انہوں نے آکر مجھے سپاسنامہ پیش کیا تھا۔ میری آرزو ہے کہ تمام بلوچ متحد ہو کر اس کانفرنس کو اپنی سرگرمیوں کا واحد مرکز قرار دیں اس مقصد کے حصول کیلئے ان مقامات پر جہاں بلوچ آباد ہیں مجالس ماتحت اور سب جگہ کمیٹیوں کا قیام نہایت ضروری ہے۔

حضرات! اب میں جرگہ سسٹم کے اہم مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں فی الحقیقت یہ طریقہ جمہوریت کے اصولوں پر مبنی ہے جسے مہذب ممالک کی حکومتوں پر بہترین طریقہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ جرگہ سسٹم بلوچستان میں اس وقت سے رائج ہے جب برطانوی ہند کو کونسلوں اور اسمبلی کا خیال تک نہ تھا بجز ناموں کے فرق کے عملی طور سے جرگہ سسٹم و لیجسلیچر میں کوئی امتیاز نہیں اور یہ دونوں ہم معنی اور ہم صفت ہیں بہر حال اس مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض طاقتیں اس رواج کو بلوچستان سے معدوم کرنا چاہتی ہیں بہت ممکن ہے کہ اس کی وجہ غلط فہمی یا رواج کی کوئی خرابی ہے۔ بہر حال اس کی اصلاح کی جاسکتی ہے اس معاملہ کو آپ بہتر طریقہ سے بحث و تحقیق کرکے حل کرسکتے ہیں۔

حضرات! ہندوستان کے تمام صوبوں میں بلوچستان ہی ایک ایسا صوبہ ہے جسے سوسائٹی اور رواج کے لحاظ سے عرب سے بہت زیادہ مناسبت ہے ہر وہ شخص جو بلوچستان آتا ہے۔ تعلیم اور دوسرے صوبوں کی کمی کے باوجود اس خاص وصف کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بلوچ خودداری اور بہادری میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور یہ اسلام کے تعلیمات کے نتائج ہیں مجھے یہ سنکر بے حد افسوس ہوا کہ وہ صنف نازک کے حقوق اور ان کی ضروریات کو نظر انداز کرتے جارہے ہیں۔ اسلام کی کھلی ہوئی تعلیم کے صریحاً خلاف لڑکیوں کو حقوق وراثت سے محروم رکھا جاتا ہے مجھے امید ہے کہ ہمارے بھائی رسم و رواج سے گمراہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ اس اہم مسئلہ کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مطالعہ کریں گے۔

حضرات مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ ہمارے افغان بھائی بھی بلوچیوں کی جہد للحیاۃ میں انکا ہاتھ بٹا رہے ہیں میرے دل میں افغانوں کی بڑی وقعت ہے جو شریف اور بہادر قوم ہے افغان اور بلوچیوں کا اتحاد کوئی نیا اقدام نہیں ہے بلکہ ان دونوں قبیلوں میں بہت سی خصوصیات ایسی مشترک ہیں کہ انھیں ہمسایہ قوم کہا جاسکتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ ہمارے افغانی بھائی جو بلوچستان میں رہتے ہیں۔ باہمی ترقی اور کامگاری کیلئے ہمیشہ بلوچوں کا دست راست ثابت ہوں گے۔

حضرات! مجھے افسوس ہے کہ وقت کی کمی اور ناسازی طبیعت کی وجہ سے میں کانفرنس کی کامیابی کیلئے کوئی خوش اور نمایاں اقدام نہ کرسکا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ اگر آپ میرے مشوروں پر عمل کرتے رہے تو آیندہ سال میں اُس کی ✱

✱ کامیابی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا

حضرات! میری استدعا ہے کہ آپ میرے ساتھ بارگاہ ایزدی میں دعا کریں کہ وہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری ادنےٰ کوشش کو بارآور کرے۔

حضرات میں اب اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ اپنی قرارداد پیش کریں

بہر حال مجھے قوی امید ہے کہ آئندہ سال تک آپ اپنی عملی اور تعمیری سرگرمیوں سے قوم کی حالت بڑی حد تک درست کرلینے میں کامیاب ہوسکیں گے

(علی نواز خاں والی خیرپور)

رجعت پسندوں کو گول میزیوں کا پیغام

کلکتہ ۲۰ دسمبر کلکتہ میں رجعت پسندان ازلی کی کانفرنس کو ذیل کے دو بحری برقیہ لندن سے موصول ہوئے ہیں:۔

ہز ہائی نس سر آغا خاں کا پیغام یہ ہے کہ مسلم مندوبین گول میز کانفرنس کی طرف سے میں سندھ کے باشندوں کو آزاد صوبہ قرار دیے جانے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

علامہ اقبال کا برقیہ۔ آپ کو چاہیے کہ تجاویز الٰہ آباد کی مخالفت کریں جنہے ایسے نازک موقعہ پر مسلمانوں میں افتراق و تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جبکہ اسلام کا مذہبی اور اخلاقی مستقبل خطرہ میں ہے۔

کلکتہ میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کا اجلاس

صدر کانفرنس اور صدر مجلس استقبالیہ کی تقریریں

کلکتہ ۲۶ر دسمبر - مسٹر اے یوسف علی بیرسٹر لاہور نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ الہ آباد اتحاد کانفرنس میں مندوبین کبھی ایک دوسرے سے خوش نہ رہے تمام پروپیگنڈہ کے باوجود ظاہر ہے کہ وہاں کوئی ایسا فیصلہ ہو سکا جس کو کوئی متفقہ طور پر منظور کر سکے - مسلم اعتقادات کے خلاف مختلف قوتیں کام رہی ہیں - جو مسلمانوں کی پوزیشن کو خراب کرنے والی ہیں - عنقریب نازک آئینی فیصلے ظہور پذیر ہونے والے ہیں وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو سکھوں کے علاوہ کل اقلیتوں کو نے قبول کر لیا ہے - بہر حال یہ ان لوگوں کی حسب خواہ نہیں ہے جن کے دماغ سول نافرمانی کے اثرات یا جمہوریت اور اکثریت کی حکومت کے خیالات سے متاثر ہو رہے ہیں - ان لوگوں نے مسلمانوں کے چند ممبروں کو بلا لیا ہے اور اُن کے ذریعہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ چند افراد مسلم قوم کی نمائندگی کر رہے ہیں - "اتحاد" کی تحریک ہنوز جاری ہے اگر اس تحریک کو اس کے صحیح نام سے پکارا جائے تو یہ دراصل "عدم اتحاد" کی کانفرنس ہے۔

سندھ حوالہ دیتے ہوئے مسٹر موصوف نے کہا کہ کانگریس کو باہمی اعتماد پر اتنا کم بھروسہ ہے کہ وہ اس قدر زیادہ تحفظات کا مطالبہ کر رہے ہیں جتنا کسی صوبہ میں مسلمانوں نے طلب نہیں کیا ہے - مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ اپنے صاف صریح نکات کو مبہم اور ناممکن تجاویز پر قربان کر دیں۔

بنگال کے متعلق بعض معمولی ترمیمات کی تحریک کرتے ہوئے صدر مرکزی مجلس قانون ساز اور حکومت عاملہ کی طرف متوجہ ہوئے - اور ان ہر دو مجالس میں مسلمانوں کیلئے ۳۳ فیصدی نشستوں کا مطالبہ کیا - میں چاہتا ہوں کہ مرکز اور مجلس قانون ساز میں ہماری پوزیشن محفوظ ہو جائے تاکہ اقلیتوں کے صوبہ والے مسلمانوں کی بے کسی و بے بسی کا انسداد ہو جائے - مسلمانوں کے صوبہ کے حدود میں تغیر و تبدل کرنے کے اختیارات میں بھی حد بندیاں ہونی چاہئیں - مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب پر مضبوطی سے قایم رہنے کا یہ مفہوم نہیں لینا چاہیئے کہ وہ مستقبل کی تمام ترقیوں کو روک رہے ہیں اس وقت جب کہ باہمی اعتماد کا فقدان ہے وہ مفروضہ مخلوط انتخاب جس کی تجویز الہ آباد کانفرنس میں پیش ہوئی ہے دراصل ایک دوسری شکل میں جداگانہ انتخاب ہے - اس صورت میں موجودہ جداگانہ انتخاب کی تمام خرابیاں موجود رہتی ہیں اور اُس کے فوائد جاتے رہتے ہیں سچے قومی جذبات کی صرف اس وقت نشو و نما ہو سکتی ہے جب کہ حقایق و واقعات کا اعتراف کیا جائے

سراج ایس سہروردی صدر مجلس استقبالیہ نے مسلم کانفرنس کے مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے آج شب کو بیان کیا کہ لکھنؤ اور الہ آباد کانفرنس نے مسلمانوں کی صف میں افتراق پیدا کر دیا ہے ۱۹۲۹ء سے مسلمانوں نے جو متحدہ محاذ جنگ قایم کر رکھا تھا وہ کمزور ہو رہا ہے لوگوں نے اب تک اس کا احساس نہیں کیا ہے کہ مسلمانوں کے مطالبات کو کس قدر توڑا مروڑا گیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس کانفرنس سے مسلمان پھر ایک بار اپنی پوزیشن کا کماحقہٗ احساس کر لیں اور باہم متحد و متفق ہو کر عام پبلک کی ہمدردی اور اشتراک عمل حاصل کریں۔

مقرر نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم لوگ اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں ہندوں کیساتھ رہنا اور اُن کے ساتھ کام کرنا ہے اور ہزاروں طریقہ سے ہندو اور مسلمانوں کے مفاد باہم لازم و ملزوم ہیں - اگر ہندوستان کے لیڈر باہم امن صلح کیساتھ کام کر سکیں تو اصلاحات محض بیکار ثابت ہونگی وزیر اعظم کے فیصلہ اور الہ آباد و لکھنؤ کانفرنس کی کارروائی پر طویل بحث کرنے کیلئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ مذکورۂ بالا مقصد کی تکمیل میں ہماری تمام جد و جہد بیکار ثابت ہوتی ہے - الہ آباد میں رواداری - ہمدردی - وسیع النظری اور باہمی مفاہمت کے علاوہ تمام چیزیں موجود تھیں میں یقین رکھتا ہوں کہ الہ آباد میں اچھایا ہر اصل پیش کرنے کی خواہش موجود ہے مگر صحیح جذبہ کے ماتحت اس کی تکمیل کی کوشش نہیں کیجا رہی ہے - بنگال کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر ممدوح نے کہا کہ مقامی کونسل میں نشست دینا جداگانہ انتخاب کے حق سے باز آنے کی صحیح قیمت نہیں ہو سکتی -

کہا جاتا ہے کہ آج کانفرنس میں اگزیکیٹو بورڈ کے ۱۰۰ سے زائد ممبر اور عام کانفرنس کے ۳۰۰ ممبر شریک تھے کانفرنس کے شروع ہونے سے پہلے تقریباً ۱۰۰ آدمی کانفرنس کے پنڈال میں داخل ہو جانا چاہتے تھے مگر پولیس اور رضاکاروں نے اُن کو نکال دیا -

رجعت پسندانہ تجاویز

کلکتہ ۲۷ر دسمبر - آل انڈیا مسلم کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی میں ایک تجویز یہ منظور ہوئی ہے کہ الہ آباد اتحاد کانفرنس کی تجاویز موجودہ صورت میں مسلمانان ہند کیلئے ناقابل قبول ہیں - معلوم ہوا ہے کہ ملک فیروز خاں نون وزیر تعلیمات پنجاب نے یہ تجویز پیش کی - دوسری تجاویز میں وزیر ہند کے اُس فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا کہ سندھ اور اوڑیسہ صوبہ علیحدہ ہو جائیں گے - اور اس پر زور دیا گیا کہ اُس فیصلہ کو عملی جامہ پہنایا جائے البتہ اقلیتوں کے مفاد کا مناسب تحفظ کیا جائے - تجویز میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ اوڑیسہ میں مسلمانوں کو ۲۰ فیصدی نمائندگی حاصل ہو -

کانفرنس میں وزیر ہند کے اس فیصلہ کا بھی خیر مقدم کیا گیا کہ فیڈرل مجلس قانون ساز میں برطانی ہند کی جملہ نشستوں کا تہائی حصہ مسلمانوں کو ملے گا اور یہ مطالبہ کیا کہ جب فیڈریل مجلس قانون ساز قایم ہو تو اسی میں سے جملہ نشستوں کا تہائی حصہ مسلمانوں کو دیا جائے -

ایک دوسری تجویز میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ مرکزی کابینہ میں ایک تہائی نشستیں مسلمانوں کو ملیں اور اُن صوبجاتی کونسلوں میں مسلمانوں کو کافی نمائندگی دی جائے - جہاں اُن کی اقلیت ہے - اور کوئی صوبہ ایسا نہ ہو جس کے کابینہ میں مسلمانوں کی کم از کم ایک نشست نہ ملے -

آل انڈیا میڈیکل کانفرنس

لکھنؤ ۲۹ر دسمبر - گذشتہ ۲۸ر دسمبر کو آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا پہلا اجلاس صبح ۱۱ بجے میونسپل ہال میں میجر این جی - نیڈو آف حیدر آباد دکن کی صدارت میں شروع ہوا

اول وقت مجلس استقبالیہ کے صدر ڈاکٹر ویاس نے اپنا خطبہ پڑھا اور اُس کے بعد پریسیڈنٹ نے اپنا طویل خطبہ پیش کیا - ایک بجے سے سبجکٹ کمیٹی کا جلسہ ہوا اور دوسرا اجلاس بعد دوپہر شروع ہوا - اور جلسہ نے پانچ تجویزیں پاس و منظور کیں -

سب سے پہلی تجویز میں کانفرنس نے گورنمنٹ سے یہ درخواست کی کہ اسمبلی میں جو میڈیکل بل پیش ہونے والا ہے اُس کو اس وقت تک کیلئے ملتوی کر دے جب تک کہ ہندوستان کا جدید کانسٹی ٹیوشن نہ تیار ہو جائے اور دوسری اسمبلی منتخب نہ ہو لے - دوسری تجویز میں اس امر پر زور دیا گیا کہ اگر گورنمنٹ ایسا نہ کرے تو کانفرنس نے مختلف صوبوں کے مخصوص ممبران کی ایک کمیٹی واچ اینڈ وارڈ کی بنا دی ہے وہ دہلی جا کر اپنے حقوق کا تحفظ کرے - تیسری تجویز میں کانفرنس نے اس امر پر زور دیا کہ پرائیویٹ میڈیکل افسروں کے سارٹیفکٹ بھی تسلیم کر لیے جائیں اُن کو بھی وہی حقوق ملنا چاہیئے جو گورنمنٹ ملازمین کو حاصل ہے -

چوتھے کانفرنس نے یہ تجویز کیا کہ گورنمنٹ سے اپیل کی جائے کہ جو ہاسپٹل گورنمنٹ کی نگرانی میں ہیں ان میں پرائیویٹ میڈیکل افسران کو بھی آنریری طور پر کام کرنے کی اجازت دی جائے - اجلاس کے ختم ہونے پر آل انڈیا میڈیکل نمایش کا افتتاح نواب محمد یوسف صاحب لوکل منسٹر نے فرمایا - اور نمایش کے وسیع صحن میں مالومن اینڈ کمپنی کی طرف سے اعلیٰ پیمانہ پر ایٹ ہوم دیا گیا - مسٹر شیو شنکر پرشاد پرائیویٹ سکریٹری ڈاکٹر ویاس نے جو انتظامات کے روح رواں ہیں انہوں نے بڑی مستعدی سے کانفرنس کے انتظامات کی تکمیل کی - کانفرنس کی بقیہ تجاویز دوسرے اجلاس میں پیش ہوں گی -

پنجاب موٹر یونین کی کانفرنس؟

لاہور ۲۸ر دسمبر پنجاب موٹر ڈرائیورز یونین کی ایک کانفرنس کل شام کے ۵ بجے بریڈ لا ہال لاہور میں منعقد ہوئی تقریباً دو سو نمائندے شریک ہوئے - سردار ہیم سنگھ لبا بی - اے - ایل - ایل - بی ساکن گجرات کو صدر منتخب کیا گیا اجلاس کل اور آج دو دن ہوا ، صدر کی تقریر کے بعد ذیل کی قرار دادیں منظور ہوئیں :-

(۱) یہ کانفرنس پنجاب گورنمنٹ انسپکٹر جنرل و دیگر افسران متعلقہ سے درخواست کرتی ہے کہ لاریوں کے معاینہ کے قواعد میں مندرجہ ذیل ترمیم کرے :-

ا - لاریاں ہر ۳ مہینہ کے بجائے ہر سال پاس ہوا کریں

ب - لاریوں کو پاس کرنے کیلئے ہر ضلع کے صدر مقام پر انتظام کیا جائے -

ج - جب تک ہر ضلع میں لاریوں کے معاینہ کا کوئی اور انتظام نہیں ہوتا اس وقت تک لاریوں کو پاس کرنے کیلئے ایک بورڈ قایم کر دیا جائے جس کے تین ممبر ہوں ایک کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کرے دوسرے کو سپرنٹنڈنٹ پولیس اور تیسرے ضلع ضلع کی موٹر یونین کو -

(۲) یہ کانفرنس اس امر کیخلاف پر زور احتجاج کرتی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی سڑکوں پر موٹر چلانے کا خاص اشخاص یا فرموں کو ٹھیکہ دے دیا جاتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ایسے ٹھیکے منظور نہ کیے جائیں -

(۳) موجودہ کساد بازاری کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کانفرنس حکومت سے درخواست کرتی ہے کہ لوکل جماعتوں کی طرف سے جو ٹیکس لاریوں پر لگے ہوئے ہیں انھیں منسوخ کر دیا جائے - اور سڑکوں کے ٹیکس کو ۲۰ روپے کی بجائے ۲۵ روپیہ کیا جائے -

(۴) یہ کانفرنس حکومت اور انسپکٹر جنرل پولیس سے درخواست کرتی ہے کہ موٹر ڈرائیوروں کا چالان کرنے کا اختیار ایسے پولیس افسران کو دیا جائے جنکا درجہ کانسٹبل سے اونچا ہو اور ہمیشہ دو بے لاگ گواہ پیش کیے جائیں جن ضلعوں میں ٹریفک اسٹاف نہیں ہے وہاں اس غرض کیلئے عام پولیس کے اسٹاف میں سے افسران مقرر کر دیے جائیں -

(۵) یہ کانفرنس حکومت ہند سے مطالبہ کرتی ہے کہ ایک لاری کے مالک کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا جائے - کیونکہ اس کی آمدنی ایک ہزار روپیہ سالانہ نہیں ہو سکتی -

(۶) اس کانفرنس کی رائے میں ڈرائیوروں اور کلینروں کے نیج کے متعلق جو قواعد ہیں اُن کا کوئی عملی فائدہ نہیں اس لیئے ان قواعد کو منسوخ کر دیا جائے -

آل انڈیا خواتین کانفرنس

لکھنؤ ۲۸ر دسمبر آل انڈیا خواتین کانفرنس کا اجلاس آج منعقد ہوا - لیڈی امن بھائی ٹیلکنٹھ نے ایک بسیط تقریر میں بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی اور مطالبہ کیا کہ پرائمری تعلیم لازمی قرار دی جانی چاہیئے - موجودہ طریق تعلیم کی خرابیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے بچوں کی جسمانی ورزش پر بھی توجہ دلائی - آپ نے شادی بیاہ کے رسوم قبیحہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ساردا ایکٹ کا نفاذ بہت محدود طریقہ پر کیا جاتا ہے - اس سلسلہ میں آپ نے کونسلوں کی توجہ مبذول کرانے کی اپیل کی - علاوہ ازیں آپ نے طلاق کے مسئلہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں کو موجودہ ہندو قوانین وراثت سے نجات دلوانے کی کوشش کی جائے -

آل انڈیا مسلم تاجر کانفرنس لاہور

لاہور ۲۸ر دسمبر - جنرل سکریٹری مجلس منتظمہ اسلامی بازار لاہور

LALIMLI
PURE WOOL
TRADE MARK
لال اِملی کی خالص اُونی لوئیاں
جو کہ
ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں
نمبر ۲۶ چک لوئیاں ۱۰۶ × ۵۰ ۴ روپے ۱۰ ر فی لوئی
دی کانپور اُولن ملز کانپور

پٹنہ میں خواتین کا اہم اجتماع

پٹنہ ۲۸ر دسمبر گردنی باغ پٹنہ میں خواتین کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا اور خواتین الیوسی ایشن کے قیام کا فیصلہ کیا گیا اس الیوسی ایشن کا مقصد یہ ہوگا کہ پردہ کے خلاف پروپگنڈہ کیا جائے۔ عورتوں میں تعلیم رائج کی جائے۔ اور شادی کی رسومات میں اصلاحات کی جائیں۔ رائے بہادر برج نندن سنگھ کی والدہ مجوزہ الیوسی ایشن کی صدر منتخب کی گئیں اور مسز ڈار کے سرن کو سکریٹری کا عہدہ تفویض کیا گیا۔

گرووایور میں رجعت پسندوں کی کانفرنس

چوگہاٹ (ملابار) ۲۷ر دسمبر آل انڈیا ورن آشرم سوراج سنگھ کا اسپیشل اجلاس آج گرووایور میں زیر صدارت گوکل ناتھو جی مہاراج متوطن بمبئی منعقد ہوا۔ مسلح پولیس کا پہرہ تھا۔ اجلاس کے لئے ایک خاص پنڈال بنایا گیا تھا۔ صرف اعلیٰ ذات کے ہندوں کو داخلہ کی اجازت تھی۔ پنڈتوں کی کثیر تعداد کے علاوہ شنکر اچاریہ اور سنگیتو بھی اجلاس میں موجود تھے حاضرین میں سر وسودیوراج متوطن گوبل گنبے مسٹر ٹوی۔ وی سرنواس آئنگر کے نام قابل ذکر ہیں۔ دیوان بہادر ٹی آر رام چندر آئر چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے فرمایا کہ ہری جن کبھی ہندو مندروں میں داخل نہیں ہوئے اُن کے داخلہ کے سلسلہ میں کوئی تواریخی شہادت موجود نہیں ہے ہائی کورٹ اور پریوی کونسل کے فیصلہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپنے کہا کہ مندروں میں ہری جنوں کے داخلہ کو آئینی مسئلہ نہیں بنانا چاہتے۔ یہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے آپنے کہا کہ مندروں میں ہریجنوں کے داخلہ کو آئینی مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ مہاتما گاندھی کبھی مندر میں نہیں گئے اور نہ اُن کو مندروں میں اعتقاد ہے۔ لہذا اُن کو اس مسئلہ کے متعلق اپنا مشورہ نہیں دینا چاہیے۔

پرودا چیل کی کانفرنس ختم ہوئی
کوئی فیصلہ نہ ہوسکا

پونہ ۲۶ر دسمبر۔ حامیان اصلاح اور مخالفین اصلاح میں کئی روز سے پرودا چیل میں جو کانفرنس جاری تھی وہ بغیر کسی فیصلہ کے یا سمجھوتہ یا کسی انتقامی فیصلے پر پہونچے ختم ہوگئی۔ رجعت پسند پنڈتوں اور شاستریوں نے مہاتما گاندھی کے دس سوالوں کے متعلق اپنے جوابات تبلیغ کر دیے ہیں لیکن حامیان اصلاح نے ان جوابات پر سخت اعتراض کئے ہیں

آئرلینڈ میں انقلابی جماعتوں کا قیام

ڈبلن ۲۸ر دسمبر۔ کیتھولک فرقہ کے مشہور ترجمان اخبار "سٹینڈرڈ" کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ آئرلینڈ میں اس وقت سوویٹ روس کی طرف سے تنخواہ دار کارکن کام کر رہے ہیں ان کا مقصد آئرلینڈ میں سوویٹ روس کے طرز کی حکومت قائم کرنا ہے اپنی سرگرمیوں کا جال بچھانے کے لئے انھوں نے ایسے طریقے استعمال کئے ہیں جن کا سراغ لگانے میں حکومت کامیاب نہیں ہوسکی۔ انہوں نے کسانوں اور دیہاتیوں کے درمیان پروپگنڈہ شروع کیا ہے کہ وہ موجودہ حکومت کو تہ وبالا کرکے کسانوں اور مزدوروں کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اس مطلب کیلئے وہ انقلابی پارٹیاں بھی قائم کر رہے ہیں۔

برلن ۲۶ر دسمبر ون ہنڈنبرگ صدر جمہوریہ جرمن نے کرسمس کے موقع پر ایک اعلان کے ذریعہ جرمنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بیکار نوجوانوں کو امداد کیلئے ۲۰ ہزار پونڈ تقریباً ۲ار لاکھ روپیہ جمع کر دیں۔

حکومت کشمیر کا سرکاری اعلان
منہدم شدہ عمارتوں کی دوبارہ تعمیر؟

نئی دہلی ۲۷ر دسمبر حکومت کشمیر نے ذیل کا ایک سرکاری بیان شایع کرایا ہے:—

سال کے آغاز میں میرپور کے فساد کے سلسلہ میں تقریباً تمام ہندو آبادی جن کے مکانات منہدم کر دیے گئے تھے اپنا گھر بار چھوڑ کر باہر چلی گئی تھی انہیں واپس لانے کے بعد لازمی امر یہ تھا کہ اُن کے مکانات کی تعمیر از سر نو کی جاتی۔

اس سلسلہ میں حکومت نے ½ ا لاکھ روپیہ منظور کرلیا ہے علاوہ ازیں پرائیویٹ فنڈوں سے برابر امداد پہنچائی جارہی ہے اور اُسکا کل خرچ ریاست اپنے ذمہ لے گی تقریباً دو ہزار مکانات کو نقصان پہونچا ہے ریاست نے مالکوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنا روپیہ لے کر تعمیر کا انتظام خود کر سکتے ہیں۔ عموماً لوگوں نے اسی کو پسند کیا۔ اس وقت ہندوں کے تقریباً تمام قصبے از سر نو تعمیر کیے جاچکے ہیں بلکہ خیال یہ ہے کہ عمارتوں کی پہلے سے بھی بہتر حالت ہو گئی ہے۔ بازار بھی کھل چکے ہیں اور کاروبار جاری ہے ہندوؤں نے اپنے گھروں میں آباد ہونا شروع کر دیا ہے تقریباً زیادہ حصہ واپس ہوچکا ہے تلف شدہ بتوں اور مذہبی اشیاء کی فراہمی کی کوشش کی جارہی ہے۔

ان طریقوں کے علاوہ مسلمانوں کو بھی حکم دیا گیا تھا کہ اپنے حلقوں میں ہندوں کے تباہ شدہ مکانوں کی تعمیر اپنی طرف سے کریں۔ یہ سکیم نہایت کامیاب ہوئی اور اکثر مقامات پر ہندو اور مسلمانوں نے خوشی خوشی ایک ساتھ کام کیا۔

ان تمام اخراجات کی میزان تقریباً تین لاکھ ہوگی علی بیگ گردوارہ پر جس کی مرمت شروع ہوگئی ہے ۲۰ ہزار روپیہ کی لاگت آئے گی۔

موٹر کی سڑک میرپور وزارت سے کوٹلی تک بنانے کی اسکیم منظور ہوئی ہے سڑک کا کچھ حصہ تیار بھی ہوگیا ہے اور باقی اپریل ۱۹۳۳ء تک تیار ہو جائے گی علاوہ ازیں دریائے چناب پر گھلور کے پاس پل بنانے کا ارادہ بھی کیا گیا ہے جس سے سلسلہ آمد و رفت میں بڑی سہولیتیں بہم پہونچیں گی۔

جمعیۃ العلما کانپور کا عجیب فیصلہ

کلکتہ ۲۷ر دسمبر۔ نام نہاد جمعیۃ العلمائے کانپور کا کھلا اجلاس آج مولانا عبد القدیر بدایونی کی زیر صدارت منعقد ہوا اور ذیل کی قراردادیں منظور ہوئیں:

اس جمعیۃ نے بعض مسلمانوں کے جلسوں اور کارروائیوں پر جو نواب سر ذوالفقار علی خان کی زیر صدارت ہوئیں پوری غور و خوض کے بعد الہ آباد کانفرنس کے تمام واقعات پر کما حقہ عبور حاصل کرلیا ہے۔ جمعیۃ کے خیال میں مسلم رائے عامہ آل انڈیا مسلم کانفرنس ۱۹۲۹ء کی مجوزہ اور ۱۹۳۱ء کی واضح کردہ قراردادوں سے سرمو اختلاف نہیں رکھتی۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل گوارا نہیں کرتی ہے لیکن الہ آباد میں مسلمانوں کی آرا میں اختلاف و تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہذا جمعیۃ کھلے الفاظ میں .... موتمر اتحاد الہ آباد کی قراردادوں کو نامنظور کرتی ہوئی مسلمانوں کو متنبہ کرتی ہے کہ وہ ایسی کانفرنسوں کے دام میں آنے سے احتراز کریں جمعیۃ اپنے سکریٹری کے اعلان کی جو ۲۰ر نومبر ۳۲ء کو مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے ورکنگ سکریٹریوں سے متفق ہوکر کیا تھا پوری تائید کرتی ہے

وزیر اعظم کے اوارڈ کو تسلیم کرتے ہوئے جماعت مسلمانوں کی بعض اہم مطالبات خصوصاً پنجاب اور بنگال کے متعلق توجہ دلاتی ہے اور مسلمانوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان کے حصول کی کوشش کریں علاوہ ازیں جمعیۃ اعلان کرتی ہے کہ جب تک مسلمانوں کو تحفظات نہیں دیے جائیں گے اسوقت تک کوئی دستور قابل عمل نہیں ہوسکتا۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی قراردادیں منظور ہوئیں، حاضرین میں مسٹر حسین امام۔ مولوی ظہیر، سید محمد حسین ایس ایم۔ حبیب، حاجی رحیم بخش، شفیع داودی، اور شہید سہروردی جیسے مشہور رجعت پسند شامل تھے۔

خواجہ کمال الدین کا انتقال پر ملال

لاہور ۲۸ر دسمبر خواجہ کمال الدین صاحب جو ووکنگ مشن کے بانی کی حیثیت سے کافی شہرت حاصل کر چکے تھے گذشتہ شب مرض ذیابیطس میں انتقال فرما گئے موصوف بڑی خوبیوں کے آدمی تھے اور اپنے حلقہ میں خاص عزت وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے یوں تو آپکا خاندان بھی معزز تھا لیکن آپکے ذاتی جوہر نے آپ کی شہرت کو چار چاند لگا دیے تھے۔ آپ ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے تھے تعلیم سے فارغ ہونیکے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں ۴ سال تک پرنسپل رہے

315

آپ کی طاقت

دن بدن کم ہورہی ہے۔ آپ نے اگر اس نقصان کو ابھی تک محسوس نہیں کیا۔ تو جلد محسوس کرنے لگیں گے۔ ہماری نصیحت یہ ہے کہ جو طاقت کم ہورہی ہے۔ اس کی کمی پورا کرنے کے لئے

سردیوں میں

کوئی نہ کوئی طاقت کی دوائی استعمال کیجئے۔ یہی وقت ہے جبکہ کھایا پیا ہضم ہوجاتا ہے۔ غذا پورے طور پر جزو بدن ہوتی ہے

پس

ہندوستان کے مشہور و معروف امرت دھارا کے موجد کوی نوو دیا وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید کی مندرجہ ذیل ادویات میں سے اپنی حسب خواہش کوئی اکسیر منگوا کر ضرور استعمال کریں۔ اور سال بھر کے لئے کمی کو پورا کرلیں۔
مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوائیں

اکسیر نمبر ۵ مقوی ادویات کی سرتاج ہے دنیا میں اسکے برابر مقوی دوائی نہیں مل سکتی۔ چند دنوں کے اندر طاقت دکھاتی ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھی ہو۔ دلیر و فادر بناتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی پندرہ روپے۔ ۸ گولی چار روپے

اکسیر نمبر ۳۴ جریان کی لاثانی دوائی ہے قیمت اکسیر ۳۴ الف ۳۲ گولی دو روپے نمونہ صرف آٹھ آنے ۸ر قیمت اکسیر ۳۴ ب جو علاوہ اسکے مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ ۳۲ گولی پانچ روپے۔ نمونہ ایک روپیہ چار آنہ

اکسیر نمبر ۱۶ مفرح مقوی بہی دافع جریان احتلام و سرعت۔ ذیابطیس مقوی دل و دماغ پرانے بخاروں اور بخار کے بعد کی کمزوری پر نافع ہے۔ قیمت ۳۲ گولی صرف چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

اکسیر نمبر ۲۹ یہ دماغ کی خشکی کو دور کرکے حافظہ کو بڑھاتی ہے دماغی کام کرنے والے استعمال کریں۔ جو ہر جسم کو مضبوط و گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی پاؤ دو روپے علاوہ محصول نصف پاؤ ایک روپیہ (للعہ)

اکسیر نمبر ۱۲ خاص طور پر مریضان سرعت کے لئے مفید ہے۔ تیسرے پہر ایک گولی کھانے سے اسی دن اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ (للعہ) نمونہ چار آنے ۴ر

اکسیر نمبر ۱ یہ مردوں کی امراض کی عام دوائی ہے۔ جریان سرعت وغیرہ کو مفید اور ضعف باہ کو دور کرنے کے واسطے اکسیر ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے ۸ر

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۱۱۵ لاہور

المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

فہرست خطابات سال نو

نواب صاحب چھتاری کے، سی ایس آئی، حافظ ہدایت حسین سی، آئی، ای اور نواب محمد یوسف سر ہو گئے

جی سی۔ ایس۔ آئی۔ مہاراجہ صاحب کشمیر

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نواب صاحب چھتاری ممبر کونسل انتظامیہ صوبہ متحدہ۔ سر جوزف بھور ممبر کونسل والسرائے ہند، مسٹر ایچ۔ جی۔ ہیگ ممبر کونسل والسرائے ہند۔ سر پی۔ سی۔ متر ممبر کونسل انتظامیہ بنگال۔ سر ہنری کریک ممبر کونسل انتظامیہ پنجاب۔ ایڈمرل۔ ایچ۔ ٹی۔ والوین۔ ڈائرکٹر رائل انڈین میرین۔ سر بجا لڈمینٹ ممبر انڈیا کونسل

سی ایس۔ آئی۔ آنریبل مسٹر آر۔ جی لانڈ۔ آئی سی ایس ممبر کونسل انتظامیہ برہما۔ آنریبل مسٹر بی۔ جے گلینی۔ ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند۔ آنریبل مسٹر جی سی بی ڈریک سکریٹری شعبہ تجارت حکومت ہند۔ مسٹر سی۔ ڈبلو اے ٹرنر چیف سکریٹری حکومت بمبئی۔ مسٹر سی اے سارٹر ممبر بورڈ آف ریونیو مدراس آنریبل مسٹر جے۔ اے ہیگ قایم مقام ممبر بورڈ آف ریونیو بہار و اڑیسہ مسٹر ڈی۔ ایل ڈریک براکین کمشنر صوبجات متحدہ مسٹر جے۔ ٹی۔ ایل سوان کلکتہ امپروومنٹ ٹرسٹ بنگال۔ مسٹر اے آر لینٹری۔ محکمہ پبلک ورکس پنجاب۔

جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سر جافرے ڈیمانٹ مورلنسی گورنر پنجاب۔ سر آل حیدری۔

کے۔ سی۔ آئی۔ آئی۔ ہز ہائی نس پرتھی سنگھ آف نبوارا اجپوتانہ۔ سر محمد عثمان ممبر کونسل انتظامیہ مدراس بریگیڈ جنرل ٹی ایچ کیس ریذیڈنٹ حیدر آباد۔ آنریبل مسٹر ایلف ڈبلو ہڈسن ممبر اگزیکیوٹو کونسل بمبئی۔ میجر جنرل میگاڈ۔ ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس۔ مہاراجہ صاحب دربھنگہ۔

سی۔ آئی۔ ای۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین بیرسٹر ایٹ لا کانپور۔ مسٹر اے میکلاو ڈمالی مشیر مالیات فوجی مسٹر اے حیدر جوائنٹ سکریٹری سررشتہ تعلیم حکومت ہند۔ میجر جنرل ڈبلو۔ سی۔ ایچ۔ فارسٹر سرجن جنرل بمبئی۔ ساوکن مانگ سالبو آف مانگ مٹ اسٹیٹ برہما۔ مسٹر ایس۔ بی بٹلر کنٹرولر آف کرنسی۔ مسٹر سی ایل فلپ کمشنر بہار و اڑیسہ کپتان سر محمد خان ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر ای۔ این بلینڈی سکریٹری مالیات و تجارت بنگال۔ مسٹر این جی راوٹن سکریٹری مالیات صوبجات متوسط۔ مسٹر سی۔ جی ٹریور۔ چیف کنسرویٹر جنگلات پنجاب۔ مسٹر نارمل وائر ڈائرکٹر آف میڈیکل ڈیپارٹمنٹ دولت آصفیہ نظام حیدر آباد۔ لفٹنٹ کرنل۔ آر بی۔ ایس سول ڈائرز والوجیکل سروے آف انڈیا (رخصت پر) لفٹنٹ کرنل اے ایچ ای۔ موس۔ وائس پریذیڈنٹ اسٹیٹ کونسل بھاؤ نگر لفٹنٹ کرنل سی، ٹی جیجلی پیر ڈن سابق پولیٹیکل ایجنٹ قلات مسٹر ای۔ ایس رانے سالیسٹر ڈبرو گڑھ آسام۔ مسٹر ڈی اے شارٹ کمانڈنٹ فرانٹیر کانسٹبری صوبجات متوسط۔ مسٹر ڈبلو۔ پی میکر یگر سابق پوسٹ ماسٹر جنرل بنگال و آسام۔ لفٹنٹ کرنل۔ ڈی۔ ایس جالنسٹن چیرمین عدن پورٹ ٹرسٹ۔ مسٹر ایچ آر او۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس صوبجات متحدہ۔ مسٹر ایچ۔ جی رالنس دکن کالج پونہ۔ مسٹر جے۔ جی۔ سی اسکاٹ پرنسپل آف ویلز ملٹری کالج دہرہ دون۔ دی ریورنڈ ڈبلو ایچ جی ہیڈ فیلڈ سابق پرنسپل لارنس میموریل رائل ملٹری اسکول نگم ڈر مدراس۔ رائے بہادر پنڈت سیتا پرشاد باجپئی چیف جسٹس ریاست جے پور۔ رائے بہادر اناتھ چندر بنرجی چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ میر پورم بنگال۔ مسٹر ڈی کے کینن سکریٹری ایوان تجارت بنگال و کلکتہ۔

کے۔ بی۔ ای۔ کپتان سکندر حیات خان ممبر کونسل انتظامیہ پنجاب۔ سی۔ بی۔ ای۔ مسٹر اے۔ سی آرم اسٹرانگ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس صوبجات متوسط۔ مسٹر جے دی ٹیشن پرائیویٹ سکریٹری گورنر بنگال۔

او بی۔ ای۔ مسٹر ڈی۔ ای آجیر محکمہ افیون سنٹرل انڈیا۔ مسٹر ڈی۔ ایچ کاڈ سپرنٹنڈنٹ کراچی ڈسٹرکٹ جیل۔ خان بہادر قلی خان پبلیٹی آفیسر صوبجات سرحدی مسٹر ایچ۔ آئی میکڈ انلڈ۔ ڈائرکٹر آف ریگولیشنز اینڈ فارمس شعبہ فوجی حکومت ہند۔ مسٹر ایم۔ پی متھرانی اگزیکیوٹو انجنیر لائڈ بیرج سرکل سکھر اور مسٹر ایچ ڈبلو ٹیلر اگزیکیوٹو انجنیر لائڈ بیرج سرکل سکھر۔

ایم۔ بی۔ ای۔ مسٹر شیر برج سپرنٹنڈنٹ پولیٹکل برانچ سکریٹریٹ صوبجات سرحدی۔ مسٹر الفریڈ بخش سپرنٹنڈنٹ آف اکاؤنٹس دفتر پرائیویٹ سکریٹری صوبجات متحدہ۔ مسٹر آر جے ایچ فٹز پیٹرک انسپکٹر جنرل پولیس ریاست ٹونک مسٹر جے ایل جاکسن ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر کالی کٹ مالابار۔ رائے بہادر سوہن لال سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی۔ مسٹر جے جے منٹو پرنسپل فورمین کرکی آرسنل۔ شیخ فیض محمد ایم ایل۔ سی ڈیرہ نیاز محمد خاں پنجاب۔ مسٹر سی۔ ایچ۔ الیف پریر اسسٹنٹ سکریٹری حکومت ہند۔ مسٹر ڈبلر ایم شیوٹ زرعی انجنیر حکومت بمبئی اور مسٹر جیمس ودلی اسسٹنٹ کمشنر پولیس کلکتہ

ایم۔ بی۔ ای (سول) مسٹر الیف فلیمز ززو انسپکٹر پولیس صوبجات متحدہ اور مسٹر الیف۔ جی پیٹرس انسپکٹر آف پولیس ناگ پور۔

نائٹ ہڈ۔ نواب محمد یوسف لوکل سلف گورنمنٹ صوبجات متحدہ۔ آنریبل ملک فیروز خاں نون وزیر تعلیم پنجاب۔ لفٹنٹ کرنل آر جے سی برک ریذیڈنٹ میسور۔ آنریبل مسٹر جے ٹی ایس میکرسن ہائی کورٹ جج پٹنہ دی آنریبل سلیمان قاسم حاجی مٹھا تاجر بمبئی۔ دیوان بہادر کے رمولی مین وائس چانسلر مدراس یونی ورسٹی۔ مسٹر جی۔ ایل کالون ایجنٹ ایسٹ انڈین ریلوے۔ کرنل۔ سی۔ والشن۔ سابق ایجنٹ این ڈبلو ریلوے۔ کنور مہاراج سنگھ ایجنٹ گورنر جنرل حکومت ہند در جنوبی افریقہ۔ مسٹر ڈی ہیری اول صدر یوروپین ایسوسی ایشن در ہندوستان۔ اور سابق جوائنٹ سکریٹری کنسٹر ڈیٹو کمیٹی لنڈن۔ رائے بہادر وی۔ ٹی کرشنم چاری۔ دیوان ریاست برودہ۔ نواب لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ سین کرابی پو۔ میونسپل کمشنر رنگون برہما۔ مسٹر ای سی بنتھال آف مسرس برڈ اینڈ کمپنی کلکتہ

راجہ بہادر (ذاتی) راؤ بہادر راجہ رام سنگھ ایم ایل۔ سی آف باڑا ضلع الہ آباد۔

شمس العلماء۔ مولوی ولایت حسین اسسٹنٹ مولوی محکمہ عربی کلکتہ مدرسہ بنگال۔ مولوی عبد الرحمن مدرس اعلیٰ عربی، فارسی، اردو، دہلی یونیورسٹی۔

مہا مہاپادھیا پنڈت شری دھر تربک پاٹھک سنسکرت شاستری دکن کالج پونہ۔ پنڈت ہر دی داس سدھت باگش کوتالی پارہ فرید پور بنگال۔

خان بہادر مسٹر ابو عبد اللہ محمد ذکاء اللہ خاں مجسٹریٹ و کلکٹر بستی۔ منشی محمد نذیر ڈپٹی کلکٹر و اسپیشل منیجر کورٹ آف وارڈز بلیا۔ بنارس۔ غازی پور۔ منشی محمد عبد الرحمن خاں آنریری مجسٹریٹ خورجہ ضلع بلند شہر۔ منشی محمد وزیر تحصیلدار سپیشل ضلع الہ آباد۔ منشی امتیاز محمد خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور۔

رائے بہادر۔ مسٹر شیونندن تیواری اگزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور۔ مسٹر مہیش بل وکشت مجسٹریٹ و کلکٹر غازی پور۔ ڈاکٹر لکشمی دت جوشی بیرسٹر۔ رجسٹرار ہائی کورٹ الہ آباد۔ پنڈت راج نراین مصر جونیر سکریٹری بورڈ آف ریونیو و چیف انسپکٹر اسٹامپ و دفتر ممالک متحدہ۔ چوبے سدرشن لال چیرمین میونسپل بورڈ فیروز آباد ضلع آگرہ۔ مسٹر رگھو راج سنگھ آنریری مجسٹریٹ برام تحصیل کاس گنج ضلع ایٹہ ڈاکٹر لکشمی نراین رائے حال ممبر یو۔ پی میڈیکل سروس بنارس۔ مسٹر اٹل بہاری لال زمیندار بانگر اناؤ۔ ڈاکٹر ہر گوبند سہائے یو پی میڈیکل سروس لیکچرار میڈیکل کالج لاہور

سردار صاحب مسٹر سنتوکھ سنگھ سرکل انسپکٹر پولیس ممالک متحدہ۔

خان صاحب۔ منشی امتیاز احمد ایم۔ ایل سی زمیندار کھمریا۔ ضلع پیلی بھیت۔ سید عبد القادر علوی سابق ڈپٹی کلکٹر اسپیشل و ریلوے مجسٹریٹ بریلی سید وحید الدین حید رسول سرجن اناؤ۔ شیخ حاجی صاحب زادہ محمد مجید الدین صابری رئیس میرٹھ۔ حافظ فرحت حسین خاں چیف سینٹری انسپکٹر میونسپل بورڈ بریلی۔ شیخ حبیب اللہ چیرمین پبلک ہیلتھ کمیٹی میونسپل بورڈ بنارس خواجہ عزیز الحسن غوری اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس لکھنؤ ڈویژن۔

رائے صاحب ۔ ساہو جوالا سرن گوٹھی والا ایم ایل سی۔ بنکر و زمیندار مراد آباد۔ رائے راجیشوری پرشاد ایم ایل سی ایڈووکیٹ گورکھ پور مسٹر جو نندن سریواستو اسول سرجن بستی۔ مسٹر کشن نند گیرولہ تحصیلدار نینی تال۔ مسٹر لال جیت سب انسپکٹر پولیس الہ آباد۔ مسٹر جے کرشن پانڈے حاکم جنگلات یو پی۔ مسٹر بھولا ناتھ اگزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ کالپی ضلع جالون۔ مسٹر رام چندر اسسٹنٹ انجنیر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ مسٹر شمبھو دیال مسترا فیسر پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ چودھری سندر سنگھ آنریری مجسٹریٹ چندوسی ضلع مراد آباد مسٹر کیدار ناتھ عرف کیدار ی رام زمیندار و مالک کارخانہ ڈرونہ ضلع گورکھ پور۔ مسٹر لشن ناتھ کاک اسسٹنٹ کمشنر محکمہ اکسائز سہارن پور سیٹھ روپ کشور آنریری مجسٹریٹ متھرا

راؤ صاحب۔ ٹھاکر بر جیندر سنگھ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ دھیر پورہ تحصیل اعتماد پور ضلع آگرہ۔

شاہی تمغہ پولیس۔ مسٹر ڈینز بلیچ اسسٹنٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس خفیہ۔ پرتھی سنگھ کانسٹبل۔ شیخ عیدو نائک۔ مسٹر رام رتن سنگھ قایم مقام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

ہندوستانی تمغہ پولیس۔ مسٹر آر این مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ رائے بہادر بابو چندر ناتھ بنرجی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس خفیہ۔ ساگر سنگھ کانسٹبل۔

نوٹس انسالونسی بنام قرضخواہان

بحکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر باختیار انسالونسی۔

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۵ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء

الیس ایم رشید قوم مسلمان ساکن پرانا توپخانہ بازار شہر کانپور سائل

ہر گاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل نے ایک درخواست انسالونسی شعر قرار دیے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کیلئے ۱۰ فروری ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو اپنا عذر پیش کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے۔ درصورت عدم حاضری کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

المرقوم ۱۴ دسمبر ۱۹۳۲ء

بحکم آر پی شرما

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

نوٹس ثبوت قرضہ بنام قرضخواہان

بحکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۶۲ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء

گوری شنکر قرضخواہان سائل بنام منا لال فریق ثانی

ہر گاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں گوری شنکر قرضخواہ کی درخواست پر عدالت نے منا لال ولد نراین داس قوم اگروال ساکن بنگالی محلہ شہر کانپور فریق ثانی کو تاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۲ء دیوالیہ قرار دیا تھا اور انسالونٹ کو ۶ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست انسالونسی سے عطا ہوئی تھی۔ اب عدالت نے ۱۴ فروری ۱۹۳۳ء بغرض ثبوت قرضہ قرضخواہان کے مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرض خواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اپنا اپنا قرضہ بتاریخ معینہ ثابت کریں۔

المرقوم ۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء بحکم آر پی شرما

مہر عدالت منصرم عدالت خفیفہ کانپور

سالنامہ پیغام

لکھنؤ کے باتصویر ہفتہ وار اخبار "پیغام" کا سالنامہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۳ء کو اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ گرانقدر نمبر بلند پایہ سیاسی تاریخی و علمی مضامین، دلچسپ افسانوں، دلکش نظموں اور نظر فریب تصاویر کا ایسا شاندار مجموعہ ہوگا، جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی ترتیب میں ملک کے مایہ ناز سیاست دانوں، ادیبوں، اور شاعروں نے حصہ لیا ہے جن میں سے چند کے اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں:۔

مولانا حسرت موہانی۔ سر محمد یعقوب ایم۔ ایل۔ اے آنریبل مشیر حسین قدوائی ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں پرنسپل جامعہ ملیہ دہلی۔ ڈاکٹر سید عابد حسین پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی۔ مسٹر محمد مجیب پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی۔ نواب عبد اللہ خاں ڈائرکٹر "ہمدم" خواجہ حسن نظامی، مسٹر حسن لطیفی ایڈیٹر "مطالعہ" پنڈت کشن پرشاد کول۔ مسٹر غلام رسول مہر بی۔ اے۔ ایڈیٹر "انقلاب" پروفیسر علی عباس حسینی۔ جناب شوکت تھانوی۔ مرزا عظیم بیگ چغتائی۔ جناب حامد اللہ افسر بی اے۔ منشی پریم چند بی۔ اے۔ حضرت صفی لکھنوی حضرت آرزو لکھنوی۔ حضرت سائل دہلوی۔ حضرت ریاض خیر آبادی مسٹر راجیندر سنگھا سری واستو وغیرہ

جس نمبر میں ان حضرات کے گراں پایہ مضامین ہوں اُس کی خوبیوں کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔

دیدہ زیب ٹائیٹل۔ ۱۰۰ صفحات کا حجم جس میں بلاکوں کی پچاسوں تصویریں بھی شامل ہیں۔ قیمت ان سب خوبیوں کے باوجود چھ آنے (۶؍) لیکن مستقل خریداروں کو یہ نمبر مفت ملیگا

چندہ سالانہ ۳؍ چندہ ششماہی ۱؍۲

منیجر اخبار "پیغام" لکھنؤ

ایڈیٹر ریاست کے خلاف مقدمہ

نئی دہلی ۔ ۲۷ر دسمبر ۔ دہلی کے ہفتہ وار جریدہ ریاست کے ایڈیٹر کے خلاف ہوشنگ آباد کے مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی ۔ ایڈیٹر ریاست نے درخواست کی تھی کہ نواب صاحب بھوپال کو بطور گواہ عدالت میں بلایا جائے لیکن مجسٹریٹ نے انکار کر دیا تھا ۔ اس پر ایڈیٹر کی طرف سے دوسری درخواست ہوشنگ آباد کے سشن جج کی عدالت میں پیش کی گئی فاضل جج نے اس درخواست پر غور کرنے کیلئے ۱۳ر

کیونکہ والی ریاست کا قاعدہ کے مواقق آنا غیر ضروری ہیں ۔ چنانچہ حضور نظام کو بھی ایک مرتبہ فوجداری کے مقدمہ میں پیش کیا گیا تھا ۔

آئرلینڈ کا جدید ٹیرف بل

ڈبلن ۲۶ر دسمبر ۔ آئرلینڈ نے جدید ٹیرف بل کے مطابق برطانوی جوتوں، کپڑوں، اور بعض آہنی اشیاء پر ترجیحی شرح منسوخ کر دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی موٹر کار کی شرح کچھ کم کر دی گئی ہے اور بعض آہنی اشیاء بھی مثلاً کپڑا سینے کی مشین

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بد ہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان ۔ احتلام ۔ سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

میونسپل الیکشن

(بقیہ مضمون صفحہ اول)

رات کو جب دوست احباب اکٹھا ہوئے تو ایک محرم راز بولا کیوں بھیا! جلوس جن بازاروں سے گذرے گا وہاں کچھ آرائش دروازہ بھی تو ہونے چاہیے ۔

بھئی! ایک اور نے کہا مرزا صاحب سے پوچھ لو

میرے یار مرزا بولے! مجھ سے کیا پوچھتے ہو جو دل میں آئے کرو لیکن اتنا خیال کر لینا کہ کہیں فساد نہ ہو جائے ۔

فساد ؟ فساد کیسا ؟ "

"وہی جینو والوں سے! مرزا کہنے لگے دیکھا تم نے کہ اُسنے ہمارے کیمپ کے سامنے ہی تو مورچہ لگا دیا ہے "

اجی! ایک حضرت بولے " اللہ اللہ کیجیے بڑی ناچے گی تو پہاڑ ڈھائے گی "

اور ایک اور نے کہا " خیر " اگر کچھ ایسا ہی خیال ہے تو اکھاڑے والوں کو بلوا لیجیے یہی چالیس پچاس کا خرچ ہے ہی نا

" یہ خرچ وہرج کی بات کیا لے بیٹھے تم بیچ میں " مرزا غصہ سے بولے ۔

تو خیر " ایک نے کہا! اکھاڑے والے تو آئینگے ہی " اب راستہ کی سجاوٹ کے بارہ میں کیا صلاح ہے "

اجی صلاح کیسی! مرزا جی سے روپیہ لو اور جہاں جہاں مناسب ہو دروازے بنوا لو ۔

اور کیوں بھیا! ایک اور نے پوچھا، آتشبازی کے متعلق کیا خیال ہے

کیا احمق ہو تم! دوسرے نے کہا! بٹیر لڑاتے لڑاتے عمر گذر گئی لیکن خاک عقل بھی نہ آئی تمہیں ۔ آتشبازی کے بغیر جلوس کیا مینے کب کہا کہ آتشبازی نہو ۔ لیکن روز روشن میں آتشبازی کا کیا لطف آئے گا

آئے گا کیوں نہیں؟ مرزا جی نے گرج کر کہا آئیگا اور ضرور آئے گا ۔ اگر کسی کو نہ بھی آئے تو ہمیں تو ضرور آئیگا "

چنانچہ اس صلاح و مشورہ کے مطابق جلوس کا راستہ دلہن کی طرح سجا دیا گیا ۔ خدا خدا کر کے الکشن کا دن آیا ۔ جلوس مرتب ہوا سب کے آگے آتشباز تھے جو تھوڑے تھوڑے راستہ پر گولے، ہوائیاں، اور آتشبازی کے چکر وغیرہ چلاتے جاتے تھے ۔ ان کے بعد شہر کے دو مشہور باجہ نوازوں کی دو چوکیاں تھیں اُن کے پیچھے شہر بھر کے ہیجڑے تھے جو تالیاں بجا بجا کر اور ناچ ناچ کر آپس میں جو چلے کرتے چلے جاتے تھے پھر اکھاڑے والے تھے جو اپنے کرتب دکھلاتے تھے پھر

لوگوں کی ٹولیاں تھیں ۔ جو قدم قدم پر " مرزا زندہ باد " اور یا علی پنجتن کے نعرہ لگاتے چلے جاتے تھے ۔ پھر دو بیل گاڑیاں تھیں جو پھولوں سے سجی ہوئی تھیں ان پر قوال بیٹھے تھے اور قوالی ہو رہی تھی ۔ ان کے بعد خود مرزا صاحب تھے جو اپنے خاص خاص دوستوں کے جھرمٹ میں جھومتے جھامتے چلے جا رہے تھے ۔ کمخواب کی اچکن سلمہ ستارے کی چوگوشہ ٹوپی اور ہلکے زعفرانی رنگ کا ریشمی پاجامہ تھا بازو پر امام ضامن کے روپیہ بندھے تھے اس قدر پھولوں کے ہار تھے کہ مشکل سے آنکھیں ہی نظر آتی تھیں یار لوگوں نے کمر کے ساتھ بھی ہار باندھ دیے تھے دائیں بائیں دو سفید ریش بزرگ تھے ۔ اُنھوں نے سبز چغے پہن رکھے تھے ۔ ہاتھوں میں خاک شفا کی تسبیاں تھیں منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتے ہوئے مرزا جی کو پھونکیں مارتے چلے جاتے تھے ۔

کسی ستم ظریف نے دس بیس گدھوں کی پیٹھ پر :—

" بے زبانوں کو ووٹ دو "

" ووٹ کے حق دار ہم بھی ہیں "

" قوم کے سچے خادم ہم ہیں "

" بھائیو! ہمیں نہ بھول جانا "

بڑے بڑے حروف میں کاغذوں پر لکھ کر باندھ دیا ۔ اور گلے میں گیندے کے ہار ڈالکر جلوس کے ساتھ کر دیا ۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے انہیں ہانکتے ہوئے اور پیر بھائیو اللہ ہی اللہ نعرے لگاتے لئے جاتے تھے ۔ جب جلوس ارباب نشاط میں پہونچا تو کوٹھوں پر سے مرزا جی پر پھول پھینکے گئے آپ جھک جھک کر دونوں ہاتھوں سے سلام کرتے اور خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے ۔ الیکشن کا وقت تو دس بجے تھا آپ بارہ بجے بعد کیمپ میں پہونچے آپکے جاتے ہی لوگوں نے مرزا زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیے ووٹ لو وقت پر پڑنے شروع ہو گئے تھے آپ پہونچے ہی تھے کہ خبر آئی کہ جینوں والے اپنے کباٹ کٹوڑے اٹھا کر میدان چھوڑ گئے ہیں ۔ کیمپ میں مبارک سلامت کا غل ہوا مرزا صاحب نے اُسی وقت واپسی کا اعلان کر دیا اور کہا کہ ہمارا مقابلہ تو جینی ہی سے تھا زندہ رہے تو اگلے سال شیخ جی سے بھی نپٹ لیں گے ۔ جس شان سے گئے تھے اُسی شان سے واپس تشریف لائے فرق صرف اتنا تھا کہ گدھے ساتھ نہ تھے ۔

(ایم اسلم)

ڈاکٹر ۔ ایس ۔ کے ۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈاکٹر برمن جنتری سنہ ۱۹۳۳ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی خوبصورت جنتری شایع ہوئی ہے اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں معزز قدر دان مفت طلب فرمائیں

کولاریا REGD. (کولاٹانک)

یہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن کلیجہ کی کمزوری، تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی ہے اس سے شراب اور افیون وغیرہ کی بد علتیں ترک ہو جاتی ہیں گلے کی آواز سریلی ہوتی ہے ۔ لکچرار، متعلم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ عہ محصول سات آنے، قیمت نمونہ ساڑھے چار آنہ ۴ر جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

نوٹ :۔ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں ۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اُس سے بچنے کیلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :۔ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نفیر صاحبان

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کاساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے ۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن، اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ :۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ :۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج ۔

کانپور ایجنٹ :۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ :۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ :۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ :۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No, A. 1424

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ششماہی

جلد ۱۷ | کان پور چہارشنبہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۳ء مطابق ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲

انتخابِ کلامِ جوہر

(مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ)

ہر رنگ میں راضی برضا ہو تو مزا دیکھ
ہے سنت اربابِ وفا صبر و توکل
دشتِ رہِ غربت میں اکیلا تو نہیں تو
تو طیرِ ابابیل سے ہرگز نہیں کم زور
یہ نور خدا کا ہے بجھائے نہ بجھے گا
ہوں لاکھ نظر بند دعا بند نہیں میں

شورِ ماتم کیلئے تیار رکھ گوشِ مراد
ہم تو سمجھے تھے کہ ہوں گے اور بھی ظلم و ستم
گیارہویں کا فاتحہ دلوا دیا کرتے ہیں ہم

یہ جورِ نرالا یہ جفا اور ہی کچھ ہے
ہم عیش و دروزہ کے بھی منکر نہیں لیکن
نے سائلِ دولت ہیں نہ عزت کے طلبگار
یوں قید سے چھٹنے کی خوشی کس کو نہ ہوگی

یاد وطن نہ آئے ہمیں کیوں وطن سے دور
گر بوئے گل نہیں نہ سہی یادِ گل تو ہے
کچھ بھی وہاں نہ خنجرِ قاتل کا بس چلا
ہے بعد کربلا سے بھی قربِ یزید بھی
یوں نہ بچ سکو مواخذۂ حشر سے تو ہاں
مسلم اجل سے دور نہیں روزِ کربلا
منقارِ عندلیب کو صیاد سی چکا
ہم تک جو دورِ جام پھر آئے تو کیا عجب
شاید کہ آج حسرتِ جوہر نکل گئی
اک لاش تھی پڑی ہوئی گور و کفن سے دور

دنیا ہی میں بیٹھے ہوئے جنت کا مزا دیکھ
چھوٹے نہ کہیں ہاتھ سے دامانِ خدا دیکھ
بطحا کے مہاجر کا تو نقشِ کفِ پا دیکھ
بیچارگی پر اپنی نہ جا شانِ خدا دیکھ
کچھ دم ہے اگر تجھ میں تو آ تو بھی بجھا دیکھ
اللہ کے بندوں کو نہ اس درجہ ستا دیکھ

ہے شرارِ حسن یہ ہنگامہ مبارک باد کا
کچھ بھی باقی ہو جو ظالم حوصلہ بیداد کا
ہے اثر اتنا ہی یادِ خفتۂ بغداد کا

یہ ظلم نہیں نامِ خدا اور ہی کچھ ہے
ایمان کشتۂ کرب و بلا اور ہی کچھ ہے
اس در کے فقیروں کی صدا اور ہی کچھ ہے
پر تیرے اسیروں کی دعا اور ہی کچھ ہے

جاتی نہیں ہے بوئے چمن کیا چمن سے دور
صیاد لاکھ رکھے قفس کو چمن سے دور
روحِ شہید رہتی ہے نعش و کفن سے دور
اور چاہتے یہ ہیں کہ نہ ہوں پنجتن سے دور
مارا دیارِ غیر میں ہم کو وطن سے دور
رہتا نہیں برات میں دولھا دلہن سے دور
مانا کہ گوشِ گل ہے لبِ نالہ زن سے دور
یہ بھی نہیں ہے گردشِ چرخِ کہن سے دور

نپولین مسلمان تھا

مصر میں اسلام قبول کرنیکے بعد وہ تا مرگ اسلام پر قایم رہا

مشہور و معروف انگریز مسلمان مسٹر خالد شیلڈریک نے جو چند روز ہوئے ہندوستان تشریف لائے ہیں اور آج کل حیدر آباد میں ہز اگزالٹیڈ ہائی نس حضور نظام کے مہمان ہیں ایک اخباری نمایندے سے دوران ملاقات میں نپولین کے مذہب کے متعلق ایک نہایت ہی اہم بیان دیا ہے۔ فرانس کے اس عظیم الشان فرمانروا کے متعلق عام خیال یہی ہے کہ وہ مذہباً عیسائی تھا لیکن مسٹر شلڈریک اس خیال کی تردید کرتے ہیں - اور اس امر کا ثبوت رکھنے کا دعوی کرتے ہیں کہ نپولین اگرچہ اپنے اوائل عمر میں اپنے آبائی مذہب یعنی عیسائیت کا پیرو تھا لیکن اپنی مشہور مصری مہم کے دوران میں اُس نے اسلام قبول کر لیا تھا جس پر وہ تا مرگ قائم رہا۔ ہم مسٹر شلڈریک کے اس اہم بیان کو ذیل میں درج کرتے ہیں:—

میرے پاس اس امر کا کافی اور قطعی ثبوت ہے کہ نپولین اعظم اپنی مصری مہم کے دوران میں مسلمان ہو گیا تھا اور مصر کی کتب تواریخ اس امر کی شواہد کی کمی نہیں۔ کہ مسلمان ہونے کے بعد سے نپولین کے پاس قرآن مجید ہمیشہ ہر حالت میں رہا ہے اور بعد کی مہمات نیز جلا وطنی کسی زمانہ میں بھی اس نے کلام الٰہی کو اپنے پاس سے جدا نہیں کیا۔

مذہب کی تبدیلی خفیہ نہیں تھی

نپولین کی یہ مذہبی تبدیلی خفیہ نہیں تھی بلکہ وہ ۱۷۹۸ء میں بالاعلان عالم مجمع کے سامنے قاہرہ کی مسجد ازہر میں مشرف باسلام ہوا تھا۔ اُس کے بعد سے نپولین کا یہ معمول رہا کہ وہ روزانہ کلام پاک کی تلاوت کرتا۔

مسلمان مذہبی پیشواوں کی عزت

نپولین کو اپنی عظمت و برتری کا بہت زیادہ احساس تھا اور وہ کسی دوسرے بزرگ کی بزرگی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ چنانچہ یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ اُس نے پاپائے اعظم کے ہاتھوں تاجپوشی گوارا نہیں کی۔ بلکہ خود اپنے ہاتھ سے اُس نے تاج پہنا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان پیشوایان دین کی بہت زیادہ عزت و تکریم کرتا تھا اور اُن کے اقتدا میں نماز پڑھنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا تھا پاپائے اعظم و دیگر عیسائی اور مسلمان پیشوایان دین کے متعلق نپولین کے طرز عمل میں یہ تفاوت جس کی کتب تواریخ سے تصدیق ہوتی ہے یقیناً نہایت ہی معنی خیز ہے

ہم اہل اسلام

مصر میں نپولین کے جسقدر اعلانات ہوئے ہیں اُن سب کا آغاز لفظ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے ہوا تھا نیز بعد میں فرانس اور جزیرہ سینٹ ہلینا میں وہ جب کبھی مذہب اسلام پر اظہار خیال کرتا تھا تو وہ ہمیشہ یہ کہتا تھا کہ "ہم اہل اسلام"، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نپولین کا مصر میں اسلام قبول کرنا خلوص پر مبنی نہیں تھا بلکہ یہ محض ایک سیاسی چال تھی تاکہ وہ اس طرح سے انگریزوں کیخلاف اسلامی ممالک کی تائید حاصل کر سکے وہ آخر...... نپولین کے اس طرز عمل کی کیا توجیہ کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف مصر سے واپسی کے بعد بلکہ فرانس بلکہ سینٹ ہلینا میں جلا وطنی کے زمانہ میں اس قسم کے فقرہ کا استعمال کس سیاسی چال پر مبنی قرار دیا جا سکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کے اس طرز بیان کی اگر کوئی توجیہ کی جا سکتی ہے تو وہ یہی کہ نپولین آخر وقت تک صدق دل سے مذہب اسلام پر قایم رہا۔

اسلام قبول کرنے کا ثبوت

قاہرہ میں اسلام قبول کرنے کے موقع پر نپولین نے جو اعلان کیا تھا وہ ابھی تک محفوظ اور قاہرہ میں موجود ہے نیز جلا وطنی کے زمانہ تک میں "ہم مسلمان لوگ" کے فقرہ کا استعمال اُس کے آخر وقت تک صدق دل کے ساتھ اسلام پر قایم رہنے کا بالکل کافی ثبوت ہے (پیغام)

امریکہ شراب خواری کی حمایت میں

امتناع مسکرات کے قانون کی تنسیخ

واشنگٹن ۵ جنوری۔ سینٹ کی سب کمیٹی نے قانون امتناع مسکرات کی تنسیخ کے حق میں فیصلہ کیا ہے (رئیوٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۷ کانپور چہار شنبہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۳ء نمبر ۲

کانپور میونسپل بورڈ کی چیرمینی کا انتخاب

بابو برجندر سروپ کی شاندار کامیابی

۱۰ جنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کی چیرمینی کا انتخاب ہوا، اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ کے چودہ ۱۴ ووٹ کے مقابلہ میں بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ ۲۳ ووٹ سے کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین منتخب ہوگئے ۳۸ ممبران بورڈ میں سے ۳۶ ممبران موجود تھے پنڈت رگھبر دیال بھٹ جیل میں اور مسٹر رائن کلکتہ جانے کی وجہ سے موجود نہ تھے۔

گورنمنٹ نامزدگان ممبران کی نامزدگی میں کشمکش اور چند گھنٹہ پہلے پرنسپل چٹرجی کی منظوری کا آنا۔ رائے بہادر وکرماجیت سنگھ سابق چیرمین میونسپل بورڈ کے ووٹ دینے کے حق کے متعلق اعتراض، اور پریذیڈنٹ کی رولنگ کے بعد ایک ووٹ کا اضافہ، مسز بھٹناگر کا بابو برجندر سروپ کے خلاف ووٹ دینا۔

۱۰ جنوری ۲ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین کے انتخاب کا جلسہ زیر صدارت مسٹر جے. ڈبلو. الاپ ڈسٹرکٹ وسشن جج منعقد ہوا،

صاحب صدر تقریباً ۱½ بجے تشریف لے آئے تھے۔ ممبران بھی پیشتر سے آگئے تھے۔ صرف پرنسپل چٹرجی تقریباً ۵ منٹ پیشتر آئے کیونکہ آپ کو ممبر منتخب ہونے کی اطلاع صرف ایک گھنٹہ پیشتر ہوئی تھی۔

ٹھیک ۲ بجے صاحب صدر نے جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے انگریزی میں اور بابو برجندر سروپ کے کہنے پر اردو میں بھی فرمایا کہ پہلے امیدواران کی نامزدگی ہوگی اور اس کے بعد بذریعہ بیلٹ پیپر ووٹنگ ہوگا۔ ووٹنگ کے بعد کسی امیدوار کا نام امیدواری کیلئے نہ لیا جائے گا۔ ووٹنگ کرنے کے طریقہ پر بھی آپنے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد آپنے فرمایا کہ میرے پاس ایک درخواست آئی ہے کہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کو آج کے انتخاب چیرمینی میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ دفعہ ۴۹ ضمن ۲ کے مطابق جس وقت تک جدید چیرمین منتخب نہ ہو جائے چیرمین ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں اُن کو ووٹ دینے کا حق ہے۔ شیخ محمد ابراہیم نے کہا کہ کیا اسپر بحث کیجا سکتی ہے پریذیڈنٹ نے اُس کے جواب میں کہا کہ نہیں۔

اس کے بعد بابو رام نراین گرگ نے بابو برجندر سروپ کا نام چیرمینی کے لئے پیش کیا اور مسٹر محمد بشیر نے اُسکی تائید کی۔ پنڈت بابو لال مصرا نے بابو دوارکا پرشاد سنگھ کا نام پیش کیا اور بابو بھگوان داس اہیر دال نے اُس کی تائید کی۔ اس کے بعد بیلٹ پیپر تقسیم کیے گئے ممبران نے اُسپر امیدوار اور اپنا نام لکھا۔ اور صاحب پریذیڈنٹ کی میز پر یہ بیلٹ پیپر پہونچ گئے۔ ڈاکٹر تواری اور بابو قدرت اللہ نے بیلٹ پیپر علیحدہ کیے اور پریذیڈنٹ صاحب نے نہایت احتیاط سے دو دفعہ شمار کرکے یہ اعلان کر دیا کہ بابو برجندر سروپ کو ۲۳ ووٹ اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ کو ۱۴ ووٹ ملے لہذا بابو برجندر سروپ کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین منتخب ہوگئے۔

اس کے بعد تالیوں کی گونج میں لوگ بابو برجندر سروپ سے ملنے لگے۔ اور آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اور مبارکباد کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کی موجودگی سے لوگوں کو تعجب تھا قطع نظر اس کے اُن کو ووٹ دینے کا حق حاصل تھا یا نہیں۔ ہمارے خیال میں اُن کی جیسی پوزیشن کے آدمی کیلئے اس موقع پر ووٹ دینے کے لئے آنا مناسب نہ تھا۔

ہم نے ۱۴ دسمبر کے پرچہ میں جن ممبران کو بابو برجندر سروپ اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ کے موافق لکھا تھا تقریباً ویسا ہی ہوا۔ صرف بابو رام رتن مختار اور سردار اندر سنگھ کی موافقت اور مخالفت میں ردوبدل ہو گیا۔

بہرحال خیال کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ممبران نے مندرجہ ذیل امیدواروں کے حق میں ووٹ کیا:—

بابو برجندر سروپ کے حق میں

(۱) بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ (۲) بابو رام نراین گرگ (۳) پنڈت سری رتن شوکلا (۴) ڈاکٹر پریم نراین۔ (۵) سردار اندر سنگھ (۶) بابو کاشی ناتھ بھلا۔ (۷) چودہری مہیشری پرشاد مختار (۸) مسٹر پکوڈ (۹) پرنسپل چٹرجی (۱۰) بابو رام نراین خزانچی (۱۱) پنڈت شیو نراین مصرا (۱۲) شریمتی سرلا دیوی (۱۳) لالہ منی لال نوٹیا (۱۴) لالہ لٹو ناتھ بھارتیہ (۱۵) خانصاحب شیخ محمد ابراہیم (۱۶) خان بہادر سید بشیر الدین احمد (۱۷) مسٹر محمد بشیر (۱۸) سید احمد حسین علیگ (۱۹) شیخ وحید احمد (۲۰) سید محمد اسمٰعیل (۲۱) سید امجد علی وکیل (۲۲) میاں محمد سعید (۲۳) منشی منظور علی۔

بابو دوارکا پرشاد سنگھ کے حق میں

(۱) بابو دوارکا پرشاد سنگھ (۲) لالہ ہری شنکر باگلا (۳) شریمتی سوشیلا دیوی (۴) مسز بھٹناگر (۵) پنڈت بابو لال مصرا (۶) پنڈت پرمانند مصرا (۷) لالہ کروری مل (۸) بابو رام رتن مختار (۹) بابو درگا شنکر میوال (۱۰) لالہ بھگوان داس اہیر وال (۱۱) بابو جگن ناتھ در (۱۲) حاجی قمر الدین (۱۳) منشی عبد الصمد (۱۴) رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ۔

اہل شہر کو چیرمینی کے انتخاب سے بہت کافی دلچسپی تھی اور صبح سے موٹروں کی جدوجہد نے شہر میں ایک خاص دلچسپی پیدا کر دی تھی۔ نہایت کثرت سے لوگ ٹاؤن ہال کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ البتہ وزیٹر کی حیثیت سے بہت کم تعداد میں جا سکے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ سارے شہر کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح جلد رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کی چیرمینی کا دور ختم ہو جائے اور اُن کے خاندان کا کوئی رکن بھی منتخب نہ ہو سکے

اس میں شک نہیں کہ بعض کمزوریوں کی وجہ سے اہل شہر کو بابو وکرماجیت سنگھ سے سخت اختلاف ہو گیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ تقریباً سارے شہر کی یہ رائے تھی بابو صاحب موصوف کا دور چیرمینی ختم ہو۔

ہمارے خیال میں کمزوریوں سے کوئی انسان بھی پاک نہیں مگر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ایک عزم بالجزم رکھنے والے انسان ہیں اور اُن میں اٹلی کے مسولینی کا ساجذبہ موجزن ہے وہ دراصل چیرمینی نہیں بلکہ ڈکٹیٹری کرنا چاہتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ نہ صرف ممبران بلکہ سارا شہر اُن سے ناخوش ہو گیا۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے جب ہم آج سے سات سال قبل میونسپل بورڈ کی حالت زار پر خیال کرتے ہیں تو باوجود اختلاف کے ہم کو اس کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ نے بورڈ کے پوزیشن کو بہت بلند کر دیا۔ بابو صاحب موصوف کے دور سے پیشتر بورڈ کے کاغذات اور احکامات کی وقعت ردی کاغذ سے زیادہ نہ تھی۔ مگر آج بورڈ کے کاغذات اور احکامات کی وقعت کسی طرح بھی سرکاری کاغذات سے کم نہیں ہے۔ آپ کے دور چیرمینی میں واٹر ورکس کی توسیع، سڑکوں کی درستی ایسے کارنامے ہیں کہ کانپور کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہیں گے۔

ہمارے ملک کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ اختلافات کے آگے اس کے تمام محاسن کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جسکا قدرتی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کام کرنے والوں میں ولولہ نہیں پیدا ہونے پاتا

ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ ہم کام کرنے والوں کی قدر کریں تاکہ دوسرے کو بھی کام کرنے کی ترغیب ہو

بابو برجندر سروپ ایک بہترین مقنن. سیاست داں، اور نہایت خلیق و ملنسار اور صلح کل بزرگ ہیں جسکی وجہ سے اہل شہر کو آپسے خاص عقیدت ہے اور اہل شہر کی دعاؤں ہی کی وجہ سے آپکو اس قدر زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ۳۸ ممبران میں سے آپ کی پارٹی کیساتھ ۲۶ ممبران رہیں گے اس قدر زبردست اکثریت کی موجودگی میں ہم امید کرتے ہیں کہ بورڈ کا کام نہایت سہولیت اور آسانی کے ساتھ چلے گا۔ اور بابو صاحب موصوف کو اس کا پورا موقع ملیگا کہ وہ شخصی یا قومی ذاتیات سے بالاتر ہو کر ملک اور پبلک کے فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام کام انجام دیں۔

ہم بابو برجندر سروپ اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ ذاتی اختلافات کو بھلا دینگے تاکہ سارا بورڈ متحد ہو کر اہل شہر کی خدمت انجام دے جو اہل شہر کیلئے نہایت مفید ہوگا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر بابو دوارکا پرشاد سنگھ صحیح معنوں میں دس بارہ ممبروں کی جماعت بنا کر اپوزیشن پارٹی قائم کر لیں تو بھی برا نہیں بلکہ بہت ضروری ہے اگر ایمانداری اور دیانت کیساتھ نکتہ چینی ہوتی رہے تو بورڈ کا کام نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے چل سکتا ہے

بہرحال ہم بابو صاحب موصوف کی خدمت میں پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ آپکے دور چیرمینی میں

اکسائز بورڈ کانپور

۷ جنوری کو اکسائز بورڈ کا جلسہ اکسائز بورڈ کی چیرمینی کے انتخاب کیلئے منعقد ہوا مگر کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہو گیا۔ آئندہ جلسہ ۱۷ جنوری ۲½ بجے دن کو ہوگا۔ اکسائز بورڈ کے مندرجہ ذیل گیارہ ممبران ہیں:—

خان صاحب شیخ محمد ابراہیم، سید امجد علی وکیل ڈاکٹر پریم نراین۔ پنڈت پرمانند مصرا۔ بابو رام رتن مختار بابو نراین پرشاد نگم۔ بابو امیر چند مہرہ۔ رائے صاحب لالہ رگھبر دیال۔ لالہ جگن ناتھ۔ مسٹر لاناگ تین۔ اکسائز افسر منشی انتظار علی عباسی اسسٹنٹ اکسائز کمشنر۔

امید کی جاتی ہے کہ خان صاحب شیخ محمد ابراہیم جو گذشتہ سالوں سے چیرمین منتخب ہوتے چلے آ رہے ہیں اس مرتبہ بھی چیرمین منتخب ہو جائیں گے۔

حافظ محمد صدیق صاحب

مگر حافظ محمد صدیق صاحب گذشتہ میونسپل الکشن کانپور میں بوجہ دفعہ ۱۰۷ کے کھڑے نہیں ہوئے تھے اور انہوں نے اعلان کر دیا تھا کہ وہ آئندہ میونسپل پالٹیکس سے کوئی واسطہ نہیں رکھیں گے۔

حافظ صاحب موصوف کی پارٹی نے آپ کو حکومت سے نامزد کرانے اور مخالف پارٹی نے اس کے خلاف کوشش کی اور ان تھک کوششوں کی بدولت ۸ جنوری کو کانپور میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حافظ صاحب موصوف کو حکومت نے نامزد کر دیا۔ مگر بالآخر یہ خبر غلط ثابت ہوئی۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ چونکہ حافظ صاحب موصوف کی نامزدگی اصولاً صحیح نہ تھی اس لئے مخالفین کی کوشش بارآور ہو گئی۔

کانپور الکشن پالٹیکس کیلئے کافی مشہور ہو چکا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کانپور کی فضا کو میونسپل معاملات نے نہایت تباہ کر دیا ہے۔ ناظرین کو علم ہے کہ ہم اس گندہ پالٹیکس کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر ہم اس کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ حافظ محمد صدیق صاحب اُن چند مسلمانوں میں ہیں جنکا بورڈ میں ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹ

ریاست الور کی خونی داستان

دیسی ریاستوں کی سیاست نے کچھ عرصہ سے جو صورت حالات اختیار کرلی ہے اسکا ایک نمونہ کشمیر میں پیش آچکا ہے اس کے بعد ریاست الور نے کروٹ کی۔

الور کے واقعات کے متعلق یہ خیال ہو رہا تھا کہ چونکہ مہاراجہ الور ایک نیک نفس انسان ہیں اسلئے وہاں کے مسلمانوں کی شکایات رفع ہو جاوینگی چنانچہ گذشتہ ماہ کی خبروں سے یہ یقین ہو گیا تھا کہ مہاراجہ صاحب الور نے مسلمانوں کی شکایات کو بڑی حد تک رفع کر دیا ہے اسلئے مہاجرین الور نے واپس جانا بھی شروع کر دیا تھا۔ مگر یکایک ریاست الور کے واقعات نے پھر کروٹ لیلی اور اس وقت ریاست سے جو اندوہناک خبریں آ رہی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست الور کے جری اور بہادر میواتی حکام الور کے نشانہ بنے ہوئے ہیں اور نہایت کثرت سے زخمی اور شہید ہو رہے ہیں یہ خبریں یقینی طور پر مسلمانان ہندوستان کیلئے انتہائی تکلیف دہ ہیں مسلمانوں کا مسلم میواتیوں کیلئے مضطرب و پریشان ہونا ایک

آل انڈیا اقتصادی کانفرنس

سر جارج شاستری کی تقریر

سر جارج شاسٹر صاحب نے اقتصادی کانفرنس کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا کہ آج ہندوستان کی حالت تمام ملکوں میں بہتر ہے۔ اور کہیں بھی ایسی نہیں ہے کہ جسکی بابتہ تشویش ہو ہندوستان کا اعتبار اور ساکھ بڑھتی جاتی ہے اور خود گورنمنٹ کی مالی حالت پہلے سے بدرجہا بہتر ہے۔ قرض میں بہت کچھ ادائگی ہو چکی ہے ملک میں باہر سے مال منگانیکی قابلیت کافی ہے۔ گورنمنٹ کی عمدہ مالی پالیسی سے ہندوستان کی بہت سی دستکاریاں چل نکلی ہیں۔ اور سوتی اور شکر کے کارخانوں نے نمایاں ترقی کی ہے۔ کہ شاید ایسی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ علاوہ اس کے ڈاکخانہ کے کیش سرٹیفکٹ جو ستمبر ۱۹۲۸ء ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کی قیمت کے خریدے گئے تھے۔ امسال اُن کی قیمت آٹھ کروڑ ستر لاکھ گذشتہ آٹھ ماہ کے عرصہ میں پہنچ چکی ہے۔

ان حوصلہ افزا صنعتی عناصر کے علاوہ زراعتی خستہ حالی کی حالت میں ملک کے مختلف حصص میں مختلف ہے۔ بنگال میں زراعتی کساد بازاری سب سے زیادہ ہے لیکن بمبئی اور یوپی میں اس قدر زیادہ نہیں ہے۔ مثلاً پنجاب کی فصلوں میں ۱۰ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس بیان کا مقصد اس امر پر زور دینا ہے کہ ملک کے تمام حصص کو ایک ہی زمرہ میں شامل کرنا خطرناک ہے۔ لیکن میں تجویز کرتا ہوں کہ اقتصادی ماہرین فن کو ہندوستان کی اقتصادی پیمائش کی کوششوں میں اشتراک عمل کرنا چاہئے اگر میری اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ کیا گیا تو میں بخوشی اس تجویز پر ڈیلی گیٹوں کے ساتھ گفت و شنید کرونگا۔

ڈاکٹر رادھا کمل مکرجی کا خطبہ صدارت

آل انڈیا اقتصادی کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے ڈاکٹر رادھا کمل مکرجی نے ان خیالات کا استقبال کیا جو آنریبل سر جارج سوشٹر صاحب فنانس ممبر نے ظاہر کیے تھے۔ آپنے یہ وعدہ کیا کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرے۔ محض قومی یا امپریل خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مسئلہ کو حل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ساری دنیا کی تجارت اور صنعت و حرفت کو نقصان پہونچے گا اور ہمارا معیار زندگی بھی گر جائے گا۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ ایک دوسرا مسئلہ جسکے بارہ میں جملہ ممالک کو ایک رائے ہونے کی ضرورت ہے وہ ایک ملک کے باشندوں کا دوسرے ملک میں آباد ہو جانے کا ہے مملکت برطانیہ کے ہر ایک ملک نے دوسرے ممالک کے باشندوں کو مراعات عطا کرنے کی بات منظور کرلی ہے۔ لیکن برطانوی افریقہ کناڈا اور اسٹریلیا کے بعض حصوں میں ہندوستان سے آکر آباد ہو جانے والوں کیلئے کوئی دروازہ نہیں کھلا ہے میرا خیال ہے کہ کبھی نہ کبھی ایسے قوانین بنینگے کہ جن کے باعث جملہ ممالک کے باشندوں کو یکساں مراعات اور حقوق حاصل ہوں گے یہ قوانین بین الاقوامی مزدوروں سے تعلق رکھنے والے قانونوں کی طرح پر بنیں گے۔

اپنی تقریر کے اختتام پر فاضل صدر نے ہندوستان کو یہ مشورہ دیا کہ وہ مالی محافظت کی حکمت عملی پر عمل کرے۔

مسٹر جین کی تقریر

جب اقتصادی خستہ حالی کے متعلق سر جارج سوشٹر کے پیش کردہ موضوع پر بحث شروع ہوئی تو مسٹر ایل سی جین پروفیسر اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی نے ایک بیان پڑھکر سنایا۔ جس میں آپنے واضح کیا کہ سونے کی برآمد ہندوستانی تجارت کا عام جزو نہ تو کبھی ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ہندوستان سے سونا محض اسی وجہ سے باہر نہیں بھیجا گیا کہ اُس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بلکہ عوام کی زبردست اقتصادی ضروریات کے باعث بھی سونا یہاں سے باہر بھیجا پڑا۔ بہ الفاظ دیگر عوام کی ایک بڑی تعداد آج کل اپنی آمدنی پر نہیں بلکہ الیس انداز کی ہوئی اپنی رقم یا سرمایہ پر گزر اوقات کر رہی ہے۔

پروفیسر چھبلانی دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر چھبلانی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مجھے اس امر سے اتفاق نہیں ہے کہ قیمتوں میں کمی کا مزارعان کی قوت پیداوار پر اثر پڑا ہے جن کی قوت خرید سودیشی اشیاء کیلئے کم نہیں ہوئی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہندوستان اور دیگر ممالک کی کساد بازاری کے اسباب و اثرات میں بہت فرق ہے حالانکہ ہندوستان میں قیمتوں میں بہت زیادہ کمی ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی ہندوستانی حالت بہت سے دوسرے ملکوں کی حالت کے مقابلہ میں بہتر ہے لہذا ہندوستان کی اقتصادی بدحالی دور کرنے کیلئے جو تجاویز اختیار کی جائیں وہ ان تجاویز سے مختلف ہونا چاہئے جو کہ دوسرے ملکوں میں اختیار کی جا سکتی ہیں۔

ڈاکٹر ایچ سنہا پروفیسر اقتصادیات کلکتہ یونیورسٹی نے ایک بیان پڑھکر سنایا جس میں آپنے چند دلائل کی تردید کی۔ جو کہ سونے کی برآمد کی حمایت میں پیش کیے گئے ہیں۔ آپنے اس امر پر زور دیا کہ ہندوستان سے اسقدر زیادہ مقدار میں سونا باہر نہ بھیجنا چاہئے تھا۔

پروفیسر کالے نے اس امر پر شک ظاہر کیا کہ ان کی کساد بازاری کی تہ کو ہم پہونچ گئے ہیں۔ اگر چند صنعتوں کو فائدہ پہونچا بھی ہے تو وہ کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتا قیمتوں میں کمی کا تمام صنعت اور تجارت پر نہایت نقصان دہ اثر ہوا ہے۔ آپنے فرمایا کہ پروفیسر چھبلانی نے ہندوستان کے حالات کا جو مرقع پیش کیا ہے وہ غیر مکمل ہے پروفیسر چھبلانی نے اپنے نتائج صرف صنعتی شہروں میں رہنے والے مزدوروں کے اخراجات زندگی سے برآمد کیے ہیں۔

ڈاکٹر بنرجی نے بھی پروفیسر چھبلانی کے بیان پر نکتہ چینی کی آپنے فرمایا کہ کاشتکاروں کے قرضہ جات میں اضافہ ہو گیا کوآپریٹو سوسائٹیوں کے قرضوں میں بھی جو کہ کسانوں کو دیتے جاتے ہیں بہت اضافہ ہو گیا ہے گذشتہ تین سال میں بہت سے صوبوں میں زیر کاشت اراضیات بڑی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں یہ فارغ البالی کے آثار نہیں ہیں بلکہ شدید ترین خستہ حالی کی علامتیں ہیں۔ آپنے حکومت کی تخفیف کی پالیسی پر بھی شدید نکتہ چینی کی اور اس امر پر زور دیا کہ ایسے اخراجات میں زیادہ تخفیف کی جائے جن سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی۔ تاکہ مستقبل میں صوبجات کی مالی حالت بہتر بنائی جا سکے۔

ڈاکٹر پی۔ جے طامس نے پروفیسر چھبلانی کے اس نظریہ پر نکتہ چینی کی کہ تجارتی کساد بازاری سے عوام کی قوت خرید پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے آپنے فرمایا کہ کاشتکار جو اشیاء خریدتے ہیں وہ گراں ملتی ہیں۔ اور کاشتکاروں کی پیداکی ہوئی اشیاء سستی ہو گئی ہیں انکے علاوہ حکومت کی ہڑتال پالیسی سے کاشتکاروں کو اور بھی زیادہ نقصان پہونچا ہے آپنے فرمایا کہ ممبر مالیات سر جارج سشٹر نے جن فوائد کا ذکر اپنی تقریر میں کیا ہے وہ صنعتی شہروں میں صرف صناع کو حاصل ہیں —

مسائل نسواں پر بصیرت افروز تقریر

آل انڈیا خواتین کانفرنس کا خطبہ استقبالیہ

بیگم وسیم صاحب کے ارشادات

شکریہ

معزز خواتین میں اپنے شہر کی طرف سے اُن خواتین کا جو دور دراز مقامات سے سفر کرکے اس کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لائی ہیں شکریہ ادا کرتی ہوں مجھے اس امر کا احساس ہے کہ ہم اُن کی مہمان نوازی لکھنؤ کی روایات دیرینہ کے مطابق نہ کرسکے مگر میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ اُس کی ذمہ داری ہماری خامی شوق نہیں بلکہ ہماری عسرت و تنگدستی ہے جو بالعموم تمام ہندوستان پر طاری ہے لیکن ہمارے شہر پر خصوصیت کیساتھ کارفرما ہے شہر کے کھنڈر اور ویران محل جن سے شہر کا معزز حصہ بھرا پڑا ہے میرے بیان کی تائید کیلئے کافی ہیں۔

دیار لکھنؤ

معزز خواتین! یہی اجڑا ہوا دیار کبھی علم و فن کا گہوارہ تھا اور یہاں کی خواتین نے علمی، ادبی اور معاشرتی دنیا میں ایک ممتاز جگہ حاصل کی تھی۔ اس خاک سے جہاں ایک طرف رجب علی سرور، امیر انیس، مرزا دبیر، اور پنڈت رتن ناتھ سرشار ہوئے، وہاں واجد علی شاہ کی خاص محل المتخلص بہ عالم دوسری بیگم المتخلص بہ عشرت اور ماہ طلعت بیگم المتخلص بہ قمر وغیرہ نے اپنی پر لطف شاعری اور نکتہ سنجی سے ہمارے شہر کو رشک فردوس بنا دیا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ جو محلوط زبان ملک دکن سے پیدا ہوئی اور جس نے دہلی میں پرورش پائی۔ وہ لکھنؤ میں سن شعور کو پہونچی یہاں اُس کی طمعت اور مزاج کے بنانے میں جو حصہ خواتین نے لیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے میں نے مختصراً ان واقعات کا صرف حوالہ دیدیا ہے ورنہ اُن کی وضاحت کیلئے نہ یہ صحبت موزوں ہے اور نہ وقت مناسب ہے میں پھر تمام معزز خواتین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ ہماری فرد گذاشتیں ہماری مجبوری پر محمول کرکے معاف فرمائیں گی۔

حکومت سے مطالبہ

معزز خواتین! کانفرنس کے اغراض و مقاصد کی تشریح بارہا کی جاچکی ہے اور میں آپکا عزیز وقت ان تمام باتوں کے دہرانے میں ضایع نہ کرونگی اس قدر کہنا اسوقت پر کافی ہوگا کہ جو کچھ نتائج اب تک ہماری کوشش سے حاصل ہو چکے ہیں وہ کچھ امید افزا ہیں رفتار سے لڑکیوں میں تعلیم کا ذوق اور اُن کے والدین میں تعلیم نسواں کا شوق ترقی کر رہا ہے اس سے تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں موجودہ تعلیم گاہیں ہماری ضروریات پورا کرنے کو کافی نہ ہوں گی بلکہ اکثر مقامات پر ہماری ضرورت آج ہی محسوس کی جارہی ہے۔ اور مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بہت سی بچیاں جن میں ذوق تعلیم کے ساتھ ساتھ ذہانت اور ذکاوت بھی موجود ہے مدارس کی قلت اور تعلیم کی گرانی کی وجہ سے اس نعمت سے محروم ہو رہی ہیں میری رائے میں اب وہ وقت آگیا ہے کہ محض رسمًا نہیں بلکہ ایک اہم مطالبہ کی صورت میں گورنمنٹ کے صیغہ تعلیم سے ہر صوبہ میں تعلیم نسواں کیلئے ایک کافی رقم کا تقاضہ کریں۔ اس سے میرا مقصد یہ نہیں کہ تعلیم ذکور میں جو رقم اس وقت صرف ہو رہی ہے اُس سے ہماری تعلیم نسواں کیلئے حصہ بٹائیں میرا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ کو صیغہ تعلیم میں اسقدر رقم کا اضافہ کرنا چاہئے کہ وہ بڑے پیمانہ پر تعلیم نسواں کیلئے کافی ہو سکے۔

موجودہ طریقہ تعلیم کے پر خطر نتائج؟

معزز خواتین مجھے آپ معاف فرمائیں گی اگر اس مسئلہ میں آپسے یہ کہنے کی جرأت کروں کہ موجودہ دور کے جد وجہد میں ہم کو اپنی بچیوں کے تعلیم کے اُن پر خطر نتائج سے بچانے کی کوشش کرتی ہے جنکا مظاہرہ آئے دن ہم طلباء ذکور میں دیکھتے ہیں غلامانہ ذہنیت جو عام طور پر موجودہ طرز تعلیم کا نتیجہ ہے ایک طرف ہماری سیاسی معاشرتی اور تمدنی زندگی کی بنیاد کو متزلزل کر رہی ہے اور دوسری طرف محض موجود نہیں بلکہ آئندہ والی حکومت کیلئے ایک عجیب خطرہ کی صورت پیش کرتی ہے۔ ہمارے طلباء ذکور کا تمام تر مقصد گورنمنٹ کی نوکری یا معدودے چند سکوں میں عمر عزیز کو فروخت کرنا ہے جس کی انتہا یہ کہ چند طلباء قلیل رقم کی تنخواہ پر کلرکی کو کسی معقول حرفت اور دستکاری پر ترجیح دینے کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس ذہنیت کی ذمہ دار ایک حد تک اجنبی حکومت ہے مگر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ایک گونہ ذمہ داری ایک عجیب اور غیر منطقی طرز عمل کی خود آپ پر عائد ہوتی ہے اگر مردوں کے گھروں میں یہ ذہنیت کارفرما ہوتی تو شاید اپنی ماؤں کے بچے اور اپنی بہنوں کے بھائی اس غلامانہ ذہنیت کا شکار نہ ہوتے۔

معاشرتی انقلاب کی ضرورت

معزز خواتین! تعلیم سے کہیں زائد اور قابل غور ہماری معاشرت کا سوال ہے انسانی زندگی کا اہم ترین مسئلہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں معاشرت رہی ہے سیاسیات ہو یا اقتصادیات علوم ہوں یا فنون یہ تمام مظاہر عقلی حیات انسانی کے سود و بہبود میں وہ حصہ نہیں رکھتے جو ہمیشہ سے نظام معاشرت سے کو حاصل کر رہا ہے۔ بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہماری ساری کائنات مسرت کی بنیاد نظام معاشرت پر ہے۔ جس میں ہماری خانگی اور شہری زندگی کی بقا کا راز پنہاں ہے۔ اور میں فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ عورت کا کسی شعبہ زندگی میں کوئی حصہ ہو یا نہ ہو کم از کم معاشرت کی بقا اور اُس کے تغیر و تبدل میں وہ مردوں کے مقابلہ میں اپنا پورا حق ثابت کرتی رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ موجودہ دور ترقی میں ہمارے سامنے یہ سوال اپنی تمام اہمیت کیساتھ پیش ہے جو کہ ہم اپنی معاشرت میں ایسی ضروری تبدیلیاں کرتی رہیں جو ہماری خانگی زندگی میں تدریجی اصلاحات کے ذریعہ ہماری تعلیمی ترقی سے پورا فائدہ اٹھانے کا موقع دے میں جانتی ہوں کہ اس ضرورت سے خواتین بخوبی واقف ہیں مگر مجھے خدشہ ہے کہ ہم دور حاضرہ کی کشمکش میں کہیں جادۂ اعتدال سے بھٹک کر کوئی ایسی انقلابی صورت اپنی معاشرت میں نہ پیدا کرلیں جو ہماری خانگی زندگی کو تلخ اور ناقابل برداشت بنا دے۔ دنیاوی ترقی کیلئے ہر قوم دوسری کی امداد کی محتاج ہے اور ہمیشہ ایک غیر متمدن قوم نے دوسری غیر متمدن قوم سے وہ ضروری چیزیں حاصل کی ہیں جو اُن کی ترقی میں معاون ہو۔ مگر جس رفتار سے ہم آج کل ہندوستان میں یورپ کی تہذیب اور معاشرت کا چربہ اتارنے کیلئے کوشاں رہتے ہیں اس میں یہ اندیشہ ہے کہ ہم اپنی خانگی زندگی کے توازن کو جو آج تک ہمارا سرمایہ ناز رہا ہے تہ و بالا نہ کردیں اس سے میرا یہ مقصد نہیں کہ ہم کو یورپ سے کچھ سیکھنا نہیں ہے یا یہ کہ یوروپین تہذیب میں کوئی پسندیدہ طریقہ نہیں۔

میں جس بات پر خصوصیت کیساتھ زور دینا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہم کوئی چیز کسی غیر قوم سے بغیر پرکھے اور جانچے ہوئے نہ لیں یا کہ ہم اپنی قدیم شاہراہ سے ہٹ کر یورپ کی کورانہ تقلید میں مبتلا نہ ہو جائیں میں اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں مردوں کے گذشتہ صدی کو پیش کر کے دکھا سکتی ہوں کہ کس طرح ایک عرصہ تک انہوں نے تہذیب یورپ کی غلامانہ تقلید میں اپنی معاشرت میں ایک انقلابی کیفیت پیدا کرلی اور کس طرح اُن میں آج اس ذہنیت کے خلاف ایک عام رویہ پیدا ہو گئی ہے جو اُن کو اُلٹے پاؤں اپنی بھولی ہوئی تہذیب کی طرف واپس لیے جا رہی ہے جو غلطی ہمارے یہاں مرد کر چکے ہیں اُس سے ہم کو متنبہ ہو کر اپنی رفتار ترقی میں اُن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے جو ممکن ہے کہ آگے چلکر ہمارے لئے عذاب ہو جائیں یا جو ہمارے لئے معاشرت میں آسانی سے ہضم نہ ہو سکیں

آزادی نسواں

معزز خواتین آزادی کی لہر جو اس وقت دنیا میں پھیل گئی ہے جس سے یورپ کی عورتیں بھی آج کل سرشار معلوم ہوتی ہیں۔ معقول حدود میں قطعی نعمت ہے مگر ہم کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہی آزادی جب حیات انسانی میں عقل کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے تو جنون کے درجہ تک پہونچ جاتی ہے ساحل کے اندر رہ کر دریا آزاد ہے مگر ساحل کو پار کرنے کے بعد وہی سیلاب یا طوفان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو طرز معاشرت آج آپ قبول کریں گی وہی کل آپ کی بچیوں کے لئے مشعل ہدایت ہوگی۔ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ہم کو ہر قدم نہایت احتیاط سے اُٹھانا ہے اور اس طرح اُٹھانا ہے کہ زن و شوہر کے جو خوشگوار تعلقات عام طور سے ہمارے ملک میں پائے جاتے ہیں انہیں کوئی ایسی ٹھیس نہ لگے جو آئندہ ہماری خانگی زندگی کو جہنم بنا دے میں جانتی ہوں کہ ہمارے ایسے بہت سے حقوق زندگی ہیں کہ جن سے ہمارے مردوں نے اب تک ہم کو محروم کر رکھا ہے اور جو ہم کو اُن سے لینا ہیں۔ مگر ساتھ ہی ہم کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کہ یہ غضب حقوق کچھ ہماری رضامندی اور کچھ مردوں کی بیجا توقیر جرم سے وقوع میں آیا ورنہ شاید وہ قوم جسے عورت کو دھرم پتنی اور دیوی بنایا اُسے غلام بنانے اور اُسے بے قدری کرنے کیلئے آسانی سے تیار نہ ہوتی۔ اگر ہم اپنی عمرانی غلامی کی تاریخ اپنے سامنے رکھ کر اگر اپنی غلامی کی کوشش شروع کریں گے۔ تو مجھے امید ہے کہ جو دور نزاع ہمارے سامنے آنے والا ہے وہ نہ اسقدر تلخ ہوگا نہ اس قدر۔۔۔

۲۔ بصارت سوز کاش اس موقع پر میں مفصل تبصرہ کر سکتی مگر وقت کی قلت اور مضمون کی وسعت نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں صرف اشارتاً ان ناگزیر باتوں کا تذکرہ کر دوں

سیاسی الجھاؤ سے بچنے کی ضرورت

معزز خواتین ہماری جماعت کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے جو میں اس موقعہ پر حق رائے دہندگی یا دیگر سیاسی مسائل پر مفصل تبصرہ کروں مگر چونکہ حیات انسانی عارضی تقسیم عمل کی پابند نہیں لہذا مجبوراً ان مسائل پر سرسری طور سے آنا کہہ دینا چاہتی ہوں کہ اس شاہراہ عمل میں بھی ہمارے لئے مردوں کی تقلید نہایت مضر ثابت ہوگی۔ گذشتہ نصف صدی میں ان کی سیاسی تحریکات میں مذہبی اور قومی منافرتوں نے مختلف شکلیں اختیار کی اور اب بھی کسی صحیح نقطہ نظر پر وہ پہونچے ہوئے معلوم نہیں ہوتے۔ گو الہ آباد اور لکھنؤ کی مجالس نے امید دلائی ہے کہ شاید بدقسمت ہندوستان اب کسی متحدہ نظریہ پر گامزن ہو سکے مگر یہ اتحاد آج ہو یا کل منافقات کی عمر ضرور قریب الاختتام ہے اس صورت میں ہمارے لئے اور بھی ناموزوں ہوگا کہ ہم ہندوستان کی مختلف قوموں کی خواتین ✻

رمضان المبارک کے متعلق معتبر وضروری مسائل

مرتبہ دار العلوم دیوبند

روزہ کی نیت کی ضرورت کا بیان روزے میں نیت شرط ہے نیت کے معنی دل کے ارادہ کے ہیں، اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہ ہوگا۔ رمضان کے روزے کی نیت آدھے دن شرعی تک کر سکتا ہے تقریباً ۱۱ بجے تک اُسکے بعد اگر نیت کرے گا تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب ہے۔ کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے (بِصَومِ غَدٍ نَوَیتُ مِن شَہرِ رَمَضَانَ) اگر افطار کے وقت ہی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا بلاشبہ درست ہے

اُن باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا نیت کی ہو یا نہ کی ہو، بھول کر کھانا پینا روزے کو نہیں توڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد دھوئیں یا مکھی مچھر چلا جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمبا کو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے۔ یا خود بخود قے آجائے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے اگر خود بخود لوٹ جائے ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر قصداً قے کی مگر تھوڑی سی (منھ بھر سے کم)، تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا۔ تو اس میں اختلاف ہے اگر کوئی روزے میں بھول کر کچھ کھا پی رہا ہے اور قوی و تندرست ہے تو اس کو یاد دلا دینا جائز ہے۔ اگر ضعیف و ناتوان ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خود بخود و مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزے میں کچھ فرق نہ آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہو گئی تو ذرا بھی روزہ میں نقصان نہ آیا۔

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے۔ کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا۔ منھ بھر قے آئی تھی اُس کو نگل جانا کلی کرتے ہوئے پانی حلق میں چلا جانا۔ یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں مگر صرف قضا واجب آئے گی۔ کفارہ واجب نہیں۔ کنکر یا لوہے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی تو اُس روزے کی قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ جان بوجھ کر بدون بھولنے کے صحبت کرنا، کھانا، پینا روزہ توڑتا ہے اور قضا بھی آتی ہے کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے اور اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو متواتر ۶۰ روزے رکھنا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔ مفصل حال کسی عالم سے پوچھو۔

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن سے مکروہ نہیں ہوتا ہے بلا ضرورت کسی شے کو چبانا یا نمک وغیرہ کا ذائقہ دیکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے۔ قصداً منھ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے۔ اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ فصد کرانا۔ پچھنے لگوانا روزہ میں مکروہ ہے۔ غیبت بدگوئی، لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہتا ہے مسواک کرنا، سر پر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔ سرمہ لگانے سے یا سرمہ لگا کر سو جانے سے روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں۔ اگر بی بی کو اپنے خاوند نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں ہے۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو روزہ نہ رکھے تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے پھر قضا رکھے۔ حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کا نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے اپنے یا غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے معذور ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے ۲۱ کوس یعنی انگریزی ۴۸ میل کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر شرعی کہلاتا ہے یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے واپس آنے کے بعد قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر اپنے وطن دوپہر سے پہلے پہنچ گیا اور کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اُس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹہ میں ۴۸ میل پہونچ جائے گا اُسکے لئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت مل جاتی ہے بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم (وزن انگریزی) مسکین کو دے لیکن اگر پھر کبھی اتنی طاقت آجائیگی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کو اپنے معمولی عذر یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز خون آوے جب خون بند ہو جائے تب روزہ رکھنا چاہیے جن لوگوں کو روزہ رکھنے کی اجازت ہے اُن کو بے تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہئے بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازمی ہے۔

روزہ توڑنے کا بیان اور قضا رکھنے کا ذکر؟ فرض روزہ کو بلا کسی شدید عذر کے توڑنا جائز نہیں لیکن اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے تو یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائے گا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہئے۔ کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں کیا خبر ہے کہ موت آجائے اور فرض ذمہ پر رہے۔ مثلاً بیمار کو صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر یعنی برابر لگاتار یا جدا جدا متفرق اگر قضا رکھنے کا وقت پایا اور بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم صدقہ کریں اور اگر مال چھوڑ گیا ہے اور روزہ کے صدقے کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم واجب ہے

سحر کھانے کا بیان اور فضیلت روزہ کیلئے سحر کھانا مسنون ہے اور باعث ثواب ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ خوب پیٹ بھر کر کھائے بلکہ ایک یا دو لقمہ یا چھوہارے کا ٹکڑا یا دو چار دانے چبا لیگا تب بھی سنت کا ثواب پائے گا افضل و بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھائے اگر دیر ہو گئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح صادق ہو گئی تو سحر نہ کھانا چاہئے اور اگر گمان غالب رات کا ہو تو کھالے پھر اگر کسی طرح معلوم ہوا کہ فی الحقیقت صبح ہو گئی تو شام تک رکا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے۔ اور اگر کسی مرغ نے یا موذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دیدی تو سحر کھانے کی ممانعت نہیں جب تک صبح صادق نہ ہو جائے۔ بلا تکلف کھاؤ پیو۔

روزہ افطار کرنے کا بیان آفتاب غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ جس روز ابر ہو احتیاط کیلئے ذرا دیر کرنا بہتر ہے۔ کھجور اور خرما سے افطار کرنا مسنون یا باعث ثواب ہے۔ اگر یہ نہوں تو پانی بہتر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی، چاول، شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزہ میں نہیں آتا البتہ بہتر ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو۔ اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کرو گے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا۔ اُس کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا۔ پھر تم اُس کو واپس کر کے کیوں بخیل کہلاتے ہو۔ البتہ یہ مال حرام اور مشتبہ ہو۔ تو ہرگز قبول نہ کرو گے۔ حدیث و فقہ سے ثابت ہے اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز مغرب کی نماز و جماعت میں دس بارہ منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور افطار کرنے سے پہلے یہ مختصر دعا کافی ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمتُ وَعَلٰی رِزقِکَ اَفطَرتُ اور افطار کرنے کی بعد یہ ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الاَجرُ اِن شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

تراویح اور وتر کا بیان عشا کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح باجماعت مسنون ہے بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں غلط ہے اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا ملجائے۔ تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دینا چاہیے اسقدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو۔ اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں اگر بیس دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئے۔ چار سمجھے جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھ لے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے جس شخص کو عشا کے فرض باجماعت نہ ملے وہ وتر کے امام کیساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ جو حافظ روپیہ کی طمع میں قرآن سناتا ہے اُس سے وہ امام بہتر ہے جو الم تر کیف سے سنائے۔ اگر اجرت مقرر کر کے قرآن مجید سنایا جائے تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہدایہ وغیرہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

✻ کوئی ایسا سیاسی الجھاؤ پڑنے دیں جن کی وجہ سے منافقت کا ایک نیا دور شروع ہو جائے ہمارے لئے راستہ کھلا ہوا ہے اور ہم کو بلا خوف ظاہر کر دینا چاہئے کہ ہم ہندوستان کی سیاسی فلاح کی خاطر نہیں بلکہ ہندوستانی خواتین کی متحدہ قوت کو برقرار رکھنے کیلئے یہ لابدی ہے کہ ہم مذہبی اور قومی جھگڑوں سے علیحدہ رہیں اور تمام ایسی سیاسی تحریکات سے اجتناب کریں جو متحدہ وطنیت کیلئے مضر ہوں قبل اسکے کہ میں آپ سے رخصت ہوں میں اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ میں استقبالیہ اور انتظامیہ کمیٹی کے تمام ممبران کا جنہوں نے مجھے اس کانفرنس کے کاموں میں ہر ممکن طریقہ سے امداد دی ہے دلسے شکریہ ادا کروں ہماری خوش قسمتی ہے کہ لیڈی نیلکنٹھ نے اس کانفرنس کی صدارت قبول فرمائی۔ اور مجھے امید ہے کہ کانفرنس کا یہ اجلاس نہایت کامیاب رہیگا۔

مسلم کانفرنس دنیائے اسلام کی نظر میں

مصر کے مشہور اخبار "البلاغ" اپنی ۹ر دسمبر کی اشاعت میں ایک طویل مضمون مسلم کانفرنس اور ہندوستان کے حالات حاضرہ کی نسبت شایع کیا ہے ذیل میں اس مضمون کے اہم اقتباسات درج کیے جاتے ہیں تاکہ ہندوستانی مسلمانوں کو معلوم ہو کہ اسلامی دنیا کے مسلمان جن پر "ہندو پرستی" کا شبہ نہیں کیا جاسکتا مسلم کانفرنس کو کیا سمجھتے ہیں :-

کانفرنس کی حقیقت

ہندوستان کے نام نہاد مسلم کانفرنس درحقیقت کمزوروں کی ایک جماعت ہے جس کا کام اس کے سوائے کچھ نہیں کہ برطانیہ کی ملک گیری کی پالیسی کی خدمت کرتے رہیں - اور یہ خدمت اسطرح کی کہ ہندوستان کے باہمی فرقوں کو آپس میں لڑاتے رہیں - یہ دراصل انجمن سرکاری نوکروں کی جماعت ہے جو یا تو پہلے ملازم تھے یا اب ملازم ہیں - یا ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں - ان میں سے اکثر کو انگریزی حکومت نے بڑے بڑے معزز خطابات دے رکھے ہیں - اور یہ خطاب اُن لوگوں کی کمزوری اپنے قوم سے بے وفائی اور انگریزی مقاصد کی ہمدردی کے زندہ ثبوت ہیں - چنانچہ اس کانفرنس کے صدر ڈاکٹر محمد اقبال بھی خطاب یافتہ ہیں اور بیس برس سے کوشش کررہے ہیں کہ کسی طرح پنجاب ہائی کورٹ کے جج مقرر کیے جاویں - مگر ہندوں کی مخالفت کی وجہ سے وہ آج تک اس مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے -

انگریزی انجمن

اب مسلمانان ہند کو بھی اس نام نہاد مسلم کانفرنس کی حقیقت معلوم ہوگئی - وہ سمجھ گئے ہیں کہ یہ انجمن اسلامی نہیں نہیں بلکہ اپنی روح اور اپنے مقاصد میں انگریزی انجمن ہے اور اس لئے وجود میں آئی ہے کہ مسلمانوں کو اُن کے دین اور اُن کے وطن کے معاملہ میں دھوکہ دے اور انگریزی غلامی پر اُنھیں قانع و مطمئن رکھے۔

کس نے بے نقاب کیا

مسلم کانفرنس کو جس نے بے نقاب کیا ہے وہ خود مسلم کانفرنس ہی ہے - اور یہ اس طرح کہ اُسنے الہ آباد کی فرقہ وارانہ کانفرنس کا فیصلہ قطعی طور پر مسترد کردیا ہے حالانکہ اس فیصلہ نے مسلم کانفرنس کے جملہ مطالبات منظور کرلیے ہیں

اس الہ آباد کانفرنس سے پہلے لکھنو میں مسلمانوں کی تمام سیاسی جماعتوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی اور اُس میں مسلم کانفرنس کے بھی متعدد سربرآوردہ ارکان شریک تھے مثلاً مولانا شوکت علی اور نواب اسمٰعیل خاں وغیرہ اور اس کانفرنس نے بالاتفاق طے کیا تھا کہ اگر ہندو مسلم کانفرنس کے پیش کردہ تمام مطالبات منظور کرلیں تو مسلمان جداگانہ انتخاب کے مطالبہ سے دست بردار ہوجاویں گے۔

چنانچہ لکھنو کانفرنس کے بعد جب مسلمان نمایندے الہ آباد روانہ ہوگئے ہیں اور ہندو اور سکھ نمایندوں کیساتھ ایک کانفرنس میں جمع ہوئے لگاتار دو ہفتہ کی بحث اور اور جھگڑے کے بعد بالآخر مسلمانوں نے ہندوں اور سکھوں کو مجبور کردیا کہ وہ مسلمانوں کے جملے مطالبات ایک ایک کرکے منظور لیں -

جداگانہ انتخاب

اب اپنے تمام مطالبات منظور کرچکنے کے بعد مسلمانوں کا فرض تھا کہ جداگانہ انتخاب کے مطالبہ سے دست بردار ہوجاتے اور مخلوط انتخاب منظور کرلیتے لیکن مسلم کانفرنس کے ہی بعض ممبروں کی ضد کی وجہ سے (جو الہ آباد کانفرنس میں شریک تھے) مسلمانوں نے مخلوط انتخاب اب بھی قبول کرنے سے انکار کیا - اور انتخاب کی وہ شکل قبول کی جو مرحوم مولانا محمد علیؒ نے اپنے وفات سے چند روز پہلے تجویز کی تھی -

مولانا محمد علیؒ کے فارمولا کی تشریح کے بعد "البلاغ" لکھتا ہے کہ اس تفصیل سے قارئین سمجھ سکتے ہیں کہ مولانا محمد علیؒ کے فارمولا نے مسلم کانفرنس والوں کا یہ خوف بھی دور کردیا ہے کہ مخلوط انتخاب کی صورت میں ہندو کسی ایسے مسلمان کو کامیاب نہیں ہونے دینگے جو اُن کا طرفدار نہ ہو الہ آباد کانفرنس میں مسلمانوں کی اس کامیابی کے بعد عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ اب مسلم کانفرنس ضرور وطن پرور رول کیا تھو ملجائے گی کیونکہ الہ آباد کانفرنس نے اس کے جملہ مطالبات منظور کرلیے ہیں وزیر اعظم اسکے تمام مطالبات مسترد کرچکے ہیں -

سخت حیرت کا مقام

لیکن سخت حیرت کا مقام ہے کہ مسلم کانفرنس نے یہ نہیں کیا - بلکہ ۱۲ر نومبر کو ایک جلسہ کرکے دہلی میں ایک اعلان کردیا کہ وہ الہ آباد آباد کانفرنس کا فیصلہ قبول نہیں کرے گی - کیونکہ اس فیصلہ نے مسلمانوں کے تمام مطالبات ٹھکرا دیے ہیں -

اس سے پہلے مسلم کانفرنس نے وزیر اعظم کے فیصلہ کی مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا تھا .. کوئی دوسرا سمجھوتہ موجود نہیں ہے اس لئے ہم مجبوراً یہ مضر فیصلہ منظور کرتے ہیں - لیکن اب جبکہ سمجھوتہ ہوگیا اور اُس کے تمام مطالبات الہ آباد کانفرنس قبول کرچکی تو اب اُس کی یہ دھاندلی یقیناً نہایت ہی عجیب ہے - اور صاف ثابت کررہی ہے کہ مسلم کانفرنس مسلمانوں کے مفاد کیلئے نہیں بلکہ کسی اور مفاد کیلئے کام کررہی ہے -

امریکہ کے سابق صدر چل بسے

نیویارک ۵ر جنوری - آج کالون کولج سابق صدر مرگئے کولج آنجہانی ۲ر ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوے تھے ۱۹۱۰ء میں وہ امیر ہوئے ۱۹۱۲ء میں ممبر رہے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۵ء تک صدر امریکہ رہے ۱۹۱۸ء اس کے لفٹنٹ گورنر رہے ۱۹۱۲ء میں وہ اسی صوبے کے گورنر تھے ۱۹۲۰ء میں امریکہ کے نائب صدر تھے - ۷ر جنوری ۱۹۳۳ء کو ان کا جنازہ اُٹھے گا اور اُن کو درمانٹ میں دفن کردیا جائے گا -

مسلم کانفرنس کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو لڑاتی رہے

کلکتہ میں مولانا ابوالکلام کی ایک حقیقت آفریں تقریر

البرٹ ہال میں مسلمانان کلکتہ کا جو عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا تھا اور جس میں مرکزی خلافت کمیٹی جمیعت علماء ہند، جمیعت العلماء کانپور، جمیعت الاحرار اسلام، افغان جرگہ، آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ، آل انڈیا مسلم کانفرنس نیشنلسٹ پارٹی، کے ذی اقتدار نمایندے شریک تھے اُس جلسہ میں مولانا ابوالکلام آزاد جو بصیرت افروز تقریر فرمائی ہے اُس کے بعض حصہ درج ذیل کیے جاتے ہیں :-

تین سال کی حالت

گذشتہ تین سال سے برابر میں بعض وجوہ و اسباب کی بنا پر کلکتہ کی سیاسی زندگی سے گویا قطعاً بیگانہ رہا - سوائے اس کے کہ عیدین کے موقع پر ایک اہم اسلامی خدمت کو انجام دیدوں کل بعض دوستوں نے آج کے جلسہ کی تحریک کی اور حالات حاضرہ کی نزاکت دیکھتے ہوئے مینے محسوس کیا کہ میرے لیے بھی اس جلسہ کی شرکت ضروری بلکہ ناگزیر ہے -

جلسہ کی اہمیت

جلسہ کیلئے ۱۰ بجے شام کا وقت تجویز کیا گیا تھا مگر وہ رمضان کے ورود کے باعث وقت بدل کر ۲ بجے دن کردیا گیا - گمان یہ تھا کہ دو بجے کے جلسہ میں کثرت سے لوگ شریک نہو سکیں گے کیونکہ اول تو یہ وقت جلسہ کیلئے موزوں ہی نہیں دوسرے آج تعطیل کا دن بھی نہیں -

تمام کاروبار کھلے ہوئے ہیں اور لوگ اپنے اپنے کاروبار کی فکر میں لگے ہوئے ہیں مگر ان تمام وقتوں کے باوجود سامعین کا اتنا عظیم الشان اجتماع حد درجہ جرات افزا اور ناقابل قدر ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانان کلکتہ کے دلوں میں سچی تڑپ موجود ہے ہنوز وہ آواز حق پر لبیک کہنے کو آمادہ ہیں -

جناح کے ۱۴ پائنٹس

ہندوستان کے عام فرقہ وارانہ اختلاف کے علاوہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف کی داستان بھی حد درجہ دردناک اور اندوہگیں تھی - میں مسلمانوں کے حقوق کو دوسرے نقطہ نظر سے دیکھتا ہوں - محمد علی جناح کے ۱۴ پائینٹ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کرسکتے - مسلمانوں کی حفاظت کی راہیں بالکل جداگانہ ہیں - میرا پہلے سے بھی یہی خیال تھا اور آج بھی میری رائے میں ایک رتی بھر تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے میری آج بھی وہی رائے ہے جو دس برس پہلے تھی جو بیس برس پہلے تھی -

وزیر اعظم کا فیصلہ

ہندوستان میں یہی حالت قائم رہی حتی کہ ۱۶ر اگت کو وزیر اعظم کا حد درجہ ہلاکت و رنفاق پرور فیصلہ شایع ہوا اس فیصلہ میں موجودہ نظام حکومت کی تمام موجودہ بربادیاں بھی موجود تھیں اور اُس کے علاوہ بہت سی نئی بربادیاں اور پیدا کی گئیں - جو موجودہ نظام حکومت میں ناپید تھی

مسلمانوں کی بربادی

اب مسلمانوں کی عام بربادی کے سامان سامنے آنیلگے حالات حد درجہ نازک ہوگئے دہلی میں جلسہ ہوا محترمی شیخ عبدالمجید سندھی، سر محمد حسین وغیرہ سب متفکر تھے میری اب بھی وہی رائے تھی جس رائے سے کلکتہ کے مسلمان بیخبر نہیں

اتحاد اصول سے بڑھ کر ہے

تب یہ چیز سامنے آئی کہ اصول نہیں نہ سہی مگر اس وقت باہمی اتحاد ہی سب سے بڑھ کر ہے - اور حق تو یہ ہے کہ اس وقت تمام مسلمان جماعتیں جو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہیں اس میں مولانا شوکت علی اور شیخ عبدالمجید سندھی کی سرگرمی اور مستعدی کو بڑا دخل ہے - چنانچہ ہندوستان کی تمام مسلم جماعتوں کو دعوت دی گئی اور فرداً فرداً ہر ایک نمایندہ شخص کو دعوتی خطوط بھیجے گئے - کہ وہ سب لکھنو کی آل پارٹیز مسلم کانفرنس میں شریک ہوں - وہاں فیصلہ کی بنیاد مسٹر جناح کے ۱۴ پائینٹس پر استوار کی جائے گی اور ان ۱۴ پائینٹ سے سر مو تجاوز نہ کیا جائے گا تاوقتیکہ تمام جماعتیں متفق الرائے ہوکر فیصلہ نہ کریں کہ اس میں ترمیم اور تبدیلی کی ضرورت ہے -

ہماری شکست

برادران اسلام اب آپ خود غور فرماویں کہ اگر اس دعوت پر بھی مسلم کانفرنس کے ارباب لبت و کشاد مسلمانوں کی مشترک جماعت میں نہ شریک ہوں تو اس کا کیا علاج !

ہم نے تو گویا اپنی شکست کو علی الاعلان منظور کرلیا اور صرف اس لئے تسلیم کیا کہ مسلمان کسی ایک مرکز پر جمع ہوکر ملت کی بہبود کیلئے قدم آگے بڑھایئں گوکہ آج بھی ہماری ذاتی رائے وہی ہے جو پہلے تھی اور ہم اس رائے سے ہرگز ایک رائی کے دانہ برابر بھی پیچھے ہٹ نہیں سکتے تاوقتیکہ ہمارے سامنے اس کے خلاف کوئی کھلی ہوئی دلیل اور کوئی صاف روشنی نہ آجائے گی -

بوالعجبی

مگر زمانہ کی بوالعجبی دیکھیئے کہ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگکے

دھاریوال کے اونی دھاگے
DHARIWAL
INDIA
Used all over India
تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے - دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۱ کو لکھیے
مقامی ایجنٹ :-
امپیریل ایجنسی جنرل گنج - کانپور
دھاریوال ملس پنجاب
میں بنائے جاتے ہیں
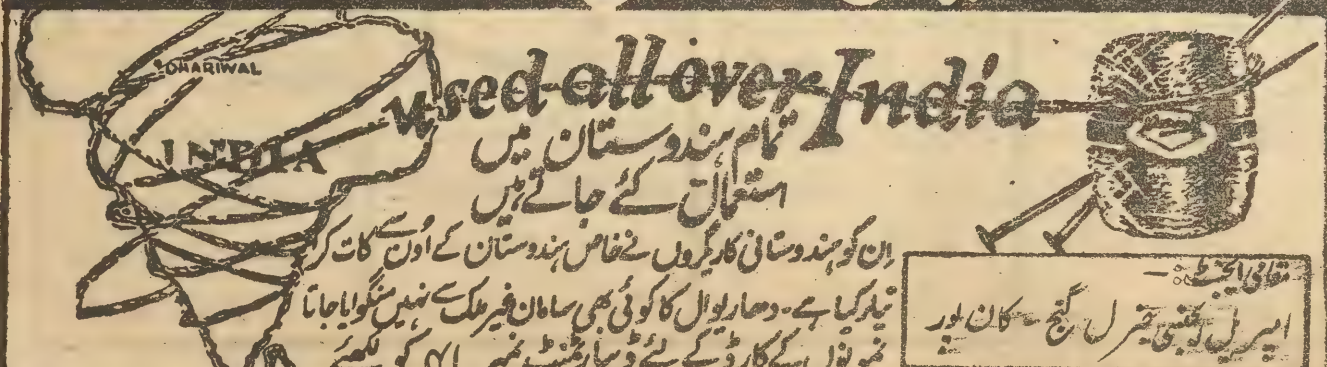
موجودہ ذمہ دار ارکان نے بین الاسلامی اتحاد کی تحریک کا ساتھ دینے کے بجائے اول روز ہی سے اُس کی مخالفت شروع کردی (اس پر شرم شرم کے پرزور نعرے بلند ہوئے)

غداروں کی جماعت

بادی النظر میں سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ہم نے مسلم کانفرنس کے تمام مطالبات کی بنیاد پر ہی باہمی سمجھوتہ کرلینا طے کرلیا تو پھر مسلم کانفرنس کا گریز اور اُس کی مخالفت کیا معنی رکھتی ہے۔؟ ارباب نظر سے پوشیدہ نہیں کہ مسلم کانفرنس اپنے دامن میں کیا کیا مہلک مقاصد چھپائے ہوئے ہے۔ وہ راز جو مدت سے یہ کانفرنس چھپا رہی تھی اب ایک عالم آشکارا حقیقت بن چکی ہے۔

مسلم کانفرنس کی زندگی کا مقصد وحید یہی ہے کہ وہ برٹش گورنمنٹ کے ہر کام کی تائید کرے۔ اور ہندوستانیوں کو آلپس میں لڑاتی رہے۔ اب جب کہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعتیں اور انجمنیں جناح ۱۴ نکات پر جمع ہو گئیں تو کانفرنسیوں نے دہلی میں بیٹھ کر ۱۴ نقطہ اور تصنیف کر لیے۔

غداروںکو گرادو

ہم ہرگز اسے تسلیم نہیں کرسکتے کہ تمام ہندوستان کی مسلمانوں کی باگ گنتی کے چند لوگوں کے ہاتھ میں دیدی جائے اور وہ جس طرح چاہیں اور جبطرف چاہیں مسلمانوں کو کشاں کشاں کھینچ کرلے جائیں۔

شرارت

الہ آباد میں ہم آل پارٹیز کانفرنس لکھنو کا مینڈیٹ (حکم) لے کر گئے تھے اور اسی مینڈیٹ پر ہم آج پھر بھی قایم ہیں۔

کئی دفعہ مولوی محمد شفیع صاحب مجھ سے ملنے تشریف لا۔ اور اثناے گفتگو میں آپنے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں آیندہ لکھنو آل پارٹیز مسلم کانفرنس میں ضرور شرکت کرونگا مگر انھوں نے اور اُن کی پارٹی نے دوسری لکھنو کانفرنس میں بھی شرکت نہیں کی۔

بشارتیں

بلاشبہ لکھنو کانفرنس مسلمانوں کیلئے عظیم بشارتیں اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔ لکھنو کانفرنس نے مسلمانوں کی تمام متفرق جماعتوں کو ایک مرکز پر جمع کردیا ہے لکھنو کانفرنس نے آج وہ چیز کر دکھائی ہے جسکا کل تک ہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ کل تک یہ چیز ناممکن ہو چکی تھی کہ سب اسلامی جماعتیں یوں شیر و شکر ہو جائیں گی۔ مگر آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اسی جلسہ میں کرسیوں کی ایک ہی صف میں تمام مختلف الخیال لوگ جمع ہیں مگر سب مل جل کر ایک مرکز پر جمع ہو گئے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی قوت سے دنیا و آخرت میں زیادہ کامیابی و سرخروئی حاصل ہو سکے۔

اہم ترین اعلان

مولانا کی تقریر کا سب سے زیادہ اہم وہ حصہ ہے جسمیں انہوں نے اعلان کیا کہ:-

"میں نے مسلم کانفرنس کے بعض ذمہ دار ارکان سے یہاں تک کہدیا تھا کہ تم تمام نمائندہ اسلامی جماعتوں کے دس دس یا بیس بیس نمائندے کسی مقام پر جمع کرو۔ میں پہلے سے عہد دونگا کہ اسلامی جماعتوں کے نمائندوں کے یہ جلسہ جو کچھ بھی طے کردیگا میں اور میرے ساتھی اس کے فیصلہ کو بے چون وچرا قبول کرلیں گے۔ ہماری مساعی اتحاد کا جو نتیجہ نکلنے والا ہے ہم اس نتیجہ کو مسلمانوں کے اُس نمائندے جلسہ کے سامنے پیش کردیں گے اور کہدیں گے کہ ہمارا بیان بھی سنو اور مسلم کانفرنس والوں کا بھی سنو اس کے بعد جو چاہو فیصلہ کردو ہمیں منظور ہے"

"ہم نے اُس وقت بھی کہا تھا اور اب بھی کہتے ہیں، اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس کے علاوہ ہم اور کیا کرسکتے ہیں جلسہ کے عام نظم کے متعلق اسقدر کہدینا بہت ضروری ہے کہ کلکتہ مسلم نوجوان پارٹی کے کارکنوں نے اس میں بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ وہ لوگ جنھوں نے دو دن پہلے مسلمانوں کے سروں پر لاٹھی کے کرتب دکھائے تھے انھیں بھی اس جلسہ میں بڑی عزت اور تپاک سے بٹھایا گیا اور حکام پرستوں کے نمک خواروں کو بھی بہت تعظیم وتکریم سے بٹھایا گیا اس کے ماسوا اس بات کا ذکر بہت ضروری ہے کہ بہت تھوڑے سے وقت کے اندر جلسہ کا انتظام مکمل کردیا گیا۔

اتحاد کانفرنس ضرور کامیاب ہو گی
کامیابی کے بعد اتحاد کانفرنس دستور ہند مرتب کرے گی
جنرل سکریٹری کا بیان

الہ آباد، ۶ر جنوری پنڈت گووند مالویہ جنرل سکریٹری اتحاد کانفرنس آج الہ آباد کو روانہ ہو گئے، روانگی کے وقت سے آپنے پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے:-

"بعض اخبارات نے مجھ سے دریافت کیا کہ اتحاد کانفرنس لوٹ چکی ہے ان اخبارات کا خیال ہے کہ مسئلہ بنگال کا حل تلاش کئے بغیر سب ملتوی ہے۔ جیسا ، کا ۱۲ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء کیلئے ملتوی ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کانفرنس ناکامی کی وجہ ٹوٹ گئی ہے۔ مسئلہ بنگال نے حقیقتاً بڑی زبردست مشکل پیدا کردی ہے۔ مگر ہم سب کو امید ہے کہ اور ہم سب دست بدعا ہیں کہ اتحاد کمیٹی کی نشستوں کے دوران میں پیدا شدہ اہم مشکلات کی طرف مسئلہ بنگال کی مشکل بھی حل ہو جائے گی۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ بنگال کے ہندو اور مسلمان صورت حال کی ضرورت کو بخوبی جانتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ بنگال جو تمام مشرقی معاملات میں سب سے اگلی صف میں ہے اتحاد ترقی کے راستہ میں رکاوٹ نہیں ثابت ہوگا اور پنڈت مالویہ کے سابق بیان کے مطابق مختلف اقوام کے مابین فرقہ وارانہ مفاہمت ہوتے ہی کانفرنس کا کام ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ ہمہ گیر امن و امان کی طرف یہ پہلا قدم ہوگا کسی شخص کے سیاسی خیالات خواہ کچھ ہی ہوں مگر یہ کہنے میں کوئی باک نہیں، کہ ہندوستان میں کوئی ایسی جماعت یا تنظیم نہیں ہے جو ان دستوری تبدیلیوں سے مطمئن ہو جائے جو حال کی گول میز کانفرنس لندن کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان میں نافذ معلوم ہوتی ہیں۔ اس لئے جیسا کہ پنڈت مالویہ نے کہا ہے کہ ہندوستان کی جملہ اقوام کی نمایندوں کو ایک جگہ بیٹھ کر اور فرقہ وارانہ میثاق کی بنیاد پر جو بجز مسئلہ بنگال کے مرتب ہو چکا ہے ایک دستوری اسکیم تیار کرنی ہے۔ جو جملہ اقوام کے معقول مطالبات کو جس میں یوروپین بھی شامل ہیں۔ مطمئن بنا دے گی۔ اور جس کی رو سے ہندوستان کو جوہر آزادی بھی حاصل ہو جائے گا۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر اس اسکیم کو تیار کیا گیا تو یہ آیندہ ۳ ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ اس کے بعد پھر برطانی حکومت کا کام ہو گا کہ وہ اس کو بجنسہٖ قبول کرکے ہندوستان میں امن و مساوات قایم کرکے کا موقع حاصل کرے۔

اگر ہم سب نے صرف کام کو جاری رکھا جیسا کہ گذشتہ تین ماہ کے ہمارے سابق رویہ سے ظاہر ہے اور اگر.... ہم نے دامن صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑا نیز اپنی مشق پر ہم نے مایوس گھٹاؤں کی فضا مسلط نہ کردی تو مجھے یقین ہے کہ ہم پھر بھی کامیاب ہونگے اور ہندوستان سے ✻ ہم آغوش ہو جائے گا۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۳۶

بعدالت بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

مقام ڈیرا پور، ضلع کان پور۔

ٹھاکر شمبر سنگھ ۔۔۔ مدعی

بنام سوبرن سنگھ ۔۔۔ مدعا علیہ

بنام سوبرن سنگھ ولد حضوری سنگھ ٹھاکر ساکن رہولی پرگنہ لہائر ضلع بھنڈ ۔۔۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان سنہ ۱۹۳۳ء کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم تاریخ ۱۹ ماہ جنوری بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

دفتر اتحاد کانفرنس بنارس میں

جنرل سکریٹری اتحاد کانفرنس اعلان کرتے ہیں کہ اتحاد کانفرنس اور آل پارٹیز اتحاد کانفرنس کا دفتر عارضی طور پر بنارس آگیا ہے اس لئے جنرل سکریٹری سے جملہ خط و کتابت ہندو یونیورسٹی بنارس کے ذریعہ کی جاوے

3/6

صبح کے ناشتہ کے ہمراہ طاقت حاصل کیجئے!

نہ معلوم آپ کو اس کا احساس بھی ہے کہ نہیں لیکن فی الحقیقت دن بدن ہماری طاقتیں زائل ہوتی جارہی ہیں۔ ہم لوگ بوجہ لاعلمی اپنے پاؤں پر اپنے ہاتھوں کلہاڑا مارتے ہیں۔ حد اعتدال سے بڑھی ہوئی خواہشات تو بڑے سے بڑے نامی پہلوانوں کو بھی چوس ڈالتی ہیں۔ بھائیو! زمانہ حال کی پرخطر روش میں زندہ رہنے کے لئے اپنی طاقتوں کے خزانہ میں جہاں اتنا صرف کرتے ہو۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ اس میں جمع کرنے کا انتظام بھی کرو۔ اور قواعد حفظ صحت کی پابندی کے ساتھ ساتھ صبح کے ناشتہ کے ہمراہ کوئی طاقت کی دوا استعمال کریں۔ مندرجہ ذیل اکسیروں میں سے اپنی طبع کے موافق کسی کا باقاعدہ استعمال کر چھوڑیں!!

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت طلب کریں!!!

اکسیر نمبر ۱ تمام کمزوریوں کو دور کرکے پھر سے نئی زندگی بخشتی ہے۔ کمزور کو دلیر بناتی ہے رگ رگ کے اندر جوش جوانی دورہ کرنے لگتا ہے۔ قیمت ۲۴ گولی چار روپے للعہ ر نمونہ ۸ ر

اکسیر نمبر ۶ سرعت کے واسطے عجیب دوائی ہے مقوی اعضائے رئیسہ ہے اکسیر ہے پرکھنے سے استنجن ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ ۶ ماشہ ۱۸ ر

اکسیر نمبر ۲۰ شوجی مہاراج کا تجویز کردہ بوڑھوں کو جوان اور جوان کو پہلوان بنانیوالا نسخہ جو کھانسی نزلہ زکام وغیرہ کو بھی نافع ہے قیمت ۲۴ گولی للعہ ر چار روپے۔ نمونہ آٹھ آنے ۸ ر

اکسیر نمبر ۴۰ کثرت احتلام کی خاص دوائی طالب علموں کے واسطے ایک بیش بہا نعمت ہے۔ قیمت ۳۲ گولیاں ایک روپیہ (۱ مع) نمونہ چار آنہ ۴ ر

اکسیر فلک سیر نمبر ۴۴ اس کے کھانے سے طبیعت میں نشاط و خوشی آتی ہے مفرح دل و دماغ کو نہایت ہی خوشکن و مقوی اثر ہوتا ہے جریان و سرعت کا قلع قمع ہوتا ہے کستوری زعفران یاقوت زمرد موتی سونا چاندی اس میں شامل ہے۔ ۱ تولہ ۱۱ روپے (للعہ) نمونہ ۸ ر

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

جاپان اور چین کی جنگ زیادہ خوفناک ہوگئی

برطانیہ کی انتباہی یادداشت

نانکن، ۷ جنوری۔ برطانوی سفارت خانہ نے چینیوں اور جاپانیوں کو یادداشت دی ہے کہ کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے جس برطانیہ کا مفاد واقع چیانگ وانگٹاؤ خطرے میں پڑجائے ڈیون شائر رجمنٹ شنگھائی میں بالکل تیار ہے کہ ضرورت پڑے تو فوراً اُس مقام کو روانہ ہوجائے۔

اس اثنا میں شان ہکوان کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی چین میں غیر سرکاری جنگ چین اور جاپان کے مابین شروع ہوجانے کا زبردست امکان پیدا ہوگیا ہے اندازہ کیا گیا ہے کہ ۶ ہزار جاپانی فوجیں شان ہکوان میں جمع ہیں۔ اور چینی افواج چنگ وانگ ٹاؤ کی طرف امداد کیلئے بھاگی جارہی ہیں۔ حکومت نانکن کے نام جنگی امرا اور فوجی کمانڈاروں نے برقی پیغامات کا تانتا باندھ دیا ہے کہ تمام چین سے فوجوں کو متحرک کیا جائے اور اُن کو حکم دیا جائے کہ وہ شمالی چین میں فوراً پہونچیں۔

مصر کی وزارت خاتمہ

قاہرہ ۴ جنوری۔ مصری وزارت مستعفی ہوگئی ہے کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم صدقی پاشا دوبارہ وزارت کو مرتب کریں گے اور تین جدید وزیروں کو قلمدان وزارت دیکر جدید حکومت قائم کریں گے۔ یہ تین وزیر حسب ذیل ہیں:۔

وزیر خارجہ، وزیر مواصلات، وزیر عدالت۔

جدید وزارت کی ترتیب

قاہرہ ۴ جنوری صدقی پاشا وزیر اعظم نے جدید وزارت میں خلیل معلی کو وزیر خارجہ بنایا ہے اور محمد مصطفےٰ کو وزیر عدالت جدید وزیر عدالت علی ماہر۔ سابق وزیر عدالت کی جگہ پر طعینات ہوا ہے علی ماہر کا قصور یہ تھا جس کی بنا پر اُسے علٰحدہ ہونا پڑا کہ وہ محکمہ انتظامیہ کے افسروں کو عدالتی نگرانی میں لانا چاہتے تھے تاکہ خلاف آئین کسی شخص کو تختہ مشق ظلم نہ بنایا جاسکے۔ مثلاً پچھلے دنوں ایک مقدمہ "صدری مقدمہ" کے نام سے ہوا تھا جس کے بارے میں ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ تھا کہ عدالت ماتحت نے ملزم کے مفاد کا کم خیال رکھا ہے اور اُن کو نہایت معمولی قصور پر نہایت سخت سزا دی گئی ہے اور وحشیانہ طور پر اُن کو ستایا گیا۔ علی ماہر چاہتے تھے کہ ایگزیکیوٹیو افسروں کے اعمال پر عدالت ــ ان کی نگرانی رہے۔

الور میں نوے ۹۰ ہزار باغی

ریاست کی فوجیں اور لاریاں بالکل بے بس ہیں۔

الور، ۷ جنوری۔ اطلاعیں موصول ہوئی ہیں کہ نجارا گوندگڑھ اور رام گڑھ میں ۵ جنوری کی رات تک لوٹ مار کا سلسلہ جاری رہا۔ صرف گوندگڑھ میں ایک لاکھ روپیہ کے قریب کی جائداد لوٹ لی گئی۔ اور بیسیوں مکانات میں آگ لگادی گئی۔ فوجوں کی ۶ لاریاں ۲۵ گرفتار شدہ باغیوں کو الور واپس ہوئیں۔ تین سو دیسی رائفلیں تلواریں کدال، پھاوڑے اور لاٹھیاں اور کچھ گولی بارود دستیاب کرتے وقت سپاہی اور گرفتار شدگان زخمی ہوئے افواج کی کمک کیلئے ۲۰۰ آدمیوں کا ایک دستہ اور بھیجا گیا ہے حکام محسوس کرتے ہیں کہ موقع کی نزاکت کے اعتبار سے فوجوں کی تعداد کم ہے باغیوں کی تعداد کا اندازہ ۸۰ یا ۹۰ ہزار بتایا جاتا ہے۔ جو سپاہی واپس آئے ہیں اُن کا بیان ہے کہ لاریوں کے چلانے میں بڑی دقت ہے باغیوں نے ۲۰ میل تک سڑکوں پر بڑے بڑے درخت ڈال کر راستہ روک دیا ہے۔ اور سڑکوں پر گہری گہری خندقیں کھود دی ہیں۔ پناہ گزیں لوگ بیان کرتے ہیں کہ فوجوں کی واپسی کے بعد دوپہر کے وقت میوں کے حملے میں اور زیادہ شدت ہوگئی تازہ فوج جو ۱۱ بجے بھیجی گئی تھی سات بجے رام گڈھ پہونچی جہاں لڑائی نے نہایت خوفناک صورت اختیار کرلی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکام فوری امداد کیلئے اور فوجیں بھیج رہے ہیں۔ کرنل اوگلوی کو جو یہاں مقیم ہے مہاراجہ نے اپنے یہاں مدعو کیا ہے آپ مہاراجہ کے بڑے دوست ہیں مسٹر اوگلوی آج کل ریاست ہائے راجپوتانہ میں گورنر جنرل کے ایجنٹ ہیں۔ اس سے قبل آپ ریاست کشمیر میں جبکہ فرقہ وارانہ نزاع بر پا تھا ریذیڈنٹ تھے۔ حکام اس خبر پر ہنستے ہیں اوگلوی ریاست الور کے نظام کو اپنے ہاتھوں میں لینے آیا ہے مہاراجہ کا خیال ہے کہ وہ اوگلوی کو چند دن اور روکیں گے تاکہ ان فسادات کے زمانہ میں اُن تجربات سے فائدہ اُٹھایا جاوے۔

سبراایل بل کے پیش ہونیکی اجازت نہ دیجائے

والیسرائے کے نام ہندو سبھا کا تار

احمد آباد۔ ۸ جنوری۔ لوکل سناتن دھرم ہندو سبھا کے صدر نے والیسرائے کے نام ایک تار ارسال کیا ہے جس میں درخواست کی ہے کہ مذہبی معاملات میں والیسرائے غیر جانبدارانہ طرز عمل اختیار کریں۔ اور مندروں میں داخلہ کے قانون کو مدراس کونسل میں پیش ہونے کی اجازت نہ دیں۔

ایران اور برطانیہ میں چل گئی

(لندن، ۷ جنوری) سفیر ایران مقیم لندن کو واپس طہران بلالیا گیا ہے۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈرہ قواعد اوہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵

بعدالت مال ڈیراپور مقام ڈیراپور ضلع کانپور

رگھوبر سنگھ وغیرہ　　مدعی

بنام جانکی پرشاد وغیرہ　　مدعاعلیہم

بنام جانکی پرشاد ولد لوپرشاد و رگھوناتھ پرشاد ولد رام دین قوم کوری ساکن موضع فیروزہ پور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور　　مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ جنوری ۱۹۳۳ء بوقت ۔ اجلاس مقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے بھی تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ جنوری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

الور کے باغیوں نے فوج کا محاصرہ کرلیا

فوج نے مجمع پر دھڑا دھڑ گولیاں چلائیں

باغی فوجی کرتبوں سے بھی واقف ہیں

الور، ۸ جنوری۔ پرسوں شام گوبندگڑھ کے قرب وجوار میں میوں کے مجمع پر فوج نے آتش باری کی ہزاروں کی تعداد میں میوں نے جمع ہوکر فوج کا محاصرہ کرلیا۔ اور تین لاریاں جن میں گرفتار شدہ میو بند تھے حملہ آور ہو کر اُن کو چھڑانے کی کوشش کی۔

کہا جاتا ہے کہ ایک میو کے پاس مہلک قسم کے دو زندہ بم تھے اور بعض دوسرے آدمیوں نے گندھک اور دوسرے آتش گیر مادوں کو روشن کرکے لاریوں میں آگ لگانے کی کوشش کی۔ غیر مصدقہ ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ اس ہنگامہ میں چند آدمی ہلاک ہوئے لیکن ذمہ دارانہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ چند آدمیوں کے مجروح ہونے کے سوا کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔ میوں کے پاس بندوقیں بھی تھیں جس سے انہوں نے فوج پر فائر کیے لیکن فائر بے اثر ثابت ہوئے بجز متعدد سپاہیوں کی وردیاں جل جانے کے کوئی نقصان وضرر واقع نہیں ہوا۔

اطلاع ملی ہے کہ میوں میں سابق وظیفہ یاب میو سپاہیوں کی دو ہزار تعداد بھی شامل ہے۔ یہ سپاہی جو فوجی کرتبوں سے خوب واقف ہیں میوں کو مختلف حلقوں میں فساد کرنے کے لئے اُبھار رہے ہیں۔

انڈین سائنس کانگریس کا اجلاس

پٹنہ، ۷ جنوری۔ انڈین سائنس کانگریس کا اجلاس آج منعقد ہوا۔ اراکین نے پوسا اور ناندا میں امپیریل انسٹی ٹیوٹ کی زرعی تحقیقات کی کھادوں کا معائنہ کیا آیندہ اجلاس الہ آباد یونیورسٹی کے ڈاکٹر ایم۔ این شاہ کی صدارت میں بڑودہ میں منعقد ہوگا۔

مہاتما گاندھی کے سکریٹری گرفتار

بمبئی، ۷ جون۔ مہاتما گاندھی کے سکریٹری مسٹر پیارے لال کو آج صبح منی بھون سے بمبئی کی سی آئی ڈی نے قانون اختیارات خاص کے ماتحت گرفتار کرلیا ہے۔

بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس کی گرفتاری

بمبئی، ۷ جون۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس کی گرفتاری کے خلاف بطور احتجاج بمبئی کے تمام بازاروں میں مکمل ہڑتال ہوئی بمبئی اسٹاک اکسچینج۔ روئی اور صرافہ کے بازار بھی بند تھے۔

کلکتہ میں وائسرائے اور گورنر کی مصروفیات

۷ جنوری والیسرائے کی ایگزیکیوٹو کونسل کا اجلاس منعقد ہوا ہز اکسلینسی والیسرائے اور لیڈی لنگڈن نے گھوڑ دوڑ کا معائنہ کیا۔ گورنر بنگال نے ایگزیکٹو کونسل کے ارکان اور وزرا کا مشترکہ اجلاس منعقد کیا ہز ایکسلینسی گورنر بانکی پور روانہ ہوگئے۔

معاصر زمیندار سے ۲ ہزار کی ضمانت کا مطالبہ

لاہور، ۹ جنوری۔ گذشتہ ماہ میں معاصر روزنامہ زمیندار کی ۲ ہزار کی ضمانت ضبط کرکے حکومت پنجاب نے چار ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے نواب خورشید علی خاں خلف الرشید نواب سر ذوالفقار علی خاں زمیندار کمپنی کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

گورنر پنجاب مستعفی ہورہے ہیں؟

کلکتہ ۷ جنوری ہز میجسٹی ملک معظم نے سر ہربرٹ ولیم ایمرسن سی، ایس، آئی، سی آئی، ای سی ۔ او، بی، ای کا پنجاب کی گورنری پر تقرر منظور فرمایا کیونکہ ہز اکسلینسی سر جافرے مونٹ مرنسی موجودہ گورنر پنجاب خرابی صحت کے باعث اپریل ۱۹۳۳ء میں مستعفی ہوجائیں گے۔

جرمنی امریکہ کا قرض ادا نہیں کرسکتا

برلن ۵ جنوری سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا جاچکا ہے کہ جرمنی امریکہ کے قرضہ کی وہ قسط ادا نہیں کریگا جو ۳۱ مارچ کو واجب الادا ہے۔ اس قرضہ کی مقدار ۱۳ ملین مارک ہے اور اُس کی ادائگی ۳۱ سر ۱۹۳۰ء کے معاہدہ کی رو سے واجب ہے۔

برطانی افواج چین پہونچگئیں

شنگھائی ۸ جنوری۔ برطانوی افواج انگریزی جان و مال کی حفاظت کیلئے چنوتو آپہونچی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ چین میں برطانوی مقبوضات کے کمانڈر انچیف نے کمانڈر ٹائلر کو ہدایت کی ہے کہ وہ چینی اور جاپانی کمانڈروں کو صلح کی گفت وشنید کرنیکے لئے فولک سٹون جہاز پر مدعو کیا ہے۔ دونوں نے کانفرنسوں میں شامل ہونا منظور کرلیا ہے لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ ابھی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی ہے برطانوی قائم مقام کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کمانڈر ٹائلر جاپانی اور چینی کمانڈروں

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈرہ قواعد اوہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۴۰۶

بعدالت جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام ڈیراپور ضلع کانپور

سادھو سنگھ　　مدعی

بنام سروپ سنگھ وغیرہ　　مدعاعلیہ

بنام سروپ سنگھ ولد اوجاگر سنگھ و رگھوبر سنگھ ولد سنگھ ٹھاکر ساکن نبلا پور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ جنوری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ اجلاس بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ جنوری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　(دستخط حاکم عدالت)

اسپین عرب کی بیٹی ہے

اسپین کے اسلامی بہادروں کا شاندار تذکرہ

جمہوری پارلیمنٹ کے ایک نمایندہ کا قومی احساس

جمہوریہ پارلیمنٹ کے ایک رکن نے ہر لوڈ ڈو میڈرڈ میں اسپین کے اسلامی بہادروں اور علوم فنون کے بانی مسلمانوں کا شاندار تذکرہ کرتے ہوئے لکہا ہے کہ اہل عرب ہمارے باپ دادا تھے ان کے آثار اب تک ہمیں حقیقت سے آگاہ کر رہے ہیں۔ اسپین میں عربوں کے آثار لاطینی سے زیادہ ہیں اسلئے بجا طور پر دعوی کیا جاسکتا ہے کہ اسپین اندلسی عربوں کی بیٹی ہے بلکہ اُس کو دمشق کی عزیز و محبوب بیٹی قرار دیا جاسکتا ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اسپین کے بہادر اور جنگ جو لوگ خلیفہ دمشق کی خدمات کے سلسلہ میں اپنے ممالک سے بلاد عرب گئے ہیں وہاں انہوں نے قیام کیا ہے اور اُن کے خاندانوں نے عرب خاندانوں سے ازدواجی روابط قایم کیے ہیں اس کے بعد یہ فاضل اسپینی اُن خاندانوں کا ذکر کرتا ہے جنہوں نے باہمی ازدواجی تعلقات قایم کیے تھے۔ اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ اسپینی باشندے عرب آباؤ اجداد کی اولاد ہیں۔ جمہوریہ ہسپانیہ کا فرض ہے کہ وہ دنیائے اسلام کیساتھ روابط حسنہ قایم کرے۔ اور ایسی پالیسی اختیار کرے جس سے قرآن اور انجیل کا نزاع ختم ہوجائے۔ اس سلسلہ میں اسپینی قوم پر ایک فرض عائد ہوتا ہے اور یہ وہ یہ ہے کہ ہر سال عرب کے اسلامی بہادروں کی یاد میں ایک جشن منایا جائے اور اُس میں اُن علمی اور تاریخی آثار کا ذکر کیا جائے جو اندلسی عربوں نے اسپین میں چھوڑے ہیں

ڈاکٹر خالد شلڈریک کی لیکچر پر

امریکہ کو پہلے مسلمانوں نے دریافت کیا تھا

ڈاکٹر خالد شلڈریک پریذیڈنٹ ویسٹرن اسلامک الیوسی ایشن نے حیدر آباد دکن میں اسلامی تاریخ کے موضوع پر ایک نہایت دلچسپ تقریر کی جس میں آپنے فرمایا کہ جہانتک میں نے تحقیق کی ہے امریکہ کے موروں اور امریکہ کے ہنڈ تانیوں کے درمیان تجارتی تعلقات کولمبس کے امریکہ جانیسے ۲۰۰ برس پہلے شروع ہوگئے تھے۔ لیکن جب اسپین میں موروں کا زوال ہوا اور ازبیلا سریر آرائے سلطنت ہوئی اور جنگوں کی وجہ سے اسکا خزانہ خالی ہوگیا تو ایک جہازران کمپنی نے مشورہ دیا کہ مغرب سے سونا حاصل کرو چنانچہ کولمبس روانہ کیا گیا۔ اس کے پاس موروں کے بنائے ہوئے نقشہ تھے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے ساتھ دو مور تھے جو پہلے اس راستہ پر سفر کرچکے تھے۔ امریکہ کے نام کے سلسلہ میں ایک نظریہ بھی ہے کہ ایک عرب امیر اپنے تجارتی جہاز لیکر آیا کرتا تھا جسے لوگ امیر اگا کہتے تھے جب کولمبس کا جہاز ساحل پر پہونچا تو لوگ یہ سمجھ کر کہ امیر کا جہاز آرہا ہے پکارنے لگے امیر اگا، امیر اگا۔ اسی بنا پر اس خطہ کا نام امیر اگا ہوگیا جو بگڑ کر امریکہ ہوگیا

ہاضمہ دواؤں کا سرتاج
نہایت ہی خوش ذائقہ

کامدھینو چورن

معدہ، جگر، آنتوں، تلی کی تمام شکایتوں کو جڑ سے کھونے اور اُن اعضا کو بہت زیادہ قوت دینے کیلئے خون صالح بافراط پیدا کرنے اور جسم کا وزن بڑہانے کیلئے متواتر تجربہ سے اکسیر ثابت ہوچکا ہے استعمال سے پہلے اپنا وزن کیجئے اور ایک ماہ کے باقاعدہ استعمال کے بعد پھر وزن کر کے دیکھئے کہ کس قدر ترقی ہوتی ہے قلب کو قوت و فرحت ہوتی۔ سستی اور غمگینی دور ہوتی ہے جسکا عام تندرستی پر نہایت اچھا اثر پڑتا ہے۔

قبض دائمی، بدہضمی، پیٹ کا درد، نفخ، بھوک نہ لگنا، تلی، کھٹی ڈکار، سینہ میں جلن، منھ سے بدمزہ پانی چھوٹنا، بدہضمی کے قے و دست، دردسر وغیرہ سب شکایتوں کو نیست نابود کرتا ہے ہیضہ کے ایام میں ہیضہ سے بچاتا ہے۔ سفر اور گھر میں ایک شیشی کامدھینو چورن اپنے پاس رکھیں۔ وقت ضرورت یہ ناگہانی آفات اور ڈاکٹروں کے مصارف سے بچائے گا۔ قیمت فی شیشی ۸ تین شیشی ایک روپیہ چار آنہ عہ چھ شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ عہ علاوہ محصول ڈاک۔

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ملنے کا پتہ

کامدھینو اوشدھالیہ کان پور (یو۔پی)

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۲ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی خوبصورت جنتری شایع ہوئی ہے اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں معزز قدردان مفت طلب فرمائیں

کولاریا REGD. (کولاٹانک)

یہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن کلیجہ کی کمزوری، تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہوجاتا ہے اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی ہے اس سے شراب اور افیون وغیرہ کی بدعلتیں ترک ہوجاتی ہیں گلے کی آواز سریلی ہوتی ہے۔ لکچرار، متعلم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکہنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ عہ محصول سات آنہ، قیمت نمونہ ساڑھے چار آنہ ۴۔ جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ دوافروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اُس سے بچنے کیلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد بشیر صاحبان

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کاساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیڑو کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن، اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عام

راج ویدنارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔ کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہوجاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ،

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرمایئے

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No, A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — سمبھی

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السّلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ششماہی

جلد ۱۷ | کان پور چہارشنبہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۳ء مطابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ | نمبر ۳

مبلغ اسلام کا نوحہ

خواجہ کمال الدین مرحوم کی وفات

(از حکیم احمد شجاع الدولہ الانصاری صاحب بی۔ اے علیگ اسسٹنٹ سکریٹری پنجاب لیجسلیٹو کونسل)

کمال الدین اے اسلام کے عاشق مبارک ہو
تجھے تکمیل مقصد کر کے دنیا سے سفر کرنا

کسے بخت رسا تجھ سا میسر ہے زمانے میں
خدا کے واسطے جینا خدا کے واسطے مرنا

~~~

فقیر بے نوا ہو کر کیا تسخیر ملکوں کو
کچھ ایسا جوش ایماں تھا کچھ ایسی تجھ میں ہمت تھی

ترے قلب صفا پرور میں تیرے دست و بازو میں
ولید و عقبہ و موسیٰ و طارق کی شجاعت تھی

~~~

ترا عزم صمیم اس نور ایماں سے منور تھا
کیا فاران کی چوٹی سے جنہنے اک جہاں روشن

خدا چاہے تو اک دن نور ایماں کی تجلی سے
کرینگے تیرے شیدائی زمین و آسماں روشن

~~~

زہے بخت رسا تو عازم مغرب ہوا جس دن
خدا کا نام اور اسکا پیام آخریں لے کر

کسے معلوم تھا آئے گا اتنا شادماں ہو کر
جو جاتا ہے دیار غیر میں قلب حزیں لے کر

~~~

تری تکبیر سے گونجی فضائے مشرق و مغرب
ہوئے تثلیث کے شیدا آشنا سا ذات واحد سے

سبق بھولا ہوا پھر ذہن انساں میں کیا تازہ
ہوا نزدیک تر معبود واحد عبد عابد سے

~~~

تو ایثار مجسم تھا تو اک مرد مجاہد تھا
بڑھا مغرب میں لیکر بانگ درا اے کارواں ہو کر

نتیجہ اپنی محنت کا خود اپنی آنکھ سے دیکھا
نہیں جاتی کسی کی اتنی محنت رایگاں ہو کر

~~~

زمانہ لاکھ سر پٹکے مگر اب مٹ نہیں سکتا
نشاں توحید کا مغرب میں جو تو چھوڑ آیا ہے

و معبد کفر و ستی کے صنم باطل پرستی کے
خدا شاہد ہے اپنے ہاتھ سے تو توڑ آیا ہے

~~~

تری اس خاک کے ذروں سے پیدا ہونے والی ہے
وہ امت دعوت حق دیگی جو اقوام عالم کو

بنی آدم کی ذہنیت کو جو بیدار فرما کر
دلوں پر نقش کر دیگی خدا کے اسم اعظم کو

روس کیخلاف برطانیہ اور فرانس کی سازشیں

ایک روسی اخبار کا زبردست انکشاف

قفقاز کے لیڈنگ اخبار "ٹفلس زار روس واسٹوکا" نے اپنے ایک مضمون میں ان اسکیموں کا تذکرہ کر کے جو انگلستان اور فرانس کے روس اور مشرق وسطی کے بعید علاقوں کے لئے تیار کی ہے مذکورہ دونوں ممالک پر زبردست الزام لگائے ہیں۔ انگریزوں اور ایران کے قضیوں سے پہلے یہ اخبار مذکور میں یہ مضمون شایع ہو چکا ہے اور اس مضمون میں اس امر پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے کہ مشرق وسطی کے بین الاقوامی معاملات سے روسیوں کا تعلق کہاں تک ہے۔

اخبار مذکور رقم طراز ہے کہ عراق، ایران، افغانستان اور دیگر ممالک کے مراکز میں برطانیہ اور فرانس دونوں اپنا پوزیشن کو قوی تر بنا رہے ہیں۔ جسکا منشا یہ ہے کہ قفقاز میں روس کے روغنی ذرایع کو تباہ۔ ایشیائے وسط میں روس کے سوتی ذرایع کو پامال اور باکو۔ اردان، ٹفلس اور اشک آباد میں روسی اثر کو فنا کر دیا جائے انگلستان اور فرانس کی فوجی اسکیموں کا تذکرہ کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ عراق، افغانستان اور ایران میں سوویٹ یونین پر حملہ کرنے کیلئے زبردست اسکیمیں تیار کی گئی ہیں اور فرانس کے مابین فوری اختلافات نے جو موجودہ بے چینی کا نتیجہ ہیں فرانس کا رخ مشرق کی طرف کر دیا ہے۔ اس امر سے عراق، ایران اور جزوی طور پر افغانستان میں فرانسیسی شباست لیندوں نے کی نقل و حرکت کا اظہار ہو جاتا ہے۔

فرانسیسی شاہیت خاموشی سے نہیں دیکھ سکتی کہ انگلستان اپنی نو آبادیوں کو لوہے کے جال میں جکڑ دے اور افغانستان و ایران میں ریل کی سڑکوں کی تعمیر سے اپنا اثر قایم کرنے کیلئے یا فہ لبغداد ریلوے کی تکمیل کر لے مضمون میں ایرانی و فرانسیسی فوجی معاہدہ کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے اور اس معاہدہ کو سوویٹ یونین کو حملہ کرنے کے سلسلہ میں انگلستان کے مقابلہ میں بہتر موقع حاصل کرنے کی کوشش سے تعبیر کیا گیا تھا۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس طرح اس سمت سے فرانسیسی شاہیت روس کے خلاف جنگی خندقیں تیار کر رہی ہے۔ سوویٹ یونین پر حملہ کرنے کیلئے انگلستان کی خواہش ہے کہ ایران سے کام لے حالانکہ ایران کی یہ خواہش نہیں۔ مشرق قریبہ و مشرق وسطی میں مملکت ایران و مملکت عراق متحدہ طور پر برطانی شاہیت کی تدابیر کے مطابق بہت اہم عناصر ہیں۔ اور انگلستان اس فکر میں رہتا ہے۔

سرزمین ایران کو روسیوں کے خلاف استعمال کرنے کے سلسلہ میں اخبار مذکور لکھتا ہے کہ عراق اور ایران میں کوئی فرق نہیں۔ عراق پر اگرچہ انگریزوں کا قبضہ نہیں اور وہ آزاد ہے مگر انگریز قطعی طور پر عراق کے مالک ہیں۔

جاپان جمعیۃ اقوام سے بھی بیزار ہو گیا

میلان۔ ۹ جنوری۔ جاپان کے نمایندہ مسٹر واٹ سوکا نے جمعیت اقوام کو ایک غیر مبہم اور براہ راست دھمکی دی ہے انہوں نے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ:۔

جاپان کو روس اور امریکہ کے دو پاٹوں کے درمیان پیسا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں جمعیت اقوام کے رکن نہیں ہیں۔ جب حالت یہ ہے کہ غیر ارکان کی خاطر رکن کو دبایا جاتا ہے تو جاپان بھی اس بے اصول اور ناکارہ جمعیت کی رکنیت میں کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی اور وہ رکن بنے میں کوئی فائدہ نہیں دیکھتا۔

جاپان کی رائے عامہ اس امر کی سخت مخالف ہے کہ جاپان جمعیۃ اقوام کا رکن ہے اور صورت حال یہی ہی

(بقیہ مضمون صفحہ ۸ پر)
~~~

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۷ کانپور چہار شنبہ ۱۸ر جنوری ۱۹۳۳ء نمبر ۳

وہ سپاہی جسے خدمت وطن نے بادشاہ بنایا

اینگلو پرشین آئل کمپنی اور ایرانی حکومت کے تصفیہ کے باعث آج کل ایران اور ایران کے بادشاہ پر تمام دنیا کی نظریں جمی ہوئی ہیں۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم رضا شاہ پہلوی شاہ ایران کی زندگی کے حالات ذیل میں درج کرتے ہیں:—

رضا شاہ پہلوی کسی زمانے میں شاہی محلات طہران کے دروازوں پر دربانی کے فرائض انجام دیتا تھا جو آج شاہ ایران ہے۔ اور ایران پر حکومت کر رہا ہے، رضا شاہ نے گذشتہ چھ سات برس کے اندر اندر اس قدیم ملک میں بہت بڑی حد تک زندگی کی روح پھونک دی ہے۔ یہ وہی سرزمین ہے جو سابق شاہوں کے دور حکومت میں قومی اعتبار سے بوسیدہ۔ پسماندہ اور مصیبت زدہ تھی۔

رضا خاں بلند قامت، بھورے بالوں، اور سپاہیانہ انداز کی لانبی مگر خوب صورت اور سخت مونچھوں والا آدمی ہے۔ جس کی آنکھیں اب تک خواب دیکھ رہی ہیں اُسکے اخلاق شریفانہ عادلانہ اور کریمانہ ہیں۔ فنون اُس کی زندگی کی لازمی دلچسپیاں ہیں۔

رضا خاں کی شریفانہ، بلند خیال، اور قوت فیصلہ نے اُس کی شخصیت کو ایران کی حکومت عطا کی۔

رضا خاں ایران کی کاسک ڈویژن میں سترہ سال کی عمر میں بھرتی ہوا۔ اور یہی اُس کی تاریخی زندگی کی ابتدا ہے۔ مگر رضا خاں اس وقت بھی معمولی سپاہی نہ تھا۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ وہ ایک کسان کا بیٹا ہے یہ خبر غلط ہے حقیقت میں اُسکا باپ دو شاہوں کی عدالت میں وزیر رسوم رہ چکا ہے اور یہ وہ عہدہ ہے کہ جو آج تک کسی معمولی آدمی کو نہیں ملا

بہرحال نوجوان سپاہی نے دنیا میں اپنا راستہ خود تعمیر کیا اور اُس کی موجودہ زندگی کو اُس کے والدین کے اثر سے کوئی امداد نہیں ملی البتہ اُس کی قسمت کا ستارہ ہمیشہ چمکتا رہا۔ رضا خاں کی فطری فوجی خصوصیات نے اُس کو ابتدا میں بے اختیار اور بعد میں با اختیار افسر بنا دیا۔

فوجی ذہانت کا اُس نے وہ ثبوت دیا کہ اُس زمانہ کے شاہ نے اُسکو فیلڈ مارشل اور پھر وزیر جنگ کے عہدے سے سرفراز کیا۔ اور اسی زمانے میں جب وہ اس عہدے پر ممتاز تھا اُس نے ایک عربی قوت کے خلاف مہم سر کی جو عرصہ دراز سے حکومت طہران کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی تھی۔ اس عظیم الشان مہم میں اُس نے مقابل عربی قوت کے شیخ کو بھی گرفتار کیا۔ جو میدان جنگ میں فوج کی کمان کر رہا تھا۔ اور اُس فوجی قیدی کو لے کر فاتحانہ انداز میں دارالسلطنت کو واپس آیا

جب وہ فتحمندانہ انداز سے لوٹا تو فاتحانہ جشن ترتیب دیا گیا جن سڑکوں سے وہ گذرا ان پر میلوں تک خوبصورت اور قیمتی دریاں بچھی ہوئی تھیں

بہرحال رضا خاں کی زندگی میں صحیح انقلاب اُس وقت ہوا جب ۱۹۱۷ء میں اُس نے طہران کی کاسک بریگیڈ کے افسر اعلی کو برخاست کیا۔ جو اس زمانہ کے شاہ کا چچا یا ماموں تھا۔ تین سال بعد اُس نے ایرانی فوج کی باقیات کو جمع کیا جو بیرونی اثرات کی وجہ سے نہایت پریشان حالی کیا تھ تتر بتر ہو گئے تھے اور اس طرح رضا خاں کو پانچسو کا مرید دستیاب ہو گئے یہ رفیق کار ہر اعتبار سے ہم خیال و یک زبان تھے

بالآخر رضا خاں شاہی تاج پہن کر فاتح اعظم نادر کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ اور اُس نے الماس کا تاریخی طرہ زیب سر کیا سچے موتیوں کا تاج پہنا اور نادر کی مشہور تلوار اپنے ہاتھ میں لی۔

اس نے بہت جلد ظاہر کر دیا کہ اس کی رہنمائی راستہ کو خس و خاشاک سے پاک کرتی جا رہی ہے اگلے دن صبح کے ۵ بجے وہ طہران کی خاموش سڑکوں سے گذر کر حکومت کے دفتروں کی عمارتوں میں گیا اور وہاں نگران شب کی حیثیت سے کھڑا ہو گیا ہو جانے والوں کو اجازت دیا کرتا ہے۔ یہاں اُس نے کئی گھنٹہ تک نہایت تندہی سے کام کیا جس سے سہل پسند حکام کو سخت تعجب ہوا اور اُن کی دل شکنی بھی ہوئی کیونکہ چند گھنٹوں کے بعد انہیں اس نگراں کی حقیقت معلوم ہوئی۔

اسوقت سے اہل ایران کے قول کے مطابق اُسنے ایران میں ایک نئی روح پھونکدی ہے اُسنے حکومت کے تمام محکموں کو از سر نو منظم کیا اون تمام خرابیوں اور رکاوٹوں کو دور کر دیا جو ترقی کی راہ میں آڑے آتی تھیں۔ اُسنے ملک کے اس سرے سے لیکر اس سرے تک جدید اور پختہ سڑکیں بنا دیں اُسنے بہت سی پرانی عمارات اور ایران کے بیش قیمت خزانوں کو گرد اور خرابیوں سے پاک کر دیا۔ نیز اُس نے مادر وطن میں زندگی پیدا کرنے اور حقیقی قومی روح پیدا کرنیکے لئے بہت سے کام کئے۔ جہاں تک اُس کی ذات کا تعلق ہے اُس کی زندگی میں ایک سپاہی کی سادگی اور ایک اسکالر کی قربانیاں دونوں جمع ہیں۔ اُس کی دلچسپ تفریح پیانو کا بجانا ہے سالہا سال گذرے اس فن کو اُسنے سینٹ پیٹرسبرگ میں سیکھا تھا۔ اُس نے اپنے ملک کے پرانے سازوں کو جدید طرز میں ڈھالی (وہ شوق بوان ان پابندی کیساتھ اوقات فرصت میں پورا کیا کرتا ہے اور جسمیں ملکہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے) اختیار کر رکھی ہے اور یہ پابندی ایک حقیقت میں اُس کی شخصیت کا راز ہے

آئینہ کانپور

انتخاب چیرمینی کی خوشی میں

بالو برجندر سروپ ایڈوکیٹ کے میونسپل بورڈ کے چیرمین منتخب ہونے کے سلسلہ میں متعدد مکانات پر روشنی کی گئی اور متعدد خطوط احکام ضلع و سر برآوردہ حضرات کے آئے اور ڈی۔ اے وی کالج اور میونسپل اسکول میں بھی ایک ایک روز کی تعطیل ہوئی۔ اور متعدد ایٹ ہوم بھی دیے گئے۔

منیوسپل بورڈ کا خاص جلسہ

۲۴ر جنوری ۱/۲ ۸ بجے صبح کو میونسپل بورڈ کا خاص جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں سینیر و جونیر چیرمینوں کے علاوہ سب کمیٹوں کے چیرمین اور ممبران کا انتخاب بھی ہوگا۔

انگریزی سال کا بائیکاٹ

انگریزی سال کے بائیکاٹ کرنے کے الزام میں ۱۴ر جنوری کو مندرجہ ذیل لوگوں کو گرفتار کر کے سزائیں دی گئی ہیں:۔

مسٹر کرشن پرشاد صدر کانفرنس کو ۲ سال قید سخت اور مسٹر رام چرن، پیارے لال۔ سوامی دین۔ شیو پرشاد شیو داس۔ شیو چرن۔ بدری پرشاد۔ کالکا پرشاد اور بی لال کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور مسٹر الفت حسین کو ۱۵ بید اور مسٹر بالو رام۔ شیر سنگھ اور رو پو سنگھ کو ۱۲-۱۲ بید کی سزا دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مراری لال کی گرفتاری

سیٹھ دامودر سروپ ڈکٹیٹر پراونشل کانگریس کمیٹی نے اپنی گرفتاری پر ڈاکٹر مراری لال کو ڈکٹیٹر مقرر کیا تھا۔ چنانچہ آپ لکھنؤ پولیٹکل کانفرنس کی صدارت کرنے گئے تھے۔ اور جلد ہی کے دوران میں دیگر اشخاص کے علاوہ آپ بھی گرفتار کر لیے گئے۔

ہڑتال

۱۷ر جنوری کو ڈاکٹر مراری لال صاحب کی گرفتاری کے سلسلہ میں شہر کے ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی۔

الکشن پٹیشن خارج

شیخ محمد حنیف صاحب نے مسٹر عبدالصمد کے خلاف جو الکشن پٹیشن دائر کیا تھا اُس کو خارج کرا لیا ہے

اپیل خارج

عدالت ڈسٹرکٹ و سشن جج نے پنڈت سدھ گوپال اودھی کی اپیل خارج کرتے ہوئے عدالت ماتحت کی سزا قایم رکھی۔

رہا ہو گئے

مسٹر برج بہاری لال سکریٹری ضلع کانگریس کمیٹی ایک سال کی پوری کرنے کے بعد رہا ہو کر آئے ہیں۔

سشن سپرد

مسٹر لانگ مین جوائنٹ مجسٹریٹ نے بالیشور کو اس جرم میں کہ اُس نے اپنی عورت کو قتل کیا ہے سشن سپرد کر دیا ہے۔

گیارہ سیر افیون

انسپکٹر آبکاری نے سنٹرل اسٹیشن پر ایک مسافر کی تلاشی لے کر گیارہ سیر افیون برآمد کی ہے۔

غنڈا ایکٹ سے بری

مندرجہ ذیل اشخاص غنڈا ایکٹ سے بری کر دیے گئے ہیں۔ سدھ پرشاد۔ سائے پہلوان سورج بلی۔ ننگل۔ سادہو رام۔ چندر سیکر۔ غفار۔ نظیر احمد بیگ۔ یاد حسین۔ عبدالباقی۔ محی الدین۔ ضیاء الدین

غنڈا ایکٹ کی زد میں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل لوگوں لوگوں کو غنڈا ایکٹ کے ماتحت ۳ سال کے لئے شہر چھوڑنے کا حکم دیا ہے:۔

عبدالشکور۔ چمن خاں۔ رحیم اللہ۔ ملا احمد حسین۔ بھگوتی پرشاد۔ دلیپ سنگھ۔ نائے سنگھ۔ رگھو بر۔ رام نراین۔ مہادیو۔ رام لال۔ سورج بلی۔ تین سنگھ۔ چھوٹے لال۔ گھو لوا

گرفتاریاں

۱۷ر جنوری کو جنرل گنج میں باوجود ہڑتال کے بعض دوکانیں کھول دی گئیں جن پر پکٹنگ کیا گیا۔ اور اس پکٹنگ کے جرم میں کالیچرن اور مہادیو پرشاد کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔

جنرل گنج میں ولایتی کپڑے کی دو کانوں پر پکٹنگ کرنے کے جرم میں سمبھو دیال اور کرشن دت کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

پکٹنگ

ولایتی کپڑے کی دو کانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں جگن تھا اور راگنو کو ۱۰-۱۰ بید کی سزا دی گئی ہے۔

ناک کاٹنے کے جرم میں سزا

ایک عورت کی ناک کاٹنے کی جرم میں اسحاق اور چھبو اکو ڈیڑھ۔ ڈیڑھ سال قید سخت کی اور ۲۰-۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

برش مل میں ہڑتال

برش مل لمیٹڈ کے ایک حصّہ کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی تھی مگر مزدور سبھا نے معاملہ طے کرا دیا اور حسب معمول کام ہونا شروع ہو گیا۔

اہروا میں نعش

موضع اہروا علاقہ چھاؤنی میں ایک ہندو کی لاش پائی گئی ہے جس کو ڈاکٹری معاینہ کیلئے بھیج دیا گیا ہے۔

۳ آدمیوں کو پھانسی

عدالت ایڈیشنل و سشن جج نے ٹھاکر رام بھروسے کے قتل کرنے کے جرم میں۔ رہبی سنگھ۔ بدری۔ للو کو زیر دفعہ ۲۰۱ ۳-۳ سال قید سخت کی سزا اور زیر دفعہ ۳۰۲ پھانسی کی سزا دی ہے۔

پولیس پر حملہ

پولیس موضع ٹاکر گاؤں میں رسول آباد ڈکیتی کے سلسلہ میں ۳ ملزموں کو گرفتار کر کے لا رہی تھی کہ پولیس پر حملہ کیا گیا۔ اور گرفتار شدہ ملزم بھاگ نکلے۔ اور چوکیدار اور کانسٹبل زخمی بھی ہوئے اس سلسلہ میں ۶ آدمیوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

ٹرامویے بند ہو گی

سکریٹری گورنمنٹ صوبجات متحدہ کا ایک نوٹس کسی جگہ ہم شایع کر رہے ہیں جسمیں لکھا ہے کہ ٹرامویے کمپنی نے ٹرامویے کے بند کرنے کی درخواست دی ہے اگر کسی کو اس پر اعتراض ہو تو وہ ۲ ماہ تک اعتراض کر سکتا ہے

ہمارا خیال ہے کہ ٹرامویے کے بند ہو جانیکی وجہ سے اہل شہر کو بہت تکلیف ہوگی۔ کانپور جیسے شہر کیلئے ضرورت اس امر کی تھی کہ ٹرامویے کی توسیع کیجاتی نہ کہ قطعی اُسکو بند کر دیا جائے

اتحاد کانفرنس کے جہاز کو خلیج بنگال کی موجوں نے پاش پاش کر دیا ہے

مسلمانوں کی قربانیوں اور ہندوؤں کی تنگ نظری کی داستان

اتحادی کمیٹی کلکتہ سے میں کیوں چلا آیا

شیخ عبد المجید کا حقیقت افروز بیان

کراچی - ۱۱ جنوری - شیخ عبد المجید صدر سنٹرل خلافت کمیٹی نے حسب ذیل بیان برائے اشاعت ایسوسی ایٹڈ پریس کو دیا ہے :-

بہ سلسلہ اتحاد کانفرنس - کلکتہ سے اپنی نام نہاد واپسی کے بعد میں بالکل خاموش رہا اس وقت سے لے کر اب تک میرے خلاف ہر قسم کی تنقیدیں کی جا رہی ہیں - اور پریس میں میرے متعلق متعدد بیانات شائع ہوئے ہیں جن میں خصوصیت کیساتھ دو بیانات قابل تذکرہ ہیں - جو سب سے آخر میں درج ہوئے ہیں اور جن میں سے ایک مسٹر اللہ بخش یوسفی سکریٹری سنٹرل خلافت کمیٹی نے شائع کیا ہے اور دوسرا پنڈت گوند مالویہ سکریٹری اتحاد کانفرنس کی طرف سے شائع ہوا ہے - ان دونوں بیانات نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اتحاد کانفرنس کے متعلق مسلم پوزیشن کو اپنے خیال کے مطابق واضح کر دوں اتحاد کانفرنس نے جو کام کیا ہے اور متخالف اقوام کی متضاد دعاوی کو پورا کرنے اور فرقہ وارانہ اعتماد قایم کرنے کے کیلئے سلسلے میں جو کوششیں کی ہیں ان پر مجھے فخر ہے - ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ فرقہ وارانہ امن اور دوستانہ جذبات کے قیام کی خاطر کسی قربانی کو عظیم الشان نہیں کہا جا سکتا [illegible] متصل فرقہ وارانہ مصائب اور تباہیوں سے کسی حد تک پر نظر آتا ہے مگر میں صاف طور سے کہتا ہوں کہ متحدہ ہندوستان کے معیار کو تعمیر کرنے اور قایم کرنے والے مطلوبہ مقصد کے حصول میں یک طرفہ کوششیں معاون نہیں ہونگی اتحاد کانفرنس کے مسلم نمائندوں نے جداگانہ انتخاب کی شرط اڑا دی - پنجاب کونسل کی تین یا چار نشستوں کو چھوڑ دیا - اسمبلی کی چند نشستوں سے ہاتھ اٹھا لیا - سندھ کونسل کی بعض نشستوں کو خیر باد کہدیا - سندھ میں ہندو اقلیت کو غیر معمولی تحفظات دیدیے سندھ کی اقلیتوں کے لئے مخصوص تحفظات منظور کر لیے وزارت پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کی نشستوں کو تعین کو منظور کر لیا - پنجاب کے صوبجاتی سروسز کمیشن میں ہندوؤں اور سکھوں کی نشستوں کے تعین پر رضامند ہو گئے - سندھ کی وزارت میں ہندوؤں کی ایک نشست کا تعین ہندو وزرا کی خاطر منظور کر لیا - سندھ پبلک سروسز کمیشن میں ہندوؤں کیلئے ½ نشستوں کی منظوری دیدی - یہ بھی صحیح ہے کہ اگر مسلمانوں کی حیثیت سے نہیں تو کم از کم اہم اقلیتوں کے ارکان ہی ہونے کی حیثیت سے صوبجات کی وزارتوں اور پبلک سروسز کمیشنوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کو بھی متیقن بنا دیا گیا ہے - اور پنجاب کے خاص فارمولے کو بمبئی، بہار اور اڑلیسہ تک وسعت دیدی گئی ہے - مگر میں جو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ صرف وہ مسائل ایسے تھے جن میں ہندوؤں کو بھی اس قسم کی قربانیاں کرنے کا موقع تھا مگر ابھی تک اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا گیا - بنگال کونسل میں مسلمانوں کی اکثریت برقرار رکھنے کیلئے وہ چند نشستیں دینے سے انکار کرتے ہیں - ہر صوبہ میں مسلم - اقلیتوں کو ویٹیج دینے کا اصول منظور کر لیا گیا ہے - مگر ہر صوبہ کے ویٹیج کا تعین باعتبار تعداد مقرر نہیں ہوا - اسی طرح بعض دوسرے مسائل بھی اتحادی کمیٹی کے سامنے آخری فیصلہ کے منتظر ہیں - میری رائے میں ان مسائل کو بہت پہلے طے ہو جانا چاہئے تھا - مگر یہ سب مسائل فی الحال ملتوی کر دیے گئے - اور جہاں تک مسئلہ بنگال کا تعلق ہے ایک مکمل جمود پیدا ہو گیا ہے - جبکہ مسلمان اتحاد اقوام کی خاطر ہر ممکن قربانی پیش کر چکے ہیں، ہندو رہنما لیس و پیش کے مرض میں مبتلا ہیں - اور تذبذب کا شکار ہو کر ترازو کے دونوں پلڑوں کے وزن کا اندازہ لگا رہے ہیں - اگر ممکن ہوتا تو مسلمان اتحاد اقوام کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کر دیتے - مگر چند مقررہ حدود ہیں جن کے باہر ہم جانے سے مجبور ہیں - میرے رجحانات اور خیالات خواہ کچھ ہی ہوں مگر میں کانفرنس سے کبھی علٰحدگی نہیں کر سکتا - اس کانفرنس کے لکھنؤ میں دو مرتبہ انعقاد کا باعث میں ہی ہوں - مگر سر ذوالفقار علی خاں صدر کانفرنس کی عدم موجودگی ایک مرتبہ مجھے اس کانفرنس کی صدارت کرنے کا فخر حاصل ہے - اگر میں ڈاکٹر سر محمد اقبال سر مولوی محمد یعقوب، مولوی شفیع داؤدی - سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون اور بہت سے دوسرے احباب سے مسلم آل پارٹیز لکھنؤ کی خاطر جدا ہونے کو گوارا کر سکتا ہوں تو اسی کانفرنس کی تجویز کے مطابق میں ہندو رہنماؤں اور اتحاد کانفرنس سے بھی جدا ہو سکتا ہوں لکھنؤ کانفرنس کے فیصلے اور مفاہمت الہ آباد کی دفعات کے لحاظ سے مجھے نہایت تکلیف دہ روکیا تھا اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ اتحاد کانفرنس کا جہاز خلیج بنگال کی طوفانی موجوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا ہے اور تاوقتیکہ کوئی معجزہ نہ ہو جائے اسوقت تک ان منتشر ٹکڑوں کو جمع کرنے اور ان کو ایک جگہ جوڑنے کی کوئی امید نہیں لکھنؤ کے محضر کے مطابق میں کسی ایسے مخلوط انتخاب کے حق میں جداگانہ انتخاب کو نہیں چھوڑ سکتا - تاوقتیکہ مسلمانوں کے تیرہ مطالبات جن میں بنگال کے مسلمانوں کی آئینی اکثریت بھی شامل ہے - ہندوؤں کی طرف سے قطعی طور پر قبول نہیں کر لیے جاتے - اتحاد کانفرنس کی تمام تجاویز کے متعلق میری رضامندی ایک واقعہ ہے بشرطیکہ بنگالی مسلمانوں کی آئینی اکثریت کو تسلیم کر لیا جائے - اور ان مطالبات کو بھی مان لیا جائے جو زیر بحث ہیں -

اسی طرح الہ آباد کی مفاہمت نے بھی اس امر کو صاف طور پر واضح کر دیا ہے کہ مختلف اجزا ایک دوسرے سے مربوط اور مشترک ہیں - اور اگر مسئلہ بنگال کا جزو مسلم مطالبہ کو منظور نہیں کرتا تو تمام اجزا خود بخود منتشر ہو جائیں گے - یہ ہے میرے اس بیان کی روح اور خلاصہ جو میں نے مسلم آل پارٹیز کانفرنس لکھنؤ کی طرف سے اتحادی کمیٹی کے جملہ مسلم ارکان کی پوری حمایت کیا تھا سب کمیٹی کے اجلاس کلکتہ میں جبکہ بنگال سندھ کانفرنس کی تجویز پڑھی جا چکی تھی دیا تھا بعد ازاں کلکتہ چھوڑنے سے قبل میں نے پنڈت مالویہ کے نام ایک خط لکھا کہ جب تک مسئلہ بنگال طے نہ ہو جائے - خواہ وہ سال نو کے پہلے دن طے ہو یا اُسی دن - میرا خیال ہے کہ سلسلہ گفتگو کا جاری رکھنا بے سود ہے - اور میں اپنے احباب کے اس اصرار پر کہ میں آپ کی خدمت میں اسی بیان کا اعادہ کروں جو میں کل اتحادی سب کمیٹی کے سامنے دے چکا ہوں .... میں آپ کو مطلع کرتا ہوں اور پھر اُسی بیان کو دہراتا ہوں - پنڈت گوند مالویہ کے بیان کا یہ حصہ کہ ہم بجز مسئلہ بنگال کے فرقہ وارانہ مفاہمت کو پہنچ گئے ہیں - مفاہمت الہ آباد کی شرائط کے مطابق نہیں جن کا منشا یہ ہے کہ چونکہ مسئلہ بنگال پر کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا ہے - اس لئے مفاہمت الہ آباد کلی طور پر بے عمل اور بے وجود ہے - پہلی اتحاد کانفرنس کے میثاق الہ آباد کی دفعہ واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ مسلمانان بنگال کو مشترک انتخاب اس وقت منظور ہو گا جب انھیں پورے ہاؤس میں ۵۱ فیصدی نشستیں حاصل ہو جائیں گی - اب تک چونکہ ۵۱ فیصدی حاصل نہیں ہو سکا ہے اس لئے مشترک انتخاب کی دفعہ نیز دیگر اجزا خود بخود الٹے منہ آ رہے ہیں (جن میں مسلمانوں نے ہندو اور سکھ اقلیتوں کیلئے بہت سی مراعات اور تحفظات منظور کر لیے تھے - صرف اس امید پر کہ انہیں بنگال میں ۵۱ فیصدی اور بہتر ویٹیج وغیرہ ملیں گے) مسئلہ بنگال کی جمود نے جو صورت حال پیدا کر دی ہے وہ کم از کم قومی تباہی کے مرادف ہے کام کی سست رفتار نے کانفرنس کی کامیابی کو خطرہ سے دوچار کر دیا ہے جو چیز ہندو رہنماؤں کو چند گھنٹوں کے اندر قبول کر لینی چاہئے تھی وہ چند دنوں کیا معنی چند مہینوں میں بھی قبول نہ کی جا سکی -

[illegible] کانفرنس کے اجلاس ۲ فروری کو شروع ہو گا - اتحادی سب کمیٹی جس میں میں شریک نہیں تھا ۴ فروری کیلئے ملتوی ہوئی ہے میں اس میں شرکت نہیں کر سکوں گا مجھے اس شرکت کی پروا نہیں ہے لیکن اگر میں اس میں شرکت کرونگا تو مفاہمت الہ آباد سے بالکل خالی الذہن ہو کر -

ایم اینڈ ایس ایم ریلوے کا قضیہ

نظم و نسق کیطرف سے معاہدے کی خلاف ورزی

مسٹر مہتا اور مسٹر گری کا بیان

مسٹر مہتا اور مسٹر گری نے پریس کو ایک بیان دیا ہے جس میں درج ہے کہ اگرچہ ۲۳ دسمبر کے فیصلے کے مطابق کل پیرامبور، اد کونام اور ہبلی کی ورکشاپوں کے تمام ہڑتالی کل کاموں پر چلے گئے ہیں مگر ہبلی میں تین سو آدمیوں کو اور ارکونام میں ۶۳ آدمیوں کو داخل کرنے سے انکار کر دیا گیا - مسٹر مہتا اور مسٹر گری کہتے ہیں کہ یہ فعل جیسا کہ ارتکاب ہبلی میں ہوا ہے نہ صرف معاہدہ کی خلاف ورزی ہے بلکہ موجودہ انتظامات جو فیڈریشن اور ریلوے بورڈ کے مابین قایم ہے .... ان کی بھی خلاف ورزی ہے - مثلاً .. آیا .. اسے زیادہ تخفیف کے جملہ معاملات جنکا تعلق یونین اسٹاف سے ہو مجوزہ تخفیف کیا تھا مفصل طور پر شایع کیے جائیں گے اور بحث و مذاکرہ کیلئے ایک ماہ کا عرصہ دیا جائے گا یونین نے ریلوے بورڈ اور انڈسٹریز دیپارٹمنٹ کے نام حسب ذیل تار روانہ کیا ہے:-

ریلوے بورڈ کے نام تار

ایم اینڈ ایس ایم ریلوے کے ہڑتالی ۲۳ دسمبر کے معاہدہ کے مطابق کل کاموں پر واپس گئے مگر ایڈمنسٹریشن نے ہبلی میں تقریباً ۳۰۰ مزدوروں کو اور ارکونام میں تقریباً ۶۴ مزدوروں کو معاہدے کے خلاف کام دینے سے انکار کر دیا - مزید براں آپ کی ارسال کردہ ہدایات مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۱ء کی بھی خلاف ورزی کی گئی ہے یعنی یونین اور اسٹاف کو تفصیلی طور پر تخفیفی تجاویز سے ایک ماہ قبل مطلع کیا جائے گا -

حکومت ہند کے محکمہ صنعت کے نام تار!

مصالحتی بورڈ قایم کر کے معاملہ کو طے کرنے کے لئے ہم نے جو درخواست دی تھی افسوس ہے کہ اُس پر غور نہیں کیا گیا - سینکڑوں مزدوروں کی زندگیاں کے متعلق جو مفاہمت صدق دل کے ساتھ ہوئی تھی اور محکمہ نظم و نسق اور یونین کے مابین خوشگوار تعلقات یہ دونوں چیزیں خطرے میں ہیں - ٹریڈ ڈسپیوٹ ایکٹ کی دفعات لفظ بے معنی ہو جائے گی - اگر اس قسم کے نازک حالات میں بھی حکومت بے رخی اور استغنا کا ثبوت دے گی ہم درخواست کرتے ہیں کہ فوری توجہ کی جائے -

برطانوی فوج بھی الور روانہ ہو گئی

فوجوں کو ۱۱ سو مربع میل میں پھیلا دیا جائے گا

میواتیوں کو مرعوب کرنے کیلئے ہوائی جہازوں کا استعمال

نئی دہلی - ۱۱ جنوری - محکمہ سیاسیات ہند کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست الور کے علاقوں میں شدید ہنگامہ کے مدنظر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ [illegible] میں قیام امن کے لئے .... امپیریل فوج کو روانہ کرے ان افواج کی تعداد میں حکومت ہند کا ایک برٹش سول افیسر بھی جائے گا - جو فوجی کارروائی کے سلسلہ میں کمانڈنگ افیسر کی مشیر کی خدمت انجام دیگا -

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ برٹش سول آفیسر جسکا حوالہ دیا گیا ہے وہ مسٹر ایل جی ایل ایوانس (محکمہ سیاسیات) ہیں - اور جو ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سکریٹری بھی رہ چکے ہیں -

الور سے آئی ہوئی اطلاعات مظہر ہیں کہ برطانوی افراد اور ہوائی جہازوں کی آمد نے سول آبادی میں اعتماد کی لہر دوڑا دی ہے - اور گذشتہ شام سے کسی شخص نے پناہ لینے کیلئے کوچ نہیں کیا وہ لوگ جو علاقہ کو ترک کر چکے ہیں اُن کی واپسی بھی عمل میں آ رہی ہے - ... فوج جو ریزرو میں رکھی گئی تھی فسادزدہ علاقوں کے لئے صبح روانہ ہو گئی - افواج کو ریاست کے چار اضلاع میں تقسیم کر دیا گیا ہے - اور اس تقسیم کی ۱۱ سو مربع میل تک توسیع کر دی گئی ہے -

برطانوی افواج اس ہفتہ کے آخر میں دہلی واپس ہو جائیں گی - لیکن باقی ماندہ فوج ابھی کچھ دنوں اور رہے گی - تاکہ آبادی میں پورا اعتماد اور امن و امان قایم ہو جائے - رایل ایر فورس کا ہوائی جہاز ہوائی مظاہرے کرنے کے بعد آج شام کو دہلی روانہ ہو گیا -

مہاتما جی کب رہا ہوں گے

بنارس ۱۳ جنوری اخبار آج کے الہ آباد کے خاص نامہ نگار کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کو اس ماہ میں رہا کر دیا جائیگا سر تیج بہادر سپرو ۲۳ ماہ حال کو وایسرائے سے ملاقات کریں گے

گول میز کانفرنس کا قافلہ ہندوستان پہونچ گیا

صوبجاتی آزادی اور مرکزی ذمہ داری ایک ساتھ دیجائے گی

بمبئی ۹ رجنوری۔ گول میز کانفرنس کے مندوبین کا پہلا قافلہ آج ایس، ایس وکٹوریہ جہاز سے اترا۔ اس قافلہ میں سر تیج بہادر سپرو، سر اکبر حیدری، سر ٹی وی کرشنا اچاری، سر مرزا اسمٰعیل، نواب لیاقت حیات خان راجہ صاحب سرلیا، مسٹر ایم۔ آر جیکار۔ اور مسٹر اے ایچ غزنوی شامل ہیں۔ اسی جہاز سے دیگر معزز مسافروں میں نواب سر عمر حیات خاں اور نادر شاہ کے ایجنٹ جنرل سردار اللہ نواز خاں بھی اترے ہیں۔

نواب لیاقت حیات خاں

پریس کو بیان دیتے ہوئے نواب لیاقت حیات خاں نے کانفرنس کے نتائج کے سلسلہ میں بہت زیادہ امیدوں کا اظہار کیاہے۔ آپنے فرمایا کہ میں کانفرنس میں تمام جماعتوں کی باہمی محبت سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔ اور اگر بعض لوگوں کی توقعات کے مقابلہ میں ہمیں بہت جلد کامیابی حاصل ہوگئی تو اس کامیابی کا سہرا وزیر ہند کے سر ہوگا جنہوں نے ہندوستانی مقاصد کیساتھ بہت ہی ہمدردی کا اظہار کیا ہے کانفرنس میں لوگوں کی آرا اس تجویز کے مطابق نہ تھیں کہ فیڈریشن سے قبل صوبجاتی آزادی قایم کردی جائے مجھے امید ہے کہ دونوں چیزیں ایک ساتھ قایم ہوں گی۔

یہ دریافت کرنے پر کہ آیا فرقہ وارانہ حل پر نظرثانی کا امکان ہے۔ نواب لیاقت حیات خاں نے کہا کہ جہانتک برطانوی حکومت کا تعلق ہے اس امر کا کوئی امکان نہیں اسکا تعلق حقیقی طور پر متعلقہ اقوام سے ہوگا۔

سر کرشنا ماچاری

سر کرشنا ماچاری (ریاست بڑودہ کا نمایندہ) نے بیان کیا کہ ریاستوں کے نقطۂ نظر سے فیڈریشن میں شرکت کرنے کے سلسلہ میں کوئی شبہ نہیں کیاجاسکتا ریاستیں اس کے لئے تیار ہیں، آپ نے ... کچھ کہنا پسند نہیں فرمایا۔

سر مرزا اسمٰعیل نے بیان دینے سے انکار کردیا

سر عمر حیات خاں

سر عمر حیات خاں رکن انڈیا کونسل نے جو تین ماہ کی رخصت پر ہیں کہا کہ ہندوستان کو جو کچھ دیا جارہا ہے خلوص سے دیاجارہاہے۔ وزیر ہند کو ہم نے ایک مخلص دوست پایا۔

سر اکبر حیدری

سر اکبر حیدری نے انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ اپنی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھانے کیلئے میں ایک اپیل کرونگا ہمارے برطانوی ہند کے احباب اپنے حلقہ ہائے انتخاب کے نمایندہ ہیں مگر بعض اوقات ایسا معلوم ہوتاہے کہ وہ اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ ہمارے بھی حلقہ ہائے انتخاب ہیں اور یہ حلقہ ہائے انتخاب قدامت پسند ہیں۔ سر اکبر حیدری نے اس امید کا اظہار کیاکہ ریاستیں فیڈریشن میں شریک ہوجائینگی آپ نے فرمایا کہ کانفرنس میں والیان ریاست اور ان کے وزرا نے عملی طور پر یہ ظاہر کردیا ہے کہ وہ ہندوستان کی قومی حکومت میں برطانوی ہند کے ساتھ صدق دلی سے شرکت کرنا چاہتے ہیں۔

تحفظات کے متعلق آپنے کہا کہ میں زیادہ متفکر نہیں ہوں آپ نے فرمایا کہ اگر ہندوستانیوں نے مرکزی ذمہ داری اور صوبجاتی آزادی کے سلسلہ میں اسی اسپرٹ سے کام کیا جسکا وہ اظہار کرچکے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ان تحفظات کے استعمال کا کوئی موقعہ ہی نہ آئیگا۔ سر اکبر حیدری نے کہاکہ دستوری اصلاح کے سلسلہ میں جو ہندوستانی رائے نے جو بھی مطالبہ کیا اس کی وکالت سر سموئیل ہورنے کی۔ اور ہندوستان نے اُن کو اپنا وکیل پایا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ریاستوں نے ابتدا ہی میں جو جگہ اختیار کی تھی وہ اس سے ذرہ برابر بھی نہیں ہٹے

سر تیج بہادر سپرو اور جیکار کا مشترکہ اعلان

بمبئی ۹ رجنوری۔ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکار ہندوستان پہونچ گئے ہیں۔ انہوں نے حسب معمول ایک مشترکہ بیان دیاہے کہ جسمیں گول میز کانفرنس کے نتایج اور ثمرات کی تفصیل پیش کی ہے ان کا بیان ہے کہ گول میز کانفرنس کے بحث و مذاکرہ کے سلسلہ میں بیسوں ایسے واقعات پیش آئے کہ صورت حال تشویش انگیز ہوگئی اور یہ واقعہ ہے کہ اس مشنری کے بعض پیچ ڈھیلے ہیں جنکا کس ضروری ہے تاہم جوں جوں کاروبار آگے بڑھتا گیا ہماری مشکلات دور ہوتی گئیں۔ اور دوستی اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی صورتیں زیادہ ہوتی گئیں۔ ہم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ جن معاملات میں ہمارے اور انگریزی حکومت کے مابین اتفاق رائے نہیں بھی ہوسکا ہے ان میں بھی دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کے نقطہ خیال کا احساس کیا۔ اور اس کی معقولیت کو تسلیم کیا۔

۳۱ اخبا[illegible] ... ہمیں یہ دیناچاہیے کہ آئینی مسئلہ کے حل کرنے اور مرکز میں ذمہ داری کے نفاذ کے متعلق ہندوستانی مطالبے کی قدر و قیمت کو محسوس کرنے کے لحاظ سے صادقانہ جذبہ کا اظہار کیا۔ ایک سبب تو یہ ہے اور اس کے علاوہ اور کئی اسباب ہیں جن کی بنا پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کی رائے عامہ کے پیش نظر مسائل پر عملی لحاظ سے نگاہ ڈالنے کیلئے تمام وسائل کو اس طرح منظم کرلیا جائے کہ آیندہ تمام مراحل کے بارہ میں اس کا دباؤ ڈالا جاسکے ہم کو اس امر کا احساس ہے کہ ہندوستان اور بعض رجعت پسند حلقوں کی طرف سے شدید مخالفت کی جائے گی۔ لیکن ہم کو یقین ہے کہ اگر ہمارے وطن کی رائے عامہ کو قابل اطمینان اور قابل عمل دستور کے حصول کیلئے تعمیری تجاویز پر عمل کرنے کیلئے منظم کرلیا جاسکا تو کامیابی ہماری آغوش میں ضرور آجائے گی۔

سر تیج بہادر اور مسٹر جیکر نے اپنی اسکیم کا مختصر خاکہ بھی پیش کیا۔ جس کو وہ لندن کی یادداشت میں شامل کرچکے ہیں۔ اور اُن کا دعوی ہے کہ خواہ ریزرو بنک کے قیام میں کتنی ہی مشکلات ہوں اور خواہ ہندوستانی ریاستیں فیڈریشن میں شامل ہونے کے متعلق تاخیر سے کام لیں الغرض کچھ ہو۔ لیکن فیڈریشن کے قیام و اجرا کو ۱۹۳۵ء سے موخر نہیں ہوجانا ہے۔

ہم کو افسوس ہے کہ حکومت انگریزی نے ہمارے اس مطالبہ کو منظور نہیں کیاکہ دارالعوام کی طرف سے جو دستور ہند مرتب کیا جائے گا۔ اس کی دستاویز میں صاف طور پر لکھ دیناچاہیے کہ فلاں سن اور فلاں تاریخ کو فیڈریشن قایم ہوجائے گا لیکن ہمارا خیال ہے کہ یہ مسئلہ خارج از بحث نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور ماسٹر تارا سنگھ کا بیان

لاہور ۱۳ رجنوری۔ گول میز کانفرنس کے سات مندوبین کی جماعت کل شام ایس، ایس راجپوتانہ سے بمبئی پہونچ گئے۔ یہ جماعت ڈاکٹر شفاعت احمد خاں مہاراجہ صاحب نوانگر۔ ڈاکٹر شووک ک ولیمز۔ سر این، این سرکار۔ مسٹر این، سی کیلکر، مسٹر اے پٹرو۔ مسٹر وجاہت حسین اور سردار تارا سنگھ پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے دوران گفتگو میں کہا کہ گول میز کانفرنس بڑی حد تک کامیاب ہوگئی ہے اور ایسے اکثر مسائل جن پر برطانوی اور ہندوستانی نمایندوں میں اختلافات تھے۔ خوش اسلوبی کیساتھ حل کرلئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے فیڈرل سب کمیٹی رپورٹ کی اہمیت پر بہت زور دیا جس کے ماتحت صوبوں کو مکمل اور خود مختارانہ اختیارات تفویض کیے جائیں گے۔ آپنے اس امر کی طرف خصوصیت سے لوگوں کی توجہ مبذول کی کہ ہندو مسلم پارسی اور دیگر فرقوں نے متفقہ طور پر تسلیم کرلیا ہے کہ خسارہ مرکزی حکومت کے خزانہ سے پورا کیا جائے گا۔ ہندو مسلم کے سوالوں کے متعلق آپنے کہاکہ وزیر اعظم کے وارڈ نے مسلمانوں کے سولہ آنہ میں صرف دس آنہ مطالبات تسلیم لیے جس سے مسلمان غیر مطمئن تھے آپنے ان زعما کی کوششوں کو مستحسن قرار دیا جنہوں نے اس ایوارڈ کو باہمی تصفیہ کرکے تبدیل کرنا چاہا۔ لیکن اس کے بعد ہی آپنے کہاکہ اب صوبجاتی مرکزی اور مرکزی لیجسلیچرز میں نشستوں کے تغیر و تبدل سے دونوں فرقوں میں افتراق و تلخی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ آپنے مزید کہاکہ مسلمانوں کو اپنی گذشتہ روایات کو از سر نو زندہ کرنا چاہیے۔ انھیں پنجاب سندھ اور بنگال کے ہندؤوں کے ساتھ حسن سلوک کرکے رواداری کے اصول زریں کو تازہ کرنا چاہیے خصوصاً سندھ کے مسلمانوں کو ہندؤوں کے ساتھ پوری فیاضی کا ثبوت دینا ہوگا۔ اور اُن سے صاف صاف کہدینا ہوگا کہ اُن کے تعاون کے بغیر صوبہ کا نظام ایک روز کیلئے بھی نہیں چل سکتاہے۔

ماسٹر تارا سنگھ نے کہاکہ میں نے دو خیالات کے ماتحت کانفرنس میں شرکت کی تھی اول یہ کہ وزیر اعظم کے ایوارڈ کی مخالفت کی جائے دوسرے زیادہ سے زیادہ ... اری حاصل کرکے حکومت میں قومیت کا عنصر شامل کیا جاجائے۔ امر الذکر کے متعلق میں نے پبلک جلسوں میں کھلی ہوئی مخالفت کی اور صاف صاف اعلان کردیا کہ یہ تصفیہ خصوصاً پنجاب کیلئے نہایت مہلک ہے چنانچہ حکومت کے کانوں تک اس کے خلاف ملک کی متحدہ آواز پہونچادی گئی۔ اور میں نے دستور حکومت میں اقلیتوں کے تحفظات کے لئے سخت جد و جہد کی۔ مرکزی حکومت کے متعلق سردار تارا سنگھ نے کہا کہ میں نے سر سپرو کی جماعت سے کامل تعاون کرکے انھیں بڑی مدد پہنچائی اگر میری جگہ کوئی انتہا پسند سکھ ہوتا تو معاملات کی موجودہ صورت اس وقت کچھ اور ہی ہوتی۔

آئرلینڈ کا انتخاب ۲۴ جنوری کو ہوگا

لندن ۱۱ رجنوری۔ آئرش فری اسٹیٹ کیلئے امیدواروں کی نامزدگی آج عمل میں آئی ہے ۱۵۲ نشستوں کیلئے ۲۴۹ امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ مسٹر فرینک مینی جو ڈیل کے اسپیکر تھے بلامقابلہ منتخب ہوگئے ہیں رائے دہندگی ۲۴ر جنوری کو ہوگی۔

بحکم جناب بابو راداہا کشن چودہری منصف صاحب بہادر اکبر پور مقام کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۳ سنہ ۱۹۳۲ء

عدالت منصفی اکبر پور مقام و ضلع کانپور

۱۔ نندا سنگھ بالغ

۲۔ تپان سنگھ ⎫ نابالغان بولایت نندا سنگھ

۳۔ چتر پال سنگھ ⎭ برادر حقیقی خود پسران درگا سنگھ

قوم ٹھاکر ساکن موضع گہنا رام پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعی

بنام ولایت حسین خاں وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مبارک حسین ولد سردار خاں قوم مسلمان پٹھان ساکن موضع بارا پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ تمسک بہ تعین مالیت -/84 S کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتاہے کہ آپ بتاریخ ۲ ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ر ماہ جنوری سنہ ۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم
گنگا سروپ نگم منصرم
عدالت منصفی اکبر پور ضلع کانپور

جاپان نے درخواست کو ٹھکرا دیا

ماسکو ۱۱ رجنوری۔ ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے روس کی درخواست معاہدہ عدم جارحیت کو قطعی طور پر ٹھکرا دیا اور اُسپر دستخط کرنیسے انکار کردیا۔ حکومت روس کچھ عرصہ سے اس اس معاہدہ کے متعلق گفت و شنید کررہی تھی معلوم ہوا ہے کہ اس انکار کی اطلاع کئی ہفتہ ہوئے روس کو دیدی۔

صرف سوا روپیہ میں

ایک مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ ہفتہ وار اخبار

سائز بڑا ۲۰×۲۶ کاغذ عمدہ حجم ۸ صفحہ طباعت دیدہ زیب اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ذوالقرنین خریدیے جو بیس سال سے جاری ہے اُس نے اپنی سنجیدہ آزادانہ ایڈیٹوریل مضامین سے جو قوم پرستانہ نقطہ نظر کو لئے ہوئے ہوتے ہیں خاص شہرت حاصل کرلی ہے سنہ ۱۹۳۳ء کیلئے اسکی قیمت میں خاص رعایت کردی گئی جن خریداروں کی درخواستیں ۳۱ ر جنوری تک مع قیمت پیشگی موصول ہوگی صرف ان ہی کو یہ رعایت دیجائے گی سوا روپیہ بابتہ قیمت اخبار اور بارہ آنے محصول ڈاک کل دو روپیہ کا منی آرڈر آنا چاہیے۔ نمونہ مفت منگائیے (منیجر اخبار ذوالقرنین بدایوں یو پی)

گول میز کانفرنس کی پوری رودادکاخلاصہ

اہم مسایل باقی ہیں اور معمولی مسایل تقریباً طے ہو گئے

گاندھی جی کا اتحاد بہت ضروری چیز ہے

سر اے پی پیٹرو نمایندہ گول میز کانفرنس کا بیان

بمبئی ۱۲ر جنوری سر اے پی پیٹرو نمایندہ گول میز کانفرنس نے ایسوشی ایٹڈ پریس کو نمایندہ سے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ گول میز کانفرنس کے نتائج پر کسی کسی مستقل بیان کا دیا جانا ضروری غالباً عجلت لیندی سے تعبیر نہیں کیا جائے گا۔ قرطاس ابیض جس میں کانفرنس اور حکومت دونوں کی تجاویز درج ہوں گی ممکن ہے پارلیمنٹ میں پیش ہونے کیلئے فروری کے آخر میں تیار نہ ہو کر ایسی حالت میں جبکہ ہندوستانی قانون آخر منزل پر پہونچنے کیلئے بہت کچھ ترقی کر چکا ہے اور بہت سی مشکلات پر عبور حاصل کر لیا گیا ہے۔ مناسب نہیں کہ کوئی پیشین گوئی کی جائے اغلب خیال ہے کہ مذکورہ قانون جولائی سنہ ۱۹۳۳ء تک اپنی آخری منزل تک نہیں پہونچ سکتا۔ اور سنہ ۱۹۳۴ء کی تاریخ تک والیان ریاست بھی انفرادی طور پر فیڈریشن میں اپنی شرکت کا اعلان نہیں کر سکتے خواہ ان پر کتنا ہی زور ڈالا جائے ممکن ہے کہ اس کا نتیجہ ناخوش گوار ہو اور نہ یہ بیان کرنا عقلمندانہ پالیسی ہے کہ اگر ریاستیں فیڈریشن میں شریک ہوں گی تو ہم برطانی ہندمیں مرکزی ذمہ داری کے حصول پر زور دیں گے۔ والیان ریاست کو خود اپنی مشکلات کا سامنا ہے۔ مرکزی مجلس اعلیٰ کے اختیارات صورت، شکل، اور نمایندوں کی تعداد، مزید تشریح کی محتاج ہے۔ اسی مسئلہ کا طے ہونا بہت ضروری ہے ہر ریاست لازمی طور پر تمام یا کچھ فیڈرل مضامین پر رضامندی کا اظہار کرے گی۔ اور اسی اعتبار سے عہدناموں پر نظر ثانی کرنا بھی لازمی ہے مالیات اور فوج سے متعلق بہت سے اہم معاملات ابھی تک تشنہ تکمیل ہیں تاوقتیکہ حکومت کے خیالات کو آخری طور پر تسلیم کر نہ کیا جائے فوری عملی حل کے سلسلہ میں ریزرو بنک کا مسئلہ بہت بڑی حیثیت رکھتا ہے۔

ہندوستان اور انگلستان کے کچھ ذمہ دار حضرات یقیناً اس چیز پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ فیڈریشن کے سلسلہ میں بہت ترقی ہو چکی ہے اور بہت سے معاملات میں روح مفاہمت تک پہونچا جا چکا ہے۔

جو چیز اصولی طور پر مکمل ہو اسکا مطالبہ درست ہے مگر تدبر کا تقاضہ یہ ہے کہ جو چیز عملی اور ممکن ہو اُسے قبول کر لیا جائے۔ مجھے تسلیم ہے کہ میرے ہم وطنوں کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو کانفرنس کے نتائج کو اطمینان کی نظر سے نہیں دیکھتا اور دستور میں جو تحفظات تسلیم کیے گئے ہیں اُن کے خلاف اس طبقہ کے اعتراضات درست ہیں مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ یہ شکوک ہیں تحفظات کی اصلیت کو نہ سمجھنے کا اور اس شکل سے واقف نہ ہونے کا جس میں ہندوستان کو فیڈریشن دی گئی ہے یہ تحفظات حقیقی ذمہ داری میں رکاوٹیں نہیں پیدا کرتے اور نہ وزرا اور مجالس قانون سازکے معمولی اختیارات میں مداخلت کرتے ہیں۔

کامیابیوں کی فہرست

(۱) وہ زمیں جس پر دستور کی بنیاد رکھی گئی ہے یکسر جمہوری ہے جواب سے قبل ایک غیر ممکن شئے تھی اس لئے اب مزید غلط فہمیاں پیدا نہیں ہو سکتیں۔

(۲) ریاستوں کے عہدنامے اور سندات بدستور رہیں گے بجز ان حالتوں کے کہ ریاست خود ہی کسی اختیار یا ترجیح کو ترک کر دیں۔

(۳) فیڈریشن ترجیحی برتاؤ سے پاک ہوگی۔

(۴) فیڈرل اور صوبجاتی ریاستوں کے انتظامی وقانونی اختیارات وفرائض کو رپورٹ میں تفصیل کیساتھ درج کیا گیا گیا ہے۔

(۵) فیڈریشن عملی اعتبار سے اس وقت قایم ہوگی کہ جب نصف سے زیادہ ریاستیں فیڈریشن میں شرکت کی رضامندی دیدیں گی

(۶) ایوان دوم میں ریاستوں کے اجتماع کا سسٹم اختیار کیا جائے گا۔

(۷) برطانی ہندی نشستوں میں مسلمانوں کو ایک تہائی نمایندگی حاصل ہوگی اور ریاستوں میں مسلمانوں کی نشستوں کا تقرر ریاستوں سے گفتگو کے بعد کیا جائے گا۔

(۸) مجالس قانون سازی کی وسعت اور ریاستوں کی نمایندگی کے سلسلہ میں کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔

(۹) فیڈریشن کے افتتاح کی صحیح تاریخ کا تقرر بیکار ہے البتہ ایک قانون کے ذریعہ ایک تجویز منظور کی جائے گی تاکہ برطانی پارلیمنٹ مذکورہ مقصد کی خاطر ایک قرارداد کے ذریعہ معاملہ کو طے کر دے۔

(۱۰) صوبجاتی خودمختاری پر اُن حالات میں عملدرآمد نہ ہو گا کہ جو فیڈریشن کے متقبل کو گرد آلود بنا سکتے ہوں اب سے لیکر بل کی منظوری کے وقت تک فیڈریشن کے راستہ میں جو رکاوٹیں پیدا ہوں گی اُن کو دور کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ ممکن ہے کہ جب فیڈریشن کی پوری تعمیر مکمل ہو جائے اُس وقت کوئی اور صورت پیدا ہو جائے بعض برطانوی ہندی مندوبین نے بھی اس صورت کی تائید کی ہے۔

(۱۱) فیڈرل مالیات کے سلسلہ میں ابھی تک اختلافات موجود ہیں جن کو طے کیا جائے گا مگر اُن کے حل کرنے میں حقیقی کارروائیاں کام دیں گی۔

(۱۲) یہ امر قابل غور ہے کہ ہز مجسٹی کی حکومت نے اس پالیسی کو اختیار کر لیا ہے کہ جب تک مالی ذمہ داری منتقل نہیں ہوتی تب تک حقیقی ذمہ داری کی کوئی معنی نہیں

(۱۳) فیڈریشن کے افتتاح سے قبل جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا ریزرو بنک قایم کیے جائیں گے۔

ان قرضوں کے سلسلہ میں مشکلات درپیش ہیں جو آیندہ چھ سال ہی میں واجب الادا ہیں۔ اگر حالات حکومت کے بہت زیادہ خلاف ہوئے تو یہ مسئلہ ہندوستانی نمایندوں پر چھوڑ دیا جائے گا۔ کہ وہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے کوئی بہتر اقدام کریں

(۱۴) حکومت کے محفوظ اور منتقلہ اختیارات کے مابین اشتراک عمل پیدا کرنے اور فوجی معاملات پر مؤثر مشورہ کرنے نیز فوج کو ہندوستانی کیلئے گورنر جنرل کو ہدایات دی جائیں گی اور یہ ہدایات ایک قانون کی مدون کر دی جائیں گی۔ پارلیمنٹ بھی اسی قسم کا ایک قانون بنائے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ ہر دو اجزاء میں عمل کے وقت امکانی اتحاد پیدا ہو جائے گا۔

(۱۵) مجلس قانون ساز میں فوجی تخمینے اس وقت پیش ہوا کریں گے جب انہیں وزیر مالیات نیز وزیر اعظم کے مشورے حاصل ہو جایا کریں گے۔ اور اس لئے اُن میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوا کرے گی۔

(۱۶) سندھ اور اُڑلیہ علیحدہ علیحدہ صوبہ بنا دیے جائینگے حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ فوجی اخراجات کی مکمل تحقیقات کی فوری ضرورت پر توجہ کرے۔

(۱۷) صوبجاتی رائے دہندگی کے لئے جائداوی حیثیت کو ضروری چیز قرار دیا گیا۔ جس میں ضرورت کے اعتبار سے جزوی طور پر ترمیم کیجا سکتی ہے۔ رائے دہندگی کے لئے تعلیمی قابلیت کا معیار قرار دینے سے پہلے مزید تفصیلی جانچ پڑتال کی ضرورت ہے اور بیویاں اور بیوائیں جو اس وقت ووٹر ہیں۔ ان کے بارے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ اچھوتوں کیلئے خاص طور پر ایک تجویز مرتب کی گئی ہے فیڈرل اسمبلی کیلئے صوبجاتی حق رائے دہندگی کو مقرر کیا گیا ہے۔ سیاسی اور مالیاتی خرابیوں کو دور کرنے اور غیر معمولی حالات میں اقلیتوں کی حفاظت کیلئے گورنر جنرل کو مخصوص اختیارات دیے گئے ہیں یہ اختیارات وزرار کے ہاتھوں میں سیاسی اختیارات کی کی منتقلی کے وقت رکاوٹ پیدا کرنے کے سلسلہ میں استعمال نہیں کئے جائیں گے۔ گو کام کو زیادہ بہتر لائنوں پر شروع کرنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں اور طبقوں کے اتحاد بڑی ضرورت ہے جذبات پرستوں کے سامنے ہندوستان کی حقیقی ضروریات کو پیش کرنے کی ضرورت ہے ملک کے سامنے گاندھی جی کے تعاون کا مسئلہ پیش ہے۔ ہمیں اس عظیم الشان کام میں گاندھی جی کی ضرورت ہے۔ اور میں حکومت پر بھی زور دیتا ہوں کہ وہ اس دلچسپ مگر مشکل فرض میں ہمارے ساتھ فوری تعاون سے کام لے ہندوستانی قومیت کو حقیقی رنگ دینے کیلئے ہندوستان کے تمام طبقوں میں نیک اعتمادی اور خوش یقینی کے پھیلانے کی بڑی سخت ضرورت ہے اصلاحات اسی وقت کامیاب بھی ہو سکیں گے جب یہ چیزیں حاصل ہو جائیں گی۔

مشتہری بلا نیلس

حکم منسوخی حکم دیوالیہ

بحکم جناب بابو جیر بہاریلال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۰، نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

پربھو نراین ولد بدری ناتھ قوم برہمن ساکن ہیٹیری محال کانپور دیوالیہ چونکہ انسالونٹ نے بعد گذرجانے میعاد ڈسچارج کے بھی درخواست ڈسچارج نہیں داخل کی لہٰذا عدالت نے ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کو حکم دیوالیہ مورخہ ۱۴ر مارچ سنہ ۱۹۳۲ء بمقابلہ پربھو نراین انسالونٹ منسوخ کر دیا

شروع سے اخیر تک

LALIMLI
PURE WOOL

لال اِملی کے خالص اُونی کپڑے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

کوئی بھی کپڑا باہر سے نہیں منگوایا جاتا

یہ نام اور ٹریڈ مارک دیکھئے

LALIMLI REGISTERED TRADE MARK

بنانے والے

دی کانپور وولن ملز ۸ کان پور

مقامی ایجنٹ:- مسرز چرنجی لال درگا داس۔ سٹن روڈ۔ کانپور

بنگالی ہندوؤں کی نمائندہ کانفرنس

میثاق پونہ کی مخالفت

کلکتہ ۱۱ر جنوری - آج وویر کو برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام سر بی. بی گھوش کی صدارت میں میثاق پونہ کے خلاف جسکا رزولیوشن خود بخود اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میثاق مذکور بغیر بنگالی ہندوں سے مشورہ کئے اور بغیر صوبہ بنگال کی معاشرتی اور سیاسی حالتوں سے واقفیت حاصل کیے اور مذکورہ حالتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مرتب ہوا ہے - احتجاج کی غرض سے بنگالی ہندوں کی ایک نمائندہ کانفرنس منعقد ہوئی - جسمیں میثاق کے ذریعہ مخصوص طرز انتخاب کو انتہائی نقصان رساں اور ہندو قوم کیلئے باعث تفریق بتایا گیا - اور کہا گیا کہ وہی یہ برائی ہے جس کے خلاف مہاتما گاندھی اپنی جان کی بازی لگا رہی ہیں - ایک تجویز میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ مخصوص نشستوں کی تعداد صوبہ کی حقیقی ضروریات کے پیش نظر ہر اعتبار سے ناکافی ہے کانفرنس نے وزیر اعظم سے درخواست کی کہ جہاں تک ہو سکے بنگال کا تعلق ہے وہ اُن انتظامات کو واپس لے لیں گے جو میثاق پونہ کے ماتحت کئے گئے ہیں مہاتما گاندھی اور دیگر دستخط کنندگان سے درخواست کی گئی کہ وہ میثاق پونہ پر دوبارہ غور کریں تجویز مذکور متفقہ طور سے منظور ہوئی جس کی ایک نقل بذریعہ بحری تار وزیر اعظم کو بھیجی گئی - ایک سب کمیٹی بنا لی گئی جو تجویز مذکور کی لائینوں پر ایک یادداشت تیار کر کے وزیر اعظم کے پاس بھیجے گی کانفرنس میں مسٹر بی - پی سنگھ رائے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ - راجہ ناشی پور - مسٹر بی - سی چٹرجی - اور مسٹر جے این گپتا - ارکان کونسل - اور مسٹر سی - سی بسواس ممبر اسمبلی بھی دیگر معزز حضرات کے ساتھ شریک تھے - اور انہوں نے میثاق پونہ کی مذمت کے مباحثہ میں شروع سے آخر تک حصہ لیا -

سر گھوش صدر نے کہا کہ بنگال میں اگرچہ کسی نہ کسی صورت سے چھوت چھات کا مسئلہ باقی رہتا ہے مگر ان تمام بناوٹی اقوام کا مسئلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا -

آپ نے اس امر پر زور دیا کہ بنگال کے کسی شخص نے بھی وزیر اعظم کے فیصلہ سے اختلاف نہیں کیا -

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ فی الحقیقت بنگال کے برے دن آ گئے ہیں کیونکہ اُس کے سیاسی مسائل کو دوسرے صوبوں کے اشخاص اس صوبہ کے لوگوں سے مشورہ کیے بغیر حل کر لیتے ہیں -

اخراجات فوج کی ٹریبونل کی رپورٹ

ہندوستانی گورہ فوج کی اخراجات کیو برداشت کرے

ہندوستانی فوجی بجٹ میں انگلستان سے کیو حصہ نہ دے

لندن ۱۱ر جنوری - ہندوستان کے فوجی اخراجات کیلئے جو ٹریبونل مقرر کیا گیا تھا اور جس میں سر شادی لال اور سر سلیمان بطور رکن شریک ہوئے تھے اُس نے اپنا کام ختم کر دیا ہے اس ٹریبونل نے کئی جلسے کیے اور یہ سب کے سب پرائیویٹ تھے اخبارات کے نمائندوں کو گھسنے کی اجازت نہ تھی اس ٹریبونل نے جن معاملات پر غور کیا وہ یہ ہے فوج کا نظم و نسق اور فوجی اخراجات اور اُن کی تفصیلات -

اس ٹریبونل کے ارکان مسائل زیر بحث پر اپنی رپورٹ پیش کر رہے ہیں - اور وہ اپنی رائے اس امر میں بھی ظاہر کریں گے کہ ہندوستان کے گورہ افواج کے اخراجات کا جو حصہ ہندوستان ادا کر رہا ہے وہ بدستور ادا کئے جائے گا یا بند کر دے گا - ہندوستان کا دعوی ہے کہ فوجی بجٹ میں انگلستان بھی اپنا حصہ شامل کرے اس دعوی پر بھی یہ ٹریبونل رائے ظاہر کرے گا اور اگر یہ دعوی تسلیم کر لیا جائے تو وہ کیا اصول ہونا چاہیئے جس پر یہ حصہ ادا کیا جائے -

امید کی جاتی ہے کہ رپورٹ اگلے ہفتہ میں وزیر اعظم کے سامنے پیش کر دی جائے گی -

صوبہ برار شاہ دکن کے حوالہ کر دیا جائے گا

وہ شرطیں جن پر برار واپس دیا جا سکتا ہے

نئی دہلی - ۱۳ر جنوری - حضور نظام کو برار دیے جانے کا متعلق تفصیلات پر ابھی گفت و شنید ہو رہی ہے لیکن وزیر ہند نے حیدر آبادی ضیافت کے موقعہ پر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ برار سرکار نظام کا ملک ہے اسلئے برار کے مرتبہ کے متعلق ایسی بنیادی تبدیلیوں کو اختیار کیا جائیگا جس سے علیحدہ مسئلہ پر اہل برار میں استصواب رائے عامہ کا ہیجان پیدا نہ ہو برار کے مسئلہ استصواب رائے دہندوں میں اضطراب کی ایک لہر دوڑا دی تھی جبکہ اُن کو یہ توقع ہو گئی کہ رائے شماری کے معاملات پر سرکاری منشا کی متابعت کی جائے گی یہ تجربہ خواہ کسی قدر جائز اور ضروری کیوں نہ ہو مگر ایک دوسرے صوبہ کی علیحدگی کے مسئلہ میں اُس کو استعمال کر کے حضرات مول نہیں لیے جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ اقرار نامہ میں مندرجہ ذیل شرائط بھی شامل ہوں گی -

(۱) برار میں ایک چھوٹے صوبہ مثل سندھ کی طرح عمل درآمد کیا جائے گا - اور فیڈرل مجلس قانون ساز میں اُس کو نمائندگی کا حق حاصل ہوگا -

(۲) لیکن جغرافی طور سے برار حکومت نظام سے ملحق ہوگا - اور گورنر کے ماتحت سرکار نظام کے فرمان کے ذریعہ حکومت کی جائے گی - (۳) گورنمنٹ ہاؤس پر سرکار نظام کا پرچم لہرائے گا اور نظام کے پوسٹل اسٹامپ اور حالی سکہ (روپیہ) کو برار میں وہی مراعات حاصل رہیں گی جو سرکار نظام کی باقیماندہ سلطنت کو حاصل ہیں - (۴) سرکار نظام کے پرنس برار کہلائیں گے اور اُن کو ہز ہائینس کا ذاتی امتیازی عہدہ دیا جائیگا برار کے مشروط الحاق کی موافقت میں رائے عامہ پیدا کی جا رہی ہیں اور اب تک ہم سرکاری حلقوں کی ملاقاتوں اور بیانات میں سرکار نظام کی خواہش کی تائید کی گئی ہے - برار کے ہندو لیڈر یقین کرتے ہیں کہ اُن کی قسمت کا سودا عوام الناس کی مرضی کے بغیر نہیں چکایا جائے گا - نیز وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر برار کا دوبارہ الحاق کیا جائے تو وہ التجا کرتے ہیں کہ اُنکو مرہٹہ بھائیوں کیساتھ مغربی سمت میں ملحق کر دیا جائے

اجلاس جناب مولوی سعید عمر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قواعد ۱و۵ - مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۳۰

بعدالت مال بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

شیام بہاری لال — مدعی

بنام دین دیال — مدعا علیہ

بنام دین دیال ولد مہادیو قوم برہمن ساکن ... وکاشتکار موضع امری پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ر فروری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو - اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بلا حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

دعوی اصل ۳۷ف سنہ ۳۸ سنہ ۳۹ جملہ مع سود لعہ ۱۱ر۳ ۱۰ر ۱۲ر للعہ ۵ر۹ — مہر عدالت دستخط حاکم مال

غفلت نہ کرو!

کثرت مباشرت - نوجوانی کی غلطیاں - کام دھندوں کی الجھن اور سب سے بڑھکر طاقت کا متواتر اخراج - پھر اس پر نقصان کی تلافی میں غفلت

ہمیں لاعلمی میں کھوکھلا کرتی ہوئی

ہر لحظہ پیش از وقت بڑھاپے کیطرف لئے جا رہی ہیں نت نئی بیماری میں مبتلا ہونا ہمارے ضعف کا بیّن ثبوت ہے - جو آخرش اُنہیں یقیناً بن آئی موت مارے گا - لہذا ہر ذی ہوش انسان کو اشارہ سمجھنا چاہیئے اور غفلت کو جھٹک کر مناسب مقوی ادویات کھانی چاہیئے مندرجہ ذیل

طاقت بخش اکسیروں میں سے

کسی ایک ہی کا اس موسم سرما میں استعمال کر لیں

ہندوستان کے مشہور و معروف ویدپنڈت ٹھاکر دت شرما کوی ونود وید بھوشن موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار کیجاتی ہیں

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگواویں

اکسیر ۵۰ — مقوی ادویات کی سرتاج ہے - دنیا میں اس کے برابر مقوی دوا نہیں مل سکتی - چند دنوں کے اندر وہ طاقت دکھاتی ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھی ہو - دلیر و قادر بناتی ہے - قیمت ۳۰ گولی صرف چودہ روپے - آٹھ گولی چار روپے -

اکسیر ۳۴ — جریان کی لاثانی دوائی ہے قیمت اکسیر ۳۴ الف ۳۲ گولی دو روپے - اکسیر ۳۴ب — جو اس کے علاوہ مقوی اعضائے رئیسہ ہے - قیمت - ۳۲ گولی پانچ روپے - نمونہ ایک روپیہ چار آنہ

اکسیر ۳۹ — مادہ کو گاڑھا کرتی ہے اور بڑھاتی ہے - دماغ کو تراوت بخشتی ہے نظر کو روشنی دیتی ہے - نسیان کو دور کرتی ہے - سرعت کا علاج ہے دودھ میں ملا کر کھاتے ہیں - قیمت فی پاؤ دو روپے - نمونہ آٹھ آنے -

اکسیر ۱ — اکسیر ۵۰ کی طرح تمام کمزوریوں کو دور کر کے پھر سے نئی زندگی بخشتی ہے کمزور کو دلیر بناتی ہے - رگ رگ کے اندر جوش جوانی دورہ کرنے لگتا ہے - قیمت ۴۸ گولی چار روپے نمونہ صرف آٹھ آنے (۸ر)

اکسیر ۳۱ — بنسل قسم کا پرمیہہ - پیشاب کی بیماریاں - بواسیر بدہضمی وغیرہ کے لئے نافع ہے - اور ساتھ ہی جسم کے لئے نہایت مفید ہے - قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ (عصہ) نمونہ صرف چار آنے ۴ر

دت مکر دھوج بٹی ۲ — ان گولیوں کو زیادہ تر دافع سرعت بنایا گیا ہے دن بدن سرعت دور ہو کر قوت امساک بڑھتی جاتی ہے ویرج خشک نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے ممسک ہونے کے علاوہ مقوی باہ بھی ہے - کوئی نشئی چیز اسمیں نہیں قیمت ۸ گولی چار روپے

خط و کتابت و تار کے واسطے پتہ :- امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر — مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا سٹرک - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

میں تحریک سول نافرمانی کی رہنمائی نہیں کر سکتا

مہاتما گاندھی کا صاف انکار

پونہ ۱۴ جنوری - مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان پریس کے نام برائے اشاعت ارسال کیا ہے:-

کچھ عرصہ ہوا چند کانگریسی دوست میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے بتلایا کہ میرے جیلخانہ کی چار دیواری سے چھوت چھات کے خلاف جہاد کرنیسے کانگریسی احباب میں اس امر پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ آیا انہیں سول نافرمانی کی تحریک کے پروگرام کی تکمیل کرنی چاہئے یا چھوت چھات کے خلاف سرگرم عمل ہونا چاہئے۔ مجھے اس سوالات سے کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔ ان سوالات کے جواب میں میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ میرے اس طرز عمل میں کوئی عدم مطابقت یا تضاد نہیں ہے۔ اگر اسے گناہ کے مرادف نہ قرار دیا جائے تو کم از کم یہ مجنونانہ فعل ہوگا۔ اگر میں اس تمام استعداد کا حسب ضرورت استعمال نہ کروں جو میرے خدا نے مجھے عطا کی ہے میں نے اپنی اُن تمام قوتوں کو استعمال کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جو میں سول نافرمانی کی تحریک کیلئے استعمال کر سکتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ خدا نے مجھے اتنی شکتی دی ہے کہ میں ہری جنوں کی بھی سیوا کر سکتا ہوں۔ اور میں اُن تمام شکتی کو کام میں لا رہا ہوں۔ ایسا کرنیسے میں اپنے دھرم یا فرض سے متزلزل نہیں ہوا ہوں۔ ہری جنوں کی خدمت کرنا میں نے اپنے دھرم میں شامل کر لیا ہے اس لئے یہاں انتخاب کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں چاہتا ہوں کہ اُن لوگوں کی پوزیشن میں جو جیل کی چار دیواری سے باہر ہیں۔ اور میری پوزیشن میں تفاوت ہے۔ ستیہ گرہیوں کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ تحریک سول نافرمانی جاری رکھیں گے۔ یا چھوت چھات کے خلاف جہاد کریں گے۔

اس سوال کا جواب میں نہیں دے سکتا قانون مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ میں جیل خانہ کے دروازہ داخل ہو کر تحریک سول نافرمانی کی کسی شکل میں بھی رہنمائی کروں۔ اور اگر میں اس کے خلاف بھی کرنا چاہوں تو مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ خود داری کا تقاضہ یہ ہے کہ میں اُن سہولتوں کا جو مجھے چھوت چھات مٹانے کی تحریک کے سلسلہ میں ملی ہوئی ہیں۔ بلا واسطہ یا بالواسطہ پوشیدہ طور سے یا کھلم کھلا غلط استعمال نہ کروں۔ اس لئے ہر آدمی کو میرے منہ کی طرف دیکھے بغیر اپنے آپ فیصلہ کرنا چاہئے

اس رویہ کو اختیار کرکے میں نے تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں اپنی بیوی اور اپنے لڑکے کی بھی رہنمائی کرنیسے انکار کر دیا چھوت چھات مٹانے کیلئے میری اپیل صرف کانگریسی ہندوؤں سے نہیں بلکہ ہر ایک ہندو سے ہے۔ کیونکہ گذشتہ برت کے دوران میں بمبئی میں جو حلف اٹھایا گیا تھا۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک ہندو چھوت چھات کو ہٹانے کیلئے جہاں تک ہو سکے کوشش کرے گا۔ اور اپنے ہمسایہ کو بھی ایسے کرنے کی ترغیب دیگا۔ اس کے پہلے حصہ کا مقصد صرف ایک ذہنی تبدیلی ہے۔ یا بعض اوقات اس مقصد کیلئے عملی کام کرنا پڑے گا۔ دوسرے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ پروپیگنڈہ کیا جائے اس مرحلہ پر ہر شخص کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ آیا وہ چھوت چھات کو مٹانے کیلئے جدوجہد میں شریک ہوگا یا اپنا موجودہ کام جاری رکھے گا۔ بعض اوقات یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں کام بیک وقت کیے جائیں۔

وہ کانگریسی جو ستیہ گرہی ہیں واقعی شش و پنج میں پڑے ہوئے ہیں کہ لیکن یہ محض اس کی وجہ ہے کہ وہ اب بھی میرے منہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں نے اس امر کی تیرھو الفاظ میں وضاحت کر دی ہیں کہ میں اس وقت اُن کی رہنمائی نہیں کر سکتا جب جیل کے اندر سے میں نے چھوت چھات کے خلاف جہاد شروع کیا تھا تو میرے دماغ میں یہ بات نہیں تھی کہ ستیہ گرہیوں کو اس قسم کے جمود کا سامنا کرنا پڑے گا اس وقت میرے دل اور دماغ میں ہندو قوم کی زندگی و بقا کا سوال تھا۔ اگر تمام ہندو قوم سرگرم عمل نہ ہوئی تو صرف ستیہ آگرہی اس صدیوں کے مجلس ظلم کو دور نہیں کر سکیں گے۔ یہ نہایت اغلب ہے کہ ایک ستیہ گرہی کے دل میں اچھوتوں کے لئے خاص درد ہو۔ اور چھوت چھات مٹانے کے کام سے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے کہ ابھی کوئی منظم مزاحمت باقی نہیں رہی ہے یا مزاحمت کی اسپرٹ مفقود ہو گئی ہے یا ستیہ آگرہ (سول مزاحمت) کوئی چیز نہیں ہے۔

یہ امر اظہر من الشمس کہ میں اُن گتھیوں کو سلجھانے میں کسی کی امداد نہیں کر سکتا۔ یہ مسائل اُن لوگوں کی حل کرنے چاہئیں کہ جو جیل کی چار دیواری سے باہر ہیں اگر کچھ لوگوں میں اس کے حل کے متعلق کچھ تشکوک و تذبذب ہے تو انہیں آپس میں مشورہ کرکے یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ کونسا راہ عمل اختیار کریں۔ جن لوگوں کے دل میں شبہات نہیں ہیں انہیں میں سنسکرت کا وہ اشلوک یاد دلانا چاہتا ہوں جسکا مطلب انگریزی محاورہ میں بیان کیا گیا ہے کہ چوبے جی چھبے بننے گئے تھے دوبے بن کر آئے۔

بحکم جناب بابو جگ بنس کشور سنڈن صاحبادر بی اے ایل ایل بی منصف کانپور

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم بیعات قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے

بعدالت منصفی کانپور

مقدمہ متفرقہ نمبر ۱۴ ۵ سنہ ۱۹۳۰ء

گردھر گوپال ولد رگھوبر دیال قوم کالیتھ ساکن قصبہ لہو ضلع کانپور ڈگریدار

بنام عبدالحئی وغیرہ مدعا علیہم

بنام عبدالحئی ولد عبدالحکیم۔ عبدالشکور ولد عبدالحکیم قوم مسلمان ساکنان غلام حسین کا پل۔ شہر لکھنو۔ ۳۔ محمد عبداللہ نابالغ ولد محمد عمر بذریعہ محمد عمر ساکن محمد نگر شہر لکھنو۔ ۴۔ واجد حسین و مشتاق احمد پسران احمد حسین قوم مسلمان ساکنان محلہ تھوی ٹولہ متصل پاٹا نالہ شہر لکھنو

بنام واجد حسین ولد احمد حسین مسلمان ساکن محلہ تھوی ٹولہ متصل پاٹا نالہ شہر لکھنو و مشتاق احمد ولد احمد حسین قوم مسلمان ساکن محلہ تھوی ٹولہ متصل پاٹا نالہ شہر لکھنو فریق ثانی

ہرگاہ مدعی ڈگری دار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے بیعات جائداد مرہونہ مکفولہ ڈگری نمبری ۱۴ ۵ سنہ ۱۹۳۰ء کہ جو تاریخ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ - / Rs. 396

محض پبلک کے فائدہ کیلئے خاص رعایتی قیمت کا اعلان

نامردی سستی کمزوری

کی لاثانی خارجی دوا

حیرت انگیز کسمایدہ تیل مجرب المجرب

سائنس کے اعلیٰ اصول پر اُن تمام غدود کو جن پر صحت اور قوت مردی کا دارو مدار ہے ونیز تمام اعصاب و پٹھوں کو بے انتہا قوت پہونچانے کیلئے تیار کیا گیا ہے کھانے والی دواؤں کا استعمال کیے بغیر بھی سن رسیدہ بڈھوں نامردی کے مایوس العلاج مریضوں اور مجلوقوں کو اپنے معجز نما اثر سے یقینی طور پر از سر نو شباب نصیب کراتا ہے۔ جب کہ ہزاروں مایوس العلاج مریضوں پر تجربہ کرکے ثابت ہو چکا ہے۔ کسمایدہ تیل۔ سنکھیا، افیون، کچلہ، حیوانی چربی وغیرہ تمام مضر صحت اجزا اور تکلیف دہ چیزوں سے قطعی مبرا صرف جڑی بوٹیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ جو تمام جسم پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کوئی مضرت مثل آبلہ سوزش وغیرہ قطعی نہیں ہوتی۔ رنگت کو نکھارتا۔ طبیعت میں امنگ اور جسم میں پھرتی۔ اور رخساروں پر سیب کی سی سرخی پیدا کرتا ہے۔ حرارت عزیزی میں بہت ترقی کرتا ہے اس کے علاوہ نزلہ، رعشہ، درد کمر، ریاحی درد، آماس، موچ، کوبڑ، بادی بواسیر، کثرت پیشاب کو منیت نابود کرتا ہے۔ تندرستی میں استعمال کرنیسے تمام جسمانی قوتوں میں بیحد اضافہ ہو جاتا ہے۔ عورتوں، مردوں، بچوں سب کیلئے یکساں مفید ہے آج ہی کسمایدہ تیل منگا کر استعمال کیجئے اس سے آپ کی مرادیں پوری ہوں گی۔ مجلوق کا پس و پیش برابر کرنے کیلئے کسمایدہ تیل کے ہمراہ سینک کی پوٹلی ضروری ہے جس کی رعایتی قیمت ۶ علاوہ محصول ڈاک کسمایدہ تیل کی رعایتی قیمت فی شیشی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ دونوں ایکساتھ منگانیسے محصول ڈاک معاف۔ ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ملنے کا پتہ

کامدھینو اوشدھالیہ کانپور (U.P)

بحکم جناب بابو امبکا پرشاد صاحب سریواستو منصف بہادر اٹاوہ

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۹۷ سنہ ۱۹۳۲ء

عدالت منصفی اٹاوہ ضلع مین پوری

چوبے نراین راؤ ولد چوبے جوالا پرشاد قوم برہمن ساکن و رئیس انداوہ پرگنہ بھرتنان ضلع اٹاوہ۔ بذریعہ چوبے دنکر راؤ مختار عام مدعی

بنام مسماۃ بیوہ الٰہی بخش قوم شیخ بحیثیت وارث و قابض ترکہ مسی الٰہی بخش متوفی ساکن بازار بھرتنان ضلع اٹاوہ مدعا علیہ

ہرگاہ چوبے نراین راؤ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بہ تعین صمار - / 500 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ جملہ دستاویزات اسی روز پیش کرو۔ جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کو جاری کیا گیا۔

بحکم راجرن سفرم
منصرم عدالت منصفی اٹاوہ ضلع مین پوری

پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ

بلڈنگ اینڈ روڈ برانچ

لکھنو مورخہ ۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء

نمبر ۴۷۲ آر / ۶۸ آر سنہ ۱۹۳۲ء

اس تحریر کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ چونکہ مسرس بیگ صدر لینڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ کانپور کے ایجنٹ کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ نے کانپور میونسپل بورڈ کی رضامندی سے کانپور (میونسپلٹی) الیکٹرک ٹراموے آرڈر سنہ ۱۹۰۷ء کے مطابق جو ۲۲ اگست سنہ ۱۹۰۷ء کے نوٹیفکیشن نمبر ۹-۴۷ / ۹ آر / ۲۷۱ کی تحت میں، ۲۷ اگست سنہ ۱۹۰۷ء کے صوبجات متحدہ کے گزٹ کے حصہ اول کے صفحہ ۵۷۸، ۵۸۲ پر شائع ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل تفصیل کی ٹراموے کو بند کرنے کیلئے اور حکام سے اجازت حاصل کرنے کیلئے انڈین ٹراموے ایکٹ سنہ ۱۸۸۶ء کے (۹ سنہ ۱۸۸۶ء) کی تحت میں درخواست دی ہے:-

ٹراموے سرسیا گھاٹ سے کچہری روڈ، گلس بازار، برڈ ہالسی روڈ، ککلٹر گنج ہو کر سنٹرل ریلوے اسٹیشن تک۔ ۲ میل ۵ فرلانگ کی دوری تک۔

۲۔ اس درخواست کے متعلق جس کسی شخص کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ سکریٹری ٹو گورنمنٹ یونائیٹڈ پراونسز پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ بلڈنگ اینڈ روڈ برانچ لکھنو کو اس نوٹس کی اجرا کی تاریخ سے ۳ ماہ تک بھیج سکتا ہے۔

بحکم

ایچ۔ اے لین

سکریٹری ٹو گورنمنٹ صوبہ متحدہ

بقیہ مضمون صفحہ اوّل

اورجاپان کیساتھ اسی طرح بے انصافی کیجاتی رہی تو اندیشہ ہے کہ جاپان کی رکنیت جمعیت کے مخالفین کی تعداد جو اس وقت اقلیت میں ہے اکثریت حاصل کرے گی۔

میرا ارادہ ہے کہ میں جنیوا جاکر جمعیۃ اقوام کے سامنے صاف صاف کہدوں گا کہ میں اُس سے کہوں گا:۔

کہ اگر تم مشرق بعید میں امن چاہتے ہو تو ہمارے خیال کی تائید کرو اور اگر تم بربادی، تباہی اور جنگ چاہتے ہو تو چین کی حمایت کرو۔

فلپاین کے نمایندگان نام نہاد آزادی تسلیم نکرینگے

منیلا - ۱۷ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ فلپائن کی آزادی کے متعلق مسٹر ہورنے جو مسودہ قانون پیش کیا ہے اگر اُسے کانگریس نے منظور بھی کر لیا تو بھی نمایندگان فلپائن اُسے منظور نہ کریں گے

کیوں کہ اُن کے نقطۂ خیال سے یہ آزادی نام نہاد آزادی ہے۔

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کا نام شاستر مفت طلب فرمائیے

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

مستند استاد ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ

بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

دافع امراض مستورات و مقوی

ڈابر اشوکارشٹ جسٹرڈ

(خرابی حیض و رطوبت کو دور کرنے والی مشہور آیورویدک دوا)

اسکے استعمال سے حیض باقاعدہ ہوتا ہے اور رطوبت یعنی سرخ و سفید مواد کا آنا فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ رحم کی کمزوری اسکے استعمال سے دور ہو کر حمل قرار پاتا ہے اور حاملہ عورت کی مندرجہ ذیل علامتیں مثلاً بخار۔ کمی، بھوک، دھات، اور سوجن وغیرہ اچھے ہوتے ہیں قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ ۱عہ محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ ۱عہ

پشپنا

(مقوی باہ کی گولیاں)

اس کے استعمال سے نامردی، جریان، تھوڑی محنت سے تھکاوٹ جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت اور کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ ۱عہ ڈاک محصول ایک سے تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

نوٹ اس دوا کے دوران استعمال میں کبھی کبھی ہماری بنائی جلابن سے معدہ صاف کرتے رہنا چاہیئے۔

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۳ء۔ بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں بغرض بچت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر اور رام غلام شیو غلام صاحبان۔

بحکم جناب بابو جگ بنس کشور ٹنڈن صاحب بہادر بی، اے، ایل، ایل، بی، منصف کانپور

اطلاع نامہ درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈسمسی نالش

(آرڈر ۹ قاعدہ ۹ (۲))

بعدالت منصفی کانپور

مقدمہ نمبر ۳۳۴ بابتہ سنہ ۱۹۳۱ء

متفرقہ نمبر ۳۴۰ بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء

مسماۃ پاربتی کنور بیوہ رستم سنگھ ٹھاکر ساکن موضع لوہاری پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعی

بنام مسماۃ گورا کنور وغیرہ مدعا علیہ

بنام مسماۃ گوراکنور زوجہ منی سنگھ و مسماۃ لچھمی زوجہ بوالا سنگھ و رتن سنگھ ولد بہاری سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع کوڑا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور و گنگا پرشاد و بابو رام پسران نابالغان للو پرشاد بولایت لچھمی نراین قوم برہمن و مسماۃ اندری زوجہ منگلی لوہار و رام نراین ولد جنگلی لوہار و درگا سنگھ ولد موہن لال ٹھاکر و رام نراین و سوگھر سنگھ پسران پھول سنگھ ٹھاکر ساکنان موضع مکرندپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور و سری ٹھاکر جی مہاراج براجمان مندر واقعہ قصبہ کوڑا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور بسر براہ کاری ببو ولد جبری کلار و بھگوان دین ولد صورت سنگھ و مسماۃ کونسلیا زوجہ بجی سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع کوڑا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ پراگ سنگھ ولد بندی دین و بشناتھ سنگھ و شیوناتھ و شیو نراین سنگھ پسران نابالغان رام نراین بولایت مسماۃ بٹانا کنور مادر خود ساکنان موضع کوڑا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و شیو نندن و سکھ نندن پسران رام چرن اقوام کایستھ ساکنان موضع کوڑا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و دیبیا و بھگوتیا نابالغ بولایت دیبیا پسران حلوا ساکنان موضع کوڑا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور و موہن سنگھ ولد اودار سنگھ ساکن موضع تگائی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور۔ مہاراج سنگھ ولد پراگ سنگھ و چھبا سنگھ ولد جگناتھ سنگھ ساکنان موضع بینھو پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور۔ شیو درشن سنگھ ولد منو سنگھ ٹھاکر ساکن حال موضع سرولی کلاں پرگنہ پیلانی ضلع باندہ۔ و نکا سنگھ ولد لالہ سنگھ ٹھاکر و بھگوا دین ولد بدلو کلار ساکنان کوڑا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ مسماۃ للی کنور زوجہ جلدھر سنگھ ٹھاکر ساکن موضع مکرندپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و گلیا و میکا و بدھوا پسران اندر دھا کیوٹ ساکنان قصبہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ مسماۃ جسو وہار زوجہ اوتم کیوٹ و ہر دانا بالغ بولایت مسماۃ جسو وہا کیوٹ ساکنان قصبہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و بی چرن ولد شنکر پرشاد و رام گوپال ولد موہن لال اقوام برہمن ساکنان قصبہ گھاٹم پور ضلع کانپور و للیان و درگا پسران نراین مالی ساکنان پوروہ منی رام مزرعہ موضع مکرندپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و دلیپ سنگھ ولد شوگھر سنگھ نابالغ بولایت مسماۃ گنگیا مادر نابالغ ساکن کوڑا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و منی سنگھ ولد نراین سنگھ و سوہن لال ولد شنکر پرشاد۔ و مسماۃ سرستی کنور زوجہ مدن پرشاد برہمن ساکن گھاٹم پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و مسماۃ اندرانی بیوہ بشیشر پرشاد و رام سنہی پسر نابالغ بشیشر پرشاد بولایت مسماۃ اندرانی کنور مادر نابالغ ساکنان موضع مکرندپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و مسماۃ بتیا دختر بھوشن قوم برہمن ساکن موضع مکرندپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ و رندھیر سنگھ ٹھاکر ساکن موضع کوڑھوا پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور و مسماۃ راج رانی نابالغہ دختر بابو سنگھ بولایت رندھیر سنگھ ٹھاکر ساکن موضع کوڑھا پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حسب الحکم ڈسمسی نالش نامبردہ حسب ہدایت عدالت ہذا تاریخ ۱۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء پیش کی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۱۱ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء اصالتاً یا ذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کریں کہ نامبردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کیجاے۔ میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۰ر ماہ جنوری جاری کیا گیا

بحکم رامیشر دیال

(منصرم عدالت منصفی کانپور)

مہر عدالت

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کاساری اولیہ

دمہ۔ کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن، اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔

کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج پورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:۔ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد اسکائی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے   زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷	کانپور چہارشنبہ ۲۵ جنوری ۱۹۳۳ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ	نمبر ۴

ہندوستان

(از حضرت ساغر نظامی)

ہند کی اے سرزمیں اے خطۂ پاک وطن   غازۂ روئے مہ و خورشید اے خاک وطن

اے گلستان وفا اے سینۂ چاک وطن   اے محبت خیز آغوش طرب ناک وطن

بزم عشرت تجھ میں ہے کاشانۂ غم تجھ میں ہے

اے نشاط دو جہاں ہر ایک عالم تجھ میں ہے

نغمہ زار روح بھی گہوارۂ الہام بھی   جنت نظارہ تیری صبح بھی ہے شام بھی

مرکز احرار تو ہے مرجع اقوام بھی   میکدہ بھی کعبہ بھی جلوہ گہ اصنام بھی

مسکرائی کلک قدرت تیرا نقشہ کھینچ کر

تجھ کو خالق نے بسایا عطر دنیا کھینچ کر

کرشن تیرا اک پیمبر حیدری گوتم ترا   ذرہ ذرہ ہے حقیقت سے یہاں محرم ترا

تازہ گنگا اور جمنا سے ہے کیف و کم ترا   تو وہ جنت ہے کہ گرویدہ ہے اک عالم ترا

گرمیٔ امریکہ و یورپ ترا آوازہ ہے

قلعہ عظمت کا تو ایک آہنی دروازہ ہے

مضطرب تھی سطوت افغانیاں تیرے لئے   مستعد تھی ہمت دُرانیاں تیرے لئے

جوش میں تھی قوت ایرانیاں تیرے لئے   کس قدر تھیں آرزو سامانیاں تیرے لئے

پرچم اسلام لہرایا تری آغوش میں

یہ فرشتہ بھی چلا آیا تری آغوش میں

تو نے دیکھے ہیں زمانے میں ہزاروں انقلاب   تو کبھی مصروف بیداری کبھی مجبور خواب

جزر و مد ہستی کا تجھ میں ہو چکا ہے بے نقاب   تھرتھراتا ہے تری عظمت سے ابتک آفتاب

اوج و پستی سے تری تاریخ کب بیگانہ ہے

تو مکمل اک کتاب عبرت و افسانہ ہے

تیرا ہر ذرہ ہے جام انگبین حسن و عشق   تجھ میں ہے آباد دنیائے حسین حسن و عشق

تو نے سمجھی ہے ادائے دلنشین حسن و عشق   سوز آباد وفا اے سرزمین حسن و عشق

کچھ فسانے عشق کے کچھ حسن کے افسانے ہیں

ہیر و رانجھا نل دمن تیرے ہی تو دیوانے ہیں

تیرے جنگل بھی ہیں اے ہندوستاں گلشن بدوش   اور گلشن گلفشاں و گل بچکان و گل فروش

کوہ تیرے ارجمند و سربلند و برف پوش   تیرے دریا موج بار و آب دار و پرخروش

مخزن اوصاف اک فطرت کا کاشانہ ہے تو

جس میں ہے ہر رنگ کا وہ میخانہ ہے تو

ارجن و بھیشم تری اقلیم کے سہراب و سام   دیوتا مندر کے تیرے قابل صد احترام

خواجہ اجمیر تیری بزم عرفاں کے امام   شبلی و آزاد تیرے ترجمان احتشام

کاروان رفتہ تیرا کس قدر پرجوش تھا

تو کبھی غرناطہ و اسپین کا ہم دوش تھا

میکدے میں گو نہیں اب غمگساران قدیم   ہے مگر محفوظ ہر گوشہ میں سامان قدیم

منتظر ہے نغمۂ نو کا گلستان قدیم   پھر چھڑے گا تیرا افسانہ بعنوان قدیم

غم کے یہ سامان نشاط جاوداں بنجائیں گے

ذرے پھر کروٹ بدل کر آسماں بنجائیں گے

صبح کی رونق گئی وہ شام کا جلوہ گیا   دامن مغرب تری رنگینیوں پر چھا گیا

سب ہمیں معلوم ہے کیا رہ گیا اور کیا گیا   خیر اب تک بزم میں جو آگیا سو آگیا

اب یہ قدغن ہے کہ کوئی غیر آسکتا نہیں

رنگ اپنا تیری محفل میں جما سکتا نہیں

اب ہمارے ہاتھ ہیں تیری حفاظت کیلئے   اب ہمارا خون ہے تیری حمایت کیلئے

روح اب تیار ہے احساس غیرت کیلئے   اے وطن! اب وقف ہیں ہم تیری خدمت کیلئے

کر چکے ہیں عزم راسخ آج اپنے دل میں ہم

جان محفل بن کے بیٹھینگے تری محفل میں ہم

تو نہ گھبرا ہیں بہت غمخوار تیرے اے وطن   اے وطن ہیں جوش میں سرشار تیرے اے وطن

خون سے سینچیں گے برگ و بار تیرے اے وطن   خود بنینگے مالک و مختار تیرے اے وطن

لوٹ سکتا ہے بہار مستیٔ گلزار کون؟

ہم ابھی باقی ہیں ہو سکتا ہے پھر حقدار کون؟   (روزانہ مدینہ)

دنیا پر مسلمانوں کے احسانات

(۱) خلیفہ منصور پہلے خلیفہ تھے جس نے یونانی اور دوسری زبانوں کی کتابیں ترجمہ کرائیں (۲) سب سے پہلے خلیفہ مامون رشید کے عہد میں رصدگاہیں بنائی گئیں۔

(۳) تاریخ کی ترقی دینے والے مسلمان ہی تھے۔

(۴) فن حساب مسلمانوں کے ذریعہ یورپ میں پھیلا۔

(۵) کیمیائی مرکبات کے موجد مسلمان ہیں۔

(۶) سب سے پہلے مسلمانوں نے طبیبوں کے امتحان کا رواج ڈالا

(۷) مامون کے عہد میں خاص شہر بغداد میں سات سو مدارس تھے

(۸) سب سے پہلے بغداد میں بنو امیہ کا تیسرے بادشاہ ولید بن عبدالملک نے ۸۸ھ میں شفاخانے کی بنیاد ڈالی

(باقی بر صفحہ ۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۱ | کانپور چہار شنبہ ۲۵ر جنوری | نمبر ۴

مسلمانوں کی اجتماعی خوشی اور مسرت کا مبارک دن

دنیا کی تمام اقوام میں سال میں ایک دفعہ یا متعدد بار تہوار منائے جاتے ہیں اور ہر قوم اپنی روایات کے مطابق اجتماعی خوشی اور مسرت کے مظاہرے کرتی رہتی ہے۔ اس کلیہ سے اسلام بھی مستثنیٰ نہیں اس نے بھی مسلمانوں کو اجتماعی مسرت کے لئے سال میں دو دفعہ تہوار منانے کا حکم دیا ہے چنانچہ عید الفطر اور عید الضحیٰ اسلام کے دو زبردست تہوار اور خوشی کے دن ہیں جس میں اکناف عالم کے ارباب توحید جماعتی حیثیت سے اپنی مسرتوں کا مظاہرہ کرتے لیکن اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی تہوار اور دیگر اقوام کے تہواروں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ایسا ہی فرق ہے جیسے بت پرستی اور خدا پرستی میں ہر شخص کو نمایاں نظر آتا ہے۔ چونکہ اسلام کے سوا دیگر ملل کے عقائد و روایات ظاہر پرستی پر مبنی ہیں اس لئے ان کے تہواروں میں بھی بت پرستی کا پورا مظاہرہ ہوتا ہے ہندوستان کے بت پرست، ایران کے شماسی، چین اور جاپان کے آتش پرست اور نام نہاد عیسائی اپنے اپنے تہواروں کو موسم یا اشخاص کی تقریب میں مناتے ہیں ایرانیوں کا نوروز اس لئے منایا جاتا ہے کہ موسم کی دیوی ایک نیا چولہ پہنتی ہے۔ اور آفتاب از سر نو زندہ ہوتا ہے ہندوؤں کے تہوار اپنے بزرگوں کے کارناموں کی یاد تازہ کرنے اور موسم کی تبدیلی کے سلسلہ میں منائے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کا تہوار کرسمس حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں منایا جاتا ہے جو کھلی انسان پرستی ہے نیز عیسائیوں کے اس تہوار میں موسم کی تبدیلی کو بھی بہت بڑا دخل ہے۔ اور بت پرستوں کی دیکھا دیکھی انہوں نے بھی اپنے تہوار کو ایسے زمانہ میں منانا ضروری سمجھا جو آفتاب کی پیدائش کیساتھ مخصوص کیا جاتا ہے لیکن اسلام کا تہوار اور دیگر اقوام کے تہواروں سے بالکل علیحدہ ہے۔ اس میں نہ آفتاب پرستی کو دخل ہے۔ اور نہ موسم کی تبدیلی کو وہ نہ کسی انسان کی یادگار میں اپنا تہوار مناتا ہے۔ اور نہ اس کو کسی مکان و زمان سے مخصوص کرتا ہے۔ اُس کا تہوار اللہ کے لئے ہے اللہ کی عظمت و کبریائی کیلئے ہے توحید کے اعلان اور صداقت کی نشر و اشاعت کیلئے اگر اسلام میں اشخاص پرستی ہوتی تو وہ سب سے پہلے روحانی دنیا کے پیشوائے اعظم کی پیدائش کے دن کو خوشی اور مسرت کا دن ٹھہراتا۔ واقعہ ہجرت کی یاد کو تازہ رکھنے کیلئے اجتماعی خوشی کا دن اُس کو قرار دیتا۔ فتح مکہ کو تہوار کا دن بناتا مگر ہم جانتے ہیں کہ اسلام میں ان اہم واقعات کے لئے کوئی تہوار مقرر نہیں کیا گیا کیوں صرف اس لئے کہ اسلام کی توحید عالمگیر مظاہروں کو اشخاص کی طرف منسوب کرنا نہیں چاہتی بلکہ وہ ان کو صرف خدا کیلئے مخصوص کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ توحید خالص شائبہ شرک سے پاک و صاف ہے اور ایک اللہ ہی کا نام ہر جگہ اور ہر موقع پر بلند ہوتا ہے۔

اسلام کا تہوار کسی موسم کے ساتھ بھی مخصوص نہیں ہے کیونکہ اُس کے تہوار قمری مہینوں کے حساب پر مقرر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عید الفطر اور عید الضحیٰ کبھی گرمیوں میں آتی ہے۔ کبھی جاڑوں میں اور کبھی برسات میں۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ اسلام کی نظر میں ہر موسم ایک ہی حیثیت رکھتا ہے اور ان میں کوئی اقتداری کیفیت نہیں ہے۔ الغرض اسلام کے تہوار کیا ہے۔ اللہ کی توحید کا اعلان کرنے کیلئے مخصوص دن ہیں۔ جن میں بلند آواز سے ہر مسلمان کی زبان سے یہ توحیدی کلمے جاری ہو جاتے ہیں۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔

اللہ ہی تمام بزرگیوں کا مالک ہے۔ وہی سب سے بڑا اور برتر ہے۔ وہی اکیلا معبود ہے۔ جس کے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔ وہی اللہ بڑا اور بزرگ ہے۔ وہی اللہ بڑا اور بزرگ ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی ستایش ہے اللہ اکبر! اسلام کا تخیل کس قدر بلند۔ کس قدر بلند۔ کس قدر پاکیزہ اور زمان و مکان کی قید سے کس قدر بالا ہے، گویا اسلامی تہوار عالمگیر تبلیغ و اشاعت کا ذریعہ ہیں۔ جن میں ایک موحد خوشی و مسرت کیساتھ فرائض تبلیغ بجا لانے پر مامور ہے۔ کس کی تبلیغ؟ اللہ کی عظمت و کبریائی کی۔ اور اُس کی توحید اور بزرگی کی تبلیغ۔

اسلامی تہوار کے یہ ہیں اغراض جن کے ادراک کیلئے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان اپنے تہواروں کی غرض و غایت کو خود بھی نہیں سمجھتے اس لئے بجائے تبلیغ کے اور زیادہ ارتکاب کرنے لگتے ہیں۔ آج کل کے مسلمان عیدین کو محض رسم کے طور پر ادا کرتے ہیں اور اسراف و تبذیر۔ کھانا پینا۔ عیش و عشرت کھیل کود، تھیٹر بازی۔ اور سینما نوازی ان دنوں میں بس مسلمانوں کے لئے جائز ہو جاتے ہیں۔ وہ نماز کیلئے عیدین میں نکلتے ہیں مگر اُن کے سینے اسلامی جذبات سے خالی اور اُن کے دماغ لہو و لعب کے تصور سے لبریز ہوتے ہیں وہ عیدگاہ جا کر رسمی طور پر بھی نماز نہیں پڑھتے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو ساتھ لے جا کر نماز کے مقصد کو اُن کے رونے دھونے پر قربان کر دیتے ہیں خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور دوسروں کیلئے بھی باعث اضطراب بن جاتے ہیں۔ جب حالت ایسی ہو تو اسلامی تہوار کا مقصد کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔

کیا ہم امید کریں کہ مسلمان مندرجہ بالا مضمون کو غور سے پڑھ کر اس اجتماعی اور خوشی کے دن سے حقیقی فائدہ اور مسرت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے؟

آئینہ کانپور

اکسائز بورڈ کی چیرمینی کا انتخاب

گذشتہ ہفتہ اکسائز بورڈ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں جملہ الممبران موجود تھے۔

جلسہ نے بالاتفاق خان صاحب شیخ محمد ابراہیم کو چیرمین منتخب کیا۔

شیخ صاحب موصوف گذشتہ سات سال سے اکسائز بورڈ کی چیرمینی کے فرائض نہایت خوش اسلوبی اور بے لوثی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کی ہر دل عزیزی کا اس سے بین ثبوت ملتا ہے کہ سہ بارہ بھی آپ بالاتفاق چیرمین منتخب ہو گئے۔

ہم اس شاندار کامیابی پر آپ کو مبارکباد دیتے

میونسپل بورڈ

۲۴ر جنوری ۸ ½ بجے صبح ٹاؤن ہال میں بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین کی صدارت میں بورڈ کا ایک خاص جلسہ وائس چیرمین اور سب کمیٹیوں کی چیرمینوں کے انتخاب کی غرض سے منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر رائن اور پنڈت رگھبر دیال بھٹ کے علاوہ بقیہ کل ممبران نے شرکت کی۔

مسٹر بیکو ڈبرلسیل چیٹرجی اور بابو رام نراین خزانچی نے ووٹ کرنے میں کسی طرف کوئی حصہ نہیں لیا اور تقریباً تمام مسائل ۲۰ اور ۱۱ ووٹوں سے طے ہوئے البتہ ایسٹ انڈین ریلوے کمیٹی کی ممبری کیلئے جب مسٹر محمد بشیر کے مقابلہ میں بابو جنگ بہادر کا نام پیش ہوا تو بابو جنگ بہادر کو بجائے ۱۱ کے ۵ ووٹ ملے۔

ہمارا خیال تھا کہ بابو نراین پرشاد نگم ایڈوکیٹ کہ جن کی بورڈ میں غیر حاضری کافی تکلیف دہ ہے۔ اُنکو کو اپریٹ ممبر بنا کر ایجوکیشن کمیٹی کا چیرمین بنا دیا جائے گا۔ مگر افسوس کہ اس پر عملدرآمد نہ کیا جا سکا اظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ممبران کو جوع البقر کا مرض لاحق ہو گیا تھا اور تقریباً ہر ایک ممبر کی خواہش تھی کہ سب کچھ مجھی کو ملجاوے مخالف پارٹی کے کسی آدمی کو بھی سب کمیٹی کی کوئی چیرمینی نہیں دی گئی اور ممبروں میں بھی شاذ و نادر ہی مخالف پارٹی کے نام آئے ہیں۔ حالانکہ کم سے کم مخالف پارٹی کے لیڈر کو ایک کمیٹی کا چیرمین ضرور منتخب کرنا چاہیئے تھا۔ اکثریت کی اس تنگ نظری کو ہم بہت زیادہ غیر محمود سمجھتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ عام طور پر لوگ اس تنگ نظری کو پسند نہ کریں گے۔

اگر بورڈ باہر کے کسی آدمی کو ایجوکیشن کمیٹی کا چیرمین منتخب نہیں کرنا چاہتا تھا تو ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کسی مسلمان کو ملنا چاہیئے تھی مگر ہم کو تعجب ہوتا ہے کہ امسال نہ معلوم کیوں کسی مسلمان نے اسکول کمیٹی کی چیرمینی بھی لینا پسند نہیں کی کیا مسلمان ممبروں کے نزدیک تعلیمی مسائل میں اُن کو دخل دینے کی قطعی ضرورت نہیں ہے یا وہ اپنے کو اس کا اہل نہیں سمجھتے ہیں؟

ہمارے خیال میں اس فرو گذاشت کا تدارک صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایجوکیشن کمیٹی کا سکریٹری کسی مسلمان کو بنا دیا جاوے اور چونکہ انتخابات ہو چکے ہیں اور مسلم ممبران موجودہ چیرمینیاں حاصل کر چکے ہیں اسلئے ہمارے خیال میں اُن کو مزید کسی چیز کے حاصل کرنے کا چونکہ حق نہیں ہے اس لئے اُن کو چاہیئے کہ وہ کسی سب کمیٹی کی چیرمینی سے استعفیٰ داخل کر کے ایجوکیشن کمیٹی کی سکریٹری حاصل کر لیں۔

ہم کو امید ہے کہ مسلم ممبران اس پر غور فرمائیں گے بہرحال ٹھیک ۸ ½ بجے جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی اور بابو برجندر سروپ نے نہایت خندہ پیشانی کیساتھ چیرمینی کے فرائض ادا کئے جس سے پتہ چلتا تھا کہ پبلک کا صحیح نمائندہ چیرمینی کے فرائض ادا کر رہا ہے چیرمین صاحب نے نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں بورڈ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کی کارروائی نہایت اہم ہے اور اسی پر سال بھر بورڈ کی کارروائی کا دارومدار ہے۔

سب سے پہلے وائس چیرمینوں کے انتخاب کا مسئلہ پیش ہوا خان بہادر سید بشیر الدین احمد سینیر وائس چیرمین اور شریمتی سوشیلا دیوی (مسز بی۔ بی۔ سرلوپتوا) جونیر وائس چیرمین منتخب ہوئیں۔ سب کمیٹیوں کی چیرمینی کے لئے مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے ہیں:—

۱۔ فائنس کمیٹی:— چودھری بہیشری پرشاد
۲۔ پبلک ورکس کمیٹی:— سید محمد اسمٰعیل۔
۳۔ روڈ اینڈ ڈیولپمنٹ کمیٹی:— سردار اندر سنگھ
۴۔ گنگا جل سدہار کمیٹی:— لالہ لٹو ناتھ بھارتیہ
۵۔ پبلک ہیلتھ کمیٹی:— خانصاحب شیخ محمد ابراہیم
۶۔ واٹر ورکس کمیٹی:— مسٹر جے۔ جی۔ رائن
۷۔ ایجوکیشن کمیٹی:— بابو کاشی ناتھ بھلا ایڈوکیٹ
۸۔ اسکول کمیٹی:— پنڈت شیو نراین مصرا وید
۹۔ سول لین ٹیکس کمیٹی:— ڈاکٹر پریم نراین۔
۱۰۔ سٹی ٹیکس کمیٹی:— شیخ وحید احمد۔
۱۱۔ بلڈنگ اپلیکیشن کمیٹی:— میاں محمد سعید
۱۲۔ ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی:— لالہ منی لال لوٹیا۔

بورڈ نے اپنے نمائندہ مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشنوں کے لئے منتخب کئے ہیں:—

۱۔ کنگ میموریل ہال کمیٹی:— شیخ وحید احمد شریمتی سرلا دیوی۔
۲۔ ڈفرن اسپتال کمیٹی:— سید امجد علی وکیل۔ مسز بھٹناگر۔ شریمتی سرلا دیوی۔
۳۔ گورنمنٹ ہائی اسکول کمیٹی۔ سید احمد حسین۔ چودھری بہیشری پرشاد نگم۔
۴۔ سرسیا گھاٹ کمیٹی:— لالہ لٹو ناتھ بھارتیہ پنڈت شیو نراین مصرا۔
۵۔ نیشنل ایجوکیشن کمیٹی:— مسز بھٹناگر۔ شریمتی سرلا دیوی
۶۔ گیا پرشاد لائبریری کمیٹی:— لالہ منی لال لوٹیا پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔
۷۔ ریڈ کراس سوسائٹی:— پرنسپل چیٹرجی۔ سید احمد حسین، مسز بھٹناگر۔
۸۔ جائنٹ کمیٹی:— سید احمد حسین۔ منظور علی۔ سردار اندر سنگھ، چودھری بہیشری پرشاد نگم۔ لالہ منی لال لوٹیا۔ ڈاکٹر پریم نراین۔
ایسٹ انڈین ریلوے۔ مسٹر محمد بشیر بار ایٹ لا۔
۱۰۔ ڈسٹرکٹ موٹر کمیٹی شیخ وحید احمد۔
پرنس آف ویلز ایڈوائزری کمیٹی:— سید امجد علی

آئندہ دستور کا مکمل خاکہ

مرکزی ذمہ داری مالیات اور افواج پر کنٹرول

بمبئی کے لبرلوں کا اہم اعلان

بمبئی - ۱۹ر جنوری - متعدد ممتاز لبرلوں اور قوم پروروں کی ایک میٹنگ سیر اور شگل کو منعقد ہوئی جس میں مسٹر ایم آر جیکر نے گول میز کانفرنس کے نتائج پیش کیے جلسہ کے بعد ایک اعلان شایع کیا گیا جس پر حسب ذیل اصحاب کے دستخط ہیں:-

سر چمن لال سیتلواد - سر گوبند راؤ پردھان، سر فیروز سیٹھنا، سیٹھ لال جی نراین جی - مسٹر ایچ - پی مودی، مسٹر آر - آر بھا کلے - مسٹر جی - ایس موتی لال - مسٹر اے ڈی شراف، سر ایم وشواریا - سر چنی لال مہتہ - مسٹر مئیہ لنیم - مسٹر کے نریمن - مسٹر جے، کے مہتہ - مسٹر آر پی سانی - مسٹر ایم - ڈی - ڈی گلڈر - مسٹر ڈی - جی ڈالوی - مسٹر جی - ایس - گوکھلے -

بیان کا مکمل سودہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

سر سیموئل ہور کے مصدقہ اعلان نیز ان اطلاعات سے جو تیسری گول میز کانفرنس کے نمایندوں کے ذریعہ موصول ہوئی ہیں - اس آئندہ آئین کا خاکہ معلوم ہو جاتا ہے جو جلدی برائے منظوری پارلیمنٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا - اگر ہندوستان کے لئے آئین بنانے کی غرض وغایت اس کے باشندوں کے جائز مطالبات کو پورا کرنا اور اُس بے اطمینانی کو دور کرنا ہے جو ملک کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی ہے تو ایسا آئین کسی کام کا نہ ہوگا - جس میں اصلاحات کے سوال کو چھوڑ دیا جائے - اور درجہ نو آبادیات کی جانب کوئی قدم نہ بڑھایا جائے - آئین اگر آئین کہلانے کا مستحق ہے تو اُس سے کم از کم رائے عامہ کی وہ بھی اکثریت مطمئن ہو جانی چاہیے جو تبدیلی کے متعلق چند شرائط کے بارہ میں واضح اور پر زور رائے رکھتی ہے یہ شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) صوبہ جات میں مکمل اور غیر مشروط ذمہ دار حکومت قایم کی جائے -

(۲) مرکز میں ذمہ داری دے دی جائے جس میں مندرجہ ذیل امور شامل ہونے چاہئیں:-

۱- مالیات پر کنٹرول ب - اقتصادی پالیسی کے متعلق کونسی اور شرح تبادلہ نیز تجارتی اور صنعتی کو ترتیب دینا بھی شامل ہوگا - قوانین بنانے کا اختیار ہندوستانیوں کو دیا جائے -

(۳) مرکز میں ذمہ داری بھی صوبجاتی آزادی کے ساتھ ہی نافذ کی جائے -

(۴) تحفظات صرف مقررہ عرصہ کیلئے ہونے چاہئیں جو ہندوستان کے مفاد میں ہوں -

گول میز کانفرنس کے نتائج کے پیش نظر جس اسکیم کا خاکہ ہمارے ذہن میں ہے - اُس میں اگر کافی تبدیلی نہ کی گئی تو اُس میں ان ضروری عناصر کی موجودگی کا کوئی امکان نہیں ہے اور ہندوستان کی ذمہ دار رائے عامہ کا کوئی طبقہ بھی اُس کو منظور یا اس کی حمایت نہ کرے گا -

علاوہ بریں نئے آئین کے چند اہم پہلو - مثلاً فیڈرل مجلس آئین ساز کے ممبران کی تعداد ونیز فیڈرل مالیات کے مسائل کے متعلق کوئی واضح فیصلہ نہیں کیا گیا ہے اگرچہ کمیٹی کے اجلاس سے قبل ہی والیان ریاست کی کافی تعداد فیڈریشن میں شمولیت کیلئے آمادہ نہیں ہوئی اور ریزرو بنک کا قیام اس سال کے اختتام سے قبل ممکن نہ ہو سکا - تو ان وجوہ کی بنا پر مرکزی ذمہ داری کا مسئلہ معرض التوا میں پڑ جائے گا -

وزیر ہند نے اپنی تقریر میں فوجی اخراجات اور افواج کو ہندوستانی بنانے کے مسائل کے متعلق جو رویہ اختیار کی ہے - اُس سے ہندوستانی رائے عامہ مطمئن نہیں ہے -

ممبر صیغۂ افواج مجلس آئین ساز کے ان ممبران میں سے منتخب ہونا چاہیے جو مقررہ عرصہ میں برطانوی ہند یا ریاستوں کی نمایندگی کریں گے - واضح پالیسی کے ماتحت فوج ترتیب ہونی چاہیے اور ہندوستان میں برطانوی سپاہ کی تعداد کم کرنے کیلئے ایک واضح پروگرام مرتب کرنا چاہیے -

دستخط کنندگان کی رائے میں فوج کا مکمل انتظام ہندوستانیوں ہی کے ہاتھوں میں دینے کیلئے ۱۵ سال سے زاید عرصہ صرف ہونا چاہیے -

اسمبلی میں پیش ہونیوالے سودات قانون

ساردا ایکٹ کی تنسیخ کا بل!

جمعیۃ مقننہ کے آیندہ اجلاس میں پیش ہونے والے حسب ذیل سودات قانون آگئے ہیں:-

سودہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری - محرک مسٹر جوشی -

سودہ قانون تعزیرات ہند - مسٹر سی - ایس رنگا آئر

سودۂ قانون ترمیم ضابطہ دیوانی - مسٹر جوشی

سودہ قانون برائے حقوق گذارہ ہندو بیوگان مسٹر ہربلاس ساردا -

اجمیر میواڑ سگرٹ نوشی سودہ قانون - مسٹر ہربلاس

ترمیم قانون وراثت ہنود - مسٹر ہربلاس ساردا

ہندو بیوگان کے گذارہ کا سودۂ قانون - پنڈت رام کرشن جھا -

سودۂ قانون ضابطہ دیوانی - پنڈت رام کرشن جھا

انڈین انکم ٹیکس سودۂ قانون " " "

کمسنی کی شادی کے سودۂ کی ترمیم - مسٹر مسعود احمد

" " " تنسیخ - مسٹر غزنوی

انسداد پھانسی کا سودہ قانون - مسٹر گیا پرشاد

انڈین ایپیلیٹ سائڈ ایکٹ - مسٹر جگناتھ اگروال

ضابطہ دیوانی میں ترمیم کا سودۂ - مسٹر ایم سی - راجہ

صدر کانگریس کو ۵ ماہ قید سخت -

پٹنہ ۱۸ر جنوری بابو راجیندر پرشاد قائم مقام صدر کانگریس کو ۵ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی - مجسٹریٹ نے انہیں اے کلاس دینے کی سفارش کی ہے -

میرٹھ کے مقدمہ سازش کا فیصلہ

سولہ لاکھ روپیہ کے مصارف

میرٹھ - ۱۶ر جنوری - مسٹر آر ایل یورک سیشن جج نے آج مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ سنا دیا - کشوری لال گھوش - بی، این کر جی - اور ایس، این بنرجی ملزمین کو بری کر دیا - اور بقیہ ۲۷ ملزمین کو مندرجہ ذیل سزائیں دیں:-

حبس دوام بہ عبور دریائے شور:- مظفر احمد

۱۲ - سال حبس بعبور دریائے شور:- ڈینگے فلپ پریٹ - گھیرا، جگل کمار، اور بمب کمار -

۱۰ - سال حبس بعبور دریائے شور:- بریڈلے ہیرا کمار - اور عثمانی -

۷ سال حبس بہ عبور دریا شور:- سوہن سنگھ جوشی - عبد المجید اور گوسوامی -

۵ سال حبس بہ عبور دریائے شور:- اجودھیا ادھیکاری، جی این جوشی، ڈلیائی -

۴ سال قید بامشقت:- چکرورتی، باسکت بھجنت، مترا جیالو آلا اور سیگل -

۳ - سال قید بامشقت:- شمس الہدی - ایلوے کیلے - گوری شنکر - اور کجاوم -

مقدمہ کے سلسلہ میں یہ امور قابل ذکر ہیں - کہ مقدمہ وسط موسم گرما سنہ ۱۹۲۸ء میں شروع ہوا - اور ملزمین کو آغاز سنہ ۱۹۲۹ء میں سشن سپرد کیا گیا - ملزمین کی مجموعی تعداد ۳۱ تھی - لیکن مقدمہ کے سماعت کے دوران میں ایک ملزم تضیگدی انتقال کر گیا - مقدمہ کے سلسلہ میں حکومت نے سولہ لاکھ روپے صرف کیے -

فاضل جج نے اپنے فیصلہ کے دوران میں اس چیز پر زور دیا کہ یہ بات صاف ہے کہ شہنشاہ معظم کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی سازش کی گئی - اس سلسلہ میں کیمونسٹ انٹرنیشنل نے ان کی خاص طور سے اعانت کی -

تمام ملزمین کو سی، کلاس میں رکھا گیا ہے وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ملزمین کا تعلق لیبر سے ہے - اس لئے انہیں سی کلاس میں رکھا جاتا ہے - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ای ایچ ریڈے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یقین دلایا ہے کہ انہیں سی کلاس سے اعلی کلاس میں تبدیل کرنے کی سفارش کی جائے گی - ملزمین کو اس حوالات سے تبدیل کر دیا گیا ہے جس میں وہ ابتک محبوس تھے -

مزید یہ معلوم ہوا ہے کہ انہیں ان اضلاع کی جیلوں میں تبدیل کر دیا جائے گا جن کے وہ باشندہ ہیں - لیکن اس طرز عمل سے الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کی راہ میں اُنکی مشکلات پیدا ہو جائیں گی - گارڈن ہاؤس میں جہاں عدالت سشن واقع ہے سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ڈماؤتھ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خان بہادر محفوظ خاں نے خاص انتظامات کیے تھے - اسکے گردو نواح کثیر تعداد میں پولیس متعین کیگئی تھی گارڈن ہاؤس جانیوالی تمام سڑکوں پر بھی پولیس کا پہرہ تھا - حلقہ عدالت میں داخل ہونیوالے ہر شخص کی تلاشی لیگئی خواہ وہ وہاں کا ملازم ہی کیوں نہو - ملزمین لاری میں بیٹھے تمام راستہ انقلاب زندہ باد اور امپیریلزم برباد کے نعرے لگاتے گئے - ملزمین تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۱ کی تحت شہنشاہ معظم کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں سزائیں دی گئیں -

الور میں دربار کی تیاریاں

کشن گڑھ کو افواج کی روانگی

برطانوی افواج کی واپسی

الور ۲۰ر جنوری - رام گڑھ میں حالت اب پر سکون ہو گئی ہے - اور حکام نے اپنی تمام تر توجہ کشن گڑھ اور تجارہ کی جانب مبذول کر دی ہے - فوجی سپاہیوں سے بھری ہوئی لاریاں کل الور سے کشن گڑھ کی جانب روانہ ہوئیں جس سے ان کی روانگی کے متعلق الور میں کچھ غلط افواہیں پھیل گئی ہیں، اور رام گڑھ قطعی سنسان ہو رہا ہے وہاں چند سپاہیوں کے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا جو حکومت پر عوام کا اعتماد قایم کرنے اور اُن کو واپس بلانے کی کوشش میں مصروف ہیں -

کرنل اوگلیوی ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ جو کل صبح دہلی سے یہاں تشریف لائے تھے شام کو پھر دہلی کو روانہ ہو گئے - کرنل اوگلیوی نے مہاراجہ صاحب اور دربار کے دوسرے اراکین سے گفت وشنید کی معلوم ہوا ہے کہ ان کی آمد اس دربار کے سلسلہ میں تھی جو کہ عنقریب منعقد کیا جائے گا - اور جس میں ریاست کی مالی حالت اور زراعتی حالت کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کے متعلق اعلانات کیے جائیں گے -

ریاست کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ دربار اس وجہ سے ملتوی کر دیا گیا کہ زرعی تحقیقاتی کمیشن کو غیر معمولی حالات میں کام کرنا پڑا - ریونیو کمیشن کی رپورٹ پر غور کیا جا رہا ہے - دربار کے دن اور تاریخ کا تعین ابھی ابھی نہیں کیا گیا ہے -

الور ۱۹ر جنوری رام گڑھ سے کل برطانی سپاہ کشن گڑھ کو روانہ ہو گئی ہے - بریگیڈئیر لائل ابھی رام گڑھ میں ہے اور غالباً کل روانہ ہوں گے -

قرطاس ابیض مارچ سے قبل ہی شایع کر دیا جائے گا؟

کونسلوں کی میعادیں توسیع - آیندہ موسم سرما میں جدید انتخابات -

نئی دہلی - ۱۲ر جنوری - ہز اکسیلینسی والیسرائے ۲۵ر جنوری کو سر تیج بہادر سپرو سے ملاقات کریں گے - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت کے موجودہ پروگرام کے مطابق قرطاس ابیض مارچ سے قبل ہی شایع ہو جائے گا - پارلیمنٹ کی مشترکہ جوائنٹ کمیٹی میں مرکزی مرکزی مجلس مقننہ کے تین یا چار ارکان شامل کیے جائیں گے - ہندوستانی نمایندے اس کمیٹی میں کام کرنے کیلئے - ماہ اپریل کے اختتام تک لندن روانہ ہو جائینگے کمیٹی اپنا کام جولائی تک ختم کر دے گی - تاکہ ریفارم بل آیندہ موسم سرما کے آغاز ہی میں پارلیمنٹ کے اندر پیش ہو جائے اور نومبر کے مہینہ تک منظور ہو جائے جن صوبجاتی کونسلوں کی میعاد نومبر میں ختم ہو گی - اُن کی میعاد میں ایک سال کے لئے توسیع کر دی جائے گی - بنگال اور آسام کی کونسلوں کی میعادیں صرف چند ماہ کی توسیع کر دی جائے گی -

اپریل سنہ ۳۴ء تک تمام صوبجاتی کونسلیں اپنے اپنے بجٹ پاس کر دیں گی اور اس سال موسم سرما میں جدید انتخابات شروع ہونگے -

حب الوطنی کیا ہے؟

محب وطن کون ہو سکتا ہے؟

سوامی وویکانند کے زرّیں خیالات

لوگ حب الوطنی کا تذکرہ کیا کرتے ہیں، میں بھی حب الوطنی پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور حب الوطنی پر ایمان رکھتا ہوں۔ لیکن مقاصد کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں پہلے دل کو حساس بناؤ۔ قوت احساس یا سبب کیا ہے۔ اسکی حکومت نعید قدم تک ہے۔ جہاں بیونچکر اس کا پاؤں رک جاتا ہے مگر دل میں آرزو پیدا ہوتی ہے محبت انتہائی غیر ممکن دروازوں کو بھی کھول دیتی ہے۔ محبت کائنات کے تمام رازوں کا دروازہ اس لئے محسوس کرو کہ ہم محب وطن اور مصلح بنیں گے۔ کیا تم محسوس کرتے ہو؟ کیا تمہیں احساس ہے کہ دیوتاؤں اور عقلمند فلاسفروں کے لاکھوں کروڑوں وحشیوں اور ظالموں کے قریبی ہمسایہ بن گئے ہیں۔؟ کیا تمہیں احساس ہے کہ آج لاکھوں بھوکے ہیں اور لاکھوں عرصہ دراز سے بھوکے ہیں۔؟ کیا تم محسوس کرتے ہو کہ جہالت تاریک بادلوں کی طرح ملک پر چھا گئی ہے۔ کیا یہ احساس تم سے آرام و راحت چھین لیتا ہے، کیا یہ احساس تمہاری نیندیں غائب کر دیتا ہے؟ کیا اس احساس سے تمہارا خون بھی متاثر ہے؟ کیا یہ احساس تمہارے رگ وپے میں سرایت کر گیا ہے؟ کیا یہ احساس تمہارے قلب کی حرکت کے مشابہ ہو گیا ہے؟ کیا اس احساس سے تم کو کامل طور پر دیوانہ بنا دیا ہے؟ کیا تمہیں تباہی بربادی کے مصائب کے علاوہ اور کوئی خیال نہیں؟ کیا تم اپنے نام اپنی شہرت اپنی بیویوں، اپنی بچوں، اور اپنی جائداد حتیٰ کہ اپنے جسموں کے متعلق سب کچھ بھول چکے ہیں؟ کیا تم ان تمام منزلوں کو طے کر چکے ہو۔ یہ ہے محب وطن ہونے کا پہلا قدم اور سب سے پہلا قدم آپ جانتے ہیں کہ میں مذاہب کی کانفرنس میں امریکہ نہیں گیا مگر روح احساس میرے اور میری روح کے اندر موجود تھی۔ میں نے بارہ سال تک تمام ہندوستان کی سیر کی۔ مگر مجھے اپنے وطنی بھائیوں کی خدمت کا راستہ نہ ملا۔ اور یہی جواب ہے اس سوال کا کہ میں امریکہ کیوں گیا۔ آپ میں سے جو حضرات مجھ سے اُس وقت تک واقف تھے وہ اس چیز سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ مذاہب کی اس کانفرنس کی پرواکس نے کی؟ جہاں میرا گوشت اور خون ہر روز ڈوب رہا تھا۔ اور ان کی پرواکس نے کی؟ یہ میرا پہلا قدم تھا تم محسوس کر سکتے ہیں مگر دور از کار گفتگو میں اپنی توتوں کو صرف کرنے کے بجائے کیا تم نے کبھی نجات کا کوئی راستہ معلوم کیا ہے؟ کیا کبھی تم نے عوام کی مصائب کم کرنے کی اور اُن کو مرگ آسا حیات سے نکالنے کے لئے کچھ شیریں الفاظ استعمال کئے ہیں۔! یہ سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوتا اسی پر بس نہیں ہے کیا تمہارے اندر کوہ وقار رکاوٹوں کو دور کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔! اگر تمام دنیا تلوار ہاتھ میں لے کر تمہارے مقابل آجائے تو کیا اس وقت بھی تم وہی کرنے کی جرأت کرو گے جسے تم صحیح سمجھتے ہو؟ اگر تمہاری بیویاں اور تمہارے بچے تمہارے خلاف ہوتے ہوں اگر تمہارا سرمایہ تمہارے ہاتھوں جاتا ہو اگر تمہارا نام مرتا ہو اگر تمہاری دولت ختم ہوتی ہو کیا اس وقت بھی تم اسی پر اڑے رہو گے؟ کیا اسوقت بھی تم اپنے اصول کے پابند رہو گے اور تمہارے قدم تمہارے مقصد کیطرف اٹھیں گے بھارتی ہری بادشاہ کے قول کے مطابق کہ "خواہ عقلائے زمانہ اُن کو الزام دیں یا اُن کی مدح کریں قسمت کی دیوی اُنکے قبضہ میں آجائے یا سینکڑوں سال کے بعد وہ شخص بلا شک مضبوط انسان ہے جو سچائی کے راستہ سے ایک انچ بھی نہیں ہٹتا۔ کیا تمہارے اندر بھی اتنی ہی مضبوطی پیدا ہو گئی ہے اگر تمہارے اندر یہ تینوں چیزیں پیدا ہو گئی ہیں تو تم میں کا ہر شخص وہ کارنامے انجام دیگا جنہیں معجزے کہتے ہیں۔ تمہیں اخبارات میں مضامین لکھنے کی ضرورت نہیں تمہیں باہر جاکر تقریربازی کرنیکی ضرورت نہیں۔ تمہارا چہرہ خود چمکیگا اگر تم ایک غار کے رہنے والے ہو تو تمہارے خیالات چٹانوں کی بلند دیواروں کو بھی پار کر جائینگے اور سینکڑوں برس تک تمام دنیا پر چھائے رہینگے حتیٰ کہ وہ کسی کے دماغ کو متاثر کر لیں گے۔ خیال، خلوص، اخلاص مقصد کی طاقت ایسی ہوتی ہے

یورپ اور امریکہ کے مشہور مصنفین کی آمدنی کے اعداد و شمار

وہ کون مصنفین ہیں جو سب سے زیادہ روپیہ کماتے ہیں۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے کہ ایجر ویلیس نے اپنی شہرت کے زمانہ سے اپنی موت کے وقت تک دس لاکھ پونڈ پیدا کئے اور یہ انکشاف اُس کی موت کے بعد ہوا۔ کہ دنیا کا سب سے زیادہ مالدار مصنف برطانوی ہے۔

وہ شخص جس کی عمر صرف ۳۲ سال کی ہے اور جو گذشتہ ۴ سال سے پچاس ہزار پاؤنڈ سالانہ آمدنی کا مالک ہے، نوئل کوورڈ ہے اور اُسے یہ بھی یقین ہے کہ وہ اپنے ڈراموں مضامین اور فلموں سے آیندہ دس سال تک اتنی ہی رقم وصول کرتا رہے گا۔

لٹریری طور پر روپیہ پیدا کرنے کا فیشن باعتبار تبدیلی نہایت تیز رو ہے آج سے ۴ برس پہلے دولت کے اعتبار سے مصنفین کا درجہ یہ تھا۔ شا۔ کپلنگ۔ ویلز۔ اور سر جیمز بیری مگر آج حسب ذیل ہے:۔

نوئل کورڈ	پچاس ہزار پونڈ
برنارڈ شا	۳۵ ہزار پونڈ
اے اے ملنے	۳۰ ہزار پاؤنڈ
رڈیارڈ کپلنگ	۳۰ ہزار پونڈ
ایچ۔ جی ویلز	۲۵ ہزار پونڈ
سر جیمز بیری	۲۵ ہزار پونڈ

اے اے ملنے کی کتاب "وِنّی دی پوہ" اور اُن کتب نے جو امریکن بچوں کیلئے لکھی گئی ہیں اس فہرست میں اس کے نام کو داخل کرا دیا ہے ان کتابوں کے خریداران کتب کی مدد سے ہزاروں پونڈ سالانہ پیدا کر رہے ہیں۔ گھروں کو سجانے کا سامان۔ رومال، زیر جامہ۔ اور زیورات کے بنانے کے طریقے وِنّی دی پوہ میں درج ہیں۔

مذکورہ بالا اصحاب کے نام جن لوگوں کا نمبر ہے اُن کی تعداد نصف درجن ہے ان میں سے ہر ایک کیبنٹ کے ایک وزیر کی تنخواہ کے برابر وصول کرتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو پندرہ ہزار اور بیس ہزار پونڈ کے درمیان کوئی رقم سالانہ پیدا کرتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں سامرسٹ ماگھم۔ پی۔ جی وڈ ہاؤس اے۔ ایس ایم ہچنسن۔ میکائیل آرلن۔ فلپس آپنہیم۔ اور وارورک ڈیپنگ۔ پندرہ ہزار سے کم اور دس ہزار پاؤنڈ سے زیادہ سالانہ آمدنی رکھنے والے جان گیلزوردی۔ گلبرٹ فرینکاؤ۔ بن ٹریورس آف الڈوک فیم۔ اور سر فلپ گبس ہیں۔

"جرنیز اینڈ" نامی کتاب نے اپنے مصنف آر۔ سی شیرف کو ۵۰ ہزار پونڈ کی رقم دلائی۔

نوئل کوورڈ کی کتاب بٹر سویٹ نے جب وہ انگلستان میں پہلی بار شایع ہوئی تو تیس ہزار کی رقم پیش کی لیکن جب اس میں فلم کا روپیہ اور امریکن شاہیتوں کی رقم شامل ہو گئی تو یہ رقم ایک لاکھ پونڈ تک پہونچی۔

اگر قوت عمل ہے تو مستقبل تاریک نہیں ہو سکتا

طالبان علم مستقبل کے رہنما ہیں

(از ایف حسان شاستری کالج)

پروفیسر کارو نے شاستری کالج ہوسٹل میں اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ آپ جو تھوڑی سی تعداد میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے کالج میں جمع ہوئے ہیں مستقبل کے رہنما اور جنوبی افریقہ کے ہندوستانی جماعت کے اعلیٰ شہری ہیں۔ ایک دن اور جب مسٹر کارو نے نہایت صفائی قلب کیا تھا مجھ سے گفتگو کی تھی تو فرمایا تھا کہ اگر تم کسی ملک۔ کسی قوم یا کسی جماعت کے متعلق یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ وہ ترقی کر رہی ہے یا نہیں تو تمہیں اُس کے اسکولوں میں جاکر دیکھنا چاہیئے کہ طالب علموں کی تربیت تعلیم اور صحت کے سلسلہ میں کیا کیا جارہا ہے۔ پروفیسر کارو کے ان الفاظ سے زیادہ مجھے کبھی کسی الفاظ نے متاثر نہیں کیا کیونکہ ان الفاظ میں خلوص اور صداقت کی روح درخشاں ہے، ان الفاظ سے آپ کی دلربائی کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو اپنی جان اور مال سے ہندوستان کی رہنے والی ہندوستانیوں کے لئے وقف ہو چکی ہے۔

موجودہ تعلیمی ادارے میں اکثر اس ماہر تعلیم کے متعلق سوچا کرتا ہوں اور یہ معلوم کرنے کوشش کیا کرتا ہوں کہ ہم اس ملک میں ہندوستانیوں کے موجودہ تعلیمی اداروں میں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کس حد تک درست طریقوں پر کر رہے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی تعلیمی اداروں کو تین جگہ تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (۱) گورنمنٹ اسکول (۲) امدادی مدارس (۳) مسجدوں کے اسکول یا مدارس۔ مندروں کے اسکول اور پرائیویٹ اسکول گورنمنٹ اسکول اور امدادی مدارس میں زیادہ تر ہندوستانی اساتذہ مقرر ہیں۔ ان میں چھٹے درجہ تک کی خواندگی پڑھائی جاتی ہے۔ اور محکمہ تعلیم کی طرف سے ان کا معاینہ کیا جاتا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ بحالات موجودہ یہ اسکول اور مدارس بہترین ہے جن میں ہمارے بچے تازہ علوم مغربی خیالات اور مغربی طریقہ سیکھ سکتے ہیں لیکن مسلم طلبا کی تعلیم کا اندازہ لگانے کیلئے ضروری ہے کہ مستفسر کے سامنے وہ اعداد و شمار پیش کئے جائیں جن کی مدد سے یہ معلوم ہو سکے کہ مسلمان تعلیمی برکات سے کہاں تک مستفید ہو سکتے ہیں۔ ذیل کا نقشہ ملاحظہ فرمائیے

نام مدرسہ	کل تعداد	مسلم طلبا کی تعداد
شاستری کالج	۲۵۰	۳۰
کارلسل اسٹریٹ اسکول	۶۰۰	۱۵۰
ڈیپاٹ روڈ اسکول	۶۰۰	۱۵

میں صرف تین تعلیمی اداروں کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ جن میں مسلم طلبا کی تعداد بہت کم ہے اور یہ امر قابل افسوس ہے۔

اس کا سبب کیا ہے! کیا مسلمان تعلیمی ضروریات سے واقف نہیں ہیں۔ دفع الوقتی کے لئے جواب اثبات میں دیا جاسکتا ہے۔ لیکن مدارس کی طرف آیئے۔ مجھے ان کے دیکھنے کا فخر حاصل ہے۔ ان میں تعداد بہت زیادہ ہے یہ جواب سیدھا سادھا ہے۔ مسلمان کوئی ترقی کرنا نہیں چاہتے وہ انگریزی تعلیم کی ضروریات نہیں سمجھتے۔ وہ گجراتی ہندی عربی اور پرانی راویات کو پسند کرتے ہیں مقصد جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوانوں کو مادر وطن کی طرف مائل رکھا جائے۔ جہاں تک اس اصول میں اچھائیاں ہیں درست ہے مگر اس کی حد مقرر ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے نزدیک یہ اصول اُس کی زندگی کا مقصد ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ نوجوان نسل میں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ مگر اس تبدیلی کو رسمی اور ظاہری نہیں ہونا چاہیئے جذبات خیالات اور نظریوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب مسلمانوں میں تعلیم عام ہو جائے۔

تاخیر کا کوئی اثر نہیں میں ایک لمحہ کے لئے یہ بھی تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ اگر کسی قوم میں قوت عمل ہے تو اُسکا مستقبل تاریک ہے۔ عقلا کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں کبھی دیر نہیں ہوتی تعلیم یافتوں کے لئے میدان معاش تنگ اور فضا حوصلہ شکن ہے۔ مگر جن کے پاس دوربین نگاہیں اور مستقبل سنوارنے کی قوت ہے انہیں بیک نظر دکھائی دیجائیگا کہ ابھی جنوبی افریقہ کو بہت سے اساتذہ ڈاکٹروں ماہرین دندان اور بیرسٹروں کی ضرورت ہے بہت سے مالدار والدین اپنے بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ اور بلاشک وہ صحیح رہنما۔ بہترین شہری اور بڑے آدمی ثابت ہونگے۔

وظائف تمام نوجوان یکساں طور پر عقیل نہیں ہو سکتے جو سب سے زیادہ ذہین اور عقیل ہوں ان کو منتخب کیجئے اور انہیں غیر ملکی وظیفہ دیجئے۔ یعنی وظیفہ دیکر غیر ممالک میں حصول تعلیم کیلئے بھیجئے۔ اس کے معاوضہ میں وہ آپ کی اور آپ کی قوم کی خدمت کریں گے۔ اور ایک پبلک آدمی کو اس سے بہتر اور کوئی انعام نہیں دیا جاسکتا کہ اُسے اپنے آدمیوں کو خوش حال دیکھنے کا موقع دیا جائے۔

فنی تعلیم ایک اور نیا میدان ابھی کھلا ہے جسے فنی تعلیم کہتے ہیں اس زمانہ خصوصیت سے اس میں بہیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے اور اس زمانہ میں محنتی اور ماہر انسان سے بہتر کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے کہ جو جدید تعلیم کے لئے وقف ہوتے ہیں۔ پھر تم اپنی قوم کو نہایت تیزی کیساتھ ترقی کرتے دیکھو گے ٹیک بات کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اور اس کی پروا نہ کرنی چاہیئے کہ زمانہ گذر گیا اب تسلیم کرنے کا وقت ہے اور اگر تم تسلیم کر لوگے تو منافع اور برکات تمہارے اوپر ہمیشہ نچھاور ہوتی رہیں گی۔ اور اگر اس کے خلاف کروگے تو تباہی و پستی ظاہر ہے۔

رمضان ایک مغربی مسلمان کی نظر میں

جناب داؤد کوئن آف اسکاٹلینڈ (انگریز نو مسلم) کی قلم سے

روزہ زمانہ قدیم سے انسان کے مذہبی اعمال میں سے چلا آتا ہے۔ یونانیوں اور رومیوں کی مشرکانہ رسوم میں روزہ کے ذریعہ سے اپنے بیشمار دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنا بھی شامل ہے۔ یہودی ہمیشہ روزہ پر عامل رہے ہیں اور ابھی تک اسپر عمل کرتے ہیں۔ مسیحیت میں بھی روزہ پایا جاتا ہے۔ اگرچہ مسیحی دنیا میں وہ اس قدر عام نہیں کہ جیسا اسلام میں ہر مذہبی دنیا کے لگاتار اس طریق عمل سے یہ ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے صاف اور واضح احکام سے قطع نظر کرتے ہوئے بھی روزہ ایک ایسی چیز ہے جو اسلام کی جسمانی اور اخلاقی دونوں حالتوں پر ضرور کوئی اثر پیدا کرتا ہے۔ لیکن مذکورۂ بالا مذاہب میں روزہ نیکی اتقا کے فضا کے اندر نہ رکھا جاتا تھا، جو اسلام کی خصوصیت ہے ان تمام مذاہب میں غم و اندوہ اور اور مذاہب کے اندر روزے رکھے جاتے تھے اور یونانیوں، رومیوں اور دوسرے مشرکین میں کسی ایسے دیوتا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اُس پر عمل کیا جاتا تھا جس کی بے ادبی ہوگئی ہو یا اُسے فراموش کر دیا گیا ہو۔ لیکن اسلام میں جو جذبہ پیدا کیا گیا ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہے کیونکہ اس کا سب سے بڑا مدعا انسانی فطرت کو اخلاقی اور روحانی ترقی کی طرف لئے جاتا ہے۔ وہ انسان کے اندر صداقت، خلوص، صبر، قناعت اور دل کی طاقت اور برداشت پیدا کرتا ہے روزہ کے ذریعہ ہم بدلوں سے پرہیز کرتے اور اپنے قلب و روح کو معطر بناتے ہیں۔ روزہ میں ہم کھانے پینے اور تعلقات زن و شوئی اور اس دنیا کی جسمانی عیش و عشرت کو ترک کر دیتے ہیں تاکہ ہم اپنے آپ کو اس بات کیلئے بالکل تیار کرلیں کہ جس حالت میں ہم اپنے آپ پر کافی قابو پا لینے اور کچھ عرصہ کے لئے اُن چیزوں سے جو بغیر روزہ کے حلال ہیں الگ ہو جاتے ہیں۔ تو ان تمام چیزوں سے بھی محبت جن کے متعلق ہمیں معلوم ہے کہ ان تک پہنچنا برائی کا کام ہے۔ اور جو سوائے اس کے کہ ہم انسانیت سے بالا ہوں۔ جو ہم نہیں ہیں۔ اس بدی سے ہمیں ملوث کر دیں گی جو اُن کے اندر موجود ہے اور خدا کے رستہ سے ہمیں گمراہ کرنے کا موجب ہوں گی لیکن روزہ سے اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں کی وجہ سے کافی رعایات کر دی ہے اور اگر ہم اُسکے احکام کی اتباع کریں اور اس تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ جو حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلعم کے توسط سے ہمیں ملی تو ہمارے لئے کوئی خوف نہیں اور ہم فلاح پائیں گے۔

لیکن روزہ کے فوائد صرف روح ہی کے لئے نہیں، بلکہ جسمانی حالت کیلئے بھی یہ مفید ہے روزہ جسم انسانی پر اثر پیدا کرتا ہے۔ اور یہ بہت ہی مفید بات ہے یہ بہت مفید چیز ہے اگر اسلامی احکام کے مطابق سال میں ایک مرتبہ عمل میں لائی جاوے۔ روزہ کے ذریعہ انسان لمبے عرصہ کیلئے بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور اگر اچانک مشکلات اور محتاجی کا زمانہ اس پر آ جائے تو اسے زیادہ دکھ محسوس نہیں ہوتا۔ یہ سختی اور زندگی کی تکلیف کا فقدان اور اُس کے بجائے عیش و آرام کی زندگی کا ظہور ہی تھا جسنے آخر کار روم جیسی عظیم الشان سلطنت کو انحطاط اور تباہی کے دن دکھائے لیکن بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ شمالی علاقہ میں جہاں رات محض عملاً مفقود ہوتی ہے۔ کھائے پئے بغیر رہنا پرلے درجہ کا دکھ سہنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ پہلے ہی نظر آ گیا تھا اور وہ اپنے بندوں کو خواہ مخواہ ہلاک کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے ہمیں رمضان کے مہینہ میں صرف ۱۵ گھنٹہ تک روزہ رکھنے کی اجازت ہے کیونکہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں روزہ کبھی ۱۵ گھنٹہ سے زیادہ لمبا نہیں ہوتا۔ یہ بھی بیہودہ بات ہے کہ ایک دائم المریض کو روزہ رکھنے کیلئے کہا جائے کیونکہ وہ یقیناً اُس کی ہلاکت کا موجب ہوگا اس لئے اُسے حکم دیا گیا کہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے قرآن کریم میں ان احکام کی موجودگی اس بات کی، اس امر کی کھلی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے محبت ہے اور وہ اُس کی کمزوریوں پر رحم کا پردہ ڈالتا ہے وہ اس بات کو دیکھتا ہے کہ کونسی چیز انسان کیلئے مفید ہے اور اُسی پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتا ہے لیکن وہ اس بات کو بھی جانتا ہے کہ زیادہ بوجھ اُن لوگوں کے لئے نقصان دہ ہوگا جو اُسے اٹھانے کے قابل نہیں اور اس روادارانہ برتاؤ کی وجہ سے ہی تمام سمجھ دار مردوں اور عورتوں کی نظر میں وہ الرحمٰن اور الرحیم ہے۔ حزب اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت مذہب سے اب تک ناواقف ہے۔ اور میں بذات خود اس کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھوں گا۔ کہ صداقت اسلام کا نور تمام دنیا پر ایک مشعل ہدایت بن کر چمکے۔

مرسلہ خواجہ عبدالغنی سکریٹری

ووکنگ مسلم مشن لاہور

حکومت فرانس کا ستارہ گردش میں

پیرس، ۱۷ر جنوری۔ موجودہ حکومت فرانس کی قسمت کا اسوقت صحیح علم ہوگا جبکہ وزیر مالیات آئندہ بحث پیش کرتے ہوئے ۱۰۵۴۱ ملین فرانک کے خسارہ کی رقم کو پورا کرنیکے لئے تجاویز پیش کریں گے معلوم ہوا ہے کہ وزیر مالیات اس نقصان میں ۵۳۲۶ ملین فرانک کا خسارہ تخفیف کے ذریعہ پورا کرنا چاہتے ہیں۔

ریاست الور پر مسلمانوں کے تاریخی احسانات

میو قوم کے حالات اور میو سرداروں کی عجیب سخاوت

(از مولوی محمد منظہر الدین صاحب)

شہر و قلعہ الور کے مختصر حالات

علاقہ الور اراولی پربت کا دامن ہے اور شہر الور اُسکے کنارے سے شروع ہوکر متصل ہے۔ یہ شہر ایک پہاڑ کے نیچے آباد ہے۔ اس پہاڑ پر ایک مضبوط قلعہ ہے۔ اس کے اندر ایک شاہی چار لنڈ محل اور ایک تالاب سلیم ساگر کے نام سے ہے نیز ایک بارہ دری قلعہ میں ہے مغربی سمت کی ڈھلوان کی جانب ایک اندھیری دروازہ ہے جو ایک طویل راستہ کے ذریعہ ضرورت کیلئے شہر کے قریب رکھا گیا ہے۔ اور شہر پناہ کی پختہ دیواریں اس دروازہ تک پہونچا دی گئی ہے۔ یہ دروازہ بہت نشیب میں ہے تقریباً ۷ سو سیڑھیاں چڑھنے کے بعد قلعہ کے ڈانڈے تک پہونچتے ہیں۔

قلعہ بالا اور فراز کوہ کے مابین دو برج ہیں ایک کا نام جھٹنگی اور دوسرے کا نام کابل حمزد ہے۔

قلعہ الور کی تعمیر

جیسا کہ قلعہ کے بعض ناموں سے بھی یہ ثابت ہے کہ قلعہ مسلمانوں نے تعمیر کرایا تھا۔ پہلے یہاں چوہان و راجپوت رہتے تھے جو نکمب کے نام سے مشہور ہے۔ سمبت ۱۵۴۹ علاؤل خان بہادر نے جو ایک خان زادہ سردار تھا نکمبوں کو شکست دی اور انہیں قتل کیا اس لئے کہ انکا پیشہ رہزنی اور غارت گری تھا اور مخلوق خدا اُن کے جور و جبر سے تنگ تھی۔ پہلے یہاں پتھروں کا ایک احاطہ تھا جس کے اندر نکمب رہتے تھے لیکن علاول خان نے اُسے ایک قلعہ کی شکل میں تعمیر کیا۔ یہ افغان بادشاہوں کے زمانے میں ایک بہادر امیر گذرا ہے جو اُن کی حمایت میں بابر سے بھی لڑا۔ اور جب اُسکا بیٹا حسن خاں بابر کے مقابلہ میں مارا گیا تو مغلوں نے اُسپر قبضہ کر لیا۔

الور کی وجہ تسمیہ میں بہت اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ اراولی پربت کا کنارہ ہے لہذا اس سے کہنے لگے الول اور پھر کثرت استعمال سے ارول کا الور ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ علاول خاں بانی کے نام پر اسکا نام علول مشہور ہوا اور پھر تبدیل اسمار کے مختلف مدارج سے گذر کر الور ہو گیا۔

خانزادہ اور میو قوم کی تاریخ

اس موقعہ پر اصل مضمون شروع ہونیسے پہلے بہتر ہوگا کہ کچھ تذکرہ میو قوم اور خانزادوں کا بھی کر دیا جائے۔ میو قوم کی تعداد ہندو مورخ بھائی پرمانند کے ایک بیان میں ۱۵ لاکھ تسلیم کی گئی ہے لیکن خود میو قوم کے ایک تعلیم یافتہ اصحاب کا بیان ہے کہ ۵۰۰ لاکھ سے کم نہیں صوبہ پنجاب اور صوبہ متحدہ اور راجپوتانہ کی ریاستوں میں موجود ہیں۔ ان کے متعلق بھائی پرمانند نے یہ غلط بیان کیا ہے کہ یہ لوگ اورنگ زیب کے زمانہ میں مسلمان بنائے گئے مصنف تاریخ تجارہ اور دیگر مورخین کا بیان ہے کہ یہ تغلق بادشاہوں کے زمانہ میں مشرف باسلام ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ راجپوت اور میوں سے ملکر یہ قوم پیدا ہوئی۔ جو نہایت بہادر و شجاع اور اپنے قول و قرار کی نہایت وفادار ہے۔

اسی قوم میں ایک قوم خان زادہ کہلاتی ہے جو چندر بنسی سری کرشن کی جادو نسل سمجھے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سری کرشن کی بارھویں پشت میں ایک شخص تھنپال تھا جس سے شہر بیانہ کے قریب تھن گڑھ تعمیر کیا۔ ۵۹۳ھ میں شہاب الدین غوری نے اس قلعہ کو فتح کر کے بہاؤ الدین طغرل کے سپرد کیا یہی تھنپال جادو خانزادوں کا مورث اعلیٰ سمجھا جاتا ہے

خان زادوں کا اسلام قبول کرنا

تھنپال کی پانچویں پشت میں سانبر پال اور شیو بر پال دو بھائی تھے یہ دونوں فیروز شاہ تغلق کے عہد میں تخت نشین ہوئے اور اُس کے بعد برضا و رغبت خود قبول کیا۔

۷۵۰ھ مطابق ۱۳۸۸ء میں شیو بر پال کا انتقال ہو گیا۔ جب یہ دونوں بھائی مشرف باسلام ہو گئے تو ایک روایت یہ ہے کہ انہیں خان جادو کا خطاب عطا کیا گیا جو بعد میں خان زادہ ہو گیا۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ جو لوگ مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں مشرف باسلام ہوتے تھے اور کارہائے نمایاں انجام دیتے تھے اُنہیں خانہ زاد شاہی کا خطاب عطا کیا جاتا تھا اور اُس کے بعد اُن کی شرفا و امرار سلطنت میں وہی عزت کی جاتی تھی جو خاص خاندان شاہی کے ارکان کی عزت ہوتی ہے اس طرح نومسلموں کی جانب سے نہ صرف حقارت کا خیال دور کر دیا جاتا تھا بلکہ اُنہیں یہ خطاب عطا کر کے اُن کی وفاداری و شرافت پر اس امر کی مہر کر دی جاتی تھی کہ وہ خانہ زاد شاہی یعنی خاندان شاہی کے مساوی اور اُسکے بعد کثرت استعمال سے خان زادہ مشہور ہو گئے۔

دھاریوال کے اونی دھاگے

Used all over India

تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا

نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۴۱ کو لکھئے

DHARIWAL

INDIA

مقامی ایجنٹ:-

دی امپریل ایجنسی جنرل گنج۔ کانپور

دھاریوال ملس پنجاب

میں بنائے جاتے ہیں

خان زادوں کے نامور اُمرا

خان زادوں نے بڑے بڑے کارہائے سلطنت انجام دیئے ہیں اور ان میں بہت سے نامور اصحاب پیدا ہوئے جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں تاہم مختصراً اتنا ظاہر کر دینا مناسب ہوگا کہ علاول خاں بانی قلعہ الور خانزادہ تھا۔ اور اس کا فرزند نواب حسن خاں میوات کی تاریخ میں ایک خاص شہرت رکھتا ہے۔ اور فارسی تاریخیں حسن خاں میواتی کے تذکرہ سے لبریز ہیں۔ اس نے دس ہزار فوج کے ہمراہ بابر جیسے باسطوت بادشاہ سے جنگ کی تھی۔

اسی کی دختر اکبر کے مشہور وزیر نواب بیرم خاں کے عقد میں آئی تھی اور اسی کے بطن سے عبدالرحیم خان خاناں پیدا ہوا۔ اسی لائق خان کی آغوش تربیت تھی جس سے نکل کر خان خاناں دور اکبری کے آسمان پر سب سے زیادہ تر درخشاں ستارہ بن کر چمکا۔

شاہ جہان کے دور میں فیروز خاں خانزادہ نے دہلی میں خاص رسوخ حاصل کیا اور نواب کے خطاب سے مشرف ہوا اس نے شاہجہاں کے نام پر شاہ آباد بسایا۔ ان ہی خانزادوں اور میواتیوں کی نسل ہے جن پر آج زمین و آسمان تنگ ہیں جن کے باپ دادا دوسروں کے جان ومال کی حفاظت کرتے تھے آج خود اُن کے گھروں اُن کی بستیوں میں بھی اُن کو امن میسر نہیں! ورنہ وہ اپنے جان ومال کو محفوظ سمجھتے ہیں

ریاست الور کا آغاز اور مسلمان

ریاست الور راجپوتانہ کے گوشہ شمال مشرق میں آمدنی کے لحاظ سے دوسرے درجہ کی ریاست ہے اس کے شمال میں انگریزی علاقہ ضلع گوڑگانواں اور کوٹ قاسم علاقہ جیپور ہے۔ مغرب میں نابھہ پٹیالہ اور جیپور کا علاقہ ہے۔ جنوب میں بھی راج جے پور ہے اور مشرق میں بھرت پور کا علاقہ ہے۔ اس کا طول شمالاً و جنوباً اسی میل ہے اور عرض شرقاً و غرباً ۶۰ میل ہے۔ گویا اسکا کل رقبہ ۳ ہزار ایک سو اکتالیس مربع میل ہے۔

اس ریاست کا آغاز راجہ پرتاب سنگھ کے زمانے سے ۱۷۷۵ء کے بعد چار رواسطوں یعنی راجہ بختاور سنگھ مہاجے سنگھ۔ راجہ شیو دیوان سنگھ۔ اور مہاراجہ منگل سنگھ کے منتقل ہوتی ہوئی ۱۹۰۳ء موجودہ فرمانروا مہاراجہ جے سنگھ تک پہونچی۔

پرتاب سنگھ نہایت ہوشیار شخص تھا جو بھرت پور اور جے پور کے علاقہ میں ہمیشہ بدامنی رکھتا تھا۔ اور غارت گری اور جنگ وجدل اسکا شغلہ تھا۔ اُس کے باپ کلیان سنگھ نرو کے پانچ فرزند تھے۔ اور اُس کو علاقہ جے پور میں دو گاؤں جھیری و امیوڑ جاگیر میں دیدیئے گئے تھے پرتاب سنگھ کے باقی چار بھائی تو اس مختصر جاگیر پر قانع رہے لیکن ہوشیار پرتاب سنگھ نے بھرت پور اور جے پور کا علاقہ دبانا شروع کر دیا۔ یہ اپنی آرزو میں کبھی کامیاب نہ ہوتا۔ اگر میواتی مسلمان سردار اسکا ساتھ نہ دیتے۔ چنانچہ راجہ پرتاب سنگھ۔ ہوشدار خاں۔ نبی بخش خاں اور الٰہی بخش خاں میواتی مسلمانوں کے کارہائے نمایاں تاریخ میں درج ہیں۔ ان ہی کی واقعات کی بنا پر الورنامہ میں تحریر کیا گیا ہے کہ:۔

"اس زمانہ میں اس ریاست کی بنیاد آٹھ شخصوں نے ڈالی تھی جس میں سے سات مسلمان تھے اور ایک راجپوت لیکن مسلمان حکمران دھوکہ سے زہر دے کر پیوند خاک کر دیئے گئے۔ اور راجپوت حکمران کل حکومت پر قابض ہوگیا۔ اور اُس کی اولاد آج تک حکمران ہے"

(الورنامہ صفحہ ۳)

میں اس بیان کو اس حد تک صحیح سمجھتا ہوں کہ راجہ پرتاب سنگھ اپنے سات مسلمانوں کی امداد سے اُن کے ساتھ بے وفائی کر کے بھرت پور اور جے پور کے ایک خاص علاقہ پر قابض ہوگیا۔ لیکن اُس کو ریاست نہیں کہا جا سکتا

شاہ عالم ثانی کا عطیہ

ہاں اس جاگیر کی نے ایک ریاست کی شکل جب اختیار کی تو اُسکا سبب یہ ہوا کہ سردار نجف خاں والی آگرہ کی پرتاب سنگھ نے ملازمت اختیار کی یہ بادشاہ دہلی کی طرف سے مفسدوں کی سرکوبی کر کے میوات و بھرت پور میں امن قائم کرنے پر مامور تھے جب راجہ پرتاب سنگھ نے ہوشدار خاں وغیرہ میواتی سرداروں کے ساتھ بے وفائی کی تو اُسے خیال ہوا کہ میں حاصل جاگیر تو قائم نہیں رکھ سکتا۔ لہذا یہ سردار نجف خاں کی پناہ میں چلا گیا۔ اور اُن کو اپنی خدمات و چاپلوسی سے اس قدر خوش کیا کہ انہوں نے شاہ عالم ثانی سے ایک سند لا دی جسکے ساتھ پنجہزاری منصب ماہی مراتب عطا کر کے راؤ راجہ کا خطاب ۱۷۷۵ء میں عطا کیا گیا۔ لہذا یہ ریاست خود پرتاب سنگھ نے اپنی قوت بازو سے حاصل نہیں کی بلکہ امیر الامرا نجف خاں کے طفیل میں شاہ عالم ثانی کا عطیہ ہے۔ (دیکھو وقائع راجستان صفحہ ۳۶۳)

قلعہ الور پر قبضہ کیونکر ہوا

اس کے بعد الور راجہ پرتاب سنگھ کے قبضہ میں اسطرح آیا کہ سلطنت دہلی کمزور ہو چکی تھی مرہٹوں کی یورشیں ہو رہی تھیں۔ قلعہ کی حفاظت کے لئے مامور تھے وہ سپاہی تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے بددل ہوگئے اور جاٹوں نے ایک گونہ قبضہ کر لیا۔ لیکن تنخواہ یہ بھی نہ ادا کر سکے۔ سنا ہے کہ ہوشیار پرتاب سنگھ نے اس بدامنی کو محسوس کر کے سپاہیوں کے افسروں سے نامہ وپیام شروع کیا۔ یہ سپاہی اور اُنکے افسران تقریباً سب میواتی مسلمان تھے۔ انہیں لیا حکمہ دیا گیا کہ انہوں نے ۱۱ ماہ کی تنخواہ وصول کر کے یہ قلعہ پرتاب سنگھ کے حوالہ کر دیا۔

(دیکھو تاریخ الور و تجارہ مصنفہ مولوی مخدوم)

مسلمانوں کا ایک اور احسان

مصنف مراۃ آفتاب کا بیان ہے کہ موضع جھیری کے زمیندار پرتاب سنگھ نے مرہٹہ اور جاٹوں سے سازش کر کے ضلع آگرہ میں ایک شورش برپا کر دی۔ امیر الامرا نجف خاں اُن کی سرکوبی کیلئے روانہ ہوا باغی گڑھی ساتھر کیں میں جمع تھے اور اُن کی تعداد چالیس یا پچاس ہزار تھی۔ نجف خاں نے ان سب کو کچل کر گڑھی پر قبضہ کر لیا اور باغی تین چار ہزار کھیت رہے اور باقی بھاگ گئے۔ نجف خاں نے راؤ راجہ پرتاب سنگھ کو بھیم شکستیں دیں اور یہ بعض پہاڑی قلعوں میں روپوش ہوگیا۔ وہاں سے عفو تقصیر کی درخواست بھیجی امیر الامرا نے مسترد کر دی اس کے بعد نہایت عاجزی کیا تو شاہ دہلی کی خدمت میں درخواست روانہ کی امیر الامرا نے لکھ بھیجا کہ یہ فریبی شخص ہے کوئی توجہ نہ کی جائے اس کے بعد ایک اور مسلمان امیر مجد الدولہ کی معرفت شاہی حضور میں درخواست گذرانی اور متعدد بار درخواستیں بھیجیں تو یہ طے پایا کہ امیر الامرا نجف خاں سے اس کی صفائی کرا دی جائے۔ نجف خاں نے اس کو لغاوت اور چالاکی کی اس قدر سزا دی تھی کہ ہاتھیوں، گھوڑوں اور سامان کے علاوہ بیس لاکھ روپیہ کا مال غنیمت میں ملا تھا۔ لیکن اس نے جے پور کے پرگنہ لبوہ کو لوٹ کر ۲۰ لاکھ روپیہ حاصل کر لیا۔ آخرکار دسمبر ۱۷۹۱ء کو اس کا انتقال ہوگیا اور اُس کے بعد بختاور سنگھ جو گود لیا گیا تھا۔ اُس کی جگہ تخت نشین ہوا۔

(الامان دہلی)

صرف سوا روپیہ میں

ایک مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ ہفتہ وار اخبار

سائز بڑا ۲۰×۲۶/۲ کاغذ عمدہ حجم ۸ صفحہ طباعت دیدہ زیب

آپ اگر دیکھنا چاہتے ہیں تو ذوالقرنین خریدیئے چوبیس سال سے جاری ہے۔ اُس نے اپنی سنجیدہ آزادانہ اڈیٹوریل مضامین سے جو قوم پرستانہ نقطۂ نظر کو لیے ہوتے ہیں خاص شہرت حاصل کر لی ہے۔ ۱۹۳۳ء کے لئے اس کی قیمت میں خاص رعایت کر دی گئی ہے۔ جن خریداروں کی درخواستیں ۳۱ر جنوری تک مع قیمت پیشگی موصول ہوں گی صرف اُن ہی کو یہ رعایت دیجائے گی۔ سوا روپیہ بابتہ قیمت اخبار اور ۱۲ محصول ڈاک کل دو روپے کا منی آرڈر آنا چاہیئے

نمونہ مفت منگا لیجئے منیجر اخبار ذوالقرنین بدایوں

جناب کوی فنود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار شدہ

چند کشتہ جات

کشتہ سونا — ضعف دل و دماغ و جگر۔ گردہ معدہ اور کھانسی۔ دمہ۔ لاغری و سستی وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ ۸۰ روپے ماشہ چار روپے

کشتہ موتی — اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتا ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ کمی باہ کو از حد نافع ہے۔ نیز مقوی دل و دماغ ہے قیمت فی تولہ ۳۶ روپے

کشتہ پارہ — قوت باہ۔ آتشک۔ جذام وغیرہ کو اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے۔

کشتہ شنگرف — قوت باہ میں بے نظیر اور تمام امراض کا حکمی علاج ہے۔ قوت کے واسطے شنگرف سے بڑھکر دوائی ہونا مشکل ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے۔ ۳ ماشہ دو روپے آٹھ آنہ۔ درجہ خاص فی تولہ یکصد روپیہ

کشتہ سنکھیا — قریباً تمام امراض بادی و بلغمی و باہی میں اکسیر ہے عصائے پیر اس کو کہنا بجا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے۔ ۳ ماشہ سوا روپیہ

کشتہ چاندی — ضعف باہ۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ ضعف دل و دماغ۔ ضعف معدہ کو نافع ہے۔ ذیابیطس کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ روپے۔ ۳ ماشہ دو روپے

کشتہ قلعی یعنی رانگا — جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ سوزاک۔ تپ ہائے کو مفید ہے مرد کو بنگ اور گھوڑے کو تنگ اسی پر صادق آتا ہے

قیمت درجہ اول فی تولہ دس روپے۔ درجہ دوم فی تولہ دو روپے

کشتہ مرجان — دائمی سردرد۔ جریان۔ نسیان۔ نزلہ و زکام و سل کو مفید ہے۔ گرم مزاج مریضان جریان کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ آٹھ آنہ

کشتہ ابرک سیاہ — تمام قسم کے بخاروں کے لئے اکسیر ہے۔ برنگ سرخ قیمت فی تولہ پانچ روپے۔ درجہ اول فی تولہ دس روپے

کشتہ ابرک سفید۔ بخاروں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ

کشتہ فولاد شنگرفی — تمام امراض سرعت۔ رقت۔ جریان۔ کمی باہ وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔

کشتہ گودنتی ہڑتال — تمام بخاروں کو مفید ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے

کشتہ سنگ جراحت — کھانسی۔ سل۔ تپ۔ سوزاک اور امراض صفراوی میں ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے ۸

کشتہ سنگ یشب۔ امراض دل اور خفقان و دھڑکن کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

کشتہ پوست بیضہ مرغ — قوت باہ کے واسطے بے نظیر ہے۔ جریان کو دور کرتا ہے رطوبت زناں میں مفید ہے اگر چند روز عورت کو کھلا دیں۔ مانند ...... کرے۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔

کشتہ منور یعنی خبث الحدید — امراض جگر بھس یعنی زردی رنگ کے واسطے اکسیر ہے۔ یرقان۔ سوجن اور استسقا کو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے

کشتہ حبت بطور سرمہ — پانی جانا۔ دھند۔ غبار۔ درد مفاصل سرعت ...... کھانسی وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ

کشتہ حبت سکہ قلعی (تر دھا) — خواہ کیسا ہی جریان ہو دور ہو وے امساک ہو اور قوت بڑھے۔ قدرتی امساک پیدا کرنے کے لئے بھی مفید ہے قیمت فی تولہ چار روپے۔ ۶ ماشہ دو روپے

کشتہ قلعی و پارہ مرکب — قوت باہ کو مفید ہے۔ جریان سرعت کو دور کرے۔ بھوک بڑھائے اور ضعف دل میں بھی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ روپے

کشتہ سرمہ سفید۔ امراض گرمی میں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸

کشتہ صدف مروارید — سوزاک کو بے نظیر ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ دمہ اور کھانسی کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

کشتہ بارہ سنگھا۔ تمام اقسام دردوں۔ درد مفاصل ذات الجنب درد گھٹنہ۔ نقرس وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؍ کشتہ سنگ یہود۔ امراض گردہ و مثانہ کو مفید ہے پتھری کو دور کرتا ہے نیز سوزاک کو بھی۔ درد گردہ کو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ

کشتہ زہر مہرہ خطائی — درجہ اول زہروں کو دور کرتا ہے۔ امراض گرمی پر بڑھا جاتا ہے دل کو تقویت دیتا ہے اور بہت امراض کو مفید ہے قیمت [illegible]

مفصل حالات جاننے کے لئے مکمل فہرست ادویات مفت طلب کریں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۱۱ لاہور المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

دنیا میں فرزندان اسلام کی تعداد

۱۹۳۱ء کی تازہ مردم شماری کے مطابق معاصر "نیر الیٹ" لنڈن نے مسلمانان عالم کی تعداد شایع کی ہے اس سے قبل مسلمانان عالم کی تعداد چالیس کروڑ بتائی جاتی تھی۔ لیکن اب معاصر موصوف کے بیان کے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی ستر کروڑ تک پہنچی ہے

شمالی افریقہ	۲۹۴۶۸۰۰۰۰
وسطی اور جنوبی افریقہ	۹۲۸۰۰۰۰
مغربی افریقہ	۲۰۱۱۱۰۰۰
مشرقی افریقہ	۷۱۰۲۰۰۰
سوویٹ روس	۱۲۳۲۵۰۰۰

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ روس میں تقریباً ۵ کروڑ مسلم آبادی ہے۔

مشرق قریبہ و ایشیائے کوچک	۳۱۷۲۰۰۰۰
ہندوستان	۸۹۱۱۸۵۰۴
ملایا	۲۰۳۴۰۹۲
چین	۲۹۸۰۰۰۰۰
انڈوچائنا جاوا وغیرہ	۹۵۹۸۵۰۰۰
دیگر ممالک	۶۶۸۰۳
میزان	۶۹۶۰۷۰۶۳۳

کن کن ممالک میں طلائی معیار ٹوٹ گیا

غیر معمولی کساد بازاری نے دنیا کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔ ذیل میں اُن ممالک کے نام درج کیے جاتے ہیں جنہوں نے سونے کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور اُس کے ساتھ ہی ان ممالک کے نام بھی درج ہیں جن میں ابھی طلائی معیار قایم ہے۔

سونے کا نظام

کہاں ٹوٹا	کہاں قایم ہے
برطانیہ	ممالک متحدہ امریکہ
کینڈا	فرانس
آسٹریلیا	جرمنی
نیوزی لینڈ	ہالینڈ
آئرش فری اسٹیٹ	اٹلی
ناروے	سلواڈور
ہندوستان	جنوبی افریقہ
اور انگریزی مقبوضات	ہالینڈ کے مشرقی مقبوضات
جاپان	بلجیم
اسپین	کولمبیا
برازیل	رومانیہ
پیرو	لتھوانیا
چلی	زیکوسلواکیا
بولوویا	استھونیا
سویڈن	لٹاویا
ڈنمارک	بلغاریہ
روس	پولینڈ
اسپین	آسٹریا
پرتگال	سوئٹزرلینڈ

جنوبی افریقہ نے اب تک اگرچہ بڑی بہادری سے حالات کا مقابلہ کیا ہے مگر اغلب ہے کہ افریقہ بھی طلائی معیار ترک کرنے پر مجبور ہو جائے۔

۔۔۔ دور کرنے کے لئے ایک جدید تجویز در پیش ہے۔ اور وہ یہ کہ سر میلکم ہیلی ہندوستان سول سروس کے نمایندہ بن کر انڈیا آفس جائیں گے۔

تنخواہوں میں تخفیف دور ہونے کا امکان

نئی دہلی۔ ۲۰ جنوری تنخواہوں میں تخفیف کے سلسلہ میں وزیر ہند کا یہ خیال بیان کیا جاتا ہے کہ باوجود تجارتی جماعت کی مخالفت اور گورنمنٹ کی مالی مشکلات کے ملازمتوں میں تخفیف کو دور کر کے تنخواہوں کو حسب سابق بحال کر دیا جائے۔

سول سروس کو یہ اندیشہ ہے کہ اگر یہ تخفیف اس وقت بحال نہ ہوئی تو آیندہ اس کے بحال ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں سول سروس کی جانب سے سخت پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ اور دارالعوام کی ایک جماعت کی معرفت وزیر ہند پر سخت دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ تنخواہوں میں بدستور سابق بحال کر دی جائیں یہ خطرہ اب اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وزیر ہند یہ محسوس کر رہے ہیں کہ اگر تخفیف بحال نہ کر دی گئی تو انڈین ریفارم بل کا دارالعوام میں پاس ہونا مشکل ہوگا۔

خواتین کانفرنس منعقد کی جائے

لندن ۲۰ جنوری۔ بیگم شاہ نواز نے نمایندہ رایٹر کو ایک بیان دیا ہے کہ جس کے ذریعہ ہندوستان کی خواتین لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ کسی مرکزی مقام پر خواتین کا ایک جلسہ منعقد کیا جائے جس میں کارروائی کرنے کے متعلق ایک عام اسکیم مرتب کی جائے آپنے بیان میں یہ بھی واضح کر دیا کہ جلسہ کا منعقد کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ خواتین کے متعلق چند مسائل حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں کے روبرو پیش کرنے والی ہے نیز اپریل یا مئی میں جوائنٹ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ بیگم شاہ نواز ۲۱ جنوری کو روانہ ہوں گی اور جنیوا سے ۲۶ جنوری کے لئے ہندوستان کو روانہ ہونگی

پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی کے ارکان

ہندوستانی نمایندوں کی شرکت

نئی دہلی۔ ۲۰ جنوری پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی کا اجلاس غالباً مارچ یا اپریل میں بمقام لندن منعقد ہوگا۔ ہندوستان سے جن اصحاب کو اس کمیٹی میں شرکت کی دعوت دیجائیگی اُن کے ناموں کے متعلق قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ حسب ذیل شمولیت یقینی ہے۔ سر آغا خان۔ سر تیج بہادر سپرو۔ مسٹر جیکر۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ مسٹر کیلکر۔ سر اقبال۔ سر پٹرو۔ سردار تارا سنگھ مسٹر جوشی اور بیگم شاہ نواز

اگر اس دوران میں کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ ہو گیا تو گاندھی جی کی شرکت یقینی ہے۔

ریاستی ہندوبین میں سر اکبر حیدری اور سر مرزا اسمٰعیل خاں کی شرکت یقینی خیال کی جاتی ہے۔

لندن میں ریفارم بل کے مسودہ کی تیاری

سر میلکم ہیلی کے مشورہ سے کام ہوگا!

نئی دہلی۔ ۱۹ جنوری۔ ریفارم بل کے مسودہ کی تیاری مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اور اُن کے کابینہ کیلئے نہایت مشکل کام ثابت ہو رہا ہے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اور کابینہ کو یہ فکر دامن گیر ہے کہ اگر ہم نے مسودہ کی تیاری میں ہندوستانی سول سروس کی بات نہ پوچھی اور اُن کی رائے نہ لی تو وہ ناراض ہو جائیں گے لیکن اب اس خطرہ کو دور ✲

ہاضم دواؤں کا سرتاج

نہایت ہی خوش ذائقہ

کامدہینو چورن

معدہ جگر، آنتوں۔ اور تلی کی تمام شکایتوں کو جڑ سے کھونے اور اُن اعضا کو بہت زیادہ قوت دینے کے لئے خون صالح با فراط پیدا کرنے اور جسم کا وزن بڑھانے کیلئے متواتر تجربہ سے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کیجئے اور ایک ماہ کے باقاعدہ استعمال کے بعد اپنا پھر وزن کر کے دیکھئے کہ کس قدر ترقی ہوتی ہے قلب کو قوت اور فرحت ہوتی۔ سستی اور غم گینی دور ہوتی ہے۔ جبکہ عام تندرستی پر نہایت اچھا اثر پڑتا ہے۔

قبض دائمی، بدہضمی، پیٹ کا درد، نفخ، بھوک نہ لگنا۔ متلی، کھٹی ڈکار، سینہ میں جلن منہ سے بدمزہ پانی چھوٹنا۔ بدہضمی کے قے و دست، درد سر وغیرہ ان سب شکایتوں کو نیست نابود کرتا ہے۔ ہیضہ کے ایام میں ہیضہ سے بچاتا ہے۔ سفر اور گھر میں ایک شیشی کامدہینو چورن اسپنے پاس رکھیں وقت ضرورت یہ ناگہانی آفات اور ڈاکٹروں کے مصارف سے بچائے گا۔ قیمت فی شیشی ۸/ - تین شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ (۱۲) چھ شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ (۸/۲) علاوہ محصول ڈاک۔

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ملنے کا پتہ

کامدہینو اوشدھالیہ کانپور (U.P)

نوٹس

حسب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۰

سرستی پرشاد عرف بٹن بابو ولد منشی جوالا پرشاد کالیتھ ساکن پریڈ کانپور — مدعی

بنام رگھونندن سنگھ ولد بشناتھ سنگھ ٹھاکر ساکن کلیان پور خورد پرگنہ کانپور — مدعاعلیہ

اس تحریر کے ذریعہ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تمہارے ذمہ لگان مبلغ ۔۔۔ وسود مبلغ ۔۔۔ جملہ مبلغ ۔۔۔ بقایا بابتہ سنین ۱۳۳۷ف لغایۃ ۱۳۳۹ف یافتنی بابو سرستی پرشاد عرف بٹن بابو زمیندار کے ہے۔

لہذا اس رقم بقایا کو تم اندر تیس یوم تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے عدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل کانپور میں ادا و بیباق کر دیا اگر کوئی عذر خلاف دعوی کے کرنا ہو تو وہ عدالت مذکور میں پیش کرو۔ ورنہ اراضی مندرجہ ذیل سے بیدخل کر دیے جاؤ گے۔

تفصیل اراضی

موضع بارہ سردیتی پرگنہ کانپور

نمبر	رقبہ	لگان	تعداد رقم بقایا
۱۴۶۰/۱	۔۔۔	۔۔۔	۔۔۔
۱۴۶۰/۲	۔۔۔	"	
۱۴۶۱	۔۔۔	"	
۳ قطعہ	۔۔۔	۔۔۔	۔۔۔

تاریخ پیشی ۳ فروری سنہ ۱۹۳۳ء

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہاں

بحکم جناب بابو جگت بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیارات انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲۳۰ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۱۹ء

بہاری لال ولد نراین پرشاد قوم اگروال ساکن ڈفالی محال شہر کانپور حال مقیم اٹاوہ بازار شہر کانپور — انسالونٹ

بنام فرم گور دھن رائے باسدیو واقع شطرنجی محال شہر کانپور (۲) فرم سری نواس لچھمی نراین واقع کاہو کی کوٹھی شہر کانپور (۳) سورج مل سری کشن واقع شطرنجی محال شہر کانپور۔ قرضخواہان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے ایک درخواست شمر کیے جانے ڈسچارج کے عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے اُسکی سماعت کیلئے ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم کو جو کچھ عذر ہو وے روبرو عدالت ہذا تاریخ معینہ پیش کرو درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ المرقوم ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء

مہر عدالت (بحکم آر بی شرما منصرم عدالت خفیفہ)

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب بابو جگت بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۸۲ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۲۷ء

برہم دت ولد جواہر لال قوم ویش ساکن نوگھڑا شہر کانپور

بنام فرم رگھونندن رام چرن و کنجی لال ڈالو رام و مہادیو جگناتھ و لال پرشاد رام ادھار و رنیا اہیرن، وسوجی بالی قرضخواہان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے ایک درخواست ڈسچارج شمر کیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کیلئے ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرض خواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر کرنا ہو روبرو عدالت ہذا تاریخ معینہ پیش کرو۔ درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی المرقوم ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء

الور میں زبردست انقلابات ہونگے

حکومت ہند نے مہاراجہ الور کو اصلاحات پر مجبور کیا

جدید تقرر، معافیاں، اور قرضہ کے انتظامات

الور، ۷ار جنوری۔ باخبر حلقوں سے حالات دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ کلکتہ اور نئی دہلی میں کچھ ایسے امور پر غور ہو رہا ہے جو ریاست الور کے مستقبل میں عظیم الشان تغیر رونما کر دیں گے۔

محکمہ خارجہ اور محکمہ سیاسیات اور وائسرائے کے مابین اور اُن تمام لوگوں اور ریاست الور کے مابین مسلسل پیغامات بھیجے جا رہے ہیں میجر لاکن اور مسٹر الونیز بھی، روزمرہ کے حالات سے حکومت ہند کو مطلع کر رہے ہیں۔ معاصر نیشنل کال کے نامہ نگار کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لالہ گردھاری لال وائسرائے کی فوری دعوت پر کلکتہ گئے تھے اور مہاراجہ الور سے الور کی صورت حال کی اصلاح کیلئے فوری انتظامات ※

※ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ انتظامات برطانی فوجوں کی واپسی سے قبل ہونے چاہئیں۔ بحالات موجودہ فوجیں الور میں ہی موجود ہیں۔ ان کا خرچ مہاراجہ الور برداشت کر رہے ہیں۔ اور اُن کو اُس وقت واپس بلایا جائے گا۔ جب حکومت ہند اُن کو طلب کریگی

معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ نے مال گذاری میں جو کمی اور معافی کی تجویز کی تھی اُس کو حکومت ہند نے منظور نہیں کیا۔ اور دربار سے درخواست کی ہے کہ وہ مزید معافیاں اور تخفیف کرے تاکہ زمین اور پانی کے مطالبات کا نرخ قریب قریب وہ ہو جائے جو برطانوی ہند کے ملحق علاقہ میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ۱۰ یا ۲۰ فی صدی تک مالگذاری میں کمی ہو گی۔

مہاراجہ الور حکومت ہند سے قرض لے رہے ہیں

اس مشورہ کو قبول کرنے کیلئے مہاراجہ نے بجٹ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے حکومت سے قرضہ طلب کیا ہے۔ ریاست کا خزانہ پہلے ہی ابتر حالت میں ہے حکومت ہند نے جواب دیا کہ قرضہ اُس وقت تک نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ مہاراجہ اپنے انتظامی معاملات میں زبردست تغیر رونما نہ کریں۔ مثلاً وزیر اعظم اور وزیر مال کو حکومت مقرر کرے گی مہاراجہ نے اس کا اب تک کوئی جواب نہیں دیا ہے لیکن افواہ ہے کہ آئندہ چند روز میں جدید تقررات کا اعلان کیا جائے گا۔

اگر اچھوتوں کی دلدہی نہ کیگئی تو خانہ جنگی شروع ہو جائیگی

مہاتما گاندھی کا تازہ بیان

پونا۔ ۱۶ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ احمد آباد ل اوزس ایسوسی ایشن کے صدر سیٹھ چمن لال پارکھ نے وائسرائے کو تار ارسال کیا ہے کہ اچھوتوں کے مندر میں داخلہ کے بل کو منظور نہ کیا جائے نیز اس طرف بھی تار میں اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر بل کو منظور کر لیا گیا تو مذہبی جنگ کے چھڑ جانے کا ہر ایک امکان موجود ہے۔

اسی موضوع پر مہاتما گاندھی نے آج ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے ملاقات کر کے اظہار رائے فرمایا مہاتما جی نے کہا کہ "مجھے حیرت ہے کہ جس تار کو ابھی آپ نے مجھے دکھایا ہے سیٹھ چمن لال اس کو ابھی وائسرائے کے پاس روانہ کر رہے ہیں۔ مجھے پورا اعتماد ہے کہ سیٹھ صاحب کو یہ کبھی بھی یقین نہ کرنا چاہیے کہ ملک میں خانہ جنگی شروع ہونے کا امکان ہے۔ میں اپنی اپیل میں سناتنیوں سے کہہ چکا ہوں کہ اس قسم کا خیال فہم و ادراک سے بعید ہے اگر کوئی شخص مصلحین کے ارادوں سے واقف ہو سکتا ہے تو میں یقینی طور پر اُن کو جانتا ہوں لڑائی صرف اُس وقت چھڑ سکتی ہے کہ جب دو جماعتیں ایک دوسرے سے کٹ مرنے کیلئے تیار ہوں وضع دار سناتنیوں نے اگر جنگ شروع کر دی تو یہ کوششیں نقش بر آب ثابت ہوں گی اور جنگ آخر کیوں شروع ہونے لگی جب کہ وائسرائے مجوزہ بل کو منظور کر لیں۔

وائسرائے کس بل کو منظور کریں گے؟ اُس بل کو جس میں پاس ہوتے وقت اس امر کا اطمینان دلایا گیا ہے کہ مکمل طور پر دنگے فساد سے علیحدہ رہا جائے گا۔ جنگ کے شروع ہونے کا اس وقت امکان ہے کہ جب کہ معاملہ مصلحین کے ہاتھوں سے نکل کر نا امید اور پرجوش ہریجنوں کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا۔ اُس وقت وہ تمام ہندوں کے خلاف اپنے حقوق کے لئے پھر جنگ شروع کریں گے۔

لیکن جب تک سناتن دھرم کے حامی اور مددگار موجود ہیں یہ امکان بھی خیال بعید کی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ بل اُسی وقت پاس ہو سکتا ہے جب ہندو رائے کی ٹھوس قوت اُس کی پشت پناہی پر موجود ہے۔ جس تار کی طرف کہ آپ (نمایندہ ایسوسی ایٹڈ پریس) نے میری توجہ کو مبذول کرایا ہے، مجھے امید ہے کہ کوئی اشخص مطلق اُس سے خوف زدہ نہ ہو گا۔

بقیہ صفحہ اول (۹) دوربین کے موجد حکیم الواکحن ہیں (۱۰) محمد بن موسی پہلے شخص تھے جنہوں نے کرہ زمین کی پیمایش کا طریقہ بتلایا (۱۱) صابن مسلمانوں ہی کی ایجاد ہے۔ (۱۲) میزان بھی اہل عرب ہی کی ایجاد ہے سب سے پہلے انہیں نے اسکا استعمال کیا

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

نقص و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرمائیں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

دافع امراض مستورات و مقوی

ڈابر اشوکارشٹ رجسٹرڈ

(خرابی حیض و رطوبت کو دور کرنے والی مشہور آیورویدک دوا)

اسکے استعمال سے حیض باقاعدہ ہوتا ہے اور رطوبت یعنی سرخ و سفید مواد کا آنا فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ رحم کی کمزوری اسکے استعمال سے دور ہو کر حمل قرار پاتا ہے اور حاملہ عورت کی مندرجہ ذیل علامتیں مثلاً بخار، کمی، بھوک، دھات، اور سوجن وغیرہ اچھے قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ عہ یک روپیہ دو آنہ

پشٹینا

(مقوی باہ کی گولیاں)

اس کے استعمال سے نامردی، جریان، تھوڑی محنت سے تھکاوٹ جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت اور کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ عہ

ڈاک محصول ایک سے تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

نوٹ اس دوا کے دوران استعمال میں کبھی کبھی ہماری بنائی جلاب سے معدہ صاف کرتے رہنا چاہیے۔

...منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

...محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے

...نمبر ۵۵۴ کلکتہ

...دو مام غلام شیو غلام صاحبان۔

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کاساری اولیہ

دمہ۔ کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن، اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔

کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور۔

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

ہفتہ وار

صداقت

قیمت سالانہ ۲/ ششماہی ۱/

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷ | کانپور چہارشنبہ ۸ فروری ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۵۱ھ | نمبر ۵

سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بغیر نجات ناممکن ہے

والیسرائے کی تقریر اسمبلی پر برطانی اخبارات کے تبصرے

لندن ۲ فروری۔ والیسرائے کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو ایک سیاسی پیرے ہیں جو اپنی لبرل بین سے کانگریس کو بجائے کا کام انجام دیں گے۔ اس الم ناک نظریہ کے پیش نظر مہاتما گاندھی کی رہائی حاصل کرنے کیلئے ایک تحریک اُٹھ رہی ہے جو اپنے خاص معتقدین کی رہائی پر اصرار کرینگے جمہوریت کے خام جوش کے بیلے اوبال میں غالباً بڑی جماعت ہندوستان پر چھا جائے گی۔ اور جدید مجالس قانون ساز کو اکثریت پر قبضہ جمالے گی۔ ہندوستانی لبرلوں کو یا تو زمین میں دفن ہو جانا ہوگا یا فتحمندانہ گاندھی کے پیچھے صف آرا ہونا پڑے گا۔

ہندوستانی مصالحتی جماعت لندن

لندن ۲ فروری مہاتما گاندھی اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق گول میز کانفرنس آخری اجلاس میں سر تیج بہادر سپرو اور دیگر لوگوں کے خیال کی تائید کرتے ہوئے ہندوستانی مصالحتی جماعت نے اپنے مکتوب میں جو پریس کو بغرض اشاعت دیا ہے اعلان کیا ہے کہ اگر سیاسی قیدی بدستور جیلوں کے اندر محبوس رہے اور بغیر اُن کے مشورے کے دستور کو نافذ کر دیا گیا تو زبردست مخالفت پیدا ہو جائے گی۔

اس جماعت کو والیسرائے کی تقریر میں اس اہم مسئلہ کے متعلق کوئی تذکرہ نہیں ملتا کہ اور وہ اس امر پر زور دیتی ہے کہ برطانیہ کے بہت سے افراد محسوس کرتے ہیں کہ اعتدال پسندوں کی اس اپیل کو بلائے استحقار سے نہیں ٹھکرانا چاہیئے کہ انہیں جیل کی دیواروں سے باہر مشورہ کرنے کا موقع دیا جائے۔

برطانی پریس کے تبصرے

لندن ۲ فروری ٹائمز نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں ہندوستان کے سول ملازم کا ایک خط نقل کیا ہے جس میں

لارڈ ولنگڈن کی طفلانہ بازیگری اور مسائل کے متعلق ان کے نتیجہ خیز طرز عمل کا تذکرہ کیا ہے۔

ٹائمز لکھتا ہے کہ لارڈ ولنگڈن نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک عقلمند منتظم ہیں اور انہوں نے کبھی اپنی میانہ روی کو ہاتھ سے نہیں دیا آپ کی تقریر دہلی میں جارحانہ

علامات کا پتہ نہیں۔ گول میز کانفرنس کے آخری اجلاس پر آپ کا یہ جارحانہ تبصرہ بالکل صحیح ہے کہ ہندوستان کے سیاسی نظریہ میں ایک خوش گوار تبدیلی ہو گئی ہے

فنانشل ٹائمز کا بیان ہے کہ ۱۹۳۱ء سے ہندوستانی ساکھ اور خود حکومت ہند کی مالی پوزیشن میں جس ترقی ہوئی ہے وہ قابل مسرت ہے۔

پوزیشن کی مضبوطی سے جس قدر مستقل فائدہ ہندوستان کے اپنے صنعتی کاروبار کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے

قرض لینے کی صلاحیت سے اٹھایا جا سکتا ہے اتنا کسی دوسری طرح نہیں اٹھایا جا سکتا۔

اخبار مذکور امید کرتا ہے کہ ریزرو بنک کے قیام کے نمائندوں سے تجارتی انجمنوں سے مشورہ کرنا نہایت مفید ثابت ہوگا۔

مارننگ پوسٹ کا ایڈیٹر رقم طراز ہے کہ اگرچہ یہاں چند ماہ سے ہندوستانی قرضہ جات کی ذمہ داری کا تذکرہ نہیں کیا جا رہا ہے تاہم قرضہ کے آئندہ انتظامات کے متعلق والیسرائے کے بیان میں شہر میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اس امر میں شبہ کیا جاتا ہے کہ عنقریب کوئی جدید قرضہ بونڈ کی صورت میں طلب کیا جائے گا۔ بہرحال چند ماہ سے اس قرضہ کیلئے تیار بازار ہو گیا ہے۔

اسرار و معارف

(از جناب منظور حسین صاحب القادری)

درحقیقت انقلاب زندگی اعجاز ہے
ذرہ ذرہ خاک ہستی کا جہان راز ہے

ہو چکی بیمار الفت کو تسلی ہو چکی
ایک دزدیدہ نظر وہ بھی غلط انداز ہے

مسکرانے والے پھولو! تم ہی اک واقف نہیں
پتہ پتہ گلستاں کا آشنائے راز ہے

آپنے جو کچھ کیا! اچھا کیا میں کیا کہوں؟
فیصلہ دنیا کریگی کون دنیا ساز ہے

بے نشانی کا یہ عالم ہے نشاں ملتا نہیں
ہستی موہوم گویا دور کی آواز ہے

اُف! وہ درد دل مداوا جسکا ہو سکتا نہیں
ہائے! وہ بیمار جس کا درد چارہ ساز ہے

ڈر رہا ہوں حسن و الفت میں تصادم ہو نہ جائے
سامنے آنکھوں کے ماہر اک سراپا ناز ہے

مہاتما گاندھی اور سیاسی قیدی رہا ہو جائینگے

لندن ۳ فروری برطانی لیبر پارٹی کی طرف سے مسٹر لانسبری نے ہندوستان کو پیغام دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ۱۹۳۳ء میں مہاتما گاندھی اور دیگر سیاسی قیدی رہا ہو جائیں گے اور یہ سب جدید دستور

کے مسودے میں والیسرائے کی اعانت کریں گے۔

پیغام میں یہ بھی درج ہے کہ بغیر انڈین نیشنل کانگریس کی تصدیق اور مشورے کے کبھی کوئی تصفیہ نہ ہو سکے گا۔

نیز اس امید کا بھی اظہار کیا ہے کہ سال نو امن قائم کر دے گا اور تمام جابر آرڈیننسوں۔ متشددانہ قوانین۔ وحشت انگیزی اور قتل کا خاتمہ ہو جائے گا۔

ہریجنوں کا اخبار ۱۱ فروری سے نکلیگا

پونا ۴ فروری ہریجنوں کی نمائندگی کے سلسلہ میں جو انگلش ویکلی مہاتما گاندھی کی نگرانی میں نکل رہا ہے اس کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں، مہاتما جی نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔ "ہریجنوں کا پہلا انگریزی پرچہ اچھوت ادہار سوسائٹی کی طرف سے ۱۱ فروری کو شائع ہوگا۔ آریہ بھوشن پریس میں یہ طبع ہوگا۔ اور مسٹر اے، وی، تیوار دہن رکن انڈیا سوسائٹی سوسائٹی اس کے پرنٹر و پبلشر ہیں۔ اور مسٹر آر۔ سی شاستری بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل متذکرہ بالا جریدہ کے مدیر ہیں مسٹر شاستری نے کلکتہ کی پر از مفاد ملازمت کو چھوڑ کر اچھوت ادہار انجمن کے سکرٹری مسٹر اے وی ٹھکار کو اپنی خدمات دے دی ہیں۔ اور صرف بقدر ضروریات معاوضہ قبول کر لیا ہے۔ جب یہ طے ہو گیا کہ پونا سے انگریزی پرچہ نکلے گا تو مینے مسٹر ٹھکار سے دریافت کیا کہ کیا ادارت کیلئے مسٹر شاستری کی خدمات حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور وہ اس ذمہ داری کے بار کو کاندھوں پر اٹھانے کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے ہر دو حضرات نے برضا و رغبت میرے اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا میں اس میں پورے طور پر حصہ لوں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اخبار کو عظیم الشان سرپرستی حاصل ہوگی۔ خیال ہے کہ اخبار کو اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ بیرون ملک کے لیے چار روپیہ چندہ ہوگا۔ جس میں ڈاک کا خرچ بھی ہوگا اور ڈاک کے خرچ کے علاوہ تین روپیہ چندہ رہے گا۔

ممالک غیر کے لئے پانچ روپیہ آٹھ آنہ چندہ رکھا گیا ہے فی کاپی ایک آنہ قیمت ہوگی خریداروں کو ازراہ کرم اپنا چندہ بصورت نقد یا اسٹامپس مسٹر تیوار دہن کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ یار تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۷ کانپور چہارشنبہ ۸ر فروری ۱۹۳۳ء نمبر ۵

حضور والیسرائے کی تازہ تقریر

یکم فروری ۱۹۳۳ء کو اسمبلی کے سرمائی سشن کا افتتاح کرتے ہوئے والیسرائے بہادر نے جو تقریر کی تھی اُس میں سب سے پہلے اپنی اور اپنی حکومت کی خوش نیتی کا اظہار کرنے کے بعد سیاسی حالت کا ذکر ان الفاظ میں کیا:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کو اس حقیقت کا احساس ہے کہ میں اور میری حکومت آئینی اصلاحات کی منزل مقصود کی طرف تیز گام ہے اور میری حکومت کی یہ کوشش ہے کہ اس اقدام کے لئے سازگار فضا پیدا کی جائے جو ہندوستان کو ہندوستان کے انتظامی معاملات کا ذمہ دار بناتے پر نتیج ہوگا۔

حضور والیسرائے جس سازگار فضا پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں اُس کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں خود پیش قدمی کرے اور سیاسی مجرمان کو رہا کر کے اپنی نیک نیتی کا عملی ثبوت دے۔ جب تک لاکھوں فرزندان ہند جیلوں میں بند رہے ہیں اُس وقت تک اس قسم کی اپیلوں کا اثر ہو سکتا ہے۔ اس کو مدبران برطانیہ خود زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ واقعی خوشگوار فضا پیدا کرنا چاہتی ہے تو عام رہائی دیکر اظہار خیال کی آزادی کا موقع دے۔

ہز اکیلنسی والیسرائے نے ملک کی عام سیاسی حالت پر تبصرہ فرماتے ہوئے سول نافرمانی کی تحریک کی مذمت کی اور فرمایا کہ:-

"میں نے بکرات و مرات اپنے عزم راسخ کا اعلان کیا ہے کہ میری حکومت سول نافرمانی کی تحریک کے استیصال میں ان تمام ذرایع و وسائل سے کام لینے سے تامل نہ کرے گی جو اُس کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اس کی یہ حکمت عملی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حالات اس کے مقتضی ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ اس حکمت عملی نے اگر ایک طرف سول نافرمانی کی تحریک کا زور توڑ دیا ہے تو دوسری طرف ان اعتدال لیڈروں کی حمایت میں ترقی پذیر اضافہ کر دیا ہے جو اس تحریک کی تباہ کاریوں اور کانگریس کی تباہ کن حکمت عملی کے معترف ہیں۔"

سول نافرمانی کا انسداد ہو سکتا ہے اور برطانیہ جیسی عظیم الشان قدرت والی حکومت کانگریس کی قوت کا نام و نشان تک مٹا سکتی ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وطنیت اور آزادی کا جذبہ پیدا ہونے کے بعد نہ کبھی دبا ہے اور نہ دب سکتا ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ حالات کو درست کرنے کے لئے فضا کو ٹھیک کیا جائے۔

بہر حال ہم کو امید ہے کہ حکومت عقل و دانش سے کام لے کر ہندوستان کی سیاسی فضا کو درست کرنے کیلئے اسقدر اصلاحات ضرور دیگی کہ کم سے کم اعتدال پسند طبقہ تو ضرور مطمئن ہو جائے

مندروں میں اچھوتوں کا داخلہ

اخبارات کے پڑھنے والوں سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے کہ اچھوتوں کی شکایات دور کرنے کی تحریک میں سب سے اہم سوال اُن کو مندروں میں داخلہ کا حق دینا ہے۔

مہاتما گاندھی کا کہنا ہے کہ ہندوؤں کے کل مندر اچھوتوں کے واسطے کھل جانا چاہئے۔ اور اُن کو بھی حق حاصل ہو جانا چاہئے۔ جو اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کو حاصل ہیں۔ اور جو قوانین اس معاملہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں اُن کو دور کرنے کے واسطے ڈاکٹر سبرائن نے مدراس کونسل میں ایک بل پیش کرنا چاہا تھا لیکن ہز اکیلنسی والیسرائے نے اس کی اجازت نہیں دی۔

لیکن شکر کا مقام ہے کہ ہز اکیلنسی والیسرائے نے مسٹر رنگا آئر کا مندروں کے داخلہ کا بل اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت .. دیدی ہے۔

یہ بل اگر پاس ہو گیا تو سارے ہندوستان میں اس کا نفاذ ہوگا۔

ہم کو امید ہے کہ اس بل کے پاس ہونے میں گورنمنٹ ہر قسم کی سہولیت پیدا کر کے اچھوتوں کو انسانی حقوق دلانے میں امداد دے گی اس قانون کا منشا یہ ہے کہ جو ہندو ہندوؤں میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں اُن کو یہ حق قانوناً مل جاوے اور اُن کو کوئی زبردستی نہ روک سکے

مساجد کی واپسی کا مطالبہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ حکومت کے ہوم ممبر نے گذشتہ اسمبلی کے اجلاس میں اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ہندوستان میں بہت سی مسجدیں حکومت کے قبضہ میں ہیں چنانچہ شیخ صادق حسین صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے ایک رزولیوشن بدیں مضمون پیش کیا ہے کہ جسقدر مسجدیں حکومت کے قبضہ میں ہوں وہ مسلمانوں کو واپس کر دی جائیں ہم کو امید ہے کہ حکومت مسلمانوں کے اس جائز مطالبہ کو منظور فرما کر اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دیگی

آئینہ کانپور

سبزی منڈی کا معاملہ

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ ۱۹ ہندو ممبران نے اس مضمون کا ایک رزولیوشن بورڈ میں پیش ہونے کے لئے بھیجا ہے۔ کہ سبزی منڈی کا ٹھیکہ سابق ٹھیکہ دار کو سابق شرائط پر دیدیا جاوے ایک دوسرا رزولیوشن اس مطلب کا بھی بھیجا گیا ہے کہ سبزی منڈی کے ٹھیکہ کے واسطے سربمہر ٹنڈر طلب کیے جاویں یا نیلام کیا جاوے اور سب سے زیادہ قیمت پر ٹھیکہ دیا جاوے۔

ہم کو امید ہے کہ بورڈ آخری رزولیوشن کو منظور کر کے شہر کی فضا کو خراب ہونے سے بچالے گا۔

تعلیمی کمیٹی کا جلسہ

میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کا پہلا جلسہ ۴ر فروری ۱۹۳۳ء کو ہوا۔ جس میں سید امجد علی وکیل، مسز سرلا دیوی وائس پریزیڈنٹ، پنڈت سری رتن شوکلا سکریٹری اور مسز کالکا پرشاد بھٹناگر اسسٹنٹ سکریٹری مقرر ہوئی ہیں۔

تخفیف کی منسوخی

بورڈ کے گذشتہ جلسہ میں کم تنخواہ پانے والے ملازمان کی تنخواہوں کی کمی موقوف کر دینے کا مسئلہ پیش تھا۔ لیکن بورڈ نے نہایت سنگدلی کا اظہار کر کے اُس کو ٹال دیا۔ اس وقت جب کہ گورنمنٹ بھی تخفیف کم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ بورڈ کو ادنےٰ ملازمان کیساتھ یہ سلوک مناسب نہ تھا

ہم کو امید ہے کہ بورڈ اس کی جلد تلافی کر کے پندرہ روپیہ ماہوار کے ملازمان کی تکلیف دور کرے گا۔ اگر ضرورت ہو تو یہ کمی بڑی تنخواہ والے ملازمان کی تنخواہ میں مزید تخفیف کر کے پوری کی جا سکتی ہے۔

ممبری سے استعفا

بورڈ نے بابو نراین پرشاد نگم کو امپرومنٹ ٹرسٹ کے ٹربیونل کا ممبر مقرر کیا تھا۔ مگر آپ نے افسوس کے ساتھ اس عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے اس عہدہ کے واسطے دوبارہ انتخاب ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ مخالف پارٹی کے کسی لوکین کا انتخاب کر لیا جاوے اگر بورڈ کو نگم صاحب کی خدمات کا واقعی فائدہ اٹھانا تھا تو ہمارے نزدیک اُن کو تعلیمی کمیٹی کا چیرمین منتخب کرنا چاہئے تھا۔

افسوس ناک موت

ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ مولوی ضیاء الحسن صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کی اہلیہ کا ایک مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا "انا للہ و انا الیہ راجعون" ہم کو اس جانکاہ صدمہ میں مولوی صاحب موصوف کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔

ٹراموے ہٹانے کی مخالفت

۵ر فروری ۱۹۳۳ء کو بصدارت مولانا حسرت موہانی صاحب باشندگان کانپور کا ایک عام جلسہ خورد محل پارک میں منعقد ہوا جس میں کانپور میں ٹراموے کو بند کر دینے کی تجویز کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور میونسپل بورڈ و حکومت کو بتلایا گیا کہ ٹراموے بند ہو جانے سے پبلک کو بہت تکلیف پہونچے گی۔ اور شہر کی حیثیت میں فرق آئے گا۔

ایٹ ہوم

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کو سی۔ آئی۔ ای کے اعزاز میں اہل شہر ایک ایٹ ہوم ۱۱ر فروری کو اہل ہند دیوالی میں دیں گے۔

حکام

بابو رام اوگرہ لال صاحب سری واستو سب جج اول کا تبادلہ باندہ کو ہوا ہے اور آپ کی جگہ مسٹر قدوائی آئی۔ سی۔ ایس تشریف لائے ہیں

مسٹر آر۔ الف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھن پور کے میلہ سے ۱۰ر فروری کو تشریف لے آویں گے

خبر ہے کہ مسٹر ایل۔ جی لائڈ آئی۔ سی۔ ایس۔ جائنٹ مجسٹریٹ مارچ یا اپریل میں رخصت پر ولایت تشریف لے جانے والے ہیں۔

ٹربیونل

ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ حکومت نے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے لئے شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپیشل مجسٹریٹ و چیرمین اکائنز بورڈ کو سہ بار مقرر فرمایا ہے۔

ہرتال

۴ر فروری کو حسب معمول تمام ہندو بازار یوم مہاتما گاندھی کے سلسلے میں بند رہے۔

موتی لال ڈے

پنڈت موتی لال نہرو آنجہانی کی برسی کے سلسلہ میں ۶ر فروری کو تمام ہندو بازار بند رہے اور جلوس وغیرہ بھی نکالا گیا۔

تاجران پارچہ سے اپیل

گذشتہ ہفتہ کانگریس کی طرف سے ایک کانگریسی بلیٹن تقسیم کیا گیا جس میں تاجران پارچہ سے یہ اپیل کی گئی تھی کہ وہ غیر ملکی کپڑے کی تجارت نہ کریں۔

پکٹنگ

گذشتہ ہفتہ ولایتی کپڑے کی دو کانوں پر پکٹنگ کرنے کے سلسلہ میں متعدد کانگریسی رضاکاروں کی گرفتاریاں عمل میں آئیں اور سزائیں دی گئیں۔

اطلاع ضروری

انعام

میرے کاغذات ضروری از قسم دستاویزات و اقرارنامہ وغیرہ ۶ر فروری ۱۹۳۳ء کو کچہری جاتے ہوئے گر گئے ہیں لہذا جن صاحب نے پائے ہوں بلوہ پتہ ذیل پر دیکر مبلغ پانچ روپیہ بطور انعام حاصل کر سکتے ہیں۔

المشتہر

شیخ محمد حبیب۔ توپخانہ بازار کہنہ کانپور

حکومت کی موجودہ پالیسی برابر جاری رہے گی

اسمبلی میں والیسرائے کی افتتاحی تقریر

نئی دہلی یکم فروری۔ آج والیسرائے نے جمعیۃ مقننہ کے اجلاس میں حسب ذیل افتتاحی تقریر کی ہے۔

حضرات! میں آج جمعیۃ مقننہ کے اس اجلاس کے آغاز کے موقعہ پر اراکین جمعیۃ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ میں ان جذبات کو محسوس کر رہا ہوں جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے اس امر کا نہایت افسوس ہے کہ سر ابراہیم رحمت اللہ صدر اسمبلی میں علالت کے باعث آج کی کارروائی میں شرکت نہ فرما سکے۔ مفاد عامہ کے مختلف کاموں کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ پیش کرنے سے قبل جیسا کہ میں ہر موقعہ پر کیا کرتا ہوں میں اس امر کے لئے اظہار تشکر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ گزشتہ چند ماہ میں ملک کی سیاسی فضا میں بہت زیادہ اطمینان بخش تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ تبدیلی اس جذبہ اعتماد کا نتیجہ ہے جس کیلئے میں اور میری حکومت اس قدر جد و جہد کر رہے ہیں یعنی یہ کہ ہندوستان میں جلد از جلد اصلاحات کا نفاذ ہو جائے اور اسکے ساتھ ہی ایسی پرامن فضا قائم کی جائے جو اس نئے نظم و نسق کو شروع کرنے کے لئے اشد ضروری ہے جس کے ذریعہ ہندوستان کو انتظامی معاملات کا اختیار دیدیا جائے گا۔

اس تبدیلی کے اسباب کے متعلق میں اپنے خیالات کا اظہار اس موقع پر نہیں کرونگا بلکہ صرف ان لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی بدولت یہ تبدیلی واقع ہوئی ہے

امداد کرنے والوں کا شکریہ

میں ملک کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے نہایت صدق دلی اور وفاداری سے گزشتہ دو سال میں اپنے فرائض انجام دیے ہیں جو کہ بہت جد و جہد کا زمانہ رہا ہے اور اسی زمانہ میں ہمیں اقتصادی کساد بازاری کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے جو کہ ہماری تاریخ میں عدیم المثال رہی ہے۔

دونوں مجالس آئین ساز کے ممبران بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اُن آئینی تدابیر میں جو گزشتہ ماہ میں اُن کے روبرو پیش کیگئی ہیں اپنی نکتہ چینی کے ذریعہ حکومت کی رہنمائی اور امداد کی ہے آخر میں میں ملک کے جملہ مفاد کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے نہایت مستقل مزاجی اور ثابت قدمی سے اس اقتصادی کساد بازاری سے پیدا شدہ مشکلات کا مقابلہ کیا ہے جن سے ملک میں بہت زیادہ بے چینی پیدا ہو جانے کا امکان تھا۔

اقتصادی حالت و معاملات خارجیہ

اقتصادی خستہ حالی کے بادل اب بھی ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں لیکن مجھے پوری امید ہے کہ وہ بہت جلد غائب ہو جائینگے۔ اور اگر ہم ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہیں گے تو سب سے پہلے ہندوستان کی ہی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے گی۔

مجھے غیر ملکی معاملات کے متعلق ممبران اسمبلی کو کوئی خاص اطلاع بہم نہیں پہنچانی ہے میں اس سلسلہ میں صرف اس قدر کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ ہمسایہ ممالک سے ہندوستان کے تعلقات گزشتہ چھ ماہ سے نہایت ہی دوستانہ رہے ہیں۔

آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ سرحدی قبایل کو قابو میں کرنے کے لئے ہم نے جو پرامن پالیسی اختیار کی تھی اُس کے نہایت عمدہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور مجھے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ سرحد کا برطانی علاقہ بیرونی سرحد کے حملوں سے قطعی محفوظ رہا ہے میں اس موقعہ پر حکومت افغانستان کو اس موقع پر امداد کے لئے شکریہ ادا کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں جو کہ اس نے ہمارے مشترکہ سرحد کے امور کو حل کرنے میں کی ہے۔ دوسری سرحد کے متعلق ذکر کرتے ہوئے میں مہاراجہ سر بھیم شمشیر جنگ بہادر و کمانڈر انچیف نیپال کی وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہوں جن سے ایک سال قبل کلکتہ میں مجھے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس رنجدہ سانحہ سے نیپال کو ایک مدبر سے اور ہندوستان کو ایک صادق دوست سے محروم کر دیا لیکن یہ امر ہمارے لئے باعث تسکین ہے کہ جو شخص اس کا جانشین مقرر ہوا ہے اُس کے اوصاف سے ہمیں آیندہ میں ایسی ہی امداد ملتی رہے گی جیسی کہ ماضی میں ملتی رہی ہے۔

کساد بازاری کا خاتمہ

گزشتہ ستمبر میں میں نے ہندوستانی مزارعان کی اقتصادی حالت کا ذکر کیا تھا۔ اس وقت سے ابتک صورت حالات بہتر ہو گئی ہے اور اب تک جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں اُن سے یہ قوی امید ہے کہ کساد بازاری کا بدترین دور ختم ہو چکا ہے۔ ملک کے زیادہ حصوں میں موسم سرما کی فصلیں اچھی ہوئی ہیں۔ زرعی پیداوار کی قیمتیں اگرچہ کم ہیں لیکن اُن کی گرانی کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں مقامی حکومتوں نے قرضہ جات دے کر لوز اور مالیہ کی وصولی ملتوی یا معاف کر کے اور اپنی امداد کا کام جاری رکھا ہے۔ بعض مقامی حکومتیں اس خاص تدبیر پر بھی غور کر رہی ہیں جسکا میں نے اپنی گزشتہ تقریر میں ذکر کیا تھا۔ اور عنقریب ہی صوبہ متوسط میں قرضہ جات کا مصالحتی بل قانون بن جائے گا۔ یو۔پی کے زرعی قرضہ جات کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر لوکل گورنمنٹ غور کر رہی ہے اور ایسے فارمولا کی تلاش میں ہے جس کے ماتحت مالیہ اور لگان ایسے تناسب سے مقرر کیا جا سکے تاکہ قیمتوں میں کمی و بیشی کا عدالتوں میں جائے بغیر ہی مناسب طریقوں پر ترتیب دیا جا سکے

ممالک غیر میں ہندوستانیوں کی حالت

غیر ممالک میں آباد ہندوستانی کی عالمگیر کساد بازاری سے محفوظ نہیں رہ سکتے لنکا اور ملایا وغیرہ ممالک میں جو ہندوستانی چائے اور ربڑ کے باغات میں بطور مزدور کام کرتے ہیں ان پر بھی قیمتوں کی ارزانی کا نہایت نقصان دہ اثر پڑا ہے اجرتوں میں کمی کرنی پڑی ہے لیکن میری حکومت نے متعلقہ حکومتوں کے اشتراک عمل سے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ یہ کمی مزدوروں کے معیار زندگی پر نقصان دہ اثر نہ ڈالنے پائے۔ جو لوگ تخفیف شدہ تنخواہوں پر کام کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہیں ان کیلئے اپنے وطن میں واپس آنے کیلئے سہولتیں مہیا کیگئی ہیں۔

ہر دو ممالک میں ہمارے ایجنٹ ہندوستانی مزدوروں کے مفاد کے پیش نظر اقتصادی صورت حالات کا نہایت احتیاط سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ جنوبی افریقہ میں خصوصاً نیٹال میں آباد ہندوستانیوں میں بیکاری خاص طور پر پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن وہاں بھی ہمارے ایجنٹ نے یونین گورنمنٹ سے امداد کی درخواست کی ہے اور میرے پاس یہ یقین کرنے کے اسباب موجود ہیں کہ درخواست کامیاب ثابت ہوئی ہے اس سلسلہ میں مجھے دوسری بات یہ کہنی ہے کہ یونین گورنمنٹ نے ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کے مقبوضہ اراضی کے متعلق تحقیقات کرنے کیلئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے اس کمیشن نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اور حکومت ہند کو اس کمیشن کی رپورٹ کا انتظار ہے

اوٹاوہ پیکٹ اور فوجی اخراجات میں تخفیف

میں اس تجارتی معاہدہ کے متعلق آپ کی سرگرمیوں کو نہایت دلچسپی سے دیکھتا رہا ہوں جو میری حکومت نے ملک معظم کی حکومت سے اوٹاوہ میں کیا تھا اور مجھے اس فیصلہ سے نہایت اطمینان ہوا جو آپ لوگوں نے طویل گفت و شنید کے بعد کیا تھا اور جس کی میری حکومت نے تصدیق کر دی ہے۔ آپ کا فیصلہ دانشمندانہ ہے اس سمجھوتہ کے جو نتائج برآمد ہوں گے اُن کو میں دلچسپی کی نگاہ سے دیکھتا ہوں گا مجھے یقین ہے کہ اس نئی اسکیم سے تجارتی فارغ البالی دوبارہ قایم ہونے میں بہت امداد ملے گی۔ ستمبر کے اجلاس کے آغاز میں میں نے اپنی تقریر میں آنریبل ممبران کو اس کامیابی سے مطلع کیا تھا جو فوجی حکام نے کمانڈر انچیف کی زیر ہدایات فوجی اخراجات میں تخفیف حاصل کر کے کی ہے۔ اور میں نے اُسی وقت یہ واضح کر دیا تھا کہ تخفیف انتہا کو پہونچ چکی ہے اور بہت سی رجمنٹوں وغیرہ میں یہ تخفیف کرنی پڑی ہے پایونیر رجمنٹ کا نام بھی فوج کی فہرست سے اُڑا دینا پڑا ہے۔

دوسری اسکیم جو آپ کے روبرو برائے غور پیش ہو گی وہ امدادی فوج کے اخراجات میں تخفیف کے متعلق ہے۔ میں ان فوجی دستوں کا اس اسپرٹ کے لئے مشکور ہوں جسکے زیر اثر انہوں نے کفایت شعاری کی ضرورت کو محسوس کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ میں انہیں اس امر کا یقین دلا سکتا ہوں کہ جو تدابیر ہم نافذ کرنا چاہتے ہیں وہ عام طور پر قابلیت پر اثر انداز نہ ہوں گی۔

تحریک سول نافرمانی

مجھے توقع ہے کہ معزز ارکین کو وہ تمام مواقع یاد ہوں گے جب کہ میں نے اس امر پر زور دیا تھا کہ تحریک سول نافرمانی کو کچلنے کیلئے حکومت نے جو تدابیر اختیار کی ہے ان میں وہ اس وقت تک کوئی کمی کرنے کیلئے تیار نہیں ہے جب تک کہ ایسی صورت حالات موجود ہے جس کی بنا پر ان تدابیر کی ضرورت پیش آئی تھی مجھے یہ خیال کر کے خوشی ہوئی کہ حکومت کی پالیسی نہ صرف حسب توقع تحریک سول نافرمانی کو دبانے میں کامیاب ہوئی ہے بلکہ اُن اعتدال لیڈروں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے اس پالیسی کا خیر مقدم کیا ہے جو اس نقصان کو محسوس کرتے ہیں جو کانگریس کی تباہ کن حکمت عملی سے ملک کے سیاسی اور اقتصادی مفاد کو پہونچا ہے تحریک سول نافرمانی کی تحریک کو روکنے کے لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ میری حکومت آرڈی نینس کی متعدد دفعات کو عام قانون میں شامل کر کے اس کی طاقت میں اضافہ کرے۔ مجلس آئین ساز کیلئے اس وقت تک ایسے مشکل قوانین منظور کرنا بہت مشکل کام ہے۔ خواہ وہ قوانین عارضی ہی کیوں نہ ہوں جب تک کہ اُسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ ملک کو کسی بلا سے نجات دلانے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ چند سال کے تجربہ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ بلا درحقیقت اصلی ہے اور اسکو نظر انداز کر دینا دانشمندی سے بعید ہو گا نہ صرف مرکزی مجلس آئین ساز نے بلکہ تمام صوبجاتی مجالس آئین ساز نے جہاں کہ تحریک سول نافرمانی زوروں پر رہی ہے اپنے فیصلہ سے حکومت کو ایسے اختیارات دیدیے ہیں جن کے ذریعہ بدامنی پھیلانے والے طاقتوں کو روکا جا سکتا ہے اور ملک میں مستقل طور سے پرامن صورت حالات پھر پیدا کی جا سکتی ہے۔ ایسی جو تدابیر قانونی جامہ پہن چکی ہیں وہ مستقل نہ ہوں گے بلکہ صرف موجودہ و آیندہ دساتیر کے درمیانی عرصہ میں نافذ رہیں گی۔ جب کہ اس امر کا خطرہ لاحق ہو گا کہ امن کی جانب سے پرامن ترقی کی تجاویز کے بجائے انقلابی تدابیر شروع کرنے کی کوشش کی جائے گی مجھے یقین ہے کہ وہ عرصہ جن کے دوران میں یہ قوانین نافذ رہیں گے ختم ہو جائے گا۔ تو وہ لوگ جو اس وقت باختیار ہوں گے اپنے آپ کو ان تدابیر کے بغیر بھی محفوظ پائیں گے اور آئینی حکومت خود اختیاری کے راستہ میں اب جو خطرہ لاحق ہے وہ اس وقت دور ہو جائے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ اب تک سول نافرمانی کے رہنما اس نقصان کو تسلیم نہیں کر رہے ہیں جو اُن کی پالیسی سے ملک کو پہونچا ہے اگرچہ دوبارہ جوش و خروش پیدا کرنے کیلئے اُن کی کوششوں میں انہیں بالکل کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ لیکن وہ اب بھی اپنی پالیسی پر پابندی کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں لیکن مجھے کامل یقین ہے کہ زمانہ کی رفتار کیساتھ وہ تباہی کے راستہ سے زیادہ سے زیادہ دور ہوتے جائیں گے اور انہیں اس امر کا احساس ہو جائے گا کہ وہ تعمیری سیاسیات کی زندہ طاقتوں میں گرفتار ہو چکے ہیں جو نئے آئین کو قریب تر لا رہی ہیں۔ اور ہر جانب سے وسعت پذیر ہیں۔

دہشت انگیزی

مجھے ایک مرتبہ بنگال کی تحریک دہشت انگیزی کا بھی ذکر کر دینا چاہئے۔ میری اسمبلی میں گزشتہ تقریر کے عین بعد ہی بنگال میں وہ خوفناک حملے کیے گئے ان میں سے ایک ریلوے انسٹی ٹیوٹ پارٹی پر ہوا تھا اور دوسرا ناکامیاب حملہ سر الفریڈ واٹسن ایڈیٹر اسٹیٹسمین پر کیا گیا اس وقت سے اب تک صورت حالات بہتر ہو رہی ہے۔ بنگال کونسل نے حکومت بنگال کو وہ تمام اختیارات دیدیے ہیں جنکا حکومت نے کونسل سے مطالبہ کیا ہے اور ایک خاص قانون پاس کر دیا ہے جس کا مقصد دہشت انگیزوں کے حملوں کا انسداد کرنا ہے۔

ایک اور قانون پاس کیا گیا ہے کہ جسکا مقصد آتشیں اسلحہ جات اور مادہ آتشگیر کے سلسلہ میں جرائم کیلئے سزا میں اضافہ کرنا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اس سے اُن لوگوں کے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ جو تحریک دہشت انگیزی کی امداد کرتے ہیں یا صوبہ میں ناجائز طریقہ پر اسلحہ لاتے ہیں۔

صوبہ میں فوجی دستوں کو تعینات کرنے سے وفادار رعایا پر تسلی بخش اثر پڑتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ فوجی دستوں کی آمد نے دہشت انگیزوں میں یہ بات روشن کر دی کہ اس لعنت کو دور کرنے کیلئے حکومت اپنی تمام قوت استعمال کرنے کیلئے تیار ہے لیکن محض گرفتاریوں اور پولیس کی تدابیر سے

اس اسمبلی کے ممبران یہ بات تسلیم کرچکے ہیں کہ اگر رائے عامہ کو متاثر کیا جائے اور بنگال کے نوجوانوں کو اس امر کے خلاف متنبہ کیا جائے کہ وہ قاتلانہ سازشوں میں جو ملک کے لئے نہایت خطرناک اور خود اُن کیلئے تباہ کن ہے خود کو نہ پھنسائیں۔ تو بہت کچھ فائدہ ہوسکتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ میرا یہ خیال درست ہے کہ مجھے ایسے آثار نظر آتے ہیں کہ رائے عامہ ان اصولوں کے خلاف عملی قدم اٹھا رہی ہے۔ جن کے باعث بنگالی نوجوان آوارہ ہوجاتے ہیں اور رائے عامہ اس خیال کے حق میں بھی ہوتی جارہی ہے کہ دہشت انگیزی کی یہ طریقے اگر کامیاب ثابت ہوگئے تو صوبہ کی پرامن ترقی کی امیدوں کیلئے مہلک ثابت ہوں گے۔

گول میز کانفرنس کی رپورٹ

والسرائے نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے گول میز کانفرنس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبروں نے تیسری گول میز کانفرنس کی کارروائی کو جو اخبارات میں شایع ہوتی رہی ہے بغور اور دلچسپی کیساتھ پڑھا ہوگا پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی میری حکومت نے کانفرنس کی کارروائی کے متعلق رپورٹوں رپورٹوں کا ہندوستانی ایڈیشن شایع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ میرے خیال میں رپورٹوں کی کاپیاں ہاؤس کے تمام ممبران کو مل گئی ہونگی معزز اراکین مجھ سے یہ امید نہیں کریں گے کہ کانفرنس کی کارروائی کے متعلق مفصل تبصرہ کروں۔ لیکن مجھے اجازت دی جائے کہ میں اُن چند اثرات کے متعلق اظہار خیال کروں جو کانفرنس سے میرے دماغ پڑے ہیں۔ جو حالات ہمیں معلوم ہوئے ہیں اُن میں خاص پہلو یہ تھا کہ جو لوگ کانفرنس میں شامل ہوئے تھے خواہ برطانیہ کی طرف سے یا ہندوستان کی طرف سے وہ اس بات پر تلے ہوئے تھے کہ کسی نہ کسی طرح تمام پیچیدہ مسائل کو حل کرلیا جاوے۔ اور ایسے عملی حل تلاش کیے جائیں جن کو زیادہ سے زیادہ عام منظوری حاصل ہوسکے ہر ایک پیچیدہ مسئلہ پر یکے بعد دیگرے جس طرح غور کیا گیا اور جو فیصلے ان کو آیندہ استعمال اور رہنمائی کیلئے جس عجلت کیساتھ قلم بند کیا گیا وہ اس طریقہ سے مجھ پر بہت زیادہ اثر پڑا ہے۔

فیڈریشن کی جانب کوچ

دوسری چیز جس سے میں متاثر ہوا ہوں وہ عام نیک نیتی ہے جس سے مسائل پر غور خوض کرنے میں بڑی امداد ملی ہے۔ اگر کسی مسئلہ کے متعلق اختلاف رہ بھی گیا ہو تو بھی مخالفین کے خیالات کا احترام رکھا گیا ہے جس سے کافی اچھا اثر پڑا ہے جو بذات خود آیندہ کیلئے بہترین شگون ہے۔

کانفرنس نے جس خوبی کیساتھ کام کیا ہے اور جو آئینی ترقی کی سڑک پر ہم نے جو ایک اور منزل طے کی ہے اس سے میں بہت زیادہ متاثر ہوں اس سڑک پر ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہے فیڈریشن کی جانب مستعدی کے ساتھ کوچ جاری ہے۔

جب سے یہ گول میزی نمایندے انگلستان سے واپس آئے ہیں میں نے ان لوگوں کے خیالات معلوم کرنے کیلئے فرداً فرداً ان لوگوں سے ملاقات کی ہے۔ انہوں نے میرے روبرو جن خیالات کا اظہار کیا ہے اُن سے صاف ظاہر ہے کہ انگلستان میں برطانی مندوبین کے ساتھ تبادلہ خیالات سے ان کو اس بات سے ذرا بھی شک نہیں رہا کہ ملک معظم کی حکومت اس زبردست کام کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کیلئے تیار ہے۔ جو انہوں نے شروع کیا ہے

دستور کی تکمیل

کانفرنس کے اختتام پر وزیر ہند نے جو تقریر کی تھی اس میں ایک فقرہ ہے جس کا خاص طور پر میں ذکر کرونگا آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ چند ہندوستانی مندوبین نے وزیر ہند پر اس بات کیلئے زور دیا تھا کہ وہ بل میں فیڈریشن کے قیام کے متعلق ایک انقطاعی تاریخ درج کریں اس سلسلہ میں جو زبردست مشکلات درپیش تھیں وزیر ہند نے ان کو بیان کیا لیکن انہوں نے دو وعدے کیے مجھے امید ہے کہ ملک کی رائے عامہ نے اُن کی اہمیت کو سمجھا ہے۔

وزیر ہند نے ایک بات یہ کہی کہ ملک معظم کی حکومت کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ کسی بھی قسم کی صوبجاتی آزادی ایسی شرائط کے ماتحت دی جائے جو فیڈریشن کے قیام کو آیندہ کے لئے محض اتفاق پر چھوڑ دے دوسری بات جو انہوں نے حکومت برطانیہ کے لئے نہیں کہی بلکہ برطانی مندوبین کیلئے بھی کہی وہ یہ ہے کہ اس وقت سے بل کے پاس ہونے تک جو وقت صرف ہوگا اس دوران میں ملک معظم کی حکومت ان تمام رکاوٹوں کو جلد از جلد دور کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ جو فیڈریشن کے قیام کے راستہ میں حائل ہوں گی۔

کتنا کام باقی ہے

اب ہمیں ذرا ٹھہر جانا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ اب کیا پوزیشن ہے۔ تین گول میز کانفرنسوں نے تیاری کے کام کو مکمل کردیا ہے۔ اب یہ کام باقی رہ گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت پارلیمنٹ کے روبرو اپنی تجاویز پیش کرے حکومت کا وسیع پروگرام آپ کو معلوم ہے حکومت کا ارادہ ہے کہ اصلاحات کے متعلق اسکیم کو جلد از جلد قرطاس ابیض کی شکل میں پارلیمنٹ کے روبرو پیش کیا جائے۔ قرطاس ابیض بذات خود بل نہیں ہوگا تاہم اس میں ملک معظم کی حکومت کی انقطاعی تجاویز درج ہوں گی بعض اوقات عوام کا حافظہ کمزور ہوجاتا ہے لہٰذا میں آنریبل ممبروں کو مجوزہ طریق کار اختیار کرنے کی وجوہات یاد دلاتا ہوں جیسا کہ وزیر ہند کہہ چکے ہیں کہ ملک معظم کی تمام حکومتوں کا یہ ارادہ رہا ہے کہ اصلاحات کے متعلق تجاویز پر غور کرنے کیلئے ہر دو ایوانوں کی ایک مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی مدعو کی جائے۔ پارلیمنٹ کو اس بات کی سفارش کرتے ہوئے کہ اس سے پیشتر کوئی بل پیش کیا جائے گا۔ اہم کام کیا جائے گا۔ ملک معظم کی حکومت کو امید ہے کہ ہندوستانی مجلس مقننہ کا تعاون حاصل کرنے کے لئے سہولت پیدا کی جائے گی۔ (یہاں میں نے اُن الفاظ کو استعمال کیا ہے جو گذشتہ سال وزیر ہند نے استعمال کیے تھے۔)

اس کے بعد پارلیمنٹری کا کام شروع ہوگا۔ قرطاس ابیض جب پیش کردیا جائیگا تو فیصلہ کرنا پارلیمنٹ کے ہاتھ میں رہ جائے گا۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ وزیر ہند عنقریب ہی ملک معظم کی حکومت کے واضح ارادہ کے متعلق کوئی واضح اعلان کریں گے اور مجھے بھروسہ ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی میں شرکت کیلئے ہندوستان کے نمایندے شامل کیے جائیں گے۔

میں اس دوران میں یہ کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ موجودہ زمانہ ہی وہ زمانہ ہے جبکہ انڈیا آفس میں اور یہاں مصروفیات بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور میری حکومت کے محکمہ جات بھی بہت مصروف ہیں۔

آج کل ان امور پر غور کیا جارہا ہے کہ جو قرطاس ابیض کی شکل میں شایع کرنے ہیں میں ان لوگوں کی بے صبری کو سمجھ رہا ہوں قرطاس ابیض کی اشاعت کے منتظر ہیں اور اُسکا خود مطالعہ کرنا چاہتے ہیں یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اس آئین جو کہ صوبجاتی اور فیڈرل حکومت کے متعلق ملک معظم کی حکومت کے خیال میں نامکمل مرقع پیش کیا جائے گا۔ میں آنریبل ممبران سے یہ وعدہ کرسکتا ہوں کہ اب بہت تھوڑا ہی وقت ہے جو کانفرنس کے کام کے خاتمہ کے بعد اس کو مکمل کرنے کیلئے ضروری ہوا کرتا ہے۔

ریزرو بنک اور مالیات

جدید آئین کے متعلق جس سے آپ سب کا بحیثیت جمعیۃ مقننہ کے ممبران کے براہ راست تعلق ہوگا اور ایک مسئلہ نہایت اہم ہے یعنی ریزرو بنک کا قیام اس بارے میں مجھے یہ ضروری نہیں معلوم ہوتا کہ گول میز کانفرنس میں وزیر ہند کے بیانات کو اس موقع پر مکرر بیان کروں لیکن وزیر ہند کے بیان سے آپ یہ اندازہ کرسکیں گے کہ جدید آئین کے نفاذ سے قبل ریزرو بنک بل کو پاس کرنا ضروری ہوگا۔ چنانچہ میں امید کرتا ہوں کہ ایک عمدہ خودمختار بنک کے قیام کے متعلق اہم شرائط کے بارے میں ہم سب میں اتفاق رائے ہوگا اور مجھے امید ہے کہ اس اجلاس کے خاتمہ سے قبل اس بارے میں مقررہ ضابطہ سے آپ کو مطلع کردیا جائے گا۔ مالیات کے بارہ میں چند معاملات کے متعلق آپ کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں جہاں تک میزانیہ کا تعلق ہے میں وزیر مال کے بیان کے متعلق جو چار ہفتہ کے بعد ہوگا۔ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے پبلک قرضہ کے متعلق اہم تجاویز کچھ عرصہ سے درپیش ہیں۔ لہٰذا اس بارے میں اگر میں حکومت کی تجاویز اور توقعات کا ذکر کروں۔ تو وہ بے معنی نہ ہوگا اس وقت ہم جو کچھ کر رہے ہیں اسکا مقصد اعلیٰ ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ جدید آئین کے ماتحت حکومت ہند کی مالی پوزیشن صحیح اور مستحکم ہو اور جدید آئین کے شروع میں اُس کو مشکلات کا سامنا نہ ہو۔ لہٰذا اس مقصد کی تکمیل کیلئے یہ ضروری ہے کہ قلیل میعاد کی کثیر رقوم جو آیندہ چند سالوں میں واجب الادا ہوں گی ان کو ایک طویل عرصہ کے واجب الادا قوم میں تبدیل کردیا جائے۔ تاکہ جدید حکومت کو شروع سالوں میں قرضہ کی ادائیگی کے بار کی مشکلات کا سامنا درپیش نہ ہو۔

حکومت ہند کی ساکھ

ایک دوسرا اہم مسئلہ حکومت ہند کی ترقی پذیر و بہتر ساکھ سے فائدہ اٹھانے کا مسئلہ ہے اور اس سے سرکاری قرضہ جات کی شرح سود کو کم کرنا ہوگا۔

ان مذکورہ بالا مقاصد کی تکمیل کیلئے گذشتہ سال سے جب سے کہ صورت حالات نے اس قسم کی سہولتیں بہم پہونچائی ہیں۔ ہم ایک مجوزہ پروگرام کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ جون ۱۹۳۲ء سے ہم چار قرضہ جات کی اسکیم پیش کرچکے ہیں۔ ان میں سے تین کی تو تکمیل ہوچکی ہے۔ ہم نے اپنی فوری نقد ضروریات کو رفع کرنے کیلئے جون میں قرضہ کا آغاز کیا تھا۔ اس کے بعد اگست میں پہلی بار سابق قرضہ کو جدید قرضہ میں تبدیل کیا بعد ازاں گذشتہ دس دنوں میں ہم نے دو مزید کام کیے ہیں۔ اول تو پندرہ کروڑ کا نقد قرضہ جس کی فہرست کا ۲۳ جنوری کو آغاز ہوا اور آدھ گھنٹہ میں ہی یہ فہرست ضرورت سے زیادہ پر ہوگئی۔ اس کے بعد ۱۴ جنوری کو ہم نے منتقلی قرضہ کا اعلان کیا یعنی ۵۰ کروڑ کے تین قرضہ جات کو جو ۱۹۳۳ء میں ادا کرنے والے تھے ایک رقم قرضہ میں تبدیل کردیا۔ اس موقعہ پر تذکرہ میں یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی مالی تاریخ میں یہ ایک نمایاں کارنامہ ہے۔ چنانچہ کلکتہ کے ایک اولوالعزم ہفتہ وار جرنل نے دو ہفتہ متواتر ہمارے قرضہ جات کے متعلق خاص ضمیمہ شایع کیے یہ پچھلے دو اقدام ایک دوسرے سے نہایت قریبی رشتے میں منسلک تھے۔ اول الذکر کا مقصد گورنمنٹ کی نقد مالی حالت کو بہتر بنانا تھا۔ نیز دوسرے اقدام کی تیاری کے طور بازار کی قوت کی جانچ پڑتال کرنا تھی۔ چنانچہ یہ ایک نہایت اطمینان بخش امر ہے کہ ہماری اسکیم کا ایک بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ہمارے اس پروگرام کا ایک خاص پہلو بھی ہے جس کی جانب میں آپ کی توجہ خاص طور پر مبذول کرانی چاہتا ہوں یعنی یہ کہ ہر قدم پر گورنمنٹ کی ساکھ میں اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ جون میں ہم ½ ۵ فیصدی کی شرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی ساکھ کیا ہے۔ چنانچہ ہماری ساکھ میں تدریج اضافہ سے ہماری ساکھ مستحکم ہوگئی اور اس کے نتیجہ تک بجٹ میں کثیر بچت ہوگی۔ یہ ہی نہیں بلکہ اس طریق کار سے قرضہ دینے والی پبلک کو بھی کثیر فائدہ ہوا ہے۔ اور اس نے ایک خاص مقصد کی تکمیل کی ہے۔ یعنی یہ کہ حکومت کا اعتماد بحال ہوگیا ہے۔ چنانچہ قرضہ میں روپیہ لگانے والے مراکز میں جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ روپیہ لگانے والوں میں اعتماد بڑھتا جارہا ہے اس طرح نہ صرف کاروبار میں بحالی ہوگی۔ بلکہ ہماری پوزیشن میں استحکام پیدا ہونے کے مزید مواقع حاصل ہوں لہٰذا ہمارا یہ ارادہ ہے کہ جس پالیسی پر ہم اب تک عامل ہورہے ہیں اس کو جاری رکھا جائے۔ چنانچہ مستقبل کیلئے یہ ایک فال نیک ہے۔

کفایت شعاری کی ضرورت

یہ تمام امور جن کا میں نے ابھی آپ کے روبرو ذکر کیا ہے مصارف میں کفایت شعاری کی جانب ہماری رہنمائی کرینگے لیکن یہ تو تصویر کا صرف ایک رخ ہے دوسرا رخ اس تصویر کا اور بھی زیادہ اہم ضروری ہے یعنی ملک کی اقتصادی نشو و نما پر غور کرنا۔ میرے خیال میں یہ کہنا صداقت سے دور نہ ہوگا کہ اُس وقت تمام دنیا میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ موجودہ عالمگیر صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر ملک میں کفایت شعاری کی ضرورت ہے لہٰذا میری حکومت اس بارے میں غافل نہیں۔ نیز ہماری آنکھیں مستقبل پر لگی ہوئی ہیں۔ ہم جدید گورنمنٹ کیلئے ایسی تجاویز تیار کرنا چاہتے ہیں۔ جن سے نہایت صحیح اعداد و شمار کا اندازہ ہوسکے اور ایک مکمل اقتصادی پالیسی تیار ہوسکے چنانچہ اس سلسلہ میں ہم بہت جلد ان تجاویز کا اعلان کریں گے جن پر اس وقت غور ہو رہا ہے

میں آپ کی توجہ ایک خاص امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جس کے متعلق ہم ایسی کارروائی کرینگے جو اس کام کی جو اس سلسلہ میں کرنا ہے ایک اہم مثال ثابت ہوگی۔

سڑکوں اور ریلوے کا مقابلہ

ذرائع آمدورفت و رسل و رسائل ہر ایک ملک کی ترقی کے اہم عناصر ہیں۔ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں اُن کو اور بھی زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ سڑکوں اور ریلوے کے ذریعہ آمدورفت میں مقابلہ میں باعث بہت سے ممالک میں تلخ مسائل پیدا ہوگئے ہیں۔ اگرچہ ان تھوڑے سے ہندوستان میں ان مسائل نے ابھی تک پیچیدہ صورت اختیار نہیں کی ہے جیسی کہ دوسرے ممالک میں ہوچکی ہے لیکن اگر ہمیں ان شدید مشکلات کو دور کرنا ہے جو دوسرے ممالک میں پیش آرہی ہیں تو ہمیں اس کے متعلق ایک واضح

ہندوستان کا آیندہ دستور اساسی

مرکزی ذمہ داری اور وزرأ کی حیثیت

متعدد بنیادی اُصول معرض التوا میں

لندن۔ ۳۰ر جوری تیسری گول میز کانفرنس لندن کی بحث وتحقیق سے آیندہ دستور حکومت پر اب بہت کچھ روشنی پڑنے لگی ہے۔ اگرچہ کانفرنس کی کارروائیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مسئلوں کے متعلق ابھی قطعی طور پر تصفیہ نہیں کیا جاسکا۔ تاہم کانفرنس کے موجودہ فیصلوں سے آیندہ اصلاحات کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

صوبجاتی کونسلوں کے متعلق ذیل کے آئین پر عمل درآمد ہوگا:۔

(۱) فرنچائز کمیٹی کی تجویز کے مطابق براہ راست طریق انتخاب

(۲) جائداد کا معیار۔ اس میں بشرط ضرورت بعض ضروری ترمیم کی جاسکتی ہے۔

(۳) فرنچائز کمیٹی کی یہ تجویز کہ خواتین کیلئے بھی جائداد کا وہی معیار قایم کیا جائے جو مردوں کیلئے مقرر کیا گیا ہے

(۴) ہر صوبہ میں دس فی صدی اچھوتوں کو حق رائے دہی

(۵) ووٹ دینے کیلئے فوجی خدمات کا موجودہ معیار۔

(۶) فرقہ وارانہ ایوارڈ کے مطابق کامرس (شعبہ تجارت) کو خاص نمایندگی دینے کی اسکیم۔

مسٹر این۔ ایم جوشی نے جو معیار جائداد کے خلاف تھے۔ تجویز پیش کی کہ اگر حق رائے دہی کی مجوزہ وسیع تعداد حاصل کرنا ممکن ہو تو ایسی شرائط بھی لگادی جائیں جن کے مطابق حق رائے دہندگان کی تعداد وقتاً فوقتاً خود بخود بڑھائی جاسکے۔

سر ہنری گڈنی نے فرنچائز کمیٹی کی تجویز کے مطابق تعلیمی معیار کی حمایت کی کیونکہ معیار جائداد اکثر اینگلو انڈینوں کو ووٹ دینے سے مایوس اور محروم کردیگا پنڈت نانک چند نے اس امر پر زور دیا کہ پنجاب کے زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ میں ووٹ دینے کی جو تخفیف قایم کی گئی ہے اُسے منسوخ کردیا جائے۔

تعلیمی معیار کے متعلق قرار پایا کہ قبل اس سے کہ ووٹ کیلئے کوئی معیار قایم کیا جائے اس مسئلہ پر کماحقہ اچھی طرح غور وخوض کیا جائے گا۔

خواتین کی کم از کم تعلیمی معیار پر بہت بحث ہوئی اور بعضوں کا خیال تھا کہ ووٹ دینے کیلئے خواتین کو حرف شناس ہونا کافی ہے۔ بڑی بحث وتحقیق کے بعد قرار پایا کہ ہر صوبہ اپنے مقامی حالات کے مدنظر ہر ۴½ مرد کے بعد ایک عورت کو رائے دہی کا اختیار تفویض کرنے کا خود انتظام کرے۔

کامرس (تجارت) کی نمایندگی کے متعلق بعض ہندوستانی مندوبین نے فرقہ وارانہ نمایندگی کے اصول کی مخالفت کی

فیڈرل لیجسلیچر

جہاں تک فیڈرل اسمبلی کے ایوان زیریں کا تعلق ہے کانفرنس مندرجہ ذیل امور کی حمایت میں نظر آتی ہے:۔

(۱) براہ راست طریق انتخاب

(۲) برطانوی ہندوستانی انتخاب کیلئے حق رائے دہی کا معیار بھی ہوگا۔ جو اس وقت صوبجاتی کونسلوں کیلئے رائج ہے۔ لیکن سی۔ پی کے حق رائے دہندگان کی تعداد اتنی بڑھائی جائے گی جس سے کونسل کے موجودہ منتخب کنندگان کی تعداد دونی ہوسکے۔

(۳) مردوں کیلئے تعلیمی معیار میٹرک یا اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کی ڈگریاں رکھی گئی ہیں۔ لیکن بعض آرا نے اس کی مخالفت کی۔ خواتین کے تعلیمی معیار کے متعلق کوئی تصفیہ نہ ہوسکا۔

(۴) فیڈرل اسمبلی میں اچھوتوں کی تمام آبادی کو ۲ فیصدی نمایندگی دی گئی۔ اور جدید اسمبلی کے عام حق انتخابات کے متعلق کم از کم تعلیم حرف کو معیار قرار دیاگیا

(۵) ہر صوبہ کے کونسل کی طرف سے ایک عورت کا انتخاب۔

(۶) مزدوروں کیلئے آٹھ نشستیں۔

(۷) ہندوستانی کامرس اور برطانوی کامرس کیلئے ۴-۴ نشستیں۔

(۸) زمینداروں کیلئے موجودہ رواج کے مطابق خاص نمایندگی۔

ایوان بالا

ایوان بالا کے متعلق فرنچائز کمیٹی کی یہ سفارش تسلیم کرلی گئی۔ کہ ایوان بالا کا انتخاب صوبجاتی کونسلوں کے حق رائے دہی تبادل کے ذریعہ سے عمل میں لایا جاوے لیکن مسلم نمایندوں نے اس طریق کے استعمال کے متعلق اپنی رائے محفوظ رکھی۔

عام طور پر یہ بھی تسلیم کرلیا گیا کہ ایوان بالا میں خاص مفادات کو نمایندگی نہیں دی جائے گی۔ فیڈرل لیجسلیچر کے حجم کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوسکا بعض کی رائے تھی کہ ارکان کی تعداد ۴۵۰ ہونی چاہیئے۔ لیکن بعض نمایندوں نے ۳۰۰ کو کافی قرار دیا۔ ایک تیسری تجویز یہ بھی تھی کہ ایوان زیریں رائے عامہ کا صحیح ترجمان ہو۔ اور ایوان بالا میں اجزائے وفاق کی حکومتوں اور فیڈرل گورنمنٹ کے ۱۶۰ ارکان ہوں گے ان کا فرض ہوگا کہ دستور اساسی کیلئے ملک کے صحیح ترجمان پیش کریں۔

ریاستیں اور فیڈرل لیجسلیچر

ریاستوں کے درجے کے متعلق عموماً مندوبین اس امر پر راضی تھے کہ ریاستوں کو ایوان زیریں میں ۳۳⅓ فیصدی اور ایوان بالا میں ۴۰ فیصدی نمایندگی دی جائے۔ لیکن مسلم نمایندوں اور بعض دوسرے مندوبین نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ اس سے مسلمانوں کی نمایندگی کی میزان کم ہوجاتی ہے۔

لیجسلیٹو کے اختیارات

صوبوں کے اختیارات زایدہ کے متعلق کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں ہوا بلکہ یہ کہہ کر اکتفا کی گئی کہ صوبجاتی اختیارات زایدہ کی فہرست سردست تیار کرنی فضول ہے۔ کیونکہ مرکز کے اختیارات سے جو بچ رہیں گے وہی صوبوں کے حصہ میں آجائیں گے۔ گول میز کانفرنس کمیٹی کی تجاویز کانفرنس کے سامنے پیش کی گئیں۔ اور وزیر ہند نے فرمایا کہ وہ اختیارات زایدہ کے متعلق کوئی آخری تصفیہ نہیں نہیں کرسکتے۔ جس کے متعلق سر تیج بہادر سپرو نے مرکز کو عطا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

مرکز اور صوبوں کے تعلقات

مرکز اور صوبوں کے تعلقات کے متعلق فیصلہ یہ ہوا کہ سردست موجودہ طریقہ کو منسوخ نہ کیا جائے جس کے ماتحت مرکزی حکومت صوبجاتی انتظامات کیلئے عموماً عہدیداروں کا تقرر کرتی ہے اگر انتظامی عملہ کے اخراجات زیادہ ہوجائیں تو ان مصارف میں فیڈریشن بھی شریک ہووے گا۔

اس امر پر عموماً اتفاق رائے ہوا کہ صوبجاتی انتظامات میں مرکز کی مداخلت کا دائرہ محدود کردیا جائے۔ یعنی مرکز ان ہی مسائل میں مداخلت کرے جن کا تعلق "لا اینڈ آرڈر" (قانون امن) سے ہو۔ اس قسم کی مداخلت کا اختیار گورنر جنرل کو ذاتی طور سے تفویض کیا جائے اور جن حالات کے ماتحت مداخلت کی جا سکتی ہے اوس کی مکمل توضیح وتشریح کردی جائے۔

ریاست اور فیڈرل گورنمنٹ کے تعلقات

فیڈرل گورنمنٹ کے درمیان جو تعلقات رکھے گئے ہیں ان کا اطلاق ریاستوں پر نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ ریاستوں کے وفاقی مالیات کا انتظام زیر نگرانی گورنر جنرل اس ایجنسی کے ہاتھ میں ہوگا جسے ریاست مقرر کرے گی۔

گورنر جنرل کے اختیارات خصوصی

قانون دستور اساسی کا اعلان یہ ہوگا کہ قوت تنفیذیہ اور مقتدر اعلیٰ تاج ہوگا۔ جس کے نمایندے فیڈریشن میں گورنر جنرل اور صوبوں میں گورنر ہوں گے لیکن بجز ان امور کے جن کا ذکر دستور اساسی میں کیا گیا ہے۔ گورنر جنرل اور گورنر اپنے اپنے وزرا کے مشوروں پر عمل کریں گے اور قوت تنفیذیہ کو اپنے قانونی اقدامات اور اُن کی تائید کیلئے مجلس قانون ساز پر حصر کرنا پڑے گا۔

وزراء کے اختیارات

گورنر جنرل کو ریزروڈ ڈیپارٹمنٹ (مخصوص شعبہ جات) کے متعلق ہرگز کوئی مشورہ نہیں دے سکتے بلکہ یہ تمام محکمہ گورنر جنرل کی ذاتی ذمہ داریوں کے رہین منت ہوں گے۔ مخصوص شعبہ جات میں ڈیفنس (فوج) اور امور خارجہ داخل ہیں۔ اور اس میں مذہبی شعبہ کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔

مذہبی محکمہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس کے مصارف موجودہ تخمینہ سے متجاوز نہیں کیے جاسکتے محکمہ فوج کے متعلق تشریح کی گئی ہے کہ تمام وہ امور جو براہ راست فوجی ضروریات کے ضمن میں آتے ہیں محکمہ فوج میں شمار کیے جائیں گے۔ امور خارجہ کے ضمن میں علاوہ غیر ملکی تعلقات کے اور بھی اکثر ایسے امور ہوں گے (مثلاً تجارتی تعلقات) جن پر وزرا لازمی طور سے غور وخوض کرکے گورنر جنرل کو ہدایت کرسکتے ہیں البتہ گورنر جنرل کو جب یہ محسوس ہوگا کہ وزرا کے مشوروں سے امور خارجہ کے متعلق اس کی ذاتی ذمہ داریاں معرض خطر میں پڑجاتی ہیں تو وہ اس کے خلاف بھی کرسکتا ہے۔

وزراء کے محکمے

جو محکمہ وزرا کے ماتحت رکھے جائیں گے اور جن کیلئے وہ لیجسلیچر کے سامنے جوابدہ سمجھے جائیں گے ان کے متعلق انہیں آئینی طور سے اختیار حاصل ہوگا کہ گورنر جنرل کو مشورہ دے سکیں۔ لیکن جدید دستور میں گورنر جنرل کو بعض عام امور کے متعلق "خاص ذمہ داری" تفویض کی جائے گی۔ اور اُسے قانوناً اختیار ہوگا۔ کہ اگر وزراء کے مشورے اس کی خاص ذمہ داری پر اثر انداز ہوتے ہیں تو انہیں مسترد کردے۔

گورنر جنرل کے قرطاس ہدایات کو قانون دستور اساسی میں ایک اہم حیثیت حاصل ہوگی۔

خاص ذمہ داری کی تشریح

گورنر جنرل کو ذیل کے معاملات میں خاص ذمہ داری تفویض کی جائے گی:۔

(۱) ہندوستان کے امن وامان کے سخت خطرات کو دور کرنا

(۲) اقلیت کی محافظت

(۳) عام ملازمتوں میں حقوق کی نگہداشت۔

(۴) وہ امور جو خاص شعبہ جات کے انتظامات پر اثر انداز ہوں۔

(۵) ریاستوں کے حقوق کی محافظت

(۶) تجارتی امتیازات کی روک تھام

(۷) فینانشل تحفظات کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ گورنر جنرل کو وفاق کے سالئہ مالی استقلال واستحکام کے تحفظات بھی تفویض کردیے جائیں مذکورۂ بالا "خاص ذمہ داری" کے علاوہ گورنر جنرل کو ذیل کے معاملات کا بھی اختیار کلی حاصل ہوگا۔

(۱) لیجسلیچر کو برخاست کرنے۔ طلب کرنے۔ اور اُس کی میعاد بڑھانے کے اختیارات۔

(۲) کسی قانون کو منظور کرنا یا نامنظور کرنا یا کسی قانون کو ملک معظم کی تصدیق کے لئے مخصوص کردینا۔

(۳) بعض قسم کے مسودوں کو کونسل میں پیش کرنے سے قبل اجازت دینے کا اختیار۔

(۴) ہنگامی ضروریات کے موقع پر لیجسلیچر کے متحدہ اجلاس کو طلب کرنا جہاں مروجہ وقت کا تعین خطرناک نتائج پیدا کرسکتا ہے۔

(۵) لیجسلیچر میں اگر کوئی بحث وتحقیق ہورہی ہو تو اُسے وہیں روک دینے کا اختیار۔

(۶) لیجسلیچر کے ناموافق ووٹوں کے خلاف اقدام کرنے کا اختیار۔

(۷) اپنے اختیارات اور ذمہ داریوں کے مطابق لیجسلیٹو امور کے قوانین بنانا۔

لیجسلیچر کے تعلقات

اس سلسلہ میں بالاتفاق رائے یہ قرار پایا کہ گورنر جنرل کو لیجسلیچر کے ناموافق آرا کے خلاف اقدام کرنے کا اختیار کلی عطا فرمایا جائے۔ خواہ یہ آرا کسی قانون سازی یا فنڈ کے متعلق ہوں۔ گورنر جنرل کو اختیار ہے کہ وہ مخصوص شعبہ جات یا "خاص ذمہ داری" کی بنا پر لیجسلیچر سے بالکل آزاد ہوکر کوئی اقدام کرسکتا ہے۔

اسی ضمن میں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ گورنر جنرل کو وقتی ضرورت کیلئے آرڈیننس نافذ کرنے والے اختیارات تفویض کیے جائیں۔ وفاقی حکومت کو بھی لیجسلیچر کی عدم موجودگی میں ہنگامی ضروریات کے لئے اسی قسم کے اختیارات تفویض کیے جائیں گے۔ اسی طرح جو آرڈیننس بنائے جائیں گے اُن کی میعاد مقرر ہوگی۔ میعاد کی مقررہ کے بعد اسکا جاری رکھنا لیجسلیچر کی تصدیق پر موقوف ہوگا

ایسے مسودے پیش کرنے سے پیشتر گورنر جنرل کی اجازت لازمی طور سے حاصل کی جائے گی۔ جو مخصوص شعبہ جات مذہب یا عوام الناس کی رسم ورواج پر اثر انداز ہوں۔ نیز ایسے مسودے جو گورنر جنرل کے کسی قانون یا آرڈیننس کی ترمیم وتنسیخ کے متعلق ہوں۔ یا اُس پر اثر انداز ہوں تو انہیں پیش کرنے سے قبل گورنر جنرل سے اجازت لینی ہوگی۔ گورنر جنرل کو یہ بھی اختیار ہوگا

کر کسی ایسے امر پر بحث و تحیص روک دے جس سے تعلق امن کا اندیشہ ہے۔

گورنروں کے اختیارات

صوبجاتی گورنروں کو بھی تقریباً وہی اختیارات اور وہی "خاص ذمہ داری" تفویض کی جائے گی جن کا اطلاق گورنر جنرل پر ہوتا ہے البتہ صوبوں میں مخصوص شعبہ جات نہ ہوں گے۔ لیکن بعض ترقی نایافتہ صوبوں کے گورنروں کو "خاص اختیارات" بھی تفویض کیے جائیں گے۔

کانفرنس نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ گورنر جنرل اور گورنروں کو ایسے مواقع پر جب آئینی نظام بالکل ٹوٹ جائے تو تمام اختیارات تفویض کیے جائیں گے۔

جدید کونسلوں کے اختیارات اور فنانس

مالی استقلال و استحکام کے تحفظات اور وفاق کی ساکھ کے سلسلہ میں مالی تحفظات کمیٹی نے گورنر جنرل کی خاص ذمہ داری کے متعلق حسب ذیل امور منظور کیے:۔

(۱) گورنر جنرل کے قرطاس ہدایات کو کھلے الفاظ میں تشریح کرنا ہوگا۔ کہ اس نے اپنے اختیارات کو اس وقت تک استعمال نہیں کیا جب تک کہ اُسے یقین نہ ہو گیا کہ اگر اپنے اختیارات سے کام نہ لیا گیا تو مالی استقلال و استحکام معرض خطر میں پڑ جائے گا۔

(۲) گورنر جنرل اس ذمہ داری کی انجام دہی میں امداد کے لئے ایک مالی مشیر مقرر کرے گا جسے قوت تنفیذیہ تفویض نہیں کی جائے گی۔ یہ مالی مشیر وزراء کو بھی مشورہ دے سکتا ہے۔ لیکن وہ گورنر جنرل کے سامنے ذمہ دار سمجھا جائے گا۔

(۳) بجٹ میں ایسے مصارف کی دفعات ہوں گی جنہیں کتاب آئین رائے طلبی کے دائرے سے باہر قرار دیا ہے مثلاً مخصوص شعبہ جات اور قرض کے اخراجات۔

(۴) وفاقی دستور کے قیام سے پیشتر سکہ اور تبادلہ کے انتظامات کیلئے ایک ریزرو بنک قایم کیا جائے گا

(۵) کاغذی سکے اور قوانین سکہ کی ترمیم کیلئے مسودہ پیش کرنے سے قبل گورنر جنرل کی اجازت درکار ہوگی۔

ریزرو بنک کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کیلئے وزیر ہندوستانی نمائندوں کی آراء طلب کریں گے لیکن صورت حالات اگر ایسی پیدا ہوئی۔ کہ ریزرو بنک وقت پر قایم نہیں کیا جا سکتا تو ہندوستانیوں سے محض یہ دریافت کیا جائے کہ بنک کے قیام کیلئے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔

فوج کا مسئلہ

محکمہ فوج کے متعلق کانفرنس نے اسی میں فلاح دیکھی کہ گورنر جنرل کو پورا اختیار دے دیا جائے وہ اپنے حسب خواہ بہترین شخص کو ڈیفنس ممبر (فوجی رکن) انتخاب کرے۔

اگرچہ فوجی اخراجات کے متعلق تمام امور کو ملک معظم کی حکومت نے رائے طلبی کے دائرہ سے باہر قرار دیا ہے نیز اس سلسلہ میں حکومت برطانیہ یہ تسلیم کرنا نہیں چاہتی کہ گورنر جنرل کے خاص مشیروں اور وفاقی وزراء کے درمیان جو مشورے ہوں انہیں لازمی طور پر قابل عمل قرار دیا جائے۔ تاہم حکومت متحدہ مشورہ کو رسمی طور پر قبول کرنے کے کسی اچھے طریق کار پر غور کرنے کے لئے تیار ہے یہ بھی قرار پایا کہ فوجی معاملات پر غور کرنے کا حق آیندہ لیجسلیچر کو موجودہ لیجسلیچر سے کسی طرح کم نہیں ہوگا فوج کو جلد سے جلد ہندوستانی بنانے کی اسکیم ملک معظم کی حکومت نے تجویز کی کہ رفتہ رفتہ اس کی ترقی کی طرف قدم اُٹھائے جائیں گے۔

ہندوستان میں برطانوی فوجی طاقت کا مسئلہ بھی ابھی ملک معظم کی حکومت کے زیر غور ہے۔

یہ مسئلہ بھی زیر غور ہے کہ شاہی ہندوستانی فوج کو ترقی دینے کے سلسلہ میں جہاں ہندوستانی مفادات کالعدم ہیں لیجسلیچر کو کہاں تک بولنے کا حق ہے

سندھ اور بنگال کی مالی مشکلات!

تجویز کی گئی ہے کہ جدید دستور اساسی کے قیام سے پیشتر یہ مسئلہ حل کر لیا جائے کہ مرکز خسارہ والے صوبوں کو کتنے دنوں تک کتنی رقم بطور امداد دیا جائے مالی امداد کی بنیاد پر اختلاف رائے ہوا کہ کس شعبہ سے یہ رقم نکالنی چاہیئے۔ بنگال کے معاملہ میں یہ تجویز ہوئی کہ سن کے محاصل سے ایک خاص رقم عطا کر کے صوبہ کی مالی مشکلات پر قابو پایا جائے۔ بنگال کے مندوبین نے مطالبہ کیا تھا کہ جس قدر سن ان کے صوبے سے باہر بھیجے جاتے ہیں اُن کی تمام چنگی صوبہ کو دے دی جاوے اور وہ چند سال کیلئے اس رقم میں سے نصف حکومت کو دے دیا کریں گے۔

سندھ کی تمام مالی توقعات "سکھر بیراج" سے وابستہ ہیں۔ اس سلسلہ میں تجویز کی گئی کہ وفاقی حکومت کی طرف سے سندھ کو ماقبل پروگرام کے مطابق مالی امداد دی جاوے گورنر جنرل کو بیراج کے انتظامات کی نگرانی کرنے کے خاص اختیارات تفویض کیے جائیں صوبہ مغربی و شمالی کی امداد جاری رکھنے کی ضرورت تسلیم کی گئی۔ لیکن اُسکے ساتھ ہی یہ تجویز کی گئی کہ رقم ابتدائی طور سے بھی مقرر کی جائے اور اُس کے ساتھ ہی ہر نظر ثانی کے موقع پر حسب ضرورت وقت کی میعاد مقرر کردی جایا کرے۔

ہندوستانی لیجسلیچرز کے اختیارات

جدید دستور اساسی نے امور ذیل کو ہندوستانی لیجسلیچرز کے اختیارات سے بالاتر قرار دے کر انہیں محض پارلیمنٹ کیلئے رکھ چھوڑا ہے۔ ایسے قوانین جو مقتدر اعلیٰ شاہی خاندان۔ برطانوی ہند پر تاج کے اقتدار۔ قانون فوج۔ ہوائی طاقت کے قانون اور قانون نظم و نسق بحری فوج پر اثر انداز ہوں اس کے ساتھ ایسے قوانین بھی لیجسلیچرز کی دسترس سے بالاتر قرار دیے جاتے ہیں جو برطانوی قومیت پر ضرب پہونچانے کے مترادف سمجھے جائیں لیکن ان معاملات کے علاوہ جدید وفاقی یا صوبجاتی کونسلوں کو یہ اختیار تفویض کیا جا سکتا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے منظور کردہ قوانین (بجز قانون دستور اساسی) میں تغیر و تبدل کر سکتے ہیں بشرطیکہ گورنر جنرل نے اپنی قوت فیصلہ کو استعمال کرنے کے مسودہ پیش کرنے کی اجازت دیدی اور مسودہ پیش کرنے کے بعد اپنی تصدیق بھی کر دی ہو دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے قانون کے خلاف اقدام کرنے کیلئے لیجسلیچرز کو لازم ہے کہ گورنر جنرل سے مسودہ پیش کرنے کی اجازت حاصل کرے۔ گورنر جنرل سے اس کی تصدیق بھی کرائیں بغیر اس کے کوئی اقدام جائز نہ سمجھا جائے گا۔

سپریم کورٹ

سپریم کورٹ کے قیام کے متعلق مندوبین اختلاف رائے کی وجہ سے کوئی تصفیہ نہیں کر سکے۔

---

* سر تیج بہادر سپرو سے گفت و شنید کر رہے ہیں مسٹر برلا اور مسٹر راج گوپال اچاریہ بمبئی جا رہے ہیں جہاں سے وہ دہلی جائیں گے۔

اچھوتوں کا مسئلہ انسانیت کی اہمیت کا حامل ہے

مہاتما گاندھی کے تازہ ترین ارشادات

پونا۔ ۲ فروری الیوشی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے انٹرویو میں مہاتما گاندھی نے اظہار مسرت فرماتے ہوئے کہا کہ مسٹر رنگا آئر کے جس دوسرے مسودہ قانون کو اسمبلی میں پیش ہونے کی وائسرائے نے اجازت دی ہے، وہ فی الحقیقت ڈاکٹر سبرایاں کے بل کا عکس ہے آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اسمبلی میں "مسودہ قانون" پر فوری غور و خوض کے لئے ہر سہولیت مہیا کی جائے گی۔

اگرچہ یہ مسودات قانون پرائیویٹ ہیں لیکن اُن کی اہمیت تمام ہندوستان پر حاوی ہے۔ اور انسانیت کے زاویہ نگاہ سے تو تمام دنیا کی اہمیت ان مسودات میں مضمر ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس بل کے تسلیم کرنے میں ارکان اسمبلی کو مشکلات سے دوچار ہونا نہیں پڑے گا۔ کیونکہ کسی شخص کے مذہب میں یہ بل مداخلت نہیں کرتا۔ اور جو باتیں اس کے خلاف بیان کی گئی ہیں وہ واقعیت کے برعکس ہیں۔ حکومت کو مذہبی معاملات میں غیر جانبدارانہ رویہ رکھنے کیلئے ایسے مسودات قانون کی ضرورت ہے۔ ہر دو مسودات قانون کا مقصد ترقی کی راہ سے رکاوٹوں کا ارتفاع ہے ان سے نہ تو کسی شخص پر دباؤ پڑ سکتا ہے اور نہ کسی مذہبی رسم و رواج میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

اس سوال کے متعلق کہ اسمبلی کے اسی اجلاس میں یہ مسودہ قانون پیش ہوا اور اسی سلسلہ میں مہاتما گاندھی سربرآوردہ اشخاص سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ مہاتما جی نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں ذمہ دارانہ طور پر کہہ سکتا ہوں کہ ارکان اسمبلی کے لئے صرف مسودہ قانون کو پیش کرانا ہی ممکن نہیں بلکہ اگر وہ چاہیں تو یہ قانونی مسودات قانون (لا) بن سکتے ہیں حکومت اور ارکان کیلئے اس امر کا امکان کم از کم موجود ہے کہ اسی اجلاس میں بل کے پیش کرنے کیلئے سہولتیں مہیا کیجائیں۔

استصواب رائے عامہ کی ضرورت نہیں

استصواب رائے عامہ کیلئے بل کے گشت کئے جانے پر مہاتما جی نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اس قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی کیونکہ زیر بحث مسودہ قانون کسی صورت میں جدید نہیں ہے۔ اور نہ مسودات قانون میں مطلق ایسی پیچیدگی موجود ہے جن کے سمجھنے سے مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ مختلف افراد۔ جماعتوں اور انجمنوں کی رائے بھی اچھی طرح معلوم ہو چکی ہے مہاتما گاندھی جی سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ سے گفت و شنید کے بعد مسٹر برلا۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ اور دوسرے حضرات نے کوئی قطعی پروگرام مرتب کیا ہے اس پر آپنے فرمایا کہ انہوں نے نوٹس ترتیب دیے ہیں تاکہ وائسرائے کی منظوری کی پیچیدگیوں کو سمجھا جا سکے اور یہ مسودات قانون تمام ہندوستان کیلئے پیمانہ بن سکیں ان حضرات نے پبلک کی آرا کو ایک مرکز پر لانے کے طریقوں پر مشورہ کیا اور مخلص شاتنیوں پر اس چیز کو واضح کر دیا کہ مصلحین اور ان میں کوئی اہم فرق نہیں ہے۔ اور مصلحین نہ مذہبی رسم و رواج کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں اور نہ انکا مطمح نظر شاستروں کی تحقیر ہے۔

یہ محسوس کیا گیا ہے کہ مصلحین کے زاویہ نگاہ کو سمجھنے سے ہی شاتنیوں نے انکار کر دیا اسی وجہ سے شاتنیوں میں ایجی ٹیشن کی لہر پیدا ہو گئی ہے نیز جو کچھ مصلحین کے پروگرام کا مقصد ہے اُس کے متعلق اچھوت پن کے ارتفاع کی تحریک کے سلسلہ میں تشکوک و شبہات بھی پیدا ہو گئے ہیں ان حالات کے مدنظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ پبلک کی نگاہوں سے تاریکی کے پردے اٹھانے کیلئے پروپیگنڈہ کیا جائے جس کا مقصد فضول بحث و تحیص نہ ہو۔ بلکہ پروپیگنڈہ کرنے والے اشخاص اعلانات نہایت واضح طریقہ اور اچھے طور پر کریں۔ اور اس طرز عمل پر وہ پابند ہو جائیں۔ اطلاع ملی ہے کہ مہاتما گاندھی داخلہ مندر کے بل کے متعلق بقیہ

(بقیہ کالم ۲ کے نیچے)

دیکھئے

فلیکس کے اچھے جوتے
اتنے سستے کبھی نہیں بنے

اب وہ موسم ہے جبکہ سامان جوتا بنانے کیلئے سب سے اچھا مل سکتا ہے۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ جو جوتے آپ سردی کے موسم میں خریدیں گے وہ خاص طور پر اچھے ہونگے اسلئے آپ اپنے لئے نئے فلیکس کے جوتے جلد سے جلد خریدئیے تاکہ آپ اچھے سے اچھے مال کا پورے طور پر فائدہ اُٹھا سکیں۔

4/8
فلیکس
آکسفورڈ شو
براؤن للعہ فیجوڑا سیاہ للعہ فیجوڑا

3/15
فلیکس
فل سلیپر
براؤن ۵ فیجوڑا۔ سیاہ ۵ فیجوڑا

MADE AT کانپور میں بنے
FLEX SHOES

صرف وہی جوتے خریدئیے جن کے تلوں میں فلیکس کا مارکہ ہو

کانپور ایجنٹ:۔
مسٹرس آغا برادرس
کشمیری ہاؤس بسٹن روڈ۔ کانپور۔
دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ:۔
لکھنو۔ فتح پور۔ اٹاوہ وغیرہ وغیرہ

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈروں کا نوٹس

سر بمہر ٹنڈر مندرجہ ذیل چیزوں کے کیلئے طلب کیے جاتے ہیں:۔

(۱) سطحی نالیوں کے ساتھ ایس-ڈبلو- پایپ سیور لگانے کے واسطے۔

(۲) غربت اللہ کے باغ میں ۱۳ انچہ کا واٹر مین (watar main) لگانا۔

جنکے تخمینے مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) -/7644 روپیہ
(۲) -/1783 روپیہ

مندرجہ بالا ٹنڈر ۱۴ ر فروری ۱۹۳۳ء ۳½ بجے دن تک وصول کیے جاسکتے ہیں ٹنڈر فارم ۱۴ ر فروری ۱۹۳۳ء ۲½ بجے دن تک کانپور میونسپل انجینر کے دفتر سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

دیگر اطلاعات میونسپل انجینیر کے دفتر سے روزانہ کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(دستخط) برجندر سروپ
بی-اے-ایل-ایل-بی ایڈوکیٹ
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(حسب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی)

مقدمہ نمبر ۲۰۶ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت جناب بابو کالیچرن اگروال صاحب بہادر منصف پرتاب گڈھ اودھ۔

دوست محمد ولد لالہ قوم مسلمان ساکن دانذو پور پران پرگنہ و تحصیل ضلع پرتاب گڈھ مدعی

بنام رام نرنجن وغیرہ مدعاعلیہم

بنام رام نرنجن ولد راجت رام قوم برہمن باشندے ساکن موضع دانذو پور پران پرگنہ و تحصیل ضلع پرتاب گڈھ مدعاعلیہ نمبر۱

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ -/700 کے دائرکی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ رماہ فروری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی مذکور کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھارے اظہار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنی جواب دہی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا

آج بتاریخ ۲۶ رماہ جنوری ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم منصرم عدالت

بحکم جناب بابو بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنام مدعاعلیہ بنابر حاضری اصالتاً بہ غرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۳۹۳۶ سنہ ۱۹۳۲ء

پی کے بنرجی افیشل ریلوے ساکن سول لائن کانپور مدعی

بنام قرم ہرنام سنگھ سلوک سنگھ مدعاعلیہ

بنام ہرنام سنگھ ولد نامعلوم قوم پنجابی ساکن ملتو ضلع گجرات ڈاکخانہ و منصفی ڈونگا مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ ۱۵ آنے -/230 کے دائرکی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو۔ نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر بی شرما
منصرم عدالت
مہر عدالت

سابق گورنر کا انتقال

لندن ۷ ر فروری لارڈ سڈنہم جو ۲۰ سال قبل بمبئی کے گورنر تھے چند روز علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئے ہیں۔

دھاریوال کے اونی دھاگے
used all over India
DHARIWAL
INDIA
تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا
نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۱ کو لکھیے
عام ایجنٹ:۔ امپیریل ایجنسی- جنرل گنج - کانپور
دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

بانی
ڈاکٹر- ایس- کے- برمن لمیٹڈ
ٹریڈ مارک اسٹار رجسٹرڈ
پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ
آپ اور آپ کے بچے استعمال کریں
REGD. لال شربت
REGD. ڈابر چیون پراش اولیہ
(لال شربت)
اس سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم طاقتور اور خون گاڑھا ہوتا ہے بچے ہمیشہ چست و چالاک اور خوش و خرم رہتے ہیں۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکے سبب بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ پرسوتی کی کمزوری اور دودھ کی کمی دور کرنے کی اسمیں بےحد طاقت ہے۔ قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ ر محصول ۱۰ ر نمونہ دو آنہ ۲ ر
(کلیجہ پھیپھڑہ و جسم کی نقاہت کیلئے مثل آب حیات رسائن)
بیمار تندرست بچے۔ بڈھے- مرد- عورت سبھو کیلئے مفید ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ اسکے متواتر استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے اور بیمار ہونیکا خوف نہیں رہتا۔ قیمت ایک پاؤ میں خوراک کی شیشی عہ محصولڈاک چودہ آنہ ۱۴ ر
نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں بغرض کفایت محصولڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں نمونہ صرف ہیڈ آفس سے ملسکتا ہے
صیغہ نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ
ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر اور بادشاہی ناکہ پر غلام رشید غلام
ڈابر جنتری ۱۹۳۳ء
مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیے

کلکٹر کے حکم کے خلاف اپیل

الہ آباد ۷ ر فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے زیر دفعہ ۱۴۴ اس جلسہ کے انعقاد کی مخالفت کردی تھی جو موتی لال کی برسی کے سلسلہ میں منعقد کیا جانے والا تھا۔ اس حکم کے خلاف جج بہادر کے اجلاس میں اپیل کی گئی۔ جج بہادر نے اپیل خارج کردی

گاندھی جی کی بیوی کو چھ ماہ قید

بورسد ۷ ر فروری۔ بورسد کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے گاندھی جی کی بیوی ماتا کستوری بائی کو ۶ ماہ قید اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی۔ دوسرے ۶ خواتین کو ڈیڑھ سال قید سخت اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

کوڑہ لگانیکا جدید قانون

بمبئی ۸ ر فروری سرکاری گزٹ میں کوڑہ لگانے کے قانون میں ترمیم کرنیکی تجویز شائع کردی گئی ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ امن و امان قائم رکھنے اور بدامنی کو دور کرنیکے لئے کسی سزا کے بجائے یا کسی سزا کیساتھ کوڑہ بھی لگایا جائیگا

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۱۸ قانون قبضہ اراضی ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

اجلاس سید محمد عبد الصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل قایم گنج

بعدالت مال تحصیل قایم گنج

نمبر مقدمہ ۵ سنہ ۱۹۳۲ء

نواب سید قاسم عباس خلف نواب سید محمد کاظم حسین سکنہ قصبہ شمس آباد　　مدعیان

بنام پیاری ولد جوا قوم چمار ساکن قصبہ شمس آباد محلہ جٹیورہ کاشتکار دخیلکار موضع عماد پور بحری محال خالصہ پرگنہ شمس آباد　　مدعاعلیہ

چونکہ بذمہ تم کے مطالبہ تعدادی ۵ ا؍ باقتی مدعیان بہ تفصیل ذیل واجب الادا ہے اور تم نے اُس کو اس وقت تک ادا نہیں کیا ہے اور جس کی وصول یابی کے لئے مدعی نے درخواست بمنشاء دفعہ ۱۸ قانون قبضہ اراضی ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء اجلاس ہذا میں گذرانی ہے - لہذا بذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ زر مذکور معہ خرچہ اندر تیس یوم تاریخ تعمیل نوٹس سے اجلاس ہذا میں داخل کرو - اگر زر مذکور اندر میعاد داخل نہ کروگے یا برطبق الاطلاعنامہ ہذا میں عذر پیش نہ کروگے تو تم اراضی مندرجہ ذیل سے بے دخل کئے جاؤگے۔

تاریخ پیشی ۱۵ ار فروری سنہ ۱۹۳۳ء مقرر ہے

موضع عماد پور بحری محال خالصہ پرگنہ شمس آباد تحصیل قایم گنج -

سنہ	نمبر خسرہ	رقبہ	لگان سالانہ	وصول	باقی	سود	کل
۱۳۳۷ف	۱۷۴ / ۱۰۲۴	۱-۴۰	صہ؍	×	۵ا؍	۲ا؍	۱۱؍
۱۳۳۸ف	"	"	۵ا؍	۹	۹ہ؍	۱۲؍	۲؍
۱۳۳۹ف	"	"	صہ؍	×	۵ا؍	۴؍	۳؍
			۸	؍	۴؍	۶ / ۱۲؍	عہ

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

باجلاس جناب مولوی بشیر علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۹۶

بعدالت مال تحصیل کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش للّو بنام تم سدہ گوپال کے جو عدالت میں فیصل ہوا - ایک ڈگری بقایا لگان بتاریخ ۱۹ر جنوری سنہ ۱۹۳۳ء صادر ہوئی اور مبلغ ۹/۷/38 جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل ...	۲۰	۵	۹
خرچہ نالش ...	۹	۸	۶
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	.	.	.
خرچہ اجرائے ڈگری و	۲	۱۱	۶
خرچہ مشتہری گزٹ وغیرہ	۵	۱۴	۰
میزان	۳۸	۷	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم سدہ گوپال ولد بہیرو برہمن ساکن سیڈھی پرگنہ کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۹/۷/38 جو از روئے ڈگری مذکور کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۲ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء

تفصیل اراضی

پرگنہ کانپور موضع اودے پور۔

نمبر	رقبہ	لگان
۳۴۰	۵ بر	
۱۰۱۱		
۲ قطعہ	۵ بر	۱۱ر ۶ر

مہر عدالت　　(دستخط حاکم عدالت)

بقیہ مضمون صفحہ ۴

حکومت کے دو ماہر افسروں نے اس معاملے کے متعلق ایک قابل قدر رپورٹ حال ہی میں مرتب کی ہے - اور ہمارا ارادہ ہے کہ جب ممکن ہو سکے اس اجلاس کے خاتمہ کے بعد ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں تمام صوبجاتی حکومتوں ریلوے روڈ اور بعض غیر سرکاری انجمنوں کے نمایندوں کو شامل کیا جائے - یہ کانفرنس سڑکوں اور ریلوے لائنوں کی مشترکہ ترقی کے ذرایع موٹروں کی آمدورفت ٹیکس اور دوسرے ایسے ہی مسایل کے متعلق غور کرے گی - ان مسایل پر غور کرنے کیلئے یہ مناسب ترین موقع ہے کیونکہ پبلک اخراجات پر پابندیوں کے طویل عرصہ کے بعد ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ اب وہ وقت آرہا ہے کہ جبکہ ہماری حالت بہتر ہو جائے گی - اور ہماری ساکھ بڑھ جائے گی جس کا میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں اور ہم ایسے پروگرام کی تشکیل کیلئے کام شروع کر سکیں گے - جس سے نہ صرف ملک کی اقتصادی حالت مستقل طور سے بہتر ہو جائے گی بلکہ اُن کو عملی جامہ پہنانے سے روپیہ کا لین دین شروع ہو جائے گا جس کی مخصوص کساد بازاری کے زمانہ میں اشد ضرورت ہے۔

آپ کے فرایض کی کا کام آپ کے اوپر چھوڑتے ہوئے میں صدق دلی سے دعا کرتا ہوں کہ باہمی رواداری اور نیک اعتمادی کی خواہش پیدا ہو اور یہ خواہش ہندوستان کی حقیقی خواہشات کے پورا کرنے میں مددگار ہو۔

مہاتما جی کی زندگی اور موت کا سوال

نئی دہلی ۵ فروری - مسٹر سی - ایس رنگا آئر نے جو ایک تعلیمی جلسے کی صدارت کرنے کی غرض سے آج میرٹھ کو روانہ ہو گئے ہیں - اسمبلی کی مختلف پارٹیوں میں باہمی تعلقات کے متعلق مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے اگر میں پارٹیوں کے موجودہ تنازعات میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا ہوں تو میرے مطلب کے غلط معنی اخذ نہ کرنا چاہئے - میں اچھوت ادہار اور مندر پرویش بلوں کے واسطے جو میرے لئے اور مسائل کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہیں - ہر شخص کی حمایت چاہتا ہوں میری یہ خواہش ہے کہ ہر کس و ناکس ہریجنوں کی حفاظت کے واسطے ہتیار ہاتھ میں لیلے - جیسا کہ سری نیواس راج گوپال اچاری نے کہا ہے - اس مسئلہ پر مہاتما جی کی زندگی کا دارومدار ہے - حالانکہ ان کے علاوہ اسمبلی کے روبرو اور بھی کئی بل درپیش ہیں - لیکن اُن بلوں کے پیش کرنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ زمانہ حاضرہ کے اہم ترین مسئلہ پر بحث کرنے کیلئے راستہ صاف کر دیں

ڈاکٹر امبیدکار کی گاندھی جی سے ملاقات

پونہ ۴ر فروری - ڈاکٹر امبیدکار جو گاندھی جی کی طلبی پر یروداجیل گیے تھے گاندھی جی سے ملے اور اچھوت سے متعلق مسودات قانون کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی - ڈاکٹر امبیڈکار کی اس ملاقات کا ڈاکٹر امبیدکار کے معتقدین کے آیندہ طرز عمل پر گہرا اثر پڑے گا۔

اے ضعف باہ و دیگر امراض بیج کے مریضو!

اگر تم مختلف علاج کرا کے مایوس ہو چکے ہو - تو بھی تم مجھے ایک کارڈ لکھو - میں تمہیں وہ وہ نصیحتیں کرونگا - اور ترکیب بتاؤنگا - کہ تم پھر سے تندرست اور جوان بن سکو گے - صرف نام و پتہ مفصل لکھ دیں!

خط وکتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا سٹرک - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کاساری اولیہ

دمہ - کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے - پیٹ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن، اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عکم

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ :- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ　لکھنؤ ایجنٹ :- نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج -

کانپور ایجنٹ :- گنگا پرشاد باجپئی نیاگنج چورستہ　الہ آباد ایجنٹ :- یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ :- جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک　آگرہ ایجنٹ :- رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

...تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

...ان - احتلام - سرعت انزال - رقت منی - سخت سے سخت نامردی

وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

...ل لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

...روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

...مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرمائیں

...ر کاٹھیاواڑ

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور میں شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عـزم مستقل میں رہے ‏ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

جلد ۱۷ | کان پور چہار شنبہ ۱۵ فروری ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۵۱ھ | نمبر ۶

یادِ ماضی

(از جناب ماسٹر محمد یعقوب صاحب کلیم)

بتا اے انقلاب دہر تو ہی تجھ کو کیا سمجھوں ‏ حریف مدعا سمجھوں کہ اعدائے وفا سمجھوں

یہ کیسا اک نیا ہنگامہ برپا کر دیا تو نے ‏ میں پہلے آہ کیا تھا آج یہ کیا کر دیا تو نے

تھے اکدن وہ بھی میری جگہ میں سرو شاد تھا ‏ لبوں پر سرد آہیں تھیں نہ دل میں گرم طوفاں تھا

تعلق میری ہستی کو نہ تھا ہنگام ہستی سے ‏ جہاں مضطر تھا دور کوسوں دل کی بستی سے

یہی دل تھا کہ مالامال تھا امید و ارماں سے ‏ یہی دل ہے کہ اب پر ہے وفور یاس و حرماں سے

بڑی معصوم تھی ہر اک ادا میری لڑکپن میں ‏ نہ تھی دنیا کی کوئی فکر دامنگیر بچپن میں

تھا اکدن وہ کہ ہر انداز تھا انداز طفلانہ ‏ تھا میں ہشیار ہی دنیا کی نظروں میں نہ دیوانہ

مری معصومیت پر رشک کرتے تھے جہاں والے ‏ تھے میری سادگی پر محو حیرت آسماں والے

رہا کرتی تھی دلمیں آرزو ہر دم جوانی کی ‏ خبر کیا تھی کہ گھڑیاں دور ہونگی شادمانی کی

بہت ہی شاد تھا دل میرا پیغام جوانی سے ‏ سراپا بن گیا ماتم میں ہنگام جوانی سے

رہا کرتا ہے اب معمول شغل آہ و زاری سے ‏ پسند آیا ہے مجھ کو مشغلہ اختر شماری کا

تخیل بن کے چھا جاتا ہوں اکثر آسمانوں پر ‏ تلفظ بن کے چھا جاتا ہوں لوگوں کی زبانوں پر

نہ جانے اس دل وحشت طلب کا مدعا کیا ہے ‏ مجھی پر جو نہیں کھلتا کہ آخر مدعا کیا ہے

نہیں معلوم کیا دل کی تمناؤں کی غایت ہے ‏ بس اتنا جانتا ہوں میں کسی کا فرکی الفت ہے

ملا تحفہ مصیبت کا غم مجہول کے بدلے ‏ گھرا ہوں سینکڑوں کانٹوں میں اک پھول کے بدلے

دل حسرت طلب روتا ہے ہر دم مرگ حسرت کو ‏ بچھا ڈالیں یہ بربادیاں فانوس قسمت کو

جگر میں میٹھا میٹھا درد صبح و شام ہوتا ہے ‏ جہاں میں دل لگانے کا یہی انجام ہوتا ہے

لہو بن کر جگر بہنے لگے گا چشم پرنم سے

رلاتا ہے عبث ہم کو کلیم افسانۂ غم سے

(خلافت)

مشاہیر عالم کے مختصر حالات

اپالو۔ قدیم یونانیوں کے ادبیات میں اپالو فصاحت شعر و سخن اور حکمت کا دیوتا مانا گیا ہے خوبصورتی، شاعری اس کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ ڈلفی میں اسی دیوتا کی آواز سایل کو اُن کے حیالات میں جواب دیتا تھا

اسپنسر۔ (ایڈمنڈ) ۱۵۵۲ء میں لندن میں پیدا ہوئے اور ۱۵۹۹ء میں وفات پائی۔ ادیب تھے اُن کی کتاب "شیپرڈ کیلنڈر" نے انہیں مشہور کر دیا۔ ملکہ الیزابتھ کو معلوم ہوا کہ اُن کو آئرلینڈ میں ایک عہدہ دیدیا اور اسی ملک کی ضبط شدہ جائداد کیساتھ محل کلکالمین اور تین ہزار ایکڑ زمین بھی انہیں دیدی اس محل میں اسپنسر صاحب رہنے لگے۔ اور یہیں ایک کتاب "فیری کوئن" لکھی ۱۵۹۸ء میں آئرلینڈ کی بغاوت ہوئی اور باغیوں نے ان کا محل جلا کر خاک کر دیا۔ اس کے بعد یہ لندن چلے آئے اور یہیں انتقال کیا

الیزابتھ۔ انگلینڈ کی ملکہ جس نے ۱۵۳۳ء سے ۱۶۰۳ء تک حکومت کی اس کے زمانہ میں اسپین والوں نے انگلینڈ پر بحری حملہ کیا۔ مگر ناکامیاب رہے شاعر ڈرامہ نویس شیکسپیر اسی کے زمانہ میں ہوا ہے۔

انور پاشا۔ انور پاشا مقام آئنہ میں جو بحر اسود کے کنارے ہے ۱۸۸۸ء میں ایک غریب ماں باپ کے یہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ترک اور ماں البانی تھیں۔ انور پاشا بحیثیت نائک فوج میں بھرتی ہوئے اور سالونیکا میں تعینات کیے گئے۔ جہاں وہ ترکی نوجوان جماعت میں داخل ہوگئے۔ سلطان عبدالحمید کی معزولی میں انہوں نے سرگرم حصہ لیا۔

۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۱ء تک جرمنی میں فوجی تعلیم حاصل کرتے رہے جنگ طرابلس اور جنگ بلقان نے انور پاشا کی فوجی قابلیتوں کو چمکا دیا۔ صلح کی گفتگو کی دوران میں جبکہ ناظم اور کامل پاشا مل کر ترکوں کے مفاد کے خلاف ریاستہائے بلقان سے صلح کرتے پر تلے ہوئے تھے۔ انور پاشا باب عالی میں گھس آئے وزیر جنگ ناظم پاشا کو گولی ماردی اور کامل پاشا کو نکال باہر کیا۔

۱۹۱۳ء میں اڈریانوپل پر جو بلغاریوں کے قبضہ میں چلا گیا تھا قبضہ کر لیا۔ جنوری ۱۹۱۴ء میں انور پاشا وزیر جنگ مقرر ہوئے۔ جنگ عظیم میں برطانیہ، روس، فرانس کے خلاف نبرد آزما ہوئے۔ نتیجہ خلاف نکلنے پر اول جرمنی پھر روس چلے گئے۔ پہلے سویٹ روس سے کچھ دنوں صلح رہی پھر بگڑ گئی۔ انور پاشا بخارا (ترکستان) میں ایک اسلامی سلطنت قایم کرنا چاہتے تھے۔ اسی تک و دو میں روسیوں سے لڑتے ہوئے ۱۴ اگست ۱۹۲۶ء کو بخارا کے علاقہ میں شہید ہوئے

برک۔ پورا نام برک ایڈمنڈ تھا۔ ۱۷۲۹ء میں شہر ڈبلن میں پیدا ہوئے ایک وکیل کے لڑکے تھے ۱۷۵۶ء میں لندن جا کر اپنی مشہور کتاب "دی سبلائم اینڈ بیوٹی فل" لکھی اس کے بعد وزیر اعظم مارکوئس رکنگھم کے نجی معتمد رہے۔ اور انہیں کی وساطت سے مجلس شوریٰ میں داخل ہوے۔ جہاں خوش تقریری اور پرزور خطابت کی وجہ سے بیحد تفوق و امتیاز حاصل کر لیا۔ تقریباً تمام ایسی تحریکوں میں جن کا تعلق زمانہ سے تھا حصہ لیتے رہے ۱۷۹۵ء میں وفات پائی۔

سقراط۔ ۴۶۹ء قبل مسیح پیدا ہوئے مشہور یونانی فلسفی تھے۔ ایک بت تراش کے لڑکے تھے۔ خود بھی کچھ عمر تک اسی کام کو کرتے رہے لیکن حوصلہ مندیوں نے ابھارا فوج میں داخل ہوئے پوٹیڈیا اور ڈیلم کی جنگوں میں موجود تھے واپسی کے بعد مکالموں میں مصروف ہوئے اور قوم کو طرزحیات اور رائے عامہ کے مقابل پر ابھارتے رہے۔ ۴۰۶ء قبل مسیح میں مجلس مشاورت کے رکن ہوے اور دوسرے اعزاز بھی حاصل ہوئے اور قومی خدمت بھی کرتے رہے۔ لیکن عرصہ گذرا تھا کہ ایتھنز نے انکو ملحد قرار دیکر ماخوذ کیا۔ جرم ثابت کیا گیا۔ اور بالآخر قوم کے سچے خادم کو زہر کا گھونٹ پی کر ۳۹۹ء قبل مسیح میں جان دینا پڑی۔

شیکسپیر۔ ولیم ۱۵۶۴ء میں بمقام اسٹریٹ فورڈ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۱۶ء میں وفات پائی۔*

*انگلینڈ کے بہترین شاعر و ڈرامہ نویس تھے۔ ۱۸ برس تک بالکل غیر معروف رہے اُس کے بعد ایک عورت سے شادی کی جس کی عمر اُن سے ۸ برس زیادہ تھی۔ شادی کے ۵ برس بعد لندن میں جا کر گلوب تھیٹر میں چھوٹے چھوٹے کھیل شروع کیے۔ ۱۵۹۳ء میں پہلے پہل بحیثیت شاعر پبلک سے روشناس ہوئے۔ اسی زمانہ میں انہوں نے وینس اور اڈونس لکھی اس کے بعد انہوں نے ۳۷ ڈرامے بقیہ عمر میں اور لکھے جن سے دنیا حیرت زدہ ہوگئی ۵۲ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ اور اسٹریٹ فورڈ کے گرجا میں جا کر دفن ہوئے۔

(باقی بر صفحہ ۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار صداقت
جلد ۱۷ | کانپور چہارشنبہ ۱۵ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء | نمبر ۶

دولت کی غلط تقسیم کے نتائج

پروفیسر جے۔ اے ہالسن برطانوی ماہرین اقتصادیات میں سب سے آگے ہیں اگرچہ آپ کی عمر ۷۴ برس کی ہے مگر اب تک آپ واقعات عالم کا مشاہدہ نہایت غور سے کر رہے ہیں۔ آپنے اقتصادیات اور ترقی عالم پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور اپنی تصنیف کردہ بہت سی اقتصادی کتب میں لکھا ہے کہ دولت کی ناجائز اور غلط تقسیم نے ہماری بہت بڑی تعداد کو بے روزگار بنا دیا ہے

ایک صدی قبل دنیا ایک صنعتی انقلاب سے گذر رہی تھی اس انقلاب کا آلہ کار اور حقیقی سبب اسٹیم انجن تھا۔ کارخانہ دار شہر اور اشیاء کی تیز رفتار منتقلی نہایت سرعت سے ملک کی حالت اور طریق زندگی میں انقلاب پیدا کر رہی تھی۔ سرمایہ داری کی اس جدید ترقی کیساتھ بعض اہم سیاسی اور معاشرتی تبدیلیاں عمل میں آ رہی تھیں۔ مگر وہ انقلاب جو آجکل ہماری سیاسی اور اقتصادی دونوں زندگیوں میں ہو رہا ہے کہیں زیادہ وسیع، کہیں زیادہ تیز رفتار اور کہیں زیادہ اہم ہے۔ اسٹیم کی قوت نے نہایت سست رفتاری کیساتھ دنیا کے زیادہ ترقی یافتہ ممالک کو فتح کیا۔ اور اب بھی ایشیا اور افریقہ میں بڑے بڑے قطعات ایسے موجود ہیں جہاں مذکورہ تحریک ابتدائی منزلوں میں جاری ہے۔

مشینی معجزے جو ہماری زندگی اور خیالات میں انقلاب پیدا کر رہے ہیں اپنے عمل کے اعتبار سے زیادہ دوررس اور زیادہ تیز رفتار ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ظاہر موٹر اور ہوائی جہاز ہیں جنہوں نے ہماری نقل و حرکت کو زیادہ وسیع، زیادہ بلند اور زیادہ تیز رفتار بنا دیا ہے۔ بیس برس پہلے سڑکوں پر ایک موٹر کا گذرنا عجیب شے تھا اور اعلیٰ طبقہ کا ایک کھلونا تھا۔ مگر آج موٹر ایک عام چیز ہو گئی ہے اور امریکہ میں تو بہت پہلے اسکو عمومیت حاصل ہو چکی ہے غالباً آئندہ بیس سال میں ہر معمولی شہری کے مکان کے عقبی صحن میں ایک ہوائی جہاز رکھا نظر آئے گا۔ انتہائی تیز رفتاری آمد و رفت و منتقلی کے معنی ہیں۔ بالواسطہ ذاتی تجربہ کے حلقہ میں ایک عظیم الشان وسعت پیدا ہو جانے کے اور اس کے معنی ہیں نوع زندگی کی وسعت میں اضافہ ہو جائیگا۔

اگر آپ ان طریقوں کو بمقابلہ کی نظر سے دیکھیں گے تو آپ کو ہر جگہ وہ ارادے ملینگے جو ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کیلئے موجدین کے دل و دماغ میں پیدا ہو چکے ہیں۔ ان ارادوں کے خاص نتائج لاسلکی اور کینما (تصویر رسانی) ہیں۔ ظاہر ہے کہ لاسلکی سے قبل کوئی اہم اور قابل تذکرہ اقدام نہیں کیا گیا تھا۔ لاسلکی وہ بری یا بحری زبردست تنہا طاقت ہے جو ہمارے زمانے میں ایجاد ہوئی ہے۔ تجربہ کے موجودہ حلقوں سے چند قدم آگے بڑھنے یعنی نظری لہروں کو آوازی لہروں سے متحد کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اُس وقت حقیقی طور پر دنیا ایک مقام بن جائے گی۔ اور ہر شخص، ہر جگہ، ہر منظر، اور ہر واقعہ کو فوراً دیکھ سکیگا۔

خبریں واقعات ایک جدید نظری رقبہ میں شامل ہو نگے ایک واقعہ بجائے اخبار کے آپ کو حقیقی رنگ میں نظر آئے گا۔ کینما واقعات کو حقیقی طور پر اصلی رنگ میں پیش کر دیگا۔ امریکہ کے ٹائپیٹ کا سنسنی پھیلا دینے والا رومان اپنی صحیح صورت میں ہمارے سامنے پیش ہوگا۔ موجودہ سائنس کی ان کامیابیوں کے پس پردہ ابھی بہت سے محیر العقول معجزے موجود ہیں جنھیں علم الکیمیا، علم الادویہ، اور علم الحیوانات علی طور ہمارے سامنے پیش کر دیں گے۔ اس انقلاب کی سب سے بڑی امید یہ ہے کہ علم اور زندگی کو وسیع تر بنا دیا جائے۔ جو سیاسی مملکتوں اور اور حدوں کے سخت خلاف ہے۔

اس لئے قوم پرست امن، دوستی، ہمدردی انسانی، اخلاقی ضروریات ہی کیلئے جنگ نہیں کر رہے ہیں بلکہ اُن علمی قوتوں کے خلاف بھی برسرپیکار ہیں جو دنیا کا مستقبل بنا رہی ہیں۔ بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ یہ جدید ایجادیں اس قدر تیزی کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ کہ ہم انہیں ہضم نہیں کر سکتے۔ اور عوام کی باقاعدہ عادات پریشان ہو رہی ہیں نیز دماغی صدمہ پہونچ رہے ہیں۔ ایجادیں ان سیاسی اقتصادی اور اخلاقی حکومتوں میں انتشار و ابتری پیدا کرنے کی ذمہ دار ہیں۔ جو تمام دنیا میں قایم ہیں۔ اب اگر ریلوں گراموفون، یا الکوہل کے مقطروں کو وسطی افریقہ کے باشندوں کے سر چپیٹ دیا جائے جو ابھی ابتدائی نسل میں ہیں۔ تو اس معجزے کے برکات کے طفیل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ مگر کیا اس قسم کی ترقی مہذب انسانوں کیلئے مناسب ہے۔ ایجادوں کی کثرت ترویج منحصر ہے دماغی رجحان اور عوام میں جدید خیالات سے دلچسپی پیدا کرنے اور اُن کو جدید خیالات سے کام لینے کی تعلیم دینے پر ہمارے زمانہ کے ترقی یافتہ ماحول کے علاوہ ان جدید خیالات و ایجادات کی قبولیت کیلئے معاشرتی دنیا میں بھی اہم تبدیلیاں عمل میں آ رہی ہیں۔

اس ملک میں نیز دیگر ترقی یافتہ ممالک میں آجکل معاشرتی تحریکیں جاری ہیں۔ گھریلو تعلقات اور خدمت عالم کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ گھر میں شوہر اور باپ کی غیر نزاعی حکومت اور کارخانوں کے مزدور کی غلامی ہر جگہ غایب ہوتی جا رہی ہے۔ اب سے ایک نسل قبل کسی یوروپی ملک میں سوشلسٹ حکومت کے قیام کو ایک خیالی جنت سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ مگر آجکل ہمسایہ ممالک میں مخالف یا موافق طور پر امرائیت کا خاتمہ نظر آ رہا ہے۔

ہم پیداواریت کے عظیم الشان اہم زمانہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ موجد دماغ تمام دنیا میں مشغول ہیں۔ دولت کی صحیح پیداوار اور زندگی کے ہمہ گیر اعلیٰ معیار کو آمدنی کے غیر مساوی تقسیم کے ذریعہ ناممکن بنا دیا گیا ہے وہ لوگ جو پیداواری اشیا کو بخوشی خاطر خرید سکتے ہیں اپنے مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے کیونکہ اُن کے پاس روپیہ نہیں ہے یہی چیز اور صرف یہی چیز ضیاع محنت، اور ضیاع ثمر محنت کی تنہا ذمہ دار ہے جسکا ثبوت ہمیں ہر جگہ ملتا ہے۔ ضیاع کا جقدر اندازہ لگایا گیا ہے اُس سے کہیں زیادہ ضیاع ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ سرمایہ دار بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ مسٹر فورڈ کی زبان یہ کہتے ہوئے سست نہیں ہوتی کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں ۵ گھنٹہ کے دن کی مزدوری، ۴ ڈالر ہوگی۔ اس وقت جدید صنعتی تعلیم کے سامنے دو اہم کام ہیں۔ اول تو تمام مزدوروں کے لئے ایک کامیاب اور آرام دہ معیار زندگی قایم کرنا۔ دوسرے کافی فرصت اور ایسے موقع کا مہیا کرنا کہ ہر شخص اپنی منشا کے موافق دن کا بڑا حصہ گذار سکے ایک طرف تو آبادی پر معقول اختیار اور دوسری طرف آمدنی کی تقسیم کے سلسلہ میں ہماری دولت زا قوتیں اس کام کو مساوی طور پر انجام دے رہی ہیں۔ مگر اس کوشش کے انجام کے لئے امن اور بین الاقوامی اتحاد دونوں کی سخت ضرورت ہے۔ صنعتی مشین ہی تنہا کافی نہیں ہیں۔ کوئی ملک تنہا اقتصادیات پر کھڑا نہیں ہو سکتا حکومت پالیسی اور صنعت، مالیات اور تجارت پر مزدوروں کا متحدہ اختیار دنیا میں ایک زبردست اتحاد پیدا کر سکتا ہے کہ جنگ اور اُس کے جملہ نقصانات سب ختم ہو سکتے ہیں۔ اگر آج یہ چیز خیالی جنت معلوم ہوتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جنگ عظیم نے ایسا صدمہ پہونچایا ہے کہ جسنے عارضی طور پر ہمارے اخلاقی اعتماد کو متزلزل کر دیا ہے، وہ لوگ جنہیں جنگ کا خطرہ لاحق ہے دو چیزوں کو بھول گئے ہیں۔ اول تو یہ کہ بہت سے ممالک کے حکام جو مزدوروں کی جمعیتہ کی پروا نہیں کرتے ڈرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ خواتین دنیا میں ایک نئی جگہ حاصل کر رہی ہیں۔

صنعتیات، سیاسیات اور گھر میں عورتوں کی آزادی کے اثر کو تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ انسانی نقطہ نظر سے یہ تاریخ میں ایک زبردست انقلاب بلکہ تمام دیگر شعبہ جات کو بھی منقلب کر دے گا۔ مردوں اور عورتوں کو مساوی درجہ دینے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دونوں بالکل ایک ہو جائیں گے۔ مرد اور عورت کی مساوات نظام زندگی پر ایک بالکل دوسرے نقطۂ نگاہ خواہش، مصلحت اور قوت اخلاق سے اثر ڈالتی ہے۔ اگر عورت فطری اعتبار سے قدامت پسند ہے تو اس سے یہ فائدہ ہے کہ آدمی کی مہم طلبی خطرات انگیزی اور تہور میں وہ اعتدال پیدا کرتی ہے لیکن عورت کی حریت کی رفتار اس قدر تیز ہوئی ہے کہ اُسکا گہرا اور کامیاب اثر اتنی جہالت ہی نہیں پا سکا کہ اپنے بے شمار طریقوں سے زندگی اور اُس کے مختلف پہلوؤں کی ترتیب ثانوی کی جاسکے۔

آئینہ کانپور

ایوننگ پارٹی ۱۱ر فروری ۴½ بجے سہ پہر کو کرزن پارک میں مسٹر سی، ٹی ایلن۔ مسٹر کارنگی۔ آنریبل جے، پی سریواستوا۔ لالہ کملاپت۔ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ۔ بابو برجندر سروپ پرنسپل چٹرجی۔ اور آنریبل خان بہادر حافظ محمد حلیم وغیرہ ۳۰ معززین شہر کی طرف سے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا کو سی، آئی، ای کے خطاب ملنے کی خوشی میں ایک نہایت پر تکلف ایوننگ پارٹی دی گئی۔ جسمیں تقریباً دو سو معززین یوروپین۔ عیسائی۔ پارسی ہندو اور مسلمانوں نے شرکت کی مسٹر اے، سی ہوس کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن بھی پارٹی میں شریک تھے۔

سب سے پہلے فوٹو لیا گیا اور اُس کے بعد مسز ویلوریلو اور مسز ایس، ایل کپور نے اپنے خوش ذائقہ کیک اور مٹھائیوں سے لوگوں کو مسرور کیا۔

مسز ایس۔ ایل کپور نے ہندو صاحبان کا انتظام اس قدر خوش اسلوبی سے کیا تھا کہ اکثر معززین کو یہ شبہ ہوا کہ کل پارٹی کا انتظام ویلوریلو کو دیا گیا ہے اس میں شک نہیں کہ مسز ایس، ایل کپور کی سروس مسز ویلوریلو سے بھی اچھی تھی اور ہم خیال کرتے ہیں کہ شاید کانپور میں آئندہ انگریزی اور ہندوستانی دونوں کا انتظام مسز ایس ایل کپور کو ہی ملا کرے گا۔

آخر میں رائے بہادر بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم، ایل سی نے ایک مختصر مگر نہایت جامع تقریر میں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا ایم، ایل، سی آئی، ای کی عزت افزائی کو اہل شہر کی عزت افزائی بتایا اور آپکے اخلاق کی تعریف کی۔ اسکے بعد حافظ صاحب موصوف نے اہل شہر کی محبت اور ہمت افزائی کا شکریہ ادا کیا اور یہ پر لطف صحبت نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

حافظ ہدایت حسین کی تقریر ۱۳ر فروری ۶½ بجے شام کو کرائسٹ چرچ کالج میں زیر صدارت مسٹر ٹی۔ گیون جونس ایم ایل، اے ایک جلسہ ہوا جسمیں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا سی آئی، ای، ایم، ایل، سی نے تیسری گول میز کانفرنس کے متعلق تقریباً ایک گھنٹہ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا اس کے بعد کچھ اعتراضات کیے گئے۔ اور اس سلسلہ میں بابو نراین پرشاد نگم ایڈوکیٹ و پرنسپل چٹرجی اور شاہ شیر عالم ایڈوکیٹ نے بھی تقریریں کیں۔ اس کے بعد حافظ صاحب موصوف نے جوابات دیے اور آخر میں صاحب صدر نے بھی جوابات دینے کی کوشش کی اور سب سے آخر میں مسٹر بیا داس سے شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

ڈاکٹر پرانجپے ۱۱ر فروری کو ڈاکٹر پرانجپے وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی کانپور تشریف لائے اور سہ پہر کو مسٹر چٹرجی پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج نے آپ کو ٹی پارٹی دی اور اُس کے بعد آپ نے ایک تقریر فرمائی۔

گورنمنٹ اسکول ۵ فروری کو بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں گورنمنٹ ہائی اسکول کے طالب علموں کے سرپرستوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں رائے صاحب بابو اشرفی لال ہیڈماسٹر اسکول نے طالب علموں کے سرپرستوں کے فرائض پر ایک مدلل تقریر کی۔

قفل شکنی ہم کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ منشی شوکت علی صاحب اڈیٹر غریب کے مکان میں دن دہاڑے قفل شکنی کر کے چور اکثر ضروریات زندگی کی چیزیں اٹھا لے گئے۔

گذشتہ فساد کانپور مسٹر گھوش اڈیشنل سشن جج کی عدالت میں گذشتہ فساد کانپور کے سلسلہ میں محلہ سبزی منڈی کے جن لوگوں پر مقدمہ چل رہا تھا ان میں سے مندرجہ ذیل لوگ بری کر دیے گئے:- گنگا پرشاد۔ مصری لال۔ منگلی پرشاد۔ پیارے لال۔ منگل اوجاگر۔ ستی دین۔ ملو۔ بھولا ناتھ۔ شیو دولارے۔ اور نند چیا۔

بھوکا گاندھی

لندن کے اسپتال میں نیا انکشاف

ظرافت نگار اسٹیفن لیکاک کا مذاحیہ افسانہ !

انگریزی زبان کے مشہور ظرافت نگار اسٹیفن لیکاک نے حال ہی میں ایک نہایت دلچسپ قصہ سیاست وظرافت کے امتزاج پر لکھا ہے جبمیں دکھایا گیا ہے کہ گاندھی جی کی تمام شوریدہ سری صرف بھوکا رہنے کی وجہ سے ہے اگر ان کی خورونوش بہترین انتظام کردیا جائے تو گاندھی جی کی دماغی شورش کم ہوجائے گی اور انگریزی حکومت کو ایک اضطراب انگیز شخصیت سے نجات ملجائے گی۔ گاندھی جی کو اس قصہ میں جیل کے باہر دکھایا گیا ہے انگریز ظرافت نگار کے اس پرعجیب ظریف سیاسی تصور کو یہاں محض لطف اخبار کے لیے پیش کیا جاتا ہے :-

قصہ کا آغاز آپ کے اسی لندن اور اسی سال کے بڑے دن کی صبح کو ہوتا ہے۔ اس لئے سمجھ لیجئے کہ کس قدر تازہ خبر ہے میں کہانی خود بیان کرنا نہیں چاہتا وہ خود بولے گی صرف تمہاری اطلاع کیلئے یہ لکھدینا کافی ہے کہ گاندھی جی اگر اس کرسمس کے موقعہ پر لندن کی سڑک پر تو کوئی حرج کی بات نہیں تصور نے انہیں جیل سے نکال لیا اور لندن کے ایک مشہور ہسپتال کے قرب وجوار میں گاندھی جی کو جاتا ہوا دکھائی دیا۔

منظر

ایک مریض کی ڈولی میں رحم انگیز انسانی شکل پڑی ہوئی نظر آتی ہے اسپتال کے دروازے پر سیڑھیوں پر پر لیجایا جاتا ہے۔ دروازہ کے قریب کچھ لوگ جمع ہوگئے اور پوچھنے لگے کہ ارے بھئی کیا ہوا۔

ایک موٹے کانسٹبل نے اکڑ کر جواب دیا کہ "ہوتا کیا حادثہ ہوگیا" سامنے والی سڑک پر غریب بری طرح کچلا گیا"

چوکیدار نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا کہ افسوس ہے آج ہی بڑا دن تھا اور آج ہی وہ ہسپتال میں بھی آیا۔

"کیا بہت چوٹ لگ گئی" ایک رحمدل تماشائی نے پوچھا غیر رحمدل تماشائیوں نے اب تک اس سوال پر شاید غور بھی نہیں کیا تھا۔ کنبٹل نے کہا "بچ نہیں سکتا چوٹ بہیدبھب آئی ہے"

ایک صاحب بولے " معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ کے ٹھیلے کی چپیٹ میں آگیا۔ ایک عورت کی شکل بھیڑ سے نکلی اور فرمایا یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ ٹھیلہ والے کی غلطی تھی یا اسکی لیکن اس میں تو شک وشبہ نہیں کہ یہ آدمی عجیب تھا۔ معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ جا کہاں رہا ہے اور قدم کدھر پڑ رہے ہیں۔ اور اس کا مقصد کہاں کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ پڑھنے کی وجہ سے اُس کے دماغ میں خشکی ہوگئی ہے ذرا پر اسرار سا معلوم ہوتا تھا۔ خود بخود باتیں کرتا چلا جا رہا تھا۔ سفید فام بھی نہیں تہا۔ معلوم نہیں کینیڈا کا آدمی ہے یا کس ملک کا۔

اوپر ایک برآمدہ میں بیچارے غریب انسان کو کو لیجاکر لٹا دیا گیا۔ چند مضطرب نرسیں اُسکے پلنگ کے گرد حسب معمول کھڑی ہوگئیں۔ اب اُس ماہر کا انتظار کیا جا رہا تھا کہ جو سڑکوں کے حادثوں کا علاج کرنے میں مشہور تھا اور جسکی طلبی ہوچکی تھی۔ اور آب یا ہی جا رہا تھا

مریض کی ڈولی اٹھانے والے نے گردن اُٹھاکر جواب دیا "پتہ نہیں کون ہے" ایک کپڑے پر اور وہ کپڑا بھی تو کیا بلا تھا۔ ایک لانڈری کی چٹ لگی ہوئی تھی۔ جس پر گاندھی از بمبئی لکھا ہوا تہا۔ پتہ نہیں کہ کون بیچارہ ہے۔ اس کے پاس جو بنڈل تھا اُسمیں سے کوئی چیز ایسی برآمد نہیں ہوئی کہ جس سے معلوم ہوسکتا کون شخصیت ہے۔؟

کچھ بہت زیادہ تو معلوم نہیں ہوسکتا کہ چیزیں ہی کیا تھیں دو چچتے تھے ایک کے دستہ پر" مرلنگڈن کا لفظ کہدا ہوا تھا اور دوسرے پر" یونائیٹڈ سروس کلب بمبئی" (امداد متحدہ کلب) لکھا ہوا تھا پتہ نہیں کون شخص ہے۔؟

جوں ہی معالج خاص سر سگینس ابائی وارڈ میں تشریف لائے سب چپ ہوگئے!

ماہر نے چادر ہٹا کر پلنگ پر لیٹے ہوئے چھوٹے سے آدمی کے بھچے ہوئے سینہ پر ماہرانہ انداز سے ٹٹولنا شروع کیا کئی ہڈیوں پر ہاتھ پھیرا۔

یہاں تو کچھ نہیں مجھے تو کوئی صدمہ پہونچا ہوا نہیں معلوم ہوتا۔

ماہر نے زیر لب باتیں کرتے ہوئے خوبی کہا مریض نے آنکھیں کھول دیں "میں آپ کیاتھ تعاون کرنیسے قطعی انکار کرتا ہوں۔ اُس کی نحیف آواز سنائی دی اور پھر آنکھیں بند ہوگئیں۔ ننھے سے جسم کو بڑا ہی صدمہ پہونچا تھا۔ کمزوری غالب تھی۔

کیا آپ میرے سوال کا جواب لیکتے ہیں؛ ڈاکٹر نے مریض سے پوچھا؟

ہاں ..... مگر دونگا نہیں، مریض نے آہستہ سے آنکھیں کھولتے ہوئے سہج سے یہ الفاظ کہے۔

مگر تم کو جواب دینا ہوگا۔ ماہر نے زور سے کہا۔ اس ماہر کے ہاتھ کے لمس، آنکھوں کی خاص چمک اور اُنکی طلسمی قوت نے (جو ریاکاروں کو خاص طور پر قدرت عطا کردیتی ہے۔) مریض پر بڑا اثر کیا اُور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

ڈاکٹر نے پوچھا اچھا تو یہ بتاؤ کہ تم نے پیٹ بھر کر آخری مرتبہ کس دن کھانا کھایا تھا"

"شکم سیر ہوکر"

" ہائے" یاد کرکے بتاؤ کہ کس روز تم نے اسطرح کھانا کھایا تھا۔

"تیس برس ہوئے" مریض نے خاموشی سے جواب دیا۔ اب وہ بہت مضبوطی کیساتھ اس کو جواب دے رہا تھا۔

"اور اُس کے بعد"

" پھر کبھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا"

" کبھی نہیں کھایا"

" جی ہاں"

" گائے کے بھنے ہوئے پارچے بھی کھائے"

"عمر بھر نہیں کھائے-"

" کبھی بڑے دن کا ڈنر بھی کھایا یا نہیں،

مریض نے نقصت اُٹھتے ہوئے کہا: ہاں صرف ایک مرتبہ کھایا تھا مگر یہ بھی کوئی تیس برس کی بات ہے۔ مریض کو اب کچھ سکون حاصل ہو رہا تھا۔

"ہاں" ہاں " مجھے یاد آگیا انگریزی طرز کا ڈنر تھا بھائی ایک قیل مرغ (ٹرکی) بھی شامل تھا

اور

" چوزۂ مرغ کا شوربہ" ماہر نے ہنستے ہوئے کہا

"نہیں"

" حلوہ ———؟"

" ہاں —— ہاں کچھ ایسی ہی چیز تھی برانڈی اور منزیات ملاکر آگ پر کوئی چیز ایسی ہی پکائی گئی تھی۔

——؟ مجمع کے گرد ماہر نے مڑتے ہوئے کہا

" آپ لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کیس قطعی طور پر کم خوراکی کا مرض ہے اس انسان کو تیس برس سے پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں آیا۔ کم خوراکی کے امراض کا شدید ترین حملہ دماغ پر ہوتا ہے اس وجہ سے یہ شخص قابل رحم ہے تم نوجوان طالب علموں کو چاہئے کہ طب کا غائر مطالعہ کرنے کے لبعد زیادہ ترعمدہ تحریر لکھو۔ تم کو خود بخود معلوم ہوجائے گا کہ دنیا کے بازاروں کے حادثات کے علاوہ تقریبًا تمام جھگڑے اور لڑائیاں محض کم خوراکی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اگر جسم کو عمدہ غذا وقت پر باقاعدہ ملتی رہے تو دنیا کے ہر قسم کے جھگڑے آج ختم ہوجاتے ہیں۔

یہ غریب آدمی —— گاندھی صاحب ——

نہایت قابل رحم ہے اس کا سارا فرض ہے کہ ایک طویل عرصہ سے اسے غذا کم پہونچ رہی ہے، کم خوراکی کا نتیجہ یہ ہے کہ اُس کے دماغ میں چڑچڑاپن پیدا ہوگیا ہے۔ آدھے گھنٹہ کے لبعد مہاتما گاندھی پلنگ سے اُٹھ کر بیٹھے اور اُن کے سامنے ایک تھالی میں قیل مرغ کی بھنی ہوئی نہایت عمدہ ٹانگیں اور گوشت رکھا گیا۔ جلدی جلدی کھاتے رہے اور اُن کی جان میں جان آگئی"

آدھ مہینے کے لبعد ان کا وزن دوسو پچاس پونڈ ہوگیا۔ آدھے سال کے لبعد ہندوستان آباد ہوگیا (غالبًا تین ہزار عیسوی میں) ہندوستان کا نجات دہندہ اکثر احباب سے کہا کرتا تھا۔

" میرے ملک کے لوگوں کیلئے سوراج، ستی، ٹھگی، چھوڑ دینا چاہئے اور اُس کے بجائے بمبئی کی بطخ کا عمدہ گوشت، چٹنی اور دیگر غذائیں کافی مقدار میں استعمال کرنی چاہئیں تاکہ اُن کے مزاج درست رہیں۔ اور کم خوراکی کی وجہ سے وہ سیاسی اضطراب یا بازار کے حادثات پیدا کرنے کا باعث نہ بنیں ۔

اسمبلی کے اجلاس کی روئداد

نئی دہلی ۸ فروری۔ آج لیجلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں سر ہیری ہیگ ہوم ممبر نے مسٹر بی۔ ایس مرتی کو مطلع کیا کہ مسٹر سرت چندر بوس سرکاری قیدی کے لئے جو تنہا جیل میں مقید ہیں ایک ساتھی مہیا کردینے کا مسئلہ زیر غور ہے اور اسکا فیصلہ بہت جلد ہوجائے گا۔

انقلابی قیدیوں کو کالا پانی بھیجا جائے گا

ہوم ممبر نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے مقدمہ سازش لاہور کے ۵ سزایافتہ قیدیوں کو جزائر انڈمان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان قیدیوں کو انڈمان روانہ کردیا گیا ہے انقلابی تحریکات سے تعلق رکھنے والے ۲۵ قیدیوں کو جنوری ۱۹۳۲ء سے لیکر اکتوبر ۱۹۳۲ء تک کے عرصہ میں انڈمان بھیجا گیا تھا اور اس کے لبعد سے ۵۰ قیدی اور بھیجے گئے ہیں، ہوم ممبر نے ان قیدیوں کو تفصیل بتانے سے انکار کردیا صرف اتنا بتایا کہ ان میں سے ۲۷ "سی" کلاس کے ہیں۔ اور ۲۸ "بی" کلاس کے ہیں۔ ہوم ممبر نے کہا کہ حکومت نے یہ عام اصول منظور کرلیا ہے کہ انقلابی تحریک کے سلسلہ میں سزا یافتہ قیدیوں کو کالا پانی بھیجا جاسکتا ہے۔

بنگال کے مزید انقلاب پسند قیدیوں کو کالا پانی بھیجدینے کی منظوری حکومت نے دیدی ہے ہوم ممبر نے کہا کہ وہ اس سے زیادہ تفصیل دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ کہ کسی عورت قیدی کو ان میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

محکمہ افواج کے سامان کی خریداری

سکریٹری محکمہ افواج نے بھائی پرمانند کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ سامان جو مہلک سامان کہا جاتا ہے جیسے بندوقیں رائفلیں، مشین گین، کارتوس، اور سنگینیں وغیرہ تقریبًا سو فیصدی ہندوستان ہی میں تیار ہوتا ہے ہوا بازی کا سامان اور مشینی گاڑیاں درآمد کی جاتی ہیں۔ ۱۹۳۱-۳۲ء میں تقریبًا فوجی محکمہ کے طبی سامان کا ۴۳ فیصدی آیا ہندوستان ہی میں تیار ہوا تھا۔ یا یہیں خریدا گیا تھا۔ اور دیگر سامانوں میں سے مثلاً کپڑے، کھانے کا سامان تعمیر کا سامان، روغن، پالش، پیٹرول وغیرہ میں سے ۲ے فیصدی ہندوستان ہی میں خریدا گیا۔ سکریٹری موصوف نے کہا کہ وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ ہندوستان میں جتنا مال خریدا گیا تھا اُن میں سے کتنا سامان غیر ملکی تھا۔

کھدر کے استحفاظ کا مسودۂ قانون

نئی دہلی۔ ۹ فروری۔ آج اسمبلی میں غیر سرکاری مسودات قانون پر مباحثہ شروع ہوا۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے تحریک پیش کی کھدر کے استحفاظ کے متعلق ان کا مسودہ قانون زیر بحث لایا جائے۔ مگر مسٹر گیا پرشاد نے یہ بھی کہا کہ وہ حکومت کی اس تجویز کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ کہ مسودۂ قانون کو ۳۱ جولائی تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے گشت کرادیا جاوے۔

لفظ کھدر کی تشریح

سر جوزف بھور نے مسودہ قانون کی گشتی کرانے کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس تجویز سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ حکومت اس مسودۂ قانون کی مخالف ہے البتہ حکومت کسی قطعی رائے پر پہونچنے سے پہلے دو باتوں کے متعلق واقفیت حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اولاً یہ کہ کیا لفظ "کھدر" تجارتی حلقوں میں صرف ہاتھ کے کتے ہوئے اور ہاتھ کے بنے ہوئے سوتی سامان ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ آیا ٹریڈ مارک کو انتظامی دقتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے نافذالعمل

بنایا جاسکتا ہے یا نہیں۔

مسٹر متر انے مسودہ قانون کے اصول کی گشتی کی تحریک کی تائید کی۔

مسٹر رنگا آئر نے گشتی کی تحریک کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ کاشتکاروں کی بے روزگاری کا واحد علاج کھدر کی ترقی میں ہے۔

لالہ چند نول رائے اور مسٹر اظہر علی نے بھی اس کی تائید کی۔

سر جوزف بھور کی گشتی کی تحریک متفقہ طور سے منظور ہوگئی۔

قرضہ ہائے جنگ کا پیچ در پیچ مسئلہ

مقروض ممالک امریکہ کو آنکھیں دکھا رہے ہیں

ایک ولایتی اخبار انگریز بچوں کو قرضہ ہائے جنگ کا مسئلہ سمجھانے کیلئے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے جسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

قرضہ جنگ کی تعریف

دوران جنگ میں آسٹریا اور جرمنی کے خلاف دنیا کی بہت سی قومیں حلیف بن کر لڑی تھیں ان حلیف قوموں میں سے بعض دولت مند اور صاحب ثروت قوموں نے اپنے مفلس اور نادار حلیف کو لڑانے کیلئے مختلف قسم کا ساز و سامان دیا۔ مثلاً سامان خورد و نوش۔ جہازات ذخائر سامان پوشنی اسلحہ اور گولی بارود وغیرہ۔ اس وقت یعنی زمانہ جنگ کے نرخ کے مطابق اس طرح کے سامان کی قیمت کا حساب کر کے اس قوم کے نام لکھ لیا جاتا تھا جس کو یہ سامان دیا جاتا تھا اور یہی جنگی قرضہ محسوب ہوتا تھا۔

جنگی قرضوں کی رقوم

چونکہ زمانہ جنگ کے نرخ بہت چڑھے ہوئے تھے اس لئے یہ قرضے بھاری بھر کم رقوم تک پہونچ گئے اور انگلستان نے بہ حساب ذیل دوسری سلطنتوں کے قرضے دئے گئے:۔

فرانس کو ۵۱۵ ملین یعنی ۵۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ
اٹلی کو ۵۴۵ ملین یعنی ۵۴ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ
روس کو ۵۶۸ ملین یعنی ۵۶ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ
بلجیم کو ۹۷ ملین یعنی ۹ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ
سرویا کو ۲۱ ملین یعنی ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ
دیگر حلفا ۱۹۴ ملین یعنی ۱۹ کروڑ ۴ لاکھ پونڈ
یعنی ابتک گویا انگلستان کا کل قرضہ دوسرے ممالک کے نام ۱۰۵۰ ملین یعنی ایک ارب ۵ کروڑ پونڈ محسوب کیا گیا۔

امریکہ نے دیگر ممالک کو بحساب ذیل قرضہ دیا۔
انگلستان کو ۸۶۵ ملین یعنی ۸۶ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ
فرانس کو ۶۱۳ ملین یعنی ۶۱ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ
اٹلی کو ۳۳۱ ملین یعنی ۳۳ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ
روس کو ۳۹ ملین یعنی ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ
بلجیم کو ۷۰ ملین یعنی ۷ کروڑ پونڈ
سرویا کو ۶ ملین یعنی ۶۰ لاکھ پونڈ
دوسرے حلفا کو ۵۹ ملین یعنی ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ
امریکہ نے کل ۹۸۴ ملین یعنی ۹۸ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ قرض دوسرے ممالک کو دیا۔

انگلستان نے امریکہ سے کیوں قرض لیا

انگلستان کو امریکہ سے قرض لینے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ وہ اپنے حلیفوں کو بہت زیادہ قرض دے چکا تھا انگلستان نے کل ایک ارب ۵ کروڑ پونڈ دوسرے ممالک کو قرض دیا اور خود امریکہ سے ۸۶ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ قرض لیا لہذا کہنا چاہیئے کہ انگلستان نے اپنے لئے قرض نہیں اُٹھایا تھا بلکہ اُسے دوسروں کے لئے مقروض ہونا پڑا۔

جنگ کے بعد اختتام کے فیصلے؟

جنگ ختم ہوگئی تو ان قرضوں کے حسابات تحریر کیے گئے۔ اور اُن کی ادائیگی کے متعلق معاہدے عمل میں لائے گئے۔ ادائیگی کی صورت سالانہ اقساط کی شکل میں مقرر کی گئی ہر اصل معہ سود ادا کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اور میعاد ادائیگی ساٹھ سال تک پھیلا دی گئی۔ جسکا مطلب ہے کہ انگلستان امریکہ کے قرضہ سے ۱۹۸۴ء میں نجات حاصل کر سکیگا۔ سالانہ قسط ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ مقرر کی گئی۔

یہ حساب پرانے پونڈ میں طے کیا گیا تھا موجودہ نوٹوں میں جو پونڈ کا سکہ مروج ہے وہ اس سے کم ہے ۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء کو جو قسط ادا کی گئی وہ اگرچہ ۲ کروڑ پونڈ کی تھی لیکن کاغذی سکہ کے حساب سے انگلستان کو ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ ادا کرنے پڑے۔

زمانہ جنگ کے نرخ

زمانہ جنگ میں اجناس کے نرخ بہت چڑھے ہوئے تھے اور انگلستان نے امریکہ سے اجناس اور سامان ہی کی صورت میں قرض لیا تھا۔ آج زمانہ جنگ کے بہ نسبت اشیاء کی قیمت نصف بھی نہیں رہی۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ انگلستان کو اس رقم سے دگنی رقم دینی پڑے گی جس قدر اس نے فی الواقعہ قرض لی تھی۔

امریکہ کا مطالبہ

امریکہ نے جنگ کے بعد محاصل اس قدر بڑھا دیے ہیں کہ اس یہاں سامان فروخت کرنا غیر ممکن ہوگیا ہے لہذا وہ زر احمر کا مطالبہ کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کا سونا کھچ کھچ کر امریکہ میں جمع ہو رہا ہے۔ اس وقت امریکہ کے پاس سونے کا جو ذخیرہ ہے اُس کی قیمت ۴۲۵ ملین ڈالر یعنی ایک ارب تیس کروڑ پونڈ ہے۔

چونکہ دنیا بھر کا سونا امریکہ میں جمع ہونا لگا اس لئے دنیا اس اقتصادی بحران کا شکار ہونے لگی۔ جس میں آج خود امریکہ بھی مبتلا ہو رہا ہے۔

تاوان جنگ

تاوان جنگ وہ رقوم ہیں جو نقصانات کے معاوضہ کے طور پر فاتح اقوام نے مفتوح اقوام سے مانگیں۔ جرمنی سے پہلے ۱۶ ارب ۴۰ کروڑ پونڈ کا مطالبہ کیا گیا تہا۔ لیکن بعد میں یہ مہمل سی رقم چھوڑ دی گئی اور ۱۹۱۹ء میں ینگ صاحب کی تجاویز کے مطابق اس کی مقدار ایک تہائی کر دی گئی فیصلہ ہوا کہ جرمنی ہر سال اصل سے سود کی قسط ساڑھے آٹھ کروڑ سے لیکر بارہ کروڑ پونڈ تک ادا کر دیا کرے۔

کچھ عرصہ تک جرمنی ادہار لیکر قسط ادا کرتا رہا لیکن جب اس کی بھی سکت نہ رہی تو اس نے قسط کی ادائیگی سے انکار کر دیا۔ لوزان میں پھر ایک کانفرنس منعقد ہوئی اور فاتح اقوام نے فیصلہ کر دیا کہ تاوان جنگ منسوخ کیا جاتا ہے۔ صرف معمولی سی رقم جرمنی کے ذمہ واجب الادا رکھی گئی اور جرمنی کو چھوڑ دیا گیا۔ کہ وہ جب چاہے جب ادا کرے یا اسی وقت ادا کر دے۔

قرضوں اور تاوان کا تعلق

قرضہ ہائے جنگ اور تاوان دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ انگلستان اور فرانس امریکہ کا قرضہ اسی رقم سے ادا کرتے تھے۔ جو وہ جرمنی سے تاوان کی شکل میں لیتے تھے جب لوزان میں تاوان کی منسوخی کا فیصلہ ہوگیا تو قرضہ ادا کرنے کے ذرائع بھی جاتے رہے۔

قرضوں کے متعلق انگلستان کی حکمت عملی

قرضوں کے متعلق انگلستان کی حکمت عملی بہت محتاط، فیاض۔ اور واضح واقع ہوئی ہے ۱۹۲۱ء میں بالفور کی مشہور یادداشت میں امریکہ کے پاس اس کی وضاحت کر دی گئی تھی کہ انگلستان ہر قسم کی تاوانوں اور قرضوں کی منسوخی کا حامی ہے۔ لیکن اگر دوسرے ممالک میں اس امر پر رضامند نہ ہوئے تو انگلستان اپنے مقروضوں سے اسی قدر لے گا جس قدر کہ اُسے اپنے قرضخواہوں سے لینا ہے۔ اس یادداشت میں امریکہ کو یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ انگلستان امریکہ کے قرضہ کو بھی دوسرے قرضوں اور تاوانوں کے سلسلہ میں ایک کڑی سمجھتا ہے۔

آج صدر ہوور یہ کہہ رہا ہے کہ قرضہ تاوانوں سے مختلف شے ہیں لیکن سال گذشتہ جب صدر امریکہ نے قسط کی ادائیگی کی تعطیل کا اعلان کیا تہا۔ تو کیا تھا کہ اس تعطیل کا اطلاق قرضوں اور تاوانوں دونوں پر ہوگا۔

دنیا کی اقتصادی بدحالی

بدقسمتی سے امریکہ کے مدبر اور سیٹھ اس بات کو محسوس نہیں کرتے۔ کہ قرضوں اور تاوانوں کی فراہمی ہی دنیا میں اقتصادی بدحالی لانے کا باعث بن گئی ہے کیونکہ امریکہ اور فرانس نے مال جمع کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ جب ہر سال اس قدر سونے کی مقدار عظیم ادا کرنی پڑے گی تو دنیا کی تجارت پنپ نہیں سکتی امریکہ کے لوگ اس عجیب خیال کے مالک ہیں کہ انہوں نے دوسروں کو سونا دیا تہا لہذا وہ اب سونا ہی لیں گے۔

اور واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اجناس اور سامان مہنگے داموں پر دیا تھا اور اب وہ نقد سونے کی شکل میں مطالبہ کر رہے ہیں۔ اگر امریکہ نے سونا جمع کرنے کی کوشش جاری رکھی تو دنیا کی اقتصادی حالت بد سے بدتر ہو جائے گی جس میں وہ خود بھی شامل ہے

قرضوں کا اخلاقی پہلو

اگر اخلاقی نقطہ نگاہ سے اس تمام مسئلہ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ امریکہ آخری وقت میں شامل جنگ ہوا یعنی ۷ فروری ۱۹۱۷ء کو اس وقت اس کے پاس کوئی ایسی فوج نہ تھی جسے وہ یورپ بھیج سکتا۔ اس نے فوجیں جمع کرنے اور ترتیب دینے کا کام شروع کیا۔ یہ فوجیں جنگ کے اختتام پر میدان پہونچیں اور امریکہ کو بہت کم نقصان جان برداشت کرنا پڑا۔

امریکہ نے جنگ میں کیا حصہ لیا اسکا حصہ یہی تہا کہ اُس نے اپنے یوروپین دوستوں کو سامان جنگ مہیا کر دیا تا کہ وہ لڑیں اور اس سامان کے ساتھ برطانی فرانسیسی اور دیگر سپاہیوں نے اپنی جانیں دیں۔ گویا ایک مشترکہ مقصد کیلئے امریکہ کا سامان صرف ہوا اور دوسروں کی جانیں گئیں اس کے یہ معنی ہیں کہ امریکہ پر اس کے یوروپین اتحادیوں کا جانی قرضہ چڑھا ہوا ہے۔

اچھوت ادہار کے طریقے نامناسب ہیں

پنڈت شنکر اچاریہ کا بیان

جیتاپورم - ۹ فروری۔ مسٹر سی، سی، رنگا آئر کے جواب میں جگت گرو شنکر اچاریہ نے الیوشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ سناتنیوں نے جو رنگا آئر بل پر اعتراض کیا ہے اُس نے مصلحین کو غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ سناتنیوں کے اعتراضات کا مقصد ذات۔ پات کے عناد و نفرت کی حمایت۔ نشر و اشاعت اور اس کا احساس ہے اور بل کے حامی معاشرتی تفرق کے باوجود عنقریب اس طلسم کو توڑ کر پھینک دیں گے۔ میرے خیال میں مسٹر رنگا آئر کے مسودات قانون کی ہیئت وسعی کی تشریح والبتہ یا دانستہ طور پر کچھ اس طرح کی گئی ہے۔ جس سے سناتنیوں پر دباؤ پڑتا ہے کہ وہ مذہبی عبادت میں بھی مخصوص افراد کیساتھ اشتراک عمل کریں مسٹر رنگا آئر جیسے معقول اور قوی قانون ساز کو انفرادی اور جماعتی آزادی کا ضمیر خیال کرتے ہوئے ایسے طریقے اختیار کرنے چاہیئے جو پر امن اور پر تیز فہمی پر مبنی ہوں۔ نہ کہ ایسے جابرانہ قانون کے نفاذ کی کوشش کی جائے۔ جس کی رو سے سناتنیوں کو ذاتی مذہبی اور معاشرتی زاویہ نگاہ کو تسلیم کرنا پڑے۔ پنڈت جگت گرو نے آگے چل کر کہا کہ اچھوتوں کے ادہار کے لئے میں ہر انسانی ہمدردی کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اور مسودہ قانون کو جو میں نے تسلیم نہیں کیا اُس کی بنیاد یہ ہے کہ اچھوتوں کے ادہار اور ہندوں کے اتحاد کی منزل سے مجوزہ طریقے بہت دور ہیں۔ اور آئندہ چل کر اُن کے سبب سے نا اتفاقی کی نئی نئی راہیں اور مقامات پیدا ہو جائیں گے جہاں تک اُن کا اب تک کوئی وجود نہیں ہے۔ اگر طریق کار کے اختیار کرنے پر اصرار کیا گیا تو مسٹر رنگا آئر اور میرے مشترکہ سوراج کے خواب کی تعبیر کے زمانہ میں موخر ہو جائے گا۔

کپورتھلہ کے ساہوکاروں کی ہڑتال

راجدہانی میں فوج اور مشین گنوں کا گشت

جالندہر ۹ فروری۔ مہاراجہ کے اس یقین دلانے کے باوجود کہ قانون انتقال اراضی ریاست میں بغیر رعایا کی مرضی کے نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے خلاف تحریک میں کچھ بھی کمی نہیں ہوئی ہے۔

گذشتہ منگل کو راجدہانی میں ریاستی فوج مشین گنیں اور پولیس کے بے شمار افراد کا گشت ہو رہا تھا۔ کئی اور تحصیلوں کے باشندوں نے ستیاگرہوں کا ساتھ دیدیا ہے ایک وفد کو مہاراجہ کی خدمت میں باریابی کا موقع ملا ہے۔ مہاراجہ نے وفد سے کہا کہ وہ اپنی شکایات منتخبہ کمیٹی کے سامنے پیش کریں اور وہ اس پر توجہ کرے گی۔

بحکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور با ختیارات لوکلنی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۴۸ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء

درگا سنگھ ولد کیسری سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع کیمہال مزرعہ بہار پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔ سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل نے ایک درخواست مشعر قرار دیے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کیلئے ۷ اپریل ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر ہو وہ روبرو عدالت ہذا تاریخ معینہ پیش کرے در صورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

قانونی کونسل صوبجات متحدہ

۱۵ فروری ۱۹۳۳ء کے سوالات کی فہرست

چودھری محمد علی

(۱) کیا حکومت براہ مہربانی بتائے گی کہ گذشتہ مالی سال دوران میں ضلع بارہ بنکی کی ہر ایک تحصیل میں آرڈی نینس نمبر ۲ ۱۹۳۲ء کے ماتحت کتنی درخواستیں دی گئیں

(۲) کیا حکومت براہ مہربانی بتائے گی کہ گذشتہ مالی سال کے دوران میں ضلع بارہ بنکی کے ہر ایک تحصیل میں ایکٹ لگان اودھ کے ماتحت کتنی درخواستیں دی گئیں،

(۳) آرڈی نینس اور دفعہ مذکور سوالات مندرجہ بالا کے ماتحت کتنی قرقیاں اور نیلام عمل میں آئے۔

(۴) کیا حکومت بتائے گی مذکورۂ بالا دفعہ اور آرڈیننس کے ماتحت بارہ بنکی کی ہر ایک تحصیل میں کتنی رقوم کے لئے درخواست دی گئی اور گذشتہ ۳۰ ستمبر تک کتنا روپیہ وصول ہوا۔

(۵) کتنی رقم زمینداروں نے خود وصول کی اور کتنی قرق امینوں یا دیگر سرکاری ذریعہ سے وصول ہوئی؟

(۶) کیا حکومت براہ مہربانی بتائے گی کہ زیر دفعہ ۱۲ (ل) ایکٹ لگان اودھ اور آرڈی نینس نمبر ۳ ۱۹۳۳ء کتنے ایسے مقدمہ دائر کیے گیے جو ضلع بارہ بنکی کے ہر ایک تحصیل میں دائر ہونے کی تاریخ سے ۳ ماہ کی مدت سے زیادہ ملتوی تھے۔

(۷) کیا حکومت برائے مہربانی یہ بتائے گی کہ مدت ہائے مندرجہ ذیل کے اندر قرقی اور نیلام کے کتنے احکامات جاری ہوئے اور اُن میں سے کتنے کی تکمیل ہوئی۔

(۱) تاریخ حکم سے ایک ماہ کے اندر

(۲) تاریخ حکم سے ۳ ماہ کے اندر

اور وہ تعداد بھی جو سال کے اختتام پر ملتوی رکھی گئی تھی

(۸) کیا حکومت براہ مہربانی بتائے گی کہ آرڈی نینس نمبر ۳ ۱۹۳۲ء اور ایکٹ لگان اودھ کی دفعہ ۱۲۔الف کے ماتحت درخواستیں اور وصول یابی کے درمیان زیادہ سے زیادہ اور کم از کم کتنا وقت صرف ہوا؟

(۹) (ا) ۔کیا حکومت براہ مہربانی بتائے گی کہ لقایا لگان کے متعلق کتنے قرقی کے وارنٹ جاری ہوئے اور ان میں کتنوں کی ایک ماہ کے اندر تعمیل ہوئی۔ ؟

(ب) کیا حکومت کو معلوم ہے کہ ضلع بارہ بنکی کے متعدد زمینداروں کو مال گذاری ادا کرنے کیلئے اس وجہ سے قرض لینا پڑا کہ اُن کی درخواستیں جو مذکورہ بالا آرڈی نینس اور دفعہ کی ماتحت دی گئی تھیں وہ مالی سال کے اختتام پر زیر بحث ... ... منفصل تھیں۔

پنڈت پریم بلبھ بیلوال

(۱۰) کیا یہ واقعہ ہے کہ لندن مشن کے حکام اپنے سبکدوش ہونے والے اسکول ماسٹروں کو اسکول کی آمدنی سے جس میں سرکاری عطیہ بھی شامل ہے پنشن اور انعامات عطا کرتے تھے۔

(۱۱) کیا حکومت براہ مہربانی ان ماسٹروں کی فہرست مع اُن کی تعلیمی استعداد کے جو لندن مشن کے عہد میں ملازم تھے اور اُس کو اب علیحدہ کر دیا گیا ہے یا اُن کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا گیا ہے مع اُن ماسٹروں کے نام کے پیش کرے گی جو اب اُن کے بجائے ملازم رکھے گئے ہیں اور اُن کی تعلیمی استعداد کیا ہے۔

(۱۲) کیا حکومت برائے مہربانی مذکورہ بالا انسپلامیہ تعلیمی کمیٹی کی ممبری کے قواعد پیش کرے گی۔

منشی گجادھر پرشاد

(۱۳) کیا حکومت برائے مہربانی یہ بتائے گی کہ کیا چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بنارس کے پاس کم از کم نو ممبروں کے دستخط سے عدم اعتماد کا ووٹ اس جلسہ کے لئے پیش کیا گیا تھا جو ۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ہونے والا تھا؟

(۱۴) کیا یہ واقعہ ہے کہ ٹھاکر رام ناتھ سنگھ اور چند دیگر ارکان نے تحریک کی وصولیابی کے متعلق چند سوالات کیے اور تحریک کو روک لینے کے وجوہ دریافت کیے اور وہ قانون دریافت کیا جس کے مطابق چیرمین کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ایسے معاملات کو برطرف رکھیں جبکہ بورڈ کے ۱/۵ ممبروں کی جانب سے درخواست پیش کی گئی ہو۔ ؟

(۱۵) کیا یہ واقعہ ہے کہ چیرمین صاحب نے اس بات کی وجوہات پیش کرنے سے انکار کر دیا اور اس سلسلہ میں یہ تسلیم کیا کہ انہوں نے سکریٹری صاحب اور ہیڈ کلرک کو یہ حکم دے دیا ہے کہ وہ اس موضوع پر ارکان بورڈ کے سوالات منظور نہ کریں۔

(۱۶) کیا یہ واقعہ ہے کہ چیرمین نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی ممبر کو بغیر اُن کی سابقہ منظوری کے کسی کاغذ کے معائنہ کا اختیار نہیں ہے حالانکہ اس قسم کا معائنہ بورڈ کے ایجنڈا کے معاملات کے متعلق کیوں نہ ہو۔

چودھری بھروس

(۱۷) بحوالہ سوال نمبری ۵۴ مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۳۲ء کیا حکومت یہ بیان کرے گی کہ وہ فیس جس کا اس میں ذکر کیا گیا ہے وہ بورڈ کے حکم سے وصول ہوئی ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا وہ برائے مہربانی بورڈ کے اس رزولیوشن کا نمبر اور تاریخ بتائے گی۔ جس کے ذریعہ سے ہر ایک نمبر کی تختی کی قیمت ۴ر مقرر کی گئی تھی اور جس کے ذریعہ اس کے ملازمین کو اُس کی وصولیابی کے لئے مجاز کیا گیا ہے؟

(۱۸) کیا یہ واقعہ ہے کہ بہت سی حالتوں میں نمبر کی تختی کی قیمت محکمہ ٹیکس کے بلوں میں درج رہتی ہے اور اُسے اگزیکیوٹو افسر بطور ٹیکس کے وصول کرتے ہیں۔

(۱۹) حکومت بورڈ اور اُس کے حکام کو بنارس میونسپلٹی کے اندر غیر مجاز فیس کرنے سے باز رکھنے اور مالکان مکان کو اس طرح سے وصول شدہ فیس کو واپس کرنے کے لئے کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے۔

پنڈت سری سدیاشن پانڈے

(۲۰) (ا) بحوالہ میرے سوال (اسٹارڈ) نمبری ۲۳ مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۳۲ء۔

کیا وہ لوگ جو ڈرائنگ اور سروینگ اسکول کورکھپور سے پاس ہو کر آتے ہیں انہیں حکومت مجاز تصور کرتی ہے

(ب) کیا یہ اسکول ہنوز موجود ہے؟ اگر ایسا ہے تو حکومت نے ۱۹۰۴ء سے سال رواں تک اُس کو کس قدر عطیہ دیا ہے

(ج) کیا اُن قواعد میں جن کے مطابق ڈسٹرکٹ بورڈ کے انجینیر مقرر کیے جاتے ہیں یہ بات پائی جاتی ہے کہ اس اسکول کے پاس شدہ اشخاص بطور انجینیر مقرر کیے جائیں۔ کیا حکومت براہ مہربانی ان قواعد کی نقول میز پر رکھے گی۔

مسٹر محمد رحمت خاں

(۲۱) بحوالہ حصہ ل سوال نمبر ۲۲ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء

کیا حکومت براہ مہربانی یہ بتائے گی کہ کیا کوئی ہندوستانی شخص نہیں مل سکتا اگر جواب اثبات میں ہے تو موجودہ سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ کیوں قرار دیا گیا۔

پنڈت سری سدیاشن پانڈے

(۲۲) بحوالہ جواب سوال نمبر ۲۳۔ مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۳۲ء

کیا حکومت براہ مہربانی یہ بتائے گی کہ کس اسکول میں اور کس درجہ تک انہوں نے تعلیم پائی اور کس سال میں اور کس امتحان کے پاس کرنے کے بعد انہوں نے اسکول کو چھوڑا۔

کنور جگ موہن سنگھ

(۲۳) کیا حکومت برائے مہربانی اُن نائب تحصیلداروں کے نام بتائے گی جو ۱۹۳۲ء میں تحصیلداری کے لئے منظور کیے گئے تھے۔

اپنے جوتوں پر مارکہ دیکھئے

تلے پر مارکہ ہونے سے جوتے کی خوبی آپ خود جان سکیں گے۔ اُسی جوتے کو خریدیے جس پر مشہور فلیکس مارکہ ہو۔ تب آپ کو یقین ہو جائیگا کہ آپ نے قابل اطمینان جوتا خریدا جو کہ بہت بڑھیا مال سے بنایا گیا ہے فلیکس جوتے ہندوستان کے سب سے مشہور جوتے ہیں، اور آپ اپنے شہر میں فلیکس کے ایجنٹ سے سب سے بڑھیا اور سستے جوتے خرید سکتے ہیں۔

4/8

فلیکس
آکسفورڈ شو
ایک معقول جوتا ہے جس کا تلا مشین سے سلا ہے اور اوپر بڑھیا کروم لیدر کا ہے

براؤن	۸؎	4/8
سیاہ	۴؎	4/4

3/15

فلیکس
فل سلیپر
ہندوستان کا عزیز سلیپر اور ہر وقت استعمال کے لایق

براؤن	۱۵ر ۳؎	3/15
سیاہ	۱۲ر ۳؎	3/12

FLEX
ALL LEATHER
SHOES

کانپور میں بنے

بڑھیا مال
نئے ڈیزائنیس
کم قیمت

نئی ایجنسی کی شرطوں کے لئے نیچے لکھے پتے کو لکھیے
بھلہ شو کمپنی مسٹن روڈ کانپور

کانپور ایجنٹ:۔
مسرس آغا برادرس
کشمیری ہاؤس مسٹن روڈ۔ کانپور
دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ:۔
لکھنؤ۔ فتح پور۔ اٹاوہ وغیرہ وغیرہ

(۲۴) کیا یہ واقعہ ہے کہ صرف ایک آدمی اس سال کے لئے تحصیلداری کے لئے منتخب ہوا تھا؟

(۲۵) کیا واقعہ ہے کہ وہ امیدوار جو تحصیلداری کے لئے نامزد کیے جاتے ہیں اور جن کے نام مخصوص فہرست میں درج ہیں اُن کو گذشتہ برسوں میں ہمیشہ منتخب کیا جاتا تھا۔

مسٹر بھوندو رام

(۲۶) کیا یہ واقعہ ہے کہ بابو مہادیو پرشاد امین ٹوار کلکٹری فتح پور کی رپورٹ پر بابہ لومزید امین سٹوارہ پر بر کلکٹر تے ۷ مسلمانوں اور صرف ۲ ہندوؤں کا تقرر کیا؟

(۲) کیا حکومت برائے مہربانی یہ تبلائے گی کہ امینی کے لئے کتنی درخواستیں تھیں۔

رائے صاحب ساہو جوالا سرن کوٹھی والا

(۲۷) کیا یہ واقعہ ہے کہ گذشتہ سال لالہ داؤ دیال کھنا اور لالہ بھاگوت سرن اگروال ساکنان مرادآباد کو علی الترتیب "الف" اور ب درجات عطا کیے گئے تھے

(۲) کیا یہ واقعہ ہے کہ اُن کو امسال ب اور ج درجات علی الترتیب عطا کیے گئے ہیں۔

(۳) کیا حکومت کا ارادہ ہے کہ وہ اُن کو اُن کے قدیم درجات میں منتقل کر دے۔

مسٹر ظہور احمد

(۲۸) الف ۱۹۲۴-۲۵ء اور ۱۹۲۸-۲۹ء کے مالی سال کے آخر میں جونپور ڈسٹرکٹ بورڈ کو کتنی رقم ادا کرنی تھی اور ان تاریخوں میں اُس کے پاس کتنا روپیہ نقد تھا

ب) اس کو اب کتنا روپیہ دینا باقی ہے۔

ج) اس مدت میں جنکا ذکر اوپر آچکا ہے کون چیرمین تھا اور اب وہاں کون چیرمین ہے۔

(د) کیا یہ واقعہ ہے کہ کمشنر متمت بنارس نے اس بورڈ کے بجٹ بابتہ ۳۲-۱۹۳۳ء پر جو اعتراضات کیے تھے انہیں باوجود لگاتار استفسار کرنے کے ہنوز دور نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) کیا حکومت براہ مہربانی یہ تبلائے گی کہ اپریل ۱۹۳۲ء سے اب تک بورڈ کو کتنی رقم ادا کرنا ہے۔

(۲۹) ا کیا یہ واقعہ ہے کہ ڈاکخانہ کا وہ برقی تار جو بنارس کو جونپور کے صدر پوسٹ آفس سے ملحق کرتا ہے اُسے ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء کو جب کہ الہ آباد سے التوا امتحانات کا تار آنیوالا تھا کاٹ دیا گیا تھا۔

ب۔ کیا ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کا وہ تار ریلوے تار گھر میں موصول ہوا تھا۔

ج۔ کس وقت وہ موصول ہوا اور اُسے چپراسی کو مکتوب الیہ کو حوالہ کرنے کیلئے کب دیا گیا۔

د۔ اُسے کس وقت اور کب مکتوب الیہ کے حوالہ کیا گیا

ہ۔ کیا اُسے اس خاص تار کے ساتھ دیگر تار بھی بغرض حوالگی دیے گئے تھے۔

(د) برقی تار کاٹنے کیلئے کیا تحقیقات کی گئی اور اُس کا کیا نتیجہ نکلا؟

(۳۰) الف۔ کیا حکومت کو معلوم ہے کہ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ ایجوکیشن کمیٹی جونپور تعطیلات دیوالی کے زمانہ میں پہاڑوں پر چلے گئے تھے۔

ب۔ اُن کی عدم موجودگی میں ضلع میں کس طرح کام چلا اور کس کے حکم سے ایسا کیا گیا۔

دیگر سوالات

خان بہادر مولوی فضل الرحمٰن خاں

(۱) کیا حکومت کو معلوم ہے کہ داتا گنج ضلع بدایوں کے منجملہ پانچ مجسٹریٹوں کے ایک صاحب عرصہ دراز سے بنچ میں نہیں بیٹھتے ہیں۔

(۲) کیا حکومت کو معلوم ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بدایوں نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۶ کے مطابق اس بنچ کی نگرانی کے متعلق کوئی قواعد مرتب نہیں کیے

خان بہادر محمد حیدر خاں

(۳) کیا یہ واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ مین پوری سلسلہ وار طریقہ پر ان امیدواروں کو جو امتحاناً مقرر کیے جاتے ہیں مقرر نہیں کرتا۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو کیوں ایسا نہیں کیا جاتا۔

(۴) کیا یہ واقعہ ہے کہ اس صوبہ کے جملہ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جملہ محافظان کانجی ہاؤس کو وہاں چوبیسوں گھنٹے ٹھہرنا پڑتا ہے۔

کیا یہ بھی واقعہ ہے کہ کانجی ہاؤسوں میں گوالے موجود نہیں ہے کیونکہ اُن کا الاؤنس بند کر دیا گیا ہے۔

کیا حکومت کا ارادہ ہے کہ وہ بورڈوں سے یہ کہے کہ وہ محافظان پونڈ کا کام ہلکا کرنے کیلئے گوالوں کو رکھیں۔

(۵) کیا حکومت برائے مہربانی یہ بتائے گی کہ پراونڈ فنڈ کے قواعد کا اطلاق ڈسٹرکٹ بورڈ کے اُن محافظان کانجی ہاؤس پر نہیں ہوا ہے جو دس روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ کیا ڈسٹرکٹ بورڈ کے قواعد میں اس قسم کی کوئی خاص مستثنیات موجود ہیں

(۶) کیا حکومت برائے مہربانی یہ بتائے گی کہ کن ڈسٹرکٹ بورڈوں نے گوالوں کو ہٹایا ہے اور کہاں محافظان کانجی ہاؤسوں کو گوالوں کا الاونس نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ وہ اُن کے بجائے کام کرتے ہیں

کنور گرور سنگھ

(۷) ۱۔ کیا حکومت برائے مہربانی یہ بتائے گی کہ امسال ڈپٹی جیلروں کی کتنی آسامیاں خالی ہوئی ہیں

(۲) یہ آسامیاں کب پر کیجائیں گی۔

(۳) ان آسامیوں پر براہ راست تقرری ہوگی یا اُنکو نامزد کر کے پر کیا جائے گا۔

۸۔ (۱) کیا حکومت براہ مہربانی یہ بتائے گی کہ کورٹ آف وارڈس کے کس دفعہ کی مطابق ضلع علی گڑھ کی ریاست سراں کو کورٹ آف وارڈس کے ماتحت لیا گیا۔

(۲) ریاست کے موجودہ راجہ بہادر کیا عمر ہے۔

(۳) کیا وہ اسپشل منیجر کورٹ آف وارڈس کے انتظام میں رہے گی۔ یا اسسٹنٹ منیجر کے انتظام میں رہیگی۔

(۴) اگر وہ اسسٹنٹ منیجر کے انتظام میں رہے گی تو کیا وہ سراں میں رہینگے یا علی گڑھ میں۔

(۵) اس ریاست کو اب اپنے ملازمین کو کتنی مجموعی رقم ماہانہ ادا کرنی ہوگی۔ اور راجہ بہادر دت پرشاد سنگھ کے زمانہ میں یہ رقم کتنی تھی۔

(۶) کیا حکومت برائے مہربانی یہ بتائے گی کہ اس ریاست کے انتظام کے لئے کورٹ آف وارڈس نے کتنے ہندوں اور کتنے مسلمانوں کو ملازم رکھا۔

حکومت ہند اور مہاراجہ الور کے درمیان زبردست اختلاف

تحقیقات اور تقرر کے مسائل باعث نزاع ہیں

الور ۹ فروری۔ کہا جاتا ہے کہ ہز ہائی نس مہاراجہ الور اور اقتدار اعلیٰ (حکومت ہند) کے درمیان بعض مسائل پر سخت اختلاف ہو گیا ہے جن میں سے سب سے اہم ریاست کے موجودہ وزیر اعظم رائے بہادر گردھاری لال کی جگہ کسی دوسرے وزیر کے تقرر کا مسئلہ ہے۔

گمان ہے کہ رائے بہادر بہت جلد اپنے عہدہ سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ پالیسی کے متعلق حکومت ہند اور مہاراجہ کے درمیان شدید اختلاف ہیں۔ بعض اہم مسائل پر مہاراجہ نے سخت طرز عمل اختیار کر لیا ہے۔

والیان ریاست کی دخل اندازی

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ الور کی درخواست پر بعض دوسرے والیان ریاست نے جن میں جام صاحب نوانگر بھی شامل ہیں بیچ بچاؤ کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے مثلاً یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ الور کے مسائل کی تحقیقات اگر تمام تر نہیں تو کم از کم والیان ریاست کے اشتراک عمل کے ذریعہ سے ہونی چاہیئے۔ کشمیر کے معاملہ میں ایسی ہی استدعا کیگئی تھی مگر حکومت نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ خیال ہے کہ الور کے معاملہ میں بھی حکومت اس استدعا کو ماننے سے تیار نہیں۔

وزیر مالیات سے اختلاف

وزیر اعظم کے تقرر کے مسئلہ پر اختلاف بہت زبردست ہے رائے بہادر گردھاری لال کی جگہ پر مختلف نام تجویز کیے گئے ہیں۔ لیکن جو مہاراجہ کو پسند ہیں حکومت کو ناپسند ہیں سردست کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا ہے یہ بھی خبر ہے کہ موجودہ وزیر مالیات اور مہاراجہ کے درمیان معافی لگان کے مسئلہ میں اتفاق نہیں ہے اس سلسلہ میں بھی بہت جلد نئی باتیں ظہور پذیر ہونگی۔

ہندو مسلم لیڈروں سے شکایت

کہا جاتا ہے کہ مہاراجہ الور نے اپنے بعض دوستوں سے اس بات کی شکایت کی ہے کہ ہندوستان کے ہندو اور مسلمان لیڈروں نے الور کے واقعات پر جس بے توجہی سے کام لیا اُس سے مہاراجہ کو سخت افسوس ہوا ہے۔

× مہاراجہ کا خیال تھا کہ جب انہوں نے یونٹی کانفرنس الہ آباد میں شرکت کا جرأت آموز طرز عمل اختیار کیا تھا کہ تو کم از کم پنڈت مدن موہن مالوی اور مولانا ابوالکلام آزاد کو ریاست کے اس ہنگامہ کے انسداد کے متعلق کچھ کرنا تھا خصوصاً مہاراجہ کو تعجب ہے کہ پنڈت مالوی جو اُن کے دوست ہیں اس مسئلہ

نوٹ کر لیجئے!

ہر کہ ومہ کی مشتہر مقویات کا اندھا دھند استعمال

کر نیسے اور نئی نئی دوائیں کھانیسے آپکی مرض اور بھی جڑھ پکڑتی جارہی ہے حتیٰ کہ پرانی ہو کر ناقابل علاج ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ تو کوئی بازاری زہریلی دوا تمام جسم کو زہر آمیز بنا کر معالجہ کو ناممکن الاصلاح بنا دیتی ہے۔ لہذا ایک لائق معالج کی ادویات کے سوائے دوسری نہ برتو۔

شیرمان کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و مصنف ۴ درجن طبی کتب و ماہر امراض مخصوصہ مردمان تیس سالہ تجربہ رکھنے والے شمالی ہند کے ایک ایسے وید ہیں کہ جو آپ کو نہایت اعلےٰ اور مخلصانہ مشورہ دے سکتے ہیں۔ آپ کی زیر نگرانی تیار کی گئی چند ادویات نیچے دیجاتی ہیں۔

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگوا دیں!

اکسیر ۱	اکسیر ۴۰	اکسیر ۳۴	اکسیر ۶۵	اکسیر ۵
یہ مردوں کی امراض کی عام دوائی ہے جریان سرعت وغیرہ کو مفید ہے اور ضعف دور کرنے کے واسطے اکسیر ہے۔ قیمت ۶۴ گولیاں چار روپے (للعہ) ۸ گولیاں آٹھ آنے ۸ ر	کثرت احتلام کے لئے خاص دوائی ہے۔ طالب علموں کے واسطے بیش بہا نعمت ہے! قیمت ۳۲ گولیاں ایک روپیہ۔ نمونہ صرف ۴ ر	جریان کی لاثانی دوائی ہے۔ قیمت اکسیر ۳۴ الف ۳۲ گولی دو روپے (ملعہ) نمونہ ۸ ر قیمت اکسیر ۳۴ ب جو علاوہ اسکے مقوی انتشار رئیسہ ہے۔ قیمت ۳۲ گولی پانچ روپے۔ نمونہ (عہ)	یہ سفوف زیادہ گرم مزاجوں کو دیا جاتا ہے۔ جریان سرعت اور احتلام کو نافع ہے۔ قیمت آدھ پاؤ ایک روپیہ (ملعہ)	کسی اسباب سے سرعت کی مرض ہوئی ہو ۳۰ دن کے اندر اندر اصلی قدرتی ..... ہو جاتا ہے۔ مقوی دافع جریان و احتلام بھی ہے۔ ایک معجون ہے! قیمت فی پاؤ تین روپے۔ آدھ پاؤ (۱۸)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۳۲ء نمبر ۸ دفعہ ۲۲۶

بعدالت حاکم پرگنہ صاحب بہادر کانپور مقام

چتر بہاری لال　　مدعی

بنام گومتی پرشاد　　مدعا علیہ

بنام گومتی پرشاد ولد منشی شیو پرشاد کایستھ ساکن حورالی پرگنہ و ضلع کانپور　　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۲۴ر ماہ فروری ۱۹۳۳ء بوقت دس بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کے جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ر ماہ جنوری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم عدالت)

(مہر عدالت)

IN THE COURT OF THE SESSION SUBORDINATE JUDGE, CAWNPORE.

(O. S. No. 58 of 1930)

Execution No. 187 of 1932.

Messrs. Ramkumar, Rameshwar Dass, ... Decree-Holder,

Versus,

Mannilal and others, ... Judgment-Debtor.

To Kanhayalal, and Debidayal Sons of Lala Radhakishun Caste Khattri, Residents of Qasba Pinhani, Tehsil Shahabad, Dictrict Hurdoi, Oppositer-Party.

Whereas an application has been made in this Court by the decree holder in the above suit for the attachment of a decree obtained by you on the 25th, day of June 1930 in the Court of Munsiff at Cawnpore, in suit No: 253 of 1930, in which Bhola Nath Murli Manohar was the plff. and Kanhialal Debi Dayal was the Diff. it is ordered the you, the said Kanhialal and Debi Dayal be, and you hereby, prohibited and restrained untill the further order of this Court, from transfrring or charging the same in any way and to make objection if any on 22-2-33. the date fixed in the case.

Given under my hand and the Seal of the Court. thi 13th day of February 1933.

(Seal of the Court)

By Order,

LAKHPAT RAI,

Munsarim.

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۶۹ ۱۹۳۲ء

بعدالت خفیفہ جناب بابو بھگوتی پرشاد صاحب سب جج صاحب بہادر پرتاب گڑھ

پنڈت کنج بہاری ولد رام لال برہمن دوبے ساکن گھاٹم پور پرگنہ پرتاب گڈھ　　مدعی

بنام جربندن عرف پوتی وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام شیشر ولد رام نرکھ برہمن پانڈے ساکن باہر پور مسمولہ بھونیدا تعلقہ برہمن گنج پرگنہ پرتاب گڈھ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ ساہے کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ر ماہ فروری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے اظہار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنی جواب دہی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز اُن کو پیش کرو۔ مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا

آج بتاریخ ۲ر ماہ فروری ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(بحکم سرشتہ دار عدالت)

(مہر عدالت)

LALIMLI
PURE WOOL
TRADE MARK

لال اِملی کی خالص اُونی لوئیاں
جو کہ
ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں

دی کانپور اوُلن ملز کانپور

تی اسی
ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن
لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

آپ اور آپ کے بچے استعمال کریں

REGD. لال شربت

REGD. ڈابر چولن پراش اولیہ

(لال شربت)
اس سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم طاقتور اور خون گاڑھا ہوتا ہے بچے ہمیشہ چست و چالاک اور خوش و خرم رہتے ہیں۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکے سبب بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ پرسوتی کی کمزوری اور دودھ کی کمی دور کرنے کی اسمیں بیحد طاقت ہے۔ قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ر محصول ۱۰ر نمونہ دو آنہ ۲ر

(کلیجہ پھیپھڑہ و جسم کی نقاہت کیلئے مثل آب حیات رسائن)
یہ بیمار تندرست بچے۔ بڈھے۔ مرد۔ عورت۔ سبھی کیلئے مفید کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ اسکے متواتر استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے اور بیمار ہونیکا خوف نہیں رہتا۔ قیمت ایک پاؤ بیس خوراک کی شیشی عہ محصول ڈاک چودہ آنہ ۱۴ر

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں نمونہ صرف لکھنؤ سے ملسکتا ہے

صیغہ نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر اور بالو رام غلام شیو غلام

ڈابر جنتری ۱۹۳۳ء
بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بد ہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی | سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کیلئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہین

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرمایں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

اطلاع حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

مقدمہ نمبر ۲۴ او دفعہ ۹۷ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت مال مقام بکھراماں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مادھو پرشاد ولد جگت سنگھ کالیستھ ساکن نبداکرمالپور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ڈگریدار بنام تم رام بھروسے عرف گریل ولد ڈلا دھانک ساکن موضع دیویدی پور پرگنہ بھوگنی پور مدیون کے جو عدالت میں فیصل ہوا۔ ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان کے بتاریخ صادر ہوئی اور مبلغ ۳۲/۶/- جو ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل ...	۲۵	۱۱	۰
خرچہ نالش ...	۵	۸	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۳	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۱۵	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۳۲	۶	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا القارہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام بھروسے مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۳۲/۶/- جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۳ مارچ ۱۹۳۳ء

تفصیل اراضی

پرگنہ بھوگنی پور موضع دیوی بہان پور

نمبر	رقبہ	
۳۳۷	۷ ڈ	۴ عہ
۴۲۵	۱۱ ڈ بسوا	۵ عہ
دو قطعہ	۱۸ ڈ بسوا	۶ عہ

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

سمن لغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ابتدائی خفیفہ ۲۸ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جناب شیخ علی حماد صاحب بہادر اڈیشنل سب جج مقام سلطانپور

ہریال ولد بختاور ساکن ہرداسپور پرگنہ میرانپور تحصیل و ضلع سلطانپور مدعی

بنام عبدالستار ولد عثمان جولاہا و شکر اللہ ولد رسول جولاہا ساکنان پورہ اصغر علی مزرعہ بی بی گنج پرگنہ میرانپور مدعا علیہم

بنام عبدالستار ولد عثمان جولاہا ساکن پورہ اصغر علی مزرعہ بی بی گنج پرگنہ میرانپور تحصیل و ضلع سلطانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ دلاپانے مبلغ ۳۰۰/۵ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز اُن کو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم منصرم عدالت

الور میں مزید امدادی فوج

دہلی ۱۱ فروری ایک پلٹن الور بھیجی گئی ہے۔ اُس کے متعلق سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ الور کے حالات چونکہ مزید فوج کے متقاضی تھے۔ اس لئے یہ فوج روانہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے قبل بھی الور کے امداد کے لئے مرکزی فوج کا ایک حصہ بھیجا گیا تھا۔

روزانہ وحدت دہلی

تمام روزناموں سے ممتاز اور بیس سالہ اخباری تجربہ کا اہم و دلچسپ مرقعہ

آزادی کامل کا داعی، عالمگیر سچی وحدت کا پیغامبر، اور تمام دنیا بالخصوص ہندوستان کی تازہ خبروں کا مرقعہ یعنی "روزانہ وحدت" پایہ تخت دہلی سے شایع ہو رہا ہے اس کے انتظامات ایسے ہاتھوں میں ہیں جو بیس سال کا اخباری تجربہ رکھتے ہیں۔ اور ہندوستان کے مشہور متعدد اسلامی اخبارات کو کامیاب بنا چکے ہیں۔ عملہ ادارت میں انگریزی، عربی، فارسی، ہندی، گجراتی، بنگالی، وغیرہ زبانوں کے تجربہ کار مترجم رکھے گئے ہیں۔ تاکہ ان زبانوں کے اخبارات کی خبریں و مضامین بھی ناظرین کے سامنے پیش کیے جائیں۔ نیز بہتر سے بہتر مقالات لکھنے والے بھی مہیا کیے گئے ہیں۔ طباعت و کتابت کا بھی معقول انتظام ہے اور نظموں کیلئے بھی بعض شعرا کی مستقل خدمات حاصل کی گئی ہیں غرض بہترین و مستقل انتظام کے ماتحت یہ روزنامہ اشاعت پذیر ہوا ہے جو تازہ ترین خبروں مدلل تبصروں اور فاضلانہ مقالات کے علاوہ سیاسی و علمی معلومات سے بھی مزین ہوتا ہے۔ بڑے سائز کے ۶ صفحات پر دو پیسہ فی پرچہ قیمت رکھی گئی ہے۔

روزنامہ وحدت کی چند خصوصیات

علاوہ ازیں اس روزنامہ میں چند ایسی خصوصیات بھی ہیں جو ہندوستان کے کسی اردو، انگریزی، ہندی روزنامہ میں اب تک نہیں ہے (۱) تمام مہینہ میں کسی دن تعطیل نہیں ہوتی۔ (۲) ہر روزنامہ سے پانچ پرچہ زیادہ ہر ماہ میں تمام خریداروں کو ملتے ہیں۔ کیونکہ ہر ماہ میں ہر ایک روزنامہ کم از کم ۵ دن بند رہتا ہے اور یہ کسی دن نہیں بند رہتا۔ (۳) اس روزنامہ کا ایک خاص فسانہ اڈیشن، رنگین بڑی تقطیع زیادہ صفحات پر بالاستقلال شایع ہوتا ہے جس کی قیمت ایک آنہ ہے یہ بہترین نظم و نثر سے مزین ہوتا ہے (۴) ایک ہفتہ وار رنگین اڈیشن بھی ان ہی خصوصیات یعنی بڑے سائز اور زیادہ صفحات پر شایع ہوتا ہے اور اُس کی قیمت بھی ایک آنہ ہے۔ ہفتہ میں یہ دو خاص اڈیشن تمام اخباری دنیا میں بلا مبالغہ ایک بے نظیر اضافہ ہیں۔

باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔ سالانہ پندرہ روپیہ ششماہی آٹھ روپیہ، سہ ماہی چار روپیہ آٹھ آنہ نمونہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر:- منیجر روزنامہ وحدت دہلی۔

بقیہ مضمون صفحہ اول

طارق (بن زیاد) عربوں کا مشہور و معروف جنرل جنہے پہلے پہل سال اسپین کی اُس پہاڑی پر بحیثیت فاتح قدم رکھا جو اب تک جبل الطارق یا بگڑ کر جبرالٹر کے نام سے مشہور ہے آگے بڑھنے پر اسپین کے گاتھ بادشاہ سے جنگ ہوئی اس جنگ میں عرب بارہ ہزار اور عیسائی ایک لاکھ تھے اس تعداد کو دیکھ کر طارق نے اپنی کشتیاں جن میں فوج آئی تھی جلا دیں۔ تاکہ واپس جانے کا خیال بھی سپاہیوں کے دل میں نہ آنے پائے۔ اور صرف موت یا فتح کا خیال باقی رہ جائے۔ آخرکار کامیابی نے طارق کے قدم چومے۔

میکالے۔ ۱۸۰۰ء میں پیدا ہوا۔ عہد وکٹوریہ کا مشہور مورخ تھا۔ اور طرز تحریر میں ایک خاص طرز کا موجد تھا دار الامرا کا خاص رکن تھا۔ واپسی کے بعد دار الامراء میں شہر اڈنبرا کی طرف سے داخل ہوا اور اپنی پر زور خطابت کی وجہ سے خاص شہرت حاصل کی۔ اکثر وزیر جنگ اور دیگر معزز عہدوں پر فائز ہوا۔ ۱۸۵۷ء میں نواب کا خطاب حاصل کیا ۱۸۵۹ء میں فوت ہو کر ویسٹ منسٹر کے گرجے میں مدفون ہوا۔

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کاساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن، اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عکہ

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:- یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ:- جنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:- رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کاہنپ

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No, A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عــزمِ مستقل میں رہے زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

احسن سمیع

ایڈیٹر خواجہ عبد السّلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۱؎ — ممالک غیر سے ۴

جلد ۱۷	کانپور چہار شنبہ ۲۲ فروری ۱۹۳۳ء مطابق ۲۶ شوال المکرم ۱۳۵۱ھ	نمبر ۷

شہید وطن

(از پروفیسر اکبر خاں حیدری)

اک گل افسردہ فرش خاک پر تھا محو خواب جب مری نظریں پڑیں اس منظر غمناک پر
کانپ اُٹھا میرے پہلو میں دل پر اضطراب اُف! گل سر سبد اور صحن چمن کی خاک پر

خاک کے ذرّوں میں خوابیدہ تھی اب برق جمال
آہ! یہ انجام رعنائی یہ ہستی کا مآل

میں نے اُس گل کو اُٹھا کر رکھ لیا آغوش میں میری آنکھیں اشک خونابہ فشاں سے بھر گئیں
کچھ سکوں پیدا ہوا میرے دل پر جوش میں آنسوؤں کی چند بوندیں کام اپنا کر گئیں

دامن گل میں سمایا اشک خونابہ فشاں
جاگ اٹھیں از سر نو پھول کی سب پتیاں

موت کے آغوش میں اک زندگی پیدا ہوئی رنگ گل جو زرد تھا اب ارغوانی ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے پژمردگی جاتی رہی از سر نو وہ فنا آغوش منظر سو گیا

جاگ اٹھا خواب راحت سے جہان رنگ و بو
اور مجھ سے اسطرح گویا ہوا جوش نمو

اے مآل اندیش شاعر، اے رہین زندگی تو نے کیوں اس خواب غفلت سے اٹھایا ہے مجھے
مضمحل کرتی ہے تجھ کو کیوں مری افسردگی تیرے اشک خونفشاں نے کیوں جگایا ہے مجھے

زندگی بھر دی ہے کیوں میرے دل خاموش میں
تو نے کیوں مجھ کو اٹھا کر رکھ لیا آغوش میں

کیا سناؤں میں تجھے یہ اپنی روداد حیات کیا بتاؤں کیا تھا میری زندگی کا مدعا
آب و گل میں جلوہ گر تھی زندگیٔ بے ثبات رنگ و بو تھے میرے ہر انداز میں جلوہ نما

میرے دل میں خود نمائی کی مگر خواہش نہ تھی
خود پرستی کی مری فطرت میں گنجایش نہ تھی

میں امانت دار حق تھا حق پرستی کے لئے منتظر تھی بزم گلشن مجھ سے ہر ایثار کی
میں نے دنیا کو دکھائے رنگ و بو کے معجزے میں نے اپنے خون سے نشو و نمائے خار کی

میری نکہت سے معطر ہو گئی بزم نسیم
میں نے صحن باغ میں ہر سمت پھیلا دی شمیم

میری ہستی وقف تھی صحن چمن کے واسطے میں فنا ہو کر سماؤں گا چمن کی خاک میں
جان دی میں نے مگر اپنے وطن کے واسطے زندگی پیدا کرونگا میں وطن کی خاک میں

آب و گل میں جذب ہو کر گل کھلاؤں گا ابھی
ذرّے ذرّے میں مرے پنہاں ہے روح زندگی

الوداع اب اے مآل اندیش شاعر الوداع اہل دنیا کو سنا جا کر ذرا میرا پیام
زندگی بیکار ہے بے سود ہے ہر اجتماع قلب انساں میں نہو جب تک وطن کا احترام

خدمت خاک وطن انساں کا پہلا فرض ہے
جان دے کر جو ادا ہوتا ہے یہ وہ فرض ہے

قلمی چہرے

مسٹر گوکل چند نارنگ

(از حضرت خواجہ حسن نظامی)

میانہ قد، سانولا رنگ۔ مضبوط دوہرا جسم آنکھیں بڑی اور چمکدار۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ پنجاب لوکل سلف گورنمنٹ کے وزیر ہیں۔ عملی آریہ ہندو۔ میل جول میں بے تعصب ہندوستانی۔ صوبہ پنجاب کی وزارت کے باوجود اچھوت فرقہ کی انسانیت کے شریک حال ہیں۔ یعنی اُن کیساتھ کھانا نوش جان کرنے کا اعلان کیا ہے۔ نارنگ ایک ہندو بھی ہیں۔ ایک آریہ بھی ہیں۔ ایک وزیر بھی ہیں اور ایک اچھے آدمی بھی ہیں۔ ان میں تکبر، غرور خشک مزاجی، اور مجھ سا دنیا میں اور کون ہے کہنے کا خبط نہیں۔ دوستوں کے دوست اور دشمنوں کے دشمن۔ مگر حکمت بلیغ کیساتھ دشمن کو زیر کرتے ہیں۔ احمقانہ غل و شور نہیں مچاتے۔ ان کو جب دیکھو خندہ زن اور بشاش پاؤ۔ یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ان کو دنیا کی کسی کشمکش کا اثر ستا رہا ہے۔ انکی ظاہرداری دل کی رائے سے ایک ایک گوشہ میں سکونت رکھتی ہے۔ فرقہ پرستی کا الزام لگانے والے ان کو ہر وقت گھیرے رہتے ہیں۔ مگر ہمیشہ یہ ہر الزام سے پہلو بچا کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ جب سوتے ہیں تو بیداری سے ہم کلام ہوتے ہیں اور جب جاگتے ہیں تو نیند سے عدم تعاون کر کے بیدار ہو جاتے ہیں۔

اسمبلی میں ریلوے بجٹ کی پیشی

دو سال میں سترہ کروڑ کا خسارہ

نئی دہلی۔ ۱۶ فروری آج اسمبلی میں آنریبل سر جوزف بھور نے اور کونسل آف اسٹیٹ میں سر گتھری رسل چیف کمشنر ریلوے نے ریلوے بجٹ پیش کیا۔ نظر ثانی کیے ہوئے تخمینہ کے مطابق سنہ ۳۲-۳۳ء کی آمدنی سوا بچاسی کروڑ ہوگی سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء سے اس وقت تک اتنی کم آمدنی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ تجارتی لائنوں پر ۷ کروڑ ۳۲ لاکھ اور مصلحتی لائنوں پر دو کروڑ دو لاکھ کا نقصان ہوا اور مجموعی نقصان ۹ کروڑ ۳۴ لاکھ ہوا ہے اس تمام نقصان کو ڈپریسیئیشن فنڈ سے عارضی قرضہ لیکر پورا کیا جائیگا

سنہ ۳۳-۳۴ء کا بجٹ

سنہ ۳۳-۳۴ء کے تخمینہ بجٹ کے مطابق ٹریفک کے ذریعہ ۸۷ کروڑ آمدنی ہوگی۔ آخر میں ۷ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ کی کمی کی امید کی جاتی ہے، کیونکہ ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ کا نقصان تجارتی لائنوں میں اور ایک کروڑ ۹۰ لاکھ کا نقصان مصلحتی لائنوں پر ہوگا۔ اس نقصان کو بھی ڈیپریسیشن فنڈ سے پورا کیا جائے گا۔ اس فنڈ کی مجموعی رقم سال کے آخر میں تیرہ کروڑ ۷۰ لاکھ ہوگی۔ سال آئندہ میں سوائے ضروریات کے اور موجودہ زیر تعمیر کاموں کی تکمیل کے کوئی نیا پروگرام شروع نہیں کیا جائیگا۔

ہندوستان کا سونا غیر ممالک کو

بمبئی ۱۰ فروری ہفتہ مختتمہ ۱۰ فروری میں بمبئی سے ۳۲،۳۳،۸۳۳ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے برطانیہ کے سونے معیار گر جانے کے بعد سے اب تک مجموعی طریقہ پر ۱،۲۳،۹۹،۲۱،۵۲ روپیہ کا سونا باہر جا چکا ہے

(بقیہ کالم اول)

دیکھتے ہی دیکھتے وہ پھول پھر مرجھا گیا میرے احساسات میں پیدا ہوئی حُبّ وطن
زندگی کا فلسفہ میری سمجھ میں آ گیا اب مری نظروں میں تھا کچھ اور ہی رنگ چمن

میں نے آہستہ سے اُس گل کو زمیں پر رکھ دیا
یعنی جس جا سے اُٹھایا تھا وہیں پر رکھ دیا

(عادل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۷ | کانپور چہار شنبہ ۲۲ر فروری ۱۹۳۳ء | نمبر ۸

تعلیم کو نصب العین بنانے کا فائدہ

ہم اس ملک میں رہ کر جہاں ۹۰ فیصدی آبادی جاہل ہے یہ خواب بھی نہیں دیکھ سکتے کہ کوئی ملک ایسا بھی ہوگا جہاں اس کے بالکل برعکس سو فیصدی آبادی تعلیم یافتہ ہوگی۔ لیکن اس غیر تغیر پذیر مشرق میں جاپان موجود ہے کہ جو تعلیم کے معراج پر پہونچ چکا ہے اور جہاں کے سو فیصدی لڑکے اور لڑکیاں تعلیم یافتہ ہیں اور جہل وجہالت کا لفظ اُن کی لغت سے خارج ہوگیا ہے۔ وہاں کی لڑکیوں کو اسی طرح تعلیم دیجاتی ہے جس طرح کے لڑکوں کو اس سے قبل لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیاں تعلیم کے معاملہ میں کم دلچسپی لیتی تھیں اور اُن کی جانب اتنی توجہ بھی نہیں دیجاتی تھی لیکن اسوقت لڑکیاں تعلیمی معاملات میں اُسی طرح سے دلچسپی لیتی ہیں جسطرح کہ لڑکے اور اسیطرح انکی تعلیم کیلئے ہر طرح کی کوشش بھی کیجاتی ہے جسکا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد وشمار سے چلسکتا ہے:-

۱۹۰۰ء میں اسکولوں میں جانے والی لڑکیوں کی تعداد ۵۰ فیصدی تھی۔ لیکن صرف ۵ سال کے اندر اس تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوگیا۔ یعنی ۱۹۰۵ء میں ۹۱ فیصدی لڑکیاں پڑھنے لگیں۔ اور فی الحال جاپان کے اندر کوئی بھی لڑکی یا عورت غیر تعلیم یافتہ نہیں ہے۔ ۱۹۱۸ء میں جاپان میں سرکاری اور پرائیویٹ ابتدائی اسکولوں کی تعداد ۸۰۰ تھی اور ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کے اسکولوں کو ملا کر یہ تعداد ۱۷۵۹ تک پہونچ گئی تھی۔ اس کے بعد اس تعداد میں اضافہ ہوا۔ اسکولوں میں فیس بہت کم لیجاتی ہے۔ کالجوں میں زیادہ سے زیادہ پندرہ شلنگ ماہوار فیس لیجاتی ہے اور دیہات کے باشندگان کو اس کی نصف رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔

ابتدائی اسکولوں کے بعد مڈل اسکولوں کا نمبر ہے مڈل اسکولوں میں فلسفہ، انگریزی زبان۔ تاریخ، جغرافیہ، ڈرائنگ، اور جاپانی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مڈل اسکول کی تعلیم ختم کرنے کے بعد گریجویٹ ہونے میں ۵ سال صرف ہوتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہ کوشش کیجاتی ہے کہ طلبا مڈل اسکولوں میں بھی داخل ہوں۔ اور وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اس کیلئے گریجویٹ کی ڈگری کیساتھ ہی مڈل اسکول کے طلبا کو فوجی تعلیم بھی دیجاتی ہے اس قسم کی تعلیم کا نصاب ایک سال کا ہوتا ہے فوجی تعلیم کیلئے وہاں کے نوجوان بہت زیادہ خواہشمند رہتے ہیں۔ اور ایک بہت بڑی تعداد میں آتے ہیں۔ کہ جسکے لئے ایک امتحان داخلہ رکھا گیا ہے۔ اور جو طلبا اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں انھیں فوجی تعلیم دی جاتی ہے۔ ایک مڈل اسکول میں آٹھ سو طلبا ہوتے تھے لیکن اب اس تعداد میں اضافہ کرکے بارہ سو کردیا گیا ہے۔

گریجویٹ ہونے کے بعد قانون ڈاکٹری۔ انجنیری وغیرہ کا امتحان پاس کیا جاتا ہے۔ اور ان مضامین کا کورس تین سال کا ہوتا ہے۔ لڑکیوں کیلئے بھی انہی مضامین کے تعلیم کا انتظام ہے۔ اور وہ بھی امتحان پاس کرتی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کی لڑکیوں کے لئے عمر کی قید رکھی گئی ہے۔ اس قسم کی تعلیم کے لئے لڑکیوں کی عمر بارہ برس سے زیادہ ہونی چاہئے

اب ہم کو دیکھنا ہے کہ حکومت جاپان تعلیم کی مد میں کتنی رقم صرف کرتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت مذکورہ ۶۵ کروڑ روپیہ محض تعلیمی اداروں کی امداد میں صرف کرتی ہے۔ ۱۹۲۷ء سے حکومت اور عوام کی جانب سے جاپان میں تعلیم کا یہ طریقہ ہے کہ تین برس کی عمر ہوتے ہی ہر ایک بچہ کو چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی تعلیم دینا شروع کردی جاتی ہے تین سے چھ برس عمر تک کے بچوں کو کنڈر گارٹن (کھیل کود) کے ذریعہ تعلیم دیجاتی ہے اور چھ برس کی عمر کے بعد انہیں پرائمری اسکولوں میں تعلیم کے لئے بھیجدیا جاتا ہے۔ ۱۹۲۸ء میں ۱۰۰ کنڈر گارٹن اسکول تھے اور انمیں تین سے چھ برس کی عمر تک کے ۶۰۰۰۰ بچے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ چھ برس کی عمر میں لڑکے اور لڑکیاں لازمی ابتدائی تعلیم کے اسکولوں میں جاتی ہیں۔ ابتدائی مدارس کا کورس ۶ سال کا ہوتا ہے۔ اور اس زمانے کے اندر لڑکوں اور لڑکیوں کو عقلی۔ جسمانی۔ اخلاقی اور ادبی۔ ریاضی اور دستکاری کی تعلیم دی جاتی ہے اس طرح سے ۱۲ برس ہی کے عمر میں جاپانی بچوں کو اتنی تعلیم حاصل ہوجاتی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اسی حالت میں اپنی تعلیم کا سلسلہ ختم کرکے تجارتی زندگی میں داخل ہوسکتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر ایسا نہیں ہوتا لڑکے اور لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے مختلف علوم وفنون کے کالج علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بجلی اور زراعت کے کالج الگ ہیں۔ بجلی اور جہاز رانی کی تعلیم کا علیحدہ علیحدہ انتظام ہے۔ اس کے علاوہ بہروں گونگوں اور اندھوں کی تعلیم کا بھی علیحدہ انتظام ہے۔

غرضکہ جاپان میں کوئی شخص تعلیم سے مستثنیٰ نہیں کیا جاتا اور حکومت جاپان کی ان کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ وہاں کی سو فیصدی آبادی تعلیم یافتہ ہے جاپانی تعلیم میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہاں جسمانی سزا کا رواج بالکل معدوم ہوگیا ہے اُنکے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ کیا جاتا ہے اور انہیں حقارت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا ہے۔ جسکا اخلاقی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جاپانی طلبا نہایت آزاد خیال بےخوف اعلیٰ دماغی قابلیت حاصل کرتے ہیں۔ جاپان نے اس زمانہ میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے وہ اسی تعلیم کی بدولت ہے اہل ہند کو جاپانیوں سے سبق لینا چاہئے اور اگر وہ اصلی معنوں میں ملک کو حکومت خود اختیاری دلانا چاہتے ہیں ※ تو اُن کو چاہئے کہ وہ اپنے ملک میں اسی پیمانہ کی تعلیم جاری کرانیکی کوشش کریں اور حکومت کا بھی فرض ہے کہ ہندوستان کی مالیات کا بڑا حصّہ فوج اور تنخواہوں میں نہیں بلکہ ہندوستانیوں کی تعلیم پر خرچ کرکے اہل ہند کو علم سے بہرہ ور بنائے

آئینہ کانپور

مصنوعی گھی کی درآمد

ہندوستان میں جب سے بناسپتی گھی کی درآمد شروع ہوئی ہے اس وقت سے خالص گھی عنقا صفت ہوگیا۔ اور تجربہ نے یہ ثابت کردیا کہ بناسپتی گھی اگر انسانی صحت کیلئے نہیں تو کم از کم ہندوستانیوں کی صحت کیلئے تو یقیناً مضر ہے چنانچہ جب سے بناسپتی گھی کی درآمد شروع ہوئی ہے اس وقت سے ہندوستانیوں کی صحت تقریباً مفقود ہوگئی ہے۔

بناسپتی گھی کے متعلق عوام کی یہ دلی خواہش تھی کہ حکومت اسکی درآمد کو یا تو قطعاً روک دے یا بناسپتی گھی میں کوئی ایسا رنگ دیدیا جاوے کہ اصلی گھی میں آمیزش کرکے نہ فروخت کیا جاسکے مگر افسوس کہ حکومت نے اس پر مطلق توجہ نہیں کی اور بناسپتی گھی برابر اصلی گھی میں آمیزش ہوکر فروخت ہورہا ہے

اب یہ معلوم کرکے اور بھی خوف پیدا ہوتا ہے کہ جاپان اور ڈنمارک نے ایک قسم کا اور گھی جسکا نام ایڈیل آئیل رکھا گیا ہے ہندوستان بھیجنا شروع کردیا ہے جسکی شکل وصورت بناسپتی گھی کے مثل ہے۔ اور تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ تیل دریائی مچھلیوں وغیرہ (وھیل مچھلی) کی چربی سے تیار کیا گیا ہے اور اُس کی قیمت بہت ارزاں یعنی ۵ یا ۶ر فی سیر ہے۔ دیکھئے اس نئے گھی یعنی "ایڈیل آئیل" کی بدولت ہندوستانیوں کی صحت کا کیا حشر ہوتا ہے۔

ہم حکومت سے پرزور الفاظ میں یہ اپیل کریں گے کہ وہ اس "ایڈیل آئل" کی درآمد روکنے کی کوشش کرے۔ یا اس میں کسی قسم کا رنگ دیدیا جاوے تاکہ گھی میں آمیزش کرکے فروخت نہ ہوسکے۔

ہم خصوصاً میونسپل بورڈ کانپور کو تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ فوراً "ایڈیل آئیل" کی درآمد کو حدود میونسپلٹی کے اندر روک دے ورنہ اس گھی یا تیل کی درآمد اور استعمال سے اہل شہر کی صحت کو جو نقصانات پہونچیں گے اُس کی تمام تر ذمہ داری میونسپل بورڈ کانپور پر عاید ہوگی۔

سبزی منڈی کا قضیہ

۱۵ر ہندو ممبران میونسپل بورڈ کے اس رزولیوشن نے کہ امسال سبزی منڈی مارکیٹ کیلئے نیلام یا ٹنڈر نہ طلب کیے جاویں بلکہ سابقہ شرائط پر سابق ٹھیکہ دار ہی کو بلا ٹنڈر طلب کیے ہوئے سبزی منڈی مارکیٹ کا ٹھیکہ دیدیا جاوے۔ شہر میں ایک خاص بےچینی اور بےاطمینانی پیدا کردی تھی مگر خدا کا شکر ہے کہ بابو برجندر سروپ صاحب چیرمین بورڈ نے نہایت تدبر اور جرأت سے کام لے کر باوجود اس رزولیوشن کے سبزی منڈی مارکیٹ کیلئے ٹنڈر طلب کیے ہیں جن کی آخری تاریخ ۲۸ر فروری ہے۔ اور جو یکم مارچ کے بورڈ کے جلسہ میں کھولے جاویں گے۔

ہم کو پوری توقع ہے کہ بورڈ ذاتیات اور پارٹی بندی سے بالاتر ہوکر شہری مفاد کا لحاظ کرتے ہوئے اس مسئلہ پر اپنا فیصلہ صادر کرے گا۔ اور سب سے زیادہ کے ٹنڈر کو منظور کرکے اپنے فرض منصبی کی ادائیگی کا ثبوت دے گا۔

آزاد کانفرنس

مولانا حسرت موہانی سکریٹری آل انڈیا انڈیپنڈنٹ پارٹی مطلع کرتے ہیں کہ کانفرنس کا اجلاس ۵ر مارچ کو لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ تاکہ تمام ہندوستان کے آزاد خیالوں کی جدوجہد کو منظم کرے اور ایسا پروگرام مرتب کرے جس کے ذریعہ اُن کارروائیوں کی مزاحمت ہوسکے جو مفاد عامہ کے خلاف ہوں۔ سید علی ظہیر بیرسٹرایٹ لا ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں مجلس استقبالیہ مرتب ہورہی ہے۔ امید ہے کہ سر عبدالرحیم کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

حکام

مولوی محمد جنید صاحب سب جج دوم علالت کی وجہ سے چار ماہ کی رخصت لے کر کانپور سے دہلی تشریف لیگئے ہیں۔

بابو جیون چندر لک سب جج دوم ہوکر کانپور تشریف لارہے ہیں۔

بابو منموہن دیال صاحب ڈپٹی کلکٹر کا تبادلہ کانپور کو ہوا ہے بابو صاحب موصوف آج سے بیشتر کانپور میں ۶-۵ سال رہ چکے ہیں۔ اور غالباً آپ کی تشریف آوری سے اہل شہر مسرور ہوں گے۔

قرقی

پولیس نے مسٹر ہری ہرناتھ شاستری کے مکان پر چھاپہ مار کر اُن کے مکان کا تمام سامان چار سو روپیہ جرمانہ کے معاوضہ میں قرق کرلیا۔ جواب تک وصول نہیں کیا جاسکا تھا۔

پکٹنگ

غیر ملکی سگریٹ کی دوکان پر پکیٹنگ کرنے کے الزام میں پولیس نے بدلو پرشاد کو گرفتار کیا ہے۔

لاٹوش روڈ پر تاڑی کی دوکان پر پکیٹنگ۔ کرنے کے الزام میں پولیس نے شیو منگل کو گرفتار کرلیا ہے۔

پروفیسر نند کشور کو سزا

پروفیسر نند کشور نگم ایم۔ اے کو ایکٹ اسلحہ جات کے ماتحت دو سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے اور آپ کو سی کلاس دیا گیا ہے۔

خانہ تلاشی

پولیس نے مسٹر نراین پرشاد اروڑا اور مسٹر گوری شنکر اروڑا کے مکانات کی تلاشی لی اور دونوں کے مکانات سے ایک ایک کتاب بنام ڈی ویرا اٹھالے گئی یہ کتاب حال ہی میں مسٹر نراین پرشاد اروڑا نے شایع کی تھی جسکو حکومت صوبہ متحدہ نے ضبط شدہ قرار دیدیا ہے۔

اچھوتوں کے حق میں استعفیٰ

افواہ ہے کہ چند ہندو ممبران میونسپل بورڈ اچھوتوں کے حق میں استعفیٰ دینے والے ہیں۔

مسٹر رام سیوک زخمی

مسٹر رام سیوک آزاد تھانہ موسیٰ نگر کے ایک گاؤں سے شب میں گذر رہے تھے کہ چند لوگوں نے گھیر کر آپ پر بندوق سے فیر کیے جس سے آپ زخمی ہوگئے پرنس آف ویلز اسپتال میں داخل کردیے گئے ہیں اب حالت رو باصلاح ہے۔

جنگ کیخلاف جنگ کرنا فطرت سے جنگ کرنا ہے

انسانی ارتقا کی تاریخ جنگ ناگزیر کو ثابت کرتی ہے!

تباہی عالم اور بربادی کائنات کا نام مکمل امن ہے۔

"میں جنگ پر کیوں ایمان رکھتا ہوں" کے عنوان کے ماتحت بنگال لانسر کے مشہور مصنف میجر ایف ایٹس براؤن نے اسپیکٹیٹر لندن میں حسب ذیل مضمون شائع کرایا ہے۔

میرا دعویٰ مجھے لرزہ بر اندام کر دیتا ہے کہ (اگر ممکن ہوتا تو میں ضرور ترمیم کر دیتا) کیونکہ میں نے وحشت اور حیرت دونوں پہلوؤں پر اپنے مضمون کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میں اپنے زمانہ یا کسی زمانہ میں جنگ کا خواہشمند نہیں ہوں مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب تک انسان کی فطرت ہی میں تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک جنگ کو کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے۔ اور انسانی سوسائٹی کو اس سے کسطرح پاک کیا جا سکتا ہے۔ اور فیسسٹوں کے نظریہ کیخلاف میں انسانی فطرت میں تبدیلی کی کوئی امید نہیں دیکھتا۔ اور نہ یہ تبدیلی چاہتا ہوں۔

بلاشبہ فیسسٹوں کے پاس جواب تیار ہے۔ "قدامت پسندی نے ہمیشہ اس نظریہ کو پیش نظر رکھا ہے" یہ جملہ ایک فسطیطی کہہ سکتا ہے مگر انسانی ارتقا کی پوری تاریخ اس کو غلط ثابت کرتی ہے۔ میرا جواب یہ ہے کہ تاریخ اس قسم کی مثل سے خالی ہے۔ گذشتہ زمانہ کے تمام دانشمند اور اہل دماغ لوگ جنگ جو ہوئے ہیں۔

۱۹۲۸ء یا ۱۹۲۹ء میں جمعیۃ اقوام کا بہت پر جوش وکیل تھا میں نے ایک ماہ تک جنیوا میں کام کیا ہے اور جدید بین الاقوامی قانون کی دفعات پڑھی ہیں میں نے اسی خیال میں اس قسم کے مقالات لکھے ہیں۔ کہ دنیا مصالحت و مفاہمت کی امید میں منتظر ہے جہاں تک قریبی مستقبل کا تعلق ہے میں اب بھی ایسا ہی خیال کرتا ہوں اور جو کچھ علمی یا سیاسی تدبر کے متعلق میں نے لکھا ہے میں اُس سے انحراف نہیں کرتا مگر دوامی امن کے نظریہ سے متعلق مجھے بہت زیادہ شبہ ہے۔ بلاشبہ مجھے بہت زیادہ شک ہے۔

جوع الارض

جنگ عظیم کے بعد جمعیۃ اقوام کے متعلق یورپ کا جوش و خروش خطرہ اور تکلیف کا رد عمل تھا انگلستان میں ہم نہ جنگ چاہتے تھے اور نہ کبھی چاہیں گے۔ کیونکہ ہمارے پاس ہمارا پورا علاقہ ہے اور ہم نے اپنی سابق خوش حالی کا ہر ایک جزو بھی حاصل کر لیا ہے۔ مگر آج کل کے جرمنی کے متعلق کیا ارشاد ہے جس کی نگاہیں ڈینٹزک کی سرحد پر جم رہی ہیں۔

ہنگری کے متعلق کیا کہیں گے جو رومانیہ کیخلاف اراضی دعوے کر رہا ہے اور جاپان کی خواہشات منچوریا کے متعلق کیا فرمائیے گا۔ ایک وہ دنیا جو دیرینہ جھگڑوں اور مخاصموں سے بھری ہوئی ہے جو اسلحہ بنا رہی ہے معاہدے توڑ رہی ہے اور جو اس بیان کی کھلی ہوئی تردید کر رہی ہے۔ کہ موجودہ مشکلات کا حل قریبی اور اغلب معلوم ہوتا ہے۔

فرض کیجئے کہ کوئی دوربین پولش مدبر جو ابھی تک پیدا نہیں ہوا ایک دن طے کرتا ہے کہ قطعہ رلیش سے مشرقی پروشیا کی علیحدگی ایک ایسا زخم ہے جو جرمنی کی آبادی کو بیتاب بنا کر رہا دے گا اور ایک دوستانہ معاہدہ کے ذریعہ تکالیف اور خون آشامیوں کا انسداد کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے اور فرض کیجئے کہ کوئی اسی قسم کا روشن خیال پرتگیز مدبر جو ابھی تک مشہور نہیں ہے طے کرتا ہے کہ جب سے پولینڈ نے ایک ہمسایہ قوم کی شکل اختیار کی ہے اسوقت سے لیکر اب تک دونوں ممالک کے درمیان جتنے جھگڑے اور مخالفتیں پیدا ہوئی ہیں اُن کو زندہ رکھنے کی بجائے مصالحت کے ذریعہ طے کر دینا زیادہ بہتر ہے ان ناممکنات کو منظور کر لیجئے اور سوچئے کہ ان دو ممالک کے ان دو مدبرین کا کیا حشر ہو گا۔ کیا اُن کی دانشمندی کی قدر کی جائیگی؟ یا انہیں غداری کا الزام دیکر عہدے سے برخاست کر دیا جائے گا۔

مذکورہ مدبرین کے حشر کے اندازہ قارئین اس وزیر کی قسمت سے لگا سکتے ہیں جسنے تجویز کیا تھا کہ مالٹا اطالیہ کو یا جبل الطارق ہسپانیہ کو دیدیا جائے جمہوریتیں اپنی ملکیت کے سلسلہ میں قدامت پسند ہیں (بالکل یہی میرے دماغ میں بھی ہے) اگر ہم مکمل امن چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے نمایندہ اداروں کو ختم کرنا چاہئے اور پھر انسان کا کیریکٹر بدلنا چاہیئے۔

اکثریتیں حب الوطنی پر ایمان رکھتی ہیں اور بین الاقوامی اختیار کے متعلق نارمن اینجل کی اسکیم کو قریبی مستقبل میں پسندیدہ نگاہوں سے دیکھنے کی علامات پیش نہیں کرتیں۔ یہ ایک حقیقت ہے اگر ہم چاہیں تو اس حقیقت سے محروم رہ سکتے ہیں میں کئی سال تک سر نارمن کے قوی دلائل سے مسحور رہا لیکن اب میرا خیال ہے کہ اکثریت صحیح راستہ پر ہے۔ اور اُس کی رائے کی بنیاد مذہب علم اور عقل عامہ کی بنیادوں پر قائم ہے۔

زندگی کشمکش کو کہتے ہیں

میں اس امکان پر یقین نہیں رکھتا کہ نوع انسان سے جنگ کی خواہش کو دور کر دیا جاوے گا کیونکہ بغیر جنگ کے ہر نظام مردہ یا نیم مردہ ہوتا ہے زندگی نام ہے کشمکشوں کے مجموعوں کا۔ ایک شخصیت ایک قوم اور ایک دنیا نیز ایک عالم گیر قانون بنانے کے لئے ضرورت ہے متخالف اشیاء کے توازن کی جسطرح کہ خدا نے اسکیم مرتب کی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا نے اسکیم میں جنگ کو شامل رکھا ہے۔ جسطرح کہ اُس نے بجلی کی رو یا اہم قوت کو اپنی اسکیم میں شامل کر لیا ہے اور یہ کام انسان کیلئے چھوڑ دیا ہے کہ وہ ان طاقتوں سے اسطرح کام لے اور ان سے کام لینے کے ایسے ضابطہ اور قاعدے مقرر کرے کہ وہ نقصان پہنچانے کے بجائے فائدہ پہنچائیں۔ ہم ایک جمعیۃ اقوام کی امداد کر سکتے ہیں مگر ہم اس کو مخلوق کی مرضی پر ترجیح نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ہمیں جنگ کے انسداد میں بہت زیادہ سختی سے کام لینے کی ضرورت ہے کیونکہ ہوائی جہازوں کے حادثات بھی انسداد جنگ کے نظریہ کے ساتھ ساتھ ہیں کیونکہ ان میں بھی نیک خلایق تکلیف برداشت کرتی ہیں اور بہادر مر جاتے ہیں۔

فرض کیجئے کہ جمعیۃ اقوام اٹھارویں صدی میں قائم ہو جاتی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ زرد رنگ والوں کا کوئی سردار یا کوئی سرخ چمڑے والا شخص جنیوا میں ہندوستانیوں میں معاملہ پیش کرتا اور اگر انصاف کیا جاتا تو سفید فام انسانوں کو وہ کرنے کی اجازت نہ ملتی جو انہوں نے کیا ہے۔ اور سر بفلک عمارتوں والے نیویارک کی بجائے منہاٹن (شمالی امریکہ میں) آجکل صرف چند جھونپڑے ہوتے کیا دنیا کے لئے ہر چیز بہتر ہوتی کم از کم یہ امر کھلے ہوئے شبہ کی دعوت دیتا ہے۔

امن کسلئے ضروری ہے

مزید برآں جنگ کی ہولناکیوں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔ تہذیب بربریت کا شکار نہیں ہو جائے گی جیسا کہ ہمارے سیاست دان نہایت ذوق و شوق سے فرمایا کرتے ہیں۔ کہ خواہ تمام یورپ لڑائی شروع کر دے۔ تہذیب ایک مضبوط پودا ہے جسنے اپنے زمانہ میں بہت سی چٹانوں کو پاش پاش کر دیا ہے۔ لیبیا ڈینا کی ہنگٹن لائبریری میں اس قسم کا بہت سا ذخیرہ موجود ہے۔ اگر ہم اپنے علم و فن اور لٹریچر کو دوبارہ شروع کرنا چاہیں۔ تو اُس سے کام لیا جا سکتا ہے بالکل صحیح ہے کہ گذشتہ جنگ بہت زیادہ خوفناک تھی مگر یہ بھی صحیح ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے مسرت اور فوائد حاصل کیے۔ جو انہیں پہلے کبھی نہ حاصل ہوئے تھے ہم صلح کے خواہشمند ہیں لیکن ہم صلح کس لئے چاہتے ہیں۔ کیا کارخانوں اور دفتروں میں بیٹھ کر سریلی گھنٹیاں بجانے کیلئے؟ ۔ نہیں۔

یہ صحیح ہے کہ گذشتہ زمانہ میں لڑائیوں میں بہادری پائی جاتی تھی مگر آیندہ یہ چیزیں ضروری نہیں کیونکہ لڑائی کیلئے ہمت وجرات کی مطلق ضرورت نہیں ہو گی ٹینک۔ خندق۔ ہوائی جہاز یا کروزر میں سے ایک شخص کس طرح بھاگ سکتا ہے۔ بحر وسطی طبقہ کے افراد کے ایک بزدل بھی ایک ہیرو کے بالکل برابر ہو گا۔ مائی ایڈمرلوں اور جنرلوں کو جسمانی ہمت کی ضرورت نہ ہو گی۔ نہ اُن مردوں کی ضرورت ہو گی جو عہدیدار ہیں اور نہ اُن خواتین کی ضرورت ہو گی جو کارخانوں میں کام کر رہی ہیں بلکہ میدان میں صرف ایگزیکیوٹو ممبروں کی ضرورت ہو گی۔ جنگ کے خلاف ایک اور دلیل یہ دیجاتی ہے کہ جنگ بھرے برے میں تمیز نہیں کرتی جزوی طور پر یہ اعتراض درست ہے مگر جنگ اسبات کا فیصلہ کر دیتی ہے کہ کون فریق زیادہ تنظیم یافتہ زیادہ مستحکم اور حاکمیت کا زیادہ اہل ہے۔ اخلاقیات کا یہ امر تسلیم شدہ امر ہے کہ جنگ بیرحم چیز ہے اور تمام ممکن ذرایع سے اُسے دور کیا جائے۔ مگر بعض اوقات جنگ ضروری ہوتی ہے اور اُس سے پہلو تہی نہیں کی جا سکتی ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے ہمارے ...... لئے ایک زریں مثال قایم کر دی ہے آپ نے روپیہ کا تبادلہ کرنے والوں کے خلاف قوت کا استعمال کیا مگر اپنی زندگی بچانے کیلئے اسلحہ ہاتھ میں نہیں لیے اگر ہم اس اعلیٰ تعلیم سے عمل کریں گے تو ہم سے غلطی نہیں ہو گی۔

ایک انسان اور ایک قوم پر جو بلائیں نازل ہو سکتی ہیں اُن میں سب سے زیادہ خطرناک جنگ نہیں ہے بعض اختیار کردہ اصولوں کے متعلق ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ اگر اُن سے ہماری موت بھی واقع ہو جائیگی تو ہم اسے خدا کی طرف سے سمجھیں گے شیطان کو الزام نہ دیں گے حب الوطنی ایک بہت ہی حقیقی چیز ہے اور ایک ایسا نظریہ جو اس سے کہیں زیادہ اعلیٰ و بلند ہے جیسا کہ عام طور پر فرض کر لیا گیا ہے مسٹر ولس جیسا رفارمر جو جھنڈوں اور وردیوں سے نفرت کرتا ہے اپنے تاریخی فیصلے اور دنیائے جدید کی پوری معلومات رکھنے کے باوجود امتیازی شان کا مالک نہیں بنتا ہے حب الوطنی کا پہول جنیوا کے مردوں اور عورتوں کے لگائے ہوئے پودے کیلئے مخصوص ہو گیا ہے۔ جسکی نشوونما محض گفتگو اور خود غرضیوں کے کھاد سے کیجاتی ہے کیونکہ قومیت کی خواہش زندگی کا لازمی عنصر ہے مکمل اور ابدی امن مجھے جسمانی خودکشی، تباہی عالم اور بربادی کائنات کے مرادف معلوم ہوتی ہے

کونسل آف اسٹیٹ کیلئے غیر سرکاری صدر

سر مانک جی دادا بھائی کا تقرر

نئی دہلی ۱۶ار فروری کونسل آف اسٹیٹ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ ایک غیر سرکاری منتخب شدہ رکن نے بہ حیثیت صدر کے اس ایوان کی کرسی صدارت کو رونق بخشی۔ سکرٹیری نے سر مانک جی دادا بھائی کے صدر منتخب کیے جانیکا اعلان کیا اور سر موصوف فیش ایبل عبا پہنے ہوئے ایوان میں داخل ہوئے اُن کے آگے آگے رائے بہادر اے ایل بنرجی اسسٹنٹ سکرٹیری تھے۔

صدر کا خیر مقدم

سر فضل حسین ایوان کے لیڈر نے کہا کہ اس کونسل کی تاریخ کا یہ ایک زریں باب ہے، سر موصوف نے جدید صدر کے صنعتی و مالی اور پبلک کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پوری امید ہے کہ جسطرح یہ زندگی کے دوسرے شعبوں میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اسی طرح ان کا دور صدارت بھی بہت کامیاب رہے گا۔ سر موصوف نے صدر کا سارے ایوان کیطرف سے خیر مقدم کیا۔

رائے بہادر رام سرن داس لیڈر پروگریسو پارٹی اور مسٹر محمود سہر وردی، مسٹر جی ای ناٹین، مسٹر جے ای ٹیلر اور مسٹر نراین سوامی مدلیار نے بھی جدید صدر کا مناسب الفاظ میں خیر مقدم کیا۔

سر مانک جی کی جوابی تقریر

سر مانک جی دادا بھائی نے ارکان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ والیسرائے کی دعوت پر انہوں نے صدارت انہوں نے اس لیے قبول کر لی کہ انہوں نے محسوس کیا کہ اُنکے فرض کا تقاضا یہی ہے کہ اور یہ بھی محسوس کیا کہ والیسرائے غیر سرکاری ممبروں کو اعزاز بخشنا چاہتے ہیں جنہوں نے اپنے ذمہ دار ہونے کا بار بار ثبوت دیا ہے سر موصوف نے کہا کہ "مجھے اپنی کمزوریوں کا احساس ہے لیکن ایوان کی معاونت و اشتراک عمل کی بدولت جس کا ہر طرف سے وعدہ کیا گیا ہے مجھے توقع ہے کہ میں کی روایات اور ایوان کے وقار کو بعینہ قایم رکھ سکونگا آخیر میں آپنے قادر مطلق سے دعا کی کہ وہ انہیں اس اعتماد کے قابل بناوے جو اُنکی ذات سے والیسرائے کو وابستہ ہیں

مسلمان اور ٹریڈ کمشنری

حافظ محمد حلیم کے اُس سوال کے جواب میں کہ کوئی مسلم ٹریڈ کمشنر اب تک مقرر نہیں ہوا ہے۔ مسٹر جے سی بی ڈیک نے کہا کہ مسلم امیدواروں کے استحقاق کا برابر خیال رکھا جاتا ہے اور رکھا جائے گا اگرچہ اس وقت تک کوئی مسلمان ٹریڈ کمشنر کے عہدہ پر مقرر نہیں کیا گیا ہے نیویارک (امریکہ میں بھی ایک ٹریڈ کمشنر کی تقرر کی تجویز تھی لیکن اقتصادی مشکلات کے باعث سردست کوئی ایسا تقرر عمل میں نہیں آئے گا۔

انڈیا ہاوس کی آرایش

مسٹر شیڈی نے رائے بہادر جگدیش پرشاد کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انڈیا ہاوس لندن کی آرایش پر ایک ہزار نو سو تیرہ پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ یہ رقم کل کی کل

مہاتما گاندھی اور سیاسی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا نہیں کیا جا سکتا

مقدمہ سازش میرٹھ کے اسیروں کو انڈمان نہیں بھیجا جائیگا

ہندوستان میں تحریک مقاطعہ کا زور کم ہو گیا ہے

ریاست الور میں فوجی اخراجات وصول کیے جائیں گے

دار العوام میں مسئلہ برار مسئلہ سندھ اور مسئلہ برما پر وزیر ہند کے بیانات

لنڈن ۱۳ار فروری مسٹر تھامس ولیمس کو جواب دیتے ہوئے سر الیس ہور نے اعلان کیا کہ جب تک حکومت کے پاس یہ یقین کرنے کے وجوہ نہ ہوں کہ مہاتما گاندھی اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رہائی سول نافرمانی کے احیار ثانیہ کا موجب ہو گی اس وقت تک اُن کی رہائی کا مسئلہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

مسٹر تھامس ولیمس نے سوال کیا کہ ایسی صورت میں جبکہ ہندوستانی رائے کی حقیقی رہنما جیل میں بند ہوں سر سموئیل ہور کو یہ امید ہے کہ گول میز کانفرنس سے زیادہ سے زیادہ نتایج حاصل کر لیں گے۔

سر سموئیل ہور نے جواب دیا کہ موجودہ یا آیندہ مباحثہ کے موقع پر ہندوستانی رائے کے متعدد نمایندے شریک ہونگے مسٹر ولیمس نے پوچھا کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اگر ہندوستانی رہنماؤں کو رہا کر دیا گیا تو اُس ترقی کا استقبال کرنے کے لئے جو کی جا چکی ہے ہندوستانی زیادہ تیار ہوں گے سر سموئیل ہور نے جواب دیا کہ یہ سوال بہت پیچیدہ ہے جسکا جواب ہاں یا نہیں میں دینا بیکار ہے۔

مسٹر والٹر اسمائلس کو جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ اینگلو انڈین تعلیم کے متعلق گول میز کانفرنس کی رپورٹ کی سفارشات کے سلسلہ میں فوری کارروائی کرے گی یہ سفارشات قانون سازی کی محتاج نہیں ہیں۔

سازشی مقدمات

مقدمہ سازش دہلی کو حکومت ہند کی طرف سے اُٹھا لینے کے سلسلہ میں مسٹر بکس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے بیان کیا کہ ان سازشی مقدمات کی طوالت کا مجھے بھی بہت زیادہ احساس ہے مگر یہ مسئلہ بہت ہی زیادہ پیچیدہ ہے۔ آپ نے اس امر پر اظہار رضامندی کیا کہ حالات کی موجودہ رفتار بہت ہی زیادہ ناقابل برداشت ہے اور میں اس سلسلہ میں حکومت ہند سے خط و کتابت کر رہا ہوں۔

سر سموئیل نے مسٹر بکس کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی سے آل انڈیا سروسز کے مشاہروں میں ایک و دو سال کے لئے ہنگامی تخفیف کا رکھنا ضروری ہے۔ البتہ شرح تخفیف میں کمی کا امکان پایا گیا ہے۔ مجوزہ تخفیفوں کے تفصیلات کی تشریح اُس بل میں کر دی جائے گی جو عنقریب دار العوام میں پیش ہونے والا ہے۔

برما کا مستقبل

برما میں حکومت کی پالیسی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ گذشتہ سال گول میز کانفرنس کے اختتام پر مسٹر میکڈانلڈ نے بیان کیا کہ عمومی انتخابات کے بعد جو بحث اس اہم مسئلہ کی وجہ سے عمل میں آنے والے ہیں۔ کہ برما کو ہندوستان سے علیحدہ کیا جائے یا ہندوستانی وفاق میں شامل کیا جائے۔ اس مسئلہ کو مجالس قانون ساز میں پیش کر کے برمیوں کو اس امر کا موقع دیا جائے گا کہ وہ علیحدگی اور شمولیت میں کسی ایک چیز کا انتخاب کر لیں۔

علیحدگی کی صورت میں برما کو پارلیمنٹ کی تصدیق کی شرط کیساتھ جیسا کہ مسٹر میکڈانلڈ نے کہا تھا ایک دستور عطا کیا جائے گا اور شمولیت کی صورت میں برما ایک ہندوستانی صوبہ کی حیثیت سے دیگر صوبجات کی طرح ہندوستانی وفاق میں شامل رہیگا۔

عقلمندانہ مالی پالیسی

مسٹر ڈیوڈ گرنفل کو جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے بیان کیا کہ ۳۱ر جنوری کو سونے کا معیار اور محفوظ کرنسی بقدر ۳۳½ ملین پار پر تھی اور متوازن بجٹ اور عقلمندانہ پالیسی کی وجہ سے گذشتہ سال زر محفوظ میں ۱۵½ ملین کا اضافہ ہو گیا تھا۔

وزیر ہند کا ہوشیارانہ جواب

سر سموئیل ہور نے مزید بیان کیا کہ نومبر کے مہینہ میں برما کے انتخابات ہوئے اور دسمبر کے آخر میں جدید کونسل نے متفقہ طور پر ایک تجویز منظور کی جس کے ذریعہ برطانوی حکومت کی پیش کردہ دونوں اختیاری چیزوں کو مسترد کر دیا گیا وزیر ہند کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ برما کونسل نے ہندوستان سے علیحدگی اور ہندوستانی کونسل میں وفاق میں عدم شرکت کا فیصلہ کیا قارئین کو یاد ہوگا کہ برما کونسل نے اس مضمون کی ایک تجویز منظور کی تھی کہ ہم اس دستور کیساتھ جو برما کو دیا جاتا ہے برما کی علیحدگی کو منظور نہیں کرتے اور اس حق کیساتھ کہ جب برما چاہے علیحدگی اختیار کرے ہندوستانی وفاق میں برما کی شرکت کو پسند کرتے ہیں (مترجم) حکومت کی پیش کردہ اختیاری دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کے متعلق برما کونسل کی تجویز میں حکومت کو کوئی اشارہ نہ پا سکی حکومت غور کر رہی ہے کہ برما کی دستوری ترقی کی رکاوٹ کو دور کرنے کیلئے کسی اقدام کا امکان ہے یا نہیں۔

اسیران میرٹھ انڈمان نہیں بھیجے جائینگے

سر سموئیل ہور نے مسٹر بکس کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ مقدمہ میرٹھ کے اسیروں کو انڈمان بھیجنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ سزاؤں کا نتیجہ قید اور سخت محنت ہو گا۔ مسٹر مارگن جونز کے سوال کرنے پر کہ کیا مقدمہ کی طوالت کے پیش نظر سر سموئیل ہور رحم کی سفارش کر سکتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ اپیل کا فیصلہ ہونے تک میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

گاندھی فلم پر پابندی

مسٹر فریڈرک ہال کو جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ مجھے اس امر کی کوئی اطلاع نہیں کہ ہندوستان میں ملک معظم سے گاندھی کی ملاقات والے فلموں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ حکومت نے یہ خیال کیا کہ مذکورہ فلم سول نافرمانی کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی میں امداد دیتا تھا۔

قرضہ اور بجٹ

مسٹر تھامس ولیمس کو جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ اس سال کے بجٹ میں تخفیف یا قرضہ کے بچنے کیلئے ۶۰۲ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس رقم میں وہ روپیہ بھی شامل ہے جس سے قرض ادا کیا جائیگا۔ بقیہ روپیہ سے یا تو جدید قرض لینے سے بچا جائیگا یا موجودہ قرض کی ادائیگی کی جائے گی۔

آئینی ریلیں

ریلوے کے مجوزہ بجٹ آئینی اداروں کے متعلق مسٹر ڈیوڈ آدمس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے جواب دیا کہ اس سلسلہ میں حکومت کی تجاویز قرطاس ابیض میں شامل ہوں گی۔

مسئلہ برار

مسٹر میکینٹی کو جواب دیتے ہوئے سر سموئیل نے جواب دیا کہ برار کے انتظام حیدر آباد کے دخل کے سلسلہ میں کوئی قدم اٹھانے سے قبل برار کی آبادی کو اپنے خیالات کے اظہار کا پورا موقع دیا جائے گا۔

صوبہ سندھ کی علیحدگی

سر سموئیل ہور نے مسٹر ریمر کو مطلع کیا کہ سندھ کو علیحدہ صوبہ بنائے جانیکا مسئلہ اُن عام دستوری تبدیلیوں میں شامل ہوگا جو عنقریب پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی جانے والی ہیں۔

تحریک مقاطعہ

مسٹر سٹکلف کو جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ ہندوستان کے زیادہ تر حصوں میں ولایتی مال کا مقاطعہ اتنا زیادہ سخت نہیں رہا اور پکٹنگ غیر موثر ثابت ہوا ہے۔

اٹل بے جوڑ

مسٹر آر لیسی گور نے اعلان کیا کہ میں تجویز کرتا ہوں کہ ویسٹ منسٹر ہال کی دیوار پر وارن ہسٹنگز کے مقدمہ کے متعلق حسب ذیل کتبہ آویزاں کیے جانے کی منظوری دی جائے " اس جگہ وارن ہیسٹنگز نے ۱۷۸۸ء سے ۱۷۹۵ء تک اپنے مقدمہ کی پیروی کی آپکو تمام الزامات سے بری کیا گیا

ریاست الور فوجی اخراجات ادا کرے گی

سر الیس ہور نے مسٹر گرنتھ کو مطلع کیا کہ ریاست الور میں برطانوی افواج کی نقل و حرکت کی وجہ سے جو مزید اخراجات ہوئے ہیں اُن کو ریاست الور سے وصول کیا جائیگا۔

امریکہ کے صدر منتخب کو ہلاک کرنے کی ناکام کوشش

نیویارک ۱۶ار فروری گذشتہ شب سیامی میں امریکن صدر منتخب مسٹر روز ویلٹ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی حملہ آوروں نے پانچ فائر کیے لیکن خوش قسمتی سے وہ بچ گئے، وہ شکاگو کے میئر کریک اور دیگر دو اشخاص مجروح ہو گئے۔ میئر موصوف کے سر میں ضرب آ گئی اس حادثہ کے بعد صدر منتخب اپنی موٹر میں سوار ہو کر ٹرین کی جانب روانہ ہو گئے۔

اس سلسلہ میں مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ اُن پر حملہ اسی وقت کیا گیا تھا۔ کہ جب وہ دس ہزار افراد کے جلسہ میں تقریر کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھنے والے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر میئر کریک کی حالت بہت نازک ہے وہ بستر مرگ پر دراز ہیں۔

پولیس کا بیان ہے کہ حملہ آور ایک سوار ہے اور اُس کی عمر تقریباً ۳۳ سال ہے۔

جاپانی شکر پر محصول لگایا جائے

کلکتہ ۱۵ار فروری گورنمنٹ ہند کے تجارتی ممبر کے نام ایک مراسلہ کے دوران میں انڈین شوگرز ایسوسی ایشن نے ہندوستان میں جاپانی کھانڈ کی گذشتہ چند ماہ سے ارزانی پر زور دیا ہے۔ گذشتہ چار مہینوں سے جاپانی قند نے ہندوستانی قند کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا ہے ایسوسی ایشن محسوس کرتی ہے کہ جاپانی قند کی ارزانی کی وجہ یہ ہے کہ جاپانی سکہ کی قیمت میں غیر معمولی کمی واقع ہو گئی ہے ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ ہند سے درخواست کی ہے کہ وہ اس قسم کی تدابیر اختیار کرے جس سے جاپانی کھانڈ کے لئے یہ ناممکن ہو جائے کہ وہ ہندوستانی قند کے ساتھ مقابلہ کر سکے۔ اور جاپانی قند کی درآمد پر کافی محصول لگائے۔

انگریز وزیر اعظم کا تقرر

الور۔ مسٹر اے۔ سی۔ لوتھین آئی سی۔ الیس (محکمہ سیاسیات و خارجہ حکومت ہند) فوری طور پر الور کی وزارت عظمی کا چارج لے لیں گے اور ایک دوسرے آفیسر کے آنے تک جو مستقلاً وزیر اعظم ہوں گے وزارت عظمی کے فرائض انجام دیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہم یو نظامتوں کے علاوہ باقی علاوہ کے ریونیو انتظامات وزیر اعظم براہ راست انجام دینگے

دھاریوال کے اونی دھاگے
Used all over India
DHARIWAL
INDIA
تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا
نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۴۱ کو لکھیے
مقامی ایجنٹ:۔
امپیریل ایجنسی۔ جنرل گنج۔ کانپور
دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

مہاراجہ الور نے حکومت کے مطالبات تسلیم کر لیے

اردو تعلیم کی اجازت لائسنس کورٹ فیس میں تخفیف اور دیگر امور کے متعلق اعلان

الور ۲۰ فروری مہاراجہ الور نے دربار کے موقع پر جو ۲۰ر فروری کو ہوا ریاستی بجٹ کے متعلق کہا:— "ریاست کی آمدنی ۵۶ لاکھ ہے خرچ ۵۰ لاکھ ہے مگر جس میں ۳ لاکھ کی تخفیف تجارتی کساد بازاری کے باعث کی جا چکی ہے۔ اب کساد بازاری کی حالت صرف الور ہی کی نہیں بلکہ تمام ہندوستان اور دنیا کی ہے لہذا ان حالتوں کے ماتحت ہمیں تنخواہوں میں کمی کرنی ہے۔

ہجرت ایجی ٹیشن کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ ہجرت کی تحریک کے وقت شروع ہوا جبکہ مہاجرین کو باستثنار پانچ یا چھ کے جن کے خلاف وارنٹ تھے واپسی کے لئے عمال حکومت نے بار بار شور دیا کہ اور اُن سے کہا گیا کہ وہ بلا خوف واپس آجائیں چنانچہ جہانتک مجھے معلوم ہے بہت سے مہاجرین واپس آئے اور اب صرف چند ایسے ہیں جو بیرون ریاست باقی ہیں۔ چنانچہ ان پانچ چھ مفرورین کی سرگرمیوں کا تذکرہ اور بار بار موقع دینے کی کہانی بیان کرنے کے بعد مہاراجہ نے کہا کہ اب بھی یہ لوگ غیر مشروط معافی مانگ کر واپس آسکتے ہیں جس کے لئے انہیں آج سے ۱۰ یوم دیئے جاتے ہیں۔

میوات میوات کے اضطراب کے متعلق کہا کہ یہ متذکرہ ایجی ٹیشن ہی کا نتیجہ ہے جو فیروزپور جھرکا سے وہاں پھیلایا گیا۔ مجھے معلوم ہے کہ ہزاروں وفادار میوؤں کو غرضمندانہ بیرونی پروپیگنڈہ کے باعث جس کے ہمارے پاس کافی ثبوت ہیں غلط راستے پر ڈالا گیا۔ یا انہیں دھمکیاں دے کر شرارت پر آمادہ کیا گیا اور انہیں خائف بنایا گیا۔ کہ بصورت دیگر ان کے "دوست" انہیں تنہا چھوڑینگے

امید کی شعاعیں اپنی رعایا پروری کا تذکرہ کرتے ہوئے مہاراجہ نے فرمایا کہ میں خدا کی بخشی ہوئی سچائی سے اسکا اظہار کرتا ہوں کہ میرے جذبات بدستور اپنی رعایا کے متعلق وہی ہیں۔ لیکن بہتوں کے خطرناک قسم کے جرائم کیے اور قوانین ریاست کے خلاف قتل وغیرہ کے شدید الزام کیے ہیں۔ اُن کے خلاف سختی سے کارروائی کی جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ حالات ایسے نہیں جیسے کہ بہت سے اخبارات میں ملمع سازی کے بعد شایع ہوئے ہیں بلکہ ہمیں بادلوں میں سے امید کی شعاعیں نظر آتی ہیں۔

ریاست کے ہندو آپ نے ہندوں کی وفاداری اور حکومت کو اُن کی امداد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اُنپر اعتماد ہے کہ وہ میرے انتظامی معاملات میں اپنے اعتماد کو قایم رکھیں گے۔ اور ریاست کے انتظامی ستون کی منشار بدستور قایم رکھیں گے اُس کے بعد مہاراجہ نے ہندو سکھ اور آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی۔ وغیرہ اداروں اور انفرادی اشخاص کے تاروں۔ عرضداشتوں خطوط کا تذکرہ کیا جس میں اُن اداروں نے مہاراجہ کو امداد دینے کے لئے خدمات پیش کی تھیں اور اُن اداروں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ...... ایسی حالت میں جب ہم تین ماہ تک اپنی بندوقوں سے علیحدہ نہ ہو سکے۔ ان اداروں کی امداد محض اس واسطے قبول نہ ہو سکی کہ میں الور کو فرقہ وارانہ کشمکش کا مرکز نہیں بنانا چاہتا تھا۔ آپنے کہا کہ وقت پر معلوم ہوجائے گا کہ الور کی رعایا نے فرقہ وارانہ معاملات کے خلاف ایک ٹیم کی حیثیت سے کام لیا۔ مہاراجہ نے کہا کہ کاشتکاروں کو تین لاکھ کی تخفیف کی جا چکی ہے لیکن بجٹ پورا کیمپ ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ نظامت کے علاوہ دیگر حلقوں میں راجہ غضنفر علی خاں کی عہد میں مالگذاری میں تخفیف مناسب طور پر تقسیم نہ کی گئی۔ لہذا میں نے حکم دیا کہ اس علاقہ میں دس ہزار سے ۱۲ ہزار تک کی تخفیف کے متعلق میرے روبرو تجاویز پیش کیجائیں

۲- اسی طرح دورہ کے ایام میں بہیرو نظامت کے دیہاتیوں سے دریافت کے بعد معلوم ہوا کہ شادی کے چند قوانین انہیں کیلئے باعث تکلیف ہیں۔ لہذا میں نے تمام ریاست میں بغرض نفاد فوری احکام صادر کر دیے کہ کہ "سحری" کے عرصہ کو چھ ماہ تک محدود کر دیا جائے۔

پنچایت چیف جج کی رپورٹ وصول ہوئی تھی کہ پنچایتیں تسلی بخش طریقہ پر اپنے فرائض انجام نہیں دیرہی ہیں۔ ہم نے ایک جدید حاکم مقرر کیا اور اس سررشتہ کو عدالت سے علیحدہ کر دیا۔ اور ہدایت جاری کر دی تمام ریاستوں میں پنچایتوں کو ...... دوبارہ زندہ کیا جائے اور عوام کو اس کے لئے آمادہ کیا جائے کہ وہ دیہات میں اپنی مقامی حالات کے متعلق پنچایت کے قوانین کے مطابق سرگرمی کا اظہار کریں۔

مالی حالت ریاستی مالیات کے متعلق بہت کچھ کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہ ہم امپیریل بنک سے قرض لے رہے ہیں۔ مگر کسی نے یہ نہ بتایا کہ ہم ۲۶ لاکھ روپیہ کی قیمت کے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کے مالک تھے جنہیں ہم نے فروخت کیا اور اسطرح امپیریل بنک سے جو قرضہ لیا گیا تھا وہ ادا کر دیا گیا اور سال رواں میں ریاست کے ریونیو میں ½۶ لاکھ کی رقم جمع کر لی۔

کورٹ فیس ۵۔ کورٹ فیس کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت وہ ½۱۱ روپیہ سیکڑہ کے حساب سے لی جاتی ہے مگر اب اُسکی بجائے ½ روپیہ سیکڑہ ہوگی اور دو صد پر پندرہ روپیہ اور ۳ صد پر ½۲۲ روپیہ ہوگی۔

مالگذاری مالیہ کی زیادتی کے متعلق مہاراجہ نے کہا کہ ریاست زمینوں کی مالک ہے پہلا بندوبست کرنل مارنیلٹ نے دوسرا مسٹر مائیکل اور تیسرا مسٹر ایبٹ فنانشل کمشنر پنجاب نے کیا تھا۔ اسوقت سے اب تک ہم نے ان ماہرین کی مقررہ رقوم میں ایک پائی کا بھی اضافہ نہیں کیا اور ۱۸۰۰ء سے اسوقت تک مالگذاری کی آمدنی میں صرف ۷ لاکھ کا اضافہ کیا گیا جو اسکا ثبوت ہے کہ رعایا سے وصول محال میں سخت گیری نہیں کی جاتی۔ اگرچہ قیمتوں میں ارزانی کے باعث فرق پیدا ہونے کا ہمیں احساس ہے۔ لیکن ہم اس وقت تک ۳ لاکھ ۱۰ ہزار کی معافی کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور مزید تخفیف کیلئے بعد میں اعلان کیا جائیگا

مجری "مدا صل مجری تین روپیہ تھی جسے پہلے ہی ایک روپیہ کر دیا گیا۔ مگر اب ہم اسے دو روپیہ کرتے ہیں۔ اور اس طرح ریاست کو ۷۲ ہزار کا مزید خرچ برداشت کرنا ہوگا۔

لائسنس فیس ۸۔ لائسنس فیس جو شکار اور فصلوں کے تحفظ کے تحفظ کیلئے بندوق رکھنے پر لیجاتی ہے۔ اور اب ۵ کی بجائے دو روپیہ کر دی جاتی ہے۔ ناظموں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ لائسنسوں کی درخواستیں جلد از جلد فوجی محکمہ کے پاس بغرض منظوری بھیجدیں۔ شکارگاہوں کے متعلق مہاراجہ نے کہا کہ میو نظامتوں میں صرف دو روندھیں ہیں اور یہ روندھیں میری گدی نشینی سے قبل کی ہیں جب میں فتح آباد گیا تھا تو میں نے عوام سے دریافت کیا تھا کہ آیا انہیں مزید تخفیف کی ضرورت ہے۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس تخفیف سے جو لگان میں کیگئی ہیں مطمئن ہیں۔ دھولی ناتھ اور رتھاری روندھ میں بندوبست کے وقت پر رقبہ مخصوصہ میں مراعات دی جا چکی ہیں مالگذاری رقبہ غیر مخصوصہ کی نسبت بہت کم ہے

شادی کا سارٹیفکیٹ ۹۔ شادیوں سے قبل سرٹیفکٹ حاصل کرنے کے متعلق الور یونین کو جس میں ہندو اور مسلمان شریک ہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر میری حکومت کے روبرو مناسب تجاویز پیش کریں۔

جاگیر و محال ۱۰۔ جاگیر دیے جانیکے قبل مہاراجہ نے کہا کہ یہ ایک رسم ہے جو ریاست کے قیام سے قبل ہی جاری تھی۔ جب کہ جاگیریں دی جاتی تھیں لیکن تواری طرز پر دی جاتی تھیں لبوے داری کے اصول پر نہیں۔ میو علاقہ میں صرف تین جاگیریں ہیں جبکہ کل ریاست میں ۱۲۵۔ لہذا اس مسئلہ کو میو علاقہ پر خاص طور سے اثرانداز ہونے والا مسئلہ تصور نہیں کیا جا سکتا یہ طریقہ راجپوتانہ کی ریاستوں اور تمام ہندوستان کی ریاستوں میں جاری ہے۔ (۱۱) لکادر لکاد پر میونسپل کمیٹی جو ٹیکس لیتی تھی وہ معاف کیا جاتا ہے (۱۲) مہندہ باڑی ٹیکس تمام حدود ریاست میں معاف کیا جاتا ہے (۱۳) کسٹم اور چنگی کے متعلق ہم اس ہفتہ کے گزٹ میں اعداد و شمار شایع کرکے ثابت کرینگے کہ ہمارے محاصل کی تشریح نواحی اضلاع کی نسبت کم یا ان کے مساوی ہے جس سے ان غلط بیانیوں کی تردید ہوگی کہ ہم کسٹم اور چنگی گرانقدر شرح پر وصول کرتے ہیں

وفادار مسلمانوں کے مطالبات (۱۴)

اب ہم اپنی ریاست کے وفادار مسلمانوں کی۔ درخواستوں پر جو سیکڑوں کے دستخطوں سے ہمیں موصول ہوئی ہیں متوجہ ہوتے ہیں لیکن اس سے قبل کہ ہم کچھ اعلان کریں ... اس کا بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ایجیٹیشن بڑھنے کا ذریعہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ یہی سوالات پہلے کبھی ہمارے روبرو آئینی طور پر پیش نہ کئے گئے اور غالباً عوام نے باہر جا کر ایجی ٹیشن شروع کر دینا پسند کیا مگر اب چونکہ ہمارے وفادار مسلمانوں نے نہایت مودبانہ اور نیازمندانہ طریقہ پر عرضداشت پیش کی ہے لہذا ...... انکے متعلق احکام جاری کرتے ہیں کہ

(۱) ریاستی اسکولوں میں پہلے کی مانند مذہبی تعلیم کی خاطر

اردو کی خاطر اردو زبان کی تعلیم دی جاوے۔

۲- اور لڑکیوں کے ہائی اسکول میں مسلمان اُستانیاں مقرر کیجائیگی

مذہبی تعلیم ۳- ہم اُس کا نہایت صفائی سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ مناور اور مکاتب میں مذہبی تعلیم کے مکاتب کیلئے اطلاع دینی و دنیوی تعلیم کے لئے مکاتب کی اجازت لینی چاہیئے۔ اسکا مقصد صرف یہ تھا کہ اس طرح یہ دیکھا جائے جاکہ ریاست میں کسی قسم کی اناولائی جاویں اور یہ کہ ممکن وزرایع سے مکاتب کی اجازت لینی چاہیے اسکا مقصد یہ تھا کیونکہ مکاتب کی امداد کے لئے رقوم حال کی جاتی ہیں۔ کیونکہ اسکی اشد ترین ضرورت ہے کہ ریاستی حدود میں جو تعلیم دی جاوہ اصول وفاداری پر مبنی تھا۔

ہندی ہندی تمام اسکولوں میں لازمی مضمون رہے گی اور اردو مسلمان بچوں کے لئے اختیاری مضمون ہوگی۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ کہ دنیاوی تعلیم کے مدارس کھولنے کے لئے فارم شایع کئے جائیں۔ جنکی خانہ پری محکمہ تعلیم کو بھیجدیے جائیں جو بلاتوقف اجازت دے دیگا۔

مساجد ۱۵۔ مساجد کا جہاں تک تعلق ہے جن جن دیہاتوں میں وہاں کے باشندے مساجد کو استعمال کرنا چاہتے تھے اون کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ واپسی کے لئے درخواستیں پیش کرتے۔ جیسا کہ اسی قسم کی درخواستوں پر مبارک پور نوگانواں بہادرپور اور بدھو شاہ کے مقبرہ کی مساجد بھی متعلقہ افراد کو واپس کر دی گئیں۔

فتوی کمیٹی ۱۶۔ ہم اس سے متفق ہیں کہ فتوی کمیٹی میں کم ازکم ایک مفتی بھی ہونا چاہیے

انتظامی تبدیلیاں

(۱۷) اب میں بعض انتظامی تبدیلیوں کے متعلق اعلان کرتا ہوں کہ وائسرائے اور حکومت ہند کے مشورہ کے مطابق میں نے فیصلہ کیا کہ میں وزارت عظمی اور وزارت مال کے عہدوں پر ایک برطانوی افسر کا تقرر کردوں .... اس برطانوی افسر کی خدمات ایک سال کے لئے بطور ملازم ریاست حاصل کی جا سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ حکومت ہند کے مشورے سے میں نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ رام گڈھ لچھمن گڈھ۔ تجارہ۔ اور کشن گڈھ کے علاقوں میں اسپیشل کمشنر مقرر کیا جاوے اس اسپیشل کمشنر کے عہدہ کی میعاد اس کم ازکم عرصہ تک کیلئے ہوگی۔ جو اصلاحات پر عملدرآمد کرنے اور ایسے اعتماد باہمی کے قیام کیلئے ضروری ہو کہ جس کے باعث شاہی افواج کی واپسی عمل میں آسکے اور حالات اعتدال پر آجائیں۔ یہ اسپیشل کمشنر بھی ملازم ریاست کی حیثیت رکھے گا۔

چودھری گردہاری لال ۱۸۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ میں عارضی پر چودھری گردہاری لال کو اُنکی خدمات سے سبکدوش کرتا ہوں چودھری گردہاری لال کو رخصت دی جاتی ہے مگر میں اس دربار میں انکی وفاداری اور خدمات کا شکریہ ادا کرنیکا موقع حاصل کرتا ہوں۔

اختتام ہم اب اپنے اعلان کو ختم کرتے ہیں لیکن ہمارے وزیر اعظم اور ریونیو منسٹر اور اسپیشل کمشنر ممکن ہے کہ دیگر تجاویز پیش کریں۔ جنکے متعلق موخرالذکر کو خاص اختیارات حاصل ہونگے اور اول الذکر ہمارے روبرو عرضداشت بغرض منظوری پیش کرینگے۔ آخر میں مہاراجہ نے اپنی رعایا کے ساتھ الفت اور محبت کے رسمی الفاظ ادا کیے۔ تاج برطانیہ کے ساتھ اپنی وفاداری کا اظہار کیا۔ اور ریاست کے خلاف ہر قسم کے ایجی ٹیشن کو بند کر دینے کی اپیل کی۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر فارم

یکم اپریل ۱۹۳۳ء سے شروع ہو کر ۳۱ر مارچ ۱۹۳۶ء کو ختم ہونے والے ۱۹۳۳-۳۴ء، ۱۹۳۴-۳۵ء اور ۱۹۳۵-۳۶ء کے لئے سبزی منڈی کے ٹھیکے کے واسطے ٹنڈر

میں / ہم نے سبزی منڈی کے ٹھیکہ کی اس وقت تک کی ترمیم شدہ شرطوں اور قیود کو نہایت غور سے پڑھ اور سمجھ لیا۔ اور اس تحریر کے ذریعہ اس ٹھیکہ کی تمام شرائط۔ قیود اور پابندیوں کی تعمیل اور پورا کرنے کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کرتا ہوں

میں / ہم اس ٹھیکہ کے واسطے ———— روپیہ کا ٹنڈر دیتا ہوں اور ٹنڈر کی شرائط کے مطابق مبلغ سات ہزار روپیہ -/7000 بطور زر بیعانگی جمع کر کے اس کی رسید نمبری ———— مورخہ ———— شامل کرتا ہوں

دستخط ————

پورا نام ————

باپ کا نام ————

پتہ ———— تاریخ ————

نوٹس

میونسپل بورڈ کانپور سبزی منڈی کے ٹھیکہ کے لئے ٹنڈر طلب کرتا ہے ٹھیکہ کی خاص شرائط جنکی تعمیل ٹنڈر دینے والوں کو کرنا ہوگی۔ مندرجہ ذیل ہیں

مزید شرائط و تفصیل کام کے دنوں میں ۱۰½ بجے صبح سے ۴½ شام تک میونسپل آفس میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

وہ شرائط بھی ٹنڈر دینے والوں پر ایسی ہی عائد ہوں گی جیسی کہ یہ شرط جو یہاں درج ہیں۔

۱۔ یکم اپریل ۱۹۳۳ء سے شروع ہو کر ۳۱ر مارچ ۱۹۳۶ء کو ختم ہونے والے تین سال کی مدت کے لئے ٹھیکہ ہوگا۔

۲۔ ٹنڈر کے ہمراہ سات ہزار روپیہ -/7000 ضرور آنا چاہئے روپیہ کرنسی نوٹ میں اگزیکیٹو آفیسر کو ادا ہونا چاہئے۔ اور اسکی رسید حاصل کر کے ٹنڈر کے ساتھ نتھی کر دینا چاہئے۔ کسی ایسے ٹنڈر پر غور نہ کیا جائے گا جسکے ساتھ مذکورہ بالا روپیہ جمع کر کے اسکی رسید نہ شامل کی گئی ہو۔

کوئی ضمانت یا تبادلہ یا منہائی کے ذریعہ یا کسی دوسری صورت میں ادائگی قبول نہیں کی جاوے گی۔

۳۔ ٹنڈر مناسب طریقہ سے محفوظ کیے ہوئے مہر بند لفافوں میں ہونا چاہئے جسکے اوپر لکھا ہونا چاہئے

"تین سال کیلئے سبزمنڈی کے ٹھیکہ کیواسطے ٹنڈر"

ٹنڈ یکم مارچ ۱۹۳۳ء کے جلسہ بورڈ میں کھولے جائیں گے۔

۴۔ ٹنڈروں پر اگزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور کا پتہ لکھا ہونا چاہئے اور بروز سہ شنبہ (منگل) تاریخ ۲۸ر فروری ۱۹۳۳ء کو زیادہ سے زیادہ سے ۴ بجے شام تک یا اس سے قبل میونسپل آفس میں اُن کو دینا چاہئے۔ اس وقت کے بعد کوئی ٹنڈر وصول نہیں کیا جاوے گا۔ خواہ وہ بذریعہ ڈاک بھیجا جاوے یا خود پیش کیا جاوے۔

۵۔ جس شخص کا ٹنڈر منظور ہوگا اُس کو ٹنڈر کا روپیہ تین برابر اقساط میں ادا کرنا ہوگا پہلی قسط بورڈ کی منظوری کے بعد پندرہ ۱۵ دن کے اندر ضرور ادا ہونا چاہئے بورڈ کی منظوری کا اعلان اُسی بورڈ کے جلسہ میں کر دیا جاوے گا۔ جس میں ٹنڈر منظور کیا جاوے گا۔ اور جس کے واسطے ٹنڈر دینے والے کو کوئی مزید نوٹس نہیں دیا جاوے گا۔

بعد کی اقساط ہر سال کے پہلی ۱۵ر فروری کی تاریخ کو ادا ہونا چاہئے اور زر بیعانگی (ارنسٹ منی) جو ٹنڈر کے ساتھ جمع ہوئی ہے آخری قسط کے ساتھ وضع ہو جاوے گی

جس ٹھیکہ دار کا ٹنڈر منظور ہوگا اُس کو ایک اقرارنامہ جس کو عام طور پر قبولیت کہتے ہیں بورڈ سے اس ٹنڈر کے منظور ہونے کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر لکھنا ہوگا (جس کی شرائط میونسپل دفتر کے مقررہ اوقات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔) اقرارنامہ کی تکمیل نہ ہونے یا اس کے لئے مقررہ تاریخ تک کسی سال کی قسط نہ جمع ہونے کی حالت میں ٹنڈر کے ساتھ جمع کی ہوئی زر بیعانگی (ارنسٹ منی) ضبط ہو جاویگی اور ٹھیکہ منسوخ سمجھا جاوے گا۔ اور ٹھیکہ دار کی باقی میعاد کے واسطے مارکیٹ کا دوبارہ نیلام کیا جاوے گا۔ اور اس رقم میں سے جس کے واسطے قصوروار ٹھیکہ دار کو ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ اگر کوئی کمی ہوگی (جو مارکیٹ کے نیلام سے ہوسکتی ہے) اور اس نیلام کے متعلق جو عام اخراجات ہوں گے وہ سب اس قصوروار ٹھیکہ دار سے وصول کیے جاویں گے۔

۶۔ ٹھیکہ کسی دوسری شرط کی خلاف ورزی کی حالت میں بھی بورڈ کی مرضی سے ٹھیکہ منسوخی کا مستحق ہوگا۔ اور ٹنڈر کے ساتھ جمع کی ہوئی زر بیعانگی (ارنسٹ منی) ضبط ہونے کے قابل ہوگی۔ اگر ٹھیکہ بورڈ منسوخ کرے گا۔ تو اُس کو دوبارہ نیلام کرنے اور نقصان (اگر کوئی ہو جو دوبارہ نیلام کی صورت میں ہوسکتا ہے) اور دوبارہ نیلام کے متعلق جملہ اخراجات وصول کرنے کا بورڈ کو حق ہوگا۔

۷۔ جس رقم کے واسطے ٹھیکہ دیا گیا تھا اُس رقم میں سے کسی وجہ سے کوئی تخفیف نہیں کی جاوے گی۔

۸۔ بورڈ کسی ٹنڈر کو بلا کوئی سبب تبلائے نامنظور کرسکتا ہے

۹۔ اس نوٹس میں جو شرائط درج ہیں وہ ٹھیکہ کا جزو سمجھی جاویں گی اور ٹھیکہ کی سابق شرائط کو منسوخ کریں گی۔ جو کسی طریقہ سے ان شرائط کے خلاف ہوں گی۔

۱۰۔ چیرمین صاحب بورڈ کو قبولیت یا اقرارنامہ پر دستخط ہونے سے پہلے کسی ایسی شرط کے اضافہ کا حق ہوگا کہ جو اُسی محلہ کے باشندگان اور بورڈ کیلئے مفید ہوگا۔

۱۱۔ بازار خاص طور سے صرف تازہ خشک پھلوں کے لئے اور ترکاریوں کیلئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

۱۲۔ ٹھیکہ دار بورڈ کی مقرر کی ہوئی شرح کے مطابق کرایہ وصول کرے گا۔

۱۳۔ بازار کی حد کے باہر بیٹھنے یا فروخت کرنے کا کسی شخص کو اختیار نہ ہوگا۔

۱۴۔ ٹھیکہ دار کو سڑک یا راستہ پر اسباب جمع کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ اگر اس کے خلاف کارروائی ہوگی تو قانونی چارہ جوئی کی جاوے گی۔

۱۵۔ ٹھیکہ دار یا اُس کے ایجنٹوں یا قایم مقاموں یا کرایہ داروں کو بالس کے ٹٹروں کے علاوہ کوئی مستقل تعمیر پختہ یا خام چھپر یا سائبان وغیرہ بنانے کا کوئی حق نہ ہوگا اگر اس کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی تو وہ ٹھیکہ دار کے خرچ سے گرادی جاوے گی۔

۱۶۔ اگر بورڈ مارکیٹ میں کوئی اصلاح عمل میں لانا چاہے گا تو ٹھیکہ دار کو مزاحمت کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اور جس زمانہ میں اصلاحات کا عمل درآمد کیا جاوے گا اُس کے واسطے کسی معاوضہ کا حقدار نہیں ہوگا۔

۱۷۔ ٹھیکہ دار کو وصول کیے ہوئے کرایہ کے لئے دوکانداروں کو چھپی ہوئی رسیدیں دینا ہوں گی اگر ٹھیکہ دار خود رسیدوں کا انتظام نہیں کرسکتا ہے تو قیمت ادا کرنے پر وہ اُن کو دفتر میونسپل بورڈ سے حاصل کرسکتا ہے۔

۱۸۔ اگر ٹھیکہ دار اور دوکانداروں میں کوئی جھگڑا پیدا ہوگا تو چیرمین صاحب بورڈ کا فیصلہ ناطق اور دونوں فریق کے لئے قابل تسلیم ہوگا۔

۱۹۔ اگر دوکانداران کسی وجہ سے بازار چھوڑ دیں گے تو ٹھیکہ دار کو بورڈ کے خلاف کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

۲۰۔ سبزی منڈی کے باہر کسی دوسری جگہ یا دوکان سے ٹھیکہ دار کوئی کرایہ نہیں وصول کریگا۔

۲۱۔ ٹھیکہ کی میعاد ختم ہو جانے پر ٹھیکہ دار سائبان۔ تخت اور چبوترے ہٹا دے گا اور بورڈ کے نئے ٹھیکہ دار کو کھلی زمین کا قبضہ دے گا۔ نئے ٹھیکہ دار کو کسی پرانے دوکاندار یا کرایہ دار کو ہٹانے کا اختیار نہ ہوگا۔ اگر وہ شڈول کی شرح سے باقاعدہ ادائگی کرے۔

دستخط چیرمین

میونسپل بورڈ۔ کانپور

بقیہ آئینہ کانپور

بید لگانے کی سزا ولایتی کپڑے کی دوکان پر پکٹنگ کرنے کے جرم میں عدالت سٹی مجسٹریٹ نے رام بھروسے اور بابولال کو ۹-۹ بید کی سزا دی

جواریوں کی گرفتاری پولیس نے چھاونی کے ایک مکان میں چھاپہ مار کر ۱۲ آدمیوں کو جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کیا۔ پل کی بڑی کے پاس بھی ۶ آدمی جوا کھیلتے کے الزام میں گرفتار کیے گئے ہیں۔

چرس کی گرفتاری انسپکٹر آبکاری نے سنٹرل ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے پاس سے دس سیر چرس برآمد کر کے اسکو گرفتار کرلیا

افسانہ

کرموں کا پھل

(از جناب منشی پریم چند صاحب)

مجھے ہمیشہ آدمیوں کے پرکھنے کا خبط رہا ہے اور میں تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ مطالعہ جس قدر دلچسپ انکشافات سے لبریز ہے اتنا شاید کوئی اور مطالعہ نہو لیکن اپنے دوست لالہ سائیں دیال سے بہت عرصہ تک دوستانہ اور بے تکلف تعلقات رہنے پر بھی مجھے اُن کی تھاہ نہ ملی یوں تو وہ بہت ہی معمولی درجہ کا آدمی تھا جس میں انسانی کمزوریوں کی کمی نہ تھی وہ وعدہ بہت کرتا تھا لیکن انہیں پورا کرنے کی زیادہ ضرورت نہ سمجھتا تھا۔ اسے اپنے فرض پر پابند رہنے کیلئے دباؤ اور نگرانی کی ضرورت تھی وہ محنت سے جی چرانے والا اور اصولوں کا کمزور ایک ڈھیلا ڈھالا آدمی تھا۔ لیکن جب کوئی مصیبت سر پر آ پڑتی تو اُس کے دل میں استقلال اور اور ہمت کی وہ زبردست طاقت پیدا ہو جاتی تھی جسے شہادت کہہ سکتے ہیں اس کے پاس ایک مختصر سی کپڑے کی دوکان کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ اور مذہبی باتوں سے تو اُسے وحشت ہوتی تھی ایسی حالتوں میں تو اُس کی ہمت اور استحکام کا چشمہ کہاں چھپا ہوا تھا وہاں تک میری نگاہ تحقیق نہیں پہونچی۔

(۲)

باپ کے مرتے ہی مصیبتوں نے اُس پر یورش کی غریب نے ابھی زیست سے نجات نہ پائی تھی کہ مہاجن نے نالش کی اور عدالت کے طلسمی احاطہ میں پہونچتے ہی یہ مختصر ہستی یوں پھولی جس طرح مشک پھولتی ہے۔ ڈگری ہوئی ہوئی جو کچھ پونجی جمع تھی برتن۔ بھانڈے۔ ہانڈی۔ توا سب اُس کے گہرے پیٹ میں سما گئے۔ مکان بھی نہ بچا مصیبت کے مارے سائیں دیال کا اب کہیں ٹھکانا نہ تھا بالکل آوارہ وطن کوڑی کوڑی کو محتاج کئی کئی دن فاقہ سے گذر جاتے۔ اپنی تو خیر چنداں فکر نہیں تھی مگر بیوی تھی، دو تین بچے تھے۔ ان کیلئے تو کوئی نہ کوئی فکر کرنی پڑتی تھی آہ! میں نے اُسے ایک بار ریلوے اسٹیشن پر دیکھا اُس کے سر پر ایک بھاری بوجھ تھا دم پھول رہا تھا لیکن بشرہ سے ایک کامل صبر جھلک رہا تھا کئی مہینہ تک یہی کیفیت رہی، بالآخر اُس کی ہمت اور قوت برداشت اُسے دشوار گذار وادی سے باہر نکال لائی۔

(۳)

تھوڑے ہی دنوں کے بعد مصیبتوں نے پھر اُس پر حملہ کیا۔ میں چند مہینہ کیلئے بمبئی چلا گیا تھا۔ وہاں سے لوٹ کر اُس کی ملاقات کو گیا آہ وہ نظارہ یاد کر کے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ صبح کا وقت تھا۔ میں نے دروازہ پر جا کر آواز دی اور اپنے معمول کے مطابق بے تکلف اندر چلا گیا۔ مگر وہاں سائیں دیال کا وہ ہنس مکھ چہرہ نظر نہ آیا۔ اُس کی بیوی سر جھکائے ہوئے آئی اور مجھے اُس کے کمرے میں آئی۔ میرا دل بیٹھ گیا سائیں دیال ایک چارپائی پر میلے کچیلے کپڑے لپیٹے آنکھیں بند کیے ہوئے پڑا درد سے کراہ رہا تھا۔ اُس کی بیوی نے میری طرف مایوس نگاہوں سے دیکھا۔ میری آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے اس سمٹے ہوئے ڈھانچے میں بیماری کو بھی مشکل سے جگہ ملتی ہوتی ہوگی زندگی کا کیا ذکر میں اُس کی صورت دیکھ کر گھبرا گیا۔ کیا یہ بجھتے ہوئے چراغ کی آخری جھلک تو نہیں ہے۔ میری سہمی ہوئی صورت دیکھ کر وہ مسکرایا اور بہت ہی دھیمی آواز میں بولا" ایسے اداس کیوں ہو یہ سب میرے کرموں کا پھل ہے"

(۴)

مگر کچھ عجیب بدقسمت آدمی تھا ڈاکٹروں نے بھی جواب دیدیا لیکن مصیبتوں کو ابھی اس سے پرانا حساب چکانا تھا اس کو اپنی آنکھوں سے اپنے اکلوتے لڑکے کا سوگ دیکھنا تھا۔ اس لیے بچ گیا۔

کیا ہنس مکھ ہونہار لڑکا تھا جفا شعار موت نے اُسے چھانٹ لیا۔ پلیگ کی وبائی مچی ہوئی تھی۔ شام کو گلٹی نکلی اور صبح کو وہ زندگی چراغ سحری کی طرح بجھ گئی۔ میں اس وقت اُس کے بچے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میری اور سائیں دیال کی آنکھوں کے سامنے ظالم موت نے اُس بچے کو ہماری گود سے چھین لیا میں روتا ہوا سائیں دیال کے گلے سے لپٹ گیا جب میرے آنسو تھمے تو میں نے سائیں دیال کی طرف دیکھا لیکن اُس کے چہرے پر مردانہ استقلال کا رنگ نمایاں تھا۔ اس غم والم کے سیلاب اور طوفان میں بھی سکون کی کشتی اس کے دل کو ڈوبنے سے بچائے ہوئے تھی اس نظارہ نے مجھے متحیر بنا دیا ممکنات کی حدیں کتنی ہی وسیع ہوں ایسی جان کاہی کے عالم میں حواس اور اطمینان کو قایم رکھنا ان حدود سے پرے ہے لیکن اس لحاظ سے سائیں دیال انسان نہیں مافوق الانسان تھا۔ مینے روتے ہوئے کہا بھائی صاحب اب صبر کی آزمایش کا موقع تھا اُس نے مستقل انداز سے جواب دیا ہاں! یہ سب میرے کرموں کا پھل ہے

(۵)

سائیں دیال نے دھیرج کو ہاتھ سے نہ دیا وہ حسب دستور زندگی کے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ دوستوں کی ملاقاتیں اور کنارہ دریا کی سیر اور تفریح اور میلوں کی چہل پہل ان دلچسپیوں میں اس کے دل کھینچنے کی طاقت اب بھی باقی تھی۔ میں اس کی ایک ایک حرکت کو ایک ایک بات کو غور سے مطالعہ کرتا۔ میں نے بارہا دوستی کے آداب کو فراموش کر کے اُسے اس عالم میں دیکھا جہاں اُس کے خیالات کے سوا اور کوئی غیر نہ تھا لیکن اس عالم میں بھی اُس کے چہرے پر اسی مردانہ تحمل کا جلوہ تھا۔ شکوہ و شکایات کا کیا ایک لفظ بھی اُس کی زبان پر نہ آیا۔

(۶)

اسی اثنا میں میری چھوٹی لڑکی چندر مکھی نمونیا کی نذر ہو گئی دن کے دھندے سے فرصت پا کر جب گھر پر آتا اور اُسے پیار سے گود میں اٹھا لیتا تو جو میرے دل کو روحانی تقویت اور تفریح ہوتی تھی اُسے لفظوں میں ادا نہیں کر سکتا۔ یکایک میں نے سائیں دیال کو آتے دیکھا میں نے فوراً آنسو پونچھ ڈالے اور اُس ننھی سی جان کو زمین پر لٹا کر باہر نکل آیا اس صبر و تحمل کے دیوتا نے میری طرف ہمدردانہ نگاہوں سے دیکھا اور میرے گلے سے لپٹ کر رونے لگا۔ مینے کبھی اُسے اسطرح چیخ مار کر روتے نہیں دیکھا تھا روتے روتے اُسکی ہچکیاں بندھ گئیں اضطراب سے بے سدھ اور بے حال ہو گیا یہ وہی شخص ہے جسکا اکلوتا بیٹا مرا اور پیشانی پر بل نہیں آیا؟ یہ کایا پلٹ کیوں؟

(۷)

اس سانحہ کے کئی دن بعد جب کہ غم رسیدہ دل سنبھلنے لگا تھا ایک روز ہم دونوں دریا کی سیر کو گئے شام کا وقت تھا دریا بھی تھکے مسافر کی طرح آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا ہم دور جا کر ایک ٹیلہ پر بیٹھ گئے میں نے کہا۔ کتابوں میں تو صبر واستقلال کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں لیکن یقین مانو تمہارا جیسا مستقل مزاج مشکلات میں کھڑا رہنے والا انسان آجتک میری نظر سے نہیں گذرا تم جانتے ہو کہ مجھے انسانی خیال کے مطالعہ کا ابتدا سے شوق ہے لیکن میرے تجربہ میں تم اپنی قسم کے اکیلے آدمی ہو۔ میں یہ مانوں گا کہ تمہارے دل میں درد و گداز نہیں ہے اسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں پھر اس عارفانہ صبر و اطمینان کا راز تم نے کہاں چھپا رکھا ہے تمھیں یہ راز مجھ سے اس وقت کہنا پڑے گا۔

سائیں دیال کچھ شش و پنج میں پڑ گیا۔ اور زمین کی طرف دیکھ کر بولا یہ کوئی راز نہیں میرے کرموں کا پھل ہے۔ یہ جملہ چوتھی بار مینے اُس کی زبان سے سنا۔ پھر وہ بولا جن کرموں کا پھل ایسا تقویت بخش ہے ان کرموں کی کچھ مجھے بھی تلقین کرو میں ایسے پھلوں سے کیوں محروم رہوں۔

سائیں دیال نے پرحسرت لہجہ میں کہا۔ ایشور نہ کرے تم سے ایسے کرم سرزد ہوں اور تمھاری زندگی پر ان کا سیاہ داغ لگے۔ مینے جو کچھ کیا ہے وہ مجھے اپنی ہی نگاہ میں ایسا شرمناک معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی مجھے جو کچھ سزا ملے میں اُسے خوشی کیساتھ جھیلنے کو تیار ہوں آہ! مینے ایک ایسے پاکیزہ خاندان کو جہاں میرا اعتبار و وقار تھا اپنے نفس کی غلاظت سے ملوث کیا۔ ایک ایسے پاک دل کو جسمیں محبت کا درد تھا جو باغ حسن کی ایک نوشگفتہ کلی تھی جسمیں سادگی اور وفا تھی اس پاک دل میں مینے گناہ اور دغا کا بیج ہمیشہ کیلئے بو دیا۔ یہ گناہ ہے جو مجھ سے سرزد ہوا ہے اور اُس کا بدلہ اُن مصیبتوں سے بھاری ہے جو میرے اوپر اب تک پڑی ہیں۔ یا آیندہ پڑیں گی کوئی سزا، کوئی صدمہ۔ کوئی نقصان اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔

میں سائیں دیال کو ہمیشہ عزت کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں ان باتوں کو سن کر میری نظروں میں اُس کی عزت سہ چند ہو گئی۔ میں نے اُس کی طرف ارادتمندانہ نگاہوں سے دیکھا۔ اور اُس کے گلے سے لپٹ کر بولا سائیں دیال آج معلوم ہوا کہ تم ان پاک نفسوں میں ہو جنکا وجود دنیا کے لیے برکت ہے تم ایشور کے سچے بھگت ہو اور میں تمھارے قدموں پر سر جھکاتا ہوں۔

لنکاشائر اور ہندوستان

جاپان کا متحدہ مقابلہ کیا جائے

لنڈن ۔ ۱۵ر فروری مینچسٹر گارجین کو انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر نتھن لاسکی سے تجویز پیش کی کہ ہند میں لنکاشائر کی تجارت کو ترقی دینے اور جاپان کا مقابلہ کرنے کیلئے ضرورت ہے کہ لنکاشائر اور ہندوستان کے سوتی اداروں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔

مسٹر لاسکی کا بیان ہے کہ اظہار ناراضی کے جلسے منعقد کرنے اور ہندوستانی مصنوعات کے تحفظ کے متعلق ہندوستانی مصنوعات کے تحفظ کے متعلق ہندوستانی خیالات میں مداخلت کرنیسے لنکاشائر کو کوئی فایدہ نہیں ہوگا۔ آپ ہندوستان اور برطانیہ دونوں کی توجہ کو جاپان کے اس مقابلہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو بہت ہی زیادہ نامناسب اور جسکا مقابلہ مشکل ہے آپ یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ گول میز کانفرنس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں ممالک کا مفاد برسوں تک کیلئے محفوظ ہو جائے گا۔

فرقہ وارانہ فسادات کی خونچکاں داستان

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ آج سر ہری سنگھ گوڑ کی زیر صدارت اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ سر ہیگ ہوم ممبر نے مسٹر ایس سی مترا کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ فرقہ وارانہ اور دیگر فسادات کے ماتحت گذشتہ سال ۳۲۳ قتل اور ۲۹۳۳ مجروح ہوئے سنہ ۱۹۳۰ء میں ۲۵ قتل اور ۱۴۰۷ مجروح ہوئے یعنی ایک صوبہ میں ۳۳۶

دیکھئے

فلیکس کے اچھے جوتے اتنے سستے کبھی نہیں بنے

اب وہ موسم ہے جبکہ سامان جوتا بنانے کیلئے سب سے اچھا مل سکتا ہے۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ جو جوتے آپ سردی کے موسم میں خریدیں گے وے خاص طور پر اچھے ہونگے اسلئے آپ اپنے لئے نئے فلیکس کے جوتے جلد سے جلد خریدئے تاکہ آپ اچھے سے اچھے مال کا پورے طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

4/8

فلیکس آکسفورڈ شو

براؤن للعہ فی جوڑا سیاہ للعہ فی جوڑا

3/15

فلیکس فل سلیپر

براؤن ۱۵ر فی جوڑا۔ سیاہ ۱۱ر فی جوڑا

کانپور میں بنے

MADE AT

FLEX SHOES

صرف وہی جوتے خریدئیے جن کے تلوں میں فلیکس کا مارکہ ہو

کانپور ایجنٹ:-
میسرس آغا برادرس
کشمیری ہاؤس مسٹن روڈ۔ کان پور
دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ:-
لکھنؤ۔ فتح پور۔ اٹاوہ۔ وغیرہ وغیرہ۔

صوبہ کی کونسل میں اسلامی اوقاف پر مباحثہ

خان بہادر حافظ ہدایت حسین

لکھنؤ ۱۸ فروری۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ کونسل نے اسلامی اوقاف کے متعلق جو تجویز پاس کی ہے اُس کا نفاذ فوراً کر دیا جائے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے حافظ صاحب نے فرمایا کہ جون ۱۹۳۲ء سے کونسل صوبہ متحدہ نے اسلامی اوقاف کے کے متعلق ایک تجویز پاس کی اور صوبہ کی متعدد انجمنوں نے بھی تجاویز پاس کیں مگر اب تک کچھ نہ کیا گیا مگر میں امید کرتا ہوں کہ وزیر تعلیمات جلد از جلد قدم آگے بڑھا کر یہ ثابت کریں گے کہ حکومت اسلامی اوقاف سے بے تعلق نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی طرح سے حکومت بھی اس امر کی متمنی ہے کہ اسلامی اوقاف کی اصلاح ہو جائے مجھے افسوس ہے کہ وقف کمیٹی کی اصلاحوں کو اب تک عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ میں نے ۱۹۲۷ء میں وقف کمیٹی مقرر کرنے کی کونسل میں تجویز پیش کی تھی جو پاس ہو گئی تھی اور جس کی بنا پر وقف کمیٹی نے تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ پیش کی تھی۔

نواب جمشید علی خاں

نواب جمشید علیخاں نے فرمایا کہ چونکہ میں خود کمیٹی کا ممبر تھا۔ اس لئے مجھے صوبہ کی چند اضلاع میں جا کر تحقیقات کا موقع ملا۔ میرا تجربہ ہے کہ اوقاف کی حالت بہت بری ہے ابھی چونکہ دیر نہیں ہوئی ہے کہ میرے خیال میں خیراتی اوقاف کی حفاظت کرنا حکومت کے خاص فرائض ہیں۔

نواب زادہ لیاقت علیخان

نواب زادہ محمد لیاقت علی خان نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں حکومت کی رفتار میں کچھوے کی رفتار سے مشابہ ہے رپورٹ پر غور کرنے کیلئے حکومت نے ایک سال کا وقت لے لیا ہے اگر کسی مسلمان نے اس سفارشات پر اظہار خیال نہیں کیا تو یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ کسی شخص کو اس سے اختلاف نہیں میں حکومت سے سوال کرتا ہوں کہ کیا حکومت پر اِس مسئلہ میں کوئی ذمہ داری عاید نہیں ہوتی حکومت کا فرض ہے کہ سفارشات کا لغو مطالعہ کر کے فیصلہ کرے کہ اوقات کی حفاظت ضروری ہے غیر ضروری۔ جس وقت حکومت کو یقین ہو جائے کہ امداد دینے کی ضرورت ہے تو حکومت کا یہ فرض ہے کہ ایک بل پیش کرے جس سے اوقاف کی حفاظت ہو اور جن لقاصد کے لئے جائدادیں وقف کر دی گئی ہیں انپر وہ صرف کی جائیں۔

وزیر تعلیم کا جواب

مسٹر سری واستو وزیر تعلیم نے فرمایا کہ حکومت اس مسئلہ میں بے تعلق نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ مذہبی ہے اس لئے حکومت پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہتی ہے۔ وقف کمیٹی کی سفارشات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر حکومت اس کی سفارش پر قدم اٹھاتی تو ممکن تھا کہ اس سے لوگوں کو حکومت کی جانب سے بدگمانی ہو جاتی اس لئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے کہ عام مسلمان اس مسئلہ پر اپنا فیصلہ صادر کرتے ہیں یا نہیں یہ مقابلہ حکومت کو اپنی تجویز مرتب کرنے میں امداد دے گا۔ میرا خیال ہے کہ اس قسم کے مذہبی اور معاشرتی مسایل کے متعلق غیر سرکاری ممبروں کو تجاویز پیش کرنا چاہئے۔ میں ممبروں کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس مسئلہ میں امداد دینے کیلئے تیار ہے۔ حکومت کو اس مسئلہ کی اہمیت کا احساس ہے مسلمان اگر کسی قسم کی متفقہ تجاویز پیش کریں تو حکومت بخوشی امداد دینے کیلئے تیار ہے۔ خان بہادر نے اس مسئلہ میں کافی دلچسپی لی ہے اس لئے مجھے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ خان بہادر خود اُن سفارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک بل کونسل میں کیوں نہ پیش نہ پیش کریں۔

میں اُسے واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس قسم کا کوئی بل کونسل میں پیش کیا گیا اور اس بل کو مسلم قوم منظور کرنے کیلئے تیار ہے تو حکومت بھی اس بل کو پاس کرانے میں امداد دے گی۔ ہم خود کوئی بل پیش کرنا نہیں چاہتے اور اگر غیر سرکاری بل پیش کیا جائے تو اُسے پاس کرانے میں بخوشی امداد دیں گے۔

خان بہادر حافظ ہدایت حسین نے اعتراضات کا آخری جواب دیا اور بغیر رائے شماری کیے ہوئے یہ تجویز پاس ہو گئی۔

تیسری گول میز کانفرنس کے فیصلوں پر اظہار بے اطمینانی

حقیقی صوبجاتی آزادی کیلئے پرزور مطالبات

دہلی ۲۰ فروری۔ کل صبح دس بجے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا اجلاس ویلزلن ہوسٹل کے کانفرنس روم میں منعقد ہوا جلسہ کی صدارت مسٹر محمد یاسین خاں بیرسٹرایٹ لا نے فرمائی جلسہ تقریباً ہر صوبہ کے نمائندگان نے شرکت کی جنمیں خاص طور قابل ذکر اصحاب یہ ہیں:۔

علامہ عبداللہ یوسف علی۔ مسٹر محمد یامین خاں ایم ایل اے۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ مولانا شفیع دوادی۔ مسٹر ظہور احمد بیرسٹرایٹ لا۔ مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر صدر مسلم لیگ۔ مولانا محمد مظہرالدین صاحب مولانا سید حبیب صاحب۔ آنریبل محمود سہروردی۔ خان صاحب حاجی رشید احمد۔ حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی آنریبل سید عبدالحفیظ صاحب۔ خان بہادر مولوی فصیح الدین۔ خان بہادر غضنفر اللہ صاحب۔ آنریبل عبدالحلیم صاحب چودہری اسمٰعیل خاں صاحب۔ نواب ٹھاکر ناہر سنگھ جی۔ الیثور سنگھ جی۔ مولوی نور محمد صاحب بیرسٹر آنریبل سید محمد بادشاہ حسین۔ آنریبل حسین امام سیٹھ عبداللہ ہارون۔ مولانا عبدالصمد المقتدری۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ آنریبل نواب سر مہر شاہ۔ مسٹر عبدالحلیم غزنوی۔ علامہ سر عبداللہ سہروردی۔ آنریبل مشیر حسین قدوائی۔ صدر انڈیپنڈنٹ پارٹی۔ شاہ مسعود احمد صاحب۔ میر غلام بھیک نیرنگ۔ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد خان بہادر حافظ ہدایت حسین۔ کنور نواب جمشید علیخاں سید محسن شاہ صاحب۔ مسٹر کبیرالدین احمد۔ خواجہ غلام السیدین سید ذاکر علی صاحب۔ مولوی عبدالحامد صاحب بدایونی وغیرہ

جلسہ میں اول تو آڈیٹر کے جانچ کردہ حساب پیش کیے گئے۔ بعد منظوری طے ہوا کہ آئندہ تمام زر موصولہ بنک کی تحویل میں رکھا جائے۔ مسلمانان شہر کے ایک احدیاسی ادارے کی تشکیل کا مسئلہ پیش ہوا۔ اور طے پایا کہ مولانا شفیع داودی۔ سیٹھ عبداللہ ہارون۔ مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر اور سر محمد یعقوب صاحب مسلم کانفرنس اور لیگ کے باہمی انحاد کے متعلق گفتگو کریں۔ اور ۵ مارچ کے اجلاس منتظمہ میں اپنی رپورٹ پیش کر دیں۔ یہ بھی طے پایا کہ مسلم کانفرنس کا سالانہ اجلاس آئندہ تعطیلات ایسٹر میں منعقد ہو۔ اور مقام اجلاس وصدر کانفرنس کا انتخاب ۵ مارچ کے جلسہ میں کیا جائے اُس کے بعد جلسہ نے حسب ذیل تجاویز منظور کیں۔

تیسری گول میز کانفرنس کے فیصلے

(۱) آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے اجلاس کی رائے میں تیسری گول میز کانفرنس کے بعض فیصلے ناتسلی بخش ہیں۔ اور اُن سے صوبجاتی آزادی کے ارتقار کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہونے کا امکان ہے پس جب تک کہ ان خامیوں کو جدید آئین ہند منظور کرنے سے قبل دور نہ کیا جائے حقیقی صوبجاتی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی لہذا مجلس منتظمہ تجویز کرتی ہے کہ:۔

(۱) الف۔ اگر اختیارات مالیہ حلفی طور پر صوبہ جاتی حکومتوں کے سپرد کیے گئے۔

(۲) ب۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ کو صوبجاتی قلم و نسق پر مداخلت کرنے کے اختیارات حاصل ہوئے۔

(۳) ج۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ کو بعض مخصوص مسائل میں قانون سازی کے مساوی اختیارات دیے گئے۔

(۵) د۔ اگر انکم ٹیکس کو مرکز کے ماتحت کیا گیا اور مرکز سے صوبجات کو ان کا حصہ اسطرح تقسیم کیا جائے کہ اس سے صوبجاتی انتظامات میں مداخلت کا حق ہو۔

(۶) و۔ اگر شاہی ملازمتوں کا پر کیا جانا بدستور سیکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا سنہد کے ہاتھ میں رہے۔

(۷) ز۔ اگر ریلوں کو مرکز کے ماتحت رکھا جائے اور مرکزی حکومت کو ایسی پوزیشن دلائی جاوے کہ وہ زرعی پیداوار کی تحریکوں کو امتیازی شرح لگا کر نہ دے۔

(۸) ح) اگر عدالت عالیہ کو پراونشل سبجکٹ نہ بنایا گیا

(۹) ط۔ اگر فیڈرل یا سپریم کورٹ کے .... ججوں کا تقرر فیڈرل کابینہ کے مشوروں کے مطابق عمل میں لایا جاوے۔

تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ملک معظم کی حکومت صوبجات کو ایسی پوزیشن دے رہی ہے جسے مسلمانان ہند کبھی قبول نہیں کر سکتے۔

۲۔ **عورتوں کو حق رائے دہی** مسلمانان ہند اس امر کو قطعی ضروری سمجھتے ہیں کہ عورتوں کو ووٹ دینے کے حق ان اصولوں کے باعث تفویض کر دیے جائیں کہ یہ خواتین ایسے مردوں کی عورتیں یا بیوائیں ہوں جو مجالس مقننہ میں رائے دینے کے معیار کے حامل ہوں (

تندرستی کی شاہراہ

ہم میں سے آج ۹۹ فیصدی لوگ بھٹک چکے ہیں۔ کثرت مباشرت اور لذات نفسانی کی سیری کی تیز رفتاری حد سے کہیں دور لیجا چکی ہے۔ اور اس کے

خوفناک نتائج

سے ہم تب تک لاپرواہ رہتے ہیں جبتک کہ وہ آہستہ آہستہ گھر کرنیوالی ناتوانی۔ کمزوری اور مردہ پن کی صورت میں رونما نہیں ہو جاتی ایسی

متواتر خسارہ کو پورا کیا جاسکتا ہے

آپ اس موسم سرما میں مجرب اکسیری ادویات کا استعمال شروع کر دیں۔ ساتھ ہی خوب کثرت کھلی ہوا میں سیر کریں اور قوت مردمی کے خزانہ میں اضافہ کرنے والی مندرجہ ذیل اکسیروں میں سے اپنی طبیعت کے مطابق منتخب کر کے منگوا کر استعمال کریں۔ مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت طلب کریں۔

اکسیر نمبر ۵۰

بے انداز طاقت بخش ہے خصوصاً رؤسا و امرار کے لئے فوری اثر دکھلاتی ہے نوجوان۔ نرم مزاج اور گرم مزاج والوں کے لئے نہایت تیز ہے۔
قیمت ۳۰ گولی چودہ روپے
" ۱۵ گولی سات روپے

اکسیر نمبر ۲۰

انمول رسائن مختلف فایدہ بخشنے والی نوجوانوں اور بوڑھوں کے لئے یکساں مفید۔ تمام جسمانی اعضاء کمزور۔ رگ و ریشہ کو طاقت بخشنے والی ہے۔
قیمت ۶۴ گولی چار روپے
" ۳۲ گولی دو روپے

اکسیر نمبر ۱۶

نہایت مفید رسائن جسم کو توانا۔ دل دماغ جگر۔ گردوں وغیرہ کو طاقت دینے والی ہے ہر قسم کے ذیابطیس اور پیشاب کی امراض کی بیخ کنی کرنے والی۔ گرم مزاج اشخاص کے لئے نہایت موزوں۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے۔ ۱۶ گولی دو روپے

اکسیر ۳۹

جسم کے تمام اعضاء خصوصاً دماغ کے لئے عجیب اکسیر ہے۔ کمزور بدن اشخاص کے لئے خصوصاً فایدہ بخش ہے قیمت فی پاؤ دو روپے۔ آدھ پاؤ ایک روپیہ

اکسیر ۳

طاقت بڑھانے والی۔ قبض اختلام۔ سرعت وغیرہ کو رفع کر کے مضبوط بنانیوالی قیمت فی پاؤ دو روپے آٹھ آنہ آدھ پاؤ ۱۴

خط و کتابت و تار کے واسطے پتہ:۔ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

تیسری گول میز کانفرنس کا فیصلہ

(بقیہ صفحہ ۸ کالم ۲)

یا حامل تھے۔ مسلمانوں کی رائے میں عورتوں کیلئے تعلیم اور جائیداد کے معیار کو کم کر نیسے خواتین یہ تعداد کثیر فہرست رائے دہندگان میں داخل ہو جائیں گی۔ جو ملک کی خواہش کے مطابق ہے گو یہ ضمنی اختیار قبول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ عورتوں کیلئے معیار رائے دہی میں کوئی دوسرا امتیاز نہ ہو جانا چاہئیے۔

ریاستوں کو پانسگٹ نہ دیا جائے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ۸ مزید نشستیں مسلمانوں کو حاصل ہو جائیں

۱۳۔ بہار اڑیسہ مسلمانان ہند یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلمانان بہار کو علیحدگی اڑیسہ کو بعد مجلس آئین ساز بہار میں ۳۰ فیصدی نیابت دی جائے مسلمانوں کی رائے ہے کہ جدید صوبہ (بہار) کی کونسل میں ۱۵۰ نشستیں ہوں جنمیں سے ملک معظم کے فرقہ وارانہ تصفیہ کی رو سے حاصل شدہ ۴۲ نشستوں کو برقرار رکھتے ہوئے مسلمانوں کے لئے مخصوص حلقہ ہائے انتخاب سے ۳ مزید نشستیں حاصل کی جائیں۔

۱۴۔ سندھ و پنجاب میں فرقہ وارانہ جذبات مسلمانان ہند فرقہ وارانہ جذبات کے اس حد تک وسیع پذیر ہونے کو نہایت تشویش ناک نظر سے دیکھتے ہیں۔ کہ جن کی رو سے پنجاب اور سندھ کی اقلیتوں کو اسیر آمادہ کیا جارہا ہے۔

گورنروں کو اختیارات خصوصی دیئے جانے پر زور دیں اور مسلمان یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر گورنروں کو یہ اختیارات دیئے گئے تو تمام ہندوستان میں اقلیتوں کے تحفظ کے پیش نظر وائسرائے کیلئے بھی اس قسم کے اختیارات محصول کر دیئے جائیں۔

الور ایک اور تجویز الور کے مظالم کیخلاف منظور کیگئی جسکا مفہوم حسب ذیل ہے:۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اگزیکیٹو بورڈ کا یہ جلسہ اس روش کو جو عمال ریاست و مہاراجہ الور نے مہاجرین الور اور میو مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق اختیار کر رکھی ہے نہایت اضطراب و بےچینی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گووندگڑھ میں جو واقعات قتل پیش آئے انپر نفرت اور غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ نیز حکومت کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد ایک آزاد تحقیقات کرائے اور جو لوگ ان واقعات کے ذمہ دار ہوں اُنکے ساتھ مناسب و موثر کارروائی کی جائے۔ نیز مہاجرین الور و میو مسلمانوں کے مطالبات منظور کرا کر مسلمانان ہند کی اضطراب و بےچینی کو دور کرے اس رزولیشن کی تحریک مولانا محمد مظہر الدین اور تائید مولانا شفیع داؤدی ایم ایل سی نے و مولینا غلام مصطفےٰ نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے کی اور شکریہ صدر کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

مہاتما جی اور مالوی جی میں اختلاف

پونا ۱۰ ارفروری۔ مہاتما گاندھی نے پنڈت مدن موہن مالوی کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:۔

پنڈت مالویہ کا جواب

مہاتما جی کے تار کے جواب میں پنڈت مالویہ نے مندرجہ ذیل تار ارسال فرمایا ہے۔ پونا آنیکی مجھے بڑی تمنا ہے لیکن افسوس کہ میری صحت مجھے سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتی ص

ص مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں اس خیال سے اتفاق نہیں رکھتا۔ کہ بمبئی کے معاہدہ کی شرائط کی رو سے مسٹر رنگا آئر کے مسودات قانون کا پاس کرایا جانا ضروری ہے مندروں کے انتظام میں قانون ساز کی بلاواسطہ مداخلت کا بھی اصولاً مخالف ہوں میرے خیال میں دہرم اور ضمیر کے معاملہ میں ووٹوں کی اکثریت سے فیصلہ کرنا ضروری ہے غیر معقول اور بعید از انصاف ہے مجھے یہ بھی یقین ہے کہ قانون بنانیکے طریقہ کی آخر وقت تک زبردست مخالفت کیجائیگی اور ہمارے پیش نظر مقصد کی تکمیل میں تعویق پیدا ہو جائیگی۔

مہاتما جی کا جواب

پنڈت مالویہ کے آخری تار پر اظہار رائے کرتے ہوئے مہاتما جی ۱۲ ارفروری کے "ہریجن" میں تحریر فرماتے ہیں کچھ ایسے حضرات ہیں جن کے دوستانہ تعاون کی قدر و منزلت میرے دل میں موجود ہے۔ ایسے اصحاب میں ایک پنڈت مالویہ جی بھی ہیں جب سے میری اور اُنکی واقفیت ہوئی ہے میں اُن کو اپنا بڑا بھائی سمجھتا ہوں اس کے باوجود میری بدقسمتی سے چند معاملات پر میرا اُن کا اختلاف رائے بھی ہوا ہے۔ لیکن ہماری محبت میں اس اختلاف نے ؛

؛ کوئی فرق پیدا نہیں کیا۔ داخلہ مندر کے مسودات قانون کے متعلق پھر ہم میں اختلاف رائے ہو گیا ہے ہمیں سو بار یہ اعلان کر دینا چاہیئے کہ مندروں میں ہریجنوں کے داخلہ میں جو قانونی رکاوٹ موجود ہے اُس کا ارتفاع قانون ہی کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے ع

ع پنڈت مالویہ نے مسودات قانون کے مشتہر کرنے کے متعلق جو تجویز سوچی ہے مہاتما جی فرماتے ہیں کہ میں اُن دلائل کو نہیں سمجھ سکا۔

بحکم جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار ال لولتی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۶ اکبر النسا لوکسنی ۱۹۳۳ء

جگناتھ سنگھ ولد ننکو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن حال بادشاہی ناکہ شہر کانپور۔ سائل

ہر گاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورہ بالا سائل نے ایک درخواست مشتہر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کیلئے ۲۱ر اپریل ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر ہو وے روبرو عدالت ہذا تبایخ معینہ پیش کرے۔

المرقوم ۱۵ ارفروری ۱۹۳۳ء

دستخط آر۔ پی شرما

مہر عدالت: منصرم عدالت خفیفہ کانپور

سمن بہ غرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۷۴

بعدالت مال مقام گھاٹم پور ضلع کانپور

لالہ رامچرن لال نمبردار موضع گڈاتھا محال جودھا سنگھ بانگر مدعی

بنام نرائن سنگھ وغیرہ ساکنان گڈاتھا مدعا علیہ

بنام نرائن سنگھ و جنبی سنگھ و بالکش سنگھ و بہول سنگھ ٹھاکر ولد بدم سنگھ ساکنان موضع گڈاتھا محال جودھا سنگھ بانگر پرگنہ و تحصیل گھاٹمپور مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ر ماہ فروری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع او فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۷ار ماہ فروری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت: (دستخط حاکم عدالت)

بحکم بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بمقام ڈیرا پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۳۷

بعدالت مال مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

مسماۃ پیرانا کنور مدعی

بنام رام بھروسے وغیرہ مدعا علیہ

بنام رام بھروسے ولد بچن لال کایستھ ساکن ڈھکیوروہ پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ر مارچ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ر ماہ فروری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت: دستخط حاکم عدالت

بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

ٹریڈ مارک اسٹار رجسٹرڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

آپ اور آپ کے بچے استعمال کریں

REGD. ڈابر چول پراش اولیہ

(کلیجہ پھیپھڑہ و جسم کی نقاہت کیلئے مثل آب حیات رسائن)

یہ بیمار تندرست بچے۔ بڈھے۔ مرد۔ عورت۔ سبھو کیلئے مفید ہے۔ کہانے میں خوش ذائقہ ہے۔ اسکے متواتر استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے اور بیمار ہونیکا خوف نہیں رہتا۔ قیمت ایک پاؤ۔ ۲۰ خوراک کی شیشی عہ محصولڈاک چودہ آنہ ۱۴ر

REGD. لال شربت

(لال شربت)

اس سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم طاقتور اور خون گاڑھا ہوتا ہے بچے ہمیشہ چست و چالاک اور خوش و خرم رہتے ہیں۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکے سبب بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ پرسوتی کی کمزوری اور دودھ کی کمی دور کرنے کی اسمیں بیحد طاقت ہے۔ قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ر محصول ۱۰ر نمونہ دو آنہ ۲ر

ڈابر جنتری ۱۹۳۳ء بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں بغرض کفایت محصولڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں نمونہ صرف ایجنٹوں سے ملسکتا ہے

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حنیظ محمد نصیر اور بابو رام غلام شیو غلام

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

نقص و ہضم	خون اور منی کی خرابی	جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی	
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کیلئے		

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ،

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرمائیں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بحکم جناب مولوی عبد المجید خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم
بہادر گھاٹم پور ضلع کان پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۹۸

بعدالت مال تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

بابو راج بہادر ولد منشی درگا پرشاد قوم کائستھ نمبردار موضع شیوبری لئی پور محال پراگ نراین مدعی

بنام بابو رام بالغ و دیا شنکر نابالغ بولایت بابو رام برادر حقیقی پسران متیاں و جھنو لال و گوہاری لال و بابو و متی پرشاد نابالغان بولایت بدری پرشاد پدر اقوام برہمن ساکنان موضع بکولی پرگنہ و تحصیل گھاٹم پور دکاشتکاران زائد بارہ سال موضع سیوندھی ریتی پمحال مذکور پرگنہ گھاٹم پور
مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ ماہ مارچ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ فروری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

مہاراجہ الور نے حکومت کے مطالبات تسلیم کر لیے

دارالعوام میں وزیر ہند کا اعلان

لندن ۲۰ر فروری آج سوالات کے وقت وزیر ہند نے دارالعوام میں جواب دیتے ہوئے کہا:۔
کپتان ایبٹ سن کو الور سے اس لئے بلایا گیا ہے کہ انہیں اپنے فرائض انجام دینے میں تعاون حاصل ۴

بحکم جناب مولوی عبد المجید خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم
بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۷۴

بعدالت مال تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

لالہ رام چرن لال زمیندار — مدعی

بنام نراین سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام بالکشن و فتح سنگھ و پھول سنگھ پسران بہرم سنگھ ساکنان گڈاتھا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ ماہ فروری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع ...

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ فروری ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

۴ نہ ہوا تھا لیکن اب مہاراجہ الور سے یہ طے ہو گیا ہے کہ کپتان ایبٹ سن پورے اختیارات کیساتھ بطور اسپیشل کمشنر (علاقہ پرشور) واپس ہوں گے اس کے علاوہ مہاراجہ اس پر بھی رضامند ہو گئے کہ ریاست میں ایک برطانوی وزیر اعظم مقرر کیا جائے۔ اندریں اثنا برطانوی سپاہ قیام امن کی کارروائی میں مصروف ہے

۸۰ سال قید کی سزا

مامی ۲۰ر فروری صدر جمہوریہ امریکہ کو مسٹر روزویلٹ پر حملہ کرنے والے زنگارا کو بحیثیت مجموعی ۸۰ سال کی سزا دیگئی

صوبہ متحدہ کی کونسل کا اجلاس

سیاسی قیدیوں کی کنجیاں انکے ہاتھوں میں

۱۵ر فروری۔ یوپی۔ لیجسلیٹو کونسل کا بجٹ سیشن آج آنریبل سر سیتارام کی صدارت میں شروع ہوا۔ یہ تجویز تمام سیاسی قیدیوں کو عام معافی دیدی جائے۔ تاکہ جدید دستور کی تشکیل کیلئے مناسب فضا پیدا ہو سکے ۲۶ آرار کے مقابلہ میں ۲۰ آرا سے گر گئی فنانس ممبر نے کہا کہ سیاسی قیدیوں کے ہاتھوں میں اُن کی کوٹھری کی کنجیاں موجود ہیں۔ اور باہر آنیکے لئے صرف اُن کے گھمانے کی دیر ہے۔ ممبر مذکور نے اس امر کا اعتراف کیا کہ حکومت امن و امان چاہتی ہے لیکن ساتھ ہی وہ اس امر کی خواہشمند ہے کہ اُس کو یقین دلا دیا جاوے کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بعد سول نافرمانی کے ہنگامہ کی پھر تجدید نہیں کیجائیگی دوسری غیر سرکاری تجویز جو اس اور امر پر مشتمل تھی کہ سی کلاس کے معمولی قیدیوں کیساتھ اچھا اور بہتر سلوک کیا جائے۔ بغیر رائے شماری کے گر گئی۔ اس تجویز کو کہ اقتصادی مشکلات کے مدنظر گرمیوں میں جو سرکاری دفاتر و عہدہ دار پہاڑوں پر جاتے ہیں اُن کو مکمل طور پر بند کر دیا جائے۔ واپس لے لیا گیا۔

فنانس ممبر نے اس امر کی تشریح کی کہ نینی تال کے عہدہ داروں کے قیام کے لئے جو اخراجات میں مجوزہ قطع و برید کی گئی ہے اُس نے مالیات پر کیا اثر مترتب کیا ہے آپ نے کہا کہ وہاں اجلاس کے منعقد ہونے یا نہ ہونے سے حکومت کو کوئی خاص سروکار اور بحث نہیں ہے۔

غیر ملکی چاولوں کی درآمد بند کیجائے

رنگون ۱۶ر فروری۔ کل برما کونسل میں علیحدگی برما کے مخالف لیڈر بھی شریک ہوئے۔ ایجنڈا کی چھ غیر سرکاری تجاویز میں سے تین واپس لے لی گئیں۔ دو خلاف قانون قرار دیگئیں اور باقی ایک جو ترمیم شدہ ریزولیوشن تھا بغیر رائے شماری کے پاس ہو گیا۔ اس رزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے سفارش کی گئی کہ وہ حکومت ہند کو مطلع کرے کہ ۴

۴ وہ ہندوستانی بازمیں سیام اور سیاگون کا سستا چاول آنے کے باعث یہاں پر وہاں کی قیمت بہت زیادہ گر گئی ہے۔ جس سے اہل برما بڑی سخت مصیبت میں ہیں۔ لہذا سلطنت کے ممالک کے علاوہ دیگر ممالک سے چاول کی درآمد بند کر دی جائے۔

امرت دھارا ٹورنمنٹ

"منیجر امرت دھارا لکھتے ہیں"

ہم نے امرت دھارا کی سلور جوبلی سے ہی ہر سال بہت سی اور پبلک کے مفید مطلب باتوں کیساتھ ایک ٹورنمنٹ بھی کرنا شروع کیا تھا۔ ہمارا خیال یہ تھا کہ عام پبلک کو صحت و طاقت بڑھانے کا شوق دلایا جاوے۔ اور وہ لوگ جو یونیورسٹیوں وغیرہ کے ٹورنمنٹ میں شامل نہیں ہو سکتے ہیں اُن کو موقع دیا جاوے۔ مگر تجربہ نے بتلایا کہ ہمارے ٹورنمنٹ میں بھی وہی اصحاب شامل ہوتے ہیں جن کو سال میں اور بھی کئی موقع ہیں۔ اور سال بہ سال تقریباً وہی مقابلے والے آتے ہیں جن سے ہماری غرض نے پوری نہیں ہوتی۔ اس واسطے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کچھ دوسری مفید مطلب باتوں کا تجربہ کیا جاوے جیسے کہ دلچسپی لینے والے اصحاب کو دعوت دے کر عملی طور پر اُن کو صحت بڑھانے والی باتوں کو تکمیل دینا وغیرہ۔

اس دفعہ ان ہی دنوں میں ہولی بھی ہے اسواسطے بھی یہی مناسب سمجھا گیا ہے اور اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال ٹورنمنٹ نہ کیا جاوے گا۔

ہر خاص و عام کے واسطے ایک نہایت مفید مطلب بات یہ کر دی گئی ہے کہ کارخانہ کی ادویات بجائے صرف ۱۲ر مارچ کے سارا مارچ رعایت سے ملیں گی۔ سب بھائی نوٹ کر لیں۔

کانگریس کا آئندہ اجلاس کلکتہ میں ہوگا

بنارس ۲۰ر فروری ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار خصوصی کی اطلاع ہے کہ قریب قریب تمام صوبہ جات کانگریس کے اجلاس کیلئے اپنے صوبہ میں منعقد کیے جانیکی دعوت دیے تھے بیرا جلاس ہے کہ مکمل غور و خوض بعد یہ طے پایا ہے کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس ۳۰ر مارچ اور یکم اپریل کو کلکتہ میں منعقد کیا جائے

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کاساری اولیہ

دمہ۔ کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن، اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نراین جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ — لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراہا — الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ:۔ جگدیش اینڈ کو چاندنی چوک — آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبد الواحد نظامی پریس کانپور۔

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے · زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ششماہی

جلد ۱۷ | کانپور چہارشنبہ یکم مارچ ۱۹۳۳ء مطابق ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۸

مسجد خدا کا گھر ہے؟

از جناب عاشق حسین صاحب سیماب اکبر آبادی

مسجد کی عظمتوں سے ابتک تو بے خبر ہے · تصویر لامکاں ہے، لیکن زمین پر ہے
جس پر روا ہیں سجدے وہ جائے پاک تر ہے · دیکھ اُس کی عظمتوں کو عالی اگر نظر ہے
مسجد خدا کا گھر ہے

ہوتا ہے ذکر باری اسے پاک باز اس میں · بندہ سے اور خدا سے راز و نیاز اس میں
سجدے نواز تا ہے سجدہ نواز اس میں · ہوتی ہے پنجوقتہ قائم نماز اس میں
مسجد خدا کا گھر ہے

ہوتی ہے غم سے دنیا تاریک جب نظر میں · ہوتا نہیں جب اپنا کوئی خدائی بھر میں
اٹھتی ہیں بے کسی کی ٹیسیں دل و جگر میں · لیتا ہے پھر پناہیں بندہ خدا کے گھر میں
مسجد خدا کا گھر ہے

ہے مرکز عبادت ایمان کا ستوں بھی · مسجد کی شان و عظمت یوں بھی ہے اور یوں بھی
دھلتے ہیں سب گنہ بھی اور آتش دل و دروں بھی · ہوتی ہے پھر میسر تسکین بھی سکوں بھی
مسجد خدا کا گھر ہے

ذکر خدا سے روشن ہے صبح و شام مسجد · ہے جلوہ گاہ رحمت در اور بام مسجد
اسلام کیلئے ہے لازم قیام مسجد · کر احترام مسجد، کر احترام مسجد
مسجد خدا کا گھر ہے

رکھا خیال تو نے گھر کی مرمتوں کا · سودائی تو رہا ہے محفل کی زینتوں کا
مسجد کو چھوڑ بیٹھا دشمن عبادتوں کا · تھا رکھنا لازم مسجد کی عظمتوں کا
مسجد خدا کا گھر ہے

کعبہ کے بعد ہر اک مسجد کا مرتبہ ہے · یہ ہے مقام طاعت یہ خانہ خدا ہے
ہاں دیکھ اعتراف عظمت تجھے روا ہے · ہر گوشۂ زمیں پر کعبہ بنا ہوا ہے
مسجد خدا کا گھر ہے

اس قوم کو ملی ہے تکریم مسجدوں کی · اسلامیوں کو دی ہے تعلیم مسجدوں نے
تسکین کی ہوئی ہے تقسیم مسجدوں نے · پھر ایک بار ہو گی تنظیم مسجدوں سے
مسجد خدا کا گھر ہے

ایک دلچسپ افسانہ

خونی درخت

بنگال کے ایک سنسان مقام میں کسی رئیس کا بہت بڑا باغ اور اس کے وسط میں ایک عالی شان کوٹھی تھی۔ اس رئیس کو باغبانی کا بہت بڑا شوق تھا اس نے مختلف مقامات سے انواع اقسام کے پھولوں اور پھلوں کے درخت اور پودے منگا کر اپنے باغ میں لگائے تھے۔ اس کوٹھی کے جس کمرے میں وہ آرام کیا کرتے تھے اُس کے پاس ہی ایک بڑا خوش نما درخت تھا اس کی ڈالیاں ان کے پلنگ کے پاس والے کٹھرے تک پہونچتی تھیں ایک دن اس رئیس کی اس کمرے میں اچانک موت ہو گئی وہ بالکل تندرست و توانا تھے۔ اس لئے اُن کی اس ناگہانی موت کی وجہ کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔

اسی کے چند دنوں بعد اسی قسم کا ایک اور حادثہ رونما ہوا۔ انہیں رئیس صاحب کا کوئی قریبی رشتہ دار اسی کمرے میں اسی کھڑکی کے پاس سویا ہوا تھا اس کی بھی اسیطرح سے موت ہو گئی۔ لوگوں کو بڑا تعجب ہوا لیکن ان ناگہانی واقعات کی وجہ کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ لوگوں نے طرح طرح کے قیاسات دوڑائے لیکن بالآخر ان حادثات کی اصل حقیقت کسی کو معلوم نہ ہو سکی۔

ٹھیک سال بھر کے بعد ویسا ہی ایک دوسرا حادثہ رونما ہوا اب کی بار ایک نوکر کی جان پر بن آئی اور لوگوں نے اسے بھوتوں کی کرامات سے تعبیر کیا۔ رئیس کے رشتہ داروں نے ہمیشہ کے لئے اس کوٹھی کو چھوڑ دیا۔ اور قرب جوار کے دیہاتوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ باغ میں بھوتوں کا زبردست اڈا ہے لوگ دن کو بھی اس راستہ سے آتے جاتے ہچکچانے لگے کچھ دن بعد چند شکاری نوجوانوں کا ایک جتھہ ادھر جا نکلا وہ اس بنگلہ میں ٹھہرنا چاہتے تھے۔ دریافت کرتے کرتے یہ نوجوان اس کوٹھی کے مالکوں کے پاس پہونچے۔ مالکوں نے باغ اور اس مکان کا پورا قصہ کہہ سنایا اور کہا کہ ایک ایسے خوفناک مقام پر ٹھہرنے کیلئے ہم رائے نہیں دے سکتے اور اس بات کو سنتے ہی نوجوانوں کو بہت بڑا تعجب ہوا۔ اور وہ اصل واقعات کا پتہ لگانے کی کوشش کرنے لگے۔ انہوں نے ضلع کے حاکم کے پاس درخواست دی اور بڑی بڑی کوششوں کے بعد ان کو اس کوٹھی میں ٹھہرنے کی اجازت ملی۔

اس جتھہ کے جملہ نوجوان بہت دلیر بے خوف اور طاقت ور بھی تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ مسلح بھی تھے انہوں نے پہلے تو مکان کو خوب صاف کرایا اور پھر اسی میں رہنے لگے رات کو روشنی کا بھی کافی انتظام کر دیا گیا۔ روشنی جلا دی گئی کچھ منچلے نوجوان ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اسی بھوت والے کمرے میں سوئے اور باقی کچھ لوگ کمرے کے آس پاس کے کمروں میں سوئے پہلے دن کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا چنانچہ نوجوانوں کو یقین ہو گیا کہ بھوتوں کی بات بالکل غلط ہے۔ اس لئے وہ نہایت ہی بے فکر ہو کر سو گئے۔ اس دن بھی کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ تیسرے دن اسی کمرے میں سوئے ہوئے ایک نوجوان نے یہ محسوس کیا کہ کوئی چیز اُسے چھو رہی ہے وہ چونک کر اُٹھ بیٹھا اور دیکھا کہ پاس والے درخت کی ایک ڈالی شاید ہوا کے جھونکے سے اندر آ گئی ہے اُس نے اُسے ہٹا کر ایک طرف کر دیا لیکن تھوڑی دیر کے بعد ہی پھر اُسے معلوم ہوا کہ کوئی شے اُس کے گلے میں لپٹ رہی ہے نیم خوابی کی حالت میں اُس نے اُسے چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ لپٹ ہی تو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے نوجوان کا دم گھٹنے لگا۔ اُس نے اُٹھنے کی کوشش کی لیکن اُس کے پیر بھی جکڑے ہوئے تھے۔ ساتھ ساتھ کمر میں بھی ایک ڈالی لپٹ جانے کی کوشش میں بھی نوجوان زبردستی اُٹھ بیٹھا اور چلانے کی کوشش کرنے لگا

(باقی بر صفحہ ۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تری دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۷ — کانپور چہار شنبہ — نمبر

ہندوستان کا سالانہ بجٹ

سر جارج شسٹر نے ۲۸ فروری کو لیجس لیٹو اسمبلی میں ہندوستان کا سالانہ بجٹ بابتہ ۳۴-۱۹۳۳ء پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

اس سال کی سرگذشت سیدھی سادی ہے اور عام نقطۂ نظر سے حالت اطمینان بخش ہے۔ دو سال ۳۲-۱۹۳۱ء و ۳۳-۱۹۳۲ء پر غور کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جو ہنگامی کارروائی ستمبر ۱۹۳۱ء میں ہم نے کی تھی اُسکا مقصد ۳۳-۱۹۳۲ء و ۳۴-۱۹۳۳ء کے بجٹ میں توازن قایم کرنا تھا۔ چنانچہ اب ہم جبکہ موخر الذکر سال پر غور کرتے ہیں اور اپنی مالی حالت کی جانچ پڑتال کرتے ہیں تو ہم بہ اطمینان کہتے ہیں کہ ہماری کارروائی موثر ہوگی قرضہ کی ادائیگی کے متعلق ۶ کروڑ ۹۸ لاکھ روپیہ رقم کو علیحدہ رکھ کر گذشتہ سال ۳/۴ ۱۱ کے خسارہ کا اندازہ تھا لیکن ۳۳-۱۹۳۲ء کے آخر دو کروڑ کی اس خسارہ میں کمی ہو گئی ۳۳-۱۹۳۲ء کے آخر میں ۶ کروڑ ۸۴ لاکھ قرضہ کی ادائیگی کے متعلق رقم کو علیحدہ رکھ کر ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ کے تخمینہ کے مقابلہ میں دو کروڑ ۷۱ لاکھ کی بچت ہوئی لہذا بجٹ کا توازن قایم ہو گیا ہے۔ دو سال ۳۳-۱۹۳۱ء جن کو زمانہ امن میں پبلک فنانس کا نہایت مشکل زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ ان سالوں میں ہم نے نہ صرف اپنا راستہ صاف کر لیا ہو بلکہ قرضہ کی ادائیگی کے لئے ۱۴ کروڑ پندرہ لاکھ بھی مہیا کر لیے جائیں۔ چنانچہ یہ حکومت ہند کی ساکھ کا بیّن ثبوت ہے۔

آیندہ سال کا تخمینہ موجودہ حالات کا اندازہ لگاتے ہوئے سال رواں کے مطابق ہی ہوگا۔ چنانچہ ۲۴ لاکھ کی بچت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ بچت حسب ذیل تبدیلیوں کی بنا پر ہو گی۔ شکر اور کپڑے میں تخفیف کی گنجائش رکھتے ہوئے ایک کروڑ آبکاری اور ایک کروڑ نمک کی آمدنی میں کمی ہو گئی ہے۔ لیکن یہ کمی فوجی خرچہ میں ۸۵ لاکھ اور سول خرچہ میں ۶۲ لاکھ کی کمی سے پوری ہو جائیگی گو ان مدات میں ۵۲ ۱/۲ اور ۸۰ لاکھ کا مزید خرچ ہوگا۔ علاوہ اس کے تنخواہوں میں بحالی نصف رقم بھی شامل ہے یہ کفایت شعاری مسلسل تخفیف کا نتیجہ ہے۔

فوج کے خرچ کا اندازہ ۴۶ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔ فوج کی بہتری کی عمدہ تجاویز کو خیرباد کہدیا گیا ہے۔ افسران فوج کا میں خاص طور سے شکر گذار ہوں کہ جنہوں نے ایک نہایت مشکل کام میں بدل و جان تعاون کیا ہے۔

تنخواہوں میں ۵ فیصدی کا حوالہ دیتے ہوئے فنانس ممبر نے کہا کہ گورنمنٹ کو ایک کروڑ ۸ لاکھ خرچ کرنا ہوگا لیکن ۳۵ لاکھ کی آمدنی انکم ٹیکس سے بھی ہوگی اس موقع پر نکتہ چینوں کو یہ تبلا دینا چاہتا ہوں کہ باوجود اس مد یہ ایک کروڑ آٹھ لاکھ کی آمدنی کے ہم نے سول اور ملٹری خرچ میں ۹۰ لاکھ کی کمی کی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ صورت حالات میں آیندہ سال اسقدر بہتری ہو جائے گی کہ نہ صرف یہی ممکن ہو سکے گا کہ ہم قدم پیچھے رکھنا ہی بند کر دیں بلکہ پوری تنخواہ بحال کرنے میں آگے قدم رکھ سکیں اور اس کے بعد ٹیکس کے بارے میں بھی کمی کر سکیں

ممبر مالیات نے ۳۴-۱۹۳۳ء کے لئے ۲۴ لاکھ کی بچت کا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل ہنوز تاریک ہے لہذا ستمبر ۱۹۳۱ء کی تجویز بدستور جاری رہے گی اور ٹیکسوں میں کمی نہ ہوگی۔ متعدد ڈیوٹیوں میں خفیف تبدیلیاں ہونگی یہ تبدیلیاں جوتوں اور مصنوعی ریشم کے متعلق ہیں۔ گورنمنٹ کی یہ بھی تجویز ہے کہ یکم جولائی ۱۹۳۳ء سے صوبجاتی حکومتوں کی درخواست پر چیک پر اسٹامپ ڈیوٹی لگا دی جائے۔ اس ٹیکس سے صوبجاتی حکومتوں کو فائدہ ہوگا۔ اور اُن کو ۷۰ لاکھ کی آمدنی ہوگی جس میں سے زیادہ آمدنی بنگال اور بمبئی کے حصہ میں آئیگی

آپ نے کہا کہ انگلستان اور ہندوستان دونوں کا مالی ساکھ میں اضافہ ہوا ہے۔ اگلے سال کیلئے قرضہ لینے کی تجویز کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ تخمینہ کے مطابق تبدیلی قرضہ جات کی اسکیم سے تین کروڑ روپیہ کی رقم کا اندازہ لگایا جاتا ہے اندریں صورت ہندوستان کو صرف چار کروڑ کے قرضہ کی ضرورت ہوگی۔ اس وقت جو اعداد و شمار موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تبدیلی قرضہ کی رقم تین کروڑ سے زاید ہوگی۔ اگر صورت حالات موافق ہوئے تو زیادہ قرضہ بھی لیا جا سکے گا۔ جس کی ادائیگی ۱۹۳۳ء میں ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

بجٹ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بجٹ میں آمدنی کا تخمینہ ایک ارب ۴۲ کروڑ ۵۸ لاکھ کیا گیا ہے اور خرچ کا تخمینہ ایک ارب ۴۲ کروڑ ۱۰ لاکھ اس حساب سے ۴۸ لاکھ کی بچت ہوگی۔

خرچ میں حسب معمول سب سے بڑی رقم فوجی خرچ کی ہے یعنی ۴۶ کروڑ ۲۰ لاکھ فوج کیلئے رکھا گیا ہے جو آمدنی کا تقریباً ۴۵ فیصدی حصہ ہے

موجودہ اقتصادی حالت کو دیکھتے ہوئے کسی اچھے بجٹ کی امید کرنا بھی فضول ہے جبکہ دنیا کی مالی حالت خراب ہو رہی ہے ایسی حالت میں سر جارج شسٹر سے یہ امید کرنا کہ وہ کوئی اچھا اور بہتر بجٹ پیش کرینگے امید موہوم سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ مگر اسکے ساتھ ہم سر جارج شسٹر کو موجودہ بجٹ پر مبارکباد بھی نہیں دے سکتے کیونکہ موجودہ تجارتی کساد بازاری کی وجہ سے ہم کم سے کم یہ امید کرتے تھے کہ محصول ڈاک وغیرہ میں کفایت کر کے تجارتی حیثیت کو بڑھانے کی کوشش کیجاویگی مگر بجائے اسکے کہ محصول ڈاک کم کیا جاتا الٹا یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بنکوں کی چیکوں پر اسٹامپ لگایا جاوے ہم اس تجویز کی سخت مخالفت کرتے ہوئے حکومت سے یہ پوری توقع کرتے ہیں

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ یکم مارچ کو میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ زیر صدارت بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین میونسپل بورڈ کانپور منعقد ہوا۔

پنڈت سری رتن شو کل نے تحریک کی کہ سبزی منڈی کا ٹھیکہ سابق ٹھیکہ دار کو ۴۸ ہزار روپیہ میں دیدیا جاوے مگر چیرمین صاحب نے اس تجویز کو نامنظور کرتے ہوئے طلب شدہ ٹنڈروں کو کھلوایا جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ مسٹر اصغر حسین	۶۲۲۰۱	روپیہ
۲۔ مسرز گنگا اینڈ کو	۶۱۱۰۳	روپیہ
۳۔ مسٹر اما شنکر	۴۹۰۰۰	روپیہ

خان بہادر سید بشیر الدین احمد نے کہا کہ مسٹر اصغر حسین کو سبزی منڈی کا ٹھیکہ اس لئے دیدیا جاوے کہ اُن کا ٹنڈر سب سے زیادہ کا ہے۔

مسٹر چٹرجی نے تحریک کی کہ سبزی منڈی مارکیٹ کا انتظام خود میونسپل بورڈ کانپور کو براہ راست کرنا چاہیئے اور ایگزیکیٹو افسر کی رپورٹ کیلئے اس مسئلہ کو آیندہ جلسہ تک ملتوی کر دینا چاہیئے۔

چنانچہ بورڈ نے کثرت آرار سے اس تجویز کو منظور کر کے سبزی منڈی کے مسئلہ کو آیندہ بورڈ کیلئے ملتوی کر دیا

آزاد کانفرنس ۴ مارچ کو آل انڈیا انڈیپنڈنٹ کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت سر عبد الرحیم کانپور میں منعقد ہوگا۔ اسکے لئے ایک مجلس استقبالیہ مرتب کر کے سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جن کے مندرجہ ذیل اشخاص ممبر ہیں:-

۱۔ **کمیٹی فراہمی والنٹیرس**۔ ٹھاکر لوور سنگھ۔ ڈاکٹر ابو الفرح۔ عبد السلام خانصاحب

۲۔ **کمیٹی ترتیب جلسہ**۔ حکیم مقبول حسین۔ بابو پیارے لال اگروال۔ غازی حضر محمد صاحب۔

۳۔ **کمیٹی قیام و طعام**۔ شیخ محمد رفیق (رفیق اینڈ سنس) شیخ محمد قاسم صاحب۔ ایوب احمد صبر

۴۔ **کمیٹی مالیات**۔ مولانا حسرت موہانی۔ ڈاکٹر ابو الفرح۔ حاجی شرف الدین۔ سید ابو محمد ثاقب

۵۔ **کمیٹی ایگزیکیٹو بورڈ**۔ مولانا حسرت موہانی سید حسن ریاض۔ بشیر حسین قدوائی۔ قاضی انعام اللہ

۶۔ **کمیٹی ترتیب رزولیوشن**۔ مولانا حسرت موہانی ہری ہر ناتھ شاستری۔ پنڈت سری رتن شو کلا ایڈوکیٹ و میونسپل کمشنر۔

مصنف "انگارے" کیخلاف جلسہ!

۲۴ فروری کو جامع مسجد میں منجانب جمعیۃ الطلباء کانپور مسلمانان کانپور کا احتجاجی جلسہ زیر صدارت مولانا کرم علی صاحب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں:-

(۱) یہ جلسہ مسلمانان کانپور کا کتاب "انگارے" مصنفہ سید سجاد ظہیر کو انتہائی نفرت و حقارت کی نظر دیکھتے ہوئے اس امر کو ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ اس کتاب کے لغو و بیہودہ مضامین نے تمام تعلیم یافتہ طبقوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً سخت متنفر کر دیا ہے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو جو صدمۂ عظیم اس کتاب کے مصنف نے پہونچایا ہے اُسکو مسلمان کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے مسلمان مصنف کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے طرز عمل سے باز آوے اور کتاب کو تلف کر کے توبہ کرے ورنہ مسلمان اس قدر بے حمیت نہیں کہ اس کو برداشت کر سکیں۔

(۲) یہ جلسہ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا ایم۔ ایل۔ سی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا نہایت تہ دل سے شکر گذار ہے اور اُن کے مذہبی احساس کا دل سے قدر کرتا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے متاثر ہو کر صوبہ متحدہ کی کونسل میں اس کتاب کی ضبطی کے لئے سوال بھیجا ہے لہذا گورنمنٹ کتاب انگارے کو فوراً بحق سرکار ضبط کر کے تلف کر دے اگر اسمیں تاخیر کی گئی تو سخت اضطراب و ہیجان پیدا ہو جائے گا۔

الگن ملس مسٹر ہری ناتھ شاستری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مالکان ملس اور مزدوروں میں اب تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے۔ اسلئے خیال کیا جاتا ہے کہ مزدوروں کو اپنے حقوق کیلئے شاید ہڑتال کرنا پڑے الگن ملس کے پھاٹک پر مزدوروں کا ایک جلسہ بھی ہوا ہے جس میں متعدد لوگوں نے تقریریں کیں۔

ملس مذکور پر پولیس کا سخت پہرہ لگا دیا ہے کہ ہڑتال کیلئے دباؤ نہ دیا جا سکے اور نقض امن نہ ہونے پاوے۔

سامان قرق گرور گھبر دیال سے چونکہ ۳ سو روپیہ جرمانہ وصول نہیں ہوا تھا اس لئے پولیس نے تلیانہ میں ٹی۔ آے۔ بی اسکول میں جا کر گرو جی کا سامان قرق کر لیا۔

سزائیں شراب اور افیون کی دوکانات پر پکٹنگ کرنے کے جرم میں مسرس رام ناتھ رام کشور اور جے کشن کو تین تین ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

گذشتہ فساد گذشتہ فساد کے مقدمات کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۱۴۸ حاجی رمضان اور اللہ دیا کو ۳-۳ سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے اسی سلسلہ میں منشی عبد الحئی کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا اُس سے وہ بری ہو گئے۔

پکٹنگ شراب اور افیون کی دوکانات پر پکٹنگ کرنے کے جرم میں مسرس۔ بیجناتھ رام ناتھ۔ رام کشور۔ اور جے کشن گرفتار کئے گئے ہیں

غنڈا ایکٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت رامیشور۔ دلارے لال۔ جگر اور بھگونت سنگھ کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر شہر سے چلے جائیں۔ اور جہاں جائیں اُسکی اطلاع دیکر جائیں ہوالی پرشاد۔ اور جمن خاں کو بھی غنڈا ایکٹ کے ماتحت شہر سے نکل جانیکا حکم دیا گیا تھا مگر صحیح اطلاع نہ دینے کی وجہ سے پولیس نے ان دونوں کو گرفتار کر لیا ہے

محکمہ آبکاری کی جد و جہد انسپکٹر آبکاری نے کٹکانہ تھانہ انور گنج میں ٹھاکر للو سنگھ کے مکان پر چھاپہ مار کر ۱۴ تولہ ناجائز شراب برآمد کی اور ٹھاکر للو سنگھ کو گرفتار کر لیا۔

ایلن گنج میں چندا اور بھوا چمار کے مکان کی انسپکٹر آبکاری نے تلاشی لیکر چرس برآمد کی اور دونوں کو گرفتار کر لیا

نوگھرہ میں رام ادھار بنیے کی تلاشی لیگئی اور اُسکے پاس سے چرس برآمد ہوئی۔ اسلئے اُسکو گرفتار کر لیا گیا۔

نوگھرہ میں پنڈت منی لال کو گرفتار کر کے تلاشی لینے پر کوکین برآمد ہوئی۔

اشتراکیت کے آغاز کی تاریخ

(از فریڈرک اینگلز)

ابتدا امر

اٹھارویں صدی کے آغاز ہی میں بعض ممالک کے اندر مزدوروں کے جو کسی قدر حساس اور فہیم ودور اندیش واقع ہوئے تھے اپنے طبقہ کی ناگفتہ بہ پستی وزبوں حالی کا متعلق احتجاج کا سلسلہ شروع کر دیا یہ صورت حال جرمنی میں نمایاں شدت کیساتھ رونما ہوئی ۔ چنانچہ جرمن حکومت نے ان زعما کو جن کے ہاتھوں مزدوروں کی قیادت تھی جلاوطن کر دیا ان جلاوطن جرمن زعماء نے پیرس میں اقامت اختیار کی اور وہاں ایک خفیہ جماعت کی بنیاد ڈالی جسکا نام جلاوطنوں کی لیگ اس لیگ کی غرض وغایت یہ تھی کہ جمہوریت پسندانہ خیالات کی اشاعت کی جائے ۱۸۳۶ء میں اسکے وہ ارکان جو انتہا پسند تھے علیحدہ ہو گئے انہوں نے ایک جدا جماعت تیار کی جسکا نام فیڈریشن آف دی جسٹ (وفاق عدل پسنداں رکھا) اس جماعت کے ارکان زیادہ تر مزدور تھے جلاوطنوں کی لیگ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نابود ہو گئی اور فیڈریشن کو روز بروز ترقی حاصل ہوتی چلی گئی ۔ اس جماعت کے حلقہ عمل میں فرانسیسی مزدور طبقہ کی اشتراکیت بھی شامل تھی ۔

عام مساوات کا مطالبہ

ان دنوں پیرس میں سربر آوردہ زعیم بوف (جو عام مساوات کا داعی تھا اور مسابقت ومنافست کا سخت دشمن تھا) کے خیالات کو عام غلبہ حاصل تھا ۔ چنانچہ فیڈریشن بھی انہیں خیالات کو عام غلبہ حاصل تھا چنانچہ فیڈریشن بھی انہی خیالات کی ترجمان ہو گئی ۔ اسکا اولیں مطالبہ یہ تھا کہ سوسائٹی کو فطرتی مساوات سے سرفراز کیا جائے یہ منشاء قدرت کے خلاف ہے کہ شخص کو دوسرے شخص پر ترجیح دی جائے

فیڈریشن کا لائحہ عمل

اس فیڈریشن کی غرض وغایت وہی تھی جو دیگر معاصر جماعتوں کی تھی اسکا لائحہ عمل دو حصوں پر منقسم تھا ایک حصہ میں پروپاگنڈا کی کوششیں داخل تھیں اور دوسرے حصہ میں سازشی مقاصد ۔ اس عہد کی تمام خفیہ جماعتوں کا یہ خیال تھا کہ پیرس ایک عنقریب پیدا ہونے والے عالمگیر انقلاب کی جائے پیدائش ہے ۔ فیڈریشن کا یہ بھی مقصد تھا کہ جہاں تک حالات موافقت کریں جرمنی میں بھی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کیجائے ۔ پیرس میں اس وقت خفیہ جماعتیں بہت تھیں ۔ چنانچہ اس فیڈریشن کو فرانسیسی خفیہ جماعتوں کی ایک جرمن شاخ خیال کیا جاتا تھا ۔ اس جماعت کا فرانس کی دیگر جماعتوں سے اسقدر گہرا تعلق تھا ۔ کہ جب ۱۲ امئی ۱۸۳۹ء کو فرانس میں آتش بغاوت بلند ہوئی تو فیڈریشن کے ارکان اپنے فرانسیسی بھائیوں کے دوش بدوش معرکہ آرا ہوئے اور متفقہ طور پر شکست کھائی ۔ اس سلسلہ میں فیڈریشن کے دو بڑے کارکن کارل شیپر سر ہنرچ لیو گرفتار ہو گئے سماعت مقدمہ کی طویل مدت کے بعد لوئس فلپ رضامند ہو گیا کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے چنانچہ ان دونوں نے لندن میں اقامت اختیار کر لی ۔ جوزف مول بڑا ذہین وشجاع تھا ان سے ملا ۔

تینوں سے اینگلز کی ملاقات

۱۸۴۳ء میں میں نے بمقام لندن ان تینوں سے ملاقات کی جہاں تک مجھے علم ہے میں وثوق کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ اولین مزدوری پیشہ انقلابی تھے اگرچہ ان دنوں چند باتوں میں ہمیں ان سے اختلاف تھا مگر ان سے انتہائی اثر کو اپنے دل سے محو نہیں کر سکتا جو میں ان کی ملاقات سے محو نہیں کر سکتا ۔

فیڈریشن کی شاخیں

لندن میں پبلک جلسوں اور انجمنوں کے قایم کرنے کی عام آزادی حاصل تھی ۔ اس آزادی نے انہیں انتہائی افادیت سے بہرہ ور کر دیا ۔ ۷ فروری ۱۸۴۰ء میں انہوں نے انجمن تعلیم مزدوران" کی بنیاد رکھی ۔ یہ کوئی خفیہ جماعت نہیں تھی اس کی ساری نقل وحرکت علانیہ تھی ۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد فیڈریشن کی شاخیں مختلف ممالک میں قایم ہو گئیں ۔ ہر جگہ لائحہ عمل عام حالات کے مطابق وضع کیا جاتا تھا اگر کسی جگہ اس قسم کی سیاسی جماعت کا قیام ممنوع ہوتا تھا تو انجمن لہو ولعب اور اسی قسم کی دیگر انجمنوں کے بھیس میں اشتراکی مقاصد کی تکمیل کی جاتی تھی ان انجمنوں کے بھیس میں اشتراکی تعلقات کا سلسلہ ایسے اشخاص سے قایم رکھا جاتا تھا جو ہر وقت ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے رہتے تھے اور ضرورت کے موقعوں پر یہ اشخاص فیڈریشن کی طرف سے جاسوسوں کا کام دیتے تھے

فیڈریشن کی شاخیں

فیڈریشن کو حکومتوں کے رویہ نے اور زیادہ مستحکم ومضبوط بنا دیا ۔ جبیر حکومت کی غضبناک نظر پڑتی تھی بیک بینی ودو گوش ملک سے باہر نکال دیے جاتے تھے یہ جلاوطن اشخاص فیڈریشن کی طرف سے جاسوس بنجاتے تھے ۔ جلد ہی فیڈریشن کو بین الاقوامی اہمیت حاصل ہو گئی ۱۸۴۷ء میں گورنمنٹ برطانیہ نے ایک باوردی سپاہی متعین کر دیا کہ وہ فیڈریشن کے ہر اجلاس میں حاضر رہا کرے اور اس کی تمام کارروائی سے حکومت کو آگاہ کیا کرے اب فیڈریشن کا نصب العین یہ تھا کہ تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔

فیڈریشن کے معاشرتی مقاصد ناقص تھے

فیڈریشن کے متعلق یہ عام احساس پیدا ہوتا جا رہا تھا کہ یہ وہی جماعت ہے کہ جو نہ صرف جرمن مزدوروں کی فلاح ونجات کا موجب ہو گی بلکہ تمام یورپ کے مزدوروں کی فلاح ونجات کا موجب ہو گی ۔ اور تمام یورپ کے مزدوروں کا استخلاص اسی کی مساعی کے وابستہ ہے ۔ فیڈریشن کے معاشرتی واصلاحی مقاصد جہاں تک انکی بنیاد واصلیت کا تعلق ہے اکثر خام اور ناقص تھے مجھے یقین تھا کہ فیڈریشن کے کسی ایک رکن نے بھی سیاسی اقتصادیات پر کوئی کتاب نہیں پڑھی تاہم آہستہ آہستہ مساوات برادرانہ جذبات اور عدل والنصاف کے جذبات نے انہیں اس قابل بنا دیا کہ وہ محض سطحی نزاعوں اور ظاہری فوائد میں پڑ کر اپنے بنیادی مقاصد کا ستیاناس نہ کریں ۔

کارل مارکس کا شہرہ آفاق نظریہ

اس زمانہ میں کارل مارکس کتب اقتصادیات کے مطالعہ میں مصروف تھا اس نے طویل فکر وتدبر کے بعد حسب ذیل نظریہ پیش کیا :-

یہ سلطنت نہیں ہے جو سرمایہ دار سوسایٹی کا بندوبست کرتی ہے بلکہ یہ سرمایہ دار سوسایٹی ہے جس کے دست اقتدار میں سلطنت کا انتظام ہے لہذا سیاسیات اور جو سیاسی ترقیوں کی تاریخ کا مطالعہ اقتصادی حالات اور اسباب کی روشنی میں کرنا چاہیے ۔ پرانا طریق مطالعہ غلط ہے ۔

کارل مارکس اور سر اینگلز کا اشتراک عمل

۱۸۴۴ء میں جب کارل مارکس سے بمقام پیرس ملا تو معلوم ہوا کہ اس کے خیالات میرے خیال سے بالکل مماثل ہیں چنانچہ ہم نے عہد کر لیا کہ متفقہ کوششوں سے اپنے جدید نظریہ کو عملی جامہ پہنانا چاہیے ۔

اقتصادی افکار میں انقلاب

یہ خیالات جسکا مقصد علم تاریخ میں انقلاب پیدا کرنا ہے اور جس کی ترتیب کی تمام ذمہ داری کارل مارکس پر ہوتی ہے مزدوروں کی تحریک کیلئے نہایت ہی اہم ثابت ہوئے اب جرمنی وفرانس کا کیونزم اور برطانیہ کا چارٹزم (یہ تحریک انگلینڈ میں ۱۸۲۸ء میں ظہور پذیر ہوئی اس تحریک کے مطالبات یہ تھے کہ عام حق رائے دہی (۲) پارلیمنٹ میں نشستیں حاصل کرنے میں معیار جایداد کی تنسیخ (۳) سالانہ پارلیمنٹری انتخابات (۴) رائے دہی بذریعہ قرعہ ان مطالبات کو ایک عرضداشت کی صورت میں مرتب کیا گیا تھا ۔ جسکا نام منشور عام الناس تھا) جو پہلے محض اتفاقی حوادث کا نتیجہ سمجھے جاتے اب ان اقتصادی اسباب کی روشنی میں معقول ضروری اور فطرتی مظاہرے شمار کیے جلنے لگے اگر یہ نظریہ معرض ظہور میں نہ آتا تو یقیناً ان واقعات کو فطرتی ومدلل اہمیت حاصل نہ ہوتی ۔ جلد ہی اس نظریہ کو حیرت انگیز تعمیم وغلبہ حاصل ہو گیا ۔ یہ تحریکیں اب مظلوم وبے بس مزدور طبقہ کی قدرتی خواہشوں کا نتیجہ سمجھی جانے لگیں ۔

کیونزم عملی تحریک ہے

ان تحریکوں نے سرمایہ داروں کے خلاف ایک تاریخی ضروری منظم اور ترقی یافتہ جنگ کی صورت اختیار کر لی دنیا میں ہمیشہ سے جماعتی نزاعیں موجود رہی ہیں مگر آج مزدور وسرمایہ دار کے جماعتی نزاع ان سب سے مختلف ہیں مزدور اس وقت تک نجات حاصل نہیں کر سکتے جبتک وہ سوسائٹی کو جماعتی تقسیم اور گروہ بندی سے آزاد نہ کر لیں ۔ پس مزدوروں کی فتح جماعتی کشمکشوں کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیگی ۔ کیمونزم کی مراد یہ نہیں کہ وہ محض ایک عقلی وذہنی خیال کی تکمیل واشاعت کرے اور عملی عنصر سے تہی رہے بلکہ اس کا مدعا یہ ہے کہ مزدوروں پر ان حالات دواقفیت کی اہمیت واضح کر دے ۔ جنہوں نے ان کیلئے موجودہ تصادم وتناقض اور پستی وتنزل کی فضا پیدا کر دی ہے ۔ تاکہ وہ اپنی نجات کے لئے کامیاب راہ نکال سکیں ۔

ہماری یہ خواہش نہیں تھی کہ بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں اپنے خیالات کو شایع کر کے ایسے فلاسفروں کیلئے فریب دریا کا سامان فراہم کریں ۔ جن کا شیوہ ہی یہی ہے کہ محض عقلی ونقلی بحثوں میں پڑ کر عملی غایت وغرض کو ضایع کر دیں ہم نے مختلف جماعتوں اور جرائد ورسایل سے تعلقات پیدا کر لئے ۔ ہم فیڈریشن کے وجود سے بے خبر نہیں تھے گو ہم اس کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیتے تھے ۔ مگر اس کی تمام کارروائی اور نقل وحرکت سے بخوبی آگاہ ہو گئے تھے ۔

فیڈریشن میں انقلاب

فرانس کا مساوی سوشلزم اور روٹیلنگ کا نام ونہاد کیمونزم اب اپنی اہمیت سے محروم ہوتے جا رہے تھے فیڈریشن کے اکثر ارکان انقلابی خیالات سے متنفر ہو گئے وہ افراد جو لندن میں فیڈریشن کی نقل وحرکت کے ذمہ دار سمجھے گئے تھے کہ مطالب وافکار جو کارل مارکس اور میں نے پیش کئے ہیں حیرت انگیز اصابت وصحت کے سرمایہ دار ہیں یہ یقین دن بدن شیوع حاصل کرتا چلا گیا ۔

کارل مارکس کا فیڈرل سے اشتراک عمل

مختصر یہ ہے کہ میں ۱۸۴۷ء میں کارل مارکس سے بمقام برسلز ملاقی ہوا ۔ اس کے بعد وہ پیرس میں مجھ سے ملنے آیا اس نے ہمیں فیڈریشن میں شامل ہونے کی دعوت دی ۔ اس کے رفقاء کو یقین تھا کہ اب وقت کا اقتضا یہی ہے کہ جہاں تک جلد ہو سکے فیڈریشن کو روایتی اور سازشی طریقوں سے آزاد کیا جائے ۔ ہم نے یہ شرط پیش کی کہ اس صورت میں ہم فیڈریشن میں شامل ہونگے .... جبکہ ہمیں یہ حق حاصل ہو کہ کانگریس کے آیندہ اجلاس میں اشتراکی مقاصد فیڈریشن کی طرف سے پیش کر سکیں انہوں نے اس شرط کو منظور کر لیا ۔

کانگرس کا اجلاس

۱۸۴۷ء میں بمقام لندن ...... کانگرس کا اجلاس منعقد ہوا اور کارل مارکس نے ایک طول وطویل تقریر کے دوران میں اشتراکی اغراض ومقاصد کی تشریح وتوضیح کی کانگرس کے اجلاس دس دن تک متواتر جاری رہے بالآخر شکوک وشبہات کا ازالہ ہو گیا سبنے بالاتفاق ہمارے نظریہ کو منظور کر لیا ۔ اب مجھے کارل مارکس کو ان خدمات پر معمور کیا گیا کہ اپنے لائحہ عمل کو ایک اعلان کی صورت میں مرتب کریں ہم نے بالآخر اس کام کی تکمیل کر دی ۔ اب یہ اعلان دنیا کے ہر حصہ میں پہونچ چکا ہے ۔ اور قریباً ہر زبان میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں فیڈریشن کا نصب العین یہ تھا کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس نصب العین کی جگہ یہ اصول قایم کر دیا گیا ہے کہ تمام ملکوں کے مزدور متحد ہو جائیں ۔ فیڈریشن آف دی جسٹ کی بجائے اس جماعت کا نام کمیونسٹ لیگ رکھا گیا ہے

انڈین چیمبر آف کامرس کلکتہ کا ساتواں سالانہ اجلاس

کلکتہ ۲۴ فروری ۔ ۲۲ فروری کو انڈین چیمبر آف کامرس کے ساتویں سالانہ اجلاس میں اپنے خطبہ صدارت میں مسٹر شاکش بھارتیہ نے ملک کی سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ کساد بازاری اس وقت تک دور نہیں ہو سکتی جب تک کہ ملک میں ایسا قانون رایج ہو جائے جس سے ملک کے تمام طبقہ مطمئن ہو جائیں ۔ برطانیہ نے ہمیں مرکزی اور صوبہ جاتی ذمہ داری دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن برطانوی مدبر مختصر قسم کی تحفظات کا اڑنگا لگا کر اس ذمہ داری کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ سر سیموئیل ہور نے ایک تقریر میں کہا کہ وہ تحفظات کے راستہ کو روکنے کیلئے ایک دیوار بنانا نہیں چاہتے بلکہ انہیں راستہ کے دونوں طرف حفاظت کا کام دینے کے لئے جنگلے بنانا چاہتے ہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ اسبات میں سر سیموئیل ہور سے اتفاق نہیں ۔ برٹش گورنمنٹ کے مجوزہ تحفظات ہمارے راستہ میں بڑے بڑے پہاڑ ثابت ہوں گے ۔ کانگریس کی طرف سے گورنمنٹ نے جو غیر مصالحانہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس کے نتایج بھی بڑے خطرناک ہوں گے اور ہندوستان وانگلستان کے خوش گوار تعلقات قایم رہنے میں مانع ثابت ہوں گے اس لئے گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ کانگریس کی طرف سے مصالحانہ پالیسی اختیار کرے اور ابتداً مہاتما گاندھی ودیگر سیاسی لیڈروں کو رہا کر دے کیوں کہ انکا جیلوں میں رہنا موجودہ سیاسی مشکلات کی عقدہ کشائی میں مانع ہے ۔

مدراس :- ۲۵ فروری مدراس لیجلیٹو کونسل میں آج رکن مالیات مسٹر ایچ بی سٹوکس نے آیندہ سال کے بجٹ کی تیاری کیلئے اعداد وشمار پیش کئے سال رواں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ انہیں اس سال توقعات سے کہیں زیادہ بچت کی امید ہے

روس کو نجات دلانیوالی عظیم الشان ہستی

مشہور عالم لینن کا کیریکٹر

لینن کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں وہ بنی نوع انسان کے ایک گروہ کے نزدیک آزادی کا علمبردار بنا اور اُس کا مشن انسان کو غلامی کی زنجیروں سے نجات دلانا تھا۔ اُسنے وہ سب کلفتیں نہایت سکون سے برداشت کیں جو اس میدان میں مجاہد کو سہنا پڑتی ہیں۔ وہ برسوں روس کی تنگ و تاریک جیلوں میں پابجولاں رہا۔ اور کبھی بلجیم کے کوچہ و بازار میں مارا مارا پھرا چونکہ لوگ جوہر شناس کم ہیں اسلئے ایک عرصہ تک اُسے کسی نے نہ پہچانا بعض تھے جو اسے جرمن جاسوس کہتے تھے اور انگریزوں نے تو مصطفیٰ کمال اور عبد الکریم کی طرح لینن کو بھی رہزن اور ڈاکو کہا لیکن لینن کے پائے ثبات میں مطلق فرق نہ آیا وہ اسی جوش و خروش اور شوق کیساتھ مصروف کار رہا اور موقع کا منتظر رہا۔ بالآخر دنیا نے دیکھ لیا کہ زار کے استبداد کے خلاف روس میں اپریل ۱۹۱۷ء کو ایک عالمگیر انقلاب رونما ہوا لینن اس وقت جرمنی میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا تھا خبر پاکر فوراً وطن پہونچا اور زار کی حکومت کا آن واحد میں خاتمہ کر دیا۔ زار کی حکومت استبدادیت میں اپنا نظیر آپ تھی زبان اور قلم دونوں پر بیقیاس بندشیں عائد تھیں لوگ غلامانہ زندگی گذار رہے تھے محصولات بہت زیادہ اور جلیخانہ طالبان حریت سے پر تھے بہت سے تھے جو سائبریا میں جلاوطن پڑے تھے لینن نے روس کی شہنشاہیت کا دور ختم کرنے کے بعد ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جس سے اہل روس کے وعدے کے مطابق حاکم اور محکوم دونوں ایک سطح پر آگئے۔ سرمایہ داری کا بالکل قلع قمع ہوگیا۔ اور حکومت کی رعایا کی پرورش کی ذمہ دار بن گئی جو لوگ جلاوطنی اور قید کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے وہ آزاد کر دیے گئے ہیں۔ لینن کے دل میں اپنے وطن کو زار کی ظالمانہ حکومت سے نجات دلانے کا شوق اپنے ماں سے ورثہ میں ملا تھا اور جس روز سے حکومت نے اس کے بڑے بھائی کو پھانسی دلوائی تھی۔ اس کے غضب کی کوئی انتہا نہ رہی تھی حکومت کو جب یہ خطرہ محسوس ہوا کہ لینن کا وجود اس کے لئے خطرناک ہے۔ تو اُس نے پھر اعلان عام کر دیا کہ جو شخص لینن کا سر قلم کرکے لائیگا حکومت اُس کو اس صلہ میں ایک خطیر رقم بطور انعام دے گی اس اعلان کے بعد سے لینن کی زندگی اور خطرے میں پڑ گئی۔ حکومت کے مستقل خفیہ جلادوں کے علاوہ اور بہت سے تھے جن کے ایمان روپیہ کی لالچ کی وجہ سے متزلزل ہو گئے تھے۔ لیکن قدرت کو چونکہ اس سے ایک بڑا کام لینا تھا اس لئے اُسے سب کی نظروں سے اوجھل رکھا۔ لینن کا یہی ایک کارنامہ نہیں ہے کہ اُسنے سوویٹ روس کو حکومت قایم کی بلکہ اُسنے ہر روسی مرد و عورت کے دل میں آزادی کی ایک اُمنگ پیدا کر دی جو انسانیت کے وقار کی بقا کیلئے اشد ضروری ہے۔

جن لوگوں نے لینن کو دیکھا ہے اُن کا بیان ہے کہ نپولین کیطرح اُسکو بھی جامعیت حاصل تھی۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھا۔ سیاست میں اُسکی نظر نہایت بسیط تھی۔ وہ اپنے زمانہ کا بہترین مدبر تھا کام کرنے کا اس کو جنون تھا اسکا کوئی لمحہ بیکار نہیں ضایع ہوتا تھا۔ اسکی نظر معاملات کے جزئیات پر رہتی تھی۔ غربا اور مصیبت زدہ جس وقت چاہتے تھے اسکے پاس پہونچکر اپنی شکایات پیش کر سکتے تھے وہ انہیں توجہ سے سنتا تھا وہ سرمایہ داروں کا دشمن اور غریبوں کا دوست تھا اُسے لوگوں کو مصائب سے نجات دلانے میں ایک خاص راحت حاصل ہوتی تھی وہ اسبات کو گوارا نہ کر سکتا تھا کہ کسی شخص پر کوئی زیادتی ہو یہی وجہ ہے کہ ہزارہا کوس کی مسافت طے کرکے لوگ اُسکی قبر پر پھول چڑھانے اور اُسکے اس عظیم احسان کو جو اس نے کروڑوں انسانوں پر انہیں غلامی کی زندگی سے نجات دلا کر کیا ہے شکریہ پیش کرنیکے لئے پہونچتے ہیں۔ لینن کی عمر نے بدقسمتی سے وفا نہ کی ورنہ وہ اور بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیتا۔ ٹراٹسکی کا جو اسکا خاص رفیق رہ چکا ہے قول ہے کہ اگر لینن نے اپنی کوئی ایک کتاب بھی شایع کی ہوتی تب بھی اسکا نام ہر دور میں ایسا ہی روشن رہتا جیسا کہ اب ہے، رومن زولیڈ لکھتا ہے کہ دنیا نے لینن جیسے عبقری ازل سے پیدا ہی نہیں کیا برنارڈ شا کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ وہ آئیگا کہ لندن میں لینن کا بت واشنگٹن کے پاس نصب کیا جائیگا ابتدا میں انگریزوں نے واشنگٹن کو بھی اسی قسم کے ہتک آموز خطابات دیئے تھے جیسے لینن۔ مصطفیٰ کمال۔ امیر عبد الکریم۔ اور ڈی ولیرا کو ابھی موجودہ نسل کے سامنے دیے جاچکے ہیں۔

انگلستان کے بنک کی عمارت کا حیرت انگیز نقشہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۸)

جسیم پتھر سے بنائی گئی ہیں۔ اگر آہنی الماریوں تک آگ پہونچ بھی جائے تو اندر رکھے ہوئے کاغذات کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ ہر کمرہ میں ایسے آلات اور دوائیں رکھ دی گئی ہیں کہ جو کمروں کی فضا کو ایک خاص ٹمپریچر سے زیادہ نہیں ہونے دیتیں۔ ہر کمرہ میں بجلی کی خوفناک گھنٹیاں قدم قدم پر لگی ہوئی ہیں۔ اگر دستانہ کی خفیف سی جنبش بھی کسی سیف پر لگ جائے تو ایک حیرت انگیز شور برپا ہو جاتا ہے۔ اور تمام بنک کے خبردار رہنے کا بگل بج جاتا ہے۔ بنانیوالوں کا دعویٰ ہے کہ اگر بنک انگلستان پر دشمن بھی قبضہ کرلے تو ماہر سے ماہر کھولنے والوں کارشناس آدمیوں کو سونے کی ڈلیوں اور قیمتی مخزونات تک پہنچنے کے لئے تین دن لگیں گے۔ اس سے پہلے وہ کسی حال میں بنک کے مال کو ہاتھ نہیں لگا سکتے جب ماہرین کا یہ حال ہوگا تو عام چوروں اور جرائم پیشہ گروہوں کو تو برسوں چاہیئے۔

غرض بنک کی عمارتکو اسطرح محفوظ و پختہ کر دیا گیا ہے کہ دنیا میں ابھی تک تو اسکی مثال کہیں پائی نہیں جاتی۔ بنک کی عمارت جس قطعہ زمین پر واقع ہے اُسے ۵۰۰۰ پونڈ میں خرید اگیا تھا اب اس کی قیمت ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ ہوگئی ہے گو کہ قطعہ مستطیل کہلاتا ہے لیکن در اصل مربع ہے۔ بنک انگلستان پر پچھلے زمانہ میں انقلابیوں نے حملہ کر دیا تھا۔ اسوقت حملہ آوروں کو پسپا کرنیکے لئے بنک کے عملہ نے توڑہ دار بندوقوں اور کلہنی کی دواتوں کا استعمال کیا تھا آجکل عمارت کی حفاظت کیلئے ایک پورا مسلح گارد رہتا ہے اور اسوقت ۳۰۰۰ آدمی بنک میں کام کر رہے ہیں جنمیں ایکہزار دو سو عورتیں ہیں۔ اس بنک کی عمارت کا حیرت انگیز نقشہ اور خاکہ عمل تیار کرنیکا سہرا مشہور انجنیر سر ہربرٹ بیکر کے سر ہے انہوں نے بنک کو محفوظ کرنیکے علاوہ خوبصورت اور دلفریب آرٹ سے مزین کرنیکی کوشش کیگئی ہے نادر الوجود سیاہ مرمر کی ستونیں اور دیگر آرایشی چیزیں بنک کو خوبصورت بنانے کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے بنک انگلستان کا ایک محکمہ نوٹ طبع کرنیکے لئے ہے جسمیں کئی چھاپہ خانے بنے ہوئے ہیں جو تیس لاکھ پونڈ کے نوٹ فی گھنٹہ چھاپ سکتے ہیں۔ ٭

دارالعوام میں قدامت پسندوں کو مسئلہ ہند پر شکست

مرکز میں تحفظات پر زور اور صوبوں میں نظم و نسق کی تبدیلی کا وعدہ

حکومت برطانیہ اپنی پالیسی میں تبدیلی کرنے کو تیار نہیں

لندن ۲۳ فروری۔ دارالعوام میں سر ہنری پیج کرافٹ کی اس تجویز کے سلسلہ میں کہ ہندوستان کو مرکزی ذمہ داری دینا نامناسب ہے۔ جو گرم بحث ہوئی اُسکے متعلق مختصر حالات اخبار کی کل کی اشاعت میں درج کیے جاچکے ہیں۔ آج ناظرین کی دلچسپی کیلئے اُسکی تفصیلات پیش کیجاتی ہیں۔ بحث کے دوران میں خاص چیز جو دیکھنے میں آئی یہ تھی کہ ارکین ایوان نے معزز محرک کی تقریب کے دوران میں نعرہ ہائے تحسین تو بلند کیے لیکن انکی تجویز کی حمایت میں رائے بہت کم دی۔ مذکور کی تقریر میں کوئی عجیب بات نہ تھی یہ ضرور تھا کہ انہوں نے ہر نکتہ پر اُسکی اہمیت کیمطابق روشنی ڈالی۔ انکی حکومت کو آخری تنبیہ یہ کہ اگر اُسنے ہندستانیوں کو مرکز میں ذمہ داری دیدی تو اہل برطانیہ اُسے کبھی معاف نہ کرینگے۔ اراکین بڑی دیر تک ہنستے رہے۔ اُنکی تقریر کے ان فقرات کو خاص طور سے بڑی تایید حاصل ہوئی ہے جنمیں اُنہوں نے ہندوستان کو آئرستان سے موازنہ کیا تھا۔ اور جن کے دوران میں فرمایا تھا کہ جسطرح اہل برطانیہ آئرستان کو اصلاحات دینے کے بعد آج اس قابل نہیں ہے کہ وہ ہی اُسپر مالیانہ وصول کرے اور اسیطرح سے انکا ہندوستان میں بھی ایک دن یہی حشر ہوگا۔ اسمیں شک نہیں کہ کہ بہت سے ارکین تجویز کی حمایت میں رائے دیتے اگر لارڈ پرسی اپنی بہترین ترمیم پیش نہ کرتے۔ اس امر پر عام طور سے اظہار حیرانگی کیا گیا کہ مسٹر چرچل نے بحث میں شرکت نہ کی۔ مسٹر آربرنیر نے لارڈ پرسی کی ترمیم کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کی پیروی کرنے میں اسقدر خطرات نہیں ہیں جتنے کہ مسٹر چرچل کی حکمت عملی کی پیروی کرنے میں ہیں۔ جب انہوں نے یہ فرمایا کہ مسٹر چرچل نے مداخلت کی اور ارشاد کیا کہ میری حکمت عملی اس کے سوا اور کیا ہے کہ ہندوستان کو سائمن کمیشن کی سفارش سے زاید اصلاحات نہ دیجائیں مسٹر آربرنیر نے اسکا جواب دیا کہ اسی حکمت عملی پر تو میں حملہ کر رہا ہوں سائمن کمیشن کی سفارشات بنیادوں پر تعمیر کی ہوئی ہے حکومت کسی فوجی استبداد سے کم نہیں۔ ہندوستانی آبادی کا ایک عظیم طبقہ اسبات کا متمنی ہے کہ اُسے کانگریس کی سول نافرمانی کی تحریک سے نجات دلائی جائے۔ اور اسمیں امن و امان قایم کیا جاسکے۔ اور سر الفرید کی تقریروں کے بعد وزیر ہند نے تقریر کرنیکے لئے کھڑے ہوئے

وزیر ہند کی تقریر آپنے ایوان کو یقین دلایا کہ حکومت مطلق کوئی ایسی حرکت نہیں کرنا چاہتی جس سے اُسے ہندوستان سے ہاتھ دھونے پڑیں۔ آپنے اسپر زور دیا کہ حکومت دسمبر ۱۹۳۱ء والی حکمت عملی کی اب بھی پابند ہے۔ جسکی اراکین پارلیمنٹ کی اکثریت نے منظوری دیدی تھی۔ سر سموئیل ہور نے اُن امور کا تذکرہ کیا کہ ہندوستان میں مکمل امن و امان قایم ہے۔ تحریک بائیکاٹ ختم ہوچکی ہے اور اگر دو تہائی قیدی رہا کیے جاچکے ہیں۔ لیکن اس سے کوئی شدید نتایج نہیں برآمد ہوئے اسکا بین ثبوت یہ ہو کہ ملک نے میثاق اُداوہ کو منظور کر لیا اور مرکزی اور صوبجاتی لیجسلیچروں نے حکومت کی کئی ایسی قوانین نافذ کرنیمیں مزاحمت نہ کی جنسے وہ سول نافرمانی کی تحریک کو کچل سکے۔ آپنے فرمایا کہ ہندوستان میں کوئی ایسا ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا جسکی وجہ سے پارلیمنٹ اپنی سابقہ حکمت عملی سے انحراف کرنیمیں حق بجانب ہو۔ وزیر ہند نے بعد ازاں سیاسی اسیران کی رہائی کیلئے اپیل کے سلسلہ میں فرمایا کہ مجھے افسوس ہو کہ اس سلسلہ میں حکومت کی پوزیشن وہی ہے جسکا اب سے چند روز پہلے بعض اراکین کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انکشاف کر دیا تھا۔ ہم حقیقتاً اسبات کے متمنی ہیں کہ ہندوستانی آبادی کا ہر طبقہ ہمارے ساتھ اشتراک عمل کرے لیکن ہم خطرات میں مطلق نہ پڑ سکتے اور ایسا تجربہ دوبارہ ہرگز نہ کرنا چاہتے جو دو سال پہلے کانگریس کی حرکتوں سے ناکام رہا۔ سیاسی اسیروں کو رہا کرنیکا خیال ہمارے ذہن میں اُسوقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جبتک کہ ہم پورے طور سے مطمئن نہ ہوجائیں کہ سول نافرمانی کی تحریک دوبارہ شروع نہ کیجائیگی۔ سر ایچ پیج کرافٹ کے اٹھائے ہوئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے فرمایا کہ میں اسے تسلیم کرتا ہوں کہ وفاق ہند کے قیام کی راہ میں ملی مشکلات حائل ہیں میرے لئے یہ سراسر ناممکن ہو کہ میں بتاسکوں کہ ہندوستان میں فیڈریشن کب قایم کر دیا جائیگا۔ ماہرین کی رائے ہے کہ فیڈریشن کے اخراجات موجودہ مرکزی حکومت سے زاید نہوں گے۔ آپنے تحفظات پر بالتفصیل بحث نہ کی لیکن ارشادات کیا کہ حکومت اپنی اس حکمت عملی سے منحرف نہیں ہوئی ہے جسپر وہ شروع میں کاربند ہوئی تھی۔ آپنے اراکین پارلیمنٹ سے التجا کی کہ وہ اس وقت تک حکومت کی حکمت عملی پر نکتہ چینی نہ کریں جبتک کہ قرطاس ابیض شایع نہ کر دیا جاوے۔ آپنے اس چیز پر زور دیا کہ حکومت کی بنیادی تجویز یہ ہے کہ وہ ہندوستان میں ایک ایسی فیڈریشن قایم کرے جسمیں ایسی ریاست کی اکثریت بھی شامل ہو آپنے اراکین پارلیمنٹ کیساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جو اسبارے میں فکرمند ہیں۔ کہ ہندوستان میں امن قایم رکھنے اور قوانین کی پیروی کرانیکی ذمہ دار بھی ہندوستانی ہی بنادیے جائینگے اور ایوان بالا کو یقین دلایا جائیگا کہ حکومت اسپر خصوصاً انڈین پولیس کے مسئلہ پر خاص توجہ دیرہی ہے۔ ہندوستانیوں کو امن قایم رکھنے اور قوانین کی پیروی کرانے کی ذمہ داری صرف اس حد تک عطا کیجائیگی کہ انڈین سروس پر اسکا اثر نہ پڑے۔

مسٹر چرچل نے سوال کیا کہ کیا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صوبجات میں امن و امان قایم رکھنے کا ذمہ دار وزرا کو بنادیا جائیگا۔ سر سموئیل ہور نے وضاحت کیساتھ جواب دیا کہ صوبجاتی خود مختاری کامیاب ہی کب ہو سکتی ہے اگر ایسا نہ کیا جائے میں نے ہر نقطہ نظر سے ہندوستانیوں سے اس بارہ میں گفتگو کی ہے اور ان سب کی یہی رائے ہے کہ ہندوستانی وزرا کو بھی امن امان قایم رکھنے کا ذمہ دار ہونا چاہئے۔ سائمن کمیشن نے بھی اس کی تائید کی اور خود حکومت بھی اسی نتیجہ پر پہونچی ہے۔ وزیر ہند نے مزید فرمایا کہ اگر سر ایچ پیج کرافٹ کے رزولیوشن کی حکمت عملی کی پیروی کی گئی تو کوئی ہندوستانی بھی حکومت کیساتھ اشتراک عمل کرنے کیلئے تیار نہ ہوگا۔ دانشمندی یہی ہے کہ موجودہ حکمت عملی کی پیروی کیجائے کانگریس کیلئے ہمیشہ یہ آسان ہوگا کہ وہ اشتراک عمل کرنیسے انکار کر دے۔ گذشتہ دو سالوں کی نسبت اب ہندوستان میں برطانیہ کے زیادہ دوست ہوگئے ہیں اور عوام کا ایک وسیع طبقہ اسکی حکمت عملی کی تائید کرتا ہے اگر حکومت اب جبکہ اُسے اسقدر کامیابی نصیب ہوگئی ہے اپنی سابقہ حکمت عملی سے منحرف ہوجاوے تو اُس کے نتائج نہایت تباہ کن ثابت ہوں گے۔ وزیر ہند نے اس سے اتفاق کیا کہ بل کی تیاری کے متعلق آخری فیصلہ کرنیکے اختیارات حکومت ہی کو حاصل ہوں اور پارلیمنٹ اسکے بارے میں جو چاہے رویہ اختیار کرے۔ حکومت کی تجویز چند ہفتوں میں قرطاس ابیض کی صورت میں گشت کرادی جائیں گی اسپر ایک چیدہ کمیٹی غور کریگی چیدہ کمیٹی کو مزید یہ اختیارات حاصل ہوں گے کہ وہ قرطاس ابیض کے سلسلہ میں جو چاہے طرز عمل اختیار کرے اور حکومت کی تجاویز میں قطع و برید کرنے کے بعد خود اپنی تجاویز مرتب کرے سر ایچ پیج کرافٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ قرطاس ابیض پر آزادانہ رائے کی اجازت دینگے سر سموئیل ہور نے جواب دیا کہ میں اس وقت وعدہ کرنیسے قاصر ہوں لیکن چیدہ کمیٹی کے قیام سے قبل اس چیز پر ضرور بحث کرنیکی اجازت دیدی جائے گی۔ سر سموئیل ہور نے اپنی تقریر کے اختتام میں اراکین سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی تجاویز پر غیر جانبداری سے غور و خوض کریں اور اُسے ایک لمحہ کیلئے بھی فراموش نہ کریں کہ برطانیہ اور ہندوستان ایک دوسرے کے رقیب نہیں ہیں۔ جو اقتدار حاصل کرنیکے لئے ایکدوسرے

سنہ ۱۹۳۳ء کی حوادث عالم کے متعلق ہزار دو سال پہلے کی پیشینگوئیاں

دنیا کے سب سے بڑے نجومیوں کا علم کیا کہتا ہے

ڈاکٹر فرانسس زولسٹ ہویلز جو ساٹھ ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں سنہ ۱۹۳۳ء کے متعلق حسب ذیل پیشگوئیاں کرتے ہیں:

برطانیہ برطانیہ کی تجارت کی حالت سدھر جائے گی نیویارک کے بجائے لنڈن دنیا کا مہاجن بنجائے گا۔

فرانس۔ فرانس پر ایک بہت ہی سخت مصیبت نازل ہوگی۔ سوشلسٹ وزارت قایم ہو جائے گی۔ روسی معاملات کی وجہ سے فرانس کی بہت دولت ضایع ہوگی۔

جرمنی جرمنی کی برآمد تجارت کو حیرت انگیز ترقی ہوگی اس سال موسم گرما میں ہنڈنبرگ صدر جمہوریت فوت ہو جائیگا۔ ہٹلر کی قوت ختم ہو جائیگی سابق شاہی خاندان اس سال تخت واپس چھین لیں گے۔

اٹلی۔ سیاسی اختلافات اٹلی کے ٹکڑے اڑادیں گے موسولینی مجبور ہوگا کہ اپنا غرور کم کرے اور اپنے اقتدار میں کمی گوارا کرے۔

سوئٹزرلینڈ۔ سخت اقتصادی مصیبت نازل ہوگی اور اکثر باشندے ہجرت پر مجبور ہو جائیں گے۔

مشرق قریب۔ مشرق قریب میں امن رہے گا لیکن یوگوسلاویا میں خانہ جنگی کا اندیشہ ہے رومانیہ کا ایک مشہور شخص مشتبہ حالات میں مر جائے گا

روس دوسری حکومتوں سے روس اپنے مفید مطلب معاہدہ کرسکیگا۔ لیکن ایک نئے ڈکٹیٹر کے زیر سایہ۔ کیونکہ موسم بہار کے ختم ہونے سے پہلے ہی اسٹالین کا دور ختم ہو جائیگا۔

ہندوستان ہندوستان کی موجودہ بےچینی ختم ہو جائے گی۔

چین۔ چین بالشویک ہو جائے گا۔ لیکن چینی بالشویزم مشرقی قالب میں ڈھل جائینگے اجنبی قوموں سے چین کی نفرت کم ہو جائے گی۔

جاپان۔ منچوریہ کے معاہدہ کی ترمیم پر جاپان مجبور ہو جائے گا لیکن یہ ترمیم ظاہری ہوگی نہ کہ حقیقی۔ بحر پیسفک میں جنگ ہوگی۔ (یعنی جاپان اور امریکہ میں)

امریکہ۔ امریکہ کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑیگا خصوصاً زراعت میں۔ بے روزگاری بڑھ جائے گی۔ ڈالر کی قیمت گر جائے گی روزویلٹ صدر جمہوریہ کو کثرت کار کے باعث سخت بیماری لاحق ہوگی۔

انگریز منجم جو اعداد کے عالم ہیں (مسٹر ولیم کرک) انہوں نے حسب ذیل پیشگوئی کی ہے:۔

جنوری سے اپریل تک جنوری سے اپریل تک کا زمانہ مالیات کے لئے بہت منحوس ہے خصوصاً فروری کے ابتدائی دو ہفتہ فروری میں بے روزگاری امریکہ میں بہت بڑھ جائے گی۔ جنوبی اور وسطی امریکہ میں بہت جھگڑے ہوں گے۔ روس میں بےچینی پیدا ہوگی ایک نیا سیاسی دور شروع ہوگا۔ متوسط طبقہ کے لوگ اور طالب علم ملکر ایک نئی سیاسی پارٹی قایم کرینگے جنوری میں ۲۷ فروری اور ۲۰ مارچ کے مابین اقتصادی مشکلات بہت بڑھ جائیں گی۔ ماہ فروری میں آتش زدگی کی وارداتیں بکثرت ہوں گی۔

اپریل سے جون تک اپریل اور مئی میں دنیا کی حالت سدھر جائے گی۔ ان دونوں مہینوں میں بہت سے مشہور آدمی مر جائیں گے مئی میں انگلستان فرانس اور امریکہ میں سکہ کا بھاؤ بہت بڑھ جائے گا۔ لیکن چڑھاؤ عارضی ہوگا۔

جولائی سے ستمبر تک ۱۵ جولائی سے ۲۶ جولائی تک تمام دنیا میں سونے کا بھاؤ بہت بڑھ جائیگا سٹہ بازاروں میں چاہئے کہ ۲۱ جولائی سے پہلے اپنے ہاتھ کا کام نکال دیں ورنہ نقصان ہوگا۔ اور ۲۳ جولائی تک بعض مشہور آدمی مر جائیں گے۔

ستمبر میں بہت سخت طوفان آئیں گے۔ اور تجارت کو بہت نقصان پہونچے گا۔

اکتوبر سے دسمبر تک۔ اکتوبر۔ نومبر اور دسمبر میں سکہ کی حالت کچھ ٹھیک ہو جائے گی بے روزگاری کم ہو جائیگی۔ روس میں زبردست انقلابات ہونگے ماسکو اور لینن گراڈ میں بہت کم خونریزی ہوگی۔

دو ہزار سال قبل کی صدا

تیسری پیشگوئی ایک روح کی ہے جو حضرت عیسیٰ سے دو سو برس قبل موجود تھی۔ اور اس کا نام یوہالس ہے روح کہتی ہے کہ مسٹر ہسٹر واڈن جو کچھ لکھتی ہے وہ میرا ہی الہام ہے۔ بہرحال اس نجومی روح کی پیشگوئی حسب ذیل ہے:۔

برطانیہ کے حالات میں بکثرت انقلابات طاری ہونگے مگر بالآخر انقلابات ایسی فضا پیدا کریں گے۔ جو برطانیہ کو اور ترقی دینے والی ثابت ہوں گی۔

امریکہ کو سب سے زیادہ مشکلات پیش آئیں گی۔

فرانس اور امریکہ کے مابین کشیدگی بہت بڑھ جائے گی برطانیہ نے یہ اچھا کیا کہ اپنے قرض کی قیمت ادا کر دی فرانس میں اصلاح کی رفتار سست رہیگی لیکن کوئی خاص مشکل پیش نہ آئے گی۔ مستقبل قریب میں کوئی بڑی جنگ واقع نہیں ہوگی لیکن بےچینی اور پریشانی عام رہے گی۔ بغاوت و انقلاب کا جذبہ بڑھے گا۔ مگر موجودہ کونسل کوئی انقلاب نہیں کرے گی۔ کیونکہ اس سے پچھلی جنگ کی ہولناکیاں یاد ہیں۔

ایوان والیان ریاست کا جلسہ!

نئی دہلی۔ ۲۴ر فروری آج والیان ریاست مستقل کمیٹی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں نواب صاحب بھوپال اور مہاراجہ کچھ کے علاوہ تمام والیان ریاست شریک ہوئے آئین کے متعلق حال ہی میں جو بحث ہوئی تھی اس پر میٹنگ میں نظرثانی کی گئی اور وہائٹ ہال کی اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ریاست کے وزراء کی ایک نمایندہ کمیٹی مقرر کی جائے جو وہائٹ پیپر کی تجویز پر غور کرے اور برائے غور اسٹینڈنگ کمیٹی کے روبرو رپورٹ پیش کرے اور بعد میں ایوان مہاراجگان کے سالانہ اجلاس کے موقع پر جو اگلے مہینہ میں منعقد ہوگا۔ اُن پر غور کیا جائے۔

وہائٹ پیپر پر غور کرنے والی کمیٹی میں سر پی رام سوامی آئر۔ سر پربھا شنکر پٹانی۔ سر کیلاش ناتھ ہکسر، سر منوبھائی مہتہ۔ سر لیاقت حیات خاں۔ سر کرشنم اچاری۔ مسٹر کے ایم پانیگر۔ مسٹر مقبول احمد۔ اور مسٹر انل متوطن جے پور شامل ہوں گے میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جب تک اس کمیٹی کی رپورٹ شایع نہ ہو جاوے اس وقت تک ایوان کا کوئی رکن فیڈریشن اور اُس کے متعلقہ معاملات کے متعلق کسی قسم کی رائے کا اظہار نہ کرے۔

الور کا جدید نظام اور مسٹر ایبٹ کے اختیارات

ایک سرکاری کمیونک مورخہ ۲۳ر فروری مظہر ہے کہ الور سے بعض اخبارات کے نام جو اطلاعیں آئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر ایبٹ اسپشل کمشنر کے اختیارات کے متعلق جس قسم کا غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں اُن کو دور کرنیکے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کو اچھی طرح واضح کر دیا جائے۔

مسٹر ایبٹ سن فساد زدہ علاقہ کے تمام محکموں میں بالکل خودمختار ہوں گے تاکہ وہ انتظام بحالی کے لئے اپنے جملہ ذرائع استعمال کر سکیں۔

انھیں یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ گذشتہ بغاوت و فساد کی تحقیقات کر سکیں اور اس علاقہ کے باشندوں کی شکایات سن سکیں اور اسی اثنا میں ایک رپورٹ تیار کریں گے مستقل اصلاحات کیلئے اگر ضرورت ہوئی تو سفارش کی جائے گی

اپنے جوتوں پر مارکہ دیکھئے

تلے پر مارکہ ہونے سے جوتے کی خوبی آپ خود جان سکیں گے۔ اُسی جوتے کو خریدیئے جس پر مشہور فلیکس مارکہ ہو۔ تب آپ کو یقین ہو جائیگا کہ آپ نے قابل اطمینان جوتا خریدا جو کہ بہت بڑھیا مال سے بنایا گیا ہے فلیکس جوتے ہندوستان کے سب سے مشہور جوتے ہیں۔ اور آپ اپنے شہر میں فلیکس کے ایجنٹ سے سب سے بڑھیا اور سستے جوتے خرید سکتے ہیں۔

4/8

فلیکس
آکسفورڈ شو
ایک معقول جوتا ہے جس کا تلا مشین سے سلا ہے اور اپر بڑھیا کروم لیدر کا ہے
براؤن 4/8
سیاہ 4/4

3/15

فلیکس
فل سلیپر
ہندوستان کا عزیز سلیپر اور ہر وقت استعمال کے لائق
براؤن 3/15
سیاہ 3/12

FLEX
ALL LEATHER
SHOES

کانپور میں بنے

بڑھیا مال
نئے ڈیزائنیں
کم قیمت

کانپور ایجنٹ:۔
مسرس آغا برادرس
کشمیری ہاؤس۔ مسٹن روڈ کانپور
دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ
لکھنؤ۔ فتح پور۔ اٹاوہ وغیرہ۔ وغیرہ

نئی ایجنسی کی شرطوں کے لئے نیچے لکھے پتے کو لکھیئے
بھلہ شو کمپنی ہسٹن روڈ کانپور

بحکم جناب مولوی شبیر علی خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر کانپور

نوٹس

حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر کانپور
نمبر مقدمہ ۱۲۲ سنہ ۱۹۳۲ء

شیو پرشاد سنگھ ولد ظالم سنگھ قوم برہمن ساکن موضع ترمان وسری نارائن ولد بیلی مادھو قوم برہمن ساکن موضع کٹھوٹی وزمینداران موضع کٹھروا پٹی نمبرہ پرگنہ وضلع کانپور　　مدعیان

بنام پہلوان سنگھ ولد شیو چرن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع کھولی کاشتکار ساقط الملکیت موضع کٹھروا پٹی نمبرہ ضلع کانپور　　مدعا علیہ

اس تحریر کے ذریعہ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تمہارے ذمہ لگان مبلغ ... وسود مبلغ ... جملہ مبلغ ... 2/15/56 بقایا بابتہ سنین ۳۹-۱۳۳۷ - ۴۰ ف یافتنی مدعیان زمینداران کے ہے لہذا اس رقم بقایا کو تم اندر تیس یوم تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے عدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل کانپور میں ادا و بیباق کر دو یا اگر کوئی عذر خلاف دعوی کے کرنا ہو تو وہ عدالت مذکور میں پیش کرو ورنہ اراضی مندرجہ ذیل سے بیدخل کر دیے جاؤگے۔

سنہ	تفصیل اراضی نمبر	تفصیل اراضی رقبہ	لگان	تعداد رقم بقایا باقی	سود	جملہ
۱۳۳۷ف	۶ قطعہ	...	...	...	...	...
۱۳۳۸ف	"	"	"	...	...	...
۱۳۳۹ف	"	"	"	...	...	...
جملہ میزان				...	...	...

تاریخ پیشی ۴ر مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

بحکم مسٹر آئی۔ ایم۔ قدوائی صاحب آئی۔ سی۔ ایس سشن جج بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ لنسبت تصفیہ (شرائط)

اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت سشن سب جج بہادر کانپور
مقدمہ نمبر ۱۸۱ بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء

رام رچھپال عرف بانو بابو ساکن مہیشری محال شہر کانپور　　مدعی

بنام جگناتھ پرشاد ساکن ہٹیہ بازار شہر کانپور مدعا علیہ
بنام جگناتھ ولد چھوٹے لال قوم کھتری ساکن ہٹیہ بازار شہر کانپور　　مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان رام رچھپال ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۴ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے آج بتاریخ ۲۴ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۳ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　بحکم للکیت رائے
مسرم عدالت سشن وسب جج

مدرسہ تکمیل الطب لکھنؤ کا سالانہ جلسہ

گورنر کی صدارت اور تقریر

لکھنؤ ۲۰ر فروری۔ دارالعلوم تکمیل الطب کے جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے ہز اکسیلنسی گورنر نے کہا کہ "ہم میں کوئی شخص اس امر کی خواہش نہیں کر سکتا کہ وہ یونانی اور ڈاکٹری علاج میں بلاشبہ فرق ہے لیکن ہم کو اس امر کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ ملک کا بڑا طبقہ دیسی علاج کا خوگر ہے اور ہم کو ساتھ ہی اس بات کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس ملک میں ڈاکٹری علاج کی موجودہ سہولتیں اس قدر کم ہیں کہ بہت زیادہ آدمی یونانی علاج اور آیورویدک علاج کراتے ہیں۔ لہذا ہم کو ان طریقہائے کار کی حوصلہ افزائی سے انکار نہیں کرنا چاہئے۔ یونانی طبی اسکول کی قدر وقیمت دو وجوہ سے قابل تسلیم ہے ایک تو یہ کہ بہت سے مریض یہاں آکر اطمینان وسکون حاصل کرتے ہیں اور ان کا ٹھیک طور پر علاج ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ درسگاہ کثیر تعداد میں ایسے افراد پیدا کرتی ہے کہ جو طبیب کہلاتے ہیں۔ اس کے بعد گورنر نے طب کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر مبسوط تقریر کی جس میں اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ گذشتہ زمانہ میں طب کو فراموش کر دیا گیا ہے بعد ازاں گورنر نے طب کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر تقریر کی۔ پھر دوسری سالانہ نمائش کا معاینہ کیا اور پرنسپل کو نمائش کی خوش اسلوبی پر مبارکباد دی ہز اکسیلنسی نے نصف گھنٹہ کے قریب نمائش میں صرف کیا اور اس امر کی امید ظاہر کی کہ مستقبل میں ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ اسکول کے جذبات سے اشتراک عمل کریں گے۔

بحکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ - ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱۵۴ سنہ ۱۹۳۲ء
بعدالت جج خفیفہ بہادر - کانپور

مسرس گنیش داس رام گوپال پٹرول مرچنٹس ساکن مال روڈ شہر کانپور　　مدعی

بنام مسرس دیبی غلام گوبردھن　　مدعا علیہم
بنام دیبی غلام وگوبردھن پسران نامعلوم اقوام برہمن ساکنان موضع راوت پور پرگنہ وضلع کانپور مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... 28/9/ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ پی۔ شرما
مسرم عدالت خفیفہ کانپور　　مہر عدالت

بحکم جناب ٹھاکر ہردیو سنگھ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بچھرایاں ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۰۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

مقدمہ نمبر ۱۰۳ دفعہ ۹۰
بعدالت مال بچھرایاں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مساۃ بجے رانی کنور نمبردار یہ گلولی بنام تم حکم سنگھ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ مقدمہ نمبری ۱۵۲۳ بتاریخ ۲۸ر ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ 105/9/6 ا صہ بجواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں تفصیل اُن کی ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۸۶	۱۱	۳
خرچہ نالش ...	۱۴	۱۴	۹
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۲	۰	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۵	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۱۰۵	۹	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم حکم سنگھ عرف للہ سنگھ ٹھاکر ساکن وکاشتکار موضع گلولی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 105/9/6 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ وصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۰ر مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

پرگنہ بھوگنی پور موضع گلولی۔

نمبر	رقبہ	
۲۵	...	...
۲۶	...	شامل ۲۵
۱۴/۴	...	"
۱۴/۵	...	"
۴ قطعہ	...	...

(دستخط حاکم عدالت)　　مہر عدالت

بحکم جناب ٹھاکر ہردیو سنگھ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر بچھرایاں ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۰۰ دفعہ ۹۰
بعدالت مال بچھرایاں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مساۃ بجے رانی کنور نمبردار یہ گلولی بنام تم ہولاسی رائے مدیون کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ مقدمہ نمبری ۵۳۶ بتاریخ ۲۶ر ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ... 46/14/- جو از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ اور اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۷	۹	۶
خرچہ نالش ...	۶	۶	۹
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۰	۷	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۷	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۴۶	۱۴	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم ہولاسی رائے ولد دوکھاری لعل قوم کایستھ ساکن موضع بھرتاپور پرگنہ بلھور ضلع کانپور۔ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 46/14/- جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۰ر مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

تفصیل اراضی
پرگنہ بھوگنی پور موضع گلولی

نمبر	رقبہ	
۶۲۳	...	...
۶۲۴	...	شامل ۶۲۳
۶۲۵/۲	...	...
۶۲۹	...	شامل ۶۲۵/۲
۶۵۹	...	شامل
۶۶۹	...	...
۶ قطعہ	...	...

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

بہ حکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بہ غرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور
مقدمہ نمبر ۴۰۴۸ بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء

بدری پرشاد ولد رام دین قوم ڈھبی ساکن سیتارام محال شہر کانپور　　مدعی

بنام منوہر　　مدعا علیہ
بنام منوہر ولد نتال قوم ملاح ساکن قاضی کٹرہ سفی پور پرگنہ وضلع ...

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ ... 22/11/6 کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ر مارچ سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجدن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ گواہوں کو حاضر کریں و نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں اُسی روز پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　بحکم آر۔ پی۔ شرما مسرم عدالت خفیفہ کانپور

اسمبلی میں شارداایکٹ سے مسلمانوں کو مستثنیٰ کرنیکی مسودہ قانون پر بحث

نئی دہلی، ۲۷ر فروری۔ اسمبلی کے اجلاس میں حاجی وجیہ الدین نے شاردا ایکٹ کے خلاف ترمیم کے متعلق اپنے بل کو مشتہر کرنے کی تحریک کی اس بل کا منشا یہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو شاردا ایکٹ سے مستثنیٰ کر دیا جائے حاجی صاحب نے کہا کہ قانون عوام کی آزادی میں قیود پیدا کرتا ہے مذہب اسلام ہر وقت شادی کی اجازت دیتا ہے لہذا اس آزادی پر کسی حیثیت سے کوئی قید عائد کرنا اسلام کی مخالفت ہے اسلام میں شادی ایک بلا مداخلت غیر مذہبی رشتہ ہے نہ کہ سماجی ٹھیکہ۔ سر محمد یعقوب اور مولانا شفیع داؤدی نے بل کی موافقت کی اسلئے نہیں کہ یہ لوگ صغر سنی کی شادی کے حامی ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ یہ ہر فرقہ کے مذہب میں مداخلت کے خلاف ہیں۔ مسٹر ستیا رام راجو نے حاجی صاحب کی موافقت کی۔

سر ہنری ہیگ ہوم ممبر نے کہا کہ حکومت نے ساردا ایکٹ کی کسی مذہبی مداخلت کے خیال سے حمایت نہیں کی بلکہ اس خیال سے کہا جاتا تھا کہ اس سے ایک عام سماجی اصلاح ہو جائے گی۔ حکومت مسلمانوں کے اعتراض کو بے وقعتی کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ لیکن یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ اگر مسلمان غور کریں کہ ساردا ایکٹ کا مقصد سماجی اصلاح ہے۔ اور انکی مذہبی رسوم میں مداخلت نہیں کی۔ اگر بعض معقول وجوہ مثلاً مالی خاندانی مشکلات کے باعث صغر سنی کی شادی زیادہ مناسب ہو تو اسکا صرف ایک جواب ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ ساردا ایکٹ کے پاس ہونے کے وقت ایسے مستثنیات کو جگہ نہیں دی گئی قانون یقیناً قانون عامہ ہے۔ اور اسے فرقہ وارانہ قانون نہیں بتایا جا سکتا اگر یہ بات مان لی جائے تو تمام شکایات رفع ہو جائیں گی۔

بنگال میں ۸ انجمنیں ممنوع قرار دی گئیں

کلکتہ۔ ۲۴ر فروری ہوم ممبر نے بنگال کونسل میں بدوران سوال اس امر کی اطلاع دی ہے کہ گذشتہ سال آرڈیننس کے ماتحت کسی ایسوسی ایشن یا جماعت کو خلاف قانون جماعت تصور کر کے شامل نہیں کیا گیا البتہ بعض ایسوسی ایشنوں زیر ضابطہ ترمیم فوجداری ۱۹۰۸ء خلاف قانون قرار دیے گئے ہیں۔ ہوم آگے چلکر کہا کہ بنگال میں آٹھ اکثر انجمنوں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے

LALIMLI
PURE WOOL
لال املی کے
خالص اونی دھاگے
LALIMLI PURE WOOL Ready-to-knit YARNS
ہر ایک بننے کے کام کے لئے
چار اونس کے گولوں میں تیار
ہوتے ہیں
نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۵ کو لکھئے
دی کانپور اولن ملز کانپور
مقامی ایجنٹ
میسرز چھنجی لال درگا داس مسٹن روڈ کانپور

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے یو۔ پی پریونشن آف اڈلٹریشن ایکٹ کی دفعہ ۱۲ سے ملے ہوئے اختیارات کے استعمال کیلئے گورنمنٹ آف یو پی کے بنائے ہوئے مکھن۔ گھی اور چربی کے قواعد ۱۹۳۰ء کی دفعہ ۱۲ کے ماتحت مکھن، گھی، اور چربی کی فروخت کے متعلق مندرجہ ذیل بائی لاز بنانا تجویز کیا ہے۔

کوئی اعتراض یا رائے جو اس نوٹس کے شایع ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر موصول ہوگا۔ اس پر بورڈ غور کرے گا۔

مسودہ بائی لاز

یو۔ پی پریونشن آف اڈلٹریشن ایکٹ کی دفعہ ۱۲ سے ملے ہوئے اختیارات کے استعمال کے لئے گورنمنٹ آف یو۔ پی۔ کے بنائے ہوئے مکھن۔ گھی۔ اور چربی کے فروخت کے متعلق بائی لاز:

۱۔ کوئی پھیری والا دوکان دار۔ مکھن۔ گھی۔ یا چربی فروخت نہ کر سکے گا تاوقتیکہ وہ اپنے بازو یا جسم کے دوسرے، نمایاں حصہ پر پیتل کا پلیٹ (بیج) جسمیں رجسٹر کا نمبر اور چیز کا نام لکھا ہو نہ باندھے ہو۔

یہ پیتل کا پلیٹ (بیج) میونسپل بورڈ سے ایک روپیہ (عہ) قیمت پر مل سکے گا۔

۲۔ کوئی شخص مٹی کے برتنوں میں چربی نہیں فروخت کر سکے گا۔

۳۔ مکھیوں اور گرد کی بلا حفاظت کے اور کسی میلے یا گندے برتن میں مکھن۔ گھی اور چربی رکھ کر کوئی شخص نہ فروخت کر سکے گا۔ اور نہ فروخت کیلئے رکھ سکیگا۔

۴ لیسنس دینے یا منسوخ کرنے یا معطل کرنے کی کسی میڈیکل آفسر آف ہیلتھ کے حکم کیخلاف پبلک ہیلتھ کمیٹی کے پاس اپیل ہو سکے گی۔ بشرطیکہ وہ اپیل اس حکم کے ملنے کی تاریخ سے دس دن کے اندر کی جاوے۔ پبلک ہیلتھ کمیٹی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

سزا

مذکورہ بالا بائی لاز کی خلاف ورزی کی صورت میں یو۔ پی پریونشن آف اڈلٹریشن ایکٹ کی دفعہ ۱۷ کے ماتحت سزا ہوگی۔ پہلی مرتبہ کے لئے محض جرمانہ کی سزا ہوگی جسکی تعداد دو سو روپیہ (۲۰۰) تک ہو سکتی ہے۔

دوسرے مرتبہ یا اس کے بعد کے لیے جرمانہ کی سزا ہوگی اسکی تعداد ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰) تک ہو سکے گی اور سزائے قید بھی ہو سکے گی۔ جس کی میعاد ۳ ماہ سے زاید نہ ہوگی یا جرمانہ اور سزائے قید دونوں بھی ہو سکیں گی۔

دستخط ایس۔ این۔ تیواری
ڈی۔ پی۔ ایچ۔
ایگزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

کس سوچ میں پڑے ہو!
سردی کے دن آگئے
یہی بہتر دن ہیں جب کہ طاقت بڑھانے کے کیواسطے ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ اس وقت تک بھولے رہے تو منیجر امرت دھارا کے نام ایک خط لکھکر رسالہ امراض مخصوص مردان اور قواعد علاج جلدی طلب کرو اور اپنے قوے کو قابل فخر بناؤ! تاکہ تم سر اونچا کر کے ہر ایک کے سامنے جا سکو!
المشتہر۔ منیجر کارخانہ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو
دنیا کس طرح خوبصورت معلوم ہوگی
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو

پاک وصاف زندگی کیسی ہوتی ہے
ہم کیوں کر عمر دراز ہو سکتے ہیں
سچی خوشی کہاں ہے۔

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ۔ جام نگر

بقیہ صفحہ اول لیکن اُسکی گردن کسی جا رہی تھی اتنے ہی میں اُس کے کچھ ساتھی جاگ اُٹھے اور یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھکر دم بخود رہ گئے۔ ایک نوجوان نے فوراً تلوار سے ڈالی کاٹ ڈالی۔ اور بدن سے پلٹے ہوئے ڈالی کے حصّہ کو بھی زبردستی علیحدہ کیا دوسری رات کو اس خونی درخت کی اچھی طرح جانچ کرلی اور نوجوان اس اس نتیجہ پر پہونچے کہ درخت کی ڈالی پاس سوئے ہوئے آدمی یا جانور کے بدن میں لپٹ جاتی ہے لیکن تعجب ہے کہ اسطرح کے حادثات رات ہی میں رونما ہوتے ہیں مندرجہ بالا واقعات محض ایک قصّہ کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ ایک قسم کا خونی درخت جنوبی افریقہ میں پایا جاتا ہے ان گھنے جنگلوں میں گھومنے والے سیاحوں کا بیان ہے کہ ایسے درخت زیادہ تر پرندوں اور جانوروں کو کھایا کرتے ہیں یہی نہیں بلکہ کبھی کبھی وہ مسافر جو انکی ماہیت سے واقف نہیں ہوتے ہو ان کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ درخت بہت اونچا نہیں ہوتا اس کی شاخیں لمبی اور زمین پر پھیلی ہوتی ہیں۔ دیکھنے میں یہ جھاڑی سا معلوم ہوتا ہے اسکے پتے بہت نرم اور گھنے ہوتے ہیں لیکن ٹہنیاں آری کیطرح نکیلی ہوتی ہیں یہ بہت ہی خوبصورت ہوتا ہے اور اسی کے دیکھنے کیلیے بہت سے لوگ اس کے پاس جاکر اسکا شکار ہو جاتے ہیں متعدد یوروپین سیاحوں نے اسے شکار کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور قدیم زمانے میں اگر کسی مجرم کو پھانسی دینے کی ضرورت پڑتی تھی تو اسی خونی درخت کے پاس لیجا کر چھوڑ دیتے تھے اور وہاں جاکر مرجاتا تھا۔

بانی
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ کلکتہ
ڈاکٹر ایس کے برمن
سفید اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۸۹۰ء

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

مثل نوجوانوں کے تندرست بنانیوالا

ڈابر دار اکشنارشٹ (REGD)
اجسم میں چستی پیدا کرنے۔ بھوک بڑھانے اور کمزوری رفع کرنے والا)
دوسرے دار اکشاسو اور دار کشارشٹوں سے یہ زیادہ مفید ہے کیوں کہ اس میں انگور کافی مقدار میں ہے۔
کھانے میں بہت ہی خوش ذائقہ ہے
قیمت فی بوتل ڈیڑھ روپیہ عہ
محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ عہ

سوپن ہری REGD.
احتلام کی گولیاں
یہ مفید گولیاں جریان، احتلام وغیرہ کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ منی کو گاڑھا اور قوی کرتی ہیں۔ ایک بار آپ ضرور آزمائش کریں
قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ
محصولڈاک تین شیشوں تک سات آنہ ۷

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۳ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے

صیغہ نمبر ۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر اور بابو رام غلام شیو غلام

انگلستان کے بینک کی عمارت کا حیرت انگیز نقشہ

لندن میں ایک بازار ہے جسکا نام "سٹی" ہے یہ مثلث شکل میں بنا ہوا ہے اسے دنیا کی سب سے بڑی تجارتی مثلث کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں پر تجارتگاہوں بنکوں، ساہوکاروں، اور مبادلہ زر تمسکات وغیرہ کی مارکیٹیں ہیں۔ یہیں پر برطانیہ کا سب سے بڑا بینک "بینک انگلستان" واقع ہے۔ اس کی عمارت عظیم ہی میں "سٹی" میں تیار کی گئی ہے۔ جو فن تعمیر اور انجنیری کا ایک بے نظیر شاہکار سمجھی جاتی ہے۔

اس عمارت کے متعلق جو دلچسپ حالات شائع ہوئے ہیں قارئین "معاون" کی معلومات اور دلچسپی کے لئے پیش کیے جاتے ہیں۔

جدید انگلستان بینک کی عمارت ۴ ایکڑ (ایک ایکڑ ۴۸۴۰ مربع گز) زمین پر پھیلی ہوئی ہے اس عمارت کی تعمیر سنہ ۱۹۲۴ء میں شروع کی گئی تھی۔ اس کی تکمیل سنہ ۱۹۳۶ء میں ہوگی۔ اس وقت تک تخمینہ کے مطابق ساٹھ لاکھ (۶۰۰۰۰۰۰) پونڈ خرچ ہو جائینگے

بینک کی عمارت میں سب سے زیادہ حیرت انگیز چیز وہ تہ خانے ہیں اور جو بچے ہیں جنہیں موجودہ انجنیری کا اعجاز سمجھنا چاہیئے۔ ان میں (۱۰۰۰۰۰۰) پونڈ مالیت کا سونا رکھا جا سکتا ہے۔ یہ تہ خانے جو زمین سے کئی فٹ نیچے ہیں ابھی حال ہی میں مکمل کیے گئے ہیں۔ اس کے بنانے والے کا مدعا یہ تھا کہ میں ایک ایسی عمارت تعمیر کروں کہ کوئی چور اس بینک سے ایک لفت شلنگ کا سکہ بھی بغیر چرائے ہوئے گرفتار ہوسکے دنیا کو "بینک آف انگلینڈ" پر اعتماد ہے اور وہ حوالہ دیا کرتے ہیں کہ ہماری چیزیں ایسی حفاظت میں ہیں کہ گویا انگلستان کے بینک میں رکھی ہوئی ہیں۔

جدید محفوظ تہ خانے سطح زمین سے ساٹھ فٹ نیچے ہیں ان پر (۵۰۰۰۰۰) پونڈ صرف آیا ہے یہ تہ خانے اس قسم کے بنائے گئے ہیں کہ ان پر بم باری ڈائنامیٹ، آتش گیر مادوں، اور پانی کے طوفان اور موسمی تغیرات کا خفیف سا بھی اثر نہیں ہو سکتا اس قدر مضبوط اور حیرت انگیز تہ خانے تعمیر کرنا معمولی بات نہیں ہے ان تہ خانوں کے کئی دروازے ہیں سب سے پہلا دروازہ توپ ڈھالنے کے پختہ فولاد سے تیار کیا گیا ہے جس پر کسی قسم کا بم اور خوفناک سے خوفناک مسالہ بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ اس کے سامنے کے حصّہ پر پیتل منڈھا گیا ہے۔ اور اس کے نیچے تین انچ موٹا فولاد لگا ہوا ہے

تہ خانوں کے علاوہ بینک میں چند "محفوظ کمروں" کا سلسلہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ جس کی بنیادی اینٹ پختہ تر اور جو تین فٹ موٹی سخت فولادی کنکریٹ سے محصور ہیں اس پر فولادی ڈھالیں ہیں اور اسپر کمروں کی عام تعمیر ہے۔ ان میں بڑے بڑے مہیب طاق ہیں جنہیں خاص طور پر فولادی چادروں سے محصور کر دیا گیا ہے الماریاں اور لبنے ہیں جن پر محفوظ اشیاء، نوٹوں کی گڈیاں، نقد سکے جواہرات اور دیگر قیمتی چیزیں رکھدی جاتی ہیں۔ خواہ کتنی ہی کوشش کیجائے ان تہ خانوں اور محفوظ کمروں تک پہونچنا یا انہیں مادوں سے اڑا دینا بے سود ثابت ہوگا اس لئے دور دور تک برقی خزانے چھپا کر دیے گئے ہیں۔ جو زمین میں جانی والی ہر غیر برقی شئے کو لپیٹا کرتے رہتے ہیں۔ عمارت کا ہر دروازہ آگ سے محفوظ رہنے والی دہاتوں اور آلات سے پختہ کر دیا گیا ہے نیچے کے تہ خانوں کے دروازہ تک پہونچنے کیلئے ایک بہت وسیع آہنی زینہ زیر تعمیر ہے جس پر سے آلہ صعود و نزول یعنی لفٹ اور شافٹ کا کام کرتا رہتا ہے۔

آہنی زینہ سے نیچے اُترنے کے بعد ایک چبوترہ اور اسپر ایک زبردست حفاظتی دروازہ بنا ہوا ہے جو تمام تہ خانوں اور سیفوں کی زمین دوز عمارت میں داخل ہونے کے لئے پہلی چیز ہے۔ یہ دروازہ پچیس ٹن (ایک ٹن ۲۸ من کا) فولاد کا بنا ہوا ہے۔ جس کے کھولنے کے لئے ایک خاص خفیہ حروف تہجی بنائے گئے ہیں قفل کھولنے کیلئے سات حروف درکار ہوتے ہیں۔ بینک انگلستان کے کسی ایک شخص کو یہ ساتوں حروف نہیں معلوم۔ خود گورنر تک کو نہیں معلوم جبتک مجلس عاملہ کے ساتوں ارکان ایک جگہ متفق الخیال ہوں اس قفل کو کوئی شخص کھول نہیں سکتا۔

عمارت کی تمام دیواریں آگ اور پانی سے محفوظ کر دی گئی ہیں۔ (باقی بر صفحہ ۱۲)

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے

سوالش کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھا امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے حیض کی کمی وبیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن۔ اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ۔ لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال تالہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد بابو جی نیا گنج چورتہ الہ آباد ایجنٹ:۔ دیو ناہیڈ اسٹورس چوک۔
دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انشٰی می پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عـزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

صداقت

ہفتہ وار — بمبئی

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] ممالک غیر [illegible]

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۱۷ | کان پور چہار شنبہ ۸ مارچ ۱۹۳۳ء مطابق ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۹

وطن

(از جناب محمد سعید الحسن دوّر ہاشمی کان پوری)

سعید الحسن صاحب دوّر کانپور کے ایک ہونہار اور خوش فکر شاعر ہیں، آپ نے آل انڈیا انڈی پنڈنٹ پارٹی کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۵ مارچ میں ایک نظم پڑھی تھی جسکو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ ہم اُس کو ذیل میں ناظرین کے لطف اندوز ہونے کیلئے درج کرتے ہیں:—

کر رہا ہے باغباں نظم گلستان وطن — پھر نکھرتا جا رہا ہے حسن تابان وطن
جمع ہیں پھر آج اک مرکز پہ یاران وطن — زینت شانہ ہے پھر زلف پریشان وطن

غیب کے نغمات خوش آہنگ ہے ہر دل لئے
حال کا آئینہ ہے اک رنگ مستقبل لئے

ذرہ ذرہ محرم اسرار آزادی ہے آج — گوشہ گوشہ مطلع انوار آزادی ہے آج
بزم میں ہر تشنہ لب سرشار آزادی ہے آج — صاف کہتا ہوں مجھے پندار آزادی ہے آج

بوئے گل، رنگ چمن، موج صبا آزاد ہے
اور انہیں پر منحصر کیا کُل فضا آزاد ہے

کارفرما ہر طرف ہے رحمت ربّ کریم — صدر محفل بن کے بیٹھے ہیں جو سر عبد الرحیم
ہو مبارک اُن کو یا اللہ یہ عزم صمیم — خدمت قومی ہے اُن کے واسطے فرض عظیم

حضرت قدوائی بھی ہیں حسرت و آزاد بھی
گونجتا ہے ہر طرف شور مبارک باد بھی

لا پلا دے ساقیا اب جام آزادی ہمیں — کب تلک رکھے گا تشنہ کام آزادی ہمیں
ہاں بنا دے آج مئے آشام آزادی ہمیں — دے رہا ہے ہر نفس پیغام آزادی ہمیں

آج ہم کو اپنے ناموس وطن کا پاس ہے
آج پھر بیدار ہم میں غیرت احساس ہے

کم نہیں رنگینیاں صحن چمن کے واسطے — گل تو کیا ہیں خار بھی ہیں بانکپن کیواسطے
ہیں بہت پروانے شمع انجمن کیواسطے — ہے وطن اپنا تو ہم بھی ہیں وطن کیواسطے

جانتا ہے اک جہاں ہم لازم و ملزوم ہیں
اے وطن اسپر بھی ہم تجھ سے بہت محروم ہیں

یورپ و امریکہ خوش ہیں مصر و ایراں شاد ہیں — ترکی و جاپان بھی مسرور ہیں آزاد ہیں
چین کے ویرانے بھی معمور ہیں آباد ہیں — اور اک ہم ہیں سراپا درد ہیں فریاد ہیں

اے وطن کیا بات ہے کیوں خوگر آلام ہے
اک جہاں آزاد ہے اور تو اسیر دام ہے

اب اُٹھائے جائینگے ہم سے نہ غم تیرے لئے — خاک ہو جائیں گے ہم تیری قسم تیرے لئے
جان و دل صدقہ کریں گے دمبدم تیرے لئے — تو ہمارے واسطے ہے اور ہم تیرے لئے

قوت سعی و عمل محدود ہونے کی نہیں
تیری آزادی بس اب مسدود ہونیکی نہیں

حد ناکامی سے پھر ہم کو گذرنا چاہئے — غرق دریا ہو کے پھر ہم کو ابھرنا چاہئے
زندہ رہنا چاہئے یا ہم کو مرنا چاہئے — اب یہ اپنا فیصلہ خود ہم کو کرنا چاہئے

اپنی قسمت کے ہمیں مالک ہیں بیگانے نہیں
جیسے ہم پہلے کبھی تھے اب وہ دیوانے نہیں

اب ہمیں ارجن کا دل خالد کی ہمت چاہئے — رام کی پاکیزگی سیتا کی عصمت چاہئے
خواجہ اجمیر کی روح صداقت چاہئے — جوہر مرحوم کی چشم بصیرت چاہئے

اے وطن تیرا ہر اک منظر نیا ہو جائیگا
ہم جو بدلیں گے تو عالم دوسرا ہو جائیگا

اب بھی کچھ آنسو ہیں تیرے دیدۂ نمناک میں — اب بھی کچھ چنگاریاں پنہاں ہیں تیری خاک میں
بجلیاں پوشیدہ ہیں تیرے خس و خاشاک میں — اب بھی ہے روحانیت تیری فضائے پاک میں

جبتک زندہ ہیں ہم تجھ کو مٹا سکتا ہے کون؟
تیرے ذرّوں کو ذرا سا بھی ہٹا سکتا ہے کون؟

مسٹر خالد لطیف گوبا بیرسٹر ایٹ لا کا بیان

لاہور ۴ مارچ۔ مسٹر خالد لطیف گوبا بیرسٹر ایٹ لا (سابق کنہیا لال گوبا) نے جو لالہ ہر کشن لال کے لڑکے ہیں، اور جنہوں نے شیخ اہل وعیال اسلام قبول کیا ہے پریس کو بیان دیتے ہوئے اسکی تردید کی ہے کہ انہوں نے ایک خاص گروہ (احمدی گروہ) سے تعلق رکھا ہے آپکا بیان ہے کہ میں نے اسلام قبول کیا اور میں رسول پاک پر ایمان لایا ہوں میں کسی خاص گروہ سے تعلق نہیں رکھتا جو وقت میں نے اسلام کا اعلان کیا تو [illegible] ہر عقیدہ کے سربرآوردہ مسلمان وہاں [illegible] میں اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت ہفتہ وار

جلد ۱۷ کانپور چہارشنبہ ۸ مارچ ۳۳ء نمبر ۹

قرطاس ابیض کا مسودہ

یہ خبر اب تصدیق کی حد تک پہونچ گئی ہے کہ قرطاس ابیض کا مسودہ یعنی دستور اساسی ہند حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کے مشورہ سے مرتب ہو کر مارچ کے تیسرے یا آخری ہفتہ تک ضرور شایع ہو جائیگا۔

کہا جاتا ہے کہ قرطاس ابیض کا جو مسودہ شایع ہوگا وہ گول میز کانفرنس کے مباحثوں کی روشنی میں مرتب ہوا ہے اور اس مسودہ کو قانونی شکل و صورت دینے کیلئے ایک مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کا انتخاب کرکے اُس کے سامنے قرطاس ابیض کے مسودہ کو رکھا جائیگا۔ اور یہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی اس مسودہ پر غور کرکے اس کو قانونی صورت میں ترتیب دیکر پارلیمنٹ کے سامنے بغرض منظوری پیش کر دے گی۔

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی دارالعوام اور دارالامرار کے ارکان کی کمیٹی ہوگی۔ اور اسمیں بعض ہندوستانیوں کو بھی شامل کرنے کا حکومت ارادہ کر رہی ہے۔ اور انکے نام حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کے زیر غور ہیں جو غالباً عنقریب شایع ہونے والے ہیں۔

ہم کو امید ہے کہ حکومت مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کیلئے جن ہندوستانیوں کو منتخب کریگی وہ محض سرکاری آدمی نہ ہوں گے بلکہ قوم کے نمایندہ ہوں گے اور جن کو اہل ملک کا اعتماد بھی حاصل ہوگا۔

ملک کی موجودہ حالت سے تقریباً ہر ہندوستانی انتہائی پریشان و متوحش ہے۔ اور تقریباً ہر شخص کی یہ دلی خواہش ہے کہ کسی طرح ملک میں امن و چین کی زندگی پیدا ہو۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرطاس ابیض کی طرف ہر شخص کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ اور اس کی اشاعت کا ہر متنفس منتظر نظر آتا ہے۔ اور تقریباً ہندوستان کی ہر سیاسی جماعت اس کی اشاعت کا بے چینی کیساتھ انتظار [کر رہی ہے]

ہم کو پوری امید ہے کہ قرطاس ابیض کا مسودہ ایک حد تک اہل ملک کی خواہشات کو پورا کریگا اور ملک کی بڑی اکثریت کیلئے یہ جدید دستور اساسی تسکین بخش ہوگا اور اہل ہند اس مسودہ پر نہایت ٹھنڈے دل و دماغ کیساتھ غور و خوض کرکے آئندہ دستور اساسی کو کامیاب بنانے کیلئے ایمانداری کیساتھ کوشش کریں گے۔

مگر قرطاس ابیض پر غور و خوض کرنے کیلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندوستان کی فضا کو پرسکون بنایا جائے اور ملک کی ہر جماعت کو اس کا موقع دیا جائے کہ وہ اطمینان قلب کیساتھ آئندہ دستور اساسی پر غور کرے مگر ہندوستان میں پرسکون فضا پیدا کرنے کیلئے سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ اسیران سیاسی کو رہا کر دیا جائے۔ تاکہ ملک کا کوئی طبقہ یہ نہ کہہ سکے کہ ہم نے یا ہمارے رہنماؤں نے اس جدید دستور اساسی کے مسودہ پر غور و خوض نہیں کیا۔ چنانچہ مہاتما گاندھی اور

اسیران سیاسی کو رہا کرنے کی تحریک کونسل آف اسٹیٹ لجیسلیٹو اسمبلی اور مقامی کونسلوں میں پیش ہوئی تھی مگر حکومت نے ان تجاویز کو اسلئے نامنظور کر دیا کہ ان سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے سے حکومت کو یہ خوف ہے کہ کہیں سول نافرمانی ازسرنو نہ شروع ہو جائے جیسا کہ ہوم سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا نے کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ:-

"جب تک حکومت کو اس امر کا یقین نہ ہو جائے کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی سے سول نافرمانی ازسرنو زندہ نہ ہوگی اس وقت تک گاندھی جی اور دیگر سیاسی اسیروں کی رہائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ہند بھی اس ضرورت کو محسوس کر رہی ہے کہ آئندہ دستور اساسی پر غور و خوض کرنے کے لئے پرسکون فضا کی ضرورت ہے۔ مگر چونکہ حکومت کو یہ خوف ہے کہ اسیران سیاسی کے چھوڑ دینے سے کہیں ازسرنو سول نافرمانی نہ شروع ہو جائے اسلئے اسیران سیاسی کو رہا کرنا مصلحت کے خلاف ہے۔

ہم حکومت سے نہایت ادب کیساتھ یہ عرض کرنے کی جرأت کرینگے کہ ایک بڑے فائدہ یعنی جدید دستور اساسی ہند کو کامیاب بنانے اور ہندوستان کے مستقبل کو پرسکون کرنے کیلئے ایک موہوم خطرہ کو بھی برداشت کرنا [چاہئے]

ہم نے موہوم خطرہ اس لئے لکھا ہے کہ اسوقت ہندوستان کا تقریباً ہر متنفس سول نافرمانی کی تحریک سے عاجز آچکا ہے اور یہ تحریک دراصل عملی طور پر مردہ بھی ہو چکی ہے۔ ایسی حالت میں کیا کانگریسی لیڈران عقل سے خارج ہو کر سول نافرمانی کی تحریک کو ازسرنو شروع کرنے کی جرأت کریں گے اور اگر بالفرض محال انہوں نے سول نافرمانی کی تحریک کو ازسرنو شروع بھی کیا تو کیا اس میں کامیابی کی توقع نظر آتی ہے۔؟ اگر بفرض محال کانگریسی لیڈروں نے عوام کی خواہش کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک کو شروع بھی کیا تو حکومت فوراً بیک وقت تمام رہا شدہ سیاسی قیدیوں کو گرفتار کر سکتی ہے۔ اس صورت میں فائدہ یہ ہوگا کہ اہل ملک حکومت کیخلاف کوئی آواز نہیں اٹھا سکتے اور قرطاس ابیض کے مسودہ پر غور و خوض نہ کرنے کی ذمہ داری حکومت پر نہیں بلکہ کانگریسی لیڈروں پر عائد ہوگی۔ کیونکہ حکومت نے تو سیاسی اسیروں کو رہا کرکے ایک پرسکون فضا پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔

ہمارے اس خیال کی تائید چودھری خلیق الزماں صدر نیشنلسٹ پارٹی کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے پریس کو دیا ہے اور جسمیں انہوں نے کہا ہے کہ:- "میرے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ میں بنارس

※ اس لئے گیا تھا کہ تحریک سول نافرمانی کو عارضی طور پر ملتوی کرنے پر زور دوں تاکہ کانگریسی لیڈر آئندہ لیجسلیچر میں نشستیں حاصل کرنیکے قابل ہو جائیں"

ہمارے نزدیک کانگریسی لیڈروں کی اکثریت کے دماغ کا یہ آئینہ ہے لیکن کسی نے اس قسم کا بیان دینے کی جرأت نہیں کی۔ اور چودھری صاحب نے نہایت جرأت سے کام لیکر یہ بیان دیدیا۔ ہم کو پوری توقع ہے کہ اگر حکومت اسوقت زیادہ فراخدلی اور بلند حوصلگی سے کام لیکر تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے اور کانگریس کا اجلاس بھی منعقد کرنیکی اجازت دیدے تو یقینی طور پر مثل گذشتہ تحریک کے اس موقع پر بھی کانگریس میں دو پارٹیاں ہو کر اور ایک جدید پارٹی مثل سوراجسٹ پارٹی کی بنیاد پڑ جائیگی۔ جو کہ حکومت سے تعاون کرکے کونسلوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گی اور اسطریقہ سے آئندہ دستور اساسی کی کامیابی ایک یقینی امر ہو جائے گا۔

بہرحال ہم حکومت برطانیہ اور حکومت ہند سے پوری توقع کرتے ہیں کہ وہ اس وقت تدبر اور دانشمندی سے کام لے کر آئندہ ہندوستان کے مستقبل کو روشن بنانے کی کوشش کرے گی۔

آئینہ کانپور

مسلم بیگمات اسکول

بلقیس جبیب بیگم صاحبہ کا ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان سے ہم اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ شایع کر رہے ہیں۔

یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ اہل کانپور کی مذہبی، تعلیمی ادبی، اور سوشل اصلاحات پر جب کبھی بھی توجہ ہوئی ہے تو وہ اہل کانپور نے نہیں بلکہ پردیسیوں نے کی ہے چنانچہ اس سے قبل مسلم مستورات کی کس مپرسی کا خیال کرتے ہوئے کنیز فاطمہ صاحبہ نے توجہ کی اور "تہذیب نسواں" نامی ایک انجمن قایم کرکے کئی برس تک مسلم مستورات میں زندگی پیدا کرنے کی کوشش کی مگر یہ ظاہر کرتے ہوئے نہایت افسوس ہوتا ہے کہ کنیز فاطمہ صاحبہ کے کانپور چھوڑتے ہی اس انجمن کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ جسپر مسلمانان کانپور کی بے حسی کا جسقدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے

اب بلقیس جبیب بیگم صاحبہ نے مسلم مستورات کی تعلیمی کس مپرسی کی حالت پر توجہ کرکے ایک اسکول قایم کیا ہے۔ جسمیں اُن کی اَن تھک کوششوں سے ۲۳ شادی شدہ اور بیوہ مسلم مستورات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ مگر اس کے خرچ کیلئے بیگم موصوفہ کو جو تکالیف برداشت کرنا پڑ رہی ہے وہ حد درجہ اندوہناک ہے۔ ہم کو یہ معلوم کرکے اور بھی افسوس ہوا کہ بعض بزرگوں نے امداد دینے سے قطعی انکار کر دیا۔

بیگم موصوفہ نے مسلمانان کانپور سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ نہیں بلکہ صرف ۶۰ روپیہ ماہوار کا چندہ مقرر کرکے اس عظیم الشان کام کو جاری رکھنے کی کوشش کریں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمانان کانپور اب اپنی بے حسی کا زیادہ مظاہرہ نہ کرتے ہوئے اس اپیل پر توجہ کریں گے۔ کیونکہ ساٹھ روپیہ ماہوار کانپور جیسے شہر سے جہاں تقریباً ۷۰ ہزار مسلمانوں کی آبادی ہے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا۔ ہم کو یہ توقع ہے کہ بعض ذی استطاعت بزرگ اسکام میں خاص طور سے حصہ لیں گے اور اس نوعمر مگر نہایت مفید درسگاہ کو کامیاب بنانے میں اپنی امکانی امداد سے دریغ نہ کریں گے۔

آخر میں ہم چیرمین صاحب تعلیمی کمیٹی اور چیرمین صاحب بورڈ کی توجہ بھی اس درخواست کیطرف منعطف کرنا چاہتے ہیں جو بیگم صاحبہ موصوفہ نے امداد کے لئے بورڈ کو بھیجی ہے اور ان دو نو بزرگوں سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اس اسکول کو امداد دیکر مسلمانوں کو خاص طور پر ممنون کرینگے

سبزی منڈی

آیندہ بورڈ میں سبزی منڈی کا مسئلہ پھر پیش ہوگا۔ دیکھئے ایگزیکیٹو افسر صاحب براہ راست خود انتظام کرنے کے متعلق کیا رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

ہم کو نہایت افسوس ہے کہ سبزی منڈی کے مسئلہ کو خواہ مخواہ محض بورڈ کی پارٹی بندی کی وجہ سے ہندو مسلم رنگ دیا گیا ہے اور جس سے شہر کی فضا خراب ہونیکا خوف ہوتا ہے۔

سبزی منڈی کا مسئلہ بالکل سیدھا سادھا ہے جبکا سب سے زیادہ ٹنڈر ہو اُس کو سبزی منڈی کا ٹھیکہ دے دیا جاوے اور اس کے علاوہ کوئی ایماندارانہ صورت ممکن ہی نہیں۔

پرنسپل چٹرجی کی یہ تجویز بھی مناسب ہے کہ بورڈ براہ راست خود سبزی منڈی کا انتظام کرے۔ دیکھئے اس تجویز کے متعلق بورڈ کیا تجویز کرتا ہے۔

ہمارے نزدیک ایک بہتر صورت یہ ہے کہ سبزی منڈی کے ٹھیکہ کو یک قلم موقوف کرکے سبزی منڈی، مارکیٹ کو فری کر دیا جاوے۔ کیونکہ بورڈ اس ٹھیکہ پر کچھ خرچ تو کرتا نہیں ہے اور نہ مثل اور شہروں کے کانپور بورڈ نے کوئی رقم لگا کر منڈی کی صورت کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے بورڈ کو چاہیئے کہ وہ سبزی منڈی مارکیٹ کو فری کر دے تاکہ اہل کانپور کو ترکاری سستی دستیاب ہو سکے۔ ہم کو امید ہے کہ بورڈ ہماری اس تجویز پر بھی غور کرنے کی زحمت گوارا کرے گا۔

بابو آنند سروپ آنجہانی

۴ مارچ کو میونسپل ہال میں ایک جلسہ ہوا اور آنریبل رائے بہادر بابو سیتارام پریسیڈنٹ لیجس لیٹو کونسل صوبہ نے رائے بہادر بابو آنند سروپ آنجہانی کے تصویر کی نقاب کشائی کی رسم ادا فرمائی۔

جذامی شفاخانہ

۵ مارچ کو الہ آباد روڈ پر شفاخانہ جذامیان کا سنگ بنیاد لیڈی سر اسکاٹ نے رکھا اس شفاخانہ کو بابو رام نراین خزانچی کی والدہ نے پچاس ہزار روپیہ کی لاگت سے بنوانے کا ارادہ کیا ہے اور اس شفاخانہ کا نام بھگوان دئی شفاخانہ جذامیان رکھا جانا تجویز ہوا ہے۔

کرائسٹ چرچ کالج

۶ مارچ کو کرائسٹ چرچ کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت مسٹر آر ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منعقد ہوا۔

پنڈت بالکشن شرما

مسٹر بالکشن شرما اڈیٹر سابق روزنامہ پرتاپ کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف

مسلم بیگمات اسکول کانپور

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب - تسلیم

بہت مشکور ہوں گی اگر آپ میرا یہ عریضہ درج اخبار کردیں مجھے کانپور آئے ہوئے قریب ایک سال سے زائد ہوا - یہاں آکر جو میں نے مسلم بہنوں وبچیوں کی تعلیمی حالت گری ہوئی دیکھی وہ اظہر من الشمس ہے یہاں کوئی مجھے مسلم بچیوں وبہنوں کے واسطے ایسی درس گاہ یا مکتب نظر نہ آیا کہ جو خاص مسلمانوں کی مذہبی تعلیم یا ان کے پیسہ وچندہ وہمت سے بنا ہو جسمیں کہ باقاعدہ وہ اپنا مذہبی درس حاصل کریں - اور کیسے افسوس کا مقام ہے کہ کانپور اتنا بڑا تجارتی شہر جس میں ہزاروں مسلمانوں کی آبادی ہے اور خدا کے فضل سے بہت سے مسلمان صاحب مال لیکن اسطرف کسی کی توجہ نہیں - غیر مسلم بچیاں تو میونسپل وسرکاری اسکولوں میں آسانی کیساتھ پڑھ سکتی ہیں - اگرچہ وہاں پر کسی قسم کی مذہبی تعلیم نہیں ہے - مگر شادی شدہ بیوہ مصیبت زدہ بہنیں جو مختلف وجوہات سے پڑھنا چاہتی ہوں - انکے پڑھنے کا کہیں ٹھکانہ نہیں (میونسپل اسکولوں میں سرکاری ممانعت ہے) غرض ان تمام وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مسلمانوں کی تعلیمی حالت گری ہوئی دیکھتے ہوئے میں نے یکم دسمبر سے خود ایک اسکول شادی شدہ اور بیوہ، مصیبت زدہ عورتوں کے واسطے اپنے بنگلہ پر کھولا ہے - جسمیں کہ ان کو باقاعدہ مع مذہبی تعلیم کے پورے کورس کی تعلیم دی جاتی ہے - ایک استانی ننّے روپیہ ماہوار پر ملازم ہیں - جو کہ حساب اور انگلش وغیرہ سکھاتی ہیں اور قرآن شریف اسلامی تاریخ اردو، فارسی وغیرہ میں خود پڑھاتی ہوں ایک ملازمہ ان کے لانے اور لے جانیکو نوکر ہے - اور ایک تانگہ ۔۔ پچیس روپیہ ماہوار پر نوکر ہے جو کہ ان کو لاتا ہے اور لیجاتا ہے - شروع ایک عورت سے ہوا تھا اب خدا کے فضل ۲۳ عورتیں ہوگئی ہیں -

لیکن بہت سی دقتوں اور مصیبتوں کا سامنا مجھے کرنا پڑتا ہے وہ میرا دل جانتا ہے - سب سے بڑی اور پہلی دقت چندہ وصول کرنے کی ہے - میں سمجھتی تھی اور ہونا کہ کانپور اتنا بڑا عذار شہر جہاں پر کتنے ہی صاحب جائداد مسلمان بھائی موجود ہیں - ان سے مجھے کافی مدد ملے گی - اور ہر طریقہ کی سہولیتیں ہوجینگی - مگر اتنے بڑے شہر میں کیا اتنے مسلمان گھر بھی نہیں ہیں کہ جو پچاس، ساٹھ روپیہ مہینہ سے ایک مسلم درس گاہ کو چلا سکیں - اور جو دقتیں مجھے اس وقت چندہ وصول کرنے میں ہورہی ہیں - اسکا مجھے خیال بھی نہیں تھا - بعض بھائیوں نے مجھے اتنی صفائی سے نفی میں جواب دیا ہے کہ میں کہہ نہیں سکتی -

اپنی حالت بھی میں بتانا بہت ضروری سمجھتی ہوں میں ایک نہایت معمولی درجہ کی غریب عورت ہوں میرے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ میں ایک درسگاہ کو قایم رکھ سکوں - جو کچھ میں نے کیا صرف یہاں مسلم بھائیوں کی ہمت سے کیا ہے - اور مجھے امید ہے کہ میرے بھائی اس وقت میری مدد کرکے اس اسکول کو قایم رکھ سکیں گے -

اگر خدانخواستہ یہ اسکول قائم نہ ہا تو مسلمانوں کے واسطے کیسے شرم کی بات ہے - اور دوسری قوموں کو ہم پر مضحکہ اڑانے کا کافی موقعہ ملیگا - ہندوں کو دیکھیے کہ انہوں نے کس قدر ترقی کی ہے - اتنا بڑا بالکا ودیالیہ، بنگالی کالج صرف ایک ہندو بھائی کا عطیہ کا ثمر ہے دوسری وقت مجھے پڑھنے والی بہنوں کے لانے میں پڑی - ایک ایک کے گھر خود جاکر بڑی خوشامد کر کے لائی ہوں - اور اب خدا کی عنایت سے ۲۳ عورتیں ہوگئیں - اگر میرے بھائیوں نے میری مدد کی اور مجھے ہمت دلائی تو انشاء اللہ کسی زمانہ میں یہ اسکول ایک چیز ہوجاوے گا -

اسمیں زیادہ تر بلکہ قریب قریب نہایت غریب بہنیں ہیں بعض تو ایسی ہیں جو کہ بالکل بے وارث اور انکا کوئی ذریعہ نہیں ہے سوائے خدا کے -

سب سے آخر میں میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ آپ مسلمان بھائیوں کی توجہ اسطرف دلائیں اور اپنے اخبار میں ایک فہرست چندہ کھول کر ثواب حاصل کریں - حساب کتاب نہایت صاف ہے اور ایک ایک پیسہ - درج رجسٹر ہے جو وقت جسکا دل چاہے آکر دیکھ سکتا ہے -

گذشتہ مہینہ میں اتنا قلیل چندہ ہوا کہ خرچ میں بہت سی کمی رہ گئی - اب آپ کی خدمت میں مکرر عرض ہے کہ چندہ وصول کرا کے میری ہمت اور حوصلہ بڑھائیں گے -

اخیر میں ایک عرض اور باقی رہ گئی ہے وہ یہ کہ میں نے میونسپل بورڈ میں امداد کے واسطے درخواست دی ہے - اب مسلمان بھائی وہندو بھائی میری درخواست پر خاص توجہ کر کے اُسے منظور کرادیں تو بڑی عنایت ہوگی -

میونسپلٹی جس وقت چاہے ہر ایک کو بھیج کر تحقیق کرا سکتی ہے - اور ہر بات کی طرف سے اطمینان کر سکتی ہے - اسکول کا وقت دس بجے سے دو بجے تک رکھا گیا ہے تاکہ عورتوں کو گھر کے کام کاج کرنے میں آسانی ہو -

خاکسار
بلقیس حبیب بیگم
(مسز حبیب احمد خاں لودھی)
۱۵/۹ سول لائنز - متصل میورل - شہر کانپور

قرطاس ابیض کے بعد گاندھی جی کی رہائی

نئی دہلی - ۱۱ مارچ باخبر حلقوں میں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ قرطاس ابیض کی اشاعت سے قبل گاندی کو رہا کردیا جائے گا - دیگر سیاسی اسیران کی رہائی فی الحال ناممکن ہے -

اس سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے درمیان بذریعہ لاسلکی برابر نامہ وپیام جاری ہے ۲۰ تاریخ تک قرطاس ابیض کی اشاعت یقینی ہے - اور نامزدگی کیلئے آخری تاریخ کا اعلان بھی بعد میں کیا جائیگا -

آزاد کانفرنس میں سر عبدالرحیم کی جامع اور حقایق آموز تقریر

آزاد پارٹی کے اصول کا تبصرہ، سیاسی صورت حال پر مدبرانہ تنقید

کانپور ۸ مارچ آل انڈیا آزاد کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے سر عبدالرحیم رکن اسمبلی نے حسب ذیل خطبہ دیا -

میں چند الفاظ آپ لوگوں کو یہ بتانے کی اجازت چاہتا ہوں کہ ہم لوگ اس کانفرنس میں جو انڈیپنڈنٹ پارٹی کی طرف سے منعقد کی گئی کس غرض کیلئے جمع ہوئے ہیں - اس کے نام کی کشش ہم کو یہاں نہیں کھینچ لائی ہے بلکہ بانیان پارٹی نے جو اصول عمل اپنے لئے تیار کیا ہے وہ حقیقتاً وہی ہے جسپر اسمبلی کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کام کررہی ہے اصل مطمح نظر یہ ہے کہ مختلف فرقوں، یعنی ہندوں، مسلمانوں اور سکھوں، پارسیوں، اور عیسائیوں کی نمائندہ ایسی جماعت تیار کی جائے جو "کیا دیتے ہو اور کیا لیتے ہو" کے عملی اصول پر کاربند ہوکر موجودہ صورت حال کی ناقابل تردید مشکلات کا جرأت کیساتھ مقابلہ کرنے پر تیار رہو تاکہ ایک مستحکم، خوشحال آزاد ہندوستانی قوم کی تعمیر کیلئے سب ملجلکر کام کرسکیں - میں ہرگز یہ یقین نہیں کرتا کہ سیاسی یا آئینی نظریات، چاہے وہ ظاہراً کیسے ہی مستحکم ہوں یا مقبول عام جذبات چاہے وہ کتنی ہی جاذبیت کیوں نہ رکھتے ہوں - کوئی حل پیدا کرسکتے ہیں حقیقت ہم لوگوں کو بڑے تلخ تجربات کے بعد معلوم ہوئی ہے - تجربات نے ہم کو یہ بھی بتلایا ہے - کہ موجودہ صورت حال کا واحد علاج اس میں مضمر ہے کہ ہم لوگ اپنے اہم اور غیر اہم متعدد ومتنازع فیہ سیاسی، انتظامی اور اقتصادی مطالبات کا مناسب تصفیہ انصاف و رواداری کیساتھ کرلیں - صرف یہی طریقہ ملک میں صحیح اور دائمی قوم پرستی کی صبح سعادت کی نموداری کا ذریعہ ہوسکتا ہے - ہم لوگوں کو آبادی کے مختلف طبقوں کی ضروریات اور مشکلات کا احساس کرنا چاہئیے - اور اسے حل کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہئیے - ہمیں اسے تسلیم کرلینا چاہئیے کہ ایسا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا جو سبھوں کی ترقی کا ذریعہ بن سکے - نہ کسی خاص جماعت یا طبقہ ترقی کا - ورنہ ہندوستان کو موجودہ ترقی یافتہ ممالک کی سطح پر لانے کی کوئی امید نہیں ہے - ہمارے دماغوں کی نظروں کے سامنے فطرتاً وہی سیاسی اقتصادی اور معاشی مطمح نظر ہے - جو دوسری جماعتوں کے پیش نظر ہے یقیناً ہمارا مطمح نظر اپنے ملک کے مستقبل کیلئے بھی ہے کہ یہ روئے زمین کی عظیم ترین قوموں کی ایک عظیم تر قوم بن جائے - لیکن یہ ہم صاف طور پر دیکھ رہے ہیں کہ ہم لوگ سوراج و آزادیت تو کجا درجہ نو آبادیت بھی نہ تو ایجی ٹیشن کے ذریعہ ہی حاصل کرسکتے ہیں نہ آئین ودستور کے ذریعہ اور نہ کسی اور ذریعے سے تاوقتیکہ ہم لوگ کم ازکم سیاسی دماغ رکھنے والی جماعتوں میں ایک ہی مشترک عزم اور مقصد کا جذبہ نہ پیدا کردیں گے - اگرچہ اسیر بھی یہ کام بہت ہی آسان نہیں ہوگا لیکن بغیر اس کے صحیح معنوں میں خود مختاری کا خواب دیکھنے سے تضیع اوقات ہے - عام آبادی کی اختلافی جماعتوں کو مشترکہ انتخاب کے ذریعہ یکجا کردینے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں کیونکہ ہم سے اکثر خوف زدہ تھے - لیکن جو کچھ ہمارے اور آپ کے پیش نظر ہے اُسکا حصول بہت مشکل نہیں ہے یعنی عوام کی مختلف جماعتوں کے نمائندوں کی ایک مشترکہ منظم جماعت جو اسکا عزم لے کر کہ ملک کو خودمختاری کے راستہ اقدام کرنے کیلئے جو بھی موقع ملے گا اُس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے گی - ایسے مسئلہ میں سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ کہیں سے ایک باضابطہ ابتدا کی جائے اس ابتدائی امکان کا موقع ہم لوگوں کو اسمبلی میں حاصل ہے - اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اسی طرح اسکا امکان صوبجاتی کونسلوں میں بھی نہ ہوا اور کیوں ایسی سیاسی جماعت کی حمایت ملک کی دیگر طاقتیں وانجمنوں میں نہیں کریں گی - آپ نے صوبہ متحدہ میں بھی اس کی ابتدا کی ہے - اور ہمیں یہ یقین ہے کہ ایسی دوسری جماعتیں دوسرے صوبوں میں بھی موجود نہیں اگرچہ اُن کا نام کچھ اور ہے -

اسمبلی کی پارٹیاں

جیسا کہ شاید آپ لوگ جانتے ہیں - اُس بڑے سرکاری گروہ اور چند اُن ممبروں کو چھوڑکر جو کسی پارٹی میں شریک نہیں ہیں - اسمبلی کے اندر پانچ سیاسی پارٹیاں ہیں - انڈیپنڈنٹ پارٹی سب سے بڑی پارٹی ہے - جس کے ارکان کی تعداد ۲۷ - ہے جن میں سے ۱۱ مسلم حلقہ ہائے انتخاب کے نمائندے ہیں - اور ۱۰ عام اور مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کے موخرالذکر میں سے ۲ پارسی اور سکھ اور ۸ ہندو - ہر صوبہ کی اس پارٹی میں کافی نیابت ہے ہم لوگ یکجہتی سے کام کررہے ہیں - اور اسکا ثبوت کہ موجودہ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے تھوڑی بہت کامیابی بھی حاصل کی ہے - اس امر سے ملتا ہے کہ اس ارکان کی تعداد میں تدریج کے ساتھ اضافہ ہوتا جاتا ہے اور اس کے امکانات ہیں کہ بہت جلد اس میں مزید اضافہ ہوگا - میں مطمئن ہوں کہ کم ازکم مجالس آئین ساز میں فرقہ وارانہ سیاست کے خاتمہ پر سرعت کے ساتھ قریب آتے ہیں - حضرات :- اس کی ایک وجہ کہ کیوں عام طور سے ہمارے سیاست دانوں میں اس قدر اختلاف وتنازع ہے - یہ ہے کہ ان میں سے اکثروں نے اپنی تمام کوششوں سے صرف انگریزوں سے سیاسی اقتدار اور انتظامی حیثیتیں چھین لینے کی طرف مرکوز کردیا ہے - اس سلسلہ میں کشمکش اتنی سرگرم اور طویل ہوگئی ہے کہ ہم میں سے اکثروں نے کسی ایسے مفید تعمیری پروگرام کہ بنانے اور اُسے برابر پبلک کے سامنے پیش کرکے رہنے کے لئے جسپر ہم اقتدار حاصل کرنے کے لئے عملدرآمد کرنا چاہتے ہیں - وقت دینے اور دماغ لڑانے کی طرف مطلق توجہ نہیں کی - نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عوام متعدد سیاست دانوں کی دیانت کی طرف سے بدظن ہوگئے ہیں - اور یہ شبہ کرنے لگے ہیں کہ آیا یہ لوگ واقعی عوام کی کچھ بہتری کرنا چاہتے ہیں - یا صرف اپنا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کا گھر بھرنا چاہتے ہیں - میں آپ کو نصیحت دوں گا کہ آپ لوگ ایسی غلطی سے اجتناب کریں - سیاسی آزادی اور حقوق کے لئے جان توڑ کوشش کیجئے لیکن ساتھ ہی ساتھ انڈیپنڈنٹ پارٹی کی توجہ ہمیشہ کسی ایسے تعمیری مفید پروگرام کی طرف مبذول رکھئے جو لازماً ملک کے ہر طبقہ کے لئے نفع بخش ہو - تب آپ دیکھیں گے کہ آپ کی پارٹی کے ارکان کا اعتماد ایک دوسرے کے نیک ارادوں کے متعلق تیزی کیساتھ ترقی کرجائے گا اور مسلمانوں ہندوں، سکھوں کے ساتھ ملکر کام کرنے میں کوئی مشکل نہیں باقی رہے گی -

(باقی بر صفحہ ۶)

چین میں جمہوریت کی روح پھونکنے والا مرد مجاہد

ڈاکٹر سن یت سین کی زندگی کے حالات

چین و جاپان کی موجودہ خوفناک کشمکش کا اگر بہ غور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جنگ کی ابتدا ڈاکٹر سن یت سین کی حریت پرورانہ تعلیمات سے ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ چین ایشیا کا وہ ملک جو ترقی و تہذیب کے میدان میں سب سے آخر میں آیا ہے۔ اور اس میں زندگی اور ترقی کی جو کچھ لہر پیدا ہوئی ہے وہ ڈاکٹر سن یت سین کی تعلیمات اور آپ کی مجاہدانہ کوششوں سے ہوئی ہے۔ اور جب سے چین نے ہوش سنبھالا ہے وہ برابر غیر قوموں کی اقتصادی و معاشرتی اور ملکی غلامی کے جوئے کو اتارنے پر تلا ہوا ہے۔ اور یہی اُس کی زندگی کی وہ روح ہے جو موجودہ جنگ و جاپان کا باعث بنی۔ کیونکہ چین کے حریت پسند اور ڈاکٹر سن یت سین کے پیرو اپنی آنکھوں سے کسی جاپان، کسی روس، کسی امریکہ، اور کسی انگلستان کی اقتصادی اور ملکی سیادت کو چین میں نہیں دیکھ سکتے۔ بنا بریں آج کی فرصت میں ناظرین کرام کی خدمت میں ڈاکٹر سن یت سین کے حالات زندگی پیش کیے جاتے ہیں:-

ڈاکٹر موصوف کو چین کا لینن کہنا چاہئے۔ کیونکہ آپ چینی جمہوریت کے بانی اور انقلاب چین کے قائد اعظم ہیں۔

آپ صوبہ کنٹن کے ایک چھوٹے سے شہر سیانگ شان میں پیدا ہوئے ۱۲ نومبر ۱۸۶۶ء کو ایک غریب کسان کے گھر پیدا ہوئے۔ پڑوسی کسانوں اور دیہات کے غریب بچوں کیساتھ آپ کا عہد طفلی اسکول میں گذرا۔ ۱۳ برس کی عمر میں آپ شہر "ہونولولو" میں گئے۔ جہاں پانچ سال رہ کر آپ نے ہائی اسکول کی تعلیم ختم کی۔ اور دنیا کو ایک نئی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا اس زمانہ میں "ہونولولو" میں امریکن تاجروں کی کثرت تھی۔ اور یہ لوگ چینیوں کے نزدیک ایسے تھے۔ جیسے غریب ہندوستانی دیہاتی کے تخیل میں کوئی انگریز ہوتا ہے۔ آپ نے امریکن زندگی کا گہرا مطالعہ کیا اور اُس کی تہذیب قبول کرلی۔

یہاں سے آپ "ہانگ کانگ" آئے اور کوئنس کالج میں داخل ہوگئے۔ یہ زمانہ چین کی انتہائی کمزوری اور طوائف الملوکی کا تھا۔

طالب علم سن یت سین ہمیشہ وطنی سیاسیات، باہمی مناقشات اور شخصی حکومت کی کمزوریوں پر غور کرتا رہتا تھا ۲۰ برس کی عمر میں اس کالج سے آپ شاندار طریقہ پر کامیاب ہوئے۔ اور پھر ہانگ کانگ میڈیکل کالج میں داخل ہوکر طبی تعلیم ختم کی اور باقاعدہ ڈاکٹر ہوگئے۔

لیکن درحقیقت آپ کو بدن کے امراض سے دلچسپی نہ تھی۔ بلکہ آپ کے دل و دماغ میں سسکتے ہوئے چین کے قومی علاج کا بھوت سوار تھا۔ اسی زمانہ میں جاپان نے پیش قدمی کر کے چین کو ہضم کرلینے کی ٹھانی اور ۱۸۹۴ء میں چین کو بہت بری شکست دی۔ یہ شکست درحقیقت چین درحقیقت چین کی شکست نہیں تھی بلکہ فتح تھی۔ کیونکہ اسی احساس شکست نے چین میں ڈاکٹر سن یت سین جیسا انسان پیدا کردیا۔ ڈاکٹر موصوف نے اس شکست سے بہت سے نتائج اخذ کیے۔ اور قومی جوش اور احساس زندگی سے معمور ہوکر آپ چین کی آزادی کا جھنڈا لے کر کھڑے ہوئے اس زمانہ میں چین پر برطانیہ کی سیادت تھی۔ ڈاکٹر موصوف اس غیر ملکی مداخلت کو چین کی سخت توہین سمجھتے تھے

یہی وجہ تھی کہ ہر وہ ساعت جو برطانوی حکومت کے ماتحت ہانگ کانگ میں گذرتی تھی اور ہر وہ زخم کاری جو چین کو غیر ممالک کے ہاتھوں برداشت کرنا پڑتا تھا۔ وہ سب آپکے دل میں یہ یقین کرنیکا باعث ہوئے کہ چین کی مرکزی حکومت جڑ سے کھوکھلی اور غیر ملکیوں کے ہاتھ میں ناچ رہی ہے ان ہی حالات کو دیکھ کر آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اب بجز انقلاب کے مریض چین کی کوئی دوا نہیں۔ چنانچہ آپ نے چین کو انقلاب کی دعوت دینے کی کارروائیاں شروع کردیں۔ آپ نے تمام دیگر مشاغل ترک کردیے اور اپنی زندگی انقلابی پروگرام پر عمل پیرائی کے لئے صرف کردی۔ آپ کی زندگی کا واحد مقصد ایک خوددار، آزاد، اور ترقی یافتہ چین تعمیر کرنا تھا۔ آپ کے سیاسی خیالات و اعمال میں آپ کے چند شریک اور بھی تھے۔ جو اس انقلابی تعمیر میں آپ کے رازدار ہے۔

کسی ملک میں انقلاب پیدا کرنا کوئی آسان کام نہیں اور پھر قدامت پسند چینیوں سے انقلابی پروگرام کو جلد از جلد قبول کرنے کی توقع عبث تھی۔ لیکن شیر دل سن یت سین اپنی دنیا آباد کرنے کی فکر پیہم کرتا رہا۔ چنانچہ آپ نے ایک قلیل مدت میں لوگوں کو شہنشاہ چین کے خلاف بغاوت کرنے پر آمادہ کیا۔ لیکن افسوس زخم ابھی کچا تھا اور انقلابی فوج کو ۱۸۹۵ء میں شہنشاہی طاقت نے کچل ڈالا غریب ڈاکٹر جان بچاکر چین سے نکلا۔ پہلے جاپان گیا پھر امریکہ آیا اور آخر میں لندن پہونچا وہاں اتفاقاً وہ ہو کا کہ چینی سفارت خانہ چلا گیا۔ اور جہاں وہ ۱۲ روز تک محبوس رہا اور چینی سفیر کا ارادہ تھا کہ ڈاکٹر کو پہلے جہاز سے چین واپس کردے۔ کیونکہ خاندان مانچو کر (شہنشاہ چین کے خاندان کا نام) اس انقلابی تحریک اور باغیانہ اسکیموں کی وجہ سے اس کے خون کا پیاسا تھا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ عین موقع پر ڈاکٹر سن یت سین کے مخلص دوست ڈاکٹر جمس کانٹل نے اس کو کسی ترکیب سے چینی سفارت کے قبضہ سے نکال لیا اور اسطرح بیچارہ موت کے پنجہ سے نکلا۔ یہاں سے نکل کر اُس نے اپنی توجہ سوشل اور سیاسی تحقیقات اور حکمرانوں کے نئے نظریوں کے دریافت صرف کی! اور کافی غور و خوض کے بعد اُسنے قومیت اور جمہوریت اور معیشت کے متعلق تین نظریے قایم کیے۔ جو ڈاکٹر کے نام پر اصول ثلاثہ کی حیثیت سے بہت مشہور ہیں۔ (انشاءاللہ کسی آیندہ نمبر میں اسکے اصول ثلاثہ پیش کیے جائیں گے۔ ان خیالات کو وہ ہر چینی نوجوان کے دل میں پیوست کردینا چاہتا تھا۔ اسی لئے وہ جہاں جہاں گیا اُس نے چینی طالب علموں چینی تاجروں اور ہر چینی کے سامنے یہ خیالات پیش کیے اور اس کی کوشش سے زیادہ اس کے خیالات لوگوں میں پھیلے اور مقبول ہوئے۔

دراصل یہ اُس کے صرف خیالات ہی نہ تھے بلکہ یہ چین میں جمہوریت اور قومیت کا پودا تھے جن کی قوت روز بروز بڑھ رہی تھی یہانتک کہ وہ دن آہی گیا کہ جبکہ ڈاکٹر کی تعلیمات کا نخل بار آور ثابت ہوا۔ چنانچہ ۱۹۰۰ء میں باکسر کی شورش کے بعد انقلاب کے لوہے کو مناسب ہوا ملی چین کے تمام لوگوں میں عام احساس پیدا ہوا کہ جمہوریت بہتر چیز ہے اور شخصی حکومت غلامی کا دوسرا نام ہے۔

۱۹۰۵ء میں ان ہی خیالات پر غور کرنے کے لئے ٹوکیو میں ایک کانفرنس کی گئی۔ جسمیں ملک چین کے ہر طبقہ اور ہر حصہ کے لوگ شامل تھے۔ اور اس کانفرنس نے بڑے جوش و خروش کیسا تھ یہ تجویز پاس کی کہ:-

اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب کہ چین کے موجودہ شاہی خاندان کو تخت حکومت سے اتار دیا جائے اور چین کو جمہوریت کی شکل میں بدل دیا جائے۔

اس کانفرنس میں دو قسم کے لوگ شریک تھے ایک تو وہی چین کے انقلابی۔ اصلاحی خیالات کے لوگ دوسرے چین کے وہ تاجر جو غیر ملکوں میں تجارت وغیرہ کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ چنانچہ اول الذکر نے چین کے اندر انقلابی پروگرام کو خفیہ خفیہ طور پر چلانے کا بیڑا اٹھایا اور موخرالذکر نے ان لوگوں کی پورے طور پر مالی امداد کی۔ اور اگر اسوقت غیر ممالک کے چینی تاجروں نے مالی امداد نہ کی ہوتی تو انقلاب چین محض ایک خواب ہوتا ٹوکیو میں یہ جو کچھ ہوا تھا وہ درحقیقت ڈاکٹر سین کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔

چنانچہ اس کانفرنس کے بعد اب ڈاکٹر صاحب موصوف چین میں ایک فیصلہ کن انقلاب کی کوششوں میں مصروف ہوگئے۔ ۱۹۱۱ء کے موسم سرما میں شہر ووچانگ سے انقلابی نعرہ بلند ہوا اور جمہوریت و شہنشاہیت یا خاندان مانچو و ڈاکٹر سین کی جنگ ہوگئی۔ لیکن یہ کوئی بغاوت نہ تھی بلکہ دلوں کی تبدیلی کا اظہار تھا۔ چنانچہ انقلابیوں کو فتح ہوئی اور بہت جلد ہی انہوں نے صوبہ بصوبہ کے مرکز کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔

اگرچہ انقلاب بہت جلد شروع کردیا گیا تھا۔ کیونکہ مخالفین شہنشاہیت پورے طور پر تیار نہ تھے مگر ملک نے جس سرعت سے انقلاب کی امداد کی وہ اسقدر قوی اور کافی تھی کہ تنو دن کے اندر ہی اندر خاندان مانچو کی ساری شہنشاہیت ختم ہوگئی۔ سن یت سین کا خواب پورا ہوا اور چین میں سب سے پہلی بار جمہوریت قایم ہوئی۔ عوام کی رائے سے بالاتفاق ڈاکٹر سن یت سین جمہوریت چین کے سب سے پہلے صدر منتخب ہوئے۔

لیکن قدرت جب کسی ملک کو ترقی دیتی ہے تو اُسکو خواب غفلت سے جگانے اور پردہ گمنامی سے نکالنے کیلئے صرف ایک یا دو بار انقلاب کے مزے نہیں چکھاتی اور بلکہ قوموں اور ملکوں کو ترقی کی منزل تک پہونچنے کیلئے بار بار انقلاب، بار بار عروج اور بار بار پستی کے دور سے گذرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ غریب چین کا بھی یہی حال ہوا ابھی جمہوریہ چین کو قائم ہوئے کوئی مدت بھی نہ گذری تھی کہ چین کو اختلافات کے پنجہ نے پھر آدبایا۔ زعمائے قوم، مفکرین سیاست اور ارباب حکومت میں دو پارٹیاں ہوگئیں۔ ایک ڈاکٹر سین کی جو حکومت کی پوری توجہ قوم کی تعلیمی اور اخلاقی اصلاح کی طرف مبذول کرانا چاہتی تھی۔ دوسری یوان شین کائی Yuan Shain Kai کی پارٹی جسکا مطمح نظر یہ تھا کہ جمہوریہ اپنی ساری قوت فوج پر صرف کرے۔

تین ماہ بعد ڈاکٹر سن یت سین نے اس امید پر کہ جمہوریت کی صدارت سے استعفا دیدیا کہ شاید وہ علیحدگی کی حالت میں اپنے مشن کو زیادہ ترقی دے سکیں۔ چنانچہ سن یت سین سیاست و صدارت سے علیحدہ ہوکر اور اس کام کو دوسروں پر چھوڑ کر تعلیم، لکچر، و مضامین و تقریر کے ذریعہ لوگوں کو جمہوریت و قومیت کے اصول سمجھانے لگے۔ اسیغرض کیلئے آپنے اپنی پارٹی کا نام بدل کر کومنگ ٹانگ رکھا اور اُس کے ماتحت ایک اوسیع تعمیری پروگرام بنایا جو چین میں ترقی و آمدنی کا باعث بن سکے۔ اس پروگرام میں ریلوے کی تعمیر کو چین میں مادی کیلئے کا قدم قرار دیا اور یوان شین کائی نے آپ کی تحریکوں کی مخالفت کی۔ اور آپ کے پروگرام کے مقابلہ میں وہ سد راہ بن گیا۔

دراصل ان تمام مخالفتوں سے یوان شین کائی کا مقصد آپ کی قوت اور آپ کے اثر کو زایل کرنا تھا ڈاکٹر سین کو قطعاً علم نہ تھا کہ...... اسکا رفیق کار اور ان ہی کا بنایا ہوا صدر اُن کی مخالفت......... ذاتی وجاہت کیلئے کر رہا ہے۔

چنانچہ یہ غدار صدر ۱۹۱۱ء میں دارالعوام اور تمام اصول...... جمہوریت توڑ کر خود چین کا بادشاہ بن بیٹھا۔

ڈاکٹر موصوف اس غلط انتخاب سے بہت نادم ہوئے جنرل یوان شین کائی نے ۱۹۲۶ء تک چین کو اپنی شاہی لعنت میں گرفتار رکھا۔ لیکن سن یت سین اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی زندگی کوئی معمولی نہ تھی۔

چنانچہ پھر اسی شاہی کے خلاف ۱۹۲۶ء میں چین میں ایک غلغلہ جہاد بلند ہوا۔ سارا چین شاہی کے خلاف ایک جھنڈے تلے جمع ہوگیا۔ ڈاکٹر سن یت سین کے ایک نئے پرجوش معتقد اور سچے جاں نثار جنرل چیانگ کائی شک نے شاہی کو فنا کردینے کی قسم کھائی۔ اور قومی عساکر کی پرجوش قیادت کرتے ہوئے کانٹن سے شمالی چین کی طرف کوچ کیا اور تمام شاہی قولوں کو پسپا کرتا ہوا بالآخر جمہوریت کا جھنڈا چین پر لہرا دیا۔

غدار یوان شین کائی نے بری طرح شکست کھائی اور اُس کی بادشاہت کے تمام بل بوتے فنا ہوگئے اور افسوس! ڈاکٹر سن یت سین اپنی کوششوں کا پھل اور اپنے خواب کی تعبیر دوسری بار منظر نہ دیکھ سکا۔ کیونکہ وہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء کو شہر پکین میں انتقال کرچکا تھا وہ ایک غریب بدھ گھرانے میں پیدا ہوا تھا اُسکو غریبوں سے محبت تھی وہ غریبوں اور بنی نوع انسان کے ہر فرد کیلئے تھا۔ اسلئے بحالت غربت مرا سوائے ایک مکان اور مکان اور ذاتی کتب خانہ کے اُسکے پاس کوئی اور جائداد نہ تھی۔ اُسکا مکان چینی تاجروں نے چندہ سے بنایا تھا اور اُسکے کتب خانہ میں سیاسی اور سوشل علوم کا اچھا خاصہ ذخیرہ تھا۔ چین کی آزادی اور ترقی کیلئے مرتے وقت تک کوشش کرتا رہا۔

وہ ایک ذہین طالب علم، ہوشیار، اور جادو گفتار مقرر سحر نگار انشا پرداز، دور اندیش مدبر، ارادہ کا پکا، مزاج کا مستقل، بہادر جرنیل، ان تھک کام کرنے والا اعلے اسطلح۔ خوش مزاج و خوش طبع، اور اہل چین کی نگاہوں میں ہر دلعزیز تھا۔ اُسنے نہ صرف چین کی جدید تعمیر کی بنیاد ڈالی۔ بلکہ چین کی آیندہ زندگی کیلئے شاہراہ نکالی اسکی تعلیم نے چینی نوجوانوں کے دلوں کو ملک کی خدمت کی محبت سے معمور کیا۔ اُسنے اہل چین کو حکمرانی اور انتظام کے قابل بنادیا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اُسکی خدمات اور کوششوں کے بعد ہی چین میں اپنے قدموں پر کھڑے ہونیکی قابلیت پیدا ہوئی۔ فوجی قوت میں اضافہ ہوا چین میں ترقی اور قومیت کا عام احساس پیدا ہوا۔ چنانچہ ابھی ڈاکٹر سین کو مرے ہوئے دو برس بھی نہ ہوئے کہ اتحاد چین کا خواب پریشان اپنی شکل میں ظاہر ہوگیا۔ اور ابتک چین کی تمام قوموں میں اتحاد کا منظر پورے طور پر پایا جاتا ہے چین و جاپان کی موجودہ کشمکش صرف اسلئے ہے کہ چینی آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ اور جاپان انکو غلام بنانا چاہتا ہے اور اپنی تجارتی اور فوجی طاقت سے

وسطی ایشیا میں حیرت انگیز انقلاب

(از آئی فر)

آئی فر کے نام سے ایک مضمون نگار نے سمرقند اور ترکستان کے علاقوں کے دلچسپ حالات لکھے ہیں۔ جہاں عموماً مسلمانوں کی آبادی ہے۔ ترکستان ایک عرصہ سے روس کے ماتحت ہے۔ زار روس کے زمانہ میں ترکستان کی جو حالت تھی اُس سے لوگوں کو اچھی طرح واقفیت ہے۔ جہالت اور افلاس ایک مستقل حالت تھی۔ لیکن جس وقت روس میں انقلاب ہوا اور ترکستان ایک نئی حکومت کے تحت میں آیا۔ جو عرفِ عام میں بالشویک یا سوویٹ حکومت مشہور ہے۔ روس کی طرح ترکستان کے واقعات بھی دیو و پری کا افسانہ بن گئے۔ اور اگرچہ یہ مقامات کچھ زیادہ دور نہیں ہیں۔

بقول مضمون نگار لنڈی خانہ سے جو شمال مغربی ہندوستان کا آخری ریلوے اسٹیشن ہے۔ کابل صرف ۱۷۰ میل ہے اور کابل سے ... ۴۰ میل ترکستان کا وہ مشہور تاریخی شہر ہے جہاں چنگیز خاں نے حکومت کی۔ جو تیمور لنگ کا دار السلطنت تھا اور جسکو سکندر اعظم نے تاراج کیا۔ اب کابل، خیوہ، بخارا، اور تاشقند سے سمرقند تک آلات پرواز کے ذریعہ سلسلہ آمد و رفت جاری ہے اور مہینوں کی راہیں دنوں اور ساعتوں میں طے ہوتی ہیں۔ تیمور لنگ کے مقبرے کے چاروں طرف سڑکوں پر چرخ موٹر کاریں دوڑ رہی ہیں۔ مسلمان خواتین بے نقاب بے نقاب آزادانہ اور بے خوف سڑک پر چلتی پھرتی ہیں۔ اور بام دنیا (کوہ پامیر) کے بسنے والے اپنی محدود ریگستانی بستیوں میں ریڈیو کے ذریعہ سے دنیا کی خبریں سن رہے ہیں۔ دورِ حاضر کے عجائبات ہمارے گھر کے دروازوں پر منظر عام پہنچے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک ترکستان اور افغانستان ہندوستان کی شمالی و مغربی سرحد ہے۔ حالانکہ نہ اب وہ ترکستان ہے اور نہ دنیا کی وہ جغرافیائی تقسیم۔ ترکستان باعتبار قومیت بہت سی چھوٹی چھوٹی جمہوریتوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ ازبکستان ان میں سب سے زیادہ اہم جمہوریت ہے۔ اور اسمیں سب سے زیادہ مشہور شہر ہیں۔ سمرقند، بخارا، تاشقند، اور فرغانہ ان علاقوں میں آب پاشی کا سب سے بہتر انتظام ہے۔ یہاں ازبک حکومت قایم ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ سمرقند کی قدیم شوکت و عظمت کا اب پھر دور دورہ ہے ازبکستان کے شمال میں ترکمانوں کی عظیم صحرائی جمہوریت قایم ہے۔ اور اب اس کا نام ترکمانستان ہے۔ یہ دونوں جمہوریتیں روس کی جمہوریت متحدہ کے اجزائے ترکیبی ہیں۔ اور ان کے صدر سوویٹ کانگرس کے چھ صدر افسروں میں سے ہیں۔ جو کانگریس کے اجلاس میں بیٹھتے ہیں۔ ازبک جمہوریت کے مشرق میں کرغیز، تاجکستان، اور قزاقوں کی جمہوریتیں ہیں، یہ بھی جمہوریت سوویٹ روس کی فیڈریشن میں بڑی جمہوریت کے اجزا کی حیثیت سے نیابتاً شریک ہوتی ہیں۔ تاجک جمہوریت چترال کی بالکل سرحد پر واقع ہے۔ یہاں غیر جانبدارانہ علاقہ کی پتلی سی پٹی اسی روسی علاقہ اور ہندوستان کے درمیان حائل ہے۔

زار کی حکومت

انیسویں صدی کے ۱۸۶۰ء اور ۱۸۷۰ء کے درمیان وسطی ایشیا کی زرخیز انگوروں اور روئی کی سرزمین پر روس کا قبضہ ہوا اس زمانہ میں ترکستان کو زار کے تاج کا سب سے زیادہ روشن ہیرا کہا جاتا تھا۔ فاتح افسروں کے بسنے کے لئے یہاں ایک خوبصورت نیا شہر تعمیر کیا گیا۔ جو تاشقند کے نام سے مشہور ہے گورنر کے رہنے کے لئے سنگ مرمر کا سر بفلک محل بنایا گیا۔ اس کے مقابلہ روسی ...... فوجوں کے لئے پریڈ کے میدان بنے۔ ان فاتحین کیساتھ اُن کے علوم اور اُن کی معاشرت اُن کے ڈاکٹر اور ان کے بچوں کی تعلیم کیلئے اُن کی درسگاہیں بنائیں دیسی آبادی کے اس خاص گروہ کے لئے جن میں سے حکومت کو اپنے کلرک پیدا کرنے تھے۔ اور راعی اور رعایا کے درمیان جن کے ذریعہ سے تعلق قایم کرنا تھا روسی زبان کے اسکول بھی قایم کیے گئے۔ اور ترکستان اور سینٹ پیٹرسبرگ کے درمیان ایک ریلوے قایم کر دی گئی۔ لیکن عام باشندگان ترکستان کے لئے نہ تعلیم کا انتظام تھا۔ نہ حفظان صحت کا۔ یہاں مدرسوں میں ابتدائی مذہبی تعلیم ہوتی تھی۔ بچوں کو صرف قرآن پڑھایا جاتا تھا۔ اس حکومت نے لوگوں کے رسم و رواج اور روایات میں کوئی مداخلت نہیں کی صرف وصول تحصیل سے واسطہ رکھا۔

انقلاب کے بعد

لیکن بالشویکی انقلاب کے بعد ہر بات میں انقلاب ہوا۔ دیسی باشندوں کو امور ملکی کے انتظام کا پورا اختیار دیا گیا۔ اور قومیت کے اعتبار سے اپنی جمہوریتیں قایم کرنے میں آپ کو امداد دی گئی۔ مضمون نگار کا بیان ہے کہ اس معاملہ میں بالشویکوں کی پالیسی بلاشبہ دلیرانہ ہے اور وہ لوگوں کو اپنے ہاں حکومت کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اس کے ساتھ ہی قدیم رسم و رواج پر حملہ کرنے میں کسی کا پاس و لحاظ نہیں کرتے وہ عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیتے ہیں۔ اور بچپن کی شادیوں کو روکتے ہیں۔ اور ہر قصبہ میں حفظان صحت کے مستقر قایم کرتے ہیں اور وہ مقامی زمینداروں اور پیشوایان مذہب کیساتھ لوگوں پر جبر کرنے کیلئے باز نہیں کرتے۔

وسطی ایشیا کا سفید سونا

روئی وسطی ایشیا کا سفید سونا ہے۔ اور یہی روئی اس وقت ماسکو کے اقتصادی منصوبے کی بنیاد ہے۔ وہ یہ خواب دیکھ رہے ہیں کہ وسطی ایشیا میں اتنی روئی پیدا کی جاسکے کہ سوویٹ روس کی تمام ضروریات پوری ہوسکیں اور ہر سال امریکہ کو کروڑوں روپیہ کی رقم نہ بھیجنا پڑے زار کے زمانہ میں یہاں ۹ ہزار ایکڑ رقبہ کی آبپاشی ہوتی تھی مگر آثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی قدر رقبہ جو اس زمین میں ویران پڑا تھا کسی زمانہ میں سیراب اور زیر کاشت تھا انقلاب کی تباہ کاریاں ختم ہو جانے کے بعد سوویٹ حکومت نے اسکی طرف بھی توجہ کی۔ اور اب رقبہ کاشت اور روئی کی پیداوار کے زمانہ کے مقابلہ میں دی گئی ہے اور یہ ترقی وسطی ایشیا کی اقتصادی مجلس کے قایم ہونے سے ممکن ہوئی ہے۔ یہ کونسل ان ایشیائی جمہوریتوں کی اقتصادی سرگرمیوں میں اعانت کرتی ہے۔ اقتصادی مجلس کے صدر...... کا تقرر ماسکو سے ہوتا ہے لیکن دوسرے ۲۰ ممبر مختلف مقامی جمہوریتوں سے منتخب ہوتے ہیں۔ اس اقتصادی مجلس کے ماتحت وسطی ایشیا کا محکمہ آب رسانی سنٹرل ایشیا کی روئی کی کمیٹی، ریشم کی کمیٹی، وسطی ایشیا کی کوئلہ کمیٹی، ایشیا کا محکمہ فراہمی غلہ۔ اور وسطی ایشیا کا محکمہ حفظان صحت ہیں۔ ان تمام نظامات میں جو دنیا میں اسوقت روئی کی پیداوار اور غذا رسانی کا اہتمام اور انتظام کر رہے ہیں۔ وسطی ایشیا کی یہ روئی کی کمیٹی سب سے زیادہ بڑی اور سب سے زیادہ طاقتور ہے ۱۹۲۶ء میں اس کی آمدنی ستر کروڑ روپیہ روئی کے کاشتکاروں کو ملا۔ اور باقی تین کروڑ میں ٹرلیٹڈ روئی اوٹنے کے کارخانہ بارہ سے زیادہ بنولے کے کارخانہ اور کئی روئی کا بڑا تخم کرنے والے فارم (زراعت گاہیں) چلانے میں مصروف ہوا۔ اسلئے اس روئی کی کمیٹی کو ایک تجارتی نظام کہا جاسکتا ہے۔ اسکا سرمایہ اٹھارہ کروڑ روپیہ ہے۔ جیس اس کی بہت سی مملوکہ چیزیں بھی شامل ہیں۔ مگر زمین شامل نہیں کیونکہ بالشویک نظریہ کے مطابق زمین بھی ہوا اور پانی کی فہرست میں درج ہے۔ یہ روئی کی کمیٹی ازبکستان ترکمانستان۔ اور قزاقستان کی کمپنیوں میں غالب حصہ دار کی حیثیت سے شریک ہوتی ہے۔ اور اس کاروبار میں کم حصہ مقامی حکومتوں کا ہوتا ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ نفع حاصل کرکے اپنے مختلف سائنس کے مرکزوں کی ضروریات پوری کریں وباؤں کے خلاف جنگ کریں۔

روئی کے علاقہ میں ماہرین زراعت کو امداد دیں اور وہ چیزیں ارزاں بیچیں جو زمین کی قوت پیداوار کو تقویت دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو کچھ بچتا ہے وہ نرخ کا نرخ ارزاں کرنے پر صرف ہوتا ہے کاروبار کو اور کارخانوں کو وسعت دینے کیلئے جسقدر روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ماسکو کے نئے تجارتی سروس کے مرکز سے آتا ہے۔

کوئی خارجی اثر نہیں پڑتا

غیر ممالک کے بازار کا وسطی ایشیا کی روئی کے کاشتکاروں پر کوئی اثر نہیں پڑتا جس وقت پیداوار کی زیادتی کی وجہ سے امریکہ کی روئی کی منڈی تہ و بالا ہو گئی تھی۔ تو روس بلا تکلف امریکہ کی روئی بہت ارزاں خرید سکتا تھا۔ لیکن داخلی محکمہ تجارت روس نے اس وقت تک اس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا جبتک کہ کپڑے کے کارخانہ ترکستان کی تمام پیداوار اسی گراں قیمت پر نہ خرید لیں جو محکمہ نرخ اشیا کی طرف سے مقرر ہو چکی تھی۔ روس کے تمام مزدوروں اور کاشتکاروں نے محض اسلئے گراں قیمت پر روئی کا سامان خریدا کہ ترکستان کی روئی کے کاشتکار تباہ نہ ہوں۔

ازبکوں کا صدر پہلے کاشتکار تھا

خدا کی شان ہے کہ تیمور کا دار السلطنت جمہوریت ازبکستان کا صدر مقام ہے اور یہاں کا صدر ایک شخص ہے جو پہلے کاشتکار ہی نہیں۔ کاشتکاروں کا مزدور تھا۔ ہل چلانے والوں کی انجمن میں اس بوڑھے مزدور نے کچھ اس محنت اور قابلیت سے کام کیا کہ ترقی کرکے جمہوریت کا صدر بن گیا۔ اسکا گھر سمرقند کا وائٹ ہاؤس مشہور ہے۔ جسمیں صرف چھ کمرے ہیں اسمیں خود صدر رہتا ہے اور اسکے خاندان کے پانچ آدمی اور ہیں۔ صدر کے علاوہ اسکا سکریٹری اور سکریٹری کے گھر کے چار آدمی، اور صدر کا باڈی گارڈ اور تمام مہمان اسی مکان میں رہتے ہیں۔ سیدھے سادھے جاہل ازبک نئے دیہات سے درخواستیں لئے ہوئے پیدل آتے ہیں اور آدھی رات کے وقت سمرقند پہنچتے ہیں سیدھے صدر کے گھر چلے جاتے ہیں۔ اور باقی رات صدر کے کمبلوں میں آرام سے گذار دیتے ہیں۔ وہ کبھی کبھی دیہات میں بھی چلا جاتا ہے۔ بے نقاب عورتیں بے تکلف درخواستیں لیکر آتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچے اُس کے چاروں طرف دوڑتے ہیں اور اچھول دادا، اچھول دادا

صدر مسلم نیشنلسٹ پارٹی

تحریک نافرمانی ختم کرنے کے حق میں مسلم نیشنلسٹ پارٹی حکومت سے تعاون کریگی

دہلی ۴ مارچ چوہدری خلیق الزماں قائم مقام صدر مسلم نیشنلسٹ پارٹی نے دہلی سے روانگی کے قبل ایک بیان میں کہا کہ بنارس میں جو کانفرنس ہوگی اُس کا مقصد یہ ہے کہ نیشنلسٹ مسلم پارٹی کے اُس نظریہ پر زور دیا جائے کہ کانگریس کے آیندہ اجلاس میں جدید دستور اساسی پر عمل درآمد کرنے کے متعلق غور کیا جائے۔ اگر یہ ملک کیلئے قابل قبول ہے تو تحریک نافرمانی کی موجودہ پالیسی تبدیل کر دی جائے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی نے ایک بیان میں مجوزہ اجلاس کانگریس کی تاریخوں کے ابتدائی کی متعلق کہا کہ:-

اگر قرطاس ابیض پر بحث کرنا مقصود ہوتا تو ۱۵ اپریل زیادہ مناسب تھی۔ لیکن جن لوگوں نے صدر کو تاریخ مقرر کرنے کا مشورہ دیا اُن کے سامنے یہ مسئلہ ہی نہ تھا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ بنارس کے مباحثہ کے دوران میں قرطاس ابیض کا تذکرہ ہی نہیں آیا مجھے اس میں شک ہے کہ کوئی کانگریسی سنجیدگی کے ساتھ قرطاس ابیض کی اشاعت کا انتظار کر رہا ہے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان بغرض اشاعت دیا ہے:-

"میری توجہات اور پریس تاروں کی طرف مبذول ہوئی ہیں جن میں اظہار کیا گیا ہے کہ مسٹر انینے نے۔ اور میں نے اور بعض دیگر حضرات نے آیندہ کانگریس کے اجلاس کی تاریخ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل اس لئے مقرر کی ہے کہ ہم قرطاس ابیض کی اشاعت کیلئے مضطرب ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ اجلاس کی مندرجہ بالا تاریخیں اس لئے مقرر کی گئی تھیں کہ کلکتہ کے پبلک افراد ۱۸-۱۹ تک فارغ نہیں ہو سکتے تھے۔ اگر بفرض محال کانگریس کے اجلاس کے وقت تک قرطاس ابیض شایع ہو جائے تو کانگریس کو اختیار ہوگا کہ جاہے وہ اسپر غور کرے یا نہ کرے۔

تعاون کیلئے گاندھی جی کی تیاریاں

سیاسیات سے علحدگی کا امکان

پونا۔ ۲ مارچ۔ گاندھی جی نے آج بیان دیا کہ اگر انہیں ضروریات اجازت دیدی جائے تو تو اجازت کی شرط کو بغور دیکھنے کے بعد میں سیاسی مسائل پر خوشی کے ساتھ اپنی پالیسی کا اعلان کر دوں گا۔ لیکن فی الوقت میں اس کے متعلق کوئی خیال نہیں کر رہا ہوں میں نے سیاسیات کو عمداً اپنے دماغ سے خارج کر دیا ہے۔ اس لئے کہ جب دوسرا موضوع میرے سامنے ہو مجھ پر اس (سیاسیات) کے خیال کا بار نہ ہو۔ اور دوسرے اس غرض سے کہ کسی حیثیت سے میر زبان سے ایسا کوئی لفظ برآمد نہ ہو جو حکومت کیساتھ وعدہ خلافی کا مرادف بنے۔ اب میری حالت ہی ایسی ہو گئی ہے کہ میں سیاسیات پر بحث نہیں کر سکتا اور یہ قدرت کی ودلیعت خاص ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر مجھے بولنے کی اجازت دی جائے تو میں بغیر کسی وقت کے پالیسی اور بنیادی اصولوں پر اظہار خیال کر سکتا ہوں۔

پشاور ۴ مارچ۔ صوبہ سرحدی کی کونسل کے اجلاس میں بجٹ پیش کیا جائے گا۔ اجلاس ۹ مارچ سے شروع ہو کر ۲۵ مارچ کو ختم ہوگا دو غیر سرکاری مسودات قانون پیش کئے جائینگے جن میں سے ایک نابالغوں کو تمبا کو نوشی سے بچانے کے متعلق ہوگا۔

بقیہ مضمون صفحہ ۳

بغیر ترقی کے فرقہ وارانہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا

فرقہ وارانہ مسئلہ جو اس شدت کیساتھ آج کل ہمارے سدراہ بنے ہوئے ہیں۔ اُن کا قطعی حل اُسی وقت ہو جائے گا۔ جبکہ ملک کے وسیع اور مختلف النوع ذرایع کو ترقی دینے کا کام ایک پورے غور و فکر کیساتھ مرتب کردہ نظام عمل کے مطابق واقعتاً ہاتھ میں لے لیا جائے۔ تب ہی ممکن ہوگا کہ ملکوں کے مختلف طبقوں کے افراد کے لئے مناسب روزگار مہیا کیا جائے۔ عام آبادی کے طرز زندگی کے معیار کو ترقی دے کر آسایش و قناعت کی اُس سطح تک پہونچا دیا جائے۔ جو آجکل ہندوستان میں صرف گنتی کے چند لوگوں کو حاصل ہے اور اُسی وقت یہ ممکن ہوگا۔ کہ ہم صحت تعلیم اور روشن خیالی کی برکتوں کو ملک کے سارے طول و عرض میں گاؤں گاؤں اور گھر گھر پھیلا دیں۔ ہندوستان اس کو جدید سائنس کے ذریعہ حاصل کر سکتا۔ جیسے کہ یورپ اور امریکہ نے بہت بڑی حد تک حاصل کر لیا ہے ایک یا دو غیر مربوط اسکیموں کو چھوڑ کر ہندوستان نے اقتصادی ترقی کے کسی عام منزل کی طرف پہلا قدم بھی نہیں بڑھایا ہے۔ ہمارے پاس ایک بھی پوری طرح آراستہ اور مکمل ادارہ ٹیکنیکل (فنی) تعلیم کیلئے نہیں ہے ہم سب جانتے ہیں کہ کسطرح سائنس نے ہر قسم کی ضروریات زندگی کی تیاری میں اضافہ کیا ہے اور یہ کہ اس سلسلہ میں اسکی طاقت اہلیت تقریباً لامحدود ہے۔ لیکن جہاں تک ہم اب تک مساویانہ تقسیم کی کوئی مناسب اسکیم تیار کرنے میں ناکام ہوئی ہیں۔ اُسکا سبب کچھ تو تنگ قوم پرستی کی راستوں میں رکاوٹیں ہیں۔ اور کچھ یہ ہے کہ "سرمایہ داری" کا قدیمی نظام ان صورت حالات سے جو جنگ کے بعد پیدا ہو گئی ہیں۔ اب تک مطابقت نہیں کر سکا کرنسی اور تبادلہ کے مسائل اور زیادہ پریشان کن ہو گئے ہیں۔ ہندوستانی سیاست دانوں اور ماہرین اقتصادیات کو بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس کی کارروائیوں کا جو امریکہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ بہ نظر غور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہندوستان کو مسائل متعلقہ سے بہت ہی گہرا وسیع اور اہم تعلق ہے۔

امارت و جمہوریت کا معجون مرکب

حضرات! اسمبلی کی انڈی پنڈنٹ پارٹی نہ صرف مختلف فرقوں کے نمائندوں کی جماعت ہے اور مختلف طبقوں کے لوگ یک جا ہو گئے ہیں۔ بلکہ اقتصادی مفاد رکھنے والے اصحاب بھی اسمیں یکجا ہو گئے ہیں۔ میں یہ پیشین گوئی کرنا نہیں چاہتا کہ یہ مختلف الخیال گروہ کس طریقہ پر اپنی صف بندی کرے گا۔ لیکن یہ ہم سب لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ سردست اور مستقبل قریب میں مفاد پر حاوی اور محیط جماعتوں کو قربانیاں کرنی ہوں گی۔ اور دوسرے لوگوں کو اپنے مطالبات میں اعتدال روی سے کام لینا ہوگا۔ ورنہ مجالس آئین ساز موجودہ زمانہ کی طرح محض بے نتیجہ باہمی تنازعات اور خانہ جنگیوں کا آماجگاہ ہی رہے گی۔ ہم لوگوں میں سے کوئی قطعی طور پر یہ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ آیندہ دستور ہند کس وضع و تراش کا ہوگا۔ لیکن اگر اس ایک ہی دستور میں امرائیت اور جمہوریت کا معجون مرکب اس تناسب کے ساتھ تیار کیا گیا ہے کہ توازن قایم رہے تو آیا دستور صرف حالات ماقبل کو برقرار رکھ سکیگا۔ اور یہ ہرگز ممکن نہ ہوگا کہ عوام کی ترقی کے لئے کوئی عظیم اور وسیع الاثر پالیسی اختیار کی جا سکے اگر مقصد یہی ہے کہ تو یہ دریافت کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسے ملک کی زندگی میں جو بے پناہ اخراجات کے بار سے دبی ہوئی ہے۔ اور پریشانیوں میں مبتلا ہے مزید بیچیدگیاں پیدا کرنے اور غربا کے ذرایع پر اور زیادہ بار ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن میرا یہ عقیدہ ہے کہ زمانہ کی طاقتور رفتار کو چاہے اس کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کتنی ہی چالیں نہ چلی جائیں ہمیشہ روکے رکھنا ناممکن ہے اور یہ ایک دن جاری و ساری ہو کر رہے گی۔ اور یہ ہم لوگوں کی انڈی پنڈنٹ پارٹی جیسی جماعت کا کام ہوگا کہ ایک صحیح معنوں میں قومی حکومت کی پیدائش اور نشو و نما میں اعانت کریں جو عوام کے ہاتھوں میں ہو اور عوام کیلئے ہو۔ مجھے لارڈ برائس کے اس نتیجہ سے جو انہوں نے تمام جمہوری حکومتوں کے تفصیلی معاملات کے بعد اپنی مشہور کتاب "ماڈرن ڈیموکریسی" (جدید جمہوریت) میں اخذ کیا ہے کہ جمہوری حکومت اصل میں کہیں ناکامیاب نہیں ہوئی۔ کامل اتفاق ہے۔

دلیل، لوجود لشئے

میں نے آپ کو وہ تمام اصول بتا دیئے جن پر اسمبلی کی انڈی پنڈنٹ پارٹی قایم ہے۔ چونکہ آپ لوگ ملک میں ان اصولوں کی حمایت و تائید کے لئے تنظیمی مجلس قایم کرنے والے ہیں۔ اسلئے آپ یقیناً اس مقصد کیلئے مناسب قواعد و ضوابط مرتب کریں گے۔ لیکن میں اس پر زور دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی کامیابی کا انحصار اسی تائید و اعتماد کی مقدار پر ہے جو آپ اپنے منتخب کردہ لیڈروں کے ساتھ وابستہ رکھیں گے۔ میرے دوست مسٹر مشیر حسین قدوائی اپنی سچی قوم پرستی کے لئے کافی طور سے مشہور ہیں اور ان کی ذات ملک میں شک و شبہات سے بالاتر ہے پارٹی کے اعزازی سکریٹری مولانا حسرت موہانی ایک کوہ پیکر محب وطن اور بلند حوصلہ و کثیر المحنت سیاسی کارکن ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان کے جذبات شاعرانہ بلند خیالی سے مملو ہیں۔ ان برادران کے رفقائے کار پر ملک کی بہت سی بڑی تعداد کو بھروسہ و اعتماد ہے جن میں مسلمان اور ہندو دونوں ہیں۔ لیکن یہ کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ اس پارٹی کی "دلیل، لوجود شئے" یہ ہے کہ اس کے دروازے تمام فرقوں کے سیاسی کارکنوں کے لئے کھلے رہیں۔ حقیقت میں، اگر ہمیشہ اس میں مختلف فرقوں کے نمائندوں کی کافی تعداد شامل نہیں رہی تو یہ پارٹی بھی تنزل اختیار کر کے ایک بیکار فرقہ وارانہ پارٹی بن جائے گی۔ چاہے اس کا نام آپ کچھ ہی رکھ دیں آپ لوگوں کو چاہیے وہ کوئی بھی ہوں اور کسی جماعت یا طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں گر وہ آپ کے سیاسی مسلک پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ گروہ ان اصولوں پر آپ کے ساتھ کام کرنے کو تیار ہیں جن کا تذکرہ میں نے ابھی کیا ہے۔ دعوت دیجئے کہ وہ آپ کے ساتھ مادر وطن کو آزاد و متحد اور خوش حال بنانے کی مشترکہ کوشش کریں۔ اور شریک کار ہو جائیں

جیہول پر جاپانی افواج کا قبضہ ہو گیا

ٹوکیو ۸ مارچ۔ کل صبح ½ ۱۰ بجے جیہول پر جاپانی افواج کا قبضہ ہو گیا۔ قبضہ سے پہلے جاپانی افواج نے چینی افواج پر شہر سے باہر سخت بمباری کی جسکے باعث چینی فوج درہم برہم ہو گئی اور بھاگ گئی۔ اور اُسکے بعد جاپانی افواج دیوار عظیم کے قریب لنگ ہو چ گئی۔ اور اُنہے اُسی جگہ پر قیام کیا۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ جیہول پر جاپانی قبضہ کے بعد چینی افواج کا بیشتر حصہ کو پی کو کے جنوب مغرب اور لنگھا کی طرف بھاگ گئے بھاگنے والوں میں چینی جنرل ٹانگ یون بھی ہیں

جاپانی ہوائی بیڑہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چینی افواج دیوار عظیم کے باہر روپوش ہو گئی ہیں۔ غالباً اُن کا ارادہ جوابی حملہ کرنے کا ہے۔

پیکنگ ۵ مارچ۔ جنرل ٹانگ یو (چینی کمانڈر) نے ایک دلچسپ اعلان شایع کیا ہے کہ وہ جیہول کی مدافعت آخری دم تک کرے گا۔ اور جب تک فوج کا ایک آدمی بھی باقی ہے مدافعت میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے گی

۱۲ مارچ کی بجائے سارا مارچ

ناظرین کو معلوم ہے کہ ۱۲۔ مارچ کو "امرت دھارا" کا سالانہ جلسہ اسکی سلور جوبلی کے دن ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء سے برابر منایا جاتا ہے۔ بھائیوں کو اس میں شریک کرنے کے واسطے ۱۲ مارچ کو ادویات و کتب کی قیمت میں رعایت کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق کئی مشکلات کے باعث شکایات ہوتی رہتی ہیں۔ بابت ۱۲ مارچ کو ہزارہا آرڈر چھوڑے جاتے ہیں۔ انکی تعمیل باری پر ہونے سے مہربان مہینہ بھر انتظار میں رہتے تھے کہ کب پارسل آوے گا۔ لاہور والوں کو بھی ایک دن میں سارا دفتر لگ کر بھی اشیا بہم نہیں پہنچا سکتا۔ اور اُن کو کہنا پڑتا ہے کہ ایک ماہ کے اندر جب مرضی ہولے جانا۔ ان وجوہات سے اس دفعہ یہ تجربہ کرنے کا خیال ہوا ہے کہ بجائے ۱۲ مارچ کے سارا مارچ ہی رعایت کے واسطے مخصوص کر دیا جاوے۔ پس

یکم مارچ سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء تک جو آرڈر دیئے گئے یا کسی بھی ڈاکخانہ میں ڈالے جاوینگے

اُن پر ۱۲ مارچ والی رعایت دی جاویگی۔ یعنی

لوی دلیو دھید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدکی ایجاد و تیار کردہ امرت دھارا و اس کے پانچ مرکبات ¾ قیمت پر یعنی روپیہ میں ۴ کمی پر اور دیگر ادویات و کتب نصف قیمت پر یعنی روپیہ میں ۸ کمی پر ملیں گی۔

جو صاحب چاہیں روپیہ بھی مارچ کے اندر اندر جمع کرا سکتے ہیں۔ ان کا روپیہ جب تک ختم نہ ہو تب تک اُن کو وہ ہی رعایت ملیگی۔ چاہے وہ کتنی بار کر کے ادویات منگوا دیں! رعایتی فہرست جس میں امرت دھارا و اُس کے مرکبات نیز دیگر ادویات کا مختصراً بیان معہ چند سندات و کتب کے دیا ہے۔

طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے

جو صاحب باقاعدہ تشخیص کرا کے علاج کروانا چاہیں۔ وہ قواعد علاج بھی ساتھ ہی طلب کریں۔ جتنی جلدی آرڈر کر دیں بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آخر میں وہ ہی مشکلات پیش آویں ایجنٹوں کو بھی رعایتی قیمت پر امرت دھارا دینے کے واسطے لکھا گیا ہے۔ امرت دھارا و اس کے مرکبات تو ہر گھر میں ہمیشہ موجود رہنے چاہئیں۔ انکی قیمتیں اسطرح ہونگی

امرت دھارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ (۲۸) کی بجائے ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴؍) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے کی بجائے ۱۵؍ نمونہ کی شیشی ۸ کی بجائے ۶؍
امرت دھارا مرہم ایک روپیہ کی بجائے ۱۲؍ امرت دھارا کی میٹھی ٹکیاں ۴ کی بجائے ۳؍ امرت دھارا لوشن ایک روپیہ کی بجائے ۱۲؍
امرت دھارا بام۔ ایک روپیہ کی بجائے ۱۲؍ امرت دھارا صابن ۴؍ فی بکس کی بجائے ۱۰؍

کچھ اور گھریلو ادویات کا بڑی فہرست میں تذکرہ ہے

المشتہر

تار کا پتہ: امرت دھارا لاہور خط و کتابت کا پتہ۔ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس۔ لاہور

بقیہ آئینہ کانپور

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

آل انڈیا انڈیپنڈنٹ پارٹی کا اجلاس

۵ رمارچ - ۱۱ بجے دن کو سناتن دھرم بھون میں آل انڈیا انڈیپنڈنٹ پارٹی کا سالانہ اجلاس زیر صدارت سر عبدالرحیم منعقد ہوا - سربرآوردہ مسلمانوں، ہندوؤں اور بیرونی نمایندوں سے ہال بھرا ہوا تھا جناب صدر نے اپنے خطبہ میں سب سے زیادہ ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا (پورے خطبہ کا ترجمہ کسی دوسری جگہ درج ہے)

خطبہ صدارت کے بعد مسٹر راجو ایم ایل اے - اور مسٹر اظہر علی ایم - ایل - اے - نے بھی صدر جلسہ کے نقطہ نگاہ کی تائید کرتے ہوئے موثر تقریریں کیں - اور اجلاس کی پہلی نشست تقریباً ½ ۱۲ بجے ختم ہو گئی -

دوسری نشست ½ ۲ بجے سر عبدالرحیم کی صدارت میں شروع ہوئی جسمیں حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے منظور ہو گئیں

مقدمہ میرٹھ اس کانفرنس کی رائے میں مقدمہ میرٹھ میں جو سزائیں دیگئی ہیں وہ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ ملزمین کا جرم زیادہ تر اپنی رائے کے اظہار پر مشتمل تھا نہایت سخت اور شدید ہیں -

فیڈریشن - اس کانفرنس کی رائے میں مجوزہ دستور اسوقت تک قابل عمل نہ ہوگا جبتک کہ دیسی ریاستیں اور برطانوی صوبے مساوات کے اصول پر شریک کار ہوں اور وفاق میں شامل ہونیوالی ریاستوں میں بھی کسی نہ کسی قسم کی دستوری حکومت موجود نہ ہو -

بالائی ایوان - چونکہ مجالس مقننہ میں بالائی ایوانات بالکل بیسود اور گراں بار ہیں اسلئے یہ کانفرنس صوبوں میں بالائی ایوانات قایم کرنے کی تجویز کے خلاف سختی سے احتجاج کرتی ہے -

حق رائے دہی بالغان - یہ کانفرنس لوتھین کمیٹی کی اس تجویز کو ناپسند کرتی ہے جسمیں حق رائے دہی کو صرف دس فیصدی آبادی تک محدود کیا گیا ہے اور اسطرح عوام الناس کو اُن کے جائز حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے - کہ وہ ملکی معاملات پر موثر اقتدار حاصل کریں اور اس کانفرنس کی رائے میں آیندہ دستور اساسی میں ایک دفعہ ایسی ہونی چاہئے کہ جسکے مطابق دس سال کے اندر اندر خود بخود حق رائے دہی بالغان نافذ ہو جائے -

اسیران سیاسی - اس کانفرنس کی رائے میں ہندوستان کے تمام سیاسی طبقہ جات کا تعاون حاصل کرنے کیلئے اسیران سیاسی کو فوراً رہا کر دیا جائے تاکہ وہ فرط اس آئین پر غور کر کے اپنی رائے قایم کریں جو عنقریب نافذ ہونے والا ہے -

لائحہ عمل کی ترتیب - حسب ذیل حضرات کی ایک سب کمیٹی مقرر کی جاتی ہے جو تین ماہ کے اندر آل انڈیا انڈیپنڈنٹ پارٹی کا لائحہ عمل مرتب کر کے پیش کرے گی۔

سر عبدالرحیم ایم - ایل - اے	مولانا حسرت موہانی
آنریبل شیخ مشیر حسین قدوائی -	مولانا آزاد سبحانی
بلال احمد صاحب زبیری	سید حسن ریاض
پنڈت دیو نرائن پانڈے -	

نئی دہلی ۶ رمارچ معلوم ہوا ہے کہ سر ابراہیم رحمت اللہ نے وائسرائے کو بذریعہ برقی پیغام مطلع فرمایا ہے کہ وہ اسمبلی کی صدارت سے مستعفی ہونا چاہتے ہیں - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر ابراہیم رحمت اللہ نے یہ کارروائی طبی *

بانی

ڈاکٹر - ایس - کے برمن

ڈاکٹر - ایس - کے برمن لمیٹڈ کلکتہ

مفتدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۹۰۲ء

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

مثل نوجوانوں کے تندرست بنانیوالا

ڈابر دار اکشارشٹ (REGD)

(جسم میں چستی پیدا کرنے . بھوک بڑھانے اور کمزوری رفع کرنے والا)

دوسرے دار اکشاسو اور دار اکشارشٹ سول سے یہ زیادہ مفید ہے کیوں کہ اس میں انگور کافی مقدار میں ہے -

کھانے میں بہت ہی خوش ذائقہ ہے

قیمت فی بوتل ڈیڑھ روپیہ ۱ عہ

محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ ۱ عہ

سوپن ہری REGD.

احتلام کی گولیاں

یہ مفید گولیاں جریان، احتلام وغیرہ کو جڑ سے دور کرتی ہیں - قوت حافظ کو بڑھاتی ہیں - منی کو گاڑھا اور قوی کرتی ہیں - ایک بار آپ ضرور آزمائش کریں

قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ ر

محصول ڈاک تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ ر

ڈابر جنتری ۱۹۳۳ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظ فرمایئے

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - بغرض کفایت اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے

صیغہ نمبرہ ۲ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد لفیر اور بابو رام غلام شیو غلام

بحکم بابو چیر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۷۷ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت جج خفیفہ کانپور

بیچی ناوہو ولد سمبھو نراین ساکن تیج پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعی

بنام موہنی وغیرہ — مدعا علیہ

بنام کامتا ولد سیتل قوم برہمن ساکن موضع تیج پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ -/200 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ رمارچ سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجدن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کیلئے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں -

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۲۷ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا -

مہر عدالت

بحکم آر - پی - شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

باجلاس جناب مولوی بشیر علی خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۲۳

بعدالت جناب مولوی بشیر علیخانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر تحصیل کانپور

ٹھاکر جگموہن سنگھ — مدعی

بنام باسدیو وغیرہ — مدعا علیہم

بنام باسدیو نابالغ ولد سکھا بولایت مسماۃ کمن کنور زوجہ بدلو کاچھی ساکن و کاشتکار موضع کمرائی پرگنہ کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۶ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجدن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو - پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا -

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

بحکم جناب بابو رادھا کرشن چودھری ایم - اے - ایل ایل بی منصف بہادر اکبر پور مقام کانپور

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۹۷۶ نمبر ابتدایابت سنہ ۱۹۲۶ء

۶۵۷ نمبر اجرا سنہ ۱۹۳۲ء

رامچرن لال ولد موتیچند قوم اگروال ساکن انور گنج شہر کانپور — مدعی

بنام مسماۃ آسیہ خاتون و مسماۃ منظور فاطمہ و مسماۃ رابعہ خاتون دختران فضل الرحمن بولایت ولایت حسین ساکن بارہ پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہم

بنام آسیہ خاتون وغیرہ — مدعا علیہ

ہرگاہ آپ نے ایفاء اُس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۱۲ رمارچ سنہ ۱۹۳۲ء بمقدمہ نمبر ۹۷۶ سنہ ۱۹۲۶ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ ۱/۶/315ھ صادر ہوئی تھی -

لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونہ مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے باز اور ممنوع رکھے گئے ہیں - اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں - تاریخ پیشی ۲۰ رمارچ سنہ ۱۹۳۳ء

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا - فرد تعلیقہ -

موازی ار ۳ پائی ۶ فقس ۶ کرانت ۶ جوا اون ۲ دانت حصہ زمینداری موضع سہاری محال وحید اللہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

مہر عدالت

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم عدالت

قادیانیوں کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو بچانیکا جرم

مولانا ظفر علی خاں اور دیگر اکابر حوالات میں

لاہور - ۵ رمارچ - مولانا ظفر علیخاں اور دیگر اکابر ملت نے قادیانی دجل فریب سے امت اسلامیہ کو آگاہ کرنیکے لئے جو آئینی سرگرمیاں جاری کر رکھی تھیں - اُن کی بنا پر حکومت نے ان کے خلاف نوٹس جاری کر دیا کہ عدالت میں آ کر وجہ بیان کرو کہ کیوں نہ تم سے نیک چلنی کی ضمانت لیجائے کیونکہ ان کی سرگرمیاں امن عامہ کے خلاف ہیں - چنانچہ کل مولانا ظفر علیخاں - مولانا عبدالحنان صاحب مولانا لال حسین اور ملک احمد یار خاں مسٹر کھڑک سنگھ مجسٹریٹ کی عدالت میں اس نوٹس کا جواب دینے کیلئے حاضر ہوئے اور ضمانت حاضری دینے پر رضامند ہو گئے لیکن نیک چلنی کی ضمانت داخل کرنے سے انکار کر دیا - لہذا ان ہر چہار اصحاب

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو	پاک و صاف زندگی کیسی ہوتی ہے
دنیا کس طرح خوبصورت معلوم ہوگی	ہم کیوں کر عمر دراز ہوسکتے ہیں
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو	سچی خوشی کہاں ہے۔

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کرکے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ۔ جام نگر

وحدت کا آغاز
اور روزانہ الامان کا نعم البدل

روزنامہ وحدت کا اگرچہ یہ پہلا پرچہ ہے۔ لیکن درحقیقت اسکا آغاز آج سے چار سال پیشتر ہوچکا تھا۔ اور یہ اُس آغاز کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے جسکے ذریعہ اُن تمام مشکلات و موانع کا ازالہ کرنے کی کوشش کیجائیگی۔ جو روزانہ الامان کی ترقی و کامیابی میں سدراہ ہے۔ اور جنکی بنا پر ۳۲ء میں تین ہزار روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

میں مرکزی جمعیۃ علمائے ہند اور مسلم کانفرنس کے اجلاسہائے کلکتہ سے جب فارغ ہوکر آیا تو ۱۹۳۲ء ختم ہوچکا تھا اور ۳۳ء شروع ہوئے دو یوم گذرے تھے۔ حسب دستور اختتام سال پر آمد و صرف کا گوشوارہ میرے سامنے آیا اور میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ روزانہ الامان جسکو میں یہ سمجھتا تھا کہ اب اُسکا آمد و صرف برابر ہے۔ وہ درحقیقت انتہائی خسارہ سے چل رہا ہے۔ حتیٰ کہ پہلے دو سالوں میں جسقدر نقصانات (۷ ہزار) ہوچکے ہیں اُنکے علاوہ صرف ۱۹۳۲ء کے نقصان کی تعداد تین ہزار ہے اگر ایسے انسان کو کہ جو مزدوروں اور غریبوں کی طرح سے محنت کرکے زندگی گذارتا ہے جسنے اپنی بیس سالہ اخباری مدت حیات میں بھی پریس و اخبار کیلئے چندہ کیلئے چندہ کی اپیل نہیں کی جسنے ہمیشہ اپنے تمام کاروباری معاملات میں کسی سرمایہ دار کی طرف نہیں بلکہ سب سے بڑے سرمایہ دار خدا یا اُسکے غریب بندوں کی طرف دیکھا جسنے ہمیشہ اپنے اصول کی خاطر دنیا کی سب سے بڑی طاقتوں کی مخالفت کی۔ اُسکے لئے یہ نقصان کچھ کم صبر آزما نہ تھا۔

اس نقصان کثیر کے بعد مایوسی و ناامیدی نے کہا کہ میں روزانہ الامان بند کردوں۔ کیونکہ جو اخبار دس ہزار روپیہ ہضم کرنے اور چار سال تک جاری رہنے کے باوجود بھی اپنے مصارف پورے نہ کرسکا وہ آئندہ کیا کامیاب ہوسکتا ہے۔ لیکن اس کے بعد امید و رجا سامنے آئی اور اُسنے کہا کہ خدا کسی کی محنت اور اخلاص کے تخم کو ضایع نہیں کرتا۔ ایکدن کامیابی ضرور ہوگی صرف اُن موانع کو زائل کردیا جائے جو روزانہ الامان کی ترقی میں حائل رہے ہیں اور جن کا تجربہ چار سال کے اندر اچھی طرح ہوچکا ہے۔

میں اس مسئلہ پر برابر غور کرتا رہا۔ کبھی بستر پر، کبھی میز کی کرسی پر اور کبھی مصلے کی پشت پر بالآخر دل میں فیصلہ کیا کہ پہلا خیال وسوسہ شیطنی ہے۔ جو نقصانات و خسارہ کی بھیب تصویر پیش کرکے مجھے خدمت ملک و ملت سے محروم کرنا چاہتا ہے اور بزدل نامردوں یا ہمت شکستہ اپاہجوں کی صف میں کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ مگر آخرالذکر وہی ہے جو تعلیم اسلامی کی روح اور متعدد ارشادات نبوی کا نغمہ حیات ہے۔ پھر یہی وہ خیال ہے کہ جسکی سعی میں مرمٹنا بھی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ اگر موت کے ڈر اور میدان جنگ کی ناکامی کے خطرات سے ڈر کر گھر میں بیٹھ جائے تو وہ نامرد و بزدل ہی نہیں بلکہ مذہب و ملت کا مجرم بھی ہے لہٰذا اس پرآشوب زمانہ میں جبکہ حقوق کی جنگ ہندوستان کی پورے شباب پر ہے اور ہر قوم زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرکے اپنی ہستی کی حفاظت کررہی ہے۔ میرے لئے روزانہ الامان کو قطعاً بند کردینا انتہائی افسوسناک امر تھا۔ بیشک اس کے بند کردینے میں مالی خسارہ سے محفوظ رہ سکتا تھا لیکن اس قوم کا کیا حال ہوتا جسکے پریس کی آواز ہندوستان میں پہلے ہی کمزور ہے اور جسکے صحیح ترجمان جو حکومت و اغیار کے مالی اثرات و غلامی سے آزاد ہوں بہت کم ہیں۔ لہٰذا میں نے تمام پرانے خطوط جمع کرائے اور اُنکی شکایات کی تحقیقات کی جو روزانہ الامان کی ترقی میں حارج رہی ہیں اور جنکا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

۱۔ روزانہ الامان صرف دو اوراق پر ہونیکی وجہ سے عام نگاہوں میں ایک عامی اخبار معلوم ہوتا ہے۔ (۲) ہفتہ میں دو دو خریداروں کو نہیں ملتا یہ ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی (۳) بعض لوگ غلط طریقہ پر یہ سمجھتے تھے کہ یہ سہ روزہ الامان کی بعض کاپیوں کا چربہ ہے (۴) چار صفحات ہونیکی وجہ سے بعض اوقات بعض مضامین و خبریں رہ جاتی تھیں۔ ان شکایات کے علاوہ مشتہرین سے خط و کتابت کرنے میں دقت تھی۔ سہ روزہ و روزانہ الامان کے جداگانہ خریداروں کے حساب کتاب میں دقت تھی۔ اور بعض دیگر دفتری مشکلات بھی تھیں۔ لہٰذا ان تمام شکایات و موانع کا ازالہ کرنیکے لئے روزانہ الامان کا نعم البدل روزنامہ وحدت کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے۔ جو ظاہری و صوری اعتبار سے بھی سہ روزہ الامان سے مختلف ہے۔ اور جسکا دفتر و عملہ ادارت بھی بالکل جدا کردیا جاتا ہے لہٰذا اب روزانہ الامان کے بجائے تمام ایجنٹوں اور خریداروں کے پاس روزانہ وحدت بھیجا جائیگا۔

روزنامہ **وحدت** جن خصوصیات کا حامل ہوگا اُسکا کچھ تذکرہ نیجر کے اعلان میں موجود ہے جو کسی دوسری جگہ درج ہے انشاءاللہ اس اعلان کے مطابق اسکا عملی ثبوت یوماً فیوماً وحدت کی روزانہ اشاعتیں پیش کرتی رہینگی اور اس لئے میں یہ عرض کرنے میں حق بجانب ہوں کہ روزانہ وحدت کا اندازہ اس پہلی اشاعت سے نہ کیا جائے۔ جو تعطیل کے دن بہت عجلت میں پیش کی جارہی ہیں آجکل خیالات کی جولانیاں اور اہل قلم کی دعاوی اسقدر زیادہ ترقی کرگئے ہیں کہ جو جدید پرچہ شائع ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مقاصد و عزائم کا اعلان کرتا ہے حتیٰ کہ زمین سے آسمان تک جسقدر بھی جذبات ملی و ملکی کی فہرست ممکن ہے وہ سب بیک جنبش قلم اسکے افتتاحیہ اعلان میں آجاتی ہے لہٰذا میں صرف اسقدر ناظرین وحدت کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ مسلمان قوم اور ملک و ملت کی فلاح و بہبود کیلئے وہ قادر و توانا خدا ہے اپنے حبیب نبی صلعم کے صدقہ میں جو توفیق عطا کرے گا اُسی کے مطابق میں خدمت کروں گا۔ اسلئے ایک ضعیف و کمزور انسان کوئی دعویٰ نہیں کرتا بلکہ اپنے تمام مذہبی و وطنی بھائیوں سے التجا ہے کہ وہ سب ملکر اس کیلئے دعا کریں کہ خدا اسکو راہ راست پر قائم رکھے اور روزنامہ وحدت صحیح معنی میں آزادی کامل کا داعی اور سچا عالمگیر وحدت کا پیغامبر ہو۔

روزانہ وحدت کو اس سے زیادہ صفحات پر بھی شائع کیا جاسکتا تھا۔ لیکن مسلمانوں کی مالی حالت کمزور ہے اور کساد بازاری کا زور ہے اسلئے دو پیسہ سے زیادہ روزانہ وحدت کی قیمت نہیں رکھنا چاہتا۔ اور غالباً یہ دعویٰ بالکل حق بجانب ثابت ہوگا کہ دو پیسہ میں اس سے زیادہ مکمل روزنامہ اب تک ہندوستان میں میسر نہیں آسکتا۔ نیز اگر دو ہزار خریدار جلد سے جلد مہیا ہوگئے تو بہت جلد اسکے صفحات میں اضافہ کردیا جائیگا۔ آخر میں مجھے تمام ناظرین الامان سے یہ استدعا کرنے کا حق ہے کہ میں نے اپنے وقت مال۔ اور صحت کی قربانی پیش کردی ہے اب آپکا بھی کچھ فرض ہے کم ازکم اسکا ہی ذمہ لے لیجئے کہ آپ دو دو خریدار جلد سے جلد مہیا کردیں گے۔

اب میں اس دعا پر اس تحریر کو ختم کرتا ہوں کہ:- اے قادر قیوم خدا تیری توفیق سے بیس سال کے عرصہ میں متعدد اخبارات کی خدمات انجام دے چکا ہوں اور تیرے فضل سے وہ سب کامیاب ہوئے ۱۹۱۷، ۱۸، ۱۹ء میں مدینہ بجنور کی بالفعل سے بڑھ کر یا بجز اس اشاعت اس قصر کے زمانہ میں ہوگئی تھی اسکے بعد دستور، شیر کوٹ، جمہور کلکتہ وغیرہ کی خدمات انجام دیں اور ان کی کامیابی بھی واقف کار اصحاب کو معلوم ہے ۱۹۲۰ء سے سہ روزہ الامان تیرے فضل و کرم سے جہاں پہنچ گیا وہ تیری

ص ذرہ نوازی ہے اب روزانہ وحدت کا چراغ ہاتھ میں لیکر نکلا ہوں، مشکلات کا طوفان قدم قدم پر ابل رہا ہے لیکن توفیق و نصرت سے مایوس نہیں بلکہ امید و رجا سے لبریز ہوں کہ یہ وحدت جو آج ایک ذرہ ہے اگر تیری کرم فرمائی سے یہی کل آسمان صحافت کا واحد ستارہ بن سکتا ہے تو دانا و بینا ہے اور میرے علانیہ و خفیہ عزائم سے واقف ہے پس تجھ ہی سے سوال ہے کہ اگر تیری سرزمین میں سب سے زیادہ سرسبز خطہ (ہندوستان) اور تیرے انبیا کی سب سے زیادہ پیاری امت کیلئے وہ مفید ہے تو اُسے کامیاب بنا۔ اللھم انصرنی عزایمنا و بارک فی اموالنا و وفق لی فی اعمال و یسرلی فی مشکلاتنا لانک انصر الناصرین وانت ارحم الراحمین۔

(محمد مظہرالدین غفرلہٗ)

مجلس مملکت میں گاندھی جی کی رہائی کا مسئلہ
گاندھی جی جیل میں رہ کر حکومت سے بات چیت کرسکتے ہیں

دہلی ۵ مارچ۔ کل کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں رائے بہادر متھرا پرشاد مہروترا کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جی ہیلٹ ہوم سکریٹری نے بیان کیا کہ جب تک مسٹر گاندھی جیل میں ہیں۔ جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے اجلاس میں ان کی شرکت کا کوئی سوال ہی نہیں۔ مسٹر ہیلٹ نے اس بیان کی تردید کی کہ حکومت نے وفد سے ملاقات کی جو کہتا ہے کہ کانگریس سے تعلق نہ رکھنے والوں کی اکثریت کا خیال ہے کہ بغیر نیشنل کانگریس کی شرکت کے کوئی اصلاح کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر ہیلٹ نے کہا کہ جیسا کہ سکریٹری آف اسٹیٹ نے حال ہی میں بیان کیا کہ مسٹر گاندھی اور دیگر سیاسی اسیروں کی رہائی کا اُس وقت تک سوال ہی نہیں ہوتا۔ جب تک کہ حکومت کے پاس ایسے اطمینان بخش وجوہ نہ ہوں کہ ان لوگوں کی رہائی سے تحریک سول نافرمانی شروع نہیں ہوجائے گی۔

رائے بہادر متھرا پرشاد مہروترا نے دریافت کیا کہ کیا جیل میں ہوتے ہوئے گاندھی جی سیاسی مسائل پر کوئی بیان نہیں دے سکتے۔ مسٹر ہیلٹ نے جواب دیا کہ مسٹر گاندھی اپنے خیالات کا حکومت پر اظہار کرسکتے ہیں۔

دہشت انگیز خواتین

کونسل آف اسٹیٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہیلٹ نے مسٹر جگدیش بنرجی سے کہا کہ اسوقت دہشت انگیزی کے جرم میں ماخوذ کوئی خاتون جزائر انڈمان میں نہیں اور نہ کسی خاتون کو زیر قانون نمبر ۳ سزا ہوئی۔

ریلوں کی آمدنی میں ۴ لاکھ کا اضافہ

دہلی ۵ مارچ ہفتہ مختتمہ ۱۱ فروری میں (۵۴ دن ہفتہ) میں تمام ریاستی ریلوں کی مجموعی آمدنی تخمیناً ۱۴۸ لاکھ روپیہ ہے جو گذشتہ ہفتہ کے مقابلہ میں ۴ لاکھ زیادہ اور گذشتہ سال کے اس ہفتہ کے مقابلہ میں ۶ لاکھ زیادہ ہے

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کیلئے

سوالس کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا کرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے حیض کی کمی و بیشی بے قاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن۔ اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاواڑ)

بمبئی برانچ:- ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ۔ لکھنؤ ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال تالہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج پورنہ الہ آباد ایجنٹ وڈ پونا میڈ اسٹورس چوک۔
دہلی ایجنٹ:- جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:- رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عــزم مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن　　ہفتہ وار　　سمبھی

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷	کان پور چہارشنبہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۳ء مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ	نمبر ۱۰

سرمایہ داری کا زوال

(از جناب مولینا حسرت موہانی)

ترے حسن کا دور دورا رہیگا　　نہ یہ میرا جوشِ تمنا رہے گا
اگر سالہا سال بعد فنا بھی　　زمانے میں دونوں کا چرچا رہے گا
نہ سرمایہ داروں کی نخوت رہیگی　　نہ حکام کا جور بے جا رہے گا
زمانہ وہ جلد آنے والا ہے جسمیں　　کسی کا نہ محنت پہ دعوی رہے گا
مرے شوق کا جو ہے مضطر ابھی سو　　بھلا وصل میں کیا ٹھکانا رہے گا
جو مٹ جائیگا ہو کے خاک اُس گلی کی　　وہ اچھا رہے گا وہ اچھا رہے گا

ترے عشق میں دعوئے صبر حسرت
ابھی تک بھلا کیا رہا کیا رہے گا

اتحاد اقوام ہند

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب ابرؔ

بدلگئی ہے ہوا آج کیوں یہ عالم کی　　وبائیں پھیل گئی ہیں نفاق باہم کی
ہیں آج ہندو مسلم الگ الگ افسوس　　اگرچہ ہیں سبھی اولاد ایک آدم کی
زمین ایک ہے سب جسپہ آج رہتے ہیں　　عبث یہ باہمی حجت ہے بیش اور کم کی
وطن ہے ایک، ہوا ایک، ایک ہے پانی　　خبر بھی ساتھ ہی ہوتی ہے خشک او رنم کی
نفاد سکے ہیں وابستہ کوئی قوم بھی ہو　　مخالفت ہو پھر آپسمیں جا ہے ماتم کی
چمن کو اپنے ہی بھارت کے ویر رونقہیں　　نہال سرو پہ زاری ہے اشک شبنم کی

کرو خیال کہ یہ اصل میں الگ کب ہیں
ہے پیڑ ایک ہی، ہم جسکی ٹہنیاں سب ہیں

۱۹۱۴ء میں کوئی حکمران جنگ کا خواہاں نہیں تھا

برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کی کھری کھری باتیں.

گلڈ ہال میں بین الاقوامی سوسائیٹی کے زیر اہتمام تقریر کرتے ہوے مسٹر لائڈ جارج نے یاد دلایا کہ جنگ کے زمانہ میں مختلف موقعوں پر مینے گلڈ ہال کے اندر جلسوں میں تقریریں کی ہیں۔ اور اس امر پر زور دیا ہے کہ جنگ کو نہایت محنت، بہادری، اور عزم کیساتھ لڑو۔

مجھے فخر ہے کہ آج اسی تاریخ عمارت میں پلیٹ فارم پر کھڑا ہوں اور امن کی تلقین کر رہا ہوں۔ اور اس مقصد کو کامیاب بنانے کی درخواست کرتا ہوں۔ جسکی کامیابی سے جنگ کے تمام خطرات دھول ہو جائیں گے۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا۔ جبکہ بین الاقوامی امن قایم کرنے والی سوسایٹی کی اتنی شدید ضرورت تھی کہ جتنی آجکل ہے

اسوقت ایسی بہت سی غلط فہمیاں ہیں جو جنگ کو عملی صورت میں پیش کر سکتی ہیں۔ میری زندگی کی پوری یادداشت بتاتی ہے کہ آجکل جسطرح ملک نہ صرف جنگ پیدا کر رہے ہیں بلکہ جنگ کیلئے بن رہے ہیں۔ اور اُنکے اندر جنگ کی جس شاندار طریقہ پر تیاریاں کیجارہی ہیں کسی زمانہ میں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کوئی شخص جنگ کا خواہشمند نہیں ہے مگر اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ کوئی جنگ ہی نہوگی۔

۱۹۱۴ء میں کوئی حکمران جنگ کا خواہاں نہیں تھا

مجھے خوب.... اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۱۴ء میں کیا حالات تھے اس زمانہ میں یورپ کے اندر ایک حکمران بھی ایسا نہ تھا کہ جو جنگ چاہتا ہو۔ میرے اس اہم بیان سے آپ چونکتے ہوں گے۔ مگر میں نے حال ہی میں اُن مراسلات کو پڑھا ہے جو کورٹوں چانسلروں اور سفیروں کے مابین جنگ سے پہلے آئے گئے۔ میں اس قطعی نتیجہ پر پہونچا ہے کہ کسی ملک کا کوئی حکمران بھی جنگ کا خواہاں نہیں تھا۔ کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو جنگ کے خوفناک مناظر کو دیکھ کر دل پکڑ کر نہ رہگیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک یا دو ہستیاں ایک چھوٹی سی اور سستی سی جنگ کی خواہاں ہیں۔ جس میں تھوڑی سی قربانیوں کے کے بعد شاندار نتائج حاصل ہوں نیکی توقع ہو۔

جنگ کے مقابلہ میں امن بڑی ہمت کا طالب ہے۔

لاکھوں آدمی ایسے تھے جنھوں نے نہایت بہادری اور ہمت کے ساتھ جنگ کی تمام سختیوں کا مقابلہ کیا مگر ایسے دو آدمی بھی نہ ملسکتے تھے جو امن اور صلح کی اس تحریک کی تائید کر سکتے جو طوفانی زمانہ میں کسی طرف سے پیش کی جاتی۔ ۱۹۱۴ء میں جن لوگوں کے ہاتھ میں جنگ کی مشینری تھی۔ انہیں اسکا یقین ہے اور جب وقت آیا تو ایک مشین بھی ایسی نہ تھی۔ جسپر چلانے والا تعینات نہ تھا۔ زار نے اپنی مشین کا بٹن دبایا اور ایکدم حرکت شروع ہو گئی قیصر نے بھی اپنی مشین کے ساتھ ایسا کیا آسٹریا کے بڈھے شہنشاہ فرانسیسی جمہوریت کے صدر نے اور خود ہم نے یہاں بالکل اُسی طریقہ سے اپنی مشینوں سے کام لیا مشینوں نے تباہی شروع کر دی اور جب ایکمرتبہ وہ چلیکر تو پھر انہیں کوئی روک نہ سکا انہوں نے دنیا کی ہر اعلی تہذیب کا سر کچل دیا۔ اور اسوقت ہم اس تہذیب کے بیکار ملبے پر بیٹھے ہوے رو رہے ہیں۔ جنگ کی مشنری سے واقفیت کی بنا پر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ۱۹۱۴ء کے مقابلہ میں جبکہ تہذیب تقریبا پاش پاش ہو گئی تھی آجکل کی جنگی مشینری بہت زیادہ خطرناک جنگ تباک ہمیشہ قاتل کی صورت میں نمودار ہوئی مگر آج اُسنے زہر کی شکل اختیار کر لی ہے اگر انتہائی ہمت اور عزم اور ان خطرات کا مقابلہ کرنیکی تباہی کے ذریعہ جو اس بر اعظم کے حکمرانوں کو پیش آئینگے تو نئی زمانہ قوموں کے مابین اتنے جھگڑے ہیں کہ تاریخ نظیر پیش کرنیسے قاصر ہے اور ان جھگڑوں کا لازمی نتیجہ جنگ ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس حالت کے پیدا کرنے کے ذمہ دار وہی لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں اختیار و قوت کی باگ ہے

امن و اقتصادیات

بھاری انکم ٹیکس۔ زاید ٹیکس اور دوسرے قسم کے محصولات کو یاد دلاتے ہوئے جو آجکل عائد ہیں۔ لائڈ جارج نے کہا کہ اگر ان تمام محصولوں کو جمع کیا جائے تو ان سے جنگی سروسوں کے قرضوں کی ادائیگی نہیں ہو سکتی اور اخراجات کے لیے مستقل ہیں ہم اور قرضہ لینے کی تیاریاں کر رہے ہیں آپکو معلوم ہے کہ یہ محصولات بقدر ایک کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کم ہیں اگر تم کفایت شعاری پسند کرتے ہو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ابتدا...

... کہاں سے ہوتی ہے کیا میں ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو سیاسیات سے علیحدہ ہو گیا اور خالی الذہن ہو کر حالات کا مشاہدہ کر سکتا ہے اور اسلئے وہ نہایت ہوش گوش سے کفایت شعاری کے متعلق تقریر سن سکتا ہے کہہ سکتا ہوں کہ ینے کسی تقریر میں ان واقعات کا حوالہ نہیں سنا اگر تم اقتصادی حالات کو بہتر بنانا چاہتے ہو (باقی برصفحہ ۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پر توِ حق عزمِ مستقل میں ہے زبان پہ بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۷ کانپور چہار شنبہ ۱۵ مارچ ۳۳ء نمبر ۱۰

قرطاس ابیض کے متعلق قیاسات

قرطاس ابیض ۱۷ مارچ کو انگلستان اور ہندوستان میں بیک وقت شایع ہو جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی بعض ذمہ دار ہستیوں کو قرطاس ابیض کی دفعات کا علم ہو گیا ہے اور ان کے نزدیک قرطاس ابیض کچھ زیادہ امید افزا نہیں ہے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل دفعات قرطاس ابیض میں ضرور ہیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ قرطاس ابیض میں محتاج منظوری (Vote able) اور غیر محتاج منظوری (Non Vote able) اخراجات کا مسئلہ موجود ہے موجودہ دستور کے ماتحت محکہ جات منتقلہ کے صرف امپیریل سروس کی تنخواہ غیر محتاج منظوری ہے اس کے سوا محکمہ منتقلہ کا پورا بجٹ محتاج منظوری ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ قرطاس ابیض میں محکمہ منتقلہ کا پورا بجٹ غیر محتاج منظوری بقرار دیا گیا ہے۔

یہ طریقہ خصوصًا ان محکموں کے بارے میں اختیار کیا گیا ہے جنھیں مفتاحی محکمہ (Key departments) کہا جاتا ہے۔

یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ محکمہ ریلوے کو اسمبلی کی دست اختیار سے باہر نہ کیا جائیگا۔ اور ایک دستوری ریلوے بورڈ قائم کر کے اسکو ریلوے کے پورے نظم و نسق کے اختیارات سپرد کر دیے جاویں گے اور اس بورڈ کے ارکان کا تقرر پورٹ ٹرسٹ کے ارکان کے تقرر کے مطابق ہو گا یعنی ارکان کی اکثریت کی نامزدگی کا اختیار وایسرائے کو ہوگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ قرطاس ابیض میں اعلی ملازمتوں کے سلسلہ میں کافی تحفظات کا تذکرہ ہے اور اس اسکیم کے مطابق اعلی ملازمان کا تقرر۔ تعیناتی۔ اور تبادلہ صوبہ میں گورنر اور مرکز میں وایسرائے کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور محکموں کے افسران اعلی کو اپنے محکمہ کے وزیر کے امتزاج کے بغیر بھی گورنر اور وایسرائے تک باریاب ہونیکا اختیار حاصل ہوگا اور وزرار شاہی ملازموں کے خلاف کوئی دفتری اور ضابطہ کی کارروائی گورنر یا وایسرائے کے متفق ہوئے بغیر نہیں کر سکیں گے

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کابینہ وزراء کے جلسوں میں ایک سویلین سکریٹری کی حیثیت سے شریک ہوا کرے گا جیسا کہ سائمن کمیشن نے سفارش کی تھی اور غالبًا یہ سکریٹری گورنر کے ایجنٹ کی حیثیت رکھیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ موجودہ ایگزیکیٹو کونسلروں کی جگہ ذمہ دار وزرار کے سپرد کر دی جاوے گی اور وزرا کو اسمبلی کے سامنے جواب دہ قرار دیا جاوے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قرطاس ابیض میں نائب شاہ کے اختیارات خصوصی کی ایک طویل فہرست شامل ہے تحفظات نہ صرف مرکز سے متعلق ہیں بلکہ صوبوں کے گورنروں کو بھی

کہا جاتا ہے کہ قرطاس ابیض میں مالیات اور فوج کے متعلق جو دفعات ہیں وہ بہت کافی تبدیل شدہ صورت ہیں اور ان دونوں مدّوں میں کافی پبلک نقطہ نظر سے تبدیلی کی گئی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وایسرائے کو مشورہ دینے کیلئے ایک ہندوستانی مشیر کا تقرر لازمی قرار دیا گیا ہے

بہر حال قرطاس ابیض کا خلاصہ یہ بیان کیا جا سکتا ہے۔

" کہ برطانوی ہند میں صوبہ جاتی خود مختاری کو رواج دینے کیلئے پارلیمنٹ سے اس مرتبہ منظوری حاصل کرنے کے بعد جلد سے جلد انتظامات مکمل کر کے بلا مزید پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کیے ہوئے صوبوں کو خود مختاری دیدی جاوے گی۔

اسمرتبہ ہندوستان میں فیڈریشن بشمول ذمہ دار مرکزی حکومت قایم کرنے کیلئے پارلیمنٹ سے منظوری حاصل کیجائے گی اسکے بعد کرنسی اور اکسچینج کا انتظام کرنے کے لئے ریزرو بنک قایم کیا جاوے گا۔

اگر اتنی کافی دیسی ریاستوں نے فیڈریشن میں شامل ہونا منظور کر لیا کہ جس سے کم سے کم مخصوص شدہ نصف نشستیں پُر ہو جاویں تو پارلیمنٹ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد فیڈریشن قایم کر دیا جاوے گا۔

بہر حال اس وقت قرطاس ابیض کے متعلق بہت کچھ قیاس آرائیاں کیجا رہی ہیں۔ اور اپنے قیاسات کے مطابق قرطاس ابیض کو ڈھالا جا رہا ہے۔ غالبًا جس وقت یہ پرچہ لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا اس وقت تک قرطاس ابیض شایع ہو چکا ہوگا۔

بہر حال ہم کو امید ہے کہ قرطاس ابیض پر عجلت کیا نہیں بلکہ نہایت غور و فکر اور اُسکے ہر کو پہلو پر غور کرنے کے بعد رائے قایم کی جاوے گی۔

---

* کثرت آرا سے پاس ہو گیا اور مسلم ممبران نے بھی اسکی رزولیوشن کی تائید کی۔

مسٹر الاسپ مسٹر جے۔ ڈبلو الاسپ ڈسٹرکٹ و سشن جج کو حکومت نے صوبہ متحدہ کے جوڈیشل سکریٹری کیلئے منتخب کیا ہے۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ اگرچہ کافی غنڈے شہر بدیکیے جا چکے ہیں مگر باوجود اس کے بھی کانپور میں غنڈے موجود ہیں اور اُن کی بدولت کانپور کی فضا درست ہونے نہیں آتی چنانچہ گذشتہ ہفتہ کئی جگہ شاہراہ پر ہندو و مسلمانوں میں چپقلش ہوئی اور چونکہ ہولی کا تہوار قریب تھا اسلیے احتیاطًا مسٹر آر۔ ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ماہ کیلئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے جسکی رو سے لاٹھی، کانستا، بلم بندوق وغیرہ کو شاہراہ پر لیکر نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

آئینہ کانپور

آبکاری کی دوکانات کا نیلام

گذشتہ سال یعنی ۳۳-۱۹۳۲ء کیلئے شہر اور ضلع کی تاڑی اور شراب کی دوکانات کا نیلام ۱۲۱۹۷۵ روپیہ میں ہوا تھا مگر امسال یعنی ۳۴-۱۹۳۳ء کیلئے ۱۳۹۳۳۰ میں ہوا یعنی بمقابلہ سال گذشتہ کے امسال بقدر ۱۷۴۴۲ کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ شہر میں بقدر ۵ فیصدی اور مجموعی حیثیت سے ۱۴ فیصدی سے کچھ زیادہ ہوا ہے

کہا جاتا ہے کہ آبکاری کی دوکانات کا نیلام میں جو اضافہ ہوا ہے وہ منشی انتظار علی صاحب عباسی اسسٹنٹ اکسائز کمشنر کی جدوجہد کا اور کوشش کا نتیجہ ہے۔

پبلک کا فائدہ اسمیں ہے کہ منشیات کا رواج کسی طرح کم ہو اور حکومت کی خواہش بھی یہی ہے کہ پبلک منشیات کے استعمال سے پرہیز کرے اسلیے ہم یہ معلوم کرکے خوش نہیں ہو سکتے کہ امسال ضلع میں آبکاری کی مد سے تقریبًا ۱۸ ہزار روپیہ کا اضافہ ہو گیا البتہ اگر اس اضافہ کی وجہ سے قیمت گراں ہو جائے اور پبلک منشیات کم سے کم استعمال کرنے لگے تو البتہ یہ اضافہ امید افزا ہے۔ اور ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ آیندہ سال اس سے بھی زیادہ قیمت پر دوکانات نیلام ہوں

سبزی منڈی مارکیٹ

آج صبح ۸ بجے ٹاون ہال میں میونسپل بورڈ کا جلسہ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین بورڈ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

گذشتہ بورڈ کے رزولیوشن (یعنی سبزی منڈی مارکٹ کا انتظام بورڈ خود براہ راست کرے) کے مطابق ڈاکٹر تواری ایگزیکیٹو افسر نے نہایت ایمانداری کے ساتھ اپنی رپورٹ پیش کر دی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ بورڈ کو زیادہ سے زیادہ ساٹھ ہزار روپیہ وصول ہو سکتا ہے مگر بورڈ کا فائدہ اسی میں ہے کہ سبزی منڈی مارکیٹ ٹھیکہ پر دیدیا جائے۔

اس رپورٹ کے پیش ہونے کے بعد زبردست مباحثہ شروع ہو گیا اور بعض تنگ دل، بدعقل، اور ملک و قوم کے دشمن ممبران یہ چاہتے تھے کہ ٹھیکہ بجائے ۴۸ ہزار کے صرف ۳۹ ہزار میں ایک ہندو کو دیدیا جاوے حقیقت یہ ہے کہ ان بداندیشوں کی اس کاروائی پر جس قدر بھی ماتم کیا جاوے وہ کم ہے۔

ہمو افسوس ہے کہ بعض ذاتیات کی وجہ سے اس مسئلہ کو ہندو مسلم رنگ دیکر بعض بد اندیش شہر کی فضا کو خراب سے خراب تر کرنا چاہتے تھے۔

بابو برجندر سروپ صاحب چیرمین نے بورڈ کا یہ رنگ دیکھ کر نہایت جرات وہمت سے کام لیکر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سبزی منڈی کے مسئلہ کو ہندو مسلم سوال بنانا اول درجہ کی غلطی ہے ہم لوگ بورڈ میں صرف اس لیے آئے ہیں کہ بورڈ کے نفع و نقصان پر نظر رکھیں۔ لہذا ہمارا اولین فرض ہے، کہ نہایت ایمانداری کیساتھ اپنے فرائض انجام دیں

بہر حال بہت کچھ بحث و مباحثہ کے بعد پرنسپل چیٹرجی کا یہ رزولیوشن کہ ایکسال کیلئے بورڈ سبزی منڈی کے ٹھیکہ کا براہ راست خود انتظام کرے پاس ہوا

ادبی جھگڑا

(از جناب مولوی محمد زبیر صاحب روحی)

چھ برس ہوئے مجھے یاد ہے کہ میری ساون کی ایک رات نہایت بے چینی اور بیقراری میں بسر ہوئی۔ ہوا کے سرد جھونکے آرہے تھے۔ رم جھم رم جھم پانی برس رہا تھا دنیا سکھ کی نیند سو رہی تھی۔ لیکن میں ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا وطن کے حال زار پر آنسو بہا رہا تھا۔ وہ آنسو کے قطرے صفحہ قرطاس پر گرے اور گر کر ایک نظم مسلسل کی صورت اختیار کی۔ اس نظم میں کیا ہے؟ بربادی وطن کا نوحہ۔ وحدانیت کی تعلیم، اتحاد کی تلقین۔ صداقت اور کئی اخباروں میں یہ نظم شایع ہو چکی ہے اور اب یہ غالبًا ایڈیشن بڑھیں سے کتابی شکل میں شایع ہوئی ہوگی۔ لیکن آج میرے رنج و استعجاب کی انتہا نہیں کیونکہ میں اس کے چند بند ایک پرچے پر دیکھ رہا ہوں جو ۸ مارچ کو آزاد کانفرنس کے جلسہ میں تقسیم ہوئے اور پرچے پر لکھا ہوا ہے ”ترانہ اتحاد“ از پنڈت دیو نراین پانڈے سکریٹری اتحاد سبھا کانپور۔ آخری بند میں روحی کی بجائے ماہر تخلص دیکھ رہا ہوں۔ اور نظم کے نیچے روحی بھی بخط باریک لکھا ہے۔ اسکا جو مطلب ہو مگر میرا خیال ہے کہ میں اس نظم کا پبلشر ہوں۔

افسوس صد افسوس! اے بھارت ماتا جب تیرے سپوتوں کی یہ حالت ہے تو کپوتوں کا کیا کہنا۔ پنڈت جی نے مجھے ذبح کر ڈالا۔ دل و جگر کے ٹکڑوں کو دن دہاڑے لوٹ لیا۔ کس سے فریاد کروں ہے کوئی انصاف پسند بھا جو پنڈت دیو نراین پانڈے سے دریافت کرے کہ ایسی حرکت کیوں کی؟ اور خود شاعر ہو کر ایک غریب شاعر پر یہ ظلم کیوں روا رکھا۔ اگر میری کوئی نہیں سنتا تو پنڈت جی موصوف ہی تشریف لاکر یا بذریعہ اخبار میری دلشکنی کا سبب بیان کریں۔

ستم رسیدہ روحی
حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

جناب ماہر نے حضرت روحی پر جو ظلم کیا ہے وہ ہمارے خیال میں دنیائے شاعری میں کوئی نیا ظلم نہیں ہے بلکہ سلف سے ایسا ہوتا آیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جناب راز چاندپوری اور حضرت فکر ہندی کا اسی قسم کا جھگڑا شایع ہو چکا ہے۔ ہم جناب روحی صاحب کو تسکین دیتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس ظلم سے پریشان اور دلگیر ہوں اور وہ مطمئن رہیں کہ چاہے عارضی طور پر جناب ماہر واہ واہ حاصل کر لیں مگر مستقل طور پر یہ نظم اُن کے حصہ میں نہیں۔ بلکہ جناب روحی صاحب کے قبضہ قدرت میں رہے گی اور اس طریقہ پر اس دن دہاڑے ڈاکہ کا اثر جناب روحی صاحب پر نہ ہونے پائیگا۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب پنڈت جی نے کسی شاعر سے اتحاد پر نظم لکھنے کی فرمایش کی اور شاعر صاحب نے بجائے کاوش کرنے کے جناب روحی صاحب پر ہاتھ صاف کر کے پنڈت جی کے حوالہ یہ نظم کر دی اور پنڈت جی نے اسکو طبع کرا کے اپنے نام سے شایع کرا دیا۔

ایک امر یہ بھی تحقیق طلب ہے کہ ماہر تخلص جناب پنڈت جی کرتے ہیں یا نہیں اگر جناب پنڈت جی کا تخلص ماہر نہیں ہے تو پنڈت جی پر کوئی الزام عائد بھی نہیں ہوتا اور اگر پنڈت جی کا تخلص ماہر ہے تو پنڈت جی پر یہ الزام ضرور ہے کہ انہوں نے دوسرے کی نظم اپنے

گول میز کانفرنس کے نتایج سے ہم قطعاً مطمئن نہیں ہیں

مسٹر چنتامنی اور پنڈت کنزرو کے تاثرات

الہ آباد ۱۲ مارچ - پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کی صدارت میں ایک جلسہ عام بمقام میوہال آج منعقد ہوا - مجوزہ اصلاحات کے متعلق بے اطمینانی کا عام طور پر اظہار کیا گیا - پنڈت کنزرو نے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ تینوں گول میز کانفرنس کے نتیجہ کا تعاون کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں - ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ اعلی ذمہ دار افراد کے اعلانات اور تجاویز پیش کردہ میں کس حد تک تطابق اور یکسانی موجود ہے - میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ گول میز کانفرنس میں نیشنلسٹ ارکان نے جن حقوق کا مطالبہ کیا ہے وہ ہندوستانی اور برطانیہ کے مابین خوش گوار تعلقات کے قیام کے لئے کم از کم ضروری ہے - وفاق اور والیان ریاست کے مطالبات پر بحث و تحقیق کرتے ہوئے پنڈت کنزرو نے چند باتوں کو قابل اعتراض قرار دیا اور کہا کہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کمزور جمہور دستور بھی زیادہ قابل قبول ہوگا - آگے چلکر فاضل مقرر نے کہا کہ سیلف گورنمنٹ کے لئے سیلف ڈیفنس (دفاع ذاتی) ضروری ہے اگر برطانیہ اپنی نیک نیتی کا ثبوت دینا چاہتی ہے تو اس کو اس بات پر راضی ہوجانا چاہیئے کہ خارجی جارحانہ اقدام اور چھیڑ چھاڑ کی مدافعت کیلئے ہندوستان جلد از جلد قابل ہو جائے - مسٹر کنزرو نے مالی ذمہ داری کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ کونسا ایسا خطرہ ہے اور اندیشہ ہے جو مستقبل میں ہندوستانی وزارت پر اعتماد و یقین کرنے کیلئے حکومت برطانیہ کے سد راہ ہے

ہندوستانی باشندے غیر مطمئن ہیں؟

آپ نے آگے چلکر کہا کہ گول میز کانفرنس کے نتایج کی وجہیت اس قسم کی نہیں ہے کہ جس سے ہندوستانی باشندے مطمئن ہوسکیں - ہر ضروری مسئلہ ہنوز تاریکی میں ہے اور ہم کو قرطاس ابیض کی اشاعت تک انتظار کرنا چاہیئے - ہندوستان کی کسی جماعت کو مطمئن بنانے سے قبل تمام تجاویز میں واجب حد تک ترمیم کی جانا چاہیئے - حکومت برطانیہ کو قرطاس ابیض کی اشاعت سے قبل اپنی تمدید کا خیال کرنا چاہیئے اور دونوں ہاتھوں کو طاقت، جرات، و دلیری سے مضبوط بنانے کی ضرورت ہے - اور رجعت پسندوں سے جنگ کرنا چاہیئے - مسٹر چنتامنی نے پہلی تجویز پیش کی :-

(الف) یہ جلسہ تازہ گول میز کانفرنس کے نتایج پر اظہار بے اطمینانی کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ رعایا کی توقعات یا وایسرائے کے اعلان کی مطابقت سے قبل عظیم الشان ترقیوں کی ضرورت ہے - جیسا کہ وایسرائے نے ملک معظم کی حکومت کی ذمہ داری کیساتھ ۱۹۲۹ء میں اس امر کا اعلان کیا تھا کہ وہ ہندوستانیوں کو محکمہ فاتح منتقل کرنے کے لئے تیار ہیں - جس کے بغیر ڈومینین اسٹیٹس کا حصول ناممکن ہوگا - جیسا کہ ۱۹۱۷ء میں وعدہ کیا جاچکا ہے اور ۱۹۲۹ء میں اسپر مزید مہر تصدیق ثبت کیگئی ہے -

(ب) یہ جلسہ ضروری خیال کرتا ہے کہ متعدد طریقہ کار میں اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ فوج اور اسکی تمام شاخوں کی بھرتی میں نوعیت کو نیشنل صورت سے بدلنے کے لئے واضح طور پر ایک مدت مقرر کی جائے تاکہ فوج کے دروازے ملک کے صوبہ جات کی تمام جماعتوں کے لئے کھل جائیں -

مسٹر چنتامنی نے جن کو ابھی بخار سے افاقہ ہوا ہے کہا کہ میں اس موضوع پر متعدد مرتبہ تقریر و تحریر کے ذریعہ اظہار خیال کر چکا ہوں - اس کے ماسوا میری طبیعت بھی ناساز ہے لہذا میں طویل تقریر نہیں کرونگا - آپنے اصلاحات آیندہ کے متعلق غیر مشکوک الفاظ میں اظہار بے اطمینانی کیا آپنے آگے چل کر کہا کہ ہم کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم کس مقصد کے لئے کھڑے ہوئے ہیں - یعنی ہمارا مقصد "ڈومینین اسٹیٹس" ہے یا مہاتما گاندھی کا جوہر آزادی - وفاق کے متعلق فاضل مقرر نے کہا کہ میں فیڈریشن قبول کرنے کیلئے آمادہ ہوں خواہ کسی قدر نامکمل کیوں نہ ہو تاکہ جوہر ضایع نہ ہوجائے صرف سایہ کو چھوڑ دیا جائے - ملکی فوج کی تجویز بےحد زیادہ غیر اطمینان بخش ہے - ہندوستان میں برطانوی فوج نے نی نفسہ فوجی رکھ رکھاؤ کی حال ہے فینانس کے متعلق مسٹر چنتامنی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی ہند اصلی قوت کا ایک شایبہ بھی اپنے ہاتھوں سے دینا نہیں چاہتی -

آپ نے گورنر کی مجوزہ طاقت پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ سیلف گورنمنٹ کے سراب نما دستور کی بہ نسبت یہ بہتر ہے کہ درجہ نو آبادیات کو باقاعدہ حاصل کرنے کے لئے موجودہ معاملات کو جاری رکھا جائے جہانتک صوبہ جاتی خودمختاری کا تعلق ہے میرے خیال میں ایوان ثانی ایک سفید ہاتھی ثابت ہوگا - اور گورنر کے اختیارات کے ساتھ صوبہ جاتی خودمختاری کی یہ صورت ایک ناشنیدہ نوعیت کی حامل ہوگی - آگے چل کر مسٹر چنتامنی نے کہا کہ موجودہ اختیارات کے مقابلہ میں حکومت کے اختیار اور زیادہ وسیع ہوجائیں گے - اور مجھے اس حقیقت کا اظہار کرنے میں مطلق تامل نہیں ہے کہ ان تجاویز سے میں قطعاً مطمئن نہیں ہوں اور موجودہ غیر مطمئن حالت ہی کو میں ترجیح دیتا ہوں ہم کو احتیاط اور ہوشیاری کیساتھ مطالعہ کرنا چاہیئے کہ دستور اعظم کی آزادی کیطرح تجاویز مرتب نہیں کی گئیں - ڈاکٹر استھان نے تحریک کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ جو وہ جو کچھ حاصل کر رہے ہیں وہ قابل قبول نہیں ہے - مسٹر پی - این سپرو نے کہا کہ خارجی تحفظات کا تمام اصول ہی غلط ہے پنڈت کنزرو نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے مہاتما گاندھی اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی پر زور دیا -

---

سرحدی کونسل کا اجلاس

پشاور ۱۰ مارچ - مجلس قانون ساز صوبہ سرحد کا ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا جسمیں آبپاشی - پبلک ہیلتھ اور وظائف وغیرہ کے ضمنی مطالبات منظور کیے گئے

مسٹر لادھارام کے اس سوال کے جواب میں کانگریسی خلفشار کے زمانہ میں باشندگان بنوں کے ہتھیار لیلیے گئے ہیں مسٹر گریڈی فینانس ممبر نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈسٹرکٹ آفیسر اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی تاکہ وہ ان لوگوں کے اسلحہ کی مکمل قیمت تشخیص کرکے جن کے اسلحہ واپس نہیں کیے گئے ہیں ۱۳ فروری تک کے لئے کونسل کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا جبکہ بجٹ پر بحث و تحقیق شروع ہوگئی -

لندن :- ۱۰ مارچ - پنجاب کے آیندہ گورنر مسٹر ایمرسن کو ملک معظم نے شرف باریابی بخشا - اور نائٹ کے خطاب سے معزز فرمایا

ہندوستان کا تباہ کن نظام تعلیم

از جناب سر کورٹنی ٹیرل چیف جسٹس پٹنہ ہائی کورٹ

سر کورٹنی ٹیرل چیف کورٹ جسٹس پٹنہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں حسب ذیل تقریر کی :-

ہر قوم کو اپنی یونیورسٹی کا ایک ایسا مسلک تیار کرنا چاہیئے کہ جو بحیثیت مجموعی اس کی نئی کونسلوں کے جذبات اور ولولے کے حق میں موزوں ہو - یہ ظاہر ہے کہ جو طرز تعلیم کسی ایک قوم یا زمانہ کیلئے صحیح کیا گیا ہو اسکا دوسری قوم یا دوسرے زمانہ کے لئے بھی موزوں ہونا لازمی نہیں - قدیم زمانہ میں اکثر انگریز اور تمام ہندوستانی مدبرین، سائنس اور صنعت سے ناواقف تھے ان لوگوں کو صرف ادبی طرز تعلیم ہی معلوم تھا چنانچہ لارڈ میکالے کے زیر ہدایت ہندوستان کے لئے ایک اسکیم وجود میں لائی گئی - اس میں انگریزی ادب کو خوب اچھی طرح پڑھنے کی ہدایت کی گئی تھی - نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ ہندوستان میں جہاں شاعروں، فلسفیوں اور پنڈتوں کی پہلے ہی کمی نہیں وہاں یہ لوگ اور زیادہ ہوگئے

سنسکرت کی بے فائدہ ترویج

اسی عرصہ میں علمائے یورپ نے سنسکرت زبان کی لاش کو اس کی قبر سے کھود نکالا - اور اسمیں مصنوعی طور پر جان ڈالکر اسے نئے سرے سے جوانی بخشی - اور وہ جاگ اٹھی - اور اسقدر مضبوط ہوگئی کہ اب وہ ہندوستان کے عقل و خرد پر چھاپہ مار رہی ہے اس قسم کی تعلیم کا یہ عجیب و غریب نتیجہ بھی برآمد ہوا ہے کہ جہاں انگلینڈ کے مدارس، ادیبوں، اور علمائے محققین کی گرفت سے آزاد ہوچکے ہیں ہندوستان کے لوگ ان لوگوں کے جال میں پھنستے چلے جارہے ہیں -

ڈگری کے لئے تعلیم

یونیورسٹی کے کورس میں شریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں مشکلات پر غالب آنے کی قوت پیدا ہوجائے لیکن ہندوستان کا باوا آدم ہی نرالا ہے یہاں ایک شخص صرف اس لئے سند حاصل کرتا ہے کہ اس کے حاکم مجازی نے یہ کہدیا ہے کہ جب تک وہ اس سند کو حاصل نہیں کرلیتا اسے فلاں فلاں عہدہ نہیں دیا جاسکتا - اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوان یہاں تک اپنے دل میں سوچتے ہیں کہ کیا ہی اچھا ہو کہ وہ پڑھنے اور لکچر سننے کی تکلیفوں میں پڑنے کے بجائے کسی اسٹامپ فروش کی دوکان سے ڈگری خرید لیں یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے امیدواروں میں فراوانی پیدا ہونا بھی لازمی ہے -

علم سے بیزاری

پھر ڈگری اور عہدہ حاصل کر چکنے اور پیشہ اختیار کرنے کا لائسنس لے لینے کے بعد ہمارے طلبا کی ساری دلچسپی ہوا ہوجاتی ہے - میں پوچھتا ہوں کہ کتنے ہندوستانی گھرانے ہیں جہاں کتابوں کی الماریاں موجود ہیں - اور کتنے گریجویٹ یونیورسٹی سے نکلنے اور روزگار میں داخل ہونے کے بعد بھی کتابوں کو کھول کر دیکھتے یا ہندوستان سے باہر کی دنیا یا علمی تبصرہ پر نظر رکھتے ہیں - اسی شہر میں مسٹر سچدانند سنہا کی قایم کی ہوئی ایک شاندار لائبریری خالی پڑی بھائیں بھائیں کرتی رہتی ہے یہ کور ذوقی ان لوگوں میں بھی صاف واضح ہے کہ جو کیمسٹری انجنیرنگ حساب وغیرہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ مانی ہوئی بات ہے کہ جس میں علمی شوق مفقود ہوگا اسمیں علمی قابلیت بھی نہوگی کیونکہ دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے

ضرورت اصلاح

ان حالات میں میری تجویز یہ ہے کہ یونیورسٹیاں اگر کوئی صحیح مسلک اختیار کریں تو یہ صورت حال رفع ہوسکتی ہے اس وقت مجھے ایسے امور سے سروکار نہیں جن کا تعلق تحقیقات کو ترقی دینے یا پیشہ کی تعلیم کو کمال کے درجہ تک پہنچانے کا ہے نہ ہی مجھے یونیورسٹی کی اس حیثیت سے بحث ہے کہ وہ صوبہ کی دماغی زندگی کا مرکز ہے کیونکہ یہ باتیں تو تنگ قلم اس سے مفقود ہیں اور جب تک یونیورسٹی کا عملہ گریجویٹوں کو تعلیم دینے والے استادوں کا مجموعہ رہیگا یہ حال باقی رہے گا اس وقت میں صرف اس تعلیم سے بحث کرونگا جو ایم اے بی اے، ایم ایس سی، کی ڈگریاں حاصل کرنے والے شایقین کو دی جاتی ہے کیونکہ ان میں کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو تکمیل تعلیم کے بعد صحیح علمی قابلیت کے حامل بنکر نکلتے ہیں - میری رائے یہ ہے کہ طرز تعلیم کا از سر نو پورا پورا جائزہ لیا جائے اور پھر اسمیں اسطرح اصلاح کردی جائے کہ جو مقتضیات وقت کے حسب حال ہو - ہر نصاب تعلیم اور ہر انفرادی سبق اس نہج کا ہونا چاہیئے کہ اس کے بعد طالبعلم یہ کہہ سکے کہ اب ہم وہ بات کرسکتے ہیں جو پہلے نہیں کرسکتے تھے اب ہم اس شے کو دیکھ، سن، چھو، اور محسوس کر سکتے ہیں جس سے پہلے کورے تھے تواریخ و اقتصادیات کو اسطرح نہیں پڑھانا چاہیئے کہ اُن کی حیثیت محض واقعات و حقائق کی بیان کی سی ہو کر رہ جائے - اور اس کی صورت ایک ایسی رائے کی نہ ہو کہ جو ادبی شکل میں پڑھایا جائے اور انہیں واقعات کی تحقیقات کی شکل میں پڑھایا جائے علم ریاضی بھی اس طرح سکھایا جائے کہ جس میں وزن و پیمایش کے عملی کاموں سے برابر لگاؤ رہے اسی طرح سائنس کو بھی یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ مسائل سے اعتنا کرنے کا ایک ایسا باقاعدہ طریقہ ہے کہ جسے ہر وقت اور تحقیق و تفتیش کے جملہ کاموں میں کام میں لایا جاسکتا ہے -

---

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس

لاہور ۵ مارچ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس جو ایسٹر کی تعطیلات کے زمانہ میں بمقام لاہور منعقد ہوگی اسکا پروگرام شایع ہوگیا ہے جسکی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے

بوقت ۴ ساعت شام تعلیمی نمایش کا افتتاح ہوگا اور پنجاب لائبریری ایسوسی ایشن کا اجلاس بھی اسی شام کو منعقد ہوگا - دوسرے دن صبح کو تعلیم و اصول حفظان صحت کے سلسلہ میں دو ذیلی اجلاس منعقد ہوں گے نیز اساتذہ کے آل انڈیا فیڈریشن ایسوسی ایشن کی کونسل کا بھی ایک انعقاد پذیر ہوگا -

کانفرنس کا اجلاس کا افتتاح ۳½ اور ۵½ بجے شام کے مابین ہوگا - اور اس کے بعد جسمانی تعلیم کا مظاہرہ ہوگا - اور ساتھ ہی پبلک لیکچر ہوں گے بعد مشاعرہ بھی منعقد ہوگا ۱۵ اپریل کو بوقت ۷ بجے کانفرنس کا اجلاس عام شروع ہوگا - اور شام میں دوسرا اجلاس اجلاس منعقد ہوگا - ۱۶ اپریل کی صبح کو تعلیم الاطفال دیہی تعلیم اور اعلی تعلیم کے ضمنی اجلاس منعقد ہوں گے اور اس کے بعد تجاویز اور رپورٹ کے سلسلہ میں اجلاس عام منعقد ہوگا - الوداعی تستانی ضیافت بھی اسی شام کو ترتیب دی جائے گی

جاپان میں کارخانوں کی تنظیم

پچاس فیصدی ٹیکس کے باوجود ارزاں قیمت پر کپڑا وغیرہ دینے کی وجوہ؟

یہ امر مسلمہ ہے کہ نہ صرف ہندوستانی ملوں کو بلکہ لنکا شائر کے عظیم الشان کارخانوں کو بھی ہندوستان میں جاپانی کپڑے کی درآمد کے سبب نقصانات کثیر برداشت کرنا پڑا ہے چنانچہ ہندوستان میں جاپانی مال پر ۵۰ فیصدی ٹیکس عائد کرنے کے باوجود بھی جاپانی کپڑا اسقدر سستا پڑتا ہے کہ انڈیا کے کارخانوں کا تیار شدہ کپڑا خریدنے سے گریز کرتے جاتے ہیں۔ جس کے باعث بمبئی میں اب تقریباً دس ہزار پارچہ بافوں کو نوٹس دیا جاچکا ہے۔ کہ آیندہ ان کی ضرورت نہیں ایسی حالت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کے باعث جاپان ۵۰ فیصدی ٹیکس کے باوجود اسقدر سستا کپڑا دے رہا ہے۔ ذیل کا مضمون اسی امر پر روشنی ڈالتا ہے کہ جاپان شینوں کی تنظیم ہی کے باعث ترقیوں پر سب سے آگے ہے۔ اور آج پارچہ بافی اور دیگر صنعتی اشیا کی برآمد میں اسکا کوئی ملک مقابلہ نہیں کرسکتا۔

سوت جاپان کے تکلے تقریباً ۹۰ فیصدی ایسوسی ایشن آف کوٹن سپنرس کی نگرانی میں چلتے ہیں اس ایسوسی ایشن کا انعقاد ۱۸۸۲ء میں ہوا تھا۔ ذاتی طور پر قربانی کرنے کے بعد ہر ایک شعبہ میں وسیع پیمانہ پر اصلاح کرنے کے باوجود پیداوار کی خرچ میں کمی واقع ہوئی ہے لیکن مزدوروں کو مشینوں کے کام کرنے کی روانی میں اضافہ ہوا ہے۔ ریشم کے دھاگے بنانے والے کارخانہ سلک اسپلنگ ایسوسی ایشن کی زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔ سوتی ملوں کے مانند اسکی پیداوار میں بھی ۱۹۲۹ء میں ۳۵ فیصدی اور ماہ جون ۱۹۳۲ء میں ۲۶ فیصدی کی واقع ہوئی۔

نقلی ریشم ایرلون مصنوعی ریشم کے کارخانوں میں ایسوسی ایشن آف اے یون پروڈیوسرس نامی ایک انجمن ہے اس کے کارپردازوں کے سامنے ایک مقررہ پیداوار کی تجویز کو ۱۹۳۱ء میں عملی جامہ پہنایا گیا تھا۔ اور اسوقت پیداوار میں دس فیصدی کی کرنے کی تجویز کی گئی تھی ماہ جون ۱۹۳۲ء میں ۲۵ فیصدی پیداوار میں کمی کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔ اور جس کو گذشتہ ماہ ستمبر تک عملی صورت دی گئی اور ماہ اپریل ۱۹۳۲ء تک بہت کچھ مال نکل گیا۔ اور بعد ازاں بازار میں بڑی تیزی محسوس ہوئی۔ جس سے ماہ اکتوبر میں ۱۵ فیصدی پیداوار میں کمی کرنے کی تجویز پاس ہوئی اور ماہ نومبر میں صرف ۱۰ فیصدی کی کمی کیگئی۔

سیمنٹ سیمنٹ کے کارخانے "ایسوسی ایشن آف سیمنٹ پروڈیوسرس کی نگرانی میں کام کرتے ہیں وقت کی نزاکت کو محسوس کرکے ایسوسی ایشن نے یہ تجویز کی ہے کہ پیداوار میں رفتہ رفتہ زیادہ سے زیادہ کمی کرنا۔ اس لئے ماہ مارچ ۱۹۳۲ء میں کوئی پیداوار میں ۵۲ فیصدی اور ماہ ستمبر میں ۵۰½ فیصدی کمی واقع ہوئی تھی علاوہ بریں ۱۹۳۰ء میں تھوک فروشی اور نرخ مقرر کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نرخ مقرر کرنے کی اور اس کیلئے پیداوار پر پابندی عائد کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے سیمنٹ کے بازار کی حالت درست ہوئی۔

کھانڈ یونین آف شوگر ریفائنس کی زیر نگرانی مالکان کارخانہ کھانڈ نے مشترکہ طور پر خرید فروخت کا انتظام کیا ہے "یونین آف شوگر ڈیلرس" نامی ایک دیگر انجمن ہے وہ آکی خرید و فروخت پر نگرانی رکھتے ہیں۔

جہاز "نیپون یوسین کیشا"، اوتا کاشوش کیشین۔ اور دیگر کمپنیوں نے مشترکہ طور پر کاروبار کی ایک ایسی اسکیم مرتب کی ہے کہ ڈپلوکیٹ سروس بند ہوگئی اور اُن کا غیر ضروری مقابلہ بند ہوگیا ہے۔

کوئلہ کچھ عرصہ گذرا جب کہ "نیشنل ایسوسی ایشن، آف کوئل مائن اونرس" نامی ایک انجمن قایم کی گئی تھی کوئلہ کی کانوں کی پیداوار پر پابندی لگاکر کوئلہ کے نرخ کو بدستور جاری رکھنے کو انجمن ہذا نے مساعی فرمائی اسمیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ۱۹۳۱ء میں ۲۴ لاکھ ٹن کوئلہ کا ذخیرہ برآمد ہونے کا اندازہ لگایا گیا تھا جو گذشتہ سال کی نسبت ۰۰۰۰ ۸ لٹن زیادہ تھا۔

لوہا اور فولاد آہنی اور فولادی کاروبار میں مشترکہ خرید و فروخت اور نرخ کے تقرر کو بھی اتفاق سے مقرر کیا گیا ہے۔ اور پیداوار کی مقدار پر بھی پابندی عائد کی گئی ہے۔ جو مختلف انجمنہائے آئرن اسٹیل بار۔ آئرن بار اسٹیل۔ پلیٹ سسٹم سیٹ، اور بار روڈ وغیرہ نگرانی کار ہیں۔ فولادی گول سلاخوں کی پیداوار میں ۵۴ فیصدی اور فولادی پتروں کی پیداوار میں ۲۰ فیصدی کی کمی واقع ہوئی ہے یہ کارروائی ۱۹۳۱ء سے عمل میں لائی گئی جس سے نرخ میں اضافہ ہونیلگا

آٹا مالکان ملِ آٹا یونین آف فلورمل آف ایسٹرن جاپان کے زیر نگرانی کاروبار کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی مشترکہ خرید و فروخت کا انتظام کیا ہے یونین ہذا نے گذشتہ ماہ اکتوبر میں پیداوار کے اندر ۳۰ فیصدی کی کمی بتائی ہے۔

کاغذ مالکان کارخانہ کاغذ سازی ایسوسی ایشن پیپر مینوفیکچرس آف جاپان اور پیپر جائنٹ سیلز کمپنی کے زیر اہتمام کام کرتے ہیں۔ چھاپنے کے کاغذ اور چکنے کاغذ کی پیداوار میں ۱۹۳۰ء کے اختتام پر ۲۵ فی صدی کمی کردی گئی تھی اور ساتھ ہی مشترکہ خرید فروخت کا انتظام کیا گیا تھا۔

ترقی تجارت کے باوجود جاپان کو سخت مالی خسارہ

چین سے جنگ کرنے کے ہولناک مالی نقصانات، بجٹ کی حالت

جاپان کی تجارتی ترقی اور عام فروغ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اب وہ کسی قوم اور ملک سے شکست نہیں کھا سکتا غلطی ہے۔ چین کے ساتھ جنگ کرکے جاپان نے بہت سخت غلطی کی ہے۔ کیونکہ اُس نے جاپان کی مالی حالت کو بالکل تباہ کردیا ہے۔ فوجی مصارف کی زیادتی نے اس کی تجارتی ترقی کو بھی مات کردیا ہے اور اب یہ حالت ہے کہ ملک کا نظام حکومت خسارہ کے پہیہ کے نیچے کچلا ہوا ہے

موجودہ جاپان کے نمایاں نقائص میں ایک چیز یہ بھی ہے کہ حکومت طاقتور نہیں ہے جدید دستور اساسی ۱۸۸۸ء میں نافذ کیا گیا تھا اسکے تیس سال بعد تک حکومت نہایت اچھی طرح کام کرتی رہی لیکن چند سال سے پے در پے لڑائیوں کے باعث جاپان کے اقتصادی ذرائع مضمحل ہورہے ہیں۔ پبلک پر ٹیکسوں کا بار ہے جو ہر سال بڑھ جاتا ہے۔ دو سال ہوئے کہ ایک بجٹ پیش کیا گیا جسمیں آمدنی سے خرچ کرنے کی کیا وجہ تھی بعض فوجی اخراجات کا انبار عظیم ملک میں اس بجٹ پر سخت نکتہ چینی کی گئی۔ لیکن بالآخر کن مالیات کی کچھ کتر بیونت کے بعد سے منظور کر لیا گیا۔ بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کیلئے یہ تجویز کی گئی کہ اندرون ملک میں قرضہ لیا جائے اور سرکاری تمسکات جاری کئے جاویں۔ جاپانی ایوان تجارت اور جاپانی لیگ آف کامرس اینڈ انڈسٹری وغیرہ نے اس کی سخت مخالفت کی لیکن کچھ نہ ہوسکا۔

اب یہ حالت ہے کہ ۳۴-۱۹۳۳ء کیلئے بجٹ کا اندازہ (۰۰۰، ۰۰۰، ۲۴۱ ۳) "ملین ہے۔ (جاپانی سکہ رائج الوقت) جو انگریزی حساب سے تقریباً ۰۰۰، ۰۰۰، ۱۳۴) پونڈ ہوئے۔ خرچ کا اندازہ ۰۰۰، ۰۰۰، ۲۲۴، ملین ہے۔ چنانچہ سال زیر بحث کیلئے خسارہ کی رقم ۰۰۰، ۰۰۰، ۸۹۷) پونڈ ہوئی جسے قرض لیکر پورا کیا جائیگا قرض کرکے خسارہ پورا کرنے کی منطق اصول اقتصاد سے ثابت نہیں کی جاسکتی۔ حکومت صرف خسارہ کا قرض ہی لوگوں سے نہیں لیگی۔ بلکہ اور بھی بہت سے قرض اُسپر واجب الادا ہیں نیز لینے کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ شلاً ہنگامی زلزلہ کا قرض پنشنوں کیلئے قرض، وغیرہ ان سب قرضوں کو جمع کیا جائے تو (۰۰۰، ۰۰۰، ۱۱۰۰) پونڈ ہوجاتے ہیں۔ موجودہ خسارہ کو پورا کرنے کیلئے (۰۰۰، ۰۰۰، ۳۲۲) پونڈ خسارہ کے تمسکات جاری کیے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے قرضہ جات حکومت لینے والی ہے جن کی مجموعی تعداد (۰۰۰، ۰۰۰، ۸۰۰) پونڈ ہوجائیگی۔

اکتوبر ۱۹۳۲ء میں حکومت جاپان پر (۰۰۰، ۰۰۰، ۱۱ ۹۲) پونڈ کا قرض تھا۔ لیکن اسمیں برابر اضافہ ہورہا ہے۔ چنانچہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر حکومت جاپان نے دو تین سال کے اندر اور قرض لیے (جو زیادہ غیر متوقع نہیں) تو پھر قرضوں کا انبار (۰۰۰، ۰۰۰، ۱۰، ۰۰۰) پونڈ کی خوفناک حد تک پہنچ جائے گا۔

اس سال کے بجٹ میں جاپان کے فوجی مصارف (۰۰۰، ۰۰۰، ۸۲۰) پونڈ ہیں یعنی کل مصارف کا ۲۶ فیصدی حصہ صرف فوجی دیو کے معدہ میں ڈالدیا جائے گا۔ ایک اتفاق تھا کہ جب دنیا کی اقتصادی حالت ہر جگہ کمزور ہورہی تھی منچوریا کا قضیہ پیدا ہوگیا اور اُسنے جاپان کا مالی اعتبار سے دہر توڑ دیا فوجی مصارف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۲۱ء میں جاپان نے فوجوں پر جتنا صرف کیا تھا اس سے ۳ گنا زیادہ مال خرچ ہورہا ہے۔ گویا دس سال کے عرصہ میں جاپان نے اپنے فوجی مصارف نہایت خطرناک حد تک بڑھا لیے ہیں پہلے حکومت کا خزانہ کاشتکاروں اور مزدوروں کو مالی امداد بھی دیا کرتا تھا لیکن اب وہ خود قرض لے رہا ہے۔ تو ملک کی کس طرح مدد کرے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ جاپان کی تجارت کافی اچھی ہورہی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اب تک جاپان والوں کا دیوالہ ہوچکا ہوتا۔ جاپان کی دو صنعتیں سب سے زیادہ ترقی کررہی ہیں۔ ریشم سازی اور سوتی کپڑا۔ ریشم سازی کاشتکاروں کیلئے زیادہ مفید ہے کیونکہ فصلوں کی خرابی یا غیر موسم میں وہ ریشم بنانے کا کام شروع کردیتے ہیں اور یہ اُن کی آمدنی میں بہت اچھا اضافہ کردیتا ہے سوتی کپڑے کی گھریلو صنعت جاپان کے عام مزدور طبقہ کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ جاپانی سکہ کی ارزانی اور جدید بازار ملجانے کے باعث یہ صنعت بہت فروغ حاصل کررہی ہے ۱۹۲۱ء میں اس شعبہ کی آمدنی ۰۰۰، ۰۰۰، ۴۷ ین تھی لیکن اسکے بعد یہ رقم (۰۰۰، ۰۰۰، ۱۷۹) ین تک ترقی کرگئی اور اب (۰۰۰، ۰۰۰، ۲۲۰) ین ہے۔ جاپانی پارچہ کی مانگ برابر بڑھ رہی ہے اور جدید کارخانے آئے دن قایم ہورہے ایران اور بلقان کیلئے پارچہ تیار کرنے کا خاص انتظام ہورہا ہے۔ اس سے جاپانی پارچہ بافی کی صنعت اور بھی ترقی کرے گی۔ بہت ممکن ہے کسی اور ملک کیلئے بھی پارچہ تیار کرنے کا انتظام اُسکو ملجائے۔ جاپان میں بیکاری کے مسئلہ نے ابھی تک خطرناک صورت ابھی تک اختیار کی ہے نہیں کیونکہ ترقی تجارت وصنعت کے باعث کارخانہ جات سال کے بارہ مہینوں میں کام کرتے رہتے ہیں۔

جاپان کے دفتر داخلہ کا بیان ہے کہ جولائی ۱۹۳۲ء تک بیکاروں کی تعداد (۵۰۱، ۹۰۱) تھی گذشتہ سال کی تعداد میں بقدر (۰۰۰، ۱۰۴، ۱) افراد کے اضافہ ہوا تھا۔ ملک میں ابھی تک "زیادتی زر" کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی جتنے سکوں اور زر کاغذی کی ضرورت ہوتی ہے اتنا ہی سکہ پایا جاتا تھا۔ اگر حکومت جاپان یہ غلطی کرتی تو پھر ملک میں اور بھی بیکاری بڑھ جاتی ارزانی زر کے باعث کاشتکاروں کو نقصان پہونچتا اور ملک اور بھی قرضدار ہوجاتا۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جاپان کی تمام اشیاء خوردنی خود ملک ہی میں تیار ہوجاتی ہیں۔ اور باہر سے منگانی نہیں پڑتیں۔ علاوہ ازیں اس کی درآمد کا بیشتر حصہ خام اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے جن کے بغیر وہ اپنی مصنوعات تیار نہیں کرسکتا جاپان کی روزانہ خوراک اور لباس بین الاقوامی کاروبار سے الگ تھلگ ہیں اس لئے بیرونی قیمتوں کی تبدیلی کا جاپان کی معیار زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اس چیز سے بھی جاپان کے مزدوروں کی حالت بہت اچھی منزل پر پہونچ گئی بیرونی تجارتی اثرات سے بے نیاز ہوکے جاپان دوسروں کو اپنا دست نگر بنانے کی کوشش میں ہے اس کی ممکن کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح تمام ضروری اشیاء اپنے ہی ملک میں تیار ہوجائیں اور وہ ترقی کی راہ پر دوڑتا ہوا چلا جائے لیکن فوجی مصارف نے جاپان

ھ کو بہت خسارہ میں ڈالدیا ہے۔ قرضوں کے بار اور عالم تجارتی اضمحلال سے وہ اس وقت تک نہیں پنپ سکتا کہ جب تک فوجی مصارف کم نہ ہوں اور وہ اس وقت تک نہیں ہوسکتے جب تک کہ چین سے لڑنا موقوف نہ کیا جائے۔

کیا گاندھی جی تحریک سول نافرمانی ترک نہ کریں گے

نئی دہلی، ۸ مارچ۔ افواہ ہے کہ حکومت کو گاندھی جی نے ایک مکتوب لکھا ہے جسمیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے تحریک نافرمانی کو غیر مشروط طریقہ پر ترک کرنے سے گریز کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس مکتوب کو حکومت کے حلقوں میں توقع کیخلاف تصور کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کانگریس کے وقار کو برقرار رکھنے کی کوشش میں ہیں اور انہوں نے تحریک نافرمانی کو غیر مشروط واپسی کے متعلق کوئی روشنی نہیں ڈالی بہرحال اسخط کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حکومت شایع نہ کرے گی

اسمبلی میں فوجی اخراجات تخفیف پر زبردست بحث

سر ابراہیم رحمت اللہ سابق صدر اسمبلی کو خراج تحسین

نئی دہلی ۹ مارچ، کل اسمبلی کے اجلاس میں ڈپٹی پریزیڈنٹ سر شان مکلم چیٹی نے گورنر جنرل کو پیغام سنایا جس میں اظہار کیا گیا تھا کہ سر ابراہیم رحمت اللہ صدر اسمبلی کا استعفیٰ جو موصوف نے اپنی علالت کے باعث پیش کیا تھا منظور کیا گیا۔

سر بروجندر مترلیڈر آف دی ہاؤس نے سر ابراہیم رحمت اللہ کی ذہنیت اُن کی قانونی رہنمائی۔ عزت آزادی اور احساس انصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ:-

"سر ابراہیم عامۃ الناس کی خدمات کے مختلف اور قابل قدر ریکارڈ کے ساتھ آئے جس میں بمبئی کونسل کی صدارت کے چار سال بھی شامل ہیں۔ اسمبلی نے سر ابراہیم رحمت اللہ کو صدر منتخب کر کے اُن کی عقلمندی، تجربہ اور غیر جانبداری کا اعتراف کیا اسمبلی کا ہر طبقہ انپر کافی اعتماد رکھتا تھا اور انہیں قدر و محبت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

پارٹی لیڈروں نے بھی ان ہی الفاظ میں موصوف کے اوصاف بیان کئے اور اُنکی خدمات کا اعتراف کیا

فوجی اخراجات میں تخفیف

مسٹر سیتارام راجو نے محکمہ افواج پر فوجی اخراجات پر سو روپیہ کی تخفیف کی تحریک کی اور کہا کہ ممکن ہے فنانس ممبر غیر ضروری مصارف کے باوجود پوزیشن سے مطمئن ہوں لیکن ایوان مطمئن نہیں۔ اپنے اس نظریہ پر زور دیتے ہوئے کہ موجودہ فوجی بجٹ میں تخفیف کی گنجائش ہے آپ نے اعداد و شمار پیش کر کے بتایا کہ کیا کمی کیجا سکتی ہے۔

مسٹر آر تھر مور نے اپنی تقریر میں فوجی اخراجات میں کمی سے مفید نتائج مترتب ہونیکی تائید کرتے ہوئے کہا کہ بحری طاقت پر زیادہ روپیہ صرف کیا جانا چاہیئے۔ والٹر لٹن کی رپورٹ جو ۱۹۳۰ء میں شایع ہوئی تھی اُسمیں صرف اسقدر توقع ظاہر کی گئی تھی کہ میکنائزیشن پروگرام کے بعد بجٹ ۲۵ کروڑ تک لایا جا سکتا ہے۔ لیکن کمانڈر انچیف بجٹ تقریباً ۴۴ کروڑ تک لے آئے ہیں۔

مدافعت۔ ہم خطرناک زمانہ میں رہ رہے ہیں اور دفاعی قابلیت سب سے زیادہ قابل لحاظ چیز ہے گذشتہ دس سال سے ہندوستان کی بحری طاقت ایک جگہ یعنی آٹھ تو اسکواڈرنوں پر قایم ہے درحالیکہ دنیا کی دیگر قوتیں بے پناہ ترقی کر گئی ہیں۔ روس میں ہوائی طاقت پر بے انتہا روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ دیگر ممالک میں محکمہ پرواز کی طاقت مضبوط تر اور ترقی پذیر ہے۔ اور ہندوستان میں حالت انجماد میں، ہم سب جانتے ہیں کہ سول ہوائی جہازوں گولہ بار ہوائی جہازوں میں منتقل کیا جا سکتا ہے دیگر ممالک میں ریز روہے اور ہندوستان میں صفر۔ پریس کی موثق اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے سول ہوائی جہازوں کا ایک عظیم الشان بیڑہ تیار کر لیا ہے۔ میں ایوان کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اس بیڑے کی اہمیت پر نظر ڈالیں جو ایک ہی دن میں پنجاب کے شہروں پر چکر لگا کر واپس آ سکتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے برطانیہ اور ہندوستان کا مقابلہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہوائی طاقت کے مصارف میں ان دونوں میں کتنا عجیب فرق ہے۔ جو روز بروز زیادہ ہی ہوتا جاتا ہے یعنی ۱۹۲۸ء میں برطانیہ ہوائی طاقت پر فوج سے $\frac{۲}{۵}$ زیادہ صرف کر رہی تھی۔ اور ہندوستان $\frac{۱}{۲۵}$ اور ۱۹۳۲ء میں حالت اور بھی ابتر ہو گئی۔ سال رواں میں برطانیہ رائل ایر فورس پر تقریباً ۱۶½ ملین صرف کر رہا ہے اس کے علاوہ ایک ملین اور یعنی ۱۷½ ملین پاؤنڈ۔ فوج پر ۳۶ ملین پاؤنڈ صرف ہوتا ہے۔ یعنی ہوائی بجٹ فوجی بجٹ کے نصف سے بھی زیادہ ہے۔ اور ہندوستان میں ہوائی بجٹ فوجی بجٹ کا مشکل سے $\frac{۱}{۲۴}$ ہے آپ نے مزید کہا کہ ۱۹۳۱ء میں میں نے ۲ ٹرانسپورٹ اسکواڈرن (رسل و رسائل کا دستہ) کی ضرورت کا اظہار کیا تھا لیکن آج میں صرف ایک کا مطالبہ کرتا ہوں۔ مصر میں ایک اسکواڈرن ہے۔ عراق میں ہے تو ہندوستان میں کیوں نہ ہو۔

آپ نے مزید تفصیلات کے بعد کہا کہ اس کے مصارف تقریباً ۱۵ لاکھ ہوں گے اور میں مطمئن ہوں کہ اس طریقہ پر دوسری مدّوں میں نمایاں کفایت ظہور پذیر ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر ٹاٹن ہیم۔ سکریٹری افواج نے جواب میں کہا کہ ہم کوئی اخفا نہیں رکھتے۔ ہمارے حسابات دیکھے جا سکتے ہیں حسابات کی جانچ پڑتال کیلئے دو کمیٹیاں کام کر رہی تھیں انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے لیکن میں ابھی اس پوزیشن میں نہیں کہ اسکے متعلق کوئی اعلان کر سکوں

مسٹر سیتارام راجو نے کہا کہ آمدنی کا بڑا حصہ فوج پر صرف ہوتا ہے جو زائد ضرورت۔ دنیا کی طاقتوں میں ہندوستان کا ساتواں نمبر ہے جو یہاں افلاس کے پیش نظر نامناسب ہے۔

اسکے بعد تحریک تخفیف رائے شماری کیلئے ایوان میں پیش ہوئی اور ۴۹ کے مقابلہ میں ۴۴ ووٹوں سے نامنظور ہوئی سر عبد الرحیم نے محکمہ جات سیاسیات و خارجہ میں تحقیقات و سال اور ہندوستانیوں کے تعداد میں اضافہ کیلئے ۷ لاکھ ۴۳ ہزار کے مطالبہ میں سو روپیہ کی تحریک کی تخفیف کی ریذیڈنٹوں اور پولیٹکل ایجنٹوں کی آسامیاں ہندوستانیوں کو دیکر بیکاری کے انسداد کا مطالبہ کیا اور کہا انہی آسامیوں پر یورپ اور جنوبی افریقہ کیطرح ہندوستانیوں کا تقرر کیوں نہیں کیا جاتا۔ ایجنٹوں کی تعداد بھی کم کیجا سکتی ہے۔ راجہ کرشنام اچاریہ نے تحریک کو حق بجانب قرار دیا۔

مسٹر میٹکاف سکریٹری امور خارجہ نے جواب میں اعداد و شمار سے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ امور عامہ میں تخفیف کمیٹی کی سفارشات پر عمل کیا گیا ہے تھوڑے مباحثہ کے بعد سر عبد الرحیم نے تحریک واپس لے لی اور اجلاس اگلے روز کے لئے ملتوی ہو گیا۔

چین و جاپان کی جنگ سے سرحد کشمیر پر خطرہ

جمون ۱۰ مارچ چین اور جاپان کی جنگ کے باعث کشمیر و جموں کی ریاست نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ گلگت کی چوکیوں پر جہاں چین اور روس کی حد ملتی ہیں جنوبی دستوں کو مزید مستحکم کر دیا جائے۔ ہندوں کی درخواست کے مطابق دربار نے پیدل سپاہ کا ایک دستہ راجوڑی ست بلایا ہے راجوڑی میں میرپور سے پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے جو گذشتہ فسادات کے ایام میں خواص طور پر مشہور ہو گیا ہے۔

تخفیف اسلحہ کانفرنس اور ہر ہٹلر کا رویہ

برلن، ۸ مارچ۔ ہر ہٹلر جنیوا میں جائیں گے اور نہ ہی ابھی تک یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ تخفیف اسلحہ کانفرنس میں کوئی دوسرا وزیر بھی شامل ہوگا یا نہیں اس وقت جرمنی کا رویہ یہ ہے کہ پہلے دوسری سلطنتیں اسکا اظہار کریں کہ وہ کیا قدم اٹھائیں گی اور اس کے بعد جرمنی کس تجویز پر عمل کرے گا۔

ہندوستان میں کارخانوں کی تعداد

ہندوستان کے تجارتی حلقہ میں برطانی تاجروں کی برطانوی حکومت ہونے کے باعث اکثر نامناسب مراعات حاصل ہیں لیکن برطانوی تاجران میں اور بھی اضافہ چاہتے ہیں اس تحریک کے سرگرم اراکین میں مسٹر ٹامٹس نامی ایک شخص ہیں جو بریڈی کمپنی کلکتہ کے مالک اور حصہ دار ہیں انہوں نے "ڈیتھ آف انڈیا" نامی ایک کتاب لکھی ہے اور اُسمیں بمبئی کے برطانی تاجروں کو آگاہ گیا ہے کہ انہیں ذاتی کاروبار کیلئے ہندوستانیوں کا دست نگر نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ کلکتہ کے تاجروں کے مانند ہندوستانی تاجروں کو اپنا زیر اثر رکھنا چاہیئے مسٹر ٹامٹس کو غالباً مسٹر ٹامٹس کو غالباً بمبئی کے برٹش تجاروں کو آگاہ کرنے کی ضرورت بدیں وجہ لاحق ہوئی ہے کہ بمبئی میں ملوں کے زیادہ تر مالک ہندوستانی ہیں۔ اور کلکتہ میں انگریز مالک ہیں مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے اس امر کی کیفیت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔

ملوں کی صوبہ وار تفصیل

نام مقام	سوتی ملیں	ریشم کی ملیں	اون کی ملیں	دیگر اشیا
بمبئی (جزیرہ)	۷۷	۲	۲	۱۰
صوبہ	۱۱۹	۲	۳	×
دکن	۲۰	×	×	×
صوبہ متوسط	۱۱	×	×	×
راجپوتانہ	۹	×	×	×
وسط ہند	۹	×	×	×
بنگال	۱۷	۴	×	۳۰
پنجاب	۱۳	×	۲	۱
صوبہ متحدہ	۲۳	۲	۳	×
مدراس	۱۵	×	۱	۱۴
ٹراونکور	۱	×	×	×
میسور	۷	۱	×	×
پانڈیچری	۳	۲	×	×

ان کارخانوں میں کتنے ... مالک انگریز اور کتنے ہندوستانی ہیں اُس کی حقیقت مندرجہ ذیل فہرست سے معلوم ہو جائیگی۔

ملیں	برطانی	ہندوستانی
کپڑے کی ملیں بمبئی میں	۲۳	۵۴
ریشم کی ملیں	۴	۹
اون	۴	۵
جوٹ کی ملیں	۵۷	۳

بنگال میں عموماً جوٹ کی ملوں کے مالک انگریز ہیں بمبئی میں کپڑے کی ملیں زیادہ ہیں۔ لیکن اُن کے مالک زیادہ تر ہندوستانی ہیں۔ ہندوستان کا کچھ پارچہ فروختگی کیلئے انگلستان میں جاتا ہے وہاں پر ہندوستانی پارچہ عظمی ۱۲۰ ایجنٹ ہیں۔

انگلستان میں قرطاس ابیض کے مقاصد کے متعلق قیاس آرائی

لندن ۸ مارچ۔ قرطاس ابیض کے متعلق حکومت ہند کی آخری رائے کا لندن میں انتظار کیا جا رہا ہے، جونہی کہ حکومت ہند کی انقلابی رائے معلوم ہو گئی۔ قرطاس ابیض کی اشاعت کیمتعلق انتظامات مکمل کر لئے جائیں گے موجودہ توقعہ کے مطابق اشاعت مارچ کے تیسرے ہفتہ میں ہوگی۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ قرطاس ابیض تیسری گول میز کانفرنس کے نتائج سے قریب تر ہوگا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ریزرو بنک کے قیام کی شرط اولیں ہوگی۔

جہاں تک تحفظات کا تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں قرطاس ابیض میں بہت زیادہ خطرناک صورت پیدا ہوگی یہاں خیالی کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی نمایندگان جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں متحدہ اور زبردست مساعی سے کام لیں گے۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو کہ حکومت ہند کا دستور صرف تیسری گول میز کانفرنس کے نتائج ہی پر مبنی ہوگا۔ ہندوستان کے بہی خواہوں کا خیال ہے کہ جب تک فرقہ وارانہ معاملات کا تعلق ہے ہندوستانیوں کیلئے یہ بہتر ہوگا کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کر دیں اور پھر ایک متحدہ محاذ پیش کریں گے

مزدور پارٹی کا رویہ

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا جہاں تک تعلق ہے مزدور پارٹی کا رویہ اس وقت تک غیر یقینی ہے مسٹر لانسبری کا خیال ہے کہ جب تک ہندوستان کی عام پارٹیوں کو جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں تعاون کا موقع نہ دیا جائے گا۔ مزدور پارٹی کیلئے یہ مناسب ہوگا کہ وہ اپنا فیصلہ تبدیل کر دے۔ پارلیمنٹ کا نوجوان طبقہ جسکا پارلیمنٹری کمیٹی میں منتخب ہونے کا خیال ہے اسمیں مسٹر ربٹ برنر کا نام بھی لیا جاتا ہے جسنے "ننگا فقیر" نامی کتاب لکھی تھی

سیاسی اسیروں کی رہائی کا مسئلہ

اگرچہ یہاں بعض سیاسی مخبرین کا خیال ہے کہ قرطاس ابیض کی اشاعت کے بعد گاندھی جی اور دیگر سیاسی اسیروں کو رہا کر دیا جائے مگر ہندوستان سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق اسوقت تک کچھ نہیں ہو سکتا جب تک ہندوستان کے حکام کے نقطہ نظر میں تبدیلی واقع نہ ہو جائے۔

سمن تعرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۳۳ء ابتدائی معمولی
بعدالت جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب بہادر منصف اترولہ مقام گونڈہ۔

پنڈت رام نرکھ عمر ۶۰ سال ولد پنڈت اندرجیت پانڈے پیشہ زمینداری ساکن موضع پورہ چیتر مشمولہ رود ر گڈھ لوسنی پرگنہ و تحصیل ضلع گونڈہ — مدعی

بنام پنڈت مہیش دت وغیرہ — مدعا علیہم

بنام ۱۔ پنڈت مہیش دت عمر ۶۵ سال ولد کالی پرشاد
۲۔ رام نریس عمر ۴۰ سال ولد پنڈت مہیش دت
اقوام برہمنان شوکل پیشہ زمینداری ساکنان موضع مدناپور بہان پرگنہ منکاپور تحصیل اترولہ ضلع گونڈہ — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ البلاصہ ۱۸۵۰/۱۰/۶ بذریعہ نیلام کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ ۱۹۳۳ء بوقت۔ اجیدن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جنپر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں مسموع اور منفصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۸ ماہ فروری ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ تم کو (یا فلاں فریق ثانی کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۹۳۳ء تک گذرانو وقت حاضری بدفتر منصفی اترولہ مقام گونڈہ دس بجے سے چار بجے تک

مہر عدالت — بحکم حسن رضا منصرم
عدالت منصفی اترولہ مقام گونڈہ

جاپانی افواج کی کامیابی

شدید لڑائی کے بعد دو مزید شہر فتح

پیپن - ۱۱ر مارچ - اس سے قبل چینی انکار کرتے تھے کہ جاپانیوں نے ہیتیں اور کیو ے دو شہر فتح کر لئے ہیں۔ لیکن اب وہ بھی اس کی تصدیق کرنے لگے ہیں۔ ان دو شہروں کو جاپانیوں نے شدید لڑائی کے بعد فتح کیا ہے۔ جاپانی اب دیوار چین کے تمام دروں پر قابض ہوگئے ہیں۔ کوبےکو چینی فوج اس سے دس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ اور جنوب میں واقعہ مقام ماہن میں پناہ گزین ہر لڑائی اب ختم ہو چکی ہے۔ بشر طیکہ چینی جنرل چیانگ کے شیک کی فوجیں مفتوح شہروں کو جاپان سے چھیننے کوشش کریں لیکن یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ان کی کوشش کامیاب نہ ہوں گی۔ بلکہ وہ ان کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ مذکورہ چینی جرنیل کی کمانڈر انچیف چینی افواج جنرل چیانگ ہیو ہلانگ سے ملاقات کا نتیجہ یہ نکلا کہ موخرالذکر نے اپنے زیر کمان افواج کو اُن کے سپرد کر دیا ہے اور چینی افواج کے مختار کل اب وہ بن گئے ہیں - جدید کمانڈر انچیف ایک زمانہ میں ایک دلال کے محرر تھے اپنی محنتوں سے اس اعلی رتبہ تک پہونچ گئے ہیں

گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی

پونا - ۱۱ر مارچ ٹیلیفون پر مسٹر اینے اپنے قائمقام صدر کانگریس کو سپرنٹنڈنٹ یرودہ جیل نے مطلع کیا کہ وہ گاندھی جی اور دیگر سیاسی قیدیوں سے ملاقات کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مسٹر اینے نے گاندھی جی سردار پٹیل مسٹر دیش پانڈے وغیرہ سے خصوصی طور پر ملاقات کی اجازت طلب کی تھی مسٹر اینے اب ناسک ہوتے ہوئے برار واپس چلے گئے۔

کانگریس دستور اساسی پر غور نہ کریگی

پونا ۱۱ر مارچ - مسٹر اینے نے تقریباً ۲۵ کانگریسی ذمہ دار افراد سے ملاقات کی زیر بحث مسئلہ ملک کی موجودہ سیاسی حالت تھا۔ لیڈروں نے فیصلہ کیا کہ آئندہ دستور اساسی پر اس وقت تک غور کرنے کا کوئی سوال نہیں جب تک حکومت کانگریس کے اجتماعی وجود کو تسلیم نہ کرے

قرطاس ابیض ۱۷ر مارچ کو دہلی اور لندن میں شایع ہوگا

لندن ۹ر مارچ - وہ تاریخی قرطاس ابیض جسمیں ہندوستان کے آئندہ دستور کے متعلق حکومت کی تجاویز مرتب ہونگی - ۱۷ر مارچ کو لندن اور ہندوستان میں بیک وقت شایع ہوگا - ان تجاویز پر غور کرنے کیلئے ایک معینہ وقفہ کے بعد پارلیمنٹ کے دونوں ایوان جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے تقرر کے لئے ایک تجویز پر مباحثہ کریں گے امکان ہے کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی ایسٹر سے قبل ایک ابتدائی جلسہ منعقد کر سکے۔

دارالعوام اور ہندوستانی اصلاحات

حکومت پر اعتماد کا سوال پیدا ہو گیا

لندن ۹ر مارچ - دارالعوام کے چند قدامت پسند ارکان کی درخواست کو کہ ہندوستانی دستوری تجاویز کے متعلق جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے تقرر کی تحریک پر آزاد ووٹ لئے جائیں حکومت نے مسترد کر دیا۔

اس فیصلہ نے حکومت پر اعتماد کا مسئلہ پیدا کر دیا ہے، اور انتباہی پرچے جاری کر دیے گئے ہیں -

بمبئی، سی پی، اور بہار واڑیسہ کی دیسی ریاستیں

صوبجاتی حکومتوں کے بجائے حکومت ہند کے ماتحت

دہلی ۸ر مارچ صوبجات بمبئی، سی پی اور بہار واڑیسہ کی ریاستوں کنٹرول کو حکومت سے متعلق کر دیے جانے سے جو کام میں زیادتی ضروری ہوگی اُسکے پیش نظر اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کمیٹی نے بعض اخراجات منظور کئے ہیں تا کہ محکمہ جات خارجہ وسیاسیات میں عارضی اسٹاف بھرتی کیا جا سکے۔

تجویز یہ ہے کہ ان ریاستوں براہ راست حکومت ہند سے متعلق کر دیا جائے اور اس طریقہ پر اس کے پالیسی کی تکمیل کر دی جائے جو اب تک متعلق آئینی تبدیلیوں کے پیش نظر اختیار کیگئی تھی۔ مجموعی طریقہ پر بمبئی میں ۱۵ ریاستیں ہیں ممالک متوسط سے ۱۵ اور بہار واڑیسہ سے ۲۶ ریاستیں اس اسکیم کی مدمیں آجائیں گی توقع ہے کہ اس اسکیم پر آئندہ مالی سال سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

اسٹاف میں بعض موجودہ بمبئی سکریٹریٹ کے آدمی بھرتی کئے جائیں گے - مسٹر ایس جی جوگ جو کہ اسمبلی میں برار کے نمائندہ ہیں - حکومت کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں جو کہ والیان ملک کے نظریہ اور جمہور کی کفایت شعاری دونوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ آپ کو یقین ہے کہ اس تبدیلی سے مرکزی حکومت کو بہت کافی بچت ہوگی۔

مسٹر جوگ کو اسکا اعتراف ہے کہ دہلی کے زیادہ دور ہونے کے باعث ممکن ہے بعض دقتوں کا سامنا ہو لیکن آپ کہتے ہیں کہ اس عرصہ میں معاملات متوازن ہو جائیں گے - آپ کا خیال ہے کہ ریاستوں کا براہ راست مرکزی حکومت سے منسلک کر دیے جانے کے باوجود مشترک مفاد میں مقامی حکومتوں کی آواز ہوگی یہاں تک کہ بمبئی پریزیڈنسی کا تعلق ہے دو ریذیڈنسیاں قایم ہونی چاہیئیں۔

اسمبلی میں حکومت کو شکست

فوج کو ہندوستانی بنانے کی سست رفتاری پر مذمت

دہلی ۸ر مارچ - سوالات کے بعد مسٹر امرناتھ دت نے والسرائے کی مجلس منتظمہ کے اخراجات میں ایک روپیہ کی تخفیف کی تجویز پیش کی گرما گرم مباحثہ کے بعد واپس لیلی مسٹر یامین خاں نے فوج کو سست رفتاری سے ہندوستانی بنانے کیخلاف محکمہ افواج کے مطالبات میں تجویز تخفیف پیش کی جس کی کرنل گڈنی سر عبدالرحیم مسٹر رنگا آئر مسٹر جادو اور کپتان لال چند نے بزور تائید کی اور حکومت کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی گئی آرمی سکریٹری نے جوابی تقریر میں وعدہ کیا کہ اگر موجودہ تجربہ کامیاب رہا تو فوج کو زیادہ تیزی سے ہندوستانی بنایا جائیگا۔ آخر کار ۵۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۸ آرا سے حکومت کو شکست ہوگئی -

حکومت ایران اور اینگلو پرشین آئل کمپنی کا تصفیہ

لندن ۹ر مارچ - دارالعوام میں اینگلو پرشین تیل کے تصفیہ کے متعلق سر جان سائمن نے کہا کہ مشروط سمجھوتہ کی شرائط کے تحت جو کہ جمعیتہ اقوام کی کونسل کے جنوری کے اجلاس کا نتیجہ تھا حکومت ایران اور اینگلو پرشین آئل کمپنی کی براہ راست گفت وشنید عنقریب شروع ہو جائے گی

کارکنان یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کا مسلمانان کانپور سے ایک اہم مشورہ

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور میں اس وقت ۹۴ لڑکے اور گیارہ لڑکیاں مندرج رجسٹر موجود ہیں - اور ۱۹ لڑکے فی الحال یتیم خانہ میں ایسے موجود ہیں جو درج رجسٹر نہیں ہوئے درج رجسٹر یتامیٰ کی تعداد اتنی ہے کہ اُن کی رہائش کا انتظام بدقت تمام کیا جاتا ہے تنگی رہائش کی وجہ سے مزید داخلہ کی گنجائش نہیں - نقشہ ذیل بغرض اطلاع عام سکونت یتامیٰ جو مندرج ہے اسکو بغور ملاحظہ کرنے کے بعد مشورہ طلب امر یہ ہے کہ غیر صوبوں اور دور دراز مقامات کے یتامیٰ جو داخل یتیم خانہ ہوتے رہے ہیں اسی طرح سے انکا داخلہ جاری رکھنا مناسب ہے یا صرف اپنے صوبہ یا ضلع کے اُن مقامات کے لڑکے داخل کیے جائیں جنکے قریب کوئی یتیم خانہ نہیں ہے براہ مہربانی اپنے نیک مشورہ سے سوال مذکورہ بالا کے متعلق بتاریخ ۱۲ر مارچ ۱۹۳۳ء یتیم خانہ اسلامیہ بھیجکر کارکنان وممبران انتظامیہ کو ممنون فرمائیں۔

نقشہ یہ ہے

کانپور ۲۱ - چھپرا ایک - اناؤ ۳ - لکھنؤ ایک - فتحپور ۲۰ الہ آباد ۲۱ - پٹنہ ۱۳ - کدوزہ ایک - مرزاپور ایک - پیتاور ۲ - پرتاب گڈھ ۲ - بلند شہر ایک - باندہ ایک بدآیوں ۱۴ - فرخ آباد ۳ - جھانسی ۱ - لکھیم پور ایک پانی پت ۲ - ریاست رامپور ۲ - گونڈہ ۱ - بہرائچ ایک اعظم گڈھ ایک - حیدرآباد ایک - سیتاپور ۱ - رائے بریلی ۲ - لاہور ۱ - نامعلوم ۴ -

(محمد عابد عفی عنہ)

ضرورت ہے؟

ایک ایسے ٹیلر ماسٹر کی جو یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے کارخانہ میں سلائی میں جو یتامیٰ سلائی کا کام سیکھتے ہیں اُن کو بغیر کسی اجرت کے پابندی سے کام سکھلائے اور اُسکے معاوضہ میں یتیم خانہ اپنی جانب سے ایسے ماسٹر کیساتھ حسب ذیل مراعات کرے گا۔

(۱) ٹیلر ماسٹر خود جو کام لائیگا یا یتیم خانہ کی معرفت جسقدر کام سلائی ٹیلر ماسٹر کو ملیگا اُس کی پوری اجرت ٹیلر ماسٹر کا حق ہوگا۔

(۲) مشین، ٹیبل اور آئینہ وغیرہ جو یتیم خانہ کی ملکیت ہے اُس کو ٹیلر ماسٹر اپنے صرف میں لاسکیگا اور کارخانہ سلائی میں اپنی دوکانداری کا کام کر سکیگا۔

(۳) اُجرت کا کام جو ہوگا اُسکو بھی یتامیٰ سے بنوا کر ٹیلر ماسٹر خود اُجرت حاصل کرے گا۔ البتہ جسقدر کپڑا سالانہ یتامیٰ کا ملیگا۔ یا جو مرمت یتامیٰ کے پرانے کپڑوں کی ہوگی اسکو وقت معینہ پر انجام دینا ٹیلر ماسٹر کا فرض ہوگا مابقی امور میں بالمشافہ گفتگو کیجا سکتی ہے

ضرورت مند اصحاب آنریری جنرل سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور سے درخواست کر سکتے ہیں اور صبح ۸ بجے ملکر گفتگو بھی کر سکتے ہیں -

محمد فضل حسین
آنریری جنرل سکریٹری
یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

بحکم مسٹر اے - ڈی بنرجی صاحب بہادر پرگنا افسر بلہور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۰ — بید خلی دفعہ ۴۴

بعدالت حاکم پرگنہ صاحب بہادر بلہور مقام کانپور

چودھری منی رام وغیرہ — مدعی

بنام سماۃ مٹھانا کنور وغیرہ — مدعا علیہ

بنام سماۃ مٹھانا کنور زوجہ شیوپال سنگھ ٹھاکر ساکن بہبھنی پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ دفعہ ۴۴ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۶ر ماہ مارچ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ مارچ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۰۰ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

مامراج وجوالا پرشاد پسران راماند اقوام ویش ساکنان ہٹیہ شہر کانپور۔ انسالونٹان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مامراج وجوالا پرشاد بعدالت ہذا ۱۰ر فروری ۱۹۳۳ء کو دیوالیہ قرار دیے گئے تھے - اور عدالت سے چھ ماہ کی مہلت اُن کو بغرض داخل کرنے ڈسچارج کے عطا کی تھی چنانچہ اب عدالت ۱۳ر مئی ۱۹۳۳ء بغرض ثبوت قرضہ مقرر کی ہے لہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ المرقوم ۴ر مارچ ۱۹۳۳ء

بحکم آر پی شرما

مہر عدالت — منصرم عدالت خفیفہ کانپور

بحکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۰۸ نمبر انسالونسی ۱۹۲۹ء

سیتارام مالک فرم رام ناتھ تیج مل ساکن پرانا جنرل گنج شہر کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں افیشل رسیور نے ایک رپورٹ مشعر توسیع کرنے میعاد ڈسچارج کے پیش کی تھی چنانچہ عدالت ۲۴ر جنوری ۱۹۳۳ء کو میعاد ڈسچارج ۳۱ر جولائی ۱۹۳۳ء تک کیلئے توسیع کر دی ہے لہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے المرقوم ۴ر مارچ ۱۹۳۳ء

بحکم آر۔ پی شرما

مہر عدالت — منصرم عدالت خفیفہ کانپور

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو	پاک و صاف زندگی کیسی ہوتی ہے
دنیا کس طرح خوبصورت معلوم ہوگی	ہم کیوں کر عمر دراز ہو سکتے ہیں
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو	سچی خوشی کہاں ہے۔

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ۔ جام نگر

بقیہ مضمون صفحہ اول

تو دنیا میں امن و امان اور لوگوں میں خوش اعتقادی پیدا کرو۔ مسٹر لائڈ جارج نے شکایت کی کہ حکومتیں امن قایم کرنیوالوں جمعیتوں کو امداد دینے میں بخل سے کام لیتی ہیں

آپنے فرمایا کہ جنگی سامان پر خزانے لٹائے جارہے ہیں اور جب اس سامان کی ضرورت پیش آیگی تو مزید قربانیوں کی ضرورت ہوگی۔ ۱۸۱۶ع کے زمانہ سے جبسے کہ امن کی سوسائٹی کا وجود عمل میں آیا ہے کوئی دس سال بھی ایسے نہیں گذرے کہ چھوٹی یا بڑی لڑائیاں نہ ہوئی ہوں۔ اگرچہ آجکل جنگ ہاتھ کے قریب ہے مگر اقوام نہایت ذوق و شوق سے اور بیوقوفی سے تیاریاں کر رہی ہیں

آپنے فرمایا کہ ملک کے میں ہو رہا ہے کہ اسلحہ سازی کے بڑے بڑے کارخانہ ہر جگہ موجود ہیں۔ فوجیں ہر جگہ معروف ہیں اور ایک شخص میدان جنگ کی طرف کیطرف بڑھتے ہوئے توپخانہ کی آواز کو سن سکتا ہے۔ میں بھی اس آواز کو ضرور سنونگا میں اپنے علم اپنے تجربہ اپنے کامل یقین اور اپنی پختہ رائے کی بنا پر کہہ رہا ہوں۔

ہم نے قانون کے ذریعہ جنگ کو نکالدیا ہے کیا ہمارے پاس میثاق کیلاگ نہیں ہے ہمیں لوکارنو کا دلفریب دوحچیب منظر اجتماع یاد ہے۔ چھپن اقوام نے خلوص کے ساتھ عہدنامہ پر دستخط کیے تھے کہ آیندہ کوئی جنگ نہ ہوگی اس زمانہ میں جنگ کی تیاریاں میں سال بہ سال نہایت تیزی سے اضافہ ہوتا جارہا ہے نہ تو کوئی جنگ ہوگی

چاہیئے نہ جنگ کے لئے مزید تیاریاں ہونی چاہیئے۔ فرانس کے وزیر اعظم ہمارے وزرار سے گفتگو کرنے کے لئے یہاں آرہے ہیں میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ خدا انہیں کامیابی عطا کرے۔ بلکہ خدا انہیں مدد بھی کرے۔ کیونکہ اس وقت نہایت خطرناک معاملہ الجھ رہا ہے۔

(باقی آیندہ)

منیجر اسٹار ٹاکیز صدر بازار دہلی کا فرار اور اسکے خلاف ڈگری

فرقہ وارانہ تعصب اور جناب مولانا محمد مظہر الدین صاحب پر الزام عائد کرنیکا انجام

سنیما چھوڑکر اور روپیہ مار کر منیجر موصوف دہلی سے فرار ہوگیا

چندماہ کا عرصہ ہوا کہ ایس۔ این چوپڑا منیجر اسٹار ٹاکیز صدر بازار نے ایک سینما کھولا تھا۔ یہ شخص روپیہ کمانے دہلی آیا تھا۔ لیکن یہاں پارٹی بازی میں شامل ہوگیا۔ اور فرقہ وارانہ تعصب شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اخبارات میں اس قسم کی شکایتیں ہوچکیں کہ بعض آدمیوں نے محض اسلئے ملازم رکھنے سے انکار کر دیا ہے کہ وہ مسلمان ہیں بالآخر مولانا مظہر الدین صاحب بمعہ رفقا کے ہمراہ اس کے سینما میں تحقیق حالات کیلئے گئے۔ وہاں جمعیتی بھوتوں نے یہ قرار دیکر کہ مولانا سینما میں کیوں آئے حملہ کرنے کی سازش کی۔ مولانا کے خلاف پوسٹربازی کی اور طرح طرح کے الزامات عائد کئے۔ بعض بندگان خدا نے جب تردید کی تو تو ایس۔ این چوپڑا منیجر سینما کا بیان جمعیتی ایجنٹوں نے شایع کر دیا۔ اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ جمعیتی ٹولی کے سوا اہلیان بیزار ہو گئے۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ اس منیجر کو دہلی سے بھاگنا پڑا۔ متعدد مطابع و اشخاص کا روپیہ اسنے مارا یہاں تک کہ دفتر الامان کی چھوٹی سی رقم بھی اس سے ادا نہ کی گئی۔ اور اس کے خلاف دعویٰ ڈگری ہوگیا۔ اس کے خلاف دفتر الامان کی جانب سے حسب ذیل دعویٰ دائر کیا گیا تھا۔

استغاثہ کا بیان

(۱) مدعا علیہ نے مدعی کو اختیار دیا کہ وہ اپنے اخبار میں اُسکے سینما کے پروگرام کے متعلق اشتہار ایک کالم کی دو انچ جگہ میں ۲۲ مرتبہ شایع کردے۔ اجرت تین آنہ فی انچ ٹھہری تھی مدعا علیہ نے ایک عہدنامہ تحریر کیا تھا جو واخوست کیساتھ ارسال کیا گیا ہے

(۲) کہ مدعی نے مدعا علیہ کے منشا کے مطابق مذکورہ پروگرام اپنے اخبار میں ۲۲ مرتبہ شایع کر دیا۔ پروگرام کی ۲۲ مرتبہ اشاعت میں کے ایک کالم کے ۹۰۱ انچ ہوئے جسکی اُجرت عہدنامہ کے مطابق مبلغ ۱۶ روپے ۱۱ آنے ہے۔ یہ رقم مدعا علیہ پر واجب ہے اور باوجود اس کے کہ اُسکی کیلئے اُسپر ایک رجسٹری شدہ نوٹس تعمیل کیا گیا؟ اُسنے اُسے ادا نہ کیا۔

(۳) اب مدعی کے مدعا علیہ پر ۱۶ روپے ۱۱ آنے اور ۲ روپے جو تعمیل نوٹس میں صرف آئے یعنی مجموعی طور پر ۱۸ روپے گیارہ آنے واجب ہیں۔ اس لئے اُسکے خلاف یہ مقدمہ دائر کیا جاتا ہے

۴۔ یہ کہ مدعا علیہ کے خلاف کاروائی دہلی میں یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۲ع سے شروع ہونی چاہئے تھی کیونکہ عہدنامہ کے رو سے ادائیگی کی آخری تاریخ یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۲ع ہی تھی۔

۵۔ مدعی کے مدعا علیہ پر مقدمہ کے اخراجات اور قیمت ٹکٹ ایک روپیہ آٹھ آنے واجب ہیں۔ ۱۰ روپے ۱۱ آنے کیلئے درخواست پر ایک روپیہ آٹھ آنے کا ٹکٹ لگایا گیا ہے۔

۶۔ مدعی مندرجہ ذیل معاملات میں اعانت کیلئے ملتجی ہے۔

(۱) کہ مدعی کو اخراجات مقدمہ وصول کرنے کی بھی اجازت دی جائے۔

(ب) کہ مدعی کو ۱۸ روپے ۱۱ آنے مدعا علیہ سے وصول کرنے کیلئے ڈگری دیدی جائے۔

ج۔ کہ مدعی کیلئے کوئی اور اعانت جو عدالت مناسب سمجھے منظور فرمائے

یہ دعویٰ ڈگری ہوچکا ہے۔ منیجر کا دہلی میں پتہ نہیں اور معلوم ہوا ہے کہ وہ فرار ہوگیا ہے۔ اس حیثیت کا شخص جس قسم کے بیانات دیسکتا ہے اُسکے متعلق لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں اب اہلیان دہلی خاص طور پر اور مسلمان بیرون دہلی عام طور پر غور کریں کہ مولانا کفایت اللہ صاحب و مولوی احمد سعید صاحب کی عدم موجودگی میں دفتر الجمعیتہ کے بعض ملازموں نے علما کے نام پر کس قسم کی کارروائیاں کی اور کیسی کیسی سازشوں اور پوسٹروں پر مسلمانوں کا روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔

جاپان لیگ سے علیحدہ ہوگیا

ٹوکیو ۸ مارچ۔ کابینہ وزارت جاپان نے باضابطہ طور سے اس کی منظوری دیدی کہ جاپان انجمن اقوام سے علیحدگی اختیار کرے۔

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کیلئے

سوالس کا ساری ولیہ

دمہ، کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دردسینہ۔ بلغم کا کرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گرکھا امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے حیض کی کمی و بیشی بے قاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن۔ اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج ویدنارایں جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ۔ لکھنو ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال ناله فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ جمنا میڈیکل اسٹورس چوک۔
دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

بانی
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ
ڈاکٹر ایس کے برمن
مستند اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۹۲۴ع

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

مثل نوجوانوں کے تندرست بنانیوالا

(REGD) ڈابر دار اکشارشٹ

اجسم میں چستی پیدا کرنے۔ بھوک بڑھانے اور کمزوری رفع کرنے والا)
دوسرے دار اکشاسو اور دار اکشارشٹوں سے یہ زیادہ مفید ہے کیوں کہ اس میں انگور کافی مقدار میں ہے۔
کھانے میں بہت ہی خوش ذائقہ ہے
قیمت فی بوتل ڈیڑھ روپیہ عہ
محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ عہ

REGD. سوپن ہری

احتلام کی گولیاں
یہ مفید گولیاں جریان، احتلام وغیرہ کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ منی کو گاڑھا اور قوی کرتی ہیں۔ ایک بار آپ ضرور آزمائش کریں
قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ
محصولڈاک تین شیشیوں تک سات آنہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۳ع بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے

صیغہ نمبرہ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر اور بابو رام غلام شیو غلام

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷ | کان پور چہارشنبہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۳ء مطابق ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۱۱

ہدیہ عقیدت

(از جناب میرزا ابیضا خاں مروی ایرانی)

ہے جی میں یہ تسلیم دول سکان حرم کو
اک جنبش ابرو بھی مرے قتل کو بس ہے
وہ چشم پھر آمادہ ناوک فگنی ہے
ویران کدۂ دہر سے کیوں کر نہ ہو وحشت
ہیں میری تمنائیں بھی یارب مرے ہمراہ
کیا اُس سے مجھے رحم کی امید جو ظالم
کٹ جائے نہ کیوں غیر مرے شعر کو سن کر
تعریف بجا ہے مگر اے حضرت واعظ
از بس کہ لئیم ازلی ہے فلک پیر
ہمت کا تقاضا ہے کہ دنیا سے مٹا دے
جب زندگی اید و ست مصیبت ہو سراپا
دو اشک دم نزع بھی نکلیں تو غنیمت ہیں
از بس کہ سرمدح رسول عربی ہے
اے بادشہ عرش نشیں سرور عالم
نعل سم تو سن ترا ماناسہ نو ہے
دربار رسالت میں ہے عام اذن حضوری

دیکھا نہ کریں چشم حقارت سے صنم کو
کرتے ہو علم کس لئے شمشیر دو دم کو
اللہ بچائے یہ غزالان حرم کو
آباد احبا نے کیا ملک عدم کو
وسعت ہو عطا اور بھی پہنائے عدم کو
گلبانگ طرب سمجھے مرے نالۂ غم کو
پیوند بہم دیتا ہوں شمشیر و قلم کو
دیکھا بھی ہے صاحب نے کبھی باغ ارم کو
رکھتا ہے بحق کیسۂ ارباب کرم کو
آوازۂ دارائی اسکندر و جم کو
کیوں شہد سے شیریں نہ گنوں تلخی سم کو
مطلوب بہانا ہے فقط اُس کے کرم کو
شاخ شجر طوبی سے چشمک ہے قلم کو
نسبت تری مسند سے ہے کیا مسند جم کو
افلاک سے نسبت ترے لشکر کے خیم کو
مژدہ یہ سنا دو کوئی اسکندر و جم کو

کرتا ہوں رقم جب میں ترا نام مقدس
جبریل امیں چومتا ہے میرے قلم کو

* وہ گذشتہ دس سال یا پندرہ برس سے یورپ کی ہر صحت گاہ کا اسباب لے کر لازین تک سفر کر رہی ہیں اور اُن کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے ہمیں ایک زیادہ تندرست روح حاصل کرنی چاہئے یعنی اعتماد کی عظیم الشان روح۔ مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ بائبل کی ایک آیت ہے جو دنیا کی موجودہ حالت پر ٹھیک منطبق ہوتی ہے وہ اقوام کی پریشانیاں سے متعلق ہے مگر ویلش میں ہمیں اسکا خیال رکھنا بہتر ترجمہ ملگیا ہے آپ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں تم سے ویلش ہی میں سنا دوں پھر ویلش کا ترجمہ فرمایا یہ ہے کہ اقوام نزع اور کشمکش نتیجہ ہوتی ہے وزرا کی تنگ نظری کا۔ مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ آج بھی یہی صورت درپیش ہے قوموں کے مابین جو قیود اور حد بندیاں قائم ہیں انکو توڑ ڈالئے۔ نصب العین بلند قائم کیجئے انسانیت کو وسیع النظری سے دیکھئے پھر کہیں دنیا میں امن نظر آئیگا اور انسانوں کے ارادے نیک پائے جائیں گے

سنہ ۱۹۱۴ء میں کوئی حکمران جنگ کا خواہاں نہیں تھا

برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کی کھری باتیں

گذشتہ سے پیوستہ

جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ فرانسیسی وزیر اعظم تجویز پیش کریں گے کہ دنیا بھر کے وزائد اسلحہ کو یورپ کے مختلف ممالک میں حفاظت کے ساتھ رکھ دیا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ خدا اُن محلوں میں رحمتیں نازل کرے جہاں یہ اسلحہ رکھے جائیں گے میں نے یہ سوچا ہے کہ ان زائد اسلحہ کو عمارتوں میں رکھنے کے بجائے ضائع کر دیا جائے۔ ہمیں میثاق کیلاگ یا میثاق لوکارنو کی ضرورت نہیں جن کے ضرورت ہے وہ جدید معاہدہ نہیں ہیں۔ بلکہ پرانے معاہدوں ہی کی از سر نو ترتیب ہے۔

میں اُن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے معاہدہ ورسیلز پر دستخط کیے ہیں۔ اور میں اُن چار میں ایک ہوں جنہوں نے معاہدہ ورسیلز پر دستخط کیے ہیں۔ اور میں اُن چار میں ایک ہوں جنہوں نے اس کو مرتب کیا ہے آپ کا فرض ہے کہ اگر معاہدہ کے ہر جزو کی پابندی کریں۔ آپ کا یہ حق نہیں آپ ان ہی چیزوں پر زور دیں۔ اور اس میں سے انتخاب کرکے اُن چند چیزوں کو اختیار کرلیں جو آپ کے نزدیک آپ کے مناسب حال ہیں۔ اور اُن دفعات سے قطع نظر کرلیں اور اُن کو فراموش کر لیں۔ جو آپ کے مناسب حال نہیں ہیں ہم نے اس صلحنامہ جرمنی کے لئے تخفیف اسلحہ کی تجاویز درج کی تھیں ہم نے فوجی ماہرین کے مشورہ سے ایسا کیا تھا۔ یہ چیز تخفیف اسلحہ کا ایک اہم جزو تھی اور یہ کامیاب ثابت ہوئی۔ ہم کیا چاہتے ہو، اسی چیز سے وسعت کرنا مگر ہم نے جرمنی کو اس امر کی ضمانت بھی دی تھی کہ اگر عہدنامہ کے مطابق جرمنی نے ہتھیار رکھ دیئے تو ہم بھی جرمنی کی تقلید کریں گے۔

ایک قوم جائز طور پر خفا ہے

یہ بات شرم کی ہے کہ جب دستاویز پر دستخط ہوئے تو دستخط کرنے والوں کی اکثریت اس کی پابندی کا کوئی ارادہ نہ رکھتی تھی قبل اس کے کہ سیاہی خشک ہوئی انہوں نے جدید افواج مرتب کرلیں انہوں نے اس تیاری کے سلسلہ میں قرض لیا۔ یاد رکھئے کہ کارلائل کے اس قول کو کہ ہر ا جبور شکستگی پر منتج ہوتا ہے آج یورپ کے سامنے یہی خطرہ درپیش ہے۔ جرمنی ایک بہت بڑا ملک ہے مگر تم جنگ کا جتنا زیادہ مطالبہ کروگے اتنا ہی زیادہ یقیں عوام کی طاقت پر عجب ہوگا۔

جرمنی کو احساس ہے کہ اُسے دھوکا دیا گیا جرمنی کے لوگ عام طور سے کہتے ہیں کہ اُن سے فریب کیا گیا اور اُن کیساتھ جعل کیا گیا۔ امن کے لئے اس سے بڑا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ ایک قوم جائز طور پر اس برتاؤ سے خفا ہے جو اُس کے ساتھ کیا گیا ہے۔ میں آخری شخص ہوں جو جرمنی کی وکالت کر رہا ہوں۔

جرمنی نے اپنے اوپر ایک خطرناک مصیبت نازل کرلی اور خوفناک طریقہ پر اُس نے اُسکا خمیازہ بھگتا۔ جس وقت جرمنی گھٹنوں کے بل آرہا تھا ہم نے اُس وقت اپنے الفاظ دیئے تھے عزت کا ہر اصول مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ہم ایمانداری۔ صداقت اور بہادری کے ساتھ اُن الفاظ کی پابندی کریں۔

دنیا ایک کشمکش کی حالت میں ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ کیا ظہور میں آئے گا۔ دنیا کی صحت خراب ہوگئی ہے جب کسی شخص کی تندرستی خراب ہو جاتی ہے تو وہ اعتماد کو ضائع کر دیتا ہے کھیا نہ ہو جاتا ہے اور ہوا کے خوف سے اپنے کالر کو بند کر لیتا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کھڑکی کو بند کرو اور اس دروازے کو بند کرو وہ اپنی صحت کی بحالی کیلئے ہر قسم کی مجرب دوا استعمال کرتا ہے اُس کے خون کی گردش کم ہو جاتی ہے اُس کی قوت میں انحطاط پیدا ہو جاتا ہے اسکا دل کمزور ہو جاتا ہے یہی سب کچھ آج دنیا کے ساتھ ہو رہا ہے۔

پابندیاں اور رکاوٹیں

سنہ ۱۹۱۴ء میں دنیا کی حالت ایکمرتبہ خراب ہوئی اور وہ خطرناک طور پر بیمار ہوگئی آج قومیں خوفزدہ ہیں اور قیود اور پابندیاں عائد کر رہے ہیں۔ مسٹر لائڈ جارج نے قہقہوں کے درمیان کہا کہ میں اور کوئی لفظ استعمال نہیں کروں گا وہ اپنے آپ کو پیٹنٹ دواؤں کے استعمال سے کمزور بنا رہی ہیں وہ روز بروز نحیف و کمزور ہوتی جا رہی ہیں وہ کھڑکیاں اور دروازے بند کر رہی ہیں تاکہ بیرونی جراثیم اندر نہ آسکیں اور انکی غیر معقولیت بڑھتی جا رہی ہیں۔ تم انہیں کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ *

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار صداقت
جلد ۱۷ | کانپور چہار شنبہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۳ء | نمبر ۱۱

قرطاس ابیض

بالآخر ۸ مارچ کو قرطاس ابیض بہ یک وقت انگلستان اور ہندوستان میں شایع ہوگیا۔ قرطاس ابیض ۱۲۵ صفحات کی دستاویز ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے اس دستاویز میں کل ۷ ابواب اور ۸ ضمیمے ہیں۔

پہلے حصہ میں ہندوستان کے جدید آئین کے متعلق تشریحی مقدمہ ہے دوسرے حصہ میں پیرے گرافوں کے حساب سے تجاویز درج ہیں۔ اور کل تجاویز ۲۱۲ ہیں تیسرے حصہ میں مختلف ضمیمہ ہیں جن میں دیگر امور کے علاوہ مرکزی قانون ساز اور صوبجاتی مجالس قانون ساز کے اختیارات کی فہرست درج ہے۔ اس ضمن میں فیڈرل (وفاقی) صوبجاتی اور مشترک اختیارات پر بحث کی گئی ہے۔ جسکا خلاصہ اس پرچہ میں شایع کیا جارہا ہے

قرطاس ابیض یعنی سفید کاغذ (وھائٹ پیپر) کی اصلاح ان تجاویز و اعلانات سے متعلق استعمال کی جاتی ہے جو برطانوی وزارت اپنی آئندہ پالیسی کے متعلق بغرض آگاہی عوام شایع کرتی ہے۔ چنانچہ قرطاس ابیض جو شایع ہوا ہے یہ ہندوستان کی آئندہ دستور اساسی کے متعلق برطانوی حکومت کی تجاویز پر مشتمل ہے اور اس کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ اس دستور اساسی کے مسودہ کے متعلق رائے عامہ معلوم کی جاوے اور بعد ازاں دار العوام اور دار الامرا دونوں کی ایک مشترک کمیٹی بنا کر اس مسودہ کو قانونی دفعات کی صورت میں ترتیب دیکر پارلیمنٹ کے سامنے بغرض منظوری پیش کیا جائے۔

چنانچہ قرطاس ابیض کے شایع ہوتے ہی انگلستان اور ہندوستان میں اسکے حسن و قبح پر رائے زنی شروع ہوگئی۔ انگلستان کے قدامت پسند اس مسودہ کو اس حیثیت سے ناپسند کرتے ہیں کہ اس قدر وسیع اصلاحات ہندوستان کو نہ ملنا چاہیئے۔

چنانچہ برطانوی اخبارات عموماً اس مسودہ کے انتہائی مخالف ہیں اور ڈیلی اکسپرس۔ ٹائمز۔ مارننگ پوسٹ۔ ڈیلی ٹیلیگراف۔ ڈیلی میل۔ اور دوسرے اخبارات نے اس کی شدومد کے ساتھ مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"قرطاس ابیض اپنے حقوق و اختیارات سے دست برداری کا ایک ذریعہ ہے"

"تین صوبوں کے بجائے ہر صوبے میں دو ایوان قایم ہونے چاہیئں۔"

"یہ نہایت خوفناک تجربہ ہے"

"یہ حکومت کی کھلی ہوئی شکست ہے"

مگر برطانوی کے جرائد میں صرف ڈیلی ہیرلڈ نے جرأت کرکے یہ لکھا ہے کہ قرطاس ابیض کافی اچھا نہیں ہے اور یہ مسودہ قانون نہیں بلکہ اسمیں بحث و مباحثہ کے بعد کافی ترمیم کی گنجایش ہے۔

ہندوستان میں تقریباً تمام رہنماؤں اور جرائد نے چاہے وہ انتہا پسند ہوں یا اعتدال پسند قرطاس ابیض کو قطعی ناپسند کیا ہے۔

ہم کو بھی سر محمد اقبال کی اس رائے سے کامل اتفاق ہے کہ قرطاس ابیض غیر تسلی بخش ہے اس سے نہ تو ملک کا اطمینان ہوسکتا ہے اور نہ مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے

ہمارے خیال میں اگر واقعی اہل ہند قرطاس ابیض کو ملک کے لئے غیر اطمینان بخش اور ناکافی سمجھتے ہیں تو اُن کا فرض ہے کہ وہ تمام جزوی اختلافات کو قطع نظر کرکے ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کریں۔ اور ایمانداری کے ساتھ ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے ضروری خواہشات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس مسودہ میں ترمیمات کریں اور وہ ترمیمات متحدہ ہندوستان کی طرف سے حکومت برطانیہ کو بھیجی جاویں تو یقیناً حکومت برطانیہ مجبور ہوگی کہ اہل ہند کی خواہشات کے مطابق ترمیمات کو قبول کرے

اگر اہل ہند نے اتحاد و اتفاق کے ساتھ قرطاس ابیض کے مسودہ پر غور خوض کرکے ترمیمات نہ پیش کیں تو یقیناً یہ مسودہ قانونی صورت و شکل اختیار کرکے ہندوستان کا آئندہ دستور اساسی بن جاوے گا اور محض واویلا کا اثر کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ اختلافات کی موجودگی میں اس کے ماسوا اور کیا ہوسکتا ہے

صوبجاتی ایوان بالا

بنگال، یوپی۔ اور بہار میں ایوان بالا کی قوت یہ ہوگی:-

بنگال ۶۵ نشستیں۔ ان نشستوں کی تقسیم یہ ہوگی کہ دس نشستیں گورنر نامزد کرکے پر کریں گے جمیں کوئی افسر جو ملازمت میں ہو نامزد نہ کیا جائے گا۔ ۲۷ نشستیں سنگل ٹرانسفر ایبل ووٹوں سے اراکین بنگال لیجیلیٹو اسمبلی منتخب کریں گے ۱۷ نشستیں بلاواسطہ ایسے حلقہ انتخاب سے پر ہونگی جہاں صرف مسلمان ووٹر رائے دیں گے۔ ایک نشست ایسے حلقہ انتخاب سے پر ہوگی جہاں صرف یوروپین رائے دہندگان رائے دے سکیں گے۔

۱۰ نشستیں بلاواسطہ عام حلقہ انتخاب سے پر ہونگی جن کے لئے مسلمانوں اور یوروپینوں کے علاوہ رائے دہی کی اہلیت رکھنے والے تمام افراد رائے دیں گے۔

یوپی۔ کل نشستیں ۶۰ ہونگی جن میں:-
۹ نشستیں گورنر نامزد کرکے پر کریں گے جن میں کوئی ملازم سرکار نامزد نہ ہوسکے گا ۱۷ نشستیں ایسے حلقہ ہائے انتخاب سے پر ہونگی جہاں صرف مسلمان رائے دیکیں گے۔ ۳۴ نشستیں عام حلقہ ہائے انتخاب سے پر ہونگی جن میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر تمام رائے دینے کے مستحق ہونگے

بہار: کل نشستیں ۳۰ ہوں گی
۵ نشستیں گورنر نامزد کریں گے ۱۲ نشستیں بہار مجلس آئین ساز کے اراکین سنگل ٹرانسفر ایبل ووٹوں سے پر کریں گے ۴ نشستیں مسلمان حلقہ ہائے انتخاب سے پر کریں گے ۹ نشستیں عام حلقہ انتخابات سے مسلمانوں کے علاوہ دیگر افراد جو رائے دہی ...

آئینہ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۷ ار فروری کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ زیر صدارت مسٹر اے، ایم سوڑ ایم-ایل-سی چیرمین ٹرسٹ منعقد ہوا جمیں سب سے زیادہ اہم زیر بحث مسئلہ افسران اعلیٰ کی مدت ملازمت ختم ہونے کی وجہ سے اُن کے دوبارہ تقرر یا عدم تقرر کی سفارش کا تھا۔

ٹرسٹ افسران اعلیٰ پر دریا دلی کیساتھ روپیہ خرچ کرنے میں کافی شہرت حاصل کرچکا ہے چنانچہ حسب معمول ٹرسٹ نے گورنمنٹ سے سفارش کی ہے کہ:-

"رائے بہادر بابو ادودھ بہاری لال ایم-ایل-سی کی خدمات میں ایک سال کی مزید توسیع کردیجاوے"

ٹرسٹ نے اس سفارش کی وجہ یہ قرار دی ہے کہ چونکہ ٹرسٹ کے سامنے بہت ضروری کام ہے اور ٹرسٹ نے بیچ باغ ڈیلی پورہ اسکیم شروع کردی ہے۔ اس لئے رائے بہادر صاحب جیسے تجربہ کار افسر کی خدمات کی ضرورت ہے۔

ٹرسٹ نے رائے صاحب لالہ سری نراین چیف انجینیر کی میعاد میں بھی تین سال مزید توسیع کی سفارش کی ہے۔

ٹرسٹ کا اعلیٰ عہدہ داران کیلئے حکومت سے سفارش کرنا اُن کی خدمات کو ناگزیر بتانا ایک معمولی بات ہے۔ ٹرسٹ نے باوجود مالی حالت خراب ہونے کے اعلیٰ عہدہ داران پر جس طرح دریا دلی کے ساتھ روپیہ صرف کیا ہے وہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ ٹرسٹ پبلک روپیہ کو کفایت شعاری اور دور اندیشی کے ساتھ خرچ کرنے کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتا۔

ہم کو خوف ہے کہ دیگر ٹرسٹوں کی طرح کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کو بھی بالآخر حکومت عاجز آکر توڑ نہ دے اور اگر حکومت نے ایسا کیا تو حکومت کا یہ فعل بالکل پبلک نقطۂ نظر سے حق بجانب ہوگا۔

خلاصی لین میں اراضی کی فروخت کے مسئلہ پر بھی مباحثہ ہوا۔ مگر پالیسی اور تفصیل کا فیصلہ آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کردیا گیا۔

۱۹۳۳-۳۴ء کا بجٹ بھی بحث و مباحثہ کے بعد پاس ہوگیا۔ ہمارے پاس بجٹ کے اعداد و شمار نہیں ہیں۔ ورنہ اُس پر بھی کافی روشنی ڈالنے کی کوشش کی جاتی۔

بہرحال ٹرسٹ نے گذشتہ سال کی طرح آمدنی کی مدمیں فروخت و کرایہ اراضی کی رقم رکھی ہے اور خرچ میں اسٹاف وغیرہ کے اخراجات کے علاوہ بیچ باغ اور ڈیلی پورہ اسکیم کے لئے حصول اراضی کا انتظام کیا گیا ہے۔

کریٹ کمپونڈ۔ فیکٹری رقبہ بسیسہ سو کی اسکیموں میں انجینیرنگ کا کام کرنے اور ماڈل ورک میں وولنگ یعنی مزدوروں کے رہنے کے مکانات بنانے کیلئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔

ٹرسٹ نے آئندہ سال کیلئے عملہ کے اخراجات میں بھی قدرے تخفیف کی ہے۔

ہمارے خیال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ٹرسٹ کی کارروائی اردو-ہندی۔ اخبارات میں ضرور شایع کی جاوے تاکہ پبلک کو معلوم ہوتا رہے کہ ٹرسٹ کیا کررہا ہے امید ہے کہ چیرمین صاحب توجہ فرماکر اس تجویز پر عملدرآمد کرنے کی کوشش کریں گے۔

بے روزگاروں کے معاش کی تلاش

بابو کرشن لال گپتا جنرل سکریٹری کرانہ سیوا کمیٹی نے بے روزگاروں کی پریشانیوں کو محسوس کرکے کرانہ سیوا کمیٹی میں ایک ایسا شعبہ قایم کیا ہے کہ جو کہ بے روزگاروں کے کھانے کا انتظام کردے اور ان بے روزگاروں کو اپنے معرفت کسی نہ کسی کام میں لگائے۔

نیز بے روزگاری کے اسباب کی تحقیقات کے لئے ایک سب کمیٹی مرتب کردی گئی ہے جو کہ بے کاری کے علل و اسباب پر غور کرکے ایک اعلان عنقریب کرے گی۔

سبزی منڈی مارکیٹ گذشتہ ہفتہ سبزی منڈی مارکیٹ کے متعلق جو نوٹ لکھا گیا تھا اسمیں غلطی سے لفظ "نہیں" لکھنے سے رہ گیا۔ صحیح عبارت یہ ہے ناظرین کرام درست فرمالیں:-

"اور مسلم ممبران نے اس رزولیوشن کی تایید نہیں کی"

کانگریسی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ!

۱۹ مارچ کو پنڈت سندرلال یہاں تشریف لائے اور گذشتہ فسادات کانپور کی تحقیقاتی کمیٹی کے متعلق مندرجہ ذیل بیان پریس کو دیا ہے کہ:-

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ تیار ہوچکی ہے اور وہ اپریل میں شایع کردی جائے گی رپورٹ تقریباً پانچسو صفحات پر مشتمل ہے۔ اسمیں کانپور کے ہندو مسلمانوں کے دیرینہ تعلقات کا ذکر کیا گیا ہے نیز وہ اسباب بیان کیے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے تھے۔ اور وہ ذرایع تجویز کیے گئے ہیں جن سے اس مسئلہ کو مستقل طور پر حل کیا جاسکتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ رپورٹ حکومت برطانیہ کی اراکین ممبران پارلیمنٹ۔ حکومت ہند۔ صوبجاتی حکومت اور مقامی افسران کے پاس بھیجی جاوے گی۔ برطانوی اخبارات کو بھی اس کی کاپی بھیجی جاوے گی۔ تاکہ ہندوستان اور برطانیہ میں یہ رپورٹ بہ یک وقت شایع ہوسکے

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس رپورٹ میں تمام ہندو مسلم مسئلہ کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیلات پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

کھدر بھنڈار حکومت نے ۱۲ جنوری ۱۹۳۲ء کو کھدر بھنڈار کے سامان کو ضبط کرلیا تھا مگر اب یہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اس ضبط شدہ سامان کو واپس کردیا ہے۔

قرطاس ابیض شایع ہوگیا

ہندوستان کو کس نوعیت کی فیڈریشن اور صوبجاتی آزادی حاصل ہوگی

گورنر جنرل اور گورنروں کے اختیارات

سندھ اور اڑیسہ کی علیحدگی ۔ برار کا مسئلہ زیر غور

بنگال، بہار اور صوبجات متحدہ میں ایوانات بالا کا قیام

تمہیدی مشاہدات! پارلیمنٹ کا قرطاس ابیض جو آج شایع ہوا ہے اور جس میں ہندوستانی کی دستوری اصلاحات کیلئے ملک معظم کی تجاویز مذکور ہیں تقریباً ۱۲۵ صفحات کی دستاویز ہے اسے تین حصوں میں منقسم کیا گیا ہے پہلا حصّہ ایک عام تشریح تمہید پر مشتمل ہے دوسرے میں تفصیل کے ساتھ .... پیراگراف تجاویز درج ہیں: (پاروں کی کل تعداد ۲۰۲ ہے) اور تیسرے میں مختلف ضمیمہ شامل ہیں۔ جو دیگر امور کے علاوہ مرکز اور صوبجات میں لیجسلیٹو ایوانوں کی ساخت، سندھ اور اڑیسہ کے جدید صوبجات کیلئے اعداد و شمار، مجوزہ معیار رائے دہندگی اور فیڈرل اور صوبجاتی حکومتوں کے علیحدہ علیحدہ اور متحدہ لیجسلیٹو اختیارات کے متعلق ہیں۔

قرطاس ابیض کا مضمون جیسا کہ توقع تھی عام طور سے گول میز کانفرنس کے نتایج سے بہت مشابہ ہے زیادہ تر حصّہ گول میز کانفرنس کی کارروائیوں کی رپورٹ سے نقل ہے۔

یہ خلاصہ تمام تر تقریباً قرطاس ابیض کے پہلے حصّہ سے متعلق ہے جو بذات خود ایک طرح سے حکومت کی تجاویز کا ایک تفصیلی و تشریحی خلاصہ ہے اور جن امور پر قرطاس ابیض کے دوسرے دو حصّوں میں بحث کی گئی ہے ان میں سے اکثر پر اسمیں بھی کی گئی ہے۔

دسمبر ۱۹۳۱ء کی حکمت عملی کا اعلان

افتتاحی پارہ میں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں ہر دو ایوان پارلیمنٹ نے ایک قرارداد منظور کی تھی جس میں انھوں نے ملک معظم کی حکومت کی ہندوستان کے متعلق حکمت عملی کیساتھ مطابقت کا اظہار کردیا تھا اس قرارداد کو پارلیمنٹ کا ہندوستان میں ریاستوں اور صوبجات پر مشتمل ذمہ وار فیڈریشن قایم کرنے کی غرض سے مزید تحقیقات جاری کرنے کے لئے تصفیہ تصور کیا جاسکتا تھا۔ یہ تحقیقات اب پوری کرلی گئی ہیں۔ اور ملک معظم کی حکومت اس قابل ہے کہ وہ قرطاس ابیض کی صورت میں اپنی تجاویز ظاہر کرسکے وہ ارادہ رکھتی ہے کہ پارلیمنٹ سے ایک جائنٹ سلیکٹ کمیٹی قایم کرنے کیلئے استدعا کرے جو ہندوستانیوں کے نمایندگان کے ساتھ قرطاس ابیض پر غور کرے جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی طرف سے رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد ملک معظم کی حکومت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کرے جس میں اس کی قطعی تجاویز شامل ہوں۔

یہ واضح کردیا گیا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ قرطاس ابیض میں جو عبارت استعمال میں لائی گئی ہے وہی انڈیا بل میں استعمال کی جائے گی یا یہ کہ قرطاس ابیض میں جن مضامین پر بحث کی گئی ہے ہو بہو اُن ہی مضامین پر انڈیا بل میں بھی بحث کی جائے گی۔

فیڈریشن کے قیام کے لئے شرط

قرطاس ابیض کے پہلے حصّہ کے نصف سے زیادہ میں فیڈریشن کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ اور اس کے آغاز ہی میں یہ چیز صاف کردی گئی ہے کہ ریاستوں اور صوبجات کو فیڈریشن کی صورت دینے کے لئے موجودہ ہندوستانی دستور کو تمامتر از سر نو تعمیر کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ اور اس لئے موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو تمام تر واپس لینا پڑے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ریاستیں باوجود اس کے کہ تاج برطانیہ کے زیر سایہ ہیں۔ ملک معظم کی سلطنت میں شامل نہیں ہیں۔ لیکن اس کے برعکس صوبجات نہ صرف ملک معظم کی سلطنت کا بلکہ برطانی ہند کی وحدانی ریاست کا ایک حصّہ ہیں۔ اس لئے اُنکی اپنی کوئی شخصیت نہیں۔ موجودہ دستوری پوزیشن سے فیڈریشن میں تبدیلی کرنے کیلئے پہلا ضروری قدم یہ ہونا چاہئے کہ بالترتیب فیڈرل اور صوبجاتی حکام کے دائرہ اختیارات کی تعریف کی جائے تاہم یہ اُس وقت ممکن نہ ہوگا جب تک کہ صوبجات کو اپنی خودمختاری حکومت عطا نہ کردی جاوے۔ اور حکومت کی سرگرمیوں میں ان کے بلاشرکت غیرے اختیارات کی تعریف نہ کردی جائے اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو واپس لے لینے کے بعد سب سے پہلے برطانی ہند کی حکومت کے تمام اختیارات تاج برطانیہ کو تفویض کردیے جائیں اور دوسرے یہ کہ اُس کی جانب سے ان اختیارات کو گورنر جنرل گورنر اور دیگر حکام جن کو ایکٹ کی رو سے اجازت دی جائے اسے استعمال میں لائیں۔ مزید یہ تجویز کی گئی ہے کہ ہر ایک صوبہ میں گورنر کو مشورہ دینے کے لئے وزرا پر مشتمل ایک کونسل قایم کی جائے اور منتخب شدہ نمایندوں کا ایک لیجسلیچر مقرر کیا جائے جس کے روبرو وزرار ذمہ دار ہوں نیز اسکی تشریح کی جائے کہ فیڈرل اور صوبجاتی لیجسلیچروں کو مختلف مضامین میں کس حد تک مداخلت کا مجاز ہو۔

فیڈریشن کے افتتاح کیلئے تاریخ؟

تاہم فیڈریشن محض دستور ایکٹ کے منظور کرنے سے ہی وجود میں نہیں لایا جاسکتا۔ اس چیز کے علاوہ کہ برطانی ہند میں بعض ضروری امور کی تکمیل نہ ہوسکے گی مثال کے طور پر جدید رائے دہندگان کی فہرستیں ہی تیار نہ کی جاسکیں گی اور مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کی حدو بندی بھی نہ ہوسکیگی (بیشتر اسکے کہ ایکٹ آئینی کتاب میں چڑھا دیا جائے) والیان ریاست سے فرداً فرداً گفت و شنید کرکے انھیں فیڈریشن میں شامل کرنے کیلئے رضامند کرنے کا کام اسوقت تک ذمہ نہیں کیا جاسکتا۔ کہ جب تک کہ ایکٹ نہ منظور کرلیا جاوے والیان ریاست کو پوری طرح سے علم نہ ہوگا۔ کہ انہیں کس نوعیت کے فیڈریشن میں شامل ہونے کیلئے کہا جاتا ہے ایکٹ کے منظور کیے جانے کے بعد نیز مالیات کے متعلق ان دیگر شرائط کے پورا ہوجانے کی صورت میں جو بعد میں درج کی گئی ہیں یہ تجویز کی گئی کہ جیسے ہی کہ کم از کم اس قدر ریاستیں جن کی آبادی تمام دیسی ریاستوں کی اجتماعی آبادی کی نصف ہو فیڈریشن وجود میں لے آیا جائے۔ بلاشبہ یہ اغلب ہے کہ مرکزی حکومت میں تبدیلیاں نہ ہوسکیں گی کہ جدید صوبجاتی حکومتیں وجود میں آجائیں گی۔ لیکن ملک معظم کی حکومت مرکزی حکومت کے متعلق اپنے اعلان کو دہرانا چاہتی ہے۔ جو اس نے گول میز کانفرنس کے آخری اجلاس میں کیا تھا۔ کہ وہ صوبجات میں ایسی شرائط کے تحت جدید خودمختار دستور کا نفاذ نہیں کرنا چاہتی۔ جن سے فیڈریشن معرض التوا میں پڑ جائے اور اس کا قیام مستقبل کی مصلحتوں پر منحصر ہوجائے۔

اگر بعض وجوہ جنھیں ملک معظم کی حکومت کی تابو میں نہ لاسکے فیڈریشن قایم کرنے کی اسکیم کی تکمیل کی راہ میں مشکلات پیدا کردیں تو ہندوستانیوں کے نمایندگان کے مشورے سے تمام سکیم پر نظر ثانی کرنے کیلئے قدم اٹھائے جائیں۔

فیڈریشن کے انتظامی اختیارات

فیڈریشن کے انتظامی اختیارات گورنر جنرل ملک معظم کے نمایندہ کی حیثیت سے استعمال میں لائے جائیں گے۔ ان کو فیڈرل لیجسلیچر کے روبرو جواب دہ وزرار اور برطانی ہند و ریاستوں کے نمایندگان پر مشتمل ایک کونسل مشورے دیگی۔ عام طور سے اس کونسل کے مشورات گورنر جنرل کے رہنما ثابت ہوں گے تاہم بعض مضامین یعنی دفاع امور خارجہ اور مذاہب کے متعلق انتظامات ذاتی طور سے گورنر جنرل کے سپرد کیے جائیں گے اور وہ اُن کی سرانجام دہی کے لئے پارلیمنٹ کے روبرو جوابدہ ہوں گے۔ مزید برآں دستور کی رو سے اُن کو بعض خاص اختیارات تفویض کیے جائیں گے۔ انہیں وہ وزرا کے مشورے کے بغیر خودمختاری سے استعمال میں لاسکیں گے انہیں اجازت دیجائے گی کہ وہ مخصوص محکمات کے انتظامات میں اپنی امداد کے لئے اپنی مرضی کے تین مشیر مقرر کریں یہ مشیر لیجسلیچر کے دونوں ایوانوں کے ایکس آفیشو ممبر ہوں گے او لیکن انہیں رائے دینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

فیڈرل لیجسلیچر

فیڈرل لیجسلیچر دو ایوانوں پر مشتمل ہوگا ان کے اختیارات میں فرق صرف اس قدر ہوگا کہ زر کے متعلق بل پہلے ایوان زیریں میں پیش کئے جائیں گے جو زیادہ سے زیادہ ۳۷۵ اراکین پر مشتمل ہوگا۔ جن میں سے ۱۲۵ ریاستیں مقرر کریں گی باقی تمام برطانی ہند کے نمایندے ہوں گے وہ ہر ایک صوبہ میں حلقہ ہائے انتخاب سے براہ راست منتخب ہو کر آئیں گے۔ ایوان بالا زیادہ سے زیادہ ۲۶۰ اراکین پر مشتمل ہوگا۔ جن میں سے سو ریاستیں نامزد کریں گی۔ برطانی ہند کے اراکین کو جن کی تعداد ۱۵۰ ہو گی۔ اکثر ہر ایک پراونشل لیجسلیچر مفرد غیر منتقل ووٹ سے منتخب کرے گی ایوان بالا کی رکنیت کی امیدواری کیلئے خاص قابلیت کی ضرورت ہوگی۔ ان خاص قابلیتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ امیدوار کی عمر مخصوص ہو جو ایوان زیریں کی نسبت ایوان بالا کیلئے زیادہ ہوگی۔ گورنر جنرل کو اپنی مرضی کے مطابق ایوان بالا کے دس سے زائد اراکین نامزد کرنے کی اختیارات تفویض نہ کیے جائیں گے۔ فیڈرل لیجسلیچر میں ریاستوں کی آپس میں تقسیم کے متعلق ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا گیا ہے کہ مختلف ریاستوں کو نشستیں عطا کرنے میں کس اصول کی پیروی کی جائے۔ لیکن ملک معظم کی حکومت کا عام خیال یہ ہے کہ ایوان بالا میں مختلف ریاستوں کو ان کی اہمیت اور درجے کے مطابق جسکا اظہار ان کے اعزاز میں سلامی کی توپوں کی تعداد اور دیگر امور سے ہوتا ہے نشستیں عطا کی جائیں اور ایوان زیریں میں انھیں انکی ملتوں کی آبادی کے لحاظ سے نشستیں عطا کی جائیں۔ فیڈرل لیجسلیچر کے لئے تقریباً اسی معیار رائے دہندگی کی تجویز کی گئی ہے جسکی انڈین فرنچائز کمیٹی نے سفارش کی تھی اور جو عملی طور پر اس معیار رائے دہندگی سے مشابہ ہے جو موجودہ دستور میں صوبجاتی لیجسلیچروں کیلئے مقرر ہے رائے دہندگی کی مجوزہ معیار کے مطابق فیڈرل لیجسلیچر کے لئے تقریباً اسی لاکھ افراد رائے دے سکیں گی۔

گورنر جنرل کے وزرا کے ساتھ تعلقات

اس موضوع پر بہت زیادہ طویل بحث کی گئی تاکہ ان مختلف خاص اختیارات اور ذمہ داریوں کی واضح طور سے تعریف ہوجائے اور انھیں صاف طور سے سمجھ لیا جائے جو گورنر جنرل کو تفویض کی جائیں گی۔ جہاں تک مخصوص مضامین یعنی دفاع، امور خارجہ اور مذہبی معاملات کے محکمات کا تعلق ہے۔ جو وزرار کے نہیں بلکہ مشیروں کے چارج میں ہوں گے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگرچہ گورنر جنرل انھیں تمام تر اپنی ذمہ داریوں پر سرانجام دیں گے۔ لیکن عملی طور سے اُن کے لئے یہ ناممکن ہوگا۔ کہ وہ وزرا کے تحت محکمات کے انتظامات کو نظر انداز کرکے مخصوص معاملات کو سرانجام دیں اور اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش بھی کریں گے تو اُنکی اس کوشش کو ناپسند کیا جائے گا توقع کی جاتی ہے کہ ایک دانشمند گورنر جنرل اپنے وزرا اور مشیروں کو نسبتے سے وابستہ رکھیں گے۔ اور انتظامی معاملات کا اس صورت سے انتظام کریں گے کہ انھیں اور اُن کے وزرا اور مشیروں کو عام معاملات پر مشورے کرنے کے پورے مواقع حاصل ہوجائیں تاکہ حکومت کے انتظامات میں استواری قایم رہے۔

ملک معظم کی حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ وہ گورنر جنرل کے نام پروانہ ہدایت میں ان اصولوں کو شامل کردے مثال کے طور پر اسمیں یہ ہدایت درج کرے کہ دفاع کے اخراجات کے متعلق گورنر جنرل اپنے ذمہ وزرار کی رائے معلوم کریں کہ اور پیشتر اس کے کہ فوجی مصارف کا بجٹ لیجسلیچر میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے اُنکی امداد پر غور کرلیا جائے۔ نیز گورنر جنرل کے تمام ہدایات میں اس چیز کو بھی صاف کردیا جائے کہ وہ ہندوستان کے دفاع کے مسئلہ کے متعلق ہندوستانیوں کی ذمہ داریوں میں تدریج اضافہ کرنے کی حکمت عملی پر عملدرآمد کریں۔

مخصوص مضامین کے علاوہ دیگر مضامین وزرار کے چارج میں ہوں گے اور گورنر جنرل کو خود دینا اُن کا دستوری حق ہوگا عام طور سے اُن ہی کے مشورات گورنر جنرل کے رہنما ہوں گے لیکن خاص حالات میں انھیں اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اُن کے مشورے کو نظر انداز کردیں اور اپنی ذمہ داری پر انھیں سرانجام دیں۔ ملک معظم کی حکومت کا خیال ہے کہ سب سے زیادہ قابل اطمینان راستہ یہ ہے کہ دستور میں دفعات شامل کردی جائیں کہ گورنر جنرل کی عام نظم و نسق کے دائرے میں کوئی خاص ذمہ داری نہیں بلکہ ان کی خاص ذمہ داری ان چند عام مقاصد کی تکمیل کے لئے جن کی وضاحت سے تشریح کردی گئی ہے۔ نیز گورنر جنرل کے متعلق ہدایات میں یہ ہدایت بھی شامل کی جاوے کہ گورنر جنرل ہمیشہ وزرار کے مشورے ہی پر کاربند ہوں گے بشرطیکہ ان کے مشورے پر عمل کرنے سے ان کی اُن خاص ذمہ داریوں کی تکمیل کی راہ میں حرج نہ ہوتا ہو جو انپر عائد کی گئی

اس چیز پر زور دیا گیا ہے کہ جب تک گورنر جنرل اپنے وزرا سے اختلاف رکھنے پر مجبور نہ ہوں ان مضامین کی ذمہ داری جو وزرار کے چارج میں ہوں گے تمام تر ان ہی پر ہو گی۔

گورنر جنرل سے یہ توقع نہیں کی جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ اس چیز کے خواہشمند ہوں گے۔ یا اسی کو ضروری سمجھیں گے۔ کہ اپنے وزرا کے مشورے کو ٹھکراتے رہیں۔ یہ تجویز اس قیاس پر مبنی ہے کہ جدید دستور کے تحت تمام حکام یعنی گورنر جنرل اور وزرار وغیرہ تمام مسائل کو طے کرنے میں جذبۂ اشتراک عمل کا اظہار کرتے ہیں ہر ممکن مساعی عمل میں لائیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ روزمرہ کے انتظامی معاملات میں جہاں ایسے امور سے واسطہ پڑے جنکا تعلق گورنر جنرل کی مخصوص ذمہ داریوں سے ہو تو وہ امور وزرار باہمی مشوروں سے طے کرلیا کریں گے۔ اس لئے سنجیدگی سے جو تجویز کیا جائے اس کا بہت کم امکان ہے کہ گورنر جنرل کو اپنے خاص اختیارات عمل میں لانیکی ضرورت پیش آئیگی۔

وہ معاملات جن کے سلسلہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل کو خاص ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) ہندوستان یا اُس کے کسی حصہ میں خطرۂ امن کو فرو کرنا

(۲) فیڈریشن کے مالی توازن اور ساکھ کے تحفظ کی نگہداشت

(۳) اقلیتوں کے جائز اور مبنی بر انصاف حقوق کے تحفظ کی نگہداشت۔

(۴) سرکاری ملازموں ...... کو اُن کے وہ حقوق دلانا جو انہیں دستور سے حاصل ہوں اور اُن کے جائز مفاد کے تحفظ کی نگہداشت۔

(۵) کسی ہندوستانی ریاست کے تحفظ کی نگہداشت

(۶) تجارتی امتیازات کے تحفظ کی نگہداشت

(۷) کوئی ایسا معاملہ جو مخصوص محکمات کے انتظامات پر اثر انداز ہوتا ہو۔

مذکورہ بالا معاملات میں سے (۱) (۳) (۴) کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کے سلسلہ میں ملک معظم کی حکومت نے اپنی حکمت عملی کا اعلان اپنے سابقہ بیانات میں کر دیا ہے اس نوعیت کے تحفظات کی جو نمبر ۲ میں درج ہے۔ ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ مثال کے طور پر اگر گورنر جنرل محض محکمۂ دفاع ہی میں اپنی ... پر عملدرآمد کر سکیں اور کسی دوسرے محکمہ کی تجاویز ان کی وہی حکمت عملی کے منافی ہوں جسے وہ دفاع کے لئے نہایت ضروری سمجھتے ہوں۔ تو یہ صاف ہے کہ دفاع کے معاملہ میں ان کی ذمہ داریوں کو زک پہونچیگا۔ مگر وہ اس محکمہ کے انچارج وزیر کے مشورہ پر کاربند ہوں جسکی تجاویز دفاع کے محکمے کے منافی ہوں۔

مد نمبرہ۔ کسی ہندوستانی ریاست کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری گورنر جنرل پر عائد کرنے کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ یہ ممکن ہے کہ فیڈرل حکومت اپنے دستوری اختیارات کی حدود میں ایسے قوانین منظور کرے جن پر اگر عملدرآمد کی جائے تو ان سے کسی ریاست کے اُن اختیارات کو زک پہونچے جو فیڈرل حکومت کو منتقل نہیں کئے گئے ہیں۔ یا یہ کہ کسی صوبہ میں ایسے واقعات رونما ہوتے کہ جن سے پڑوس میں واقع کسی ریاست کے حقوق کی ضرر رسانی ہوتی ہو۔ ان حالات میں تاج یہ اختیار حاصل ہونا چاہئے کہ وہ گورنر جنرل یا صوبے گورنر کی وساطت سے اس قانون میں ایسی قطع و برید کرے یا حالات کو اسطرح درست کرے کہ اس ریاست کو ضرر نہ پہنچ سکے۔

دستور میں بعض اوقات تجارتی امتیازات کے متعلق ہونگی ان کے ذریعہ سے گورنر جنرل تجارتی امتیازات کے انسداد کیلئے تدابیر اختیار کر سکیں گے۔ کوئی تجویز اگر ان دفعات کے منافی ہو تو اُس کے لئے عدالت میں باز پرس کی جائیگی لیکن گورنر جنرل کو یہ بھی اختیارات تفویض کیے جانے چاہئیں کہ وہ اپنے وزراء کے مشورہ کو نظر انداز کر کے خود مختارانہ حیثیت سے کارروائی کریں۔ اگر وہ یہ تصور کرتے ہوں کہ ان پر عمل پیرا ہونے سے انہیں امتیازی سلوک کرنا ہوگا ان کو یہ اختیارات مد نمبر ۶ کے تحت تفویض کئے جائیں۔

مد نمبر ۲ کے سلسلہ میں جو فیڈریشن مالی توازن اور ساکھ کے تحفظ کی نگہداشت کے متعلق ہے۔ یہ درج کیا گیا ہے کہ عام طور سے فیڈریشن کے مالیات کا محکمہ ماسوا مخصوص مضامین کے وزارت کے سپرد کیا جائے گا۔ اور معمول کے مطابق صرف وزارت ہی اس کے متعلق فیصلہ کر سکے گی کہ وہ حکومت کی آمدنی میں اضافہ کیلئے کون سے ذرائع اختیار کرے مختلف محکمات میں کسقدر روپیہ خرچ کیا جائے۔ اور اندرونی و بیرونی ہندوستان قرضہ جات کیلئے کونسا لائحہ عمل اختیار کرے۔ محکمہ مالیات میں گورنر جنرل کو خاص ذمہ داری تفویض کرنے سے حکومت کا مقصد یہ ہے کہ مالیات کے سلسلہ میں انہیں ایسے وقت میں مداخلت کرنے کے اختیارات تفویض کیے جائیں

جب وہ یہ محسوس کریں کہ ذمہ دار وزیر کی حکمت عملی سے دنیا کے روپیہ کی منڈیوں میں ہندوستان کی ساکھ کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے اور مخصوص مضامین کے نظم و نسق کے قرضہ جات ادائی کے لئے روپیہ دستیاب نہیں ہو رہا ہے اس سلسلہ میں اپنے خاص اختیارات کو استعمال میں لانے کیلئے انہیں اختیارات عطا کیے جائیں گے۔ کہ وہ اپنی امداد کے لئے ایک مالی مشیر مقرر کریں۔ جسے انتظامی اختیارات حاصل ہوں اور جسکی خدمات سے وزارت بھی مستفید ہو سکے گی۔ مالیات کے محکمہ کو ذمہ دار وزیر کے سپرد کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ پہلی فیڈرل وزارت کے وجود میں آنے سے قبل ہندوستانی لیجسلیچر ایک ایسا ریزرو بنک قائم کر دے جو سیاسیات کے زیر اثر نہ ہو اور اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا ہو۔ اگرچہ ایک ایسے بنک کو جلد سے جلد قایم کرنے کے لئے ہر ممکن مساعی عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ لیکن اس کے قیام کے لئے بعض ایسی شرائط کی ضروری تکمیل ہے جو عالمگیر اقتصادی بدحالی کی وجہ سے جس پر ملک معظم کی حکومت کو ذرا قابو نہیں۔ پوری نہیں کی جا سکتیں اس لئے یہ نظر آتا ہے کہ فیڈریشن قایم کرنے کیلئے تمام دیگر شرائط پوری ہو جائیں گی۔ سوائے اس کے کہ ریزرو بنک نہ قائم کیا جا سکے گا۔ ان حالات میں ملک معظم کی حکومت وعدہ کرتی ہے کہ ہندوستانیوں کے نمائندگان کی ایک کانفرنس مقرر کرے گی۔ جو صورت حالات پر غور کرے گی اور یہ فیصلہ کرے گی کہ کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے مخصوص مضامین کے سلسلہ میں ذمہ داریوں اور متذکرہ بالا خاص اختیارات کے علاوہ گورنر جنرل کو مختلف دیگر مدوں کے بھی خاص اختیارات حاصل ہوں گے۔ کہ وہ فیڈرل لیجسلیچر کو منتشر کر سکیں اسکی مدت میں توسیع کر سکیں اس کے منظور شدہ بلوں کو لیجسلیچر میں پیش کرنے کے لئے اجازت دے سکیں اور ہنگامی صورت کے موقع پر اُس کے دونوں ایوانوں کا مشترکہ جلسہ طلب کر سکیں۔

گورنر جنرل کے لیجسلیچر کے ساتھ تعلقات

چونکہ گورنر جنرل کو اپنی مخصوص ذمہ داریاں پورا کرنے کے اختیارات ہیں اور بعض معاملات میں اپنے وزراء کے مشورے بغیر وہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے مختار ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ انہیں لیجسلیچر کے کسی ایسے فیصلہ کو رد کرنے کا اختیار ہو جو ان کی رائے کے خلاف ہو ایسی صورت گورنر جنرل کے اختیارات جو انہیں لیجسلیچر سے متعلق حاصل ہیں نہ صرف ایسی حالت میں استعمال ہو سکتے ہیں کہ ان کے وزراء کسی ایسے مسودہ قانون میں جسے گورنر جنرل اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کیلئے ضروری سمجھتے ہیں ایک پارٹی کی حیثیت رکھیں بلکہ اگر لیجسلیچر بھی اس مسودہ قانون کو مسترد کر دے یا مادی طور سے اس مسودہ قانون میں اس اس طرح کے ترمیم کر دے کہ جس کی بنا پر وزراء ذمہ داری قبول کر لیں تو گورنر جنرل اپنے اختیارات میں استعمال کر سکتے ہیں۔

دونوں صورتوں میں خاص بات یہ ہوگی کہ جس وقت گورنر جنرل یہ فیصلہ کریں کہ ان کی ذمہ داریوں کی تکمیل ایسی کارروائی کرنے کی ضرورت سمجھتی ہے کہ جس میں اُن کے وزراء کا اشتراک حاصل نہیں ہو سکتا۔ یا مجلس مقننہ ہند کی منظوری حاصل نہیں ہو سکتی تو ایسی کارروائی کا جو نتیجہ برآمد ہوگا وہ لیجسلیچر کا قانون نہ کہلائے گا جس طرح موجودہ حالت میں کسی قانون کی تصدیق کے بعد وہ قانون لیجسلیچر کا قانون کہلاتا ہے بلکہ وہ کارروائیاں جو گورنر جنرل لیجسلیچر کے مشورے بغیر کریں۔ اسکا نام "گورنر جنرل کے قانون" ہوں گے اور ان قوانین کے الفاظ کے لئے ایک خاص نوعیت اختیار کی جائے گی۔

بجٹ "سپلائی" کے مسائل میں بھی گورنر جنرل کیلئے اس قسم کے اختیارات انہیں بنیادوں پر تجویز کئے گئے ہیں۔ بجٹ وزیر مالیات اپنے ساتھیوں کے مشورے سے مرتب کرینگے لیکن اگر گورنر جنرل اپنے وزرا کی تجاویز کو اپنی مخصوص ذمہ داریوں کی تکمیل کے لئے ناکافی تصور کریں تو انھیں (گورنر جنرل) مزید تجاویز شامل کر دینے کا اختیار ہوگا یہ تجاویز میزانیہ کے اعلان میں واضح کی جائیں ان تجاویز پر لیجسلیچر کو رائے دینے کیلئے دعوت نہیں دی جائیگی جس وقت لیجسلیچر بجٹ منظور کر دے گی۔ تو گورنر جنرل اگر وہ لیجسلیچر کے فیصلوں کی منظوری کو اپنی مخصوص ذمہ داریوں" کی ادائگی کے منافی سمجھیں اسمیں ایسی تبدیلیاں کر سکیں گے جو اُن کی منشا کے مطابق ہو گورنر جنرل کے مخصوص اختیارات جو لیجسلیچر کی منظوری کے بغیر سپلائی کرنے اور قانون وضع کرنے سے متعلق ہوں گے۔ اسطرح اپنی ذمہ داریوں پر جو خاص طور سے انہیں حاصل ہیں۔ مدغم ہوں گے اور وہ ان ذمہ داریوں کے استعمال کرنے کے پورے طور پر مجاز ہوں ہوں جو ان پر خاص طور سے عائد کی گئی ہیں۔

ہنگامی قوانین یہ بھی لازمی ہے کہ گورنر جنرل اور اُنکے وزراء کو فوری ضرورت کے وقت خاصکر جبکہ لیجسلیچر کا اجلاس نہ ہو رہا ہو۔ قوانین نافذ کرنے کا اختیار ہونا چاہئے لہذا یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ گورنر جنرل کو موجودہ ہنگامی قوانین بنانے کے اختیارات کے مانند کوئی اختیار ہونا چاہئے۔ ملک معظم کی حکومت کی رائے میں اس قسم کا اختیار گورنر جنرل یا اشتراک وزراء یعنی فیڈرل گورنمنٹ کو بھی ہونا چاہئے۔

گورنری صوبجات مدراس، بمبئی، بنگال، یوپی پنجاب، بہار، صوبہ متوسط، آسام، سرحد، سندھ، اڑیسہ یہ گیارہ صوبے جن میں سے ۹ اسوقت موجود ہیں۔ بشمول سندھ، اور اڑیسہ فیڈریشن کے خود مختار اجزاء ترکیبی ہوں گے ہر ایک صوبہ کی حکومت گورنر کے مشیر وزراء کی کونسل ہوگی جو لیجسلیچر کے روبرو جوابدہ ہوگی وزراء کی کونسل گورنر کی مشورہ دے گی جن پر وہ ان مواقع کے علاوہ عمل پیرا ہوں گے جبکہ وہ ان مشوروں کو اپنے نقطۂ خیال سے ان مقاصد کی تکمیل میں دخیل نہ سمجھیں جن کے لئے اُنپر خاص ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔

گورنر کی خاص ذمہ داریاں۔ گورنر کی خاص ذمہ داریاں ذیل کی حالتوں کے علاوہ گورنر جنرل کی ذمہ داریوں کی مشابہ ہوں گی۔ یعنی گورنر کو ایسی سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے جو قیام امن عامہ کیلئے خطرناک ہوں گورنر کی ذمہ داری اپنے صوبہ تک محدود ہوگی تو کہ ہندوستان پر، اس مسئلہ پر گورنر جنرل کی ذاتی مخصوص ذمہ داری ہوگی۔ کہ وہ دیکھیں کہ گورنر ان کی ہدایت پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔ لہذا گورنر کو ایسی حالت میں کہ گورنر جنرل سے موصولہ ہدایات کا ان کے وزراء کے مشوروں سے تصادم ہو رہا ہو۔ یہ اختیار ہونا چاہئے کہ وہ اپنے وزراء کے مشوروں کو نظر انداز کر دے بہرحال گورنر کو ایسے علاقوں کیلئے خاص ذمہ داریاں دیجائیں گی جنہیں اپنی آبادی کے مخصوص مصلحتوں کے باعث دستور کے عام عملدرآمد سے علیحدہ رہنا چاہئے۔ ایسی حالت میں جب کہ ان علاقوں میں سے بعض کو وزراء کے کنٹرول میں بھی بدیں شرط دیا جائے گا کہ گورنر کو خاص امتیاز حاصل ہو دیگر علاقوں کو گورنر کے زیر اختیار بلا شرکت غیرے رکھا جائے۔

مرکز اور صوبجات میں آئین سازی کے اختیارات کی تقسیم کے باعث صوبجاتی گورنروں اور گورنر جنرل کیلئے یہ ضروری ہوگا کہ انہیں فوری ضرورت کے وقت آرڈیننس جاری کرنیکا اختیار ہو

صوبجاتی مجالس آئین ساز

قرطاس ابیض کے ضمیمہ نمبر ۳ میں جو تفصیلات درج کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق صوبجاتی مجالس آئین ساز کی کافی توسیع کی جائے۔ گیارہ صوبجات میں سے تین صوبجات میں دو ایوان ہوں گے۔ (یعنی بنگال، یوپی اور بہار میں) اور باقی ماندہ صوبجات میں ایک ایوان ہوگا ایوان بالا کے اختیارات ایوان زیریں کی طرح وسیع نہ ہوں گے بلکہ انہیں نظرثانی کرنے اور تاخیر کرنے کا حق ہوگا۔ اس کی اجازت ہوگی کہ جن صوبہ جات میں ایوان بالا قایم ہوں انہیں توڑ دیا جائے اور اسی طرح جہاں ایوان بالا نہیں وہاں قائم کیے جائیں

نشستیں ایوان زیریں میں نشستیں پر کرنے کا طریقہ اور طریق انتخاب ہز میجسٹی کی حکومت کے فرقہ وارانہ اعلان کے مطابق ان دو خفیف سی ترمیموں کے ساتھ عمل میں آئے گا جو پونا پیکٹ اور اڑیسہ کے علیحدہ ہونے کے باعث پیش آئینگے

حق رائے دہی صوبہ جاتی مجالس آئین ساز کیلئے حق رائے دہی تقریباً انہیں سفارشات کے مطابق ہوگا جو انڈین فرنچائز کمیٹی نے پیش کی ہیں۔ اور جن کی رو سے برطانوی ہند کی کل آبادی کے تقریباً ۱۴ فیصدی صوبجاتی افراد کو حق رائے دہی حاصل ہوگا۔

فیڈرل اور صوبجاتی مجالس آئین ساز کے اختیارات

صوبجاتی آزادی اور فیڈریشن کے اصول حالیہ دائرہ عملداری کے سسٹم سے بالکل جدا ہوں گے لہذا فیڈرل اور صوبجاتی مجالس آئین ساز کے درمیان مدارج کے پیش نظر آئینی طور پر حد بندی کی ضرورت لازمی ہے قرطاس ابیض کے ساتھ ضمیمہ کے طور پر ان امور کی فہرست شامل کی گئی ہے۔ جو بلا شرکت غیرے فیڈرل اور بلا شرکت غیرے صوبجاتی امور ہوں گے اس کے ساتھ ہی ایسے مسائل باقی کی فہرست دی گئی ہے جن کے تعلقات کا دونوں سے وابستہ ہونا ضروری سمجھا جائے۔ چند مخصوص مسائل کو لیجسلیچر کے دائرہ اختیارات سے بھی علیحدہ رکھا جائے گا۔ ان مسائل میں ایسے قوانین میں ایسے قوانین شامل ہوں گے جو تاج شاہی، شاہی خاندان، قانون قومیت۔ برطانیہ اور بعض امتیازی قوتوں پر اثر انداز ہوتے ہوں۔

فیڈریشن اور اُسکے اجزا میں روپیہ کی تقسیم

اس مسئلہ پر کافی وضاحت کیگئی ہے ... آمدنی کے مختلف ذرائع (جنیز ... علیحدہ غور کیا گیا ہے) حسب ذیل ... تقسیم کیے گئے ہیں :-

(۱) آمدنی کے وہ ذرائع جو بلا شرکت غیرے ... فیڈرل ہیں اُن میں نمک کے علاوہ محصول ... ریلوے کی آمدنی۔ دیگر فیڈرل ... محکمات کی آمدنی۔ سکہ سازی کا منافع۔ ریزرو بنک کا منافع کا ایک حصہ شامل ہے۔

(۲) وہ ذرائع آمدنی جو فیڈرل ہیں اور جن کے متعلق یہ اختیار ہوگا کہ اُن کا ایک حصہ ... فیڈرل ... کو دے دیا جائے ... محصول نمک۔ تمباکو پر محصول اور ... منقولہ جائداد ... کے علاوہ آبکاری کے دیگر محاصل شامل ہیں۔

(۳) وہ ذرائع آمدنی جو صوبجاتی ہیں اور جن کے متعلق یہ اختیار حاصل ہوگا کہ فیڈریشن کے لئے ایک فیڈرل "سرچارج" (مزید محصول) لگا دیا جائے۔ ان ذرائع آمدنی میں مسافروں اور مال پر ٹرمینل ٹیکس ... نیز چند سٹمپ کے محاصل شامل ہیں۔

(۴) وہ ذرائع آمدنی جو قطعی طور پر صوبجاتی ہیں ان میں محاصل زمین (مالیانہ) الکوہل کی ادویات پر آبکاری کے محاصل، خمیر ... اور اجزاء ... اسٹامپ و چند تخفیفوں کے ... اور دیگر صوبہ جاتی تجارتی معاہدات آمدنیاں شامل ہوں گی اور ایسے ذرائع ٹیکس شامل ہونگے جو کسی شیڈول میں بعض شرائط کے ماتحت شامل نہ ہوں

(باقی مضمون بر صفحہ)

انکم ٹیکس انکم ٹیکس کے متعلق یہ تجویز کیا گیا ہے کہ آمدنی کے اس ذریعہ کے متعلق جسقدر قوانین بنائے جائیں وہ صوبہ جاتی مجلس آئین ساز کے ذریعہ نافذ شدہ زائد ٹیکسوں کے علاوہ فیڈرل ہوں گے۔ آمدنی فیڈریشن اور صوبہ جات میں ایسے مناسب سے تقسیم کی جائیں گی۔ جو اس وقت تک مقرر تو نہیں کیا گیا ہے لیکن فیڈریشن کو ۲۵ سے ۵۰ فیصدی تک آمدنی دی جائے گی فیڈرل لیجسلیچر کو صوبہ جاتی مجالس آئین ساز کی مانند اپنے لئے "بالخصوص زائد محاصل" لگانے کا اختیار حاصل ہوگا۔ جنکی آمدنی فیڈریشن سے بلاشرکت غیرے مخصوص ہو گی۔

فیڈرل سروس کے افسران اور چیف کمشنری صوبہ اور دیگر فیڈرل رقبہ جات سے انکم ٹیکس کی آمدنی فیڈرل آمدنی ہوگی چونکہ یہ امید کی جاتی ہے کہ فیڈریشن کے ابتدائی سالوں میں ٹیکسوں کو مزید وسعت دینے کے ذرایع معلوم ہو نیسے قبل تقسیم آمدنی کے اس ذریعہ سے فیڈریشن کو معقول ذرایع آمدنی حاصل نہ ہوں گے۔ لہذا یہ ارادہ ہے کہ ایک ایسی عارضی دفعہ قائم کی جائے کہ جس سے فیڈریشن صوبجات متحدہ کو انکم ٹیکس سے جو حصے ملیں اس سے اپنے لئے کچھ رقم حصے لے سکے۔ ایسی رقم میں تین سال تک کوئی تبدیلی نہ ہوگی اور آیندہ سات سال کیلئے ایس سے مقررہ رقم کم کر دی جائے گی۔ لیکن چونکہ اس کی بھی توقع ہے کہ مجوزہ سکیم کے ماتحت بعض صوبجات خصوصاً سرحد سندھ اڑالیسہ اور ممکن ہے کہ آسام بھی نقصان میں رہیں۔ لہذا یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ اس عرصہ سے قبل جبکہ جدید دستور اساسی کا حقیقتاً نفاذ ہو جلد از جلد فیڈریشن اور صوبہ جات کی پیدا شدہ اقتصادی حالت پر نظر ثانی کی جائے۔

ملازمتیں - قرطاس ابیض کی ایک دفعہ کی رو سے وزیر ہند کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ مجوزہ آئین کے ماتحت بھی انڈین سول سروس، انڈین پولیس۔ اور محکمہ امور مذہبی کے لئے آسامیاں پر کی جائیں۔ جدید دستور نافذ ہونے کے پانچ سال بعد ان محکمہ جات میں آیندہ بھرتی کے مسئلہ پر ایک آئینی تحقیقات ہوگی اس عرصہ میں برطانوی اور ہندوستانی بھرتی میں جو تناسب قائم ہے وہ بلا ترمیم جاری رہے گا۔

آئینی ریلوے بورڈ فیڈرل لیجسلیچر ریلوے پالیسی کا عام کنٹرول کرے گی (یعنی اسے عام اختیارات حاصل ہوں گے) لیکن ہز میجسٹی کی حکومت تجویز کرتی ہے کہ ہندوستانی ریلوے کے انتظامی کنٹرول کو ایک ایسے آئینی ادارہ کے سپرد کیا جائے جو بلا سیاسی مداخلت تجارتی اصولوں کے ماتحت کام کرنے کے قابل ہو - یہ خیال بھی ہے کہ اس قسم کے حقوق جو ریلوے کمپنیوں کو اپنے ٹھیکوں کے ماتحت حاصل ہیں - اور جنکی رو سے امور متنازعہ فیہ میں انھیں وزیر ہند تک رسائی کا حق حاصل ہے بدستور قایم رہیں۔

ایسے آئینی ریلوے بورڈ کے قیام کے ماتحت جو دیگر معاملات پیدا ہوں گے وہ اس وقت تک زیر تصفیہ ہیں۔

بنیادی حقوق گول میز کانفرنس میں اس سوال پر کہ بنیادی حقوق کے متعلق مجوزہ دستور میں کوئی بیان شامل ہو۔ بحث ہوئی تھی - ملک معظم کی حکومت کو اس نوعیت کے کسی آئینی اظہار خیال پر جو اس قسم کے وسیع اعلان سے متعلق ہو شدید اعتراض ہو۔ لیکن ملک معظم کی حکومت اس سے مطمئن ہے کہ ذاتی آزادی۔ حقوق ملکیت ملازمت ہائے عامہ کے لئے بلا امتیاز مذہب وغیرہ چند دفعات شامل ہوں گی۔

برہما - ایک تحتی نوٹ میں اسکا اظہار کیا گیا ہے کہ برہما کے متعلق کوئی تجاویز قرطاس ابیض میں شامل نہیں کی گئیں - کیونکہ برہما کے اسوقت تک یہ طے نہیں کیا کہ آیا وہ ہندوستان کے فیڈریشن میں ایک گورنری صوبہ کی حیثیت سے شامل رہنا چاہتا ہے یا ہندوستان سے برہما گول میز کانفرنس میں وضع شدہ دستوری خاکہ [illegible]

دہلی فیڈرل کیلئے اسمبلی میں دو نشستیں
چیف کمشنروں کے اختیارات؟

دہلی کے متعلق قرطاس ابیض میں جو سفارش کی گئی ہے اسکی رو سے فیڈرل اسمبلی میں دو نمائندہ جائیں گے جنمیں سے ایک عام حلقہ انتخاب سے ہوگا اور ایک مسلمان بھی قرطاس ابیض میں کورگ، اجمیر مارواڑ، دہلی اور برٹش بلوچستان کو فیڈرل اسمبلی میں جو نشستیں دی گئی ہیں ان کے پر کرنے کے لئے انتخابی انتظامات واضح نہیں کیے گئے بلکہ لکھا گیا ہے کہ یہ مسئلہ اسوقت تک زیر غور ہے۔

فیڈرل کونسل آف اسٹیٹ میں کورگ اجمیر دہلی اور بلوچستان کیلئے ایک ایک نشست مقرر کی جائے گی کورگ لیجسلیچر کے ممبر کورگ کی نشست کے لئے نمائندہ منتخب کریں گے۔ مگر دہلی اجمیر برطانوی بلوچستان کے تینوں چیف کمشنری صوبوں کے لئے مخصوص دفعات رکھی جائیں گی برطانوی بلوچستان دہلی۔ اجمیر مارواڑ کورگ اور جزائر انڈمان و نکوبار قانون آئین کی رو سے اپنے اپنے چیف کمشنر کے ماتحت ہوں گے۔ چیف کمشنروں کو گورنر جنرل اس عرصہ تک کیلئے جسے وہ پسند کریں مقرر کریں گے۔

چیف کمشنری صوبہ جات میں چیف کمشنر کو تمام ایسے انتظامی اختیارات ہوں گے جو صوبہ متعلقہ کے انتظامات کیلئے ضروری ہوں اور ان اختیارات کو استعمال میں لاتے ہوئے تمام چیف کمشنر سوائے برطانوی بلوچستان کے براہ راست فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت ہوں گے۔

قرطاس ابیض اور ممبران پارلیمنٹ

لندن ۱۷ مارچ ایوان کا اجلاس برخاست ہونے کے بعد ہی قرطاس ابیض کو ممبران پارلیمنٹ میں گشت کرایا گیا۔ اس ہفتہ میں قرطاس ابیض غیر پارلیمنٹری تبصرہ پر منظر نہ آسکے گا۔ ممبران پارلیمنٹ نے رپوٹر کے نمائندہ سے کہا کہ جب تک ہم سے یہ پورا ہفتہ قرطاس ابیض پر غور و فکر پر صرف نہ کرلیں کوئی اظہار خیال نہیں کر سکتے۔

مہاراجہ پٹیالہ اور نواب بھوپال کی ٹکر

نئی دہلی ۲۰ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ و نواب صاحب بھوپال ایوان والیان کے چانسلر کے انتخاب کیلئے پوری تگ و دو کر رہے ہیں تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ [illegible] نے چانسلر کے انتخاب میں مقابلہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے

۱۵ مارچ تک امرت دھارا اور اس کے مرکبات پر نصف قیمت پر اور ہماری ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی - فہرست منگوا دیں!

گرہستی مرد یا عورتوں کے پڑھنے قابل طبی کتب
جن کو صرف مارچ کے اندر خط ڈالکر نصف قیمت پر حاصل کیا جاسکتا ہے

کام ورتی شاستر حصہ اول اس میں اڑھائی سو سے زائد تصاویر اور پانچ درجن فوٹو بلاک کی تصاویر ہیں نا پسند ہو نیپر ودن کے اندر دنیا کا ولیسا جیسا ہی کرکے واپس کر دیں قیمت واپس کر دیجائیگی کام شاستر کوک شاستر وغیرہ نا موں سے لوٹ مچی دیکھ کر پنڈت ٹھاکر دت شرما وید صاحب نے اس مضمون کو مکمل طور پر پیش کرنیکا ارادہ کیا ہے چنانچہ یہ حصہ اول چھپ کر دوسرا حصہ تیار ہو نیسے پہلے ہزاروں کی تعداد میں بک چکا ہے ساتواں ایڈیشن ختم ہونیوالا ہے جلدی منگوا لیں ورنہ آٹھویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا اسمیں مرد عورت کو جوانی تک پہنچا دیا ہے قیمت اردو پانچ روپے ہندی [illegible]

لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کیئے جاسکتے ہیں اولاد [illegible] پیدا کرنیکے متعلق آجتک کی ویدک یونانی ڈاکٹری کل تحقیقات کا مفصل بیان کس طرح [illegible]

میرے ڈاکٹر چچا نے مجھے معاملات خانہ داری کی تعلیم دی ایک بچے کو اسکے ڈاکٹر چچانے جنسی معاملات کی نہایت اعلیٰ پیرایہ میں تعلیم دی ہے ہر ماں باپ کو اسکا جاننا ضروری ہے تاکہ وہ بھی اپنے بچوں کو ان معاملات میں مناسب تعلیم دے کر تباہی کے گڑھے سے بچا سکیں ہمارے لوگ نہایت غلطی کرتے ہیں جو بچوں کو ضروری باتیں نہیں سمجھاتے وہ خراب دوستوں سے غلط طور پر سیکھتے ہیں اور ان کا برا استعمال کرتے ہیں۔ قیمت فی جلد اردو ۱۰ر ہندی ۱۲ر

رسالہ منع حمل یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھ کر یا سنا کر اس کے تمام مضامین ذہن نشین کر دینے چاہئیں ہر عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے اس میں ۳۳ بامعنی تصاویر ہیں قیمت اردو ۱۰ر ہندی ۱۰ر

رسالہ سُرعت کل بیماری ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ اشخاص ہیں جن میں مبتلا ہیں سو ہیں گر بد عادات یا زیادتی جماع کے [illegible] اس رسالہ میں مکمل تشریح کی گئی ہے بہ تعداد مفصل علاج ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ ہر امیر و غریب فائدہ اٹھائیں چوتھی مرتبہ بہت زیادتی کے ساتھ طبع ہوئی ہے - قیمت فی جلد اردو ۵ر ہندی ۶ر

رسالہ چیچک چیچک جب شروع ہوتی ہے اس وقت لوگوں کو ہوش آتی ہے کہ اس کے متعلق ضروری ہدایات [illegible] پیاس لگنے پر کنواں کھودنا عقلمندی نہیں عقلمند وہ ہے جو اول ہر چیز کا انتظام رکھے اس رسالہ کے اندر چیچک کا مفصل بیان ہے قیمت اردو ۳ر ہندی ۴ر

ویریہ کے متعلق علمی و طبی تحقیقات ویریہ (منی) جسم انسانی کا [illegible] اس کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کا ضروری بیان دیا ہے عورتوں کی ماہواری کے متعلق مکمل بحث ہے اور چاند کی تاریخوں کیساتھ اسکا تعلق مناسب ظاہر کیا گیا ہے قیمت فی جلد اردو ۶ر ہندی ۱۰ر

رسالہ کرمِ زنا امریکہ کے مشہور ڈاکٹر شاک ہالم کی تصنیف کا اردو ترجمہ [illegible] تعلقات پر روشنی ڈالی ہے ان کا خیال ہے کہ بدوں انسانی جوہر [illegible] قیمت فی جلد آٹھ آنے ۸

پرورش اطفال [illegible] افسوس ہے کہ پبلک اس ضروری مضمون کیطرف کم توجہ کرتی ہے [illegible] سب لوگ بچپن میں بہت تکلیف اٹھاتے ہیں اس رسالہ کے اندر [illegible] واضح کیا گیا ہو غرضیکہ اس رسالہ کا ہونا [illegible] قیمت فی جلد اردو ۱۲ر ہندی [illegible]

علاج الاطفال رسالہ پرورش اطفال لکھے جانیکے بعد یہ رسالہ ضروری تھا [illegible] پیدائش سے لیکر ۵ سال کی عمر تک کے بچوں کو جو امراض ہوتی رہتی ہیں ان کا مکمل بیان معہ ہر قسم کے ڈاکٹری یونانی و ویدک کے علاج درج ہیں کوئی بال بچوں والا گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے اس کتاب سے ہر وہ والدین اپنے بچوں کی عام امراض کا بخوبی علاج کرسکتے ہیں قیمت اردو دو روپے ہندی دو روپے آٹھ آنے

پردر رنگ یا کثرت حیض اس میں حیض کی زیادتی اور خون حیض کے بیوقت آنے کی وجہ تسمیہ علامات و علاج درج کیا گیا ہے فی جلد قیمت ۵ر ہندی [illegible]

رسالہ ہسٹیریا یا اختناق الرحم عورتوں کیواسطے ہسٹیریا بہت بڑی مرض ہے اور یہ مرض بھی تہذیب کی تہذیب کے ساتھ بڑھ رہی ہے - اس رسالہ میں اس کی وجہ تسمیہ علامات علاج از روئے ڈاکٹری یونانی ویدک مفصل اور جامع طور پر بیان کئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۸ر ہندی [illegible]

رسالہ گھر کا حکیم گھر کا حکیم اس واسطے ہے کہ عام طور پر گھروں میں ہونے والی امراض کے مختصراً آسان مگر آزمودہ سچے نسخے اس میں دیئے گئے ہیں تاکہ ہر ایک شخص تیار کرکے فائدہ اٹھا سکے اور تھوڑی سی ضرورت پر حکیم کی ضرورت نہ ہو قیمت اردو [illegible]

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ: امرت دھارا ۱۵ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

فیڈرل اسمبلی کی ساخت

گوشوارہ متعلقہ برطانوی ہند

نمبر شمار	نام صوبہ: نام	نام صوبہ: آبادی	کل نشستیں	عام نشستیں ہندو وغیرہ	عام نشستیں اچھوتوں کیلئے	سکھ	مسلمان	ہندوستانی عیسائی	اینگلو انڈین	یوروپین	عورتیں (۱) نشستیں	صنعت و حرفت (۱) نشستیں	زمیندار (۱) نشستیں	مزدور (۱) نشستیں
۱	مدراس	۴۵ ملین	۳۷	۱۹	۴	۰	۸	۲	۱	۱	۲	۲	۱	۱
۲	بمبئی	۱۸ ملین	۳۰	۱۳	۲	۰	۶	۱	۱	۱	۲	۳	۱	۲
۳	بنگال	۵۰ ملین	۳۷	۱۰	۳	۰	۱۷	۱	۱	۱	۲	۳	۱	۲
۴	یو۔ پی	۴۸ر۴ ملین	۳۷	۱۹	۳	۰	۱۲	۱	۱	۱	۱	—	۱	۱
۵	پنجاب	۲۳ر۶ ملین	۳۰	۶	۱	۶	۱۴	۱	—	۱	۱	—	۱	—
۶	بہار	۳۲ر۴ ملین	۳۰	۱۶	۲	۰	۹	۱	—	۱	۱	—	۱	۱
۷	سی پی معہ برار	۱۵ر۵ ملین	۱۵	۹	۲	۰	۳	—	—	—	۱	—	۱	۱
۸	آسام	۸ر۶ ملین	۱۰	۴	۲	۳	۳	۲	—	۱	—	—	—	۱
۹	سرحد	۲ر۴ ملین	۵	۱	—	—	۴	—	—	—	—	—	—	—
۱۰	سندھ	۳ر۹ ملین	۵	۱	—	—	۳	—	—	۱	—	—	—	—
۱۱	اڑیسہ	۶ملین	۵	۴	۱	—	۱	—	—	—	—	—	—	—
۱۲	دہلی	۰ر۶ ملین	۲	۱	—	—	۱	—	—	—	—	—	—	—
۱۳	اجمیر	۰ر۵ ملین	۱	۱	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
۱۴	کورگ	۰ر۲ ملین	۱	۱	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
۱۵	بلوچستان	۰ر۵ ملین	۱	—	—	—	۱	—	—	—	—	—	—	—
۱۶	غیر صوبجاتی	×	۴	—	—	—	—	—	—	—	—	—	۳	—	۱
	میزان	[illegible] ملین	۲۵۰	۱۰۵	۱۹	۶	۸۲	۸	۴	۸	۹	۱۱	۷	۱۰

تشریح ۱۔ بلوچستان، کورگ۔ اجمیر کی نشستیں غیر فرقہ وارانہ ہوں گی۔
۲۔ غیر صوبجاتی نشستوں میں صنعت و حرفت کی ۳ نشستیں ۱ ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس دو ۲ فیڈرل چیمبر آف کامرس
۳۔ شمالی ہند کے صنعتی ادارے۔ صنعت و حرفت کی کل نشستوں سے تقریباً ۶ یوروپینوں کو ۵ ہندوستانیوں کو حاصل ہوں گی
۴۔ کل نشستیں بشمول دیسی ریاستوں کے ۳۷۵ ہونگی جنمیں برطانوی ہند کی ۲۵۰ اور والیان ملک کی ۱۲۵ نشستیں ہوں گی

تشریح صنعت و حرفت وغیرہ کے حلقہ ہائے انتخاب کی کل نشستوں میں سے یوروپین اور ہندوستانیوں کو صوبہ وار تقریباً یہ نشستیں حاصل ہوں گی۔ مدراس۔ ۴ یوروپین ۲ ہندوستانی۔ بمبئی ۴ یوروپین، ۳ ہندوستانی۔ بنگال ۱۴ یوروپین ۵ ہندوستانی۔ یو۔پی۔ ۲ یوروپین ایک ہندوستانی پنجاب ایک ہندوستانی بہار ۲ یوروپین ۲ ہندوستانی۔ صوبہ متوسط (بشمول برار) یوروپین ۱، ۱ ایک ہندوستانی۔ آسام ۸ یوروپین، ۳ ہندوستانی۔ سندھ ایک یوروپین، ایک ہندوستانی۔ اڑیسہ ایک ہندوستانی۔

(ب) بمبئی کی ۱۱۹ عام نشستوں میں سے، مرہٹوں کیلئے مخصوص ہونگی

(ج) پنجاب کے زمینداروں کی ۵ نشستوں میں سے ایک تمندار کی نشست ہوگی۔ اور باقی ۴ زمینداروں کی نشستیں مخلوط انتخاب کے ذریعہ سپیشل حلقہ ہائے انتخاب سے پُر ہوں گی جسکی رو سے امکان ہے کہ دو نشستیں مسلمانوں کو ایک سکھ کو اور ایک ہندو کو حاصل ہوگی۔

(د) آسام کی عام نشستوں میں سے ایک نشست جو عورت کے لئے مخصوص ہے شیلانگ سے غیر فرقہ وارانہ حلقہ انتخاب سے پر ہوگی۔

(س) صوبہ متوسط بشمول برار کے لئے جو نشستیں دی گئی ہیں وہ معاہدہ کے بارہ ۵ کے مطابق ان شرائط کی منظوری کے تحت ہیں جو ہز اگزالٹیڈ ہائی نس حضور نظام کی حکومت کیا تھا اس وقت زیر بحث ہیں

لیڈی اروِن کالج کا افتتاح

دہلی ۲۰ مارچ وائسرائے نے لیڈی ارون کالج کا افتتاح فرمایا معزز حاضرین میں سر فرانسس نوائس لیڈی نوائس، مسز لواس بارکر، بیگم شاہ نواز، حضرت خواجہ حسن نظامی مسٹر اے ٹی جوزف وغیرہ اصحاب موجود تھے، مسز فریدون جی۔ کالج کیطرف سے وائسرائے کا خیر مقدم کیا اور کالج کی گوناگون مشکلات کا ذکر کرکے امداد کیلئے اپیل کی گئی ہز ایکسیلنسی نے رسم افتتاح انجام دی مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

فرانس اور برطانیہ کی عیش پرستانہ زندگی

روزانہ فی کس ۲۸ روپے خرچ

پیرس ۱۸ مارچ فرانس اور برطانیہ کی عیش پرستانہ زندگی کے متعلق ایک کتاب موسیو ولیمز نے مرتب کی ہے جس میں اعداد و شمار سے بتایا گیا ہے کہ فرانس میں اوسط درجہ کے آدمی کا عمومی خرچ ۲۸ روپیہ فی یوم ہے بلکہ برطانیہ میں اوسط سوسائٹی کا ایک شخص صرف سولہ روپے روز میں گذارا کرلیتا ہے۔

شروع سے اخیر تک
LAL-IMLI
PURE WOOL
لال املی کے خالص اونی کپڑے
ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں
کوئی بھی کپڑا
باہر سے نہیں منگوایا جاتا
یہ نام
اور ٹریڈ مارک
دیکھئے
بنانے والے
دی کانپور وولن ملز ۸ کان پور
مقامی ایجنٹ:-
مسرز چھجی لال درگا داس۔ جسٹن روڈ۔ کانپور

صوبجاتی مجالس آئین ساز (ایوان زیریں) کی ساخت

نمبر شمار	نام صوبہ: نام	نام صوبہ: آبادی	جنرل	اچھوت اقوام کیلئے مخصوص	پسماندہ علاقے و قبائل	سکھ	مسلمان	ہندوستانی عیسائی	اینگلو انڈین	یوروپین	تجارت و صنعت	زمیندار (زراعتی)	یونیورسٹی	مزدور	کل میزان
۱	مدراس	۴۵ ملین	۱۴۶ بشمول ۶ عورتیں	۳۰	۱	—	۲۹ بشمول ۱ عورت	۹ بشمول ۱ عورت	۲	۳	۶	۶	۱	۶	۲۱۵
۲	بمبئی	۱۸ ملین	۱۱۹ بشمول ۵ عورتیں	۱۵	۱	—	۳۰ بشمول ۱ عورت	۳	۲	۳	۷	۲	۱	۷	۱۷۵
۳	بنگال	۱ر۵۰ ملین	۸۰ بشمول ۲ خواتین	۳۰	—	—	۱۱۹ بشمول ۲ خواتین	۲	۴ بشمول ۱ عورت	۱۱	۱۹	۵	۲	۸	۲۵۰
۴	یو۔پی	۴۸ر۴ ملین	۱۴۴ بشمول ۴ خواتین	۲۰	—	—	۶۶ بشمول ۲ خواتین	۲	۱	۲	۳	۶	۱	۳	۲۲۸
۵	پنجاب	۲۳ر۶ ملین	۴۳ بشمول ایک عورت	۸	—	۳۲ بشمول ۱ عورت	۸۶ بشمول ۲ عورت	۲	۱	۱	۱	۵	۱	۳	۱۷۵
۶	بہار	۳۲ر۴ ملین	۸۶ بشمول ۳ عورتیں	۱۵	۷	—	۴۲ بشمول ۱ عورت	۱	۱	۲	۴	۴	۱	۳	۱۵۲
۷	صوبہ متوسط بشمول برار	۱۵ر۵ ملین	۸۷ بشمول ۳ عورتیں	۲۰	۱	—	۱۴	—	۱	۱	۲	۳	۱	۲	۱۱۲
۸	آسام	۸ر۶ ملین	۴۸ بشمول ۱ عورت	۷	۹	—	۳۴	۱	—	۱	۱۱	—	—	۴	۱۰۸
۹	سرحد	۲ر۴ ملین	۹	—	—	۳	۳۶	—	—	—	—	۲	—	—	۵۰
۱۰	سندھ	۳ر۹ ملین	۱۹	—	—	—	۳۴ بشمول ۱ عورت	—	—	۲	۲	۲	—	۱	۶۰
۱۱	اڑیسہ	۶ر۷ ملین	۴۴ بشمول ۲ عورتیں	۷	۲	—	۴	۱	—	—	۱	۲	—	۱	۶۰

قرطاس ابیض پر اظہار خیال

ہندوستانی مشاہیر کی رائیں

مسٹر رنگا آئیر نے وائٹ پیپر پر اظہار خیال کیا کہ قرطاس ابیض قطعی ناکافی ہے۔ غیر تسلی بخش، مایوس کن، اور بعض حالتوں میں ترقی معکوس ہے۔ مرکز میں جو تحفظات اور تخصیصات رکھے گئے ہیں، وہ مرکزی آئین کو ناکارہ بنانے کا کیلئے کافی ہیں۔ اگر صوبہ جات میں حکومت اور وزراء کے درمیان اختلاف رائے کی صورت میں وزراء کی ذمہ داری کا خاتمہ ہو سکتا ہے نہ تو مکمل صوبہ جاتی حکومت ہی ہے اور نہ حقیقی فیڈرل ذمہ داری۔

مسٹر لی داس تمام تجاویز ازحد مایوس کن ہیں فیڈریشن کی کنجی والیان ریاست کے ہاتھ میں ہے صرف آزاد صوبہ جات کی ہی فیڈریشن قایم کیوں نہیں کی جاتی والیان ریاست کو اپنی شخصی حکومت کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے

آنریبل حسین امام اگرچہ تیسری گول میز کانفرنس میں کے بعد ہم ایک مایوس کن آئین کے لئے تو تیار تھے۔ لیکن اس کیلئے بالکل تیار نہ تھے کہ ہندوستان کے سوراج کے مطالبہ کی موت کا گھنٹہ بجنے والا ہے۔

سر چمن لال سیتلواد مجوزہ آئین ہندوستان کی سیاسی جماعت کے ایک بڑے طبقہ کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا

مولانا شوکت علی نے لندن میں قرطاس ابیض پر اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اسقدر تحفظات اور تعویقات نہ ہوتیں۔ تو میں قرطاس ابیض کو تسلیم کر لیتا۔ آپ اس امر پر راضی ہیں کہ پہلے دس سال تک فوجی اور غیر ملکی امور کا تعلق وایسرائے کے ہاتھ میں رہے۔ تاکہ غیر ملکی سرمایہ تباہ نہ ہو جائے لیکن میں ہندوستانیوں سے اپیل کروں گا کہ وہ اسے کلیتہً رد نہ کریں بلکہ اسے چلانے کا تجربہ کریں۔

مسٹر چھیا گلہ جدید آئین ایک سیاسی فریب ہے۔ ہندوستان یا ہندوستان کا خود دار حصہ صرف اس کے جواب میں یہی کر سکتا ہے کہ آئین آیندہ مرحلوں پر حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دے تاوقتیکہ قرطاس ابیض میں درج شدہ اصول قطعی طور پر تبدیل نہ کر دیے جائیں

ڈاکٹر عالم کوئی آئین قابل منظور یا قابل عمل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ یروداجیل کا قیدی مطمئن نہ ہو جائے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین میرے خیال میں قرطاس ابیض کی تجاویز موجودہ آئین سے بہتر ہیں۔ لیکن ہماری توقعات سے کہیں کم ہیں۔

مولانا احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند

اگر ان تجاویز میں ہندوستانیوں کی منشاء کے موافق مناسب ترمیم نہ کی گئی۔ اور انگلستان کی پارلیمنٹ نے اُن کو اسی حالت میں منظور کیا تو میں نہیں کہہ سکتا کہ ملک کی رائے عامہ کا فیصلہ اس کے متعلق کیا ہو گا۔ لیکن اس حالت میں اپنی جماعت یعنی جمعیت علماء ہند کو جو ہندوستان کے تمام علماء کی سب سے بڑی جماعت ہے یہ مشورہ دونگا کہ ان اصلاحات کو مسترد کر دیا جائے۔

مسٹر بی۔ ایس راجو ممبر اسمبلی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے گھر کو آگ لگی ہوئی ہے اور ذمہ دار حکومت کے قیام کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ "وائٹ پیپر مردہ باد"

مسٹر مسعود احمد ممبر اسمبلی نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے قرطاس ابیض کا مطالعہ کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ نہایت غیر تسلی بخش اور مایوس کن دستاویز ہے

مولوی شفیع داؤدی۔ ایسے حالات میں جب ہم ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں قرطاس ابیض کی تجاویز سے زیادہ توقع کرنا فضول تھا۔

مسٹر امرناتھ دت ممبر اسمبلی۔ قرطاس ابیض تحفظات زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے اس کے ذریعہ مسلمان کو اُن کے جملہ حقوق مل گئے ہیں معاہدہ پونا اور قرطاس ابیض کی تجاویز سے بنگال کے ہندوؤں کے حقوق پامال ہو گئے ہیں

بھائی پرمانند ممبر اسمبلی مجوزہ فیڈرل اسمبلی میں نشستوں کی تقسیم سے یہ روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ کہ شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ نے ہندوستان کے ہندوؤں کیساتھ اس سلوک سے بھی بدتر سلوک کیا ہے کہ جو وزیر اعظم نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے ذریعہ پنجاب کے ہندوؤں کے ساتھ کیا تھا۔

سید مرتضےٰ صاحب ممبر اسمبلی نہایت مایوس کن دستاویز ہے اس کی تجاویز ہماری آئینی ترقی کے راستہ میں سدراہ ہونگی۔

مسٹر آصف علی بیرسٹر جس مطلق العنانی کے ماتحت ہندوستان کے آیندہ آئین میں وزرا کو ذمہ دار کہا گیا وہ صحیح معنوں میں ذمہ داری اور عوام کی خود مختاری کے قطعی منافی ہے ان تجاویز کی دوسری گہرائیوں میں جانا میری نگاہ میں فضول ہے اس لئے کہ بنیادی اصول ہی غلط ہے اور جب تک اس کی اصلاح نہ ہو تفصیلات کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

سر محمد اقبال سر محمد اقبال صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس نے قرطاس ابیض پر اظہار خیال فرماتے ہوئے کہا کہ:۔ قرطاس ابیض نہ تو مسلمانوں کے لئے اور نہ ہی پبلک کیلئے اطمینان بخش ہے۔ آپ نے کہا کہ صوبجاتی آزادی گورنروں کے مخصوص اختیارات کے باعث لنگڑی ہو جائے گی لیکن ہر ایک چیز وزراء کی دانشمندی پر موقوف ہے کہ وہ ایسی صورت میں حالات پیدا ہونے کا موقع نہ دیں جن سے گورنر کو اپنے مخصوص اختیارات استعمال کرنے کا موقع حاصل ہو۔

سر عبد القیوم میں نہیں سمجھ سکتا کہ جہاں تک قرطاس ابیض سرحد کو دیگر صوبجات کے مساوی آئینی درجہ دینے کا تعلق ہے نا قابل تسلیم ہے گورنر کے مخصوص اختیارات متعلقہ ماوراء سرحد کے اندرونی انتظامی معاملات میں نامناسب مداخلت کے باعث قابل نظر انداز نہیں۔

مسٹر جیکار نے جو گول میز کانفرنس کے مندوب بھی تھے قرطاس ابیض پر حسب ذیل رائے کا اظہار کیا:۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا تیسری گول میز کانفرنس کی تمام غیر پسندیدہ صورتوں کو قرطاس ابیض میں دہرایا گیا ہے جس میں سر سپرو اور میری ان تجاویز میں سے سوائے ایک آہ کے اور کوئی اس دستاویز میں موجود نہیں

مشہور تاجر سر پدم جی لندن ۱۵ مارچ سر پدم جی گنوالا نے ان خیالات کا اظہار کیا کہ اگر قرطاس ابیض کی تقریباً ہر سمت میں ترمیم نہ کی گئی تو یہ تصور کرنا چاہئے کہ اس میں مسٹر چرچل کی پارٹی کو فتح نصیب ہو گئی ہے مزید یہ کہ اگر ہندوستان میں اس کی مرضی کے خلاف دستور کا نفاذ کیا گیا تو اس سے اعتدال پسند طبقہ بھی کانگریس کے ساتھ شامل ہو جائے گا اور مزید پریشانیوں کا باعث ہو گا۔

مسٹر ایم این جوشی مندوب گول میز کانفرنس اور جوائنٹ کمیٹی کے مزدور رکن ہیں۔ قرطاس ابیض پر خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یوروپینوں کی ملازمت ہائے عامہ وزراء کی خواہشات کے بغیر بھی مسلط رہیں گی۔ عام لیبر قوانین کے لئے نفرت یہ کہ تمام ہندوستان کیلئے بلکہ حفظان صحت اور بوڑھوں کی مانند مسائل میں برطانوی ہند میں بھی کوئی قانون نہ ہو گا۔ بیکاری کا مسئلہ کا تذکرہ تک نہیں کیا گیا۔

مسٹر باسو مندوب گول میز کانفرنس نے بیان کیا کہ قرطاس ابیض کی اسکیم ایسے تذبذب کی اور انتشا پید اکرتی ہے کہ اس سے متوقع نتائج برآمد نہیں ہو سکتے ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

مسٹر اے کے فضل الحق مندوب گول میز کانفرنس نے کہا کہ یہ چیز مایوس کن ہے کہ بنگال کو جوٹ کے ٹیکس سے پوری رقم نہیں ملے گی۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ اس وقت دیگر تمام سفارشات پر اظہار خیال جلد بازی ہو گا مگر یہ امر مشتبہ ہے کہ اصلاحات باشندگان ہند کی واضح خواہشات کی تکمیل کریں گے۔

ڈاکٹر مونجے ناگپور ۱۸ مارچ۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمایندہ کیسے ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر مونجے نے کہا کہ میں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کرتا کہ دستور اساسی عوام کو مطمئن نہیں کر سکیگا۔ اور نہ اُن کی ناخوشی میں تخفیف۔ آیندہ حکومت کی نوعیت شاہی نو آبادی کی ہوگی۔ نہ کہ دولت مشترکہ برطانوی مستعمراتی خود کی حکومت ہند کا موجودہ قانون دہرایا جائے گا۔ اور تمام اختیارات جو برطانوی ہند کی حکومت کو حاصل تھے تاج کے سپرد کر دیے جائیں گے۔

سر ہنری گڈنی۔ جہاں تک اینگلو انڈین فرقہ کا تعلق ہے میں مطمئن ہوں کہ اسے ہر دو ایوان فیڈرل لیجسلیچر میں مناسب نیابت عطا کر دی گئی ہے قرطاس ابیض پر اگر بحیثیت مجموعی نظر ڈالی جائے تو میں کہونگا کہ گول میز کانفرنس میں سر سموئیل ہور نے جس قدر وعدے کیے تھے اس میں انہیں حرف بحرف پورا کر دکھایا ہے اس سے ان کے نکتہ چین بھی تسلیم کر لیں گے۔ سنٹرل لیجسلیچر کی ساخت کے متعلق حکومت نے فیصلہ خوب کیا ہے یہ مطلق امکان نہیں کہ اسمیں کوئی فرقہ حاوی ہو سکتا ہے

سر عزیز الدین احمد آپ نے مجوزہ دستور کو عام طور سے منظور کیا آپ نے فرمایا کہ ملک معظم کی حکومت نے اس میں اپنی دلیری کا ثبوت دیا ہے۔ اور اُسے بہت زیادہ غور و فکر کے بعد مرتب کیا ہے وہ موجودہ حالات میں نہ ہندوستان کو نہ اس سے زیادہ کچھ دے سکتی نہ کم۔

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ۔ میں ہندوستان میں جدید اصلاحات کا خیر مقدم کرتا ہوں اگرچہ میری رائے میں وہ ہندوستانیوں کے مطالبات سے کم ہیں۔ اگر قرطاس ابیض کی تجاویز ناقابل عمل ثابت ہوئیں تو سر سموئیل ہور اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ کیونکہ یہ خود ہندوستانیوں ہی کا قصور ہے کہ وہ گول میز کانفرنس میں متفق نہ ہو سکے

خان بہادر میاں احمد یار خاں دولتانہ۔ قرطاس ابیض کی تجاویز گول میز کانفرنس کے صیغوں کے مشابہ ہیں۔ اس کے مصنفین نے ہندوستانیوں کے آزاد خیال اعتدال پسندوں اور انگلستان کے ڈائی ہارڈ قدامت پسندوں کے مطالبات کے درمیان بیچ کا راستہ اختیار کیا ہے اسمیں شک نہیں کہ یہ تجاویز اعتدال پسندوں کو بھی مطمئن نہ کر سکیں گی

راجہ نریندر ناتھ میرے نزدیک یہ قابل اطمینان انتظام نہیں ہے کہ اقلیتوں حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں فرائض کی سرانجام دہی گورنروں کے سپرد کی گئی ہے کیونکہ اکثریت اور اقلیت دونوں ان سے شکایت کریں گی اور وہ مشکل میں پھنس جائیں گے۔

سر محمد یعقوب سر محمد یعقوب ممبر اسمبلی نے قرطاس ابیض کی تجاویز کے متعلق مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت ایسوسی ایٹڈ پریس کو ارسال کیا ہے۔

سردست قرطاس ابیض کی تجاویز کی متعلق کسی قسم کی انتقادی رائے ظاہر کرنا مشکل ہے کیونکہ ہمیں سب کو ایک سالم ل کر ان پر اچھی طرح غور کرنا ہو گا۔ لیکن میں آتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس قدر زیادہ خراب نہیں ہے کہ جتنا اس کو ابھی تک ظاہر کیا جا رہا ہے۔

والیان ریاست کی مجلس وزرا بھی مطمئن نہیں

نئی دہلی ۲۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ قرطاس ابیض پر والیان ریاست کے وزراء کی کمیٹی نے غور کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ والیان ریاست کے نمایندوں نے گول میز کانفرنس میں جو تحفظات تجویز کیے تھے وہ نظر انداز کر دیے گئے ہیں مجلس ہذا کا خیال ہے کہ دائرۂ اختیارات کے متعلق ان کی تجاویز مسترد کر دی گئی ہیں۔

مجلس ہذا نے اس سوال پر غور کیا کہ آیا موجودہ صورت حالات میں قرطاس ابیض ان تمام شرائط کو پورا کرتا ہے جن کے ساتھ والیان ریاست نے فیڈریشن میں شریک ہونیکا خیال ظاہر کیا تھا معلوم ہوا ہے کہ والیان ریاست کی اکثریت کا خیال یہ ہے کہ یہ شرط پوری نہیں کی گئی یعنی مرکز میں ذمہ دار حکومت محض ڈھکوسلہ ہی ہو گی۔ لیکن مجلس ہذا کی پوزیشن ایسی نہیں ہے کہ وہ اس حقیقت کا کھلم کھلا اپنی رپورٹ میں اعلان کر سکیں۔

دیسی ریاستوں کے نمایندگان کا قرطاس ابیض پر غور

دہلی ۱۵ مارچ ملک کے نمایندگان کا خاص اجلاس دہلی میں زیر صدارت سرسی۔ پی راماسوامی آئر قرطاس ابیض پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ آج شام تک اپنا کام ختم کر لیں گے۔

سر راماسوامی آئر نے اعلان کیا کہ قرطاس ابیض کی اشاعت کے بعد پیدا شدہ مسائل اس قدر اہم ہیں کہ وہ کمیٹی کے صدر ہونے کی حیثیت سے اپنا کام ختم کرنے کے بعد اس میں رائے دے سکیں گے۔

شمالی ہند کے یوروپینوں کے شکوک

لاہور ۱۹ مارچ قرطاس ابیض کے متعلق شمالی ہند کے یوروپینوں کے شکوک کل شب پنجاب یوروپین ایسوسی ایشن کے صدر نے اپنی اس تقریر میں ظاہر کیے جو کل شب ایسوسی ایشن کیطرف سے گورنر پنجاب کو الوداعی ڈنر کے موقع پر کی گئی صدر یوروپین ایسوسی ایشن نے کہا۔ کہ جہاں تک لوکل اداروں کا تعلق ہے سیلف گورنمنٹ ناکامیاب رہی۔ آپ نے کہا ایڈمنسٹریشن کی شکست ممکن ہے کہ ایک خوفناک تباہی کی طرف لے بہرحال یوروپین اصلاحات کی ترویج و نفاذ کے متعلق سکیم کو کامیاب بنانے کا جو وعدہ کر چکے ہیں۔ اس کے باوجود کہ انہیں موجودہ اسکیم میں بری طرح نظر انداز کر دیا گیا اس وعدہ کو نبھائیں گے۔

گاندھی جی کو قرطاس ابیض نہیں ملا

پونا۔ ۱۸ مارچ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرطاس ابیض کی کوئی نقل گاندھی جی کے پاس نہیں بھیجی گئی اور اون سے قرطاس ابیض پر اظہار خیال کے لئے نہیں کہا گیا۔

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو
دنیا کس طرح خوبصورت معلوم ہوگی
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو
پاک وصاف زندگی کیسی ہوتی ہے
ہم کیوں کر عمر دراز ہو سکتے ہیں
سچی خوشی کہاں ہے۔

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کرکے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ۔ جام نگر

نواب رامپور کو کفایت شعاری کا درس

رامپور ۱۸ مارچ نواب رام پور کے یہاں دعوت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے وائسرائے نے پرخلوص استقبال کا شکریہ ادا کیا۔ اور اصلاحات [illegible] کرتے ہوئے ہز اکسیلنسی نے کہا کہ۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ اپنی ریاست کی ترقی اور رعایا کی فلاح وبہبود کی اسکیم پر غور وفکر کے وقت عقلمندی یہ ہوگی۔ جذبات احتیاط شامل کی جائیں۔ اور عقلمندانہ کفایت کو مقدم تصور کیا جائے زمانہ خراب ہے اس میں بدقسمتی سے کسی کی گنجائش نہیں لہذا ہم سب کے لئے لازم ہے کہ اپنے مصارف محدود رکھیں اور ایسی اسکیموں پر عمل پیرا ہونے سے قبل ہر پہلو پر غور کرلیں۔

سر بپن بہاری گھوش عارضی رکن قانون

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ تازہ ترین اطلاع سے فری پریس کی اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ گورنمنٹ ہند کے [illegible] کی غیر حاضری میں عارضی طور پر رکن قانون کے عہدے کیلئے سر بپن بہاری گھوش ریٹارڈ جج کلکتہ ہائی کورٹ کی سفارش کی ہے۔

مسٹر بالڈون کا اعلان

لندن، ۱۷ مارچ کل مسٹر بالڈون نے دارالعوام میں اعلان کیا ہے کہ ۲۵ اپریل کو ہاؤس میں بجٹ پیش کیا جائے گا۔

بانی
ڈاکٹر ایس کے برمن
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ کلکتہ
سٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۹۰۴ء

پچاس برس سے مشہور ومعروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

کل نوجوانوں کے تندرست بنانیوالا

ڈابر دراکشارشٹ (REGD)

(جسم میں چستی پیدا کرنے۔ بھوک بڑھانے اور کمزوری رفع کرنے والا)
دوسرے دراکشاسو اور دراکشارشٹ سے یہ زیادہ مفید ہے کیوں کہ اس میں انگور کافی مقدار میں ہے۔
کھانے میں بہت ہی خوشذائقہ ہے
قیمت فی بوتل ڈیڑھ روپیہ ۱؎۸
محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ ۱؎۲

سوپن بری REGD.

احتلام کی گولیاں

یہ مفید گولیاں جریان، احتلام وغیرہ کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ منی کو گاڑھا اور قوی کرتی ہیں۔ ایک بار آپ ضرور آزمائش کریں
قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱؎
محصولڈاک تین شیشیوں تک سات آنہ ۷؍

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۳ء بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیے

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر اور بابو رام غلام شیو غلام

ایوان والیان ریاست کا افتتاح

وائسرائے کی اہم تقریر

نئی دہلی ۲۰ مارچ آج وائسرائے نے ایوان والیان ریاست کا افتتاح کیا۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن کا مہاراجہ کشمیر اور جام صاحب نوانگر چانسلر نے استقبال کیا۔ جملہ والیان ریاست اپنے وزرا کے ہمراہ موجود تھے۔

ہز اکسیلنسی وائسرائے نے ایوان والیان ریاست کا افتتاح کرتے ہوئے سب سے پہلے مہاراجہ چھتر پور کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور مہاراجہ بلاس پور کو ایوان والیان ریاست میں شامل ہونے پر مبارکباد دی۔ ہز اکسیلنسی نے مزید فرمایا کہ "قرطاس ابیض" پر والیان ریاست کی خاص کمیٹی نے غور کیا ہے اور ممکن ہے کہ آپ کو اس سے اطمینان نہ ہو۔ کیونکہ یہ ہوسکتا ہے کہ بعض امور جن پر آپ کے نمائندوں نے دوسری گول میز کانفرنس میں زور دیا ہو نظر انداز کردیے گئے ہوں۔ فیڈریشن کے متعلق ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ والیان ریاست کو قرطاس ابیض پر غور کرنے کیلئے کافی وقت نہیں ملا ہوگا۔ والیان ریاست کی تشویش کو دور کرنے کے لئے ہز اکسیلنسی نے والیان ریاست کو یقین دلایا ہے کہ ملک معظم کی حکومت فیڈرل اسمبلی میں تقسیم نیابت کے متعلق سکیم کی معقول ترمیم کا خیر مقدم کرے گی۔ اور والیان ریاست کو تحفظات کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع ملے گا۔ ہز اکسیلنسی نے مزید فرمایا کہ "پہلی گول میز کانفرنس میں والیان ریاست نے برطانی ہند میں ذمہ دار حکومت کے قیام کو آسان بنانے کے لئے فیڈریشن میں شمولیت کا عزم ظاہر کرکے فیڈریشن کو عملی سوال بنا دیا تھا۔ شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کا نظریہ بالکل غیر جانبدارانہ ہے۔ ہز اکسیلنسی نے آگے چل کر فرمایا کہ:۔

مجھے یقین ہے کہ آپ موجودہ پوزیشن پر غور کرینگے اور جہاں باہمی فیصلہ نہ ہوسکے آپ ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ جات تسلیم کریں گے۔ مجھے آپ کے شکوک اور مشکلات کیساتھ ہمدردی ہے۔ لیکن اگر آپ دنیا کے حالات پر نظر ڈالیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ نہایت مضبوط ومستحکم طرز حکومت تک چکنا چور ہوگئے۔ اور دنیا کے جملہ ممالک میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں اسلئے آپ کو بھی غور کرنا چاہئے۔ اور وہ راستہ اختیار کرنا چاہیے کہ جس میں آپ کی بھلائی ہو۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ فیڈریشن میں شامل ہوجائیں۔ اور اُسے کامیاب بنانے کی کوشش کریں

جام صاحب نوانگر نے والیان ریاست کی سالانہ رپورٹ پر روشنی ڈالی ہے آپ نے تیسری گول میز کانفرنس میں والیان ریاست کے نمائندوں کے کام کا تذکرہ کیا چانسلر نے سر پربھا شنکر پٹانی کو خراج تحسین بھی پیش کیا

دیوار اعظم کے قریب زبردست جنگ

پیکن ۲۰ مارچ ہوالنگ اور خاپخیا کو کے دروں میں جو سد سکندری میں واقع ہیں۔ چینیوں نے زبردست جوابی حملہ شروع کردیئے۔ چینی اور جاپانی پیدل سپاہ میں جو جنگ آج صبح سے شروع ہوئی تھی وہ شب تک جاری رہی۔ سینکڑوں افراد مقتول ومجروح ہوئے

جنرل چیانگ ہائی پینگ چینیوں نے جیہول کے شمال میں جاپانی سپاہ کی کمان کی تھی۔ جیہول کے گورنر بنا دیئے گئے ہیں، اور آج [illegible] داخل ہوگئے

سد سکندری کے دروں پر قبضہ کرنے کیلئے خونریز جنگ ہورہی ہے۔ جاپانیوں نے اعلان کیا ہے کہ سینگ گرس جنگ کے دوران میں صرف تین جاپانی ہلاک ہوئے ہیں چینیوں کے بہت سے آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

پنجاب ریاستی رعایا کی کانفرنس

پروفیسر ابھینکر صدر ہوں گے

دہلی ۲۱ مارچ سکریٹری پنجاب ریاستی رعایا مطلع کرتے ہیں کہ کانفرنس دہلی میں ۵ لغایتہ ۷ اپریل کو ہوگی جس کی صدارت مسٹر پروفیسر ابھینکر نے منظور کرلی ہے۔

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے

سوالش کاساری اولیہ

دمہ، کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دردسینہ۔ بلغم کا کرنا۔ سردی۔ دمہ وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست وتوانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے حیض کی کمی وبیشی بے قاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن۔ اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست وتوانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲؍

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۲۹۲ کالبا دیوی روڈ۔ لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد جینی نیا گنج چورتہ الہ آباد ایجنٹ:۔ [illegible] اسٹورس چوک۔
دہلی ایجنٹ:۔ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

جلد ۱۷ | کان پور چہار شنبہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۳ء مطابق ۲ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۱۲

قرطاس ابیض کی شرح

از جناب مولانا سید ابو محمد ثاقب

یہ نظم ہماری فرمائش پر جناب ثاقب نے فی البدیہہ دفتر میں بیٹھ کر کہی ہے۔ نظم اپنی جامعیت کے اعتبار سے گویا سفید کاغذ کی شرح ہے، ہم جناب ثاقب کی تھوڑی سی اس تکلیف فرمائی کے ممنون ہیں (ایڈیٹر)

الجھنیں ہیں اور پریشانی کے ساماں ہیں ہیں
لوگ سمجھے تھے کہ ہوگی اس سے آزادی نصیب
وہائٹ پیپر میں لکھے ہوں گے نوشتے قوم کے
دیکھتے ہیں آج کس حسرت سے یہ ہر اک کا منہ
ہندو مسلم میں گر آپس میں ہوتا اتحاد
اتحادِ ہندو مسلم کو روئیں کس طرح
تیرے جھگڑوں نے مٹایا خود تجھی کو دہر سے
شانتی سے ہند والے جانتے رہنا اگر
اپنی کوشش پر اگر ہوتا ہمیں کچھ اعتماد
کوششیں رہتیں اگر جاری خدا کے نام پر

دیکھئے آیا ہے کیا لیکر کے یہ کاغذ سفید
ہند کے بابِ مسرت کا بنے گا یہ کلید
ہو گا آغازِ مسرت کی یہ گویا اک نوید
پڑ گئے الجھن میں کیسے آج بھارت کے سعید
پھر نظر آتی نہ ہم کو آج آزادی بعید
یہ اگر ہوتا تو مرٹ سکتے نہ تھے سارے وعید
ہو گئی بھارت نوا کی تیری اب مٹی پلید
ہند کے سر پہ نہ ہوتا اس طرح دستِ حدید
دیکھنا پڑتا نہ ہم کو آج یہ روزِ سعید
پھر نہ ہوتا اس قدر بے معنی دستورِ جدید

اپنی انتشار پر ہے حاصل کس قدر قابو انہیں
تھک گئے وہ لکھتے لکھتے اور رہا کاغذ سفید

وہ قیدی عورت جسنے جیلخانوں کی دنیا پلٹ دی

اصلاحات کے نفاذ کی تاریخ

یہ واقعہ تقریباً ایک صدی پہلے کا ہے لندن میں ابھی سردی میں کمی واقع نہ ہوئی تھی۔ لیکن صبح کے وقت ایک غریب بڑھیا سفید لباس میں ملبوس لندن کے ایک تنگ و تاریک راستہ سے گذر رہی تھی۔ اور اسی دوران میں وہ سینٹ ملڈ کی عدالت میں مقیم کسی متمول تاجر کے مکان کے سامنے ایستادہ تھی۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور دروازہ جواب دینے کیلئے جو خادمہ خاتون سامنے آئی اسکو دو شلنگ دیتے ہوئے کہا "یہ اپنی مالکہ کو دیدینا اور ان سے کہنا کہ یہ دو شلنگ مِنیا دے گئی ہے۔

یہ بڑھیا اپنی اوائل عمری میں نہایت مطلق العنانی سے زندگی بسر کرتی تھی۔ اور جو نہ کرنے کے کام تھے انہیں سر انجام دیتی تھی۔ گناہ کس کو کہتے ہیں اسکا اُسکو مطلق خیال نہ تھا۔ شراب کے نشہ میں ہمیشہ سرشار رہتی تھی۔ یہ اسکا روزمرہ کا شغل تھا۔ رحم اس کے دل میں نام کو نہ تھا اور اگر یہ مختصر الفاظ میں کہا جائے تو یہ ایک فاحشہ عورت تھی لیکن زندگی کے آخری دور میں سخت انقلاب پیدا ہوا۔ بعد ازاں وہ بڑی دیندار ہو گئی اور اپنا فرض نہایت ایمانداری سے ادا کرنے لگی۔ اس کو اپنی خود سرانہ زندگی کے باعث چند سال تک نیوگیٹ کے جیل خانہ میں رہنا پڑا تھا۔ جیل نے ہی اُسکو پاکدامن اور متقی و پرہیزگار بنا کر اس کے تمام گناہوں کو دھو دیا۔ اس کے چہرے پر انکساری رحم دلی جھلک رہی تھی جس وقت وہ احباب قیدیوں کے سامنے خدا کی بندگی کے متعلق تلقین فرماتی اور نیک چلنی کے لئے اپیل کرتی۔ اسوقت سامعین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ نیوگیٹ میں بعض قیدیوں کو ان کے خفیف جرائم کے متعلق معافی دی جاتی تھی۔ اور جس وقت وہ جیل سے رہا ہو کر باہر جاتے تھے اُس وقت اُن کی مالی امداد بھی کم و بیش کی جاتی تھی جس سے وہ شریفانہ زندگی بسر کر سکیں اسطرح جبکہ دیگر قیدیوں کو رہا کیا گیا مِنیا کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا جیل سے رہائی پر اُسنے کشیدہ سازی سے بسر اوقات کرنے کا ارادہ کیا اس طریقہ سے وہ کچھ پس انداختہ کرتی اور اُسمیں سے قدرے رقم اُس کی خدمت میں پیش کر دیتی جسے اسیر قید کے ایام میں مہربانی فرمائی تھی۔

یہ کون تھی؟

یہ کون تھی اس خاتون کا نام تھا۔ الزبتھ فرائے جو قیدخانہ میں اس نے انقلاب کی دھوم مچا دی تھی قیدی کی زندگی میں انقلاب بپا کرنے والوں میں اسکا درجہ صف اول میں تھا

اس وقت نیوگیٹ کو مسز فرائے جیسی نجات دہندہ کی ضرورت تھی جیل میں اس وقت قیدیوں کی اسقدر کثرت تھی کہ سیکڑوں کو زنانہ جیل میں رکھا گیا۔ بعض تو ٹرائل کا انتظار کرتے تھے وہاں مہینوں سے پڑے ہوئے تھے۔ چور اور لیٹرے کا تو کوئی حساب ہی نہ تھا اور بعض تختہ دار پر لٹکنے کے خطرناک انتظار میں سخت بے چین تھے۔ اس قسم کے کرۂ ہوائی میں بعض بچے بھی اپنی زندگی کو خاک میں ملا رہے تھے۔

مسز فرائے اور اُسکے ہمراہی جس وقت جیل میں برائے معائنہ تشریف لے گئے اور اس وقت اُن سے گھڑیاں اور دیگر قیمتی اشیاء چھین لی گئیں۔ ۱۸ ویں صدی کے اختتام اور ۱۹ ویں صدی کے آغاز میں قیدخانہ قیدیوں سے بھرے پڑے تھے اُنپر زیادہ سے زیادہ مظالم توڑے جا رہے تھے۔ انہیں سخت سے سخت سزا دی جاتی تھی۔ سینکڑوں سپاہی جن کے پاس کھانے کے لئے ایک دانہ بھی نہ تھا۔ اور جو آستوں کے گداگروں کے مانند بن گئے تھے انہوں نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کر لیا تھا بعد ازاں امریکہ کے بعض حصص میں بھی بدنظمی پھیل گئی اور لوٹ مار کی وارداتیں ہونے لگیں۔ قیدی بھاگ نہ جائیں اس وجہ سے ان کے گلے میں بھاری بھاری آہنی زنجیریں ڈالدیں گئیں جنکی وجہ سے وہ بھاگ تو کیا سکتے تھے بلکہ چلنا پھرنا بھی دشوار تھا۔

جب کہ دیگر مقامات میں جیل کا رعب و داب قائم رکھنے کے لئے قیدیوں کے انگوٹھے میں کیل ٹھوں کی جاتی تھی اور اسی قسم کی دیگر لرزہ خیز کارروائیاں عمل میں آتی رہتی تھیں۔

نوز فار کی جیل میں قیدیوں کو بستروں کیساتھ جکڑ دیا جاتا تھا اور نیوکیس میں زمین کیساتھ آہنی میخوں کیساتھ جکڑ دیا جاتا تھا * اور یوروپیک میں انہیں تہ خانوں میں دیواروں کیساتھ باندھ دیا جاتا تھا۔ غرض کہ جگہ جگہ انسانیت کو بالائے طاق رکھکر قیدیوں پر مظالم توڑے جاتے تھے۔

سکاٹ لینڈ میں اگر کوئی قیدی بھاگ جاتا تھا تو جیلر اور مجسٹریٹ کو مورد الزام گردانا جاتا تھا۔ اور انھیں فراشدہ قیدیوں کی سزا بھگتنی پڑتی تھی۔ اس خیال سے بعض دیوانے بن جاتے اور بعض خودکشی کے مرتکب ہوتے۔

مسز فرائے اکثر اوقات نیوگیٹ کی جیل میں گئی اور اُنکی یہ حالت دیکھکر اس کو سخت صدمہ ہوا۔ اس نے افسران جیل اور سرکاری حکام سے ملاقات کی اور اُنکی خدمت میں چند خیالات پیش کئے۔ اور انہیں سمجھایا کہ ایک قیدی کو اس قسم کی تعلیم دینی چاہیئے کہ اُسکی زندگی میں خوشگوار تبدیلی واقع ہو جائے کہ وہ جیل سے رہا ہوتے ہی اعلیٰ درجہ کے شہری بن سکیں۔ اسنے اسکام کا آغاز ایک جلسہ منعقد کر کے کیا۔ جسمیں باہر کے شرفا حکام جو عوام سے ہمدردی رکھتے تھے۔ مدعو کیے گئے۔ نیز مرد و عورت قیدیوں کو بھی دعوت دی گئی۔ یہ جلسہ نیوگیٹ کے جیلخانہ میں ہی منعقد کیا گیا۔

جو تجاویز مسز فرائے نے ان کے سامنے پیش کیں وہ زیادہ تر اتفاق رائے سے پاس ہو گئیں۔ جیل کے اندر سلائی اور کشیدہ کاری کے کام کو داخل کیا گیا اور ان کو مختلف صیغہ جات میں منقسم کر کے اُنپر ایک ماہر فن کو تعینات کیا گیا بعد ازاں قیدیوں سے اقرار لیا گیا وہ جیل میں قمار بازی نہ کریں گے چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں نیوگیٹ کے جیلخانہ میں عجب تبدیلی واقع ہو گئی (باقی مضمون بر صفحہ، کالم ۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱ کانپور چہارشنبہ ۲۹ مارچ نمبر ۱۲

صوبہ متحدہ کی گورنری پر نواب چھتاری کا تقرر

اس خبر کو اہلِ صوبہ نے نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ سنا ہوگا کہ سر میلکم ہیلی بالقابہ گورنر صوبہ کے مستقی ہو کر ولایت جانے پر ملک معظم کی حکومت نے آنریبل نواب سر احمد سعید خاں صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے۔ سی آئی۔ ای۔ ایم۔ بی۔ ای آف چھتاری موجودہ ہوم ممبر صوبہ متحدہ کو گورنری کے جلیل القدر عہدہ پر مقرر فرمایا ہے۔

نواب صاحب اس سے قبل سر الگزینڈر موڈیمن سابق گورنر متحدہ کے انتقال کے بعد بھی صوبہ کی گورنری کے فرائض نہایت خوبی سے انجام دے چکے ہیں۔

نواب صاحب موصوف صوبہ متحدہ کی اُن مایہ ناز ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ کہ جن پر اہل صوبہ کو بجا طور پر فخر ہو سکتا ہے آپ کی رواداری، خوش خلقی، تدبر معاملہ فہمی اور قابلیت کا سکہ نہ صرف اہل صوبہ کے دلوں پر نقش ہے بلکہ حکومت برطانیہ بھی اس کی معترف ہے چنانچہ اس نازک اور کشمکش کے زمانہ میں بھی ملک معظم کی حکومت کی نظر انتخاب نواب صاحب موصوف ہی پر پڑی ہم حکومت کی اس نظر انتخاب کی تعریف کرتے ہوئے نواب صاحب موصوف کی خدمت میں دلی ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ نواب صاحب موصوف کا دورِ حکومت اہل صوبہ کے لئے مسرت و خوشی کا باعث ہو۔

ذیل میں ہم ناظرین کی واقفیت کے لئے آنریبل نواب احمد سعید خاں صاحب بالقابہ کے حالات زندگی مختصراً درج کرتے ہیں:۔

آنریبل نواب احمد سعید خاں صاحب مشہور لال خانی راجپوت خاندان کے ایک رکن ہیں۔ آپ دسمبر ۱۸۸۸ء میں ضلع رہتک (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور آپ کی پرورش قصبہ باغپت ضلع میرٹھ میں ہوئی بچپن ہی میں والدین کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھ گیا تھا اور آپ کے دادا نواب محمد محمود علی خاں صاحب نے مکہ معظمہ سے واپس آکر چھتاری بلا لیا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۸ سال کی تھی۔ آپ کی تعلیم ایم۔ اے۔ او کالج علی گڈھ میں ہوئی۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں آپ نے مسلمانوں کی سیاسی، معاشرتی اور تعلیمی کاموں میں حصّہ لینا شروع کیا۔

آپ راجپوت ریفارم کانفرنس اور آل انڈیا مسلم راجپوت فیڈریشن کی صدارت کے فرائض بھی انجام دے چکے ہیں۔ مسلم اسکول بلند شہر کے آپ سرپرست ہیں اور آپ ہی کی فیاضی کی بدولت اسکول نہایت عمدگی سے چل رہا ہے۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں آپ صوبہ جات متحدہ کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر اور ڈسٹرکٹ بورڈ بلند شہر کے چیرمین منتخب ہوئے اور سنہ ۱۹۲۳ء میں آپ دوبارہ بلامقابلہ کونسل کے ممبر منتخب ہو گئے۔

سنہ ۱۹۲۴ء میں آپ کو حکومت نے قلمدان وزارت سپرد کیا اور سنہ ۱۹۲۶ء میں آپ ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر منتخب کیے گئے۔

سنہ ۱۹۲۸ء میں سر الگزنڈر موڈیمن گورنر کے انتقال پر آپ صوبہ متحدہ کا گورنر مقرر فرمایا گیا اور آپ نے دو ماہ تک گورنری کے فرائض نہایت خوبی سے انجام دیے سنہ ۱۹۳۲ء میں آپ گورنر جنرل کی ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر آنریبل میاں سر فضل حسین کی جگہ پر منتخب کئے گئے۔

آپ دو مرتبہ گول میز کانفرنس میں بھی بحیثیت نمائندہ شریک ہوئے مگر تیسری مرتبہ بعض اہم کاموں کی وجہ سے نہ تشریف لیجا سکے

سنہ ۱۹۱۵ء میں آپ کو نواب کا خطاب ذاتی دیا گیا۔ اور سنہ ۱۹۱۹ء میں یہ خطاب خاندانی کر دیا گیا۔ جنگ عظیم کے زمانہ میں آپ کو ایم۔ بی۔ ای کا خطاب دیا گیا اور سنہ ۱۹۲۱ء میں سی آئی۔ ای اور سنہ ۱۹۲۸ء میں کے۔ سی۔ آئی۔ ای اور سنہ ۱۹۳۲ء میں کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب دیا گیا۔

سنہ ۱۹۳۳ء میں آپ کو دوبارہ صوبہ جات متحدہ کی گورنری کے جلیل القدر عہدہ پر فائز کیا گیا ہے۔

آپ کی عمر اس وقت ۴۵ سال کی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کو روز افزوں ترقی عطا فرماوے "آمین"

جمعیۃ علمائے ہند

۲۵ و ۲۶ فروری کو دہلی میں جمعیۃ علمائے ہند کا ایک جلسہ قرطاس ابیض پر غور و خوض کرنے کی غرض سے منعقد ہوا جلسہ نے متعدد تجاویز پاس کیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ چونکہ قرطاس ابیض میں مسلمانوں کے اکثر مطالبات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اسلئے مسلمان اس کو اضطراب انگیز اور مایوس کن سمجھتے ہیں۔ اور جب تک مسلم مطالبات کو پورا نہ کیا جائے گا اس وقت تک مسلمان اس سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔

مسلم کانفرنس

۲۶ مارچ کو دہلی میں سر اقبال کی صدارت میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں قرطاس ابیض پر غور و خوض کیا گیا۔ اور قرطاس ابیض پر انتہائی بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا۔ اور قرطاس ابیض کے لئے متعدد ترمیمیں پیش ہو کر پاس ہوئیں جسکا مفہوم یہ ہے کہ:۔

صوبوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیے جاویں گورنروں اور گورنر جنرل کے اختیارات کو محدود کیا جاوے وزرا کو مجلس آئین ساز کے سامنے پورے طور پر ذمہ دار ہونا چاہیئے۔ ہائی کورٹ کو صوبہ جاتی شعبہ قرار دیا جاوے۔ ریاستوں کو پاسنگ نہ دیا جاوے مسلمانوں کے پرسنل لا وغیرہ کا آئینہ دستور میں اضافہ کیا جاوے بلوچستان میں اصلاحات کا نفاذ کیا جاوے وغیرہ وغیرہ

ہندو مہاسبھا کا جلسہ

۲۶ مارچ کو دہلی میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ قرطاس ابیض پر غور و خوض کیلئے منعقد ہوا اور یہ طے ہوا کہ تمام ہندوستان میں ۹ اپریل کو جلسے کر کے قرطاس ابیض کی عام مذمت کیجاوے اور اُس کیلئے تجاویز منظور ہوئیں۔ جسکا مفہوم یہ ہے کہ:۔

آئینی حیثیت سے ہندوستان کو کوئی ترقی نہیں دیگئی پارلیمنٹری اعلان سے جس قسم کے دستور کی توقع تھی اُسکے قریب بھی یہ دستور نہیں ہو سکتا گورنروں اور گورنر جنرل کو غیر معمولی اختیارات کا مختار بنا دیا گیا، مناسب میعاد کے اندر فوج کو مکمل ہندوستانی بنانے کی کوئی گنجائش ہی نہیں رکھی گئی۔ بنیادی حقوق کی تشریح نہیں کیگئی جو کہ مختلف صوبوں میں اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کا باعث ہو گی۔

فرقہ وارانہ فیصلہ جو کہ دستور کی ترکیب کی بنیاد ہے بالکل مسلم نواز اور ہندوؤں کیلئے بالکل غیر منصفانہ ہے

صاحب وزیر ہند کی تازہ تقریر

سر سموئیل ہور وزیر ہند نے ۲۷ مارچ کو دار العوام میں قرطاس ابیض پر بحث کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے ایک زبردست تقریر ارشاد فرمائی۔ جو کہ ایک گھنٹہ پانچ منٹ تک جاری رہی۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

سب سے پہلے آپنے ملک معظم کی حکومت کی پوزیشن پر متعدد حضرات کے تبصرہ پڑھ کر سنائے اور فرمایا کہ ہندوستان کی متعلق ہماری حکمت عملی کو ایک طرف تو سفید جھنڈا اور دوسری طرف سرخ جھنڈا تصور کیا جاتا ہے مگر یہ دونوں تبصرے صحیح نہیں یہ کہنا بھی بالکل درست نہیں کہ حکومت اپنی سابقہ حکمت عملی سے منحرف ہو گئی ہے۔ یا اُسنے ایوان کے کسی طبقہ کے دباؤ ڈالنے سے اپنا طرز عمل تبدیل کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کو بغیر اصلاحات دیئے چارہ نہیں اور تقریباً اس کو ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ ہندوستان کو اصلاحات دینا ضروری ہے۔ لیکن اس کیساتھ دستور میں ایسی تبدیلی نہ کیجاوے کہ جس سے مرکز یا صوبہ جات کے محکمہ ایگزیکیٹو میں کمزوری پیدا ہو جائے آپنے فرمایا کہ جسقدر قلیل وقت میں ہندوستان جیسے وسیع ملک میں برطانیہ نے دستوری تبدیلیاں کرنیکی کوشش کی ہے اس سے پہلے کسی حکومت نے نہیں کی آپنے فرمایا کہ حکومت نے تازہ واقعات کا خوب مطالعہ کیا ہے بعض محکمہ ایگزیکیٹو کمزور ہونے کی وجہ سے مشرق و مغرب دونوں میں اچھی اچھی حکومتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ آپنے فرمایا کہ تحفظات کو محض برطانیہ کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے لیکن یہ غلط ہے بلکہ تحفظات ہندوستان کیلئے بھی مفید ہیں تا کہ طاقتور اقوام قلیل اقوام پر زیادتی نہ کر سکیں

آئینہ کانپور

گنیش شنکر ودیارتھی آنجہانی

گنیش شنکر ودیارتھی آنجہانی نے گذشتہ فساد کانپور میں انسانی خدمات انجام دینے میں اپنی جان عزیز کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اس میں شک نہیں کہ گنیش جی کی موت کانپور کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اور ہر ایک نازک موقع پر ان کی یاد لوگوں کو ستاتی ہے۔

۲۹ مارچ کو اسی محبوب لیڈر کی برسی منانے کے سلسلہ میں ہڑتال ہو گی۔ اور ۵ بجے شام کو خود محل پارک مو (شردھانند پارک) میں ہندو مسلمانوں کا جلسہ ہوگا۔

امید ہے کہ ہندو مسلمان کثرت سے جلسہ میں شریک ہو کر اپنی عقیدت مندی کا ثبوت دیں گے۔

پریڈ کی بازار

حال میں پریڈ کی بازار میں میونسپل بورڈ نے حد بندی کی ہے اس سے دوکانداروں کو یہ خوف پیدا ہو گیا کہ شاید پریڈ کی بازار پر کچھ قیود عائد ہونے والی ہیں۔ لہذا انہوں نے بطور احتجاج ۲۵ مارچ یعنی ہفتہ کے دن نہایت مکمل ہڑتال کی

بھگت سنگھ ڈے

۲۴ مارچ کو بھگت سنگھ ڈے کے سلسلہ میں ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی۔

فساد روکنے کیلئے ریہرسل

مثل گذشتہ سال ۲۵ مارچ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق فوج، پیدل و سوار پولیس و ڈپٹی کلکٹران وغیرہ نے یکایک صبح ۸ بجے شہر کے تمام اُن ناکوں پر قبضہ کر لیا کہ جہاں ہندو مسلم آبادی ملتی ہے مشین گنوں کا بھی مظاہرہ کیا گیا۔ مسٹر آر ایف مودی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی خود دورہ کیا۔

اس ریہرسل کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہندو مسلم فساد کسی وجہ سے رونما ہو جائے تو کس طرح اس فساد کو روکا جا سکتا ہے اور کس طرح اس پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

کلکتہ کانگریس کے ڈیلیگیٹ گرفتار

اٹاوہ سے ۱۳ ڈیلیگیٹ کلکتہ کانگریس کے اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے تھے پولیس نے اُن کو کانپور اسٹیشن پر گرفتار کر لیا۔ اور جیل بھیج دیا۔

ریوالور برآمد

پولیس نے نئے چوک میں ایک مکان پر چھاپہ مار کر ایک ریوالور اور ۱۰ کارتوس برآمد کیے اور رحیم بخش و ولی محمد کو گرفتار کر لیا ہے۔

غنڈہ ایکٹ

پولیس نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت قمر الدین ساکن سرکی محال کو گرفتار کیا ہے

پولیس نے گلس بازار کے چوراہے پر زیر دفعہ ۳۵۴ منو لال کو گرفتار کیا ہے۔

کالے پانی کی سزا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ میونسپل الکشن کے سلسلہ میں مسٹن روڈ پر محمد ظہور کا ایک افسوس ناک قتل ہو گیا تھا اس سلسلہ میں محمد نعیم کو بہ الزام قتل محمد ظہور حسب دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند لعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔

انسپکٹر آبکاری

گذشتہ ہفتہ انسپکٹر آبکاری پر تلاشی لینے کے سلسلہ میں بیکن گنج میں حملہ ہوا تھا۔ اور دو ایک سپاہی زخمی ہو گئے تھے اس سلسلہ میں ۵-۶ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

جامعہ ملّیہ اسلامیہ میں ہز ایکسلنسی رؤف پاشا کا لکچر

ترکوں نے محض حق کی حمایت میں تلوار اٹھائی

۱۰ مارچ کی شام کو جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں ہز ایکسلنسی غازی رؤف پاشا وسابق وزیر اعظم ترکی وصدر اول گرانڈ نیشنل اسمبلی انگورہ ہیرو حمیدیہ "جہاز نے جو خاص دعوت پر جامعہ ملیہ اسلامیہ میں جدید ترکی پر لکچر دینے کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ اپنا پہلا لکچر دور عثمانی کے عروج وزوال کے اسباب اور موجودہ دور کے آغاز پر دیا۔ ڈاکٹر انصاری نے جلسہ کی صدارت کی ہال میں مختلف کالجوں کے پرنسپل۔ پروفیسر طلبا کے علاوہ ممبران اسمبلی وکونسل آف اسٹیٹ۔ دہلی کے معزز ترین تعلیم یافتہ طبقہ۔ حکومت ہند کے عہدہ دار۔ مدیران جرائد کا چیدہ طبقہ موجود تھا۔

غازی رؤف پاشا کی تقریر

غازی موصوف نے سب سے قبل مسلمانان ہند کی ان ہمدردیوں کا شکریہ ادا کیا کہ جو ہمیشہ مسلمانان ہند نے ترکی سلطنت کے ایام مصیبت میں اظہار کیا اور کہا کہ ترکی باشندے ہمیشہ آپ حضرات کی اس ہمدردی اور تائید کو یاد رکھیں گے جبکہ آپ نے اسوقت اظہار کیا تھا جب کہ ہمارا سلسلہ تمام دنیا سے منقطع ہوچکا تھا اور ترک شدید دور ابتلا سے گذر رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے وسط ایشیا میں ترکوں کے نمودار ہونے اور اسلام قبول کرنے کے واقعات بیان کرنے کے بعد سلطنت عثمانیہ کی ابتدا کے متعلق فرمایا کہ سیاہ بھیڑ والے ترک قبیلہ میں ایک سردار محمد عثمان خاں تھے۔ جنہوں نے سلطنت عثمانیہ کی بنیاد ڈالی۔ دور عثمانیہ کے آغاز کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ عثمان خاں کو جو پانسو قبائلی افراد کے سردار تھے اور نہایت نیک نفس، پاک باطن، شاہان سلجوق نے وہ زرخیز خطہ جہاں اس کی آبادی ہے ان کی جرات امداد وخدمات کا اعتراف کرتے ہوئے بطور جاگیر عطا کیا تھا۔ اسکے آخری سلجوق بادشاہ کے عہد میں عثمان خاں نے آزادی کا اعلان کیا ۱۳۰۰ء میں کیا

خواب یا بشارت آپ نے بیان ایک مستند تاریخ سے وہ واقعہ پڑھ کر سنایا۔ جہیں سلطان عثمان خاں کو ایک خواب میں ان کے پیرومرشد کے بشارت دینے کا حوالہ تھا جہاں مصنف نے لکھا ہے کہ عثمان خاں نے دیکھا کہ اس نے ایک بیج زمین میں ڈالا جو فوراً ایک عظیم الشان درخت بنگیا جس کی شاخیں تین پہاڑوں اور دو دریاؤں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ غازی رؤف پاشا نے کہا کہ بلاشبہ اس خواب کی تعبیر پوری ہوئی اور سلیمان اعظم کے زمانہ میں دریائے ڈینوب سے لیکر نیل تک اور قفقاز کے پہاڑوں سے کوہ اٹلس اور الجیریا تک ترکوں کی عملداری پھیل گئی۔

عروج آپ نے کہا کہ عثمان خاں کے بعد ان کے لڑکے ارخان تخت نشین ہوئے جنھوں نے علاء الدین پاشا اپنے بھائی کو وزیر اعظم بنایا جو پہلے وزیر اعظم تھے اس شخص کی انتظامی قابلیت مسلم تھی اور سلطنت کے امور سے قدرت نے اسے خاص طور پر واقف بنادیا تھا۔ آپ نے کہا یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے قبل فوجی تنظیم کی بنیاد ڈالی۔ اور فرانسیسیوں کی تنظیم فوجی سے ایک صد سال قبل کا واقعہ ہے

آپ نے کہا کہ دور عثمانی کی سب سے بڑی ترقی کا راز یہ تھا کہ سلاطین ترکی نے اپنی رعایا کو استبداد سے محفوظ رکھا اور ان کے ساتھ انصاف کیا انھوں نے اپنے دور حکومت میں رعایا کو ضمیر، مذہب، معاشرت اور تمدن کی آزادی عطا کی۔ نیز نہایت فراخ دلی۔ وسعت قلبی۔ اور باہمی اعتماد کے اصولوں پر حکومت۔ یہی سبب تھا کہ ۶۰۰ برس تک عثمانی شہنشاہی قایم رہی جو غالباً تواریخ میں سب سے زیادہ طول عرصہ ایک خاندان شاہی کے اقتدار کا ہے آپ نے کہا کہ سلاطین عثمان نے اپنے دشمنوں پر تلوار کے ذریعہ فتح حاصل کرنیکی کبھی سعی نہ کی۔ بلکہ انہوں نے ہمیشہ انصاف ورواداری اور وسعت قلب سے کام لیا۔ جس کے باعث پڑوسی سلطنتوں نے استبداد سے پناہ حاصل کرنے کیلئے ان کے زیر اثر آنا قبول کیا۔ ترکوں نے ہمیشہ اپنی قوت کا استعمال طاقت کے مقابلہ میں کیا۔

ہز ایکسلنسی نے اس کے بعد سلطان مراد اول، سلطان بایزید یلدرم تا سلطان محمد اول اور سلطان محمد خان دوم فاتح قسطنطنیہ کے زمانہ میں عثمانی سلطنت کی وسعت اور صلیبی جنگوں کا تذکرہ کیا۔ آپنے فتح قسطنطنیہ کے سلسلہ میں عیسائیوں کے ان الزامات کی کہ ترکوں نے بہت مظالم ڈھائے تھے تردید کرتے ہوئے کہا کہ۔ ہر فاتح سے نشہ فتح میں کچھ غلطیاں ضرور ہوتی ہیں۔ مگر حقیقت کا اندازہ اس وقتی جوش سے نہ کرنا چاہیئے ترکوں نے فتح قسطنطنیہ کے بعد عیسائیوں کے ساتھ جو سلوک کیا وہ یہ تھا کہ انہیں مکمل آزادی دیدی اور وہ مذہبی۔ معاشرتی امور میں بالکل آزاد تھے اور اُن کیساتھ ایسے وسعت قلب کا سلوک کیا گیا جسکا خمیازہ ہمیں آخر وقت تک بھگتنا پڑا اور ہمیں ایسی تکالیف اٹھانی پڑیں جو ناقابل برداشت تھیں مگر ہم نے برداشت کی ہیں اور آج بھی ہم اُن سے کوعناد نہیں رکھتے۔

ہز ایکسلنسی نے سلطان سلیم اول اور اس کے بعد سلطان سلیمان اعظم کے اس شاندار دور کا تذکرہ کیا جہیں ترکی اور سلطنت کے زیر الجیریا۔ طرابلس۔ مصر۔ عرب قفقاز رومانیا یونان شامل تھے آپ نے کہا کہ :-

اس وقت عثمانیوں کا آفتاب بام ترقی پر پورے شان وشوکت کیساتھ جگمگا رہا تھا۔ ترکوں کا بیڑہ دنیا کا سب سے قوی تر بیڑا تھا۔ وہ افریقہ۔ ایشیا۔ یورپ کے تین براعظموں پر حاکم تھے۔ اور اسوقت تک ان کے دبدبہ وشوکت کا سکہ سلاطین یورپ کے قلوب پر تھا۔

ترکی نظام حکومت اور علما۔ آپنے ترکی نظام حکومت کے متعلق فرمایا کہ ایک کابینہ وزارت ہوتا تھا جسے وزیر اعظم مرتب کرتے تھے باب عالی۔ وزرا۔ قاضی اور خزانچی۔ متعدد مختلف انتظامی ادارو ں کے ذمہ دار اراکین پر مشتمل ہوتا تھا جو اپنی خدمات اور قابلیت کے باعث ان ذمہ داریوں کے کام پر مقرر ہوتے تھے باب عالی کے ماتحت ملک کے مختلف صوبجات کے گورنر یا صوبہ دار ہوتے تھے۔ زمین تین حصص پر منقسم ہوتی تھی۔ روپیہ کا بیشتر حصہ تعلیم۔ حفظان صحت پر صرف کیا جاتا تھا اور بقیہ وزار کی تنخواہوں اور افواج کے انتظامات نیز امور ملکی پر صرف کیا جاتا تھا۔

علمار کو خاص نظام میں منسلک کیا گیا تھا۔ یہ انتظام سول سروس کی مانند تھا جہیں تنخواہ پنشن کے حقوق محفوظ تھے نظم علمار کا یہ سسٹم اسقدر کامیاب تھا کہ اس دور میں ترک عدالتی اور انصاف کے معاملات میں بہت خوش نصیب تھے جہاں بہت جلد اور بہت سستا اور بہترین انصاف حاصل ہوتا تھا۔ علمار کے ساتھ خاص رعایت کی جاتی تھی جسکی ایک مثال یہ ہے کہ ترکی میں اگر کسی بڑے بڑے درجہ کے شخص کو سزائے موت دی جاتی تو اُسکی جائداد واثاث البیت ضبط کیا جاتا تھا۔ مگر علما اس سے مستثنیٰ تھے آپ نے کہا کہ یہ اس شخصی حکومت کا نقشہ جو ترکی میں تھی اور جس کے باعث ترکی حکومت کی خود ترکی اور اُس کے پڑوسی سلطنتوں میں عزت تھی۔

زوال آپنے کہا اس کے بعد دو صد سالہ دور ایسا گذرا جسے عثمانی سلطنت کا دور زوال کہا جاتا ہے جس کے اسباب دو ہیں ایک اندرونی اور دوسرا بیرونی زوال کے اندرونی اسباب کی تشریح بیان کرتے ہوئے آپنے کہا کہ جب اسلامی اداروں میں رشوت ستانی کا دور شروع ہوا اور قابل افراد کی بجائے حکومت کے عہدے زیادہ رقوم پیش کرنے والوں کو دیئے جاتے ہیں یا ذمہ دار عہدہ صرف بخشش کے طور پر عطا ہونے لگے تو حکومت کی بنیادوں میں کمزوری شروع ہوئی اور اغیار کی اندرونی وبیرونی سازشیں برسر کار آئیں۔ سلطنت روز بروز کمزور ہوتی گئی۔ بیرونی سبب یورپ کا وہ "قومی نظریہ" تھا جسے یونان اور دیگر عثمانی ماتحت حکومتوں میں پھیلایا گیا۔ روس میں ترکوں کے خلاف ایک خاص قوت پیدا ہوئی اور ترکوں کو دو سو برس تک دفاعی جنگوں میں ۱۶۰۰ء سے لیکر ۱۸۰۰ء تک مبتلا رہنا پڑا۔ اس کے بعد ترکوں کو مشرق کی ان عظیم الشان شاہراہوں کے تحفظ کی خاطر جن پر تمام دول کے دانت تھے۔ جنگ کرنی پڑی۔ جس کے باعث گو ترکی حکومت بالکل تو ختم نہ ہوئی۔ مگر دولت عثمانیہ یورپین دول کی ایک نوآبادی ہوگئی۔ اور اُس کی ماتحت سلطنتیں رفتہ رفتہ آزاد ہونے لگیں یہ ہے سلطنت عثمانیہ کی ترقی اور زوال کا دور جسمیں آخری دور کا ایک عینی شاہد آپ کے سامنے موجود ہے اب آئندہ صحبت میں نیشلزم کے آغاز کی تاریخ آپ کے روبرو پیش کرونگا

بعدالت جناب منشی خلیل الدین محمد صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بمقام کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۴ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت مال کانپور ضلع کانپور

سری ٹھاکر رام للہ جی — مدعی

بنام جنگ بہادر سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام جنگ بہادر سنگھ وبجھو سنگھ پسران چین سنگھ ساکن نبہرا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور وگنجن سنگھ ولد گنی سنگھ وغلام سنگھ ولد ہنومنت سنگھ ودبان سنگھ ولد مہابیر سنگھ قوم ٹھاکر ساکنان اڑہ پرگنہ وضلع کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دعوی کی کرو۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

قرطاس ابیض پر

برطانوی مدبّرین کی آرا

مسٹر فز براکوے مجھے یہ امید کبھی بھی نہیں تھی کہ برطانوی حکومت کی تجاویز ہندوستان کے لئے اطمینان بخش ہوں گی لیکن جو تجاویز سامنے آئی ہیں وہ توقع سے کہیں زیادہ بدتر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت چرچل اور اُن کے رجعت پسند ساتھیوں سے خوفزدہ ہوگئی ہے۔ اسے خود مختاری اسکیم کتنا مضحکہ خیزی ہے۔ ہندوستان کو اہم باتوں کے سلسلہ میں انتظام کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ بلکہ حکومت کی فاضلات اور فضولیات سے کھیلنے کی اجازت ہوگی۔

سر لوئیس اسٹوارٹ - میری پیشین گوئی ہے کہ صوبوں میں کانگریسیوں کو اقتدار حاصل ہوجائیگا اور ساتھ ہی ساتھ وہ اسمبلی پر بھی قبضہ کرلیں گے۔ اور برطانوی قرضوں کی ضمانت کا مسئلہ رسہ کشی کی صورت اختیار کرے گا جس کے ایک سرے پر وائسرائے ہونگے اور دوسرے سرے پر کانگریسی حضرات اور آخیر میں کانگریسیوں کو حقیقی قبضہ حاصل ہوجائے گا۔

مسٹر ویجوڈبین - قرطاس ابیض کا مطلب یہ ہے کہ اب دار العوام ہندوستانیوں کا ذمہ دار نہیں رہا۔ اور امپیریل پارلیمنٹری قبضہ ہندوستان کے سیاست دانوں، والیان ریاست اور لکھپتیوں کے دخل میں دیدیا گیا ہے۔

مسٹر میکسٹن قرطاس ابیض میں جمہوریت کی محض معمولی اور وہ بھی ظاہری جھلک ہے۔

مس ولکنسن کا بیان مس ایلن ولکنسن اس امر پر متحیر ہیں کہ قرطاس ابیض ہندوستان کو اسقدر کم سیاسی اختیارات دیتا ہے آپ ... کا میں ہے ...

عام طور پر یہ خیال تھا کہ مرکز میں خواہ کچھ ہی ہو مگر صوبجاتی خود مختاری ضرور ہوگی مگر قرطاس ابیض کے ذریعہ صوبہ جاتی گورنروں کو اس قدر وسیع اور زبردست اختیارات دیئے گئے ہیں کہ صوبہ جاتی خود مختاری ایک فریب سے بھی زیادہ کچھ نہ بن گئی ہے۔ نیز فیڈریشن کے نفاذ کے لئے کسی مقررہ وقت کی عدم موجودگی اور وفاق سے قبل ریزرو بنک کے قیام کی شرط اور وفاق کے اجرا سے قبل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے مشورہ کرنے کے شرائط یہ سب رفتار کو بہت سست بنادیگی۔ اور وہ زمانہ ممکن ہے کہ بہت برسوں کے بعد آئے جبکہ کوئی کوئی حقیقی تبدیلی کیجا سکے۔ تمام اسکیم ایک خوبصورت تعزیہ ہے جس میں وارنش۔ پلاسٹر اور کھراد وغیرہ کی خوب خوب نمائشیں کی گئی ہیں۔ مگر اندر دیکھئے تو کچھ بھی نہیں

لارڈ لوتھین کی رائے۔ اگر مجوزہ دستور کے ماتحت ہندوستانی رائے دہندوں نے مجالس آئین ساز میں قابل نمایندے بھیجے اور سخت ومضبوط وزرا بنائے تو ہندوستان میں ذمہ دار حکومت کی ترقی میں کوئی امر مانع نہیں ہوسکتا

آپ نے کہا کہ ہندوستان میں آیندہ سال یا اُسکے بعد حکومت خود اختیاری کی یقینی اور سریع ضمانت ان منظم دستوری جماعتوں کی ترقی ہے جو جدید طریقہ رائے دہندگی میں ماتحت انتخابات میں فتح حاصل کرنے اور اکثریت قائم کرنے کی اہل ہوں اور اُن اہم وفاقی اور صوبہ جاتی مجوزہ ذمہ داریوں کی مکمل ادائے گی کی اہلیت رکھتی ہوں جو جدید مجلس آئین ساز کو منتقل کی جانے والی ہیں۔

صوبوں کے اندر ۱۶ مردوں کے مقابلہ میں ایک عورت اور فیڈریشن میں ۲۰ مردوں کے مقابلہ میں ایک عورت کو حق رائے دہی دینے کی تجویز انتہائی غیر مساویانہ ہے جس میں ترمیم کا ہونا بہت ضروری ہے۔

قرطاس ابیض پر برطانوی اخبارات کی رائیں

مانچسٹر گارجین:۔ لکھتا ہے کہ قرطاس ابیض میں کوئی چیز ایسی نہیں جس سے کہ حامیان حکومت کی اس خوف کی تائید ہو کر ہندوستان میں برطانوی حکومت ایک رات میں تباہ ہو جائے گی۔ حقیقتً سیلکٹ کمیٹی بعض تجاویز پر زیادہ آزاد خیالی کے ساتھ بہ حفاظت نظر ثانی کر سکتی ہے۔ لیکن ہندوستان نے بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ اس لئے کہ تحفظات کے متعلق گول میز کانفرنس کے رویہ کو قایم کرنے کے لئے باوجود حکومت نے مضبوط وفاقی مرکز قایم کرنے کی کوشش کی جو کہ ٹینلڈلوں کا مطالبہ تھا۔ اور تحفظات سے ہٹ کر بھی پالیسی کے بہت سے رخ ہیں۔ جن میں ہندوستانی کابینہ اور پارلیمنٹ دیگر ڈومینین ممالک کی طرح آئین سازی کر سکیں۔

اگر وسعت نظر میں اب بھی ریاستوں اور مرکز کے درمیان مجوزہ تعلقات دھندلے ہیں۔ تو یہ ایسا دستور ہے کہ جسپر ہندوستان کام کر سکتا ہے اور مدافعت کر سکتا ہے "گارجین" متیقن ہے کہ وہ نیک نیتی جو کامیابی کے لئے ضروری ہے جانبین سے پیدا ہو جائے گی۔

مارننگ پوسٹ "ہندوستان کو سیادہ کاغذ" کے زیر عنوان ایک مقالہ میں تجویزوں پر سخت تنقید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حکومت کی یوروپین اور ہندوستانی سول ملازموں کی والیسی کا پیشکش اس خیال پر کہ جدید دستور اساسی قانون بن جائے گا پارلیمنٹ کو مغرور سا معلوم ہوتا ہے آخر میں مارننگ پوسٹ کہتا ہے کہ قرطاس ابیض دست برداری کا آلہ ہے۔

جریدۂ ٹائمز نے ایک آٹھ صفحہ کا ایک خاص ضمیمہ شایع کیا ہے۔ جیمیں قرطاس ابیض تمام نقل کیا تاکہ وہ حضرات جو اس میں دلچسپی لیتے ہوں اسکا بغور مطالعہ کریں اور اسپر اپنا اظہار خیال کریں۔ اُس نے اپنے مقالہ میں تحریر کیا ہے کہ آئینی کمیشن کی اشاعت کے وقت نے وہ پہلی اہم دستاویز ہے جو ہندوستان کے متعلق شایع کی گئی ہے اسکا اول اول ہر جہار طرف سے مخالفت کے شور وغل سے خیر مقدم کیا جائیگا جیسا کہ ہندوستان میں خاص طور سے ہر ایک قسم کی دستاویز کا اثر ہوتا ہے۔ سردست اس سے زیادہ تحریر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اب تک جسقدر وہم اسکا امتحان کر چکے ہیں اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سال کی مدت میں انگریزوں اور ہندوستانیوں کے درمیان جسقدر تصفیہ ہوئے اسمیں ان تمام کو . . . . . کو شامل کر لیا گیا ہے اس کے قابل عمل ہونے کا انحصار دنیا کے ہر دستور کی طرف سے اس چیز پر ہے کہ کیا عوام میں اسے سرانجام دینے کیلئے تیار ہیں۔ عام طور سے حکومت پر نکتہ چینی کی جاتی ہے کہ حکمت عملی میں محض سوشلسٹ پارٹی کی نقل کر رہی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کوسوں دور ہے اس چیز کو ہمیشہ شبہ کی نظر سے دیکھا جائے گا کہ کیا صوبجاتی خود مختاری حکومتوں کو ایک ایسی مرکزی حکومت کے ساتھ جو اصلاحات کے بعد موجودہ حکومت ہند کے بہت کچھ مشابہ ہوگی۔ اشتراک عمل کامیاب ہو سکتا ہے خواہ صوبجات میں حالات کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن نشر الحیلہ کے متعلق کوئی شخص اس خطرے کا اظہار نہیں کر سکتا کہ اس میں کانگریس کی پارٹی غلبہ حاصل کر سکے گی کیونکہ اول تو اسمیں مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو مناسب نمایندگی عطا کی گئی ہے نیز اسمیں ایک تہائی فیڈریشن میں شرکت کرنے والی ریاستوں کے نمایندے شامل ہیں۔

فائینیشل ٹائمز رقم طراز ہے کہ خواہ ذمہ دار ہندوستانی حکومت سے ہماری توقعات کچھ بھی ہوں کہ وہ تجارتی لین دین کا خوش اسلوبی سے انتظام کر سکے گی اور ایک عمدہ مالی حکمت عملی پر کاربند ہوگی۔ لیکن اس کی مخالفت کرنا ہمارے نزدیک دانشمندی نہیں کیونکہ وہ ایک نہ ایک دن وجود میں آنی تھی۔

ڈیلی ٹیلگراف "آرگن قدامت پسندوں" قرطاس ابیض کی تجاویز کا خیر مقدم کرتا ہے وہ رقم طراز ہے کہ ان حضرات کے نزدیک جو اسے تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان پر بلا ہندوستانیوں کی مرضی کے حکومت کرنا اب ممکن نہیں۔ قرطاس ابیض کی تجاویز ملک معظم کی حکومت کی دانشمندی۔ دور اندیشی۔ اور سیاست دانی کا ثبوت ہیں اُس نے ایک تجویز بھی پیش کی ہے کہ حکومت کو ہندوستان کے ہر صوبہ میں دو ایوان قائم کرنے چاہیئے تھے نہ کہ صرف تین ہیں۔

ڈیلی ہیرلڈ نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے کہ مجوزہ اصلاحات کافی اچھی نہیں ہیں برطانی ہند کے معاملات میں وزیر ہند کا نہیں بلکہ والسرائے اور صوبجاتی گورنروں کا فیصلہ قطعی تصور کیا جانا چاہیئے تھا وہ مزید رقمطراز ہے کہ قرطاس ابیض ملک معظم کی تجاویز کے متعلق قطعی فیصلہ نہیں گو حکومت کی قطعی تجاویز پر انڈیا بل میں ہوں گی اسلئے اب بھی مباحثہ اور حکومت کی تجاویز میں ترمیم کا وقت ہے ہندوستانی لیڈروں کی یہ حماقت ہوگی اگر انہوں نے آیندہ مباحث یعنی جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔

ڈیلی میل نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان کو اصلاحات دینا ایک خطرناک تجربہ کرنے کے مرادف ہے حکومت کی حقیقی دانشمندی یہ ہوگی کہ وہ ہندوستان کو اصلاحات دینے میں پھونک پھونک کر قدم رکھے کیونکہ زمانہ نازک ہے تمام دنیا میں کوئی خوشگوار خطرناک تجربہ آ سے پریشان کر رکھا ہے۔

ڈیلی ایکسپریس تصور کرتا ہے کہ قرطاس ابیض میں حکومت نے ہندوستانیوں کے آگے ہتھیار ڈالدیے ہیں مزید رقم طراز ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے صوبوں میں اضافہ کرکے مرکز اور صوبجاتی حکومتوں میں تصادم کے امکانات میں اضافہ کر دیا ہے۔

نیوز کرانیکل رقم طراز ہے کہ حکومت یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ وہ ہندوستانیوں کو چند تحفظات کے ساتھ سیلف گورنمنٹ دینے کے وعدے سے منحرف نہیں ہوئی ہے والسرائے کی مخصوص اختیارات کی فہرست پر نظر ڈالنے سے یقیناً متحکم نظر آتی ہے لیکن ہم کو اسے فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے اختیارات محض ہنگامی ہیں اور صرف شاذ و نادر ہی استعمال میں لائے جائیں گے جبکہ کوئی غیر معمولی واقعات رونما ہو جائیں۔

روزنامہ "دی سن" برما

ہندوستان کے لئے قرطاس ابیض سے بڑھ کر اور کوئی ذلت اور رسوائی نہیں ہو سکتی قرطاس ابیض کا مطالعہ کرکے یہ کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ وہ خدشات شکوک، اور بدگمانیاں جن سے فضا مکدر ہے آج اس کورے کاغذ کی اشاعت سے مبدل بہ یقین ہو گئیں اور ہندوستان کی تمام پیشین گوئیاں جو آیندہ دستور اساسی کے ناقابل عمل ہونے کے متعلق تھیں سچی ثابت ہوئیں۔

قرطاس ابیض پر ہندوستانی اخبارات کی رائیں

سٹیٹسمین نے قرطاس ابیض کو تجارتی دستاویز قرار دیتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا ہے اور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ قرطاس ابیض کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر ایک شخص اس نتیجہ پر پہونچے گا کہ ہندوستان میں حیرت انگیز آئینی تبدیلیاں ہونے والی ہیں اور وزرا کو بہت زبردست طاقت اور ذمہ داری دی جانے والی ہے

بمبئی ٹائمز رقم طراز ہے کہ ہندوستان کا یہ واضح فرض ہے کہ وہ قرطاس ابیض کو منظور کرلے۔

مدراس میل۔ قرطاس ابیض پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت صاف طور پر اسکا دعوی کر سکتی ہے کہ شدید اختلاف آرا کے مقابلہ میں اس کی تجاویز نے سمجھوتہ کا جس حد تک متفقہ کام انجام دیا ہے اُس سے زیادہ ناممکن ہے۔

سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ قرطاس ابیض سے زیادہ اس وسیع اور مختلف الخیال ملک کے لئے کوئی دوسری دستاویز اطمینان بخش نہیں ہو سکتی کیونکہ جن مسائل میں گول میز کانفرنس کسی نکتہ پر پہونچنے سے قاصر رہی تھی وہ برطانوی حکومت کے لئے بغرض تکمیل چھوڑ دیے گئے ہیں۔ ہندوستانی لیڈروں کے باہم متفق نہ ہونے کی صورت میں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اسے قبول کر لیں۔

الیسٹرن ٹائمز رقمطراز ہے کہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو تمام تحفظات میں سے اختلاف کریں کیونکہ دور جمہوری میں یہ چیز ضروری ہوگی۔ کہ ملک معظم کی حکومت کے نمایندوں کو چند ایسے مخصوص اختیارات حاصل ہوں کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کر سکیں اور امن وامان قائم کر سکیں لیکن ضرورت ہے کہ ان اختیارات کی بالوضاحت تشریح کی جائے اور آئینی دفعات کے ماتحت صرف ہنگامی صورت کے وقت ان کا استعمال کا موقع دیا جائے گا۔ اگر یہ نہیں تو پھر سیلف گورنمنٹ اگر بالکل نام نہاد نہیں تو کم از کم برائے نام ضرور ہوگی۔

بمبئی کرانیکل آہنی ڈھانچہ کے زیر عنوان رقم طراز ہے کہ:۔

ہم کوئی ایسی تجویز نہیں پاتے جو کہ مناسب اور قابل منظور ہو اور جس کی رائے عامہ نے مذمت نہ کی ہو۔ قرطاس ابیض کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ برطانی کابینہ نے اس ملک کی رائے عامہ کو ناخوش کرکے بڑی بیوقوفی کی ہے کانگریسی کارکنان کو جدید آئین کے متعلق تجاویز پر غور کرنے سے روکنے کے لئے ان پر قانونی پابندیاں عائد کرکے انتہائی خطرناک قدم اٹھایا ہے۔

فری پریس جرنل تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ حکومت اور کانگریس کے رویہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ آئین کے ماتحت حکومت اور کانگریس کے درمیان صلح کا کوئی امکان نہیں ہے لیکن آخر کار برطانی وزرا کو مہاتما گاندھی یا پنڈت جواہر لال نہرو کیساتھ صلح کرنی ہوگی۔ جطرح آئرلینڈ کے ساتھ کرنا پڑا۔

لبرٹی رقمطراز ہے کہ ہم کو سخت حیرت ہوگی اگر تجاویز اعتدال پسند مدبروں کے لئے بھی قابل منظور ثابت ہوں گی۔ قرطاس ابیض کی اشاعت کا ایک اثر لازمی ہے اور وہ انتہائی بیچینی، مایوسی، اور غصہ ہے۔

امرت بازار پتریکا رقمطراز ہے کہ قرطاس ابیض کی تجاویز کا مطالعہ کرنے کے بعد سب سے پہلی بات جو ہمارے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت برطانیہ نے اس ملک کی رائے عامہ کو قطعی نظر انداز کر دیا ہے۔

قرطاس ابیض کی تجاویز میں کوئی تجویز بھی ایسی نہیں ہے جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکے کہ ہندوستانیوں کا ایک بھی مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے۔

ایڈوانس رقم طراز ہے کہ قرطاس ابیض کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا رجعت پسندوں کو مدبرین پر غلبہ حاصل ہو گیا ہے قرطاس ابیض انگلینڈ میں مسٹر چرچل کے لئے اور ہندوستان میں مطلق العنان حکومت کے لئے وہائٹ ہال کا ایک تحفہ ہے۔

مسلمان رقمطراز ہے کہ قرطاس ابیض کی اشاعت سے ہندوستان کے کل سیاسی حوصلوں پر پانی پھر گیا ہے

لیڈر نے "سفید کاغذ اور سیاہ نظر" کے زیر عنوان قرطاس ابیض کی تجاویز پر تنقید کی ہے کہ اگر ہندوستان میں کوئی ایسا پر اُمید ہے۔ جسے تمام واقعات کے بعد بھی امید ہے کہ جدید اصلاحات کے ماتحت ہندوستان کو درجہ نوآبادی ملجائے گا۔ یا ہندوستان ترقی کی جانب قدم بڑھائے گی اس کی تمام توقعات پر پانی پھر جائے کیونکہ اس میں کوئی بھی ایسی تجویز نہیں ہے جس سے کچھ امید بندھ سکے۔

ٹریبون رقم طراز ہے کہ تجاویز اعتدال پسند ہندوستانیوں کے لئے بھی ناقابل منظور ہیں۔ ہمیں اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ وہ سب لوگ جن کو سیاسی ہندوستان کی ذرا بھی نمایندگی کا حق حاصل ہے بیک زبان ان تجاویز کو نامنظور کر دیں گے۔

ہندو۔ ایک طویل ایڈیٹوریل میں ظاہر کرتا ہے کہ قرطاس ابیض پر انتہائی بے اطمینانی کا اظہار کیا جائیگا ہندوستانی نمایندگان کا فرض ہے کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی سے کسی مفید تعاون سے قبل لازمی مسائل پر قطعی اطمینان حاصل کر لیں۔

سوودیش مترن کہتا ہے کہ حکومت کی موجودہ تجاویز کی ملک کی ہر ذمہ دار طبقہ بہت ہی کم حمایت کرے گا۔

سوراجیہ کہتا ہے کہ یہ صاف ہے کہ حکومت کا منتشر سیاسی اقتدار سے دست بردار ہوتا نہیں۔

رنگون گزٹ، "رنگون" قرطاس ابیض کی تجاویز صرف معدودے چند سیاسی لوگوں ہی کو منظور ہوں گی ورنہ ایک اکثریت اس وقت تک مطمئن نہ ہوگی۔ جب تک کہ خود مختاری نہ دے دیجاوے۔ اور برطانوی اقتدار کو کم نہ کر دیا جاوے۔

رنگون ٹائمز رنگون کی وطن کشی قرطاس ابیض کی پیش کردہ تجاویز نہایت فیاضانہ ہیں گو بعض لوگ کہیں گے کہ ہم ہرگز مطمئن نہیں ہوئے۔ لیکن وزیر ہند نے پوری پوری ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔

ڈیلی نیوز کی مایوسی قرطاس ابیض کی پیش کردہ تجاویز سے خوش اعتقاد سے خوش اعتقاد لوگ بھی خوش نہیں ہوں گے۔ یہاں تو درجہ نو آبادیات کے مضمون کو چھیڑا تک نہیں گیا۔ اصلاحات کی تجاویز یقیناً ناکام ثابت ہوں گی اور قرطاس ابیض کو سب مسترد کر دیں گے۔ لیکن ابھی اسے بدل دینے اور اسمیں ترمیم کر دینے کا موقع باقی ہے یہ تجاویز ہندوستان کے ریاست والوں کو کبھی منظور نہیں ہو سکیں۔ کیونکہ تجاویز میں کچھ نہیں رکھا ہے

قرطاس ابیض پر اظہار خیال

ہندوستانی مشاہیر کی رائیں

مسٹر محمد علی جناح مسٹر محمد علی جناح نے قرطاس ابیض پر اظہار خیال کرتے ہوئے ارشاد کیا کہ مجھے حکومت سے اس سے زیادہ توقع تھی۔ بادی النظر میں قرطاس ابیض کے متعلق میرے تاثرات یہ ہیں کہ وہ ہندوستان پر وائٹ ہال سے حکومت کرنے کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ ہندوستان کو ذمہ دارسلف گورنمنٹ عطا کرنے کے.... خیال سے۔ ابھی بہت سی نیم خفتہ تفصیلات ہیں لیکن میں اُن پر اس وقت تک بحث نہیں کروں گا جب تک کہ مزید مطالعہ نہ کرلوں۔ گورنر جنرل ایک خود مختار ڈکٹیٹر ہونگے اور اسمیں شک نہیں کہ صوبہ جات کے گورنر بھی سب سے اعلیٰ ڈکٹیٹر وزیر ہند کے اشارات پر رقص کریں گے گویا کہ برطانوی حکومت کا وہی فولادی ڈھانچہ بدستور قایم رہے گا۔ دفاع و امورات خارجہ اور مذہبی انتظامات محکمات میں محکمہ مالیات کے سلسلہ میں چند ایسے تحفظات عائد کردیے گئے ہیں کہ بعض اعتبار سے وہ مخصوص مضامین سے بھی بدتر ہے قرطاس ابیض بھی تحفظات سے بھرا پڑا ہے چنانچہ مرکزی ذمہ داری کہیں نام کو نہیں۔ مسٹر جناح نے مزید ارشاد فرمایا کہ اُسے اب عام طور سے تسلیم کیا جارہا ہے کہ حکومت کا والیان ریاست کو فیڈریشن میں ٹانگ اڑانے کیلئے مدعو کرنیسے مقصد یہ ہے کہ حکومت کو قوم پروروں کا مقابلہ کرنے کیلئے والیان ملک کی امداد حاصل ہوئے اگرچہ وہ اپنی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں فیڈرل حکومت کو مداخلت کے متعلق اجازت نہ دیں گے۔ جس کی حقیقی فیڈریشن کے لئے ضرورت تھی۔ لیکن پھر بھی انہیں اس نام نہاد فیڈرل لیجسلیچر میں آرا دینے کا حق حاصل ہوگا جس میں نوے فیصدی برطانوی ہند کے متعلق امور ہوں گے۔

میرا عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں جب تک ہندو اور مسلمانوں میں حقیقی اتحاد پیدا نہو جائے اسکا مستقبل بالکل تاریک ہے۔ اور ہندو مسلم اتحاد صرف ہندو ہی پیدا کرسکتے ہیں ان کے دلوں اور ذہنیتوں میں نمایاں تبدیلی پیدا ہونا چاہیے۔ اسوقت ہندوستان اقوام عالم کے دلوں میں اپنی عزت پیدا کرسکتا ہے۔ اور اُس کی آواز موثر ثابت ہوسکتی ہے۔ جب تک ہندوستان متحد نہیں ہے سلیکٹ کمیٹی سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ہندوستان کے مفید مطلب سفارشات کرسکتی ہے بیسود ہے۔

سر تیج بہادر سپرو سر تیج بہادر نے قرطاس ابیض سے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

ہندوستان نے جدید دستور کا دشمنی سے خیر مقدم کیا ہے۔ بلاشبہ اس کے دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ مجوزہ دستور سیلف گورنمنٹ کے لئے نہیں۔ اسکی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرکزی ذمہ داری اور اُسکی نشو نما کو جلد از جلد ممکن بنانے کے بجائے تحفظ اور تخفیض پر زور دیا ہے۔

سر تیج بہادر سپرو کی رائے میں مجوزہ دستور سے کوئی مطمئن نہیں ہوسکتا اگر اسکا دستور نظریات کی روشنی میں امتحان کیا جائے تب بھی اس میں بہت سی خامیاں نکالکر دکھائی جاسکتی ہے۔ لیکن سوال یہ نہیں ہے کہ آیا کاغذ پر لکھا ہوا اچھا دکھائی دیتا ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ کہ کیا وہ مستقبل میں قابل عمل اور موثر ثابت ہوگا۔ یقیناً اُس کی کامیابی کا انحصار مستقبل کے گورنر جنرلوں اور وزراء پر ہے۔ اگر وہ دانشمند اور دلیر ہوں گے تو وہ کامیاب ہوسکتا ہے

تحفظات کے بارہ میں سر تیج بہادر سپرو اس میمورنڈم کے حامی ہیں جو انہوں نے مسٹر ایم آر جیکار کی شرکت میں وزیر ہند کی خدمت میں پیش کی اور آپ کے خیال میں یہ نہایت قابل اعتراض چیز ہے کہ مستقبل میں بھی انڈین سول سروس کے نگراں وزیر ہند ہی ہوں گے۔ میں بلا جھجک عرض کرونگا کہ سارے دستور میں سب سے زیادہ بدنما داغ یہی ہے۔

سر تیج بہادر سپرو نے ہر موضوع پر تفصیل کیساتھ بحث کرنے کے بعد ان الفاظ میں خلاصہ کیا ہے کہ اگرچہ میں ہندوستان میں فیڈریشن قائم کرنیکا خیر مقدم کرتا ہوں لیکن میں صاف طور پر یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ مجوزہ دستور کو اعتدال پسند طبقہ سے منظور کرانے کیلئے حکومت کو اس کے بعض پہلوؤں میں ترمیمات کرنی پڑیں گی۔ یہ تو مستقبل ہی میں معلوم ہوگا کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی اسے ہمارے نقطہ نظر سے بہتر یا بدتر بناتی ہے۔ لیکن اس میں کیکو شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ موجودہ زمانہ میں ہماری نیت یہ ہونی چاہئے کہ ہمیں اسپر عمل کرنا ہے چنانچہ ہمیں اس ترمیمات کے لئے سرگرمی سے کام شروع کردینا چاہئے نہ کہ اپنی طاقتوں کو ان شاہراہوں پر کاربند ہو کر ضایع کردینا چاہئے جنہیں اختیار کرلینے پر ہم بعض اوقات آمادہ ہوجاتے ہیں اسے سب حضرات تسلیم کرتے ہوں گے کہ دستور وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ تصفیہ اور آل انڈیا فیڈریشن کی بنیادوں پر تعمیر ہے ہمارا مقصد بنیادوں کو چھیڑنا نہیں ہے بلکہ تعمیر کو خوشنما بنانا ہے۔

سر پرشوتم داس مسٹر دیوان چند سری چند اور لالہ شری رام نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں وہ کہتے ہیں کہ۔ ہم نے قرطاس ابیض کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اس اندوہناک نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ اصلاحات کی تجاویز اعتدال پسندوں کو بھی مطمئن نہیں کرسکیں اور قرطاس ابیض کو دیکھکر یہ مثال صادق آتی ہے کہ "ہنوز دلی دور است"

مسٹر سوبھاش بوس وائنا ۲۰ مارچ قرطاس ابیض کے سلسلہ میں ریوٹر کے استفسار پر مسٹر سوبھاش چندر بوس نے کہا کہ:۔

"جب تک ہندوستان کو پوری پوری ذمہ داری نہ دیدی جائیگی جسمیں کوئی بیرونی مداخلت نہ ہو۔ قیام امن مشکل ہے۔ ہندوستانی ریاستوں کی فیڈریشن بھی ریاستی باشندوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔ اس سے تو برطانوی ہند کی فیڈریشن ہی میں رہنا ان کیلئے اچھا تھا۔

آنریبل سری نواس شاستری۔ مسٹر سیواسوامی آئر۔ رائٹ آنریبل سری نواس شاستری اور ایم رام چند نے کہا کہ ہم نے مدراس لیگ کی طرف سے اسقدر کہدینا کافی سمجھتے ہیں کہ قرطاس ابیض کی پیش کردہ اصلاحات اسقدر پیچیدہ مضرت رساں اور ہندوستانیوں کے مطالبات کے منافی نہیں کہ انہیں بالکل ناقابل قبول قرار دیا جاتا ہے ان اصلاحات میں ہندوستان کی بجائے صرف برطانیہ کا فائدہ ملحوظ رکھا گیا ہے اور جو شرائط عائد کیگئی اُنسے گڑبڑ پیدا ہونیکا امکان ہے

ملک برکت علی۔ ملک برکت علی ایڈوکیٹ لاہور نے فرمایا کہ دراصل وائٹ پیپر اُسی تصویر کا چربہ ہے جو تیسری گول میز کانفرنس میں کھینچی گئی تھی مرکز میں ذمہ داری کے معاملہ کو سردست التوا میں ڈالدیا ہے۔ لبرل پارٹی کا یہ مطالبہ ہے کہ صوبجاتی آزادی اور مرکز میں ذمہ داری ایک ساتھ شروع ہوجاتی چاہئے۔ پورا نہیں کیا گیا۔ صوبہ آزادی کو گورنروں کے مطلق العنان اختیارات اور مخصوص ذمہ داریوں سے لاد دیا گیا ہے

مسٹر کیلکر قرطاس ابیض تاریک مستقبل کے پیغام کا حامل ہے۔ جس کی ہر طرف سے پرزور مخالفت ہوگی اسمیں سوا تحفظات کے اور کچھ نہیں رکھا مرکز میں ذمہ داری کا ذکر تک نہیں اور اسے مطالعہ کرکے یہ مثال صادق آتی ہے کہ " خار دار جھاڑیاں قابل کاشت زمین پر پھیل گئی ہیں " مجھے اسمیں کوئی چیز نظر نہیں آتی جو قابل قبول ہو تعمیری تبصرہ اس لئے مشکل ہے کہ مجھے حالت میں جبکہ ایک طرف متحیرین اور ایک طرف الٹی کانگریسی ہوں کوئی تعمیری مشورہ پیش کرنا بیفائدہ نظر آتا ہے تجاویز میں یا تو صرف متوسلین حکومت کا فائدہ مدنظر رکھا گیا ہے اور یا اُن تجاویز میں صرف فرقہ پرستوں کا مفاد ہے۔

آنریبل مسٹر محمود سہروردی آنریبل مسٹر محمود سہروردی ڈپٹی لیڈر انڈی پنڈنٹ پارٹی اور کونسل آف اسٹیٹ کے منتخب شدہ سب سے پرانے بنگالی ممبر نے حسب ذیل بیان پریس کو دیا ہے۔

مسلم اراکین کونسل اوف اسٹیٹ اس وقت صرف ایک چیز کو لیتے ہیں جو جہاں تک کونسل آف اسٹیٹ کا تعلق ہے نہایت خطرناک ہے یہ چیز کونسل اوف اسٹیٹ کے رائج الوقت بلا واسطہ طریقہ انتخاب کی بجائے بالواسطہ طریقہ انتخاب کی تجویز ہے

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کونسل اوف اسٹیٹ میں مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب اور مسلمانوں کی تعداد نشست کا کیوں لحاظ نہیں کیا گیا۔ لہذا میں حکومت سے درخواست کرونگا کہ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے موجودہ رائے دہی کے اصولوں پر بلا واسطہ طریق انتخاب مقرر کیا جائے

چودھری خلیق الزماں۔ چودھری خلیق الزماں صدر آل انڈیا مسلم پارٹی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ قرطاس ابیض سراسر غیر طمانیت بخش ہے ہمیں اس کی مستقل مخالفت تک ہی بس نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس مفسدہ پردازی کو روکنے کی سعی کرنی چاہئے۔ جو اس قسم کے قرطاس ابیض کی بنیاد پر مبنی دستور سے پیدا ہوسکتی ہے یہی کافی نہیں کہ کانگریس اسے نظر انداز کردے بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ واضح طور پر اس کی مذمت کی جائے یہ نازک ترین مرحلہ ہے برطانیہ قومی حکومت کی ضرر رساں تحریک کی تمام قوم کی طرف سے مخالفت ہونی چاہئے تمام سیاسی جماعتوں کو متحد و متفق ہو کر اس دستور کو نکمّا بنا دینا چاہئے آپ نے کہا کہ محض سخت الفاظ سے کوئی نتیجہ نہیں نکلسکتا۔ نہ ہی مذمت سے کام چلے گا ضرورت اس امر کی ہے کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا بائیکاٹ کیا جائے

مسٹر پٹیل کا بیان لندن ۲۲ مارچ مسٹر وی جے پٹیل آج نیویارک سے واپس آگئے اور ڈبلن روانہ ہوگئے وہاں آپ مسٹر ڈی ویلیرا سے ملاقات کرینگے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پٹیل ڈی ویلیرا سے اہم مسائل پر گفتگو کریں گے۔ آپنے قرطاس ابیض کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان آزادی حاصل کرنیکا تہیہ کرچکا ہے آپنے دوبارہ جیل جانیکی توقع کا اظہار کیا

بیگم شاہ نواز کی رائے بیگم شاہ نواز ممبر گول میز کانفرنس نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

قرطاس ابیض میں زیادہ تر وہی تجاویز شامل ہیں جن کے متعلق تیسری گول میز کانفرنس میں سمجھوتہ ہوگیا تھا اسکیم مکمل نہیں ہے۔ اس سے ہندوستانیوں کے جذبات پورے طور پر مطمئن نہیں ہوں گے۔ میں اپنے ملک کے مرد اور عورتوں سے درخواست کرونگی کہ وہ قرطاس ابیض کے متعلق منظم طریقہ پر نکتہ چینی کریں اور تباہ کن رویہ اختیار کرنے سے گریز کریں اس سے جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں ہمارے نمایندوں اور انگلستان میں ہمارے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط ہوجائیں گے اس سے کوئی مفید مطلب حل نہیں ہوگا اگر ہم اسکیم کو کلیتاً نامنظور کرکے انگلستان میں رجعت پسند عناصر کے ہاتھوں کی کٹ پتلیاں بن جائیں یہ سمجھنے سے میں قاصر ہوں کہ ملک معظم کی حکومت نے خواتین کی حق رائے دہی کے متعلق لوتھین کمیٹی کی سفارشات کو بھی کیوں منظور نہیں کیا ہمیں یہ معلوم کرکے تعجب ہوا ہے کہ تعلیم یافتہ عورتوں کو حق رائے دہی نہیں دیا گیا اور اُس کے علاوہ اس سلسلہ میں فیڈریشن کمیٹی کی سفارشات بھی منظور نہیں کی گئیں ہندوستانی عورتوں کے ساتھ یہ زبردست بے انصافی ہے ہم میں سے جو حکومت کے ساتھ تعاون کررہی ہیں اُن کیلئے دراصل بہت مشکل کام ہوگیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس حسب دفعہ ۲۱۱۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۱۶ء

حسب رزولیوشن نمبری ۹۳۳ جلسہ بورڈ منعقدہ پنجم مارچ سنہ ۱۹۳۳ء بورڈ کا ارادہ ہے کہ گلی واقع دانہ خوری محال متصل مکان نمبری ۶۹/۱۳۳ کو پبلک اسٹریٹ قرار دے دیجاوے لہذا اُس گلی کے مالکان مکان کو اگر کوئی عذر ہو تو اندر میعاد دو ماہ اجرا نوٹس سے دفتر بورڈ میں عذر داری داخل کریں۔ ورنہ بعد انقضائے میعاد کسی عذر کی سماعت نہ ہوگی۔ اور گلی مذکور شارع عام قرار دے دی جاویگی۔

بحکم

صاحب چیرمین بہادر

میونسپل بورڈ کانپور

المرقوم ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

انڈیپنڈنٹ پارٹی تسلیم کرلی گئی

نئی دہلی۔ ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سکریٹری اسمبلی ڈیپارٹمنٹ نے سر عبدالرحیم لیڈر انڈیپنڈنٹ پارٹی سے دریافت کیا ہے کہ کیا وہ اسمبلی میں سب سے پہلی نشست پر متمکن ہوں گے۔ کیونکہ اب انڈیپنڈنٹ پارٹی اپنی اکثریت کی وجہ سے سب سے بڑی جماعت ہے معلوم ہوا ہے کہ سر عبدالرحیم نے اسکا اثبات میں جواب دیا۔ معلوم ہوا کہ نشستوں کی تبدیلی کی رسمی تقریب ۲۷ مارچ کو عمل میں آئے گی۔ پارٹیونکی صورت یہ ہے انڈیپنڈنٹ پارٹی ۳۷۔ نیشنلسٹ ۳۲۔ سنٹرل پارٹی ۲۲۔ یونائیٹڈ انڈیا ۱۰۔ اب سر عبدالرحیم مخالف بازو کے لیڈر ہوں گے۔

نئے دستور میں سرکاری ملازمتیں
پنشن لے کر سبکدوش ہونیکا حق

لنڈن ۲۲ مارچ - دار العوام میں مسٹر ولیم ڈیوس کے سوال کے جواب میں سر سمویل ہور نے فرمایا کہ حکومت ہند کی رائے میں ملازمتوں کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ معاملہ بہت ہی اہم ہے کہ ملازمین کو اس امر سے مطلع کیا جائے کہ ہندوستان کو مزید اختیارات حاصل کرنیکے لئے ان کو اس امر کا حق ہوگا۔ کہ وقت کی پابندی کے بغیر متناسب پنشن لے کر ریٹائر ہو جائیں۔ وزیر ہند نے مزید کہا کہ اس معاملہ کا تعلق نظم و نسق سے ہے اس لئے قرطاس ابیض میں اسکا ذکر مناسب نہیں تھا۔ چونکہ اس معاملہ کا ملازمتوں کے متعلق قرطاس ابیض میں اسکا ذکر نامناسب نہیں تھا چونکہ اس معاملہ کا ملازمتوں کے متعلق قرطاس ابیض کی تجاویز سے گہرا تعلق ہے اس لئے قرطاس ابیض کے ساتھ ساتھ اسکا ذکر بھی کرنا موزوں تھا۔

قرطاس ابیض کے خلاف نظام لیگ کا فیصلہ

لاہور ۲۲ مارچ نظام لیگ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت پروفیسر مسعود الحسن صاحب نے کی - جلسہ میں برار کی واپسی میں رکاوٹیں ڈالنے کی مذمت کی گئی اور قرطاس ابیض میں مسئلہ برار پر روشنی نہ ڈالنے پر اظہار بے اطمینانی کیا گیا۔

بہ اجلاس جناب مولوی جلیل الدین احمد صاحب بی۔ اے آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ
(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲

بعدالت مال مقام کانپور

لالہ بشمبر ناتھ ولد لالہ بیکن لال قوم کھتری ساکن جرنیل گنج شہر کانپور — مدعی

بنام برہما سنگھ — مدعا علیہ

بنام برہما سنگھ ولد منوہر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن الشری گنج مزرعہ موضع بیٹھور پرگنہ و ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ ماہ مارچ ۱۹۳۳ء بوقت دس بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

(دستخط حاکم عدالت) مہر عدالت

لنڈن ۲۳ مارچ - سر سمویل ہور نے سر الفریڈ والٹن کو جواب دیا کہ ٹاٹا کے کارخانہ جات فولاد سازی کو حکومت اب امدادی رقم نہیں دے رہی ہے۔

صوبہ سرحد میں حرام کاری کے انسداد کی تدبیر

پشاور ۲۲ مارچ - صوبہ سرحد کی مجلس آئین ساز میں انسداد حرام کاری کا بل جو پیر بخش خاں نے پیش کیا تھا منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تاکہ وہ اپنی رائے سے مطلع کرے کے رائے صاحب ہر چند کھنہ کا بل انسداد تبا کو نوشی نابالغان کو اس ہی مجلس کے سپرد کیا گیا ہے کانسل میں آج قرطاس ابیض پر مباحثہ ہوگا۔

برطانیہ اور امریکہ میں ہندوستانی چائے کی فروخت

کلکتہ ۲۲ مارچ - انڈین ٹی کمیٹی کے ششماہی اجلاس میں ۱۹۳۴ء میں اشاعت کے کام پر ۵۵۰۰۰ روپے صرف کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ میں ہندوستان کی چائے کی فروخت کو بڑھانے کی غرض سے ان ہر دو ممالک میں بالترتیب ۹۰۰۰۰ اور ۱۱۰۰۰۰ روپے خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

کابل کے جدید گورنر

پشاور ۲۲ مارچ ۔ "نیشنل کال" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کابل کی

ترکی میں جنگی تیاریاں

انگورا بذریعہ ڈاک ، گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جنگ کی حالت میں اپنی حفاظت کرنے کے لئے ساحل تار امور پر ایک مضبوط قلعہ تعمیر کیا جائے جس میں سامان جنگ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ رکھا جائیگا اس کی تعمیر شروع ہو گئی ہے گورنمنٹ نے چالیس لاکھ پونڈ صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس کے نمائندے

دہلی ۲۲ مارچ قیاس کیا جاتا ہے کہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس جنیوا میں سر بی۔ ایل مترا اور سر اتول چندر چٹرجی حکومت کی نیابت کریں گے اور سر فیروز سیٹھنا - سیٹھ انبالال سارا بھائی - سرمایہ داروں کی نمائندگی کریں گے اور مسٹر آفتاب علی سکریٹری سی مینیر یونین مزدوروں کے نمائندے ہوں گے۔

الور کے متعلق دار العوام میں سوالات

لنڈن ۲۰ مارچ - دار العوام میں سر سمویل ہور وزیر ہند نے بیان دیا کہ فوجی اخراجات کی تحقیقاتی رپورٹ سر سمویل ہور نے اس کے اظہار سے انکار کر دیا کہ کب تک رپورٹ شایع ہو سکیگی الور کے متعلق جواب دیتے ہوئے کہا کہ کپتان ایبٹ سن کو فسادات کے سلسلہ میں تمام حکایات کی تحقیقات کا پورا پورا اختیار دیا گیا ہے۔

گورنر کی نشست میں بھرا ہوا پستول

مدراس ۲۱ مارچ ۔ سر محمد عثمان لیڈر آف دی ہاؤس نے آج مدراس کونسل میں ایک بیان دیا ہے کہ گذشتہ منگل کی صبح کو جس وقت پولیس سرجنٹ ہال مختلف گیلریوں کا معاینہ کر رہے تھے - تو انھیں گورنر کی کونسل میں نشست گاہ کے پردے کے پیچھے ۶ گولوں کا بھرا ہوا پستول ملا - اس میں تین کارتوس چل چکے تھے اور تین باقی تھے سر عثمان نے کہا پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

اسمبلی کا جدید ڈپٹی پریزیڈنٹ
مسٹر عبد المتین چودہری کا انتخاب

دہلی ۲۳ مارچ مسٹر عبد المتین چودہری ایم ایل اے آسام کل اسمبلی کے ڈپٹی پریزیڈنٹ منتخب ہوگئے آپ کے مقابلہ میں خان سی آئی - ای ایم - ایل اے بیرسٹر لائلپور - مسٹر یامین

ماہ مارچ میں تمام مفید عام طبی کتب بھی نصف قیمت پر ملینگی فہرست منگوا دیں۔

امرت دہارا اوشدھالیہ کی کچھ ادویات متعلقہ امراض زنان و اطفال
جن کو صرف مارچ کے اندر خط و کتابت کر کے نصف قیمت پر حاصل کیا جا سکتا ہے

بالا رام (رجسٹرڈ) ہر قسم کا پردر کثرت جریان یا سیلان اس سے دور ہوتا ہے۔ درد کمر وہم روگ وغیرہ کو نافع ہے حیض کی بیقاعدگی دور ہوتی ہے۔ ۳۲ گولی دو روپے ۸ گولی عہ

بالی (رجسٹرڈ) حیض کا کم آنا یا نہ آنا، درد سے آنا اس سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کر کے حیض کو کھول صاف کرتی ہے اور طاقت بخشتی ہے۔ عورتوں کیواسطے ٹانک دوائی ہے۔ قیمت ۴ اونس دو روپے نمونہ ۱ اونس ۸

سوماوتی (رجسٹرڈ) عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے جس کو لیکوریا، شویت پردر، جریان الرحم، سیلان الرحم، زنان وغیرہ کہتے ہیں۔ قیمت ۴ خوراک دو روپے نمونہ خوراک ۸ بارہ آنہ

گربھ چنتامنی رس کھانسی، بدہضمی، سوجن، جی متلانا، اسہال، درد پیٹ، سردی وغیرہ کو مفید ہے۔ حاملہ کی کوئی بھی بیماری ہو اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۔ گولی دو روپے نمونہ ۸ گولی ۸

مندش خون (رجسٹرڈ) جب خون علاوہ حیض کے جاری ہو تو اس دوائی کے تین دن کے استعمال سے بند ہوگا قیمت خوراک ۷ دن دو روپے خوراک ۳ دن

دودھ جری جبکہ مردوں میں نقص نہ ہو یہ گولیاں عورت کو کھلائی جاتی ہیں، اول تو پہلے ہی مہینہ ورنہ حد سے اندر اندر ٹھہر جاتا ہے قیمت پانچ روپے۔

ابلا سکھ (رجسٹرڈ) یہ دوائی عورتوں کی اکثر امراض کو مفید ہے اور عورتوں کیواسطے ٹانک ہے۔ جو عورتیں کمزور ہوں، یا ان بدن پیلا ہو یہ دوائی فائدہ کرتی ہے قیمت ۲۴ گولی تین روپے نمونہ گولی بارہ آنے یہ دوائی سرد مزاج عورتوں کے واسطے ہے۔

ابلا نند (رجسٹرڈ) اس کی بھی مندرجہ بالا اوصاف ہیں اور گرم مزاجوں کیواسطے ہے خوراک ماشہ قیمت ۴ خوراک تین روپے نمونہ خوراک ۱۲

پرسو آلیق (رجسٹرڈ) یہ دوائی جننے کے وقت دینے سے بچہ

تار اوپنی ہے۔ خون کم حسب ضرورت جاری ہوتا ہے اور وضع حمل کے بعد ہونیوالے امراض دور ہوتے ہیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ نمونہ

موتی پاک استقرار حمل کیواسطے مفید ہے جن کو اسقاط ہوتا رہتا ہے، وہ حمل ٹھہر جانے کے بعد اس کو شروع کریں قیمت فی پاؤنڈ نصف ۵ روپیہ

بال سکھ (رجسٹرڈ) بچوں کیواسطے ٹانک دوائی ہے بدہضمی قبض، دست، ہرے پیلے دستوں کا آنا، بخار، شدت پیاس، بچے کا سوکھ جانا، ہمیشہ بیمار رہنا، گرمی کا زور ہونا سب دور ہوتے ہیں قیمت ۴۸ گولی ایک روپیہ نمونہ ۸ گولی

کاکرسنگی بچوں کی اکثر امراض مثلاً بدہضمی، قے، بخار، کھانسی وغیرہ کو مفید ہے۔ ہر بچے والے گھر میں رکھنا چاہئے۔ قیمت فی ڈبیہ نمونہ

من رنجن - ہسٹیریا کیواسطے اکسیر بینظیر قیمت نصف

دودھ بڑھانے کیواسطے دوائی قیمت صرف ایک روپیہ

دودھ سکھانے کیواسطے دوائی قیمت صرف ایک روپیہ

عزت خواہشات نفسانی کو دور کرنیوالی قیمت روپے

خشکہ قیمت صرف ایک

دوائی اٹھرا اٹھرا اسے اولاد مر جانے کی دوائی۔ قیمت دس روپے

سپاری پاک قیمت ایک روپیہ آنے فی پاؤ

وغیرہ وغیرہ اور بھی ادویات تیار رہتی ہیں!

بلیغی (رجسٹرڈ) ڈبہ اطفال ڈبہ اطفال یعنی بچوں کی سوکھا کیواسطے یہ دوائی اکسیر ہے قیمت ۳۲ گولی چار روپے، گولی ایک روپیہ

سرسوب بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے کیواسطے اس دوائی کو گلے میں باندھنا چاہئے قیمت ایک روپیہ

مشکبید ام الصبیان یہ مرض اکثر بچوں کو ہوتی ہے، بڑی خراب مرض ہے۔ خدا بچاوے اکثر بچے ہلاک ہوتے

میں اکثر ۔ آنا ہے قیمت گولی دو روپے

دوائی جلاب بچگان بچوں کے آسان اور کھل جلاب قیمت گولی نمونہ

کالی دور عمدہ کالی کھانسی کیواسطے بحرب ہے قیمت گولی

سکھ جنانی (رجسٹرڈ) اس دوائی کے صرف کمر پر باندھنے سے بچہ آسانی پیدا ہوتا ہے قیمت ایک روپیہ، چھ ماہ کے اندر جتنی بار چاہو برت سکتے ہیں اثر کم نہ ہوگا۔ اپنا کام کر کے دوروں کا علاج کرو۔

مانع حمل جب بھی عورت کیواسطے حمل خطرناک ہو ایسی دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ وجہ صحیح لکھ کر جوابی کارڈ واسطے جواب بھیجیں اطمینان ہونیکے بعد تبلائی جاویگی۔

ایک دو خطوط کا خلاصہ

جناب پنڈت صاحب تسلیم! بندہ زادہ بمقام آگرہ گڈھی کارک ہے اس کا نام قیام بہاری لال ہے۔ اس نے اپنی بچی کے لئے دوا منگوائی تھی جناب کے کیے سے جس سے وہ تندرست ہے۔ ہم آگرہ جانے بعد آپ کو اطلاع دوں گا کیواسطے شکریہ ادا کرتا ہوں اور وہ بھی شکریہ۔ نکہت رائے سب ریاست

جناب پنڈت صاحب نمستے!
"میں نے ایک عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے موتی پاک منگوائی تھی - چونکہ اس کے اوصاف آپ نے تحریر فرمائے ہیں اس سے زیادہ میں نے اس کو پایا ہے۔ معجزہ ہے کہ زچہ و بچہ سب کو تندرست کیا۔ بلکہ مردہ کو زندہ کرنے میں اپنی آپ ہی نظیر ہے میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں"
(ٹرینی نارائن شوکری ہیڈ کلرک سالٹ ریونیو)

جناب من ایدو فقت نیاز! آنکا التماس یہ ہے۔ کہ نوازش نامہ مع ادویات ملا - حالات سے اطلاع ملی - درحقیقت آپ کی دوائی جریان الرحم لاثانی ہے"
(دوچہ بیگت لال)

خط و کتابت کا پتہ: امرت دہارا لاہور۔ المشتہر منیجر امرت اوشدھالیہ "دہارا" امرت بھون۔ امرت سٹریٹ۔ "دہارا" ڈاک خانہ۔ لاہور

بقیہ مضمون صفحہ ۴

جو لوگ کسی قسم کا اناج کھانا چاہیں وہ چاول استعمال کرتے ہیں جزائر میں بعض شیریں پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں ان لوگوں کی مرغوب ترین غذا کیلا یا مچھلی ہے مچھلی پکڑنے کیلئے یہ سب لوگ طریقہ بھی نئی نئی اختیار کرتے ہیں اہل قبائل کا دوسرا مشغلہ کچھوؤں کا شکار ہے یہ لوگ زندہ کچھوا آگ میں بھون کر بہت شوق سے کھاتے ہیں۔

جوادا قبائل کے علاوہ جزائر انڈمان کے باشندے عام طور پر نیک، مسافر نواز، اور امن پسند ہیں۔ یہ پڑوسیوں کی خاطر مدارات کرتے ہیں۔ جوادا قوم بہت جنگ جو اور خون آشام ہے یہ لوگ جنگلوں میں رہتے ہیں اور اکثر چھاپے مار کر امن پسندوں کو پکڑ لیجاتے ہیں۔ جن کو ذبح کر کے کھا لیا جاتا ہے۔

کئی برس ہوئے ایک انگریز کو ایک کمسن جوادا لڑکا ملگیا تھا اُسنے بہت محبت سے اُس کو پرورش کیا پانچ چھ برس کے بعد جب یہ چودہ پندرہ برس کا ہوگیا تو ایک روز وہ محسن انگریز افسر کے ساتھ جارہا تھا۔ اتفاق سے کشتی اس جنگل کے سامنے سے گذری جہاں جوادا قوم رہتی تھی اُس لڑکے نے فوراً تیر کمان سنبھالکر اُس انگریز افسر کو ہلاک کردیا جس نے اُس کو برسوں اولاد کی طرح پرورش کیا تھا۔ اور خود پانی میں کود کر جنگلوں میں غائب ہوگیا۔

جزائر انڈمان کے باشندے ناچ کے بہت شوقین ہیں سردی کے ایام میں الاو جلا کر عورت مرد رات بھر ناچتے رہتے ہیں انڈمان کے مردوں میں تعدد ازدواج کا رواج ہے ان عورتوں میں زناکاری کوئی عیب نہیں۔ عورت جب چاہے اپنے شوہر کو چھوڑ کر کسی دوسرے مرد کے پاس جاسکتی ہے بعض اوقات خود شوہر اپنی عورتوں کو کسی دوست کے سپرد کر دیتے ہیں۔ جزائر میں موجودہ تہذیب کے اثرات بڑھتے جاتے ہیں اور عنقریب ان جزائر میں تہذیب قدیم کے اثرات زائل ہوجائیں گے۔

بقیہ مضمون صفحہ اول

اور اس کام میں دن بدن ترقی ہوتی رہی اور ہر ایک شخص اپنے فرض کو محسوس کرنے لگا اور مذہب کے لئے ان کے دل میں زبردست جذبات پیدا ہونے لگے اس تبدیلی کا سہرا دراصل مسز فرائے کے سر پر تھا۔

مسز فرائے کی جد وجہد سے خوش گوار شروعات کا آغاز ہوا۔ لیکن قیدیوں کے مصائب کا کلیۃً خاتمہ نہ ہوا تھا مسز فرائے نے مختلف قیدیوں کے معاینہ کے بعد اپنے روزنامچہ میں جو کچھ نوٹ کیا اُسکے دیکھنے سے دل کانپ اٹھتا ہے اور اُسنے تذابھی ہمت نہ ہاری اور ضمیر پر بھروسہ رکھ کر جیلخانہ کی خرابیوں کے سدباب کی غرض سے مسز فرائے نے جو جد وجہد کی اسکا نتیجہ نہایت خوش گوار صورت میں برآمد ہوا تقریباً مختلف مقامات میں جیلخانوں کی اصلاح ہونے لگی لیکن ابھی تک آسٹریا کی آنکھیں نہ کھلی تھیں اس سے مسز فرائے کا دل کانپ اٹھا اور اُسنے ہوم گورنمنٹ کو مخاطب کر کے ایک اپیل کی اور جو کچھ بڑے بڑے لوگ سرانجام نہ دے سکے اُسکو مسز فرائے نے جشم ذوق میں انجام دیا۔

۱۸۴۵ء جبکہ وہ ۶۵ سال کی عمر میں بستر مرگ پر پڑی ہوئی تھی اس وقت اسکے چہرے سے اطمینان جھلک رہا تھا کیونکہ اُسنے اپنی زندگی میں جو مشن اختیار کی تھی وہ کامیاب نکلا اور مرتے وقت اُسکو اس امر کا اطمینان تھا کہ جیلخانوں کی سرزمین کو اب دوزخ کی بجائے بہشت کہا جائے تو غیر موزوں نہ ہوگا۔

بعدالت جناب منشی مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیراپور ضلع کانپور

اطلاع عام حسب دفعہ ۱۰۵ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال تحصیل مقام ڈیراپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۴۳

چونکہ بمقدمہ نالش بابو لکشمی نراین ولد منشی شیونراین قوم کائستھ ساکن موضع بکرم پور و نمبردار موضع گہلو پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور ڈگریدار بنام تہچے رام ولد ہیلا و پنچا ولد ڈلوا قوم چماران ساکنان کاشتکاران غیر دخیلکاران موضع گہلو محال بخورام پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور کے جو عدالت میں فیصل ہو ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۷ار دسمبر ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ للعہ ۵/۱۴/۱۶/۵ بجواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُنکی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴۴	۸	۵
خرچہ نالش	۵	۱۲	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۲	۴	۰
خرچہ اجرائے	۶	۴	۶
خرچ اجرائے دوم	۹	۱۳	۶
میزان	۶۸	۱۴	۵
وصول	۲۷	۰	۰
باقی	۴۱	۱۴	۵

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم جے رام وغیرہ چماران ساکنان و کاشتکاران موضع گہلو پرگنہ ڈیراپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زرمذکور یعنی مبلغ للعہ ۵/۱۴ جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۷ر اپریل ۱۹۳۳ء

پرگنہ ڈیراپور موضع گہلو محال کیشو رام

نمبر	رقبہ	نمبر	رقبہ
۷۹	چالیس پیسہ	۲۳۵/۲	۲ کر
۲۱۷/۲	۱ کر	۵۴۰/۱	۹ کر
۲۱۷/۴	۱ کر	۵ قطعہ	۱۹ کر

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

قرطاس ابیض جلا دیا گیا۔ لاہور ۲۱ر مارچ گذشتہ ۱۵ر ماہ کے بعد پہلی مرتبہ کانگرس کے ساتھ لاہور پولیس نے کوئی مداخلت نہ کی جبکہ انار کلی میں دو جگہ قرطاس ابیض عوام کے روبرو نذر آتش کر دیا گیا۔

مدراس کونسل کی مدت میں توسیع

مدراس ۲۵ر مارچ ہز اکسیلنسی سرجارج اسٹینلے گورنر مدراس نے آج مدراس لیجسلیٹو کونسل میں مدت میں توسیع دینے کا اعلان کیا۔ اگرچہ کوئی تاریخ معین نہیں کی کہ اسکو کب تک کیلئے طوالت دی گئی ہے۔ قرطاس ابیض پر نکتہ چینیوں کا جواب دیتے ہوئے آپنے اعلان کیا کہ ملک معظم کی حکومت نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہندوستان میں فیڈریشن کی قیام کو ملتوی نہ کیا جائے گا اور نہ ہی اسے مستقبل کی مصلحتوں پر منحصر قرار دیا جائے گا۔ گورنر جنرل اور گورنر اپنے خاص اختیارات صرف اسی وقت استعمال کرینگے جبکہ ایسا کرنے کی کوئی خاص ضرورت پیش آئے میں خیال کرتا ہوں کہ خصوصاً مدراس میں تو گورنر کو اپنے خاص اختیارات عمل میں لانے کی کبھی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

جرمنی نے ہٹلر کو مختار مطلق بنا دیا

برلن ۲۰ر مارچ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ریشتاغ کا اجلاس آج دوپہر کے بعد غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہوجائیگا سٹیٹ کونسل نے مخصوص اختیارات کا بل منظور کیا ہے اس بل کے ذریعہ آئین کے دس پیراگراف منسوخ ہوجائیں گے۔ اور چانسلر کو وسیع اور مطلق العنانہ اختیارات حاصل ہوں گے۔

چانسلر کو بجٹ کے متعلق جملہ اختیارات حاصل ہوں گے یہ قانون اپریل ۱۹۳۷ء تک جاری رہیگا۔

سی پی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی شروع ہوگئی

جبلپور ۲۳۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی۔ پی نے اپنے صوبہ کی سیاسی قیدیوں کو آہستہ آہستہ رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ آج ۱۱ نوجوان میعاد سزا پانی ختم ہونے سے قبل ہی مقامی سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ توقع کیجاتی ہے کہ عنقریب ہی مزید اشخاص کو رہا کیا جائے گا۔

باخبر حلقوں میں حکومت کے اس فیصلہ کو بڑی اہمیت دی جارہی ہے کیونکہ اُن کا خیال ہے کہ کوئی بھی صوبہ جاتی حکومت مرکزی حکومت کے مشورہ کے بغیر ایسا نہیں کر سکتی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا دیگر صوبہ جاتی حکومتیں بھی حکومت سی۔ پی کی تقلید کریں گی۔

صوبجات متوسط کی وزارت مستعفی

جبلپور ۲۳ر مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پارٹی بازی اور اختلاف رائے کے نتیجہ کے طور پر صوبہ متوسط کی وزارت ٹوٹ گئی اور میسرز رولیش کمھ اور گجادھر پرشاد جیوال اپنے اپنے عہدوں سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

بحکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۴۰۶ بابتہ ۱۹۳۱ء

پی۔ کے بنرجی — مدعی

کرامت خاں — مدعا علیہ

بنام کرامت خاں ولد نامعلوم موضع سلیم پور ڈاکخانہ رسول آباد ضلع فتحپور — مدعا علیہ

چونکہ بنالال خریدار ڈگری نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ خریدار ڈگری کا نام درج ڈگری کیا جاوے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۲ر اپریل ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰½ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کیخلاف وجہ دکھاویں اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۲۷ر ماہ مارچ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ پی شرما

مہر عدالت — منصرم عدالت خفیفہ کانپور

ہندوستانی مندوبین کو ووٹ کا حق نہیں ہوگا

لندن ۲۰ مارچ دارالعوام میں میجر سی۔ آر ایٹلی کو جواب دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ چونکہ ہندوستانی پارلیمنٹ کے ممبر نہیں ہیں اسلئے مشترکہ مجلس دستور میں ہندوستانی مندوبین کوئی ووٹ نہیں دے سکیں گے اور نہ اس کی رپورٹ میں شریک کار کی حیثیت کیساتھ کام کریں گے۔

اسمبلی کی نائب صدارت کیلئے کشمکش

نئی دہلی ۲۰ مارچ اسمبلی کی نائب صدارت کے لئے مسٹر عبد المتین چودھری اور سر یامین خاں میں خوب زور آزمائی ہورہی ہے۔ قیاس ہے کہ سر یامین خاں کو شاید سرکاری استعانت بھی ملجائے۔

بمبئی اور مدراس کی مجالس آئین ساز میں قرطاس ابیض

بمبئی ۲۳ر مارچ۔ مدراس اور بمبئی کی مجالس آئین ساز میں قرطاس ابیض پر ساتھ ساتھ غور کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں مقامات پر قرطاس ابیض کی موجودہ تجاویز کو غیر اطمینان بخش بتایا گیا ہے۔ اور ان میں ترمیم کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ ان اصلاحات کو زیادہ وسیع ہونا چاہئے۔ بمبئی میں ایک مسلمان رکن نے کہا کہ مسلمان اس دستور کو چلانے کی کوشش کریں گے۔

دھاریوال کے اونی دھاگے
Used all over India
تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا
نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۱ کو لکھیے
مقامی ایجنٹ
امپیریل ایجنسی۔ جنرل گنج۔ کانپور
دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

معذرت:۔ غلطی سے کاپی اُلٹی جم گئی ہے اسلئے صفحہ ۲ صفحہ ۷ کی جگہ پر ملاحظہ فرمائیے۔ منیجر

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو	پاک و صاف زندگی کیسی ہوتی ہے
دنیا کس طرح خوبصورت معلوم ہوگی	ہم کیوں کر عمر دراز ہو سکتے ہیں
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو	سچی خوشی کہاں ہے۔

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے
رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں
ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ۔ جام نگر

جزیرۂ انڈمان کے دلچسپ حالات

※ ہندوستان میں جزیرہ انڈمان عام طور پر کالے پانی کے نام سے مشہور ہے۔ ملکی زندگی میں ان جزائر کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے ہزاروں گھر ایسے ہوں گے جن کی رونق انڈمان کے منحوس ہاتھوں سے چھن گئی۔

مجرمین کے گروہ چند ایسی بے گناہ ہستیاں بھی ضرور ہوں گی۔ جنہیں نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا۔ لیکن چند غلط فہمیوں کا نشانہ ہو کر کالے پانی پہونچ گئے۔ کالے پانی کی جان کو رونے والے ہندوستان میں لاتعداد جوان ہوں گے۔ اور بوڑھے بھی اور بچے بھی ہوں گے اور عورتیں بھی اس کی بدولت اپنی شوہروں ہی کی زندگی میں نہ معلوم کتنی بیوہ ہو گئیں۔ کتنے بچے باپ کے جیتے جی یتیم ہو گئے۔ نہ جانے کتنی مائیں ایسی ہوں گی جن کی اولاد ابھی زندہ ہے لیکن وہ جزیرہ انڈمان کی جانب پر نم نگاہوں سے دیکھ کر یہی کہتی ہوں گی کہ کوکھ اجڑ گئی۔

عقل حیران ہے کہ آخران جزائر میں جو کالے پانی کے منحوس خطاب سے مشہور ہیں ایسی کیا دلچسپی ہے کہ جس پر لوگ اپنی عزیز جان کو قربان کر دیتے ہیں۔ اپنی بیوی بچے اپنے اہل خاندان اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو چھوڑتے ہیں۔ اور کالے پانی جاتے ہیں۔

کالے پانی کے زلف گرہ گیر کے قیدیوں میں ہندو بھی ہیں اور مسلمان بھی۔ امیر بھی ہیں اور رذیل بھی۔ شریف بھی ہیں اور غریب بھی۔ سیاسی بھی ہیں اور غیر سیاسی بھی یہاں وہ پاک ہستیاں بھی ہیں۔ جن کی تمام زندگی بنی نوع بشر کی بھلائی میں صرف ہوئی اور اب بھی صرف خدمت وطن کے جرم میں اپنے عزیز و اقارب سے مہجور کالے پانی میں بقیہ ایام ذلیت بسر کر رہے ہیں۔

دوسری جانب ان جزائر کے دامن میں وہ ناپاک وجود ہیں جنہوں نے سوا اپنے بھائیوں کے خون بہانے کے آج تک کوئی دوسرا کام نہیں کیا۔ انہوں نے مظلوموں کی آہ لی۔ بیکسوں کا صبر لیا۔ اب اپنے کئے کی پاداش بھگت رہے ہیں۔

تعزیرات ہند میں سب سے پھانسی کے بعد زیادہ سخت سزا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔

ہندوستان میں جو لوگ شدید جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ان کو جزائر انڈمان بھیجا جاتا ہے۔ ہندوستان کی بہت بڑی تعداد آباد ہے۔ لیکن ان میں بعض جزائر بالخصوص پریڈ وزیا جیکا کی حیثیت اب صرف وسیع جیل خانوں کی نہیں نہیں رہی بلکہ یہ برابر روبہ ترقی ہے۔ اور ان کا شمار برطانیہ کی ممتاز نوآبادیات میں ہوتا ہے۔

ان جزائر میں داخل ہونے کے بعد مجرمین کی قسمت خود اُن ہی کی ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ اگر چاہیں تو اپنے ایام مصیبت بھی راحت و اطمینان کے ساتھ گذار سکتے ہیں۔

جیل خانہ کے چار دیواری میں چند ماہ رہنے کے بعد قیدیوں کو جیل کے باہر آزادی سا تھ بارکوں میں رکھا جاتا ہے اور اگر ان کا چال چلن اچھا ہو تو ان کو عام قیدیوں کی نگرانی تفویض کر دی جاتی ہے۔ بعض اوقات ان کو بطور جیب خرچ روپیہ بھی ملتا ہے۔ عمال حکومت جب کسی قیدی کی جانب سے بالکل مطمئن ہو جاتے ہیں تو اُس کو گاؤں میں کوئی مکان دیکر بالکل آزاد کر دیا جاتا ہے۔ روپیہ پیسہ سے اُس کی امداد کی جاتی ہے اور وہ زراعت و تجارت کی بدولت اپنے لئے مستقل ذریعہ معاش پیدا کر سکتا ہے۔ اس کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ جزیرہ ہی میں کسی عورت سے شادی کر لے یا اپنے اہل و عیال کو ہندوستان سے اپنے پاس بلالے

جن قیدیوں کے اہل و عیال ان کے پاس آباد ہونے کیلئے جزائر انڈمان جانا چاہتے حکومت بعض صورتوں میں ان کے مصارف بھی برداشت کرتی ہے۔

عورتوں کے جیل خانے مردوں سے بالکل علیحدہ ہوتے ہیں۔ جب تک انہیں کسی افسر کے مکان پر ملازمت یا کسی نیم آزاد قیدی کیسا تھ شادی کرنے کی خاص طور پر اجازت نہ ملجائے جیل خانہ کی چار دیواری سے باہر قدم نہیں نکال سکتیں انہیں تمام محنت و مشقت احاطہ کے اندر ہی کرنی ہوتی ہے

جب کوئی نیم آزاد قیدی جزیرہ میں کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ تو عمال حکومت اس کے متعلق ضروری تحقیقات کرتے ہیں اگر ان کے نزدیک یہ ازدواج مناسب ہو تو شادی کی اجازت دیدی جاتی ہے اور قیدی عورت بھی اپنے شوہر کی طرح نیم آزادی حاصل کر لیتی ہے

※ آزادی حاصل کر لینے کے اشتیاق میں عورتیں شادی کی بہت متمنی رہتی ہیں۔ اگرچہ حکام جیل کو شادی کی اجازت دینے میں کوئی تامل ہو تو عورتیں بہت برا مانتی ہیں۔
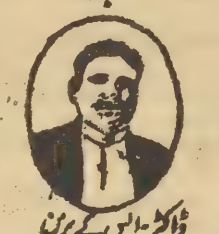
بعض جزائر کی سبزی نہایت دلفریب ہے۔ یہاں پر لکڑی کا کاروبار بہت بڑے پیمانہ پر ہوتا ہے جزائر کے اصلی باشندے بالکل جداگانہ نسل سے تعلق رکھتے ہیں تہذیب و تمدن سے یہ اتنے ہی دور ہیں جتنے یہاں کے ہندوستانی قیدی اپنے عزیز و اقارب سے۔

ان لوگوں کا قد مختصر اور رنگ بالکل سیاہ ہوتا ہے سر پر گھونگر والے بال ہوتے ہیں آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں اور دہانہ خاص طور پر چوڑا ہوتا ہے یہ لوگ دنیا کی ایک قدیم ترین نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ جزیرہ نما ملایا کی سیلانگ اور جزائر فلپائن کی ایٹیاس اقوام سے ان کا تعلق ہے۔

جزائر انڈمان کے باشندے پہلے مادر زاد برہنہ رہتے تھے۔ لیکن موجودہ تہذیب نے اتنا اثر کیا ہے کہ جسم کے صرف پوشیدہ مقامات کو کسی درخت کے پتے سے یا کپڑے کی دھجی سے ڈھانک لیتے ہیں اس کے علاوہ تمام جسم بالکل عریاں رہتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کی پوشاک کوئی فرق نہیں۔ چند برسوں کی یہ لوگ کاشت وغیرہ کرنے لگے ہیں ورنہ اس سے پہلے قطعاً نابلد تھے۔

یہ اپنی قوت لایموت صرف شکار یا جنگلی پھلوں سے حاصل کرتے تھے۔ روٹی کا رواج ان میں اب تک نہیں ہوا ہے

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ایک)

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے
سوالش کا ساری ولیہ
دمہ، کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس ولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۴ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ
گربھ امرت چورن
یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے حیض کی کمی و بیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے پیٹھ کا درد۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن۔ اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت ۵ تولہ وس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ
راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)
بمبئی برانچ:۔ ۳۹۲ کالبادیوی روڈ۔ لکھنو ایجنٹ:۔ نجم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد چھبی نیا گنج پورنہ الہ آباد ایجنٹ وڈیو پاٹھ اینڈ اسٹورس چوک۔
دہلی ایجنٹ:۔ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

بانی
ڈاکٹر ایس کے برمن
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ
ٹریڈ مارک
رجسٹرڈ
سنہ ۱۸۸۹ء
کلکتہ
پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ
مثل نوجوانوں کے تندرست بنانیوالا

ڈابر دار اکشارسٹ (Regd)
جسم میں چستی پیدا کرنے۔ بھوک بڑھانے اور کمزوری رفع کرنے والا)
دوسرے دار اکشاسو اور دار اکشارسٹوں سے یہ زیادہ مفید ہے کیوں کہ اس میں انگور کافی مقدار میں ہے۔
کھانے میں بہت ہی خوش ذائقہ ہے
قیمت فی بوتل ڈیڑھ روپیہ عہ
محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ عہ

REGD. سوپن ہری
احتلام کی گولیاں
یہ مفید گولیاں جریان، احتلام وغیرہ کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ منی کو گاڑھا اور قوی کرتی ہیں۔ ایک بار آپ ضرور آزمائش کریں
قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ
محصولڈاک تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۳ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے
نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے
صیغہ نمبرہ ۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ
ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر لودھ بابو رام غلام شیو غلام

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد اسٹالی پرلیں کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424

جمالِ پر توِ حق عزم مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷ | کانپور چہارشنبہ ۵ اپریل ۱۹۳۳ء مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۱۳

ترکوں نے محض حق کی حمایت میں تلوار اٹھائی

ہز اکسلنسی رؤف پاشا کی تقریر

گذشتہ سے پیوستہ

سلطان عبد العزیز خاں سلطان عبد المجید خاں کے بعد سلطان عبد العزیز تخت نشین ہوئے جو یورپ کی سیاحت کو گئے۔ انہوں نے انگلستان۔ آسٹریا۔ فرانس کا دورہ کیا اور واپسی پر بحری قوت کی تنظیم کے پروگرام کو جاری کیا اور بلاشبہ وہ "فادر آف دی نیول نیوی" کہلانے کے مستحق ہیں۔ مگر وہ اُن جدید اصولوں پر جن کے وہ خواہشمند تھے اپنی اسکیم کو کامیاب نہ بنا سکے اور تنظیم ملکی جمہوریت کے اصولوں پر قایم نہ کر سکے۔ اس وقت اُن سے ایک دوسرے بڑی غلطی یہ ہوئی جدید اصلاحات کے لئے یورپ سے گرانقدر قرض قرض لیگئی جو افراد کے غلط ہاتھوں میں پڑ گئیں ملک قرضدار ہو گیا۔ سلطان عبد العزیز نیک نیت تھے مگر ان کے کار پرداز نیک نیت نہ تھے۔ ملک تباہ و برباد ہو رہا تھا

لبرل پارٹی کا وجود یہ وہ وقت تھا کہ ملک میں فرانس سے تعلیم حاصل کرکے واپس شدہ اشخاص نے اصلاح حال کے لئے پہلی مرتبہ قدم اٹھایا اور غازی مدحت پاشا کے مشورے کے مطابق سلطان عبد الحمید خاں دوئم کو تخت پر بٹھایا گیا۔

جدید دستور کا آغاز مگر کس طرح کہ مدحت پاشا نے ان کے روبرو ایک دستور برطانوی دستور کے مطابق پیش کیا جسے سلطان نے منظور کیا اور ۱۸۷۶ء میں پہلی مرتبہ جدید پارلیمنٹ کا انتخاب ہوا یہ انتخاب فرقہ وارانہ اصولوں پر تھا۔ ہر شخص کو مذہبی امتیازات کی وجہ سے یہ حق انتخاب دیا گیا تھا جس سے تمام افراد کی آزادی یقینی تھی۔ اور ترکی خوشحالی۔

روس کو خوف مگر بد قسمتی سے روس نے اس اصلاح و ترقی کو محسوس کیا اور ترکی کی اس جمہوریت سے خائف ہو کر حملہ کر دیا۔ سلطان نے جدید دستور کو منسوخ کر دیا۔ اس لڑائی میں جو ۱۸۷۷ء کی تھی۔ روس نے فتح پائی اور اسکا بیڑہ قسطنطنیہ تک پہنچ گیا۔ برطانیہ نے روس کی فتح سے خطرہ محسوس کیا اور برطانوی بیڑے نے مداخلت کر کے ہم پر زور دیا کہ ہم سیان سیان کے صلح نامہ پر قائم ہیں۔

عہد نامہ برلن ۔ عہد نامہ برلن کے ذریعہ ترکی کو یونان کی آزادی تسلیم کرنی پڑی سرویا کو آزادی دیدی گئی۔ رومانیہ آزاد ہو گیا۔ اور بلغاریہ کو ایک جدید دستور کے ماتحت سلطان کے زیر سیادت آزادی دیدی گئی۔ عہد نامہ برلن کے بعد سلطان عبد الحمید خاں دوم یورپین پالٹیکس کو خوب سمجھ گئے۔ انہوں نے یورپین دول کو کھلا نا شروع کیا اور ہمیشہ ایک دوسرے سے جنگ کرا دی

غلط پالیسی مگر افسوس ہے کہ انہوں نے اسی پالیسی کو اندرون سلطنت بھی استعمال اور ضمیر کی آزادی جسکے متعلق میں کہہ چکا ہوں کہ سلطان محمد اول نے فتح قسطنطنیہ کے بعد یونانیوں کو قانونی دیکر عطا کی تھی اور جسپر سلاطین ترکی کا ہمیشہ سے یقین رہا اُس کے خلاف قوت استعمال کی گئی یمن کے خلاف جنگ کی گئی۔ شام کے خلاف شام کے ایک حصہ کو بر سر بیکار کر دیا۔ آج اناطولیہ کے سینکڑوں گھرانے یہ کہتے ملیں گے کہ ہمارے اعزہ یمن میں شہید ہوئے

انقلاب کا آغاز یہی وہ وقت تھا کہ ضمیر کی پابندی کے دور استبداد میں مقدونیہ میں ایک گروہ پیدا ہوا جسنے انور پاشا کے ماتحت خدا غریق رحمت کرے کسی شخص کا خون بہائے بغیر انقلاب پیدا کر دیا۔ سلطان عبد الحمید خاں کو دوبارہ پارلیمنٹ قائم کرنی پڑی پارلیمنٹ نے کام شروع کیا مگر ایسی اختلاف شروع ہوئے جو مسائل زیر بحث کی بنیادوں پر نہ تھے۔ بلکہ پارٹی بندی کی بنیادوں پر تھے۔ اس وقت مرکز حکومت قسطنطنیہ میں یونانی۔ آرمینی۔ اور روسی ایجنٹوں کی سازشیں شروع کردیں۔ ان سازشوں میں بعض حصوں کو بھی شامل کیا گیا اور ایک ایسی فضا پیدا کیگئی کہ جس میں شریعت اسلامیہ کو خطرہ میں ظاہر کرکے افواج سے بغاوت کرا دی گئی۔ فوج نے شب کو پارلیمنٹ پر حملہ کیا۔

شریعت خطرہ میں نہ تھی ۔ غازی موصوف نے کہا حاضرین حقیقت یہ ہے کہ شریعت کو اُسوقت کوئی خطرہ نہ تھا بلکہ اس وقت وہ ہاتھ کامیاب رہا جو ترکی کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے بے عزتی کی زندگی پر لے جانیکا خواہشمند تھا۔ نظام علما جسکا میں تذکرہ کر چکا ہوں وہ ایسا نہ تھا کہ اس سے شریعت کی توہین ہوتی۔ علماء شرکار حکومت تھے مگر خرابی یہ تھی کہ رشوت ستانی کے باعث شیخ الاسلام اور قاضیوں کی اہم اور مقتدر اسامیوں کو بیس بیس اور پچیس پچیس سالہ بچوں کے حوالہ کیا گیا تھا۔ آپنے مصر کے مفتی اعظم کے جلیل القدر عہدہ کے متعلق فرمایا کہ وہ محض بخشش کے طور پر نااہل کے ہاتھ میں دیا گیا ان خبروں نے عام مسلمانوں کے دل توڑ دیے تھے وہ کبھی مذہب کے خلاف نہ تھے بلکہ اُن کی کوشش یہ تھی کہ جلیل القدر ذمہ دار اسامیوں پر عظیم المرتبت افراد آئیں اور انکا استعمال نہ ہو یہی چیز تھی جسے آڑ بنا کر بیرونی پروپگنڈہ بازوں نے استعمال کیا الغرض محمود شوکت پاشا نے بغاوت فرو کی اور پارلیمنٹ کا دوبارہ آغاز ہوا اور جمہوریت کے اصولوں کے مطابق کام شروع کیا گیا۔

جنگ بلقان غازی موصوف نے اس کے بعد روس کے اشارہ پر جنگ بلقان کے آغاز کا تذکرہ کیا اور اسمیں شکست کے اسباب سلطان عبد الحمید خاں کی اُس پالیسی کو قرار دیا کہ جس کے باعث یمن۔ سیریا۔ کے مقامات پر و نیز ممالک عرب میں ترکی افواج کو رکھنا پڑا تھا۔ اور جو بروقت محاذ جنگ پر نہ پہنچ سکیں جنگ بلقان میں شکست کے اسباب کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس وقت افواج سیاسیات میں حصہ لینے لگیں۔ جس کے باعث ان میں اختلاف باہمی پیدا ہو گیا۔ نوجوان پارٹی کے خلاف قدامت پسندوں کی سرگرمیاں کام کرنے لگیں اور نوجوان پارٹی کو مستعفی ہونا پڑا جس وقت جو حکومت برسر اقتدار آئی وہ وہ تھی جسمیں پنشن پر جانے والے بوڑھے آدمی تھے۔ اور جن کے انتظامی خرابیوں کے باعث محاذ جنگ پر افواج کی افواج تباہ ہو گئیں غازی موصوف نے اس جگہ ایک واقعہ بتایا کہ دس میل کے فاصلہ پر سامان حرب خوراک موجود تھی مگر افواج کو رسل و رسائل کی خرابی کے باعث معلوم نہ ہو سکا کہ سامان کدھر ہے آپ نے کہا کہ یہی وہ وقت تھا جبکہ ترکی میں ہندوستان کا وفد پہنچا اور اُس نے جدید اسپرٹ پیدا کی۔ لبرل پارٹی جو ملک کے عزت و ناموس کی خاطر برسر پیکار تھی اُس نے ایڈریانوپل فتح کیا اُس وقت ترکی میں پان اسلامزم ایان تورانزم کے خیالات پیدا ہوئے

پان اسلامزم پان اسلامزم کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ خیال سب سے پہلے سلطان سلیم اول کے دماغ میں آیا تھا اور اُس نے ایک خیال کی اسکیم ایمپائر قائم کرنے کی کوشش کی مگر یہ جو جغرافیائی وجوہ کی بنا پر ناممکن تھی لہذا ناکامیاب رہی اس کے بعد سلطان عبد الحمید خاں دوم نے اس تحریک کو شروع کیا۔ ان کا مقصد ایماندارانہ نہ تھا بلکہ یہ تھا کہ اس طرح افراد میں آزادی ضمیر کی بیداری پیدا ہو چکی ہے اسے ختم کر دیا جائے اس وقت پیرس میں عرب کانگریس کا ایک اجلاس ہوا تھا جسمیں یہودی، مسلمان رعایائی عرب شریک ہوئے تھے اس کانگریس میں عرب نیشن کے قیام اور اور ترکی سے علیحدگی کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ اس کانفرنس کے ایک وفد قسطنطنیہ آکر عرب کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ ترکی اسوقت پارٹیاں پیدا ہو گئیں ایک پارٹی اس کی حامی تھی اور دوسری مخالف۔ حامی جماعت پان تورانزم کی خواہاں تھی جسکا مقصد ترکی اثرات کی توسیع تھا اور مخالف جماعت خلافت کی خواہاں تھی۔ چنانچہ پان اسلامزم کے آئیڈیا کے خلاف پان تورانزم کا آئیڈیا پیدا ہوا۔ پان تورانزم کے آئیڈیا قبول کرنے میں یہ دقت تھی کہ اُس کی تکمیل کے لئے ہمیں وسط ترکستان کی طرف دیکھنا پڑتا تھا۔ اور اسمیں روسی ترکستان کے لئے روس سے مقابلہ ناگزیر تھا آپ نے کہا کہ یہ خیالات تھے کہ جو اسوقت ترکی میں ہمارے سامنے موجود تھے اور ترک ابھی فیصلہ نہ کر سکے تھے کہ جنگ عظیم شروع ہو گئی اس وقت ترک امن و سکون کی زندگی کے خواہاں تھے وہ نصف سے زائد سلطنت کھو بیٹھے تھے۔ توپخانہ تباہ ہو چکا تھا فوج شکستہ تھی ذرایع محدود تھے ہم امن چاہتے تھے تاکہ اپنے ملک کی تنظیم کرتے اگر ہمیں علیحدہ رہنے دیا جاتا جیسا کہ یورپین دول نے وعدہ کیا تھا تو ہمارے لئے اسوقت کی موجود حدود کافی تھیں۔ یہی وقت تھا کہ پان اسلامزم اور پان تورانزم اور نیشنلزم میں بھی جد و جہد شروع ہوئی اور جسمیں آخر کار ہم نے آسان نیشنلزم کے لئے فیصلہ کیا جس کے متعلق میں آئندہ بالتفصیل عرض کروں گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۷	کانپور چہار شنبہ ۵ / اپریل سنہ ۱۹۳۳ء	نمبر ۱۳

صوبہ متوسط سے برار کی علیٰحدگی

مولوی سید مبین الرحمٰن صاحب - ایم - ایل - سی وکیل اکولہ نے ایک زبردست مضمون برار کی علیحدگی کے متعلق لکھا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

میں اپنے گذشتہ مضامین میں بار بار برار کی آئینی حیثیت پر روشنی ڈال چکا ہوں مگر اس اہم اور دلچسپ مسئلہ کے چند پہلو ایسے ہیں جن پر مزید بحث کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - صوبہ متوسط کی مجلس قانون ساز نے علیحدگی برار کی تجویز منظور کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ برار کی موجودہ آئینی حیثیت آئندہ وفاق حکومت میں ہرگز قائم نہیں رہ سکتی اور یہی میرا استدلال تھا۔

سب سے پہلا آئینی سوال جو اس سلسلہ میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ صوبہ متوسط سے علیحدگی بغیر برار کس طرح مجوزہ وفاق میں شرکت کر سکتا ہے اور اسے وفاق کے فوائد کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں -

چونکہ برار برطانوی صوبہ نہیں ہے اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ صوبہ متوسط کا جزو رہ کر وفاق میں شرکت کرے - گول میز کانفرنس کی فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی کے تجویز کے مطابق اجزائے وفاق یا ریاستیں ہوسکتی ہیں یا برطانوی صوبہ جات مگر ایسا صوبہ جسکا ایک حصہ برطانوی ہند ہو اور دوسرا حصہ ایک ہندی ریاست کی سرزمین ہو کس طرح ایک جز بنکر وفاق میں شرکت کر سکتا ہے مختلف اجزاء وفاق کی "اندرونی یکجہتی" آئین وفاق کا اصول اولین ہے اب جزو وفاق جو وفاقی حکومت کے علاوہ "دو شہنشاہیت" کے تابع فرمان ہو دنیا کی کسی قلمرو میں موجود نہیں ہے نہ اسکی مثال امریکہ میں مل سکتی ہے اور نہ اسٹریلیا میں ظاہر ہے کہ ہندوستان کا آئین وفاق مقررہ وفاقی اصولوں پر وضع ہو رہا ہے اور اس میں ایسے صوبہ جات کی گنجائش نہیں ہو سکتی جن کی حکومت وفاق کے مسلمہ آئین اساسی کی نفی ہو"

دوسرا آئینی نقطہ یہ ہے کہ صوبہ متوسط سے علیحدگی کے بغیر برار میں "دو عملی حکمت" کسی حالت میں بھی قائم نہیں رہ سکتی اسوقت برار کی آئینی حیثیت یہ ہے کہ اس صوبہ کے "بادشاہ" اعلیٰحضرت نظام ہیں اور "منتظم" حکومت ہند ہے - لہذا میری رائے ناقص میں جبتک استرداد برار عمل میں نہ آئے اور حکومت کے منقسم شدہ حصص ایک جا جمع نہ ہوں "آئینی یکجہتی" پیدا نہیں ہو سکتی اور بلا اس "آئینی یکجہتی" کے برار وفاق ہند میں شامل نہیں ہو سکتا اس آئینی مشکل کا سد باب محض دو صورتوں میں ہو سکتا ہے یا سنہ ۱۹۰۲ء کا دوامی پٹہ یک قلم منسوخ کر دیا جائے یا استرداد صوبہ عمل میں آئے اول شکل اسلئے ناممکن ہے کہ دنیا کے کسی قانون میں پٹہ دار کو بلا دوسرے فریق کی رائے کے پٹہ میں ترمیم یا تنسیخ کرنے کا اختیار نہیں ہے پٹہ دار یعنی حکومت ہند نے دوامی پٹہ میں اعلیٰحضرت نظام کے "مالک اعلیٰ" کے حقوق تسلیم کرلئے ہیں لہذا ان حقوق مالکانہ کو پٹہ دار بلا "مالک اعلیٰ" کی مرضی کے حاصل نہیں کرسکتا - اس کے علاوہ اس پٹہ کی حیثیت معاہدہ کی ہے اور بین الاقوامی قانون کے مطابق ایک حکومت یا فرمانروا دوسری حکومت یا فرمانروا کی مرضی کے بغیر کسی معاہدہ میں کسی قسم کا تغیر یا تبدل نہیں کرسکتا، لہذا استرداد برار ہی ان آئینی پیچیدگیوں کا واحد حل ہے جیسا کہ ہر متنفس جانتا ہے کہ پٹہ کے "ادنیٰ حقوق" حقوق مالکانہ کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے اور ان سے دست برداری مقابلتاً آسان ہے۔،

یہاں اس امر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ برار کی وفاق ہند میں شرکت تنہا اعلیٰحضرت کی مرضی پر مبنی ہے اگر میسور اور بڑودہ اپنے مہاراجاؤں کی مرضی کے بغیر وفاق ہند میں شریک نہیں ہو سکتے تو برار اپنے والی یا بادشاہ کی مرضی کے بغیر کیسے شرکت کرسکتا ہے - اعلیٰحضرت حیدر آباد کے برار کے بھی "ساورن" یا "بادشاہ" ہیں - سنہ ۱۹۰۲ء کے دوامی پٹہ میں لفظ "ساورن" یا "بادشاہ" خاص طور پر استعمال کیا گیا ہے "

اس لئے آئینتاً برار خسرو دکن کی مملکت کا ویسا ہی جزو ہے جیسا کہ خود حیدر آباد اور آئندہ وفاق ہند میں آپکی مرضی کے بغیر نہ حیدر آباد شریک ہوسکتا ہے اور نہ برار کو یا بالفاظ دیگر حکومت ہند جسے برار میں "ساورن رائیٹس" یا حقوق بادشاہت حاصل نہیں ہیں برار کو اپنے حکم سے وفاق ہند میں شامل کرسکتی ہے اور بلا اس کی شرکت کے ....

.... اہالیان برار کو مجوزہ وفاق کے حقوق خود اختیار حاصل نہیں ہو سکتے یہ نظریہ بھی نظر انداز نہ کرنا چاہئے کہ خود اختیاری یا ذمہ دار حکومت یا سوراج صرف "بادشاہ" مرحمت کرسکتا ہے اور سوائے اعلیٰحضرت کے جو برار کے بادشاہ ہیں اور کسی کو اختیار حاصل نہیں ہے کہ براریوں کو "پراونشل آٹانمی" یا خود اختیاری حکومت مرحمت کرے - خود اختیاری حکومت کا تعلق "ساورن رائٹس" یا بادشاہی حقوق سے ہے نہ کہ حقوق انتظامی سے - لہذا آئینتاً حکومت ہند برار کو وہ حقوق نہیں دے سکتی جو خود اسے حاصل نہیں ہیں - دوسرے لفظوں میں اعلیٰحضرت "بادشاہ برار" ہی براریوں کو مجوزہ آئینی اصلاحات سے مستفید ہونے کا موقع دے سکتے ہیں

واقعہ تو یہ ہے کہ برار کی موجودہ انتظامی حیثیت دوامی پٹہ کی صریح خلاف ورزی ہے پٹہ کا یہ منشا

ہرگز منشا نہ تھا کہ صوبہ متوسط کی مجلس قانون ساز میں سی - پی کے ممبروں کی اکثریت ہے برار پر اپنے وزراء کے ذریعہ حکومت کرے جس وقت تک آئینی اصلاحات کی ترویج نہیں ہوئی تھی یہ کہا جاسکتا تھا کہ گورنر جنرل اپنے ایجنٹ یعنی چیف کمشنر کے ذریعہ برار پر حکومت کرتا ہے مگر موجودہ آئین کے وقت صورت حالات بالکل متغیر ہوگئی ہے اور آج حقیقتاً برار کی عنانِ حکومت صوبہ متوسط کے ہاتھ میں ہے جو سنہ ۱۹۰۲ء کے عہد نامہ کا ہرگز منشا نہ تھا آئندہ آئین میں جبکہ صوبوں کو مزید حقوق ملنے والے ہیں، اگر اس مسئلہ کا مناسب حل نہ ہوا تو صورت حال کو بد سے بدتر کر دے گا۔

آئینہ کانپور

نوابصاحب چھتاری کا ورود

معلوم ہوا ہے کہ آنریبل نواب صاحب چھتاری صوبجات متحدہ کی گورنری کا چارج لینے کے بعد ۹ - اپریل کو کانپور تشریف لائیں گے کانپور کے معززین کی طرف سے آپ کے اعزاز میں پارٹی بھی دیجائے گی

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی برسی

۲۹ - مارچ کی شام کو شیخ محمد ہاشم صاحب کے زیر صدارت خورد محل پارک میں کانپور کے مشہور فدائے قوم و وطن گنیش شنکر ودیارتھی آنجہانی کی برسی منانے کیلئے ایک جلسہ ہوا

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے اور اسی اتحاد کے پیچھے آپ قربان ہو گئے - اس جلسہ میں متعدد ہندو مسلم حضرات نے تقریریں کرکے مرحوم کی یاد کو تازہ کیا

اینٹی ہڑتال لیگ کی جانب سے تاجران کلکٹر گنج نے انتظام کرکے چارسو فقیروں کو کھانا کھلایا اور متعدد بیوا ؤں کو کپڑے دئے۔

یوپی ٹریڈ یونین کانگریس

پچھلے ہفتہ ۲۶ مارچ کو یوپی ٹریڈ یونین کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ زیر صدارت مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری منعقد ہوا جس میں قرطاس ابیض پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا کہ :-

"یو - پی ٹریڈ یونین کانگریس کی رائے میں وہائٹ پیپر کی تجاویز حد درجہ تک رجعت پسندانہ ہیں کیونکہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کی یہ جائز آرزو پوری نہیں ہوتی کہ اپنے ملک پر کس طرح حکومت کریں - وہائٹ پیپر کی تجاویز سے ملک کی حکومت سرمایہ داروں کے ہاتھ میں پڑ جائے گی جو عوام کو اپنے اختیارات سے کام نہ لینے دیں گے -

لہذا جب تک ان تجاویز میں معقول ترمیم نہ ہوگی جس سے عوام کے ہاتھوں میں حقیقی اختیارات آجائیں اور لوگوں کو ذریعۂ معاش کا یقین ہو اسی وقت تک ہندوستان کے محنت مزدوری کرنے والے طبقہ کو یہ تجاویز قبول نہ ہونگی "

ایٹ ہوم

۳۰ - مارچ کی شام کو یوپی مرچنٹس چیمبر کی طرف سے مسٹر آر - الیف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر کانپور کو ایٹ ہوم دیا گیا -

۳۱ - مارچ کی شام کو کرزن پارک میں بابو بہاری لال نگم آفس سپرنٹنڈنٹ کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دیگئی جس میں تقریباً تمام حکام نے شرکت فرمائی، بابو صاحب تقریباً چونتیس سال کی ملازمت کے بعد نیک نامی کے ساتھ ریٹائر ہوئے ہیں "

ایلگن مل کی ہڑتال

۳۰ - مارچ سے ایلگن مل کے آدمیوں نے ہڑتال کردی ہے کہا جاتا ہے کہ بونس کے متعلق منتظمین سے کوئی جھگڑا ہوا ہے کاریگروں نے ملز کے باہر جلسے کئے اور یہ کوشش کی کہ دیگر ملوں کے آدمی بھی ان سے ہمدردی کریں مزدور سبھا کا بیان ہے کہ اگر منتظمین الگن مل نے بونس سے متعلق اپنے احکام منسوخ نہ کئے تو عام ہڑتال ہوجائے گی۔ لیکن منتظمین مل اس مطالبہ کو منظور نہیں کرتے - اس وقت یہ معاملہ مزدور سبھا نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور معاملہ کو سلجھانے کی سخت کوشش کیجا رہی ہے - اتوار کے روز دیگر ملوں کے کاریگروں نے بھی ہڑتالیوں کی ہمدردی میں جلسے کئے مجسٹریٹ ضلع نے حکم دیدیا ہے کہ ایلگن مل کے قریب پانچ یا پانچ سے زیادہ آدمی جمع ہوں۔

ایتھرٹن ملز میں ہڑتال

معلوم ہوا ہے کہ ایتھرٹن ویسٹ ملز کے کاریگر بھی یکم اپریل کو غیر حاضر رہے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں ایلگن ملز کے آٹھ کاریگر گرفتار کرلئے گئے تھے جنہیں بعد میں رہا کر دیا گیا -

ہڑتال

۲۹ - مارچ کو آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی سالگرہ منانے کی غرض سے ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی -

۳۱ - مارچ کو پنڈت مدن موہن مالوی جی کی گرفتاری پر بطور احتجاج ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی

ناجائز اسلحہ

کھیانہ محال میں سردار مان سنگھ سب انسپکٹر انچارج تھانہ کلکٹر گنج نے ڈاکٹر رام سروپ کے مکان کی تلاشی لی جس میں ایک دیسی ریوالور برآمد ہوا پولیس نے ڈاکٹر کو گرفتار کرلیا

مدن موہن نامی ایک شخص کو پولیس نے مول گنج میں گرفتار کرکے تلاشی لی تو اس کے پاس ایک قرولی برآمد ہوئی -

چھاؤنی میں ایک شخص کے مکان سے ایک بم برآمد ہوا

معذرت !

کاتب صاحب کے یکایک بیمار ہوجانے کی وجہ سے یہ پرچہ مختصر اور تاخیر کے ساتھ شائع ہورہا ہے آئندہ پرچہ انشاء اللہ ۱۲ صفحات پر شائع کیا جائے گا - (منیجر)

اعلان تعطیل

بوجہ تعطیل عید الضحیٰ ۱۲ - اپریل کا پرچہ شائع نہ ہوگا ناظرین کرام انتظار نہ فرماویں (منیجر)

اعلیٰحضرت شاہ نادر خاں ہندوستان نہیں آئیں گے

دہلی یکم اپریل قونصل جنرل افغانستان نے "ایسٹرن ٹائمز" لاہور میں شائع شدہ اس خبر کی تردید کی ہے کہ اعلیٰحضرت شاہ نادر خان عنقریب ہی ہندوستان تشریف لانے والے ہیں -

پولیس کے انتظامات کے باوجود کانگریس کا جلسہ منعقد کرنیکی سعی

پانچ صدر گرفتار اور ڈہائی ہزار گرفتاریاں

دہلی۔ یکم اپریل کلکتہ سے بذریعۂ ٹیلی فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت کی کوششوں اور انتظامات کے باوجود دہلی کی طرح کلکتہ میں بھی ۲۰ منٹ تک کانگریس کا اجلاس منعقد ہوا فرق صرف اتنا تہا کہ دہلی میں اجلاس سر بازار ہوا تہا۔ لیکن کلکتہ میں پہلا اجلاس اسپلینڈ پر گورنمنٹ ہاؤس کے نیچے منعقد کیا گیا تہا دوسرا چیت پور روڈ پر ایک گنجان بازار ہے منعقد ہوا۔ مسز جے ایم سین گپتا نے اجلاس کی صدارت کی، یکے بعد دیگرے پانچ پریزیڈنٹ گرفتار کرلئے گئے، ڈیلی گیٹوں پر لاٹھی چارج کیا گیا ۷۵ عورتیں اور ۵ سو ڈیلی گیٹ گرفتار کرلئے گئے۔

گرفتار شدگان میں مسز جے ایم سین گپتا کماری، بسنتی دیوی، پوروڈیا نواسی، مسٹر چھادوہد نواسی مسٹر کھرے۔ یو پی۔ نواسی اور مسٹر پاٹھک کے نام قابل ذکر ہیں۔ اجلاس میں یکے بعد دیگرے ۷ ریزو لیوشن پیش کرکے اتفاق رائے سے منظور کئے گئے، انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کو روکنے کیلئے حکومت نے جو انتظامات کئے تھے ان کا ذکر بھی کردینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ایک ہفتہ سے پولیس نے پوری قوت سے اپنی سرگرمیاں شروع کررکھی ہیں کلکتہ اور اُس کے گرد و نواح میں بہت سے مکانوں پر چھاپے مارے گئے اور وہاں سے سینکڑوں کی تعداد میں ڈیلی گیٹ گرفتار کرلئے گئے۔ ریلوے اسٹیشنوں کی کڑی نگرانی کیجارہی تہی۔ اور جس شخص پر کانگریس کے ڈیلی گیٹ ہونے کا شبہ کیا جاتا تہا اُس کو گرفتار کرکے جیل بھیجدیا جاتا تہا،

کل تک جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں ان سے پتہ چلتاہے کہ پولیس نے کانگریس کے اجلاس کو روکنے کی کوشش میں ہی دو ہزار سے زائد اشخاص کو مختلف مقامات سے گرفتار کرلیا تہا۔ تمام ہندوستان کی پولیس کی مشنری بیک وقت حکومت میں آگئی تہی، اور بمشکل ہی ہندوستان کا کوئی شہر یا قصبہ ہوگا جہاں سے ڈیلی گیٹ گرفتار نہ کئے گئے ہوں۔ استقبالیہ کمیٹی خلاف قانون قرار دیدی گئی تہی، اور اُس کے کئی صدر کئی سکریٹری اور تمام ممبران گرفتار کئے جاچکے تھے۔

کانگریس کے صدر منتخب پنڈت مدن موہن مالوی اپنے دو بیٹوں اور ایک پوتے اور رماتا سروپ رانی نہرو (اہلیہ پنڈت موتی لال نہرو) کے ہمراہ اسنسول ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کرلئے گئے۔ ڈاکٹر محمود اور مسٹر جے وی گرفتار کرلیا گیا تہا، اس کے علاوہ پولیس کی جانب سے مکانات کے مالکوں کو اس مضمون کے نوٹس موصول ہوچکے تھے کہ وہ اپنے مکانوں میں ڈیلی گیٹوں کو نہ ٹھہرائیں۔ ورنہ ان کی رہائش یا خورد نوش میں امداد کریں۔ تین دن کے لئے شہر کے تمام پارک حکماً بند کردیئے گئے تھے،،

کلکتہ کانگریس کا خطبۂ صدارت اور استقبالیہ

کانگریس کی مجلس انتخاب مضامین کی تجاویز

کلکتہ ۳۔ اپریل مندرجہ ذیل بیان گورنمنٹ کی منظوری سے شائع کیا گیا ہے:۔

پنڈت مدن موہن مالویہ نے اپنے صدارتی اڈریس میں جو کلکتہ کانگریس میں پڑھا نہیں جاسکا اور جس کی کاپیاں اجلاس تقسیم کی گئی تھیں۔ پنڈت جی نے قرطاس ابیض کے متعلق فرمایا ہے،،

"قرطاس ابیض جیسی رجعت پسند دستاویز برطانی سیاست دانوں کا ہندوستان اور ہندوستان کے مسئلہ کے متعلق رویہ کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ دستاویز ہندوستان کی حب الوطنی کو کھلا چیلنج ہے اس سے ہندوستان کی پوزیشن بد سے بدتر ہوجائے گی،، آگے چلکر پنڈت جی جملہ طبقوں کے لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھکر سیاسی اتحاد قائم کریں تاکہ ایک ایسا آئین مرتب کیا جاسکے جس سے ہندوستان کو حقیقی آزادی حاصل ہوجائے۔

کلکتہ کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے صدر اپنے صدارتی اڈریس کے دوران میں فرماتے ہیں،،

"ہم مکمل آزادی یا خالص جمہوری حکومت سے کم کسی چیز سے مطمئن نہیں ہونگے۔ اسوقت تک ہماری ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ہم برطانی حکومت پر اتنا زور نہیں ڈال سکے کہ وہ ہمارے مطالبہ کو منظور کرلیتی۔ اور یہ دباؤ "بغاوت" ہی ہندوستان جیسے غیر مسلح ملک میں عدم تشدد یعنی سول نافرمانی یا بغاوت ہی ایک ایسا حربہ ہے جس کے ذریعہ ہم گورنمنٹ کو اپنے مطالبات منظور کرنے پر مجبور کرسکتے ہیں۔ ہم کسی حالت میں بھی اس حربہ کو ترک نہیں کرسکتے۔

ہمارا دوسرا قدم موجودہ طرز حکومت سے جس میں محکمۂ پولیس اور فوج بھی شامل ہے عدم تعاون، عدم ادائیگی ٹیکس لگان برطانی مال اور غیر ملکی مال کا بائیکاٹ شامل ہے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمیں مصائب ...... کی آزمائش میں سے گذرنا پڑے گا۔ اسوقت ہمیں قرطاس ابیض پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں سول نافرمانی کی تحریک کی تکمیل کے لئے اپنی جملہ قوتیں مرکوز کردینی چاہئیں،،

انڈین نیشنل کانگریس کی مجلس مضامین کمیٹی نے جو ریزولیوشن پاس کئے اور جن کی کاپیاں اسپلینڈ میں تقسیم کی گئی تھیں جہاں کانگریس نے اپنا کہلا اجلاس منعقد کرنے کی کوشش کی کچھ ذیل میں درج ہیں

(۱) مکمل آزادی کے متعلق لاہور کانگریس کے ریزولیوشن کا اعادہ،،

(۲) مکمل آزادی کے حصول کے لئے سول نافرمانی کا ہتھیار جائز ہے،

(۳) سول نافرمانی کی تحریک کی توسیع کرنا اور اسے مضبوط کرنے کے لئے لوگوں سے اپیل

(۴) بدیشی مال اور بالخصوص انگریزی مال کو بائیکاٹ کرنے کیلئے لوگوں سے اپیل (۵) قرطاس ابیض کی تجاویز نہ صرف ناقابل قبول بلکہ غور کرنے کے قابل بھی نہیں ہیں کیونکہ ان تجاویز کا مدعا ہندوستان میں برطانی راج کو دائمی بنانا ہے،،

(۶) بنیادی حقوق کے متعلق کراچی کے ریزولیوشن کا اعادہ

پنڈت مالوی ڈاکٹر محمود وغیرہ رہا کردیئے گئے

کلکتہ ۳۔ اپریل پنڈت مدن موہن مالوی سروپ رانی نہرو اور اُن کے ساتھی جنہیں کلکتہ آتے وقت اسنسول ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کرلیا گیا تہا۔ آج صبح رہا کردیئے گئے۔ یہ تمام اصحاب بمبئی میل سے کلکتہ آرہے ہیں اور صبح دس بجکر پچاس منٹ پر ہوڑہ اسٹیشن پر پہونچیں گے۔

مسٹر اینے قائم مقام صدر کانگریس کھڑگپور میں گرفتار کرلئے تھے کل دوپہر بعد انہیں بھی رہا کردیا گیا خبر ہے کہ آپ ناگپور جائیں گے۔

پنڈت گوبند مالوی، پنڈت شری دھر مالوی مسٹر سی۔ بی گپتا اور پنڈت کرشن کانت مالوی بھی رہا کردیئے گئے ہیں

کانگریس کے اجلاس کے سلسلہ میں جو اصحاب گرفتار ہوئے تھے ان میں سے ۱۱۲۔ اصحاب کل رہا کردیئے گئے ان میں ۱۲۔ عورتیں شامل ہیں۔ مسز جے ایم سین گپتا و دیگر کارکنوں کو کل عدالت میں پیش کیا جائے گا

پٹنہ ۳۔ اپریل ڈاکٹر سید محمود جنہیں کانگرس کے سلسلہ میں کلکتہ جاتے وقت کیول اسٹیشن پر گرفتار کرکے بانکی پور جیل میں مقید کردیا تہا۔ آج صبح رہا کردیئے گئے۔

پونہ ۲۔ اپریل۔ مسٹر ایچ۔ ایم جوشی جنہیں کانگریس کے اجلاس کے سلسلہ میں کلکتہ جاتے وقت کلیان اسٹیشن پر گرفتار کرکے یرودا جیل بھیجدیا گیا تہا آج رہا کردیئے گئے۔

لکھنو ۲۔ اپریل اجلاس کانگرس کی شرکت کیلئے دو کانگریسی لیڈر مسٹر سی۔ بی گپتا اور مسٹر رفیع احمد قدوائی جو کلکتہ جاتے ہوئے دریا آباد اسٹیشن پر گرفتار کرلئے گئے تھے وہ بارہ بنکی لاکر چھوڑ دیئے گئے۔

کلکتہ ۳۔ اپریل مسٹر دیو یداس گاندہی اور پنڈت مالویہ کے ذاتی معتمد۔ مسٹر تروجن نیت آج صبح اسنسول جیل سے رہا کردیئے گئے،،

جاپانی پارچہ کی ارزان فروشی کی روک تھام

نئی دہلی ۳۰۔ مارچ ہندوستان میں غیر ملکی بالخصوص جاپانی پارچہ کی ارزاں فروشی کی روک تھام کیلئے حکومت جو نیا قانون بنانے والی ہے اور جو اسی اجلاس اسمبلی میں عنقریب پیش ہوگا۔ حکومت اس کے متعلق نہائت رازداری سے کام لے رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کو مخصوص محصول عائد کرنیکا اختیار دیدیا جائے گا

جام صاحب نوانگر کا انتقال

مختصر حالات

نئی دہلی ۳۔ اپریل اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جام صاحب نوانگر آج صبح جام نگر میں اس جہان فانی سے کوچ کرگئے۔

آپ کرکٹ کے شہرۂ آفاق کہلاڑی تھے اور دنیا میں "رنجی" کے نام سے مشہور تھے۔ سال گذشتہ میں آپ ایوان والیان ریاست کے چانسلر تھے ان کی رحلت کی خبر سے تمام ملک میں ان کے دوستوں کو از حد رنج ہوا ہے۔ کرکٹ کھیلنے میں انہوں نے دنیا میں نام کرلیا تہا اور بطور چانسلر ان کی خدمات کا اعتراف نہ صرف وائسرائے نے بلکہ خود والیان ریاست نے بھی کیا تہا یہ امر کہ ایوان ریاست میں ان کی آخری تقریر کے موقعہ پر لارڈ ولنگڈن ان سے تقریر کو مختصر کرنے کی درخواست پر مجبور ہوگئے ہمیشہ قابل افسوس امر بنا رہے گا۔ لیکن یہ ایک کھلا راز ہے کہ اگر جام صاحب اپنی تقریر مکمل کرلیتے تو وہ کھلے الفاظ میں اعلان کردیتے کہ میں فیڈریشن کا مخالف نہیں ہوں کیونکہ اس سے ریاستوں کی پوری پوری حفاظت کرنی مقصود ہے۔

ان کی شخصیت نہائت دلکش تہی اور یہ نہائت خوش مزاج اور مہمان نواز تھے۔ انگلستان اور ہندوستان میں ہزاروں آدمی آپ کا ماتم کریں گے چند سال گذرے جب انکی زندگی میں ایک واقعہ پیش آیا جس سے ان کی نیک مزاجی کا پتہ چلتا ہے ان کے کسی دوست نے بندوق چلائی جو ان کے آلگی اور ان کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ لیکن آپ نے کبھی اس دوست کا نام تک ظاہر نہیں کیا لیکن ایک آنکھ ضائع ہوجانے پر بھی آپ نشانہ بہت اچھا لگاتے تھے، وفات پانے سے چند ہی ہفتہ پہلے آپ نے مہاراجہ جے پور کو اپنے یہاں شکار کھیلنے کے لئے مدعو کیا اور شکار میں خود تشریف لیگئے چند ہی یوم گذرے کہ آپ نہائت اچھی صحت کے ساتھ دہلی سے گئے تھے،

آپ عنقریب ولائت جانے والے تھے۔ اگر آپ کچھ دن اور زندہ رہتے تو اپنی جوبلی کے موقعہ پر لارڈ اور لیڈی ولنگڈن کو جام نگر میں مدعو کرکے ان کی خاطر مدارات کرتے،

نئی دہلی ۴۔ اپریل بیان کیا جاتا ہے کہ جام صاحب مرحوم نے اپنی حیات میں کبھی یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ اپنا جانشین کسے بنانا چاہتے ہیں،، معلوم ہوا ہے کہ راجکمار دگوجے سنگھ جی آپ کے جانشین ہونگے،،

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو
دنیا کس طرح خوبصورت معلوم ہوگی
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو
پاک و صاف زندگی کیسی ہوتی ہے
ہم کیوں کر عمر دراز ہو سکتے ہیں
سچی خوشی کہاں ہے۔

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ۔ جام نگر

سابق وائسرائے ہند کا انتقال

لارڈ چیمسفورڈ کی دفعتاً قلب کی حرکت بند ہوگئی

لنڈن ۲۔ اپریل لارڈ چیمسفورڈ سابق وائسرائے ہند سر ایڈورڈ لوسیجن کے گھر پر جہاں وہ چا رکی دعوت میں شریک ہونے کے لئے اپنی بیٹی کے ہمراہ گئے تھے دفعتاً قلب کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ جو وقت آپ کے قلب کی حرکت بند ہو گئی اسوقت آپ باغ میں ٹہل رہے تھے۔ لیڈی چیمسفورڈ کو اسی وقت ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع کی گئی آپ اسی وقت آئیں اور لارڈ چیمسفورڈ کی لاش کو اپنے مکان واقع آکسفورڈ میں لے گئیں۔ لارڈ چیمسفورڈ کا نام فریڈرک جان رنیبر ہیگر تھا۔ آپ چیمسفورڈ کے پہلے وائیکونٹ اور تیسرے بیرن تھے۔ ۱۲۔ اگست ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئے ونچسٹر اور آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی اور پھر تعلیمی معاملات میں کافی دلچسپی کا اظہار کرنے لگے۔ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۴ء تک لنڈن اسکول بورڈ کے ممبر رہے ۱۹۰۴ء سے ۱۹۰۶ء تک لنڈن کی کونٹی کونسل کے ممبر رہے ۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۹ء تک کوئنز لینڈ کے گورنر رہے ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۳ء تک نیو سوتھ ویلز کے گورنر رہے ۱۹۱۶ء میں ہندوستان کے وائسرائے مقرر کیے گئے آپ ہی کے زمانہ میں مسٹر مانٹیگو جو اسوقت وزیر ہند تھے ہندوستان آئے آپ کے ساتھ شریک ہو کر ہندوستان کی جدید اصلاحات مرتب کیں جو مانٹیگو۔ چیمسفورڈ اسکیم کے نام سے مشہور ہیں اور اس وقت ہندوستان میں رائج ہیں۔

کانگریس خلاف قانون جماعت نہیں ہے

مجلس آئین ساز بنگال میں ہوم ممبر کا بیان

کلکتہ ۳۱ مارچ مجلس آئین ساز بنگال میں مسٹر ایس۔ رائے نے سوال کیا کہ کیا حکومت نے کانگریس کے اجلاس کلکتہ کو روکنے کے لئے احکام جاری کئے ہیں اور کانگریس کوئی خلاف قانون جماعت ہے؟ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ "کانگریس کا اجلاس روکنے کے لئے کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا۔ اور نہ کانگریس کوئی خلاف قانون جماعت قرار دی گئی ہے"

پھر سوال کیا گیا کہ گرفتاریاں کس وجہ سے کیجارہی ہیں تو ہوم ممبر نے کہا کہ قانون تحفظ بنگال کی بعض دفعہ کے ماتحت افراد کی گرفتاریوں کے لئے احکام جاری کئے گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ دو یوم میں ۵۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

بحکم جناب بابو چتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۵۵ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء

کلّو ولد بھیروں قوم تیلی ساکن ہٹیسری محال شہر کانپور انسالونٹ۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں کلّو عدالت ہذا سے ۱۷۔ فروری ۱۹۳۳ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اسکو ۶ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی اب عدالت نے بتیس مئی ۱۹۳۳ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو جس کسی کو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا ثابت کرے مرقوم ۲۹ مارچ ۱۹۳۳ء

بحکم آر۔ پی۔ شرما
منصرم عدالت خفیفہ

(مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب منصف بہادر قائم گنج ضلع فرخ آباد

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ نمبر مقدمہ ۳ ۱۹۳۳ء

بعدالت منصفی قائم گنج ضلع فرخ آباد

۱ دہرمجیت ولد دلاسارام ۲ للمن ولد دہرمجیت مذکور قوم کسان ساکن نگلہ ہیرا سنگھ مدعی مزرعہ موضع منی پور جوگیو پرگنہ شمش آباد پچھم مدعی بنام وصی حیدر ولد بدہو قوم شیخ ساکن فتحگڈھ محلہ ہاتھی خانہ پرگنہ پہاڑہ علاقہ منصفی فرخ آباد مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت تمسکات نقد ما صہ ۳۵۸ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۹ ماہ اپریل ۱۹۳۳ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے۔ حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز پیش کرو۔ تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۳۱۔ ماہ مارچ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم مدری پرشاد
منصرم منصفی

(مہر عدالت)

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے

سوالش کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیا ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے حیض کی کمی وبیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن۔ اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:- ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ۔ لکھنؤ ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال تالہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ ودّیا ناتھ میڈ اسٹورس چوک۔
دہلی ایجنٹ:- جنا دس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:- رگھوناتھ اینڈ کو سیٹو کا بازار

بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

ٹریڈ مارک رجسٹرڈ
ڈاکٹر ایس کے برمن
مستعمل ۱۹۰۹ء

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

کل نوجوانوں کے تندرست بنانیوالا

ڈابر دار اکشا رست (Regd)

جسم میں چستی پیدا کرنے۔ بھوک بڑھانے اور کمزوری رفع کرنے والا)

دوسرے دار اکشا سو اور دار اکشا رشٹ سے یہ زیادہ مفید ہے کیوں کہ اس میں انگور کافی مقدار میں ہے۔

کھانے میں بہت ہی خوش ذائقہ ہے

قیمت فی بوتل ڈیڑھ روپیہ عہ
محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ عہ

REGD. سوپن ہری

احتلام کی گولیاں

یہ مفید گولیاں جریان، احتلام وغیرہ کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ منی کو گاڑھا اور قوی کرتی ہیں۔ ایک بار آپ ضرور آزمائش کریں

قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ
محصول ڈاک تین شیشیوں تک سات آنہ عہ

ڈابر جنتری ۱۹۳۳ء بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظ فرمایئے

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے

صیغہ نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر اور بابو رام غلام شیو غلام

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عــزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷ | کانپور چہارشنبہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۳ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۱۴

حقایق و معارف

از جناب محمد سعید الحسن دورؔ ہاشمی کانپوری

دولت

میں بھلا دیتی ہوں ہر دل سے خدا کی یاد کو — میں عطا کرتی ہوں قوت روحِ استبداد کو
میری فطرت تشنہ خوں، میرا مسلک قتلِ عام — مینے مستحکم کیا ہے ظلم کی بنیاد کو

اتحاد

مجھ پہ رنگِ انقلابِ دہر چھا سکتا نہیں — زورِ طوفاں میری بنیادیں ہلا سکتا نہیں
میری قوت سے لرز جاتی ہے اکثر کائنات — کوئی دنیا میں مری ہستی مٹا سکتا نہیں

نفاق

میری منزل پر غبارِ کارواں ملتا نہیں — میری دنیا میں سکونِ قلب و جاں ملتا نہیں
مینے جن قوموں پہ ڈالی اپنی ہستی کی بنا — آج دنیا میں کہیں اُنکا نشاں ملتا نہیں

امارت

چیرہ دستی ظلم کی ہے میرا پیغامِ حیات — ہے غریبوں کے لہو سے میری ہستی کو ثبات
جور و استبداد و بیدینی و آزار و فریب — مختصر سے مختصر ہیں بس یہی میرے صفات

افلاس

میں ہمیشہ سے رہا ہوں محرمِ رازِ خدا — مجھ میں گذرے ہیں ہزاروں صاحبِ صدق و صفا
کیا بتاؤں میں خدا کو کس قدر محبوب ہوں — لیکے آئے انبیا میرا لباسِ پارسا

صداقت

جور و استبداد کی دنیا پہ جب چھائی گھٹا — مینے بڑھ کر رکھ دیا تلوار پر اپنا گلا
عاشقانِ صاحبِ کرب و بلا سے پوچھ لو — کسقدر عاشق تھے میرے صاحبِ کرب و بلا

مزاحیات

لوگ شادی کیوں کرتے ہیں

(مشہور ظرافت نگار "بمبوق" مرحوم کا ایک دلچسپ مضمون)

شادی کی وجہ

یہ سوال بڑا ٹیڑھا ہے کہ لوگ شادی کیوں کرتے ہیں؟ عورت و مرد کو قدرتاً ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں عموماً شادی کی یہ حقیقی وجہ نہیں ہوتی بلکہ شادی تمدنی زندگی کی ایک رسم سی ہوگئی ہے۔ بہرحال مینے اکثر شادی شدہ اصحاب سے اسبارہ میں دریافت حال کیا تو لوگوں نے اس قدر مختلف جوابات دیئے کہ میں دنگ رہ گیا۔ ان جوابات کو ناظرین کے تفننِ طبع کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

ایک صاحب کا تو یہ بیان ہے۔ کہ شادی بالکل کمسنی میں ہوئی اور اس کی ذمہ داری تمام تر والدین پر ہے

دوسرے صاحب کو اپنی خوبصورتی پر بڑا ناز ہے انکا خیال ہے کہ ان کی شادی انکی حسن وصورت کی بدولت ہوئی

تیسرے صاحب فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک شیخ صاحب رہتے تھے جن کے ایک ہی لڑکی تھی۔ مینے ازراہ ہمدردی خود ہی بات چیت کر کے شادی کرلی۔

ایک صاحب کو اپنی وراثت کیلئے اولادِ نرینہ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپنے اسی دھن میں شادی کرلی مگر بدقسمتی سے اب تک ان کے سات لڑکیاں ہو چکی ہیں۔ اور اولادِ نرینہ کا کہیں پتہ نہیں آپ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ شرارت میری بیوی کی ہے جو مجھے کڑھانا چاہتی ہے۔ ایک صاحب بڑے دولتمند ہیں اور اُن کو اپنی دولت صرف کرنے کا کوئی طریقہ ہی معلوم نہ تھا اس لئے انہوں نے اپنی شادی کرلی۔ ایک اور صاحب کہتے ہیں کہ میرے عزیز و اقارب ہر وقت مجھے گھیرے رہتے تھے۔ اسلئے مینے شادی کرلی۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اب مجھے امن ہے اور اب میرے یہاں کوئی نہیں آتا۔

ایک صاحب تمام عمر دوسروں کی تقریبات اور تیوہاروں پر تحفے دیتے دیتے پریشان ہوگئے۔ تو آپ نے اُنکی واپسی کی غرض آخرکار خود اپنی شادی کرلی۔

[illegible]ر صاحبوں سے جو مینے دریافت کیا تو انہوں نے شادی کے حسب ذیل وجوہ تبلائے۔ یہ جوابات انہیں کے الفاظ میں نمبروار ہدیہ ناظرین ہیں:-

۱۔ میرے سسر ایک دولتمند شخص تھے اور انکی یہ اکلوتی بیٹی تھی۔ اسلئے میرے والدین نے شادی کی۔ (۲) میرے باپ دادا سب ہی شادی کرتے چلے آئے ہیں اسی لئے مجھے بھی شادی کرنی پڑی۔ (۳) میں ہمیشہ سے کم سخن ہوں اس لئے انکار نہ کرسکا۔ (۴) میرے سسر نے شروع میں اپنی دولت و ثروت کا اظہار کیا اسلئے میرے والدین نے فوراً میری شادی منظور کرلی۔ (۵) نوکر اچھے نہیں ملتے تھے اور اگر ملتے بھی تھے تو ٹھہرتے نہیں تھے خصوصاً باورچی اچھا نہ ملتا تھا شادی کے بعد اس مصیبت سے نجات ملی (۶) میں اپنی جان کا بیمہ کرانا چاہتا تھا اور خانہ پری کیواسطے بیوی کا نام لکھنا ضروری تھا۔ (۷) میری شادی ضد میں ہوئی میرے سسر شادی کیلئے رضامند نہ ہوتے تھے مگر میرے والد کو ضد ہوگئی اسلئے میری شادی ہوگئی رہا آخر کار میرے سسر کو میری شادی کرنا ہی پڑی۔ (۸) میری سسرال والے بڑے عالی خاندان ہیں اسلئے میرے والدین نے کوشش کر کے میری شادی کی۔ (۹) میری تعلیم کا کوئی معقول انتظام نہ تھا اسلئے مجھے شادی کرنا پڑی (۱۰) میری اور میری بیوی کی پیدائش کے قبل ہی ہم دونوں کے والدین میں بات چیت پختہ ہوگئی تھی۔ ۱۱۔ لوگوں کے اصرار سے والد نے شادی کردی (۱۲) بقائے نسل و خاندان کیلئے شادی کی۔ (۱۳) میری ماں کا انتقال ہوگیا تھا اور کوئی نگراں حال نہ تھا اسلئے مجبوراً شادی کرنا پڑی۔ (۱۴) میری بہنیں اکیلی تھیں اس واسطے شادی کرلی۔ (۱۵) میں تنہا تھا دفتر جاتے وقت مکان مقفل کرنا پڑتا تھا اسلئے شادی کی (۱۶) میری ماں نے قسم دلائی تھی اس لئے شادی کی (۱۷) میری پہلی بیوی کی اولاد کی پرورش کی ضرورت تھی اسلئے شادی کی۔ (۱۸) میری ماں کا خیال تھا کہ وہ جلد مرنے والی ہیں اور میری شادی اپنے سامنے کردینا چاہتی تھیں اس لئے میری شادی ہوگئی لیکن شادی کو دس سال ہوگئے ہیں اور والدہ کا سایہ بفضلہ ابھی قائم ہے۔

۱۹ طلاق دینے کو جی چاہتا تھا اسلئے شادی کی۔ (۲۰) میں مریض رہتا ہوں اور کوئی تیماردار نہیں اسلئے شادی کی (۲۱) محض اتفاق وقت سے شادی کرلی۔ (۲۲) جس سال میری شادی ہوئی اس سال بہت بڑی سہالگ تھی ہر شخص کی شادی ہوتی تھی۔ (۲۳) بلا شادی کوئی شخص پرساں حال نہ تھا۔ (۲۴) میں نے شادی نہیں کی ایک آفت مول لیلی ہے۔ (۲۵) دولتمند چچا کی عدول حکمی نہ کرسکا (۲۶) میں بڈھا ہو چلا تھا اگر اب شادی نکرتا تو کب کرتا۔

۲۷۔ رفاہ عام کے خیال سے شادی کی ۲۸۔ بڑی بوڑھیاں سمجھتے تھے اسلئے نکاح کرلیا۔ ۲۹۔ ڈاکٹروں نے شادی کیلئے مجبور کیا (۳۰) میری نظموں کی کوئی داد نہ دیتا تھا۔ (۳۱) میرے دانت گرنے لگے تھے اور بال سفید ہوگئے تھے اسلئے شادی کرلی۔ (۳۲) فوج میں شادی شدہ لوگوں کو تنخواہ زیادہ ملتی تھی اسلئے مینے بھی شادی کرلی (۳۳) کوئی میرا غصہ برداشت نہ کرتا تھا اسلئے مینے شادی کرلی (۳۴) بیوی سے زیادہ کوئی پشت پناہ نہیں ہوتا اسلئے مینے شادی کرلی۔ (۳۵) میں خوبصور[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہی رہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۷　کانپور چہار شنبہ ۱۹ اپریل ۳۳ء　نمبر ۱۴

ہندوستانی صحافت

گذشتہ مارچ کو ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا تھا جسمیں سر الفریڈ واٹسن سابق ایڈیٹر اسٹیٹسمن اور مسٹر ایس، ٹی. شیپرڈ سابق ایڈیٹر ٹائمز آف انڈیا نے ہندوستانی اخبار نویسی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جسکا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"سر الفریڈ واٹسن نے اپنی تقریر میں سب سے زیادہ اس امر سے بحث کی کہ ہندوستان کی آیندہ اصلاحات میں مرکزی حکومت اور اخبارات کے کیا روابط ہونگے۔ اور یہ کہ انہیں کیسا ہونا چاہیے، سر الفریڈ واٹسن نے اس تکلیف دہ اور قابل گرفت امر کا اظہار کیا کہ ہندوستان میں حکومت کے پاس اپنی مدافعت اور صفائی پیش کرنیکا کوئی معقول اشاعتی انتظام نہیں ہے ہندوستان میں جمہوری طرز حکومت ایک عرصہ سے جاری ہو چکا ہے۔ لیکن عمال حکومت کے پاس اپنی مدافعت کیلئے ذرایع اشاعت نہیں ہیں۔ تاکہ پبلک سے براہ راست رابطہ قائم رکھ سکیں سر الفریڈ نے واضح کیا کہ اگر وفاقی طرز حکومت کے دوران میں بھی یہی حال رہا تو اس حکومت کو بہت نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔ آپنے فرمایا کہ جس شخص نے گذشتہ چند سال میں ہندوستانی معاملات کا مطالعہ کیا ہے اسے بخوبی معلوم ہوگا کہ ہندوستان میں گنتی کے چند اخبارات کے علاوہ تقریباً تمام پریس اور اشاعتی ادارے حکومت پر حملہ کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں اور حکومت کے خلاف یہ تمام رویہ ہندوستان میں ایک محاذ کی طرح سے قایم ہے۔

اس صورت حال کو ختم کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ہندوستان کو نئی اصلاحات دینے کیلئے "قانون ہند" پاس کرنا اس سلسلہ میں سر الفریڈ کی یہ بات بالکل صاف طور پر بیان کر دی کہ ہندوستان میں سرکاری اخبارات قایم کرنیکا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا۔ نہ ان کا اثر عامۃ الناس پر ہو سکتا ہے لیکن تب بھی حکومت ہند ایسا اہتمام کر سکتی ہے کہ اسوقت ہندوستان میں جو برطانوی سرمایہ کے اخبارات ہیں یا ہندوستان کے بیچ بھی خواہ اخبارات جو انگریزی دیسی زبانوں میں شایع ہوتے ہیں۔ حکومت کا صحیح نقطۂ نظر بے لاگ پیش کر سکیں غلط بیانیوں اور حکومت پر غیر منصفانہ اعتراضات کا جواب دیسکیں اگر حکومت ہندوستان پریس کے اس طبقہ کیساتھ ملکر ایک زبردست اشاعتی انتظام کر سکے تو اس کی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں سر الفریڈ واٹسن نے یہ بات بھی بتائی کہ برطانوی سرمایہ کے اخبارات اور ہندوستانی سرمایہ کے اخبارات میں کیا واضح امتیاز پایا جاتا ہے۔

مسٹر ایس، ٹی. شیپرڈ سابق ایڈیٹر ٹائمز آف انڈیا نے حاضرین کو یہ بتایا کہ انگلستان میں ہندوستان کے انگریزی اخبارات کے متعلق یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ انگریزی اخبار صرف یوروپینوں کے پڑھنے میں آتے ہیں اور دیسی اخبارات خواہ وہ انگریزی زبان کے ہوں یا دیسی زبان کے صرف ہندوستانی قارئین کی نظر سے گذرتے ہیں مسٹر شیپرڈ نے یہ امر واضح کیا ہے کہ ہندوستانی اخبار کے ناظرین کی ایسی حالت نہیں ہے۔ انگریزی اخبارات کے پڑھنے والوں میں ہندوستانی بھی کافی تعداد میں ہوتے ہیں اور یہی حال دیسی اخبارات کا ہے۔ ہندوستانی لوگ انگریزوں کے اخبار بکثرت پڑھتے ہیں بلکہ مجھے تو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ آیندہ ان اخبارات کی ترقی اور مستقبل کی کامیابی اعتدال پسند قارئین ہی کی بدولت ہوگی۔

آپنے فرمایا کہ انگریزوں اور ہندوستانیوں کے اخبارات کے درمیان اسطرح خط فاصل نہیں کھینچا جا سکتا۔ انگلستان میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ہندوستانی اخبارات اور ہندوستانی اخبار نویسوں کو ایک ہی رنگ میں رنگا ہوا سمجھا جائے حالانکہ یہ واقعہ نہیں ہے ہندوستانی پریس مختلف النوع اور مختلف الشیون ہے۔

بمبئی جو دیسی اور انگریزی صحافت کا گہوارہ ہے مسٹر شیپرڈ کی تقریر کا خاص موضوع رہا آپنے یہاں کے دور صحافت اور دیسی انگریزی اخبار نویسوں کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر نٹ رنجن اور مرزبان (جام جمشید والا) جیسے اخبار نویسوں کا ذکر کیا اور ان کے اخبارات کی اعلیٰ ادارت و لیاقت کا ذکر کیا آپنے اپنے ذاتی تجربہ و مشاہدہ کی بنا پر فرمایا کہ اسوقت بھی ہندوستان کے اخبار نویسوں میں بہت سے منصف مزاج محنتی کار شناس اور بجربہ کار صحافتی سپاہی کام کر رہے ہیں۔

آپ نے اس کا بھی ذکر کیا کہ جس طرح انگریزی کے اخبارات تمام کے تمام انگریزوں ہی کے پیدا دار نہیں ہوتے اس ہی طرح دیسی سرمایہ کے اخبارات بھی کلی طور پر دیسی اخبارات نہیں ہوتے مثلاً یہ کہ اس وقت بہت سے انگریز اخبار نویس ایسے ہیں جو ہندوستانی مالکوں کے ملازم ہیں اور دیسی اخبارات چلا رہے ہیں دوسری طرف بہت سے ہندوستانی سرمایہ دار ریوٹر اور ایسوشی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے کاروبار میں روپیہ لگائے ہوئے ہیں۔

مسٹر شیپرڈ نے ان کوششوں کا بھی ذکر کیا ہے کہ ایک عرصہ دراز سے بحری تاروں کے حصول کی کمی کیلئے کیجا رہی تھیں اور جو بالآخر کامیاب ہوئیں، اسی ضمن میں آپنے اس امر کی شکایت کی کہ اندرونی و بیرونی ذرائع پیامات بہت ناقص ہیں، اور ترسیل خبر کی قیمتیں حائل ہیں آپنے "کتاب آئین" "قوانین ہند" کے متعلق بھی شکایت کی کہ ہندوستانی اخبارات کو حکومت کے قوانین سے نبرد آزما ہونے میں بڑی دشواریاں ہیں کیونکہ یہ قوانین جنکا اخبارات پر اثر پڑتا ہے بہت مبہم اور قابل اصلاح ہیں مثلاً یہ کہ والیان ریاست کے تحفظ کا جو قانون ہے وہ قطعی ناقص ہے اور ہمسایہ ممالک کے متعلق رازئی کرنے کا جو آئین ہندوستان کیلئے .... بنایا گیا ہے اس نے ہندوستان کی آزاد صحافت کو کچل کر رکھ دیا ہے آپنے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایران کے تازہ حالات کیمتعلق برطانوی اخبارات میں جو کچھ شایع ہوا ہے اگر ہندوستان کی سرزمین پر اسکا عشر عشیر

آئینہ کانپور

ہز اکسیلنسی گورنر کی تشریف آوری

۹ اپریل کی سہ پہر کو ہز اکسیلنسی کپتان نواب سر احمد سعید خاں صاحب کے، سی، ایس، آئی، کے، سی، آئی، ای، ایم بی، ای، آف چھتاری لکھنو سے بذریعہ کار تشریف لاکر آنریبل مسٹر جے، پی سری واستوا وزیر تعلیمات صوبہ کے یہاں فروکش ہوئے۔

۶ بجے شام کو گرین پارک میں معززین اہل شہر کی طرف سے ہز اکسیلنسی کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا جسمیں تقریباً چار سو معززین شہر یعنی یوروپین، عیسائی، پارسی، ہندو اور مسلمان شریک تھے۔

ہز اکسیلنسی گورنر نہایت سادہ اور ہندوستانی لباس میں تھے ہز اکسیلنسی نے فوٹو لیے جانے کے بعد نہایت خندہ پیشانی کیساتھ اکثر لوگوں سے ملاقات فرمائی۔ اور یہ پر لطف صحبت، بجے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

رات کو آنریبل مسٹر جے۔ پی۔ سری واستوا وزیر تعلیمات صوبہ نے آپکے اعزاز میں ایک شاندار ڈنر دیا جسمیں ۷۷ معززین شہر شریک تھے مگر زیادہ تر یوروپین حضرات ڈنر میں شریک تھے۔

ہز اکسیلنسی گورنر نے سب سے پہلے ملک معظم کا جام صحت تجویز کیا اُس کے بعد آنریبل مسٹر جے۔ پی سری واستوا نے اہل شہر کیطرف سے ہز اکسیلنسی گورنر کا جام صحت تجویز کیا بعد ازاں مسٹر کارنیگی نے یوروپین جماعت کی طرف سے ہز اکسیلنسی کی تعریف کی۔ جسکا ہز اکسیلنسی نے موزوں اور عمدہ الفاظ میں جواب دیا۔

۱۰ اپریل ۸ بجے صبح کو آنریبل مسٹر جے۔ پی سری واستوا کے بنگلہ پر میونسپل بورڈ کی طرف سے ہز اکسیلنسی کی خدمت میں بابو برجندر سروپ چیرمین بورڈ نے ایڈریس پیش کیا اور بعد ازاں ممبران بورڈ کا ہز اکسیلنسی سے تعارف کرایا ہز اکسیلنسی گورنر نے ایڈریس کا مندرجہ ذیل جواب دیا۔

میں نہایت خوش ہوں کہ میری اس مشہور ترین تشریف آوری کے موقعہ پر آپنے خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا ہیں آپ سے متفق ہوں کہ کانپور تجارت اور صنعت کے لحاظ سے شمالی ہندوستان میں ایک خاص شہرت رکھتا ہے اور اگر اس صوبہ کا تجارتی مرکز کہا جائے تو مبالغہ نہوگا۔ مجھے یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ آپ کا شہر بھی کساد بازاری کا شکار ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ کساد بازاری آخری حد تک پہنچ گئی ہے اس لئے ہم کو امید کرنی چاہئے کہ خوش بختی کے ایام قریب آگئے۔ مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ آپ حضرات باشندگان شہر کی آرام و آسایش کیلئے مخلصانہ طریقوں سے کوشش کر رہے ہیں آپنے غریبوں کیلئے مفت علاج کا انتظام کیا ہے۔ ریڈ کراس سوسائٹی کو امداد دے رہے ہیں، جبریہ تعلیم کا نفاذ کیا ہے یقین کیجئے کہ بورڈ کے انتظامات کو کامیابی سے چلاکر نہ صرف آپ شہر کے باشندگان کی خدمت کر رہے ہیں بلکہ ملک کی بھی خدمت کر رہے ہیں یہ وہ محکمہ ہے جسے لوکل سلف گورنمنٹ کا بنیادی پتھر کہا جاتا ہے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے کامیابی کیساتھ چلاکر لوگوں کو حکومت خود اختیاری کا درس دیرہے ہیں اب میں آپکے ایڈریس سے علیحدہ ہوکر چند دوستانہ الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ کو علم ہے کہ سر مالکم ہیلی گورنر صوبہ کی غیر حاضری میں بادشاہ سلامت نے مجھے صوبہ متحدہ کا گورنر مقرر کیا ہے جسے میں باشندگان ملک کی عزت افزائی تصور کرتا ہوں۔ ہر امن پسند انسان کا یہ فرض ہے کہ حکومت کی ہمہ وقت امداد کرے مگر جب آپ ہی کا ایک فرد حکومت کی کشتی کا نگہبان بنایا جائے تو پھر آپ کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ حکومت کے کاموں میں امداد کریں، ایک مقام سے دوسرے مقام میں حالات اور واقعات کی تبدیلی کی وجہ سے حکومت کو امداد دینے کی طریقوں میں بھی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ کانپور میں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ مختلف فرقہ جات میں اچھے تعلقات قائم رکھے جائیں۔ اس لئے میں آپ حضرات سے خواہ آپ کسی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اپیل کرتا ہوں کہ فرقہ وارانہ خوشگوار تعلقات قایم رکھنے کی بلیغ کوشش کریں فرقہ وارانہ خانہ جنگی سے زیادہ اور کوئی شے ہمارے مفاد کو نقصان نہیں پہونچا سکتی ایک بار پھر میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ آپ کو اس مشکل کام میں کامیابی نصیب ہو۔

ہوم ممبر گذشتہ ہفتہ آنریبل کنور جگدیش پرشاد ہوم ممبر صوبہ جات متحدہ بھی تشریف لائے تھے بابو دکرماجیت سنگھ صاحب ایڈوکیٹ و ایم۔ ایل۔ سی نے آپ کو اپنے بنگلہ پر ایک ٹی پارٹی دی جسمیں بعض معززین شہر بھی شریک تھے

الگن ملس ہڑتال الگن ملس ہڑتال کو دو ہفتہ سے زاید ہو چکا ہے اور باوجود اسکے کہ مسٹر شاستری اور دیگر لیبر لیڈر گرفتار ہو چکے ہیں مزدور اپنی ضد اور مطالبات پر سختی کیساتھ جمے ہوئے ہیں ہڑتالی ملس کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں۔ اور کسی کو حتیٰ کہ کلرکوں کو بھی ملس کے اندر جانے نہیں دیتے۔ پولیس بھی موجود ہے کچھ پکیٹنگ کرنے والے گرفتار ہوے ہیں۔

جلوس اور جلسے کی ممانعت الگن ملس ہڑتال کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۱ اپریل سے ایک ماہ کیلئے حدود میونسپلٹی کی اندر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی ممانعت کردی ہے

خطوط جلانے کی وبا ۱۶ اپریل کو جب شہر کے لیٹر بکس کھولے گئے تو متعدد لیٹر بکسوں میں تیزاب پڑا ہوا ملا جس سے تمام خطوط خراب ہوگئے تھے۔

دوکان جلانے کی کوشش ۱۶ اپریل کی رات کو لالہ گرڈول پنڈی لال کی دوکان واقعہ جنرل گنج میں کسی نے کپڑے میں لپیٹ کر فاسفورس پھینک دیا۔ اور دروازوں پر اسپرٹ لگادی مگر حسن اتفاق سے آگ نہیں لگنے پائی۔

غنڈہ ایکٹ گوپی کشن ساکنہ چاول منڈی کو غنڈا ایکٹ کے تحت شہر چھوڑنے کا حکم دیا گیا تھا مگر خلاف ورزی کرنے کے جرم میں گرفتار کرلیا گیا۔

مسٹر آر۔ ایف موڈی خبر ہے کہ مسٹر آر۔ ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر آئندہ ماہ ہوائی جہاز کے ذریعہ ولایت تشریف لیجانے والے ہیں۔

مسٹر لنچ مسٹر جے۔ ڈی۔ لنچ۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یکم مئی سے ۶ ماہ کی رخصت پر جارہے تھے مگر اب خبر ہے کہ حکومت نے آپ کو بنارس میونسپلٹی کا افسر اعلیٰ چودہ سو روپیہ ماہوار پر مقرر کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی کا وقت ۱۸ اپریل کو ختم ہوگیا اور چیرمینی کے لئے دوسرا انتخاب اسی ماہ میں ہونیوالا ہے مگر گورنمنٹ نے ابھی تک کوئی تاریخ انتخاب کی مقرر نہیں کی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۵ اپریل کے بعد کوئی تاریخ انتخاب کی مقرر ہوگی۔ ڈسٹرکٹ جج کی صدارت میں چیرمینی کا انتخاب عمل میں آئیگا۔ بابو رام نراین گرگ موجودہ چیرمین اور چودھری پیارے لال کا مقابلہ ہے دیکھئے کون کامیاب ہوتا ہے۔

نقد و تبصرہ

ریاست یا تحقیق عدل

ڈاکٹر ذاکر حسین پرنسپل جامعہ ملیہ دہلی نے افلاطون کی شہرۂ آفاق کتاب "اسٹیٹ" کو اُردو جامہ پہنا کر اُردو ادب پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے شروع میں ایک زبردست اور پراز معلومات مقدمہ لکھا ہے جو بطور خود ایک مستقل تصنیف ہے کتاب کے نام سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کا موضوع تصنیف سیاست یا قانون ہے۔ مگر یہ درست نہیں بلکہ اس کتاب میں افلاطون نے انسان کی پوری زندگی پر نہایت غائر نظر ڈالی ہے۔

آپ اس کتاب میں علمی، عملی، اخلاقی، معاشرتی، سیاسی بلکہ انسانی زندگی کے تمام ضروریات پر نہایت مدلل اور زبردست بحث پائیں گے۔ لیکن خصوصیت کیساتھ انسانی زندگی کے عملی پہلو پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب افلاطون کی ساری زندگی کے غور و فکر کشمکش، اور کاوشوں کا لب لباب ہے افلاطون کی یہ شہرۂ آفاق کتاب انفرادی، اجتماعی معاشرتی اور سیاسی تربیت کیلئے نہایت مفید ہے اور کارآمد ڈاکٹر صاحب نے کمال یہ کیا ہے کہ مصنف کے محاسن کو قائم رکھتے ہوئے اردو کی خوبیوں کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا۔

یہ ترجمہ اردو ادب میں ایک بے بہا اضافہ ہے ہم کو امید ہے کہ اُردو خواں طبقہ افلاطون کی اس شہرۂ آفاق کتاب سے ضرور استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریگا کتاب تقریباً سات سو صفحات پر اچھی لکھائی چھپائی کے ساتھ شایع کی گئی ہے۔

قیمت فی جلد مجلد صہ غیر مجلد للعہ ملنے کا پتہ انجمن ترقی اردو - اورنگ آباد - دکن۔

انتخاب حسرت

مولانا فضل الحسن حسرت موہانی دنیائے شاعری میں ایک طرز خاص کے مالک ہیں اور یقیناً اس زمانہ کے اساتذائے فن کے صف اولین میں شمار کیے جاسکتے ہیں۔ اور مولانا کا دیوان لطافت خیال اور محاکات کا بہترین ذخیرہ سمجھا جاتا ہے۔

جناب جلیل احمد قدوائی بی۔ اے علیگ نے مولانا حسرت کے شایع شدہ دیوان میں سے اپنے ذوق کے مطابق اشعار انتخاب کیے ہیں اور ایک مقدمہ بھی لکھا ہے اس انتخاب کو جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے شایع کر دیا ہے۔

کلام حسرت پر کچھ لکھنا تحصیل حاصل ہے البتہ انتخاب کلام حسرت کے متعلق یہ کہا جاسکتا کہ جناب جلیل کی نظر انتخاب بڑی حدتک کامیاب ہوئی ہے۔ کتاب چھوٹی تقطیع پر تقریباً پونے دو سو صفحات اچھی لکھائی چھپائی کیساتھ شایع ہوئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ

مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

خادمات خلق

یہ کتاب سیدہ خاتون بنت خواجہ غلام الثقلین نے لکھی ہے جمیں یورپ و امریکہ کی اُن خواتین کے مختصر حالات لیے گئے ہیں جنھوں نے اپنی زندگیاں انسانی خدمت کیلئے وقف کردی تھیں۔

کتاب کا موضوع نہایت مفید اور کارآمد ہے اور اس کتاب کا مطالعہ ہندوستان کی ہر خاتون کیلئے ضروری ہے کیونکہ اس کے مطالعہ کے بعد ہندوستانی خواتین میں بھی خدمت اور ایثار کا جذبہ پیدا ہونے کی توقع کیجاسکتی ہے

عبارت سشستہ اور صاف ہے کتاب چھوٹی تقطیع پر تقریباً سوا سو صفحات پر شایع ہوئی ہے کتاب کی لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت ۱۰ر

ملنے کا پتہ مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ - دہلی

خلفائے اربعہ

خلافت راشدہ اسلامی تاریخ کا زریں عہد ہے اور اس عہد کا مطالعہ ہر مسلمان بچے کیلئے اشد ضروری ہے کیونکہ وہ اس بہترین عہد کے واقعات سے آگاہ ہوکر اپنے اخلاق و عادات کو بہتر سے بہتر بنا سکتا ہے۔ مگر کوئی ایسی کتاب نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان بچے عموماً اس عہد کے واقعات سے ناواقف ہوتے ہیں۔

خواجہ عبدالحیٔ صاحب فاروقی نے اس ضرورت کو محسوس کرکے خلفائے اربعہ کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے جمیں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے حالات زندگی مختصر اور صاف وشستہ زبان میں لکھے گئے ہیں اور جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے اُس کو شایع کیا ہے۔

کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان بچہ اس کو ضرور پڑھے۔

تقطیع چھوٹی حجم تقریباً ڈیڑھ سو صفحات قیمت ۱۰ر

ملنے کا پتہ مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

دنیا کے بسنے والے

سید شبیر حسین زیدی بی۔ اے (کنٹب)، بار ایٹ لا۔ ہیڈ ماسٹر مسلم یونیورسٹی اسکول نے دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے انسانوں کے حالات نہایت مختصر مگر عام فہم زبان میں لکھے ہیں تاکہ بچے اس کو پڑھ کر استفادہ حاصل کرسکیں اور جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے اس کو شایع کر دیا ہے کتاب بچوں کیلئے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ چھوٹی تقطیع ۷۲ صفحات پر شایع کیگئی ہے قیمت ۱؎ر

ملنے کا پتہ مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ - دہلی

شریر لڑکا

سید عابد حسین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی پروفیسر فلسفہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے اس مختصر ڈرامہ میں اسکول کی زندگی کی دلچسپیاں سبق آموز پیرایہ میں نہایت خوبی سے لکھی ہیں۔ جسکا مطالعہ بچوں کیلئے نہایت ضروری ہے قیمت ۴؍ر

ملنے کا پتہ مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

محنت

مولوی عبدالغفار صاحب مدہولی نے اس مختصر ڈرامہ میں جو بچوں کیلئے لکھا گیا ہے نہایت عمدگی سے محنت کی خوبیوں کو واضح کیا ہے جو کہ بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱؎ہر

ملنے کا پتہ مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

بچوں کا انصاف

مولوی عبدالغفار صاحب مدہولی نے بچوں کیلئے یہ مختصر ڈرامہ لکھا ہے جمیں ہارون رشید خلیفہ عباسیہ کے متعلق الف لیلہ کے ایک مرقع کو ڈرامہ کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اسکے مطالعہ سے بچوں میں دیانت اور ذکاوت پیدا ہونی کی توقع ہو سکتی ہے قیمت ۱؎ہر

ملنے کا پتہ

مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

سیرت محمد علیؒ

شہید قوم و ملت مولانا محمد علی مرحوم کے ملکی و قومی اور ملی کارناموں سے کون واقف نہو گا آپ کی بیوقت وفات سے اہل ہندوستان کو جو عظیم الشان نقصان پہونچا اُس کی تلافی ممکن نہیں۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ تجربہ کار اہل قلم کی ایک جماعت اس بلند پایہ شخصیت کے حالات زندگی قلمبند کرتی مگر مسلمانوں کی موجودہ کس مپرسی کو دیکھتے ہوئے اسکی توقع مشکل تھی ہم کو ممنون ہونا چاہئے اپنے نوجوان دوست مولوی رئیس احمد جعفری ندوی کا کہ انہوں نے خدا کا نام لیکر اس اہم ترین خدمت کو انجام دیا اور جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے اسکو شائع کرکے ایک اہم خدمت انجام دی۔

جعفری صاحب نے سیرت کو دو حصوں پر منقسم کیا ہے اول حصہ میں مرحوم کے اخلاق و عادات اور دوسرے حصہ میں کارہائے حیات پر روشنی ڈالی ہے اسمیں شک نہیں کہ جعفری صاحب نے اپنی خداداد قابلیت کی بدولت سیرت کی تدوین میں بڑی حدتک کامیابی حاصل کی ہے اور سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مرحوم آنکھوں کے سامنے آگئے

ہم امید کرتے ہیں کہ ہر مسلمان سیرت کو خرید کرکے اپنے محبوب ترین لیڈر کے حالات کا ضرور مطالعہ کریگا

کتاب بڑی تقطیع کے ۵۵۰ صفحات پر اچھی لکھائی چھپائی اور کاغذ کیساتھ شایع کیگئی ہے۔ قیمت تین روپیہ

ملنے کا پتہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔

ہم ذیل میں ناظرین کے ملاحظہ کیلئے سیرت کا ایک باب نقل کرتے ہیں:-

باب ۵

تقریر

نامناسب نہ ہوگا اگر محمد علی کی اس تاریخی تقریر کے چند اہم اقتباسات بھی پیش کر دیے جائیں۔ جو انہوں نے گول میز کانفرنس میں علالت و نقاہت کے سبب بیٹھے بیٹھے کی تھی ~

اب بزم میں حاضر جو کوئی پیر و جواں ہے
دعویٰ نہ کرے یہ کہ مرے منھ میں زباں ہے
میں حضرت سودا کو سنا بولتے یارو
اللہ رے اللہ ری کیا زور بیاں ہے

ڈیلی ہیرلڈ کا جواب۔ جب میں اس ملک میں پہنچا تو یہاں کے ایک اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے جس کے استحکام میں مینے بھی حصہ لیا تھا۔ میری تصویر شایع کی اور میری نسبت لکھا ہے کہ میں نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے۔

میری رگوں میں وہی خون ہے جس سے لارڈ ریڈنگ کی رگیں معمور ہیں۔ جنھوں نے مجھے قید کیا تھا میں سامی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور اگر لارڈ ریڈنگ نے صیہونیت سے برگشتگی اختیار نہیں کی (قہقہہ) تو مینے بھی اسلام کو ترک نہیں کیا۔ میں جہاں پہلے تھا وہیں اسوقت ہوں۔

نمایندگی کا معیار۔ اپنی جماعت کا میں ہی ایک فرد ہوں جسے ہز اکسیلنسی والیسرائے نے یا ملک معظم کی حکومت نے یا کسی دوسری ہیئت حاکمہ نے جس ہدایت کے ماتحت ان عجیب و غریب مندوبین کا تقرر عمل میں آیا ہے منتخب کرکے یہاں بھیجا ہے ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ ہم کس کے مندوب ہیں (قہقہہ) میں کسی جماعت کی نمایندگی کا دعویدار نہیں

لارڈ پیل پر تنقید ٹینی سن نے قدامت پسندی کی تعریف یہ کی ہے کہ بہترین قدامت پسند وہ ہے جو خشک شاخ کو کاٹ ڈالتا ہے، لارڈ پیل نے خلوص و صاف گوئی کیساتھ جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ سوکھی ہوئی شاخ کے مانند ہیں۔ جسے کاٹ ڈالنا چاہئے (قہقہہ) باقی رہا دوسرا قدامت پسند یعنی ہمارے والیان ریاست ہز ہائنس مہاراجہ صاحب ریوا تو میں نہیں سمجھتا کہ انھیں قدامت پسند ماننا چاہئے یا نہیں (قہقہہ) ہز ہائنس نے برک کے حوالے سے کہا تھا کہ "چھوٹے دول اور بڑی سلطنتوں کا کوئی ساتھ نہیں" اگر آپ برک کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے تو امریکہ آپکے ہاتھ سے نہ چھنتا۔ آج آپکو جنگی جہازوں کی تعمیر کا شور نہ سنائی دیتا۔ قرضے ادا نہ کرنے پڑتے یہ پریشانیاں لاحق نہوتیں۔ تخفیف اسلحہ کی کانفرنس کیلئے راستہ صاف کرنے کی غرض سے آپکو بار بار جنیوا نہ جانا پڑتا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ تیاریاں کبتک جاری رہیں گی (قہقہہ) یہ ساری مصیبتیں آپکو اسلئے پیش آئیں کہ آپنے اپنے سب سے بڑے سیاست داں اور سب سے بڑے مدبر کے قول کو پس پشت ڈالدیا۔ یہ وہی شخص تھا جسے دارالعوام میں "کھانے کی گھنٹی" کہا کرتے تھے۔ کیونکہ جب برک تقریر کیلئے اٹھتا تھا تو آپ سب لوگ کھانے کے کمرے میں چلے جاتے تھے برک جیسے آدمیوں کیساتھ آج بھی آپکا سلوک ویسا ہی اور اسی لئے میں دوبارہ برک کے الفاظ کا حوالہ دیتا ہوں کہ "تجاویز کی ضرورت نہیں، آدمیوں کی ضرورت ہے"

ضرورت ہے ایک انسان کی میں اسبات کی پروا نہیں کرتا کہ آپ ہمارے لئے کونسا دستور اساسی تیار کرتے ہیں لیکن کاش آپکے پاس انگلستان میں ایک آدمی بھی ہو۔ جو درحقیقت انسان ہو۔ اور جس کے متعلق شاعر نے کہا ہے "اے خدا ایسا انسان دے جو دل و دماغ اور ہاتھ رکھتا ہو، وہ ان بعض بڑے آدمیوں کی طرح جو ہمیشہ کیلئے گذر چکے ہیں ایک شور و غوغا سے لبریز سرزمین میں ایک طاقتور آدمی کی ضرورت وہ خواہ امیر ہو، خود مختار ہو، جمہوریت پسند ہو۔ کچھ بھی ہو مگر ایسا ہونا چاہئے جو حکومت کرسکے اور جھوٹ بولنے کی جرأت نہ کرے" مجھے امید ہے کہ میرے قدیم دوست مسٹر میکڈانلڈ کم از کم اپنے تئیں اس حکمران آدمی کو ثابت کر دکھائینگے اور وہ اپنی جماعت اپنے ضمیر اپنی مردہ بیوی کی روح اور اپنے زندہ ملک سے جھوٹ بولنے کی جرأت نہ کریں گے۔

والیان ریاست کی حب وطن ہندوستان کے والیان ریاست کی حیرت انگیز حب وطن کو دیکھ کر جو ہندوستان کا قدامت پسند عنصر ہے، میرا ایمان زیادہ مستحکم ہوگیا ہے (نعرہ تحسین) لارڈ پیل اور لارڈ ریڈنگ کیلئے یہ نئی بات ہوگی مگر میرے لئے نئی بات نہیں ہے۔

ڈیلی ہیرلڈ کی تردید۔ ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے کہ مینے اپنا سیاسی عقیدہ تبدیل کر لیا ہے اب میں گورنمنٹ کیساتھ ملکر کام کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ میں شیطان سے ملکر بھی کام کرسکتا ہوں۔ بشرطیکہ خدا کے راستہ میں کام کرنا ہو

آزادی یا موت آج جس مقصد کیلئے میں یہاں آیا ہوں وہ یہی ہے کہ میں اپنے ملک کو اسی حالت میں واپس جاؤں جبکہ آزادی کا پروانہ میرے ہاتھ میں ہو۔ میں ایک غلام ملک کو واپس نہیں جاؤنگا۔ میں ایک غیر ملک میں جبتک وہ آزاد ہے مرنے کو ترجیح دوں گا۔ اور اگر آپ مجھے ہندوستان کی آزادی نہیں دیں گے تو پھر آپ کو یہاں مجھے قبر کیلئے جگہ دینی پڑے گی۔ (نعرۂ تحسین)

دھمکی۔ مجھے امید ہے کہ ہم یہ تمام چیزیں لیکر واپس جائیں گے اگر ہمیں یہ چیزیں نہ ملیں تو ہم ملک کی لڑائی لڑنے والوں کے صفوں میں وہیں چلے جائیں گے جہاں سے ہم دس

سال پہلے موجود تھے، وہ آج ہمیں ملک کا غدار کہتے ہیں اس وقت آپ ہمیں باغی کہہ لیجئے گا۔

لارڈ ویول کا جواب لارڈ ویل نے کہا ہے کہ جب آپ اپنے ملک کو دستور اساسی لیکر واپس جائیں گے تو وہ لوگ جو آپسے تعاون نہیں کر رہے ہیں دستور کو آپکے ہاتھ سے چھین لینگے! چھین لیں گے؟ یاد رکھئے کہ جب میں انگریزوں سے لڑ سکتا ہوں تو میں ہندوستانیوں سے بھی لڑ سکتا ہوں۔ لیکن پہلے مجھے کوئی ایسی چیز تو دیجئے جس کی خاطر میں لڑ سکوں یہ نہو کہ میں بہالینڈ غلامی کی سند لیکر جاوں اور پھر آپ مجھ سے یہ توقع رکھیں کہ میں اپنے ہی لوگوں سے لڑوں گا (نعرۂ تحسین) میں یہ نہیں کر سکتا۔

میں اور میرا بھائی پہلے اشخاص تھے جنھیں لارڈ ریڈنگ نے جیل بھیجا۔ مجھے اس معاملہ میں ان سے کوئی شکایت نہیں (چیرز) لیکن میں بھی یہی اختیار چاہتا ہوں کہ جب لارڈ ریڈنگ ہندوستان میں کسی جرم کے مرتکب ہوں تو میں انھیں جیل بھیج سکوں۔ (آ)

آزادی کامل کا مطالبہ میں آپسے درجہ مستعمرات لینے کیلئے نہیں آیا ہوں میں ڈومینین اسٹیٹس کا قائل نہیں ہوں۔ میں کامل آزادی کے عقیدہ کا پابند ہوں۔

کھوئی ہوئی ڈومینین ہندوستان کی رفتار بے حد تیز ہو چکی ہے ہم منزل مقصود کیلئے کوچ کر رہے ہیں ہم اسوقت تک ہندوستان واپس نہ جائینگے تاوقتیکہ برطانیہ میں ایک نئی ڈومینین پیدا نہ ہو جائے ہم اگر اسوقت نئی ڈومینیز کی پیدائش کے بغیر ہندوستان واپس جائیں گے تو میرا خیال ہے کہ ہم ایک کھوئی ہوئی ڈومینین میں جائیں گے ہم ایک نئے امریکہ کو جائیں گے۔ اسوقت آپ دیکھیں گے کہ زمانہ کی دولت متحدہ ماسلطنت برطانیہ کے اندر نہیں بلکہ اس کے بالکل باہر ریاستہائے ہند کا ایک آزاد نظام ہوگا

ہندوستان کو نامرد بنا دیا پھر فوج کا سوال ہے زمانے اُس کی بابتہ آپ کیا کہیں گے۔ برطانیہ کے خلاف سب سے بڑا الزام یہی ہے کہ آج ہندوستان کی فوج اپنی نہیں ہے اور اگر آپ خود ہی فوج کا عذر پیش کریں گے۔ تو اپنے ہی منہ سے اپنے آپکو قابل ملامت قرار دیں گے میں آپسے صفائی اور ایمانداری سے کہے دیتا ہوں کہ آپکا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آپنے ہندوستان کو مردانہ اوصاف سے محروم کر دیا (اظہار مسرت) ہمارے پاس بتیس کروڑ آدمی ہیں

مرنے کی خواہش جب وہ قحط و پلیگ سے لاکھوں کی تعداد میں مرنا جانتے ہیں تو وہ یقیناً برطانوی گولی سے جان دینے کی توفیق بھی رکھتے ہیں۔ یہی سبق ہے جو گاندھی جی نے ہمیں سکھانا چاہا۔ اور یہی وہ سبق ہے کہ جسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ جب گاندھی جی نے جنوبی افریقہ میں علم بلند کر رکھا تھا تو میں انگلستان میں تھا۔ ایسکس ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں مجھے تقریر کرنے کیلئے کہا گیا میں نے یہ کہا تھا کہ خواہ یہ فلسفہ گاندھی جی کا ہے یا ٹالسٹائی کا یسوع مسیح کا ہے یا میرا، لیکن ہے وہی عالمگیر انسانی فلسفہ کہ کوئی شخص لڑائی میں کامیاب نہیں ہو سکتا اگر اس کے دل میں محض مار ڈالنے کا ارادہ موجود ہے، دوسرے کی جان لینے سے پہلے اپنے دلمیں مرنے کی خواہش پیدا کرنا چاہئے۔ ہندوستان میں مار ڈالنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن جب ہمارے دلمیں مرنے کا شوق پیدا ہو جائیگا تو اسوقت اعداد و شمار اس امر کی شہادت دیں گے کہ ۳۲ کروڑ انسانوں کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا دنیا میں کوئی ایسی مشین ایجاد نہیں ہوئی ہے جس سے آپ ۳۲ کروڑ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کا سامان مہیا کر سکیں اگر آپکے پاس کوئی ایسی مشین ہو اور سامان بھی تو پھر آپکے پاس وہ اخلاقی طاقت یا بداخلاقی نہیں کہ آپ ۳۲ کروڑ انسانوں کو ہلاک کرنے کی جرأت کر سکیں۔

ہم کو ایک آزاد اور متحدہ قوم کی حیثیت سے ہندوستان کی زندگی کیلئے مرنے کی خواہش ہونی چاہئے۔ یہ خواہش ہم میں بڑی تیزی سے پیدا ہو رہی ہے۔ جب یہ خواہش ایک مصمم ارادہ کی صورت اختیار کر لیگی تو پھر آپ کیا کر سکیں گے میں ایک لمحہ کیلئے بھی اس خیال کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتا کہ آپ کو سارے انگلستان میں ایک سو بھی ایسے شقی القلب آدمی ملسکیں گے جو ان نہتے اور غیر متشدد لوگوں پر فائر کرنے کیلئے تیار ہو جائیں جو اپنے ملک کی آزادی کیخاطر مرنے پر آمادہ ہیں! نہیں! میں انگریز سپاہیوں کو ایسا برا نہیں سمجھتا

لڑاؤ اور حکومت کرو اصل مسئلہ جس نے ہم کو پریشان کر رکھا ہے وہ ہندو مسلم مسئلہ ہے لیکن درحقیقت یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں، ہندو مسلم مسئلہ بھی آپ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے (ڈاکٹر مونجے ہیر ہیر) لیکن یہ معاملہ صرف اسیقدر نہیں یہ پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کا پرانا اصول ہے لیکن یہاں تقسیم عمل بھی ہے۔ پھوٹ اپنے آپ میں ہم ڈالتے ہیں اور حکومت ... آپ کرتے ہیں جبوقت ہم نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم اپنے آپ میں یہ پھوٹ نہیں پڑنے دیں گے آپ ہمپر اسطرح حکومت نہیں کر سکیں گے۔ یہاں ہم اس مصمم ارادہ کیساتھ آئے ہیں کہ ہم میں پھوٹ نہیں پڑیگی

ہندو مسلم مسئلہ اگر مسلمان ہر جگہ ۲۵ فیصدی کے حساب سے اقلیت میں ہیں۔ اور ہندو ۷۵ فیصدی کے حساب سے اکثریت میں ہوتے تو آج مجھے امید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی لیکن بھلا ہو ہمارے اولیا اور مجاہدین کا کہ اگر ایک طرف ہندوستان میں ایسے صوبہ ہیں جیسا ہمارے دوست ڈاکٹر مونجے کا صوبہ ہے جسمیں ہم صرف ۴ فیصدی ہیں تو دوسری طرف ایسے صوبہ بھی ہیں جن میں ہم صرف ۹۲ فیصدی ہیں جیسا کہ میرے دوست نواب سر عبدالقیوم [illegible] جہاں ان کی تعداد ۳ فیصدی ہے پنجاب میں وہ ۵۶ فیصدی ہیں اور بنگال میں ۵۴ فیصدی۔ ان اعداد و شمار سے ہمارے حقوق کے تحفظ کی صورت پیدا ہوتی ہے کیونکہ ہم ہندوؤں سے یرغمالوں کا مطالبہ کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے اپنی رضامندی سے ہندوؤں کو ان صوبوں میں یرغمال دے رکھا ہے جہاں ان کی بہت بڑی اکثریت ہے۔

فیڈرل نظام حکومت ترکیبی طرز کی حکومت جو نہ صرف ہندوستان کیلئے ہندو مسلم سوال کو حل کرنیسے موزوں بلکہ والیان ریاست کیلئے بھی ضروری ہے، ہمارے حق میں ہے، ہندوستان میں ترکیبی اور وحدتی رجحانات کا توازن ایسا صحیح قائم ہوا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے نظام کو کوئی دور دراز یا بعید نصب العین نہیں قرار دے سکتے جیسا گورنمنٹ ہند کہتی ہے بلکہ ہم اس نصب العین کو آج دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ابھی! اسی لمحے میں! (نعرۂ تحسین)

یہ تھی شیر اسلام کی آخری گرج! یہ تھا دلواۂ ملت کا نعرۂ مستانہ۔ اور یہ تھی اُس "لوٹی" کی تقریر جسے مہاراجہ الور نے "خرید" لیا تھا۔ نواب بھوپال نے "خرید" لیا تھا۔ وائسرائے نے اپنا سرحسن بھیجکر اسیر دام کر لیا تھا۔ یہ سب کچھ صحیح ہوگا۔ مگر اس نے یہ ثابت کرکے دکھا دیا

داغ آزادنش وصیے کہ اے بندہ نواز
آپ کا بندہ رہے اور پھر آزاد رہے
اس کی زبان کوئی نہ خرید سکا!

مولانا شوکت علی

مولانا شوکت علی صاحب نے جو مکتوب گرامی پورٹ سعید سے لکھا ہے اس میں بمبئی پہونچنے کی تاریخ سے مطلع کیا۔ مولانا ۲۶۔ اپریل کو صبح کے وقت ساحل بمبئی پر پہونچ جائینگے

انڈین جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کا پہلا اجلاس

لندن ۱۲۔ اپریل۔ آج سہ پہر کے وقت دارالامرا کے کمیٹی روم میں ہندوستانی جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کا پہلا اجلاس ہوا۔ یہ اجلاس پرائیویٹ تھا جس میں لارڈ لنلتھگو کو صدر منتخب کیا گیا۔

اجلاس کے بعد ایک سرکاری بیان شائع کیا گیا جس کمیٹی نے ذمہ دار ہندوستانی انجمنوں اور اداروں کو درخواستیں بھیجنے کی دعوت تاکہ ان کو کمیٹی کے سامنے گواہی دینے کے لئے مدعو کیا جائے۔

درخواستیں بذریعہ تار بھیجنی چاہئیں اور درخواست دہندوں کو بطور ریشگی اپنی شہادت کا خلاصہ بھی بھیجنا چاہئے کمیٹی شہادتوں کو تسلیم یا مسترد کرنے کے حق کو محفوظ رکھتی ہے، کمیٹی کا سرکاری اعلان حسب ذیل ہے۔

کمیٹی برطانی ہند کے اُن ذمہ دار اداروں اور والیان ریاست ہائے ہند کے نمائندوں کی درخواستوں پر جو شہادت دینے کیلئے درخواستیں غور کرنے کیلئے تیار ہے جن کو کمیٹی سے مشورہ کرنے کیلئے مدعو نہیں کیا گیا ہے اسی طرح حکومت متحدہ سے آئی ہوئی درخواستوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ ہندوستان کی درخواستیں بذریعہ تار آنی چاہئیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۷ اپریل تک کلارک جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی دارالامرا لندن کے پاس پہونچ جائیں۔

اس قسم کی درخواستوں کی کاپیاں حکومت ہند کو بھی جائیں جو مذکورہ تاریخ تک بھیجی جاہئیں۔ برطانی ہند کی درخواستیں ریفارمس آفس کے پتہ پر اور والیان ریاست کی درخواستیں پولیٹکل سکرٹری کے پتہ پر بھیجی چاہئیں۔

تمام درخواستیں بھیجنے کے بعد ہی فوراً (ہوائی ڈاک کو ترجیح دی جائے) اس شہادت کا خلاصہ بھیجا جائے جو درخواست دہندہ دینا چاہتا ہے یہ سمجھ لیا جائے کہ کمیٹی اس شہادت کی مقدار کے مکمل حقوق محفوظ رکھتی ہے جو سنی جائیگی۔

کمیٹی درخواست دہندوں کو ۲۷۔ اپریل کے بعد جلد از جلد اطلاع دیدے گی کہ آیا اُن کی شہادت کی سماعت کا امکان ہے اور اگر ایسا ہے تو کس تاریخ تک گواہوں کو لندن پہنچ جانا چاہئے۔ رپوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ اُن اشخاص کی فہرست جنکو برطانی ہند یا ریاستہائے ہند سے کمیٹی سے مشورہ کرنے کیلئے مدعو کیا جائیگا۔ اسی دوران میں شائع کر دی جائیگی۔ کمیٹی کا پرائیویٹ اجلاس ۲۵۔ اپریل کو پھر ہوگا جبکہ وہ طریق کار پر پھر غور کرے گی اور امید کیجاتی ہے کہ اس کے علاوہ کرسمس تک کوئی اور اجلاس نہیں ہوگا،،

جرمنی میں بارہ لاکھ نوجوان کمربستہ ہیں
خوفناک جنگ کے آثار

لندن [illegible] اپریل [illegible] "سنڈے ایکسپریس" کا سپیشل نامہ نگار نہایت سنسنی خیز اطلاعات ارسال کرتا ہے جن کی بنا پر وہ لکھتا ہے کہ یورپ میں جنگ کے آثار پائے جاتے ہیں کسی بھی وقت جنگ چھڑ سکتی ہے۔ فرانسیسی گورنمنٹ کے خفیہ سیاسی جاسوسوں نے اپنی اپنی گورنمنٹ کو جو رپورٹیں جرمنی سے ارسال کی ہیں اس کی وجہ سے فرانسیسی مدبرین تشویش میں ہیں کیونکہ رپورٹیں مظہر ہیں کہ ہٹلر کے پاس اس وقت ۱۲ لاکھ فوجی سپاہی ہیں جو بگل بجتے ہی میدان جنگ میں اُتر آئیں گے۔ ۵۱ ہزار نوجوان ایسے ہیں جنھیں فوج میں افسر بننے کی مشق کرائی جارہی ہے۔ حکومت کے پاس اسوقت ۲۴ لاکھ رائفلیں۔ ۱۸ ہزار مشین گنیں۔ ایک ہزار ایسی مشین گنیں ہیں جو میدان جنگ میں قیامت برپا کر سکتی ہیں۔ زہریلی گیس بنانے کی کئی فیکٹریاں جاری کی گئی ہیں اسی طرح ۱۸ سو مختلف سوسائٹیاں ہیں جو خفیہ طور پر نوجوانوں کو گولی چلانا سکھاتی ہیں،،

مہاتما جی نے وائسرائے کو کوئی خط نہیں بھیجا

نئی دہلی ۱۳۔ اپریل۔ مسٹر دیوداس گاندھی بہت ہی مختصر قیام کے لئے دہلی آئے ہوئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے نے آپ سے اُس مکتوب کے متعلق دریافت کیا جس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے کے نام لکھا تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ:—

میں اس شخص کو خواہ وہ کوئی بھی ہو مہاتما گاندھی کے طرز اور زبان کی کامیاب نقل پر مبارکباد دیتا ہوں اس مکتوب کو دیکھتے ہی مجھے اطمینان ہو گیا تھا کہ یہ جعلی ہے کیونکہ اس کے اندر بہت سی خامیاں تھیں۔ یہ میرا ذاتی نظریہ ہے میں کسی اطلاع کی بنا پر نہیں کہہ رہا ہوں میں نے اپنا نظریہ اس لئے پیش کیا ہے کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ لوگ ابتک مہاتما گاندھی کے مرقومہ مکتوب کی اطلاع اور اس کی تردید کے سلسلہ میں مذبذب ہیں،،

حقیقت یہ ہے کہ بمبئی کرانیکل نے کوئی دعوی نہیں کیا کہ مکتوب کی زبان بھی درج کیگئی ہے۔ اگر اس نے اس کو بصیغۂ متکلم شائع کیا ہے۔ بہر حال مجھے خوف ہے کہ بمبئی کرانیکل کو یہ اطلاع دیکر غلط راستہ پر ڈالا گیا ہے کہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے کے نام کوئی مکتوب لکھا ہے،،

میرٹھ کے ۹ ملزمین رہا کر دیئے گئے

الہ آباد ۱۱۔ اپریل عدالت عالیہ الہ آباد کے چیف جسٹس نے اسیران میرٹھ کے ۹ ملزمین کی درخواست ضمانت منظور کر لی جس میں مسٹر ہچنسن بھی شامل ہیں۔ حالانکہ انہوں نے رہائی کی کوئی درخواست نہیں کی تھی چیف جسٹس نے ۹ اسیروں کو ضمانت پر رہا کر دیا اور ۵ کی درخواست ضمانت مسترد کر دی اور کہا کہ اس قسم کے خطرناک مقدمات میں سزائیں ہونے کے بعد ضمانت صرف خاص خاص حالتوں میں لی جاتی ہے عام طور پر کسی حالت میں نہیں لی جا سکتی،، سزا پانے کے بعد ملزمین کی حالت اور پوزیشن خطرناک ہو گئی تھی۔ ہز لارڈشپ نے کہا کہ اس کے علاوہ ملزمان کے فرار ہو جانے کا بھی اندیشہ تھا اور یہ کہ ملزم رہا ہونے کے بعد کونسل کو بھی ہدایت کر سکتے تھے آخر کار ہز لارڈشپ نے ڈیسائی مسز اجھابوالا۔ سہیگل۔ شمس الہدا۔ کاسلے گوری شنکر کادم اور ہچنسن کو ضمانت پر رہا کر دیا اور دوسروں کی درخواستیں مسترد کر دی گئیں،،

بنارس میونسپل بورڈ توڑ دیا گیا

الہ آباد ۸۔ اپریل حکومت صوبجات متحدہ نے فیصلہ

نیشنل لبرل فیڈریشن کلکتہ کا چودھواں اجلاس

قرطاس ابیض پر شدید نکتہ چینی

کلکتہ ۱۵- اپریل - آج انڈین ایسوسی ایشن ہال کلکتہ میں نیشنل لبرل فیڈریشن آف انڈیا کا چودھواں اجلاس زیر صدارت دیوان بہادر رام چندر راؤ منعقد ہوا مختلف صوبجات نمایاں نمائندے ایک سو سے زائد تعداد میں موجود تھے۔

مسٹر جے این باسو چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے مندوبین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک طویل تقریر کی جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

آزاد پسند جماعت فرقہ وارانہ نیابت اور فرقہ وارانہ انتخابات کی ہمیشہ مخالف رہی ہے اور اس نے اس فرقہ وارانہ اختلاف کو ہمیشہ مانع ترقی تصور کیا ہے"

وزیر اعظم نے جو فرقہ وارانہ فیصلہ تجویز کیا ہے وہ ہندو ریاستوں کے قلوب میں نفاق و شقاق اور رشک و حسد کی خلیج کو اور زیادہ وسیع کرنے کیلئے ایک نہائت مفید آلہ کار ہے اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی کوئی مشترکہ می ذ اور مشترکہ پلیٹ فارم قائم نہ کرسکیں وہ نہ صرف ہندو مسلم نفاق کا بانی ہے بلکہ خود ہندو جماعتوں میں فساد و اختلاف کا باعث ہو رہا ہے"

قرطاس ابیض پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس کی ہر ہر سطر میں عدم اعتماد اور شک و شبہ کے سمندر موجیں مارتے ہوئے نظر آتے ہیں اس کی تجاویز خوش آئند ہیں مگر سرتاپا ابلہ فریب - گورنمنٹ نے استعماریت کو جمہوریت کے فریب دہ خوشنما لباس میں پیش کیا ہے قرطاس ابیض میں ہندوستانیوں کو آزادی نہیں دی گئی ہے بلکہ گورنروں اور گورنر جنرل کو آزادی کامل دیدی گئی ہے"

ہندوستانیوں کے حقوق و اختیارات کو تحفظات و تخصیصات کی بھرمار سے نقش تبدیل کر دیا گیا ہے شعبہ جات منتقلہ کے مقابلہ میں شعبہ جات محفوظ کا پلہ زیادہ گراں نظر آتا ہے۔

آخر میں آپ نے اس پر زور دیا کہ اب ہندوستانیوں کو لازم ہے کہ وہ اپنے دیرینہ اختلافات کو زمین کی ساتویں تہ میں دفن کر کے متحدہ طور پر حصول آزادی کے لئے مساعی ہوں"

پریسیڈنٹ کا خطبہ صدارت (مسٹر باسو کی تقریر کے)

بعد دیوان بہادر رامچندر نے اپنے خطبہ صدارت میں موجودہ اقتصادی بدحالی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اکثر ممالک میں اب جمہوریت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیجا رہی ہے اور اقتصادی بدحالی کا واحد سبب جمہوریت ہی کو قرار دیا جا رہا ہے،

آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کی زراعتی حالت روز بروز زوال پذیر ہو رہی ہے - پیداوار کی قیمت گرتی جا رہی ہے اور اس کے برعکس ٹیکسوں میں قسم قسم کا اضافہ ہو رہا ہے"

قرطاس ابیض کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دوسری گول میز کانفرنس کے بعد گورنمنٹ کا گاندھی جی اور اُن کے رفقا کار کو گرفتار کر لینا ایک سخت ترین غلطی تھی۔

گورنمنٹ نے اس اقدام سے گاندھی اِرون معاہدہ کو یکسر ٹھکرا دیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ سر سیموئل ہور اور لارڈ ولنگڈن کا مطالبہ امن و امان محض رسمی اور سطحی بات تھی،

آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگرچہ گاندھی جی جیل کی چہار دیواری میں محبوس ہیں لیکن ہندوستان کے قلب پر ان کا سیاسی اقتدار و غلبہ قائم ہے اور کوئی فیصلہ اُن کی مشاورت و تعاون کے بغیر صورت پذیر نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی فیصلہ کر بھی لیا گیا تو وہ دیرپا نہیں ہوگا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے ذہن نشین یہ ہوگیا ہے کہ گاندھی جی جس نصب العین کو لیکر کھڑے ہوئے تھے وہ کمزور ہو گیا ہے اور اُن کی معاون قوتیں بھی ان کا ساتھ چھوڑ رہی ہیں اور اُن کا زور و اثر بھی ہندوستانی کی سیاسیات میں کم ہو چلا ہے یہ محض ایک مغالطہ اور واہمہ ہے گورنمنٹ کو واضح ہونا چاہئے کہ گاندھی جی اپنی جگہ پر اٹل ہیں اور تا وقتیکہ معاہدہ گاندھی اِرون پر عملدرآمد نہیں کیا جائیگا اسوقت تک ہندوستان کے ارض بسیط میں کسی دستور اساسی کا کامیاب ہونا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے

ایک منتظم جماعت میں شامل کیا جائے جس کا کام یہ ہو کہ ملت کے روبرو جدید تعلیمی مسائل پر غور کرے اور اُس کا حل دریافت کر کے صحیح تعلیم کا اجرا کرے"

آپ نے کہا اس کانفرنس کی ہر شہر - تحصیل - قصبہ اور گاؤں میں شاخیں ہوں اور پھر ہر ایک محلہ میں اس کی کمیٹی ہو اور یہ کمیٹیاں مسلمان بچوں کی تعلیم کا انتظام ایک نظام کے ماتحت کریں۔

خطبہ کے صدر کا خطبہ صدارت

کرنل قریشی نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا کہ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا پہلا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو مغربی تعلیمات سے روشناس کرائے اور اُن کی مذہبی تعلیم اور کلچرل تربیت کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرے تاکہ مسلمان ماڈرن سائنس سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی قومی تہذیب اور کلچر سے بھی ناواقف محض نہ رہیں - آپ نے کہا چنانچہ موجودہ سیاسی اضطراب میں نوجوان مسلمانوں کی عدم شرکت اس کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کی تعلیمی سرگرمیاں کامیاب ہوئیں - آپ نے کہا کہ درجہ ثانوی کی تعلیم کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے مسلمانوں کو ٹیکنیکل تعلیم دی جانی چاہیئے - تاکہ مسلمان بچے اپنا مقصد حیات صنعت و حرفت کو ترجیح دینا سمجھیں اور کمانے نیز اخراجات کے کفیل ہونے کے پیچیدہ مسائل کو حل کر لیں"

اعلیٰ تعلیم کے متعلق آپ نے کہا کہ اس میں "ریسرچ" کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے آپ نے اسی سلسلہ میں علیگڈھ یونیورسٹی کے سرگرم کار ہونے کا اعتراف کیا - آپ نے کانفرنس کو دعوت دی کہ وہ اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کیلئے ڈاکٹر راس مسعود کو امداد دیں اور "ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن علیگڈھ کو مالی امداد دیں"

گاندھی جی نے والیسرائے کو کوئی مراسلہ نہیں بھیجا

نئی دہلی ۸- اپریل سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ والیسرائے یا حکومت ہند نے قرطاس ابیض کے متعلق گاندھی جی کی رائے معلوم کرنے کی کوشش نہیں اور نہ ہی اس کے متعلق گاندھی جی نے کوئی مراسلہ والیسرائے کو ارسال کیا ہے

خوشنما رنگوں میں

Dhariwal

دھاریوال کے خالص اونی بُننے کے تاگے

فوری استعمال کے لئے گولوں میں تیار ملتے ہیں

برلن وُلز ...... ۱۴/۱۴ آنہ سے لیکر 8/۱ روپیہ فی پونڈ
سپر مال ...... ۱ روپے فی پونڈ
سپر فنگرنگ ... 3/8 روپیہ سے لیکر 3/12 روپیہ فی پونڈ
نٹنگ یارنز ... 2/8 روپیہ سے 3/- روپیہ فی پونڈ

دلکش رنگوں میں

ہندوستان میں تیار شدہ

AGENTS

مقامی ایجنٹ:-
امپریل ایجنسی، جنرل گنج کانپور

ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸

اون کپڑے کے تمام بڑے بڑے بیوپاریوں سے مل سکتے ہیں

دی نیو ایجرٹن وولن ملز

دھاریوال　پنجاب

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

پرائمری اور ثانوی تعلیم میں مسلم نقطۂ خیال سے اہم تبدیلیوں کا مطالبہ

لاہور - ۱۵- اپریل - آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس زیر صدارت لفٹننٹ کرنل مقبول حسن قریشی وزیر تعلیمات ریاست بہاولپور منعقد ہوا - ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین بیرسٹر ایٹ لا بی - ایچ ڈی - صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے خطبہ صدارت میں پرائمری اور ثانوی درجہ کے طریقہ تعلیم میں ایسی اہم تبدیلیوں کی ضرورت جتائی تاکہ وہ مسلمانوں کی مخصوص ضرورتوں کی تکمیل کرسکیں اور تعلیم کے حقیقی منشا کے قریب تر لاسکیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا دسویں جماعت تک تعلیم ورنیکلر و تارہ میں دیجائے پنجاب میں تعلیم اردو یا ہندی ... اعلیٰ تعلیم کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے کاموں - انتظامات اور اُس کی ساخت پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ وہ پنجاب کی تعلیم یافتہ رائے عامہ کی نمائندہ نہیں ہیں بلکہ اس میں فرقہ پرستی داخل ہو کر حقائق کو ہضم کر رہی ہے یونیورسٹی اپنے مقاصد کی تکمیل میں ناکامیاب محض رہی - یعنی اعلیٰ تعلیم طلبہ کے قلوب کو کلچر کے مطابق نہ بنا سکی"

ڈاکٹر شجاع الدین نے مسلمانوں کے لئے ایک ایسے مرکزی ادارہ کی ضرورت بیان کی جو مرکزی حیثیت سے ملت اسلامیہ کی تعلیمی ضرورتوں کی نگرانی کرے اور ان کے طریقہ تعلیم پر کنٹرول رکھے - آپ نے تجویز کیا کہ ایجوکیشنل کانفرنس کو ماہرین تعلیم کی

ہندوستان کے متعلق دار العوام میں تاریخی مباحثہ

قرطاس ابیض کی اچھائیوں اور برائیوں پر اظہار خیالات

مہاتما گاندھی اور دیگر سیاسی لیڈروں کی رہائی ضروری ہے

موافق اور مخالف ممبران کی پر زور تقریریں

لندن ۲۷ مارچ، ہاؤس اور گیلریاں دونوں بھری ہوئی تھیں جبکہ ساڑھے ۳ بجے شام کو سر سموئیل ہور اپنی تجویز پیش کرنے کے لیے اُٹھے

سر سموئیل ہور وزیر ہند گورنمنٹ کی پوزیشن پر متعدد تبصروں کا حوالہ دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ بلاشبہ ۲ یا تین دن کے مباحثہ کے بعد ایوان سے یا ہندوستانی پبلک رائے سے یہ کہنا کہ وہ کسی قطعی فیصلہ پر پہنچ جائیں یقیناً نامعقولی بلکہ جرم ہے، پارلیمنٹ انتہائی بے عقلی کا کام کرے گی اگر وہ گذشتہ صدی کے اس مسلسل تاریخ کو سامنے نہ رکھے گی اور اس حقیقت کو فراموش کردیگی کہ ہم سال بسال ہندوستان کو یقین دلایا ہے کہ وہ دستوری ترقی کی جدید قسطوں پر اپنی توجہ رکھے اگر اُن وعدوں کا لحاظ نہ بھی کیا جائے جو وقتاً فوقتاً ہم نے کیے ہیں تو مسلسل تاریخ اور اخلاقی فرائض سے قطع نظر کرلینا بھی انتہائی ناانصافی اور انتہائی بے وقوفی ہوگی، ایشیائی مسائل کی عمومی حالت سے ہم ہندوستانی مسئلہ کو جدا نہیں کرسکتے، مشرقی بعید کی صورت حال کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ ایشیا کے رجحان کے پیش نظر کیا تعجب ہے اگر ہندوستان اپنی تصدیق کے لیے آواز اُٹھاتا ہے اور اپنی حکومت میں عظیم الشان حصہ کا مطالبہ کرتا ہے

عظیم الشان تبدیلیاں، اب ہندوستان کی حکومت میں عظیم الشان تبدیلیاں ناگزیر ہیں ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ یہ تبدیلیاں ضروری ہیں۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت کہ حکومت کی مجوزہ تبدیلیوں میں کوئی تبدیلی ایسی نہیں ہونا چاہیے کہ ہندوستانی اگزیکٹو مرکز، یا صوبہ جات میں کمزور ہو جائے، حکومت کے پیش نظر یہ چیز ہے۔

دماغ کی خرابی اگر حکومت کی اسکیم طویل اور پیچیدہ ہے تو اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ حکومت کے دماغ میں کیچڑ بھری ہوئی ہے بلکہ اس وجہ سے کہ ہندوستانی مسائل ہی بہت زیادہ پیچیدہ ہیں قرطاس ابیض نے تحفظات نے جو اتنی جگہ گھیر لی ہے وہ برطانی اور ہندوستانی دونوں کے مفاد کے لیے یکساں ہے بلاشبہ گول میز کانفرنس کے اجلاس دسمبر کی یہ چیز قابل غور ہے کہ خود ہندوستانیوں نے تحفظات کا مطالبہ کیا تھا گول میز کانفرنس میں ہندو یا پنجاب کے سکھ روز بروز اپنی اپنی قوموں کے لیے تحفظات طلب کررہے تھے مسلمان بھی ہندو صوبوں میں تحفظات کا مطالبہ کرتے تھے اور اچھوت اقوام بھی اُن علاقوں میں جہاں اُنکی تعداد زیادہ ہے تحفظات کے طالب تھے، تحفظات کے مطالبہ کے ساتھ ساتھ تمام ہندوستانی اقلیتوں نے بنیادی حقوق کے اعلان کا مطالبہ بھی کیا، ہندوستانی مفاد کے لیے ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ اپنی نشو و نما پر ترقی کے لیے ہندوستان کو موقع دیا جائے، ہم نے ہندوستانی خواہشات کی تکمیل کا میدان بھی جہاں تک ہم سے ہوسکا ہے مہیا کیا ہے۔

ہر چیز موجود ہے حقیقت ہے اس معاملہ کو جس کا تذکرہ روزانہ اور برسوں سے کیا جارہا تھا اسکو ہندوستانی وزیر کے اختیار میں دیدیا گیا ہے جس کا انحصار اُن مجالس قانون ساز پر ہے جنکو ہندوستانی منتخب کرینگے اور جس کا معیار رائے دہی بہت وسیع ہے جو اس غرض سے وسیع کیا گیا ہے کہ زراعتی لوگوں کو اپنی آواز پہنچانے کا موقع ملے اور غربا اور کم از اقلیتوں کا تحفظ ہوسکے، ہندوستانی کاشتکار کا مفاد، لگان، آبپاشی پولیس، تعلیم، صحت عامہ، بیماریوں سے مویشیوں کا استحفاظ اور بچوں کی ترقی وغیرہ سے ہے۔

صوبجاتی مفاد میں ۷۷ چیزیں ہیں، ان سب پر آئندہ اس حکومت کا اختیار ہوگا جو بذات خود اپنے ساتھیوں کے ساتھ ذمہ دار ہے، تیرہ برس گذرے کہ اس قسم کی چیزیں دفتری حکومت کے تحت میں تھیں، اتنے بڑے ملک کی حکومت کے دستوری طریقوں میں اتنی تھوڑی مدت میں ایسی تبدیلی کبھی نہیں ہوئی، اس صدی کے زیادہ حصہ میں ہم نے غلط طور پر یا صحیح طور پر ہندوستان کو مغربی لائنوں میں ڈالا ہے ہم نے ہر ذمہ دار پبلک آدمی کو یقین دلایا ہے کہ ہندوستان کی ترقی کے لیے مغربی بالخصوص برطانی ادارے زیادہ مناسب ہیں گذشتہ وعدوں نے پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دستوری طرز اور وقت کا انتخاب کرے،

مضبوط اگزیکٹو، مضبوط اگزیکٹو کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ حکومت الرحمی جنہیں ہے دنیا کے واقعات اس کے سامنے ہیں، مشرق اور مغرب دونوں جگہ حکومتوں کے بعد حکومتیں اور دستوروں کے بعد دستور اگزیکٹو کمزوری کی وجہ سے ناکام رہے تجویز برطانوی مفاد کو انگلو انڈین مفاد بتلاتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی حصہ داری کے بعد نہ حکومت اور نہ پارلیمنٹ ان فرائض سے ہاتھ اُٹھانے کو تیار ہے جو کمزور کو قوی کے مظالم سے بچانے، مذہبی اقلیتوں کے تحفظ اور انارکی پیدا نہ ہونے دینے کے سلسلہ میں ہم نے اپنے ذمہ لیے ہیں،

اعتراضات کا جواب ہندوستانیوں نے اعتراض کیا کہ ذمہ داری بے معنی ہے اس ملک کے معترضین نے کہا کہ تحفظات کی کوئی قیمت نہیں، خوش قسمتی ہے دنیا پر ان کی حکومت نہیں ہے، اگر اس اصول پر عمل کیا جاتا تو یا تو ہندوستانیں ذمہ داری ہی نہ ہوتی اور اگر ذمہ داری ہوتی تو تحفظات نہ ہوتے، آپ نے دعویٰ کیا کہ ہندوستان میں یا برطانیہ کا کوئی معقول شخص ان دونوں چیزوں میں سے ایک کو پسند کرنے کے لیے تیار نہوگا، احتجاج کرنے والوں میں پیش پیش ہندوستانی اقلیتوں کے وہ نمایندے ہونگے جنھوں نے گذشتہ گول میز کانفرنس میں نہایت قوت کے ساتھ اپنی آواز بلند کی ہے۔

تحفظات کاغذی نہیں ہیں آئرلینڈ کا معاہدہ ہندوستانی حال سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا، آئرلینڈ کا معاہدہ اس وجہ سے ٹوٹ گیا کہ تحفظات نہ تھے، ہندوستانیں گورنر جنرل اور اگزیکٹو افسر خواہ وہ دفاتی ہوں یا صوبہ جاتی اب بھی بھرتی کیے جائینگے اور فوج پارلیمنٹ کے غیر منقسم اختیار میں رہے گی تحفظات کاغذی نہیں ہیں،

حکومت کے افسروں کو زبردست اختیارات دیے گئے ہیں اور ان اختیارات کے استعمال کے ذرائع بھی مہیا کیے گئے ہیں

ہندوستانی ساکھ، فیڈریشن کی کامیابی کے لیے ہندوستانی ساکھ کے قیام کی بڑی زبردست ضرورت ہے۔ ہندوستان میں روپیہ لگانے والوں کے دلوں میں یہ چیز ہر وقت کھٹکتی ہے، ہندوستان کا نصف قرضہ خود ہندوستان سے لیا گیا ہے، قرضخواہوں کو مطمئن رہنا چاہیے کہ اگر حکومت ایسی تجاویز پیش کرے گی۔

والیان ریاست کا رویہ، والیان ریاست کا تذکرہ کرتے ہوئے سر سموئیل ہور نے ان کے حکومتی تجربات کو خراج تحسین ادا کیا اور کہا کہ خواہ والیان ریاست بذات خود کتنا ہی اختلاف رکھتے ہوں مگر وہ دو بنیادی صورتوں میں متفق ہیں یعنی (۱) مضبوط حکومت کے سلسلے میں امداد (۲) برطانی سلطنت میں رہنے کا ارادہ، ہندوستانی ریاستوں نے اپنے نمایندوں کے ذریعہ واضح کردیا ہے کہ وہ کسی ایسی حکومت میں شریک ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں خواہ وہ قطعی طور پر وہائٹ ہال کے ماتحت ہو اگر ایسا ہے تو مرکز اور صوبہ جات کو محفوظ بنانے والی تجاویز کی ضرورت ہے، قرطاس ابیض میں والیان ریاست اور تاج کے تعلقات کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا کیونکہ مسئلہ اعلیٰ اقتدار اعلیٰ فیڈرل اسکیم میں شامل نہیں ہے، فیڈریشن کی دو قسمیں ہیں ایک تو مرکز کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہوتا ہے اور دوسری میں یہ چیز صوبجاتی عناصر کو منتقل ہوجاتی ہے والیان ریاست نے موخر الذکر کو پسند کیا ہے۔

پولس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے امید ظاہر کی کہ تقرر اور ماتحت ملازمین کی ترقی کے لیے زبردست انتخابی بورڈ مقرر کیے جائینگے پولس کا کام وزیر کی ذمہ داری میں ہوگا اور وزیر یقیناً بہت زیادہ پولس سے متعلق چیزوں پر توجہ دے گا کیونکہ اس کا کام ہر موقع پر اعتراض کا مقصد بن جایا کرے گا، گورنر بھی صوبے اور قیام امن وامان کے علیم حفظے کے پیش نظر مخصوص ذمہ داری حاصل ہوگی

تجارتی تحفظات کا تذکرہ کرتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ ان کی بنیاد مشترکہ ہے، آخر میں آپ نے سائمن کمیشن اور گول میز کانفرنس کے ہندوستانی مندوبین کا شکریہ ادا کیا اور تجویز کی تائید کرتے ہوئے درخواست کی کہ وہ ایک مضبوط اور عقلمند کمیٹی کی ترتیب میں امداد دیں سر سموئیل کی تقریر ایک گھنٹہ پانچ منٹ تک جاری رہی جسو بہت توجہ کے ساتھ سُنا گیا، گیلریوں میں مہاراجہ بردوان، مسٹر اسٹینلی جیکسن بیرن والٹر ہور رتھوں، سر ریجنالڈ مانٹ، سر ہٹ میکفرسن، سر ہیوبرٹ کار سر بی، این مترا، مسٹر دی، جے پٹیل اور ہندوستانی مجلس آئین ساز کے دیگر انگریز ارکان موجود تھے، امرا کی گیلریوں لارڈ لنڈنڈری، لارڈ لائڈ، لارڈ برنہم، لارڈ ٹیکلا اور لارڈ اسٹنل بیٹھے ہوئے تھے

میجر اٹیلی

میجر اٹیلی نے مخالف جماعت کیطرف سے حسب ذیل بیان پڑھا۔

گاندھی ارون میثاق ۱۸۵۸ء میں ہندوستان پر برطانی قبضہ ہونے کے بعد سے بیشتر برطانی حکومتوں نے افراد ملک سے وعدے کیے ہیں، ہماری پارٹی کی خواہش ہے کہ ان وعدوں کو پورا کیا جائے، ان وعدوں کی تصدیق بلیک پول کانفرنس ۱۹۲۷ء کے اعلان کے ذریعہ کیگئی جس میں ہندوستانیوں کے حق حکومت کمل خود اختیاری کی تصدیق کیگئی تھی اس لیے برطانی حکومت کی یہ پالیسی ہونی چاہیے کہ ہندوستان کے مشورہ سے ہندوستان میں جس قدر جلد ممکن ہوسکے برطانی دولت مشترکہ کے مساوی حصہ دار کی حیثیت سے ذمہ دار حکومت قائم کردی جائے ور اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیے ہندوستانیوں کا اتحاد حاصل کیا جائے لیبر پارٹی سائمن کمیشن کی اس تجویز کی تائید کرتی ہے کہ جدید دستور میں خود بخود ترقی کرنے والی دفعات ہونی چاہییں، ہمارا خیال ہے کہ جدید دستور، گاندھی ارون میثاق بنیادوں پر مرتب ہونا چاہیے، ہندوستانی دستور کی بنیاد وہ اصول ہونا چاہیے جس کا اظہار پہلی گول میز کانفرنس میں لیبر حکومت نے کیا تھا اور جس کی مزید تصدیق یا دوسری گول میز کانفرنس میں نیشنل گورنمنٹ نے کی تھی کہ اس قسم کے تحفظات نہیں ہونے چاہییں جو جدید دستور کی دی ہوئی مکمل ذمہ داری حکومت میں رکاوٹ پیدا کریں۔

سیاسی اسیروں کی رہائی لیبر یہ اس اصول کے قائل ہیں کہ ہندوستان کے تمام طبقوں کی منظوری اور اتحاد کے بغیر مفاہمت نہیں ہوسکتی اس لیے میں سیاسی اسیروں کی رہائی کی درخواست کرتا ہوں۔

جب لیبر حکومت نے اپنی پارٹی کا اعلان کیا تھا کہ آزاد مباحثہ اور مفاہمت نیز تعاون حکومت کی پالیسی کا مقصد ہے تو گول میز کانفرنس میں کانگریس کے نمایندوں نے شرکت کی تھی اور ہندوستان کے ہر طبقہ و خیال کے افراد کا تعاون حاصل ہوگیا تھا اور یہ بڑی زبردست فتح تھی۔

کانگریس کو کچلنا ناممکن ہے، نیشنل حکومت کی پالیسی بدلی، گول میز کانفرنس برخاست ہوئی کانگریس کے خلاف تشدد کا ایک جدید دور شروع ہوا اور مصالحت کی تمام عمارت گر پڑی، تیسری گول میز کانفرنس میں غیر نمایندہ مندوبین کی بہت تھوڑی سی تعداد شریک ہوئی، کیونکہ کانگریس کو کچلنا اور چند ہندوستانی نمایندوں کے ذریعہ مفاہمت کرلینا ناممکن ہے، قرطاس ابیض تمام پیش کردہ اصولوں اور ہمارے وعدوں کے خلاف ہے۔

قرطاس ابیض میں ڈومینین اسٹیٹس نیز حکومت خود اختیاری کی طرف عملی اقدام کا پتہ نہیں، کوئی تجویز ایسی نہیں کہ گورنر جنرل یا وزیر ہند کے اختیارات ختم ہوجائینگے،

حامیان کوئی تجویز ایسی نہیں کہ مرکز کی مشینری مالی تحفظات کو ختم کردے گی اور ہندوستانیوں کو اپنی قسمت پر اختیار حاصل ہوجائے گا۔

قرطاس ابیض نہیں کہتا کہ تحفظات میعادی ہیں، فیڈریشن کے افتتاح کی شرائط اور وقت کا اظہار صاف ہونا چاہیے تجاویز مرکز میں مطلق العنانی پیدا کرتی ہے اور ذمہ داری کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیتی ہیں یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ جس چیز کو صوبوں سے علیحدہ کردیا گیا ہے، اُسے مرکز میں قائم کیا جاتا ہے۔

کونسل آف اسٹیٹ میجر اٹیلی نے کونسل آف اسٹیٹ کی خصوصیات کی مذمت کی، آپ نے مرکزی ایوان تحتانی کی بھی مذمت کی کہ دس لاکھ کے حلقوں کی صورت میں انتخاب کرنے والوں اور منتخب ہونے والوں میں کوئی تعلق نہ رہے گا خواتین اور مزدوروں کے متعلق جو تجاویز ہیں وہ رجعت پسندانہ ہیں ۔

مضبوط حکومت ہندوستان کا ہر شخص مضبوط حکومت پر یقین رکھتا ہے مگر وہ حکومت جو محکوم طبقہ کے مشورے سے قائم ہو، ہم عوام کے اقتصادی و معاشرتی حالات کے پیش نظر ذمہ دار حکومت کا مطالبہ کرتے ہیں اور نوجوان ہندوستان کے شوشل اصلاح کے لیے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں ۔

قرطاس ابیض یہ چیز پیش نہیں کرتا مرکزی ذمہ داری کا کوئی تذکرہ نہیں اور نہ مکمل ذمہ داری کیطرف قدم اُٹھانے کی کوئی تجویز ہے نہ وزیر ہند یا دار العوام کے اختیارات کے انتقال کا تذکرہ ہے، ڈومینین اسٹیٹس کیطرف کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا بلکہ بینکر دہلی میں بیٹھکر حکومت کرے گا جسطرح انگلستان کے امرا کرتے ہیں ۔

سر ہربرٹ سموئیل آپ نے سر سموئیل ہور کی حرف بحرف تائید کی گول میز کانفرنس کے ہندوستانی مندوبین کا تذکرہ

کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ سلیکٹ کمیٹی کی شرکت کے لیے ہم کم از کم ہندوستانی نمایندون کو مدعو کر سکتے ہین، اس سے آگے بڑھنے کی ہمین دستور اجازت نہیں دیتا، چرچل کے رویہ کا تذکرہ کرتے ہوے آپ نے کہا کہ ہندوستانی آیندہ کبھی یقین نہ کرینگے کہ ہم ذمہ دار حکومت کے قیام کے خواہشمند ہین، ہندوستانی تعاون کے بغیر حکومت ہند کچھہ نہین کر سکتی، اگر مسٹر چرچل کا نظریہ قبول کر لیا جائے تو اُن تجاویز کی کامیابی کی مطلق امید نہیں، اگر موجودہ موقعہ کو ہاتھ سے دیدیا گیا تو ہندوستان کے سلسلے میں آیندہ چند سال کے اندر ہم عظیم الشان مشکلات مین مبتلا ہو جایئن گے، آپ نے کہا کہ امن و امان کے پیش نظر برطانیہ کا فرض ہے کہ وہ تحفظات مقرر کرے، ہندوستانیون کو یاد رہے کہ ہر حکومت خواہ اسمین کچھہ حصہ غیر ملکی بھی ہو بہتر ہے اس وطنی حکومت سے جس مین انارکی کا وجود قائم ہو جائے آپ نے کہا کہ قرطاس ابیض ڈومینین اسٹیٹس کو بہت قریب لے آیگا،

سر ریجنالڈ کریڈک

آپ نے کہا کہ ایسے ملک کے لیے جمہوریت کو تجویز کرنا ظلم ہے جس مین بہت سی جنگجو نسلین آباد ہون اور ان کے مفاد مختلف ہون قرطاس ابیض مین اگرچہ تحفظات رکھے گئے ہین مگر تحفظات ہمیشہ کام نہیں آیا کرتے، یہ غلط ہے کہ ہندوستان کا ہر طبقہ اسی اسکیم کا طالب تھا، صوبہ جاتی آزادی کے متعلق آپ نے سائمن کمیشن کی سفارشات کی قبولیت پر زور دیا، آپنے فرمایا کہ فیڈرل اسکیم آیندہ کی چیز ہے،

مس میری پکفرڈ

آپ نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ خواتین کو حق رائے دہی صحیح نہیں دیا گیا آپ نے فرمایا،

اگر پارلیمنٹ مرکزی ذمہ داری کی پالیسی اختیار نہین کرتی اور صوبہ جات کو اختیارات مستقل نہین کرتی، تو ہندوستانی شبہات قوی ہو جایئں گے ہندوستان کے اعتدال پسند تعاون کے لیے تیار ہین اور کانگریس کا بھی ایک طبقہ اس رائے کا ہے کہ سول نافرمانی کو بند کر دیا جائے اور اصلاحات سے تعاون کیا جائے، اگر پارلیمنٹ نے قدم پیچھے ہٹایا تو نہ صرف یہ کہ سول نافرمانی شروع ہو جائے گی بلکہ اعتدال پسند بھی کانگریس کے ہاتھون پہنچ جایئن گے،

مسٹر ہیلس

مسٹر ہیلس نے کہا کہ ہندوستان مغربی جمہوریت کو اختیار نہیں کرے گا، اور اسوقت تک کوئی طریقہ حکومت کامیاب نہسین ہو سکتا جب تک کہ کانگریس اور مہاتما گاندھی کی موافقت حاصل نہو جائے جو ہندوستانیون کے ایک بہت بڑے طبقہ کے دلون پر قابض ہین آپ نے تجویز کیا کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے شہزادہ ویلز، وزیر اعظم اور مسٹر بالڈون ہندوستان جایئن،

مسٹر مالسن

آپ نے شکایت کی کہ ہندوستان مین قرطاس ابیض کا استقبال سرگرمی سے نہین کیا گیا اور امید ظاہر کی کہ سلیکٹ کمیٹی ایک ایسا بل مرتب کرے گی جس سے ہندوستانی خواہشات مطمئن ہو جایئن گی اور جملہ اقلیتن اور تمام مفاد بھی محفوظ ہو جایئن گے۔

۲۹ مارچ کو پیش ہونے والی ترمیم کے سلسلہ میں جو مہاتما گاندھی اور دیگر سیاسی اسیرون کی رہائی کے متعلق ہے مسٹر مالسن نے کہا سب لوگ اسپر افسوس کرینگے کہ جب عظیم الشان تبدیلیان کیجایئن گی مہاتما گاندھی جیل مین ہونگے۔

سر الفریڈ ناکس

آپ نے کہا کہ ہندوستان کے یوروپین اور سرکاری طبقہ سے قرطاس ابیض کو کوئی حمایت حاصل نہیں ہوئی، کسی ہندوستانی گواہ سے ایماندارانہ رائے کا حاصل کرنا بہت مشکل ہی، گورنرون کو ضرورت ہے کہ ایک ڈپٹی گورنر مقرر کیا جائے اور گورنرون کو ایک یا دو غیر منتخبہ سرکاری ممبرون کے نامزد کرنے کا اختیار دیا جائے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر ہاؤس نے وعدون کے ایفا مین کمزوری کا اظہار کیا تو ہندوستانی اعتماد اُٹھ جائے گا جو حکومت کے پاس ایک زبردست آلہ ہے،

مسٹر گیڈ وگن

آپ نے کہا کہ جب یہ تجاویز نافذ ہونگی تو کیا ہندوستانیون کا اعتماد حاصل ہو جائے گا، اب سے چند سال پہلے ہندوستانیون سے کہا گیا تھا کہ اگر کانگریسیون نے سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا تو کمیشن کی کوششیں بیکار ہو جایئن گی اور اب اُن سے کہا جاتا ہے کہ کانگریس کو بآسانی نظر انداز کیا جا سکتا ہے کہ قرطاس ابیض کی رو سے ولیسرا ے کو مسٹر چرچل جیسے تمدن اور ذکاوت کا مالک ہونا چاہیے کہ اسکی خصوصیات یعنی معصومیت حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسی ہونی چاہیے،

میجر ملز

میجر ملز نے سر سموئیل ہور کی تعریف کی اور مہاتما گاندھی اور اُنکے سیاسی اسیرون کی رہائی پر زور دیا، جنھون نے بلتشدانہ جرائم نہین کیے ہین تاکہ اُن کا تعاون حاصل ہو سکے،

آپ نے ہاؤس سے درخواست کی کہ وہ ہمت سے کام لیکر صورت حال مین زندگی پیدا کر دے، ہندوستان پر حکومت کرنے کی خواہش کے ساتھ نہین بلکہ ہندوستان کے آزاد کرنے کے خیال سے اور اس چیز مین اضافہ کر دے کہ ہم سب لوگون کو آزاد دیکھنا چاہتے ہین۔

مسٹر وولمر

آپ نے قرطاس ابیض کی بے انتہا مذمت کی آپ مجلس مدافعت ہند کے رکن ہین آپ نے گورنرون کے مشکلات کا خوب خوب رونا رویا اور وہی باتین کہین جو انگلستان کے رجعت پسند رات دن بکتے ہین اور جن کا منشا یہ ہے کہ ہندوستان کو کچھہ بھی نہ دیا جائے،

(مباحثہ کل کے لیے ملتوی ہو گیا)

لندن ۲۸ مارچ لارڈ وولمر نے ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر (شام) پھر اپنی تقریر شروع کی آپ نے کہا کہ حکومت کی اسکیم اعلے کامیابی حاصل نہین کر سکتی اور نہ یہ اسکیم ہر شخص کی مطلوبہ حصہ داری کی اسپرٹ کیطرف رہنمائی کرتی ہے ایوان کو کوئی حق نہین ہے کہ وہ اُن برطانویون کی حفاظت کے لیے جوا کھیلے جنھون نے ہندوستانین سرمایہ لگا رکھا ہے اور نہ ایوان کو ہندوستانیون کی قسمتون اور جانون سے جوا کھیلنے کا حق ہے آپ نے ایوان سے درخواست کی کہ وہ اس عظیم الشان پیمانے کے بجاے چھوٹے پیمانے پر تجربہ کرے یعنی ایک یا دو خاص صوبون کو مکمل اختیارات دیکر دیکھے۔

سر رابرٹ ہارن

آپ نے سر سموئیل ہور کی تعریف کرنے کے بعد بتایا کہ حقیقت یہ ہی کہ دار العوام کا کوئی رکن اس بار سے نہین بچ سکتا جو سب کے کاندھون پر ڈالدیا گیا ہے۔ ان کے سامنے وہ اہم اور اختلافی مسائل ہین جو آج تک اس پارلیمنٹ یا کسی اور پارلیمنٹ کے سامنے کبھی پیش نہین ہوے اور اس امر کا انحصار ارکان کے انفرادی ضمیرون پر ہے کہ وہ مسئلہ کا مقابلہ ایمانداری سے کرین ہندوستان کو ذمہ دار کی شکل مین کوئی نہ کوئی چیز دینے کی ضرورت ہے اور ہم اسوقت درجہ اور موقع کے جج ہین تحفظات اب سے پیشتر کبھی اتنے زیادہ ضروری نہین ہوے ہم ایسے زمانے مین ۳۵ کروڑ انسانون کو پارلیمنٹری جمہوریت دے رہے ہین جب کہ بہت سے ممالک جنھون نے اس کا تجربہ کیا ہے اس سے ہٹ رہے ہین، آپ نے فرمایا کہ غیر موثر تحفظات کے بجاے تحفظات کا نہ ہونا ہی بہتر ہے، مین کبھی یہ نہین سمجھ سکا کہ امن و قانون سائمن کمیشن کی رائے کے مطابق کسطرح صوبہ جات کے ہاتھ مین چھوڑا جا سکتا ہے یہ خیال کرنا بالکل ممکن ہے کہ عام لوگون منتخبہ مجلس کے اختیار مین فوج اور پولیس کو دیے بغیر صوبہ جات کو بڑی سے بڑی حکومت خود اختیاری دی جا سکتی ہے، پولس کا مسئلہ حکومت ہند کے پورے سسٹم کی جان ہے، عوام کا یہ اصول کہ ہم خود حکومت کرنا چاہتے ہین خواہ وہ کتنی ہی قیمتی ہو بالکل غلط اصول ہے۔ مانٹیگ چیمسفورڈ اصلاحات سے پہلے ہندوستان دُنیا کے تمام دوسرے ملکون کے مقابلے مین زیادہ سستی سے زندگی بسر کر رہا تھا، موجودہ زمانہ مین یہ قیمتین بہت زیادہ بڑھ گئی ہین، آپ کے خیال مین والیان ریاست کی مجوزہ نمایندگی ان کی اہمیت کو کم نہیں کرتی،

مسٹر ٹام ولیمس

مسٹر ٹام ولیمس نے کہا کہ نسلی، مذہبی اور دیگر مشکلات نے مسئلہ کو گھیر رکھا ہی مگر مین یہ تسلیم نہین کرتا کہ اگر تمام ارکان اور خود ہندوستانیون کے دلون مین خواہش ہو تو بھی یہ مشکلات حل نہین ہو سکتین، ان تجاویز کا تعلق نہ تو ہوم رول سے ہے اور نہ ڈومینین اسٹیٹس سے آپکے خیال مین قرطاس ابیض کے معنی یہ ہین کہ ایک غیر معین مدت تک معمولی مستثنیات کے ساتھ تمام اختیارات گورنر جنرل وہائٹ ہال کے ہاتھ مین رہین گے اور اس دستاویز کے کسی حصہ مین یہ وعدہ درج نہین ہے کہ جدید دستور ترقی کر سکے گا، آپ نے فرمایا کہ یہ اسکیم جمہوریت کے منافی ہے، کوئی شخص یہ خیال نہین کر سکتا کہ برطانیہ ہندوستان کو خالی کر رہی ہے قرطاس ابیض نے حکومت کی مشینری کے ٹکڑون کو اس پیچیدگی کے ساتھ پیش کیا ہی کہ مثال نہین ملتی، تجاویز کی پیچیدگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر انچارج کبھی کوئی حقیقی ترقی نہین کر سکتا نیز منتقلی کا خیال بھی راستہ مین کھو یا گیا ہی۔ صاف ظاہر ہے کہ جدید دستور کی ترقی کا کوئی امکان نہین ہے، اس امر کے باوجود کہ مرکز مین صوبہ جاتی حکومتون کو بعض اضافی اختیارات حاصل ہین برطانی پارلیمنٹ اقتدار اعلیٰ کی مالک رہتی ہے۔

قرطاس ابیض مین کہین تذکرہ نہین کہ ہندوستان کسی زمانے مین بھی ڈومینین اسٹیٹس حاصل کر سکے گا جہان تک فوج اور مالیات کا تعلق ہے قرطاس ابیض مین کہین ذکر نہین کہ اگر ہندوستانی مدبرین نے یہ ثابت بھی کر دیا کہ وہ اچھی طرح حکومت کر سکتے ہین تو مالیات یا فوج کبھی بھی ہندوستان کے سپرد کر دی جائے گی اور نہ یہ تذکرہ ہے کہ فوج کو ہندوستانی بنایا جائے گا۔

آپ نے فرمایا کہ ملک کو یہ بتا دینا چاہیے کہ اسکیم مین تبدیلی کرنے کا اختیار سلیکٹ کمیٹی کو کہان تک ہوگا اور آیا حکومت کمیٹی کی سفارشات کو قبول کرے گی یا کوئی اہم تبدیلی نہ ہو سکے گی بلکہ صرف تفصیلات مین معمولی تبدیلیان کیجا سکین گی۔ چند ارکان ایسے ہونگے جو یہ شیخی بگھار سکین گے کہ ہم نے ہندوستانین جو دنیا مین سب سے زیادہ غریب قوم ہے اور جس کے افراد ۹۶ فی صدی غیر تعلیم یافتہ ہین بہت کچھ کامیابی حاصل کی ہی آپنے فرمایا کہ سر سموئیل ہور کو پریشانی یہ ہی کہ ہندوستان کے لوگ اس اعتبار سے حکومت کرنے کے قابل نہین ہین جس اعتبار سے کہ اس ملک کے افراد ہین۔

مسٹر ولیمس نے فرمایا کہ نام نہاد ہندوستانی انتہا پسند قرطاس ابیض یا برطانی پارلیمنٹ کے خلاف جب کہتے ہین کہ اُنھون نے ہندوستانیون کو سمجھا ہی نہین جن سے اُنھون نے متعدد وعدے کیے ہین تو بالکل سچ کہتے ہین اگر یہ امر ثابت کر دیا جائے کہ بعض تحفظات غیر ضروری ہین اور حکومت خود اختیاری میں کسی حد تک حقیقی توسیع بھی ہو سکتی ہو تو پھر حکومت کو پس و پیش نہ کرنا چاہیے ہندوستانی انصاف کے مستحق ہین۔

اسوقت مسٹر لانسبری اپنی بیوی کی تکفین کر کے دار العوام مین واپس آئے آپ کا استقبال ہمدردانہ تالیون سے کیا گیا۔

سر جان سائمن

سر جان سائمن نے اسٹیج پر اظہار کردہ خیالات کی اہمیت پر زور دیا، آپ نے کہا کہ مین اسوقت تک کسی چیز پر راے نہین دونگا جب تک یہ نہ دیکھ لونگا کہ وہ ہندوستان کے حق مین مفید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سلیکٹ کمیٹی قرطاس ابیض کی بہت تفصیلی اور غیر جانبدارانہ جانچ کرے گی، مسودہ جو بالآخر پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہوگا اُسوقت تک قطعی طور پر طے نہین ہوگا جب تک کہ جانچ کا نتیجہ مکمل طور پر حاصل نہ ہو جائے گا، اس کے بعد سر جان سائمن نے سائمن رپورٹ کی تفصیلات پر بحث کی، آپنے فرمایا کہ رپورٹ مین دو ہندوستان نہیں ہین بلکہ ایک اور صرف ایک عظیم الشان ہندوستان تھا جس مین ریاستین اور صوبہ جات شامل تھے۔

پابندیان سر جان سائمن نے کہا کہ آئینی کمیشن صرف برطانی ہند کے مسائل سے متعلق تھا، یہ چیز ظاہر ہے صاف کہ پارلیمنٹ کے قانون کے ماتحت جس کے ذریعہ کمیشن کا تقرر ہوا تھا ہم مانٹیگ پالیسی کے اتباع پر مجبور تھے، آئینی کمیشن نے اپنا کام مانٹیگ پالیسی کو قبول کردہ پالیسی سمجھتے ہوئے شروع کیا اور قابل غور صرف وہ تجاویز تھین جو ۲۰ اگست ۱۹۱۷ء کے اعلان اسپرٹ مین تیار کی گئی تھین۔

خلاف دانشمندی سائمن کمیشن نے سمجھ لیا تھا کہ مرکز مین ذمہ دار قسم کی حکومت کے قیام کی کوشش کے لیے برطانی ہند مین کسی دستور کو ترقی دینا خلاف دانشمندی ہی آپ نے وزیر اعظم کے ایک مکتوب کا حوالہ دیا جو برطانی ہند اور ریاستون کے تعلقات پر مبنی تھا اور فرمایا کہ اسکا انحصار صرف اسی صورت پر ہے کہ والیان ریاست بعض شرائط کو پورا کرین، اگر یہ صحیح ہے کہ ہمارے پاس عظیم الشان ہندوستان کی ترقی کا موقعہ تھا تو وہ مواقع وہ تھے جو رد ہونے والے تھے کیونکہ والیان ریاست نے صاف بیانی سے واضح کر دیا تھا ورنہ ہم اس عظیم الشان تجربہ مین خطرہ کا مقابلہ کرتے میری خواہش ہے کہ اسکیم کو رد کرنے سے قبل والیان ریاست کے مسئلہ کی کافی تفصیلی تحقیقات کر لی جائے۔

مرکز مین تبدیلیان بغیر معقول وجہ کے مین سائمن رپورٹ کے صحیح نظریون سے کنارہ کش نہین ہو سکتا ایوان والیان ریاست کے چانسلر نے ۱۹ جنوری کو اعلان کیا ہی کہ فیڈریشن ہندوستان کا صحیح مستقبل ہے جو قبول کردہ مخصوص اصول ہے اور ریاستون کی ایک بہت بڑی تعداد فیڈریشن مین شامل ہو جائے گی یہ اعلان اور اس کی تفصیلات بہت زیادہ اہم واقعات ہین آپ نے فرمایا کہ اگر ان کو پورا نہ کیا گیا تو میرے خیال مین حکومت اور ایوان کی پالیسی کی مطابق قرطاس ابیض مین تجویز کیا گیا ہی کہ مرکز مین حکومت خود اختیاری کی طرف قدم اُٹھایا جائے گا۔

عظیم الشان ہندوستان مرکز مین ذمہ دار حکومت کی

ترقی کی امید صرف اسی شرط پر منحصر ہے کہ عظیم الشان ہندوستان کو ترقی دی جائے اگر ایسا ہوگیا تو یہ شمولیت اپنے اندر وہ بہترین اجزا لائے گی جو اطمینان بخش ترقی کے ضامن ہو جائیں گے آپ نے ایوان سے درخواست کی کہ مسترد کرنے سے قبل وہ اس چیز پر دو مرتبہ غور کریں کہ اگر ہم نے ہندوستان کو جسکی ہمارے اوپر بہت بڑی ذمہ داری ہے برطانی ہند اور ریاستہائے ہند کے دو حصوں میں تقسیم کردیا تو ہندوستان کا کیا نتیجہ ہوگا آپ نے یہاں مسٹر میکڈانلڈ کی تقریر جزا کا حوالہ دیا جو وصوف نے تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں کی تھی کہ تخفیف اسلحہ کو حاصل کرنے کی جو ہم کوشش کر رہے ہیں وہ بلاشبہ ناکام ہو جائے گی اگر کسی ایک نے بھی اس سلسلے میں کچھ نہ کیا، ہمیں یہاں بھی اسی قسم کی کوئی چیز کرنی ہے،

مرکزیت پولس صوبہ جات میں امن قانون اور پولیس کے انتقال کے مسئلہ پر آپنے بہت دیر تک بحث کی اور فرمایا کسی زمانے میں پولس صوبہ جاتی سروس تھی، میں پولس کو مرکزی بنا دینے کے خیال سے متاثر ہوا تھا مگر مجھے یقین ہوگیا کہ یہ نظریہ قطعی طور پر ناقابل عمل ہے ہندوستان ایک وسیع ملک ہے، اگر پولس کو مرکز کے حوالے کردیا گیا تو ہر صوبہ کے لیے ایک جدا محکمہ بنانے کی ضرورت ہوگی اور پھر وہی پوزیشن پیدا ہو جائے گی جو پہلے سے موجود ہے اعلیٰ حکام آل انڈیا بنیاد پر بھرتی کیے جاتے ہیں جن کی ذمہ داری وزیر ہند پر بدستور رہے گی، حکومت کی طرف سے کوئی تجویز ایسی پیش نہیں کی گئی کہ اس میں تبدیلی کردیجائیگی

محافظین ملک پولس کو محفوظ مضمون نہ بنانے کی وجہ کی تشریح کرتے ہوئے سر جان سائمن نے کہا کہ صوبہ جاتی ... پولس کے سلسلے میں کوئی ذمہ داری محسوس نہ کرینگی اور پولس کے خلاف حملے کیا کرینگی اور بعض اوقات یہ حملے اس قدر سخت ہونگے کہ وہ بلا ضرورت اور خلاف انصاف ضروری رقم کی موافقت میں ووٹ دینے سے انکار کردینگی نتیجہ یہ ہوگا کہ جب تک سسٹم کو تبدیل نہ کیا جائیگا پولس کو ایک مخالف نوکر شاہی کا ایجنٹ تصور کیا جائے گا، یہ چیز خلاف انصاف ہوگی کیونکہ پولس نے بہت ضروری کام کیے ہیں اور بعض اوقات وہ عوام میں ناپسندیدہ نظروں سے دیکھی گئی ہے اور اُسنے اپنے آپکو خطرے ڈال لیاہے ... اضلاع میں انارکی کا دور دورہ ہو جائیگا،

راہ آزادی سائمن کمیشن متفقہ طور پر اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ پولس کے لیے صوبہ جاتی حکومتیں ذمہ دار ہونی چاہیئں پارلیمنٹری اداروں کے تصور نے ہندوستانی سیاستدان کو جو گرویدہ کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اُنھیں بتایا ہے کہ یہ پرامن آزادی کا راستہ ہے سر جان سائمن نے پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ وہ نیک نیتی اور ہمت کے ساتھ ہندوستانی حکومت کے ارتقا پر کشادہ دلی سے بحث کریں اور اس امر کو بھی تسلیم کرلیں کہ پارلیمنٹ نے اپنی اعلان سے جو راہ مقرر کی ہے اور ملک نے جو پالیسی اختیار کی ہے وہ ایک راستہ ہے ہندوستانی حکومت خود اختیاری کے تسلیم کرلینے کا جسکو ایسی منزلوں اور طریقوں سے طے کیا جائے جو منصفانہ اور صاف ہوں۔ سر جان سائمن نے ۵۲ منٹ تک تقریر کی اور نعرہ ہائے تحسین کے درمیان بیٹھ گئے

سر ایڈرین بیلی

سر ایڈرین بیلی نے کہا کہ ٹوریوں اور مخالف جماعت، دونوں کے نقطہ نظر سے ہندوستانی مسئلہ متاثر ہے ... جو خوالذکر چاہتی ہے کہ ہندوستان کو مغربی تہذیب کا رنگ ... اُرد ...

ہے اور سیاست دان فوراً اسپر کام کرنے لگیں گے اور عوام کی حالت فوراً ترقی کر جائے گی، آپ نے حکومت کی پالیسی کی مؤید کی حیثیت سے اس تجویز کا خیر مقدم کیا موجودہ تحریک کے ذریعہ ارکان کو قرطاس ابیض کا پابند نہیں بنادیا جائے گا، آپ نے اس امر پر بہت زور دیا کہ ہندوستان کا مستقبل تمام عقلمندوں بشمول برطانیوں کے تعاون اور حصہ داری کی منحصر ہے

کرنل گڈمین

کرنل گڈمین نے بھی سلیکٹ کمیٹی کی تقرری کی تجویز کی تائید کی آپ نے دائرہ بحث کو وسیع کردینے پر حکومت کو مبارکباد دی اور اس تجویز کے خلاف احتجاج کیا کہ جس شخص کو ہندوستان کا ذاتی علم ہے وہ تنگ نظر ہے اور اسکے خیالات لائق توجہ نہیں ہیں۔

کرنل ویجووڈ

کرنل ویجووڈ نے اسکیم کی مذمت کی اور اسکو پارلیمنٹ کے بزدلانہ اخراج سے تعبیر کیا جس کے ماتحت میرٹھ کی سزاؤں، مزدوری کے گھنٹوں، معدنیات کے کام اور ہندوستانی ریاستوں کے کاشتکاروں کے خلاف فوجوں کے استعمال جیسے سوالات نہ کیے جا سکیں گے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کو بہت زیادہ رجعت پسندانہ دستور دیا جارہا ہے جو کبھی نہیں بدلا جاسکتا والیان ریاست کے چھوٹے سے طبقے کے ہاتھوں میں جو لکھ پتی ہوں گے یا لکھ پتی پارٹیوں کے نامزد کردہ ہونگے اختیارات دیئے جارہے ہیں۔

امرائیت کرنل ویجووڈ نے پست اقوام کی نسبتوں کو وزیر ہند کے ضمیر کو بجانے والے حربے سے تعبیر کیا اور فرمایا کہ ہندوستانی اس اسکیم کو نہیں چاہتے مہاتما گاندھی نے اس اسکیم کو طلب نہیں کیا۔ ہندوستان کے سیاستدان طلب کر رہے تھے اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے مگر اس کا نام حکومت خود اختیاری نہیں ہے بلکہ یہ خود پسندانہ قسم کی امرائیت ہے کرنل ویجووڈ نے فرمایا کہ والیان ریاست فیڈریشن میں شریک ہوں گے، اُنھوں نے کوئی قربانی نہیں کی مگر حکومت ہند کی پوری قوت ان کے ہاتھ میں آجائے گی اور حکومت نظم ونسق کے معمولی انگریزی معیار کو اختیار نہ کرسکے گی۔

فیڈریشن میں ہم جن لوگوں کو اختیارات دے رہے ہیں وہ ناقابل اعتماد ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں صرف صوبہ جاتی رائے دہندوں سے امید رکھتا ہوں جو آل انڈیا اسمبلی میں ہندوستانی سیاستدانوں کی قوت کو کم کردینگے۔

سر جی گلٹ

آپ نے فرمایا کہ تحفظات ضروری ہیں مگر افسوس ہے کہ قرطاس ابیض میں اپنر زور نہیں دیا گیا آپ نے کہا کہ ہم کو حکومت خود اختیاری پر یقین ہے کہ موجودہ تجاویز میں اس منزل کیطرف قدم اُٹھائے گئے ہیں تو اسے حکومت کی حمایت کرنی چاہیے۔

مسٹر منرو

مسٹر منرو نے فرمایا کہ سنہ ۱۹۱۷ء سے اب تک جو واقعات ہوئے ہیں یہ تجاویز اُن کا منطقی نتیجہ ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر مقصد کیطرف ترقی کرنی ہے تو صوبہ جات میں امن وقانون کی منتقلی ضروری ہے آپ نے مشکلات اور خطرات کو تسلیم کیا مگر تجاویز کو سلیکٹ کمیٹی کے غور و فکر کے لیے ایک بہترین بنیاد بتایا، آپکے نزدیک یہ تجاویز ہندوستانیوں کو اپنے روزمرہ انتظامات کا اختیار دینے کیطرف ایک قطعی ایماندارانہ کوشش ہے آپکو یقین ہے کہ کامیابی ہوگی

وسکاؤنٹ بنورتھ

وسکاؤنٹ بنورتھ نے اعلان کیا کہ تجاویز ہندوستان کو بہتر حکومت نہیں دیتیں یہ تجاویز دوعملی کیطرف ایک خطرناک قدم کے مرادف ہیں جسکو دس سال کے تجربہ نے بالکل ناکام اور غیر مفید ثابت کردیا ہے، ترقی صاف وصریح اقدام کیصورت میں ہونی چاہیے۔

یہ تجاویز غلط اصول پر مرتب کی گئی ہیں اور اس بنیادی اصول کا لحاظ نہیں رکھا گیا کہ ذمہ داری اور تحفظات غیر مشترک چیزیں ہیں اگر ان دونوں کا لفاظ ہوا تو وہی ناخوشگواری اور رکاوٹ پیدا ہوگی جسے دوعملی کہتے ہیں

مسٹر برنیز

مسٹر برنیز نے اُن خیالات کی مذمت کی جو ہندوستانی سیاستدانوں کے خلاف بیان کیے گئے ہیں اور فرمایا کہ سر تیج بہادر سپرو اور دوسرے لوگوں نے دستور کی ترتیب میں امداد دینے کے لیے بہت کچھ وقت اور روپیہ قربان کیا ہے۔

مسٹر برنیز نے زور دیکر فرمایا کہ فیڈریشن میں داخل ہونے والے والیان ریاست اپنی ریاستوں میں بھی کسی حد تک دستوری قانون کو نافذ کریں اگر کوئی شخص پست ترین ریاستوں میں جاکر دیکھتا ہے تو وہاں کے حالات سے لرزہ براندام ہو جاتا ہے

یہ اعلان کرتے ہوے کہ تحقیقات کا وقت گذر چکا اور کام کرنے کا وقت آگیا ہے، مسٹر برنیز نے کہا کہ اگر ہندوستانی سیاستدانوں پر حاصل کرنے کے لیے جو تین سال کے عرصے میں چوتھی مرتبہ برطانیہ میں آئینگے سلیکٹ کمیٹی نے انتظار کیا تو بھی کمیٹی اواگست میں اپنا کام ختم کریگی، آپ نے بطور اظہار خوش اعتمادی ریزولیوشن کے لیے ایک کمیٹی کے تقرر پر زور دیا۔ آپ نے اس نظریہ کی سخت مخالفت کی کہ مسٹر چرچل کو ملا لیا گیا ہے۔ آپکے نزدیک ایسا کرنے سے ہندوستان کی فوج میں بہت قوت پیدا ہو جائے گی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سلطنت بہت جلد شکست ہو جائے گی۔

مسٹر اماٹ

مسٹر اماٹ نے بیان کیا کہ قرطاس ابیض نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ ہندوستانی حالات کے مطابق مرکز میں ذمہ دارانہ حکومت قائم کرنے کے لیے موزوں نہیں مسٹر اماٹ نے مرکزی حکومت کے بجاے صوبہ جاتی حکومت پر زیادہ زور دیا۔

مس راتھبون

مس راتھبون نے کہا کہ عورتوں کے متعلق جو دفعات ہیں وہ ناکافی ہیں اور دریافت کیا کہ حکومت شادی بچگان - جہالت - پردہ اور مادری اموات کے سلسلے میں کسطرح اور کیا کرے گی، آپ نے اس امر پر زیادہ زور دیا کہ عورتوں کے حق رائے دہی کو زیادہ وسیع بنایا جائے اور سائمن کمیشن کی سفارشات پر نظر ثانی کیجائے آپ نے اس امر کی بھی درخواست کی کہ گرفتار شدہ ہندوستانیوں کو جو دستور کو کامیاب یا ناکام بنانے کی قوت رکھتے ہیں رہا کرکے خوشگوار فضا پیدا کی جائے،

مسٹر کرل اٹکنس

آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ اسکیم کس قسم کی اسمبلی اور اگزیکٹو پیدا کرے گی، اسوقت تک امن وقانون کے اختیارات کی منتقلی کو ملتوی کر دیا جائے

جانبدارانہ ہوتا ہے مگر آیندہ چیز سیاسی ایڈمنسٹریشن کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گی جس پر ہمیشہ ہندوؤں یا مسلمانوں کا اختیار رہوگا۔

مسٹر جوزف نال

مسٹر جوزف نال نے بیان کیا کہ یہ امر مناسب نہیں ہے کہ اُن لوگوں کو شوشل معاملات پر اختیار دیدیا جائے جنھوں نے گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں اصلاحات کی مخالفت کی ہے، ہندوستان کے اندر برطانی تجارت کو محفوظ بنانے والی تجاویز میں تجارتی امتیازات کی قطعی عدم موجودگی پر آپ نے توجہ منعطف کرائی اور فرمایا کہ ہندوستان میں برطانی تجارت کی توسیع کے بغیر ہندوستان کا مستقبل بہت ہی یاس انگیز ہوگا کیونکہ ہندوستان وہ ملک ہے جس کی آبادی زیادہ تر زراعت پر زندگی بسر کرتی ہے۔ اگر کبھی ہم تاجر تھے تو اب کسی شخص کو اس بارے میں شبہ کرنے کی وجہ نہیں

مسٹر گرنفل

مسٹر گرنفل لیبر ممبر نے دریافت کیا کہ مخالفین کو کسی حد تک اسکیم میں ترمیم کرنے کی اجازت دیجائیگی اور کیا حکومت ان تجاویز پر ہمدردانہ غور کرنے کے لیے تیار ہے جو ہندوستانیوں کیطرف سے پیش کی گئی ہیں، آپ نے فرمایا کہ قرطاس ابیض میں اس امر کا کوئی تذکرہ نہیں کہ ریاستوں کے حالات بھی صوبوں کے حالات کے مطابق بنائے جائینگے۔ مسٹر گرنفل نے دریافت کیا کہ کیا والیان ریاست کی شمولیت کے ساتھ کسی جمہوریت کے قیام کی تجویز کی گئی ہے۔

پولیس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ ہندوستانیوں کو ایک بہتر تربیت یافتہ طاقت کی قیمت تسلیم کرنی چاہیے۔ صوبہ جات کو یہ فائدہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ زیر پولیس پر اختیار رکھیں گے اور اپنے فرائض کو انجام دہی کے سلسلہ میں ان کو پولیس سے امداد ملیگی۔

مسٹر گرنفل نے زیادہ وسیع حق رائے دہی کی وکالت کی اور فرمایا کہ اگر ہندوستان کو ایک مختصر حاکم جماعت کے سپرد کردیا گیا تو ہندوستان کے اقتصادی اور معاشرتی حالات کی ترقی غیر معین عرصہ تک کے لیے رُک جائیگی۔

ڈومینین اسٹیٹس کا پتہ نہیں مسٹر گرنفل نے شکایت کی کہ قرطاس ابیض میں ڈومینین اسٹیٹس کہیں نظر نہیں آتا۔ مخالف جماعت کا خیال ہے کہ ہندوستانی بہت تیز ترقی کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں بجاے اس کے کہ جو حکومت کے حامیوں کی تقریروں سے واضح ہوتا ہے جنکا خیال ہے کہ ہندوستان ایک پست مخلوق ہے جسکی قسمت میں ہمیشہ پست رہنا لکھا ہے۔ مخالفین کا نظریہ یہ نہیں، ہندوستان جام آزادی کیطرف بڑھ رہا ہے اور ایوان کا فرض ہے کہ وہ اس جام کو قریب سے لے آئے تاکہ ہندوستان اسکو پی کر سرشار ہو جائے۔

مسٹر وارڈلا ملنے

مسٹر لارڈلا ملنے نے بتایا کہ جو لوگ سنہ ۱۹۱۹ء کے قانون میں شریک تھے وہ آج ان تجاویز کے خلاف اظہار رائے کر رہے ہیں کہ جب تک ہم اس قانون کو برطرف نہ کردیں اسوقت تک آگے نہیں بڑھ سکتے قرطاس ابیض پر سب سے بڑا اعتراض فیڈریشن کی تجویز ہے۔

مسٹر ملنے نے بیان کیا کہ فیڈریشن کو نہ صرف سائمن کمیشن نے تجویز کیا ہے بلکہ اس کے پورے دو باب اس ذکر سے بھرے ہوئے ہیں۔ مسٹر ملنے نے کہا کہ ہندوستانی بنانے کا سلسلہ عرصہ سے جاری ہے اور فرمایا کہ سرسموئیل ہور نے موخر الذکر کو مکمل کردیا ہے اور تحفظات کے سلسلے میں جو اقرار بھی کیا گیا ہے اسکو روح کے اعتبار سے پایہ تکمیل تک پہونچا دیا گیا ہے۔

مسٹر ملنے نے کہا کہ مرکز پر اختیار رکھنے کی صورت مین ہی صوبہ جات کی آزادی کی سلامتی موقوف ہی۔ آپ نے بتایا کہ فیڈریشن کے وجود مین آنے سے قبل ریزرو بینک کے قیام اور فیڈرل عناصر کے مالی استحکام پر جو دو اہم معاملات ہین کافی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے تجویز کیا کہ گورنر جنرل کے فرائض سے ویسرائے کے فرائض کو جدا کردینا چاہیئے، آخر مین آپ نے فرمایا کہ اصلاحات کو برطانیہ کامیاب نہین بنا سکتی بلکہ ہندستان کامیاب کرسکتا ہے،

(مباحثہ کل کے لیے ملتوی ہوگیا)

مسٹر آر اے بٹلر

لنڈن ۲۹ مارچ مسٹر آر اے بٹلر نائب وزیر ہند نے آج ۳ بجکر ۲۸ منٹ (شام) پر مباحثہ شروع کیا۔ آپنے فرمایا کہ ہم نے تجاویز کو جوائنٹ سلیکٹ کے سپرد کرنے کی تجویز اسوجہ سے کی ہے کہ ان کی نہایت گہری جانچ پڑتال کیجائے تاکہ ہم شین کو نہایت بہتر حالت مین ہندستانیون کے سپرد کرسکین۔

مسٹر ٹام ولیمس نے دریافت کیا تھا کہ کمیٹی کوئی اہم تبدیلی کرسکے گی یا صرف تفصیلات کو بدل سکے گی۔ مسٹر بٹلر نے قرارداد کی شرائط کا حوالہ دیا جن مین درج ہی کہ کمیٹی ہندوستان کی آیندہ حکومت پر غور کرنے کے لیے مقرر کیجائے گی اور قرطاس ابیض کو پرکھنا اور اسکی تجاویز پر رپورٹ دینا اس کا خاص کام ہوگا۔

تجاویز مین کوئی قرارداد ایسی نہین ہے کہ تحفظات صرف زمانہ انتقال اختیارات کے لیے ہین۔ مسٹر بٹلر نے کہا کہ یہ ارادہ ہی کہ پارلیمنٹ کے کسی قانون مین ترمیم بھی کسی دوسرے قانون پارلیمنٹ کے ذریعہ ہونی چاہیے بجز اس حالت کے کہ دستاویز ہدایات کی کسی ترمیم کے ذریعہ دستوری ترمیم پر اثر پڑتا ہو اور اگر ترمیم کیجائے تو اُس دستاویز کا دونون ایوانون مین پیش ہونا لازمی ہے حقیقت یہ ہے کہ پارلیمنٹ اسکیم مین ہر قسم کی ذمہ دار ہوگی اور یہ سب سے بہتر اور دانشمندانہ طریقہ ہے۔

مسٹر مارگن جونز

مسٹر مارگن جونز نے مخالف جماعت کیطرف سے ترمیم پیش کی۔ آپ نے فرمایا کہ لیبر پارٹی بہت زیادہ مضطرب ہے کہ ایوان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی مین ہماری شرکت کا منشا یہ نہین ہے کہ ہم آیندہ زمانہ مین حکومت کے کسی فیصلہ کے ذمہ دار سمجھے جائین گے ہم نے دوشنبہ کے اعلان اور آج کی ترمیم کو دماغ مین رکھتے ہوے جوائنٹ کمیٹی مین شرکت کی ہے، اس کے معنی یہ ہین کہ لیبر پارٹی کے نمایندے جو سلیکٹ کمیٹی مین شریک ہورہے ہین وہ کسی چیز کے پابند نہین ہین وہ بالکل آزاد ہون گے اور ان پر صرف ایک پابندی ہوگی اور وہ یہ کہ لیبر نمایندے کمیٹی کے کام مین ہر قسم کی امداد دینے کی خواہش کے ساتھ شریک ہون گے مگر اُن کے دماغ مین نہ صرف وہ متعدد اعلانات رہین گے جو ہندوستان کے حق حکومت خود اختیاری کے متعلق پارٹی نے کیے ہین بلکہ اُن کے ذہن مین پیشتر حکومتون کے اعلانات بھی رہین گے۔ تاکہ آخری نتیجہ اس نظریہ کے قریب قریب ہو جو انھون نے سالہا سال سے مقرر کیا ہے ان کا خاص تعلق ہندوستانی باشندون کی خوشحالی سے ہوگا۔

مسٹر چرچل

مسٹر ونسٹن چرچل نے کہا کہ ہم ان تجاویز کے مقابل ہین جو ہندوستان مین ہمارے اختیارات مین کمی ہی بلکہ اُنکو بالکل غائب کردیتی ہین یہ تجاویز عوام کی خوشحالی سے ہمارے تعلق کو منقطع کرکے ۱۸۰ سال سے زائد عرصہ کے بعد ہندوستانی قسمتون کو ہندوستانیون کے ہاتھ مین دیدیتی ہین جو ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس کے نتائج کی یاد برطانویون اور ہندوستانیون دونون کے دلون مین ہونی چاہیے۔ مانٹیگ چیمسفورڈ اصلاحات ناکام ثابت ہوئین، احساس امن مین اضافہ کے بجاے انھون نے ایجی ٹیشن پیدا کیا اور غیر وفاداریت مین اضافہ کیا اصلاحات نے اس طبقہ مین بھی امن کا احساس پیدا نہین کیا جس کے اطمینان کے لیے ان کو مرتب کیا گیا تھا اس مین شبہ نہین کہ بہت حد تک کام کیا گیا مگر اصلاحات کی ناکامی سب سے پہلی غور طلب چیز ہے۔

ہندوستان کی حکومت مین ہندوستانیون کے اختیارات مین اضافہ کرنے لیے ہمین وہ سب کچھ کرنا چاہیے جو ہمارے اختیار مین ہے مگر نمایندہ طاقتون کے اصول پر تاکہ اگر یہ معلوم ہو کہ یہ نمایندہ طاقتین ہندوستانی عوام کے لیے انتہائی خطرناک ہین تو ان کو بغیر کسی اہم فساد کے اپنے اختیار مین لیا جا سکے۔ اگر یہ پالیسی بھی ناکام ہوئی تو یہ کم از کم مقامی ہوگی نہ کہ عام اور مرکزی حکومت کو قابل عمل اور کامیاب ہونا چاہیے۔

پارلیمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کو وہ چیز دے جسکو وہ صحیح اور درست سمجھتی ہے نہ کہ اس جماعت کو خوش کرنے کے لیے جو جو نمایندہ نہین ہے وہ چیز دیدے جو اُس کے نزدیک صحیح اور درست نہین ہے۔ حکومت کی تحریک کو تقسیم پر غالب آنے کے لیے خاص انداز سے مرتب کیا گیا ہے تاکہ کوئی شخص اس کے خلاف راے نہ دے سکے ایوان کا فرض ہے کہ وہ لیبر ترمیم کے مسترد کرنے مین حکومت کو پوری امداد دے۔

قرطاس ابیض کا مفصل ناقدانہ تجزیہ کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے اسکیم کے ماتحت حکومت کے کام کی جانچ کی۔ آپ نے اس طریقہ پر اظہار تعجب کیا جس کے ذریعہ حکومت ہندوستان کا انتظام کررہی ہے اور کہا کہ یہ معاملہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ پوری سترھوین صدی عیسوی مین پارلیمنٹ اور تاج کے مابین جھگڑا ہوتا رہا تھا۔ صوبہ جات مین جنگ شروع ہو جائیگی جس کا نتیجہ بہت زیادہ خطرناک اور تکلیف دہ ہوگا۔

مسٹر چرچل نے اس امر پر زور دیا کہ اسوقت پارلیمنٹ کے کاندھون پر بہت اہم ذمہ داری ہے نیز یہ کہا کہ پارلیمنٹ ان مجوزہ طریقون کی پابند نہین ہے۔ پارلیمنٹ کو صرف وہ چیز دینے کا وعدہ کرنا چاہیے جسکو وہ آزادی اور فراخدلی کے ساتھ دیسکتی ہے۔ مسٹر چرچل نے ۸۵ منٹ تک تقریر کی۔

ارل ونٹرٹن

ارل ونٹرٹن نے جب اپنا بیان اس جملے سے شروع کیا کہ جیسا مین نے خیال کیا تھا اس کے خلاف چرچل کا جواب دینا بہت آسان ہی تو وزارتیون کیطرف سے چیرز دیئے گئے ہین۔ مسٹر چرچل کی تقریر کے دوران مین وزارتیے یہ ظاہر کررہے تھے کہ ایوان کی اکثریت مسٹر چرچل سے ہمدردی نہین رکھتی۔

ارل ونٹرٹن نے اعلان کیا کہ مسٹر چرچل کے خیالات از سرتاپا غلط ہین مسٹر چرچل کے اِس بیان کا حوالہ دیتے ہوے کہ اصلاحات ناکام ثابت ہوئین۔ آپ نے بتایا کہ ایشیا مین ہندوستان ہی وہ ملک ہی جو زبردست فسادات سے محفوظ رہا۔ ہندوستان کی ساکھ اتنی ہی بلند رہی جتنی کہ کسی ملک کی ہوسکتی ہے اور اس کے بجٹ کا مقابلہ ہر ملک کے بجٹ سے کیا جاسکتا ہی۔ برطانیہ کی پارلیمنٹری حکومت کے نشیب و فراز مقتضی ہین کہ ہندوستان مین ایک مستقل طرز حکومت کو رائج کیا جائے جسکو بعد کی حکومتین مخالف ہون یا موافق ختم نہ کرسکین گی اور جس قدر جلد یہ چیز ہوجاے اس قدر اچھا ہے کیونکہ اگر دیر کی گئی تو برطانیہ یا برطانی تجارت کے لیے اس سے زیادہ بُرائی کوئی اور نہ ہوگی۔ ارل ونٹرٹن نے برطانی مال کو خریدنے کے لیے ہندوستان کو مجبور کرنے کی ناممکن صورت پر بہت زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ لنکاشائر کا انحصار رضامند خریدار پر ہے اور جب تک کہ ہندستان مین یا کسی اور جگہ عوام برطانی حکومت کی موافقت مین نہ ہون گے اسوقت تک لنکاشائر کو رضامند خریدار دستیاب نہیں ہوسکتا۔

مین اس امر پر یقین نہین کرتا کہ سائمن کمیشن کی تجاویز حکومت کی تجاویز کے مقابلے مین زیادہ مستحکم ضامن ہین۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمانون اور کانگریس کی مخالف جماعتون نے تسلیم کرلیا ہے کہ اگر مرکزی حکومت مین تبدیلی نہ کی گئی تو صوبہ جاتی آزادی کے سلسلے مین حکومت کو فیڈریشن کے بجاے مسلسل مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے برطانی تاجر مسٹر چرچل کے پرجوش حامیون کے مقابلے مین بہت زیادہ جانتے ہین کہ ہندوستان کے لیے کیا چیز مفید ہے آپنے فرمایا کہ قرطاس ابیض نے جو تجویز پیش کی ہین وہ موجود حالات مین سب سے زیادہ بہتر ہین۔

یہ اسکیم فولاد سے نہین بنائی گئی بلکہ اسکو دونون ایوانون کے بہترین غور کے لیے پیش کیا گیا ہی۔ آپ نے مسٹر چرچل سے اپیل کی کہ مصاف کے کام مین امداد دینے سے انکار نہ کرین اور سلیکٹ کمیٹی مین شریک ہوجائین۔

مسٹر میکسٹن

مسٹر جیمز میکسٹن نے اعلان کیا کہ انڈی پنڈنٹ لیبر حکومت کے خلاف ووٹ دینگے مگر وہ لیبریون کی ترمیم کی حمایت نہیں کرین گے۔ آپ نے فرمایا کہ یہان مباحثہ صرف اسی چیز پر ہورہا ہے کہ انگلستان کو ہندوستانی معاملات مین مداخلت کا حق کہان تک ہے اور کسی شخص نے یہ بیان نہین کیا کہ انگلستان کو مطلق مداخلت نہین کرنا چاہیے جیسا کہ میرا اور میرے ساتھیون کا خیال ہے کہ ہندوستان پر انگلستان کا کوئی حق نہین ہے، انگلستان جو سب سے نفیس کام کرسکتا ہی وہ یہی ہی کہ وہ ہندوستان سے ہاتھ اُٹھالے مسٹر میکسٹن نے فرمایا کہ اگر کوئی ملک ایسا ہے جس سے ۱۵۰ برس سے کوئی ترقی نہیں کی تو وہ ہندوستان ہی اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ہندوستان کو اپنی نجات حاصل کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دین۔

حقیقی آزادی مین ہندوستان کو آزاد اور خودمختار دیکھنا چاہتا ہون۔ مین ہندوستان کو والیان ریاست ساہوکارون اور لکھ پتیون کی حکومت سے بے نیاز دیکھنے کا متمنی ہون اور مین ہندوستان مین آسایش و آزادی کا اعلی معیار چاہتا ہون۔ مین ہر طریقہ سے ان کی امداد کا خواہشمند ہون مگر یہ جنگ ہندوستان کے عوام کو خود لڑنی چاہیے ان کو یہ نظریہ ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ خود حکومت کرنے کے حق کو حاصل کرنے کے معنی ہین افلاس اور تباہی کے اہم مسائل کی جڑین پھینکدینے کے۔ ان کو ابھی اقتصادی تباہی سے جنگ کرنی ہے جو سب سے بڑی خرابی ہے مسٹر میکسٹن نے کہا کہ میرے خیال مین جس تحریک کا آغاز چاہتے ہین وہ وہ تحریک ہے جس کی نمایندگی اسیران میرٹھ نے کی تھی جس کے ذریعہ عوام نہ صرف اس قابل ہوجائین گے کہ وہ برطانی حکومت کی جڑین اُکھاڑ کر پھینک دین بلکہ وہ تمام لیڈرون کا خاتمہ کردین گے خواہ برطانوی ہون یا ہندوستانی۔ یہ تحریک عارضی طور پر رُک گئی ہی مگر جب کہ سلیکٹ کمیٹی تفصیلات سی بحث کرے گی اور ایک زیادہ مکمل اسکیم بنانے کی کوشش کرے گی تو کمیٹی کے رپورٹ دینے کے بعد تحریک مین قوت پیدا ہوجاے گی آئین تیار ہوگا مگر مجھے امید ہے کہ ہندوستانی عوام کو اسکی ضرورت نہ ہوگی۔

سر رابرٹ ہملٹن

سر رابرٹ ہملٹن نے سلیکٹ کمیٹی کی تجویز کی تائید کی۔ آپنے فرمایا کہ صوبہ جات اور مرکز کی ترقی ساتھ ساتھ ہونا چاہیئے

سر والٹر اسمائلس

سر والٹر اسمائلس نے بیان کیا کہ مانٹ فورڈ اصلاحات کا صحیح نتیجہ لنکاشائر کی بے روزگاری کا مسئلہ ہے آپ نے امید امید ظاہر کی اہتمام کے ساتھ انصاف کیا جائیگا آپ نے فیڈریشن کے قیام سے قبل صوبہ جات کی مالی آزادی پر بہت زیادہ زور دیا آپکو یقین ہے کہ ہندوستان کا آخری مقصد سلطنت کے ماتحت ڈومینین اسٹیٹس کا حصول ہے مگر یہ حاصل نہو سکے گا۔ آپ نے فرمایا کہ تاہم مسٹر پٹیل آئرلینڈ مین سیاسات کا ایک دقیانوسی طریقہ استعمال کررہے ہین مگر مین جانتا ہون کہ وہ بجاے شمالی آئرلینڈ کے اس طریقہ کو جنوبی آئرلینڈ مین استعمال کرین۔

مسٹر ای، ٹی کیمپ بل

مسٹر ای ٹی، کیمپ بل نے یوروپین ایسوسی ایشن کے نظریون کی وضاحت کرتے ہوے امید ظاہر کی کہ حکومت کو ایک اول درجہ کا آئین بنانے مین تمام طبقون کی امداد حاصل ہوگی جو تمام معقول ہندوستانیون کے لیے قابل قبول ہوگا آپ نے فرمایا کہ برطانیہ مین جتنا زیادہ اتحاد ہوگا اتنی ہی زیادہ کامیابی ہوگی۔

ڈچز آف اتھال

ڈچز آف اتھال نے امید ظاہر کی کہ سلیکٹ کمیٹی کے ارکان صرف اسی چیز کا احساس نہین رکھین گے کہ سواے سنہ ۱۹۱۹ء کے قانون کے وہ تمام پارلیمنٹری وعدون سے آزاد ہین بلکہ انھین یہ احساس کرنا ہوگا کہ جو کچھ بھی عوام کے لیے مفید ہوسکتا ہی اسپر غور کرنے کا امکان ہی۔

مسٹر کورنیٹڈ

مسٹر کورنیٹڈ نے مکمل خودمختاری کیطرف تدریجی ترقی کی وکالت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اگر قرطاس ابیض کا دستور اختیار کرلیا گیا تو غالبًا بہت جلد ناکامی ہوگی جس سے برسون کی ترقی زائل ہوجائیگی۔

سر ایچ پیج کرافٹ

سر ایچ پیج کرافٹ نے مسٹر چرچل پر جو نہایت ہوشیاری کے ساتھ تیار کرکے حملہ کیا گیا ہی اس پر اظہار افسوس کیا اور اس امر پر بھی افسوس ظاہر کیا کہ ارل ونٹرٹن جو پہلے ایک مضبوط دستور ساز تھے اب جمہوریت کے غیر نفع بخش راستو پر ڈالدیے گئے ہین۔ سر ہنری نے حکومت کی کارروائی کی تصدیق کی بالخصوص اس امر کی کوئی شخص قرطاس ابیض کا پابند نہین ہی۔ آپ نے ہندوستانیون کے مفاد کے پیش نظر پولیس اور امن وامان کے قانون کو برطانی اختیار مین رکھے جانے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ سلیکٹ کمیٹی مرکزی ذمہ داری کے سلسلے مین غیر

جانبدارانہ طرز نہیں اختیار کر سکتی - جو حکومت کی پالیسی ہے اور کمیٹی کو زیادہ تر حکومت کے حامیوں پر مشتمل رکھا ہے آپ نے کہا کہ حکومت کی پالیسی کے مخالفین کو یقین ہے کہ وہ برطانیہ کے باشندوں کی اکثریت کی نمائندگی کرتے ہیں کسی طریقہ سے بھی ایوان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ برطانی باشندوں کی رائے کے زبردست اظہار کے بغیر برطانی علاقوں کو جدا کر دے

سر ہنری نے کہا کہ اس ...... سیاسی قوت کے مخالفانہ رویہ کے پیش نظر جس کا ثانی نہیں اس خوش اعتمادی کی توقع دصول ہے جس پر تحفظات کی کامیابی کا انحصار ہے -

آپ نے فرمایا کہ اگر برطانیہ نے ہندوستان کو چھوڑ دیا تو بلاشبہ روس سرحد کو عبور کر لیگا - آپ نے حکومت پر زور دیا کہ اگر وہ خطرناک تباہی سے دور رہنا چاہتی ہے تو اپنی موجودہ پالیسی کو ترک کر دے -

مسٹر لانسبری

مسٹر لانسبری نے اپنی تقریر سر ہنری پیج کرافٹ کے شکریہ سے شروع کی کہ اگرچہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ خلاف ہے مگر اس میں خلوص موجود ہے - آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں سر ہنری پیج کرافٹ نے یہ بھولکر بڑی زبردست غلطی کی ہے کہ ۶۰ سال کے زیادہ عرصہ سے اس ملک کی تمام پارٹیوں کے مدبرین نے بار بار یہ اعلان کیا ہے کہ ہندوستان سے برطانی حکومت کا خاتمہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کی حکومت پر ہونا چاہئے -

آپ نے فرمایا کہ جب میں اُن تمام تقریروں کو جمع کرتا ہوں جو میرے ممبر ہونے کے زمانے سے ابتک کیگئی ہیں تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس تجویز کی مخالفت یوں کیجاتی ہے - میں نے اولین مباحثہ میں مسٹر ہنری فاکٹ کی زبان سے اسی ایوان میں سُنا ہے کہ انجام ہندوستانیوں سے برطانی تعلق کا خاتمہ ہندوستانیوں کی خود مختار حکومت پر ہوگا - مسٹر چرچل اور مسٹر ہنری پیج کرافٹ غالباً اس حقیقت کو بھول گئے ہیں کہ ۱۸۵۸ء میں ملکہ وکٹوریہ نے اعلان کیا تھا کہ ہندوستان سے شاہی تعلقات ہمیشہ اس نظریہ کے ماتحت رہیں گے کہ جلد یا بدیر ہندوستان اپنے اوپر آپ حکومت کریگا مسٹر لانسبری نے سر الیس ہور سے خود مسٹر تیلر کو خراج تحسین ادا کیا مگر آپ نے فرمایا کہ میں ان کے اس مشترکہ بیان کو نہیں مان سکتا - کہ ہندوستان میں امن و امان قائم ہے -

امن و امان غائب ہے! میں نہیں خیال کرتا کہ جب لوگوں کو دبا دیا گیا - آزاد تقریر کی ممانعت کر دی گئی - پبلک جلسوں کو ممنوع قرار دیدیا گیا اور عوام کے بڑے بڑے طبقوں سے تعلقات پیدا کرنے سے انکار کر دیا گیا تو امن قائم کر دیا گیا - آج بھی حکومت ان لوگوں کو قید کر رہی ہے جو اب بھی اگر ان کو بلایا جائے تو حل تلاش کرنے میں امداد دے سکتے ہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ اس ملک میں یا ہندوستان میں خواہ کچھ بھی منظور کر لیا جائے مگر جب تک ہندوستان کی منظم رائے رکھنے والے بڑی جماعت کی رضامندی حاصل نہ کی جائیگی اسوقت تک حکومت ان قوانین کو کامیاب نہ کر سکے گی جن کو وہ ہنسی خوشی منظور کر رہی ہے -

نوجوان نہرو - مسٹر لانسبری نے کہا کہ وہ نوجوان نہرو اور اس کے احباب جن کے نام تمہیں اس مہم کی فہرست میں کھینے پڑیں گے اس کے بعد آپ نے کہا کہ بغیر نوجوان ہندوستان کی مدد کے خواہ کچھ قوانین منظور کرلئے جائیں تجاویز ناکام ہونگی - اس کے بعد آپ نے ہندوستان میں برطانی حکومت کے مسئلہ پر بحث کی اور کہا کہ ہندوستان قدرتی طور پر ایک مالدار ملک ہے مگر مس ناتھ بون نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا"

وعدے - کوئی شخص یہ خواب نہیں دیکھے گا کہ ہمارے لئے کسی بیرونی طاقت کو دستور بنانے کی اجازت دیدی جائے - ہم یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ کام خود ہندوستانیوں کو کرنا چاہئے - مجھے یاد ہے کہ مجھ سے گول میز کانفرنس میں کہا گیا تھا کہ یہ کم بخت ہندوستانی نہیں جانتے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ مگر ان کے ساتھ یہ طریقہ کبھی استعمال نہیں کیا گیا - آپ نے لیبر پالیسی کا تذکرہ کیا جس کے بنانے میں خود مسٹر میکڈانلڈ نے امداد دی ہے یعنی جب سے کہ ہندوستان پر برطانیہ کا قبضہ ہوا ہے بیشتر حکومتوں نے ہندوستان اور لیبر پارٹی سے برابر وعدے کئے ہیں - ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان وعدوں اور الفاظ کی کیا عزت کی جاتی ہے - یہ وہ چیز ہے جو لیبر اور رجعت پسندوں کو تقسیم کر دیتی ہے اور اسی چیز کا اعادہ قرطاس ابیض میں بھی کیا گیا ہے یعنی ہندوستانیوں کے حق حکومت خود اختیاری کا

قطعی ناکامی - مسٹر لانسبری نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ شاہیت کے خاتمہ کا دن آگیا ہے اور وہ قطعی طور پر ناکام ہو گئی ہے - آپ نے فرمایا کہ سفید نسلوں کو اپنے دماغ سے وہ خیال دور کر دینا چاہئے جو ان نسلوں کے متعلق ان کے دماغوں میں موجود ہے جن کو وہ غلامی کہتے ہیں،،

مسٹر بالڈون

مسٹر بالڈون نے کہا کہ ہندوستانی اب اس ذمہ داری کو طلب کر رہے ہیں جس کو ہم نے بار بار دہرایا ہے کہ یہ اُن کا مقصد ہے مسٹر بالڈون نے آئرلینڈ کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ جب ۱۹۲۱ء میں تصفیہ ہوا ہے تو میں نے اسوجہ سے حمایت نہیں کی تھی کہ میں اسکو پسند

بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی

بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی کا ایک جلسہ حال میں آنریبل سید وزیر حسن چیف جج اودھ کی صدارت میں بمقام لکھنو منعقد ہوا - جس میں ذیل کی اہم تجاویز منظور ہوئیں:-

بورڈ نے طے کیا کہ آیورویدک اور طب یونانی کے اسکول جو کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی کی سرپرستی میں قائم ہیں اُن کے کامیاب طالب علموں کو ال - اے - ایم (آیورویدک کیلئے) اور ال - یو - ایم (طب یونانی کیلئے) کی ڈگریاں دی جاویں -

اور جو طالب علم آیورویدک اور طب یونانی کا لوسیانس سے امتحان پاس کریں اُن کو ایل - اے - ایم - ایس (آیورویدک کیلئے) اور ایل - یو - ایم - ایس (طب یونانی کیلئے) کی ڈگریاں دیجاویں -

آنریبل صدر اور آٹھ ممبران بورڈ نے تین گولڈن اور چھ سلور کے میڈل اُن طالب علموں کو دینا طے کیا ہے کہ جو درجہ اول اور درجہ دوم میں کامیاب ہوں گے اور یہ میڈل و سندیں لکھنو میں بورڈ کی جنرل میٹنگ و کانووکیشن کے موقعہ پر دی جاویں گی -

بورڈ نے طے کیا ہے کہ ہندوستانی اکاڈیمی یو۔ پی کی توجہ اس طرف دلائی جاوے کہ وہ آیورویدک اور طب یونانی کے اسکول و کالجوں کیلئے جدید نصاب لکھوانے و تیار کرانے کی کوشش کرے -

بورڈ نے کیا ٹمنٹل امتحانات لینے کے قاعدہ کو منظور کر لیا ہے -

بورڈ نے منظور کیا ہے کہ ممتحن خود آیورویدک اور طب یونانی اسکولوں کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کریں کہ پہلے سال کے طالبعلموں نے "بائی لوجی" "کیمسٹری" اور "فزکس" میں کوئی علمی ترقی کی ہے یا نہیں -

بورڈ نے اسکے لئے تین ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی ہے جو کہ وقتاً فوقتاً ان درس گاہوں میں جا کر ان کا معائنہ کریں گے -

بورڈ نے ایک سب کمیٹی اس لئے بنادی ہے کہ وہ ویدوں اور حکیموں کی درخواستوں پر غور کر کے انکو درج رجسٹر کرے اور تقریباً ۲۰ پرائیویٹ انسٹی ٹیوشن اسوقت تک قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق رکگنائز ہو چکے ہیں -

بورڈ نے طے کیا ہے کہ چونکہ بورڈ کا کام رجسٹریشن وغیرہ کی وجہ سے بہت بڑھ گیا ہے اسلئے ایک تیسرا کلرک رکھا جاوے یہ بھی طے ہوا ہے کہ چونکہ کلرکوں کی ملازمت پنشن ایبل نہیں ہے اسلئے ان کیلئے پراویڈنٹ فنڈ کھولا جاوے

بورڈ نے ۳ ہزار روپیہ اُن ممبران کے اخراجات کیلئے منظور کیا ہے جو کہ درسگاہوں کا معائنہ کرنے کیلئے دورہ کریں گے بورڈ نے ... کیا ہے کہ درس گاہوں کے معائنہ کرنے کیلئے کسی باقاعدہ انسپکٹر کی ضرورت نہیں ہے - بورڈ نے عطیات تقسیم کرنے کے متعلق گرانٹ کمیٹی کی سفارشات ۱۹۳۲-۳۳ء کو بھی ...

عورتوں کو سُگھڑ بنانے کا راز

رسالہ حریم لکھنؤ

کے مطالعہ کرنے میں مضمر ہے

اسی وقت خریدار ہو کر آپ سالنامہ بھی حاصل کر سکتے ہیں

جس میں بہترین اصلاحی افسانے، نظمیں، دستکاری کے نمونے اور کھانے پکانے و دیگر امور خانہ داری کے متعلق تمام لٹریچر ہوتا ہے

چندہ سالانہ | قسم اعلےٰ للعہ / قسم دوم ۲ عہ

ملنے کا پتہ
مینیجر "حریم" لاٹوش روڈ لکھنؤ

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے ارکان کا اعلان

دارالعوام دارالامراء سے ممبروں کا انتخاب

لندن ۸-اپریل - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے، کہ منتخب کمیٹی میں دارالعوام اور دارالامراء کے سولہ سولہ ممبر شامل ہونگے - دارالعوام کے ممبروں میں سے گیارہ قدامت پسند - ۲ لبرل اور تین مزدور جماعت والے ہیں اس کمیٹی کے صدر لارڈ رینلیتھ منتخب کئے جائیں گے،،

کمیٹی میں رجعت پسند اپنی نمائندگی سے بہت مایوس ہوئے ہیں اور مسٹر چرچل کی طرح لارڈ لائڈ اور سر پیج کرافٹ نے بطور احتجاج کمیٹی کا ممبر بننے سے انکار کر دیا ہے - دارالعوام میں ممبروں نے تقرر پر جب بحث ہوگی تو رجعت پسند یہ ترمیم پیش کریں گے کہ سر سیموئل ہور، سر جان سائمن مسٹر بٹلر اور مسٹر ڈیوڈسن کو کمیٹی میں شامل نہ کیا جائے - کیونکہ وزراء کمیٹی کے ممبروں کی نسبت بطور گواہ زیادہ مفید ثابت ہوں گے،،

دارالعوام کے ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں :-

سر سیموئل ہور - سر جوزف نال - مسٹر ہٹلر

میجر کڈ وگن سر جان سائمن سردار ڈلا ہمی

سر آسٹن چیمبرلین مری پکفورڈ مسٹر ڈاوڈسن

ازاک فوٹ لارڈ پرسی میجر اٹلی

لارڈ ونٹرٹن - مارگن جونز سر ریجنالڈ - سمورکس

دارالامراء کے ممبران کی فہرست حسب ذیل ہے :-

آرچ بشپ آف کنٹربری لارڈ لوتھین لارڈ سینکے

لارڈ لٹن لارڈ برہنم لارڈ پیل لارڈ ڈربی

لارڈ رینکلر لارڈ ہارڈنگ لارڈ ریڈنگ لارڈ ہچی سن

لارڈ سالسبری لارڈ اروِن لارڈ زٹلینڈ -

لارڈ لنلٹ گو - لارڈ پنل -

ہندوستان سے جو ارکان مدعو کئے جائیں گے وہ غالباً حسب ذیل ہے،،

سر آغا خاں - سر عبد الرحیم - سر گوڑ مسٹر غزنوی سر فیروز سیٹھنا سردار بوٹا سنگھ سر سپرو ڈاکٹر شفاعت احمد خاں سر ٹھاکر داس مسٹر جیکر ڈاکٹر امبیدکر سر راما سوامی آئر تیر ٹیرد سر ایچ کار سر این - این سرکار

ریاستہائے ہند سے مندرجہ ذیل ارکان لئے جائیں گے

سر کرشنام آچاریہ سر اکبر حیدری سر ٹہانی سر لیاقت حیات خاں سر مرزا اسمٰعیل سر منوبھائی مہتہ راجہ سر ریلہ - توقع ہے کہ ہندوستانی نمائندے ماہ حال کے آخر میں لندن روانہ ہو جائیں گے،،

حج بل منظور ہوگیا؟

دہلی ۱۱-اپریل :- آج اسمبلی میں ۱۲ - آراء کے مقابلہ میں ۹۰ آراء کی حمایت سے حج بل پاس ہوگیا سات نتیجہ مسلمان ممبر غیر جانب دار نے ایوان کے سامنے جس وقت بل ہذا پیش ہوا مسٹر مسعود احمد نے بہت ترمیمات پیش کیں - لیکن مسٹر جی، ایس، راجپئی اور مولانا شفیع داؤدی کی مخالفت کی بنا پر وہ تمام مسترد ہوگئیں، اور دفعات متعلقہ پاس ہوگئیں -

اس کے بعد مسٹر رجپئی نے بل ہذا کی تیسری خواندگی تجویز پیش کی اور اس پر مسٹر انوار العظیم - مسٹر مسعود احمد - مسٹر امرناتھ دت اور مسٹر جی مارگن کی تقاریر ہوئیں -

اس کے بعد سر فضل حسین نے صورت حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت گورنمنٹ قوانین و ضوابط بنائے گی تو اسوقت جہازی کمپنیوں کے مفادات کو بھی محفوظ رکھے

بہ اجلاس جناب مولوی بشیر علی خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۵۵

چونکہ بمقدمہ نالش پنڈت گنگا پرشاد بنام تم اجودھیا سنگھ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۱۳۳۸-۱۳۳۹ف بتاریخ ۱۶-ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ للعہ جو اب ازروے مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے -

	روپیہ - آنہ - پائی
اصل	16 - 7 - 6
خرچہ نالش	8 - 5 - 9
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	- 13 -
خرچہ اجرائے ڈگری ...	9 - 1 - 6
میزان	34 - 8 - 9

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم اجودھیا سنگھ غیر قابض و قابض کاشت گجودھر و جگناتھ و رام پرشاد پسران گیا پرشاد برہمن ساکنان بنور پرگنہ کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ للعہ جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اُسکی عدالت ہیں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ

تاریخ پیشی ۲۰-اپریل سنہ ۱۹۳۳ء

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
کانپور	بنور	گنگا پرشاد	۲۹۰/۱	[illegible]
			۲۹۰/۲	[illegible]
			۲	[illegible]

(مہر عدالت) دستخط حاکم بخط انگریزی

بحکم جناب مولوی محمد تقی خانصاحب بہادر سب جج فرخ آباد

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس امر کے کہ حکم طیاری ڈگری قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے

بعدالت سب ججی مقام فتحگڈھ ضلع فرخ آباد

مقدمہ متفرقہ نمبر ۹ سنہ ۱۹۳۲ء مرجوعہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء

پنڈت بشمبھر ناتھ تواری ولد چھیدی لال قوم برہمن تواری ساکن اکبر پور پرگنہ چھبرامئو ڈگریدار بنام مسماۃ رام پیاری کنور

مسماۃ رام پیاری کنور بیوہ شب گوپال سنگھ قوم برہمن ساکن اکبر پور پرگنہ چھبرامئو مدیون ڈگری بنام مسماۃ رام پیاری کنور بیوہ شب گوپال سنگھ قوم برہمن ساکن اکبر پور پرگنہ چھبرامئو فریق ثانی ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائیداد

مرہونہ دکفولہ ڈگری نمبری ۹ سنہ ۱۹۳۲ء کہ جو بتاریخ ۲۸-ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطابقہ 16787/13/4 گذرانی ہے - لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائیداد مذکور کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۱۳-ماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت دس ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہوکر پیش کرو -

آج بتاریخ یکم ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

(مہر عدالت) بحکم بابو جے جے لال وریا سفرم

یوپی اتحاد کانفرنس

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

کانپور کے ہندو مسلم فساد کے بعد اتحاد سبھا یہاں قائم کیگئی جس نے کانپور کی فضا کو درست کرنے میں امکانی کوشش کر کے حد درجہ کی کامیابی حاصل کی اور تمام صوبہ میں اس خیال کے حضرات کی تائیدیں حاصل کر کے ضلع وار شاخیں قائم کیں - اب چونکہ اتحاد سبھا ایک عملی پروگرام صوبہ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہے - لہذا وقت کی اہمیت پر غور کرتے یہ مناسب سمجھا گیا کہ ایک کہ ایک صوبہ کانفرنس منعقد کیجائے - چنانچہ اتحاد سبھا کی مجلس شوریٰ نے ۳۰ مارچ کو طے کیا کہ یہ کانفرنس ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۳۳ء کو زیر صدارت پنڈت ہرکاش نرائن صاحب سپرو خلف الرشید جناب ڈاکٹر تیج بہادر سپرو کانپور میں منعقد ہو اور تمام لیڈران کو اس میں مدعو کیا جائے -

دیو نرائن پانڈے سکریٹری اتحاد سبھا کانپور

بقیہ مضمون صفحہ ۱۰

کرتا تھا - بلکہ محض اسوجہ سے کہ میں یہ سمجھتا تھا کہ اسوقت اس کے سوائے چارہ کار نہیں - آپ نے ہاوس کو متنبہ کیا کہ وہ ہندوستان کو برطانیہ کی خانگی سیاسیات میں مداخلت کا حق نہ دیں ورنہ نتیجہ وہی ہوگا جو آئرلینڈ میں ہورہا ہے - ہندوستان میں مادرانہ طرز حکومت کا زمانہ گذر گیا اس کو گذرے ہوئے تقریباً بیس برس ہوگئے اور اب وہ زمانہ لوٹ کر نہیں آسکتا -

ایڈیٹر جام جمشید کی رحلت

بمبئی ۱۱-اپریل - پارسیوں کے مشہور اخبار "جام جمشید" کے ایڈیٹر مسٹر پی - جے مرزبان جو بمبئی کارپوریشن کے ممبر سرکردہ پارسی اور بمبئی کے سابق "شریف تھے - آج جہان فانی سے کوچ کر گئے -

اسمبلی میں سوراج پارٹی کا قیام

نئی دہلی ۱۰- اپریل" سوراج پارٹی کے لئے تقریباً ایک درجن لوگوں نے اسمبلی میں ایک جدید سیاسی فریق قائم کر لیا ہے اس میں مسٹر داس - مسٹر نیوگی مسٹر تھیب مین مسٹر ونٹ وغیرہ لوگ ہیں -

سر جارج شسٹر خود لندن جائیں گے

نئی دہلی ۱۰-اپریل معلوم ہوا ہے کہ جارج شسٹر رکن مالیات ہندوستان کے محفوظ بنک کے قیام کے مسئلہ گفت و شنید میں عملی حصہ لینے کے لئے خود لندن روانہ ہوں گے -

لکھنؤ کے ہر دلعزیز باتصویر رسالہ "مسیحانہ" کا لاجواب پرچہ

ٹیگور نمبر

(باتصویر) (باتصویر)

جو انشاء اللہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۳۳ء کو اپنے بیشبہا خصوصیات کیساتھ شائع ہوجائیگا

جبین ہند کے یگانہ روزگار فرزند، سرزمین بنگال کے لاجواب شاعر ہندوستان نیز بلاد مشرق و مغرب کے مسلم قادر الکلام، فلسفہ و فطرت کے زبردست عالم، مناظر ہستی کے بے نظیر مصور عالیجناب ڈاکٹر رابندرناتھ صاحب ٹیگور کے پر از معلومات و مفید ترین مضامین و منظومات کے بلند پایہ تراجم کے ساتھ ساتھ موصوف کی قابل احترام شخصیت و سوانح کے متعلق سرزمین عالم کے محققین و اہل الرائے کے حقیقی خیالات نہایت جانفشانی سے حاصل کر کے شائع کئے جائیں گے - ان معنوی خوبیوں کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کی مختلف شعبہائے زندگی کی نایاب تصاویر اور قابل دید کتابت و طباعت و بہترین کاغذ سے اس نمبر کی ظاہری حیثیت و زینت کو بھی دوبالا کیا جائے گا، حجم تقریباً ۱۰۰ صفحات

قیمت ۸ آنہ جو حضرات یکم جون تک مسیحانہ کے سالانہ خریدار ہو جائیں گے وہ صرف ۲ مع محصول بھی پائیں گے اور دیگر حضرات صرف ۸ مع محصول وی پی حاصل کرینگے

مشتہرین حضرات کیلئے خاص رعایت ہے جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے ایجنٹ صاحبان کو بھی معقول کمیشن دیا جائیگا جو بغیر اطلاع طے ہو سکتا ہے

المشتہر منیجر رسالہ مسیحانہ باغ دالی گنج لکھنؤ

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو	پاک وصاف زندگی کیسی ہوتی ہے
دنیا کس طرح خوبصورت معلوم ہوگی	ہم کیوں کر عمر دراز ہو سکتے ہیں
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو	سچی خوشی کہاں ہے۔

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ

آتنک نگرہ۔ جام نگر

ترجمہ تقریر جناب ہز اکسیلنسی سر مالکم ہیلی گورنر صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ

بجواب ایڈریس جلسہ افتتاح دار التشریح تکمیل الطب کالج بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۳۳ء

آج اس یونانی ادارہ میں آکر میں ایک معمول قدیم کا اعادہ کر رہا ہوں کیونکہ مجھے علم ہے کہ مجھ سے قبل لارڈ مسٹن سر ہارکورٹ بٹلر اور سر ولیم میرس اس کو اپنی تشریف آوری سے سرفراز فرما چکے ہیں۔ ان میں آخر الذکر صاحب جس طرح کہ آج میری حیثیت ہے آپ کے جلسے کی صدارت بھی فرما چکے ہیں میرا خیال ہے کہ ہم سب کو ایک ہی جذبہ نے متاثر کیا ہے ہم میں سے کسی کی بھی یہ خواہش نہیں ہو سکتی کہ وہ یونانی اور ایلوپیتھک طریقہائے علاج میں تقابل کرنے پر مجبور کیا جائے۔ ذاتی حیثیت سے بیماری کی حالت میں ہم میں سے ہر شخص اپنے کو ایلوپیتھک ڈاکٹر کی نگرانی میں دینے کو ترجیح دے گا۔ اگر اس مسئلہ میں ہماری رائے پوچھئے تو بلاشبہ ہمکو آپ اس خیال پر راسخ پائیں گے کہ بحیثیت ایک سائنٹفک سسٹم کے ایلوپیتھک طریق علاج کی یونانی طریقہ سے بالکل جداگانہ حیثیت ہے لیکن اسی کے ساتھ ہمکو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس ملک کا ایک معتدبہ طبقہ دیسی طریقۂ علاج کا معتقد ہے۔ نیز ہم یہ بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ اس ملک میں ایلوپیتھک طریقۂ علاج کے ذرائع اس قدر ناکافی ہیں کہ اُن کی کمی اگر پوری ہو سکتی ہے تو ان لوگوں سے جو یونانی اور آیورویدک طریقۂ علاج پر کاربند ہیں۔ نظر براں کسی ایسے امر میں جو ان طریقہ ہائے علاج کے ضبط و نظم اور ترقی کا معاون ہو ہمت افزائی نہ کرنا ہمارے حد اختیار سے باہر ہے۔ یونانی طبی اسکول سے جو فوائد ہم کو حاصل ہیں ان میں سے پہلا نفع تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسی کثیر التعداد جماعت انسانی کی خدمت کرتا ہے جس کو اس طریقۂ علاج سے آسودگی اور آرام حاصل ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ یہ اسناد تقسیم کر کے یونانی طریقۂ علاج کی باقاعدہ تعلیم کا ثبوت بھی فراہم کرتا ہے اور اس طرح عوام الناس کو ان لوگوں کی دستبرد سے محفوظ کرتا ہے جو حکیم کہلاتے ہیں مگر باعتبار قابلیت ہرگز اس لقب کے مستحق نہیں ہیں آپ کے اسکول میں چار سال کی تعلیم بمدت خاص اہمیت رکھتی ہے۔ آج کے جلسہ میں میری شرکت کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ اس جلسہ میں تکمیل الطب کے دار التشریح کی رسم افتتاح ظہور پذیر ہوگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زمانۂ سلف میں علم تشریح طب یونانی کے نصاب کا ایک جزو قرار دیا گیا تھا۔ مگر بعد کو اُس کی طرف سے بے توجہی برتی جانے لگی۔ اب یونانی اداروں کا اسکو دوبارہ زندہ کرنا نہایت مفید ثابت ہوگا۔ میرے خیال میں تکمیل الطب لکھنؤ بھی بشمول اسٹیٹ ایڈڈ اسکول منجملہ ان چار طبی اداروں کے ہے جو طب یونانی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جن کو گورنمنٹ ایک مستقل مالی امداد دیتی ہے۔" مجھے اس کا علم ہے کہ ان پرائیوٹ اداروں میں باہمی رقابت ہے اور آپ کے ادارہ کی ترقی کو گزشتہ زمانہ میں خاندانی اختلافات کی وجہ سے ایک حد تک نقصان پہونچا ہے لیکن اسوقت آپ کا پوزیشن ایک مسلمہ حیثیت رکھتا ہے اور آپ فخر کر سکتے ہیں کہ آپ کے یہاں گزشتہ چند سال میں بیس ہزار مریضوں کا رجوع ہوا اور آپ کے طلباء کی تعداد ایکسو بیس تک پہونچی صوبہ ہذا کے بورڈ آف انڈین مڈیسن نے اسکو اسکول کی حیثیت سے تو تسلیم کر لیا ہے لیکن ہنوز کالج کی حیثیت سے نہیں کیا۔ مجھے علم ہے کہ یہ مسئلہ ہنوز زیر غور ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ بورڈ مذکور اس کو کالج کی حیثیت سے تسلیم کرے گا تاکہ یہاں کے طلاب بورڈ کے امتحانات میں شرکت کے مجاز ہو سکیں۔ اسی کے ساتھ جناب شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب اور اُن کے رفقاء کار کی محنت اور پبلک خدمت کے جذبہ کا اعتراف کرنا میرے لئے ضروری ہے۔ یہ لوگ طلباء کی ایک ایسی کثیر جماعت کی جن سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ امداد کا سامان مہیا کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔ تقریباً تین سو سے زائد بیرونی مرضاء کو روزانہ دوا مفت تقسیم کی جاتی ہے اور اندرونی مرضاء کے رہنے کا انتظام کرتے ہیں ان کے کھانے اور علاج کے متعلق کفیل ہوتے ہیں لہذا یہ لوگ عالی حوصلہ اشخاص کی توجہ کے خاص

طور پر مستحق ہیں اور مجھے سالانہ رپورٹ کے دیکھنے سے یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ کے معاونین کی فہرست میں اعلیحضرت حضور نظام کا نام نامی شامل ہے مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی جاری رہیگی مجھے معاونین کی فہرست میں اپنا نام شریک رکھنے میں بہت مسرت ہے۔ اب میرا خطاب ان لوگوں سے ہے جو آج اسناد حاصل کریں گے ایسے اشخاص ہی جو یونانی طریقۂ علاج کے پیرو نہیں ہیں، متقدمین اور نیز موجودہ مشہور و معروف ہستیوں کے خلوص اور محنت کی جو وہ طب یونانی کے حلقہ کرتے چلے آئے ہیں داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس فن کے نمایاں خدمت گذاروں کا طرۂ امتیاز ہمیشہ یہ رہا ہے کہ اُنہوں نے غرباء کو مفت دوا پہونچائی ہے اور بلا معاوضہ مشورہ دیتے رہے ہیں۔ یہی ایک سچی پبلک خدمت ہے اور غالباً منجملہ اور وجوہ کے ہندوستان کے باشندگان کو اپنا معتقد کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی ہے مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ جلیل القدر حکماء قدیم کے نقش قدم پر چلنے میں پیچھے نہ رہیں گے یاد رہے کہ طب کا درجہ سائنس کے درجہ سے زائد ہے۔ اور اس پر عمل پیرا ہونا پیشہ وری کی حیثیت سے کہیں بالاتر ہے۔

جو لوگ اپنی زندگی اس میں صرف کریں وہ لوگ تاوقتیکہ فلاح اور خدمت خلق کے صحیح جذبہ سے متاثر نہ ہوں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

بانی

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے برمن

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

مشتہرہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

مثل نوجوانوں کے تندرست بنانیوالا

دار بیدار اکشٹارست (REGD)

(جسم میں چستی پیدا کرنے۔ بھوک بڑھانے اور کمزوری رفع کرنے والا)

دوسرے دار اکشاسو اور دار کشٹار ستوں سے یہ زیادہ مفید ہے کیوں کہ اس میں انگور کافی مقدار میں ہے۔

کھانے میں بہت ہی خوش ذائقہ ہے

قیمت فی بوتل ڈیڑھ روپیہ ۱ع۸

محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ ۱ع۲

سوپن بری REGD.

احتلام کی گولیاں

یہ مفید گولیاں جریان، احتلام وغیرہ کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ منی کو گاڑھا اور قوی کرتی ہیں۔ ایک بار آپ ضرور آزمائش کریں

قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

محصولڈاک تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۳ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید یئے

صیغہ نمبرہ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر اور بابو رام غلام شیو غلام

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھا امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی و بیشی بے قاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن۔ اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عا

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:- ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ۔ لکھنو ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔ کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:- ... ہو ٹائیڈ اسٹورس چوک۔ دہلی ایجنٹ:- جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ:- رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ عہ ششماہی ۱؍

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷	کان پور چہار شنبہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۳ء مطابق ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ	نمبر ۱۵

حشرِ جذبات

(از جناب ثاقب کانپوری)

موجِ بیتابیِٔ دل جنبشِ مژگاں ہوجائے
توبۂ مئے کا تصور جو نمایاں ہوجائے
اے جنوں عالمِ وحشت مجھے زنداں ہوجائے
اب تو مٹ جائے یہ محدود نگاہی کا اثر
تابشِ حسن اُسے دعوتِ نظارہ نہ دے
دیکھ اے سوزِ دروں دل سے دھواں اٹھتا ہے
اُس گنہگار کا پردہ نہ اٹھا محشر میں
ضبط کر ضبط، کہ ایسا نہ ہو محرومیٔ دید
سجدۂ دیر ہو مفہوم بنائے کعبہ
خانہ ویرانیٔ و عبرت کا سبق ہے جسمیں
وہم ہی وہم ہے تکمیلِ تمنا کا خیال

کیا قیامت ہو جو برپا کوئی طوفاں ہوجائے
دامنِ زہد بھی آلودۂ عصیاں ہوجائے
آنکھ جس ذرّہ پہ ڈالوں وہ بیاباں ہوجائے
کاش قسمت سے مرا گھر بیاباں ہوجائے
تیرے جلووں کے تلوّن سے جو حیراں ہوجائے
ضبط کا راز نہ عالم پہ نمایاں ہوجائے
دوسروں کی جو خطاوں پہ پشیماں ہوجائے
شکوۂ تنگیٔ داماں گلستاں ہوجائے
خام ہے کفر اگر کفر بھی ایماں ہوجائے
ذہن سے محو وہ روداد گلستاں ہوجائے
جب مگا ہوں کا تصور بھی غمِ جاں ہوجائے

میری آنکھیں تو ہیں خونابہ فشاں اے ثاقب
میں جو چاہوں تو یہ دامن بھی گلستاں ہوجائے

بوسہ لینے کے خطرناک نقصانات

مختلف ممالک میں اظہارِ محبت کا طریقہ

بوسہ لینے کا رواج اکثر ممالک میں پایا جاتا ہے ہندوستان میں بھی اسکا رواج کچھ کم نہیں۔ لیکن مغربی ممالک میں تو اسکا رواج بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے۔

ہندوستان میں بچوں کے بوسہ لینے کا رواج عام طور پر پایا جاتا ہے۔ لیکن امریکہ اور یورپ میں بوسہ لینا تہذیب کی علامت ہے۔ اور ایک دوسرے سے ملاقات کرنے اور علیحدہ ہونے پر ایک دوسرے کو بوسہ دیتے ہیں باپ بیٹے اور بھائی بہن کے رخساروں کو چومتا ہے۔ ہول نے بوسہ کی تشریح راز و نیاز کی صورت میں کی ہے۔ لایک کا بیان ہے کہ بوسہ سے محبت کا قدرتی جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ سٹرن کی رائے ہے کہ بوسہ کا رواج اظہار محبت کے طور پر ایک لطیف کنایہ ہے وہ بوسہ کو ایک فن تصور کرتا ہے۔ جسکا سیکھنا وہ ضروری خیال کرتا ہے۔ بوسہ عالمگیر رواج نہیں ہے مختلف ممالک میں اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً پشت پر ہاتھ پھیرنا۔ پیشانی کا سونگھنا اور مصافحہ کرنا۔ ہندوستان میں پہلے اپنے سے چھوٹے کی پیشانی چومنے کا رواج تھا۔ نیوزیلینڈ کی ماوری قوم۔ نی گنین۔ پالونز اور سٹرین اقوام اور امریکہ میں ایسکیمو۔ فوبی نیس۔ بھی بوسہ کی صورت میں محبت کا اظہار نہیں کرتی۔

نامی کرگوسٹ کی جنگریا قوم اپنے بچوں کو پیار کرتے وقت اُس کے رخساروں پر منھ رگڑتی ہے۔ چٹگاوں و آسام کی پہاڑی اقوام بوسہ کی بجائے لب چوستی ہے پولی نیشین لوگ رخسارے پر لبوں کے بجائے ناک کا بوسہ لیتے ہیں۔ جزیرہ نما ملایا میں بوسہ کا رواج نہیں ہے۔ میالی کٹسمینین اور گاریتا کے مڈیز بوسہ بازی سے ناواقف ہیں۔ امریکن انڈین کی بوسہ بازی لب کو آہستہ سے رخسارہ پر رکھنے تک محدود ہے غرضیکہ نصف دنیا بوسہ بازی سے محروم ہے۔ انگلینڈ میں بوسہ بازی کا بہت زیادہ رواج ہے۔ وہاں پارلیمنٹ کا امیدوار بعض اوقات بوسہ لیکر یا دیکر ووٹ حاصل کرتا ہے حال ہی پارلیمنٹ کی زنانہ امیدواروں اور مرد امیدواروں کی عورتوں نے بوسہ دیکر رائے حاصل کی۔ گذشتہ صدی میں ایک امیدوار نے ووٹ دہندہ کی بیویوں کا منھ میں گنی رکھ کر بوسہ لیا تھا

اس کی پاداش میں اُس کو پارلیمنٹ سے خارج کردیا گیا تھا ہورلیشیو فیزگگ نے ووٹ دہندوں کے بچوں کا بوسہ لیکر ووٹ حاصل کیا تھا۔ سر جان گنجولی جو ایک خوبصورت غیر شادی شدہ جوان تھا اُس نے بوسہ کے ذریعہ ہی ووٹ حاصل کیا تھے۔

لیکن اب وہاں بھی بوسہ بازی کے خلاف تحریک پیدا ہوچکی ہے۔ اور بوسہ بازی کے خلاف بعض انجمنیں بھی قایم ہو چکی ہیں۔ انگلینڈ کے بعض ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق بچوں کے چومنے کا رواج بند ہوجانا چاہیے۔ کیونکہ ڈپ تھیریا (امراض حلقوم) کا خدشہ رہتا ہے ان کی رائے میں ہر سال سینکڑوں بچے اس بوسہ بازی سے موت سے بغلگیر ہوتے ہیں آجکل یورپ میں اور اُسکی نقل پر اپنے ملک کی عورتیں لپ اسٹک اور پوڈر کو اپنے چہرے پر لگاتی ہیں۔ لپ اسٹک سے لب سرخ ہو جاتے ہیں بعض امریکن ڈاکٹر لپ اسٹک اور پوڈر کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ اس سے زہریلے جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ جس عورت نے پوڈر لگا رکھا ہو اُسکا بوسہ لینا ہزاروں بیماریوں کو دعوت دینے کا مرادف ہے۔ ان ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق ایک بوسہ میں ۔۔۔۔ ۱۴ جراثیم ہوتے ہیں

بوسہ رخساروں اور لبوں کا لیا جاتا ہے اور یورپ میں عام طور پر بوسہ لبوں کا لیا جاتا ہے۔ اور وہاں بوسہ نے ایک فن کی صورت اختیار کرلی ہے۔ اسکی مخالفت کے باوجود وہاں بوسہ بازی کے رواج میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے امریکہ فرانس اور آسٹریا میں بوسہ بازی کی مخالف کتنی ہی انجمنیں ہیں۔

قدیم زمانہ میں یونان کے اندر یہ قاعدہ تھا کہ اگر کوئی علانیہ طور پر کسی عورت کا بوسہ لیتا تھا تو اُس کو پھانسی کی سزا دی جاتی تھی۔ روس میں بھی ایک زمانہ میں یہی قاعدہ تھا۔ ایک کوکن میں اس قسم کے ایک قانون کے باعث سینکڑوں مرد و عورتوں کو نذر آتش کردیا جاتا تھا۔

جوائنٹ کمیٹی میں ہندوستانی اسپران

برطانوی ہند ۲۱ اور ریاستی ہند ۷ افراد کی نمایندگی

شملہ ۲۰ اپریل مشترکہ منتخبہ کمیٹی نے القطعی فیصلہ کر کے ہندوستانی ریاستوں اور برطانوی ہند کے مندرجہ ذیل نمایندوں کو مشاورت کیلئے مدعو کیا ہے:—

برطانوی ہند کے نمایندے

(۱) ہز ہائینس آغاخاں (۲) سر سی۔ پی راماسوامی آئر (۳) ڈاکٹر امبیدکر (۴) سر ہوبرٹ کر (۵) سر اے ایم اے غزنوی (۶) سر ہنری گڈنی۔ (۷) سر ہری سنگھ گوڑ (۸) مسٹر رنگا سوامی آئر (۹) مسٹر ایم آر جیکار (۱۰) مسٹر این ایم جوشی (۱۱) مسٹر این سی کیلکر (۱۲) سر اے۔ پی پٹرو (۱۳) سر عبدالرحیم (۱۴) سر تیج بہادر سپرو۔ (۱۵) سر فیروز سیٹھنا (۱۶) ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ (۱۷) بیگم شاہ نواز (۱۸) سردار بوٹا سنگھ۔ (۱۹) سر این سرکار (۲۰) سر پرسوتم داس ٹھاکر داس (۲۱) چودھری ظفر اللہ خاں

ریاستوں کے نمایندے۔ (۱) سر اکبر حیدری حیدرآباد (۲) سر وی کرشنم اچاری (۳) نواب سر لیاقت حیات خاں پٹیالہ۔ (۴) سر منو بھائی مہتہ بیکانیر۔ (۵) سر مرزا اسمٰعیل (میسور) (۶) سر پربھاشنکر پٹانی بھاولپور (۷) مسٹر ڈوائی سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
حال پر تو حق عزم مستقل ہی سے ہے — زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
نمبر ۱۵	کانپور چہارشنبہ ۲۶ر اپریل	جلد ۱۷

آہ! سیّد حسن امام

۱۹ر اپریل کو ۴½ بجے صبح سیّد حسن امام بار ایٹ لا کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

سید علی امام کی وفات کے بعد سیّد حسن امام کی وفات مسلمانوں کیلئے خصوصاً اور ہندوستان کیلئے عموماً ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ افسوس کہ اس نازک دور میں جبکہ بہترین دماغ کے لیڈروں کی ملک کو اشد ضرورت ہے۔ قضا و قدر ہم میں سے بہترین دماغوں کو اٹھائے لیتی ہے۔ اس نازک زمانہ میں مسلمانوں کو سیدحسن امام جیسے مقنن کی جسقدر اشد ضرورت تھی اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ خوب کرسکتے ہیں جو کہ سیاسی گتھیوں اور کشمکش کا اندازہ کرسکتے ہیں۔

مرحوم ایک سچے قوم پرست تھے۔ آپنے کبھی فرقہ پرستی کا اظہار نہیں کیا۔ آپ کے پس ماندگان میں مسز امام دو بیٹے اور تین دختران ہیں۔ آپ کے بوڑھے باپ شمس العلماء نواب امداد امام اثر اور آپ کی بوڑھی والدہ بھی حیات ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس سن میں دو لایق و فایق بیٹوں کے انتقال کا صدمہ والدین کے دل و دماغ پر کیسا ہوا ہوگا۔ سارے ملک کی طرف سے اظہار رنج اور سیّد امداد امام سے اظہار ہمدردی کیا جارہا ہے۔

سیدحسن امام مرحوم نے اس دنیائے فانی میں جو ترقی کی ہے اُسکا اندازہ اُنکے سوانح حیات پر ایک سرسری ڈالنے سے معلوم ہوسکتا ہے:۔

آپ اگست سنہ ۱۸۷۱ء میں پیدا ہوئے آپ کی ابتدائی تعلیم پٹنہ میں ہوئی۔ لبعدازاں آپ انگلینڈ گئے اور وہاں سے بیرسٹری میں کامیاب ہوکر تشریف لائے اور پٹنہ میں پریکٹس شروع کی اور اُسکے لبعد آپ نے کلکتہ میں سنہ ۱۹۱۱ء تک پریکٹس نہایت کامیابی کے ساتھ کی۔

سنہ ۱۹۱۲ء میں آپ کلکتہ ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے اور سنہ ۱۹۱۶ء تک آپ اسی عہدہ پر مامور رہے۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے افتتاح کے لبعد آپنے پٹنہ میں پھر پریکٹس شروع کی۔ اور تا وفات آپ پٹنہ ہی میں پریکٹس کرتے رہے۔

سنہ ۱۹۱۸ء میں آپنے آل انڈیا نیشنل کانگریس کے اجلاس کی صدارت کی۔ آپ ہوم رول لیگ کے صدر تھے اور سنہ ۱۹۱۱ء میں آپنے لندن کانفرنس میں جو کہ ترکی کے ساتھ معاہدہ صلح کے لئے منعقد ہوئی تھی بطور ڈیلی گیٹ شرکت فرمائی تھی۔

سنہ ۱۹۲۳ء میں آپ نے جمعیۃ اقوام میں ہندوستان کی نمایندگی کی اور سنہ ۱۹۲۳ء میں آپ نے اپنی لڑکیوں اور اپنی اہلیہ کے ہمراہ کانگریسی تحریک میں زبردست حصّہ لیا تھا۔

ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

آئینۂ کانپور

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور سکریٹری صاحب یتیم خانہ اسلامیہ کا ایک مضمون کسی دوسری جگہ شایع کیا جارہا ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ یتیم خانہ میں اس وقت ۱۲۵ ایتامیٰ ہیں مگر گنجایش صرف ایک سو کی ہے لہذا وہ اہل شہر سے اس کے متعلق استصواب کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ مسلمانان کانپور اپنی قیمتی آراء سے سکریٹری صاحب کو ضرور مطلع فرمائیں گے۔

یتامیٰ کی سکونت پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کانپور یتیم خانہ میں اپنے صوبہ کے علاوہ سرحد۔ پنجاب اور بہار کے اٹھارہ (۱۸) اور اودھ کے ۱۳ یتیم لڑکے ہیں۔ لہذا اگر ان یتامیٰ کو ان کے صوبہ کے یتیم خانہ میں بھیج دیا جائے۔ تو ۳۱ یتامیٰ کی کمی ہو جاویگی۔ نیز ہمارا خیال ہے کہ الہ آباد میں بھی یتیم خانہ ہے اور اگر یہ درست ہے تو ۲۱ یتامیٰ جو الہ آباد کے ہیں اُنکو وہاں بھیج دیا جائے

بہرحال ہمارا خیال ہے کہ اگر اسپر عملدرآمد کیا جائے گا تو اصولی حیثیت سے درست بھی ہوگا اور یتیم خانہ کی پریشانیوں میں کمی بھی ہو جاوے گی۔

تعزیتی جلسہ ۲۲ر اپریل کو خورد محل پارک (شردھانند پارک) میں بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں اہل شہر کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں مندرجہ ذیل تجویزیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) سیدحسن امام کی بے وقت اور ناگہانی موت پر اظہار افسوس کا رزولیوشن حاضرین نے کھڑے ہوکر پاس کیا۔

(۲) ایک دوسری تجویز میں قرطاس ابیض کو ملک کے لئے ناکافی قرار دیا گیا۔

(۳) تیسری تجویز میں مہاتما گاندھی اور دیگر سیاسی اسیروں کی رہائی کو ضروری قرار دیا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۹ر اپریل ۲ بجے دن کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفتر میں ڈسٹرکٹ جج صاحب کی صدارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین کے انتخاب کے لیے جلسہ ہوگا۔

بابو رام نراین گرگ موجودہ چیرمین اور چودھری پیارے لال صاحب میں زبردست مقابلہ ہے۔

ڈاکٹر محمد عالم ڈاکٹر محمد عالم ۲۳ر مارچ کو کلکتہ سے کانپور تشریف لائے اور ۲۴ر اپریل کو میاں محمد شریف پراچہ نے ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں اپنے بنگلہ واقع پریڈ پر اپنے مخصوص دوستوں کو ایک پرتکلف ٹی پارٹی دی جسمیں ڈاکٹر صاحب نے اینٹی کمیونل لیگ کے متعلق حاضرین سے گفتگو کی۔ جس سے لوگ کافی متاثر نظر آتے تھے اور ۲۴ اپریل کی رات کو آپ لاہور تشریف لیگئے خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور میں بھی اینٹی کمیونل لیگ کی ایک شاخ قائم کی جاوے گی۔

افسوسناک اموات مولوی محمد جنید سب جج وڈم کانپور جو چند ماہ سے لبوجہ بیماری رخصت پر تھے انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عرصہ ہوا بحیثیت منصف کانپور میں رہ چکے تھے۔ اور آپ ایک لائق اور ہردلعزیز حاکم تھے۔ آپ مولانا شبلی مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے۔

ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

مسٹر پریم نراین طالب علم ڈی، اے، وی، کالج کی نعش جاجمؤ کے ٹیلے سے ملی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے خودکشی کرکے اپنی جان عزیز دیدی۔

ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں مرحوم کے برادر بزرگ مسٹر ٹیکا رام کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

گذشتہ فسادات کی یاد گذشتہ فسادات کانپور کے سلسلہ میں بنگالی محال کے . . . . ملزمین عدالت ڈسٹرکٹ ججی سے رہا ہوگئے تھے اسکے خلاف لوکل حکومت نے عدالت العالیہ میں اپیل کی تھی۔ چنانچہ عدالت العالیہ نے ڈسٹرکٹ ججی کے فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے ۱۰ ملزمین کو عبور دریائے شور کی سزا دی ہے بقیہ تین ملزمین مفرور ہیں جنکو سزا دیگئی ہے اُن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

مسرس شیو پرشاد۔ رام نراین۔ گوبردھن۔ منوہر سنگھ شیو سنگھ۔ اور چھوٹے۔ اس خبر کو سنکر ۲۱ر اپریل کو ۱۲ بجے دن سے ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت سے ان کی رہائی کی درخواست کی جاوے گی اور اُسمیں ناکامیابی پر پریوی کونسل میں اپیل کی جاوے گی۔

جسمانی قوت کا مظاہرہ
واقع پھول باغ
بتاریخ ۲۹ر اپریل سنہ ۱۹۲۳ء

شہرہ آفاق پہلوان یولس آفندی عراقی کانپور میں تشریف فرما ہیں۔ موصوف نوعمر نوجوان ہیں دوسرے شہروں میں بارہا پبلک ان کی خداداد جسمانی قوت کے مشاہدہ سے محو حیرت ہوچکی ہے ۲۹ر اپریل کو پھول باغ میں بھی وہ اپنے طاقت کے کرشمے دکھائیں گے۔ اور پروفیسر راما چینا جو ملک چین کے مشہور پہلوان ہیں اور جن کو ہز اکسلینسی والیسرائے ہند اور ارباب دولت نے سرٹیفکٹ دیئے ہیں۔ وہ بھی آفندی مذکور کے مقابلہ میں اپنے کارنامے دکھائیں گے جن کی مشق پر اُن کو ناز ہے۔ دونوں پہلوانوں کے جسم نہ صرف قابل دید بلکہ سچ تو یہ ہے کہ دست قدرت کی بے نظیر کاریگری کے نادر نمونے ہیں۔ اور دونوں اس حق میں وحدانیت کے دعوے دار ہیں۔ لہذا امید ہے کہ مقابلہ نہایت دلچسپ ہوگا شائقین موقع کو غنیمت جانیں۔

۲۹ر اپریل
اول تماشہ ۶ بجے شام سے ۸ بجے رات تک
دوسرا تماشہ ۸ بجے رات سے ۱۰ بجے رات تک

شرح ٹکٹ

درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم
۶ر	عہ	۸ر	۴ر

عورتوں کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہے۔
ٹکٹ:۔ ایکروپیہ عہ

بقیہ آئینۂ کانپور

مزدور سبھا کارکنان مزدور سبھا نے ہز اکسلینسی گورنر صوبہ سے یہ درخواست کی تھی کہ مزدوروں کے سلسلہ میں مزدوروں کے ایک وفد کو باریابی کی عزت بخشی جاوے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسلینسی کے پرائیویٹ سکریٹری نے یہ لکھا ہے کہ اس وقت باریابی کا موقع نہیں دیا جاسکتا ہے۔

الگن مل کی ہڑتال الگن مل کی ہڑتال بدستور جاری ہے اور کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا۔

نیو وکٹوریہ مل نیو وکٹوریہ مل کے ڈائرکٹران اور مزدوروں میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اور مزدوروں نے واپس آکر اپنا کام بدستور شروع کردیا۔

قتل کرابٹ گنج اور الین گنج کے درمیان راستہ میں ایک ہندو کی نعش پڑی ملی مگر شناخت نہ ہوسکی پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

آتشزدگی پرگنہ گھاٹم پور کے موضع اکبرپور جھیمیا میں آگ لگ جانیکی وجہ سے تقریباً ۵ مکانات جلکر خاک سیاہ ہوگئے۔

بادشاہی ناکہ پر جولال بنیاری کے دوکان میں آگ لگ جانے کی وجہ سے تقریباً ۵ ہزار کا نقصان ہوا

حکام مسٹر آر۔ ایف موڈی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر جولائی سے ۲ ماہ کی رخصت پر ولایت تشریف لیجائیں گے۔

صاحبزادہ منشی جلیل احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر کا تبادلہ بنارس کو ہوا ہے آپنے نہایت بے لوثی اور ایمانداری کیساتھ اپنے فرائض ادا کیے اور یہ دیکھتے ہوئے آپکا تبادلہ اہل شہر کیلئے تکلیف کا باعث ہے۔

حجاج کی واپسی حاجی نعیم الدین صاحب اور شیخ عبدالمجید صاحب وغیرہ زیارت حج سے مشرف ہوکر واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مغربی صحافت اور دنیا پر اُسکا اثر؟

رائے عامہ اور کاروبار میں اخبارات کا حصہ

اور علم و فنون کی طرح صحافت نے بھی یورپ امریکہ میں معراج کا درجہ حاصل کرلیا ہے۔ چونکہ اخبارات و رسائل لوگوں کی زندگی کا جزو بن گئے ہیں۔ اس لئے صحافت کی ترقی حیرت انگیز نہیں سمجھی جاسکتی۔

یورپ و امریکہ میں اخبارات کا جو مالی استحکام، اثر، رسوخ اور ناقابل انکار شہرت و مقبولیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ا۔

انگلستان میں چار چیزوں کو قومی و ملی فوقیت حاصل ہے بادشاہ، دار العوام، کلیسا اور اخبارات۔ گو اخبارات کو اس فہرست میں چوتھا درجہ ملا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اخبارات کو اولین درجہ حاصل ہے۔ یعنی اگر اخبارات چاہیں تو ملک کو ذرا سی دیر میں زیر و زبر کرسکتے ہیں۔ انہیں دار العوام یا ملکی رائے پر ایک خاص ضبط و اختیار حاصل ہوتا ہے۔ رائے عامہ تربیت اور رجحان طبع کی نگرانی اور ہدایت کرنا اخبارات کا اہم مقصد ہوتا ہے۔ حکومتوں کے تختے پلٹ دینا اپنی حسب مرضی کام کرالینا ایک بات ہے۔ وزارتوں کو منصب سے علیحدہ کرا دینا حکومتیں توڑ دینا وغیرہ اخبارات کی قوت کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ مثلاً جنگ کریمیا کے آغاز میں انگریزوں کو پے در پے شکست ہو رہی تھی۔ اس وقت لندن ٹائمز نے لے دے شروع کی۔ اور کابینہ حکومت کی لاچاری، بیکسی اور ناقابلیت پر سخت باز پرس کی۔ آتش ریز مضامین کی اشاعت اور مسلسل پروپیگنڈہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ ملک میں اس کابینہ وزارت کے خلاف عام ہیجان و غیظ پیدا ہوگیا۔ اور انجام یہ ہوا کہ وزارت کو استعفیٰ دینا پڑا اور اس کی جگہ نئی وزارت قایم ہوئی جنے جنگ کو کامیاب بنایا اور انگریزوں کی قوت منتشر نہ ہونے پائی۔

جنگ عظیم کے زمانہ میں لندن ٹائمز اور ڈیلی میل نے جو لارڈ نارتھ کلف کی ملکیت میں نکل رہے تھے وہ زبردست کارنامہ کیے تھے کہ جنکی یاد ہمیشہ دلوں میں رہیگی اور جن کی کوششوں کی وجہ سے انگریزوں کی جیت ہوئی انگلستان ان اخباروں کی خدمات کے اعتراف میں ہمیشہ رطب اللسان رہے گا۔

نہر سویز کھودنے کیلئے ایک کمپنی کام کی گئی تھی۔ جسکے بیشتر حصے حکومت مصر کے پاس تھے۔ لندن کے ایک اخبار نویس کی دماغ پروازی تھی کہ اُسنے ڈزرائیلی وزیر اعظم سے کہا کہ انگریزوں کو اس کمپنی کے تمام حصہ یکمشت خرید لینا چاہیئے اس کے بغیر انگریزوں کو مشرق و مغرب کے درمیانی راستہ پر قبضہ کرلینے کیلئے اس کمپنی کے تمام حصص خرید لینا چاہیئے۔

چنانچہ یہ تمام حصص خرید لیے گئے اور اسکا نتیجہ ہے کہ آج نہر سویز پر مصر کا نہیں بلکہ حکومت انگلستان کا قبضہ ہے پس اس سے اخباروں کی رائے اور ان کی اصابت کے علاوہ حکومت کی جمہور پسندی اور اخبار پسندی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اس سے قبل کہ فرانس کو اس بات کا علم ہوتا کہ حصص فروخت ہوگئے۔ انگریزوں نے بروقت کام کرکے تمام حصص اپنی طرف منتقل کرلیے۔

انگلستان کی طرح امریکہ کا بھی یہی حال ہے وہاں بھی اخبارات کی پوزیشن ان کی وقعت اور مقبولیت کا یہی عالم ہے۔

اخبارات کی تین خدمات ہوتی ہیں اوّل خبروں کا جمع کرنا اور جلد از جلد لوگوں تک پہنچانا۔ دوسرے عوام کی رائے استوار کرنا۔ اور اشتہارات و اعلانات کے ذریعہ ملکی تجارت و کاروبار کو ترقی دینا۔ انگلستان اور امریکہ کے اخباروں میں کئی بنیادی فرق ہیں۔ مثلاً انگلستان کے اخبارات کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کی معلومات میں بہت اضافہ کیا جائے۔ مشاہیر و اکابر کے مضامین اور معلومات سے لبریز حقائق و اعداد شایع کرنا۔ ان کا مقصد ہوتا ہے اخبار پڑھنے والوں کی معلومات اور مختلف قسم کی تفریحات کا سامان پیدا کرنا ان کا مدعا رہتا ہے۔

برخلاف اس کے امریکہ کے اخبارات میں خبروں کا اہتمام اور اُن کی نمایش و تشہیر کا خاص التزام رکھا جاتا ہے۔ قتل، چوری، ڈکیتی، اغوا، حادثہ، خودکشی سیاست، معاشرت غرض ہر نوع اور ہر قسم کی خبریں بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ شایع کی جاتی ہیں۔

ہر اخبار کا یہ مقصد رہتا ہے کہ دوسرے اخبار سے بڑھ چڑھ کر خبریں دے۔ بہتر طریقہ پر زیادہ مفصل اور واضح و نمایاں سرخیوں کیساتھ دے۔ وہ عوام و خواص کی دلچسپی کو ہر چیز پر فوقیت دیتے ہیں۔ خبروں کی فراہمی اور اُن کے لئے مناسب انتظام و انصرام کرنا امریکہ میں جس خوبی کیساتھ کیا جاتا ہے کہ غالباً دنیا کے کسی دوسرے ملک میں نہیں ہوتا۔ مثلاً یہ کہ ہر اخبار کا ایک شہری ایڈیٹر ہوتا ہے اور اُسکے ماتحت مددگار ایڈیٹروں اور خبر بینوں کا ایک جم غفیر ہوتا ہے۔

خبر بین ایک خاص جماعت ہے ایڈیٹروں کی جو دن رات شہر میں خبروں کیلئے گھومتی ہے۔ موٹر، گاڑی سائیکل، بس، رکشا، غرض ہر قسم کی سواریوں کے ذریعہ وہ تمام شہر اور نواح شہر کی خاک چھانتے رہتے ہیں سٹیشنوں پر تھانوں میں، بازاروں، گلیوں، مکانوں، سکولوں کارخانوں، باغوں، وغیرہ میں، خبر بین لوگ منڈلاتے رہتے ہیں۔ جہاں انہیں کوئی خبر نظر آئی اور انہوں نے اپنے اخبار کو ٹیلیفون کی۔

شہری ایڈیٹر چند ایڈیٹروں کو فوراً جائے وقوع پر بھیجے گا۔ خبر بین کی اطلاع کا کام ختم ہوگیا۔ اب رپورٹروں کا کام شروع ہوتا ہے۔ وہ تندہی سے واقعہ کی ایک ایک تفصیل حاصل کریں گے۔ دوسرے اخبارات کے رپورٹروں سے پہلے موقع پر پہنچنے اور صحیح صحیح حالات حاصل کرنے نیز زیادہ سے زیادہ حالات بہم پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ رپورٹروں کی یہ خبریں ایڈیٹر کے مددگاروں کے پاس جاتی ہیں۔ وہ خبروں کو پڑھکر ان کی عبارت دانشن درست کرتے ہیں۔

پھر یہ خبریں نیجنگ ایڈیٹر کے پاس جاتی ہیں خبروں کی ترتیب کرنا۔ ان کو مناسب مقامات پر لگانے کا انتظام کرنا۔ جگہ کا تعین کرنا۔ اس افسر کا کام ہوتا ہے۔

پھر یہ خبر شہری ایڈیٹر کی نظر سے گذرتی ہے اور وہ اگر ضرورت سمجھے تو اسمیں مناسب رد و بدل کرتا ہے۔

پھر چیف ایڈیٹر کی میز پر یہ آخری فیصلہ و حکم کیلئے رکھی جاتی ہے۔ اخبار کی پالیسی اور عام رجحان کے اندازہ کے مطابق یہ ایڈیٹر اسکا فیصلہ کرتا ہے کہ آیا یہ خبر اخبار میں درج ہوگی یا نہیں۔

فرض کیجئے کہ چیف ایڈیٹر اس خبر کی اشاعت منسوخ کرنا ملتوی کرتا ہے۔ تو اُس کے ماتحت و ماتحت عملہ نے جو کوششیں کی ہیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ وہ ایک خبر کو رد کرنے کے بعد دوسری خبر کو دیکھیگا۔ تیسری پڑھے گا۔ اور سلسلہ قایم رہے گا۔

ان تمام مصائب کے بعد ایک خبر کسی اخبار میں گوشہ نشین جگہ پاتی ہے۔

امریکن اخبارات شوخ اور تیز سرخیاں لکھنے میں کمال کرتے ہیں۔ معمولی سے معمولی بات کو بڑھا چڑھا کر شایع کرنا، بات کا بتنگڑ بنانا، سنسنی بلکہ کپکپی پیدا کرنے والی "کہانی" تیار کرنا ایڈیٹروں کا خاص جذبہ ہوتا ہے برطانیہ میں معاملہ اتنا پیچیدہ نہیں ہے بلکہ وہاں رپورٹروں اور نیوز ایڈیٹروں کے مابین ہی یہ کام ختم ہوجاتا ہے۔ اخبارات کی خدمت کا دوسرا حصہ اشتہارات کا عنصر ہوتا ہے۔ دنیا میں فن اشتہار کسی قدر ترقی کرگیا ہے۔ اوس کے بیان کرنے کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ اخبارات کی زندگی اور کاروبار کی زندگی باہم دگر وابستہ ہے۔ یعنی اخبار بغیر تجارتی اشتہارات کے زندہ نہیں رہ سکتے اور کاروبار بغیر اشتہاروں کے نہیں ہوسکتا۔

بازار میں جو اخبار فروخت ہوتا ہے اسکی قیمت ایک آنہ ہوتی ہے۔ حالانکہ کاغذ طباعت۔ اور ادارت، و انتظام وغیرہ کے اخراجات ملاکر ایک کاپی پر تقریباً چھ آنے کا خرچ آتا ہے۔

پس اخبار والے پانچ آنہ (۵/) حاصل کرنے کیلئے اشتہار کے مدوں پر لوٹ پڑتے ہیں ادھر تجارتی دنیا اشتہار کی وجہ سے قایم ہے۔ اسکا وجود جاذب نظر اشتہارات اور دلچسپ لقا و یدوا علانات سے وابستہ ہے۔

تاجروں کو اپنی مال کی نکاسی کیلئے اخباروں میں بغیر اشتہار دیے کچھ نہیں ہوسکتا کیونکہ جب لوگوں کو یہ معلوم ہی نہو گا کہ کونسی چیز مارکیٹ میں آئی اور اُسکی خصوصیات کیا ہیں تو نتیجہ کیا نکلے گا۔

تقریباً تمام مہذب ممالک میں ساٹھ کروڑ پونڈ سالانہ اشتہار کیا جاتا ہے جو سلطنت برطانیہ کی سالانہ آمدنی سے تقریباً دوگنے کے برابر ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا بالخصوص یورپ و امریکہ کسقدر زبردست پروپیگنڈا کرتا ہے۔ اور اخباروں کو دنیا کی تجارت سے کسقدر قریبی تعلق ہے۔

سیاست، معاشرت، تجارت اور ترقی کے میدانوں میں اخبار کا کاغذی گھوڑا سب سے آگے نظر آتا ہے کیونکہ اسوقت سارا نظام مطبع کی آہنی کلوں میں جکڑا ہوا ہے۔

صہ عدالت عالیہ میں انگلش بار کی طرف سے مسٹر مونک اور انڈین بار کی طرف سے مسٹر سو بھا ہو ملک نے اس عظیم الشان ماہر قانون کو خراج تحسین ادا کیا جسکا مسٹر جسٹس وورٹ نے عدالت عالیہ کے فل بنچ کی طرف سے اظہار افسوس کرتے ہوئے جواب دیا جسمیں سید حسن امام کی بے مثل قانونی قابلیت کا اعتراف کیا اور ان کے انتقال کو نقصان عظیم سے تشبیہ دی

ہندوستان سے روز افزوں سونیکی برآمد

بمبئی ۲۳۔ اپریل۔ انگلستان میں طلائی معیار کی موقوفی کی تاریخ سے اسوقت تک ہندوستان سے ایک ارب بائیس کروڑ ۲۷ لاکھ کا سونا باہر جاچکا ہے۔

عالمگیر اقتصادی بدحالی دور کرنیکی مساعی

طلائی معیار کی موقوفی پر صدر امریکہ کا اہم بیان

واشنگٹن ۲۳۔ اپریل مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کیلئے شنبہ کو واشنگٹن میں نزول اجلال فرمایا۔

کل ۱۱ بجے صبح وہائٹ ہال میں پریسیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے مابین اقتصادیات عالم پر گفت و شنید ہوئی۔ اقتصادی کانفرنس میں مسٹر ہل سکریٹری آف اسٹیٹ سر رونالڈ لنڈسے سفیر انگلستان اور دیگر ممبران مشاورتی کمیٹی موجود تھے۔ محولہ فوق کانفرنس میں بین الاقوامی اقتصادی حالات۔ قرضہ جات جنگ اور ہمواری کرنسی نمایاں مباحث ہوں گے۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے طلائی معیار کی موقوفی پر تبصرہ فرماتے ہوئے اپنی پوزیشن واضح کی اور یہ فرمایا کہ منسوخی معیار طلائی امریکہ کے ذاتی مفاد کے لئے عمل پذیر نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ اُسکا مقصد یہ ہے کہ تمام ممالک کی مصنوعات کی قیمتوں میں عالمگیر اضافہ ہوجائے آپنے فرمایا کہ اگرچہ امریکہ نے طلائی معیار منسوخ کردیا ہے لیکن وہ معقول معاہدات کیلئے ہروقت تیار ہے۔

اقتصادی کانفرنس کے اس امر کو وضاحت کے ساتھ تسلیم کیا ہے کہ فرانس طلائی معیار کو قایم رکھنا چاہتا ہے فرانس کا یہ اصرار عمل برطانوی اور امریکن حلقوں کیلئے شدید ضرر رساں ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فرانس ہر دو حکومتوں کے علی الرغم ایک مخالفانہ پالیسی پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہے۔

مسٹر میکڈانلڈ نے پریسیڈنٹ روزویلٹ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پیشتر بھی امن و عافیت کا نصب العین پیش نظر رکھکر آپ سے ملاقات کرچکا ہوں اور آج پھر اسی مقدس مقصد کو لیکر آپ سے ملنے آیا ہوں آپنے فرمایا کہ ہم تمام عالم میں اقتصادی بدحالی سے دست و گریبان ہوئے ہیں اور امریکہ میں ہمارے آنیکا منشا یہ ہے کہ ہم پریسیڈنٹ روزویلٹ سے مشاورت کرکے اقتصادی بدحالی کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنائیں اور عالمگیر بیکاری و مفلوک الحالی کے خلاف شدید جد و جہد کریں۔

آخیر میں آپنے فرمایا کہ اسوقت ہمارے پیش نظر اہم مسئلہ یہ ہے کہ اقتصادی بدحالی کو جلد از جلد دور کرنے کے ذرایع اختیار کیے جائیں۔

مسٹر سید حسن امام کا انتقال پر ملال

ہندوستان کا مدبر اور آسمان قانون کا ستارہ

رانچی ۱۹ اپریل۔ آج ۱/۲ ۱ بجے صبح سید حسن امام بیرسٹر ایٹ لا (برادر صغیر سید علی امام مرحوم) کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پٹنہ کی اطلاع ہے کہ جوقت سید حسن امام صاحب کا انتقال ہوا اس حادثہ کی اطلاع بجلی کی طرح تمام شہر میں پھیل گئی صبح سے ۱۱ بجے تک دوستوں احبابوں اور شہریوں کا تانتا بندھا رہا۔ ۱۱ بجے جنازہ اٹھایا گیا۔ اور جاپلا اسٹیٹ میں اُنکی تدفین عمل میں آئی۔ سٹیشن تک جنازہ کے ہمراہ پٹنہ کی عدالت عالیہ کے تمام جج، ہائیکورٹ بار کے اراکین۔ ڈسٹرکٹ جج اور دیگر اعلیٰ حکام و غیر سرکاری لوگ تھے عدالت عالیہ اور ڈسٹرکٹ عدالتیں ان کے اعزاز میں بند رہیں

تخفیف اسلحہ کے پردے میں جنگی تیاریاں

برطانیہ، امریکہ، اور جاپان کے بحری بیڑوں میں زبردست اضافہ

قدرت کا یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز انتہا پر پہنچ جاتی ہے تو اسکا خاتمہ لازمی ہو جاتا ہے اس قسم کے واقعات ہم رات دن دیکھتے ہیں لیکن اسکے باوجود مغربی ممالک کی سائنٹیفک ترقیوں اور مادی عروج کو دیکھ کر ہم محو حیرت رہ جاتے ہیں۔ لیکن اگر بہ نظر حقیقت دیکھا جائے تو مادی ترقی کے دلدادہ تباہی کی جانب گامزن ہیں۔

گذشتہ جنگ یورپ کے بعد جملہ سلاطین نے ایک آواز سے اس امر کا اعلان کیا تھا کہ آیندہ جنگ کو ناممکن بنا دیا جائے گا۔

اس لئے جنیوا میں انجمن تخفیف اسلحہ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس انجمن نے مختلف ممالک کیلئے اسلحہ کے متعلق قواعد منضبط کیے۔ اور بعض سلاطین نے ان کو منضبط بھی کر لیا۔ لیکن پھر بھی یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جملہ سلاطین خفیہ اور علانیہ طور پر اسلحہ جات میں اضافہ کرتی جاتی ہیں۔ اور سامان حرب کو بڑی مقدار میں فراہم کیا جا رہا ہے یہی نہیں بلکہ ایک عالمگیر جنگ کیلئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جس جرمن پر گذشتہ جنگ عظیم یورپ کی ذمہ داری عائد کرتے ہوئے ملزم گردانا تھا اُسکے مختار ہر ہٹلر نے مذکورہ بالا پالیسی کے جواب میں معاہدہ ورسیلز کو چاک کر ڈالا ہے انگلینڈ جو تخفیف اسلحہ کے حامی ممالک میں پیش پیش رہا ہے اور انجمن تخفیف اسلحہ میں بھی اس نے سب سے زیادہ کوشش کی ہے اس کی جنگی تیاریاں ۔۔۔۔۔ دیکھتے ہوئے یہ کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ وہ آیندہ عالمگیر جنگ میں دیگر سلاطین سے پیچھے رہیگا اس نے اپنی جنگی طاقت بڑھانے کیلئے دل کھول کر خرچ کیا۔ اور آج پہلے کی نسبت انگلستان کے بحری بیڑے پر ۳ لاکھ پونڈ بری فوج پر ۵ لاکھ پونڈ خرچ میں اضافہ ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں اگر صرف سال رواں میں اس کے اخراجات جنگی کا اندازہ کیا جائے تو حیرت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بحری افواج کے بجٹ میں ۲۳۷۰۰۰۰۰ پونڈ بری فوج کیلئے سوا تین کروڑ پونڈ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے بحری طاقت کے لحاظ سے برطانیہ کا نمبر اول۔ جاپان کا دوم۔ اور امریکہ کا سوم ہے چنانچہ تینوں ہفتوں کے بحری طاقت کے حسب ذیل نقشہ سے اندازہ ہو سکتا ہے:۔

جہاز کا درجہ	انگلینڈ	جاپان	امریکہ
ہوائی جنگی جہاز	۱۰۰۹۰۰	۶۸۸۶۰	۷۹۸۰۰
بڑے جنگی جہاز آہن پوش	۱۶۳۸۹۰	۱۰۷۸۰۰	۱۴۲۹۰۰
آہن پوش	۱۴۴۹۸۰	۸۶۸۳۵	۷۰۵۰۰
تارپیڈو	۵۲۰۶۴	۸۴۰۰۹	۱۲۰۰۰
آبدوز کشتیاں	۳۸۲۵۹	۵۵۰۷۲	۲۷۰۷۰
کل وزن	۴۲۲۱۹۳	۴۰۲۵۳۶	۳۳۲۲

انگلینڈ	جاپان
۳ جنگی جہاز	۲ جنگی جہاز
۱۸ تباہ کن جہاز (تارپیڈو)	۹ تباہ کن جہاز (تارپیڈو)
۹ آب دوز کشتیاں	۷ آبدوز کشتیاں

امریکہ بھی تین جنگی جہاز بنانا چاہتا ہے لیکن لنڈن کے اقرار نامہ کی رو سے وہ ۱۹۳۶ء انہیں بنا نہیں سکتا لیکن پھر بھی ان دو سلاطین کے مقابلہ میں اسکے جہازوں کی تعداد حسب ذیل ہے:۔

اقسام جہاز	انگلینڈ	جاپان	امریکہ
جنگی جہاز	۱۵	۱۰	۱۵
ہوائی جنگی جہاز	۶	۴	۳
بڑی جنگی آہنی پوش	۱۹	۸	۸
ہلکے " "	۱۳	۲۰	۱۰
ہلکے چھوٹے " "	۰	۷	۰
بڑے تارپیڈو	۱۶	۲۴	۰
چھوٹے "	۱۲۲	۸۰	۱۰۰
آبدوز کشتیاں	۵۲	۶۲	۵۴

۱۹۳۲ء میں امریکہ نے بحری فوج کیلئے ۱/۲ ۱ ارب روپیہ منظور کر لیا تھا۔ جس کے ۳۸ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر ہوتے ہیں لیکن یہ اندازہ درست ثابت نہ ہوا اور ایک ارب ۴۰ لاکھ روپیہ پر نوبت پہونچی کیا اس قسم کی تیاریاں نزدیک و بعید میں کسی جنگ کا پیش خیمہ ہیں اور کیا ان حالات کے ماتحت تخفیف اسلحہ کامیاب ہو سکتی ہے۔

ایک مختصر فسانہ

شوہر کا اِنتخاب

میرے والد لاہور کے ایک کامیاب ایڈوکیٹ اور اپ ٹو ڈیٹ فیشن ایبل جنٹلمین تھے۔ گو وہ سوشل اور پولیٹکل تحریکات میں خود تو کوئی حصہ نہ لیتے تھے۔ مگر وہ خیالات کی رو سے بالکل جدید تھے۔ انہوں نے گھر میں حکم دے رکھا تھا کہ کوئی بچہ انگریزی یا اردو کے سوا تیسری زبان نہ بولے میری اماں جن کے والد ماجد ایک پرانی وضع کے مولوی تھے۔ انہیں ابا کے احکام سے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ ابا جان کو ہم پاپا کہتے تھے۔ مگر اماں نے اپنے بچوں کو ابا ابا کہنا سکھایا تھا۔ بہر حال میرے والدین کا مزاج ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھا۔ میری والدہ پردے کی پابند انگریزی تعلیم یا بالفاظ دیگر مروجہ اسکولوں کی تعلیم سے وہ نفرت کرتی تھیں غیر مسلم اسٹائل کی تشکل سے انہیں نفرت تھی۔ مگر برعکس اسکے والد صاحب مروجہ تعلیم اور فیشن کے دلدادہ اور پردے کی رسم کو لغو بیہودہ سمجھتے تھے۔ ۱۹۱۸ء کے موسم سرما میں جبکہ میں ایک انگریزی اسکول کے آٹھویں درجہ میں پڑھتی تھی تو وبائے انفلوئنزا سے میری والدہ ماجدہ خدا انہیں جنت نصیب کرے راہی ملک عدم ہوئیں۔

ہمارے ابا نے اس مرحومہ کی تجہیز و تکفین میں پوری پوری فیشن پرستی کا اظہار کیا یعنی نہ تو کوئی فاتحہ خوانی کرائی اور نہ رسم و رسوم وغیرہ پر کوئی پائی خرچ کی۔ میرے ماموں جو ڈاکخانہ میں انسپکٹر تھے۔ بوجہ رخصت نہ ملنے کے وقت پر نہ آ سکے اور نانا جان اتنے بوڑھے تھے کہ اُن سے اپنی اکلوتی بیٹی کے انتقال پر اسلامی رسوم کا کیا حقہ انصرام نہ ہو سکا۔ مگر ماموں جان کے آنے پر تمام کام خوش اسلوبی سے انجام پذیر ہوا

(۲)

میں نہیں کہتی کہ میرے والدین اسلام و مذہبیت سے متنفر تھے۔ یا وہ دہریہ تھے۔ البتہ وہ نہ تو پابند صوم وصلوٰۃ تھے اور نہ وہ شعائر اسلام کی پروا کرتے تھے مگر اُن کے انگریزی لباس میں ترکی ٹوپی ایسی ہی لازمی تھی جیسے کہ جسم میں روح۔ گویا وہ اپنی شان کو مسلم شان کے ہم شکل رکھنا پسند کرتے تھے۔ والدہ کے انتقال کو چھ ماہ گذر گئے اس عرصہ میں میرے دو سگے اور ایک بہن اور میں خود بالکل مغربی رنگ میں رنگے گئے۔ ہماری بڑھتی ہوئی امنگوں کیلئے اسلامی دائرے میں گھومتے رہنا ذرا مشکل تھا۔ اس لئے پاپا نے ہمیں آزادی کے پر خطر مگر بظاہر دل آویز میدان میں ڈھکیل دیا۔ وہ ہر زنانہ تحریک میں پہلے تو مجھے زبردستی بھیجتے رہے مگر رفتہ رفتہ خود میرے لئے گھر میں بیٹھنا محال ہو گیا۔ دونوں بھائی گو انتہا کے شرمیلے اور کم گو تھے۔ مگر دن رات آزاد سوسائٹی میں رہنے سہنے سے وہ بڑے خراج ہو گئے تھے۔ ابا نے انہیں بھی ایک انگریزی سکول میں داخل کر رکھا تھا غرضیکہ ہمارا گھر نام کو ایک مسلم گھرانہ تھا۔ مگر عملاً دیسی عیسائیوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔

(۳)

ان ہی ایام میں نسوانی تحریکات ملک میں زیادہ تر زور کیساتھ شروع ہو گئیں۔ ہندو اور عیسائی خواتین کو اپنے ہمراہ ملا کر جلسے کرنا شروع کیے۔ اور عورتوں میں حقوق طلبی کے جذبات پیدا کر دیے۔ میرے لئے ایسے جلسوں میں جانا اور بڑھ بڑھ کر حصہ لینا کوئی مشکل کام نہ تھا میں اکثر عیسائی اور غیر مسلم خواتین کے یہاں جاتی اور پردے اور دوسری پرانی رسموں کے خلاف لکچر دیتی۔ دن بھر گھر سے غیر حاضر رہنا میرے لئے ایک معمولی بات تھی جن گھروں میں میرا جانا ہوتا تھا وہاں گویا میں بالکل آزاد عورت کی طرح سے مردوں سے بات چیت مردوں سے بات چیت کرنے اور سوشل حالات پر گفتگو کرنے میں منہمک رہتی تھی ایک دن میں نے گھر میں آ کر والد سے حقوق نسوان کے متعلق چند سوالات کیے جن کے جواب میں انہوں نے مجھ سے کہا کہ مغربی عورتوں کی طرح سے مشرقی عورتوں کو بھی دنیاوی زندگی کے ہر شعبہ میں جدوجہد کرنی چاہیئے اس اثنا میں میرے رشتہ دار کی ایک خالہ مجھ سے ملنے آئیں یہ خالہ بڑی پابند پردہ اور مقدس تھیں انہوں نے جب ہمیں اس موضوع پر باتیں کرتے دیکھا تو ان کا رنگ غم وغصہ سے زرد ہو گیا۔ آخر وہ ایک طویل خاموشی کے بعد بولیں کہ ہم خواتین خواہ مشرقی ہوں یا مغربی۔ ہمیں قانون قدرت سے منحرف نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری فطرت اور مردانہ فطرت میں قدرت نے بہت کچھ فرق رکھا ہے۔ سوسائٹی میں عورتوں کا کام بچے پیدا کرنا اور اچھی نسل کے انسان پیدا کرنا ہے۔ عورت کے لئے یہی کام اتنا بڑا اہم ہے کہ اُسے اُس سے فرصت نہیں ہو سکتی۔ مرد تو صرف روزی پیدا کرنے اور عورت کی حفاظت کے لئے ہیں۔ اس لئے وہ دنیاوی قوانین بنائیں نظم و نسق حکومت اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی میں جدوجہد کریں مگر عورت کے فرائض یہ نہیں ہیں۔ کہ وہ مردانہ کاموں میں مشغول ہو کر اپنے فرائض منصبی سے لاپرواہ ہو جائے سوسائٹی میں مرد اور عورتوں کا خلط ملط بہت جلد نظام عالم کو درہم و برہم کر دے گا۔ مغربی عورتوں کی حالت سے ہمیں خاص سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ وہاں کی متاہل زندگی اور زن و شوہر کے تعلقات پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ باوجود ان کی انتہائی مادی ترقیوں کے وہ ہم سے زیادہ پر امن زندگی بسر نہیں کر سکتیں۔ تلاش شوہر میں انہیں جو دقتیں پیش آتی ہیں ان کا اعادہ روح فرسا ہے۔ طلاق اور ناجائز اولاد کی کثرت نے مغرب کو بدنام کر رکھا ہے۔ پردے کے صرف یہی معنی ہیں کہ عورت و مرد جداگانہ فرائض کی انجام دہی کے لئے جدا جدا رہیں۔ لیکن یہی پردے فلسفہ ہے۔ اگر وہ آزادی سے ملنا شروع کریں تو نہ عورت صحیح معنوں میں عورت کہلائے گی اور نہ مرد حقیقی طور پر مرد ہوں گے۔

غرضکہ میری خالہ نے ایک طویل لیکچر دے کر مجھے بے پردگی اور جلسہ بازی وغیرہ مشاغل سے روکنے کی کوشش کی مگر ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جن حالات میں میں پرورش پا چکی تھی اُسکا کیا تقاضہ تھا۔

(۴)

جنوری ۱۹۲۲ء کے دوسرے ہفتہ میں والد کو مونیہ ہوا اور وہ چل بسے میرے دونوں بھائی رڑکی کالج اور لاہور میڈیکل کالج میں تعلیم پاتے تھے۔ میں بھی زنانہ کالج میں زیر تعلیم تھی۔ میری چھوٹی بہن کو وفات پائے ۳ ماہ ہو چکے تھے۔ والد نے کوئی ایسی وصیت نہ کی کہ جسکا میں ذکر کروں انہوں نے ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ کر ہم سے جدائی اختیار کی میرے والد کی مالی حالت بوجہ بھاری اخراجات کے کوئی اچھی نہ تھی اسلئے اُن کی موت کے پورے چھ ماہ بعد ہم تینوں بہن بھائیوں نے اپنا جدی مکان فروخت کر کے اپنی تعلیم ختم کرنے کا انتظام کر لیا اور ہم تینوں ایک کالج کے بورڈنگ میں رہنے لگے۔ سب سے پہلے میڈیکل کالج والے بھائی نے امتحان پاس کر لیا اور وہ بلوچستان کیطرف بصورت ملازمت چلتا بنا۔ اُسکے بعد میرے رڑکی والے بھائی نے اپنا کورس پورا کیا اور وہ بھی یو۔ پی کے ضلع اناؤ میں ملازم ہو کر چلا گیا۔ میں چونکہ ان دونوں سے عمر میں چھوٹی تھی۔ اسلئے مجھے دو سال اور کالج میں رہنا پڑا

(۵)

کالج کی زندگی میں میری آزادی کو جو تقویت پہونچی اُس کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ میں نے برقعہ وغیرہ کو دائمی طور پر اپنے سے جدا کر دیا اور جدید فیشن ایبل لباس زیب تن کر کے دکھاوے کے طور پر کچھ دنوں تک جب کبھی کسی زنانہ جلسہ میں جاتی تو برقعہ اوڑھ لیتی مگر رفتہ رفتہ یہ دکھاوا بھی جاتا رہا۔ جذبہ بے پردگی نے میرے جسم و دل پر پورا پورا تسلط جما لیا۔ اور میں اپ ٹو ڈیٹ مس حلیمہ نذیر احمد کے نام سے پکاری جانے لگی۔ جو نوجوان اور معصوم لڑکیاں عیسائی یا دیگر انگریزی اسکولوں میں پڑھتی ہیں وہ جانتی ہیں کہ کس طرح یہ عیسائی عورتیں خندہ پیشانی اور محبت کیساتھ ہندو مسلم لڑکیوں کو گھروں میں بلا کر چائے پلاتی۔ پیانو سناتی، اور سیر کراتی ہیں کہ کیسطرح ان کے اس سلوک کی تہ میں محبت و نیک نیتی نام کو نہیں ہوتی وہ ایک بڑا بھاری مشن ادا کرتی ہیں۔ وہ مشن یہ ہوتا ہے کہ غریب ہندوستانی معصوم بچیوں کو عیش و عشرت میں ڈال کر ہندوستانی کلچر کو تباہ کر دیں۔ یہ ایک ایسی گہری سازش کے نام کام کیا جاتا ہے کہ کسی کو شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔

بہر کیف زندگی کا اوائل انہی میں گذرا آخر وہ زمانہ بھی آ گیا جبکہ مجھے انتخاب شوہر کے مشکل ترین مرحلے کو طے کرنا پڑا۔ کورٹ شپ کی مشکلات، اور اوباش نوجوانوں کے حلقہ بازیوں کے قصے مجھے میری عیسائی سہیلیوں نے بہت سنا رکھے تھے مگر تاوقتیکہ شوہر تلاش کرنے والی ہر لڑکی اپنے تجربہ سے دوچار نہ ہو اس قباحت کا وہ علاج نہیں سوچ سکتی۔ چنانچہ میرے لئے سب سے پہلا سوال تو یہ تھا کہ (باقی بر صفحہ ۶)

روس کے انگریز سازشیوں کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا

دو کو سزائے قید ایک بری اور تین کو جلاوطنی کا حکم

گیارہ روسیوں کو ۱½ سال سے لیکر ۱۰ سال تک کی سزائیں

فساد انگیزی رشوت اور جاسوسی کے الزام میں ۶ برطانویوں اور ۱۱ روسیوں کے مقدمہ کا فیصلہ کل رات سنا دیا گیا۔ جو حسب ذیل ہے۔ گریگری بری۔ مانک ہاوس نارڈوال اور کشنی کو تین دن کے اندر اندر ملک بدر ہونے کا حکم دیا۔ تھارنٹن ۳ سال قید۔ میکڈانلڈ ۲ سال قید

روسی ملزمین

مس کٹزوزوا ۱½ سال لیبوڈوف ۲ سال لوبانوف ۱۰ سال۔ الینک ۳ سال سوکولوو ۸ سال۔ زارن ۸ سال کراشن کو ۵ سال، کوٹلیاراوسکی ۸ سال۔ گیسیو ۱۰ سال۔ سکورٹ جکن ۱۰ سال۔

دس روسی مجرم قرار دیئے گئے اور سلیبرٹ کو بری کر دیا گیا۔

تھارنٹن اور میکڈانلڈ کی سزاؤں کے خلاف اپیل کیاجائیگا۔ اسوقت صرف تھارنٹن اور میکڈانلڈ گرفتار ہیں جو لیوبانکا جیل میں ہیں ہر

ماسکو ۱۸ اپریل۔ مقدمہ کے آخری دن عدالت کا کمرہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ جسے برطانوی وکلاے صفائی کی آتش فشانی کی امید تھی۔ بالخصوص تھارنٹن کے وکیل مسٹر براڈ کی تقریر کے لوگ بہت مشتاق تھے۔ کیونکہ گذشتہ چند سالوں میں سنسنی پھیلانے والے تمام مقدمات میں مسٹر براڈ ہی نے پیروی کی ہے۔

مسٹر براڈ نے بیان کیا تھا کہ تھارنٹن نے اس بیان سے قطعی انکار کر دیا ہے جو اس نے آگیو کو دیا ہے۔ میں بلا شک وشبہ جج کو مطمئن کر دونگا کہ تھارنٹن بیگناہ ہے۔

براڈ نے کہا کہ بعض روسی جنہوں نے تھارنٹن پر الزام لگایا ہے کہ اُسنے ہمیں ورغلایا تھارنٹن کے ملنے سے قبل فساد انگیز تھے۔ یہ وہ روسی ہیں جنہوں نے مالی فائدے کی امید میں اپنے ملک کو فروخت کیا اور تھارنٹن کو اطلاعات دیں تھارنٹن کو اطلاعات حاصل کرنے کی خواہش تھی کیونکہ اُسے یقین تھا کہ ایک دن روس انگلستان کا مقابلہ کرے گا۔

تھارنٹن نے اپنی حماقت سے جو رشوتیں بھی دیں وہ اقتصادی اطلاعات کے حاصل کرنے کیلئے دیں نہ کہ جاسوسی کیلئے۔ روس کے مقابلہ میں انگلستان میں رشوت کی بہت زیادہ گرم بازاری

براڈ نے ۴۵ منٹ تک تقریر کی جس کے بعد ڈلما ڈوسکی وکیل نارڈوال نے اپنے موکل کی بریت کا مطالبہ کیا ڈلما ڈوسکی نے اس امر پر زور دیا کہ نارڈوال کا لوبانوف اور اُس کی فساد انگیزی جماعت سے کوئی زیادہ تعلق نہ تھا نہ میکڈانلڈ نے اور نہ لیبی ڈیف نے بیان کیا ہے کہ نارڈوال فساد انگیز تھا۔

ڈلما ڈوسکی کی تقریر سے یہ خیال زیادہ قوی ہو گیا کہ نارڈوال کو رہا کر دیا جائے گا۔

گریگری کے وکیل نے تقریر نہیں کی کیونکہ گریگری کی رہائی یقینی ہے۔

لڈوف وکیل کشنی نے تمام الزامات سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس کے خلاف دستاویزی شہادت ناکافی ہے کشنی نے کسی الزام کو تسلیم نہیں کیا کیونکہ اُس کو اپنی بیگناہی کا زبردست یقین ہے۔

میکڈانلڈ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں مجرم ہوں میں اور اور کچھ اضافہ نہیں کر سکتا۔

مسٹر کوموڈوف وکیل مانک ہاوس نے کہا کہ مانک ہاوس کو جاسوسی فساد انگیزی اور رشوت کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا مگر اُس نے تمام الزامات سے انکار کیا میں دوسرے ملزموں کے سر الزامات کے تھوپنے کی کوشش نہیں کرونگا روس میں تھارنٹن اور مانک ہاوس کی طویل سکونت دونوں کے مابین ایک مشترکہ عہد پر مبنی ہے

ثبوت سے معلوم ہوتا ہے کہ تھارنٹن نے مانک ہاوس کو اپنی تمام سرگرمیوں سے واقف نہیں کیا۔

میکڈانلڈ کے اقرار جرم کے بعد نارڈوال نے کہا کہ میں مجرم نہیں ہوں خواہ فیصلہ کچھ ہو مگر میں ایک ایماندار شخص کی طرح عدالت سے نہ نکلوں گا۔

مانک ہاوس نے بیان کیا کہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ مینے اپنی ۸ گھنٹہ کی جرح کے متعلق برطانی حکومت کو فریب دیا یہ صحیح نہیں ہے۔ مجھے بہکا دیا گیا۔ میرا دامن تینوں الزاموں سے پاک ہے۔

تھارنٹن نے کہا کہ میں نے مقدمہ کی ابتدا ہی میں بیان کیا تھا کہ میں مجرم نہیں ہوں اور اب بھی اسی بیان کا اعادہ کرتا ہوں۔

تمام روسیوں نے اپنے آپ کو مجرم تبایا۔

عدالت فیصلہ پر غور کرنے کیلئے ۳½ بجے صبح برخاست ہو گئی۔ لندن ۱۹ اپریل ساڑھے بارہ بجے صبح سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ونڈسر کاسل میں چہارشنبہ کو پریوی کونسل کا ایک جلسہ طلب کیا ہے جسمیں روسی مال کو درآمد کو ممنوع قرار دینے والے قانون کو نافذ کرنے کے حق دینے پر غور کیا جائے گا۔

انتظار فیصلہ

سرجان سائمن اور اعلی حکام کی ایک جماعت نے تمام شام دفتر خارجہ لندن میں مقدمہ ماسکو کے فیصلہ کا انتظار کیا۔ اور جسوقت کہ لاسلکی کے ذریعہ فیصلہ موصول ہوا اسی وقت مسٹر میکڈانلڈ (وزیر اعظم) کو سمندر میں بذریعہ لاسلکی اطلاع دی گئی۔ دفتر خارجہ نے تمام شب ٹیلیفون کا وہ سلسلہ کھلا رکھا کہ جو براہ راست ماسکو سے ملتا ہے شام کے اخبارات جو کہ بالعموم شام کے چھ بجے چھپنا شروع ہو جاتے ہیں ریوٹر کی اطلاع فیصلہ کے انتظار میں ملتوی رہے۔ فلیٹ اسٹریٹ میں گاڑیوں کی ایک قطار کھڑی تھی جو تمام لندن میں اخبارات کے خاص ایڈیشنوں کو پھیلا دینے کی منتظر تھی۔

۵ گھنٹہ کا غور و فکر

ججوں نے ۵ گھنٹہ سے زیادہ دیر تک عدالت سے ملحق ایک کمرے میں فیصلہ پر غور کیا کمرۂ عدالت کے دروازے پر سینکڑوں تماشائی ٹہل رہے تھے اور نہایت بےچینی سے انتظار میں تھے کہ کب اُن کو مقدمہ سننے کیلئے جھٹنے کا موقع ملتا ہے۔ روسی مختلف قسم کی تفریحات میں مشغول تھے کچھ تاش کھیل رہے تھے۔ کچھ گپشپ میں معروف تھے اور کچھ کتابیں پڑھنے میں مشغول تھے

برطانی سفارت خانے کے آدمی اور برطانی ملازمین نہایت بے صبری کیساتھ ایک کمرۂ خاص میں فیصلہ کا انتظار کر رہے تھے۔ جیل سے قیدی لکاروں میں آئے جن کی حفاظت کی جا رہی تھی۔

فیصلہ سنانے سے قبل کشنی جنے بیان کیا کہ مجھے بریت کا یقین ہے باوجودیکہ فیصلہ کا انتظار کیا جا رہا تھا شام کا کھانا کہانے کے بعد سو گیا۔ سویٹ سپاہیوں نے ہجوم کو عدالت میں گھسنے سے روکا۔ اور مسلح محافظین نے نہایت احتیاط سے کام لیا اور کمرۂ عدالت میں داخلہ کے ٹکٹ شایع کیے۔ جن کی اشاعت و تقسیم بہت پہلے سے شروع ہو گئی تھی۔

بیچینی

جب فیصلہ میں بہت زیادہ تاخیر ہو گئی تو بیچینی بڑھ گئی برطانی اور روسی ملزموں کو شام کے ساڑھے آٹھ بجے عدالت میں حاضر ہونے کیلئے طلب کیا گیا۔

ملزموں کے بیانات

فیصلہ میں اتنی زیادہ تاخیر اسوجہ سے ہوئی کہ روسی رواج کے مطابق جج الرجح کو اپنی پوری تقریر معہ فیصلہ کے اپنے ہاتھ سے لکھنا پڑی

تمام روسی ملزموں نے اپنے جرائم کا اقبال کیا اور برطانی ملزموں نے اپنے آپ کو غیر مجرم تبایا۔ صرف میکڈانلڈ نے سر جھکا کر جسکا چہرہ زرد تھا اور حالت نیم مردہ سے تھی زبان روسی کہا کہ میں اعتراف جرم کرتا ہوں دوسرے انگریزوں نے انگریزی میں بیان کیا۔

مانک ہاوس نے تمام الزامات سے اپنی بے گناہی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نہ میں نے کبھی جاسوسی کی اور نہ کبھی رشوت دی۔ اور یہ امر ناقابل تصور ہے کہ مجھ پر تباہ کنی کا الزام لگایا جائے۔ اور کہا کہ مجھے روس میں بجلی نصب کرنے کا قدرتی فخر حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں مینے بہت ہی عظیم الشان کام کیا ہے۔ کشنی نے بیان کیا کہ میرے خلاف جو شہادتیں دیگئی ہیں اُن کے تار و پود بکھر چکے ہیں۔ تھارنٹن نے شہادتوں کو غیر معقول بتاتے ہوئے انکار جرم کے پہلے بیان کو دہرایا۔ نارڈوال نے بھی اپنی بیگناہی پر زور دیا اور وثوق کیساتھ کہا کہ سوشلزم کیلئے میں جو کچھ بھی کر سکتا تھا میں نے کیا اُس نے کہا کہ بیان اور اس اچھے برتاؤ کے بعد جو میں نے گرفتاری کے بعد آگیو لے مجھ سے برتا۔ سویٹ یونین کا دوست ہی باقی ہوں۔

LAL-IMLI
PURE WOOL
لال اِملی کے
خالص اُونی دھاگے
LAL-IMLI PURE WOOL Ready to Knit YARNS
ہر ایک بُننے کے کام کے لئے
چار آؤنس کے گولوں میں تیار
ہوتے ہیں
نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے
دی کان پور اولن ملز کانپور
مقامی ایجنٹ
مسرز چرنجی لال درگاداس۔ مسٹن روڈ۔ کان پور

گر گیری نے جس کی بیگناہی کی تصدیق وکیل سرکار نے کی تھی کوئی بیان نہیں دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ حکام نے ۲۵ ہزار پونڈ میٹرو پولیٹین وکرس کو بروز شنبہ ادا کر دیئے۔ جو واجب الادا تھے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ فیصلہ سے آیندہ کی ادائیگیوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ سوویٹ نے اس امر پر زور دیا کہ مقدمہ ملازمین کیخلاف ہے نہ کہ کمپنی کیخلاف

کمپنی کا بیان

میٹرو پولیٹین وکرس نے ایک اعلان شایع کیا ہے کہ جسمیں لکھا ہے کہ مقدمہ ماسکو کے فیصلہ سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اُسپر کمپنی آج غور کرے گی۔ اندریں اثنا کمپنی اپنے اسٹاف کے ارکان پر جو اس انصاف کے غلط استعمال کے مجرم ہیں اور جن کی اعلیٰ حیثیت سے کمپنی واقف ہے اپنے اعتماد کی دوبارہ تصدیق کرتی ہے۔

کمپنی کا تعلق

دائرکٹران تمام نہاد پیش کردہ شہادت پر کوئی یقین نہیں رکھتے اور مبینہ اقبالات کو جائز سمجھتے ہیں جس وقت کہ کمپنی کا تعلق جو گرفتاروں سے ہے۔ متاخر ہوگا۔ اور جیسے ہی کہ قانونی نمایندے ماسکو سے واپس ہونگے کمپنی الزامات کی مکمل تردید میں ایک بیان شایع کریگی

جج الریچ کی تقریر

ماسکو ۱۸ اپریل۔ مانک ہاوس اور نارڈوال کی جلا وطنی کے جلا وطنی کے اسباب بتاتے ہوئے جج نے کہا کہ انہوں نے جرائم میں عملی حصہ نہیں لیا۔ مگر ان کو جرائم کا علم تھا کشنی کیساتھ بھی یہی برتاؤ کیا گیا۔ کیونکہ اُس کے جرم کو ایک عرصہ گذر چکا ہے۔ جج الریچ نے بیان کیا کہ تھارنٹن اصل ناظم اور اسکیم کا بانی ہے۔

گریگری نے اپنی بریت پر آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کیساتھ اپنے دوستوں کو شکریہ ادا کیا اُس نے کہا کہ میں بہت جلد لندن جاونگا مگر سوویٹ یونین میں اپنا کام کرنے کیلئے پھر واپس آونگا۔

جب تھارنٹن کو حکم سزا سنا دیا گیا تو اُسنے دوبارہ کہا کہ اُگ پو نے مجھ سے بہت اچھا برتاؤ کیا

یہاں امید کی جاتی ہے کہ غالباً ایگزیکیٹو کونسل تھارنٹن اور میکڈانلڈ کی درخواست تنسیخ سزا پر غور کریگی مانک ہاوس، کشنی، نارڈول، اور گریگری اپنے سالیسٹر کے ساتھ بروز پنجشنبہ لندن روانہ ہو جائیں گے۔

برطانوی وزارت کا جلسہ

لندن ۱۸ اپریل۔ گذشتہ انتظامات کے مطابق آج سہ پہر کے وقت ماسکو کی صورت حال پر غور کرنے کیلئے وزارت کا اجلاس ہوا جس وقت وزرا جلسہ ختم کر کے برآمد ہوئے۔ تو اُن کے چہرے زرد تھے اور اُن سے پریشانیاں ٹپک رہی تھیں۔

جلسہ کے دوران میں میٹرو پولیٹین کمپنی کے ڈائرکٹر مسٹر ریچرڈس دفتر خارجہ میں گئے۔ سر جان سائمن آج شام اسوقت تک دفتر خارجہ میں رہیں گے۔ جب تک کہ فیصلہ ماسکو موصول ہوگا۔

اینگلو روسی معاہدہ

اینگلو روسی تجارتی معاہدہ کی میعاد کل ختم ہو گئی مگر حکومت کے کی وجہ سے معاہدہ ابھی تک نافذ ہے۔ حکومتنے ابھی تک یہ طے نہیں کیا کہ آیا سوویٹ سے تجارتی تعلقات منقطع کر دیے جائیں گے۔ یا ایک جدید معاہدہ کیلئے از سر نو گفتگو کی جائے گی۔

رائٹر کو ذمہ دارانہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ لندن میں کسی ایسے فیصلہ کو قبول نہیں کیا جائے گا جو برطانیوں کو جیل میں چھوڑ دیگا۔ یا اُس سے زیادہ برائی پر مشتمل ہوگا

فیصلہ پر برطانی اخبارات کا غم و غصہ

لندن ۱۹ اپریل آج صبح کے بہت سے اخبارات میں مقدمہ ماسکو کے فیصلہ پر مذمت آمیز تبصرہ کیا گیا ہے اور اپنے مقالات افتتاحیہ یا دوسرے انداز کی سرخیوں کے ذریعہ فیصلہ کو انصاف کے غلط استعمال سے تعبیر کیا گیا ہے۔ صرف دو اخبارات ٹائمز اور ڈیلی ہیرلڈ ایسے ہیں جنہوں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ صرف خبریں ہی شایع کی ہیں۔ ڈیلی ٹیلیگراف اپنے مقالہ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے کہ سزاؤں کی تبدیلی میں حکومت کو ہر کوشش صرف کرنی چاہیئے۔ اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا کہ حکومت وہ طریقہ اختیار کرے جن کا استعمال اُس کے ہاتھ میں ہے۔ ڈیلی میل لکھتا ہے کہ یہ امید کی جاتی ہے کہ سوویٹ انصاف خود ہی ان سزاؤں کو جلا وطنی سے تبدیل کر دیگا حکومت نے اس نازک موقعہ پر نہایت خوش سلیقگی اور ہمت کیساتھ کام کیا ہے اور اگر کابینہ مزید اقدام کریگی تو اُسے قوم کی دلی حمایت حاصل ہوگی۔

نیوز کرانیکل کی رائے

نیوز کرانیکل میکڈانلڈ اور تھارنٹن کی سزاؤں کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر سوویٹ کے سامنے باقاعدگی کیساتھ پیش قدمی کیگئی تو ممکن ہے کہ سوویٹ سزاؤں کو تبدیل کر دے۔ اخبار مذکور رقمطراز ہے کہ دھمکیاں بیکار ہیں اور بندش (سلسلۂ تجارت) اس سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

ڈیلی مرر لکھتا ہے کہ تجارتی تعلقات کی شکست خود برطانی پبلک کو بھی مطمئن نہ کر سکے گی۔ اسکے بعد اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ہمیں حکومت کی غور کردہ پالیسی کے متعلق صبر کیساتھ سرکاری بیان کا انتظار کرنا چاہیئے۔

سر جان سائمن نے تبصرہ کرنیسے انکار کر دیا

لندن ۱۹ اپریل مقدمہ ماسکو کے ملزمان کو جو سزائیں دیگئی ہیں اُن کی تفصیلات بذریعہ لاسلکی مسٹر میکڈانلڈ کو جہاز پر تار یا بھیج دی گئی ہیں۔ مسٹر میکڈانلڈ نے سزاؤں پر کسی قسم کا تبصرہ کرنیسے انکار کر دیا۔ اسی طرح جب سر جان سائمن دفتر خارجہ سے باہر نکل رہے تھے تو دریافت کرنے پر انہوں نے بھی فیصلہ پر تبصرہ کرنیسے انکار کر دیا۔

عدالت کا آخری منظر

ماسکو ۱۹ اپریل ۱۲ بجکر ۵ منٹ صبح (ماسکو ٹائم)

جج دوبارہ جمع ہوئے جج الریچ نے جسوقت تک اپنی تقریر متانت اور سنجیدگی سے کی اُسوقت تک تمام عدالت کھڑی رہی۔ آپ کی تقریر میں شہادتوں کو دوہرایا گیا تھا۔ جج الریچ نے کہا کہ تھارنٹن جرائم کا اصل بانی ہے اور مانک ہاوس نے اُس کے اسسٹنٹ کی حیثیت سے کام کیا ہے۔

الریچ کی تقریر ختم ہونے کے بعد عدالت پر موت کا سا سکوت طاری ہوگیا۔ قیدی جس جگہ آکر کھڑے ہوئے تھے پوری کارروائی کے دوران میں اسی جگہ دم بخود کھڑے رہے۔ عدالت کی فضا سزاؤں کی کمی سے متحیر ہوگئی۔

ماسکو کے باخبر حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ اس قسم کی سزائیں اس سے پہلے اکثر ترمیم ہو چکی ہیں۔

انگریز ملزموں کو خاموش رہنے کی ہدایت

ماسکو ۱۹ اپریل ٹرینز نے برطانویوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مقدمہ پر کسی قسم کا تبصرہ نہ کریں۔ کیونکہ موجودہ نازک وقت میں ایسا کرنا عقلمندی کے خلاف ہے تمام ملزموں نے کہا کہ ہمیں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ۲۴ گھنٹہ کی نیند ہے مانک ہاوس نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ میری روانگی کے بعد میٹرو پولیٹین وکرس کی کون نمایندگی کریگا۔ مگر مجھے یہ قیاس کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ فرم اور سوویٹ کے تجارتی تعلقات پر مقدمہ کا کوئی اثر پڑے گا۔ اندریں اثنا باقی ماندہ ۹ آدمی ہدایات کے ماتحت حسب معمول کاروبار کو جاری رکھیں گے۔

اپیل کا مسئلہ

روسی ملزمین کے اپیل کے مسئلہ پر غور کیا جارہا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی بات طے نہیں ہوئی وہ ملزم جن کو جلا وطنی کی سزا دیگئی ہے اور گریگری تین دن کے اندر اندر لندن چلے جائیں گے۔ اور سب سے پہلے میٹرو پولیٹین وکرس سے ملاقات کریں گے۔

شوہر کا انتخاب

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

میں شریعت اسلامیہ کے مطابق ترویج و نکاح کے سلسلہ میں آسکتی ہوں یا نہیں۔ کئی دن تک میرے دماغ میں یہ سوال چکر لگاتا رہا۔ آخر مینے محسوس کیا کہ میرا خاتون حرم بن کر کسی مسلمان گھرانے میں رہنا ناممکنات سے ہے۔ اسلئے میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے مسیحی جھنڈے تلے اگر کسی مسیحی نوجوان کی زندگی کا زیور بننا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اپنے اس ارادے سے مس فلورا نامی اینگلو انڈین اُستانی کی جو مشنری سوسائٹی میں بڑی بارسوخ تھی ذکر کیا وہ ہنسی اور دوسرے ہی دن پادری صاحب کی کوٹھی پر مجھے اپنی گاڑی پر بٹھا لے گئی۔ وہاں جاکر اُس نے میری خاندانی حالت اور ارادہ کا ذکر کیا۔ پادری صاحب جو ایک خوش شکل امریکن تھے مجھے اس ارادے پر مبارکباد دینے کیلئے اُٹھے اور میرا ہاتھ ایک خاص انداز کیساتھ فرط انبساط یا کسی اندرونی جذبے سے متاثر ہو کر دبایا میں...... اپنی زندگی کے سترہ سالوں میں اس قسم کی مصافحوں سے لطف اندوز ہونے کی عادی تھی۔ اس لئے مینے کچھ خیال نہ کیا اور تھوڑے دیر بیٹھ کر دیر بیٹھ دوسرے دن بپتسمہ کے متعلق چند ہدایات لینے کے لئے آنیکا وعدہ کر کے چلے آئی۔

(۶)

پادری صاحب ایک ایسے مجرد نوجوان تھے جن کے ساتھ آکر گھنٹوں محو گفتگو رہنے کا لطف میری زندگی کا کئی روز تک شعار بن گیا۔ مینے چند روز تک تلاش شوہر کے تکان بخش اور ہمت آزما کام کو ملتوی کر دیا۔ پادری صاحب کے مکان پر میرے اعزاز میں کئی پارٹیاں ہوئیں۔ مہمانوں میں مردوں اور عورتوں کی تعداد تقریباً مساوی ہوتی تھی۔ اس لئے مجھے دونوں قسم کے جنس انسانوں سے ملاقات کا موقع ملنے لگا ان دعوتوں کے پر مسرت ایام کے تعداد تین ہفتہ سے زیادہ نہ تھی۔ کیونکہ اس اثنا میں مجھے ایک دیسی عیسائی نوجوان سے کورٹ شپ کرنے کا موقع ملگیا۔ اور اس کے کہنے سے میں دہلی چلی گئی۔ نسوانی فطرت کے جذبات لطیف کا جن لوگوں کو مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ ہر نوجوان لڑکی اپنے زیور عفت و عصمت کو محفوظ رکھنے کی ہر امکانی کوشش کرتی ہے۔ مگر مردوں کی سوسائٹی اس کے برعکس حکمت پر کار فرما ہے۔ کورٹ شپ یا ایام شوہر تلاشی عیسائی لڑکوں اور لڑکیوں کے صحیح نیچر اور کیریکٹر کو واضح کر دیتی ہیں۔ میں اپنے تجربات کی بنا پر لاخوف تردید یہ کہنے کے قابل ہوں کہ میں اس تجربات بنا پر اس طریق ترویج نکاح کو سخت ملامت کرتا ہے۔ کیونکہ نوجوان لڑکیوں کو اوباش لڑکے سخت دھوکا دیتے ہیں اور شادی سے قبل انہیں مائیں بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ فطرت انسانی سے واقف ہیں وہ اس باتسے انکار نہیں کر سکتے کہ نوجوان مرد اور نوجوان عورت ایک جگہ بیٹھ کر اپنے حیوانی جذبات کو قابو میں رکھنے کیلئے قطعاً بے بس ہوتے اور انہیں سوسائٹی کا کوئی دباؤ اعتدال پر نہیں رکھ سکتا۔ میں نے ایام شوہر تلاشی میں جو جو مصائب برداشت کے انکا اعادہ میرے لئے روح فرسا ہے میں اب اس معمہ کو سمجھتی ہوں کہ تلاش شوہر میں ایشیائی یا شرقی رسم جسمیں والدین کو یہ حق دیا گیا ہے۔ وہ کتنا مفید اور آرام دہ ہے مغربی کلچر و مشرق تہذیب میں اگر کوئی فرق ہے تو یہی ہے۔

(۷)

مجھے دہلی آئے چھ ماہ گذر گئے یہاں سوسائٹی میرے لئے کوئی زیادہ خوشی کا سامان پیدا نہ کر سکے آخر ایک ملازمت کے سلسلہ میں مجھے کلکتہ جانے کا موقع مل گیا وہاں بھی میرے سامنے سوال شوہر مہیب شکل میں موجود تھا۔ آخر ایک اینگلو انڈین نوجوان سے جسکا نام فلپ تھا۔ میری راہ و رسم اتنی بڑھ گئی کہ میں اسے اپنا شوہر بنانے میں کامیاب ہو گئی۔ تہذیب جدید میں کسی لڑکی کا کسی نوجوان مرد کو شادی کیلئے آمادہ کرنا گویا ایک فاتحانہ کام ہے اسی لئے میں نے اپنی شادی کے واقعہ کو فخریہ طریقہ پر بیان کیا ہے۔ مگر اس کی اجمالی تفصیل بتانا بڑا ہی دلدوز ہے۔ ورنہ میں ان تمام قباحتوں کو ایک ایک کرکے یہاں لکھدیتی۔ اور ثابت کر دیتی کہ نوجوان لڑکیوں سے تلاش شوہر کا کام لینا بڑا ہی ظلم ہے۔ بلکہ یہ کام والدین کے فرائض میں زبردستی داخل کر دینا چاہیئے۔

(۸)

مجھے آج ۱۹۲۹ء میں مسز فلپ کہلاتے ہوئے پورے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ میں سچ کہتی ہوں کہ میں اس نام سے پکارے جانے کی قطعاً مستحق نہیں ہوں میں آج اپنے والدین کی روح کو کوستے ہوئے کسی طرح بھی غیر حق بجانب نہیں ہوں جنہوں نے مجھے خاتون حرم بننے کی نعمت سے محروم کر کے مغرب پرستی پر مجبور کیا آج میں اپنے اعمال نامہ پر غور کر کے خون کے آنسو روتی ہوں آج مجھے ان جلسوں ان تقریروں اور ان تمام تحریکوں سے دلی نفرت ہے جنہیں آزادی نسواں کے نام سے جاری کر کے درحقیقت بیکار اور اوباش و تہذیب پر ناز کر سکتی ہے۔ اور وہ تہذیب یہی ہے کہ عورت مرد جداگانہ فرائض کو انجام دیں اور عورت متاہل زندگی اور گھریلو سلطنت کی ملکہ بن کر بیٹھی رہے مغربی تہذیب مغرب کو تباہ کر رہی ہے اس لئے اس نام تمدن کو اختیار کرنا کوئی اختیار کرنا کوئی دانشمند نہیں۔

گجرات مسلم پولیٹیکل کانفرنس کے صدر مولانا شوکت علی

احمد آباد ۲۲ اپریل۔ مولانا شوکت علی صاحب نے جو ۲۶ اپریل کو امریکہ کے سفر سے واپس بمبئی تشریف لے آئینگے گجرات مسلم پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت فرمانیگے۔ جو ۲۹ و ۳۰ اپریل کو احمد آباد میں منعقد ہوگی قبول کر لیا ہے۔

مسلمانان کانپور
اپنے قیمتی مشورہ سے مطلع فرمائیں

اس سے قبل بھی مقامی اخبارات میں یتیم خانہ اسلامیہ کے جانب سے اعلان عام کیا جاچکا ہے کہ مسلمانان کانپور اس امر میں اپنے قیمتی مشورہ سے کارکنان یتیم خانہ کی مدد فرمائیں کہ آیا ایسی صورت میں کارکنان یتیم خانہ آیندہ کیلئے داخلہ یتامیٰ میں کیا طریقہ کار اختیار کریں جبکہ یتیم خانہ میں مطلق جگہ آیندہ یتامیٰ کے رہائش کی نہیں رہی ہے۔ بحالت موجودہ ۹۴ لڑکے ۱۱ لڑکیاں جملہ ۱۰۵ یتیم مندرج رجسٹر ہیں اور ۱۹ یتیم بچے فی الحال درج رجسٹر ہونیکو باقی ہیں یتیم خانہ میں ستر لڑکوں کے رہائش کی جگہ ہے۔ باقی ۲۴ لڑکے کشاکش سے گذر کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اُس کے بعد آنیوالے یتامیٰ کیلئے کوئی طریقہ کار ہمارے سمجھ میں نہیں آتا۔ نقشہ مندرجہ ذیل کے ملاحظہ سے ہر صاحب معلوم کر سکیں گے کہ ہمارے یتیم خانہ میں کانپور اور اُس کے ملحقہ اضلاع کے علاوہ غیر صوبہ کے اور اکثر ایسے مقامات کے یتامیٰ بھی موجود ہیں کہ جہاں خود یتیم خانہ موجود ہیں۔ اسلئے دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیندہ اپنے ضلع یا اپنے صوبہ کے ہی یتیم داخل کئے جائیں اور اپنے صوبہ میں بھی جن مقامات پر خود یتیم خانہ موجود ہیں۔ اُن کے یتامیٰ بھی مثل سابق کے داخل ہوتے رہیں اگر ایسا کیا جائے تو اُن کی رہائش کیلئے جگہ کا کیا انتظام ہو اور اگر آیندہ مزید داخلہ و رہائش کا انتظام ناممکن ہو تو پھر کن مقامات کے یتامیٰ داخل یتیم خانہ کیے جائیں اور کن مقامات کے یتامیٰ واپس کر دیے جائیں۔

نقشہ یتامیٰ موجودہ یتیم خانہ اسلامیہ حسب ذیل ہے

کانپور ۲۱۔ چھپرا ایک۔ اناؤ ۳۔ لکھنو ایک۔ مرزاپور ایک۔ الہ آباد ۲۱۔ فتحپور ۲۰۔ پٹنہ ۱۳۔ کدورہ ایک۔ پشاور ۲۔ پرتاب گڈھ ۲۔ بلند شہر ایک۔ آگرہ ایک۔ باندہ ایک۔ بدایوں ۳۔ فرخ آباد ۲۔ جالنی ایک۔ لکھیم پور ایک پانی پت ۲۔ ریاست رام پور ۲۔ گونڈہ ایک۔ بہرائچ ایک۔ اعظم گڈھ ایک۔ حیدرآباد ایک۔ رائے بریلی ۲۔ لاہور ایک نامعلوم ۴۔ سیتاپور ایک۔

برائے کرم ۱۵ر مئی ۱۹۳۳ء تک تمام حضرات اپنے تحریری آرا آنریری جنرل سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے پاس ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نیازمند
فضل حسین۔ آنریری جنرل سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ
بعدالت مال حاکم پرگنہ بہادر اکبرپور مقام کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش منشی بشن نرائن متوفی بذریعہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ منیجر کورٹ آف وارڈس بمقدمہ بابو رام کمار وغیرہ بنام تم بھروسہ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۱۳۳۶ف لغایت ۱۳۳۷ف بتاریخ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ 270/6/3 جو بابت ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل درج کیجاتی ہے:—

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل ...	۲۰۲	۱	۰
خرچہ نالش ...	۲۹	۴	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۲۸	۱	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۰	۱۵	۹
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۲۷۰	۶	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا ہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم بھروسہ ولد بھگوا قوم چمار ساکن موضع کیلئی پرگنہ اکبرپور و موہن لال و اچندوا پسران کہاں ساکن موضع امولی پرگنہ ڈیراپور و جنگوا ولد دبا قوم چمار ساکن موضع گڈھیوا سرائے پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 270/6/3 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۹ر اپریل سنہ ۱۹۳۳ء مقرر ہے
پرگنہ اکبرپور موضع کیلئی محال چوبے جوالا پرشاد

نمبر	رقبہ		نمبر	رقبہ	
۱۰۶	۱۶ ار	مال للعہ ۹	۸۳۳/۱	بیگہ	〃
۴۲۱	۲ ار ہار	شامل ۱۰۶	۸۳۳/۲	بیگہ	〃
۷۷۵	۱۵ ار	〃	۸۳۳/۳	ہار	〃
۷۷۷	۱۶ ار ہار	〃	۸۴۵	۶ ار	〃
۸۱۶	۱۲ ار ہار	〃	۸۴۶	۶ ار بیگہ	〃
۸۱۸/۱	۱ ار ہار	〃	۹۰۲	۱۳ ار ہار	〃
۸۱۸/۲	بیگہ	〃			
۸۱۸/۳	بیگہ	〃	۱۴ قطعہ	۷ ار بیگہ	للعہ ۹

مہر عدالت　　　دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب بابو جتر بہار یلال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
۹ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۲ء

ہیرالال ولد دسو قوم کھٹک ساکن ٹکنیاں پورہ شہر کانپور۔　　انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے ایک درخواست مشعر کیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُسکی سماعت کیلئے ۷ر جولائی سنہ ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے۔

بحکم آر۔ بی۔ شرما　　المرقوم ۱۰ر اپریل سنہ ۱۹۳۳ء
منصرم عدالت خفیفہ کانپور　　مہر عدالت

بہ عدالت جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیراپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۳۲۸
بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش ٹھاکر بشمبھر سنگھ بنام تم گوکل وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ　　بتاریخ ۷ر جنوری سنہ ۱۹۳۳ء صادر ہوئی اور مبلغ 28/6/1 (ملعہ ۱ار ۱۶) جو بابت ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اور اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۹	۳	۷
خرچہ نالش	۱۰	۱۱	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۳	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۲	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۲	۰
	۶	۰	۳
میزان	۲۸	۶	۱

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا ہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم گوکل ولد گیادین لوہار ساکن بینت پور دونکل پرگنہ ڈیراپور و پورن ولد چندا لوہار ساکن کاشی پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 28/6/1 جو ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے۔ بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۸ر اپریل سنہ ۱۹۳۳ء مقرر ہے
پرگنہ ڈیراپور موضع بسری سال محال تپو سنگھ۔

نمبر	رقبہ	لگان
۱۹۸۲	بیگہ	صہ ۱۲ ار ۶
۱۹۸۳	۲ ار	〃
۲ قطعہ	بیگہ ۲ ار	صہ ۱۲ ار ۶

مہر عدالت　　　(دستخط حاکم عدالت)

بہ اجلاس جناب بابو مرلیدھر صاحب۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر

سمن بغرض انفصال مقدمہ
(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۰۴
بعدالت مال مقام تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

چودھری رام سہائے　　مدعی
بنام　سورت سنگھ　　مدعا علیہ

بنام سورت سنگھ ولد شیو کی سنگھ ٹھاکر ساکن یاہاں متصل اجیت مل تحصیل اوریا ضلع اٹاوہ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے ایک نالش بابتہ لگان 2/5/24 کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۶ر مئی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے

واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　(دستخط حاکم عدالت)

بحکم جناب مولوی عبدالمجید خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر۔ تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ
(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵۴۷
بعدالت مال گھاٹم پور ضلع کانپور

رائے بہادر لالہ پراگ نرائن زمیندار　　مدعی
بنام　ہزاری　　مدعا علیہ

بنام ہزاری ولد رامدت بقال ساکن مصاحبہ پرگنہ گوڑا ضلع فتحپور حال ارجرام　　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ سنہ ۱۹۲۸ء کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ر ماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۳ر ماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　(دستخط حاکم عدالت)

بعدالت صاحب بہادر مہتمم نیلام ضلع کانپور
بمقدمہ نیلام حقیت نمبری ۹۹/۱۳۷ سنہ ۱۹۳۲ء

پنڈت دیبی پرشاد ولد ابودھیا پرشاد برہمن ساکن کل گاؤں پرگنہ کانپور　　ڈگریدار
بنام مصری لال و راجہ رام و بابو رام و لچھمی نرائن مدیونان

اطلاعنامہ دفعہ ۹۷۶/۱۰۰۱ ریونیو مینول

بنام بابو رام ولد مولچند برہمن ساکن حال سب انسپکٹر پولیس ریاست ریوان و راجہ رام ولد مولچند برہمن ساکن حال ریاست ریوان بمکان بابو رام و مصری لال ولد امرت لال برہمن ساکن بھماون پرگنہ کانپور حال ملازم ریاست ریوان　　مدیونان ڈگری

چونکہ عدالت مال کانپور نے واسطے نیلام حقوق و مرافق ایک قطعہ باغ نمبری ۱۳۰۴ تعدادی ۲/۳ بسوہ مالک راضی متھرا پرشاد و رگھو نندن مدیون ڈگری واقع موضع بھماون پرگنہ کانپور کے ہدایت کی ہے لہٰذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۰ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء واسطے سماعت اُن عذرات کے جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ڈگری کے کرنا منظور ہو۔ مقرر ہوئی ہے اور تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہوے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہوجائیگا اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائے گا۔ اس تاریخ پر حقیت زیر نیلام حسب دفعہ ۱۰۰۱ ریونیو مینول تجویز کیا جائے گا۔ آج تاریخ ۷ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔　(دستخط مہتمم نیلام)　مہر عدالت

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو	پاک وصاف زندگی کیسی ہوتی ہے
دنیا کس طرح خوبصورت معلوم ہوگی	ہم کیوں کر عمر دراز ہو سکتے ہیں
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو	سچی خوشی کہاں ہے۔

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ۔ جام نگر

ریاست بڑودہ میں تعلیمی ترقیاں

احمد آباد ۲۲ر اپریل۔ ریاست بڑودہ کے محکمہ تعلیم کی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاست میں ۲۷۴۳ اسکول ہیں اور ان میں ۴.۰ ۲۵۳۶ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔

قانون جبری پرائمری تعلیم کو کامیاب بنانے کیلئے زبردست مساعی کی جارہی ہیں۔ اس قانون کے نفاذ سے ۲۲ ہزار طلبا کا اضافہ ہوچکا ہے اور قانون شکن والدین و اطفال سے تقریباً ۱½ لاکھ روپیہ جرمانہ وصول کیا گیا ہے جسمیں سے ۶۶ فیصدی جدید مدمیں اس کی تعمیر پر صرف کیا گیا ہے۔ اور باقی روپیہ نرابا کر تعلیمی وظائف کیلئے منظور ہوا ہے۔ اس سال پرائمری تعلیم پر تقریباً ۲۲½ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔

ریاست میں ۵۴ بڑی لائبریریاں ۸۱۸ دیہاتی لائبریریاں اور ۱۵۲ دیہاتی ریڈنگ روم ہیں یہ تجویز کی گئی ہے کہ تقریباً ۱۰۰ لائبریریاں ہر سال ریاست میں قایم کی جائیں گی۔

آٹھ سالہ لڑکی ایک بچہ کی ماں بن گئی

جگادھری ۲۰ر اپریل۔ جگادھری سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ریاست کلسیا کے ایک گاؤں کھدر کہانی کے متعلق یہ عجیب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اسمیں ایک آٹھ سالہ لڑکی کے ایک لڑکا پیدا ہوا ہے زچہ و بچہ دونوں بخیریت ہیں

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک قبل از وقت ہوشیار STAR TRADE MARK (REGD)

کافو REGD (اصل عرق کافور۔ ہیضہ۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کے درد۔ اور بدہضمی وغیرہ روکنے و اچھا کرنیکی بیخطا ہندوستانی دوا)

ہیضہ کے ناگہانی حملہ سے بچنے کیلئے ہر ایک عیالدار اور سفر کرنیوالو کو وقت پڑنے سے بیشتر "کافو" کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے پچاس برس سے ہیضہ کیلئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر مشہور ہوئی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ وہاں روزانہ اسکے دو ایک قطرے استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے اسکے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی عرق کافور سے ہوشیار۔

قیمت فی شیشی چھ آنہ (۶ر) ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے (۷ر)

مدرا REGD (پیشاب اُتارنے کی دوا)

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہوجاتا ہے اور بےچینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقع پر اسکو استعمال کرتے ہی پیشاب کھل کر ہونے لگتا ہے اسلئے ہیضہ کے موسم میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا اور کسی وجہ سے پیشاب کم یا بند ہو تو اسکو استعمال کریں۔ فائدہ ہوگا۔

قیمت فی شیشی چھ آنے ۶ر ڈاک محصول سات آنہ ۷ر

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت "اسٹار ٹریڈ مارک" اور "ڈابر" نام ضرور دیکھ لیں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں۔ مسرس محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

حکومت ہند کو ریاستوں سے کتنی آمدنی ہوتی ہے

دلچسپ اعداد و شمار

بہت سی ریاستیں اپنے حالات کے اعتبار سے حکومت برطانیہ کو کچھ نہ کچھ اخراج ضرور ادا کرتی ہیں خراج دینے کے مختلف وجوہ ہوتے ہیں۔ فوجی خدمات یا دیگر دستوری و عدالتی و مالی معاملات کو بھی اسمیں دخل ہوتا ہے خراج کی بجائے اراضی کا تبادلہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ حکومت ہند کو جو ریاستیں براہ راست خراج ادا کرتی ہیں اُن کی ایک فہرست (معہ رقم خراج) ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

نام ریاست	پونڈ
خراج از جےپور	۲۶۶۶۷
" " کوٹہ	۱۵۶۴۸
" " جودھپور	۳۳۶۵
" " اودےپور	۱۳۳۳۳
" " بوندی	۸۰۰۰
" " دیگر رئیسانے	۱۵۱۷۰
رقم برائے افواج اور پونا دستہ جنگ	۷۶۶۷
" " دیولی بتقاعدہ فوج	۱۳۳۳۳
" " بھوپال لیوی	۱۰۷۵۳
" " جاورہ مالوہ فوج	۹۱۴۲
" " مالوہ بھیل کور	۲۲۸۰
سی۔ پی اور برار	
مختلف ریاستیں (خراج)	۱۵۶۹۶
برما	
ریاستہائے شان (خراج)	۲۸۵۲۴
دیگر ریاستیں (بدو)	۱۳۶۷
آسام	
خراج از منی پور	۳۳۷
خراج از رام باڑی	۷
بنگال	
خراج از ریاست کوچ بہار	۴۵۱۴
یو۔ پی	
خراج از بنارس	۱۴۶۰۰
" کپور تھلہ ضلع بہرائچ	۸۷۳۳
پنجاب	
خراج از منڈی	۶۶۶۷
" " دیگر ریاستہائے	۳۰۸۶
مدراس	
خراج از ٹراونکور	۵۳۳۳۳
پیشکش اور نذرانہ از میسور	۲۳۳۳۳۳
" " کوچین	۱۳۲۳۳
" " ٹراونکور	۸۸۸
بمبئی	
خراج از کاٹھیاوار	۳۱۱۲۹
" " ریاستہائے	۲۸۲۵
رقوم از ریاست بڑودہ	۲۵۰۰۰
" از جاگیر دارہائے جنوبی مرہٹہ اضلاع	۵۷۶۵
خراج از کچھ	۵۴۸۴

نوٹ

دربار ۱۹۱۱ء میں اعلان کردیا گیا تھا کہ آئندہ سے گدی نشینی کے موقعہ پر نذرانہ لینے کی رسم بند کردیگی ہے

ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ

رکھی کیش۔ ۲۴ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ، گوسوامی گنیش دت کی معیت میں نریندر سنگھ بہنچکر ہز ہائینس مہاراجہ ٹہری سے ملاقی ہوئے اور اُن سے ہندو یونیورسٹی بنارس کی جانب سے دست اعانت وسرپرستی بڑھانے کی درخواست کی۔

کہا جاتا ہے کہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب نے ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ نقد عطیہ دیا ہے اور پانچسو روپیہ ماہوار سے یونیورسٹی میں ایک خاص ڈیپارٹمنٹ قائم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ سر ہنری رائس جو دنیا کے سب سے بڑے موٹر انجنیر تھے۔ اور رولس رائس کمپنی کے بانیوں میں نہایت نمایاں پوزیشن رکھتے تھے ۶ ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گئے

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے

سوالش کا ساری ولیہ

دمہ، کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عدد

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے حیض کی کمی وبیشی بےقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن۔ اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عدد

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ۔ لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج پورہ۔ الہ آباد ایجنٹ:۔ دہلی ٹائپٹ اسٹورس چوک۔
دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عـــزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

ہفتہ وار

سمیع

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷	کان پور چہار شنبہ ۳ مئی ۱۹۳۳ء مطابق ۷ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ	نمبر ۱۶

ظہورِ انقلاب

(از جناب جوشؔ ملیح آبادی)

قسم اُس دل کی چسکا ہے جسے صہبا پرستی کا
قسم ان تیر کانوں کی کہ ہنگام قدح نوشی
قسم اُس روح کی خو ہے جسے فطرت پرستی کی
قسم اُس ذوق کی حاوی ہے جو آثار قدرت پر
قسم اُس حس کی جو پہچان کر تیور ہواؤں کے
قسم اُس نور کی کشتی جوان آنکھوں کی کھیتا ہے
قسم اُن انگلیوں کی دوستو! جو دیکھ لیتی ہیں
قسم اُس فکر کی سوگند اس تخئیل محکم کی
قسم اُس آنکھ کی جو درس بینش مجھکو دیتی ہے
قسم اُس روح کی جو عرش کو رفعت سکھاتی ہے

مگر پہچانتا ہے جو مزاج اشیائے ہستی کا
مشیت کی زباں رہتی ہے جنسے محو سرگوشی
گنا کرتی ہے راتوں کو جو ضربیں قلب ہستی کی
ضمیر کائنات آئینہ ہے جسکی بصیرت پر
سناتی خبر طوفان کی طوفان سے پہلے
جو نقش پا کے اندر عزم رہرو دیکھ لیتا ہے
چٹانیں چھو کے بے ترشے ہوئے اصنام کی تنضیر
جو سنتی ہیں صدائیں جنبش مژگان عالم کی
زمیں کی بھاپ میں جو بجلیوں کو دیکھ لیتی ہے
کہ راتوں کو مرے کانوں میں یہ آواز آتی ہے

اٹھو جوانو پڑھو منھ ہاتھ دھو آنکھوں کو مل ڈالو
ہوائے انقلاب آنے کو ہے ہندوستان والو

اُٹھو وہ صبح کا غرفہ کھلا زنجیر شب ٹوٹی
وہ دیکھو پو پھٹی غنچے کھلے پہلی کرن پھوٹی

لندن کانفرنس میں ۵ ہندوستانی ماہرین شرکت کریں گے

۲۰۰ نمایندگان پریس بھی شرکت کریں گے

لندن، ۲۷ اپریل ۶۰ اقوام کی نمایندگی کرنے والے پانچسو مندوبین و ماہرین اور دو سو نمایندگان پریس عالم گیر اقتصادی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ جو ۱۲ جون کو منعقد ہونیوالی ہے۔ مگر اس تاریخ کی منظوری مجلس منتظمہ کے ہاتھ میں ہے جسکا اجلاس دفتر خارجہ میں شنبہ کو ہونیوالا ہے۔ اس جلسہ کی صدارت سر جان سائمن کریں گے اس جلسہ میں فرانس اطالیہ جرمنی ۔ بلجیم اور جاپان کے سفیر شریک ہوں گے ناروے کا مندوب اور امریکہ کی طرف سے ایم نارمن ڈیوس بھی شرکت کریںگے۔

سردار گڑھ کے والی ریاست کو معطل کر دیا

الہ آباد ۲۸ اپریل جام نگر کا پیغام مظہر ہے کہ مغربی ریاست ہائے ہند کے ایجنٹ گورنر جنرل نے چیف آف سردار گڑھ کو تا حکم ثانی معطل کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ الزام یہ ہے کہ اسلحہ کی چوری کے سلسلہ میں ریاست جوناگڈھ کی پولیس ملزمین کی تلاش میں تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چیف صاحب مذکور نے اُن کو اپنے یہاں پناہ دی تھی اسی سلسلہ میں حکم معطلی صادر کیا گیا۔ تحقیقات جاری ہے ۔ پولیٹیکل ایجنٹ کی نگرانی میں چیف صاحب کے اختیارات سرکاری ایجنسی استعمال کریگی

دُنیائے اِسلام

الجیریا کے عربوں کی جدوجہد

الجیریا پر سے فرانس کے اقتدار کو مٹانے کے لئے عربوں کی جانب سے سخت جدوجہد ہو رہی ہے عربوں کا ایک با اثر وفد جنیوا پہنچ چکا ہے۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ عربوں میں اپنے ملک کا نظم و نسق کرنے کی پوری پوری قابلیت ہے۔ وہ اپنا کیس جمعیتہ الاقوام کے سامنے پیش کرنے کی سعی کرے گا۔

لندن میں ایرانی سفیر

انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ لندن میں ایرانی سفیر آغا مرزا علی خاں الفاری کی بجائے آغا یا کروان کو ایران کا سفیر مقرر کیا گیا ہے آغا صاحب لارڈ کچنر کے بڑے دوست تھے اور آپ سیاسی مدبر بھی ہیں۔ اس سے قبل آپ گورنمنٹ ایران کے ایک وزیر تھے۔

ہرات کے اسکولوں میں

حکومت صوبہ ہرات افغانستان کی طرف سے تعلیم کے سرکاری سکولوں میں انعام تقسیم کرنے کے متعلق محکمہ تعلیم افغانستان کی جانب سے اعلان کیا گیا تھا کہ۔ چنانچہ اب اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بڑے پیمانے پر انعام تقسیم کئے گئے۔

افغانستان میں گرم پانی کا حیرت انگیز طبی چشمہ

دامن کوہستان اورگان میں گرم پانی کا ایک چشمہ برآمد ہوا ہے کہ اس چشمہ کا پانی گرم ہے اور فوری طور پر کوئی شخص اس پانی غسل نہیں کر سکتا پانی نمکین ہے۔ بخار اور چیچک کے مریض اس میں غسل کرنے کے لئے تمام افغانستان سے آتے ہیں اور وہ تندرست ہو جاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پانی میں گندھک کا بڑا حصہ ہے۔

ترکی میں کھانڈ کا کارخانہ

ترکی میں کھانڈ کا کارخانہ قایم کرنے کے لئے گورنمنٹ عرصے سے غور خوض کر رہی تھی۔ یہ اسکیم اب بالکل مکمل ہو گئی ہے۔ اور اس عظیم الشان کارخانہ کا افتتاح کر دیا گیا اس کے علاوہ کئی ایسے کارخانہ بھی جاری ہیں جو غیر ملکی کھانڈ کا مقابلہ کر کے ہیں۔ سرکاری کارخانہ کیلئے اکھ کی کاشت کی خاطر ہزاروں ایکڑ اراضی علیحدہ رکھ لی گئی ہے اس کے علاوہ قونیہ میں رنگ سازی کا بھی ایک کارخانہ کھولا گیا ہے جسکا منیجر کنٹز نامی ایک جرمن ہے۔ نیز فرنیچر اور لکڑی پر رنگ سازی کا کام بھی اس کا کام کیا جاتا ہے۔

پولینڈ کے مسلمانوں کی بیداری

وسط یورپ میں پولینڈ ایک مشہور ملک ہے ۔ وہاں مسلمانوں کی بکثرت آبادی ہے۔ یہاں کے علما بیرونی دنیائے اسلام سے ربط و ضبط بڑھانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی اسلامی کی بقا کے لئے زبردست جدوجہد کی ہے۔ مجلس اسلامیہ پولینڈ نامی ایک انجمن قایم کی ہے۔ امسال مجلس ہذا کا سالانہ اجلاس وارسا میں مفتی اعظم پولینڈ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی اور پولینڈ کے تمام مسلمانوں کے اس میں حصہ لیا تھا۔

ترکی طلبا روس میں

گورنمنٹ ترکی نے صنعت و حرفت کی اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۴۰ طلبا روس بھیجے ہیں۔ یہ طلبا پارچہ بافی کی اعلے تعلیم حاصل کریں گے۔ کیونکہ گورنمنٹ ترکی پارچہ بافی کے کارخانہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور اس قسم کی ملیں جلد جاری کی جائیں گی۔

نعمانیہ میں جدید اسکول

اتحاد مشرق۔ ناقل ہے کہ محکمہ تعلیم افغانستان کی جانب سے نعمانیہ میں متعدد اسکول کھول دیے گئے۔ اور لوگوں نے اپنے بچوں کیلئے تعلیم و تربیت کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ اس سے سیکڑوں طلبہ اسکول میں داخل ہو گئے ہیں۔

نجیب آباد ۲۹ اپریل تقریباً ۱۲۵ اچھوتوں نے اعلی ذات کے ہندوؤں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر دین عیسوی قبول کر لیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پر توحق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے
ہفتہ وار صداقت
جلد ۱۷ کانپور چہارشنبہ ۳ر مئی ۱۹۳۳ء نمبر ۱۶

مولانا شوکت علی کی آزادی

مولانا شوکت علی نے جس وقت ساحل ہندوستان کو چھوڑا تھا۔ اس وقت الہ آباد اتحاد کانفرنس کی کشتی ساحل کامیابی کے قریب پہونچ گئی تھی۔ اس لئے اس وقت مولانا کا ہندوستان کو چھوڑنا بالکل بے محل تھا۔ اور لوگوں نے اس سے اختلاف بھی کیا مگر مولانا کے مصالح اس کے مقتضی تھے کہ وہ ہندوستان سے امریکہ کے لئے روانہ ہو جائیں۔ الہ آباد اتحاد کانفرنس کا جو نتیجہ نکلا اُس سے ناظرین ناواقف نہیں۔ مگر اب جبکہ مولانا ہندوستان واپس آئے ہیں اسوقت بھی ہندوستان کو اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے اور مولانا اس سلسلہ میں بہت کچھ کام کر سکتے ہیں۔

چنانچہ مولانا نے جو بیان پریس کو دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمہ تن ملک کی خدمت کیلئے تیار ہیں۔ اور آپ کا خیال ہے کہ اپنے قدیم رفقا کار سے تبادلہ خیال کر کے مسلم کانفرنس اور مسلم نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان کے خیالات معلوم کریں آپ پنڈت مدن موہن مالویہ اور دیگر ہندو رہنماؤں سے بھی تبادلہ خیالات کریں گے اور اس کے بعد آپ وائسرائے سے ملاقات کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ ایک طرف تو ہندو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کا جذبہ پیدا کریں اور دوسری طرف حکومت اور کانگریس کے درمیان مصالحت کی کوشش کریں۔

مولانا نے ہندو مسلم اتحاد اور کانگریس و حکومت سے مصالحت کیلئے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے تقریباً ایک متنفس بھی انکار نہیں کر سکتا سول نافرمانی کی وجہ سے ملک میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں اُس کے تدارک کی اشد ضرورت ہے۔ ملکی فلاح و بہبودی کا اقتضایہ ہے کہ جلد سے جلد سول نافرمانی کو ختم کر دیا جائے اور اُس کے ساتھ حکومت بھی تمام سیاسی اسیروں کو بلاشرط رہا کر دے۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے کہ حکومت سیاسی اسیروں کو بلاشرط رہا کرنیکے لئے مستعد ہے۔ مگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ پہلے کانگریس اس امر کا اعلان کر دے کہ اُسنے سول نافرمانی ملتوی کر دی۔ دوسری طرف کانگریس کی مجارٹی بھی سول نافرمانی ملتوی کرنے کے حق میں ہے مگر پس و پیش صرف اس امر کا ہے کہ پہل کون کرے

لہذا اس موقع سے مولانا شوکت علی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور کانگریس و حکومت سے ملکر وہ بیک وقت دونوں یعنی سول نافرمانی کا التوا اور سیاسی اسیروں کی رہائی کا اعلان کر سکتے ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ ہز اکسلینسی لارڈ ولنگڈن اور کانگریسی رہنما اس موقع کو غنیمت سمجھ کر فائدہ اُٹھائیں گے تاکہ ایک دفعہ پھر ملک میں امن و امان کا دور دورہ ہو اور ملک کے آیندہ دستور اساسی پر اہل ملک کو صحیح خیالات ظاہر کرنے کا موقع مل سکے۔ کیونکہ بلا اس کے آیندہ دستور اساسی کی کامیابی تقریباً ناممکن ہے۔

بہر حال ہم کو مولانا کی ذات سے پوری توقع ہے کہ وہ اپنے اثر و اقتدار سے کام لے کر اگر حکومت و کانگریس میں نہ سہی تو ہندو مسلمانوں کے اختلافات دور کرنے کی ضرور کوشش بلیغ فرمائیں گے

ہمارا خیال ہے کہ اگر ہندو مسلمانوں کے اختلافات دور ہو جائیں تو حکومت سے مصالحت خود بخود ہو جائے گی اور اُس کے لئے مولانا کو زیادہ تکلیف نہ اٹھانا پڑے گی

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

مارچ ۱۹۳۱ء میں کراچی کانگریس نے کانپور میں ہندو مسلم فساد کے اسباب کی تحقیقات کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی لالہ بھگوان داس صدر پنڈت سندر لال (سکریٹری) بابو پرشوتم داس ٹنڈن مولانا ظفر الملک علوی۔ مسٹر تصدق احمد خان شروانی اور خواجہ عبد المجید۔ مگر مسٹر تصدق احمد شروانی اور خواجہ عبد المجید کی عدم موجودگی میں مسٹر منظر علی سوختہ اور مسٹر عبد اللطیف بجنوری نے کمیٹی میں کام کیا۔

اب اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ شایع کر دی ہے اور یہ رپورٹ ۶ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں ہندو مسلمانوں کے مابین تعلقات کے مختلف پہلوؤں پر بصیرت افروز بحث کیگئی ہے۔ رپورٹ ہذا کے ایک باب میں مسلم فرمانروایانِ ہند کے عہد سے لیکر اسوقت تک ہندو مسلم تعلقات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور آخر میں یہ بتانے کی سعی کیگئی ہے کہ آیندہ کون کون سی تدابیر ہندو مسلم نفاق و شقاق کی خلیج کو بھر کر اتحاد و اتفاق پیدا کر سکتی ہیں۔ ان تدابیر میں سے ایک انسدادی تدبیر یہ بتائی گئی ہے کہ پردہ کے طریقہ کو یکقلم مسترد کر دینا چاہیے اور ہندو مسلمانوں کو متفقہ طور پر قومی معاملات میں شرکت کرنی چاہیے رپورٹ ہذا میں پرشوتم داس ٹنڈن اور مولانا ظفر الملک کے اختلافی نوٹ بھی شامل ہیں۔

محرم کانپور میں حسب معمول محرم کے جلوس نکل رہے ہیں پولیس کا نہایت معقول انتظام ہے اور خدا کی ذات سے پوری امید ہے کہ محرم کی تقریب خیر و خوبی کیساتھ اختتام پذیر ہو جائے گی۔

آئینہ کانپور

تعلیم نسواں غالباً ناظرین کو یاد ہو گا کہ صوبہ کی کانسل نے مسز جے۔ پی سری واستوا کی صدارت میں ایک کمیٹی اس غرض سے بنائی تھی کہ تعلیم نسواں کو کس طرح ترقی اور فروغ دیا جاسکتا ہے چنانچہ اس کمیٹی نے تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے نومبر ۱۹۳۲ء میں پیش کر دی تھی۔ جسکا خلاصہ یہ بتایا جاتا ہے کہ صوبہ کے میونسپل بورڈوں سے نسوانی اسکولوں کے انتظامات حکومت اپنے ہاتھ میں لیلے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بورڈوں سے نسوانی اسکولوں کے انتظامات لے لینے کے باوجود اخراجات اسکولوں کے بورڈوں ہی کو ادا کرنے ہوں گے۔ اور اگر کوئی بورڈ ان اسکولوں کے اخراجات کو برداشت نہ کر سکے گا۔ تو حکومت اُس کو مزید ہاوس ٹیکس لگانیکی اجازت دے دیگی۔

حکومت نے بورڈوں سے ان تجویز کے متعلق استصواب کیا ہے کہ آیا اُن کو اس رائے سے اختلاف تو نہیں اور اگر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ر اپریل تک اعتراض بھیجدیا جاوے۔ چنانچہ ۲۹ر اپریل کو ۶ بجے شام کو گورنراین کھتری اسکول میں بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جسمیں بابو نراین پرشاد نگم ایڈوکیٹ نے اس تجویز کے خلاف ایک ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے ایک تقریر کی اور بعد ازاں پرنسپل چٹرجی۔ پرنسپل ہیرالال کھنا۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ بابو دیا نراین نگم اور پنڈت رماشنکر اوستھی۔ وغیرہ نے تقریریں کیں۔

آخر میں چیرمین صاحب نے ایک نہایت مدلل اور مبسوط تقریر میں رزولیوشن کے مخالفین کو جوابات دیتے ہوئے کمیٹی کی اس تجویز کو نہایت ناقص اور قابل اعتراض قرار دیا۔ اور فرمایا کہ اس تجویز سے تعلیم میں ترقی کے بجائے ترقی معکوس ہو گی آخر میں رائے لیے جانے پر بابو نراین پرشاد نگم کی تجویز بالاتفاق منظور ہوئی

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ۱۲ر اپریل کو ایک معمولی جلسہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا مسٹر اے۔ ایم سوٹر ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں ۱۹۳۲-۳۳ء کی آمد و خرچ کے حسابات منظور کئے گئے اور دہن کٹی کے قطعات اراضی کو بذریعہ نیلام فروخت کرنا طے کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں:۔

سیسہ مئو کے مغربی حصّہ میں روشنی کرنے ایلن گنج کے قریب بٹھور روڈ کے چوراہہ کو ترقی دینے۔ کارخانوں کے مزدوروں کے رقبہ میں نالیوں کی بنانے۔ اور گوپٹا آبادی میں سڑکیں اور نالیوں کے بنانے کے تخمینہ جات منظور کیے گئے۔

یہ بھی طے کیا گیا کہ ناظر باغ، کھوسیانہ، اور سیسہ مئو، بیکن گنج "ال" روڈ کے کچھ قطعات ہفتہ میں دو بار بازار لگانے کیلئے مخصوص کر دیے جاویں اور اسوقت جو شاہراہ پر بازار لگ رہا ہے اُس کو مسدود کر دیا جاوے۔

مدرسہ جامع العلوم ۱۲ر مئی مطابق ۱۶ر محرام الحرام کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد ٹپکا پور میں مدرسہ جامع العلوم کا چھپیواں سالانہ جلسہ منعقد ہو گا۔ جسمیں کامیاب طلاب کو سند دی جاوے گی۔

امید کہ مسلمانان کانپور اس جلسہ میں شریک ہو کر اپنے قدیم ترین دینیات کے مدرسہ کی کارروائی بچشم خود دیکھنے کی کوشش کریں گے۔

اینٹی ہرتال لیگ ۹ر اپریل کو اینٹی ہرتال لیگ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ہرتال کے خلاف اور وہائٹ پیپر کی موافقت میں تقریریں ہوئیں۔ اور آخر میں حاضرین کی خاطر تواضع چائے و فواکہات سے کیگئی

اتحاد سبھا اتحاد سبھا کی ایک کانفرنس زیر صدارت پنڈت پرکاش نراین سپرو ۱۳، ۱۴ر مئی کو منعقد ہو گی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی ۲۹ر اپریل کو ڈسٹرکٹ وسشن جج صاحب کی صدارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ٹھیک ایک بجے ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین کے انتخاب کیلئے منعقد ہوا اور بابو رام نراین گرگ و چودہری پیارے لال کے نام پیش ہوئے مگر چونکہ پنڈت سری رتن شوکل نے اعتراض کیا کہ چودہری پیارے لال کا نام ووٹر لسٹ میں نہیں ہے اور ووٹر لسٹ کے آنے میں تاخیر ہوئی اسلئے چودہری رام ادھین ایم۔ ایل سی۔ کا نام پیش کر دیا گیا۔ مگر ووٹر لسٹ آنے پر چودہری صاحب کا نام موجود تھا۔

پہلی دفعہ ووٹنگ ہونے میں چودہری پیارے لال کے ۲۰ اور بابو رام نراین گرگ کے ۱۵ اور دوبارہ ووٹنگ ہونے پر چودہری پیارے لال کے ۲۴ اور بابو رام نراین گرگ کے ۱۱ ووٹ آئے۔ اور ڈسٹرکٹ جج صاحب نے چودہری پیارے لال کے چیرمین ہونیکا اعلان کر دیا۔

شیخ سجاد علی صاحب نے ایک گوٹے کا ہار ڈسٹرکٹ جج صاحب کے گلے میں اور ایک چودہری صاحب کے گلے میں ڈالا۔ ہم بھی چودہری صاحب کو اس شاندار کامیابی پر تہ دل سے مبارک باد دیتے ہیں۔

اڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر مسٹر لیچ اڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر کے بنارس جانے پر اڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹری کا چارج مرزا محمد حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر کو دیا گیا ہے اور خبر ہے کہ حکومت آپ کو اڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹری و مجسٹریٹی کے اختیارات دینے والی ہے

ہم اس ترقی اعزاز پر مرزا صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پرنس آف ویلز اسپتال پرنس آف ویلز اسپتال کی دو خالی شدہ جگہوں پر ڈاکٹر مراد علی سہارن پور سے اور ڈاکٹر پیارے لال جینی متھرا سے تشریف لائے ہیں۔

حکام مرزا محمد حسین صاحب کے اڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر و مجسٹریٹ ہونے پر پرگنہ گھاٹم پور کا چارج مسٹر اسٹیفن آئی، سی، ایس کو دیا گیا ہے۔

مسٹر شاہی ڈپٹی کلکٹر بیمار ہو کر چھ ہفتہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔

ایوان تجارت یو۔ پی کا احتجاج

ایوان تجارت۔ یو۔ پی نے یکم مئی کو حسب ذیل تار سکریٹری محکمہ تجارت حکومت ہند کو دیا ہے:۔

ایوان تجارت یو۔ پی کی یہ میٹنگ جاپانی سامان کی ارزانی درآمد کو نہایت خوف و دہشت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اُسکو یقین کامل ہے کہ اگر جاپانی اشیاء کا سلسلہ

چینی ترکستان میں مسلمانوں نے علمِ جہاد بلند کر دیا

۹۹ فی صدی آبادی پر غیر مسلم حکومت نہیں کر سکتے

یارقند، چرچان اور کاشغر پر مجاہدین کا قبضہ

چینی ترکستان میں آجکل مسلمانوں نے جو علم جہاد بلند کیا ہے اُس پر ذیل کی تحریر سے کافی روشنی پڑے گی اور بیک وقت وہ تمام حالات سامنے آجائینگے جو اس اقدام و کا باعث ہوئے:۔

چینی ترکستان سے جو مسلمان جشن نوروز منانے کیلئے مزار شریف آئے تھے۔ ان سے تمام حالات معلوم ہوئے اس گروہ کے سردار نے ذیل کا ذمہ دارانہ بیان اخبار کے ایک نمایندہ کو دیا اور تمام واقعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ چینی ترکستان کی مسلم آبادی ۸۰ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ جو آبادی ۹۹ فیصدی حصّہ ہیں۔ یہاں چینی اقتدار کے خلاف کئی سال سے انقلابی تحریکات جاری تھیں کیونکہ مسلمان چینیوں کو ایک غیر مسلم حکومت تصور کرتے ہیں۔ جو ایک اسلامی ملک پر حکمران ہے۔ انقلابی تحریک کو بہت سے عہدیداروں کے سامنے تقویت حاصل ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ مسلمانوں نے پانچ ہزار سے زیادہ کی رضاکار فوج جمع کرلی۔ اور ہزاروں معاون اور مددگار پیدا کرلئے۔ جو اشارہ پاتے ہی میدان میں کودنے کا انتظار کر رہے تھے۔ انقلاب برپا کرنے کا حکم اس فوج کو سال رواں کے موسم بہار میں ملا۔ اور مسلم مجاہدین نے کوتال کے رقبہ کو قبضہ میں کرلیا۔ اسجگہ بہت سے با اقتدار چینی افسروں کو قید کرلیا اور دو افسروں کو ہلاک کر دیا۔ اس ابتدائی کامیابی نے مسلم مجاہدین کے حوصلے بڑھادئے اور اُس کے بعد انہوں نے آتشی پر چڑھائی شروع کر دی۔ اور بغیر کسی مزاحمت کے اُس پر قبضہ کرلیا بعد ازاں مجاہدین اور آگے بڑھے اور نہایت آسانی سے علاقہ چرچان پر قابض ہوگئے۔

ان عظیم الشان اور مسلسل کامیابیوں سے انقلاب ہمہ گیر ہوگیا۔ اور مسلمانوں نے اپنی نظریں کھاتان پر لگائیں۔ اس شہر کو مسلمان بلد مساجد کہتے ہیں۔ شاید اسکی وجہ تسمیہ اس شہر میں مساجد کی کثرت ہو۔ یہاں چینیوں نے مسلمانوں کا سخت مقابلہ کیا مگر مسلمان باوجود مقابلہ کے پیش قدمی کرتے رہے۔ عام مسلم آبادی اس انقلاب کو جہاد کے ہم معنی سمجھنے لگی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ متفقہ یورشوں سے چینیوں کو پسپا کر دیا گیا۔ اسکے بعد مجاہدین کے ہاتھ میں جو زبردست مرکز ہاتھ آیا وہ یارقند ہے اس آخری کامیابی نے چینیوں کو زبردست شکست دی اور وہ مقابلہ کیے بغیر کارتی، مارلشی اور فیض آباد کو مسلمانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر کاشغر کی طرف بھاگ گئے۔ مسلمان کاشغر کو فتح کرنے کے لئے بھی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ متامل تھے کہ انتظام سے پہلے کاشغر پر حملہ کیا جائے یا نہیں۔

جہاد حریت کا سبب

جب چینی ترکستان اس مسلمان سردار سے اس شورش (جہاد) کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ چینی ترکستان ایک خالص اسلامی ملک ہے جس پر کسی غیر مسلم کو حکومت کرنے کا حق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ چینی سردار نے چینی حکام کی ظلم کے متعدد واقعات بیان کیے اور کہا کہ چونکہ چینی حکام کی تنخواہیں بہت کم تھیں اسلئے انہوں نے رشوت ستانی کا بازار گرم کر دیا تھا۔

۱۸۶۷ء میں اسی قسم کا جہاد مسلمانوں نے اور کیا تھا اور چینیوں کو مار مار کر بھگا دیا تھا۔ جس کے بعد مجاہدین کے سرگروہ یعقوب بیگ کی بادشاہت کا اعلان کر دیا گیا۔ جس ۱۸۷۳ء تک ایک وسیع رقبہ پر حکمرانی کی اور جب اسکا انتقال ہوا تو چینیوں نے روس کی مدد سے پھر اس پر قبضہ کرلیا۔

آپ سے دریافت کیا گیا کہ وہاں ہندوستانی تاجروں کا کیا خیال ہے تو جواب دیا کہ کسی غیر چینی کے معاملہ میں بشرطیکہ وہ چینی جذبات کا اظہار نہ کرے۔ کوئی مداخلت نہیں کیجاتی۔

وہ علاقہ جو چین۔ روس اور افغانستان کے منقسم ہونے سے پیشتر ترکستان کہلاتا تھا چینی ترکستان اسکا ایک حصّہ ہے۔ چینی حصّہ تقریباً ۴ لاکھ مربع میل ہے آبادی کل مسلمانوں کی ہے چند بدھ مذہب کے چینی اور ہندوستان سے آئے ہوئے تاجر آباد ہیں سب سے پہلے یہ رقبہ مسلمانوں کے زیر نگیں اس وقت ہوا جب کہ قطب ابن مسلم نے ۷۱۰ء میں اس کو فتح کیا اس زمانہ میں خلیفۃ الملک ملک شام کے پایہ تخت دمشق پر حکمرانی کر رہا تھا۔ موجودہ مسلمان غوری قبیلہ کے ترک ہیں جن کو فتح کے بعد یہاں لاکر بسایا گیا تھا تعلیم سے یہاں کے مسلمان بالکل کورے ہیں البتہ مذہبی تعلیم کا وہاں بڑا رواج ہے۔ گو وہ امن پسند شہری ہیں مگر مذہبی سوال آتے ہی وہ جہاد پر آمادہ ہو جاتے ہیں ان کی زبان روسی، ترکی، چینی زبانوں کی مرکب یا خلاصہ ہے۔ دیگر ممالک کے واقعات سے یہ لوگ قطعاً لاعلم ہوتے ہیں۔ (ٹائمز آف انڈیا)

حال کی اطلاعات مظہر ہیں کہ چینی افسروں کی فراری کے بعد حکومت چین نے مجاہدین کا مقابلہ کرنے کے لئے ہوائی جہاز روانہ کر دیے ہیں۔ مندرجہ بالا معمول سے اس خیال کی بھی تردید ہوتی ہے کہ چینی ترکستان کی سورش بالشویک روس کی ایما پر برپا کی گئی ہے۔

مکہ جدّہ ریلوے پر تقریباً ایک کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ صرف ہوگا

لندن کی اطلاع ہے کہ جدہ سے مکہ معظمہ تک ریلوے کی تعمیر کا کام نومبر ۱۹۳۳ء سے شروع ہو کر نومبر ۱۹۳۵ء میں ختم ہو جائے گا۔ لائن ۵۳ میل لانبی ہوگی ریل نکالنے میں ½۱۲ لاکھ پونڈ صرف ہوگا اگر لائن کے اخراجات پورے کرنے کا امکان جلد ہی پیدا ہوگیا تو پھر طائف تک ریلوے لائن کی تعمیر کی جائے گی۔ امیر فیصل ولیعہد ابن سعود امسال انگلستان کی سیاحت کریں گے۔

ہندوستان میں چائے کی کاشت اور پیداوار کی ترقی

برآمد میں دو کروڑ پاؤنڈ کی کمی

ڈائرکٹر جنرل آف کمرشل انٹیلیجنس حکومت ہند نے چائے کی پیداوار کے متعلق اور برآمد کے چند دلچسپ اعداد و شمار اشاعت کیلئے روانہ کیے ہیں۔ ہم ان کو ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

۱۹۳۱ء میں چائے کی پیداوار سابقہ سال کی بہ نسبت ۳۰ لاکھ پونڈ زیادہ ہوئی۔ صرف صوبہ بنگال میں ایک لاکھ پونڈ زائد چائے پیدا ہوئی ہے۔

۱۹۳۰ء میں ۳۲۰۰ ایکڑ رقبہ چائے کی کاشت میں تھا۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں ۸۰۰،۴۰۰ ایکڑ رقبہ چائے کی کاشت میں رہا۔ ۱۹۳۱ء میں ۱۱ ہزار ایکڑ رقبہ میں کاشت ترک کر دی گئی۔ لیکن ۱۵ ہزار دو سو ایکڑ جدید قطعات زیر کاشت آئے گویا اس سال ۴ ہزار دو سو ایکڑ زمین زائد زیر کاشت رہی۔

چائے کے مجموعی رقبہ کا ۷۷ فیصدی حصّہ آسام اور شمالی بنگال میں واقع ہے۔ اور ۲۰ فیصدی رقبہ مالابار کے ساحل پر جنوبی ہند میں زیر کاشت ہے۔

۱۹۳۰ء میں ۴۸۴۰ قطعات میں چائے کی کاشت ہوتی تھی۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں ۴۳،۴ قطعات میں چائے کی کاشت ہوتی تھی۔ سبز اور سیاہ چائے کی مجموعی پیداوار ۱۹۳۱ء میں ۳۹ کروڑ پاؤنڈ ۴ لاکھ پونڈ کے قریب رہی جسمیں سے ۱۹۳۱ء میں ۳۹ کروڑ پاؤنڈ صرف سیاہ چائے تھی۔

۱۹۳۱ء میں چائے کی سب سے زیادہ پیداوار لکھیم پور (آسام) میں اور سب سے کم پیداوار گڑھوال (صوبجات متحدہ) میں ہوئی۔ لکھیم پور میں ۴۰۴ پونڈ فی ایکڑ اور گڑھوال میں صرف ۴۳ پاؤنڈ فی ایکڑ پیدا ہوئی۔

۱۹۳۱ء میں تمام ہندوستان میں ۵۳۸ پاؤنڈ فی ایکڑ کا اوسط رہا ہے اور ۱۹۳۰ء میں ۵۴۲ پاؤنڈ فی ایکڑ کا اوسط تھا۔

باوجودیکہ ابتدائے سال میں جو امتناعی اسکیم مرتب کی گئی تھی۔ وہ مسترد کر دی گئی۔ لیکن نامناسب حالات اور چائے جمع کرنے میں تاخیر کی وجہ سے موسم کے نصف ابتدائی حصّہ میں چائے کا ذخیرہ پڑا رہا۔

موسم کے آخری مہینوں میں اگرچہ شدید بارشیں ہوئیں۔ اور تپش بھی بہت زیادہ ہوئی۔ تاہم پیداوار بہت زیادہ رہی۔ اس کے بعد چونکہ موسم سرما شروع ہوگیا اسلئے پیداوار اور بھی زیادہ ہوئی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۳۰ء کی پیداوار سے بڑھ گئی۔ لیکن اُسکے ساتھ ہی کیفیت کے لحاظ سے امسال کی پیداوار نسبتہً اچھی نہیں رہی۔

۱۹۳۰ء میں سبز چائے ۲۵ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ تیار کی گئی تھی۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں صرف ۲۳ لاکھ ۹۹ ہزار پاؤنڈ کے قریب تیار ہوئی۔

برآمد میں کمی

۱۹۳۰-۳۱ء کی بہ نسبت ۱۹۳۱-۳۲ء فیصدی کم چائے ہوئی۔ یعنی ۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ کم چائے کی برآمد ہوئی اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ انگلستان۔ مصر و روس۔ سیلون۔ پرشیا۔ سوڈان عراق نے بہت کم چائے خریدی ہے۔ لیکن کینیڈا۔ عرب۔ عدن۔ اور جزائر بحرین نے نسبتاً پہلے سے زائد چائے خریدی ہے۔ حکومت متحدہ انگلستان نے ۱۹۳۱ء میں جو چائے کی سب سے بڑی منڈی ہے ۱۹۳۱ء میں ۰ لاکھ پاؤنڈ کم چائے خریدی۔ اس سال صرف ۲۹ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ چائے خریدی ہے۔

دیگر ممالک یورپ میں بھی ۳۳ لاکھ ۹ ہزار پاؤنڈ کم چائے کی برآمد ہوئی۔

افریقہ میں چائے کی برآمد ۲۴ فیصدی کم ہوگئی ہے۔ سال زیر بحث میں صرف ۱۵ لاکھ ۹۳ ہزار پاؤنڈ چائے کی برآمد ہوئی ہے۔ لیکن امریکہ میں ۸ فیصدی برآمد چائے زیادہ ہوگئی ہے۔

۱۹۳۰-۳۱ء میں امریکہ میں ۲ کروڑ ۵۴ لاکھ پاؤنڈ چائے کی درآمد ہوئی ہے۔ کینیڈا نے اس سال سابقہ سال سے ۴۰ لاکھ پونڈ زیادہ ہوئی ہے۔ سابقہ سال میں اُسنے صرف ۱ کروڑ پاؤنڈ چائے خریدی تھی۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں سال زیر بحث میں ۴۶ لاکھ پونڈ چائے کی کم برآمد ہوئی

یہ امر نہایت دلچسپ ہے کہ بحری راستہ سے چائے کی مجموعی درآمد ۱۹۱۳-۱۴ء میں ۲۸ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ تھی لیکن ۱۹۱۹-۲۰ء میں برآمد چائے ۳۷ کروڑ ۸۰ لاکھ تک پہونچ گئی۔ ۱۹۲۰-۲۱ء میں پھر ایک دم ۲۸ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ تک گر گئی۔ لیکن ۱۹۲۱-۲۲ء میں پھر دوبارہ ۲۱ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ تک پہنچگئی اس کے بعد ۲-۳ سال تک برآمد چائے میں برابر کمی ہوتی رہی۔ لیکن پھر ایک دم ۱۹۲۴-۲۵ء میں ۳۳ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ تک پہونچ گئی اس کے بعد دو تین سال تک برآمد چائے میں برابر کمی ہوتی رہی۔ لیکن پھر ایک دم ۱۹۲۴-۲۵ء میں ۳۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ تک پہنچ گئی۔ ۱۹۲۴-۲۵ء پھر ۳۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ تک گر گئی۔

۱۹۲۶-۲۷ء میں برآمد چائے ۳۵ کروڑ پاؤنڈ تک پہونچ گئی اور ۱۹۲۷-۲۸ء میں ۳۶ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ تک پہونچی۔ لیکن ۱۹۲۸-۲۹ء پھر ۳۶ کروڑ پاؤنڈ ہوگئی۔ اور ۱۹۲۹-۳۰ء میں دوبارہ ۳۷ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ تک پہنچ گئی۔

اس کے بعد ۱۹۳۰ء میں پھر ۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کی برآمد ہوئی۔ اب سال زیر بحث یعنی ۱۹۳۱-۳۲ء میں اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ چائے کی درآمد صرف ۳۴ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ ہوئی ہے۔

مسلمانوں کے اتحاد باہمی اور سمجھوتہ کی خاطر

شیخ عبدالمجید سندھی نے اپنی خدمات پیش کر دیں

کراچی ۳۰ اپریل۔ شیخ عبدالمجید سندھی صدر خلافت کمیٹی نے جو اپنے گاؤں سے کراچی پہونچے ہیں جناب مولانا شوکت علی کو تار دیا ہے کہ جسمیں مولانا کی سرگرمیوں اور مساعی کو کامیاب بنانے کیلئے آپنے اپنی پوری پوری امداد کا وعدہ کیا ہے تاکہ مسلمانوں میں اتحاد باہمی ہو جائے اور اقوام ہند میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ نیز ہندوستان و برطانیہ میں بھی تصفیہ ...... شیخ عبدالمجید سندھی آج اسی سلسلہ میں بمبئی روانہ ہوگئے۔

ہندوستانی ریلوں کو ایک ہفتہ میں ۵ لاکھ خسارہ

شملہ ۲۹ اپریل۔ ہندوستانی ریلوں کا پہلا مالی سال کا اختتام ہوگیا۔ ریلوے بورڈ کی اطلاع کے مطابق

دنیا کے بلند ترین پہاڑ ایورسٹ پر پہنچنے کی داستان

انگلستان کے خید اولوالعزم ہوا باز دنیا کی بلند ترین چوٹی "کوہ ایورسٹ" پر چڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اخبار میں آج کل اس کے حالات نظر آتے ہیں۔ ہم اس مضمون میں مختصراً بتانا چاہتے ہیں کہ "کوہ ایورسٹ" کیا ہے کتنا بلند ہے اس کی جغرافیائی کیفیت کیا ہے۔ اور اُسے کس نے دریافت کیا تھا۔ اس تک پہنچنے کی کتنی بار کوشش کی اور اس کے نتائج کیا ہیں

دنیا کو یہ معلوم کر کے کس قدر تعجب ہوگا کہ کوہ ایورسٹ کی جغرافیائی پوزیشن معلوم کرنے اور اُسے دنیا کا بلند ترین پہاڑ ثابت کرنے کا سہرا ایک معمولی بنگالی کلرک کے سر ہے۔ کوہ ایورسٹ دریافت کرنے کا اعزاز ایک ہندوستانی کو ہی حاصل ہے۔ اسکی دلچسپ کہانی سنیئے

۱۸۵۱ء میں ہندوستان کی پیمائش ہورہی تھی۔ بنگال اور یوپی میں بھی محکمہ پیمائش ہند کی مختلف پارٹیاں چاروں طرف پھیل گئی تھیں۔ اور گوشہ گوشہ کے جغرافیائی اور طبقاتی حالات۔ پیمائش۔ اور اعداد و شمار فراہم کر رہی تھیں۔ ایک بنگالی کلرک جو محکمہ پیمائش میں ملازم تھا دہرہ دون میں اپنی پارٹی کیساتھ کام کر رہا تھا۔ ایک دن اُس کے سامنے نقشے کھلے ہوئے رکھے تھے۔ اٹلس اور جغرافیہ کی کتابیں سامنے پڑی تھیں اور وہ کچھ ہندسے جمع کر رہا تھا۔ کچھ لکھتا جاتا تھا۔ غرض وہ پوری اسطرح منہمک تھا۔ کہ یکایک اُسنے قلم رکھ دیا۔ اور چونک پڑا۔ اُس کے چہرہ سے اضطراب و حیرانی کے جذبات نمایاں تھے وہ پھر اپنے کام میں مشغول ہوگیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب اُس سے صبر نہ ہو سکا تو وہ قلم پھینک کر کاغذوں کو ایک طرف سمیٹتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنے افسر یعنی "سرویر" جنرل کے پاس پہونچا جو ایک برابر کے کمرے میں بیٹھے تھے۔

جناب میں نے دنیا کا بلند ترین پہاڑ دریافت کرلیا ہے کرنل ایورسٹ پیمائش مساحت اور ریاضی دانی میں ماہر اول سمجھے جاتے تھے۔ اور دنیا میں اُن کی حساب دانی اور مساحت و پیمائش کے فن کی مہارت کا بڑا چرچا تھا ایک معمولی بنگالی کلرک کی اس بے تکی بات پر اُن کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ اور آپنے نہایت سرد مہری سے پوچھا کہ اسکا دعوی کیا ہے۔ اور اسکا کیا ثبوت ہے۔ بنگالی نوجوان نے تمام امور اور اعداد و شمار بیان کیے کرنل ایورسٹ چند منٹ تک اس معلومات کے چکر میں گھومتے رہے۔ کچھ جمع کیا اور کچھ گھٹایا غرضکہ سوال حل ہوگیا۔ اور انہوں نے سر اُٹھا کر کہا بنرجی! تمہارا خیال بالکل درست ہے۔ تم نے دنیا کے بلند ترین پہاڑ کو دریافت کرلیا۔

دنیا میں کوئی پہاڑ کوہ ایورسٹ سے بلند نہیں اس کی بلندی (۲۹۰۰۲) فٹ ہے۔ اس جدید پہاڑ کا نام سرویر جنرل۔ کرنل ایورسٹ کے نام سے رکھدیا گیا اور بعد میں یہ اسی نام سے پبلک میں بھی مقبول ہوا۔ اسوقت یہ نام صرف سرکاری نقشوں اور کتابوں میں استعمال کیا گیا تھا لیکن اُس کے بعد عام طور پر یہ اسی نام سے یاد کیا جانے لگا۔

اسکولوں میں جغرافیہ کی کتابوں میں کوہ ایورسٹ کا ذکر بچوں کو بتایا جانے لگا۔ لیکن ماہرین کو یہ معلوم کرنے کی تشویش تھی کہ کوہ ہمالیہ کے مشرقی حصّہ کی طرف سے اگر ہم سلسلۂ کوہ کو دیکھیں تو کونسی چوٹی کوہ ایورسٹ کہی جاسکتی ہے۔؟

اسکا صحیح مقام اسوقت تک معلوم نہ ہوا تھا۔ حال ہی اس پہاڑ کا اصلی مقام معلوم ہوا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے مقامی لوگ جو "دور" اور "جلپا گوڑی" کی وادیوں میں آباد ہیں کنچن جنگا کی چوٹی کو کوہ ایورسٹ بتادیا کرتے تھے۔ حالانکہ کوہ ایورسٹ اس بلند چوٹی سے بھی اونچی جگہ ہے۔ دارجلنگ کے رہنے والے بھی کنچن جنگا کو ہی ایورسٹ بتادیا کرتے تھے۔ پنڈت لوگ ماکالو نامی پہاڑ کو دنیا کا سب سے بڑا اونچا پہاڑ بتاتے تھے۔ کیونکہ ان کے نزدیک اس پر رشیوں منیوں کا استھان تھا۔

ایک جرمنی سائنس داں اور سیاح نیپال کے مشہور مقام کھٹمنڈو میں گیا۔ اور گوری شنکر کے پہاڑ کو دیکھ کر سمجھا کہ یہی کوہ ایورسٹ ہے اپنے دعوی کی دلیل میں اُسنے ایسے ایسے ثبوت بہم پہونچائے کہ یورپ کے جغرافیہ داں اسے ہی کوہ ایورسٹ ماننے کیلئے تیار ہو گئے۔ لیکن پھر بھی یہ تحقیق جاری رہی۔

چنانچہ ۱۹۰۴ء میں یہ نظریہ بھی باطل قرار دیدیا گیا۔ کیونکہ محکمہ پیمائش و مساحت ہند (سروے آف انڈیا ڈیپارٹمنٹ) کے دو افسروں نے ثابت کردیا کہ گوری شنکر پہاڑ وہ بلند ترین پہاڑ نہیں جسے ایورسٹ کہتے ہیں۔ گو اب اس کی اصلی پوزیشن معلوم ہو گئی۔ لیکن عام دیکھنے والا صحیح طور پر پتہ نہیں چلا سکتا کہ سلسلہ کوہ میں جو پیچیدہ اور سربلند چوٹیاں چلی گئی ہیں اُن میں سے کونسی ایورسٹ ہے۔ یہ چوٹیاں اونچی نیچی ہوتی ہوئی دور تک چلی گئی ہیں اور سلسلہ کوہ کے پیچ در پیچ خم اور نشیب و فراز میلوں تک چلے گئے ہیں۔

ہندوستان کی سرحد کی طرف سے اگر اس پہاڑ کو دیکھا جائے تو پوری طرح نظر نہیں آتا۔ اس کی سب سے اونچی چوٹی تو دوسرے کوہستانی سلسلوں اور چٹانوں سے بالکل مستور رہتی ہے۔ دنیا میں پہلے بہت کم لوگ اس پہاڑ کی اہمیت و نوعیت سے واقف تھے۔ سب سے پہلے شاہی مجلس جغرافیہ کے رکن سر فرانسس ینگ ہسبنڈ نے یہ تجویز کی کہ ایک وفد جو ماہرین جغرافیہ پر مشتمل ہو اس پہاڑ پر بھیجا جائے جو اُس پر چڑھ کر بلند ترین مقام پر جائے۔ جب یہ تجویز کی گئی تو تمام دنیا میں ایورسٹ کا پہاڑ مشہور ہوگیا اور ہر تعلیم یافتہ طبقہ میں اسکا ذکر آنے لگا۔

ہندوستانیوں اور نیپالیوں میں اس پہاڑ کے لئے کوئی نام نہ تھا۔ پہاڑوں کے غاروں میں بہت سے مہاتما جوگی اور راہب اللہ اللہ کرنے کیلئے سر نگوں بیٹھے نظر آتے ہیں۔ سیاحوں نے اُن کو بھی تکلیف دی اور اس پہاڑ کا نام اور احوال پوچھا۔ مگر ہر ایک کے سر اٹھا کر اس پہاڑ کو دیکھا اور ایک آہ بھر کر کہا پرندے بھی اس سے اونچے نہیں اڑسکتے۔ رجوک پہاڑ کے ان مہاتماؤں کی بات واقعی سچ ہے۔ یہ پہاڑ واقعی اسقدر اونچا ہے کہ پرندہ کیا کوئی جاندار وہاں پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ حتیٰ کہ برگ و گیاہ بھی پیدا نہیں ہوسکتے۔ صرف ابدی برف کے سفید تاج چوٹیاں اور فلک بوس چٹانیں ہیں۔ جن پر آج تک کسی کا گذر نہیں ہوا ہے۔ تھک تھک کر ہر مقام پر دو چار رہ گئے۔ یعنی اوپر کی چوٹی پر کوئی بھی نہ پہونچ سکا۔ وہ چوٹی ابھی تک فتح نہیں ہوسکی ہے گو پہاڑ کا بیشتر حصّہ عبور کیا جاچکا ہے۔ تھوڑے عرصہ بعد آکسیجن گیس جس سے انسان کی زندگی قائم رہتی ہے۔ ختم ہوجاتی ہے اس لئے اب جو مہم اس پہاڑ کو سر کرنے کے لئے روانہ ہوئی ہے۔ وہ اپنے ساتھ گیس کی ٹنکیاں اور نلکیاں لیگئی ہے۔ جسکے ذریعہ مصنوعی ہوا پیدا کر کے سانس لیا جائے گا۔ سردی نقطۂ منجمد سے بھی کہیں زیادہ نیچے ہوتی ہے۔ اور کوئی ذی روح اس سردی و خنکی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسلئے فولادی خود بنوائے گئے ہیں جن میں حرارت پہونچانے اور گیس گذارنے کے خاص آلات لگے ہوئے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی حفاظت۔ ڈاک کے پہونچانے اور وصول کرنے۔ فلم بندی کرنے کیلئے خاص اہتمام کیے گئے ہیں۔ کچھ لوگ پیدل سفر کررہے ہیں۔ اور کچھ ہوائی جہازوں میں جارہے ہیں۔ غرض اسوقت تک ۳۵۰۰۰ فٹ کی بلندی تک ہوائی جہاز بآسانی پہونچ چکے ہیں۔

کوہ ایورسٹ پر تین مرتبہ چڑھنے کی کوشش کی جاچکی ہے۔ جس کی حیرت انگیز اور دلگداز داستانیں اب تک لوگوں کو یاد ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت سی انسانی اور حیوانی جانیں ضائع ہوچکی ہیں۔ کافی روپیہ تلف ہوچکا ہے مگر اس پر پہونچنے اور فطرت کے رازہائے سربستہ کو معلوم کرنے کی جو پیاس انسان کے دل میں پیدا ہوچکی ہے۔ وہ کسی طرح بجھتی ہوئی نظر نہیں آتی برف کی دیواریں۔ ناقابل گذار گھاٹیاں اور ہلاکت آفریں سردی سب لوگوں کو پسپا کردیتی ہے لیکن خیال ہے کہ اس دفعہ یہ مہم ضرور کامیاب ہوگی اور کوئی نہ کوئی شخص ضرور پہاڑ پر پہونچے گا اور قدرت کے وہ راز معلوم کرلیگا۔ جو آفرینش عالم سے سربمہر لفافہ کی طرح بند ہیں۔

جبوقت کوہ ہمالیہ کی اس مہم پر گفت و شنید شروع ہوئی۔ تو یہ تجویز سامنے آئی کہ پہلے انسان اس وجہ سے ناکام رہا کہ پیدل سفر کیا جاتا تھا اور راستہ کی صعوبتیں انسان کو نڈھال اور ہلاک کردیتی تھیں اسلئے ہوائی جہاز استعمال کیا جائے لیکن اس میں یہ خطرہ ظاہر کیا گیا کہ ہوائی جہاز سفر اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ اگر معمولی سا بھی نقص ہوگیا تو ایک دم ہوائی جہاز گرے گا اور سب کے سب ایکساتھ فنا ہو جائیں گے۔ علاوہ ازیں پہاڑی، ٹیلوں، دشوار گذار گھاٹیوں اونچی نیچی پہاڑیوں اور چوٹیوں پر ہوائی جہاز کو اتارنے کی کیا ترکیب ہوگی!

لیکن انسان کو اپنی بنائی ہوئی مشین پر اعتماد ہے اور وہ دنیا کے قدیم ترین اسرار کو جاننے کیلئے لرزہ خیز قربانی اور حیرت انگیز دلیری کرنے کیلئے بالکل تیار ہے۔ چند جوشیلے اور من چلے نوجوانوں بلیکر، کلائڈ، سیڈل، میک ان ٹائر، بونیٹ، اسپر آمادہ ہوگئے ہیں۔ کہ اپنی زندگیاں خطرہ میں ڈالدیں، اور فطرت کی اس آہنی مٹھی کو زبردستی کھول دیں جسمیں اسنے تمام کائنات کے اسرار چھپا رکھے ہیں یہ آہنی گرفت کھلنے کے بعد بھی کوئی حجاب زندگی انسانی مہم پسند طبیعت کیلئے قائم رہیگا یا نہیں اسکا فیصلہ آئندہ زمانہ کرے گا۔

زراعت پیشہ افراد اور کاشتکاروں کو قرضہ اور کساد بازاری کی ہلاکت بار پالیسی سے نجات دلانے کی سعی

شملہ میں تین صوبوں کے وزرا کا اجتماع کانفرنس کا انعقاد

شملہ ۲۹ اپریل۔ ایک غیر رسمی کانفرنس میں جو آج بعد دوپہر سر جارج شوسٹر ممبر مالیات حکومت ہند۔ سر جوگندر سنگھ وزیر زراعت پنجاب سر محمد یوسف وزیر یو۔پی۔ ڈاکٹر ولیش مکھہ وزیر سی۔ پی کے درمیان ایک کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں پیداوار کی قیمتوں میں شدید کمی اور زرعی قرضہ جات کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

کانفرنس میں یہ نقطہ خیال پیش کیا گیا۔ روپیہ کی قیمت کافی حد تک بڑھ جانے کے باعث کاشتکاروں پر بہت زیادہ مصائب نازل ہورہے ہیں۔ اسی طرح امداد باہمی کی تحریک پر جہاں تک ان تین صوبوں کا تعلق غور کیا گیا اور قرضہ جات کی دوبارہ ادائیگی کے سلسلہ میں جو خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ انپر بھی غور کیا گیا۔

سر جوگندر سنگھ نے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے زرعی قرضہ جات کی تحقیقات کیلئے جو کمیٹی مقرر کیگئی تھی اس کی رپورٹ کی سفارشات کو زرعی قرضہ جات کے تعداد کے مسئلہ پر غور کرتے وقت قبول کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر ایس سنگھ نے کہا کہ قانون تصفیہ باہمی قرضہ جات یو۔پی کا نفاذ دیگر صوبہ جات میں کردیا جائے۔

نواب محمد یوسف خان صاحب نے کہا کہ موجودہ کساد بازاری اور اقتصادی زوال کے باعث چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں اور زمینداروں کی سقیم حالت پر تبصرہ کیا سب سے اہم نکتہ جو وزراء نے پیش کیا وہ یہ تھا کہ کیا سنٹرل گورنمنٹ صوبہ جاتی حکومتوں کو ان مساعی میں جو وہ کاشتکاروں اور زراعت پیشہ افراد کو موجودہ تباہ کن مصائب سے نجات دلانے کیلئے کررہی ہیں کسی دوسرے مناسب طریقہ کار اختیار کرنے اور رتند گرہ مساعی میں ترمیم کرنے کے متعلق امداد دے گی

سر جارج شسٹر نے وعدہ کیا کہ وہ تینوں وزرا کے بیان کردہ اصولوں پر ہمدردانہ غور کریں گے۔

گاندھی جی کے برت کا شملہ میں اثر

رہائی کے متعلق قیاس آرائیاں

شملہ ۳۰ اپریل معلوم ہوا ہے کہ شملہ کے سیاسی حلقوں میں بھی گاندھی جی کے "عزم خودکشی" سے از سر نو سنسنی پھیل گئی ہے۔ لیکن چونکہ اسکا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں اس لئے حکومت کو زیادہ تشویش نہیں تاہم ان سے کچھ نہ کچھ ہمدردی پیدا ہونے کے خیال کو مدنظر رکھتے ہیں وائسرائے کی مجلس منتظمہ میں جدید صورت حالات پر غور کیا جائیگا مگر سوال یہ ہے کہ گاندھی جی کا طریق عمل بعد رہائی کیا ہوگا۔ خاص کر حکومت بھی جب کہ اپنے خیالات کا واضح طور پر اعلان کرچکی ہو۔ بہرحال وائسرائے کی مجلس منتظمہ کے اجلاس کے بعد اگر رہائی کا امکان ہو تو ۸ مئی سے قبل اسپر عملدرآمد کیا جائے گا۔

مرحوم سر علی و حسن امام کی والدہ کا انتقال

پٹنہ یکم مئی۔ مرحوم سر علی امام اور حسن امام کی والدہ صاحبہ کل صبح انتقال فرماگئیں آپ کی عمر ۸۲ سال تھی تدفین کل شام کو آپ کی تدفین ہوئی۔

دنیا میں ہر سال کسقدر غلہ اور دیگر سامان پیدا ہوتا ہے

تمام دنیا میں کسقدر مویشی ہیں

تمام دنیا میں کسقدر اناج اور معدنیات کا ذخیرہ ہر سال مہیا کیا جاتا ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے:۔
دنیا بھر میں تقریباً ۵۸۵۰ لاکھ کوارٹر گیہوں ۱۸۰۰ لاکھ کوارٹر جو ۵۰۰ لاکھ کوارٹر مکئی ۱۰۵۰ لاکھ کوارٹر باجرہ اور ۴۳۵۰ لاکھ کوارٹر چنے کی پیداوار ہوتی ہے (ایک کوارٹر تقریباً ۲۴ سیر کا ہوتا ہے)

آلو۔ دنیا سب ملاکر ۲۰۰۰ لاکھ ٹن آلو پیدا ہوتا ہے، (ایک ٹن تقریباً ۲۸ من کا ہوتا ہے) ان میں سے صرف سوویٹ روس میں ۴۸۰ لاکھ ٹن آلو پیدا ہوتا ہے۔

چاول چاولوں کی سالانہ آمدنی دنیا بھر میں ۸۷۰ لاکھ ٹن ہوتی ہے۔

چینی۔ چینی کی پیداوار کا اندازہ سالانہ ۲۷۵۰۰۰ ٹن لگایا گیا ہے جرمنی میں سب سے زیادہ چینی ہوتی ہے

چائے چائے کی سالانہ پیداوار ۴۸۰۰۰۰ ٹن ہے چین میں ۴۸۰۰۰۰ ٹن ہندوستان میں ۱۹۳۰۰۰ ٹن۔ سیلون میں ۱۱۴۰۰۰ ٹن ندرلینڈ ایسٹ انڈیز ۵۰۰۰۰ ٹن اور جاپان میں ۲۹۰۰۰ ٹن چائے پیدا ہوتی ہے۔

کافی کل پیداوار ۱۹۰۰۰۰۰ ٹن ہوتی ہے اسمیں صرف برازیل کی پیداوار ۱۲۳۰۰۰۰ ٹن ہے۔

کوکو۔ دنیا میں کوکو کی پیداوار ۵۵۰۰۰۰ ٹن ہے اور اسمیں برازیل کے اندر ۲۴۰۰۰۰ ٹن پیدا ہوتی ہے

تمباکو۔ تمام دنیا میں کل ۲۰ لاکھ ٹن پیدا ہوتا ہے

مچھلی دنیا میں ۲۰ لاکھ اشخاص سے زائد ماہی گیری کا کام کرتے ہیں سال بھر کے شکار میں ۳۹۷۸۹۲۳۱۰۰ پونڈ مچھلی دستیاب ہوتی ہے۔ جاوا میں ۷۵۰۰۰۰ پونڈ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۳۰۸۹۹۰۰۰ پونڈ مچھلی دستیاب ہوتی ہے۔

پٹرولیم۔ مٹی کے تیل کے کنوئیں سے زیادہ ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) میں ہیں۔ ان چشموں سے سالانہ ۳۷۱۶۰۰۰۰۰ گیلن تیل نکلتا ہے اور دنیا بھر میں ۵۹۰۰۰۰۰۰۰ گیلن تیل نکلتا ہے۔

ہیرے جواہرات دنیا میں سب سے زیادہ ہیرے و جواہرات کی کانیں افریقہ میں ہیں دوسرا نمبر کانگو کا ہے۔ اور تیسرا گولڈ کوسٹ کا اور چوتھا مغربی افریقہ کا ہے۔

سونا دنیا میں ہر سال ۱۹۰۰۰۰۰ سونا کا ہلے مندرجہ ذیل ممالک سے برآمد ہوتا ہے۔ جنوبی افریقہ ۱۰۷۰۰۰۰ ریاست ہائے متحدہ امریکہ مع فلپائن ۲۲۰۰۰۰ کینیڈا ۲۱۰۰۰۰ میکسیکو ۶۵۰۰۰۰ اسٹریلیا نیوزیلینڈ ۶۵۰۰۰ جنوبی روڈیشیا ۵۴۰۰۰ اور ہندوستان سے ۳۶۰۰۰ اولس سونا ملتا ہے۔

چاندی سالانہ پیداوار ۲۴۵۰۰۰۰۰ روس جس میں میکسیکو ہے ۱۰۵۰۰۰۰۰ ریاستہائے متحدہ امریکہ ۴۹۰۰۰۰۰، کینیڈا میں ۲۶۰۰۰۰۰، پیرو ۲۱۰۰۰۰۰، آسٹریلیا نیوزلینڈ ۹۰۰۰۰۰ اور برما سے ۷۰۰۰۰۰ اولس برآمد ہوتا ہے

مویشیوں کی تعداد

مویشی دنیا میں کل مویشیوں کی تعداد ۶۲۹۰۰۰۰۰ اکھرب ہے جسکا ۱/۵ حصہ یعنی ۱۲۱۵۰۰۰۰ تو صرف ہندوستان میں پائے جاتے ہیں روس میں ۳۰۰۰۰۰۰ مویشی پلے جاتے ہیں۔

بکری دنیا بھر میں کل ۵۹۳۰۰۰۰ بکریاں پائی جاتی ہیں سوویٹ روس میں ۱۴۷۰۰۰ کروڑ بکریاں ہیں۔

بھیڑ ہندوستان میں کل بھیڑیں ۳۹۰۰۰۰ کروڑ ہیں اور ٹرکی میں ۱۱۰۰ لاکھ ہیں۔

گھوڑے دنیا میں گھوڑوں کی کل تعداد ۸۴۱۰۰ کروڑ ہیں انمیں سے ۳۴۰۰۰ کروڑ تو صرف روس ہی کے پاس ہیں

شملہ کانفرنس پر یاس و عدم اطمینان کا اظہار

غیر سرکاری ممبروں کا زاویہ خیال

شملہ یکم مئی ریل روڈ کانفرنس کی کامیابیوں کے متعلق غیر سرکاری حلقوں میں عام طور پر عدم طمانیت اور عدم دلچسپی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ مسٹر ایس سی گھوش ملک ممبر کونسل آف اسٹیٹ نمائندہ ریل روڈ کانفرنس نے فری پریس کے نمائندہ مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

ریل روڈ کانفرنس میں بجز اس کے کہ چند اُن مباحث پر تبادلہ خیالات ہوا ہے جو کہ خود ریلویز کیلئے مفید ہے اور کوئی سودمند نتیجہ برآمد ہوا نہیں ہے۔ معتقدین کانفرنس کیلئے یہ امر نہایت ہی یاس انگیز ہے کہ ان طویل مباحث کے باوجود کانفرنس کا اصل منشا حاصل نہیں ہوسکا ہے اسکے علاوہ ہم کو اس کانفرنس کے انعقاد و قیام کی اصلی غایت ہی پہچاننے میں تردد و تذبذب ہے۔

مسٹر این آر گینجل ممبر اسمبلی فرماتے ہیں کہ کانفرنس ہذا کی اکثر تجاویز محض ریلویز کیلئے سودمند ہے۔ یہ امر نہایت ہی مسرت افزا ہے کہ کانفرنس نے پھر دو ماڑ ریلویز کو اجارہ دارانہ پوزیشن عطا کرتی ہے۔

آنریبل۔ بی۔ پی سنگھ رائے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کی رائے ہے کہ کانفرنس ہذا نے روڈ ریل کے باہمی تقابل کی پوزیشن واضح کرکے نہایت ہی احسن خدمات انجام دی ہیں۔

قرطاس ابیض کے ذریعہ مرکز میں وفاقی حکومت صوبجات میں فرقہ وارانہ حکومت اور آئینی ریلوے بورڈ کے قیام سے موٹروں اور ریل میں باہمی تقابل کا مزید اضافہ کردیا ہے۔ اسلئے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ دونوں میں باہمی اشتراک و تعاون پیدا کرنے کیلئے کچھ مناسب تدابیر اختیار کی جائیں چنانچہ کانفرنس ہذا نے یہ مقصد بحسن و خوبی انجام دیا ہے۔

وائسرائے کو احتجاجی تار پٹنہ ۲۸ اپریل۔ مسٹر دولی قبیلہ برتا کی سابق ایم ایل سی نے بہار کے قدیم باشندوں کیطرف سے وائسرائے اور گورنر بہار کو تار ارسال کیا ہے کہ جسمیں قدیم باشندوں کے نمائندے کو جائنٹ کمیٹی میں نامزد نہ کرنے پر احتجاج کیا گیا ہے۔

گاندھی جی پھر خودکشی کیلئے تیار ہوگئے

۲۱ روز تک فاقہ کشی کرنیکا اعلان

پونا ۳۰ اپریل اچھوت ادہار کے سلسلہ میں مسٹر گاندھی نے ۲۱ یوم کیلئے فاقہ کشی شروع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اور اس ارادہ میں تبدیلی نا ممکن ہے آپنے یہ فیصلہ گذشتہ شب کیا ہے اور اسے سنکر آپ کے شریک زنداں سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر مہادیو ڈیسائی بھی متحیر ہوگئے۔

اس سلسلہ میں آج صبح آپ نے مندرجہ ذیل بیان ایسوسی ایٹڈ پریس کو عطا فرمایا ہے:۔

کچھ دنوں سے میرے دل میں ایک طوفان برپا تھا۔ میں اُس کے خلاف جہاد کر رہا تھا یوم ہریجن کے موقع پر یہ طوفان کم ہی نہ ہوتا تھا۔ مینے اپنے دل میں یہ صاف آواز آتے ہوئے سنی کہ "تم اچھوت ادہار کے فرائض کیوں سرانجام نہیں دیتے۔ مینے اب بھی مدافعت کی لیکن وہ بیکار ثابت ہوئی اور میں نے ۸ مئی پیر کو دوپہر سے ۲۱ یوم کیلئے فاقہ کشی شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۲۹ مئی پیر کی دوپہر کو فاقہ کشی ختم کردوں گا۔ میرے اس فیصلہ میں تغیر و تبدل نا ممکن ہے۔

فاقہ کشی کسکے خلاف ہے جب میں ماضی قریب کے واقعات پر نظر ڈالتا ہوں۔ تو میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ایسی بہت سی وجوہ پیدا ہوچکی ہیں جن کی بنا پر مجھے فاقہ کشی شروع کردینی چاہئے کیونکہ وجوہ بہت ہی زیادہ مقدس ہیں۔ اسلئے میں ان کا تذکرہ کرنیسے احتراز کروں گا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ سب ہریجنوں کے مفاد کے متعلق ہیں۔ میری فاقہ کشی خاص طور سے کسی غیر شخصیت کیخلاف نہیں لیکن وہ خاص طور سے میرے خلاف ہے۔ اس فاقہ کشی سے میرا مقصد یہ ہے کہ میں دل سے اسبات کا متمنی ہوں کہ خدا مجھے اور میرے شرکا کو اپنی محافظت اور نگہبانی میں رکھے لیکن اگر کوئی شخص میرے اس اقدام عمل کا مداح ہے تو اُسے میرے ساتھ فاقہ کشی میں شریک ہونا چاہئے۔ اسکی فاقہ کشی اُسکے اور میرے لئے مصیبت کا باعث ہوگی۔

چھوت چھات کی لعنت کی شدت تاہم میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ میری فاقہ کشی اس قسم کی دیگر فاقہ کشیوں کیلئے پیش خیمہ ثابت ہو۔ جنہیں آئندہ مجھ سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہستیاں شروع کریں۔ گذشتہ ستمبر سے ابتک جتنا وقت گذرا اُسمیں ہریجنوں کے متعلق خط و کتابت اور لٹریچر کا مطالعہ اور عاقل و جاہل ہریجن و غیر ہریجن مردوں اور عورتوں سے طویل گفتگو میں کرتا ہوں۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ چھوت چھات کی لعنت اسقدر شدید ہے کہ میرے تصور میں بھی نہ تھی۔ ہریجنوں کو روپیہ سے مالا مال کرکے اُن کی بیرونی تنظیم سے اور اُن کو سیاسی اختیارات دیکر اس لعنت کا انسداد نہیں ہوسکتا اگرچہ یہ تینوں چیزیں ضروری ہیں یہ چیزیں موثر صرف اسی وقت ثابت ہوسکتی ہیں جبکہ ان کے ساتھ اندرونی تونگری اندرونی تنظیم اور اندرونی طاقتیں شامل ہوں یعنی دوسرے الفاظ میں ہمارے مقصد کی تکمیل صرف فاقہ کشی و دعا ہی سے ہوسکتی ہے۔ خدا ہماری اس وقت سنتا ہے جبکہ ہم اُس کی بارگاہ میں لاچار و مجبور بن جائیں نہ کہ اپنی طاقتوں میں مگن ہوں۔

کون لوگ فاقہ کشی کرسکتے ہیں صرف جسمانی فاقہ کشی سے کچھ نہیں ہوتا ہے ہمارے دلکو بھی سچائی کے اظہار کیلئے بیتاب ہونا چاہئے اسلئے صرف وہی شخصیتیں سچائی کی خاطر فاقہ کشی شروع کرنیکی مستحق ہیں جو اسپر عمل پیرا ہوئی ہیں۔ جنکے دل اپنے مخالفین کے لئے محبت سے خالی نہیں۔ جنکی کوئی خواہشات نہیں اور جنہوں نے دنیا اور اُسکی جاذب نظر چیزوں کو ٹھکرا دیا ہے۔ چنانچہ یہ چیز صاف ہے کہ فاقہ کشی شروع کرنے کے لئے عظیم تیاریوں کی ضرورت ہے

میں مرنا نہیں چاہتا میں چاہتا ہوں کہ میری آیندہ فاقہ کشی کے متعلق کسی کو بھی غلط فہمی نہیں ہونا چاہئے۔ میں موت کا خواہاں نہیں ہوں بلکہ میں ہریجنوں کی خدمت کرنے کیلئے زندہ رہنا چاہتا ہوں اگرچہ یہ بھی صحیح ہے کہ میں اُن کی خاطر جان دینے کیلئے بھی تیار ہوں۔ مجھے اپنے اور اپنے شرکا کیلئے زیادہ اخلاص و ارتقا کی ضرورت ہے میری خواہش ہے کہ میرے شرکا کا اخلاص اس قدر بلند ہو کہ اُسے دنیاوی خواہشات سر نہ کرسکیں بعض صورتوں میں مینے اپنے شرکا میں اخلاص کی وہ وہ کمزوریاں دیکھی ہیں کہ میں حیرت میں رہ گیا ہوں۔ میری فاقہ کشی اس قسم کے لوگوں کے نام ایک اپیل ہے کہ وہ مجھے تنہا چھوڑ دیں۔ میں اُن کی خدمات سے مستفید ہونا نہیں چاہتا۔

فاقہ کشی سیاسی شعبدہ بازی نہیں ہے میں اس سے بخوبی واقف ہوں کہ میرے بہت سے سناتنی دوستوں اور دیگر حضرات کا یہ خیال ہے کہ میری یہ تحریک سیاسی شعبدہ بازی ہے میری تمنا ہے کہ میں اس فاقہ کشی سے ان کو بھی یہ یقین دلادوں کہ میری یہ تحریک خالص مذہبی ہے۔ اگر خدا کو اس جسم سے زیادہ خدمات لینا منظور ہے تو وہ اسے دنیاوی غذا کی محرومی پر بھی زندہ رکھے گا۔ وہ مجھے روحانی غذا استعمال کرائے گا۔ اور وہ روحانی غذا یہی ہوسکتی ہے کہ میرے شرکا چھوت چھات کے انسداد کیلئے سر توڑ کوشش کریں گے۔

کارکنوں کے نام پیام میری فاقہ کشی پر کارکنوں کے مضطرب ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس سے اُنکو تقویت حاصل ہونا چاہئے ان کو اپنے فرائض کی تکمیل سے دست کش نہیں ہونا چاہئے کسی شخص کو مجھ سے ملاقات کرنے کیلئے اسوقت تک تشریف نہیں لانا چاہئے جب تک کہ اسے مجھ سے تحریک اچھوت ادہار کے سلسلہ میں اہم مشورہ کرنا مقصود نہ ہو۔

میرے لئے دعا کرو مجھے امید ہے کہ مجھے اپنے دوستوں سے یہ استدعا کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ مجھ پر اس فاقہ کشی کو ترک یا ملتوی کرنے کے لئے زور نہ دیں گے میں ان سے یہ استدعا ضرور کروں گا کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ میں اس امتحان میں پورا اتروں اور یہ کہ خواہ میں زندہ رہوں یا مر جاؤں ہریجنوں کے مفاد کو ترقی نصیب ہو۔

والیان ریاست اور سلامی کی رسم

توپوں کی سلامی کا نقشۂ ترتیب

ہندوستان میں ایک سو اٹھارہ ریاستوں کو توپوں کی سلامی دی جاتی ہے۔ ان میں سے ۱۰۰ ایوان والیان ریاست کی رکن ہیں۔ ذیل میں ان والیان ریاست کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو سلامی کی توپوں کی ترتیب کے لحاظ سے حکومت نے ۱۹۲۷ء میں شائع کی تھی۔

نمبر	ریاست	ضربات سلامی مستقل	ذاتی	مقامی
۱	بڑودہ	۲۱	۰	۰
۲	گوالیار	۲۱	۰	۰
۳	حیدرآباد	۲۱	۰	۰
۴	جموں وکشمیر	۲۱	۰	۰
۵	میسور	۲۱	۰	۰
۶	بھوپال	۱۹	۰	۲۱
۷	اندور	۱۹	۰	۲۱
۸	قلات	۱۹	۰	۲۱
۹	کولھاپور	۱۹	۰	۰
۱۰	ٹراونکور	۱۹	۰	۰
۱۱	اودے پور میواڑ	۱۹	۲۱	۲۱
۱۲	بھاول پور	۱۷	۰	۰
۱۳	بھرت پور	۱۷	۰	۱۹
۱۴	بیکانیر	۱۷	۱۹	۱۹
۱۵	بونڈی	۱۷	۰	۰
۱۶	کوچین	۱۷	۰	۰
۱۷	کچھ	۱۷	۰	۱۹
۱۸	جے پور	۱۷	۰	۱۹
۱۹	جودھ پور مارواڑ	۱۷	۰	۱۹
۲۰	قرولی	۱۷	۰	۰
۲۱	کوٹہ	۱۷	۱۹	۰
۲۲	پٹیالہ	۱۷	۱۹	۱۹
۲۳	ریواں	۱۷	۰	۰
۲۴	ٹونک	۱۷	۱۹	
۲۵	الور	۱۵	۱۷	۱۷
۲۶	بانس واڑہ	۱۵	۰	۰
۲۷	دتیا	۱۵	۰	۰
۲۸	دیوا (بڑی)	۱۵	۰	۰
۲۹	〃 (چھوٹی)	۱۵	۰	۰
۳۰	دھر	۱۵	۰	۰
۳۱	دھول پور	۱۵	۱۷	۰
۳۲	ڈنگارپور	۱۵	۰	۰
۳۳	ایدر	۱۵	۰	۰
۳۴	جیسلمیر	۱۵	۰	۰
۳۵	خیرپور	۱۵	۰	۱۷
۳۶	کشن گڑھ	۱۵	۰	۰
۳۷	اورچھا	۱۵	۱۷	۰
۳۸	پرتاب گڈھ	۱۵	۰	۰
۳۹	رام پور	۱۵	۰	۰
۴۰	سکم	۱۵	۰	۰
۴۱	سروہی	۱۵	۰	۰
۴۲	بنارس	۱۳	۱۵	۱۵
۴۳	بھاونگر	۱۳	-	۱۵
۴۴	کوچ بہار	۱۳	۰	۰
۴۵	دھرنگدھرا	۱۳	۰	۰
۴۶	جاوڑہ	۱۳	۰	۰
۴۷	جھالاوار	۱۳	۰	۰
۴۸	جیند	۱۳	۱۵	۱۵
۴۹	جوناگڈھ	۱۳	۱۵	۱۵
۵۰	کپورتھلہ	۱۳	۱۵	۱۵
۵۱	نابھ	۱۳	۰	۱۵
۵۲	نوانگر	۱۳	۱۵	۱۵
۵۳	پالن پور	۱۳	۰	۰
۵۴	پوربندر	۱۳	۰	۰
۵۵	راج پیپلا	۱۳	۰	۰
۵۶	رتلام	۱۳	۰	۰
۵۷	ٹڑی پورا	۱۳	۰	۰
۵۸	جے گڈھ	۱۱	۰	۰
۵۹	علی راج پور	۱۱	۰	۰
۶۰	باؤنی	۱۱	۰	۰
۶۱	باراونی	۱۱	۰	۰
۶۲	بیجاپور	۱۱	۰	۰
۶۳	بلاسپور	۱۱	۰	۰
۶۴	کھمبات	۱۱	۰	۰
۶۵	چمبا	۱۱	۰	۰
۶۶	چرکھاری	۱۱	۰	۰
۶۷	چھترپور	۱۱	۰	۰
۶۸	فریدکوٹ	۱۱	۰	۰
۶۹	گونڈل	۱۱	۰	۰
۷۰	جعفرآباد حاکم اعلیٰ			
	نواب جنجیرہ	۱۱	۰	۱۳
۷۱	جنجیرہ	۱۱	-	۱۳
۷۲	جھابوہ	۱۱	۰	۰
۷۳	مالیر کوٹلہ	۱۱	۰	۰
۷۴	منڈی	۱۱	۰	۰
۷۵	منی پور	۱۱	۰	۰
۷۶	موروی	۱۱	۰	۰
۷۷	نرسنگھ گڑھ	۱۱	۰	۰
۷۸	پنا	۱۱	۰	۰
۷۹	پدوکوٹائی	۱۱	۰	۰
۸۰	رادھن پور	۱۱	۰	۰
۸۱	راج گڈھ	۱۱	۰	۰
۸۲	سیلانہ	۱۱	۰	۰
۸۳	سمتھر	۱۱	۰	۰
۸۴	سرمور	۱۱	۰	۰
۸۵	ستامو	۱۱	۰	۰
۸۶	سوکت	۱۱	۰	۰
۸۷	ٹہری گڑھوال	۱۱	۰	۰
۸۸	بلاسس پور	۱۱	۰	۰
۸۹	بنگان پالی	۹	۰	۰
۹۰	بنس دا	۹	۰	۰
۹۱	باراوندھا	۹	۰	۰
۹۲	باریا	۹	۱۱	۰
۹۳	بشہر	۰	۹	۰
۹۴	چھوٹا اودے پور موہن	۹	۰	۰
۹۵	دنتا	۹	۰	۰
۹۶	دھرول	۹	۰	۰
۹۷	دھرم پور	۹	۰	۰
۹۸	جواہر	۹	۰	۰
۹۹	کالاہانڈی	۹	۰	۰
۱۰۰	کھلچی پور	۹	۰	۰
۱۰۱	محمدی پور	۹	۰	۰
۱۰۲	لوہارو	۹	۰	۰
۱۰۳	لوناواڑا	۹	۹	۰
۱۰۴	مائی ہر	۹	۰	۰
۱۰۵	میور بھنج	۹	۰	۰
۱۰۶	مدہول	۹	۰	۰
۱۰۷	ناگود	۹	۰	۰
۱۰۸	پلی ٹانا	۹	۰	۰
۱۰۹	پٹنہ (ریاستی)	۹	۰	۰
۱۱۰	راجکوٹ	۹	۰	۰
۱۱۱	سچین	۹	۰	۰
۱۱۲	سانگلی	۹	۰	۰
۱۱۳	سانت	۹	۰	۰

سیرت محمد علیؒ

۵۵۰ صفحات پر مولینا محمد علی کی زندگی کے حالات
سیاسیات ہند کا ایک اہم باب
قیمتی کاغذ، متعدد فوٹو۔ قیمت تین روپے

تلاشِ حق

یعنی گاندھی جی کی آپ بیتی اور ان کے اخلاقی طبی سیاسی تجربات
کتاب کو پڑھکر آپ معلوم کرینگے کہ کس چیز نے گاندھی کو گاندھی بنایا۔ دو جلدوں میں معہ متعدد فوٹو۔ قیمت عہ

تاریخ مغربی یورپ۔ امریکن مورخ ڈاکٹر رابن سن کی کتاب "ہسٹری آف ویسٹرن یورپ" کا ترجمہ۔ جس میں یورپ کے تمدن، معاشرت، علم و ہنر اور سیاسی اداروں کی بتدریج ترقی کو دکھایا گیا ہے معہ متعدد نقشے۔ قیمت ع

انتخاب

میر علیہ الرحمۃ ۱۲؍
انتخاب
مرزا رفیع سودا مرحوم ۱۲؍
انتخاب
حسرت موہانی ۱۲؍

تاریخ اسلام کا مکمل سٹ

تاریخ الامت
جلدوں میں
قیمت
بارہ روپئے

بچوں کی کتابیں

ہمارے نبی ؍
خلفائے اربعہ ؍
دنیا کے بسنے والے ۶؍
محنت (ڈراما) ۴؍
شوہر لڑکا۔ (ڈراما) ۴؍

مکتبہ جامعہ، دہلی

دستار فضیلت علما فارغین مدرسہ جامع العلوم کانپور کا

پچیسواں شاندار جلسہ

جب کہ ہو سولہ (۱۶) محرم روز جمعہ بالیقیں
مسجد جامع میں ہوگا اجتماع اہل دیں
لائیے تشریف اور پڑھیے نماز جمعہ بھی
بزم دستار فضیلت میں بھی شرکت ہو وہیں
اپنے چندہ اور اعانت کا نتیجہ دیکھئے
ہوگئے کوشش سے یہ سب عالم شرع متیں
کیا عجب ہے بخش دے غفار ہم سب کے گناہ
خدمت طلباء دیں کا ہو صلہ خلد بریں

حضرات معاونین مدرسہ اور تمام مسلمان یہ سن کر نہایت مسرور ہوں گے کہ بفضلہ تعالیٰ مدرسہ جامع العلوم کانپور اکیاون (۵۱) سال سے جملہ علوم رائجہ عربیہ دینیہ و دنیویہ و فنون عقلیہ و نقلیہ کی تعلیم و تبلیغ میں مشغول و منہمک ہے۔ اب تک اس مدرسہ سے ہندوستان و دیگر ممالک کے دو سو پینتالیس (۲۴۵) طلبہ کتب درسیہ میں اور دو سو پچپن (۲۵۵) طلبہ کتب دینیہ میں سند فراغ حاصل کرکے علماء دین کے گروہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ جن میں اکثر حضرات کا شمار ہندوستان کے مایہ ناز علماء و فاضل ترین اساتذہ میں ہے، جیسے شمس العلما حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی محمد اسحٰق صاحب پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی اور مولانا حاجی حکیم محمد اسحٰق علی صاحب پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ۔ اور مولانا مقبول حسین صاحب مفتی اعظم گوالیار اور مولانا حافظ محمد عبدالباری صاحب پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی۔ اور مولانا شاہ خادم حسین صاحب صاحبزادہ مولانا مولوی حافظ حاجی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پور سیداں۔ سیالکوٹ۔ ان کے علاوہ اور بہت سے یہاں کے علما فارغین مشہور مدارس اسلامی و سرکاری میں مصروف تدریس ہیں۔ جن تبحر علمی پر نہ صرف مدرسہ بلکہ ہندوستان بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ ان کے علاوہ ہزارہا طلبا نے اس مدرسہ میں ابتدائی یا انتہائی تعلیم حاصل کی۔ اور مشاغل ذاتی کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ یا دوسرے مدارس سے تکمیل علم کرکے عالم و فاضل ہوئے۔ جیسے مولانا محمد سعید صاحب انصاری مصنف سیرۃ الصحابہ و حاجی محمد قمرالدین صاحب مالک مطبع قیومی و مینوسپل کمشنر کانپور اور عالیجناب حکیم محمد عاقل صاحب برادر زادہ مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلوی (مرحوم)، و جناب حافظ محمد حسین صاحب تاجر چرم و رئیس اعظم کانپور وغیرہم اسکے علاوہ کچھ طلبہ بی۔ اے کورس عربی مدرسہ میں پڑھ کر سرکاری یونیورسٹیوں سے سارٹیفکٹ حاصل کر چکے ہیں۔ اور بعض اس مدرسہ میں علم طب پڑھ کر اور مطب کرکے طبیب ہو چکے ہیں اور سترہ طلباء قراۃ تجوید سیکھ کر قاری ہو چکے ہیں۔ اور علاوہ علوم عربیہ کی تعلیم کے اس مدرسہ میں تعلیم قرآن مجید و کتب اردو و فارسی و حساب کا بھی ابتداہی سے باقاعدہ انتظام کر رہا ہے۔ اب تک ایک سو پچیس (۱۲۵) لڑکے قرآن پاک کے حافظ اور چھ سو چوبیس (۶۲۴) بچے ناظرہ خوان ہوئے اور اس کے علاوہ ہزارہا طلبا اردو فارسی و حساب کی تعلیم حاصل کرکے اپنے اپنے مشاغل میں مصروف ہوئے تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ تبلیغ و اشاعت اسلام میں بھی مدرسہ متواتر کوشش کرتا رہا اور خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس شعبہ میں بھی اس کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ اب تک تین ہزار نو سو ترپن غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ اور اس مدرسہ میں ابتداہی سے دارالافتار قائم ہے۔ جس میں ستائیس ہزار چار سو انیس استفتے جو کہ شہر و بیرونجات سے آچکے ہیں ان کے جواب مفتی صاحب و دیگر مدرسین سے تحریر کرا کے دیئے جا چکے ہیں اور یہ تمام خدمات جلیلہ معاونین مدرسہ کے لئے باقیات صالحات اور ذخیرہ آخرت و ذریعہ نجات ہیں جسقدر طلباء یہاں سے پڑھ کر عالم۔ محدث مفسر۔ فقیہ۔ واعظ۔ مفتی۔ مدرس۔ مصنف۔ محشی مناظر۔ مبلغ۔ منطقی۔ فلسفی۔ قاری۔ ادیب و طبیب بی۔ اے عربی اب تک ہو چکے ہیں اُن سے اور اُن کے شاگردوں اور درشاگردوں سے جو فیض ہو چکا ہے اور جو آئندہ تا قیام قیامت ہوتا رہیگا۔ انشاء اللہ اُن سب میں معاونین کرام کا حصہ ہے۔

امسال مدرسہ کے فارغ التحصیل علما و قرار

امسال بھی تیرہ طلبا نے کتب درسیہ پڑھ کر فراغ حاصل کیا ہے۔ جن کے امتحان فراغ کے پرچے مشاہیر علمار ہند نے تجویز فرما کر بھیجے اور ماہ شعبان میں بہ نگرانی اراکین مدرسہ انہوں نے سوالات کے تحریری جوابات دیے جو ممتحن کے پاس بھیجدیے گئے۔ اور انہوں نے ملاحظہ فرما کر جو نمبر دیے ہیں اُس سے نو طلبا اوّل میں کامیاب ہوئے اور تجوید میں چھ طلبا فارغ ہو کر شریک امتحان ہوئے۔ جن میں چار کامیاب ہوئے اب ان کو بتاریخ ۱۶ محرم ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۳۳ء یوم جمعہ بعد نماز جلسہ عام میں سند دی جاوے گی۔ اور دستار فضیلت اُن کے باندھی جاوے گی۔ اور وعظ سے بھی حاضرین کو مستفیض کیا جاویگا لہٰذا معاونین مدرسہ سے خصوصاً اور تمام مسلمانوں سے عموماً التماس ہے کہ سولہ (۱۶) محرم ۱۳۵۲ھ کو نماز جمعہ جامع مسجد میں پڑھیں اور شریک جلسہ ہو کر اپنی معمولی اعانت و امداد کا ایسا شاندار نتیجہ بچشم خود ملاحظہ فرمادیں۔

ترقی جدید

امسال سے مدرسہ کی عربی ابتدائی تعلیم کا بھی بہترین انتظام کیا گیا ہے جامع التصریحات و تسہیل النحو (مولفہ موجودہ صدر مدرس) کی تعلیم و مشق کرائی جاتی ہے جس سے اچھی استعداد طلبا میں پیدا ہونے کی امید ہے۔

المشتہر
حافظ محمد نور الحسن خاں مہتمم مدرسہ
جامع العلوم۔ جامع مسجد۔ ٹیکا پور کانپور

گجرات یکم مئی معلوم ہوا ہے کہ ۱۳ و ۱۴ ماہ حال کو موٹر لاری ڈرائیورس کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس بھی زیر صدارت سردار سنت سنگھ ایم۔ ایل اے لائلپور میں منعقد ہوگا۔ اس خصوصی اجلاس میں جدید موٹر قوانین پاس شدہ ۱۹۳۱ء کے متعلق موٹر ڈرائیوروں کی جو شکایات ہیں۔ ان پر غور خوض کی جائے گی اور ریل روڈ کانفرنس کے روبرو پیش شدہ تجاویز پر بحث و تمحیص کی جائیگی۔

بہ اجلاس جناب مولوی سعید عمر صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور۔ ضلع کانپور۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۱۷۹

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

چودہری رام نراین — مدعی

بنام امرتیا — مدعا علیہ

بنام امرتیا لودہ ساکن مزرعہ بھگونت پور پرگنہ دیرا پور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے، کہ تم بتاریخ ۸ ماہ مئی ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تمکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ اپریل ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

(دستخط حاکم عدالت) مہر عدالت

اطلاع تاریخ بغرض تصفیہ مراتب اشتہار نیلام

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر شمالی اوناؤ مقام اوناؤ

مقدمہ نمبر ۲۱۰

مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر ۲۱

بابو سری نراین ولد بابو پراگ نراین قوم کرمی ساکن اناؤ — ڈگریدار

بنام مسماۃ سندر — مدیون

بنام مسماۃ سندر بیوہ بچو شاہ قوم بقال ساکن قصبہ اوناؤ محلہ سوردلی بازار — مدیون

ہر گاہ کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ڈگریدار نے نیلام جائداد مقروقہ کی درخواست کی ہے تم کو اس اطلاعنامہ کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۲۰ ماہ مئی ۱۹۳۳ء واسطے طے کرنے مراتب اشتہار نیلام کے مقرر کی گئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
منصفی شمالی اوناؤ
مہر عدالت

وقت حاضری بدفتر منصفی مقامی اوناؤ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

غرض اب یہ پیہم دعائیں ہیں دل کی

(از سید محمد فاروق یاس شمس آبادی)

جناب سید محمد فاروق علی صاحب یاس شمس آبادی کلرک کلکٹری کانپور نے ذیل کی نظم مرزا محمد حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر کے اڈیشنل کلکٹر و مجسٹریٹ کانپور ہونیکی خوشی میں لکھی ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:—

مجھے آج یہ کامرانی مبارک
دلی شوق کی ترجمانی مبارک
تر و تازہ کلیاں ہیں دل کے چمن کی
ترقی ہوئی ہے محمد حسن کی
مجھے آج آخر خوشی ہو نہ کیونکر
بنائے گئے یہ اڈیشنل کلکٹر
وہ ہستی ہے مرزا محمد حسن کی
کہ یاس اُسکو حاصل ہے ہر دلعزیزی
غریبوں پہ ہے عام ان کی عنایت
بہت رحم دل ہیں، بہت نیک طینت
ہر اک دل سے کرتا ہے تعظیم اُنکی
کہ منصف مزاجی ہے تسلیم اُن کی
حقیقت ہے یہ لن ترانی نہیں ہے
کہ اخلاق میں اُن کا ثانی نہیں ہے
خدا نے دیا ہے یہ اک شوق اُنکو
نماز اور روزے کا ہے ذوق انکو
لئے ہیں جو داغ سجود اک جبیں پر
یہ چمکے گا خورشید بن کر کہیں پر
غرض اب یہ پیہم دعائیں ہیں دل کی
کہ اس سے زیادہ ہو اُن کی ترقی
ترقی ہو اے یاس عزت میں اُنکی
لگیں چار چاند اور شہرت میں اُنکی

بحکم جناب مولوی عبدالمجید خاں صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم گھاٹم پور ضلع کانپور:

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۴۸ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۸۴

بعدالت مال مقام گھاٹم پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش گجراج سنگھ نمبردار موضع سرگراں پرگنہ گھاٹم پور بنام تم منا ولد متھرا برہمن ساکن سرگراں کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۳۷ف لغایتہ ۱۳۳۹ف مقدمہ نمبری ۱۸۲ بتاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ۲۸/۵/۱۵ (مع سود ۱/۵/۱۰) جو ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:—

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۰	۱۳	۱۰
خرچہ نالش	۸	۱۵	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۴	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	۸	۴	۰
میزان	۲۸	۵	۱۰

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا بیباقی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم منا مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۲۸/۵/۱۵ جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔ تاریخ پیشی ۲۲ مئی ۱۹۳۳ء

پرگنہ گھاٹم پور موضع سرگراں محال شیوچرن

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو
دنیا کسطرح خوبصورت معلوم ہوگی
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو
پاک صاف زندگی کیسی ہوتی ہے
ہم کیونکر عمر دراز ہو سکتے ہیں
سچی خوشی کہاں ہے

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں
ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ جام نگر

ریل روڈ کانفرنس دہلی میں منعقد ہوگی

شملہ ۲۸ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ اوائل موسم سرما میں ریل روڈ کانفرنس کا اجلاس پھر دہلی میں منعقد ہوگا۔ جسمیں وہ مسائل جن پر اس ہفتہ میں بحث و تحقیق ہوئی ہے۔ ان پر تبصرہ کیا جائیگا۔ اس عرصہ میں صوبجاتی حکومتیں بھی سڑکوں کی ترقی کی اسکیم کو تیار کرنے میں مشغول رہیں گی تاکہ اُن کو حکومت ہند کے پاس روانہ کر دیا جائے۔

ریل روڈ کانفرنس کے پیش کردہ مسائل کے متعلق حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں کے نمائندوں کے ماتحت گفت و شنید ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ عام رائے مرکز میں ایڈوائزری بورڈ کے قیام کی موافقت میں تھی۔ بورڈ میں تین نمائندے ہوں گے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ صوبجاتی حکومتوں نے حکومت ہند کے اس خیال سے موافقت ظاہر کی کہ صوبجات میں سڑکوں کی ترقی کیلئے قرضہ جات کا فنڈ کھول دیا جائے۔

حکومت ہند اور ریاست اندور کی ثالثی حکومت

شملہ ۲۸ر اپریل۔ کلکتہ کے سابق جج سر نلنی رنجن چٹرجی کی صدارت میں جو ثالثی عدالت حکومت ہند اور دربار اندور کے مابین بحری محاصل کی شرح کا تصفیہ کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی اور جب طرفین کے وکلا کی بحث کی سماعت کی تھی۔ اس کو جولائی سے پہلے ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک　STAR TRADE MARK (REGD)

ہیضہ پھیلا ہے

پودین ہرا (عرق پودینہ) (REGD.)

یہ سبز پتیوں سے بنا ہے، بدہضمی، درد شکم اور امراض ریاحی اس سے جلد رفع ہوتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے دور کرنے میں اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ مفید ہے۔

قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ ۱۴ر
ڈاک محصول سات آنہ ۷ر
قیمت چھوٹی شیشی دس آنہ ۱۰ر
ڈاک محصول سات آنہ ۷ر
قیمت شیشی نمونہ تین آنہ ۳ر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

کافو (اصل عرق کافور) (REGD.)

ہیضہ۔ گرمی کے دست پیٹ کے درد، اور بدہضمی وغیرہ روکنے اور اچھا کرنے کے لئے بے مثل ہندوستانی دوا۔

ہیضہ کے ناگہانی حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار اور سفر کرنے والے کو وقت پڑنے سے پیشتر کافو کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کیلئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر مشہور ہوئی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو وہاں روزانہ اسکے ایک دو قطرہ استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اسکے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں نقلی عرق کافور سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۱۰ر محصول تین شیشوں تک سات آنہ

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنی مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک" اور "ڈابر" نام ضرور دیکھ لیں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

دیسی ریاستوں سے انگریزوں کے معاہدات

حکومت برطانیہ کیساتھ دیسی ریاستوں نے وقتاً فوقتاً جو معاہدات اور عہدنامے کیے ہیں اُن کی ایک مکمل فہرست دستیاب ہوئی ہے۔

الور (۱۸۰۳ء) بہاول پور (۱۸۳۸ء) بالس واڑہ (۱۸۱۸ء) بڑودہ (۱۸۰۵ء) بھرت پور (۱۸۰۵ء) بھوپال (۱۸۱۸ء) بیکانیر (۱۸۱۸ء) بوندی (۱۸۱۸ء) کوچین (۱۸۰۹ء) کچھ (۱۸۱۹ء) دتیا (۱۸۱۸ء) دیوا (بڑی چھوٹی ۱۸۱۸ء) دھر (۱۸۱۹ء) دھولپور (۱۸۰۶ء) گوالیار (۱۸۰۴ء اور ۱۸۴۴ء) حیدرآباد (۱۸۰۰ء اور ۱۸۴۴ء) اندور (۱۸۱۸ء) جے پور (۱۸۱۸ء) جیسلمیر (۱۸۱۸ء) جموں و کشمیر (۱۸۴۶ء) جھالاوار (۱۸۳۸ء) جودھ پور (۱۸۱۸ء) قلات (۱۸۷۶ء) قرولی (۱۸۱۷ء) خیرپور (۱۸۳۸ء) کشن گڑھ (۱۸۱۸ء) کولہاپور (۱۸۱۲ء) کوٹہ (۱۸۱۷ء) اورچھا (۱۸۱۰ء) پرتاب گڑھ (۱۸۱۸ء) رام پور (۱۷۹۴ء) ریواں (۱۸۱۲ء) سمتھار (۱۸۱۷ء) سونت واڑی (۱۸۱۹ء) سکم (۱۸۱۴ء) سروہی (۱۸۲۳ء) ٹراونکور (۱۸۰۵ء) ٹونک (۱۸۱۷ء) اور اودے پور (۱۸۱۸ء)

جاپانی اشیاء درآمد کیخلاف فوری انسدادی تدابیر کا مطالبہ

ہندوستانی صنعت و حرفت کو شدید خطرہ

احمد آباد یکم اپریل۔ مسٹر چمن لال پاریکھ پریسیڈنٹ احمد آباد مالکان مل ایسوسی ایشن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے:۔

"یہ امر انتہائی حسرت زدہ یاس انگیز ہے کہ گورنمنٹ نے ابتک جاپانی سامان کے اوزان درآمد کیخلاف انسدادی تدابیر کو جامہ عملی نہیں پہنایا ہے۔ اس تعویق کا لازمی نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ تمام ہندوستان کے مل اب بند ہونے کیلئے تیار ہیں۔ مجھکو امید ہے کہ گورنمنٹ اپنے فیصلہ کا اس ماہ میں اندر اندر اعلان کر دیگی آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ کی انسدادی تدابیر کے جواب میں جاپان نے ہندوستانی روئی کا بائیکاٹ کر کے جواب الجواب دیا ہے وہ کسی دلیل و برہان کا محتاج نہیں ہے۔ حالانکہ یہ امر بالکل واضح ہے کہ جب امریکہ جو خود روئی کی کاشت کرتا ہے۔ ہندوستانی روئی کا خواستگار ہے۔ تو جاپان کو ہندوستانی روئی کے بغیر ہرگز چارہ کار نہیں ہے اگر جاپان نے ہندوستانی روئی کا بائیکاٹ کر دیا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اپنے حریف کو وہ موقع دے رہا ہے کہ وہ ہندوستان سے ارزاں روئی خرید کر کے میدان تجارت میں جاپان کو شکست فاش دیں۔ صورت حالات ہرگز اس امر کی مقتضی نہیں ہے کہ جاپان اس قسم کا اقدام کریگا۔ آپ نے فرمایا کہ باوجودیکہ انڈو جاپانی کنونشن (معاہدہ) اب تک قایم ہے لیکن جاپان نے متعہ برابر اس کی پروا نہ کرتے ہوئے کچے لوہے پر محصول بڑھا دیا۔ اندریں صورت گورنمنٹ کیلئے کیا چیز مانع ہے کہ وہ ہندوستانی صنعت و حرفت کی بقا کے لئے فوری انسدادی تدابیر کو عملی جامہ نہ پہنائے

کانگریسی رہنماؤں کا اجلاس

بنارس، ۲۷ر اپریل۔ کانگریس کے مخصوص رہنماؤں کا اجلاس موجودہ سیاسی صورت حال پر غور و خوض کرنیکے لئے جو ۳۰ اپریل کو بنارس میں منعقد ہونیوالا تھا اسکو مسٹر ایم ایس۔ اینے قائم مقام صدر کانگریس نے ملتوی کر دیا معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اینے نے پنڈت مدن موہن مالویہ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مجوزہ اجلاس بنارس میں ۱۴ر مئی کو ہوگا

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی، نزلہ زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے، پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲ عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ　لکھنو ایجنٹ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ:۔ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو [illegible] کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 142

جمالِ پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷	کانپور چہارشنبہ ۱۷ مئی ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ	نمبر ۱۷

صدائے اتحاد

(از جناب محمد سعید الحسن دور ہاشمی کانپوری)

ہمارے شہر کے نوجوان مگر خوش فکر شاعر سعید الحسن دور ہاشمی نے اتحاد کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۳ مئی میں مندرجہ ذیل نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا تھا۔ ہم ناظرین صداقت کو لطف اندوز کرنے کے لئے اُس کو ذیل میں درج کرتے ہیں :—

بزم میں ہر سمت میرا آج فیض عام ہے جسکو دیکھو میرے ہی ساغر کا تشنہ کام ہے
ہر زباں ہر لب پہ میرا ذکر میرا نام ہے مرحبا کیا منظر آغاز خوش انجام ہے
زندگی میری سکوں ہے نام میرا اتحاد
زندہ باد و زندہ باد و زندہ باد

میری دنیا میں کوئی شے بے نشاں ہوتی نہیں میری محنت، میری کوشش، رائیگاں ہوتی نہیں
میری ہستی وقف رنگ ناگہاں ہوتی نہیں میری منزل ماورائے کارواں ہوتی نہیں
بادۂ کیف حقیقت میرے پیمانے میں ہے
سر بسجدہ دیر و کعبہ میرے میخانے میں ہے

مجھ پہ رنگ انقلاب دہر چھا سکتا نہیں کوئی دنیا میں مری ہستی مٹا سکتا نہیں
جور و استبداد میری حد میں آ سکتا نہیں زور طوفاں میری بنیادیں ہلا سکتا نہیں
میری ہستی جسقدر وقف بلا ہو جائے گی
میرے آئینہ پہ اتنی ہی جلا ہو جائے گی

مجھ سے لوٹی ہے زمانہ نے بہار زندگی میں نے قوموں کو بنایا تاجدار زندگی
میری رگ رگ میں ہے روح بیقرار زندگی میری کل ہستی ہے نقش اعتبار زندگی
ہے شفا و زندگی میری مئے پرجوش میں
آنکھ کھل جاتی ہے قوموں کی مری آغوش میں

آ مرے آغوش میں آ جا، اب اے ہندوستاں ختم تجھ پر ہو چکا دور بلائے آسماں
خوب لوٹا تو نے لطف جنگ ناقوس و اذاں اب خدارا کھول آنکھیں اے جہاں کے [illegible]
وہ تری تہذیب وہ اخلاق وہ دل کیا ہوا
ہائے وہ اگلا سا تیرا رنگ محفل کیا ہوا

مذہب و ملت کی وہ پہلی سی عزت کیا ہوئی وہ مروّت وہ رواداری وہ الفت کیا ہوئی
ہندو مسلم کی وہ رسم محبّت کیا ہوئی وہ عنایت کیا ہوئی ہاں! وہ ارادت کیا ہوئی
مندر و مسجد میں کیوں تمیز ہے اے خستہ جاں
سینۂ ناقوس میں پھر اُٹھ کے بھر شور اذاں

خالق اسلام ہے سب اُسکو جو چاہیں کہیں بادہ ہے یا جام ہے سب اُسکو جو چاہیں کہیں
کرشن ہے یا رام ہے سب اسکو جو چاہیں کہیں اک خدا کا نام ہے سب اُسکو جو چاہیں کہیں
فرق جو کچھ ہے سمجھنے اور سمجھانے میں ہے
ورنہ جو کعبہ کے اندر ہے وہ بتخانے میں ہے

مختلف معنے سہی آواز لیکن ایک ہے سیکڑوں نغمے مسلّم ساز لیکن ایک ہے
ہمتیں یکساں نہیں پرواز لیکن ایک ہے انتہا جو کچھ بھی ہو آغاز لیکن ایک ہے
ہندو و مسلم کا ذوق میکشی تو ایک ہے
ہیں جدا پیمانے لیکن تشنگی تو ایک ہے

پی کے میخانے سے آئے ہیں سبھی جام شراب کوئی اپنے ہوش میں ہے اور کوئی مست خراب
سب ہوئے ہیں بیعت پیر مغاں سے فیضیاب میکدہ میں سب نے دیکھا ہے جمال آفتاب
پینے والوں کا یہ عالم ہے تو آتنا جوش کیا؟
امتیاز سرخوشی و بیخودی، ہوش کیا؟

کھول آنکھیں اب خدا کیو اسطے ہندوستاں آ، مرے آغوش میں آ یاس و حسرت کے نشاں
آ، بنا دوں تیرے ہر منظر کو میں جنت نشاں آ ترے ہر ذرہ میں بھر دوں میں رنگ دو جہاں
آ، مری تصویر کا آئینۂ تصویر بن
جہل کا پردہ اٹھا اور روئے پر تنویر بن

روس کے نام منچوریا کے الٹی میٹم کی میعاد ختم ہو گئی

ہاربن ۱۲ مئی - منچوکو گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ روسی حکومت کو چینی مشرقی ریلوے کے انجنوں، ڈبوں موٹروں، اور دیگر سامان نقل و حمل کی واپسی کیلئے جو ایک ماہ کا نوٹس دیا اُس کی میعاد آج شب کو بارہ بجے ختم ہو جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ روسی حکومت سائبریا کے حملہ کی حدود پر بکثرت افواج جمع کر رہی ہے۔ اسطرف روس سفید فوج (موجودہ روسی حکومت کے مخالفین جو فوج کی شکل میں مخالفین کی طرفداری کرتے ہیں) کو کیلئے تقریباً ۵ ہزار امدادی فوج اور بھوتج چلی ہے - منچوکو گورنمنٹ نے دھمکی دی ہے کہ اگر رولنگ سٹاک واپس نہوا تو وہ منچوکو کی مشرقی حدو عبور کر کے پیشقدمی کریگی - جاپان نے وہ بھی شرائط جو روس کی طرف سے چینی مشرقی ریلوے کو فروخت کے متعلق پیش کی ہیں قبول کرنیسے انکار کردیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۷　کانپور چہار شنبہ ۱۷؍مئی ۱۹۳۳ء　نمبر ۱۷

سِول نافرمانی کا التوا اور حکومت

حکومت نے مہاتما گاندھی کو برت کے سلسلہ میں رہا کر کے عام جذبات کی قدر کی۔ اور مہاتما گاندھی نے اُس کے جواب میں ملک کے موجودہ نفع و نقصان کا خیال کر کے مسٹر اینے صدر کانگریس سے مشورہ کرنے کے بعد سول نافرمانی کو چھ ہفتہ کیلئے عارضی طور پر ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا۔

اہل ہند کچھ دنوں سے یہ محسوس کر رہے تھے کہ اب سول نافرمانی کے التوا کی اشد ضرورت ہے کیونکہ بلا اسکے ملک میں پرسکون کیفیت نہیں پیدا ہو سکتی۔ اور عام خیال یہ تھا کہ کانگریس وقار کو صدمہ پہونچنے کی وجہ سے اسکا اعلان نہیں کرتی مگر شکر کا مقام ہے کہ مہاتما گاندھی نے ملک کے اصل جذبات اور ضروریات کے مقابلہ میں غلط وقار کی کچھ پرواہ نہیں کی اور نہایت دانشمندی اور جرأت سے کام لیکر سول نافرمانی کو عارضی طور پر چھ ہفتہ کیلئے ملتوی کر دیا۔ حکومت سے یہ اپیل کی تھی کہ وہ تمام سیاسی اسیروں کو بلا شرط رہا کر دے۔

مہاتما گاندھی کی رہائی اور سول نافرمانی کے التوا کے اعلان کے بعد عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ حکومت فوراً مہاتما گاندھی کی اپیل کو منظور کرتے ہوئے تمام سیاسی قیدیوں کو بلا شرط رہا کر دیگی اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بعد سول نافرمانی کا عارضی التوا مستقل ہو جائیگا اور ملک میں از سر نو امن و امان اور خوشی و مسرت کی لہر پیدا ہو جائیگی۔ لیکن حکومت ہند نے اس اپیل کے جواب میں جو بیان شایع کیا ہے اس سے ہندوستان میں ایک خاص مایوسی پیدا ہو گئی۔

حکومت کا اعلان ہے کہ عارضی التوا نہیں بلکہ مستقل التوا پر سیاسی قیدی رہا کیے جا سکتے ہیں۔ حکومت کے اس غیر متوقع اعلان پر رائے عامہ کی طرف سے سخت مایوسی اور احتجاج کیا گیا اور ہندوستان کے کسی طبقہ نے بھی چاہے وہ کچھ ہی خیالات رکھتا ہو اس اعلان کے خلاف احتجاج کیا۔ اور حکومت کی اس روش کو غیر مدبرانہ بتایا چنانچہ ہمعصر "پایونیر" نے بھی لکھا ہے کہ:۔

"حکومت کے اس اعلان کا مقصد چاہے کچھ ہو مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ایک نادر موقع کو کھو کر حالات کو بدتر بنا رہی ہے اور ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حکومت جنگ کو دعوت دے رہی ہے"

ہمارے خیال میں ملک کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے سیاسی اسیروں کی رہائی کے بعد کانگریس دوبارہ سول نافرمانی کو ہرگز جاری نہیں کر سکتی۔ اور یہ صورت ملک اور حکومت دونوں کیلئے امید افزا اور اطمینان بخش تھی۔ بخلاف اس کے سیاسی اسیروں کے نہ رہا ہونیکی صورت میں یہ خوف ہے کہ کانگریس بلا نفع و نقصان کے خیال کے کہیں دوبارہ سول نافرمانی جاری کرنیکا اعلان نہ کر دے اور اگر سول نافرمانی دوبارہ جاری کیگئی تو ظاہر ہے کہ ملک کو کسقدر نقصان ہوگا اور حکومت بھی پریشانی میں مبتلا ہوئے بغیر نہ رہ سکیگی۔

بہر حال تدبر اور مآل اندیشی کا یہ تقاضا ہے کہ حکومت تمام معاملات پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کر کے تمام سیاسی قیدیوں کو بلا شرط رہا کر دے تاکہ ملک میں امن و امان اور پرسکون فضا پیدا ہو جائے۔

گورنمنٹ آف انڈیا

پوسٹ آفس کیش سرٹیفکیٹس

۸ روپیہ کے عوض ۵ سال کے بعد ۱۰ روپیہ

۴½ فیصدی سود در سود۔ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ۔ ایک سال کے بعد حسب مرضی معہ سود کے ادائیگی ہو سکتی ہے۔

ایک شخص کے نام سے زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپیہ کے لیے جا سکتے ہیں۔

کیش سرٹیفکٹ کی عادت ڈالئے اور ہر مہینہ میں ایک مقررہ رقم اس مقصد کیلئے علاحدہ جمع کیجئے

وہ کیش سرٹیفکٹس جو پہلے جاری ہوئے تھے اور ۳۱ جنوری ۱۹۳۳ء یا اس کے بعد واجب الادا ہوتے ہیں۔ وہ میعاد ختم ہونے کے بعد پانچ سال کیلئے اور رکھے جا سکتے ہیں اور ایسے سرٹیفکٹوں پر سود پہلے دو سال تک بشرح ایک آنہ ۹ پائی فی کیش سرٹیفکٹ قیمتی ۱۰ روپیہ فی سہ ماہی اور باقی تین سال تک بشرح ۲ فی سہ ماہی ملے گا۔ اور ۵ سال کے بعد بونس بشرح ۲ آنہ فی سرٹیفکٹ ملے گا۔

مزید حالات کسی پوسٹ آفس سے دریافت کیجئے

آئینۂ کانپور

تعلیم نسواں۔ گذشتہ میونسپل بورڈ میں حکومت کی اس تجویز پر بحث و مباحثہ ہوا کہ لڑکیوں کی تعلیم کے انتظامات کو حکومت کے سپرد کر دیا جائے اور اُسکے اخراجات میونسپل بورڈ بدستور خود برداشت کرے۔

بورڈ نے اس تجویز کی سختی سے مخالفت کی اور اس تجویز کو لوکل بورڈوں کے اختیارات سلب کرنے کے مترادف ٹھہرایا اور اس تجویز کے خلاف رزولیوشن پاس کیا۔ صرف ایک ممبر صاحبان نے حکومت کی تجویز کے موافقت میں اور بورڈ کی تجویز کے مخالفت میں رائے دی۔

ہمارے خیال میں کوئی بورڈ بھی حکومت کی اس تجویز سے اتفاق نہ کریگا اور حقیقت یہ ہے اس تجویز کے معنی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ بورڈوں کے اختیارات کو محدود کیا جائے البتہ ہم کو اس سے اتفاق ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم میں بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے اور یہ اصلاح بلا حکومت کے ہاتھ میں انتظامات جائے بھی ہو سکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیمی کمیٹی میں نصف ممبر بورڈ کے اور نصف حضرات باہر کے لیے جایا کریں۔ تاکہ اسکولوں کی تعلیمی انتظامات میں ان لوگوں کو دخل مل سکے جو اس کے اہل ہیں۔

مگر شاید اس کیلئے میونسپل قاعدہ اجازت نہیں دیتا لہٰذا ہم حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ میونسپل ایکٹ میں یہ ترمیم کر دے۔

ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ بورڈ نے طے کیا ہے کہ مسلم لڑکوں کے بعض وارڈوں میں لڑکیوں کی تعلیم کو جبریہ کر دیا جاوے۔

کانپور میونسپلٹی کو لڑکیوں کے ایک ہائی اسکول کی ضرورت ہے۔ ہم بابو برجندر سروپ چیرمین بورڈ کو اس طرف متوجہ کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ جلد ایک ہائی اسکول قایم کر کے شہر کی ضروریات کو پورا کرینگے۔ اور یہ ہائی اسکول ہندو مسلم علیحدہ علیحدہ نہیں بلکہ ایک ہونا چاہیے تاکہ ہندو اور مسلم لڑکیوں میں بھی تبادلۂ خیالات اور اتحاد و اتفاق کا موقع مل سکے۔ البتہ پردے کے انتظامات کی ضرورت ہے جو بآسانی ہو سکتا ہے۔

مدرسہ جامع العلوم ۱۲؍مئی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد پٹکاپور میں مدرسہ جامع العلوم کو ایک شاندار جلسہ ہوا جسمیں مقامی اور بیرونجات کے علمائے کرام کے علاوہ معززین شہر نے بھی شرکت کی۔

مختلف علمائے کرام کی تقریروں کے بعد ۹ فارغ التحصیل طلبا کی دستار بندی کی گئی۔ اور سند بھی دی گئی۔ جن لڑکوں نے قرآن کریم کو حفظ کیا تھا۔ اور جنہوں نے ناظرہ ختم کیا تھا اُن کی بھی دستار بندی کی گئی۔ کامیاب طلبا کو کتابوں کی صورت میں انعام بھی دیے گئے اور تقریباً ۴ بجے یہ جلسہ ختم ہوا۔

اتحاد کانفرنس۔ اتحاد کانفرنس یو، پی کا پہلا سالانہ اجلاس ۱۳ و ۱۴؍مئی کو سناتن دھرم ہال میں منعقد ہوا ۱۳؍مئی کو ۴ بجے شام کو پہلا جلسہ ہوا جسمیں منشی سید الحسن دور ہاشمی نے ایک ولولہ انگیز نظم پڑھی اور اُسکے بعد مسٹر لودی صدر مجلس استقبالیہ نے ایک پر مغز مطبوعہ صدارتی ایڈریس پڑھا بعد ازاں باقاعدہ تحریک و تائید کے بعد پنڈت پرکاش نرائن سپرو خان الرشید ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کرسی صدارت پر تشریف لائے اور آپ نے ایک نہایت مدلل اور مبسوط مطبوعہ انگریزی میں خطبہ صدارت پڑھا۔ اور جا بجا اردو میں بھی اسکا ترجمہ کرتے جاتے تھے۔

دوسرے دن کے اجلاس میں مندرجہ ذیل مفہوم کے متعدد رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوئے:۔

سید حسن امام کی وفات پر اظہار افسوس۔ مہاتما گاندھی کے برت رکھنے پر اظہار ہمدردی۔ سیاسی اسیروں کی رہائی کے لئے حکومت سے اپیل۔

بائیس ۲۲ اشخاص کی ایک کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی کہ وہ قواعد و ضوابط کانفرنس کے مرتب کرے۔ اور پروگرام تیار کرے۔ صاحب صدر نے کانفرنس کا آئندہ اجلاس کو الہ آباد آنے کی دعوت دی ہے جلسہ دوسرے دن ختم ہو گیا

جس بے سر و سامانی اور حالات کے ساتھ یہ کانفرنس ہوئی ہے اُس کو دیکھتے ہوئے اسقدر کامیابی بھی قابل تعریف ہے

ڈنر و ایٹ ہوم ۱۲؍مئی کی رات کو حافظ محمد صدیق صاحب نے اپنے مکان پر لیڈی سر وزیر حسن چیف جسٹس کی تشریف آوری کے اعزاز میں ایک شاندار ڈنر دیا۔ جسمیں لیڈی سر وزیر حسن، پنڈت پرکاش نرائن سپرو صدر کانفرنس مسٹر و مسز اے ہون، مسٹر و مسز ایس۔ سی۔ چٹرجی۔ مسٹر لودی صدر مجلس استقبالیہ۔ مسٹر شا۔ مولانا حسرت موہانی اور دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔

آخر میں حافظ محمد صدیق و لیڈی سر وزیر حسن کی دلچسپ تقاریر کے بعد یہ پرلطف صحبت تقریباً ۱۱ بجے رات کو ختم ہوگئی

۱۴؍مئی ۵ بجے سہ پہر کو مسٹر اے ہون بار ایٹ لا ایم ایل۔ اے نے اپنے بنگلہ میں لیڈی سر وزیر حسن کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جسمیں معززین شہر نے شرکت فرمائی۔

۱۶؍مئی کی رات کو چودھری رام ادھین ایم۔ ایل سی۔ بابو پیارے لال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے اعزاز میں ایک شاندار ڈنر دینے والے ہیں۔

الگن ملس کی ہڑتال میو ملس کی ہڑتال ختم ہو گئی اور تقریباً ایک سو کے قریب جدید مزدور بھرتی کئے گئے ہیں

اچھوتوں کے لئے چندہ گذشتہ ہفتہ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو اچھوتوں کے لئے چندہ کرنے تشریف لائے تھے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ۸ ہزار روپیہ چندہ ہو گیا ہے۔ بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ نے ڈھائی سو روپیہ چندہ دیا ہے۔

سول لین وارڈ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ و چیرمین میونسپل بورڈ جو کہ سول لین وارڈ کے ممبر ہیں۔ وہ بورڈ کی ممبری سے استعفا دینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں ایک ممبر صاحب کا اضافہ ہو جائے گا۔

اگر ایسا کیا گیا تو ہم سول لین وارڈ سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ مزدوروں کے نمائندہ کو منتخب کرے گا اور اس نمائندگی کے لئے بابو نرائن رشا نگم ایڈوکیٹ نہایت موزوں ہوں گے۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گذشتہ گزٹ میں حکومت نے مرزا محمد حسن صاحب کو اڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر و مجسٹریٹ کے اختیارات دینے کا اعلان کر دیا

ہم اس توسیع اختیارات پر مرزا صاحب کی خدمت میں ہدیۂ مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

گاندھی جی ہنگر سٹرائک پر پونہ ۱۵؍مئی کل شریمتی کستوری بائی گاندھی نے مالیگاؤں اسٹیشن سے روانہ ہو کر گاندھی جی سے ملاقات کی

گاندھی جی نے اپنے مالوف تبسم کی ساتھ شریمتی موصوفہ کا استقبال کیا اور تقریباً نصف گھنٹہ تک مکالمہ کرنے کے بعد مون برت شروع کر دیا۔

گاندھی جی کو رہا کر دیا گیا۔ حکومت ہند کا اعلان

برت کے فلسفہ پر ذاتی تاثرات کا اظہار، برت شروع کرنیکا نظارہ

شملہ ۸ مئی مندرجہ ذیل اعلان شایع ہوا ہے:-

یکم مئی کو حکومت ہند کو مہاتما گاندھی کا مندرجہ ذیل تار ملا ،، ایسے اسباب کی بنا پر جنکا حکومت سے کوئی تعلق نہیں اور جن کا کلیتاً اچھوتوں کی تحریک سے تعلق ہے نیز غیبی آواز کے حکم کی مطابق جو لطف شب کو موصول ہوئی ہیں اکیس روز کا بالکل غیر مشروط اور ناقابل تنسیخ برت رکھوں گا جو ۸ مئی کو دوپہر سے شروع ہو کر ۲۹ مئی کو دوپہر کو ختم ہوگا۔ اس کے دوران میں پانی، سوڈا اور نمک استعمال کروں گا۔ برت فوراً شروع ہوجاتا لیکن ایک تو اسیر ہونے کی حیثیت سے نیز اس خیال سے کہ مقامی حکومت برت کے متعلق جلد انتظامات کر سکے۔ اور حکومت کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ میں نے فوراً برت شروع نہیں کیا برت کے مقصد اور نوعیت نیز اس سے جس رویہ کا اظہار ہوتا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ گاندھی جی کو رہا کر دیا جائے چنانچہ آج شام کو گاندھی جی رہا کر دیے گئے ہیں۔

گاندھی جی ۹ بجے رات کو رہا کیے گئے، رہائی کے بعد آپ سیدھے لیڈی وٹھل داس کے بنگلہ واقعہ "تھاکرے ٹوپل" پر پہنچے۔ رہائی سے دو گھنٹہ قبل میجر واٹلے انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات مسٹر ولسن پولیس کمشنر میجر مارٹن سپرنٹنڈنٹ جیل گاندھی جی کے پاس پہونچے اور تھوڑی دیر تک مشورہ کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ برت شروع ہونے سے قبل گاندھی جی نے جو بیان دیا تھا اس میں کہا ہے کہ:-

"جوں جوں میرے برت کے دن قریب آرہے ہیں مجھے اطمینان ہوتا جاتا ہے کہ جسے خدا کے حکم سے سخت آزمائش شروع کی ہے وہ قطعی حق بجانب ہے آجکل میں جو معلومات کر رہا ہوں ان سے میرا خاتمہ ہوجاتا لیکن برت نے مجھے بچا لیا خواہ اسکا نتیجہ کچھ بھی ہو میں برت برداشت کر سکوں گا۔ پس مجھے یقین ہے کہ اگر میں برت نہ رکھتا تو میں ہریجنوں کی خدمت کیا کسی اور خدمت کے لائق بھی نہ رہتا۔

میں توقع کرتا ہوں کہ جن دوستوں کے مجھے ضروری تار ارسال ہوئے ہیں اور جنہیں انہوں نے مجھے برت ترک کرنے کی ترغیب دی ہے وہ اسباب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ مجھ جیسے شخص کیلئے ایسے برت ناگزیر ہیں میں دعوی کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے خدا کے حکم سے برت رکھا ہے۔

برت ہریجنوں پر احسان کرنیکے لئے نہیں بلکہ اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے کیا گیا ہے۔

برت شروع ہوگیا

پونہ ۸ مئی۔ گاندھی جی کا خاموشی کا برت آج دوپہر ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔ جس کے بعد آپنے سنتروں کا رس پیا جو مسٹر مہادیو ڈیسائی نے ان خاص سنتروں سے تیار کیا تھا جو مسز سروجنی دیوی نے کل رات بارہ بجے بھیجے تھے۔ ۱۲ بجے جیل میں کسی کو داخلہ کی اجازت نہیں دی گئی گو جیل کے باہر بہت سے اصحاب جنمیں گاندھی جی کے دوست رشتہ دار اور نمایندگان پریس شامل تھے انتظار کر رہے تھے۔ سب سے پہلے مسز سروجنی دیوی کو ملاقات کی اجازت دی گئی۔ مسز دیوید اس گاندھی نے ½ ۱۱ بجے ملاقات کی ۱۲ بجے سے چند منٹ بیشتر کرنل ڈوے انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات تشریف لائے اور فوراً ہی اندر گئے۔ اور خود کو اس بات سے مطمئن کرنے کے بعد کہ تمام انتظامات مکمل ہوگئے ہیں انہوں نے وزیٹروں اور نمایندگان پریس کو اندر بلایا۔ نمایندگان پریس کو جن کی تعداد ۲۵ کے قریب تھی قطعی خاموش رہنے کی تاکید کی۔ نمایندگان پریس کے یہ یقین دلانے پر کہ وہ قطعی خاموش رہیں گے۔ ان کو اندر آجانے کی اجازت دی گئی۔

گاندھی جی نے جو کہ ایک چھوٹی سی گدی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور قیدخانہ کی دیوار کا سہارا لیے ہوئے تھے آج ۲ بہر بارہ بجے استدعا کے بعد اکیس روز کا غیر مشروط اور ناقابل تنسیخ برت شروع کر دیا جبکہ اُن کے دوست معتقدین، رشتہ دار، اور نمایندگان پریس اِن کے گرد جمع تھے۔ ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جب نمایندگان اخبارات اور اون کے رشتہ دار اسپشل احاطہ میں داخل ہوے اور اُن کو جھک کر سلام کیا تو گاندھی جی نے اپنی حسب معمول عادت کے مطابق مسکراہٹ کے ساتھ دونوں ہاتھ جوڑ کر ان کے سلام کا جواب دیا۔ گاندھی جی نے اُن سے کمبلوں پر بیٹھنے کو کہا۔

ہریجنوں کی خدمت اعلی ذات ہندوؤں کا کفارہ ہے

رہائی سے پیشتر گاندھی جی کا تحریری بیان

پونہ ۸ مئی آج صبح ½ ۱۱ بجے گاندھی جی نے اپنا ہفتہ وار مون برت ختم کرنے کے بعد تقریباً ۱۵ منٹ تک پرارتھنا کی اور اُس کے بعد ۲۱ روز کا غیر مشروط و ناقابل تنسیخ برت شروع کیا۔ اس وقت گاندھی جی کی خدمت میں آپکے اکثر احباب و اعزا و تقریباً ۲۵ نمایندگان پریس موجود تھے گاندھی جی نے تمام حاضرین سے درخواست کی کہ دوران برت میں اُن کو مزید استفسارات سے پریشان نہ کیا جائے پرارتھنا کے اختتام پر گاندھی جی نے تمام حاضرین کو واپس جانیکی رخصت دی۔ اور نمایندگان پریس کو حسب ذیل تحریری بیان دیا:-

ہر روز جو وقت آفتاب کی درخشاں تازہ کرنیں افق پر نمودار ہوتی ہیں۔ مجکو اپنی فاقہ کشی کی غایت و جواز کا مزید یقین ہوجاتا ہے میرا برت خداوند عدل و انصاف کی ارشاد کی تعمیل ہے۔ اس فرمان سے عہدہ بر آ ہونے کی صورت ہی میں میں کسی حد تک مفید ثابت ہو سکتا ہوں،

مجھ کو اپنے مخلص احباب سے توقع ہے کہ وہ موجودہ برت کی اہمیت کو مکمل طور پر سمجھیں گے۔ اور بعد ازاں میرے حتمی عزم کو قطعاً ناگزیر پائیں گے۔

از دیاد مصروفیت کی بنا پر میں تمام احباب کے تاروں کا انفرادی طور پر جواب نہیں دے سکا ہوں۔ لیکن میں قلب صمیم سے ان کی تکلیف فرمائی کا شاکر و ممنون ہوں اگرچہ بصورت موجودہ اتمام برت کی مجھ میں طاقت نہیں ہے لیکن مجھ کو حق الیقین ہے کہ جس خدا کے ارشاد کی میں تعمیل کر رہا ہوں وہ خود مجھ کو طاقت برداشت عطا کرے گا۔ جیسا کہ سابقہ مواقع پر وہ کر چکا ہے۔

ہریجن ایسوسی ایشن نے ایک برقیہ میں مجھ کو مطلع کیا ہے کہ میرا برت ہریجنوں کے لئے بالکل غیر ضروری ہے کیونکہ اُن کو اعلی ذات کے ہندوؤں کی امداد و اعانت کی چنداں احتیاج نہیں ہے۔ ہریجنوں کے نقطہ خیال سے یہ صحیح ہو سکتا ہے لیکن میرا مقصد تو ان کو رہین منت کرنا نہیں ہے۔ بلکہ محض تزکیہ نفس ازالہ عناد باہمی اور تصفیہ قلوب میرا نصب العین ہے۔ خدمت ہریجنان اعلی ذات ہندوؤں کے لئے ایک فرض منصبی ہے۔ جو کہ اُن کے کفارہ کا جزو لاینفک ہے۔ اپنی معاصی و مآثم کا کفارہ دینے کیلئے وہ خود اس امر کا احساس کر رہی ہیں۔

سناتنی ہندو بھی میرا مستحکم عزم اختتام برت معلوم کر کے شدید نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ لیکن اُن کو بھی میرا یہی جواب ہے کہ موجودہ لمحہ نہایت مقدس و مبارک ہے اور اُس کو محمود ذرائع ہی کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میرا مقصد واحد محض خداوندی ارشاد کی تکمیل کر کے تزکیہ نفس کرنا ہے۔ آخر میں گاندھی جی نے پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ اُن کو مکمل امن و سکون کا موقعہ دے کیونکہ صرف اسی صورت میں وہ زندہ رہ سکتے ہیں۔

سیاسی اسیروں کی رہائی کا مطالبہ سول نافرمانی کے التوا کا مشورہ

گاندھی جی کا بیان

پونہ ۸ مئی۔ نمایندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے ایک انٹرویو کے دوران میں گاندھی جی نے فرمایا کہ:-

،، میں اپنی رہائی سے خوش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے بالکل سچ کہا تھا کہ میں اس رہائی سے تحریک سول نافرمانی کو جاری رکھنے یا اس کی رہنمائی کرنے کے متعلق کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اندریں حالات یہ رہائی ایک سچائی کی تلاشی اور وعدے کے سچے آدمی کی حیثیت سے میرے اوپر گراں بار ڈال دیتی ہے۔ برت ضرور جاری رہیگا۔ اور مجھے یہ امید تھی اور اب بھی امید ہے کہ میں کسی بات پر مضطرب نہیں ہونگا اور نہ کسی قسم کی گفت و شنید یا بحث و تحقیق میں حصہ لونگا اگر میرے دماغ کو غیر ضروری باتوں میں مصروف رکھونگا تو میرے برت کا مقصد ہی مفقود ہوجائیگا۔ میرا دماغ صرف اچھوتوں کی بہبودی ذرائع سوچنے میں مصروف رہنا چاہیے۔ ساتھ ہی رہا ہونے کے بعد مجھے اپنی کچھ قوت سول نافرمانی کے مطالبہ پر صرف کرنا چاہیے۔ فی الحال میں صرف اسقدر کہہ سکتا ہوں کہ تحریک سول نافرمانی کے متعلق میرے زاویہ نگاہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ میرے پاس سول نافرمانی کرنے والوں کی دلیری اور جرات کی تعریف کے سوا اور کوئی الفاظ نہیں ہیں

لیکن میں اس کے ساتھ ہی یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتا کہ اس تحریک میں جو خفیہ کارروائیاں کیجا رہی ہیں وہ اس کی کامیابی کے لئے مہلک ہیں۔ پس اگر اس تحریک کو جاری رکھنا ہے تو میں ان لوگوں سے جو ملک کے مختلف حصوں پر اس تحریک کی رہنمائی کر رہے ہیں یہ مطالبہ کرونگا کہ وہ ہر قسم کی خفیہ کارروائیاں بلکلیت بند کر دیں۔ خواہ اس طریقہ سے ہمیں ایک بھی ستیہ گرہی نہ مل سکے۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ عوام میں خوف و ہراس پیدا ہوگیا ہے۔ آرڈی نینسوں نے انہیں خوف زدہ کر کے بزدل کی مانند بنا دیا ہے میرا ابھی یہ خیال ہے کہ خفیہ ذرائع سے ان میں اخلاقی انحطاط پیدا کر دیا ہے۔ تحریک سول نافرمانی کا دارومدار ان مردوں اور عورتوں کی تعداد پر نہیں ہے، جو کہ اس میں حصہ لیتے ہیں۔ بلکہ ستیہ گرہ کرنے والے مردوں اور عورتوں کی قابلیت پر ہے۔ اور اگر میں تحریک کی رہنمائی کرتا ہوتا تو میں خوبی کے لئے تعداد کو قربان کر دینا پسند کرتا۔ اس سے اس تحریک کا معیار یقیناً بلند ہو جاتا اور عوام کو یکساں تربیت دینا ناممکن ہے میں حقیقی جدوجہد کے متعلق ابھی کچھ بھی نہیں کہہ سکتا میںنے جو خیالات ظاہر کیے ہیں وہ گذشتہ کئی ماہ سے میرے دماغ میں ہیں۔ اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ بھی میںنے کہا ہے اس میں سردار ولبھ بھائی پٹیل میرے ساتھ ہیں۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ خواہ میں اسے پسند کروں یا نکروں کہ ان تین ہفتوں میں تمام ستیہ آگرہی ایک تذبذب کی حالت میں رہیں گے۔ بہتر ہو کہ اگر بابو جی ادھورا و آسنے پریذیڈنٹ آل انڈیا کانگریس کمیٹی صدر کی حیثیت سے ایک ماہ یا ڈیڑھ ماہ کیلئے تحریک سول نافرمانی کے التوا کا اعلان کر دیں اب میں حکومت سے اپیل کرونگا کہ اگر ملک میں حقیقی امن قائم کرنا چاہتی ہے اگر وہ یہ محسوس کرتی ہے کہ ملک میں ابھی تک حقیقی امن قائم نہیں ہوا ہے۔ اور اگر وہ یہ محسوس کرتی ہے کہ آرڈیننسوں کے ذریعہ حکومت حقیقی حکومت نہیں ہے۔ تو اُسے التوا سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اور تمام ستیہ گرہوں کو بلا کسی شرط و پابندی کے رہا کر دینا چاہیے اگر میں اس آزمایش کے بعد زندہ رہا تو مجھے صورت حالات کا مطالعہ کرنے اور کانگریسی لیڈروں اور حکومت کو مشورہ دینے کا موقع ملیگا میں اس مرحلہ سے اپنا کام شروع کروں گا کہ جہاں سے میری انگلستان سے واپسی پر میرے کام میں مداخلت کی گئی تھی۔ اگر میری کوششوں کے باوجود بھی حکومت اور کانگریس کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہوا اور تحریک سول نافرمانی دوبارہ شروع ہوئی تو حکومت اپنی حسب مرضی پھر آرڈیننس راج قائم کرنے کے لئے آزاد ہوگی۔

اگر حکومت ملک میں حقیقی امن قائم کرنے کی خواہشمند ہے تو اس میں شک نہیں کہ اطمینان بخش حل دریافت ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے کامل یقین ہے کہ تحریک سول نافرمانی اس وقت تک واپس نہیں کی جا سکتی جب تک کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ خان عبدالغفار خاں پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے لیڈر اُن زندہ درگور ہیں۔ درحقیقت تحریک سول نافرمانی واپس لے لینا اُن آدمیوں میں سے کسی کا کام نہیں ہے جو کہ آجکل جیلوں سے باہر ہیں۔ بلکہ یہ کام وہ ورکنگ کمیٹی ہی کر سکتی ہے۔ (باقی بر صفحہ ۲ کالم ۴)

تحریک سول نافرمانی کو واپس لیلیا گیا

گاندھی جی کا رہائی کے بعد اعلان

پونہ ۸ مئی آج گاندھی جی نے ایک ماہ کے واسطے تحریک سول نافرمانی واپس لے لینے کا اعلان کر دیا گاندھی جی نے یہ حیرت انگیز اعلان کانگریس کے قائم مقام صدر انے سے مشورہ کرنے کے بعد ایک بیان کے دوران میں کہا ہے۔ گاندھی جی نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ کل آرڈی نینس واپس لے لے اور سیاسی اسیروں کو رہا کر دے گاندھی جی مزید رقم طراز ہیں کہ اگر میں برداشت کر سکا تو میں اُس دھاگے کے جوڑنے کی پھر کوشش کرونگا جس کو میں نے انگلستان سے واپسی پر جوڑنے کی کوشش کی تھی۔

مسلم لیگ کو حقیقی نمایندہ انجمن بنانیکی تجویز

مسلم رہنماون کی اپیل

نئی دہلی - ۱۰ مئی - ہندوستان کی مختلف نمایندہ مسلم انجمنوں کے رہنماؤں نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس کے دوران میں وہ فرماتے ہیں کہ ۱۹۲۹ء آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے لبعد مسلمانوں کی نمایندہ اور دیرینہ انجمن مسلم لیگ کو مسلم کانفرنس میں جذب کرنے کی کوشش کی گئی لیکن یہ امر باعث مسرت ہے کہ یہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی ان لوگوں کا جو مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمایندہ انجمن بنانے کی کوشش کر رہے ہیں فرض ہے کہ وہ لیگ کی امداد کریں۔ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہم لیگ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی نمایندہ پارلیمنٹ بنانے کی کوشش کریں اور مسلمانوں کی اکثریت کی پالیسی کی حمایت کی جاے اس لیگ کا دروازہ ہر مسلمان کیلئے کھلا رہنا چاہئے - اور عہدیداروں کو اسی وقت تک مسلم لیگ میں رکھا جائے جب تک اُن پر لیگ کا اعتماد ہو - آج مسلمانوں کی کوئی ایسی انجمن نہیں ہے کہ جو آٹھ کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوے کر سکے مثال کے طور پر مسلم لیگ کے آج کل چار یا پانچ ہزار ممبر ہیں - لیکن ان میں سے صرف چند شخص ہی ممبر بننے کے اہل ہیں - اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے لیگ کے ممبروں میں اضافہ کیا جائے ممبری کا چندہ ایک روپیہ سالانہ ہے - اگر ایک فیصدی بالغ مسلمان بھی لیگ کے ممبر ہو جائیں تو لیگ کے تین یا چار لاکھ ممبر ہو سکتے ہیں - اور اس طرح لیگ کے پاس دفتر وغیرہ کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے کافی روپیہ اکٹھا ہو جائے گا۔

ہم خاص طور پر جمیعتہ العلماء ہند - خلافت بمبئی شیعہ کانفرنس - جمعیتہ احرار مسلم قوم پرست پارٹی اور دیگر مسلم انجمنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مسلم لیگ کے موت کے منھ میں جانے سے بچائیں - مندرجہ بالا اعلان پر مندرجہ ذیل اصحاب کے دستخط ہیں:-

یو، پی نواب مزمل اللہ خاں، راجہ سعادت علی خاں منشی احتشام علی، محمد اظہر علی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی، راجہ نواب علی خاں، نواب زادہ لیاقت علی خاں، حاجی مولوی محمد قاسم، محمد داکم، چودہری خلیق الزماں، مولوی سید ظہور احمد، نواب محمد اسمٰعیل خاں - حاجی محمد اسمٰعیل - سعید الرحمن قدوائی - مرزا عابد حسین - شیخ الطاف الرحمن قدوائی - سید رضا علی، ڈاکٹر محمد امیر حسین - تصدق احمد خاں شیروانی، محمد رفیع قدوائی - خواجہ عبدالمجید محمود اللہ الیس جنگ -

پنجاب نواب سر ذوالفقار علی خاں، ممبر لیجسلیٹو اسمبلی شیخ صادق حسین ممبر اسمبلی، آنریبل نواب سر محمد مہر شاہ ممبر کونسل آف اسٹیٹ - ملک برکت علی، بیگم صاحبہ میاں شاہ نواز، مولوی عبدالقادر قصوری شیخ حسام الدین مظہر علی اظہر - خان بہادر سردار حبیب اللہ خاں راجہ غضنفر علی خاں - نواب زادہ خورشید علی خاں مولوی اختر علی خاں -

بمبئی - سر فضل بھائی کریم بھائی، سیٹھ حسین بھائی اے - لالجی، سردار میر محبوب علیخاں۔

سندھ شیخ عبدالمجید

مدراس - مسٹر جمال محمد ممبر اسمبلی - مولوی سید مرتضےٰ بہادر ممبر اسمبلی مسٹر کے، اپے صاحب ممبر اسمبلی

سی، عبدالحکیم - بشیر احمد سعید، عبدالحمید،

بنگال - سر عبدالرحیم ممبر اسمبلی - مولوی مجیب الرحمن مولوی عبدالکریم - مولانا محمد اکرم خاں، مولانا ابوالکلام آزاد، خان بہادر عبدالمومن، مولوی عزیز الحق،

بہار و اڑیسہ محمد مسعود احمد ممبر اسمبلی - سر سلطان احمد، خان بہادر شاہ محمد - مولوی حسن خاں، سید عبدالعزیز، خان بہادر نواب سید محمد اسمٰعیل، ڈاکٹر سید محمود،

آسام، عبدالمتین چودہری ممبر اسمبلی، خان صاحب مولوی محمد علی - خان بہادر مولوی محمد نورالدین احمد مولوی غلام مصطفےٰ - آنریبل مولوی عبدالحمید چودہری محمد تفضل حسین مولوی محمد عبداللہ -

سی، پی بہار خان بہادر ایچ ایم، ولایت اللہ ممبر اسمبلی - محمد اکبر خاں، خان بہادر ایم، ای آر ملک،

وسط ہند اجمیر - مرزا عبدالقادر بیگ -

برما - آنریبل اے حمید ممبر کونسل آف اسٹیٹ محمد داد ابجائی - مرزا محمد رفیع، خان بہادر ولی محمد

دہلی - مسٹر آصف علی خواجہ حسن نظامی - مولانا احمد سعید - حکیم محمد احمد خاں - مولانا عارف ہسوی ڈاکٹر سید احمد خاں حکیم ذکی احمد خاں - سید محمد جعفری، شیخ محمد یامین -

---

انگلستان میں ٹوریوں کے اضطراب سے سر عبدالرحیم کی بیزاری

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کا اظہار خیال

لندن - ۱۰ مئی سر عبدالرحیم نے لندن میں خبر رساں ایجنسی رویٹر کو ایک بیان دیا ہے کہ جس قرطاس ابیض کے سلسلہ میں قدامت پسندوں کے ایک طبقہ نے جو اضطراب برپا کر رکھا ہے اُس پر حیرت و تعجب کا اظہار کیا ہے کیونکہ جیسا آپنے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ اس سے قبل یہ سمجھتے تھے کہ انگلستان کی پارٹیوں کی باہمی جنگ و جدال سے ہندوستانی مسئلہ کا کوئی تعلق ہے - آپ نے اعلان فرمایا کہ ہم توقع کرتے ہیں کہ جیدہ کمیٹی کے انگریز اراکین ہندوستانی مسئلہ پر غور خوض کرتے وقت یہ تصور کریں گے کہ وہ واحد قوم کے نمایندوں کی حیثیت سے ایک دوسری قوم سے معاملہ کر رہے ہیں - تاکہ وہ قدامت پسندوں، مزدور یا قوم پروروں سے متعلق ہے۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے ان خیالات کا اظہار کیا کہ اگر ہر دو فریق میں سے ہر ایک نیک نیت رہا تو اور ایک نے دوسرے پر اعتماد کیا تو دونوں قرطاس ابیض کی ان تجاویز کے متعلق ضرور کوئی باہمی تصفیہ کریں گے - جن پر اب تک اختلاف رہا ہے۔

منتلہ - ۱۰ مئی سر زاہد سہروردی ریٹائرڈ جج کلکتہ ہائی کورٹ ریلوے مشاورتی کمیٹی کے صدر منتخب کیے گئے کمیٹی کا کلکتہ میں دفتر قایم کر دیا گیا ہے اور اُس نے ۵ مئی سے اپنے فرائض انجام دینے شروع کیے ہیں -

---

بہ اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر بکھرایاں ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال مقام بکھرایاں ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۴۱۰

چونکہ بمقدمہ نالش پنڈت منرا لکھن لال نمبردار نہوال پور بنام تم مسماۃ بلکھا زوجہ منول و رامیشور ڈیکا و لال چند و مولچند پسران بگا و ڈینگر بالغ و کندھئی نابالغ بولایت بھنگر برادر حقیقی پسران جیدا ساکنان گورسرک و موہن نابالغ بولایت مادر خود زوجہ ابودھیا قوم کورمی ساکن انگوارہ و دہادیو ولد چر نجا کورمی ساکن چودلی پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور جو عدالت ہذا میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ مقدمہ نمبری ۴۵۳ بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۳۳ء صادر ہوئی - اور مبلغ 3/5/22 (عـــ ۲/۵) جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے -

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۴	۱۴	۳
خرچہ نالش	۵	۹	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	.	.	.
خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۱۳	۶
میزان	۲۲	۵	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مسماۃ لکھا وغیرہ مدیونان مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 3/5/22 (عـــ ۲/۵) جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصولی ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاوٴ -

تاریخ پیشی ۱۶ مئی ۱۹۳۳ء مقرر ہے

پرگنہ بھوگنی پور موضع نہوال پور پٹی نمبر ۲

نمبر	رقبہ	لگان
۱۲۰	[illegible]	[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

بہ اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر بکھرایاں ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال مقام بکھرایاں ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۴۱۴

چونکہ بمقدمہ نالش پنڈت منرا لکھن لال نمبردار نہوال پور بنام تم مسماۃ چھتیا کے جو عدالت ہذا میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ مقدمہ نمبری ۴۵۸ بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۳۳ء صادر ہوئی اور مبلغ 3/10/17 (عـــ ۱۰/۳) جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۳	۱	۹
خرچہ نالش	۲	۱۰	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	.	.	.
خرچہ اجرائے ڈگری	.	۱۴	۳
میزان	۱۷	۱۰	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے

لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مسماۃ چھتیا زوجہ گنیش کورمی ساکن بیگاوں پرگنہ بھوگنی پور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 3/10/17 جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا کے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاوٴ -

تاریخ پیشی ۱۶ مئی ۱۹۳۳ء مقرر ہے

پرگنہ بھوگنی پور موضع نہوال پور پٹی نمبر ۲

نمبر	رقبہ	لگان
۲۰۳	[illegible]	[illegible]
۲۰۴	[illegible]	[illegible]
۲۱۱	[illegible]	[illegible]
۲۷۶	[illegible]	[illegible]
۲۷۷	[illegible]	[illegible]
میزان ۵ قطعہ	[illegible]	[illegible]

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

گاندھی جی کا بیان

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

جس نے تحریک سول نافرمانی شروع کی تھی میرا مطلب اس ورکنگ کمیٹی سے ہے جو اس وقت کام کر رہی تھی جبکہ میں گرفتار کیا گیا تھا - میں تحریک سول نافرمانی کے متعلق کچھ نہ کہونگا - شاید میں پہلے ہی بہت زیادہ کہہ گیا ہوں لیکن اگر مجھے کچھ کہنا ہے تو صرف اسی کے متعلق ضرور یہ کہونگا کہ اصل بات جب کہی بات جب کہی جائے گی - جب میں برت سے فارغ ہو کر اور کچھ کہنے کے قابل ہو جاوں گا - میں اخباری نمایندوں سے درخواست کروں گا کہ اب وہ مجھے پریشان نہ کریں میں اپنے ملاقاتیوں سے بھی پھر درخواست کروں گا کہ وہ احتیاط سے کام لیں - انہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ میں ابھی تک جیلخانہ میں ہوں میں کسی قسم کی سیاسی بحث و تمحیص یا دوسری قسم کی گفتگو کرنے سے سر دست معذور ہوں میں قطعی سکون میں رہنا پسند کروں گا - اور میں حکومت کو بھی یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں اپنی رہائی سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاوں گا - اگر میں اس آزمایش میں پورا اترا اور مجھے ملک کی سیاسی فضا غیر اطمینان بخش اور تاریک معلوم ہوئی جیسی آجکل ہے تو میں ایسی حالت میں تحریک سول نافرمانی کو ترقی دینے کے لئے علانیہ یا پوشیدہ طور پر کوئی کام نہ کروں گا - اور حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ یروداجیل میں واپس بھیجدے جنہیں میں تنہا چھوڑ آیا ہوں -

مسٹر گاندھی کی جرمن چیلی کا ترک فاقہ کشی

پونا ۱۱ مئی مسٹر گاندھی کی جرمن چیلی ڈاکٹر مارگریٹ سپیل آج صبح پونا تشریف لائیں تاکہ مسٹر گاندھی سے فاقہ کشی ترک کرنے کیلئے ایک مرتبہ اور مساعی عمل میں لائیں لیکن مسٹر گاندھی کی قیام گاہ پر تشریف آوری سے ان کی مسز نائیڈو سے ملاقات ہوئی - اور جنہوں نے ان کو یقین دلایا کہ وہ مسٹر گاندھی کے ساتھ ان کی مرضی کے خلاف فاقہ کشی جاری رکھ کر انہیں سب سے زیادہ نقصان پہونچا رہی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں سچ مچ یقین آگیا کہ واقعی ان کی فاقہ کشی بے سود ہے - اور چنانچہ انہوں نے فاقہ کشی ترک کر دی۔

سیاسی اسیروں کو رہا کرنے سے حکومت نے انکار کردیا

کانگریس سے صلح کی گفتگو نہیں ہو سکتی

شملہ ۹ رمئی۔ حکومت ہند نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

"گاندھی جی نے ایک طویل برت شروع کیا ہے جسکا مسٹر گاندھی کے قول کے مطابق حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور جسکا صرف تحریک اچھوت سے تعلق ہے مسٹر گاندھی کی رہائی سے تحریک سول نافرمانی کے اسیروں کی رہائی یا ان کے متعلق جو مشروط طور پر یا کھلے طور پر تحریک سول نافرمانی کی حمایت کرتے ہیں۔ حکومت کی عام پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی"

سول نافرمانی کے اسیروں کے متعلق حکومت کی پوزیشن کو ہوم ممبر نے یکم اپریل کو اسمبلی میں واضح کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا تھا کہ:-

"اگر واقعی کانگریس اس چیز کی کو دوبارہ جاری کرنے کا ارادہ نہ رکھتی۔ تو وہ اس اسبات کو واضح کیوں نہیں کر دیتی۔ کیا کانگریس کے دل و دماغ میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ اگر اس کو حکومت کی پالیسی لپسند نہ آئے تو حکومت پر تحریک سول نافرمانی کو دوبارہ سوار کرنے کی دھمکی رکھے تحریک سول نافرمانی شروع کرنے کی دھمکی کی موجودگی میں ہرگز تعاون نہیں ہو سکتا۔ حکومت اسیروں کو ضرورت سے زیادہ مقید رکھنے کی خواہاں نہیں ہے۔ لیکن اُسکے ساتھ ساتھ حکومت اس امر کا بھی تہیہ کیے ہوئے ہے کہ حکومت ان کو اس وقت تک رہا نہیں کرے گی جب تک کہ ان کی رہائی سے تحریک سول نافرمانی کو شروع کرنے کا اندیشہ ہو۔ ہمیں قبل از وقت کارروائی کرکے اپنے کو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ حکومت کی پوزیشن دارالعوام میں وزیر ہند نے ایک بیان کے ذریعہ واضح کردی ہے آپ نے مزید کہا کہ ہمیں اس امر کا پورا اطمینان ہونا چاہئے کہ اُن کی رہائی سے تحریک سول نافرمانی پھر سے شروع نہیں ہوگی۔

کانگریسی لیڈروں سے گفت و شنید کرنے کیلئے تحریک سول نافرمانی کو عارضی طور پر ملتوی کرانے سے حکومت ہند کو اس امر کا پورا اطمینان نہیں ہوتا کہ واقعی تحریک سول نافرمانی انقطاعی طور پر ملتوی کر دی گئی ہے حکومت تحریک سول نافرمانی کی واپسی کے متعلق کانگریس سے کسی قسم کی گفت و شنید کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اور نہ وہ اس خیال سے کہ خلاف قانون سرگرمیوں کے متعلق کسی قسم کا سمجھوتہ ہو جائے اس تحریک کے لیڈروں کو رہا کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

دارالعوام میں ہندوستان کا ذکر

قیدیوں کے متعلق سوالات

لندن ۸ رمئی دارالعوام میں مسٹر ڈیوڈ گرینفل کے سوال کے جواب میں سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے بیان کیا کہ یکم مارچ سے قانون برائے امن عامہ بنگال کے ماتحت کلکتہ اور نواحی علاقوں میں تقریباً پانچ سو افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ گرفتاریاں اس بنا پر کیگئیں کہ وہ لوگ ایک خلاف قانون جماعت کے مقاصد کو تقویت پہونچانے کے لئے کام کرنے والے تھے آپ نے وعدہ کیا کہ وہ مسٹر ڈیوڈ گرینفل کی اس تجویز کو حکومت ہند کے پاس بھیجیں گے۔ کہ موسم کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے مدراس میں ایک اسٹیشن قایم کیا جائے۔

مسٹر ڈیوڈ گرینفل نے دریافت کیا کہ آیا سر سیموئیل ہور اسیران مقدمہ سازش میرٹھ کو اے کلاس کے اسیروں مراعات دینے پر غور کریں گے تا وقتیکہ اُن کی اپیل کا فیصلہ سنایا جائے۔ سر آر۔ اے بٹلر نائب وزیر ہند نے جواب دیا کہ حکومت ہند کی جانب سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اسیران میرٹھ کی صحت اچھی ہے۔ اور تمام اسیر بی کلاس میں ہیں بنز صفائی کے متعلق ان کو تمام سہولتیں حاصل ہیں۔

مولانا ظفر علی خان رہا ہو گئے

لاہور ۹ رمئی مولانا ظفر علیخاں جو قادیانی مخالفت کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے ذاتی مچلکے لینے کے بعد رہا کر دیے گئے۔ اور ان کے ساتھ مولانا عبدالحنان بھی رہا کر دیے گئے

سول نافرمانی کے التوا کا اعلان

مسٹر اینے صدر قایم مقام کانگرس کا بیان

پونہ ۱۱ رمئی۔ رہائی کے بعد مہاتما گاندھی نے جو اعلان شایع کیا ہے۔ اُس کے متعلق مسٹر آنے قائم مقام صدر انڈین نیشنل کانگریس نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے

"مجھے یقین ہے کہ گو مہاتما جی کے برت کی خبر تمام ملک میں بڑی تشویش کیساتھ سنی جائے گی۔ تاہم مہاتما جی کے اہل ملک نیز دوستوں اور پیروؤں کو یہ معلوم کرکے تھوڑا بہت اطمینان حاصل ہوگا کہ حکومت نے مہاتما جی کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا ہے۔ اور ان کو آزاد شہری کی حیثیت سے اپنی پرتگیا کو پورا کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ رہائی کے بعد گذشتہ رات مہاتما جی نے پریس کو جو بیان دیا ہے اُسمیں انہوں نے تحریک سول نافرمانی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہر ایک سول نافرمان ان پر غور کرے گا۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ برت کے دوران میں سول نافرمانی اپنی سرگرمیوں کو ملتوی رکھیں گے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں سرکاری طور پر تحریک سول نافرمانی کو ڈیڑھ ماہ کیلئے ملتوی کرنے کا اعلان کر دوں۔

اپنے بیان میں مہاتما جی نے اس بات کو واضح طور پر بیان کر دیا جو میں گذشتہ چار ماہ کے دوران میں تحریک سول نافرمانی کے معترضین کے جواب میں ایک سے زائد مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ:-

"تحریک سول نافرمانی اس وقت تک واپس نہیں لی جا سکتی کہ جب تک سول نافرمان جیلوں میں مقید ہیں۔ اور اُس وقت تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا کہ جب تک سردار ولبھ بھائی پٹیل، پنڈت جواہر لال نہرو خان عبدالغفار خاں اور دیگر لیڈر جیل میں ہیں۔

دراصل تحریک سول نافرمانی کا واپس لینا ان لوگوں کے دائرہ اختیارات سے باہر ہے جو جیل کے باہر ہیں۔ ابتدائی کانگریس ورکنگ کمیٹی بھی تحریک کو واپس لے سکتی ہے۔

تحریک سول نافرمانی کو واپس لینے کے متعلق مہاتما جی نے جس وضاحت کیساتھ پوزیشن کو واضح کیا ہے اس کی میں تائید کرتا ہوں لیکن کسی خاص مقصد کے لئے ایک محدود عرصہ کے واسطے تحریک کا ملتوی کرنا بلاشبہ قطعی مختلف بات ہے۔ اس میں شک نہیں کہ میں ایک بڑی زبردست ذمہ داری اپنے سر لے رہا ہوں لیکن میں ایک ہتھیار سے مسلح ہوں وہ ہتھیار ایک نصیحت ہے۔ جو اُس شخص نے کی ہے جو نہ صرف موجودہ تحریک سول نافرمانی کا محرک ہے بلکہ اس تحریک کا بانی ہے۔ اور سول نافرمانی کے متعلق پوری پوری واقفیت رکھتا ہے۔ ان کی تجویز کے مطابق عمل کرنا اسموقعہ پر مجھے بھی اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضا سے تمام اشتعال انگیز عناصر دور ہو جائیں۔ اور تاکہ ہم اُس عظیم کار کیلئے جن کے لئے مہاتما گاندھی یہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ خدا کی مدد حاصل کر سکیں اور مہاتما جی کی روحانی غذا بہم پہنچا سکیں جو اس کڑی آزمائش کیلئے بہت ضروری ہے۔ میں سرکاری طور پر اعلان کرتا ہوں کہ ۹ رمئی سے تحریک سول نافرمانی ملتوی کر دی گئی ہے۔

اپنے بیان کے آخر میں ہر ایک مرد و عورت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنا وقت اچھوتوں کی اصلاح میں صرف کریں۔

خوشنما رنگوں میں

Dhariwal

دھاریوال کے خالص اُونی بُننے کے تاگے

فوری استعمال کے لئے گولوں میں تیار ملتے ہیں

برلن وُولز ... ۴/۴ آنہ فی لچھے لیکر ۴/۸ روپیہ فی پونڈ
سپر ناٹنگ ... ۴/ روپیہ فی پونڈ
سپر فنگرنگ ... ۳/۸ روپیہ سے نرخ آنہ ۳/۱۲ فی پونڈ
نٹنگ یارنز ... ۲/۸ روپیہ سے ۳/- روپیہ فی پونڈ

ہندوستان میں تیار شدہ

دِلکش رنگوں میں

AGENTS

مقامی ایجنٹ:-
امپریل ایجنسی، جنرل گنج، کانپور
ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴

اور کپڑے کے تمام بڑے بڑے بیوپاریوں سے مل سکتے ہیں
بنانے والے دی نیو ایجرٹن وولن ملز
دھاریوال پنجاب

مہاتما گاندھی کی رہائی

سرکردہ ہندوستانیوں کی آرا

مسٹر گاندھی کی رہائی پر بعض سرکردہ ہندوستانی لیڈروں کے خیالات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں
ڈاکٹر انصاری مجھے مسٹر گاندھی کے برت کے نتائج خود اُن کیلئے خوشگوار نظر نہیں آتے ۔ ان کی جسمانی حالت اچھی نہیں ہے ۔ لیکن پھر ان کی روحانی طاقت پر اعتماد کرتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ وہ مرنے سے بچ جائیں گے ۔ میں ان کے اس فیصلہ سے مطابقت رکھتا ہوں کہ انہوں نے سول نافرمانی کی تحریک عارضی طور سے ملتوی کردی ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت ان کے اُس خوشگوار طرز عمل کا کیا جواب دیتی ہے کیا وہ فوری طور سے سیاسی اسیران کو رہا کرنے کیلئے تیار ہے ۔
مسٹر شاستری اخبارات میں اب تک جو اطلاعات شائع ہوئی ہے ۔ وہ ہمت افزا ضرور ہیں ۔ لیکن ان میں غیر یقینی کے عناصر بھی موجود ہیں ۔ برت کے دوران میں مستقبل کے متعلق بہت سا فیصلہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ حکومت بھی مسٹر گاندھی کے طرز عمل کا مناسب جواب دے ۔ اور سیاسی اسیران کو رہا کر دے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کیلئے اس میں کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ کہ وہ کانگریسی لیڈروں کو یکجا جمع ہونیکا موقع فراہم کرے نیز اگر ریت تک کوئی غیر مناسب بات نہو تو اس میں کیا حرج ہے کہ وائسرائے اور گاندھی کے درمیان ملاقات ہو اور ۱۹۳۱ء کے کارنامے کو دوبارہ زندہ کیا جائے ۔
ایچ ، پی ، موڈی ۔ مسٹر گاندھی نے حکومت کو جو صلح کرنے کا موقع دیا ہے آئندہ ایسا موقع ہاتھ لگنا ناممکن ہے ۱۹۳۱ء میں حکومت اور گاندھی کے درمیان جو صلح ہوئی ہے تو اس سے قبل بھی صلح کرنے کے لئے اسقدر خوشگوار حالات پیدا نہ ہوئے تھے ۔ آجکل اب ایکطرف تو کانگریس جو اس زمانہ میں اس غلط فہمی میں مبتلا تھی کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک سے حکومت کو نیچا دکھا دیگی لاچار و مجبور ہے اور دوسری طرف خود حکومت جس نے اگرچہ تحریک سول نافرمانی کو ایک حد تک کچل دیا ہے ایک عرصہ سے مسل کانگریسیوں کی سرکوبی

انگریزی اخبارات کا تبصرہ

لندن ۹ ؍مئی ۔ تمام انگلستان میں عموماً اور لندن میں خصوصاً گاندھی جی کی رہائی کا پرجوش استقبال کیا جارہا ہے اور بحالات موجودہ گورنمنٹ ہند کی عاقلانہ پالیسی کو بنظر تحسین و ستائش دیکھا جارہا ہے ۔
ٹائمز ۔ رقم طراز ہے کہ گورنمنٹ نے بغیر کسی سیاسی شرط کے گاندھی جی کو رہا کر کے انتہائی عاقبت اندیشی و تدبر کا ثبوت دیا ہے ۔ سول نافرمانی ایک ماہ کیلئے موقوف کردینا یقیناً اس کے مترادف ہے کہ اس ناکام مہم کو انقضائے میعاد کے بعد یکقلم موقوف کردیا جائیگا ۔ اسکے بعد ٹائمز تحریر کرتا ہے کہ گورنمنٹ کے موجودہ رویہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اُس کی پالیسی تبدیل ہو گئی ۔ یا وہ تحریک سول نافرمانی جیسی غیر آئینی تحریک کیساتھ رعایت کرنے کیلئے تیار ہے گاندھی جی اس فیصلہ فاقہ کشی نے جسکا مقصد وحید ہندوستان سے ذات پات کو محو کردینا ہے آخرکار حکومت کے ارباب حل و عقد کو ایک ایسا موقع دیا ہے کہ جسکا خیر مقدم کرنے کیلئے وہ مجبور ہے ۔
نیوز کرانیکل ۔ رقم طراز ہے کہ اگر گورنمنٹ گاندھی جی کو مزید محبوس رکھنے پر اصرار کرتی تو اسکا صریح مطلب یہ ہوتا کہ وہ معاشرت کی اصلاحات کے نفاذ کے خلاف حالانکہ یہ تخیل سراسر حقیقت سے معرا ہے ۔
ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے کہ گورنمنٹ ہند کا موجودہ طریق کار جو انتہائی تدبر و دانشمندی پر مبنی ہے اگرچہ گاندھی جی کی قربانی ذات پات جیسی کہنہ رسم کو مجبور کرنے کے لئے کچھ زیادہ موثر نہیں ہو سکتی ۔ اور اس کی کامیابی کا کچھ قوی احتمال نہیں ہے ۔ لیکن چونکہ انہوں نے خود ہی ایک موہوم سی پر اصرار کیا ۔ لہذا یہی مناسب ہے کہ ان کی حیات کی ذمہ داری خود انپر چھوڑ دی جائے ۔
مانچسٹر گارڈین ۔ رقم طراز ہے کہ گاندھی جی کی رہائی گورنمنٹ کو اپنے اور کانگریس کے باہمی اختلافات کو دور کرنے کیلئے اور مصالحت و مفاہمت کا ایک عدیم المثال زریں موقع حاصل ہو گیا ہے ۔ جس سے اصلاحات کی صورت میں

آل انڈیا فائن آرٹ اور سودیشی نمائش

تاریخ ۲۶ ؍مئی سے ۶ ؍جون ۱۹۳۳ء تک کانہ کنج ہائی اسکول ہال روڈ کانپور میں ہوگی

اسکے افتتاح کیلئے

سیرمان پنڈت مدن موہن مالوی جی تشریف لائیں گے

دیش کے مصوروں کی کاریگری اور نامی گرامی لوگوں کے دلچسپ گانے تھیٹر ، طرح طرح جادو کے شعبدوں کے کھیل تماشے اور ہر قسم کے سودیشی کاریگری کے اعلیٰ اعلیٰ نمونے دکھلائیں جائیں گے ۔

نوٹ :۔ دوکان داروں کو چاہیئے کہ ابھی سے اپنی اپنی جگہ مقرر کرلیں ۔ ہر قسم کا کھدر اور مل کا دیشی کپڑا و لباطخانہ کی دوکانیں بھی آنی چاہیئں ۔

سکریٹری
رام شنکر ترویدی آرٹسٹ
نیا گنج ۔ کانپور

ہندوستانی مندوبین کیساتھ مشورہ میں کافی وقت صرف ہوگا

لندن ۱۱ ؍مئی ۔ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا اجلاس آج صبح زیر صدارت لارڈ لنلتھگو شروع ہوا کافی تعداد میں اراکین موجود تھے ۔ لارڈ لٹین اور سر جان سائمن موجود نہ تھے ۔ سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس تقریباً ۳ گھنٹہ تک ہوتا رہا ۔
ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کے ساتھ پہلا اجلاس ۱۷ ؍مئی کو منعقد ہوگا ۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کے ساتھ مشوروں میں کچھ عرصہ صرف ہوگا اس لئے شاہدوں کے بیانات مستقبل قریب میں شروع نہ ہو سکیں گے ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کیساتھ مشورے ۴

مسجد دار العلوم کی تعمیر

دار العلوم ندوۃ العلماء میں ایک مسجد کی تعمیر کی سخت ضرورت تھی ۔ خدا کا شکر ہے کہ ارباب ہمم نے ادھر توجہ کی ۔ نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی نے سب سے زیادہ اس ضرورت کی طرف توجہ فرمائی اور موصوف نے ارادہ کیا ہے کہ جلد از جلد مناسب سرمایہ فراہم کیا جائے ۔ مسجد کا پورا تخمینہ ۱۷ ہزار روپیہ کا ہے جناب نواب صدر یار جنگ بہادر نے دو ہزار روپے مرحمت فرمائے ہیں اور مندرجہ ذیل حضرات نے وعدہ فرمایا ہے :۔

(۱) ہز اکسلینسی کیپٹن نواب حافظ سر محمد احمد سعید خاں بہادر کے ، سی ، ایس آئی ، کے ، سی ، آئی ، ای ، ایم ، بی ای ، گورنر صوبجات متحدہ — الصمد
(۲) جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ لکھنو — یکصد روپیہ
(۳) جناب مولوی محمد وسیم صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنو — یکصد روپیہ
(۴) جناب شیخ واحد حسین صاحب ملک التجار لکھنو — دوصد روپیہ
(۵) جناب شیخ احمد علی عرف ڈلن صاحب ملک التجار لکھنو — ایکہزار روپیہ
(۶) جناب حاجی اصطفےٰ خاں صاحب ۔ مالک کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنو ۔

ضرورت ہے کہ دوسرے اہل خیر مسلمان ادھر توجہ فرماویں اور جو بھی ممکن ہو تو اس کی امداد سے دریغ نہ فرمائیں ۔ چندے اور امدادی رقمیں اس پتہ سے بھیجی جاویں ۔

عبد العلی
بی ۔ ایس ۔ سی ۔ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس
ناظم ندوۃ العلماء ، لکھنو

۴ پرائیویٹ ہوں گے اگرچہ کمیٹی کو کارروائی طبع کرتے اور گشت میں بھیجنے کا کا اختیار ہے ۔ تاہم اس کی امید نہیں کہ اس طریقہ کار پر ہمیشہ عملدرآمد ہوگا ۔

کستوری بائی گاندھی کی رہائی

احمد آباد ۱۱ ؍مئی ۔ کستوری بائی گاندھی سابرمتی جیل سے غیر مشروط طور پر رہا کردی گئی ہیں آپ کل پونہ گاندھی جی کے پاس تشریف لیے جارہی ہیں ۔

سیاسی لیڈر ہونیکی حیثیت سے گاندھی جی نا اہل ثابت ہوئے

مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی اور سبھاش چندر بوس کا بیان

وائنا ۹ ؍مئی ۔ جس وقت گاندھی جی کے سول نافرمانی واپس لے لینے کی خبر وائنا دار السلطنت آسٹریا میں پہونچی تو مسٹر وی ، جی پٹیل سابق صدر اسمبلی اور مسٹر سبھاش چندر بوس نے مشترکہ طور پر جو بیان دیا اس میں صاف طور پر اسکا اعتراف کیا ہے کہ تحریک نافرمانی کی واپسی کے معنی اپنی شکست کا اعتراف ہے ۔ چنانچہ آپکا مفصل مشترکہ بیان یہ ہے :۔
ہم صاف طور پر اسکا اعتراف کرتے ہیں کہ ایک سیاسی لیڈر ہونے کی حیثیت سے گاندھی جی بالکل ناقابل ثابت ہوئے لہذا اب وقت آگیا کہ کانگریس کو اصولی طور پر ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک نئے اصولوں اور جدید طریقہ کار کے ماتحت از سر نو منظم کیا جائے اس کام کیلئے ایک نئے لیڈر کی ضرورت ہے کیونکہ اس صورت میں یہ مناسب نہ ہوگا کہ گاندھی جی کو ایسے پروگرام کی عنان دیدیجائے جو اُن کے ہاتھ میں زندگی کے طویل عرصہ اختیار کرد

بہار کے نئے وزیر نے چارج لے لیا

رانچی ۸ ؍مئی ۔ سر فخر الدین کی جگہ آنریبل سید محمد حسین صاحب کل سے تعلیمات زراعت اوقاف ابکاری وغیرہ کے محکمہ جات کی مشترکہ وزارت کے فرائض انجام دیں گے ۔

میں بتاریخ ۵ ؍جولائی ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز کے حاضر ہو کر پیش کرو آج بتاریخ ۲۰ ؍اپریل ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔
بحکم عبد الوہاب منصرم عدالت منصفی فتح گڈھ
مہر عدالت

مشترکہ جلسہ کی روزانہ کارروائی اخبارات کو دیجائیگی

دار العوام میں سر سموئیل ہور کا رزولیوشن منظور

لندن ۔ ۱۱ ؍مئی دار العوام میں وزیر ہند نے مشترکہ مجلس کے رکن ہونے کی حیثیت سے ایک تجویز پیش کی کہ اس مجلس کی کارروائی اخفائے راز میں نہ رکھی جاوے بلکہ اخبارات کو سرکاری طور پر تمام حالات کی رپورٹ روزانہ ملتی آپ نے کہا کہ اگر اخبارات کے نمائندوں اور پبلک کو اس کمیٹی کے جلسوں میں عام شرکت کی اجازت دی جائے تو جگہ کی قلت کے علاوہ آلات ۴
۴ مکبر الصوت لگانے پڑیں گی ۔ اور کمیٹی جس قسم کی موثر گفت و شنید چاہتی ہے وہ اس حالت میں حاصل نہ ہو سکے گی ۔ بہر کیف ۱۵ منٹ کے بعد رزولیوشن منظور ہو گیا ۔

بحکم جناب بابو شیام بہاری لال صاحب بہادر منصف فرخ آباد

اطلاع نامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم قطعی نیلام کیوں نہ صادر کیا جاوے بعدالت منصفی مقام فتحگڈھ ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبری ۴ ؍۱۹۳۱ء

مسماۃ درگا دیوی بیوہ لالہ رتن لال قوم کھتری ساکن فرخ آباد محلہ کٹرہ — مدعی ڈگری دار سائلہ
بنام کشن جرن — مدعا علیہ
بنام کشن جرن ولد نراین داس قوم ویش اگروال ساکن فرخ آباد محلہ کوٹھہ پارچہ وارد حال شہر کانپور چوک بازار دوکان صرافہ — مدعا علیہ مدیون ڈگری فریق ثانی

ہرگاہ مدعی ڈگری دار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبر ۴ ؍۱۹۳۱ء کہ جو تاریخ ۱۲ ؍مارچ ۱۹۳۱ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ ۱۴ ؍ گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکور کے ہو تو اس عدالت

اتحاد کانفرنس کانپور کا سالانہ اجلاس

لیڈی سرور زیر حسن کی پر مغز تقریر

اتحاد کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں ۱۴ مئی کو بیگم صاحبہ سر سید وزیر حسن چیف جسٹس چیف کورٹ نے ایک پر مغز تقریر ارشاد فرمائی جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

جناب صدر اور حاضرین جلسہ

مجھے انتہائی مسرت ہے کہ مجھے آج اس جلسہ میں شرکت کا موقع ملا جس کی کامیابی سارے ملک کی بہبودی کا باعث ہوگی۔

یہ بھی ایک فال نیک ہے کہ کانپور ایسے شہر میں جہاں آئے دن ہندو مسلمان بر سر پیکار ہو جاتے ہیں اور جہاں ۱۹۳۱ء میں خونریزیوں کے دردانگیز اور شرمناک سانحے ہو چکے ہیں۔ وہاں اتحاد سبھا منعقد ہو۔ شاید انھیں شرمناک واقعوں سے کانپور والوں کو وہ سبق ملا جس کی بنا پر ہر ایک ایسے جلسہ کی بنیاد اپنے شہر میں قائم کی۔ شاید یہ بدکشیدوں کے مقتولوں کا خون پکار پکار کر آئندہ نسلوں کو خبردار کر رہا ہے۔ اور نفاق کی بیخ کنی کے لئے اپیل کر رہا ہے۔

فرقہ وارانہ لڑائیوں سے ہمارے ملک کو جو کچھ نقصان پہونچ چکا ہے اور اب بھی پہونچ رہا ہے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہماری خانہ جنگیوں نے اغیار کے سامنے ہمارا وقار کھو دیا اور ہمارے تمدن کا شیرازہ درہم و برہم ہو گیا۔ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ ہمارے [illegible] کا سبب ہمارے مذہب کا اختلاف ہے [illegible] حقیقت ایسا نہیں ہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ ہندو مسلمان دونوں جو سختی سے اپنے اپنے مذہب کے پابند تھے اس وقت کسی طرح کا لڑائی جھگڑا آپس میں نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ دونوں مذاہب کے پیرو ایک ہی جگہ نہایت خلوص اور محبت سے مثل حقیقی بھائیوں کے رہتے تھے۔ افسوس ہے کہ ہم دونوں رفتہ رفتہ مذہب سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ دراصل یہی سبب ہے کہ ہم میں آئے دن اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بہرحال اب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے کا موقعہ نہیں ہے ہمارے باہمی اختلافات نے ملک میں ایک بدامنی کی فضا پیدا کر دی ہے جسکی وجہ سے ہماری سوسائٹی کا نظام روز بروز بگڑتا چلا جا رہا ہے۔ مردوں نے اکثر کوشش کی کہ افسوسناک اختلافات ہمارے درمیان سے دور ہو جائیں لیکن خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ یہ کوششیں اس وقت تک بالکل سیاسی نقطۂ نظر سے ہوتی رہی ہیں۔ ہم کو سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن فرقہ وارانہ لڑائیوں کا اثر ہمارے تمدن پر بھی بہت بُرا پڑا ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں اب وقت آگیا ہے کہ انسداد نزاع کے ضروری اور اہم کاموں کی ذمہ داری عورتیں بھی مردوں کے ساتھ شریک ہو کر اپنے ذمہ لیں یہ مانی ہوئی بات ہے کہ عورت بمقابلہ مرد کے زیادہ امن پسند اور صلح جو ہوتی اسلئے مجھے امید ہے کہ اگر ہم سچائی اور مستعدی کیساتھ کام کریں گے تو ضرور کامیاب ہوں گے تاریخ کے صفحوں پر ایسی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ عورت کے خاموش اثر نے ملک و قوم کو بڑی بڑی تباہیوں سے بچا لیا ہے اس موقعہ پر بھی ہم کو اپنے پورے اثر سے کام لینا چاہئے اس سلسلہ میں سب سے پہلا فرض یہ ہونا چاہیے کہ ہم باشندگان ہند کو پابندی مذہب کی طرف متوجہ کریں جسکے بعد یہ دشوار گذار کام بہت بڑی حد تک آسان ہو جائے گا کیونکہ کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو خونریزی یا جنگ و جدل یا غرور اور بغض و حسد کی تعلیم دیتا ہو۔ بلکہ اس کے برعکس ہندو دھرم ہو یا اسلام دونوں یہ چاہتے ہیں کہ ہم شریف ہمسایوں کی طرح مل جلکر رہیں اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کریں۔

سخت افسوس ہے کہ ہندو اور مسلمان جو سالہا سال سے ہندوستان کی گود میں مثل حقیقی بھائیوں اور بہنوں کے پرورش پا رہے ہیں۔ ان میں کچھ دنوں سے آپس میں نا اتفاقی پیدا ہو گئی ہے اور اب اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ اس نا اتفاقی کو جہاں تک ممکن ہو جلد دور کر دیا جائے۔ اور سچائی و یکجہتی پیدا کی جائے۔ کیا وہ حقیقی بھائیوں اور حقیقی بہنوں میں ایسے تعلقات کا پیدا ہونا جسکی وجہ [illegible] لوگ آپس میں صلح کر لینے کی ضرورت محسوس ہو شرمناک نہیں ہے۔ بعض کوتاہ اندیش اور ناواقف آدمیوں کا خیال ہے کہ ہمارے نفاق کا باعث ہمارے مذہب کا اختلاف ہے لیکن یقین مانیے کہ یہ خیال از سر تا پا غلط ہے اصلی معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یعنی واقعہ یہ ہے کہ ہمارے نفاق کا اصلی سبب مذہب سے لاعلمی اور بے تعلقی ہے "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا"

کوئی مذہب خود آرائی، خود پرستی، بے رحمی اور غرور کی تعلیم نہیں دیتا اور یہی وہ خرابیاں ہیں جو نفاق کی خلیج کو روز بروز وسیع کرتی جا رہی ہیں۔ برعکس اسکے مذاہب تو انکسار، اخلاق باہمی، ہمدردی اور ایک دوسرے کی اعانت اور دستگیری کی ہدایت کرتے ہیں۔ اگر اس ہدایت پر عمل کیا جائے تو نفاق کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

حاضرین جلسہ۔ اگر ہم لوگ شروع سے اپنے بچوں کے دلوں میں یہ بات پیدا کر دیں کہ ہندو مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ایک کی ترقی دوسرے کی ترقی ہے اور ایک کی تباہی دوسرے کی تباہی، ہندوستان کی ترقی اسی وقت ہو سکتی ہے جب دونوں بھائی مل کر جان توڑ کوشش کریں۔ نفسانیت سے کام نہ لیں اگر بڑے بھائی کے مقابلہ میں چھوٹے بھائی کو حصہ رسدی قدرے قلیل زائد ملجائے تو بڑے بھائی کو اسکا خیال نہ کرنا چاہئے۔ یہ سب اسیوقت ممکن ہے کہ جب سب لوگوں کے دلوں میں یہ اسپرٹ پیدا ہو جائے خدا کرے ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا ہو! ایثار اور قربانی کا جذبہ ترقی کرے جو ہمارے آپس کے جھگڑوں کو بھلا دے۔ ہم لوگ دوش بدوش ہو کر ترقی کی آخری منزل پر پہونچ جائیں۔ آمین

فساد کے دفع کرنیکا ایک سہل اور آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کچھ دن کے لئے ہندو مسلمان کو اور مسلمان ہندوؤں کو اپنے اپنے حال پر چھوڑ دیں یہ ظاہر ہے کہ نہ تمام ہندو فساد پسند کرتے ہیں اور نہ تمام مسلمان بلکہ دونوں فرقوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جنکو ہمارے باہمی فساد سے فائدہ پہونچتا ہے۔ اور ان کے نام کی شہرت ہوتی ہے یہی خود غرض جماعت ایک نہ ایک بہانا تلاش کر کے بیچ میں چنگی ڈالدیتی ہے۔ اور آپ دور سے کھڑے ہو کر تماشہ دیکھتی ہے اس جماعت کی نفرت انگیز کارروائیوں کا بس یہی علاج ہے کہ مسلمان اگر ہندوؤں کو بھڑکانے کیلئے گائے کی قربانی کریں تو ہندو اپنی آنکھیں بند کر کے دوسرے راستہ سے نکلجائیں اور اگر ہندو مسلمانوں کو غصہ دلانے کے لئے مسجد کے سامنے باجہ بجائیں تو مسلمان اپنے کانوں میں دو انگلیاں ٹھونس کر نماز ادا کر لیا کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ برداشت اور صبر میں خدا نے بڑی طاقت دی ہے، دیکھئے امام حسینؑ نے کربلا کے میدان میں برداشت [illegible] صبر کی طاقت کا ایسا شاندار نمونہ دکھلایا کہ آج [illegible] حسینؑ کے ساتھ ہمدردی اور محبت کرنے والے دنیا کے ہر گوشہ میں موجود ہیں بہرحال اگر ہم صرف چند روز کیلئے صبر اور درگذر سے کام لیں تو ان تمام جھگڑوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اور ہندوستان اس آفت سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو سکتا ہے۔ کہ اس ملک کے باشندے متحدہ قومیت کا دعویٰ کرنے کے قابل نہیں ہیں جیسا کہ اکثر کہا جاتا ہے

قبل اس کے کہ اتحاد کی دشوار مہم سر ہو ہم لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے کی عادت چاہیے۔ آخر ہم سب لوگ ہم وطن ہیں اور ہم سب کی کوششوں کا مقصد ایک ہی ہے لیکن جب تک ایک دوسرے پر اعتماد کی عادت ایک دوسرے میں پیدا نہ ہو جائے۔ سچا اتحاد ہونا مشکل ہے۔

معزز حاضرین۔ اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتی ہوں لیکن آخر میں اتنا اور کہنا چاہتی ہوں کہ ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ میں ہم کو پورے اثر سے کام لینا چاہئے یہ مسئلہ کچھ ایسا پیچیدہ اور گنجلک نہ تھا [illegible] کچھ لوگوں نے اسکو اپنی خودرائی اور خود غرضی سے بہت پیچیدہ بنا دیا ہے اور روز بروز [illegible] بناتے جاتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کی عورتیں بھی اس مسئلہ کو حل کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ جو گتھی تنہا مردوں کے سلجھائے اب تک نہ سلجھی وہ ہم عورتوں کی مدد سے نہایت آسانی سے سلجھ جائے گی۔

البتہ طبیعت میں مستعدی، ارادہ میں مضبوطی اور خلوص و نیک نیتی سے کام کرنے کی ضرورت ہے ہم اگر اس افسوسناک مسئلہ کی سلجھانے کی صدق دل سے کوشش کریں گے تو یقیناً کامیاب ہوں گے جس کے بعد ہماری اس کمزوری پر آئندہ دوسروں کو ہنسنے کا موقع نہ ملے گا۔

مسز لودی کا خطبہ صدارت

(بقیہ مضمون صفحہ ۸)

اب میں آخر میں آپ سے اس سمع خراشی کی معافی چاہتی ہوں۔ اور دعا کرتی ہوں کہ خداوند کریم ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ایک دوسرے سے ملکر رہیں اور کبھی لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔

اور مکرر آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ میری غلطیوں پر چشم پوشی فرمائیں گے اور جو کچھ تکلیفیں آپ لوگوں کو یہاں کی رہائش میں پیش آئیں گی اُن پر نظر عفو رکھیں گے۔ خدائے پاک ہم کو اور آپ کو یہ توفیق دے کہ ملکر رہیں۔ آمین۔

خاکسار

بیگم ڈاکٹر حبیب احمد خاں لودی

بحکم جناب لالہ شنکر سہائے صاحب گپتا آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر قنوج

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ہ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال مقام قنوج ضلع فرخ آباد

نمبر مقدمہ ۴۲

راجہ درگا نراین سنگھ　　مدعی

بنام مسماۃ گوداہی وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام مسماۃ گوداہی زوجہ تدھیر و جیلا ولد جیودا کہن قوم لودہ ساکن و کاشتکار موضع سکھولی پرگنہ تروا ضلع فرخ آباد

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے۔ لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۳۳ء بوقت ۸ بجے صبح بمقام قنوج اصالتاً یا معرفت کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب مسٹر شاہ ولی عالم صاحب بہادر ایڈیشنل سب جج خفیفہ مظفر نگر

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ہ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۲ ۱۹۳۳ء

بعدالت خفیفہ ایڈیشنل سب ججی مظفر نگر ضلع میرٹھ

لالہ عطر سین و مہابیر پرشاد ولیسران لالہ گیا پرشاد قوم جینی اگروال ساکن مظفر نگر بزاز سٹرک شاملی　　مدعی

بنام آغا امیر حامد پسر سید محمد تقی قوم سید ساکن کوال پرگنہ جولی جانسٹھ ضلع مظفر نگر　　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپکے نام ایک نالش بابتہ رقعہ ساہوکاری کی ہے لہٰذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے

اتحاد کانفرنس یو۔ پی کا سالانہ پہلا اجلاس

مسز لودی کا خطبہ صدارت

۱۳ رمئی ۶ بجے شام کو سناتن دھرم ہال کانپور میں، اتحاد کانفرنس یو پی کے پہلے سالانہ اجلاس میں بلقیس حبیب بیگم صاحبہ (مسز ڈاکٹر حبیب احمد خان لودی) صدر مجلس استقبالیہ نے مندرجہ ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔

میرے معزز بھائیو و بہنوں اور ہمدردان قوم

سب سے پیشتر میں اُس خدا پاک کا ہزار ہزار شکر ادا کرتی ہوں کہ جس نے ہم کو اور آپ کو یہ توفیق دی کہ آج ایک جگہ جمع ہو کر ایسے اہم اور مشکل کام میں مشورہ کریں اور کوشش کریں کہ جس پر ہماری آیندہ بڑی سے بڑی کامیابیوں اور ترقیوں کا انحصار ہے اس کے بعد میں آپ سب کا اپنی طرف سے وال کانپور کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے دور اور نزدیک مقامات سے تشریف لاکر ہماری کانفرنس کو رونق بخشی۔ اور ہم سب کو مشکوری کا موقع دیا۔ یہ بھی کہدینا ضروری سمجھتی ہوں کہ مجھ ناچیز کے سپرد ایک ایسی خدمت ہوئی ہے کہ جسکے میں قابل نہ تھی کیونکہ مجھ سے زیادہ قابل اور لائق بہنیں کانپور میں موجود ہیں یہ صرف ہمارے بھائی پنڈت دلو نرائن پانڈے صاحب کی محبت اور عنایت ہے۔ جسکے لیے میں خاص طور پر صاحب موصوف کی مشکور ہوں۔ اگر میں اپنی لاعلمی کی وجہ سے آپ لوگوں کی خدمت میں کوتاہی کروں اور آپ سب کو کافی آرام نہ پہونچا سکوں تو براہ کرم آپ سب میری ناتجربہ کاری کی وجہ سے معاف فرمائیے گا۔

محترم بھائیو اور بہنوں! "اتحاد" دیکھنے۔ سننے لکھنے میں ایک بہت چھوٹا سا لفظ ہے مگر اس میں وہ جادو بھری تاثیر ہے کہ اگر ہم اور آپ سب ملکر اس حقیقی مطلب اور معنی پر غور کریں تو ایک عظیم الشان کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ نہیں بلکہ دنیا کو ہلا سکتے ہیں زمانہ سلف کی اگر تاریخیں اُٹھا کر دیکھئے تو ایک معمولی سی معمولی قوم کو ایک عظیم الشان کامیابی صرف اسی اتفاق کی وجہ سے حاصل ہوئی۔

ہماری اسلامی تاریخ پر نظر غور کیجئے تو صرف اسی اتفاق اور ایکے نے اسلام کو قریب قریب تمام دنیا پر حکمران کردیا تھا۔ اسی طرح سے ہندو بھائیوں کی تاریخ پر نظر ڈالئے تو اُن کو بھی تمام کامیابیاں اسی اتحاد کی وجہ سے حاصل ہوئیں۔ اکبر بادشاہ کا زمانہ ہمارے واسطے قابل تقلید ہے۔ ہندو مسلمانوں کا اتفاق ایک جان دو قالب نظر آئے گا۔

ہم اور آپ ایک ہی ملک کے باشندے اور قریب قریب ایک ہی لباس ایک ہی زبان ایک ہی طرح کی بود و باش تو کیا وجہ کہ ایک دوسرے سے ملکر نہ رہیں۔

مذہبی معاملات اور جھگڑوں کو لیجئے تو میرے خیال میں کسی کے مذہب نے کسی کے ساتھ برائی یا بغض کینہ دشمنی کو نہیں کہا۔ مذہب ہم کو ہمیشہ اچھا راستہ بتاتا ہے اور ہم کو ہمیشہ یہی سکھائیگا۔ کہ ہم ایک دوسرے کیساتھ بھلائی کریں۔ برائی نہ کریں۔

بڑے بڑے پیغمبر اور بزرگوں کے دنیا میں آنیکا یہی مطلب تھا کہ ہم کو راہ مستقیم پر لیجائیں بھٹکے ہوؤں کو راستہ بتلائیں ہمارے یا آپکے مذہب نے ہرگز کسی کیساتھ برائی کرنا یا دل آزاری نہیں سکھائی۔ مذہب نے ہم کو یہی سکھایا ہے کہ ملکر نیکی کے ساتھ رہو۔ اپنا دشمن بھی ہو تو اُس کے ساتھ برائی نہ کرو۔

انگریزی کی ایک مثل ہے کہ "ہر ایک کالی گھٹا میں ایک روپہلی لکیر ہوتی ہے" اسی طرح کانپور گذشتہ سال کے بلوہ کے خوفناک لفظ سے اس قدر مشہور اور بدنام ہو گیا ہے کہ ہر فرد بشر کو ہر وقت کسی نہ کسی خطرناک صورت کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور لوگوں کے دل اسقدر سہے ہوئے ہیں کہ ایک دوسرے کی صورت سے خائف ہیں اور سیاہ اندھیری گھٹائیں سب کے سر پر منڈلایا کرتی ہیں۔ مگر ہم کو ان کالی گھٹاؤں میں اسی روپہلی لکیر کی امید رکھنا چاہیئے۔ جو کہ کالی گھٹا کے بعد نظر آتی ہے

اور بہت جلد ہم کو کانپور پر سے ان مہیب اور غضبناک سیاہ گھٹاؤں کو ہٹا کر صلح و اتفاق اور نیک نامی کے پھول برسانا چاہئیں۔ تاکہ ہمارا کانپور جس طرح سے خطرناک اور لڑائی کے برے لقب سے مشہور ہو گیا ہے اسی طرح صلح اور امن کے لقب سے ہر ملک اور ہر شہر کے چھوٹے بڑے ۴

۴ فرد کے دل میں جاگزیں ہو

ہم سب کی نظروں میں کانپور کی اس مہیب اور خوفناک بلوہ کا زمانہ پیش نظر ہے۔ جس کے خیال سے دل لرزتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ان معصوم بچوں اور مظلوم عورتوں کی روحیں جو اس بلوہ میں بیگناہ شہید ہوئے پکار پکار کر ہمیں کہہ رہی ہیں کہ اگر سرزمین ہند کو اس پاک خون سے آیندہ نہیں بھرنا چاہتے تو آپس میں بھائیوں کی طرح ملکر رہو تاکہ اس تازہ گناہ کی راکھ سے اتفاق کا فرشتہ پیدا ہو اور اس سیاہ گھٹا و لسنی خدا کی رحمت برسے

لہذا میرے عزیز بھائیو اور بہنوں، ہم کو بہت جلد یہ کوشش کرنا چاہئے کہ ہمارے شہر پر سے برائیوں کی گھٹا پھٹ کر رحمتیں برسنے لگیں اور ہم سب اتفاق اور ایکے سے رہیں اور بلا کسی قسم کی برائی اور بغض و کینہ کے نہایت صاف دلی سے ایک دوسرے سے ملکر ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔

ایک بات پر ہم کو ضرور نظر رکھنا چاہیئے کہ اس اتفاق اور میل میں ہم کبھی ایک دوسرے کے مذہبی معاملات پر حملہ نہ کریں اور ایسے الفاظ نہ کہیں کہ ایک دوسرے کا دل دکھے اور مذہبی معاملات اور نکتہ اور ہیں اگر ایک دوسرے پر ہم مذہبی چوٹیں نہ کریں تو میں آپ سے سچ کہتی ہوں کہ کبھی ہم میں ناخوش گوار واقعات نہ پیدا ہوں

(باقی صفحہ ، کالم ۴)

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

مدعا زندگی کس طرح حاصل ہو	پاک و صاف زندگی کیسی ہوتی ہے
دنیا کسطرح خوبصورت معلوم ہوگی	ہم کیونکر عمر دراز ہو سکتے ہیں
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو	سچی خوشی کہاں ہے

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ

آتنک نگرہ جام نگر

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD.)

ہیضہ پھیلا ہے

پودن ہرا (عرق پودینہ) (REGD.)

یہ سبز پتیوں سے بنا ہے، بدہضمی، درد شکم اور امراض ریاحی اس سے جلد رفع ہوتے ہیں بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے دور کرنے میں اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ مفید ہے۔

قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ ۱۴ر
ڈاک محصول سات آنہ ۷ر
قیمت چھوٹی شیشی دس آنہ ۱۰ر
ڈاک محصول سات آنہ ۷ر
قیمت شیشی نمونہ تین آنہ ۳ر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

کافو (اصل عرق کافور) (REGD.)

ہیضہ۔ گرمی کے دست پیٹ کے درد، اور بدہضمی وغیرہ روکنے اور اچھا کرنے کے لئے بے مثل ہندوستانی دوا۔

ہیضہ کے ناگہانی حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار اور سفر کرنے والے کو وقت سے پیشتر کافو کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کیلئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر مشہور ہوئی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو وہاں روزانہ اسکے ایک دو قطرہ استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اسکے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں نقلی عرق کافور سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۶ر محصول تین شیشوں تک سات آنہ

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنی مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت "اسٹار ٹریڈ مارک" اور "ڈابر" نام ضرور دیکھ لیں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی، نزلہ زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے، پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲ ؏

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج۔ کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک دہلی ایجنٹ:۔ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ... ششماہی ...

جلد ۱۷ | کان پور چہارشنبہ ۲۴ مئی ۱۹۳۳ء مطابق ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ | نمبر ۱۸

شہید کربلا

(از جناب منظور حسین ماہر القادری)

اے شہید کربلا اے راحتِ جانِ نبی
نورِ چشم فاطمہ رضؓ اے جوہرِ تیغِ علیؓ

اے سراپا جوشِ حق اے پیکرِ عزم و ثبات
اے اساسِ زندگی اے مرکزِ نظمِ حیات

تیرے پائے استقامت میں ذرا جنبش نہ تھی
لاش تڑپا کی اگرچہ اکبرِ نوخیز کی

تو نے کب باطل کے آگے سر کیا تھا اپنا خم
اصغرِ گلرو کے ننھے سے جنازہ کی قسم

خشک ہونٹوں نے ترے دریا بہائے صبر کے
حق پرستی نے تری ویراں کیے نخوت کدے

کربلا کی ریت فردوس حقیقت بن گئی
آبشارِ زیست تیری خون کی اک اک دھار تھی

تیری خودداری نے کھولا دہر میں رازِ حیات
ریت کا تودہ تری نظروں میں تھا نہرِ فرات

موت کی دھمکی ڈرا سکتی ہے مسلم کو کہیں
تو نے بتلایا کہ حق باطل سے دب سکتا نہیں

تیرے افسانے میں مضمر عظمتِ ہستی کا راز
اک زمانہ ہے کہ تیری ذات پر کرتا ہے ناز

فاتحِ ملکِ جفا اے کامگار و ارجمند
تو نے سطحِ زندگی کو کر دیا کتنا بلند

بارک اللہ دولتِ دنیا کو سمجھا تو حقیر
سچ تو یہ ہے تیرا منت کش ہے انسانی ضمیر

تیرا افسانہ سکونِ قلبِ پریشاں کیلئے
تیری قربانی سبق ہے اہلِ ایماں کیلئے

(مدینہ)

عورتوں کی دنیا

ہندوستانی عورتیں

(ایک انگریز خاتون کی قلم سے)

مس ایلن ولکنسن نے جو انگلستان کی پارلیمنٹ کی ممبر اور مشہور اہل قلم ہیں۔ حال میں ہندوستانی عورتوں کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے ہم اس مضمون کے بعض حصوں کا خلاصہ درج ذیل کرتے ہیں۔

مس ولکنسن لکھتی ہیں کہ ہندوستان میں مجھ کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ ہندوستانی میں انفرادی حیثیت سے تو عورتیں محکوم ہیں لیکن من حیثیت الجماعت ان کا اثر بہت زیادہ ہے۔ خصوصاً گھر کی بڑی بوڑھیوں کو جن کے بیٹے جوان ہو چکے ہوں بہت قوت حاصل ہے اگر انگلستان کی عورتیں ان کے حاکمانہ اقتدار کی حالت دیکھ لیں تو حیران رہ جائیں۔ کلکتہ میں ایک صاحب نے مجھے ڈنر پر مدعو کیا اور مجھے شیری (ایک قسم کی شراب) پینے کو دی میں نے پوچھا آپ کیوں نہیں پیتے انہوں نے کہا کہ میں پی تو لیتا مگر میری والدہ بہت ناراض ہوں گی۔ میں نے کہا آپ کی والدہ تو یہاں سے دو ہزار میل کے فاصلہ پر بیٹھی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ صحیح ہے لیکن اُن کی زندگی میں میں ان کے حکم سے سرتابی کی جرأت نہیں کر سکتا

ہندوستان میں جو لوگ ترقی کے میدان میں بڑھے ہوئے ہیں وہ بڑی بوڑھیوں کے ان اثرات کو بہت خطرناک سمجھتے ہیں بہتیرے ایسے گھرانے ہیں جن میں صغر سنی کی شادی کی رسم کبھی کی ترک ہو چکی ہوتی۔ لیکن قدیم خیال معمر عورتوں نے اس خیال کی ہمیشہ مخالفت کی۔ اسلئے مردوں کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اس رسم کو ترک کر سکیں یہی حال چھوت چھات کا ہے لیکن جب بڑی بوڑھیاں کسی نئے خیال کی حمایت پر آمادہ ہو جاتی ہیں تو ان کی خدمات بہت کارآمد ثابت ہوتی ہیں ان پر گاندھی جی کے خیالات کا بہت اثر ہے۔ کیوں کہ گاندھی جی خیالات کا بہت اثر ہے کیونکہ گاندھی جی ان معاملات میں بہت قدامت پسند واقع ہوئے ہیں وہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستانی اپنے پرانے طور طریقوں پر کاربند رہیں اور یورپ والوں کی نقل نہ کریں۔ چنانچہ یہ انہیں کا اثر ہے کہ تعلیم یافتہ لڑکیوں نے بھی لباس اور وضع قطع کے بارے میں یورپ کا تتبع نہیں کیا۔ میں نے ہندوستان میں ۱۲ ہزار میل سفر کیا ہے لیکن اس طویل سیاحت کے دوران میں مجھے صرف ایک لڑکی ایسی ملی ہے جس کے بال یورپ کے جدید فیشن کے مطابق ترشے ہوئے تھے۔ باایں ہمہ گذشتہ دس سال کے عرصہ میں گاندھی جی کی بدولت ہندوستان میں عورتوں کو جو قدر آزادی حاصل ہو گئی ہے وہ بڑے بڑے ریفارمروں کی تقریروں سے پچاس سال کی مدت میں بھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔

جب گاندھی جی نے عورتوں سے درخواست کی کہ وہ کانگریس کی تحریک میں شامل ہو کر شراب اور ولایتی کپڑے کی دوکانوں پر پکیٹنگ کریں۔ تو سولہ سو عورتیں اس تحریک میں شامل ہو گئیں۔ انہوں نے دیش سیوکا کے نام سے ایک جماعت قایم کی۔ اور ساڑی ان کی وردی کا ضروری جزو قرار دیا گیا۔ جب سے عورتوں کو کانگریس کمیٹیوں کا ڈکٹیٹر بنانے کا رواج چلا ہے اکثر ہندوستانیوں کو اس امر کا احساس ہو رہا ہے کہ یہ عورتیں ڈکٹیٹر بنتے ہی ضلع بھر کی قومی سرگرمیوں کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہیں اس کے علاوہ ایک اور بات بھی قابل غور ہے جب سے کانگریس کو خلاف قانون جماعت قرار دیا گیا ہے یہ حالت ہو گئی ہے کہ جو شخص ڈکٹیٹر کا عہدہ منظور کر لیتا ہے۔ اسے فوراً گرفتار کر کے جیل پہنچا دیا جاتا ہے۔ لیکن جب کوئی عورت ڈکٹیٹر بنائی جاتی ہے تو پولیس اسے گرفتار کرنے میں کسی قدر تامل کرتی ہے۔ اور مرد اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر کانگریس کا کام سرگرمی سے کرتے رہتے ہیں۔ ہندوستان میں جو عورتیں ابتدا میں ڈکٹیٹر مقرر ہوئی ہیں ان میں ایک خاتون ایک مشہور لیڈر کی دختر اور ایک بڑے لیڈر کی بیوی تھیں ان کے نام جو اُن کے جیل میں بھیج دیے گئے تھے انھیں محض اس لیے ڈکٹیٹر بنا دیا گیا کیونکہ ان کے خاندان نے کانگریس کی بہت خدمات انجام دی تھیں لیکن انہوں نے صرف برائے نام ڈکٹیٹر بنے رہنا گوارا نہ کیا*

* بلکہ اس عہدے پر مقرر ہوتے ہیں اپنی علاقہ کی تنظیم شروع کر دی۔ کیونکہ اس علاقہ میں کانگریس کی تحریک مدہم پڑ چکی تھی۔ انہوں نے نہایت سخت احکام جاری کرنا شروع کر دیے۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر کانگریسی کارکن جو جیل جانے سے ڈرتے تھے گرفتار کر لیے گئے

جب یہ خاتون گرفتار ہوئیں تو انہوں نے پولیس کو بہت پریشان کیا۔ کئی دوسری خواتین نے بھی ان کی مثال پر عمل کرتے ہوئے اب یہ حالت ہے کہ جب کسی خاتون کو کانگریس کا ڈکٹیٹر مقرر کیا جاتا ہے تو پولیس کے علی افسر فوراً سمجھ لیتے ہیں۔ کہ انہیں نہایت سرگرمی اور مستعدی دکھانا پڑے گی۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوستان میں کروڑوں عورتیں ایسی ہیں جو بالکل لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں لیکن اب ان روشن خیال عورتوں کے کارناموں کا غلغلہ دور دراز دیہات میں پہونچ چکا ہے جن سے دیہاتی عورتیں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔

قاہرہ ۱۶ مئی مجلس وزراء قاہرہ نے سوتی پارچہ جات پر محاصل میں ترمیمات کی قرارداد کو منظور کر لیا ہے۔ ابھی تک تفصیلات نہیں معلوم ہیں لیکن قیاس کیا جاتا ہے کہ محاصل میں ۲۵ فیصدی اضافہ کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے ۔ زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۷	کانپور چہارشنبہ ۲۴ مئی ۱۹۳۳ء	نمبر ۱۸

مہاتما گاندھی کے گذشتہ برتکے دلچسپ حالات

مہاتما گاندھی نے ۸ مئی کو جو برت رکھا ہے وہ کوئی نئی اور تشویشناک بات نہیں ہے۔ آپ آٹھ دفعہ اس سے پہلے بھی فاقہ کشی کر چکے ہیں۔ ہم ذیل میں اُن تمام فاقہ کشی کے مختصر حالات ناظرین کی دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

اول مرتبہ جنوبی افریقہ ۱۹۱۲ء میں آپ نے فاقہ کشی کی۔ جس کے متعلق گاندھی جی نے اپنی خود نوشت سوانح عمری میں لکھا ہے کہ اکثر قیدیوں کی رہائی کے بعد ٹاسٹائی آشرم میں معدودے چند لوگ رہ گئے وہ خاص طور پر منکس کے باشندے تھے اسلئے میں آشرم کو منکس لیگیا اور وہاں میری سخت آزمایش ہوئی ان باقی ماندہ لوگوں کو منکس چھوڑ کر میں جوہانسبرگ میں گیا اور تھوڑے ہی دن جوہانسبرگ میں رہا ہونگا کہ مجھے دو اشخاص کی سخت گراوٹ کی اطلاع موصول ہوئی اور اس واقعہ نے میرے دل پر کافی اثر کیا۔ اور اُس دن میں فینکس روانہ ہوگیا راستہ ہی میں مینے سوچ لیا کہ اسبارہ میں میرا کیا قصد ہے اور میں نے یہ ارادہ کرلیا کہ یہ لوگ اس وقت سمجھیں گے جب میں ان کی گراوٹ کیلئے کوئی کفارہ کرونگا اور اس سے ان کو اپنے گناہ کا علم ہوگا۔ اسلئے مینے ایک ہفتہ کا برت رکھا اور سات دن تک صرف ایک وقت کھانا کھایا۔ اور گنہگاروں پر جو کچھ غصہ آیا تھا وہ دور ہوگیا اگرچہ میری فاقہ کشی سے اکثر لوگوں کو تکلیف ہوئی۔ لیکن مطلع صاف ہوگیا اور اور فاقہ کشی کی اہمیت کو مینے سمجھا۔ نیز طلبا اور طالبات سے میرے تعلقات اور بھی مضبوط ہوگئے۔

دوسری مرتبہ جس واقعہ کے متعلق گاندھی جی کو پھر ۱۴ دن تک فاقہ کشی اختیار کرنا پڑی۔ اور اسکا نتیجہ امید سے زیادہ برآمد ہوا۔ دوسرے برت میں صرف پھل وغیرہ کا استعمال کرتا رہا۔ آخری ایام مجھے تکلیف دہ محسوس ہوئے اسوقت مجھے رام رام کا پورا کرشمہ معلوم نہ تھا کیونکہ تکلیف برداشت کرنے کی طاقت کم تھی۔ فاقہ کشی کے ایام میں پانی خوب پینا چاہئے۔ اگرچہ پانی پیتے وقت قے آنے لگتی تھی جس سے پانی بہت کم پیا جاتا تھا اس سے گلا خوب خشک ہوگیا۔ جسم لاغر۔ اور آخری ایام میں نہایت آہستہ بولتا تھا ایسی صورت میں بھی تحریر کا کام برابر جاری رکھا۔

تیسری مرتبہ فساد احمد آباد کے موقعہ پر ۱۹۱۷ء میں گاندھی جی کا برت مزدوروں کی ہڑتال کے سلسلہ میں تھا۔ ۱۹۱۷ء میں چمپارن ستیہ آگرہ شروع ہوا اور گاندھی جی کی سعی سے وہاں کے گورے نیل والوں کے مظالم سے وہاں کے لوگوں کو خلاصی حاصل ہوئی یہ کام ابھی جاری ہی تھا کہ مِس انکوسیریا کا ایک مکتوب احمد آباد کے مزدوروں کے متعلق موصول ہوا۔ مزدوروں کے ساتھ مالکان مل کا برتاؤ پسندیدہ نہ تھا فیصلہ کرنیکی کوشش کی گئی لیکن کامیابی حاصل ہوئی۔ اس پر وہاں سرگرمی کیساتھ جدوجہد کی گئی اور اور گاندھی جی نے ان کی طرفداری کی۔ اور آپنے مزدوروں کو ہڑتال کرنے کی صلاح دی شروع میں مزدور ثابت قدم رہے۔ لیکن آخر میں اُنکے پاؤں ڈگمگانے لگے۔ میں نے خیال کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے جس سے وہ اپنے مقصد سے دور جا پڑیں۔ گاندھی جی نے اعلان کیا کہ جب تک کوئی فیصلہ نہ ہوجائے اُسوقت تک وہ فاقہ کشی اختیار کریں گے۔ مزدور یہ سنکر متحیر رہ گئے مزدوروں نے کہا کہ آپ نہیں بلکہ ہم فاقہ کشی کرینگے آپ کو برت نہیں کرنے دیں گے۔ ہمیں معاف کیجئے ہم اپنا عہد پورا کریں گے گاندھی جی نے کہا تم کو برت کرنیکی ضرورت نہیں ہے تم اپنے عہد کو پورا کردو تو کافی ہے۔ گاندھی جی کو اس معاملہ میں تین دن تک فاقہ کشی کرنی پڑی

چوتھی مرتبہ ۱۹۱۹ء میں جب پرنس آف ویلز بمبئی میں جہاز سے اترے تو اس وقت ہڑتال کرکے باشندگان شہر امن و امان سے نہ رہ سکے اور انہوں نے فساد کردیا آگ لگادی کئی آدمی مرگئے اور زخمی ہوئے جس پر گاندھی جی نے تین دن تک برت رکھا۔

پانچویں مرتبہ ۱۹۲۲ء میں چوری چورا کے المناک حادثہ کے موقعہ پر کیا گیا۔ اور یہ برت گاندھی جی نے ۵ دن تک رکھا۔

چھٹی مرتبہ ۱۹۲۴ء میں فساد کوہاٹ کے سلسلہ میں رکھا گیا۔ یہ برت بھی ۲۱ دن تک کا ہوا تھا۔ جو دہلی میں کیا گیا تھا۔

جس کے متعلق آپنے لکھا تھا کہ یہ موقعہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے میرا دھرم مجھے حکم دیتا ہے کہ جب ایسا وقت آئے تو تم فاقہ کشی اختیار کرو یہ برت ۸ اکتوبر کو ختم ہوا تھا۔

ساتویں مرتبہ برت ستیہ آگرہ کی پاکیزگی کے متعلق ۱۹۲۵ء میں کیا گیا۔ اس برت سے عوام کا کوئی تعلق نہ تھا گاندھی جی نے یہ برت سات دن تک رکھا تھا کیونکہ آشرم ہذا میں ایک بدعنوانی کا واقعہ سرزد ہوا جس سے متاثر ہوکر آپ نے فاقہ کشی اختیار کی۔

آٹھویں مرتبہ ۱۹۳۲ء میں آٹھواں برت اچھوتوں کے متعلق رکھا گیا تھا تاکہ اچھوتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ نکیا جاوے ۲۰ ستمبر سے دوپہر کو یہ برت شروع ہوکر ۲۶ ستمبر کو ختم ہوگیا تھا۔ گاندھی جی نے عہد کیا تھا کہ اگر وزیر اعظم اپنے فیصلہ کو تبدیل نہ کریں گے تو میں جان دیدونگا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وزیر اعظم کو اپنا فیصلہ تبدیل کرنا پڑا کیونکہ پونا میں ہندوں اور اچھوتوں کے مابین ایک سمجھوتہ ہوگیا۔ جسکی اطلاع وزیر ہند کو دی گئی اور انہوں نے اس سمجھوتہ کو برقرار رکھا۔

نویں مرتبہ آجکل ۲۱ دن کا گاندھی جی نے برت رکھا ہے اسکا تعلق بھی اچھوتوں سے ہے اور جس کے نصف ...

آئینۂ کانپور

اتحاد کانفرنس ۱۱ مئی ۹ بجے دن کو مسٹر اے ہون بار ایٹ لا ایم۔ ایل۔ اے کے بنگلہ پر اتحاد کانفرنس کا ایک جلسہ ہوا جسمیں آیندہ سال کیلئے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا کانفرنس کے صدر مسٹر اے ہون۔ سکریٹری مسٹر ایس سی چٹرجی۔ اور خزانچی مسز ہون۔ و مسٹر راؤ منتخب ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ چار نایب صدر۔ چار اسسٹنٹ سکریٹریان اور ۱۳ ممبران انتظامیہ منتخب ہوئے ہیں۔

سوشل کلب کے متعلق بھی جلسہ میں غور وخوض کیا گیا بالآخر سات اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو کہ ۴ جون کے جلسہ میں اپنی رائے پیش کریگی۔ اور یہ جلسہ حافظ محمد صدیق صاحب کے مکان میں ہوگا۔

مالگزاری کی جدید اسکیم ناظرین کو غالبًا یاد ہوگا کہ صوبہ کی کونسل میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی۔ کہ غلہ کی قیمت بازار و مالگزاری اور لگان میں ایسا تناسب پیدا کیا جائے کہ جس سے روز مرہ کی پریشانیوں کا خاتمہ ہوجائے۔

چنانچہ اب معلوم ہوا ہے کہ اس اسکیم کے مرتب کرنے کیلئے ہمارے شہر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر مسٹر آر۔ الیف۔ موڈی منتخب ہوئے ہیں۔ جنکو بندوبست کے کام میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ اور آپنے سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کو مقرر کیا ہے۔ اس اسکیم کی تیاری کا کام شروع ہوگیا ہے۔ اور اٹاوہ مین پوری فرخ آباد۔ اور کانپور کے اضلاع میں اس مسئلہ پر غور کیا جارہا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ سید احمد علی صاحب جو کہ بندوبست کے کام میں بہت قابل اور کافی تجربہ حاصل کرچکے ہیں۔ اس اسکیم کے بنانے میں کامیاب ہوں گے۔ اور غالبًا ستمبر تک یہ اسکیم تیار ہوجائے گی۔

میونسپل ملازمت اور اچھوت بابائی کوری ممبر میونسپل کمشنر نے بورڈ کے آیندہ اجلاس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:۔

(۱) اچھوتوں کی ہمت افزائی اور بغرض امداد یہ بورڈ تقرر کرنے والی کمیٹی سے سفارش کرتا ہے۔ کہ آیندہ سینٹری جمعداروں کا تقرر اچھوتوں میں سے کیا جائے اور اس وقت تک ہوتا رہے جب تک اچھوتوں کا تناسب خاطر خواہ نہ ہوجائے۔

(۲) اچھوتوں میں اعلیٰ تعلیم کا شوق پیدا کرنے کیلئے یہ بورڈ سفارش کرتا ہے کہ آیندہ جو آسامیاں خالی ہوں ان پر اچھوتوں کا جو تعلیم میں دوسرے امیدواروں کے ہم پلہ ہوں تقرر اس وقت تک کیاجائے جب تک کہ اچھوتوں کا تناسب خاطر خواہ نہ ہوجائے۔

نیشنل انشورنس کمپنی نیشنل انشورنس کمپنی لیمیٹڈ کلکتہ نے جو آج انشورنس دنیا میں ایک ممتاز جگہ رکھتی ہے۔ اُسنے اپنا سب آفس مسٹن روڈ کانپور میں کھولا ہے۔ اسکے سہل الاصول قواعد اور نئی نئی اسکیمیں بہت موثر اور دلکش ہیں۔ اس سب آفس کے انچارج مسٹر آر کے نگم مقرر ہوکر آئے ہیں جو نہایت قابل ہونے کے علاوہ تقریبًا چوتھائی صدی کا تجربہ بیمہ کے کام کا رکھتے ہیں۔

لگان کی معافی مسٹر آر۔ الیف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر کی سفارش پر حکومت نے ۱۴ ہزار ۶ سو ۳۲ روپیہ سرکاری لگان میں معاف کردیا ہے۔

آل انڈیا فائن آرٹس آل انڈیا فائن آرٹ و سودیشی نمایش مہاتما گاندھی کے برت کی وجہ سے بجائے ۲۶ مئی کے ۲۹ مئی سے شروع ہوکر ۹ جون تک رہیگی۔ دوکانداران صاحبان کو چاہئے کہ وہ اسی پروگرام کے مطابق تشریف لائیں۔

اچھوت ادہار کے خلاف جلوس ۱۲ مئی کو سناتن دھرمی پنڈتوں کا ایک جلوس نہر پار سے اٹھایا گیا تھا جو کہ مندروں کے سامنے کھڑے ہوکر یہ آواز لگاتا تھا کہ اچھوتوں کو مندروں میں نہ داخل ہونے دو

سودیشی بازار گنگارام کا کٹرہ واقعہ جنرل گنج میں سودیشی بازار اس ماہ کے آخر تک کھل جائیگا جہاں ہر قسم کی سودیشی اشیاء کی دوکانات ہوں گی۔

ریلوے اسٹیشن پر پولیس کا حملہ ۱۲ مئی کی رات کو پولیس کی ایک کافی جماعت نے سنٹرل اسٹیشن پر حملہ کرکے پلیٹ فارم کے دو شخصوں کو گرفتار کیا۔ جنکی تلاشی لینے پر ایک شخص کے پاس ایک پستول اور ۴ کارتوس اور ۲۰ سیر بھنگ برآمد ہوئی اور دوسرے شخص کے پاس سے دو قرولیاں برآمد ہوئیں اسی سلسلہ میں انور گنج میں متعدد مکانات کی تلاشی لی گئی۔ کل ۶ اشخاص اس سلسلہ میں گرفتار کیے گئے ہیں

پولیس سے جھگڑا عدالت نے منے خاں کو اس جرم میں ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے کہ اُس نے ایک پولیس کانسٹبل سے جھگڑا کیا تھا۔

لوٹ لیا۔ ایک مسافر جو کہ گوالیار سے آیا تھا اور میرپور جارہا تھا۔ راستہ میں کچھ لوگوں نے اُسے پکڑ کر درخت سے باندھ دیا۔ اور ۳۶ روپیہ اُسکے چھین کر فرار ہوگئے پولیس نے اس سلسلہ میں کلوا۔ اور بدھو کو گرفتار کرلیا ہے

ٹریم بند ہوگئی ۱۷ مئی سے کمپنی نے ٹریم کو بند کردیا ہے اور تقریبًا ۱۵۰ آدمی جو اس سلسلہ میں کام کرتے تھے اُن کو جواب دیدیا گیا ہے۔

جعلی منی آرڈر رام پرشاد عرف متھرا پرشاد جو کہ جعلی منی آرڈر بناکر روپیہ وصول کرنے کے سلسلہ میں ماخوذ تھا اس کو عدالت سٹی مجسٹریٹ سے دو دفعاؤں کے ماتحت ۲-۲ سال قید سخت اور ۵۰۰-۵۰۰ روپیہ کی سزا ہوئی ہے عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ایک سال مزید قید سخت کی سزا۔ سزائیں علیحدہ علیحدہ شروع ہونگی

جواریوں کو سزا عدالت سٹی مجسٹریٹ سے ۳ جواریوں کو ۳-۳ ہفتہ کی قید سخت اور ۴ جواریوں کو ۵-۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے۔

بیٹے نے باپ کو زخمی کیا محمد اسمعیل ساکن کرنل گنج پر یہ الزام تھا کہ اُس نے اپنے باپ کو زخمی کیا تھا عدالت نے اس جرم میں محمد اسمعیل کو ۲ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

غنڈہ ایکٹ مہادیو پرشاد تواری پہلوان ساکن نہر پار کو غنڈہ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا غنڈہ ایکٹ کے ماتحت کشن سنگھ، ناٹے پہلوان اور ٹھاکر دلیپ سنگھ کو ایک ہفتہ کے اندر شہر چھوڑنیکا حکم دیا گیا۔

انگلیوں کے نشانات کے ذریعہ تفتیش جرائم کا کام

فن سراغرسانی کا ایک دلچسپ مضمون

مشرق میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً نشان انگشت مہر و دستخط اور تحریر و انشا کو ایک خاص قسم کی عدالتی و دنیاوی اہمیت حاصل ہے۔ ہندوستان کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ اُس نے نشان انگشت کو کاغذات اور دستاویزات پر ثبت کرنے کا رواج قایم کیا ہے۔ اور اُس سے مجرموں کے سراغ اور اُن کی ماہیت کا اصلیت معلوم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس چیز نے یورپ (Finger Prints) "نشان انگشت سے جرائم کی تفتیش اور مجرموں کے سراغ لگانے، تحقیق و شناخت کرنے کا فن معراج پر پہونچ گیا ہے۔

گذشتہ سال اس فن کے دریافت ہونے کی پچاس سالہ جوبلی منائی گئی تھی کیونکہ فن جاسوسی کے مشہور ماہر سر ولیم ہرشل نے اس فن کی دریافت ۱۸۵۸ء میں کی تھی اور تقریباً ۵۰ سال اسے گذر گئے تھے۔ اس فن اور اس کی تدریجی ترقی کے متعلق ایک ولایتی جریدہ میں سیسل بشپ نامی ایک سراغرساں کا مضمون شایع ہوا ہے جو دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ مسٹر سیسل بشپ برطانیہ کے سب سے بڑے محکمہ سراغرساں "سکاٹ لینڈ یارڈ" کے شعبہ جاسوسی و تفتیش جرائم کے رکن تھے۔ اور فن سراغرساں پر کئی کتابوں کے مصنف ماہر تحریر و نشان انگشت ہیں۔ آپ کے اُس مضمون کو یہاں منتقل کیا جاتا ہے کہ :-

اگر "نشان انگشت سے تفتیش جرایم کا فن ایجاد نہ ہو جاتا تو دنیا میں جاسوسی کا فن اس معراج پر نہ ہوتا جو اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں۔ اگر یہ فن پیدا نہ ہوتا تو سراغرساں کو بڑا نقصان رہتا۔ اور اسکا کام آسان نہ ہوتا۔ جیسا کہ اب ہو گیا ہے۔

سر ولیم ہرشل جو مشہور سائنسدان ہرشل کے خاندان کے آدمی ہیں۔ ہندوستان میں ملازم تھے۔ انہوں نے یہ بات پایہ ثبوت پر پہونچا دی کہ شناخت و تفتیش ملزمان میں انگلیوں کے نشانات کو بڑا کافی دخل ہے۔ اور مجرموں کو پہچاننے کیلئے انگلیوں کے نشانات بالخصوص انگوٹھے کے نشان کے نشان کے برابر کوئی کھوج نہیں ہو سکتا۔ سر ولیم شیل نے اس فن کو ۱۸۵۸ء میں دریافت کیا تھا جسکے بعد میں تاریخ سراغرسانی کے اکبر و نپولین یعنے بوٹی لین۔ سر اڈورڈ ہنری اور سر فرانسیسی گالٹن نے چار چاند لگا دیے جنہوں نے مزید تحقیقات و تفتیش سے اس فن میں اور باریکیاں پیدا کر دیں۔ خورد بین فوٹوگرافی ایکس ریزی۔ وغیرہ کے فنون سے مدد لی گئی۔ اور اب اس فن کو سائنٹیفک طریقوں پر علم کی ایک مستقل شاخ بنا دیا گیا ہے۔ لیکن اس کی ابتدا سر ولیم ہارشل نے کی تھی جب کہ وہ ہندوستان میں اس فن پر کافی ریسرچ کرتے رہے۔ کئی سال تک آپنے اپنے نظریہ کی تحقیق کیلئے لوگوں کے انگوٹھوں کے نشانات جمع کیے۔ اور ان کی جانچ پڑتال کے اصول و طریق وضع کیے۔ آپنے عدالتوں میں یہ ثابت کر دیا کہ ملزموں کی شناخت اور تفتیش کا یہ طریق بالکل درست اور قابل اعتماد ہے بوٹی لین فرانسیسی ماہر تحریر و نشان انگشت نے اپنی علمی تحقیقات سے یورپ کی عدالتوں کو بھی حیرت میں ڈالدیا اور اس فن کا چرچا ہر جگہ ہونے لگا۔ مختلف جاسوسوں نے اس فن کو سیکھنا اور مہارت حاصل کرنی شروع کی اور اب یہ دنیا کے انتظام میں ایک بڑا دخل حاصل کر چکا ہے۔ جنگ عظیم کے زمانہ میں فن سراغ رسانی و جاسوسی اور اُس کیساتھ نشانات انگشت کے اس فن نے جسقدر مدد کی اُس کا حال محکمہ جات سکاٹ لینڈ یارڈ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے۔

جبوقت میں نے ۱۹۰۲ء میں محکمہ سراغرسانی میں ملازمت اختیار کی انگلیوں سے شناخت مجرمان کا فن ابتدائی حالت میں تھا۔ سکاٹ لینڈ یارڈ نے جولائی ۱۹۰۲ء میں سرکاری طور پر شناخت کر کے اس فن کو جو "ہنری سسٹم" کے نام سے مشہور ہے۔ اپنے ہاں جاری کر دیا۔ سب سے پہلے ایک مقدمہ قتل میں میں نے تفتیش کی اور ایک کیس کے ڈھکنے پر دو بھائیوں میں سے ایک بھائی کی انگلیوں کے نشانات پائے جسے میں نے نقش کی بنیاد ڈالی۔ اور آخرکار ان دونوں کو پھانسی ہوئی۔ یہ بات پایہ تحقیق کو پہونچ چکی ہے کہ دستخط اور تحریر کی نقالی کرنی یا ہوبہو لکھدینا یا خراب کر کے لکھدینا ممکن ہے۔ مگر انگلیوں کے نشانات کو غیر قدرتی بنانا غیر ممکن دنیا میں ہر شخص کی انگلیوں کا نشان علیحدہ ہوتا ہے۔ دو نشانات ہرگز ایک جیسے نہیں ہو سکتے حتی کہ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ دو جڑواں بھائی کے نشانات انگشت تک جدا جدا ہوتے ہیں جنکا سمجھنا ماہرین کا کام ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مجرم اپنی انگلیوں کو خراب کر کے [illegible] کو دھوکا دے سکتے ہیں۔ اور سراغ لگانے میں دشواری ہو سکتی ہے۔ لیکن خیال محض غلط نکلا اگر کسی انگلی کے نشانات کو غیر قدرتی طور پر ذرا سا بھی صدمہ پہونچ جاتا ہے تو فوٹو میں خفیف سی خرابی بھی ایک بڑے داغ کی صورت میں نظر آجاتی ہے اور سراغرساں کا کام اور بھی سہل ہو جاتا ہے۔ انگلیوں کے نشانات میں جس قدر غیر قدرتی بھی خرابی پیدا کی جائے گی۔ سراغرسانی میں اتنی ہی مدد ملے گی۔ اکثر مجرموں نے اس خیال کو مدنظر رکھ کر اپنی انگلیوں کو گھسنا شروع کر دیا۔ بہت سے قیدی جو برکلٹن کے قیدخانہ میں رہتے ہیں اس پر آمادہ ہوے اور اپنی انگلیاں گھس گھس کر خراب کرنی شروع کر دیں۔ تاکہ اُن کے نشانات انگشت کو اصل جرم سے مطابق کرنے میں سراغرساں کامیاب ثابت نہ ہوں۔ لیکن جب اس کا علم ہوا تو تو مناسب انتظام کر دیا گیا۔

صرف زندہ انسانوں ہی کے نہیں مردوں کی انگلیوں کے نشانات بھی لے جاتے ہیں۔ اور اس سے تفتیش جرایم میں بہت بڑی مدد ملتی ہے شلاً یہ کہ میرے علم میں ایک واقعہ ہے۔ ایک شخص نے ایک آدمی کا گلا گھوٹ کر مار ڈالا مردہ کے گلے پر قاتل کی انگلیوں کے نشانات تھے۔ جن سے اس کا پتہ چلا لیا گیا۔ اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچا۔

بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ نشانات انگشت لینے اور سمجھنے کا کیا طریقہ ہے۔ یہ بات اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ ہم جس چیز کو چھوتے یا گرفت کرتے ہیں اس پر انگلیوں کے نشانات ضرور پڑ جاتے ہیں۔ خواہ یہ گرفت ہلکی ہو یا بھاری۔ یہ نشانات بغیر خوردبین کے بہت کم نظر آتے ہیں۔ لیکن ہوتے ضرور ہیں۔ یہ بنیادی خیال ہے کہ مجرم خواہ کسی قسم کی ترکیبیں کر لے نشانات انگشت ضرور کسی نہ کسی چیز پر ہوں گے۔ فرنیچر کتابیں، روزمرہ کے استعمال کی چیزیں انسان کا جسم، دیواریں، پردے، چوکھٹے، تصویریں دروازے، فرش، آلات، وغیرہ ہر چیز پر انگلیوں کا نشان پڑ جاتا ہے اور ہمیں پتہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ ایسا ہو گیا ہے۔ اشیاء پر انگلیوں کے نشانات کیوں پڑ جاتے ہیں؟ اس کی ایک قدرتی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انگلیوں کو آپ غور سے دیکھیں تو ان کے سروں پر ہتھیلی کی جانب باریک باریک ریشے اور لکیریں نظر آئیں گی۔ ان باریک و لمبی لکیروں کی سطح میں ایک قدرتی رطوبت ہوتی ہے جو بغیر طاقتور خوردبین کے نظر نہیں آتی۔ یہ رطوبت دراصل پسینہ ہوتا ہے۔ جو جسم انسان کے ہر حصہ کے مسامات سے خارج ہوتا رہتا ہے۔ کبھی تو یہ پسینہ نظر آتا اور کبھی غیر مرئی ہوتا ہے۔ بہرحال جب ہم کسی چیز کو پکڑتے ہیں تو پسینہ چھاپے کی روشنائی کا کام دیتا ہے۔ اور شئے مذکورہ پر ہماری انگلی یا انگلیوں یا ہتھیلی کا نشان پڑ جاتا ہے۔ اب سراغرساں کا کام یہ ہوتا ہے کہ نہایت طاقتور خوردبین سے اس نشان یا نشانات کو دیکھے اور ایک خاص قسم کا جاسوسی سفوف جو خفیہ نسخہ سے تیار کیا جاتا ہے اس نشان پر ڈالے۔ اس سفوف کے کیمیاوی اجزا اگر داغ یا نشان کو فوراً منظر اور سطح پر لے آئیں گے۔ یعنی وہ دھبہ بے نقش سامنے نظر آنے لگے گا عکس ریز کے ذریعہ اسکا فوٹو طلب کر لیا جاتا ہے۔ اور پھر اسے خاص قسم کے کاغذ پر طبع کیا جاتا ہے۔ جسطرح فوٹو حاصل کیے جاتے ہیں۔ یہ فوٹو پھر ایک سفید کارڈ بورڈ پر چھپ جاتے ہیں۔ اور ماہرین فن اسپر اپنی خوردبین اور شناخت کرنے کے اوزار وغیرہ لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس کی شناخت و تفتیش اصول کے مطابق کریں۔

جب ایک شخص کسی الزام میں گرفتار ہوتا ہے تو عموماً اس کی انگلیوں کے نشانات حاصل کر لیے جاتے ہیں برطانیہ میں ہر ملزم کے لئے اپنی انگلیوں کا نشان پولیس کے حوالے کرنا لازمی نہیں۔ لیکن پھر بھی ہم اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کہ تقریباً ہر ملزم کا نشان انگشت حاصل کر لیں۔ اٹلی، فرانس، جرمن، اور امریکہ میں ہر ملزم کا نشان انگشت حاصل کرنا اور اُسے دینا قانوناً ضروری ہے۔

برطانیہ میں خاص طور پر اور دوسرے یوروپین ملکوں میں عموماً نشان کا کارڈ کہا جاتا ہے۔ اسکاٹلینڈ یارڈ نے ایک علیحدہ محکمہ صرف نشانات انگشت و تحریر جمع کرنے کیلئے علیحدہ رکھ چھوڑا ہے۔ اس وقت اس مجموعہ میں تقریباً ۵، ۷ لاکھ انسانوں کی انگلیوں کے نشانات ہیں جن میں، چند نشانات تاریخی مجرموں اور حیرت انگیز جرائم پیشہ لوگوں کے ہیں۔ جسپر اسکاٹ لینڈ یارڈ فخر کر سکتا ہے۔

امریکہ، برطانیہ نو آبادیات اور دیگر ممالک میں تفتیش و تحقیق نشانات انگشت کا جو طریقہ مروج ہے اُسے "ہنری سسٹم" کہا جاتا ہے، یہ نام سر ایڈورڈ ہنری کے نام پر رکھا گیا ہے۔ کیونکہ آپ اسکاٹلینڈ یارڈ کے کمشنر تھے۔ اور اس صدی کی ابتدا میں یہ فن سکاٹ لینڈ یارڈ میں مقبول ہوا۔ اور آپنے اس فن میں بڑے بڑے کمالات کا اضافہ کیا۔ اس لئے آج کے طریقہ کو ایک مقبولیت محبوبیت حاصل ہونے کے علاوہ مناسبت بھی حاصل ہو گئی ہے انگلیوں کے نشانات کی خاص تقسیم اور ہتدید کر دی گئی ہے۔ جنھیں ان کے مخصوص درجہ میں رکھا جاتا ہے رسی کے بلوں کی طرح، بالوں کی لٹوں کی طرح گول گول گھونگرو والے بالوں کی مانند اور طرح طرح کے ریشہ میں جنھیں رکھنے اور فائل کرنیکے خاص طریقہ ہیں ہر کارڈ پر ملزم کا نام اور پتہ مختصر حالات میں ہوتے ہیں لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ ملزم نام غلط بتاتے ہیں اسلئے اُن کے ناموں کی بجائے صرف مختلف الفاظ اور نمبر تحریر کیے جاتے ہیں۔ شلاً (ای۔ اور یو نمبر ۴۲۳۱۲) وغیرہ۔ انگلیوں کے نشانات کے کارڈ کے ساتھ ملزم کا فوٹو اگر دستیاب ہو جائے یا لے لیا گیا ہو تو ضرور رکھا جائے گا نشانات انگشت کے ساتھ ملزم کے متعلق جس قدر ضروری معلومات محکمہ کو معلوم ہوتی ہے مختصراً درج ہوتی ہے مثلاً سکونت، عمر، خاندان، سابقہ چال چلن، اور پچھلے جرائم کی مختصر تاریخ ہے۔

اکثر ممالک میں یہ قاعدہ بن گیا ہے کہ سرکاری ملازمین موٹروں کے شوفر، ڈاکٹر، کمپونڈر، پادری، باورچی، دھوبی وغیرہ اپنے پیشہ ور اور دیگر اہلکاروں کی انگلیوں کے نشانات کاریکارڈ مقامی تھانوں میں ضرور رکھا جاتا ہے۔ اور وقت پر بہت جلدی اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے برطانیہ میں بھی اس سلسلہ کو رائج کرنے کی ضرورت ہے۔

انگلیوں کے نشانات پولیس کے حوالہ کرنے میں کوئی بھی دشواری نہیں ہے اور نہ ہمیں اس سے خوف کھانا چاہئے معصوم و بے گناہ آدمی کو ڈرنے کی چنداں ضرورت نہیں اگر کسی الزام میں آپکا نام لے دیا جائے تو اصل ملزم اور آپ میں تمیز کرنے کے لئے قانون کے پاس انگلیوں کے نشانات سے بڑھ کر اور کون سا ثبوت ہو سکتا ہے۔

اصل مجرم کو قانون کے سامنے لانے کیلئے اور آپ کو بیگناہ ثابت کرنے کے لئے ہم آپ دونوں کے نشانات انگشت پیش کر کے ثابت کر دیں گے کہ آپ بالکل بے قصور ہیں۔ اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے۔ کہ ان نشانات سے بیگناہی ثابت کی گئی ہے۔

آج کل تمام سراغرسانی کا دارومدار نشانات انگشت کے فن پر ہے۔ اور اب یہ اس قدر دخل حاصل کر چکی ہے کہ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ پہلے پولیس کسطرح مجرموں کا سراغ لگایا کرتی تھی۔ آج کل تو اس کے بغیر ہمارا تمدن ہی بیکار نظر آتا ہے اگر ہماری یہ علمی اور عملی کامیابی نہ ہوتی تو اس وقت ہم بالکل اندھوں کے مانند ہوتے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۸۲ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر پرتابگڈھ مقام پرتابگڈھ

درگا دین ولد بہاری قوم بھونج ساکن بینی پور پرگنہ رامپور ضلع پرتاب گڈھ — مدعی

بنام شیورام — مدعاعلیہ

بنام شیورام ولد بیجناتھ قوم برہمن ساکن بینی پور پرگنہ رامپور ضلع پرتاب گڈھ — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ ۳۵۳/۱۴ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجیدن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا (بحکم حضرت عدالت) مہر عدالت

ترکی میں اخبار نویسی کی مختصر تاریخ

۱۸۳۱ء سے ۱۹۳۱ء تک کی ترکی صحافت

ترکی میں گذشتہ سال اخبار نویسی کی صد سالہ جوبلی منائی گئی تھی۔ کیونکہ ترکی میں پہلا اخبار ۱۸۳۱ء کو جاری کیا گیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں استنبول میں ایک عظیم الشان اخباری نمایش کی گئی تھی۔ اس نمایش میں تمام مملکت ترکی کے روزانہ سہ روزہ ہفتہ وار ہندہ روزہ جرائد ماہواری رسالے سہ ماہی کتابیں اور دیگر مطبوعات جمع کی گئی تھیں۔ اخبار مانچسٹر گارجین کے ترکی نامہ نگار نے اس نمایش کے حالات فراہم کئے ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصطفے کمال پاشا کی زبردست کوششوں سے ترکی پریس اس وقت یورپ کے بہترین پریس کے مقابلہ پر جلد آنیوالا ہے۔ اشاعت واثر کے لحاظ سے گو ترکی اخبارات یورپین اخبارات کا مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن یہ واقعہ ہے کہ اگر ترکی صحافت کی موجودہ ترقی کام کرتی رہی تو ان اخبارات کو ہم یورپ کے با اثر اخبارات کے ہم پلہ بنا دیں گے۔

ترکی میں اخبار جاری کرنے کا اعزاز دو غیر ملکیوں کو حاصل ہے پہلا شخص ایک فرانسیسی تھا۔ اور دوسرا ایک انگریز ان دونوں نے کچھ وقفہ سے ۱۸۳۱ء تک اور ۱۸۴۵ء میں ترکی اخبارات جاری کئے اس سے پہلے ترکی میں اخبار نویسی کا کوئی نام بھی نہیں جانتا تھا۔

سلطان محمود ثانی خلیفۃ المسلمین نے اپنے عہد میں ترکی میں جسقدر معاشرتی وسیاسی اصلاحات کیں انہیں آجکل کے معیار سے انقلابی تحریک کہا جاسکتا ہے۔ اگر سلطان محمود ثانی کی امداد اور اجازت حاصل نہوتی تو ترکی میں اخبارات جاری نہ ہو سکتے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ قدامت پسند علماو مشایخ ترکی اخبارات کو خلاف شریعت اور احکام قرآنی کے منافی سمجھتے تھے۔ مذہبی اعتبار سے اسے ناگوار سمجھا جاتا ہے۔ لیکن سلطان محمود ثانی نے اپنا فتویٰ جاری کیا اور یہ بتا دیا کہ اخبارات دنیا کیلئے ایک بہت بڑی حد تک مفید ثابت ہوتے ہیں ان کا اجرا قرآن کریم کے خلاف نہیں ہے۔ اخبار نویسی سے ملک کی ملت اور مذہب کی شاندار خدمات سر انجام پاسکتی ہیں۔ ابتدا میں اس اجتہاد سے ہر ملک میں ایک اضطراب محسوس کیا گیا لیکن رفتہ رفتہ لوگ اخبارات سے مانوس ہوتے چلے گئے اور وکورہمی جاتی رہی۔

حقیقت یہ ہے کہ ترکی کی نئی زندگی کا آغاز اسی وقت سے ہوا جبکہ اخبارات جاری کرنیکی انقلاب انگیز اجازت دی گئی اگر سلطان محمود ثانی کو اسبات کا علم ہوتا کہ اخبارات ترکی کی آئندہ زندگی میں کیا اثرات پیدا کرینگے انقلابی جذبات مطلق العنانی اور خلافت وسلطنت عثمانیہ کے بخئے ان اخبارات کے ذریعہ کسطرح اُڑائے جائینگے تو وہ ہرگز اخباروں کی مصیبت ترکی میں نہ پیدا ہونے دیتے

سب سے پہلا اخبار ترکی کے مشہور شہر سمرنا میں جاری کیا گیا۔ اسکا بانی ایک فرانسیسی و مدبر سیاست "بلاکے بے" تھا۔ اس کے اخبار کا نام "تقویم وقائی" تھا یہ ترکی زبان میں نکلتا تھا یہ اخبار نویس فرانسیسی میں بھی ایک ہفتہ وار اخبار نکالتا تھا۔ جو حدود ترکی کے باہر بھی شائع ہوتا تھا۔ لیکن ہوتا تھا عثمانی سلطنت اور ترکی معاملات سے اسکا نام "مانیٹر کوراد ٹومان" تھا یہ استنبول میں ۱۸۳۱ء [illegible] اور اسکا پہلا پرچہ ۳۱ اکتوبر ۱۸۳۱ء کو جاری کیا گیا تھا۔ اس کے تھوڑا ہی عرصہ کے بعد ترکی زبان میں اسکا ایک ایڈیشن "تقویم وقائی" کے نام سے جاری کیا گیا۔

کچھ ہی عرصہ کے بعد ایک انگریز مسٹر چرچل نے اخبار جاری کیا۔ آپ انگلستان کے مشہور اخبار مارننگ پوسٹ کے ترکی نامہ نگار تھے۔ آپ کو ترکی میں اخبار نکالنے کی اجازت کیسے ملی اس کی داستان تاریخ صحافت میں ایک شاندار اور دلچسپ روئداد کی حیثیت رکھتی ہے اسے ذرا تفصیل کیساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

مسٹر چرچل کو ترکی میں آئے ہوئے چند ہی روز ہوئے تھے کہ ایک روز آپ شکار کو نکل گئے راستہ میں آپنے گولی چلائی جو اتفاق سے ایک ترک کاشتکار کے لڑکے کے لگ گئی اور وہ وہیں انتقال کر گیا۔ لڑکے کے وارثان نے استغاثہ کیا اور مسٹر چرچل کو گرفتار کر لیا گیا اور حبس میں دیدیا گیا حالانکہ بین الاقوامی قوانین اور غیر ملکی لوگوں سے تعلقات کے اصول کے مطابق یہ چیز غلط تھی اس چیز نے انگریزوں اور ترکوں کے مابین کشیدگی پیدا کرنے کا خطرہ ظاہر کیا اور ترکوں پر بین لاقوامی معاہدہ کے خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا۔ جس کے لئے مناسب گفت وشنید ہوئی اور آخر کار یہ طے پایا کہ مسٹر چرچل کو اس سلسلہ میں نہ صرف بری الذمہ قرار دیا جائے بلکہ کچھ انعام و رعایت بھی دیا جائے۔

مسٹر چرچل کو جب سلطان محمود ثانی کے اس عندیہ کا علم ہوا تو آپنے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور ایک اخبار جاری کرنے کی رعایت یا اجازت طلب کی جو ادا کر دی گئی اور کچھ رقم بھی طلب کی جو دیدی گئی اور اخبار جاری کرنے اجازت بھی مل گئی۔

مسٹر چرچل کو روپیہ کی اسقدر پرواہ نہ تھی جسقدر اخبار جاری کرنے کی اجازت کی تھی۔ چنانچہ وہ بہت مسرور ہوئے اور ترکی کا دوسرا اخبار "جریدہ حوادث" جاری کیا گیا اسکا پہلا پرچہ ۱۸۴۵ء میں نکلا اسی زمانہ میں جنگ کریمیا چھڑ گئی تھی اس اخبار نے جنگ کریمیا کے سلسلہ میں ترکی کو بہت مدد دی اور اشاعتی اعتبار سے وہ "تقویم" سے بڑھ گیا۔

یہ پہلا اخبار تھا جو سرکاری کیونک اپنے کالموں میں شائع کرتا تھا۔ اور نوٹ تحریر کرتا تھا۔ یہ پہلا اخبار تھا جس نے ترکوں کو اخبار پڑھنے کا عادی بنا دیا۔ خبریں پڑھنے والی پبلک ملک میں پیدا کی۔ اور صحیح اخبار بینی کا ذوق پیدا کیا۔

یہ تو غیر ملکی سرمایہ اور محنت کے ترکی اخبارات کی ابتدا تھی۔ اب خالص ترکی سرمایہ اور محنت کے اخبارات کا حال دیکھیے۔

غیر ملکیوں کے اخبارات عومی رنگ اور سرکاری نوعیت کے ہوتے تھے ان میں کوئی جدت اور بیداری نہیں دکھائی دیتی تھی ایک سابق ترکی گورنر آغا بے نے سب سے پہلے غیر جانبدار آزاد خیال اور بے تعلق اخبار جاری کیا یہ پہلا اخبار تھا جو ترکی زبان میں کسی ترک نے جاری کیا۔ ترجمان پہلا اخبار ۱۸۵۸ء میں جاری ہوا ہمارے ترکی نیا خون بدلتا ہے۔ یورپین طرز معاشرت، اور مغربی تمدن مشرقی مزاجی و مذہبیت مدغم ہوتا ہے۔ جدید خیالات، انقلابی تحریکات اور نئی نئی چیزیں ترکی میں داخل ہوتی ہیں۔ اور موجودہ ترکی کے دور اخبار کی بنا پڑتی ہے۔ اسی وقت سے ترکی میں اخبار نویسی زور پکڑتی ہے چاروں طرف سے اچھے اچھے اخبار نکلتے ہیں اور کچھ ہی عرصہ بعد آزاد نویس اہل صحافت پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ملک وملت کی صحیح رہنمائی میں حکومت اور مذہبی ٹھیکہ داروں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اسی عرصہ میں ترکی زبان وادب اور اشاعت وطباعت کو ترقی ہونی شروع ہوتی ہے چاروں طرف پریس قائم ہوتے ہیں۔ کتابیں، اخبارات، و رسائل کی مانگ بڑھنے لگی صحافت نے قسطنطنیہ کی تمام قدامت پسندوں کو دکر دیا مذہب، حکومت اور معاشرت ملک میں نئی نئی اصلاحات اور جدتیں پیدا کر دیں، جس سے ترکی کایا پلٹ ہو گئی بعد میں ترکی میں جو انقلابات آئے ان میں اخبارات کا بڑا حصہ تھا۔ اگر اخبارات نہ ہوتے تو نوجوان ترکوں کی پارٹی "اتحاد و ترقی" جس کے سرگروہ غازی مصطفے کمال پاشا عظمت بے وغیرہ تھے۔ کبھی کامیاب نہ ہوسکتی

ترکی کے اخبارات نے حال ہی مصطفے کمال پاشا کے خلاف آواز اُٹھائی اور جسطرح پہلے سلطان ترکی کی مطلق العنانی ختم کرنے کیلئے اخبارات کی یلغار ہوا کرتی تھی۔ بالکل اسی طرح یہ حربہ مصطفے کمال کی طرف پھیر دیا گیا۔ گو ترکی کا انقلاب مکمل ہو چکا ہے اور وہ اب نئے اصول حیات پر چل رہا ہے۔ لیکن پھر بھی قدامت پسند عنصر موجود ہیں اور مصطفے کمال پاشا کی مغربیت پسندی سے نالاں ہیں۔ اور اخبارات کا ایک کثیر طبقہ ان کے خلاف مجاہدہ کرتا رہتا ہے۔

جسے دبانے کیلئے مصطفے کمال پاشا نے خاص انتظامات کر رکھے ہیں۔ حال میں کئی اخبار نویسوں کو جلاوطن کیا گیا تھا۔ اخبارات کی آزادی میں بھی فرق آگیا ہے اس سے قبل جس بیباکی اور بے جگری سے یہ اخبارات حکومت پر نکتہ چینی کر سکتے تھے۔ اب مصطفے کمال پاشا کی پالیسی زیر اثر نہیں کر سکتے ایک قانون اخبارات و مطابع حال ہی منظور کیا گیا ہے کہ اسکا منشا یہ ہے کہ کوئی اخبار نویس جسکا سابقہ ریکارڈ خراب یا مشتبہ و ناگوار ہو تو وہ اخبار نویسی اختیار نہیں کر سکتا۔ اخبار نویس کو باقاعدہ لائسنس لینا پڑتا ہے اور جسطرح دیگر پیشہ ور، مثلاً ڈاکٹر، وکیل، وغیرہ بغیر لائسنس کے پریکٹس نہیں کر سکتے اسی طرح اخبار نویس بھی اپنا کام نہیں کر سکتے۔ اس دار وگیر اور سخت گیری کا مطلب یہ ہے کہ اخبارات مصطفے کمال پاشا کی پالیسی اور حکومت کے نظم ونسق پر بے جا اور بے محل اعتراضات نہ کریں مصطفے کمال پاشا کے عہد میں جو ترقیاں ترکی نے کی ہیں وہ اخبارات کی نگرانی کے بغیر سر انجام نہیں پاسکتی تھیں۔ اس لئے اس چیز کو مفید سمجھا جا رہا ہے۔ بہر کیف ترکی اخبارات اپنی ترقی اور افادیت کے لحاظ سے ملک وملت کی ایک بہت بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور ایک صدی کے قلیل عرصہ میں ترکی صحافت اور فن اشاعت وطباعت نے جس قدر ترقی کی ہے اسے حیرت انگیز سمجھا جا رہا ہے

آسٹریا میں نازیوں کیخلاف شدید جنگ

وائنا ۱۴ مئی معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا کی آزادی کی پچیسویں سالگرہ کے سلسلہ میں ۴۰ ہزار افراد پر مشتمل ایک جلوس نکلا گیا لیکن نازی جلوس نے ہٹلر ہٹلر کے فلک شگاف نعرے بلند کیے تو دو سو افراد گرفتار کیے گئے

مردم شماری کے اخراجات

شملہ ۱۸ مئی معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں جو کل ۴۰ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ ۱۹۲۱ء میں کل ۴۸ لاکھ خرچ آیا تھا۔ تمر ۱۰۰۰ آدمی کی مردم شماری پر اوسط خرچ ۱۴ ر تھا۔ لیکن ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں اوسطاً خرچ ۱۲ ر فی ہزار تھا۔

کانگریس کی طرح مردم شماری کے بائیکاٹ کی تحریک جاری کی گئی۔ لیکن تحریک ہذا کو صرف احمد آباد میں ہی قدرے کامیابی ہوئی۔ مردم شماری کے راستہ میں اور بھی کئی سیاسی اور مذہبی رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ مثلاً پنجاب میں کئی ذاتوں کے جنہیں ہندو مسلم اور سکھ اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اپنے آپ کو آردھری لکھوا دیا۔ اڑیسہ اور میسور کی حدود پر بھی کچھ رکاوٹیں ڈالی گئیں لیکن اس کے بعد باوجود مردم شماری کامیابی سے ہو گئی

ٹوری پارٹی کے قرطاس ابیض پر حملہ

لندن ۱۵ مئی۔ ماصر سٹیٹس کا نامہ نگار مقیم لندن رقم طراز ہے کہ تمام قدامت پسند انجمنوں نے قرطاس ابیض کے متعلق اپنی آراء کا اظہار کر دیا ہے اور ۱۱۰۰ انجمنوں میں ۱۹۷ انجمنوں نے مجوزہ دستور اساسی کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اور صرف ۳۱ انجمنوں نے اسکی حمایت کی ہے۔ سفران والڈن کنزرویٹو ایسوسی ایشن نے ایک تجویز پاس کی ہے جس میں مسٹر بٹلر پر اعتماد واعتبار ظاہر کرکے یہ بتایا ہے کہ قرطاس

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۵۴)

بعدالت حاکم پرگنہ بھوگنی پور مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۲۵۹ / ۸ بابت ۱۹۳۱ء ۴۸ نمبر اجرا ۱۹۳۳ء

بابو بشیشر دیال ولد لالہ منوہر لال قوم کھتری ساکن موضع امرو دھا پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعی

بنام لالتا وغیرہ مدعا علیہ

بنام لالتا بالغ و بنسگوپال ورام ادھار نابالغان پسران تلسی بولایت لالتا برادر حقیقی خود قوم اہیر ساکنان موضع شیام سندلپور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدیونان

ہرگاہ آپنے ایفائے اُس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر تاریخ ۱۹ ماہ اگست ۱۹۳۱ء بتعدد نمبری ۱۹/۲۵۹ ۱۹۳۱ء بحق بابو بشیشر دیال بابت بلغ [illegible] 228/6/- صادر ہوئی تھی لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپکو لالتا وغیرہ مدیونان مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنیسے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔ اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔

تاریخ پیشی ۲۹ مئی ۱۹۳۳ء مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ مئی ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

ایک قطعہ مکان خام محدودہ ذیل موقوعہ موضع شیام سندلپور پرگنہ بھوگنی پور

پورب [illegible] پچھم ۹ دکھن [illegible]

مکان گذاری احاطہ راستہ مکان [illegible] ۱۰ راستہ

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

صدر امریکہ کا اقوام عالم کو صلح و امن کا پیغام

مسٹر میکڈانلڈ کا اظہار تشکر و اطمینان

لندن ۱۷ مئی۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے بقائے امن و امان کے لئے اور تخفیف اسلحہ کے متعلق جو پیغام اقوام عالم کے نام شائع کیا ہے۔ اسکا انگلستان میں نہایت شاندار خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور ارباب حل و عقد نے صمیم قلب کے ساتھ اس کو قبول کرنے کا ارادہ کیا۔

وزیر اعظم مسٹر میکڈانلڈ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسٹر روزویلٹ نے تخفیف اسلحہ کی ہدایت کرکے اور غیر جارحانہ و منصفانہ معاہدہ جات مرتب کرنے کا مشورہ دیکر تاریخ عالم میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ امریکہ یورپ میں امن و امان قایم کرکے تمام عالم میں امن و عافیت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ خیال بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کہ حکومت برطانیہ جرمنی کی آزادی کا مخالف و دشمن ہے۔ انگلستان کا یہ کبھی بھی ارادہ نہیں ہوا ہے کہ وہ جرمنی کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے۔

حکومت انگلستان کو اس امر پر انتہائی مسرت ہے کہ اُس کو فرانس۔ اٹلی۔ اور امریکہ کے اتفاق و اشتراک عمل کی قوت حاصل ہے۔ اور اسکو ان سب پر مکمل اعتماد ہے۔ صدر امریکہ مسٹر روزویلٹ نے تمام دول عالم سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ حسب ذیل اسکیم قبول کریں۔ جو چار مراتب پر مشتمل ہے:-

اول یہ کہ تمام اقوام عالم انگلستان کی پیش کردہ اصلاحی اسکیم قبول کریں۔

دوسرے یہ کہ وہ آیندہ لائحہ کی کارروائی اور اس کے اوقات سے اتفاق کریں۔

تیسرے یہ کہ وہ حدود معاہدہ سے زائد موجودہ اسلحہ میں اضافہ نہ کریں۔

چوتھے یہ کہ وہ ایک غیر جارحانہ معاہدہ کرکے صدق دل سے وعدہ کریں۔ کہ تخفیف اسلحہ کے متعلق اپنے مواعید کو پایہ ایفا تک پہونچائیں گی۔ اور اس کے بعد مسلح افواج کو اپنی حدود سے باہر نہ بھیجیں گی۔

مسٹر روزویلٹ کے محولہ فوق اپیل کو تقریباً اکثر دول یورپ فرانس۔ اٹلی وغیرہ نے قبول کر لیا ہے، اور خود ریاست ہائے متحدہ اس اپیل کو سان تدبر کا ایک بہترین وقتی کارنامہ تصور کرتی ہیں۔

پارلیمنٹ میں اعلان

حکومت کانگریسیوں کو رہا نہ کرے گی

لندن ۱۵ مئی دارالعوام میں مسٹر تھامسن ممبر نے تجویز کیا کہ تحریک نافرمانی کے التوا کے پیش نظر تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اور اسطرح جدید دستور اساسی کو کامیاب بنانے کے لئے بہتر فضا پیدا کی جائے۔

وزیر ہند نے اسکا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند کے اعلان میں اس موضوع پر حکومت برطانیہ کی پوزیشن واضح کر دی گئی ہے۔ مسٹر کرک ورا مزدور ممبر نے کہا کہ اگر رہائی عمل میں آگئی تو اس سے فضا صاف ہو جانا یقینی ہے۔

وزیر ہند نے کہا صرف یہی ایک بات نہیں بلکہ رہائی کے نتائج اور دیگر مسائل بھی غور کرنا ضروری ہے۔ آپ کہا وہ سرکاری بیان میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا۔

مسٹر ولیم نے اعلان کیا کہ وہ عنقریب ضروری معاملات پر بحث کی غرض سے تحریک التوا پیش کریں گے۔

دارالعوام میں سر سیمول ہور نے سر الفریڈ ناکس کو مطلع کیا کہ برار کے متعلق اس وقت تک حضور نظام و حکومت کے درمیان گفتگوئیں جاری ہیں۔

ہر ہٹلر کی تقریر سے یورپ نے اطمینان کا سانس لیا

لندن ۱۸ مئی ہر ہٹلر کی تقریر کے معتدل لب و لہجہ سے تمام یورپ نے اطمینان کا سانس لیا۔ جنرل کمیشن کا اجلاس جمعہ تک ملتوی کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر نیورتھ جرمنی وزیر خارجہ اب جرمنی نے تجاویز تخفیف اسلحہ کے متعلق جو خاکہ تیار کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ... یورپ کے معیار افواج کے متعلق تین دیگر تفاصیل کے متعلق جرمنی کی طرف سے اس کا طے شدہ پروگرام پیش کریں گے۔ جنرل کمیشن میں جو مکدر فضا پیدا ہوگئی تھی۔ .... وہ دور ہوگئی۔ اور جرمنی چانسلر ہر ہٹلر کی تقریر سے مطلع صاف ہوگیا ہے گو ہر ہٹلر کے صلح جویانہ لب و لہجہ کی برطانوی پریس نے معمولی طور پر بہت تعریف کی ہے۔ مگر بعض اخبارات اسے کافی تصور نہیں کرتے۔ اور وہ جرمنی کے "عملی طور سے نیک نیتی کا ثبوت" فراہم کرنیکا مطالبہ کر رہے ہیں۔

بدیشی کپڑے کی دوکانوں کو آگ لگا دیجائیگی

احمد آباد ۱۷ مئی سرہ پور کے بدیشی تاجران کے نام گمنام تہدیدی خطوط موصول ہو رہے ہیں اگر انہوں نے اپنا کاروبار بند نہ کیا تو اُن کی دوکانوں کو آگ لگا دیجائیگی

نظام گورنمنٹ کو ریزیڈنسی بازار کی واپسی

عوام الناس کی انتہائی مسرت و بہجت

حیدر آباد ۱۴ مئی۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ آج ۱۲ بجے دوپہر کو ریزیڈنسی بازار حضور نظام کو واپس کر دیے گئے ہیں۔

چونکہ جنداہ سے باشندگان حیدر آباد مراجعت ریزیڈنسی بازار کی واپسی کے ... ت دیر کر رہے تھے اسلئے آج اُسکی واپسی کے ساتھ ساتھ ریڈلنسی کے پولیس تھانے، میونسپل دفاتر۔ اور ہسپتال بھی نمایندگان نظام گورنمنٹ کے سپرد کر دیے گئے۔ تو اس وقت تمام مجمع پر مسرت و ابتہاج کی ایک ناقابل ابیدیان کیفیت طاری تھی۔ اور لوگ پھولے نہیں سماتے تھے

اس مسرت افزا موقع پر سرکاری طور پر اظہار مسرت و خوشی کے لئے عظیم الشان انتظامات کئے گئے تھے۔ اور عوام الناس نے بھی بڑے بڑے اہتمام کئے تھے۔ لیکن حضور نظام نے عشرہ محرم کی تکریم و احترام کی بنا پر کسی قسم کے مظاہرہ کی اجازت نہیں دی۔

احمد آباد ۱۴ مئی۔ ہاتھی سنگھ مل کے ارباب بست و کشاد نے اپنے ملازمین و مزدوروں کو ایک پندرہ روزہ نوٹس دیا کہ چونکہ ہمہ گیر تجارتی بدحالی پیدا ہو رہی ہے اور کافی اسٹاک موجود پڑا ہے لہذا مل ہذا بند کر دیا جائے گا۔

بحکم جناب حاکم بٹواری صاحب بہادر پرگنہ و ضلع کان پور۔

(۱) اشتہار حسب دفعہ ۱۱۰ (۱) ایکٹ مالگذاری اراضی نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

(۲) اطلاعنامہ حسب قاعدہ (۶) سرکلر ۲۱۔ مد ۴۔

تم مسیان پریم سنگھ ولد گنیش سنگھ ٹھاکر ساکن حال موضع کوٹیا تحصیل کھجوا ضلع فتح پور کو کہ جو شریک مقابضت موضع پرتاب پور نزول پرگنہ کانپور ہو بعد درخواست بٹوارہ موضع مذکورہ میں جو کہ عدالت میں گذری ہے شریک نہیں ہوئے ہو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو بٹوارہ میں کچھ عذر ہو تو پیش کرو اور بروز منگل تاریخ ۱۳ ماہ جون سنہ ۱۹۳۳ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے خود یا بذریعہ مختار مجاز کے بمقام کانپور حاضر عدالت ہو اور بلا اجازت عدالت کے عدالت سے نہ چلے جاؤ۔ اگر مقدمہ ملتوی ہو گیا ہو تو بلا دریافت تاریخ پیشی کے عدالت سے نہ چلے جاؤ۔

(۲) تم سے اس امر کی بھی رپورٹ طلب کیجاتی ہے کہ اگر بٹوارہ حلقہ کا پٹواری کرے تو بٹوارہ کے منظور کئے جانے کی حالت میں تم کو کچھ عذر تو نہ ہوگا۔

۳۔ اگر تم کو شریک بٹوارہ ہونا منظور ہو تو اپنی درخواست قبل تاریخ مذکورۂ بالا کے پیش کرو۔ ورنہ تمہاری درخواست بیرون میعاد متصور ہو کر خارج ہو جاوے گی اور تم شریک بٹوارہ نہ ہو سکوگے

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

ایک چپراسی کی ضرورت ہے

انجمن تبلیغ الاسلام کانپور کو ایک مستقل چپراسی کی ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں آنا چاہئیں اور کارہائے منصبی وغیرہ کے متعلق زبانی گفتگو کیجا سکتی ہے۔

خواجہ عبدالواحد نائب ناظم
انجمن تبلیغ الاسلام کانپور

شروع ہے
انیٹرنگ

LAL-IMLI
PURE WOOL

لال اِملی کے خالص اونی کپڑے

باہر سے منگوایا جاتا

بنانے والے
دی کانپور وولن ملز کان پور

مقامی ایجنٹ:-
مسرز جرنجی لال درگا داس مسٹن روڈ کانپور
ڈیپارٹمنٹ نمبر

شاہ رضا خاں پہلوی ایک ادنیٰ سپاہی سے بادشاہ ایران کیونکر بنے

خدمت وطن کا جذبہ، محنت اور جوش طاقت کا بے پناہ مظاہرہ

الف لیلہ کی ہیروین شہرزاد نے بھی ایسی داستان نہ سنائی ہوگی جیسی آج کل ایران میں رضا شاہ پہلوی کی شخصیت میں دیکھ رہے ہیں۔ رضا شاہ پہلوی نے جس حیرت انگیز طریق پر سلطنت ایران کو سنبھالا اور زبردست علمی ترقی کی۔ اُس کی داستان الف لیلہ کی سرگذشت سے زیادہ عجیب وغریب ہے۔

شاہ رضا خاں نے موجودہ ایران کی کایا پلٹ کرائی ہے جدید ایران کی تمام ترقیوں اور سیاسی واقتصادی فروغ میں شاہ رضا خاں پہلوی کا ہاتھ ہے۔ آپ ایران کے مختار مطلق ہیں۔ اگر آپ شاہ رضا خاں پہلوی کی ابتدائی زندگی پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ایک معمولی کاشتکار کے گھر میں پیدا ہونیوالا لڑکا۔ اپنی حیرت انگیز طاقت اور سمجھ کے بل بوتے پر ایران کا بادشاہ اور ڈکٹیٹر بن جاتا ہے۔ شاہ رضا خاں کی ابتدائی زندگی یہ تھی:

شاہی کازک رجمنٹ میں ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے کام کرتے تھے ایک زمانہ میں آپ کو غیر ملکی سفارت خانہ کے باہر پہرا بھی دینا پڑا تھا۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ اگر آپ سے کوئی ملنا چاہے تو بیسیوں سنتریوں کی قطاروں میں سے گذر کر آپ تک پہونچ سکتا ہے۔

۱۹۲۱ء تک کسی کو یہ خیال نہ تھا کہ رضا خان ایران کے بادشاہ اور مختار مطلق بن جائیں گے اُسوقت آپ نے جو حیرت انگیز جنگی امور کا مظاہرہ کیا ہے اسے دنیا کو حیرت میں ڈالدیا۔ اور آپ نے برائے نام بادشاہ ایران کو تخت سے اتار دیا اور بادشاہت اختیار کرلی ملک میں اس کے خلاف ایک حرف بھی احتجاج کا بلند نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اتنی زبردست اور طاقت ور شخصیت کے مقابلہ پر کسی کو آنکی جرات ہی نہ تھی ۱۹۲۱ء میں ایک فوجی اعلان شایع ہوا جس پر رضا خان پہلوی کے دستخط تھے۔ لیکن جسطرح دنیا رضا خان پہلوی کے نام سے ناواقف تھی اسی طرح خود ایرانی بھی ناواقف تھے لیکن وہ زمانہ اور نہ تھا جب شاہ رضا خان پہلوی ایران کا بادشاہ بننے والا تھا چنانچہ یہ ایک قدم تھا جو ایران کے تخت طاؤس کی طرف شاہ رضا خان نے اس وقت اٹھایا۔ ایک کٹھ پتلی بادشاہ سلطان احمد شاہ کے نام سے ایران پر حکومت کر رہا تھا اسے ایک ہی ضرب میں نیچے گرا دینا اتنے بڑے فوجی جرنیل کیلئے کونسی بڑی بات تھی۔

بادشاہ کے ختم ہوتے ہی ایران میں ایک جدید وزارت ترتیب دی گئی جو رضا خان کے رفقا اور ہم خیالوں پر مشتمل تھی۔ رضا خاں وزیر جنگ مقرر ہوئے دو سال کے اندر اندر یہ وزیر جنگ ایران کا وزیر اعظم بن گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زبردست شخصیت نے اپنی لیاقت سیاسی تدبیر اور معاملہ فہمی کا ثبوت دیکر تمام ایران کا اعتماد حاصل کرلیا ۱۹۲۵ء میں شاہ رضا خاں نے بادشاہت کا اعلان کردیا۔ رضا خاں ایسے اولوالعزم اور بیدار خیال انسان سے بعید نہ تھا کہ وہ ایران میں جمہوریت قایم کردیتا۔ لیکن اُنسے ایسی غلطی نہیں کی کیونکہ اُسکا ملک جو صدیوں سے شخصی حکومت کا عادی چلا آرہا تھا ہرگز جمہوریت قائم نہ کرسکتا تھا اور نہ وہ مغربیت کے سیلاب کو ایکدم برداشت کرسکتا تھا شاہ رضا خاں نے ان تمام سیاسی خطرات کو بہت واضح طور پر دیکھ لیا۔ اور جمہوریت کے قیام سے پرہیز کیا اور اگر ایں نہ کرتے اور مغربیت کے فروغ میں ایران کو ناراض کر دیتے تو انھیں بھی امان اللہ خاں کیسا تھا باہر جانا پڑتا۔

ان سیاسی تدبیروں اور دور اندیشی سے سمجھا جاسکتا ہے رضا خاں کس سیاسی مصلحت کوشی کے بزرگ ہیں انھیں معلوم تھا کہ مذہبی لیڈر ایران میں جمہوریت کے قیام پر حامی ہیں۔ اہل ملک جدید تمدن سے آگاہ ہیں اس لئے مغربی سیاست کا خمار دفعۃً اہل فارس کے عقل و ہوش کیلئے بہت تند ثابت ہوگا۔ بہت ممکن ہے بے لینا سے چھلک جاتا یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ایران اگر اب بھی ایک واحد شخص حکومت کے ماتحت ہے تو اُس کی انتظامی حالت اور ترقی ناگفتہ بہ درجہ میں رکی ہوئی ہیں۔ نہیں، ایران کی حکومت کو ہم دستوری حکومت کانسٹی ٹیوشنل منارکی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی ایک بادشاہ ہے جو ملک کا مختار مطلق ہے لیکن اس کی حکومت جابرانہ اور مطلق العنانہ نہیں بلکہ دستوری ہے اور آئینی ہے۔ ایران میں عرصہ سے ایک مجلس وطن یا پارلیمنٹ قایم ہے اور پچھلے دو بادشاہوں کے وقت میں بھی اس مجلس کو کچھ اختیارات حاصل تھے لیکن شاہ رضا خاں پہلوی نے جو آئین دامن کے زبردست علمبردار ہیں۔ اس پارلیمنٹ یا مجلس کو اتنے اختیارات دیے ہوے ہیں جس قدر ایک جمہوریت پسند بادشاہ دیسکتا ہے۔ اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ ایران پر آئینی اور عقل و دستوری حکومت ہوتی ہے۔ قدیم فرسودہ طرز حکومت بھی ختم ہوچکا ہے اور بادشاہت بھی اپنی جگہ قایم ہے لیکن اس کے باوجود پارلیمنٹ یا مجلس بالکل آزاد اور خود مختار نہیں ہے اسے پابندیوں اور دستوروں میں محبوس کرلیا گیا ہے۔

ایران کی نوجوان قوم یہ مد بادٹی جو اس وقت سے زیادہ بااثر اور طاقت ور جاعت ہے۔ شاہ رضا خان کی مطلق العنانی کو پسند کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ مجلس غیر ضروری طور پر شاہ کی راہ میں حائل نہ ہوا کرے چنانچہ مجلس کا کوئی نمائندہ بغیر شاہ کی مرضی کے منتخب نہیں ہوسکتا یہی وجہ ہے کہ مجلس کے ارکان یا تو بادشاہ کی مرضی پر چلتے ہیں۔ یا انھیں علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔ لیکن عموماً ایسے ہی لوگ منتخب کئے جاتے ہیں۔ جو شاہ کی حسب مرضی کام کر سکیں۔ شاہ ایران نہایت متشدد قوم پرور ہے یعنی ہر چیز کو خالص ایرانی رنگ میں، اور صحیح وطنیت کی سپرٹ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ بیحد محب وطن ہیں اپنے ملک کی فلاح وبہبود کے آگے دنیا کی ہر مروّت اور بین الاقوامی دستور کو رد کردینے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ بشرطیکہ اس سے ان کے ملک کو فائدہ پہونچتا ہے

آپ کا مدعا یہ ہے کہ ایران تمام دنیا کے ممالک کی ہر قسم کی غلامی سے آزاد ہو اور خود استقلال ہو جائے کہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوسکے اور کسیکا محتاج نہ رہے شاہ رضا خاں مغربیت کے سیلاب کی تباہ کاریوں سے بھی خوب واقف ہیں اور جانتے ہیں کہ ایشیائی تمدن کیلئے مغرب پرستی زہر قاتل ہے۔ اسلئے آپنے اس سیلاب کو ایران سرزمین میں پھیلنے سے روک دیا۔ اور جہاں تک کوشش کی جاسکتی ہے وہاں تک اُسے روکنے کیلئے اہتمام کردیا گیا ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ ایران پرانی تقیر کا لکیر بنا بیٹھا ہے۔ یا دنیا کی جدید ترقیات سے اُسے کوئی نہیں ہے۔ نہیں بلکہ مغرب کی ہر اچھی چیز کو اپنانے کیلئے تیار رہتا ہے۔ آرٹ، لٹریچر، صنعت، تجارت، غرض ہر شعبہ میں مغرب کی اچھی چیز کو "ایران نژاد" بنانے کیلئے جستجو ہوتی رہتی ہے۔ تاکہ ملکی سرمایہ ترقی کرے شاہ کا مطلب یہ ہے کہ غیروں کو ایران کی وجہ سے کوئی فائدہ نہ پہونچے جو فائدے غیر قومیں اٹھالیتی ہیں ان سے صرف اس کے اہل ملک ہی متمتع ہوں۔ تو بہتر ہو۔

آپ کی ابتدائی زندگی ہی میں شادی ہوگئی تھی۔ آپ کازک رجمنٹ کے ایک معمولی سپاہی تھے کہ ایک ناخواندہ کاشتکار لڑکی سے آپ کی شادی ہوگئی لیکن یہ آپ کی بیوی چند دنوں بعد انتقال کرگئیں۔ اس کے بعد آپنے ایک اور شادی کی یہ آپکے فوج کی ایک افسر کی لڑکی تھیں۔ جو آجکل ملکہ ایران یا ملکہ پہلوی کہلاتی ہیں۔ اور جن بطن سے ایران کا ولیعہد ہے جنکی عمر اس وقت سولہ سال کی ہے۔

شاہ ایران کو ملک کی محبت کے بعد اگر کسی چیز سے محبت ہے تو وہ آپ کی ہمراز رفیقہ حیات ہیں۔

ملکہ ایران ۲۶ سالہ خاتون ہیں بہت خوبصورت ہمدرد، اور خاوند کی طرح زیرک ہیں۔ شاہ ایران دن کا بیشتر حصّہ سلطنت کے کاموں میں صرف کرتے ہیں غالباً دنیا کے تمام بادشاہوں میں شاہ ایران سب سے زیادہ مستعد اور محنتی بادشاہ ہیں۔ اب بھی ایک سپاہی کی طرح جان توڑ کوشش کرتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ملک میں تعلیمی صنعتی، اور تجارتی ترقی نظر آرہی ہے اور ہر طرف زندگی وفروغ کے آثار ہیں۔

مسلسل جدوجہد اور روزانہ سخت محنت کرنیکا۔ یہ نتیجہ ہے کہ ایران میں تعلیم نسواں ترقی کررہی ہے صنعتی تعلیم کا بھی بہت اچھا انتظام ہو گیا ہے۔ عورتوں کی معاشرتی اصلاح کی سکیمیں بنانے قانون طلاق میں حسب شریعت، اسلامی مناسب معاشرتی اصلاح کرنے اور اسی قسم کے دیگر امور کی بجا آوری میں شاہ نے اپنی ہمدردی نسواں طبیعت کا بہت سنجیدہ ثبوت دیا ہے اسکے علاوہ دنیا کے ہر ملک سے مفید سیاسی معاہدات کرکے ملک کی تجارت کو بڑھانے۔ سیاسی اعتبار سے ملک کو سربلند کرنے، کردوں اور دیگر باغی شیخوں کو منظم حکومت کے ماتحت لانے میں شاہ میں بڑا وقت صرف کیا ہے۔

شاہ ایران کی روزانہ زندگی بہت کم لوگوں کو معلوم ہے اس لئے وضاحت کیساتھ نہیں کہا جاسکتا آپ کی عمر میں متعلق بھی بہت سے خیالات ہیں۔ کوئی ۵۷ سال کی بتاتا ہے جو بہت کم ہے کوئی ۶۰ سال کی بتاتا ہے۔ جو بہت زیادہ ہے خیال ہے کہ آپ تقریباً ۶۰ برس کے ہیں۔

سلطنت کے امور بچوں کی تربیت اور غور وپرداخت سے باز نہیں رہ سکتے اسلئے شاہ ایران کو ہم ایک معیاری باپ اور بہترین گرہستی آدمی بھی کہہ سکتے ہیں۔ آپنے اپنے لڑکے کو بہترین تعلیم وتربیت دینے کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ صحیح معنوں میں جانشین بن سکے۔

یہ لڑکا باپ کی طرح بہت تیز ہوشیار عقیل اور فہیم ہے۔ ترکی، عربی، اور فرانسیسی زبانوں پر عبور حاصل ہے انگریزی سیکھ رہا ہے۔ شاہ رضا خاں پہلی اوس لڑکے کی تعلیم کو اعتبار کے اثر سے بچانیکے لئے اسقدر محتاط واقع ہوئے ہیں کہ اُسے اپنی ہی نگرانی میں تعلیم دلوائی ہے سوئٹزرلینڈ نہیں بھیجا۔ جہاں تمام بادشاہوں کے لڑکے پڑھا کرتے ہیں۔

شاہ اس بات پر فخر ہے کہ وہ ایک ادنی سپاہی سے ترقی کرکے ایران کے بادشاہ بن گئے۔ غربت سے دولت اور امارت وطاقت کی معراج پر پہنچنے کے باوجود آپ میں وہی منکسر المزاجی، جوش، محنت، اور جذبہ خدمت موجود موجود ہے جو ایک جانباز سپاہی اور شریف خون کا خاصہ ہوا کرتا ہے۔

آئی، سی، ایس امتحان کے نتائج

شملہ ۱۷ مئی معلوم ہوا ہے کہ انڈین سول سروس کے امتحان میں جو یکم جنوری ۱۹۳۳ء کو دہلی میں منعقد ہوا تھا۔ حسب ذیل چار امیدوار بلحاظ درجہ اول میں آئے ہیں:۔

خوب چند (دہلی)	۱۷۵۰	نمبروں میں سے	۱۲۵۷
ہرلش چند گپتا (یوپی)	"	"	۱۱۶۳
ایچ آر کرشنا مدراس	"	"	۱۱۴۰
رئیس احمد دہلی	"	"	۱۱۲۸

ہیضہ اچانک آتا ہے
اور
طبّی امداد حاصل کرنے کا موقع تک نہیں دیتا
لہذا
رجسٹرڈ
اَمرت دھارا
کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے۔ جو کہ مصیبت کے وقت آپکی یا آپکے متعلقین کی بہترین فوری اور یقینی امداد ثابت ہوگی۔
امرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا ہے۔
اس موسم میں معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے قیمت
فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ (۸)
دوائی ملنے کا پتہ:۔ اَمرت دھارا ۱۱۵ لاہور
المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

عقیدت کے چند پھول

پیارے لال صاحب صدر ڈسٹرکٹ بورڈ کی خدمت میں

(نتیجۂ فکر جناب مولوی عبداللطیف صاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور)

رنج و غم درد و مصیبت کی گھٹائیں نہ رہیں — کاہش روح تھی جن سے وہ بلائیں نہ رہیں
جن میں رہتے تھے پریشاں وہ فضائیں نہ رہیں — رہزنوں کا جہاں کھٹکا تھا وہ راہیں نہ رہیں
یک بیک رنگ زمانے نے کچھ ایسا بدلا
شادماں آج نظر آتا ہے ہر چھوٹا بڑا

ہے یہی بلبل شیدا کی زباں پر چرچا — گلشن بورڈ میں اک پیارا شگوفہ نکلا
وجد میں جھوم کے کہتا ہے یہ پتا پتا — جس کی خوشبو کی تمنا تھی وہی پھول کھلا
کہہ رہی ہے یہ صبا باغ میں ہو کر خنداں
اب بہار آ گئی کافور ہوا دور خزاں

ایک مدت ہوئی ہم جسکو تکے بیٹھے تھے — جسکی الفت میں شب و روز ڈٹے بیٹھے تھے
سختیاں جھیلتے تھے اور اڑے بیٹھے تھے — کر کے قربان زر و مال مٹے بیٹھے تھے
اب میسر ہوا اس لیئے مقصد کا جمال
بورڈ میں جب کہ چیرمین ہوئے پیارے لال

تھا وہ جس ملک کا مالک وہ ریاست پائی — جسکا وہ سچا امیں تھا وہ امانت پائی
جسکا حقدار تھا حق سے وہ حقیت پائی — جسکا وارث تھا حقیقی وہ وراثت پائی
جب صدارت کیلئے آ کے پیارا بیٹھا
قسمت بورڈ کا مدت میں ستارہ چمکا

بورڈ کا ایسا چیرمین بنے جب والی — کیوں نہو دور بھلا اُس کی غبیب الحالی
جڑ سے کٹ جائے نہ کیوں فتنہ و شر کی ڈالی — کیوں نہ خوش ہو کے پھرے باغ کا مالی مالی
ظلمت مکر و دغل کیوں نہ گریزاں ہو جائے
فلک بورڈ کا جب تو مہ تاباں ہو جائے

کشتی بورڈ ہے اب تیرے حوالے پیارے — ورطۂ ظلم و ندامت سے بچا لے پیارے
اہل کشتی کو پڑے جان کے لالے پیارے — کون اب تیرے سوا ان کو سنبھالے پیارے
اب کرامات کوئی یا کوئی اعجاز دکھا
بحر ذلت سے بچا کر تو اِسے پار لگا

بخشش و جود میں حاتم دوراں بن جا — اور مردانگی میں سام و نریماں بن جا
علم و حکمت میں تو غیرت وہ لقماں بن جا — اپنی پبلک کیلئے چشمۂ حیواں بن جا
تیرا ایوان ترے نام سے زینت پائے
تیرا دیہات تری ذات سے عزت پائے

اے مرے صدر ترا بورڈ یہ آباد رہے — تو سلامت رہے پبلک بھی تری شاد رہے
رنج سے فکر و تردد سے تو آزاد رہے — تیرا بدخواہ عدو دہر میں برباد رہے
طالع دولت و اقبال درخشاں ہو لطیف
نیرّ جاہ و حشم چرخ پہ تاباں ہو لطیف

مولانا شوکت علی کا بیان

میں برطانوی ایجنٹ نہیں ہوں۔ مجھ پر اعتماد کیا جائے

بمبئی ۱۵ رمئی مولانا شوکت علی صاحب نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے کہ "میں آج پنجاب میل سے یہاں پہنچا ہوں اور آج ہی شب میں اپنے کنبہ اور دفتر میں چند گھنٹے صرف کرنے کے بعد باہر جا رہا ہوں۔ میں ایک صلح کل شخص ہوں اور صلح کرنا چاہتا ہوں صلح کرنیوالا ہمیشہ مشکلات لئے لٹکتا رہتا ہے۔ ملک میں بداعتمادی کی لہریں موجود ہیں بعض مجھے انگریزوں کا ایجنٹ کہتے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ میں کانگریس اور ہندوؤں کے ہاتھ میں کھیل رہا ہوں۔ مگر ان باتوں سے ڈرتا نہیں میں ایک کارکن ہوں اس وقت ملک اور خاصکر مسلمانوں کو ٹھوس کام کرنے کی ضرورت ہے جو صرف قیام امن و امان کے بعد ہی انجام پا سکتا ہے۔ میں کسی سے بھی جنگ کرنا نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی ہندوستان میں شورد فساد کا حامی ہوں۔

میں نے وائسرائے سے نہایت اطمینان بخش ملاقات کی اسی طرح دیگر حکام کی ساتھ بھی ملاقاتیں ہوئیں لکھنؤ میں مجھے اپنے مسلمان کارکن ساتھیوں سے پوری طرح سمجھوتہ کر لیا۔ اور الہ آباد میں پنڈت مالوی جی سے ہر ایک بات پر تبادلۂ خیالات کیا میرا خیال ہے کہ وہ بھی کسی طرح باعزت فیصلہ کے خواہاں ہیں میں اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ پر اعتماد کریں میں اپنے کلہاڑے پر دھار رکھنی نہیں چاہتا بلکہ میں امن و صلح کا خواہاں ہوں اور بلا تضیع اوقات اپنے ہمقوموں کیلئے ٹھوس کام شروع کرنا چاہتا ہوں جنہیں تعلیمی اقتصادی اور دیگر معاملات کیلئے تنظیم کی ضرورت ہے۔ اسی لئے دوسرے خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہیں میں تو صلح اور ایک باعزت صلح کیلئے کوشاں رہوں گا۔ ✻

✻ میں کانگریس کا ممبر نہیں ہوں۔ اسلئے مجھے کوئی حق نہیں پہونچتا کہ میں انہیں نصیحت کروں خواہ وہ چھ ہفتہ کیلئے یا ہمیشہ کیلئے تحریک نافرمانی واپس لے لیں مگر میں امید رکھتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے اپنے اندر اور اُسکے بعد ہر دوسرے کیساتھ امن و آشتی قائم کر لیں گے

مہاراجہ الور کو ۴۸ گھنٹہ کا الٹی میٹم

ریاست سے نکل جاؤ، یا بد انتظامیوں کی تحقیقات کیلئے کمیشن مقرر کرو

دہلی ۱۹ رمئی۔ الور کے مسئلہ میں نہایت سنسنی پھیلانے والی اطلاعات پیدا ہو چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کرنل اوگلوی ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے مہاراجہ الور کو ایک نوٹس دیا ہے کہ وہ ذیل کی دو باتوں میں سے کسی ایک کو پسند کریں۔

۱۔ مہاراجہ دو سال کیلئے الور کو چھوڑ کر چلے جائیں یا

۲۔ وہ کمیشن پسند کریں جو الور کے اُن حالات کی تحقیقات کریگا جن کے باعث ریاست کے اندر بہت اضطراب و جوش پھیلا ہوا ہے۔ اور جس کے متعلق بیرون ریاست بھی بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ یہ نوٹس انقطاعی صورت میں ہے کیونکہ مہاراجہ صاحب کو ۴۸ گھنٹہ فیصلہ کرنے کی غرض سے دیئے گئے ہیں اس جدید صورت پر ہز ہائینس بہت متعجب ہیں۔ اور انہوں نے ہز اکسیلینسی وائسرائے کی بارگاہ میں ایک اپیل کی ہے جس میں ہز اکسیلینسی سے پوچھا ہے کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے اس قسم کے فیصلہ کے اسباب کون ہیں۔ اس اپیل پر مہاراجہ نے تجاویز کی نوعیت پر احتجاج بلند کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس اطلاع کے مہاراجہ پٹیالہ چانسلر اور مہاراجہ جودھپور نائب چانسلر ایوان والیان ملک نے وائسرائے سے شملہ میں اپنی ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ چونکہ مہاراجہ الور کو وقت بہت کم دیا گیا ہے لہذا اس تنگی وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی دوڑ دھوپ مقبول ہووے گی والیان ملک میں اس اطلاع سے ایک اضطراب پھیل گیا ہے۔

باجلاس جناب مولوی سید عمر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۳۷۹

چونکہ مقدمہ نالش کشن لال ولد چھنو لال بارٹی ساکن دیورائے عرف بھولانواده پرگنہ اکبرپور ڈگریدار موضع اوریا پرگنہ بلہور ضلع کانپور مسماۃ تم بہاری وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۳۷ فصلی لغایتہ ۱۳۳۹ء بتاریخ ۳ رمارچ سنہ ۱۹۳۳ء صادر ہوئی اور مبلغ ۳۲ روپیہ ۱۴ آنہ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے:—

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۱	۱۰	۹
خرچہ نالش	۱۱	۱۰	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۱	۱	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۲	۳
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۳	۰
	۵	۲	۰
میزان	۳۲	۱۴	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا ہی ہے، لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بہاری وگلزاری بالغان و بھگوان دین نابالغ بولایت بہاری وگلزاری برادر حقیقی پسران للئی و مسماۃ کوشلیا زوجہ رام دیال اقوام ڈھی ساکنان و کاشتکاران دخیلکار موضع اوریا پرگنہ بلہور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۳۲ روپیہ ۱۴ آنہ 32/14/0 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ

تاریخ پیشی ۳۱ رمئی سنہ ۱۹۳۳ء مقرر ہے

پرگنہ بلہور موضع اوریا محال پھگوانی کنورٹی نمبر ۴

نمبر	رقبہ	لگان
۴۶۱/۴	۱۳ ار	للعہ
۱۴۴۵	۲ ار	شال
۱۴۶۳ / ۲ قطعہ	۱۳ ار / ۲ ار	۸ / للعہ

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

میونسپل بورڈ

نوٹس

کانپور میونسپل بورڈ نے طے کیا ہے کہ جو سڑک کرنیل گنج میں بشیر گنج کے مشرقی حصہ کی طرف جاتی ہے اُسے میونسپل ایکٹ ۲۲۱ آف یوپی ایکٹ کی رو سے پبلک سڑک قرار دے دیا جاوے

لہذا اس کے متعلق جو اعتراضات نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۲ ماہ کے اندر موصول ہوں گے ان پر میونسپل بورڈ غور کریگا۔

دستخط ایس۔ این تواری
وی۔ پی اتیج
ایگزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

عمدہ زندگی کس طرح حاصل ہو
دنیا کسطرح خوبصورت معلوم ہوگی
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو
پاک و صاف زندگی کیسی ہوتی ہے
ہم کیونکر عمر دراز ہو سکتے ہیں
سچی خوشی کہاں ہے

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کر کے
رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمادیں
ملنے کا پتہ
آتنک نگرہ جام نگر

پنجاب سرحد و سندھ کانفرنس کا اجلاس ملتان

ملتان - ۱۵ مئی - پنجاب سندھ و سرحد کانفرنس منعقدہ ملتان میں جو تجاویز منظور ہوئی ہیں ان میں سے اہم تجاویز حسب ذیل ہیں۔

۱ - یہ کانفرنس حکومت ہند کے اس رویہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ اُسنے صوبجاتی مجلس مقننہ میں نشستوں کے مسئلہ میں ہندوں اور مسلمانوں کے حقوق میں امتیاز و طرفداری سے کام لیا ہے - جن صوبوں میں مسلمانوں کا توازن قائم رکھا گیا ہے اور پنجاب و بنگال میں ہندو اقلیتوں کو انکی آبادی کے تناسب سے بھی کم حقوق دیے گئے اور مرکز میں انکی اکثریت کو اقلیت سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(۲) یہ قرارداد بھی منظور ہوئی کہ مدراس - بہار و اڑیسہ اور یو پی میں مسلم اقلیتوں کے لئے آئندہ دستور اساسی میں جو جو اصول قایم کیا گیا ہے - اُسی کے مطابق صوبہ سرحد میں ہندوں کو کافی حق نیابت دیا جائے۔

۳ - یہ قرارداد بھی منظور ہوئی کہ حکومت ہند کو صوبہ سرحد میں ذاتی لیاقت و استعداد کے اصول پر ملازمین کو بھرتی کرنا چاہئے - اور اگر یہ اصول تسلیم نہ کیا جائے اور تناسب افرادی کا لحاظ رکھا جائے تو پھر یہی اصول تمام ہندوستان میں سب کو اختیار کیا جانا چاہیے -

۴ - یہ کانفرنس قرطاس ابیض میں علیحدگی سندھ کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے - اور سمجھنے پر مجبور ہے کہ حکومت نے مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے طبقہ کی تالیف قلوب کرنے کی سعی کی ہے ٭

گوشوارہ حساب آمد و خرچ سہ ماہی فروری لغایت اپریل ۱۹۳۳ء متعلق انجمن تبلیغ الاسلام کانپور

آمدنی: نمبر شمار	تشریح مد	تعداد رقم	اخراجات: نمبر شمار	تشریح مد	تعداد رقم
۱	چندہ ماہوار	[illegible]	۱	تنخواہ ملازمان	[illegible]
۲	عطیہ معہ تحصیل موقع عید و بقرعید	[illegible]	۲	متفرقات معہ کرایہ دفتر	[illegible]
۳	فروخت کھال	[illegible]	۳	اسٹیشنری	[illegible]
۴	زکوٰۃ	[illegible]	۴	امداد نومسلم	[illegible]
۵	چندہ مسجد چمن گنج	[illegible]	۵	عید الفطر و عید الضحیٰ	[illegible]
۶	واپسی رقم	[illegible]	۶	مسجد چمن گنج	[illegible]
			۷	واپسی قیمت کھال	[illegible]
	جملہ آمدنی	[illegible]		جملہ خرچ	[illegible]

آمدنی	رقم	اخراجات	رقم
میزان کل آمدنی	[illegible]	میزان کل خرچ	[illegible]
باقی جو ۳۱ جنوری ۱۹۳۳ء کو تھی	[illegible]	باقی جو ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء کو رہی	[illegible]
میزان کل	[illegible]	میزان کل	[illegible]

بحکم جناب بابو جگ بنس کشور صاحب منصف کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۴۷ سنہ ۱۹۳۳ء
بعدالت منصف صاحب بہادر ضلع کانپور

میونسپل بورڈ کانپور مدعی
بنام حاجی حکیم الدین ولد حافظ قیام الدین سلطان ساکن کنگھیاں بازار شہر کانپور و ماکھن لال ولد گودجن کالیستھ ساکن بیکاپور شہر کانپور مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ واٹر ہاوس ٹیکس کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم رامیشر دیال
منصرم عدالت
مہر عدالت

٭ حالانکہ سائمن کمیشن اور فینانشل ایکسپرٹس کمیٹی کی رپورٹوں میں علیحدگی سندھ کو اقتصادی نقطہ نگاہ سے قطعی ناممکن اصول بتایا گیا ہے

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے
سوالنس کا ساری اولیہ
دمہ کھانسی، نزلہ زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا سردی ہونا کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۱ تولہ کی ڈبیہ ۱عہ
گربھ امرت چورن
یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبہ ایک کی روپیہ دو ۶
راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)
بمبئی برانچ ۲۹۰ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ نیم میڈیکل ہال - نال فتح گنج
ایجنٹ منگھ پستا والا بھی نیا گنج چوستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ
پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ
اسٹار ٹریڈ مارک
STAR TRADE MARK (REGD)
ہیضہ پھیلا ہے
کافور (اصل عرق کافور) (REGD.)
ہیضہ، گرمی کے دست پیٹ کے درد، اور بدہضمی وغیرہ روکنے اور اچھا کرنے کے لئے بے مثل ہندوستانی دوا۔
ہیضہ کے ناگہانی حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار اور سفر کرنے والے کو وقت پڑنے سے پیشتر کافور کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے - پچاس برس سے ہیضہ کیلئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر مشہور ہوئی ہے - جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو وہاں روزانہ اسکے ایک دو قطرہ استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا - ہیضہ ہوتے ہی اسکے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں نقلی عرق کافور سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۶ محصول تین شیشوں تک سات آنہ
پودینہ ہرا (عرق پودینہ) (REGD.)
یہ سبز پتیوں سے بنا ہے، بدہضمی، درد شکم اور امراض ریاحی اس سے جلد رفع ہوتے ہیں بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے دور کرنے میں اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ مفید ہے -
قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ ۱۴ر
ڈاک محصول سات آنہ ۷ر
قیمت چھوٹی شیشی دس آنہ ۱۰ر
ڈاک محصول سات آنہ ۷ر
قیمت نمونہ تین آنہ ۳ر جو صرف ایجنٹوں سے حاصل ہو سکتی ہے -
نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنی مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک - اور ہمارا نام ضرور دیکھ لیں
صیغہ نمبر ۵ ، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ
ایجنٹ: کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد ظہیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷	کانپور چہارشنبہ ۷ جون ۱۹۳۳ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۵۲ھ	نمبر ۱۹

آزادی اور غلامی کا فرق

از جناب محمود احسن صاحب اخگر رنگونی

مرے اک دوست کل کہتے تھے مجھے ۔ کہ آزادی ہے اوجِ زندگانی
دلا دیتی ہے یہ اعزاز و دولت ۔ بڑھا دیتی ہے لطفِ جاودانی
اسی سے ہے عزائم میں بلندی ۔ اسی سے ہے عروج و کامرانی
اسی کے اٹھتے جوبن سے ہی قایم ۔ عروسِ استقامت کی جوانی
جب اس امرت کو پی لیتا ہے انساں ۔ تو پاتا ہے حیاتِ جاودانی
غلامی ہے مگر برعکس اس کے ۔ تنزل اور پستی کی نشانی
ثبوتِ بزدلی و بے حیائی ۔ دلیلِ عاجزی و ناتوانی
حقیقت میں ہے محکومی کی لعنت ۔ زمیں پر اک عذابِ آسمانی
بنا دیتی ہے یہ بے حس بشر کو ۔ دکھا کر شکلِ مرگِ ناگہانی

نہیں اس قوم کی دنیا میں عزت
جسے حاصل نہیں ہے حکمرانی

دنیا میں دولت کی فراوانی

خام اشیائی کل پیداوار

اہم اور دلچسپ تخمینہ

انگریزی کے ایک مشہور رسالہ میں دنیا بھر کی خام پیداوار کا اندازہ دلچسپ انداز میں شایع ہوا ہے ذیل کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے:—

دنیا بھر میں تقریباً ۶۰۰ لاکھ من گیہوں ۲۰۰ ہزار لاکھ من جو ۵۰۰ سو لاکھ من مکئی ۸۰۵ لاکھ من باجرہ اور ۲۰۵ لاکھ من چنے کی پیداوار ہوتی ہے

دنیا بھر میں ۲۰۰۰ لاکھ ٹن آلو پیدا ہوتا ان میں صرف سوویٹ روس میں ۴۰۰ لاکھ ٹن آلو پیدا ہوتا ہے۔

چاولوں کی سالانہ پیداوار دنیا بھر ۸۰۷ لاکھ ٹن ہوتی ہے۔ شکر کی پیداوار کا اندازہ سالانہ ۲۷۵۰۰ لاکھ لگایا گیا ہے۔ جرمنی میں سب سے زیادہ شکر بنتی ہے۔

چائے - چائے کی سالانہ پیداوار ۴۲۰۰۰ لاکھ ٹن ہے چین میں ۴۱۴۰۰۰ ٹن ہندوستان میں ۱۹۳۰۰۰ ٹن ہے سیلون میں ۴۰۰۰ ٹن۔ نذرلینڈ ایسٹ انڈیز ۷۵۰۰۰ ٹن اور جاپان میں ۲۹۰۰۰ ٹن چائے پیدا ہوتی ہے۔

کافی :- کل پیداوار ۱۹۰۰۰۰ ٹن ہوتی ہے اسمیں صرف برازیل کی پیداوار ۱۲۳۰۰۰ ٹن ہے۔

کوکو :- دنیا میں کوکو کی پیداوار ۵۵۰۰۰۰ ٹن ہے اور اسمیں برازیل کے اندر ۲۴۰۰۰۰ ٹن پیدا ہوتی ہے

تمباکو - تمام دنیا میں کل ۲۰ لاکھ ٹن پیدا ہوتی ہے

مچھلی :- دنیا میں ۲۰ لاکھ سے زیادہ اشخاص ماہی گیری کا کام کرتے ہیں۔ سال بھر کے شکار میں ۴۲۲۱۰۰۰ پونڈ مچھلی پکڑی جاتی ہے۔ جاوا میں ۵۰۰۰۰۷ پونڈ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۹۹۰۸۰۰۰ پونڈ مچھلی دستیاب ہوتی ہے۔

پٹرولیم- مٹی کے تیل کے کنویں سب سے زیادہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہیں۔ ان چشموں سے سالانہ ۳۷۶۱۶۰۰۰۰۰ گیلن تیل نکلتا ہے اور دنیا بھر میں ۵۹۰۰۰۰۰۰۰ گیلن تیل نکلتا ہے۔

ہیرے جواہرات دنیا میں سب سے زیادہ ہیرے اور جواہرات کی کانیں افریقہ میں ہیں۔ دوسرا نمبر کانگو کا ہے اور تیسرا گولڈ کوسٹ کا۔ اور چوتھا نمبر مغربی افریقہ کا ہے

سونا - دنیا میں ہر سال ۱۱۹۰۰۰۰۰ اونس سونا کان سے مندرجہ ذیل ممالک سے برآمد ہوتا ہے۔ جنوبی افریقہ میں ۱۰۰۰۰۰۰۰ ریاستہائے متحدہ امریکہ مع فلپائن ۲۲۰۰۰۰۰ کنیڈا ۲۰۰۰۰۰۰ میکسیکو ۶۵۰۰۰۰ آسٹریلیا نیوزیلینڈ ۹۵۰۰۰۰ جنوبی روڈیشیا ۴۸۰۰۰۰ اور ہندوستان سے ۶۰۰۰۰۰ اونس سونا دستیاب ہوتا ہے۔

چاندی سالانہ پیداوار ۲۴۵۰۰۰۰۰۰ اونس جس میں میکسیکو سے ۱۰۵۰۰۰۰۰۰ ریاستہائے متحدہ امریکہ ۴۹۰۰۰۰۰۰ کنیڈا میں ۲۶۰۰۰۰۰۰ پیرو ۲۱۰۰۰۰۰۰ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں ۹۰۰۰۰۰۰ اور برما سے ۷۰۰۰۰۰۰ اونس برآمد ہوتا ہے

روئی - روئی کی پیداوار ساری دنیا میں ۶۰۰۰۰۰۰ ٹن ہوتی۔

اون ۱۶۵۰۰۰۰ ٹن اون کی پیداوار کا تخمینہ ہوتا ہے اس میں صرف آسٹریلیا ۴۰۰۰۰۰ ٹن اون پیدا کرتا ہے

سن - سالانہ پیداوار دنیا میں کل ۱۷۰۰۰۰۰ سے لیکر سالانہ ۱۵۰۰۰۰۰ ٹن ہے۔ اس میں ہندوستان کے اندر سالانہ ۱۷۵۰۰۰۰ ٹن پیدا ہوتا ہے۔

بجلی دنیا میں تقریباً ۲۸۰۰۰ لاکھ یونٹ بجلی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسمیں سے ۲۶۰۰۰ لاکھ یونٹ صرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پیدا ہوتی ہے۔

ربڑ - ہر سال تقریباً ۸۳۰۰۰ ٹن ربڑ بنایا جاتا ہے۔

ریڈیم - بلجیم دنیا بھر میں ریڈیم کا مرکز ہے۔

تانبہ دنیا میں ہر سال ۱۴۰۰۰۰۰ ٹن تانبہ پیدا ہوتا ہے اور ۷۰۹۰ لاکھ ٹن سونا پیدا ہوتا ہے اور جس میں تقریباً ✻ ۲۳۰ لاکھ ٹن ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے آتا ہے۔

سٹیل کی سالانہ پیداوار ۹۴۰ ٹن ہے۔

ٹین : سب سے زیادہ ملایا میں ہوتا ہے۔ دوسرا نمبر بولیویا کا ہے۔ ملایا میں ۶۴۰۰۰ ٹن اور بولیویا ۳۰۰۰۰ ٹن اور ایسٹ انڈیز (شرق الہند) ۳۴۰۰۰ ٹن سیام ۱۱۰۰۰ ٹن نیجریا ۸۸۰۰ ٹن کل میزان ۱۷۴۰۰۰ ٹن ہے۔

سیسہ. سالانہ پیداوار تقریباً ۱۵۰۰۰۰۰ ٹن ہے

نمک - دنیا بھر میں تقریباً ۸۰ لاکھ ٹن سالانہ پیدا ہوتا ہے۔

پوٹاش - پوٹاش کا سب سے بڑا مرکز جرمنی ہے دنیا میں ۳۰۰۰۰۰ ٹن میں سے صرف جرمنی میں ۴۰۰۰۰ ٹن پیدا ہوتا ہے۔

کوئلہ- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سب سے زیادہ کوئلہ کی کانیں ہیں۔ یورپ میں برطانیہ عظمیٰ جرمنی اور روس کوئلہ کے سب سے بڑے مرکز ہیں۔ ایشیا میں ہند۔ چین۔ اور منچوریہ میں کوئلہ کی کانیں ہیں۔ دنیا بھر سے سالانہ بھر ساری ۳۹۷۵۵۳ ٹن ہوتی ہے یورپ کا حصہ ۱۹۰۴۸۰۷ ٹن امریکہ کا ۱۲۷۹۵۸۶ ٹن۔ افریقہ ۵۷۸۳۹ ٹن اور اوشیانا کے حصہ میں ۱۷۰۴۱ ٹن ہوتا ہے۔

لکڑی دنیا بھر کی سالانہ پیداوار تقریباً ۸۰۰۰۰۰۰۰ کیوبک فٹ ہے۔

کل مویشیوں کی تعداد ۱۲۱۹۰۰۰۰۰۰۰۱۵ کے قریب ہے۔ جسکا ۱/۲ حصہ یعنی ۱۲۱۵۰۰۰۰۰ تو صرف ہندوستان ہی میں پائے جاتے ہیں روس میں ۸۰۰۰۰۰ مویشی پائے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہی سے ہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۷ | کانپور چہار شنبہ ۷ رجون ۱۹۳۳ء | نمبر ۱۹

ڈاکٹر مونجے اور سر چمن لال سیتلواد

ڈاکٹر مونجے نے سی۔پی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے ایک نہایت زہریلی تقریر کی تھی اس کے جواب میں سر چمن لال سیتلواد پہلی گول میز کانفرنس کے مندوب نے ایک اہم بیان دیا ہے کہ جس سے ڈاکٹر مونجے اور مسٹر جیکر کی غدارانہ روش کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ہم اس تقریر کی اہمیت پر نظر کرتے ہوئے اُس کو ایڈیٹوریل کالموں میں درج کرتے ہیں:۔

سر چمن لال سیتلواد فرماتے ہیں "کہ یہ امر حد درجہ افسوسناک ہے کہ ہندو مہاسبھا ڈاکٹر مونجے کی رہنمائی میں جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کیلئے ایک وفد بھیج رہی ہے۔ اس وفد میں پنجاب اور بنگال کے بعض ہندو شامل ہیں جو فرقہ وارانہ حل کی ٹھوکریں رسید کر رہے ہیں اور بعض سندھ کے ہندو شامل ہیں جو علیحدگی سندھ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی آج یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ذمہ دار حکومت کی طرف سے شہادت دینے کیلئے مسٹر ایم۔ کے اچاریہ کو مدعو کیا گیا ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق بحث وتحقیق کا از سر نو آغاز اصل دستوری مسئلہ کیلئے تباہ کن ثابت ہوگا۔ اس نازک موقع پر نہایت ضروری اور اہم ہے کہ ذمہ دار حکومت کو بڑے سے بڑے پیمانے پر حاصل کرنے کیلئے ہندوستانی مندوبین ایک ٹیم کی حیثیت سے کام کریں۔ میں ڈرتا ہوں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا آغاز مندوبین کی مختلف جماعتوں میں اختلاف پیدا کر دیگا اور یقیناً چرچل کے ہم خیال لوگوں کو ہندوستان کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکانے کا موقع مہیا کر دیگا۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کیوں یہ لوگ فرقہ وارانہ گاڑی کو دفن نہیں کر دیتے۔ اور سر دست فرقہ وارانہ اعلان پر اس کو خوش اعتقادی کی نذر کرتے ہوئے اور اُس وقت کیلئے جب اس میں باہمی مشورہ سے تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ کیوں نہیں عمل کرتے۔ فرقہ وارانہ مسئلہ کو دوبارہ شروع کرنیکی جو کوشش بھی کی جائے گی۔ وہ فرقہ وارانہ مخالفتوں اور بے اعتمادیوں کے پیدا کرنے پر مجبور ہوگی۔ اسی طرح ہر وہ کوشش جو اس وقت علیحدگی سندھ کے مسئلہ کو شروع کرنے کیلئے کیجائیگی لازمی طور پر مندوبین کے اختلاف پر منتج ہوگی۔ اس سلسلہ میں کبھی نہیں بھول سکتا اور کبھی نہیں معاف کر سکتا اُس طرز عمل کو جو ڈاکٹر مونجے اور اُن کے رفقا نے اختیار کیا ہے۔ اور جو مسٹر ایم جیکار نے پہلی مرتبہ گول میز کانفرنس میں اختیار کیا تھا۔ میں جرائت کیساتھ کہتا ہوں کہ مشترکہ انتخاب کی بنیاد پر ہم ہندو مسلم مسئلہ کا ایک مستقل حل حاصل کر لیتے۔ اور اگر ایسا ہو جاتا تو ہندوستان کی سیاسی صورت حال پر کتنا اہم اثر پڑتا۔ غالباً اس کانفرنس میں ہم تمام مسئلہ کو حل کر لیتے۔ اور ہندوستان کیلئے ایک ایسا دستور حاصل کر لیتے جو اس دستور سے کہیں زیادہ آزاد ہوتا جس کی توقع ہم انگلستان میں موجودہ پارلیمنٹ سے کر سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں لبرل حکومت برسر اقتدار تھی .... مندوبین میں بہت ہی زیادہ اتفاق تھا والیان ریاست نے فیڈریشن کے حق میں بہادرانہ اعلان کر دیا تھا۔ مگر خدا بھلا کرے فرقہ وارانہ مسئلہ کے عدم تصفیہ کا جس نے مصیبت لا ڈالی۔

جبکہ میں ڈاکٹر مونجے کو اُن کے اختیار کردہ طریق کار پر الزام دے رہا ہوں تو میں سکھ مندوب کی ذمہ داری کو بھی فراموش نہیں کروں گا۔ جس نے اپنے آپ کو بہت ہی زیادہ روڑے اٹکانے والا ثابت کیا۔ ایک شخص کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ پست خیالی کی دلدل میں سے کیوں نہیں نکلتے حالانکہ اکثریت قوم اقلیتوں کا اعتماد نہایت خوبی سے حاصل کر سکتی ہے۔ اور بعض غیر معقول مطالبات کے سلسلہ میں بھی نرمی سے کام لے سکتی ہے۔ بجائے اس کے کہ اقلیتوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ وہ اپنے اغراض ومفاد کی حفاظت کیلئے برطانوی حکومت کے رہین منت ہیں۔ اور ان کو حکومت کے ہاتھوں میں پھینکا جائے۔ حالانکہ اکثریت قوم برضا ورغبت بعض مراعات دیکر اقلیتوں کا اعتماد کیوں نہیں خرید لیتی اور کیوں اقلیتوں کو اسکا موقع دیتی ہے کہ وہ یہ سمجھیں کہ جو کچھ انہوں نے حاصل کیا ہے وہ حال اکثریت قوم کی مخالفت کر کے حاصل کیا ہے۔

میں بعض مسلم فرقہ پرستوں سے بھی واقف ہوں کہ جو ہندوستان کی ترقی کے دشمن لوگوں کے ہاتھوں میں قصداً کھیل رہے ہیں۔ مگر اُن لوگوں کی تعداد بہت کم ہے اور اُن کو اہمیت محض اسوجہ سے حاصل ہوگئی ہے کہ ہم نے صورت حال کو معقول طور پر ہاتھ میں نہیں لیا۔

ڈاکٹر مونجے اور اُن کے رفقاء کار پہلی گول میز کانفرنس میں بے اندازہ نقصان پہونچانیکے بعد معاملہ کو بگڑنے اور صورت حال کو جو بہت پہلے ہی سے خراب ہو چکی تھی اور زیادہ خراب کرنے کے بجائے تنہا کیوں نہیں چھوڑ سکتے

مجھے تعجب ہے کہ حکومت اُن گواہوں کے بھیجنے میں کیوں متفق ہے اور کیوں حوصلہ افزائی کرتی ہے جو ایک ایسا مسئلہ اُٹھانا چاہتے ہیں جو سر دست طے شدہ سمجھنا چاہئے حکومت اور لنلتھگو کمیٹی ان جماعتوں سے کہہ سکتی ہے کہ اس مسئلہ کو وزیر اعظم کے اعلان نے طے کر دیا ہے اور سندھ کی علیحدگی بھی طے ہو چکی ہے اس لئے موجودہ تحقیقات کے سلسلے میں اس مسئلہ کو ہاتھ لگانا مناسب نہیں ہے۔

آئینہ کانپور

ایک جدید لیبر پارٹی ۲۲ و ۲۳ رجولائی کو کانپور میں ایک جدید لیبر کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے جس کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا ہے اور یہ کمیٹی تمام صوبہ میں دورہ کر کے مزدوروں اور کاشتکاروں کی تنظیم کریگی۔ اس جدید لیبر پارٹی کے قیام کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ لیبر پارٹی صوبہ آگرہ و اودھ میں کاشتکاروں اور مزدوروں کی طرف سے کونسلوں میں جاکر اُن کے حقوق کی صحیح ترجمانی اور تحفظ کرے گی۔

غریب مزدور اور کاشتکاروں کے حقوق پر قبضہ جمانے کی لبرل حضرات نے یہ خوب ترکیب نکالی ہے مگر ہمارے خیال میں یہ بیل منڈھے چڑھتے نظر نہیں آتی۔ اور اس جدید لبرل جماعت کے ہاتھوں میں مزدور اور کاشتکار اپنی قسمت کا فیصلہ مشکل سے دیں گے۔

پبلک جلسہ! ۳۰ مئی کی رات کو خوزد محل پارک میں زیر صدارت بابو برجیندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ ایک عام جلسہ منعقد ہوا جسکا مقصد یہ تھا کہ مہاتما گاندھی کی کامیاب ۲۱ روزہ برت پر مبارکباد دی جائے۔

بابو صاحب موصوف نے ایک مدلل مگر مختصر تقریر میں آج کے جلسہ کی اہمیت پر تبصرہ کیا ڈاکٹر جواہر لال نے اچھوتوں کے متعلق جو کام کیا ہے اُس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

مولانا حسرت موہانی نے مہاتما گاندھی کی زبردست شخصیت پر مختصر مگر جامع الفاظ میں تبصرہ فرمایا اور متعدد ہندی شاعروں کی نظموں اور گانے کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

اتحاد سبھا ۴ رجون کو حافظ محمد صدیق صاحب کے مکان پر زیر صدارت مسٹر بی۔ پی سری واستو اتحاد سبھا کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں اتحاد سبھا کے اغراض ومقاصد طے کیے گئے اور یہ طے کیا گیا کہ اتحاد سبھا کی عام فیس سالانہ ۴ر اور ممبران انتظامیہ سے ۸ر ماہوار یا ۵ر سال اور جو حضرات ایک سو روپیہ دیں گے اُن کو اتحاد سبھا کا پیٹرن یا مربی تصور کیا جائے گا۔

اتحاد سبھا نے ایک سوشل کلب قایم کرنے کی تجویز بھی منظور کی ہے۔ اور اُس کی ممبری کا چندہ ۸ر ماہوار رکھا گیا ہے۔

اتحاد سبھا نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ہندو مسلم تہواروں اور جلوس کے موقعہ پر یہ کوشش کی جائے کہ اسمیں شہر کے معزز ہندو مسلمان شریک ہوں۔ تاکہ تعلقات میں اتفاق واتحاد کا جذبہ پیدا ہو اور اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پانچ اشخاص کی ایک کمیٹی بنادی گئی ہے۔

ہندو سبھا ہندو سبھا نے ایک جلسہ میں مندرجہ ذیل مضموم کی تجاویز منظور کی ہیں:۔

(۱) اس جلسہ کی رائے میں مہاراجہ الور کے ساتھ حکومت نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے وہ حد درجہ افسوسناک ہے۔

۲۔ اس جلسہ کی رائے میں نواب صاحب بہاولپور نے اپنے حدود ریاست کے اندر ہندو سبھا کو غیر قانونی جماعت قرار دیکر ایک قابل مذمت اقدام کیا ہے۔

خطاب یافتگان حضور ملک معظم کی سالگرہ کے موقعہ پر جو فہرست خطابات کی شایع ہوئی ہے اس سے کانپور کے تین حضرات سرفراز ہوئے ہیں۔ مولوی ضیاء الحسن صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ وسیشن جج صاحب کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا ہے اور رائے صاحب لالہ بھگوان داس آنریری مجسٹریٹ چھاونی کو رائے بہادری سے سرفراز کیا گیا ہے۔ اور رائے صاحب لالہ رگھبر دیال گنز کرڈاک ائز کو بھی رائے بہادری کا معزز خطاب عطا فرمایا گیا ہے۔

ہم اس حصول اعزاز پر تینوں حضرات کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

شادی مسٹر تارا چند سری واستو نے اپنی لڑکی کی شادی کے سلسلہ میں جو کہ مسٹر مرلیدھر ایم۔ ایس۔ سی۔ کے ساتھ ہوئی ہے۔ ۳ رجون کو اپنے بنگلہ چندرا بھون سول لین میں ایک پرتکلف ڈنر دیا جسمیں شہر کے معزز ہندو اور مسلمان شریک تھے۔

سودیشی نمایش کا افتتاح مولانا حسرت موہانی نے سودیشی نمایش واقع کانپور اسکول مال روڈ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک پُرمغز تقریر کی۔

اچھوت معلوم ہوا ہے کہ دسہرہ کے موقع پر جو اچھوت عورتیں سرسیا گھاٹ نہانے گئی تھیں اُنکے ساتھ نہایت حقارت آمیز سلوک کیا گیا۔ اور اُن کو گھاٹ پر نہانے نہیں دیا گیا۔

آتش زدگی معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ موضع بھگوان پور تحصیل بلہور میں آگ لگ جانے کی وجہ سے موضع کے تمام مکانات جل گئے نقصان کا اندازہ تقریباً چالیس ہزار کیا جاتا ہے۔

مسٹر بھارتیہ گرفتار مسٹر گووند دیو بھارتیا جو کہ کانگریس کے مشہور کارکن ہیں ان کو لکھنو سے گرفتار کر کے کانپور جیل لایا گیا ہے تاکہ یہاں مقدمہ چلایا جائے۔ یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ اُن کو کس دفعہ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

خوردسال بچہ کی نعش ایک خوردسال بچہ جسکی عمر ۲۔ یا ۳ ماہ ہوگی۔ اُس کی لاش نہر میں تیرتی ہوئی پائی گئی۔ پولیس نے ڈاکٹری معاینہ کے لئے اس نعش کو ہسپتال بھیجدیا ہے۔

تلوار لیے ہوئے سردار کرتار سنگھ تلوار لئے ہوئے شہر میں گھوم رہے تھے اُن کو پولیس نے الہ آباد بنک کے چوراہہ پر گرفتار کر لیا۔

غنڈہ ایکٹ پرشادی لال ساکن ٹپکا پور کو غنڈہ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

ڈاکو گرفتار موضع کاشی پور تحصیل بلہور میں پولیس نے دو مسلح ڈاکوؤں کو گرفتار کیا ہے جنکا نام بچہ سنگھ اور پھول سنگھ ہے ایک کے پاس سے کارتوسی بندوق اور دوسرے کے پاس ٹوپی دار بندوق تھی کہا جاتا ہے کہ بندوق بلا لائسنس تھی

حکومت خود اختیاری کے بغیر تعلقات خوشگوار نہیں ہونگے

ایک انگریز اہل سیاست کا مشورہ

ہندوستان پر سنگینوں کی مدد سے حکومت نہیں کی جاسکتی۔ ہندوستان اب اسقدر بیدار اور تعلیم یافتہ ہوگیا ہے۔ کہ وہ انگریزی تسلط کو برداشت نہیں کرسکتا یہ خیالات ہیں جو نہ صرف ہندوستانی اہل الرائے ظاہر کرچکے ہیں بلکہ انگلستان کے سمجھدار طبقہ نے بھی ان کی تائید کی ہے۔ اور انگلستان میں اس چیز کو اچھی طرح محسوس کرلیا گیا ہے کہ ہندوستان کو سیاسی اصلاحات دینا ناگزیر ہے۔

"جان بل" مشہور انگریزی اخبار کے تازہ پرچہ میں مسٹر اے۔ جی۔ گارڈینر ایک مشہور سیاست فہم کا مضمون شایع ہوا ہے۔ جسکے دوران میں وہ چرچل، ہیکسٹن اور اسی قسم کے دیگر لوگوں کو جواب دیتے ہیں کہ ہندوستان پر دہشت اور جبر کے ساتھ حکومت کرنا قطعی ناممکن ہے ہم ہندوستان کو ہاتھ سے کھودیں گے۔ اس دلچسپ اور اہم مضمون کو یہاں درج کیا جاتا ہے:۔

کوئی ملک دوسرے ملک پر اُس کی مرضی کے خلاف حکومت نہیں کرسکتا چرچل اور ہیکسٹن جیسے بزرگوں کی رائے قطعی احمقانہ ہے۔ اہل برطانیہ نے امریکہ پر بغیر اہل امریکہ کی مرضی کے حکومت کرنی چاہی۔ تو ہماری حکومت کا جہاز پاش پاش ہوگیا۔ جنوبی افریقہ میں پھر ہم نے اس دعوی پر اصرار کیا اور پھر حکومت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آئرستان میں بھی یہی ہوا۔ کیا ہم ہندوستان کو بھی اسیطرح اپنا دشمن نہیں بنالیں گے اگر ہندوستان کو دولت متحدہ "اقوام برطانیہ" کے زمرہ میں رکھنا ہے تو اُس کو سیاسی ترقی کی راہ پر ڈالنا پڑے گا۔

انگلستان کے پارلیمنٹ نے ہندوستان کے دستور اساسی کی ترتیب وتشکیل کیلئے ایک مشترکہ مجلس منتخبہ قائم ہوئی ہے یہ چیز اپنی سیاسی اہمیت کے اعتبار سے بالکل نئی ہے۔ کیونکہ کسی مجلس کے سامنے اتنا اہم کام نہیں آیا جیسا کہ مسئلہ ہند ہے۔ امریکہ اور جنوبی افریقہ کیلئے بیشک دستور سازی کی گئی۔ لیکن اسقدر بڑے پیمانہ پر نہیں جیسی اسوقت ہمارے سامنے ہے۔

ہندوستان ایک عظیم الشان براعظم ہے۔ جزائر برطانیہ (انگلستان، آئرستان، سکاچستان، ویلز جزیرہ آدم وغیرہ کو ملاکر ہم ہندوستان کے ایک کونے میں کھ سکتے ہیں۔ ایسے ایسے بیسوں جزیرہ ہندوستان میں سما سکتے ہیں۔ اگر ان جزیروں کی آبادی کو ہندوستان کے مختلف حصص میں تقسیم کردیا جائے تو آبادی ہندوستان کی قابل لحاظ اضافہ ہمیں نظر نہیں آئے گا۔ مطلب یہ ہے کہ برطانیہ کے مقابلہ پر ہندوستان ایک بہت بڑا انسانی خطہ ہے۔ اور اُس کی آبادی بہت کثیر ہے جسکا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔

ہندوستان کی زبردست عظمت وبڑائی کی وجہ سے ہی مشترکہ مجلس کا کام اسقدر پیچیدہ اور اہم نہیں ہوگیا ہے بلکہ ہندوستان کی گوناگوں خصوصیات اور طرح طرح کے اختلافات اور نیرنگیاں بھی اہمیں کچھ نہ کچھ حصہ رکھتی ہیں۔ ہندوستان میں اسقدر زبانیں بولی جاتی ہیں کہ سارے یورپ میں بھی نہ ہوں گی۔ ہندوستان میں دو بڑے مذاہب ہندومت اور اسلام کے علاوہ سینکڑوں مذہبی فرقے، جماعتیں اور مختلف النوع عجائبات ہیں ان دونوں اقوام میں بالخصوص اور تمام ہندوستان کے فرقوں میں بالعموم لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ ان کے معاد اور تمدن اور معاشرت میں بڑے فرق ہیں غرض کہ ہندوستان نیرنگیوں کا ایک طلسمات ہے۔

ان تمام اختلافات کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسا دستور اساسی تیار ہوسکتا ہے جو ان اقوام کو ایک نقطہ پر جمع کرسکے اور ان کے باہمی مفاد میں ایک راہ مصالحت ومفاہمت پیدا کی جاسکے کیا ان قوموں کے باہمی نزاع کے باوجود ایک خود مختار ہندوستانی حکومت جاری کیجارہی ہے۔

سوال یہ بھی ہے کہ ہندوستان میں ایک جمہوری نظام کیوں کیا جارہا ہے۔ جو خود یورپ میں فیل ہوچکا ہے بالخصوص ہندوستان جیسے مختلف النوع اور وسیع براعظم کیلئے جمہوری طرز حکومت مفید ہوسکتی ہے یا نہیں

اسمیں تو کوئی شک نہیں کہ انگریزی راج نے ہندوستان کیلئے بہت کچھ کیا ہے۔ اس کی حالت درست کرنے۔ اُسے انسان بنانے میں اُس کی خدمات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسوقت بھی اُسے اپنے تدبر سے کام لینا چاہئیے اور جسطرح ہوسکے ایک مفید اور معین ومستحکم دستور اساسی دیکر ہندوستان کی سیاسی ترقی میں اپنا حصہ لینا چاہیے۔ جو لوگ انگلستان کی موجود حکومت کے زاویہ نگاہ کی مخالفت کررہے ہیں۔ اور ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دینے کی تجویز کو اچھا نہیں سمجھتے سخت نادانی کررہے ہیں وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کو اُسکے پیروں پر کھڑے ہونے میں مدد کا ہاتھ لگایا جائے خواہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو یا نہو۔

ہمیں ایک دفعہ اسے منزل کی طرف لیجانا چاہیے وہ نقطہ آپہنچا ہے جہاں پر ہم ہر ہندوستانی انگریز حکومت کے جوئے کو اپنے کندھوں پر دیکھ کر بیزاری کا اظہار کرنے لگا ہے۔ ہندوستان ہمیشہ ہمیشہ لندن کے ماتحت نہیں رکھا جاسکتا اب ہندوستانی تعلیم یافتہ لوگ اپنے ملک کی حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم فخر نہ کریں کہ اب ہم ہند کو اس قابل دیکھ رہے ہیں کہ وہ ایسا مطالبہ کرنے کے لائق بنا تو سہی۔

ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کا جذبہ گوکھلے جیسے تعلیم یافتہ لیڈروں کی امنگ پیدا کرنے والی ہندوستان نواز کوششوں سے پیدا ہوا۔ جسکے بعد تمام ملک میں ہوم رول کا سیلاب آگیا۔ اب وہ اپنے ملک میں دوسروں کے غلام بن کر زندگی بسر کرنے کیلئے آمادہ نہیں پاتے تعلیم یافتہ طبقہ سے نکلکر یہ جذبہ ملک کے تاجروں تک ہو پہنچا۔ بمبئی کے مالکان کارخانہ جات اور تاجروں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ اپنے ملک کی تجارت میں غیرملکیوں کی مداخلت ہرگز پسند نہیں۔ ہماری تجارت ہمارے ہاتھ میں رہنی چاہئیے۔ جنگ عظیم نے اس جذبہ کو اور بھی قوت پہنچائی اور جنگ عظیم نے ایشیا میں یورپ کے سیاسی تسلط کو جسطرح دفن کردیا۔ اسکا تو رونا ہی کیا ہے اس کے بعد گاندھی جی کا نیم سیاسی نیم مذہبی نعرہ حریت بلند ہوا۔ جسکی گونج ملک کے اس سرے سے اُس تک سنی گئی۔ ہر طرف ایک عام بیداری پیدا ہوگئی اور حکومت خود اختیاری اور سوراج کا مطالبہ ہیم اور ہمہ گیر ہوگیا۔ کوئی مقام نہیں رہا جہاں سے یہ جذبہ ایک چشمہ بن کر نہ ابل پڑا ہو۔

جدید ہندوستان کی طرف سے جو تقاضہ ہورہا ہے اُس کو پورا کرنے کیلئے ہمارے سامنے دو راستہ تھے ایک تو یہ تھا کہ ہم اس جذبہ کا مقابلہ کرتے اور اس تقاضہ کو مٹا دیتے۔ چرچل اور ہیکسٹن جیسے سخت جان قدامت پسند کا تو مطالبہ ہی یہ ہے کہ لیکن ایک دوسرا راستہ بھی تھا۔ اور یہ کہ ہم اپنا بوریہ بستر باندھ کر ہندوستان سے چلے آئیں لیکن ایک تیسرا راستہ بھی تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ جسے ہم تدبر اور خوش معاملگی پر محمول کرسکتے ہیں۔ ہندوستان کیساتھ صلح کی جائے۔ اور اُسے ایک ایسا دستور اساسی دیدیا جائے کہ وہ اپنی حکومت خود کرسکے۔ اور برطانیہ کی دولت متحدہ میں بھی وہ شامل رہے۔

جو لوگ آخر الذکر طریقہ عمل کیخلاف ہیں مثلاً چرچل وغیرہ وہ سخت نادانی کررہے ہیں۔ انکا یہ سمجھنا کہ ہم ۳۵ کروڑ انسانوں کو اپنی مرضی کے بغیر اپنے قبضہ واختیار میں رکھ سکتے ہیں قطعی غلط ہیں۔

فرض کرلو کہ ہم ہندوستانیوں سے بزور آزما ہو بھی جائیں اور فوجوں کو حرکت دیں تو اس سے ایک سو پچاس پونڈ ملین سالانہ کا خرچ بیٹھے گا جو کبھی بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

فرنگیوں کی سنگین ہندوستانیوں کو کبھی زیر نہیں کرسکتیں اسے صرف عقل اور صلح جوئی کے رشتہ میں باندھا جاسکتا ہے۔

اگر ہم ہیکسٹن صاحب کے قول پر عمل کریں اور ہم تو ہندوستان پر سے بوریہ بستر اسنبھال کر نکل آئیں تو اس سے بھی ہندوستان کو ناگفتہ بہ نقصان پہنچے گا یعنی ہندوستان بالکل ویران اور تباہ ہوجائیگا اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ ایک قوم دوسری قوم کا گلا گھونٹ دیگی۔ اور ہر طرف ایک زبردست خونریزی ہوجائے گی۔ مسٹر ہیکسٹن اور اُن کے دیگر بالشویک خیالات کے دوستوں نے دیکھ لیا ہے کہ روس نے سوائے نقصان پہنچانے کے اور کچھ نہیں کیا۔

پس ہم کو بھی ہندوستان میں فرقہ وار جنگ کا آغاز کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں میدان عمل میں رہ کر ہندوستان کی خدمت کرنی چاہئیے۔ اور مفاہمت ومفاہمت باہمی سے ہندوستان کو اُس کی ترقی میں مدد دینا چاہیئے۔

گاندھی جی کی فاقہ کشی

ختم ہونیکا منظر

بھجن اور گیت کیساتھ قرآن شریف اور بائبل کی آیات بھی سنیں

پونہ۔ ۲۹ مئی۔ گاندھی جی کی برت کشائی سے ایک دن قبل پھل کثیر تعداد میں پرن کٹی میں لائے گئے تھے۔ گاندھی جی کے میزبان نے پرن کٹی کو خوب آراستہ کیا تھا۔ اور دروازہ پر جھنڈیاں وغیرہ لگائی تھیں ساڑھے گیارہ بجے آدمیوں کی کثیر تعداد گاندھی جی کے کمرے میں آگئی۔ گاندھی جی نرم بستر پر آرام سے لیٹے ہوئے تھے۔ اُن کے سر پر ٹھنڈک کی وجہ سے مٹی پھیلی ہوئی تھی۔ مجمع کے چلے جانے کے بعد گاندھی جی آہستہ آہستہ ہال کی طرف گئے۔ انہوں نے دعا کرنے کے لئے کہا اور پھر اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ مسز گاندھی خوش خوش گاندھی جی کے کاندھے پر ہاتھ رکھے کھڑی ہوئی تھیں۔ اور مسز نائیڈو دوسری طرف کھڑی تھیں۔

دونوں کے ہاتھ میں گاندھی جی کی پوشاک تھی اور کچھ ہریجن بھی اگلی قطار میں بیٹھے ہوئے تھے اور گاندھی جی نے حسب ذیل تقریر کی۔

پرماتما کا شکر ہے کہ میرے برت کا زمانہ بخیر وخوبی ختم ہوگیا۔ اب تھوڑی دیر میں برت کھولوں گا آج میرا ایمان اور بھی پختہ ہوگیا۔ آپ صاحبان کا خیال ہوگا کہ میں کوئی تقریر نہیں کروں گا۔ مگر نہیں موقع ہے کہ میں پرماتما کی حمد وثنا کروں اور اُن صاحبان کی بھی جنہوں نے وقت ضرورت میرے ساتھ محبت وہمدردی کا برتاؤ کیا۔ میں اپنے احباب کی مہربانیوں کی تعریف کرنے کے علاوہ کوئی عوض نہیں دیسکتا کیونکہ میرا عقیدہ ہے کہ ان کی ان مہربانیوں میں بھی پرماتما کی مرضی شامل تھی۔ صرف خدا ہی ان کی مہربانیوں کا اجر دیسکتا ہے۔ میں خوش ہوں کہ اسوقت کچھ ہریجن بھی پہلو بہ پہلو ہیں۔ فی الحال میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اب پرماتما کو مجھ سے کون سے خدمت لینا منظور ہے مگر یہ مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی خدمت کیوں نہ ہو وہ مجھے کام کی سرانجام دہی کی طاقت ضرور عطا فرمائے گا۔

مندرجہ صدر تقریر کے بعد گاندھی جی نے ۱۲ بجکر ۵ امنٹ پر شربت نارنگی سے برت کھولا۔ گاندھی جی نے نماز میں بھی شرکت کی جمیں مذہبی گیت گائے گئے تھے۔ اس کے بعد ڈاکٹر انصاری نے قرآن شریف پڑھا۔ اور پھر انجیل پڑھی گئی۔

اعلیٰحضرت حضور نظام کا شریعت پر اعلان

حیدرآباد ۲۹ مئی۔ حضرت حضور نظام نے ایک فرمان جاری کیا ہے جمیں اُن لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے جو غیر مناسب مقامات پر ضروری فرائض کو نظر انداز کرتے ہوئے مذہبی گیت گاتے ہیں کہ وہ اس قسم کے مشاغل کو ترک کردیں کیونکہ ان سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے ان مشاغل کے بجائے مذہبی فرائض کی ادائیگی پر زور دینا چاہیے۔ فرمان میں حضور نظام فرماتے ہیں کہ گذشتہ رمضان المبارک میں ہوٹلوں رلیسٹورنٹوں کے اندر گانے بجانے کا خاص اہتمام کیا گیا تھا ۴

۴ حالانکہ وہ نماز کا وقت ہوتا ہے جمیں سوائے عبادت الٰہی کے اور کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی طرح لوگ تھیٹر اور سنیماؤں میں جاتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نماز تراویح فوت ہوجاتی ہے۔ چونکہ رمضان المبارک کثرت عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے مخصوص ہے اس لئے اس قسم کے کاموں سے احتراز کرنا چاہیے کیونکہ اسلام کے اعلیٰ نصب العین کو اس سے نقصان پہنچتا ہے۔

فرمان میں مزید ارشاد ہے کہ ریاست کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی قوانین کے ماتحت کام کریں اور اس طرح سب سے بڑی اسلامی ریاست کے اقتدار کو قائم رکھیں۔

روس میں آئندہ نسلوں کے تحفظ اور قومی صحت کی زبردست اسکیم

سرکاری مدرسوں کا نظام تعلیم اور بقائے نسل و تمدن کے حیرت انگیز انتظامات

کسی قوم کی فلاح نسلوں کی تربیت و ترقی پر منحصر ہوتی ہے۔ جس ملک میں نسلوں کی نگہداشت اولاد کی تربیت اور فرزندان وطن کی اہلیت سنوارنے کا کام جاری ہو اس ملک کی عمرانی و تمدنی قوت کم ہوتی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ ان کی نسلیں صفحہ ہستی سے معدوم ہونے لگتی ہیں یا ایک بالکل بے حقیقت انسانی آبادی ہو کر رہ جاتی ہیں۔

روس نے اپنے انقلاب کے بعد قومی حیات کے اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیا اور اُس نے عورتوں اور بچوں کی طبی و تمدنی اصلاح و نگہداشت کا ایک موثر و منظم اہتمام شروع کیا۔ جس کی وجہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ روس کی قومی صحت ترقی پر ہے۔ وہاں خورد سال بچوں کی اموات کم اور پیدائش اطفال کی شرح و اوسط ترقی پر ہے۔ عورتوں کی صحت عمومی طور پر بہت اچھی ثابت ہو رہی ہے۔ غرض روس کی جسمانی صحت جو تمدن و سیاسی ارتقا کیلئے ازبس ضروری چیز ہے۔ بالکل درست حالت میں ہے۔

ڈاکٹر جان سنڈر دیل جو چی گن یونیورسٹی میں صحت و صفائی عامہ کے پروفیسر ہیں۔ حال ہی میں روس گئے تھے۔ اور وہاں مزدور عورتوں اور ان کے بچوں نیز حکومت روس کی نگرانی کے متعلق جو مشاہدات کیے ہیں اُن کا ذکر ایک انگریزی اخبار نے شائع کیا ہے۔ جسے استفادہ اہل ہند کیلئے خیال کیا جاتا ہے۔

۔۔ کی بس ایک آواز ہے بچوں کو مقدم سمجھو قوم کا آرام۔ روپیہ۔ عقل۔ اور توجہ سب بچوں کی تربیت اور پرورش پر صرف ہونا چاہیے۔ ممکن ہے کسی وقت ایک خاندان کے بالغ افراد کو مکھن دودھ یا غذا نہ بہم پہنچ سکے بچے ان چیزوں سے محروم نہیں رکھے جاتے ان کیلئے خاص سرکاری انتظام ہے۔

نہ صرف شیر خوارگی کے زمانہ میں ہر روسی بچے کی صحت و زندگی کی سرکاری نگہداشت اور پرورش ہوتی ہے بلکہ جب بچہ ماں کے پیٹ ہی میں ہو اس وقت سے روس کی حکومت کی نگرانی شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی قانون ہے کہ جو روسی مزدور عورت حاملہ ہو اُسے وضع حمل سے دو ماہ قبل اور وضع حمل سے دو ماہ بعد تک مکمل رخصت دی جائے۔ جسمیں کارخانہ یا دفتر پوری تنخواہ دینے کا ذمہ دار ہے۔ یہ زمانہ راحت اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ جنین پر اچھا اثر پڑے اور خوش و خرم تندرست و توانا پیدا ہوں۔ تاکہ روس کے مستقبل میں مزدوروں کی فوج بہت شاندار اور اقوی ہو۔

زمانہ حمل میں عورتوں کو ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ گاہے گاہے سرکاری یا عوام کی صحت گاہوں میں جایا کریں۔ اور اپنا طبی امتحان کراتی رہیں تاکہ اُن کے اندر کوئی کسر نہ رہے۔ اور زچگی کے امراض و خطرات سے آگاہ و محترز رہیں۔ اگر کسی حاملہ میں دق کے جراثیم پیدا ہو گئے ہوں تو انہیں دق کے ہسپتالوں میں الگ رکھا جاتا ہے۔ اگر نسوانی امراض ہوں تو اُن کے علاج کے شہروں اور دیہات کے علیحدہ شفاخانے قائم ہیں اور عورتوں کی فوری طبی امداد بہم پہنچائی جاتی ہے ان تمام طبی احتیاطوں کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ماسکو میں عورتوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ عورتوں کو بدکار مردوں کی وجہ سے جو بیماریاں ہو جاتی تھیں ان کی تعداد ۱۹۲۳ء میں چھ فیصدی تھی اور اب ۱۹۳۱ء کے اعداد و شمار سے یہ بیماریاں ایک فیصدی تک رہ گئی ہیں۔ اور عنقریب اس اوسط کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔

شہروں میں بچے عموماً سرکاری ہسپتالوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہاں پر زچگی کے خطرات کو دور کرنے اور وضع حمل کے احتیاطیں کرنیکی وجہ سے یہ نتیجہ نکلا کہ نوزائیدہ بچوں کی شرح اموات بہت گھٹ گئی۔ اور ۱۹۱۱ء میں ان بچوں کی شرح اموات ۲۰۵ فی ہزار تھی۔ اور ۱۹۲۸ء میں یہ ۷۳ فی ہزار تک رہ گئی اور برابر گھٹ رہی ہے۔

جب مزدور عورتیں اپنے کارخانوں میں واپس آتی ہیں تو انہیں کام کرنے کے اوقات میں بڑی سہولتیں دی جاتی ہیں۔ ہلکا ہلکا کام دیا جاتا ہے۔ ۱۱ گھنٹہ کی بجائے ۹۔۱۰ گھنٹہ کام لیا جاتا ہے۔ اور اپنے بچوں کو دودھ پلانے کیلئے کچھ دیر کی چھٹی بھی دی جاتی ہے جس کے لئے ہر کارخانہ میں ایک علیحدہ کمرہ ہوتا ہے یونیورسٹیوں اور مدارس میں بالخصوص پرورش بچگان کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ازدواجی زندگی کے رموز طلبا اور طالبات کو باقاعدہ سکھائے جاتے ہیں تاکہ وہ تندرست اولاد پیدا کرنے کے گر سکھیں۔ اور ملک کی نسلیں حقیقی معنوں میں قومی عمارت کے مستحکم ستون بن سکیں۔ تمام دفتروں، کارخانوں مدارس اور دیگر [illegible] کے ساتھ پرورش گاہیں یعنی "نرسری" ہوتی ہیں جو [illegible] میں دو ماہ تک کے شیر خوار بچے رکھے جاتے ہیں ان کے بعد دوسرے حصہ میں دو سے ۹ ماہ تک کے بچے رکھے جاتے ہیں۔ ان بچوں کو چھوٹے چھوٹے کریچ کے بنگوروں میں لٹایا جاتا ہے اور ان پر سفید چادر لپٹی رہتی ہے پرورش گاہ کے تمام دروازے اور کھڑکیاں کھلی رکھی جاتی ہیں۔ کہ تازہ ہوا ہر وقت بچوں کو پہنچتی رہے۔ سردی سے بچانے کیلئے بچوں کے لئے خاص کپڑے ہوتے ہیں۔

سرکاری طور پر ایسے بچوں کی پرورش اور نگہداشت کا بھی انتظام ہے۔ جو مختلف وجوہ کی بناء پر لنگڑے لولے، اپاہج اندھے، بہرے اور کسی عارضہ کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ تمام پرورشگاہیں سرکاری ڈاکٹروں کی متواتر دیکھ بھال کا موضوع بنتے رہتے ہیں۔

تین سال کے بعد بچوں کو "کنڈر گارٹن" سکولوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں پر انہیں جدید اسلوب و طریقہ سے تعلیم و مشاہدہ کی مشق و آگاہی بہم پہنچائی ہے ۱۹۳۲ء و ۱۹۳۳ء میں تین سال کے سات سال تک کے ۷۰ لاکھ روسی بچے ان اسکولوں میں زیر تعلیم تھے لیکن یہ تعداد اس عمر کے بچوں کی صرف ۲۳ر۴ فیصدی تعداد ظاہر کرتی ہے۔ ان سے بڑے بچوں کیلئے ثانوی اور اعلیٰ تعلیمات کا انتظام ہے بچوں کو خواہ وہ کسی فرقہ یا مذہب کے ہوں اپنا مذہب بھول جانا پڑتا ہے۔ انھیں صرف محنت کے ہر اصول کو یاد کرنا پڑتا ہے۔ خدا کا تصور روس کی اجتماعی زندگی میں مفقود ہے۔ روس کا مدعا یہ ہے کہ مذہب سے بالکل الگ رہ کر روس کے مرد و زن آپس میں صلح و آشتی سے ملکر رہنا، ایک دوسرے کی مدد کرنا اور مل جلکر قومی ترقی و فراغت کیلئے سامان بہم کرنا سکھیں۔ اس غرض سے مخلوط تعلیم اور متحدہ مجلس میل جول کا وسیع انتظام ہے۔ زندگی کو ایک اجتماعی نظام کے ماتحت چلایا جاتا ہے افراد کی آزادی اور آسائش کو سرخ جمہوریت کے مفاد کے آگے پیچھے سمجھا جاتا ہے

روس کا زور زیادہ تر ابتدائی تعلیم پر ہے تاکہ اس کے بچے معمولی تربیت اور تعلیم سے بالکل واقف ہو جائیں ابتدائی مدارس کے بچوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے چنانچہ ۱۹۱۳ء میں ان طالب علموں کی تعداد ۵ لاکھ تھی لیکن ۱۹۳۲-۳۳ء میں ان طالب علموں کی تعداد تقریباً ۲۵۰۰۰۰۰۰ افراد تک پہنچ چکی ہے۔ ۸ اور گیارہ سال بچوں کی ۹۵ر۲ فیصدی آبادی شہری یا دیہاتی مدارس میں ضرور زیر تعلیم رہتی ہے۔

سکولوں کا نظام اسطرح ہے کہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے اعتبار سے مدارس تقسیم کئے گئے ہیں ابتدائی تعلیم کے مدارس میں اساتذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ ورزش اور موسیقی کے علاوہ تقریباً تمام ابتدائی مضامین بچوں کو روشناس کرا دیں گے ثانوی مدارس میں ہر مدرس کسی خاص مضمون میں مہارت پیدا کرتا ہے۔ اور اُس کی مخصوص تعلیم کے لئے معین ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بچے اسکولوں میں ۴ گھنٹہ کام کرتے ہیں۔ اور بڑے بچے عموماً ۶ گھنٹے تک ایک حکم حال ہی میں جاری ہوا ہے کہ ہر مدرسہ کیساتھ ایک باغیچہ کیست مرغی اور انڈوں کی نگہداشت سکھانے کے استاد اور خرگوش پالنے کے طریقہ سکھانیکا انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔

۔۔ جہاں تک ممکن ہو سکا۔ مدارس کو کارخانہ جات سے ملحق کر دیا گیا ہے۔ تاکہ بچوں کو روسی کارخانوں کے اہتمام [illegible] صنعت گری سے شغف پیدا ہو جائے۔ یہاں پر بچوں کو مزدوروں کیساتھ رہ کر کام کرنا ہوتا ہے۔

غرضکہ ابتدائے نسل ہی سے روسی بچوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایک مزدور کے فرائض کیا ہیں اور ملک اُن سے کیا توقع رکھتا ہے۔ اور ایک محنتی مزدور کے زاویہ نگاہ سے دنیا کی ہر چیز اور روس کے ہر مسئلہ کو دیکھنے کا کیا طریقہ ہے۔ اور وہ کن خطوط پر مفید اور کار آمد اصول بن سکتا ہے کہ ملک ترقی کرے اور روس دنیا میں ایک ہیبتناک طاقت اور مؤثر آواز بن سکے جو اس وقت روس "سرخ جمہوریت" کا نفس مدعا ہے۔

مولوی محبوب عالم کا انتقال

لاہور ۲۹ مئی مولوی محبوب عالم صاحب نمونیہ کے مرض میں مبتلا رہ کر انتقال کر گئے۔ آپ ہندوستان کے اور اردو زبان کے مشہور و قدیم پیسہ اخبار کے ایڈیٹر تھے۔ آپ اپنے وقت کے کامیاب ادیب تسلیم کیے جاتے تھے۔ جنگ عظیم کے دوران میں جو پریس ڈیلی گیشن انگلستان گیا تھا آپ اُسکے ممبر تھے اس حیثیت سے آپنے شاہ جارج سے بھی ملاقات کی تھی۔ قابلیت و معلومات کے لحاظ سے بھی آپ کی شخصیت ممتاز تھی۔

افسوس کہ معلوم ہوا ہے کہ تازی اور ہم [illegible] رونما ہوا اہم دانے خوب گولیاں برسائیں۔ ۹ تازی زخمی ہوئے

سر جان تھامسن کا قرطاس ابیض پر اظہار خیال

لندن، ۳۰ مئی۔ سر جان تھامسن چیرمین یونین آف بریٹن اینڈ انڈیا نے کنزرویٹو اینڈ یونینسٹ ایسوسی ایشن کا ایک مراسلہ روانہ کیا ہے جسمیں یہ بتایا ہے کہ موجودہ حالات میں ہندوستانی منتخب شدہ رہنماؤں کی ہندوستانی پالیسی جو تائید جو واقعتہً حکومت ہند کے ارباب حل و عقد کی بجا پالیسی نے بتائی اہم اور مقدم ہے۔ نیز قرطاس ابیض کے پیش کردہ اسکیم کی تاکید و تائید لازمی ہے۔

لارڈ لائیڈ نے کنزرویٹو انڈیا کمیٹی کے ایک اجلاس میں قرطاس ابیض پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ تاوقتیکہ ہندوستانی اپنی انتظامی قابلیت اور یکجہتی کے ساتھ اشتراک عمل کا ثبوت نہ دیں۔ اسوقت تک ہر مرکز صوبہ جات اور مرکز میں ایک جمہوری پالیمنٹری خود مختار حکومت کا قیام برطانیہ کیلئے بالکل نامناسب ہے۔

اگر موجودہ حالات میں ہندوستانیوں کو ذمہ دارانہ خود مختار حکومت دیدی گئی۔ تو حکومت پائدار ہوگی اور بہت زائد کمزور ہو جائے گی

ہندوستان کی اکثریت کو صرف انتظامی خود مختاری کی حاجت ہے۔ اور یہ پارلیمنٹ کا اہم فرض تھا۔ کہ وہ اس امر کا یقین دلاوے کہ ان مطالبات کو مسترد نہیں کیا گیا ہے۔

لندن۔ ۲۸ مئی ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ نے جنکا حال میں انتقال ہوا ہے ۲۶ ہزار پونڈ کی جائداد چھوڑی ہے یہ جائداد انکی بیوی کے قبضہ میں آگئی۔ اُن کی موت کے بعد

بہ اجلاس جناب مسٹر آر ایف موڈی صاحب بہادر کلکٹر کانپور

اطلاع عام بنام رسپانڈنٹ مشتہر اطلاع تاریخ مقررہ سماعت اپیل!

نمبر مقدمہ ۱۱۔ موضع مکتاپور۔ اپیل درستی کاغذات بعدالت جناب صاحب کلکٹر بہادر ضلع کانپور

بنارسی داس ولد رگھوبل قوم ویش ساکن محلہ عقب چوک سیتلا گلی شہر کانپور۔ اپیلانٹ

بنام بابو لال وغیرہ رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی درستی کاغذات عدالت حاکم پرگنہ بہادر اکبرپور ضلع کانپور مورخہ ۷ر فروری ۱۹۳۳ء

بنام گنیش پرشاد ولد نامعلوم قوم اگروال ساکن شہر لکھنو محلہ کالی جی کا بازار رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری مذکور اس مقدمہ میں مسمی بنارسی داس نے پیش کیا ہے۔ اور وہ عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۹ر ماہ جون ۱۹۳۳ء واسطے سماعت اپیل کے مقرر کی ہے۔

اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنیکا مجاز ہو حاضر نہ آئے گا تو اُس کی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری میں یکطرفہ کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۳ر ماہ مئی ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

تخفیف اسلحہ کانفرنس جنیوا میں برطانوی وزیر اعظم کی سکیم

معاہدہ پیرس (برائنڈ کولج پیکٹ) امن عمومی کی بنیاد و ضمانت ہوگا

افواج کی تعداد اور اسکی تفصیل، سامان جنگ کی تحدید بحری اسلحہ کی نوعیت

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کی برطانوی اسکیم آجکل تمام اقوام عالم کی بحث و تمحیص کی بنیاد بنی ہوئی ہے۔ صدر امریکہ مسٹر روز ویلٹ نے ۴۴ اقوام کو پیغام دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اس اسکیم کو فوراً منظور کر لیا جائے۔ جرمنی کے مندوب ہر نڈولنی نے ابتدا میں اس اسکیم میں ترمیمیں پیش کی تھی لیکن جرمن چانسلر ہر ہٹلر کی تقریر کے بعد اور برلن سے والیسی پر اس اسکیم کو بنیادی بحث و مباحثہ کیلئے منظور کر لیا ہے مسٹر ایڈن برطانوی مندوب نے برطانوی نقطہ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہا کہ یہ اسکیم حقیقی تخفیف اسلحہ کی بنیاد ہے اور اُس سے جرمنی کا فوری تخفیف اسلحہ کا مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے۔ چونکہ بین الاقوامی اعتبار سے یہ اسکیم نہایت اہم ہے اور ہندوستانی جرائد میں اسکی اشاعت نہیں ہوئی ہے اس لئے ہم اسکا تفصیلی خاکہ ذیل میں خاص طور پر مدنیہ کیلئے پیش کرتے ہیں۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ نے ۱۶ مارچ ۱۹۳۳ء بروز جمعرات تخفیف اسلحہ کانفرنس کے عمومی کمیشن (جنرل کمیشن) کے سامنے اپنی اسکیم ذیل پیش کی ہے:-

حصہ اول بابتہ امن و امان عمومی پیکٹ

معاہدہ پیرس (امتناع جنگ کا برائنڈ اور کولج پیکٹ جو وزیر اعظم فرانس موسیو برائنڈ اور صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر کولج کے نام سے موسوم کیا جائیگا) اسمیں ذکر کیا گیا ہے کہ ہر وہ جنگ جو اس معاہدہ سے توہین کرتی ہے اور اسکے احترام کیخلاف اُن تمام دول کی توجہ کی مستحق سمجھی جائیگی جو اس معاہدہ کے عناصر ہیں۔ جو حکومت اس معاہدہ کو پامال کر کے کسی حکومت پر حملہ آور ہوگی اُسکا یہ حملہ تمام حکومتوں کیخلاف متصور ہوگا۔ جنہوں نے اس معاہدہ پر دستخط ثبت کیے ہیں اسلئے یہ تجویز پیش کیجاتی ہے کہ معاہدہ کیخلاف تہدید اور انقطاع تعلق کی صورت میں جب کوئی حکومت اقدام کریگی۔ فوراً ان تمام حکومتوں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کیجائے گی۔ جنہوں نے معاہدہ پر دستخط کیے ہیں لیکن اس کانفرنس کا انعقاد صرف اس صورت میں اور اس شرط کیساتھ ہوسکے گا کہ معاہدہ پر دستخط کرنیوالی حکومتوں میں سے ۵ حکومتیں انعقاد کانفرنس کے حق میں ہوں جن میں ایک حکومت دول منظمہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ پانچوں حکومتیں کانفرنس کے انعقاد کیلئے باقاعدہ درخواست کرینگی اور کانفرنس مجلس اقوام کے توسط سے منعقد ہوگی۔ کانفرنس جن نتائج پر ختم ہوگی اُن میں تمام دول منظمہ کا اتفاق ضروری ہوگا اور تمام شرکار کانفرنس حکومت کی اکثریت کا متفق ہونا لازمی سمجھا جائیگا۔

اس کانفرنس کا فرض ہوگا کہ معاہدہ کیخلاف کسی حکومت کی تہدید اور انقطاع کی صورت میں اس کے اسباب و علل کو تلاش کرے۔ اور عملی قطع تعلق کی صورت میں کانفرنس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس حکومت کا تعین کرے جو معاہدہ کی مخالفت کی ذمہ دار اور مسئول ہے۔

کانفرنس اپنے دائرہ عمل میں وقتی طور پر بعض ارکان کے درمیان نئے معاہدوں کے قیام کو اچھے تعلقات کو ترقی دینے کی خاطر جائز سمجھے گی

حصہ دوم تخفیف اسلحہ

مسٹر میکڈانلڈ کی اسکیم کا دوسرا حصہ تخفیف اسلحہ سے متعلق ہے۔ اسکا حصہ کا متن حسب ذیل ہے:

۱۔ تعداد افواج

اس اسکیم میں افواج کی حقیقی تعداد کے متعلق جو امور پیش کئے گئے ہیں وہ انہی اصولوں پر مبنی ہیں۔ جو اب تک تخفیف اسلحہ کانفرنس میں بحث و مذاکرہ کی بنیاد بنے ہوئے ہیں۔ اکثر مقامات پر اسی تناسب کو نظر رکھا گیا ہے، جن تک تخفیف اسلحہ کانفرنس کی ماتحت کمیٹی متعلقہ تعین افواج پہنچ چکی ہے۔

اصول کے مطابق ان ایام کے وسط کا خیال رکھا جائیگا جن میں افواج خدمات میں مصروف رہتی ہیں۔ فوجوں کو جنگی تعلیم دینے اور پولیس سے فوجی کام لینے کا مسئلہ ایسا ہے کہ جسکو از روے اصول عام پسندیدگی حاصل ہے یہ مناسب ہے کہ یورپ کو مخصوص سامان اور لوازمات کیساتھ بری افواج رکھنے کی اجازت دی جائے۔ تخفیف اسلحہ کانفرنس کی بعض نمایندہ جماعتوں کا خیال تھا کہ اُن افواج کیلئے جن کی جگہ دوسری افواج تربیت حاصل کرنیوالی ہیں خدمت کا زمانہ آٹھ ماہ ہونا چاہیے۔ چونکہ اس معاملہ میں متعدد حکومتوں کے نظریوں میں اختلاف تھا۔ اسلئے خدمت کا زمانہ ۱۲ ماہ ہونا چاہیے۔ لیکن اس تجویز کے باوجود مجلس اسکے ناظم کو اختیار ہے کہ اسکیم کے اس حصہ میں وہ ترمیم کر کے خدمات عسکری کی مدت کا خود تعین کر دے۔ لیکن تعین کرتے وقت اس اصول کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ جسقدر خدمات عسکری کی مدت زیادہ ہوگی اسی قدر یکسالہ تربیت یافتہ افواج کی تعداد کم ہوگی۔

چونکہ ہر ایک براعظم اپنی ضرورت اور احتیاج کے اعتبار مختلف حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے بحالات موجودہ تمام براعظموں کے ممالک کی افواج کے تعین سے قطع نظر کرتے ہوئے محض اس پر اکتفا کرنا ضرور سمجھا ہے کہ اگر یورپ کی افواج کے متعلق کوئی معاہدہ ہو تو وہ مطابق تفصیل ذیل ہونا چاہیے۔ اسی تفصیل کے بنیاد پر تمام دنیا کی افواج کو ترتیب دیا جاسکتا ہے۔ ذیل کی فہرست عسکری خدمات کے زمانہ کے بارے میں متوسط معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہے۔

فہرست افواج یورپ

دول یورپ	افواج جو صرف حدود مملکت پر متعین ہونگی	تعداد کل افواج جس میں نو آبادیاتی بھی شامل ہے
جرمنی	دو لاکھ	ایک لاکھ ستر ہزار
بلجیم	۶۰ ہزار	۷۵ ہزار
اسپین	ایک لاکھ ۲۰ ہزار	ایک لاکھ ستر ہزار
فرانس	دو لاکھ	۴ لاکھ
یونان	۶۰ ہزار	۶۰ ہزار
ہنگری	"	"
اٹلی	۲ لاکھ	۲ لاکھ ۵۰ ہزار
ہالینڈ	۲۵ ہزار	۷۵ ہزار
پولینڈ	۲ لاکھ	۲ لاکھ
پرتگال	۵۰ ہزار	۶۰ ہزار
رومانیہ	ایک لاکھ ۵۰ ہزار	ایک لاکھ ۵۰ ہزار
زیکوسلاویکیہ	ایک لاکھ	ایک لاکھ
روس	۵ لاکھ	۵ لاکھ
یوگوسلاویہ	ایک لاکھ	ایک لاکھ

۲۔ سامان جنگ

متحرک زمینی توپوں کا قطر آیندہ سے ۱۰۵ ملی میٹر ہوگا (بعض ممالک میں جو توپیں ایسی موجود ہیں جنکا قطر اس معیار سے کچھ ہی بڑا ہے وہ مستثنیٰ رہیں گی۔) ہر حکومت ایسی توپوں کو باسانی رکھ سکتی ہے۔ جنکا قطر ۱۵۵ ملی میٹر یا ۶ انچ ہے۔ لیکن آیندہ حکومت مجبور ہوگی کہ توپوں کے قطر کو ۱۰۵ ملی میٹر سے زیادہ نہ بڑھنے دے بحری توپیں جو ساحلی حفاظت کیلئے بنائی جاتی ہیں اُن کا قطر ۴۰۶ ملی میٹر (۱۶ انچ) ہونا چاہیے۔

آہن پوش فولادی موٹروں کا زیادہ سے زیادہ وزن ۱۶ ٹن ہوگا۔ جس روز سے اس اسکیم پر عمل ہوگا۔ اُسکے ایک سال کے اندر ممنوعہ اسلحات کے ایک ثلث کو دوسرے باقی دو ثلث کو ختم کر دینا ضروری ہوگا۔

۳۔ بحری اسلحہ

اگرچہ بحری اسلحہ کے سلسلہ میں واشنگٹن اور لندن میں معاہدہ ہو چکا ہے۔ چونکہ اس دُنیا کی دو بڑی بحری حکومتیں فرانس اور اٹلی شریک نہیں تھے اسلئے بحری اسلحہ کی نوعیت بدستور وہی رہیگی۔ جو کہ اس وقت ہے۔ لیکن ۱۹۳۵ء میں ایک نمایندہ بحری کانفرنس ہوگی جسمیں اس مسئلہ کا مستقل فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۔ فضائی اسلحہ

فضا سے بم باری کی ممانعت

ہوائی جہازوں سے بم باری کرنا قطعاً ممنوع ہونا چاہیے۔ صرف پولیس کو اجازت دی جائے گی کہ وہ شدید ضرورت کے وقت دور دراز علاقوں میں جانے کے لیے ہوائی جہازوں اور فضائی اسلحہ کو استعمال کرے آیندہ ۵ سال کیلئے فضائی اسلحہ میں تخفیف کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ دول منظمہ میں سے جو فرانس۔ جاپان اٹلی۔ روس اور انگلستان سے تعبیر ہیں کوئی دولت ۵۰۰ ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں رکھ سکیگی دول منظمہ اور اُن کے علاوہ دوسری سلطنتوں کی فضائی قوی کا تناسب حسب ذیل ہونا چاہیے:

سلطنت	ہوائی جہازوں کی تعداد	سلطنت	ہوائی جہازوں کی تعداد
بلجیم	۱۵۰	چین	۱۰۰
زیکوسلاویکہ	۲۰۰	ڈنمارک	۵۰
استونی	۵۰	فنلینڈ	۲۵
فرانس	۵۰۰	یونان	۷۵
اٹلی	۵۰۰	جاپان	۵۰۰
لتھونیا	۵۰	لی ٹونی	۵۰
ہالینڈ	۱۵۰	ناروے	۷۵
پولینڈ	۲۰۰	پرتگال	۲۵
رومانیہ	۱۵۰	سیام	۷۵
اسپین	۲۰۰	سوئڈن	۷۵
ترکی	۱۰۰	روس	۵۰۰
حکومت برطانیہ	۵۰۰	امریکہ	۵۰۰
یوگوسلاویہ	دو سو		

جنگی اور بحری ہوائی جہازوں کی تعداد آیندہ معین کی جائے گی۔

تحدید وزن

کوئی بحری یا جنگی ہوائی جہاز (باستثنا طیارہ ہائے باربرداری) علاوہ سامان کے تین ٹن سے زیادہ وزن نہ ہونا چاہیے

بڑے اور تباہ کن طیارے

اس اسکیم کی بنا پر کسی قرارداد اور معاہدہ کی تکمیل کے بعد کوئی ملک بڑا اور تباہ کن طیارہ نہیں بنا سکیگا جن ممالک کے پاس اسوقت تباہ کن طیارے موجود ہیں وہ ان کو معاہدہ کے زمانہ میں رکھ سکیں گے۔ لیکن اس مدت میں کوئی تباہ کن نیا طیارہ نہیں بنا سکیں گے اور نہ خرید سکیں گے۔

تعداد معینہ سے زیادہ ہوائی جہاز

مذکورہ بالا تعداد کے علاوہ جن حکومتوں کے پاس مزید ہوائی جہاز موجود ہیں۔ اُن کا فرض ہوگا کہ وہ ان میں سے نصف جہازوں کو ۳۰ جون ۱۹۳۶ء سے قبل اور نصف کو معاہدہ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد اپنی فضائی طاقت سے علیحدہ کر دیں۔

ملکی ہوائی جہاز

جب تک فضائی قوی کے متعلق کوئی نیا معاہدہ عمل میں آئے اُس وقت تک ملکی ہوائی جہازوں کے متعلق اس اصول پر عمل کیا جائے گا کہ جو ۳۰ رجون ۱۹۳۲ء کو انگلستان کی نمایندہ ہیئت کی طرف سے ایک یادداشت کی صورت میں پیش کیا گیا تھا۔

فضائی تخفیف اسلحہ

فضائی تخفیف اسلحہ کی عملی صورت دینے کیلئے "تخفیف اسلحہ کی مستقل کمیٹی" کام کریگی۔ زائد اسلحہ اور طیاروں کو کامل طور پر تباہ کر دینے کیلئے کمیٹی کی طرف سے ایک نقشہ مرتب کیا جائیگا۔ اور کمیٹی کی طرف سے ان ملکی ہوائی جہازوں کی بھی شدید نگرانی کی جائے گی۔ جو مسافروں کی نقل و حرکت کا کام دیتے ہیں۔ تاکہ ان سے خفیہ طور پر فوجی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ صحیح نگرانی کے امکان کی صورت میں کمیٹی کی طرف سے ہر دستخط کرنیوالی حکومت کے بحری اور عسکری ہوائی جہازوں کی کم از کم تعداد کی ایک فہرست تیار کیجائے گی۔

حصہ سوم

معلومات کا تبادلہ! اس مسئلہ میں متعلقہ امور آیندہ طے کئے جائیں گے۔

حصہ چہارم

آتشیں گیس کی جنگ! آتشیں اور زہریلی گیس کی جنگ تسلیم شدہ بنیاد پر قطعی ممنوع ہوگی۔

حصہ پنجم

متعدد اور متفرق مسائل "تخفیف اسلحہ مستقل کمیشن" کے ارکان اور کارکنوں کا انتخاب ان اصولوں پر ہوگا جو کانفرنس میں پہلے سے تسلیم شدہ ہیں۔ کمیشن کا خاص فرض ہوگا کہ دوسری تخفیف اسلحہ کانفرنس کی مبادیات اور مقدمات کی تیاری میں مصروف رہے۔ تاکہ پہلے ۵ سال معاہدات کی مدت کے اختتام قبل دوسری کانفرنس طلب کی جاسکے۔ اس اسکیم کے مطابق معاہدہ کی مدت ۵ سال ہوگی۔ لیکن مدت سے وہ امور بحری مستثنیٰ ہوں گے جو ۳۱ رد سمبر ۱۹۳۶ء یعنی جدید بحری کانفرنس کے آغاز وقت تک ختم ہوں گے۔

پانچ سالہ معاہدہ کے ختم کے قبل ضروری ہوگا کہ جدید تخفیف اسلحہ کانفرنس کا اجلاس نئے معاہدہ کے لئے طلب کیا جائے

واشنگٹن کا ایک پیام مظہر ہے کہ ایوان نمایندگان امریکہ نے ۱۵۰ آرا کے مقابلہ میں ۲۳۳ آرا کی تائید سے الیکا بل کو منظور کر کے قانونی

حیدر آباد کے ریذیڈنٹ

پچپن ریزیڈنٹوں کی تاریخ

آج سے ۵۴ سال قبل یعنی ۶ر اپریل ۱۷۷۹ء میں حیدر آباد دکن میں ریزیڈنسی کا قیام عمل میں عمل میں آیا تھا۔ اور ۱۴ر مئی ۱۹۳۳ء کو ریذیڈنسی کا یہ حصہ دوبارہ حضور نظام کو واپس کر دیا گیا ہم ناظرین کی معلومات کیلئے ۵۴ سال کے ۵۵ ریزیڈنٹوں کی تاریخ ذیل میں درج کرتے ہیں :-

نمبر	نام	مدت
۱	ریذیڈنٹ مسٹر ہالینڈ	۱۷۷۹ء تا ۱۷۸۰ء
۲	" مسٹر گرانٹ	۱۷۸۰ء " ۱۷۸۴ء
۳	" مسٹر آر جولس	۱۷۸۴ء " ۱۷۸۷ء
۴	" کیپٹن کینوے	۱۷۸۸ء " ۱۷۹۴ء
۵	" ڈبلو اے کرک پٹرک	۱۷۹۴ء " ۱۷۹۷ء
۶	" جے اے کرک پٹرک	۱۷۹۸ء " ۱۸۰۵ء
۷	" مسٹر ٹیچ سلس	۱۸۰۵ء " ۱۸۰۶ء
۸	" کیپٹن ٹی رسڈہم	۱۸۰۶ء " ۱۸۱۰ء
۹	" لفٹنٹ سی رسل	۱۸۱۰ء " ۱۸۱۱ء
۱۰	" سر ہنری رسل	۱۸۱۱ء " ۱۸۲۰ء
۱۱	" سر چارلس مٹکاف	۱۸۲۰ء " ۱۸۲۵ء
۱۲	" کیپٹن ایچ سی پیاٹ	اگست " ستمبر ۱۸۲۵ء
۱۳	" ڈبلو بی مارٹن	۱۸۲۹ء " ۱۸۳۰ء
۱۴	" ای سی ولستا	اگست " نومبر ۱۸۳۰ء
۱۵	" کرنل جے اسٹوارٹ	۱۸۳۰ء " ۱۸۳۸ء
۱۶	" میجر جے سی کیامر	جنوری " جون ۱۸۳۸ء
۱۷	" بریگیڈیر جے وہیسی بی جون	" جولائی ۱۸۳۸ء
۱۸	" میجر ای ناکس	جولائی " ستمبر ۱۸۳۸ء
۱۹	" جنرل جے ایس فریزر	۱۸۳۸ء " ۱۸۵۲ء
۲۰	" میجر ڈیوڈسن	۱۸۵۲ء " ۱۸۵۳ء
۲۱	" جنرل لو سی بی	مارچ " ستمبر ۱۸۵۳ء
۲۲	" میجر آر ڈیوٹن	ستمبر " نومبر ۱۸۵۳ء
۲۳	" میجر جے ایس ایس بی	۱۸۵۴ء " ۱۸۵۶ء
۲۴	" گیٹیس اے آرتھاران ہل	۱۸۵۶ء " ۱۸۵۷ء
۲۵	" کرنیل آر ڈیوڈسن	۱۸۵۷ء " ۱۸۶۲ء
۲۶	" سر جارج یول	جنوری " اپریل ۱۸۶۳ء
۲۷	" سر جرو یمپل	۱۸۶۳ء " ۱۸۶۸ء
۲۸	" مسٹر جے جی کارڈری	جنوری " مارچ ۱۸۶۸ء
۲۹	ریذیڈنٹ مسٹر اے ایچ رائن	مارچ تا مئی ۱۸۶۸ء
۳۰	" مسٹر جے جی کارڈری	مئی " جون ۱۸۶۸ء
۳۱	" مسٹر سی بی سانڈرس	۱۸۶۸ء تا ۱۸۷۲ء
۳۲	" کرنل بی لین لیمڈن	جولائی " دسمبر ۱۸۷۲ء
۳۳	" سر اسٹوارٹ بیلے	۱۸۸۱ء " ۱۸۸۳ء
۳۴	" میجر جی ایچ ٹریور	جون ۱۸۸۳ء
۳۵	" ریذیڈنٹ مسٹر ڈبلیو بی جونس	۱۸۸۳ء
۳۶	" مسٹر جے جی کارڈری	۱۸۸۳ء تا ۱۸۸۴ء
۳۷	" سر لیوسینٹ جان	۱۸۸۴ء " ۱۸۸۶ء
۳۸	" کرنل ڈی سی راس	اپریل " اکتوبر ۱۸۸۶ء
۳۹	" مسٹر جے جی کارڈری	اکتوبر ۱۸۸۶ء
۴۰	" سر ڈی رابرٹس	۱۸۸۶ء تا ۱۸۸۸ء
۴۱	" مسٹر پی اے ہول	۱۸۸۸ء " ۱۸۸۹ء
۴۲	" سر ڈیمس فریڈرک	اگست " نومبر ۱۸۸۹ء
۴۳	" سر ٹی ہوٹن	۱۸۹۱ء " ۱۹۰۰ء
۴۴	" سر ڈولوک بارک	۱۹۰۰ء " ۱۹۰۵ء
۴۵	" سر چارلس بیلی	۱۹۰۵ء " ۱۹۰۸ء
۴۶	" سر میجل اوڈویر	۱۹۰۸ء " ۱۹۱۱ء
۴۷	" سر الگزنڈر پنچے	۱۹۱۱ء " ۱۹۱۴ء
۴۸	" سر ایم ایس فریزر	اپریل ۱۹۱۴ء
۴۹	" سر الگزنڈر پنچے	۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۶ء
۵۰	" سر اسٹوارٹ فریزر	۱۹۱۶ء " ۱۹۱۹ء
۵۱	" مسٹر سی ایس رسل	۱۹۱۹ء " ۱۹۲۴ء
۵۲	" سر ڈبلیو بی بارٹن	۱۹۲۴ء " ۱۹۳۰ء
۵۳	" ٹی ایچ کٹیز	۱۹۳۰ء " ۱۹۳۳ء

نوٹ:- ۵؎ اس چھٹے ریزیڈنٹ کو حکومت سرکار عالیہ کی جانب سے حشمت جنگ کا خطاب سرفراز ہوا تھا۔ جن کے نام سے ابتک حشمت گنج موسوم ہے*

* جو علاقہ ریزیڈنسی میں واقع ہے اور اس ریزیڈنٹ نے حیدر آباد کے ایک رئیس کی لڑکی خیر النساء کے ساتھ جو میر عالم کے خاندان سے تھی۔ ہندوستانی رسم و رواج کے ساتھ شادی کی تھی اور اسی بیگم کیلئے ریزیڈنسی کی کوٹھی میں ایک محل تعمیر کیا تھا جسکا نام رنگین محل ہے اس ریزیڈنٹ کا انتقال حیدر آباد میں ہوا جو کوٹھی کے اندر مدفون ہیں ان کے دو لڑکے جو خیر النساء کے بطن سے تھے انگلستان روانہ کر دیے گئے۔

بحکم جناب مولوی حشمت علی خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر اکبر پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال تحصیل اکبر پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۳۶۶

چونکہ بمقدمہ نالش سندر سنگھ زمیندار موضع نوبستہ محال سانول پرگنہ اکبر پور بنام تم بھگواندین وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بتاریخ ۱۶ر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ماصہ۱۵ (-/15/115) جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۹۸	۲	۰
خرچہ نالش	۱۲	۴	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۱	۴	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۴	۵	۰
میزان	۱۱۵	۱۵	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بھگواندین عرف گھسوا و رام لال و سوہن عرف بجو انابالغ بولایت بھگواندین برادر خود ولد بندی کٹنک ساکن حال بہترا گاؤں پرگنہ گھاٹم پور بر مکان موہن لال کٹنک مدیونان

مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ماصہ۱۵ (-/15/115) جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں - اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے۔ بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۶ر جون سنہ ۱۹۳۳ء

تفصیل اراضی

پرگنہ اکبر پور۔ موضع نوبستہ۔ محال سانول سنگھ

نمبر	رقبہ
۳۴	۱۴ اکر
۴۱	۹ بسوے
۱۲۶	۳ بسوے
۱۵۰	۱۴ اکر
۴ قطعہ	۱۹ اکر

(دستخط حاکم عدالت) مہر عدالت

عراق میں طوائفوں کیخلاف شدید اقدام

حکومت عراق نے بازاری عورتوں کو حکم دیدیا ہے کہ بے پردہ ہو کر نہ نکلیں اور اُن کے اڈے جو بغداد کے عام محلوں میں موجود ہیں اُٹھا دیے جائیں اور اُن کو جلد سے جلد شہر سے نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

عراق کے بعض ہوٹلوں میں شرمناک عریاں رقص ہوا کرتے تھے۔ حکومت نے اُن کی بھی سخت ممانعت کر دی ہے اس حکم خلاف کرنیوالے کو شدید سزائیں دی جائیں گی۔

۱۹۶

جناب جوہی گورو ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

چند ادویات متعلقہ امراض

منہ۔ دانت۔ ناک۔ کان

منجن نمبر ۳ — انگریزی طرز کا گلابی رنگ کا کارآمد منجن ہے۔ قیمت ۴ر نمونہ ایک آنہ

منجن نمبر ۲ — دانتوں کی صفائی کے واسطے ہے۔ مثل موتیوں کے چمکاتا ہے۔ قیمت ۴ر نمونہ ایک آنہ

منجن نمبر ۱ — دانتوں کی امراض خون جانا۔ پانی ... دندان کو نافع ہے۔ قیمت ۴ر نمونہ ار

ہر دل عزیز — جن لوگوں کے منہ سے بدبو آتی ہے ... قیمت ... نمونہ

کرن تیل — کان کی امراض درد ریپ زخم کانوں کی سائیں سائیں نیز کمی سماعت کو نافع ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنہ

لاثانی بنظیر نسوار — اس نسوار سے ... درد سر ... آنکھ ... زکام ... کو نافع ہے۔ قیمت ایک ... نمونہ

منجن نمبر ۴ — خاص طور پر ہلتے دانتوں کیواسطے اور مسوڑھوں کی امراض کیواسطے ہے قیمت آٹھ نمونہ ۲ر

گلا کیورا — گلے پڑ جانے کے واسطے یہ گولیاں اکسیر ہیں۔ قیمت سولہ گولی آٹھ آنے (۸ر)

مصالح پان — پان میں ... بنا بنایا مصالحہ تیار ہے ... دہن کو مضبوط بناتا ہے۔ قیمت ... ۸ر

المشتہر منیجر امرت دھارا شدھالیہ امرت دھارا بھون لاہور۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا ۱۱ لاہور

بعدالت صاحب مہتمم نیلام بہادر ضلع کانپور

مقدمہ ۲۱۸

درگا سنگھ — مدعی

بنام بلبیر سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام بلبیر سنگھ (بلگر سنگھ) عرف شیو رام سنگھ پسر و وارث دھیان سنگھ متوفی بولایت مسماۃ اندر کنور مادر خود قوم ٹھاکر ساکن موضع سمرا مئو پرگنہ ڈیرا پور حال مقیم سسر لوپہ ترونڈا پرگنہ اکبر پور مدعا علیہ

چونکہ منصفی اکبر پور نے واسطے نیلام حقوق و مرافق حقیت زمینداری مدیون ڈگری واقع موضع سمرا مئو پرگنہ ڈیرا پور کے ہدایت کی ہے۔

لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۳ر ماہ جون سنہ ۱۹۳۳ء واسطے سماعت اُن عذرات جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ڈگری کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے اگر تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہ ہوگے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائے گا۔ اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائیگا۔

بتاریخ مقررہ تجویز حصہ حسب دفعہ ۱۰۰۱ ریونیو مینول ہوگا۔

آج بتاریخ ۸ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم عدالت) مہر عدالت

ملک معظم کی سالگرہ کے خطابات کی فہرست

شملہ ۷ر جون ملک معظم کی سالگرہ کے تقریب میں جو خطابات عطا ہوئے ہیں۔ انمیں سے بعض ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

کے، سی، ایس، آئی ہز ہائی نس مہاراجہ بنارس سر غلام حسین ہدایت اللہ بمبئی۔

سی۔ آئی، ایس۔ مسٹر اے، ایف، ہگاف فارین سکریٹری حکومت ہند۔ مسٹر ایچ کالورٹ فنانشل کمشنر پنجاب، (رخصت پر) مسٹر سی، بی کاٹرل ممبر بورڈ آف ریونیو مدراس، مسٹر سی میول، پرائیوٹ سکریٹری ہز ہائی نس وائسرائے۔ مسٹر آر، ایم میکسول ہوم سکریٹری بمبئی گورنمنٹ، مسٹر اے ایچ میکنزی ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیمات ممالک متحدہ۔

جی، سی، آئی، ای ہز ہائی نس مہاراجہ سر جودھ شمشیر سنگھ جنگ بہادر رانا وزیر اعظم و کمانڈر انچیف افواج نیپال۔

کے، سی، آئی، ای۔ ہز ہائینس راجہ پرتاب سنگھ آف علی راج پور سنٹرل انڈیا۔ آنریبل مسٹر آر، کے شانمکھم چیٹی صدر لیجیلیٹو اسمبلی، آنریبل مسٹر جے اے سی فٹز پیٹرک اے جی پنجاب اسٹیٹس۔ آنریبل مسٹر ڈبلیو ڈی آر پرنٹس ممبر انتظامی کونسل بنگال۔

سی، آئی، ای ٹھاکر سٹری مکرسین، وکھٹ سنگھ جی والی ریاست سیلا مغربی ہند۔ لفٹننٹ کرنل جے ال۔ آر ویر اے جی گجرات اسٹیٹس، ریزیڈنٹ بڑودہ مسٹر ڈی، سی، گیبن اے، جی، جی، ریاست ہائے مغربی رانچی مسٹر این انگلیسرے ممبر لیجیلیٹو اسمبلی۔ مسٹر ڈبلو جی بربت فنانس سکریٹری بہار۔ مسٹر چارلس سینٹ لیجرٹین۔ سابق فنانس سکریٹری ممالک متحدہ۔ مسٹر آر۔ ایس رسل ڈپٹی دائرکٹر جنرل ڈاکخانجات، خان بہادر کے، جے بیٹی گارا ڈپٹی کمشنر پولیس بمبئی

نائٹ - آنریبل مسٹر بی۔ پی۔ ایس رائے۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ بنگال - آنریبل راجہ راجندر نرائن بھنجا دیو ممبر مجلس انتظامی بہار، آنریبل مسٹر ایچ ایم مہتہ، ال اونر بمبئی - سید راس مسعود وائس چانسلر علیگڈھ مسلم یونیورسٹی۔ مسٹر جے۔ ایس پٹکیتھ چیف کنٹرولر اسٹورس مسٹر ملی۔ بی کننگھم انسپکٹر جنرل پولیس مدراس۔ کرنل آر میک کارلین انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن، مسٹر ایم او فار سابق دائرکٹر انڈین انسٹیٹوٹ آف سائینس بنگلور کیدار ناتھ داس پرنسپل کارمیکائیل میڈیکل کالج کلکتہ۔ مسٹر کے ایم میکڈانلڈ مینیجنگ گورنر امپریل بنک۔ خان بہادر دیوان عبدالحمید چیف منسٹر کپورتھلہ۔ مسٹر این سکلات والا چیرمین ٹاٹا کمپنی بمبئی۔ راجہ بہادر بنسی لال موتی لال مہاجن حیدرآباد دکن خان حشمت اللہ خاں ممبر کونسل آف ایجنسی گوالیار۔

کے۔ بی۔ ای خان بہادر نواب شاہ جہاں خاں نواب آف ڈیر

سی۔ بی، ای خان بہادر اللہ بخش زمیندار سکھر سندھ کپتان۔ مسٹر اے ایف عبدالحمید سپرنٹنڈنٹ پولیس بہار۔ کنور حاجی اسمٰعیل خاں ایم اے ایل چیرمین سٹی بورڈ منصوری۔

قیصر ہند (طلائی تمغہ) لیڈی کنیز اہلیہ سر ٹرلس کنیز حیدرآباد دکن۔ ریو، اینڈ جے ایچ۔ ایم امین صدر اسٹریلین مشن منو ممالک متحدہ۔ مس سادقہ میکرو بلی سپرنٹنڈنٹ میموریل ہسپتال فتح گڈھ یوپی۔ خان بہادر سید معظم الدین حسین پرگنہ فینسی نواکھالی مسٹر سی۔ ایچ کلین انسپکٹر پولیس بمبئی، یو ماننگ برما۔ خان بہادر ایس آر موڈی تاجر بمبئی۔

سردار بہادر - سردار صاحب منشی تیجا سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب، سردار بوٹا سنگھ ایم۔ ایل سی۔ پلیڈر شیخوپورہ۔ بھائی کرتار انسپرل فارسٹ سروس چمبا ریاست ہائے پنجاب۔

خان بہادر (یو۔ پی) خانصاحب شیخ فضل حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، خان صاحب شیخ امان علی جیلر ڈسٹرکٹ جیل بریلی - سید ضیاء الحسن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ وسشن جج بلندشہر، سید تہذیب حسین سابق میر منشی سول سکرٹریٹ ممالک متحدہ۔ خان صاحب منشی مقصود علی خاں ایچ ایل۔ سی آنریری مجسٹریٹ سہارنپور۔ (پنجاب) سردار غلام حیدر صاحب لوند را ڈیرہ غازی خاں۔

رائے بہادر - رائے صاحب بابو بھگوانداس تاجر و آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر کانپور۔ رائصاحب منشی اجودھیا پرشاد اسپشل مجسٹریٹ بجنور۔ رائے صاحب بابو چرنجی لال رئیس اٹاوہ۔ کنور رگھبیر سنگھ ایم۔ ایل۔ اے۔ سورج پور۔ تحصیل ہاترس ضلع علیگڈھ ٹھاکر ملاپ سنگھ زمیندار مادھو۔ ضلع پیلی بھیت۔ سیٹھ تاراچند میونسپل کمشنر آگرہ۔ رائیصاحب بابو شیام سندر داس پروفیسر بنارس ہندو یونیورسٹی۔ رائے صاحب لالہ رگھبیر دیال ٹھیکہ دار آب کاری اناؤ سیٹھ انکار ناتھ ٹنڈن تعلقہ دار۔ اسپشل مجسٹریٹ سیتاپور لالہ رام لال ڈائرکٹر انڈسٹریز پنجاب۔

سردار صاحب سردار مول سنگھ پروفیسر پنجاب ویٹرنری کالج لاہور۔ سردار موہن سنگھ اسسٹنٹ پراونشل سکریٹری رائے اسکاوٹ ایسوسی ایشن پنجاب سردار رنجیت سنگھ ٹھیکہ نئی دہلی۔

خانصاحب مولوی مظہر الحق ڈپٹی کلکٹر پنشنر کاندھلہ ضلع مظفر نگر۔ منشی احمد حسین خاں مختار و میونسپل کمشنر ایٹہ۔ منشی محمد مصطفےٰ خاں آنریری مجسٹریٹ مانک پور ضلع پرتاب گڈھ۔ خورشید علی خاں حاکم پرگنہ ہرسار و انشی عبدالمجید خاں ایم۔ ایل۔ پی۔ شفا خانہ باغپت ضلع میرٹھ سید امانت حسین تحصیلدار ریاست محمود آباد ضلع سیتاپور۔ سید توقیر احمد چیرمین میونسپل بورڈ نگینہ ضلع بجنور۔

راؤ بہادر۔ (یوپی) بابو دیپ نرائن مکرجی لکچرر ٹرننگ کالج آگرہ۔ منشی ہری تمتا اموزہ چوبے بنواری لال سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ متھرا، بابو برج کشور ایڈوکیٹ مرادآباد۔

نواب بہادر ذاتی۔ سر عبدالکریم غزنوی ممبر مجلس انتظامی گورنر بنگال، خان بہادر سر حبیب اللہ خاں آف ھکیم پور یوپی **نواب (ذاتی)** سردار دریاں خاں توسدار قبیلہ دریشک ڈیرہ غازی خاں **(راجہ ذاتی)** شری تیج چندرا دتی ریاست بنائیلی بھاگلپور **شمس العلما**۔ الحاج سید محمد صد سابق متولی شاہی امام بطس ابلا ٹیابرج کلکتہ

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ر اگست ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر ۲۵ر فیصدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ وہ آخر دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں۔

کانپور میں ورود مسعود

خانصاحب ڈاکٹر سید مسعود علی صاحب رضوی - ۳۲ سال ملازمت سرکار کے بعد پنشن پاکر بغرض مطب کانپور تشریف لاکر محلہ حسین گنج۔ شفیع آباد۔ متصل پارک قیام پذیر ہوئے ہیں۔ ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے تجربۂ دیرینہ و قابلیت سے نفع اٹھاویں۔ نسوانی امراض کا خاص طور بذریعہ پاس شدہ مڈوائف (قابلہ) پردہ کا اہتمام ہے۔

مدرسہ جامع العلوم کانپور میں جلسہ تعزیت بحر العلوم دیوبند

نمونہ سلف استاد الاساتذہ العالم شیخ العرب والعجم بحر العلوم حضرت سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری محدث اعظم دیوبند از اعلیٰ تلامذہ و خلفاء حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ کی اچانک وفات حسرت آیات کی خبر وحشت اثر معلوم ہونے پر ۷ر صفر المظفر یوم جمعہ کو علماء مدرسین و طلباء مدرسہ جامع العلوم نے مجتمع ہوکر تلاوت قرآن پاک سے ایصال ثواب کیا اُس کے بعد حضرت مولانا سید احمد صاحب لکھنوی مدرس اول مدرسہ نے حضرت علامہ مرحوم کے مختصر مناقب بیان کرکے دعا ترقی درجات کرادی اور بعد تقسیم شیرنی یہ جلسہ نہایت افسوس کے ساتھ برخاست ہوا اور پھر او سیر وزِ ہزارہا اہل اسلام کے مجمع عام میں کہ جس میں علاوہ طلباء و علماء مدرسین مدرسہ ہذا شہر کے اکثر علماء و تعلیم یافتہ دینداران و تاجران و رؤسا و دیگر طبقات کے معززین حضرات بھی تشریف فرما تھے

حضرت مولانا موصوف الصدر نے ایک نہایت ہی موثر علمی تقریر عام فہم الفاظ میں فرمائی جس میں آپ کے کمال تبحر علمی و وسعت نظری و قوت حافظہ و جامع کمالات علمیہ و عملیہ ہونے کو بیان فرمایا اور آپ کے جملہ علوم میں بے نظیر ہونے کا تعینات قطریہ میں ہونا ثابت فرمایا۔ اور آپ کی وفات سے جو علمی و اسلامی عالم کو ناقابل تلافی نقصان عظیم پہنچا ہے - اسپر انتہائی اظہار رنج و غم فرمایا جس سے تمام مجمع کے قلوب ہل گئے اور جگر پاش پاش ہوگئے۔

تمام مجمع نے باخلاص نیت تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر ایصال کردیا۔ اور با لحاج وزاری دعا ترقی درجات کردی اور آخر میں پھر مولانا موصوف نے تمام مجمع کو آئندہ بھی بکثرت بدنی و مالی عبادات نافلہ سے ایصال ثواب کرتے رہنے کو ہدایت فرمائی

باجلاس جناب مسٹر آر۔ ایف۔ سودلسی صاحب بہادر کلکٹر کانپور

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع تاریخ

مقررہ سماعت اپیل

نمبر مقدمہ ۱۲ موضع بھکناپور- اپیل درستی کاغذات بعدالت جناب صاحب کلکٹر بہادر ضلع کانپور

بنارسی داس ولد رگھول قوم ویش ساکن محلہ عقب چوک سیتلا گلی شہر کانپور — راپلانٹ

بنام بابو لال وغیرہ — رسپانڈنٹ

اپیل بناراضی درستی کاغذات عدالت حاکم پرگنہ اکبرپور مقام کانپور۔

مورخہ ۷ر ماہ فروری ۱۹۳۳ء۔

بنام گنیش پرشاد ولد نامعلوم قوم اگروال ساکن شہر لکھنؤ محلہ کالی جی کا بازار — رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بناراضی ڈگری مذکور اس مقدمہ میں بھی بنارسی داس نے پیش کیا اور وہ اس عدالت درج رجسٹر ہو اور اس عدالت تاریخ ۹ر ماہ جون ۱۹۳۳ء واسطے سماعت اپیل کے مقرر کی ہے۔

اگر خود تم یا بمقاطہ وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمھاری طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اُس کی سماعت اور تجویز تمھاری غیر حاضری میں یکطرفہ کی جاے گی

آج بتاریخ ۲۴ ماہ مئی ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم عدالت) مہر عدالت

چھ سوالوں کا ایک ہی حل

معاً زندگی کس طرح حاصل ہو
دنیا کسطرح خوبصورت معلوم ہوگی
تمام امراض سے کسطرح نجات حاصل ہو

پاک و صاف زندگی کیسی ہوتی ہے
ہم کیونکر عمر دراز ہوسکتے ہیں
سچی خوشی کہاں ہے

ان سوالوں کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ایک کارڈ روانہ کرکے رہنمائے صحت کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ

آتنک نگرہ ـ جام نگر

برطانوی ہند کے مندوبین کا اہم جلسہ

جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے پہلوانوں کے داؤ پیچ

لنڈن ۲۵ر مئی ـ برطانی ہندوستانی وفد نے آج شام ایک جلسہ کیا ـ جو بہت دیر تک جاری رہا ـ فوری پروگرام پر بحث کرنے کے بعد طے کیا گیا کہ آج کے مقررین میں ڈاکٹر امبیدکار ـ سر عبد الرحیم ـ سر ہری سنگھ گوڑ چودھری ظفر اللہ خاں ـ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور سر اے ـ پی پٹرو شامل ہیں ـ معلوم ہوا ہے کہ وفاق اور ریاستوں کے تعلقات کی واضح تشریح پر بالعموم زور دیا گیا ہے ـ اور بہت سے مقررین قرطاس ابیض کی تجاویز کی موافقت کریں گے ـ مگر ان تجاویز میں ترمیم کیے جانے پر زور دیں گے ـ جو ریاستوں اور مجلس آئین ساز سے متعلق ہیں ـ تاکہ مرکزی اسمبلی کی ذمہ داری قوی ہو جائے ـ غالباً اس نظریہ پر بھی زور دیا جائیگا کہ وفاق کے نفاذ کی تاریخ مقرر ہو نی چاہئے ـ اس سلسلے میں اگر کوئی مشکل پیش آجائے ـ تو اسکا علاج میعاد میں توسیع کرنے کا اختیار دیکر کر دیا جائے گا ـ بشرطیکہ اضافہ میعاد انتہائی ضروری ہو ـ

ممکن ہے کہ اُن لوگوں کیطرف سے بھی جو کہ حامیان وفاق کی طرح مطمئن نہیں ہیں ایک اور نظریہ پیش کیا جائے یعنی وفاق کا منشا ریاستوں کو اہم فائدے پہنچانا ہے ـ ممکن ہے کہ اس سلسلہ میں ریاستوں کو ترجیح دینے پر اعتراض کیا جائے اور ممکن ہے کہ ان مسائل کے سلسلہ میں جو قطعی طور پر برطانی ہند سے متعلق ہیں ـ ریاستوں کی شرکت کا سوال اٹھایا جائے

امید کی جاتی ہے کہ برطانوی ہند کے باشندوں پر اثر انداز ہونے والی تحریکات عدم اعتماد میں ریاستوں کی شرکت کے مسئلہ پر بحث کی جائے گی ممکن ہے کہ اس نظریہ پر بھی زور دیا جائے کہ مجلس آئین ساز کے سرکاری ملازمین کی پابندیوں کو ریاستوں کے نمایندوں پر بھی عائد کیا جائے ـ

بند کمرے کی شہادتیں

جلسہ میں اس تجویز پر غور کیا گیا کہ گواہیوں کی سماعت بند کمرے میں بھی ہو سکتی ہے ـ معلوم ہوا ہے کہ یہ طے کیا گیا ہے کہ صدر کو ایک خط لکھا جائے کہ یہ تسلیم کر لینے کے بعد کہ کمیٹی کو حسب منشا گواہی لینے کا اختیار ہے ـ وفد کی تجویز ہے کہ کمیٹی کو بغیر ہندوستانی ارکان کی موجودگی کے ایسا نہیں کرنا چاہئے ـ

جلسہ میں ایک سب کمیٹی کا تقرر بھی عمل میں آیا جو عدن کے مستقبل پر بحث کرنے کیلئے وزیر ہند سے ملاقات کرے گی ـ

معلوم ہوا ہے کہ برما کی نمایندگی کے متعلق کمیٹی کی مواصلت کا تعلق حامیان وفاق کی نمایندگیوں کے جواب میں ہے اسلئے جواب کو منظوری کی ضرورت ہے کہ وہ لوگ جن کے نام یہ جواب لکھا گیا ہے ـ علیحدگی کی مخالفت کریں ـ کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ وفاق کے قیام کے بعد آیندہ کسی وقت مسئلہ علیحدگی کو پیش کرنے کے لئے مخالفین کو اپنے دعوے کا اعلان کرنا چاہئے ـ

مہاتماجی کے برت کے بعد کیا ہوگا؟

مہاتماجی کے پرائیوٹ سکریٹری کا بیان

احمد آباد ۲۵ر مئی ـ مہاتما گاندھی کے پرائیوٹ سکریٹری مسٹر مہادیو ڈلیسائی ـ آج رات کو گجرات میل سے پونا روانہ ہوگئے ـ آپ نے پونا کے اچھوت رہنما مسٹر راج بھوج سے ایک گھنٹہ تک گفتگو کی ـ جس کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ نیلا ناگنی کا واقعہ بھی ایک سبب تھا جسے مہاتماجی کو برت رکھنے پر مجبور کیا ـ

مسٹر ڈلیسائی نے کہا کہ اگر حکومت سے مفاہمت نہ ہوئی تو میں پھر جیل میں جاؤں گا ـ

یہ دریافت کرنے پر کہ تحریک سول نافرمانی کا آیندہ پروگرام کیا ہوگا ـ مسٹر ڈلیسائی نے کہا کہ اگر مہاتما جی کے مطابق سیاسی قیدیوں کو رہا نہ کیا گیا تو پھر سول نافرمانی شروع ہو جائے گی ـ

یہ دریافت کرنے پر کہ میثاق پونا میں کوئی ترمیم ہوگی مسٹر ڈلیسائی نے کہا کہ جب تک ہریجن رہنماؤں کی اکثریت کسی تبدیلی کی خواہش نہ کرے گی اُس وقت تک کوئی ترمیم نہ ہوگی ـ یہ دریافت کرنے پر ✻ کہ کیا کانگریس کونسل کے انتخابات میں شریک ہوگی مسٹر ڈلیسائی نے کہا کوئی قطعی بات نہیں کہی جا سکتی کیونکہ اُسکا انحصار حکومت کے رویہ پر ہے ـ یہ دریافت کرنے پر کہ ہریجن بھی کونسلوں میں جا سکیں گے مسٹر ڈلیسائی نے کہا کہ وہ جا سکتے ہیں ـ

سری نگر ۲۸ر مئی ـ گذشتہ شب مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں ہنگامہ ہوگیا ـ فسادیوں نے دو کانوں اور راہگیروں پر حملے کیے شہر میں بے چینی پائی جاتی ہے ـ

جرمن مندوب کی تقریر

لنڈن ـ ۲۵ر مئی کل سہپر کو نظر ثانی شدہ برطانی اسکیم پر مباحثہ ہوا :ـ

جرمن مندوب نے کہا کہ جرمنی برطانی اسکیم کو قبول کر لینے کیلئے تیار ہے ـ مگر جرمن مندوب نے اس امر پر زور دیا کہ جرمن کا حق مساوات خاص طور تحریری ہونا چاہئے ـ اور اسکو میثاق کے متن میں شامل ہونا چاہئے

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی، نزلہ زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے ـ حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے ـ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے ـ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ؏

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ: ۲۹۲ کالبا دیوی روڈ ـ لکھنو ایجنٹ نگم میڈیکل ہال ـ نالہ فتح گنج کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیڈ اسٹورس چوک دہلی ایجنٹ :ـ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیہ کا بازار

ڈابر ڈاکٹر ایس ـ کے برمن (لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈمارک فوری اثر کرنے والی

STAR TRADE MARK (REGD)

بیملک Regd. سر باتینا Regd.

(کٹے، جلے، چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم)
یہ صرف جڑی بوٹیوں ہی سے بنا ہے اسمیں چربی نہیں ہے ـ آگ سے جلنے کا آبلہ، زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی جلن ـ چھری وغیرہ سے کٹنے، گرنے، پھسلنے وغیرہ ناگہانی آفات کی تکلیف سے وقت پر شفا اور آرام پانے کے لئے چھوٹے بڑے سبھوں کو اپنے پاس رکھنا چاہئے
قیمت فی ڈبیہ دس آنے ۱۰ر
ڈاک محصول تین ڈبی تک سات آنے ۷ر
قیمت ڈبی نمونہ دو آنہ ۲ر
جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتی ہے

(درد سر و ریاحی درد کی ٹکلی)
روتے کو ہنساتی ہے
آدھے یا سارے سر میں کیسا ہی درد کیوں نہ ہو ـ اس کو کھاتے ہی جاتا رہے گا ـ خواہ کسی عضو میں کیسا ہی درد ریاح کیوں نہ ہو ـ اُسے یہ فوراً دور کرتی ہے ـ
قیمت
فی شیشی نو آنے ۹ر
ڈاک محصول
آٹھ شیشیوں تک سات آنے ۷ر

نوٹ :ـ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں ـ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت "اسٹار" ٹریڈ مارک "ڈابر" دیکھ لیا کریں ـ

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ صاحبان ... نیا ... پور میں محمد حفیظ

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس سے شائع ہوا پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷ | کان پور، چہارشنبہ ۱۴ جون ۱۹۳۳ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۰

مزدور کی آشفتہ حالی

(از جناب عبد المتین صاحب رسروی از اجمیر)

تفسیر سخت کوشی، تصویر سعیٔ پیہم　　محنت کی زندگی کا اک پیکر مجسّم

مزدور کے عرق سے تازہ ہے نخلِ آدم　　ناکام آرزو سے، ہے کامیاب عالم

ہے کامیاب عالم، ناکام آرزو سے

ہر سمت روز و شب ہے، سرگرم جانفشانی　　کرتا ہے خدمتوں میں، خونِ جگر کو پانی

اغیار کی ہے لیکن، کچھ ایسی مہربانی　　محروم ہے نمو سے، مشکل ہے زندگانی

مشکل ہے زندگانی، محروم ہے نمو سے

کوشش کے گلستاں سے، پاتا نہیں گلِ تر　　اہلِ ہوس ہیں قابض، گاڑھی کمائیوں پر

عشرت کی لذتوں کو، جانا نہ زندگی بھر　　صہبائے رنگ و بو سے، خالی ہے دل کا ساغر

خالی ہے دل کا ساغر، صہبائے رنگ و بو سے

ہمت شکن ہیں کتنی، فاقہ کی سرد آہیں　　غم سے بجھی نگاہیں، تکلیف کی کراہیں

چھینی گئی ہیں اس سے، راحت کی جلوہ گاہیں　　اربابِ ظلم خو سے، انصاف کیسے چاہیں

انصاف کیسے چاہیں، اربابِ ظلم خو سے

دل کی شکستگی کا، چہرے سے حال عریاں　　مجروح دست و بازو، درماندہ و پریشاں

دم توڑتی ہے محنت، آنکھیں ہیں گریہ ساماں　　مزدور کے لہو سے، رنگیں ہیں قصر و ایواں

رنگیں ہیں قصر و ایواں، مزدور کے لہو سے

(رسروی)

یورپ کا وہ مشہور یہودی، جس نے کروڑوں انسانوں کا خون بہا دیا

سر بیسل زہروف کے حالات، جو انسانی خون بہا کر امیر کبیر بن گیا

سر بیسل زہروف کا نام بہت کم لوگوں نے سنا ہوگا وہ یورپ کا ایک پر اسرار شخص ہے۔ جس وقت تمام یورپ جنگِ عظیم میں مصروف تھا اور چاروں طرف قتل و خونریزی کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ملک میں خون کے دریا بہہ رہے تھے اس وقت ان ممالک کے لئے جو جنگ میں حصہ لے رہے تھے زہروف اسلحہ تیار کر رہا تھا اور اسلحہ جات فروخت کر کے ہی کروڑپتی بن گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگِ عظیم میں اس نے نصف سے زیادہ ہتھیار تیار کئے۔ ایک وقائع نگار نے لکھا ہے کہ:

"زہروف ایک ایسا شخص ہے جو لاکھوں آدمیوں کا خون بہا کر امیر بن گیا۔"

پیدائش

زہروف کی پیدائش ۱۸۴۹ء میں ہوئی تھی اس کے والدین یونان کے باشندے تھے۔ قسطنطنیہ میں زہروف نے تعلیم حاصل کی۔ ابھی وہ ۱۵ سال کا بھی نہ ہوا تھا کہ وہ آٹھ زبانوں کا ماہر بن گیا۔ اکثر زبانوں کا ماہر ہونا ہی اس کی بین الاقوامی کامیابی کا باعث ہے۔ نوجوانی ہی میں وہ اپنے والدین سے تنازعہ کر کے گھر سے نکل کھڑا ہوا تھا۔ قابل تو تھا ہی۔ تجارتی لائن میں پڑ گیا۔ رفتہ رفتہ سیاست کا بھی مطالعہ کرتا رہا۔ اور اسمیں بھی اس نے کمال کی قابلیت حاصل کی۔ ۰۰ سال تک تمام یورپ میں اسکا سکہ بیٹھا رہا۔

۷۵ سال کی عمر میں زہروف نے شادی کی اور اس کی اہلیہ دو سال سے زیادہ زندہ نہ رہی۔

زہروف کی سب سے زیادہ خصوصیت یہ بتلائی جاتی ہے کہ اس کی کوئی سے گہری دوستی نہیں اسکا دوست چراغ لے کر تلاش پر بھی نہ ملیگا۔ اور اپنی تمام عمر میں اسنے صرف پریس کے نمائندے سے ملاقات کی۔

دولت میں اضافہ

جنگِ عظیم کے دوران میں اس کی دولت میں چہار چند اضافہ ہو گیا۔ اس نے خواب میں بھی یہ خواہش نہیں کی کہ جنگ بند ہو جائے۔ ۱۹۰۷ء میں امریکہ کے مرحوم پریسیڈنٹ ولسن کی سعی سے جرمنی اور انگلینڈ میں صلح کیلئے گفت و شنید ہو رہی تھی۔ مگر زہروف پیرس میں بیٹھا ہوا مخالفت کر رہا تھا۔ اور اپنے ہتھیاروں کے فروخت کرنے کی غرض سے نئے آرڈر بک کرا رہا تھا۔

فرانس کے اخباروں پر اسکا پورا پورا اثر و رسوخ تھا خبر رساں ایجنسیاں بھی اس کی اپنی تھیں۔ انگلینڈ اور فرانس کے خاص خاص مدبران سیاست سے اُن کا بڑا ربط و ضبط تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ جنگ جاری رہے تاکہ اسکے اسلحہ جات کی کافی خرید و فروخت ہو۔ وہ انگلینڈ سے فرانس اور لندن سے پیرس۔ پیرس سے لندن اور روما سے پٹروگریڈ مارا مارا پھر رہا تھا۔ لیکن جنگ کب تک جاری رہتی دنیا لڑائی سے تنگ آ گئی تھی آخرکار صلح ہو گئی۔

خطرناک شخص

مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ زہروف ایک خطرناک شخص ہے۔ پردہ کے اندر اُسکے پاس بیشمار دولت ہے۔ اُس نے ترکوں کے خلاف یونان کی امداد میں اپنی تمام دولت لگا دی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ترکی اور یونان میں جنگ ہو گئی۔ اس جنگ میں زہروف نے دل کھول کر روپیہ صرف کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ کے باعث انگلینڈ میں مسٹر لائڈ جارج کے اقبال کا ستارہ غروب ہو گیا۔

آج کل زہروف کی عمر ۸۴ سال کی ہے وہ اب بھی ۵۰ گز پیدل چلتا ہے۔ اُس نے پیرس میں ہوٹل کھولے ہوئے ہیں۔ وہ مانٹی کارلو میں اپنے ایک اسٹورنٹ میں رہتا ہے۔

کراچی میں حضرت مفتی اعظم فلسطین کی تقریر

کراچی یکم جون: حضرت مولانا امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین کی تشریف آوری پر مسلم جمخانہ میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جسمیں حضرت مفتی اعظم نے اسلامی دنیا کی گذشتہ عظمت و یک جہتی کا حوالہ دیتے ہوئے تمام دنیا کے مسلمانوں کے مابین اتحاد و یگانگت کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے امید ظاہر فرمائی کہ ہندوستان کے مسلمان قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے مجوزہ مسلم یونیورسٹی کے قیام میں امداد کریں گے جو اسلام کے شریف و اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے قائم کی جا رہی ہے اور یہی جذبہ اور خیال اسکا محرک ہے۔

حضرت مفتی اعظم کے بعد ہز ایکسلنسی محمد علی پاشا سابق وزیر مصر نے تقریر کرتے ہوئے مجوزہ مسلم یونیورسٹی کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ آپنے فرمایا کہ یہ ایک ایسی "رزیڈنشل" یونیورسٹی ہوگی جہاں تمام دنیا کے مسلم نوجوانوں کو صرف روحانی مضامین کی ہی تعلیم دیجائے گی۔ اور ان کو سائنس۔ فنون دستکاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۷	کانپور چہار شنبہ ۱۴ر جون ۱۹۳۳ء	نمبر ۲

اسیران سیاسی کی رہائی کا مطالبہ

مہاتما گاندھی کی رہائی اور فاقہ کشی کی مدت ختم ہونے کے بعد قدرتی طور پر ملک کے طول و ارض میں یہ خیال گونج رہا تھا کہ اب کیا ہوگا؟ اگرچہ عارضی طور پر مہاتما گاندھی نے چھ ہفتہ کیلئے سول نافرمانی بند کر دی تھی اور جسکی مدت بھی قریب اختتام ہے مگر حقیقتاً کانگریس اور حکومت کے درمیان جو جنگ شروع ہوئی تھی وہ ابھی تک قائم ہے۔

ملک کی موجودہ اقتصادی حالت پر نظر کرتے ہوئے ہر ایک محب وطن کی دلی خواہش ہے کہ کسی طرح حکومت اور کانگریس کے درمیان مفاہمت ہو جائے اور اسی وجہ سے اہل ملک نے حکومت کے اس طرز عمل کو جو اُس نے سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق اختیار کیا ہے پسند نہیں کیا۔ عام خیال ہے کہ مہاتما گاندھی کی اس درخواست کو کہ سیاسی اسیروں کو چھوڑ دیا جائے۔ حکومت نے مسترد کر کے اپنے بہترین تدبر کا ثبوت نہیں دیا۔

چنانچہ اسی جذبہ کے ماتحت ہندوستان کے ساٹھ معتدل مدبروں نے حکومت سے مشترکہ طور پر اپیل کی ہے کہ اُن تمام سیاسی اسیروں کو رہا کر دیا جائے جو دہشت انگیزی کے مجرم نہیں ہیں بلکہ پر امن سیاسی مجرم ہیں۔

اس اپیل پر جن مدبروں کے دستخط ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ ہندوستان کی روح ہیں۔ ان دستخط کرنے والوں کو آپ محض کانگریسی نہیں کہہ سکتے بلکہ ان میں سے بہت سے حضرات حکومت کے بہی خواہ ہیں اور ان دستخط کرنے والوں کا مقصد یہ ہے کہ سیاسی اسیروں کی رہائی کے بعد مجوزہ دستور کی ترتیب میں بہت کچھ آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور ملک میں امن و امان کا دور دورہ اور حکومت و رعایا کو سکون کی زندگی میسر ہو سکے گی۔

اسمیں شک نہیں کہ اگر حکومت اس وقت ضد کو چھوڑ کر کانگریسی پیش کش کو قبول کر لے اور تمام سیاسی اسیروں کو رہا کر دے اور مجوزہ دستور اساسی میں کانگریس کے نمایندوں کو شرکت کا موقع بہم ہو نجائے تو موجودہ کشمکش کا دور ہونا ایک یقینی امر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت معتدل سیاسی حضرات نے سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق اپیل کر کے نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان کے ساتھ اپنی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے اور اور یہ یقینی ہے کہ ہندوستان کی فضا درست ہونے سے ہندوستان اور انگلستان دونوں کا فائدہ ہے

ان ہی خیالات اور جذبات کے ماتحت لندن کے دو ہفتہ وار اخبارات نے اس اپیل کا زبردست خیر مقدم کرتے ہوئے سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ چنانچہ "اسپیکٹیٹر" حکومت پر زور دیتا ہے کہ وہ اس اپیل پر انتہائی توجہ مبذول کرے اور لکھتا ہے کہ ہندوستان کی رضامندی کے بغیر جدید دستور اساسی کو اطمینان بخش طور پر نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کو غور کرنا چاہیئے کہ اسوقت جبکہ سول نافرمانی معطل ہے کیا سیاسی قیدیوں کی رہائی اصلاحات کے لئے ایک بہترین فضا پیدا نہیں کر دیگی

"نیو اسٹیٹسمین" لکھتا ہے کہ حکومت اس اہم اپیل پر ضرور توجہ کرے گی جس کی اہمیت کا اندازہ دستخط کنندگان سے کیا جا سکتا ہے۔ جسمیں سب سے پہلے ڈاکٹر ٹیگور کا نام ہے۔ اور جسمیں وہ افراد شامل ہیں جو حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر رہ چکے ہیں۔

بہر حال ہمارے خیال میں اس اپیل کی معقولیت سے کسی انسان کو چاہے وہ کچھ ہی سیاسی خیالات کیوں نہ رکھتا ہو۔ اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور ہم حکومت سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اس معقول اور با موقع اپیل کو منظور کر کے ہندوستان اور انگلستان دونوں کو فائدہ پہونچائے گی۔

---

۵ اسلئے یہ بورڈ طے کرتا ہے کہ پنڈت جی کو تعلیمی کمیٹی کی چیرمینی و ممبری سے علیحدہ کر دیا جائے

خان بہادر سید بشیر الدین نے کہا کہ عدم اعتماد کے رزولیوشنوں کے پیش ہونے کے لئے قانونی حیثیت سے ۱۹ ممبران کی ضرورت ہے۔ بہر حال بحث و مباحثہ کے بعد رزولیوشن پیش ہوا اور چیرمین صاحب نے ووٹ شمار کرنے کے بعد ۱۹ ووٹوں کا اعلان کیا۔

چیرمین صاحب کے ۱۹ ووٹوں کے اعلان پر دوسری پارٹی کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ ۱۹ نہیں بلکہ ۱۸ ہیں جلسہ میں کافی شور و غل مچ گیا۔ تینوں سب انسپکٹران پولیس میٹنگ ہال میں آگئے۔ اور دیر تک شور و غل ہوتا رہا۔ چیرمین صاحب نے اپنے اعلان کو قائم رکھتے ہوئے جلسہ کی کارروائی شروع کی اور دوسرا رزولیوشن مندرجہ ذیل مفہوم کا پیش ہوا۔

"چونکہ بابو رام بھروسے لال حجام، پنڈت اوما شنکر دیکشت، مسٹر بھٹناگر اور سید صبیح الدین کو آپٹیڈ ممبران کا تعلیمی کمیٹی کا ممبر رہنا ڈسٹرکٹ بورڈ اور پبلک کے مفاد کے مضر ہے۔ اسلیے یہ چاروں ممبران ایجوکیشن کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری سے علیحدہ کئے جاتے ہیں۔"

اس رزولیوشن پر بھی ووٹ لیے جانے پر چیرمین صاحب نے ۱۹ ووٹوں کا اعلان کیا۔ اور دوسری پارٹی نے اعتراض کیا۔ مگر چیرمین صاحب نے اپنا اعلان قائم رکھا اور اسکے بعد جلسہ برخاست کر دیا۔

جلسہ ختم ہونیکے بعد پنڈت رماشنکر اوستھی اڈیٹر ورتمان نے لالہ سنگھ کا بیان لینا چاہا مگر لالہ سنگھ کچھ اسقدر پریشان اور گھبرائے ہوئے تھے کہ انہوں نے نہایت اصرار کے بعد مشکل یہ کہا کہ میں نے رزولیوشنوں کے موافق ووٹ نہیں دیا

بہر حال ڈسٹرکٹ بورڈ کا یہ ڈرامہ ختم ہو گیا دونوں ٭

آئینہ کانپور

پریڈ کا بازار! ہم کو افسوس ہے کہ پریڈ کی بازار کی حدبندی کے سلسلہ میں جو ایجی ٹیشن جاری ہوا تھا وہ ابھی تک اختتام پذیر نہیں ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حدبندی کے سلسلہ میں جو دوکاندار اپنی اپنی زمینوں سے محروم ہو گئے ہیں اُن کو بازار میں دوسری طرف جگہ نہیں مل سکی مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو ان دوکانداروں کو بھی جگہ مل سکتی ہے۔ کہ جنکو حدبندی کے سلسلہ میں زمینیں چھوڑنا پڑی ہیں۔

بہر حال پبلک فوائد اور آرام کے لحاظ سے امر نہایت ضروری ہے کہ جن دوکانداروں کو حدبندی کے سلسلہ میں زمینیں خالی کرنا پڑی ہیں اُن کو بازار میں جگہ دیجاوے مگر چونکہ بازار خود رو اور خود ساختہ ہے اسلئے اسکا انتظام یوں کرے کہ جن دوکانداروں کے پاس ضرورت سے زیادہ جگہ ہے ان سے جگہ لیکر دوسروں کو دیدی جاوے اور اگر واقعی موجودہ حدبندی کے بعد جگہ اسقدر ناکافی ہو کہ کل سابق دوکانداروں کیلئے گنجائش نہیں نکل سکتی تو ہم اپنے شہر کے ہر دلعزیز مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے یہ التجا کریں گے کہ وہ حدبندی کی بابت نظر ثانی کر کے کچھ جگہ بازار میں اور اضافہ کر دیں تاکہ اس حدبندی کی وجہ سے کوئی شخص بازار میں بیٹھے رہنے سے محروم نہ ہونے پائے۔ کہا جاتا ہے کہ فٹ پاتھ سے دس بارہ فٹ کے بعد حدبندی کیگئی ہے۔ اگر واقعی گنجائش نہ ہو تو بجائے دس بارہ فٹ کے چھ یا سات فٹ جگہ لینے پر اکتفا کی جائے تو یہ مقدمہ بحسن و خوبی طے ہو جائے۔

ہمارے خیال میں پریڈ کی بازار اپنی نوعیت میں صوبہ میں ایک بازار ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ کسی معقول انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بازار میں کسی قسم کی خوبی یا حسن نظر نہیں آتا۔ لہذا میونسپل بورڈ کو چاہیئے کہ وہ بازار کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیلے۔ اور دوکانوں کی جگہ پر چبوترے بنا دیے جاویں اور سڑکوں کا بھی انتظام کر دیا جاوے۔ اس صورت میں بازار میں حسن ظاہری بھی پیدا ہو جائے گا۔ اور موجودہ دوکانداروں کو دوکان کا لائسنس دیدیا جائے۔ بازار میں کوئی شخص بلا لائسنس نہ بیٹھنے پائے۔ اور چونکہ کانپور کی میونسپلٹی کافی مالدار ہے۔ اسلئے ہم اس سے سفارش کریں گے کہ لیسنس مفت دیا جاوے تاکہ موجودہ دوکانداروں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے اور کسی خاص انتظام نہ ہونے کی وجہ سے جو اکثر چپقلش ہوا کرتی ہے اسکا سدباب ہو جائے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس تجویز پر مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور بابو برجندر سروپ چیرمین بورڈ توجہ فرمائیں گے۔

پنڈت دیونراین پانڈے نے اپنے ایک طویل بیان میں اس امر کا اعلان کیا ہے کہ اگر پریڈ بازار کا قضیہ طے نہ ہوا تو وہ ۰۰ ہم روز کا طویل فاقہ کریں گے۔ ہمکو افسوس ہے کہ ہم پنڈت جی کے اس اقدام میں تعریف و توصیف نہیں کر سکتے بلکہ بخلاف اسکے ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کے اقدام سے پبلک لائف کو ایک زبردست نقصان پہونچنے کا احتمال ہے

میونسپل بورڈ کے متعلق غلط افواہ!

ہمعصر پانیر میں میونسپل بورڈ کے متعلق یہ غلط افواہ شایع ہو گئی ہے کہ:

"شہر میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے کہ میونسپل بورڈ کے چند ممبران حکومت صوبہ سے زور دار الفاظ میں عرض کر رہے ہیں کہ کانپور میں میونسپل بورڈ کو توڑ دیا جائے توڑنے کے اسباب یہ ہیں کہ آپس کی کشمکش کی وجہ سے بورڈ کا کام کامیابی کیساتھ انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موافق اور مخالف دونوں پارٹیوں کے ممبر اس کوشش کیلئے نینی تال گئے ہوئے ہیں۔"

ہم کو افسوس ہے کہ پانیر جیسے مغزز اخبار میں یہ بے بنیاد اور لغو خبر کیسے شایع ہو گئی جسکا دنیا میں کوئی وجود ہی نہیں ہے اس سے تو کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ مثل دیگر بورڈوں کے کانپور بورڈ میں بھی پارٹی بندی نہیں مگر چیرمین صاحب کی پارٹی زبردست اکثریت میں ہے۔ یعنی ۳۹ ممبران میں سے ۲۶ چیرمین کی پارٹی میں ہیں جسکی مثال کانپور بورڈ میں نہیں ملسکتی یہ ظاہر ہے کہ ۲۶ ممبران کے مقابلہ میں ۱۳ ممبران کی پارٹی کیا حیثیت رکھتی ہے۔ علاوہ اسکے کانپور کا بورڈ انتظامی اور مالی حیثیت میں صوبہ میں اپنی آپ نظیر ہے۔ ایسی صورت میں یہ خیال کرنا کہ خواہ مخواہ غلط افواہیں پھیلا کر حکومت کو مشکوک بنانا چاہئے ایک خیال خام ہے۔

گرلز ہائی اسکول! میونسپل بورڈ نے اپنے گذشتہ اجلاس میں لڑکیوں کے ہائی اسکول کیلئے بارہ ہزار روپیہ سالانہ منظور کیے ہیں امید کیجاتی ہے کہ جولائی سے گرلز ہائی اسکول کھل جائیگا۔

ہم بورڈ کے اس اعلیٰ اقدام کی تعریف کرتے ہوئے یہ پوری امید کرتے ہیں کہ بابو برجندر سروپ کے زمانہ میں بورڈ لڑکیوں کی تعلیم کے سلسلے میں اپنی پوری دلچسپی کا اظہار کریگا ہم بورڈ کو اسطرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ شہر کے کل وارڈوں میں لڑکوں کی تعلیم کو لازمی کر دیا جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۱۳ر جون ۲ بجے دن کو بابو پیارے لال چیرمین بورڈ کی صدارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جسمیں علاوہ چیرمین کے منجملہ ۳۵ کے ۳۲ ممبران نے شرکت کی چونکہ اس جلسہ میں چیرمین ایجوکیشن کمیٹی اور کو آپٹیڈ ممبران کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز پیش ہونیوالی تھی اسلئے شہر میں کافی گرما گرمی پیدا ہو گئی تھی۔ کثرت سے لوگ بورڈ کی کارروائی دیکھنے آئے تھے چونکہ داخلہ پاس تھا اسلئے محدود تعداد میں لوگ اندر جا سکے۔ پولیس کا بھی کافی انتظام تھا ۳ سب انسپکٹران متعدد پولیس کانسٹبلان تعینات تھے۔

بورڈ کی نوعیت یہ تھی کہ چیرمین کی پارٹی کے طرف ۱۷ ممبران اور مخالف پارٹی کی طرف ۱۵ ممبران بیٹھے ہوئے تھے۔ البتہ لالہ سنگھ کے لئے رسہ کشی ہو رہی تھی۔ چیرمین کی پارٹی یہ کہتی تھی کہ چونکہ لالہ سنگھ نے عدم اعتماد کے رزولیوشن پر دستخط کیے ہیں اسلئے وہ ہماری پارٹی کے آدمی ہیں مگر مخالف پارٹی کہتی تھی کہ اب انہوں نے اپنا ارادہ منسوخ کر کے ہماری پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ بہر حال لالہ سنگھ جی کے ووٹ پر رزولیوشن کی کامیابی اور عدم کامیابی کا دارومدار تھا۔

بہر حال ۲ بجتے ہی بورڈ کا جلسہ شروع ہوا۔ اور سب سے پہلے ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین پر عدم اعتماد کا رزولیوشن مندرجہ ذیل مفہوم کا پیش ہوا۔

"چونکہ پنڈت سری رتن شکل چیرمین و ممبر ایجوکیشن کمیٹی کا رہنا ڈسٹرکٹ بورڈ اور پبلک کے مفاد کے خلاف ہے ۵ ٭

مسودۂ قانون ”رہنمایان زائرین حجاز“

ذیل میں ہم حجاج کے متعلق اس آخری مسودۂ قانون کا مکمل ترجمہ کرتے ہیں۔ جو سلیکٹ کمیٹی کی ترمیم کے بعد اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں بمقام شملہ پیش ہونیوالا ہے اور جسکا ایک نسخہ ہمیں بھی بغرض اشاعت و تنقید موصول ہوا ہے۔

ہرگاہ کہ ان اشخاص کی سرگرمیوں پر ضبط قائم کرنا بہت ضروری ہے، جو برطانوی ہند میں مسلم زائرین حجاز کی امداد دینے کیلئے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں اسلئے مندرجہ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

عنوان، وسعت اور آغاز

دفعہ ۱۔ اس قانون کا نام قانون رہنمایان زائرین حجاز ۱۹۳۲ء ہوگا۔

(۲) یہ قانون تمام برطانوی ہند بشمول برطانوی بلوچستان وسنتھال پرگنہ پر حاوی ہے۔

(۳) یہ قانون ہر صوبہ میں اس تاریخ سے نافذ العمل ہوجائیگا جو لوکل گورنمنٹ مقامی سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعہ مقرر کردے گی۔

تعریفات

دفعہ ۲۔ اس قانون میں

(الف) زائر اور زیارت سے مراد وہ مسلم زائرین ہیں جو حجاز کو زیارت کی غرض سے روانہ ہوتے ہیں۔ یا روانہ ہونیکا ارادہ کرتے ہیں۔

(ب) رہنمائے زائرین سے مراد وہ شخص ہے کہ جو کسی معاوضہ یا کسی انعام کی توقع پر کسی زائر کو زیارت سے متعلق کسی ایسے معاملہ میں جو مذہبی اعمال کی ادائیگی اور اُسکے متعلق سوالات کے علاوہ ہدایت کرتا ہے یا اُس کی امداد کرتا ہے یا اپنے آپ کو اُس کی ہدایت یا امداد کیلئے پیش کرتا ہے اور اس تعریف میں معلم، صبی، گل وار، اور زائروں کے دلال شامل ہیں۔

گورنر جنرل باجلاس کونسل کے اختیارات

دفعہ ۳۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا میں اعلان کے ذریعہ جس کی اشاعت ہوچکی ہو ایسے قواعد و ضوابط بنا سکتا ہے۔

(الف) جنکا تعلق رہنمایان زائرین کو لائسنس دینے کا ہو۔

(ب) جنمیں اس قسم کے لائسنسوں کی شرائط مقرر کیگئی ہوں

(ج) جنمیں قانون ہذا کے عمل میں لانے کے متعلق عام اصول ہوں۔

لائسنس دینے والوں کا اقرار

دفعہ ۴۔ لوکل گورنمنٹ اس غرض کے لئے جس شخص یا جماعت کو مناسب سمجھے مقرر کرسکتی ہے۔ کہ وہ قانون ہذا کے ماتحت لائسنس دینے کے فرائض انجام دے۔

مقامی حکومتوں کے اختیارات

دفعہ ۵۔ لوکل گورنمنٹ مقامی سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعہ اور اُسکے شایع ہوجانے کے بعد ایسے قواعد و ضوابط بنا سکتی ہے۔ جو ان قواعد کے منافی نہوں جو دفعہ ۳ کے ماتحت گورنر جنرل باجلاس کونسل نے بنائے ہوں اور جنکا تعلق

(الف) رہنمایان زائرین کے لائسنسوں میں مزید شرائط مقرر کرنے سے ہو۔

(ب) اس قسم کے لائسنسوں کا فارم وضع کرنیسے ہو۔

(ج) اس قسم کے لائسنس دینے کی کارروائی متعین کرنیسے ہو

(د) اس قسم کے لائسنسوں کی فیس مقرر کرنے سے ہو۔

لائسنس کے بغیر کام کرنے کی سزا

دفعہ ۶۔ اگر کوئی ایسا شخص جس کے پاس رہنمائے زائر کا لائسنس نہیں ہے کسی معاوضہ پر یا کسی انعام کی امید میں اپنے دوست یا رشتہ دار کے علاوہ کسی زائر کو زیارت سے متعلق کسی ایسے معاملہ میں جو مذہبی اعمال کی ادائیگی اور اُسکے متعلق رسومات سے علاوہ ہو ہدایات دیتا ہے یا اُس کی امداد کرتا ہے۔ یا اپنے آپ کو ہدایات دینے یا امداد کرنے کے لئے پیش کرتا ہے تو ایسا شخص سزائے قید کا مستحق ہوگا جس کی میعاد تین ماہ تک ہوسکتی ہے یا اُس پر جرمانہ کیا جاوے گا جو دو سو روپیہ تک ہوسکتا ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جاویں گی۔

نیت کے متعلق قرینہ

دفعہ ۷۔ اگر کسی عدالت میں کسی ایسے شخص کا مقدمہ پیش ہو جس نے دفعہ ۶ کے ماتحت جرم کیا ہو اور عدالت کو یہ معلوم ہوجائے کہ ملزم نے کسی زائر کو جو اسکا رشتہ دار یا دوست نہیں ہے ہدایت کی ہے کہ یا امداد دی ہے یا اپنے آپ کو ہدایات یا امداد کے لئے پیش کیا ہے اور کوئی معاوضہ دیے جانے کا ثبوت نہو تو عدالت یہ قرینہ سمجھ سکتی ہے کہ ملزم نے جو کچھ کیا ہے وہ انعام کی امید میں کیا ہے

خلاف ورزی شرائط کی سزا

دفعہ ۸۔ اگر کوئی لائسنس یافتہ رہنمائے زائرین ان شرائط میں سے کسی کی خلاف کرتا ہے جو اُس کے لائسنس کی لے کر ضروری ہیں تو وہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا جو دو سو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔

معطل کرنے کا اختیار

دفعہ ۹۔ لائسنس دینے والے افیسر کو اختیار ہوگا کہ کہ وہ کسی رہنمائے زائرین کو جسپر ایسا الزام لگایا گیا ہو جو ثابت ہوجانے کی صورت میں دفعہ ۸ کے ماتحت سزا کے قابل ہو۔ اس وقت تک کے لئے معطل کردے جب تک کہ الزام کی تفتیش مکمل ہو۔

تنسیخ لائسنس کا اختیار

دفعہ ۱۰۔ لائسنس دینے والا افیسر کسی ایسے رہنمائے زائرین کا لائسنس منسوخ کرسکتا ہے جو دفعہ ۸ کے ماتحت سزا پاچکا ہو۔ یا اُس نے اور کسی ایسے جرم میں سزا پائی ہو جو لائسنس دینے والے افیسر کی رائے میں اخلاقی جرم کی حیثیت رکھتا ہو۔

لائسنس کے مقامی حدود

دفعہ ۱۱۔ (۱) اس قانون کے کسی رہنمائے زائرین کو جو لائسنس دیا جائے گا وہ اس معلم کو اسکا مجاز بناویگا کہ وہ اس صوبہ کے اندر جسمیں لائسنس دیا گیا ہو کسی زائر سے بحیثیت رہنمائے زائرین کوئی معاہدہ کرے یا اُس کے سامنے کوئی تجویز یا پیشکش رکھے۔ اور یہ لائسنس اس معلم کو اسکا مجاز بھی بناوے گا کہ وہ کسی زائر کے ساتھ اس صوبہ سے بندرگاہ تک سفر میں جاے۔ یا اُسے ہدایت کرے یا اُس کی امداد کرے۔

(۲) سوائے اُس حد کے جو ضمن (۱) میں مقرر کردیگئی کہ کسی رہنمائے زائرین کو اپنے لائسنس کے ذریعہ یہ اختیار حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اس صوبہ سے باہر بحیثیت رہنمائے زائرین کام کرسکے جسکے لئے لائسنس دیا گیا ہو۔ بالخصوص اسے کسی بندرگاہ میں بحیثیت رہنمائے زائرین کام کرنے کا اختیار نہیں ہوگا یہ کہ اُسکا لائسنس اس صوبہ کے لئے دیا گیا ہو جسمیں کہ وہ بندرگاہ واقع ہے۔

اختیارات سماعت

دفعہ ۱۲۔ قانون ہذا کے ماتحت کسی جرم کی سماعت دوسرے یا تیسرے درجہ کا مجسٹریٹ نہیں کرسکے گا۔

(۲) ہر باختیار مجسٹریٹ قانون ہذا کے ماتحت قابل سزا جرم کی سماعت اس صورت میں کرسکے گا کہ لائسنس دینے والا حاکم جسکا تقرر دفعہ ۴ کے ماتحت کیا گیا ہو یا ایسا کوئی حاکم جسے لائسنس دینے والے حاکم نے اسکا اختیار دیدیا ہو۔ اس کی عدالت میں ان واقعات کی بنا پر استغاثہ کرے جن سے کہ جرم عبارت ہو۔

تنسیخ و استثناء

دفعہ ۱۳۔ (۱) جس تاریخ کو یہ قانون صوبہ بمبئی میں نافذ العمل ہوگا۔ اُسی تاریخ کو نقشۂ ذیل کے حصہ اول میں جو قوانین ہیں وہ منسوخ ہوجائیں گے۔

البتہ اگر کوئی ایسا لائسنس ہوگا کہ جو مذکورہ قوانین کے ماتحت منظور کیا گیا ہو اور مذکورہ تاریخ سے بالکل قبل جائز ہو تو لوکل گورنمنٹ کی مقرر کردہ اور سرکاری گزٹ مشتہرہ مدت کے لئے اسی طرح جائز رہے گا۔ گویا کہ قانون ہذا کے ماتحت جاری کیا گیا ہے۔ اور اس مدت کے ختم ہوجانے کے بعد ختم ہوجائے گا۔

(۲) جس تاریخ کو یہ قانون صوبہ بنگال میں نافذ العمل ہوگا۔ اُسی تاریخ کو نقشۂ ذیل کے حصہ دوم میں جو قوانین ہیں وہ منسوخ ہوجائیں گے۔ البتہ اگر کوئی ایسا لائسنس ہوگا جو مذکورہ قوانین کے ماتحت زائرین کے کسی دلال یا معلم کے لئے کیا گیا ہو اور مذکورہ تاریخ سے بالکل قبل جائز ہے تو وہ لوکل گورنمنٹ کی مقرر کردہ اور سرکاری گزٹ میں مشتہرہ مدت کے لئے اسی طرح جائز ہوگا گویا کہ قانون ہذا کے ماتحت منظور کیا گیا ہے اور اس مدت کے ختم ہونے کے بعد ختم ہوجائے گا۔

حصہ اوّل بمبئی ایکٹ

سنہ	نمبر	عنوان	حد تنسیخ
سنہ ۱۸۸۷ء	دوم	قانون تحفظ زائرین سنہ ۱۸۸۷ء	وہ حصہ جو منسوخ نہیں کیا جاچکا
سنہ ۱۹۱۵ء	پنجم	ترمیم قانون تحفظ زائرین اسلام بمبئی سنہ ۱۹۱۵ء	تمام وکمال

حصہ دوم بنگال ایکٹ

سنہ	نمبر	عنوان	حد تنسیخ
سنہ ۱۸۹۶ء	اول	قانون تحفظ زائرین اسلام سنہ ۱۸۹۶ء	وہ حصہ جو منسوخ نہیں کیا جاچکا ہے
سنہ ۱۹۲۹ء	دوم	ترمیم قانون تحفظ زائرین اسلام بنگال سنہ ۱۹۲۹ء	تمام وکمال

ہندو مہاسبھا نمایندہ جماعت نہیں ہے

سرچمن لال سیتلواد کا دوسرا بیان

شملہ ۹ رجون۔ پریس کے ایک نمایندہ کو بیان دیتے ہوئے سرچمن لال سیتلواد نے فرمایا کہ:۔

میں ان الزامات کا یہاں جواب دینا نہیں چاہتا جو ڈاکٹر مونجے نے اپنے بیان میں مجھ پر عائد کیے ہیں البتہ میں صرف واقعات اور حقایق تک اپنے بیان کو محدود رکھنا چاہتا ہوں ۱۲ رنومبر سنہ ۱۹۳۲ء کو گول میز کانفرنس کا اجلاس شروع ہونیسے پہلے ایک باضابطہ کمیٹی نے فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کے لئے کوشش کی تھی اس کمیٹی میں سر آغا خاں مسٹر جناح۔ سر محمد شفیع (مرحوم) مسٹر شاستری۔ ڈاکٹر سپرو مسٹر جیکر ڈاکٹر مونجے۔ سردار اجل سنگھ وغیرہ شامل تھے۔ میں بھی اس کمیٹی میں شامل تھا کمیٹی کے اجلاس نواب صاحب بھوپال کے دولت کدہ پر منعقد ہوتے رہے۔ میں نے سب سے پہلے مسلم نمایندوں سے یہ سوال کیا کہ وہ نشستوں تخفیف کیساتھ مخلوط انتخاب کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔؟

سر آغا خاں نے مسلم نمایندوں کی طرف سے جواب دیا کہ کہ اگر اُن کے بقیہ مطالبات منظور ہوگئے تو وہ مخلوط انتخاب منظور کرلیں گے۔ مسلمانوں کے مطالبات مندرجہ ذیل تھے علیحدگی سندھ۔ سرحد میں اصلاحات کا نفاذ، مرکزی مجلس آئین ساز میں ایک تہائی مسلم نمایندگی وغیرہ۔

اس کے بعد میں نے مسلم نمایندوں سے یہ بھی دریافت کیا کہ اگر ان کے بقیہ مطالبات منظور ہوگئے۔ وہ قومی مطالبات کی حمایت کریں گے یا نہیں؟ مسلم نمایندوں نے جواب میں کہا کہ اگر فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل نکل آیا تو جہاں تک آئینی سوالات کا تعلق ہے ہم آپ کے پیچھے پیچھے چلنے میں کوتاہی نہ کریں گے اور ہم آپ کی رہنمائی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں گے

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے بقیہ مطالبات تسلیم کرلیے جاتے تو مسلم نمایندہ قومی مطالبہ کی پرزور حمایت کرتے۔ لیکن ڈاکٹر مونجے اور مسٹر جیکر نے مسلم مطالبات کو منظور کرنیسے انکار کردیا۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ حکومت ان کے مطالبات ضرور تسلیم کرلیگی اسکے بعد ہی اقلیتوں کی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے مسلم نمایندوں نے کہا کہ وہ مخلوط انتخاب تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں بشرطیکہ ہمارے بقیہ مطالبات تسلیم کرلئے جائیں۔ ڈاکٹر مونجے ان واقعات کو نظر انداز کرلیتے ہیں میں آخر میں یہ اعلان کردینا چاہتا ہوں کہ ہندو مہاسبھا تعلیم یافتہ ہندوں کی نمایندہ جماعت نہیں ہے۔

مسلم لیگ کے صدر کو حکومت کا انتباہ

شملہ ۸ رجون۔ میاں عبد العزیز صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایسوشی ایٹڈ پریس کو مطلع کیا ہے کہ انہوں نے حکومت ہند کے ریفارم کمشنر کے پاس مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ متعدد اصحاب نے آل انڈیا مسلم لیگ کی نمایندگی کا دعوی بلند کیا ہے اور حکومت سے درخواست کی ہے کہ اُن کو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو شہادت دینے کے لئے انگلینڈ بھیجا جائے۔ لیگ کے صدر کی حیثیت سے میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ لیگ نے کسی شخص کو جوائنٹ پارلیمنٹری کے روبرو شہادت دینے کے لئے اجازت نہیں ہے اور نہ ہی صدر کے علاوہ اور کسی شخص کو اس سلسلہ میں حکومت کیساتھ خط وکتابت کرنے کا اختیار ہے۔ لیگ کی سکریٹری کی جگہ آج کل خالی ہے۔ مرزا محمد سعید جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کو سکریٹری کے عہدہ سے معطل کردیا گیا ہے نہ کبھی لیگ کے سکریٹری رہے ہیں اور نہ اب ہیں۔

اگر حکومت نے ان لوگوں کے جھوٹے مطالبات کو منظور کرلیا تو پبلک کا روپیہ خواہ مخواہ ضایع ہوگا۔ علاوہ بریں حکومت اس امر کیلئے مورد الزام ٹھہرائی جاے گی کہ اس کے جھوٹے نمایندوں کو نامزد کرکے پبلک کا روپیہ ضایع کیا ہے۔ لہذا میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں تمام خط وکتابت مجھ سے ہونی چاہئے ورنہ وہ غیر مصدقہ خیال کیجائے گی۔

حکومت جرمنی نے ۴ حکومتوں کا معاہدہ منظور کرلیا ہے اور آج شب کو ساڑھے سات بجے اس پر دستخط کردیے گئے۔

عدن اور ہندوستان کا تعلق

عدن ہندوستان سے کیوں علیحدہ کیا جارہا ہے؟

عدن کو ہندوستان سے جدا کرنے کیلئے حکومت برطانیہ غور کررہی ہے۔ اسلئے عدن کیلئے چند حالات ناظرین کیلئے دلچسپی کا موجب ہوسکتے ہیں:۔

عدن کی بندرگاہ پر ہندوستان سے انگلستان کے لئے جو لوگ روانہ ہوتے ہیں۔ ان کا پہلا پڑاؤ ہے۔ نہ صرف مسافروں بلکہ تجارتی اور جنگی نقطۂ نگاہ سے بھی عدن خاص اہمیت رکھتا ہے۔ بحر ہند کے جانے کے لئے نہر سویز کا جنوبی دروازہ لازمی طور پر عبور کرتا ہے۔ اس بندرگاہ پر جسکا قبضہ ہوگا وہ ہندوستان پر بہت زیادہ زور ڈال سکتا ہے۔ یورپ سے جو جہاز آتے ہیں وہ عدن ہی کے راستہ سے آتے ہیں۔ اس لئے جنگ کے زمانہ میں اسکی اہمیت بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ ہندوستان کی ہر ایک بندرگاہ۔ کراچی۔ بمبئی۔ مالابار۔ کلکتہ۔ چٹ گاؤں اور رنگوں تک سے جہازوں کی آمدورفت یہاں ہے۔ عرب افریقہ اور عراق سے اسکا تعلق ہے۔ اور ہندوستان کی پیداوار گیہوں۔ چاول۔ جو۔ باجرہ اور پارچہ کی تجارت اس کے ذریعہ ہوتی ہے۔ جدید دستور اساسی میں عدن کے متعلق بھی ایک تجویز زیر غور ہے۔ کہ اسکی حکومت گورنمنٹ ہند سے لیکر اس کو آزاد بنادیا جائے۔

برما کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو سوال اُٹھایا ہے وہی عدن کے متعلق گورنمنٹ برطانیہ نے پیش کیا ہے۔ اب تک عدن اور گورنمنٹ ہند کی حکومت میں تھے لیکن جب سے ہندوستان میں سوراجیہ کی تحریک نے زور پکڑا ہے اس وقت سے انگریز سیاسی مدبروں نے برما اور عدن کی علیحدگی کا سوال اٹھایا ہے۔

عدن کی تاریخ

آج سے تقریبًا ۱۰۰ سال پہلے گورنمنٹ ہند پر فوج کشی کی اور اُسکا اپنی حکومت سے الحاق کرلیا۔ اُس وقت عدن کی آبادی صرف ۳۰۰۰ تھی۔ پیداوار اور زرخیزی کے لحاظ سے بھی یہ کوئی مالدار نہ تھا۔ فرانس، ڈچ۔ اور پرتگال کے ہندوستان پر حملہ آور ہونے کا سدباب کرنے کیلئے اسپر قبضہ کرنا ضروری تھا۔ عدن آسودہ حال نہ تھا اسلئے اُس کی حکومت کا بار گورنمنٹ بمبئی کو اٹھانا پڑا ۱۰۰ سال تک عدن کی حکومت کو خسارہ رہا۔ اور صوبہ بمبئی کے ٹیکس دہندگان پر ہی عدن کا بار پڑتا رہا۔ کچھ عرصہ سے عدن اپنا خرچ خود اُٹھانے کے قابل ہوگیا۔ لیکن اب بھی فوجی بحری اور ہوائی فوج کا بار گورنمنٹ ہند ہی برداشت کرتی ہے۔ اور اس لئے یہ دلیل پیش کیجاتی ہے کہ ہندوستان کی حفاظت کیلئے فوجی بار کا اٹھانا ضروری ہے۔ چند سال عرصہ ہوا جبکہ فوجی اخراجات کے سلسلہ میں گفت و شنید ہوئی۔ اور قرار پایا تھا کہ گورنمنٹ ہند ہر سال اپنی حفاظت کے لئے ۱۹۰۰۰ پونڈ دیدیا کرے۔ جس سے گورنمنٹ برطانیہ وہاں فوری انتظامات کرسکتی ہے۔ حکومت کا نظم و نسق پہلے گورنمنٹ بمبئی کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن دو سال سے اُسکا انتظام گورنمنٹ ہند نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا

سطور بالا میں دکھایا جاچکا ہے کہ جب سے ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ برما اور عدن کو ہندوستان سے الگ کردینے کا خیال پیدا ہوا ہے ابتدا میں ہندوستان اسکا بار اٹھاتا رہا۔ لیکن جب فائدہ کی صورت رونما ہوئی تو اسکو ہندوستان سے علیحدہ کرنے کی تجویز ہورہی ہے اور جب سے یہ خیال پیدا ہوا ہے ہندوستانی اسیوقت سے اسکی مخالفت کررہے ہیں اور جب اسمبلی اور پارلیمنٹ میں اس کے متعلق سوال کیا گیا تو جواب ملا کہ عدن کو جدا کرنے پر آخری فیصلہ سے پہلے باشندگان عدن و ہندوستان کی رائے معلوم کرلی جائے گی۔

سنہ ۱۹۲۷ء میں فوجی اخراجات کے سلسلہ سر ڈیور سیٹھنا نے یہ سوال کونسل آف اسٹیٹ میں کیا تو گورنمنٹ بمبئی نے بھی جواب دیا اور گورنمنٹ بمبئی بھی اسی قسم کی طفل تسلی دیتی رہی۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں جسوقت عدن گورنمنٹ بمبئی سے لیکر گورنمنٹ ہند کے ہاتھ میں سپرد کرنیکا فیصلہ ہوا اُس وقت بھی سر جنی لال مہتہ کی سرکردگی میں بمبئی کے تاجران نے والیسرائے سے پھر درخواست کی اسوقت بھی والیسرائے نے یقین دلایا کہ حکومت جو کچھ فیصلہ کریگی اُس سے قبل رائے عامہ کو معلوم کرلیا جائیگا اور گورنمنٹ بمبئی کے ہاتھ سے گورنمنٹ کے ہاتھ میں منتقل کرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ اُسکو ہندوستان سے علیحدہ کردیا جائے گا۔

علیحدہ کرنے کے وجوہات

گورنمنٹ ہند اور انگریز تاجر عدن کو علیحدہ کرنے کے متعلق دو تین دلائل دیتے ہیں اُن کی خاص دلیل یہ ہے کہ عدن اور ہندوستان کے تجارتی مفاد ایک نہیں ہیں۔ آج سے چند ماہ پہلے ہندوستانی تاجروں نے یہ سوال اٹھایا کہ عدن کا نمک ہندوستان میں آیا کرے لیکن یہ سوال گورنمنٹ ہند اور عدن کے مابین اسقدر نہ تھا۔ جسقدر گورنمنٹ ہند اور کاٹھیاواری ریاستوں میں عدن کے تاجر گورنمنٹ ہند کو محصول درآمد دیتے تھے اور کاٹھیاوار کے تاجر گورنمنٹ ہند کو نہیں دیتے تھے اسپر یہ مسئلہ چھڑا تھا اُس سے یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان اور عدن کے تجارتی مفاد میں کوئی اختلاف نہیں ہے

دوسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ عدن کی جغرافیائی حیثیت بھی اُس کو ہندوستان سے علیحدہ کرتی ہے لیکن دراصل یہ دلیل بھی ٹھیک نہیں ہے ہندوستان کے لئے عدن کا صوبہ کسقدر اہمیت رکھتا ہے۔ مذکورہ بالا سطور میں دکھایا جاچکا ہے کہ اور دنیاوی نقطہ نگاہ سے تو اُس کی بڑی ہی اہمیت ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہندوستان نے ہی اُسکی تجارت و حرفت کو ترقی دی ہے۔ گورنمنٹ بمبئی کے ہاتھ میں آنے سے پہلے اُس کی آبادی ۳۰۰۰ تھی لیکن اب ۴۸۰۰۰ ہو چکی ہے اسمیں ہندوستانیوں کا بہت بڑا حصہ ہے عدن کے نمک کے تین بڑے بڑے کارخانوں کے مالک ہندوستانی ہی ہیں۔ عدن سے کراچی اور بمبئی میں جو جہاز نقل و حرکت کرتے ہیں اُن کمپنیوں کے مالک بھی ہندوستانی ہی ہیں۔ ہندوستانیوں نے اب اس کو اپنا گھر بنا لیا ہے اُن ہی کی وجہ سے اُس کی نشو و نما ہوئی اسلئے یہ قدرتی بات ہے کہ اُسپر گورنمنٹ ہند کی حکومت قایم رہے

تیسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ عدن پر گورنمنٹ ہند کے ذریعہ ہونیسے اس کو اخراجات بار اٹھانا پڑے گا یہ دلیل بھی درست نہیں اسوقت وہ اپنا بار خود ہی اٹھا سکتا ہے۔ اور پھر فوجی اخراجات کیلئے ۱۵۰۰۰ پونڈ تو ہمیں اسوقت بھی دینے پڑیں گے۔ ※

※ گورنمنٹ برطانیہ کا بیان ہے کہ وہ اخراجات صرف ہندوستان کے تحفظ سے خیال کیا جاتا ہے وہ تو عدن کے آزاد ہونے پر بھی دینا پڑے گا۔ اس لئے عدن کے ہندوستان کے ساتھ رہنے میں کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

باشندگان عدن بھی ہندوستان کے ساتھ رہنے میں خوش ہیں۔ اسوقت عدن میں کئی کروڑ کی تجارت ہوتی ہے۔ ایسے منفعت بخش علاقہ کو ہندوستان سے علیحدہ کر گورنمنٹ ہند کے لئے اچھا نہیں۔

(ارجن بتوسط وحدت)

دشمن ہندوستان رجعت پسندوں کا عظیم اجتماع

مسٹر بالڈون کی آخری جنگ کرنے کیلئے تیاری

لندن ۲ر جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی ہندوستانی پالیسی حمایت کرنے کے متعلق کنزرویٹو پارٹی کا فیصلہ کنزرویٹو یونینسٹس ایسوسی ایشن لندن کی یونین مرکزی کونسل کے اجلاس میں کیا جائے گا۔ یہ جلسہ ۲۸ر جون کو منعقد ہوگا۔ جسمیں ملک کے تمام حصص کے مندوبین شریک ہوں گے۔ مسٹر اسٹینلی بالڈون جلسہ میں تقریر کریں گے۔

لیڈری کی بازی

کنزرویٹو کونسل کے ۲۸ تاریخ کے اجلاس کو بہت ہی زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ کیوں کہ وہ کنزرویٹو کے اس سے زیادہ سے زیادہ اجتماع میں مسئلہ مذکور پر مخالفین پر زبردست جنگ کرنے کے لئے مباحثہ کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مدافعت ہند لیگ کی ترتیب کے اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ رجعت پسندوں نے عزم بالجزم کرلیا ہے کہ وہ قرطاس ابیض کی مخالفت کی مہم کو جاری رکھیں گے۔ اس مباحثہ میں مسٹر بالڈون کی ذاتی پوزیشن کا مسئلہ بھی پیش آجائے گا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر بالڈون اپنی لیڈری کی بازی بھی ووٹ پر لگادیں گے کیونکہ اگر کونسل صریحًا اس پالیسی کو مسترد کردیتی ہے جس کی تصدیق مسٹر بالڈون اور ان کے رفقائے کی ہے تو وہ آیندہ لیڈر رہنے کے خواہشمند نہیں ہیں۔ مگر علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر بالڈون کو اپنے حق میں فیصلہ حاصل کرنے کی کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔

مدافعانہ لیگ بن گئی

لندن ۲ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مدافعت ہند لیگ وسکاونٹ سمر کی صدارت میں مرتب ہوگئی ہے۔ لارڈ لائڈ۔ لارڈ فٹزلن۔ لارڈ ہود کارسن۔ مسٹر ونسٹن چرچل۔ ڈیوک آف ویسٹ منسٹر سر کلاڈ جیکب۔ سر ہنری پیج کرافٹ اور مارکوئس آف ہارٹنگٹن اس کے نائب صدر ہیں۔ کونسل اُن اشخاص پر مشتمل ہے۔ جو پبلک زندگی کی اہم شخصیتیں ہیں۔ جن میں لارڈ ا‍سپنتھل لارڈ برکن ہیڈ۔ لارڈ چارلن ووڈ۔ لارڈ لمپٹ اور سر باسل پیٹو شامل ہیں۔

ہندوستان خطرے میں

لیگ کا ایک سرکاری بیان اعلان کرتا ہے کہ ہندوستانی دستور کے متعلق پارلیمنٹ میں جو وعدے کیے ہیں لفظی اور معنوی اعتبار سے اُن کی عزت کرنی چاہیے۔ مگر ہندوستانی باشندوں کی ترقی اور خوشحالی کے سلسلہ میں برطانیہ پر جو فرائض عائد ہیں اُن کی پابندی بھی لازمی ہے۔ صوبجات میں نام نہاد جمہوری اداروں کا قیام اُن کے ساتھ ہی مرکز میں ذمہ وار حکومت کا قیام خواہ تحفظات کسی کسی نوعیت ہی کے ہوں ہندوستانی سوسائٹی کے موجودہ صورت حال کے پیش نظر ہندوستان کے ۳۵ کروڑ باشندوں کی زندگیوں۔ آزادیوں اور قسمتوں کو خطرے میں ڈالدے گا۔

عدالت اور پولیس کا انتقال تمام متعلقین کے لئے بہت ہی زیادہ خطرناک ہے ہندوستانیوں کو کوئی نمایندہ جماعت اِسکو قبول نہیں کرتی اور نہ ایسے دستور پر کام کرنے کا وعدہ کرسکتی ہے۔ بیان کے آخر میں درج ہے کہ لیگ کا وجود برطانی باشندوں کے سامنے ہندوستانی مسئلہ کے جملہ پہلوؤں کو پیش کرنے کیلئے

اجلاس مولوی حشمت علیخاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم اکبر پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲۸

بعدالت مال تحصیل اکبر پور مقام اکبر پور ضلع کانپور

گوری شنکر زمیندار ساکن موضع بینی پور محال حاکنور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعی

بنام کوراری — مدعا علیہ

بنام عبدالرزاق خاں ولد شمشیر خاں قوم مسلمان ساکن وکاشتکار موضع بینی پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم تاریخ ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجیدن بمقام اکبر پور اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے سموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۱۰ ماہ جون سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — (دستخط حاکم عدالت)

قرطاس ابیض نے گول میز کانفرنس کے مندوبین کو بھی مایوس کر دیا

مسٹر یوسف علی لارڈ لیمنگٹن ۔ سر ہنری گڈنی اور دیوان بڑودہ کی تقریر

لندن ۲ جون ۔ کل الیسٹ انڈیا الیوسی ایشن کے اجلاس میں مسٹر یوسف علی نے ایک بیان پڑھ کر قرطاس ابیض کی ہندوستانی مخالفت کا مسئلہ چھیڑ دیا ۔

آپ نے اعلان کیا کہ چند چھوٹے چھوٹے طبقوں کے علاوہ جن کو انگلیوں پر شمار کیا جا سکتا ہے ہندوستان کے کسی طبقہ کے نزدیک قرطاس ابیض قابل قبول نہیں ہے یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گول میز کانفرنس کے بعض بہت ہی زیادہ نقاد مندوبین سر سیمول ہور کی شخصیت سے مسحور ہو گئے ۔ اور توقعات کے ساتھ ہندوستان واپس ہوئے ۔ مگر غالباً ان کو سخت مایوسی ہوئی ۔ کیونکہ ان کی توقعات بہت زیادہ تھیں ۔ شاید پروپیگنڈے نے بھی ہندوستان میں لوگوں کو یقین دلا دیا جائے کہ برطانیہ کا رجعت پسند عنصر ہندوستانی عوام کی کم از کم تمناؤں سے بھی ہمدردی نہیں رکھتا ۔

وحشت انگیزی

قرطاس ابیض کی اشاعت کے بعد جو زمانہ گذرا ہے اُس نے کسی طور پر رائے عامہ کی سنجیدگی بنا دیا ہے اور معقول لوگوں نے تحفظات اور اختیارات غیر منتقلہ کو ایک عمدہ صورت و شکل میں دیکھنا شروع کر دیا ہے ۔

عام رویہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر یوسف علی نے فرمایا کہ ہندوستان میں خفیہ طور پر وحشت انگیزی کی وبا پھیلی ہوئی ہے جو اتنی مدت کے ساتھ پہلے کبھی نہ پھیلی تھی ۔ نوجوان دماغوں میں حکومت کو دھمکی دینے یا اُس کو لرزہ بر اندام کرنے کے شاندار خیالات جو اُن کی دلی خواہشات نے پیدا کئے ہیں گھومتے رہتے ہیں اور تاک میں رہتے ہیں ۔ ایسی فضا میں دستوری مباحث میں سستی اور کاہلی سے کام کرنا ضیاع اوقات کے مرادف ہے ۔

لارڈ لیمنگٹن

لارڈ لیمنگٹن نے کہا کہ اگر قرطاس ابیض کا اختیار کر لینا شدید مشکلات کی طرف رہنمائی کرتا ہے تو یہ اور بھی زیادہ بُرا ہوگا کہ ہندوستان میں کے لئے ذمہ دار حکومت خود اختیاری کے حصول کی طرف سے آنکھیں بند کر لی جائیں بحیثیت مجموعی سلامتی اسی میں ہے کہ ان لوگوں کو بدول کرنے کے بجائے ان پر اعتماد کیا جائے ۔ جن کی توقعات بڑھ چکی ہیں

سر ہنری گڈنی

سر ہنری گڈنی نے اس یقین کا اظہار کیا کہ آئندہ دو انتخابات سوراج پارٹی کا تسلط دیکھیں گے قرطاس ابیض کی تعمیر ایک خیالی وفاق پر کیگئی ہے اور وفاق سالہا سال تک ایک حقیقت ثابتہ نہ بن سکیگا ۔ قرطاس ابیض کی اسکیم نے اینگلو انڈین قوم کو عملی طور پر اس حیثیت سے ہندوستان کے سپرد کیا ہے کہ وہ انگلستان کا ایک ایسا ترکہ ہے کہ جبکی بازار میں کوئی قیمت ہی نہیں

دیوان بڑودہ دیوان بڑودہ نے جو کہ صدر تھے کہا کہ بلاشبہ جدید دستور کے ابتدائی سالوں کیلئے جب تک کہ ان کو حکومت کے انصاف پر اعتماد ہو ۔ ہندوستانی مساوی تحفظات چاہتے ہیں اور جب یہ صاف طور پر ظاہر ہو جائے گا کہ غیر ضروری تحفظات ہیں تو وہ اُن کو وہ خود بخود ترک کر دیں گے ۔

اجلاس جناب مولوی عبدالمجید خاں صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۲۵۶

چونکہ بمقدمہ نالش بھگوان سنگھ بنام تم رگھوناتھ سہائے وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ تاریخ ۲۵ اگست سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ما عہ جواب اندوے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اور ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۶۵	۱۱	۳
خرچہ نالش	۲۷	۲	۹
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۲۰	۱۴	۹
خرچہ اجراء ڈگری	۱۴	۶	۶
میزان	۱۲۸	۳	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رگھوناتھ سہائے وادو دھو نراین قوم کایستھ ساکن موضع ندنان پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ما عہ جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا کے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیا جاؤ ۔

تاریخ پیشی ۲۶ جون سنہ ۱۹۳۳ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ گھاٹم پور موضع ندنان

نمبر	رقبہ	لگان
۴۰۴	۴ بجہ	ما عہ
۳۹۶	۴ اجر	عہ
۴۰۹	۳ بجر	شامل
۳ قطعہ	ا بجر	سے

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

---

۵ دارالعوام میں مسٹر والٹر رنسی میں صدر تجارت بورڈ نے سوالات کے جواب میں عراق کے اندر جاپانی تجارت کی ترقی کے اعداد و شمار بتائے ۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۹۳۲ء میں عراق میں جاپانی کے سوتی کپڑے کی درآمدہ ۶۵ ہزار ۷۰۰ پونڈ تھی اور برطانی درآمد ایک لاکھ ۳۱ ہزار پونڈ کی ہوئی تھی ۔ مگر ۳۰ جون کو ختم ہونیوالی سہ ماہی میں جاپان نے عراق کے اندر ۷۲ ہزار ۸۰۰ پونڈ کپڑا بھیجا اور برطانیہ کا کپڑا ایک لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ آیا ہے

جاپان نے دنیا بھر کے بازاروں کو ہیجان کر دیا ہے

جاپان کی آبادی میں بے انتہا اضافہ ۔ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

لندن یکم جون ۔ برطانی صنعتوں کی فیڈریشن کی خاص تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ جو تجارتی بورڈ کے سامنے پیش کیگئی ہے اس روز افزوں بیچینی کی طرف اشارہ کرتی ہے ۔ جو دنیا کے بازاروں میں جاپانی مقابلہ نے پیدا کر دی ہے ۔ رپورٹ کا اندازہ ہے کہ آیندہ بیس یا تیس سال کے عرصہ میں جاپان کی آبادی میں پندرہ سے بیس ملین تک کا اضافہ ہو جائے گا ۔ ایک ملین دس لاکھ کی برابر ہوتا ہے ۔ اور جاپان کے وطنی ذرائع سے اس تعداد کے ایک بہت ہی معمولی سے جزو کا پیٹ بھر سکتا ہے ۔

اسلئے ناگزیر طور پر جاپانی مقابلہ روز بروز زیادہ شدت اختیار کرتا جائے گا ۔ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ جاپان اپنی مقابل قوموں کی نکاسی کو کرانے کے لئے ہر ممکن تدبیر عمل میں لا رہا ہے ۔

مصنوعی ریشم اور سوتی اشیا ہی وہ برطانوی مصنوعات نہیں ہیں جن پر اثر پڑ رہا ہے کمیٹی کو معلوم ہوا ہے کہ کیمیاوی اشیا ۔ برقی لیمپوں ۔ سائیکلوں ۔ بٹنوں سیمنٹ ربڑ کے جوتوں اور بوٹوں کی تجارت میں جاپان کا مقابلہ روز بروز بڑھ رہا ہے کمیٹی نے اس امر پر زور دیا ہے کہ برطانی مفاد کے تحفظ کے لئے ضروری کارروائی کی جائے ۔

عراق میں جاپانی درآمد ۔ لندن ۲ جون ۔ ۵

ہندوستانی کاریگری کی کامیابی

صرف چمڑے ہی سے تیار ہونے کی وجہ سے فلیکس شوز نے تمام ہندوستانی بنے ہوئے شوز میں شہرت حاصل کی ہے !

فلیکس شوز تمام چمڑے ہی سے بنے ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں ۔ ان کے واسطے چمڑا کانپور میں فلیکس ہی کے کارخانے میں فلیکس شوز کے واسطے خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے ۔ اس فیکٹری میں بذریعہ بڑی بڑی مشین اور سائنٹیفک طریقوں سے جو کہ صرف فلیکس فیکٹری ہی کے واسطے ہیں ، وضعدار آرام دہ اور مضبوط شوز بنتے ہیں ۔

4/8

فلیکس آکسفورڈ شو

ہندوستان میں سب سے زیادہ مشہور آکسفورڈ شو جسمیں دوہرا تلا اور عمدہ آپر لگا ہوا ہے ۔

براؤن فیجوڑا للعہ Rs. 4/8

سیاہ " للعہ Rs. 4/4

4/8

فلیکس ڈربی شو

ایک مشہور ڈربی شو اسمیں چمکدار کروم کے خاص چمڑے کا آپر لگا ہوا ہے ۔ ضرورت سے زیادہ مضبوط تلا اور آرام دہ ہے ۔

براؤن فیجوڑا للعہ Rs. 4/8

سیاہ " للعہ Rs. 4/4

3/15

فلیکس فل سلیپر

گرمی کے موسم میں اور ہر موقعہ پر استعمال کرنے کے لئے بینظیر شو جسمیں مضبوط تلا خوبصورت لائننگ اور عمدہ کروم چمڑے کا آپر لگا ہوا ہے ۔

براؤن فیجوڑا Rs 3/15

سیاہ " Rs 3/12

GENUINE INDIAN MADE

FLEX FOOTWEAR

فلیکس شوز کی تعجب انگیز شہرت نے ثابت کر دیا ہے کہ تجربہ کار ہندوستانی لوگ اپنی ضرورت کے واسطے صرف یہی ہندوستانی بنے ہوئے شوز خریدتے ہیں

آپ کے شہر میں فلیکس ایجنٹ ہیں آپ اُن کی دُکان پر جاکر اُنکے اسٹاک میں فلیکس کے وضعدار شو دیکھئے ۔

نئی ایجنسیوں کی شرائط کے واسطے

بھلہ شو کمپنی میسٹن روڈ ۔ کانپور وانارکلی ، لاہور

سے خط و کتابت کیجئے

کانپور ایجنٹ :۔

مسرس آغا برادرس

کشمیری ہاؤس میسٹن روڈ ۔ کانپور

دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ

لکھنؤ ۔ اٹاوہ ۔ فتحپور ۔ وغیرہ

مسلم لیگ میں دشنام طرازیوں کا طوفان

میاں عبدالعزیز صدر لیگ کا بیان

نئی دہلی۔ ۲۰ر مئی مسٹر عبدالعزیز صدر آل انڈیا مسلم لیگ ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ:۔
مسلم لیگ کا جو اہم اجلاس آج میرے زیر صدارت منعقد ہوا ہے۔ میں نے اُسے خلاف آئین قرار دیدیا ہے کیونکہ مسٹر محمد سعید قاسم مقام جائنٹ سکریٹری کو کسی ایسے اجلاس کے انعقاد کا حق حاصل نہ تھا۔ دستور لیگ کے ماتحت صرف آنریری سکریٹری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی اہم اجلاس کو طلب کر سکے۔ مسٹر سعید کو سکریٹری منتخب نہیں کیا گیا بلکہ لیگ کے سکریٹری کا انتخاب لیگ کے سالانہ جلسہ ہی میں ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی ایسے انتخاب کے بعد کسی ناگہانی حادثہ کے باعث یہ آسامی خالی ہو جائے تو پھر کونسل کو جدید انتخاب کا حق حاصل ہے
بحالات موجودہ لیگ کے اجلاس منعقدہ دہلی ستمبر ۱۹۳۱ء میں کوئی سکریٹری منتخب نہیں کیا تھا۔ ان ہی حالات کی بنا پر لیگ کے گذشتہ اجلاس میں مینے یہ اعلان کیا تھا کہ لیگ کا کوئی سکریٹری نہیں ہے اور اس رولنگ کے پیش نظر سر محمد یعقوب نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ آئندہ سکریٹری نہیں ہوں گے۔ ملک برکت علی صاحب نے بھی آج کے اجلاس میں یہ اعتراض اُٹھایا تھا کہ مگر اس اعتراض کا کوئی جواب نہ دلیکا تو دس بارہ ارکان کی ایک مقامی جمیعت نے دشنام طرازی شروع کر دی اس اعتراض کا جواب معقول قرار دیتے ہوئے میں نے اجلاس کو خلاف آئین قرار دیدیا۔
مقامی جماعت نے ایک اجلاس منعقد کر لیا یہ ظاہر ہے کہ ایسے اجلاس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے میں بدستور لیگ کا صدر ہوں۔ لیکن اس بات کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک دہلی کے مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہ ہوگا۔ اور وہ اس نوع کے مقامی ارکان کو اس قسم کی بدعوانیوں سے منع نہیں کریں گے مجھے مجبوراً اس بات پر غور کرنا پڑے گا کہ ایک ایسی جماعت سے کامل علیحدگی اختیار کی جائے جو دشنام طرازی اور تخریب و ترہیب کی معتقد ہے۔
ملک برکت علی صاحب نے مندرجہ صدر خیالات کی تصدیق کی ہے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ر اگست ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر ۵ فیصدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ وہ آخر دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں

کانپور میں ورود مسعود

خانصاحب ڈاکٹر سید مسعود علیصاحب رضوی۔ ۳۲ سال ملازمت سرکار کے بعد پنشن پاکر بغرض مطب کانپور تشریف لاکر محلہ چمن گنج شفیع آباد متصل پارک قیام پذیر ہوئے۔ ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے تجربہ دیرینہ و قابلیت سے نفع اٹھاویں نسوانی امراض کا علاج خاص طور پر بذریعہ پاس شدہ لیڈی مڈوائف (دایہ) پردہ کا اہتمام ہے۔

الور اور کشمیر کے واقعات کو بے نقاب کر دونگا

میر نیرنگ کا مولانا شوکت علی کو جواب

بمبئی۔ میں ہندوستان آتے ہی امریکہ سے آزادہ دشوار گذار کاموں میں مشغول ہو گیا۔ ایک گرمی دوسرے ہندوستان میں بے اعتمادی کی فضا ہر طرف چھائی ہوئی ہے۔ غرضیکہ ہر طرف سے بجائے آسانی کے مشکلات کا سامنا ہے۔ صلح کی گفتگو شروع ہو رہی تھی کہ گاندھی جی نے روزہ رکھ لیا۔ پاکستان کی داستان کیمرج سے شروع ہو کر ہندوستان کی فضا کو خراب اور دماغوں کو مسموم کرنے میں کافی کامیاب ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں باعزت صلح کا نام لینا بہت ہی سخت جان انسان کا کام ہے۔ ریاست الور کا معاملہ از سر نو تازہ کیا جا رہا ہے۔ اور میر غلام بھیک نیرنگ بھی میدان میں تشریف لے آئے ہیں۔ اور "مرتے کو ماریں شاہ مدار" کے مصداق ساری طبیعت کی نیرنگی، کرامت اور شاعری مولانا شوکت کی رشوت ستانی اور مہاراجہ الور سے ذاتی اغراض کی وابستگی ثابت کرنے میں صرف کر رہے ہیں مجھ غریب میو بھائی کا دشمن ثابت کیا جا رہا ہے حالانکہ میں نے الور کے معاملات میں خود میر نیرنگ صاحب کے خط کی وجہ سے کسی قسم کا حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور خود ۶ مہینہ سے ہندوستان میں موجود نہ تھا مگر پھر بھی اس خدا کے بندے کو اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے میرا ہی نام یاد رہا کسی مناسب موقع پر الور اور کشمیر کے واقعات پر سے پردہ اٹھاؤں گا۔ تاکہ دنیا کو حقیقت کا علم ہو سکے ہم مسلمان ہر وقت باعزت صلح کے لئے تیار ہیں خواہ گورنمنٹ سے ہو یا ہندوؤں سے اور بہتر ہے کہ دونوں سے ہو تاکہ ہم فرصت پاکر اپنا کام کام کر سکیں بس ایک ماہ کے اندر اس کام کو ختم کر دینا چاہتا ہوں تاکہ ہم کو علمی کام کرنیکی فرصت مل سکے اور مسلمان

آئندہ تخفیف اسلحہ کانفرنس

دار العوام کا دلچسپ مباحثہ

لندن یکم جون۔ کل کانفرنس بیورو کے شنبہ طویل اجلاس کے بعد آج جنیوا میں تخفیف اسلحہ کانفرنس کے جنرل کمیشن کو طریق کار کی تجاویز حوالہ کر دی گئیں التوا کے دوران میں بیورو اختلافی مسائل پر مفاہمت کرنے اور نظر ثانی شدہ کنونیشن کا مسودہ مرتب کرنے کیلئے اجلاس کریگا۔ جو جنرل کمیٹی کے سامنے جب وہ ۳ر جولائی کو اپنا اجلاس منعقدہ کریگی پیش کیا جائیگا۔ اگر بیورو نے ۲۷ر جون سے قبل اپنا کام ختم کر لیا تو جنرل کمیٹی کا اجلاس مقررہ وقت سے پہلے منعقد کیا جائیگا۔ اگر بیورو نے اپنا کام ختم نہ کیا تو جنرل کمیٹی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا۔
امید کی جاتی ہے کہ کل جب دار العوام میں وہٹ سن ٹائڈ وقفہ کے لئے تحریک التوا پیش کی جائے گی تو ملکی اور بین الاقوامی مسائل پیش کیے جائیں گے۔
معلوم ہوا ہے کہ لیبر پارٹی اگر عالمگیر اقتصادی کانفرنس کے پروگرام اور جنگی قرضوں کے مسائل پر بحث کرنا چاہتی ہے۔ مسٹر نیولی چیمبرلین وزیر خزانہ اور سر جان سائمن وزیر خارجہ مباحثہ میں موجود ہوں گے۔

امریکن قرضہ اور برطانیہ

لندن یکم جون سوالات کے وقت اس امر پر زور دینے پر کہ امریکن قرضہ کے متعلق حکومت کی اسکیموں کو ظاہر کیا جائے۔ مسٹر چیمبرلین نے دار العوام میں بیان کیا کہ کہ بحالت موجودہ کوئی بیان دینا پسندیدہ نہیں ہے۔ بلکہ تمام معقول حالات پر غور کیا جائے گا آپنے بعد میں کہا کہ حکومت نہایت خوشی کیساتھ حکومت امریکہ یا اور دوسری حکومتوں کے ساتھ خوشی سے تعاون کرنے کو تیار ہے اگر وہ دنیا کی قیمتوں کے معیار کو بلند کرنے یا ان کو مقرر کرنے کیلئے کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے طریقہ اسی وقت معلوم ہو سکتے ہیں جبکہ مختلف حکومتوں کے نمایندوں سے اس مسئلہ پر گفتگو کی جائے۔

بحکم جناب بابو رادھا کشن چودھری منصف صاحب بہادر اکبر پور مقام کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۲ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور

شیو درشن پرشاد ولد لٹونا تھ قوم برہمن انگوتری ساکن موضع انگوتری نواوہ مزرعہ سکروال پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعی

بنام امبکا پرشاد عرف راجہ رام ولد کالکا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع بروندھی پرگنہ بھرتنا ضلع اٹاوہ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت -/16/1582 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔
آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کی مسموع اور فیصل ہوگا
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم جون سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

(بحکم گنگا سروپ نجم منصرم) مہر عدالت

بحکم جناب منصف صاحب بہادر باندا

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۴۵ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت منصفی خفیفہ مقام باندا

متھرا پرشاد ولد لال من قوم ویش ساکن حال شہر باندا مدعی

بنام دیبی پرشاد ولد متھرا پرشاد قوم برہمن ساکن چھکھاری حال شہر باندا مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات جنپر آپ اپنی جواب دہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ جون سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

مہر عدالت (بحکم منصرم عدالت)

روسی مال پر برطانی پابندی

لندن ۳ر مئی کل دار العوام میں یہ سوال کرنے پر کہ کیا روسی مال پر برطانی امتناع کے سلسلہ میں کوئی گفتگو ہوئی ہے یا سابق کی طرح روسی برطانی تجارتی تعلقات قائم کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ حکومت کی پالیسی کو بیان کیا جا چکا ہے اور گفتگو کے مواقع جو روس کو دیے گئے

اعلیٰحضرت شاہ نادر خاں غازی کے برادر معظم کا قتل اور اسکی تفصیلات

برلن ۷ رجون۔ ہز رائل ہائی نس سردار محمد عزیز خاں
مختار متعینہ جرمنی اعلیٰ حضرت شاہ نادر خاں غازی کے
بڑے بھائی تھے۔ ان قتل کے متعلق جو کل اطلاعات موصول
ہوئی تھیں۔ اسی سلسلہ میں مزید تفصیلات سے معلوم ہوا
کہ انہیں ایک افغان طالب علم سید کمال (عمر ۲۳ سال)
نے جو سرکاری اخراجات پر جرمنی میں تعلیم پا رہا تھا اس وقت
جب کہ وہ سفارت خانہ سے باہر تشریف لیجا رہے تھے۔
کھڑے ہونیکو کہا اور پھر بآواز بلند " آزادی کی خاطر"
نعرہ لگا کر گولیاں چلا دیں جو تمام کی تمام ہز ہائی نس کے
سینہ پر لگیں۔ طالب علم نے گرفتاری کے وقت بچنے کیلئے
کسی قسم کی سعی نہ کی۔ اور کہا کہ یہ کام تو بہت عرصہ کی
تیاری کے ابعد کیا گیا ہے۔ " میں خوب جانتا ہوں کہ میں نے
قتل کیا اور میں ہر مصیبت برداشت کرنیکو تیار ہوں۔
پولیس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس قتل کا تعلق
محض حب الوطنی کے مقاصد لیے ہوئے ہے۔ میں اُس جماعت
کا حامی ہوں جسکا مقصد افغانستان کی موجودہ حکومت کا
تختہ الٹنا ہے۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق گولی چلانے
سے قبل سید کمال نے ہز رائل ہائی نس سردار محمد عزیز خاں
مرحوم سے گفتگو کی اور انہیں افغانستان کو انگریزوں کے
حوالہ کرنے کی سعی میں مجرم گردانا۔
سردار محمد عزیز خاں اس سے قبل ماسکو میں سفیر تھے اور
قندہار کے گورنر بھی رہ چکے ہیں وہ گذشتہ جنوری میں اپنے
[illegible]ٹ کے ہز اکسیلنسی سردار محمد نعیم خاں سفیر اٹلی اور ہز رائل
ہائی نس سردار شاہ ولی خاں سفیر فرانس کے ہمراہ یورپ
[illegible]ئے تھے۔ سردار مرحوم وزیر افغانستان سردار محمد ہاشم
خاں کے سگے بھائی تھے۔

ہندوستان کیساتھ برطانیہ کے وعدے

لندن ۸ رجون ضمنی انتخاب کے قدامت پسند امید
وار سر ارنلڈ ولسن کی حمایت میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں
مسٹر کہ پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبر لارڈ سلیسبری نے تقریر کرتے
ہوئے فرمایا کہ " وہ لوگ جو ہندوستان کے نہایت اہم
مسئلہ کی حل کرنے کے ضرورت سے زیادہ خواہشمند ہیں اور جلد
[illegible]ری سے کام لینا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان
کے متعلق آپنے فلاں پالیسی اختیار کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے
اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپنے فرمایا کہ یہ جملہ بالکل
گمراہ کن ہے۔ برطانیہ نے جو وعدے کیے ہوئے ہیں وہ چند
شرائط پر مبنی ہیں۔ جب تک وہ شرطیں پوری نہیں ہوتیں
اس وقت تک وعدے کوئی معنی نہیں رکھتے جب شرطیں
پوری ہو جائیں گی۔ ہندوستان کو ذمہ دار حکومت اور
اس قسم کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ لہذا ہندوستان
کے متعلق کسی معاملہ کے بارہ میں آپ کو کوئی رائے قایم
کرنی ہو تو وعدوں کے بارے میں خود کو بہت زیادہ پریشان
نہ کرو۔ اگر مان لیا جائے کہ ہم نے ہندوستان سے وعدہ
کیا ہے لیکن یہ اور بھی خراب ہوگا اگر ہندوستان کو کوئی
ایسی چیز دیدی جائے جو ہندوستان کے حق میں
نقصان ثابت ہو۔

عالمگیر تجارت میں مشرق کی جگہ

وانا ۲ رجون بین الاقوامی ایوان ہائے تجارت کی
کانگریس کے ابتدائی اجلاس میں ڈاکٹر مسٹر جی مہتا نے اس امر
پر زور دیا کہ ایک بین الاقوامی کمیشن کی معرفت ان حالات کی
علمی تحقیقات کرائی جائے جنہوں نے مشرق کے لاتعداد
انسانوں کو دنیا کے بازاروں میں داخل ہونے سے روک رکھا
آپ نے فرمایا کہ مغربی اقوام کو یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ
جملہ اقوام عالم کی اقتصادی ترقی کی بہت ضرورت ہے
اور مشرق کو جدید اقتصادی نظام کا جزو لاینفک بنانے کی بھی ضرورت ہے

پارلیمنٹری کمیٹی میں گاندھی جی کی شرکت

بمبئی ۸ رجون باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ اگر تحریک
سول نافرمانی واپس لے لی گئی اور سیاسی قیدیوں کو رہا
کر دیا گیا تو اغلب ہے کہ کانگریسی لیڈر سفید کاغذ کے
متعلق اپنے رویہ پر غور کریں۔ اور گاندھی جی کی شرکت
پارلیمنٹری کمیٹی میں شرکت کیلئے ترغیب دی جائے
پونہ گاندھی جی کی صحت میں حالانکہ اطمینان
بخش ترقی ہو رہی ہے تاہم ترقی کی رفتار وہ نہیں جو
جو پچھلے دنوں تھی۔ اس کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے
کہ غالباً کانگریسی لیڈروں کی اہم گفت و شنید متوقع
تاریخ پر نہ ہو سکے گی اور ماہ رواں کے آخری ایام
کے لئے ملتوی کر دی جائے گی۔

کانگریس کی مجلس عاملہ کے ارکان کو رہا کر دیا جائے

شملہ ۸ رجون۔ مسٹر ایس۔ سی جوگ ممبر اسمبلی نے
اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں ایک قرارداد پیش کرنیکا
نوٹس دیا۔ جسمیں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ
کہ تحریک سول نافرمانی کے التواء کے متعلق انڈین نیشنل
کانگریس کے قایم مقام صدر کی مصالحانہ پیش کش کو
مدنظر رکھتے ہوئے آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے
اُن ممبروں کو جو جیل میں بند ہیں فوراً رہا کر دیا جائے
تاکہ کانگریس ورکنگ کمیٹی ملک میں امن و امان
بحال کرنے کی متعلق کوئی القطاعی فیصلہ کر سکے۔

ایک دوسرے والی ریاست پر نزلہ
بدانتظامی کیوجہ سے مہاراجہ دیواس کی علیحدگی

شملہ ۹ رجون ایک اور والی ریاست یعنی راجہ دیواس
(وسط ہند) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ ریاست سے
اپنے لڑکے کے حق میں دست بردار ہو کر انگلستان جا رہے ہیں
معلوم ہوا ہے کہ انہیں ریاست کی طرف سے سوا لاکھ روپیہ
سالانہ گذارہ ملا کرے گا ان پر یہ الزام ہے کہ ریاست
کا کام ٹھیک نہیں ہوتا تھا اور اپنے ذاتی آرام و
آسایش میں زیادہ مشغول تھے رعایا کی فلاح کا انہیں
بہت کم خیال تھا۔
خیال ہے کہ جوں ہی مہاراجہ دیواس انگلستان گے
ان کی جگہ بطور دیوان کے ایک انگریز افسر کا تقرر عمل
میں آئے گا۔ جو ریاست کے تمام انتظامات کو اپنے ہاتھ
میں لے گا۔

جاپان بھی برطانوی مال پر محصول لگائیگا

ٹوکیو ۸ رجون۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے
کہ ہندوستان اور انگلستان میں جاپانی تجارت کے خلاف
جو تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے
حکومت جاپان سلطنت برطانیہ کے مال کے خلاف
محصول میں اضافہ کرنیکی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

صنعت پارچہ بافی کے متعلق مزید تحفظات
محصول درآمد پر ۲۵ فیصدی اضافہ

شملہ ۶ رجون گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک تازہ
کمیونک شائع کیا ہے جسمیں ہندوستان کی صنعت پارچہ
بافی کو جاپانی تقابل سے محفوظ رکھنے کیلئے محاصل درآمد
میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔
صاف نیلے کپڑے پر محصول درآمد ۵ رفی پونڈ کی
بجائے ۶ رفی پونڈ کر دیا گیا ہے اور قیمت کے لحاظ
کے بجائے شرح محصول ۵۰ فیصدی کے بجائے ۷۵
فیصدی کر دیا گیا ہے۔ اسی کمیونک میں یہ بتایا گیا
ہے کہ یہ توقع غالب تھی کہ جاپانی مصنوعات کی لاگت
اندرونی قیمت اور کرنسی کی ساقط شدہ قیمتوں میں
جلد از جلد کوئی مناسب تناسب پیدا ہو جائے گا۔
اور اسکی وجہ سے مصنوعات جاپان کے محاصل میں بے دریے
پے جو اضافہ ہو رہا ہے اُس کی ضرورت مرتفع ہو جائیگی
لیکن توقع نقش بر آب ہو کر رہ گئی۔ اور تمام سعی
کامیاب نہ ہو سکی۔
کمیونک ہذا میں یہ امر بھی بتایا گیا ہے کہ جاپانی تقابل
سے ہندوستان کی نہ صرف صنعت پارچہ بافی کو نقصان
پہنچ رہا ہے بلکہ متعدد صنعتوں کو شدید نقصانات پہنچے
برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔ اور انہیں وجوہات کی
بنا پر حکومت ہند کو ہندوستان اور جاپان کے مابین
تجارتی معاہدہ کو منسوخ کرنیکا نوٹس دینا پڑا
اگرچہ گورنمنٹ اس کیلئے تیار ہے کہ وہ تجارتی
معاملات پر جاپان سے گفت و شنید کرے لیکن وہ

بحکم مولوی جمیل احمد صاحب بہادر منصف حوالی بریلی

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)
نمبر مقدمہ ۹۶ سنہ ۱۹۳۳ء
بعدالت منصفی حوالی بریلی ضلع بریلی
منشی حبیب الرحمن ولد شیخ احمد بخش قوم شیخ پنجابی
ساکن قصبہ آنولہ محلہ کٹرہ پختہ ۔ مدعی
بنام محمد سمیع ولد عبدالغنی قوم شیخ پنجابی ساکن
قصبہ آنولہ محلہ کٹرہ پختہ وارد حال حصہ دار کیر آف فرم
حافظ محمد ظہور محمد فاروق مسٹن روڈ کانپور مدعا علیہ
ہر گاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ تقسیم
کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ
۱۲ رماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً
یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی
واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا
جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب
ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی
دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے
جملہ دستاویزات پیش کریں۔ جن پر آپ تائید اپنی
جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔
اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور
آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور
فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے
آج بتاریخ ۱۳ رماہ مئی سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔
(بحکم منصرم عدالت)
مہر عدالت

۱۰۵

ہر وبائے کے موقع پر

جہاں احتیاطیں ضروری ہیں۔ وہاں ایسی ادویات کی بھی ضرورت ہے جو کہ مرض کو روک سکیں!

ہیضہ کے واسطے

بھی پوری احتیاط کے ساتھ اس کی روک تھام کرنے والی دوائی کا بھی رکھنا ضروری ہے
ہر سمجھدار مرد اور عورت کو ہیضہ کی احتیاطوں کا علم ہوگا۔ مگر یہ تو بچے بھی جانتے ہیں کہ

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

ہیضہ کے لئے بہترین موثر حفظ ماتقدم اور بہترین دوا ہے۔ تمام خانگی تکالیف
اور معدہ کی عام امراض کا بھی یہ

بہترین کامیاب علاج ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ/) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ/) نمونہ کی شیشی ۸
ایک کارڈ لکھ کر ذیل کے پتہ سے حاصل کر کے پاس رکھیں

دوائی ملنے کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

باؤن سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کرچکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آتنگ نگرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون و منی کی خرابی وغیرہ دور کرکے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح طلاء واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی لغت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

وہ ریاستیں جنھیں سلامی کا اعزاز حاصل ہے

نوٹ چھاپنے کا حق صرف ریاست حیدرآباد کو ہے

ہندوستان کے نقشہ پر اگر آپ نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ نقشہ سرخ اور زرد رنگ سے رنگا ہوا ہے سرخ کا حصہ برٹش انڈیا کہلاتا ہے اور دیسی والیان ریاست کا رقبہ زرد رنگ کا ہے۔ یہ دونوں ملکر ہندوستان کہلاتا ہے۔ جسکا رقبہ ۱۸،۰۵،۳۲ لاکھ مربع میل ہے۔ اور دیسی ریاستوں کا رقبہ اس میں ۵۹۸۱۳۸ مربع میل ہے۔

۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رو سے دیسی ریاستوں کی آبادی ۸۴۵،۱۳۱۱۰ کروڑ ہے اور برطانی ہند کی آبادی ۲۷،۲۳،۰۰۰۰ کروڑ ہے۔

دیسی ریاستوں کو بھی دو قسم میں منقسم کیا ہوا ہے ایک وہ جن کو سلامی دی جاتی ہے اور دوسرے وہ جو سلامی سے محروم ہیں۔ ۱۹۲۹ء میں سلامی والی ریاستیں ۱۱۹ تھیں اور بغیر سلامی والی ریاستیں وجاگیریں ۴۴۱ صوبجات میں سلامی والی ریاستیں حسب ذیل ہیں:—

(۱) آسام میں منی پور صرف ایک ہی دیسی ریاست ہے
(۲) بنگال میں کوچ بہار اور تپرا نامی دو ریاستیں ہیں
(۳) بلوچستان میں قلات نامی ایک ریاست ہے۔
(۴) بہار و اڑلیسہ میں ۴ دیسی ریاستیں ہیں۔ کالاہانڈی۔ میور بھنج۔ پٹنہ۔ سون پور۔
(۵) علاقہ بمبئی میں معہ بڑودہ ۱۲ ریاستیں ہیں۔ جنکا نام ابجد کے حساب سے بالاسینور۔ باریا۔ بھوا۔ کمبات چھوٹا اودے پور۔ دانتا دھرم پور۔ ایڈر۔ جنجیرہ۔ جوہر۔ خیرپور کولہاپور۔ لوناواڑہ۔ مدھول۔ راج پیپلا۔ سچین۔ سانگلی۔ سنج۔ اور ساونت واڑی ہے
(۶) سنٹرل انڈیا میں سب سے زیادہ سلامی والی ریاستیں ہیں جنکی تعداد ۲۹ ہے اور نام یہ ہیں:—

اجے گڈھ۔ علی راج پور۔ باونی۔ براونڈا۔ بروالا بھوپال۔ بجاور۔ چرکھاری۔ چھتر پور۔ دتیا۔ دیواس سینئر۔ دیواس جونئر۔ دھار۔ اندور۔ جاورہ۔ جابوہ خلجی پور۔ لیہر۔ ناگور۔ نرسنگھ گڈھ۔ اور چھار نپا۔ راج گڈھ۔ رتلام۔ ریواں۔ سیلانہ۔ سنتھر۔ ستیاسو۔ گوالیار۔

حیدرآباد دکن

ریاست حیدرآباد سب سے بڑی ریاست ہے۔ آمدنی تقریباً ۱۰ کروڑ تک کی ہے۔ اسکی آبادی ۱۲۵۰۰۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔

کشمیر کا رقبہ ۸۵۸۸۵ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۲۴ لاکھ چھیاسٹھ ہزار پچاس افراد ہے۔

مدراس میں بنگن پلی۔ کوچین۔ پدوکوٹہ۔ ٹراونکور نامی دیسی ریاستیں ہیں۔ جنوب میں میسور کی بہت بڑی ریاست ہے۔ اسکا رقبہ ۲۹۵۲۸ مربع میل اور آبادی ۵۸۵۹۹۶۲ ہے اور آمدنی ۳۶۰۸۱۰۰۰ کروڑ کی ہے

پنجاب میں بہاول پور بلاس پور۔ چمبہ۔ فرید کوٹ۔ کپورتھلہ لہارو۔ منڈی۔ نابھ۔ پٹیالہ۔ سرمور اور سکیت نامی ریاستوں کو سلامی کا اعزاز حاصل ہے۔ اور شملہ کے کوہی علاقہ میں بشہر نامی ایک ہی ریاست ہے۔

راجپوتانہ میں۔ الور۔ بانسواڑہ۔ بھرت پور۔ بیکانیر بوندی۔ دھولپور۔ ڈونگرپور جے پور۔ جیسلمیر۔ جھالاواڑ جودھپور۔ قرولی۔ کشن گڈھ۔ پرتاب گڈھ۔ شاہ پورہ سروہی۔ ٹونک۔ اودے پور۔ کل ۱۹ ریاستیں ہیں جنہیں سلامی کا اعزاز حاصل ہے۔

کوہ ہمالہ کے دامن میں

چیلنی نامی ایک ریاست کوہ ہمالہ کے دامن میں ہے صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ میں تین دیسی ریاستیں ہیں۔ بنارس رام پور۔ ٹیہری گڑھوال۔

ویسٹ انڈیا اسٹیٹس ایجنسی میں ۱۷ دیسی ریاستیں ہیں بھاونگر۔ کچھ۔ دھرانگدھرا۔ دہرول۔ گونڈل۔ جعفرآباد جوناگڈھ۔ بیرٹی۔ موروی۔ نوانگر۔ پالن پور۔ پالیتانہ پوربندر۔ رادھن پور۔ راجکوٹ۔ بڈھوان۔ اور بانکانیر۔

۴۴۱ ریاستوں میں سے صرف ۱۴۰ کو کم وبیش دیوانی و فوجداری اختیارات حاصل ہیں۔ اور باقی ۳۲۷ کو مالی اختیارات رکھے ہیں۔

ٹکسال و نوٹ

بعض دیسی ریاستیں اپنی ٹکسال میں سکے مضروب کر سکتی ہیں اور وہ سکہ اُن کی حکومت میں ہی چلتا ہے مگر لیکن ایسی ریاستیں بہت کم ہیں۔

نوٹ چھاپنے کا حق تو صرف ریاست حیدرآباد ہی کو ہے۔ کسی دوسری ریاست کو یہ حق حاصل نہیں کہ ایسی ۲۰ ریاستیں ہیں جو اپنا سکہ اپنی حکومت میں چلا سکتی ہیں۔ ہندوستان میں بعض ریاستیں بندرگاہیں بھی رکھتی ہیں۔ جن میں ٹراونکور۔ کوچین۔ بھاونگر بیراول۔ نوانگر۔ مانگرول پوربندر قابل ذکر ہیں۔

خواتین کو گھر ہی میں رکھنے کی کوشش

جرمنی کابینہ کا ایک اہم قانون

برلن ۲۔ جون کل کابینہ نے ایک عجیب النوع قانون نازی پروگرام کے مطابق پیروزگاری کو ... میں منظور کیا ہے جس میں عورت کو اپنے خانگی میدان میں مطمئن بنایا گیا ہے۔

ایک دفعہ کی رو سے گھریلو کاروبار کرنیوالے ملازموں کو رکھنے والے مالکین مکانات کے ٹیکس میں تخفیف کردیگی ہے شادیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے حکومت نئے شادی شدہ جوڑوں کے فرنیچر خریدنے کیلئے ایک ہزار مارک قرض دیگی مگر شرط یہ ہے کہ بیوی یہ عہد کرے کہ وہ اسوقت تک ملازمت نہیں کریگی جب تک کہ شوہر کم از کم ۱۲۵ مارک ماہانہ حاصل کرتا ہے

قرضہ شادی کے قرض کے سرمایہ کیلئے تمام غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

ان کارخانوں کا انکم ٹکس کم کردیا جائیگا جو ایسی مشینیں خریدینگے جنسے مزدوری میں انحطاط پیدا نہیں ہوتا۔ قومی فنڈ کیلئے رضا کارانہ چندہ کی اپیل کی گئی ہے تاکہ کام مہیا کیا جاسکے۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

فوری اثر کرنے والی

STAR TRADE MARK (REGD)

بیلک Regd. سرباتینا Regd.

(کٹے، جلے، چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم)
یہ صرف جڑی بوٹیوں ہی سے بنا ہے
اسمیں چربی نہیں ہے۔ آگ سے جلنے کا آبلہ۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی جلن۔ چھری وغیرہ سے کٹنے، گھسنے، چھلنے وغیرہ ناگہانی آفات کی تکلیف سے وقت پر شفا اور آرام پانے کے لئے چھوٹے بڑے سبھوں کو اپنے پاس رکھنا چاہئے
قیمت فی ڈبیہ دس آنے ۱۰/
ڈاک محصول تین ڈبی تک سات آنے /۷
قیمت ڈبی نمونہ دو آنہ /۲
جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتی ہے

(درد سر و ریاحی درد کی ٹکلی)
روتے کو ہنساتی ہے
آدھے یا سارے سر میں کیسا ہی درد کیوں نہ ہو۔ اس کو کھاتے ہی جاتا رہے گا۔ خواہ کسی عضو میں کیسا ہی درد ریاح کیوں نہ ہو۔ اُسے یہ فوراً دور کرتی ہے۔
قیمت
فی شیشی نو آنے /۹
ڈاک محصول
آٹھ شیشیوں تک سات آنے /۷

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور "ڈابر" نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ نیا گنج کانپور میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کیلئے

سوالس کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۴ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی وبیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عام

راج وید۔ نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج پورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

احسن — صبح

ایڈیٹر خواجہ عبد السّلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷ | کان پور چہار شنبہ ۲۱ جون ۱۹۳۳ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۱

درسِ حرّیت

(از جناب محمود حسن صاحب احمر رنگونی)

اگر مسلم ہے پیدا قلب میں جوشِ عمل کر لے
تری آزاد فطرت ہو گئی ہے صیدِ محکومی
ستیزہ کار ہو کر جلد طوفانِ حوادث سے
ارادوں میں مثالِ کوہ پیدا استقامت کر
دکھا اعجازِ خودداری، نکل قعرِ مذلت سے
شہادت کا ہو قائل کارزارِ زندگانی میں
بلندی سے بشکلِ برق گر! باطل کے خرمن پر
مذاقِ بیخودی کو ترک کر! مست خودی ہو جا
روا تیرے لئے کب دشمنوں کا ظلم سہنا ہے
کفن کو باندھ سر سے ہاتھ میں لے تیغِ حرّیت

مصائب سے نڈر بن خود کو بے خوفِ اجل کر لے
خبر لے! بڑھ چلا حد سے عذابِ قیدِ محکومی
گزر جا! عہدِ حاضر کے بیابانِ حوادث سے
رہِ مقصد میں تو قربان ہو جانے کی ہمت کر
بدل دے حال کی پستی تو ماضی کی رفعت سے
گلا اپنا کٹا نا سیکھ، شوقِ کامرانی میں
اثر انداز ہو جا! اہرمن کے کشتِ پُرفن پر
تساہل چھوڑ! جویائے عروسِ برتری ہو جا
تجھے دنیا میں رہنا ہے تو غازی بن کے رہنا ہے
کہ حاصل تجھ کو جو ہونا ہے! وہ ہو تختِ یا تربت

مجاہد کو ہے بازیگاہ انساں جنگ کا میداں
موحّد ہو کے کیوں ہے فوجِ غیر اللہ سے لرزاں

(مدیر)

کیا جرمنی واقعی جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے؟

(از ڈاکٹر کارل شیویڈنٹ)

کچھ عرصہ ہوا کہ سنڈے ایکسپریس میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جو اُس کے پیرس کے نامہ نگار نے بھیجا تھا اس میں اعداد و شمار کا ایک مجموعہ پیش کیا گیا تھا جس سے یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ جرمنی کے پاس علاوہ اس باقاعدہ فوج کے جو ایک لاکھ افسروں اور سپاہیو پر مشتمل تھا۔ بہت سی افواج اور بھی ہیں جنمیں لاکھوں آدمی شامل ہیں اور جن کو ضرورت کے وقت مسلح کیا جاتا ہے اس مضمون میں اسکا اقرار کیا گیا ہے کہ یہ معلومات فرانسیسی ذرائع سے اختیار کیے گئے ہیں۔ اور اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یہ سب فرانسیسی ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ برسوں پہلے جرمن کے خطرہ کے نام سے فرانس کے نام سے باشندوں کے وحشت طاری کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ اور ان سے بھاری ٹیکس وصول کرنے کے لئے اُس کو ایک ذریعہ بنایا گیا ہے تاکہ قومی فوج کو سامان بہم پہونچایا جا سکے اور یہ ظاہر ہے کہ اس مضمون سے اس پالیسی کی تائید مقصود ہے جو فرانس میں تخفیف کی کانفرنس میں اختیار کی ہے فرانسیسی اطلاعات کا مطالعہ کرنے سے ان کے پروپگنڈے کی نوعیت کا پتہ چل سکتا ہے۔ اسی طرح اخبار "پیرس سنڈی" نے ۸ فروری کو ایک مضمون شایع کیا ہے۔ کہ معاہدۂ ورسیلز کی رو سے جرمنی کو جتنی فوج رکھنے کی اجازت دی گئی تھی اُس میں اور اُس کی اصلی فوج کی طاقت میں کتنا فرق ہے اسی طرح اخبار "نواُوس" میں جو فرانسیسی اسلحہ ساز جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اعداد و شمار کے ذریعہ سے پھر ثابت کیا گیا ہے کہ جرمنی خفیہ طور سے فوجی تیاریاں کر رہا ہے اور یورپ ہوشیار باش کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جو اسی قسم کے مضامین سے پر ہے۔ اگر ان اعداد و شمار کا جو ان تینوں اخبارات میں پیش کیے گئے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو خود انہیں کے بیانات سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔

پیرس سنڈی لکھتا ہے کہ سامان اسلحہ میں جرمنی کے پانچ لاکھ رائفلیں ۲۰ ہزار مشین گنیں۔ دو ہزار توپیں۔ دو ہزار زمین اڑا دینے والی توپیں۔ سات مسلح جہاز آٹھ کروڑ کی طاقت ہے۔

اخبار لوز کا بیان ہے کہ جرمنی کے پاس دس لاکھ رائفلیں پچاس ہزار مشین گنیں۔ ۳ ہزار توپیں موجود ہیں اور ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ اصلی تعداد یہ ہے کہ دو لاکھ ۴۰ ہزار رائفلیں اٹھارہ ہزار مشین گنیں اور اٹھارہ سو توپیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب اُن کی دماغی اختراع ہے۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت کے جو تخفیف اسلحہ کانفرنس کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ کیا خیالات ہیں تو ہم کو حیرت ہوتی ہے کہ حقیقی تخفیف اسلحہ کا غیر معمولی طور سے مسلح اقوام پر بالخصوص فرانس پر کیا اثر پڑے گا

ہم ان اعداد و شمار کو دیکھ کر جو اس سامان جنگ کے متعلق ہے جو صلح کے شرائط کے مطابق جرمنی کو ضائع کرنا پڑا ہے۔ ہم زیادہ صحیح نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں یہ اعداد و شمار ان اسلحہ ہیں جو عارضی صلح کے تحت میں ضایع کیے گئے ہیں۔

عا ۵۰۰۰ توپیں ۲۵۰۰۰ ہزار مشین گنیں ۳۰۰۰ ہزار زمین اڑا دینے والی توپیں ۱۷۰۰ فوجی ہوائی جہاز ۵۰۰۰ ہزار لوکوموٹو انجن

عہ۲ اعداد و شمار جو معاہدۂ ورسیلز کے تحت میں ضایع کیے گئے

۶۰۰۰۰۰ لاکھ رائفلیں اور کاربنیں
۱۰۵۰۰۰ لاکھ مشین گنیں۔ ۲۴۳۰۰۰ بیرل مشین گنیں
۲۸۰۰ زمین اڑا دینے والی توپیں۔ ۵۴۸۸۷
توپیں ۲۸۰۰۰ - ۳۷۸۵۰۰۰۰ بردجس کرائیلس
۱۶۵۵۰۰۰۰ بم کے گولے ۴۰۰۰۰ فیوزیز
۹۵۰۰۰۰ کارتوس ۳۷۶۰۰۰ ٹن بارود ۲۱۲۰۰۰
ٹیلیفون ۱۴۰۱۴ ہوائی جہاز ۵۹ ٹنک

ص

(باقی مضمون کالم ایک پر)

۴۔ جنگ کے زمانہ میں بالخصوص اسکے اواخر میں فرانس کے پاس جو سامان جنگ تھا وہ کچھ کم نہیں تھا۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ تھا۔ جتقدر کہ جرمنی کے پاس تھا۔ چونکہ امریکہ سے اس کو مزید سامان جنگ مہیا ہوتا رہتا تھا۔ اس کے علاوہ فرانسیسی حکومت نے اس وقت جب کہ امریکہ کی فوجیں اپنے وطن کو واپس جا رہی تھی۔ ایک ارب ساٹھ کروڑ پاؤنڈ کا سامان اُس سے خرید لیا تھا۔ اور یہ رقم جرمنی کی اُس رقم سے جو اُس کے پاس اپنی بحری اور بری فوج پر ایک سال کے زائد عرصہ میں خرچ کی تھی ڈھائی گنی زیادہ تھی۔ بہرحال اعداد و شمار سے اس رقم کے بیانات کا ثبوت سچ ثابت ہو سکتا ہے۔

سر مائیکل اڈوائر کی خرافات

صوبجاتی خود مختارانہ حکومت نہ دیجائے

لندن ۱۶ جون۔ کل سر مائیکل اڈوائر نے سلیکٹ کمیٹی کے روبرو شہادت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے پیشتر بہت سے والیان ریاست فیڈریشن کے حامی تھے۔ لیکن کچھ عرصہ سے انہوں نے اپنے رویہ کو تبدیل کر دیا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صوبجاتی مجالس مقننہ کی لا اور آرڈر دینا قرین قیاس مصلحت نہیں ہے اور اس سلسلہ میں قرطاس ابیض کی تجاویز ۱۹۱۹ء کے اعلان سے بھی بہت زائد بڑھی ہوئی ہیں

ہندوستانی مندوبین نے سر مائیکل اڈوائر پر بہت دیر تک جرح و قدح کی۔

آج لبشپ آف کنٹربری نے ایک مقام پر کہا کہ جن بیانات کا اثنا تقریر میں حوالہ دیا جا رہا ہے تاوقتیکہ اُن کی اجمالی تشریح نہ کی جائے اور ان کی مبالغہ نہ بیان کئے جائیں ان کا حوالہ دینا قطعاً نامناسب اور بے محل ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۷ | کانپور چہار شنبہ ۲۱ - جون ۱۹۳۳ء | نمبر ۲۱

تحریکِ سولُ نافرمانی کا اِلتوا

مہاتما گاندھی نے اپنے ۲۱ روزکے برت رکھنے کے سلسلہ میں تحریک سول نافرمانی کو چھ ہفتہ کے لئے التوا کرنے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ مسٹر اینے قائمقام صدر انڈین نیشنل کانگریس نے اس مشورہ کو قبول کرکے تحریک سول نافرمانی کو چھ ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا تھا اور گذشتہ ہفتہ اس کی مدت ختم ہوگئی۔

چونکہ مہاتما گاندھی کی صحت ابھی تک اچھی نہیں ہے اس لئے مسٹر اینے نے ۱۷ جون کو ایک بیان شایع کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:-

"مہاتما گاندھی کی موجودہ صحت اور اسکے متعلق ڈاکٹر صاحبان کی آرا کے پیش نظر جنکا مذکیل بورڈ کی طرف سے شایع کردہ بلیٹن سے اظہار ہوتا ہے۔ میں تحریک سول نافرمانی مزید چھ ہفتوں یعنی ۳۱ جولائی ۱۹۳۳ء تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں"

مسٹر اینے صدر قائمقام صدر انڈین نیشنل کانگریس نے تحریک سول نافرمانی کو مزید چھ ہفتوں یعنی ۳۱ جولائی ۱۹۳۳ء تک ملتوی کرکے نہایت دور اندیشی اور اپنے تدبر کا اظہار کیا ہے۔

ملک کی موجودہ حالت اب کسی طرح تحریک سول نافرمانی کے مصائب کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اور اسلئے مسٹر اینے کے اس بیان کو ہر محب وطن نہایت اطمینان کی نظر سے دیکھیگا ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت بھی اب ذرا فراخ دلی اور بلند حوصلگی سے کام لے کر تمام ان سیاسی قیدیوں کو کہ جنہوں نے تشدد نہیں کیا ہے بلاشرط رہا کر دے۔

حکومت کی یہ ضد کہ کانگریس قطعی طور پر تحریک سول نافرمانی کو مسدود کر دے تو ہم سیاسی قیدیوں کو چھوڑ سکتے ہیں محض ایک لفظی بحث سے زیادہ کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔

حقیقت یہ ہے کہ کانگریس نے تحریک سول نافرمانی کو عارضی طور پر بند کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ حالت میں وہ تحریک سول نافرمانی کو کامیابی کے ساتھ نہیں چلا سکتی۔ اور اسکے بعد مہاتما گاندھی کی تمام سیاسی قیدیوں کو چھوڑنے کی حکومت سے اپیل کے یہ معنی ہیں کہ مہاتما گاندھی تحریک سول نافرمانی کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ مگر حکومت نے ذرا ضد سے کام لے کر کانگریس اور مہاتما گاندھی کی اپیل سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

اب مسٹر اینے صدر آل انڈیا نیشنل کانگریس نے مزید چھ ہفتوں کے لئے تحریک سول نافرمانی کو ملتوی کرکے حکومت کو ایک مرتبہ پھر اسکا موقع دیا ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

اس وقت نہ صرف ہر ایک محب وطن بلکہ معتدد برطانوی مدبروں کی بھی یہ رائے ہے کہ کانگریس کی اس پیش کش اور معتدل محبان وطن کی اس اپیل پر کہ جو انہوں نے حکومت برطانیہ سے کی ہے منظور کر لیا جائے۔ اور تمام سیاسی قیدیوں کو کہ جو متشدد کارروائیوں کے مرتکب نہیں ہیں بلاشرط رہا کر دیا جائے۔

بہرحال ہم حکومت سے پرزور الفاظ میں یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ تمام سیاسی قیدیوں کو بلاشرط رہا کر دے اور اسکا خوف نہ کرے کہ یہ تمام سیاسی قیدی رہا ہو کر دوبارہ تحریک سول نافرمانی کو شروع کریں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ ملک اقتصادی حیثیت سے تحریک سول نافرمانی کے مصائب میں مبتلا ہو کر اسقدر تباہ حال و برباد ہوگیا ہے کہ آیندہ مزید تحریک سول نافرمانی کا اجرا ناممکن ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بعد جدید دستور اساسی کے بحث و مباحثہ میں وقت صرف ہونے لگے گا۔ اور اسکے بعد الکشن کی گرما گرمی پیدا ہو جائے گی اور یہ یقین ہے کہ خود کانگریس سے ایک پارٹی سوراج پارٹی کی حیثیت سے علیحدہ ہو کر کونسلوں پر قبضہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ ان حالات کے ماتحت یہ ناممکن ہے کہ کانگریس دوبارہ تحریک سول نافرمانی کے اجرا پر غور کر سکے ہم وثوق کے ساتھ یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ اگر حکومت اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے اور کانگریس کے نمایندوں کو جدید دستور اساسی کے مشورہ میں شریک کرلے تو یہ یقین ہے کہ تمام حالات روبہ اصلاح ہو جائیں۔ اور ملک میں ایک مرتبہ پھر خوشی اور امن و امان کی فضا پیدا ہو جائے۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ اس وقت موقع کی نزاکت کو محسوس کر کے اپنی بلند حوصلگی اور فراخ دلی کا ثبوت دیکر تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر کے ہر ایک محب کو اپنا ممنون بنائے گی۔

بقیہ آئینہ کانپور

بی، این، ایس، ڈی انٹرمیجٹ کالج! پرنسپل صاحب بی این ایس ڈی انٹرمیجٹ کالج اپنے ہائی اسکول اور انٹرمیجٹ کالج کے نتائج کے متعلق اطلاع دیتے ہیں کہ ایف اے کے امتحان میں ۴۰

آئینۂ کانپور

پریڈ کی بازار کا مسئلہ طے ہوگیا! ہم نے گذشتہ ہفتہ کی صداقت میں پریڈ کی بازار کے تصفیہ کے متعلق ایک نوٹ لکھا تھا جسمیں مسٹر آر، ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ صرف ۶ فٹ زمین لے کر دوکان داروں کو بیٹھنے کی اجازت دیدیں چنانچہ اب معلوم ہوا ہے کہ بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ اور خانصاحب شیخ محمد ابراہیم رئیس و اسپشل مجسٹریٹ نے ۱۹ جون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کر کے اسی اصول کی بنا پر پریڈ کی بازار کا مسئلہ طے کر لیا۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ چھ فٹ زمین چھوڑ کر تاروں کا ایک جنگلہ لگا دیا جائے۔ اور دوکاندار مال روڈ کی طرف پشت کر کے دوکانات لگائیں۔ اس کی خلاف ورزی کی صورت میں چالان کیا جائیگا یعنی کسی دوکان دار کو تار کے جنگلہ کے باہر دوکان لگانے کا مجاز نہ ہوگا۔

ہم کو خوشی ہے کہ مسٹر موڈی نے غریب دوکانداروں کی تکلیف کو محسوس کر کے جلد اس قضیہ نامرضیہ کا فیصلہ کر دیا۔

پنڈت دیو نراین پانڈے نے اس سلسلہ میں جو فاقہ کشی شروع کی تھی وہ انہوں نے فیصلہ کے بعد ترک کر دی۔

ایک زمیندار کا ہولناک قتل لالہ رام چرن لال زمیندار و رئیس انور گنج اپنے موضع گرا نتھا تحصیل گھاٹم پور میں مالگذاری وصول کرنے گئے ہوئے تھے وہاں سے واپسی میں، ۱۷ جون کو صبح ۸ بجے راستہ میں ڈاکوؤں نے گھیر کر انکو اور ان کے ایک مختار کو بلم اور بندوق سے نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا اور تقریباً ڈیڑھ دو ہزار روپیہ جو مالگذاری کا وصول کر کے لا رہے تھے۔ وہ لوٹ لے گئے۔ ایک کہار بھی ان کے ساتھ تھا مگر وہ ایک خفیف زخم لگتے ہی فوراً بھاگ گیا۔ اور اسطرح اسنے اپنی جان بچالی البتہ تعجب خیز یہ امر ہے کہ گاڑی بان جو کہ وہیں موجود رہا اور اس کو کسی قسم کا نقصان ان ڈاکوؤں نے نہیں پہونچایا۔

چونکہ لالہ رام چرن لال شہر کے ایک نہایت مشہور رئیس تھے۔ اسلئے یہ خبر شہر میں فوراً بجلی کی طرح سے دوڑ گئی۔ اور تقریباً ہر شخص کی زبان پر اس افسوس ناک واقعہ کا چرچا تھا۔

لعش اسی روز شہر میں آ گئی تھی اور دوسرے دن یعنی ۱۸ جون کو پوسٹ مارٹم کے بعد ۲ بجے سرسیا گھاٹ میں کریا کرم کیا گیا لعش کیساتھ نہایت کثیر مجمع تھا یہ قتل چونکہ نہایت ہی اہم ہے اسلئے ہم امید کرتے ہیں کہ حکام اس کی تحقیقات کے لئے خاص طور پر سی، آئی، ڈی مقرر کریں گے۔

ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں مسٹر جاگیشور پرشاد و مسٹر نندکیشور پرشاد و دیگر پس ماندگان کیساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالی ان کی روح کو شانتی عطا فرمادے۔

پنڈت مالویہ کی تشریف آوری ۱۸ جون ۱ بجے دن کو پنڈت مدن موہن مالویہ کانپور تشریف لائے اور آپ کا شاندار استقبال کیا گیا اسٹیشن ہی پر بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ نے بورڈ کی طرف سے ایڈریس پیش کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ پنڈت جی نے اُس کو منظور کر لیا۔ پنڈت جی نے لالہ کملاپت کے یہاں قیام فرمایا۔

پنڈت مالویہ کو اڈریس بورڈ کے ۱۸ جون کے ایک غیر معمولی جلسہ میں یہ طے کیا گیا تھا کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی تشریف آوری کے موقع پر ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائے چنانچہ ۵½ شام کو بورڈ میں پنڈت مدن موہن مالویہ کی خدمت میں اڈریس پیش کیا گیا۔ جسکو چیرمین صاحب نے پڑھا اڈریس کی کاپیاں انگریزی، اردو، ہندی، میں حاضرین کو دی گئیں۔

پنڈت مالویہ جی نے اڈریس کا مختصر الفاظ میں جواب دیتے ہوئے بورڈ کی تعریف کی کہ جو اس نے اچھوت ادہار کے سلسلہ میں کیا ہے۔ پنڈت جی نے بورڈ کے اس فیصلہ پر اپنی انتہائی پسندیدگی کا اظہار فرمایا کہ اس نے مہتروں کے لئے مکانات بنوانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سودیشی بازار کا افتتاح! ۱۸ جون کو قریب ۷ بجے شام کے پنڈت مدن موہن مالویہ ہٹیہ میں سودیشی بازار کا افتتاح کرنے لالہ کملاپت اور بابو برجندر سروپ چیرمین بورڈ کے ہمراہ تشریف لائے مجمع بہت کثیر تھا ہٹیہ کا سارا میدان بھرا ہوا تھا۔ اور بکثرت لوگ اندر آنے سے محروم رہ گئے تھے۔

لالہ کملاپت کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے ایک صاحب نے ہندی کی نظم پڑھی۔ اور اُسکے بعد لالہ کملاپت کا اڈریس اُن کے بڑے صاحبزادے لالہ پدم پت نے پڑھا اس کے بعد پنڈت مدن موہن مالویہ نے تقریر شروع کی۔ مگر چونکہ مجمع بہت تھا اور پنڈت جی بوجہ کمزور ہونے کے زیادہ زور سے نہیں بول سکتے تھے اسلئے اُن کے صاحبزادے پنڈت گووند مالویہ پنڈت جی کی تقریر کو دوہراتے جاتے تھے۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد پنڈت جی نے سودیشی بازار کا پھاٹک اپنے ہاتھ سے کھولا اور بازار کے اندر تشریف لے گئے جہاں دوکان داروں نے آپ کو ہار پہنائے اور دوکانداروں نے مختلف قسم کے تحفے پیش کیے۔

لیبر کانفرنس ۱۹ جون کو دفتر آزاد پارٹی میں ایک جلسہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی منعقد ہوا جسمیں لیبر کانفرنس منعقدہ ۲۲ و ۲۳ جولائی کے لئے ایک مجلس استقبالیہ ترتیب دی گئی۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:-

صدر :- مولانا حسرت موہانی

نائب صدر:- پنڈت سری رتن شکل۔ گرور کھبر دیال۔ اور مولانا کرم علی

سکریٹری :- سردار امر سنگھ

جائنٹ سکریٹری :- رام سنگھ ورما

اسسٹنٹ سکریٹری:- پنڈت جگدمبا پرشاد ہتیشی۔ سید ایوب احمد صبر شاہجہانپوری۔ اور حکیم بنارسی داس

شادی ۱۶ جون کی رات کو ڈاکٹر شیو شنکر لال کی دختر نیک اختر کی شادی مسٹر کرشن موہن سری واستو ولد کنور وشواناتھ سنگھ ایڈوکیٹ گونڈا کیا تھ ہوئی۔ بارات کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ٹھہرائی گئی تھی۔

عالمگیر اقتصادی کانفرنس کا عظیم الشان افتتاح

ملک معظم اور وزیر اعظم کی اہم افتتاحی تقریریں؟

افتتاح اور افتتاح سے اور بعد کی دلچسپ کارروائیاں

لنڈن ۱۲ رجون۔ جس وقت ہز مجسٹی ملک معظم نے عالمگیر اقتصادی کانفرنس افتتاحی تقریر ارشاد کی، تو جلال، شان و شوکت اور برتری کے مناظر نگاہوں کو خیرہ کر رہے تھے۔

ملک معظم کی تقریر

ہز مجسٹی نے فرمایا کہ اس وسیع اقتصادی مصیبت کے زمانہ میں اس چیز کی زبردست ذمہ داری محسوس کرتا ہوں کہ میں آپ حضرات کو اس ملک میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی بادشاہ نے تمام دنیا کے اقوام کی کسی کانفرنس کے افتتاح کی صدارت کی ہو۔ میں اس امر پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کہ اس قسم کا اجتماع ممکن ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ مشترکہ کوشش مفید نتائج پر منتج ہوگی۔ میں ان ممالک کے نتائج پر خوش آمدید کہتا ہوں جو لیگ کے ارکان ہیں۔ میں نے جمعیۃ اقوام کے کام کو ہمیشہ مسرت اور دلچسپی کی نظر سے دیکھا ہے۔ لیگ نے کانفرنس کو طلب کیا ہے۔ اور اسکا راستہ ایک ماہر کمیٹی کی خدمات کے ذریعہ تعمیر کیا گیا ہے۔ لیگ اور لیگ کے نظریوں کے بغیر مجھے شبہ ہے کہ کوئی اجتماع عظیم ہو سکتا ہے۔

عمیق تاثرات فرانسیسی میں تقریر کرتے ہوئے ملک معظم نے فرمایا کہ میں اس جوش کیساتھ ان ممالک کے نمائندوں کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں جو لیگ کے ارکان نہیں ہیں میں امدادی تعاون کی روح کو تسلیم کرتا ہوں۔ جو ان کو ان مباحث میں شرکت کے لئے لیکر آئی ہے۔ میں نو آبادیات اور ہندوستان کے نمائندوں کو بھی خصوصی طور پر خوش آمدید کہنا چاہتا ہوں۔ میں نہایت ہی گہرے تاثرات کیسا تھ اس چیز کو دیکھ رہا ہوں کہ میرے چاروں طرف ایک عظیم الشان اجتماع ہے۔ دنیا ایک بے چینی کے عالم میں ہے۔ آپ کا کام زبردست ہے اور یہ نیک نیتی اور مخلصانہ تعاون کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

میں اپنا ہاتھ آپ کی طرف بڑھاتا ہوں اور دلی خواہش رکھتا ہوں کہ آپ کی کوششوں کے نتائج خوشگوار ہوں جن کا انتظار تمام دنیا بے چینی سے کر رہی ہے۔

پھر انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے ملک معظم نے فرمایا کہ میں کانفرنس کی اہمیت کو بخوبی جانتا ہوں مگر مفاہمت پر پہنچنے کی حقیقی خواہش نظر آتی ہے جس سے مجھے توقع ہے۔

عام بیماری۔ تمام اقوام ایک ہی بیماری کا شکار ہیں اس امر کا ثبوت بے روزگاروں کے اعداد و شمار کے اضافہ نے نہایت واضح طور پر دیدیا ہے۔ انسانی تکلیف کے اعتبار سے ان اعداد و شمار کے اسباب پر گذشتہ چند سالوں سے میں نے متواتر توجہ کی ہے۔ اور آج یہاں جتنے لوگ جمع ہیں اُن کا بھی اس سے تعلق ہے کیونکہ اس چیز پر حکومت کی ذمہ داری منحصر ہے۔

بے چینی کے پیش نظر جس کو ہم سب جانتے اور تسلیم کرتے ہیں میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ تمام دنیا کی بھلائی کے لئے تیار ہو جائیں۔ یہ امر انسانی طاقت سے باہر نہیں ہو سکتا کہ تہذیب کی مادی ترقی کو منتقل بنانے کے لئے وسیع ذرائع کو استعمال کیا جائے اور ان ذرائع میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔

برخلاف اس کے ایجاد۔ اکتشاف اور تنظیم نے ان امکانات کو ایک حد تک وسعت دیدی ہے کہ خود پیداوار کی بہتات نے جدید مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ اس حیران کن مادی ترقی کے ساتھ ساتھ اب اقوام کی بین الاقوامی غلامی اور شرکت کار کی قیمت تسلیم کر لینے کے بعد موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ انسانی خدمت کی عام مفاد کیلئے ایک جدید جذبہ پیدا کیا جائے۔

یقین کی پختگی کے ساتھ کہ باہمی مشاورت صحیح سمت کی طرف پہلا قدم ہوتا ہے۔ میں کانفرنس کا افتتاح کرتا ہوں کہ اور اُسکی سرگرمیوں کو نہایت دلچسپی اور توجہ کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کی محنتوں کے ثمرات دنیا کو ایک مرتبہ اور پر امن ترقی کی راہ پر ڈالدیں۔

مسٹر میکڈانلڈ کی تقریر

مسٹر میکڈانلڈ صدر نے مندوبین کو خوش آمدید کہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ لنڈن اقتصادی کانفرنس کا کام اُن عظیم الشان بین الاقوامی اجتماعوں کی فہرست میں سب سے پہلے لکھا جائے گا۔ جو انسان کے لئے برکات کا باعث ہوئی ہیں۔

آپ نے تالیوں کے درمیان میں فرمایا کہ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ شاہ جارج کی خدمت میں کانفرنس کی طرف سے اس امر کا شکریہ ادا کیا جائے کہ ہز مجسٹی نے کانفرنس کی عزت افزائی کی اور اسکے کاموں میں دلچسپی لی یہ بتاتے ہوئے کہ ۷ موجودہ حکومتیں ۱۰ ایسی ہیں۔ جو لیگ کی رکن نہیں ہیں آپ نے کہا کہ دنیا کی تاریخ میں شاید کسی ایک چھت کے نیچے اتنا عظیم الشان حاکمانہ اجتماع کبھی نہیں ہوا۔

مسئلہ کی اہمیت وزیر اعظم نے مسئلہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ چند سال سے دنیا اقتصادی بحطاط کا شکار ہو رہی ہے۔ جسنے کارخانے بند کر دیئے ہیں۔ روزگار کو محدود کر دیا ہے زندگی کے معیار کو گھٹا دیا ہے۔ بعض مملکتوں کو دیوالیہ پن کی حد تک پہونچا دیا ہے۔ اور دوسری حکومتیں غیر متوازن بجٹوں میں جھول رہی ہیں ۱۹۲۹ء سے قیمتیں پیداوار کی اصل قیمت سے بھی گر گئی ہیں۔ ان چیزوں نے دنیا کی قرضداری کے بار گراں پر اور بار لاد دیا ہے۔ عام بے چینی کا آغاز محصولات اور مقدار کی پابندیوں سے ہوا ہے اور اختیار تبادلہ نے بین الاقوامی تجارت کو ⅔ سے بھی زیادہ گھٹا دیا ہے۔ اور قیمت کو نصف کر دیا ہے۔ اور دنیا کی بے روزگاری ۳ کروڑ تک پہنچ گئی ہے ناکامی کو دور کرو۔ ہمیں ناکام نہیں ہونا چاہئے ہم اپنے پہلے اجلاس کی کارروائی سے دنیا کو یہ بتا دیں گے کہ ہم نے کامیاب ہونے کا تہیہ کر لیا ہے اور ہم دیر کر سکتے ہیں۔ مفاہمت میں عجلت کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ دنیا کو بتا دو کہ ہم فیصلہ کر سکتے ہیں اور رہنمائی کر سکتے ہیں ہمارا پروگرام پیچیدہ ہے جس میں بہت سے ایسے مسائل ہیں جن پر ہمارے اندر اختلاف ہے تاہم دنیا کو اس قدر مجبور کر رہی ہے کہ اور گذشتہ چند سال کے تجربات اسقدر واضح اور افسوسناک ہیں کہ ہم کو اصلاح پذیر اور تغیر کو قبول کر لینے والے دماغ کے ساتھ کام شروع کرنا چاہیئے۔

مسٹر میکڈانلڈ کو یقین تھا کہ وہ بہت سے مندوبین کی ترجمانی کر رہے ہیں جب انہوں نے کہا کہ ہم محبوب اقتصادی اصولوں پر بحث نہیں کریں گے بلکہ فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہم عملی تجاویز پیش کریں گے۔ ہم ایسا ضرور کریں گے اس لئے ہر وفد کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ قطعی شرائط کے ساتھ اپنی تجاویز پیش کر دے۔ تاکہ ہم وقت کو ضائع کئے بغیر اس کو پرکھ سکیں۔ جس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اور کارروائیوں کے دوران میں بتائیں کہ ہم ہنگامی یا زیادہ مستقل مقاصد کے لئے باہمی تعاون سے کیا کر سکتے ہیں۔

مسٹر میکڈانلڈ نے آخر میں کانفرنس پر زور دیا کہ دنیا میں ایک جدید اعتماد پیدا کر دیں اور اُن حکمت عملیوں کو بھی فنا کے گھاٹ اتار دیں جنھوں نے سب کو مصیبت میں بہا لس رکھا ہے منتشر ہونے سے قبل ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم نے صلاحیت اور امیدوں کو پھر قائم کر دیا ہے۔ اور ہمارے اندر موقع شناسی پیدا ہو گئی ہے۔

جنگی قرض۔ مسٹر میکڈانلڈ نے جنگی قرض کے مسئلہ کے سلسلہ میں کہا کہ یہ مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے جس کو بعد میں نہیں طے کیا جا سکتا کیونکہ ظاہر ہے کہ کانفرنس نے اس لئے ترتیب نہیں دی گئی کہ اس مسئلہ پر علیحدہ غور کیا جائے گا۔ بلکہ اسپر ہر رکاوٹ سے پہلے غور کر لینا چاہیئے۔ اور اس کو بلا کسی تاخیر کے سب سے پہلے طے کر لینا چاہیئے۔ لازین کا مسئلہ مکمل ہو جانا چاہیئے اور وہ موجودہ عالمگیر حالات کے پیش نظر پیچیدہ مسائل کو ہمیشہ کے لئے طے ہو جانا چاہیئے۔

مسٹر میکڈانلڈ نے یاد دلایا کہ کانفرنس کو لازین کے نتیجہ میں طلب کیا گیا ہے اور کہا کہ درمیانی زمانہ میں جو کام ہوا ہے بلاشبہ اس نے مسائل کو بعض اعتبار سے زیادہ اہم بنا دیا ہے۔ لیکن جب تک حالات زیادہ امید افزا نہوں اس وقت تک کانفرنس کو ملتوی نہیں کرنا چاہیئے

کانفرنس کل ساڑھے دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گئی۔ کانفرنس کے بعد مسٹر میکڈانلڈ کی درخواست پر پرتگال، مصر، اور وینزویلا کے مندوبین کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو مندوبین کے مختار ناموں کی تصدیق کرے گی۔

تعاون آگے چلکر مسٹر میکڈانلڈ نے بین الاقوامی تعاون کی ضرورت پر زور دیا آپ نے فرمایا کہ گذشتہ چند سال کے میرے تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ ایک خاص اقتصادی پالیسی نے دوسری اقوام کو بھی کمزور بنا دیا جنہوں نے اسکو رواج دیا تھا۔ قومی بحالی کے لئے بین الاقوامی تعاون سب سے ضروری چیز ہے اس لئے ہم بین الاقوامی مفاہمت کے ایک بہترین ذریعہ کی ترغیب دیتے ہیں۔

آپ نے ایجنڈا مرتب کرنے والی ماہرین کی نمائندہ اور قابل جماعت کا شکریہ ادا کیا یہ ایجنڈا کارروائیوں کی بنیاد ہو گا مگر جب کانفرنس اپنا کام ختم کرے گی تو متعدد حکومتوں کو اپنے داخلی اور صنعتی پالیسی کے مسائل کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ضرورت و امکان بین الاقوامی دفتر مزدور سے تعاون کیا جائیگا

آپ نے فرمایا کہ وسیع النظری کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ نکتہ چینی کی پالیسی سے بے چینی کو حل نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم نے اس امر کا اظہار کیا کہ اقوام جداگانہ عناصر ہیں۔ تو ہم ناکام ہو جائیں گے اور دنیا کو مایوسی کا تلخ جام پینا پڑے گا۔ لیکن اگر ہم نے یہ تسلیم کر لیا کہ ایک کی فلاح سے سب کی فلاح ہے۔ اور ہم ان نتائج پر پہونچ گئے۔ جو خوشحالی کے ضامن ہیں تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ اور دنیا کی توقعات حق بجانب ثابت ہو جائیں گی۔

اقتصادی کانفرنس کی خاص چیز یہ ہے کہ ایک شخص بھی فوجی وردی میں نظر نہ آتا تھا۔ ہر شخص صبح کی مصالحانہ پوشاک میں ملبوس تھا۔ عام طور سے لباس میں یکسانیت تھی۔ بجز اس کے کہ ایک ہندوستانی نے سفید پگڑی باندھ رکھی تھی۔ اور ایک عرب نے جو سعودی وفد کی طرف سے شریک ہوا ہے بالکل سفید پوشاک پہن رکھی تھی اور سر پر سنہری عقال تھی۔ جس وقت ملک معظم کی آمد کی اطلاع ہوئی تو سناٹا چھایا ہوا تھا ہز مجسٹی سیاہ کوٹ بڑی واسکٹ دھاری دار پاجامہ سیاہ ٹائی میں ملبوس تھے۔ آپ تین بجے شام کو ہال میں داخل ہوئے۔ مسٹر میکڈانلڈ اور ایونلی آپ کے ہمراہ تھے۔ اور آپکے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہز مجسٹی کی تقریر کو آلات بکر الصوت کے ذریعہ تمام ہال میں پہونچایا گیا۔ تقریر میں خاص بات یہ تھی کہ اسکا ایک حصہ فرانسیسی میں تھا۔

کمیشنوں کا تقرر کانفرنس نے مسٹر میکڈانلڈ کی تحریک پر ارجنٹائن چین زیکوسلاوکیا فرانس جرمنی، برطانیہ، ہنگری، اطالیہ، جاپان میکسیکو ہالینڈ، ہسپانیہ، سویڈن، امریکہ، سویٹ روس اور کینیڈا کا ایک بیورو مقرر کیا ہے۔

کانفرنس کے التوا کے بعد ہی بیورو نے مسٹر میکڈانلڈ کی صدارت میں اپنا ایک اجلاس کیا اور کمیشنوں کے تقرر کے متعلق فیصلہ کیا۔ ایک مالی اور دوسرا اقتصادی کمیشن مقرر کیا۔ ہر کمیشن میں ہر ملک کی نمائندگی کی ہے۔ عام مباحثہ کی توقع پنجشنبہ کو ہے کمیشن اپنا کام جمعہ کو شروع کریگی اور اگر ضرورت پیش آئی تو مسلسل کام کریں گے۔

بیورو کے کام کا آغاز کانفرنس نے آج رات اپنا کام شروع کیا۔ جب کہ بیورو کے اجلاس میں پروگرام کی ابتدا کی۔ یہ طے کیا گیا کہ افتتاحی تقریروں کے لئے ۱۵ منٹ کا وقت مقرر کیا جائے اور کانفرنس کے گھنٹے ساڑھے دس بجے صبح سے شام کو چھ بجے تک کے لئے مقرر کئے گئے۔ اور طے کیا گیا کہ مالی اور اقتصادی کمیٹیاں جمعہ کے دن اپنا اجلاس منعقد کریں گی خواہ عام بحث ختم ہو یا نہ ہو۔

کل امریکہ، فرانس، اطالیہ اور جاپان کی طرف سے تقریریں کی جائیں گی۔

امریکہ کا تعجب۔ آج کی تقریروں کے متعلق خیال کیا گیا کہ وہ عالمگیر جذبات کی ترجمان تھیں۔ بجز امریکن وفد کے جس نے مسٹر میکڈانلڈ کی تقریر کے اُس حصہ پر اظہار تعجب کیا جو قرضہ سے متعلق تھا۔

بہر حال یقینی امر ہے کہ متعلقہ حکومتیں اس مسئلہ پر بہت زیادہ غور و خوض کریں گی۔ سکہ جاتی استحکام بھی بہت زیادہ حصہ لے گا۔ اور یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کے مرکزی بینکوں کے

([illegible])

پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

انتظامی اور تعلیمی مسائل کے متعلق اہم سفارشات!

انٹرمیڈیٹ کلاسوں کو یونیورسٹی سے علیحدہ کرنیکی تجویز

لاہور - ۱۶ جون - پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ شایع کردی ہے - اس کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے :-

جی اینڈرسن (چیرمین) اے، سی وولنر - علامہ عبداللہ - یوسف علی - پی شیشادھری - بوٹا سنگھ - امسٹر اے الف رحمٰن - (ارکان) مسٹر برڈس سکریٹری اور مسٹر ایس، ایم، شریف - اسسٹنٹ سکریٹری تھے رپورٹ کی ضخامت ۳۸۷ صفحات پر ہے کمیٹی نے اپنی رپورٹ منجملہ دیگر امور کے حسب ذیل سفارشات بھی کی ہیں

(۱) الف - ورنکلر مدارس میں ثانوی مدت تعلیم میں ایک سال کا اضافہ کردیا جائے -

ب - اینگلو ورنیکلر مدارس میں ثانوی مدت تعلیم میں ایک سال کی کمی کردی جائے -

ج - لیونگ امتحانات ہر دو قسم کے اسکولوں میں نویں جماعت کے اختتام پر ہونی چاہئیں -

(۲) الف - ثانوی مدت تعلیم کے مضامین جو نویں جماعت پر ختم ہوتے ہیں اسطرح مرتب کیے جائیں کہ ان میں تسلسل باقی رہے اور تمام لوازمات کے خود ہی متکفل ہوں -

(ب) تمام ثانوی مدت کے مضامین کا ذریعہ تعلیم دیسی زبان ہونا چاہیے -

ج) امتحانات کا ذریعہ دیسی زبان ہونا چاہیے -

(۳) دیسی زبانوں کی تعلیم میں درسی مضمون کی حیثیت سے اضافہ اور ترقی اور کی جائے -

(۴) انگریزی تعلیم بحیثیت درسی مضمون کے برقرار رکھی جائے - اور تمام اینگلو ورنکلر اسکولوں میں اس میں ترقی دی جائے -

(۵) الف - علیحدہ ابتدائی صنعتی جماعتوں کو بند کردیا جائے - اور تمام بچوں کو جاہے اُن کا رجحان طبع کچھ بھی ہو عام ابتدائی اسکولوں میں شریک ہونا چاہیے -

ب - صنعت اور دستکاری کے مدارس میں تعداد میں اضافہ کیا جائے اور اُسکی حیثیت کو ترقی دیجائے -

ج - ان اسکولوں کو عام تعلیمی اسکیم میں اسطرح شامل کیا جائے کہ امیدواروں کو اتنی کافی معلومات حاصل ہو جائیں کہ وہ جداگانہ حرفتی تعلیم گاہوں میں پوری طور سے علمی تعلیم کے حصول میں لگے رہ سکیں -

(۶) انٹرمیڈیٹ کلاسوں کو یونیورسٹی کورس سے نکال دیا جائے -

(۷) کالجوں کے موجودہ انٹرمیڈیٹ کلاسوں کو اور اسکولوں کے دسویں درجہ کو یکجا کر کے ایک پوری طرح سے متکفل جداگانہ اعلیٰ ثانوی تعلیم ادارہ بنادیا جائے اسطرح پر اس تعلیم گاہ کی مدت ۳ سال ہوجائے گی

(۸) الف - [illegible] فیس میں یکسانیت ہونی چاہیے اور اس طرز کی تعلیم گاہ کے اخراجات کے تناسب سے ہونی چاہیے -

(ب) صلاحیت رکھنے والے ہونہار طلبا کی وظائف اور اور رعایتی رقموں سے امداد کی جانی چاہیے -

ج - داخلہ کے متعلق انتہائی عمر کی ایک قید لگادی جانی چاہیے -

(۹) شروع میں لاہور کے کالجوں کے معاملہ میں کچھ رواداری برتی جائے تاکہ اُنہیں جدید حالات کے اختیار کرنے کے لئے وقت مل جائے -

(۱۰) تعلیمی اداروں کا طریق تعلیم لچکدار ہو اور اسمیں ایسی گنجایش ہونی چاہیے کہ انگلستان کے پبلک سکولوں کی طرز کے چند اسکولوں کو شامل کردیا جاسکے -

کمیٹی کی سفارشات کی تعداد ساٹھ کے قریب ہے - جس میں تمام اہم انتظامی امور کے متعلق سفارشات کی گئی ہیں -

مزید سفارشات کا خلاصہ آیندہ اشاعتوں میں شایع کیا جائے گا -

انڈمان کے قیدیونکی حالت

شملہ، ۱۸ جون انڈمان کے بھوک ہڑتالیوں کے متعلق ہوم ممبر حکومت ہند اور ارکان اسمبلی کے مابین جو گفتگو ہوئی تھی اس کے سلسلہ میں یہ بیان کردیا گیا تھا کہ اگر کسی بھوک ہڑتال کی زندگی وصحت تشویشناک حالت اختیار کرے گی تو حکومت پوری توجہ اور کوشش کیساتھ اُس قیدی کے رشتہ داروں کو بذریعہ تار اطلاع دیدیگی چنانچہ حکومت ہند کا آج کمیونک بھی شایع ہوگیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اگر انڈمان کے کسی اسیر بھوک ہڑتالی کی حالت نازک ہوگی تو بذریعہ تار اُسکے رشتہ داروں کو مطلع کردیا جائے گا -

لفٹنٹ کرنل بارکر انڈمان پہونچ گئے ہیں - انفلوئنزا کی وبا اب کم ہورہی ہے -

۱۳ جولائی کو ہندوستانی صنعتی وحرفتی کانفرنس

شملہ، ۱۸ جون صنعت وحرفت کانفرنس ۱۳ جولائی کو منعقد ہونیوالی ہے جسمیں ہندوستان کے خانگی صنعتوں کو ترقی [illegible]

بقیہ مضمون صفحہ ۳

نمایندے اس مسئلہ پر گفتگو کررہے ہیں - تاکہ کانفرنس کی تعمیر کے لئے ایک مناسب استحکام کی بنیاد قایم کردی جائے برطانی سلطنت کے مندوبین نو آبادیات اور دولت متحدہ کے مندوبین کی ایک کانفرنس آج صبح نمبر ۱۰ ڈوننگ اسٹریٹ میں منعقد ہوئی - کناڈا، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا - نیوزی لینڈ، آئرش فری اسٹیٹ اور ہندوستان کے مندوبین شریک تھے -

انتہائی کوششیں - ہر شخص اپنی متعلقہ کوششوں میں مصروف ہے - آج کے اجلاس میں افتتاحی تقریب کے موقع پر ہر وفد کے دو دو نمایندوں نے شرکت کی

کانفرنس کی ابتدا میں برطانی حکومت اور وفود سلطنت کا ایک جلسہ ہوا - جسمیں مسٹر میکڈانلڈ اور کابینہ کے بہت سے وزرا نے شرکت کی -

۳ دینے بازاروں میں اشیا بھیجنے کارخانوں کے بہتر انتظام مزدور کی حالت درست کرنے وغیرہ کے مسائل زیر غور آئیں گے

گورنمنٹ آف انڈیا

پوسٹ آفس کیش سرٹفکیٹس

آٹھ روپیہ ۴ آنہ کے عوض ۵ سال کے بعد ۱۰ روپیہ

تقریباً ۴ فی صدی سود در سود کی آمدنی

انکم ٹیکس سے بری

نقد روپیہ جب چاہیں لے سکتے ہیں - ایک سال کے بعد واپس لینے سے روپیہ معہ سود کے ملیگا

ایک شخص کے نام زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپیہ کے سرٹفکیٹ لیے جاسکتے ہیں

کیش سرٹفکیٹ خریدنے کی عادت ڈالئے اور ہر مہینہ میں ایک مقررہ رقم اس مقصد کے لئے علیحدہ جمع کیجئے -

کیش سرٹفکیٹ جو پہلے جاری ہوئے تھے اور جنکی میعاد یکم جون ۱۹۳۳ء یا اسکے بعد پوری ہوتی ہو وہ میعاد ختم ہونے کے بعد مزید ۵ سال تک اور رکھے جاسکتے ہیں -

دس روپیہ کے کیش سرٹفکیٹ پر پانچ سال کی توسیع میعاد کے بعد ۱۲ روپیہ ۴ آنہ ملیں گے

مزید حالات کسی پوسٹ آفس سے دریافت کیجئے

سپاسنامہ

بخدمت جناب مہامن پنڈت مدن موہن مالویہ

جناب والا - ہم ممبران میونسپل بورڈ کانپور باشندگان کانپور کی طرف سے آپ کی تشریف آوری پر جو کہ اس غرض سے ہے کہ ہمارے شہر میں جو ہندوستان کا اعلیٰ ترین تجارتی شہر ہے آپ سودیشی بازار کا افتتاح کریں - آپ کا پرجوش اور سودبانہ خیر مقدم کرتے ہیں

آپ کا ان تھک جوش، آپ کی نذر جرأت آپ کی عدیم المثال قربانیاں، آپ کے قلم وزبان کے نادر عطیات اور عالم کے خیالات میں آپ کے مستقل اضافات نہ صرف موجودہ نسل کیلئے بلکہ آیندہ نسلوں کے لئے بھی شمع راہ ہوں گے قومی زندگی کا شاید ہی کوئی ایسا پہلو ہو - خواہ مذہبی یا تمدنی، تعلیمی ہو یا سیاسی جسمیں آپ نے نمایاں حصہ نہ لیا ہو -

آپ کی ان تھک کوششوں سے ہندوستان میں ایک یونیورسٹی قایم ہے - جو کہ ہندوؤں کے تمدن و خیالات کا ایک بڑا مرکز ہے اور جس پر ہم ہندوستانیوں کو بجا طور پر فخر ہے - بنارس ہندو یونیورسٹی آپ کی تعلیمی خدمات کی ثناخوانی میں رطب اللسان ہے اور آیندہ نسلوں کو آپ کی اُس محبت اور توجہ کی جو آپنے نوجوانان ہندوستان کی جانب مبذول کی ہے - یاد دلائے گی -

اس پیرانہ سالی میں جبکہ دوسرے لوگ بجا طور پر عملی کاموں میں علیحدگی کا خیال کرتے ہیں آپ ابھی کمربستہ ہیں اور مثل سابق کوشاں ہیں - اور ملک کی صنعتی ترقی میں ساعی ہیں - اور ہندوستان کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں - کانپور میونسپلٹی ۱۸۶۱ء میں عالم وجود میں آئی تھی اس وقت سے شہر کی ترقی جاری ہے لیکن شہر کی سرعت ارتقا نے میونسپلٹی کے فرائض انتظام کو مشکل اور گراں بنادیا ہے -

ہمارے لئے آپ کی موجودہ حالت صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم آپ کا وقت اپنی اُن مساعی اور کارہائے نمایاں کے بیان کرنے سے صرف کریں جو باشندگان کانپور کے واسطے شہری رفاہ اور آسائشوں کے مہیا کرنے سے متعلق ہیں - لیکن ہم بکمال احترام جناب والا کو اس امر کا یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں جو لوکل سلف گورنمنٹ کے دائرہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں - حتی المقدور کوشش کررہے ہیں -

کانپور میں مزدوروں کی ایک کثیر آبادی ہے - چونکہ آپ ہریجنوں کی ترقی میں دلچسپی رکھتے ہیں اس لئے آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ پست ماندہ اقوام بالخصوص خاکروبوں کے لئے حفظان صحت کے اصول کے مطابق مکانات کی تعمیر اور دیگر حالات زندگی میں اصلاحات کا مسئلہ بورڈ کے زیر غور ہے بورڈ نے حال ہی میں طے کیا ہے کہ اُن خاکروبوں کے لئے جو اُس کی ملازمت میں ہیں ۵۰۰ مکانات اور پبلک حمام تعمیر کیے جائیں جنکا تخمینہ مصارف ۰۰۰،۰۰۰ ۶ ہے - اس وقت پسماندہ قوم کے لئے قائم کیے ہوئے بورڈ کے دو اسکول ہیں - اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ طے پایا ہے کہ اُن مزدوروں کے لئے جو پست ماندہ اقوام میں سے ہیں دو شبینہ مدارس اور اُنکی لڑکیوں کے لئے ایک روزینہ مدرسہ کھولا جائے -

اس وقت ہندوستان ایک بڑے نازک سیاسی دور سے گذر رہا ہے - آپ کے خیر اندیشوں کی مخلصانہ تمنا ہے کہ آپ عرصہ دراز تک زندہ رہیں - تاکہ اس عظیم وقدیم سرزمین کی قسمتوں کی رہبری کریں اور خدا آپ کو اپنی مساعی جمیلہ میں کامیابی عطا فرماوے

ہم ہیں آپکے مخلص

ممبران میونسپل بورڈ

سلیکٹ کمیٹی کی کارروائی

سول سروس کے ملازمین کانگریس اور گاندھی جی کے اعلان سے خائف

لندن ۱۴ر جون کل جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے سول ملازمین کی شہادتیں ہوئیں جن میں پنشن، معاوضہ بعض بڑے عہدوں کی تنسیخ، قرضوں کے متعلق کانگریس کے خیالات، ۱۹۳۱ء کی گول میز کانفرنس میں اسی مسئلہ پر مہاتما گاندھی کے بیان کے متعلق سول سروس ایسوسی ایشن کی طرف سے شہادت دیگئی اور ان ہی بیانات پر جرح ہوئی۔

بے اعتمادی

مثلاً سر جان کرنے غیر ضمانتی احساس کے مسئلہ پر چودھری ظفر اللہ خاں کو مطلع کیا کہ ضمانت کا مطالبہ یہ ظاہر نہیں کرتا کہ اعتدال پسند اور معقول ہندوستانیوں پر اعتماد نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس بے اعتمادی کا ظاہر کرتا ہے جو انتہا پسندوں اور اس پالیسی کے خلاف ہے۔ جو ممکن ہے کہ ہندوستانیوں کی مالی صلاحیت پر برا اثر ڈالے سر ہری سنگھ گوڑ نے کہا کہ کانگریس نے کبھی آئی، سی، ایس کی پنشنوں اور مشاہروں کی مخالفت نہیں کی یہ کانگریس کا مطالبہ تحقیقات پبلک قرضہ جات تک محدود ہے۔ سر تیج بہادر سپرو نے مہاتما جی کے گول میز کانفرنس کے بیان کی طرف توجہ دلائی۔ کہ کانگریس نے کبھی قومی واجبات سے انکار نہیں کیا۔ سر تیج بہادر سپرو نے یہ بھی بتایا کہ یہ ایک ذمہ دارانہ بیان تھا اور کانگریس کی تجویز میں اس سلسلہ میں ملازمتوں کے متعلق کچھ نہیں تھا۔

سر سمویل ہور نے اگرچہ ان کو اس وقت صحیح شرائط یاد نہیں تھیں۔ خیال ظاہر کیا کہ مہاتما گاندھی نے تحقیقات کو صرف اس چیز تک محدود رکھا تھا کہ آیا پنشنوں کی ذمہ دار حکومت ہند ہے یا حکومت برطانیہ سر تیج بہادر نے کہا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ نہ تو مہاتما گاندھی نے اور نہ کسی اور شخص نے ملازمین کی پنشنوں کے متعلق سوال اٹھایا تھا۔

معاوضہ

اسی طرح اس مسئلہ پر بہت سے سوالات کیے گئے۔ کہ بعض عہدوں کی منسوخی پر معاوضہ دیا جائیگا یا نہیں۔ سر جان کر نے لارڈ زٹلینڈ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ گورنر کا عہدہ آئی سی ایس کے لئے محفوظ نہیں ہے ہمارے دماغ میں کمشنروں اور بورڈ ریونیو کے ارکان وغیرہ کے عہدے ہیں۔ سر جان نے چودھری ظفر اللہ خاں کو بتلایا کہ مجھے اس امر کا یقین نہیں ہے کہ کسی زمانہ میں کمشنر کے عہدے کو غیر ضروری قرار دیکر منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور کہا کہ میں کسی ایسے کمشنر سے نہیں ملا جس کے پاس کرنے کیلئے بہت کام تھا۔ آپ نے کہا کہ اگر وزرا خود کام کرنے کا فیصلہ کرلیں تو ممکن ہے کہ یہ عہدے منسوخ کر دیے جائیں۔ آپ نے کہا کہ ایسی صورت میں جن آئی سی ایس کے ارکان پر اثر پڑیگا وہ معاوضہ کے مستحق ہوں گے۔

سر جان کر نے کہا کہ میں نے ان اعداد و شمار کو دیکھا ہے کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی صوبہ کی پانچ کمشنریوں کو منسوخ کر دیا جائے تو پندرہ ہزار روپیہ ماہانہ کی بچت ممکن ہے۔

یہ بتانے کیلئے سوالات کیے گئے کہ ایک نوجوان نئے ملازم کو کمشنر ہو جانے کا ۱/۲ فیصدی موقع ہے سر جان کر نے کہا کہ اگر کمشنروں کو منسوخ کر دیا جائے تب بھی ان کو ان کے عہدوں کی تنخواہ ملنا چاہیئے۔

ایسوسی ایشن اس امر پر راضی نہیں کہ ملازمتوں کے اختیارات وزیر ہند کے بجائے گورنر جنرل کو منتقل کر دیے جائیں۔ سر ہنری گڈنی نے دریافت کیا کہ کیا سر جان سائمن اس امر کو قبول کریں گے کہ سول سروس کو اس شرط کے ساتھ حکومت ہند کے ہاتھ میں دیدیا کہ وزیر ہند کے یہاں اپیل کرنے کا حق باقی رہے سر جان کر نے خیال کیا کہ اس قسم کی مفاہمت ناقابل قبول ہے۔ آپ نے اس اہمیت پر زور دیا کہ وزیر ہند پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہے۔

پنشنز اور انکم ٹیکس

مسٹر اے، آر آئینگر اور سر تیج بہادر سپرو کو جواب دیتے ہوئے سر جان کر اور مسٹر فاکٹ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ موجودہ حقوق اُن لوگوں پر نافذ ہونے چاہیئں جنکا تقرر ۱۹۱۹ء کے قانون کے بعد ہوا ہے سر پی سیٹھنا نے بتایا کہ ان پنشنروں کے انکم ٹیکس ادا نہ کرنے کی وجہ سے جو انگلستان میں رہتے ہیں ہندوستان کو ۳ لاکھ پونڈ کا نقصان پہنچتا ہے۔

آپ نے کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین کوئی ایسا انتظام ہونا چاہیے کہ ہندوستان کو انکم ٹیکس وصول ہو سکے۔ مسٹر فاکٹ نے کہا کہ ملازمین انگلستان میں بغیر کٹوتی پنشن وصول کرنے کے حق کے مدعی ہیں مسٹر چیمبرلین نے بتایا کہ ملازمین بہر صورت برطانی ٹیکس ادا کرنے پر مجبور ہیں۔ جب تک کہ قانون تبدیل نہیں ہوتا ہے۔

دوران جرح میں سر تیج بہادر سپرو نے دریافت کیا کہ کیا ایسوسی ایشن کے ہندوستانی ارکان سے مشورہ کر لیا گیا ہے۔ اور کیا گواہان ان کے خیالات کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔ سر جان کر نے کہا یقیناً۔

مسٹر دیوداس گاندھی کی شادی ہوگئی

ویدک رسم و رواج کی شدید پابندی

تقریب عقد کی تفصیلات

پونا۔ ۱۶ رجون۔ مسٹر دیوداس گاندھی کی شادی آج صبح سویرے مس لکشمی راج گوپال اچاریہ کیساتھ ہوگئی یہ تقریب سادگی کا بہترین نمونہ تھی شدید ویدک رسم و رواج کے مطابق عقد ہوا۔ اور مشہور شاستری مسٹر لکشمن جوشی نے جنکا مصلحین کے دائرہ خیال سے تعلق ہے۔ بحیثیت "مذہبی پیشوا" قائم مقامی کی۔ ایک ممتاز مجمع نے دولہا دولہن کو مبارکباد دی۔ مہاتما گاندھی نے دونوں کو دعا دیتے ہوئے انفرادی طور پر چند نصیحتیں کیں۔ ابتدائی مراسم ادا ہونے کے بعد مسٹر دیوداس نے چھ بجکر بیس منٹ پر دولہن کی گردن سے منگلا سوترا باندھا۔ اس طریقہ پر آپ مس لکشمی کیساتھ سلک ازدواجیت میں منسلک ہوگئے۔ اسکے بعد مفصل طور پر "ہوما" اور دوسری مذہبی رسوم ادا کی گئیں۔ پونے آٹھ بجے دولہا دولہن نے مہاتما جی کی دعا لینے کیلئے آپ کے سامنے اپنے سروں کو خم کیا۔

مہاتما جی نے بیٹھے ہوئے مسٹر دیوداس سے گجراتی میں اور مس لکشمی سے ہندی میں چند منٹ تک رشتہ ازدواج کی عظیم الشان اہمیت کو بیان کیا۔ اُسکے بعد دولہا دولہن نے چکر لگایا اور حاضرین نے برکت و سعادت کی دعا دی۔ اس تقریب میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔

مسٹر وی۔ ایس سری نواس شاستری۔ مسٹر این سی کیلکار۔ مسٹر اینے۔ مسٹر ٹھاکر۔ مسز سروجنی نائیڈو۔ مسٹر جمنا لال بجاج۔ مسٹر جی۔ ڈی برلا۔ مسٹر شنکر لال بینکر۔ ڈاکٹر سید محمود۔ مسز سید محمود۔ پنڈت کنزرو۔ مسٹر اور مسز کرسول اور مسٹر ڈلتا مہتا۔

پیامات تبریک جو دولہا دولہن کو موصول ہوئے ہیں ان میں مسٹر وکبھ بھائی پٹیل کا بھی ایک محبت آمیز مخلصانہ مکتوب ہے۔ جو آپ نے یرودا جیل سے ارسال کیا ہے۔ جسمیں اپنی عدم موجودگی میں اظہار افسوس کرتے ہوئے مسٹر دیوداس اور مس لکشمی کی مسرت اور خوشحالی کی دعا کی ہے۔

مراسم عقد ختم ہونے کے بعد پرن کٹی کے دولہا دولہن مسز کستوری بائی۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ اور دوسرے ارکان خاندان کے ساتھ لیا گیا۔

برطانیہ نے امریکہ کو چاندی ادا کردی

واشنگٹن ۱۶ رجون۔ برطانیہ نے امریکہ کو بعوض قرضہ جنگ ۲۰ لاکھ اونس چاندی بھیجی ہیں ادا کی چاندی کی اس مقدار کو برطانیہ امریکہ تک پہونچانے کا ذمہ دار ہے۔

فیڈرل "ایلیسے آفس سے مزید معلوم ہوا ہے کہ نیویارک نے بھی ۲ لاکھ اونس چاندی بعوض قرضہ جنگ اٹلی سے لی ہے۔

معاصر "اید کابل" کی اطلاع مظہر ہے کہ شہریار افغانستان نے ... جلالت مآب سلطان احمد خان افغان سفیر متعینہ ترکیہ کو نشنت

خوشنما رنگوں میں

Dhariwal

دھاریوال کے خالص اُونی بُننے کے تاگے

فوری استعمال کے لئے گولوں میں تیار ملتے ہیں

برلن وُولز ...	۴ آنہ / ۴ روپیہ سے لیکر	۴ روپیہ / ۸ آنہ	فی پونڈ
سپر مال		3/12	فی پونڈ
سپر فنگرنگ ..	3/8 سے لیکر	3/12	فی پونڈ
نٹنگ یارنز	2/6	3/2	فی پونڈ

ہندوستان میں تیار شدہ

دلکش رنگوں میں

AGENTS

مقامی ایجنٹ:-
امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور
ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸

اور کپڑے کے تمام بڑے بڑے بیوپاریوں سے مل سکتے ہیں

بنانے والے
دی نیو ایجرٹن وولن ملز
دھاریوال پنجاب

مہاتماجی کے برت رکھنے کے اسباب میں سے اہم سبب
گاندھی جی کی حسین وجمیل امریکن چیلی کے کرتوت؟
نیلاناگنی کا اعتراف جرم

گاندھی جی کی امریکن چیلی مس گگ جو ہندو دھرم میں داخل ہو کر شدہ ہوئی ہے۔ اور جس نے اپنا نام نیلاناگنی اختیار کیا ہے۔ اس کے متعلق گاندھی جی نے ہریجن بندھو میں ایک مضمون لکھا تھا۔ جس کے سلسلہ میں ایک مرہٹی اخبار "میب دہوترت" نے بعض سنسنی پھیلا دینے والے انکشاف کیے ہیں۔ جو ناظرین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوں گے

نیلاناگنی سے پہلی ملاقات

گاندھی جی نے جسوقت گذشتہ ماہ ستمبر میں اچھوتوں کے متعلق اسوقت تک فاقہ کشی کرنے کا اعلان کیا تھا جب تک کہ اُن کی موت واقع نہ ہو جائے ان ایام میں ناگنی اول ہی اول ان کے سامنے آئی تھی۔ چونکہ یہ امریکہ میں پیدا ہوئی اسکا نام مس گگ تھا۔ بعد ازاں ہندو دھرم میں داخل ہونے پر نیلاناگنی نام اختیار کیا گیا۔ اس نے ۱۷ سال کی عمر میں ایک یونانی ڈاکٹر سے شادی کی تھی اس کے ایک لڑکا بھی ہے چونکہ یہ خاتون نہایت فضول خرچ اور مطلق العنان واقع ہوئی تھی اسلئے اس نے اپنی رنگ رلیوں کے لئے یورپ کی سرزمین تنگ ہو جانے کے بعد ہندوستان کا رخ کیا۔ اسکی عمر اس وقت ۲۴ سال کی ہے ماہ ستمبر میں اُسنے بھی گاندھی جی کے ساتھ فاقہ کشی کا عزم کیا۔ لیکن گاندھی جی نے اس کو برت رکھنے سے منع کر دیا۔ اور اچھوت کی خدمات ادا کرنے کے لئے اُس کو بنگلور بھیجدیا۔

انکشاف راز

گذشتہ ماہ فروری کا واقعہ ہے کہ ایک مشہور سوشل کارکن میسور و بنگلور کی سیر و سیاحت کے لئے گیا تھا اور وہاں اُس کو لیڈی کے کارناموں کی اطلاع ملی۔ لیکن یہ شریف آدمی کارناموں کے متعلق ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لایا۔ گذشتہ ماہ مارچ میں اس لیڈی نے گاندھی جی سے ملاقات کرنے کی درخواست کی اسلئے گاندھی جی نے مذکورہ بالا سوشل کارکن کو اپنی آشرم پونا میں اُس کی ملاقات کا انتظام کرنے کے لئے لکھا لیکن کارکن مذکور نے نیلاناگنی کے متعلق جو کچھ سنا تھا اُس کی اطلاع گاندھی جی کو دیدی۔ اور جواباً لکھا کہ وہ اُس کو اپنے آشرم میں نہ رکھنے کے لئے مجبور ہے۔ یہ سنکر گاندھی جی کے دل پر سخت چوٹ لگی۔ گاندھی جی نے فوراً بذریعہ تار نیلاناگنی کو پونا طلب کیا اور وہ وہاں پہونچ گئی۔ اور پھر مذکورہ بالا سوشل کارکن کو طلب کیا۔ کہ وہ تمام حقیقت بیان کرے گاندھی جی نے تمام حقیقت سے آگاہی حاصل کی۔ اس معاملہ نے نہایت نازک صورت اختیار کر لی اسلئے سب کے سامنے اس حقیقت کا اظہار نامناسب معلوم ہوا۔ اسلئے سوشل کارکن نیلاناگنی کو تنہائی میں لے گیا۔ اور جو کچھ بھی اسکی بابت سنا تھا وہ سب بیان کر دیا۔ اور کہا کہ یہ باتیں سچ ہیں یا جھوٹی۔

ناگنی کا بیان

ناگنی دیوی نے اس کے جواب میں کہا کہ ارے تم کیا کہتے ہو میری خوبصورتی ہر جگہ (خوبصورت بلا) ثابت ہوتی میری بابتہ بنگلور کیا ہر جگہ قسم قسم کی باتیں سننے میں آتی ہیں لیکن میں تو گاندھی جی کی چیلی ہوں۔ کیا ان کے نام پر بٹہ لگا سکتی ہوں۔ یہ سب میرے خلاف کسی بدمعاش کی کارسازی ہے تم نے جو کچھ سنا ہے وہ سب غلط ہے اس شریف سوشل کارکن کو یہ سنکر سب تعجب ہوا اور نیلاناگنی ہر ایک بات سے انکار کرتی ہے۔ لیکن گاندھی جی حقیقت حال سے پورے پورے واقف تھے۔ اسلئے نیلاناگنی کو اپنے پاس طلب کیا اور اسپر جرح کرنی شروع کر دی۔ جس پر اُس نے اپنے تمام گناہوں کو قبول کر لیا اور کہا کہ مہاتماجی کیا کہوں؟ اس نے یہ بیان دیا کہ:-

آپ کے بیشمار چیلوں نے مجھے گھیر لیا اور میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے مقابلہ آرائی شروع ہو گئی۔ اس قسم کے لوگوں کی تعداد ۱۶ تھی ہریجنوں کے ادہار کرنیوالے ان ساٹھ مردوں نے مجھے بھی پاک کرنے کا ارادہ کیا یہ سنکر گاندھی جی تو ٹھنڈے پڑ گئے نیلاناگنی کا یہ سنسنی پھیلا دینے والا بیان گاندھی جی کے روبرو ہوا اور راستدعا کی کہ ان حالات کو اخبارات میں شایع کر دیا جائے۔ اور ان ساٹھ آدمیوں کے نام بھی لکھوائے اور حکم ملا کہ یہ تمام کیفیت بنگلور جا کر وہاں کے اخبارات میں شایع کر دی جائے۔ لیکن بنگلور کے کسی اخبار نے اسکو شائع کرنا منظور نہ کیا۔

پھر بنگلور میں؟

گاندھی جی اور نیلاناگنی کے درمیان ماہ ستمبر میں پہلی ملاقات ہونے سے پہلے۔ اس خاتون نے گاندھی جی سے مکتوب لکھتے ہیں انہیں پیارے بیٹے سے مخاطب کیا تھا بنگلور کے اخبارات میں اس مضمون کے شایع ہونے میں تاخیر ہوئی۔ یہ دیکھ کر گاندھی نے توقف کا سبب دریافت کیا۔ آخر کار نیلاناگنی کو پھر گاندھی جی کو حقیقت حال سے واقف کرنا پڑا اور جو کچھ وہاں پیش آیا۔ اس کے سلسلہ میں ایک طویل مراسلہ میں لکھا۔ جس میں حسب ذیل باتیں تھیں۔

"آپ کی اطلاع کی بموجب یہاں بنگلور میں ہوں اور ہریجنوں کی بستی میں کام کرنا شروع کر دیا۔ لیکن مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہاں بھی میں گئی۔ وہاں سب کام میرے بعد التوا میں ڈالدیے گئے کوئی اخبار والا میرا مضمون چھاپنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس لئے مجھے راستہ بتائیے۔

اس کے جواب میں گاندھی جی نے اس مضمون کا خط لکھا "میری اماں" اب تم وہاں قدرے انتظار کرو اور خط حاصل کرتے وقت تک وہیں رہو۔ میں تمہارے لئے انتظام کرتا ہوں۔

اس سے وہ پھر پونہ میں وارد ہو گئی پونہ آنے کے بعد اس میں جو تبدیلی واقع ہو گئی تھی اسکا اطمینان کر لیا گیا۔ اور بعد ازاں آجتک جن بالوں پر ہزاروں نوجوانوں نے تیل رچایا تھا ان کو منڈوا دیا۔ اور اُس کو سابرمتی آشرم میں روانہ کر دیا گیا۔ (ماخوذ)

گاندھی جی اور وائسرائے کی ملاقات

لندن ۱۵ جون۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ اگر گاندھی جی نے وائسرائے کیساتھ انٹرویو کی درخواست دی تو انڈیا آفس یا وزیر ہند اُنکے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کریں گے لیکن یہ ضروری ہے کہ گاندھی جی درخواست غیر مشروط ہو۔

تازہ مردم شماری کے مطابق یہودیوں کی تعداد
دنیا کے مختلف گوشوں میں ڈیڑھ کروڑ آبادی
وہ مٹھی بھر قوم جس نے بادشاہوں کو تابع بنا رکھا ہے

تازہ مردم شماری کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا میں یہودیوں کی آبادی ۱۴½ ملین ہے (ایک ملین ۱۰ لاکھ) یہ آبادی ذیل کے شہروں اور ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے۔

ملک	آبادی	ملک	آبادی
پولینڈ	۲۸۲۹۴۵۶	جبل الطارق	۱۴۰۰
روس	۲۶۲۶۶۶۷	لگزمبرگ	۱۲۷۰
رومانیہ	۸۳۴۴۰۰	مالٹا	۵۰
جرمنی	۵۶۳۰۰۰	ایشیائی روس	۱۷۰۸۱۳
ہنگری	۴۷۳۳۱۰	فلسطین	۱۵۰۰۰۰
زیکوسلوکیا	۳۵۴۳۴۲	عراق	۹۰۰۰۰
برطانیہ عظمیٰ، آئرلینڈ	۳۰۰۰۰۰	ایشیائی ترکی	۷۰۰۰۰
آسٹریلیا	۳۰۰۰۰۰	ایران	۸۰۰۰۰
فرانس	۱۶۵۰۰۰	شام	۳۵۰۰۰
لیتھونیا	۱۶۰۰۰۰	عربیہ	۲۵۰۰۰
ہالینڈ	۱۱۵۲۲۹	ہندوستان	۲۲۵۰۰
یونان	۱۱۰۰۰۰	بخارا	۲۱۰۰۰
لٹویا	۱۰۵۰۰۰	افغانستان	۲۸۰۰۰
ترکی	۸۵۰۰۰	چین	۱۵۰۰۰
یوگوسلاویا	۸۰۰۰۰	عدن	۴۰۰۰
بلجیم	۶۰۰۰۰	جاپان	۵۰۰
بلگیریا	۵۰۰۰۰	ڈچ ایسٹ انڈیز	۲۰۰۰
اٹلی	۴۶۰۰۰	جزائر ملایا	۷۰۰
سوئٹزرلینڈ	۲۱۰۰۰	فلپائن	۶۰۰
سویڈن	۶۵۰۰	قبرص	۱۸۰
ڈنمارک	۶۰۰۰	انڈوچین	۱۰۰۰
استھونیا	۴۸۰۰	جنوبی افریقہ	۶۲۱۰۳
اسپین	۴۵۰۰	مراکو (فرانس)	۱۲۵۹۸۱
ڈنزگ	۵۲۳۹	مراکو (اسپین)	۲۴۵۰۰
پرتگال	۱۵۰۰	تنجیر	۱۰۰۰۰
فنلینڈ	۱۶۱۸	الجیریا	۸۵۰۰۰
ناروے	۱۴۵۷	ٹیونس	۶۵۰۰۰
ارجنٹائن	۲۰۰۰۰۰	مصر	۶۵۰۰۰
کناڈا	۱۲۶۱۹۶	حبش	۶۰۰۰۰
میکسیکو	۱۰۰۰۰	ٹریپولی	۱۹۰۰۰
برازیل	۲۷۰۰۰	امریکہ	۳۸۰۰۰۰۰
کیوبا	۶۰۰۰	یراگوے	۲۰۰۰
چیلی	۴۰۰۰	آسٹریا	۲۱۶۲۲
ڈچ گائنا	۱۳۴۳	نیوزیلینڈ	۲۳۸۰
جمیکا	۱۲۵۰	میزان کل	۱۴۶۲۱۴۰۵

مسٹر سوباش بوس کی تقریر پر مت چلو کی پابندی

شملہ ۱۴ جون حکومت ہند نے تحت قانونی سمندری محصول یہ امر ممنوع قرار دیدیا گیا ہے کہ مسٹر سوباش چندر بوس کی اس تقریر کو جو انہوں نے لندن میں پولیٹکل کانفرنس کے روبرو کی ہے برطانوی ہندوستان میں شایع کر دیا جائے۔ یا اُسکا اردو ترجمہ کیا جائے اور یا اسکا خلاصہ کسی مضمون میں دیدیا جائے اور یا اُس کی کوئی کاپی برطانوی ہند میں کسیکے پاس بھیجی جائے

نئی قسم کا بیمہ

ہر بیماری کے حملہ پر اگر معالج کے پاس ہی جانا پڑے اور یا اُس کو بلانا پڑے تو سوچئے کہ کتنا خرچ۔ کتنی تکلیف اور کتنی تشویش ہوتی ہے۔ فی زمانہ معقول آمدنی والے بھی اسکو برداشت کر سکتے کہ اس واسطے گھر میں ایسی قابل اعتبار بمفرد مفید اشیاء ضرور رکھنی چاہئیں۔ جو کہ وقت بے وقت یہ کام دے سکیں یہ بات اب سب پر عیاں ہو چکی ہے کہ اگر صرف امرت دھارا گھر میں ہمیشہ موجود رکھی جاوے تو ۸۰ فیصدی موقع ایسے ہوتے ہیں کہ آپ کو کسی دوسری دوا کی ضرورت نہ ہوگی اور اسی سے آرام ہو جائے گا۔ لاکھوں عقلمند انسان ہمیشہ اسکو اپنے پاس رکھتے ہیں۔ امیر لوگوں کو بھی اس واسطے پاس رکھنی ضروری ہے کہ مان لیا کہ وہ ہر موقع پر معالج کو بلا سکتے ہیں خرچ کی اُن کو پرواہ نہیں ہے۔ مگر یہ بھی تو ممکن ہے کہ معالج دوائی پہونچنے تک بیماری تکلیف دہ ثابت ہو یا مہلک ہو جائے۔ اچانک پیٹ کے درد، قے، متلی، ہیضہ، سانپ بچھو وغیرہ کے ڈنک، چوٹ، زخم بیسوں ایسے موقع ہو سکتے ہیں کہ سمجھدار امیر بلکہ راجے، مہاراجے مہارانیاں سب امرت دھارا کو پاس رکھتی ہیں۔ نقلوں سے بچنا چاہیئے۔ صرف پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی اصلی امرت دھارا پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

امرت دھارا کے علاوہ اگر آپ مندرجہ ذیل چند اور چیزیں ہر وقت گھر میں موجود رکھیں اور وقت ضرورت ان سے بھی کام لیں تو یقینی طور پر ۹۵ فیصدی امراض میں چاہے وہ مردوں یا عورتوں کی بوڑھوں جوانوں یا بچوں کی ہوں آپ بے وقت کی تکلیف، تشویش و خرچ سے بچ جاویں گے۔ قیمت امرت دھارا عہ فی شیشی، نصف شیشی عہ نمونہ آٹھ آنے۔ وہ ادویات یہ ہیں۔

گند ہارس - دست، پیچش، قے کے واسطے یہ نایاب دوائی ہے۔ پہلی پوڑیہ سے آرام ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ دو آنے ۲؍

امرت دھارا مرہم - ہر قسم کے زخموں پھوڑے، داد، خارش، چنبل وغیرہ کو بے حد مفید۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پران داتا - جب ہیضہ سخت صورت اختیار کر لے تو امرت دھارا کے اس کو بھی دینا چاہیئے۔ ہیضہ کی رام بان دوائی ہے قیمت فی شیشی عہ

گولی کھانسی - خشک و تر اس کی گولی منہ میں رکھ کر چوسنے سے فوراً فائدہ ہونا شروع ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ نمونہ دو آنے۔

خرناکی - نزلہ و زکام کے واسطے بہت مفید چیز ہے۔ دو تین دن میں قطعی آرام ہو جاتا ہے قیمت عہ نمونہ ۴؍

اناری - بچوں یا بڑوں کی آنکھ دکھتی ہو۔ اس کو گھسکر لگنے سے درد، سرخی، جلن سب جاتی رہتی ہے قیمت ۸؍

شول دلی - درد پیٹ کے واسطے اچھی دوائی ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴؍

کاکڑ دست بچوں کی تقریباً کل امراض کے واسطے اسکو استعمال کر سکتے ہیں۔ ۸۰ فیصدی فائدہ بھی ہوتا ہے قیمت عہ فی شیشی سب ادویات منیجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور کے پتہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

نئی قسم کا بیمہ اسکے ساتھ یہ کیا جاتا ہے کہ سال بھر میں بھی اگر ان ادویات میں سے کوئی آپکے برتنے میں نہ آوے تو اُس کے بجائے دوسری دوائی اتنی ہی قیمت میں منیجر امرت دھارا کو لکھنے سے ملجاوے گی۔

تحریک سول نافرمانی کا مزید چھ ہفتوں کیلئے التوا

قائم مقام صدر کانگریس کا تازہ بیان

پونہ - ۱۷ رجون مسٹر اینے قائم مقام صدر کانگریس نے مسٹر گاندھی سے مختصر گفتگو کی اس کے بعد یہاں جتنے کانگریسی لیڈر موجود ہیں ان کے ساتھ ایک غیر رسمی کانفرنس منعقد کی۔

مسٹر گاندھی کی صحت کے متعلق ڈاکٹروں کے مشورہ کے پیش نظر مسٹر اینے نے تحریک سول نافرمانی کے التوا میں مزید چھ ہفتہ کی توسیع کر دی ہے - یعنی اب تحریک سول نافرمانی ۳۱ رجولائی ۱۹۳۳ء تک ملتوی رہیگی

مسٹر اینے کا بیان مسٹر اینے نے مندرجہ ذیل بیان ارسال کیا - مسٹر گاندھی کی موجودہ صحت اور اس کے متعلق ڈاکٹر صاحبان کی آرا کے پیش نظر جنکا میڈیکل بورڈ کی جانب سے پیش کردہ بلیٹن سے اظہار ہوتا ہے میں تحریک سول نافرمانی مزید چھ ہفتوں یعنی ۳۱ جولائی تک ملتوی کرتا ہوں۔

ڈاکٹر صاحبان سے رخصت حاصل کرنے کے بعد مسٹر اینے مے پرن کٹی میں مسٹر گاندھی سے مختصر گفتگو کی بعد ازاں دیگر لیڈران سے جنمیں مسٹر راج گوپال اچاریہ سیٹھ جمن لال بجاج - اور مسٹر جی، ڈی برلا بھی شامل تھے - مشورات کرنے میں مصروف رہے اور پھر تحریک سول نافرمانی کے مزید ۶ ہفتوں کے لئے التوا کے متعلق بیان شائع کر دیا گیا - مسٹر اینے یہاں مزید چند ایام کے لئے قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - یقیناً اس لئے کہ اس بات کا فیصلہ کریں کہ تحریک سول نافرمانی کے التوا کے اختتام پر کانگریس کس لائحہ عمل پر پیروی کرے - پرن کٹی سے باہر تشریف لانے پر آپ نے بیان کیا کہ آپ نے ابھی تک اس امر کا فیصلہ نہیں کیا کہ آپ کانگریسی لیڈروں کا ایک جلسہ طلب کریں۔

میڈیکل بورڈ بلیٹن - مسٹر گاندھی کی صحت کا بمبئی کے ڈیش مکھ - پٹیل گلڈر - وایر ولکار - اور پونا کے بھاٹک دکارپور کے ڈاکٹر صاحبان پر مشتمل تھا - میڈیکل بورڈ نے معاینہ کیا - اور آپسمیں طویل مشورات کے بعد ان کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل بیان دیا

آج مسٹر گاندھی کی صحت کا معاینہ کرنے کے بعد ہم نے یہ معلوم کیا ہے کہ اسقدر تیز رفتاری سے رو بصحت نہیں ہیں جسقدر کہ انہیں ہونا چاہیے تھا - ان کے وزن میں اضافہ بہت قلیل ہوا ہے - اور خون کا دباؤ اضافہ کی طرف مائل ہے - ہماری رائے یہ ہے کہ انہیں کم از کم ۴ ہفتوں کیلئے اسیقدر آرام کرنا چاہئے جسقدر کہ وہ فاقہ کشی کے اختتام سے کرتے آئے ہیں چنانچہ ہم عوام اور ان کے احباب سے مستدعی ہیں کہ وہ ان ۴ ہفتوں میں ملاقات کی اجازت حاصل کرکے انہیں تنگ نہ کریں۔

مسز نائیڈو (جن کی صحت اب تک خراب ہے) مسٹر اینے، سیٹھ جمنا لال بجاج، مسٹر دیوداس گاندھی ڈاکٹر صاحبان کے ساتھ تھے اور جیسے ہی کہ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا مسٹر اینے، جمنا لال بجاج پرنا کٹی سے روانہ ہو گئے - بعد میں مسٹر راجگوپال اچاریہ بھی ان میں جا ملے۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان نے ان خیالات کا اظہار کیا کہ گذشتہ چند ایام سے مسٹر گاندھی جو دوا استعمال کر رہے تھے وہ ان کے لئے مناسب ثابت نہیں ہوئی - اور اب انہوں نے دودھ کی بجائے، روٹی، مکھن، اور پھل استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے - بڑا انہیں توقع ہے کہ مسٹر گاندھی کے لئے مناسب غذا ثابت ہوں اور ان کے استعمال سے ان میں نفرت پیدا ہو جائے گی۔

ڈاکٹر صاحبان نے مسز نائیڈو جو اب تک بستر سے نہیں اٹھ سکیں معاینہ کرتے ہوئے کہا کہ انکی حالت اب تک خراب ہے - انکو مشورہ دیا کہ وہ اپنا علاج شفایات سے کرائیں۔

ڈاکٹر صاحبان سے جب انفرادی طور سے ملاقات کیگئی تو ان سب نے بیان کیا کہ مسٹر گاندھی کو آرام کی ضرورت ہے پیشتر اسکے کہ وہ سیاسی مباحث میں شرکت کر سکیں

ہندوستان میں بیرونی ممالک کی درآمد بند کردیجائے

یا تمام بیرونی پارچہ کے محاصل میں اضافہ کردیا جائے

کراچی ۱۷ رجون - حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون ایم ایل اے نے نوٹس دیا ہے کہ وہ لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حسب ذیل تجویز پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں :-

جاپانی پارچہ کے درآمدی محاصل پر جو اضافہ کیا گیا ہے اور جس کے جواب میں جاپان نے ہندوستانی روئی کا بائیکاٹ کر دیا ہے - ان تمام امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ اسمبلی گورنر جنرل باجلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ وہ ہندوستانی کاشتکاران روئی کی حفاظت کرنے اور ہندوستانی پارچہ کی خریداری کو عام کرنے کے لئے یا تو تمام بیرونی کپڑے کے محاصل میں اضافہ کریں اور یا ہندوستان میں بیرونی ممالک کی روئی کا داخلہ بند کر دیا جائے اور کوئی فوری قانون نافذ کریں۔

حاجی صاحب موصوف ایک دوسری تجویز بھی پیش کریں گے جس میں آپنے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ ڈاک اور تار کے محکمہ جات میں مسلم ملازمان کی شکایات کے متعلق تحقیقات کرنے کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے۔

سر گلنسی حکومت ہند کے نئے پولیٹیکل سکریٹری

راجپوتانہ کی ریاستوں کے افسروں کی تبدیلی!

جے پور ۱۶ رجون - سرکاری حلقہ اس خبر سے مطمئن نظر آتے ہیں کہ مسٹر بی - جے گلنسی سے چارلس واٹسن کی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد حکومت ہند کے پولٹکل سکریٹری ہوں گے - مسٹر گلنسی ہی کونسل آف اسٹیٹ کے آخری صدر ہیں - جنہوں نے ریاست کے انتظام میں نہایت ضروری اصلاحات کی ہیں۔

مسٹر ڈی جی میکنزی سی، آئی، ای، ریذیڈنٹ جے پور حیدرآباد کے ریذیڈنٹ کی حیثیت سے جانے والے ہیں - مسٹر موصوف کی جگہ پر مسٹر اے، سی، لوتھین ریذیڈنٹ اور مغربی ریاستہائے راجپوتانہ کی ریاستوں کے پولیٹیکل ایجنٹ کی خدمات انجام دیں گے - آنریبل خان بہادر چودھری محمد دین ممبر کونسل آف اسٹیٹ جے پور مسٹر میکنزی کو الوداع کہنے کیلئے کوہ آبو تشریف لے گئے ہیں - جو ۲۱ رجون کو ریذیڈنسی کا چارج مسٹر والٹن کو دیدیں گے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ اگست ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۲۲ دسمبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر ۲۰ فیصدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ وہ آخر دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں۔

کانپور میں ورود مسعود

خانصاحب ڈاکٹر سید مسعود علی صاحب ۳۳ - سال ملازمت سرکار کے بعد پنشن پاکر بغرض مطب کانپور تشریف لاکر محلہ چمن گنج شفیع آباد متصل پارک قیام پذیر ہوئے ہیں - ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے تجربہ دیرینہ و قابلیت سے نفع اٹھاویں - نسوانی امراض کا علاج خاص طور پر بذریعہ پاس شدہ مڈوایف - پردہ کا اہتمام ہے

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ

بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۵۴)

بعدالت صاحب حاکم پرگنہ بہادر بمقام کانپور

مقدمہ نمبر ۱۲ بابتہ ۱۹۳۲ء

پنڈت بھگوتی پرشاد ولد بھگوان دین برہمن ساکن و زمیندار موضع بلہن محال دوارکا پرشاد پرگنہ بلہور ضلع کانپور

مدعی

جمنا منوہر و بچن لال پسران کیدار و سپو عرف باسدیو ولد و رامیشر پسران لالمن و مسماۃ سرستی کنور زوجہ ہیرالال اقوام برہمن ساکنان و کاشتکاران موضع بلہن پرگنہ بلہور ضلع کانپور

مدعا علیہم

بنام منوہر و بچن پسران کیدار و سپو عرف باسدیو و رامیشر ولد لالمن و مسماۃ سرستی بیوہ ہیرالال اقوام برہمن ساکنان موضع بلہن پرگنہ بلہور ضلع کانپور، لہٰذا مدیون ڈگری ہرگاہ آپنے ایفا اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۹۳۱ء بمقدمہ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۳۱ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ 6/13/245 معہ خرچہ صادر ہوئی تھی لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی منوہر وغیرہ مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے باز رکھے گئے ہیں۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ جون ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا - تاریخ پیشی ۳۰ رجون ۱۹۳۳ء

فرد تعلیقہ

باغ نمبری ۹، ۱۷ منجملہ تعدادی ۲ بسوہ ۱۰ بسوانسی - باغ نمبری ۱۸۱ منجملہ تعدادی ۲ بسوہ ۱۰ بسوانسی - باغ نمبری ۱۸۲ تعدادی ۴ بسوہ باغ نمبری ۶۳۴ منجملہ تعدادی ۷ بسوہ ۱۰ بسوانسی واقع بلہن

(دستخط حاکم عدالت)

(مہر عدالت)

بحکم جناب بابو مرلیدہر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بمقام ڈیرا پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۴۷۹

بعدالت مال مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش ٹھاکر بشمبر سنگھ بنام ہاتم چل کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ف بتاریخ ۲۷ ردسمبر ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ 6/4/5/8 جو بابت زر ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے۔

اصل	۱۱ - ۹ - ۴۶
خرچہ نالش	۲ - ۴ - ۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰ - ۱ - ۱
خرچہ اجرائے ڈگری	۶ - ۸ - ۲
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۹ - ۵ - ۱
	۳ - ۸ - ۶
میزان کل	۸ - ۵ - ۶۴

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم چل لٹو باؤ کوری ساکن مظفر پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 6/4/5/8 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ بیان کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ - تاریخ پیشی ۲۶ رجون ۱۹۳۳ء

پرگنہ ڈیرا پور موضع مظفر نگر محال لال بہادر سنگھ

۱۱۳	۱۹ بسوہ	[illegible]	۱۴۱	[illegible]	[illegible]
۱۱۵	۱۲	"	۱۴۳	[illegible]	"
۱۳۲	[illegible]	"	۱۵۸	۶	"
۱۳۹	۲	"	۱۴۰	[illegible]	[illegible]

(مہر عدالت)

(دستخط حاکم عدالت)

۶۱۸۹ ہندوستانیوں کو سزائے تازیانہ

سنہ ۱۹۳۱ء کے اعداد و شمار

لندن ۱۴ رجون مسٹر اے بٹلر نے مسٹر ولیمس کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ دارالعوام میں بیان کیا گیا کہ سنہ ۱۹۳۱ء میں ۱۰ صوبوں کے اندر صرف

یوم النبی ۱۹۳۳ء کی تقریریں

(از قاضی عبدالمجید قرشی سکریٹری سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور)

ہم یوم النبی کی تقریب پر دنیا کے بہترین علماء سے سیرت کی تقریریں لکھواتے ہیں اور بہت بڑی کوشش اور دوڑ دہوپ کے بعد انہیں بیس اکیس زبانوں میں شایع کراتے ہیں ظاہر ہے کہ اتنی بڑی جدوجہد سے اصلی فائدہ اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ جب ملک کی تمام اسلامی انجمنیں علما. واکابر اور درد مندان اسلام متحدہ قوت سے اپنے اپنے محلہ بازار، دفتر، شہر، اور علاقہ میں ان تقریروں کی مفت تقسیم کا پوری طرح انتظام کریں۔ اس سال ملک کے مختلف حلقوں میں آٹھ مختلف تقریروں کی مفت تقسیم کا فیصلہ کیا گیا ہے ان تقریروں کی تفصیل حسب ذیل ہے،

قاضی محمد سلیمان مرحوم کی تقریر

اس تقریر کا عنوان پیغمبر اسلام ہے۔ یہ پاک اور عظیم الشان تقریر قاضی محمد سلیمان مرحوم منصورپوری کے قلم سے ہے۔ قاضی صاحب کی یہ بصیرت افروز تقریر پہلے سال بہت تنگ وقت میں پہونچی، اگلے رسالوں میں اور عنوان سامنے آگئے۔ اسطرح تاخیر پر تاخیر ہوتی چلی گئی اسی اثنا میں حضرت قاضی صاحب واصل بحق ہوئے۔ سیرت کمیٹی پٹی، مرحوم کی اس ولگداز امانت کو اس سال ملک کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

یہ پاک اور بزرگانہ تقریر نہایت ہی جامع ہے اس کے چار حصے ہیں۔ مصنف مرحوم نے پہلے حصہ میں حضور سرور عالم کے مسلسل سوانح بیان کیے ہیں۔ دوسرے حصہ میں اخلاق نبی کا ذکر ہے۔ تیسرے میں مذہب اسلام کا مفاد پیش کیا ہے اور آخر میں قرآن کریم پر ایک بصیرت افروز بحث فرمائی ہے۔ اور اسی پر لیکچر کو ختم کردیا ہے۔

نواب صدر یار جنگ بہادر کی تقریر

یہ پاک شاندار اور پر معارف تقریر مولانا محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی (نواب صدر یار جنگ) کے قلم سے ہے۔ اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، نوع انسان کو چھ پیغام دئے گئے ہیں۔ پیغام توحید، پیغام امن، پیغام علم، پیغام اخوت پیغام حقوق پیغام عدل، اور پیغام تقوی، مولانا نے ہر پیغام پر کتاب و سنت اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں کچھ ایسی دلکش بحث کی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت مجسم ہوکر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے یہ تقریر یوم النبی کے جلسوں میں پڑھ کر سنائی جائے۔

لارڈ ہیڈلے اور مولانا سید سلیمان ندوی

اس تقریر کا عنوان ہے "ایکتا کا اوتار" یہ تقریر غیر مسلموں کیلئے مخصوص ہے۔ لارڈ ہیڈلے فاروق کی تقریر تاجدار اخوت اور مولانا سید سلیمان ندوی کی تقریر رسول وحدت دونوں کا موضوع ایک تھا۔ ایکتا کے اوتار میں ان دونوں تقریروں کے مفاد کو نہایت ہی سادہ اور آسان الفاظ میں جمع کردیا گیا ہے۔ یہ تقریر اسلامی وحدت واخوت کے عظیم الشان اور عالمگیر مسئلہ پر ایک آخری چیز ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اسے غیر مسلموں میں نہایت ہی وسعت وکثرت سے مفت تقسیم کیجائے۔

غریب نواز

اس وقت ہندوستان میں اچھوتوں کے سوال نے بہت ہی اہمیت اختیار کرلی ہے۔ یہ تقریر اچھوتوں کی رہنمائی کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ پیغمبر اسلام سے پہلے ایران، روم اور ہندوستان اور عرب کی حالت کیا تھی دوسرے حصہ میں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غریب نوازیوں کا ذکر ہے۔ تیسرے حصہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس دنیا میں اچھوتوں کی مصیبت کا حقیقی حل یہ ہے کہ نبی غریب نواز کی اطاعت وغلامی اختیار کی جائے۔ یہ تقریر اچھوتوں کی آبادیوں میں تقسیم کرنی چاہیے

مختلف زبانوں کی تقریریں

متذکرہ صدر اردو تقریروں کے علاوہ کئی ہندی، گورکھی انگریزی تقریریں ہیں۔ سکھوں میں تقسیم کرنے کے لئے جگت گرو سے بہتر کوئی تقریر نہیں ہے یہ تقریر گورکھی میں ہے اور خالصہ قوم کے حالات کے مطابق ہے۔ ہندی ان پبلک میں "ایکتا کا اوتار" تقسیم کرنا چاہیے۔ یہ مولانا سید سلیمان ندوی کی تقریر کا ہندی ترجمہ ہے۔

انگریزی میں (۱) "والد" (۲) محمدی پوسٹل آف ہومین برادرہڈ" (۳) دی گریٹ ہومینٹ مفت تقسیم کرنی چاہیے۔ پہلی کتاب والد لٹریچر میں حضور کی پوری سوانح حیات موجود ہے ❋ دوسری کتاب میں اخوت واتحاد کا مسئلہ نہایت ہی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ تیسری کتاب کو جناب سکریٹری صاحب انٹر کالجیٹ مسلم برادرہڈ لاہور نے شائع فرمایا ہے اور اسمیں دنیا کے سولہ غیر مسلم مفکروں کی عظیم الشان آرا جو انہوں نے حضور سرور عالم کے متعلق ظاہر فرمائی ہیں جمع کردی گئی ہیں۔ یہ کتاب نہایت ہی اہم اور بصیرت افروز ہے۔

سیرت کمیٹی کا مالی نظام

سیرت کمیٹی پٹی کی کارگذاری برادران اسلام سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کمیٹی ایک عالمگیر خدمت انجام دے رہی ہے۔ کمیٹی نے گذشتہ ۵ سال میں کسی اخبار یا رسالہ میں پبلک چندہ کی اپیل نہیں کی، ہندوستان بھر میں کسی مسلمان سے چندہ نہیں مانگا۔ اور نہ آجتک کبھی ایسی رقوم قبول کی ہیں۔ کمیٹی شروع ہی سے تجارتی بنیادوں پر کام کر رہی ہے۔ اور تحریک اور اُسکے سلسلوں کے جملہ اخراجات تقریر سیرت کے جملہ منافع سے پورے کئے جاتے ہیں اور آمد و خرچ کا ایک ایک پیسہ ہر پندرہ روز کے بعد اخبار میں شائع کیا جاتا ہے، ہم مسلمانوں سے اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتے کہ وہ سیرت کی متذکرہ صدر تقریریں زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدیں۔ اور مسلمانوں اور غیر مسلموں میں مفت تقسیم کردیں۔ یہ عمل سیرت رسول کی خدمت بھی ہے اور سیرت کمیٹی کی مالی امداد بھی۔ ہر زبان کی تقریروں کی قیمت ۵ روپیہ فی ہزار ۱ روپیہ فی سینکڑہ، محصول ڈاک بذمہ خریدار ۱۶ تقریروں کیلئے ۱؎ ارسال فرمائیں پتہ صاف اور خوشخط لکھا جائے۔

باوَن سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کر چکی ہے کہ مقویات میں تاج عالم آتنگ نگرہ گولیاں جسطرح شروعات میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری خون ومنی کی خرابی وغیرہ دور کرکے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح طلاء واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے انجین کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے اعلی درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت وتندرستی کی لعنت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگاکر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ومعروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

فوری اثر کرنے والی

ہیلک Regd. سربا تینا Regd.

(کٹے جلے، چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم)
یہ صرف جڑی بوٹیوں ہی سے بنا ہے اسمیں چربی نہیں ہے۔ آگ سے جلنے کا آبلہ، زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی جلن۔ چھری وغیرہ سے کٹنے، گرنے، پھسلنے وغیرہ ناگہانی آفات کی تکلیف سے وقت پر شفا اور آرام پانے کے لئے چھوٹے بڑے سبھوں کو اپنے پاس رکھنا چاہیے
قیمت فی ڈبیہ دس آنے ۱۰؍
ڈاک محصول تین ڈبی تک سات آنے ۷؍
قیمت ڈبی نمونہ دو آنہ ۲؍
جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتی ہے

(دردسر وریاحی درد کی ٹکلی)
روتے کو ہنساتی ہے
آدھے یا سارے سر میں کیسا ہی درد کیوں نہ ہو۔ اس کو کھاتے ہی جاتا رہے گا۔ خواہ کسی عضو میں کیسا ہی درد ریاح کیوں نہ ہو۔ اُسے یہ فوراً دور کرتی ہے۔
قیمت
فی شیشی نو آنے ۹؍
ڈاک محصول
آٹھ شیشیوں تک سات آنے ۷؍

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور "ڈابر" نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ نیا گنج کانپور میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کیلئے

سُوالس کاساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست وتوانا ہوجاتا ہے! قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی وبیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عام

راج وید۔ نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج پورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

احسن — سمیع

ایڈیٹر خواجہ عبد السّلام

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۷ | کان پور چہارشنبہ ۲۸ جون ۱۹۳۳ء مطابق ۴ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۲

حشرِ جذبات

(از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری)

ایک جلوہ ایسا بھی اس دو ویرانے میں ہے
جو نہ کعبے میں ہے ثاقب اور نہ بتخانے میں ہے

اک مئے سر جوش ایسی دل کے پیمانے میں ہے
جو تری آنکھوں میں ہے ساقی نہ میخانے میں ہے

فکرِ جاں سے جذبۂ صادق کی ہیں رسوائیاں
دیکھ اے پروانۂ غم لطف جلجانے میں ہے

ہو رہی ہیں شیشہ و ساغر میں کچھ سرگوشیاں
کون ایسا آج میکش تیری میخانے میں ہے

کی تھی پہلی ہی نمائش تو نے اپنی دہر میں
شور برپا آج تک دنیا کے بتخانے میں ہے

پھونک دے سارے جہاں کو شمع کی ہستی ہے کیا
آگ تو ایسی بھی اک موجود پروانے میں ہے

ہائے! میں عرضِ بیاں دل پہ بھی قادر نہیں
ایک فکرِ غم فزا بھی میرے افسانے میں ہے

التہاب انگیزیوں پر شمع تو نازاں نہ ہو
کیا خبر تجھ کو کہ کتنا سوز پروانے میں ہے

کبتلک کھاتا ہے کوئی فریبِ جستجو
عاقبت کچھ ہے تو ثاقب خود ہی کھو جانے میں ہے

سلیکٹ کمیٹی کیلئے خواتین ہند کی مدبرانہ یادداشت

کمیٹی کے سامنے تین ہندی خواتین شہادت دیں گی

مساوات کا مطالبہ - جداگانہ انتخاب کی مخالفت

بمبئی ۱۸ جون - انجمن خواتین ہند (انڈین ویمنس ایسوسی ایشن) اور آل انڈیا خواتین کانفرنس کی طرف سے جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے حسب ذیل خواتین شہادتیں دینے کے لئے منتخب کی ہیں۔

(۱) ڈاکٹر مہوتھ لکشمی ریڈی - راجکماری امرت کنور مسز شریفہ حامد علی ڈاکٹر ریڈی نے پریس کو ایک بیان دیا ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ اگرچہ ذاتی طور پر مجھے اسکا یقین ہے کہ ہندوستان کے آئینی مسائل تسلی بخش طور پر حل نہیں ہو سکتے - جب تک کہ ملک کی تمام جماعتیں خصوصاً وہ جماعت جس کی قیادت گاندھی جی کے ہاتھ میں ہے - اعانت واشتراک عمل نہ کریں لیکن پھر بھی میں نے اپنی بہنوں کے اصرار سے مجبور ہو کر ہندوستانی خواتین کی منظم جماعت کے نقطۂ نظر سے برطانوی پبلک کو روشناس کرنے اور جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کی ذمہ داری قبول کر لی۔

ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ہندوستان کی عورتیں تنگ نظری سے بالکل پاک ہیں - اور ان معاملات میں ان کے طائر فکر کی پرواز بالکل آزادانہ ہے - ہندوستان کی عورتیں فرقہ پرستی کی سخت مخالف ہیں چاہے وہ کسی صورت یا رنگ میں کیوں نہ ہو۔ ہم لوگ اپنے لئے کسی تحفظ یا استحفاظ کی ضرورت جدید دستور میں جس کی بنیاد قطعی جنسی مساوات کے مستحکم اصول پر ہونی چاہئیے نہیں چاہتے - عورتیں اپنے آپ کو رسوم و رواج کی زنجیروں سے اس وقت تک آزاد نہیں کر سکتیں جب تک کہ ہمارے مرد آزاد اور ذمہ دار شہری نہ بنجائیں گے۔

انجمن خواتین ہند اور آل انڈیا خواتین کانفرنس کی طرف سے جو یادداشت جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کو بھیجی گئی ہے اس میں مساوات جنسی کے اصول کو تسلیم کر لینے کے اہم و مقدم ضرورت پر بہت زور دیا گیا ہے یادداشت پر دستخط کرنے والوں نے منجملہ اور امور کے اس پر بہت زیادہ زور دیا ہے کہ جدید آئین میں شہریت کی بنیادی حقوق کی تشریح کے سلسلہ میں جنسی مساوات کے اصول کا تذکرہ قطعی طور پر ہونا چاہئے۔ یادداشت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خواتین ہند اگرچہ یہ اچھی طرح سمجھتی ہیں کہ عورتوں اور مردوں کو مساوات کا اصول بر حق رائے دہی سے مستفیض کرنے کا بہترین ذریعہ ہے - اور وہ حق رائے دہی بالغان کی تجویز ہے - پھر بھی عارضی طور پر وہ سر دست تعلیم (پڑھ لینے اور لکھ لینے کی معمولی سی بھی صلاحیت) کو وفاقی اور صوبہ جاتی مجالس آئین ساز کے لئے شرط استحقاق رائے دہی قرار دیے جانے کو قبول کر لے سکتی ہیں۔

خواتین ہند کا خیال ہے کہ ان کے حقوق کا انحصار غیر متعلق امور جیسے شادی وغیرہ پر ہرگز نہ ہونا چاہئے یادداشت میں یہ بھی مشورہ دیا گیا ہے کہ ..... شرائط تعلیم و ملکیت کے علاوہ شہری علاقوں میں اکیس سال سے زائد عمر کے تمام مرد اور عورتوں کو حقوق رائے دہی حاصل ہونے چاہئیں اور انہیں وفاقی اور صوبجاتی دونوں مجلسوں کے لئے ووٹ دینے کی اجازت ہونی چاہیے۔

یادداشت میں وفاقی مجلس کے لئے عورتوں کو صوبجاتی مجالس سے بالواسطہ طریقہ پر منتخب کیے جانے کے اصول پر ہے اور اسکی بجائے اس پر زور دیا گیا ہے کہ عورتوں مردوں کو ایوان اعلےٰ کے رکن ہونے کے لئے مساوی حقوق ہونے چاہئیں انتخابات کے مسئلہ پر یادداشت میں حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا گیا ہے - *

(باقی مضمون کالم ایک پر)

* حق رائے دہی اور نیابت کا فرقہ وارانہ اصول کی بنیاد پر ہونا ہندوستانی باشندوں کی راہ میں عموماً اور عورتوں کی راہ میں خصوصاً حد درجہ ضرر رساں ثابت ہوگا - ہم لوگ اپنے مخلوط انتخاب کے مطالبہ میں اور فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف احتجاج کرنے میں جس کے ذریعہ ہندوستان کی موجودہ عورتوں کی متحد صف میں فرقہ پرستی کا زہر پھیل جائے گا - کامل اتحاد و ہم آہنگی اور زور کے ساتھ آواز بلند کرتے ہیں

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ارکان

چار جیل میں ہیں - نو آزاد اور دو نظر بند!

شملہ ۲۰ جون - کانگریس ورکنگ کمیٹی ممبروں کی رہائی کے مطالبہ کے سلسلہ میں جو اسمبلی مسٹر جگ کے ایک ریزولیوشن کا موضوع بحث ہے - اور اس کے متعلق پریس میں جو تذکرے آئے ہیں یہ جاننا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ ورکنگ کمیٹی کے پندرہ ممبروں میں سے جو کراچی کانگریس منعقدہ ۱۹۳۱ء میں مقرر کیے گئے تھے - نو ممبر بالکل آزاد ہیں - بقیہ چھ میں سے صرف ۴ آجکل جیل میں ہیں بقیہ دو کی نقل و حرکت محدود علاقوں تک پابند کر دی گئی ہے - یعنی مسٹر سین گپتا کراچی سے باہر نہیں جا سکتے - اور مسٹر جے رام داس دولت رام حیدرآباد

حسب ذیل ۴ ممبر ابتک جیل میں ہیں، مسٹر ولبھ بھائی پٹیل جواہر لال نہرو - راجندر پرشاد - مسٹر کے ایف نریمان۔

حسب ذیل ممبر اس وقت بالکل آزاد ہیں۔

گاندھی جی - مسٹر اینے - مسز نائیڈو - ڈاکٹر عالم - ڈاکٹر انصاری - ابو الکلام آزاد - ڈاکٹر محمود - سیٹھ جمنا لال بجاج - سردار سردول سنگھ کویشر -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہی ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار صداقت
جلد ۱۷ | کانپور چہارشنبہ ۲۸ جون ۱۹۳۳ء | نمبر ۲۲

مسٹر آصف علی کا مہاتما گاندھی کے نام خط

مسٹر آصف علی بیرسٹر جو کہ ایک مشہور کانگریسی ہیں - اور جو ۱۹۱۹ء سے لیکر اس وقت تک برابر کانگریس کے احکامات کی تعمیل کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے ملک کی موجودہ حالت کا بغائر مطالعہ کے بعد مہاتما گاندھی کو ایک خط لکھا ہے - جسکا ترجمہ ہم کسی دوسری جگہ اسی پرچہ میں شایع کر رہے ہیں -

مسٹر آصف علی نے اس طویل خط میں نہایت مدلل حیثیت سے یہ ثابت کیا ہے کہ مہاتما گاندھی نے سول نافرمانی اور عدم ادائیگی لگان کی تحریکیں جو کہ عدم تشدد اور عدم تعاون کی شاخیں ہیں۔ بطور تجربہ کے جاری کی تھیں - اور چونکہ بوجوہات یہ دونوں تحریکیں کامیاب نہ ہوسکیں اسلئے ان دونوں تحریکوں کو بند کر کے ملک کے سامنے ایک دوسرا پروگرام رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

جدید پروگرام کے متعلق مسٹر آصف علی کی تجویز یہ ہے کہ آیندہ انتخابات میں حصہ لے کر تمام کونسلوں پر قبضہ کرلیا جائے اور بجائے عدم تعاون کے تعاون کرکے حکومت سے جنگ کی جائے اور ملکی مطالبات کو منظور کرایا جائے -

مسٹر آصف علی نے نہایت جرات وہمت کر کے بلا اس خیال کے کہ کانگریسی حلقہ سے ان پر کیا کچھ سب وشتم ہوگا اپنے صحیح خیالات کا اظہار کر دیا۔ جو قابل ... اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ سول نافرمانی اور عدم ادائیگی لگان کی تحریکوں نے ملک کو نہایت کس مپرسی کی حالت میں کر دیا ہے - اور ضرورت اب اس امر کی ہے کہ یہ دونوں تحریکوں کو فوراً بند کر کے ملک کے سامنے ایک ایسا پروگرام رکھا جاوے جو کہ بجائے عدم تعاون کے تعاون پر مشتمل ہو - تاکہ ملک میں امن وامان اور خوشحالی کی فضا پیدا ہو سکے

مسٹر آصف علی نے کانگریس کو یہ مشورہ دیا ہے کہ ... آیندہ انتخابات میں حصہ لیکر کونسلوں پر قبضہ کرے اور اُسکے بعد ملکی مطالبات کو حکومت سے منوایا جائے -

ہم اس سے پیشتر لکھ چکے ہیں کہ کانگریس کو کونسلوں پر قبضہ کرنے کے لئے جدوجہد کرنے کی اشد ضرورت ہے اور ہم کو یہ یقین ہے کہ اگر کانگریس نے کونسلوں پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کرلیا تو ۸۰ فیصدی کانگریسی امیدوار یقینی طور پر کامیاب ہوں گے - اور اسی صورت میں وزارت پر کانگریسی حضرات کا قبضہ ہو جائے گا اُسکے بعد آئینی طور پر یہ ناممکن ہو جائے گا کہ ملکی مطالبات کو نظر انداز کیا جا سکے -

ہم ملک کی حالت کا بغائر مطالعہ کرنے کے بعد مہاتما گاندھی اور دیگر رہنمایان کانگرس سے یہ پوری توقع کرتے ہیں کہ وہ وقار اور عدم وقار کے خیال کو ترک کرکے اور اہل ملک کی اکثریت کے صحیح جذبات کا احساس کرکے سول نافرمانی کی تحریک کو بند کر دیں گے اور ملک کے سامنے ایک پروگرام رکھیں کہ جس سے ملک کی سیاسی اور اقتصادی حالت درست ہوسکے اور ایک دفعہ سارا ملک ملکر اس کی کوشش کرے کہ کونسلوں پر قبضہ کرکے آئینی جدوجہد کے ذریعہ ہندوستانی مطالبات کو حکومت سے منوایا جائے۔

اس کیساتھ ہم حکومت سے بھی یہ درخواست کریں گے کہ وہ ذرا فراخ دلی سے اور بلند حوصلگی سے کام لے کر تمام ان سیاسی قیدیوں کو جو کہ تشدد کے مرتکب نہیں ہوئے ہیں۔ چھوڑ دے - اور کانگریس کو قانونی جماعت قرار دیکر مہاتما گاندھی اور دیگر رہنمایان کانگریس کو اسکا موقع دے کہ وہ ورکنگ کمیٹی یا کانگریس کا اجلاس کرکے سول نافرمانی کی تحریک کو بند کرنے کی تجویز منظور کرا سکیں -

بہر حال ہمارا خیال ہے کہ اگر اسوقت حکومت ذرا بھی تدبر اور دوراندیشی سے کام لے تو ملک کی فضا درست ہو سکتی ہم حکومت سے پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ اسموقعہ سے پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرکے ہندوستان اور برطانیہ دونوں کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرے گی -

۷ جولائی کو یوم النبی

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی مختلف تہذیبوں اور ملتوں کا صحیح اصول کی بنا پر ایک رشتہ مساوات میں پرونے کے لئے تشریف لائے تھے آپ نے دنیا کے سامنے جو تعلیم پیش فرمائی ہے وہ وہ شخصی، ملکی، نسلی اور ہنگامی تعلیم نہ تھی بلکہ ایسی تعلیم تھی جو کہ تمام انسانوں کو اخوت ومحبت کے مضبوط رشتوں میں مربوط کر دینے والی ہے

۱۲ ربیع الاول مطابق ۷ جولائی کو اسی پیغمبر اسلام کا یوم ولادت ہے

اس مرتبہ بہت زیادہ اہتمام اور متحدہ صورت میں یوم النبی منائے جانے کا اعلان عرب ومصر و شام، یورپ، افغانستان اور ہندوستان کے بڑے بڑے ہستیوں نے کیا ہے -

ہم امید کرتے ہیں کہ اہل کانپور بھی متحدہ حیثیت سے ۷ جولائی ۱۹۳۳ء کو یوم النبی نہایت شان وشوکت کے ساتھ منائیں گے

آئینہ کانپور

آنجہانی ودیارتھی جی کی یادگار۔ ۱۲ جون - ۷½ بجے رات کو شردھانند پارک میں مولوی سید ابو محمد ثاقب کی صدارت میں ایک جلسہ اس غرض سے منعقد کیا گیا کہ اُس میں آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار کے متعلق غور وخوض کیا جائے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی جی کی یادگار کے متعلق ۱۲ اشخاص کی ایک پراونشل کمیٹی بنادی گئی تھی - جس میں کچھ قواعد وضوابط بھی مرتب کیے تھے - جسمیں دفعہ ۵ کا مفہوم یہ ہے کہ اس میموریل کے لئے کانگریسی کارکنوں کے ذریعہ سے روپیہ وصول کیا جائے - اور جو کچھ بچ جائے وہ کانگریس کے فنڈ میں دیدیا جائے -

جلسہ میں جاکر یہ معلوم ہوا کہ آج کا جلسہ صرف اسلیے منعقد کیا گیا ہے کہ مندرجہ بالا دفعہ ۵ کو قواعد وضوابط سے علیحدہ کر دیا جائے - چنانچہ سردار امر سنگھ صاحب نے مندرجہ ذیل مفہوم کی یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ میموریل صرف گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار کے متعلق ہے اور اس میں سیاست کا کوئی دخل نہیں اسلئے اس دفعہ ۵ کو قواعد وضوابط سے علیحدہ کر دینا چاہئے مزید برآں فرمایا کہ میں نے خط وکتابت کر کے ۱۲ ممبران میں سے چھ ممبران کی تحریری منظوری بھی اس دفعہ کی علیحدگی کے لئے حاصل کرلی ہے - اسپر جلسہ نے مطالبہ کیا کہ جن چھ ممبران نے دفعہ ۵ کی علیحدگی کی منظوری دی ہے ان کے اصل خطوط پیش کیجئے مگر سردار صاحب اصل خطوط نہ پیش کر سکے بلکہ آپ نے نقل پیش کرنا چاہی جسکو حاضرین نے ناکافی قرار دیا -

اس تجویز کی تائید پنڈت دیونراین پانڈے نے کی اور دوران تقریر میں آپ نے ... جملے استعمال کیے کہ جس سے خفیف سی بدمزگی پیدا ہوگئی -

بابو پیارے لال اگروال - اور سید ایوب احمد صابر شاہجہانپوری اور بعض دیگر حضرات نے تجویز کی مخالفت میں تقریریں کیں -

اصل تجویز میں ووٹنگ ہونے پر صرف چار اصحاب نے تجویز کی موافقت میں رائے دی

اور اس طرح نہایت بڑی کثرت آرا سے اصل تجویز مسترد ہو گئی - اسکے بعد چونکہ جلسہ کا کام ختم ہو گیا اسلئے صدر نے جلسہ کو برخاست کردیا۔

جلسہ ختم ہوتے ہی فوراً ایک صاحب نے کہا کہ گنیش شنکر ودیارتھی جی جیسی زبردست شخصیت کے انسان کی یادگار قائم ہونے کے لئے جلسہ ہوا اور کوئی تجویز منظور نہ ہو یہ بیجا ہے لہٰذا ایک دوسرا جلسہ بابو پیارے لال اگروال کی صدارت میں کیا جاتا ہے چنانچہ بابو پیارے لال اگروال صدارت کی کرسی پر آگئے مگر چند لوگوں نے پلیٹ فارم پر آکر جلسہ ہونے میں مداخلت کی اور ایک صاحب میز پر چڑھ کر بیٹھ گئے - اور دونوں طرف سے ایک دوسرے پر ذاتی حملوں کی بوچھار شروع ہو گئی - اور خوب ہلڑ بازی ہوئی - بالآخر بابو پیارے لال صدر نے یہ کہکر جلسہ برخاست کردیا کہ آیندہ کسی موقع پر جلسہ کیا جائے گا -

جلسہ کے متعلق مولانا حسرت موہانی کا بیان

مولانا حسرت موہانی نے کانگریس کی میٹنگ کے متعلق حسب ذیل بیان شایع کرایا ہے :-

"میں آج صبح ہی (۲۳ جون) کانپور واپس آیا اور مجھے یہ معلوم کر کے بڑی شرم محسوس ہوئی کہ مرحوم گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار منانے کے لئے جو جلسہ ۱۲ جون کو منعقد ہوا اس میں چند اشخاص نے انڈین نیشنل کانگریس جیسی عظیم جماعت کے نام پر نہایت شرمناک طرز عمل اختیار کیا - یہ امر موجب افسوس ہے کہ دیانتدارانہ اختلاف رائے کی کوئی گنجائش نہیں اور کانگریسی اصحاب ان لوگوں کی رائے کو بالکل برداشت نہیں کرتے کہ جو ان سے متفق نہیں ہوتے - کانگریسی اصحاب ایک ایسی تحریک کو کہ جو کسی غیر کانگریسی نے شروع کی ہو نہ صرف پسند نہیں کرتے بلکہ ... اُس کی مخالفت کرتے ہیں - خواہ وہ تحریک کیسی ہی قابل تعریف کیوں نہ ہو - یہ زہریلی پارٹی بازی ہر شعبہ زندگی میں پھیل رہی ہے - اور اگر اس کا انسداد نہ کیا گیا تو یہ نیشنل کانگریس کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی"

ہمارے خیال میں نہ صرف کانگریس بلکہ ہندوستان کی تمام قومی وملکی جماعتیں زہریلی پارٹی بندی کی وجہ سے تباہ وبرباد ہیں چونکہ مولانا اس جلسہ میں شریک نہ تھے اسلئے ہم نہایت ادب سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مولانا کو بیان دیتے وقت صحیح اطلاعات نہیں مل سکیں ورنہ مندرجہ بالا بیان ہرگز شایع نہ کرتے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۴ جون ۱۲ بجے دن کو بابو پیارے لال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا جلسہ ہوا - جسمیں مسٹر عبد اللطیف سینر وائس چیرمین اور اور شریمتی کلاوتی دلوی جونیر وائس چیرمین منتخب ہوئیں

تحصیل کمیٹیوں کی چیرمینی کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا۔

تحصیل	نام
تحصیل کانپور	پنڈت رما شنکر
" بلہور	مہاشہ دینڈیال
" ہوگنی پور	میر حامد علی
" ڈیراپور	منشی روح اللہ
" اکبرپور	ٹھاکر راجیندر پرشاد سنگھ
" گھاٹم پور	پنڈت ست نراین

مولانا حسرت موہانی کا جدید پروگرام

مولانا حسرت موہانی نے قوم پرستوں محبان وطن اصحاب اور کارکنوں کے نام ایک اپیل شایع کی ہے کہ آیندہ مجالس قانون ساز میں نشستوں پر قبضہ جمانے کے لئے دستوری طریقہ پر ایک مضبوط لیبر پارٹی قائم کی جائے -

مولانا نے کہا کہ مہاتما گاندھی نے معاشرتی کام کو شروع کر کے جماعتوں کی رہنمائی کرنے سے ایک طریقہ پر معذوری کا اظہار کیا ہے -

حکام مسٹر آر۔ الف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر ۱۵ جولائی سے ۲ ماہ ۳ یوم کی رخصت پر ولایت بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لے جانے والے ہیں اور آپ کی قائم مقامی کے لئے مسٹر جے، اے فورڈہم قائمقام کلکٹر اٹاوہ تشریف لا رہے ہیں - مسٹر فورڈہم جائنٹ مجسٹریٹ اور اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی حیثیت سے کانپور میں رہ چکے ہیں

مسٹر الف۔ جی۔ کرمپل اسسٹنٹ مجسٹریٹ اٹاوہ کا بھی کانپور کو تبادلہ ہوا ہے - بابو جتر بہاری لال جج خفیفہ

سودیشی بازار کانپور کا افتتاح

پنڈت مدن موہن مالویہ کا خطبہ صدارت

پنڈت مدن موہن مالویہ نے کانپور سودیشی بازار کے افتتاح کے موقعہ پر صحت خراب ہونے کے باعث کرسی پر بیٹھ کر اپنا ایڈریس پڑھا۔ آپ کی آواز اس قدر کمزور تھی کہ آپ کے لڑکے پنڈت گووند مالویہ کو ایک ایک لفظ دوہرانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

پنڈت جی نے سودیشی بازار کے منتظموں کا شکریہ ادا کیا اور لندن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سودیشی ایک بڑی طاقت ہے۔ آزاد ممالک کے لوگ ہر وقت فکر میں رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ یہ اُن کا پہلا اور مقدم فرض ہے۔ کہ وہ تجارتی اور اور اقتصادی طور پر پُر امن حالت بنائیں۔ اس وجہ سے انھوں نے باہر کے ملکوں کی اشیا پر بھاری محصول اور ٹیکس لگا دیئے ہیں تاکہ وہ اپنی صنعت و حرفت کی حفاظت کر سکیں مثال کے طور پر امریکہ جرمن فرانس اور انگلینڈ نے بہت ترقی کر لی ہے۔ لیکن ہندوستانی غلام ہونے کے باعث اپنی بیرونی تجارت کی حفاظت نہیں کر سکتے اور جسطرح دوسرے آزاد ملک تجارت کو ترقی دینے کے لئے آواز اُٹھاتے ہیں ہندوستان والے نہیں کر سکتے کبھی وقت تھا کہ ہندوستان اپنا مال بھاری مقدار میں باہر بھیجتا تھا۔ لیکن آج کل صورت بالکل مختلف ہے۔ جاپان نے اپنی تجارت میں جو دنیا بھر میں ترقی کی ہے۔ اور جسطرح دنیا بھر کی منڈیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسے دیکھ کر لوگ حیران ہوتے ہیں جاپان نے اپنی لاگت سے بھی کم نرخ پر بکثرت مال دنیا کے ملکوں میں بھر کر دنیا کی منڈیوں کا قافیہ تنگ کر دیا ہے۔ باوجودیکہ جاپان کے مال پر بہت زیادہ محصول لگایا گیا ہے۔ مگر وہ اپنا مال لاگت سے بھی کم قیمت پر باہر بھیج رہا ہے۔

جاپانی گورنمنٹ اپنے اہل حرفت اور کارخانہ داروں کی ہر ممکن طریق سے حوصلہ افزائی کرتی رہتی ہے۔ اور ایسے طریقے سوچتی ہے کہ جس سے جاپانی لوگ اپنے مال کی خوبی گھٹائے بغیر سستا کر دیں جاپان کی تجارت ترقی پر ہے اور جب تک جاپانی اور دیگر غیر ملکی مال کی درآمد بند نہیں ہوتی اس وقت تک ہندوستان ترقی نہیں کر سکتا اُسکا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم سچے دل سے سودیشی کو پیار کریں اور اسکا عہد کریں کہ ہم سودیشی چیزیں استعمال کرینگے ہندوستانیوں کو ریاست ہائے متحدہ فرانس بلجیم، اٹلی، سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ جنہوں نے سودیشی کو اپنا مذہب بنا لیا ہے اور ان ممالک کے باشندے سوائے اپنے ممالک کے اور کسی بھی ملک کی اشیا استعمال نہیں کرتے۔

برطانوی مال خریدو! یہ نعرہ ہے جسے شاہ جارج سے لیکر ایک فاقہ کش مزدور تک سب بلند کرتے ہیں اور اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ انگلینڈ اپنی تجارت کو فروغ دے رہا ہے کیا آپ ایمانداری سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ سوائے سودیشی کے اور کوئی بھی چیز استعمال نہیں کریں گے۔ خواہ غیر ممالک کی اشیا کتنی سستی، اچھی اور فیشن ایبل ہی کیوں نہو۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ سودیشی تحریک کو فروغ دینے سے ہزاروں ہندو اور مسلمانوں کو روزی ملتی ہے۔ سوائے اس کے کہ آپ اپنے ملک کی تیار کردہ اشیا کو استعمال کریں۔ آپ کی تجارت کسی بھی صورت میں ترقی نہیں کر سکتی

پنڈت جی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے یہ کہا کہ گزشتہ سال میں نے قوم سے اپنے مصارف کم کرنے کی اپیل کی تھی مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہوئی کہ ملک میں تقریباً دو صد سودیشی سنگھ اور بائی انڈین لیگ قایم ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ کافی نہیں۔ کئی صوبجات میں سودیشی نمایش اور بازار کھولے گئے ہیں۔ لیکن میں تو ہر ایک تحصیل اور شہروں کے ہر ایک وارڈ میں دیکھنے کا خواہشمند ہوں۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ اگر آپ کے دل میں غریبوں کے لئے کچھ بھی درد ہے تو انہیں روزی پہونچانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے مجھے سودیشی بازار کی رسم افتتاح کا موقعہ دیا۔ اور میں منتظموں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ سے جس طرح ہو سکیگا آپ اس کو کامیاب بنائیں گے نیز درخواست کرتا ہوں کہ آپ سودیشی کے خیال میں ہر ایک گھر میں جگہ دیں۔ جس سے آپ اپنے بھوکے ہم وطنوں کی روٹی سے امداد کر سکیں گے۔ اور اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنائیں گے۔

سول نافرمانی کی مخالفت تعاون کا پانسالہ پروگرام

مہاتما گاندھی کی خدمت میں مسٹر آصف علی کا طویل خط

دہلی ۲۲ر جون۔ مسٹر آصف علی بیرسٹر نے مہاتما گاندھی کو مندرجہ ذیل خط لکھا ہے:-

پیارے مہاتما جی!

میں نے آپ کی صحت کے خیال سے اس وقت تک آپ کو خط لکھنے سے اجتناب کیا تھا۔ لیکن جن دوستوں سے مجھے مشورہ کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے اسبات پر زور دیا کہ ملک کا مفاد اس بات کا متقاضی ہے کہ آپ کو کانگریس کی ایک جماعت کے جذبات سے روشناس کرایا جائے۔

ذاتی طور پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں گذشتہ پندرہ سال سے آپ کی تحریک کی ساتھ وابستہ ہوں اور اُس روز سے کام کر رہا ہوں جب آپ نے نومبر ۱۹۱۹ء میں پہلی خلافت کانفرنس میں اس تحریک کے بنیادی اصولوں کی تشریح کی تھی۔ ۱۹۱۹ء کے شروع میں جب آپ نے پرنسپل ردرا مرحوم کے مکان پر "ستیہ آگرہ" پر لیکچر دیا تھا۔ اُس وقت میں بھی اُن بندرہ اشخاص میں سے ایک تھا کہ جنہوں نے ستیہ آگرہ کے عہدنامے پر دستخط کیے تھے۔ اس تمام عرصہ میں میں نے ہمیشہ وفادار رہنے کی کوشش کی اور اختلاف ہونے پر بھی ضابطہ کے مطابق آپ کے احکام کا پابند رہا۔ میں نے جو تھوڑا بہت کام کیا ہے شاید اُس کے پیش نظر مجھے آپ کی خدمت میں اپنی معروضات پیش کرنے کا حق نہ ہو لیکن میرا خیال ہے کہ ایک ایسے شخص کی حیثیت میں جسنے اندرونی طور پر تحریک کا مطالعہ کیا ہے مجھے اپنے اور کئی دیگر رفقا کے خیالات آپ تک پہونچانے کا حق ہے۔

آزمایشی تحریک کے متعلق چند الفاظ

پر امن عدم تعاون کی تحریک جس کیساتھ سول نافرمانی اور عدم ادائیگی محاصل بھی شامل ہیں ایک تجربہ کے طور پر آپ نے شروع کی تھی۔ اور یہ تجربہ دنیا کی تاریخ میں نہایت وسیع پیمانہ پر کیا گیا۔ آپ ایک چٹان کی طرح اس عقیدہ پر قایم تھے اور فی الحقیقت آپ کے خیال کے مطابق یہ دنیا بھر کی برائیوں کا واحد علاج ہے۔ صدیوں پرانے خیالات آپ کے خیال کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور ہمیں اقرار کرنا چاہئے کہ لیکن ہم میں سے بعض جنہوں نے آپ کے تجربہ میں کچھ حصہ لیا ہے یہ محسوس کرتے ہیں کہ اب واقعات پر غور کرنے کا وقت آ گیا ہے جس عقیدہ کا پرچار آپ کر رہے ہیں اور جس کی تبلیغ مہاتما بدھ اور یسوع مسیح کر چکے ہیں۔ آج بھی ایسے ہی مفید ہیں کہ جیسے وہ اُن بڑے آدمیوں کے زمانہ میں تھے

عدم تعاون کا تجربہ ناکام رہا!

ہمارے سامنے ایک بڑا سیاسی مسئلہ ہے مختصراً یوں لکھنا چاہئے کہ اس وقت ہندوستان میں ۳۵ کروڑ کی آبادی ہے جن کا ایک تہائی حصہ ریاستوں میں آباد ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم اس طبقہ سے کسی امداد کی توقع نہیں رکھ سکتے باقی دو تہائی میں سے ۵۰ لاکھ اشخاص سرکاری ملازم ہیں اُن کے بال بچے اور رشتہ دار بھی ہیں۔ گویا اندازاً پانچ کروڑ انسان گورنمنٹ کی مشنری میں دلچسپی رکھتے ہیں ان میں والیان ریاست، زمینداروں، سرمایہ داروں اور خطاب یافتگان کو بھی شامل کر لینا چاہئے۔ باقی رہے مسلمان۔ اُن کے موجودہ طرز عمل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُن کے متعلق بھی میرے دل میں شکوک موجود ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ مزید چھ سات کروڑ اشخاص میدان عمل سے خارج ہو گئے اسکا مطلب یہ ہوگا کہ صرف دس کروڑ آدمی ایسے ہیں جن کے متعلق یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ کسی قیمت سیاسی تبدیلی چاہتے ہیں۔ ان میں سے بھی بہت تھوڑی تعداد نے تحریک میں سرگرمانہ حصہ لیا ہے اور باقی خاموش ہمدرد بنے رہے۔ آپ کا پر امن عدم تعاون چودہ سال جاری رہا۔ لیکن حصول مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی۔ تکان اور جمہور کے باعث عمل میں تبدیلی کی خواہش کا اظہار نمایاں نظر آیا ہے۔

ملک کی نجات مجالس آئین میں

اب صرف ایک ہی چارہ ہے جو لوگوں کے دلوں میں شعاع امید پیدا کر سکتا ہے" اور وہ واخلہ کونسل ہے" اگر یہ بھی ناکام رہا تو میں نہیں کہہ سکتا کہ لوگ کسطرف کا رخ کریں گے۔ ممکن ہے کہ آپ کے طرائق عمل کی واپس آ جائیں اور یا کسی اور کی رہنمائی قبول کریں ورنہ اگر داخلہ کونسل کامیاب رہا تو پھر مزید تبدیلی کی حاجت نہ رہے گی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کیا کریں میرا جواب یہ ہے کہ:-

"اُن جنگ جو جرنیلوں کی طرح کام کرو جو یہ جانتے ہیں کہ فوج کو جنگ بند کرنے کا حکم کسوقت دینا چاہئے" جرمنی نے عملی طور پر تمام دنیا کے خلاف جنگ کی لیکن ایک دن آیا کہ جب انہوں نے کہہ دیا بس اب نہیں"

اگر ہم نے گذشتہ سال ایسا کیا ہوتا جب کہ میں نے ڈاکٹر کچلو کے زیر صدارت جون ۱۹۳۲ء کے جلسہ میں ایک درمیانی راستہ تجویز کیا تھا اگر ہم نے اُس وقت برسوں سے گفت و شنید کی ہوتی تو آج ہم اپنے آپ کو مختلف حالات میں پاتے۔ میں پہلے ہی اس کی پیشین گوئی کر دی تھی۔ اور مالویہ جی سے بھی کہہ دیا تھا کہ اس وقت ایک معقول سمجھوتہ ممکن نظر آتا تھا۔

پانچ سالہ پروگرام

ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم حکومت پر پورا قابو پانے کے لئے آئینی مشنری کو پورے طور پر استعمال کریں گے۔ قانون کے اندر رہ کر ایک پانسالہ پروگرام تیار کیا جائے۔ تاکہ آئینی مشنری کے ذریعہ اپنے حقوق کی توسیع کے امکان پر کیا جا سکے۔ ہمیں اس الزام کی تردید کر دینی چاہئے۔ کہ ہم آئین کو قبول نہیں کرتے اور اس سے پورے طور پر فائدہ اُٹھانا نہیں چاہتے اگر ہمارا پانسالہ پروگرام ناکام رہے۔ تو لوگوں کو اختیار ہے کہ جو طریقہ چاہیں اختیار کر لیں۔

تحفظات اڑا دو

ہمیں گورنمنٹ پر یہ واضح کر دینا چاہئے کہ ہماری رائے میں تحفظات کا مطلب ذمہ داری سے انکار کرنا ہے۔ اور اس سے سخت کشیدگی پیدا ہوگی۔ نیز اگر حکومت ہمارا غیر مشروط تعاون چاہتی ہے تو یہ تحفظات فوراً واپس لے لئے جائیں اور ہندوستان کا آئین ※ اس قسم کا بنایا جائے کہ پارلیمنٹ کی مزید منظوری کے لئے بغیر اس میں خود بخود توسیع ہوتی چلی جائے اگر مطلوبہ ترمیم حقیقی معنوں میں منظور نہ ہو جائے تو تو ہم آئین کو عملی جامہ پہنائیں ورنہ کونسلوں کے اندر اور باہر ایک جنگی پروگرام شروع کر دیا جائے بہر کیف میرا خیال ہے کہ سول نافرمانی کی تجدید کی بجائے کانگریس کے لئے تعمیری کام کرنا ہزار درجہ بہتر ہے۔

ایک کمزور دلیل

ہماری طاقتیں جو ابھی تک منتظم ہیں ایک تبدیلی اور نئے مقصد کے لئے تازہ جوش چاہتی ہیں۔ کونسلوں کا سوال قریب ترین مقصد بن سکتا ہے اور اس کھیل میں شامل ہونا سب کے لئے ممکن ہے اگر ہمارا اخلاق اور رضا اللہ وہی ہے جو میں سمجھتا ہوں تو کامیابی مشکل نہیں صرف طرائق میں تبدیلی کی ضرورت ہے میں اس دلیل سے بخوبی واقف ہوں کہ اس پروگرام کو مشتہر کرنیکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمارا مخالف تحفظات پر زیادہ زور دیں گے۔

دوسرے الفاظ میں اس پروگرام کو صیغہ راز میں رکھنا چاہئے۔ میں اخلاقی اور منطقی طور پر اس دلیل کو کمزور تصور کرتا ہوں۔ اگر اہل برطانیہ غیر مخلص ہیں تو یہ زنجیریں ہر حالت میں موجود رہیں گی۔ لیکن پانچ سال کے لئے تعاون کے متعلق ہماری پیش کش اُن کے کندھوں پر عظیم ذمہ داری ڈالدیگی عوام اور دنیا ہم دونوں کا جائزہ لے گی

آپ کا مخلص

آصف علی!

بیشمار دولت اور عظیم الشان سلطنت کے مالک ہونے کے باوجود غریبوں کی سی سادہ زندگی

اعلیٰ حضرت تاجدار دکن خلد اللہ ملکہٗ کے حالات زندگی کا ایک ورق

ایثار اور خود فراموشی کی جیتی جاگتی تصویر، ایک انگریزی جریدہ کی مدح سرائی

لندن کے مشہور اخبار "جان بل" میں حضور نظام حیدر آباد کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جو ناظرین کے لئے بیحد دلچسپی کا موجب ثابت ہوگا اخبار مذکور لکھتا ہے کہ:-

"جس کی سالانہ ذاتی آمدنی ۰۰ لاکھ پونڈ ہے اور ذاتی طور پر جو ان کے قبضہ میں ایک بیشمار خزانہ ہے ان کی ذاتی ملکیت میں کتنی ہی محل اور اراضی ہے۔ ان کے پاس بیشمار نوٹ اور طلائی و روپہلی اینٹوں کو ملا کر ۵۰۰ لاکھ پونڈ کی دولت ہے۔ وہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست حیدر آباد کے موجودہ نظام ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ مالدار ہونے پر بھی آپ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور نہایت کفایت شعار واقع ہوئے ہیں

حضور نظام کی سلطنت تمام ہندوستان میں سب سے زیادہ آباد اور سب سے زیادہ زرخیز واقع ہوئی ہے اس کی ریاست کا رقبہ برطانیہ اعظم کے برابر ہے۔ اور اسکی پرتگال اور آسٹریا سے دوچند ہے۔ اور اسکی آمدنی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اور امسال ریاست ہذا کو ۰۰ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوئی ہے۔ ریاست حیدر آباد کی زمین نہایت زرخیز واقع ہوئی ہے۔ ہندوستان کی سب سے متمول ریاستوں میں یہ صف اول ہے لیکن ساتھ ساتھ غریب کسان بھی وہاں آباد ہیں۔

عہد مغلیہ کا صوبہ

قدیم مغل بادشاہوں کی جانب سے جنوب میں جو صوبہ دار مقرر ہوا تھا اس کے خاندان سے موجودہ نظام کا براہ راست تعلق ہے۔ ہندوستان میں انگریزی عملدرآمد کے طاقت پکڑتے وقت حضور نظام کے ایک بزرگ نے انگریزوں کے ساتھ دوستانہ معاہدہ کیا تھا۔ اور اس وقت سے حضور نظام برطانیہ کے وفادار دوست کے نام سے مخاطب ہوتے ہیں۔ اور رعایا انھیں حضور نظام یا اعلیحضرت کے نام سے موسوم کرتی ہے۔

حضور نظام کے پاس بڑی بھاری فوج ہے بہت سے محل ہیں۔ اور آپ برطانوی فوج میں آنریری لفٹنٹ جنرل ہیں اس قدر دولت و ثروت کے مالک ہونے پر آپ بلا ضرورت ایک پائی بھی صرف نہیں کرتے۔

ریاست حیدر آباد کے ایک محل میں ایک جانب حضور نظام کی بیشمار دولت رکھنے کے لئے ایک خاص تہ خانہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کمرہ میں حضور نظام مروجہ نوٹ، سکہ، اور چاندی سونے کی سلاخیں رکھتے ہیں نوٹوں میں بھی خاص ریاست حیدر آباد کے نوٹوں کے علاوہ بنک آف انگلینڈ کے پونڈ کے نوٹ ہیں۔ اور امریکہ کے ڈولروں کے نوٹ ہیں۔ اس کمرہ میں گھنٹوں بیٹھ کر حضور نظام اپنی دولت کا جائزہ لیا کرتے ہیں اس وقت آپ کو لا انتہا مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اعلیحضرت نظام کو بنکوں پر اعتماد نہیں اسلئے وہ اپنی دولت کو بنکوں میں نہیں رکھتے۔ لیکن چند سال پہلے آپ کو نقصان عظیم برداشت کرنا پڑا ان کے لاکھوں روپیہ کے نوٹ دیمک چاٹ گئی تھی لیکن خوش قسمتی سے یہ نوٹ ریاست حیدر آباد ہی کے تھے۔ اس لئے اُن کے بجائے نئے نوٹ چھاپ لئے گئے۔ حضور نظام خود اپنی خوراک میں بھی کفایت شعاری کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں

ہر روز تیسرے پہر اعلیحضرت اپنے محل سے لغرض تفریح تشریف لے جاتے ہیں۔ یہ محل بھی ایسا ہے جیسے سپاہیوں کی بارک .... حضور نظام کے امرا و رؤسا کے عالیشان محلوں کے مقابلہ میں آپ کے محل کی کچھ بساط نہیں تیسرے پہر آپ پایہ تخت کے وسطی مقام پر ایک مسجد ہے جس میں بلا ناغہ نماز پڑھتے ہیں۔ وہاں سے اپنی والدہ محترمہ سے ملاقات کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اس وقت شہر کی سڑکوں پر ہوشیار سپاہی پہرہ پر تعینات ہوتے ہیں سیٹی کی آواز ہوتی ہے امریکن موٹر گذرتی ہے اور رعیت آداب بجالاتی ہے کیونکہ اس میں اعلیحضرت قدر قدرت خود بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضور نظام جبوقت اپنے محل سے نکلتے ہیں ان کے محل ایک گارڈ ایک قطار میں کھڑے ہوئے قواعد کے مانند آداب پیش کرتی ہے۔ اور سلامی دیتے ہیں آپ کے باڈی گارڈوں کی وردی عام طور پر ایشیائی طرز کی ہے۔ جمیں عربوں سے لیکر حبشی تک شامل ہیں

کاغذ میں کفایت شعاری

حضور نظام کے محل میں داخل ہونے پر ایک کمرہ میں وزیٹر بک رکھی ہے۔ یہ وزیٹر بک حضور نظام کی کفایت شعاری کا ایک مرقع پیش کرتی ہے نظام میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ کاغذ بیکار نہیں جانے دیتے شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ نے ۱۹۱۲ء میں ہندوستان کی سیاحت فرمائی تھی اس وقت دہلی دربار کی تقریب پر آپ کو بڑے بڑے شامیانے لگانے پڑے تھے۔ اور اپنے باڈی گارڈ کے لئے اعلیٰ کے باعث فوق البھڑک وردی تیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ چونکہ دہلی میں اس وزیٹر بک کے تھوڑے ہی صفحہ پر ہوئے تھے اس لئے وزیٹر بک اب بھی حضور نظام کے محل میں موجود ہے۔ گو پھٹ گئی ہے۔ میلی ہو گئی ہے اور اسکا گلٹ اڑ گیا ہے۔ لیکن اب بھی اسمیں اکثر صفحات ایسے ہیں کہ جن میں لکھا جا سکتا ہے سرکاری دستاویز یا کاغذات میں اگر کوری جگہ رہ جاتی ہے تو نظام ممدوح کو نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے اور اگر ان کے سامنے وہ کاغذات پیش ہوتے ہیں تو وہ کورے کاغذ کاٹ لیتے ہیں۔ اور اگر انہیں کسی کو طلب کرنا ہو یا کوئی مکتوب لکھنا ہو تو اسکو استعمال میں لاتے ہیں

سرکاری کاغذات میں حاشیہ کے لئے اگر زیادہ جگہ چھوڑی جاتی ہے تو حضور نظام کو بڑا غصہ آتا ہے اعلیحضرت کے امرا کو اُن کے سامنے جاتے ہوئے نہایت ہوشیاری سے کام لینا پڑتا ہے۔ میرا ایک دوست حیدر آباد کے ایک نواب کا مہمان ہوا تھا۔ دونوں نے انٹرنس میں ایک ساتھ تعلیم حاصل کی تھی محل سے نواب اور میرا دوست باہر نکلے تو اس احاطہ دو موٹریں دیکھیں ایک خوبصورت رائل رولس تھی اور دوسری شورلیٹ تھی۔ شورلیٹ گاڑی کو دیکھ کر انگریز دوست نے کہا کہ ایک مہمان کی میزبانی خوب کرتے ہو، "نہیں تمہارے لئے تو رائل رالس ہے شورلیٹ میں میں سوار ہوں گا کیونکہ میں حضور نظام سے ملنے جا رہا ہوں۔

ایک دوسرے نواب کی بیگم جو حضور نظام کی نزدیکی رشتہ دار تھی ان کا تجربہ بھی عجیب تھا۔ اعلیحضرت کے خاندانوں میں کسی کی موت واقع ہو گئی یہ بیگم تعزیت کے لئے حضور نظام کی خدمت میں جا رہی تھیں اس وقت اس بیگم کے شوہر نے کہا کہ اگر میں تمھاری جگہ پر ہوتا تو زیورات اور جواہرات پہن کر کبھی کبھی نظام موصوف کی خدمت میں نہ حاضر ہوتا۔ اور خصوصاً یہ قیمتی موتی کا ہار پہن کر تو کبھی بھی نہ جاتا۔ اس! میں اس کی پرواہ نہیں کرتی یہ کہکر بیگم چلیگئی ایک گھنٹے کے بعد بیگم واپس آئی اور اپنے خاوند سے کہا کہ تمھاری بات سچ نکلی یہ مجھے پسند ہے یہ کہکر اعلیحضرت نے موتی کا ہار لے لیا۔

حیدر آباد میں حضور نظام کے متعلق مختلف روایات مشہور ہیں۔ اجنبی شخص آپ کو محل کا ایک معمولی سا نوکر سمجھتا ہے۔ شیرینی فروشوں سے بھی نظام خوش نہیں ہوتے اور اپنے امرا کو فضول خرچی کے لئے ڈانٹ ڈپٹ بتاتے ہیں۔

ایک دفعہ اعلیحضرت اپنے بعض امرا کیساتھ گھوڑ دوڑ کی شرطیں گئے۔ نواب کو ملائی کی برف کھانے کی خواہش ہوئی۔ اور ایک امیر ان کے لئے آئس کریم لے آیا۔ لیکن اُس برف والے کو دو جانے آنے زیادہ دیدیے جو حضور نظام کو ناگوار معلوم ہوئے۔

حضور نظام نہایت دانا اور زیرک ہیں مسلم تہذیب اور تعلیم کے آپ بہت بڑے پشت پناہ ہیں کتابیں پڑھنے کا آپ کو بہت شوق ہے۔ اور اپنے امرا سے بھی وہ یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ وہ کس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور جب وہ کسی کتاب کا نام لیتے ہیں۔ تو آپ اُس کو پڑھنے کے لئے مانگ لیتے ہیں

لارڈ اروِن جس وقت حیدر آباد تشریف لے گئے تو طلائی پلیٹ باہر نکالنے کے لئے آپ کا دل نہیں چاہتا تھا لیکن آخر کار یہ پلیٹیں نکالنا پڑیں۔ اس خیال سے کہ انہیں کسی قسم کی ضرب نہ پہونچے نظام ممدوح ان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہے نظام دنیا کے سب سے بڑے مالداروں میں ہیں آپکے

رسالہ الطبیب لکھنؤ

ملک کے مشہور فاضل طب جناب مولانا حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر کی زیر ادارت رسالہ مذکور شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ جس کے متعلق بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ صوبجات متحدہ کا سب سے پہلا آئینہ حقیقت ماہوار باتصویر سائنٹفک رسالہ تاریخی و ادبی دلچسپی کا زبردست مجموعہ علمی و عملی کارناموں کا نایاب ذخیرہ طبی عظمت کا محافظ کاملان فن کی زندگی کا اصلی مرقع۔ مریضوں کو مفت و بہترین مشورہ دینے والا اصول حفظان صحت اسباب علامات و معالجات سے اہل ملک کو خبر کرنے والا۔ فن ڈاکٹری، سائنس، علم طب، کے قدیم و جدید معلومات بہم پہونچانے والا نہایت آزادانہ و محققانہ مضامین لکھنے والا، طبیبوں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کا سچا خادم انجمن طبیہ بورڈ آف انڈین میڈیسن ممالک متحدہ اور شبع الطب کالج کا آرگن، جس کی قیمت صرف عہ مع محصول ڈاک ہے۔ کاغذ سفید ٹائیٹل رنگین تقطیع ۲۰/۲۶ اگر آپ کو ایسے گراں قدر اور محققانہ مضامین سے فائدہ اُٹھانا اور گھر بیٹھے طبی دنیا کی سیر کرنا مقصود ہے تو فوراً ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیے

پتہ

منیجر رسالہ الطبیب، کٹرہ ابو تراب خاں، لکھنؤ

قانون تنازعات تجارت کا مسئلہ

شملہ ۲۱ رجون۔ قانون تنازعات تجارت جس پر اسوقت عملدرآمد ہوتا ہے۔ مئی ۱۹۳۴ء کو اس کی میعاد ختم ہو جاتی ہے حکومت ہند کا خیال ہے کہ اس قسم کا قانون ضروری ہے اور ممکن ہے کہ یہ ایک مستقل قانون سے بدل جائے لہذا حکومت نے صوبجاتی حکومتوں سے دریافت کیا ہے کہ کیا قانون مذکور کا مستقل قانون میں تبدیل کر دینا مناسب ہوگا۔ ثانیاً اس قانون کے متعلق ترمیمات پیش کی جائیں توقع کی جاتی ہے کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک جوابات موصول ہو جائیں گے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ اگست ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۲۲ دسمبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر عہ فیصدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ آخر دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرالیں۔

کانپور ورود مسعود

خانصاحب ڈاکٹر سید مسعود علی صاحب رضوی ۳۳ سال ملازمت سرکار کے بعد پنشن پاکر لغرض مطب کانپور تشریف لاکر محلہ چمن گنج۔ شفیع آباد متصل پارک قیام پذیر ہوئے ہیں ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے تجربہ و قابلیت سے فائدہ اٹھاویں۔ نسوانی امراض کا علاج خاص طور پر بذریعہ پاس شدہ لیڈی (قابلہ) پردہ کا اہتمام ہے

ٹرکی کے مختار کل مصطفے کمال پاشا کے حالاتِ زندگی

سکندر اعظم اور گری بالڈی کا مثیل

کمال پاشا شیر دل انسان ہے ۔ زندہ دل حکمران ہے ۔ ملک کی قسمت کا کاتب ہے ۔ اور ٹرکی کا مختار کل ہے ۔

اُس میں بڑی بھاری قابلیت ہے ۔ اور کام کرنے کی بھی طاقت بڑی ہے ۔ لاثانی حب الوطنی ہے اور فوجی ماہر ہے البتہ فطرت سے سرکش ہے ۔ اسکا مقابلہ سلیمان تباہ ۔ تیمور لنگ ، چنگیز خاں ، اور نپولین سے کیا جاسکتا ہے ۔ اگر وہ زمانہ قدیم میں پیدا ہوتا تو اسمیں کوئی شک نہیں کہ سکندر اعظم کے مانند اُس نے آدھی دنیا فتح کر لی ہوتی ۔

اس کو اپنی قوم کی طاقت پر بڑا ناز ہے ، اور مستقبل کے روشن ہونے میں اسکو کوئی شبہ نہیں ہے ۔ وہ اپنی آواز کو ٹرکی کی آواز سمجھتا ہے ۔ اس کو اپنے ضمیر پر بڑا ناز ہے ۔ آپ نے ایک موقع پر کہا ہے کہ :- ابھی تھوڑے دنوں تک عوام کو راستہ دکھاؤنگا دس یا پندرہ سال تک اور حکومت کروں گا ۔ اس دوران میں ان کے پاؤں جم جائیں گے ۔ انہیں نیک و بد سمجھنے کی تمیز ہوگی ۔ تب میرے بچے اپنے ملک پر خود ہی حکومت کریں گے ۔ میں ڈکٹیٹر ہوں اور ابھی کئی سال تک مختار کل رہوں گا ۔ بہر ضرورت یہ اسلئے کہ آیندہ کسی دوسرے مختار کل کی ضرورت پیش نہ آئے ٹرکی میں ڈکٹیٹر شاہی نہیں بلکہ سچی جمہوری حکومت کا دور دورہ ہے "

یہ کمال پاشا کے خیالات ہیں ان میں ان کو کہاں تک کامیابی ہوگی یہ تو خدا ہی کو معلوم ہے ۔ یا کوئی پیشین گو بتا سکتا ہے ۔

کتاب کا مصنف ایک دفعہ کمال پاشا سے ملا تھا اس نے سکندر اور گری بالڈی سے ان کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ تو اس زمانہ کے مرد اعظموں میں سے ایک ہیں ۔ اگر آپ ممالک غیر میں جائیں ۔ تو لاکھوں آدمی آدمی آپ کے دیدار کے لئے اُمڈ پڑیں ۔ اس کے جواب میں انہوں نے جو کچھ کہا وہ آج بھی کانوں میں گھنگھرو کے مانند گونج رہا ہے انہوں نے کہا کہ :-

بھائی ! میری اسقدر تعریف کیوں کرتے ہو ایسے تاریخی مشاہیروں سے میرے جیسے خادم کا مقابلہ کرنا زیب نہیں دیتا ۔ میرا نام صرف مصطفے کمال ہے ۔ البتہ اگر آپ میری قدر دانی کرنا چاہتے ہیں تو مجھے ٹرکی کا مصطفے کمال کہدو ۔ بس اس سے آگے کچھ نہ کہو اہل ٹرکی کمال پاشا کے ہم وطن ان کی عزت میں فاتح ۔ پاشا اور غازی کہتے ہیں ۔ اس کے علاوہ وہ کمال پاشا کو کوئی لقب اختیار کرنے کو تیار نہیں ہیں ۔

کمال پاشا مجلسی طور پر مغربی تہذیب کے مقلد ہیں وہ وقت کی پابندی کے بڑے قائل ہیں ۔ کھیتوں کی قلعہ رانی میں وہ موٹر کا استعمال اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں ۔ کالر ، نکٹائی ، پینٹ ، ہیٹ ، اور بوٹ ان کی پوشاک میں شامل ہے جس سے ٹرکی میں اس قسم کی پوشاک کو عام طور پر پسند کیا جارہا ہے ۔ جو عورتیں کبھی پردہ کی چہار دیواری میں قید تھیں وہ آج بازاروں میں سودا خریدتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ۔

غرضیکہ وہاں جو کچھ تبدیلی ہوئی ہے اس کے متعلق تاریخ کی ورق گردانی کر جاؤ ۔ لیکن اسقدر کم عرصہ میں کسی ایک آدمی نے آج تک اسقدر انقلاب پیدا نہیں کیا اخلاقی ، جسمانی ، مجلسی ، مذہبی ، اور سیاسی انقلابات کا ایک ساتھ نعرہ لگانا کمال پاشا جیسے مرد اعظم کا ہی کام ہے ۔ اسقدر صورت حالات ہونے پر بھی کمال پاشا میں بھی مشرق کی جھلک پائی جاتی ہے ۔ ٹرکی کا ایک نصف یورپ اور نصف ایشیا میں شمار کیا جاتا ہے اسلئے کمال پاشا میں کچھ ایشیائی بو بھی ہونا چاہئے چنانچہ دوران گفتگو میں چند جملے ان کی زبان سے نکلے جو اس امر کی تائید کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ :-

بھائی سچ پوچھو تو ایک نہیں دو کمال پاشا ہیں ۔ اول تو وہ جو تمھارے سامنے کھڑا ہے اور گوشت پوست کا تپلا بنا باتیں کر رہا ہے ۔ وہ ایک دن گذر جائیگا اور دنیا کو ضرور الوداع کہہ جائیگا ۔ اسلئے میری نگاہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے ۔ دوسرا کمال پاشا وہ ہے کہ جس کو میں مرا ہوا نہیں کہہ سکتا ۔ جو ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا ۔ اسکو میں بطور نمایندہ پیش نہیں کر سکتا ۔

کمال پاشا نے جمہوری حکومت کے سب ارکین کی جانب انگلی اُٹھا کر کہا ۔ کہ لوگ ہیں جو ملک کے گوشہ گوشہ میں کمال پاشا کے نام کے نعروں سے نئی زندگی کے لئے فوج میں روح پھونکا کرتے ہیں ۔

میں تو ان کارناموں کا اپنے آپ کو مرقع سمجھتا ہوں اور اسی کے مطابق بننے کی کوشش کرتا ہوں

مصطفے کمال پاشا ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ عہد حکومت کے بعد اب بہت کچھ بدل گئے ہیں ۔ اس عرصہ میں انہوں نے عیش و آرام کی جانب ذرا بھی توجہ نہیں ۔ نہ کبھی دولت کی پرواہ کی اور نہ عزت کی اور نہ انہوں نے باپ اور ماں کی پرواہ کی ۔ اور نہ عیال و اطفال کی ان کیلئے جو کچھ بھی ہے ۔ ملک ہے ، ملک نام پر ہی کمال پاشا نے جان و مال کی بازی لگا رکھی ہے ۔

قسطنطنیہ اور انگورہ کا ایک بھی ایک ایسا مکان نہوگا ۔ جہاں کمال پاشا کی تصویر لگی ہوئی نہ ہو ۔ انگورہ کے لوگ اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھتے ہیں کیونکہ کمال پاشا گھریلو پوشاک پہنے ہوئے بازاروں میں بھی ٹہلتے رہتے ہیں ۔ اور تمام ادنی و اعلےٰ ان سے باتیں کرتے ہیں ۔

کمال پاشا کی بیماری کی خبر اڑنے پر انگورہ اور اور قسطنطنیہ میں بڑی بےچینی پھیل جاتی ہے ۔ اس وقت آپ بذات خود قسطنطنیہ دار الخلافتہ میں جاتے ہیں اور لوگوں کو تشفی دیتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ جب تک ٹرکی دنیا میں عزت کی جگہ حاصل نہ کرے گا اس وقت تک مروں گا نہیں ۔

ہندوستانی اراکین ایگزیکٹیو کاؤنسل کیخلاف الزامات کی مذمت

ہندوستانی مندوبین پارلیمنٹری کمیٹی کا شدید احتجاج

لندن ۲۷ جون قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ سر پیرگ ہیگن ایک سابق آئی ، سی ، ایس نے جائنٹ پارلیمنٹ کمیٹی کے سابقہ اجلاس میں شہادت دیتے ہوئے والسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کے ہندوستانی اراکین کے خلاف الزام لگایا تھا ۔ کہ وہ انگریز اراکین آئی ، سی ، ایس ، پر ہندوستانی اراکین آئی ، سی ، ایس کو ترجیح دیں گے ۔ اور ان کی جانب داری کریں گے ان کے اس الزام کو ہندوستانی مندوبین جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی نے برا منایا اور بات بھی ایسی تھی اس دن چونکہ وقت نہ تھا اس لئے ہندوستانی مندوبین مذکور سے چند ایک سوالات کرنے کے علاوہ مزید کارروائی نہ کرسکے لیکن آج کے اجلاس کے شروع ہوتے ہی سب سے پہلے سر تیج بہادر سپرو نے اسی امر کے متعلق تقریر کی

اور فرمایا کہ یہ چیز ایسی نہیں ہے کہ جسے نظر انداز کر دیا جائے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اس سلسلہ میں تحقیقات کیجائے ہم ہندوستانیوں کے نزدیک اس امر کی تحقیقات کی اشد ضرورت ہے ۔ کہ سر پیرگ ہیگن نے ہندوستانی اراکین ایگزیکیٹو کونسل کے خلاف جو الزامات عاید کیے ہیں کیا وہ صحیح ہیں ۔ میں اپنے وطن کے نام پر سر ہیگن کے عائد کردہ الزامات کے خلاف شدید احتجاج بلند کرتا ہوں ۔ اور اعلان کرتا ہوں کہ وہ سراسر بے بنیاد ہیں ۔

ڈاکٹر سپرو کے اس احتجاج پر لارڈ ریڈنگ لارڈ ارون اور لارڈ ہارڈنگ نے تقریریں کیں اور سب نے ہندوستانی اراکین ایگزیکیٹو کاؤنسل کی فرمانبرداری کا اعتراف کیا اور فرمایا کہ ان کے خلاف یہ الزام درحقیقت قابل مذمت ہے ۔

سر تیج بہادر سپرو اور دیگر ہندوستانی مندوبین مطمئن ہوگئے کہ سر ہیگن کے الزام کے ضرورت کے مطابق مذمت ہوگئی ۔

سر تیج بہادر سپرو نے ان تینوں شخصیتوں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے ہندوستانی اراکین کی خدمات کا اعتراف کیا ۔

ہندوستانی کاریگری کی کامیابی

صرف چمڑے ہی سے تیار ہونے کی وجہ سے فلیکس شوز نے تمام ہندوستانی بنے ہوئے شوز میں شہرت حاصل کی ہے !

فلیکس شوز تمام چمڑے ہی سے بنے ہونے کا دعوی رکھتے ہیں ۔ ان کے واسطے چمڑا کانپور میں فلیکس ہی کے کارخانے میں فلیکس شوز کے واسطے خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے ۔ اس فیکٹری میں بذریعہ بڑی بڑی مشینوں اور پیٹنٹ طریقوں سے جو کہ صرف فلیکس فیکٹری ہی کے واسطے ہیں ، وضعدار آرام دہ اور مضبوط شوز بنتے ہیں ۔

4/8 4/8 3/15

فلیکس آکسفورڈ شو

ہندوستان میں سب سے زیادہ مشہور آکسفورڈ شو جسمیں دوہرا تلا اور عمدہ اپر لگا ہوا ہے ۔

براؤن فیجوڑا Rs. 4/8
سیاہ " Rs. 4/4

فلیکس ڈربی شو

ایک مشہور ڈربی شو اس میں لچکدار مائم کروم کے خاص چمڑے کا اپر لگا ہوا ہے ۔ ضرورت سے زیادہ مضبوط تلا اور آرام دہ ہے ۔

براؤن فیجوڑا Rs. 4/8
سیاہ " Rs. 4/4

فلیکس فل سلیپر

گرمی کے موسم میں اور ہر موقعہ پر استعمال کرنے کے لئے بینظیر شو جس میں مضبوط تلا خوبصورت لائینگ اور عمدہ کروم چمڑے کا اپر لگا ہوا ہے ۔

براؤن فیجوڑا Rs. 3/15
سیاہ " Rs. 3/12

GENUINE INDIAN MADE

FLEX FOOTWEAR

فلیکس شوز کی تعجب انگیز شہرت نے ثابت کر دیا ہے کہ تجربہ کار ہندوستانی لوگ اپنی ضرورت کے واسطے صرف یہی ہندوستانی بنے ہوئے شوز خریدتے ہیں

آپ کے شہر میں فلیکس ایجنٹ ہیں آپ ان کی دوکان پر جاکر انکے اسٹاک میں فلیکس کے وضعدار شو دیکھئے ۔

نئی ایجنسیوں کی شرائط کے واسطے
بھلہ شو کمپنی مسٹن روڈ ۔ کانپور
و انار کلی ، لاہور
سے خط و کتابت کیجئے

کانپور ایجنٹ
مسرس آغا برادرس
کشمیری ہاؤس ، مسٹن روڈ ۔ کانپور
دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ
لکھنو ، اٹاوہ ، فتح پور ۔ وغیرہ

ہندوستان پر فرقہ پرستوں، دولتمندوں اور والیان ریاست کا قبضہ

جوائنٹ سیلکٹ کمیٹی کے سامنے کرنل ویجوڈ کی شہادت اور جدید دستور ہند

لنڈن ۲۸ جون۔ سیلکٹ کمیٹی کے سامنے کل کے اجلاس میں شہادت دیتے ہوئے کرنل ویجوڈ نے قرطاس ابیض کی بجائے ایک اسکیم پیش کی تھی جسمیں ہندوستانی مجلس آئین ساز میں برطانوی پارلیمنٹ کی نمایندگی وغیرہ پر زور دیا گیا ہے۔

آپ نے قرطاس ابیض کو ایک تنگ نظرانہ امرائیت کا تاج بتلاتے ہوئے بے انتہا مذمت کی۔ آپ نے فرمایا کہ قرطاس ابیض میں بلاشبہ سوائے کمیونزم کے مذاہب مالیات اور ملازمتوں کے لئے تحفظات ہیں۔ لیکن غربا کے لئے کوئی تحفظ نہیں حتیٰ کہ انھیں حق رائے دہی بھی حاصل نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ مجوزہ وفاقی مجلس آئین ساز مطلق العنان والیان ریاست۔ فرقہ وارانہ مفاد اور مال دولت کے نمایندوں پر مشتمل ہے۔ یہ لازمی طور پر مذہبی اختلافات کو اور زیادہ اہم بنا دے اور بے پناہ قومیت و علیحدگی و جدائی کے ہر بے رحمانہ رواج کا تحفظ کرے گی۔ اور ہر ناکامی کا سہرا انگلستان یا برطانی حکام کے سر بندھے گا۔

جدید اسکیم؟

اس ہیئت کی پارلیمنٹ کی نہ تو ہم حمایت کر سکتے ہیں اور نہ ہندوستان کے باشندوں کے حوالے کر سکتے ہیں۔ اس لئے آپ نے تجویز کیا کہ ایک ایسی مرکزی مجلس آئین ساز ہونی چاہئے کہ جو ریاستوں کے دس نمایندوں۔ اقوام کے نامزد شدہ ۴۰ دعارضی) نمایندوں برطانی پارلیمنٹ کے ۳۰ نمایندوں صوبجاتی مجالس آئین ساز کے ذریعہ بلاواسطہ منتخبہ ۰، نمایندوں اور دس برطانی حکام پر مشتمل ہے۔

آپ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ایسی اسمبلی کو برطانی پارلیمنٹ کے نمایندوں کی وجہ سے کاغذی تحفظات کی ضرورت نہ رہے گی۔ اور یقین کیا جاسکتا ہے کہ ایسی اسمبلی ان چیزوں کا تحفظ کرے گی۔ جو فہرست تحفظات میں درج ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ انگریزی حکومت کی آزادانہ روایت کا تحفظ بھی کرے گی۔ برطانی نمایندے دارالعوام کے پندرہ اور دارالامرا کے پندرہ ارکان پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ جن کو دونوں ایوان علیحدہ علیحدہ منتخب کرینگے اس لئے دارالعوام کا نمایندہ ایوان کے سامنے اور بلاواسطہ طور پر برطانی باشندوں کے سامنے ذمہ دار ہوگا یہ ارکان ہندوستانی اجلاس کے زمانہ میں ہندوستان جائیں گے۔ اور ان کی جگہ یہاں مجالس آئین ساز کے ارکان کو دی جائیں گی۔ جن کا انتخاب مذکورہ بالا طریق پر عمل میں آئے گا۔

برطانیہ کی ناکامی

آپ نے مسٹر بالڈون کے اس انتباہ سے اتفاق رائے کیا کہ سامنے کی گاڑی پر سوار ہونے کی توقع کو ضایع نہ کیا جائے۔ مگر فرمایا کہ بے یار و مددگار لوگوں کو خود ان کے حوالے کر دینے کی بجائے ان لوگوں کے سپرد کر دینا بہتر نہیں ہے۔ جو برطانویوں سے بھی زیادہ برے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں جنوبی افریقہ کے رنگین لوگوں کا حوالہ دیا۔ جسکو آپ نے برطانیہ کی ناکامی پر محمول فرمایا کہ جب اختیارات دیے گئے۔ تو ان کو نہ تحفظات دیے گئے نہ حق رائے دہی۔

آپ نے ان ہی وجوہ کی بنا پر قرطاس ابیض پر اعتراض کیا ہے۔

حکومت بدرجہ نوآبادیات کے وعدے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ہمیں ایک ایسا آئین مرتب کرنا چاہئے کہ جسے ہم تمام ہندوستانیوں کے حق میں بہتر سمجھتے ہوں اس کو ہندوستان کے سامنے منظوری یا نامنظوری کے لئے پیش کر دینا چاہئے۔ جیسا کہ ہم نے سیلون کے معاملہ میں کیا۔

ضرورت سے زیادہ بار

حق رائے دہی کی تجاویز کی مذمت کرتے ہوئے کرنل ویجوڈ نے صوبجات میں بالعین کو حق رائے دہی کا مطالبہ کیا۔ اور خاص طور پر فرقہ وارانہ حلقہ جات انتخاب کی مذمت کی جسکا مطالبہ آپ کے خیال میں فرقہ پرست فرقہ پرست رہنماؤں نے ذمہ دار حکومت کے خوف سے کیا ہے۔ آپ نے مشترکہ فہرست انتخاب پر زور دیا۔ جیسا کہ سیلون میں ہے۔ جو اس امر کی ایک شاندار مثال ہے کہ فرقہ وارانہ نمایندگی سے کس طرح نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

لنڈن۔ ۲۱ جون مارننگ پوسٹ نے ایک مضمون شروع کیا ہے جسکی ابتدا میں پروفیسر جے مارگن مشہور قانون داں قرطاس ابیض کی مذمت کرتے ہیں پہلے مضمون میں وفاقیت کے خطرات اور تحفظات کی ناکافیت پر بحث کی ہے۔

بحکم مولوی حشمت علی خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر اکبرپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۱۶۳

بعدالت مال تحصیل اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

ٹھاکر پرشاد زمیندار موضع سریتاں پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعی

جنا ھا بدلوا ولد پنچم وکلوا ولد ہنگوا وسکھوا ولد پریما وچینوال ولد بھوپیلا و بدلوا ولد گھو لنا چمار ساکن سنچیڈی پرگنہ کانپور و بیوہ مسماۃ تلوکوا چمار ساکن رور اکاشتکار موضع سریتاں پرگنہ اکبرپور مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ جون ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر دیگر جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تمکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ [illegible]

بحکم بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر ڈیراپور ضلع کانپور

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۳۷۱

بعدالت مال ڈیراپور مقام ڈیراپور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ نالش مراجی لال بنام تم مسماۃ رام کنور وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا۔ ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان ۳۶ لغایتہ ۱۳۳۹ف بتاریخ ۱۴ جولائی ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ۷۸/۶/۶ جو باز روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل ذیل درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۹۲	۱۴	۰
خرچہ نالش	۱۴	۹	۰
سود بابتہ زر اصل خرچہ نالش	۳	۱۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۰	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۵	۶
	۱	۵	۶
	۶	۸	۰
میزان	۱۲۳	۶	۶
	۴۵	۰	۰
میزان کل	۷۸	۶	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الفاری ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مسماۃ رام کنور زوجہ شیوگوپال و اقبال بہادر ولد شیوگوپال قوم برہمن ادستی ساکن گھول پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۷۸/۶/۶ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۳ جولائی ۱۹۳۳ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ ڈیراپور موضع امولی کورمیان محال گیادین۔

نمبر	رقبہ	لگان
۱۰۹	۱۸ا	للعہ ۳/۹
۱۴۵	اہر	"
۳۱۹	۲ااہر	"
۳۲۳	۱۵ا	"
۱۹۳	۱۰ہ۵	"
۵ قطعہ	۱۰ہ۱ا	للعہ ۳/۹

(دستخط حاکم عدالت) (مہر عدالت)

جاپان اور ہندوستان کے تجارتی معاملات پر گفت و شنید

شملہ ۲۴ جون۔ جاپان اور ہندوستان کے مابین تجارتی صلح کی گفت و شنید کے متعلق ابھی تک کوئی اور خاص اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لیکن اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ لنڈن میں گفتگو کیجائے واقعہ یہ ہے کہ گفت و شنید شملہ میں ہوگی اور اس میں ہر دو ممالک کی حکومتوں اور ہر دو ممالک کے تجارتی طبقہ کے نمایندے شریک ہوں گے۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ حکومت ہند نے غیر برطانوی پارچہ پر زائد محصولات بحری عائد کرنے سے قبل حکومت ٹوکیو کو ہوکیا تھا کہ وہ گفت و شنید کرے لیکن اس نے تاخیر کی اور اس وجہ سے حکومت ہند نے وہ کیا جو اسالانہ کے اعتبار سے کرنا چاہئے تھا۔

۲۹۰
پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدشو ویدامرت دھارا کی
چند دوائیں متعلقہ خوبصورتی

چت موہنی (رجسٹرڈ) ابٹن
اس ابٹن کو غسل کے وقت استعمال کرنے سے چہرے کے بدنما کیل چھائیاں وغیرہ دور ہو جاتی ہیں چہرے کی رنگت نکھر جاتی ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴

حسن افزا (رجسٹرڈ) اول سندری
غسل کے بعد استعمال ہوتا ہے یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے اور داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے غسل کے پہلے ابٹن اور غسل کے بعد حسن افزا استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴

شیر بس (رجسٹرڈ) یہ دوائی صرف چہرے کی چھائیوں کے واسطے ہے اس سے تمام چھائیاں دور ہو جاتی ہیں قیمت دو روپے نمونہ ۸

مچھ رعب (رجسٹرڈ) موچھیں بڑھانے کا تیل!
یہ تیل نہ صرف موچھوں کو بڑھاتا ہے بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے اور ان کو قائم و ملائم بناتا ہے۔ رعب دار چہرہ کیا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۶

باغ پھول تیل (رجسٹرڈ)
بالوں پر تمام تیلوں کا سرتاج ہے بالوں کو نرم و ملائم بناتا ہے اور بڑھاتا ہے۔ سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے عطر خوشبو دار ہی نہیں بلکہ دماغ کے لئے مفید ہے قیمت ایک روپیہ

اکھو ٹھنڈ (رجسٹرڈ) سرمہ نمبر ۱
یہ سرمہ روزانہ استعمال کے واسطے ہے آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے بصارت کو قائم رکھتا ہے اور طراوت بخشتا ہے قیمت فی تولہ ۸ ۶ ماشہ ۴

پران سکھ (رجسٹرڈ) پستانوں کو ڈھیلے ڈھیلے ہونے کو اصلی حالت پر لاتا ہے بڑھے پستان واقعی عورت کے لئے وبال جان ہوتے ہیں قیمت ۴ روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

بال اڑانے کی بے نظیر دوائی
اس دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر جسم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑ سے دور ہو جاتے ہیں جس نے منگوایا تعریف کی قیمت فی ڈبیہ ۶

مصالح پان (رجسٹرڈ) پان کھانیوالے اصحاب کو جنہیں سفر میں عموماً پان نہیں ملتا از حد تکلیف ہوتی ہے اس واسطے یہ مصالح بنایا گیا ہے ایک چٹکی منہ پر رکھ دیجئے پان تیار ہے۔ ویسے ہی رنگ اور مزا آویگا۔ اس کے علاوہ بدبوئے دہن کو دور کریگا اور امساک بڑھائے گا۔ بلغم اور رطوبت کو خشک کریگا قیمت ایک روپیہ (ڈبہ) نمونہ ۸

گولی پان (رجسٹرڈ) وہ لوگ جو پان کا ذائقہ بغیر منہ میں ڈالنے کے پان کا مزا لینا چاہتے ہیں وہ ان گولیوں کو کھاویں ایک گولی کھانے سے پان کا مزا بھی آویگا اور رنگ بھی اور واقعی اوصاف مصالح پان جیسے ہیں قیمت ۹۰ گولی ایک روپیہ۔ ۳۰ گولی ۸

امرت دھارا ... (فہرست مفت طلب کریں)

المشتہر مینیجر امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور
خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

قانونی کونسل صوبہ متحدہ

آیندہ اجلاس میں پیش ہونے والی تجاویز

۲۷ جون سے بمقام نینی تال قانونی کونسل صوبہ متحدہ کا جو اجلاس ہونے والا ہے اس میں حسب ذیل مسودات قانون اور رزولیوشن پیش ہوں گے۔

انسداد بدچلنی کا مسودہ قانون

مسٹر ایڈورڈ احمد شاہ تحریک کریں گے کہ صوبہ متحدہ میں بدچلنی کا انسداد کے مسودہ قانون کو زیر غور لا کر منظور کیا جائے۔

نابالغوں کی تمباکو نوشی کے انسداد کا مسودہ قانون

مسٹر ایڈورڈ احمد شاہ اس مقصد کیلئے ایک مسودہ قانون پیش کرنے کی اجازت طلب کریں گے کہ صوبہ متحدہ میں نابالغوں کو تمباکو نوشی سے روکا جائے اور مسودہ قانون کو پیش کرنے کے بعد تحریک کریں گے کہ اسے کسی سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

محکمہ آب پاشی کی منتقلی

خان بہادر محمد ہادی یار خاں تجویز کریں گے کہ یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اعلیٰ حکام کو کونسل کی اس رائے سے مطلع کر دے کہ محکمہ آب پاشی کا انتظام ایک وزیر کے حوالے کر دیا جائے جو کونسل کے سامنے جواب دہ ہو۔

کورٹ انسپکٹر کون لوگ ہونگے

چودہری دہرم سنگھ تحریک کریں گے کہ اس صوبہ کے ان جملہ کورٹ انسپکٹران اور اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹروں کو جو قانونی ڈگری نہ رکھتے ہوں عام پولیس سروس میں واپس بھیجدیا جاوے اور اُن کی جگہ پر قانونی ڈگری رکھنے والے اشخاص براہ راست بھرتی کیے جائیں

مقدمات فوجداری کی اپیل

کنور گرودر سنگھ تجویز کریں گے کہ قانون فوجداری میں اس قسم کی ترمیم کر دی جائے کہ مقدمات فوجداری کے اپیل کی سماعت ڈسٹرکٹ یا سینیر مجسٹریٹوں کے بجائے سشن ججوں کے سامنے ہوا کرے۔

لگان و مالگذاری میں تخفیف

کنور جنیدر بہادر سنگھ اس مطلب کی تجویز پیش کریں گے کہ لگان و مالگذاری میں تخفیف کی کمیٹی کی سفارشات پر اس وقت تک عملدرآمد نہ ہو جب تک کہ کونسل انپر غور خوض کر کے انھیں منظور نہ کر لے صوبہ میں صرف ایک عدالت عالیہ ہو۔

رائے صاحب راجیشری پرشاد تحریک کریں گے کہ لگان و مالگذاری میں تخفیف کی کمیٹی مقرر کی کہ جو تحقیقات کر کے رپورٹ کرے کہ کون سا طریقہ اختیار کیا جائے کہ اس صوبہ میں صرف ایک عدالت عالیہ ہو۔

منصرم اور ریڈر کون لوگ ہوں

لالہ شیام لال سفارش کریں گے کہ آیندہ ہائی کورٹ میں چیف کورٹ اور ڈسٹرکٹ ججوں کی عدالت کو منصرم اور ریڈر صرف قانونی ڈگری رکھنے والے ہوں۔

تحریک سول نافرمانی کو ختم کیجیے

شملہ ۲۷ جون۔ پنجاب ہندو سیوک سبھا نے گاندہی جی کو ایک خط لکھ کر استدعا کی ہے کہ تحریک سول نافرمانی کو ختم کیجیے اور ہندوستان کیلئے اصلاحات کی مزید قسط حاصل کرنے میں حکومت سے تعاون کیجیے۔

مجوزہ صوبہ اڑیسہ کا نظم و نسق

ابتدائی تحقیقاتی امور کیلئے حکومت ہند کی کمیٹی

شملہ ۲۴ جون۔ دفتر اصلاحات ہند نے اعلان کیا کہ مسٹر جے۔ اے ہیک آئی، سی، ایس کی زیر صدارت ایک مجلس تحقیقاتی حسب ذیل اشخاص پر مشتمل قائم کی گئی۔ جو مجوزہ صوبہ اڑیسہ کے نظم و نسق کے معاملات کی تحقیقات کرے گی۔ اور اس کے مسائل کو بہت قریب سے مشاہدہ کر کے اپنی سفارشات پیش کرے گی صوبہ اڑیسہ کی حدبندی کے مسئلہ سے اس مجلس کو کوئی علاقہ نہیں ہوگا۔ ارکان مجلس کی تحقیقات یہ ہیں:۔

رائے بہادر لکشمی مہنتی، رائے بہادر کوکھناتھ مصرا۔ بابو بیربل چندرا۔ مسٹر مارہ سندرداس۔ راؤ صاحب این ایم رام مورتی، مسٹر ڈبلیو او نیوزین آئی، سی، ایس، مسٹر این سیناپتی آئی سی، ایس مسٹر دی، راما سوامی، آئی، سی، ایس اس مجلس کے سکریٹری ہوں گے۔

تیسری گول میز کانفرنس کے آخر میں وزیر ہند نے حکومت برطانیہ کا منشا ظاہر کیا تھا۔ کہ صوبہ اڑیسہ کو ایک علیحدہ گورنری دی جائے۔ حکومت ہند چاہتی ہے کہ پارلیمنٹ کا فیصلہ حسب ذیل ہے اور یہ نئے کی حیثیت سے نئے دستور میں پیش ہو لیکن اس سے قبل چونکہ ارد گرد کے صوبوں کے انتظامی معاملات اور اس صوبہ کے نظم و نسق کو نہایت قریب سے مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے حکومت ہند ایک ابتدائی تحقیقاتی مجلس مقرر کرتی ہے۔

قرطاس ابیض میں صوبہ اڑیسہ کی جو حدود بیان کی گئی ہیں یہ اس ہی کی بنیاد پر اپنی تحقیق کرے گی جس کے اہم مباحث یہ ہوں گے:۔

صوبہ کا صدر مقام کونسا ہو

نئے صوبہ کے دفاتر، ایوان آئین ساز۔ گورنمنٹ ہاؤس وغیرہ .... کس مقام پر بنائے جائیں اور اس پر کیا صرف آنے کی توقع ہے۔

یونیورسٹی، عدالتیں، انجینری کے محکمے وغیرہ شعبہ جات سے ملحق رکھے جائیں یا علیحدہ رکھے جائیں۔ آیندہ دور میں اس صوبہ کو آل انڈیا حکام اور افسران سے کام لینے میں ضرورت پڑے گی یا اپنے صوبہ میں اسکا انتظام ہو سکے گا وغیرہ۔

صوبوں میں دو عملی حکومت ہرگز قایم نہ کی جائے!

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی اجلاس میں تجویز!

لندن ۲۴ جون۔ کل اجلاس میں مسٹر سچانندا سنہا نے پارلیمنٹ کمیٹی میں شہادت دی۔ اور قرطاس ابیض میں کئی ترمیمات پیش کیں۔ فیڈریشن کی تاریخ معین نہ کرنے سے متعلق آپ نے کئی بنیادی اعتراض کئے آپ نے صوبجات میں دو عملی حکومت قایم کرنے کی سخت مخالفت کی اور مشترکہ وزارتوں کے قیام پر زور دیا۔ گورنروں کو آرڈی نینس جاری کرنے کے اختیارات کی بھی مخالفت کی۔ اس سلسلہ میں مسٹر غزنوی، اور چودھری ظفر اللہ خاں نے سوال کیا کہ کہ اگر وفاقی میزانیہ مصارف کو پورا کرنے سے قاصر ثابت ہوا تو اُس کی کیا شکل ہوگی۔ جو جوابات دیے گئے تھے ان سے معلوم ہوتا تھا کہ ریاستیں عارضی و ہنگامی ضرورتوں کے لئے براہ راست ٹیکس عاید کرنے کے اصول کو مان لینے کے لئے تیار ہیں لیکن مستقلاً یہ حربہ حکومت وفاق کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتے۔ سر سموئیل ہور نے کہا کہ وفاقی مالیات کی بحث تفصیلی طور پر اب ہمارے سامنے آنے والی ہے۔ اس لئے سر دست اس گفتگو کو بند کر دیا جائے۔ مسٹر تھامبرے نے ریاستوں کی تخفیض کی نشست کا مسئلہ چھیڑا۔ اور اسی سلسلہ میں توپوں کی سلامی کا مسئلہ زیر بحث آگیا۔ ڈاکٹر محمود نے اس مسئلہ کو لینا نہیں چاہتے تھے کیونکہ یہ چیز حکومت برطانیہ سے طے کرنی ہے۔

سر لیاقت حیات خاں، سر اکبر حیدری۔ اور دیگر لوگوں نے مسٹر اے ٹیانی سے اس بات میں اتفاق کیا کہ توپوں کی سلامی کا معاملہ کوئی بہت زیادہ اہم چیز نہیں ہے۔

ہندوستان کے تمام نمایندگان کی ایک مجلس ہوئی جسمیں سر سموئیل ہور بھی شریک ہوئے جائنٹ

بعدالت جناب بابو منموہن دیال صاحب بہادر مہتمم نیلام کانپور

مقدمہ نمبر ۸۰/۲۱

ڈاکٹر بنواری لال بنام دلیل سنگھ

اطلاعنامہ

بنام دلیل سنگھ ولد نامعلوم و ٹھاکر لال نراین سنگھ ولد نامعلوم اقوام ٹھاکر ساکنان محلہ میدہ باز ار شہر کانپور

چونکہ منصفی کانپور نے واسطے نیلام حقوق و مرافق حقیت زمینداری موازی ۶ ۱۱ رادی محال للن سنگھ مدلون ڈگری واقع موضع رائے پور پرگنہ کانپور کے ہدایت کی ہے۔

لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء واسطے سماعت اُن عذرات کے جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ڈگری کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے اور بتاریخ مقررہ تجویز حصہ حسب دفعہ ۱۰۱ اریونیو ہوگا اگر تم تاریخ مذکورہ بالا حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائیگا اور بعدازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائے گا۔ آج بتاریخ ۲۴ ماہ جون سنہ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

LAL-IMLI
PURE WOOL
لال اِملی کے
خالص اُونی دھاگے
LAL-IMLI PURE WOOL
Ready to Knit
YARNS
ہر ایک بُننے کے کام کے لئے
چار اَونس کے گولوں میں تیار ہوتے ہیں
نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھیئے
دی کانپور اولن ملز کانپور
مقامی ایجنٹ
مسرز چرنجی لال۔ درگا داس مسٹن روڈ کانپور

باوٗن سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کرچکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آتنگ نگرہ گولیاں جسطرح شروعات میں اسی طرح اب باوٗن برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض ہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون ومنی کی خرابی وغیرہ دور کرکے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایکروپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح طلأ واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے۔ بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے اعلی درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت وتندرستی کی لعنت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگاکر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

جنگ عظیم کے تباہی خیز نتائج

(ماہر اقتصادیات ڈاکٹر جوزف الیسٹر لسیر کے قلم سے)

جینوا کانفرنس تخفیف اسلحہ جات کے مسئلہ کو حل کرنے میں ہنوز قاصر رہی ہے۔ بنی نوع انسان کے استعمال کیواسطے اشیا کی پیداوار میں کمی ہوگئی ہے تمام دنیا کی تجارت اور صنعت کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے اسلحہ جات کی فرانسیسی فرم مسرز اسکینڈرا اور کرنورٹ کو زبردست منافع ہورہا ہے۔ یہ کیسے لطف کی بات ہے کہ انسانی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ تاہم اسلحہ جات کی فروخت میں اضافہ ہورہا ہے۔ اور اسلحہ جات کی تجارت کرنے والوں کو کثیر منافع ہورہا ہے۔ یہ قریب قریب سب ہی کو معلوم ہے کہ یورپ امریکہ اور جنوبی افریقہ میں لاکھوں افراد فاقہ کشی کررہے ہیں۔ جسطرح ایشیا میں اکثر بڑے بڑے قحط پڑے ہیں۔ اسیطرح آج کل ان مہذب ممالک میں قحط پڑرہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایشیا میں قحط بارش کی کمی، سیلاب یا زلزلہ کی وجہ سے پڑے ہیں۔ لیکن ان مہذب ممالک میں افلاس اور کثرت پیداوار کی وجہ سے پڑرہے ہیں سرمایہ پرست ان فاقہ کشوں کا ہرگز خیال نہیں کرتے اور اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کرنے کے لئے ان کو بناتے چلے جارہے ہیں۔

یونان جوکہ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اور جہاں ہوپ کی کوئی کمی نہیں ہے تمام دنیا کو منقیٰ مہیا کرتا ہے۔ یونان کی ذاتی کرنسی ہے وہاں مزدور بھی کافی موجود ہیں۔ لیکن اس کیساتھ ایک مشکل ہے۔ وہ یہ کہ اس کے پاس غیر ملکی کرنسی نہیں ہے جس سے کہ وہ دیگر ممالک میں غلہ خرید سکے۔ علاوہ بریں دیگر ممالک نے اس کے مال پر پابندیاں بھی عائد کردی ہیں جس کی وجہ سے اس کی منقیٰ کی تجارت کو سخت نقصان ہوپہنچا ہے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یونان جوکہ ایک بیشتر فارغ البال ملک تھا وہاں کے لوگ مفلس اور تنگ دست ہوگئے ہیں۔ اور فاقہ کشی سے اپنے دن گذار رہے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اندریں صورت حالات حکومت یونان کیا کرسکتی ہے اس نے حکم دیدیا ہے کہ جو کچھ بھی غلہ پیدا ہوا کرے وہ منقیٰ کے ساتھ ملادیا جائے تاکہ زیادہ لوگوں کے لئے کھانا مہیا کیا جاسکے۔ ہنگری کی شراب پیدا کرنے والے اضلاع میں بھی اسی قسم کی حالت پائی جاتی ہے۔ وہاں دودھ بہت کم ہوتا ہے اور کسانوں کے لئے دودھ ایک گراں شئے ہے۔ دوسری جانب ٹیرف کی وجہ سے یہ اضلاع اپنی شراب کو باہر نہیں بھیج سکتے۔ لہذا یہاں دودھ کی جگہ شراب استعمال کی جاتی ہے۔ بچوں کو صبح کے دودھ کے ناشتہ کے وقت شراب دی جاتی ہے۔ اسی طرح فوجی سپاہیوں کو بھی قہوہ کے بجائے شراب ملتی ہے

ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور یورپ میں اناج کی قیمت میں کمی ہوجانے کے اندیشے سے بہت زیادہ اناج برباد کردیا جاتا ہے۔ یا سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے یہ کس قدر لطف کی بات ہے۔ کہ ایک جانب واشنگٹن امریکن فوج فاقہ کشی کررہی تھی۔ ایشیا میں سیلاب کی تباہی کی وجہ سے لاکھوں افراد بھوکوں مررہے تھے۔ دوسری جانب یورپ میں ہزاروں من اناج جلایا اور برباد کیا جارہا تھا تاکہ وہ استعمال کے قابل نہ رہے۔ یورپ میں جب کہ قہوہ کا استعمال روز بروز بڑھتا جارہا ہے اور اس کی مانگ میں اضافہ ہوتا جارہا ہے تو برازیل میں قہوہ بھٹیوں میں جلایا جارہا ہے۔ اور جہاز پر لاد لاد کر سمندروں میں پھینکا جارہا ہے۔ تاکہ قہوہ کی قیمت میں کمی نہ ہونے پائے۔ برلن اور وانا کے باشندوں کیلئے یہ کیسی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ایک جانب ان کو قہوہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور دوسری جانب اسے برباد کیا جارہا ہے۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوجائے تو وہ اپنے دل میں کیا کہیں گے۔ یا وہ موجودہ زمانہ کی تہذیب اور ترقی کے متعلق کیا رائے قایم کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جنگ عظیم کے خوف اس کے بیشمار اخراجات اور ان کے نتائج نے دنیا کو پاگل بنا دیا ہے۔

٭ ضروری کاغذات لے کر آج یہاں پہونچ جائیں گے۔ لیکن آج تو وہ نہ آسکے البتہ کل ضرور آجائیں گے

پنڈت مالوی وجواہر لال نہرو کی ملاقات

سیاسیات پر تبادلہ خیالات

دہرہ دون ۲۴ رجون۔ کل شام پنڈت مدن موہن مالوی ڈسٹرکٹ جیل میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ دونوں میں کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوا۔ یہ بات کہ گفتگو کس موضوع پر ہوئی پردہ راز میں ہے۔ لیکن اندازہ لگایا جاتا ہے کہ حکومت اور کانگریس کے درمیان صلح ہونے کی مشکلات پر گفتگو ہوئی ہوگی حکومت نے پنڈت مالوی کو پنڈت جواہر لال نہرو کیساتھ ملاقات کی اجازت دیدی۔ اور یہ چیز اسبات کا ثبوت ہے کہ حکومت کانگریسیوں میں صلاح ومشورے کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہتی۔ بلکہ اسبات کی خواہشمند ہے کہ وہ آپس میں مشورہ کرنے کے بعد جلد سے جلد حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہوجائیں۔

پنڈت جواہر لال سے ملاقات کرنے کے بعد پنڈت مالوی کل ہی شام مسز موتی لال نہرو اور مسز کملا نہرو سے ملاقات کرنے کے لئے اُن کی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ رات کو وہاں ٹہرے۔ صبح ہی روانہ ہوگئے جہاں وہ کرگ میں قیام کریں گے۔

توقع تھی کہ پنڈت گووند مالوی الہ آباد سے ٭

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ومعروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی دستی کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

استار ٹریڈ مارک

فوری اثر کرنے والی

Regd. سرباتینا

Regd. ٹیلک

(درد سر وریاحی درد کی ٹکلی)

روتے کو ہنساتی ہے

آدھے یا سارے سر میں کیسا ہی درد کیوں نہ ہو۔ اس کو کھاتے ہی جاتا رہے گا۔ خواہ کسی عضو میں کیسا ہی درد ریاح کیوں نہ ہو۔ اسے یہ فوراً دور کرتی ہے۔

قیمت

فی شیشی نو آنے ۹ر

ڈاک محصول

آٹھ شیشیوں تک سات آنے ۷ر

(کٹے جلے، چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم)

یہ صرف جڑی بوٹیوں ہی سے بنا ہے اسمیں چربی نہیں ہے۔ آگ سے جلنے کا آبلہ۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی جلن۔ چھری وغیرہ سے کٹنے، گرنے، پھسلنے وغیرہ ناگہانی آفات کی تکلیف سے وقت پر شفا اور آرام پانے کے لئے چھوٹے بڑے سبھوں کو اپنے پاس رکھنا چاہئے

قیمت فی ڈبیہ دس آنے ۱۰ر

ڈاک محصول تین ڈبی تک سات آنے ۷ر

قیمت ڈبی نمونہ دو آنہ ۲ر

جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتی ہے

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت استار ٹریڈ مارک اور "ڈابر" نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ نیا گنج کانپور میں محمد حفیظ محمد لفیر صاحبان

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کیلئے

سوالس کاساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست وتوانا ہوجاتا ہے۔ قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عار

راج وید۔ نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸	کان پور چہارشنبہ ۵ جولائی ۱۹۳۳ء مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ	نمبر ۲۳

فریاد بہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

(از جناب سفیر افضل گڑھی مقیم دہرہ دون)

واقفِ رازِ حقیقت وہ مسلماں نہ رہا
زینتِ کعبہ مقصود تھی جس کے دم سے
نور آگیں تھا جو ذرّہ وہ درخشاں نہ رہا
اب وہی نورِ نظر شمعِ شبستاں نہ رہا

جس کی ہر آہ میں اللہ کا جلوہ تھا نہاں
جسکا افلاس تھا دنیا کی حکومت کا خراج
اب اسی ساز میں سوزِ غمِ پنہاں نہ رہا
اب وہی جلوہ گرِ محفلِ امکاں نہ رہا

جسکو تکلیف کا شکوہ تھا نہ راحت کی خوشی
جسکا ہر کام عبادت کے لئے ہوتا تھا
واقفِ سرِ حقیقت وہ مسلماں نہ رہا
ہائے افسوس کہ وہ سالکِ عرفاں نہ رہا

جسکی محکوم زمانہ کی شہنشاہی تھی
جسکے ہر لفظ میں تسخیر کا جادو تھا نہاں
منصبِ ذات پہ قائم وہ مسلماں نہ رہا
وہ سزاوارِ شرفِ حاملِ قرآں نہ رہا

جسکی تکبیر کے نعروں سے لرزتا تھا جہاں
جسکا ہر فعل پسندیدہ رب ہوتا تھا
اب وہ برہم کنِ دنیائے پریشاں نہ رہا
اب وہی خالقِ یکتا کا ثنا خواں نہ رہا

جس کو تفویض دو عالم شہنشاہی تھی
نام انسان تھا جسکا وہی انساں نہ رہا

المدد حامیٔ محروم شہنشاہِ امم
واقفِ سرِ خطا حاملِ اسرارِ کرم

حال یہ ہے کہ نہ مرتا ہوں نہ جیتا ہوں میں
ساری دنیا کی نگاہوں میں تماشا ہوں میں

یوں کہوں ہیں کہ نہیں تم کو ہی مجھ سے سرکار
یا نبی پھر بھی تو اک بندۂ مولیٰ ہوں میں

کوئی دنیا میں نہیں میری تسلی کا سبب
آسرا آپ کی رحمت ہی کا تکتا ہوں میں

جنس کاسد کا خریدار نہیں ہے کوئی
مفت بازار میں بکتا ہوں تو جھنکا ہوں میں

رہبر و ہادیٔ مطلق مری حالت پہ نظر
چھوڑ کر آپ کو دنیا میں بھٹکتا ہوں میں

اے شہِ ہر دو سرا شافعِ محشر دوسرے
آج مجبور کچھ ایسا ہوں کہ مرتا ہوں میں

میرا مرنا ہے مری زندگی جرم سے خوب
میرا مرنا ہے بھلا اس سے کہ رسوا ہوں میں

لطف فرمائیے اے سرورِ مولا میرے
رحم کیجے کہ سزاوارِ کرم کا ہوں میں

ماسوا آپ کے ہے کون جو فرمائے کرم
رحم کیجے کہ بہت خستہ دنیا ہوں میں

چھوڑ کر آپ کے دامن کو میں جاؤں تو کہاں
ہو کے مایوس جہاں والوں سے آیا ہوں میں

ماسوا آپ کے ہے کون جو پوچھے مری بات
سخت مایوس ہوں میں دردکی دنیا ہوں میں

رحمتِ حق ہمہ خلق چوں ارزاں داری
دور او را بچہ از قابِ مسلماں داری

سردارِ دو عالم کی خوش طبعی

(مولانا نور محمد صاحب مبلغ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے قلم سے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر عظمت و جلالت آب زندگی کے زریں کارناموں کا ادنیٰ کرشمہ یہ تھا کہ سرکش اور زور آور دشمنوں کو بھی آستانہ جلال نبوی کے سامنے سر خم کرنا پڑا۔

سردارِ دو عالم کائنات ہستی کے جامع الصفات انسان تھے۔ زندگی مطہرہ کا ہر ایک باب ہر ایک عنوان ہر ایک پہلو مکمل و جامع تھا تاکہ انسان اپنے ہادیٔ اعظم کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر کے سامانِ نجات فراہم کر سکے۔

ظرافتِ کلام کا ایک لطیف پہلو ہے قدرت نے حضور کی ذاتِ مقدس میں خوش طبعی اور لطیفہ گوئی کا جوہر بھی ودیعت کیا تھا۔ ذیل میں سردارِ دو عالم کی لطیفہ گوئی کے چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔ تاکہ مسلمان لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۂ حسنۃ کے مطابق اس ظرافت آمیز قبلت صدا سے درسِ حقیقت لے سکیں۔

(۱)

ایک عورت دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض رسا ہوئی کہ یا رسول اللہ میرا شوہر علیل ہے۔ اسلئے مکان پر تشریف لیجانے کی تکلیف گوارا فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ تمھارے شوہر تو وہی ہیں جن کی آنکھ میں سفیدی ہے۔ وہ بیچاری یہ سنکر بحالت غم و اندوہ واپس آئی اور شوہر کی آنکھ کھولکر دیکھنے لگی شوہر نے عورت کی اس حرکت سے متحیر ہو کر پوچھا۔ عورت نے جواب دیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ تمھارے خاوند کی آنکھ میں سفیدی ہے وہ سنتے ہی ہنس پڑا اور عورت کو اطمینان دلایا کہ کہا کہ کوئی آدمی ایسا بھی ہے کہ جس کی آنکھ میں سفیدی نہ ہو۔

(۲)

ایک بڑھیا حاضر ہو کر عرض کرتی ہے کہ آنحضرت میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے جنت میں داخل کرے آپ برجستہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت میں کوئی بڑھیا نہیں جائیگی۔ بڑھیا یہ سنکر آہ و بکا شروع کر دیتی ہے۔ حضور تسلی آمیز لہجہ میں فرماتے ہیں کہ بڑی بی اطمینان رکھو جب جنت میں جاؤ گی تو جوان بن کر کیا قرآن کریم میں نہیں پڑھا: انا انشأنٰھن انشاءً فجعلناھن ابکاراً عرباً اترابا۔

(۳)

ایک بدوی سید الرسل کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ کہ حضرت سواری کیلئے ایک اونٹ عنایت فرمائیے آپنے خادموں کو اشارہ کر کے فرمایا کہ اسے ایک اونٹنی کا بچہ دیدو بدوی متحیر ہو کر کہتا ہے کہ یا حضرت میں بچے کو لیکر کیا کرونگا مجھے تو باربرداری اور سواری کیلئے چاہئے۔ بچہ تو بجائے خود ایک بار ہے۔ آپ ہنس کر فرماتے ہیں کہ بڑا اونٹ بھی تو آخر اونٹنی ہی کا بچہ ہوگا۔

(۴)

ایک مرتبہ سردارِ دو جہاں صحابہ کرام کیساتھ کھجوریں کھا رہے تھے۔ حضرت صہیبؓ جنکی ایک آنکھ دکھتی تھی وہ بھی آکر کھانے میں شامل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ آنکھ تو دکھ رہی ہے اور میٹھا کھا رہے ہو۔ صہیب نے بے تکلف کہا کہ اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو دکھتی نہیں۔

(۵)

ایکمرتبہ ایک شخص بازار میں بےخبر کھڑے تھے حضور نے پیچھے سے دبے پاؤں آکر اُس کی آنکھیں دستِ مبارک سے بند کر دیں وہ گھبرا کر بولا کہ تم کون ہو مجھے چھوڑ دو یہاں تک کہ آپنے فرمایا کہ کوئی غلام خریدیگا۔ تب وہ آوازِ نبوی پہچان کر آپ کے جسمِ مبارک سے لپٹ گیا۔ اور کہا کہ حضرت میری قیمت تو بہت ہی کم آئیگی کیونکہ میں کچھ حسین نہیں ہوں آپنے فرمایا کہ تم اپنے رب کے نزدیک بہت گراں ہو۔

(۶)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور کیساتھ دوڑی اور آگے نکل گئی لیکن جب میں ذرا بھاری بدن ہوگئی تو اسوقت کی دوڑ میں حضور مجھ سے آگے

(۷) صحابہ کرام میں سے ایک زاہر نامی صحابی تھے وہ بازار میں جو اچھی چیز دیکھتے اُسکو خرید کر حضور کی خدمت میں تحفۃً و ہدیۃً پیش کرتے تھے اور جب دام نہ ہوتے تو قرضخواہ کو لیکر آتے اور کہتے کہ حضرت اسے فلاں چیز کی قیمت دیدیجئے۔ آپ ہنسکر قیمت دیتے اور فرماتے کہ بھئی زاہر تحفہ اور ہدیہ کی قیمت بھی وصول کرتے ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۸	کانپور چہار شنبہ ۵ جولائی ۱۹۳۳ء	نمبر ۲۳

پونا کانفرنس میں کیا ہوگا؟

مسٹر انے قائم مقام صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس نے جب سے دوبارہ سول نافرمانی کو چھ ہفتہ کیلئے ملتوی کیا ہے اس وقت سے سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس اب صلح کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق بہت کچھ قیاس آرائیاں اخبارات میں ہورہی ہیں۔

مسٹر آصف علی بیرسٹر نے مہاتما گاندھی کے نام جو خط لکھا ہے اُس نے ایک جدید صورت حال پیدا کردی ہے۔ اور ملک کے گوشہ گوشہ سے اس کی تائید ہوتی نظر آرہی ہے۔

کارکنان کانگرس بھی ملک کی موجودہ حالت اور خیالات کو جانچ رہے ہیں۔ اور ان حالات کی موجودگی میں وہ بھی آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کے ممبران اور بعض سربرآوردہ لیڈران سے مشورہ کو ضروری سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ۱۲ جولائی کو پرانی کٹی پونا میں ایک مجلس شوریٰ منعقد کی جارہی ہے۔ جسمیں تقریباً ۲۵ سربرآوردہ حضرات شریک ہوں گے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پونہ کی مجلس شوریٰ میں سول نافرمانی کے التوا کے متعلق غور وخوض ہوگا۔

مگر بعض لوگوں کا خیال معلوم ہوتا ہے کہ اس مجلس شوریٰ کو یہ حق ہرگز حاصل نہیں کہ وہ کانگرس کے کسی مستقل پروگرام کو تبدیل کردیں۔ بلکہ یہ حق صرف آل انڈیا نیشنل کانگرس کے اجلاس ہی کو حاصل ہے اور اسلئے یہ خیال کہ پونا کی کانفرنس سول نافرمانی کو ملتوی کردے گی۔ اور اسکے بجائے ایک دوسرا پروگرام ملک کے سامنے رکھے گی۔ ایک لایعنی خیال سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

اگرچہ قانونی حیثیت سے یہ خیال ذرا وزن دار معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے اس کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک کوئی مستقل تحریک نہ تھی بلکہ یہ تحریک تو عارضی اور محض امتحاناً جاری کی گئی تھی اور ایسی صورت میں جبکہ آل انڈیا نیشنل کانگرس کا اجلاس غیر قانونی قرار دیدیا گیا ہے اور ملک کی موجودہ حالت سول نافرمانی کی تحریک کو برداشت نہیں کرسکتی۔ اس صورت میں یقینی طور پر آل انڈیا نیشنل کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے ارکان کو اسکے فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے یہ بھی اتفاق ہے کہ چھ ممبران کے علاوہ اس وقت سب ممبران ورکنگ کمیٹی جیل سے باہر ہیں۔ اور وہ مشورہ میں شریک ہورہے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ اسوقت ملک کی اکثریت کی یہ رائے ہے کہ کسی نہ کسی طرح سول نافرمانی کو بند کرکے کسی تعاونی پروگرام پر ملک کو چلایا جائے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت سارا ملک کسی نئے پروگرام کا متلاشی ہے اور وہ اس کے لئے بےچین نظر آتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ پونہ کانفرنس میں شریک ہونے والے حضرات ملک کی موجودہ نازک حالت پر نظر رکھتے ہوئے مسٹر آصف علی کے خط پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔

چونکہ اس کانفرنس میں مہاتما گاندھی خود بھی شریک ہونے والے ہیں۔ اسلئے ہم کو پوری توقع ہے کہ وہ فیصلہ کرتے وقت پبلک خواہشات کو ضرور مدنظر رکھیں گے۔

اقتصادی کانفرنس

دول عالم کی اقتصادی کانفرنس آجکل لندن میں ہورہی ہے اور اس کانفرنس میں تمام دنیا کی ۶۶ حکومتیں شریک ہیں اور اسکی نمایندگی کے لئے ڈیلی گیٹوں کی ایک بڑی تعداد کانفرنس میں شریک ہے یہ سب ڈیلی گیٹ مل کر یہ سوچ رہے ہیں کہ اس وقت عام کساد بازاری کیوں ہے؟ اور اس عام کساد بازاری کے علل واسباب پر کسطرح قابو حاصل کیا جائے اور روبہ تنزل حالات کو کس طرح درست کیا جائے اسمیں شک نہیں کہ اس وقت تمام دنیا کی حکومتوں کو اقتصادی پریشانیاں لاحق ہیں وہ سب کے لئے یکساں تکلیف دہ اور مصیبت کا باعث بنی ہوئی ہیں اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس اقتصادی کساد بازاری کا کوئی ایسا حل تجویز کیا جائے کہ جس سے تمام دنیا کو نجات مل سکے۔

مگر ہمارا خیال ہے کہ زبان سے تو ہر حکومت کا نمایندہ کہتا ہے کہ عام کساد بازاری کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے مگر جو کچھ کوششیں اس کے ذرائع میں ہیں اُس کے کرنے کے لئے وہ ایمانداری کے ساتھ اقدام نہیں کرتا۔ بلکہ ہر شخص اس کی فکر میں ہے کہ کسی طرح اُس کی حکومت اس موقع سے فائدہ اُٹھاوے اور بقیہ حکومتوں کا چاہے کچھ حشر ہو۔

ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ کانفرنس کی کامیابی کس حد تک غیر یقینی ہے۔

آئینہ کانپور

بارہ وفات کا جلوس اور جلسہ! حسب معمول ۱۲ ربیع الاول مطابق ۷ جولائی ۲ بجے دن کو پریڈ گراونڈ سے بارہ وفات کا جلوس اُٹھیگا اور شام کو پریڈ گراونڈ پر جلسہ ہوگا جسمیں غیر مسلم حضرات کو بھی شریک ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔

لندن اور کلکتہ کے درمیان پرواز۔ غالباً اہل شہر کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ لندن اور کلکتہ کے درمیان ہوائی جہاز کی جو پرواز ہوتی ہے اُسکے ٹھہرنے کے لئے کانپور بھی اسٹیشن قرار دیا گیا ہے اور آئندہ سے ہر شنبہ (سنیچر) کو ۱۰½ بجے دن کو کلکتہ جانے کیلئے اور ہر سہ شنبہ (منگل) ۱۱ بجکر ۵ منٹ پر لندن جانے کے لئے ہوائی جہاز کانپور میں ۵ منٹ تک ٹھرا کرے گا۔

چنانچہ ۸ جولائی بروز سنیچر ۱۰½ بجے دن کو سواد کے میدان میں امپریل آئرویز کمپنی کا پہلا ہوائی جہاز آے گا۔ اور ۵ منٹ ٹھر کر کلکتہ روانہ ہوجائیگا ہر شخص اسٹیشن کے حدود کے باہر جسکا کہ سفیدی سے اظہار کردیا گیا ہے قیام کرکے ہوائی جہاز کی پرواز کو دیکھ سکتا ہے۔

لیبر کانفرنس ۲ و ۳ جولائی کو ڈاکٹر کنور محمد اشرف پی۔ ایچ۔ ڈی بار ایٹ لا علیگڈھ کی زیر صدارت پریڈ گراونڈ میں لیبر کانفرنس کے اجلاس ہوئے بنگال، بمبئی، پنجاب، سی پی، اور صوبجات متحدہ کے ڈیلی گیٹ بھی شرکت کیلئے تشریف لاے تھے پہلے اجلاس میں مولانا حسرت موہانی صدر مجلس استقبالیہ، اور جناب صدر نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا اور دوسرے دن کے اجلاس میں متعدد رزولیوشن منظور کئے گئے۔

ہم کو افسوس ہے کہ جناب صدر نے اپنی تقریر میں متانت۔ تہذیب اور سنجیدگی کے اصول کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کانگرس اور کانگرس کے حامیوں کو بلاوجہ صلواتیں سنائیں اور اسی طرح دوسرے دن بعض مقررین نے بھی جناب صدر کی سنت ادا کی جسکی وجہ سے بعض حضرات کو سخت ناگوار ہوا۔ اور خوف تھا کہ جلسہ میں جھگڑا نہ پیدا ہوجائے مگر مولانا حسرت موہانی کی زبردست شخصیت کی وجہ سے کوئی خاص ناگوار صورت نہیں پیدا ہونے پائی۔

بت کا قضیہ گھسی بازار کی مسجد کے سامنے ایک چبوترہ پر کسی نے ایک بت نصب کردیا تھا اور جسکی وجہ سے یہ خوف پیدا ہوگیا تھا کہ شاید پوجا اور نماز کا قضیہ شروع ہوجائے چنانچہ اسی خوف کو مدنظر رکھتے ہوئے گذشتہ جمعہ کو بعد نماز جمعہ کمال خاں کے احاطہ کی مسجد میں ایک جلسہ ہوا تھا اور اس خطرہ سے حکام کو اطلاع دینے کی تجویز منظور کی گئی تھی۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ اس خطرہ کو محسوس کرکے جس شخص نے بت نصب کیا تھا اُسی نے اس بت کو وہاں سے ہٹالیا۔ اور کانپور ایک آنے والے خطرہ سے محفوظ ہوگیا۔

گبر یا کا مقدمہ گذشتہ فسادِ کانپور کے سلسلہ میں ۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء کو موضع گبر یا میں مسلمان مرد وعورت اور بچوں کو کہ جنکی تعداد ۲۲ تھی شہید کیا گیا تھا اور اسکا مقدمہ مسٹر گھوش اڈیشنل ڈسٹرکٹ سشن جج کی عدالت میں چل رہا تھا۔ اب اسکا فیصلہ فاضل جج نے سنادیا ہے۔ اور دفعہ ۳۰۲ کی ماتحت امبکا پرشاد، شیورام، بالادین، بٹبا عرف برہماوت کو پھانسی کی سزا دی ہے اور دیگر تین ملزموں کو دوسرے دفعات کے ماتحت حبس دوام کی سزا دی ہے۔

ہندو دھرم رکشک معلوم ہوا ہے کہ ہندو دھرم رکشک یتیم خانہ پر چھاونی پولیس نے چھاپہ مار کر لڑکوں کا بیان لیا۔ جنہوں نے بیان کیا کہ ہمارے والدین زندہ ہیں مگر ہم کو یتیم خانہ کے کارکن مکان نہیں جانے دیتے لڑکوں کو بھگانے والا علاقہ گجنیر کی پولیس نے رموا اور ببولا کو لڑکوں کو بھگانے کے الزام میں گرفتار کرکے جیل بھیجدیا ہے۔

نزول کے بلوہ کا فیصلہ۔ مولوی حشمت علی صاحب پرگنہ افسر کانپور نے نزول کے بلوہ کا فیصلہ سنادیا اور ۱۹ اشخاص کو قید کی سزا دی۔

پٹرول کے سلسلہ میں سزا۔ زاہد حسین۔ و جگناتھ پر یہ جرم تھا کہ یہ دونوں شخص مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ کلکٹر کے نام سے دھوکہ دیکر پٹرول لینے آئے تھے بابو نرسنگھ نراین مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں اسکا مقدمہ پیش تھا۔ عدالت سے دونوں ملزموں کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور ۱۵-۱۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ جرمانہ نہ ادا ہونے کی صورت میں مزید ایک ایک ماہ قید سخت۔

افسوسناک حادثات ۴ جولائی کو ردٹی والی گلی میں الٰہی نامی پنجابی اور اُسکے ایک ملازم میں جھگڑا ہوگیا۔ اور الٰہی پنجابی نے اپنے ملازم کو اسقدر مارا کہ وہ مرگیا۔ پولیس فوراً آگئی اور اس کو گرفتار کرلیا۔ اور نعش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدیا

چوک صرافہ میں مسمی بھتولال صراف کا یکایک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔ صرافہ کی دوکانیں ماتم کی حیثیت سے فوراً بند کردی گئیں۔

ٹی پارٹی بابو سورج نراین عرف شیرا بابو نے مسٹر آر۔ ایف موڈی او۔ بی۔ ای آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ کلکٹر ومجسٹریٹ کے اعزاز میں ۴ جولائی ۶ بجے شام کو اپنے بنگلہ موسومہ شیر والی کوٹھی واقع نواب گنج میں ایک نہایت پرتکلف ٹی پارٹی دی جسمیں شہر کے معزز یوروپین وحکام اور ہندو مسلم رؤسا شریک تھے۔

شیرا بابو نے اپنی وسیع کوٹھی کو یونین جیک سے نہایت خوبصورتی کے ساتھ آراستہ وپیراستہ کیا تھا۔ مختلف لذیذ مٹھائیوں اور کیک وغیرہ سے سیر ہونے کے بعد فوٹو لیا گیا اور اُس کے بعد جادو کے کھیل ہوتے رہے جس سے تمام حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ مسٹر موڈی بھی آخر وقت تک نہایت دلچسپی کے ساتھ شریک رہے اور یہ پرتکلف صحبت تقریباً ۸ بجے رات کو ختم ہوئی۔

دعوت منشی انتظار علی عباسی اسسٹنٹ اکسائز کمشنر آبکاری نے ۴ جولائی کی رات کو مسٹر محی الاسلام اکسائز انسپکٹر کے اعزاز میں اپنے مختصر احباب کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی جسکا سلسلہ تقریباً ۱۱ بجے رات کو ختم ہوا

مرکزی حکومت کا نظم

وائسرائے اور آپ کی مجلس

ہندوستان کا گورنر جنرل اور وائسرائے ملک کا منتظم ہے۔ وزیر ہند و ہندوستان کے کاروبار میں مخل نہیں ہوتا ہندوستان میں ملک معظم کے نائب ہونے کی حیثیت سے جہاں شخصی حکومت کو خاص مقبولیت حاصل ہے۔ اور جیسا کہ صدیوں سے یہ دستور چلا آ رہا ہے کہ وائسرائے تو ایک ایک عادل اور مہربان منتظم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مشرقی ممالک میں گورنر جنرل کو برطانوی ہند کی توسیع یا ممالک کے استرداد کے سلسلہ میں صلح یا معاہدہ کرنے کا حق حاصل ہے

گورنر جنرل کی مجلس عاملہ (ابتدائی تاریخ)

وائسرائے کے تفویض تدریجی اختیارات کے اجتماع اور مختلف النوع کاروبار کی وسعت نے کابینہ کی توسیع کو ضروری بنا دیا جائے۔ جسکو عام طور پر مجلس عاملہ کا نام دیا گیا ہے۔ برطانوی ہند میں اس مجلس کا ظہور ۱۷۷۳ء کے قانون تنظیم سے ہوا، سر فلپ فرانسس اور وارن ہسٹنگ کے درمیان شخصی عداوت پیدا ہو جانے کے باعث حکومت ہند کے نظم و نسق میں ایک عظیم الشان تغیر رونما ہوا، اور مجلس میں کثرت رائے کی بنا پر خود وائسرائے کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ خاص حالات میں مجلس کی رائے مسترد کر دے اس زمانہ سے کونسل کی حکومت کے ارتقا میں یکساں ترقی ہو رہی ہے۔ مجلس عاملہ میں یہاں تک ترقی ہوئی کہ وزرا ر میں رعایا کے تمام ضروری اور اہم امور تقسیم ہو گئے ان کی تعداد کا تعین ملک معظم کی رضا و خوشنودی پر منحصر ہے۔ اس مجلس میں (سات) آزمودہ کار اور تجربہ کار شرفا ہوتے ہیں۔ جن کے تحت محکمہ جات، مالیات، تعلیمات، صحت عامہ اور اراضیات قانون، تجارت اور ریلوے صنعت و حرفت اور محکمہ خارجہ اور محکمہ داخلہ تفویض کر دیے گئے ہیں تاکہ وہ اپنے ان محکموں کے متعلقہ امور کو انجام دیں۔

مجلس عاملہ کی جدید ترکیب و ساخت

۱۸۵۳ء کے قانون منشور تک وزیر کو اس میں شریک ہونے کا موقع نہ تھا۔ بہر صورت ۱۸۵۹ء میں یہ وزیر انگلستان کو مراجعت کیا گیا۔ اور ۱۹۱۷ء کے بعد مستقل وزیر کی حیثیت سے پھر واپس آیا۔ ہندوستان میں دستوری ترقی کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ اس مجلس میں جگہ دی جانی چاہئے۔

علاوہ ازیں متمدن ممالک یورپ اور امریکہ بالخصوص برطانیہ عظمی کے نقش قدم کی پیروی میں ۱۸۶۱ء سے قانونی رکن کو مجلس میں خاص جگہ حاصل ہوئی ہے مجلس میں ہر ایک قانون وائسرائے کی نام سے جاری ہوتا ہے۔ یعنی گورنر جنرل بااجلاس کونسل مخصوص جماعت کی حیثیت ہے۔

مجلس عاملہ کے اجلاس اور کاروبار

مجلس عام طور پر لیکن باقاعدہ ہفتہ میں ایک بار ہوتی ہے۔ ان میں خارجی مسائل مقامی قوانین اور اسی قسم کے دیگر امور زیر بحث لائے جاتے ہیں۔ اور ان ہی اجلاسوں میں طے بھی پاتے ہیں۔ مجلس مقننہ کے لئے مواد بھی یہیں تیار کیے جاتے ہیں۔ تاج کی جانب سے اس مجلس ارکین کا تقرر بھی گورنر جنرل کی طرح پانچ سال کے لئے کیا جاتا ہے۔ ایسا کوئی معین قانون تو نہیں ہے۔ کہ جس کے ذریعہ ہم بتلا سکیں کہ ان صفات کی بنا پر جنکا ذکر ہم کر آئے ہیں مجلس عاملہ میں کون شخص منتخب ہو کر آئے گا۔ صرف شرط یہ ہے کہ تمام ہندوستانیوں کا تقرر کیا جائے گا یا ایک سے زائد ہندوستانی کا تقرر قانونی معاملہ نہیں لیکن عمل میں آنکے الحاظ رکھا جاتا ہے کہ یہ تغیرات تمام و کمال وزیر ہند کی خواہش و مرضی کے تابع ہیں یہ خود وزیر ہند کا فرض ہے کہ ان لوگوں کے اسما کو منظوری کے لئے تاج کے پاس پیش کرے جن کو وہ پسند کرتا ہے وہ خیال کیا کیا جاتا ہے کہ وزیر ہند ان میں سے بعض کا انتخاب کرتا ہے۔ جن کے لئے وائسرائے سفارش کرتا ہے لیکن اسکے ساتھ یہ بھی ایزاد کر دینا مناسب ہوگا کہ وزیر ہند اس پر مجبور بھی نہیں ہیں کہ ان ہی کا انتخاب کریں۔ جن کی وائسرائے سفارش کرتے ہیں اور نہ کسی شخص کو رکن بنانے کے لئے ملک معظم کا مشورہ دینے سے روکا گیا۔ چونکہ مجلس عاملہ کا اجلاس ہفتہ میں ایک مرتبہ ہوتا ہے قانونی طور پر تمام ارکین حاضر رہتے ہیں۔ لیکن گورنر جنرل اور ایک رکن کی موجودگی میں یا ایک گورنر جنرل کی عدم موجودگی میں اس کے نامزد نائب صدر سے کورم بنا لیا جاتا ہے۔

وائسرائے بہادر صرف مجلس کے اجلاسوں کی صدارت کرتے ہیں۔ مجلس کے ہر ایک کام میں آپ نام کو شریک رہتے ہیں۔ تمام قوانین گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کے نام سے جاری ہوتے ہیں۔ سوائے ان قوانین کے کہ جن پر وائسرائے بہادر کو قانونی اقتدار حاصل ہوتا ہے اس قسم کے قوانین تعذیرات اور احکامات ہوتے ہیں آسانی اور سرعت کے ساتھ کاروبار کی انجام دہی کے لئے نظم و نسق کے مختلف شعبہ جات سے تعلق نہیں ہوتا ہے بنیاد یہ ہے کیونکہ محکمہ خارجیہ ہوتے ہیں سات ارکین مجلس جن میں کمانڈر انچیف بھی شریک ہوتا ہے خواہ وہ گورنر جنرل کی مجلس عاملہ کا رکن ہو یا نہ ہو نظم و نسق کے مختلف محکموں کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں اور صرف نازک ترین زمانہ میں وائسرائے یا آپ کے مشیر مجلس سے آزاد ہو کر کام کرتے ہیں بہر صورت اس قسم کے قانون کو مجلس کی توثیق حاصل ہے۔ ممالک کا معمولی کاروبار حسب معمول مجلس کے نامزد حاکم کے تحت انصرام پاتا ہے۔ وہ مسائل جو دیسی رؤسا شہزادوں اور مملکتوں کی مراسلات و کاروبار اور دوسرے مقامی اور صوبوں کے مفاد سے متعلق ہوتے ہیں۔ مجلس کے ہفتہ واری اجلاس میں تصفیہ کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ یہیں قانونی مسائل پر بحث کیا جاتا ہے اس کے بعد وہ مجلس تشریعی میں پیش کئے جاتے ہیں۔

اس مجلس میں عاملانہ اختیارات رکھنے والے حکام کو جنکو اصطلاحاً مجلس عاملہ کے معمولی ارکین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ صرف ۵ سال کی مدت کے لئے تاج کی جانب سے تقرر عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس مجلس میں تینوں احاطوں کے گورنروں میں سے کسی گورنر کو شریک کیا جاتا ہے۔ جبکہ اس کے حدود حکومت میں مجلس کا انعقاد کیا جائے ۱۹۰۹ء سے برابر مجلس میں وائسرائے بہادر کیا تھ ہندوستان کے اعلی شرفا کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہو رہا ہے۔ محکمہ مال اور محکمہ داخلہ ان اعلی حکام کو تفویض کئے گئے جو اعلے درجہ کے تجربہ کار سول سروس کے رکن ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان ارکین میں تین سے زائد ایسے ارکین ہوتے ہیں جو ہندوستان میں کم از کم تاج کی ملازمت میں دس سال رہ چکے ہوں۔ اسی طرح ۱۹۱۹ء سے ایک دہ سالہ تجربہ کار ملازم مقنن یا وکیل یا بیرسٹر کو جگہ دی جانے لگی۔ قانون میں اب اس رکنیت کے لئے دوسرے صفات اور قابلیت کی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقت میں مجلس میں اب تین غیر سرکاری ملازم ہوتے ہیں جن میں دو ہندوستانی اور ایک انگریز کی نگرانی میں تعلیمات، صحت عامہ، اراضیات قانون، اور مالیات کے محکمے سپرد ہیں۔ تجارت اور ریلوے کے جدید محکموں کے قیام سے ماہرین محکمہ جات کو سول سروس کے باہر اپنی ندرت اور جولانی طبع کے دکھلانے کے لئے موقع فراہم کر دیا گیا ہے۔ مجلس عاملہ کا صدر ایک اعلی مقنن ہوتا ہے۔ ہر ایک محکمہ کا معتمد ہوتا ہے۔ جس کو حکومت ہند کے محکمہ کے معتمد کا نام دیا گیا ہے۔ جس کی نگرانی میں محکمہ کے کام انجام پاتے ہیں معتمد اور وزیر محکمہ میں اختلاف رائے کی بنا پر اہم امور یا تو محکمہ کے وزیر یا مجلس عاملہ کے فیصلہ کے لئے محفوظ کر لیے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں معتمد کو بعض اختیارات کی بنا پر حق ہے کہ وہ مجلس کی تائید پر براہ راست وائسرائے بہادر سے استصواب کرے مجلس میں معتمد ہی کے توسط سے اس محکمہ کے امور کے متعلق احکامات جاری کئے جاتے ہیں۔

۱۹۰۹ء کے بعد سے مجلس مقننہ کی توسیع

۱۹۰۹ء میں قانونی اغراض سے گورنر جنرل کی مجلس عاملہ کی سرکاری اور غیر سرکاری مجلس مقننہ میں وسعت دی گئی۔ جسمیں نامزد عہدہ دار یا منتخب سرکاری ارکین کا اضافہ کیا گیا جسمیں حال تک تمام کا تمام انتخاب ہوتا رہا ہے۔

۲۰ اگست ۱۹۱۷ء کے مشہور اعلان میں جس پالیسی کی اظہار کیا گیا اس کے قطع نظر ایک قدم آگے بڑھایا گیا وہ اسطرح کہ ہندوستان کی مجلس مقننہ کو دو ایوانی بنا دیا گیا۔ ہندوستان کے نظم و نسق میں یہ جدید اضافہ کیا گیا کہ مجلس مملکات کے نام سے ایوان بالا میں ۶۰ ارکین کی نشستیں قایم کی گئیں۔ جن میں ۳۳ ارکین تو نامزد اور ۲۷ منتخب ہو کر آتے ہیں۔

ہندوستان میں پارلیمنٹ کی بنیاد قایم کرنے کی غرض سے مجلس مقننہ کے نام سے ایوان زیریں کی تشکیل عمل میں لائی گئی جس کے ۱۴۴ ارکین میں سے ۱۰۴ منتخب اور ۴۰ نامزد ہوتے ہیں۔ ان ارکین کا انتخاب اب تک (حلقۂ انتخاب) کے ذریعہ نہیں ہوا۔ بلکہ حق رائے دہی کی اساس پر ہوا ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان کی "رائے دہی" کے نصب العین کی پہلی کڑی ہے۔

نیابتی حکومت اور مجلس مقننہ کی جدوجہد

ان ممالک میں جہاں حکومت کے دستور میں نیابتی عنصر موجود ہوتا ہے۔ مجلس مقننہ کی جد و جہد جماعت کے ان ضروریات و خواہشات کی آواز سے زیادہ نہیں ہوتی۔ جو خود مجلس مقننہ میں اپنے نائبین کے توسط سے اپنے فلاح و بہبود پر اعتماد رکھتی ہے۔ ان کے وسائیر یا مجلس قانون ساز کی تاریخ خود ان کی ترقی یافتہ تاریخ کا ایک درخشاں کارنامہ ہوتی ہے یہ ان کی قومی تنظیمات کے نشو و نما اور ارتقا کی ایک ناقابل تردید برہان ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ نیابتی ادارت کی تاریخ جسمیں مجلس قانون ساز بھی شامل ہے صلح اور جنگ، مادی، اور اخلاقی، تجارت، مالیات، تعلیم صحت عامہ سے متعلق امور سے بحث کرتی ہو نہ اس میں اس کی ضرورت ہے کہ اس میں ملت کے مختلف افراد اور اس سے کم ملک کی عام حالت کا ذکر کیا جائے۔ یہ تمام امور اس مجلس کے اجلاسوں اور قوانین میں فراخدلی سے موجود ہوتے ہیں۔ جسکا انعقاد قانون کی تدوین کی غرض سے کیا گیا ہو۔ یہاں بھی متمدن ممالک کی طرح نہیں بلکہ مجلس مقننہ کی تمام کاروبار تمام و کمال چھوٹی جماعت لیکن قابل عہدہ داروں کو تفویض کر دیے گئے ہیں جو تمام برطانوی ہند کے صوبوں اور احاطوں کی نیابت کرتے ہیں۔ تعلیمی سرکاری اور معاشرتی حالات کا جیسا کچھ اقتضا ہوتا ہے۔ اس کے تحت میں یہ ارکین رعایا میں سے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ جن کی طرف سے یہ مجلس قانون سازی کا کام انجام دیتے ہیں یہ کہنا کہ آزاد جماعتیں نیابت کر چکی ہیں لیکن بہت کم تعداد میں بے بنیاد نہیں ہے ہندوستان کی مجلس قانون ساز کے اجلاسوں میں آزاد طبقہ کے نائبین کا اثر و اقتدار اور اختیار خصوصی کو ایک محدود دائرہ کے اندر معین کر دیا گیا ہے اور اور اسطرح محدود کر کے بے اثر بنا دیا گیا ہے۔ حتی کہ مجلس ایوانی میں آزادی تقریر پر قیود اور پابندی عائد کر دی گئی۔ یہ وہ قیود ہیں کہ جن سے ان اعلی ادارت کو صدمہ پہنچ رہا ہے۔ جن کو برطانوی حکومت نے ہندوستان کی آزادی و حریت تک پہونچنے کے لئے عطا کیا ہے ان میں بہت سے قوانین و اصول اکاڈمی کی دلچسپی کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ پھر بھی بہت بڑی حد تک ان تمام قوانین کی اصلاح کی گئی ہے۔ موجودالوقت دستور ہند کے تحت کے قوانین کے ایک بہت بڑے حصہ کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ کہ زمانہ کی رفتار اور عوام کی پارلیمنٹری ادارت کے بڑھتے ہوئے ولولوں کو ساتھ دیا جائے مجلس میں علاوہ سرکاری عہدہ داروں اور مختلف جماعتوں کے نائبین کے اور شرفا بھی ہوتے ہیں۔ جن کو حکومت کے نامزد کرنا بیجا نہ ہوگا۔ اسلئے حکومت ہند وائسرائے اور اس کی کونسل پر مشتمل ہوتی ہے جن کے اشتراک عمل سے حکومت کے امور انجام پاتے ہیں بعض مخصوص حالات میں وائسرائے خود اپنی ذمہ داری پر مجلس سے آزاد ہو کر کام کرتا ہے وائسرائے کی حیثیت سے وہ تاج کا قایم مقام ہے۔ اور گورنر جنرل کی حیثیت سے حکومت ہند کا صدر ہے۔

ڈیڑھ ارب کا سونا غیر ممالک کو

بمبئی۔ یکم جولائی۔ قیصر ہند نامی جہاز آج شام ۴ بجے بمبئی سے لندن کو روانہ ہو گیا۔ فرنٹیر میل کو دیر سے آنے کی وجہ سے جہاز کی روانگی میں ۲ گھنٹہ کی تاخیر ہو گئی۔

ہفتہ مختتمہ یکم جولائی تک ۸۸۶۵۶۷ روپیہ کا سونا بمبئی سے غیر ممالک کو بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے تب سے اب تک کل ۱۴۸۳۸۳۰۹۰۳ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے

غیر ملکیوں سے برطانی خواتین کی شادی

لندن ۲۹ جون آج پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا گیا ہے جسکی رو سے برطانیہ کی عورتوں کو غیر ملکیوں اشخاص سے شادی کرنیکی اجازت دی جائے گی۔ لیکن ان کی قومیت کے حقوق برقرار رہیں گے آج پہلی خواندگی منظور ہو گئی۔

ربڑ کب دریافت ہوا اور اس کا عجیب و غریب استعمال

انسان ہر ضرورت میں ربڑ کیا کام کر رہا ہے؟

ربڑ دنیا کی ایک ناگزیر ضرورت بن گیا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ چند برس میں دنیا ربڑ کی بن کر رہ جائیگی روزمرہ کی ضروریات میں ربڑ کی اشیا اب اس قدر کثرت کیساتھ استعمال ہو رہی ہے کہ آج سے دس بارہ سال پہلے ان کا تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا - ربڑ ایک قسم کا دودھ ہوتا ہے - جو ایک خاص درخت سے حاصل کیا جاتا ہے - اور جسے خشک کر کے مختلف طریقہ پر استعمال میں لایا جاتا ہے - آج کل مصنوعی ربڑ بھی بن رہا ہے جن درختوں سے ربڑ کا دودھ حاصل کیا جاتا ہے وہ زیادہ تر سرطانی (گرم) علاقوں میں پائے جاتے ہیں -

دنیا میں سیکڑوں اشیا ربڑ کی بن رہی ہیں مشہور چیزیں، موٹروں کے ٹائر، برساتیاں، کھلونے سنگھار کا سامان، بکس، قلم، پیٹیاں، کپڑا، سڑکیں، پرزے، فرنیچر، جوتے، آلات، وغیرہ وغیرہ، بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھ کر بیسیوں ملک میں ربڑ کی کاشت شروع ہوئی ہے - دنیا کا بہترین ربڑ دریائے ایمزن کی وادی سے دستیاب ہوتا ہے -

۱۹۱۰ء میں ربڑ کی تجارت کو زبردست ترقی ہوئی تھی - اور بیسیوں نئی کمپنیاں کھل گئی تھیں ۱۹۲۲ء میں ربڑ کی قیمت بہت گھٹ گئی ۱۹۳۰ء میں برطانیہ کلاں نے ۲۶،۲۰،۰۰۰ پونڈ کا ربڑ فروخت کیا تھا -

گذشتہ صدی کے آخر میں دنیا کو ربڑ کی جسقدر احتیاج تھی - اسکا اندازہ اس سے لگایا جاتا ہے کہ ایک سال میں (۵۰۰۰) ٹن کی ضرورت ہوتی ہے - لیکن اب ربڑ کی ضرورتیں اس قدر وسیع ہو گئی ہیں کہ آج کل ایک کروڑ ٹن کی قریب اس کی ضرورت پڑتی ہے - ایک ٹن ۲۸ من کے برابر ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ربڑ کی اشیا کا استعمال تقریباً ہر تجارت و صنعت پیشہ میں دخل پا گیا ہے - لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا نے ابھی ربڑ کے استعمال کی ابجد شروع کی ہے ابھی اسکا استعمال اور عالمگیر و ہمہ گیر ہونے والا ہے اور اس صنعت کو مزید ترقی و فروغ حاصل ہوگا -

ربڑ کا جدید ترین استعمال ربڑ کی سڑکوں کی صورت میں سامنے آیا ہے - یہ امر ہمیشہ سے تکلیف دہ رہا ہے کہ سڑکوں کی گڑگڑاہٹ اور تھرتھری کو خاموشی اور بہ سکوں آمد و رفت میں کیوں کر تبدیل کیا جا سکتا ہے - چنانچہ اسغرض سے مختلف تجاویز پر عمل کیا لیکن بازاروں شہروں میں جہاں کی ٹریفک لاکھوں تک پہونچتی ہے کسی چیز سے خاص فائدہ حاصل نہیں اب لندن نیو یارک وغیرہ میں ربڑ کی سڑکیں تعمیر کر کے یہ مصیبت ہی دور کر دی گئی ہے - بڑے بڑے شہروں کی سڑکوں پر تیں بچھائی جاتی ہیں جن پر آمد و رفت میں نہایت سہولیت کے ساتھ عمل میں آتی ہے - نہ اسقدر آواز اور گڑگڑاہٹ ہوتی ہے نہ سڑکیں اسقدر جلد ٹوٹتی ہیں - جسقدر کنکر پتھر کی سڑکیں ٹوٹتی ہیں -

آج کل ربڑ کو جسدرجہ مقبولیت حاصل ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں جسطرح اس کی ضرورت تسلیم کی جارہی ہے اب سے دو سال پہلے اس کی یہ حالت نہ تھی

یورپ میں ۱۷۷۰ء سے پہلے کوئی شخص ربڑ سے واقف نہ تھا - ڈاکٹر جوزف پریسٹلی دنیا کا ایک شہرہ آفاق مصنف و سائنسداں ہے جس نے سب سے پہلے ربڑ کو دریافت کیا تھا - لیکن اس وقت ربڑ صرف اس کام میں آتا تھا کہ پنسل کی لکھی ہوئی سیاہ تحریر کو مٹا دے اس سے پہلے حروف کو مٹانے کے لئے ربڑ نہیں چاقو استعمال کیا جاتا تھا - سب سے پہلے اس شخص نے پنسل مٹانے کا ربڑ ایجاد کیا اور اسکا اشتہار اسطرح دیا کہ :-

سرمہ کی پنسل کے نشانات مٹانے کے لئے میں نے ایک ایسا مصالحہ ایجاد کیا ہے جو اس سے پہلے کیسکو معلوم نہ تھا - یہ مصالحہ ٹکیوں کی صورت میں ملتا ہے اور مسٹر نیرن دوکاندار کی الماری میں اسے رکھا ہوا ہر شخص دیکھ سکتا ہے یہ شخص ریاضی کے آلات اور دیگر لکھنے پڑھنے کا سامان بیچتا ہے - اور ٹکسال کی عمارت کے قریب ہی اسکی دوکان ہے -

اس عجیب و غریب مصالحہ کی ٹکیہ کی قیمت ۳ر فی ٹکیہ ہے - یہ کئی سال تک چل سکتی ہے

اسوقت ایک پنسل کے ربڑ کی قیمت ۳ر واقعی بہت زیادہ نہ تھی - لیکن آج کل ربڑ کی قیمت بہت بہت زیادہ گر چکی ہے - اس لئے ایک پیسہ بھی گراں نہیں گزرتا -

۱۷۷۰ء کے بعد ربڑ کا استعمال صرف تعلیمی ضرورتوں کے لئے ہوتا رہا - لیکن انیسویں صدی کے ربڑ کی اور اشیا بھی ساخت کی گئیں -

انگریزی میں ربڑ کو ہندوستانی ربڑ "(انڈیا ربڑ)" کے نام سے موسوم کرتے ہیں - اس کی وجہ یہ ہے کہ سب سے پہلے امریکہ میں اسکا درخت دریافت ہوا تھا جس کے نام پر اب تک میکنٹوش برساتی ہے -

برطانیہ کی ربڑ کے درختوں کاشت کا زبردست کام سر ہنری وکھم نے شروع کیا تھا جو بہت مفید کاروبار ثابت ہوا آپ کا چار سال ہوئے انتقال ہو گیا ہے -

آپ نے ربڑ سازی کے اتنے کارخانہ قائم کیے کہ برطانیہ کلاں میں لاکھوں چیزیں ربڑ کی بننے لگیں اور ربڑ کی مانگ ہزاروں ٹن بڑھ گئی -

گذشتہ صدی تک ربڑ کی سپلائی افریقہ اور وسط امریکہ کے درختوں سے ہوتی رہی لیکن اس کے بعد ہندوستان ملایا، آسام، وغیرہ میں بھی اس کی کاشت شروع کی گئی اب ایشیا میں بھی اس کی اتنی کاشت ہونے لگی جسقدر امریکہ یا افریقہ میں -

مسٹر وکھم نے یہ چیز محسوس کی کہ ہندوستان اور ملایا میں اگر ربڑ کی کاشت کی جائے تو یہ زمینیں نہایت زرخیز ثابت ہوں گی آپ نے سر جوزف ہکر ناظم نباتات خانہ امریکہ میں مدد حاصل کی وکھم نے ایک ہزار ربڑ کے پودے بڑی مشکل سے چرا کر اپنے جہاز پر لادے اور ان کو وطن لے آیا -

ادہر انگلستان میں اس کی کاشت شروع کر دی گئی بہت کافی غور و پرداخت کے بعد جب یہ پودے عمدہ نتائج برآمد کرنے لگے تو انہیں پھر ہندوستان روانہ کیا گیا - جہاں کی گرم و خشک ہوا نے جو کسی قدر رطوبت لیے ہوئے تھی - بالکل وہی فضا پیدا کر دی - جو دریائے ایمزن کی وادی میں پیدا ہونے والے پودوں کے لئے ہو سکتی تھی - ہندوستان میں یہ پودے بہت افراط سے پھلنے پھولنے لگے - اور چند ہی دنوں میں تمام ایشیا ہندوستان کا گھر مشہور ہو گیا - انگلستان کی آب و ہوا بھی اس کے لئے کچھ زیادہ راس نہ آئی اور وہ لوگ بھی ہندوستان کی طرف جھک پڑے -

ہندوستان کے بعد ملایا میں اس کی کاشت وسیع پیمانہ پر شروع کی گئی اس کے بعد مشرق کے اور ممالک اور بحر ہند کے دیگر جزائر میں اس کی عام طور پر کاشت شروع کر دی گئی -

اسوقت مشرق میں سیکڑوں ہزاروں درخت موجود ہیں - وہ سب انگلستان کی شاخوں کی اولاد سمجھے جا سکتے ہیں -

اکثر اوقات خبریں آیا کرتی ہیں کہ سائنسدانوں نے مصنوعی ربڑ بھی ایجاد کیا ہے - طامس ایڈیسن دنیا کے آفاق موجد نے بھی ایک ایسا مواد دریافت کر لیا تھا جسے ربڑ کی صورت میں تبدیل کیا جا سکتا تھا وہ مواد موجودہ سے بھی زیادہ سستا تھا - لیکن یہ چیز عملی طور پر دنیا کے سامنے نہ آئی -

امریکہ سے ایک اور خبر آئی ہے کہ مصنوعی ربڑ بن گیا - لیکن ابھی تک اُسے ترقی حاصل نہیں ہوئی -

تجارتی اور صنعتی کاروبار کے لئے جب تک کثیر مقدار میں مصنوعی ربڑ بار کیٹوں میں نہ آجائے اور وہ اقتصادی طور منفعت بخش نہ ثابت ہو جائے اسوقت تک اسے کامیاب نہیں سمجھا جا سکتا - اس لئے اور بھی ریسرچ کی ضرورت ہے -

انگلستان کی پارلیمنٹ نے حال ہی میں ایک مسودہ قانون کے ذریعہ ربڑ کی کاشت اور ساخت کے متعلق علمی و عملی تحقیق کے لئے ایک ادارہ قائم کرنے کی تجویز ہے -

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم مقام ڈیراپور ضلع کانپور - نمبر مقدمہ ۹۹ ۱م

چونکہ بمقدمہ نالش ٹھاکر بشمبر سنگھ بنام لچھمی نراین وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۳۷ لغایتہ ۳۹ فصلی تاریخ ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ 56/7/4 جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے -

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۹	۱	۱
خرچہ نالش	۱۴	۱	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۲	۵	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۳	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۵	۹
	۶	۷	۰
میزان	۵۶	۷	۴

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے، لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم جیو دھاندن بالغ سورج پرشاد و رام سروپ نابالغ بولایت جیو دھاندن

علمائے کرام کا اہم اعلان

بدعات و تکلفات سے پرہیز کرو

سیرت کمیٹی پٹی کی طرف سے تحریک کی گئی ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو تمام کائنات عالم میں سیرت نبوی کی تبلیغ و اشاعت کیلئے شاندار جلسے کئے جائیں مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام کوشش اور توجہ، تبلیغ سیرت، اتحاد امت، اتحاد انسانیت، اور دعوت صلح و سلام پر مرکوز رکھیں - کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائے جو ہمارے اسلامی وقار کے خلاف ہو، اس تقریب کو بدعات و محدثات کا میلہ نہ بنایا جائے - اور اس علمی اور بین الاقوامی تقریب کو کھیل کود، لہو و لعب باجا، آتشبازی، بنوٹ، گتکہ سوانگ، تکلف اور فضول خرچی سے ہرگز ہرگز آلودہ نہ کیا جائے - اگر عوام ان امور میں الجھنا بھی چاہیں تو علمائے کرام اور ذی اثر لوگ ان کا مقابلہ کریں اور انہیں سمجھائیں - کہ بدعات و تکلفات کی گرم بازاری کا دن نہیں ہے - بلکہ اسوہ رسول کی اشاعت کا دن ہے - یوم النبی کی تمام نظمیں، اور تقریریں ضعیف روایات، اور مبالغہ آرائی سے پاک اور صحیح روایات پر مبنی ہونی چاہئیں - مقررہ عالم تقریر سیرت جو ہر سال مختلف زبانوں میں عام رہنمائی کے لئے شایع کی جاتی ہے - اسے جلسوں میں سنایا جائے اور مفت تقسیم کیا جائے ہم تمام فرزندان اسلام سے امید رکھتے ہیں کہ وہ نظام کی پابندی اختیار کر کے اپنے قول اور عمل سے اقوام عالم کے سامنے سیرت رسول کا ایسا نمونہ پیش کریں گے جو اس تقریب عظیم کے شایان شان ہوگا

الداعـــــــیان

مولانا معین الدین (اجمیر شریف) مولینا احمد سعید (دہلوی) مولانا احمد علی (لاہور) مولانا حسین میاں (پھلواری شریف) مولانا قطب الدین عبدالوالی (لکھنؤ) مولینا نے بدعات و محدثات کے ساتھ غیر حسنہ اور سیئہ الفاظ کا اضافہ کر کے دستخط فرمائے ہیں -

پسران پراگ نراین کلوار ساکن بڑاگاؤں علاقہ تیوم پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زندہ کو یعنی مبلغ 56/7/4 جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا کے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ

تاریخ پیشی ۱۲ ر جولائی ۱۹۳۳ء مقرر ہے

پرگنہ ڈیراپور موضع سلوار محال منا کنور

نمبر	رقبہ	لگان
۱۲۰/۱	۲ ۱۰	۹ع
۱۲۰/۲	۲ ۱۰	"
۱۲۰/۳	بیگہ ۱۸ کر	"
۳ قطعہ	۳ کر	۹ع

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

شملہ ۲۷ جون یہ خبر غلط ہے کہ پنجاب کے فرقہ وار فارمولا پر غور کرنے کے لئے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا ایک خاص اجلاس بلایا جانے والا ہے

روس کی سرخ فوج

روسی وزیر جنگ کا دعویٰ

روس کی زبردست فوج ریڈ آرمی یعنی "سرخ فوج" کے نام سے مخاطب کی جاتی ہے۔ سرخ انقلاب کا مرادف ہے۔ اس لئے روس کے انقلاب کی یاد تازہ رکھنے کے لئے اس کی فوج کا نام ابھی تک سرخ فوج ...... ہی رکھا ہوا ہے اور اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ جب تک دنیا میں سرمایہ پرست اور شاہی پسند حکومتوں میں روس کے مانند انقلاب واقع اس وقت تک روس کے لیڈر اپنے انقلاب کو کامل نہیں سمجھتے خیر جو بھی ہو روس ہر چہار طرف سے سرمایہ پرست اور شاہی پرست ممالک سے گھرا ہوا ہے۔ اسلئے اس کے بالشویک لیڈروں کو تحفظ ملک کے لئے اپنی سرخ فوج کی طاقت کو بڑھانا پڑا ہے ..... تاکہ کوئی غیر ملکی حکومت روس پر حملہ آور نہ ہو سکے اور اگر حملہ کیا جائے تو اسکا کامیابی سے مقابلہ کیا جا سکے نیز سرخ فوج مضبوط اور طاقتور بنانے کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ روسی لیڈر بڑے فخر کیساتھ اسکا ذکر کیا کرتے ہیں یہ بات تو بالشویک کے خلاف روسی اخبار بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سرخ فوج یورپ میں سب سے زیادہ طاقت ور جماعت ہے۔ اور فرانس کے الرلیش اخبار نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ:

یورپ میں کوئی دوسری فوج اس کے مانند نہیں ہے۔ جسمیں اسقدر زیادہ آدمی ہوں اور جس کے پاس سامان حرب اس کثرت سے ہو۔

یہ سرخ فوج پندرہ سال سے ہے لیکن اس کے شعبہ جات میں بڑی سرگرمی سے ترقی اور زیادتی ہو رہی ہے

روسی وزیر جنگ کا دعویٰ

حال ہی میں روس کے وزیر جنگ کلیمٹی دی لوروشیلوف نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں فوج میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کی ترقی کا ذکر کیا ہے جو خاص طور پر ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۲ء یعنی پنجسالہ پروگرام کے دوران میں ہوئی ہے۔ یہ لوروشیلوف ایک روسی کسان کا لڑکا ہے جوانی میں ایک کارخانہ میں کام کرنے کیلئے داخل ہوا تھا اور زبردست انقلاب پسند ہونے کے باعث بارہا جیل میں گیا تھا۔ بالشویک انقلاب کے زمانہ میں لوروشیلوف نے بڑا کام کیا تھا۔ جس کے بعد ایک فوجی افسر ہوا انہیں نے ایک بالشویک فوج کی رہنمائی کی تھی۔ جس نے بالشویک تحریک کے مخالف جنرل دینی کن پر حملہ کیا تھا۔ اور اس کو شکست فاش دی تھی سرخ فوج کے قیام کا جو پندرہواں سالانہ جلسہ جلسہ منعقد کیا تھا اس موقعہ پر لوروشیلوف نے جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کی رپورٹ کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے اخبار "روا" میں شائع ہوئی ہے آپ نے پہلے اپنے توپ خانہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو توپ خانہ سرخ فوج کو پرانی زرشاہی فوج سے ملا وہ پرانا اور نکما تھا۔ اور اس کی توپیں نہایت محدود جگہ تک گولیاری کر سکتی تھیں اس میں وزنزنامی اتواب کی تعداد بہت تھی۔ اور بڑی توپوں کی تعداد بہت کم تھی فوج کی بٹالینوں کے پاس اپنے توپ خانہ بالکل ہی کم تھے۔

ہوائی جہازوں کو گرانے والی اور آبدوز جہازوں کو تکما بنانے والی اتواپ کا نام و نشان ہی نہ تھا اور سب سے خراب بات تو یہ تھی کہ روس میں اتواپ سازی کا کوئی کارخانہ نہ تھا۔ اور زارشاہی کی زیادہ تر توپیں ممالک غیر کی ساختہ تھی۔ وہ تمام پرانی اور نکمی ہو گئی تھیں۔ کیونکہ وہ عالمگیر جنگ اور خانہ جنگی مستعمل ہو چکی تھیں۔ اسپر بھی ہم نے محنت و مشقت کی ہے اسکا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہمارا توپ خانہ کچھ کا کچھ ہو گیا ہے۔ ہم نے اسکو ہر طرح سے موجودہ صورت دیدی اور اب یہ یورپ کے ہر ممالک کے موجودہ توپ خانہ کا مقابلہ کر سکتا ہے

ہارزر نامی بڑی توپوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ روس کی تاریخ یہ پہلا ہی واقعہ ہے کہ جب ہم نے اپنے ہی کارخانوں میں ایسی توپیں تیار کیں فوج کی چھوٹی رجمنٹوں کے لئے چھوٹی چھوٹی توپیں ہم نے اپنے ہی کارخانوں میں تیار کی ہیں گویا روشیلوف کا دعویٰ ہے کہ سرخ فوج کا توپ خانہ اس قدر زبردست ہو گیا ہے۔ کہ اس میں تمام قسم کی توپوں کی کثیر تعداد موجود ہے ....

جو جدید معلومات کی بنا پر تیار کی گئی ہیں لیکن روس کی سب سے بڑی کامیابی اس امر میں مضمر ہے کہ وہاں توپ ڈھالنے کے اسقدر کارخانے قائم کر لیے گئے ہیں کہ بوقت ضرورت وہ زیادہ سے زیادہ اتواپ مہیا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مینگ بکز اور مشین اتواپ کی سرخ فوج میں ابتدائی زمانہ میں جو کمی تھی اس کے متعلق ذکر کرتے ہوئے وزیر جنگ جو روشیلوف نے لکھا ہے کہ سرخ فوج کے مظاہرہ کے وقت چند درجن ٹینک سا تواب دکھائی دیتی تھیں مگر وہ پرانی اور نمائشی تھیں۔ اور ان سے زیادہ تر ہم نے خانہ جنگی کے دوران میں اپنے سفید دشمنوں اور ان کی مدد معاون غیر حکومتوں کی فوجوں سے ہی چھینی تھیں اسلئے ہماری پارٹی کی سنٹرل کمیٹی اور خصوصاً کامریڈ سٹالین نے اپنے اسلحہ جات کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر طرح کی تدبیریں کی۔ اب ہم نے اپنے ہاں ٹینک تیار کرنے کے لئے بڑا بھاری کارخانہ جاری کر دیا ہے۔ اور اب یہ غور کر سکتے ہیں کہ سرخ فوج کے پاس کافی ٹینک ہیں

وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو ٹینک ہیں وہ اسی ہی کے ساختہ ہیں۔ بلکہ مختلف مقاصد کے لئے وہ مختلف قسم کے ہیں۔

روس گیسوں سے تیار ہے

لوروشیلوف نے اپنے کیمیاوی گیسوں کے ذرائع کے سلسلہ میں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: سر یہ ظاہر ہے کہ جنیوا میں جمع ہو کر شہنشاہی پسند کچھ بھی کیوں نہ کہیں آئندہ جنگ میں ۱۹۱۲ء کی جنگ سے زیادہ گیسوں کا استعمال ہوگا۔

خیر ہم یہ دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کیمیاوی جنگ میں ہم اس کے ذرائع سے محروم رہیں گے کیونکہ ہم سائنٹیفک حملہ آوروں سے اپنے حفاظت کرنے میں ہر طرح تیار ہیں۔

سرخ فوج کی تعداد

پیرس سے "جیبوالے" نامی ایک اخبار نکلتا ہے جسمیں خصوصاً فوجی موضوع پر ہی ذکر اذکار ہوتا ہے۔ اس کو ماہران جنگ کی ایک جماعت شائع کرتی ہے۔ یہ بالشویکوں کا مخالف ہے اس اخبار نے یہ بھی قبول کر لیا ہے کہ سرخ فوج یورپ کی ایک سب سے بڑی قومی جمعیت ہے۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ امن و امان کے زمانہ میں سرخ فوج کے اندر ۱۲ ہزار ۵ لاکھ جوان رہتے ہیں۔ ۲۷ ہزار سپاہی بحری فوج کے مخصوص ہیں۔ اور پندرہ ہزار آسمانی فوج میں ہیں لیکن جیبو والے کا بیان ہے کہ دراصل سرخ فوج اس سے بہت بڑی ہے۔ یہاں جو اعداد و شمار دیے گئے ہیں۔ ان سوویٹ روس کی تمام مسلح فوج کا شمار نہیں کیا گیا ہے۔

اس ہفتہ وار اخبار کا بیان ہے کہ صرف او۔جی۔پی۔یو یا سوویٹ کے صیغہ پولیس کی نگرانی میں ہی اسپیشل فوج محافظ سرحدی فوج میں ایک لاکھ ۱۸ ہزار جوان ہیں۔ ان کے علاوہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ فوجی دستوں میں ایک لاکھ کے قریب جوان ہیں اسلئے سوویٹ روس کی فوج میں کل ۹ لاکھ ان سمجھے جاتے ہیں ... ریگولر آرمی اور باقاعدہ فوج دو سالہ فوجی خدمات کے اصول کے مطابق بھرتی کیے جاتے ہیں۔ لیکن جیبو والے کا بیان ہے کہ ان کے سوائے ہر سال ۵½ لاکھ رنگروٹوں کو فوج میں تین ہفتہ سے لیکر دو ماہ تک فوجی تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اسطرح سوویٹ بے شمار نوجوان کو فوجی تعلیم دینے میں کامیاب ہوتے ہیں اور اس وقت ان کے پاس اول درجہ کے تقریباً ۶۰ لاکھ جوان ریزرو فوج میں ہیں۔ یہی اخبار آگے چلکر لکھتا ہے کہ سرخ فوج میں بندوقچیوں کے ۷۰ اور گھوڑا سواروں کے ۱۶۰ دوڈیژن اور ہر ایک ڈویژن کے پاس ہلکی میدانی اتواپ ہیں اور ہاؤڈیرا اتواب کی ۱۰۱ بٹالین ہیں اس کے علاوہ سوویٹ افسر ہر ایک بٹالین کے ساتھ توپ خانہ بنانے کی فکر میں ہیں۔ یہ اور گھوڑا سوار فوج دونوں ...... ہلکی اور بھاری مشین تواب سے مسلح ہیں سوویٹ روس کی بڑی تعداد میں ٹینک ہیں اور آسمانی فوج میں دو ہزار ہوائی جہاز ہیں۔

حکومت اور کانگریس میں

باعزت سمجھوتہ کیلئے گاندھی جی کا اقدام

سول نافرمانی کی واپسی کیلئے پنڈت مالویہ کا خیال

بمبئی یکم جولائی معلوم ہوا ہے کہ پونہ کانفرنس کے جو ۱۲ جولائی کو منعقد ہونے والی ہے بے ضابطہ اجلاس میں جن مسائل پر گفتگو ہوگی۔ ان میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ کانگریسیوں کو اسمبلی اور کونسلوں پر قبضہ کرنا چاہیے یا نہیں۔ مجالس مقننہ میں کانگریسیوں کے داخلہ کا سوال نہایت اہم ہے جس کو ایجنڈا میں شامل کر لیا گیا ہے کانفرنس کے نتائج پر ابھی کوئی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ لیکن سیاسی حلقہ میں اس رائے کا وثوق کیساتھ اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ آخری قدم اٹھانے سے پیشتر گاندھی جی وائسرائے سے ضرور گفت و شنید کریں گے تاکہ کسی ایسے حل کی تلاش کی جائے۔ جو کانگریس اور حکومت کے تعاون پر مبنی ہو اور جو دونوں کے لیے باعزت ہو۔ اگر اطمینان بخش سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو پھر پونہ کانفرنس میں کانگریسی لیڈر ایک ایسا ہمہ گیر پروگرام تیار کریں گے جو موجودہ حالات کا مقابلہ کر سکے۔ مجوزہ کانفرنس میں سول نافرمانی کے پروگرام کو یقیناً ترک کر دیا جائے گا

مصوری یکم جولائی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے اخبار کے ایک نمائندے سے بیان کیا کہ یہ قطعی غلط ہے کہ سول نافرمانی کو واپس لینے اور اسمبلی کے ارکان اور کونسلوں پر قبضہ کرنے میں حق میں ہوں۔ جدید دستور کے نفاذ سے پہلے ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا اسمبلی اور کونسلوں میں داخل ہو کر ہم کوئی مفید کام کر سکتے ہیں۔ یا ایسی رائے عامہ پیدا کر کے ملک کی کوئی خدمت انجام دلسکتے ہیں جس سے برطانوی اختیارات ہندوستانیوں کے ہاتھ میں منتقل ہو جائیں رہا سول نافرمانی کا سوال تو اسکا مستقبل کانفرنس کے ہاتھ میں ہے

وائسرائے سے ملاقات کیلئے گاندھی جی شملہ جائینگے

سول نافرمانی کو دوبارہ شروع نہ کرنیکی شرط

الہ آباد ۲ جولائی گذشتہ چند ہفتوں میں الہ آباد ڈسٹرکٹ جیل سے سول نافرمانی کرنے والے قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ رہا شدہ قیدیوں کی کل تعداد ۴۱ ہے ان میں سے گیارہ قیدیوں کی میعاد پوری ہو گئی ہے۔ باقی ۳۰ قیدیوں کو میعاد سے قبل رہا کر دیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت رفتہ رفتہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے گی۔ یہ رہائیاں بھی اسی تجویز کا پیش خیمہ ہے۔ الہ آباد جیل میں اب صرف ۲۴ سیاسی قیدی باقی رہ گئے ہیں۔ فیض آباد جیل سے بھی سات قیدیوں کو میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی رہا کر دیا گیا۔

شملہ ۲ جولائی معاصر اسٹیٹسمین کا نامہ نگار شملہ سے اطلاع دیتا ہے کہ سول نافرمانی کے التوا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے شاید گاندھی جی وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے شملہ تشریف لائیں گے لیکن (نامہ نگار مذکور لکھتا ہے) کہ خیال ہے کہ حکومت کی اعلان کردہ پالیسی کے مطابق گاندھی جی کی وائسرائے سے ملاقات کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اس کا امکان اسوقت ہو سکتا ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک کو بالکل ✻ بند کر دیا جائے۔ اور حکومت کو اطمینان دلا دیا جائے کہ مہذب نافرمانی کو دوبارہ شروع نہیں کیا جائے گا۔

اچھوتوں کی تعلیم پر ۱۰ لاکھ روپیہ

یو۔پی۔ کونسل نے تجویز منظور کر لی

نینی تال ۳۰ جون سر سیتارام کی صدارت میں یو۔پی لیجسلیٹو کونسل کا جو اجلاس منعقد ہوا اس میں سی۔وائی۔ چنتامنی لیڈر مخالف فریق نے ریزولیوشن پیش کیا جس میں گورنمنٹ سے سفارش کی گئی ہے کہ یو۔پی کی دلت جاتیوں کے اندر فوری تعلیمی اشاعت کے لئے حکومت ۱۰ لاکھ روپیہ مخصوص کرے۔ جو آئندہ ۵ سال کے اندر اسکیم پر صرف کیا جائے۔ جو کونسل نے منظور کر لیا۔ گورنمنٹ کیطرف اس اسکیم کی وضاحت کی گئی ہے جو دلت جاتیوں کی تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔

گاندھی جی ہندو مسلم مسئلہ حل کرنیکیلئے تیار نہیں ہوتے

مسٹر آصف علی کی تائید میں ڈاکٹر محمود اللہ کا بیان

نئی دہلی ۔ ۳۰ جون ڈاکٹر محمود اللہ جنرل سکریٹری اتحاد کانفرنس نے ذیل کا بیان شایع کرایا ہے ۔ کہ میں پنجاب ہندو سیوک سبھا اور مسٹر آصف علی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے گاندھی جی کے خطوط کے ذریعہ اصل حالات سے آگاہ کیا ۔ ہر شخص کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ ان بزرگوں کے سیاسی خیالات سے اتفاق کرے ۔ مثلاً میں مسٹر آصف علی کے اس خیال سے متفق نہیں ہوں کہ کہ بغیر قومی اتحاد کے صرف کونسلوں پر قبضہ کرنا ہی ہماری تمام بیماریوں کا علاج ہے ۔ مگر میں مسٹر آصف علی اور سیوک سبھا کی اس جرأت کی داد دیتا ہوں کہ جو انہوں نے کانگریس کی بے جان پالیسی اور رہنما پرستی کی مذمت کرکے ظاہر کی ہے ۔ میں دیانت داری سے یہ یقین کرتا ہوں کہ قوم کے ہاتھوں گاندھی جی کے پروگرام کی مناسب اور دیانت دارانہ آزمائش نہیں ہوئی ایک بڑی قوم کی زندگی میں پندرہ سال کا عرصہ کچھ بھی نہیں ہے ۔ پروگرام کے اقتصادی پہلو اور عدم تشدد والی تحریک عدم تعاون کے عام اصول کی مذمت کرنا مناسب نہیں ہے میں اس خیال سے بھی اتفاق نہیں کرتا کہ عوام کو ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ قانون کا استعمال اسقدر سخت اور شد و مد کیساتھ کیا جائیگا ۔

گاندھی کی غلطی

گاندھی جی نے جو غلطی کی اور جسکا ارتکاب وہ اب بھی کر رہے ہیں ۔ وہ یہ ہے کہ وہ ہندو مسلم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے ۔ گاندھی جی کی ہر تحریک کے ہر مرحلہ پر ثابت ہوتا رہتا ہے ۔ کہ موثر اقلیتوں کی حمایت کے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی ۔ سیوک سبھا نے بالکل درست کہا ہے کہ اگر کانگریس کامیابی کی واقعی متمنی ہے ۔ تو اس کو فرقہ پرستی کے مٹانے میں اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرنا چاہئے ورنہ تیسری جماعت کی مداخلت یقینی اور ناگزیر ہے ۔

گاندھی جی کی کورانہ تقلید سے کام نہیں چلیگا بے شک گاندھی جی ایک بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں اور لیکن ہندوستان کا مفاد اس سے بھی زیادہ بالا و برتر ہے ۔ حکومت خود اختیاری سے پہلے قومی اتحاد کو ایک ضروری شرط تسلیم کرلینا پڑے گا ۔ نیز آنکھیں بند کرکے ہمیں ان لوگوں کے صادقانہ ارادوں پر شک نہیں کرنا چاہئے ۔ جو یہ یقین کرتے ہیں کہ ہندوستان کے لئے ذمہ دار حکومت کی جانب قومی اتحاد سب سے پہلا قدم ہونا چاہئے ۔

تحریک دلت ادھار کی کمزوری

جس شخص کو نوع بشری سے محبت ہے وہ ہرگز تحریک دلت ادہار کی مخالفت نہیں کرسکتا ۔ بحیثیت ایک مسلمان کے میں اپنے مذہب کے خلاف بڑا ہی گناہ کروں گا اگر میں بالواسطہ یا بلا واسطہ کسی ایسی تحریک کی مخالفت کروں ۔ جو اچھوتوں کی اصلاح میں جاری کی گئی ہو ۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ہریجن تحریک ایک غیر مناسب وقت پر شروع کی گئی جس کے باعث قوم کو سخت نقصان پہونچا تحریک ہریجن کمزور بنیادوں پر قایم ہے ۔ اور اس سے مذہبی منافرت دوبارہ پیدا ہوگئی ہے ۔ نیز اس سے فرقہ پرستی کی حوصلہ افزائی بھی ہوئی ہے ۔ علاوہ ازیں گاندھی جی نے ہریجن تحریک کو مذہبی رنگ دیدیا ہے ۔ جس کے باعث دیگر فرقے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں امداد نہ کرسکے ۔

گاندھی جی اور مہا سبھا

ہندو مہا سبھا کے نمایندوں نے روانگی سے پیشتر گاندھی جی کو مبارکباد دی کیا گاندھی جی کے اختیار میں یہ بات نہ تھی کہ وہ انگلستان نہ جانے کی ترغیب دیتے اور کہتے کہ انگلستان میں ہماری ناقابلیت کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے نہ جاؤ ۔ کیا گاندھی جی اور فرقہ پرست ہندو مسلم لیڈروں کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ ملک معظم کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بغیر متعلقہ جماعتوں کی کافی نمایندگی کے فرقہ وارانہ فیصلہ کے کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی ۔

کیا نیشنل کانگریس خاموشی کے ساتھ فرقہ وارانہ کشیدگی کو دیکھتی رہے گی ۔ کیا یہ وقت نہیں ہے کہ کانگریس اپنی تمام قوت کو قومی اتحاد کی تعمیر میں لگا دے ۔

آخر میں پھر گاندھی جی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہندو مسلم مسئلہ کو حل کرنے میں اپنی تمام قوت صرف کردیں ۔ قومی اتحاد میں کامیابی کے بعد اقتصادی نقصانات کا سوال خود حل ہوجائیگا

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ اگست ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۲۲ دسمبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے ان کو قیمت مقررہ پر ۵ فیصدی کمی اس خاص شرط پر دیجاوے گی کہ وہ آخر ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں

شیر برطانیہ کی گرج نے سوویٹ روس کو مرعوب کردیا

روس اور برطانیہ کے تجارتی تعلقات پھر قایم ہوگئے

لندن ۲ جولائی ۔ شیر برطانیہ کی چنگھاڑ سے مرعوب ہوکر آخرکار روس نے اپنے ہتھیار ڈالدیے ۔ مسٹر لٹوینوف سفیر روس اور سر جان سائمن کی حالیہ گفت و شنید کا نتیجہ یہ نکلا کہ برطانوی انجینیر مسٹر تھارنٹن اور میکڈانلڈ (جنکو سازش کے جرم میں دو اور تین سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی) ماسکو کی جیل سے رہا کر دیے گئے ۔

برطانوی انجینیروں کی سزا کے بعد برطانیہ نے روسی مال کا بائیکاٹ کرکے اس کی درآمد کو انگلستان میں ممنوع قرار دیا تھا ۔ اس کے جواب میں سوویٹ روس نے بھی برطانوی مال کی درآمد کو ناجائز قرار دیا تھا ۔ اور اپنے سمندر میں برطانوی جہازوں کو گذرنے کی بھی ممانعت کردی تھی ۔ لیکن اب انجینیروں کی رہائی کے بعد روس نے اعلان کردیا کہ برطانوی مال کی درآمد پر جو حکم امتناعی جاری کیا گیا تھا وہ واپس لے لیا گیا ہے ۔ اسی طرح برطانیہ نے بھی روسی مال کی درآمد کے خلاف تمام احکام کو واپس لے لیا گیا ہے ۔ انجینیر کل شام کو رہا کردیے گئے اور آج وہ لندن روانہ ہوجائیں گے ۔

بھرتپور میں ہلچل

دہلی ۲ جولائی ۔ بھرتپور کی میو قوم ابھی تک لگان دینے سے انکار کررہی ہے ۔ حکام کی تمام کوششیں لگان وصول کرنے میں ناکام رہیں ۔ دو ہفتہ سے برگشتہ گاؤں سے لگان وصول کرنے کیلئے فوج مصروف عمل ہے ۔ اگر میو قوم نے اپنی شرائط کو جلد پورا نہ کیا تو حالات نہایت خطرناک ہوجائیں گے

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دیگی

ہر لحظہ ۔ ہر جا صحت کا اطمینان

کرنے کے لئے آپ مشہور عالم اکسیر اعظم ہر مرض کا واحد علاج

امرت دھارا

پر اعتماد کرسکتے ہیں کیونکہ بفضل ایزدی یہ ۹۰ فیصدی تو مرض کو فوراً آرام دیتی ہے ۔ دیگر مرض کو روک تو ضرور دیتی ہے ۔ اس کو کوئی ناموَید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایجاد کیا ہے اور جس کو لاکھوں استعمال کرکے فایدہ اٹھانے والوں میں سے ۳۹ ہزار کے خطوط موصول ہوچکے ہیں ۔ یہ انسانی جسم کی تقریباً جملہ امراض کا واحد علاج ہے ۔ یہ بنی نوع انسان کے لئے نعمت ثابت ہوتی ہے ۔ ادویات کے بجائے بکس اکی صرف ایک شیشی کے ستے ہیچ ہیں آپ بھی ایک شیشی اپنے ساتھ رکھیں ۔ وقت بے وقت کام دے گی ۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (۱؍۴) نمونہ آٹھ آنے ۸؍

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے ۔ خط میں لکھدیں ! مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوا دیں ! کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنف پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان جن کو ضرورت ہو مانگے مفت بھیجے جاتے ہیں ۔

احتیاط } امرت دھارا کا اس قدر نام دیکھ کر بہت سے اشتہار بازوں کے منہ میں پانی بھر آیا ہے ۔ اور مختلف نام رکھ کر اپنی ادویات کی ادویات مشتہر کررہے ہیں ۔ یہ جان لیجئے کہ امرت دھارا میری ایجاد ہے اسکے کل اجزا سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا ہے ۔ پس بے شمار خطوط ہیں کہ ایسے اشتہار بازوں سے دوائی منگوا کر لوگوں نے دھوکہ کھایا ۔ اس واسطے دھوکہ سے بچیں اور بھی کوئی دوائی اس قسم کی سوائے امرت دھارا کے نہ خریدیں ۔

عموماً ایسے اشتہار باز اپنی دوائی کے ساتھ کسی نہ کسی طرح لفظ امرت ڈالتے ہیں ۔ صرف لفظ امرت پر نہ بھولیں بلکہ امرت دھارا اور اس کے نام کو دوائی کے واسطے یاد رکھیں ۔

خط و کتابت و تار کے واسطے پتہ :۔ امرت دھارا ۔ ۱۵ ۔ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۔ امرت دھارا بھون ۔ امرت دھارا روڈ ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

کانپور میونسپلٹی
پبلک نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کو سکشن ۳ ۲۷ (۱) سی۔ صوبجات متحدہ میونسپلٹیز ایکٹ کے مطابق جو اختیار حاصل ہے اُس کی رو سے اُسنے مندرجہ ذیل ہدایت اپنے ایک رزولیوشن نمبری ۲۱۳ مورخہ ۷ر جون ۱۹۳۳ء میں منظور کی ہے جس کی خلاف ورزی سزا میں روپیہ (دفعہ ۲۰/- جرمانہ تک ہوگی۔ اور جو کہ مندرجہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۲۷۴ کے ماتحت ہے۔

"کوئی مہتر یا گاڑی والا سڑکوں یا گلیوں میں پبلک کی نظروں کے سامنے غلیظ کو کھلی حالت میں یعنی بلا ڈھکنے کی ٹوکری میں نہ رکھ سکتا ہے اور نہ لے جا سکتا ہے"

ایس، این، تواری
ڈی۔ بی۔ ایچ
ایگزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

وایٹ پیپر کی تجاویز کے متعلق کمانڈر انچیف ہند کا خیال

لندن ۲۹ر جون کل کنزرویٹو پارٹی کی کانفرنس میں مسٹر بالڈون نے جو تقریر کی ہے۔ اُس کے دوران میں ایک بڑا قابل ذکر واقعہ ہے یہ بیان کرنے کے بعد کہ وایٹ پیپر کو ساری وزارت اور متفقہ طور پر گورنمنٹ ہند کی تائید وحمایت حاصل ہے۔ مسٹر بالڈون نے زور دیکر کہا کہ گورنمنٹ ہند نے کمانڈر انچیف بھی شامل ہے۔ یہ کہ مسٹر بالڈون نے تھوڑا سا توقف کیا اور کہا کہ میں اسبارہ میں مزید اسوقت تک کچھ نہیں کہونگا جب تک مجھے چیلنج نہ کیا جائے۔

مسٹر بالڈون کا یہ اشارہ سنڈے اخبار کے پولٹیکل نوٹوں کی طرف تھا۔ جو مسٹر رانڈولف چرچل فرزند مسٹر ونسٹن چرچل کے قلم سے شایع ہوئے تھے ان نوٹوں میں مسٹر رانڈولف چرچل نے لکھا ہے کہ سرکاری وسیلوں نے سر فلپ چیٹوڈ کمانڈر انچیف ہندوستان سے اس مطلب کے الفاظ منسوب کئے تھے اگر وائٹ پیپر کی تجاویز کو مستقبل قریب میں قانونی شکل نہ دی گئی تو ہندوستان میں امن قائم رکھنے کے لئے گورہ فوج کی تعداد دوچند کرنا پڑے گی رانڈولف چرچل نے لکھا ہے کہ حقیقت اس کے عین برعکس ہے۔ یعنی سر فلپ نے یہ کہا تھا کہ کہ اگر وایٹ پیپر کی تجاویز کو قانون کی شکل دے دی گئی تو ہندوستان میں گورہ فوج کی تعداد دوچند کرنا پڑے گی۔

اقتصادی کانفرنس میں
طلائی معیار کو برقرار رکھنے کا فیصلہ
صدر جمہوریہ امریکہ کا کانفرنس سے اختلاف رائے

لندن یکم جولائی۔ طلائی معیار رکھنے والے تمام ممالک جن میں امریکہ بھی شامل ہے اس بات پر متفق ہوگئے ہیں کہ تمام ملکوں کے طلائی معیار کو برقرار رکھنا ضروری ہے اور اگر ممکن ہو تو ان ممالک کو بھی ان کی طرف واپس آجانا چاہیئے۔ جو اسے چھوڑ چکے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی اور امریکن نمایندوں نے اس فیصلہ پر صادر کر دیا ہے کہ لیکن مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ اسے مستقل کرنے کے متعلق بعض ترامیم کرنا چاہتے ہیں۔

انہیں نے اقتصادی کانفرنس کے نام ایک پیغام بھیجا ہے کہ طلائی معیار کا سوال چند دنوں یا ہفتوں میں حل نہیں ہو سکتا اور یہ یقین ظاہر کیا ہے کہ ڈالر کی قیمت میں کمی بیشی ریاستہائے متحدہ امریکہ کی خانگی حکمت عملی پر اثر انداز ہوگی۔ صدر روزویلٹ کو اس بارہ میں بہت سے شکوک ہیں کہ طلائی معیار پر قائم رہنے والے ممالک بحالات موجودہ اس پر قائم رہ سکتے ہیں۔

کلکتہ کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ کل نبکورا کے نزدیک دو مسلح نوجوانوں نے ڈاک لوٹ لی

یو۔ پی۔ گورنمنٹ نے سیاسی قیدیوں کو رہا کرنا شروع کر دیا

الہ آباد۔ یکم جولائی۔ الہ آباد کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ سی کلاس کے پچیس ۲۵ مقامی جیل سے غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے گئے ہیں اور ابھی مزید قیدیوں کے رہا ہونے کی توقع ہے۔

پونہ میں کانگریسی لیڈروں کی نجی گفتگو
ملک کے سر برآوردہ لوگوں کو دعوت

پونہ ۲۸ر جون۔ مسٹر اینے قائم مقام صدر کانگرس اور مسٹر راجگوپال اچاریہ نے گاندھی جی سے مشورہ کرنے کے بعد ایک پیام آج شائع کیا ہے جسمیں ۱۲ جولائی کے لیے جلسہ کے انعقاد کا اعلان کر دیا گیا ہے یہ جلسہ پونہ میں ہوگا۔ پریس کو اس میں جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں تقریباً ۱۵۰ کانگریسی لیڈروں کو بلایا گیا ہے۔ پنڈت مالویہ بھی مدعو ہیں جلسہ کے قبل گاندھی جی کو ڈائرکٹروں کی ایک مجلس دیکھے گی۔ اور جلسہ کے طریق کار کا فیصلہ اس مجلس کے فیصلہ ہی پر منحصر ہوگا۔

سرحدی قبائل میں جنگ پشاور ۲۸ جون سرحد کے قبائل یا بندہ خاں بندہ غالی اور شاہوزی میں ایک شدید قبائلی جنگ کی اطلاع جاری ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ طرفین میں شدید جنگ جاری رہی جسکے نتیجہ کے طور پر دونوں طرف کے ملک مارے گئے اسوقت جنگ جاری ہے

بہار مجسم کی آمد آمد

از جناب سید سعید الحسن صاحب دور ہاشمی

چلا ہے جانب پستی یہ کون اوج نشیں ؟ — فلک بھی سر کو جھکائے ہوئے ہے سوئے زمیں
یہ کس بہار مجسم کی آمد آمد ہے؟ — کہ ذرہ ذرہ ہے اپنی جگہ پہ خلد بریں
اٹھی ہے رحمت حق کس کے خیر مقدم کو — چلے ہیں کس کی معیت میں جبرئیل امیں
لباس نور حقیقت کو کس نے پہنا ہے — یہ کس نے فرق پہ رکھا ہے تاج عرش بریں
فلک سے آج ہے کسپر درود کی بارش — یہ کون پاک و مکرم ہے تاجدار حسیں
یہ کس نے ظلمت ہستی کو کر دیا روشن — یہ کس نے آئینۂ دل پہ کی جلائے یقیں
یہ کیوں ہے لرزہ براندام کفر کی ہستی ؟ — جہاں میں کون یہ آتا ہے راز حق کا امیں
یہ کس نے روئے مبیں سے نقاب اٹھائی ہے — یہ کس کے جلوے میں کھوئی ہوئی ہے چشم یقیں
لقب ملا ہے یہ کس کو "نوید خضر و مسیح" — یہ کس نے آکے مکمل کیا ہے "دین مبیں"
یہ کون رفعت ہستی کا آشنا آیا ؟ — کہ ذرہ ذرہ ہے خاک عرب کا اوج نشیں

یہ راز خاص حقیقت سنا بھی دے اے دور
اب اس حجاب کا پردہ اٹھا بھی دے اے دور

فزوں ہے لحظہ بہ لحظہ بہار کی آمد — خوشا محمد عالی وقار کی آمد
یہ صد درود و مبارک ہو ہاں مبارک ہو — خزاں نصیب عرب کو بہار کی آمد
نشاط عم کدۂ زیست کیا کہوں کہ ہے آج — پیام رحمت پروردگار کی آمد
جبین کفر کو قدموں پہ جس نے ڈال دیا — زہے، کہ ہے یہ اُسی شہسوار کی آمد
بنائے بادہ و ساغر ہے ہر نظر جس کی — ہے میکدہ میں اُسی بادہ خوار کی آمد
صدائے درد غریبی یہ جو تڑپ اُٹھا — یہ ہے اُسی دل الفت شعار کی آمد
بہار دیکھنے والو! ذرا سنبھل جانا — چمن میں آج ہے جان بہار کی آمد
ادب سے سر کو جھکا دے جہاں کی رعنائی — کہ آمنہ کے ہے اک گلعذار کی آمد
کسی طرح سے جو ترک ادب نہو تو کہوں — کہ آج بزم میں ہے میرے یار کی آمد

سپہر دیں کے جو ہیں آفتاب آتے ہیں
اُٹھو، اٹھو، کہ رسالت مآب آتے ہیں

اِسلامی دُنیا

مصر میں قرآن شریف کی تعلیم

قاہرہ کی یوتھ لیگ نے ابتدائی تعلیم لازمی کرنے کے لئے درخواست دی ہے اس میں قرآن شریف کی تعلیم کو لازمی قرار دینے کیلئے استدعا کی گئی ہے ان کا خیال ہے کہ مصر اسلامی دنیا کی رہنمائی کا فرض ادا کرتا ہے۔ اسلئے اُس کو قرآن شریف کی تعلیم پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینا چاہئے۔ ان کا خیال ہے کہ ادب و اخلاق کی تعلیم قرآن شریف ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ (العرب)

عربوں کو عیسائیوں سے بدگمانی

فلسطین میں ینگ مینز کرسچین ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کو عرب مشتبہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اسکو بمنزلہ ایک خطرہ سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس ایسوسی ایشن کے ذریعہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں منافرت پھیلانے کی کوشش کی جائے گی اور برٹش مداخلت کے لئے کوئی صورت نکالنے کی سعی کی جائے گی (العرب)

ترکی میں جدید سکے

گورنمنٹ ترکی نے ایک یادداشت شائع کر کے لوگوں کو مطلع کیا ہے کہ چونکہ چھوٹی رقموں کے نوٹوں کے پھٹنے اور گم ہو جانے کا اندیشہ ہر وقت رہتا ہے اس لئے قلیل رقم کے نوٹوں کو اودسمبر ۱۹۳۳ء سے منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور ان کی بجائے چاندی کانسی اور تانبہ کے سکوں کو مروج کیا جائے گا (حاکمیت ملیہ)

عربستان میں سونے کی کان

معلوم ہوا ہے کہ نجد اور حجاز کی سرحد پر سونے کی کان ہے۔ جس کی تائید ماہر معدنیات یورپ نے بھی فرمائی ہے۔ طلائی کان کی کھدائی کے لئے سلطان ابن سعود نے ایک اسکیم تیار کروائی ہے لیکن کھدائی اور مشنری کے قیمت زیادہ ہونے باعث فی الحال اسکیم مذکور کو معرض التوا میں ڈال دیا ہے (ام القریٰ)

ایران میں بین الاقوامی تجارت

طہران میں ماہرین اقتصادیات کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ چنانچہ ایران کی اقتصادی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے سویڈن کے ماہر اقتصادیات اور انجمن تجارت کے صدر موسیو اندرسن طہران میں وارد ہوئے ہیں (اطلاعات)

شاہ امان اللہ خاں کا خفیہ سفر افغانستان

غازی امان اللہ خاں اٹلی سے روانہ ہوگئے دو ہفتہ سے وہ اپنی قیام گاہ پر نہیں ہیں بعض خبرات یہ ہے کہ ان کی روانگی کو بالکل ظاہر نہیں ہونے دیا گیا یہاں تک کہ رات کو انکی خواب گاہ میں حسب معمول روشنی ہوتی رہی پندرہ دن کے بعد آخر پتہ چلگیا ان کے ملازمین کو سخت حکم ہے کہ وہ یہ نہ بتائیں کہ کہاں گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ امان اللہ خاں مہم کی تیاری کے سلسلہ میں کہیں گئے ہیں یا کسی خفیہ طریقہ سے خود افغانستان جا رہے ہیں

باون سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کر چکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آہنگ نگرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون وغیرہ کی خرابی وغیرہ دور کر کے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایکروپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح ملاۓ واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلطکاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی لغت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

حکومت یوپی اور سول نافرمانی

سیاسی قیدی اور ضبط شدہ عمارات

نینی تال۔ ٹھاکر رام پال سنگھ کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ حکومت نے ۱۹۳۱ء میں کسی آشرم یا کھدر بھنڈار وغیرہ کو ضبط نہیں کیا تھا۔ ۱۹۳۲ء میں حکومت نے ۷۹ کانگریسی دفاتر ۱۱ آشرم ۲ ہسپتال اور ۳ بھنڈاروں پر قبضہ کر لیا اب کی سال ابھی تک کسی پر حکومت نے قبضہ نہیں کیا۔ اس وقت تک ۹۲ کانگریسی دفاتر ۵ آشرم اور ۳ بھنڈار اور ایک ہسپتال واپس ہو چکے ہیں مئی ۱۹۳۳ء تک ۹۱۷ آدمی کی رہائی ہوئی مئی ۱۹۳۳ء تک ۲۳۵ ۲۵ آدمی گرفتار ہوئے۔ ۱۹۳۲ء سے مئی ۱۹۳۳ء تک ۸۷ ۴ گرفتار کیا ہوئیں۔ جن میں ۶۷۰ خواتین تھیں اور ۱۴۰ مسلمان تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۱۹۳۰ء سے ۱۵ مارچ ۱۹۳۳ء تک ۲۶۵ آتلاشیاں ہوئیں ۱۹۳۰ء سے ۱۵ مارچ ۱۹۳۲ء تک ۱۴ ۵۵ ۸۶ روپیہ ۱۴ آنے مجموعی جرمانہ کی رقم ہے،، پریسوں سے ضمانت طلب کیگئی جس کی وجہ سے ۴۴ پریس بند ہوگئے۔

تحریک سول نافرمانی میں حصہ لینے پر ۳۸۳ لڑکے جن کی عمریں ۱۶ برس سے کم تھیں جیل بھیجے گئے اور ۹۶ کے کوڑے لگائے گئے ۵۳۷ جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کی گئی۔ ۲۹۹ مرتبہ ایسے جلوس اور جلسے پولیس کے ذریعہ سے منتشر کئے گئے

شملہ ۲۷ر جون علیحدگی سندھ کے متعلق غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کے متعلق حکومت بمبئی اور گورنمنٹ آف انڈیا کے درمیان خط و کتابت ہو رہی

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی دیسی کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک فوری اثر کرنے والی

STAR TRADE MARK (REGD)

Regd. سرباتینا Regd. بیلک

(کٹنے جلنے چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم)

یہ صرف جڑی بوٹیوں ہی سے بنا ہے

اسمیں چربی نہیں ہے آگ سے جلنے کا آبلہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی جلن۔ چھری وغیرہ سے کٹنے، گرنے، چھلنے وغیرہ ناگہانی آفات کی تکلیف سے وقت پر شفا اور آرام پانے کے لئے چھوٹے بڑے سبھوں کو اپنے پاس رکھنا چاہئے

قیمت فی ڈبیہ دس آنے ۱۰/

ڈاک محصول تین ڈبی تک سات آنے ۷/

قیمت ڈبی نمونہ دو آنہ ۲/

جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتی ہے

(دردسر و ریاحی درد کی ٹکلی)

روتے کو ہنساتی ہے

آدھے یا سارے سر میں کیسا ہی درد کیوں نہ ہو۔ اس کو کھاتے ہی جاتا رہے گا۔ خواہ کسی عضو میں کیسا ہی درد ریاح کیوں نہ ہو۔ اُسے یہ فوراً دور کرتی ہے۔

قیمت

فی شیشی نو آنے ۹/

ڈاک محصول

آٹھ شیشیوں تک سات آنے ۷/

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور "ڈابر" نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: نیا گنج کانپور میں محمد حفیظ محمد لغیر صاحبان

ہندوستان اور لنکاشائر

مسٹر بالڈون کی تقریر

لندن ۲۹ر جون۔ مسٹر بالڈون نے مانچسٹر میں دس ہزار کے ایک مجمع کے سامنے ایک گھنٹہ تک تقریر کی انہوں نے لنکا شائر کے سامنے ہندوستان کی صورت حالات بیان کرنے کے لئے اپنی تقریر جاری رکھی اور بیقراری کا اظہار کیا اور کہا کہ ہندوستان میں جو کچھ ہوگا۔ اُس کے اثرات لازمی طور پر لنکا شائر میں محسوس کئے جائیں گے۔ ہم نے ہندوستان کو اپنی زبان اور اپنے معیار سکھانے میں ایک صدی صرف کر دی ہے اور ہم نے کبھی یہ سوچا کہ جو انڈسٹریل ہم ہندوستانیوں کو سکھا رہے ہیں۔ وہ مساوی طور پر انہیں عملی جامہ پہنائے جانے کی خواہش کا اظہار نہ کریں گے تو ہم دہوکا کھا رہے تھے جنگ کے بعد ہندوستان میں نئے خیالات پیدا ہوں گے اور سچ تو یہ ہے کہ جہاں تک مجبوری سیاسی خیالات کی ترجیح کا تعلق ہے مشرق نے یورپ کی نسبت کم تیز رفتاری سے ترقی نہیں کی ہے

وائٹ پیپر کا ذکر مسٹر بالڈون نے ان کانفرنسوں پر اظہار رائے کیا ہے کہ جنکا نتیجہ وائٹ پیپر کے عام اصولوں کی حمایت میں ہے۔ اس وقت اینز سلیکٹ کمیٹی در کر رہی ہے اور بیدا ہمیں ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے حسب اطمینان اس کام کو انجام دیگی تحفظات اور اسکا قابل عمل ہونا اہم باتیں۔ مسٹر بالڈون نے مزید کہا کہ جہاں تک ممکن ہو ہمیں ان ہندوستانیوں کو اپنے ساتھ رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ جو آئین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہیں۔ ہندوستان میں کوئی ایسا آئین کامیاب نہیں ہو سکتا جسے ہندوستان کے سیاسی رجحان طبع رکھنے والوں کی کثیر تعداد کی حمایت حاصل نہ ہو۔ اگر وائٹ پیپر کی بنا پر مناسب تحفظات کے ساتھ تجاویز مرتب کی جائیں اور وہ قابل عمل ثابت ہوں تو ہزاروں تعلیم یافتہ اور سیاسی رجحان رکھنے والے ہندوستانی ہمارے ساتھ تعاون کریں گے کینیڈا اور جنوبی افریقہ کی طرف دیکھو وہاں جمہوری انسٹی ٹیوٹ قائم کر کے ہم نے ان کو سلطنت سے علیحدہ ہونے سے بچا لیا۔ اور کیا یہ امر واقعہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے ہندوستانی تجاویز کی حمایت کے کافی جواز نہیں

مالی پالیسی سارے کا سارا ہندوستان انتہا پسند نہیں۔ جہاں تک تجارت کا تعلق ہے ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کے لئے اس سے زیادہ خطرناک خیال اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوستان کی مالی پالیسی کا یقین وائٹ ہال کرتا ہے۔ اور اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ برطانیہ کو فائدہ پہونچے۔ نو آبادیات میں رفتہ رفتہ مالی پالیسی پر برطانیہ کا وقار کم ہوتا جاتا ہے۔ حتے کہ وہ مکمل آزادی حاصل کر لیتے ہیں ہندوستان اپنی شاہراہ پر چل رہا ہے کوئی عقلمند شخص اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

لنکا شائر کو تنبیہ مسٹر بالڈون نے لنکا شائر کو تنبیہ کی کہ اب وہ دن آگئے جب ہم ہندوستانی کو یہ حکم دیا کرتے تھے۔ کہ اُسے کیا اور کہاں سے خریدنا چاہیئے گورنمنٹ خواہ کچھ کرے لیکن اگر اہل مشرق یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ان کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک ہوا ہے تو ایسا نہیں بائیکاٹ کے ذریعے احساسات ظاہر کرنے سے نہیں روکا جا سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں بائیکاٹ کی تحریک صرف مضبوط حکومت کے باعث ختم نہیں ہوئی بلکہ لوگ یہ بھی یقین کرنے لگے ہیں کہ ہم ان کیساتھ باعزت طور پر پیش آرہے ہیں۔

مشترکہ خطرات ہندوستان کو غیر ملکی مقابلہ کا بھی سامنا ہے۔ جسے وہ لنکا شائر کی نسبت زیادہ تشویشناک خیال کرتا ہے۔ مسٹر بالڈون نے اس بات پر زور دیا کہ لنکا شائر اور ہندوستان کو آپس میں دوستانہ معاہدہ کر لینا چاہیئے۔ تاکہ دونوں کو فائدہ پہونچے دونوں کو ایک ہی قسم کی مشکلات اور خطرات پیش آسکتے ہیں اور وقت آرہا ہے کہ جب انہیں اپنے خطرات کا مشترک طور پر مقابلہ کرنا پڑے گا۔ مسٹر بالڈون نے تقریر کے خاتمہ پر کہا کہ ہمیں آئندہ بارہ ماہ کے اندر اندر یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہندوستان میں کون قدم آگے بڑھانا چاہیئے جب ہم یہ فیصلہ کر چکیں اُسوقت ہمیں نیک نیتی اور

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے

سوالش کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد جگر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲۴ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی و بیشی بیقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید۔ نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوہستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عـــزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہار شنبہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۳ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۷

صوبجاتی خود مختاری کا ایک دلچسپ منظر

ورزا کو پروانہ تقرری دیتے وقت گورنر کا وعظ

(از جناب میلارام وفا!)

ندے سمجھ کر آج تم کو اکثریت کے
تمہارے ہاتھ میں دیتے ہیں لیسنس ہم وزارت کا

اسے جی کھول کر دن رات بروئے عمل لاؤ
دلوں میں جو تمہارے جذبہ قومی حرارت کا

ملا ہے موقع زریں تمہیں اثبات کا ہم نے
کہ دو کارِ حکومت میں ثبوت اپنی مہارت کا

عجب کیا ہے اداے فرض میں پورے اگر اترو
کلاہِ سروری میں طرہ لگ جائے امارت کا

مگر ملحوظ رکھو تم ہماری بھی خوشی۔ یعنی
نہ آئے بھول کر دل میں خیال اپنا شرارت کا

مبادا تم سول سروس سے جھگڑا مول لے بیٹھو
کہ یہ ہے اک ستون اعظم آئینی عمارت کا

روش القصہ رکھو نیک لڑکوں کی طرح ورنہ
بہت ہوگا برا انجام اقدامِ جسارت کا

(وفا)

یو پی کونسل میں ہزایکسلنسی گورنر کی تقریر

۵ جولائی کو یو۔ پی کونسل کے اجلاس میں بمقام نینی تال ہز ایکسلینسی نواب سر احمد سعید خاں گورنر صوبجات متحدہ نے اپنے ایڈریس کے دوران میں فرمایا کہ:۔

ہز ایکسلینسی سر مالکم ہیلی نے اپنے آخری ایڈریس میں صوبہ کی اقتصادی حالت پر تفصیل کے ساتھ بحث کی تھی۔ اور وہ تدابیر بھی بتائی تھیں کہ جو اقتصادی مشکلات دور کرنے کی غرض سے گورنمنٹ کی زیر تجویز ہیں۔

ہز ایکسلینسی نے صوبہ کی مالی حالت کا نقشہ پیش کیا تھا اور وہائٹ پیپر کی اصلاحی تجاویز پر بھی روشنی ڈالی تھی۔

افسوس ہے کہ دیہات کی اقتصادی حالت ہنوز ناقابل اطمینان ہے۔ مگر امید ہے کہ یہ حالات جلد تبدیل ہو جائیں گے۔ کساد بازاری کی وجہ سے لوگوں کا اندوختہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ لیکن ان تمام آلام و مصائب کو لوگوں نے حسرت انگیز صبر و تحمل سے برداشت کیا لیکن حالت کے بہتر ہونے کی علامات نمایاں ہوتی ہیں اور اشیا کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے لگان اور مالگذاری کے متعلق جو اسکیم سر مالکم ہیلی نے بیان کی تھی۔ وہ اب تیار ہے۔ اور بہت جلد کمیٹی دربارہ لگان و مالگذاری کے سامنے بغرض غور و خوض اور اصلاح و مشورہ پیش کی جائے گی۔

علاوہ ازیں گورنمنٹ اور دیگر اہم تدابیر بھی اختیار کرنے والی ہے۔ جس سے زراعت پیشہ طبقہ کے قرضہ کا کچھ بوجھ ہلکا ہو جائیگا۔ جو انہیں موجودہ کساد بازاری کے باعث لینا پڑا ہے مسودہ قانون کی امداد و اعانت زراعت پیشگاں (ایگریکلچرسٹ ریلیف بل) مسودہ قانون تخفیف سود (ایڈکشن آف انٹرسٹ بل) اور مسودہ قانون ترمیم قرضہ جات سود در سود آپ کے سامنے موجود ہیں۔ موجودہ کثرت باران کی وجہ سے صوبہ کے شمال مغربی حصہ میں شدید سیلاب آیا جس سے بعض دیہات کو نقصان ہو چکا۔ لیکن ابھی مصیبت زدگان سیلاب کی امداد کے لئے گورنمنٹ کے پاس تجاویز موصول نہیں ہوئیں۔ تجاویز آنے پر امداد دی جائیگی

آپ نے سر مالکم ہیلی کی اس تقریر کی طرف توجہ دلا کر موصوف نے مارچ میں فرمائی تھی۔ اور جس میں وہائٹ پیپر کی تجاویز کے حسن و قبح دونوں پر کافی روشنی ڈالی گئی تھی۔ امید ظاہر کی کہ اب آپ لوگوں نے وہائٹ پیپر کے بارہ میں اپنی ذاتی رائے قائم کر لی ہوگی۔ اسلیے میں اس موضوع پر کچھ کہنا نہیں چاہتا جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں ہندوستانی نمائندوں کی مدد سے امور حل طلب پر غور ہو رہا ہے امید ہے کہ عمدہ نتائج برآمد ہوں گے۔

گذشتہ مارچ میں صوبہ کے اندر سول نافرمانی کی تحریک زوروں پر تھی۔ لیکن اب وہ تدریج نیست و نابود ہو گئی حتی کہ ماہ جون میں سول نافرمانی کے سلسلہ میں ایک شخص بھی گرفتار نہیں ہوا۔

ہز ایکسلینسی نے فرمایا کہ میں اپنے ہم وطنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کوئی ایسا فیصلہ نہ کریں جس سے مزید سیاسی کشمکش پیدا ہو اور انھیں آلام و مصائب میں مبتلا ہونا پڑے۔ عرصہ اب زیادہ نہیں گذریگا کہ ہندوستان کو جدید دستور مل جائیگا۔ جسمیں حلقہ ہائے انتخاب زیادہ وسیع ہوں گے لیکن آیندہ اصلاحات کی کامیابی حلقہ ہائے انتخاب کی مناسب و معقول ترتیب پر منحصر ہے مجھے اس بات پر کامل اعتماد ہے کہ میرے وطن کا مستقبل روشن ہوگا۔ اور میرے اہل وطن باقاعدہ سلف گورنمنٹ چلانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ لیکن میں ان خطرات سے بھی بے پروا نہیں ہوں جو عام تحریکات کی بے طریقہ رہنمائی کا نتیجہ ہوتے ہیں خصوصاً جب کہ ان تحریکات پر اقتصادی رنگ چڑھا دیا جاتا ہے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جدید آئین کے مطابق ڈویژن کی تنظیم ترتیب کیجائے

۵ اور یہ مقصد تمام فرقوں اور قوموں کی خوش اعتقادی اور باہمی تعاون سے حاصل ہو سکتا ہے اب مضی ما مضی کیجیے۔ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا۔ مستقبل پر نظر جمائیے اور آیندہ اصلاحات سے بہترین فائدہ اٹھانے کا تہیہ کر لیجئے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو منزل مقصود سامنے ہے موجودہ کونسل کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے۔ جسکا اعلان مناسب موقع پر سرکاری گزٹ میں شائع کر دیا جائے گا

یوروپین سلطنتوں کا تختہ الٹنے کی خوفناک سازش کا انکشاف

پیرس ۱۰ جولائی پیرس میں ۲ جولائی کو ایک جرمن گرفتار ہوا تھا جس پر شبہ کیا جاتا تھا کہ وہ فرانسیسی حکومت کے خلاف کوئی سازش کر رہا ہے۔ اس کو زیر حراست رکھ کر اسکے حالات معلوم کرنے کی سعی کی گئی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ جرمن ایک زبردست سازش میں مصروف ہے آج اس نے ایک بیان میں کہا کہ میں حالات کو زیادہ چھپانا نہیں چاہتا۔ میں ایک ایسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں کہ جو تمام دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتی ہے ہم لوگ مرنے سے نہیں ڈرتے۔ حکومت فرانس ہمیں پھانسی دیدے مگر ہم اپنے ارادوں سے باز نہیں آئیں گے۔ فرانس، جرمنی، اٹلی، اسپین، اور دیگر تمام یوروپین ممالک میں اس پارٹی کے آدمی موجود ہیں، اور ان کی تعداد بیسوں تک پہنچی ہے۔ دنیا سرمایہ داری سے تنگ آ چکی ہے مزدور حکومتیں بھی غریب کا گلا گھونٹنے سے باز نہیں آتیں اسے مزدوروں کے مفاد کی حفاظت کیلئے ان حکومتوں کا خاتمہ ہونا نہایت لازمی ہے۔ حکومت فرانس تشویش محسوس کر رہی ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی پارٹی کے اور بھی آدمی مارسیلز ڈوردم وغیرہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پہ تو حق عزم مستقل میں ہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۱۹ر جولائی ۱۹۳۳ء | نمبر ۲۷

صاحب وزیر ہند کی غیر ذمہ دارانہ شہادت

سر مالکم ہیلی کے میمورنڈم پر سر سموئیل ہور وزیر ہند نے جائنٹ کمیٹی کے سامنے جو شہادت دی تھی اس سے ہندوستان کے ہر طبقہ میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس طرز عمل کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے انتہا پسندوں کی پوزیشن مضبوط اور قوی ہو جاویگا اور اعتدال پسند طبقہ جو کہ آیندہ آینی دستور سازی کو کامیاب بنانے میں انتہائی انہماک کیساتھ کام کر رہا ہے۔ اسکا پوزیشن کمزور ہو جائیگا۔ اور ایسی حالت میں انکا دل ہونا بھی ایک یقینی امر ہے۔

سر سموئیل ہور وزیر ہند نے تیسری گول میز کانفرنس کے اختتام پر سرکاری طور پر یہ اعلان کیا تھا کہ :۔

"ہندوستان اور صوبجات کو چند معمولی تحفظات کیساتھ فوری طور پر ذمہ دارانہ حکومت دیدی جاوے گی"۔

اس اعلان کے بعد اہل ہند کو سر سموئیل ہور وزیر ہند سے یہ توقع پیدا ہو گئی تھی کہ قرطاس ابیض کے جن نقائص پر ہندوستان کے ہر طبقہ نے مخالفت کی ہے اسکے دور کرنے کی وہ سعی کرینگے۔ مگر جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے سر سموئیل ہور کی شہادت نے ان تمام توقعات پر پانی پھیر دیا۔ اور اب اہل ہند یہ خوف کر رہے ہیں کہ شاید سر سموئیل ہور اور انگریز صوبجاتی آزادی کے مخالف ہیں۔ اور اس شہادت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرطاس ابیض میں گورنر جنرل اور گورنروں کو جو مخصوص اختیارات دیے گئے ہیں ان کو سر سموئیل ہور ناکافی سمجھتے ہیں چنانچہ لارڈ سالسبری کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ :۔

"یہ تجویز کیا گیا تھا کہ گورنر صوبجاتی انتظامات کے پوری پوری دائرہ عمل سے واقف رکھے جائیں گے ان کے زیر نگرانی حکام بھی ہوں گے۔ سب سے اہم ترین خبر یہ ہے کہ وہ اپنے وزرا کیساتھ بھی نہایت ہی نزدیکی تعلق رکھینگے اس حالت میں یہ ضروری ہوگا کہ وہ ان واقعات اور پیدا شدہ حالات سے قبل از وقت آگاہ ہوں کہ جن کے ماتحت گورنر کو اپنے اختیارات خصوصی استعمال کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ یا وہ ان اختیارات کے استعمال کو ضروری تصور کریں گے۔ گورنر کو اختیار ہوگا کہ وہ ان صورت حالات پر اپنے وزیر سے یا بہت ممکن ہے کہ تمام کابینہ وزرا سے تبادلہ خیالات کریں۔ مگر توقع ہے کہ بکثرت معاملات ایسے ہوں گے جنمیں گورنر کی مداخلت کی ضرورت نہ پڑیگی لیکن دوسری حالت میں گورنر جس طرح مناسب سمجھیگا وہ اپنے فرائض استعمال میں لائیگا۔ گورنر انڈین سول سروس کے ملازمین کو بھی براہ راست ہدایت دیگا۔ اور اگر ضرورت سمجھے تو وزارت کو بھی اور اگر اختلاف آرا پیدا ہو جائے تو ایسی حالت میں ممکن ہے کہ وزیر کو مستعفی ہونا پڑے یا اسے برخاست کر دیا جائے۔ اور بدرجہ آخر ممکن ہے کہ تمام دستور معطل کر دیا جائے اور گورنر اپنے اختیارات اپنے ہاتھ میں لیلے"۔

مگر مجھے یقین ہے کہ اس قسم کی صورتوں کا پیدا ہونا تقریبا ناممکنات سے ہوگا۔ کیونکہ گورنر اور گورنر جنرل کو اس قسم کی صورت حالات کے فیصلہ کیلئے پورے اختیارات دیے گئے ہیں مگر ہمیں گورنر اور ان کے وزرا کے درمیان ایسا تعاون قایم رکھنے کی توقع ہے کہ جس کے ماتحت وزرا از خود ایسی کارروائیاں کریں کہ جس کے باعث غیر ضروری مداخلت کی ضرورت ہی نہ پڑے"۔

سر سموئیل ہور جیسی ذمہ دار ہستی کے اس بیان کے بعد اسکا مطلب سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اگر کسی وزیر نے کسی ایسی تجویز پر عمل چاہا جو اسکے نزدیک اہل ہند کیلئے انتہائی مفید ہے مگر اتفاق سے گورنر صاحب کو اس سے اختلاف ہے تو ایسی صورت میں وزیر صاحب کی وزارت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور اگر کسی مسئلہ میں کابینہ وزارت اور گورنر کے درمیان اختلاف ہو جائے تو گورنر کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ تمام کابینہ وزارت ہی کو ختم کر کے صرف تنہا حکومت کرے۔

گورنر کے ان لامحدود اختیارات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وزرا اور کابینہ وزارت وغیرہ کے اختیارات کی حیثیت ایک سراب سے زیادہ کچھ نہیں اگر اسی قسم کے اختیارات اہل ہند کو دینا تھے تو پھر سائمن کمیشن، گول میز کانفرنس، اور جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی کیا ضرورت تھی اور وقت اور روپیہ اس پر فضول صرف کیا گیا۔ کیونکہ سر سموئیل ہور نے اپنی شہادت میں گورنروں کے جو مخصوص اختیارات کا خاکہ کھینچا ہے اسکو جمہوریت اور حکومت خود اختیاری سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ اس طرز کی حکومت کو مطلق العنان حکومت کے سوا اور کوئی لقب نہیں دیا جاسکتا۔ موجودہ حالات کی بنا پر ہم بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ گورنر جنرل اور گورنروں کو مخصوص اختیارات دیے جاویں مگر نہ اسقدر لامحدود کہ جس سے جمہوریت کی اسپرٹ ہی فنا ہو جائے بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ برطانوی پارلیمنٹ تدبر اور دور اندیشی سے کام لے کر اس قسم کے شہادتوں پر مطلق توجہ نہ کریگی بلکہ قرطاس ابیض کے نقائص کو دور کر کے اہل ہند کو مطمئن اور خوش کرنے کی کوشش کرے گی۔

پونا کانفرنس

سارے ملک کی نظریں پونا کانفرنس پر جمی ہوئی تھیں اور یہ خیال تھا کہ ہندوستان کے ذی شعور رہنما ملکی سیاست کو اس تذبذب سے نجات دلا کر کوئی ایسی نئی تجویز سوچیں گے کہ جس سے ملک میں امن و امان اور فارغ البالی پیدا ہو گی مگر افسوس ہے کہ تین دن کی گفت و شنید کا صرف یہ نتیجہ نکلا کہ ملکی سیاست کو بحالہ قایم رکھا جائے البتہ صرف یہ نیا اقدام کیا گیا کہ مہاتما گاندھی ہز اکسلینسی وائسرائے سے ملکر مصالحت کی گفتگو کریں۔

اگرچہ کانگریس نے سرکاری حیثیت سے کانفرنس کے متعلق کوئی بیان شایع نہیں کیا ہے مگر دوسری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس میں ایک بڑی جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ حالات زمانہ کے مطابق سول نافرمانی کی تحریک کو بلاشرط بند کر دینے کے حق میں ہے۔ مگر مہاتما گاندھی کی شخصیت کی وجہ سے اس جماعت کو کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔

اسمیں شک نہیں کہ سول نافرمانی کو بلاشرط بند کر دینے کے معنی سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ کانگریس حکومت کے مقابلہ میں شکست کھا گئی مگر ایک حقیقت کو کب تک پوشیدہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک زبردست حکومت کے مقابلہ میں اگر پبلک کی نمایندہ جماعت مقابلہ کرنے کے بعد شکست کھا جائے تو اس شکست سے اس کے وقار کو صدمہ نہیں پہونچتا۔ کیونکہ اگر مادی قوت پر غور کیا جائے تو حکومت کے مقابلہ میں کانگریس کے پاس کچھ بھی نہیں ایسی حالت میں مہاتما گاندھی کا یہ خیال کہ سول نافرمانی کو بلاشرط بند کر دینے کے معنی شکست کے ہیں اور اسلئے خواہ مخواہ وہ اس جنگ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی ایسی زبردست شخصیت کے انسان کیلئے یہ امر موزوں نہیں کہا جا سکتا

ہمارے خیال میں موجودہ حالات کی موجودگی میں سول نافرمانی کو کلیۃً اگست سے دوبارہ جاری کرنیکا فیصلہ ملک کیلئے حد درجہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔

اس کے ساتھ ہم حکومت کے اس طرز عمل کی بھی تعریف نہیں کر سکتے کہ باوجود اس کے کہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے کو دو مرتبہ ملنے کیلئے لکھا مگر حکومت نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ جبتک بلاشرط سول نافرمانی کو بند نہیں کیا جائے گا۔ وائسرائے مہاتما گاندھی سے ملاقات نہیں کریں گے۔

دوسرے تار میں مہاتما گاندھی نے وائسرائے کو لکھا تھا کہ غیر مصدقہ روئداد کی بنا پر حکومت کا ملاقات سے انکار کرنا تعجب خیز ہے اور اگر ملاقات کی اجازت ہو تو میں روئداد کو پیش کر کے یہ ثابت کر دونگا کہ مجموعی حیثیت میں اسکا مقصد باعزت سمجھوتہ ہے۔ مگر حکومت نے باوجود اسکے بھی ملاقات سے انکار کر دیا

ہمارا خیال ہے کہ آیندہ سول نافرمانی کے اجرا سے ملک کو جو نقصان پہونچیگا اسکی ذمہ داری کانگریس پر عاید ہوگی اسکے ساتھ حکومت پر بھی کچھ نہ کچھ اس نقصان کی ذمہ داری عاید ہوگی۔ کیونکہ ایک شکست خوردہ جماعت کو اپنے وقار کا بہت کچھ خیال ہوتا ہے۔ مگر فاتح کو اسکی پرواہ نہ کرنا چاہئے کیونکہ فاتح کے وقار کو صدمہ پہونچنے کا خیال بھی نہیں پیدا ہوتا

بہر حال ہم مہاتما گاندھی سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ وقار کے خیال کو ترک کر دیں۔ کیونکہ دوبارہ سول نافرمانی جاری کرنے سے ملک کو نقصان پہونچنا یقینی ہے۔

اسکے ساتھ ہم حکومت سے بھی یہ درخواست کریں گے کہ وہ فراخ دلی سے کام لیکر مہاتما گاندھی کو ملاقات کرنے کی اجازت دیدے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ ملاقات کا نتیجہ حکومت اور ملک دونوں کیلئے مفید ثابت ہو۔

---

۱۵ ایک جلسہ زیر صدارت بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا :۔

صدر :۔ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

نایب صدر :۔ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ ایم، ایل، سی۔ بابو نراین پرشاد نگم ایڈوکیٹ

سکریٹری :۔ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ وید ومیونسپل کمشنر

جائنٹ سکریٹری :۔ بابو مدن گوپال ایڈوکیٹ

مسٹر چنتامنی کو اڈریس

مسٹر سی، ای چنتامنی ایم، ایل سی، ایڈیٹر اخبار لیڈر کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور میونسپل بورڈ آپ کو ۲۰ر جولائی کو پونے پانچ بجے ایک اڈریس دے گا

آئینہ کانپور

۳۱ر مئی کو سردار کرتار سنگھ بلا لایسنس کرپان (تلوار) کرپان کا قبضہ رکھنے کے الزام میں گرفتار کیے گئے تھے اور ان کے پاس دو کرپانیں ایک ۳۲ انچ اور دوسری ۱۹ انچ کی تھی سکھوں نے اس گرفتاری کو اپنی حق کے مترادف سمجھا اور ۱۲ر جولائی کو جب کہ یہ مقدمہ بابو نرسنگھ نراین مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں پیش ہوا تو شہر کے اکثر سکھوں کا اجتماع احاطہ کچہری میں ہو گیا۔ اور گیارہ سکھ اسی جرم میں اور گرفتار کیے گئے۔

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سکھ حضرات اس مسئلہ کو آل انڈیا سوال بنا رہے تھے۔ مگر مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نہایت دور اندیشی سے کام لیکر اس قضیہ کو اسطرح ختم کر دیا کہ گیارہ سکھ جو کہ بعد میں گرفتار ہوئے تھے ان کو چھوڑ دیا اور اصل ملزم یعنی سردار کرتار سنگھ کے متعلق یہ طے کر دیا کہ قانونی حیثیت سے جو فیصلہ ہوگا اسپر عملدرآمد کیا جائیگا۔

چنانچہ عدالت نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ ملزم کو میں ایک کرپان بلا لایسنس رکھنے سے ایکٹ اسلحہ کی دفعہ ۱۹ کا مجرم قرار دیتا ہوں کیونکہ کوئی سکھ دو کرپانیں نہیں رکھ سکتا۔ اسکے بعد چالیس روپیہ یا بصورت عدم ادائگی جرمانہ ایک ماہ قید بامشقت کی سزا دی ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۱۰ر جولائی ۱۲ بجے دن کو بابو پیارے لال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ۱۸ ووٹ سے مندرجہ ذیل مفہوم کی تجویز منظور کیگئی :۔

"چونکہ تعلیمی کمیٹی کے صدر کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز منظور ہو چکی ہے لہذا حکومت اس عدم اعتماد کے رزولیوشن کو منظور کر کے تعلیمی کمیٹی کے صدر کو علیحدہ کر دے اور انسپکٹر آف اسکولس کو تعلیمی کمیٹی کا صدر بنادے"

لطف ۱۷ر جولائی ۵½ بجے سہ پہر کو مرزا محمد حسین صاحب میلاد و شیر اڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر و مجسٹریٹ نے اپنے بنگلہ واقع چھاؤنی میں میلاد شریف کی محفل منعقد کی جسمیں تقریبا تمام ہندو و مسلم حکام اور معززین شہر نے شرکت کی۔

مسٹر موڈی کی روانگی مسٹر آر الف موڈی او، بی، ای ڈسٹرکٹ کلکٹر و مجسٹریٹ ۲ ماہ ۳ دن کی رخصت پر ولایت تشریف لیگئے صاحب موصوف ۱۴ر جولائی کو تقریبا ۳ بجے بذریعہ کار الہ آباد تشریف لیگئے اور وہاں سے ۱۵ر جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز مصر تشریف لیجائیں گے مصر میں ۳۔۴ روز ٹھہرنے کے بعد بذریعہ معمولی جہاز ولایت تشریف لے جاویں گے۔

مسٹر فوردھم۔ مسٹر جے، اے فوردھم آئی، سی، ایس نے ۱۴ر جولائی کو مسٹر موڈی سے ڈسٹرکٹ کلکٹری و مجسٹریٹی کا چارج لیلیا۔ صاحب موصوف کانپور میں جائنٹ مجسٹریٹ و اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کی حیثیت سے رہ چکے ہیں

کم استطاعت طلبا کے لئے نادر موقع

چند ہمدرد قوم و ملت نوجوانوں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کہ بعض مسلم ہونہار مگر کم استطاعت طلبا گھر پر کسی ماسٹر کا انتظام نہ کر کے اکثر اوقات ترقی سے رک جاتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ وہ چھٹے درجہ سے دسویں درجہ تک کے طالب علموں کو اپنے گھر پر مفت تعلیم دیں۔ لہذا جن طالب علموں کو اسکی ضرورت ہو وہ ہم سے (ایڈیٹر صداقت) گفتگو کر کے اپنی تعلیم کا انتظام کر سکتے ہیں۔

ہندو سبھا کے عہدہ داران کا انتخاب

مقامی ہندو سبھا کے عہدہ داران کے انتخاب کیلئے

معلمین حجاج کا مسودہ قانون

سب لوگوں کو معلوم ہے کہ چند سال سے حاجیوں کی تکالیف پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔ اور یہ مشورہ سر کردہ مسلمانان جو اس معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں ایسی کارروائی کر رہی ہے کہ جس سے اُن کی شکایات دور ہو جائیں اور تکالیف میں کمی ہو۔ اسی غرض سے ۱۹۲۹ء میں حج تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ جس کے تمام اراکین ماسوائے صدر کے غیر سرکاری مسلمان تھے۔ گورنمنٹ نے اس کمیٹی کی سفارشات پر غور خوض کر کے سٹینڈنگ حج کمیٹی کے مشورہ سے تین مسودات قانون مرتب کیے۔ پہلا مسودہ بمبئی، کراچی، اور کلکتہ کی بندرگاہوں میں حج کمیٹیوں کے تقرر کے متعلق تھا۔ اور دوسرا مسودہ حاجیوں کو جہاز لیجانے والے جہازوں کے بارے میں تھا۔ یہ دونوں مسودات مرکزی مجالس آئین ساز میں پیش ہو کر پاس ہو گئے۔ تیسرا مسودہ پیشہ ور معلموں کے متعلق ہے۔ جو اس وقت لیجسلیٹو اسمبلی کے سامنے زیر غور ہے یہ مسودہ ایک منتخبہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا جس نے اپنی رپورٹ اسمبلی کے سامنے پیش کر دی ہے۔ اس مجوزہ قانون کی غرض وغایت یہ ہے کہ ایسے پیشہ ور معلموں کے پنجوں سے ناواقف ہندوستانی حاجیوں کو محفوظ رکھا جائے جو دغا و فریب سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ان پڑھ حاجیوں کو بھولا بھالا پا کر طرح طرح کی چاپلوسی کی باتیں کر کے مذہب کے پیرایہ میں اُن سے طرح طرح روپیہ وصول کرتے ہیں۔ اور اپنے ذاتی مفاد کے لئے مفلس اور کنگال کر دیتے ہیں۔ اور برخلاف اسکے ایسے معلمین کی ہمت افزائی کی جائے جو ایمانداری سے اپنا کام کرتے ہیں۔ اور حاجیوں کو آرام پہونچاتے ہیں جو خدا ترس ہیں اور دغا و فریب کو معیوب سمجھتے ہیں۔ ایسے چالباز معلموں کی روک تھام ہو جائے گی جو حاجیوں کے لئے باعث زحمت ہیں۔ صرف ایسے معلم ہندوستان میں حاجیوں کی امداد و رہبری کا کام کر سکیں گے جن کی سچائی، ایمانداری، اور خدا ترسی قابل اعتماد ہو گی

بعض لوگ جو گورنمنٹ کے ہر فعل پر نکتہ چینی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اُس لائسنس کے دینے سے صرف ایسے لوگ لائسنس دار ہو سکیں گے جو گورنمنٹ کے موافق ہونگے اس لئے یہ مذہب میں مداخلت بیجا ہو گی۔ دوسرے یہ کہ لائسنس کے جاری کرنے سے ہندوستان میں معلموں کا آنا کم ہو جائے گا۔ اور اس لئے عازمان حج کی تعداد کم ہو جائے گی۔

اول الذکر اعتراض کا جواب بہت کھلا ہوا ہے، کہ لائسنس داروں کے انتخاب کا کام حج کمیٹی یا صوبہ جاتی حکومتوں کے ذمہ دار افسروں کے سپرد ہو گا اس قسم کے اعتراض تو صرف معلموں ہی پر نہیں بلکہ تمام کمیٹیوں وغیرہ پر ہو سکتا ہے۔ جنکو گورنمنٹ مقرر کرتی ہے۔ لیکن ذرا غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ اس سے زیادہ کوئی اور مہمل اعتراض نہیں ہو سکتا، لائسنس داروں کا انتخاب کھلی وجوہات پر ہو گا اور ہر شخص آسانی سے جان سکتا ہے کہ انتخاب غیر طرفدارانہ اور صحیح اصول پر کیا گیا ہے یا نہیں؟

معلموں کے چال چلن کے متعلق جو تحقیقات ہوئی تھی اُس میں بڑے بڑے پارسا لوگوں کے بیان سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ معلم بڑے بڑے دھوکے دیتے ہیں چنانچہ صوبہ بنگال میں بعض معلم حاجیوں کو اس بہانے سے بمبئی لائے کہ بندرگاہ کلکتہ میں حاجیوں کے لئے جہازوں کا انتظام یقینی طور پر نہیں ہو سکتا البتہ بمبئی میں بہت سے جہاز میسر ہوں گے۔ اور جہازوں کی کثرت کے باعث کرایہ میں تخفیف ہو گی۔ لیکن بمبئی پہونچ کر حاجیوں کو جائے رہایش اور ناواقفیت زبان کی وجہ سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اور کرایہ جہاز میں کمی نہ ہوئی۔ اور معلموں نے حاجیوں سے کہا کہ اس سال کرایہ کم نہ ہو گا۔ اب چونکہ ہم کلکتہ سے یہاں تک آ گئے ہیں لہذا یہیں سے سوار ہو جانا چاہیے اسی طرح معلم ہر چیز میں اُس سے زیادہ حاجیوں سے لیتے ہیں جتنا کہ ان کو لینا چاہیے۔ اور کوئی چیز جو ان کے ذریعہ سے خرید کی جاوے تو اس میں بھی اپنی کمیشن حاصل کرتے ہیں۔ اور بیجا ترغیب فضول چیزوں کی خریداری کو دیتے ہیں۔

ایک معتبر حاجی صاحب کا بیان ہے کہ اُن کے معلم نے اُن سے اسباب کا کل کرایہ لے لیا لیکن اُس کے لادنے اور لیجانے کا سامان بہم نہ پہنچایا ایک دوسرے معتمد حاجی صاحب کا بیان ہے کہ معلم نے اُن سے مکان کا کرایہ لیا لیکن مکان نہیں دیا اور ان غریب کو سڑک پر سونا پڑا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ معلمین اپنا تجارتی سامان حاجیوں کے اسباب میں رکھ دیتے ہیں۔ اور اُس کے کرایہ وغیرہ کا بوجھ حاجیوں کے سر پڑتا ہے۔

آخر الذکر اعتراض بھی قطعی بے وقعت معلوم ہوتا ہے یہ ہو سکتا ہے کہ جن معلموں نے اپنا پیشہ حاجیوں کو دھوکا دیکر روپیہ کمانا بنا لیا ہے وہ ہندوستان میں نہ آئیں۔ لیکن ایماندار اور راست باز معلمین آخر کیوں نہ آئیں گے؟ فریضہ حج کی ادائیگی بہت کچھ مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر مبنی ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ایسے مسلمان جن میں مذہبی جذبہ موجود ہو۔ اور اُن کی مالی حالت اُن کو فریضۂ حج ادا کرنے کی اجازت دے۔ تو وہ حج سے باز رہ سکیں حج کی ترغیب دینے کے لئے ہمارے علما و ائمہ دین کافی ہیں۔ ہمیں ایسے ترغیب دینے والوں کی ضرورت نہیں ہے۔ جن کے دل میں حقیقی طور پر مذہبی جذبہ نہ ہو اور جن کی ترغیب محض ذاتی مفاد پر مبنی ہو۔

علاوہ بریں بمبئی، کلکتہ اور کراچی کی بندرگاہوں میں اور چند صوبوں میں حج کمیٹیاں قائم کی جا رہی ہیں جنکا کام عازمان حج کے لئے ہر قسم کی سہولیت اور تازہ اطلاعات متعلقہ حج بہم پہونچانا ہے۔ مسلمانوں کے حق میں معلموں کے مقابلہ میں ان کمیٹیوں کا وجود زیادہ مفید ہو گا۔ جو شیرازہ بندی ترغیب کی ان کے ذریعہ سے ہو گی۔ معلمین اس کا پاسنگ بھی نہ کر سکیں گے۔ اس لئے یہ خوف بالکل بیجا ہے کہ ناقابل اعتبار معلمین کے نہ آنے سے عازمان حج کی تعداد کم ہو جائے گی۔

کشمیر کے مسلمانوں کو ۴۰ لاکھ روپے نذرانہ کی معافی

سرینگر ۱۲ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ نے مسلمان کاشتکاروں کو نذرانہ جسکی رقم تقریباً ۴۰ لاکھ روپے ہوتی ہے معاف کر دیا ۴ اور انہیں تمام زمینوں کا حق ملکیت بخش دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ گذشتہ دنوں میں یہاں کے مسلمانوں نے حکومت پر بہت زور ڈالا کہ ان کے ذمہ بہت نذرانہ ہو گیا ہے جو وہ ادا نہیں کر سکتے چنانچہ مہاراجہ بہادر نے کل رقم کی معافی دیدی ہے۔

مہاتما گاندھی نے غیر مشروط طور پر سول نافرمانی واپس لینے سے انکار کر دیا

سمجھوتہ کی گفت وشنید کیلئے والیسرائے سے ملاقات کرنے کا فیصلہ

پونا کانفرنس کے متعلق کانگریس کا اعلان

پونہ ۱۴ جولائی۔ آج کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس میں جوش اور اضطراب کے ملے جلے جذبات نظر آتے تھے جبکہ مہاتما گاندھی جیل سے رہائی کے بعد پہلی مرتبہ ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے مہاتما جی نے پورے ۸۰ منٹ تقریر کی بیان کیا جاتا ہے کہ اس تقریر کا مفصل مضمون حسب ذیل ہے:-

"میں گفت وشنید کے بعد گورنمنٹ کے ساتھ باعزت سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن تحریک سول نافرمانی کو غیر مشروط طور پر واپس لئے جانے کے حق میں جو دلائل دیئے گئے ہیں میں ان کا قائل نہیں ہوا۔ اور میں اگر ایک بھی دیانت دار کارکن باقی ہے تو میں اس تحریک کو جاری رکھنا پسند کرونگا"

بیان کیا جاتا ہے کہ مہاتما جی نے ملاقات کے واسطے وائسرائے کو خط لکھنے کی خواہش ظاہر کی اور کانفرنس سے دریافت کیا کہ اس معاملہ میں اس کی کیا رائے ہے۔ اگر گفت وشنید ناکام رہی تو مہاتما جی ترمیم شدہ طریق پر سول نافرمانی جاری رکھنے کا مشورہ دیں گے۔ ۳ بجے شام کو ڈیلی گیٹوں کو ان سوالات پر غور کرنے کا موقع دینے کے لئے کانفرنس ملتوی ہو گئی۔

بعد کی خبر ہے کہ کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس کا اجلاس سات بجے ختم ہو گیا۔ کانفرنس نے مہاتما گاندھی کو گورنمنٹ کیساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے (اگر وہ ضروری سمجھیں) وائسرائے سے ملاقات کی درخواست کرنے کا اختیار دیدیا ہے۔ کانگریس کی طرف سے جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔ اس میں صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ کانفرنس ختم ہو گئی۔ اور ڈیلی گیٹ واپس جا رہے ہیں کانفرنس میں کیا فیصلہ ہوا ہے مفاد عامہ کے پیش نظر پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

مہاتما گاندھی کی مفصل تقریر

پونہ ۱۴ جولائی۔ مہاتما گاندھی نے لیڈروں کی کانفرنس میں جو تقریر کی اسکا خلاصہ اسطرح بیان کیا جاتا ہے:-

ابتدا میں مہاتما جی نے کہا کہ میں نے تین قدم اٹھائے تھے۔ (۱) معاہدہ پونا (۲) جیل سے ہریجن تحریک جاری کرنے کے لئے مشروط آزادی قبول کرنا (۳) جیل سے رہائی کے بعد سول نافرمانی کا تعطل۔ میرے اس اقدام پر کانفرنس میں اور اس کے باہر بھی شدید نکتہ چینی کی گئی۔ میں اپنے طریقہ پر اس نکتہ چینی کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔

معاہدہ پونا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے دوسری گول میز کانفرنسوں میں صاف کہدیا تھا کہ میں ایسی تمام کوششوں کی جان دیکر بھی مزاحمت کرونگا جن کا مقصد جداگانہ انتخاب رائج کر کے اچھوت جماعتوں کو ہندوں سے علیحدہ کرنا ہو گا۔ میں اپنے اس قول پر صادق رہا اسلئے میں نے معاہدہ بمبئی کے لئے کام کیا ہریجن تحریک۔ جیل کی آہنی سلاخوں کے اندر سے میں نے ہریجن ادھار کا کام شروع کیا۔ کیونکہ معاہدہ پونا کی شرائط کا احترام میرے لئے ضروری تھا۔ پنڈت مالوی نے بمبئی کے ایک اور جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اعلیٰ ذات کے ہندو ہریجن پر کئے گئے مظالم کی تلافی کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے ہیں اس وعدے کی تکمیل کے لئے اس کام کے کرنے کی جیل کے اندر سے اجازت چاہی۔ اور طویل خط وکتابت کے بعد اس قسم کی آزادی حاصل کی۔

سول نافرمانی کا التوا۔ میرا تیسرا قدم سول نافرمانی کا التوا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں اسلئے میں نے سمجھا کہ میرے برت کے دنوں میں وہ تعطل کی حالت میں ہوں گے۔ شاید لوگ دوسری بار سول نافرمانی کے التوا کو میری بزدلی پر محمول کرتے ہیں لیکن میں مجبور تھا اسلئے میں نے سول نافرمانی کا التوا کیا۔

موجودہ صورت حالات موجودہ صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے مہاتما جی نے بیان کیا کہ میں کانفرنس میں یہ تقریر نہایت غور سے سنی کہ لیکن ان میں سے کوئی بھی مجھے سول نافرمانی کو غیر مشروط طور پر واپس لے لینے کا قائل نہیں کر سکی۔ جب کے اس کے برعکس تحریک واپس لیے جانے کے حق میں جو دلائل دیے گئے ہیں ان میں میرے اس عارضی فیصلہ کو پختہ کر دیا کہ سول نافرمانی واپس نہیں لی جانی چاہئے۔

ہتھیار ڈالدینے کے برابر۔ میرے رائے میں تحریک سول نافرمانی کو غیر مشروط طور پر واپس نہیں کل طور پر ہتھیار ڈالدینے کے مترادف ہے۔ ہماری امنگوں کا خاتمہ اگرچہ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ساتھ باعزت صلح کرنے میں گنجایش ابھی موجود ہے بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ مجھے گورنمنٹ سے سمجھوتے کی اپیل نہیں کرنی چاہیے لیکن میں اس میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ ایک سچے اور تجربہ کار آگرہی کی حیثیت سے میں اس مرحلہ پر اپنے مخالفوں کو اپنی غلطیوں کی تلافی کرنے کا موقع نہ دوں۔ اور اگر اس موقع سے فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیں تو وہ نقصان اٹھائیں گے میں نہیں سمجھا کہ اس قسم کا اقدام میری طرف سے اپنی کمزوری کا اقبال ہے۔

مایوس نہ ہو۔ میں تھکان اور مایوسی کی باتوں کو عوام کے ساتھ ایک بے انصافی سمجھتا ہوں۔ اگر بعض افراد تھک گئے ہیں اور انہیں اسکا اعتراف کر کے آرام کرنا چاہیے۔ لیکن عوام کو اس میں لپیٹنے کی ضرورت نہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم مایوسی میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں۔ آخر میں مہاتما گاندھی نے کہا کہ اگر گفت وشنید میں ذریعہ باعزت سمجھوتہ ہو تو میں ابھی مشورہ دوں گا کہ اجتماعی تحریک چھوڑ کر اسے ترمیم شدہ شکل میں شروع کی جائے

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کے متعلق ایک کم خرچ بورڈنگ ہاؤس

مقاصد

تعلیمی مصارف کی زیادتی اور مسلمانوں کے روز افزوں افلاس کو دیکھ کر یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کے متعلق ایک ایسا بورڈنگ ہاؤس ۹؍ جولائی ۱۹۲۳ء سے قایم کیا جاویگا جہاں کے رہنے والے طلباء سے صرف ۵ روپیہ ماہوار فیس لی جائے گی اور اس پانچ روپیہ ماہوار میں رہنے کو مکان، دونوں وقت کھانا۔ اور دو وقت ناشتہ کے علاوہ علاوہ کرنیل، پہننے کو کپڑے جوتا ٹوپی، پڑھنے کو کتابیں، لکھنے کو کاغذ، کاپی، قلم، دوات پنسل...... واسکول کی تمام فیسیں، بحالت بیماری علاج معالجہ دوا، بیسیری کھانا دیا جائیگا۔ اس بورڈنگ ہاؤس کے قائم کرنے کی ایک غرض تو یہ ہے کہ جن لوگوں کی آمدنی قلیل ہے اور وہ بوجہ قلت آمدنی کے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم نہیں دلا سکتے اُن کو ایسا موقع دیا جائے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھی تعلیم دلا سکیں۔ دوسری غرض یہ ہے کہ جو طالب علم بورڈنگ ہاؤس میں رہیں وہ زبان کے چٹخاروں اور چٹورپن کے عادی نہ ہوں اور معمولی کھانا کھا کر خوش وخرم اور تندرست رہیں۔ اور موٹے قسم کا کپڑا پہن کر ان میں نفسانی خواہشات وجذبات کو مغلوب کرنے کی قوت پیدا ہو۔

دوسری غرض اس بورڈنگ کے قایم کرنے سے یہ ہے کہ آجکل کے تعلیم یافتہ اپنا کام کرنے کے خود عادی نہیں ہوتے اور کام کرنے کو ذلت خیال کرنے لگتے ہیں لیکن اس بورڈنگ ہاؤس کے رہنے والوں کی تربیت اس انداز کی بنا دی جاتی ہے کہ ان میں ہر قسم کے کام کرنے کی صلاحیت اور عادت ہو اور یہ سمجھنا اُن کی طبیعت ثانیہ ہو جائے کہ کام نہ کرنا باعث عزت نہیں ہے۔ بلکہ عزت اور ترقی کا ذریعہ محنت جفاکشی مستعدی اور ہر قسم کا کام کرنے کی خود اپنے ہاتھ سے کرنا ہے۔ نیز اس بورڈنگ ہاؤس کے رہنے والے طالب علموں کو حقیقی عزت نفس کی تعلیم دلائی جائے اور اُن کو اس امر کا عادی بنایا جائے کہ اصلی عزت اچھے کپڑوں یا نمائشی سامان سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ مستقل اور پائدار عزت حاصل ہوتی ہے۔ اعلیٰ اخلاق اچھی عادات اور عمدہ خصائل سے اس بورڈنگ ہاؤس کے قواعد و ضوابط حسب ذیل ہیں

داخلہ

(۱) اس بورڈنگ ہاؤس میں صرف وہ مسلمان لڑکے داخل کیے جائیں گے جنکے والدین یا سرپرستوں کی آمدنی پچیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہ ہو۔

(۲) جو لوگ اپنے لڑکوں کو اس بورڈنگ ہاؤس میں داخل کرنا چاہیں وہ اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست داخلہ بھیجیں۔

درخواست کم خرچ بورڈنگ ہاؤس متعلق اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ

(۱) نام سرپرست معہ سکونت..........

(۲) سرپرست کا پیشہ یا ملازمت..........

(۳) سرپرست کی ماہواری آمدنی یا تنخواہ..........

(۴) طالب علم کا نام اور سرپرست سے رشتہ داری....

(۵) طالب علم کی عمر (بقید) سال و ماہ..........

(۶) طالب علم کی تاریخ پیدایش..........

(۷) طالب علم نے کہاں اور کس جماعت تک تعلیم پائی.....

(۸) شہر یا قصبہ کے دو معزز اشخاص کی تصدیق....

(۱)..........

(۲)..........

دستخط سرپرست........ تاریخ........

(۳) جب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کسی لڑکے کا داخلہ منظور کرلیں تو بعد منظوری اسے اٹاوہ آنا چاہیے جب تک ہیڈ ماسٹر کی منظوری داخلہ نہ پہونچ جائے اسوقت تک کسی کو اٹاوہ آنے کی تکلیف نہ اُٹھانا چاہیے۔

(۴) ہیڈ ماسٹر کی منظوری پہونچ جانے کے بعد اس اسکول یا مدرسہ کا سارٹیفکٹ ہمراہ لانا چاہیے جہاں تعلیم پائی ہو۔ (۵) کسی طالب علم کو اس درجہ سے اونچے درجہ میں داخل نہ کیا جاوے گا جس درجہ کا سارٹیفکٹ اُس کے پاس ہوگا.....

(۶) داخلہ کے وقت ہر لڑکے کا امتحان لیا جاویگا اور جس درجہ کی قابلیت ہوگی وہ اسی درجہ داخل کیا جائیگا (۷) کوئی ایسا لڑکا جو ابتدائی چار قاعدے حساب کے اور اردو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو داخل نہ کیا جاوے گا پچیس روپیہ سے زائد آمدنی کے اصحاب کو بجائے پانچ روپیہ کے آٹھ روپیہ ماہواری فیس دینا پڑے گی اور کتابوں کی خریداری خود اُن کے ذمہ ہوگی۔

(۸) جن اصحاب کی آمدنی پچاس روپیہ سے زائد ہوگی اُن کو دس روپیہ ماہوار...... جملہ مصارف کے ادا کرنے ہوں گے۔

(۹) اس بورڈنگ ہاؤس میں فیس داخلہ کچھ نہ لیجائے گی۔ البتہ اسکول فیس داخلہ ایک روپیہ ہر طالب علم کو دینا ہوگی۔ (۱۰) اس بورڈنگ میں رہنے والے ہر ایک طالب علم کو چارپائی، لالٹین، میز، اسٹول کپڑے رکھنے کا بکس اور قفل ایک لوٹا اور پانی پینے کا گلاس اور کھانے کے برتن اور پڑھنے کی کتابیں بلاقیمت کے مفت بورڈنگ کی جانب سے دی جائیں گی۔ اس سامان کو حفاظت سے رکھنے کے خود ذمہ دار بورڈر ہوں گے۔ (۱۱) جو سامان بورڈنگ ہاؤس کی جانب سے دیا جائے گا وہ بورڈنگ ہاؤس کی ملکیت ہوگا کسی بورڈر کو اس سامان کے فروخت کرنے یا اپنے ساتھ مکان پر لیجانے کا اختیار نہ ہوگا

کھانا

(۱) کھانے میں صبح کو روٹی کے ساتھ دال ہوگی رات کے وقت دال کے ساتھ ہفتہ میں تین دفعہ ترکاری اور چار دفعہ بڑا گوشت سادہ یا ترکاری کا دیا جائیگا ترکاری تیل سے پکائی جائے گی۔ (۲) دونوں کے ناشتہ میں موسم کے لحاظ سے ارزاں قسم کا ناشتہ دیا جائے گا۔ جو تندرستی اور صحت کے لئے مفید ہو۔ اور کوشش کی جائے گی کہ ناشتہ میں ہم دفعہ ایک ہفتہ میں کوئی فصلی پھل دیے جائیں۔

(۳) رمضان شریف میں علاوہ کھانے کے افطاری اور سحری بھی دی جائے گی۔ سحری میں گرم گرم چاول دیے جائیں گے۔ افطاری میں چنے کی دال چنے کی گھنگنیاں یا پھلکیاں دی جائیں گی۔

لباس (۱) لباس جو دیا جائے گا۔ اس میں گاڑھے کی خاکی رنگ کی قمیض اور گاڑھے کا پاجامہ ہوگا۔ اور اسی کپڑے کی کشتی نما ٹوپی ہوگی اور پاؤں میں پہننے کو چپل دی جائے گی (۲) جاڑوں میں گاڑھے یا اوہوتر کی روئی کی بنڈی، لحاف، توشک، تکیہ، دری، اور کھدر کی ایک سلائی دی جائے گی (۳) ہر ایک لڑکے کو تین جوڑے دیے جائیں گے (۴) نومبر ۱۹۲۳ء تک کوئی کپڑا نہ دیا جائیگا اسوقت تک لڑکے وہ کپڑا پہنیں گے جو وہ اپنے گھر سے لائیں گے (۵) نومبر کے مہینے میں اس بورڈنگ ہاؤس کے تمام بورڈروں کو بلاقیمت یکساں لباس بنوا دیا جائے گا۔ اسکے بعد کوئی لڑکا سوائے اس لباس کے جو بورڈنگ کی طرف سے دیا جائے گا۔ کوئی دوسرا لباس پہننے کا مجاز نہ ہوگا (۶) ہر لڑکا اپنے کپڑے خود دھونے پر مجبور ہوگا۔ کپڑے دھونے کا صابن بلا کسی قیمت کے بورڈنگ کیطرف سے دیا جائے گا۔ (۷) اگر کوئی کپڑا مرمت طلب ہو جائے گا۔ تو اپنے کپڑوں کی مرمت خود لڑکوں کو اپنے ہاتھ سے کرنا ہوگی۔ (۸) بورڈنگ کیطرف سے جو کپڑے دیے جائیں گے۔ ان کو سلیقہ اور حفاظت سے رکھنے کے ذمہ دار خود بورڈر ہوں گے۔

بورڈروں کو خود اپنے تمام کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے ہوں گے (۱) کوئی خدمتگار باہر اس بورڈنگ ہاؤس میں نہ رہنے دیا جائے گا۔ بلکہ اس ہاؤس کے رہنے والوں طالب علموں کو اپنا تمام کام خود کرنا ہوگا۔ مثلاً جھاڑو، اپنے کھانے کے برتنوں کو مانجھنا۔ چارپائی باہر نکالنا، چارپائی کے ادوان کسنا لالٹین کی چمنی صاف کرنا۔ اور دوسرے کام جو اپنے متعلق ہوں ان کو خود انجام دینا ہوگا۔

کھیل (۱) ہر بورڈر کو کسی ہندوستانی ورزشی کھیل کے کھیلنے پر مجبور کیا جاوے گا جس سے پوری پوری ورزش جسمانی ہو جاوے۔

پیشے کی تعلیم۔ (۱) علاوہ اسکول کی معمولی تعلیم کے جہاں تک تعلیم وقت اجازت دیں گے۔ ہر طالب علم کو اس کی طبیعت اور دماغی حالت کے مطابق کسی نہ کسی ایسے پیشہ اور کام میں لگایا جائیگا۔ تاکہ اگر انہیں ملازمت نہ ملے تو وہ شرافت اور عزت کے ساتھ اپنی معاش خود پیدا کر سکے۔ (۲) کون کون سے پیشے یا کام ان بورڈروں کو سکھلائے جائیں گے اس کا اعلان آئندہ کیا جاوے گا۔

سلسلہ تعلیم! (۱) اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ میں ہائی اسکول انگزامینیشن تک تعلیم ہوتی ہے (۲) انگریزی کے علاوہ ریاضی، تاریخ، جغرافیہ، سائنس، ڈرائنگ، کامرس، عربی، فارسی، اردو اور ہندی کی تعلیم کا انتظام ہے (۳) مسلمانوں کے واسطے بقدر ضرورت مذہبی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ (۴) مذکورہ بالا مضامین میں بعض مضامین لازمی ہیں اور بعض اختیاری (۵) اختیاری مضامین کا انتخاب طالب علم خود اپنے میلان طبیعت کے مطابق کریں گے۔

پابندی نماز اور درستی اخلاق۔ (۱) ہر طالب علم کو باجماعت نماز پڑھنا لازمی ہوگی۔ زبان فہمائش اور جسمانی سزا کے بعد اگر کوئی طالب علم پانچوں وقت کی نماز نہ پڑھے گا۔ یا کسی بدچلنی یا بد اخلاقی کا باعث ہوگا تو اسکا نام بورڈنگ سے خارج کر دیا جائیگا (۲) شیعہ بورڈر جماعت کی پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے لیکن پانچوں وقت پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہوں گے۔ (۳) ہر بورڈر مجبور ہوگا کہ وہ پابندی اوقات کے ساتھ تعلیم اور دوسرے فرائض کو انجام دے (۴) کسی بورڈر کو بغیر اجازت نگران کے دوسرے بورڈنگ یا دوسرے اسکول کے طالب علموں سے ملنے کی اجازت نہ ہوگی۔

تعطیلات (۱) اسلامیہ ہائی اسکول میں مندرجہ ذیل تعطیلیں ہوتی ہیں۔ علاوہ معمولی تعطیلوں کے ۱۵ مئی سے ۹ جولائی تک تعطیل کلاں ہوتی ہے (۲) کسی بورڈر کو بجز اشد ضرورت چھوٹی چھوٹی تعطیلوں میں مکان جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ صرف تعطیل کلاں میں وہ مکان جا سکتے ہیں (۳) تعطیل کلاں میں جب بورڈر اپنے گھروں کو جائیں گے تو اس زمانے کی بابت اگر روپیہ یعنی پانچ روپیہ ماہوار فیس لیجاوے گی (۴) جو بورڈر تعطیل کلاں میں مکان جائیں گے وہ وہ اسباب کتابیں سے کوئی سامان جو بورڈنگ کی طرف سے ان کو دیا جائیگا اس کو وہ مکان پر نہیں لیجا سکیں گے۔

انتباہ

(۱) ۵ روپیہ ماہوار فیس کے ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ تک جمع کرانا لازمی ہے۔ اور پندرہ تاریخ تک فیس نہ آئے گی تو ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے جرمانہ دینا ہوگا (۲) دو مہینہ کی ماہوار فیس پیشگی وصول کیجائے گی (۳) اگر دو مہینہ تک...

گورنمنٹ آف انڈیا

پوسٹ آفس کیش سرٹیفکٹس

آٹھ روپیہ ۴ آنہ کے عوض ۵ سال کے بعد ۱۰ روپیہ

تقریباً ۴ فیصدی سود در سود کی آمدنی

انکم ٹیکس سے بری

نقد روپیہ جب چاہیں لے سکتے ہیں۔ ایکسال کے بعد واپس لینے پر کچھ روپیہ معہ سود کے ملیگا ایک شخص کے نام زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپیہ کے سرٹیفکٹ لیے جا سکتے ہیں کیش سرٹیفکٹ خریدنے کی عادت ڈالئے اور ہر مہینہ میں ایک مقررہ رقم اس مقصد کے لئے علیحدہ جمع کیجئے

کیش سرٹیفکٹ جو پہلے جاری ہوئے تھے اور جنکی میعاد یکم جون ۱۹۲۳ء یا اس کے بعد پوری ہوتی ہو وہ میعاد ختم ہونے کے بعد مزید ۵ سال تک اور رکھے جا سکتے ہیں۔

دس روپیہ کے کیش سرٹیفکٹ پر پانچ سال کی توسیع میعاد کے بعد ۱۲ روپیہ ۴ آنہ ملیں گے

مزید حالات کسی پوسٹ آفس سے دریافت کیجئے

کونسل صوبہ متحدہ کا اجلاس نینی تال

۲۷ر جون سے کونسل کا برسائی سیشن شروع ہوا جسوقت ممبر صاحبان کونسل ہال جارہے تھے توراستہ میں نینی تال کی چند طوائفیں انھیں اردو میں چھپے ہوئے اشتہار دیتی تھیں۔ جنمیں ان سے استدعا کی گئی تھی کہ وہ طوائفوں کے خلاف مسٹر اسے احمد شاہ کے مجوزہ قانون کی تائید نہ کریں جسکو سال گذشتہ کونسل نے کثرت رائے سے نامنظور کردیا تھا۔ دن بھر کونسل میں اس قانون پر مباحثہ ہوتا رہا۔ مسٹر چنتامنی نے اس بنا پر اس قانون کی مخالفت کی کہ اس سے پولیس کو دست اندازی اور تشدد کرنے کا زیادہ موقع ملیگا۔ چودھری محمد علی صاحب تعلقدار ردولی نے ایک دلچسپ اور پرمذاق تقریر اردو میں کی اور کہا کہ انسان کی نظرت میں عیاشی میں داخل ہے جسکو زبردستی اور تشدد کیساتھ نہیں مٹایا جاسکتا۔ ہندستان میں رنڈی کو اچھوت نہیں سمجھا جاتا۔ اس کے دل میں خوف خدا ہوتا ہے۔ مردم شماری کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں طوائفوں کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے۔ اسلئے یہ امید کرنا چاہئے کہ رفتہ رفتہ یہ پیشہ خودہی نابود ہوجائے گا۔

شیخ محمد حبیب اللہ صاحب نے بھی اس قانون کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ بالکل ایک مہمل قانون ہے کہ رنڈی بازی موجودہ تمدن کا نتیجہ ہے زمانہ قدیم میں اسکا وجود نہ تھا۔ بلکہ اس زمانہ میں عصمت وعفت کی اتنی وقعت بھی نہیں تھی۔ فطرتی جذبات کو روکا نہیں جاسکتا چنانچہ ہندوستان کے ہر کنٹونمنٹ میں فوجیوں کیلئے رنڈیاں رکھی جاتی تھیں اگر رنڈی بازی کو روکا جائے تو پھر ہمسایہ عورتوں کی عصمت وعفت کی حفاظت کرنا مشکل ہوگا۔ اب تک عصمت فروشی کے روکنے کے لئے جس قدر قانون بنائے گئے ہیں وہ سب ناکام ثابت ہوئے ہیں یہ قانون کا کام نہیں ہے کہ اسکو روکے بلکہ سوشل اصلاح کی ضرورت ہے ہمارے صوبہ میں کہیں بھی چکلے نہیں ہیں (اسموقعہ پر رائے بہادر وکرماجیت سنگھ صاحب نے کہا کہ لکھنؤ میں تو ہیں)

شیخ صاحب نے کہا کہ میں لکھنؤ کے حالات سے اچھی طرح واقف ہوں اگر آپ کہیں کہ کانپور میں چکلے ہیں تو بیشک میں کہونگا کہ ہاں ہیں۔

رائے بہادر وکرماجیت سنگھ نے کہا کہ لکھنؤ میں اس معاملہ میں سب کا پیشوا ہے۔ (اسپر کونسل میں بڑے قہقہے پڑے) شیخ حبیب اللہ نے کہا کہ اگر یہ قانون پاس ہوگیا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جسطرح قمار بازوں کی طرف سے پولیس کو نقد رشوت دی جاتی ہے۔ اسی طرح طوائفیں پولیس افسروں کو رشوت میں کمسن لڑکیاں بھیجا کریں گی (اس موقعہ پر مسٹر ہالنس انسپکٹر جنرل پولیس نے کہا کہ پولیس پر ایک سنگین اتہام ہے)

اپنی تقریر کرتے ہوئے شیخ محمد حبیب اللہ صاحب نے کہا کہ مسٹر احمد شاہ نے انسانی زندگی کا صحیح طور سے مطالعہ نہیں کیا ہے اگر یہ قانون پاس ہوگیا تو اس سے نوجوانوں کے اخلاق پر بہت بُرا اثر پڑےگا آخر میں آپ نے کہا کہ کوئی سمجھدار مجسٹریٹ جانتے ہوئے کہ اس کو لوگوں کے پاس دوستانہ جانا ہوگا۔ ہرگز ایسا قانون پیش نہ کرتا (قہقہہ) کونسل نے ۲۸ موافق ۴۳ مخالف رایوں سے مسٹر سری واستو کی تحریک پر مسودہ کو سلیکٹ کمیٹی (مسٹر ظہور احمد - سہارنپور سنہ ۱۹۳۲ء میں کیا ہوا تھا)

آج ہی کے اجلاس میں گورنر جنرل نے یو۔پی ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی منظوری دیدی ہے اس کے آگرہ یونیورسٹی ایکٹ کا ترمیمی بل پیش ہونے کے بعد پاس ہوگیا۔ ۲۸ کے اجلاس میں ٹھاکر رام پال سنگھ کے جواب میں فائنس ممبر نے کہا کہ حکومت نے سنہ ۱۹۳۱ء کی کانگرسی آشرم یا کھدار بھنڈار وغیرہ کو ضبط نہیں کیا تھا سنہ ۱۹۳۲ء میں حکومت نے ۱۰۹ کانگرسی دفاتر ۱۱ آشرم ۲ اسپتال اور اور ۳ بھنڈاروں پر قبضہ کرلیا اب کی سال ابھی تک کسی پر قبضہ نہیں کیا گیا اس وقت تک پورے ۹۲ کانگرسی دفاتر ۵ آشرم ۳ بھنڈار اور ایک سپتال واپس ہوچکے ہیں مئی سنہ ۱۹۳۳ء تک ۹۰۷ آدمیوں کی رہائی ہوئی مئی سنہ ۱۹۳۳ء تک ۵۵۲۳ آدمی گرفتار ہوئے سنہ ۱۹۳۲ء سے مئی سنہ ۳۲ء تک ۸۷۴۰ گرفتاریاں ہوئیں جن میں ۷۶۰ خواتین تھیں۔ اور ۱۴۰ مسلمان

تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۱۹۳۰ سے ۱۵ر مارچ سنہ ۱۹۳۳ء تک ۱۲۶۵ تلاشیاں ہوئیں سنہ ۱۹۳ء سے ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء تک ۴۵۵۷۶۸ روپیہ ۴ آنے مجموعی رقم جرمانے کی رقم ۶ ، پریسوں سے ضمانت طلب کی گئی جس کی وجہ سے ۴۷ پریس بند ہوگئے۔

تحریک سول نافرمانی میں حصہ لینے پر ۳۸۳ لڑکے جن کی عمریں سولہ برس سے کم تھیں جیل بھیجے گئے اور چھیانوے کے کوڑے لگائے گئے۔ ۵۳۷ جلوسوں اور جلسوں کی ممانعت کی گئی ۲۹۹ مرتبہ ایسے جلوس اور جلسے پولیس کے ذریعہ سے منتشر کئے گئے۔

ٹھاکر بلونت سنگھ نے ایک رزولیوشن پیش کیا کہ جتنے موجودہ پراسیکوٹنگ انسپکٹر وسب انسپکٹر ہیں وہ سب بہ استثنا اُن کے جو وکالت پاس ہیں معمولی پولیس میں تبدیل کردیے جائیں۔ اور اُن کی جگہ پر ایسے پراسیکوٹنگ انسپکٹر بنائے جائیں جو وکالت پاس ہوں ریزولیوشن کی موافقت میں تقریر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ موجودہ کورٹ انسپکٹر تعلیم کی وجہ سے اچھی طرح قانون نہیں جانتے ہیں اگر وکالت پاس شدہ ان عہدوں پر منتخب ہوجائیں تو بہت اچھا کام کریں گے نیز وہ اس لائق بھی ہوں کہ یہ سمجھ سکیں کہ آیا پولیس ڈائری میں جو شہادتیں ہیں ان کی بنا پر اچھی طرح مقدمہ چل سکتا ہے۔

ٹھاکر منشور سنگھ نے ترمیم پیش کی کہ آئندہ جو جگہیں خالی ہوں ان پر وکالت پاس شدہ امیدواران کا انتخاب کیا جائے اور اس کے لئے قواعد منضبط کیے جائیں سید جعفر حسین نے ترمیم کی تائید کی۔ پنڈت جوتی پرشاد اپادھیائے نے ترمیم کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ کورٹ انسپکٹر مجسٹریٹوں پر اپنا رعب ودبدبہ رکھتے ہیں (مسٹر ہالنس یہ پہلا واقعہ ہے کہ جب میں ایسی باتیں سن رہا ہوں) اور غریب مجسٹریٹ صحیح یا غلط یہ سمجھتا ہے کہ ان کا اثر سپرنٹنڈنٹ پولیس پر بہت ہوتا ہے۔ اور اسکا ٹرانسفر کرا سکتے ہیں۔

پولیس کورٹ اور پولیس کورٹ انسپکٹر مرکب ہوتے ہیں اور وہ اپنا کام خوب جانتے ہیں بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مجھے تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی پولیس انسپکٹر نے مجھے ڈرا دیا ہو۔

شیخ حبیب اللہ۔ سہارنپور کا بلوہ ۲۴ گھنٹہ میں ختم ہوگیا۔ اور جگہ کے بلوے ہفتوں رہے۔ کیونکہ میں نے فایرنگ کا حکم دیدیا تھا۔ بہرحال اگر کوئی مجسٹریٹ کورٹ انسپکٹر سے ڈرجائے کہ اس کی جگہ پر دوسرا خودمختار مجسٹریٹ بنایا جائے براہ کرم آپ لوگ یہ نہ بھولئے کہ یہ پولیس والے بھی آپ لوگوں کے ہم وطن ہیں۔

(رائے بہادر وکرماجیت سنگھ۔ اور یہ وکالت پاس کرنے والے نہیں ہیں۔ قہقہہ)

کنور جگدیش پرشاد نے کہا کہ اس ترمیم کی وجہ سے اصل ریزولیوشن باقی رہ گیا۔ البتہ وہ تو بالکل لغو ہوگیا تھا۔ لیکن ایک دقت سب سے بڑی یہ ہے کہ اگر وکالت پاس شدہ اسسٹنٹ انسپکٹر بنائے جائیں گے تو پھر اسسٹنٹ انسپکٹروں کی ترقی کا امکان نہ رہے گا اس لئے میری رائے میں ترمیم سے لفظ پراسیکوٹنگ انسپکٹر نکال دیا جائے۔ اس کے علاوہ کورٹ انسپکٹر و سب انسپکٹر کے موجودہ حقوق نہ سلب کرنا چاہئے اگر یہ باتیں منظور کرلی جائیں تو حکومت وکالت پاس شدہ امیدواروں کو پولیس ٹریننگ اسکول مرادآباد بھیجنے کیلئے تیار ہے۔ یہ غلط ہے کہ موجودہ عہدیداران قانون نہیں جانتے۔ انہیں ضابطہ فوجداری وشہادت کا امتحان دینا پڑتا ہے۔

اس کے بعد مختلف تقاریر میں ترمیم کی تائید کی گئی ایک ممبر نے کہا کہ ہوم ممبر کا جو اعتراض ہے وہ مان لیا جائے اس کے بعد لنچ کے لئے کونسل برخاست ہوگئی۔

۲۸ر جون کے بعد خان بہادر فضل الرحمن نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ سب کورٹ انسپکٹر بے ایمان ہوتے ہیں (مسٹر ہالنس شکریہ)

ہاں میں وکالت پاس شدہ کورٹ انسپکٹروں کی مزید ٹریننگ مرادآباد کا البتہ مخالف ہوں۔ ٹھاکر بلونت سنگھ کی تقریر کے بعد مسٹر ہالنس (انسپکٹر جنرل پولیس) نے ہوم ممبر کی ایماء سے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر اصلی ریزولیوشن منظور کرلیا جائے۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ۵۰ کورٹ انسپکٹر واسسٹنٹ انسپکٹر بیکار ہوجائیں گے۔ کیونکہ جنرل پولیس کے محکمہ میں وہ شامل نہیں کیے جاسکتے۔

گریجوئٹ عرصہ سے ٹریننگ اسکول میں لئے جارہے ہیں پولیس ایکٹ کے لحاظ یہ ٹریننگ ضروری ہے۔

خوشنما رنگوں میں
Dhariwal
دھاریوال
کے خالص اونی
بننے کے تاگے
فوری استعمال کے لئے گولوں میں تیار ملتے ہیں
برلن وول ... ۴/۴ سے لیکر ۸/۴ فی پونڈ
سپر مال ... ۳/۱۲ " "
سپر فنگرنگ ۳/۸ سے لیکر ۳/۱۲ فی پونڈ
منگ کاٹریز ۲/۶ " " ۳/۲ فی پونڈ
ہندوستان میں تیار شدہ
دلکش رنگوں میں
AGENTS
مقامی ایجنٹ
امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور
ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱
اور کپڑے کے تمام بڑے بڑے بیوپاریوں سے مل سکتے ہیں
بنانے والے دی نیو ایجرٹن وولن ملز دھاریوال پنجاب

یہ کہنا قطعی غلط ہے کہ موجودہ کورٹ انسپکٹران نالائق ہوتے ہیں رائے شماری پر ترمیم شدہ ریزولیوشن منظور کرایا گیا کہ یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ آیندہ اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹروں کی جگہ پر وکالت پاس شدہ امیدواروں کا انتخاب ہوا اور اس مقصد کیلئے قواعد وضوابط بنائے جائیں

۲۹ - جون کے اجلاس میں سب سے پہلے حافظ ہدایت حسین نے سوال کیا کہ حکومت نے کانپور میں سگرٹ نوشی کے خلاف کیا قدم اٹھایا ہے - نواب یوسف نے جواب دیا کہ حکومت میونسپل بورڈ کانپور کو خط لکھ کر یہ دریافت کیا تھا کہ یہ کام میونسپلٹی کا ہے اگر وہ کوئی کورٹ انسپکٹر اس معاملہ کیلئے تقرر کرنا چاہے تو حکومت ہر طرح سے ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہے - ابھی اس خط کا جواب نہیں ملا ہے اس کے بعد کچھ اور سوالات ہوئے۔

راجہ جگناتھ بخش سنگھ نے تحریک پیش کی کہ رنٹ وریونیو ریمشن کمیٹی کی سفارشات پر اسوقت عمل کیا جائے جب وہ کونسل میں منظور ہو جائیں تحریک منظور ہوئی۔

ٹھاکر منومان سنگھ اصل تحریک کی طرف سے جو غیر حاضر تھے - مسٹر چنتامنی نے ایک تحریک پیش کی کہ اگر حکومت سے سفارش کیجاتی ہے - کہ اس صوبہ میں اچھوتوں کی تعلیم کیلئے فنڈ کو آیندہ پانچ سال میں دس لاکھ تک کرے۔

ریزولیوشن کی موافقت میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چنتامنی نے کہا کہ حکومت نے صرف اتنا کیا ہے - کہ اچھوتوں اور اعلیٰ ذات والوں کو برابر سمجھا ہے - اور میں اسوقت بحث میں نہیں پڑنا چاہتا - کہ اچھوت کون کون ہوتے ہیں اور اس مسئلہ میں اعلیٰ ذات کے ہندو اور اچھوت دو فریق ہیں مجھے امید ہے کہ اس معاملہ میں حکومت اقتصادی مشکلات کا رونا روے گی - کیونکہ یہ مسئلہ بھی بہت اہم ہے -

مجھے امید ہے کہ حکومت تیسری فریق بن جائے گی اور وہ اچھوتوں کی اس غیر سیاسی مسئلہ میں مدد کرے گی مہاتما گاندھی اچھوتوں کیلئے اپنی جان دینے کو تیار ہیں اسلئے مجھے مزید توقع ہے کہ وزیر تعلیم اور ڈائرکٹر تعلیم بھی اپنی فراخ دلی کا ثبوت دیں گے۔

مسٹر احمد شاہ اچھوتوں کے لفظ کے بجائے پست اقوام کا لفظ لکھنے کی ترمیم پیش کی - سید جعفر حسین نے بجائے معینہ رقم کے ایک فیاضانہ رقم کی ترمیم چاہی مگر اس کی مخالفت کی گئی - مسٹر مکنزی نے تقریر کرتے ہوئے ایسی تقریر کی ہر سرکاری افسر تائید کریگا - لیکن میں چند غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں - حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ہندوستانی زبان کی تعلیم دینے کے لئے ایک گرانقدر امداد دی ہے - اسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پست اقوام کی تعلیم کے لئے ایک خاص رقم دی جائے - جسکی تعداد تقریباً ۱½ لاکھ سالانہ ہوتی ہے - اسکے علاوہ حکومت کا یہ حکم بھی ہے کہ کوئی اچھوت لڑکا بھرتی سے روکا نہ جائے - گذشتہ سال اچھوت لڑکوں کے لئے ۵۴ ہزار کے وظائف دیے جانا منظور ہوئے - جس سے چھ سو لڑکے وظیفہ پاتے ہیں۔

خانبہادر حافظ ہدایت حسین نے دریافت کیا کہ آیا اس اسکیم میں وہ طبقہ بھی شامل کیا جائے گا جو تعلیمی لحاظ سے پست حالت میں ہے -

مسٹر جے - پی - سری واستو نے کہا کہ مجھے خود اچھوتوں کی تعلیم سے آج سے نہیں بلکہ ۱۹۱۲ء سے کافی دلچسپی ہے اسکولوں میں اچھوت لڑکوں کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے، حکومت دو لاکھ روپیہ سالانہ اس کے لئے صرف کر رہی ہے جو ۵ سال میں دس لاکھ ہو جائیگا - اسلئے محرک اپنے رزولیوشن کو واپس کرلیں تو بہتر ہے۔

اسکے بعد تائیدیں اور تقریریں ہوئیں اسکے بعد رزولیوشن منظور ہو گیا - اچھوت کے بجائے پست اقوام کو لکھا گیا۔

۴ رجولائی کو ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ یوروپین "بی" کلاس کے قیدیوں کو خواہ وہ کسی کے مجرم ہوں اور ہندوستانی اے اور بی کلاس کے قیدیوں کو [illegible] سفارش پر رکھا دیا جاتا ہے -

مسٹر [illegible] ممبر نے کہا کہ [illegible] آل انڈیا کانگریس کمیٹی خلاف قانون قرار نہیں دیگئی ہے سوالات کے بعد نواب سر محمد یوسف نے ٹاؤن ایریا امنڈمنٹ بل جس طرح کل ترمیم ہوا تھا پیش کیا اور وہ منظور ہو گیا -

اسکے بعد مسٹر بلنٹ نے سود کی تخفیف اور قانون مہاجنی کی ترمیم اور مزارعین کا امدادی بل پیش کیا - اور ان کو حسب ذیل ممبران پر مشتمل سلکٹ کمیٹی میں پیش ہونے کی تجویز منظور ہوئی -

مسٹر چنتامنی - راجہ جگناتھ بخش سنگھ - حافظ ہدایت حسین مولوی عبید الرحمٰن - مولوی فصیح الدین - بابو وکرماجیت سنگھ، پنڈت جوتی پرشاد، رائے راجیشور بلی - کیپٹن نواب جمشید علیخاں - سید یوسف علی، ساہو جوالا سرن کوٹھی والا، بابو برج نندن لال، کنور سردار سنگھ بابو بھول چند موگھا - مسٹر ایچ اے، چودہری محمد علی - ٹھاکر پرتاپ بھان سنگھ، راجہ صاحب سلیم پور، بابو رام بہادر سکسینہ مسٹر ظہور احمد، مسٹر بلنٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مزارعین کے قرض کی کمیٹی پر مینے ایک تجویز پیش کی، اسکے بعد ریونیو اسٹاف نے تقریباً ۲۵۰۰ گاؤں میں تحقیقات کی - اسکے بعد قرضہ کمیٹی نے تجاویز مرتب کیں بعد ماہرین کی ایک کمیٹی نے مکرر تحقیقات کی - پھر مسٹر سنہا سکریٹری کمیٹی مسٹر لین ریونیو سکریٹری نے اور خود سر مالکم ہیلی نے ایک ایک نکتہ پر غور کیا - اس تمام غور و فکر کے بعد یہ بل پیش کئے جارہے ہیں اور ان پر جو تنقیدیں کی گئی ہیں - وہ بھی سلیکٹ کمیٹی کے سامنے پیش ہوں گی - حکومت کے نزدیک یہ بل بہترین ہیں - لیکن حکومت اس بل پر ہر قسم کی نکتہ چینی سننے کیلئے تیار ہے - مگر مجھے امید نہیں کہ یہ کمیٹی اپنی رپورٹ نومبر سے پیش کرسکے مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ پر ہر شخص بغیر پارٹی بندی کے دیانتداری سے کام کریگا

۵ رجولائی کو ہز اکسلینسی گورنر نے تقریر کی ہز اکسلینسی نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ گو دیہاتیوں کی اقتصادی حالت اب بھی غیر اطمینان بخش ہے - تاہم اس کے جلد ہی بہتر ہونے کا امکان پایا جاتا ہے - حکومت نے مزارعین کی امداد کیلئے اہم تدابیر اختیار کیں ہیں - موجودہ کسادبازاری کی وجہ سے ان کے سر پر قرضہ کا جو بار گراں لد گیا ہے اس کو بھی ہلکا کرنے کے لئے حکومت تدبیر کر رہی ہے

سیاسی حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ تحریک سول نافرمانی جو کہ صوبہ کے زیادہ تر حصص میں جاری تھی - گذشتہ ماہ مارچ سے جب کہ اس میں زیادہ جان باقی تھی - برابر کم ہوتی جارہی ہے - سزا پانیوالوں کی تعداد آہستہ آہستہ ہر مہینہ کم ہوتی گئی حتی کہ ماہ جون میں سزا دی جانی بند ہو گئی - میں صدق دل سے اپنے ہموطنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایسا فیصلہ نکریں جس سے پھر تلخ سیاسی جھگڑا پیدا ہو جائے - اور ایسی تکالیف اٹھانی پڑیں جن سے گریز کیا جاسکتا ہے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز اکسلینسی نے فرمایا

مجھے اپنے ہم وطنوں کی قسمتوں اور حکومت خود اختیاری کیلئے ان کی اہلیت پر پورا اعتقاد ہے - لہذا میں اس امر کی ضرورت پر اصرار کرونگا - کہ رائے دہندگان کی آئینی طریقے سے تنظیم کی جائے - اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے ہز اکسلینسی نے اعلان کیا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ نہ ہی کونسل معطل کی جائے اور نہ اس سال کی تمام عام انتخابات کئے جائیں

کونسل کا نینی تال کا اجلاس آج ختم ہو گیا - اور غیر معینہ غرض کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

کونسل نے آج جو اہم تجاویز پاس کی ہیں ان میں کورٹ آف وارڈس کا انتظام بورڈ آف ریونیو کے ہاتھ میں تھا - جو کہ بالکل ہی سرکاری جماعت ہے - لیکن اس ایکٹ کے ماتحت انتظام آئینی جماعت کے ہاتھ میں منتقل ہو جائیگا جو کہ زمینداروں کے نمایندوں پر مشتمل ہوگی۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۹ سنہ ۱۹۳۳ء دفعہ ۲۲۶

بعدالت پرگنہ کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

منولال وغیرہ مدعی

بنام دلیل سنگھ مدعا علیہ

بنام دلیل سنگھ ولد ٹھاکر لائق سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع رائے پور حال مقیم محلہ لاٹوش روڈ اوپر دواخانہ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ منافع دفعہ ۲۲۶ کے دائر کی ہے - لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر جملہ دستاویزات جنپر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو - پیش کرو - اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر

اُف ! کیسا بُرا موسم ہے

جدھر دیکھو

بدہضمی ــــ جی متلانا ــــ دست ــــ قے ــــ بخار ــــ کھانسی

قدرت نے اس موسم میں پھل تو بہت پیدا کئے ہیں - جن میں سب سے بڑھ کر آموں کی بہار ہے لیکن ان سے فایدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے - جو آجکل اپنے ہاضمہ کو درست رکھتے ہیں - ورنہ آپ دیکھتے ہی ہیں جو اس موسم میں ہو رہا ہے - جو کچھ صحت ہے - وہ بھی ان دنوں گر جاتی ہے - بس ایک ہی قیمتی نصیحت ہے - جسے گانٹھ میں باندھ لینا چاہئے - وہ یہ ہے کہ

امرت دھارا

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہئے - کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہئے ملیے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہئے - اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوانزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا - کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے - ہاضمہ ٹھیک رہے گا - تو قدرت کی نعمتوں سے فایدہ اٹھائیں گے - اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتے دیکھیں گے

گھر میں رکھئے جیب میں رکھئے بھولئے نہیں صحت - روپیہ اور وقت کو بچاویگی !

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱/۴) نمونہ آٹھ آنہ (۸/)

احتیاط - نقلوں سے بچو - کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکا دیکر دکھ و تشویش بڑھاویں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو !

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا سٹرک - امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

انعامی مضمون

رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب ایم ایل سی ایڈوکیٹ کانپور نے ایک طلائی تمغہ قیمتی پچاس روپیہ بہترین مضمون کیلئے عطا کرنے کا اعلان کیا ہے یہ تمغہ ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ متحدہ کے نام پر دیا جاوے گا۔ مضمون انگریزی، اُردو اور ہندی کے زیادہ سے زیادہ ۰ فلسکیپ سائز پر لکھا جاوے گا۔ مضمون کا عنوان یہ ہوگا کہ "زمینداروں کے خفیف اخراجات کے ذریعہ کسانوں کی حالت کے اصلاح کرنے کی عملی تجویزیں"۔ مضمون لکھا ہوا یا ٹائپ کیا ہوا ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء تک "ڈائرکٹر آف پبلسٹی صوبہ متحدہ نینی تال کے پاس پہونچ جانا چاہئے۔ صوبہ متحدہ کے باہر کے امیدوار بھی اس مقابلہ میں شریک ہوسکتے ہیں۔

خوش خبری

خدا کے فضل و کرم سے قصبہ پوروہ ضلع اناؤ میں پبلک انگریزی سکول کھولا گیا ہے جسمیں سال میں دو مرتبہ ترقی دی جائے گی۔ اور فیس بہت کم رکھی گئی ہے۔ پبلک کو چاہئے کہ فائدہ اُٹھائے اور مالی مداد کرے۔

محمد ممتاز علیخاں سکریٹری
اسکول کمیٹی قصبہ پوروہ ڈاکخانہ پوروہ ضلع اناو
۱۳ر جولائی ۱۹۳۳ء

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ

(شرائط نیلام) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی حوالی مقام بنارس ضلع بنارس
مقدمہ نمبر ۳۰۹ سنہ ۱۹۲۹ء
مقدمہ نمبر اجرا ۱۰۰ سنہ ۱۹۳۲ء

گیا سدر ناتھ ڈگریدار مدعی
بنام چھیدی وغیرہ مدیون ڈگری مدعا علیہ
بنام چھیدی علی و رام داس و للن و لال چند
و ملو و گلاب و گنگا ۔ اقوام ساکنان
موضع گنوا پرگنہ ضلع بنارس مدیون ڈگریداران

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان گیا سدر ناتھ ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم الیس۔ فضل حسین
منصرم عدالت

مہر عدالت

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس

دہلی کی خبر ہے کہ ۱۶ر جولائی کو لیگ کے دفتر میں ممبروں کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت حم

وائسرائے نے گاندھی جی سے ملاقات کرنیسے انکار کردیا

شملہ ۱۷ر جولائی ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری گاندھی جی کو حسب ذیل تار بھیجا ہے:—

آپ نے ہز ایکسیلنسی سے ملاقات کرنے کی جو استدعا کی ہے اُس کے جواب میں عرض ہے کہ اگر حالات میں تبدیلی ہوتی تو ہز ایکسیلنسی وائسرائے آپ سے بخوشی ملاقات کرتے۔ آپ تحریک سول نافرمانی کو غیر مشروط طور پر واپس لینے کے مخالف ہیں اور آپ ہز ایکسیلنسی سے ملاقات اسلئے کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت سے اس مسئلہ پر شرائط طے کریں یہ بھی طے شدہ مسئلہ ہے کہ کانگریس نے طے کردیا ہے کہ اگر حکومت سے سمجھوتہ نہ ہو تو تحریک سول نافرمانی یکم اگست سے شروع کردی جائے گی۔

اس اظہار کی ضرورت نہ تھی کہ حکومت کے نقطہ نظر سے یہ تحریک غیر قانونی ہے۔ اور اس مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ حکومت اس تحریک کو واپس لیے جانے کے مسئلہ پر کسی قسم کی گفتگو کرنا چاہتی ہے۔

۲۹ر اپریل سنہ ۱۹۳۳ء کو وزیر ہند نے دار العوام میں فرمایا تھا کہ کانگریس کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ہم کانگریس سے مول تول نہ کریں گے۔ اس اصول کو متعدد اعلانات میں کہا جاچکا ہے۔ اگر کانگریس ایک قانونی حیثیت حاصل کرنا چاہتی ہے تو وہ یہ بھی چاہتی ہے کہ وہ تحریک جس نے ملک کو سخت نقصان پہونچایا ہے اسے واپس لیلے تو اُسکے لئے راستہ کھلا ہوا ہے۔ اور کانگریس کو اختیار حاصل ہے کہ اس تحریک کو واپس لے کر ملک میں امن وامان قایم کرے اور چونکہ کانگریس اس جانب قدم اٹھانے کیلئے تیار نہیں ہے اسلئے ہز ایکسیلنسی سے ملاقات کرنا مفید نہوگا۔

گاندھی جی کا دوسرا تار!

پونہ ۱۷ر جولائی گاندھی جی نے مالوی جی اور دوسرے رہنماؤں کے مشورہ سے حسب ذیل تار ہز ایکسیلنسی کی خدمت میں ارسال کیا ہے:—

آپ کا مرسلہ تار میرے لئے تکلیف دہ اور تعجب خیز ہے مجھے توقع نہ تھی کہ ایک خانگی جلسہ کی پوشیدہ اور غیر مصدقہ روئداد کی بنا پر حکومت ملاقات استدعا کو رد کردے گی اگر ملاقات کی اجازت ہو تو میں روئداد کو پیش کرکے یہ ثابت کروں گا کہ مجموعی حیثیت میں اسکا مقصد باعزت سمجھوتہ ہے کانفرنس باعزت صلح کی متمنی ہے۔ آپ اگر اب صرف اس لئے کہ کانگریس سول نافرمانی کی تحریک کو چلا رہی ہے مجھ سے گفتگو کرنا نہیں چاہتے ہیں تو میں پھر کچھ عرض نہیں کرسکتا۔ میری زندگی کا مقصد امن وامان قائم رکھنا ہے اسلئے اب امید کرتا ہوں کہ آپ ملاقات کی استدعا کو منظور فرمائیں گے۔

وائسرائے کی دوبارہ ملاقات سے انکار کردیا

شملہ ۱۷ر جولائی ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے گاندھی جی کے دوسرے تار کا جواب بھی دیدیا اور لکھا ہے کہ سول نافرمانی کے حامیوں سے ہم ملاقات نہ کریں گے

۵ سید آغا علی منعقد ہوا۔ جسمیں طے پایا کہ دسہرہ کی تعطیلات میں یعنی ۲۵-۲۶ ستمبر کو لیگ کا سالانہ جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ نواب بہادر سر مزمل اللہ خاں کی تحریک اور ممبروں کی تائید سے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کو لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ مرزا محمد سعید کو اعزازی سکریٹری مقرر کیا گیا

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ر اگست سنہ ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۲۲ر دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے ان کو قیمت مقررہ پر ۵ فی صدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ وہ آخر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں۔

بحکم جناب مولوی نصیر الدین صاحب علوی منصف بہادر باندا

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳-۲)

بعدالت منصفی باندا ضلع باندا مقام باندا
مقدمہ نمبر ۹۰ نمبر ابتدائی بابتہ سنہ ۱۹۳۳ء

مسماۃ بیلا رانی بیوہ کامتا پرشاد کایستھ ساکن موضع بینی پرگنہ اریل ضلع الہ آباد مدعی بنام برج راج
بنام الیشر دیال و شیو دیال مدعا علیہ نابالغان پسران جگناتھ بولایت جگناتھ پدر خود ساکنان موضع ہوا پرگنہ و ضلع فتحپور
گلاب سنگھ نابالغ بولایت رام پال سنگھ ولی قدرتی برادر حقیقی مدعا علیہ نابالغ مذکور پسر دھگو پال سنگھ ٹھاکر ساکن موضع پرگنہ بدوسا تحصیل ترینی ضلع باندا۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے۔ لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ جگناتھ و رام پال سنگھ ولی کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۳۳ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گذرانینگے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کیلئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کردیگی۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت

مہر عدالت

بحکم جناب مولوی نصیر الدین صاحب علوی منصف بہادر باندا

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۰ نمبر ابتدائی سنہ ۱۹۳۳ء
بعدالت منصفی باندہ ضلع باندا

مسماۃ بیلا رانی بیوہ لالہ کامتا پرشاد کایستھ ساکن موضع بینی پرگنہ اریل ضلع الہ آباد مدعی
بنام برج راج سنگھ وغیرہ مدعا علیہ
بنام الیشر دیال و شیو دیال نابالغان پسران جگناتھ بولایت جگناتھ پدر خود قوم ٹھاکر ساکنان موضع ہوا پرگنہ و ضلع باندا مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ انفکاک جائداد کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت

مہر عدالت

نوٹس ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

بورڈ کی تشخیص ٹیکس حیثیت جائداد و سالانہ ہوا کرے گی سنہ ۱۹۳۲-۳۳ء کی تشخیص سنہ ۱۹۳۳-۳۴ء کی سمجھی جاوے گی جس کسی کو عذرداری کرنا ہو وہ اپنی عذرداری ۱۵ اگست سنہ ۱۹۳۳ء تک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور میں بھیج دلویں۔

سکریٹری
ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

سونے کی برآمد

بمبئی کی خبر ہے کہ ۱۵ر جولائی کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں ۱۴،۷۷۹ روپیہ کا سونا ہندوستان سے غیر ممالک کو بھیجا گیا۔ اور اب تک ۱۴۸،۸۱،۴۶۰،۷ روپیہ کا سونا بھیجا جاچکا ہے

بحکم جناب جج خفیفہ بہادر کانپور ۔ باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۵۵ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۳ء

پنڈت کیشو ناتھ تھول ۔ ایڈوکیٹ سول لائین شہر کانپور۔ سائل

بنام شاہ دین عمرہ ۵۰ سال ولد کالکا داس قوم ریداس ساکن پوروہ ہیرامن شہر کانپور فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں پنڈت کیشو ناتھ سائل نے درخواست انسالونسی گذرانی ہے کہ شاہ دین فریق ثانی دیوالیہ قرار دیا جاوے۔ چنانچہ عدالت نے اُسکی سماعت کے لئے ۲۲ر ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا جسکو عذر کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے۔

المرقوم ۱۳ر جولائی سنہ ۱۹۳۳ء

بحکم آر۔ پی شرما منصرم
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مہر عدالت

باون سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کر چکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آتنگ نگرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون و منی کی خرابی وغیرہ دور کر کے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایکروپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح طلائے واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی نعمت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

لندن کے وکٹوریہ تھیٹر میں دنیا کی جھنڈوں کی نمائش
ہندوستان کے قومی سہ رنگی جھنڈے کو سب سے مقدم جگہ دی گئی

لندن کے ۱۲ جولائی۔ گذشتہ رات وکٹوریہ تھیٹر کی شاندار اور دلکش نظارہ پیش نظر تھا جب تمام ملکوں کے ستر جھنڈوں کے ساتھ ہندوستان کا قومی سہ رنگا جھنڈا اسٹیج پر لہرایا گیا۔ سہ رنگے جھنڈے کو درمیان والی جگہ دی گئی اور جھنڈے لہراتے وقت دو ہزار تماشائیوں نے تالیاں بجائیں۔ جہاں چھ ہزار نمایندگان پریس موجود تھے۔

لندن میں مہاتما گاندھی کی نگرانی کرنیوالے جاسوس کے عہدہ میں ترقی

لندن ۱۴ جولائی جب مہاتما گاندھی گول میز کانفرنس میں شمولیت کیلئے لندن میں مقیم تھے تو ان کی حفاظت کے لئے ایک سارجنٹ جاسوس کو مقرر کیا تھا۔ اسکی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اُسے جاسوس انسپکٹر بنا دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی لندن میں اُس کی قابلیت اور ہشیاری سے اسقدر خوش ہوئے تھے کہ آپ نے جہاز پر سوار ہونیسے پہلے اپنی سنہری گھڑی پیش کردی تھی۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ۔

STAR TRADE MARK (REGD)

کوئی ایسا گھر نہیں ہے جو جوڑی تپ

Regd.

تپ و لرزہ اور طحال کی دوا سے واقف نہ ہو

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے اکسیر ہے۔ تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے ڈاک محصول دس آنے ۱۰/ چھوٹی شیشی ۹/ ڈاک محصول سات آنے ۷/

ڈابر بھاسکر لوچورن

Regd. (ہاضم اور بھوک بڑھانے والا)

یہ بانرکیب تیار ہوا ہے۔ اسکے استعمال سے باؤگولہ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ یہ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ قیمت ۹/ نو آنہ ڈاک محصول دس آنہ (۱۰/)

دوا کھانے سے پہلے — دوا کھانے کے بعد

ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

پونا کانفرنس میں سول نافرمانی واپس لیے جانیکا رزولیوشن نامنظور
مہاتما گاندھی کی تائید میں پنڈت مالویہ کی تقریر

پونہ ۱۴ جولائی۔ آج کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس کا مہاتما گاندھی کی تقریر کے بعد ایک گھنٹہ کیلئے ملتوی ہو گیا تاکہ ڈیلی گیٹ اسپر غور کر سکیں اس عرصہ میں فریقین خوب کنویسنگ کرتے رہے۔ تاکہ جب تحریک سول نافرمانی واپس لیے جانے کی تجویز کانفرنس کے سامنے پیش ہو۔ تو زیادہ سے زیادہ ووٹ حاصل کیے جاسکیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد لیڈروں کی کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ مہاتماجی سے بیشمار سوالات کئے گئے جن کے جواب میں انہوں نے ڈیلی گیٹ کو کم و بیش قائل کرنے کی کوشش کی۔ لبعدازاں پنڈت مالویہ نے مہاتما گاندھی کے خیالات کی تائید کی۔ انہوں نے ایک گھنٹہ تقریر کی اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے دلائل سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چند مزید اصحاب نے بھی تقریریں کیں اسکے بعد کانفرنس کے سامنے کئی تجاویز پیش کی گئیں پہلی تحریک کا منشا یہ تھا کہ سول نافرمانی غیر مشروط طور پر واپس لے لی جائے۔ اس تجویز کی بہت مخالفت ہوئی۔ اور بحث و مباحثہ کے بعد گر گئی۔ بعد ازاں دوسری تجویز پیش ہوئی جس میں انفرادی سول نافرمانی کی حمایت کی گئی تھی یہ تجویز بھی کثرت رائے سے مسترد کر دی گئی اس کے بعد دوسری تجویز پیش ہوئی جس میں مہاتما گاندھی کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ضرورت سمجھیں تو صلح کی گفت و شنید کیلئے وائسرائے سے ملاقات کی درخواست کریں۔ اور یہ تجویز بہت بھاری کثرت رائے سے منظور کر لی گئی۔

ہندوستان کانگریس تحریک سے اکتا چکا ہے!
لندن کے اخبار ٹائمز کا بیان

لندن ۱۵ جولائی۔ اخبار ٹائمز اپنے تازہ پرچہ میں ہندوستانی سیاسی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

حقیقت یہ ہے کہ کانگریسی لیڈر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں سول نافرمانی کا پروگرام موجودہ صورت حال کے مناسب نہیں ہے۔ اور ان کی اکثریت یہ محسوس کرنے لگی ہے کہ برطانوی حکومت و گورنمنٹ آف انڈیا ہندوستان کے ساتھ منصفانہ سلوک کر رہی ہے۔ اور وہ آئندہ اصلاحات کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے گو کہ وائٹ پیپر کی حمایت نہیں کر سکتے لیکن اس امر کے معترف ہیں کہ ہندوستانی کانگریسی تحریک سے اکتا چکا ہے۔

عجیب ملک جہاں دوشیزہ لڑکیاں شادی کی خواہش ظاہر کرتی ہیں
نیوگنی کی عجیب و غریب رسوم

نیوگنی کے اوبا اور گراؤ قبائل کی دوشیزہ لڑکی کی جب بھی شادی کرنے کی خواہش ہوتی ہے تو اپنے غصہ سے اس خواہش کا اظہار کر دیتی ہے اور اپنا خاوند چن لیتی ہے۔ اور اپنے رشتہ دار کو بتا دیتی ہے کہ فلاں آدمی کے لئے وہ بےچین ہے

یہ شادی کی رسوم میں ایک دلچسپ بات ہے کہ۔ اس رسوم کے متعلق نیوگنی کے کامن ویلتھ منسٹر کو رپورٹ بھیجی گئی ہے۔

لڑکے کے والدین کو جب اپنے بیٹے کی مجوزہ گرفتاری کی خبر ہوتی ہے تو وہ لڑکی سے سوالات کرتے ہیں اگر ان کی تسلی ہو جائے تو لڑکے کے رشتہ داروں کو پیغام بھیجدیا جاتا ہے دعوت کے لئے تیاریاں کی جاتی ہیں۔ اور مقررہ دن میں دلہن کے لئے روپیہ مقرر ہو جاتا ہے شادی سے ایک دن پہلے طرفین کے رشتہ دار شادی ذمہ داریوں کے متعلق بات چیت کرتے ہیں صبح کے وقت قبیلہ کا سردار دولہا اور دلہن کے ماتھے پر سیاہی کا نشان لگا دیتا ہے۔ اور اس طرح بیاہ کی رسم ختم ہو جاتی ہے۔ اور سب لوگ شادی

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے! قیمت ۲۴ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی و بیشی بیقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عار

راج وید۔ نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:- یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:- جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عـزم مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہارشنبہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۳ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۵

نغمۂ خاموش

(از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری)

ساری دنیا ہے کیف سے مدہوش
میکدے میں ہے شورِ نوشا نوش
تیری بیداد کا گلہ کیسا
ہائے انجام، شامِ عشرت کا
روح مضطر ہے اور دل بیچین
میری راحت کا تو قیاس نہ کر
کیسی ویرانیاں ہیں پہلو میں
سعیٔ امروز و فکرِ فردا ہے
اک تجلی تو دیکھتا ہوں ضرور
کاش! ایسی بھی ایک ساعت ہو
میری تخئیل کس قدر ہے بلند
سن رہا ہوں میں اپنی خلوت میں

تیرے نغمے ہیں یا نوائے سروش
تجھ سے ہوتی ہے عیدِ ہر مینوش
دل ہی میرا ہے خود اذیت کوش
بزم برہم ہے، اور شمع خاموش
آ رہا ہے یہ کون زلف بدوش
میری ہستی ہے شیونِ خاموش
کاش پھر ہو وہ جنتِ آغوش
کس کو فرصت کرے جو ماتم دوش
کیا کہوں کون ہے یہ ہم آغوش
پھر ہوں وہ اور پھر مری آغوش
میرا ہر شعر ہے نوائے سروش
سازِ عالم سے نغمۂ خاموش

ثاقبِ مست حال کو دیدے
اپنے ہاتھوں سے ساغرِ پرجوش

بادشاہ دکن کی ایک تازہ غزل کے چند اشعار

کب آپ خاک میں مجھ کو ملا نہیں سکتے
مجھے اسیر کریں یا قفس میں بند کریں
میں دے چکا ہوں محبت میں موت کو ترجیح
جو دورِ جام کے خوگر ہیں وہ خوشی عثمان

مرے غبار کو لیکن دبا نہیں سکتے
مگر قصور وہ میرا بتا نہیں سکتے
وہ قتل و قید سے مجھ کو ڈرا نہیں سکتے
بغیر فصلِ بہاراں منا نہیں سکتے

جمہوری نظام اور شاہی طرزِ حکومت کا مقابلہ

شام کی دستوری تاریخ کا خاکہ!

مشہور یہودی اخبار دوار ہایوم شام نے سیاسی مستقبل کے متعلق ایک طویل مقالہ لکھا ہے۔ اس اخبار کا بیان ہے کہ بعض لوگ شام کے مسئلہ کا بہترین حل یہ بتاتے ہیں کہ وہاں سے جمہوری حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور شریف حسین کے بیٹے امیر علی کے سپرد شاہی حکومت کا راج رکھ دیا جائے۔

یہ صورت حال اسلئے پیدا ہوئی کہ موجودہ شامی جمہوری حکومت اور فرانسیسی ہائی کمشنر شام کے دستوری مستقبل کے سلسلہ میں کسی ایک نقطہ نظر پر متفق نہیں ہو سکے یہ ایسا مناسب موقع تھا کہ جس سے شاہی حکومت کے حامی نے اپنے اصولوں کی ملک میں کافی تبلیغ کی اور اسطرح سیاسی میدان پر قبضہ کر لیا۔

شاہی حکومت کا جذبہ ۱۹۲۸ء سے پیدا ہوا ہے اس زمانہ میں پہلی مرتبہ "شامی مجلس نمائندگان" قائم ہوئی اور عام انتخابات عمل میں آئے۔ اس مجلس کا پہلا فرض شامی دستور کا وضع کرنا اور یہ طے کرنا کہ تھا ملک میں کس قسم کا نظام حکومت قائم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مختلف اشخاص نے مختلف جماعتیں قائم کیں۔ اور اپنے اپنے نظریوں کے متعلق پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا۔ انہی جماعتوں میں ایک جماعت مجلس وطنی بھی تھی۔ جسنے جمہوری نظام کی تائید کی اور اسکو اپنا نصب العین قرار دیا۔ جمہور اس کے مقابلہ میں مجلس شاہی کا قیام عمل میں آیا۔ اور اس نے اپنا نصب العین یہ قرار دیا کہ تخت سوریا شریف حسین کے بیٹے امیر کو پیش کیا جائے۔ اس مجلس نے مذہبی رنگ میں اپنا پروپیگنڈا شروع کیا۔ قوم سے یہ کہا کہ اسلام نے جمہوری طرز حکومت تک صرف ایک امام کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے۔ اسی جماعتی شور و شغب میں مجلس نمائندگان کے انتخابات ہوئے اور مجلس وطنی کامیاب ہو گئی۔ اسنے اپنے اصول کے ماتحت جمہوری طرز حکومت کی بنیاد ڈالی اور جمہوری دستور بنایا۔ جسمیں یہ دفعہ رکھی گئی کہ جمہور شام کا صدر مسلمان ہو گا۔ چنانچہ مجلس کے اجلاس منعقدہ ۵ ار اگست ۱۹۲۸ء میں اس دستور کی تصدیق کر دی گئی

قیام جمہوریت کے بعد محمد علی عابد پاشا پہلے صدر جمہوریہ ہوئے۔ لیکن ان کی حکومت اور ہائی کمشنر میں ایسے اندرونی اختلافات پیدا ہو گئے جن کو باہم گفت و شنید کے بعد حل نہیں کیا جا سکا۔

اگرچہ شاہی کے حامیوں میں بھی جزوی اختلافات موجود ہیں۔ لیکن وہ بدستور اپنے مقاصد کے لئے جگہ تیار کر رہے ہیں۔ اس جماعت میں بعض لوگ علی ابن حسین کو تاجدار دیکھنا چاہتے ہیں۔ بعض امیر فیصل المسعود بن سلطان کی شاہی کے حامی ہیں۔ بعض شامی حکومت کے شامی عہد اور مشہور شامی داماد احمد کے موئد ہیں۔ بعض اشخاص شریف علی حیدر پاشا اور ٹیولس کے رئیس عادل عباد کو بادشاہ بنانا پسند کرتے ہیں۔ ایک اہم جماعت دنیا کے مالدار ترین مسلمان سابق خدیو مصر عباس حلمی پاشا کو سریر آرائے تخت شام دیکھنا چاہتی ہے۔

ان امیدواران تخت و تاج کے علاوہ اور ایسے اشخاص بھی موجود ہیں جو اس تخت کو حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہیں اور مجلس شاہی میں ان کے حامی بھی موجود ہیں۔

اس مرحلہ پر یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ مجلس شاہی کے ارکان کی قومی اکثریت امیر علی ہی کی حامی ہے۔ اور وہ اپنے مقصد کی تائید میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کرتی ہے کہ اس سے ملک متعدد حصوں میں تقسیم ہونے سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور ایک مرکزی حکومت جو بادشاہ کے اقتدار اعلی کے ماتحت ہو پورے ملک کے نظام کو چلائے گی۔

چونکہ فرانسیسی مدبر اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے پریشان ہیں اور آزادی عراق نے ان کی سیاست کے اجزا کو پریشان کر دیا ہے۔ اسلئے ان کی خواہش بھی یہی ہے کہ اس مسئلے کا جلد ہی حل ہو جائے اور بہت ممکن ہے کہ قرعہ فال امیر علی بن حسین ہی کے نام پر پڑے۔

ایران۔ پارلیمنٹ میں نائب وزیر طرق نے ایرانی ریلوے کی تعمیر پر تقریر کرکے فرمایا کہ ریلوے لائن ترقی کر رہی ہے، اسلئے یورپ سے ۲ نئے انجنیروں کو خاص تنخواہ پر بلایا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ یار تو حق عزم مستقل ہی سہی　زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۲۶ر جولائی ۱۹۳۳ء | نمبر ۲۵

سول نافرمانی کی واپسی کا اعلان

عوام کی دلی خواہش کے عین مطابق بالآخر مسٹر اینے صدر آل انڈیا نیشنل کانگریس نے سول نافرمانی کی تحریک کی واپسی کا اعلان کردیا۔ اس اعلان میں مسٹر اینے نے ان اختیارات کے ماتحت جو اُن کو بحیثیت صدر قانوناً حاصل ہیں انکو کام میں لاتے ہوئے نہ صرف سول نافرمانی کے پروگرام کو واپس لیلیا ہے بلکہ تمام کانگریس کمیٹیوں حتیٰ کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو بھی جو کہ حکومت کے نزدیک بھی غیر آئینی حیثیت نہیں رکھتی توڑ دیا ہے۔ گویا اس اعلان کے بعد ہندوستان میں کانگریس کا اب کوئی نظام باقی نہیں رہیگا۔

حقیقت یہ ہے کہ کانگریس کمیٹیوں کو توڑ کر اُسکے نظام کو درہم وبرہم کردینے کا مطلب یہ ہے کہ گزشتہ تین سال سے کانگریس حکومت سے جو زبردست جنگ لڑ رہی تھی اس سے کارکنان کانگریس اسقدر عاجز آگئے ہیں کہ وہ کانگریس کے نظام کے وجود ہی کو باقی رکھنا نہیں چاہتے تاکہ پھر دوبارہ حکومت کیخلاف کوئی ظاہری یا خفیہ منظم جدوجہد جاری نہ ہوسکے۔

یہ ایک یقینی اور بدیہی امر ہے کہ کانگریس کمیٹیوں کو توڑ دینے کے بعد آیندہ حکومت کے خلاف کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھایا جاسکے گا کہ جسمیں اہل ملک کا سرمایہ امداد یا اثر شامل ہو۔

جہانتک ہمارا خیال ہے کہ حکومت صرف یہ چاہتی تھی کہ سول نافرمانی کو واپس لیلیا جائے۔ مگر کانگریس کمیٹیوں اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو توڑ دینے کا مطالبہ نہ تھا مگر مسٹر اینے نے انتہائی قدم اُٹھا کر اپنی نیک نیتی کا یہ ثبوت دیا ہے۔ تاکہ آیندہ کانگریس حکومت کیخلاف کسی قسم کا کوئی منظم جدوجہد نہ کرسکے۔

مگر مسٹر اینے کی یہاں تک پیش قدمی کے باوجود انفرادی سول نافرمانی کے حق کو قایم رکھنے کا مقصد ہماری سمجھ سے بالاتر ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جب کانگریس کمیٹیاں توڑ دی گئیں اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا بھی خاتمہ کردیا گیا۔ تو ایسی صورت میں انفرادی سول نافرمانی کا حق کسکے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔

رہا یہ امر کہ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ سول نافرمانی کرے۔ تو اُسکے لئے تو کبھی بھی دروازہ بند نہیں ہوا۔ ہمیشہ جو لوگ قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں اُنکو حکومت کی طرف سے سزا دیجاتی ہے۔ اور اسکا اثر اجتماعی حیثیت سے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ اُسکا انفرادی فعل ہے جس سے پبلک کو کوئی واسطہ نہیں ہے۔

جبکہ سول نافرمانی کا یہی مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص ذاتی حیثیت سے سول نافرمانی کرے تو اُسکے اس فعل سے پبلک کو کوئی واسطہ نہوگا۔ تو اُسکے لیے یہ کہنا کہ حق محفوظ ہے ایک فعل عبث سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

بہرحال حکومت کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوگیا کہ کانگریس نے سول نافرمانی کی تحریک بلاشرط واپس لیلی۔ اب ہم خیال کرتے ہیں کہ لارڈ ولنگڈن بالقابہ مہاتما گاندھی کو بلاکر اُن کے خیالات معلوم کرنیکی کوشش ضرور کرینگے کہ آخر وہ ان سے ملاقات کرکے کیا کہنا چاہتے ہیں اگرچہ ہمارے نزدیک اب ملاقات کرنا ایک فعل عبث سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ تاہم اگر مہاتما گاندھی کو اب بھی ملاقات کرنے کا شوق ہے تو ہم حکومت سے نہایت ادب کیساتھ عرض کریں گے کہ ضرور ان کو شرف ملاقات حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا جاوے۔

ہمارے نزدیک تمام ہنگامی قوانین یعنی آرڈیننس صرف اسلئے جاری کئے گئے اور بعد کو آئینی شکل و صورت میں تبدیل کئے گئے تاکہ سول نافرمانی کی تحریک کا مقابلہ کیا جاسکے۔ اور اُسکے اثرات کی روک تھام کیجائے اور اب چونکہ سول نافرمانی بلاشرط واپس لیلی گئی ہے اسلئے خودبخود ہنگامی قوانین کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی لہذا حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان ہنگامی قوانین کو ایک اعلان کے ذریعہ سے منسوخ شدہ قرار دیدے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت تمام ہنگامی قوانین کو جلد واپس لیکر گذشتہ تلخ واقعات کی یاد کو یکدم فراموش کردینے کی کوشش کریگی۔

بہرحال سوقت سارے ملک کی یہ دلی خواہش ہے کہ کسی نہ کسیطرح گذشتہ تلخ واقعات کی یاد کو جلد فراموش کردیا جائے اور سابقہ خوشحالی کی فضا ایکمرتبہ پھر پیدا ہوجائے۔

جے۔ ایم سین گپتا کی وفات!

مسٹر جے ایم سین گپتا کی وفات نے سارے ملک کو سوگوار بنا دیا ہے۔ آنجہانی سی۔ آر۔ داس کی موت سے جو شدید نقصان سارے ملک اور خصوصاً بنگال کو پہونچا تھا اُسکی تلافی کسی نہ کسی حد تک مسٹر سین گپتا کی ذات سے ہوگئی تھی اور آپ نے اپنے قابل قدر کاموں سے یہ ثابت کردیا تھا کہ وہ آنجہانی سی۔ آر۔ داس کے صحیح جانشین ہیں

آنجہانی سین گپتا نے اپنی ہمت وجرات، قابلیت ایثار وقربانی، ضبط وتحمل اور فہم وتدبر سے لوگوں کے دلوں کو مسحور کرلیا تھا اور اُنکے دشمن بھی اُنکے ان اوصاف کے معترف تھے۔ آنجہانی نے ہمیشہ بنگال کی سیاست میں اپنے کو قوم پروری و وطن دوستی کا مجسمہ ثابت کیا اور ہمیشہ فرقہ وارانہ تنگ نظری سے اپنے کو بالاتر رکھا اور یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کو انپر پورا وثوق تھا۔

آنجہانی نے کلکتہ کارپوریشن کے میر (صدر) ہونے کی حیثیت سے جسطرح بے لوثی کیساتھ اپنے فرائض انجام دیے ہیں اُس سے یوروپین حضرات بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

آئینہ کانپور

مصالحت کی کوشش! آنریبل مسٹر جے، پی سری واستو وزیر تعلیم تقریباً ایک ہفتہ سے کانپور میں مقیم ہیں۔ اور آپ اس کوشش میں منہمک ہیں کہ بابو برجندر سروپ اور بابو وکرماجیت سنگھ کے درمیان جو اختلافات ہیں انکو دور کرا کے میل کرادیں۔

اسمیں شک نہیں کہ یہ دونوں ہستیاں کانپور کے لئے مایۂ ناز ہیں۔ اور ان دونوں حضرات کے اختلافات کی وجہ سے پبلک لائف کو کافی نقصان پہونچنے کا احتمال رہتا ہے۔

آنریبل مسٹر جے، پی سری واستو کو کانپور میں جو اثر واقتدار حاصل ہے۔ اُسکو دیکھتے ہوئے ہم کو پورا وثوق ہے کہ صاحب موصوف ضرور اپنی کوشش میں کامیاب ہوں گے۔

۲۰ر جولائی ۶ بجے شام کو مسٹر سری واستو کو ایڈریس گیا پرشاد لائبریری ریڈنگ روم میں کارکنان لائبریری کیطرف سے آنریبل مسٹر جے۔ پی۔ سری واستو وزیر تعلیم کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا جسکا صاحب موصوف نے موزوں جواب دیا

مسٹر چنتامنی کو ایڈریس۔ ۲۰ر جولائی ۶ بجے شام کو ٹاؤن ہال میں چیرمین اور ممبران بورڈ کی طرف سے مسٹر سی وائی، چنتامنی۔ ایم، ایل، سی، اوٹر لیڈر کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا جسکو بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ نے پڑھا۔ مسٹر چنتامنی نے اڈریس کے جواب میں ایک موثر تقریر کی جسمیں کانپور میونسپل بورڈ کی تعریف اور بعض اصلاحات کی طرف توجہ منعطف کرائی۔

ہمکو افسوس ہے کہ بعض ممبران نے محض پارٹی بندی کی وجہ سے اس اڈریس میں شرکت نہیں کی۔ جسکو کسیطرح بھی محمود نہیں کہا جاسکتا۔

مسٹر چنتامنی کی تقریر۔ ۲۱ر جولائی ۵ بجے شام کو ڈی۔ اے، وی کالج میں ایک جلسہ زیر صدارت بابو نراین پرشاد نگم ایڈوکیٹ منعقد ہوا جسمیں مسٹر سی، وائی چنتامنی نے ملک کی موجودہ سیاست پر ایک زبردست تقریر کی۔

ٹی پارٹی۔ ۲۴ر جولائی ۵ بجے شام کو آنریبل مسٹر جے پی۔ سری واستو۔ وزیر تعلیم نے شہر کے چیدہ اور سربرآوردہ حضرات کو ایک ٹی پارٹی دی۔ جسمیں حکام ہندو مسلمان عیسائی، اور بعض یوروپین حضرات نے بھی شرکت کی صاحب موصوف نے نہایت خندہ پیشانی اور تپاک کیساتھ ہر شخص کا خیر مقدم کیا۔ اعلیٰ قسم کی مٹھائی وکیک وغیرہ نہایت کثرت سے لوگوں کی خاطر ومدارات کیلئے موجود تھے۔ اور نہایت قرینہ کیساتھ پیش کئے جارہے تھے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ پرلطف صحبت قایم رہی۔

آنجہانی سین گپتا۔ جے ایم سین گپتا کے انتقال کی خبر آنے پر تقریباً تمام ہندو بازاروں میں ہڑتال کیگئی شام کو ۷ بجے شردھانند پارک میں زیر صدارت بابو نراین پرشاد نگم ایڈوکیٹ ایک جلسہ ہوا جسمیں بابو برجندر سروپ۔ ڈاکٹر جواہر لال، پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ پنڈت جگدمبا پرشاد ہتیشی سردار امر سنگھ بمبرال وغیرہ نے تقریر کرتے ہوئے آنجہانی سین گپتا کے حالات زندگی پر مختصر روشنی ڈالی اور ایک ماتمی رزولیوشن حاضرین نے کھڑے ہوکر پاس کیا۔

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی مولانا حسرت موہانی۔ حافظ محمد صدیق، سید ابو محمد ثاقب پنڈت رامیشور دیو مصر، سردار امر سنگھ بمبرال اور سدرشن کماری کے دستخطوں سے ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا کہ ۲۵ر جولائی کو آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یاد میں ایک جلوس نکالا جائیگا۔ اور رات کو ۷½ بجے جلسہ ہوگا۔

اس نوٹس کیخلاف ایک دوسرا نوٹس تقریباً تمام شہر کے کانگریسی لیڈروں کی دستخط سے شائع کیا گیا کہ ہم لوگوں کو اس جلسہ یا جلوس سے کوئی تعلق نہیں۔

بہرحال جلوس نکلا۔ اور رات کو ایک جلسہ آریہ سماج ہال میں زیر صدارت حافظ محمد صدیق صاحب منعقد ہوا جسمیں مولانا حسرت موہانی، سردار امر سنگھ بمبرال کے علاوہ متعدد لوگوں نے تقریریں کیں۔

مولانا حسرت موہانی نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ اگر گنیش شنکر میموریل کمیٹی جلد اپنا کام شروع کردے تو ہم اپنی کوششوں سے باز بھی آسکتے ہیں اور اُس کے ساتھ ملکر کام بھی کرسکتے ہیں

حافظ محمد صدیق صاحب نے آخر میں جلسہ ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض مقرروں نے جوش میں آکر بعض نامناسب باتیں کہدی ہیں جسکا خیال نہ کرنا چاہیے۔ اور ہم سب کو ملکر گنیش جی جیسی ہستی کی یادگار بنانے کیلئے کوشش کرنا چاہیے

ناظر باغ اور طوائفیں۔ گذشتہ سال میونسپل بورڈ نے بالاتفاق یہ طے کیا تھا کہ مول گنج اور دیگر شہر کے محاولوں سے طوائفوں کو ناظر باغ گھسیانہ میں منتقل کردیا جائیگا مگر اس تجویز سے ناظر باغ کے قرب وجوار کے باشندے متوحش ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ دو جلسے بھی ہوئے جسمیں میونسپل بورڈ کی اس تجویز سے سخت اختلاف کیا گیا اور اس تجویز کو اس حلقہ کے باشندوں کیلئے ناقابل برداشت بتایا گیا۔

ہمارے نزدیک بھی میونسپل بورڈ کی یہ تجویز بالکل مہمل اور لغو ہے کیونکہ اس تجویز سے میونسپل بورڈ کا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اگر میونسپل بورڈ کا اس تجویز سے یہ مقصد ہے کہ اہل شہر کی اخلاقی حیثیت اسکے وجود سے خراب ہوتی ہے اور وہ محفوظ ہوجائے تو وہ اس تجویز سے پوری نہیں ہوتی اس تجویز سے تو صرف اسقدر ہوسکتا ہے کہ مول گنج وغیرہ محلوں کی حالت درست ہوکر ناظر باغ کے قرب وجوار کے لوگوں کی حالت خراب ہوجائے۔

بہرحال ہمارے نزدیک بورڈ کو چاہیے کہ وہ اس تجویز کو منسوخ کردے۔ اور اسکو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرکے اپنی مزید حماقت کا ثبوت نہ دے بورڈ کو اگر اہل شہر کی اخلاقی حالت ہی درست کرنا ہے تو اُسکے لئے بہت وسیع میدان ہے

سوامی اچھوتانند کی موت! اچھوتوں کے مشہور کارکن سوامی اچھوتانند کا گذشتہ ہفتہ انتقال ہوگیا۔ نعش کے ساتھ نہایت کثرت سے اچھوت تھے۔ میونسپل بورڈ نے بھی ۲ بجے دن سے تعطیل کردی تھی

ضلع کانپور میں ڈکیتاں کہا جاتا ہے کہ بمقابلہ گذشتہ سالوں کے امسال ضلع کانپور میں بہت کم ڈکیتیوں کے واقعات رونما ہوئے۔ چنانچہ جنوری لغایۃ جون سنہ ۳۱ء میں ۷۰ جنوری لغایت جون سنہ ۳۲ء میں ۳۳ اور جنوری لغایت جون سنہ ۱۹۳۳ء میں صرف ۲۴ ڈکیتیاں ہوئی ہیں۔

وائسرائے کے انکار کے بعد گاندھی جی کا پہلا بیان

تحریک سول نافرمانی بند کردیگئی

کونسی حکومت باغی رعایا سے گفت و شنید نہیں کرتی

وائسرائے کے جواب نے خطرات پیدا کردیے

پونا ۱۰ ار جولائی۔ گاندھی جی نے برت کے بعد آج پہلا بیان دیا۔ آپکے خویش و اقارب آپکے گرد جمع تھے۔

گاندھی جی نے اپنے آئندہ پروگرام کے متعلق یہ فرمایا کہ میں سرورت سابرمتی آشرم جارہا ہوں تاکہ آشرم نواسیوں سے ملاقات کرسکوں۔ اگر میں جیل جانے سے قبل سابرمتی آشرم میں نہ جاسکا۔ تو مجھے اس بات کا بیحد افسوس ہوگا کہ قید بالکل یقینی ہے۔ سوال صرف پس و پیش کا ہے۔

وائسرائے کی جدت پر افسوس

آپنے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی وائسرائے کے جواب کے متعلق کیا رائے ہے۔ فرمایا کہ وائسرائے کے جواب نے نہایت افسوسناک صورت پیدا کردی ہے۔ اور یہ ایسی صورت ہے جو مہلک خطرات سے لبریز ہے۔ اُسکے جواب میں جو اصول بیان کیا گیا ہے وہ میری رائے میں بالکل نیا ہے۔ معلوم نہیں کہ کونسی حکومتیں اپنی باغی رعایا کیساتھ گفت و شنید نہیں کرتیں اور قیام امن کیلئے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ ایسے باغیوں کیساتھ سمجھوتہ کرتے ہیں۔ جو سر سے لیکر پاؤں تک مسلح تھے موجودہ حالات میں سول نافرمانی کرنے والے مسلمہ عام طور پر عدم تشدد پر کاربند رہے ہیں۔ یہ بات بھی قابل افسوس ہے کہ ہز اکسیلنسی نے ایک خفیہ کارروائی کی غیر مصدقہ اخباری اطلاعات کو اسقدر قابل وثوق تصور کرلیا۔ اور محال امن کے لئے ایک معمولی سی خبر کو مسترد کردیا۔ یہ اصول بھی میرے نزدیک بیحد خطرناک ہے۔ مجھے ایسی حکومتوں کے متعلق بھی کچھ علم نہیں۔ جو موجودہ حالات کے متوازی احوال میں اخباری رپورٹروں پر اعتماد کرتی رہی ہوں۔ ان حالات میں خوددار ہندوستانیوں کا فرض بالکل واضح ہے میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی بے عزتی اور ذلت نہیں ہوسکتی کہ انسان اپنے عقائد سے منکر ہوجائے۔

کانفرنس کیوں منعقد کیگئی

آپ سے کانفرنس سے کا مقصد دریافت کیا گیا۔ تو آپنے فرمایا کہ یہ ایک غیر رسمی کانفرنس تھی۔ لو مۃ لائم اور تردید کے کسی اندیشے کے بغیر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اسے محض اس مقصد کیلئے طلب کیا گیا تھا۔ کہ آیا ارباب کانگریس امن کے طلبگار ہیں۔ یا کسی دوسری چیز کے۔ اگر مجھے ملکی حالات سے آگاہی ہوتی تو میں کبھی بھی اس کانفرنس کو طلب کرنے میں شریک نہوتا۔ اسلئے اس کانفرنس کا مقصد بجز اسکے اور کچھ نہ تھا کہ میری رہنمائی کی جائے۔ مجھے آزاد دیکھ کر میرے رفقار کا یہ طبعی تقاضا تھا کہ میں انھیں آیندہ طریق کار کے متعلق مشورہ دوں۔ حالات ملک سے آگاہی حاصل کئے بغیر میں کوئی منفید کن مشورہ نہیں دے سکتا تھا۔ اسلئے کانفرنس ہی کے ذریعہ سے یہ مشکل حل ہوسکتی تھی۔ لہذا انتہائی مسرت کیساتھ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کانفرنس اگرچہ بحیثیت مجموعی سول نافرمانی کو ترک کرنے پر آمادہ تھی۔ لیکن اسکے ساتھ ہی یہ خواہش بھی موجود تھی کہ تحریک کو باعزت شرائط پر واپس لیلیا جائے۔ لیکن وائسرائے کے تاروں سے یہ بداہتہً ثابت ہوگیا کہ حکومت کسی باعزت سمجھوتہ کی آرزومند نہیں بلکہ اس بات کی خواہشمند ہے کہ کانگریس اپنے آپکو ہر ممکن ذلت کیساتھ کامل طور پر حکومت کے

سول نافرمانی ترک کرنے کی نوعیت

میں اس بات کی پیشنگوئی کرتا ہوں کہ جو چیز آج ناممکن ہے وہ کل ممکن ہوجائے گی۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کل کب آئے گی۔ بہر حال مجھے اس بات کا کامل یقین ہے کہ وہ ساعت لوگوں کی توقعات سے بہت قبل آئے گی۔ اور مجھے اس امر کے متعلق اُسی قدر یقین ہے کہ جسقدر اس بات کا کہ میں اسوقت بیان دے رہا ہوں۔

آپ سے یہ دریافت کیا گیا کہ آیا اکثریت سول نافرمانی کو ترک کرنے کے حق میں تھی اور موجودہ فیصلہ کو گاندھی جی نے اُن کے سر پر تھوپ دیا۔ آپنے ان کے جواب میں فرمایا کہ یہ درست نہیں اور اگر یہ صحیح بھی ہوتا کہ تو میں اپنے رائے سے دوسروں کو متاثر کرنے کا مجرم ہوتا۔ بلکہ نہایت آزادی کیساتھ میں اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں کہ کانفرنس میں ایسے اشخاص کی خاص تعداد تھی جو سول نافرمانی کو ترک کرنا چاہتے تھے لیکن اس کے ترک کرنے کی نوعیت وہ نہ تھی جو حکومت اپنے ذہن میں لیے بیٹھی ہے۔

آیندہ سول نافرمانی بند

کانگریس کی آیندہ پالیسی کے متعلق گاندھی جی نے کہا کہ مسٹر اینے عنقریب ایک بیان شائع کریں گے اور اگر میں یہ کہدونگا کہ وہ سردست ملک کو اجتماعی طور پر سول نافرمانی سے منع کردینگے تو یقیناً اسے افشائے راز نہ تصور کیا جائیگا۔ اس طرز عمل کیلئے بھی وجوہ موجود ہیں لیکن میں اُن کی تحلیل کرنا نہیں چاہتا۔ وہ اس بات کا بھی مشورہ دیں گے کہ کانگریسی جماعتوں کو تمام خفیہ کارروائیوں کو بند کردیا جائے۔ کیونکہ اس نوع کے طرز عمل سے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی رہی ہے۔

مسٹر اینے کے سابقہ بیان کے مطابق یہ تحریک صرف میری ناطرِ نظم اگست تک معرض التوا میں رہے گی وائسرائے کے انکار سے اگرچہ حالات میں بہت کچھ تبدیلی واقع ہوگئی ہے اور میں بھی اگرچہ اسقدر اچھا ہوگیا ہوں کہ اوسط درجہ پر کام کرسکوں۔ لیکن پھر بھی ہر قسم کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے التوا کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ میں آل انڈیا ڈکٹیٹر نہیں بلکہ ایک عاجزانہ مسکین مشورہ دینے والے کی حیثیت رکھتا ہوں۔ میں اپنے آپ کو کلی طور پر یہ دوا کے باہر محسوس نہیں کرتا میری رہائی غیر متوقع طور پر عمل میں آئی تھی میں ان حالات کا ناجائز فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا۔ اور نہ میں حکومت کو قبل از وقت مطلع کئے بغیر میعاد التوا کے بعد قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوں گا۔

تحریک ہریجن سے وابستگی

تحریک ہریجن کے متعلق آپنے فرمایا کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ میں اپنا تمام وقت تحریک ہریجن میں صرف کردونگا ان لوگوں نے مجھے سمجھنے میں سخت غلطی کی ہے۔ اور اپنی کسی طرح کی الزام طرازی کے بغیر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے جو کچھ سوچ رکھا ہے اُسکے صحیح مفہوم کو باور نہیں کیا اولاً میری زندگی بہت حصوں میں منقسم ہوگئی ہے یہ ایک لاینحل مجموعہ ہے۔ لہذا میں درستہ العمر ان کے مشاغل کو کیونکر خیرباد کہہ سکتا ہوں۔ جو میرے نزدیک اچھوتوں کی تحریک سے کچھ کم عزیز نہیں۔ میرے مشاغل ایک دوسرے کیساتھ وابستہ ہیں۔ اسلئے ہریجنوں کی خدمت گذاری پر بذات خود اثر پڑے گا۔ میں تمام دن رات تحریک ہریجن پر صرف نہ کرسکونگا۔ یہ ایک ناممکن امر ہے۔ اور اگر مجھے مشورہ دیا جائے کہ میں تحریک ہریجن کی خاطر سول نافرمانی کے ذریعہ سے قید ہونیسے احتراز کروں تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے زندگی کے اصول کو ترک کردیا ہے۔ اسلئے میں یہ خدمت اپنے اصول و اعتقاد کے مطابق اسیطرح انجام دیسکتا ہوں کہ میں اس اصول پر کاربند رہوں۔ جو میری زندگی پر حاوی ہے۔

رجعت پسندان انگلستان و ہندوستان

قرطاس ابیض سے قبل کے وعدے

ذیل میں ۳ خطوط کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے جو ٹائمز لندن کے ایڈیٹر کے نام موصول ہوئے ہیں:-

(۱)

جناب عالی

آپ نے مانٹیگ کے وعدے کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم اس ملک کے رہنے والے باشندوں ہندوستان کی ترقی کے مراتب اور وقت کے جج ہیں میں بتانا چاہتا ہوں کہ سائمن کمیشن نے جو قطعی طور پر برطانی پارلیمنٹ کے ارکان پر مشتمل تھا۔ اور جسمیں رجعت پسندوں کی اکثریت تھی زبردست آئینی ترقی کے حق میں رپورٹ دی ہے اور اُس کی رپورٹ کو قرطاس ابیض کی اسکیم کے مخالف بھی تسلیم کرچکے ہیں۔

مزید براں مانٹیگ کے وعدہ کے جواز کو تقویت پہنچائی گئی۔ دسمبر ۱۹۳۱ء میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے زبردست اکثریت کیساتھ گول میز کانفرنس کے کمانڈ پیپر نمبر ۳۹۷۲ کی پیش کردہ پالیسی کی تصدیق کی ہے اس کمانڈ پیپر نے صوبجاتی خود مختاری، وفاقی بنیاد پر مرکزی حکومت کی ذمہ داری اور تحفظات کا اعلان کیا تھا۔ وزیر اعظم نے کہا تھا کہ اس اعلان کو اعتبار کامل عطا کرنے کے لئے پارلیمنٹ تصدیق چاہتے ہیں یہ تصدیق ہوگئی تھی۔ وائسرائے ، وزیر ہند، وزیر اعظم کے تمام ذاتی اعلانات کے علاوہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ووٹ کو ہندوستان نے ایک وعدہ کی حیثیت سے قبول کیا اگر ہم اس وعدے سے علیحدہ ہوتے ہیں تو ہم ہندوستان کے ایقان کو شکست کرتے ہیں اور اس اعتماد سے جدا ہوتے ہیں جو برطانی لفظ کے مطابق ہندوستان پر ہمارے سب سے زیادہ قبضہ کے مراوف ہے۔ مانٹیگ کے وعدے کے تحفظات اور خصوصیات پر گفتگو کرنیسے کیا فائدہ جبکہ وہ خود ہندوستان کے قبضہ میں ہے۔ اور اس سے زیادہ نیشنل حکومت کا وہ اعلان ہے جس کی پشت پر دونوں ایوانوں کی اکثریتیں ہیں۔

میں ہوں آپ کا

الفریڈ ایچ واٹسن

ریفارم کلب ایس ڈبلو، آئی ۹ر جون

(۲)

جناب عالی

آج صبح آپ کا جو مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا ہے وہ ان رجعت پسندوں کیلئے بھی نہایت برموقع اور مفید ہے جو آپکے نام کو صحیح نہیں سمجھتے۔ آج رجعت پسند پارٹی کے کاندھوں پر جو ذمہ داری کا بار ہے اُسکو کسیطرح بھی ہلکا نہیں بتایا جاسکتا۔ ملک میں اور دارالعوام میں صرف یہی ایک پارٹی ہے جو سوشلزم کے خلاف ہے جسکے ارادے روز بروز سخت اور تباہکن ہوتے جاتے ہیں۔ اسلئے اتحاد ضروری اور اہم ہے۔

لیکن اسکے برخلاف ہندوستان کا مستقبل اور ہندوستان سے اس ملک اور سلطنت کے تعلقات تمام جماعت بندیوں سے بالاتر ہیں۔ اور اُن رجعت پسندوں کو بھی ایمانداری سے ووٹ دینا چاہیئے کہ جو میری طرح قرطاس ابیض کی تجاویز کی کامیابی کے قائل نہیں ہیں۔ جن کے خیال میں مجوزہ آئین ہندوستان کے ۲۷ کروڑ باشندوں کیلئے ایک ذمہ دار و مفید حکومت کو مستحق نہیں بناتا۔ تحفظات وقتی ضروریات کے مطابق نہیں ہیں۔

امریکہ سے لیکر ٹرکی تک ہم دیکھتے ہیں کہ جمہوری حکومت کی جگہ ڈکٹیٹری لے رہی ہے۔ لیکن جاپان مشرق بعید میں اپنی سلطنت کا کاروبار چلا رہا ہے۔ ہم متعجب ہیں کہ اگر اس وقت اسی وسیع تجربہ پر عمل کیا جائیگا جسکی وجہ سے ہم مغربی جمہوریت کے طرز پر ہندوستان کا آئین بناکر ہندوستان کے کسانوں کو کچھ نہ دے سکیں گے۔ ہم نیشنل حکومت اور مسٹر بالڈون کے وفادار حامی ہیں۔ اور مسٹر بالڈون کے وفادار حامی ہیں اور مسٹر بالڈون سے درخواست کرتے ہیں کہ انہیں یہ امر تسلیم کرلینا چاہیئے۔ کہ انہیں یہ امر تسلیم کرلینا چاہیئے۔ کہ انہیں رجعت پسند پارٹی کو جہانتک سلطنت کا تعلق ہے مطمئن کرنا ہوگا جن کے نظریے قرطاس ابیض کے لبرل مصنفین مثلاً لارڈ سنکلے اور لارڈ لوتھین سے بالکل جداگانہ ہیں۔ جناب عالی آپ جب یہ کہتے ہیں کہ رجعت پسند اپنے رہنماؤں سے صحیح طور پر یہ دریافت کرسکتے ہیں کہ وہ تحفظات کیا ہیں۔ جو جدید دستور کی شکست و ریخت کے وقت کام آسکتے ہیں۔ تو آپ ان خطرات کو تسلیم کرتے ہیں جو ہمارے سامنے ہیں۔ اگر جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے صرف قرطاس ابیض پر غور کرکے نہیں۔ بلکہ اپنے اختیارات کے مطابق حکومت ہند کے مستقبل کے پورے مسئلہ اور اُسکی جزئیات کو سامنے رکھا تو ممکن ہو کہ اُن کی تحقیق ہماری پارٹی کی اتحاد کو یقینی بنادیں اور ہندوستان دونوں کے لئے مفید ہوسکتا ہے

میں ہوں آپکا - اے۔ اے سومرویلے - دارالعوام ۱۸ر جون

(۳)

جناب عالی۔ آج ہندوستانی مسئلہ پر آپنے جو مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے اُسکے لئے تمام انگلستان کو آپ کا ممنون ہونا چاہیئے۔ بلاشبہ یہ وقت ہے کہ خطرہ کی گھنٹی کو تاخیر ہونیسے قبل بجادیا جائے۔

میں مشرق بعید انڈوچائنا، چین، فلپائن، جاوا ملایا کا چار ماہ تک دورہ کرکے ابھی انگلستان واپس آیا ہوں۔ مگر میں ۲۵ برس تک مشرق میں رہ چکا ہوں۔ اور حال ہی میں نے ہندوستان کا سفر کیا ہے۔ ہر عقلمند شخص کو جس نے یہ تجربہ حاصل کیا ہے واقف ہونا لازمی ہے۔ کہ مشرق میں قومی جذبات آجکل اس شان سے بیدار ہیں۔ کہ سابق میں کبھی نہ ہوئے تھے حتیٰ کہ اس پرامن و سکون ملک میں جسکو سیام کہتے ہیں اور جسکو ہم نے گذشتہ دسمبر میں خیرباد کہا تھا۔ انقلاب ہوگیا اور یہ انقلاب شاہی سلطنت کے خلاف ہوا۔ اسموقعہ پر یہ خیال کرنا کہ دیوانہ پن ہے کہ ہم اپنے معینہ پروگرام سے ہٹ سکتے ہیں اور یقیناً یہ امر غور کے قابل ہے

جب موقع ملیگا میں پھر وائسرائے کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا

کانگریس صلح ہوجانے سے پہلے تحریک سول نافرمانی واپس نہیں لے گی

مہاتما گاندھی کیساتھ نمایندہ ایسوشی ایٹڈ پریس کا انٹرویو

احمد آباد - ۱۹ر جولائی - آج ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے انٹرویو کے دوران میں مہاتما گاندھی نے فرمایا کہ :-
سر سموئل ہور نے پارلیمنٹ میں انڈیا آفس کے بجٹ پر بحث کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے میرے اور وائسرائے کی خط و کتابت کے متعلق جو کچھ کہا ہے - میں نے اس کی رپورٹ دیکھی ہے، وزیر ہند کی تقریر ایک درحیرت انگیز واقعہ ہے - اور انتہائی رنجدہ ہے - جبکہ میری درخواست ملاقات کے جواب میں وائسرائے کا تار میں کہنا چاہتا ہوں کہ برت کے شروع سے لیکر میں اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ نہیں کرسکا - اور گذشتہ دس بارہ دن کے اندر میں نے اخبارات کو دیکھا بھی نہیں - کیونکہ میرے پاس وقت نہیں تھا - اسلئے میں نہیں کہہ سکتا کہ اخبارات میں جو رپورٹیں شائع ہوئی ہیں، وہ پونا کانفرنس کی کارروائی کا صحیح آئینہ ہیں - تاہم میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ رپورٹیں لازمی طور پر غیر صحیح نہیں ہیں - بلکہ یہ تھا کہ کانفرنس کی کارروائی کے متعلق جو خفیہ رکھی گئی تھیں، غیر مصدقہ رپورٹوں کا نوٹس نہیں لیا جانا چاہئے تھا - یقیناً وائسرائے کو اسبات سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے تھی - کہ میں نے یا کسی اور شخص نے پونا کی بیضابطہ کانفرنس میں کیا کہا - میں اخبارات کی رپورٹوں کی تردید نہیں کر سکتا کانفرنس کی کارروائی ارادتاً خفیہ رکھی گئی تھی تاکہ میری درخواست ملاقات پر اسکا کوئی اثر نہ پڑے، اب بھی مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں اخبارات میں شائع شدہ رپورٹوں کی صحت سے انکار کردوں، لیکن میں اجنبی اخبارات کے فائلوں کی ورق گردانی کرنے کے بغیر یہ کسطرح کرسکتا ہوں پھر یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ میں اتنے اخبارات کو کسطرح پڑھ سکتا ہوں

میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ مجھ سے جو مطالبہ کیا گیا ہے - کہ میں اخبارات میں صحت نکردں وہ معقول نہیں یہی بات کافی ہونی چاہئے تھی کہ میری درخواست ملاقات کسی شرط کی پابندی نہیں تھی، یہ صرف ملاقات کی درخواست تھی جسکا مقصد صلح کے امکانات معلوم کرنا تھا - اور میرا خیال ہے کہ اس درخواست پر اس نوعیت کے لحاظ سے غور ہونا چاہئے۔

کیا میں سول نافرمانی کا مشورہ لیکن اس پر چلنے دینے پر پشیمان ہوں؟ مجھ سے جو سوال کیا جانا چاہئے تھا وہ شاید یہ ہے کہ آیا میں اس امر پر پشیمان ہوں کہ میں نے ملک کو سول نافرمانی کا جھنڈا بلند کرنے کا مشورہ دیا - یا کیا میں اب بھی کسی شرط پر اس تحریک کو واپس لینے کا مشورہ دینے پر تیار ہوں - اس سوال کا جواب میں اس سے پیشتر ہی دے چکا ہوں -

گورنمنٹ نے صلح کا دروازہ بند کردیا اس سوال کے جواب میں کہ کیا گفت وشنید کا دروازہ قطعی طور پر بند ہو چکا ہے - مہاتما جی نے بلا تامل جواب دیا کہ میرے نزدیک گفت وشنید کا دروازہ بند نہیں تھا - جہانتک میرا تعلق ہے مجھے ذرا سا موقع بھی نظر آئیگا میں پھر وائسرائے کا دروازہ کھٹکھٹا دونگا لیکن میرا خیال ہے کہ جہانتک حکومت کا تعلق ہے اُس نے گفت وشنید کا دروازہ قطعی طور پر بند کردیا ہے - سوا اسکے کہ کانگریس سول نافرمانی کی تحریک کو واپس لیلے - مگر مجھے امید ہے کہ کانگریس ایسا کبھی نکریگی

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ ۳۱ر جولائی سے پہلے سول نافرمانی کو تقویت دینے کیلئے کوئی کارروائی کرینگے مہاتما جی نے فرمایا کہ اس ماہ کے اخیر سے پہلے یعنی جب تک تحریک ملتوی رہیگی - کوئی ایسی کارروائی نہیں کرونگا -

اگر وائسرائے اب بھی مہاتما جی کو ملاقات کی اجازت دیدیں

تو آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں سول نافرمانی واپس لینے پر غور ہوسکتا ہے!

سول نافرمانی کے مخالف مسٹر آصف علی کا بیان

دہلی - ۲۰ر جولائی - مسٹر ایم آصف علی مشہور کانگریسی لیڈر پونا کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد دہلی پہونچ گئے ہیں - انہوں نے نمایندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں مہاتما جی درخواست ملاقات پر وائسرائے کے جواب پر حیرانی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ جواب چند بے بنیاد قیاسات پر مبنی ہے - انہوں نے کہا کہ وائسرائے کا جواب ایک دو پہلوؤں کے سوا کم وبیش پہلے ہی سے معلوم تھا - پونا کانفرنس کا نقطۂ خیال اور وائسرائے کو مہاتما گاندھی کے تار سے میرے خیال میں باعزت سمجھوتہ کے لئے صدق دلانہ خواہش کا زبردست ثبوت ہے - اور میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اگر وائسرائے مہاتما گاندھی کو اجازت دے دیتے تو یہ انکار دانشمندانہ طرز عمل ہوتا - یہ خیال ابھی قبل از وقت ہے کہ سول نافرمانی یکم اگست کو از سر نو شروع کردی جائے گی - مسٹر اینے نے اسبارہ میں کوئی اعلان نہیں کیا، اور اگر مہاتما گاندھی کو ملاقات کرنے کی اجازت دیدی جاتی تو اس واقعہ کو ٹالا جاسکتا تھا -

غیر مشروط ملاقات کانفرنس کا مدعا یہ تھا کہ طرفین کی ملاقات میں آسانی کے پیش نظر ملاقات پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے - صلح کے لئے صدق دلانہ اور پُر اشتیاق خواہش کرنا - نامناسب طور پر ٹھکرایا گیا بُرے نتائج پیدا کرے گا پونا کانفرنس کے فیصلہ کی پیچیدگیوں کے متعلق سرکاری بیان کی عدم موجودگی میں تدبر کا تقاضا صرف یہی تھا کہ ملاقات کی درخواست کو منظور کرلیا جاتا -

قطعی غیر رسمی - پونا کانفرنس قطعی طور پر ایک غیر رسمی کانفرنس تھی - اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے لئے یہ ضروری نہیں تھا کہ اس فیصلہ کی پابندی ہوتی - اگر سول نافرمانی کے التوا کے فیصلہ پر بھی ہوجاتا تو اُس کی تصدیق کیلئے آل انڈیا کانگریس باضابطہ طور پر جمع ہوتی،

غیر رسمی کانفرنس شرکا کی اکثریت امن قایم کئے جانے کے حق میں تھی، اور جب مہاتما گاندھی نے امن اور کے امکانات ڈھونڈھنے کا فکر کیا تھا - تو آپنے محسوس کیا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس سے پہلے مشکلات کو دور کیا جائے

وائٹ پیپر کے مقابلہ میں مہاتما گاندھی کی اسکیم!

میعاد التوا کے بعد سول نافرمانی شروع ہوجائے گی

مہاتما جی کی طرف سے لندن کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ کے سوالات کا جواب

احمد آباد - ۱۹ر جولائی - لندن کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے مہاتما جی سے چند سوالات دریافت کیے - جنکا حسب ذیل جواب مہاتما جی نے ارسال فرمایا ہے :-

چونکہ وائسرائے نے میری نہایت سادہ درخواست صلح کو جو بالکل غیر مشروط تھی، ٹھکرادیا ہے - سردست صلح کوئی امکان نہیں میں نے عاجزانہ طور پر صلح کی ہر ممکن کوشش کی، لیکن جب مجھ پر دروازہ ہی بند کردیا گیا تو میں بے بس ہوگیا ہوں، بے ضابطہ کانفرنس صلح کے لئے موزوں ہوسکتی ہے یہ کہنا مشکل ہے کہ صلح کی بنیادی شرط کیا ہوتی، لیکن کم از کم یقیناً یہ ہو سکتی تھی، کہ جہانتک ممکن ہو گاندھی ارون معاہدہ کو بحال کردیا جائے - کیونکہ میں ثابت کرسکتا ہوں کہ اس معاہدہ کی خلاف ورزی کانگریس نے نہیں بلکہ گورنمنٹ نے کی، وائٹ پیپر نے کسی بھی پارٹی کو مطمئن کیا نہیں، کانگریس اس سے کبھی مطمئن نہیں ہوگی میں اپنے انٹرویو میں وائٹ پیپر پر کبھی بحث نہ کرتا - میرے پاس اس سے بالکل مختلف ایک ورا اسکیم ہے جو گورنمنٹ اور کانگریس دونوں کو مطمئن کرسکتی ہے

میعاد التوا کے بعد سول نافرمانی یقیناً پھر شروع ہوجائے گی سوائے اس صورت کے کہ گورنمنٹ اچانک کوئی قدم اُٹھائے - لیکن مسٹر اینے صدر کانگریس عام سول نافرمانی کو بھی جس میں عدم ادائیگی ٹیکس بھی شامل ہے معطل کرنے والے ہیں مسٹر اینے خفیہ طریقوں کو بھی معطل کردیں گے - اور چونکہ کانگریس کمیٹیوں کا چلنا خفیہ طریقوں ہی سے ممکن ہے - مسٹر اینے کانگریس کمیٹیوں کو سردست توڑ دیں گے اس لئے سول نافرمانی انفرادی کوششوں تک محدود ہوگی، افراد کسی قسم کی مالی یا دوسری امداد کی امید کے بغیر اپنی ذمہ داری پر سول نافرمانی کریں گے۔

سول نافرمانی اور تشدد

آپ دریافت فرماتے ہیں کہ سول نافرمانی کی تحریک تشدد آمیز ہوجائے تو میں کیا کروں گا؟

میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ چونکہ یہ تحریک نہایت اشتعال انگیز حالات میں بلا تشدد رہی ہے اس لئے آیندہ بھی تشدد سے پاک رہے گی - لیکن اگر یہ تشدد آمیز ہوگئی تو میں جانتا ہوں کہ اسکا فوری علاج کیا ہوگا؟

ہنڈ بزی - ۲۴ر جولائی - امپریل ایرویز لائینز ہوائی جہاز لیڈی ولنگڈن کو لیے ہوئے آج صبح کو یہاں پہونچ گیا ہے - اور عنقریب یہاں سے بھی روانہ ہوجائے گا -

بعدالت جناب منشی مرلی دھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم - ڈیرا پور - ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال مقام ڈیرا پور - ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۳۰۶

سری رام جانکی جی سربراہکاری مسماۃ جہرانی کنور نمبردار یہ لبوہا پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور مدعا

بنام ننھی — مدعاعلیہ

بنام ننھی ولد الیشری اہیر - ساکن لبوہا پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور — مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ر ماہ جولائی ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ الجیدن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر ونیز جملہ دستاویزات جنپر تم بنایکہ اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو - پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ر ماہ جولائی ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

مہر عدالت — (دستخط حاکم عدالت)

باجلاس جناب مولوی محمد شبیر علیخاں صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۶۱۲ بقایا لگان

بعدالت مال تحصیلدار صاحب بہادر کانپور مقام وضلع کانپور

گورپرشاد — مدعی

بنام منی لال وغیرہ — مدعاعلیہ

بنام منی لال ولد ہولاسی ومسماۃ بدھنیاں زوجہ دیبی دین اقوام کاچھی ساکنان بارہ سروہی پرگنہ کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے - لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ر ماہ جولائی ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ الجیدن بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر ونیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو - پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفیصل ہوگا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ر ماہ جولائی ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا -

مہر عدالت — (دستخط حاکم عدالت)

سری نگر - ۲۴ر جولائی برطانوی ہند کی طرح حکومت کشمیر نے بھی ریاست کشمیر میں پریس کے پیغامات بذریعہ تار برقی ارسال کرنے کا بندوبست کردیا جسکے قواعد کو منظوری دیدی گئی

درۂ دانیال اور باسفورس

حکومت ترکیہ کا دعویٰ

منچسٹر گارجین کا نامہ نگار قسطنطنیہ رقمطراز ہے:-

حکومت ترکیہ نے یہ مطالبہ کر کے کہ درۂ دانیال اور باسفورس کے علاقوں کی غیر فوجیت کی تنسیخ کی جائے اور ان آبناؤں پر پھر ترکی قبضہ کی اجازت دی جائے، یورپ کے چانسلر ہاؤس کو متعجب بنا دیا ہے - غالباً یہ خیال کیا جاتا تھا کہ معاہدۂ لازین نے ان آبناؤں کو ایک مستقل بین الاقوامی حیثیت دیدی ہے - مگر ابھی جبکہ معاہدہ کو ۱۰ سال بھی نہیں گذرے ترکی اس مسئلہ کو ختم کرنے کیلئے نہایت قوی دلائل کیساتھ مطالبہ پیش کر دیا -

اس حقیقت کا انکشاف کہ یہ معمولی مسئلہ تینگ بازی نہیں ہے - بلکہ یہ ایک ایسا مطالبہ ہے کہ جسکو حکومت انگورہ بہت زیادہ اہم سمجھتی ہے - ہر موقعہ پر ترکی ذمہ داروں کی طرف سے کیا جا رہا ہے - تخفیف اسلحہ کانفرنس میں اس مسئلہ پر عالم حیرت طاری ہونیکے بعد مصطفےٰ کمال پاشا نے صدر روزویلٹ کے عالم گیر پیغام کے جواب میں خاص زور دیا - معلوم ہوتا ہے کہ جواب اختلافی دیا گیا - اس کے بعد اکثر تبہ پھر اس مسئلہ کو ترکی وزیر خارجہ توفیق رشدی بے نے اسلحہ جاتی مباحثہ کے دوران میں پیش کر کے اور وہ اس حد تک کامیاب ہوگئے - کہ اس مسئلہ کو فوراً ہی تہ و بالا نہ کیا جائے - بلکہ دوسری خواندگی کے موقع پر اس پر غور کیا جائے - معلوم ہوتا ہے کہ ترکی دلائل کو نہایت ہمدردی کیساتھ سنا گیا -

یہ سمجھ لینا غلط ہوگا کہ ترکی نے معاہدہ کی نظر ثانی کے مسئلہ پر جست لگا کر نہایت بیباکی کیساتھ اپنا مطالبہ پیش کرنے میں سبقت کی ہے - انگورہ کا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ اُن کا نایوسیوں میں پیچیدگی کی ایک اور شق کا اضافہ کرے - جو اس زمانہ سے ممالک کے مابین کی جاری ہے - جبکہ اطالیہ نے لفظ نظر ثانی کی تجویز پیش کی ہے - ترکی کے نظریہ کے مطابق ان آبناؤں کو ترکی قبضہ میں دیدینے کا مسئلہ ارضی نہیں ہے - بلکہ اسکا تعلق فوجی مدافعت کے مسئلہ سے ہے -

دلائل

معاہدۂ لازین کی رو سے آبناؤں کو بین الاقوامی ضمانت کے ماتحت دیدیا گیا ہے - اور ان علاقوں کو غیر فوجی قرار دیکر ترکی کو ان کے اندر خندقیں کھودنے یا توپخانہ رکھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے - لیکن اس حالت میں جبکہ کسی غیر ملکی طاقت کے خلاف ترکی برسر پیکار ہو - ترکی کو درۂ دانیال اور باسفورس کی مدافعت کرنیکا حق حاصل ہے - (اسکے معنی ہیں قسطنطنیہ کی مدافعت کے) اور یہ مدافعت عظیم الشان توپخانہ کی مدد ہی کیجا سکتی ہے - بحالیکہ تخفیف اسلحہ کانفرنس زبردست توپخانہ کی تنسیخ کی تجویز کرتی ہے - اور ترکی کو اس امر اہم کی مدافعت کیلئے غیر مسلح چھوڑ دیتی ہے بقول انگورہ صرف دو چیزیں ہیں کہ یا تو ترکی کو بطور استثناء عظیم الشان توپخانہ رکھنے کی اجازت دیجائے یا آبناؤں کی غیر فوجیت کو منسوخ کیا جائے ان کو ترکی عملداری کے ماتحت کیا جائے - گویا اسطرح ترکی اس امر کا موقع دیدیا جائے کہ وہ ان ساحلی علاقوں کی مدافعت زبردست ارضی توپخانہ کے ذریعہ کر سکے -

ترکی دو خرابیوں کو صرف کم کرنا پسند کرتا ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر استثناء کے طور پر ترکی کے قبضہ میں عظیم الشان توپخانہ چھوڑ دیا گیا - تو ترکی اپنے پڑوسیوں مثلاً یونان اور دوسری طاقتوں کے مقابلہ میں امتیازی جگہ حاصل کر لیگا - ترکی کہتا ہے کہ وہ اس قسم کی جارحانہ ترجیح کو پسند نہیں کرتا - وہ صرف مدافعات اسلحہ اور ضمانت مدافعانہ چاہتا ہے - اسکا دعویٰ ہے کہ اسکا دعویٰ بالکل مقاصد کیلئے ہے - عظیم الشان توپخانہ کی استثنائی منظوری سے انکار کر کے ترکی ظاہر کرتا ہے کہ وہ مدافعانہ حدود تک تخفیف اسلحہ کے اصول کی حمایت کرنے کیلئے تیار ہے ترکی بتاتا ہے کہ ترکی کی گذشتہ ۱۰ سال پر امن پالیسی اور بلاشبہ کمال پاشا کی حکومت کی امن پسندی ترکی کے خلوص کا کافی ثبوت ہے - حکومت انگورہ اس امر کو غیر منصفانہ اور بیہودہ تصور کرتی ہے کہ تخفیف اسلحہ کانفرنس کی کامیابی کے بعد ترکی اپنے دوسرے ساحلوں کی مدافعت کیلئے، مثلاً سمرنا کیلئے زبردست توپخانہ رکھے، بلکہ ترکی قسطنطنیہ کے مسئلہ میں بھی جو ترکی کے لئے زبردست اہمیت رکھتا ہے اس قسم کے اسلحہ استعمال کرنے کی مدافعت چاہتا ہے - ان حالات کے پیش نظر ترک صرف آبناؤں کی موجودہ حیثیت یعنی صرف غیر فوجیت کی غیر معقولیت پر اعتراض کر سکتے ہیں، ترک کہتے ہیں کہ برطانیہ اپنے مفاد کیلئے بمقام جبل الطارق بحیرۂ قلزم کا مغربی دروازہ بند کر سکتا ہے مگر ترکی کو ایسی حالت میں چھوڑا جاتا ہے کہ اگر اسکے علاقہ کے خلاف کوئی بحری بیڑہ کارروائی کرے تو وہ مشرقی دروازہ کو بند نہ کر سکے -

مختلف صوبوں کے وزرا کی وائسرائے سے ملاقات

وزیر ہند کی شہادت کے خلاف پر زور احتجاج

شملہ ۱۹ جولائی، کل وائسرائے سے مندرجہ ذیل وزراء پر مشتمل وفد نے ملاقات کی:-

مسٹر ریڈی (مدراس)، مسٹر مجیبل (سنٹرل پراونس)، مسٹر سری واستو (یو، پی)، مسٹر کالی (بمبئی) ڈاکٹر بی سی نارنگ، سر جوگیندر سنگھ، سر فیروز خان نون (پنجاب) مسٹر ریڈی نے وفد کی رہنمائی کی - ہز اکسلینسی کی خدمت میں مندرجہ ذیل نکات پیش کے -

مشترکہ پالیمنٹری کمیٹی کے روبرو وزیر ہند نے جو بیان دیا ہے اس کو ہندوستان کی پبلک کے دلوں میں زبردست اندیشے پیدا ہوگئے ہیں - اگر سر تھیول ہور کے متعلق اخبارات کی رپورٹ صحیح ہے - تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کنسرویٹو پارٹی کے رجعت پسندانہ طبقہ کے زیر اثر ملک معظم کی حکومت وائٹ پیپر میں مندرجہ ذیل پوزیشن کو برقرار رکھنے میں مشکلات محسوس کر رہی ہیں -

(الف) گورنروں کے سکریٹری یا ڈپٹی سکریٹری کا بطور ایگزیکیٹو کونسلر مقرر ہونا قابل اعتراض ہے -

(ب) اُن وزراء کا جو منتخب نہیں ہوتے ہیں بطور ممبر مقرر ہونا قابل اعتراض کیونکہ یہ صوبجاتی آزادی اسپرٹ کے قطعی خلاف ہے -

ج - وزراء کی مشترکہ ذمہ داری بذریعہ قانون واضح ہو جانا چاہئے

(۱) یہ تجویز کہ پولیس ایکٹ اور پولیس قانون گورنر کیلئے مخصوص رہیں گے - صوبجاتی آزادی کی اسکیم کے قطعی خلاف ہے

(۲) یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ صحیح معنی میں مکمل صوبجاتی آزادی جلد سے جلد دیدی جائے - اور جدید قانون کے ماتحت انتخابات میں ۱۹۳۴ء کے موسم خزاں یا زیادہ سے زیادہ ۱۹۳۵ء سے زیادہ دیر نہیں ہونی چاہئے

(۳) یہ بھی کہا گیا کہ اگر وزیر ہند کے جو کہ پارلیمنٹ میں ... مزید اصلاحات کیلئے پیروی کریں گے - ایسے ہی خیالات ہیں تو ہندوستان کی پبلک کیلئے اُن پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں ان کے پورا ہونیکا کوئی امکان نہیں -

(۴) عام طور پر مسلم پبلک تحریک سول نافرمانی اور تحریک عدم تعاون سے الگ رہی ہے - ان کو یقین دلایا گیا تھا کہ مکمل صوبجاتی آزادی ملنے والی ہے وزیر ہند کی شہادت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے اس یقین کو کہ ملک معظم کی حکومت مکمل صوبجاتی آزادی منظور کرے گی - زبردست دھکا پہونچا ہے - وقت کی قلت کو نظر رکھتے ہوئے وفد نے دیگر مسائل کو نہیں چھیڑا -

وائسرائے کا جواب - وائسرائے نے وفد کو مطلع کیا کہ لندن میں جو کارروائی ہو رہی ہے میں اس کی مکمل رپورٹ طلب کر رہا ہوں اور جب تک رپورٹ موصول نہیں ہوتی اس معاملہ پر کسی قسم کی روشنی نہیں ڈالی جا سکتی - وائسرائے نے وفد کیساتھ اظہار ہمدردی کیا اور وعدہ کیا کہ وزراء کے خیالات کو وزیر ہند تک پہونچا دیں گے -

میں گورنر جنرل کا عہدہ توڑ دونگا

ڈی ویلرا کا اعلان جنگ

لندن ۵ ار جولائی - آئرلینڈ کی پارلیمنٹ (ڈیل) کے اجلاس میں مسٹر ڈی ویلرا نے گورنر جنرل کی تنخواہ منظور کرانے کی تجویز پر تقریر کے دوران میں کہا کہ اگر ممکن ہوا تو گورنر جنرل کے عہدہ ہی کو توڑ دونگا - اور مجھے امید ہے کہ میں بہت جلد اس ارادہ میں کامیاب ہو جاؤں گا لیکن باوجود اس بیان کے تنخواہ کی تجویز ۳۶ کے مقابلہ میں ۷۰ کی تائید سے منظور کی گئی -

مخالف جماعت کی طرف سے جو تقریریں ہوئیں ان میں اس کے لیڈر نے کہا کہ مسٹر ڈی ویلرا نے ملک کے اس سب سے بڑے عہدہ کی سخت توہین کی ہے - وہ بس یہ چاہتے ہیں کہ تمام اختیارات پر وہی قابض رہیں - اور گورنر جنرل کی حیثیت بس ایک ڈلائی کی سی ہو - کہ اسکے ستارے دیکھنے کی جھلکی ہال میں ہال ملا سکیں، اور اسکی زیارت کرتے رہیں مسٹر ڈی ویلرا نے اپنی تقریر میں کہا کہ گورنر جنرل کی تنخواہ دو ہزار پونڈ سے زیادہ نہیں ہونی اور اسکی حالت اس سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ آئرلینڈ کی آزاد حکومت کی پارلیمنٹ کے احکام کی تعمیل کیا کرے -

کان کی کوئلہ سے پٹرول تیار ہوگا

لندن ۱۰ ار جولائی - گورنمنٹ نے کوئلہ سے نکالے ہوئے پٹرول پر ۴ پنس فی گیلن دس سال کیلئے رعایت دینے کا معاہدہ کیا ہے - اس رعایت سے کوئلہ کی صنعت کو تقویت پہونچنے کا پورا امکان ہے - کیمیکل کارخانجات بہت مدت سے تیل نکالنے کا تجربہ کر رہے تھے اور اب یہ ثابت ہوگیا کہ ایک ٹن کوئلہ سے آدھا ٹن تیل نکل سکتا ہے تیل نکالنے والے پمپ لگانے سے ۲۵۰۰ آدمیوں کی ملازمت کا انتظام ہو جائے گا - اسکے علاوہ اور آدمی بھی ملازم رکھے جائینگے - تیل نکالنے کا کارخانہ بلنگھم میں قایم ہو چکا ہے - سر ہیری گمپنی کے چیرمین کا بیان ہے کہ ...... ۲۵ پونڈ کا سرمایہ کمپنی اپنے پاس سے لگائیگی اور کوئلہ سے تیل نکالنے کی مزید تحقیق کیلئے ایک تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کا احتمال ہے - اور اگر اس مسئلہ کو دارالعوام میں کچھ تقویت حاصل ہوئی تو کمپنی کے ڈائرکٹروں کو امید ہوگا کہ مزید پمپ لگا کر تحقیقی کام کو وسیع پیمانہ پر کریں - ...... ٹن کوئلہ روزانہ خرچ کر کے سالانہ ...... ٹن درجہ خاص کا پٹرول حاصل ہونے کا گمان ہے،

تیل نکالنے والے پمپوں کی ساخت سے لوہے کے کارخانوں کو معقول آمدنی ہوگی - اور پمپ وغیرہ لگانے میں تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ درکار ہے - اس عرصہ کے دوران میں سات ہزار آدمیوں کیواسطے ملازمت کا بندوبست ہو جائے گا - اور امید کی جاتی ہے کہ ...۵ آدمیوں کی مزید ضرورت پڑے گی یہ اندازہ لگایا گیا ہے ...... گیلن پٹرول تیار ہوگا - جسکا تین چوتھائی انگلستان میں خرچ ہوگا - باقی دیگر ممالک کی ضروریات کے لئے باہر بھیجا جایا کرے گا -

مقدمہ سازش میرٹھ کا افتتاح

ضمانت پر رہا نہ ہونیوالے ملزمین کی شرکت

الہ آباد ۲۴ ار جولائی - الہ آباد ہائی کورٹ میں چیف جسٹس سر شاہ محمد سلیمان جسٹس بینگ اور جسٹس رگھوبال سنگھ پر مشتمل سپیشل بنچ کے روبرو مقدمہ سازش میرٹھ کی سماعت شروع ہوگئی ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ ۹ ملزمین میں سے جو ضمانت پر رہا ہیں - صرف ۵ مقدمہ کی سماعت میں حاضر آئے ملزمین کی طرف سے پیروی ڈاکٹر کاٹجو نے کی - بحث کے دوران میں آپ نے یہ خاص دلیل پیش کی کہ انقلابی سوسائٹی میں شامل ہونا کوئی جرم نہیں ہے نیز یہ کہ ایک بادشاہ کے جانشینوں کے خلاف سازش کرنا جرم ہے - پیروکار استغاثہ مسٹر کیمپ تھے - مقدمہ ملتوی ہوگیا -

---

اجلاس جناب مولوی حشمت علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم اکبرپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۴۶۰

بعدالت مال تحصیل اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

بابو جگناتھ پرشاد کپور ولد لالہ چھوٹے لال قوم کھتری ساکن کانپور و زمیندار موضع محمد رضاپور محال ہیرا سنگھ پرگنہ اکبرپور

مدعیان

بنام مسماۃ گوبندی بیوہ گنگا دین قوم اہیر ساکن پورہ ہیرال مزرعہ موضع محمد رضاپور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے - لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ جولائی ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو - اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماہ جولائی ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا -

(دستخط حاکم عدالت)

مہر عدالت

اہل آئرلینڈ کی آنکھیں مہاتما گاندہی کیطرف لگی ہوئی ہیں

مہاتما جی کی درخواست ملاقات اور وائسرائے کا انکار پر ڈی ولیرا کے اخبار کی رائے

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ کل ڈبلن کے گورنمنٹ ہاؤس میں نمائندہ "ہو نیچ" نے صدر حکومت آئرلینڈ پریذیڈنٹ ڈی ولیرا سے انٹرویو کیا۔ دوران انٹرویو میں آپ نے فرمایا کہ:۔

ہندوستان کے بارے میں میرا کوئی پبلک اعلان کرنا مناسب نہیں ہے۔ بالخصوص جبکہ سیاسی سخت چال بازیاں ہو رہی ہیں کہ ہندوستان کو وہ نوآبادیات دیکر وہی ہوگا جو کہ آئرلینڈ میں ہوا۔

انٹرویو ہمنٹ تک رہا جو کہ پرائیویٹ تھا مسٹر ڈی ولیرا نے مہاتما گاندہی اور مسٹر پٹیل کی صحت کا حال پوچھا اور ہندوستان کی موجودہ حالت کی کیفیت دریافت کی کیونکہ اس میں آپ بہت دلچسپی رکھتے ہیں آپکے نمائندہ تیج کا تعارف ایڈیٹر آئرش پریس سے کرایا جنہوں نے آئرلینڈ کی جدوجہد کی تواریخی بوت پر ایک کتاب اسلئے دی کہ وہ اسے مہاتما جی کو پیش کرے۔

مسٹر ڈی ولیرا نے اس ہندوستانی ریشم کے رومال کو شکریہ کیساتھ قبول فرمایا کہ جو نمائندہ تیج نے آپکو پیش کیا۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ تمام آنکھیں اس منحنی سے شخص گاندہی اور اسکے آئرش ہمسایہ پر لگی ہوئی ہیں۔ کچھ لوگ اس کی دانائی اور عقلمندی پر اعتراض کرتے ہیں لیکن گذشتہ دس سال کے مسلسل تجربات سے اس نے اپنے بر اعظم میں عزت اور محبت حاصل کرلی ہے اور آج اس کی طاقت اور اثر کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

یہ الفاظ آئرش پریس ڈیلی نامی اخبار کے ہیں جو اُسنے آج کی اشاعت میں "بہر آزادی" کے عنوان سے درج کئے ہیں یہ اخبار ڈی ولیرا کی پارٹی کا زبردست آرگن ہے۔

آگے چلکر یہ اخبار لکھتا ہے کہ برطانی اخبارات حال میں جو کچھ کہتے رہے ہیں اسکے باوجود واقعات ثابت کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستانی میں قوم پرستی زندہ ہے دو سال سے نہایت سخت گیری سے کام لیا گیا جیل خانے بھرے گئے اور اب بھی ان میں ہزاروں ہندوستانی وطن پرست (مرد اور عورتیں) بند ہیں۔ جلسوں کی بیرحمی کے ساتھ مداخلت کی جاتی ہے۔ اور اسطرح غیر ملکی قوت کامیاب ہے، وائسرائے اور دیگر افسران کو اسکا احساس ہے کہ ہندوستان کا مستقبل فوج اور پولیس کی طاقت سے نہیں بن رہا ہے۔ اگرچہ یہ طاقتیں بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

اگرچہ پروپیگنڈہ کی طور سے بہت سے خیالات دبائے جاتے ہیں پھر بھی ہندوستان کی اصل حالت ظاہر ہو ہی جاتی ہے۔ پہلے یہ خبر بھیجی گئی کہ گاندہی صلح کیلئے بالکل جھک جانے کے لئے تیار ہیں لیکن کانگریس اسے نہیں چاہتی۔ پھر یہ قصہ یوں بدلا گیا کہ کانگریس کے ٹکڑے ہوگئے ہیں کیونکہ گاندہی جی اسے بالکل نہیں چاہتی بالآخر ہم نے یہ سنا کہ کانگریس کے ٹکڑے ہوگئے ہیں۔ کیونکہ گاندہی جی نے وائسرائے سے ملاقات کی درخواست کی ہے اور تحریک سول نافرمانی کے مشروط التوا کیلئے تیار ہیں۔ لیکن اب یہ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس اور گاندہی میں نفاق نہیں ہے اتفاق ہے، گاندہی جی صلح کی کوشش کر چکے ہیں اور اب قوم کی تشدد کے خلاف رہنمائی کریں گے۔

مالی اور انتظامی معاملات کے متعلق

مہاراجہ پٹیالہ اور گورنمنٹ کے اختلافات

گورنمنٹ کیطرف سے دربار کی خبر کے کن حصوں کی تردید کیگئی

شملہ ۱۸ر جولائی والی پٹیالہ اور گورنمنٹ کے مابین نازک صورت حالات پیدا ہونے کے متعلق جو خبر پہلے شائع کی گئی ہے اُسکی تردید کردی گئی لیکن یہ جاننا ممکن نہیں ہے کہ خبر کے کون سے حصہ کی تردید کیگئی ہے۔

یہ یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ گورنمنٹ ہند اور مہاراجہ پٹیالہ کے مابین مالی معاملات پر بہت زبردست اختلافات پیدا ہوگئی۔ اور یہ بھی وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ چند وجوہات کی بنا پر مہاراجہ نے اپنے وزیر اعظم سر لیاقت حیات خاں کو ہوائی جہاز پر ہندوستان واپس آنیکا پیغام بھیجا تھا اس امر کا پتہ لگانا نہایت دلچسپی کا باعث ہوگا کہ گورنمنٹ ہند اور مہاراجہ پٹیالہ کے تعلقات ہمیشہ خوشگوار اور دوستانہ رہے ہیں۔ اور کیا یہ سچ ہے کہ ریاست میں چند اشخاص کو اعلیٰ عہدوں پر مقرر کر کے مالی معاملات کے متعلق گورنمنٹ اور مہاراجہ پٹیالہ میں کبھی اختلاف پیدا نہیں ہوا یہ معلوم کرنا بھی باعث دلچسپی ہوگا کہ کیا داخلی مالیات کا انتظام ہمیشہ سر فریڈرک گانٹ لیٹ کی تائید اور منظوری سے ہوتا رہا۔ اور کیا گذشتہ چند ہفتوں میں داخلی مالی معاملات کے سلسلہ میں گورنمنٹ برطانیہ اور مہاراجہ پٹیالہ کے مابین کوئی خط و کتابت نہیں ہوئی۔

جب تک واضح طور پر مختلف پہلوؤں کے سلسلہ میں تردید نہ کی جائے۔ تب تک یہ سمجھنا دشوار ہوگا کہ گورنمنٹ نے پہلی خبر کے کس حصہ کی تردید کی ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ جو اختلافات پیدا ہوگئے تھے اگر ان سلسلہ میں گورنمنٹ اور مہاراجہ کے مابین سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ تو یہ سوال ہی نہیں اٹھتا کہ مہاراجہ پٹیالہ ریاست سے دستبردار ہوجائیں سب سے بڑی بات جس کے متعلق پبلک چاہتی ہے کہ روشنی ڈالی جائے کہ گذشتہ چند ہفتوں میں گورنمنٹ ہند اور مہاراجہ پٹیالہ کے مابین صرف معاملات ریاست کے متعلق خط و کتابت ہوتی رہی ہے یا نہیں۔ بہتر ہوگا کہ اگر گورنمنٹ اس سلسلہ میں مکمل طور پر روشنی ڈالے۔ تاکہ ایسی خبر شائع کرنیکا امکان ہو جو حقیقت پر مبنی نہیں ہے

پارلیمنٹری کمیٹی میں سر سموئیل ہور کی شہادت

حکومت ہند کا اعلان

شملہ ۱۹ر جولائی۔ اپنی شہادت کے متعلق جو بیان سر سموئیل ہور نے ۱۷ر جولائی سے شائع کیا تھا۔ اور جسپر چودہری ظفر اللہ خاں، سر تیج بہادر سپرو، اور سر آسٹن چیمبرلین، کی تصریحات بھی موجود تھیں۔ تفصیل ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ سر سموئیل ہور نے کہا کہ صاحب صدر میں ان اتوات کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو اسی ہفتہ کے دوران میں وقوع پذیر ہو ہیں۔ میری شہادت کے جوابات کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے موضوع تنقید ٹھہرایا گیا۔ اور ان سے یہ نتیجہ برآمد کیا گیا کہ جو ہرگز ہرگز میرے الفاظ سے مترشح نہیں تھا میں کمیٹی کو شہادت دینے سے پہلے ہی اس خطرہ کا احساس کر رہا تھا۔ جب دستور اساسی کے ہر پہلو اور ہر ممکن امر پر سوالات کئے گئے۔ تو جیسا میں غیر مبسوط جوابات کو تلاش کر لینا قابل اعتراض ہوں کچھ دشوار نہیں ہے میں نے انتہائی کوشش کی ہے کہ اپنا مافی الضمیر کمیٹی اور ہندوستانی وفد کے سامنے صاف صاف پیش کردوں اور اسی لئے مجھ پر اس شدت سے تنقید ہورہی ہے کہ اخبارات نے میرے غلط مفہوم استنباط کیا ہے۔ اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ ہر شخص میری شہادت کو مکمل طور پر پڑھے نہ کہ مختلف اجزاء سے اپنی مرضی کے مطابق استنباط کرلے

سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ میں صاحب صدر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان اور انگلستان میں سر سموئیل ہور کی شہادت کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوچکی تھیں۔ اور میری سمجھ میں اب تک نہیں آیا کہ ہندوستان نے اس شہادت کو کیونکر سمجھا ہے۔ گو میرے پاس چند ایک تاریں آچکی ہیں۔ مجھے مسرت ہے کہ سر سموئیل ہور کے عین وقت پر شائع کر دیا ورنہ زیادہ غلط فہمیوں کے پیدا ہوجانے کا احتمال تھا۔ چوہدری ظفر اللہ خاں نے سر تیج بہادر سپرو کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک سر سموئیل ہور کی شہادت پایہ تکمیل کو نہیں پہنچی۔ اور بہت ہی امکان ہے کہ غیر مبسوط جوابات سے غلط فہمیاں پیدا کی جاسکیں اور اگر اخبارات نے اس رویہ سے اجتناب نہ کیا تو کمیٹی کے کام میں از حد مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ سر آسٹن چیمبرلین نے کہا کہ صاحب صدر میں بھی چند ایک الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ وزیر ہند نے اس کمیٹی کے سامنے شہادت دینے میں نہایت جرأت اور عالی حوصلگی سے کام لیا ہے۔ آجتک کسی وزیر ہند نے اس طرح کی مخالف کمیٹی کے سامنے شہادت نہیں دی۔

مہاتما گاندہی کیطرف سے بعض خبروں کی تردید

احمد آباد۔ ۲۰ر جولائی۔ بعض جرائد نے مہاتما گاندہی اور مسٹر اینے کے باہمی اختلافات کی چند خبریں شائع کی ہیں اس سلسلہ میں مہاتما گاندہی نے پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ مسٹر اینے اور مجھ میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ اور بعض جرائد کی شائع کردہ خبریں سراسر غلط ہیں۔ مسٹر اینے کا فیصلہ بالکل ہمارا متفقہ فیصلہ تھا۔

اس سلسلہ میں مہاتما گاندہی احمد آباد میں اپنے لکھپتی احباب سے چندہ فراہم کرنے آتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ افواہ بھی از سرتاپا غلط ہے۔ میں یہاں صرف کچھ وقت آشرم میں گذارنے کیلئے آیا ہوں۔ مستقبل کے لائحہ عمل پر اپنے دوست کے ساتھ غور و خوض کرنے آیا ہوں اسکے علاوہ ہریجن سنگ کے احباب سے ملنا تھا۔ تاکہ ان کے سلسلہ میں آئندہ کا پروگرام سوچا جاسکے۔ اور سنگ کے لئے روپیہ بھی اکٹھا کرنا پڑے تو کیا جائے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ میں جہاں جاتا ہوں لوگ خود بخود روپیہ لے کر آجاتے ہیں۔ کوئی نامعلوم عورت ابھی میرے ہاتھ میں سو روپیہ کا ایک نوٹ دے چکی ہے۔ جبکہ میں احمد آباد آرہا تھا۔ معمولی رقوم ہر وقت پیش کر دی جاتی ہیں۔

جاپان میں افغانی سفیر۔ لنڈن ۲۱ر جولائی جریدہ ٹائمز کا نامہ نگار ٹوکیو مطلع کرتا ہے کہ حکومت جاپان نے افغانی حکومت کو جاپان میں اپنا ایک سفیر بھیجنے کی اجازت دیدی ہے۔ سفارتخانہ کا دفتر تیار ہوجانیکے بعد افغانستان سے

دھوکہ سے بچیں!

کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدکی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اس کی نقلیں بنانا شروع کر دیں۔ اور کیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب وہ ایسی معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ امرت دھارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے اسلئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (؎ ۸/۲) نصف ایک روپیہ چار آنے (؎ ۴/۱) نمونہ آٹھ آنہ (۸/)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۱۲۵ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

بعدالت جناب جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور باختیار السالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۹ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

بھگوا ندین ولد الیثوری قوم بیداس ساکن کرنل گنج شہر کانپور — انسالوٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں بھگوا ندین نے ایک درخواست ۱۹ اگست ۱۹۳۳ء مشعر کیجائے ڈسچارج کے گذارنی ہے۔ اور عدالت نے ۱۹ اگست بغرض سماعت درخواست ڈسچارج کے مقرر کی ہے۔

المرقوم یکم جولائی ۱۹۳۳ء

آر بی ہسٹر

منصرم عدالت

مہر عدالت

ڈاکٹر ٹیگور سوتے سوتے جاگ اٹھے

میثاق پونا کیخلاف بیان!

بنگال کیساتھ سخت ناانصافی کی گئی

کلکتہ ۲۴ جولائی ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے اخبارات کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:-

مجھے یاد ہے کہ میں نے وزیر اعظم کو ایک تار ارسال کیا تھا۔ کہ فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق آپ کو مسٹر گاندھی نے جو تجویز ارسال کی ہے۔ اُسے (یعنی میثاق پونا) منظور کرنے میں دیر نہ لگائیے۔ اُس کی فوری منظوری پر مسٹر گاندھی کی زندگی کا انحصار تھا۔ اس نازک ساعت میں میری پریشانیاں اسقدر بڑھی ہوئی تھیں کہ میں ایک ایسی حرکت کا مرتکب ہوا۔ جو مجھے اب خیال پیدا ہوا ہے کہ نہ کرنی چاہیے تھی۔ کیونکہ وہ مادر وطن کے مستقل مفاد کے منافی ہے۔ مجھ سے یہ غلطی سرزد ہونیکا سبب یہ ہوا کہ مجھے ہندوستان کی تحریکات میں کوئی تجربہ نہیں حاصل تھا البتہ گاندھی جی سے مجھے ازحد محبت تھی۔ اور میرا عقیدہ تھا کہ ہندوستان کی سیاسیات کے بارہ میں وہ ہر کام بڑی دانشمندی سے سرانجام دیتے ہیں۔ اسوجہ سے مینے میثاق پونا پر غور و خوض کرنے کے لئے تامل نہ کیا۔ میری یہ عجلت پسندی سم قاتل ثابت ہوئی۔ کیونکہ میثاق پونہ میں بنگال کیساتھ جو ناانصافی کی گئی ہے۔ مجھے اُسمیں مطلق شبہ نہیں ہے، کہ بنگال کیساتھ جو ناانصافی کی گئی ہے وہ تمام متعلقہ فرقوں کیلئے ایک فتنہ ہے۔ جو ہمارے صوبہ میں فرقہ وارانہ گندگیوں کو زندہ رکھیگا اور ملک میں پر امن حکومت کا قیام ناممکن ہو جائے گا۔

مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ دل کو صدمہ پہونچتا ہے کہ قرطاس ابیض کی ہر تجویز پر تو دوبارہ غور ہو رہا ہے لیکن اگر نہیں ہو رہا ہے تو صرف اُنپر جو ہمارے لئے اہم ہے۔ میری بنگال کے علاوہ دیگر صوبجات کے برطانوی ہند کے وفد میں جتنے نمایندے شامل ہیں۔ اُن سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بنگال کی بدقسمتی کو رفع کرنے کے لئے سرگرم کار ہوں۔ ورنہ ملک کو شدید خطرہ ہے۔

مسٹر انیے کے بیان میں بعض ضروری خبریں رہ گئیں

گاندھی جی کا اظہار خیال

احمد آباد۔ ۲۴ جولائی۔ نمایندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے ملاقات کے دوران میں مسٹر گاندھی نے مسٹر انیے صدر کانگریس کا اخبارات میں جو بیان شائع ہوا ہے اسکے متعلق فرمایا کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسمیں بعض جگہ غلط اندراج ہوا ہے۔ اور اسکے بعض حصص رہ گئے ہیں ان کے بیان کی ایک کاپی میرے پاس ہیں۔ پونا میں اسکا مسودہ تیار کیا گیا تھا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ اس مسودہ میں مسٹر انیے نے قطع برید کردی ہے۔ مسٹر گاندھی سے دریافت کیا گیا کہ اپنے کے بیان میں کانسلوں میں داخلہ کے متعلق مسئلہ کا کیا حل ہوا ہے۔

آپنے جواب کہ اس مسئلہ کے متعلق بالکل وہی پوزیشن ہے جو مسٹر انیے کا بیان شائع ہونیسے قبل تھی اگر کانسلوں میں داخلہ کی خواہشمند ہے تو انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔

ہندوستانی چاندی کی فروخت محدود کر دی گئی

عالمگیر اقتصادی کانفرنس میں فیصلہ

لندن ۲۴ جولائی۔ بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس میں چاندی کے ذخیرہ اور سکہ کے متعلق تمام متعلقہ ممالک میں ماسوا بولیویا کے ایک سمجھوتہ ہو گیا۔ جو ہندوستان کے حق میں بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان جسکی فروخت بہت محدود ہو گئی اپنے زائد ذخیرہ میں سے کافی مقدار چاندی کے بیچ سکے گا۔ ہندوستان کے علاوہ چاندی کی مارکیٹ میں دیگر ممالک بھی شرکت کریں گے۔

فیصلہ یہ ہوا ہے کہ جنوری ۱۹۳۴ء سے ہندوستانی چاندی ۳۵ ملین خالص اونس سے زیادہ سالانہ فروخت نہو۔ اور ۴ سال کے عرصہ میں ۱۴۰ ملین خالص اونس نہ بیچی جائے۔

شملہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ یہ معاملہ ہندوستانی کی اقتصادی حالت کیلئے بالکل مفید ہے۔

اس فیصلہ سے دنیا کو ہر وقت معلوم رہیگا کہ چاندی کس قدر تعداد میں بازار میں موجود ہے اور کسقدر ذخیرہ میں اور اُسکا ایشیا کی قیمتوں پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ غرض بے اطمینانی اور بے اعتمادی کی سپرٹ جاتی رہیگی۔

قانون انسداد تمباکو نوشی نابالغان پیش نہیں ہو سکتا

میرٹھ ۲۴ جولائی۔ خان بہادر حاجی وجیہ الدین ایم اے ایل کو اطلاع دی گئی کہ وائسرائے ہند نے ان کے مقررہ قانون برائے انسداد تمباکو نوشی بالغان کو اسمبلی میں پیش کرنیکی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۱۸۹

بعدالت کال مقام تحصیل ڈیرا پور ضلع کانپور

سیٹھ رامچندر — مدعی

بنام بلدیو — مدعا علیہ

بنام بلدیو ولد ہیرا چوبے ساکن ملکھا پور جمتھیر و حال سکونت موضع نہتلی پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان ۷/۱۲/۱۴ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ جولائی ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت آج بتاریخ ۲۰ ماہ جولائی ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم عدالت) (مہر عدالت)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ اگست ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۲۲ دسمبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر ۵ فیصدی کمی اس خاص شرط پر دیجاوے گی کہ وہ آخر ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کر لیں۔

مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا جلاس

شملہ میں ۱۶ اگست کو منعقد ہوگا

پٹنہ۔ ۱۲ جولائی مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا جلسہ ۱۶ اگست ۱۹۳۳ء یکشنبہ کو بوقت ۸ بجے شام سیسل ہوٹل شملہ میں منعقد ہوگا۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

(۱) علیحدگی سندھ کیلئے مزید اقدام و سندھ کو علیحدہ کرنے میں بلا ضرورت دیر لگائی جا رہی ہے۔

(۲) فیڈرل ایوان بالا میں مسلمانوں کے لئے طریقہ انتخاب اس سلسلہ میں اجلاس منعقدہ ۲۶ مارچ ۱۹۳۳ء میں قرار داد ۲ کے حصہ ۱ میں جو اعتراض کیا تھا اُس کی شنوائی نہیں کیگئی ہے۔ (۳) بنگال، بہار اور صوبہ جات متحدہ سے ہر ایک میں ایوان بالا کا قیام ان میں نامزد اراکین کے عنصر اور مسلمانوں کی نیابت (۴) صوبجاتی خود مختاری۔

(۵) اس کے افتتاح میں بلا ضرورت دیر لگائی جا رہی ہے۔ ب۔ وفاق اور اُس کے اعضا میں آمدنی کے ذرائع کی غیر اطمینان بخش تقسیم۔

ج۔ وزرا کا طریقہ انتخاب (د) لیجسلیچروں کے اختیارات اور اُنپر حدود و بندیاں۔

(۵) بنیادی حقوق (۶) محکمہ قضا کا قیام (۷) مندرجہ بالا اہم امور پر خیالات کا اظہار کرنے کیلئے عام جلسے منعقد کرنا کہاں تک مناسب ہے (۸) کوئی اور سلسلہ جو صدر کی اجازت سے پیش کیا جائے۔

عورتوں کیطرف سے پارلیمنٹری کمیٹی کا بائیکاٹ

لندن۔ ۲۳ جولائی۔ کل پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے سرہول ہور پر عورتوں کو استحقاق رائے دہندگی دینے کے سوال پر جرح کی گئی۔

کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ عورتوں کے نمایندے ایک سب کمیٹی کے سامنے شہادت دیں۔ اسپر کمیٹی کے فیصلہ کیخلاف پروٹسٹ کے طور پر عورتوں کے نمایندوں نے کمیٹی کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور شہادت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کا قیام

لاہور۔ ۲۴ جولائی گذشتہ نومبر میں پنجاب کانسل میں جو وعدہ کیا گیا تھا۔ اُس کے مطابق حکومت پنجاب نے پنجاب کے محکمہ تعلیم کے تین افسران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو پنجاب کے مدارس کی تاریخ اور زبانداتی کی کتابوں کا مطالعہ کرے گی۔ اور حکومت کو مطلع کرے گی۔ کہ ان میں کہاں کہاں ایسے فقرات میں جن سے کسی فرقے کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے اور جو فرقہ وارانہ کشیدگی کا باعث ہوتے ہیں۔

مدراس کانسل میں اہم سرکاری بل

مدراس ۲۴ جولائی۔ مدراس کاونسل کا آیندہ اجلاس میں چیف منسٹر مدراس لوکل بورڈز ایکٹ میں ترمیم کیلئے ایک سرکاری بل پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ گورنر جنرل نے اُسے پیش کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ بل یہ ہے:- کہ ان تمام کنوئیں، تالابوں اور ٹنکیوں سے جو کسی شخص کی ملکیت نہ ہوں۔ ہر خاص و عام کو بلا لحاظ مذہب و ملت ذات پات پانی بھرنے کی اجازت دیدی جائے۔

گاندھی جی عنقریب ایک بیان شائع کرینگے

احمد آباد۔ ۲۴ جولائی مسٹر گاندھی حسب معمول آج دن کو آشرم تشریف لائے اور دیر تک رہے۔ پھر لوٹ گئے کی

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۴۰ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بمقام ڈیراپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۵۳۲

چونکہ مقدمہ نالش مسماۃ حمید النسا بنام ماتم بدری وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا۔ ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۳۷ و خریف ۱۳۴۰ بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۳۳ء صادر ہوئی اور مبلغ 53/6/2 جواز روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۷	۴	۵
خرچہ نالش	۹	۱۴	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۳	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۲	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۱۴	۹
	۶	۰	۰
میزان	۵۳	۶	۲

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ادائی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم سیوپال ولد مہانند برہمن ساکن باڑ شادی ... ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 53/6/2 جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔ تاریخ پیشی ۷ اگست ۱۹۳۳ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ ڈیراپور موضع ... محال ممتاز النساء

نمبر	رقبہ	لگان
۱۵۱۲	۱۷ اکر	۱۲ روپیہ ۳ آنہ
۱۵۱۳	۱۳ اکر	
۲	۱۰ اکر	۱۲ روپیہ ۳ آنہ

(دستخط حاکم عدالت) (مہر عدالت)

باون سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کر چکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری خون وغیرہ کی خرابی وغیرہ دور کرکے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح طلاء واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں کے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی لعنت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرمادیں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

ایک جلسہ میں مسٹر چرچل کی تازہ گل فشانی

لندن۔ ۱۲ر جولائی۔ فرینڈز ہاوس میں لوئر ڈول کے پرائیوٹ جلسہ میں ان کی جو شکست ہوئی ہے اُس سے ان کے حوصلے پست ہوگئے ہیں۔ اور نہ ہی انہوں نے قرطاس ابیض کے خلاف اپنے پروپیگنڈہ کو سست کیا ہے۔ انڈیا ڈیفنس لیگ کیطرف سے آج سہ پہر کو جو لنچ دیا گیا ہے وہ ایک ایسا موقع تھا کہ جس سے ٹوری پارٹی کے صحیح ارادوں کو صحیح نقشہ معلوم ہوگیا۔

ہندوستان کے متعلق جو قرطاس ابیض شایع ہوا ہے اُسپر سخت تنقید کرتے ہوئے وائیکونٹ والس نے کہا کہ امر مشکل ہے کہ سارے برِاعظم کو وائٹ ہیر کا ہم خیال بنا دیا جائے مسٹر چرچل نے اعلان کیا ہے کہ لیگ کو دو باتوں پر

لہذا رہنا چاہیئے۔ اول یہ کہ ہندوستان میں فیڈریشن کی ترویج سے پیشتر صوبہ جات یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں کہ اگر انہیں عامۃ الناس کی حکومت قایم کرنے کا موقع ملا تو وہ ایک علیحدہ حکومت قایم کرسکیں گے۔

دوسرے یہ کہ وہ بادشاہ سے اپنی وفاداری ثابت کریں۔ دوسرے پولیس اور انصاف کے محکہ جات غیر اسمبلیوں کے حوالے ابھی نہ کیے جائیں۔

برطانوی ہند کے مندوبین کا پرائیوٹ جلسہ

لندن ۲۴ر جولائی۔ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے برطانوی ہند کے وفد نے کل ایک پرائیوٹ جلسہ کیا جسکی غرض وغایت یہ تھی کہ اس امر کا اندازہ ہوجائے کہ کمیٹی کے جلسہ کے التوا پر کون کون اصحاب ہندوستان جائینگے۔ اور التوا ۱۹

۵ کے بعد اجلاس شروع ہونیپر انکی کیا تعداد ہوگی اب معلوم ہوا ہے کہ صرف ۴ مندوبین ہندوستان جائیں گے۔ اور بقیہ لندن میں رہینگے ان ۴ اصحاب میں سے ایک صاحب تھوڑے عرصہ بعد دوبارہ انگلستان تشریف لیجائیں گے۔

قائمقام صدر کانگریس کا اعلان!

تحریک سول نافرمانی کا اجرا

ناگپور سے مسٹر اینے قائم مقام صدر انڈین نیشنل کانگریس نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

پونہ کانفرنس کی سفارشات کانگریسی لیڈروں کے بحث ومباحثہ اور مہاتما گاندھی کے مشورہ پر پوری طرح غور وخوض کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ ملک کے ملک بہترین مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ حالات موجودہ میں مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل درآمد کیا جائے:۔

(۱) حالات موجودہ میں سول نافرمانی کی جدوجہد غیر مشروط طور پر بند نہ کیجائے۔ (۲) عام سول نافرمانی جس میں عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک بھی شامل ہو سر دست بند کر دی جائے۔ لیکن ایسے اشخاص کے لئے جو اپنی ذاتی ذمہ داری پر ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے آمادہ وتیار ہوں۔ انفرادی سول نافرمانی جاری رکھنے کا حق محفوظ ہے۔

(۳) کانگریس کا کام چلانے کے لئے اسوقت تک جو خفیہ ذرائع استعمال کیئے جاتے ہیں۔ ان سب کو ترک کر دیا جائے۔ (۴) تمام کانگریس کمیٹیاں حتی کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی بھی سردست بند کر دی جائیں البتہ جہاں کہیں ممکن ہو صوبجاتی اور آل انڈیا ڈکٹیٹروں کا سلسلہ جاری رہیگا۔

(۵) ایسے تمام کانگریسی کارکنان سے جو کسی وجہ سے بھی سول نافرمانی کرنے کے ناقابل ہوں۔ توقع کی جاتی ہے کہ اپنی انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے کانگریس کی تعمیری سرگرمیوں کو جن کیلئے وہ اہل ہوں جاری رکھیں۔ آخر میں مسٹر اینے فرماتے ہیں کہ مجھے افسوس ہو کہ میرے لئے یہ ممکن نہ ہوسکا کہ میں سول نافرمانی کی جدوجہد بند کرنے کا اعلان کرسکتا۔ بخلاف اسکے مجھے مندرجہ بالاہدایات جاری کرنی پڑیں۔

مندرجہ بالاہدایات کے باوجود آخری جولائی تک سول نافرمانی بند رہے گی۔

مسٹر اینے نے اپنی گرفتاری کی صورت میں شری یت جے رام داس دولت رام کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔

بنگال کے مشہور لیڈر کا انتقال

رانچی۔ ۲۳ر جولائی۔ آج صبح پونے دو بجے مسٹر جے ایم۔ سین گپتا۔ بنگال کے مشہور کانگریسی لیڈر جو آجکل رانچی میں شاہی قیدی کی حیثیت میں نظر بند تھے اچانک دل ودماغ پر صدمہ پہونچنے کے باعث چل بسے۔

مسٹر سین گپتا قطعی اچھی حالت میں تھے اور ایسی کوئی توقع نہ تھی کہ آپ دفعتاً انتقال کر گئے۔ حسب معمول شام کو آپ چیباسہ روڈ پر گھومنے کے لئے تشریف لیگئے اور آپ سیر سے فارغ ہوکر شام کو سات بجے بنگلہ پر تشریف لائے۔ ۸½ بجے آپنے کھانا تناول کیا پھر ۹ بجے شب کو آپ کے سر اور جسم کے دیگر حصوں میں درد کی شکایت تھی۔ فوراً ہی طبی امداد بہم پہونچائی گئی۔ اور سیجی وائٹ سول سرجن کو بلایا گیا مگر حالت خراب ہی ہوتی گئی۔ اور آخر کار پونے دو بجے اس جہان فانی سے یکایک چل بسے۔

آپ کی نعش کو کلکتہ لانے کے لئے جملہ انتظامات فوراً کر دیئے گئے۔ پولیس کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس سلسلہ میں جملہ انتظامات فوراً کرے۔ مسٹر سین گپتا کی لاش دوپہر کی گاڑی سے کلکتہ لیجائی جائے گی۔

کلکتہ ۲۴ر جولائی بذریعہ ریل گاڑی نعش ہوڑہ اسٹیشن پر لائی گئی اور ٹاؤن ہال میں رکھی گئی۔ بے شمار انسانوں نے لاش کی زیارت کی۔ پھر نعش کو لیکر شہر کے مختلف محلوں میں جلوس کی شکل میں لے جاکر جلایا گیا

حالات زندگی

عمر ابھی ۵۰ سال سے کم تھی۔ آپ ایک کامیاب بیرسٹر تھے ۱۹۲۱ء کی تحریک ترک موالات کے سلسلہ میں بیرسٹری ترک کر دی تھی۔ اور اس وقت سے اب تک کانگریس کا کام کر رہے تھے۔ آپ کو آنجہانی سی آر۔ داس کا جانشین سمجھا جاتا تھا۔ آپ متعدد بار جیل جاچکے ہیں اور اب تقریباً ۱½ سال سے گرفتار کرکے نظر بند کر دیئے گئے تھے اور گذشتہ ماہ میں سانچی میں رہنے کی اجازت دیدی گئی تھی۔

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کیلئے

سوالس کاساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست وتوانا ہوجاتا ہے! قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی وبیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست وتوانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید۔ ناراین جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج پورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ڈابر اڈ اکٹرایس۔ کے برمن لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور اتنی دیسی پٹینٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ۔

STAR TRADE MARK (REGD) Regd.

کوئی گھر ایسا نہیں ہے جو
جوڑی تاپ
تپ ولرزہ اور طحال کی دوا
سے واقف نہ ہو

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے اکسیر ہے۔ تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون کا بڑھنا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے ڈاک محصول دس آنے ۱۰ر چھوٹی شیشی ۹ر ڈاک محصول سات آنے ۷ر

ڈابر بھاسکر لون چورن

Regd. (ہاضم اور بھوک بڑھانے والا)

یہ بہتر کیب تیار ہوا ہے۔ اسکے استعمال سے بادگولہ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ یہ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ قیمت ۹ر نو آنہ ڈاک محصول دس آنہ (۱۰ر)

دوا کھانے سے پہلے — دوا کھانے کے بعد

ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے

احسن

ہفتہ وار

صبحی

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۲ر اگست ۱۹۳۳ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۶

فرقہ پرست

از جناب ساغر نظامی

نہ بیدردی نہ یہ بزمی، نہ یہ آزادو زندانی
نہ شوق جاں دہی اسکو، نہ شوق و فکر قربانی

نہ مذہب سے اسے مطلب نہ مشرب سے اسے مطلب
نہ اپنی قومیت سے، اصل مطلب ہے اسے مطلب

یہ اک وارفتۂ اعزاز، اور عزت کا دیوانہ
یہ اک فانوسِ شمع دولت و حشمت کا پروانہ

یہ ناموسِ وطن کی جنس کا سوداگرِ ارذل
یہ دنیا میں متاعِ حریت کا غاصب اول

غلامی پر جو مرتا ہے غلامی جسپہ مرتی ہے
یہ جس کی روح پائے اہرمن پر سجدہ کرتی ہے

غرض کا یہ پجاری، یہ مرید نفس امارہ
وطن کے آسمانوں پر یہ اک منحوس سیارہ

یہ اک خونخوار بیٹا، مادر گیتی کے سینہ پر
مصر ہے جو بجائے شیر ماں کا خون پینے پر

یہ علم وقدرت انساں سے ایسے کام لیتا ہے
کہ فرط غم سے شیطاں کی کلیجہ تھام لیتا ہے

یہ اک فرد وطن، لیکن وطن سوز و وطن دشمن
یہ اک نخل چمن، لیکن چمن سوز و چمن دشمن

مگر کیا اس کی ہستی حریت کو روک سکتی ہے
برائی نیکیوں کے قافلے کو لوٹ سکتی ہے

کہیں انوار پر ظلمت کا غلبہ ہو بھی سکتا ہے
کہیں احرار پر رجعت کا حملہ ہو بھی سکتا ہے

کبھی اخلاق پر اعمال بد نے فتح پائی ہے
کبھی یزدانیت پر شیطنت بھی غالب آئی ہے

کبھی ساغر صداقت کا کسی تہمت نے توڑا ہے
حقیقت پر کبھی باطل نے اپنا نقش چھوڑا ہے

بھرو نگار رنگ تصویر وطن میں روح پر غم کا
تو پانی ہو کے رہ جائے گا خوں اس ننگ عالم کا

(ترقیاتی)

سرحد میں آج جنگ شروع ہوگئی، مہمندوں کا عظیم الشان لشکر

برطانوی ہوائی جہازوں سے ۲۳۰ پاونڈ یا ۱۱۲ پاونڈ وزنی بمب برسائے جائینگے

نوشہرہ سے امدادی افواج کی روانگی، راولپنڈی بریگیڈ کا ایک حصہ پشاور پہونچگیا

شملہ ۳۱ جولائی صوبہ سرحد میں ہفتہ مختتمہ کے اندر حالات میں نہایت خطرناک تبدیلیاں پیدا ہوگئی ہیں کل ہوائی جہازوں نے کاکانی کے مقام پر اور باجوڑ کے علاقہ میں مشتبہ نوٹس بھیجے کہ یکم اگست سے ہوائی جہاز اس علاقہ میں بمباری شروع کردیں گے۔ لشکر ملکیہ انہوں نے برابر شخص کو حوالے نہ کردیا۔ جس وقت یہ ہوائی جہاز نوٹس تقسیم کرکے واپس لوٹ رہے تھے تو انپر نہایت شدت کیساتھ گولیاں برسائی گئیں

کیا شاموزائی بھی میدان میں آئیں گے

دوسری اطلاع ہے کہ شاموزائی قبیلہ نے قلیوں کے ایک گروہ پر جو بندہ گوائی ظلم کوٹ روڈ کے کمپ میں تعمیرات میں مقیم تھے۔ حملہ کرکے منتشر کردیا اور انہیں نواب دیر کے حدود میں داخل کردیا۔

مہمندوں کا عظیم الشان لشکر

بالائی مہمندوں کا ایک عظیم الشان لشکر ایک درہ کاپک کے پاس پہونچگیا۔

گنداب میں انگریزی افواج

گنداب میں پشاور بریگیڈ کے جو دستہ بھیجے گئے تھے انہیں کل پیر کلاں پہونچنا چاہیئے تھا۔ تاکہ وہ ڈانڈ باندہ کے مقام پر جو حافظ کوٹ اور علانائی کے وسط میں واقع ہے کسی وقت آج صبح پہونچ جاتا۔

نوشہرہ سے افواج کی روانگی

نوشہرہ سے بھی ۳ بٹالین کو بالائی علاقہ میں پیش قدمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فوج کشی کیوں کیجارہی ہے

شبقدر میں جرگہ۔ ڈپٹی کمشنر کی تقریر؟

فوجی نقل وحمل کے وجہ کل ڈپٹی کمشنر پشاور نے شبقدر کے ایک جرگہ میں جس میں زیریں مہمندوں کے ۳۰۰ ملک شریک تھے بیان کیں۔ جرگہ نے حکومت کی امداد پر اسکا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہماری حدود میں برطانوی ہندی افواج کو پوری طرح آو بھگت کیجائے گی اسکے بعد ملک، خاصہ دار (سرکاری وظیفہ خوار) اپنے علاقے میں چلے گئے۔ تاکہ بالائی مہمندوں کی مجوزہ حملہ کی روک تھام پر مصروف ہوں۔

بالائی مہمندوں کا لشکر بڑھ رہا ہے

دیگر قبائل سے امداد کی درخواست

اطلاع ہے کہ مہمندوں کے لشکر میں برابر اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے صافی اور مہمندوں کے دیگر طبقوں سے بھی امداد طلب کی ہے۔

دریائے پنجکوڑہ کا پل تباہ ہوگیا

بری افواج باجوڑ میں پیشقدمی نہیں کرسکتی

اسٹیٹسمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ جبتک دریائے پنجکوڑہ پر بالم گھاٹ کا پل از سر نو تعمیر نہ ہوجائے بری افواج باجوڑ کی مہمند علاقہ میں پیشقدمی نہیں کرسکیں۔ یہ پل خود بخود بند ہوجانے والا اور کھل جانے والا ہے۔ اگرچہ صرف ۰۰ گز لمبا ہے مگر اسکی اہمیت بہت ہے۔ پل امسال شدید بارش کے باعث کامل طور پر تباہ ہوگیا۔ پھر پل کا دریا عبور کرنا ناممکن ہے۔ اسلئے جبتک پانی کم نہو نہ تو پل تعمیر ہوسکتا ہے اور نہ ریاستی بری افواج پیش قدمی کرسکتی ہیں۔ پل کے دوبارہ تعمیر میں دس یوم کا عرصہ صرف ہوگا۔ لیکن ایسی حالت میں بھی سرکش قبائل کے خلاف کارروائیوں سے باز نہیں رہ سکتا

شملہ۔ ۳۱ر جولائی۔ باجوڑ کے خان کو جو الٹی میٹم دیا گیا تھا۔ اُس کی میعاد کل نصف شب کو ختم ہوگئی اور خان کی طرف سے مطالبات کی تعمیل کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ پس قبائل کے سرداروں کو نوٹس دیئے گئے ہیں کہ کوٹ کھائی کھار اور اسکے مقررہ مقامات یعنی حرخان کوٹک اور جنگاس کے مقام پر بمب باری کی جائے گی۔

بمب برسانے والے ہوائی جہازوں کا سکواڈرن نمبر ۱۱ اور نمبر ۳۹ رسالپور میں اور نمبر ۲۷ اور نمبر ۶۰ کوہاٹ میں *

* کل بمباری کے لئے تیار ہیں۔

ہر ایک جہاز میں یا تو ۲۳۰ پونڈ وزنی دو بمب ۱۱۲ پونڈ وزنی ۴ بمب یا ۲۰ پونڈ وزنی ۱۰ بمب ہونگے (ایک سکواڈرن میں ۷ ہوائی جہاز ہوتے ہیں یعنی ۲۸ ہوائی جہاز فضائی تاخت میں شامل ہونگے۔

راولپنڈی بریگیڈ کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے دو ہندوستانی پلٹنوں کے ہیڈ کوارٹر گذشتہ شب کو پشاور میں تبدیل ہوگئے۔

سابق شاہ امان اللہ خاں انگورہ پہونچگئے

عرصہ ہوا کہ اٹلی سے سابق شاہ امان اللہ خاں کے پراسرار طریقہ پر غائب ہوجانے کی جو اطلاع بعض اخبارات نے نہایت بڑھا چڑھا کر لکھی تھی۔ اور اسے سرحد افغانستان کی شورش سے متعلق بنایا تھا اسکی اصلیت یہ ہے کہ سابق شاہ امان اللہ خاں نے اٹلی سے استنبول تشریف لیگئے۔ چنانچہ استنبول کا ایک تار مظہر ہے کہ سابق شاہ امان اللہ خاں غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے ساتھ ایک طویل ملاقات کی۔ اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کردیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پر توحق عزم مستقل میں ہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۲- اگست ۱۹۳۳ء | نمبر ۲۶

مہاتما گاندھی کی گرفتاری

پونا کانفرنس کے بعد جو حالات پیدا ہو گئے تھے اس کے بعد یہ یقین کیا جاتا تھا کہ مہاتما گاندھی جلد گرفتار کر لئے جاویں گے۔ چنانچہ مہاتما گاندھی، مسز کستورا بائی گاندھی مسٹر مہادیو اور دیگر ۳۲ ممبران جو اس تاک مہاتما گاندھی کے ہمراہ کوچ کرنے والے تھے۔ یکم اگست کی رات کو ۱/۲ ۱ بجے اسپشل ایمرجینسی ایکٹ دفعہ ۳ کے ماتحت سیٹھ رنچھور داس کے بنگلہ سے گرفتار کر کے یرودہ جیل بھیجدیے گئے۔

حکومت بمبئی نے مہاتما گاندھی کی گرفتاری کے متعلق ایک طویل بیان شایع کیا ہے جسمیں ان وجوہات کی تشریح کی گئی ہے جن کی بنا پر مہاتما گاندھی کو گرفتار کیا گیا ہے مہاتما گاندھی کی رہائی جو ۸ مئی کو عمل میں آئی اُس کے بعد کے واقعات بیان کرنے کے بعد مہاتما گاندھی کے بیان مورخہ ۲۶ جولائی کے اقتباسات درج کیے گئے ہیں اور لکھا ہے کہ ان اقتباسات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جہاں مہاتماجی کا ارادہ فی الفور اس قسم کی سول نافرمانی کرانیکا نہ تھا۔ جس سے معمولی طور پر قانون کا توڑنا مقصود ہو۔ تاہم وہ تیاری اور پروپیگنڈہ کی مہم شروع کرنیوالے تھے جسکا نتیجہ اسکے سوا اور کچھ نہ ہو سکتا تھا کہ پھر وہی ناخوشگوار نتائج ظہور پذیر ہوں۔ جو ۱۹۲۱ء اور ۳۱-۱۹۳۰ء میں ان کی پالیسی سے اور جنوری ۱۹۳۰ء میں سول نافرمانی کے اجرا کے اعلان سے ظہور پذیر ہوئے تھے۔ نئی مہم کا آغاز اسطرح پر کیا جانے والا تھا کہ اُن کے نزدیک ترین پیرو دھوم دھام سے آشرم کو چھوڑ دیتے۔ اس کے بعد مقامی طور پر لوگوں کے جذبہ ہمدردی اور فیاضی سے اپیل کی جاتی۔ اور اُن کی بے خانمانی کے ذریعہ مقامی طور پر لوگوں کے جذبات کو اُبھارا جاتا۔ تجویز تھی کہ گجرات کے جن زمینداروں کی اراضیات ۳۱-۱۹۳۰ء میں عدم ادائے گی ٹیکس کے باعث ضبط کی گئی تھیں ان کو یہ یقین دلا کر اُبھارا جاتا کہ تمھاری زمینیں واپس ملجائیں گی۔ اس بارہ میں گورنمنٹ کے جو اندیشے تھے اُس کی تصدیق مسٹر گاندھی کے اس تار سے ہو گئی کہ جو انھوں نے ۳۰ جولائی گورنمنٹ کے نام بھیجا آگے چلکر گورنمنٹ بمبئی کے بیان میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انفرادی سول نافرمانی اور اجتماعی سول نافرمانی میں درحقیقت کوئی فرق نہیں ہے خود مسٹر گاندھی کا یہ خیال تھا کہ افراد کی مثال ساری قوم میں بیداری پیدا کر دیگی۔ اسلئے ان کی مجوزہ مہم میں کوئی بات ایسی نہ تھی جسکی بنا پر اسے اس مہم سے ممیز کیا جا سکتا۔ جسکا آغاز انھوں نے ۱۹۳۰ء میں ڈانڈی مارچ قانون نمک کی خلاف ورزی کر نیسے کیا تھا ۱۹۳۰ و ۱۹۳۱ء کے تجربہ کے بعد نیز ان کامیابیوں کے بعد جو گورنمنٹ نے گذشتہ ۱۸ ماہ کے دوران میں امن وامان قائم رکھنے کیلئے کیں یہ ناممکن تھا کہ گورنمنٹ مسٹر گاندھی کی آزادی کو بحال رہنے دیتی جو انھوں نے ماہ مئی میں برت رکھنے کیلئے حاصل کی تھی اور اسطرح آپ ایک ایسی مہم چلانیکی اجازت دیتی جو قانون وضابطہ کو تہ وبالا کر نیوالی تھی بیان کے آخر میں لکھا ہے کہ اندریں حالات گورنمنٹ کو یقین ہے۔ کہ اُنے جو کارروائی کی ہے پبلک اُسکی پوری پوری تائید کریگی

ترکوں اور عربوں کا سیاسی اتحاد

ترک بلاد عرب کی سیاسی صورت حال سے غافل نہیں ہیں بلکہ وہ بحیثیت مسلمان و بحیثیت ہمسایہ اس مسئلہ کی اہمیت کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور اسپر نظر بھی رکھتے ہیں۔ اسوقت ترکی میں ایک بھی صاحب الرائے اور مشہور مدبر ایسا نہیں ہے کہ جو اس مسئلہ کی اہمیت کو محسوس نہ کرتا ہو۔ اور جسکو یہ خیال نہ ہو کہ ان ممالک میں نظام حکومت کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔

استنبول کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے با اقتدار مفکرین شام کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ یہاں کے نظام حکومت میں اصلاح کی توقع کرنا فضول ہے بلکہ ضروری یہ ہے کہ اس نظام کو اولین فرصت میں بدل دینا چاہئے ترک اس کو پسند کریں گے کہ شاہی نظام حکومت قائم کیا جائے ترکوں میں اس خیال کی بنا یہ ہے کہ اس سے عراق وشام اور شرق اردن کی نظام میں یکسانیت پیدا ہو جائے گی۔ اور وحدت عرب کا جو نظریہ اسوقت صرف خیالی وجود کی چیز ہے۔ اس کو اس تبدیلی سے عملی صورت اختیار کرنے میں سہولت حاصل ہو جائے گی۔ جلال نوری نے جو ترکوں میں بلند پایہ سیاسی مفکر سمجھے جاتے ہیں حال ہی میں ایک بیان شایع کیا ہے کہ جس سے ترکوں میں خوشگوار تبدیلی کا اثر محسوس ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ترکوں اور عربوں میں حسن تعلقات کی کوشش کی جائے۔ عرب اور ترک بھائی بھائی ہیں یہ دونوں ایسے عناصر ہیں جو نہایت مضبوط رشتوں میں مربوط ہیں اُن دونوں کے تعلقات اس قدر مستحکم ہیں جن کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ کیونکہ یہ روابط طبعی اور فطرت ہیں۔

جلال نوری غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن کو اپنے گرد وپیش ایسے وزرا اور مدبرین کو جمع کرنا چاہئے کہ جو ترکوں اور عربوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کے حامی ہوں۔

مشہور دنگل

مسرس جاگیشور پرشاد وند لیشور پرشاد کے زیر اہتمام ۱۳ اگست کو لالہ رامچرن کے اکھاڑے واقع انورگنج میں دنگل ہوگا۔

آئینہ کانپور

تلک ڈے یکم اگست کو آنجہانی لوکمانیہ تلک کی برسی منائی گئی۔ صبح ایک جلوس نکالا گیا جو کہ گنگا جی گیا۔ اور وہاں دعا وغیرہ مانگی گئی

۷ بجے شام کو بابو نراین پرشاد اروڑا کی زیر صدارت شردھانند پارک میں ایک جلسہ ہوا جسمیں مولانا حسرت موہانی بابو نراین پرشاد نگم ایڈوکیٹ، مسٹر رام ناتھ سیٹھ، اور پنڈت رما شنکر اوستھی وغیرہ نے تقریریں کیں۔ اور آخر میں تلک ہال کیلئے اہل شہر سے اپیل کی گئی۔ اور تلک ہال کی بلڈنگ کی تکمیل کیلئے تقریباً ۱۲ ہزار روپیہ کی ضرورت کا اظہار کیا گیا۔

ہڑتال یکم اگست کو مہاتما گاندھی کی گرفتاری کی خبر ۱ بجے کے قریب شہر میں پہونچ گئی اور یکم اگست و ۲ اگست کو تقریباً تمام ہندو بازاروں میں ہڑتال کی گئی۔

میونسپل بورڈ بورڈ نے اپنے ایک غیر معمولی جلسہ میں آنجہانی سین گپتا کی وفات پر تعزیت کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔ ۲ اگست کو میونسپل بورڈ کا جو جلسہ ہونیوالا تھا وہ مہاتما گاندھی کی گرفتاری کی وجہ سے ملتوی ہو گیا میونسپل بورڈ نے مہاتما گاندھی کی گرفتاری پر اظہار افسوس کا ایک رزولیوشن بھی پاس کیا ہے۔

اولن ملس لال املی کے کارکنوں نے مزدوروں کی اجرتوں میں تخفیف کا نوٹس دیا تھا۔ اسکی وجہ سے بنتا سکشن کے مزدوروں نے صرف ۲ گھنٹہ تک ہڑتال کر کے اپنا اپنا کام پھر بدستور شروع کر دیا ہے۔

سودیشی بازار آنریبل مسٹر جے، پی، سریواستوا وزیر تعلیم اور مسٹر شاہ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز نے بھی سودیشی بازار کا معائنہ فرما کر بہت کچھ تعریف وتوصیف کی۔

چیمبر آف کامرس۔ مسٹر محمد بشیر بار ایٹ لا نائب صدر مرچنٹ چیمبر آف کامرس اور مسٹر چوپڑہ سکریٹری یوپی چیمبر آف کامرس جو کہ بحیثیت ڈیلی گیٹ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے شہادت دینے گئے تھے۔ خبر ہے کہ ۱۴ اگست تک بمبئی واپس تشریف لے آوینگے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ خبر ہے کہ علاوہ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے ۱۸ ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایک درخواست آنریبل مسٹر جے، پی سریواستوا وزیر تعلیم کے پاس بھیجی ہے جسمیں صاحب موصوف سے استدعا کی گئی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے منظور شدہ رزولیوشن کے مطابق چیرمین ایجوکیشن کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کو صدارت سے علیحدہ کر دیا جائے۔

سیوا سمتی گذشتہ ہفتہ سیوا سمتی بوائے اسکاوٹس ایسوسی ایشن کی انتظامیہ کمیٹی کا ایک جلسہ مسز کیلاش سری واستوا کی زیر صدارت منعقد ہوا جسمیں تحریک گور کی ترقی پر غور کیا گیا اور طے پایا۔ کہ صدر صاحبہ مع چند دیگر ممبروں کے شہر کے متمول حضرات سے اسکے لئے امداد حاصل کریں۔ یہ بھی طے پایا کہ جلد بوائے اسکاوٹس اور گرلس گائڈس کا مظاہرہ آنریبل مسٹر جے، پی سریواستوا وزیر تعلیم کی سرپرستی میں کیا جائے۔

مسز جے، پی سریواستوا نے جلسہ کے اختتام کے بعد حاضرین کی خاطر ومدارات چاء ومٹھائی وغیرہ سے کی۔

بالکا ودیالیہ خبر ہے کہ ڈاکٹر سین صدر بالکا ودیالیہ ہائی اسکول اور دیگر ممبران بالکا ودیالیہ ہائی اسکول کو انٹرمیڈیٹ کالج بنانے کی جد وجہد میں منہمک ہیں۔ کانپور میں لڑکیوں کی روز افزوں تعلیمی ترقی کو دیکھتے ہوئے اس امر کی اشد ضرورت محسوس کیجا رہی ہے کہ کانپور میں بھی ایک زنانہ کالج قایم کیا جائے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر میکنزی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم جو کہ ۹ اگست کو کانپور تشریف لارہے ہیں ضرور اس مسئلہ پر خاص طور پر توجہ فرما کر کارکنان بالکا ودیالیہ کی ہمت افزائی فرماویں گے۔

ڈی۔ اے، وی۔ کالج۔ معلوم ہوا ہے کہ کانپور ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج نے مسٹر۔ ایچ بھٹا چارجی پرنسپل ڈی۔ اے، وی کالج لاہور کو اپنے کالج کا پرنسپل مقرر کیا ہے۔

افسوسناک واقعات کہا جاتا ہے کہ لالہ جنی لال گنگا کے پل پر ٹہلنے گئے تھے اور جی، آئی، پی ریل سے کٹ کر مر گئے۔

کہا جاتا ہے کہ تھانہ گیانپور کے ایک جنگل میں ایک کنوئیں سے ایک نوجوان عورت کی لعش برآمد ہوئی ہے۔

خبر ہے کہ موضع سندھ پور تھانہ بھٹور میں چوروں نے ست کرن برہمن کے ہاتھ پیر باندھ کر ایک کنوئیں میں ڈالدیا۔ اور جو کچھ اُسکے پاس تھا وہ لیکر رفوچکر ہو گئے۔

خبر ہے کہ مہادیو پرشاد گھوڑے پر گیسولی دگر کانپور روانہ ہوا تھا۔ مگر کانپور نہیں پہونچا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ راستہ میں قتل کر دیا گیا۔

حکام مولوی محمد اویس فرنگی صاحب نے گذشتہ ہفتہ تشریف لاکر جج خفیفہ کا چارج لے لیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ بہت تیز کام کرنے کے عادی ہیں اسلئے یہ امید کیجاتی ہے کہ آپکے زمانہ میں نہ صرف آئندہ دائر ہونے والے مقدمات کا فیصلہ ہوگا بلکہ دیگر بقایا مقدمات بھی صاف ہو جاوینگے اور امید کیجاتی ہے کہ آئندہ ملک کو تکلیف نہ ہونے پاویگی۔

بابو سیتلا چرن انکم ٹیکس افسر کا تبادلہ میرٹھ کو ہوا ہے رائو بہادر پنڈت لچھمن سیتارام کھیر اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس کانپور تشریف لارہے ہیں۔

انتقال مقدمہ گذشتہ کیسر کانفرنس کے اجلاس کے موقع پر ڈگی بٹنے کے سلسلہ میں پولیس نے مسز تارا سنگھ و محمد ایوب انصاری کا چالان کیا تھا اور اسکا مقدمہ عدالت میں چل رہا تھا کہ ہائی کورٹ میں منتقل کرنے کی درخواست دی گئی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ نے مقدمہ ملتوی کر دیا ہے اور جو الزامات ملزموں نے پیش کیے ہیں اُسکے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے رپورٹ طلب کی ہے۔

گارڈن پارٹی بابو سیتل پرشاد انکم ٹیکس افسر کے تبادلہ پر بعض معززین شہر کی طرف سے یکم اگست کو گارڈن پارٹی دی گئی۔

غنڈہ ایکٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے غنڈہ ایکٹ سے نور محمد وریاست اللہ اور ناظم علی کو بری کر دیا ہے۔

مقدمات جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر ماتا پرشاد انسپکٹر میونسپل بورڈ کے خلاف ۱۲ برس کی لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کا جو مقدمہ چل رہا ہے اُسکی پیشی ہوئی اور دو گواہوں کی شہادت قلمبند کی گئی۔

اسی عدالت میں الٰہی پنجابی کے خلاف جو قتل کا مقدمہ ہے اس کی پیشی ہوئی اور ثبوت کی جانب سے گواہوں نے شہادت دی

سزائیں مسٹر آئی، ایم قدوائی صاحب اڈیشنل سشن جج کی عدالت گورہتی اور منوہر کو زیر دفعہ ۳۲۲-۵ پانچ سال قید سخت کی سزا دی۔ مولوی ضیاء الحسن صاحب

مسٹر اینے کے بیان پر مہاتما گاندھی کا تبصرہ

اجتماعی سول نافرمانی کے بند کرنیکے وجوہ!

مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہی:- "مسٹر اینے نے جو بیان شایع کیا ہی وہ اس مشورہ کے عین مطابق ہے جو میں نے لیڈروں کی بے ضابطہ کانفرنس میں دیا تھا - لیکن اسمیں وہ وجوہ نہیں دیے گئے - جن کی بنا پر فیصلہ کیا گیا تھا - انہیں واضح کرنے کا بیان مجھ پر چھوڑ دیا گیا ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ یہی ضروری وجوہ ہیں - جنہوں نے مسٹر اینے اور دوسرے دوستوں کی رہنمائی کی - اس لئے ان وجوہ کو صرف میری طرف سے پیش کردہ سمجھنا چاہئے مسٹر اینے نے جو ہدایات جاری کی ہیں - ان خفیہ طریقوں کی ممانعت کر دی گئی ہے ان میں قدرتی طور پر کوئی خرابات نہیں خفیہ طریقہ ستیہ آگرہ کے منافی اور اُسکی ترقی میں رکاوٹ ڈالنے والے ہیں - بلاشبہ لوگوں کی ان طریقوں کے گرد اوٹی میں ان طریقوں کا بہت بڑی حد تک حصہ ہے - میں جانتا ہوں کہ ان طریقوں کی ممانعت ان سرگرمیوں کو بند کر دے گی جو کانگریس کو لوگوں کی نظروں کے سامنے رکھتی ہیں - لیکن بیشک فائدہ اس فائدہ سے بہت کم ہوگا - جو ستیہ آگرہ کی روح کے منافی چند طریقوں کو خارج کرنیسے ہو سکتا ہے -

اجتماعی تحریک کا حشر

دوسری یہ شکایت کیگئی ہے کہ اجتماعی تحریک کو ختم کر دیا گیا ہے - عوام نے بھاری مصائب برداشت کیے ہیں لیکن اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ وہ اب آرڈیننسوں کے ماتحت جنہیں نام نہاد مجالس وضع قوانین نے قانونی شکل دیدی ہے زیادہ مصیبتیں برداشت کرنے کے ناقابل ہیں - کانگریس کیلئے بطور منظمہ جماعت کے انہیں موثر امداد پہونچانا روز بروز زیادہ مشکل ہوتا جاتا ہی - انہیں جو تھوڑی بہت امداد دیجا سکتی تھی خفیہ طریقوں کے بند ہونے کی وجہ سے وہ بھی ناممکن ہو جائیگی عوام نے ابھی تک ایک آدمی کی طرح اور بغیر ہدایت کے کام کرنا نہیں سیکھا - انھیں انفرادی مثالوں کے ذریعہ ابھی زیادہ ترتیب دینے کی ضرورت ہے - شاید یہ اعتراض کیا جائیگا کہ چند آدمیوں کے مصائب کا عملی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی برطانوی پالیسی پر انکا کوئی اثر پڑ سکتا ہی - مجھے اس قسم کے خیالات سے اختلاف ہے -

پٹھانوں کا عدم تشدد

میں یہ مشورہ مایوسی اور شکست کے زیر اثر نہیں دے رہا ہوں - سوبہ سرحد کے پٹھانوں نے عدم تشدد پر عمل کیا ہے ہم ابھی اس مرحلہ پر نہیں پہونچے کہ انکے حسن و قبح کا اندازہ لگا سکیں - ممکن ہی کہ انہوں نے تشدد آمیز زبان استعمال کی ہو لیکن انہوں نے پر تشدد کارروائیوں سے ہمیشہ احتراز کیا جیساکہ عیاں ہے تاکہ عدم تشدد پٹھانوں کے دل میں گھر کرلے - کیونکہ آسانی سے پیچیدہ مسائل کا حل ہو سکتا ہی - جو بات صوبہ سرحد کے پٹھانوں پر صادق آتی ہے وہ تمام ہندوستان پر صادق آسکتی ہے -

مہاتما گاندھی کا دعوے

میرے خیالات کو غلط معنوں میں نہیں لینا چاہئے میرا دعوی عاجزانہ ہے جب تک لوگوں کے دلوں سے تشدد کا خیال دور نہیں ہوتا - تشدد آمیز کارروائیوں کے شروع ہونیکا خطرہ ہر وقت موجود ہے مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہی کہ ہمارے سینوں میں تشدد کا بہت خیال موجود ہے - ہم نے بے بسی کی حالت میں عدم تشدد کو اپنی پالیسی قرار دے رکھا ہی اگر تشدد آمیز کارروائیاں موثر ثابت ہو سکتیں تو ہمیں انہیں کرنے میں کبھی احتراز نہ ہوتا - اگر مجھ میں تشدد کرنے کی طاقت ہوتی بھی تو میں ہندوستان کو اس سے احتراز کرنے کا مشورہ دیتا اور اس سے یہ بات منانے کی کوشش کرتا کہ اگر عوام نے اپنی آزادی خود حاصل کرلی ہی تو وہ اسقدر زیادہ تعداد میں ہیں کہ اگر انہوں نے پر تشدد طریقوں سے کچھ حاصل بھی کرلیا - تو یہ آزادی نہیں ہوگی - بلکہ یہ ایک شیطانی چیز ہوگی جو انہیں برباد کردے گی - اور شاید تمام دنیا کی تباہی کا باعث بنجائے

مغربی اقوام کا عقیدہ

ایک سبق جو مغربی اقوام روشن الفاظ میں دنیا کو سکھاتی ہیں - یہ ہے کہ تشدد امن اور خوشی حاصل کرنیکا طریقہ نہیں ہے تشدد کے عقیدہ نے ان کی یا ان سے تعلق رکھنے والی کی حالت کو بہتر نہیں بنایا - اگر ہم نے کبھی بطور قوم کے عدم تشدد کو اپنا زندہ عقیدہ بنا لیا - اور تشدد کے خیالات کو اپنے دلوں سے نکال دیا تو ہمیں سول نافرمانی کو بحال کرنیکی بھی ضرورت نہیں - سب سے کی نتیجہ یہ ہوگا کہ خفیہ تنظیم خود بخود ختم ہو جائے گی -

کانگریسیوں کی آئندہ سرگرمیاں

اس حالت میں کانگریسی اپنے آپ کو سول نافرمانی میں لگانے کی بجائے اور بہت سے عملی کام مولاً ہر جن ادبار فرقہ وارانہ اتحاد، کھدر پرچار، شراب وغیرہ کی مکمل بندش گھریلو صنعتوں کے طریقوں کی بہتری - دیہاتی صنعتوں کی ترقی، لیبر یونین کی تنظیم (ناجائز سیاسی فائدہ) اُٹھانے کے لئے نہیں بلکہ مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے اور مزدوروں اور سرمایہ داروں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے کام میں لگا دیں کانگریس کا قومی سرگرمیوں کی کسی شاخ کو ہاتھ میں لیے بغیر نہیں چھوڑنا چاہئے - یہ صرف اسی حالت میں ممکن ہو سکتا ہے اگر ہمارے دلوں سے یہ خیال نکل جائے - کہ سول نافرمانی کے بغیر کانگریس کی اور کوئی سرگرمی نہیں ہے - قومی عمارت کو تعمیر کرنے والی ہر ایک سرگرمی کو مناسب اہمیت دی جانی چاہئیے - اور ان میں سے کسی سرگرمی کو چھوڑ نہیں جانا چاہئیے - وہ لوگ جو لڑنے والوں کی صفوں سے باہر ہو جب قوم کے آتے ہیں ضرور عناصر جتنے کہ لڑنے والے - لہٰذا بلکہ وہ اپنے آپ کو قومی خادم خیال کریں - اور اپنی لیاقت کو قوم کی بہتری میں صرف کردیں اور کسی ایسی پبلک اور پرائیوٹ سرگرمی میں حصہ نہ لیں جو قومی مفاد کے منافی ہو -

کونسلوں میں داخلہ

نئے کونسل کے پروگرام کو نہیں چھیڑا میری رائے میں آئندہ آئین کو چلانیکا خیال قبل از وقت ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اصلاحات کس قسم کی ہوں گی - جو لوگ کونسلوں کے داخلہ کے حق میں ہیں انھیں بھی نئے آپ کو کسی بات کا پابند بنائے بغیر اصلاحات کی ترویج کا انتظار کرنا چاہئیے - اب موجودہ مجالس وضع قوانین کا سوال رہجاتا ہے وہ اس سوال کے متعلق کوئی فیصلہ کن رائے نہیں دیتے آزادی حاصل کرنے کے لیئے کونسلوں میں داخلہ کے سوال سے میرا سر چکر کھانے لگتا ہے اگرچہ اچھوت ادبار کے متعلق میں نے مسٹر راجگوپال اچاریہ اور دوسرے دوستوں کی معرفت مجالس وضع قوانین کا تعاون حاصل کرنے کوشش کی ہے لیکن میرے لئے یہ کوئی کشش نہیں رکھتے - مجالس وضع قوانین کا تعاون حاصل کرنے کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر نہیں ہے - بلکہ میرے کندھوں پر بڑی ہے - میں اسکے لئے معافی نہیں مانگتا - میرا یہ فعل عدم تشدد کے اصول کے عین مطابق ہے -

مسٹر اینے سے اختلاف

ایک بات میں مسٹر اینے نے مجھ سے اور دوسرے دوستوں سے اختلاف کیا - میں نے اس بات کو سختی سے محسوس کیا ہے - کہ آل انڈیا اور صوبہ جاتی ڈکٹیٹروں کے عہدے اڑا دیے جانے چاہئیں لیکن وہ اتنے ہی زور کے ساتھ یہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں قایم رکھا جانا چاہئیے اس سلسلہ میں میں یہ دیکھتا ہوں کہ ہمارے رستہ میں بہت سے مشکلات ہیں - وقت آئیگا کہ ڈکٹیٹروں کے عہدے کے لئے آدمی نہیں ملسکیں گے - اس حالت میں ہمیں پہلے کی طرح ڈپٹی ڈکٹیٹر مقرر کرتے پڑیں گے - یہ لوگ پریشان کن صورت حالات پیدا کر سکتے ہیں - کانگریس کو بطور منظم جماعت کے اپنے ادائے عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے زندہ رہنا چاہئیے میں پھر ایک دفعہ اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ کانگریس باعزت صلح کے لئے تیار ہے -

مہاتما گاندھی کا

سابرمتی آشرم توڑنے کا فیصلہ

نئے مقصد حیات کیلئے قربانی

احمد آباد ۲۵ جولائی - مہاتما گاندھی نے آج ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے کہا کہ انہوں نے سابرمتی آشرم کو توڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے - یہ آشرم گذشتہ ۱۸ سال سے قایم تھا آپنے فرمایا کہ میں چونکہ ایک تازہ اور مقدس حیات کی طرف متوجہ ہوا ہوں اسلئے ایسا کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اس استفسار پر کہ ایسا اہم کام کرنے کے وجوہ کیا تھے آپنے جواب دیا کہ اس کی وجہ بالکل نمایاں ہے وہ ہزارہا آدمی اپنا سب کچھ ضایع کر چکے ہیں جنہوں نے تحریکات میں میرے لئے حصہ لیا ہی دیہاتیوں کی تکلیفات کا ذکر سنکر میں نے محسوس کیا ہی کہ مجھے بھی کوئی اہم عملی اقدام کرنا چاہئے - اب سوال یہ ہے کہ میں کونسی قربانی کر سکتا ہوں اس بین پر میری کوئی چیز نہیں لیکن چند ایسی چیزیں ہیں کہ جو اگر میری نہیں تو بیش قیمت یقیناً ہیں - ان بیش قیمت چیزوں میں سے ایک آشرم ہے - اور میں نے محسوس کیا کہ اپنی زندگی کے ایک مقدس مقصد کی تکمیل کے لئے آشرم کے رہنے والوں کو اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دوں - اور انہیں اس کام سے روک دوں جسمیں وہ گذشتہ سالوں سے مصروف ہیں - مسرت سے یہ اعلان کر سکتا ہوں کہ آشرم کے تمام رہنے والوں نے یہ یقین کر لیا ہے کہ قربانی کرنیکا وقت آپہنچا ہے -

اس استفسار پر کہ آشرم کی سرگرمیوں کا کیا انجام ہوگا مہاتما جی نے جواب دیا کہ اسکا جواب ذرا مشکل ہے - مگر میں عمومی حیثیت سے یہ کہسکتا ہوں کہ اگر ان سرگرمیوں میں کچھ صداقت تھی اور وہ ہندوستان کے لئے مفید تھیں تو وہ آشرم کے بغیر بھی جاری رہیں گی - مثلاً کھادی کا کام آشرم کے بغیر بھی جاری رہیگا - آشرم میں صرف ایسے تجربات کئے جاتے تھے کہ جس سے بہتر چرخہ ایجاد کریں مدد ملتی ہر جیوں کو مدد اور پارچہ بافی کے کام کی تعلیم دیجاری تھی یہ بہت ہی اہم کام تھے - لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ کام آشرم کے بغیر بھی جاری رہیں گے -

اس استفسار پر کہ وہ اب کیا کرنے والے ہیں مہاتما جی نے جواب دیا کہ میں اس وقت یقین کیساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا - لیکن مجھے امید ہے کہ چند دنوں تک میں ایک بیان اور دوں گا -

میرے پروگرام کے متعلق

پیشین گوئیاں نہ کیجائیں

مہاتما جی کا اعلان

احمد آباد ۲۹ جولائی - ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے نے آج مہاتما جی سے ملاقات کی - نمایندہ مذکور نے سوال کیا کہ لوگوں کے دلوں میں جو اندیشہ ہی کہ کانگریس کمیٹیوں کے معطل کر دیے جانے سے ملک میں بدنظمی کا دور دورہ ہو جائیگا اسکے متعلق آپ کا کیا خیال ہے مہاتما جی نے فرمایا کہ اس سوال کی تہ میں بہت حد وہ غلط فہمی ہے جو صورت معاملات کے متعلق عوام میں پائی جاتی ہے - یہ سوال کرنے والے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اسوقت سارے ملک میں ایسی کانگریسی جماعتوں کا جال بچھا ہے جو قانون کی رو سے کام کرنے کی مجاز ہیں - اور جن کو قایم مقام صدر کانگریس نے توڑ دیا ہے - حقیقت یہ ہے کہ جو کانگریسی جماعتیں اسوقت کام کر رہی ہیں وہ سب کی سب خلاف قانون ہیں - کام کرنے والی کانگریسی جماعتیں درحقیقت خفیہ انجمنیں ہیں، اور جو چیز بدنظمی کا موجب ہو سکتی ہے وہ خفیہ انجمنوں کا وجود ہے ان خفیہ انجمنوں کی وجہ سے - بدنظمی پیدا ہو جانے کا امکان تھا اور قایم مقام صدر نے کانگریس کمیٹیوں کو معطل کرنے کے متعلق جو کارروائی کی ہے ہمیں اس امکان کو پیش نظر رکھ لیا گیا ہے کہ اب اگر کوئی بدنظمی پیدا ہوگی تو افراد تک محدود رہے گی -

کانگریس کے بچاؤ کی واحد تدبیر

مسٹر اینے کی اس کارروائی کے خلاف جو نکتہ چینی کی گئی ہے میں اسے جتنا زیادہ پڑھتا ہوں اتنا ہی زیادہ مجھے اس بات کا یقین ہوتا جاتا ہے کہ جوں جوں وقت گذرتا جائیگا لوگ اسی کارروائی کی ضرورت اور اس کی خوبیوں کو سمجھنے لگیں گے یہی ایک کارروائی تھی جس سے کانگریس کو یعنی قومی عزت کو اور قومی اسپرٹ کو بچایا جا سکتا تھا - جو عوام کے اندر پیدا ہو گئی ہے

ستیہ گرہ آشرم کی حوالگی کا سوال

اس سوال کے جواب میں کہ اخبارات میں اس مطلب کی خبر جو شایع ہوئی ہے - کہ آپنے ستیہ گرہ آشرم کی ضبطی کے خیال سے گورنمنٹ کو خود ہی ایک چٹھی لکھی جسمیں یہ تجویز پیش کی ہے کہ گورنمنٹ آشرم پر قبضہ کرلے آیا وہ صحیح ہے یا نہیں مہاتما جی نے فرمایا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ واقعات کے متعلق پیشین گوئی کرنے کے بجائے صبر کے ساتھ واقعات کے ظہور کا انتظار کریں

سول نافرمانی کا پروگرام

اس سوال کے جواب میں کہ آیا آپ نے سول نافرمانی کے متعلق اپنا پروگرام طے کرلیا ہی مہاتما جی نے فرمایا کہ اسمیں شک نہیں کہ خیال میں بہت سی اسکیمیں موجود ہیں جن کو گنوانا بے سود ہوگا - لیکن جونہی کوئی اسکیم کوئی واضح شکل اختیار کرلے گی میں بڑی خوشی کے ساتھ اُسے پبلک کے سامنے رکھ دونگا - لیکن پبلک کے سامنے رکھنے سے پیشتر اُسے گورنمنٹ کے علم میں لاؤنگا

سول نافرمانی کی مہم کب شروع ہوگی

اس سوال کے جواب میں کہ آیا آپ اپنے سول نافرمانی کی مہم کا آغاز یکم اگست کو کریں گے - اور کسی اور کو بھی اسمیں شریک ہونے کی دعوت دیں گے مہاتما جی نے فرمایا کہ یہ مہم یکم اگست کو شروع ہوگی یا کب میں کچھ نہیں کہہ سکتا تاہم اس میں شک نہیں کہ میرے دوست اس مہم میں شریک ہوں گے مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی تعداد کتنی ہوگی -

گاندھی جی ۴ لاکھ کی جائداد حکومت کی نظر کر رہے ہیں

سابرمتی آشرم کی سپردگی کے متعلق حکومت بمبئی کے نام مکتوب

گاندھی جی کا حیرت انگیز اور ناقابل فہم اعلان

احمد آباد - ۲۸ جولائی اب اس بات کی تصدیق ہوگئی ہے کہ گاندھی جی نے بمبئی گورنمنٹ کو ایک خط لکھا ہے جسمیں انہوں نے پیشکش کی ہے کہ وہ آشرم کی کل جائداد جسکی ملکیت ۴ لاکھ ہے رضا کارانہ طور پر گورنمنٹ کے حوالے کر دینے کے لئے تیار ہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ گاندھی جی کو خیال ہے کہ چونکہ آشرم کے زیادہ تر نوجوان گرفتار ہو جانیکا ارادہ رکھتے ہیں اسلئے گورنمنٹ آشرم کی جائداد کو ضبط کرے گی - اس سے بہتر یہ ہے کہ ساری جائداد ہی گورنمنٹ کے حوالے کر دی جائے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی آشرم کی منقولہ جائداد اپنے دوستوں یا پبلک انسٹی ٹیوشن کے حوالہ کر دیں گے - بشرطیکہ گورنمنٹ اس کے برعکس کارروائی نہ کرے

اخبارات کے نمائندوں نے گاندھی جی سے یہ سوال دریافت کیا کہ سابرمتی آشرم کسطرح توڑا جائیگا - اور کون اسکا چارج لے لیگا - گاندھی جی نے جواب دیا کہ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جسکا بہتر جواب حکومت ہی دے سکتی ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ جب آشرم کے لوگ اُسے خالی کر دیں گے تو وہ قدرتی طور پر حکومت کے قابو میں آجائے گا - تاہم یہ سوال بھی قبل از وقت ہے کہ چند روز میں سب کو معلوم ہو جائیگا کہ آشرم کی جائداد کا کیا حشر ہوگا - گاندھی جی سے یہ دریافت کیا گیا کہ آپ جائداد منقولہ کیطرف بھی اشارہ کرتے ہیں گاندھی جی نے جواب دیا کہ اس سوال کا جواب دو تین روز میں معلوم ہو جائیگا

معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے حکومت بمبئی کے نام اس سلسلہ میں ایک مکتوب روانہ کیا ہے - جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے - بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ گاندھی جی نے آشرم کو حکومت کے حوالے کیے جانے کے متعلق خبر کی تردید کی ہے -

گاندھی جی اور مسٹر اینے نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے

کانگریس کمیٹیوں کو توڑنے کا اُنھیں کوئی حق نہیں تھا

بابو پرشوتم داس ٹنڈن کا غم و غصہ

لاہور - ۳۰ جولائی - بابو پرشوتم داس ٹنڈن پریذیڈنٹ سروانٹس آف دی پیپل سوسائٹی نے کانگریس کی آئندہ پالیسی اور آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ مدعو کرنے کی ضرورت کے متعلق نمائندہ پریس کیساتھ دوران ملاقات میں فرمایا کہ میں اس تجویز پر متفق ہوں کہ موجودہ سیاسی صورت حالات اور شری ایت اینے کے بیان پر غور کرنے کے لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ مدعو کی جائے - شری ایت اینے نے کانگریس کمیٹیوں اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے توڑنے کا حکم دیکر کانگریس کے آئین کی خلاف ورزی کی ہے کیونکہ کانگریس سے ملحقہ انجمنوں کو توڑنے کی ہدایات صادر کرنا مسٹر اینے کے بیان سے باہر ہے - کسی کانگریس کمیٹی یا شری ایت اینے کو کسی کانگریس انجمن کو توڑنے کا اختیار نہیں تھا - اسلئے یہ ضروری ہے کہ شری ایت اینے کے بیان کے خلاف جو اعتراضات کیے گئے ہیں انپر اور پونا کانفرنس سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ مدعو کیجائے - پونا کانفرنس محض ایک غیر ضابطہ اجتماع تھا لیکن شری اینے نے کانفرنس کے فیصلہ جات کی بھی پوری پوری پابندی نہیں کی معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چند ممبروں کی رائے کو ہی جن میں سے کئی قومی جدوجہد کی تحریک کو بند کرنے کے حق میں تھے - مقدم خیال کیا گیا - قومی نقطہ نگاہ سے انفرادی سول نافرمانی کی کامیابی کی مجھے کوئی امید نہیں ہے اگرچہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ خاص حالات میں یہ طریقہ کار کامیاب ہو سکتا ہے - ذاتی طور پر میں انفرادی سول نافرمانی جاری کرنے یا تحریک سول نافرمانی کو غیر مشروط طور پر واپس لینے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا -

گاندھی جی کے ۲۶ جولائی کے بیان کے متعلق بابو پرشوتم داس نے فرمایا کہ میں نے آج صبح گاندھی جی کا بیان اخبارات میں پڑھا ہے اور مجبور ہو کر مجھے کہنا پڑتا ہے کہ میں اس معاملہ میں اُن سے متفق نہیں ہوا ہوں - اور اُن کے بیان نے میری رائے میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی ہے -

گاندھی جی کو گرفتار کر لیا گیا

رات کو دو بجے آشرم پر چھاپہ، ۳۳ طلبہ گرفتار، کستوری بائی گاندھی اور ڈیسائی گرفتار

حکومت بمبئی کو ایک اور تار، روانگی کا نظارہ

احمد آباد یکم اگست - ٹیلیفونی اطلاع مظہر ہے کہ آج رات کو ایک بجے چالیس منٹ پر گاندھی جی، مسز کستوری بائی گاندھی، اور مسٹر ڈیسائی پرائیویٹ سکریٹری گاندھی جی کو سیٹھ رنچھوڑ داس کے بنگلہ پر جب کہ یہ لوگ سو رہے تھے - گرفتار کر لیا گیا - آشرم کے ۳۳ ارکان بھی جب کہ وہ آشرم میں سو رہے تھے - گرفتار کر لئے گئے -

پہلے کی اطلاعات

شملہ ۳۱ جولائی - گاندھی جی اور حکومت بمبئی کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ شایع کر دی گئی ہے -

یہاں کے سرکاری حلقوں میں اس امر کے متعلق قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ آیا گاندھی جی نے اپنی گرفتاری کے لئے کافی مسالہم پہونچا دیا ہے اور کیا حکومت ان کو کل صبح سابرمتی آشرم سے موضع راس کی طرف روانگی پر گرفتار کرے گی -

حکومت بمبئی کو دوسرا تار

سکریٹری بمبئی گورنمنٹ کو گاندھی جی نے آج ایک تار روانہ کیا ہے - جسمیں لکھا ہے کہ میں منگل کی صبح کو سابرمتی آشرم خالی کر دونگا - اگر آزاد رہا تو تھوڑی تھوڑی دور چلکر دیہات کا دورہ کرونگا - اور موضع راس تک پہونچونگا یہاں کے دیہاتیوں نے بہت زیادہ صدمے برداشت کیے ہیں میں وہاں انکی تالیف قلب کے لئے جا رہا ہوں -

میں نہیں چاہتا کہ دیہاتیوں کو سول نافرمانی کی ترغیب دوں - لیکن کانگریس کے فیصلہ کے مطابق اُن کو انفرادی سول نافرمانی کی دعوت ضرور دی جائے گی - لسی کے ترک اور شراب فروشوں سے ترک شراب فروشی کے متعلق گفتگو کروں گا - جو لوگ بدیشی پارچہ بیچتے ہیں میں اُن سے صرف کھدر فروخت کرنے کی درخواست کرونگا - عوام سے کہونگا کہ وہ کانگریس کا تعمیری پروگرام چلائیں ہندوستی چھوت چھات کے ختم کرنے کی اپیل کرونگا - میں اور میرے ساتھی یہاں سے بالکل خالی ہاتھ روانہ ہوں گے اور دنیا کی مہربانی پر بھروسہ کرینگے اگر میں گرفتار ہو گیا تو ۳۳ افراد جن میں گیارہ عورتیں ہیں کوچ جاری رکھینگی

سابرمتی آشرم کا حال

احمد آباد ۳۱ جولائی - سابرمتی آشرم قریب قریب خالی ہو گیا ہے - گاندھی جی آج رات کو یہاں نہیں سوئینگے شام کی دعا کے بعد آپ نے آشرم والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ :-

"ہم نے اٹھارہ سال تک آشرم کے ذریعہ خدمت کی ہے اور اُس خدمت ہی کی خاطر اس آشرم کو توڑا جا رہا، اسکا دوبارہ قائم ہو جانا آپ کی حضرات کی مرضی پر ہے - اب ہر آشرم والا بذات خود اپنی جگہ ایک آشرم ہوگا اور اپنی ذمہ داریوں کو بوجوہ احسن پورا کرے گا"

جس وقت آشرم خالی کیا جا رہا تھا طالب علموں اور ان کے والدین اور دیگر احباب رو رہے - گاندھی جی کا آج یوم خاموشی تھا - اسلئے سب کو لکھ کر صبر کی تلقین اور آئندہ طریق کار کی ہدایات دے رہے تھے

قرطاس ابیض کی اسکیم میں مزید کمی

شملہ ۲۹ جولائی - سر ہری سنگھ گوڑ نے مسٹر گیا پرشاد سنگھ ایم، ایل، اے کو انگلستان سے ایک مکتوب تحریر کیا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ لندن میں سیاسی صورت حالات ہمارے لئے نہایت مکدر ہے - مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ بعض تحفظات میں کمی ہو جائے تو ہو جائے ورنہ قرطاس ابیض میں ہمارے مطابق ردو بدل ہونے کی بھی توقع نہیں ہے -

کانگریسیوں کیلئے بہترین طریقہ کار کیا ہے

گاندھی جی کا تازہ بیان، سابقہ خیال کی تائید

میں انگریزوں کا دوست ہوں

احمد آباد ۳۱ جولائی - گاندھی جی نے آج شب کو جو بیان دیا ہے - اسمیں لکھا ہے کہ کانگریسی لوگوں کو موجودہ صدر کے فیصلہ کے خلاف رائے زنی کرنے اور شور مچانے میں اپنی قوتیں صرف نہیں کرنی چاہئیں - بلکہ انہیں اب جلد تعمیری کام میں لگ جانا چاہئے میں پھر اسبات کا اعادہ کرتا ہوں کہ صدر کانگریس نے جو طریقہ عمل بھی اختیار کیا - وہ بہترین چیز تھی اور یہ بھی کہ وہ بالکل آئینی طریقہ کار تھا - میں کانگریسیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جلد تعمیری کام میں لگ جائیں - اور انہماک و خلوص کیساتھ اسکو کامیاب بنائیں - اور پھر دیکھیں کہ کانگریس پہلے سے بھی زیادہ مستحکم اور طاقتور جماعت بن جاتی ہے یا نہیں

انگریزوں سے خطاب آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کا میں دشمن ہوں - نہیں - جب بادل پھٹ جائیں گے تو حقیقت کا نور نکل آئے گا - مگر اب میں جرأت کیساتھ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ ایک دن وہ آنے والا ہے کہ جب آپ دیکھیں گے کہ میں انگریزوں کا دشمن نہیں بلکہ بڑا دوست ہوں -

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں ہندو مہاسبھا کی شہادت

لندن ۳۱ جولائی - جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں ہندو مہاسبھا کی آج شہادت ہوئی کل مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کی شہادتیں ہونگی - جائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے ۲۳ روز تک ۲ جون سے شہادتیں سنی ہیں - جسمیں سر سموئیل ہور نے پورے ۹ روز تک شہادت دی ہے جو ایک زبردست تاریخی کارنامہ ہے -

۴۰ گھنٹہ تک آپ کی تقریر ہوئی جسکے دوران میں آپنے ۳۰ ہزار سوالات کا جواب دیا - سر سموئیل ہور کی ہر جگہ تعریف ہو رہی ہے

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر کا نوٹس

پریڈ کانپور میں تانگہ و اکہ اسٹینڈ (تانگہ و اکہ کھڑے ہونے کی جگہ) بنانے کے لئے ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں جو کہ ۱۲ - اگست ۳ ½ بجے دن تک وصول کیے جاویں گے -

ٹنڈر فارم ۱۲ ر اگست ۳ ½ بجے دن تک میونسپل انجنیر کے دفتر سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر مل سکتے ہیں -

دیگر اطلاعات، میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے روزانہ کاموں کے وقتوں میں ۱۱ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک حاصل کی جا سکتی ہیں -

دستخط بابو برجندر سروپ
بی، اے، ایل، ایل بی ایڈووکیٹ
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

دھلے - ۲۹ جولائی - تجارہ میں اہیروں اور میووں میں فساد ہو گیا جسمیں غضب لوٹ مار ہوئی - کہا جاتا ہے کہ تازہ فساد جو مویشیوں پر ہوا تھا - ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا ہے - فساد کے سلسلہ میں متعدد اہیروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے -

سپاس نامہ

بحضور لامع النور ہزاکسلنسی نواب کیپٹن سر حافظ محمد احمد سعید خاں کے سی ایس آئی کے سی آئی ای، ایم بی ای، گورنر صوبہ متحدہ دام اقبالہ وجلالہ

عالیجاہا! ہم ممبران لیڈیز کلب ایٹہ۔ انتہائے خلوص اور عقیدت کیساتھ حضور والا کی تشریف آوری پر اظہار خیر مقدم کرتے ہیں۔ حضور والا کا ہماری ناچیز اور حقیر دعوت پر تشریف لانا مختلف حیثیات سے مسرت بخش اور نیک فال ہے۔

اوّل تو یہ کہ ہندوستان کا طبقہ لنسواں ابتک جس گوشۂ گمنامی اور کس مپرسی میں رہا ہے۔ اُسکو اپنی پذیرائی کا شرف عطا فرماکر جناب نے ہندوستان کے عالم لنسواں کو مشرف و مفتخر بنایا۔

دوسرے یہ کہ حضور والا پہلے گورنر ہیں جو کلیتہً ہمارے ہیں اور ہم ہیں سے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اور ہم کو قوی امید ہے کہ وہ دن دور نہیں ہے جب ممالک متحدہ کا یہ دورِ سعید ہندوستان کا عہد مسعود ہوگا۔

حضور والا! لیڈیز کلب ایٹہ کی ابتدا ۱۹۳۲ء میں تحریک چند خواتین ایٹہ ہوئی۔ اور اس کی ابتدائی کامیابی وکامرانی کا سہرا مسز سلیٹر و مس جولس اور اُن کی ہمشیر کے سر ہے کچھ عرصہ تک اسکو وہ قبول عام نصیب نہیں ہوا جس کی توقع تھی یا جسکا یہ سزاوار تھا لیکن ایٹہ کے سابق کلکٹر مسٹر کے، پرشاد کی اہلیہ محترمہ کے صدر منتخب ہونے کے بعد موصوفہ کی سعی پیہم سے اس کلب نے ترقی کرنی شروع کی۔ اُن کی بے لوث اور بیدریغ کوشش اور فیاضی ہمارے مقاصد کی تکمیل میں ہمیشہ معین ہوئی۔ موصوفہ کے تشریف لیجانے کے بعد جناب مہارانی کلاوتی کنور صاحبہ اودہ گڑھ صدر منتخب ہوئیں۔ اور اُن کی سرپرستی میں کلب روز افزوں ترقی پر ہے۔

حضور والا! یہ کلب جن ضروری مقاصد کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا گیا تھا۔ وہ تدریج بروئے کار آتے رہے۔ موسیقی اور بعض دیگر ایسے تفریحی و ورزشی مشاغل کا انتظام کیا گیا ہے جو مستورات کیلئے موزوں ہیں۔ وقتاً فوقتاً حفظان صحت سے متعلق میجک لینٹرن لیکچرس بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس سال ہمارے کلب کی نگرانی و سرپرستی میں شیرخوار بچوں اور زچہ و بچہ کی نگرانی اور تربیت کے انتظامات کی نمایش بھی منعقد کی گئی ہے ممبران کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ گو ابھی بہت سے مراحل طے کرنے ہیں۔ تاہم ہم کو اس احساس سے تقویت حاصل ہے کہ اس کلب نے خواتین میں وہ بیداری پیدا کردی ہے جسکی ضرورت تھی۔ اور جس کے ہم متمنی تھے۔ اس کلب کے کارنامہ کا اعتراف مقامی حکام اور حکومت نے بھی کیا ہے جسکے لئے ہم گورنمنٹ کے شکر گذار ہیں۔

حضور والا! ہماری دیرینہ آرزو یہ رہی ہے کہ ہمارے کلب کی کوئی مستقل عمارت ہو۔ اب تک ہمارا اجتماع مشن اسکول کے احاطہ میں ہوتا رہا ہے۔ مگر حال میں ہم کو ایک قطعہ اراضی نزول ٹپہ پر حاصل ہوگئی ہے۔ جس کیلئے ہم مسٹر دیوی سہائے چیرمین میونسپل بورڈ وجناب خان بہادر مرزا محمد حسین صاحب کلکٹر ایٹہ کے خاص طور پر سپاس گذار ہیں۔ ہم کو اس امر کے احساس اور اظہار پر انتہائی مسرت ہے۔ کہ عنقریب ہمارے کلب کی صدر جناب مہارانی صاحبہ موصوفہ کلب کی ایک مستقل عمارت تعمیر کرنے میں گرانقدر امداد فرمانے والی ہیں۔ اور ہماری دعا ہے کہ محترمہ مہارانی صاحبہ کی یہ اولوالعزمی اور فیاضی اُن لوگوں کی جذبۂ اولوالعزمی اور فیاضی کی محرک ہو جو تعلیم یافتہ اور روشن خیال ہیں اور جو طبقہ لنسواں کی صلاح اور فلاح کو ہندوستان کی صلاح اور فلاح سے وابستہ سمجھتے ہیں۔

عالیجاہا! حضور والا اس صوبہ کیلئے باعث فخر ہیں۔ ہمارے ناچیز کلب کا سنگ بنیاد حضور والا کے دست مبارک پر نصیب ہونا فال نیک ہے۔ ہم نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور والا اس کلب کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے نصب فرماکر ہماری عزت افزائی فرمائیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ کلب حضور والا کی سرپرستی میں اور دیگر مخیر اصحاب کی سیرچشمی سے ان مقاصد میں تکمیل میں معین ہو جو بانیان کلب کے پیش نظر ہیں

آخر میں ہم جملہ ممبران کلب حضور والا کے شکر گذار ہیں کہ حضور والا نے قدم رنجہ فرماکر ہم سب کو اپنا ممنون منت پذیر بناکر مشرف و مفتخر بنایا۔

ہم ہیں حضور والا کے عقیدتمند و سپاس گذار

۲۷ر جولائی ۱۹۳۳ء — ممبران لیڈیز کلب ایٹہ

ہزاکسلنسی گورنر کا جواب؟

ہزاکسلنسی کیپٹن نواب حافظ سر محمد احمد سعید خاں کے سی ایس آئی، کے سی آئی ای۔ ایم بی ای آف چھتاری گورنر ممالک متحدہ آگرہ واودھ نے لیڈیز کلب ایٹہ کے سپاس نامہ کے جواب میں ۲۸ر جولائی ۱۹۳۳ء کو مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:—

خواتین محترم!

میں ممنون ہوں کہ ایٹہ کے زمانہ قیام میں آپنے اپنے کلب میں حاضری کی دعوت دیکر مجھے اپنی مفید تحریکات کے مطالعہ اور ان کے متعلق ذاتی معلومات حاصل کرنیکا موقع دیا آپ کے سپاسنامہ میں اپنی ذات کی لسنبت ان پرخلوص اور عنایت آمیز خیالات کو سنکر جنکا آپنے ازراہ کرم ابھی تذکرہ فرمایا ہے۔ باور کیجئے۔ میں اپنے دل کو احسانمندی اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز اور زبان کو ان کے اظہار سے قاصر پاتا ہوں آپ کا یہ فرمانا کہ میں آپکا ہوں میرے لئے ہمیشہ سرمایہ افتخار رہے گا۔

تنظیم اور آزادی کے اس دور میں جب کہ ہر جماعت اور حیات انسانی کا ہر شعبہ اپنے اندر ایک خاموش لیکن نمایاں انقلاب کے آثار محسوس کر رہا ہے۔ تعجب تھا کہ اگر آپ کا طبقہ ان انقلابی کیفیات سے متاثر نہ ہوتا۔ آپکے کلب کا قیام ان ہی ذہنی اور علمی انقلاب کے اثرات کا رہین منت ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عالم لنسوان کی بیداری اولاد آدم کی بیداری کے مرادف ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اسوقت اپنے محدود دائرہ اثر میں انسانیت اور مدنیت کی جس خدمت کے انجام دینے میں سرگرم عمل ہیں وہ ہر طرح قابل ستائش ہے۔ جن مقاصد کو پیش نظر رکھ کر آپنے یہ کلب قایم کیا ہے۔ وہ یقیناً بلند اور مفید ہیں اور مجھ کو امید ہے کہ آپ کا عزم راسخ موانع اور مشکلات کی موجودگی کے باوجود ان کی تکمیل میں آپکا معاون ہوگا۔

معزز بہنو! مجھے اسوقت آپ کی ذمہ داریوں کے متعلق اس سے زیادہ کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ اُن تبدیل شدہ حالات میں آپ کی قوم آپ کا وطن، آپکے طریقہ کار اور طرز عمل کو غور سے دیکھ رہی ہیں۔ اور اُن کے خوشگوار نتائج کے ظہور کا بیچینی کیساتھ انتظار کر رہے ہیں آج کے شیرخوار بچے جو کل بڑے ہوکر موجودہ نسلوں کو ملک اور قوم کی خدمت کے بار سے سبکدوش کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے تو اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کرونگا کہ وہ وقت آپکے لئے ایک امتحان کا وقت ہوگا جب کہ دنیا میں آپ کی تحریکات کے نتائج اور آپ کی کوششوں کے ثمرات ایک نقاد کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے جب وہ وقت آئے اور مورخ اُس دور کی تہذیب اور تمدن کی تاریخ مرتب کرنے اور آپ کی تحریکات کا تجزیہ کرنے کے لئے اپنا قلم اٹھائے تو میری دعا ہے کہ آپ اُس امتحان میں پورا اتریں اور آنیوالی نسلیں جو آپکے تربیت میں پلکر جوان ہوں اُن کے دل اور دماغ عزم، ایثار، اخوت، محبت، خلوص وفاکیشی، صلح جوئی، اور عافیت کوشی کے جذبات سے معمور ہوں اور دنیا آپکے فیض تربیت سے امن وراحت کی ایک جنت معلوم ہو۔ جسکے رہنے والوں کے ذہن رشک وحسد، بغض وعناد اور غضب ورقابت کے لیت اور ریک جذبہ سے یکسر خالی نظر آئیں۔ عزیز بہنو! سعدی شیرازی کے یہ زریں خیالات کہ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چوں عضوے بہ درد آورد روزگار
نماند دگر عضوہا را قرار

میری زندگی میں ہمیشہ میرے پیش نظر رہے ہیں کیا آپ ان تعلیمات کی روشنی میں دنیا کو عالمگیر اخوت انسانی کا درس دینے کے لئے اپنی قوتوں کو بروئے کار نہ لائیں گی۔ ہم ایک زمانہ سے رنگ ونسل کے امتیازات کا تماشہ دیکھ رہے ہیں اب ضرورت ہے کہ آپ اُٹھیں اور اہل وطن کو صلح وآشتی کا پیغام پہونچاکر انھیں مذہب اور اعتقادات کے خلاف کے باوصف ایک خداترس انسان کی طرح زندگی بسر کرنے کی دعوت دیں۔

محترم بہنو! ناسپاسی نہ ہوگی اگر اس سلسلہ میں میں آپکے ساتھ شریک ہوکر مسز سلیٹر و مس جولس اور اُن کی ہمشیر اور آپکے ضلع کے سابق ہردلعزیز کلکٹر مسٹر کے پرشاد کی روشن خیال رفیقۂ حیات کی کوششوں کا اعتراف نہ کروں جنھوں نے خالص خدمت گذاری کے جذبہ سے متاثر ہوکر اپنے اپنے وقت میں آپ کو اس کلب کی بنا اور قیام کی جانب متوجہ کیا۔ وہ ہم سب کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اُن کی کوششیں کے نتائج کو آنیوالی نسلیں فخر اور شکر گذاری کیساتھ یاد کریں گی۔ مجھے مہارانی صاحبہ اودہ گڑھ کی توجہ اور اس کلب کے ساتھ اُنکی عملی دلچسپی کی جانب اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ریاست اودہ گڑھ کی اولوالعزمی اور فیاضی ضرب المثل ہے۔ آپکے مقاصد کیساتھ موصوفہ کی ہمدردیاں آپ کی کامیابی کی ناقابل انکار ضمانت ہیں میں امید کرتا ہوں کہ اُن کی سرپرستی اور عہد صدارت میں آپکے تمام منصوبے پایۂ تکمیل کو پہونچ جائیں گے جنکی آپ بجا طور پر متمنی اور آرزومند ہیں۔

آخر میں میں آپ کی عنایت کا جو آپنے ازراہ کرم مجھے اسوقت یہاں مدعو فرماکر اور اس کلب کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی خدمت سپرد کرکے اظہار فرمایا ہے۔ سچے دل سے ایک دفعہ اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا آپ کے ارادوں میں برکت اور کوششوں میں کامیابی عطا فرمادے آمین۔

مسٹر لائڈ جارج کانگریس کیساتھ سمجھوتہ کرنیکے حق میں

حکومت برطانیہ کی موجودہ پالیسی پر نکتہ چینی

لندن ۲۸ر جولائی مسٹر لائڈ جارج سابق وزیر اعظم برطانیہ نے ایک بیان کے دوران میں ہندوستان کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ گورنمنٹ ہندوستان کے ان لوگوں کیساتھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے جنکو اپنے ملک میں کوئی اثر رسوخ حاصل نہیں اور اس جماعت کو اس نے نظر انداز کردیا ہے کہ جو حقیقی معنوں میں ہندوستان کی سب سے بڑی نمایندہ جماعت ہے۔ اور جسکا اقتدار عام ہندوستانی تسلیم کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کی پالیسی کبھی کامیاب نہیں۔ اگر آج میں برسر اقتدار ہوتا تو ملک کی سب سے بڑی بااثر جماعت سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرتا۔

گورنمنٹ برطانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ جب تک ہندوستان کی سب سے زیادہ بااثر جماعت کو ساتھ ہمارا سمجھوتہ نہ ہوجائے۔ اسوقت تک ہمیں ہندوستان کو مزید اصلاحات نہیں دینی چاہئیں۔ ورنہ ہندوستان کو اصلاحات دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پولٹیکل اقتدار ہمارے مخالفوں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ اسلئے جب تک اس بااثر جماعت کو بنیادی اصول تسلیم کرنے پر آمادہ نہ کیا جائے اسوقت تک ہمیں ہندوستان میں مزید اصلاحات رائج کرنے کا خیال نہ کرنا چاہئے۔

مہاتما گاندھی کے متعلق مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ مہاتما جی بڑے بھاری سیاست داں ہیں۔ اور میں اپنے پولٹیکل دماغ سے ان کے پولٹیکل دماغ کی تعریف کرتا ہوں جب مہاتما جی گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں لنڈن آئے تھے تو میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں اس ملاقات میں ان کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوا تھا حال ہی میں بعض واقعات کی بنا پر مسٹر جارج لائڈ کے متعلق یہ خیال پیدا ہوگیا تھا........ اور اس خیال کا کھلم کھلا اظہار بھی کیا گیا تھا کہ مسٹر لائڈ جارج کم از کم جہاں تک ہندوستان کی سیاسیات کا تعلق ہے چرچل پارٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ مسٹر لائڈ جارج نے مندرجہ بالا بیان سے خیال کا ازالہ کرنے کے لئے دیا ہے۔

ہندوستان کے متعلق کانفرنسوں کی مخالفت

چرچل اور لائڈ جارج کی دوستی

لندن ۲۷ر جولائی۔ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے بارے میں مسٹر لائڈ جارج کی تقریر سے دارلعوام کے لابی حلقوں میں کافی دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ کانفرنسوں کی بزور مخالفت کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ وہ ہندوستان کے متعلق کانفرنسوں اور کمیٹیاں مقرر کرنے کے خلاف ہیں۔ آپ ان کو تشویش کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور آپ کے خیال میں مسئلہ ہند کو حل کرنے کا یہ بہترین طریقہ نہیں ہے

معاصر ٹائمز کا پارلیمنٹری نامہ نگار رقمطراز ہے کہ کچھ عرصہ سے یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ مسٹر لائڈ جارج ہندوستان کے متعلق حکومت کی تجاویز کو مخالفت کرنے کی جدوجہد میں مسٹر چرچل کیساتھ شامل ہونے پر غور کر رہے ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ موسم خزاں میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے تک آپ کسی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے مداخلت کرنے کے لئے وہ موقع بہترین ثابت ہوگا۔

صوبہ متحدہ میں تخفیف لگان اور مالگذاری کا نیا فارمولا

اس فارمولا کی پیچیدگیوں کی تشریح

از جناب خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب ایم، ایل سی

یہ بات قابل افسوس ہو کہ زمینداروں اور کاشتکاروں میں اس نئے فارمولہ کے متعلق جو گورنمنٹ نے ارزانی اور گرانی اجناس کی بنا پر خود بخود تخفیف ہو جانے کے متعلق بنایا ہی کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ اکثر اسکو پورے طور پر سمجھ نہیں سکے۔

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ دفعہ ۳۷ قانون قبضہ اراضی آگرہ اور دفعہ ۱۵ قانون لگان اودھ تخفیف لگان مالگذاری کے متعلق ہیں۔ اول الذکر دفعہ میں یہ درج ہے کہ لگان کی تخفیف و مالگذاری کے تناسب سے ہو گی۔ اودھ کے قانون میں یہ شرط ہی کہ لگان کی تخفیف مالگذاری کی تخفیف سے دو چند ہو گی۔ جب کاشتکار و نیز اجناس خوردنی کے نرخ میں یکا یک کمی ہو جانے کی مصیبت پڑی تو گورنمنٹ کو اس سے نجات دلانے کے لئے لگان میں کمی کرنا پڑی لیکن وہ قانون لگان آگرہ اور اودھ کی دفعات کی رو سے تناسب کے ساتھ لگان و مالگذاری میں تخفیف نہیں کر سکی۔ کونسل کے زمیندار ممبروں نے کونسل میں بھی صدائے احتجاج بلند کی لیکن گورنمنٹ اپنی پالیسی پر قایم رہی اور اُسنے یہ دلیل پیش کی کہ قانون لگان آگرہ اودھ میں جو وقت یہ دفعات قایم کی گئی تھیں تو اس قسم کی ارزانی کے پیش آجانے کا خیال بھی نہ تھا۔ نرخ اجناس کے اس قدر نیچے گر جانے پر جسکی مثال اس سے قبل نہیں پائی جاتی۔ قدرتی طور پر یہ ناممکن تھا کہ قانون کی دفعات جو معمولی نقطۂ نظر سے بنائی گئی تھیں اُسکی اصلاح کر سکتیں گورنمنٹ کے اس طرز عمل پر کونسل اور کونسل کے باہر بہت کچھ نکتہ چینی کی گئی، بالآخر گورنمنٹ نے ایک افسر خاص مسٹر سٹے منی ٹرنر آئی سی ایس کو اس کام پر متعین کیا کہ وہ ایک اسکیم تیار کریں جس سے تخفیف لگان و تخفیف مالگذاری میں مناسب نسبت قایم کیجائے۔

تخفیف لگان کا فارمولا

مسٹر ٹرنر نے کئی ماہ کے غور و فکر کے بعد ایک فارمولا بنایا جسکی رو سے لگان و مالگذاری میں خود بخود تخفیف نرخوں کی کافی کمی و بیشی کی بنا پر ہو سکتی ہے۔ یہ فارمولا کمیٹی تخفیف لگان و مالگذاری کے سامنے اپریل گزشتہ میں رکھا گیا تھا۔ طول بحث کے بعد کمیٹی اس نتیجہ پر پہونچی کہ اس سے قبل کہ وہ فارمولے کو منظور کرے یا نامنظور کرے اُسکے سامنے صوبہ کے مختلف ضلعوں کا اسکی بابتہ عملی تجربہ پیش ہو جانا چاہئے۔ ضلع وار تخفیف لگان اور مالگذاری کی فہرستیں جو اس فارمولے کے مطابق ہونگی تیار کیجاری ہیں اور یہ تخفیف لگان کی کمیٹی کے سامنے جو اگست ۱۹۳۳ء کے آخر میں نشست کرے پیش کر دی جائیں گی۔

اس فارمولے کا یہ مطلب نہیں ہو کہ وہ موجودہ لگانوں کو بدلدے بلکہ صرف ایک کلیہ قاعدہ آئندہ لگان و مالگذاری میں تخفیف کے لئے جو نرخ ہائے اجناس کے گھٹنے بڑھنے پر کی جائے بنا دیگا۔

موجودہ سخت شرح لگان کی قدرتی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ ۲۵ سال کے زمانہ میں جو ۱۹۰۵ء سے شروع ہوا..... گرانی اجناس بہت زیادہ بڑھ گئی۔ سنہ ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۵ء کے درمیان گیہوں کا اوسط نرخ ڈھائی روپیہ فی من تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء کے بعد تیزی کیساتھ قیمتیں بڑھنے لگیں۔ اور سنہ ۱۹۱۰ء میں گیہوں کا نرخ ۵ روپیہ ۱۲ آنہ فی من ہو گیا۔ اور سنہ ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۵ء میں گیہوں کا نرخ اتنا بڑھا کہ ۹ روپیہ فی من فروخت ہوا۔ اور کاشتکاروں نے خوب نفع اٹھایا لیکن اسکے بعد نرخ اجناس گھٹنے لگا اور سنہ ۱۹۲۹ء میں گیہوں ۵ روپیہ من فروخت ہوا۔ اور اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء میں گیہوں کا نرخ ڈھائی روپیہ فی من ہو گیا یعنی گیہوں کا نرخ بالکل وہی ہو گیا جو سنہ ۱۹۰۱ء میں تھا۔ اب مسٹر ٹرنر کے فارمولا میں یہ بات تجویز کی گئی ہے کہ سنہ ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۱ء میں جو لگان کی شرح رہی ہو وہی بنیادی شرح یا معیار قرار دی جائے۔ اور اسی کی بنا پر قیمتوں کے گھٹنے بڑھنے پر معافی ہوا کرے۔ لیکن یہ شرح قسم اراضی کے مطابق ہو گی یعنی ہر قسم کی زمین کے لئے مختلف شرح ہو گئی۔ اور کسی کاشتکار کی تمام اراضی کے لگان کا حساب لگانے کے لئے قسم اراضی کی شرح کے لحاظ سے لگان قایم کرنا پڑے گا۔

اسکے ساتھ یہ امر بھی ملحوظ رکھنا پڑیگا کہ گذشتہ ۳۰ سال کے اندر نہروں اور دیگر اسباب کی وجہ سے زمین کی پیداوار میں ترقی ہوئی ہے۔ اسکے لئے معافی کی شرح مقرر کرنے میں اسکا بھی لحاظ کرنا بہت ضروری ہے۔ اسی لئے بنیادی قیمتوں اور بنیادی شرح لگان کی بنا پر جو معافی واجب سمجھی جائے گی اسمیں ۲۵ فیصدی ترقی اراضی کے لحاظ سے کمی کر دی جائے گی

ایک مثال

مثلاً فرض کیجئے کہ گیہوں اسوقت ڈھائی روپیہ فی من کے حساب سے بکتا ہے اور فرض کیجئے کہ کسی کاشتکار کی زمینوں کا لگان سنہ ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۱ء کی شرح کی بنا پر دس روپیہ ہے اور موجودہ لگان ۱۸ روپیہ ہے تو لگان کی معافی (۱۸ روپیہ - ۱۰ روپیہ) یعنی آٹھ روپیہ ہونا چاہئے۔ یعنی اٹھارہ روپیہ میں سے دس روپیہ کم کر دیا جائیگا لیکن ترقی اراضی کی وجہ سے واقعی معافی آٹھ روپیہ کی ۷۵ فیصدی ہو گی یعنی $\frac{8 \times 75}{100} = 6$ اس طرح اٹھارہ روپیہ لگان رکھنے والی اراضی میں ۶ روپیہ کی معافی ہو گی۔

اسکے علاوہ معافی اسوقت تک ہو گی جب تک کہ قیمتوں میں کم از کم فی روپیہ دو آنہ کا فرق نکل جائے۔ صوبہ آگرہ و اودھ کو اسی غرض کے لئے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ مغربی جسمیں نیشکر کی زیادہ پیداوار ہوتی ہے دوسرا حصہ مشرقی جسمیں دھان کثرت کے ساتھ ہوتا ہے۔ چوتھا حصہ کہ جسمیں معمولاً گیہوں پیدا ہوتا ہے اب غور طلب امر ہے کہ لگان کی معافی کے ساتھ ساتھ مالگذاری کی معافی کی بابت کیا تجویز ہے۔ زمینداران صوبہ آگرہ کے یہ مطالبہ ہے کہ قانون کی دفعہ ۳۷ کی رو سے معافی لگان کے تناسب سے معاف مالگذاری بھی ہونا چاہئے۔ لیکن گورنمنٹ کا اعتراض یہ ہو کہ جن اضلاع میں بندوبست ہوئے عرصہ ہو چکا ہی۔ وہاں یہ طریقہ عمل نامناسب ہی اور رعایت کا باعث ہو جائیگا۔ مثلاً جس ضلع میں ابھی حال میں بندوبست ہوا ہو گا۔ اسمیں بیس لاکھ لگان پر آٹھ لاکھ مالگذاری ہو گی۔ یعنی ۴۰ فیصدی کے حساب سے، لیکن کسی اور ضلع میں جسمیں ۲۵ یا ۲۶ سال پہلے بندوبست ہوا ہو گا۔ اسمیں مالگذاری صرف ۴ یا ۵ لاکھ ہو گی۔

حالانکہ لگان قریب قریب بیس ہی لاکھ ہو گا۔ اگر قانون لگان آگرہ کے دفعہ ۳۷ کے مطابق کارروائی کی جائے تو ایک ضلع والوں کو زیادہ نفع ہو گا اور دوسرے ضلع والوں کو نقصان ہو گا گورنمنٹ اس بات پر تیار تھی کہ مالگذاری اس حد تک گھٹا دے کہ گاؤں کی مالگذاری اُسکے لگان کے لحاظ سے بعد معافی کے صرف ۴۰ فیصدی رہجائے لیکن اگر مسٹر ٹرنر کا فارمولا منظور کر لیا گیا۔ اور اسپر عملدرآمد ہوا تو معافی مالگذاری کی صورت دوسری ہو گی۔

فارمولا کا منشاء

مسٹر ٹرنر کے فارمولا کا منشاء یہ ہو کہ جو مالگذاری تناسب سے بموجب قانون لگان آگرہ یا بموجب قانون لگان اودھ کے آئے اور جو مالگذاری ۴۰ فیصدی کے حساب سے آئے ان دونوں کو جمع کر کے نصف کر دیا جائے یعنی دونوں طریقوں سے جو مالگذاری کی تخفیف کی رقوم ہوں اُن کا اوسط لیلیا جائے مثلاً اگر کسی محال کی مالگذاری جسکا لگان ۳۰۰ روپیہ ہے اور اگر ۲۰ فیصدی لگان میں معافی ہو جائے یعنی ساٹھ روپیہ لگان معاف ہو جائے۔ تین سو میں سے ساٹھ گھٹا دیے تو ۲۴۰ روپیہ ہوئے۔ جو لگان قرار پائیں گے۔ اب اُس پر قانون لگان آگرہ کے بموجب مالگذاری میں تخفیف ۲۰ روپیہ ہونا چاہیے کیونکہ ۲۰ فیصدی معافی دی گئی ہے۔ اور مالگذاری بیس روپیہ کم کر کے ۸۰ روپیہ رہ جانی چاہئے۔ اور ۴۰ فیصدی کے معیار کی بنا پر مالگذاری تخفیف شدہ لگان یعنی دو سو چالیس روپیہ پر چھیانوے ہونی چاہئے۔ مگر مسٹر ٹرنر کی اسکیم کی رو سے اب واقعی مالگذاری ان دونوں رقموں کا اوسط نکال کر ہو گی۔ یعنی $\frac{80 \times 96}{2} = \frac{176}{2} = 88$ مالگذاری ہو گی۔ یہ اسکیم ہے جو گورنمنٹ اختیار کرنے والی ہے گویا گورنمنٹ زمینداروں سے یہ ایک قسم کی مصالحت کر رہی ہے۔ کیونکہ لگان کی معافی زمیندار کی جانب سے کاشتکار کے ساتھ رعایت ہوتی ہے۔ اور مالگذاری کی معافی گورنمنٹ کیجانب سے زمیندار کے ساتھ ہوتی ہے اسیوجہ سے گورنمنٹ نے ایک بیچ کا راستہ اختیار کیا ہے تاکہ زمینداروں پر زیادہ مالی مصیبت نہ واقع ہو۔ اب زمینداروں کا فرض ہے کہ اس تجویز کے نفع و نقصان پر غور کریں۔ لگان اور مالگذاری کی کمیٹی کی تجویز کے مطابق ہر ضلع میں کھاتہ وار حساب تخفیف لگان اور مالگذاری کا تیار کیا جا رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اخیر جولائی تک ہر ضلع کا حساب بن جائیگا۔ اور غالباً اگست میں رینٹ ریونیو کمیٹی کے سامنے یہ حسابات پیش ہوں گے۔ اسوقت سے پہلے زمینداروں کو اپنی رائے کا اظہار آئینی طریقہ پر باقاعدہ کرنا ضروری ہو گا۔ اور زمیندار ممبران کونسل کا فرض ہے کہ اس مسئلہ پر پورے طور سے تیار ہو کر کونسل میں اظہار خیال کریں۔ اور اخبارات میں بھی مضامین شایع کریں تاکہ زمیندار واقعی حالات سے ناواقف نہ رہ جائیں۔

۔۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت کو ۱۱۰۰ ہزار گانٹھ روئی کی ضرورت ہے۔ جو ۱۱ سینٹ فی پونڈ کی در سے خرید ہو گی۔

بحکم جناب خان بہادر مولوی محمد ضیاء الحسن صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنابر انفصال یا تحریری

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت جناب فرسٹ اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج صاحب کانپور مقام کانپور ضلع کانپور۔

مقدمہ نمبر ۵ بابتہ سنہ ۱۹۳۳ء

مسرس اسکرلوپ برادرس اینڈ کو　　مدعی

بنام مسرس سانول برادرس اینڈ کو　　مدعا علیہم

بنام ۱۔ مسرس سانول برادرس اینڈ کو واقع نئی سڑک

۲۔ مسٹر الہ دین
۳۔ مسٹر محمد شریف
۴۔ مسٹر سراج الدین
۵ مسٹر فخر الدین

حرم مرچنٹ معرفت فرم فضل الدین، الہ دین واقعہ گودام محمد منیر نئی سڑک شہر کانپور

۶۔ میاں عبد الغنی
۷۔ حاجی غلام حیدر سانول

سوداگران حرم معرفت مسرس میاں عبد الغنی حاجی حیدر سانول فراش خانہ شہر کانپور مدعا علیہم

ہرگاہ کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ مبلغ صہ عہ (۵۰/۵/۵) کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۸ر اگست سنہ ۱۹۳۳ء وقت ۱۰½ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو اور بیان تحریری داخل کرو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ر جولائی سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم اجودھیا پرشاد
منصرم عدالت

مہر عدالت

امریکہ روئی خریدے گا

واشنگٹن۔ ۲۷ر جولائی۔ حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ روئی خرید کر رہی ہے۔ یہ روئی ان مزارعات کو بطور معاوضہ دی جائے گی۔ جن کو روئی کی فصل کم کرنے کی تحریک میں نقصان اٹھانا پڑا ہے ✻

آج کل صحت کو برقرار رکھنا چاہیں

تو ہاضمہ کا خیال رکھیں۔ ہاضمہ کی خرابیاں ہی اس موسم کی تمام چھوٹی بڑی بیماریوں کی جڑ ہیں۔ کھانسی، زکام، انفلوئنزا، جی متلانا، قے، دست، بدہضمی، بادی سب ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ اس لئے صحت کو ہر طرح سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو

"امرت دھارا"

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جلدی اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے ستوں میں ہاضم دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا تو قدرت کی نعمتوں سے فایدہ اٹھائینگے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے!

بھولئے نہیں صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاویگی!!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

احتیاط! نقلوں سے بچو ... بیشمار نقلیں ... صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ ...

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ "امرت دھارا" لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

پنجاب کانسل کے گرمائی اجلاس کا افتتاح، ہز ایکسیلنسی گورنر کی تقریر

صوبے کے درخشاں مستقبل، اور گذشتہ پر آشوب زمانہ کا ذکر

رعیت کی وفاداری کا اعتراف، اقتصادی زرعی مسائل پر روشنی

شملہ ۲۷ جولائی۔ ہز ایکسیلنسی سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب نے آج مجلس آئین ساز کے اجلاس گرما کا افتتاح کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ عالمگیر اقتصادی پریشانیوں اور زبردست مالی مشکلات کے پر آشوب زمانہ میں پنجاب نے بڑی بہادری کیساتھ حالات کا مقابلہ کیا۔ اور ایسے حالات میں تباہ کن تحریکات میں پڑ جانے اور تخریبی حرکتیں کرنیکا جو خطرہ قدرتی طور پر پیدا ہو سکتا تھا اُسے پنجاب نے بڑی حکمت عملی سے گذار دیا۔ اور وہ بے راہ روی سے بچ گیا۔ اگر حالات و توقعات ایسی ہی رہیں جیسی اب ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ عنقریب پنجاب میں ایک ایسا دور نظم شروع ہونے والا ہے جو موجودہ حالات سے قطعی جدا ہوگا۔ جب تک وہ دور حیات آئے ہمیں پورے انہماک کیساتھ بس ایک کوشش کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ صوبہ کے مختلف گروہوں فرقوں اور طبقوں میں یگانگت اور اتحاد برقرار رکھا جائے۔ کیونکہ اسکے بغیر پنجاب کبھی کسی دستور کو کامیاب نہیں بنا سکتا۔

گورنر پنجاب نے اپنے خطبہ کا بیشتر حصہ اقتصادی معاملات کے مباحث کے لئے وقف کیا تھا۔ آپ نے اشیاء کی قیامت خیز ارزانی اور خوشحالی زمانہ کے بچے ہوئے روپیہ کے ختم ہو جانے کی دلگداز داستان سنائی۔ لیکن یہ یقین دلایا کہ اب پنجاب کے سامنے ایک درخشاں مستقبل ہے۔ اُسے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ مصیبت کا بادل پنجاب کے افق سے گذر چکا ہے۔ ہز ایکسیلنسی نے ایوان کو یقین دلایا کہ حکومت نے مالیہ اراضی کی کمی اور اُسکی ادائیگی کے التوا یا دیگر سہولتوں کے متعلق جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ حسب دستور جاری رہے گی آپ نے یاد دلایا کہ ربیع کی فصل میں ابھی ابھی ۹ لاکھ سے زیادہ کی معافی کاشتکاروں کو دیدی گئی ہے۔

پنجاب کی مالیات کا ذکر کرتے ہوئے گورنر نے فرمایا کہ:۔ اس سال کا میزانیہ ایک جوئے کی مانند ہے جو زرعی پیداوار کی قیمتوں کی بنیاد پر کھیلا جا رہا ہے۔ اگر قیمتیں بڑھ گئیں تو میزانیہ اور مالی حالت کی بہتری کی قطعی طور پر امید ہے ورنہ نہیں۔ جب تک زرعی پیداوار کی قیمتوں کی غیر معین حالت قایم رہے۔ صوبہ میں بھی مالی مساوات اور توازن قایم نہیں رہ سکتا۔

امن و آئین کے مبحث پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ رعایا نہایت خاموشی کے ساتھ اس پر آشوب زمانہ کو گذار گئی۔ ورنہ ایسے موقعوں پر نقص امن اور نظم و نسق کا شکست ہو جانا فطری ہوتا ہے لیکن یہ خوشی ہے کہ کوئی تخریبی کام نہیں ہوا۔ اور لوگوں نے ان لوگوں کیساتھ ملنے سے انکار کر دیا کہ حکومت کی بنیاد کھودنا چاہتے تھے۔ اور جو ایسے مضمحل کن سے فائدہ اٹھانے کی فکر میں رہا کرتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ذمہ دار وزراء کے ہاتھ میں نظم و نسق اور قانون امن کے محکمہ دیدینا خطرہ سے خالی نہیں۔ ان کیلئے یہ زمانہ ایک خاموش جواب ہے کیونکہ اُسنے ثابت کر دیا کہ اگر ذمہ دار وزراء کو امن و آئین بھی سپرد کر دیا جائے۔ تو بڑی دانشمندی کے ساتھ پورا کر سکتے ہیں اس سیشن کی کاروائی حکومت کو ایک شکست ملنے ملنے کیساتھ شروع ہوئی۔ ریزولیوشن پیش ہو کر حکومت کے خلاف فیصلہ ہوا۔

ریزولیوشن یہ تھا کہ تمام پنجاب کی نہروں میں افسران محکمہ نہر کے اختیارات برائے اجراء خرابہ ٹیکس" ان سے لیکر افسران محکمہ مال کے سپرد کر دیے جائیں۔

وفاق میں شرکت کیلئے ریاستوں کی شرائط

مشترکہ کمیٹی کے اجلاس میں سر اکبر حیدری کی تقریر

کمیٹی میں وزیر ہند کا اعلان

لنڈن ۲۸ جولائی۔ کل سر اکبر حیدری نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی میٹنگ میں مالیات کے متعلق دیسی ریاستوں کی پوزیشن کی وضاحت کی سر اکبر حیدری نے فرمایا کہ دیسی ریاستوں کے نمائندوں کی جانب سے مجھے یہ اعتبار دیا گیا ہے کہ میں یہ اعلان کروں کہ (۱) انڈیا ایکٹ پاس ہو جانے پر دیسی مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے بجٹ متوازن ہو جانے پر دیسی ریاستیں مالی پوزیشن پر غور کرنے کے بعد فیڈریشن میں داخل ہو جائیں گی۔ (۲) کہ وائٹ پیپر کی تجاویز قابل منظور ہیں۔ بشرطیکہ انکم ٹیکس کی مقررہ فیصد جسکا کہ وائٹ پیپر کے ۱۲۹ ویں پیراگراف میں ذکر ہے ۵ فیصدی کم نہو۔ اور گورنر جنرل کو یہ اختیار ہو کہ وہ انکم ٹیکس کی آمدنی کے اُس حصہ کی ادائیگی کو دس سال کے بعد منسوخ کر دیں۔ جو صوبجات کو بطور امداد دیا جائیگا بشرطیکہ اُس کی ادائیگی فیڈریشن کے مالی استحکام کیلئے نقصان دہ ثابت ہو۔ علاوہ بریں گورنر جنرل کو ادائیگی منسوخ کرنے کا اسحالت میں بھی اختیار ہو جبکہ پہلے دس سالوں کے اندر ہر ممکن کفایت شعاری بالواسطہ ٹیکس کی آمدنی اور صوبہ جات انکم ٹیکس کی آمدنی کی ادائیگی منسوخ کرنیکے باوجود مالی حالت اسقدر خراب ہو جائے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے اخراجات اُس کی آمدنی سے پورے نہ ہو سکیں سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے سر اکبر حیدری نے فرمایا کہ جن ریاستوں کے معاملات ہنوز زیر بحث ہیں۔ ان کو جلد از جلد گفت و شنید کر کے سمجھوتہ کر لینا چاہئے۔

وزیر ہند کی تقریر

وزیر ہند سر سموئیل ہور نے فرمایا کہ مجھے یہ سن کر اطمینان ہوا ہے کہ ریاستوں بھی فیڈریشن کا مالی بار مشروط طور پر برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

سر ہور نے صوبجاتی آزادی اور صوبہ جات کی موجودہ مالی پوزیشن کے متعلق متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ تبدیلیاں ہونیسے قبل خسارے پورے ہو جانے چاہئیں آپ نے بنگال اور آسام کی مثالیں پیش کیں اور کہا کہ یہ ضروری ہے کہ وہاں جدید آئین نافذ ہونے سے قبل اُن کی مالی حالت کو بہتر بنانے کا کوئی انتظام کیا جائے مزید بیان کرتے ہوئے سر سموئیل ہور نے کہا کہ میرے خیال میں یہ ناممکن نہیں ہے۔ آپ نے جوٹ ٹیکس کا حوالہ دیتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ اُس کی نصف آمدنی بنگال کو دیدی جائے۔

لارڈ ہارڈنگ کی تقریر

لارڈ ہارڈنگ نے تجویز کیا کہ اگر نمک کے ٹیکس میں ایک روپیہ کا اضافہ کر دیا جائے اور اُس کی آمدنی صوبہ جات کو دیدی جائے تو آمدنی بڑھ سکتی ہے۔ وزیر ہند نے نمک کا ٹیکس کو سیاسی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کی وجہ سے بیشتر ایجی ٹیشن ہو چکا ہے۔

بعد ازاں فیڈرل چیمبرز کی مالی طاقت کے متعلق کئی سوالات کئے گئے۔ سر ہور نے جواب دیا کہ اپر ہاؤس ان اخراجات کو صرف منظور ہی کر سکتا ہے جن کو اسمبلی نے نامنظور کر دیا ہو۔ لیکن وہ ان اخراجات کو نامنظور نہیں کر سکتا جو کہ اسمبلی نے منظور کر لیے ہوں۔

سر حیدری نے اسکی وجہ دریافت کی

سر ہور نے کہا کہ میں سرکاری تجاویز اور اُن کی وجوہات کی تشریح کے لئے ایک میمورنڈم پیش کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں میں سر لیاقت حیات خاں کی تجاویز پر بھی غور کرونگا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ریاستوں کی متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی کہ دونوں ایوانات کے اختیارات برابر ہوں

صدر کانگرس کو توڑنے کا حق نہیں ہے،

مسٹر ستیہ مورتی کا اعتراض

مدراس۔ شری ایس ستیہ مورتی نے مسٹر انے قائمقام صدر کانگرس کو لکھا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور تمام کانگرس کمیٹیوں کو توڑنے کے متعلق آپ کا اعلان غیر آئینی غیر منصفانہ اور غیر جابرانہ ہے اسلئے کہ جن ممبروں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ کانگرس کی خدمت میں صرف کیا ہے وہ آپکے اعلان کو غیر آئینی قرار دیں گے۔ اور کانگرس کو زندہ رکھنے کی تدابیر عمل میں لائینگے آپ کو فوراً آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جلسہ طلب کرنا چاہئے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو مختلف صوبوں کی کانگرس کمیٹیوں کو جمع کرنا چاہئے تاکہ وہ کانگرس کو زندہ رکھنے کے متعلق مناسب فیصلہ کریں

خواتین ہند کا نصب العین

لنڈن میں مسز حامد علی کی تقریر

لنڈن وومنز انڈین ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے مسز حامد علی نے فرمایا کہ مجوزہ آئین ناکافی اور ناقابل قبول ہے ہم ہندوستانی عورتیں آدمیوں کا مقابلہ کرنا نہیں چاہتیں ہندوستان میں جنسی منافرت ہی نہیں ہے۔ ہم کابینہ پر قبضہ نہیں کرنا چاہتی ہیں۔ کہ ہمیں اپنا نمایندہ منتخب کرنیکا حق دیا جائے۔ ہم ہندوستان کو موجودہ دنیا کے دیگر ممالک کا ہم پلہ بنانا چاہتی ہیں۔ مسز حامد علی آل انڈیا وومنز کانفرنس کی نمایندگی کر رہی ہیں

سابرمتی آشرم کے بعد سرار کے آشرم کا خاتمہ

دہلی ۲۷ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سابرمتی آشرم لوٹ جانے کے بعد جمنالال بجاج نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ دردھا کا ستیہ گرہ آشرم بھی توڑ دیا جائے۔ اور اس آشرم کے رہنے والے بھی سابرمتی آشرم کے لوگوں کے ساتھ ملکر کام کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جمنالال بجاج نے گاندھی جی کو اس منظوری کے بعد اطلاع دیدی ہے اور انکا حکم ملتے ہی آشرم توڑ دیا جائے گا۔

تحریک سول نافرمانی کے سزایاب

سرکاری بیان

شملہ ایک سرکاری بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آرڈیننس ہٹ مجریہ ۱۹۳۲ء کے صوبجاتی اور مرکزی قوانین کی اور سول نافرمانی کے سزایابوں میں بھی ۱۹۳۳ء میں کمی ہوئی جون ۱۹۳۳ء میں ۲،۲۲۹ سزایابوں کی کمی ہوئی جون کے آخر میں کل ۵ ۱۹۹۱ اشخاص جیل میں تھے۔ بمبئی، بہار، اڑلیہ، صوبجات متحدہ بنگال اور مدراس میں ۲۲۰، ۲۹۴، ۹۲۴، ۱۶۳ اور علی سزایابیاں علی الترتیب کم رہیں۔ پنجاب سرحد آسام، صوبجات متوسط اور دہلی میں ۲۷، ۳-۱۷، ۹۹ سزایابیوں کی تخفیف ہوئی ہے

عظیم الشان نیلام

حسب الحکم جناب ایچ۔ ایچ۔ ابو سعید خاں صاحب

۲ قطعہ پختہ ۲ منزلہ مکانات

اور

ایک قطعہ احاطہ

واقع کنارہ نہر متصل ٹھنڈی سڑک والا نہر کا پل و کراچی خانہ کانپور

بروز منگل بتاریخ ۸ اگست ۱۹۳۳ء

ٹھیک صبح ۹ بجے

حسب ہدایت جناب ایچ۔ ایچ۔ ابو سعید خاں صاحب کانپور مشتہر کیا جاتا ہے کہ بروز منگل بتاریخ ۸ اگست ۱۹۳۳ء ایک قطعہ پختہ ۲ منزلہ مکان نمبری ۱۹/۲۵ واقع کنارہ نہر ٹھنڈی سڑک کے موڑ پر ٹھنڈی سڑک والے نہر کے پل کے قریب اور ایک قطعہ پختہ دو منزلہ مکان نمبری ۴۶/۲۵ و ایک قطعہ احاطہ نمبری ۴۹/۲۵ واقع کراچی خانہ کانپور متصل کوٹھی بابو نولکشور صاحب جو کہ ایک نہایت اچھے موقع پر بالکل ہندو بستی میں واقع ہیں اور جنکی آمدنی کرایہ بہت معقول ہے۔ اور جو ہر فصل کیلئے ہر طرح پر کافی آرام دہ ہیں۔ خاص موقع جائداد پر ٹھیک صبح ۹ بجے سے بالکل بلا قید قیمت یعنی سب سے زیادہ بولی دینے والے کے نام نیلام کیے جائینگے۔ جن صاحب کو خریدنا ہو تشریف لاکر خرید فرماویں۔ اور ایسے بیش قیمت موقع کو ہرگز ہرگز ہاتھ سے خالی جانے دیں۔ کیونکہ ایسے موقع پر ایسی جائداد کا آسانی سے حاصل کرنا ایک دشوار امر ہے۔

بار:۔ یہ جائداد مع دوسری جائداد واقع ٹھنڈی سڑک کانپور کے مبلغ ۲۵۰۰۰ پچیس ہزار روپیہ میں رہن ہے جسمیں سے دس ہزار ادا کیا جا چکا ہے۔ اور اب صرف ۱۵ ہزار روپیہ اصل اور کچھ سود مرتہن کو واجب الادا ہے۔

شرائط نیلام۔ نیلام تابع اُن شرائط کے ہوگا جو موقع نیلام پر چیاں کرائے جاویں گے اور نیلام شروع ہونے سے پہلے اعلان بھی کر دیے جائیں گے۔

المشتہر پی اسٹاین ڈل اینڈ کمپنی

(انکارپوریٹیڈ ان ایم ایکس ڈی نروتا اینڈ سن کانپور)

اپروڈ گورنمنٹ اینڈ پبلک آکشنیرس ٹھنڈی سڑک کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے　　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | کان پور چہارشنبہ ۹ اگست ۱۹۳۳ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۷

"برسات"

(از جناب منشی منموہن دیال صاحب ظہیرؔ ڈپٹی کلکٹر)

چھائی گھٹائیں چرخ کہن کجلی بن ہوا　　　بحرِ سیہ میں پیر فلک غوطہ زن ہوا
صحرا بھی سبزہ زار بہ شکلِ چمن ہوا　　　پیدا دلوں میں شوقِ شرابِ کہن ہوا

ہاں! زاہدانِ توبہ شکن ہوشیار ہو
ٹٹی کی آڑ میں بطِ مے کا شکار ہو

مشرق سے کالی کالی اُمنڈتی ہیں بدلیاں　　　بڑھنے ہو جیسے فوجِ حبش نیلی وردیاں
کوثر سے بھر کے لائی ہیں حوریں صُراحیاں　　　ہے عزم ہند پہنے ہیں زنگاری ساریاں

ابرِ سیہ نے پردۂ نیلی کو چھالیا
اُن ٹھنڈی گرمیوں سے فلک کی بچالیا

دل بادلوں کے کیسے دھواں دھار آتے ہیں　　　چھایا فلک پہ مارتے ہر سمت چھاتے ہیں
باتیں ہوا سے کرتے ہیں بل کیسے کھاتے ہیں　　　کیسے گرجتے گھومتے برسات لاتے ہیں

ٹکراتے ہیں پہاڑ سے لڑتے ہوا سے ہیں
جھلا کے کیسا کیسا گرجتے برستے ہیں

ہیں مینھ کی یہ دھاریں کہ سلکِ گہر ہیں یہ　　　ہیں بادلے کے تار کہ تارِ نظر ہیں یہ
پانی کی بوند بھی ہیں تو معجز اثر ہیں یہ　　　آکر زمیں پہ بنتے گیاہ و شجر ہیں یہ

دانے یہ بالیوں میں صدف ہیں گہر بنے
سامان عیش و راحت و قوتِ بشر بنے

پانی پڑا تو دانے اُگے برگ و گل بنے　　　دھو کر نکھر کے سرو و صنوبر بنے ٹھنے
بے برگ و بار شاخیں وہ سوکھے جلے تنے　　　پھر لہلائے بن گئے پودے گھنے گھنے

وہ قوتِ نمو ہے جہاں میں بڑھی ہوئی
کھلنے لگی ہے کپڑے پہ بوٹی کڑھی ہوئی

قوس و قزح نے چرخ پہ دکھلایا وہ سماں　　　صف باندھیں جیسے نہر میں رنگین مچھلیاں
بجلی چمک کے ابر میں ہوتی ہے یوں نہاں　　　ظالم کے دل میں آکے مٹیں جیسے نیکیاں

بدلی چھنٹی تو تختۂ فلک جھلملاتے ہیں
تاروں کی چھاؤں سیر کو معشوق جاتے ہیں

دلکش ہے رت سہانا سماں، بادِ خوشگوار　　　پھولی شفق ہے بجلی چمکتی ہے بار بار
سبزے میں جان پڑتی ہے پڑتی نہیں پھوہار　　　پتوں پہ ہیں یہ بوندیں کہ لولوئے آب دار

نکلے پرے جماتے ہیں دریا پہ آن کر
یا کہکشاں کے گرد ستارے ہیں جلوہ گر

نظارہ بخش صحنِ چمن میں ہے یاسمن　　　سنبل پہ جیدِ شاہدِ رعنا کی ہے پھبن
جوہی، چنبیلی، کامنی، نسرین و نسترن　　　ہیں گلعذارِ غنچہ دہن، کامنی بدن

حورانِ خلد کا ہے جھمگٹا چمن میں آج
پھولے نہیں سماتے ہیں گل پیرہن میں آج

باغوں میں سیر کرتے ہیں معشوق گلعذار　　　کمسن، حسین، غنچہ دہن، شوخ۔ طرحدار
جھولوں پہ جھوم جھوم کے گاتے ہیں وہ ملار　　　بیخود ہیں رند حضرتِ واعظ ہیں بیقرار

سب کچھ ہے پر ظہیرؔ ہے کیا واسطہ تمھیں
زنجیرِ پا سے کم نہیں یہ زخمِ پا تمھیں

والیانِ ریاست ہائے ہند کا دلچسپ فوٹو

لفٹنٹ کمانڈر کینوردی کا تبصرہ

ایک ہندوستانی والی ریاست کے متعلق عام نظریہ یہ ہے کہ وہ جواہرات سے لدا ہوا اور ہاتھی پر بیٹھنے والا شخص ہوتا ہے۔

موجودہ زمانہ کا حکمران مغربی تعلیم یافتہ اور خیالاتِ حالات ہوتا ہے۔ جو مضافات میں فورڈ اور جہاں سڑکیں ہوتی ہیں وہاں رولس رائس استعمال ہوتا ہے۔

ہر قوم و ہر نسل اور ذات کے ۸ کروڑ ہندوستانی اپنے مہاراجوں اور نوابوں کی وفاداری کا عہد کرتے ہیں بجز سخت ترین خرابی حکومت اور علاوہ غیر ملکی معاملات کے برطانی حکومت کے ۵۶۱ ریاستیں یونان یا کولمبیا کی طرح آزاد ہیں۔ آنجہانی رنجیت سنگھ صاحب نوانگر یکتا شخص تھے ان کو انگلستان اور ہندوستان دونوں جگہ یکساں شہرت حاصل تھی۔

بیکانیر۔ جودھپور، کشمیر

بڑی ریاستوں کے حکمرانوں میں قوی ترین شخص ہز ہائینس بیکانیر ہیں۔ آپ کی مملکت تقریباً آئرلینڈ کے رقبہ کے مساوی ہے۔ اگر سابق کی طرح پھر سے ہندو تجی اپنی پہاڑیوں سے نکل کر میدانوں میں گامزن ہوئے۔ یا جب کبھی مرکزی حکومت کمزور یا منقسم ہو گئی تو ان کے لاکھوں پنجابی مسلمان بھائی اُن سے ملجائینگے۔

اس شمالی علاقہ کا سب سے پہلا سابقہ بیکانیر میں ہوگا۔ مہاراجہ بیکانیر کی شتر سوار، اسپ سوار افواج اور توپخانہ اعلےٰ درجہ کا ہے۔ اور خود بیکانیر کا چپہ چپہ سپاہی ہے۔

مہاراجہ ایک طویل القامت کھلاڑی، بندوق کا بہترین نشانہ لگانے والا شخص ہے جس کی رگوں میں راجپوتی نسل کا خون گردش کر رہا ہے۔

اسکے بعد جنوب میں ریاست جودھپور ہے۔ جسکے اسوار بہت مشہور ہیں۔ اور جس پر ایک نوجوان حکمرانی کر رہا ہے جو ہندوستان میں پولو کا بہترین کھلاڑی ہے۔

مہاراجہ کشمیر باعتبار رقبہ دوسری ریاست پر حکمرانی کر رہے ہیں ریاست کشمیر کے باشندوں کی اکثریت مسلم ہے۔

(باقی مضمون بو صفحہ ۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۸	کانپور چہار شنبہ ۹ اگست ۱۹۳۳ء	نمبر ۲۷

سرحد کے آزاد علاقہ پر ہوائی تاخت

ہندوستان کے شمالی و مغربی سرحد کے آزاد علاقہ پر افواج کی نقل و حرکت اور ہوائی بیڑے کی تاخت نے نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان کو بھی حیرت و استعجاب میں ڈال دیا ہے۔

حکومت ہند نے سرحد پر جو مہم شروع کی ہے اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بالائی علاقہ کے مہمندوں نے جو حکومت ہند کے پولیٹیکل اثر و رسوخ سے کسیقدر آزاد واقع ہوے ہیں۔ زیریں علاقہ کے قبائل پر جو کہ حکومت ہند کی حمایت و سیادت میں ہیں۔ اُن پر حملہ کر دیا تھا۔ اور جسے حلیم زئی قبیلہ کے لشکر نے مسترد کر دیا۔ مگر مزید حملوں کے خطرات سے بچنے کے لئے یہ مہم بھیجدی گئی تاکہ بالائی علاقہ کے مہمند قبائل سرکاری افواج کی نقل و حرکت سے اپنے ارادوں سے باز آجائیں۔

علاقہ باجور پر ہوائی تاخت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس علاقہ کے آزاد قبائل نے دیوانہ فقیر کے تین ساتھیوں کو اپنے یہاں پناہ دے رکھی ہے۔ جو کہ خط ڈیورنڈ کے دونوں طرف کے افغان قبائل کو حکومت افغانستان کے خلاف اُبھارنے اور فتنہ و فساد کی آگ مشتعل کرنے میں منہمک ہیں۔ اور چونکہ حکومت ہند پر اپنی ہمسایہ سلطنت کی طرف سے یہ بین الاقوامی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ اسکی سرزمین میں بیٹھ کر کوئی شخص ہمسایہ حکومت کے خلاف معاندانہ کارروائی نہ کرے اسلئے حکومت ہند کے سرحدی حکام باجور کے قبائل کو یہ الٹی میٹم بھیجنے پر مجبور ہوگئے کہ وہ متذکرہ صدر اشخاص کو حکومت ہند کے حوالہ کر دیں۔ ورنہ اُنکے خلاف کارروائی کیجائیگی اور چونکہ علاقہ باجور کے آزاد قبائل نے اس الٹی میٹم کی کچھ پرواہ نہیں کی اور میعاد منقضی ہو گئی اسلئے ہوائی تاخت کی گئی۔

ہندوستان کے شمالی و مغربی افغانی قبائل کی حالت یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ افغانستان کیساتھ طے شدہ معاہدات کی حیثیت سے تو حکومت انگریزی کی عملداری میں داخل ہیں اور حکومت افغانستان سے اُن کو کوئی واسطہ نہیں۔ مگر بوجہ اپنی فطری آزادی کے عملی حیثیت سے وہ آزاد ہیں۔ اور حکومت ہند کے قوانین ان پر نافذ نہیں ہوتے۔ اور عام طور پر یہ قبائل سرحد کے پولیٹیکل حکام کے ساتھ مصالحت کے شرائط طے کر کے امن و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر بعض اوقات کسی جانب سے شرائط صلح کی خلاف ورزی کی صورت میں تعزیری مہموں کی ناگوار صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر عام طور پر پولیٹیکل حکام کا یہ رویہ رہتا ہے کہ وہ ایسے متنازعہ فیہ مسائل کو مصالحت کی گفت و شنید سے طے کر لیتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ شمالی و مغربی سرحد کے قبائل کی زندگی کا یہ اصول ہے کہ اگر وہ کسی شخص کو اپنی پناہ میں لے لیتے ہیں تو پھر وہ اُس کی حفاظت کی ذمہ داری کو انتہا تک برداشت کرتے ہیں چاہے اُن کو اسکی حفاظت کے لئے جنگ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ باجور کے آزاد قبائل نے چونکہ دیوانہ فقیر کے ساتھیوں کو اپنی پناہ میں لیلیا ہے اسلئے انہوں نے حکومت ہند کے الٹی میٹم کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اپنے اس جمہوری و پنچایتی اصول کے مطابق جنگ و جدال کیلئے تیار ہو گئے۔

اصل سوال یہ ہے کہ بین الاقوامی اصول کی بنا پر حکومت برطانیہ پر افغانستان کی ہمسایہ حکومت کی حیثیت سے قبائل باجور پر ہوائی تاخت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے یا نہیں۔ مگر عام طور پر یہ خیال کیا جارہا ہے کہ چونکہ دیوانہ فقیر کے ساتھی حکومت برطانیہ کے کسی منتظم علاقہ میں بیٹھ کر افغانستان کے خلاف معاندانہ کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ اسلئے حکومت برطانیہ کا یہ اقدام صحیح نہیں ہے اور چونکہ جمعیۃ بین الاقوام اس مسئلہ پر عرصہ سے غور کر رہی ہے کہ ہوائی جہازوں کا جنگی استعمال متروک کر دیا جائے اور غیر مصافی آبادی پر تو قطعاً فضائے آسمانی سے بمب نہ گرائے جاویں۔ ایسی صورت میں حکومت برطانیہ کے اس اقدام کو عام طور پر لوگ ناپسند کر رہے ہیں۔ اور جبکہ دیوانہ فقیر کے ساتھی حکومت برطانیہ کے کسی منتظم علاقہ میں بیٹھ کر حکومت افغانستان کے خلاف معاندانہ کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ انگلستان کی رائے عامہ بھی حکومت کی اس پالیسی سے متفق نہیں ہے۔ باجور پر ہوائی تاخت کے سلسلہ میں ڈیلی ہیرلڈ نے حکومت ہند کے اس اقدام کو "ذلیل تجویز" سے تعبیر کرتے ہوے اسکی شدید مخالفت کی ہے۔ اور نیوز کرانیکل نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگر باجور کو ہوائی بموں کا تختہ مشق بنانا اخلاقی حیثیت سے درست ہے تو ہمیں تسلیم کرنا چاہئے کہ لندن کو ہوائی تاخت کا نشانہ بنانا بھی اخلاقی اعتبار سے نادرست نہیں'

ٹریبون لاہور نے باجور کی ہوائی تاخت کے متعلق مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا ہے کہ:۔

" بالفرض اس معاملہ میں باجوری غلطی پر ہیں اور حکومت ہند کی رائے صحیح ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالا نہیں جاسکتا کہ عسکر پرواز کا شغل مقتضیات حالات کی رو سے حق بجانب ہے جنگ کی صورت میں بھی غیر مصافی آبادی پر بم گرانا بین الاقوامی قوانین کے خلاف متصور ہوتا ہے اور موجودہ صورت میں تو ہوائی تاخت سراسر فضول ہے کیونکہ باجور کی ریاست ہندستان کیساتھ برسر جنگ نہیں۔"

تمام واقعات اور حالات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرحد کے آزاد قبائل پر یعنی باجور پر ہوائی تاخت کو نہ صرف ہندوستان کی رائے عامہ بلکہ انگلستان کی رائے عامہ بھی شدت کیساتھ ناپسند کرتی ہے ایسی حالت میں ہم حکومت ہند سے توقع کرتے ہیں کہ وہ صوبہ سرحد

آئینہ کانپور

گذشتہ فسادات کی یاد گذشتہ فسادات کانپور کے سلسلہ میں کنگھی محال۔ بکین گنج میں گولی چلانے، لوٹ مار اور قتل کرنے کے الزام میں کریم اللہ اور بتن نتکاری و دیگر ۹ مسلمانوں کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا اُسکا فیصلہ آج مسٹر اروڈ ڈسٹرکٹ و سشن جج نے سنا دیا اور عدالت نے ان لوگوں کو بے قصور سمجھ کر صاف بری کر دیا۔

ہڑتال ۔ ۵ اگست کو مہاتما گاندھی کی گرفتاری اور سزایابی کے سلسلہ میں اور ۸ اگست کو مسٹر راجگوپال اچاریہ کی گرفتاری کے سلسلہ میں شہر کے ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی۔

مسٹر باگلا ۔ مسٹر رامیشور پرشاد باگلا جائنٹ کمیٹی سے شہادت دے کر ۷ اگست کو بمبئی میل سے کانپور تشریف لے آئے۔ اسٹیشن پر آپکے احباب کا کثیر مجمع تھا۔

بالکا ودیالیہ ۔ بالکا ودیالیہ ہائی اسکول کے انٹرمیڈیٹ کالج بنانے اور کچھ انتظامات میں تبدیلی کرنے کے متعلق ۷ اشخاص کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے امید کیجاتی ہے کہ اس کے فیصلہ کے بعد اسکول کے انتظامات میں کچھ زیادہ بہتری اور اچھائی نظر آئے گی۔

سودیشی لیگ سودیشی لیگ کا سالانہ اجلاس ۱۳ اگست ۵½ بجے شام کو بالکا ودیالیہ ہال میں ہوگا جسمیں عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آئیگا۔

اتحاد سبھا ۱۳ اگست ۷ بجے رات کو کرائیسٹ چرچ کالج ہال میں اتحاد سبھا کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس دن ہندو بھائی جنم اشٹمی کے نام سے کرشن جی ڈے مناتے ہیں کرشن جی کو مسلمانوں میں جو اہمیت حاصل ہے اسکو دیکھتے ہوے اتحاد سبھا نے یہ طے کیا ہے کہ ایک مشترکہ جلسہ منعقد کیا جائے امید کیجاتی ہے کہ ہندو مسلمان عیسائی مقررین کرشن جی کے حالات پر زبردست تقریریں کریں گے۔

آنجہانی ملکہ وکٹوریہ کا اسٹیچو آنجہانی ملکہ وکٹوریہ کا جو اسٹیچو سرسیا گھاٹ پر نصب ہے اُسکا داہنا ہاتھ یکایک زمین پر گر گیا ہے۔ پولیس کو اطلاع ملنے پر وہ اس ہاتھ کو اٹھا لے گئی اگر یہ ہاتھ قدرتی طور پر گر گیا ہے تو خیر ورنہ اگر کسی کے شرارت سے ایسا ہوا ہے تو اُسکی جسقدر مذمت کی جاے وہ کم ہے۔

جوہری کے مال کا پتہ ۔ کچھ دن ہوئے کہ ٹکسٹائل مل میں ایک جوہری کو دھوکا دیکر کچھ جواہرات وغیرہ لوٹ لیے گئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ بدایوں پر پولیس نے ایک ست لڑی برآمد کی ہے جو کہ گروہ رکھی گئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اسی جوہری کی ہے

حادثہ دولت گنج میں ایک خورد سال لڑکا ایک موٹر سے دب کر زخمی ہو گیا ہے۔

جنرل گنج میں ایک ہندو موٹر سے دب کر زخمی ہو گئے

کچی سنکھیا پولیس نے نراین پرشاد عرف خلیفہ کے مکان کی تلاشی لے کر کچی سنکھیا برآمد کی اور ان کو گرفتار کر لیا۔

گرفتاریاں پولیس نے دھوکا دہی کے الزام میں رو ڈی گودام سے جنگلی کہار کو گرفتار کیا ہے۔

پولیس نے کلکٹر گنج سے میکو لال کو آوارہ گردی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

ایک افواہ شہر میں افواہ ہے کہ پورانے کانگریس میں کام کرنے والوں پر حکومت کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ کے نوٹس جلد تعمیل کیے جانے والے ہیں۔

بری کر دیے گئے مسٹر ہربند رایر تاپ ساہی سٹی مجسٹریٹ نے موضع بارہ تھانہ اکبر پور کے مندرجہ ذیل اشخاص کو دفعہ ۳۱۴ و ۱۰۱ سے بری کر دیا ہے:۔

سرس عبدالرحمٰن۔ عبدالسبحان۔ فیاض علی۔ عبدالکریم مقصود علی۔ تصدق علی۔ لیاقت علی۔ امید علی۔

سشن سپرد مسٹر حشمت علی پرگنہ افسر کانپور نے جاجمؤ کے جوالا گنگا تیر کو کلہاڑی سے مارنے کے جرم میں منشی لال کو دفعہ ۳۰۴ کے ماتحت سشن سپرد کر دیا ہے

عدالت سٹی مجسٹریٹ نے الٰہی پنجابی اور اُسکے چار نوکروں کو دفعہ ۳۰۲ کے ماتحت سشن سپرد کیا ہے

غنڈہ ایکٹ اٹاوہ بازار کے گرجا شنکر عرف گرد کو پولیس نے گرفتار کر کے جیل بھیجدیا۔ جسکو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے غنڈا ایکٹ کے سلسلہ میں تین سال کیلئے شہر چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔

مقدمہ سازش میرٹھ

الٰہ آباد ۳ اگست۔ چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس ینگ نے آج مقدمہ سازش میرٹھ کی اپیلوں کا فیصلہ سنا دیا۔ مسٹر ہچنسن اور آر۔ آر۔ متر اکیولسٹوں کو بری کر دیا جو کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔ تمام غیر کیولسٹوں کو بھی بری کر دیا گیا۔ جن کے اسماء یہ ہیں۔ گوری شنکر۔ خادم۔ ڈیپائی جھاب والا۔ لالہ کیدار ناتھ سہگل۔ ایلوے اور کاسلے

مندرجہ ذیل ملزمان کی نظر بندی آج تک کافی سمجھی گئی۔ اسلئے انھیں رہا کر دیا جا ئیگا۔ اجودھیا پرشاد شمس الہدیٰ۔ ادھیکاری۔ پی۔ سی۔ جوشی۔ اور باساک

مندرجہ ذیل ملزمین کی سزائیں گھٹا کر ایک ایک سال کر دی گئیں۔ بریڈلے۔ گھاٹے۔ جگل کمار۔ نمبکار مراجکار۔ سوہن سنگھ جوش۔ مجید اور گوسوامی۔

میراٹ کی ۱۲ سال کی سزا میں تخفیف کر کے ۲ سال کر دی گئی۔ مظفر احمد کی عمر قید کالے پانی کی سزا تین سال کر دی گئی۔ ڈانگے اور عثمانی کو تین تین سال اور چکرورتی کو سات ماہ قید کی سزا ہوئی۔

مسٹر سی راجگوپال اچاریہ کی گرفتاری

تیروچنگوڈے ۸ اگست۔ آج صبح مسٹر سی راجگوپال اچاریہ کو زیر دفعہ ۱۷ (۱) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری گرفتار کر لیا گیا معلوم ہوا ہے کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے گورنر مدراس کے پرائیوٹ سکریٹری کو ۴ اگست کے روز ایک مکتوب بھیجا جسمیں انہوں نے ۸ اگست کو تروچنگوڈے سے چند ہمراہیوں کی معیت میں راستہ میں لوگوں کا کانگریس کا پیغام پہنچانے کیلئے سلیم کی طرف روانہ ہونیکا ارادہ ظاہر کیا۔ چنانچہ حسب اعلان وہ آج صبح تیروچنگوڈے سے ۱۶ اشخاص ہمیت جسمیں تین خواتین بھی

مہاتما گاندھی کی گرفتاری کے سلسلہ میں حکومت کا بیان

گرفتاری کی وجوہ کی تصریحات

پونہ یکم اگست۔ حکومت بمبئی نے جن وجوہ کی بنا پر مہاتما گاندھی کو گرفتار کیا ہے اُن کا بالتفصیل تذکرہ ایک سرکاری بیان کے ذریعہ کیا ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"۸ مئی کو مہاتما گاندھی نے لبت و یکروزہ برت رکھا۔ اور اعلان کیا کہ یہ برت صرف اچھوت کی تحریک کے سلسلہ میں ہے اور حکومت سے متعلق نہیں۔ چونکہ حکومت نے محسوس کیا کہ مہاتما گاندھی کو رہا کر دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اسلئے انہیں اسی شام کو رہا کر دیا گیا۔

مہاتما گاندھی نے رہا ہوتے ہی اُسی شام کو بیان شائع کرایا جسمیں انہوں نے کہا کہ سول نافرمانی کے متعلق ان کے خیالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اسپر مسٹر اینے قائم مقام صدر کانگریس نے ۶ ہفتوں کے لئے تحریک سول نافرمانی کو ملتوی کر دیا۔ اس میعاد میں پھر توسیع کر دی گئی تاکہ مہاتما گاندھی کانگریسی لیڈروں سے استصواب رائے کر سکیں کہ آیا تحریک ملتوی کر دی جائے۔ یا اُسے دوبارہ شروع کر دینا چاہئے اس سلسلہ میں ۱۲ سے ۱۴ جولائی تک پونا میں کانگریس کے لیڈروں کی کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں تقریباً ۱۳۰ ڈیلی گیٹ شریک ہوئے۔ جو ہندوستان کے ہر حصہ سے آئے ہوئے تھے۔ اگرچہ اجلاس پرائیوٹ تھا لیکن لوگوں نے اسکی روداد کے متعلق قیاسات قائم کرلئے اور اخبارات میں کارروائی شائع کرادی کانفرنس کا فیصلہ جو مسٹر اینے نے ۲۲ جولائی کو شائع کرایا اُسکا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"فی الحال اجتماعی سول نافرمانی جسمیں ٹیکس اور معاملہ کی ادائیگی بھی انکار کیا جاتا ہے۔ ملتوی کر دیا جائے۔ لیکن انفرادی طور پر سول نافرمانی کا حق دیا جاتا ہے۔ جسمیں ہر شخص انفرادی طور پر اپنے ہی خرچ اور اپنی ہی ذمہ داری سول نافرمانی کر سکتا ہے۔ امید ہے کہ وہ تمام حضرات جو ان حالات کے اندر سول نافرمانی کی تحریک کو جاری رکھ سکتے ہیں ایسا کرینگے"

اس بیان کی اشاعت کے بعد گاندھی جی نے آشرم توڑ دینے کا اعلان کیا اور ۲۶ جولائی کو انہوں نے ایک بیان میں ظاہر کیا کہ آشرم توڑ دینے کے بعد وہ آشرم والوں کے سلسلہ میں کونسا لائحہ عمل اختیار کریں گے۔ اسمیں بعض قابل اعتراض امور ہونے کی وجہ سے پریس نے پورا بیان شائع نہ کیا۔ پبلک کو ان وجوہ سے کماحقہٗ آگاہ کرنے کے لئے جن کی بنا پر حکومت نے مہاتما گاندھی کو گرفتار کیا ہے درج ذیل کئے جاتے ہیں ان میں مہاتما گاندھی کے تحریک سول نافرمانی کو جاری رکھنے کے سلسلہ میں اپنا نظریہ ظاہر کیا ہے:۔

"میرے خیال میں حالات حاضرہ میں سول نافرمانی کا دائمی التوا ملک کیلئے سخت نقصان دہ ہے۔

فرد واحد کا سول نافرمانی جاری رکھنا بھی اُن حضرات کے لئے سول نافرمانی کی حیات تازہ ہے جو تھک کر اسے ترک کر بیٹھے ہیں۔

تحریک میں جو تبدیلی کی گئی ہے اُس کی رو سے اجتماعی تحریک بند کر دی گئی ہے۔ اور انفرادی تحریک رہ گئی ہے۔ اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ لوگ آرڈیننس کی حکومت کا تشدد زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتے۔ اور خاصکر ان حالات کے اندر یہ آرڈیننس اب مستقل قانون بنائے جا رہے ہیں۔ اسلئے اجتماعی تحریک کے بجائے اب انفرادی طور پر سول نافرمانی کی جائے گی اور لوگ اپنے ذاتی خرچ سے اس تحریک کو خود بخود جاری رکھیں گے اور تصور یہ کیا جائیگا کہ وہ کانگریس کی طرف سے تحریک میں حصہ لے رہے ہیں ایسے حضرات کو یہ توقع نہ رکھنی ہوگی کہ انہیں مدد دیجائیگی انہیں ہر مصیبت کے لئے مردانہ وار تیار رہنا ہوگا۔ وہ جیل سے پوری سزا کاٹ کر رہا ہوں گے۔ یا اُسوقت رہا ہوں گے جب وہ زمانہ آئیگا کہ لوگوں کی اجتماعی طاقت انہیں زندان سے باہر لاسکے۔ رہا ہوتے ہی انہیں پھر جیل جانے کی کوشش کرنی ہوگی۔ انہیں تمام ممکن صعوبتوں، تکالیف، مالی نقصان، بدنی نقصان، اور ہر آفت کو پوری شجاعت و جوانمردی سے جھیلنا ہوگا۔ انہیں اپنی جائداد ضبط کرانی ہوگی۔ لاٹھیوں سے مضروب ہونا ہوگا۔ غرضیکہ ہر مصیبت برداشت کرنا ہوگی۔ یہ کام صرف معدودے چندہی لوگ کر سکتے ہیں۔ متذکرہ صدر صعوبتوں سے بہت سے لوگ خائف ہو جائیں گے۔ لیکن محبان وطن اور مصلحین کے تجربات ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ جب صدق دل سے کوئی کام شروع کیا جائے تو قدرت خود بخود تکالیف کی برداشت کی قوت دیتی ہے۔

انفرادی تحریک کو اہل بصارت ہی پہلے شروع کرینگے اور آہستہ آہستہ ان کی تقلید شروع ہوگی حتیٰ کہ ساری قوم بیدار ہو جائیں گی۔ اور پھر اس قوم کے جوش و خروش کا دبانا کسی بڑی سے بڑی طاقت کے اختیار میں بھی نہ ہوگا۔ کئی جماعتوں کے چیدہ چیدہ افراد اب بھی انفرادی تحریک شروع کرینگے مجھے توقع ہے کہ ملک کے ہمدرد مرد اور خواتین سچے جذبہ حب وطن سے کام کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ اس طریقہ کے سوا صحیح آزادی کے حصہ کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

کانگریس یوں تو کروڑوں کی تعداد میں ہوں گے مگر نئی تحریک میں حصہ لینے والے چند ہی ہزار نکلیں گے۔ اور اگر یہ چند ہزار نہایت دیانتدار اور سچے نکلے تو خدا کے فضل سے یہی لاکھوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ میں تمام کانگریسیوں سے اور غیر کانگریسیوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ تحریک میں حصہ لینے والوں کے بے یار و مددگار پسماندگان اور ٹیکس ادا کرنے کی تحریک میں شامل ہونے والے کسانوں کو مطمئن رہنا چاہئے کہ زمین کی ایک ایک انچ جو سختی سے ضبط کر لی گئی ہے جب ملک پر اپنی حکومت قائم ہوگئی اُن کے حوالے کر دی جائیگی مجھے پوری امید ہے کہ ضرور وہ دن آئیگا کہ جب انہیں یا اُن کی اولاد کو ضبط شدہ جائداد واپس ملجائے گی

اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ گو مہاتما جی مستقبل قریب میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ انہوں نے ایسے پروپیگنڈہ کی تیاری شروع کر دی جو اُن کی سنہ ۱۹۲۱ء سنہ ۱۹۳۰ء سنہ ۱۹۳۱ء اور جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کی حکمت عملی کے مطابق تھی۔ اور اس نئے عزم کو عملی جامہ اُسوقت پہنایا جاتا کہ جب وہ آشرم اور اپنے نزدیک ترین احباب کو خیرباد کہدیتے آشرم والوں کی بے خانمائی اور بیکسی سے واقفی لوگوں پر اثر ہوتا اور جوش بڑھتا۔ گجرات کے اُن زمینداروں میں ہلچل مچ جانے کا امکان تھا کہ جن کی زمین سنہ ۱۹۳۰ء اور سنہ ۱۹۳۱ء میں ضبط کر لی گئی اور جنہیں مہاتما گاندھی نے بڑی بڑی امیدیں دلائی ہیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ سول نافرمانی کی زبردست تحریک کا پروپیگنڈہ کیا ہے۔

حکومت کے شکوک اور شبہات کی اس برقیہ سے تصدیق ہوگئی جو ۳۰ جولائی کو مہاتما گاندھی نے حکومت کو بھیجا اسمیں کہا گیا کہ مہاتما گاندھی اپنے ساتھیوں سمیت آشرم سے موضع راس کا پیدل سفر کریں گے۔ اسکا نتیجہ؟

لوگوں کو اُن سے حد درجہ ہمدردی بڑھ کر جوش پیدا ہو جائیگا پورا پورا امکان تھا۔ اسمیں یہ بھی درج تھا کہ دیہاتیوں کے اجتماعی سول نافرمانی کی دعوت نہ دی جائے گی بلکہ انفرادی سول نافرمانی کی۔ اور مہاتما گاندھی اور اُن کے ساتھی بغیر پیسہ کے پیدل سفر کرتے اور صرف راستہ میں پڑنے والے موضع کے دیہاتوں کی سوکھی روٹی پر گذارہ کریں گے۔ موضع راس کے لوگ پہلے ہی سے مہاتما جی کے عقیدتمند ہیں وہ سنہ ۱۹۳۱ء سے معاملہ وغیرہ ادا کرنے سے انکار کرتے رہے ہیں۔

ان حالات کی روشنی میں اجتماعی اور انفرادی تحریک میں کوئی فرق نہیں مہاتما نے خود کہا ہے کہ یہ تحریک ہمہ گیر تحریک ثابت ہوگی۔ اور ساری قوم بیدار ہو جائیگی۔ مہاتما کا موجودہ پیدل سفر اور اس سفر میں جو انہوں نے ڈانڈی تک سنہ ۱۹۳۰ء میں کیا تھا۔ جبکہ انہوں نے نمک بنانا شروع کر دیا تھا۔ کوئی فرق نہیں۔ حکومت گذشتہ ۸ مہینوں میں قیام امن کی کوشاں رہی۔ اور اب ایسی آزادی نہیں دیسکتی مہاتما گاندھی کو سیاسی صورت حالات سمجھنے کی کافی مہلت دی گئی ہے۔ حکومت توقع کرتی ہے کہ حکومت کے موجودہ اقدام سے آپ اتفاق کریگا۔ اور ایسے واجبی تصور کریگا جس فیصلہ کی بنا پر مہاتما گاندھی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ حسب ذیل ہے:۔

"سنہ ۱۹۱۱ء میں بمبئی لیجسلیٹو کونسل نے ایک مسودہ منظور کیا ہے جسے اب بمبئی ایمرجنسی پاور ایکٹ سنہ ۱۹۳۲ء کہا جاتا ہے اور جسکے ماتحت حکومت اور اُسکے حکام کو خاص اوقات میں خاص اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس قانون کی دفعہ ۳ کی رو سے حاصل کردہ اختیارات کے ماتحت گورنر باجلاس کونسل نے اسبارہ میں کہ مہاتما گاندھی نے ایسے فعل کیا ہے کر رہے ہیں۔ یا کرنے والے ہیں جس سے نقص امن عامہ کا اندیشہ ہے معقول دلائل کی بنا پر مہاتما گاندھی کی گرفتاری کا حکم صادر کیا ہے۔

جاپانی محبت کدہ

غالباً جاپانی حکومت دنیا کے مشہور ممالک کی تنہا حکومت جو کھلم کھلا بداخلاقی کی ترویج و حمایت کی مجرم ہے۔ جاپانی خواتین کی انجمن کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ سال جاپان میں ۲۱ ہزار نوجوان لڑکیاں فروخت کی گئیں۔ یہ فروختگی باقاعدہ ہوتی ہے اور فروخت کرنیوالے کو حکومت کی طرف سے لائسنس دیا جاتا ہے۔ خود حکومت اس تجارت پر ٹیکس عائد کرتی ہے۔ جاپان میں گذشتہ ۲ سال سے یہ ناپاک رسم جاری ہے۔ ایک لڑکی کی قیمت زیادہ سے زیادہ ۱۲ ہزار پونڈ ہے۔ اور کم از کم دو ہزار پونڈ ٹوکیو کے قریب ایک شہر لوشیوارہ ہے جسے محبت کا شہر کہا جاتا ہے یہاں لڑکیوں کی فروخت کا بازار ہے۔ ہر سال تقریباً ۴ لاکھ ۴ ہزار مرد لڑکیوں کی خریداری کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ لڑکیوں کو قطاروں میں بٹھا دیا جاتا ہے اور ان کے والدین سودا کرتے ہیں تعجب ہے کہ جاپان میں یہ مذموم رسم جاری ہے اور آج تک جمعیۃ اقوام نے کوئی صدائے احتجاج نہ بلند کی۔

ح جو تازہ سلوک کیا ہے اُسنے مخالفوں کے غصہ کو کم کر دیا ہے۔ اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ لارڈ ولنگڈن کے دور میں کانگریس کو سر اُٹھانے کی اجازت نہ دیجائیگی

مہاتما گاندھی کی رہائی

مکرر گرفتاری۔ اور سزا یابی

پونہ کی حدود نہ چھوڑنیکی احکام کی خلاف ورزی

ایک سال قید کی سزا

پونہ ۴ راگست۔ آج مہاتما گاندھی اور مسٹر مہادیو ڈیسائی کو رہا کر کے جیل سے باہر بھیجدیا گیا اور ایک نوٹس کے ذریعہ اُنپر یہ قید لگادی گئی کہ وہ پونہ کی حدود سے باہر نہ جائیں مہاتما گاندھی اور مسٹر ڈیسائی نے اعلان کر دیا کہ وہ ان احکام کی خلاف ورزی کریں گے کیونکہ وہ جیل نہیں چھوڑنا چاہتے اور اسلئے وہ جیل کے بالکل قریب ہی رہیں گے۔ اسپر مسٹر اینج جینر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پونہ نے انہیں پھر گرفتار کرلیا ان کے خلاف جیل ہی میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔

مسٹر ہیم الیس اسپرٹل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونا نے مہاتما گاندھی کو زیر دفعہ ۱۴ قانون اختیارات ہنگامی سنہ ۱۹۳۲ء ایکسال معمولی قید کی سزا دی مقدمہ کی سماعت یرودا جیل میں ہوئی۔ مہاتما گاندھی نے خود اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔

پونہ ۴ راگست مہاتما گاندھی کو جنہیں ایک سال قید کی سزا دیگئی ہے اے کلاس دیگئی۔ اور مہادیو ڈیسائی کو جو مہاتما گاندھی کے معتمد ہیں اور جن پر اسی دفعہ کے ماتحت بعد میں مقدمہ چلایا گیا تھا اور جنکو ایک سال قید محض کی سزا دی گئی ہے بی کلاس میں رکھا گیا۔

مہاتما گاندھی کو بمبئی کے قانون اختیارات خصوصی سنہ ۱۹۳۲ء کے ماتحت یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ساڑھے نو بجے قبل دوپہر سے پہلے پونہ چھوڑ کر چلے جائیں۔ اور پونہ شہر کی حدود میں نہ رہیں یہ حکم انہیں نو بجکر ۵ منٹ پر موصول ہوا تھا۔ اور اسی وقت وہ مہادیو ڈیسائی کے ہمراہ۔ رہا کر دیئے گئے تھے بعد میں مہاتما گاندھی کو ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر گاف مائن کے قریب موضع یرودا میں حکم کی خلاف ورزی کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔

عدالت کو مختصر سا بیان دیتے ہوئے مہاتما گاندھی نے فرمایا کہ اُن پر بہ حیثیت دہ فرض عائد ہو گیا تھا کہ وہ حاکم کے حکم خلاف ورزی کریں آزادی کے مختصر سے عرصے انپر یہ منکشف کر دیا تھا کہ ادنیٰ و اعلیٰ درجہ کے آدمیوں کو ہمیشہ اپنی آزادی سلب ہو جانیکا اور اپنے سامان کے غضب ہونیکا اندیشہ لگا ہوا تھا اور چونکہ عدم تشدد انکا ایمان ہے اس لئے انہیں اس سے پناہ لینے کا اسکے سوا اور کوئی طریقہ نظر نہیں آیا کہ وہ اپنی ذات کو تکلیف میں مبتلا کر لیں کیونکہ اسی طریقہ سے اُنکی خلش رفع ہو سکتی تھی انہیں وجوہ کی بنا پر وہ حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں

وائسرائے اور وزیر ہند کے متعلق قیاس آرائیاں

سندھ اور بزرور کے نامہ نگار کا بیان

کراچی۔ ۵ راگست سندھ اور بزرور کا سپیشل نامہ نگار مقیم لندن کنزرویٹو پارٹی کے رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ پارٹی کا جو حصہ وائٹ پیپر کو انگریزی اقتدار پر کاری ضرب خیال کرتا ہے وہ طاقت پکڑ رہا ہے۔ سر سموئیل ہور اور موجودہ گورنمنٹ کے دوسرے ممبروں کا اقتدار اسکے مقابلہ میں کم ہو گیا ہے۔ سیاسی حلقوں میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نیز وہ وزیر ہند اور وائسرائے سے استعفیٰ دے دینے کا مطالبہ بھی ہو رہا ہے کیونکہ یہ دونوں وائٹ پیپر کے بڑے زبردست حامی ہیں لیکن لارڈ ولنگڈن نے مہاتما گاندھی ح

امریکہ کا یورپ کی حکومتوں پر قرضہ

برطانیہ، فرانس اور اٹلی کی پریشانی

اصل رقم بڑھتے بڑھتے کہاں تک پہونچگئی

امریکہ نے یورپ کی حکومتوں کو جو قرضہ دیا تھا اُسکی مجموعی رقم ۱۰۳۳۸۰۰۰۰۰ پونڈ ہے۔ اس رقم میں سے ۴۱ فیصدی قرضہ برطانیہ کو دیا گیا ہے۔ اور باقی فرانس اٹلی اور دیگر حکومتوں کے حصہ میں آیا۔ امریکہ نے دیگر حکومتوں کو برطانیہ کی ذمہ داری پر قرضہ دیا تھا۔ اسلئے برطانیہ نے جب کبھی امریکہ کے قرضہ کی قسط ادا کی تو امریکہ نے اُس کے ایک حصہ کو دیگر حکومتوں کے حساب میں محسوب کرلیا۔ اسلئے حکومت سب سے زیادہ پریشان ہوگئی ہے۔ کہ ایک تو اُسکو اپنا قرضہ اتارنا پڑا اور دوسرے دیگر حکومتوں کا قرضہ بھی اُسکے سر ڈالدیا گیا۔ امریکہ نے تمام حکومتوں کو سود پر روپیہ دیا تھا اسلئے حکومتوں کی طرف سے جو اقساط ادا کی گئیں ان کو سود میں محسوب کرلیا گیا۔ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا کہ سود کا ہیر پھیر کسطرح اصل رقم پر غالب ہوجاتا ہے۔ اور اُسکی مقدار کسقدر جلدی بڑھتی جاتی ہے۔

امریکہ کے کل قرضوں کی رقم ...... ۱۰۳۳۸۰۰۰۰۰ پونڈ ہے جو ذیل کے حساب سے تقسیم کی گئی ہے۔

برطانیہ کو ...... ۴۲۷۰۰۰۰۰۰ پونڈ (مجموعی رقم کی ۴۱ فیصدی)

فرانس کو ...... ۳۴۰۵ پونڈ (۳۳ فیصدی)

اٹلی کو ...... ۱۶۴۸۰۰۰۰۰ پونڈ (۱۶ فیصدی)

دیگر حکومتوں کو ...... ۱۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ (۱۰ فیصدی)

اس مجموعی رقم میں سے اب تک جو رقم ادا کیگئی اُسکی تقسیم حسب ذیل ہے:-

کل ادا شدہ رقم ...... ۲۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ

(اصل رقم میں سے ...... ۲۷۰۰۰۰۰ پونڈ اور سود میں ۱۰۵۰۰۰۰۰ پونڈ ادا کیے گئے)

اس ادائیگی کے بعد اصل رقم معہ سود مندرجہ ذیل حساب سے مقروض حکومتوں پر باقی رہی:-

برطانیہ ...... ۱۹۱۲۰۰۰۰۰ پونڈ (بقایا رقم میں سے ۴۳ فیصدی)

فرانس ...... ۸۶۴۰۰۰۰ پونڈ (" " ۱۸ فیصدی)

اٹلی ...... ۹۸۰۰۰۰ پونڈ (" " ۴ فیصدی)

دیگر حکومتیں ...... ۱۳۲۰۰۰۰ پونڈ (" ۵ فیصدی)

گویا برطانیہ نے قرضیں جسقدر رقم ادا کی تھی سود کی برکت سے وہ اور زیادہ بڑھ گئی اسپر برطانیہ نے چیخ و پکار کی اور اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے متعدد کانفرنس کیگئیں آخر فیصلہ ہوا کہ مندرجہ ذیل رقمیں حسب ذیل حکومتوں کو دینی چاہئیں مقروض حکومتوں نے اسپر اتفاق کرلیا۔ بقایا قرض کی رقمیں حسب ذیل ہیں:

مجموعی واجب الادا رقم ...... ۲۲۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ جسمیں سے

برطانیہ پر ...... ۱۱۰۵ پونڈ (مجموعی رقم کا ۵۰ فیصدی حصہ)

فرانس ...... ۶۸۴۸۰ پونڈ (" " ۳۱ فیصدی حصہ)

اٹلی پر ...... ۲۴۰۸ پونڈ (" " ۳۱ فیصدی حصہ)

دیگر حکومتوں پر ...... ۱۸۲۷۰۰۰۰ پونڈ (" " ۸ فیصدی حصہ)

مقدمہ سازش میرٹھ کے باقی قیدیوں کو رہا کرانے کیلئے ایجی ٹیشن جاری رہیگی

پریوی کونسل میں اپیل کیگئی تو برطانیہ کے مشہور وکلا مقدمہ کی پیروی کرینگے

لندن ۲ر اگست آج شام کو مقدمہ سازش میرٹھ کی اپیل کے فیصلہ پر غور کرنے کے لئے اسیران میرٹھ کو رہا کرانے والی کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی فیصلہ کیا گیا کہ باقیماندہ قیدیوں کو رہا کرانے کیلئے ایجی ٹیشن جاری رکھی جائے کمیٹی کے ایک ممبر نے رپوٹر سے انٹرویو کے دوران میں ایک بیان میں کہا کہ ان کے وکیل ڈاکٹر کاٹجو اور قیدی خود فیصلہ کریں گے کہ اس سے آگے کیا قدم اُٹھایا جائے یعنی پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے روبرو اپیل کی جائے اور جو ملزم بری ہوگئے ہیں اُن کی نظربندی کی تلافی کی جائے ممبر نے کہا کہ اگر جوڈیشل کمیٹی کے روبرو اپیل کی جائے تو کئی مشہور کنگز کونسلوں نے مقدمہ کی پیروی کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔

لندن سے سلیکٹ کمیٹی کے ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کی روانگی

لندن ۳ر اگست سلیکٹ کمیٹی کے التوا کی وجہ سے ہندوستانی ڈیلی گیٹ ہندوستان واپس جانیکی تجویز کررہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے یورپ کا دورہ کریں گے۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ کتنے ڈیلی گیٹ ہندوستان جائیں گے۔ مسٹر جوشی اور سر اے۔ پی۔ پیٹرو ہندوستان کو روانہ ہوگئے ہیں۔ سر اے، پی پیٹرو نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ شہادت کے کچھ حصہ نے فرقہ وارانہ آگ کو پھر تیز کردیا ہے۔ پونا پیکٹ میں چاہے کتنے ہی نقص ہوں یہ بات ضرور ہے کہ بہت سے ہندوں نے اسے منظور کرلیا تھا کیونکہ ایسا سمجھوتہ ہونا ضروری تھا۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے فرقہ وارانہ سوال کو حل کرنے کی بجائے تعمیری ترقی پر روز دیکر دانشمندی کا اظہار کیا ہے۔ سر پیٹرو نے بیان کیا کہ گو اسوقت ٹھیک ٹھیک پروگرام کا پتہ نہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ پبلک کمیٹی کے اگلے اجلاس میں سر سمویل ہور اور دوسرے ڈیلی گیٹوں کی شہادتوں پر تقریباً چار ہفتے لگیں گے۔ اسکے بعد ڈیلیگیٹوں میں صلاح و مشورے ہوں گے اور عام طور امید کی جاتی ہے کہ ڈیلیگیٹ نومبر کے دوسرے ہفتہ میں واپس آئیںگے

انقلابی تحریک کسطرح ختم ہوسکتی ہے

لندن ۲ر اگست آج پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاس میں شہادت دیتے ہوئے مسٹر چیٹرجی نے کہا کہ ۱۹۱۷ء کے اصلاحات کے اعلان کے بعد میں نے جتنے بھی انقلاب پسندوں کے مقدمات کی پیروی کی ہے۔ انہوں نے مجھے اختیار دیا تھا کہ میں ان کی طرف سے بنگالی گورنمنٹ کو میمورنڈم بھیجوں کہ اگر ہندوستانی کو حقیقی آزادی کی شاہراہ پر ڈالدیا جائے تو وہ اپنی سرگرمیوں کو ختم کردیں گے بائیں ۹۵ فیصدی ایسے ہیں جو آئین ہر حلقہ کو پورا کرتے اسلئے حکومت ہند کو آزادی راہ پر ڈالدی تو امید ہے کہ انقلابی تحریک خود بخود ختم ہوجائے گی۔

پارلیمنٹری مشترکہ کمیٹی میں مسلم مطالبات

آل انڈیا مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کا نقطۂ نظر

لندن ۲ر اگست مسلم کانفرنس اور لیگ کے سیاسی مطالبات عبداللہ، یوسف علی، سر محمد یعقوب، سر ایچ سہروردی، ڈاکٹر شجاع الدین، اور خانصاحب رشید احمد نے منتخبہ کمیٹی میں پیش کیے۔

عرضداشت میں مسلم کانفرنس منعقدہ دہلی یکم جنوری ۱۹۳۳ء مرکزی کمیٹی مسلم کانفرنس منعقدہ دہلی ۱۹ مارچ ۱۹۳۳ء کی منظور شدہ تجاویز کا حوالہ دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ اگر قرطاس ابیض میں اسطرح ترمیم کیجائے جیسا کہ ان تجاویز میں کہا گیا ہے۔ تو اسلامیان ہندان اصلاحات کو کامیاب بنانے میں پوری پوری جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ عرضداشت میں اس امر پر اعتراض کیا گیا تھا کہ عورت کو محض اس لیے رائے دہندگی کا حق نہیں دیا جانا چاہئے کہ اُسکے خاوند کو یہ حق حاصل ہے اور اسکی تشریح یوں کی گئی کہ قرارداد کا مفہوم یہ ہے کہ عورتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں یعنی جو شرائط مردوں کے لئے مقرر کی گئی ہیں وہی شرائط عورتوں کے لئے مقرر ہونی چاہئیں

عورتیں علیحدہ قوم نہیں ہیں

مس ہیری پکفورڈ نے کہا کہ جسطرح مسلمان اقلیتوں کے لئے نیابت کا پاسنگ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی طرح مستورات کیلئے رائے دہندگی کا معیار مختلف ہونا چاہئے سر محمد یعقوب نے کہا کہ یہ تمثیل غلط ہے کہ عورتیں علیحدہ قوم نہیں ہے۔

بیگم شاہ نواز نے پوچھا۔ کہ ہندوستان میں کسقدر جلسے عورتوں نے اپنی ناکافی نیابت کے خلاف احتجاج کے سلسلہ میں کئے ہیں۔ مسٹر یوسف علی نے کہا کہ ایسی عورتوں کی تعداد ہندوستان میں بہت کم ہے جو اپنی نیابت کیلئے شور مچاتی ہیں۔

سر ایچ سہروردی نے کہا کہ میرا تجربہ کہ وہ عورتیں جنہیں حق نیابت حاصل ہے بہت کم ووٹ دینے کیلئے آتی ہیں اور میرا خیال ہے کہ معاشرتی اصلاحات اور عام تعلیم سے ان عورتوں کی تعلیم میں خود بخود اضافہ ہوجائیگا۔ جو حق نیابت رکھتی ہوں گی۔ اور ہمارا خیال ہے کہ اگر تعلیم کو ...... معیار مقرر کیا جائے بشرطیکہ وہ قابل عمل ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مارکوئیس زٹلینڈ نے کہا کہ مجھے عورتوں کو فرقہ وارانہ حلقہ میں شامل کرنے سے اختلاف ہے اور میرا خیال ہے کہ عورتوں کے مطالبات کو مردوں کے نقطۂ نظر سے پیش کر رہے ہیں۔ سر محمد یعقوب نے کہا کہ عورتیں بھی اس نکتۂ نظر سے متفق ہیں۔

بنگالی ہندوؤں کیلئے پاسنگ

مارکوئیس زٹلینڈ نے کہا کہ اقلیتوں کے پاسنگ کا مطالبہ بنگال کے ہندوں پر بھی صادق آتا ہے مسٹر یوسف علی نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسطرح بنگال کے مسلمان ایک اقلیت میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ اور یہ ایک مسلم سیاسی اصول ہے۔ کہ اکثریت کو اقلیت میں یا مساوات میں تبدیل کردینا نہیں چاہئے۔

بنگال اور اڑیسہ میں مسلمانوں کی حق تلفی

عرضداشت میں یہ بالتصریح لکھا تھا کہ بنگال اور اڑیسہ میں مسلمانوں کی حق تلفی کی گئی۔ مارکوئس نے پوچھا کہ کیا مسلمان بنگال میں غالب اکثریت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مسٹر یوسف علی نے جواب دیا کہ وہ اسقدر کثرت کے خواہاں ہیں کہ رائے عامہ کا اظہار ہوسکے۔ اور بتایا کہ باقی تمام صوبوں میں ہندوں کی غالب اکثریت موجود ہے۔

مارکوئیس زٹلینڈ نے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ اسکی وجہ مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ہر اُس فیصلہ کو جس سے ہندوں اور مسلمانوں میں کدورت پیدا ہو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور میرا خیال ہے کہ مخصوص نشستوں کو چھوڑکر باقی تمام نشستیں آبادی کے تناسب سے تقسیم کردی جائیں۔ مسٹر یوسف علی نے کہا کہ اسطرح رائے عامہ کا اظہار نہیں ہوسکے گا۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کے جواب میں سر ایچ سہروردی نے کہا کہ ہم ہرگز اقلیتوں پر اکثریتوں کی حکومت کا قیام ناممکن ہے۔ اور ہندوں اور سکھوں کو دونوں صوبوں میں کافی نیابت دی گئی جس سے حربی طرز حکومت قائم ہوجائے گی اور کوئی وزارت بھی اقلیتوں کو نظر انداز نہ کرسکے گی۔ سر این۔ این سرکار نے کہا کہ میں اسکا سراسر انکار کرتا ہوں۔

اختیارات مابقی اسکے بعد یہ صاف طور پر ظاہر کیا گیا کہ مسلمان اختیارات مابقی صوبوں کو تفویض کئے جانے کے حق میں ہیں۔ اور وہ سر سموئیل ہورسے وفاقی مجالس کے ایوان بالا کے طریق انتخاب کے معاملہ میں جو انہوں نے مسلمانوں کیلئے تجویز کیا ہے۔ اختلاف کیا ہے۔ اور چاہتے ہیں کہ صوبائی ارکان جداگانہ انتخاب سے مجلس وفاقی کے لئے اُمکان کا انتخاب کریں۔

ملازمتیں ملازمتوں کے متعلق یہ مطالبہ پیش کیا گیا کہ نیابت کے تناسب سے مسلمانوں کے لئے ملازمتوں کا تعین ہر شعبہ میں ہونا چاہئے۔ بشرطیکہ مسلمان اہل ہوں اور کام کو بخوبی انجام دیسکیں۔ شہادت میں قرطاس ابیض کے اصولوں سے کچھ زیادہ اختلاف نہیں تھا۔ یہ بھی کہا گیا کہ ہم وفاقی نظام حکومت کا زیادہ انتظار نہیں کرسکتے اور فرقہ وارانہ اختلافات کے پیش نظر یہ خیال کہ ذمہ دار حکومت کا قیام مخاطرات کا باعث ہوگا غلط ہے۔ اور قیام امن کا ضیغہ کبھی عوام کو دینے کے حق میں کوشش کی گئی ہندوستانی افسروں کی ایسوسی ایشن کی شہادت کے بعد کارروائی ۳ر اکتوبر تک ملتوی کردی گئی۔

بحکم جناب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۸ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

کنہیالال ورامیشور پسران پراگی لال

اقوام ویش ساکنان نوگھڑا محال شہر کانپور انسالونسٹان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں عدالت ہذا کی ۸ر اپریل ۱۹۳۳ء کو کنہیالال ورامیشور دیوالیہ قرار دئے گئے تھے۔ اور اُن کو عدالت نے ۶ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا کی تھی۔ اب عدالت نے ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۳ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنا اپنا قرضہ ثابت کریں۔

مہر عدالت

بحکم

آر بی شرما منصرم عدالت

دنیا کی اقتصادی مشکلات اور بعض مغالطے

برنارڈ شا کی قلم سے

دنیا کی موجودہ اقتصادی مشکلات کی وجہ عام خیال ہیں اور یہ خیالات اس نقطہ نظر سے پیدا ہوتے ہیں کہ جنکی رو سے پیدا کرنے والوں اور خرچ کرنیوالوں کے مفاد کو متضاد سمجھا جاتا ہے۔ ہر شخص خرچ کرنے والا ہے۔ اور ہماری معتدبہ آبادی پیدا کرنیوالی ہے۔ سوائے بچوں بوڑھوں اور ناقابل برداشت قابل پیشہ اشخاص کے جیسے ناکارہ لوگ اور امرا۔ گو تمام پیدا کرنیوالے خرچ بھی کرتے ہیں لیکن وہ اپنے مفاد کو پیدا کرنے والے کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔

پیدا اور خرچ کرنے والے۔ صنعتی اداروں کا مفاد یہ ہے کہ ان کی ساختہ اشیاء کی تعداد محدود ہو لیکن بحیثیت خرچ کرنے والے کے ان کا مفاد اسمیں ہے۔ کہ غلہ ارزاں اور عام ہو کاشتکار اسکے بالکل برعکس چاہتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک خرچ کرنے والے کی حیثیت قربان کرنا چاہتا ہے۔ نہ کہ پیدا کرنے والے کی حیثیت سے۔ اس لئے دونوں ملکر تجارت میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ عام قلت سے فریقین کو فائدہ ہوگا۔ اور یہ بھول جاتے ہیں کہ پیدا کرنیوالوں سے خرچ کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور خرچ کرنے والے کا نقصان پیدا کرنے والے کے نفع سے کم ہو۔ تو تمام خرچ کرنے والوں کا نقصان پیدا کرنے والوں کے نفع سے کہیں زیادہ ہوگا۔ اس طریق کار سے بجائے تمام کو امیر بنانے کے آپ سب کو غریب بنا رہے ہیں۔

درآمد و برآمد۔ اس مغالطہ کا دوسرا پہلو ملاحظہ ہو ہر ملک اور ہر قوم یہ چاہتی ہے کہ برآمد زیادہ ہو اور درآمد جس قدر ممکن ہو سکے کم ہو۔ جب برآمد درآمد سے زیادہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ حالات تسلی بخش ہیں۔

اس نظریہ کی بیہودگی کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے بلکہ بلگریو کی آبادی امراء پر مشتمل ہے انکی برآمد بہت زیادہ ہے مگر درآمد بالکل نہیں۔ اسی طرح ایک کان میں جہاں بہت سے مزدور کام کرتے ہیں برآمد بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن درآمد محض اس قدر ہوتی ہے کہ مزدور اپنا پیٹ پال سکیں۔ جب امریکہ کے لکھ پتی کی لڑکی کسی انگریز رئیس سے شادی کر کے انگلستان میں رہتی ہے تو آمدنی صورت میں کافی درآمد ہوتی ہے حالانکہ کوئی برآمد واقع نہیں ہوتی۔ اسکے باوجود ملک کی دولت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ فرض کیجئے کہ اوس کروڑ روپے ایک جہاز تمام املاک لیکر چلا جائے تو اسپر خوش نہیں ہوگا۔ جیسا ایک ملک کی حکومت برآمد پر خوش ہوتی ہے۔ یہ تمام تکلیف اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ ہم محض پیدا کرنے والے کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔ انگریز اس مغالطہ سے محفوظ ہیں یہی وجہ تھی کہ ۱۸۴۶ء میں گیہوں کی درآمد پر کوئی محصول یا چنگی نہیں لگائی جاتی تھی۔

اسوقت لوگوں کی مزدوری کی ۳ چوتھائی محض روٹی پر خرچ ہو جاتی تھی۔ لیکن اب وہ زمانہ گذر گیا اور وہ واقعہ پیش نظر نہیں اسلئے ایسی غلطیوں کا ارتکاب ہو رہا ہے۔

امریکہ کی مشکلات۔ ان مغالطوں نے امریکہ میں خوب تسلط جمار کھا ہے عام امریکن گذشتہ دس سال سے تقاضا کر رہا ہے کہ تمام اقوام اسکا قرضہ ادا کر دیں اور ادائیگی سونے کی صورت میں ہو۔ حالانکہ سونے سے امریکہ کو کوئی فائدہ نہیں۔ اگر سونے کو سکوں میں رائج کیا گیا تو اشیاء کی قیمت بڑھ جائے گی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ امریکہ کی غیر ممالک کے مقابلہ میں برآمد ناکام رہے گی۔ اور کرا او

بازاری کا بازار گرم ہو جائے گا۔ اگر سونا بنکوں میں محفوظ رکھ دیا گیا تو اسکا وجود اور فقدان برابر ہوگا۔ جمہوریہ چاہے یورپ میں ہو یا کالونی میں یکساں امر ہے صدر جمہوریت ان امور سے واقف ہیں۔ عامۃ الناس کی جہالت دنیا کے سامنے عظیم الشان مشکلات پیدا کر رہی ہے

یقینی اور تدریجی حل۔ حکومت کو مورد الزام نہیں گردانا چاہتا۔ کیونکہ جمہوریتوں میں اگر قائدین عوام کے تعصبات سے اثر پذیر نہ ہوں تو انہیں دوسروں کے لئے جگہ خالی کرنا پڑتی ہے۔ جو ان سے زیادہ جاہل ہوتے ہیں۔ یا زیادہ مصلحت اندیش۔

ان امراض تدریجی کا علاج درسگاہوں سے ہو سکتا ہے بچوں کو ایسی اقتصادی تعلیم دینی چاہئے کہ وہ اتنا سمجھ سکیں کہ قرضہ ہمیشہ سونے میں وصول کریں نہ کہ اشیاء میں اگر اشیاء لے تو بہتر ہے کہ قرضہ نہ وصول کیا جائے۔ موجودہ اقتصادی مشکلات کا ذکر نہیں کرنا چاہئے بچوں کو عام اقتصادی تعلیم دینی چاہیے۔ اور اس تعلیم کا مصرف وقت اور ضروریات پر چھوڑ دینا چاہیے۔

آجکل درسگاہوں میں ایسی تعلیم نہیں دیجاتی جس سے رائے دہندہ اپنی رائے کو صحیح مصرف میں لا سکے لیکن امید ہے، کہ آئندہ اس اہمیت کو وقعت دی جائے گی۔

اصلی وجہ دنیا اس طویل عرصہ تک انتظار نہیں کر سکتی۔ اقتصادی مشکلات نہایت ضروری اور فوری ہیں اگر ماہرین اقتصادیات کو اختیار دیدیا جائے۔ تو ان مشکلات کو بہت تھوڑی دیر میں دور کر سکتے ہیں۔ لیکن ان تجاویز کی عوام سخت مخالفت کریں گے۔ جب حالات ابتر ہو جائینگے تو غالباً مختلف اقوام کسی اچھے لائحہ عمل کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینے لگیں۔ لیکن یہ ایک خیال جسکی حقیقت کی توقع موجودہ اقوام کے بس کے نہیں حقیقتاً مصیبت ہے کہ ہم نے جمہوریت کا نفاذ ضروری تعلیم سے پہلے کر دیا ہے یہ ہمارے آباواجداد کی غلطی ہے کہ جسکا ہم خمیازہ بھگت رہے ہیں

بجلاس جناب بابو رادہا کشن صاحب چودھری سب جج بہادر دوم کانپور باختیار خفیفہ کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۸۸ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت سب جج بہادر دوم باختیار خفیفہ منصفی اکبر پور بمقام کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور　　　مدعی

بنام گنجہاری لال ولد چھید الال قوم مارواڑی ساکن بٹھور پرگنہ کانپور　　　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ ‎76/8/-‎ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ اگست سنہ ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجےدن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعوی کی کرو ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے ا

سر سموئیل ہور مہاراجہ الور کے جلاوطنی کے فیصلہ پر نظرثانی کرینگے

لنڈن میں مہاراجہ الور کا بیان

اخبار ڈیلی ایکسپریس لنڈن کا بیان ہے کہ مہاراجہ الور کی دو سالہ جلاوطنی کے فیصلہ پر وزیر ہند نظرثانی کریں گے فیصلہ میں سب سے زیادہ مشکل اس وجہ سے ہوگئی کہ اب ریاست کا نظم تمام کا تمام حکومت کے اختیار میں آچکا ہے اور جدید سرکاری عہدہ داران کی تقرری بھی عمل میں آچکی ہے لندن آتے ہوئے معزول شاہ مہاراجہ نے اپنی ایک ملاقات میں فرمایا کہ میں لندن اس غرض سے نہیں جا رہا ہوں کہ ایک قوی اور مضبوط شہنشاہ کا مقابلہ کروں اور ممالک معظم کی حکومت سے جنگ کروں اور برطانوی رعایا کے برسر پیکار ہونا چاہتا ہوں میں اپنے آپ کو برطانیہ کا سب سے زائد وفادار سمجھتا ہوں لندن جانے سے میری غرض یہ ہے کہ انصاف کا مطالبہ کروں۔ آپکا خیال ہے کہ عائد کردہ الزامات پر لندن میں غور کیا جائے گا آپنے فرمایا کہ عرصہ سے صوبہ سرحد کے جنوبی و مشرقی حصہ میں خالص اسلامی حکومت کی قیام کی سعی بلیغ کی جا رہی تھی۔ وہاں نوے فیصدی مسلمانوں کی آبادی ہے اور پنجاب میں بھی تمام مسلمانوں ہی کی آبادی نظر آتی ہے۔ دو سال قبل مجھے اس قسم کی خبر موصول ہوئی، کہ مستقبل قریب میں میری ریاست سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جدید فتنہ مسلمان رونما کرنے والے ہیں آخری ماہ دسمبر میں ایک تار مجھے ملا کہ آج انگریزی فوج روانہ ہونے والی ہے اسمیں شک نہیں کہ تمام فساد کے ذمہ دار بیرونی اشخاص ہیں اس درمیان میں مینے کوشش کی کہ وائسرائے کی ہدایت پر عمل کروں لیکن بعض افسوسناک مجبوریوں کے باعث صحیح تفتیش کرنے کی غرض سے میں نے ایک کمیشن مقرر کیا اور کمیشن نے رپورٹ پیش کر دی رپورٹ پڑھنے کی بعد میں چاہتا تھا کہ اسپر مہر تصدیق ثبت کر دوں۔ مگر فوراً ہی مجھے دو سال کے لئے ریاست چھوڑ دینے کا حکم ملا مہاراجہ نے اپنے بیان میں فرمایا کہ والیان ریاست ہند کی تاریخ میں یہ پہلا اتفاق ہے کہ والی ریاست کو دو سال کے لئے اخراج کا حکم دیا گیا ہے۔

روس اور برطانیہ میں پھر گفتگو

لندن ۸ر اگست بورڈ آف ٹریڈ کے دفتر میں برطانوی اور روسی تجارت کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی اور سب کمیٹی نے اعلان کیا کہ معاہدہ کرنے میں متواتر بحث کرنے کی ضرورت ہے

شروع سے اخیر تک

LALIMLI
PURE WOOL

لال املی کے خالص اونی کپڑے

ہندوستان ہی میں بنائے جاتے ہیں

کوئی بھی کپڑا
باہر سے نہیں منگوایا جاتا
یہ نام
اور ٹریڈ مارک
دیکھئے

بنانے والے
دی کانپور وولن ملز کانپور

REGISTERED TRADE MARK

مقامی ایجنٹ
مسرس حرنجی لال درگا داس مسٹن روڈ کانپور

مجسٹریٹ اور مہاتما جی میں دلچسپ سوالات اور جوابات

مہاتما جی نے حکم کی خلاف ورزی کیوں کی، مہاتما جی کا رقت انگیز بیان

مجھے ان کلاس کی قیدیوں میں رکھا جائے جن کو گورنمنٹ ادنی ترین سمجھتی ہے

پونا۔ ۴ راگست۔ مسٹر ایس اسرائیل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونا کے روبرو تین بجکر ۵ امنٹ بعد دوپہر مہاتما گاندھی کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۴ بمبئی سپشل ایمرجنسی پاورز ایکٹ ۱۹۳۲ء کی سماعت یرودا جیل میں ہوئی مقدمہ کی سماعت جیل سپرنٹنڈنٹ کے آفس میں ہوئی۔

اقبال جرم عدالت نے ان حالات کا ذکر کیا جن کے زیر اثر مہاتما گاندھی کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ اسکے بعد مہاتما گاندھی نے عدالت سے کہا کہ چونکہ آپ نے خلاف لگائے گئے الزامات کے سلسلہ میں اقبال جرم کرتے ہیں اسلئے گواہان کی شہادتیں قلم بند نہ کیجائیں۔ لیکن مجسٹریٹ نے آپ کو مطلع کیا کہ باضابطہ کارروائی اسی امر کی مقتضی ہے کہ شہادت قلم بند کی جائے۔ اسکے بعد مقدمہ کی شہادت شروع ہوگئی

پہلے گواہ استغاثہ کا بیان

پہلے گواہ استغاثہ گورمن ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بیان کیا کہ یہ میرے علم کی بات ہے کہ آج صبح مہاتما گاندھی کو بمبئی سپشل پاورز ایکٹ کے ماتحت نوٹس دیا گیا جسمیں آپ کو ہدایت کی گئی کہ آپ موضع یرودا کی حدود سے باہر نہ جائیں۔ اور جوقت لفٹنٹ کرنل مارٹن نے مہاتما گاندھی پر نوٹس کی تعمیل کی۔ اسوقت میں بھی موجود تھا مہاتما گاندھی نے حکم پر دستخط کر دئے۔ لیکن اُسکی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔

گواہ نے مزید بیان میں کہا کہ مہاتما گاندھی کے پوچھنے پر میں نے آپ کو مطلع کیا کہ گورنمنٹ کی ہدایت ہے کہ آپ پونا میونسپلٹی کی حدود کے اندر ہیں۔ اور یہ کہ آپ اگر یرودا کی حدود کے اندر رہیں گے یا پونا چھاونی میں داخل ہوں گے تو آپ حکم کی خلاف ورزی کریں گے میں نے مہاتما گاندھی کو بتایا کہ آپ کے لئے ایک ٹیکسی انتظار کر رہی ہے کہ جو آپ کو یرودا کی حدود سے باہر لیجائے گی مہاتما گاندھی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

جب مہاتما گاندھی پرایوٹ ٹیکسی میں بیٹھے تو آپنے مجھ سے کہا کہ مجھے یرودا جیل کے اندر کسی مقام پر تنہائی کی جگہ پہنچا یا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اسوقت مہاتما گاندھی کی ڈاک پہونچ چکی تھی آپ نے ڈاک دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

مہاتما جی کی گرفتاری

کچھ وقت گذرنے کے بعد اسسٹنٹ ایس۔ پی مہاتما گاندھی اور مہادیو ڈیسائی کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے آیا۔ اسنے مجھے مطلع کیا کہ مہاتما گاندھی نے گورنمنٹ کی تعمیل حکم سے انکار کر دیا ہے اسکے باوجود کہ اُسنے آپ کو دو دفعہ مطلع کیا ہے کہ آپ یرودا جیل کی حدود میں رہ کر گورنمنٹ کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں مہاتما گاندھی نے گواہ پر کسی قسم کی جرح کرنے سے انکار کر دیا

جیل سپرنٹنڈنٹ کی شہادت

لفٹنٹ کرنل مارٹن سپرنٹنڈنٹ یرودا جیل نے بیان کیا کہ جو حکم عدالت میں پیش کیا گیا ہے اُس کی تعمیل مینے مہاتما گاندھی پر صبح ۹ بجے سے پہلے کی۔ چند منٹ کے بعد مہاتما گاندھی کو مہادیو ڈیسائی کے ساتھ گرفتار کیا گیا۔

نگرانی کرنے والے اے ایس پی کی شہادت

اس کے بعد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی شہادت ہوئی جس نے مہاتما گاندھی کو گرفتار کر لیا تھا۔ اُسنے بیان کیا کہ جوقت مہاتما گاندھی اور مسٹر مہادیو ڈیسائی جیل سے باہر آئے اور پرایوٹ ٹیکسی میں سوار ہوے تو میں موجود تھا۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مجھے ان کی حرکات و سکنات کی نگرانی کرنے کی ہدایت کی۔ نیز یہ بھی دیکھوں آپ گورنمنٹ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں یا نہیں مہاتما گاندھی کی ٹیکسی ایک تنہا جگہ پر ٹھہری ۹ بجکر ۴ منٹ آپ اسی جگہ رہے میں وہاں پہونچا اور آپ کو مطلع کیا کہ حکم میں جو وقت دیا گیا تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور اگر آپ حکم کی تعمیل کرنا چاہتے ہیں تو فوراً یہاں سے چلے جائیں مہاتما گاندھی نے بتایا کہ آپ گورنمنٹ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تیار نہیں مینے مزید ۱۰ منٹ تک کوشش کی اور ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر مطلع کیا کہ اگر آپ فوراً یہاں سے نہ چلے جائیں گے تو آپ کو گرفتار کر لیا جائیگا۔ ہر دو اصحاب نے جواب دیا کہ وہ اس جگہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں مینے ۹ بجکر ۵۲ منٹ پر ہر دو اصحاب کو گرفتار کر لیا اور آپ کو جیل لا کر حکام جیل کے حوالے کر دیا۔ مینے ملزمان کا چالان دفعہ ۱۴ اسکے ماتحت کر دیا۔

مہاتما گاندھی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس گواہ پر جرح کرنیسے انکار کر دیا کہ دوسرا اور آخری گواہ ٹیکسی ڈرائیور تھا۔ جس کی موٹر پر بیٹھ کر مہاتما گاندھی میدان میں پہنچے تھے۔ اور وہیں رہتے تھے اُس نے بھی دوسرے گواہوں کی تصدیق کی۔

مہاتما گاندھی پر سوالات

مہاتما گاندھی نے عدالت کے سوالات کا جواب دیتے ہوے کہا کہ میری عمر ۶۴ سال کی ہے اور میں ذات کا ہندو ہوں۔

مجسٹریٹ:۔ آپ کا پیشہ کیا ہے؟

مہاتما گاندھی نے توقف کے بعد کہا کہ میں ایک کاتنے والا ہوں بافندگی اور کاشتکاری میرا پیشہ ہے۔

مجسٹریٹ آپ کی رہایش کسجگہ ہے؟

مہاتما گاندھی: آج کل یرودا جیل میں۔ اسپر ایک قہقہہ لگا۔

مجسٹریٹ: بیشک ان دنوں تو یرودا جیل میں ہے لیکن عام طور پر کسجگہ ہے۔

مہاتما جی: ویسے میں سابرمتی ضلع الہ آباد میں رہتا ہوں

مجسٹریٹ: کیا آپ گواہ استغاثہ کی شہادت پر کچھ کہنا چاہتے ہیں جو قلم بند کی گئی ہے۔

مہاتما جی: میرا خیال ہے کہ تمام بیانات جو گواہوں نے دیے ہیں بالکل درست ہیں

مہاتما جی کا بیان

مہاتما جی نے کہا کہ میں ایک مختصر سا بیان دینا چاہتا ہوں کہ قانون کی خلاف ورزی کی کیوں تھی۔ عدالت اسپر رضامند ہوگئی اور مہاتما جی نے اپنی دھیمی آواز میں ایک مختصر سا بیان لکھوایا۔

آپنے فرمایا کہ میں ایک مختصر بیان دینا چاہتا ہوں کہ میں نے جان بوجھ کر بمبئی گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کیوں کی۔ کسی منظم جماعت کی خلاف ورزی قانون میرے لئے باعث مسرت نہیں ہو سکتی ہیں۔ امن کا خواہشمند ہوں اور اپنے آپ کو ایک نیک شہری کی حیثیت سے اس ملک کا وفادار سمجھتا ہوں جسمیں کہ میں رہتا ہوں جہاں کہ میں رہتا ہوں لیکن ایک شہری کی زندگی میں ایسے واقعات آتے ہیں جب قانون اور حکام کی خلاف ورزی کرنا اسکا ناخوشگوار فرض ہو جاتا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ ۱۹۲۰ء میں یہ ناخوشگوار فرض مجھ پر عائد ہوا۔ اور میں نے عدم تعاون کو اپنا ہی فرض نہیں سمجھا بلکہ دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کی موجودہ قانون یا ایکٹ جسکے ماتحت میرے مقدمہ کی سماعت ہوئی ہے۔ میرے اس دعویٰ کی تائید کرتا ہے کہ جس طریقہ پر ہندوستان پر آجکل حکومت ہو رہی ہے وہ نہ صرف انصاف پر ہی مبنی ہے بلکہ اس سے اقتصادیات اور اخلاقی کمزوریاں بڑھ رہی ہیں۔

حال ہی میں میں رہائی کے دنوں میں جبکہ مردوں اور عورتوں کی ایک بھاری تعداد سے واسطہ پڑا تو مجھے معلوم ہوا کہ ادنے اعلےٰ مہذب غیر مہذب امیر اور غریب غرضکہ ہر کسی میں اخلاقی گراوٹ آگئی ہے اور ہر کوئی اس خطرہ بیہم میں مبتلا ہے کہ اس کی آزادی اور جائداد چھین جائے گی۔ میرے لئے ایسی فضا میں رہنا ایک امتحان تھا میں ایام طفلی ہی سے عدم تشدد پر یقین رکھنے والا ہوں اور اسی لئے مینے اس مصیبت کسی کا سہارا لیا جو میرے حصہ میں آسکتی تھی۔ دل کی سوزش سے بچنے کے لئے میرے لئے ہی ایک واحد علاج ہے۔ موجودہ نظام حکومت کے خلاف اپنی طاقت کے مطابق میرے جیسے امن پسند آدمی کا جہاد جدوجہد کرنا وجوہات سے خالی نہیں ہے۔

کلاس کا سوال

مہاتما جی نے کہا کہ میں تھوڑا سا کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔ جناب میں نے سنا ہے کہ آپ مجھے قید کرنے کے بعد اس سوال پر غور کرینگے کہ مجھے کونسی کلاس دی جائے۔ میں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ذاتی طور پر مجھے کلاس بندی سے سخت نفرت ہے جو قیدیوں کو اے بی سی تین کلاسوں میں منقسم کرتی ہے میری یہ خواہش نہیں کہ مجھے وہ آرام میسر ہوں جو میرے دوسرے قیدی ساتھیوں کو نہیں ملسکتے میں ان قیدیوں کی کلاس میں رہنا پسند کرونگا جن کو گورنمنٹ ادنیٰ ترین سمجھتی ہے آخر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان چند دنوں میں ہر ایک افسر جسکے ساتھ میرا واسطہ پڑا ہے میرے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آیا میں اُس کا شکر گذار ہوں۔

مہاتما گاندھی کا اقبال جرم

مندرجہ بالا بیان دیکر مہاتما جی نے مجسٹریٹ کے قلمبند کیے ہوئے بیان کو پڑھا اور کہا کہ بالکل درست ہے مجسٹریٹ نے پھر بمبئی اسپشل پاورز ایکٹ ۱۹۳۲ء کے ماتحت آپ پر ۱۴ دفعہ عائد کر دی۔ کیونکہ اسی ایکٹ کی دفعہ ۱۴ کی رو سے آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ صبح ساڑھے نو بجے سے پہلے بمعہ اپنے سامان کے آپ یرودا گاؤں کی حد سے باہر چلے جائیں مہاتما جی سے جب یہ پوچھا گیا کہ آپ اپنے آپ کو قصور وار سمجھتے ہیں تو آپ نے مثبت میں جواب دیا اور کہا کہ میں صفائی کچھ پیش کرنا نہیں چاہتا۔

نرم سزا

اسوقت پولیس پراسیکیوٹر نے کہا کہ میں مہاتما گاندھی کی عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات پر زور نہیں دیتا کہ آپ کو عبرتناک سزا دی جائے مجسٹریٹ نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ چونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مسٹر گاندھی نے گورنمنٹ کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ اسلئے بمبئی اسپشل پاورز ایکٹ ۱۹۳۲ء دفعہ ۱۴ اسکے ماتحت ان کو مجرم قرار دیتے ہوئے میں ایکسال قید محض کی سزا دیتا ہوں مجسٹریٹ نے کہا کہ میں آپ کی عمر اور موجودہ صحت کی خیال رکھتے ہوے آپ کو بڑی ہلکی سزا دیتا ہوں خصوصاً اس لئے کہ استغاثہ ابھی سبق آموز سزا دینے پر مجبور نہیں کرتا۔

جیل میں چلے گئے

اسپر سماعت ختم ہوئی اور مہاتما جی مجسٹریٹ کو آداب بجالانے کے بعد اُٹھے اور داروغہ جیل کے ہمراہ اپنی کوٹھری میں چلے گئے۔ آپ کو اے کلاس میں رکھا گیا۔

بحکم جناب بابو برج نرائن صاحب بہادر منصف شکوہ آباد

سمن بنا برانفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۸ ۱۹۳۳ء

بعدالت منصفی شکوہ آباد ضلع مین پوری

مہندر سنگھ ولد جسمن سنگھ اہیر ساکن کنھوری پرگنہ شکوہ آباد بنام عجب سنگھ ولد گندھرب سنگھ اہیر ساکن ارجھی عیسی پور پرگنہ بلہور شرف ڈبل متو ضلع کانپور متعلقہ منصفی کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ۱۱ الحجے کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر

گندہ خون

جسم کے لئے ایسا ہی ہے جیسے آب ہوا کے لئے جراثیم بھر پور ہوا۔ اس سے مصیبت تکالیف بدصورتی وغیرہ لاحق ہوتی ہیں اور جن لوگوں کو آتشک سوزاک کے باعث خرابی خون کی شکایت ہے ان کے لئے اُنکی بداعمالیوں اور گناہوں کا ثمرہ ہے جس سے انکی اولاد تک کو مصیبت برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اسکا علاج ہے

سارسا پرلا مرکب

پنجاب کے مشہور ویدپنڈت ٹھاکر دت شرما وید بوجد امرت دھارا کی ایجاد ہے قیمت ایک شیشی دو روپے (۲ عہ)

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

والیان ریاست ہائے ہند کا دلچسپ فوٹو

(بقیہ مضمون صفحہ اول)

اس راجپوت ہندو نے پان مسلم تحریک کے خلاف قلعہ بر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس تحریک کا منشا یہ ہے کہ باسفورس سے لیکر دہلی تک کے تمام اسلامی ممالک کو ایک وسیع فیڈریشن میں منسلک کر دے۔ لیکن کشمیر راہ میں حائل ہے اسی وجہ سے گذشتہ سال اس ریاست میں ایجی ٹیشن کا اور بدنظمی کا زور رہا۔

یہ تینوں جدید حکمران انتہائی جفاکش ہیں یہ پبلک ورکس اور آب پاشی پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں انہوں نے ماڈل سکول، ہسپتال اور قیدخانے قایم کر دیے ہیں۔ ان کے مالیہ کا انتظام بہت اچھا ہے۔ انہوں نے اپنی ریاستوں کے باشندوں پر برطانی ہند کے مقابلہ میں بہت ہی کم ٹیکس لگایا ہے۔

پٹیالہ، بڑودہ، حیدرآباد دکن

سکھ مجبور ہیں کہ سابق کی طرح آئندہ بھی ہندوستان کے مستقبل میں عظیم الشان حصہ لیں سب سے بڑا سکھ والی ریاست مہاراجہ پٹیالہ ہے۔ جو طویل القامت اور خوبصورت آدمی ہے جسکے ڈاڑھی بھی ہے اور سکھوں کی روایات کا حامل ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ مجھے اپنے جدید محل سے تاریخی قلعہ میں اپنی مختصر دوڑانے والی کار میں بٹھا کر لے گئے یہ قلعہ پرانے شہر کے وسط میں ہے۔ جہاں ان کے ہیڈ روکل محل ہے۔ جدید محل برقی روشنی، یورپین فرنیچر، ٹیلیفون اور ریڈیو سے آراستہ ہے۔

اس تاریخی قلعہ میں پٹیالہ کے عجیب و غریب جواہرات رکھے ہیں۔ جن کی قیمت کا اندازہ پیرس کے کارٹیر نے حال ہی میں ۳۰ لاکھ پونڈ لگایا ہے۔ یہاں وہ تلوار بھی رکھی ہے جس پر ہیرا جڑا ہوا ہے اور جو ملکہ وکٹوریہ نے موجودہ مہاراجہ کے دادا کو عطا کی تھی اور وہ تلوار بھی موجود ہے جو موجودہ مہاراجہ کے والد کو ملک ایڈورڈ ہفتم نے عطا کی تھی۔

اگر مہاراجہ کو ضرورت پیش آئے تو ایک لاکھ سکھ تیار نظر آئیں گے تو ایشیا کا بہترین فوجی مواد ہے۔ اور جن میں سے بہت سے برطانی رجمنٹوں کے تربیت یافتہ ہیں۔

گائیکواڑ، بڑودہ، ہندوستان کی تیسری ریاست پر حکمرانی کرتا ہے۔ مہاراجہ بڑودہ بڈھے آدمی ہیں جوانمرد اور گوالیار کے حکمرانوں کی طرح مرہٹہ خاندان کے سردار ہیں اور عظیم الشان فوجی روایات کے حامل ہیں۔ گائیکواڑ نے اپنی عمر امن و آشتی میں بسر کی ہے۔

برطانی ہند کے زیادہ ترقی یافتہ صوبوں کے مقابلہ میں بھی بڑودہ کی عظیم الشان ریاست میں لائبریریوں، طالب علموں، اسکول، ماسٹروں، اور اسکولوں کی تعداد زیادہ ہے۔

اب ہم ہندوستان کے سب سے بڑے والی ریاست ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام کی طرف آتے ہیں جو دنیا میں سب سے زیادہ مالدار آدمی ہے۔

وہ نواب اور ان کے پیش رو اپنی ذاتی آمدنی اور نجی جائداد کے مالیہ کا ایک کثیر حصہ تقریباً ایک صدی سے پس انداز کرتے آئے ہیں۔ اور چونکہ مذہب اسلام سود کی ممانعت کرتا ہے اس لئے ان کی دولت سلاخوں اور جواہر کی شکل میں ہے۔

حضور نظام یقیناً ہمارے امریکن قرض کا ایک بہت بڑا حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو خیال ہوتا اور وہ حضور نظام سے کہتا تو ۱۹۳۱ء میں حضور نظام بطور اظہار وفاداری آزادانہ طور پر ہندوستانی حکومتوں کے قرضوں میں اپنا سرمایہ لگاتے ہیں۔ اور صرف یہی ایک استثنا ہے کہ حضور نظام سود لے لیتے ہیں۔

اس عظیم الشان ریاست میں ریل ٹیلیفون اور ڈاکخانے کافی ہیں۔ معدنیات میں ترقی ہوئی ہے مصنوعات کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اور زبردست فوج موجود ہے۔

ہندوستانی والیان ریاست میں انسانوں کی ہر جماعت کی طرح ناقص لوگ بھی شامل ہیں۔ مگر نوجوانوں میں زبردست تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ جو یا تو بر سر اقتدار ہیں یا آئندہ تخت نشین ہونے والے ہیں۔

بعض بوڑھے والیان ریاست بمشکل انگریزی بول سکتے ہیں۔ انہوں نے سیاحت نہیں کی ہے۔ ہر قسم کا اختیار رکھنے والے سیاسی محکمہ نے ان سے گفتگو کر کے عملی طور پر ان کی ہمتیں توڑ دی ہیں اور ان کی ریاستوں میں اب بھی صنعتی حالات ناگفتہ بہ ہیں۔

سابق ایسٹ انڈیا کمپنی سے وراثتاً یہ کھلی ہوئی پالیسی ملی تھی کہ ریاستوں کو کمزور اور پست حال رکھا جائے لیکن اب انقلاب ہو رہا ہے کہ ہندوستانی ہندوستان کا فرمانروا ہے۔ موجودہ والیان ریاست عمدہ انگریزی بولتے ہیں انہوں نے کافی سیاحت کی ہے اور ان میں سے بہتوں نے جنگ عظیم کے زمانہ میں خدمات انجام دی ہیں۔ اکثر انہوں نے اپنی فوجوں کی کمان خود کی ہے اور اب وہ سیاست میں عملی دلچسپی لے رہے ہیں۔

لکھنو میں مسلم لیڈروں کا اجتماع

سیاسی صورت حالات اور کانگریس کے فیصلہ پر تبصر

لکھنو۔ ۸ر اگست۔ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کرنے کے لئے آج سلیم پور ہاؤس میں مسلمان لیڈروں کا ایک غیر رسمی اجلاس بند کمرے میں ہو مولانا شوکت علی اور مسٹر شفیع داؤدی لکھنو میں اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے۔ مقامی مسلمانوں میں راجہ سلیم پور نے بحث میں خاص حصہ لیا۔

کانفرنس میں پریس کے نمائندوں کو شمولیت کی اجازت نہ تھی لیکن معلوم ہوا ہے کہ کافی عرصہ تک مسلم لیڈروں نے سیاسی صورت حالات اور کانگریس کے فیصلہ پر تبصرہ کیا کارروائی لکھی جا رہی ہے اور عنقریب پریس کو دی جائیگی دوپہر کے بعد مولانا شوکت علی اور مسٹر شفیع داؤدی شملہ چلے گئے۔ (ٹریبون)

مقدمہ سازش میرٹھ کے فیصلہ پر

لندنی اخبارات کی نظر میں

لندن ۸ر اگست۔ مقدمہ سازش میرٹھ کی اپیل کے فیصلہ پر رائے زنی کرتا ہوا مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ کہ اب بات کو مدنظر کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک تہائی ملزمان کی سزاؤں کو بالکل تبدیل کر دیا گیا ہے مقدمہ شروع کرنے میں گورنمنٹ کی عقلمندی پر شدید نکتہ چینی کی جاسکتی ہے گورنمنٹ کو چاہئے کہ برطانوی انصاف پر دوبارہ اس قسم کا دھبہ نہ لگائے۔

ڈیلی ہیرلڈ لکھتا ہے کہ برطانوی سلطنت کی تاریخ کا ایک بدترین جوڈیشل کلنک کم ہو گیا ہے لیکن کمی کافی نہیں ہے ضرورت ہے کہ اس کلنک کا بالکل دھو دیا جائے۔ قیدیوں کی برات اور سزاؤں میں تخفیف سے پہلے سماعت ہوگی۔ بے ضابطگی پر شدید نکتہ چینی کرنے کا موقع ملتا ہے۔

نیوز کرانیکل لکھتا ہے کہ ہائیکورٹ کا فیصلہ ہندوستان میں برطانوی انصاف [illegible] اور اسکی رفتار کے متعلق لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا کر دے گا۔ اس فیصلہ کے نتیجہ پر طور پر ضابطہ میں فوری اور انتہائی اصلاح کرنی چاہئے۔

گاندھی جی کے صاحبزادے دیوداس گاندھی گرفتار کر لئے گئے

دیوداس کا خط چیف کمشنر دہلی کے نام

دہلی ۸ر اگست۔ آدھی رات میں مسٹر دیوداس گاندھی گاندھی جی کے صاحبزادے دہلی ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کر لئے گئے۔ مسٹر دیوداس گاندھی بڑودہ سے بذریعہ فرنٹیر میل اپنی اہلیہ کے ساتھ دہلی پہونچے اور گرفتار کر لئے گئے کہ آپ گاڑی سے اترے بھی نہ تھے کہ آپ پر چیف کمشنر دہلی کی طرف سے ایک نوٹس کی تعمیل کی گئی اور کرم سنگھ انسپکٹر نے اس نوٹس کی تعمیل کی۔ نوٹس میں تحریر تھا کہ دیوداس گاندھی دہلی کی حدود میں داخل نہ ہوں اسکے بعد دیوداس گاندھی نے چیف کمشنر [illegible] کو خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ میرا دہلی آنا پرائیوٹ ہے اور اسکے لئے کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے اور نہ میرا ارادہ تحریک سول نافرمانی میں شرکت کا ہے۔ اگر حکومت اس واقعہ کے باوجود نوٹس تعمیل کرے گی تو میں اسکی خلاف ورزی کرونگا۔

اس خط کا کوئی جواب چیف کمشنر کے ہاں سے موصول نہیں ہوا اور دیوداس گاندھی جواب کا انتظار ۱ گھنٹہ ۸ منٹ تک ریلوے پلیٹ فارم پر کرتے رہے چونکہ آپ نے نوٹس کی تعمیل میں دہلی کو خیرباد نہیں کہا تھا اسلئے آپ کو اسٹیشن پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ جہاں سے آپ کو کوتوالی لائے گئے آپ کی اہلیہ کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

فلسطین کے مفتی اعظم حیدرآباد میں

جامعہ عثمانیہ اور تحریک عالمگیر تاریخ قرآن کی ستائش

حیدرآباد دکن بذریعہ ڈاک فلسطین کے مفتی اعظم اور وفد فلسطین کے دیگر ارکان آج یہاں سے دس روز کے بعد پونا روانہ ہو گئے۔ یہاں انہوں نے ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام سے ملاقات کی اور انہیں بہت سے حکام ریاست نے مدعو کیا۔

روانہ ہونے سے قبل مفتی اعظم اور ہز ایکسیلنسی علی پاشا سابق وزیر مصر نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ حیدرآباد کے قیام کے دوران میں ہم ۲ چیزوں سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ پہلی عثمانیہ یونیورسٹی ہے۔ ہم اس لاثانی درسگاہ کی کامیابی کے خواہاں ہیں۔ دوسری چیز مفاد عامہ کی تجاویز ہیں۔ جنپر اسوقت غور ہو رہا ہے۔ ہم یہ سن کر بہت خوش ہوئے ہیں کہ یہ ریاست ہم سایہ صوبوں کے علی الرغم فرقہ وارانہ تنازعات سے پاک ہے۔ آخری اور اہم ترین کام جو یہاں سرانجام پا رہا ہے۔ وہ عالمگیر تاریخ قرآن کی تحریک ہے۔ جس سے تبلیغی طور پر قرآن مجید کے مطالب عالیہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ ہمیں امید ہے کہ دوسرے صوبہ بھی ان کی تقلید کریں گے۔ اس تحریک کا ایک فائدہ یقینی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں اور دیگر مذاہب میں مصالحت کا باب کھل جائے گا۔

شملہ ۸ر اگست معلوم ہوا ہے کہ سر ملکم ہیلی نومبر کے تیسرے ہفتہ میں ہندوستان واپس آئینگے اور یوپی کی گورنری کا چارج لینگے۔

مشترکہ انتخاب کا مطالبہ

مسلم خواتین کا احتجاج

شملہ ۸ر اگست۔ اس عرضداشت سے جو منتخبہ کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی ہے اور جس میں جداگانہ انتخاب اور وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ تصفیہ کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے مسلم حلقوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان کی انجمن نسواں۔ قومی ایوان نسواں انجمن نسواں سندھ نے متفقہ طور پر اس کی مذمت کی ہے۔ اور مسلمان ارکان انجمن ہائے ہذا نے کہا کہ اس عرضداشت سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اور بیگم شاہ نواز سے اس عرضداشت کے پیش ہونے کے خلاف پرزور الفاظ میں احتجاج کیا ہے

بمبئی میں پکٹنگ کا آغاز

بمبئی۔ ۵ر اگست۔ کل مولجی جیٹھا مارکیٹ میں انفرادی سول نافرمانی کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ سب سے پہلے چار کانگریسی کارکن ایک موقع پر آئے اور انہوں نے بدیشی پارچہ کی دکانوں پر پکٹنگ کیا۔ لیکن پولیس فوراً موقع پر پہونچ گئی اور ان سب کو گرفتار کر لیا مزدوروں کی گرفتاری کے بعد ۵ عورتوں نے پکٹنگ شروع کیا لیکن ان عورتوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دوکانداروں نے پکٹنگ کرنے والوں پر کوئی توجہ نہیں دی۔

لاہور ۸ر اگست معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کچلو کو ملتان جیل سے لاہور اور یہاں سے دہلی لیگئے ہیں۔ جہاں وہ اک مقدمہ میں شہادت دیں گے۔ اور ایک ہفتہ تک اے کلاس اسیر کی حیثیت سے رہینگے۔

بحکم جناب جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۷۱ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور۔

سر جو پرشاد ولد بدری پرشاد قوم ویش ساکن چوک صرافہ شہر کانپور۔ مدعی

بنام امیر بخش وغیرہ مدعا علیہ

بنام امیر بخش ولد رمضانی مسلمان ساکن قاسم گنج شہر کانپور۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ للعہ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱ر ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء وقت۔ الجیدن کے اصالتاً یا معرفت وکیل جو کہ مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

مہر عدالت

آسٹریلیا میں مسلمانوں کی نوآبادی

ریگ زار کی دولت کے مالکوں کے دلچسپ حالات!

انگلش ٹیسٹ کے کرکٹ کے کھلاڑی کو آسٹریلیا کے سفر میں اونٹ نظر آئے آسٹریلیا کی موجودہ نضائی تاریکی کی وجہ سے ممکن تھا کہ وہ اُسکو نظر کی غلطی تصور کرتے اور ان کو تعجب ہوتا...... کہ آیا خیالی کوہان نے حقیقی شکل اختیار کرلی۔ اور اونٹ کی صورت میں نظر آرہی ہے لیکن بہرحال جو کچھ بھی اُن کے خیالات ہوں یہ اونٹ حقیقی اونٹ تھے جو آسٹریلیا کے سب سے بڑے ریگستانی علاقہ کی مسلم نوآبادی کی ملکیت ہیں۔

نوآبادی کے ابتدائی زمانہ میں جب سلطنت کے دلیر رہنما غیر معلوم علاقہ کو معلوم کر رہے تھے تو اُسوقت اونٹ آسٹریلیا میں لائے گئے۔ آسٹریلیا کا اندرونی حصہ زیادہ تر صحرا اعظم سے ملتا جلتا ہے۔ میلوں تک ریگستان میں پانی کا ایک چشمہ بھی نظر نہیں آتا۔ بارش یہاں ایسی ہی عنقا ہوتی ہے، جیسی عدن میں۔ ریگستان میں زمین کو برما کر پانی نکالا جاسکتا ہے۔ لیکن وہ اتنا کھاری ہوتا ہے کہ انسانی استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔

جس زمانہ میں مغربی آسٹریلیا میں سونے کی تلاش ہو رہی تھی اُسوقت سب سے مشکل مسئلہ پانی کے حل کرنیکا تھا آئرلینڈ کے دو جوانمردوں کا قصہ اسطرح بیان کیا جاتا کہ ان کو بجائے سونا ملنے کے کئی سو فٹ کی گہرائی پر میٹھے پانی کا ایک چشمہ کول گارڈی کے قرب وجوار میں ملا انہوں نے اُس سے بہت دولت کمائی اور اُس میٹھے پانی کی جو قیمت انھیں ملی اُس سے وہ اپنے وطن آئرلینڈ کو نہایت خوشحالی واپس آئے۔

اونٹوں کی برآمد

جب ریگستان کے پاس ریلوے کی لائن کی تعمیر کی ضرورت پیش آئی۔ تو باربرداری کے مشکل کام کیلئے سوائے اونٹوں کے اور کوئی تدبیر کارآمد نہ ہوئی ریلوے کے ریگستانی حصہ میں جتنے سلیپر لگے ہوئے ہیں وہ سب ریلوے کی مشرقی حد پورٹ آگسٹا سے اونٹوں پر لائے گئے تھے یہ اونٹ مصر اور افغانستان سے آئے تھے جن کے ساتھ اُن کے مالک اور چلانے والے تھے جب ریلوے اور پانی کے سب سے بڑے ذخیرہ کی (جو دنیا میں سب سے بڑا ہے) جو پرتھ سے گولڈ فیلڈ تک ہے۔ تعمیر ختم ہوگئی تو اونٹ اور اُن کے چلانے والے ریگستانی علاقہ میں جاکر آباد ہوگئے۔

اس سنسان خشک ریگستان میں جہاں ایک درخت بھی نظر نہیں آتا۔ ریگستانی گلہ بان نہایت آرام سے رہتے ہیں۔ سینکڑوں میل تک غیر آباد علاقہ ان کی ملکیت ہے جہاں وہ آزادی سے گھومتے رہتے آجتک کسی نے اُن کے معاملات میں دخل نہیں دیا۔ اور وہ بالکل اسطرح رہتے ہیں جسطرح مشرق کے ریگستانی باشندے رہتے ہیں جب ریگستان میں سامان خورونوش نہیں ملتا تو لوگ اونٹوں کو باربرداری کیلئے کرایہ کیلئے دیدیتے ہیں۔

مشرق ومغرب کا اختلاط

جب یہ لوگ آسٹریلیا میں آئے تھے تو اُن کے ساتھ عورتیں بہت کم تھیں اس عرصہ میں اُنہوں نے مغربی عورتوں سے شادی کرنا شروع کردیا۔ بہت سی مغربی عورتیں جنہوں نے مسلمانوں سے شادیاں کرلی ہیں، سوشل اعتبار سے بہت مشہور ہیں مثال کے طور پر ایک دولتمند مالک جہاز کی لڑکی جو تمام ہندوستان کی سیر کرچکی ہیں اور جنہے اسلامی معلومات میں بہت ترقی کی ہے ایک عرصہ تک وہ امیر امان اللہ کے بچوں کی اتالیق مقرر رہی آسٹریلیا واپس آکر اپنے خاندانوں کے لوگوں کے زبردست احتجاج کے باوجود اُسنے نوآبادی کے ایک نوعمر شیخ سے شادی کی اور بعد میں حج بھی۔

نوآبادی کی ایک ضعیف العمر مغربی عورت نے جو پیرس کی باشندہ تھی اور جسکا نام ایڈرینے ڈینزائر تھا تیس سال ہوے گل محمد نامی ایک دولتمند اونٹوں کے مالک سے شادی کی تھی جو اسلامی نوآبادی کا بغیر تاج کا بادشاہ کہلاتا ہے یہ عورت فرانس کے ایک مالدار سیاح خاندان کیساتھ آئی تھی گل محمد نسلی اعتبار سے اعلیٰ ذات کا افغانی ہے ان دونوں کی شادی اسلامی اور آسٹریلیا کے قواعد کے ماتحت ہوئی تھی شادی کے بعد انہوں نے ریگستانی علاقہ میں سکونت اختیار کرلی۔ گل محمد کی بیوی بھی حج کرچکی ہے۔

دیہاتی زندگی۔ مسلمانوں کے گاؤں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ بعض مشرقی طرز کے ہیں اور بعض بالکل مغربی طرز کے ہیں۔ اس فرقہ کے بہت سے لوگ بالکل اپ ٹوڈیٹ نظر آتے ہیں اور بے تار برقی کے آلات کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ لیکن اکثریت اس قسم کی ایجادوں سے بالکل بےتعلق ہے۔ نوآبادی کے قریب ہی اسکول ہے جہاں اُن کے بچے تعلیم پاتے ہیں۔ بہت سے مسلمان اپنی روزی اونٹوں کی کرایہ اور اُن کے چلانے کی محنت سے کماتے ہیں۔ وسطی اسٹریلیا میں جہاں ریلوے نہیں ہے اب بھی اونٹ ہی کام میں لائے جاتے ہیں بعض اوقات سو سو اونٹوں کی قطاریں جن پر ۶۰۰ پونڈ وزن آسٹریلیا کی اون لدی ہوئی نظر آتی ہے۔ ریگستان میں دکھائی دیتی ہیں جہاں ۲-۲ روز تک پانی کا نام ونشان نہیں ہوتا اور نہ جہاں موٹر یا گھوڑے چل سکتے ہیں۔ (نیوتھاٹ)

کوہاٹ کیمپ پر مزید بمباری

فوج کی حفاظت میں سڑک کی تکمیل

شملہ ۷ر اگست کل آٹھ ہوائی جہازوں نے کوہاٹ کیمپ پر بمباری کی۔ اب تک بمباری کی وجہ سے کسی نقصان جان کی اطلاع نہیں آئی۔ آج بمباری نہیں کیجائیگی البتہ باجوڑ پر ۲۰ ہوائی جہازوں کا مظاہرہ کیا جائیگا۔ مہمندوں کی صورت حالات کے متعلق کسی قسم کی اطلاع نہیں ملی۔ فوج مزدوروں اور مقامی قبیلوں کی مدد سے سڑک بنانے میں مصروف ہے اسوقت سڑک پگڈنڈی کی مانند ہے لیکن اب اتنا چوڑا بنایا جارہا ہے کہ اونٹ گذر سکیں۔ اس کے بعد اسکو اتنا چوڑا بنا دیا جائے گا کہ مشینوں کی آمد ورفت بھی ہو سکے یہ سڑک ۱۴ میل لمبی ہے۔

باوٗن سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کرچکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آہنگ نگرہ گولیاں جسطرح شروعات میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری خون وینی کی خرابی وغیرہ دور کرکے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح طلاء واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہی بچپن کی غلطکاریوں کے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہی۔ قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت وتندرستی کی لعنت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی دیسی کارخانہ

STAR REGD.

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

Regd.

رنگ رنگ

داد کا مرہم

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو اسکے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہی۔ قیمت فی ڈبی چار ۴ر ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے ۷ر نمونہ دو آنے ۲ر جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے۔

دوا کھانے کے پہلے

کھانے کے بعد

Regd.

جوڑی تاپ

تپ ولرزہ اور تجھال کی دوا

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو "جوڑی تاپ" ضرور پلایئے اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہی۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں اسکے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار

قیمت بڑی شیشی ۱۵ آنہ ڈاک محصول دس آنہ   چھوٹی شیشی نو آنہ محصولڈاک سات آنہ ۷ر

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۶۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان۔

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست وتوانا ہو جاتا ہی! قیمت ۳۲ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی وبیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست وتوانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عار

راج وید۔ نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج پورستہ الہ آباد ایجنٹ:- یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:- جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ　ششماہی

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہارشنبہ ۱۶- اگست ۱۹۳۳ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۸

ولادت کرشن

از جناب محمد سعید الحسن دور ہاشمی کانپوری

۱۳ اگست، بجے شام کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں مسٹر اے ہون بار ایٹ لا کی صدارت میں اتحاد سبھا کی طرف سے جنم اشٹمی کے سلسلے میں جلسہ کیا گیا جسمیں کانپور کے ہونہار نوجوان شاعر منشی سعید الحسن دورؔ نے ایک ولولہ انگیز نظم پڑھی جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

میرے افکار ہیں لبریز حقیقت اے دورؔ　　میرے اشعار ہیں نغمات محبت اے دورؔ
میری تخئیل میں ہے منظر جنت اے دورؔ　　میری ہر سانس ہے پیغام مسرت اے دورؔ

یوں تو میں کچھ نہیں لیکن نہیں کچھ اسمیں کلام
ہوں مسلمان محبت ہے مرا مسلک عام

میرا شیوہ ہے حقیقت کو نمایاں کرنا　　میرا اعجاز ہے ذروں کو بیاباں کرنا
مجھ کو معلوم ہے نشتر کا رگ جاں کرنا　　میرا مقصود ہے انسان کو انسان کرنا

میرے ہونیسے بہت عظمت تاریخ ہوئی
کارناموں سے مرے زینت تاریخ ہوئی

ہاں! اب اے طبع گہربار، غزلخواں ہوجا　　غنچہ و عطر و گل و رنگ گلستاں ہوجا
پردہ راز اٹھا، بے خود و حیراں ہوجا　　نکہت گل کیطرح آج پریشاں ہوجا

آتی ہے یاد بہاری چمن "متھرا" میں
با ادب ہو کے پہونچ انجمن "متھرا" میں

کرشن ہے جسکا لقب آج وہی آتا ہے　　چاہتے ہیں جسے سب آج وہی آتا ہے
جسکے نغمے ہیں عجب آج وہی آتا ہے　　دیگا جو درس ادب آج وہی آتا ہے

بانسری جسکی ہے پیغام محبت گویا
ہر صدا جسکی ہے آواز حقیقت گویا

جیل خانے میں ہے متھرا کے فضائے عشرت　　در و دیوار سے آتی ہے صدائے عشرت
کون ہونیکو ہے یوں جلوہ نمائے عشرت　　لب زنجیر سے پیدا ہے نوائے عشرت

اے خدا آج یہاں کون بشر آتا ہے
شب تاریک میں خورشید نظر آتا ہے

اے کرشن اے چمن راز سے آنیوالے　　نکہت گل کو بھی دیوانہ بنانے والے
بانسری دشت و گلستاں میں بجانیوالے　　پریم کا جام زمانے کو پلانے والے

اے خوش آں روز کہ آئی و بصد ناز آئی
بے حجابانہ سوئے محفل ما، باز آئی

کی دلوں پر وہ زمانے میں حکومت تونے　　کر دیا سب کو شناسائے محبت تونے
دی اس انداز سے ارجن کو نصیحت تونے　　کھو دیئے قلب سے جذبات عداوت تونے

تونے ایسا نگہ ناز سے ارشاد کیا
بھائی کو بھائی کا ہمدرد کیا شاد کیا

آجتک کوئی نہ سمجھا یہ حقیقت تیری　　کیوں ہوئی جیل میں متھرا کے ولادت تیری
مجھ سے کہتی ہے یہ آزادی فطرت تیری　　"حسن ایثار" کی عاشق تھی طبیعت تیری

اس حقیقت سے تو یہ صاف ہے ظاہر بخدا
پہلے ایثار کیا تونے پھر آزاد ہوا

سچ ہے جس دلکو یہ آزار نہیں کچھ بھی نہیں　　یعنی انساں میں جو ایثار نہیں کچھ بھی نہیں
قوم اگر اسکی طلبگار نہیں کچھ بھی نہیں　　جس کو یہ چیز سزاوار نہیں کچھ بھی نہیں

قوم اگر جذبۂ ایثار سے بیگانہ ہے
اُس کی آزادی کا سب جوش اک افسانہ ہے

تیری عظمت کی ہے شاہد تری گیتا اب تک　　ہند میں گونج رہا ہے ترا نغمہ اب تک
زینت دیر بنا ہے ترا جلوہ اب تک　　تو کہاں ہے مگر اے برق تجلا ابتک

غم کو آئینہ بنا، قلب کو وسعت دیدے
جو ترے ہیں پھر انھیں درس محبت دیدے

ساز کو نغمہ بنا، نغمے کو پھر ساز بنا　　یعنی پھر ہندو مسلم کو تو ہم راز بنا
فرقہ سازی کو مٹا سب کو ہم آواز بنا　　ایسے انجام کو پہلا سا پھر آغاز بنا

فرقہ بندی کی فضا کو تہ و بالا کردے
ہند میں نور محبت سے اُجالا کردے

گاندھی جی کی رہائی کا مطالبہ

شملہ ۱۳ اگست سیٹھ لیلا دھر چودھری نے اسمبلی نے آیندہ اجلاس کیلئے ایک نوٹس دیا ہے جسمیں آپنے حکومت سے التجا کی ہے کہ وہ گاندھی جی اور انکے رفقا کو رہا کردے آپنے اپنے نوٹس میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ گاندھی جی نے وائسرائے سے ملاقات کی درخواست کر کے موجودہ سیاسی جمود کو ختم کر دینے کا ارادہ کیا تھا وہ صلح پر آمادہ تھے۔ اسلئے یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ گاندھی جی اور اُن کے ساتھیوں کو فوراً رہا کر دے تاکہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی فضا خوشگواری میں تبدیل ہو جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پہ بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۸	کانپور چہارشنبہ ۱۶ اگست ۱۹۳۳ء	نمبر ۲۸

حالاتِ حاضرہ اور مسلمان

آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بارایٹ لا آف گدیہ نے مسلمانوں کیلئے صحیح راہ عمل کے عنوان سے ایک مضمون ہمعصر "نوید" میں لکھا ہے اس مضمون کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکا اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور مسلمانوں سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اس مضمون کو پڑھ کر غور فرماویں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور اُن کی غفلت سے مسلم قوم کو کیا عظیم الشان نقصان پہونچ رہے ہیں۔ کیا کوئی قوم اس طرز عمل کی بدولت دنیا میں عزت کی زندگی قایم رکھ سکتی ہے۔

"مسلمانوں کی تاریخ پڑھنے سے جو بات تیر کی طرح میرے سینہ میں اتر جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ عین نازک وقت پر نفاق وشقاق میں مبتلا ہو جایا کئے۔ اگر یہ نقص اُن میں نہ ہوتا تو آج نہ جانے انہوں نے خود کو اور دنیا کو کس عروج پر پہونچا دیا ہوتا۔ مسلمانوں میں باہمی نفاق رحمت دو جہاں کی آنکھ بند ہوتے ہی شروع ہو گیا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت بے آب ودانہ قرآن پاک پڑھتے ہوئے ہوئی۔ اسی نفاق کی عبرتناک مثال ہے اور کربلا کے میدان میں جو ہوا وہ مسلمانوں کی تاریخ پر ایک سیاہ دھبہ ہے مسلمانوں نے اسپین کی حکومت نفاق وشقاق ہی کی بدولت کھوئی۔ اور ایک اسپین کیا کہاں کہاں کی حکومت انہوں نے خانہ جنگی سے نہیں کھوئی ابھی چند دن ہوئے میں گبن کی تاریخ پڑھ رہا تھا سسلی کے متعلق یہ عبارت جسکا ترجمہ درج ذیل ہے پڑھ کر میرے دل میں نشتر سا چبھا:—

دو سو برس کی حکومت کے بعد سسلی خانہ جنگی کے باعث تباہ ہو گئے امیر ٹولس نے بادشاہ کی حکمرانی سے انحراف کیا عوام نے امیر سے بغاوت کی سرداروں نے شہر بھر پر قبضہ کر لیا ادنے سے ادنے باغی اپنے گانوں یا قلعہ کا مالک بن جاتا اور جو کمزور ہوتا وہ عیسائیوں کی مدد طلب کرنے سے بھی دریغ نہ کرتا کیا ہم اپنی آنکھوں سے اس قسم کے نظارے نہیں دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان مسلمان سے لڑنے میں باک نہیں کرتے کیا ابھی حال میں یہ خبر نہیں آئی کہ ترکستان کے مسلمان فاتحوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ کیا افغانستان سے آئے دن خانہ جنگی کی خبر نہیں آتی۔ دور کیوں جائیے خود ہندوستان میں بدنصیب پامال مسلمان کیا ایک دوسرے سے جھگڑتے نہیں آتے آجکل مسلمانوں کی سیاست کا عالم مسلم لیگ کی حالت سے ظاہر ہے ایک انجمن کے دو دو صدر۔ دو دو معتمد اور پھر اسی انجمن کا یہ دعوی ہے کہ وہ مسلمانان ہند کی قدیم ترین سیاسی انجمن ہے اور سب سے زیادہ خدمت اُسنے مسلمانوں کی کی ہے یہ آپس کی جنگ کسی پبلک پالیسی یا عام روش کے اختلاف کے باعث نہیں ہے دونوں صدر اور دونوں معتمد بالکل ایک پالیسی کے آدمی ہیں ہر ایک میں جزو مشترک حکومت اور انگریزوں کی خوشامد ہے اور جداگانہ انتخاب کی حمایت۔ مگر باہمی جنگ محض ذاتیات کے باعث ہے آجکل مسلم لیگ کا یہ حال ہو کہ کسی شخص کو بھی اسکی صدارت یا معتمدی کے حصول سے فخر نہ ہونا چاہئے۔ اور ایک مسلم لیگ کیا تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے نمایندوں کی کمیٹی کشمیر کے مسلمانوں کی مدد کیلئے قایم ہوئی لیکن اسوقت پہلے سے بھی بدتر حالت مسلمانان کشمیر کے اسلئے ہو کہ ایسے تو مہاراجہ پر حکومت انگریزی کا دباو ڈالا جا سکتا تھا اب جب انگریز ریاست کے حکمران ہونے کے باعث وہ بات بھی حاصل نہیں کمیٹی کے ٹکڑے پارچے ہو گئے ہیں۔ اور ایک پارٹی دوسری پارٹی کی مذمت اور برائیوں کو منظر عام کے سامنے لانے کی کوشش کرتی رہتی ہو۔ خیر کشمیر کمیٹی تو ایک جزوی چیز ہے۔ اسوقت کل دنیا کی سیاست واقتصادیات تہلکے کی حالت میں ہیں۔ ہندوستان غریب کی اور بھی زیادہ اور مسلمان جو غریب ترین اُنکی سب سے زیادہ۔ اس مسلم لیگ کے خلفشار کو جو بڑے ننگ کا باعث ہے ضرور مٹنا چاہئے۔ آغاخاں کا یہ خیال صحیح تھا کہ دو سیاسی انجمنوں کی ضرورت نہیں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کو مدغم ہونا چاہئے۔ اسکی کوشش بھی ہوئی اور وہ قریب قریب کامیاب بھی ہوئی۔ مگر بدنصیبی کا یہ عالم کہ بجائے یکجوئی اور اتحاد کے تفرقہ اور اسطرح بڑھا کہ ایک مسلم لیگ کی بجائے دو پیدا ہو گئیں۔

موجودہ حالات میں مسلمانوں کیلئے سوا اسکے کوئی دوسرا راستہ نہیں کہ وہ مسلم لیگ یا مسلم کانفرنس یا دونوں کی مدغم شدہ ایک سیاسی انجمن مہاسبھا کے جواب میں برقرار رکھ کر جس قدر قوم وملک پرور مسلمان ہیں۔ سب کے سب آزاد لیگ میں شریک ہو جائیں اور ایک محض سیاسی پروگرام اپنے سامنے رکھ لیں جو فرقہ داری وغیرہ سے الگ ہو اور تعصبات کا شکار نہ ہو۔ ہندوں کیلئے بھی اگر وہ واقعی ملک پرور اور نیشلسٹ ہیں صرف یہی راستہ ہے کہ جوق در جوق آزاد لیگ میں شریک ہو کر سیاسی زندگی کو قایم رکھیں مسلمانوں کو جلد تر اپنے لئے راہ مستقیم اختیار کرنا چاہئے اور بلا توقف ساعت آزاد لیگ کو اپنا بنا لینا چاہئے۔ آزاد لیگ کی شرکت دوسری انجمنوں کی شرکت میں مانع نہیں ڈاکٹر مونجے مہاسبھا کے صدر ہونے کے باوجود کانگریس کے اگر ممبر رہ سکتے ہیں اور وہ آزاد لیگ کے ممبر بھی بن سکتے ہیں۔ تو ایک مسلمان آزاد لیگ اور مسلم کانفرنس کا رکن کیوں نہیں ہو سکتا۔ ہاں! آزاد لیگ کا پلیٹ فارم کسی عنوان سے بھی فرقہ وارانہ مباحث کیلئے ممکن نہو گا۔ خواہ ڈاکٹر مونجے کیلئے ہو یا سر محمد اقبال کیلئے یا کسی کے لئے آزاد لیگ ہر فرقہ دارانہ جذبہ سے الگ ہو اور اپنے مقصد کو خالص سیاسی جذبہ اور حرکت پیدا کرنے پر قایم رہے گا میں پھر کہتا ہوں کہ ہندوں سے بھی زیادہ مسلمانوں کیلئے ضرورت ہے کہ وہ ایک ایسی انجمن میں ضرور شریک رہیں جو فرقہ وارانہ جذبہ سے بلند ہو اور ملک میں سیاسی جذبہ پیدا کرے مسلمانوں کے سوا کسی قوم میں سیاسی جذبہ آسانی سے نہیں پیدا کیا جا سکتا جو اصول آج متمدن دنیا سیاست کیلئے لازمی سمجھتی ہے اُن سب کی تلقین نہ صرف زبانی بلکہ عملی تیرہ سو برس سے زیادہ زمانے سے ہو چکی ہے۔ مسلمانوں کے خون کا ہر قطرہ آزادی، مساوات، اخوت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے نہ صرف تعلیم یافتوں کا بلکہ عوام کا بھی اگر مسلمان رہنما راہی ہ

آئینہ کانپور

اتحاد سبھا ۱۳ اگست ۷ بجے رات کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں مسٹر اے پون بارایٹ لا ایم، ایل، اے کی صدارت میں اتحاد سبھا کی طرف سے جنم اشٹمی کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں معزز ہندو و مسلمان اور عیسائی حضرات نے شرکت کی۔

سب سے پہلے منشی سید احسن دور ہاشمی نے ایک ولولہ انگیز نظم پڑھی۔ جسکو حاضرین نے نہایت پسند کیا اس کے بعد مولانا حسرت موہانی پنڈت رگھبر دیال بھٹ محمد ایوب صبر شاہجہاں پوری، مسٹر مرتضی حسین عابدی اور حافظ محمد صدیق صاحب نے سری کرشن جی کے مختصر طور پر حالات اور اُن کی تعلیمات کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اور ہندو مسلمانوں سے یہ اپیل کی کہ وہ کرشن جی کی تعلیمات سے مستفید ہو کر آپس میں محبت و پریم سے رہیں اور نفاق وشقاق کو دور کر کے امن وامان اور عیش وآرام کی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔

اسکے بعد ہارمونیم پر ایک گجراتی صاحب نے ایک گیت گایا۔ بعد ازاں جناب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ برخاست کیا۔

سودیشی لیگ ۱۳ اگست ۵ ½ بجے شام کو بالکا ودیالیہ ہال میں ڈاکٹر ایس۔ این سین کی صدارت میں سودیشی لیگ کا سالانہ جلسہ ہوا جسمیں سید ذاکر علی صاحب ایڈوکیٹ و جنرل سکریٹری نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور آیندہ سال کے لئے:—

ڈاکٹر ایس۔ این سین صدر۔ مسٹر اے پون بارایٹ لا ایم، ایل، اے۔ پرنسپل ایس سی چٹرجی۔ حافظ محمد صدیق۔ مسٹر بی۔ بی سریواستو نائب صدر اور بابو اقبال کرشن کپور وکیل سکریٹری و مسٹر گپتا مسٹر باجپئی۔ سید ابو محمد ثاقب۔ جائنٹ سکریٹریان اور لالہ پدم پت خزانچی منتخب ہوئے۔

علاوہ اس کے ۲۱ ممبران انتظامیہ کا انتخاب بھی عمل میں آیا جسمیں بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ بھی شامل ہیں۔

ٹمپرنس سوسائٹی ۱۲ اگست کو کانپور ٹمپرنس سوسائٹی کا سالانہ اجلاس ہوا جسمیں آیندہ سال کے لئے بابو نرائن پرشاد نگم ایڈوکیٹ صدر بابو نرائن پرشاد اورا نائب صدر اور چودھری ہمیشری پرشاد میونسپل کمشنر سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات انتظامیہ کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے:—

ڈاکٹر مراری لال۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ منشی وپا نرائن نگم پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ پنڈت شیو نرائن مصرا۔ لالہ سالگرام بزاز۔ پنڈت موہن چند شرما وید۔ بابو اقبال کرشن کپور۔ لالہ چترسین۔ لالہ نولکشور بھارتیہ۔ پنڈت بدری پرشاد دوبے

یہ بھی تجویز کیا گیا کہ ایک عام جلسہ کر کے کرسچین ٹمپرنس سوسائٹی کے ساتھ اتحاد کیا جائے اور اشتہارات تقسیم کیے جائیں و نیز میجک لالٹین کے ذریعہ ٹمپرنس کے فوائد اور خصوصیات کو ظاہر کیا جائے یہ بھی تجویز کیا گیا کہ لوکل اگسائز کو کانپور کے حالات کے متعلق ایک بیان شایع کیا جائے۔

مدرسہ فیض عام ۱۳ اگست ۱۰ بجے رات کو حاجی فہیم الدین صاحب کی صدارت میں مدرسہ فیض عام کا سالانہ جلسہ تین سال کے بعد منعقد ہوا۔ جسمیں چند خورد سال بچوں نے تقریریں وغیرہ کیں اور اسکے بعد آیندہ سال کے لئے شیخ محمد رفیق صاحب (اینڈ سنس) متولی و صدر ماسٹر محمد حفیظ و حافظ عبد الرزاق نائب صدر حاجی محمد لئیق سکریٹری شیخ عزیز الحسن و شیخ ریاض احمد جائنٹ و اسسٹنٹ سکریٹری۔ حاجی عبد المجید خازن اور چودھری محمد امین محاسب منتخب کئے گئے علاوہ اسکے ۱۲ ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

حاجی فہیم الدین صاحب صدر جلسہ نے مبلغ لـعـہ مدرسہ کو عنایت فرمائے۔

کانپور کپڑا کمیٹی ۱۴ اگست کو کانپور کپڑا کمیٹی کا جلسہ ہوا جلسہ میں ۲۸ ممبران نے شرکت کی آیندہ سال کے لئے رائے صاحب گوپی ناتھ مہرترا صدر اور بابو رام رتن گپتا سکریٹری منتخب کئے گئے۔

تعلیمی کمیٹی ۱۵ اگست کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کا جلسہ ہوا جسمیں طے ہوا کہ تحصیل کانپور میں بمقام سند ھنا لڑکیوں کیلئے جبریہ تعلیم کا اسکول کھولا جائے

ڈسٹرکٹ بورڈ ۱۵ اگست کو بابو پیارے لال صاحب چیرمین کی زیر صدارت بورڈ کا جلسہ ہوا جسمیں سب سے پہلے آنجہانی سین گپتا کے انتقال پر اظہار افسوس کا ریزولیوشن سب ممبران نے کھڑے ہو کر پاس کیا اسکے بعد گورنمنٹ کے ایک خط پر غور کیا گیا اور لڑکیوں کی جبریہ تعلیم کی تجویز بحث و مباحثہ کے بعد بھی منظور نہ ہو سکی۔

ہم کو افسوس ہے کہ بورڈ نے لڑکیوں کی جبریہ تعلیم کی تجویز کو منظور نہ کر کے اپنی انتہائی ناقابلیت کا ثبوت دیا ہے۔

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مسٹر میکنزی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم گذشتہ ہفتہ کانپور تشریف لائے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے چیرمین تعلیمی کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کے قضیہ کے متعلق بھی تحقیقات کی۔ اور دونوں پارٹیوں کے لوگوں سے ملاقات فرمائی۔

بالکا ودیالیہ ہائی اسکول کو انٹرمیڈیٹ کالج بنانے کے مسئلہ پر بھی آپنے کافی غور فرمایا ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ آپ انٹرمیڈیٹ کالج بنانے کی ضرور سفارش کریں گے

دنگل ۱۳ اگست کو لالہ راجن لال کے باغ واقعہ انورگنج میں بڑے پیمانہ پر دنگل ہوا جسمیں مسٹر جگدیشور پرشاد و ننداشیو پرشاد نے شہر کے معزز حضرات کو بھی دنگل میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا تھا۔

گیارہویں شریف ۱۴ اگست کی رات کو شیخ وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر و ممبر کنٹونمنٹ بورڈ نے گیارہویں شریف کی تقریب کے سلسلہ میں حکام اور معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

اپیل گذشتہ فسادات کانپور کے سلسلہ میں مصری بازار کے مقدمہ میں جن مسلمانوں کو سزائیں ہوئی ہیں اُن کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اپیل ہونیوالی ہے اور مسلمان بکر منڈی اس اپیل کے لئے آپس میں چندہ بھی کر رہے ہیں

انٹی ہڑتال لیگ ۱۳ اگست ۵ بجے شام کو دھرم شالہ واقعہ سنٹرل اسٹیشن میں مسٹر جے

پکٹنگ ۱۴ اگست کو سوداگر ایکسپورٹ کپڑے کی دوکان پر پکٹنگ کرنے کے جرم میں ۱۳ مسٹر اسینہ اور بابو موہن لال کھینہ کی گرفتاری کی وجہ سے ۱۶ اگست کو ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی۔ گرفتار کر لیے گئے۔

کمیونسٹ خیالات وعقائد رکھنا بذات خود جرم نہیں ہے

مقدمہ سازش میرٹھ میں الہ آباد ہائی کورٹ کی تجویز؟

احمد آباد ۸ راگست ۔ مقدمہ سازش میرٹھ کی اپیلوں کے فیصلہ پر مسٹر سپراٹ اور مسٹر بریڈلے کے مقدمات ہیں ان کے خلاف شہادتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ججان نے بیان کیا۔ کہ دونوں برطانیہ کلاں کی کمیونسٹ پارٹی کے ممبر ہیں۔ اور اس پارٹی نے بلاشبہ بین الاقوامی کمیونسٹ پارٹی کا پروگرام اختیار کر رکھا ہے۔ اس امر میں شک نہیں کہ سپراٹ اور بریڈلے ملزمان کو برطانیہ کلاں کی کمیونسٹ پارٹی نے اپنے پروگرام کی تکمیل کے لئے بھیجا تھا۔ اور یہ امر بھی شبہ سے بالا ہے کہ انہوں نے اپنی سرگرمیاں ہندوستان میں شروع کر دیں اور تقاریر مضامین کے ذریعہ اپنے اصول کا پرچار کیا۔ اور ملک کے مختلف حصوں میں آرگنائزیشنیں قایم کیں۔

ہندوستان میں انٹرنیشنل کمیونسٹ کے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہونچانے میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا ہے مندرجہ بالا امور سے صاف ظاہر ہے کہ ملزمان کا صرف اصول پر ہی انحصار نہ تھا۔ اور وہ صرف کرسی پر بیٹھنے والے پروفیسر ہی نہ تھے۔ بلکہ وہ اس مقصد کے سلسلہ میں سرگرم اور زبردست کارکن تھے۔ اور یقینی طور پر اس ملک میں اسی لئے آئے تھے۔ کہ برطانیہ کلاں کی کمیونسٹ پارٹی کو عملی جامہ پہنائیں۔ ان ملزمان کی پوزیشن اور دو ملزموں کی پوزیشن میں جو ہندوستانی پارٹی کے ممبر تھے کچھ فرق نہیں شہادت پر نظر ڈالنے سے برطانیہ کلاں کو گورنمنٹ انڈیا کی محروم کرنے کی سازش کا جرم ثابت ہوجاتا ہے

سپراٹ کے متعلق ججان نے کہا کہ اُسنے ہندوستان کے مزدوروں اور دہقانوں کی آرگنائزیشنوں میں اس اسپرٹ کو پیدا کرنا چاہا۔ اسے انگلینڈ سے بھاری رقوم وصول ہوئی تھیں۔ اسکے خلاف بھی سازش کا جرم ثابت ہوتا ہے۔

تیسرے گروہ کے ۴ کمیونسٹ یعنی گوسوامی، جوشی، چکرورتی، باساک۔ ہوچین اور مترکے مقدمہ سے بحث کرتے ہوئے ججان نے بتایا ہے کہ یہ سب علانیہ کمیونسٹ تھے۔ اور کمیونزم کے اصول اس کے تمام لوازم پر اپنے اعتقاد کو پوشیدہ نہیں رکھتے تھے۔ لیکن چونکہ یہ کسی پارٹی کے ممبر نہ تھے اسلئے ان کا معاملہ ذرا مختلف ہے۔ محض کمیونسٹ عقائد یا تعلیمات پر یقین رکھنا بذات خود مستلزم سزا نہیں ہے۔ لیکن اب لوگوں کا کمیونسٹ تعلیمات کی تمام ہولناک تفصیلات پر اعتقاد تھا۔

جب عقائد یکساں ہوں اور سب ایک دوسرے سے تعلقات ثابت ہوجائیں۔ تو پھر ہمیں اس بات کا یقین دلانے کے لئے کہ ایسی سازش موجود تھی۔ زیادہ شہادت کی ضرورت نہیں ہے ان میں سے ہر ایک کے مقدمہ سے الگ الگ بحث کرتے ہوئے ہوچین کے مقدمہ پر عدالت نے غور کیا جو رہا کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف شہادت پر نظر ڈالتے ہوئے ججان نے کہا کہ یہ بہت ممکن ہے کہ ہوچین کمیونسٹ رہا ہو۔ دوسرے کمیونسٹوں نے اُس سے میل جول کی کوشش کی اور اُسکے پاس کمیونسٹ لٹریچر پہونچانا۔ لیکن حلقہ مطالعہ میں شرکت کے علاوہ ہوچین کے خلاف مقدمہ پر احتیاط سے غور کیا۔ اور گو اسمیں شک نہیں کہ ہمتے مشتبہ حالات ایسے ہیں جنسے قیاس ہوسکتا ہے کہ ممکن ہے وہ دیگر ملزمان کے ساتھ سازش میں شریک رہا ہو لیکن ہمیں یقین ہے کہ اسکی سرگرمیاں اتنی محدود تھیں کہ اسے سازش کے جرم میں سزا دینا ٹھیک ہوگا اور اسلئے ہم اُسے شبہ کا نفع دیتے ہیں۔ اور قرار دیتے ہیں کہ اسکے خلاف مقدمہ ثابت نہیں ہوا۔ ان سات ملزمین کے متعلق جو بری کیے گئے ہیں۔ فاضل ججان نے فرمایا کہ "اسمیں شک نہیں کہ یہ لوگ ٹریڈ یونین کی تحریک میں حصہ لیتے ہے لیکن یہ کسی ایسی پارٹی سے متعلق نہ تھے کہ جو کمیونسٹ انٹرنیشنل کے پروگرام کی معتقد رہی ہو۔ اور کمیونزم کی تعلیمات پر بھی اس خدناک اعتقاد نہیں رکھتے تھے کہ اُسکے استعمال وقت کے ضروری ہونے کے نظریہ کو بھی مانتے اسلئے یہ بالکل صاف ہے کہ یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ یہ لوگ کمیونسٹ ملزموں کے ساتھ سازش میں شریک ہونگے جو ملزم رہا ہوے وہ اس مقدمہ میں شامل کئے جانے کے خود ہی ذمہ دار ہیں ان کی مخفیانہ سرگرمیاں اور کمیونسٹوں کے ساتھ میل جول نے قدرتاً یہ شبہ پیدا کردیا کہ یہ کسی سازش میں مصروف ہیں۔

مظفر احمد کا مقدمہ

مظفر احمد کے مقدمہ سے بحث کرتے ہوے ججان نے کہا کہ اسے ۱۹۲۴ء میں کانپور کے مقدمہ میں سزا ہوئی تھی۔ اور ۱۹۲۵ء میں بربنائے خرابی صحت رہائی دیگئی تھی۔ اپنی رہائی کے وقت سے لیکر پھر گرفتاری کے وقت تک اُسنے ہندوستان میں کمیونسٹ پارٹی کی اکثر سرگرمیوں میں نمایاں اور پرجوش حصہ لیا۔ دیگر کمیونسٹوں کے مقدمات پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی

ججان نے فرمایا کہ:۔

"وکیل صفائی نے بڑے شد.... سے یہ دلیل پیش کی کہ حکومت نے یہ مقدمہ خیالات وافکار اور تعلیم کو دبانے کیلئے چلایا ہے یہ دلیل علانیہ کمیونسٹ اعتقاد رکھنے والوں کی طرف سے پیش ہونا بھی عجیب بات ہے۔ یہ بات بار بار نہایت صفائی کے ساتھ کہی جاچکی ہے کہ گورنمنٹ نے کسی شخص پر محض خیالات کی وجہ سے مقدمہ نہیں چلایا اصل الزام جو اکثر ملزموں کے خلاف ثابت ہوچکا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے خیالات کو جامہ عملی پہنانے کی کوشش کی۔ ان کے عمل کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو دفعہ ۱۲۱ (الف) تعزیرات کے ماتحت ملزم بنا لیا۔

سزا کا سوال

سزاؤں پر بحث کرتے ہوئے فاضل ججان نے بتایا ہے کہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سازش میں جو مقصد پیش نظر تھا وہ عملاً حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔ بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکا حصول بالکل ناممکن تھا۔ گرفتاری کے وقت تک جو کارروائیاں ملزموں نے کیں وہ ایک طرح سے بالکل طفلانہ تھیں اور یہ قیاس میں نہیں آتا کہ اس سے ایسے اہم نتائج حاصل نہیں ہوسکتے جو ملزمین کے پیش نظر تھے۔ لیکن کوئی معتبر نتیجہ نہ حاصل ہونے کی ایک وجہ پولیس کی ہوشیاری تھی جسنے سازش کے ابتدائی درجہ ہی میں سراغ لگالیا اور گرفتاری کے وقت تک ملزمین کی نقل وحرکت کی مسلسل نگرانی ہوتی رہی سازش کی سراغرسانی آسان کام نہیں ہے اور یہ سی آئی ڈی کیلئے بہت ہی قابل تعریف بات ہے کہ انہوں نے ملزموں کے تمام کاموں اور اُن کے اسکیموں جو کچھ گذرا سب کا پتہ لگا لیا جب لے پڑھے لکھے اور جاہل مزدوروں سے معذبانہ اپیل کی جائے اور اُن کے درمیان تنظیم پروپیگنڈا کا کام کیا جائیگا خاص کو ہڑتال کے زمانہ میں اور جب شورش انگیز تقریریں کی جائیں گی۔ تو ایسے طرز عمل پر محض اسکے فضول ہونے کی وجہ سے تحقیر آمیز نظر نہیں ڈالی جاسکتی۔ ایسے طرز عمل کا نتیجہ تشویش انگیز عام ہڑتال عالمگیر نقص امن اور خونریزی کی شکل میں نمودار ہوسکتا ہے اسلئے ہم ملزموں کی سازش کے جرم کو جنہیں ہم مجرم قرار دے چکے ہیں اہمیت سے دیکھتے ہیں۔

مقدمہ کے طوالت

اسکے بعد ججان نے بہت دنوں تک مقید رہنے.. ..... کی بنا پر میعاد سزا کو کم کرنے کے مسئلہ سے بحث کی۔ مقدمہ کی طوالت کے متعلق ججان نے فرمایا کہ یہ مقدمہ غیر معمولی طوالت کی وجہ سے بہت کچھ بدنام ہوگیا ہے اسلئے کہ اس کی پیروی بہت بڑے پیمانہ پر کی گئی ہے ججان فرماتے ہیں کہ اولاً تو غلط خیال ہے کہ ساری شہادت استغاثہ ابتدائی ہونی چاہئے اور ابتدائی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوجانی چاہئے۔ اور مجسٹریٹ کو ان شہادتوں کے التوا کا اختیار نہیں ہے علاوہ بریں اگر استغاثہ کی طرف سے احتیاط کیا تھہ پڑتال کی جائے اور شہادت کی بھر مار کرنے کی کوشش کو نہ بڑھایا جائے تو بہت سا وقت بچایا جاسکتا ہے ہمارے خیال میں شہادت اس مقدمہ میں ضرورت سے زیادہ پیش ہوئی اور ایک ہی بات کے ثبوت میں بکثرت کاغذات شامل کئے گئے میرے خیال میں قانون سازوں کو اس مسئلہ پر غور کرنا چاہئے۔ کہ آیا عدالتی کارروائی میں مزید اختصار عمل میں نہیں لایا جاسکتا۔ کہ مقدمہ کی تکرار سے بحث ہوجائے۔ یہ بالکل ہی غیر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی مجسٹریٹ کی عدالت اور پھر سیشن مجسٹریٹ کی عدالت میں پوری کارروائی یکے بعد دیگرے کیجائے اس سے لازماً مقدمہ میں طوالت ہوجاتی ہے اور بہت وقت ضایع ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ ملزم کو نفع نہیں پہونچتا ثانیاً ملزمین نے بھی غیر معمولی طور پر بہت سا وقت بڑے بڑے خواب تیار کئے ہوئے بیانات کے پڑھنے میں لیا جو عدالت کو لفظ بہ لفظ قلم بند کرنا پڑا ان بیانات کو قلمبند کرنے میں بہت زیادہ اور محنت کا فضول صرف ہوا۔

ججان نے گواہان صفائی کی غیر معمولی زیادتی پر بھی تنقید کی اور طویل بحثوں پر اور نیز طویل عدالتی تجاویز پر لیکن مسٹر یارک سیشن جج کی تعریف کی کہ انہوں نے بہت احتیاط سے کام کیا اور مقدمہ کی سماعت میں بہت ضبط واستقلال سے کام لیا۔

سازش کا قانون

اس کے بعد ججان نے دفعہ ۱۲۱۔ الف کے ماتحت قانون سازش پر مبسوط بحث کی اور شہادت کے جوہر پر تبصرہ کیا۔ ججان نے قرار دیا کہ یہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ موجودہ بادشاہ کی زندگی میں اُس کو بادشاہت سے محروم کرنے کی سازش کیگئی جیسا کہ وکیل صفائی نے کہا ہے کہ مجرمانہ سازش کی جرم اسی وقت مکمل ہوتا ہے، جیسے ہی دو یا زیادہ اشخاص کوئی خلاف قانون کام کرنے پر یا ایسا کام کرنے پر جو خلاف قانون نہو لیکن خلاف قانون ذرایع سے کیا جائے متفق ہوجائیں یہ اتفاق ہی مجرم بنانے کے لئے کافی ہے۔

بالائی مہمندوں اور حلیم زئیوں میں معرکہ آرائی

فوجی کمانڈر اور ڈپٹی کمشنر کا درہ نہقی میں دورہ

شملہ ۱۱ راگست۔ کل گنڈاو کے فوجی دستے نے نہقی کی جانب غلانی کی شمال ومشرق میں یوسف خیل علاقہ کا تقریباً ۳ میل تک معائنہ کیا۔ فوجی کمانڈر اور ڈپٹی کمشنر پشاور نے خود درہ نہقی کا معائنہ کیا ایکسنا گوار واقعہ یہ دستہ سلامتی سے درہ مذکور سے گذر گیا۔ ایک گھوڑے سوار پر جو گشت لگاتے ہوے تورا نگا کے قریب پہونچ گیا تھا۔ سہ پہر کو کسی شخص نے متعدد فائر کئے یہ شخص مجروح نہیں ہوا۔ سوار مذکور کو درہ خاک کے فیر کی آواز سنائی دی اُسکے بعد معلوم ہوا کہ موضع تورا نگا میں درہ کے قریب بالائی مہمندوں اور حلیم زئیوں میں معرکہ آرائی ہوئی۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ گذشتہ شب ہر جگہ امن وامان رہا۔

پیشتر کی اطلاع

شملہ ۸ راگست۔ گذشتہ ہفتہ جب سے علاقہ باجوڑ پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ بم باری ہوئی کل پہلا موقع تھا کہ قبیلہ کے لوگوں نے ہوائی جہازوں پر تین مرتبہ گولیاں چلائیں مگر ہوائی جہازوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچا ہوائی جہازوں نے ایک بم گرا کر گولیوں کا جواب دیا جس کے بعد جہازوں پر حملہ نہیں ہوا۔ ہوائی جہازوں پر گولیاں چلانے والی پارٹی ۱۶۰ افراد پر مشتمل بتائی جاتی ہے جو بالائی مہمندوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

خوائی زئی ملکوں کے آٹھ اشخاص گفتگو کے لئے یہاں آئے ان کیساتھ نہایت دوستانہ گفتگو ہوئی انہوں نے بتلایا کہ باتنزے کے لوگ ہمارے ساتھ متفق نہیں ہیں بلکہ وہ جنگ پر آمادہ ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ کسی وقت حملہ کر دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند مزید حالات کا انتظار کر رہی ہے اور حکومت افغانستان کو تمام حالات سے باخبر رکھا جارہا ہے اگر صلح ہوگئی تو بہت ممکن ہے کہ دونوں حکومتوں کی طرف سے ترتیب معاہدہ کے لئے ایک مشترکہ جرگہ منعقد کیا جائے۔ ایک وجہ نزاع یہ بھی ہے کہ حلیم زیوں کے پاس ایک توپ ہے جو انہوں نے بالائی مہمندوں سے چھینی تھی۔

بم باری جاری رہے گی!

اس سے پہلے کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ ہفتہ کوگٹال پر بم باری ملتوی کردی گئی ہے یہ موضع خالی ہو گیا ہے اور لوگوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو باہر بھیج دیا ہے۔ جن تین اشخاص کی حکومت کو ضرورت ہے ان کا ابھی تک پتہ نہیں ہے۔ جب تک اُن کو حکومت کے سپرد کیا جائے گا تب تک بم باری جاری جاری رہے گی۔

نتھیا گلی۔ ۹ راگست یکشنبہ کو تھانہ نظام پور سب ڈویژن نوشہرہ ضلع پشاور کے دو پیادہ سپاہیوں پر ۵ پٹھانوں نے حملہ کرکے شدید مجروح کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سپاہی گاؤں میں سمنوں کی تعمیل کرا کے واپس آرہے تھے۔ راستہ میں تین پٹھان اونٹ پر سوار ملے ان میں سے ایک کے پاس رائفل تھی۔ اس شبہ پر کہ رائفل بغیر لائیسنس ہوگی۔ سپاہیوں نے للکارا جس پر ...ل ...نے فیر کردیا۔ اور ایک سپاہی کے دل کے نیچے گولی لگی دوسرے سپاہی نے پھرتی سے رائفل چھین لی شور سنکر گاؤں کے لوگ باہر نکل آئے اور سپاہیوں پر پتھروں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اور بندوق چھین کر لے گئے مجرم بھاگ گئے اسکے بعد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ خود جائے وقوعہ پر پہونچے اور تفتیش شروع کر دی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس گاؤں پر تعزیری پولیس قائم کی جائے گی۔

قلب یورپ کی بین الاقوامی پوزیشن رکھنے والی حکومت

آسٹریا اور جرمنی کے کشیدہ تعلقات کے اسباب

اگرچہ آسٹریا جنگ عظیم کے بعد ایک چھوٹا سا ملک بنگیا ہے مگر جغرافیائی اعتبار سے اسوقت تک اس کو یورپ میں محل وقوع کی اہمیت حاصل ہے۔ جب جرمنی اور مجارستان کی یگانگت کو اٹلی سے اور چکوسلواکیا کو یوگوسلاوی سے علیحدہ کر کے اور اسکے علاوہ نہر تونہ کو بھی خاص کر کے حکومت آسٹریا قایم کی گئی۔

آسٹریا ان ممالک کے درمیان جن کے سیاسی فوائد مشترک ہیں لیکن حدود کے اعتبار سے جدا جدا واقع ہیں ایک خط وصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ان حکومتوں کے درمیان جن باہمی فوائد و منافع ایک دوسرے کی ضد ہیں ایک نہایت مستحکم سد (رکاوٹ) کام دیتی ہے۔ اور محل وقوع کی اہمیت کے اعتبار سے بھی یورپ کی تمام حکومتیں نہ صرف یہی بلکہ دنیا کی تمام سلطنتیں اپنے داخلی و خارجی تعلقات آسٹریا سے بہت زیادہ رکھتی ہیں۔

اس بنا پر جو واقعات حال میں آسٹریا میں پیش آئے وہ فرانس، جرمنی۔ اٹلی۔ مجارستان کے تعلقات شدیدہ اور دیگر حکومتوں کے چھوٹے چھوٹے تعلقات کا شاخسانہ ہیں۔

بہت قریب زمانہ گذرا ہے کہ اُسوقت آسٹریا میں ویلو کراسیکا سلک اپنے پورے پورے معنوں میں جاری تھا اسی طرح شہر ویانہ کی حکومت سوشلزم کے غیر معتدل ہاتھوں میں تھی۔ اور ویانہ کے باہر فرقہ پاپ تھا۔ جرلیتانی شولٹ کے نام سے جیکو یاد کرتے ہیں۔ لیکن خاص سوشلسٹوں کے مقابلہ میں ایک فوجی دستہ بھی فیستون کے عنوان پر ہو گیا تھا۔ اور یہ دستہ خاصی قوت بھی رکھتا تھا۔ اور اس فرقہ کے پشت پر جرمنی اور دوسرے گروہ بھی موجود تھے۔ کیونکہ ویانہ کا کمیونسٹ خطہ وسط یورپ اور بلقانی حکومت کا مرکز تھا۔ اسلئے کمیونسٹوں کی قوت اس نواح میں بہت بلند تھی۔ ابھی حال ہی میں یہ بھی ہوا کہ ہیم در سولینی کے ہیجان سوشلسٹ اور کمیونسٹ پارٹی کے درمیان اتحاد ہو گیا۔ اور اس سے ایک نہایت طاقتور گروپ تیار ہو گیا۔ ان لوگوں کی خواہش یہ ہے کہ آسٹریا کے اتحادی حکومت کو دو حکومت سے مرکب ہے کلی حیثیت سے اپنے دست اقتدار میں لے آئیں۔ لیکن جرمنی میں ہٹلر کے دفعتاً حرکت میں آنے اور تھوڑی سی مدت میں قوت حاصل کر لینے اور جرمنوں کو اپنا ہم خیال بنا لینے میں اہل آسٹریا کے اندر بھی اثر کیا۔ جو دراصل جرمنی نژاد ہیں۔ اور وہاں وہی احکام و خیالات نافذ ہو گئے۔

فرقہ پاپ کے طرفدار اور ہیم ورکا گروہ اور کابینہ مسٹر دولفوس نے ایک طرف کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کے ہجوم کا مقابلہ کیا جکا ارادہ حکومت کو ضبط کر لینے کا تھا۔ اور دوسری طرف ہٹلری گروہ کے حملے جو روز بروز قوت پکڑتے جاتے تھی اس حالت پر پہونچ گئے کہ ممکن آسٹریا اپنے محل وقوع کی اہمیت کو نہ باقی رکھ سکے حتی کہ یہ امر بھی شبہ میں پڑ گیا۔ کہ آیا پارلیمنٹ محافظت کر سکتی ہے یا نہیں۔

چونکہ سوشلسٹوں یا طرفداران ہٹلر نے اپنے نزدیک تخمینہ لگایا تھا کہ انتخابات جدیدہ ...... میں اکثریت مطلق نہیں کو ہوگی۔ لہذا جدید الکشن کے اجرا کے لئے مجلس کی نوبت کچھ اخراجات دئے۔ لیکن طرفداران پاپ جب یہ سمجھ لیا کہ اگر ایک مرتبہ بھی اُن کے اقتدار کو ضرب لگی اور وہ ہاتھ سے گیا تو کبھی گروہ ہٹلر یا سوشلسٹوں سے تعلق کر کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ لہذا اسلئے انہوں نے انتھک کوششیں کی۔ اور رویہ صرف کیا کہ انتخابات جدیدہ کو بروئے کار نہ آنا چاہیئے بلکہ اس کے برعکس اساسی قوانین کی جرح و تعدیل کر کے احکام کی بنیاد پر ایسی قائم کی جائیں جو اُسکے لئے مفید ہوں۔

چنانچہ فرقہ پاپ نے اسی نظریہ کے ماتحت اپنے مخالفین حکومت سے کلہ تکلہ جنگ کر کے کمیونسٹ پارٹی کو قانوناً لغو ٹھہرا دیا۔

اس سے قبل حکومت آسٹریا نے محض اسی لئے کہ طرفداران ہٹلر مقیم آسٹریا جرأت و جسارت نہ کرنے پائیں ان وزرا سے جو جرمنی سے ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے ویانہ کا سفر کرنے والے تھے نہایت سرد مہری اور بے اعتنائی برتی یہاں تک کہ مسٹر فرانہ کو وزیر عدلیہ بویریہ کو جو اسی زمرہ میں تھے اپنی سرحد سے خارج کر دیا۔ حکومت جرمنی اور فرقہ نازی کو چونکہ اسکا اطمینان تھا کہ عنقریب ہٹلر کا گروہ ایک فوجی قوت تیار کرلے گا۔ لہذا آسٹریا میں انتخابات جدیدہ کے وقت پاپائے اعظم کی حکومت نے ہٹلریوں کی تدبیروں کو نہایت غم و غصہ کی نگاہ سے دیکھا یہی وجہ تھی کہ وہاں ...... حکومت آسٹریا کے مقابلہ میں ایک گر... زاوقہ اوی روک تھام کا اعلان کر دیا۔

چونکہ آسٹریا میں جرمنی سپاہیوں کے آنے پر ایک اہم نگرانی کی گئی لہذا حکومت جرمنی نے ہر جرمنی سیاح کے لئے جو آسٹریا کی سیاحت کو جانا چاہے.. ا جرمنی سکہ محصول معین کر دیا۔ گویا اسطرح حکومت جرمنی نے ان تجاویز کے زیر اثر سیاحان آسٹریا کو بالکل سکتہ میں ڈالدیا بلکہ آسٹریا کے اقتصادیات کو برہم کر دیا۔ اسیطرح دوسری جانب سے ہٹلر کے داخلی آسٹریا کے گروہ نے بھی پاپائے اعظم کے خلاف جد و جہد کی اور دوسری جانب سے کمیونسٹ پارٹی اور سوشلسٹ گروہ میں بھی بعض نے علانیہ طریقے سے اور بعض نے مخفی طور پر حکومت پاپائے اعظم کی بنیاد ہلا دینے کی تدابیر کی۔

آج ہم ان لڑائیوں اور جد و جہد کے نتائج کو ایک گہری نظر سے دیکھ رہے ہیں کہ دونوں میں سے کون غالب آتا ہے اسلئے کہ ان نتائج کا اثر یورپ کا مطمح نظر بنا ہوا ہے اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ ہٹلر کے گروہ کی کامیابی نے انتخابات بندرگاہ آزاد میں جو جرمنی کے حکومت سے خارج ہے آسٹریا کے ہٹلری گروہ کو بہت زیادہ ہمت دلادی ہے اسلئے آسٹریا کی موجودہ حکومت ہٹلرسٹوں کے مقابلہ میں کمزور پڑ گئی ہے۔ ممکن ہے کہ عنقریب مغلوب ہو جائے

جمعیۃ العلماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ ایک ضروری جلسہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اگست کو مرادآباد میں منعقد ہوگا۔ دفتر سے اراکین کے نام ایجنڈ جاری کر دیا گیا ہے۔ معاملات اہمیت موقع کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام اراکین سے درخواست ہے کہ وہ ضرور شرکت فرمائیں تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے مولانا فخر الدین صاحب صدر مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد کے پتہ پر اطلاع دی جائے (احمد سعید)

دول عالم کی جنگی طاقتوں کا موازنہ

بحری طاقت

	بڑے جنگی جہاز	ورسیلس کے کروزر	چھوٹے کروزر	تباہ کن جہاز	آبدوز
انگلستان	۱۵	۱۳	۴۱	۶۴	۵۶
امریکہ	۱۵	۱۵	۱۰	۷۸	۴۸
جاپان	۹	۸	۲۵	۹۷	۸۰
فرانس	۷	۷	۱۱	۵۹	۸۷
اٹلی	۴	۷	۸	۵۶	۹۰
جرمنی	۳	۰	۵	۱۲	۰
روس	۴	غیر معلوم	غیر معلوم	۱۰	۱۵

فرانس کی افواج بری

منظم ملکی فوج:۔ تین لاکھ چالیس ہزار نفر
مقبوضاتی " دو لاکھ ستائیس ہزار نفر
جنڈارمہ ۳۳ ہزار ۳ سو اسی نفر

فرانس کی تجہیزات جنگی اسوقت دنیا میں اول درجہ کی محسوب ہوتی ہے۔ ہر رجمنٹ کے پاس ۳۶ اعلیٰ ترین توپیں ہیں۔ اور اسکی بڑی توپوں کی تعداد ۹۴۸ سے متجاوز ہے۔ ان افواج کے پاس ۲۶۴ چھوٹی مسلح موٹر کاریں ہیں۔ چھوٹے متحرک قلعوں کے ۴۴ بٹالین اور بڑے قلعوں کے دو بٹالین ہیں توپ خانہ کی ۱۸ رجمنٹیں ہیں ان کے علاوہ فرانس کے پاس ۵، ۷ ملی میٹر دہانہ کی اژدرم توپیں بھی جو کسی سلطنت کے پاس موجود نہیں فرانس کی ہوائی طاقت دنیا میں سب سے زیادہ ہے فوجی مصارف ۵ کروڑ تیس لاکھ پونڈ سالانہ ہیں۔

انگلستان کی افواج بری

منظم ملکی فوج:۔ ایک لاکھ ۲۲ ہزار ۱۰ نفر
ہندوستان کی گورہ فوج:۔ ۵۸ ہزار نفر

اس کے علاوہ برطانی مستعمرات کی اپنی اپنی فوجیں ہیں۔ جو انہی ممالک میں مقیم ہیں۔ ہندوستان کی دیسی فوج اسپر مستزاد ہے۔ مسلح موٹروں۔ متحرک قلعوں، توپوں اور ہوائی جہازوں کے اعتبار سے انگلستان کی فوجیں کچھ بہت زیادہ قوی نہیں۔

انگلستان کے فوجی مصارف:۔ تین کروڑ ستر لاکھ پونڈ سالانہ کے لگ بھگ ہیں۔

امریکہ کی بری افواج

منظم ملکی فوج:۔ ایک لاکھ ۳۹ ہزار نفر ہے گذشتہ جنگ میں یہ تعداد ۳۷ لاکھ ۷ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ امریکہ کی ہوائی طاقت ۹۶۵ طیاروں پر مشتمل ہے۔ فوجی مصارف ۹ کروڑ پونڈ سالانہ کے لگ بھگ ہیں۔

اٹلی کی بری افواج

منظم ملکی فوج:۔ ۲ لاکھ ۱۴ ہزار نفر ہے جنگ کے زمانہ میں یہ تعداد ۵۶ لاکھ تک پہونچ گئی تھی۔ رضاکارانہ افواج کی تعداد ۳ لاکھ ۱۲ ہزار نفر ہے اٹلی کی فوجیں بھی مسلح موٹروں، متحرک قلعوں، توپوں اور طیاروں کے لحاظ سے بہت قوی اور آراستہ ہیں اٹلی کے پاس ۷، ۵۰ جنگی جہاز طیارے ہیں جسے وہ ۴۵ ہزار کی تعداد تک لے جانے کا خواہاں ہے اٹلی کی طیارہ راں فوج کی تعداد ۲۲ ہزار ۹۸۰ نفر ہے۔

جرمنی کی بری افواج

منظم ملکی فوج:۔ ایک لاکھ نفر ۴۰۰ ہزار افسر اس فوج کے پاس ۲ لاکھ ۴۰ ہزار بندوقیں ۱۸۰ ہزار مشین گنیں۔ ایک ہزار آٹھ سو بڑی توپیں ہیں جرمنی کی پولیس کی تعداد ایک لاکھ ۵ ہزار نفر ہے جو فوجی تربیت حاصل کر رہی ہے۔ ہٹلر کی طوفانی فوجیں جو مسلح کی جا سکتی ہیں ۵ لاکھ سے زیادہ ہیں گویا بوقت جنگ جرمنی ۳۶ لاکھ فوج طیار کر سکتا ہے۔ اور اس کے تجارتی طیارے چند گھنٹوں کے اندر جنگی طیارے بنائے جا سکتے ہیں

سوویٹ روس کی افواج سرخ

افواج سرخ کی تعداد ۵۶ لاکھ ۲۰ ہزار نفر ہے۔ تو اپنے نقل و حرکت کے لحاظ سے بھی یہ فوجیں اچھی حالت میں ہیں لیکن روس کا توپ خانہ کمزور ہے۔ البتہ ہوائی طاقت زبردست ہے ۲۰ ہزار سے زائد جنگی طیارے اور ۸ ہزار طیارہ رانوں کا لشکر موجود ہے۔

پولینڈ

پولینڈ میں فوجی خدمت اور فوجی تربیت سب کے لئے لازمی ہے۔ لیکن اس کی مستقل و منظم فوج دو لاکھ ۶۴ ہزار نفر پر مشتمل ہے۔ یا لنو بم انداز طیارے اور ۳۰ بڑے جنگی جہاز بھی موجود ہیں۔

رومانیہ

رومانیہ کی فوج ۲ لاکھ ۴۰ ہزار نفر پر مشتمل ہے یہاں بھی فوجی خدمت لازمی ہے۔ اور بوقت جنگ ۱۸ لاکھ فوج جمع کی جا سکتی ہے۔ رومانیہ کے پاس ۳، ۷، ۷ طیارے ہیں

جاپان کی حالت

جاپان میں بھی فوجی خدمت لازمی ہے۔ اس کی مستقل فوج ۱۱ لاکھ ۷۰ ہزار نفر ہے۔ اسکا کچھ حصہ مانچوریا اور کوریا میں رکھا جاتا ہے۔ توپ خانہ ایسا اچھا نہیں ہے۔ ہوائی جہازوں کی تعداد ۸۳۸ اور طیارہ رانوں کی تعداد ۴۴۹ ہے

بحکم مسٹر جے۔ سی۔ ملک صاحب۔ سب جج بہادر دوم باختیار خفیفہ کانپور

سمن برائے انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت سب ججی دوم باختیار خفیفہ کانپور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۱۳۶۸ سنہ ۱۹۳۳ء

پنڈت گنگا نراین ولد پنڈت کامتا پرشاد قوم برہمن پانڈے ساکن نمبیا کھیڑہ مزرعہ موضع بھدوارہ پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور بذریعہ بھسولہ وغیرہ مدعا علیہم

بنام رجب ولد کالے خاں قوم مسلمان ساکن موضع منجھاون پرگنہ و ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ -/-/75 کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۲۵ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسیروز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔ اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کی مسموع اور فیصل ہوگا

ہندوستانی ریلوں کا آئندہ پروگرام

لنڈن کانفرنس کی کارروائی کی تفصیلات

شملہ ۸ اگست - ہندوستانی ریلوں کے آئندہ انتظامات کے متعلق جو تجاویز لنڈن کانفرنس میں منظور ہوئی تھیں - ان کا پورا مضمون شائع ہو گیا ہے - اسکے مطابق ہندوستان میں ریلوں کا انتظام ایک ریلوے بورڈ کے سپرد کیا جائیگا - یہ ریلوے بورڈ ایک انتظامیہ کمیٹی کی مدد سے ہندوستانی ریلوں کا انتظام کریگا - اور اسکی حکمت عملی کے طور پر مجلس وضع قوانین اور فیڈرل حکومت کے ہاتھ میں ہوگی - ریلوے بورڈ سات ارکان پر مشتمل ہوگا کمیٹی میں اس مسئلہ پر اختلاف الراہو گیا ہے - کہ آیا (۱) فیڈرل حکومت کے مشورے سے گورنر جنرل تین ارکان مقرر کریں گے یا تمام کے تمام ارکان ریلوے بورڈ کے تقرر کا اختیار گورنر جنرل کو تفویض کیا جائے گا جو فیڈرل حکومت کی ابشارت پر عمل کریں گے - کمیٹی کے وہ ارکان جو مرکزی مجلس قانون ساز کے رکن ہیں مسٹر رنگل سایا کے علاوہ سب موخر الذکر صورت کے مؤید ہیں - کمیٹی میں شمولیت کرنے والے تمام ہندو مسلم ارکان جو مرکزی مجلس قانون ساز میں اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ ریلوے بورڈ کی سات نشستوں میں سے دو مسلمانوں کو دیجائیں اور ایک یوروپین فرقہ کو تفویض کی جائے - سر فیروز سیٹھنا - مسٹر رنگل سایا - سر منوبھائی مہتہ - اور کمیٹی کے دوسرے یوروپین ارکان نے فرقہ وارانہ اصول پر ریلوے بورڈ کے انتخاب کی مخالفت کی ہے -

بورڈ کے ارکان کا انتخاب

بورڈ متذکرۂ صدر کے ارکان کا انتخاب اس شرط سے مشروط کیا گیا ہے کہ وہ تجارت، صنعت و حرفت یا مالیات یا نظم و نسق میں وسیع تجربہ رکھتے ہوں بورڈ کا صدر براہ راست گورنر جنرل بہ رضامندی خود اس کو ارکان بورڈ میں نامزد کریگا - وفاقی وزیر (فیڈرل منسٹر) جو ذرائع آمد و رفت اور انتظام بار برداری کا ذمہ دار ہوگا - مرفاہ عامہ کے سوالات اور حکمت عملی کے معاملات پر بحث و تمحیص کے لئے ریلوے بورڈ کا اجلاس جیوقت ضرورت محسوس کریگا - منعقد کرے گا - منعقد کرلنے کا مجاز نہ ہوگا - اس قسم کے اجلاس فیڈرل حکومت اور مرکزی مجلس مقننہ کی حکمت عملی کے متعلق معاملات کے تصفیہ جات پر عملدرآمد کرنے کیلئے ریلوے بورڈ کو بذریعہ حکم اختیار دیا - وزیر موصوف کے اس حکم کی تعمیل ریلوے بورڈ کا فرض اور اسکے لئے لازمی ہوگا - مرکزی مجلس مقننہ یا ہندوستان کی کسی اور مجلس قانون ساز کا رکن یا ریلوے بورڈ کا رکن مقرر نہیں کیا جاسکتا - جب تک اس کو اپنی نشست یا دفتر چھوڑے ہوئے ایک سال کا عرصہ نہ گذر جائیگا - نہ کسی ایسے شخص کو ممبر مقرر کیا جائیگا - جو ہندوستان میں سرکاری ریلوے افیسر کی حیثیت سے ملازم رہ چکا ہو - اسکے علاوہ وہ شخص بھی ممبر نہیں ہو سکے گا جو بذات خود ریلوے کا ٹھیکہ دار ہو یا رہ چکا ہو - ایسے شخص کا ریلوے بورڈ میں تقرر ٹھیکہ کے خاتمہ پر یا اس سے علیحدگی کے ایک سال گذرنے کی شرط سے مشروط ہے فیڈرل وزیر کو اختیار ہے کہ اگر وہ ضروری سمجھے تو بورڈ کے معمولی اجلاس میں شرکت کرے یا اپنا نمائندہ بھیجے لیکن رائے دینے کا اسکو کسی صورت میں حق نہیں ہوگا - ریلوے بورڈ کے ارکان ۵ سال تک اپنے عہدہ پر قائم رہ سکتے ہیں - لیکن وہ ان کو دوسرے سال کے لئے کچھ عرصہ کے لئے دوبارہ مقرر نہیں کیا جائے گا لیکن تین ارکان اس ضابطے سے مستثنیٰ ہیں جو تقرر ہوں کی پہلی صورت میں صرف تین سال تک مقرر کئے جائیں گے

گورنر جنرل کے اختیارات

گورنر جنرل کو اختیار ہوگا کہ وہ فیڈرل حکومت کی مشاورت سے بورڈ کے کسی رکن کو دفتر سے علیحدہ کرے لیکن اسکی کارروائی کے لئے کافی وجوہ کا ثبوت لازمی ہے صرف ایسے اشخاص کو بورڈ کا ممبر بنایا جائے گا جو ضابطہ میں لکھے ہوئے فرائض کے صحیح سر انجام کے لئے مطلوبہ وسعت خدمات کو پیش کرنے کیلئے تیار ہو - ارکان کی آمدنوں کے مقرر کرنے میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائیگا کہ مناسب اور آدمیوں کو محفوظ رکھا جائے جو اپنے ذمہ داریوں اور فرائض کی درست انجام دہی کے لئے کافی سے زیادہ وقت اپنے کام میں وقف کرنے کیلئے تیار ہوں گے - گورنر جنرل فیڈرل حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد اپنی مرضی سے تنخواہیں مقرر کریں گے پہلی مرتبہ ریلوے بورڈ کے ارکان کی تنخواہیں ضابطہ میں مقرر کی گئی ہیں - ریلوے کے انتظامات کا حاکم اعلیٰ چیف کمشنر ہوگا جو ریلوے انتظام کے متعلق کافی مہارت اور وسعت معلومات رکھتا ہوگا چیف کمشنر کا تقرر بورڈ کے ارکان اور گورنر جنرل کے مشورہ سے عمل میں لایا جائیگا - کمشنر مالیات فنانس کو گورنر جنرل کے مشورہ سے عمل میں لایا جائیگا فنانس کمشنر کا تقرر ان شرائط سے مشروط ہوگا - کہ وہ وسیع مالی تجربہ رکھتا ہو - یا اس نے تجارتی یا ریلوے ذمہ داران کے مالی معلومات کی سر انجام دہی میں کافی سے زیادہ قابلیت کا ثبوت بہم پہنچایا ہو -

چیف کمشنر کے فرائض

چیف کمشنر کی سفارشات پر ریلوے بورڈ ایڈیشنل کمشنر مقرر کرنیکا مجاز ہوگا - تقرر کے وقت ان کمشنروں کا ریلوے کام میں چیف کمشنر کو اختیار ہوگا کہ اپنے ماتحتوں اور رفقا کی تجاویز کو ناجائز قرار دے - چیف کمشنر وقتاً فوقتاً ایسے فرائض کو انجام دیتا رہے اور ریلوے حکام کی تائید سے بعد اختیارات کو اپنے ماتحت .... افسروں کے حوالہ کر دیگا - انتظامیہ مقاصد کیلئے جو ریلوے حکومت کے قبضہ میں ہیں ان کے صحیح انتظام اور دیکھ بھال کے لئے حکام ریلوے ذمہ دار ہوں گے ان میں وہ ریلوے بھی شامل ہیں جو کمپنیوں کے زیر انتظام ہیں برطانی ہند میں دوسری ریلیں بر فیڈرل اقتدار کی بحالی کے مقاصد کے لئے تمام ریلوے کو تاج کے زیر قبضہ تصور کیا جائیگا - موجودہ وقت میں ان میں سے کچھ ریلوے براہ راست حکومت کے زیر انتظام ہیں اور کچھ ریلوے کا انتظام حکومت کی طرف سے کمپنیوں کے زیر نگیں ہیں ضروری اخراجات کو رفع کرنے کے لئے جن میں انتظام کی دیکھ بھال نئی سکیموں کے مصارف مرمت کا خرچ خسارہ برادہ فنڈوں پر بولس اور سود کی ادائیگی اصل پر سود کی ادائیگی ہندوستانی ریاستوں اور کمپنیوں کو ٹھیکہ کے معاہدہ جات کے مطابق ادائیگیاں شامل ہیں ریلوے کی آمدنی کا باقی حصہ جو بچ رہے گا - اسکو تقسیم کی ایک پانچ سالہ اسکیم کے مطابق فیڈرل حکومت وقتاً فوقتاً استعمال میں لاتی رہے گی - نئی اسکیموں پر مصارف اور آمدنی پر خسارہ کے حصہ سے ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف وغیرہ - یہ وزیر ہند با جلاس کونسل کی طرف سے مقرر کی ہوئی موجودہ اجارہ دار کمپنیوں کے حقوق کو تحفظات دینے کے لئے قانون بنایا جائیگا - ریلوے حکام کا فرض ہوگا - کہ اگر کمپنیوں کے ساتھ کسی قسم کا جھگڑا پیدا ہو تو اس معاملہ کو بغرض تصفیہ وزیر ہند با جلاس کونسل کے حوالہ کریں یا ثالثہ طریقہ سے جھگڑے کا فیصلہ کریں - فیڈرل حکومت اور حکام ریلوے کا لازمی فرض ہوگا کہ وہ وزیر ہند با جلاس کونسل یا ثالث کے تصفیہ کو قطعی فیصلہ سمجھیں اور اس پر عمل کریں - ریلوے حکام کو جو اختیارات حاصل ہوں گا - وہ ان کی روشنی میں کاروباری اصولوں پر کام کریں گے - اور زراعت صنعت عام پبلک اور رفاہی ضروریات پر مناسب توجہ کی جائے گی جو تنازعات رونما ہوں گے محاسب اعلیٰ ان کا فیصلہ کرنیکا ذمہ دار ہوگا - اسکے علاوہ بچی ہوئی آمدنی پر اس نئی اسکیم کے

حاجیوں کے لئے قواعد و ضوابط

جہاز میں کھانے کے ہمراہ چائے کا انتظام

شملہ ۸ اگست - مختلف مفادات کے نمائندوں کی کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر حکومت ہند عنقریب قوانین حج کے مسودہ کو شائع کر دیگی -

سر فضل حسین صدر جلسہ تھے اور اُن کے علاوہ مسٹر براؤن مسٹر پرڈی - سٹر دادا چانجی مسٹر شفیع داؤدی، انوار العظیم اور اسماعیل خاں (ارکان اسمبلی) مسٹر حسن علی ابراہیم اور مسٹر باجپائی بھی مختلف مفادات کی نمائندگی کر رہے تھے قواعد و ضوابط اشاعت کے بعد آرار طلب کی جائیں گی ایک اہم شرط یہ ہے کہ حاجیوں کو دو وقت کھانا دیا جائے اور بحری سفر میں آمد و رفت کے دوران میں بارہ روپے کے معاوضہ میں صبح اور اور بعد دوپہر دو مرتبہ چاء بھی دیجائے اور ایک مرتبہ کھانے اور چائے کے لئے تمام سفر میں صرف چھ روپے وصول کئے جائیں حاجیوں کے سلسلہ میں اسے بڑی کامیابی سے تعبیر کیا جا رہا ہے

خوشنما رنگوں میں

Dhariwal

دھاریوال کے خالص اُونی بُننے کے تاگے

فوری استعمال کے لئے گولوں میں تیار ملتے ہیں

برلن وولز ... ۴/۱۲ روپیہ سے لیکر ۸/۴ روپیہ فی پونڈ
سپر بال .... ۳/۱۲ فی پونڈ
سپر فنگرنگ ... ۳/۶ سے لیکر ۳/۱۲ فی پونڈ
نٹنگ یارنز ۲/۶ ۳/۲ فی پونڈ

ہندوستان میں تیار شدہ

دلکش رنگوں میں

AGENTS

مقامی ایجنٹ
امپیریل ایجنسی جنرل گنج - کان پور
ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸۱

اور کپڑے کے تمام بڑے بڑے بیوپاریوں سے مل سکتے ہیں
بنانے والے
دی نیو ایجرٹن وولن ملز
دھاریوال پنجاب

برما کی آئینی اصلاحات کی اسکیم

گورنر کو امورِ خارجہ، مالیات، ایگزیکٹو اور دفاع کے اختیارات کی تفویض

دو ایوانوں کی تجویز، علیحدگی کا فیصلہ پارلیمنٹری کمیٹی میں ہوگا

شملہ، ۱۶ر اگست سر سیموئیل ہور نے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے ساتھ علیحدگی برما (اگر یہ الگ کیا گیا) پر اصلاحات کی جو اسکیم پیش کی تھی اُسے شائع کر دیا گیا ہے۔ اگر مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی نے فیصلہ کو برما کو دیگر صوبوں کی مانند ہندوستانی وفاق کا رکن رہنا چاہیئے۔ تو پھر یہ صوبہ بھی دیگر صوبوں کی طرح قرطاس ابیض کی تجاویز کے مطابق کام کریگا۔

برما کی علیحدگی کے مسئلہ پر وزیر ہند نے لکھا، "دیگر صوبوں کی مانند برما کو وفاق ہند میں شامل کرنے کی تجویز کی برما کونسل نے پورے زور کے ساتھ مخالفت کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اُسنے اس سے بھی انکار کر دیا ہے کہ وزیر اعظم کے اعلان کردہ دستور برما کے مطابق علیحدگی اختیار کیجئے۔ کمیٹی کو اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا صوبہ برما علیحدہ کیا جائے یا نہیں، کمیٹی برما کانسل کے فیصلہ پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرے گی اور اپنا ناطق فیصلہ دیدے گی اس اسکیم کے ماتحت علیحدہ شدہ برما یا صوبہ برما کے ایگزیکٹو اختیارات گورنر کے ماتحت ہوں گے۔ وہ فوج برما کا اعلیٰ کمانڈر بھی ہوگا۔ دفاع امور خارجہ، اور نیز مالی پالیسی، سکہ جات اور عرقیہ جات مشتہرہ کا انتظام اور اُس کا نظم و نسق گورنر کے اختیار میں ہوں گے۔

برما کی مجلس آئین ساز دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی جسمیں ۱۳۲ ارکان ہوں گے جو مجموعی اور خاص حلقہ ہائے انتخاب سے آیا کریں گے۔

ایک سینٹ بھی ہوگی جس کے ۳۶ ارکان ہوں گے ارکان ایوان نمایندگان منتخب کیا کرے گا ایوان زیریں کی مجموعی مدت ۴ سال کی ہوا کرے گی مگر سینٹ کی مدت کا کوئی تعین نہیں کیا جاتا۔

گورنر سرکاری پبلک کمیشن مقرر کریگا جس سے پبلک کی ملازمتوں کا تحفظ ہوگا اور قرطاس ابیض کی بیان کردہ تجاویز پر کام کریگا ایک ریلوے بورڈ بھی بنایا جائے گا۔ جو ہندوستانی ریلوے بورڈ کے خطوط ہی پر بنایا بنایا جائے گا

علیحدگی کی حالت میں یہ فیصلہ کیا جانا کہ برما کو ہندوستان سے کتنی رقم لینی ہے۔ اور کیا واجبات ادا کرنے میں حکام برما ہندوستان کے اُن تمام احکامات کی پابندی کریں گے جو برما زر آباد شدہ ہندوستانیوں پر عائد سمجھے جائیں گے۔

ہندوستان میں آبپاشی کے ذرائع

ہر سال زمین کو انہار کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے

ہندوستان میں آبپاشی کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱-۱۹۳۰ء میں حکومت کی جانب سے آبپاشی کا جو انتظام انہار کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ وہ ۳۰۰ لاکھ ایکڑ اراضی پر وسعت پذیر تھا۔ اور گذشتہ سال یعنی ۱۹۳۰ء میں ۳۱،۱۶ لاکھ ایکڑ اراضی پر آبپاشی کی گئی تھی ۱۹۳۰ء میں بھی ہوا اُٹھک تھی۔ لیکن ماہ اگست میں برما اور شمال مشرقی ہندوستان میں اسکا کچھ زیادہ زور تھا۔ ماہ جون سے ماہ ستمبر تک وسط ہند کے مغربی راجپوتانہ، برار، میسور اور دکن مشرقی مدراس میں ۲۲ فیصدی کم بارش ہوئی۔

سرکاری طور پر جن صوبہ جات میں ۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۰ء تک آبپاشی کا جو انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے اعداد و شمار مندرجہ ذیل ہیں :-

پنجاب میں ۱۱۴۸۵۱۳۵ ایکڑ اراضی میں سے ۱۱۲۰۰۵۵۰ ایکڑ اراضی پر آبپاشی کی گئی۔ صوبہ مدراس میں ۷،۵۰۳،۰۴۳ ایکڑ میں سے ۷،۲۷۰،۶۷ ایکڑ بمبئی دکن میں ۴۰۳۰۰۰ ایکڑ سندھ میں ۳۷،۲۶،۰۰۰ ایکڑ میں سے ۳،۶۹۵۹۲ ایکڑ۔ بنگال میں ۲۵،۰۲۳ میں سے ۲۳،۵۲۳ ایکڑ صوبہ متحدہ میں ۳۹،۸۸،۷۸۰ ایکڑ میں سے ۰۰۰۰ ..... ۳۰،۹۰۹ ایکڑ میں سے برما میں ۳۳ ..... ۲۶۳ ۹۸۶۷ ایکڑ میں سے ۱۹،۲۲۶ ایکڑ میں صوبہ متوسط میں ۲۲،۲۳۹ ایکڑ میں سے ۴۲ ..... ایکڑ میں صوبہ سرحد شمالی و مغربی میں ۴۵۰۹۳۵ ایکڑ میں سے ۲۱۹۸۵ ایکڑ میں۔ اور بلوچستان میں ۲۲۲،۰۳ ایکڑ اراضی میں سے ۲۲۴۰۷ ایکڑ اراضی میں آبپاشی کی گئی ۳۱-۱۹۳۰ء عرصہ میں صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ۴۹،۱۱ لاکھ ایکڑ میں آبپاشی کی گئی یہ تعداد گذشتہ سال سے ۲۰۰۰۰ ایکڑ کم ہے۔ گذشتہ سال میں اس صوبہ میں ۶۹،۱۱ لاکھ ایکڑ اراضی میں آبپاشی کی گئی تھی۔ آبپاشی کے لحاظ سے مدراس کا دوسرا نمبر ہے یہاں ۷۰۰۴ ایکڑ اراضی میں آبپاشی کی گئی۔ اسطرح سے آبپاشی پر کل خرچ ۱۳۶۴۴ لاکھ آیا۔

۳۱-۱۹۳۰ء میں سرکاری طور پر آبپاشی سے جن کھیتوں کو سیراب کیا گیا اُن کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:-

صوبہ مدراس میں کل ۳۹۱۹۰۳۰۰ ایکڑ اراضی کھیتوں کیلئے تیار کیگئی جنمیں ۵۷۳۰۰ ایکڑ میں سرکاری طور پر آبپاشی کی گئی۔ اور اس پر ۶۶۳ لاکھ روپیہ صرف آیا۔ صوبہ بمبئی میں ۲۶۲۶۴۰۰۰ ایکڑ اراضی پر کھیتی کی گئی جسمیں سے ۴۰۳۰۰ ایکڑ اراضی پر سرکاری طور سے آبپاشی کی گئی۔ جسپر سرکار کا خرچ ۱۰۳۰ لاکھ روپیہ آیا سندھ میں ۴۳۲۶۰۰۰ ایکڑ اراضی پر کاشت کی گئی جسمیں سے ۳۷۱۶۰۰۰ ایکڑ پر سرکاری طور پر آبپاشی کی گئی در جسپر سرکار کا ۲۰۹ لاکھ روپیہ خرچ آیا بنگال میں کل آبپاشی ۲۳۵۹۰۰۰ ایکڑ پر کیگئی جسپر ۴۰۵ لاکھ روپیہ صرف آیا پنجاب میں ۳۴۶۰۰۰۳۰ ایکڑ پر ۲۲۳۸ اور ۲۴۴۶ لاکھ روپیہ صرف ہوئے

حکومت پر قبضہ کرنیکے بعد روپیہ کمانے کیلئے کام مہیا کرنیکا سوال

جرمن گورنروں کی میٹنگ میں ہر ہٹلر کی تقریر

اقتصادی معاملات میں اپنی نااہلیت کا اعتراف

برلن سے ڈاک کی ایک خبر مظہر ہے کہ چونکہ تمام مخالف پارٹیوں سے راستہ صاف کر لیا گیا ہے اور جرمنی نازیوں کے مکمل قابو میں ہے لہذا نازیوں کے انقلاب کا ایک نیا پہلو پیدا ہو گیا ہے جسکا خاص مقصد یہ ہے کہ بیکاروں کیلئے کھانا اور کام مہیا کیا جائے ہر ہٹلر چانسلر نے اپنی حکومت کی مشکلات کو حال میں سٹیٹ گورنروں کے ایک جلسہ میں بیان کیا کہ مجھے اس معاملہ میں تشویش ہے کہ نازی پارٹی میں حکومت کے اقتصادی شاخوں سے برسر بیکار رہو چانسلر نے صاف الفاظ میں نازی گورنروں کو تنبیہ کی کہ موجودہ افسران کو نکال کر نازیوں کے ملازم رکھنے سے اقتصادی مسئلہ طے نہ ہوگا۔

نازی اور غیر نازی کی تمیز

اقتصادی افسران کے تقرر میں دماغی قابلیت کا سب سے پہلے خیال کرنا چاہیئے۔ اس بات کا خیال نہ کرنا چاہیئے کہ وہ نازی ہیں یا نہیں ہر ہٹلر نے ذاتی طور پر اعتراف کر لیا ہے کہ وہ اقتصادیات میں ماہر نہیں ہیں۔ اور آپنے صاف طور پر گورنروں کے سامنے یہ خیال ظاہر کیا کہ اسی قسم کے دیگر ناواقف نازیوں کے ہاتھ میں اقتصادی معاملات نہیں دینا چاہیئے اس سلسلہ میں آپ نے اعلان کیا کہ ڈاکٹر کارٹ شمٹ ایک ماہر اقتصادیات ہیں اور اُن کو کسی خاص پارٹی سے تعلق نہیں اُن کو وزیر اقتصادیات مقرر کر دیا جائے اور انہیں کو آئندہ یہ اختیار ہوگا کہ اقتصادی افسران کو ملازم رکھیں یا برخاست کریں۔

عملی کارروائی کی تلقین

آگے چلکر ہر ہٹلر نے یہ ظاہر کیا کہ حکومت کو ملک کی اقتصادی تعمیر کو محض اصولی طور پر ہی فیصل کر کے بیٹھ نہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اسکا کوئی نتیجہ نہ ہوگا چاہے اس سے نازی اسٹیٹ کی تقویت ہی کیوں نہ ہوتی ہو۔ سوال قوم کے بیکاروں کو کام اور روزی دینا کا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ہماری کامیابی بالآخر اس امید پر منحصر ہوگی کہ ہم اقتصادی میدان میں اپنے آپ کیوں کر مضبوط کریں۔ اصولی اتحاد سے کام کرنے والوں کو روٹی نہیں ملتی تو اریخ ہمیں اس روشنی میں نہیں جانچے گی کہ ہم نے کتنے ماہرین اقتصادیات کو نکال دیا۔ بلکہ ہم نے کتنے بیکاروں کو کام پر لگا دیا۔ اسکے لئے ہمارے پاس کافی طاقت موجود ہے ہمارا پروگرام یہ نہیں کہ ہم خوشنما اشارے کرتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ جرمن آبادی کو زندگی بخشیں اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم بیوقوفوں کی طرح ہر چیز کو الٹ پلٹ کر دیکھیں۔ بلکہ ہوشیاری اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہماری پارٹی اب برسر حکومت ہے اختیارات کی تقسیم کا کوئی سوال نہیں ہے۔ تمام سیاسی پارٹیاں معدوم ہو چکی ہیں۔ جمہوریت اور اکثریت کی حکومت کے تمام نشانات مٹا دینے چاہئیں۔ اس کے بجائے شخصی ذمہ داری ہونی چاہیئے۔ اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانا چاہیئے۔

باجلاس جناب مولوی سعید عمر صاحب۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۵۳۳

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بلہور مقام بلہور۔

چونکہ بمقدمہ نالش بشمول بقایا ڈگریدار موضع نوادہ سری رائے پرگنہ بلہور حسب مقدمہ ہیرالال وغیرہ کے جو عدالت میں منفصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ربیع ۱۳۳۸ و ۱۳۳۸ ف بتاریخ ۱۷ رمئی ۱۹۳۳ء صادر ہوئی اور مبلغ 54/1/6 جوابہ از روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے:-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۵	۱۴	۰
خرچہ نالش	۱۰	۱۱	۹
سود بابتہ خرچہ نالش و زر اصل	۰	۳	۰
خرچہ اجراء ڈگری	۱	۱۵	۰
سود بابتہ خرچہ اجراء ڈگری	۵	۵	۰
میزان	۵۴	۱	۶

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا الفاظ ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم ہیرالال ولد پیارے قوم اہیر ساکن موضع نوادہ سری رائے پرگنہ بلہور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ زرِ ڈگری یعنی مبلغ 54/1/6 جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔ تاریخ پیشی ۲۴ر اگست ۱۹۳۳ء مقرر ہے

پرگنہ بلہور موضع نوادہ سری رائے ۷۴ بمالیہ ۷۵ بیگہ ۱۱۹ بمالیہ

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

کیا آپ گنجے ہیں؟

یا آپ کے بال گر رہے ہیں؟

مندرجہ ذیل دو ادویات پیش کرتے ہیں!

گم مرتھون ...... گنج کے لئے ...... قیمت دو روپے (عہ)

کاکا تیل ...... بال جھڑ کے لئے ...... قیمت ڈیڑھ روپے (للعہ)

ہندوستان کے مشہور ویدپنڈت ٹھاکر دت شرما وید مودجد امرت دھارا کی ایجاد ہے

ملنے کا پتہ:- مینیجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

کانگریس کے صدر کا تازہ اعلان

مسٹر ستیہ مورتی کے زبردست اعتراضات

کانگریس کا اجلاس منعقد کرنیکا مطالبہ

مدراس ۱۰ر اگست - مسٹر انے صدر کانگریس نے مسٹر ستیہ مورتی کو اُن کے ایک خط کے جواب میں لکھا ہے کہ :-

"میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا آپنے میرے ۲۲ر جولائی کے بیان پر تفصیلی نظر کی ڈالی ہے یا نہیں مجھے آپ کے خط پر شبہ ہے کہ آپنے اس بیان پر کا اصلی مطلب خبط کر دیا ہے اور اسے اچھی طرح نہیں پڑھا ہے میں نے اپنے بیان میں یہ لکھا تھا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کو توڑ دیا جائے نہ کہ خود آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو صوبجاتی کمیٹیوں کو حسب معمول اپنے ڈکٹیٹروں کے ماتحت کام کرنے کا حق حاصل ہے۔ آخر میں مسٹر انے لکھتے ہیں کہ میری یہ خواہش ہے کہ مسٹر ستیہ مورتی میرے پہلے بیان کو دوسرے بیان کے ساتھ ملا کر غور سے پڑھیں اور پھر دیکھیں کہ میں غلطی پر ہوں یا نہیں - مسٹر ستیہ مورتی نے مسٹر انے کو ذیل کا جواب دیا ہے :-

"میں نے آپ کا دوسرا تشریحی خط بھی غور سے پڑھا اور میں اس سے یہی نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب ہوں کہ مسٹر انے کے بیان سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور صوبجاتی کمیٹیاں مع ڈکٹیٹر کے بیکار ہو جاتے ہیں اگر یہ نتیجہ درست ہے تو کیا اس بیان کی دفعہ ۳ سے ظاہر نہیں ہوتا کہ ڈکٹیٹر اور کانگریس کمیٹیوں کو انفرادی تحریک سول نافرمانی سے کوئی تعلق نہیں رہے گا - میں خیال کرتا ہوں کہ موجودہ زمانہ میں ان حالات کے ماتحت کہ آپ لوگوں کے سامنے انفرادی تحریک سول نافرمانی کا پروگرام پیش کرتے ہیں - اور وہ بھی ان کی ذمہ داری پر یہ پونا کانفرنس کے متفقہ فیصلہ کے خلاف اب آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ کانگریس کے دستور اساسی کی دفعہ ۳ کے ماتحت آل انڈیا کانگریس کا اجلاس ہر ضرورت کے وقت منعقد ہو سکتا ہے دفعہ ۱۲ کے ماتحت کانگریس کا اجلاس ہر نئے پیدا شدہ اختلافات پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا جا سکتا ہے۔ اسلئے میں آپ سے اس بات پر اتفاق نہیں کرتا کہ کانگریس کا اجلاس بیکار ثابت ہو گا میں آپ کو مشورہ دونگا کہ اس قسم کا اجلاس ستمبر میں کلکتہ یا مدراس میں منعقد کریں۔

سکریٹری کانگریس کمیٹی کو سزا ہو گئی

حکومت بمبئی کے حکم کے خلاف ورزی

کراچی - ۱۱ر اگست حیدر آباد سندھ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر جے رام داس دولت رام سکریٹری انڈین نیشنل کانگریس اور پروفیسر گھنشام جنہوں نے حکومت بمبئی کے حکم کی خلاف ورزی کی اور سرحد جا رہے تھے حیدر آباد سے تین میل کے فاصلہ پر میرانی میں گرفتار کر لئے گئے جہاں ٹرین رک گئی تھی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس خود میرانی گئے تھے اور انہیں گرفتار کر کے حیدر آباد سنٹرل جیل لے گئے جہاں مقدمہ ہوا مسٹر جے رام داس دولت رام کو ایک سال قید محض دی گئی اور اے کلاس میں رکھا گیا - اور پروفیسر گھنشام کو ایک سال قید سخت اور بی کلاس دیگئی دونوں نے مقدمہ کی کارروائی

خاپاک کے قریب

مہمندوں اور حلیم زائیوں میں دست بدست جنگ

باجور پر بمباری بند کر دی گئی ہے

شملہ ۱۲ر اگست سرحد کی آخری اطلاعات مظہر ہیں کہ کل دوپہر بعد حلیم زائیوں پر بالائی مہمندوں نے زبردست حملہ کر دیا - فریقین میں دست بدست جنگ ۵ بجے سے دس بجے رات تک جاری رہی - یہ جنگ خاپاک کے قریب تورا ناگا گاؤں میں واقع ہوئی معلوم ہوا ہے کہ بالائی مہمندوں نے حلیم زئیوں کو سخت نقصان پہنچایا اور ان کے متعدد گاؤں جلا دیے آج صبح گنڈاو پر متعین فوج کو غلانائی سے باہر نکالا گیا تاکہ دشمن کو اس سے خوف زدہ کر دیا جائے لیکن ۱ بجے تک فوج اور ہوائی جہاز اُن کو پسپا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے -

باجور پر کئی روز سے ہوائی جہازوں سے بمباری نہیں کی گئی - صرف پرواز کا متعدد بار مظاہرہ کیا گیا - فوجی حکام مطلوبہ تین اشخاص کی تلاش میں سرگرداں ہیں امید ہے کہ ہوائی جہازوں سے مرعوب ہو کر اور بمباری کے خوف سے باجور والے حکومت کا مطالبہ منظور کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے - اب تک بمباری کے سلسلہ میں نقصان جان کی کوئی اطلاع نہیں ملی قبائلی حلقوں میں اسکے متعلق افواہ پھیلی ہوئی ہے لیکن ان کے بیانات مبالغہ آمیز ہیں -

اتحاد کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ

لکھنؤ ۱۲ر اگست یہاں بہت سے مسلم لیڈروں نے اتحاد کانفرنس کے انعقاد کے امکانات پر غور کیا آج مولوی شفیع داؤدی نے دوبارہ راجہ صاحب سلیم پور سے ملاقات کی اور دوسرے لیڈروں سے تبادلہ خیالات کریں گے -

توقع ہے کہ اس کانفرنس میں مختلف الخیال و مسالک کے رہنما اپنے نقطہ نظر سے کو پیش کر سکیں گے یہ بھی توقع ہے کہ علامہ اقبال اور دیگر لیڈر سلیم پور ہاؤس میں ۳۰ر اگست کو جمع ہونگے -

کیا گاندھی جی اپنی زندگی ختم کر دینگے

بمبئی کے کانگریسی حلقوں میں تشویش

بمبئی ۱۱ر اگست اخبار "ٹائمز آف انڈیا" کا بیان ہے کہ گاندھی جی کے آیندہ ارادوں کے متعلق پونہ سے تشویشناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - اندازہ یہ ہے کہ آپ غیر مشروط طور پر برت رکھ کر اپنی زندگی کو ختم کر دینے کی نیت کر رہے ہیں ذمہ دار حلقوں میں اس تحقیقات سے اس افواہ کی تصدیق نہیں ہوتی لیکن اس امر پر متفق ہیں کہ گاندھی جی عنقریب کوئی ایسی کارستانی کرینگے جس سے سارے ملک کی توجہ پھر ایک دفعہ یروداجیل پر مرکوز ہو جائے گی - دیکھئے یہ کیا کارروائی ہوتی ہے -

بمبئی کے ڈیڑھ ہزار مزدوروں نے کام چھوڑ دیا

بمبئی ۱۲ر اگست آج صبح اسٹینڈرڈ مل کے ۲۰۰۰ مزدوروں نے کام چھوڑ دیا یہ ہڑتال مزدوری میں تخفیف کے خلاف احتجاج کیلئے ہے

مسز گاندھی کو چھ ماہ قید محض کی سزا

ان کی ہمراہی دیویونکو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا

احمد آباد ۱۰ر اگست مسز کستوری بائی گاندھی کو آج شام امتناعی نوٹس کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں ۶ ماہ قید محض کی سزا دی گئی - مجسٹریٹ نے انہیں اے کلاس میں رکھنے کی سفارش کی ہے ان کے ہمراہ جو ۱۰ دیگر دیویاں گرفتار کی گئی تھیں ان کے مقدمہ کی علیحدہ سماعت ہوئی ان سب کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی مجسٹریٹ نے ان میں سے صرف دو مسز پریم بین کانٹک بی اے جو آشرم کے گرلز اسکول ہوسٹل کی سپرنٹنڈنٹ تھیں اور مسز مہادیو ڈیسائی کو بی کلاس اور بقیہ سب کو سی کلاس میں رکھنے کی سفارش کی ہے -

بمبئی میں سزائے تازیانہ کا بل منظور

پونہ ۱۱ر اگست بمبئی کانسل میں سزائے تازیانہ کے بل کی آج دوسری خواندگی ہوئی اور کافی عرصہ تک بحث ہوتی رہی سندھ اور بمبئی کے بہت سے ممبروں نے اس بل کی مخالفت کی - ہوم ممبر نے کہا کہ بہت سی ترمیمات اور رعایات دینے کی تجویز کی اور آخر کار ۲۳ کے مقابلہ پر ۳۹ ووٹ سے حکومت جیت گئی - اور بل پاس ہو گیا ہوم ممبر نے کہا کہ قانون کا نفاذ شاذ و نادر ہی کسی موقع پر کیا جاویگا - مہلک فساد انگیزی اور دیگر ہنگامی موقعوں پر فوری سزا دینے کے لئے سزائے تازیانہ بہت موثر احتیاطی تدبیر ثابت ہوگی۔

خوبصورت ہونے کی سزا

ایک خوبصورت لڑکی کو پانچ ہزار آدمیوں نے گھیر لیا

بمبئی ۹ر اگست - معلوم ہوا ہے کہ ۵ر اگست کو جبکہ آزمیدان بمبئی کے ایک جھولے پر ۱۴، ۱۵ سال کی خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی بارش کے موسم کا لطف اُٹھا رہی تھی نہ معلوم سب سے پہلے کس کی نظر اس حسن کی دیوی کی طرف اُٹھ گئی - وہ جھولے کے قریب کھڑا ہو کر اپنی آنکھوں کو سینکنے لگا - وہی ایک منٹ میں دو دو ایک کر کے اور بہت سے تماشائی اس کے حسن کی گلچینی کرنے لگے اور نہایت کم مدت میں وہ ۵ - ۶ ہزار منچلوں کی نگاہ گاہ بن گئی - لڑکی نے ہجوم عاشقان جو دیکھا تو گھبرائی اور جھولے سے اُتر کر چاہتی تھی کہ انبوہ کی نظروں سے پوشیدہ ہو جائے لیکن اُسے آگے چلنا دشوار ہو گیا اور وہ سہم کر ایک جگہ کھڑی ہو گئی - کسی بندۂ خدا نے پولیس کو اطلاع دیدی اور فوراً ۷، ۸ سارجنٹ موقع پر موقع ہو گئے - بڑی دشواری سے اس مجمع کو چیرتے ہوئے اس لڑکی تک پہنچے اور اُسکو اپنے ساتھ لیکر ٹرام کار کی طرف روانہ ہو گئے۔

مس خورشید نوروجی کا داخلہ سرحد

نتھیا گلی ۱۲ر اگست مس خورشید بن نوروجی کو صوبہ سرحد کے چیف سکریٹری نے ایک نوٹس دیا تھا کہ وہ ۲۰ر دسمبر تک سرحدی علاقہ میں داخل نہ ہوں لیکن انہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے صوبہ سرحد میں داخل ہونیکی کوشش کی - آپ لاہور سے گذشتہ رات بمبئی اکسپریس سے روانہ ہوئیں اور آج صبح ۶ بجے خیر آباد کنڈ میں گرفتار کر لی گئیں گرفتاری کے بعد فوراً ہی سٹی مجسٹریٹ نے ایکسال قید محض

ترکی حکومت اکتیس ٹن چاندی خریدیگی

استنبول (قسطنطنیہ) آج ایک مصری جہاز میں ۳ ٹن چاندی کی سلاخیں استنبول پہونچ گئیں - یہ پہلی قسط ہے جس کو حکومت ٹرکی اپنے کاغذ کے ایک پونڈ کے نوٹوں کی جگہ دینے کے لئے خرید رہی ہے - کل یک صد ٹن چاندی خریدی جائے گی -

استنبول ٹرکی ٹکسال میں نئے سکے بنائے جائیں گے پہلے پہل یہ امید کی جاتی تھی کہ چاندی ترکے سے ہی جمع کر لی جائے گی - لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ملک میں چاندی کی کافی مقدار موجود نہیں ہے -

راجگوپال اچاریہ ۶ ماہ کیلئے جیل میں

مدراس ۷ر اگست مسٹر راجگوپال اچاریہ اور اُن کے ۱۶ ہمراہیوں کو جو کل سالم کے قریب تیروچنگوڈ میں گرفتار کر لئے گئے تھے چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی -

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے تجویز کیا ہے کہ کتوں کے لیسنس کے متعلق بائی لا نمبر ۵ جو کہ نوٹیفکیشن نمبری 33.H-۱/x/5165 بتاریخ ۲۲ر دسمبر ۱۹۱۶ء کو شایع ہوا تھا۔ اُس میں مندرجہ ذیل ترمیم کیجاوے -

لہذا اس ترمیم کے متعلق جو عذرات یا تجویزیں نوٹس ہذا کے شایع ہونے کی تاریخ کے پندرہ دن کے اندر اگزیکیٹو افسر صاحب کو موصول ہوں گی اُن پر بورڈ میں غور کیا جائے گا۔

مسودۂ ترمیم

۱ - کلاز بی کو خارج کر دیا جائے

۲ - کلاز نمبر ۵ (اے) کو دوبارہ بطور بائی لا نمبر ۵ کے درج کیا جائے اور خارج کر دیا جائے الفاظ "روک دیا گیا اور" کو جو کہ لفظ "ضایع کیا گیا" کے پہلے ہیں -

ایس - این - تواری

اگزیکیٹو افسر

میونسپل بورڈ کانپور

سرحدی بمباری پر وائسرائے کو تار

لاہور ۱۱ر اگست ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس نے وائسرائے ہند کے پرائیوٹ سکریٹری کو حسب ذیل تار دیا ہے - "اہل لاہور کا ایک پبلک جلسہ کل شام

باون سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کر چکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آہنگ نکرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون و منی کی خرابی وغیرہ دور کر کے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایکروپیہ پانچ ڈبیہ للعہ سپیشل ملاوا جی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں کر پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی نعمت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

سود خوار بنیا!
اور اسکی پہلی اور آخری سِسکی

(۱)

لالہ جنی لال کا شماران مہاجنوں میں تھا جو محض گاڑھے کی مرزئی اور گاڑھے کی دھوتی پہن کر زندگی بسر کیا کرتے ہیں اسکی خانگی زندگی بھی جزرسی اور کنجوسی ہی میں بسر ہوا کرتی تھی۔ محض آلو کی ترکاری یا مونگ کی دال اس کی خاص غذا تھی۔ ہاں کبھی کبھی روٹیاں گھی سے چپڑ لی جاتا کرتی تھیں لیکن اسوقت دوسرے دن کی دال بگھاری نہ جاتی تھی۔ اسلئے کہ میزان پوری کرنا ضروری تھی۔

جنی لال کا لڑکا منی لل اس سے بھی زیادہ جزرس اور کنجوس تھا۔ جنی لل افتخار کے ساتھ اپنے ہم پیشہ مہاجنوں میں اپنے لڑکے کو پیش کرتا تھا بازار میں عام طور پر یہ مشہور تھا کہ وہ سپوت ہے۔

لالہ جنی لال کا سود در سود اسدرجہ مشہور تھا کہ اس کے ہم پیشہ اس سے ایسے سائل میں مدد لینے آیا کرتے تھے وہ محض اپنی بھوں کو سکوڑتے اور ہاتھ ہلانے کے بعد یہ بتادیا کرتا تھا کہ کن کن وسائل سے سکار کا خون چوس لیا جائے

اسنے ہزاہا لوگ خانماں برباد کر دیئے ہزاروں لوگ اسکی بدولت بھیک مانگتے تھے۔ اسکے دل میں رحم کا جذبہ نہ تھا وہ ایک پیسہ سود چھوڑنا بھی اصول کے خلاف سمجھتا تھا۔ ان سب باتوں کے علاوہ وہ لسان اور چرب زبان تھا شہر کے ہر رئیس کے یہاں اسکی پہونچ تھی۔ ہر نوخیز رئیس زادہ اسنے قرض لے کتا تھا۔ وہ محض بلا تاریخ کے پرونوٹوں پر بڑی سے بڑی رقم دیدیا کرتا تھا۔ ایکدن ایک بڑھی عورت اسکے پاس آئی :-

"لالہ دیا کرو"

"ٹھکرائن جی میں کیا کر سکتا ہوں"

لالہ تم سب کچھ کر سکتے ہو"

"آخر کچھ تو"

"تم نے میری جائداد مجھ سے لیلی۔ اب میں کرایہ کے مکان میں رہتی ہوں مجھے دان کر دو"

ٹھکرائن جی "دان اور پن کرنا" میں ان سے قطعی ناواقف ہوں دوسرے میں حساب کو کیا کروں۔

"لالہ تم محض در سود چھوڑ دو سود دیکر مجھے میرا یہ مکان ملسکتا ہے ایشور! جنی لل چلایا میں اور روپیہ چھوڑ دوں

ٹھکرائن بڑھی اور اسنے قدموں پر سر رکھدیا

"ایشور کے لئے رحم کرو"

منی لل چکا پیالہ صبر اب لبریز ہو چکا تھا بولا

چڑیل! ہم سے قرض لیتے وقت اسکا خیال نہیں تھا کہ قرض ادا کرنا ہوگا۔ وہ اب ایڑی آئیں چہبہ کر دو! تو کیا ہم اپنا گھر لٹا دیں۔

(۲)

اسی رات جنی لل ٹھکرائن کا حساب لیکر بیٹھ گیا۔ مٹی کے دیے کی ٹمٹائی ہوئی روشنی میں اسنے لاکھوں روپیہ کا حساب کر ڈالا اسکے حساب سے ٹھکرائن کی کل جائداد لے لینے کے بعد بھی اسکے دو ہزار فاضل رہتے تھے۔ اسنے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور زیر لب کہا

"ہے ایشور! یہ دو ہزار تو چھوڑنا ہی پڑیں گے"۔

یکایک اسکے درد گردہ اٹھا وہ شدت کے کہ خدا کی پناہ اسنے منی لل کو آواز دی۔ بیٹا کسی معمولی حکیم کو لے آؤ میرے درد گردہ اٹھا ہے۔ لیکن ایسا ہو جسکو ایک روپیہ سے زیادہ فیس نہ دینا پڑے۔

منی لال کی روانگی کے بعد اسنے محسوس کیا کہ اسپر حالت نزع ہے۔ اور اسپر ایک عجیب کیفیت مستول ہو گئی۔ اسنے دیکھا کہ کچھ عجیب الخلقت لوگ اسے ایک غار کی طرف لیے جارہے ہیں۔ جس میں آگ دہک رہی ہے۔

اسنے گھبرا کر پوچھا "مجھے کہاں لیے جارہے ہو" جواب ملا نرگ میں۔ "کیوں، ایشور کے لئے رحم کرو۔

"تم نے کبھی کسی پر رحم کیا ہے۔

یکایک سین بدلا۔ اسنے دیکھا کہ منی لال حکیم لیکر کمرے میں آیا۔ حکیم نے نبض دیکھی اور کہدیا کہ یہ مر گیا۔ منی نے حکیم رخصت کرنے کے بعد سب سے پہلے اسکی جیب سے کنجیاں نکال کر قبضہ میں کیں۔ اب اسکو دنیا کی بے وفائی کا اندازہ ہوا خود اسکی اولاد نے سب سے پہلے روپیہ پر ہاتھ ڈالا۔

وہ ایک عجیب عالم میں تھا وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا لیکن وہ حرکت سے مجبور تھا۔

ص یکایک منی لال کے جانے کے بعد اسنے محسوس کیا کہ اسکے ہاتھ اور پیروں میں پھر قوت عود کر آئی وہ اٹھا اور اسنے الماری میں سے کھاتے نکالے اور سب سے پہلے ٹھکرائن کی کل بیباقی درج کی اور یکسر اس صورت سے ٹھکرائن کی کل جائداد بچ گئی۔ اسنے جتنے بھی قرضدار تھے سب کے ساتھ یہی سلوک کیا ہر شخص کی پائی پائی اندراج کر دی اور باقاعدہ دستخط کرنے کے بعد اس نے اطمینان کا ایک گہرا سانس لیا اور پھر گر گیا۔

(۳)

منی لال نے جب کمرہ کا دروازہ کھولا تو اسکی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ لاش بجائے وسط کے الماری کے پاس تھی۔ اس سے زائد حیرت انگیز بات تھی کہ ہر ایک قرضدار کی پائی پائی تحریر تھی حالانکہ اس کو بخوبی یاد تھا کہ وہ قرضہ ادا نہیں ہوسے تھے۔

یو۔پی میں حج کمیٹی کا قیام
سرکاری اور غیر سرکاری ارکان کا انتخاب

لکھنو ۱۱ اگست یو۔پی پراونشل حج کمیٹی کے قیام کے متعلق صوبہ کی حکومت بڑی دلچسپی لے رہی ہے جسکا مرکز لکھنو ہوگا کمیٹی کے ارکان ۱۵ افراد پر مشتمل ہوں گے جنمیں ۵ ارکان سرکاری اور دس غیر سرکاری جو تمام مسلم اداروں یعنی جمعیۃ العلما، جمعیۃ خلافت مسلم لیگ اور جمعیۃ القریش کے ممبروں سے منتخب کیے جائیں گے ۵ سرکاری ممبر میں ایک خاتون کو بھی مقرر کیا جائیگا۔ بشرطیکہ وہ اس کی خواہش کریں۔

کمیٹی غالباً ستمبر تک مرتب ہو جائے گی تاکہ اسکا پہلا اجلاس اکتوبر تک ہو سکے۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

Regd.

رنگ رنگ

داد کا مرہم

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو اسکے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار ۴ر ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے ۷ر نمونہ دو آنے ۲ر جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے۔

دوا کھانے کے پہلے — کھانے کے بعد

جوڑی تاپ

Regd.

تپ و لرزہ اور تلی کی دوا

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور تلی بخار کے مریض کو "جوڑی تاپا" ضرور پلائیے اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں اسکے استعمال سے گاڑھا ہوتا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار

قیمت بڑی شیشی ۱۵ آنہ ڈاک محصول دس آنہ چھوٹی شیشی نو آنہ محصول ڈاک سات آنہ ۷ر

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان۔

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کیلئے

سوالس کاساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے! قیمت ۲۴ تولہ کی ڈبیہ ایک عیر

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی و بیشی بیقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عار

راج وید۔ نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج پورستہ الہ آباد ایجنٹ:- یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:- جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — ہفتہ وار — سمیع

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور، چہار شنبہ ۲۳ اگست ۱۹۳۳ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۹

حضورِ نبی کریم صلعم کی خدمت میں ایک تحفہ

(از جناب محمد سعید الحسن ودود ہاشمی کانپور)

سکوں پذیر جو ہنگامۂ زمانہ ہوا
مزاجِ شوق مرا اور والہانہ ہوا
تبسمِ مہ و انجم ، ارے معاذ اللہ
یہ تیر وہ تھا کہ شاعر کا دل نشانہ ہوا
نسیمِ نیم شبی، بن گئی پیامِ سفر
بہت لطیف مرے خواب کا بہانہ ہوا

کچھ ایسے اوج کے عالم میں تھی مری تخئیل
نگاہِ شوق بنی جنبشِ پرِ جبریل

تصورات نے جب لے لیا زمانے کو
فرشتے آئے مجھے راستہ بتانے کو
مرا تخیلِ عالی سوئے حجاز چلا
جہاں کی کشمکشوں سے نجات پانے کو
جنونِ سجدہ مجھے آخرش وہیں لایا
مری جبیں سے تھی نسبت جس آستانے کو

فضائے گنبدِ خضرا سے جب قریب ہوا
حضور آئینہ رحمت مجھے نصیب ہوا

نہ پوچھئے مری آنکھوں کو کیا نظر آیا
جدھر نگاہ اُٹھائی خدا نظر آیا
عجب نہیں یہی فردوس ہو کہ اللہ کو
یہ ریگ زار بہت خوشنما نظر آیا
سرِ نیاز یہ کہہ کر جھکا دیا میں نے
کہ آج جلوۂ رنگیں ادا نظر آیا

نشاطِ معصیتِ بے حساب می دارم
خوشا کہ قربِ رسالت مآب می دارم

تڑپ کے خاک بسر ہو گئی جبیں میری
ہجومِ گریۂ غم تھا اور آستین میری
غرض کہ چھا گیا اک کیفِ بیخودی مجھ پر
بڑھی جو حد سے نشاطِ غمِ حزیں میری
اُٹھا کے دستِ طلب میں نے یہ دعا مانگی
کہ بعدِ مرگ بنے قبر بھی یہیں میری

نیازِ عشق کا کچھ احترام رہ جائے
جو تیرے قدموں پہ تیرا غلام رہ جائے

کہا حضور نے مجھ سے دفورِ الفت میں
عجیب سوز ہے تیرے غمِ محبت میں
گناہگار تری ہر خطا معاف ہوئی
کمی نہ ہوگی کبھی میرے جوشِ رحمت میں

کہاں فرازِ مدینہ کہاں وہ پستیِ ہند
ہے کتنی حوصلہ مندی تری طبیعت میں

برنگِ بو چمنِ ہند سے تو آیا ہے
مگر مرے لئے تحفہ بھی کوئی لایا ہے

کہا حضور سے میں نے بصد نوائے درود
کہاں غریب، کجا آستانۂ مقصود
ہوا تھا جب درِ اقدس کی سمت گرمِ سفر
نظر پڑا تھا مجھے اک لباسِ خون آلود
میں اسکو نذر کی خاطر حضور لایا ہوں
یہ تحفہ غیرتِ اسلام کا ہے نقشِ وجود

بسا ہے گلشنِ سرحد کا رنگ و بو اس میں
کسی غریب مسلماں کا ہے لہو اس میں

گاندھی جی کو جیل سے ہسپتال میں تبدیل کر دیا گیا

ہسپتال میں کمرے کے گرد زبردست پہرہ

پونا ۲۰ اگست مسٹر گاندھی کو شام کو ٹھیک ۴ بجے یرودہ جیل سے مریضوں کی موٹر گاڑی میں ڈالکر سسون ہسپتال لیجایا گیا۔ انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات نے حکومت کے اس ارادے سے ... وہ انہیں سسون ہسپتال تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر گاندھی کو ۳ بجے مطلع کیا گیا۔ مسٹر گاندھی کو ان کی کوٹھڑی سے چارپائی سے ڈالکر جیل کے دروازہ پر کھڑی ہوئی مریضوں کی گاڑی تک پہنچایا گیا۔ گاڑی کے ہسپتال پہنچنے پر انہیں اتار ابھی ایک چارپائی پر گیا۔ اور اُسکے ذریعہ سے ہسپتال میں ہندوستانیوں کی جو کمرے ہیں ان میں سے ایک میں پہنچا دیا گیا۔ ملازمین ہسپتال ان کی تیمار داری کر رہے ہیں۔ کمرے کے باہر چاروں طرف افسران پولیس کا پہرہ ہے۔ جنکو یہ ہدایات ملی ہے کہ وہ کسی کو کمرے کے اندر نہ جانے دیں جس سے ثابت ہوتا ہوتا ہے کہ گاندھی جی اب بھی قیدی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ان کی حالت قابلِ اطمینان ہے اگرچہ وہ بہت نحیف ہو گئے ہیں۔ اور دن میں کئی مرتبہ انھیں متلی بھی ہوئی۔ ان کے تبدیل کیے جانے کی وجہ محض یہ ہے کہ یہاں انھیں طبی امداد بہم پہنچانے اور ان کی تیمار داری کرانے میں وہ آسانیاں ہیں جو جیل میں نہ ہو سکتی تھیں گاندھی جی سے ان کی دھرم پتنی کے علاوہ آج کسی نے ملاقات نہیں کی۔

اس سے قبل کی اطلاع یہ تھی کہ یہ امر یقینی ہے کہ مسٹر گاندھی اپنے فیصلہ پر نظر ثانی اور اچھوت ادھار کیلئے انھیں جو آسانیاں بہم پہنچائی گئی ہیں انھیں منظور نہ کریں گے۔ نہ ہی اس شرط پر کہ وہ تحریک سول نافرمانی میں شرکت نہ کریں۔ رہا ہوں گے۔ دوسری طرف حکومت نے بھی فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ انھیں رہا نہ کریگی اب دیکھیئے کہ گاندھی جی کی فاقہ کشی ترک کرنے کی کوئی صورت پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔؟

مسز گاندھی کی اپنے شوہر سے ملاقات جیل ہی میں ہوئی ہمیں اسوقت چیف جلد مسٹر اے ای کیلی موجود تھے۔ کیونکہ گاندھی جی نے فاقہ کے ساتھ خاموشی کا برت بھی رکھا ہوا ہے۔ اس لئے کوئی گفتگو نہ ہوئی۔ ملاقات کے بعد مسز گاندھی کو عورتوں کی کوٹھڑی میں پہنچا دیا گیا۔ لفٹنٹ کرنل کنیڈی سول سرجن پونا نے گاندھی جی کی تبدیلی سے انکا معاینہ کیا تھا ان کا موجودہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتوِ حق عزم مستقل ہے یہ — زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۸	کانپور چہار شنبہ ۲۳ - اگست ۱۹۳۳ء	نمبر

مہاتما گاندھی اور حکومت

مہاتما گاندھی اور حکومت کی روش بھی عجیب و غریب ہے۔ جو بظاہر فہم و ادراک سے بالاتر ہے ابھی کل کا ذکر ہے کہ حکومت نے محض اسلئے گاندھی جی سے ملاقات کرنیسے انکار کر دیا تھا کہ وہ سول نافرمانی کے حامی ہیں اور حکومت کسی باغی کو اسوقت تک ملنے کی اجازت نہیں دیسکتی جب تک کہ وہ اُسکو ترک نہ کر دے یعنی جسوقت تک مہاتما گاندھی سول نافرمانی کی تحریک کو بلا شرط واپس نہ لیلیں اُس وقت تک حکومت مہاتما گاندھی کو ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دیگی - اور حکومت کو اپنے اس فیصلہ پر اس حد تک اصرار تھا کہ باوجود مہاتما گاندھی کے مکرر سہ کرر استدعا کرنے کے بھی حکومت نے ملاقات کرنے کی اجازت دینے سے صاف اور قطعی انکار کر دیا تھا۔

اسکے بعد مہاتما گاندھی نے انفرادی سول نافرمانی کا اعلان کیا اور حکومت نے اُن کو گرفتار کر لیا اس مرتبہ مہاتما گاندھی کو بجائے شاہی نظر بندی کی حیثیت سے رکھنے کے ان پر عدالت میں مقدمہ چلایا گیا - اور سزا دیکر "اے کلاس" دے دیا گیا - اس طرز عمل سے یہ معلوم ہو گیا کہ اب حکومت مہاتما گاندھی کے ساتھ کوئی رعایت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

مہاتما گاندھی نے جیل جا کر حکومت سے خط و کتابت شروع کر دی اور اسکا مطالبہ کیا کہ اُن کو ہریجنوں کے کام کرنے کے لئے وہی رعایات دیجاویں جو کہ سابق میں نظر بندی کی حیثیت سے اُنکو دیجا چکی ہیں۔ جواب کے نہ آنے پر مہاتما گاندھی نے یاددہانی کی اور لکھا کہ اگر فلاں وقت تک سابقہ سہولتیں نہ دیدیگئیں تو میں فاقہ کشی شروع کر دونگا کیونکہ بلا ہریجن کے کام کے میری زندگی بیکار ہے۔

حکومت نے مہاتما گاندھی کے ساتھ ملاقات کے سلسلہ میں جو طرز عمل اختیار کیا تھا اسکو دیکھتے ہوئے یہ اغلب تھا کہ حکومت جیل کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کیلئے تیار نہ ہوگی - اور مہاتما گاندھی کو سابقہ رعایتیں نہ دیگی کیونکہ موجودہ قید اور سابقہ نظر بندی میں اصولاً بہت بڑا فرق ہے - مگر بخلاف اسکے حکومت نے مہاتما گاندھی کی اعلیٰ شخصیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے و نیز تدبر سے کام لیکر قریب قریب مہاتما گاندھی کے کل مطالبات کو منظور کر لیا مگر مہاتما گاندھی نے اُسکو ناکافی قرار دیتے ہوئے اپنا فاقہ بدستور قائم رکھا۔

ہم کو اس پر بھی تعجب ہے کہ مہاتما گاندھی نے ہریجنوں کے کام کے لئے استدعائیں کیوں کی - اور نیز یہ بھی تعجب انگیز ہے کہ مہاتما گاندھی نے اپنی زندگی کی بازی محض ہریجنوں کے کام کے لئے کیوں وقف کر دی اور اگر اُن کو صرف ہریجنوں کا کام کرنا تھا تو انہوں نے انفرادی سول نافرمانی کا کیوں حکم دیا - ایسی صورت میں تو اُنکا یہ فرض اولین تھا کہ وہ حکومت سے باعزت مفاہمت کیلئے کوشش کرتے

ان حالات کی موجودگی میں صرف ہریجن کام کے لئے اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈالنا ضرور تعجب انگیز ہے۔ ایسی معلوم یہ ہوتا ہے کہ چونکہ ہریجن کا کام بالکل غیر سیاسی ہے - اور حکومت کو بھی اس تحریک سے ہمدردی ہے اسلئے وہ مہاتما گاندھی کو اپنی موجودہ روش کی حالت میں بھی مخصوص رعایت دینا چاہتی ہے مگر ہمارا خیال ہے کہ جبکہ حکومت نے جیل کے قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھ کر مہاتما گاندھی کو مخصوص رعایت دینا منظور کر لیا تو اس صورت میں محض جزوی رعایتیں منظور کرنیکی کیا ضرورت تھی بلکہ مہاتما گاندھی کو کل سابقہ رعایتیں دیدیجاویں کیونکہ جزوی اور کلی رعایتوں میں حقیقی فرق کچھ بہت نہیں ہے - اور اب جب کہ مہاتما گاندھی اسپر بضد ہیں کہ بلا کل رعایتوں کے حاصل کیے وہ فاقہ کشی ترک نہ کرینگے تو ایسی حالت میں ہم مناسب یہی سمجھتے ہیں کہ حکومت اپنی مزید فراخ حوصلگی اور تدبر کا ثبوت دیکر مہاتما جی کو کل سابقہ رعایتیں دیدے - تاکہ مہاتما گاندھی کی زندگی اسقدر حقیر چیز کے لئے خطرہ میں نہ پڑنے پائے۔

بہر حال ہم کو حکومت کے تدبر سے پوری توقع ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کو کل سابقہ رعایتیں دیکر ان کی جان کو خطرہ میں نہ پڑنے دیگی - اور یا اُن کو رہا کر دیگی۔

لڑکیوں کیلئے لازمی تعلیم

غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب لڑکوں کیلئے لازمی تعلیم کے قانون کا نفاذ ہوا تھا تو اُس وقت بھی بعض قدامت پسند اور ناعاقبت اندیش حضرات کی طرف سے تعلیم جیسی مفید اور ضروری تحریک کی مخالفت کیگئی تھی اب حال میں ہمارے صوبہ کی حکومت نے لڑکیوں کیلئے لازمی تعلیم کے نفاذ کے متعلق صوبہ کے میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں سے بذریعہ خط ۱۴ جولائی ۱۹۳۳ء دریافت کیا ہے کہ آیا وہ اپنے اپنے شہر اور ضلع میں لڑکیوں کی لازمی تعلیم کو جاری کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں چنانچہ بعض بورڈوں نے لڑکیوں کے لئے جبریہ تعلیم کے قانون کو منظور کر کے اپنی رائے سے حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔

مگر جب بعض ناعاقبت اندیش اور خود غرض اشخاص کی طرف سے لڑکوں کی لازمی تعلیم کی مخالفت کی گئی تو پھر لڑکیوں کی لازمی تعلیم کو وہ خاموشی کے ساتھ کیسے منظور کر سکتے تھے - چنانچہ انہوں نے حسب عادت لڑکیوں کی لازمی تعلیم کے قانون کی مخالفت شروع کر دی ہے - اور جن بورڈوں نے لڑکیوں کی لازمی تعلیم کے قانون کو منظور کر لیا ہے اُنکے خلاف زمین و آسمان کے قلابے ملائے جا رہے ہیں اور ایک طوفان بے تمیزی مچایا جا رہا ہے۔

اس قدامت پسند اور ناعاقبت اندیش طبقہ کی طرف سے لازمی تعلیم نسواں کی مخالفت کے وجوہ یہ بیان کیے جاتے ہیں کہ :-

"لازمی تعلیم نسواں کا اجرا باشندگان شہر پر مزید ٹیکس لگائے جانے کا باعث ہوگا - تعلیم نسواں کے لازمی ہو جانے سے مذہبی تعلیم کا موقع جاتا رہیگا - مدرسوں میں پردہ کا انتظام نہ ہو سکے گا - اور بالغ لڑکیاں بھی مدرسے جانے کے لئے مجبور کی جاویں گی - جو لڑکیاں کسی مذہبی مجبوری کی وجہ سے اسکول نہ جا سکیں گی - وہ بھی مستثنیٰ نہ کی جاویں گی - محلہ کے نجی مکاتب جو قابل اطمینان تعلیم دیتے ہوں گے وہ بھی مستثنیٰ نہ کیے جاویں گے اور جو لڑکیاں اپنے گھروں میں تعلیم پاتی ہیں اُن کو بھی مستثنیٰ نہ کیا جاوے گا - جن لڑکیوں کی صحت خراب ہوگی اُن کو بھی مستثنیٰ نہ کیا جاویگا - لازمی تعلیم کی وجہ سے لڑکیاں سینے پرونے اور انتظامات خانہ داری سے بالکل بے بہرہ ہو جاویں گی وغیرہ وغیرہ

ہم ان حضرات کو بتانا چاہتے ہیں کہ اگر آپ ذرا غور سے دیکھیں گے تو ان سب اعتراضات کا جواب خود اس قانون کے صفحات میں مل جائے گا۔

مثلاً جو لڑکیاں اپنے گھروں میں تعلیم پاتی ہیں وہ اس لازمی قانون کی دفعہ ۸ ضمن ۲ کے بموجب اسکول کی حاضری سے مستثنیٰ ہو سکتی ہیں - جو لڑکیاں کسی مجبوری کی وجہ سے اسکول نہیں جا سکتیں وہ بھی قانون کی دفعہ ۸ ضمن ۲ کی رو سے مستثنیٰ ہو سکتی ہیں - جن لڑکیوں کی صحت خراب ہوگی وہ قانون کی دفعہ ۸ ضمن ۶ کی رو سے مستثنیٰ ہو سکتی ہیں -

اس کے علاوہ اگر ہندوؤں یا مسلمانوں کو کسی مزید اور خاص تحفظات کی ضرورت ہو تو اُنکے نمایندے اپنے خیالات کو رزولیوشن کی صورت میں بورڈ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں - اور بورڈ رائے عامہ کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے اس رزولیوشن کو حکومت کے پاس بغرض منظوری بھیج سکتا ہے - اور کوئی وجہ نہیں کہ حکومت رائے عامہ کے خیالات کا احساس کرتے ہوئے ان تحفظات کو منظور نہ کرے۔

بہر حال ہم کو امید ہے کہ صوبہ کے لوکل بورڈ ان قدامت پسند اور ناعاقبت اندیش حضرات کے شور و غوغا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم لازمی کو منظور کر کے حکومت کو اپنے ارادہ سے مطلع کر دیں گے اور حکومت جلد تر اس مفید اور ضروری تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی۔

صوبہ متحدہ کے جیل خانوں کی رپورٹ

۱۹۳۲ء کے جیلخانجات صوبہ متحدہ کی رپورٹ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ رپورٹ میں بوجہ تحریک سول نافرمانی جیل کی آبادی میں بہت اضافہ رہا شروع سال میں ۳۱۵۵۷ قیدی تھے جنمیں ۲۶۳۳۷ سزا یافتہ تھے۔ سال کے آخر میں قیدیوں کی تعداد ۲۵۰۴۰ ہو گئی جنمیں ۲۰۷۸۱ سزا یافتہ تھے - زیر حراست قیدیوں کا روزانہ اوسط ۵۰۳۳۹ رہا حالانکہ یہی اوسط پچھلے سال صرف ۵۴۵۶ رہا تھا - جسکی وجہ یہ تھی کہ اُس سال میں حوالاتی ملزموں کے مقدمات کی سماعت جلد ہوتی رہی تھی - سال زیر رپورٹ میں ۹۰۹۲۵ قیدی سزایاب ہوئے ۱۹۳۱ء میں ان کی تعداد ۷۸۱۲۶ تھی - سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۱۳۷۶۱ اشخاص کو سزائیں ہوئیں جن میں ان لوگوں کی تعداد زیادہ ہے جنہیں ۳ سے ۶ ماہ قید کی سزا

آئینہ کانپور

سودیشی نمایش کانپور سودیشی لیگ نے اپنے ۲۲ اگست کے جلسہ میں طے کیا ہے کہ کانپور میں سودیشی نمایش ۲۵ نومبر سے ۱۰ دسمبر ۱۹۳۳ء تک ہوگی۔

جلسہ ۱۲ اگست ۸ بجے رات کو شردھانند پارک میں بابو نراین پرشاد اروڑا کی صدارت میں ایک جلسہ مہاتما گاندھی کے فاقہ کشی کے متعلق ہوا - اور ایک رزولیوشن منظور کیا گیا جسمیں حکومت سے مہاتما گاندھی کو سابقہ رعایتوں کے دیئے جانے کی سفارش کی گئی۔

نقد و تبصرہ

تفسیر سورۂ والفجر

مولوی حافظ ولی الدین صاحب شفیق صدیقی جونپوری نے سورۂ والفجر کی تفسیر موجودہ مذاق کی سلیس عبارت اور عام فہم و صاف ترجمہ میں لکھ کر شایع کی ہے جا بجا اکابر مفسرین کے اقوال بھی یکجا کئے گئے ہیں - قرآن شریف کی اردو تفاسیر عموماً ادب جدید کی رعایات سے خالی ہیں اور آیات کے ترجمہ قدیم انداز تحریر میں نقل در نقل ہوتے چلے آتے ہیں - جسکی وجہ سے جدید طبقہ کتب تفاسیر سے دلچسپی نہیں لیتا - اور یہ تبلیغی حیثیت سے مضر اور قرآن کی اشاعت کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے - تفسیر مذکور کے اندر ملایانہ طرز عبارت سے قطعاً احتراز کرتے ہوئے مفسرین اسلام مثلاً امام رازیؒ وغیرہ کی اتباع کرتے ہوئے نیز ان تمام اصول و مسلمات کا لحاظ رکھتے ہوئے جنکی پابندی مقلدانہ طور پر مفسر کیلئے ناگزیر ہے آیات کے مطالب بیان کئے گئے ہیں - یہ مختصر تفسیر اپنی آسان عبارت نیز ترجمہ کی سادگی کے اعتبار سے مفسرین زمانہ حال کیلئے کتاب اللہ کی تشریح و توضیح کا ایک نیا طریقہ اور اسلوب تازہ پیش کرتی ہے - قیمت ۱۰ ر ہے

دفتر اُردوئے معلیٰ کانپور

یا دفتر اخبار برق جونپور سے بھی طلب کیجا سکتی ہے۔

مہاتما گاندھی چھوڑ دیئے گئے

پونہ ۲۳ اگست - آج سہ پہر کو ۳ بجے بلا کسی شرط کے مہاتما گاندھی چھوڑ دیئے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے نارنگی کا عرق پیکر فاقہ ختم کر دیا۔

اب کانگریس کا کوئی ڈکٹیٹر نہیں ہوگا

لاہور ۱۲ اگست - سردار سردول سنگھ کویشر قائمقام صدر انڈین نیشنل کانگریس نے اپنی گرفتاری کے موقع پر ایک بیان......

۴ دیگئی تھی - یہی تناسب چھ ماہ سے ایک سال اور ایک سال سے دو سال تک سزا پانے والوں کا رہا قید محض کی قیدیوں کی تعداد بہت کم رہی جیل میں ۴۳۵۵۲ آدمیوں نے قانون شکنی کی - جن میں زیادہ تر سی کلاس والے اور سول نافرمانی والے ہیں۔

حملہ اور بلوے کی ۹۴ واقعات ہوئے اور چھ قیدی جیل سے فرار ہوئے - لیکن سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔

مہاتما گاندھی اور حکومت بمبئی کے مابین دلچسپ خط و کتابت

حکومت کیطرف سے مہاتما گاندھی کو آزادی حاصل کرنے کی دعوت

شملہ ۱۸ اگست۔ مہاتما گاندھی اور حکومت بمبئی کے مابین جو خط و کتابت ہوئی ہے اس کے سلسلہ میں حکومت ہند نے ذیل کا سرکاری بیان اشاعت کے لئے ارسال کیا ہے:۔

احمد آباد میں یکم اگست کو گرفتار ہونے کے بعد مہاتما گاندھی نے سپرنٹنڈنٹ احمد آباد سنٹرل جیل کو حسب ذیل مکتوب بھیجا:۔

" آپ کو معلوم ہوگا کہ گزشتہ مئی میں رہائی سے پیشتر مجھے پرداوہ جیل میں ہریجن تحریک کو جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی آزادی دیدی گئی تھی۔ مجھے ملاقاتی مل سکتے تھے۔ خطوط۔ رسائل۔ اخبارات اور جرنل بھی مجھے بہم پہنچائے جاتے تھے۔ مجھے ایک ٹائپسٹ ملا ہوا تھا وغیرہ وغیرہ۔ اب بھی میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے وہی مراعات اب پھر دی جائیں۔ آجکل پونہ سے ایک ہفتہ وار اخبار ہریجن شایع ہوتا ہے مجھے یہ اخبار ضرور ملنا چاہئے۔"

مہاتما گاندھی نے ۴ اگست کو اپنی درخواست کی یاددہانی کرائی۔ اور اسمیں لکھا کہ مجھے ۷ اگست تک ضرور جواب ملنا چاہئے کیونکہ ہریجن تحریک میری زندگی اور موت سے تعلق رکھتی ہے۔ ان کو جواب دیا گیا۔ کہ ان کی درخواست زیر غور ہے۔ لیکن کسی مقررہ میعاد کے اندر اندر جواب کا وعدہ نہیں کیا جاسکتا۔ ۸ اور ۱۰ اگست کو انہوں نے پھر یاددہانی کرائی۔ حتیٰ کہ ۱۴ اگست کو مہاتما گاندھی نے ایک اور مکتوب حکومت بمبئی کو بھیجا جو حسب ذیل ہے:۔

" آج دوشنبہ کی دوپہر ہو چکی ہے اور مجھے ہریجن تحریک جاری رکھنے کی اجازت ابھی تک نہیں دیگئی۔ میں نے یہ درخواست تین مرتبہ کی ہے۔ ہریجن تحریک جاری نہ رکھ سکنے سے مجھے سخت روحانی تکلیف محسوس ہو رہی ہے جو ناقابل برداشت ہو چکی ہے۔ اگر مجھے چہارشنبہ کی دوپہر تک جواب نہ ملا تو میں بغیر پانی اور نمک کے باقی تمام غذا ترک کردونگا۔ میں اپنی بعزاس صرف اسی طرح نکال سکتا ہوں۔ اسکے سوا اطمینان قلب کے حصول کا اور کوئی طریقہ بھی نہیں۔ میرے اس فعل کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں حکومت پر ناجائز دباؤ ڈالنا چاہتا ہوں۔ ہریجن تحریک کا التوا میری زندگی کو خالی اور بیکار بنا دینے کے مترادف ہے۔ وہ مراعات جن کا مطالبہ میں کر چکا ہوں۔ میثاق پونہ کے مطابق ناجائز نہیں ہیں۔ اور حکومت پہلے بھی مجھے دے چکی ہے۔ اس لئے میں ان مراعات کا پھر مطالبہ کرتا ہوں مگر اس شرط پر کہ حکومت مجھے اس مطالبہ کا حقدار سمجھتی ہو اور ان مراعات کو بھی عدل و انصاف پر مبنی سمجھتی ہو نہ کہ میرے برت سے متاثر ہو کر۔ میرا برت محض میرے سکون قلب کے واسطے ہے۔"

۱۶ اگست کو مہاتما گاندھی کو اطلاع دی گئی کہ انھیں صرف اچھوت ادھار کی تحریک جاری رکھنے کے لئے حسب ذیل سہولتیں بہم پہنچانے کا فیصلہ کیا گیا ہے:۔

(۱) انھیں اخبارات اور رسائل بہم پہنچائے جائیں گے لیکن پریس یا نامہ نگاروں سے ملاقات کی اس لئے اجازت نہ ہوگی کہ وہ ملاقات کی تفاصیل شائع کرائیں۔

(۲) دن بھر میں دو ملاقاتیوں سے زائد سے ملاقات نہ کرسکیں گے۔

(۳) ہفتہ میں صرف تین بار وہ اخبار "ہریجن" کو مضمون بھیج سکیں گے۔ اور دوسرے نامہ نگاروں کو صرف محدود تعداد میں خطوط ارسال کریں گے۔

(۴) آپ کو ایک قیدی ٹائپسٹ کتب اور ہریجن تحریک کے لئے اخبارات دے دیئے جائیں گے۔

اس اطلاع کے موصول ہونے پر مہاتما گاندھی نے ایما کیا کہ وہ برت نہیں رکھیں گے اور اس کے بعد انھوں نے ذیل کا مکتوب حکومت بمبئی کو بھیج دیا:۔

"یہ مجھ سے حماقت ہوئی ہے کہ میں نے جلدی میں آپ سے درخواست کی ہے کہ مجھے میری بکری واپس دیدی جائے اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ میں برت کے لئے تیار نہیں ہوں آپ نے جو حکمنامہ میرے پاس بھیجا ہے وہ حکومت ہند کے اصلی احکام کا عشر عشیر بھی نہیں اور مجھے برت ترک کردینے پر مجبور نہیں کرسکتا میں ان نئے احکام کی بنا پر کام شروع نہیں کرسکتا جو محض ذاتی رنج ظاہر کرتے ہیں۔ آپ نے میرے خطوط بھی واپس نہیں کئے اور نہ ان کا مسودہ ایڈیٹر "ہریجن" کو اس ہفتہ کی اشاعت میں چھاپنے کے لئے بھیجا ہے یہ خط لکھکر مجھے سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن موجودہ حالات میں برت کا ترک کرنا میرے لئے اس سے زیادہ تکلیف دہ ہوگا کہ جن کی تصریح لازمی معلوم ہوتی ہے حکومت نے میرے ان جذبات کی مطلق پروا نہیں کی جن سے میں جیل میں رہکر پورے امن اور باقاعدگی سے جیل کے قانون کی پابندی کر رہا ہوں اور جن کی پابندی ایک آزاد شخص جیل کے باہر کبھی کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا میں نے حکومت کا جواب تین بار پڑھا ہے اور ہر بار یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ حکومت نے اس بات کو مطلقاً محسوس نہیں کیا کہ مجھے ہریجن تحریک جاری رکھنے کی کسقدر ضرورت ہے۔ اس لئے میں صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں اندریں حالات برت ملتوی نہیں کرسکتا اور ہریجنوں کی خدمات سے روک دیئے جانے پر برت کی صعوبتوں کو برداشت کرنا بدرجہا بہتر سمجھتا ہوں۔

کیا آپ مہربانی فرماکر وہ دودھ اور میوے واپس منگوالیں گے جو مجھے آپ بھیج چکے ہیں اور کیا آپ مجھے اس عاجلانہ مطالبہ کے لئے معاف کریں گے جو کہ میں غلطی سے بکری کے سلسلہ میں کرکے یہ ظاہر کیا کہ میں برت ملتوی کرنے والا ہوں؟"

مہاتما گاندھی پر یہ بات واضح کیجا چکی ہے کہ انھیں ہر روز ایڈیٹر ہریجن سے ملاقات اور ہریجن تحریک کے سلسلہ میں اُن کے مضامین ہریجن اخبار کے دفتر میں پہنچا دینے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ حکومت یہ نہیں سمجھ سکتی کہ مہاتما گاندھی نے کس بنا پر یہ کہدیا ہے کہ میثاق پونہ میں ان مراعات کی اجازت دیگئی ہے۔ البتہ میثاق پونہ کے بعد جلد ہی اُن کو اس تحریک کے جاری رکھنے کی اجازت بطور ایک شاہی اسیر کے دی گئی تھی۔ اسوقت بھی قدامت پسند ہندوؤں نے اسکے خلاف احتجاج کیا تھا۔ اس وقت مہاتما گاندھی صریح طور پر سیاسی جرم کے بدلے محبوس ہیں اس لئے انھیں ان مراعات کے سوا اور کوئی خاص رعایت نہ دینی چاہئے تھی جو اے کلاس کے قیدیوں کو ہی دیجاتی ہیں۔

بہرکیف حکومت نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جو مہاتما گاندھی کی ہریجن تحریک میں رکاوٹ کا باعث ہو، باوجود اس کے مہاتما گاندھی خود دیدہ دانستہ جرم کرکے قید ہوئے ہیں۔ ان کو رعایات دیدی گئی ہیں تاکہ وہ اپنا کام جو ہریجنوں کے مفاد کے سلسلہ میں ہے جاری رکھ سکیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ آزادی کے زمانہ میں تو مہاتما گاندھی نے ہریجن تحریک کے سلسلہ میں کوئی خاص سرگرمیاں نہیں دکھائیں بلکہ انکی تمام تر سرگرمیاں دیگر سیاسی امور بالخصوص سول نافرمانی کے اجرا میں صرف ہوتی رہیں اور اب ہریجن تحریک کے اجرا کے لئے مراعات کا مطالبہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ قید میں رہ کر بھی اپنی حکومت چلانا چاہتے ہیں اسلئے حکومت نے جسقدر مراعات دیدی ہیں حکومت کے خیال میں ہریجن تحریک جاری رکھنے کے لئے کافی اور معقول ہیں اگر اب بھی مہاتما گاندھی اپنے آپ کو تحریک جاری رکھنے کے ناقابل اور اس صورت میں اپنی زندگی کو بیکار سمجھتے ہوئے ہیں تو وہ آئیں اور وعدہ کریں کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک قطعی طور پر ترک کردیں گے اور صرف ہریجنوں کے لئے وقف ہو جائیں گے اور حکومت اُن کو ایک لمحہ توقف کیے بغیر آزاد کردے گی۔

مشترکہ بیوی

فی زمانہ اشتراکیت کا ایسا زور ہے کہ شوہر کیساتھ ساتھ اب بیویاں بھی مشترک ہونے لگیں تہذیب جدید کے مرکز اعلیٰ انگلستان کی سرزمین پاک کی رہنے والی ایک باحیا خاتون نے مارچ ۱۹۳۳ء میں ایک ریلوے گارڈ سے شادی کرلی آٹھ سال تک دونوں میاں بیوی نے اسطرح زندگی گذاری کہ ایک دوسرے کو شکایت کا موقع نہ ملسکا۔ لیکن اس مدت کے بعد میم صاحبہ نے ایک کانسٹبل پر ڈورے پھینکے اور فرمانے لگی کہ میں تنہائی سے بیزار ہوں کانسٹبل نے جواباً کہا کہ تمھارے ہاتھ میں شادی کی انگشتری موجود ہے پھر تنہائی کیسی۔؟ میم صاحبہ نے رونی صورت بنا کر کہا کہ افسوس! میرا خاوند ایک حادثہ میں مرچکا ہے لندن کا ایک مہذب اخبار لکھتا ہے کہ خاوند کا قلب نرم تھا انسانی ہمدردی کے پیش نظر کانسٹبل راضی ہو گیا اور پورے ایک سال تک نرم دل کانسٹبل اور میم صاحبہ کے تعلقات بغیر نکاح قایم رہے اس کے بعد باقاعدہ نکاح ہو گیا نکاح کے بعد میم صاحبہ نے اپنے شوہر اول سے کہا کہ میں اپنی ایک سہیلی کی عیادت کے لئے لندن سے باہر جارہی ہوں۔ چند دن کے بعد آؤں گی۔ شوہر اول سے اجازت لیکر میم صاحبہ اپنے شوہر دوم کیساتھ ہنی مون (ماہ زفاف) منانے کے لئے روانہ ہوگئیں اس زمانہ کو بھی ختم ہونا تھا چنانچہ میم صاحبہ شوہر اول کے یہاں آئیں اور فرمانے لگیں کہ میں دن بھر آپ کی خدمت میں حاضر رہا کروں گی اور رات کو اپنی سہیلی کی تیمارداری کے لئے جایا کروں گی شوہر اول راضی ہو گئے شوہر ثانی کو بھی میم صاحبہ نے یہی چکمہ دیا کہ میں دن کو اپنی سہیلی کی تیمارداری کیا کرونگی اور رات کو اپنی خدمت میں حاضر رہوں گی۔ شوہر ثانی بھی راضی ہو گئے۔ غرضیکہ یہ سلسلہ کئی ماہ تک جاری رہا اور دن میں میم صاحبہ شوہر اول کا پہلو گرم کرتیں اور رات کو شوہر دوم کے آغوش میں پہونچ جاتیں مگر کسی نہ کسی طرح یہ راز کھلگیا۔ دونوں شوہروں کے غصہ کا ٹھکانہ نہ تھا غرضیکہ معاملہ عدالت میں پہونچا۔ شوہر نمبر ۲ نے بیان کیا کہ ایسی عورت کو پھانسی پر لٹکانا چاہئے عدالت نے شوہر نمبر ۲ کا نکاح ناجائز قرار دیا۔ اور شوہر نمبر ۱ کا دعوےٰ صحیح تسلیم کرکے میم صاحبہ کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی اور فیصلہ میں لکھا کہ اس عورت نے شوہروں کیساتھ نہایت خطرناک کھیل کھیلا۔ اس مقدمہ میں ہمارے آپ کے تعجب کی بات یہ ہے کہ دونوں شوہر عدالت میں میم صاحبہ کو سزا دلانے کیلئے تو اسلئے بھی گئے تھے۔ کہ وہ گنگی بیوی ہے کیونکہ راز فاش ہونے کے بعد بھی دونوں کی غیرت تقاضہ کر رہی تھی کہ میم صاحبہ کو اپنی بیوی بنایا جائے۔

ہریجنوں کے لئے ۵۴۴۳ کوئیں اور ۳۶ مندر کھول دیئے گئے

واردھا۔ ۱۵ اگست تحصیل واردھا (صوبجات متوسط) میں ہریجن تحریک بہت زیادہ کامیاب ثابت ہوئی ہے اس تحصیل میں ۳۰۵ دیہات اور ۴ شہر ہیں۔ ۲۲۵ دیہات میں سے ۹۲ دیہات اور ۴ شہروں میں ابتدائی مدارس قایم ہیں جہاں اچھوت و اچھوت طلبا کے داخلہ پر کوئی پابندی نہیں سب جاتیوں کے بچوں کو داخل کیا جاتا ہے چھوت نوارک سنگھ کے کارکنوں کی سرگرمیوں کے باعث اسوقت تک تمام تحصیل میں ۵۴۴۳ کنوئیں اور ۳۶ مندر اچھوتوں کے لئے کھولے جاچکے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ جن مندروں کے دروازے اور جن کوؤں کے منہ اچھوتوں کے لئے اسوقت تک بند ہیں وہ مستقبل قریب میں کھل جائیں گے

آسٹریا کو فتح کرنے کیلئے نازیوں کی سازش کا انکشاف

دی آنا ۱۵ اگست۔ آسٹریا کو فتح کرنے کے لئے نازیوں کی ایک خاص سازش کا انکشاف ہوا ہے جسمیں تجارت اور صنعت کی لوٹ مار کے حالات معلوم ہوئے ہیں ایک اخبار کا بیان ہے کہ اس سلسلہ میں پوشیدہ خط و کتابت پکڑی گئی ہے۔ جسمیں نازیوں کی سازش کی تفصیلات درج ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وی آنا میں جرمن سفارت خانہ کو خلاف قانون خط و کتابت کے دفتر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

سری نگر میں ہندو مسلم اتحاد

شیخ محمد عبداللہ کو ایڈریس پیش کیا گیا؟

سری نگر۔ ۸ اگست۔ اہل سری نگر کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندو مسلم، سکھ، اور عیسائیوں نے متفقہ طور پر شیخ محمد عبداللہ صاحب کو ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس مسٹر پریم ناتھ بزاز بی۔ اے نے پڑھا جنھوں نے گلینسی کمیشن میں جموں کے ہندوؤں کی طرف سے نمایندگی کی تھی۔ لاہور کے متعدد پروفیسروں نے ہندو مسلم اتفاق پر تقریریں کیں۔ شیخ محمد عبداللہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اُسکے بعد ہندو مسلم اتحاد پر جھنڈا اٹھایا گیا۔ ازاں بعد رقص و سرود کی محفل گرم ہوئی۔

مسٹر اینڈریوز اور مہاتما گاندھی کی پُراسرار ملاقات

پونہ ۱۸ اگست۔ مسٹر سی ایف اینڈریوز نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی جو تقریباً ایک گھنٹہ تک رہی اس کے بعد آپ سیدھے کونسل ہال میں موٹر پر پہونچے اور ہوم سکریٹری کے ساتھ بند کمرے میں کافی دیر تک ملاقات کرتے رہے۔ نمائندۂ پریس کے استفسار پر کہ آیا مسٹر اینڈریوز کی ملاقات مہاتما گاندھی سے برت کے سلسلہ میں تھی یا کسی اور سلسلے میں آپ نے کسی قسم کا جواب دینے سے انکار کردیا ہے۔ اور کہا کہ آپ اس معاملہ میں خاموش رہنے پر مجبور ہیں۔

زمیندار اسمبلی ضلع علیگڈھ کا سپاس نامہ

اور

ہز ایکسلینسی گورنر صوبجات متحدہ کا جواب؟

ہز ایکسلینسی کیپٹن نواب حافظ سر محمد احمد سعید خاں صاحب، کے، سی، ایس، آئی۔ کے، سی، آئی، ای۔ ایم، بی، ای۔ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ واودھ نے زمیندار اسمبلی ضلع علیگڈھ کے سپاس نامہ کے جواب میں ۲۹ر جولائی ۱۹۳۳ء کو مندرجہ ذیل تقریر ارشاد فرمائی:۔

حضرات!

مجھے اپنے درمیان طلب فرماکر آپنے آج جس گرمجوشی کا اظہار فرمایا ہے اُسکا میں تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی انجمن ایسی نمایندہ اور ذمہ دار جماعت کی جانب سے میری ذات کے متعلق ایسے پرخلوص اور عنایت آمیز خیالات کا اظہار میرے لئے باعث طمانیت اور موجب صد ہزار مسرت ہے۔ علیگڈھ سے، اپنے علیگڈھ سے واپسی پر احباب طالب علم میں بینے اپنی عمر کے ابتدائی بہترین سال کا زمانہ گذارا ہے۔ اور جو اپنی تعلیمی مرکزیت کے اعتبار سے ہندوستان میں ایک نمایاں شہرت رکھتا ہے۔ میں آپ کے کرم کے طفیل بے پایاں احسانمندی اور شکرگذاری کے الفاظ اپنے ساتھ لئے جارہا ہوں۔

مجھے آپ کی انجمن کے ساتھ اپنے تعلقات کا اظہار کرنیکی ضرورت نہیں، مینے آپ کی تنظیم سے متعلق آپ کی کوششوں اور آپ کی مفید تحریکات کو ہمیشہ دلچسپی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ دلچسپیاں عارضی اور وقتی نہیں، آپ اپنی جماعت اور اپنی انجمن کے ساتھ میرے طرز عمل میں کبھی کوئی تبدیلی اور فرق نہ پائیں گے۔

حضرات! دو سال کے اس قلیل عرصہ میں آپ کی انجمن نے آپ کے طبقہ کی فلاح اور بہبودی کے ذرائع کی تلاش میں جس سرگرمی کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس امر کی کہ آپ اپنے صوبہ کی اُس جماعت کے مفاد کے تحفظ کے لئے بجا طور پر مضطرب اور بیچین ہیں جسکی بقا کے ساتھ اس صوبہ کی خوشحالی اور فارغ البالی وابستہ ہیں، ایک روشن دلیل ہیں۔ زراعت پیشہ طبقہ کے حالات کی اصلاح اور بہتری اور اسے قرض کے بارے جائز طور پر سبکدوش کرنے کے متعلق آپ کی تجاویز جو میری گورنمنٹ میں موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے آپ کے خلوص اور جوش عمل کا اظہار ہوتا ہے۔ ان تجاویز کو سلیکٹ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائیگا اور مجھے توقع ہے کہ جب یہ مسودات اپنی آخری اور مکمل صورت میں لیجسلیٹو کونسل سے برآمد ہوں گے۔ تو اُن سے زراعت پیشہ طبقہ وہ امداد اور سہولتیں حاصل کرسکیگا جن کی اُسے سخت ضرورت ہے۔ مسودہ قانون انتقال اراضی ابھی تک کونسل کے سامنے پیش نہیں ہوا ہے، میری گورنمنٹ بہترین ذرایع پر غور کررہی ہے جن کی مدد سے اس مسودہ کو نہ صرف قدیم زمیندار خاندانوں کے ہاتھ سے زمینوں کے نکل جانے سے روکنے کے لئے موثر بنایا جاسکے۔ بلکہ انہیں قرض کے بارے سبکدوش کرنیکے لئے بھی جس کے نیچے وہ آج دبے ہوئے نظر آرہے ہیں ہر حال آپ کو مطمئن رہنا چاہئے کہ گورنمنٹ آپ کے طبقہ کی سوشل اور پولیٹکل اہمیت اور ملک اور حکومت کی بقا اور قیام کے لئے ہر قسم کی ممکن اور جائز آسانیاں بہم پہونچانے کی کوشش کررہی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی ذات پر اعتماد کرکے ان نیک ارادوں اور مخلصانہ مساعی سے پورے طور پر فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔

حضرات! آپ نے من حیث الجماعت تخفیف لگان اور دوسرے ذرائع سے اپنے علاقوں میں کاشتکاروں کی جو امداد کی ہے۔ اُس کے علم سے مجھے حقیقی مسرت حاصل ہوئی۔ آپ کا یہ دانشمندانہ فعل اتنا ہی قابل ستائش ہے۔ جتنا ضروری مجھے زمیندار اور کاشتکار کے باہمی تعلقات کی نوعیت سے یہاں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ آپ کی فلاح کا راز آپ کے کاشتکار کی فارغ البالی میں مضمر ہے۔ اسکا مطمئن اور مرفہ الحال رہنا نظام سوسائٹی کے توازن کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ خود آپ کی ہستی اور آپ کے وقار کا قائم رہنا، اور اب جبکہ چند روز میں آپ کے ہاں نیا دستور حکومت رائج ہونے والا ہے۔ اُسکے نفاذ پذیر ہونے کے بعد آپ کے باہمی تعلقات کا خوشگوار رہنا آپ کی اور کاشتکاروں کی بقا کے لئے اب سے کہیں زیادہ ضروری اور لازمی ہوجاوے گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ خود اس حقیقت کے احساس سے غافل نہ ہوں گے۔ آپ کا صوبہ آپ کی شان رواداری اور سلامت روی کے ظہور کی جانب آنکھیں لگائے ہوئے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی بے اندازہ قوتوں کو بیدار اور مجتمع کرکے ان تبدیل شدہ حالات میں جنکا ابھی آپ کو چند روز بعد سامنا کرنا ہے اپنے صوبہ کی وہ خدمت انجام دیں گے جو آپ کی اور آپ کے طبقہ کے شان شایاں ہے۔ خدا آپ کی امداد فرمائے۔

نوٹ:۔ ہز ایکسلینسی نے تقریر شروع کرنے سے قبل علیگڈھ کے روشن خیال اور جوان العمر رئیس راؤ بہادر کنور بکرم سنگھ صاحب ایم، ایل، سی کی ناوقت وفات پر اظہار تاسف کیا اور فرمایا کہ اُن کی وفات اس ایسوسی ایشن کے لئے جسکے وہ سرگرم رکن تھے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

انگریزی فوج اور سرحدی قبائل کا زبردست مقابلہ

پشاور، ۱۰ر اگست۔ کل پشاور کے فوجی دستے کا مقابلہ دشمن کے ۲۰۰ آدمیوں سے کٹال کے شمالی پہاڑوں پر ہوگیا۔ دشمن کے قبضہ میں ہلکی مشین گنیں اور کارتوسوں کا کافی ذخیرہ تھا۔ اس اثنا میں طیارے دشمن پر پرواز کرتے رہے اور بم پھینکتے رہے اس سے بہت حد تک دشمن اپنی جارحانہ کارروائی سے باز رہا دوپہر کے بعد جو وقت انگریزی دستہ روانہ ہوا تو دشمن نے اسکا پیچھا نہ کیا۔ مگر رات کے وقت غلزی اور دانڈ کے کیمپول سے فائر ہوتے رہے۔

ہندوستان میں ریزرو بنک کا قیام

تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات

انڈین ریزرو بنک کی کمیٹی کی مرتب کردہ رپورٹ حکومت ہند کو مل گئی ہے۔ رپورٹ اس بحث و تمحیص کا اقتباس ہے جو حال ہی میں لندن میں ہوئی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل کو وضع کرنے کی تحریک پیش کی جائے گی۔ جو ہو بہو اشدہ رپورٹ کے مطابق ہوگا۔ کمیٹی مذکور نے سفارش کی ہے کہ اگر برما کو ہندوستان سے علیحدہ بھی کیا جائے تو وہ ہندوستان کے سکوکات کا ہی استعمال کرے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ریزرو بنک کو تمام قسم کے سیاسی تاثرات سے بے نیاز رہنے دیا جائے اور سرمایہ کو حصص تقسیم کردیا جائے۔ ہر ایک حصہ ۵۰۰ روپیہ کی مالیت کا ہو۔ جو تمام کا تمام ادا شدہ ہو۔ بنک کے لئے ۵ کروڑ روپیہ کے سرمایہ کی سفارش کی گئی ہے ووٹ کی قابلیت حاصل کرنے کے لئے کم از کم دو حصے خریدے جائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک حصہ دار ۱۰ ووٹوں کا اہل ہوسکتا ہے۔ بنک کا بورڈ پندرہ عہدیداروں پر مشتمل ہوگا۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے آٹھ ڈائرکٹر جو حصہ داروں کی نمایندگی کریں گے ۴ ڈائرکٹر جنکا انتخاب گورنر بلا اجلاس کریں گے۔ ایک گورنر۔ ایک یا دو ڈپٹی۔ جن کو ووٹ دینے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ ایک افسر کا انتخاب حکومت کی طرف سے ہوگا۔ جو ووٹ کا مجاز نہ ہوگا۔

ہندوستانی کاشتکاروں کے مفاد کا احترام کرو

لندن ۱۵ر اگست پچھلے دنوں مانچسٹر میں انڈین کاٹن انکوائری کمیٹی کی جو بحث مسٹر انگل سیر یا ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کے ساتھ ہوئی ہے۔ اسکے سلسلہ میں مسٹر انگل سیر یا نے اعلان شائع کیا ہے۔ جسمیں بتایا ہے کہ حکومت ہند اور برٹش پبلک نے ہندوستان کے کارخانہ داروں پارچہ بافی نے حد سے زیادہ رسوخ حاصل کیا ہے جسکی وجہ سے ہندوستان کے روئی کے کاشتکاروں اور کپڑے کے خریداروں کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔ اعلان میں لکھا ہے کہ جاپانی کپڑے پر جو ۵۰ فیصدی محصول لگایا گیا ہے۔ اسکا بہت بڑا حصہ ہندوستانی کاشتکار برداشت کرتے ہیں۔ اسلئے اگر لنکا شائر نے ان کاشتکاروں کے متعلق احساس نہ کیا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسمبلی میں ہندوستانی کاشتکاروں کے جو نمایندے ہیں ان کو جاپان اور لنکا شائر اور دوسرے طاقتور نمایندوں کے متعلق اپنے رویہ پر نظرثانی کریں گے۔

انگورا میں برطانیہ کا نیا سفیر

سر سی لورین کا تقرر

لندن ۱۴ر اگست۔ ہز میجسٹی ملک معظم کی منظوری سے انگورا میں سر پرسی لورین برطانی سفیر مقرر ہوئے ہیں سر پرسی ۱۹۲۹ء سے مصر اور سوڈان کی ہائی کمشنر رہ چکے ہیں ۱۹۰۴ء میں موصوف پہلی مرتبہ قسطنطنیہ میں سفارتی عہدے پر مامور ہوئے اس کے بعد طہران۔ روما، پیکن، پیرس اور میڈرڈ میں سفارتی خدمات انجام دیں۔

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہوجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حُسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:۔

کملا سوپ — چمیلی سے تیار کیا گیا | پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — لیونڈر سے تیار کیا گیا | لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری
کملا اسٹریٹ۔ کان پور

لنکاشائر کے پارچہ باف اور ہندوستان

بمبئی، ۱۸ اگست۔ مسٹر موڈی نے پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ انگلستان ان کی موجودگی سے جو ریزرو بنک کمیٹی سے متعلق تھی ان کے چند دوستوں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ پارچہ بافی کے کارخانہ داروں سے ان کا تعارف کرایا۔ وہ لنکاشائر کے کئی نمائندوں لندن میں ملے اور مانچسٹر دیکھنے کے لئے خود گئے۔ اس گفت و شنید سے ان کے دو مقاصد تھے اولاً تو وہ یہ چاہتے تھے کہ ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔ جو کہ پچھلے دنوں میں پیدا ہوئی ہیں اور ہندوستان کے صنعتی اداروں کے نقطۂ نظر کو پیش کیا جائے۔ آپ نے واضح طور پر بیان کیا کہ پارچہ بافی کے تمام سوالات ہندوستانی مفاد سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اور اگر لنکاشائر کی تجارت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ تو وہ اتحاد عمل اور خوشگوار تعلقات کی بنا پر اور لنکاشائر کو ہندوستان کی سیاسی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اُسکے ساتھ ساتھ لنکاشائر کی ہندوستانی روئی کو زیادہ سے زیادہ استعمال میں لانا چاہئے اس سلسلہ میں مسٹر موڈی کو مانچسٹر ایوان تجارت کے صدر مسٹر باڈ کے بیان سے ازحد مسرت ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے ایسے جذبات کا اظہار کیا جس سے خوشگوار تعلقات کے قیام کی خواہش کا اظہار ہوتا تھا۔ اور برطانوی پارچہ باف یہ کوشش کر رہا ہے کہ ہندوستان کی روئی زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور اب تک ان تجربات میں جو اس روئی کے استعمال کے سلسلے میں کئے گئے، تسلی بخش نتائج حاصل ہوئی ہیں اور اس امر کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے کہ ہر حال میں لنکاشائر کو ہندوستانی مفاد مدنظر رکھنے چاہئیں اور دوسری کوشش یہ تھی کہ کسی مفاہمت پر آنے کے لئے صحیح اور مناسب اقدامات کئے جائیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ دو طرح سے کوشش کی جا رہی ہے اول ہندوستان اور جاپان کی مفاہمت اور دوسرے........ لنکاشائر اور جاپان۔ یہ صاف طور پر بیان کر دیا گیا کہ اگر لنکاشائر اور جاپان نے بالا بالا کچھ سمجھوتہ کر لیا تو ہندوستان اُسکے خلاف احتجاج کرے گا اور چونکہ تینوں ملکر ملکوں کی گفت و شنید ہندوستان میں ہوگی اس لئے بہتر یہ ہوگا کہ اگر لنکاشائر اپنے وفد کو ہندوستان بھیجدے اور امید ہے کہ عنقریب جاپان اور لنکاشائر کے وفد ہندوستان پہنچ جائیں گے اور اگر حالات کو اچھی طرح سے سمجھنے کے بعد ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی کو موقعہ دیا گیا۔ کہ وہ بھی ترقی کر سکے تو مفاہمت کی بہتر صورت کا پیدا ہو جانا عین ممکن ہے۔ اور اس طرح ہر دو فریقین کو فائدہ پہونچیگا۔

آئرلینڈ میں مکمل فوجی استبداد

ڈی ولیرا ڈکٹیٹر مقرر کر دیے گئے

ڈبلن ۱۸ اگست۔ آئرلینڈ میں فوجی استبداد کا نفاذ ہو چکا ہے۔ مسٹر ڈی ولیرا نے ڈکٹیٹر (حاکم مطلق) کے اختیارات حاصل کر لیے ہیں اور وہ ان کو استعمال کرنا چاہتے ہیں آئرلینڈ کے دستور اساسی میں ایسا اضافہ کر دیا گیا ہے کہ فوجی عدالت کا تقرر عمل میں آ سکتا ہے۔ اور یہ تغیرات آئرش گزٹ میں شائع کر دیے گئے ہیں۔

پولیس کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ شبہ پر ہر شخص کو گرفتار کر سکتے ہیں ان افراد کو بھی گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ جو خلاف قانون مجالس کے ارکان ہیں۔ اور عام جلسوں کو بھی خلاف قانون قرار دیا جا سکتا ہے۔

جنرل اوڈفی نے قومی گارد کے جلسوں کو روک دیا ہے کیونکہ مذہبی قانون ایسے جلسوں کی معبدگاہوں میں اجازت نہیں دیتا۔ قومی گارد کی ہر کمیٹی کسی مخصوص مقام اور وقت پر اجلاس کریگی۔ اور مقام و وقت کا تعین کمپنیوں کے افسر سے متعلق ہوگا۔ ازرق پوشوں اور کاسگریو کے نمایندوں میں جو گفت و شنید اس امر کے لئے ہو رہی تھی کہ وہ متحدہ طور پر آئندہ انتخابات میں ملکر کام کریں ختم ہو چکی ہے کیونکہ کاسگریو نے اپنے بہت سے سابقہ وزرا کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔ کہ جنرل اوڈفی کو قائد اعظم قرار دیا جائے۔ اور یہ وزرا اسی وقت ازرق پوش تحریک میں بہت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

افواہ ہے کہ مسٹر کاسگریو کو مستعفی ہونے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کاسگریو پارٹی کے قائدین کو جنرل اوڈفی کی قوت تنظیم نے جس کا ثبوت ۴۰ ہزار قومی گارد کے رضاکار ہیں بہت مرعوب کر دیا ہے اور خصوصاً نوجوانوں پر گہرا اثر ہوا ہے۔ تغیرات کی توقع کی جاتی ہے

(ریوٹر)

LAL-IMLI
PURE WOOL

لال اِملی کے
خالص اُونی دھاگے

LAL-IMLI
PURE WOOL
Ready to Knit
YARNS

ہر ایک بُننے کے کام کے لئے
چار آؤنس کے گولوں میں تیار
ہوتے ہیں

نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز کانپور

مقامی ایجنٹ
مسرز چرنجی لال ورگا داس۔ مسٹن روڈ کانپور

بعدالت صاحب مہتمم نیلام ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۸۵/۱۳

رادھے شیام مدعی بنام تصدق علی وغیرہ مدعا علیہ

اطلاعنامہ

۱۔ تصدق علی عمر تخمیناً ۲۵ سال ولد یوسف علی
۲۔ مساۃ بدرالنساء عمر تخمیناً ۳۰ سال دختر یوسف علی } قوم مسلمان
۳۔ گلاب عمر ۵ سال
۴۔ کیسری عمر ۴۹ سال } پسران کہمان قوم اہیر
} ساکنان موضع میر کہہ پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

۵۔ گجراج ولد گوکل نابالغ بولایت بھکھا قوم اہیر
۶۔ گوری لال ولد بیگر نابالغ بولایت مساۃ منیاں مادر خود قوم اہیر
۷۔ لالتا ولد لکرگا قوم اہیر
} ساکنان موضع دیا کا پوردہ مزرعہ میر کہہ پور پرگنہ اکبرپور

۸۔ بھگوا دین ولد بھولا قوم اہیر ساکن موضع ارگنواں پرگنہ اکبرپور

۹۔ نظیر ولد الٰہی بخش قوم مسلمان
۱۰۔ مقصود علی ولد یوسف علی قوم مسلمان
} ساکنان موضع میر کہہ پور پرگنہ اکبرپور

۱۱۔ امید علی ولد مقصود علی
۱۲۔ بابو ولد مقصود علی نابالغ بولایت مساۃ احسان النساء مادر خود
} قوم مسلمان ساکن موضع میر کہہ پور پرگنہ اکبرپور

۱۳۔ مہرا دین ولد برشاد قوم اہیر ساکن موضع دیا کا پوردہ مزرعہ میر کہہ پور پرگنہ اکبرپور

۱۴۔ بابو لچھمی نراین
۱۵۔ بابو پرتاب نراین
} پسران منشی کیشو رام کایستھ ساکن موضع میر کہہ پور پرگنہ اکبرپور　　**مدیونان**

چونکہ منصفی اکبرپور نے واسطے نیلام حقوق و مرافق حقیت زمینداری مدیون ڈگری واقع موضع میر کہہ پور پرگنہ اکبرپور کے ہدایت کی ہے۔ لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۵ر اگست ۱۹۳۳ء واسطے سماعت اُن عذرات کے جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ڈگری کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے۔ بتاریخ مقررہ تجویز حصہ حسب دفعہ ۱۰۰ ریونیو مینول ہوگا۔ اگر تم تاریخ مذکورۂ بالا کو حاضر نہ ہوئے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جاویگا۔ اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائے گا۔

آج بتاریخ ۸ر ماہ جولائی ۱۹۳۳ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

گورنمنٹ ریاستہائے متحدہ امریکہ سے سمجھوتہ کرنے والے کسانوں کو اُنیس ۱۹ کروڑ ڈالر دیئے جائینگے

گذشتہ سالوں کی نسبت گیہوں اور کپاس کم مقدار میں پیدا کرینگے

واشنگٹن ۱۴ اگست - فارم کریڈٹ آرگنائزیشن کے پریذیڈنٹ مسٹر مور گنتھو نے اعلان کیا ہے کہ دس کروڑ ڈالر کپاس پیدا کرنے والے اور ۹ کروڑ ڈالر گندم پیدا کرنے والے اُن کسانوں کو دیئے جائیں گے جنہوں نے ان اجناس کو محدود مقدار تک پیدا کرنا منظور کر لیا ہے یہ کسان گذشتہ سالوں کے بجائے اس دفعہ ۲۵ سے لے کر ۵۰ فیصدی تک کم مقدار میں کاشت کریں گے کاشت کے لئے اور بیج کیلئے کسانوں کا قرضہ اس روپیہ میں سے نہیں کاٹا جائے گا

مسٹر اے پی پٹرو کا بیان

بمبئی ۱۷ اگست - مسٹر اے پی پٹرو نے بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ پارلیمنٹری منتخبہ کمیٹی کے متعلق رائے زنی بالکل بیہودہ ہے - تاوقتیکہ متذکرہ صدر کمیٹی کی شہادتوں کی تکمیل نہ ہو اور کارروائی شائع نہ ہو جائے - وزیر ہند کی شہادت قرطاس ابیض کے حق میں ہوئی ہے حکومت ہند ہندوستان کے آیندہ دستور اساسی کو بہتر بنا دے تو بہتر ورنہ ہندوستانی نمائندگان تو قرطاس ابیض کی تجاویز کو بہتر بنانے سے قاصر رہے - حالات کے بہتر ہونیکی اب بھی امید ہو سکتی ہے - اگر حکومت برطانیہ حکومت کو جیسا کہ منتخبہ کمیٹی میں مطالبہ کیا گیا تھا - ذمہ داری کے اختیارات تفویض کرے

بحکم جناب مسٹر فریدالدین احمد خاں صاحب سشن و سب جج بہادر

اطلاع بنام ریسپانڈنٹ متعلق اطلاع اس تاریخ کے جو سماعت اپیل کیلئے مقرر کیجائیگی

(آرڈر ۴۱ قاعدہ ۱۴)

بعدالت سب ججی فتحپور ضلع کانپور
نمبر اپیل ۳۸ سنہ ۱۹۳۳ء نمبر ابتدائی ۵۶ سنہ ۱۹۳۰ء

لالتا سرن عرف لالتا پرشاد ولد بندا پرشاد قوم کلوار ساکن کوڑہ ضلع فتحپور اپیلانٹ

بنام سرجو پرشاد وغیرہ ریسپانڈنٹان

بنام ۱- گجادھر پرشاد عرف گجودھر پرشاد ولد منولال قوم ویش ساکن بیتی گلی جہان آباد پرگنہ کوڑا ضلع فتحپور
۲- چھوٹے لال ولد گنگا چرن قوم ویش ساکن جنرل گنج شہر کانپور
۳- منی لال ولد درگا پرشاد قوم ویش ساکن نئی سڑک ہالسی روڈ شہر کانپور -
۴- جگو لال ولد درگا پرشاد قوم ویش ساکن کلکٹر گنج شہر کانپور ریسپانڈنٹان

اپیل بنا راضی ڈگری عدالت منصفی فتحپور مقام فتح پور مورخہ ۲۲ اگست سنہ ۱۹۳۲ء

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری عدالت منصفی فتحپور اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے ۳۰ اگست سنہ ۱۹۳۳ء واسطے ادخال وکالتنامہ اس اپیل کے مقرر کی ہے اگر خود تم لوگ یا تمہارے وکلا یا اور کوئی شخص جو قانوناً تمکو تمہاری طرف سے اپیل ہذا میں جواب سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اسکی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری میں کیجائیگی - آج بتاریخ ۱۶ اگست ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔ مہر عدالت (بحکم منصرم عدالت)

حکومت پنجاب کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی ضرورت

۶ کروڑ روپیہ قرضہ دینے کی فرمائشیں

سرکاری اطلاعات مظہر ہیں - کہ حکومت پنجاب کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی ضرورت تھی - لہذا حصول قرضہ کے لئے اعلان کیا گیا تھا کہ آج صبح گیارہ بجے تک قرضہ حاصل کیا گیا - لیکن معلوم ہوا کہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی بجائے قرضہ دہندگان کی ۶ کروڑ روپیہ کی درخواست موصول ہو چکی ہیں -

مقدمہ بم ہکسی ہٹ کا فیصلہ

چٹاگانگ - ۱۴ اگست خاص مجسٹریٹ نے آج ہکسی ہٹ کے مقدمہ بم کا فیصلہ سنا دیا - سیلس رائے کو سات سال کی سخت سزا دی گئی - اور سنائے چودھری جسکو عمر ۱۴ سال ہے اسکو ۵ سال تک اصلاحی ادارہ میں رہنے کا حکم دیا گیا - استغاثہ کا بیان ہے کہ انہوں نے چٹاگانگ کے اسلحہ خانے پر چھاپہ مارنے کی سازش کے بڑے ملزم کو جیل سے نکالنے کی کوشش کی سیلس جیل کے محافظ سے باتیں کرتا ہوا پکڑا گیا اور اسی سلسلہ میں پولیس نے دو بم اور ایک پستول ہکسی ہٹ سے جو جیل کے قریب ہے، حاصل کیے -

ریاست جودھپور میں تعلیم نسواں پر خاص توجہ

جودھپور ۱۴ اگست - ہز ہائینس مہاراجہ جودھپور نے شہر جودھپور میں دو مزید زنانہ مدارس کے اجرار کی منظوری دیدی ہے اور ڈائرکٹر محکمہ تعلیم کو ہدایت فرمائی ہے کہ اضلاع میں تعلیم نسواں کی اشاعت کے لئے پنجسالہ اسکیم مرتب کی جائے - اسوقت ریاست میں ۲۱ زنانہ مدارس ہیں جن میں سے دس شہر جودھپور میں واقع ہیں - اضلاع میں لڑکیوں کے مدارس کی تعداد ۱۴۲ ہے -

---

بعدالت جناب مولوی بشیر علیخاں صاحب بہادر تحصیلدار کانپور

نوٹس

حسب دفعہ ۱۸۰ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت مال تحصیل مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۹۶

سری ٹھاکر جی مادھو سیتا رام جی سربراہکاری مسماۃ سندر کنور ساکن پالی پرگنہ کانپور مدعی

بنام درگا سنگھ ولد کستوری سنگھ و منگل سنگھ ولد پرتھی پال سنگھ ٹھاکر ساکن لٹرا پرگنہ کانپور مدعاعلیہ

اس تحریر کے ذریعہ سے تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تمہارے ذمہ لگان مبلغ 69/14/6 دسوو مبلغ 16/4/- جملہ مبلغ 86/2/6 بقایا بابتہ سنین ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۱۳۴۰ء فصلی سری ٹھاکر جی زمیندار کے ہے لہذا اس رقم بقایا کو تم اندر تین ۳ یوم تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے عدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل کانپور میں ادا و بیباق کرو - یا اگر کوئی عذر خلاف دعوی کے کرنا ہو تو وہ عدالت میں پیش کرو ورنہ اراضی مندرجہ ذیل سے بیدخل کیے جاؤ گے تاریخ پیشی ۱۲ اگست ۱۹۳۳ء - نام موضع دہر منگلاپور پرگنہ کانپور

نمبر	رقبہ	لگان	نمبر	رقبہ	لگان
۵۵	[illegible]	[illegible]	۱۳۶	[illegible]	[illegible]
۱۰۲	[illegible]	[illegible]	۱۷۰	[illegible]	[illegible]
۱۱۶	[illegible]	[illegible]	۱۷۱	[illegible]	[illegible]
۱۲۲	[illegible]	[illegible]	۸ قطعہ	[illegible]	[illegible]
۱۲۴	[illegible]	[illegible]	تعداد و رقم بقایا		[illegible]

گورنمنٹ آف انڈیا

پوسٹ آفس کیش سرٹیفکیٹس

آٹھ روپیہ ۴ آنے کے عوض ۵ سال کے بعد ۱۰ روپیہ

تقریباً ۴ فیصدی سود در سود کی آمدنی

انکم ٹیکس سے بری

نقد روپیہ جب چاہیں لے سکتے ہیں ایکسال کے بعد واپس لینے سے روپیہ معہ سود کے ملیگا ایک شخص کے نام زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپیہ کے سرٹیفکٹ لئے جا سکتے ہیں کیش سرٹیفکٹ خریدنے کی عادت ڈالیئے اور ہر مہینہ ایک مقررہ رقم اس مقصد کیلئے علیحدہ جمع کیجئے -

کیش سرٹیفکٹ جو پہلے جاری ہوئے تھے اور جنکی میعاد یکم جون سنہ ۱۹۳۳ء یا اُسکے بعد پوری ہوتی ہو وہ میعاد ختم ہونے کے بعد مزید ۵ سال تک رکھے جا سکتے ہیں -

دس روپیہ کے کیش سرٹیفکٹ پر پانچ سال کی توسیع میعاد کے بعد ۱۲ روپیہ ۴ آنے ملیں گے

مزید حالات کسی پوسٹ آفس سے دریافت کیجئے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۳۴ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر پرتاب گڈھ

مسماۃ پرتابی زوجہ بیتیل داس کلوار ساکن مالور گنج ضلع جونپور

بنام بھگوان سنگھ وغیرہ مدعاعلیہ

بنام سری پال سنگھ ولد سیتلابخش سنگھ ساکن چہاپاپارہ پرگنہ بیتی ضلع پرتاب گڈھ مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ ... کے دائر کی ہے - لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو - اسی روز اُن کو پیش کرو - مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بلا حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا - آج بتاریخ ۹ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

مہر عدالت — بحکم دیوی دیال منصرم عدالت سب ججی پرتاب گڈھ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۵۰ سنہ ۱۹۳۳ء ابتدائی معمولی

بعدالت جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب بہادر منصف اترولہ مقام گونڈہ

۱- کالی پرشاد عمر ۲ سال ۲- اجودھیا پرشاد عمر ۱۳ سال نابالغ برفاقت کالی پرشاد - پسران رام مداریہ پیشہ بیاجی ساکن بازار بھگوتی گنج پرگنہ بلرام پور ضلع گونڈہ مدعیان

بنام بدیو نول مدعاعلیہ

بنام بلدیو ولد منش گوپال پیشہ ٹھیکہ داری ساکن موضع ہروے نگر پرگنہ بلرام پور ضلع گونڈہ - مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ مبلغ ... روپیہ اصل معہ سود قرضہ تمسکی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۳ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس تمکو لازم ہے کہ اپنی جواب دہی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو - اسی روز اُنکو پیش کرو - مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا - آج بتاریخ ۱۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا - مہر عدالت - بحکم حسن رضا منصرم عدالت منصفی اترولہ

امرت دھارا مرہم

امرت دھارا کی مانند ہی معجزنما ہے - جراثیم کو مارنے اور شفا دینے میں کوئی اسکا ثانی نہیں - یہ

جملہ جلدی امراض

کے لیے سب سے قابل اعتبار دوا ہے - زخموں کو پھوڑنا اور بھرنا اس کا کام ہے

قیمت ایک روپیہ (عہ) فی ڈبیہ

ملنے کا پتہ :- مینیجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

شکر کی قیمت میں حیرت انگیز تخفیف

لندن، ۱۷ اگست ۔ سروسا (جاوا) سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ شکر کی قیمت میں حیرت انگیز تخفیف ہو گئی ہے ۔ اعلیٰ قسم کی شکر کی قیمت میں ۵۶،۷ فلورین اور مغربی ہند میں ۵۰ سنٹ اور مشرقی ہند میں ۲۵ سنٹ اس سے بھی کم قیمت پر بکے گی ۔

آسٹریا کے دفاعی اقدامات

وائنا، ۱۷ اگست ۔ حکومت آسٹریا نے ہر اُس شخص کے لئے جو ملک کے دشمنوں کی مدد کرے یا ملک کو بغیر اجازت کے اس غرض سے چھوڑ جائے کہ غیر ممالک میں آسٹریا کے خلاف سازش کرے تمام شہری حقوق اور ذاتی جائداد کی ضبطی کا حکم نافذ کیا ہے دوسرا حکم یہ صادر کیا ہے کہ ان سیاسی جماعتوں کے ارکان جو خلاف قانون قرار دی جا چکی ہیں کی جائداد بھی ضبط کیجا سکتی ہے

ایک سیٹھ کی فراخ دلی

ہریجنوں کیلئے بیس ہزار روپیہ دان

مدورا ۔ ۱۷ اگست ۔ مدورا کے ایک لکھ پتی سیٹھ لے ہری جن بچوں کی بہتری کے لئے بیس ہزار دان دیا ہے ۔ اس روپیہ سے اُن کی بہتری کی کوشش کی جائے گی ۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۴۷

بعدالت جناب سید محمد عبد الصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم مقام تحصیل قائم گنج ۔ ضلع فرخ آباد

چونکہ بمقدمہ نالش بانکے لال ولد جوگل کشور قوم بانیہ ساکن راجہ کا رام پور زمیندار موضع کھنیل پور سہوریا پرگنہ کمپل ڈگری دار بنام تم دان سہائے ولد ہندی وسمیرا ولد ہیچل قوم ونانک ساکن وکاشتکار زائد بارہ سال موضع کھیتل پور پرگنہ کمپل کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ سنہ بتاریخ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ۹۹/۱۴/۶ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے :-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل ...	.	.	.
خرچہ نالش ...	.	.	.
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	.	.	.
خرچہ اجرائے ڈگری	.	.	.
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	.	.	.
میزان			

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الفاظ ہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم دان سہائے وسمیرا ساکن کھنیل پور سہوریا مدیونان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۹۹/۱۴/۶ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ ۔ تاریخ پیشی ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء

پرگنہ کمپل موضع کھنیل پور سہوریا محال نراین سنگھ ....

۲۱۶ ۔ ۱۲ ۔ ۰۰ ۔ ۳۱۵ ۔ ۴۴ ۔ ۴۴ ۔ ۱۰ ۔ ۱۰

ایوان ہند میں ریزرو بنک کا مسودۂ قانون

شملہ، ۱۷ اگست ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایوان ہند کے اس اجلاس میں مسودۂ قانون متعلقہ قیام ریزرو بنک پیش کر کے اُس کو ایک ماتحت کمیٹی کو سپرد کرنے کی تجویز پیش کرے گی ۔

سرحد پر برطانوی فوج کے ایک میجر کی اتفاقیہ موت

شملہ، ۲۰ اگست ۔ یہاں خبر موصول ہوئی ہے کہ سرحد پر جو برطانوی فوج قبائلی افراد سے جنگ کر رہی تھی ۔ گزشتہ شب اُسکے ایک میجر مسٹر ایم ۔ ۶ بج ہلٹن کو مقام کانگو میں اتفاقیہ موت واقع ہو گئی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بم باری کی مشق کر رہے تھے کہ یہ حادثہ پیش آیا متوفی کے پسماندگان میں صرف ایک بیوی ہیں ۔

۶۵ سرخ پوش گرفتار !

نتھیا گلی ۔ ۱۷ اگست ۔ پچھلے ہفتہ میں ضلع پشاور کے مختلف مقامات پر سے پینسٹھ ۶۵ سرخ پوش گرفتار کئے گئے ہیں (اپ)

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۴۶۵

بعدالت مال با جلاس جناب مولوی حشمت علی خانصاحب تحصیلدار اکبر پور مقام اکبر پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش زین العابدین خاں ولد حکیم محمد اسمٰعیل خاں ومساۃ مجید النساء دختر محمد اسحٰق خاں نابالغان بولایت کبرا بی بی بیوہ حکیم محمد اسمٰعیل خاں ساکن تاتیا پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور زمینداران موضع بارہ پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور ۔ بنام تم نصر اللہ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ عہ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے :-

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل ...	۹	۱۲	۹
خرچہ نالش ...	۳	۵	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	.	.	:
خرچہ اجرائے ڈگری	۴	۱۱	۶
خرچہ گزٹ	۵	۴	.
میزان	۲۰	۱	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الفاظ رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم نصرت اللہ خاں ولد امجد خاں ومساۃ صاحب النساء زوجہ احمد وہدایت اللہ خاں ولد نظر خاں ومحمدی بیگم دختر حمایت اللہ خاں ساکنان بارہ ورام پرشاد ولد جرنجو اہیر ساکن اوت پور مزرعہ بارہ مدیونان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ عہ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ تاریخ پیشی ۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء مقرر ہے

پرگنہ اکبر پور موضع بارہ محال دیارام

۱۶-۳۳۴۰ ۱ بجر
۳۳۶۷ ۔ ۱۷ بجر

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

مسولینی ہندوستانی راگ سے بہت متاثر ہوئے

روم (بذریعہ ڈاک) مسٹر مسولینی نے پروفیسر رنجیت گھند اور پنڈت اونکر ناتھ کو اپنے محل میں دعوت دی ۔ محل پر منصرم نے انکا نہایت اچھی طرح سے استقبال کیا اور کچھ دیر اُن سے باتیں کرتا رہا ۔ اسکے بعد رمیش چند نے طبلہ ترنگ اپنی خاص گیت میں گایا ۔ اور مسولینی اُس سے بہت متاثر ہوئے ۔ پنڈت اونکر ناتھ نے خاص ایشائی انداز میں گانا شروع کیا ۔ منصرم اسقدر متاثر ہوا کہ اُٹھ کر پنڈت جی کے پاس فرش پر بیٹھ گیا ۔ کہ یہ حقیقتاً سحر آفریں چیز ہے ۔

گاندھی جی کی حالت نازک ہوتی ہی پائی جائیگی

وائسرائے کانسل میں گاندھی جی کے معاملہ پر طویل بحث

شملہ، ۱۷ اگست ۔ شملہ میں گاندھی جی اور حکومت کے روابط کے متعلق طرح طرح کی افواہیں اڑ رہی ہیں معلوم ہوا ہے کہ آج وائسرائے کی ایگزیکیٹو کانسل کے اجلاس میں اس معاملہ پر بحث ہوئی معلوم ہوا ہے کہ سرکاری طور پر یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی کو جو مراعات دیگئی ہیں وہ بالکل ناکافی ہیں ۔ اسمیں مزید اضافہ کی گنجائش نہیں ہے معلوم ہوا ہے کہ اگر گاندھی جی نے ان مراعات سے فائدہ نہ اٹھا اور ان کی حالت نازک ہوتی گئی تو رہا کر دیا جائیگا زبردستی کھانا کھلانے کے خیال کا یہاں مضحکہ اڑایا جاتا ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت جیل کے قوانین کی لفظی پابندی ہرگز نہیں کرے گی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند، حکومت بمبئی اور لندن کے سرکاری حلقوں میں برابر خفیہ تار بازی ہو رہی ہے ۔ اور ابھی تک حکومت کے اصل رویہ کے متعلق ہم کوئی قیاس نہیں کر سکتے ۔

بیس ہندو ناکتخدا لڑکیوں کا الٹی میٹم

ہم سب جان دیدیں گی یا مسلمان ہو جائیں گی

کراچی ۔ حیدر آباد سندھ کی بیس نوجوان کنواری لڑکیوں نے جو شادی کے قابل ہیں اس رسم کو بُری طرح محسوس کیا ہے کہ جسکے ماتحت لڑکی کے باپ کو دس دس ہزار روپیہ تک جہیز دینا پڑتا ہے ۔ تب کہیں جا کر لڑکی کیلئے خاوند ملتا ہے ۔ اس معاشرتی خرابی کو دور کرنے کیلئے سندھ کے ہندوؤں کے نوجوان طبقہ نے تحریک شروع کر رکھی ہے مگر پرانے خیالات کے ہندوؤں کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی ۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کی ۲۰ نوجوان کنواری لڑکیوں نے دیوان لیلارام جیٹھانند کو جو ہندوؤں کے لیڈر ہیں الٹی میٹم دیا ہے کہ ان کی شادیوں کے تعلق میں اس تباہ کن جہیز کی رسم کو ترک نہ کیا گیا تو وہ خودکشی کر لیں گی یا مسلمان ہو جاویں گی ان کے اس الٹی میٹم سے سارے سندھ میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے خاصکر اس لئے کہ پچھلے دنوں ایک لڑکی مسلمان ہو گئی تھی ۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے ایک سیوا منڈل بنایا گیا ہے جس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے

فری پریس پر فرد جرم عائد کر دیگئی

مولانا شوکت علی صاحب کا فری پریس کیخلاف مقدمہ

بمبئی ۔ مولانا شوکت علی صاحب کے فری پریس کے کارکنان مسٹر سداننداور ندکرنی کے خلاف دائر کردہ مقدمات کی قائم مقام چیف جسٹس پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مزید سماعت کی گواہان مدعی کی شہادتوں کی سماعت کے بعد فاضل مجسٹریٹ نے ملزمین کے خلاف فرد جرم لگا دی ملزمین نے اپنے آپکو بیگناہ بتایا ۔

سرحد پر بم باری کیخلاف امیر البحر کی گفتگو

ہمیں بمباری کرتے ہوئے شرم آنی چاہئیے

لندن، ۱۷ اگست ۔ لندن میں کرنل الورٹ کی زیر صدارت ایک جلسہ نمائش منعقد ہوا جسمیں سرحد کی بم باری کے متعلق خیالات کا اظہار کیا گیا ۔ امیر البحر ڈیور نے کہا کہ تخفیف اسلحہ کی مساعی کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ایک قوم اپنی آرنکیڈ کر اپنی جنگی قوتوں کو کم کرنے کی بجائے تکمیل کرلے یا دوسری سلطنتوں کو حد بندی اسلحہ کانفرنس میں پھنسا کر اپنی جنگی تیاریاں تیز کر دے آپ نے کہا کہ ایک طرف تو ہم ہوائی جہازوں سے بمباری کی مذمت کرتے ہیں لیکن دوسری طرف سرحد کے پٹھانوں پر تہذیب جدید کا فیشن جاتے ہیں ۔ اور شرماتے نہیں کہ ہم ہوائی جہازوں سے بم باری کر رہے ہیں اور یہ فراموش کر بیٹھے ہیں کہ ایک افریدی بستی کے معاملہ میں اگر دیکھا جائے تو لندن بمباری کا بہترین ہدف بن سکتا ہے ایسی حالت میں اگر کسی دوسری سلطنت نے لندن پر بم باری شروع کر دی تو بتایا جائے کہ ہم اُسپر کون سا اعتراض بلند کریں گے ۔

لڑکیوں کیلئے تعلیم لازمی

مراد آباد ۔ ۱۸ اگست مراد آباد کی میونسپلٹی نے شہر میں لڑکیوں کی تعلیم پرائمری تک لازمی قرار دیدی ہے ۔

قائم مقام صدر کانگریس کا بیان

لاہور ۱۸ اگست سردار سردول سنگھ قائم مقام صدر کانگریس نے گورنمنٹ کے اعلان کے جواب میں جس میں مہاتما گاندھی کی رہائی کی شرائط کا تذکرہ کیا گیا ہے ۔ ذیل کا بیان دیا گیا ہے :-

"ماہ حال کی ۱۶ تاریخ سے مہاتما جی نے غیر معین میعاد کے لئے برت رکھ لیا ہے اگر گورنمنٹ نے ان کو اچھوت ادہار کی تحریک جاری رکھنے کے لئے وہی مراعات نہ دیں جو اُن کو پہلے شاہی قیدی کی حیثیت سے حاصل تھیں تو وہ برت کو بدستور جاری جاری رکھ کر جان دیدیں گے ۔

دہلی ۔ ۱۷ اگست کل مولانا مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید جمعیتہ العلماء ہند کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے مراد آباد تشریف لیے جا رہے ہیں ۔

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی قیمت رجسٹرڈ
بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی، ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچے کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے کیلئے مشہور معروف شرطیہ دیسی دوا ہے میٹھا ہونیسے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں ۔ سب جگہ عطاروں پنساریوں، دیسی انگریزی دوا فروشوں، جنرل مرچنٹوں و کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو ۔ قیمت فی شیشی ۵ رفی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ر درجن ۱۲ ار سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن
— نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو،
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر ۔ یو ۔ پی

باوٗن سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کرچکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آتنگ نگرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسی طرح اب باوٗن برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون و منی کی خرابی وغیرہ دور کرکے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایکروپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح ..... واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی لغت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگاکر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

روانگی لندن سے پہلے گورنمنٹ برطانیہ کو سر تیج بہادر سپرو کا خفیہ میمورنڈم

بمبئی ۱۷ اگست سرتیج بہادر سپرو لندن سے مالوس ہوکر الہ آباد پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ لندن سے روانگی کے وقت انہوں نے برطانوی گورنمنٹ کو ایک میمورنڈم ارسال کیا۔ جسپر مسٹر جیکر اور مسٹر رنگا سوامی آئینگر کے بھی دستخط ہیں۔ اس دستاویز کو سیاسی حلقوں میں سرتیج بہادر سپرو کا انکار خیال کیا جاتا ہے یعنی وہ آئندہ دستور اساسی میں روزانہ اسکی ترتیب میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے اس میمورنڈم میں اعلان کیا ہے کہ وائٹ پیپر کی سکیم ہندوستان کو منظور نہیں ہوگی کیونکہ اس سے انکی خواہشات و آزادی پوری نہیں ہوئیں اور ✕ یہ کہ وہ درجہ نوآبادیات کے قریب تر نہیں پہونچتی جس کے بغیر ہندوستان مطمئن نہیں ہوگا۔

سر مالکم ہیلی کو نئے آئین میں کا گورنر جنرل بنادیا جائیگا

دہلی ۱۷ اگست۔ سر ہیلی گورنر یو۔پی کی واپسی کی بابت ایک اخبار کے نمائندہ نے لندن سے اطلاع دی تھی کہ شاید ۱۷ اکتوبر میں بھی مسٹر ہیلی واپس ہندوستان میں نہ پہونچ سکیں کیونکہ گورنمنٹ آف انڈیا بل کو پاس کرانے میں جو کام لارڈ سنہا مرحوم سے لیا گیا تھا وہ شاید اس موقعہ پر ان سے لیاجائے اور اسی سلسلہ میں ان کو لارڈ بنائے جانے کی بھی خبر ہے اس سے اس خبر کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ برطانوی گورنمنٹ دستور اساسی کے وقت انکو بھی والسرائے بنانا چاہتی ہے۔ ایک افواہ یہ بھی ہے کہ ✕

وائٹ پیپر کیخلاف چرچل پارٹی کی زبردست مہم

حقیقی لڑائی جائنٹ کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے پر شروع ہوگی

مسٹر اینڈریوز کی قیاس آرائیاں

بمبئی ۱۷ اگست۔ مسٹر سی۔ الف۔ اینڈریوز نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ حقیقی لڑائی اسوقت شروع ہوگی جب جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ شایع ہوگی۔ انگلستان کا دل صحیح ہے اور اگر اُسسے صحیح طور پر اپیل کی جائے تو وہ صحیح راستہ اختیار کرے گا۔ اور عارضی طور پر نشیب و فراز واقع ہونگے۔ ابھی جھگڑے کا خاتمہ نہیں ہوا۔ کیونکہ چرچل راکھی مسٹر گروہ وائٹ پیپر کے سوال پر شکست تسلیم کرلینے کو تیار نہیں ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ یہ گروہ وائٹ پیپر کے خلاف اپنی مہم کو شروع کرے۔ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے ہندوستانی ممبروں نے جب پہلے پہل مہاتما گاندھی کے آخری برت کی خبر سنی تو انہوں نے اسپر اظہار افسوس کیا لیکن اس سے زیادہ اپنے خیالات ظاہر نہیں کیے

انڈیا بل کی بنیاد

آگے چلکر مسٹر اینڈریوز نے رائے ظاہر کی کہ جب جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ شایع ہوگی تو انڈیا بل کی بنیاد قرار دی جائے گی لیکن اسکے باوجود انڈیا بل میں سخت تاخیر واضح ہوگئی کیونکہ راقم کے نزدیک مسٹر چرچل پارٹی اس بل کے راستہ میں جب یہ پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا لازمی طور پر رکاوٹیں حائل کرے گی

وائٹ پیپر کی تجاویز میں ترمیمیں

سرسموئل ہور نے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں جو شہادت دی تھی اُس سے اب یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ وائٹ پیپر کی تجاویز کی حمایت کرے گی۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ ان تجاویز میں خفیف سی ترمیمیں کی جائیں۔ ہندوستانی مسئلہ کے متعلق نازک ترین مسئلہ اُس وقت پیش آئے گا جب سلیکٹ کمیٹی رپورٹ شایع کرے گی کیونکہ اُس کنزرویٹو پارٹی کے اندر براہ راست جنگ ہوگی جو اسوقت تک ملتوی رہے گی۔ یہ جنگ قطعی اور فیصلہ کن ہوگی۔ مسٹر لائڈ جارج رجعت پسندوں کا ساتھ دینگے

اس سلسلہ میں مسٹر اینڈریوز نے اس افواہ کا ذکر کیا کہ مسٹر لائڈ جارج انجام کار رجعت پسندوں کے ساتھ ملجائیں گے۔ لیکن یہ بات یقینی نہیں تاہم اگر مسٹر لائڈ جارج نے رجعت پسندوں کا ساتھ دیا تو یہ ہندوستان کے لئے ایک سخت صدمہ ہوگا۔ لیکن ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہوگا میری پیشگوئی یہ ہے کہ جب انگلستان کے انتہا پسند ٹوری فیصلہ کن جنگ کا اعلان کریں گے اُسوقت مخونانہ تقریریں کی جائیں گی ایسی تقریروں میں مسٹر چرچل پیش پیش ہونگے۔ اور پروپیگنڈہ میں روپیہ پانی کی طرح بہایا جائے گا۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود مجھے یقین ہے کہ انگلستان کا دل صحیح ہے اگر اہل انگلستان سے صحیح طور پر اپیل کی جائیگی تو وہ صحیح طرز عمل اختیار کریں گے۔

نوٹس السالوسی دفعہ ۱۵ بنام بابولعل فریق ثانی

بحکم جناب محمد اویس نقی صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور باختیار عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۶۹ نمبر السالوسی ۱۹۳۳ء

للو عمر ۴۴ سال ولد بدھی لال قوم برہمن ساکن ناچگھر شہر کانپور سائل

بنام بابو لال عمر ۲۵ سال ولد بدھی لال قوم ویش ساکن ہرنس محال شہر کانپور فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں للو سائل نے درخواست السالوسی داخل کی ہے کہ بابولال دیوالیہ قرار دیا جاوے چنانچہ عدالت نے اسکی سماعت کیلئے ۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کو اعتراض ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے۔ المرقوم ۱۹ اگست ۱۹۳۳ء بحکم آر پی شرما

(مہر عدالت) منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۴ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عار

راج وید۔ نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ڈابر (ڈی۔ اکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

Regd.

رنگ رنگ

داد کا مرہم

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو اسکے دوتین بار کے لگاتے ہی آرام ہوجاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار ۴ر ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے، نمونہ دو آنے ۲ر جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے۔

جوڑی تاپ

تپ ولرزہ اور ملیریا کی دوا

دوا کھانے کے پہلے

کھانے کے بعد

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو "جوڑی تاپ" ضرور پلایئے اس سے بڑھکر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں اسکے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار

قیمت بڑی شیشی ۱۵ آنہ ڈاک محصول دس آنہ چھوٹی شیشی نو آنہ محصولڈاک سات آنہ

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۶۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424

جمالِ پرتو حق عزم مستقل میں رہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۳۰۔ اگست ۱۹۳۳ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۰

اللہ بس باقی ہوس

(از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری)

اب نکر آما دہ رہنے دے رہائی کی ہوس
پا شکستہ اور دکھیں آرزوے کوئے دوست
تھا سہارا جنپہ جب آنکھیں اُنہوں ڈھیریں
کھنچ رہی ہے روح میری کیا کروں صیاد میں
وہ فضائے روح پرور وہ چمن کی نزہتیں
ظلم کر لیکن نظر رکھ انتہائے ظلم پر
موت سے بدتر ہے اس جینے کا حاصل کچھ نہیں
یہ ہیں پابندِ قفس رہنے بھی دے انکو یہیں

میں ہوں مجبور الم مجھپر کھلے گا کیا قفس
آرہی ہے دور سے کانوں میں آوازِ جرس
کون ہوگا میرا اس دنیا میں پھر فریاد رس
دیدہا ہے درسِ الفت اس چمن کا خار و خس
اب نہ دیکھو خواب ایسا اے اسیرانِ قفس
آہ پر مجبور ہو جائیں نہ پابندِ قفس
اُنکے دامن تک ہو جب آنسوؤں کی دسترس
اب کہاں جائیں گے چھٹ کر یہ اسیرانِ قفس

یہ غرور و تمکنت ہستی کا ثاقب تابکے
کیا رہیگا دھر میں ! اللہ بس باقی ہوس

مجلس اقوام کا چندہ ہضم کرنیوالی حکومتیں

تقاضوں کے باوجود چندے ادا نہیں کیے جاتے

گذشتہ سال دسمبر تک مجلس اقوام کی ۰۰۰،۰۰،۱ پونڈ رقم مختلف حکومتوں کے ذمہ باقی رہی۔ اور مجلس کے بار بار تقاضہ کے باوجود حکومتوں کی طرف سے یہ رقم ادا نہیں کی گئی سال رواں میں بھی واجب الادا رقم میں سے نصف سے کم وصول ہوئی ہے سیکریٹری جنرل نے رپورٹ کی ہے کہ مجلس اقوام کا امسال اتنا خسارہ ہا کہ شائد اس سے پہلے کبھی نہیں رہا۔ گذشتہ سال کے حساب سے معلوم ہوا کہ ۰۰۰،۸ پونڈ کا چندہ لیگ کے ممبروں نے ادا نہیں کیا اب کل رقم جو حکومتوں کے ذمہ باقی ہے وہ ۹۵۸۳۰۰ پونڈ ہے باوجود بار بار کی اپیل اور تقاضوں کے نادہند حکومت کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہی رہا۔ سب سے بڑی نادہند حکومت چین ہے جس کے ذمہ گذشتہ تقایا ۴۰۹۳۰۰ پونڈ ہے۔ جرمنی باقاعدہ اپنا چندہ دیتا رہا ہے مگر اب اُس کے ذمہ بھی ۵۰۹۰۰۰ پونڈ باقی ہیں۔

جنوبی امریکہ کی حکومت پیرو بڑی نادہند ہے جس کے ذمہ ۲۵۱۹۸۳۷ پونڈ واجب الادا ہیں۔ پیرو نے نہ صرف یہ کہ چندہ نہیں دیا بلکہ اُس کی وجہ سے مجلس اقوام کے مصارف میں اضافہ ہوگیا۔ حالانکہ پیرو کی ہوائی۔ فوجی۔ اور بحری طاقت کا میزانیہ ہر سال کے لئے ۱۲۳۰۰۰ پونڈ ہے

مجلس اقوام کا چندہ ہضم کرنے والی دیگر حکومتوں کے نام یہ ہیں۔ ارجنٹائن۔ بولویا۔ چلی۔ لیبریا۔ نکاراگورا۔ پراگوے۔ اور اگوے۔

رہائی کے بعد مہاتما گاندھی کا پہلا پریس انٹرویو

آئندہ لائحہ عمل اور دیگر مسائل

پونہ ۲۵ اگست نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں مہاتما گاندھی نے کہا کہ اس دفعہ میری رہائی کچھ اسطرح اچانک ہوئی ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ صحت یاب ہونے کے بعد میرا لائحہ عمل کیا ہوگا۔ میں حسب عادت یہی کہونگا کہ میں صرف نور ہدایت اور خدائی مدد کے لئے دعا کرونگا۔ میں اسقدر ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ قید اور برت کے مقابلہ میں مجھے امن اور صلح پسندی زیادہ عزیز ہیں۔ اس لئے میں قیام امن کی ایک بار پھر کوشش کروں گا۔ آپنے لوگوں کے اطمینان کے لئے کہا کہ ایک ہفتہ کا برت میرے لئے زیادہ نہ تھا لیکن اب کے مجھے کافی نقاہت ہوگئی ہے۔ بہر کیف میں جلدی اپنی قوت حاصل کرلوں گا۔ اس لئے میرے احبار کو زیادہ فکر نہ کرنی چاہیئے

گاندھی جی کی ندامت

آپ نے مستقبل کے لائحہ عمل کے متعلق کہا کہ میں اسقدر وضاحت ضرور کردینا چاہتا ہوں کہ میری رہائی میرے لئے مسرت کا باعث نہیں بلکہ میرے لئے یہ بات باعث شرم ہے کہ میں نے کئی رفقا کو بھجوا دیا ہے اور خود برت رکھ کر باہر آگیا ہوں۔ حکومت سے شکوہ برت کے سلسلہ میں بیان میں نے ابھی نہیں پڑھا۔ البتہ برت سے ایک روز پیشتر مجھے ہر قسم کی خبروں سے محروم کردیا گیا تھا۔ مجھے ٹائمز آف انڈیا کا جو پرچہ دیا گیا وہ بالکل خراب حالت میں تھا۔ اس میں سے برت کے متعلق تمام حصے کاٹ دیئے گئے تھے میں نے کل جو کچھ پڑھا ہے اُس سے اندازہ لگایا ہے کہ مجھ سے ناانصافی کی گئی ہے۔ پچھلی مرتبہ مجھے ہر قسم کی رعایات اور سہولتیں مہیا کی گئی تھیں لیکن اب کے مجھے اُن سے محروم کردیا گیا۔

برت کا جواز

میری زندگی ہریجن تحریک کیلئے وقف ہوچکی ہے اسلئے ہریجن تحریک سے مجھے روکنا میری موت کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور یہ اصول میری زندگی تک رہیگا اگر میں اس سلسلہ میں آزادی کے مطالبہ میں غلطی پر ہوں تو میرا برت ہر قسم واقعی گت جی پر محمول کیا جاسکتا ہے لیکن اگر میرا مطالبہ درست تسلیم کرلیا جاسکتا ہے تو پھر یہ برت بھی جائز تھا۔

طعن و تشنیع کا جواب

مجھے یہ طعن دیا گیا ہے کہ میں نے پچھلے ۲۱ روز برت کے بعد رہا ہو کر ہریجن تحریک کی بجائے اپنی آپ کو سیاسی سرگرمیوں میں مصروف کرلیا۔ اس سے زیادہ غلط فہمی اور نہیں ہوسکتی۔ میں بالاعلان کہنا چاہتا ہوں کہ رہا ہونے کے بعد کچھ دن تو میں سوا دعا و بندگی کے اور کچھ نہ کرسکا اسکے بعد جب میں نے لکھنا شروع کردیا تو صرف ہریجن تحریک کے سلسلہ میں۔ اگر میں نے پونہ کانفرنس میں شرکت کی تو اور اُسکے ضمن میں اپنے سیاسی رفقا سے گفت و شنید کرتا رہا تو یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہ تھی۔ میں پبلک کی بھی خدمت کرنا چاہتا تھا اور مجھے اس فعل سے کسی قسم کی پشیمانی نہیں سول نافرمانی بھی میری زندگی کے مقاصد کا ایک عنصر ہے

حکومت اور کانگریس کی مصالحت

آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کی گذشتہ دو ماہ کی سرگرمیوں سے ملک کو کیا فائدہ پہونچا ہے جس کے جواب میں آپ نے کہا کہ وہ اس کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ انہوں نے پیدا شدہ نتائج کا مطالعہ نہیں کیا۔ قیام امن کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگر حکومت اور کانگریس دونوں باہمی مصالحت کے لئے تیار ہوں تو ایسا ہوسکتا ہے لیکن کن شرائط پر؟ میں اس کے بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیا وائسرائے سے آپ پھر ملاقات کا مطالبہ کریں گے مہاتما گاندھی نے کہا کہ یہ صورت حالات پر منحصر ہے۔

غیر ملکی کپڑوں پر پکٹنگ

مدراس ۲۳ اگست مسٹر این۔ ایس ورداچاری نے آج ایک درجن والنٹیروں کے ہمراہ رتن بازار چینا بازار میں بدیشی کپڑے کی دو دکانوں پر پکٹنگ کیا گیا۔ پولیس نے ان کے ہاتھ سے اشتہار چھین لیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر تو حق عزم مستقل ہی سے ۔ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱ | کانپور چہارشنبہ ۳۰ اگست ۱۹۳۳ء | نمبر ۳۰

قانون کے ذریعہ بدکاری کا انسداد

بزم اصلاح اخلاق نے قوم کی اخلاقی و معاشرتی اصلاح کے سلسلہ میں جو قدم اُٹھایا ہے۔ اُسکا پروگرام درج ذیل ہے:-

"ایسوسی ایشن کی یہ رائے ہے کہ کوٹھے خانے تخریب اخلاق اور بدکاری کا سرچشمہ ہیں۔ اُسکی یہ رائے ہے کہ ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جسکی رو سے کوٹھے خانوں کا قیام و انتظام اور امداد قابل تعزیر قرار دیجائے۔ کیونکہ ان مقامات پر بہت سی عورتوں کی بدکاری سے روپیہ کمایا جارہا ہے۔ ایسوسی ایشن کا مقصد یہ ہے کہ قانون سازی کے ذریعہ کوٹھے خانوں کا قیام ممنوع قرار دیا جائے ثانیاً۔ ایسوسی ایشن کی یہ رائے ہے کہ کسی علاقہ میں بھی بدکاری کے اڈوں کو برداشت نہ کیا جائے۔ کیونکہ حدود شہر میں ان اڈوں کا قیام بھی (ا) بدکاری کی اشتہار کا ذریعہ ہے۔ (ب) نوجوانوں کے اخلاق کیلئے مستقل خطرہ ہے (ج) شہر کے باشندوں اور باہر سے آنیوالوں کے لئے مصیبت کا باعث ہے۔ (د) اعضائے مخصوصہ کے امراض کا سرچشمہ ہے۔ (ح) یہ ایک ایسی مستقل منڈی ہے کہ جہاں عورتوں اور لڑکیوں کی سفاکانہ خرید و فروخت ہوتی ہے

بزم اصلاح اخلاق کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ کسی مرد اور عورت کی آزادی میں اُسوقت تک حائل ہوں گے جب تک کہ ان کے مشاغل و افعال سے تہذیب و اخلاق عامہ اور قانون کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو۔ اسکا خیال ہے کہ انسداد قحبہ خانہ اور بدکاری کے اڈوں کے قانون سے ہر قسم کی بدکاری مفقود نہیں ہوگی۔ لیکن اُسکا ایک فائدہ ضرور ہوگا کہ ایک نیک اور احسن رسم و رواج قائم ہوجائے گا۔ اور یہی وہ چیز ہے کہ جو کسی مہذب حکومت کے لئے باعث فخر ہے۔

ایسوسی ایشن کا یہ عقیدہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے لئے ایک ہی قسم کا اخلاقی قانون بنایا جائے اور یہ اسبات کو لپسند نہ کرے گی۔ کہ محض عورتوں پر ہی کسی خاص قسم کی پابندیاں عائد کی جائیں۔ ایسوسی ایشن کا مقصد یہ ہے کہ تمام مردوں اور عورتوں کے اخلاقی معیار کو بہت بلند کردیا جائے۔ اور لوگوں کو اسبات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ کھلم کھلا بدکاری کو نظر کراہت دیکھیں اور پیشہ ور عورتوں کو شہر کی مہذب آبادی سے یکقلم علیحدہ کردیا جائے۔

بزم اخلاق کا ایک مقصد یہ ہے کہ عورتوں اور لڑکیوں کی فروخت کے سلسلہ کو بند کیا جائے اور اس باب میں کسی قسم کا امتیاز قایم نہ کیا جائے۔ قانون انسداد بدکاری کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ کوٹھے خانوں کے لئے تعزیر مقرر کی جائے اور ایسوسی ایشن اس قسم کا قانون وضع کرانا چاہتی ہے۔ بزم اصلاح اخلاق نے پمفلٹ مذکور کے ذریعہ سے بدکاری کے نقصانات اور اُسکے انسداد پر بہت جامع

شکر سازی

امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کی مجلس مشاورت کے اجلاس کی افتتاحی رسم سر فضل حسین صاحب نے ادا کی۔ کونسل کی کارگزاریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب نے شکر کانفرنس کا تذکرہ بھی کیا۔ اور ماہرین صنعت شکر سازی کی اعلےٰ خدمات کا اعتراف بھی۔ آپنے فرمایا کہ سب سے زیادہ ضروری اہم بات یہ ہے کہ زراعتی پیداوار کے لئے ایک نہایت منظم طریقہ، عمدہ بازار یا عمدہ قیمت حاصل کرنے کا ہونا چاہیئے۔ ورنہ بغیر اسکے کسانوں اور کاشتکاروں کو اپنی محنت کا مستحق ثمرہ نہیں ملسکتا اگر ہندوستان کے کاشتکار اوٹاوا اگریمنٹ معمولنامہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اُن کو چاہیئے کہ زراعتی پیداوار ایسی اعلےٰ قسم اور نمونہ کی پیدا کریں تاکہ وہ دوسرے ممالک کی پیداوار سے مقابلہ کر سکے۔

ادویات کے پودوں کے متعلق جو تجویز پنجاب کیلئے ہے اُسکا تذکرہ نائب صدر نے کیا۔ اس کمیٹی کے سپرد صوبہ یوپی کے مسنتی جات کی تجویز۔ اور صوبہ بمبئی کے متعلق جو انجن کے ہلوں کی تجویز ہے ایک نہایت دلچسپ بات یہ اور ہوئی کہ مویشیوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں کا نصاب تعلیم ہندوستان بھر کیلئے بنایا گیا کرنل اولیور صاحب نے اس کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ۴-۵ سالی کا نصاب تعلیم جیسا کہ انگلستان میں ہے ہندوستان کیلئے بھی مفید ہوگا۔ لیکن ضرورت یہ نہیں کہ ہر کالج میں چار پانچ سال کا تعلیمی نصاب ہو۔ کم از کم ایف۔ ایس سی، پاس لڑکے داخل کئے جاویں۔ مویشیوں کے ڈاکٹروں کی موجودہ تنخواہ بھی بہت کم ہے حالانکہ ہندوستانی جیسے زراعتی ملک میں مویشی کی حفاظت بہت ضروری عنصر ہے۔

لبعض نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اتنے بہت سے کالجوں کے بجائے صرف دو تین کالج حکومت قائم رکھے مگر چونکہ اسکا تعلق صوبجاتی حکومتوں سے ہے اسلئے یہ بے محل تھا۔ کچھ کا خیال تھا کہ چار سال کا نصاب مقرر کیا جائے اور حکومت کم از کم لڑکوں کا داخلہ کرے۔

آخر کار یہ طے پایا کہ الف، ایس، سی پاس طلبا کے لئے کم از کم تین سال کا کورس ہونا چاہیئے بعد میں اگر صوبجاتی حکومتیں اپنی ضرورت کے مطابق سمجھیں تو نصاب چار سال کا کردیں۔

جلسہ ۳۱ اگست۔ ۷ بجے رات کو پریڈ گراونڈ میں یکہ و تانگہ یونین کی طرف سے ایک جلسہ ہوگا جسمیں مولانا حسرت موہانی اور مولانا آزاد سبحانی تقریر ارشاد فرمائیں گے

آئینۂ کانپور

شیخ محمد ابراہیم صاحب خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب آنریری سپیشل مجسٹریٹ کی میعاد اسپشل مجسٹریٹی ۲۹ اگست کو ختم ہونے والی تھی۔ ہم کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ حکومت نے شیخ صاحب کو آئندہ پانچ سال کیلئے مجسٹریٹی کے فرائض پھر تفویض فرمائے ہیں شیخ صاحب جسقدر محنت، جفاکشی، اور قابلیت کیساتھ مجسٹریٹی کے فرائض ادا کرتے ہیں اُسکو دیکھتے ہوئے ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ آپ کو جلد سے جلد درجہ اول کے اختیارات عطا فرمائے جاویں گے۔

ایوننگ پارٹی۔ ۲۷ اگست کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں لالہ کملاپت۔ مسٹر جے۔ پی۔ سریواستو۔ مسٹر جے ایم لوئن۔ بابو برجندر سروپ۔ حافظ ہدایت حسین۔ حافظ محمد حلیم۔ بابو وکرماجیت سنگھ۔ اے، ایف، ہارسمین شیخ محمد ابراہیم اور لالہ کیلاش پت وغیرہ کی طرف سے راؤ بہادر لکھشمن سیتارام کھیر انکم ٹیکس کمشنر کو ایک شاندار ایوننگ پارٹی دی گئی۔

اکسائز کی دوکانات اور مقدمہ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ ماہ میں چرس، گانجہ، اور بھنگ کی دوکانات سے اسسٹنٹ اکسائز کمشنر اور اکسائز افسر نے کچھ چرس لیکر جانچنے کے لئے آگرہ بھیجی تھی۔ وہاں سے چار دوکانات کے متعلق یہ اطلاع آنے پر کہ اسمیں میل ہے۔ لہذا ان چاروں ٹھیکہ داروں سے جواب طلب کرکے اُنکے لیسنس منسوخ کردیے گئے۔ اور اُنپر مقدمات قایم کئے گئے ہیں چنانچہ یہ مقدمات مولوی امیر احمد علوی اکسائز مجسٹریٹ کے اجلاس میں ۲۰ اگست سے شروع ہوگئے ہیں۔ ٹھیکہ داروں کی طرف سے شہر کے بڑے بڑے وکلا پیروی کررہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان دوکانوں کے عارضی انتظام کیلئے درخواستیں طلب کی تھیں معلوم ہوا ہے کہ ۷۰ درخواستیں موصول ہوئیں۔ جنکا فیصلہ امروز فردا میں ہونے والا ہے۔ مستقل انتظام اکسائز بورڈ کے ہاتھ میں ہے۔ جسکے متعلق غالباً آئندہ ماہ میں اکسائز بورڈ کی میٹنگ ہوگی۔

لیبر کانفرنس کا شاخسانہ۔ لیبر کانفرنس کے سلسلہ میں تارا سنگھ کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا اور ہائی کورٹ میں جسکی منتقلی کی درخواست دیگئی تھی۔ اسکے متعلق اب معلوم ہوا ہے کہ وہ مقدمہ فتحپور کی عدالت میں منتقل کردیا گیا ہے۔

بالکا ودیالہ۔ گذشتہ ہفتہ بالکا ودیالہ کا سالانہ جلسہ ہوا جسمیں عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ آئندہ سال کیلئے مسز کیلاش سری واستوا ایم۔ ایل۔ سی۔ صدر اور ڈاکٹر ایس۔ این سین کو سکریٹری منتخب کیا گیا ہے۔ ممبران انتظامیہ میں بابو برجندر سروپ اور بابو وکرماجیت سنگھ بھی شامل ہیں۔

کالج منڈل گذشتہ ہفتہ کا نیچ بوک منڈل کا سالانہ جلسہ ہوا جسمیں عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل آیا۔ آئندہ سال کے لئے پنڈت دیویندر ناتھ شکل صدر اور پنڈت رگھوناتھ پرشاد باجپئی سکریٹری منتخب کئے گئے ہیں۔

مولانا آزاد سبحانی آجکل کانپور مولانا آزاد سبحانی تشریف لائے ہوئے ہیں اور ہمایوں باغ میں آپکا قیام ہے۔ آپ سنٹرل گارڈھا سوسائٹی کمپنی لمیٹڈ گورکھپور کی توسیع کیلئے کوشاں ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ اہل شہر اس کمپنی کے حصے خرید کر کے مولانا کی ہمت افزائی فرماویں گے۔

بذریعہ سائیکل حج ۲۹ اگست کو صبح ۷ بجے تسنیم احمد اور جمیل الدین صاحب بغرض ادائیگی فریضہ حج سائیکل پر سوار ہوکر تشریف لیگئے یہ وقت روانگی الوداع کہنے کے لئے بہت کثرت سے لوگ موجود تھے۔ نیر صاحب وغیرہ نے اس موقع پر نظمیں بھی پڑھیں۔

ریوالور اور کارتوس۔ پولیس نے سنٹرل اسٹیشن پر مسمی نیتا رام کو گرفتار کرکے جو تلاشی لی تو اُس کے پاس سے ایک ریوالور اور ۱۰ کارتوس برآمد ہوئے۔ اسی سلسلہ میں پولیس نے مٹرو۔ عبدالطیف۔ منی لال۔ اور امجد علی کو بھی گرفتار کیا ہے۔

جج و جیوری میں اختلاف۔ خانبہادر مولوی ضیاء الحسن اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کی عدالت میں پنشنر فوجی سپاہیوں کے خلاف ڈاکہ ڈالنے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا اُسمیں جیوری کے نزدیک ملزمان بے قصور تھے اور جج صاحب کے نزدیک ملزمان قصوروار۔ لہذا اس اختلاف کی وجہ سے مقدمہ ہائی کورٹ بھیجدیا گیا۔

دن دہاڑے ڈاکہ۔ مسمی شیورام ایک دستاویز رجسٹری کراکے اور روپیہ لے کر جارہا تھا کہ احاطہ کچہری میں دو شخصوں نے حملہ کرکے دو سو روپیہ کے نوٹ اُس سے چھین لیے غل و شور ہونے پر ایک شخص گرفتار کرلیا گیا اور دوسرا بھاگ گیا۔ چھینا ہوا روپیہ بھی ملگیا۔

غنڈا ایکٹ مسٹر فوردھم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل اشخاص کو غنڈا ایکٹ کے ماتحت ۲-۳ سال کے لئے شہر چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے:۔

محمد شفیع۔ محمد ہارون۔ چھیدی۔ محمد اسحاق۔

قتل کے الزام سے بری۔ سید افتخار حسین صاحب اڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں، ۷ ہندوں کے خلاف ایک ہندو کو قتل کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا عدالت نے ملزموں کو بے قصور پاکر رہا کردیا۔

سزائیں دیووت منیم کو اس الزام میں کہ وہ ۱۴۰ سو روپیہ لیکر بھاگ گیا تھا۔ ۶ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی۔

پھول سنگھ کو بندوق اور کارتوس رکھنے کے الزام میں ایک سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔ اور آوارہ گردی کے الزام میں بھی ایک سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔ دونوں سزائیں علیحدہ علیحدہ شروع ہونگی۔

ایک مفرور کی گرفتاری۔ فقیر احمد جو کہ ۱۹۲۳ء سے مفرور تھا اور اُسکی گرفتاری کے لئے ایکسو روپیہ انعام مقرر تھا۔ گرفتار کرلیا

چوریاں۔ سنٹرل اسٹیشن کے سامنے جو دھرم شالہ ہے وہاں سے ایک ہندو صاحب کی ایک گھڑی غائب کردیگئی ہے، لالہ شادی رام گنگا پرشاد کے بنگلہ سے ۳-۴ ہزار روپیہ کے زیورات و نقدی کی چوری ہوگئی۔

کہا جاتا ہے کہ مسماۃ پتی ساکن بوچڑ خانہ کے یہاں تقریباً ۴ ہزار کی چوری ہوئی ہے۔

چوری کا مال پولیس نے مسمی ننھے کو معہ چوری کے مال کے گرفتار کیا ہے۔ بکتا گنج میں ایک جوہری کو لوٹ لیا گیا تھا

ایک افسانہ

مایا کا جال

زندگی کی آزمائشوں اور نفس و احساس کی فریب کاریوں کا دلچسپ نقشہ

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسدؔ
عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے

کوہ آبو کے ایک غیر آباد حصہ میں ایک مندر ہے اُسکی پشت پر نہایت عالیشان کوٹھری میں ایک ہندو جوگی کئی سال سے رہتا ہے۔ بہت کم باہر نکلتا ہے ہر وقت گیان دھیان اور مالا جاپ سے تعلق رکھتا ہے عمر کچھ زیادہ نہیں ہے لیکن اُسکے بشرے سے دنیا کے رازوں کی آگاہی اور فریبیات سے متنفر ہونے کے آثار ہویدا ہیں۔ جوگی ایک خدا رسیدہ بزرگ سمجھا جاتا ہے۔ اور اُسکے درشن کے لئے دور دور سے مرد اور عورتیں چلی آتی ہیں۔

یہ بھی روایت تھی کہ وہ پیشین گوئی کرنے اور اسرار حیات کو حل کرنے کی بھی بڑی طاقت رکھتا ہے۔ اسکی ریاضت و عبادت اور دن بدن اُسکی قوتیں بہت بڑھی ہوئی تھیں یہی وجہ تھی کہ لوگوں کا اعتقاد روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔

موسم گرما کی ایک شام کا ذکر ہے کہ مندر میں یکے بعد دیگرے چار عورتیں داخل ہوئیں سادھو کی کٹیا کا دروازہ بند تھا اسوجہ سے یہ چار عورتیں درشن کے انتظار میں مندر کے صحن میں جہاں ببول کے درخت نظر آتے تھے بیٹھ گئیں۔ ایک عورت نے دوسری عورت کو دیکھا ہے اور جیسا کہ قاعدہ ہے ان میں بہت جلد گفتگو شروع اور ملاقات قائم ہو گئی۔

سادھو کی کٹیا میں سے سنسکرت پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ چاروں عورتیں مختلف قسم کی باتیں کر رہی تھیں دفعتاً ایک معمر عورت نے کہا "بہنوں بڑی اچھی بات ہوگی کہ اگر ہم سب ملکر اپنی اپنی کہانی سنائیں اور دلی مراد ظاہر کریں۔ پھر "مہاتما" کے پاس چلکر اپنی مشکل حل کرائیں گے۔ چنانچہ چاروں عورتوں نے اپنی اپنی سرگذشت یوں سنائی۔

پہلی عورت کی داستان۔ سب سے کم عمر عورت جمیلی نے کہا کہ بیشک وقت گذارنے کے لئے یہی ہونا چاہئے۔ میں اپنی کہانی شروع کرتی ہوں:-

میرا باپ ملک گجرات کے ایک ساحلی گاؤں "دوس" میں رہتا تھا۔ میرے باپ کا خیال تھا کہ عورت یا لڑکی کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد اور مرحلہ اُسکی شادی ہے۔ معمولی لکھنے پڑھنے سے زیادہ وہ عورتوں کی تعلیم کا قائل نہ تھا۔ میری عمر ابھی ۱۲ برس کی بھی ہوئی تھی کہ میرے شادی یتیم خانہ کے ایک ۱۴ سالہ نوجوان سے کرنے کی تجویز ہوئی۔ اور ۱۳ سال کی عمر میں ہماری شادی کر دی گئی۔ میری ماں کے انتقال کے بعد ہم ایک جگہ رہنے لگے۔ اُف کیا بتاؤں کیسی پرلطف زندگی تھی۔ جب اُسنے پہلی بار میرا بوسہ لیا — اُف میں اُسوقت کی یاد کبھی دل سے بھلا نہیں سکتی میں جب اُس مسرت و الفت کا خیال کرتی ہوں تو اسوقت بھی لرز جاتی ہوں۔ چند مہینہ کی اس زندگی کے بعد میرے باپ نے میرے سوامی کو اعلیٰ تعلیم کیلئے ولایت بھیجدیا۔ چلتے ہوئے اُسنے مجھ سے قسمیں کھائیں کہ برابر خط لکھتا رہونگا اور کبھی نہیں بھولوں گا۔

جانے کے بعد وہ میرے اور باپ کے پاس خط بھیجتا رہا جو بہت امید افزا ہوتے تھے لیکن یکلخت اُسنے خط و کتابت بند کر دی پتاجی نے کئی تار بھیجے مگر کسیکا جواب نہیں آیا۔ چند مہینہ تک ہم اُسکی واپسی سے مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ وہ دن ہے اور آج کا دن میں نے آجتک اپنے پیارے سوامی کی شکل نہیں دیکھی۔ میں نے اپنے دل پر کیسے جبر کیے۔ اس آزمائش میں میں کیسی پوری اتری اور کسقدر الم برداشت کیا۔ اُسکا حال بیان کرنے کا یہ وقت نہیں ہے۔ بس میری آرزو اور دلی مراد یہی ہے کہ اُس سندر سوامی سے ملاقات ہو۔ اے پربھو جی لے میرا پھرے اندر سے کہہ رہا ہے کہ اس سے ضرور ملاقات ہوگی۔ معلوم نہیں کہ یہ جوگی مہاتما اُسکے متعلق کچھ بتا سکیں گے یا نہیں!

پہلی عورت کی بھرائی ہوئی آواز مندر کے درختوں کی سرسراہٹ میں ختم ہو گئی۔

دوسری عورت کی کہانی دینا دیوی دوسری عورت نے کہا کہ بہن تمہاری محبت بھی بس ایک خواب کی طرح تھی جو آیا اور چلا گیا جسکی تعبیر کچھ نہیں ہے بس یہ کہ تم ایک فریب میں تھیں بہرحال میں اپنی کہانی سناتی ہوں۔

میں اپنے ماں باپ کے یہاں ایک بہت بڑے شہر میں رہا کرتی تھی میری پرورش بالکل پرانے طریقہ پر ہوئی تھی۔ پہلے پہل مجھے ایک معمولی مدرسہ میں بٹھایا گیا جہاں مجھے تعلیم ملنی لگی میرے پتا کا خیال تھا کہ عورتوں کو زیادہ تعلیم دے کر انھیں بہت زیادہ آزاد کر دینا ہے دینا تقریباً بے علم رہی دن کو گھر میں پڑی رہتی تھی اور کام کاج میں صرف کرتی تھی۔ سوائے اپنے ماں باپ یا چچا کے چند لڑکوں کے اور کسی کی شکل بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

ایکدن کا ذکر ہے کہ میرے باپ کی ایک نوجوان سے ملاقات ہوگئی جو غیر ملکوں کا سفر کرنے کے بعد آیا تھا اُس کو ان ممالک کی تجارت کا بڑا عملی تجربہ تھا۔ اُسکے خیالات بہت اونچے اور طرز کوہ وانہ مغربی تھا۔ غرض کہ وہ ہر حیثیت سے ایک اعلیٰ ولایق اور خوش باش نوجوان تھا میرے باپ سے اُسنے کاروبار کی شرکت کرنے کیلئے کہا میرے والد کو بھی اسوقت ایک شریک کی ضرورت تھی ایسے تجربہ کار اور لائق آدمی کو شریک بنا لینا بڑی اچھی بات تھی چنانچہ یہ نوجوان میرے پتا کا شریک بن گیا پتاجی کو ملنے جلنے پر معلوم ہوا کہ یہ شخص عورتوں کی نسبت بہت کچھ عجیب و غریب خیالات رکھتا ہے۔ اور بے تکی اندھی و رسمی شادیوں کا زبردست مخالف ہے اور بہت آزاد منش اور آزاد خیال آدمی ہے۔ جو ولایتی تعلیم اور رہائش کا نتیجہ ہے۔

میری عمر اب شادی کے قابل ہو چکی تھی اور میرے پتا نے کئی جگہ بات لگانے کی کوشش کی تھی۔ کوئی لڑکا مجھ سے شادی کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ میں کچھ خوبصورت اور دلکش نہ تھی ایک سیدھی اور معمولی لڑکی تھی۔ بہت دن پریشان ہونے کے بعد میرے باپ نے یہ حال میرے نوجوان شریک سے کہدیا۔ سب کے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جب اُس ولایتی تعلیم یافتہ آزاد خیال نوجوان نے بغیر مجھے دیکھے شادی کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ میرے والد کو بہت حیرت ہوئی لیکن آخرکار ہماری شادی کر دی گئی۔

اسی خوشی میں میرے والد نے ساری دولت و کاروبار جو اپنے نام تھا وہ بھی شریک یعنی اپنے داماد کے حوالے کر دیا۔ جب شب اول ہوئی تو میرے خاوند نے مجھے دیکھ کر نہ تو مایوسی کا اظہار کیا اور نہ نفرت کا میں اُسے دیکھ کر از خود رفتہ ہو گئی۔ وہ چاند کی مانند تھا اور میں اپنے آپ کو دیکھ کر خود ہی شرما رہی تھی۔ کہ تو اُس کے آغوش کی زینت بننے کے لائق مگر میرے خاوند نے بڑے پریم کیساتھ مجھ سے باتیں کیں۔

پھر کیا ہوا! عورتوں نے بڑی فکر مندی کیساتھ چوتھی عورت سے پوچھا"؟

اُسنے کہا کہ ہم ایک چھوٹے سے بنگلہ میں رہنے لگے پہلے پہل وہ مجھ سے بڑا پریم کرتا تھا۔ ہر وقت میرا خیال کرتا تھا۔ قیمتی سے قیمتی ساڑھیاں۔ بڑے بڑے زیورات اور ہر قسم کی گرانقدر چیزیں میرے لئے لاتا تھا۔ اور ہر وقت دلجوئی میں لگا رہتا تھا۔ بس جان چھڑکتا تھا اور میں بھی نہال نہال تھی وہ مجھے اکثر ساتھ لیکر نکلتا تھا اور اچھے طبقوں میں جانے ملنے جلنے کے بہتر طریقہ بتاتا تھا۔ میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اور اب میں نے نکلنا بند کر دیا۔ اب میرا خاوند گھر بہت دیر کرکے آتا تھا پہلے تو میں نے کچھ زیادہ توجہ نہ دی لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد مجھے یہ چیز کھٹکی اور ناگوار معلوم ہونے لگی اب انہوں نے نہ صرف مجھے بھلا دیا تھا بلکہ اپنی بچی کی طرف سے بھی لاپرواہ ہو گئے۔ گویا اُن کا اُس سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ اس چیز نے مجھے بڑا صدمہ دیا

ایک دن میرا سوامی بہت سویرے آگیا اور اسنے کہا کہ میرے باپ بہت سخت بیمار ہیں میں اپنے وطن جاتا ہوں۔ آجتک اُسنے اپنے ماں باپ کا حال نہیں بتلایا تھا اس چیز نے ہمیں فکر میں ڈالا۔ مگر خیر وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں جاتے ہی خط لکھونگا آجتک اُسکا خط نہ آیا اور میں آجتک سوگ کی زندگی....... بسر کر رہی ہوں لڑکی مر گئی۔ پرماتما کرے یہ مہاتما جی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں کہ اصل بات کیا ہے

دینا کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے مگر اُسنے انھیں پی کر درختوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

تیسری کا قصہ۔ تھوڑی دیر تک ایک سکون مطلق طاری رہا آخر چندا نے جو........ سب سے زیادہ حسین تھی اسطرح طلسم خاموشی کو توڑا:-

"آپ دو تو بدقسمتی کا شکار ہوئی ہیں۔ لیکن میں کسی پر الزام نہیں رکھتی میں اپنی قسمت کی خود ہی ذمہ دار ہوں۔ میری شادی ایک معمر آدمی کے ساتھ ہوئی سوائے اسکے اور کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ موتیوں کا سوداگر ہے بڑا ہی امیر ہے اور اسکا کوئی رشتہ دار زندہ نہیں ہے جو اکثر اپنے کاروبار کے سلسلہ میں پیرس جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ پیرس میرے لئے ایک نئی زندگی کا آغاز اور نئی دنیا تھی۔ اسکی خوبصورت عمارتیں۔ دلکش اور نفیس بازار۔ خوبصورت عورتیں۔ بال۔ قہوے خانے ہوٹل حمام کتب خانہ وغیرہ ایسی جاذب نظر چیزیں تھیں جنہوں نے میرا دل موہ لیا

ہم ایک بہت قیمتی ہوٹل "رود لے پیاسے" میں رہتے تھے اور ویسے کے ہال میں اکثر کھانا کھایا کرتے تھے۔ ہم کو یہاں رہتے ہوئے بہت کافی عرصہ ہوا اس اثنا میں میں نے...... دیکھا کہ میرا خاوند بہت دیر سے گھر آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک دوغلی زندگی بسر کر رہا ہے یعنی کسی اور عورت سے اُسکا تعلق ہے۔

ایک دن ہم ایک ہوٹل میں بیٹھے تھے کہ ایک نوکر نے ایک خط لاکر پیش کیا۔ میرے خاوند نے وہ خط پڑھا اور اسکے چہرے کا رنگ بدل گیا چہرے پر مردنی کے آثار چھا گئے فوراً اُٹھا اور یہ کہہ کر کہ میں ابھی آدھ گھنٹہ میں آتا ہوں وہ تیزی سے باہر نکل گیا وہ دن اور آجکا دن میں نے اُسکی شکل نہیں دیکھی۔

کیفے میں ایک مہمان کے بعد دوسرا مہمان آرہا تھا اور کھا پی کر چلا جاتا تھا۔ مجھے گھنٹہ بھر سے زیادہ ہو گیا سوامی واپس نہیں آیا۔ اب مجھے یہ پریشانی ہوئی کہ میں کیفے کا بل کیونکر ادا کروں۔ میں نے اپنا ہینڈ بیگ کھولا اسمیں چند آنوں سے زیادہ نہ نکلے۔ ہکا بکا رہ گئی۔ یہاں پر کوئی دوست یا شناسا بھی نہیں تھا کہ روپیہ لے کر بل ادا کر سکتی۔ میں اسی کشمکش و پیچ میں تھی کہ برابر کی میز پر سے ایک نوجوان اُٹھ کر آیا اور اُس نے بڑی نرمی کے ساتھ مجھ سے کہا کہ اگر بل ادا کرنے کے لئے آپ کے پاس اس وقت روپیہ نہ ہو تو میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے میں نے بڑی مشکل سے اُسکا پیشکش قبول کیا۔ اور بے حد شکریہ ادا کیا۔

بل کے دام ادا کر دینے کے بعد ہم دونوں کیفے سے نکلے اور اس اثنا میں ہماری ان کی خوب باتیں ہوتی رہیں میں نے کئی روز تک اپنے خاوند کا انتظار کیا اس عرصہ میں مجھے اس نوجوان سے محبت ہو گئی اور وہ بھی مجھے دل و جان سے چاہنے لگا۔ نتیجہ یہ کہ میں اُسکے ساتھ بھاگ نکلی اور ہم اب مصر پہنچے اور ہم نے قاہرہ میں دریائے نیل کے کنارے ایک بنگلہ کرایہ پر لیکر وہاں پر رہنا شروع کر دیا۔ اور کچھ عرصہ تک عیش کرتے رہے گو یہ نوجوان مجھ سے از حد محبت کرتا تھا لیکن محبت کی شدت کے ساتھ وہ بڑا شکی بھی تھا۔ میری نگرانی کرتا رہتا تھا اور ہر وقت مجھے اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ ایک دن جبکہ وہ گیا ہوا تھا میں تنہا گھر سے نکلی اور ایک دوست کے یہاں جو عرصہ سے مقیم تھا ملنے کے لئے گئی اپنے پیچھے ایک خط لکھ کر رکھ گئی جسمیں تحریر کر دیا تھا کہ میں ایک قدیم دوست سے ملنے جا رہی ہوں۔ تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گی جب میں واپس آئی تو ہمارے عرب ملازم نے بتایا کہ میرا خاوند واپس آیا تھا اُسنے میرا خط پڑھ کر بہت طیش کا اظہار کیا۔ پھر وہ گھر سے چلا گیا اُسکے بعد وہ مجھے کبھی نہ دکھائی دیا

اب میرے لئے سوائے اسکے کوئی چارہ نہ تھا کہ ہندوستان واپس آجاؤں چنانچہ میں ہندوستان واپس چلی آئی۔

میرے والدین کا انتقال ہو چکا تھا لیکن ایک بہت بڑی املاک روپیہ میرے نام چھوڑ گئے تھے جسپر میں گذارا کر رہی ہوں۔ لیکن ایک مرد کی محبت سے محروم ہونے کے باعث دنیا میرے لئے ایک مستقل جہنم بنی ہوئی ہے میری زندگی کا نور ختم ہو گیا ہے اور مستقبل تاریک ہے۔ حسینہ کی آواز جو باریک اور صاف سنائی دے رہی تھی وہ بھری اور مضمحل ہو گئی۔

چوتھی عورت کا فسانہ۔ چوتھی عورت جو سب سے زیادہ عمر کی تھی کہنا شروع کیا:-

میں ایک مشہور رقاصہ کی لڑکی ہوں مجھے اپنے بوڑھے استاد جی کے سوا کسی سے بولنے چالنے کی اجازت نہ تھی ہر وقت ناچنا گانا سیکھنے میں لگی رہتی تھی میری ماں نے جب کہ میری عمر ۱۴ سال کی ہو چکی تھی میرے لئے مختلف مردوں سے سودا کرنا شروع کر دیا۔ لیکن مجھے اس گناہ کی زندگی سے قطعی نفرت تھی۔ (باقی بر صفحہ ۸ کالم ایک)

مہاتما گاندھی کی رہائی کے تفصیلی حالات

پرن کٹی پر ایک نظر

پونہ ۲۳ راگست۔ اسوقت مہاتما گاندھی پرن کٹی کے اُسی برآمدہ میں آرام فرما رہے ہیں۔ جہاں انہوں نے ۲۱ دن کا برت رکھا تھا۔ آپ کے پاس میرا بہن، اور ڈاکٹر دلشا آپ کی خبرگیری کے لئے موجود ہیں۔ شریمتی کستورا بائی بھی وہیں موجود ہیں۔ مسٹر ماتھر داس ترکم جی گیٹ پر متعین ہیں تاکہ مہاتما گاندھی کے آرام میں کوئی خلل انداز نہ ہونے پائے مہاتما گاندھی کی اچانک رہائی آپ کے احباب کے لئے باعث حیرت ثابت ہوئی ہے۔ اسکا علم صرف مسٹر اینڈریوز کو ہوا۔ جو اسوقت کمرے میں موجود تھے۔ جب سول سرجن رہائی کی خبر لایا۔ ہسپتال والوں کے اس مشورہ کے مطابق کہ مہاتما جی کو برت ہسپتال میں توڑنا چاہئے تاکہ انہیں تقویت کی چیزیں دی جاسکیں۔ وہیں سنگترے کا رس نکالا گیا جب مسٹر اینڈریوز نے رس کا برتن اُن کی طرف بڑھایا تو انہوں نے اشارہ کیا کہ وہ پہلے دعا مانگنا چاہتے ہیں اس دعا میں مسٹر اینڈریوز بھی شامل تھے۔ اس کے بعد انہیں سٹریچر پر ڈالکر مریضوں کی موٹر تک لیجایا گیا۔ مسٹر اینڈریوز مہاتما گاندھی کے ساتھ اور سی، آئی، ڈی کا انسپکٹر جو ہسپتال میں متعین تھا ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا اور موٹر نہایت دھیمی رفتار سے روانہ ہوئی۔ جس سے ایک میل کا فاصلہ ۲۰ منٹ میں طے ہوا۔ راستہ میں مسز گاندھی اتفاق سے ایک موٹر میں ہسپتال آ رہی تھیں مل گئیں۔ انسپکٹر نے انھیں بلاکر مطلع کردیا کہ مہاتما جی کو رہا کردیا گیا ہے۔ اور وہ انھیں پرن کٹی لیے جارہے ہیں۔ چنانچہ شریمتی کستوری بائی آگے روانہ ہوگئیں تاکہ پرن کٹی میں اُن کے لئے پہلے انتظام کرچھوڑیں۔ چنانچہ پرن کٹی کے دروازہ پر میرا بہن۔ مسز کستورا بائی اور لیڈی ٹھاکرسی کو منتظر پایا گیا۔ مہاتما گاندھی نے دوران سفر میں بہت کم باتیں کیں لیکن پرن کٹی میں پہونچکر دس منٹ کے بعد دھیمی اور نحیف آواز میں میرا بہن سے گفتگو کرتے رہے ڈاکٹر ونشا نہ کو ٹیلیفون پر طلب کیا گیا آج شب غالباً کسی اور ماہر ڈاکٹر کو بھی بلالیا ہے۔

پرن کٹی میں پھر مہاتما جی نے سنگترے کا رس پیا۔ گذشتہ شب قے کی وجہ سے اُن کی حالت تشویشناک ہوگئی تھی لیکن اس سے درا اصل فائدہ ہوا۔ انہیں ہسپتال میں رات بھر اچھی طرح نیند آئی۔ اسوقت انھیں جسم کے کسی حصہ میں درد نہیں معلوم ہوتا۔ اور اُن کی حالت بہت بہتر ہے مسٹر اینڈریوز نے اُن کی پرن کٹی میں بخیریت پہنچ جانے کی اطلاع ہوم سکریٹری حکومت بمبئی کو دیدی ہے شہر میں طاعون کی شکایت کی وجہ سے مسٹر اینڈریوز نے بھی طاعون کا ٹیکہ لگوالیا ہے اور اسوقت انھیں خفیف سی حرارت ہو رہی ہے۔

(ا۔پ)

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں فرقہ پرستی کا مظاہرہ

سرآیر اور ہندوستانی اصلاحات کے مباحث

بمبئی ۲۸ راگست۔ کانٹے وردی نامی جہاز سے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے ہندوستانی مندوبین کا ایک قافلہ واپس آگیا ہے۔ ممتاز لوگوں میں سرسی پی راما سوامی آئر۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس۔ سر مرزا محمد اسمٰعیل۔ سر کرشنا چارٹر۔ سر لیاقت حیات خاں۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ مسٹر اے ایچ غزنوی اور بھائی پرمانند ہیں۔

سرآیر۔ سرسی۔پی۔آئر نے کہا کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے جو کام کئے ہیں انپر قطعی طور پر ابھی کوئی رائے نہیں دیجاسکتی۔ مگر آپ نے یہ فرمایا کہ سر سموئیل ہور قرطاس ابیض کی اہم اور بیشتر تجاویز کو جائنٹ سلیکٹ کمیٹی اور پارلیمنٹری سے پاس کرانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ فیڈریشن اور مرکزی ذمہ داری کا معاملہ بھی وہ طے کرالیں گے۔ آپنے اس امر پر اظہار ملال کیا کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے آخری جلسوں میں فرقہ وار ذہنیت کے لئے مظاہرے کئے گئے۔ اگر سب لوگ اتفاق سے رہتے تو قرطاس ابیض کی تجاویز کو منظور کرنے میں بڑی حدتک کامیابی ہوجاتی۔

مسٹر غزنوی۔ مسٹر اے ایچ غزنوی نے فرمایا کہ میں اپنے اہل ملک اور بالخصوص اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے ایک زبردست پیام امید لیکر آیا ہوں اب مسلمان مستقبل کو بہت زیادہ حوصلہ اور شاندار دیکھ سکتے ہیں انھیں مایوس نہیں ہونا چاہئے آپنے فرمایا کہ گو بہت سے اختلافی اور نزاعی مناظر کمیٹی میں پیش آئے لیکن ان جلسوں سے یہ فائدہ ہوا کہ بہت سے ایسے مسائل جو تاریکی میں رہ جاتے صاف ہوگئے آپنے اس امر پر اظہار کیا کہ فرقہ وارانہ تنازعات کو جائنٹ کمیٹی میں پھر لایا گیا۔ حالانکہ برطانوی حل اسے طے کرچکا ہے۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ آپنے سر سموئیل ہور کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ میں ذاتی طور پر ہندو مسلمانوں کے کسی نئے سمجھوتہ ہوجانیکو برا نہیں سمجھتا۔ لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ "برطانوی حل" کو ترمیم و تنسیخ کرنے کی اسوقت کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں دس سال تک اس میثاق و حل کے کام کو دیکھتے رہنا چاہئے آپنے یہ بھی فرمایا کہ حکومت ملک معظم کی طرف سے اس حل کی ترمیم کا کوئی امکان نہیں پایا جاتا۔ آپنے جائنٹ کمیٹی کی تعریف کی۔

سر لیاقت حیات خاں۔ آپنے فرمایا کہ مجھے جائنٹ کمیٹی کے ارکان اور ان کے طریقہ کار سے بالکل اتفاق ہے۔ مندوبین ہند کے ساتھ بہت اچھا رویہ رہا ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہمیں امید رکھنا چاہئے کہ وزیر ہند اور لارڈ ولنگڈن جیسے محبان ہند اپنی دانشمندی سے ہندوستان کا کام بحسن و خوبی انجام دیں گے۔ آپنے فرمایا کہ ایوان والیان ریاست کی طرف سے جو مندوبین گئے تھے

مسٹر ڈی۔ برلا کا بیان

مہاتما گاندھی کی خدمات کا اعتراف

نئی دہلی۔ ۲۲ راگست۔ مسٹر جی، ڈی برلا نے ذیل کا بیان برائے اشاعت دیا ہے:۔

آج مہاتما گاندھی کے برت کا ساتواں دن ہے پبلک کی آنکھیں سول ہسپتال پر لگی ہوئی ہیں تمام اہل ہند عموماً اور وہ اشخاص جو ہریجنوں کی بہبودی کے لئے کوشاں ہیں۔ خصوصاً اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ مہاتما جی کی مساعی جمیلہ سے اس تحریک نے خاصہ اثر کیا ہے۔ یہ کام جو سالہا سال میں پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکتا تھا مہاتما جی نے اُسکو ایک قلیل عرصہ میں نہایت کامیابی کیساتھ بہت حدتک مکمل کردیا ہے ان حالات کے ماتحت اگر گورنمنٹ گاندھی جی اس کام کی تکمیل سے ادکے تو وہ ہندو قوم کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔ حکومت نے بذریعہ اعلان جن مراعات کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ مہاتما جی کو دیدی جائینگی میرے خیال میں وہ بالکل کافی نہیں۔ صرف مسئلہ خط و کتابت کو لے لیجئے جس کو حکومت نے محدود کردیا ہے آگے مہاتما جی کو ہر امر کے متعلق اطلاع دی جاتی تھی اور اُن کے مشورہ سے بہت سے نقصانات کا احتمال ہے اور بعینہ یہی حالت ملاقاتوں کے متعلق ہے جن کو حکومت کی طرف سے دار و کردیا گیا ہے مجھے امید ہے کہ حکومت لوگوں کی بے اطمینانی سے متاثر ہوکر گاندھی جی کے جائز مطالبات پورے کرے گی

اُدھر ۲۰ راگست حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ سے سونے کی برآمد کی اجازت دیدے۔ سونا شاہی ٹکسال میں بھیجا جائیگا۔ محکمہ مالیات بذات خود ریاستہائے متحدہ سے سونا نہیں خریدیگا۔ بلکہ اُسے فائدہ سے فروخت کریگا

گاندھی جی کے نو مشہور برت

(۱) ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء جنوبی افریقہ میں ستیہ آگرہ جاری کیا بہت سے آدمی جیلوں میں گئے ہیں۔ تین آدمیوں نے معافی مانگی۔ تو انہوں نے ۳ روز کا برت رکھا

(۲) اکتوبر ۱۹۱۸ء۔ احمد آباد کے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کیلئے مہاتما جی نے ہڑتال کرائی۔ مہاتما نے انہیں اپنے ارادوں پر مضبوط رہنے کے لئے چار روز کا برت رکھا

(۳) ۱۸ نومبر ۱۹۲۱ء پہلی تحریک عدم تعاون میں بمبئی میں فساد ہوگیا۔ مہاتما جی نے اعلان کیا کہ جب تک لوگ فساد بند نہ کریں گے میں کچھ نہ کھاؤں گا۔

(۴) ۵ رفروری ۱۹۲۲ء عدم تعاون کے دوران میں باردولی میں ستیہ گرہ ہونے والا تھا کہ چوراچوری میں فساد ہوگیا مہاتما جی نے ۵ روز کا برت رکھا

(۵) ۱۸ راپریل ۱۹۲۴ء فسادات کوہاٹ کے بعد دہلی میں ۲۱ روز کا برت رکھا۔ آپ مولانا محمد علی مکان پر مقیم رہے

(۶) ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کمیونل اوارڈ میں ترمیم کرانے کے لئے یرودا جیل میں مرجانے تک برت رکھا۔ مگر ۹ دن کے بعد گورنمنٹ جھک گئی اور برت کھل گیا۔

(۷) ۴ نومبر ۱۹۳۲ء اپنے ایک ساتھی سینا پتی بابت سے جنہوں نے رتناگری جیل میں برت رکھا تھا۔ ہمدردی کے طور پر تین دن کا برت یرودا جیل میں رکھا۔

(۸) ۸ مئی ۱۹۳۳ء اچھوت ادہار کے سلسلہ میں ۸ مئی کو اکیس روز کا برت رکھا۔ گورنمنٹ نے انھیں رہا کردیا اور پرن کٹی میں یہ برت سرانجام پایا۔

(۹) ۱۶ راگست ۱۹۳۳ء اچھوت ادہار کے سلسلہ میں کام کرنے کی اجازت لینے کے لئے یرودا جیل میں برت رکھا جس نے سارے ملک میں ہیجان برپا کردیا ۱۰ اور ۲۳ راگست کو حکومت نے رہا کردیا۔

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہوجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہوجاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:۔

کملا سوپ — چمبیلی سے تیار کیا گیا | پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — یونڈر سے تیار کیا گیا | لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ ۔ کانپور

ہندوستان اور جاپان
تجارتی گفت وشنید کی تیاریاں
جاپان کے نمایندوں کے نام

شملہ ۱۹ اگست - جاپانی قنصل جنرل مقیم شملہ نے آج ان جاپانی ڈیلی گیٹوں کے نام برائے اشاعت پریس کو بھیجدیئے ہیں - جو کہ حکومت ہند کے نمایندوں سے ہندوستانی اور جاپان کے تجارتی تعلقات کے متعلق گفت وشنید کرنے کے لئے شملہ آئیں گے - ان ڈیلی گیٹوں کے نام حسب ذیل ہیں :-

ای ایکو سیٹوز و سوڈا سفیر دوزیر - مسٹر سوسو سوترا او ڈائرکٹر بیرونی تجارتی بیورو محکمہ تجارت وصنعت وحرفت - مسٹر میا کے قنصل جنرل - ڈپٹی کو سولیسر چیف کسٹم ڈیوٹی بیورو آف ریونیو محکمہ مالیات - مسٹر ایم ہارا قنصل مسٹر ایس تموشیما سکریٹری محکمہ سفارت - مسٹر کے یوشیدا سکریٹری محکمہ امور خارجہ - مسٹر ایم - ایم - یشدی سکریٹری محکمہ تجارت وصنعت - مسٹر ایس ہوچی روئی وائس قنصل مسٹر اے کو دکی وائس قنصل -

صنعتی مفاد کے نمایندے

مسٹر ہیز دکوراٹا ہیڈ ڈائرکٹر ڈائی نپن کاٹن اینڈ اسپننگ کمپنی - مسٹر آئی کو اکوچی سکریٹری جاپان کاٹن اسپنرس ایسوسی ایشن لمیٹڈ - مسٹر کے سی اد اوبر کنس منیجر لوڈ وگا وا منیگری آف کانیگفوجی -

مندرجہ ذیل اصحاب کاٹن اسپنرس کے نمایندے ہونگے مسٹر جولی آٹو پریذیڈنٹ اٹو جو اینڈ کمپنی وسابق پریذیڈنٹ کاٹن ٹیکسٹائل اکسپرٹ ایسوسی ایشن ایے الف اینڈ کمپنی پریذیڈنٹ آف کاٹن ٹیکسٹائل ایکسپرٹ ایسوسی ایشن - مسٹر والی کونی ٹمسو چیف آف کاٹن ٹیکسٹائل سکشن - ٹوبیو منکا اینڈ کمپنی - مسٹر ایس باٹسو کی چیف آف کاٹن ٹیکسٹائل سکشن بھان منکا اینڈ کمپنی اور مسٹر ایم نکادو منیجر بمبئی برانچ آف کروشو کمپنی - سوتی پارچہ کی برآمد کرنے والوں کے نمایندوں کے نام حسب ذیل ہیں :-

مسٹر ایس کامیا چیف آف بلانگ سکیشن آف نکاسی ڈانگسیل - مسٹر آئی - تنتی پریزیڈنٹ انٹرو جاپانی کمرشل میوزیم کلکتہ - مسٹر والی نہادکا پریذیڈنٹ اوساکا کمرشل میوزیم - مسٹر ایم سینڈا پریذیڈنٹ سینڈا اینڈ کمپنی مسٹر ٹی یسسکورا منیجنگ ڈائرکٹر ٹوبولوڈر کاٹن مل بمبئی ان صنعتی نمایندوں میں مسٹر کے کوراٹا مسٹر سی آٹو اور مسٹر ایم سینڈا سرکاری ڈیلی گیٹوں کے مشیر مقرر ہوئے ہیں - سرکاری ڈیلی گیٹ ۱۰ ستمبر کو شملہ پہونچ جائیں گے - یہ لوگ کلکتہ کے راستہ سے آئیں گے صنعتی مفاد کے نمایندے ۱۲ ستمبر کو بمبئی پہونچ جائیں گے اور سرکاری ڈیلی گیٹوں کی آمد کے چند دن کے بعد یہ ڈیلی گیٹ شملہ کو روانہ ہوجائیں گے -

حکومت اور گاندھی جی میں صلح کی گفت وشنید
کیا کوئی نیا معاہدہ صلح ہونے والا ہے

شملہ ۲۴ اگست - حکومت ہند کے سرکاری حلقوں کو گاندھی جی کی رہائی کی اطلاع تو نہ تھی کیونکہ حکومت بمبئی اور وزیر ہند کو براہ راست پیام رسانی کی سہولت حاصل ہے اسلئے انہوں نے بالا بالا حکومت ہند سے گاندھی جی کی رہائی کی منظوری حاصل کرلی اور اسوجہ سے حکومت ہند کو پتہ نہ چلیگا وائسرائے اور آپ کے کابینہ کا جلسہ ہوا جسمیں گاندھی جی کی رہائی اور آیندہ پروگرام کے متعلق بحث ہوتی رہی معلوم ہوا ہے کہ حکومت اب اس چیز سے بیزار ہوگئی ہے کہ گاہے گاندھی جی کو رہا کرے گاہے گرفتار کرے اب وہ اس فکر میں ہے کہ کسی طرح گاندھی جی سے ایک سمجھوتہ کرلے اور اگر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جاسکے تو آپ کو پھر جیل میں ایک شاہی اسیر کی حیثیت سے بند کردے اور اچھوتوں کی تحریک کے لئے انہیں پوری آزادی دیدے سی - الیف - اینڈریوز نے حکومت بمبئی سے جو گفت وشنید کی ہے اُسنے صلح جوئی کا میدان بڑی حد تک ہموار کردیا ہے - اور یہ خیال ہے کہ اگر سر تیج بہادر سپرو اور سی - الیف اینڈریوز نے ملکر اس گفت وشنید کو اور زیادہ بہتر حالت میں لانے کی کوشش کی ہے تو ایک اور پیکٹ تیار کیا جائے گا - اور ممکن ہے کہ حکومت اور گاندھی جی میں صلح ہوجائے - ۳۰ اگست کو وائسرائے کے افتتاحی خطبہ سے یہ ظاہر ہوجائے گا کہ حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں کیا کیا جائے گا - بہرکیف یہ یقین ہے کہ ایک باعزت صلح عنقریب ہوجائے گی - اور صلح کی گفت وشنید شروع ہونے والی ہے -

دولت مستقلہ خداداد افغانستان کے
پندرھویں جشن استقلال کی دھوم

کابل کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ گذشتہ ہفتہ افغانستان کا پندرہواں جشن استقلال کابل کی نہایت ہی تزک واحتشام سے منایا گیا - شہر کو وسیع پیمانہ پر سجایا گیا اس موقعہ پر وسیع پیمانہ پر فوجی پریڈ کا بھی مظاہرہ کیا گیا - فوجی کھیل بھی ہوئے جن میں جدید فوجی کالج کے اشاف طلبا فوجی سپاہیوں اور فوجی افسروں نے حصہ لیا - جلالۃ الملک محمد نادر شاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے بر وقت افتتاح نطق ہمایونی ارشاد فرمایا - یہ عالیشان دربار جشن حضوری میں منعقد ہوا جسمیں قبائل کے سردار - افغانی سرداران ارکان افسران اعلیٰ - نمایندگان وزرا اور دیگر حکومتوں کے سفیر اور قونصل شامل ہوئے - شاہ افغانستان نے شاہی تخت سے ایک پُر از جذبات تقریر کرتے ہوئے افغانستان میں تعلیم اور کفایت شعاری کی تلقین کی آپنے افغان نوجوانوں کے لئے جدید طریقہ تعلیم کی زبردست سفارش کی اور فرمایا کہ جدید طریق تعلیم سے وہ ملک کے ذرائع آمدنی میں اضافہ کرسکتے ہیں اور ملک کی زراعت صنعت اور تجارت کو بہتر بناسکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہماری طاقت کا راز باہمی اتحاد میں ہے ہمیں اپنے مذہب اور قربانی کے جذبہ پر یقین رکھنا چاہئے -

حکومت برطانیہ ذمہ داری لے
گوروں اور دیگر فوجی افسروں کے پنشنوں کے متعلق تشویش
کانگریس کی اگر حکومت ہوگی تو کیا ہوگا

لندن ۲۴ اگست : ایک ہندوستانی ڈیفنس لیگ نے ایک بیان شایع کیا ہے جس پر سر کلاڈ جیکب اور دیگر فوجی افسران کے دستخط ہیں - اسمیں سر سمول ہور کے اُس بیان کا تذکرہ ہے جو ۲۶ نومبر ۱۹۳۱ء کو آپ نے دیا تھا - اسمیں اقرار کیا گیا تھا کہ ہندوستانی فوج کے برطانی سپاہیوں اور افسران کی پنشنوں اور اُن کی بیواؤں اور یتیموں کی امداد کی ذمہ داری حکومت برطانیہ پر ہے - اور یہ اُسوقت تک جاری رہے گی کہ جب تک ہندوستان کی نئی حکومت اس بار امانت کو اُٹھانے کے لئے خود کو تیار نہ پائے -

لیگ نے لکھا ہے کہ انفرادی طور پر ۲۰ ملین پونڈ کی رقم جمع ہوچکی ہے جوان سپاہیوں کے کام کے لئے ہے - لیکن چونکہ کانگریس نے یہ بات قطعی طور پر ظاہر کی ہے کہ اگر وہ ہندوستان میں برسر اقتدار آگئی تو ان سپاہیوں کی امداد کیلئے کوئی ذمہ داری نہیں لے گی - اسوجہ سے یہاں کے برطانوی سپاہیوں اور افسروں میں سخت تشویش پھیل گئی ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ملک معظم کی حکومت اس کی ذمہ داری لے اور گارنٹی کرے کہ وہ ہمیشہ یہ روپیہ ادا کرتی رہے گی لیگ نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ اصلاحات ہند دینے کے لئے ان مطالبات کو پورا کرنے کی ذمہ داری کو ایک شرط بنادیا جائے

گاندھی جی کی صحت کے متعلق اطلاعات

پونہ ۲۴ اگست گاندھی جی کی صحت کا معاینہ کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحبان نے اُن کی صحت کے متعلق حسب ذیل بیان دیا ہے :-

" فاقہ کشی سے وہ بہت نحیف ہوگئے ہیں وزن ۹۲ پونڈ ہے انھیں متلی کی شکایت ہے پھلوں کا رس انکے معدہ میں ٹھیر جاتا ہے صحت کی متعلق کوئی پیچیدگیاں نہیں ہیں - انھیں میں جسمانی و دماغی آرام کی ضرورت ہے ملاقاتیں اور خط وکتابت وغیرہ میں سے اُنہیں کچھ نہیں کرنا چاہئے "

ڈاکٹروں کے بیان کے علاوہ دیگر اطلاعات ہیں کہ گاندھی جی روبصحت ہیں اور اچھے ہوجانیر رس کی بجائے دودھ پینا شروع کریں گے

پچاس سال سے زائد عرصہ سے
دھاری Dhariwal REGISTERED TRADE MARK وال
کے مشہور خالص اُونی کپڑے بنانے والے

کوئٹہ
راولپنڈی
دھاریوال
لاہور
امرتسر
دہلی
آگرہ
کراچی
بمبئی
بنگلور
مدراس

تمام بڑے بڑے شہروں میں ایجنٹیں موجود ہیں

مندرجہ ذیل اشیاء بنائی جاتی ہیں
فلالینس - ورسٹڈز
سرجز - ٹویڈز - پٹو -
اوورکوٹوں کے کپڑے -
چیتل بننے کے دھاگے -
لوئیاں اور کمبل وغیرہ

مندرجہ ذیل اشیاء بنائی جاتی ہیں
سویٹرز - کوٹ
سویٹرز - پل اوورز
جرسیاں مفلر جیکٹ
کن ٹوپ - جرابیں
وغیرہ وغیرہ

نمونہ جات کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸ کو لکھئے

دی دھاری وال وولن ملز
قائم شدہ ۱۸۸۰
پنجاب دھاریوال پنجاب

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی رجسٹرڈ
بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر وکمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے کیلئے مشہور معروف شرطیہ گھٹی دوا ہے - میٹھا ہونیسے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں - سب جگہ عطاروں پنساریوں، دیسی انگریزی دوا فروشوں جنرل مرچنٹوں وکمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو - قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ درجن ۱۲ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن
— نئے سوداگر وایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو،
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر - یو - پی

مایا کا جال

جسے پہلے ہی گھر سے بھاگ نکلی راستہ میں مجھے ایک بوڑھا فقیر ملا جس نے مجھے اپنی بیٹی بنا لیا اور ہم ایک دریا کے کنارے جھونپڑی میں رہنے لگے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد اس فقیر کا انتقال ہو گیا۔ اور میں تنہائی میں رہنے لگی۔ لیکن میرا دل آبادیوں اور اُن کے گناہوں سے اسقدر متنفر ہو گیا تھا کہ میں بھی راہبانہ زندگی بسر کرنا چاہتی تھی ایک دن کا اتفاق ہے کہ دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک شخص کو ڈوبتے ہوئے دیکھا۔ میں دیوانہ وار پانی میں کود پڑی اور اُس شخص کے بال پکڑ کر بڑی مشکل سے باہر گھسیٹ کر کنارے لائی اور بہت دیر تک میں اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتی رہی۔ کئی دن بعد وہ اپنے اوسانوں میں آ گیا۔

یہ ایک عجیب آدمی تھا۔ چہرے سے وحشت و بخت محنت کے آثار دکھائی دیتے تھے جب کوئی سوال اُس سے کیا جاتا تو وہ کوئی معقول جواب نہ دیتا تھا۔ جب کبھی وہ خاموش بیٹھا ہوتا تو میں دیکھتی کہ اُسکی آنکھوں سے کسی غمناک تصور کی جھلک دکھائی دے رہی ہے۔ اور اُسکی متالم زندگی کا کچھ مطلب نہیں سمجھتی۔ آخر کار اُس نے میری طرف دیکھنا میری آنکھوں اور چہرے کے لوں کو اپنی بڑی بڑی خوب صورت آنکھوں سے دیکھنا شروع کیا۔ میرے زبردست جذبات کا طوفان امنڈتا۔ مگر اظہار جذبات کیلئے الفاظ نہ ملتے۔ ایک دن میں نے گرمجوشی سے اُسکا ہاتھ دبا کر کہا "مجھے اپنا بنا لو" اُس نے بڑی محبت سے میرے ہاتھ کو دبا اور کہا تم نادان ہو مگر بہت نیک۔ تمکو مایوس ہونا پڑیگا۔

دوسرے دن صبح سے وہ غائب ہو گیا۔ میں نے گاؤں میں اُسکی بہت تلاش کی مگر کہیں پتہ نہ چلا اس کی یاد میں روتے روتے آنکھیں سوجا لیں۔ لیکن آنکھوں کا نور میرے دلکا چین کہیں نہ ملا۔ آج تک کسی کی نظر اُس پر نہیں پڑی نہ معلوم وہ کہاں ہے۔ کاش یہ جوگی مجھے بتا دیتا کہ وہ کہاں ہے میں ابھی پہونچوں۔

مایا کا جال چاروں عورتیں سادھو کے پاس پہونچیں اور ہر ایک نے اپنی اپنی کہانی سنائی سادھو بڑے غور سے سنتا رہا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بڑے سوچ بچار میں تھا۔ آخر کار اُسنے ایک سرد آہ بھر کر ان ناواقف عورتوں کو سمجھایا۔ کہ دنیا کچھ نہیں مگر "مایا کا جال" کہ جس میں انسان پھنستے رہتے ہیں۔

اسکے سوا وہ کچھ اور نہیں بتا سکتا تھا۔ نہ ان عورتوں کی تاریک زندگی کو اپنے علم و گیان سے منور کر سکا مگر وہ کسطرح کر سکتا تھا وہ خود مایا کے جال کا شکار رہ چکا تھا۔ عورتیں بڑی پریشان بہت منفعل متعجب اور مایوس ہو کر گھر چلی گئیں کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ شخص جسکی تلاش میں وہ سرگرداں تھیں وہی سادھو ہے یہی ایک شخص ہر جوان سے مایا کے جال میں پھنسا کر خود نکل گیا مگر ان عورتوں کو ابتک اس جال میں تڑپتا دیکھ رہا ہے!!

بحکم جناب بابو رادا کشن چودہری منصف صاحب بہادر باختیار خفیفہ اکبر پور بمقام کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۴۵ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت خفیفہ اکبر پور مقام کانپور

چوبے رورت ولد چوبے کرپا شنکر برہمن ساکن بھوان پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعی

بنام منا صاحب ولد مادل قوم فقیر ساکن بھوان پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور حال مقیم موسی نگر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ -/-/۹۹ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء وقت دس بجدن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کی مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم
منصرم عدالت

(مہر عدالت)

بحکم خان بہادر مولوی محمد ضیاء الحسن صاحب سکنڈ ادیشنل جج کانپور

مقدمہ متفرقہ نمبر ۹۲ سنہ ۱۹۳۳ء

محمد شفیع بخش ولد الٰہی بخش و علی محمد ولد جان محمد اقوام شیخ ساکنان محلہ طلاق محل شہر کانپور — سائلان

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سائلان نے عدالت ہذا میں درخواست اجازت فروختگی مکان موقوفہ حسب شرع محمدی گذرانی ہے۔ لہذا جس کسی کو درخواست مذکور کے متعلق کوئی عذر ہو وہ روبرو عدالت ہذا حاضر ہو کر تاریخ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء پیش کرے۔ المرقوم ۲۳ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

حدود اربعہ مکان نمبر ۶۶/۹۹ سابق واقع گھسیار منڈی شہر کانپور

شرق — دیوار و حجر مکان ہذا بعدہ مکان رام پرشاد۔ رام لال۔

غرب — دیوار و حجر مکان ہذا بعدہ مکان نرائن بنو

جنوب — دیوار و حجر مکان ہذا بعدہ مکان کنذہی۔ کیدار

شمال — تین درکا دالان چوبی معہ چبوترہ بعدہ نالی و سڑک سرکاری

(مہر عدالت)

کاشغر میں ترکی کمانڈر تیمور سنگ کی شہادت

سر تن سے جدا کرکے کاشغر کے بازاروں میں نمائش، باہمی نااتفاقی کا حشر

شملہ ۲۴ اگست ایک سرکاری اطلاع میں تحریر تحریر کیا گیا ہے کہ کاشغر سے آمدہ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کرغیزوں کے لیڈر عثمان علی ترکی کمانڈر تیمور کی دعوت پر جدید شہر کاشغر میں تنگن لیڈر ماچانگ سانگ پر حملہ کرنے اور اُسے اسلحہ سے دست بردار کرلے کے ارادے سے ایک زبردست فوج کے ساتھ کاشغر واپس آئے لیکن تیمور نے اُن کے اس مشن میں ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ کرغیزوں نے بھی جب یہ دیکھا کہ تیموری افواج انکا ساتھ نہیں دے رہی ہے تو انھوں نے بھی اپنے اس ارادہ کو ترک کر دیا۔ لیکن تیمور نے اس طرز عمل کو برا منایا۔ چنانچہ اسبارہ میں دونوں افواج میں کچھ تعلقات کشیدہ ہو گئے اور عثمان علی اپنی فوج کو لیکر ۸ اگست کو کاشغر سے رخصت ہو گئے۔ لعدازاں تیمور نے زبردست سے زبردست فوج تیار کی اور اس توقع میں کہ وہ کرغیزوں پہاڑیوں میں پہونچنے سے قبل ہی ان کو سلحہ سے دست بردار کر دے اپنی تیار کردہ فوج لیکر ان کا تعاقب کیا۔ ماچانگ سانگ نے جو جدید کاشغر میں موجود تھا۔ ان کی اس عدم موجودگی سے فائدہ اٹھایا اور دوسرے دن صبح کو قدیم کاشغر سے حملہ کرکے اُسے فتح کر لیا تیمور جب عثمان علی کا تعاقب کرنے میں ناکامی کے بعد واپس آئے تو انہیں کیا معلوم تھا کہ جدید کاشغر فتح کر لیا گیا عالم بے خبری میں چلے آ رہے تھے کہ تنگن دستوں نے اُنپر چھاپہ مارا اور اُن کو گرفتار کرکے شہید کر ڈالا۔

اب شہید کی نعش کا سر تن سے جدا کرنے کے بعد اس کی کاشغر کے بازاروں میں نمائش کی جا رہی ہے۔ کاشغر کے جدید و قدیم دونوں شہر تنگن لیڈر ماچان سانگ کے قبضہ میں ہیں یارقند بھی از سر نو فساد ہو گیا ہے جس تفصیلات دستیاب نہیں ہو سکی ہیں۔

ریاست اندور کا ایک مفید قانون

اندور ۲۳ اگست لیجلیٹو کمیٹی نے ایک بل پاس کیا ہے جسکے مطابق کوئی بھی شخص شادی کے موقعہ پر خواہ وہ لڑکے کی ہو یا لڑکی دو سے زیادہ دعوتیں نہیں دے سکیگا اور برات میں ۵۰ سے زیادہ اشخاص شامل نہیں کیے جا سکینگے اُسکے ساتھ کوئی شخص اس سامان کی نمائش نہیں کر سکیگا جو وہ جہیز میں دیا ہے جو شخص خلاف ورزی کریگا اُسے جرمانہ کی سزا دیجائے گی۔

فوجی سپاہیوں کی پنشن کا مسئلہ!

حکومت ہند کا اعلان

شملہ ۲۴ اگست جنگ عظیم میں لڑنے والے ہندوستانی سپاہیوں کی پنشن کے متعلق سرکاری احکام شائع ہوگئے ہیں۔ حکومت نے پنشن کمیٹی کی بہت سی سفارشات منظور کرلی ہیں۔ اور بہت سی نامنظور کر دی ہیں جو سفارشات منظور کرلی گئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

جنگ عظیم میں زخمی ہونے والے ہندوستانی سپاہیوں کو سنہ ۱۹۲۲ء کے قانون کے ماتحت پنشن دی جائے گی بشرطیکہ حکومت کو یہ اطمینان ہوگا کہ درخواست دہندہ جنگ عظیم کے ایام میں لڑتا ہوا مجروح ہوا ہے حکومت درخواست دینے کے لئے تاریخ میں توسیع نہیں کر سکتی تاریخ مقررہ کے بعد جو درخواستیں موصول ہوں گی وہ اس بنا پر نامنظور کر دی جائیں گی کہ اب وقت گذر چکا ہے ان کو غیر سرکاری ملازمت کرنے کی اجازت ہوگی

حکومت اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ آیا لفظ سیاسی بدعنوانی کی تعریف تبدیل ہو سکتی ہے۔ تاکہ اُن لوگوں کو پھر پنشن دی جا سکے جن کی پنشنیں اس بنا پر بند کی جا چکی ہیں حکومت عنقریب ہی اس کے متعلق ایک اعلان شائع کرے گی حکومت بیواؤں کی شادی کے متعلق فوجی حکام کی رائے معلوم کر رہی ہے۔

ایران کی روئی جاپان میں

بمبئی ۲۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ جاپان ہندوستانی روئی کا مقاطعہ کریگا۔ کیونکہ اُسنے اب روئی کا نیا آرڈر نہیں دیا ہے طہران سے ایک جاپانی سوداگر نے ایرانی روئی حال میں بھیجی ہے لیکن بطور تجربہ کے منگائی گئی ہے کیونکہ ایران اور جاپان کی پارچہ بافی کے لئے اتنی روئی مہیا نہیں کر سکتا۔ کرایہ بھی زیادہ لگے گا۔ پی اینڈ او کمپنی نے ایرانی روئی کو کم قیمت پر لیجانے سے انکار کر دیا ہے لیکن جاپانی اباتہ بھی بتا رہے کہ اس قیمت پر جہازی اسباب کی کوشش کیجا رہی کہ طہران سے کراچی تک روئی کم خرچ پر پہنچائی جائے اگر یہ دونوں باتیں طے ہو گئیں تو ایران کی روئی خوب بکے گی کیونکہ

باجلاس جناب سید کشن نرائن صاحب بریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۷۲

بعدالت مال مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

سیٹھ گیا پرشاد نمبردار سندر پور گجین پرگنہ ڈیرا پور — مدعی

بنام تیواری و گلزاری — مدعا علیہم

بنام تیواری ولد تلو و گلزاری ولد بہاری کلوار ساکن سندر پور گجین پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجدن کے بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

(دستخط حاکم عدالت) (مہر عدالت)

پانچ لاثانی چیزیں

لوز نجز ۱/۴
لوشن ۱/۲

امرت دھارا

صابن ۱/۴
مرہم ۱/۱
بام ۲/۱

ہر بال بچوں والے گھر میں سدا موجود رہنی چاہئیں!

ملنے کا پتہ: مینجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

بالشویک رُوس میں فن صحافت کا عروج

نوّے فیصدی باشندے تعلیم یافتہ ہوچکے ہیں

سویٹ روس میں اخبار بینی کا شوق روز بروز بڑھتا چلا جارہا ہے اور اخبار نویسی حیرت انگیز طریقہ پر ترقی کر رہی ہے۔ جنگ عظیم سے پہلے روس میں ۱۰۵۹ اخبارات شائع ہوتے تھے۔ جن کی مجموعی اشاعت ۲۷۰۰۰۰۰ تھی۔ آج سویٹ روس میں کل اخباروں کی تعداد ۴۸۰۰ ہے جن کی اشاعت مضافات میں ۳۸۰۰۰۰۰۰ (تین کروڑ اسّی لاکھ) ہے۔

ان اخبارات میں سے ۱۷۰۰ اخبارات خاص خاص اضلاع کے آرگن ہیں۔ جو ہفتہ میں دو بار شائع ہوتے ہیں ۱۵۶۰ اخبارات ایسے ہیں جو صرف کارخانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن کی اشاعت کے لئے کوئی تاریخ معین نہیں ہے

غیر روسی زبانوں میں جو اخبارات شائع ہوتے ہیں ان کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہے خاص ماسکو میں اخبارات اسی پیمانہ پر فروخت ہوتے ہیں جس پیمانہ اور اندازہ پر روٹیاں فروخت ہوتی ہیں۔ اخبارات کی جدید خریداری مشکل سے منظور ہوتی ہے اور ضروری نہیں کہ ہر درخواست کنندہ کو خریدار بنا لیا جائے۔ اکثر اخبار اور خصوصیت سے "ازویسٹیا" اور "پراودا" کو چار صفحات سے زیادہ کا اخبار شائع کرنا ممنوع ہے۔ ہر اخبار کثیر الاشاعت ہے۔ مذکورۂ بالا اخبار میں سے ہر اخبار کے پڑھنے والے کی تعداد ۱۰۰۰۰۰ ہے۔

اخبار "کرسٹین سکایا" (کاشتکاروں کا آرگن) کے خریدار بیس لاکھ سے زیادہ ہیں۔ ۱۴۱ اخبارات ایسے ہیں کہ جن کے ایک ایک لاکھ پڑھنے والے ہیں۔

روسی اخبارات میں یہ خاص بات ہے کہ وہ آپس میں مقابلہ نہیں کرتے اور نہ خریداری بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ اکثر اخبار تو جدید خریداری سے گھبراتے ہیں۔ روس کے اخباروں میں خانگی معاملات پر کوئی اشارہ نہیں ہوتا۔ فیشن اور سوسائٹی پر بھی کوئی نوٹ نہیں ہوتا۔ اور نہ اسٹاک مارکیٹ کی خبریں ہوتی ہیں خبروں کا انبار اکثر صنعت و حرفت، کاشتکاری غلہ کی پیداوار، کھیت کے متعلق ہوتا ہے۔ چونکہ روس میں سیاسی و اقتصادی اختلاف نہیں ہے اس لئے اخباروں میں اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا جاتا۔

اس وقت ۹۰ فیصدی روسی باشندے تعلیم یافتہ ہوچکے ہیں۔ اور بیس فیصدی کے لئے کوشش برابر جاری ہے۔ (مانچسٹر گارجین)

ریاستوں کی تحفظ کیلئے ایک مسوّدِ قانون

اخبارات کے لئے ایک اور شکنجہ

شملہ ۲۳ اگست۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسمبلی کے گذشتہ موسم خزاں کے اجلاس میں جبکہ آرڈیننس بل زیر بحث تھا۔ اُسوقت یہ فیصلہ کیا گیا کہ سر دست اس دفعہ پر غور نہ کی جائے جسمیں دیسی ریاستوں اور صوبجاتی حکومتوں کو اخبارات کے خلاف تحفظ دینے کا ذکر کیا گیا ہے۔ بلکہ اگر ضرورت پیش آئے تو اسپر پھر کبھی بحث کی جائے

معلوم ہوا ہے کہ حکومت موجودہ سیشن میں ایک بل پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جسمیں دفعہ مذکور بھی شامل ہوگی۔ اس بل میں برطانی ہند کے جتھوں کے دیسی ریاستوں میں داخل ہونے اور ریاستی معاملات میں مداخلت کو روکنے کے لئے بھی کوئی دفعہ رکھی جائے گی۔ جب کشمیر میں ایجی ٹیشن زوروں پر پھیلا ہوا تھا۔ اسوقت یہ محسوس کیا گیا تھا کہ جہاں تک اس معاملہ کا تعلق ہے۔ برطانی ہند کے قانون میں خامی ہے۔ اُسوقت گورنر جنرل کے لئے یہ لازمی ہوگیا تھا کہ وہ ایک اسپیشل آرڈیننس جاری کریں گے۔

بنگال کونسل میں عوام کے ترجمان نہیں ہیں

ساہوکارہ بل پر بحث

کلکتہ ۲۸ اگست۔ کل بنگال کونسل میں ساہوکارہ بل پر بحث ہوئی۔ خان بہادر عزیز الحق نے ہوم ممبر کی اس ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے جسمیں انہوں نے شرح سود میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ فرمایا کہ موجودہ کونسل اس معنی میں عوام کی نمائندہ نہیں ہے۔ جس معنی میں ہونی چاہئے۔ یہاں عوام کے مفاد کا نہیں بلکہ فرقوں کا اور طبقوں کے مفاد کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

صدر نے اسپر اعتراض کیا کہ اور خان بہادر موصوف سے اپنے الفاظ واپس لینے کو کہا۔ کیونکہ اس سے ہاؤس کی توہین ہوتی ہے۔

خان بہادر نے اپنے الفاظ کو واپس لیتے ہوئے کہا کہ میرا ارادہ ہرگز نہ تھا کہ میں ہاؤس کی توہین کروں بلکہ میں واقعات کو پیش کرنا چاہتا تھا۔

بعد ازاں کونسل نے ہوم ممبر کی ترمیم ۱۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۳ ووٹوں سے منظور کرلی۔ اس ترمیم کے مطابق سود پندرہ فیصدی سالانہ تک لیا جاسکیگا۔

آسٹریا کی آزادی ہر قیمت پر برقرار رکھی جائیگی

فوجی وزیر کا اعلان۔ سرحد پر احتیاطی تدابیر

پیرس ۲۷ اگست۔ موسیو ولادیمر نے بیٹ پیرین کے روبرو یہ عزم ظاہر کیا ہے کہ آسٹریا کی آزادی کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائیگا۔ موسیو ولادیمر اس عزم کے ساتھ آسٹرین سرحد پر گئے۔ اور وہاں دفاعی کاروبار کے لئے جو شیڈ بنایا گیا ہے اُسے ملاحظہ کیا اور بیان کیا کہ فرانس کیطرف سے سرحد محفوظ ہو

نوٹس بسماعت بنام فریق ثانی

بکلم جناب محمد ادریس قریشی صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور بنام یا الثالثی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۵۷ نمبر انسالونسی

ایس۔ ایم۔ رشید قوم مسلمان ساکن پرانا توپخانہ بلدار شہر کانپور۔ انسالونٹا

مطلع ہو کہ مذکورہ بالا انسالونٹ نے درخواست دیوالیہ عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کیلئے ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے آج بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

المرقوم ۲۴ اگست ۱۹۳۳ء

آر۔ پی۔ شرما

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

کیا شادیاں نہیں ہونی چاہیئے؟

ناگپور یونیورسٹی یونین کے زیر اہتمام دلچسپ مناظرہ

ناگپور ۲۷ اگست ناگپور یونیورسٹی یونین کے زیر اہتمام اس موضوع پر کہ شادیاں نہیں ہونی چاہیں ایک دلچسپ مناظرہ ہوا۔ فاضل محرک ڈاکٹر جمنا نے اپنی تحریک کی تائید میں فرمایا کہ آجکل اقتصادی تباہی کے دور میں شادی بڑی مہنگی ثابت ہورہی ہے۔ دوسرے یہ کہ آج کل لوگوں کی زندگی میں اسقدر پیچیدگیاں بڑھتی جارہی ہیں کہ لوگ خانگی معاملات کی طرف توجہ نہیں دے سکتے اور تیسرے یہ کہ شادیوں نے ہی دراصل لوگوں میں بد اخلاقی پیدا کی ہے۔ محرک مخالفین نے ایک خاتون مس دوجی گوربھی شامل تھیں جنہوں نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت ہی دراصل کامیابی کا راز ہے اسی کی خاطر انسان جدوجہد کرکے کامیابی حاصل کرتا ہے اس کے علاوہ دیگر مخالفین نے اس امر پر زور دیا کہ شادی مدت ہائے دراز سے رائج ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ وہ سوسائٹی کے انتظام کے لئے بہترین ہے۔

وائسرائے مسلم ارکان اسمبلی سے ملاقات نہ کرسکینگے

۳۰ اگست کے خطبہ میں سرحد کی بمباری پر تبصرہ کیا جائیگا

شملہ ۲۶ اگست۔ سرحد کی بمباری کے متعلق شیخ صادق حسن صاحب ایم، ایل، اے نے وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے جس وفد کی اجازت حاصل کی تھی اور جس وفد کی صدارت مولانا شفیع داؤدی کے ذمہ قرار دی گئی تھی اُس کے سلسلہ میں آج شیخ صاحب موصوف کو وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری نے ایک خط ارسال کیا تھا جسمیں تحریر ہے کہ بعض اشد ضروری مشغولیتوں کے باعث وائسرائے ہند اس وفد کو شرف ملاقات نہیں بخش سکتے

معلوم ہوا ہے کہ ۳۰ اگست کو ہر دو ایوان مقننہ کے سامنے جب وائسرائے کا خطبہ پڑھا جائے گا تو اُسمیں اس موضوع پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اسلئے بہتر ہے کہ ہز اکسیلینسی کے خطبہ کا انتظار کیا جائے اور تمام ارکان اسمبلی اسکو اچھی طرح سمجھ لیں۔ مگر پھر بھی بعض نکات اس قسم کے رہ جائیں گے کہ جن پر تبادلۂ خیالات ضروری سمجھا جائے۔ تو وہ ۳۰ اگست کے بعد ہوسکتا ہے۔

گاندھی جی کی صحت؟

مسٹر اینڈریوز اور سر پٹانی کی گفتگوئیں

پونہ ۲۷ اگست۔ مسٹر گاندھی قابل اطمینان رفتار سے رو بصحت ہیں۔ وہ آج کل دودھ، پھلوں کا رس، اور ترکاریاں اور پھل کھا رہے ہیں۔ ابھی ان کی بھوک معمول کے مطابق نہیں ہوئی ہے۔ اگرچہ دن بدن بڑھتی جارہی ہے کمزوری کے علاوہ انھیں کوئی شکایت نہیں ہے۔ اپنے روزانہ پروگرام پر عملدرآمد کررہے ہیں۔ مسٹر سی۔ ایف۔ اینڈریوز اب تک یہیں مقیم ہیں آپ نے آج صبح مسٹر گاندھی سے مختصراً گفتگو کی۔

آج صبح دس بجے سر پربھاشنکر پٹانی پونا پہنچے آپ ڈیڑھ گھنٹہ تک گاندھی جی سے گفتگو کرتے رہے آپ آج شام کو براستہ بمبئی بھاونگر جا رہے ہیں۔ گاندھی جی نے اپنے ہفتہ وار خاموشی کا برت شروع کردیا ہے۔

بمبئی ۲۶ اگست۔ ہفتہ مختتمہ ۲۶ اگست کو ۹۱۹۳۶۱۱۷ روپیہ کا سونا باہر گیا۔ جب سے انگلستان نے طلائی معیار ترک کیا ہے اسوقت تک ۲۰۹۴۳۲۹۴۷۹ روپیہ کا سونا باہر جاچکا ہے

مسٹر ایم کے اچاریہ نے سمندر پار کرکے دھرم بگاڑ لیا

لندن ۲۶ اگست ایم کے اچاریہ مشہور کٹر ہندو لیڈر جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں شرکت کرنے کے بعد ہندوستان روانہ ہوچکے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ سمندر پار کرکے پراب تو یہ کریں گے اور بارہ روز تک گنگا کے پانی میں نہائیں۔ تب جاکر پاک ہونگے اور جب تک پوتر نہ ہوجائیں گے اپنے گھر نہیں جائینگے

دس لاکھ پونڈ کا سونا دنیا میں اور بڑھ گیا

ریگا کے کانوں سے نئی برآمد

ریگا۔ ۲۶ اگست۔ لینا گولڈ فیلڈ نے یہاں کی کانوں سے بہت سا سونا برآمد کیا تھا۔ جو ماسکو سے برلن روانہ کیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ اس سونے کی قیمت ۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہے

قبل اسکے کہ آپ کوئی بھی نیا شوز خریدیں
فلیکس شوز
کا ملاحظہ کرلیجئے
FLEX
ALL-LEATHER SHOES
آکسفورڈ شوز
4/4 للعہ فی جوڑہ سے لیکر
فل سلیپر
3/12 سے فی جوڑہ سے لیکر
اسکاوٹ شوز
3/12 سے فی جوڑہ سے لیکر
سروس بوٹ
9/12 فی جوڑہ سے لیکر
صرف فلیکس ہی کے شوز اصلی چمڑے کے ہوتے ہیں جو کہ ہندوستان میں ہندوستان کے سب سے عمدہ مال سے ہندوستان ہی کے کاریگر تیار کرتے ہیں
کانپور ایجنٹ:-
مسرس آغا برادرس
کشمیری ہاؤس مسٹن روڈ۔ کانپور
دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ:-
لکھنؤ۔ اٹاوہ۔ فتحپور وغیرہ

باون سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کر چکی ہے کہ مقویات سرتاج جام اجگر نمبرہ گولیاں جس طرح شروع میں تھیں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی سعد کی کمزوری خون ومنی کی خرابی وغیرہ دور کر کے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ لعصہ اسی طرح ملاؤ دواجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت وتندرستی کی لغت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

زندگی کے چھ اصول

سرکاری افسروں کو میسولینی کی ہدایت!

سگنور مسولینی۔ (اٹلی کے ڈکٹیٹر) نے میلان کی فیسٹ پارٹی اور دیگر سرکاری افسران کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں ۶ عنوان کے ماتحت چند ہدایات دی گئی ہیں:-

(۱) رات کو اور دن کو بھی ہوٹلوں اور تھیٹروں میں بہت کم جاؤ۔ (۲) جہاں تک ہو سکے ہر کام کو پاپیادہ سفر کر کے انجام دو۔ اگر موٹر کار پر سفر کرنے کی ضرورت ہو تو صرف موٹر سائکل کا استعمال کرو (۳) ریشمی ٹوپی پہن کر سرکاری تقریبات میں شرکت کرو۔ اور انقلابی طرز کا سیاہ کوٹ پہن کر آیا کرو۔

۴۔ اپنی زندگی کے معیار کو تبدیل نہ کرو۔ اور اس کو ہمیشہ اور سادہ بناوٹ سے پاک رکھو۔

۵۔ اپنے کام کی اوقات کی میں زیادہ رہو۔ اور خواہ کوئی شریف سے شریف انسان بھی تم سے لجاحت سے گفتگو کرنا چاہے تم ہرگز نہ سنو۔

۶۔ دیہات کے مزدوروں کے حلقوں میں ہمیشہ گشت لگاتے رہو۔ اور ان کی نہ صرف اخلاقی امداد بلکہ عملی مدد کرتے رہو۔ خصوصیت سے اس نازک زمانہ میں تمہارا یہی عمل ہونا چاہیے۔

کل سینماؤں کی تعداد

واشنگٹن کے محکمہ تجارت کے شائع کردہ اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۳۲ء میں تمام دنیا کے اندر سینما کی تعداد ۱۱۹۲۴ تھی انمیں سے ۵۵ ۶۹ ۳ بولنے والے سینما تھے۔ سب سے زیادہ سینما یورپ میں ہیں۔ یورپ میں ۳۲۲۶۳ بولنے والے اور ۲۴۰۸۲ خاموش سینما ہیں۔ ممالک متحدہ امریکہ کی نسبت روس میں سب سے زیادہ سینما ہیں۔ امریکہ میں سینماؤں کی تعداد ۱۸۸۰۰ ہے اور روس میں ان کی تعداد ۲۷۵۷۰ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس سیاسی اور تعلیمی پروپیگنڈہ کے لئے سینما کو کس طرح استعمال کر رہا ہے روس کے بعد جرمنی کا نمبر یورپ میں سب سے زیادہ ہے جہاں ۵۰۷۱ سینما ہیں انگلستان میں سینما کی تعداد ۴۹۵۱ ہے۔

(اسٹیٹسمین)

M. Mohd. Mukhtar Husain sahib Munsif, Mirzapur.

SUMMONS FOR DISPOSAL OF SUIT.

(ORDER 5, RULES 1 AND 5)

IN THE COURT OF MUNSIF MIRZAPUR

THE MUNSIF AT MIRAPUR DISTRICT.

Suit No: 131 of 1933.

Mst, Bhojwanti & Mst. Sakkhbi & Mst. Mahdei by caste Jaiswal of Moh. Mozzaffarganj in the city of Mirzapur, *Plaintife.*

Versus.

Mata Prsad and other ... ... *Defendant.*

To Mst Jamna W/o Lala Bachan Ram Jaiswal, dwelling at Malik Street Bari Jiwan Singh No. 35 Calcutta.

Whereas Plaintife has instituted a suit against you for you are hereby summoned to appear in this Court in person or by a pleader duly instructed and able to answer all Material questions relating to the suit, or who shall be accompanied by some person able to answer all such questions on the 8th day of September 1933, at 10 o'clock in the afternoon to answer the claim; and, as the day fixed for your appearance is appointed for the final disposal of the suit, you must be prepared to produce on that day all the witnesses upon whose evidence, and all the documents upon which, you intend to rely in support of your defence.

Take notice that, in default of your appearance on the day beforementioned, the suit will be hered and determined in your absence.

Given under my hand and the seal of the Court, this 22and day of Augest 1933.

(Sd) Sarfarax Ahmad.
For Presiding Officer.
22. 8. 33.

Seal of the Court of Munsif

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے

سوالش کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست وتوانا ہو جاتا ہے! قیمت ۲۴ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی وبیشی بیقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست وتوانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید۔ نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال۔ نالہ شیخ گنج

کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:- اناٹیڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:- جنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور وکلکتانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

Regd. رنگ رنگ

داد کلم رہم

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو اسکے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی چار ۴ ر ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے ۷ ر نمونہ دو آنے ۲ ر جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے۔

دوا کھانے کے پہلے

کھانے کے بعد

جوڑی تاپ

تپ ولرزہ اور تھکاوٹ کی دوا

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو "جوڑی تاپ" ضرور پلائیے اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں اسکے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار

قیمت بڑی شیشی ۱۵ آنہ ڈاک محصول دس آنہ چھوٹی شیشی نو آنہ محصولڈاک سات آنہ،

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈمارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتو حق عزمِ مستقل میں رہے   زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن   ہفتہ وار   سمیع

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸	کان پور چہار شنبہ ۶ ستمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ	نمبر ۳۱

جذبات

(از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری)

غلط ہے یہ نیازِ عشق میرا داستاں تک ہے
مرے سجدوں کا شاہد تیرا سنگِ آستاں تک ہے

سمجھ میں آ نہیں سکتا ترا حسنِ فریب آگیں
تری نیرنگیٔ طرازی جب زمیں سے آسماں تک ہے

نہ پوچھ اے ہمنشیں مجھ سے مری رودادِ ناکامی
وہ بیکس ہوں کہ میری زندگی آہ و فغاں تک ہے

مجھے معلوم ہے انجام اس ذوقِ تجسس کا
کہ خود گم کردۂ منزل جب آئی کارواں تک ہے

اسی کلفت میں غافل عشق کی تعمیر ہوتی ہے
کہ یہ احساسِ الفت بھی مرادِ دہناں تک ہے

خدا جانے کہ کیا انجام ہو میری وفاؤں کا
حسنِ ظن ترا قتل میں میرے امتحاں تک ہے

الٹ کر دیکھ دنیا کے حجاباتِ حقیقت کو
تری تخئیل تو محدود اسی سود و زیاں تک ہے

نظر رکھتی ہے مجھ کو برہمی نظمِ عالم پر
یہ مانا میرے نالوں کی رسائی آسماں تک ہے

مبارک ہو مجھے اخفائے رازِ عشق اے ثاقب
یہ میری بیخودی بس شدتِ دردِ نہاں تک ہے

اظہار عبودیت

(از جناب شفیق صدیقی جونپوری)

یہ گستاخِ کرم اے فضلِ باری
جھکاتا ہے جبینِ شرمساری

تری شانِ کریمی کے تصدق
بڑھاوے آبروئے اشکباری

مجھے آسودگی تو نے عطا کی
بزیرِ سایۂ پروردگاری

نہ جھکتا ہو جو تیرے آستاں پر
وہ سر ہے مستحقِ سنگساری

تری درگاہ میں کرتا رہوں گا
دعا و التجا، فریاد و زاری

نہ دیکھی جائیگی تیرے کرم سے
گنہ گاروں کی رسوائی و خواری

شفیق اِذہب الیٰ بلدِ النبی
لعمری انہ دار القرارِ

اسمبلی میں ہوائی تاخت کے متعلق سوال و جواب

قبائل پر بمباری مقتضیات کے عین مطابق ہے

فوجی سکریٹری مسٹر ٹوٹنہم کے جوابات

شملہ ۴ ستمبر۔ کل شاہ مسعود احمد صاحب نے صوبہ سرحد پر ہوائی تاخت کے متعلق چند سوالات کئے جس پر مسٹر ٹوٹنہم فوجی سکریٹری نے بمباری کی ایک مختصر تاریخ بیان کی اور وائسرائے کی تقریر کی اعادہ کیا۔ اور فرمایا کہ جس وقت بمباری کی گئی تھی تو گاؤں بالکل ویران معلوم ہوتا تھا اور یقین کرنے کی وجہ موجود تھی کہ عورتوں اور بچوں کو محفوظ مقام پر تبدیل کر لیا گیا ہے۔

شاہ مسعود۔ یہ کس طرح معلوم ہوا کہ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا اور ایک زخمی ہوا۔

مسٹر ٹوٹنہم۔ دیہات کے باشندوں نے سیاسی حکام کو اطلاع دی ہے۔

مسٹر صادق حسین۔ کیا ہوائی گولہ باری اسقدر زبردست ہے کہ اسکا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔؟

جواب میں مسٹر ٹوٹنہم نے کہا کہ ہوائی گولہ باری زمینی توپ خانہ سے زیادہ صحیح نشانہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا ممالک متحدہ امریکہ نے حکومت کی بمباری کو منسوخ نہیں کر دیا؟ فوجی سکریٹری نے کہا کہ حکومت امریکہ نے تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں تمام ہوائی تاخت کو ختم کر دینے کی تجویز پیش کی تھی۔ لیکن جب اس کے مشورہ کو قبول نہیں کیا گیا تو پھر اس کی طرف سے ہوائی تاخت کو ختم کر دینے کی تجویز پیش ہوئی۔ یہ معاملہ تخفیف اسلحہ کانفرنس میں پھر بھی پیش ہوگا۔

مسٹر جوشی نے کہا کہ کیا تخفیف اسلحہ کانفرنس کی ناکامی کی ذمہ داری برطانوی رویہ پر نہیں ہے؟ فوجی سکریٹری نے جواب دیا کہ واقعات میں غلط فہمی پھیلائی گئی ہے۔ برطانیہ نے اس کو کامیاب بنانے کیلئے جو کوششیں کیں وہ کسی نے بھی نہیں کیں۔

مسٹر مترا نے کہا کہ کیا یہ قدیم رسم نہیں ہے کہ قبیلہ کسی آدمی کو پناہ دی جائے؟ مسٹر گلینسی نے جواب دیا کہ یہ رسم تمام دنیا میں مروج ہے لیکن بعض اوقات اس رسم کی وجہ سے امن میں خلل پڑتا ہے۔ اور حکومت قبائل کے علاقہ میں امن و امان کے قیام کی ذمہ دار ہے۔ قبائل کے علاقوں میں یہ جذبہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں ان میں جنگ کی آگ نہ بھڑک جائے یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ کسی ملک کو اس کے اس حق سے محروم کر دیا جائے کہ وہ ایسے ذرائع استعمال کرے جن سے جلد اور تھوڑے خرچہ میں امن و امان بحال ہو جائے۔ اگر سرحد پر بمباری نہ کی جاتی تو دوسرا طریقہ یہ تھا کہ فوجی کاروائی اختیار کی جاتی۔ جس سے خرچہ کے علاوہ جانوں کا بھی نقصان ہوتا۔

بنگال میں زراعتی تحقیقاتی کمیٹی کا قیام

کلکتہ ۳۱ اگست۔ بنگال میں ایک زراعتی تحقیقاتی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ وزیر زراعت کو صدر اور ڈائرکٹر محکمہ زراعت کو سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اس تحقیقاتی کمیٹی کے قیام سے غرض و غایت یہ ہے کہ امپریل کونسل آف ایگریکلچر سے تعاون کر کے زراعت اور امراض حیوانات کی وسیع پیمانہ پر تحقیق کی جائے اور امپریل کونسل آف ایگریکلچر اور احاطہ بنگال کی زراعتی تحریکوں میں ایک مضبوط رشتہ قایم ہو جائے۔

حکومت ارجنٹائن نے معاہدہ گندم پر مہر تصدیق ثبت کر دی

لندن ۳۰ اگست۔ ڈاکٹر لی بریٹن نے جو فرانس میں حکومت ارجنٹائن کے سفیر ہیں اور اقتصادی بین الاقوامی وفد ارجنٹائن کے صدر تھے آج معاہدہ گندم پر دستخط ثبت کر دیے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتو حق عزم مستقل ہے ہے · زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۸ | کانپور چہار شنبہ ۶ ستمبر ۱۹۳۳ء | نمبر ۳۱

مدناپور کے کلکٹر کا افسوسناک قتل

مسٹر بی۔ ای برج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کا قتل جس دلیری کے ساتھ ہوا ہے اُسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس سے پیشتر کبھی کوئی قتل اس دلیری کیساتھ نہیں ہوا اور شاید ۲ ستمبر سے پہلے اسکی نظیر نہیں مل سکتی۔ کیونکہ یہ قاتلانہ حملہ ایک بہت بڑے ہجوم کی موجودگی میں دن دہاڑے یعنی ۵ بجے شام کو کیا گیا ہے۔ جو کہ فٹ بال میچ دیکھنے کیلئے جمع تھا۔

مسٹر برج شہر کے فٹ بال کلب کے صدر تھے اور میچ کا انتظام بھی اسی کلب کی زیر نگرانی تھا۔ اور فٹ بال کا میچ پولیس گراؤنڈ میں ٹاؤن کلب اور محمڈن کلب کے درمیان ہونے والا تھا۔ اور میچ کی شرکت کیلئے مسٹر برج تشریف لائے تھے کہ تین بنگالیوں نے ان کے جسم کے مختلف حصوں پر فیر کرنا شروع کر دیئے۔ جسکی وجہ سے مسٹر برج فوراً زمین پر گر کر مر گئے۔

مسٹر برج کے قتل کے بعد اگرچہ قاتلوں نے بھاگنے کی کوشش کی۔ مگر باڈی گارڈ کے پولیس مینوں نے حملہ آوروں میں سے دو کو گولی مار کر گرا دیا۔ جنمیں سے ایک تو فوراً ہی مر گیا۔ اور دوسرا اسپتال جاکر مر گیا جو حملہ آور اسپتال جاکر مرا ہے وہ گرتے ہی باآواز بلند چلایا کہ مجھے قتل کر دو۔ تیسرے حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جو ابھی زندہ ہے زخمی حملہ آوروں کے بیان اسپتال میں قلم بند کر لیے گئے ہیں

آنجہانی مسٹر برناڈ ایڈورڈ جان برج کوئی بارہ سال سے بنگال میں کام کر رہے تھے۔ ایمپل فورتھ کالج یارک شائر کے تعلیم یافتہ تھے آکسفورڈ میں بھی کچھ عرصہ تعلیم پائی تھی۔ آپ زیادہ عرصہ تک بندوبست کے قائم مقام حاکم اعلیٰ رہے اور ۷ دسمبر ۱۹۳۱ء سے مدناپور میں کلکٹر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔

مدناپور کا یہ دہشت انگیز واقعہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس سے قبل غالباً مئی ۱۹۳۲ء میں مسٹر رابرٹ ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کے لوکل بورڈ کے دفتر میں کاغذات پر دستخط کرتے ہوئے گولی کا نشانہ بنائے گئے تھے۔ ان پر چھ گولیاں چار گز کے فاصلہ پر سے برسائی گئی تھیں جس میں سے دو ان کے جسم میں پیوست ہو گئیں اور وہ اسپتال جاکر فوراً فوت ہو گئے۔ ان پر دو شخصوں نے حملہ کیا تھا۔

اس سے ایک سال قبل یعنی ۷ اپریل ۱۹۳۱ء کو مسٹر جیمز پیڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کو گولیوں سے چھلنی کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ وہ ایک مقامی اسکول کا معاینہ کر رہے تھے کہ ان پر حملہ کر دیا گیا اور پانچ چھ گولیاں ان کے جسم پر لگیں اور وہ اسی وقت فوت ہو گئے

مسٹر پیڈی پر بھی بڑے ہجوم کیسامنے حملہ ہوا تھا مگر حملہ آور فرار ہو گئے اور اُن کو کوئی شناخت نہ کر سکا

مدناپور کے ان حالات کی موجودگی میں سال رواں کے آغاز میں ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال نے مدناپور میں مسٹر پیڈی کی یادگار کو بے نقاب کرتے ہوئے جو تقریر کی تھی اس میں فرمایا تھا کہ یہ ضلع حکومت کے لئے ہمیشہ تشویش کا مرکز بنا رہا ہے کیونکہ یہاں برابر شورش قائم رہتی ہے۔ دہشت انگیزی کی رولج اور اور دو مجسٹریٹوں کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی گورنر نے فرمایا تھا کہ مدناپور کی تاریخ بے داغ نہیں ہے ان مجسٹریٹوں کے قتل سے پہلے بھی اس ضلع میں دس سال سے متعدد بار شورشیں ہو چکی ہیں۔ اور قانون کا منظم مقابلہ ہوتا رہا ہے۔ اور گذشتہ تین سال سے تو تشدد آتش زدگی اور قتل کی وارداتیں رونما ہو رہی ہیں حکومت کو دو باتوں کے فیصلہ کرنا ہوگا ایک تو یہ کہ اُسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور حکومت ہرگز ایسا نہیں کر سکتی۔ دوسرے یہ کہ چیلنج قبول کر کے امن و آئین کے قیام میں ساعی ہو بہر حال یہ یقین ہے کہ اس قسم کے قتل و غارت اور تشدد کے واقعات سے ہندوستان کو سوائے نقصان کے فائدہ کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ اور اس شرمناک فعل کا جسقدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے اور ایسے واقعہ پر اگر حکومت اس ضلع کے ساتھ انتہائی سختی کا برتاؤ کرے تو وہ حق بجانب ہوگی۔

ڈاکٹر شفاعت اور مولانا شوکت علی

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے لندن سے واپسی پر مولانا شوکت علی سے ملاقات فرما کر اپنا یہ عندیہ ظاہر کیا ہے کہ تمام مسلم انجمنوں کو توڑ کر صرف مسلم کانفرنس کو تقویت دی جاوے اور اُسکے لئے ہز ہائی نس سر آغا خاں بیس لاکھ روپیہ کا عطیہ دینے کے لئے تیار ہیں ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ صرف مسلم کانفرنس ہی ایسی جماعت ہے کہ جو مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کر سکتی ہے۔ مگر مولانا شوکت علی ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کے اس نظریہ سے قطعاً متفق نہیں ہیں بلکہ مولانا کا خیال ہے کہ مسلم کانفرنس ایک جنگی جماعت تھی یعنی صرف ہز ورڈیٹ کی مخالفت کے لئے اسکا وجود عمل میں آیا تھا لہٰذا مولانا کا خیال ہے کہ سب اسلامی انجمنوں سے دس دس نمائندہ لکھنؤ میں جمع ہوں اور وہاں اکٹھا ہو کر آپس کے مشورہ سے ایک لائحہ عمل مرتب کیا جائے مولانا شوکت علی کی رائے بالکل صحیح ہے ۔ع۔

سبد گل

آج کل کے پیر مخلوق کیلئے ایک طرح کے خدائی انکم ٹکس افیسر بنے ہوئے ہیں۔ جس پیر کو دیکھئے وہ مریدوں کا اللہ کا ذکر سکھانے کے بجائے اپنے مصلے پر انتہائی جاہ و جلال کیساتھ بیٹھا ہوا ان کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کی فکر میں شست لگائے بیٹھا ہے پنجاب تو پیر پرستی و پیر خیزی کے لئے مشہور تھا ہی مگر اب یو۔ پی کے پیر بھی عالم شیر خوارگی سے نکل کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونیکی کوشش کر رہے ہیں۔ ذیل کا واقعہ اگرچہ دوسرے صوبوں کیلئے نادر الوجود نہیں تاہم یو۔ پی میں تو ایسے واقعات بہت ہی کمیاب ہیں کانپور میں پریڈ کی سرائے آس پاس کے ضلعوں میں کافی شہرت رکھتی ہے اور ہر طرح کے مسافروں کے لئے بلا امتیاز نسل و شرافت اُسکی آغوش مسافر نوازی کے لئے وا رہتی ہے، چنانچہ اوناؤ کے ایک پیر صاحب اناؤ کے میدان کو اپنی وسعت نظری کے سامنے تنگ دیکھ کر کانپور کو اپنی جولانگاہ بنانے کیلئے پریڈ کی سرائے میں تشریف لائے آپ کا نام نامی پیر جمال شاہ وارثی ہے ظاہر ہے کہ وارثی کی نسبت سے آپ خرقہ پوش نہ ہوں گے اور صرف ایک تہبند پر گذر بسر کرتے ہوں گے۔ سرائے میں فروکش ہوتے ہی آپ نے اپنے آرام کے لئے بی بھٹیارن پر اپنے ڈورے ڈالنے شروع کیے اور غریب کو اپنے تقدس کے جال میں پھانس ہی لیا آپ جانتے ہیں کہ بیعت کیا چیز ہے۔ اس سے ایک آزاد انسان بغیر خرید و فروخت کے دوسرے انسان کا غلام بن جاتا ہے۔ پیر نے اس فلسفے پر غور کر کے سب سے پہلے اسی کی ضرورت سمجھی کہ سرائے کے خدائے مجازی کو اپنے قابو میں کریں۔ جب پیروں کی کرتوت سے ناواقف بی بھٹیارن اپنی عقیدتوں کے جال میں اچھی طرح پھنس گئی۔ تو آپ نے وہی زر و زیورات کو دو چند کرنے والا عمل اُسے بھی بتا دیا۔ اور جو کچھ اُسکے پاس جمع گڑا تھا سب کو نکلوا کر تین مہینے تیرہ دن کے لئے اس تاکید کیساتھ صندوق بند کرا دیا کہ وہ اس مدت معینہ کے پہلے اُسے نہ کھولے

تین مہینے تیرہ دن گذرنے کے بعد جب ہزاروں آرزوؤں کے ساتھ دھڑکتے ہوئے دل سے بی بھٹیارن نے صندوق کھولا تو اُس میں بس اللہ ہی اللہ تھا، غریب بدحواس ہو کر اپنا جسم نوچنے لگی۔ اب سنا ہے کہ پیر صاحب دست بدستے وگرے ہو کر کانپور تشریف لے آئے ہیں اور آپ پر مقدمہ چل رہا ہے۔

ھ فرسٹ اڈیشنل ڈسٹرکٹ وسیشن جج نے بیقصور پا کر بری کر دیا۔

فخر الدین اور دیگر ۹ مسلمان کہ جو کہ کپن برآمد ہونے کے جرم میں سشن سپرد ہوئے تھے اُن کو عدالت سشن جج نے بے قصور پا کر رہا کر دیا۔

بدچلن عورت بابو لال ساکن ٹپکا پور نے اپنی بیوی پر بدچلن ہونے کی وجہ سے قرولی سے حملہ کیا مگر عورت کے شور و غل مچانے سے اہل محلہ آ گئے اور سر دبا گئے

گرفتاریاں نتھوا چمار ساکن گھاٹمپور کو ایک کمسن لڑکی کیساتھ زنا بالجبر کے الزام میں گرفتار کر کے کانپور لایا گیا ہے *

آئینہ کانپور

بابو نرائن پرشاد نگم بابو نرائن پرشاد نگم ایڈوکیٹ یکم ستمبر کو صبح مال روڈ سے آ رہے تھے کہ وہ یکایک بیہوش ہو گئے۔ اور تانگہ پر مکان لائے گئے جہاں فوراً ڈاکٹر مراری لال اور ڈاکٹر جواہر لال آ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو دل کی شکایت ہو گئی ہے۔ مرض کا حملہ سخت ترین تھا۔ مگر خدا نے بڑا فضل کیا اگرچہ ابھی تک آپ اچھے نہیں ہوئے ہیں مگر کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو عرصہ تک اہل شہر کی خدمت کیلئے زندہ و سلامت رکھے۔

افسوسناک موت ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ مہاشہ چترسین کے بڑے صاحبزادے جنکی عمر تقریباً ۱۸ سال کی ہوگی اور جو ڈی اے وی کالج کے انٹرمیڈیٹ کلاس کے طالب علم تھے چند روز کی علالت کے بعد انتقال ... ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں مہاشہ چترسین کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

روزنامہ مشیر سید ایوب احمد صاحب صبر شاہجہانپوری جو ایک سرگرم قومی کارکن ہیں اُنکی زیر ادارت "روزنامہ مشیر" کے نام سے ایک پرچہ شائع ہونا شروع ہوا ہے جسکے تین نمبر ہمارے سامنے ہیں۔ پرچہ کی ترتیب مضامین وغیرہ بہتر ہے اور صبر صاحب کا نام اس امر کی ضمانت ہے کہ پرچہ کی پالسی قوم پرورانہ اور ہندو مسلم اتحاد کی حامی ہوگی ہم اہل شہر سے امید کرتے ہیں کہ وہ پرچہ کو کامیاب بنا کر صبر صاحب کے اولوالعزمانہ اقدام کی ہمت افزائی کرینگے بہر حال ہم روزنامہ مشیر کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں

لالہ کملاپت لالہ کملاپت گذشتہ ہفتہ دہلی تشریف لے گئے تھے وہاں سے آپ ہوائی سیل میں ۲ گھنٹہ میں کانپور آئے ہوائی جہاز کے اسٹیشن پر آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ دہلی سے کانپور تک کا کرایہ تقریباً ۷۰ روپیہ ہے

تانگہ و یکہ یونین ۳۱ اگست کو پریڈ گراؤنڈ میں تانگہ و یکہ یونین کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مولانا حسرت موہانی مولینا آزاد سبحانی۔ بابو مدن لال ایڈوکیٹ اور پنڈت دیو نرائن پانڈے نے تقریریں کیں جلسہ میں متعدد تجاویز بھی منظور ہوئیں

غنڈا ایکٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت بابو خاں ورمضانی کو ایک ہفتہ کے اندر شہر چھوڑنے اور ۳ سال شہر میں نہ آنے کا حکم دیا ہے۔

شبن ساکن صفری بازار کو پولیس نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے۔

ہوائی پستول گیا پرشاد ساکن بریلی کی پولیس نے سنٹرل اسٹیشن پر تلاشی لیکر ایک ہوائی پستول اور چھرے برآمد کیے

مسافر خانہ میں نعش گذشتہ ہفتہ اسٹیشن کے مسافر خانہ میں ایک نوجوان مسلمان کی نعش ملی ہے کوئی ایسی چیز برآمد نہیں ہوئی کہ جس سے اُسکی شناخت ہو سکتی پولیس مصروف تفتیش ہے۔

چوریاں ہربنس محال میں رام شیو لوچن کے مندر میں مورتی کے سونے چاندی کے زیورات چوری ہو گئے ہیں دہلی سے آنیوالی اکسپریس میں ایک مسافر کے مال کی چوری ہو گئی ہے۔ اور جوہی کے قریب ایک ٹوٹا ہوا بکس لین پر ملا۔ کہا جاتا ہے کہ اس بکس کا سامان نکال کر اسکو پھینک دیا گیا ہے۔

بری ہو گئے پنڈت ماتا پرشاد انسپکٹر میونسپل بورڈ کو کہ جنکو ایک کمسن لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کے جرم میں سشن سپرد کیا گیا تھا۔ انکو مولوی سید افتخار حسین صاحب *

اسمبلی اور سینیٹ کے مشترکہ اجلاس میں ہز ایکسیلنسی وائسرے کی تقریر

ملکی مسائل پر عام تبصرہ

شملہ ۳۰ اگست:- ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے آج ہر دو ایوان کے مجمع میں تقریر فرمائی۔ اور موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ اصلاحات کے نفاذ کے تک ریزرو بنک کا قیام بھی عمل میں آجائے گا۔ آپنے پہلے سر ہاتک جی داو ابھائی اور سر شنیمو کھم چیٹی دونوں پرانے دوستوں کو ہر دو ایوانوں کی صدارت کے حصول پر مبارک باد دی اور اُن کے کام میں حصول کامیابی کی تمنا کا اظہار کیا۔ آپنے فرمایا کہ ملک کی حالت آج پہلے سے بہت زیادہ تسلی بخش ہے۔ اسکے لئے میں آج بہت کم قابل بحث معاملات آپکے سامنے پیش کرونگا

ممالک خارجہ

امور ممالک خارجہ کے متعلق صوبہ سنکیانگ (چین) میں بد امنی کی وجہ سے بہت سے ہندوستانی مقتول ہوئے ہیں۔ اور مالی نقصان بھی ہوئے لیکن سفیر برطانیہ کی موجودگی کی وجہ سے ان نقصانات میں کمی ہوگئی ہے اور وہ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ مجرمین کو قرار واقعی سزا ملے

سرحد میں ہوائی تاخت

سرحد کے افغانی قبائل کے نزاعات تسلی بخش طور پر ختم ہو چکے ہیں۔ جہانتک سرحدی ہوائی تاخت کا تعلق ہے ہمارے اقدامات بین الاقوامی ضابطہ ہوائی تاخت کے ہرگز خلاف نہیں ہیں۔ اور نہ ہی وہ انسانیت کے خلاف ہیں اس قسم کی ہوائی تاخت گذشتہ بارہ سال میں کئی دفعہ بغیر تامل کے اختیار کی جا چکی ہے۔ اس دفعہ کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ اور محض ایک آدمی زخمی ہوا ہے۔ اسکا اثر اقتصادی نقصان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی مکانات کا انہدام اور روزمرہ کے کام کاج میں رکاوٹ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا مقصد واحد سرحد پر ایسے قیام امن کے متعلق ہے جو ملک کی ترقی کے لئے نہایت اہم ہے (سرحد کے متعلق تقریر کا پورا حصہ کسی دوسری جگہ درج ہے)

ملکی مصنوعات و زراعت

ہز ایکسیلنسی نے زرعی تحقیقاتی کونسل کے مفید اور اہم اعمال کا ذکر کرتے ہوئے ویٹیلے رپورٹ کا ذکر کیا ہے ویٹیلے رپورٹ میں جن خوانین کی سفارش کی گئی تھی انمیں سے نیکر کی مل نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

قانون تحفظ والیان ریاست

اسکے بعد آپنے ریاستوں کے تحفظ کا مسودہ قانون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ریاستوں نے ہمیشہ ایسی تحریکات کے استیصال میں جنسے برطانوی ہند میں نقص کا خلل ہو نہایت مستعدی سے کام لیا ہے۔ اسلئے میرے خیال میں انکے اس مستحسن رویّہ کے بدلہ میں ہمیں بھی ایسے قانون وضع کرنے چاہئیں کہ ہم ریاستوں کو ایسی تحریکوں سے مصئون کر سکیں اور جبکہ وفاقی ہند میں ریاستیں بھی شامل ہونے والی ہیں۔ یہ لازمی ہے کہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے

کینیا اور یوگنڈہ کے مسائل

نوآبادیات میں یونین حکومت نے ہماری نمایندگی کے جواب میں جو وہاں ہندوستانیوں کی عام بیکاری کے متعلق تھی۔ فیصلہ کیا ہے کہ ہم یوگنڈا کی مجلس وضع قوانین میں ایک رکن بھیج سکتے ہیں اور کینیا میں ہندوستانی آبادی نے خوبی یہ تصفیہ کیا ہے کہ وہ عوام کی طرف کونسل میں رائے دہندگی کے حق کو تسلیم کرتے ہیں اور حکومت ہند اس تصفیہ سے اتفاق کرتی ہے اور اسی طرح وہ اپنے کی خدمت سے وہاں کی اقوام سے ہمدردانہ سلوک کرکے اپنے لئے ہمدردی کر سکیں گے۔

جاپان سے تجارتی معاہدہ

جہانتک حکومت کی اس کارروائی کا تعلق ہے جو جاپان کے متعلق اختیار کی گئی ہے۔ یہ طریق کار محض دفاعی ہے اور آپ نے خوشی سے اسبات کا اظہار کیا کہ جاپانی وفد یہاں آ رہا ہے تاکہ نئے تجارتی معاہدہ کی قابل اطمینان صورت پیدا ہو جائے حکومت تینوں جماعتوں (ہندوستان لنکاشائر۔ اور جاپان) کے ہر ایسے تصفیہ کو خوشی سے قبول کرنے کے لئے تیار ہوگی۔ جو ہندوستان کے لئے بحیثیت مجموعی مضر نہ ہو۔ آپنے جائے کی بندش کی سکیم کو نہایت مناسب خیال کیا اور کہا کہ اس سے اس تجارت میں امید افزا اعتماد کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

مالی حالت

مالی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ موجودہ طریق کار سے ترقی اور اصلاح کی توقعات وابستہ ہیں۔ اور امید ہے کہ اشیاء کی قیمتوں پر بھی اچھا اثر پڑیگا آپنے میزانیہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا کہ ان ۴ ماہ میں جولائی تک برآمد میں ساڑھے سات کروڑ کا اضافہ ہوا۔ اور درآمد میں ساڑھے گیارہ کروڑ کی کمی ہوئی ہے۔ محاصل آمدنی بہت کم ہوئی ہے لیکن حکومت انیس ۱۹ کروڑ ادا کر چکی ہے۔ جبکہ پارسال صرف ڈیڑھ کروڑ کی رقم ادا کیگئی تھی اور اگر حالات کی یہی رفتار رہی تو ہم عنقریب ریزرو بنک کو ایک کامیاب چیز بنانے میں زیادہ وقت محسوس نہ کرینگے

ریزرو بنک

کسی آیندہ اجلاس میں ریزرو بنک کا مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔ اور دونوں ایوانوں سے درخواست کی جائیگی کہ وہ اسے ایک مشترکہ منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیں اور اس کمیٹی کی رپورٹ پر وسط نومبر میں غور کیا جائیگا اور مجھے توقع ہے کہ اصلاح کے نفاذ سے بہت پہلے ریزرو بنک اپنا کام کر رہا ہوگا۔

سیاسی حالات

سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ اسمیں شک نہیں کہ تحریک عصیان مدنی کا وجود ابھی تک باقی ہے اور اسکا وجود اسکے محرک کی ذاتی وجود پر قائم ہے۔ لیکن عوام اس سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اور بہتر حالات کا منظر ہماری آنکھوں کے سامنے آنے والا ہے۔ نئے اصلاحات کا ماتحت یہ سوال نہیں رہیگا کہ کون قانون شکنی کرتا ہے۔ اور کون اسکے احترام کیلئے کوشاں ہے یا کون برطانیہ سے تعلقات منقطع کرتا ہے اور کون قائم رکھنا چاہتا ہے۔ بلکہ اسوقت ہمارے سامنے ایسی مشکلات ہونگی جنکا حل ہماری قوم کی توجہات کا مستحق ہوگا۔

تحریک وحشت انگیزی

تحریک وحشت انگیزی کا تذکرہ کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ ان ایام میں کوئی خاص واقعات پیش نہیں آئے لیکن ان قیود کے باوجود تحریک زندہ ہے۔

مشترکہ منتخبہ کمیٹی

آپنے اصولی مباحث لندن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اسخیال سے مسرت ہے کہ آخری وقت میں جبکہ قرطاس ابیض پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جا نیوالا تھا

سرحد کے متعلق ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی مکمل تقریر

ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ۳۰ اگست کو شملہ میں مجلس مقننہ ہند کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سرحد کے متعلق مندرجہ ذیل تقریر ارشاد فرمائی:-

اب میں کچھ تذکرہ سرحد کے واقعات کا کروں گا جن سے ملک میں تشویش پھیلی ہوئی ہے۔ میں شروع میں یہ عرض کرنا چاہونگا کہ ہماری حکومت اپنے ہمسایوں سے دوستانہ تعلقات رکھنے اور ملک کے حدود کے اندر مکمل امن وامان قائم رکھنے کیلئے ذمہ دار ہے صوبہ سرحد اور پورے ملک کی آیندہ اصلاحات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نہایت اہم ہے کہ یہ دونوں فرائض بہت اچھے طریقہ سے سرانجام دیئے جائیں۔

متذکرہ بالا واقعہ کی حقیقت یہ ہے کہ حکومت ہند کو یہ اطلاع بہم پہونچی کہ چند مفسد باجور کے علاقہ میں پہونچ گئے ہیں جو کہ نہ صرف ہماری سرحد کے امن وامان میں خلل انداز ہیں۔ بلکہ ہمارے پڑوسیوں کیلئے بھی پریشانی اور زحمت کا باعث بن گئے ہیں۔ پہلے خوست میں جو شورش ہو چکی ہے اُس سے ہم کو اندازہ ہے کہ ایسے مفسد لوگ کس حد تک تکلیف پہونچا سکتے ہیں اسی وجہ سے اسوقت ہماری حکومت کا عین فرض یہ تھا کہ ایسے واقعات کو دوبارہ ظہور پذیر نہ ہونے دیں۔ اسی اثنا میں خود غرضی اور مفسدین کے اکسانے کے باعث بالائی مہمندوں نے بغیر کسی رنجش کے نیم خود مختار قبیلہ حلیم زئی پر جو ہمارا ایک وفادار قبیلہ ہے ناگہانی حملہ کر دیا۔ بالائی مہمندوں کا یہ رویہ باجور کے مفسدوں سے کہانتک تعلق رکھتا ہے یہ ذرا دشوار امر ہے لیکن یہ محسوس کرتے ہوئے کہ سرحد کا علاقہ شعلہ انگیز ہے اور اُن لوگوں کا خاص پیشہ قانون اور امن وامان کا ٹھکرانا بن گیا ہے۔ اور نیز یہ کہ اس وبا کے تیزی سے پھیل جانے کا بہت زبردست امکان تھا اسی لئے میں نے اپنی کونسل سے مشورہ کرکے طے کر لیا کہ ضروری اور فوری کارروائی اس بارے میں کیجائے۔ حکومت کا طرز عمل کسی جذبہ تجاوزت کے سبب نہ تھا جو ہمارے خلاف تھی۔ لیکن یہ ہمارا فرض منصبی تھا کہ ہم اپنے پناہ گزین قبیلوں کو دشمنوں کے ناجائز حملہ سے محفوظ رکھیں۔ اسی وجہ سے ایک فوجی دستہ حلیم زائیوں کے علاقہ میں روانہ کر دیا گیا۔ تاکہ اُن کی کچھ حفاظت ہو سکے۔

اس کا کہ سے یہ لوگ بہت شکر گذار ہوئے۔ اور جیسا کہ خیال تھا بہت متاثر ہوئے۔ وفادار قبیلوں کو ہمت افزائی ہوئی۔ اور اُن کا تحفظ ہو گیا۔ اور مخالف لشکر میں انتشار پھیل گیا۔ چنانچہ وہ غائب ہو گئے۔

باجور کی مہم کچھ آسان نہ تھی ان مواضعات میں جہاں کہ مفسدین پناہ گزین تھے پہنچنا بہت دشوار امر تھا۔ اسی وجہ سے اس قلیل مدت میں کوئی مقابلہ اُن سے ناممکن تھا۔ سب سے بڑی دقت یہ بھی تھی کہ طغیانی اور سیلاب سے جو نقصان پنجکورہ کے پل کے قریب ہوا وہ بھی زیادہ مانع آیا۔ نہایت غور خوض کے بعد ہم نے ان خان لوگوں کو جنکے یہاں مفسدین پناہ گزین تھے۔ نوٹس اس امر کے بھیجے کہ وہ ان فساد انگیز آدمیوں کو ہمارے حوالے کر دیں۔ ہم نے اُن کو انکا معاوضہ دینے کا بھی وعدہ کیا اور اُن کی خاطر نشین کر دیا کہ حکومت اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گی۔ بجز اس کے کہ اُن مفسدوں کو سرحد کے علاقہ سے دور بھیجدیا جاوے گا اس کے ساتھ ساتھ اُن کو مطلع کر دیا گیا کہ اگر وہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے تو حکومت کوئی اور مناسب کارروائی عمل میں لائے گی۔ لیکن نوٹسوں کا کچھ اثر نہ ہوا۔ تب مجبوراً ہم نے یہ طے کیا کہ پہلے ایک چھوٹے سے موضع پر جسکا نام کوٹکئی ہے اور بالکل الگ واقع ہے۔ اُسپر ہوائی تاخت کیجاوے کیونکہ سب سے بڑا مفسد وہاں پناہ گزین تھا۔

حکومت کے اس فیصلہ پر نکتہ چینی اور اعتراضات جو گذشتہ ہفتوں میں ہوئے ہیں اُن سب کا پورا اندازہ رکھتے ہوئے میں آپ لوگوں پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا طرز عمل کسی صورت سے انسانیت اور بین الاقوامی قانون کے خلاف نہ تھا۔ اس قسم کی ہوائی تاخت گذشتہ بارہ سال کے اندر متعدد بار ہو چکی ہے لیکن اسپر کسی نے صدائے احتجاج بلند نہ کی اور نہ نکتہ چینی کی۔ یہ ہوائی تاخت ساکنان مواضعات پر نہیں ہوئی۔ چہ جائیکہ عورتوں اور معصوم بچوں پر ایسی کارروائی بغیر حکومت ہند کی خاص ہدایات کے کبھی نہیں ہوتی۔ اور جب کبھی کی جاتی ہے تو بہت احتیاط اور ہوشیاری سے۔ شاذ و نادر ہی کسی جان کا نقصان ہوتا ہے۔ چنانچہ اس معاملہ میں بھی جہانتک ہمکو اطلاع ملی ہے کوئی جان ضایع نہیں ہوئی صرف ایک آدمی زخمی ہوا ہے۔ اس کارروائی کا صرف یہ منشا ہوتا ہے کہ اُن کو مالی نقصان پہونچا کر۔ مکانات گرا کر۔ اور روزمرہ کی زندگی میں خلل انداز ہو کر اُن کو پریشان کیا جاوے۔

میں آپ صاحبان کو دوبارہ اطمینان دلاتا ہوں کہ ہمارا اصلی منشا اور مقصد امن وامان اور خوشگوار تعلقات اپنی اس سرحد پر رکھنا ہے اور یہ عنصر ملک کی مستحکم ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے

ہندوستانی نمایندوں کو اپنی آرا کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ اور سب سے زیادہ باعث مسرت یہ امر ہے کہ ہندوستانی مندوبین نے سر سیموئیل ہور کی شہادت کی اہمیت کو تسلیم کر لیا ہے اوائل اکتوبر میں کونسل کا پھر اجلاس ہوگا۔ اور جیسا کہ ہم تمام چاہتے ہیں کہ اصلاحات جلد سے جلد نافذ ہو جائیں۔ ہمیں چاہئے کہ اصلاحات کے نفاذ کے لئے ضروری ماحول پیدا کریں۔ محض حکومت کی کوششیں کافی نہیں ہو سکتیں۔ تمام معزز ارکان کونسل اور دیگر قائدین کا فرض ہے کہ وہ تحریروں۔ تقریروں اور عام اثر سے آنے والے رائے دہندگان کو اس پیش قدمی کا احساس کرائیں جسکے حصول کے لئے ہم تمام کوشاں ہیں اور جو قرطاس ابیض کی صورت میں حاصل ہو چکی ہے میں دلی خلوص سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ سرگرمی اور دلیری سے اپنے اُن فرائض کو محسوس کریں جو ملکی ترقی کے اس نصب العین کے متعلق آپ پر عائد ہوتا ہے کہ سلطنت برطانیہ میں ہندوستان کی حیثیت ایک مساوی حصہ دار کی ایسی ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

روم۔ ۲ ستمبر۔ اٹلی اور سوویٹ روس کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اسپر ہر دو حکومتوں کے نمایندوں کے دستخط ہو گئے ہیں اس معاہدہ میں فریقین غیر جانبدار رہنے اور ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائی اختیار نہ کرنیکا عہد کیا ہے۔ یہ معاہدہ روس اور فرانس کے معاہدہ سے ملتا ہوا ہے صرف جارحانہ کارروائی کی وضاحت نہیں کیگئی

صوبۂ سرحد کی بم بازی پر برطانی اخبارات کا تبصرہ

ڈیلی ہیرالڈ

باجوڑی مواضعات یعنی خار اور کوٹکئی پر بمباری کی شرمناک تجویز کسقدر بے محل ہے۔ اگر باجوڑی دیہاتوں کے نقطۂ خیال سے غور کیا جائے۔ اس بمباری کے ذریعہ پولیس کی بمباری کو عملی شکل میں بطور تجویز پیش کیا گیا ہے جسکی تعریف انگلستان میں بے انتہا شور مچایا جاچکا ہے اگر باجوڑیوں پر فضائی بمباری کی گئی تو یہ ہوائی قوت کا سب سے زیادہ انسانیت سوز اور وحشیانہ مظاہرہ ہوگا۔ دیگر اوقات میں دوسرے مواضعات پر جو بمباری کیگئی ہے اسکے وجوہ فوجیوں کے پاس نہایت اہم اور کافی ہوں گے لیکن باجوڑ پر بمباری کی تجاویز نہایت لچر ہیں۔ جس چیز نے قبائلی لوگوں کو اس امر سے باز کہا کہ وہ دشمن پناہ گزین مفسدوں کو حکومت ہند کے حوالے کر دیں۔ اس کو حکومت برطانیہ اچھی طرح جانتی ہے کہ یہ اُن کی مہمان نوازی کی پرانی روایت ہے۔

پٹھانوں کا یہ اصول ہے کہ جو کوئی اُن کی پناہ میں آجاتا ہے خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہو اُسکے ساتھ بیوفائی نہیں کریں گے۔ اور اُس کو دھوکے سے گرفتار نہیں کرائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ باجوڑی اُن لوگوں کو جنکو حکومت ہند اُن سے مانگتی ہے دینے سے انکار کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کیلئے اس خاص واقعہ کو نظر انداز کرتے ہوئے پولیس کے مقاصد کیلئے فضائی بمباری کو دوسرے پہلو سے جانچئے سے پہلے یہ دیکھئے کہ اس قسم کی مہم کے لئے لفظ پولیس کا استعمال کسقدر مضحکہ خیز ہے۔ پولیس بمباری کے معنی مجرم اور غیر مجرم میں تمیز کرنے کے ہونگے اور یہی سب سے بڑی اور اہم چیز ہے جسمیں فضائی بمباری کوئی تمیز نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس سے وہ عاجز ہے

اس کے برعکس دیکھئے تو حقیقت صاف ظاہر ہو جاتی ہے سردار اور اُنکے معاونین خواہ وہ کسی قسم کے جرم کے مرتکب ہوں۔ پہاڑیوں میں جاکر چھپ جائیں گے۔ صرف عورتیں بچے اور غریب طبقہ کے لوگ جو بالکل بیگناہ ہیں گاؤں کی تباہی کے ساتھ برباد ہو جائیں گے۔ سامان زندگی کی تباہی کے ساتھ صلح اور آشتی اور بار آور زندگی بھی تباہ ہو جائے گی۔ خانہ بدوش قبائل جو شکار پر بسر اوقات کر رہے ہیں اُن کی تعداد خانماں برباد دیہاتیوں سے ملکر جنکا ذریعۂ معاش کوئی دوسرا نہیں رہے گا بہت بڑھ جائے گی۔ جس خطرہ کا تدارک کیلئے فضائی بمباری کو اختیار کیا جاتا ہے اُس سے اسی خطرہ کے زیادہ بڑھ جانے کا امکان ہے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ حکومت ہند اپنی مہم کو واپس لے گی اور آیندہ بھی اس قسم کے حربے کو اختیار کرنے سے احتراز کرے گی۔

مانچسٹر گارجین

شمالی مغربی سرحد کے حالات پر قبل اس کے کہ وہ ایک طوفان کی شکل اختیار کریں ایک لمحہ غور کیجئے۔ اسوقت خان خار کو برطانیہ کا الٹی میٹم کہ وہ لیونائی فقیر کے ساتھیوں کو جنہوں نے افغانستان میں شورش پیدا کی ہے۔ انگریزی حکومت کے حوالے کرنے ختم ہو چکا ہے اور اسکی مملکت میں ضلع باجوڑ کے مواضعات کو آخری آگاہی کا حکم بھی دیا جاچکا ہے اس دوران میں جنوبی علاقہ کے حلیم زئیوں پر کوئی حملہ نہیں ہوا ہے۔ لیکن برطانی فوج کا ایک دستہ حلیم زئیوں کی [illegible] پہنچ گیا ہے مہمندی سردار باجوڑیوں سے ایک دوسرے کی امداد کے لئے گفتگو کر رہے ہیں۔ لیکن غالباً یہ امداد کوئی عظیم امداد نہ ہوگی۔ پٹھان ایک سرگرم موحد ہے۔ وہ اپنے سردار کا بالکل ہی پابند بنکر نہیں رہ گیا ہے۔ سردار سے اسکا رشتہ عام طور پر عارضی اور کمزور ہوتا ہے جیساکہ اس مرتبہ ایک متعصب لیونائی فقیر نے علم جہاد بلند کیا ہے ایسے خطرات کا ہر وقت اندیشہ رہتا ہے اور خود یہ کمزوری ان لوگوں کی تادیب کے لئے برطانی قوت کی معاون ومددگار ہے۔ جہاں جہاد کا ذرا سا خطرہ نمودار ہوا فوراً سرحدی تاخت کی تعزیری یورش کا موقعہ ملجاتا ہے جیساکہ گذشتہ زمانے سے ہوتا چلا آرہا ہے برطانی فوج کو مہمندوں کے علاقہ میں کچھ دن یا ہفتہ خطرہ اور تکلیف میں گرم پہاڑیوں میں سخت گھاس اور چھوٹے چھوٹے کھجوروں کے درختوں میں رہ کر گذارنا پڑیں گے لیکن باجوڑیوں کو بھی سبق ملجائے گا کہ ماسٹر کون ہے۔ خواہ بم باری کا سبق دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ باجوڑ پر بمباری نہایت مفید ہے۔ لیکن اگر یہ صحیح بھی ہو تب بھی اس کمزور دلیل سے دنیا کی تخفیف اسلحہ میں رکاوٹ پیدا ہو سکے گی۔ درحقیقت ہم نے چند ہزار پٹھانوں پر بمباری کرکے یہ دلیل پیش کی ہے کہ ہم بمباری کے سستے انسانیت نواز اور نہایت درجہ موثر حربہ کو اپنے استعمال کے لئے مخصوص کر لیں۔

ٹائمز

ہندوستان کی شمالی مغربی سرحد پر دو جگہ چھوٹے پیمانے پر فوجی قوت کا استعمال شروع کیا گیا ہے لیکن ہر حالت میں حکومت ہند کی پالیسی بلا خوف ہے اسکا ارادہ ہے کہ ہندوستانی افغانی سرحد کی پہنچی ہوئی شورش کو دبا دیا جائے جسکی بے پروائی سے حکومت افغانستان سے تصادم ہو جانے اور سرحد کے دونوں طرف قبائل میں شورش اور ہیجینی پیدا ہو جانے کی قوی امکان ہے بالائی مہمند افغانی سرحد میں رہتے ہیں جنہوں نے ان قبائل پر جو برطانی حفاظت میں ہیں حملہ کیا ہے۔ گذشتہ سال انہوں نے حملہ کیا اور حکومت نے یہ طے کیا کہ اگر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ اپنے دوست قبائل کی امداد کے لئے فوج روانہ کریگی اور اس فیصلہ کی اطلاع حکومت کو بھی دیدی گئی تھی اور یہ قطعی خیال تھا کہ حکومت افغانستان اپنے قبائلی لوگوں کو اس معاندانہ رویہ سے باز رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ سرحد پر اس فیصلہ کے بعد کچھ عرصہ تک برطانی علاقہ کے امن پسند قبائل پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ لیکن ۲۲ جولائی کو بالائی مہمندوں نے ہندوستانی افغانی سرحد کو پار کرکے دو مواضعات کو قبل اسکے کہ قبائلی لوگ اُنکو نکال سکیں جلا دیا۔ چونکہ اس چیز کا امکان تھا کہ دوسری مرتبہ وہ زیادہ تعداد میں آکر حملہ کرینگے اسوجہ سے حکومت ہند نے فوج کا ایک دستہ وادی گنداؤ میں بھیجا جہاں سے حملہ آوروں کے آنیکا راستہ ہے۔ شورش کا دوسرا مرکز تقریباً ۳۰ میل اور زیادہ شمال کی طرف واقع ہے باجوڑ ایک دور افتادہ اور غیر ممکن الدخول ضلع ہے۔ جہاں پر قدیم اور شورش اور پسند پہاڑی لوگوں کی آبادی ہے جو خانہ بدوش اور متعصب لوگوں کی اپیل سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مئی میں ایک شخص جس نے خود کو امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان کا بھتیجا یا بھانجا ظاہر کیا باجوڑ میں پہونچا اور مقامی سردار کے یہاں قیام پذیر ہوا

لیکن اس شخص کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ لیونائی فقیر کا جاسوس ہے جو ایک مذہبی اور شورش پیدا کرنے والا شخص ہے جسنے مارچ میں برطانی سرحد پر ہزاروں وزیریوں کو مملکت افغانستان کے علاقہ خوست پر حملہ کرنے کے لئے مشتعل کیا تھا اور جسکا مقصد دور نادری کو ختم کرنا تھا۔ حالانکہ ان حملہ آوروں کو بہت جلد نکال دیا گیا۔ لیکن اس سے حکومت افغانستان اور حکومت ہند اور خصوصاً افغانی حکومت کو لیونائی فقیر اور اُسکے ساتھیوں کی حرکات شنیعہ سے خطرہ پیدا ہو گیا۔ تاہم نہاد ولیعہد اور مشتبہ قسم کے لوگوں کی آمد باجوڑ سے کابل میں اضطراب پیدا ہوا نادر شاہ کے وزیر خارجہ نے حکومت ہند سے درخواست کی کہ وہ ان لوگوں کو گرفتار کرکے سرحد سے نکال دے جہاں پر وہ خطرہ پیدا کر رہے ہیں۔ چونکہ اس موقعہ پر ان مفسدوں کے میزبانوں نے کوٹکئی کو جہاں ان لوگوں کے قیام کی اطلاع ملی تھی ہندوستان کے برطانی حکام کے حوالے کرنیسے انکار کر دیا تھا اسوجہ سے وہاں کے باشندوں کو اطلاع دینے کے بعد رائل ایئر فورس نے بمباری کی۔ مسٹر لینسبری نے اس واقعہ کی بہت پرزور مذمت کی ہے لیکن جو کچھ کیا گیا ہے وہ وقت کے عین اقتضا کے مطابق کیا گیا ہے۔ اور باجوڑ میں اس حربہ کے کامیاب استعمال سے یہ مقصد نہیں ہے کہ فضائی بمباری کی تنسیخ کے متعلق جو بین الاقوامی فیصلہ کیا گیا ہے اُس کے خلاف قوی دلائل تیار کیے جائیں۔

بمبئی۔ ۱۰ ستمبر۔ بمبئی کی ایسٹ انڈین کاٹن ایسوسی ایشن نے سر ہور کے اعلان کو غلط ثابت کرنے کیلئے ایک اعلان شایع کرایا ہے۔ کہ ہندوستانی روئی کا بائیکاٹ کیا جارہا ہے

بحکم جناب بابو جگت بنس کشور ٹنڈن منصف صاحب بہادر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے

(حسب آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۸)

بعدالت منصفی کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ابتدائی ۷۸۹ بابتہ ۱۹۳۰ء

نمبر اجرا ۳۲۸ بابتہ ۱۹۳۱ء

دولت سنگھ ولد نراین سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سینبرداپرگنہ بلہور ضلع کانپور　　عذردار

بنام　لالہ نسبھر ناتھ وغیرہ

بنام　مسماۃ بہان کنور بیوہ ٹھاکر ہرنام سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سیول پرگنہ وضلع کانپور

چونکہ دولت سنگھ عذردار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ ۱/۴ پائی حصہ زمینداری واگذاشت کیا جاوے۔ لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ اگست ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ بحکم راملشر دیال منصرم عدالت منصفی کانپور

مہر عدالت

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ　صندل سے تیار کیا گیا　|　پدم سوپ　چنبیلی سے تیار کیا گیا

کیلاش سوپ　گلاب سے تیار کیا گیا　|　لکشمی سوپ　یونڈر سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کانپور

حج کیلئے جدید قوانین اور عام مسلمانوں سے استفسار

سفرِ حج میں طعام، حفظانِ صحت، اور دیگر ضروریات کا سامان

حج کمیٹی کی سفارشات کے بعد زائرین بیت اللہ شریف کو حجاز لیجانے اور واپس لانے کیلئے ہندوستانی جہازرانی کے قانون میں جو ترمیم کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں بعض قوانین کا بنایا جانا طے ہوا تھا کہ جنکے ذریعہ حاجیوں کے جہازوں پر حجاج کو آرام و آسایش کا خیال رکھا جائے اب یہ قواعد مرتب ہوگئے ہیں اور حکومت نے انکو مسلمانوں کے روبرو پیش کیا ہے۔ تاکہ اگر کسی کو ان قوانین پر کوئی اعتراض ہو تو وہ حکومت کو بھیجدیا جائے اور اسپر ۲۰ر ستمبر ۱۹۳۳ء تک غور کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ہم اُن قواعد کے وہ ضروری اقتباسات درج کرتے ہیں جو کہ عوام سے متعلق ہیں:—

گورنر جنرل باجلاس کونسل ایک انسپکٹر مقرر کرینگے جو حجاج کے جہازوں کا معاینہ کریں گے کہ آیا اسمیں حسب قواعد ضروریات پوری ہیں یا نہیں۔ ہر جہاز میں جان بچانیوالی کشتیاں ہونگی اسکے علاوہ لائف جیکٹ ہوں گے جنہیں بوقت ضرورت حاجی استعمال کریں گے حجاج کو ایسے انتظامات کے ماتحت رکھا جائیگا کہ انہیں کافی ہوا اور کافی روشنی مل سکے اور وہ دھوپ اور بارش سے محفوظ رہیں سونے کے تختے بھی انسپکٹروں کی حسب مرضی جہنیں وہ کافی سمجھے لگائے جائیں گے۔ یہ فولڈنگ ہونگے۔ موسمی خرابیوں کے لئے عرشہ پر ایک بڑا شامیانہ لگایا جائیگا تاکہ حجاج محفوظ رہیں۔ حجاج کے جائے قیام کی صفائی کے لئے یہ بندوبست ہوگا کہ جس وقت حجاج عرشہ پر ہوں تو اُن کی جگہوں کو دھویا جائے گا۔ اور حفظان صحت کے اصولوں کے ماتحت کاٹو بوڈر استعمال کیا جائیگا۔ اسکے علاوہ جہاں حجاج مقیم مقیم ہوں گے وہاں اُنکی اقامت کے لئے جگہ خطوط کے ذریعہ مخصوص کردی جائے گی۔ اور ایک راستہ بعرض ۲½ فٹ چھوڑ جائے گا۔

کچی اور پکی خوراک اور صاف پانی کی بہم رسانی

(۱) حجاج کو تقسیم خوراک کے لئے دو حصوں میں منقسم کیا جائیگا یعنی الف اور ب میں

(الف) پہلی قسم کے حاجی وہ ہونگے جو حسب ذیل صورت میں ناشتہ کریں گے (۱) صبح کی چائے (۲) دن کا کھانا (۳) چائے سہ پہر (۴) شام یا شبکو کھانا۔

ب۔ دوسری قسم کے مسافر وہ ہونگے جو یا تو صبح کے وقت کھانا کھائیں اور یا شام کو (یعنی ایک وقت چائے اور ایک وقت کھانا کھانے والے۔

(۲) قسم "الف" کے حجاج کو ہر روز کپتان جہاز کے یہاں سے حسب ذیل مقدار میں چائے اور کھانا ملا کرے گا۔

الف۔ صبح کی چائے

چار کی ایک پیالی۔ دو بسکٹ یا ایک چپاتی جو مسافر کو پسند ہو

ب۔ دن کا کھانا

(۱) چاول یا چپاتیاں حسب خواہش و حسب ضرورت (۲) بھیڑ کا گوشت سبزی کے ساتھ ایک پلیٹ ایک دن ناغہ کرکے۔ (۳) ایک پلیٹ سبزی خشک مچھلی کے ساتھ حسب خواہش ان ایام میں جبکہ گوشت نہ ملیگا۔ (۴) دال کافی مقدار میں حسب ضرورت (۵) کچومر یا چٹنی

(ج) سہ پہر کی چائے۔ چائے ایک پیالی

(د) رات کا کھانا:— (۱) چاول یا روٹی حسب خواہش و حسب ضرورت (۲) ایک پلیٹ ترکاری (۳) دال حسب ضرورت (۴) چٹنی یا کچومر

(۳) "ب" قسم کے ہر مسافر کو دوران سفر حجاز میں جہاز کے ناخدا کے یہاں سے ایک وقت چائے خواہ صبح کو یا شام کو اور ایک وقت کھانا خواہ صبح کو یا شام کو مندرجہ ضمنی دفعہ ۲ کے مطابق ملیگا۔

(۴) ہر مسافر ٹکٹ خریدتے وقت اس شخص سے جس سے وہ ٹکٹ خریدے گا حسب ذیل امور سے آگاہ کرے گا

۱۔ آیا وہ قسم الف میں شامل ہونا چاہتا ہے یا قسم ب میں
۲۔ رات یا دن کے کھانے میں وہ چپاتی لیگا یا چاول
۳۔ یا وہ سبزی کیساتھ جو اُن ایام میں جبکہ گوشت نہ ملیگا خشک مچھلی لیگا یا نہیں۔

دفعہ ۸۰۔ ہر جہاز پر اس سامان کے علاوہ جو دفعہ ۷۹ میں مذکور ہے مندرجہ ذیل اشیاء بھی مزید قیمت ادا کرنے سے دستیاب ہوسکیں گی۔ جن میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہیں:

کوفتہ ۳ر۔ مٹن فی پلیٹ ۳۔ بریانی فی پلیٹ ۴ر کباب شامی فی پلیٹ ۲ر۔ انڈا ابلا ہوا ۱ر۔ انڈا تلا ہوا ۲ر کھچڑی پلاؤ ۴ر۔ شوربہ اور خشکہ فی پلیٹ ۶ر خشکہ فی پلیٹ ۱ر۔ پراٹھا فی عدد ۲ر۔ چپاتی ۲ر۔ خمیری روٹی ۲ر بسکٹ دو ۲ر۔ حلوہ پاؤ نڈ ناگ فی پلیٹ ۴ر دال فی پلیٹ ۱ر۔ چائے فی پیالی ۲ر قہوہ فی پیالی ۱ر

دفعہ ۸۱۔ کوئی دوا یا اور کوئی شے جو بچوں کیلئے یا مریضوں کیلئے کسی مسافر کی طرف سے جہاز کے باورچیخانہ میں پکانے کے لئے لائی جاویگی وہ مفت تیار کردیجائیگی

دفعہ ۸۲۔ جہاز پر مسافروں کے کمروں میں چولھوں وغیرہ پر پکانے کی ممانعت ہوگی۔

دفعہ ۸۳۔ حاجیوں کے کھانے کھلانے اور کھانے پکانے کے لئے جہاز پر جتنے ملازم ہوں سب مسلمان ہوں گے اس قسم کے باورچیوں اور نوکروں کی تعداد انسپکٹروں کی خواہش کے مطابق معین ہوگی۔

دفعہ ۸۴۔ کھانے کیلئے جتنی چیزیں فراہم کی جائیں گی سب عمدہ قسم کی ہونگی۔ حاجیوں کو جو کھانا دیا جائیگا اُسکی تیاری میں کوئی شے ایسی استعمال نہ کی جائیگی جو شرعاً ناجائز ہو۔

دفعہ ۸۵۔ ہر مسافر کو کھانے کیلئے اپنا ذاتی برتن ساتھ رکھنا ہوگا جسمیں وہ کھانا لے گا۔

دفعہ ۸۶۔ ایسی صورت میں جبکہ مسافر جہاز کے سب سے نیچے درجہ میں سفر کررہے ہوں۔ جب دفعہ ۷۹، کی ضمنی دفعات (۲) و (۳) کے ماتحت کھانا تقسیم کیا جائیگا تو وہ ایسے مقام سے یا ایسے طریقہ سے دیا جائیگا جسے انسپکٹر معین کرے۔

دفعہ ۸۷۔ فروخت کے لئے جو اشیاء دفعہ ۸۰ کے ماتحت جہاز پر مہیا ہوں گی وہ ایک ایسی جگہ اور ایسے طریقہ سے رکھی جاوینگی جنہیں انسپکٹر متعین کریگا۔ اور جہاں ایک سائن بورڈ ہوگا۔ (ان جہازوں پر جو بمبئی اور کراچی سے روانہ ہوں گے انگریزی اور اردو اور انپر جو کلکتہ سے روانہ ہونگے انگریزی اور بنگالی زبان میں) جنپر یہ لکھا ہوگا کہ قیمت ادا کرنے پر سامان دستیاب ہوسکتا ہے اس کے ساتھ اسی جگہ ایک فہرست بھی آویزاں ہوگی۔

(۱) ایک فہرست ہوگی اردو۔ انگریزی۔ ان جہازوں پر جو بمبئی اور کراچی سے روانہ ہونگے۔ انگریزی اور بنگالی انپر جو کلکتہ سے روانہ ہوں گے۔ جسپر یہ لکھا ہوگا کہ کون کون سی اشیاء مسافروں کو بلا قیمت ملیں گی۔

(۲) ایک فہرست اردو و انگریزی میں اُن جہازوں پر جو بمبئی سے روانہ ہونگی۔ اور بنگالی و انگریزی میں انپر جو کلکتہ سے روانہ ہوں گے لکھی ہوگی جسمیں وہ اشیاء درج ہوں گی جو دفعہ ۸۰ کے مطابق قیمتاً دستیاب ہوسکتی ہیں۔ اور جنکے ساتھ قیمت بھی لکھی ہوگی۔

دفعہ ۸۸۔ (۱) ہر جہاز پر جو حاجیوں کو لیجانے کے لئے ہوگا کھانے پینے کا سامان انسپکٹر کے اطمینان کے مطابق کافی موجود رہیگا۔ تاکہ دفعہ ۷۹ (۲) و (۳) اور ۸۰ کے ماتحت دوران سفر میں مہیا کیجاسکیں۔

(۲) ہر جہاز پر علاوہ اس سامان کے جو اس دفعہ کی مندرجہ بالا ضمنی دفعہ (۱) ماتحت جہاز پر موجود رہیگا لازمی ہوگا کہ خواہ سامان کے طور پر آٹا کافی سامان ہو جو انسپکٹر کی رائے میں اسوقت تک کافی ہوسکے۔ جبکہ جہاز کسی حادثہ کی وجہ سے راستہ میں رک جائے۔

صاف پانی کی بہم رسانی

دفعہ ۸۹۔ ہر جہاز پر ایک تالاب ہوگا اور پانی صاف کرنے کا ایک آلہ ہوگا جسمیں اسقدر پانی رہیگا کہ ہر روز ہر عمر کے ہر شخص کو بشمول جہاز کے ملازمین وغیرہ ½ گیلن پینے کا پانی مل سکے۔

دفعہ ۹۰۔ نہ صرف اسوقت تک زیر دفعہ ۵۵ کوئی سرٹیفکیٹ نہیں دیا جائے گا جبتک کہ اس قسم کا تالاب دفعہ ۸۹، کے

بحکم جناب مولوی محمد اویس قرنی صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط)

اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ نمبر ابتدائی ۵۸۳ سنہ ۱۹۳۱ء منصفی جنوبی اناؤ
اجراء نمبر ۴۰۰ بابتہ ۱۹۳۳ء

گوری پرشاد ولد مرلی قوم برہمن ساکن نبی پرگنہ و ضلع اناؤ　　ڈگریدار

بنام مہابلی سنگھ　　مدیون ڈگری

بنام مہابلی سنگھ ولد رگھوناتھ سنگھ ٹھاکر ساکن بیوسی نجف گڑھ پرگنہ کانپور　　مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان ڈگریدار نے واسطے نیلام مال متروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۸ ماہ اگست ۱۹۳۳ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

مہر عدالت　　بحکم آر۔ پی۔ شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

شروع سے اخیر تک

LAL-IMLI
PURE WOOL

لال املی کے خالص اونی کپڑے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

کوئی بھی کپڑا
باہر سے نہیں منگوایا جاتا
یہ نام
اور ٹریڈ مارک
دیکھیے

بنانے والے
دی کانپور وولن ملز ۸ کانپور

مقامی ایجنٹ:— مسرس چھنجی لال درگاداس مسٹن روڈ۔ کانپور۔

مطابق ہر شخص و مسافر کو یومیہ پینے کا پانی بہم پہنچایا جا سکے بلکہ ایسی حالت میں بھی کہ وہ ہر روز ۲۴ گھنٹہ میں ۵۰۰ گیلن صاف ٹھنڈا اور پینے کے قابل مزید پانی مہیا نہ کر سکے

دفعہ ۹۱ - خزانہ آب جسمیں پینے کا پانی ہوگا اسے بیخانوں کے پاس لیجائیگا - یہ لیسے محفوظ تالاب ہونے چاہئیں کہ جن میں کسی قسم کا گرد و غبار داخل نہ ہو سکے - ٹونٹیوں کی تعداد ہر ۲۵۰ حاجیوں پر ایک ہوگی - حجاج کو صبح ۵ بجے سے ۸ بجے شب تک پانی لینے کی اجازت ہوگی - بشرطیکہ کپتان جہاز سفر شروع کرنے سے تیسرے دن کے اختتام پر یہ محسوس کرے کہ ہر ایک حاجی ۴ گیلن سے زائد یومیہ پانی صرف کرتا ہے - تو وہ مندرجہ ذیل ۴ اوقات پانی لینے کے مقرر کر دیگا -

(۱) الف ۵ بجے سے ۷ بجے صبح تک (ب) ۱۲ بجے دن سے ۲ بجے تک (ج) ۴ بجے سے ۶ شام تک - ۸ بجے شب سے ۱۰ بجے شب تک -

دفعہ ۹۲ - اگر جہاز کا طبی افسر کسی تالاب کے پانی کو رد کر دے تو یہ پانی فوراً ہی پمپ کے ذریعہ خارج کر دیا جائیگا - اور تالاب کو اصول طب کے مطابق صاف کرنے کے بعد دوبارہ بھر جائیگا - دفعہ ۹۳ سے ۱۰۰ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر پینے کے پانی کی نوعیت کے متعلق شبہ پیدا ہو جائے تو دوران سفر میں اسے جوش کر کے استعمال کیا جائیگا - صاف پانی بنانے والا انجن کسی دوسرے مصرف میں نہ لایا جائیگا - پانی صاف کرنے کے لئے بائیلر بھی ہوگا چیف انجینیر یا کوئی دوسرا شخص جسے انسپکٹر مقرر کرے وہ اس تمام نظام کا ذمہ دار نگران ہوگا -

بندرگاہوں میں لنگر اندازی کے متعلق شرائط

دفعہ ۱۰۱ - حاجیوں کے جہاز کو صرف اسی قسم کا تیل یا پٹرول لیجانے کی اجازت دی جائے گی جو جہاز پر کھانا وغیرہ پکانے کے لئے یا جلانے کے کام میں لایا جائے -

دفعہ ۱۰۲ - حاجیوں کے جہاز کو کسی صورت میں بندرگاہ عدن میں بارہ یوم سے زیادہ عرصہ تک لنگر انداز رہنے کی اجازت نہ دی جائے گی -

دفعہ ۱۰۳ - عدن کے علاوہ کسی دوسری بندرگاہ پر حاجیوں کے جہاز کو صرف ۴۸ گھنٹے تک لنگر انداز رہنے کی اجازت دی جائے گی اس کے بعد اسے فوراً اپنے سفر پر روانہ ہو جانا پڑے گا -

بالائی منزل میں جگہ کی تقسیم

جہاز کی بالائی منزل میں ایک ....

حاجی کو جگہ صرف اسی وقت دی جائیگی ، جبکہ ہسپتالوں پاخانوں اور ہوا کھانے کیلئے ہر ایک دیگر حاجی کو حسب منشا جگہ دیدینے کے بعد بچ رہے - بالائی منزل میں ایک ایک کمرہ میں کم از کم ۱۶ فٹ جگہ ہوگی - اور کمرے کے علاوہ بالائی منزل میں کسی دوسری جگہ کسی حاجی کو نہ دی جائے گی -

دفعہ ۱۰۵ - حاجیوں کی مختلف جماعتوں کو جہاز کی بالائی منزل پر ہوا کھانے کیلئے جگہ کی تقسیم ناخدا کیلئے مرضی کے مطابق کی جائے گی - لیکن یہ خیال رکھا جائیگا کہ حاجیوں میں کسی حاجی کی جگہ کم نہ رہ جائے -

(ب) حاجیوں کو اپنے پاس صرف اس قسم کی اشیاء رکھنے کی اجازت دی جائے گی جو ان کے لئے نہایت ضروری ہے - اور جنکا وزن مجموعی طور سے ڈیڑھ من سے زیادہ نہ ہو

ج - اگر کوئی حاجی چاہے تو وہ کسی چیز کی خاص طور سے حفاظت کیلئے حوالہ کر دے - لیکن خاص طور سے حفاظت کیلئے کوئی زیادہ وزنی چیز منظور نہ کی جائے گی -

ہسپتال اور حفظان صحت کے اصول پر عمل

دفعہ ۱۰۷ - (الف) جہاز پر ایک مستقل ہسپتال ہوگا ، جو کہ اسقدر وسیع ہوگا کہ اسمیں کم از کم تین فیصدی حاجی آ سکیں - اسمیں ہوا اور روشنی وغیرہ کا باقاعدہ انتظام ہوگا - اسکا ایک حصہ عورتوں اور بچوں کے لئے مخصوص ہوگا مستقل ہسپتالوں میں وبائی امراض مثلاً پلیگ چیچک وغیرہ کا علاج نہ کیا جائے گا - بلکہ اسمیں صرف ان ہی لوگوں کو داخل کیا جائیگا جو معمولی امراض کا شکار رہیں -

سامان حفاظت

دفعہ ۱۰۶ (ا) - حجاج کا سامان رجسٹر کیا جائیگا اور اسپر نمبر لگانے کے بعد اسے جہاز میں ایک جگہ رکھ دیا جائیگا

ب - ہر ایک ہسپتال کے پاس اسقدر چٹائیاں تکئے اور پلنگ کی چادریں ہونگی کہ وہ پچاس حاجیوں میں سے صرف ایک کو جو اگر بیمار ہو جائے تو ان چیزوں میں سے ایک ایک دے سکے - یہ چیزیں صرف ایسے اشخاص کو دی جائیں گی جو غیر وبائی امراض میں مبتلا ہوں اور اگر وبائی امراض میں مبتلا مریضوں کو اپنی استعمال کیلئے دیا جائیگا - تو اسکے استعمال کے بعد انھیں فوراً جلا دیا جائیگا -

ج - وبائی امراض کے مریضوں کیلئے اور اس صورت میں جبکہ مستقل ہسپتال میں مریضوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو جہاز کی بالائی منزل پر عارضی ہسپتال تعمیر کیا جائیگا

اس قسم کے ہسپتالوں کی تعمیر کیلئے جگہ پہلے سے مخصوص ہوگی - (د) ہر ایک مستقل و عارضی ہسپتال کیساتھ اسکا اپنا پاخانہ ہوگا -

ہر ایک جہاز میں ایک شفاخانہ بھی ہوگا

دفعہ ۱۰۸ جو ہر روز صبح و شام دو گھنٹہ کیلئے کھلا رہا کریگا اور شدید علالت کیصورت میں ۲۴ گھنٹہ - ہر وقت وہاں سے دوا حاصل کی جا سکے گی -

دفعہ ۱۰۹ (ا) - ہر ایک حاجی کو اپنے پاس رکھنے کیلئے بعض دیگر کام آنے والی چیزیں دیجائیں گی -

ب - وبائی امراض کی ادویات بالکل علیحدہ دیجائیں گی

ج - سفر کے دوران میں کوئی ڈاکٹر یا ہسپتال کے دوسرے ملازم اپنی خدمات یا ادویات کا دوسرا معاوضہ نہ لیں گے -

دفعہ ۱۱۲ ہر ایک حاجی کو بعض ڈاکٹری آلے و اوزار مثلاً تھرامیٹر وغیرہ بھی دیئے جائیں گے -

دفعہ ۱۱۲ ہر ایک حاجی کو ایک سرٹیفکیٹ دینا ہوگا کہ میں نے تمام ضروری اشیاء ادویات وغیرہ ہسپتال والوں سے لی ہیں - جو ہسپتال والے اپنے معاینہ کے وقت معاینہ کرنے والے کی خدمت میں پیش کریں گے -

دفعہ ۱۱۳ حاجیوں کے ہر ایک جہاز کو ایک جراثیم کو جلانیکا چولھا لیجانا ہوگا -

دفعہ ۱۱۴ وبائی امراض کے مریضوں نے جو کپڑے دریاں و چادریں وغیرہ استعمال کی ہونگی انھیں اگر انکی قیمت زیادہ نہ ہوگی تو یا تو دریا میں پھینکدیا جائیگا یا جلا دیا جائیگا ورنہ جراثیم جلانے والے چولھے میں ان کو پکا کر دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جائے گا -

(ب) ، ایسے حاجیوں کیلئے جو کسی وبائی مرض میں مبتلا نظر آتے ہوں - پاخانے کا خاص انتظام ہوگا

ج - وبائی امراض میں مبتلا حاجیوں سے دریوں چادروں وغیرہ کا علاوہ وہ چھوئی گئی ہونگی ان کے بھی جراثیم کو جلا دیا جائے گا - ان کے بعد انھیں ہسپتال میں لایا جائیگا -

(د) ، حاجیوں کے اس جہاز کو بھی جس میں حاجی وبائی امراض میں مبتلا ہوئے ہونگے جراثیم مارنے والی ادویات سے دھویا جائے گا -

حال کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ اڑیسہ میں خدا کا قہر بارش کی صورت میں نازل ہو رہا ہے ساٹھ ہزار مکانات منہدم ہو گئے ہیں اور ۵۰۰ بارہ سو میل کا علاقہ ویران ہو گیا ہے -

بحکم جناب بابو جگدیش کشور صاحب ٹنڈن بی اے ایل ایل بی منصف بہادر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱ بابتہ ۱۹۲۷ء

مقدمہ متفرقہ نمبر ۱۷ بابتہ ۱۹۳۳ء

مسماۃ جیونی بیوہ ننکو قوم حجام ساکن مہیشری محال شہر کانپور　　عذرداریہ　　مدعیہ

بنام سیتارام وغیرہ　　مدعا علیہم

بنام سیتارام ولد نتھول قوم مہیشری مالک فرم رام ناتھ نتھول واقعہ جنرل گنج کہنہ شہر کانپور مدعا علیہ

چونکہ عذرداریہ نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ نرسنگھ داس خریدار نیلام سے دخل جائداد نیلام شدہ سے واپس دلایا جاوے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو - بتاریخ ۹ ستمبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یک طرفہ سماعت ہوگی -

آج بتاریخ ۳۱ ماہ اگست ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

بحکم رامیشر دیال سنصرم
عدالت منصفی کانپور

مہر عدالت

باجوڑ پر بمباری کے اخراجات

شملہ ۳۱ اگست صاحب کمانڈر انچیف نے کل کاونسل آف اسٹیٹ میں اعلان کیا کہ باجوڑ کی بمباری میں تقریباً ۱۰ ہزار روپیہ صرف ہوئے - حکومت کا تخمینہ ہے کہ اگر سرحد پر خشکی کے ذریعہ کوئی کاروائی کی جاتی تو تقریباً اسیر آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوتا - کمانڈر انچیف کا یہ اعلان کرنیسے مقصود جتانا ہے کہ سرحد پر بمباری سستی ثابت ہوئی -

اس موسم میں اَمرت دھارا ہی ٹانک ہے

آجکل صحت اگر گرتی ہے - تو ہاضمہ کی خرابی سے - بدہضمی متلی - قے - دست - کھانسی - زکام - یا بخار تمام خرابیوں کی جڑ ہاضمہ کی گڑبڑ ہے اسکی ٹھیک دیکھ بھال رکھی جائے - تو قدرت نے جیسے عجیب عجیب میوے اس موسم میں پیدا کئے ہیں - ان سے انسان کی صحت میں خوب ترقی ہونی چاہئے صحت میں ترقی ہو - اس لئے آجکل

اَمرت دھارا

کا استعمال اکثر جاری رکھنا چاہئے - کوئی بھی تکلیف ہو جائے - اسی پر زور دینا چاہئے - اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہئے - اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوانزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے - ہاضمہ ٹھیک رہے گا - تو قدرت کی نعمتوں سے فایدہ ہی فایدہ اٹھائینگے - اور آجکل بھی صحت کی ترقی دیکھیں گے

گھر میں رکھئے جیب میں رکھئے - بھولئے نہیں صحت روپیہ اور وقت سب کو بچا دے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

احتیاط - نقلوں سے بچو - کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش بڑھاویں گی - صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کا پتہ :- اَمرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر

مینیجر اَمرت دھارا اوشدھالیہ - اَمرت دھارا بھون - اَمرت دھارا روڈ - اَمرت دھارا ڈاک خانہ - لاہور

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر کا نوٹس

کانپور بینا جابر واٹر ورکس کے احاطہ کے سٹلنگ ٹینک نمبر ۳ Settling Tank, No; 3, (پانی کے تالاب) کی صفائی کے لئے سر بمہر ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں۔

جو کہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۳۳ء ۲ ½ بجے دن تک وصول کیے جاویں گے۔

ٹنڈر فارم ایک روپیہ قیمت پر میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے ۱۰ر ستمبر ۱۹۳۳ء ۲ ½ بجے دن تک مل سکتے ہیں۔

دیگر اطلاعات میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے روزانہ کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے دوران میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط بابو برجندر سروپ
بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

کلکتہ ۴ر ستمبر۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل میں آنجہانی برج کے قتل پر تعزیت کی تجویز پاس کی گئی اور اہلیہ آنجہانی برج سے ہمدردی اظہار کیا گیا

شملہ ۴ر ستمبر۔ ہز اکسیلنسی والسرائے نے ہز اکسیلنسی گورنر بنگال کو مسٹر برج کے قتل پر تعزیت کا تار بھیجا ہے۔ اور آنجہانی برج کی اہلیہ سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی (قیمت ۵ر رجسٹرڈ)

بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانیکے لئے مشہور معروف شرطیہ حکمی دوا ہی میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ عطاروں پنساریوں دیسی انگریزی دوا فروشوں جنرل مرچنٹوں و کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ر فی درجن ۳ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ر درجن ۱۲ر سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن
— نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو
المشتہر مینیجر بال جیون کار یالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

ہندوستان کے موجودہ حالات پر پنڈت جواہر لال کا تبصرہ

دہقان کی تباہ حالی اور قرطاس ابیض کی پیش کردہ اسکیم پر ایک نظر

لکھنؤ یکم ستمبر۔ نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو نے حسب ذیل بیان دیا:۔

جیل میں میرا مشغلہ مطالعہ تھا۔ مجھے صرف ۶ کتابیں بیک وقت پاس رکھنے کی اجازت تھی۔ جیل کے ایام میں میں نے سیاسیات و اقتصادیات کا اسقدر مطالعہ کیا کہ اب میں کہہ سکتا ہوں کہ میری معلومات پہلے سے زیادہ وسیع اور مکمل ہو گئی ہیں۔ اب مجھے وہ کمی معلوم ہو چکی ہے جو پہلے تھی۔ میں دنیا کے موجودہ واقعات میں کافی دلچسپی لے رہا تھا۔ میں نے خصوصاً جرمنی، امریکہ، اور دیگر غیر ممالک کے موجودہ حالات اور ہندوستان پر اُن کے تاثرات کا خوب غور سے مطالعہ کیا گو کہ ہندوستان کا مسئلہ بالکل مختلف ہے لیکن آخر وہ اسی دنیا میں ہے اور اسکے مستقبل پر دنیا کے دیگر مقامات کے حالات کا اثر پڑ سکتا ہے اور دوسرے ممالک کی طرح اسکا مسئلہ بھی اقتصادیات سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ کہ سیاسیات سے۔ ہم پر حکومت کے نظام کو تہ و بالا کرنے کا الزام عائد کیا جاتا ہے لیکن اگر حقیقت پر غور کیا جائے تو یہ ہے کہ کسی ایجی ٹیٹر میں غیر انسانی طاقت نہیں کہ وہ نظام حکومت کو تہ و بالا کر کے رکھدے۔ ایجی ٹیٹر گو بعض واقعات کے رونما ہونے کا باعث ہوتا ہے لیکن دراصل وہ اپنی شکایات اور اپنی تکالیف کا اظہار کرتا ہے۔ ہندوستانی ریاستوں میں جو مطلق العنانی نظر آ رہی ہے، زمانہ حاضرہ کے اصولوں کے بالکل خلاف ہے۔

قرطاس ابیض کی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ ساری اسکیم ناقابل عمل اور غیر مفید ہے ہم ہندوستان میں حکومت خود مختاری کے مطالبہ اس لئے کر رہے ہیں کہ نظام حکومت کے اخراجات کو کم کر کے ہندوستان کے غریب اور فاقہ کش کسان پر ان مصارف کا بار اٹھایا جا سکے۔ اور اب تمام محکموں اور مختلف اخراجات میں تخفیف کے بعد بھی مسٹر میلکم ہیلی پراونشل اٹانومی کے خرچ میں کروڑہا روپیہ کا اضافہ بتا رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس اسکیم کا بیکار ہونا اچھا ہے کیونکہ اگر اس اسکیم کا کچھ حصہ اچھا اور کچھ غیر مفید ہوتا تو مخالفت مشکل ہو جاتی۔

اس استفسار پر کہ اگر یہ اسکیم واقعی غیر مفید ہوتی اور ان ہی لوگوں کی بنائی ہوتی۔ جنہوں نے اب اسے بنایا ہے تو پھر؟ آپ نے کہا کہ یہ محض ناممکن خیال ہے۔

بحکم جناب بابو مرلی دھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرا پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۶۲۱
بعدالت مال تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور
جے نرائن — مدعی
بنام — گوری شنکر وغیرہ — مدعا علیہ
بنام گوری شنکر و سدانند پسران لچھمن قوم برہمن پٹواری ساکن موضع دیو گاؤں جگر عرف سو پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ر ستمبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ یہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر بغیر حجت و نیز دستاویزات جو تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ اگست ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم عدالت) — مہر عدالت

(مشتہری بلا فیس)

حکم منسوخی دیوالیہ

بحکم جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
۲۲ر نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء
گنگا پرشاد ولد دوارکا پرشاد قوم برہمن ساکن دانہ خوری محال کانپور — انسالونٹ

مطلع ہو کہ مذکورہ بالا انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج اندر میعاد نہیں گذرانی ہے۔ اسلئے عدالت نے حکم دیوالیہ مورخہ ۷ر جون ۱۹۳۲ء بمقابلہ گنگا پرشاد انسالونٹ ۲۵ر مارچ ۱۹۳۳ء کو منسوخ کر دیا۔

المرقوم ۲۹ر اگست ۱۹۳۳ء
بحکم۔ آر۔ پی شرما منصرم
عدالت خفیفہ کانپور — مہر عدالت

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب مولوی محمد ادریس قرنی صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
۸۰ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء
ما مراج و جوالا پرشاد پسران راما نند قوم ویش ساکنان ہٹیہ شہر کانپور — انسالونٹان

مطلع ہو کہ مذکورہ بالا انسالونٹان نے ایک درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے اُسکی سماعت کیلئے ۱۶ر نومبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے۔

آج یہ نوٹس بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا
المرقوم ۲۹ر اگست ۱۹۳۳ء
بحکم آر۔ پی شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور — مہر عدالت

حکومت اور کانگریس میں صلح کرانے کی کوشش

پرنٹی میں معتدل اور لبرل لیڈروں کا اجتماع

بمبئی۔ یکم ستمبر بمبئی کے تجارتی حلقوں میں کوشش ہو رہی ہے کہ گاندھی جی اور حکومت کے درمیان جمود کو ختم کر دیا جائے۔ تاکہ ہندوستان میں امن و امان کیساتھ تجارت کو فروغ حاصل ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ایوان تاجران ہند کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں قرار پایا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو حکومت اور کانگریس کے درمیان صلح کرانیکی غرض سے گاندھی جی کو اور والسرائے سے ملاقات کرے۔ اکثر ممبران نے یہ رائے ظاہر کی کہ گاندھی جی کو سول نافرمانی بالکل بند کر دینا چاہئے۔

معاصر ایوننگ نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ سیاسیات سے علیحدگی اختیار کریں۔ اور ہریجن تحریک میں لگ جائیں۔

پونہ۔ ۲ر ستمبر سر کاوس جی جہانگیر جو حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں گذشتہ شب پرنٹی تشریف لائیں گے۔ گاندھی جی مزید قدم اٹھانے سے پیشتر تمام لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کرنا چاہتے ہیں اس خیال کے پیش نظر آپ معتدل اور لبرل لیڈروں سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو بھی آپ سے ملاقات کریں گے

بمبئی ۲ر ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے گاندھی جی نے کہا کہ میری غیر متوقع رہائی نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے جو کہ خاص غور و توجہ کی مقتضی ہے میں صلح کے لئے اپنی دلی خواہش کا پھر اعادہ کرتا ہوں جہانتک میرے امکان میں ہوگا میں صلح کیلئے کوشش کروں گا۔ میں ہر معاملہ پر سچائی سے غور کر رہا ہوں میرے روبرو پیشتر کی تیار کردہ اسکیم ہے۔

ایڑی سے لیکر پنجہ تک
"فلیکس"
کے جوتے پیروں کو حقیقی راحت پہونچاتے ہیں
● صرف فلیکس ہی کے شوز اصلی چمڑے کے ہوتے ہیں جو کہ ہندوستان بھر میں سب سے عمدہ مال سے ہندوستان ہی کے کاریگر تیار کرتے ہیں
Flex WEAR
کانپور ایجنٹ:
مسرس آغا برادرس
کشمیری ہاؤس۔ سٹیشن روڈ۔ کانپور
دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ:
لکھنؤ۔ اٹاوہ۔ فتحپور وغیرہ

مدناپور کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریوالور سے ہلاک کر دیا گیا

حملہ آوروں میں سے ایک ہلاک۔ ایک مجروح اور ایک گرفتار

ریوالور، بم۔ کارتوس اور بم بنانے کا سامان برآمد ہوا

مدناپور ۲ر ستمبر۔ کل شام کو ۵ بجے مسٹر ڈبلیو۔ آئی جی، برج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کو قتل کر دیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پولیس کلب کے فٹ بال کا میچ کھیلنے گئے تھے حملہ آور مدناپور ہی کے باشندے بتلائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک اُسی جگہ گرفتار ہو گیا۔ اور دوسرا شدید زخمی۔ تیسرا گرفتار۔ مسٹر برج شام کو ۵ بجے ٹاؤن ہال میں کلب کی جانب سے میچ کھیلنے گئے تھے۔ وہ ابھی اپنی موٹر سے اتر کر چند ہی قدم چلے تھے کہ ریوالوروں سے اُن پر کئی فائر کئے گئے۔ اُن کے جسم کے مختلف حصوں میں گولیاں لگیں اور وہ اسی جگہ جان بحق ہو گئے۔ لاش کا پوسٹ مارٹم کل ہوگا۔ مدناپور میں ریوالور سے ہلاک کرنے کا تیسرا واقعہ ہے جو صرف ۳ سال کے اندر اندر وقوع پذیر ہوا زخمی حملہ آور پولیس کی حراست میں زیر علاج ہے آخری بیان قلم بند کر لیا گیا ہے۔ مسٹر برج اور بہت سے دوسرے اعلےٰ افسران بھی پولیس لائن کے میدان میں کھیل دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ حملہ آور پر پولیس کے سپاہی نے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہمراہ تھا گولیاں چلائیں جب زخمی حملہ آور کو پولیس نے قابو میں کر لیا تو اُسنے شور مچایا کہ مجھے بھی مار ڈالو۔

کلکتہ ۲ر ستمبر۔ کلکتہ پولیس نے جوڑا باگان میں چار مکانوں پر چھاپہ مارا۔ اور اُن میں سے ایک مکان میں ایک "اسلحہ خانہ" کا پتہ لگا تھا۔ پولیس کو وہاں سے ۹ ریوالور۔ چھ بم۔ ایک ہزار سے زائد کارتوس۔ اور کارتوس بنانے اور بھرنے کے اوزار۔ بارود ی۔ روئی۔ فتیلے آتشگیر مادے اجعلی نوٹ بنانے کی مشین۔ بم بنانے کا مسالہ اور بہت سی ضبط شدہ کتب برآمد ہوئیں۔ پولیس نے اس سلسلہ میں تین بنگالی نوجوانوں کو جو مشرق بنگال کے باشندے ہیں گرفتار کر لیا ہے

یہ مکان اُس مکان سے دو سو گز کے فاصلہ پر ہے جہاں سے کچھ عرصہ ہی میں ڈائنامیٹ کی ٹکیاں اور بم وغیرہ برآمد ہوئے تھے۔

سونا جمع کرنے پر سخت سزائیں

صدر جمہوریہ امریکہ کے غیر متوقع اقدامات

صدر جمہور نے سونے کی کانوں سے سونا نکالنے کی اجازت دیدی ہے۔ کہ فیڈرل ریزرو بنک کے توسط سے نیا سونا جو امریکہ میں نکالا جائے جمع کریں آپنے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمام افراد جن کے پاس سونا مختلف صورتوں میں جمع ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ بیان داخل کریں کہ اُن کے پاس کسقدر سونا موجود ہے۔ اور انھیں موجودہ سکہ کے استعمال کرنے میں کیا اعتراض ہے سونے کے نکالے جانے پر کانوں سے سونا نکالکر امریکہ موجودہ گرانی سے زیادہ منفعت حاصل کر سکتا ہے پہلے سونا غیر ممالک میں بھیجا جائیگا۔ اُسکے بعد اُن لوگوں کے ہاتھ بیچا جائے گا۔ جو مختلف صنعتوں میں سونے کا استعمال کرتے ہیں اور ان صنعتی اداروں کو بھی سونا ایک خاص معین قیمت پر دیا جائے گا۔ اور یہ قیمت بیمہ و باربرداری وغیرہ کے اخراجات کے سوا وہی ہوگی جو غیر ممالک سے وصول کی جائے گی

سونا جمع کرنے کیلئے خاص اجازت کی ضرورت

سونا جمع کرنے کے خلاف قانون کے مطابق حکام خزانہ کو اجازت دیگئی ہے کہ غیر ممالک میں سونے کی خرید و فروخت لائسنس کے بغیر نہیں ہو سکتی اور تمام ملک کے بنکوں سے سونا لے کر خزانہ میں جمع کر دیں لیکن ایکہزار ڈالر کی مالیت کا سونا مستثنےٰ کیا گیا ہے۔ سونے کی تمام واپسی افسران مالیہ کو ہوگی۔ اور ہر شخص یا جماعت یا انجمن جو سونے کو جمع کرنا چاہے گی۔ بغیر لائسنس کے جمع نہیں کر سکتی۔ لیکن ریزرو بنک کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ سونا جمع کر سکتا ہے تین دن کے بعد کسی شخص کو حق نہیں ہے کہ وہ سونے کے سکے یا سرٹیفکٹ رکھ سکے اور اسکی خلاف ورزی کرنے والے افراد کو ۱۰ ہزار ڈالر جرمانہ اور دس سال قید سخت کی سزا دیجائیگی

اچانک اعلان کر دیا گیا

سونے کی کھدائی کی اجازت اور جمع پران سزاؤں کا اطلاق بالکل اچانک ہوا ہے جبکہ صدر جمہوریہ امریکہ ایک سفر پر جا رہے تھے اس خبر سے سونا کھودنے کی کمپنیوں کے حصص پر خاص اثر پڑا ہے ان اقدامات کا متوقع نتیجہ پندرہ کروڑ ڈالر کا منافع ہے۔

وزیر ہند سے ہرجانہ کا مطالبہ

اسیران مقدمہ سازش میرٹھ کی حمایت

لنڈن۔ قومی مشترکہ کونسل نے جسمیں ٹریڈ یونین کانگرس لیبر پارٹی اور پارلیمنٹری پارٹی کی نمائندگی ہے۔ یہ طے کیا ہے کہ سر سموئیل ہور سے درخواست کی جائے کہ وہ ایک مشترکہ ڈیپوٹیشن سے ملاقات کر کے اس پوزیشن پر غور کریں۔ جو میرٹھ کے قیدیوں کے فیصلہ اپیل سے پیدا ہوئی ہے۔

کونسل نے باضابطہ طور پر جو بیان شایع کیا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ڈیپوٹیشن اُن لوگوں کے ہرجانہ طلب کرے گا جو رہا ہو گئے ہیں۔ اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کرے گا۔ جن کی سزائیں کم ہو گئی ہیں۔ کونسل نے اس بات پر رضامندی کا اظہار کیا ہے کہ بمبئی کی میرٹھ کمیٹی (یعنی میرٹھ کے قیدیوں کی ڈیفنس کمیٹی) کے لئے پچاس اسٹرلنگ منظور کیے جاویں۔

باؤن سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کر چکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون وغیرہ کی خرابی وغیرہ دور کر کے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح طلاء واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں کی پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی لغت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرمادیں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD

Regd.

کف کف

(کف، کھانسی اور سردی کی بیجا دوا)

روگ کا گھر کھانسی ہی ہے اسے کبھی بھی بڑھنے نہ دینا چاہئے۔ تدارک آسان ہے چاہے کیسی ہی کف اور کھانسی کی بیماری کیوں نہ ہو اُسے یہ دوا فوراً آرام کرتی ہے۔ پیتے ہی سردی کو پچا کر کھانسی کو دباتی اور سستی و حرارت کو دور کرتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ چھ آنے ۶؍۱
ڈاک محصول دس آنے ۱۰؍
چھوٹی شیشی بارہ آنے ۱۲؍
ڈاک محصول سات آنے ۷؍

Regd.

رنگ رنگ کھلی دھوبی مرض

ایک بار لگاتے ہی کھجلی رفع ہو کر سوزش جاتی رہتی ہے۔ نیا۔ خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبی چار آنہ ۴؍
ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے ۷؍
نمونہ دو آنے ۲؍ جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

نوٹ۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے

سوالش کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۳ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بےقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہسٹیریا، اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایکی روپیہ دو عار

راج وید۔ نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراہہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No. A. 1424

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے　　جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن　ہفتہ وار　سمیع

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸	کانپور چہارشنبہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ	نمبر ۳۲

حقائق

ازجناب پنڈت میلا رام وفا

جوانی میں طبیعت لاابالی ہوتی جاتی ہے　　ترقی پر مری شوریدہ حالی ہوتی جاتی ہے

شب غم چھایا جاتا ہے دھواں آہوں کے شعلوں سے　　ستارے ٹوٹتے ہیں رات کالی ہوتی جاتی ہے

ضیائے حسن میں وہ مہر انور چھپتا جاتا ہے　　کہ چہرے پر عیاں کرنوں کی جالی ہوتی جاتی ہے

امیدیں آتی ہیں آآکے دل سے نکلی جاتی ہیں　　یہ وہ بستی ہے جو بس بس کے خالی ہوتی جاتی ہے

وہ سن کر حال فرقت ہوگا، ہوگا کہتے جاتے ہیں　　کہانی اپنی ماضی احتمالی ہوتی جاتی ہے

کھلے جاتے ہیں گل مقتل میں کیا کیا عکس عارض سے　　کسی کی تیغ بھی پھولوں کی ڈالی ہوتی جاتی ہے

ملے سننے والے دل کے پتھر لے وفا ایسے
کہ شرمندہ مری نازک خیالی ہوتی جاتی ہے

(تقریباً)

اسمبلی میں ریزرو بنک بل پیش کردیا گیا

شملہ ۸ ستمبر آج اسمبلی میں ریزرو بنک بل بالآخر پیش کردیا گیا۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں ایک ریزرو بنک قائم کیا جائے جو فیڈریشن کی ضروریات کو پورا کرے فیڈرل تعمیری سب کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ ہندوستان میں فیڈریشن کے قیام کے ساتھ نہایت مضبوط بنیاد و نیز ریزرو بنکنگ قائم کیا جائے۔

تیسری گول میز کانفرنس کی اقتصادی تحفظات کی مجلس نے اس کے بعد یہ سفارش کی تھی کہ مندرجہ بالا اصول پر قائم ہونے والے ایک بنک کا بل ہندوستانی اسمبلی میں پیش کیا جائے ایک نمائندہ سب کمیٹی مقرر کیگئی تھی جسکی رپورٹ اس بل کے ساتھ مشتہر کی گئی ہے اور موجودہ بل اس کمیٹی کی سفارشات پر منحصر ہے۔ سر جارج شسٹر رکن مالیات نے اس بل کو اسمبلی میں پیش کیا۔ اور کہا کہ جب سے میں رکن مالیات ہند بنا ہوا ہوں، اسوقت تک میرے پاس اس سے زیادہ اہم کام نہیں آیا۔ جیسا کہ یہ ہے آپنے فرمایا کہ ایوان کو اس ضروری مسئلہ کو دیکھتے ہوئے تمام ذاتی و فریقانہ خیالات کو پس پشت ڈالدینا چاہئے۔

آپنے اس اعتراض کا کہ حکومت جلدی بازی سے کام لے رہی ہے جواب دیا کہ نئی اصلاحات سے قبل ریزرو بنک کا قیام ازحد ضروری ہے۔ اسکے بغیر نئے دستور کی بنیاد مستحکم نہیں ہوسکتی۔

ہوانا کے بازاروں میں مشین گنیں لگا دی گئیں

ہوانا ۸ ستمبر جدید کونسل نے اعلان کیا ہے کہ اگر عوام کی خواہش ہو تو وہ مستعفی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن کمیونسٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ اگر امریکن افواج ساحل بمندر پر اتریں تو وہ انسے جنگ کا اعلان کردینگے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہوجائے کہ کیوبا امریکہ کے ماتحت نہیں ہے۔ ہوانا کی گلیوں میں مشین گنیں لگادی گئی ہیں کہ اگر ذرا بھی اندیشہ ہو تو گولیاں چلادی جائیں کمیونسٹ طبقہ بھی مستعد کیا جارہا ہے۔ اُنہوں نے شکرسازی کے دو کارخانوں پر قبضہ کرلیا۔ امریکہ کیطرف سے شدید کارروائی کا امکان ہے۔ اطلاع ہے کہ گورنمنٹ امریکہ انقلابیوں کو متنبہ کریگی کہ وہ ڈاکٹر کاسیڈی سابق صدر کو حکومت کے حوالہ کریں تاکہ وہ ایک متحدہ کابینہ دزارت قائم کریں۔ ہوانا کو دو جنگی جہاز روانہ کئے گئے ہیں

سفارت خانہ برطانیہ کابل میں بیک وقت ۳ دردناک قتل

شملہ ۸ ستمبر۔ یہاں پر سرکاری اطلاع آئی ہے کہ کابل کے برطانوی سفارت خانہ میں تین قتل بیک وقت ہوئے جس کی وجہ سے شہر میں سنسنی پھیل گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مقتولین کی گیرجوں کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر سٹریچر ایک ہندوستانی میر منشی اور ایک افغانی مشین ساز ہلاک ہوئے۔ آخرالذکر افغانستان بجلی گھر میں ملازم تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ قاتل ایک افغانی ہے جسنے پستول سے سب کو قتل کردیا ہے اُسے فوراً گرفتار کرلیا گیا قتل کی اصلی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ہے۔ پولیس تحقیقات کررہی ہے۔

نتھاگلی (سرحد) سے جو اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سانحہ سفارت خانہ سے ہسپتال میں ہوا ہے، میر منشی کا نام سید ارشاد حسین صاحب متقی ہے۔ اور وہ جالندھر پنجاب کے باشندہ تھے (الامان) ارشاد حسین صاحب متقی مرحوم جالندھر کے باشندے اور نہایت ہر دلعزیز افسر تھے انقلاب افغانستان سے قبل آپ حکومت ہند کے فارن پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے۔ جب کابل میں نئی سفارت قائم کیگئی تو آپ بھی کابل بھیجے گئے۔ آپ کی ذات مجموعہ صفات تھی اسلامی تعلیمات و فلسفہ الٰہیات اور علوم مشرقی کے زبردست ماہر تھے سرکاری کاموں سے جو وقت بھی بچتا تھا وہ خدمات اور تبلیغ اسلام میں صرف کرتے تھے آپکی وفات سے مسلمانوں کا ایک زبردست عالم اور سرگرم قلمی مجاہد دنیا سے اُٹھ گیا! خدا مغفرت کرے۔

ریلوے کے ماتحت ملازمین اور مسلمان

حسن رپورٹ کی سفارشات پر عملدرآمد حکومت کی ہدایات

شملہ ۸ ستمبر مجلس مملکت میں آنریبل مسٹر ڈبلیو ایم بیرنٹسے چیف کمشنر ریلوے جات ہند نے بتایا کہ ریلوے بورڈ نے مسٹر حسن کی رپورٹ پر توجہ کرنے کے بعد ان کی سفارشات کو این، ڈبلو۔ آر۔ ای آئی، آر۔ ای، بی آر۔ جی، آئی، پی۔ دغیرہ ریلوں کے ایجنٹ کو بھیجدیا ہے جس میں اقلیتوں کی ملازمتوں کی کمی پورا کرنے کے لئے اور مسلمانوں کو خاص طور پر نیابت دینے اور ماتحت ریلوے دفاتر میں جگہیں دینے کی کی ہدایات کی گئی ہیں۔

بورڈ نے ہدایات روانہ کی ہیں کہ امتحانات کی تاریخیں اچھی طرح مشتہر کی جائیں۔ ڈویژنل مقامات کے امتحانات وغیرہ اسطرح لئے جائیں کہ اقلیتیں بالعموم اور مسلمان بالخصوص اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

ریلوے ملازمین کے لڑکوں کو خاص طور پر ترجیح دی جائے۔ ہر اعلٰے یا ماتحت دفاتر کے عملہ تقرری میں مسلمانوں کے لئے اچھی نیابت ہو۔ ....

مسلمان ملازمین ریلوے کی ترقی کا خیال رکھا جائے ورکشاپوں میں امیدواری کرنے اور سیکھنے والے لوگوں میں مسلمانوں کی تعداد بڑھائی جائے ماتحت ملازمین کو اعلٰے افسری کی تعلیمات کے لئے ٹریننگ دیجائے غرض یہ کہ مسلمانوں کی ملازمتوں اور اُن کے جائز حقوق کی ریلوے کے ہر محکمہ میں حفاظت کی جائے آپ نے ایوان سے کہا کہ ریلوے بورڈ یقین دلاتا ہے کہ کسی ایک قوم کے ساتھ بلا وجہ رو رعایت یا حق تلفی نہ کی جائے نہ معاندانہ جذبات کارفرما ہیں۔ بلکہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ ریلوے کا تمام عملہ پبلک مفاد کی حفاظت کررہا ہے جو شکایات پیدا ہوگئی ہیں ان کی باقاعدہ تحقیق ہوچکی۔ اور حکومت انہیں پورے انہماک کے ساتھ عمل کرے گی۔

عراق کا جدید بادشاہ

لندن کی خبر ہے کہ بغداد میں مرحوم شاہ فیصل کے صاحبزادے امیر غازی کی تاج پوشی کے بعد عراق میں اُنکی بادشاہت کا اعلان کردیا گیا۔ آپ کی عمر صرف ۲۱ سال ہے آپ ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اور انگلستان میں تعلیم پائی تھی۔ جب مرحوم بادشاہ خیدلوم کیلئے سوئزرلینڈ روانہ ہوئے تھے تو آپنے ولیعہد کو ایجنٹ مقرر کیا تھا۔ عراقی دستور کے مطابق امیر غازی کی بادشاہت کا اعلان نہایت سادہ طریقہ پر کیا گیا سینٹ اور چیمبر اور وزراء کابینہ نے اعلان بادشاہت کے بعد حلف وفاداری اٹھایا۔ عوام کو ۱۰۱ توپوں کی سلامی کے ذریعہ سے آگاہ کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل ہی بس ہے — زبان پہ بھی رہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۸ — کانپور چہار شنبہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۳ء — نمبر ۳۲

غنڈا ایکٹ کی منسوخی کا مطالبہ

گذشتہ بلوہ میں غنڈوں کی بدولت کانپور کو جسقدر عظیم نقصانات جانی و مالی اور سیاسی برداشت کرنے پڑے ہیں۔ اسکا خیال کرتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بہت عرصہ سے غنڈوں نے کانپور کی پبلک لائف کو تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ مگر کسی قسم کی باز پرس نہ ہونے کی وجہ سے اُن کی ہمتیں بڑھتی گئیں اور گذشتہ بلوہ ان کی سفاکانہ اولوالعزمیوں کا بدترین مظاہرہ تھا۔

گذشتہ بلوہ میں تقریباً ہر شہری کو یہ وثوق ہوگیا تھا کہ جب تک کانپور غنڈوں کے وجود سے پاک و صاف نہ ہوگا۔ اسوقت تک اہل کانپور کو امن و امان کی زندگی میسر نہیں آسکتی چنانچہ اسی خیال کو ملحوظ رکھتے ہوئے صوبہ کی کونسل میں غنڈا ایکٹ پیش ہو کر پاس ہوا اور اس ایکٹ کا نفاذ کانپور میں شروع کر دیا گیا تھا۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے کہ غنڈا ایکٹ کے عملدرآمد میں نہایت کافی احتیاط برتی جاتی ہے اور طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے پولیس مشکوک اشخاص کی رپورٹ کرتی ہے اس رپورٹ کے ساتھ اس شخص کا پورا نامہ اعمال شامل ہوتا ہے۔ یہ رپورٹ حلقہ مجسٹریٹ کے پاس جاتی ہے حلقہ مجسٹریٹ محض پولیس کی رپورٹ پر وثوق نہ کرتے ہوئے بطور خود اس شخص کے متعلق اُس حلقہ کے کسی معزز شخص یا دیگر ذرائع سے تحقیق و تفتیش کرتا ہے اور بعد تحقیق اس پر مقدمہ قائم کیا جاتا ہے جو کہ تین ججوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور اگر یہ شخص اپنے کو غنڈا نہ ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو اسکو غنڈا ایکٹ کے ماتحت شہر بدر کیا جاتا ہے ورنہ وہ بری کر دیا جاتا ہے جسکی غالباً متعدد مثالیں موجود ہیں اسقدر تحقیق و تفتیش کے باوجود ممکن ہو کہ بعض بےقصور لوگ غنڈا ایکٹ کے ماتحت آگئے ہوں مگر اس قسم کے مثالیں مستثنیات ہیں جس سے مفر ممکن نہیں۔ ہمارا خیال ہو کہ اسوقت تک شہر کلیتاً غنڈوں کے وجود سے پاک نہیں ہوا اور خصوصاً وہ حضرات تو اس ایکٹ کی زد میں مطلقاً نہ آسکے جو غنڈوں کی سرپرستی اور ہمت افزائی کر کے اپنا اُلو سیدھا کیا کرتے تھے اسلئے ہمارا خیال ہے کہ حکام کا فرض ہے کہ وہ انتہائی تحقیق و تفتیش سے کام لیکر ایک دفعہ تو کانپور کو غنڈوں کے وجود سے کلیتہً پاک و صاف کر دیں تاکہ اہل شہر امن و امان کی زندگی بسر کرنے کے لائق ہو سکیں اور شہر کی پبلک لائف بھی درست ہو جائے۔

اس سے قبل بھی ہم کو معلوم ہوا تھا کہ بعض خود غرض اشخاص جو غنڈوں کی سرپرستی و ہمت افزائی کر کے اپنا اُلو سیدھا کرنیکے عادی تھے۔ وہ اس ایکٹ کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں مگر اب یہ معلوم کر کے ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ دکھیا سماج جیسی ذمہ دار جماعت نہ معلوم کس مغالطہ میں آکر غنڈا ایکٹ کی منسوخی کے لئے حکومت سے مطالبہ کر رہی ہے۔

دکھیا سماج کا یہ خیال کہ اہل شہر غنڈا ایکٹ کے خلاف ہیں اس کی صحت میں بھی ہم کو شک ہے کیونکہ غنڈا ایکٹ کے خلاف نہ کوئی پبلک جلسہ ہوا اور نہ کسی مقامی اخبار نے اس کے خلاف آواز اٹھائی بلکہ دکھیا سماج کو کانپور سے باہر یعنی ہمعصر "ہند" جو اسی ماہ سے شایع ہونا شروع ہوا ہے اس کی امداد لینا پڑی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اہل کانپور غنڈا ایکٹ سے ناخوش نہیں بلکہ خوش ہیں

البتہ ہم دکھیا سماج کے اس مطالبہ کی پوری تائید کرتے ہیں کہ بےقصور اور معصوم اشخاص اس ایکٹ کی زد میں نہ آنے پاویں۔ ہمارے خیال میں یہ بہتر ہوگا کہ ایسے اشخاص کی ایک فہرست دکھیا سماج شایع کرے کہ جو اُسکے نزدیک غنڈا ایکٹ کی زد میں آنے کے قابل نہ تھے مگر غلطی یا کسی اور وجہ سے آگئے ہیں۔ تاکہ اُن کو غنڈا ایکٹ کی زد سے بچانے کی کوشش کی جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ دکھیا سماج ایسی فہرست ضرور شائع کرے گی۔

ہم بھی مقامی حکام سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ احتیاط سے کام لے کر غنڈا ایکٹ کا نفاذ کریں تاکہ پبلک بلا وجہ تکلیف و مصیبت میں مبتلا نہ ہونے پائے۔

مگر غنڈا ایکٹ کی منسوخی کے مطالبہ کی ہم کسی طرح بھی تائید نہیں کر سکتے کیونکہ غنڈا ایکٹ کی منسوخی کے تو یہ معنی ہیں کہ اہل شہر کو ازسر نو پھر اسی خطرہ میں مبتلا کر دیا جائے۔ کہ جس سے کامل طور پر ابھی تک اُن کو نجات بھی نہیں مل سکی ہے

بہر حال ہم غنڈا ایکٹ کی منسوخی کے مطالبہ کی زبردست مخالفت کرتے ہوئے حکومت سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کے لغو اور بے معنی پروپیگنڈا کا قطعی خیال نہ کرے۔ کیونکہ کانپور کو غنڈوں کے وجود سے کلیتاً پاک و صاف کر دینے سے زیادہ اہل کانپور کی کوئی اور خدمت نہیں ہو سکتی جو کہ حکومت کا فرض منصبی ہے۔

جواری گرفتار! پولیس نے ڈھکن پوروہ میں ایک مکان پر چھاپہ مار کر ۸ آدمیوں کو جوا کھیلنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

آئینہ کانپور

جیوری اور رشوت معلوم ہوا ہے کہ حکومت کو اس قسم کی شکایتیں موصول ہوئی ہیں کہ بعض جیوری رشوت لے کر ملزمان کو بےقصور ٹھہرا دیتے ہیں۔ چنانچہ حکومت اس کی زبردست تحقیقات کر رہی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں بعض حضرات پر مقدمات بھی قائم کئے جاوینگے

جیوری کے بجائے اسیسر خبر ہے کہ ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق کانپور کی سیشن ججوں کی عدالتوں میں جیوری کے بجائے اسیسر بیٹھا کرینگے

مسٹر محمد البشیر کی آمد ۱۰ ستمبر کو ۶ بجے بمبئی میل سے مسٹر محمد البشیر وائس پریذیڈنٹ مرچنٹس آف چیمبر یوپی۔ جائنٹ کمیٹی کے سامنے شہادت دیکر ولایت سے تشریف لائے۔ سنٹرل اسٹیشن پر شہر کے تقریباً تمام سر برآوردہ ہندو مسلمانوں نے آپکا شاندار استقبال کیا۔ اور اسٹیشن کے باہر فوٹو بھی لیا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری سے علیحدگی ناظرین کو یاد ہوگا کہ پنڈت بینی پرشاد تواری ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کو حکومت نے بعض شکایات کی بنا پر ممبری سے علیحدہ کر دیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ پرگنہ اکبر پور کے باشندگان نے ایک میموریل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس اس مفہوم کا بھیجا ہے۔ کہ یا تو پنڈت جی کے متعلق ازسر نو تحقیقات کی جاوے یا اُن کو دوبارہ الکشن میں کھڑے ہونے کی اجازت دیجاوے

موٹر بس ڈاکٹر ایس، این تیواری۔ ایگزیکٹو افیسر نے ایک نہایت مفید اور فائدہ بخش شہر میں موٹر بس چلانے کی اسکیم بورڈ میں پیش کی تھی۔ چنانچہ بورڈ نے اس اسکیم کو مفید سمجھ کر اپنے گذشتہ اجلاس میں منظور کر لیا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ جلد تمام ضروری انتظامات مکمل ہو کر موٹر بس سروس شروع ہو جائے گی

یکہ و تانگہ یکہ و تانگہ والوں کو میونسپل موٹر بس سروس کے اجرا کی خبر سے سخت پریشانی لاحق ہو گئی ہے چنانچہ انہوں نے چیرمین میونسپل بورڈ کو ایک درخواست بھیجی ہے کہ موٹر بس سروس کے اجرا سے ہم لوگ تباہ و برباد ہو جائیں گے

گرفتاریاں ریلوے سنٹرل اسٹیشن پر پولیس نے ایک شخص کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ اس نے ایک مسافر کو دھوکہ دیکر اسکا روپیہ اینٹھ لیا تھا۔

پولیس نے روٹی والی گلی سے ایک شخص مسمی رمضان خاں کو اس جرم میں گرفتار کیا ہے کہ اُسکے پاس سے چوری کا مال برآمد ہوا تھا۔

بابو منگلی پرشاد اینڈ کمپنی کا منیم ۴ ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ گوالیار پولیس نے اس منیم کو گرفتار کر لیا ہے۔

عبدالغفور خاں نامی ایک شخص ساکن کرنیل گنج کو زیر دفعہ ۱۰۹ پولیس نے گرفتار کر کے جیل بھیجدیا ہے

مسٹر شاستری پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری کارکن مزدور سبھا کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۹ مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور ضمانت نہ دینے کی وجہ سے ۶ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی تھی۔ جسکا اپیل ہائیکورٹ میں کیا گیا تھا۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ نے اپیل خارج کر دیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو ۹ ستمبر کو پنڈت جواہر لال نہرو پونہ جاتے ہوئے کانپور سے گذرے۔ شہر کے متعدد سر برآوردہ حضرات نے آپ سے اسٹیشن پر ملاقات کی۔ آپ تیسرے درجہ میں سفر کر رہے تھے

پولیس مینوں کو ہدایت مسٹر مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پولیس کانسٹبلوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے کسی طرز عمل سے یکہ و تانگہ والوں کو شکایت کا موقع نہ دیں ورنہ قانونی کارروائی کیجاوے گی

ولایتی کپڑے کی دوکان پر پکٹنگ ولایتی کپڑے کی دوکان پر پکٹنگ کرتے ہوئے مسٹر رام سنگھ کو گرفتار کیا گیا ہے اور عدالت سے اُن کو چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

موضع بھوبھو میں بلوہ موضع بھوبھو اور تھانہ مہاراج پور کے ہندوں کے دو گروہوں میں ایک معمولی مسئلہ پر سخت جھگڑا ہو گیا۔ اور لاٹھی و بلم آزادی سے استعمال کیے گئے ایک شخص اسی وقت مر گیا اور متعدد اشخاص زخمی ہوئے پولیس نے مقتول اور مجروحین کو کانپور اسپتال روانہ کر دیا ہے۔ اور بیس ۲۰ اشخاص کو اس سلسلہ میں گرفتار کیا

گذشتہ بلوہ کی یاد مسٹر بی۔ این گھوش، اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سیشن جج کی عدالت سے گذشتہ بلوہ کانپور کے سلسلہ میں ۱۰ ہندو بری کر دیے گئے۔

لالہ درزی۔ ادجاگرل۔ اور منگل پرشاد کو مختلف دفعات کے ماتحت کالا پانی و حبس دوام کی سزائیں دی گئی ہیں۔

حکام معلوم ہوا ہے کہ مسٹر آر، الف، موڈی ۱۸ ستمبر کو ولایت سے تشریف لا کر ڈسٹرکٹ کلکٹری و مجسٹریٹی کا چارج لے لیں گے۔ اور مسٹر فورو ھم اٹاوہ کو واپس جائینگے

مسٹر ایل۔ وی آرڈا ڈسٹرکٹ و سیشن جج کا تبادلہ جھانسی کو ہوا ہے اور آپ کی جگہ مسٹر سی سڈی ہنٹر تشریف لائے ہیں۔

لڑکوں کا اغوا مولوی ضیاء الحسن صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سیشن جج نے جیوری کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے بھوندو اور تیواری کو بالترتیب ۵ و ۳ سال قید سخت کی سزا دی۔ ملزموں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے دو لڑکوں کہ جن کی عمر ۱۳ و ۱۱ سال کی تھی براگ نرائن کے مندر سے بھگا کر پہلے اناو اور اُسکے بعد اجگین لے گئے۔ اجگین پولیس نے اُن کو گرفتار کر لیا

پولیس اور گاوں والے تحصیل گھاٹم پور میں ہرو بریا کی گرفتاری کے سلسلہ میں گاوں والوں اور پولیس کانسٹبلوں میں مارپیٹ ہوگئی جسکی وجہ سے ایک پولیس کانسٹبل زخمی ہو گیا مزید پولیس کی کمک کرنے پر حملہ آور فرار ہو گیا۔

ریلوے سے کٹ کر مر گیا کوپر گنج ریلوے اسٹیشن کے قریب جی، آئی، پی میل سے ایک ہندو کٹ کر مر گیا

سودیشی بازار میں دوکان کرایہ کیلئے خالی ہے

جن صاحبان کو دوکان لینی ہو وہ فوراً سکریٹری کے پاس درخواست بھیجدیں، مسلمان بھائیوں کو خاص طور پر ترجیح دی جاوے گی

راجندر ناتھ بھارگو
سکریٹری سودیشی بازار کمیٹی۔ کانپور

حج کے متعلق جدید قوانین اور علمائے مسلمانوں سے استفسار

حجاج کی تجہیز و تکفین، حفظانِ صحت، طبی معائنہ، حاجیوں کے ٹکٹوں و پاسپورٹ کے متعلق قواعد

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ اشاعت میں کھانے، چائے، ہمسائی آب، عرشہ پر اقامت و جگہ کے متعلق قواعد کی دفعات شائع ہو چکی ہیں، اب ذیل میں مرنے والے حجاج کی تجہیز و تکفین، حفظان صحت، طبی معائنہ، حاجیوں کے لیے پاسپورٹ کے متعلق قواعد درج کیے جاتے ہیں:-

مرنے والوں کی تجہیز و تکفین

دفعہ ۱۱۴ (۱) حاجیوں کے جہاز کم از کم دو فیصدی حاجیوں کی تجہیز و تکفین کے ضروری اشیا مثلاً لٹھا، صابن، ریٹھا، گلاب کا پانی، عطر گلاب، لوبان، کافور، روئی، تختہ پردے، نجف، دیگچی، قینچی، سوئی، دھاگہ، وغیرہ رکھیگا

(ب) اگر کوئی حاجی جہاز پر دوران سفر میں انتقال کر جائے تو ناخدائے جہاز تمام ضروری چیزیں اسکی تجہیز و تکفین کے لئے مندرجہ ذیل تعداد میں مہیا کر دے گا

اگر مرنے والا مرد ہے تو

لٹھا ۱۸ گز۔ صابن ایک ٹکیہ۔ عرق گلاب ایک پینٹ عطر گلاب ½ تولہ۔ اگر کی بتیاں ۲۵۔ لوبان ایک چھٹانک کافور ایک چھٹانک۔ دھاگہ حسب ضرورت

اگر مرنے والی عورت ہے تو

لٹھا ۲۰ گز۔ صابن کی بجائے ریٹھے چار چھٹانک اور ان بقیہ تمام اشیا کے علاوہ جو مرد کی تجہیز و تکفین کیلئے ضروری ہیں۔ وزن میں ایک بینی کے برابر بھی مہیا کیا جائیگا

(ج) ان اشیا کی اسقدر قیمت جو وقتاً فوقتاً حکومت مقرر کرتی رہے گی جہاز والا اوّل تو وہ متوفی کے کسی عزیز یا دوست وغیرہ یا دوست وغیرہ سے لیگا اگر کوئی دینے کیلئے نہ طیار ہو تو پھر اس بندرگاہ کی حج کمیٹی سے جس سے کہ مرحوم جہاز میں سوار ہوا تھا لے۔

(د) جہاز غسل دینے کے تختے، پردہ کرنے کیلئے چادریں، دیگچی، قینچی۔ اور سوئی وغیرہ کے استعمال کا کوئی کرایہ وصول نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۱۵ (ا) اگر مرحوم نے کسی وبائی مرض میں مبتلا ہو کر رحلت کی ہوگی ایک ایسے صندوق میں رکھنے کے لبد جسمیں جراثیم مارنے والی دوائی ہو دریا کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اس صورت میں اس میت کی تجہیز و تکفین کے تمام فرائض جہاز کے مسلمان ملازمین سرانجام دیں گے

ب۔ لیکن اگر مرحوم نے کسی غیر وبائی مرض میں انتقال کیا ہوگا۔ تو ناخدائے جہاز میت کو تجہیز و تکفین کیلئے بخوشی ایسے اشخاص کے سپرد کرے گا جو اس نیک کام کو کرنا چاہیں۔ خواہ وہ مرحوم کے عزیز ہوں یا نہ ہوں۔

ج۔ اسبات کا خاص خیال رکھا جائیگا کہ مرحوم کی تجہیز و تکفین نہایت ادب و تکریم سے پورے طور پر کی جائے حاجیوں کو جہاز پر میت کی نماز پڑھنے کا بھی موقعہ دیدیا جائیگا

د۔ اگر سمندر میں کوئی طوفان وغیرہ یا کوئی دوسری غیر معمولی بات نہ ہوئی تو مرحوم کی میت کو سمندر کے سپرد کرتے وقت جہاز اگر پورے طور سے نہ ٹھہرایا جائیگا تو کم از کم آہستہ ضرور کر دیا جائے گا۔

س۔ میت کو تہ آب کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جائے گا کہ اُسکے ساتھ بڑے بڑے کوئلے باندھ دیئے جائیں

حفظ صحت کے لئے تدابیر

دفعہ ۱۱۶ جہاز کو جب اور جس وقت میڈیکل افسر ہدایت کرے اسکے کمروں کو اور کمبلوں وغیرہ کو ہوا دینی ہوگی۔

دفعہ ۱۱۷ ا۔ حاجیوں کے جہاز کو لوہے کی چاولوں اور دال کی چھوٹی بڑی دیگچیاں لوہے کی چاول و دال کے چھوٹی بڑی رکابیاں (قلعی شدہ لوہے کے چمچے وغیرہ چیزیں اسقدر تعداد میں رکھنی ہونگی کہ حاجیوں کیلئے کافی ہوں۔ علاوہ ازیں انھیں گیلن نصف گیلن اور ایک چوتھائی گیلن کے پیمانے، ترازو، باٹ، لکڑیاں کاٹنے کے کلہاڑے، چاقو، غسل کیلئے بڑے ٹب، پاخانہ کے لوٹے۔ خواتین کیلئے کرمچ کے پردے، ٹین کے اگالدان صابن اور لالٹین وغیرہ مناسب مقدار میں رکھنا ہونگی

دفعہ ۱۱۸ ا۔ ہر ایک جہاز میں حاجیوں کے لئے پاخانے اُس کے ملازمین کے پاخانوں سے علیحدہ ہوں گے نیز حاجیوں کے لئے کم از کم تین پاخانے بنائے جائیں گے جنمیں سے اگر جہاز پر خواتین بھی ہوں تو ایک عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔

ب۔ مردوں کے پاخانوں میں ایک درجہ پہلے و دوسرے درجہ کے حاجیوں کے لئے مخصوص ہوگا۔

ج۔ عورتوں کے پاخانے میں بھی ایک حصہ پہلے و دوسرے درجوں کی عورتوں کے لئے مخصوص ہوگا۔

د۔ پاخانے مناسب مقام پر بنے ہوئے ہوں گے

(س) پاخانوں کو صاف رکھا جائےگا۔ اور اُن کو دن میں کم از کم تین بار دھویا جائے گا۔

ش۔ ہر ایک جہاز میں کم از کم دو حلال خور ملازم ہونگے اور اگر حاجیوں کی تعداد نو سو سے زائد ہو تو ایک حلال خور اور بڑھا دیئے جائینگا۔

دفعہ ۱۱۹ (ا) ہر ایک جہاز پر کم از کم چار غسل خانے ہوں گے جنمیں سے ایک عورتوں کی تعداد کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔ اگر حجاج کی تعداد سو سے بھی زیادہ ہوگی تو چار سے زیادہ غسلخانے بنانے ہوں گے۔

ب۔ مردوں کے غسلخانے میں سے ایک مناسب تعداد پہلے دوسرے درجہ کے مردوں کیلئے مخصوص ہوگی

ج۔ خواتین کے غسلخانوں میں سے ایک مناسب تعداد پہلے دوسرے درجہ کی خواتین کے لئے مخصوص ہوگی۔

دفعہ ۱۲۰۔ جہاز کے [illegible] میں سے کسی کو حجاج کے پاخانوں یا غسلخانوں کو استعمال کرنے کی اجازت نہ دینگی

طبی معائنہ

دفعہ ۱۲۱۔ خواتین حجاج کا طبی معائنہ ڈاکٹرنیاں کرینگی

دفعہ ۱۲۲۔ میڈیکل افسر کو جن اشیا کے متعلق شبہ ہوگا کہ انہیں وبائی امراض میں مبتلا حجاج نے استعمال کیا تھا وہ انھیں جہاز پر نہ لے جانے دونگا۔

دفعہ ۱۲۳۔ کسی حاجی کو جہاز پر سوار ہونے کے نہ روکا جائیگا اگر وہ ان حالات میں نہ پایا جائے جنکا تذکرہ [illegible] میں کیا گیا ہے۔

حاجیوں کے پاسپورٹ و ٹکٹ کی تفصیل

دفعہ ۱۲۴۔ ۹۔ ہر ایک حاجی کو اپنے مقام کے اُس حاکم سے جسے حکومت اس مقصد کیلئے مقرر کرے حج کا پاس لینا ہوگا اور اُسے بندرگاہ پر حج کمیٹی کے افسر سے رجسٹرڈ کرانا ہوگا

ب) اگر حاجی اس بندرگاہ کا باشندہ نہ ہوا کہ جس سے وہ جہاز روانہ ہو رہا ہے تو اُس سے اُس کے پاس پر مقدمہ مدینہ لکھے جائیں گے جو حج فنڈ میں جمع کیے جائیں

ج۔ اسکے علاوہ حاجی سے اُسکے پاس مزید رقم وصول نہ کی جائے گی۔

دفعہ ۱۲۵۔ ا۔ اگر روانگی سے قبل حاجی کے پاس اُسکا کھو جائے گا تو وہی حاکم جسنے اُسے پہلے پاس دیا تھا تحقیقات کر کے دوبارہ اُسے پاس دے گا اُس پاس کو دوبارہ رجسٹرڈ کرانا اور اُسکے تین روپیہ ادا کرنے ہونگے

ب۔ حاجی کے گمشدہ پاس کے متعلق تمام اطلاعات وہی حاکم جہاز والوں اور جدہ میں مقیم برطانوی افسر کو ارسال کرے گا۔

دفعہ ۱۲۶۔ ا۔ اسقدر رقم جتنی کہ دفعہ ۲۰۸ میں درج کی گئی ہے حاجی کو بندرگاہ پر افسر حج کمیٹی کے پاس جمع کرانی ہوگی۔

ب۔ یہ رقم جمع کرا دینے پر افسر اُس کے پاس پر لکھدیگا کہ اُنسے یہ رقم وصول ہو گئی۔

دفعہ ۱۲۷۔ ا۔ یہ رقم وصول کرنیکا مجاز صرف افسر ہی کو ہے۔

ب۔ بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جنمیں ایک حاجی کے لئے یہ رقم جمع کرانا ضروری نہ ہوگی۔ چنانچہ اُسکے پاس پر افسر لکھدے گا کہ وہ رقم جمع کرانیکی شرط سے آزاد تھا

دفعہ ۱۲۸۔ اگر حاجی کی عمر سات سال سے کم ہوگی تو نہیں ورنہ ہر ایک حاجی سے جہاز کے ٹکٹ کی قیمت کے ساتھ ایک اور مقررہ رقم لیجائے گی جو صفائی پر خرچ ہوگی۔

دفعہ ۱۲۹۔ حاجی کو جو ٹکٹ دیا جائے گا تو اُسمیں یہ بھی درج ہوگا کہ اُسے دوران سفر میں جہاز کو کیا کیا خوراک سامان بہم پہنچانا ہوگا اس خوراک کے علاوہ دیگر اشیا حاجی کو پیسے دینے پر جہاز میں مل سکینگے۔

دفعہ ۱۳۰۔ کسی ایسے حاجی کو ٹکٹ نہ دیا جائیگا جو پاس نہ رکھتا ہو

دفعہ ۱۳۱۔ ٹکٹ دینے والا تمام ضروری اندراجات کریگا

دفعہ ۱۳۲۔ ناخدائے جہاز کا یہ فرض ہوگا کہ وہ یہ دیکھے کہ کوئی ایسا شخص تو جہاز پر نہیں سوار ہے جسکو ۲۰۸ کی رو سے سفر کرنے کی اجازت نہ ہو۔

دفعہ ۱۳۳۔ جدہ سے اُترکر ہر ایک حاجی برطانوی افسر سے اپنا پاس رجسٹرڈ کرائیگا۔ اور پھر وہ اگر اُسکے پاس واپسی کا ٹکٹ ہے تو وہ بھی حفاظت کیلئے افسر کو دیدیگا

دفعہ ۱۳۴۔ افسر کو اگر حفاظت کیلئے پاس دینے سے پہلے کسی حاجی کا پاس کھو جائے گا تو وہ جدہ کے ہی اُس افسر کو دوسرا پاس حاصل کرنے کی درخواست دیگا۔ یہ افسر اُسکا پاس بہم پہنچائے اور اُسکا پاس رجسٹرڈ کرائیگا حاجی کو اُسپر بھی تین روپیہ ادا کرنے ہوں گے جیسے کہ اُسنے اپنے پہلے پاس پر دیے تھے۔

دفعہ ۱۳۵۔ واپسی کے لئے اُس حاجی کو جس نے شروع میں واپسی

حاجیوں کے زر جمع و کرایہ کی واپسی کی صورتیں

دفعہ ۱۳۶ ا۔ ۱۳۲ کے ماتحت جو ڈاکٹر حجاج کا طبی معائنہ کرے گا۔ وہ اُن کے پاس اور ٹکٹ دونوں پر یہ لکھدے گا کہ انھیں حج آنے کی اجازت ہے اگر کسی حاجی کے پاس و ٹکٹ دونوں پر یہ لکھا ہوا ہوگا تو اُسے سفر نہ کرنے دیا جائے گا۔

ج۔ اس صورت کے علاوہ اگر کسی دوسری صورت میں کوئی حاجی ایک دفعہ ٹکٹ کا روپیہ جمع کرانے کے بعد حج کا ارادہ ترک کر کے اپنا روپیہ واپس لینا چاہے گا اور جہاز کی روانگی سے ۲۴ گھنٹہ قبل تک معقول وجہ لکھ کر کہ اُسنے کیوں حج پر جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اسکا نوٹس نہ دے گا تو اُس کے روپیہ میں سے دس فیصدی کاٹ لیا جائے گا۔ اگر جہاز والا اسکی پیش کردہ وجوہ کو معقول نہ سمجھے گا اور روپیہ واپس نہ کرے گا تو اس قضیہ کو صدر حج کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا اور اسکا فیصلہ بھی اگر غیر اطمینان بخش ہوا تو پھر بندرگاہ کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو اسکا فیصلہ کرنا ہوگا اور اسکا فیصلہ قطعی ہوگا۔

۱۳۷۔ حج کا ارادہ ترک کر دینے پر ہر ایک حاجی کا اسکا حج کمیٹی کے پاس کرایہ کے علاوہ جمع کردہ روپیہ بھی اُسکے پاس واپس کر دینے پر ادا کر دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۳۸ (۱) دفعہ ۱۳۵ کے ماتحت حاجیوں کو جدہ پہونچ جانے پر واپسی کا ٹکٹ جو انہوں نے پہلے سے خرید ہوگا۔ روپیہ واپس لیجانے کی یہ صورت ہوگی کہ جدہ میں مقیم برطانوی افسر سے دستخط کروانے ہونگے اسکے بعد جہاز والا واپس دیگر روپیہ باقی دیدے گا۔

ب۔ واپسی کے کرایہ کے علاوہ جمع کیے ہوئے زر کے واپس ملنے کی یہ صورت ہوگی کی جدہ کے مقیم برطانوی افسر کو درخواست دینی ہوگی۔ اور اُس میں لکھنا ہوگا کہ کن حالات کی بنا پر وہ یہ زر واپس لے رہا ہے۔

دفعہ ۱۳۹۔ جمع کرائے ہوئے زر کو ایک حاجی کو اگر چاہے تو کسی دوسرے شخص کو بھی دلا سکتا ہے۔

دفعہ ۱۴۰۔ واپسی ٹکٹ کا کرایہ ایک حاجی کسی دوسرے شخص کے ذریعہ بھی واپس نکلوا سکتا ہے۔

دفعہ ۱۴۱۔ اس شخص کو جس کے ذریعہ وہ روپیہ نکلوانا چاہے گا ضروری کاغذات پیش کرنے ہوں گے۔

دفعہ ۱۴۲ (ا)، اگر کوئی شخص کلکتہ سے حج کے لئے واپسی ٹکٹ لیکر روانہ ہو لیکن جہاز واپسی میں اُسے کلکتہ پہنچانے کی بجائے بمبئی یا کراچی پہونچا دے تو اس صورت میں جہاز والے کو حاجی کو اُسکے ادا کئے ہوئے کرایہ اور اس کرایہ کو جو اُسے اس صورت میں ادا کرنا ہوتا جبکہ وہ بمبئی یا کراچی سے روانہ ہوتا۔ نصف فرق ادا کرنا ہوگا

(ب) ایک حاجی کلکتہ سے روانہ ہوا ہو اور اُسے جہاز والے نے کلکتہ کی بجائے بمبئی یا کراچی اتارا ہو جہاز والے کو اس کے کلکتہ میں جمع کیے ہوئے زر اور اس زر کا جو اُسے اس صورت میں جمع کرانا ہوتا جبکہ وہ کراچی یا بمبئی سے روانہ ہوا ہوتا فرق بھی ادا کرنا ہوگا۔

دفعہ ۱۴۳ ا۔ کرایہ یا زر جمع کی واپسی کے لئے درخواستوں پر جلد سے جلد توجہ دی جائے گی

ب۔ جہاز والا جسے کرایہ واپس کرنا ہوگا اگر چاہے تو حج کمیٹی کے افسر کے ذریعے کرے ورنہ براہ راست بھی کر سکتا ہے۔

ج۔ جہاز والے سے حاجی کو کرایہ واپس وصول کرنے پر مدد دینا افسر حج کمیٹی کا فرض ہوگا۔

دفعہ ۱۴۴۔ جہاز والا جس صورت میں افسر حج کمیٹی کے ذریعہ کرایہ واپس کرے گا اس صورت میں تو افسر کو اطلاع ہو ہی جائے گی۔ لیکن اگر وہ براہ راست کرایہ حاجی کو واپس کرے تب بھی افسر کو مطلع کرے

دفعہ ۱۴۵۔ جس صورت میں کہ جدہ میں مقیم برطانوی افسر روپیہ واپس کریں گے تو وہ حاجی سے رسید لینگے

دفعہ ۱۴۶۔ اس صورت میں جبکہ کسی زر جمع میں سے واپسی کے کرایہ میں استعمال میں لایا جائیگا تو افسر حج کمیٹی اسکا اسٹرنگ لگا کر اسے واپس کر دیگا۔ اگر وہ کسی دوسرے کو دلانا چاہے گا تو ایسا بھی مذکورہ افسر کریگا

ف اگر بندرگاہ [illegible] کے [illegible] اٹھارہ ماہ کے عرصہ تک [illegible]

اسمبلی میں تحریک التوائے اجلاس اور سرحدی قبائل پر بمباری کے خلاف احتجاج

مسلمان ارکان کی زبردست تقریریں، فوجی سکریٹری کے جوابات

بمباری انسانیت نواز تھی، آئندہ بھی حسب ضرورت ہوتی رہے گی،

شملہ ۱۲ ستمبر - مولانا شفیع داؤدی نے کوکتائی پر بم باری کے مسئلہ میں غور کرنے کیلئے آج اسمبلی میں التوائے اجلاس کی تحریک پیش کی ہے - مسٹر ٹاٹنہم نے حکومت کی پالیسی کی مدافعت کرتے ہوئے کہا کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری کرنا عین انسانیت ہے - اور کفایت پر مبنی جس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں -

مولانا شفیع داؤدی نے فرمایا کہ مجھے حکومت کے اس فیصلہ پر اظہار احتجاج کرنا ہے کہ حکومت کو کوکتائی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا مجاز نہ تھا کیا کہ بمباری جیسی چیز، بمباری نے تمام قبائلی علاقہ کو مشتعل کر دیا ہے - اور اُسکے نتائج صاف طور پر نظر آ رہے ہیں کیا میں حکومت سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ باجوڑ کی قبائل برطانوی رعایا ہیں -

مسٹر ٹاٹنہم - باجوڑ کا علاقہ حکومت ہند کے زیر نگیں ہے

مولانا شفیع داؤدی - حکومت کو تخفیف اسلحہ کانفرنس کے دوران میں تو کم از کم اس بمباری کو روک دینا چاہیے تھا - سلطنت برطانیہ کے تباہ ہو جانے کا تو خطرہ پیدا نہیں ہو گیا تھا - جو اسقدر جلدی کی گئی - علاوہ ازیں سرحد پر حکومت ہند صرف پولیس کی طرح دیکھ بھال کر رہی تھی - اسے اسی پر اکتفا کرنا چاہیے تھا -

شیخ صادق حسن - حکومت اہل سرحد کے غیور و نیک جذبات کی قدر کرنے کے بجائے ان پر تعزیرات نافذ کرتی رہتی ہے - آپ نے فرمایا کہ بمباری وغیرہ سب چیزیں حکومت کی "فارورڈ پالیسی" پیشقدمی کی تکمیل کے لئے ہیں - چنانچہ اس ہی موقع پر ایک نئی سڑک بھی تعمیر کی جا رہی ہے -

مسٹر ٹاٹنہم - کیا ایک بحث میں جسکا تعلق سرحدی بمباری سے ہے - حکومت ہند کی دیگر فوجی انتظامات اور پالیسی پر گفتگو کی جا سکتی ہے - جناب صدر توجہ فرمائیں

مسٹر عبد المتین چودھری نائب صدر جو کہ اس وقت تک صدر تھے) چونکہ یہ معاملہ سرحدی پولیس کی ذیل میں آ چکا ہے اس لئے میں اسپر گفتگو کی اجازت دیتا ہوں (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ صادق حسین - حکومت اپنے مخبروں کی بالکل غلط اطلاع پر بھروسہ کر لیا واقعہ یہ ہے کہ بمباری سے جسقدر نقصان جان ہوا ہے - وہ ظاہر نہیں کیا گیا علاوہ ازیں ہندوستان کے باشندے ہر قسم کی ہوائی بمباری کے خلاف ہیں - اور اس امر پر زور دیتے ہیں کہ ایسی پالیسی اختیار کر کے حکومت ہند دراصل برطانوی استعماریت کی تکمیل کرتی ہے - نہ کہ اہل ملک کی رائے عامہ کی ترجمانی -

بمباری کے حق میں آواز

میجر نواب احمد نواز خاں سرحد کے ایک نامزد کردہ مسلمان رکن اسمبلی نے کہا کہ اہل سرحد و قبائل کے ساتھ ایوان کو جو ہمدردی ہے میں اسپر اظہار تشکر کرتا ہوں لیکن یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ سرحد پر ایک مضبوط و سخت گیر حکومت ہی کچھ کام دے سکتی ہے - اور کوئی نہیں

نیز یہ کہ بم باری کی برابر وہاں کوئی موثر اور انسانیت تاب طریقہ امن نہیں ہو سکتا - اس طریقہ قیام امن پر صرف ٹھیکیدار لوگ اعتراض کرتے ہیں جن کے لئے ٹھیکوں سے روپیہ پیدا کرنے کے ذرایع ختم ہو جاتے ہیں

مسٹر ٹاٹنہم - معتمد محکمہ افواج - ایوان میں اس مسئلہ پر جو گفتگو ہو رہی ہے اُس کی نوعیت دیکھ کر میں حیران ہوں اصل میں بحث بمباری سے متعلق تھی نہ کہ اس مسئلہ سے کہ آیا کوئی کارروائی کرنی چاہیئے تھی یا نہیں - میں حکومت کی غیر ملکی پالیسی پر گفتگو کرنے یا افراد متعلقہ کے معاملات کے متعلق زیادہ تفصیلات میں پڑنا نہیں چاہتا - لیکن ایوان کی توجہ اسطرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر سرحد پر بم باری نہ کی جاتی تو حالات بہت خطرناک صورت اختیار کر لیتے طریقہ امن کے متعلق میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر بری فوجیں روانہ کی جاتیں تو اصل مقام تک پہونچنے میں عرصہ دراز لگ جاتا اور سات آٹھ لاکھ روپیہ ماہوار کا خرچ بیٹھتا حالانکہ اب صرف ۱۵ ہزار روپیہ صرف ہوئے ہیں ورنہ بیندرہ لاکھ خرچ ہو جاتے ایک حد کے قریب جانیں ضائع ہونے کا امکان حالانکہ اسوقت ایک بھی جان نہیں گئی اور صرف ایک شخص معمولی طور پر زخمی ہوا ہے - ہمیں اطلاع فوجی ہوائی اور سیاسی ذرایع سے حاصل ہوئی ہے - اور یقین ہو گیا ہے کہ ہمارا مقصد پورا ہوا - اشتعال انگیز علاقہ باجوڑ سے چلے گئے ہیں - اور ان کے تمام جنگی راز فاش ہو گئے ہیں اب باجوڑ کے علاقہ میں ہوائی یا خشکی فوج کے ذریعہ حملہ کر کے یا نئی سڑک کے بنانے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی - اس چیز سے ایوان کا اطمینان ہو جانا چاہیئے، حکومت کی کوئی فارورڈ پالیسی نہیں ہے اس کی پالیسی بس یہ ہے کہ امن قائم رکھا جائے اور تہذیب و تمدن کو پھیلایا جائے اس موقعہ پر ہوائی کارروائی کرنے اور اُسکی کامیابی کا جو ثبوت ہمیں ملا ہے اس سے مجھے پختہ یقین ہو گیا ہے کہ شاید ہی کبھی کوئی ایسا موقع پیدا ہوا ہوگا -

مجھے اس امر پر بھی تعجب ہے کہ اس سے قبل بمباری پر کبھی اعتراض نہیں کیا گیا - خود اسمبلی نے ہندوستانی ہوائی بیڑے کی تعمیر کا رزولیوشن پاس کیا تھا - حکومت برطانیہ اور حکومت ہند اس کے لئے تیار ہے کہ دنیا کی رائے اور عالمگیر فیصلہ کے سامنے سر جھکا دے اور فوجی پرواز بند کر دے لیکن یہ دیکھ کر کہ تخفیف اسلحہ کی کانفرنس ابھی اس امر پر غور کر رہی ہے کہ وہ قیام امن کے لئے ایک انسانیت نواز اور کم خرچ طریقہ کو اختیار کرنے سے نہیں رک سکتی - میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ بم باری بے سوچے سمجھے اور اندھا دھند نہیں کی گئی تھی بلکہ ایک خاص مقام کو ہدف بنا کر اسپر نہایت احتیاط کی ساتھ بمباری کی گئی تھی - اور جس وقت بم پھینکے گئے اُس حالت کا نوٹ لے لیا گیا - میں اپنی سابقہ رائے کو پھر دہراتا ہوں کہ زمینی توپوں کی ضربات اندھا دھند ہو جاتی ہیں لیکن جہاں تک بمباری کا تعلق ہے دشمن موقع پر ہی ہوتی ہے اور ضرورت سے زیادہ اسکا اثر

کار نہیں بڑھ سکتا اور جب ہوائی جہاز بہت نیچے ہو کر اُڑے تو اُسکا نشانہ بالکل درست اور ٹھیک تلا ہوتا ہے ایوان کو یہ چیز بھی ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ جب سے بمباری کا نفاذ ہوا ہے سرحد پر فوجی مصارف کی سالانہ رقم بہت گھٹ گئی ہے - جنگ عظیم سے پہلے سرحد پر جو نقصان جان ہوتے تھے ان کی کنسبت اب کچھ بھی نہیں ہوتے - چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ گذشتہ ۹ سال میں ہماری طرف سے کل نو آدمی مارے گئے ہیں حالانکہ جنگ عظیم سے پہلے سینکڑوں کی جانیں جاتی تھیں سرحد کی حفاظت اور امن کے لئے مسلح افواج کا رہنا بہت ضروری ہے - لیکن اُسکے ساتھ ہی ہوائی بیڑہ بھی لازمی ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بعض مواقع پر محتاط، موثر، اور عادلانہ بمباری کا جب تک خشکی کی فوجوں کے ساتھ تعاون نہ ہو کامیاب قیام امن نہیں ہو سکتا یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ ہمیں اپنی کڑی ذمہ داریوں اور فرائض کی ادائیگی کی خاطر ماننے میں کوئی تامل نہ ہونا چاہیئے - اور جس کے اظہار میں کوئی حجاب محسوس نہیں کرتا - (شور تحسین)

مسٹر لوری - آپ نے معتمد محکمہ افواج کے بیان پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ جب کبھی حکومت سے کوئی زبردست سیاسی غلطی ہو جاتی ہے تو اسپر پردہ ڈالنے کے لئے یہی کہدیا جاتا ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو خطرناک صورت حال پیدا ہو جاتی - آپنے دریافت کیا کہ ایک مہذب یا غیر مہذب حکومت کس قانون کے ماتحت ان لوگوں سے مطیع ہو جانے کا مطالبہ کر سکتی ہے جو اُسکی رعایا نہیں ہیں -

مسٹر جیمز :- نے کہا کہ بمباری تو یقیناً مفید چیز ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس ہوائی عمل نے کوئی کامیابی نہیں حاصل کی

شاہ مسعود احمد - ہندوستان غیر ممالک کے معاملات پر اپنا روپیہ لگانا نہیں چاہتا -

مسٹر مترا - نے کہا کہ بمباری اپنے مقصد میں بالکل فیل ہو گئی

محمد مرتضیٰ صاحب بہادر :- مجھے یقین ہے کہ اگر سرحدی پٹھانوں کی بجائے کوئی یوروپین قوم ہوتی تو حکومت ہرگز یہ کارروائی نہ کرتی - میں حکومت کے اس فعل کو بربریت کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں -

مسٹر لاہری چودھری نے کہا کہ بمباری کی وجہ یہ تھی کہ حکومت فوجی افسروں کیلئے ان کا محبوب مشغلہ مہیا کرنا چاہتی تھی -

کونسل الٰہی صاحب بہادر - (مولیہ) آپ نے سوال کیا کہ جن لوگوں کے خلاف یہ کارروائی کی گئی کیا حکومت سے اُن کی لڑائی ہو رہی تھی -

بحث اچانک ختم ہو گئی - ابھی بحث جاری تھی کہ ۵ بج گئے اور تحریک التوائے اجلاس یکایک ختم کر دی گئی اور ایوان کا اجلاس کل کے لئے ملتوی ہو گیا -

ہٹلر جرمنی کا وزیر خارجہ بننے والا ہے

برلن ۸ ستمبر - افواہ ہے گو اسکی تردید ہو چکی ہے کہ ہر ہٹلر جرمنی کی وزارت خارجہ پر متمکن ہونے والا ہے اور یہ کہ ہر فان نورتھ لندن کے جرمن ایلچی بن کر عنقریب روانہ ہونے والے ہیں -

بمبئی ۸ ستمبر سر ہف کلارینڈن صوبہ متوسط کے نئے گورنر آج صبح مالوجہ جہاز سے بمبئی اترے اور ایچ - ی گران

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے -

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا -

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے -

کملا سوپ جمیلی سے تیار کیا گیا | پدم سوپ صندل سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ لیونڈر سے تیار کیا گیا | لکشمی سوپ گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ - سوتی - اونی - اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ - انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ - کانپور

پارلیمنٹری کمیٹی کو نسوانی نمایندوں کی عرضداشت

فرقہ وارانہ تصفیہ اور جداگانہ انتخاب کی مخالفت

مدراس بذریعہ ڈاک ۔ ۱۲ ستمبر ۔ آل انڈیا نسوانی کانفرنس ہند کی انجمن اور قومی ایوان نسواں کے وفد منتخبہ نے مندرجہ ذیل عرضداشت پارلیمنٹری منتخبہ کمیٹی کو ارسال کی ہے ۔ ہم مسرت سے موقع کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اور اس امر کو واضح طور پر ظاہر کرنا ضروری ہے کہ یہ عرضداشت ایک نمایندہ جماعت کی طرف سے پیش کی جاتی ہے اور ان اداروں کی شاخیں تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہیں ۔ اور یہ ادارے صحیح معنوں میں ادارے ہیں ۔ ہمارے اداروں نے ہمیشہ حق نمایندگی بالغان کو پیش کیا ہے یا اسکے علاوہ کسی ایسے طریقہ کار کو اختیار کیا جائے جو اس اصول پر مبنی ہو اور اور کچھ عرصہ بعد اس ضروری سیاسی حق کا حصول ممکن ہو ۔ اور ہم اسکو پھر پیش کریں گے کیونکہ ہم ان کو سیاسی یا انتظامی نقطۂ نظر سے ناقابل عمل نہیں سمجھتے ۔ ہم صرف قرطاس ابیض کی تجاویز کو ناپسند ہی نہیں کرتے بلکہ یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ انہیں ہمارے تسلیم شدہ حقوق کی تلافی کی گئی ہے اور ہم ان سفارشات کے موزوں کو ذہنیت سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ہر صوبہ کے لئے مختلف شرائط رکھی گئی ہیں اور عورتوں کی مخصوص نشستوں کے متعلق چند ایک صوبوں میں کوئی انتظام نہیں کیا گیا تعلیمی معیار بھی مختلف ہے جن صوبوں میں کافی تعلیم ہے وہاں بالکل معمولی تعلیمی معیار مقرر کیا گیا ہے ۔ اور جہاں تعلیم کی کمی ہے ۔ وہاں تعلیمی معیار اعلے درجہ کا مقرر کیا گیا ہے ۔ اور موٹر ٹیکس کا معیار جس سے ہندوستان میں کافی نسوانی طبقہ حق رائے دہندگی حاصل کرسکتا تھا ۔ صرف مدراس تک محدود کر دیا گیا ہے ۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خاوندوں کی بیواؤں کو بھی کوئی حق نہیں دیا گیا ۔ لیکن صاحب جائداد حضرات کی بیواؤں کو یہ حق حاصل ہے لیکن اسمبلی میں جہاں نمایندگی عام خصوصیت سے پائی جاتی ہے ۔ اور تمام ضروری مسائل اسی میں تحریک ہوسکتے ہیں ۔ نسوانی انتخاب کا معیار بالکل مختلف ہے جو کہ ہندوستان میں کسی قوم کے لئے نہیں ۔ ان حالات میں ہم اس ایوان میں اپنے صحیح نمایندے نہیں بھیج سکتے اور ایوان بالا میں نسوانی نمایندگی کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ۔ قرطاس ابیض بحیثیت مجموعی ایک تنگ صوبائی نقطۂ نظر کا حامل ہے ۔ نہ کہ تمام ملک کی ضروریات کا ۔ ہم مندرجہ ذیل ۶ اصول پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ (۱) طبقہ نسواں کو بغیر کسی پابندی کے پورا پورا حق نمایندگی ملنا چاہیے (۲) عورتیں جن کو حق نمایندگی دیا گیا ۔ (۳) عورتوں کی رائے کی قوت (۴) جسقدر ممکن ہو معیار نمایندگی مردوں اور عورتوں کا ایک سا ہونا چاہیئے (۵) رائے دہندوں کی فہرستوں کو مرتب کرنے میں جسقدر ممکن ہو ۔ سہولتیں ہونا چاہیئے ۔ اور ہم عورتوں کے فرقہ وارانہ جھگڑے سے مخلصی چاہتے ہیں کہ عورتوں کو بھی ملک و قوم اور حکومت کی ان خدمات کی اجازت دی جائے کہ جو مردوں کو حاصل ہے اور اس امر کا واضح طور پر اعلان ہونا چاہیئے کہ ہر شہری کو مرد ہو یا عورت مذہب قوم یا کسی ایسی پابندی سے آزاد رکھا جائے اور ہر شخص تجارت ملازمت وغیرہ میں ایک ہی نظر سے دیکھا جائے اور ہماری موجودہ نمایندگی میں کم از کم یہ التزام کیا جائے کہ یہ موثر نمایندگی ہو ۔ یعنی عورتوں کو محض عورتیں ہی نہیں بلکہ اپنی مرضی کے مردوں کو بھی کامیاب کرنے کا موقع مل سکے ۔ اور ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ایک عام تعلیمی معیار مقرر کیا جائے جس سے تمام صوبوں میں ہم آہنگی پیدا ہوسکے اور ہم نے ایسی تجاویز پیش کی ہیں کہ جنکے مطابق عورتوں اور اور مردوں کے معیار نمایندگی میں کم سے کم فرق ملحوظ رکھا گیا ہے اور مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی اچھی طرح سے جانتی ہے کہ ہندوستان کے نسوانی طبقہ نے ہمیشہ فرقہ وارانہ انتخاب اور نشستوں کے تحفظ کی مخالفت کی ہے اور عورتوں کی نشستوں کو محفوظ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرقہ وارانہ طرز انتخاب سے کونسل میں جاسکیں ۔ اسطرح دوسرے فرقہ کی عورتیں ضروری نسوانی مسائل کے پیش نظر دیگر عورتوں کی مدد سے محروم رہیں گی اسلئے ہم اس جداگانہ تحریک کو جو قومی مفاد کے لئے سخت مضر ہے اپنے حلقوں میں نہیں آنے دیں گی ۔ اور ہمیں مجبور کرنا خلاف انصاف ہے وزیر ہند کا یہ بیان کہ فرقہ وارانہ تصفیہ جس شکل میں پیش کیا گیا ہے ۔ اس کیلئے مختلف اقوام نے حکومت کو مجبور کر دیا تھا ۔ جہاں تک نسوانی طبقہ کا تعلق ہے درست نہیں ۔ کیونکہ ہم نے کبھی اسطرح کا کوئی مطالبہ پیش نہیں کیا ۔ حکومت برطانیہ نے یہ واضح کر دیا تھا کہ وہ جداگانہ انتخاب کو نظر استحسان سے نہیں دیکھتی ۔ تو کیا حکومت ہندوستان کی ۴۷ فیصدی آبادی کو جو ملک کا بہترین اور عقلمند طبقہ ہے اس فرقہ وارانہ جھگڑے سے برتر و بالا نہیں رکھ سکتی اور کیا وقت کی مقتضیات اور اقوام کی باہمی جنگ اس امر کی مقتضی ہے کہ نسوانی مطالبات کو پس پشت ڈال کر جائے وقت خود بتادے گا کہ یہ مطالبات پورے ہو کر رہیں گے کیونکہ اخلاقی اخلاقی اور سیاسی نقطۂ نظر سے یہ مطالبات جائز اور درست ہیں ۔ اور اگر ہماری احتجاج کے باوجود ہمارے مطالبات کی پرواہ نہ کی گئی تو یقینی طور پر نئے دستور العمل میں ہم شرکت سے محروم رہیں گے اور تمام ملک کے طول و عرض میں اس کے خلاف آواز بلند کی جائے گی اور ہم بلاخوف وخطر اپنے مطمح نظر کے حصول کے لئے جانفشانی سے جدوجہد کریں گے ۔ آخر میں ہمیں برطانیہ کی حس انصاف سے توقع ہے کہ ہماری معروضات ردی کی ٹوکری کی نذر نہ ہوں گی ۔

شاہ فیصل والی عراق کا انتقال، حرکت قلب کا یکا یک بند ہوگئی

لندن ۸ ستمبر ۔ برن سوئٹزرلینڈ سے رات کو تین بجے ٹیلیفون کے ذریعہ عراقی وزیر مقیم لندن کو ایک پیغام پہونچا کہ شاہ فیصل والی عراق کی غیر متوقع طور پر حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال ہوگیا اس خبر کو سنتے ہی عراقی وزیر سخت پریشان و رنجیدہ ہوئے قارئین کو یاد ہوگا کہ حال ہی میں اثیریوں نے حکومت عراق کے خلاف بغاوت کی تھی ۔ اور شاہ فیصل مرحوم جو اسوقت لندن میں تھے ۔ اپنا باقی سفر یورپ ملتوی کر کے فوراً عراق پہنچے اور معاملات کو قابو میں کرلیا تھا ۔ بغاوت فرو کرنے کے بعد آپ اپنی صحت کی درستی کے لئے پھر سوئٹزرلینڈ تشریف لے آئے ۔ آپ کی صحت کچھ عرصہ سے خراب تھی اور بغرض علاج و تفریح یورپ کے مختلف مقامات پر رہتے ہوئے آپ سوئٹزرلینڈ میں مقیم تھے کہ یکایک آپ کی طبیعت خراب ہوگئی اور صبح ۳ بجے یکایک حرکت قلب بند ہوگئی اور آپ کا انتقال ہوگیا ۔

آپ کا جنازہ ایک برطانوی جہاز کے ذریعہ حیفہ روانہ کیا جائے گا ۔ اور وہاں سے شاہی بیڑہ کے ایک جہاز کے ذریعہ بیت المقدس جائے گا جہاں نماز پڑھی جائے گی اور پھر وہاں سے جنازہ بغداد روانہ کیا جائے گا اور تدفین ہوگی

شاہ فیصل نے جنگ عظیم کے دوران میں عرب افواج کی سرکردگی کرتے ہوئے ترکوں کے خلاف جنگ کی اور سنہ ۱۹۲۸ء میں دمشق پر قبضہ کرلیا اور شام بادشاہت کا اعلان کر دیا لیکن فرانسیسیوں نے انھیں شام سے نکال دیا ۔ تین سال کے بعد آپ کو برطانوی حکومت طرف سے آپ کو شاہ عراق تسلیم کرلیا گیا ۔ اور ہز میجسٹی کا خطاب دیا گیا ۔ پر اسرار کرنل لارنس جس نے عربوں کی بغاوت کرائی اور شاہ فیصل سے سرگوشیاں کیں یہ ایک کھلی ہوئی داستان ہے ۔ جس سے ہر شخص واقف ہے ۔

شاہ فیصل کی ترقی ملک پروری، قومی احساس اور زبردست اسلام دوستی کا ہر شخص معترف ہے آپ برطانیہ کے دوست تھے اپنے ملک کو غیر ملکی اثرات سے پاک ✳ کرنے میں بہت کامیاب ہوئے تھے ۔ بہت سی اصلاحات ملک میں جاری کیں اور گذشتہ ۱۰ سال میں عراق کی جسقدر ترقی ہوئی سب شاہ فیصل کی مرہون منت ہے ۔

آپ کے صاحبزادے ہز رائل ہائینس امیر غازی جنکی ۲۱ سال کی ہے آپ تخت عراق کے وارث بن گئے ہیں

حکومت سپین کے مستعفی ہو جانے کا امکان

میڈرڈ ۔ ۸ ستمبر افواہ ہے کہ حکومت اسپین مستعفی ہو جائے گی ۔ وزیر اعظم کی طاقت و ذرائع عوام میں سیاسی اضطراب کو ٹھنڈا کرنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں ۔ خصوصاً سوشلسٹ پارٹی نے ایک قیامت برپا کر رکھی ہے اور اُسے دبانا ناممکن ہو گیا ہے

خوشنما رنگوں میں

Dhariwal

دھاریوال کے خالص اونی بُننے کے تاگے

فوری استعمال کے لئے گولوں میں تیار ملتے ہیں

برلن وولز	4/4 روپیہ سے لیکر 4/8 آنہ	فی پونڈ
سپرہال	3/12	فی پونڈ
سپر فنگرنگ	3/8 سے لیکر 3/12	فی پونڈ
نٹنگ یارنز	2/6	فی پونڈ 3/2

ہندوستان میں تیار شدہ

دلکش رنگوں میں

AGENTS

مقامی ایجنٹ :۔ امپیریل ایجنسی ۔ جنرل گنج ۔ کانپور

ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴

اور کپڑے کے تمام بڑے بڑے بیوپاریوں سے مل سکتے ہیں

بنانے والے دی نیو ایجرٹن وولن ملز دھاریوال پنجاب

جمیعۃ العلما ہند نے تحریک سول نافرمانی ملتوی کر دی

تعمیری پروگرام مرتب کرنے کے لئے سب کمیٹی کا تقرر

جمیعۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ اگست ۱۹۳۳ء کو مراد آباد میں منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ اور مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ کے علاوہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی (دیوبند) مولانا شاہ عبدالصمد صاحب (بہار) مولانا شاہ لطف اللہ صاحب بہار۔ مولانا نعیم صاحب (پنجاب) مولانا حفظ الرحمن صاحب (یو۔پی) مولانا شبیر احمد صاحب (یو۔پی) مولانا فخرالدین صاحب (یو۔پی) شریک اجلاس تھا۔ ان حضرات کے علاوہ مجلس منتظمہ کے ارکان مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب، مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اور مولانا محمد میاں صاحب نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ کہا جاتا ہے کہ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا ایک مفصل پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

سب سے پہلے صدر جمعیۃ نے مجلس عاملہ کی آئینی حیثیت کی متعلق بعض ضروری تصریحات فرمائیں کیونکہ یہ وہی مجلس عاملہ ہے جو اوائل ۱۹۳۲ء میں سول نافرمانی کی مہم شروع کرنے سے قبل توڑ دی گئی تھی۔ اور جس نے صدر جمعیۃ کو غیر محدود اختیارات تفویض کر دیئے تھے صدر جمعیۃ نے فرمایا کہ ان ہی اختیارات کے ماتحت جو مجلس عاملہ منعقدہ ۳ مارچ ۱۹۳۲ء کی قرار داد نمبر ۹ میں مجھے دیئے گئے تھے میں نے اس مجلس کو دوبارہ طلب کیا ہے اور اب یہ کہ ایک باضابطہ جماعت ہے جسے مجلس عاملہ جمیعۃ علمائے ہند کی حیثیت میں کام کرنے کا حق حاصل ہے

یہ امید کیجاتی ہے کہ التوا سول نافرمانی کے بعد مجلس عاملہ نے آئندہ پروگرام مرتب کرنے کیلئے جو سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ وہ موجودہ احوال و مقتضیات اور جمعیۃ کے مسلک آزادی کا پورا لحاظ کر کے ایک قابل عمل پروگرام ترتیب دیگی۔ کیونکہ اس کمیٹی میں جمعیۃ کے بہترین دماغ شریک ہیں جنہیں مسلمانان ہند کی قیادت حاصل ہے۔ دفتر جمعیۃ نے جو اصلی قرار دادیں اخبارات کو بغرض اشاعت بھیجی ہیں۔ ان میں سے بعض ضروری تجویزیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

سول نافرمانی کا التوا

جمعیۃ عاملہ کا یہ جلسہ مولانا عبدالحق صاحب ڈکٹیٹر دوازدہم جمعیۃ علمائے ہند کے اس بیان کی جو انہوں نے ۲ اپریل ۱۹۳۳ء مطابق ۵ محرم ۱۳۵۲ھ کو جامع مسجد دہلی کے عظیم الشان جلسہ میں دیا تھا، تصدیق کرتا ہے اور مقتضیات احوال و قومی ضروریات پر کامل غور و خوض کرنے کے بعد سول نافرمانی کے اس پروگرام کو جو حضرت صدر محترم نے اپنے اختیار خصوصی سے جاری فرمایا تھا ملتوی کرتے ہوئے اس امر کی تصریح کرتا ہے کہ جمعیۃ علمائے ہند کا سیاسی مسلک متعلق آزادی اور استخلاص وطن کے متعلق آج بھی وہی ہے جس پر وہ تیرہ سال سے گامزن ہے۔

اور اپنے اس اذعان و یقین کا اعلان کرتا ہے کہ جمعیۃ کو انگریزی حکومت کی طرف سے ہرگز بھی یہ توقع نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ کبھی بھی اپنے ان مستحکم وعدوں کو جو اس نے مختلف مواقع پر ہندوستانیوں سے کئے تھے پورا کرے گی اور ایسا موقع بہم پہونچائے گی کہ وہ اپنے فطری حقوق آزادی سے متمتع ہو سکیں۔ جیسا کہ وائٹ پیپر اور اس کے بعد پارلیمنٹری کمیٹی کے رویہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

نیز حکومت کے موجودہ جابرانہ رویہ اور ہندوستانی محب وطن کی طرف سے انتہائی شریفانہ سعی مصالحت کے بعد حکومت کی رعونت و نخوت اور طالبان آزادی کو کچلنے اور تباہ و برباد کرنے کی پالیسی نے اگرچہ سر دست ہندوستانیوں کے عملی حوائج کو متبدل کر دیا ہے مگر ان کے قلوب کو اس اذعان و یقین سے لبریز کر دیا ہے کہ آزادی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہر قسم کے مصائب و شدائد کا تحمل اور مخلصانہ سرفروشی و قربانی ہی ہے

مجلس عاملہ کا یہ جلسہ آئندہ کے لئے عملی پروگرام مرتب کرنے کی غرض سے حسب ذیل اصحاب کی سب کمیٹی مقرر کرتا ہے۔ اور اسکو اجازت دیتا ہے کہ جو پروگرام اتفاق رائے سے مرتب ہوا ہے شایع کرے:۔

۱۔ حضرت صدر محترم

۲۔ ناظم جمعیۃ علمائے ہند

۳۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب۔ حضرت ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب۔

معلمین حجاج کا مسودہ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ معلمین حجاج کے متعلق مسودۂ قانون کو جو آئندہ اجلاس اسمبلی میں بغرض منظوری پیش ہونے والا ہے فریضہ حج کی ادائگی میں سخت مزاحمت اور اسلامی فرائض کی بجا آوری کی آزادی میں مداخلت سمجھتا ہے جلسہ کی رائے میں معلمین پر اس قسم کی پابندیاں عائد کر دینے سے جیسی کہ مسودہ قانون میں مندرج ہیں۔ حجاز مقدس میں انگریزی حکومت کی مداخلت کا راستہ نکالنا اور باشندگان حجاز کے ایک بڑے طبقہ کو انگریزی حکومت کا دست نگر بنانا بلکہ اُس کے سامنے جھکانا مقصود ہے۔ جو مسلمانان ہندوستان اور زائرین بیت الحرام اور ساکنان جزیرۂ عرب اور اسلامی شعائر کے مفاد کے خلاف ہے

یہ جلسہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی رائے عامہ کا لحاظ کرتے ہوئے اس مسودۂ قانون کو واپس لے لے اور اسمبلی کے مسلم ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ اگر حکومت مسلم رائے عامہ کو ٹھکراتے ہوئے اسکو پاس کرا لینے پر اصرار کرے تو وہ متفقہ طور پر اس امر کی مخالفت کریں اور اسکو مسترد کرانے میں غیر مسلم ممبران کی تائید بھی حاصل کریں۔ کیونکہ غیر مسلموں پر اس قانون کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا اور اس سے صریح طور پر مسلمانوں کیلئے مذہبی آزادی میں مداخلت لازم آتی ہے اور مسلمانوں کی رائے عامہ اسکے خلاف ہے۔

مسودات حج کیخلاف احتجاج

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ان دو مسودات حج کی اسمبلی میں منظوری کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے جو بندرگاہوں کی حج کمیٹیوں اور حجاج کے آرام و آسایش کے متعلق ہیں۔ اور حج کمیٹیوں پر حکومت ہند اور صوبجاتی حکومت ہند اور صوبجاتی حکومت کو پورا اقتدار اور عازمین حج کی راہ میں شدید مشکلات کا حائل ہو جانا جن کے لازمی نتائج ہیں۔

مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ان مسلم اراکین اسمبلی کے اس فعل کی کہ جنہوں نے باوجود سخت مسلسل و پیہم تنبیہات کے مذکورہ مسودات کی حمایت میں۔ سخت قابل مذمت قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کی مرضی کے خلاف مضرت رساں قوانین پاس پاس کرانے کو حق نمایندگی کے صریح خلاف ورزی کرتا ہے

آزاد قبائل پر بم باری

جمعیۃ علمائے ہند کے مجلس عاملہ کا یہ جلسہ سرحد کے آزاد قبائل پر حکومت کی بمباری کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔ اور اسکو بین الاقوامی مسلم شدہ اصول اور اخلاق و انسانیت کے معمولی اصول کے ماتحت قابل مذمت سمجھتا ہے کہ سول آبادی پر بم برسانے سے بے گناہ عورتوں پر بچوں، کمزوروں، ضعیف بوڑھوں، اپاہجوں، کی جانیں بھی ضایع ہو جاتی ہیں۔ اور ۲۴ گھنٹہ کا نوٹس ایسی ہولناک کارروائی کے لئے وجہ جواز نہیں بن سکتا۔

یہ جلسہ حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بم باری کو فوراً بند کر دے اور ان نتائج کو جو اس وقت تک بم باری سے پیدا ہوئے ہیں سرکاری بیان کے ذریعے منظر عام پر لائے اور سرکش قبائل کیساتھ معاملات سلجھانے کے لئے مصالحانہ جرگوں کا طریقہ اختیار کرے۔

نیز یہ جلسہ حکومت اسلامی کی بنا پر حکومت افغانستان سے پرزور استدعا کرتا ہے کہ وہ اثر و رسوخ کو کام میں لا کر انگریزی حکومت کو غیر مسافی آبادی پر بم برسانے سے باز رکھے اور اس سلسلہ میں بے گناہ عورتوں، بچوں ضعیفوں اپاہجوں کی جانیں بچا کر اپنے اسلامی اور انسانی فرض کو ادا کرے۔

یہ جلسہ مسلمانان ہند کو توجہ دلاتا ہے کہ اپنے اپنے مقامات پر بڑے بڑے جلسے منعقد کر کے اس جابرانہ کارروائی کے خلاف پرزور احتجاج کریں۔ اور حکومت پر واضح کر دیں کہ اُس کی یہ کارروائی انسانیت کے خلاف جنگ ہے اور اس سے تمام اہل ہند بالخصوص مسلمانوں کے قلوب پارہ پارہ ہو گئے ہیں۔ اگر اسنے اس بہیمانہ کارروائی کو فوراً بند نہ کیا تو اس کے ہولناک نتائج کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔

حج تحقیقاتی کمیٹی کی خفیہ رپورٹ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ تحقیقاتی حج کمیٹی کی اس خفیہ رپورٹ کے خلاف اپنے غیظ و غم کا اظہار کرتا ہے۔ جسکا راز حکومت کے اس مراسلہ نے فاش کیا ہے جو معزز اخبار "نقیب پھلواری" نے شایع کیا ہے۔

یہ جلسہ گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ اس خفیہ رپورٹ

جھوٹے دوست کی طرح نقلی دوا مصیبت میں دھوکہ دیتی ہے!

نقلیں اصل کی خوبیوں کا دھوکہ دینے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اسلئے اصل کی خوبیاں رکھنے والی دوائیوں کی نقلیں نہ صرف دام کا ہی نقصان کرتی ہیں بلکہ کسی وقت پر دھوکہ دینے کیوجہ سے پُر خطر ہوتی ہیں نقل پر آپ بھروسہ نہیں کر سکتے ہیں۔ کوی دوا ... بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر دیش اپکارک لاہور کی بنائی ہوئی

"امرت دھارا"

ہی سینکڑوں امراض کے لئے رام بان ہے۔ کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں پبلک کی صحت و دولت کا نقصان نہ ہو اس لئے آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خرید کیا کریں۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہیے خط میں لکھ دیں مفصل علامات کے واسطے رسالہ امرت مفت منگوا لیں۔ دواخانہ ادویہ کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مرد و زن اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست جس کو منگائیں بلا قیمت بھیجے جاتے ہیں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۱۷۵ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر کا نوٹس

اجودھیا پرشاد گھاٹ بھیروں گھاٹ کی مرمت کیلئے سربمہر ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ جن کی لاگت کا تخمینہ ۸ ہزار ۳ سو ۳ روپیہ Rs. 8303/- ہے۔

جو ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء ۳½ بجے دن تک وصول کیے جاویں گے۔

ٹنڈر فارم ایک روپیہ قیمت پر میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء ۳½ بجے دن تک مل سکتے ہیں۔

دیگر اطلاعات میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے روزانہ کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دن و ۴ بجے شام کے درمیان حاصل کی جاسکتی ہیں۔

دستخط بابو برجندر سروپ
بی، اے، ایل، بی، ایڈوکیٹ
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

بحکم جناب تحصیلدار صاحب تحصیل اکبر پور ضلع کانپور

قسم مقدمہ - درستی کاغذات نمبر مقدمہ ۳۲۲
نام موضع - پرسولی - فریقین شہادت علی بنام مسماۃ بھگوانی کنور وغیرہ

نوٹس بنام

مسماۃ بھگوانی کنور بیوہ اشی رام و کشن دت ولد نامعلوم اقوام برہمن ساکنان موضع تھکا پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعا علیہم

ذریعہ نوٹس تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اراضی ذیل سے نام تمہارا خارج ہو کر نام شہادت علی کا درج ہوگا۔ اگر اس اندراج میں تم کو کچھ عذر ہے تو تاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۳ء کو حاضر تحصیل اکبر پور ہو کر پیش کرو ورنہ مطابق نوٹس فیصلہ کیا جائے گا۔

نمبر	رقبہ	لگان
۲۶۶	۷ بسوے	باغ
۲۶۷	۸ بسوے	"

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

نوٹس انسالونسی بنام کنھیا لال قرضخواہ

بحکم جناب محمد ادریس قریشی صاحب بہادر جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
۴۰ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

شیام لال ولد سانولیہ قوم زرگر ساکن چوک صرافہ شہر کانپور سائل
بنام کنھیا لال ولد نامعلوم قوم ویش ساکن فتحپور سیکری ضلع آگرہ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں شیام لال سائل نے ایک درخواست مشتہر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم کو جو کچھ عذر ہووے پیش کرو۔ درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ المرقوم ۹ ستمبر ۱۹۳۳ء

مہر عدالت — بحکم - آر - بی شرما سرشتہ دار عدالت خفیفہ کانپور

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۹۲۹ء صوبہ آگرہ

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر اکبر پور مقام کانپور
نمبر مقدمہ ۱۲ دفعہ ۷۹

سیٹھ چنی لال ولد سدا سکھ قوم برہمن مارواڑی ساکن موضع رورا پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعی
بنام رائے صاحب پنڈت شیو کمار پسر شنکر بیہاری پرشاد قوم برہمن ساکن بیر امئو پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہ

چونکہ مقدمہ نالش بقایا لگان ۱۹۳۳ء بنام تم رائے صاحب پنڈت شیو کمار کے جو عدالت حاکم پرگنہ بہادر اکبر پور میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۳ء بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۳۳ء صادر ہوئی اور مبلغ 741/1/9 جواب از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۵۸۷	۹	۹
خرچہ نالش	۱۰۴	-	۹
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۴۰	۰	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۴	۱۵	۳
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۴	۸	-
میزان	۷۴۱	۱	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رائے صاحب پنڈت شیو کمار مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکورہ یعنی مبلغ 741/1/9 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

پرگنہ اکبر پور موضع رورا محال لچھمی نرائن

نمبر	رقبہ	نمبر	رقبہ
۳۴۱ / ۳۴۲	۹ بسوے، ۱۹ بیگھہ	۸۹۷/۷	۱۴ ار
۳۴۳/۱	۱۱ بسوے	۹۰۲/۳	۱۸ اکڑ
۳۴۳/۲	۱۸ اکڑ	۹۰۲/۵	۵ اکڑ
۳۴۴	۱۸ اکڑ	۹۰۵/۱	۱۱ اکڑ
۳۵۶	۷ بسوے	۹۰۹/۱	۱۰ اکڑ
۳۶۱ / ۳۶۷	۹ اکڑ	۹۱۴ / ۹۱۶	۱۴ اکڑ، ۶ اکڑ
۳۸۵/۲	۱۴ اکڑ	۹۱۸	۱۸ اکڑ
۳۸۵/۴	۱۳ اکڑ	۹۱۹	۱۱ اکڑ
۳۸۶	۷ اکڑ	۹۳۰	۲ اکڑ
۳۹۸	۱۷ اکڑ	۹۳۱	۱۹ اکڑ
۶۱۱/۲	۲۱ بجر	۳۱ قطعہ	لوصہ
۶۱۷/۲	۵ بجر		
۶۱۸/۱	۱ اکڑ		
۶۱۸/۲	۲ اکڑ		
۶۱۹	۸ اکڑ		
۶۲۸/۱	۵۰ اکڑ		
۶۲۸/۲	۷ اکڑ		
۶۲۹/۱۶	۹ اکڑ		

لگان لعہ ۶/۵/۱ پائی

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

تاریخ پیشی ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء مقرر ہے

حج کیلئے جدید قوانین اور عام مسلمانوں کو استفسار

(بقیہ صفحہ ۳)

دفعہ ۱۴۸۔ حج کمیٹی کے ایگزیکیٹو افیسر کا نام دوسرا افسر حجاج بھی ہوگا۔

دفعہ ۱۴۹۔ جو جہاز حاجیوں کو لیجانا چاہے گا اُسکے مالک کو کم از کم ایک انگریزی ایک اردو ایک ہندی اخبار میں یہ اعلان شائع کرانا ہوگا کہ اُسکا جہاز کونسی تاریخ کو روانہ ہونے والا ہے اور وہ منزل مقصود پر کب پہونچے گا جس بندرگاہ سے جہاز کو جانا ہوگا اُسمیں وہ ڈنکے کی چوٹ کے ساتھ یہ اعلان کرائے گا ان اخبارات کی کاپیاں جن میں یہ اعلان شائع ہوگا مالک جہاز اور افسر حجاج کو ارسال کرنا ہوں گی۔

دفعہ ۱۵۰۔ اعلان جہاز کی روانگی سے پندرہ روز قبل تک شائع کر دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۵۱۔ اگر کوئی جہاز مشتہرہ تاریخ پر روانہ ہونے سے قاصر رہے گا تو اُسکے مالک کو افسر حجاج کو مطلع کرنا ہوگا کہ اس کے جہاز کے کن کن حاجیوں نے ٹکٹ خرید لیے تھے اور یہ کہ اب اُسکا کس تاریخ کو جہاز لیجانے کا ارادہ ہے مالک جہاز کو جتنے دن وہ جہاز کو مشتہرہ تاریخ کے بعد ٹھہرائیگا ایک ایک روپیہ ہر ایک حاجی کو جہاز کی روانگی سے قبل بطور ہرجانہ دینا پڑے گا۔ زر ہرجانہ حجاج کو براہ راست نہ دینا ہوگا بلکہ افسر حجاج کو ارسال کرنا ہوگا کہ اُسکو بھی علم ہو جائے کہ حاجیوں کو ہرجانہ دیدیا گیا وہ خود حاجیوں میں ہرجانہ تقسیم کرے گا۔

دفعہ ۱۵۲۔ اگر مالک جہاز اپنا دوسرا وعدہ بھی پورا نہ کر سکے گا تو اسے اسکی بھی افسر حجاج کو اطلاع دینی ہوگی اور از سر نو اسے ان حاجیوں کی فہرست ارسال کرنی ہوگی جنہوں نے اس کے جہاز کے ٹکٹ خرید کئے ہیں۔ اسے ان حاجیوں کو مزید ایک ایک روپیہ ہرجانہ جب تک کہ وہ جہاز کو ٹھہرائے گا ادا کرنا ہوگا۔ اور یہ ہرجانہ حاجیوں کو براہ راست نہ دینا ہوگا بلکہ افسر حجاج کو جہاز کی روانگی سے قبل ادا کر دینا ہوگا۔ تاکہ اسکو بھی علم ہو جائے کہ وہ خود ہرجانہ کو حاجیوں میں ادا کرے گا۔

دفعہ ۱۵۳۔ اگر جہاز کی روانگی سے قبل مالک جہاز ہرجانہ ادا نہ کرسکا تو اُسے اسوقت تک حجاج کو خوراک ادا کرنا ہوگا کہ جبتک جہاز منزل مقصود پر پہونچے۔ حجاج

کو براہ راست ادائیگی سے ایک ذمہ دار برطانوی افسر کے روبرو کرنی ہوگی

مالکان جہاز کے فرائض

دفعہ ۱۵۴ (الف)۔ مالک جہاز کو اعلان کرنا ہوگا کہ اسکا جہاز کس تاریخ کو روانہ ہوگا۔ اسے مزید اپنے جہاز کے لگانے کے وقت [illegible] کو سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔ کہ اُسنے حجاج کو لیجانے کے لیے حاصل کرلی ہے۔ [illegible] سرٹیفکیٹ کی ایک نقل وہ [illegible] حجاج کو بھی ارسال کریگا

دفعہ ۱۵۵ [illegible] مالک جہاز [illegible] حجاج کو لے جانے کی اجازت حاصل ہوگی اسکو میڈیکل آفیسر ملازم رکھنا پڑے گا اگر اُسے ایک ہزار سے یا ایک ہزار سے زائد حجاج لے جانے کی اجازت حاصل ہوگی تو اُسے دو میڈیکل افسر ملازم رکھنا پڑیں گے

ب۔ مالک جہاز میڈیکل افسر کے عہدہ پر سفر کرنے کے لیے مسلمانوں کو ترجیح دیگا۔ اور اگر ممکن ہو تو اس کو ڈاکٹروں کی ایک فہرست ارسال کی جائیگی جس سے وہ جہاز کیلئے میڈیکل افیسر کا انتخاب کرلے گا۔

ج۔ مالک جہاز اگر اپنے جہاز پر سو سے زائد حجاج لے جائیگا تو میڈیکل افسر کی اعانت کے لئے ایک اور شخص مقرر کرے گا جو حاجیوں کی تیمارداری کے فرائض انجام دے گا۔ باقی پر صفحہ ۸

عمدہ مال
خرید تا ہی
سستا پڑتا ہے

صرف فلیکس ہی کے شوز اصلی چمڑے کے ہوتے ہیں جو کہ ہندوستان میں ہندوستان کے سب سے عمدہ مال سے ہندوستان ہی کے کاریگر تیار کرتے ہیں۔

فلیکس شوز چھ سو سے زیادہ خاص خاص ایجنٹ ہندوستان کے تمام خاص خاص قصبوں میں نارتھ ویسٹ ٹینری کمپنی کی مقررشدہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔

FLEX
FOOTWEAR

کانپور ایجنٹ: میسرز آغا برادرس کشمیری ہاؤس بسمن روڈ۔ کانپور
دیگر مقامات کیلئے ایجنٹ۔ لکھنؤ، اٹاوہ، فتحپور، وغیرہ

بحکم جناب محمد ادریس قریشی صاحب بہادر جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۷۹ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

سیوا رام ولد گیا دین قوم اہیر ساکن ترکاری منڈی شہر کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل مذکورہ بالا نے ایک درخواست مشتہر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کیلئے ۳ نومبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا جملہ قرضخواں کو اطلاع دی جاتی ہے

المرقوم ۷ ستمبر ۱۹۳۳ء

مہر عدالت — بحکم آر۔ بی شرما سرشتہ دار عدالت خفیفہ کانپور

باوٌن سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کرچکی ہے کہ مقویات سراج عالم آتنگ نگرہ گولیاں جسطرح شروعات میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون دمنی کی خرابی وغیرہ دور کرکے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایکروپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح ملاؤ واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی لغت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

حج کیلئے جدید قوانین

(بقیہ صفحہ ۷)

اگر اُسکے جہاز پر خواتین بھی ہیں تو وہ مزید ایک عورت کو بھی خواتین کی تیمارداری کیلئے مقرر کرے گا اور اگر اسکے لئے ممکن ہو تو وہ ایک نرس بھی ملازم رکھیگا۔

د۔ تیماردار مرد ہو یا عورت مسلمان ہوگا۔ اگر وہ مرد ہے تو اُسے مرد کی میّت کو غسل دینا اور اگر وہ عورت ہے تو زنانی میّت کو غسل دینا آتا ہوگا۔

ر۔ نرس کے عہدے پر مقرر کرنے میں بھی ایک مسلمان عورت کو ترجیح دی جائے گی۔

س۔ اگر جہاز پر حاجیوں کی تعداد چار سو سے زیادہ ہو تو مالک جہاز کو ایک مرد و عورت تیمارداروں اور ایک نرس کے علاوہ ایک کمپاونڈر بھی ملازم رکھنا ہوگا۔ اس عہدے پر بھی ایک مسلمان کو ترجیح دیجائے گی۔ (ش) مذکور تمام عہدوں پر جو افراد مقرر کئے جائیں گے ان کیلئے بھی مالک جہاز کو بندرگاہ کے ہیلتھ آفیسر سے سرٹیفکٹ لینا ہوگا کہ جن لوگوں کو اُسنے ملازم رکھا ہے وہ دراصل اپنے فرائض سر انجام دینے کی قابل ہیں۔ مالک جہاز کو ان کی رہائش کے لئے جہاز پر مناسب جگہ دینی ہوگی۔

دفعہ ۱۵۶۔ مالک جہاز میڈیکل افیسر کو جن اشیا کی ضرورت ہوگی۔ انہیں جلد فراہم کرے گا۔ دفعہ ۱۵۷۔ مالک جہاز میڈیکل افیسر سے سرٹیفکٹ لیگا کہ اسے مذکورہ افیسر کو تمام آسانیاں بہم پہونچائیں۔ دفعہ ۱۵۸۔ وہ میڈیکل افیسر سے سرٹیفکٹ لیگا کہ منزل مقصود پر جس وقت اسنے حاجیوں کو پہونچایا تو اُن کی حالت اچھی تھی۔ (دفعہ ۱۵۹) بندرگاہ سے روانہ ہونیسے قبل ہیلتھ آفیسر یہ سرٹیفکٹ لیگا کہ اُسکے سب حاجی تندرست ہیں دفعہ ۱۶۰۔ راستہ میں جس بندرگاہ پر وہ پہونچیگا اسکے ہیلتھ افیسران سے بھی اُسے سرٹیفکٹ لینا پڑے گا۔ دفعہ ۱۶۱۔ وہ حجاج کو دوران سفر میں لکھنے پڑھنے کا سامان مہیا کریگا۔ اور اسے اپنے پاس ایک صندوق رکھنا ہوگا جسمیں حاجی اپنی شکایات لکھ کر ڈالدینگے مالک اس بکس کو جب جدہ پہونچیگا تو وہاں کے برطانوی افسر کے حوالہ کرے گا۔ اگر اُسکا جہاز جدہ سے واپس آرہا ہے تو اسے یہاں ہندوستان کی بندرگاہ کا پر حج کمیٹی کے صدر کے وہ بکس حوالہ کرنا پڑے گا۔ دفعہ ۱۶۲۔ مالک جہاز مناسب جگہوں پر مسافروں کیلئے ضروری اطلاعات چپاں کریگا۔ اور وہ ہر ایک افسر کے جہاز کا معائنہ کرنیکی راہ میں حائل ہوگا

دفعہ ۱۶۳۔ مالک جہاز اسکا ذمہ دار ہوگا کہ دوران سفر میں اسکے حاجیوں کو کوئی تکلیف نہیں دی جاتی۔

دفعہ ۱۶۴۔ وہ ایک مسلمان افسر مقرر کریگا۔ جو اس امر کی غور و پرداخت کرے گا کہ حاجیوں کو خوراک ٹھیک دوپہر باقاعدہ مل رہی ہے۔

دفعہ ۱۶۵۔ ا۔ دوران سفر میں اگر کوئی ایسا حاجی انتقال کرجائے گا تو مالک جہاز تعلیم یافتہ حاجیوں کی پنچایت اور میڈیکل افیسر کے روبرو یہ تحریر کرائے گا کہ کیسے موت واقع ہوئی اور اُسکا نام و نشان کیا ہے۔

ب۔ اس تحریر پر وہ ارکان پنچایت کے دستخط لے گا اُسکے بعد مرحوم کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرے گا۔ اور اپنی ضمانتیں لگا

ج۔ اس تحریر کو اگر اسکا جہاز ہندوستان آرہا ہے تو یہاں کے ایگزیکٹیو افیسر کو اور اگر جدہ سے جارہا ہے، تو وہاں کے برطانوی افسر کے حوالہ کردے گا۔

دفعہ ۱۶۶۔ اگر مالک جہاز اس قدر حجاج سے زیادہ کو جن کے لئے اسے اجازت حاصل ہے جہاز سے سفر کرلے تو اُسے اُسکی اطلاع کرنی ہوگی اور منظوری حاصل کرنی ہوگی۔

دفعہ ۱۶۷۔ اگر جہاز پر سفر کے دوران میں کوئی ایسا حاجی انتقال کرجائے جسکا کہ وارث موجود ہو تو ایسے حاجی کو موت کے متعلق اطلاعات مالک جہاز کو کرنی ہوگی۔

دفعہ ۱۶۹۔ جدہ میں مقیم برطانوی افیسر جو احکام صادر فرمائے انکی بھی مالک جہاز کو تعمیل کرنی ہوگی

میڈیکل آفیسر کے فرائض

دفعہ ۱۷۰۔ میڈیکل آفیسر نے اعلیٰ امتحانات پاس کئے ہونگے

دفعہ ۱۷۱۔ اس عہدہ پر مقرر ہوتے ہی وہ مالک جہاز سے تمام ادویات وغیرہ کا چارج لیگا۔

دفعہ ۱۷۲۔ اپنے چارج لینے کے متعلق انسپکٹر جہاز کو مطلع کرے گا تاکہ اگر وہ چاہے تو اسے کوئی ہدایت کرے۔

دفعہ ۱۷۳۔ جہاز کے آخری امتحانات کے وقت وہ موجود ہوگا اور مالک جہاز کو سرٹیفکٹ لکھ کر دے گا۔

دفعہ ۱۷۴۔ اس سے کہ اسکے فرائض کیا کیا ہیں پوری واقفیت رکھے گا۔

دفعہ ۱۷۵۔ اگر جہاز امتحان کے لئے کوئی دوسرا میڈیکل افسر مقرر کیا جائے گا۔ تو اُسے تمام حالات سے وہ مقرر کریگا اور اسکے امتحان کے دوران میں وہ اسکے ساتھ رہیگا۔

دفعہ ۱۷۶۔ اسکا خیال رکھے گا کہ حاجیوں کو خوراک وغیرہ چیزیں صاف دیجاتی ہیں۔ حجاج کے لئے ہواخوری کا انتظام ہے۔ اور جہاز پر عام طور سے صفائی ہے

دفعہ ۱۷۷۔ اگر کوئی نیا حاجی سوار ہے تو دیکھیگا کہ اُسے کوئی خطرناک بیماری تو نہیں ہے۔

دفعہ ۱۷۸۔ حجاج کی فلاح و بہبود کے لئے مالک جہاز اور دیگر افسران سے اشتراک کریگا۔

دفعہ ۱۷۹۔ جہاز کی روانگی کے بعد ۵ روز تک برابر حجاج کا روزانہ معائنہ کرے گا۔

دفعہ ۱۸۰ اگر وہ محسوس کرے گا کہ حجاج کو پانی عمدہ بہم نہیں پہونچایا جارہا ہے تو مالک جہاز کی توجہ اسطرف مبذول کرائے گا۔

دفعہ ۱۸۱۔ اگر کوئی شخص وبائی امراض کا شکار ہورہا ہے تو دیکھے گا کہ اس مرض دوسرے حاجیوں میں پھیلنے سے حتی المقدور روکا جارہا ہے۔

دفعہ ۱۸۲۔ روزانہ اپنا ایک روزنامچہ لکھیگا کہ اُسنے صبح سے شام تک کیا کیا۔

دفعہ ۱۸۳۔ دوران سفر میں روزنامچہ کے طور پر لکھے ہوئے تمام حالات اگر جہاز جدہ جارہا ہے تو وہاں برطانوی افسر کو اور اگر جہاز ہندوستان آرہا ہے تو یہاں بندرگاہ پر افسر حجاج کو معائنہ کرنے کے لئے ارسال کریگا۔

سزا

دفعہ ۱۸۴۔ اگر مذکورہ قوانین میں سے کسی ایک کی بھی خلاف ورزی ہوگی تو مالک جہاز کو ۲۰۰ روپیہ روزانہ جرمانے تک کی سزا دی جائے گی۔

خان قلات کی وفات!

کوئٹہ۔ ۱۱ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہز ہائی نس سر میر اعظم جان خان قلات کل شام کو قلات میں انتقال فرماگئے

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولائتی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD

Regd.

کف کف

(کف، کھانسی اور سردی کی بیجا دوا)

روگ کا گھر کھانسی ہی ہے اسے کبھی بھی بڑھنے نہ دینا چاہئے۔ تدارک آسان ہے چاہے کیسی بھی کف اور کھانسی کی بیماری کیوں نہ ہو اُسے یہ دوا فوراً آرام کرتی ہے۔ پیٹری سردی کو پچا کر کھانسی کو دباتی اور سستی و حرارت کو دور کرتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ چھ آنے ۱؍۶
ڈاک محصول دس آنے ۱۰؍
چھوٹی شیشی بارہ آنے ۱۲؍
ڈاک محصول سات آنے ۷؍

Regd.

رنگ رنگ

ایک بار لگاتے ہی کھجلی رفع ہو کر سوزش جاتی رہتی ہے۔ نیا، خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبی چار آنہ ۴؍
ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے ۷؍
نمونہ دو آنے ۲؍ جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

نوٹ۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲۴ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی و بیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عار

راج وید۔ نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:۔ ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ:۔ نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ:۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ:۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No. A. 1424.

جمالِ پرتو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

احسن — ہفتہ وار — سمیع

قیمت سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۳

جذباتِ شفیق

از جناب مولانا ولی الدین شفیق صدیقی جونپوری سب ایڈیٹر رسالہ اردوئے معلّٰے کانپور

کل خواب میں اک طرفہ تماشا نظر آیا | کاندھوں پہ فرشتوں کے جنازا نظر آیا
ملبوس کسی کے شہدا کا نظر آیا | یا جامۂ گلہائے خود آرا نظر آیا!
آغشتہ بخوں کعبے کا پردا نظر آیا! | میزاب تلے خون کا دھارا نظر آیا!
کعبہ جو سیہ پوش سراپا نظر آیا | گویا مجھے رنگِ رخِ لیلےٰ نظر آیا!
اک مجمعِ خوبانِ دل آرا نظر آیا | خونبازیٔ عشاق کا چرچا نظر آیا!
اس دیدۂ بیدار کو کیا کیا نظر آیا؟ | مفتوح درِ عالمِ بالا نظر آیا!
حور و ارم و خلد کا جلوا نظر آیا | دروازۂ فردوسِ معلّٰے نظر آیا
اک شیشہ وہاں طاق پہ رکھا نظر آیا | یہ شعر جلی حرفوں میں لکھا نظر آیا

اس شیشۂ گلرنگ کی بُو سونگھتے جاؤ
سدرہ کے شہیدوں کا لہو سونگھتے جاؤ

شادی کی بیجا رسمیں

(از محترمہ پیرزادی حمیدہ بانو صاحبہ)

مسلمانوں کی معاشی زندگی جس قدر کمزور ہو چکی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ یہ ناقابلِ انکار حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ فی زمانہ اسّی فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ مسلمان نہایت عسرت و افلاس کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بدقت تمام وہ اپنی شکم پروری اور تن پوشی کرتے ہیں، ایسی صورت میں اولاد کی شادی یا بیاہ اُن کے لئے مصیبت کبریٰ ہو جاتا ہے لیکن یہ ایک ایسا فرض ہے کہ جسے ادا کئے بغیر مفر بھی نہیں جب تک ان کی شادیوں سے فراغت نہ ہو جائے محسوس ہوتا ہے کہ ایک بارِ گراں، ایک امانت مخدوش سپرد کر دی گئی ہے۔ جسکا تحفظ نگہداشت اور نگرانی کا خیال آرام و آسایش اور راتوں کی نیند حرام کئے دیتا ہے۔ چنانچہ اسکی کوشش ہوتی ہے کہ جسطرح ممکن ہو جلد از جلد اس بار سے سبکدوشی حاصل کر لیجائے لیکن اس کے لئے سوال روپیہ کا ہوتا ہے کیونکہ غریب باپ کو رسوم کی پابندی کرنا ہے وہ مجبور ہے کہ جو کچھ اُسکی بیوی یا دیگر کنبہ رشتہ کی عورتیں کہیں اسپر عمل کرے۔

اس موقعہ اسقدر غیر معمولی اخراجات کا بار اٹھانا پڑتا ہے کہ جو اُسکے لئے عذاب جان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ غریب قرض و دام کرتا ہے اور عورتیں خوشی خوشی بیکار اور لغو رسمیں ادا کرتی ہیں۔ مآل کار شادی کے بعد مدتوں تک اُس کو قرض کی ادائگی میں اذیتیں سہنا پڑتی ہیں۔ اور انتہائی پریشانی کے عالم میں وہ گھبرا کر کہتا ہے کہ کاش میرے اولاد ہی نہ ہوئی ہوتی جو آج اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوتا۔ گویا اولاد جو ذریعۂ سکون و راحت سمجھی جاتی ہے باعث اذیت ہو جاتی ہے میں اسوقت زیادہ تفصیل سے لکھنا نہیں چاہتی نہ فی الحال ان رسوم کی تشریح مقصود ہوتی ہے آپ اپنی سابقہ تاریخ کے ورق لوٹ جائیے اور اسلام کے اولین دور کے حالات پیش نظر رکھ کر اور پھر ذرا موازنہ تو کیجئے کہ کیا اس زمانہ میں بھی تمام رسوم و لوازمات شادی میں شامل تھیں کیا اسوقت بھی ان خرافات کی پابندی لازمی تھی۔ سب سے پہلے حضور پر نور کی اکلوتی صاحبزادی بی بی فاطمہ زہراؓ کی تقریب شادی کے حالات ملاحظہ کیجئے آپ پائیں گی کہ آپ نہایت سادگی و سہولت کے ساتھ بلا دھوم دھڑکے کے حضور انورؐ نے اپنی لختِ جگر کو رخصت فرما دیا۔ نہایت مختصر جہیز دیا گیا اور معمولی سا مہر بندھا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اسکے بعد بھی تمام مسلمان اسپر عامل رہے ہم نے اپنے اسلاف کی باتوں کو بالکل ترک کر دیا اور نئی نئی باتوں کو اپنا شعارِ زندگی بنا لیا۔ ہم نے خود اپنے پیروں میں کلہاڑی ماری۔ دوسری کی چال چلے اور اپنی چال بھی بھول گئے۔ کاش اگر ہم اس طریقہ عمل پر کاربند رہتے تو آج ہم کو ان دقتوں اور صعوبتوں کا مقابلہ نہ کرنا پڑتا آج ہمارے یہاں شادی کیا ہوتی ہے ایک مصیبت آتی ہے۔ مسلمانوں کے پاس جبوقت کافی دولت آ گئی تو فتوحات کا سلسلہ جاری ہوا۔ ہندوستان آئے عیش و عشرت میسّر ہوا۔ آرام اور آسایش سے گذر ہونے لگی۔ تو انہوں نے بہت سی نئی باتیں دوسروں سے سیکھ لیں مگر آج ہماری وہ حالت نہیں رہی آج ہمارے پاس کافی دولت موجود نہیں ہے۔ آج ہماری قوم مفلوک ہو چکی ہے اور اُس کے ذریعہ سے معاش محدود ہیں آج تو ضرورت اس امر کی ہے کہ چادر دیکھ پاؤں پھیلائے جائیں نہایت سادگی اور خاموشی کے شادی کیجائے اور تباہ کن رسوم سے حتی الوسع پرہیز کیا جائے لیکن ضرورت ہے کہ اس جانب سب سے پہلے دولتمند حضرات توجہ فرمائیں۔ ان کی دیکھا دیکھی سب لوگ ایسا ہی کرنے لگیں گے۔ کیونکہ ہر بات کی ابتدا کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو صاحب ثروت ہیں اور ان کی تقلید بہت جلد دوسرے لوگ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کشتگانِ رسوم کی ایک نہیں صدہا مثالیں دیکھئے

مدناپور میں دہشت انگیزی کے انسداد کیلئے جدید تدابیر

باشندوں کے خرچ پر مسلح پولیس میں اضافہ و دیگر احکام

کلکتہ ۱۸ ستمبر آج شام کو شائع شدہ سرکاری اعلان مظہر ہے حکومت بنگال نے مسٹر اے جے برج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے قتل کے متعلق حالات اور اسی سلسلہ میں جو تحقیقات کی گئی ہے اسکے نتائج پر غور کر لیا ہے اور اسنے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دہشت انگیزوں کی سرگرمیوں کے انسداد افسران کی جانوں کی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر عمل میں لائے جو نہایت ضروری ہیں۔

(۱) مدناپور شہر کی مسلح پولیس میں سو افراد اور ان کے ساتھ معمولی سے افسران کا سر دست ایک سال کیلئے اضافہ کرے اس اضافہ شدہ پولیس کے اخراجات باشندگان مدناپور سے وصول کر

(۲) مدناپور کے شعبہ سراغرسانی میں بھی اضافہ کرے۔

(۳) ضابطہ انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت چاٹگام میں جو احکام نافذ ہیں انھیں مدناپور میں بھی جاری کرے

ان احکام کی انسداد سے حکام اس قابل ہو جائینگے کہ وہ مشتبہ اشخاص کی نقل و حرکت پر قابو پا سکیں گے اندرونِ وقت میں تنظیم پیدا کر سکینگے اور جہاں اور جبوقت ضرورت سمجھینگے کرفیو آرڈر نافذ کر سکیں گے، آبادی کے مختلف طبقوں میں امتیاز کا طریقہ اختیار کرے یہ مسئلہ آجکل مقامی حکام کے زیرِ غور ہے حکومت انکی طرف سے سفارشات موصول ہونیکا انتظار ہے بعض دیگر تدابیر بھی زیر غور ہیں۔ اور اگر منظور ہو گئیں تو انکا بھی اعلان کر دیا جائیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
دلِ پر توحق عزم مستقل ہیں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۸ | کانپور چہار شنبہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء | نمبر ۳۳

مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو

مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کی خط و کتابت اور بیانات شایع ہو چکے ہیں۔ جو اس پرچہ میں کسی دوسری جگہ شایع کئے جارہے ہیں۔ دونوں کے بیانات اور خط و کتابت سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ان دونوں بزرگوں کے عقاید سیاسی میں کتنا زبردست فرق ہے مگر باوجود اسکے بھی دونوں حضرات اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے بیانات میں چونکہ تباین ہے اسلئے ضرورت مزید تشریح کی تھی لہذا پنڈت جواہر لال نہرو نے بمبئی سے لکھنو روانہ ہوتے ہوئے ایک مزید بیان دیا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جس سے مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے نقطۂ نظر کا پورا پورا موازنہ ہوتا ہے:-

آپ پر سوال کیا گیا کہ آپ کانگرس کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے کے مخالف کیوں ہیں؟ جواب میں آپنے فرمایا کہ میں اجلاس طلب کرنے کیلئے تیار ہوں بشرطیکہ ارکان کانگرس کی کثرت آرا، اجلاس طلب کرنے کے حق میں ہو۔ میرے خیال میں اجلاس طلب کرنے میں کوئی خاص مصلحت نہیں کیونکہ کانگرس کا آیندہ لائحہ عمل بالکل صاف اور عیاں ہے اگر اس لائحہ عمل میں تبدیلی یا ترمیم کی گنجائش ہوئی تو تو اجلاس کا انعقاد اس ضروری ہوگا۔ اور اگر معدودے چند اشخاص اجلاس طلب کرنے کے حق میں ہیں۔ تو کثرت اُن زعمائے قوم کی ہے جو موجودہ لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونا ضروری سمجھتے ہیں میں نے کانگرس کے موجودہ لائحہ عمل پر اخبارات کی نکتہ چینی دیکھی ہے۔ مگر اس سے مطلب صرف یہ ہے کہ ان جرائد کو کانگرس کی حکمت عملی سے قدرے اختلاف ہے میں اور دیگر کانگرسی کارکن اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اخبارات ایسے ماحول میں ہیں۔ کہ وہ عوام اور کانگرسی کارکنوں کی جذبات سے قطعی ناواقف ہیں۔ آزاد ہوئے مجھے بمشکل دو ہفتہ ہوئے ہیں۔ اور اس قلیل عرصہ کے دوران میں مینے اپنے کانگرسی رفقا سے باہمی گفت و شنید کرکے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اہل کانگرس موجودہ پروگرام سے بالکل مطمئن ہیں، ان حالات کے ماتحت میں نہیں سمجھتا کہ کانگرس کے موجودہ لائحہ عمل پر نظر ثانی کرنے کیلئے اجلاس کا طلب کرنا کہاں تک ضروری ہے

اس استفسار کے جواب میں مہاتما گاندھی اور اُن کے نقطۂ نگاہ اور مقاصد میں کوئی فرق ہے پنڈت جواہر لال نے کہا "میرے اور مہاتما گاندھی کے درمیان خط و کتابت سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ مہاتما گاندھی کو مجھ سے اس بات پر اتفاق ہے کہ ذاتی مفاد کو ترک کرکے ایک دفعہ ملک میں مساوات قائم کی جائے۔ مہاتما گاندھی کا یہ کہنا بجا ہے کہ ہمارے جذبات میں فرق ہے لیکن ہمارے مقاصد اور بنیادی اصول ایک ہی ہیں

مہاتما گاندھی کو طریق کار سے بہت دلچسپی ہے اور انھیں یقین ہے کہ اگر ہم صحیح طریق پر عمل کریں گے تو ٹھیک نتایج نکلیں گے۔ ذاتی طور پر میرا یہ خیال ہے کہ ہمیں اپنا مکمل مقصد بھی ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے۔ جہاں تک طریق کار کا تعلق ہے میں مہاتما گاندھی کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتا رہا ہوں۔ اور آیندہ بھی انہی پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہوں۔

اگر صرف میرا اختیار ہوتا تو میں اقتصادی اصلاح کو مقدم رکھتا ہم جو کچھ کر رہے ہیں در اصل ایک قومی جدو جہد ہے کیونکہ ہر اس ملک کو جو غیر حکومت کا محکوم ہے سب سے پہلے قوم پرست بننا چاہیئے۔ اقتصادی لفظ عمل اسلئے ضروری ہے کہ اُس سے ہر طبقہ اور جماعت کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کس حالت میں ہے۔ اور اُسے کسقدر کام کرنا ہے۔

اس استفسار کے جواب میں کہ آپ کی جدوجہد میں تعطل تو نہ ہوگا اور گاندھی جی کے بار بار اعلان کرنے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ صلح کی مساعی جاری رکھیں گے آپ نے فرمایا کہ:-

"گاندھی جی نے بار بار فرمایا ہے کہ جب تک ہمارا مقصد حاصل نہ ہو گیا ہم اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں گے اسکے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ وہ باہمی مصالحت کرانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں گے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ یہ بیانات متضاد ہیں۔ لیکن مہاتما گاندھی کا یہ خاصہ رہا ہے کہ وہ انتہائی کشمکش میں بھی کہتے رہتے ہیں کہ وہ مصالحت کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ وہ پرستار امن اور پیدائشی سول نافرمان ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم مصالحت اور امن کا منھ اسوقت تک نہیں دیکھ سکتے جب تک ہمارا مقصد حاصل نہ ہو جائے اس دوران میں ایسی عارضی مصالحتوں اور وقتی صلح کا امکان لازمی ہے جیسے دہلی میں گاندھی ارون پیکٹ کی صورت میں ہوا۔

اخبارات مصالحانہ گفت و شنید کے امکان کو بہت اہمیت دیتے ہیں مجھے نہ تو ایسی باتوں کا پتہ ہے اور نہ مستقبل میں ان کی امید کی جاتی ہے گاندھی جی کو بھی اسکا علم نہیں لیکن خواہ کچھ ہی ہو گاندھی جی باعزت صلح کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ یہ ہے انکا نصب العین اور اس سے ہمارے مقصد میں کسی قسم کے اختلاف کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ میرا خیال ہے کہ ہی زمانہ امپیریلزم اور نیشنلزم میں معرکہ ہو رہا ہے اور اسوقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ امپیریلزم کا خاتمہ ہو جائے۔ کسی باہمی سمجھوتہ میں امپیریلزم آجاتا ہے تو امن کا امکان جاتا رہتا ہے یہ ہے کانگرس کا نقطۂ نگاہ اسی سیاسی معیار اور نقطۂ نگاہ کے علاوہ اقتصادی معاملات کو سلجھانا بھی کافی لازمی بات ہے

ص اب تک جو کچھ کیا گیا ہے متوسط درجہ کے طبقہ اور لوگوں کے لئے کچھ مفید ثابت نہیں ہوا۔ اگر کانسٹی ٹیوشن ہی کام کی ہو تو کوئی مصالحت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہندوستان کا پیچیدہ معاملہ طے کرنے کے لئے اقتصادی اصلاح اشد ضروری ہے۔

آئینہ کانپور

مسٹر موڈی کی تشریف آوری کانپور کے ہر دلعزیز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر مسٹر موڈی اپنی ۲ ماہ ۳ یوم کی رخصت ختم کرنے کے بعد ولایت سے تشریف لے آئے آپ الہ آباد سے بذریعہ ہوائی جہاز ۱۹ ستمبر کو کانپور تشریف لائے۔ ہوائی جہاز کے اسٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو۔ پنڈت جواہر لال نہرو مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے کے بعد جی آئی پی ایکسپریس سے لکھنو تشریف لے جاتے ہوئے کانپور سے گذرے جہاں آپ نے اسٹیشن پر متعدد شہر کے سربرآوردہ حضرات سے ملاقات فرمائی۔

بیگم سید وزیر حسن ۲۴ ستمبر کو بیگم سر سید وزیر حسن چیف جسٹس چیف کورٹ اور بیگم سید علی ظہیر بار ایٹ لا۔ ایم، ایل، سی، کانپور تشریف لا رہی ہیں۔ آپ گور نرائن کھتری اسکول کے ایک جلسہ میں تقریریں فرمائیں گی

خواتین کانفرنس بیگم حبیب لودی ۲۴ ستمبر کو کانپور میں خواتین کانفرنس منعقد کر رہی ہیں۔ جسکی صدارت کیلئے بیگم سر سید وزیر حسن چیف جسٹس چیف کورٹ کو مدعو کیا گیا ہے۔

مسٹر محمد بشیر مسٹر محمد بشیر بار ایٹ لا سکریٹری حلیم مسلم ہائی اسکول وائس پریسیڈنٹ مرچنٹس چیمبر یو، پی۔ کے اعزاز میں حلیم مسلم اسکول کے اسٹاف نے ٹی پارٹی دی اور بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ نے ایک پر تکلف ڈنر دیا۔

۱۰ ہزار کا شاندار عطیہ مسٹر رام ناتھ ایڈوکیٹ نے اپنے صاحبزادے کے نام سے ایک کمرہ و لائبریری بنوانے کے لئے تلک میموریل ہال کو دس ہزار روپیہ کا عطیہ عنایت فرمایا ہے

بلوہ کے مقدمات کی واپسی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس سے قبل بھی بعض اہل شہر اور حکام نے یہ کوشش کی تھی کہ حکومت گذشتہ ۱۹۳۱ء کے بلوہ کے مقدمات کو واپس لیلے مگر آخر میں اس کوشش میں ناکامی ہوئی۔ اب پھر یہ افواہ گرم ہے کہ حکومت نے یہ طے کر لیا ہے کہ گذشتہ بلوہ کے لقبیہ مقدمات کو واپس لے لیا جاوے ہم بھی یہ ہی مناسب سمجھتے ہیں کہ جسقدر جلد گذشتہ بلوہ کے واقعات کو بھولا دیا جائے وہ بہتر ہے۔

جاپانی کپڑا۔ سکریٹری یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے حکومت کو لکھا ہے کہ جاپانی کپڑے پر ۵۰ فیصدی چنگی ہے مگر ۹-۹ گز کے ٹکڑوں پر صرف ۲۵ فیصدی۔ جاپان اس سے پورا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ لہذا ۹-۹ گز کے ٹکڑوں پر بھی ۵۰ فیصدی چنگی لگا دینا چاہیئے۔

گذشتہ لیبر کانفرنس گذشتہ لیبر کانفرنس کے سلسلہ میں جو مقدمہ محمد ایوب اور تارا سنگھ صاحبان پر قائم ہوا تھا اور جو ہائی کورٹ کے حکم سے فتحپور کو منتقل کر دیا گیا ہے اب اُسکی پیشی ۲۱ ستمبر کو فتحپور میں ہونے والی ہے۔

سیوا سمتی کا جلوس ۲۰ ستمبر کو سیوا سمتی کا ایک شاندار جلوس اُٹھنے والا ہے جو کہ مختلف راستوں سے گذرتا ہوا تپیشری دلوی جاوے گا۔

تیراکی کا کلب گذشتہ ہفتہ لالہ جھنگال کے زیر صدارت تیراکی کلب کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جسمیں طے ہوا ہے کہ صوبہ کی تیراکی کانپور میں ہو جو غالباً ۲۵ اکتوبر تک ہوگی۔

نرول سیوا آشرم نرول سیوا آشرم نے طے کیا ہے کہ کسانوں کی خدمت اور کھادی کا کام زیادہ مستعدی اور محنت سے انجام دینا چاہیے۔

کرانہ سیوا سمتی کرانہ سیوا سمتی نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا ہے کہ دسہرہ کے موقع پر تمام سیوا سمتیاں مل جلکر ضروری خدمات انجام دیں۔

یکہ و ٹانگہ یونین یکہ ٹانگہ یونین نے اپنے ایک جلسہ میں میونسپل بورڈ کی موٹر بس سروس کے خلاف احتجاج کیا ہے اور میونسپل بورڈ سے یہ استدعا کی ہے کہ چونکہ وہ تقریباً ۳۲ ہزار روپیہ ٹکس دیتے ہیں۔ اسلئے بورڈ کا فرض ہے کہ وہ اُسکے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے موٹر بس سروس کا اجرا شہر میں نہ کرے

عبد العزیز قصاب عبد العزیز قصاب کی دوکان نے ایک خاص اہمیت حاصل کر لی ہے چنانچہ ۱۸ ستمبر کو مسٹر رشید احمد مختاری سٹی تحصیلدار کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا۔ بورڈ نے عبد العزیز قصاب پر بلا لائسنس حاصل کیے ہوئے گوشت فروخت کرنے کا الزام قائم کرکے چالان کیا ہے مگر عبد العزیز قصاب کا بیان ہے کہ بورڈ نے لیسنس منظور کر لیا ہے ۱۸ ستمبر کو متعدد اشخاص کی شہادت ہوئی آیندہ پیشی ۲۵ ستمبر کو ہوگی۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ مسٹر فوسہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بغرض احتیاط دسہرہ کے موقع پر ۱۸ ستمبر سے ۲ اکتوبر تک حدود میونسپل بورڈ یعنی ۵ میل کے اندر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ جسکی رو سے کسی شخص کو لاٹھی، کانتا، بلم لیکر چلنے کا حق نہ ہوگا

اچھوت لڑکے کی چوٹی کاٹی گئی اسپشل مجسٹریٹ کی عدالت سے مسٹر سی، کے ہیشم ماسٹر ہوس کمپنی کو ایک اچھوت لڑکے کو زد و کوب کرنے اور اُسکی چوٹی کاٹ ڈالنے کے جرم میں پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے جسمیں سے تیس روپیہ اچھوت لڑکے کو دلوا دیا گیا۔

پولیس دفتر کا معاینہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کئی روز سے کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں اور پولیس دفاتر کا معاینہ فرما رہے ہیں۔

جبریہ روپیہ کا مطالبہ ایک تاجر کو کسی انقلابی کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے جسمیں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایک ہزار روپیہ گنگو بابا کے پل کے پاس رکھوا دو ورنہ قتل کر دیے جاؤ گے۔ پولیس اس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے

دفعہ وار قتل گذشتہ ہفتہ دیبی دین دفعہ دار فتحپور ڈیزون چھاونی کے بنگلہ ۳۷ کے باہر سوتے ہوئے قتل کر دیا گیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔

گائے کی آنکھ نکل پڑی سری رام بلہ دار نے بنا گنج میں ایک گائے کو اس بری طرح مارا کہ اُس کی آنکھ نکل کر زمین پر گر پڑی ویٹری ڈاکٹر نے فوراً آکر مرہم پٹی کر دی۔

غنڈہ ایکٹ اللہ دین ساکن ہرکا پور جو کہ غنڈا ایکٹ کی وجہ سے فرار تھا اُسکو لکھنو پولیس نے گرفتار کرکے کانپور

پست اقوام کے نمایندوں کی کانفرنس

میں آنریبل مسٹر جے، پی، سری واستو وزیر تعلیم کا خطبۂ صدارت

آنریبل مسٹر جے، پی، سری واستو وزیر تعلیم صوبۂ متحدہ نے پست اقوام کی نمایندوں کی کانفرنس جو کہ بمقام بریلی ۹ و ۱۰ ار کو منعقد ہوئی تھی۔ اسمیں مندرجہ ذیل فاضلانہ خطبہ صدارت ارشاد فرمایا:—

اس کانفرنس نے صوبہ میں بہت بڑی دلچسپی پیدا کر دی ہے اور باشندگان صوبہ اس کے بارے میں سب سے پہلی بات جو دریافت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس کانفرنس کے اغراض کیا ہیں۔ اسلئے میرا پہلا فرض یہ ہے کہ میں حاضرین کے سامنے اس سوال کا جواب پیش کروں آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں عظیم الشان ملکی تبدیلیاں ہونے والی ہیں یہ تبدیلیاں پہلے فرض کر لینی ہیں یعنی آیندہ ہندوستان میں تمام رعایا کے مساوی حقوق ہوں گے۔ لیکن ان حقوق کے ساتھ ذمہ داریاں بھی ضروری ہیں۔ اور فرائض کے ادا کرنے کی قابلیت بھی لازمی ہے۔ گورنمنٹ ہند کو مختلف قومیں سمجھنا چاہیئے بلکہ ایک ہی بیڑے کے مختلف جہاز ہیں جو حال ہی میں اپنے نئے سفر پر روانہ ہونے والا ہے۔ انمیں سے کچھ جہاز تو بہت عمدہ ہیں اور تیزی سے چل سکنے کیلئے ہر طرح کے سامان سے بھرپور ہیں۔ لیکن کچھ ایسے ہیں کہ جیسے ہماری قوم میں جو بہت کمزور اور ناقابل سفر ہے بیڑے کی خوبی اُسکے عمدہ اور جہاز مضبوط پر ہی منحصر نہیں بلکہ کمزور جہازوں پر بھی ہے۔ اگر بیڑے میں ایسے جہاز ہوں کہ جو ہمراہ نہ چل سکیں تو تمام بیڑے کی ترقی رفتار پر اثر پڑے گا۔ اور وہ رک جائے گا ہندوستان پر یہ مثال صادق آتی ہے کہ ہندوستان کی ترقی کی رفتار نہ تو صرف نہایت عقلمند اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور مصلح قوم پر منحصر ہے بلکہ اُن لوگوں پر بھی اسکا دارو مدار ہے جو سب سے زیادہ پست ہیں۔

یہی وجوہات ہیں کہ گورنمنٹ پست اقوام کے تعلیمی مسئلہ کو اور موجودہ تعلیمی سوالات سے زیادہ ضروری اور اہم خیال کرتی ہے۔ اگرچہ تعلیم نسواں پر وہ اس سے بھی زیادہ اپنی توجہ دے رہی ہے۔ کیونکہ لڑکیوں کی تعلیم بھی قوم کے رسم و رواج نے بہت دنوں سے روک رکھی ہے۔ جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ ممالک متحدہ کی پانچ کروڑ آبادی میں سے بموجب حال کی مردم شماری کے ایک کروڑ بالکل کالے ایسے آدمی ہیں۔ جنکا شمار پست اقوام میں ہے تو گورنمنٹ کے کام کی اہمیت اور عظمت اور بھی صاف ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا کام ہے کہ جسکو گورنمنٹ اکیلی انجام نہیں دے سکتی اس لئے وہ چاہتی ہے کہ تمام لوگ جو اس کام میں لگے ہوئے ہیں باہمی امداد کے اصول پر عمل کر سکیں اور اُس کے شریک ہو جائیں۔

اس سلسلہ میں ہم کو مہاتما گاندھی کی خدمات کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ چاہے ہماری اور اُن کی ملکی معاملات میں مختلف رائے ہوں۔ غور سے دیکھا جائے تو وہ محکمۂ تعلیم کے بہت بڑے حامی ہیں۔ وہ کام جو ہند و قوم کیلئے کرتے ہیں وہی کام تعلیم کے ذریعہ سے کرنا چاہتے ہیں یعنی ہمارا کام انکے کام کو کمال پر پہونچانا ہے۔ ہمارے ہی صوبہ میں خدام و پست اقوام کی سوسائٹی کی ایک شاخ قائم ہوئی ہے۔ جسنے اچھوت ذاتوں کے فائدہ کے لئے بہت کچھ انتظام کیا ہے، اس سوسائٹی یا ایسے اداروں کو جنکا مدعا و مقصد اچھوتوں کو فائدہ پہونچانا ہے گورنمنٹ مدد دینے کو تیار ہے۔

لیکن یاد رہے گورنمنٹ اس کام سے کبھی غافل نہیں رہی ہے۔ انھوں نے سپروائزروں کے تقرر کیلئے فنڈ جمع کر دیا ہے اور اُن کے فرائض میں یہ داخل کر دیا ہے کہ وہ پنچ ذات کے لوگوں کو یہ بتائیں کہ اُن کے لئے کیا تعلیمی آسانیاں گورنمنٹ نے بہم پہونچائی ہیں تاکہ وہ ان سے مستفید ہو سکیں۔ اُن سپروائزروں کی تعداد آج کل ۷ ہے جنمیں سے وہ پست اقوام کے ہی آدمی ہیں یہی نہیں گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مدد دینے کیلئے روپیہ دیا ہے کہ وہ پست اقوام کے لڑکوں کیلئے خاص خاص اسکول کھولیں۔ اور وظیفہ بھی دیں، ان خاص رعایتوں کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ صرف کرنے کیلئے الگ کر دیا ہے۔

فی زمانہ ۸۰۰ اسپشل اسکول ہیں جنمیں ۲۰۰۰۷ لڑکے پست اقوام کے پڑھتے ہیں۔ آپ کو یہ سنکر اور خوشی ہوگی کہ لڑکوں کے عام اسکولوں میں اچھوتوں کے لڑکوں کی تعداد دہ سالہ مختتمہ مارچ ۱۹۳۲ء میں ۹۰۰ہ۲ سے بڑھ کر ۹۵۰۰ ہو گئی ہے۔ یعنی ۳۰ فیصدی کی زیادتی ہو گئی ہے

لیکن اس ترقی کو بھی میں کافی تیز رفتار نہیں کہتا ان اعداد و شمار سے ہم کو اطمینان نہیں کر لینا چاہیئے خواہ فیصدی کی تعداد اور بھی زیادہ دکھائی جاوے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان بچوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے کہ جو مدرسوں کے باہر ہے۔ باوجودیکہ فن تعلیم کیلئے روپیہ کم ہے اور فنڈ محدود ہیں۔ لیکن ایک طریقہ ایسا ہے جنمیں ہم ان لڑکوں اور لڑکیوں حالت سدھار سکتے ہیں۔ جنکو تعلیم سے خاص دلچسپی ہے ہر ایک لڑکا یا لڑکی جو سکنڈری اسکول پاس ہو کر نکلے یا اُس سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم پا کر آوے اور کسی پیشہ یا سرکاری ملازمت میں داخل ہو جاوے تو اور بھی اچھا ہے کیونکہ یہ تعلیم یافتہ اپنی قوم کی تعلیمی ترقی کا رہنما بن سکتا ہے۔ اور تعلیم کے خیالات پھیلا سکتا ہے۔ ہر ایک ایسا لڑکا اور لڑکی اپنی ذات کیلئے ایسا نمونہ بن جائے گا جو اپنی عزت کا پاس کرے گا اور اپنی ذات پر بھروسہ رکھے گا۔ اور یہی وہ اوصاف ہیں جن سے امید، ہمت، اور اعتبار پیدا ہوں گے نیز ان ہی سے ہر ایک قوم کا اخلاقی معیار اُٹھاوے گا یہی وجوہات ہیں جنسے گورنمنٹ ممالک متحدہ نے ماہ مئی ۱۹۳۲ء میں اچھوت ذاتوں کے لئے لڑکا اور لڑکی کے لئے اسکالرشپ کی تجویز شایع کی تھی تاکہ ان کی مدد سے وہ تعلیم میں ترقی کر کے مڈل اسکولوں میں اور ورنیٹ اسکولوں میں بہونچکر پڑھ سکیں یہ تجویز وہ تھی کہ جس کے ملک میں اچھوت اقوام کے متعلق تحریک کرنیکا کسیکو خواب و خیال بھی نہ تھا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جب یہ تجویز پایہ تکمیل کو پہونچے گی تو اچھوت ذاتوں کے ۲۰۰۰ لڑکوں کو اسکالرشپ یا وظیفہ ملیں گے جنپر گورنمنٹ کا ۵۰۰۰۰ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا گورنمنٹ نے دوسری تدبیر اچھوتوں کو اٹھانے کی یہ کی ہے کہ ایک ایسی کمیٹی قائم کی جائے جو اُسکو پنچ ذاتوں کی تعلیم کے متعلق تمام مسائل پر مشورہ دے سکے اس کمیٹی کا چیرمین ڈپٹی ڈائرکٹر آف دی پبلیٹی انسٹرکشن ہیں۔ باقی پانچ ممبروں غیر سرکاری اچھوت قوم کے ہیں جن میں سے دو لیجلیٹو کونسل کے ممبر ہیں۔ اس قسم کی کمیٹی سے گورنمنٹ کو یہ مدد ملے گی کہ وہ اچھوت اقوام سے براہ راست ان کی ضروریات معلوم کر سکیگی جس سے گورنمنٹ اور اچھوت قوم دونوں کو فائدہ ہوگا منجملہ دیگر مسائل کے جو اس کانفرنس کو حل کرتے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ وہ یہ طے کرے کہ اس کمیٹی کے ارکان اور فرائض میں کوئی ایسی اہم تبدیلی تو نہیں کرتی ہے جس سے اچھوت قوموں کو فائدہ پہونچے۔ ان تمام تدابیر میں گورنمنٹ کو لیجلیٹو کونسل سے پوری پوری مدد ملے گی۔ گذشتہ جون میں مسٹر خیتامنی نے جو کونسل میں نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر ہیں۔ ایک رزلیوشن پیش کیا تھا جسمیں گورنمنٹ سے استدعا کیگئی تھی کہ وہ اچھوتوں میں تعلیم کی اشاعت کے لئے فوراً انتظام کرے اس بحث و مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اچھوت ذاتوں کی تعلیم کا مسئلہ فرقہ وارانہ جھگڑوں سے نکلکر باہر آ گیا۔ کونسل میں یہ سب ممبران نے کافی طور پر ظاہر کر دیا گیا تھا کہ وہ خواہ کسی پارٹی یا قوم کے ہوں یہ مضمون قابل بحث نہیں سمجھا جائیگا۔ اس اعلان کے بعد یکے دیگرے ممبروں نے بتایا کہ اچھوت ذاتوں کے تعلیمی سدھار کے لئے گورنمنٹ جو تدبیریں اختیار کرے گی اُسکو کونسل بحث و مباحثہ سے بری اور نکتہ چینی اور جھگڑوں سے آزاد سمجھیگی۔

باوجودیکہ گورنمنٹ شیر کمیٹی کی وجہ سے اچھوت ذاتوں کی بہت باتیں معلوم کر لیتی ہے لیکن ابھی تک کوئی ایسا نظام قائم نہیں ہوا کہ جسکے ذریعہ سے گورنمنٹ براہ راست اچھوت لوگوں کی تعلیمی ضروریات کو معلوم کر سکے یہی وہ کمی ہے کہ جسکے پورا کرنے کیلئے موجودہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ رقم جو اس کام کے لئے مقرر کی گئی ہے وہ محدود ہے اسلئے اسمیں سے ایک پیسہ بھی فضول صرف نہ ہونا چاہئے۔ اور اسکیم جسپر یہ رقم صرف کی جائے وہی ہونی چاہئے جسکو اچھوت لوگ خود تیار کریں یا جس سے براہ راست ان کو فائدہ کثیر ہو سکے حسن اتفاق سے کانفرنس کے اس مجمع میں صوبہ کے وہ نمایندے موجود ہیں جنکو اچھوت اقوام کے مختلف اداروں نے بھیجا ہے یا جنھوں نے اپنی قوم کی فلاح و بہبودی میں خاص اور نمایاں حصہ لیا ہے۔

جلسہ میں ممبران میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ اور اچھوت اسکول کے سپروائزر صاحبان بھی شامل ہیں جنکو اچھوتوں کی تعلیم کا خاص تجربہ ہے۔ لہٰذا یہ بہترین موقعہ ہے کہ ہم اس قوم کی تعلیم کی ضرورت کو آج براہ راست معلوم کر سکیں۔

یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ اس کانفرنس کا مدعا کسی معنی میں بھی ملکی [illegible] محض تعلیم اور آپ کا خیال ہوگا کہ آپکے دعوت نامے میں بھی یہ تحریر کر دیا تھا کہ اس کانفرنس کا منشا اچھوت قوم کو سدھارنا بذریعہ تعلیم ہے۔ اسلئے ہم اسوقت یہ بحث بھی نہیں اٹھا سکتے کہ کون کون سی ذاتیں اچھوتوں میں شامل ہیں اور کون کونسی نہیں بسررشتہ تعلیم کے اغراض و مقاصد کے لئے اچھوتوں میں صرف وہ لوگ شامل ہیں جنکو ہندوں نے ذات سے باہر سمجھ رکھا ہے اور جنکو اسوجہ سے تعلیم حاصل کرنے میں مشکلات واقع ہوتی ہیں کہ اور جن کو اپنی ترقی کرنے میں معاشرتی دقتیں ہیں اس پر بھی سررشتہ تعلیم اس کانفرنس کو سختی سے ملحوظ خاطر نہیں رکھے گا۔ اس محکمہ کا کام تو سب کو یکساں تعلیم دینا ہے۔ بالخصوص ان لوگوں کو جو سوسائٹی کے رسم و رواج کی قباحت سے تعلیم پانے سے محروم رکھے جاتے ہیں ہمارا ایک واحد مدعا آپ لوگوں کی ترقی بذریعہ تعلیم کرنا ہے

ابھی ہم اس کانفرنس کے ممبران میں سے کچھ لوگ انتخاب کریں گے جو سبجکٹ کمیٹی کے رکن ہیں۔ اور مفصل تجاویز کانفرنس میں بحث کرنے کیلئے تیار کریں گے۔ اس موقع پر جو امور زیر بحث رکھے جائیں گے اُن کو میں محدود کرنا مناسب نہیں خیال کرتا۔ جو بات مفید مطلب و غرض ہو اسکو فہرست تجاویز میں رکھ لی جائے تاہم میری رائے میں کانفرنس کو اس وقت تمام امور کو تین سوالوں میں حسب ذیل تقسیم کرنا چاہیئے

پہلا سوال محض تعلیم ہونا چاہئے۔ اس مسئلہ میں یہ دیکھنا ہے کہ اچھوت ذات لازمی تعلیم کی اسکیم سے کہاں تک فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ کیا ان لوگوں کے لئے اسپشل اسکولوں کا جاری ہونا ضروری ہوگا؟ گورنمنٹ نے جو اسکالرشپ کی اسکیم حال ہی میں منظور کی ہے اس میں کس کس قسم کی تبدیلیاں ضروری ہیں۔ اچھوتوں کی مفلسی کس درجہ تک ان کی تعلیم میں سدباب ہے (مثلاً کتابوں کے خریدنے کی مشکلات بوجہ افلاس ہو) اگر ان اسکولوں میں داخلہ کا جھگڑا ہے، کیا ان لوگوں کی علیحدہ بورڈنگ ہاوس قایم کیے جائیں کیا اچھوت ذاتوں کے ماسٹروں کو ٹرننگ اسکولوں اور کالجوں میں داخل ہونے کی جو آسانیاں دی گئی ہیں وہ کافی ہیں یا نہیں ؟۔

یہ ایسے سوالات ہیں جنکا باہمی تعلق بھی ہے اور جو تعلیم کے خالص مسئلہ پر کئے گئے ہیں۔

دوسرا سوال جو زیر بحث آنا چاہیئے وہ نظام پست اقوام ہیں۔ یعنی ایسا کوئی مقامی ایسوسی ایشن بنایا جاوے جسمیں اچھوت ذات کے لوگ ہوں اور وہ مستند رائے سررشتہ تعلیم کے افسران کو اور ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ کے ممبران کو تعلیم حاصل کرنے کی مشکلات کے بارہ میں دے سکیں۔ لیکن کیا غور کیا جائے تو مقامی ایسوسی ایشن بھی کافی نہیں کیونکہ گورنمنٹ کو اچھوتوں کی کی تعلیم کا پورا حال براہ راست انسے معلوم نہیں ہو سکتا اسلئے گورنمنٹ کا منشا یہ ہے کہ صوبہ بھر کی تعلیمی کمیٹی قائم کی جاوے اور اس کمیٹی کے ممبران صوبہ کے نمایندے ہوں۔ ان سے گورنمنٹ کو اچھوتوں کی تعلیم کے ضروریات کا حال من و عن معلوم ہوتا رہے گا۔

تیسرا سوال جو قابل غور ہے وہ اچھوتوں کی تعلیم کی آسانیاں کی عام اشاعت ہے یعنی ایسے نمایندے آئیں اور لوگوں کو وہ تمام حقوق بتائیں جو سرکار دولتمدار نے اُن تعلیم کیلئے دیئے ہیں اور وہ ان آسانیوں کا کسطرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں

یہ تین عام سوال ہیں جنپر آپ صاحبان کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ کامل تقسیم سوالات کا نہیں ہے اگر کوئی ممبر صاحب کوئی چوتھی بات پیش کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی پیش کر سکتے ہیں لیکن اس امر کا خیال رکھا جائے کہ جو سوال ہو وہ تعلیم کے متعلق ہو جس کے لئے یہ کانفرنس منعقد کیگئی ہے اس مسئلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ ہر ایک سوال کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی جاوے اور وہ اپنے معاملات پر رزولیوشن تیار کریں اور اُن پر بحث کریں اور پھر کل سب کمیٹیوں کے رزولیوشن کانفرنس کے جلسہ میں پیش ہوں۔

آخر میں مجھے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ جو میں نے لیجلیٹو کونسل میں بھی کہا تھا کہ میں اچھوتوں کی تعلیم کا پرانا حامی ہوں میں ہمیشہ ان لوگوں کی مدد کرنے کے لئے تیار رہا ہوں۔ (باقی برصفحہ ۴ کالم ۴)

پنڈت جواہر لال نہرو اور مہاتما گاندھی کے مابین دلچسپ خط و کتابت

حصول آزادی کے طریق کار، انفرادی سول نافرمانی اور گول میز کانفرنس پر تبصرہ

پونہ - ۱۵ ستمبر جس خط و کتابت کا تذکرہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے بیان دی روزہ میں کیا تھا وہ حسب ذیل ہے -

پنڈت جواہر لال کا مکتوب

پنڈت جواہر لال نے جو مکتوب مہاتما گاندھی کے نام بھیجا - اُس میں ابتدا میں آپ اسبات پر زور دیتے ہیں کہ چونکہ ہم مکمل آزادی کے حصول کی جدوجہد میں ہیں اسلئے پہلے ان تمام غلط پروپیگنڈوں کا قلع قمع کر دینا چاہتے ہیں جنسے گڑبڑ پیدا ہونے کا احتمال ہے مجھے خود مختاری کے لفظ کی پوری وضاحت کر دینی چاہئیے - خود مختاری کے لفظ میں فوج کا اپنے قبضہ میں ہونے کے معنی بھی مضمر ہیں - اور جیسا کہ کانگریس نے بیان کر دیا ہے ملک کو اقتصادی معاملات اور خارجی معاملات کا بھی پورا پورا اختیار ہونا چاہئیے - جہاں تک اقتصادی معاملات کا تعلق ہے کراچی کانگریس نے بنیادی حقوق اور اقتصادی تغیرات کے سلسلہ میں قرارداد منظور کر کے اپنے آئندہ لائحہ عمل کو اور طریق کار کو واضح کر دیا تھا - میں اس قرارداد کو کافی اہمیت کی نظروں سے دیکھتا ہوں لیکن جہاں تک میرا ذاتی تعلق ہے میں اس سے اور زیادہ چاہتا ہوں اور اسپر زیادہ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں اگر ہمارا مقصد اقتصادی حالت درست کر کے آزادی حاصل کرنا ہے تو یہ ضروری امر ہے کہ ملک کے بہت سے ایسے لوگوں کو اپنے مفاد پر قربان کرنا پڑے گا - جو اس وقت ملک میں اقتدار حاصل کر چکے ہیں - اور جب تک ذاتی قربانیاں نہ کی جائیں ترقی نہیں ہو سکتی، صرف یہ طریقہ حصول آزادی اور خود مختاری کا ہے - ہندوستان میں وہ جو سب سے زیادہ مفاد مدنظر ہیں - حکومت برطانیہ ہے - اسکے بعد ہندوستان کے والیان ریاست ہیں - اور عوام سب سے اخیر ہیں، ہم کسی کو نقصان نہیں پہونچانا چاہتے ہم چاہتے ہیں کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی بچے - لیکن ان لوگوں کو ضرور کچھ نہ کچھ نقصان اٹھانا پڑے گا جو غریب رعایا کے اخراجات پر عیش اڑا رہے ہیں - اسکے علاوہ عام طبقہ کو بھی جلد از جلد مشکلات سے نجات دلانا بھی لازمی امر ہے - اقتصادی طاقتیں خود بخود اس تیزی سے بدل رہی ہیں کہ اور پرانے اصول نئے اصولوں سے بدلے جا رہے ہیں یو پی میں زمینداری اور تعلقہ داری کا سسٹم بالکل ٹوٹ چکا ہے زمینداروں کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے اور دن بدن ابتر ہوتی جا رہی ہے اسلئے سب سے پہلے ان لوگوں کو تباہی سے بچانا لازمی ہے

گول میز کانفرنس

یہ تمام لوگ کہہ چکے ہیں کہ ایک گول میز کانفرنس سعی لاحاصل ہے - اور اسمیں ہندوستان کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا - میرے خیال میں گول میز کانفرنس دراصل صرف برطانوی اقتدار قائم رکھنے کی اور ملک کے سیاسی تحریکات کو مقابلہ کرنے کیلئے طریق کار سوچنے کے لئے ہی منعقد کی گئی ہے اور چونکہ ہندوستان کے خود غرض اصحاب ہندوستان کے مسائل کو نہیں حل کر سکتے اس لئے گول میز کانفرنس مجسم ناکامی ہے -

ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ دنیا کے بین الاقوامی مسائل سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسبات کا ہر وقت امکان ہے کہ ہندوستان کی یہ جدوجہد کسی وقت بین الاقوامی جنگ کا باعث بن جائے - یا حکومت کا نظام خطرہ میں پڑ جائے - ہر جگہ متضاد قوتوں میں .... معرکہ ہوتا رہتا ہے اسلئے ہمیں نتائج و عواقب سے بے خبر نہیں رہنا چاہئیے - ہمیں دنیا کی ترقی یافتہ طاقتوں کے مطابق کام کرنا چاہئیے لیکن موجودہ صورت حالات میں یہ اسکیم صرف اسکیم ہی ہو سکتی ہے -

مسٹر اینے اور مہاتما گاندھی کا طرز عمل

اب میں آپ کی توجہ اُس بے چینی اور ہلچل کی طرف مبذول کراتا ہوں جو مسٹر اینے کے اس اقدام سے پیدا ہو گئی ہے جسکا مظاہرہ انہوں نے کانگریس کمیٹیوں کو منسوخ کر کے کیا ہے بعض حلقوں میں یہ خیال جگر لگا رہا ہے کانگریس کمیٹی بھی منسوخ کر دی گئی ہے لیکن میں یہ خیال کرتا ہوں کہ آپ کا اور مسٹر اینے کا طرز عمل صورت حالات سے پیش نظر خاص مصلحت کی بنا پر تھا اور کانگریس کمیٹی کو توڑا نہیں گیا - کیونکہ اسے توڑا نہیں جا سکتا - کانگریس بدستور .... قائم، زندہ اور سلامت ہے لیکن اس صورت میں کہ ماتحت کمیٹیوں کو توڑ دیا گیا ہے اس سے یہ فائدہ ہے کہ جب قابل اعتبار کارکن جیل میں ہوں تو غیر معتبر اور غیر ذمہ دارانہ کارکن کانگریس میں داخل ہو کر خرابیاں پیدا نہ کر سکیں - مسٹر اینے کا طرز عمل ایک کانگریسی کارکن کو منظم طریقہ سے اپنے کام جاری رکھنے سے نہیں روکتا اور ہمارا لائحہ عمل ہر صورت میں قابل عمل رہ جاتا ہے -

انفرادی سول نافرمانی

انفرادی سول نافرمانی کے سلسلہ میں آپ نے لکھا ہے، انفرادی سول نافرمانی اور محض سول نافرمانی میں کوئی فرق نہیں ہے اگر تنظیمیں متفقہ طور پر اجتماعی سول کرنا چاہیں تو انفرادی سول نافرمانی اُن کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرتا مجھے گاندھی جی کی اسبات پر اتفاق ہے کہ ہماری تحریک ایک کھلی ہوئی تحریک ہے - اور ہمیں کوئی بات چھپانے کی نہیں لیکن بعض احباب کے خیال کے مطابق کچھ نہ کچھ پردہ اخفا میں بھی ہونا چاہیے - لیکن بعض حالات میں رازداری اور خفیہ کارروائی بھی ضروری ہے -

مہاتما گاندھی کا جواب

پنڈت جواہر لال کے مکتوب کے جواب میں لکھا ہے کہ انھیں پنڈت جواہر لال کے بہت سے معاملات سے اتفاق ہے - آپ لکھتے ہیں کہ :-

"کراچی کانگریس کے بعد آپ کی پیش کردہ اقتصادی لائحہ عمل سے مجھے بہت زیادہ عقیدت ہو گئی ہے ہمارا مقصد واحد مکمل خود مختاری کا حصول ہے اور مجھے اس سلسلہ میں آپ کے خیالات سے بھی اتفاق ہے ہندوستان کو ایک خود مختار ملک بننے کے لئے ضروری ہے کہ والیان ریاست بھی صحیح معنوں میں ملک کے عام لوگوں کی نمائندگی کر کے ان کی بہبودی کی عملی سعی کرتا ہو گی، گول میز کانفرنس کے متعلق میں خود بھی بہت کچھ جانتا ہوں اسمیں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں مساوات اور برابری کا جذبہ دن بدن ترقی کر رہا ہے - اسلئے ہماری قوم پرستی اور ملک کو آزاد کرانے کا جذبہ بھی بین الاقوامی اصولوں کے مترادف ہونا چاہئیے - ہمیں دنیا کے ساتھ ساتھ ترقی کرنی چاہئیے دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے - ہندوستان اُس سے بے خبر اور بے تعلق نہیں رہنا چاہتا - اسلئے ہمیں دوسری قوموں کے برابر اور پہلو بہ پہلو ترقی کرنا چاہئیے - میں ان باتوں میں آپ سے متفق ہوں، باقی رہا یہ معاملہ - ہمارے آپس میں بعض خیالی اختلافات ہیں - آپ نے جہاں اپنے مقاصد کے حصول پر زور دیا ہے - میرا یہ قاعدہ ہے کہ ایک بار ارادہ کر کے بار بار دہرایا نہیں کرتا -

اپنے مقصد کے حصول میں ہم ناکام رہینگے اگر ہم حاصل کرنے کا طریقہ نہ معلوم کر سکے - اگر ہمارا طریق کار درست ہوگا اور ہمیں معلوم ہوگا تو ہم اپنا مقصد حاصل کر لیں گے اگر ہم اپنی صداقت اور عدم تشدد کا پورا پورا ثبوت پیش کر دیں تو ہماری جدوجہد ان لوگوں کے مفاد کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتی جنہیں نقصان پہونچنے کا اندیشہ آپنے اپنے مکتوب میں ظاہر کیا ہے ہم کسی کو نقصان نہیں پہونچانا چاہتے - ہم صرف ان لوگوں کے طرز عمل اور اُن کے رویہ کو بدلنا چاہتے ہیں جو اقتدار حاصل کر کے ملکی مفاد سے غافل ہو چکے ہیں - یہ طریقہ خواہ طویل ہوگا اور کافی مدت لے گا مگر موجودہ حالات میں یہی سب سے آسان اور نزدیک ترین راستہ منزل مقصود تک پہونچنے کا ہے

مسٹر اینے کے طرز عمل کے سلسلہ میں گاندھی جی کا نقطۂ نگاہ

اسوقت جبکہ آرڈیننس نے کانگریس کمیٹیوں کا قیام ناممکن بنا دیا ہے - اور کانگریسی کارکن ان کمیٹیوں کی قیادت کے بھروسہ پر کام کرنے کے عادی ہو چکے تھے ان کمیٹیوں کا توڑنا بھی مفید معلوم ہوا - انفرادی سول نافرمانی کرنے والے کو کسی رہبری کو اور کسی طرح کے مشورہ کی ضرورت نہیں اگر مسٹر اینے کی ہدایات پر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ انکے طرز عمل نے آرڈیننسوں کو بالکل بیکار ثابت کر دیا ہے -

بقیہ مضمون صفحہ ۳

اور ان کی ترقی کو اپنی ترقی تصور کرتا رہا ہوں تعلیم کے لئے فنڈ بہت محدود ہے اور صوبہ میں آمدنی کے ذرائع ایسے نہیں ہیں کہ ہمارے مقصد کیلئے پوری طرح معین و مددگار ہو سکیں لیکن جہاں تک میرے امکان میں ہوگا میں اس کانفرنس کے مقاصد کو پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا - یہاں مجھے ایک اور امر آپ صاحبان سے اپیل کرنا ہے وہ یہ کہ اسوقت ہمارے ملک میں بدقسمتی سے بہت سے فرقے پیدا ہو گئے ہیں اور اور ایک فرقہ دوسرے سے برسر جنگ ہے اور مقابلہ میں شکست دینے کو آمادہ ہے اور اس کانفرنس کو اتحاد اور اتفاق کا نمونہ پیش کرنا ہے اپنے بحث و مباحثہ اور عام فوائد کو مدنظر رکھنا چاہئیے - باہمی اختلاف کو پس پشت ڈال دینا چاہئیے - بڑے فائدے کے مقابلہ میں ذاتی مفاد کو نظر انداز کر دیا جائے ہم کو چاہئے کہ حسد بغض اور دشمنی کو اپنے دل سے یکسر خارج کر دیں اور ایک دوسرے کی امداد اسطرح کریں کہ جیسے بھائی بھائی کی کرتا ہے تاکہ اچھوت قوم کا سدھار ہو جائے اور ہماری مادر وطن کی سچی خدمت ہو سکے -

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے۔

کملا سوپ - چنبیلی سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ - لیونڈر سے تیار کیا گیا
پدم سوپ - صندل سے تیار کیا گیا
لکشمی سوپ - گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ - سوتی - اونی - اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ - انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ - کانپور

انفرادی اور اجتماعی سول نافرمانی

انفرادی اور اجتماعی سول نافرمانی میں کوئی فرق نہ رکھنا غلطی ہے۔ ان دونوں میں فرق ہے انفرادی سول نافرمانی ہر فرد خود مختار اور اپنے آپ پر بھروسہ رکھنے والا ہوگا۔ اسکی سزا یا لی یا تباہی کا دوسروں پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ حالانکہ اجتماعی سول نافرمانی میں کسیطرح ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑتا۔

خفیہ طریق کار

میں خفیہ طریق کار کے خلاف ہوں کیونکہ ہم لوگوں کو بےخوف وخطر کام سکھانا چاہتے ہیں، لیکن بعض خاص مصالح کے پیش نظر خفیہ باتیں جائز ہوسکتی ہیں آپکے خط میں ایک کمی ضرور دکھائی دیتی ہے آپ نے کانگرس کی متعدد تعمیری سرگرمیوں ذکر نہیں کیا، سنہ ۱۹۲۰ء کے غور وخوض کے بعد تعمیری پروگرام اشد ضروری ہے سول نافرمانی کے ساتھ ہم فرقہ وارانہ اتحاد رسم چھوت کا قلع قمع اور کھدر اور چرخے کا پرچار نہایت لازمی چیزیں ہیں، اور میں اسپر مصر ہوں، کانگریسی کارکنوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ لیکن قید ہونے والے سول نافرمان لاکھوں سے کم ہی رہے ہیں، قید ہونا کوئی شرمناک بات نہیں کیونکہ قید ہونے والے کانگریسی بھی کوئی نہ کوئی کام کر رہے ہیں اور جیلوں کے باہر رہ کر تعمیری پروگرام پر عمل پیرا ہیں۔

اگر کانگریسی مرد اور خواتین کچھ نہ کچھ کرتے رہیں گے تو آرڈی نینس ملک کی آزادی کو کبھی نہیں روک سکتے گو ہمارا مستقبل فی الحال تاریک ہے تاہم ہمیں مایوس نہ ہونا چاہئے۔ مجھے شکست کا کبھی خیال تک نہیں آیا اور مجھے یقین ہے کہ ہمارا ملک آزادی کی منزل پر پوری رفتار سے گامزن ہے ہمارا موجودہ زمانہ اسی طرح کا ہے جسطرح سنہ ۱۹۲۰ء کی سرگرمیوں کا تھا میرے اس اعلان سے کہ میں ۳۱ اگست سنہ ۱۹۳۴ء تک سول نافرمانی میں حصہ نہ لونگا گو کہ بعض غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہونگی لیکن عنقریب یہ مصلحت ظاہر ہو جائے گی، کیونکہ جب کوئی کام فرض بن جائے تو اس سے حصول مقصد کو نقصان نہیں پہونچتا۔

ڈاکٹن میں کپتان جے ڈبلیو ڈنامی ایک عجیب آدمی ہے۔ اسکے سر کے بال بالکل سیاہ اور مونچھ اور ڈاڑھی سرخ رنگ کی ہے۔

۳۱ اگست ۱۹۳۴ء تک سول نافرمانی سے باز رہنے کا فیصلہ

آئندہ تحریک ہریجن سے روک دینے کے خوفناک نتائج

مہاتما گاندھی کا بیان

پونہ ۱۴ ستمبر مہاتما گاندھی نے آج صبح حسب ذیل بیان پریس کو اشاعت کے لئے ارسال کیا ہے۔

"میرا یہ معمول رہا ہے کہ پبلک کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے میں اپنے ہر آئندہ لائحہ عمل سے بخوبی واقف رہا ہوں۔ لیکن جب سے میں ۲۳ اگست کو اچانک رہا ہو گیا ہوں میں اپنے آپ کو کچھ عجیب تاریکی میں پاتا ہوں اسلئے مستقبل کے متعلق کوئی لائحہ عمل یا اپنے آئندہ فرائض کا فیصلہ نہیں کرسکتا ہوں اسوقت میری صحت کی بھی یہ حالت ہے کہ جسمانی قوت حاصل کرنے کیلئے کئی ہفتہ درکار ہیں میرے پیش نظر ہر وقت یہ حل طلب سوال رہا ہے کہ آیا صحت ہوتے ہی پھر قید کے اسباب پیدا کرلوں یا ۳ اگست ۱۹۳۴ء تک (جس دن مجھے رہا ہونا تھا۔ لیکن رشتہ کے باعث قبل از وقت رہا کر دیا گیا) مجھے ایسی سرگرمیوں سے کنارہ کش ہوجانا چاہئے۔ جو پھر مجھے جیل میں لیجائیں

ایک مدت معینہ تک سول نافرمانی سے اجتناب

آخر کافی عبادت اور غور وخوض کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مجھے ۳ اگست ۱۹۳۴ء تک یعنی جس دن دراصل میری قید کی میعاد ختم ہوئی تھی، سول نافرمانی سے مجتنب رہ کر قید سے محفوظ رہوں میرے خیال میں اس طرز عمل سے اس مشورہ پر کوئی اثر نہ پڑے گا جو میں نے اہل ملک کو پونہ کانفرنس کے بعد کے بیان میں دیا تھا۔ گو میرا یہ طرز عمل میرے لئے بدقسمتی کا باعث ہے۔ لیکن اسکے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں۔

میری رہائی نے مجھے اس حیثیت سے کہ میں ایک ستیہ گرہی ہوں عجیب کشمکش وپنج میں ڈال رکھا ہے جو بحیثیت سے میں خواہ مخواہ اور بلاوجہ قید کے اسباب پیدا کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس سے مطلب کچھ ہی کیوں نہ ہوں میں اپنی رہائی کے متوقع فوائد کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ جب تک کہ ایسے حالات پیدا نہ ہوں جو مجھے قید ہونے پر مجبور کردیں میں ۳ اگست سے پیشتر کوئی کام ایسا نہیں کرنا چاہتا جو مجھے جیل لیجائے۔ اور مجھے توقع بھی نہیں کہ ایسے حالات پیدا ہوں کہ جو مجھے دوبارہ قید ہونے پر مجبور کردیں، تحریک سول نافرمانی میں کم ذہنیت کا مظاہرہ نہ ہونا چاہئے۔

اپنے آپ پر پابندی عائد کرلینا ایک نہایت تلخ گھونٹ ہے، میں نے اپنی گرفتاری کے بعد مقدمہ کی سماعت کے دوران میں جو یہ کہا تھا کہ جیل سے باہر رہنا لیکن ہریجن کے اثر کو بےبسی کی حالت کو دیکھتے رہنا میرے لئے بدترین اور ناقابل برداشت اذیت ہے بالکل حقیقت پر مبنی تھا اب بھی مجھے وہی اذیت برداشت کرنی پڑے گی۔ جو مجھے ۱۶ اگست سنہ ۱۹۳۳ء کی اذیت سے کسی طرح کم محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن مجھے اسے طوعاً وکرہاً برداشت کرنا پڑے گا۔

اگر حکومت چوہے اور بلی کا کھیل کھیلنے کا ارادہ رکھتی ہے تو میں حکومت کے اس چوہے اور بلی کے نازیبا کھیل کو میں حصہ لینا نہیں چاہتا۔ اسلئے اب اگر مجھے گرفتار کرلیا گیا اور حکومت نے مجھے ہریجنوں کی خدمات کے لئے روک دیا تو میں اپنا خاتمہ کرلینے والا برت رکھونگا خواہ مجھے رہا بھی کر دیا جائے میں اسے نہ توڑونگا۔

میں اُن پابندیوں کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں جو میں نے اپنے آپ پر عائد کرلی ہیں، اسمیں کوئی شک نہیں کہ میں خود سول نافرمانی میں حصہ نہ لونگا لیکن اس دوران میں جب تک کہ میں آزاد ہوں میں اُن لوگوں کو ضرور مشورہ دیتا رہوں گا جو میرے مشورہ سے استفادہ کرنا چاہیں، اور اسطرح میں قومی تحریک سے کو بھی بھٹکنے سے بچانے کی کوشش جاری رکھوں گا،

میرا یہ عقیدہ ہے کہ سچائی تشدد سے حاصل نہیں ہوئی۔ اور قومی آزادی ہی میری نظروں میں سچائی ہے۔ میرا قول ہے کہ دہشت انگیزی کا جواب خواہ وہ سرکاری کی طرف سے ہو یا سرکار کے دہشت انگیزی نہیں بلکہ عدم تشدد ہے۔ اسلئے اگر میں اپنے پر اس سے زیادہ پابندیاں عائد کرلوں جنکا میں اوپر ذکر کرچکا ہوں تو میرا یہ عمل ایک معنوں میں قوم سے غداری کرنے کے مترادف ہوگا۔ اگر مجھے واقعی حکومت آزاد رکھنا چاہتی ہے تو میرا زیادہ تر وقت ہریجنوں کی خدمات میں صرف ہوتا رہے گا۔ اور بشرط صحت تعمیری کام میں مصروف رہوں گا

اس بات کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں کہ قیام امن اور سول نافرمانی میری زندگی کے دو برابر کے جزو ہیں سول نافرمانی کرنے والا اُسی وقت سول نافرمانی کرسکتا ہے جبکہ اُسکے لئے امن ایک ناممکن چیز معلوم ہونے لگے اسلئے جب تک میں آزاد رہا۔ امن قائم کرنے کی ہر ممکن تجویز نکالتا رہوں گا۔

دنیا میں کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں

دنیا میں اسوقت ۸۶۰ زبانیں اور ۵۰۰۰ بولیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ یورپ میں ۸۹، ایشیا میں ۱۲۳۔ افریقہ میں ۱۱۴۔ امریکہ میں ۱۱۷۔ ہندوستان وجزائر قطب شمالی میں ۷۰ زبانیں ہیں۔ ایک اطالوی میجوفانٹی نے اب تک سب سے زیادہ زبانیں سیکھی ہیں۔ جن کی تعداد ۱۱۴۱ ہے سنہ ۱۸۴۹ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔

LAL-IMLI
PURE WOOL
لال اِملی کے
خالص اُونی دھاگے
LAL-IMLI PURE WOOL Ready to Knit YARNS
ہر ایک بُننے کے کام کے لئے
چار آونس کے گولوں میں تیار ہوتے ہیں
نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے
دی کانپور اولن ملز کانپور
مقامی ایجنٹ
مسرس چھنگی لال درگا داس بسٹن روڈ کانپور

بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی قیمت ۵ رجسٹرڈ
بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر وکمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست وطاقتور بنانے کیلئے مشہور ومعروف شرطیہ حکمی دوا ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہوکر پی لیتے ہیں سب جگہ عطاروں پنساریوں دیسی انگریزی دوا فروشوں جنرل مرچنٹوں کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچکر حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ فی درجن ۱۲ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن دئے سوداگر ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں۔
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو
المشتہر مینجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔پی

گورنمنٹ آف انڈیا

پوسٹ آفس کیش سرٹیفکیٹس

آٹھ روپیہ ۴ آنے کے عوض ۵ سال کے بعد ۱۰ روپیہ

تقریباً ۴ فیصدی سود در سود کی آمدنی

انکم ٹیکس سے بری

نقد جب چاہیں روپیہ لے سکتے ہیں ایک سال کے بعد واپس لینے سے روپیہ معہ سود کے ملیگا ایک شخص کے نام زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپیہ کے سرٹیفکٹ لئے جا سکتے ہیں کیش سرٹیفکٹ خریدنے کی عادت ڈالئے اور ہر مہینہ ایک مقررہ رقم اس مقصد کیلئے علیحدہ جمع کیجئے۔ کیش سرٹیفکٹ جو پہلے جاری ہوئے تھے اور جن کی میعاد یکم جون ۱۹۳۳ء یا اسکے بعد پوری ہوتی ہے وہ میعاد ختم ہونے کے بعد مزید پانچ سال تک رکھے جا سکتے ہیں۔ دس روپیہ کے کیش سرٹیفکٹ پر پانچ سال کی توسیع میعاد کے بعد ۱۲ روپیہ ۴ آنے ملیں گے۔

مزید حالات کسی پوسٹ آفس سے دریافت کیجئے

برادران اسلامی کی خدمت میں

ایک دردناک فریاد

آج دنیا کی ہر قوم اپنی ترقی کیلئے کوشاں ہے اور میدان عمل میں گامزن ہے۔ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ میں سرگرم ہیں حتیٰ کہ وہ فرقے جنکا مذہب تبلیغی نہیں بلکہ ان کے مذہب میں تبلیغ کی سخت ممانعت ہے تبلیغی جد و جہد میں اپنی پوری قوت صرف کر رہے ہیں۔ لیکن اگر خواب غفلت میں سرشار ہیں اور کچھ نہیں کرتے تو وہ صرف مسلمان ہیں۔

آج چاروں طرف سے اسلام پر ہر قسم کے اندرونی و بیرونی حملے ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کو مرتد بنانے اربوں روپیہ سالانہ متعدد اداروں اور انجمنوں کی صورت میں خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور مسلمان ہیں کہ بالکل خاموش؟

مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر و بیشتر افراد ایسے ہیں جو خود ہی اپنے مذہب سے ناواقف ہیں اور انکا شیرازہ ایسا منتشر ہے کہ جیسے وہ بھیڑیں جنکی کوئی رکھوالی کرنے والا نہ ہو جسکا جی چاہے ان کو ہنکا کر اپنے گلے میں شامل کر لے۔

آئے دن یہ خبریں سننے میں آتی ہیں کہ فلاں مقام پر فلاں قوم نے مسلمانوں کو شکار کر لیا۔ اور اتنے مسلمان مرتد ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

آہ! ایک دن وہ تھا کہ قیصر و کسریٰ کو اسلام کی دعوت دی جاتی تھی اور جوق جوق لوگ دین اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ یا ایک دن یہ ہے کہ خود مسلمان دوسروں کا شکار ہو رہے ہیں۔

خدانخواستہ اگر ہماری غفلت کی یہی حالت کچھ دنوں اور رہی تو نہ معلوم کیا نتیجہ ہوگا۔ ان حالات کو دیکھ کر بعض مخلصان قوم کے دل بے چین ہوئے اور انہوں نے شہر لکھنؤ میں ایک انجمن ہدایت المسلمین کے نام سے قائم کی۔ جسکا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کا بھی ایک مرکزی تبلیغی ادارہ قائم ہو جو مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کر کے انکی مذہبی واقفیت پیدا کرے اور دین پاک پر جو اندرونی و بیرونی حملے ہو رہے ہیں ان کے دفاع کے لئے بہتر سے بہتر کارروائی عمل میں لائے۔

خدا کا شکر ہے کہ ان مخلص دردمندوں کی سعی رائگاں نہ ہوئی۔ اور ایک تبلیغی ادارہ مسلمانوں کا قائم ہو گیا جسکا نام دار المبلغین ہے بحمد اللہ اسکا افتتاح بھی ہو گیا۔ اور کام بھی شروع ہو گیا حق تعالے قبول فرماوے اور کامیابی عطا فرمائے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ دار المبلغین اپنے مقاصد کے لحاظ سے مسلمانوں کا سب سے پہلا اور عدیم المثال ادارہ ہے آج نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں مسلمانوں کا کوئی ادارہ اس مقصد کیلئے نہیں ہے جسمیں فارغ التحصیل حضرات کو وعظ و تبلیغ کی تقریراً و تحریراً مشق کرائی جائے اور مستند واعظین و مبلغین اور مصنفین تیار کئے جائیں!

برادران اسلامی سے التجا ہے کہ وہ

اپنے اس انجمن ہدایت المسلمین اور دار المبلغین کے دستور العمل کا مطالعہ کریں۔ اور اسکے بقا و استحکام کے لئے مالی امداد میں کوتاہی نہ کریں۔ دنیا کو دکھلا دیں کہ مسلمان زندہ ہیں اور اپنی ہر چیز دین اسلام پر قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ خدا اور رسول کی خوشنودی کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔

ضرورت ہے

(۱) کہ مستطیع اور مقدرت اصحاب اس ادارہ کی مستقل امداد کے علاوہ وقتی عطایا سے مدد فرمائیں تاکہ یہ مذہبی ادارہ کامیاب ہو کر مسلمانوں کو اپنے فیوض سے بہرہ یاب کرے (۲) ادارہ ہذا کو ایک بہت بڑے کتبخانہ کی ضرورت ہے جو حضرات اپنی کتابیں اس ادارہ میں وقف کرنا چاہیں تو یہ بھی ایک بہت بڑی امداد ہے۔ (۳) جن باغیرت مسلمانوں کے دل دین کے درد سے معمور ہیں ان کو چاہئے کہ دفتر سے رسید بہی اور فارم ممبری طلب فرما کر اپنے یہاں کے مسلمانوں کو جو کم سے کم ۴ ماہوار دے سکتے ہوں ادارہ مذکور کا ممبر بنائیں۔ ۴۔ علاوہ اسکے جو صورت بھی امداد کی ہو اس میں دریغ نہ فرمائیں۔ (۵) ترسیل زر بنام سکریٹری انجمن ہدایت المسلمین محلہ پاٹا نالہ لکھنؤ ہونا چاہئے۔ وما علینا الا البلاغ

جن حضرات نے انجمن کے عہدے اور مجلس انتظامیہ کی رکنیت قبول فرمائی ہے اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل حق تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ح

قبائل نے انگریزی فوج کے ۱۴ ہندوستانی سپاہی مجروح کر دیئے

شملہ ۱۸ ستمبر نوشہرہ بریگیڈ کا ایک دستہ ایک جگہ پریڈ کرنا چاہتا تھا کہ ۱۶ ستمبر کو کچھ قبائل نے حملہ کر دیا تمام دن [illegible] ہندوستانی سپاہی زخمی ہوئے ہوائی جہاز آسمان پر اڑتے رہے جنکی وجہ سے قبائل پر بہت اچھا اثر پڑا۔ بالخصوص اسوقت بہت کارآمد ثابت ہوا جبوقت فوجیں کیمپ میں واپس آ رہی تھیں۔ کنڈئی اور فلتائی پر بھی رات کو برابر چھاپے مارے گئے۔ لیکن کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

اسماء عہدہ داران

صدر۔ مولوی حاجی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ۔ نائب صدر اول راجہ امیر حسین صاحب خان بہادر منسٹر ڈپٹی کلکٹر۔ نائب صدر دوم منشی احتشام علی صاحب رئیس لکھنؤ۔ معتمد۔ محمد وحید الحسن صاحب صدیقی وکیل۔ شریک معتمد اول۔ [illegible] صاحب تاجر کتب مالک نظر المطابع۔ شریک معتمد دوم۔ حافظ مشتاق احمد صاحب لدھیانوی سکریٹری جمعیۃ تحفظ ملت۔ معتمد مال۔ خان بہادر شیخ منتصر اللہ خان میونسپل کمشنر۔

اسماء اراکین مجلس انتظامیہ

نواب محمد علی خان صاحب تعلقدار ابراہیم آباد۔ مولوی حکیم وزیر حسن صاحب۔ خان بہادر سید احمد حسین صاحب رضوی اسپیشل مجسٹریٹ۔ مولوی کرم علی صاحب۔ شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب شیخ مشرف حسین صاحب مالک کارخانہ برف۔ مولوی حکیم خواجہ کمال الدین صاحب رئیس۔ خانصاحب شیخ عبد السلام صاحب تاجر۔ شیخ محمد شوکت علی صاحب ایڈوکیٹ۔ حافظ عبد الواحد صاحب بلوچپورہ۔ مولوی سید ظہور احمد صاحب ایڈوکیٹ۔ مولوی محمد سلیمان امیر اللہ صاحب چکنڈی۔ مولوی عبد القوی صاحب فانی ایم اے علیگ پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی۔ حاجی رحیم بخش صاحب چکنڈی۔ مولوی خلیل احمد صاحب سکریٹری ایک آنہ فنڈ لکھنؤ۔ مولانا عبد الماجد صاحب بی اے ایڈیٹر سچ۔ مولوی مصطفےٰ الحسن صاحب لکچرار لکھنؤ یونیورسٹی۔ مولوی محمد حسن صاحب مالک مطبع انوار المطابع لکھنؤ۔ منشی احترام علی صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر۔ حکیم خواجہ شمس الدین احمد صاحب میونسپل کمشنر۔

ملتمس

ناچیز وحید الحسن صدیقی وکیل آنریری سکریٹری انجمن ہدایت المسلمین محلہ پاٹا نالہ۔ لکھنؤ۔

آجکل ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں!

آجکل اس کی خرابی سے صحت بگڑتی ہے بخار وغیرہ بھی اسی کے فساد ہیں ہاضمہ کا پورا پورا خیال رکھیں۔ تو تمام موسمی تکلیفوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس موسم میں صحت کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ہاضمہ کو مکمل صحت میں رکھنے کے لئے

"اَمرت دھارا"

کا استعمال اکثر جاری رکھنا چاہئے کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہئے۔ لسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا کیونکہ دوکمال جو کی اینٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہے گا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آجکل ہی صحت کی ترقی ہوتے دیکھیں گے۔

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاویگی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف آٹھ آنہ (۸/)

احتیاط۔ نقلوں سے بچو کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش بڑھاوینگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو +

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ اَمرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر

مینیجر اَمرت دھارا اوشدھالیہ۔ اَمرت دھارا بھون۔ اَمرت دھارا روڈ۔ اَمرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

مشاعرہ

جناب محترم .... تسلیم

ایک بزم مشاعرہ بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۳ء بوقت ۹ بجے صبح بمقام بیگاپور کانپور بصدارت جناب ابو العلاء حکیم ناطق لکھنوی منعقد ہونا قرار پائی ہے۔

اسلئے جناب والا سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر زحمت شرکت گوارا فرماکر خاکسار کو ممنون فرمائیں اور حاضرین کو اپنے افکار تازہ سے محظوظ فرمائیں

طرح " پردۂ دل سے وہ آواز سنا دیتے ہیں "

قوافی:- سنا، جلا، وفا وغیرہ ردیف دیتے ہیں

نوٹ:- ۱- غیر مدعو شعراء صف سامعین کو زینت بخشیں گے۔

۲- اس مشاعرہ میں پنجاب کے اکثر شعراء شرکت فرمارہے ہیں۔

الداعی:- نیازمند سید شوکت علی شوکت

شادی کی ضرورت ہے

ایک ایسے شکیل نوجوان سید کے لئے جو کانپور کے ایک مشہور ترین خاندان سے تعلق رکھتا ہے انگریزی، عربی، فارسی، کا عالم اور اردو کا ایک زبردست انشا پرداز ہے۔ آمدنی تقریباً دو سو روپیہ ماہوار ہے، عمر ۲۶ سال ہے۔ لڑکی انتہائی خوبصورت نیک نہاد، اور ذی حیثیت خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں، خط و کتابت جلد کیجائے، جو ہمیشہ راز میں رہے گی

معرفت مینیجر اخبار صداقت بکس نمبر ۹ کانپور

نوٹس انسالونسی حسب دفعہ ۱۹ بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مولوی محمد ولیس قرنی صاحب بہادر جج خفیفہ بااختیار انسالونسی کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۸۳ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

بینی مادھو ولد کشن لال قوم کھتری ساکن بیگاپور حال مقیم فیلخانہ بازار کانپور مالک فرم بینی مادھو کھتری موزہ نبیاین فروش چوک کانپور سائل۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورہ بالا سائل نے ایک درخواست انسالونسی مشعر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے۔ اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے تاریخ ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے

المرقوم ۱۲ ستمبر ۱۹۳۳ء

بحکم آر، پی شرما

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

(نقش مہر عدالت)

رام لیلہ کی اجازت ملگئی

الہ آباد ۱۹ ستمبر کلکٹر الہ آباد نے ہندو باشندگان الہ آباد کو رام لیلا کا جلوس نکالنے کی اجازت دیدی اور ۹ سال کے بعد رام لیلا کا آج پہلا جلوس نکلا پولیس مستعدی سے کام کر رہی ہے

بحکم جناب بابو برج نرائن صاحب بہادر جج خفیفہ شکوہ آباد

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۹۴ ۱۹۳۳ء

بعدالت جج خفیفہ شکوہ آباد ضلع مین پوری

فرم موسومہ گلزاری لال کنھیا لال واقع شکوہ آباد ذریعہ لالہ مکٹ بہاری لال ولد لالہ کنھیا لال قوم ویش اگروال ساکن قصبہ شکوہ آباد مالک و مینیجر فرم مذکور مدعی

بنام زماں خاں بال قوم عیسائی ساکن حال کانپور محلہ کھپریا محال شہر کانپور متعلقہ منصفی کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۸۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ یہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اُسی روز پیش کریں

۵ - آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بلغیر حاضری آپ کی مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ا ر ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

بحکم مدن موہن سنگھ منصرم

عدالت خفیفہ شکوہ آباد

(مہر عدالت)

کلکتہ آئے آیرش کن پارلیمنٹ کا گاندھی کو خط

نوجوانوں کو مشورے دینے کیلئے مدناپور آنے کی دعوت

کلکتہ ۱۷ ر ستمبر یہاں آجکل ایک کن پارلیمنٹ مسٹر ایم کے سٹر یتیم ہیں۔ انہوں نے حال ہی گاندھی جی کو ایک خط لکھا ہے کہ جسکا انہیں مسٹر گاندھی کی طرف سے جواب بھی موصول ہوگیا ہے۔ کن پارلیمنٹ نے مسٹر گاندھی کو لکھا تھا کہ وہ جیل جانے سے احتراز کریں اور مدناپور آئیں۔ کیونکہ یہ امر یقینی ہے کہ نوجوان جنہوں نے وحشت انگیزیاں برپا کر رکھی ہیں ان کے مشورات کو ٹھکرانے سے احتراز نہ کریں گے۔ مسٹر گاندھی نے مدناپور جانے کے متعلق تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی جواب دیا نہیں لیکن جیل جانے کے متعلق لکھا ہے کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری خواہ مخواہ جیل جانے کے لئے کوئی خواہش نہیں ہے لیکن اگر ذرائع امن تلاش کرنے کی راہ میں وہ ہوئی تو میں اسے بڑی خوشی سے قبول کروں گا۔

سمن فرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۲۹ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر قیصر گنج مقام بہرائچ

راجہ بجرنگ بہادر سنگھ وغیرہ مدعی

گنگا پرشاد وغیرہ مدعا علیہم

بنام مسماۃ بلونت کنور بیوہ بھیا چندی پرشاد سنگھ قوم چھتری ساکن گلریا پرگنہ اکونہ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دخلیابی اراضی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی مذکور کی کرو۔ اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بلغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۱۶ ر ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(بحکم منصرم عدالت)

(نقش مہر عدالت)

دسہرہ کی پوشاک میں فلیکس کے نئے شوز

پوشاک کی شان بڑھانا ہو تو فلیکس کے فیشن ایبل شوز پہنیئے

آپ کو تہواروں میں خاص طور پر اپنے دوستوں عزیزوں سے ملاقات اور نئی خوبصورت پوشاک پہننے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اگر آپ کا شو فیشن ایبل نہ ہوگا تو آپ کی پوشاک کی ساری خوبصورتی جاتی رہے گی۔ شیپ اور لیدر کی خوبی ایک معمولی پوشاک کی بھی شان دونی کر دیتی ہے۔

اس لئے ہم آپ کو ہمیشہ فلیکس ہی کے شوز پہننے کا مشورہ دیتے ہیں۔ کیونکہ فلیکس کے شوز ہندوستان بھر کے پسندیدہ گولڈ مہر کروم سے تیار کئے جاتے ہیں اور نہایت مضبوط فیشن ایبل، آرام دہ اور سستے ہوتے ہیں۔

اگر آپ نے فلیکس کے نئے شوز نہیں خریدے ہیں تو فوراً اپنے شہر کی فلیکس ایجنسی میں جاکر دیکھئے آپ دیکھتے ہی گرویدہ ہوجائیں گے

4/8

فلیکس آکسفورڈ شو

ایک عمدہ شو ہے جس کا تلہ مشین سے سلا ہوا ہے۔ قیمت للعہ فی جوڑا

4/8

فلیکس ڈربی شو

یہ ایک بہت آرام دہ شو ہے جو کہ وضعدار ڈربی کی شکل کا ہے۔ قیمت للعہ فی جوڑا

3/15

فلیکس فل سلیپر

یہ ایک کمال کا نمونہ ہے جو کہ ہر موقعہ پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ قیمت ۳۔۱۵ فی جوڑا

ہندوستان میں تقریباً پانچ سو ایجنسیاں ہیں جن میں سے چند شہروں کے نام درج ذیل ہیں

لاہور - امرتسر - سری نگر - بٹالہ - فیروزپور - گوجرانوالہ - جالندھر - لائلپور - ملتان - سیالکوٹ - گورداسپور - لدھیانہ - پٹیالہ - راولپنڈی - دہلی - شملہ - جموں - پشاور - ایبٹ آباد - جہلم - ڈیرہ اسمعیل خاں، لکھنو، اٹاوہ - فتحپور وغیرہ وغیرہ

FLEX all-leather

CAWNPORE MADE SHOES

شرائط ایجنسی کے واسطے بھلّہ شو کمپنی انارکلی، لاہور۔ ومسٹن روڈ کانپور سے خط و کتابت کیجئے

باون سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کر چکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسی طرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی منہ کی کمزوری۔ خون منی کی خرابی وغیرہ دور کر کے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایکروپیہ پانچ ڈبیہ للعہ

سیطرح مدنداجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلطکاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی لغت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

انگلستان میں طلاق کی وبا
ایک سال میں ایک لاکھ ۱۶ ہزار درخواستیں

انگلینڈ میں طلاق دینے کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے ایک ہی سال میں ۰۰، ۱۶۷ لاکھ عورت مردوں نے طلاق کیلئے عدالت کے دروازے کھٹکھٹائے انمیں سے ۰۰۰ ۳۵ مقدمات میں عورتوں کو مردوں سے گذارہ دلانیکا حکم صادر ہوا۔

انگلینڈ اور ویلز میں گذشتہ بیس سال کے دوران میں ۰۰۰۰ ۲۵ لاکھ شوہروں کو طلاق کی صورت میں ان کی اہلیہ کو گذارہ دلانے کا حکم صادر کیا گیا تھا لیکن عدالت کا حکم ہونے پر بھی ۰۰۰ ۴۰ شوہروں نے گذارہ کی رقم نہ ادا کرنے کے باعث جیل کی ہوا کھائی۔

طلاق کے ۸۰ فیصدی مقدمات عورتوں کی طرف سے دائر ہوتے ہیں جس کی وجہ غالباً یہ بھی ہے قانون شادی زیادہ تر عورتوں کے حق میں ہے۔ قانون کی رو سے مرد اسوقت تک اپنی اہلیہ کو طلاق نہیں دے سکتا جب تک یہ نہ ثابت ہو جائے کہ اس کی اہلیہ بڑی شرابخوار ہے اور بچوں کے ساتھ بے رحمی کا سلوک کرتی ہے۔

لیکن اہلیہ کو مختلف اور بالکل معمولی معمولی باتوں پر طلاق دینے کا حق حاصل ہے۔ جن میں اُن کے شوہر کا لاپرواہی اور ان کا حملہ بھی شامل ہے۔

اس وجہ سے لنڈن کا مشہور و معروف ہر دلعزیز اخبار " جان بل " بھی ایک نہ ایک واقعہ طلاق پر لکھتا رہتا ہے "

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD

Regd.

کف کف

(کف، کھانسی اور سردی کی بجلیا دوا)

روگ کا گھر کھانسی ہی ہے اسے کبھی بھی بڑھنے نہ دینا چاہئے۔ تدارک آسان ہے چاہے کیسی بھی کف اور کھانسی کی بیماری کیوں نہ ہو اُسے یہ دوا فوراً آرام کرتی ہے۔ پیتے ہی سردی کو پچا کر کھانسی کو دباتی اور سستی و حرارت کو دور کرتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ چھ آنے ۱۶
ڈاک محصول دس آنے ۱۰
چھوٹی شیشی بارہ آنے ۱۲
ڈاک محصول سات آنے ۷

Regd.

رنگ رنگ ... دھنیس

ایک بار لگانے ہی کھجلی رفع ہو کر سوزش جاتی رہتی ہے۔ نیا۔ خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبی چار آنہ ۴
ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے ۷
نمونہ دو آنے ۲ جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

نوٹ۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :۔ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان
مہاتما گاندھی کی مطابقت اور پیروی کی اشد ضرورت

پونا ۱۲ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ذیل کا بیان پریس کو اشاعت کیلئے ارسال کیا ہے۔

جیل سے رہا ہوتے ہی سب سے پہلے مجھے اپنی والدہ محترمہ کی علالت کا خیال تھا اور میں جلد از جلد انکے پاس پہنچنے کیلئے بے چین تھا گو ان کی تشویشناک حالت نے مجھے بیحد پریشان کر رکھا تھا۔ لیکن باوجود اس ملک کے موجودہ سیاسی حالات اور آزادی کی کشمکش کی فکر سے بھی میں آزاد تھا ۲۰ ماہ تک مجھے ان چیزوں سے محروم رکھا گیا اور مجھے مہاتما گاندھی سے ملے بھی دو سال سے زائد عرصہ گذر چکا تھا اس اثنا میں بہت سے انقلاب آ چکے تھے مجھے یہ بیچینی بھی تھی کہ اپنے یو۔پی کے رفقا کار سے ملکر دریافت کروں کہ میری قید کے دوران میں کیا کچھ ہو چکا ہے لیکن سب سے زیادہ بیقرار کر دینے والی خواہش گاندھی جی سے ملاقات کرنے کی تھی مجھے اپنی والدہ سے علیحدہ رہنا بھی شاق گذر رہا تھا لیکن موقعہ ملتے ہی میں پونا آ گیا میں نے مہاتما سے کافی طویل ملاقات میں تمام نظریات اُن کے سامنے پیش کر کے بہت سے مسائل پر تبادلہ خیالات اور ان سے مشورہ حاصل کیا ہے ہمارے سامنے دو اہم سوالات تھے سب سے بڑا سوال تو ملک کی آزادی اور مہاتما گاندھی کی اچانک رہائی تھا۔ ان کی رہائی کے متعلق سوچنے اور آزادی کے استعمال کے طریقہ کا فیصلہ تو صرف اُنکی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔

میں انکے ساتھ گفت و شنید کر کے بعض معاملات کی وضاحت کیلئے آیا تھا اور میرا مقصد صرف اپنے خیالات کی تصدیق تھا لیکن پبلک نے اس ملاقات میں بہت بڑی دلچسپی ظاہر کی ہے اور یہ توقع کی جا رہی ہے کہ میں کوئی پبلک بیان شایع کروں گا اسلئے پبلک کے سامنے چند ضروری امور پیش کرنیکا بہترین طریقہ اس خط و کتابت کو شایع کرنا ہو گا جو میرے اور گاندھی جی کے درمیان ہوتی رہی اور اس تجویز کو مناسب وقت پر جامہ عمل پہنایا جائیگا۔

گاندھی جی کی قیادت میں میں بھی اپنے ہم وطن بھائیوں اور بہنوں کے ہمراہ گذشتہ ۱۳ سال سے ہندوستان کو آزاد کرانے کی جدوجہد میں مصروف رہا ہوں۔ ستیہ گرہ کا عملی پہلو مجھ پر عموماً اثر کرتا رہا ہے۔ تاہم میرا اپنا نقطہ نظر ہمیشہ سیاسی اور اقتصادی رہا ہے اور مذہبی یا اس قسم کے دیگر خیالات سے میں بہت کم متاثر ہوا ہوں جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں گاندھی جی مکمل طور پر مذہبی بزرگ ہیں۔ اور وہ مذہب ہی کے زیر اثر کام کرتے ہیں۔ باوجود اس اختلاف کے ہم میں سے بہت سے رفقا ان سے کئی باتوں میں متفق ہیں اور ان کے اشاروں پر چلتے رہتے ہیں، ہندوستان کیا ساری دنیا جانتی ہے کہ مہاتما گاندھی کس قدر اولعزم اور عظیم الشان لیڈر ہیں اور انہوں نے ملکی خدمات کے لئے اپنی آسایش و آرام تک کو قربان کر دیا۔ سیاسی اور اقتصادی نقطہ نگاہ سے ان کا مقصد ہمیں درست نظر آیا اور ہم نے اس کے حصول .... کی ہر ممکن کوشش کی، وہ طریقے جنہیں گاندھی جی بتاتے ہیں واقعی ٹھیک ہیں اور ہمیں انپر عمل پیرا ہو کر اسوقت تک پیچھے نہ ہٹنا چاہیے جب تک کہ ہم اپنا مقصد حاصل نہ کر لیں ان طریقوں کے لئے اُن جیسے لیڈروں کی قیادت حد درجہ ضروری ہے آزادی اسوقت تک صحیح معنوں میں آزادی نہیں کہلا سکتی جب تک کہ وہ ادنیٰ و اعلیٰ سب کے لئے ایکساں آزادی نہ ہو۔

گاندھی جی ہمیشہ اسبات پر زور دیتے رہے ہیں کہ اور جو عظمت اور قوت انہیں حاصل ہے وہ انہوں نے ان دبے ہوئے اور پسماندہ لوگوں کیلئے ہی جدوجہد کر کے پائی ہے۔ میں اپنے مقصد کو پوری طرح سے واضح کر دینا چاہتا ہوں تاکہ ہندوستان والوں یا باہر کے لوگوں کے لئے کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہ جائے۔

دور حاضرہ میں میں اسبات کو محسوس کرتا ہوں گو کہ آج جبکہ ہماری اقتصادی تباہی شروع ہے ہمارے لئے یہ بات اور ضروری ہے کہ ہم اس تحریک کیلئے ایک نہایت صاف اور مستحکم اقتصادی حکمت عملی اختیار کریں۔ مجھ سے میرے محترم رفقا نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کا مطالبہ کیا ہے میں یہ اجلاس منعقد کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں اور اگر اس ضرورت کو ہر حصہ میں محسوس کیا گیا تو اسے ضرور کرنا پڑیگا لیکن موجودہ حالت میں یہ اجلاس منعقد کرنے سے بہت سی مشکلات نظر آ رہی ہیں۔ اسلئے سر دست اجلاس منعقد نہیں کیا جا سکے گا۔

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کیلئے

سوالش کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۳۲ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی کو دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عام

راج وید۔ نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ :۔ ۲۰۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ :۔ نگم میڈیکل ہال۔ نادان محل

کانپور ایجنٹ :۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوستہ الہ آباد ایجنٹ :۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ :۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد آستانی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No, A. 1424

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے　　جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸　　کانپور چہارشنبہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ　　نمبر ۳۴

لیڈری کی دوکان

(از مولانا انعام اللہ خاں ناصر حسن پوری)

سمایا جو سر میں قیادت کا سودا　　دکاں شہر میں لیڈری کی جمائی!

سلیقہ سے رکھی ہر اک جنس اسمیں　　ادھر خود پسندی ادھر خود نمائی!

پٹارے غم ملک و ملت کے چن کر　　ہر اک پر جدا جوش کی چٹ لگائی

نمود و نمایش کی الماریوں میں　　تمسخر کے نزدیک رکھی ڈھٹائی

ادھر سرد آہیں ادھر گرم آنسو　　ادھر ہرزہ گوئی ادھر ژاژ خائی

تکبر کی پڑیاں رعونت کے ڈبے　　تصنع، زباں آوری، خود نمائی

ٹکے سیر ہر چیز کو بیچ ڈالا　　خریدار کو ایک قیمت بتائی

کہا یہ، کسی نے جو اخلاص انگا　　کہ ہے آنے والا وسا ورسے بھائی

تجارت کے ہر مال سے بڑھ کے نکلی　　منافع میں غداری و بیوفائی

رہا بیچنے میں کیے ایک کے دو　　یہ کہکر کہ ملتی ہے بس ایک پائی

تلہ بن گیا معدن لعل و گوہر

یہ بازار فروشی بہت راس آئی　　(آزاد)

چینی خواتین کی تصویر حال کے آئینہ میں

انقلاب ۱۹۰۰ء سے قبل وہ کیا تھیں اور اب کیا ہیں؟

چین میں حیرت انگیز طور پر عورتوں نے شاہراہ ترقی کی جانب تیز گاڑی سے کام لیا ہے۔ ۲۵ سال پہلے چینی خواتین کو یہ معلوم نہ تھا کہ گھر سے باہر بھی کوئی دنیا ہے سڑکوں پر ان کا دکھائی دینا ایک تعجب خیز امر سمجھا جاتا تھا۔ کبھی کبھی مزدور عورتیں بازاروں میں جاتی ہوئی ضرور دکھائی دیتی تھیں لیکن اب تو وہاں بھی زاویہ نگاہ ہی بدل گیا۔ وہ تو اب زندگی کے ہر شعبہ میں نظر آنے لگی ہیں۔ وہ ٹرم میں بیٹھتی ہیں۔ سینما کے گھروں کو آباد کرتی ہیں یہاں تک کہ موٹر چلانے میں بھی وہ حصہ لینے لگی ہیں۔

چین میں ہندوستان کی مانند پردہ کا کبھی رواج نہیں رہا۔ دوسری صدی میں مسز پانچو مشہور خاتون مورخ گذری ہیں۔ یہی بلکہ یہ خاتون چین کی مشہور شاعرہ بھی تھیں لیکن قدیم زمانہ میں تعلیم نسواں کا چین میں بہت کم زور تھا اور صرف مرد ہی زیور تعلیم سے آراستہ ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں لڑکیوں کی شادی ان پروہت نما لوگوں کے ذریعہ ہوتی تھی۔ جو اس پیشہ ہی کو کرتے تھے۔ چین میں مرد عورت کو طلاق دیسکتا ہے لیکن عورت مرد کو نہیں دیسکتی وہاں کے رواج کے رو سے اگر چینی اہلیہ بھی فوت ہوجائے تو اسکا شوہر اسکی ارتھی (جنازہ) کے ساتھ جانے کیلئے مجبور نہیں۔ یہ سالہا سال پہلے کی حالت ہے۔

۱۹۰۰ء میں انقلاب رونما ہوا اسوقت سے لیکر آج تک اکثر لڑکیاں مشن اسکولوں میں تعلیم کے لئے جاتی ہیں۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ممالک غیر میں بھی حصول تعلیم کی غرض سے جارہی ہیں۔ اسوقت انگلینڈ امریکہ اور فرانس کی یونیورسٹیوں میں اکثر چینی لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ اور چین میں بھی زنانہ کالج کھولے گئے ہیں مشہور چینی وائسرائے الیین کیوکیوفین کی نواسی نے چین میں تعلیم نسواں کیلئے بڑی جد و جہد کی ہے اور یہ انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ چین میں اسکول اور کالج قائم ہورہے ہیں۔ ایک دوسری علم دوست خاتون مس سوی جنگ ہے، جو حال ہی میں بیرسٹری پاس کرکے آئی ہیں اس خاتون کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب وہ عدالت میں بحث کرنے کو کھڑی ہوتی ہیں، تو جج دنگ رہ جاتا ہے اور آجتک یہ ایک مقدمہ بھی نہیں ہاری۔

معلمہ عورتوں کی تعداد تو کثیر ہے بلکہ بعض عورتیں ڈاکٹر بن کر اور سرکاری عہدوں پر بھی مامور ہیں۔ ۱۹۱۱ء سے عورتوں نے کھلے دل سے میدان عمل میں آنا شروع کردیا ہے ان تعلیم یافتہ خواتین نے آزاد محبت کی تلقین کی اور پہلے تو ان کی دلولہ انگیز نصائح کا بڑا اثر پڑا۔ لیکن بتدریج وہ جذبہ دبتا چلا گیا۔ لیکن تحریک اب بھی جاری ہے کہ عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق ملیں۔

جبکہ ملک بھر میں زنانہ اسکولوں کا مطالبہ ہو رہا ہے تو اب لڑکیاں بھی خود اپنے شوہروں کو منتخب کرنے لگی ہیں حکومت نے یہاں لڑکیوں کو اپنے بھائی کے برابر حصہ لینے کا حق دیدیا ہے۔ اور اب چینی خواتین بھی اپنے شوہروں کو طلاق دے سکتی ہیں۔ بعض خواتین انتہا پسند ہیں۔ اور بعض لڑکیاں اشتراکی بھی بن گئی ہیں۔ بعض بحری ڈاکوؤں میں شریک پائی گئی ہیں۔ ۱۹۲۹ء میں ایک چینی عورت ڈاکو سے سخت خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا۔ ایک چینی عورت نے ایک مرد کا دیں وجہ اغوا کیا تھا کہ وہ اسپر فریفتہ تھی۔ اور اسکے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی۔ اب چینی خواتین ناچ میں بھی شریک ہوتی ہیں۔ اور اسکولوں میں علم موسیقی کا سبق بھی حاصل کرتی ہیں۔ غرضکہ آج کل چین میں عورتیں شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔

※ جسمیں سے ۳۵ کروڑ سے زائد انسان ہندوستانی میں آباد ہیں ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی بہ نسبت ہندوستان میں گذشتہ دس سال کے اندر تین کروڑ ۴۰ لاکھ ۵۹ ہزار ۹۸۲ نفوس کا اضافہ ہوا ہے ترقی کی شرح ۱۰.۶ فیصدی ہے اعداد مظہر ہیں کہ پچاس سال سے بہ نسبت اب ۳۹ فیصدی آبادی بڑھ گئی ہے۔ مسلمانوں میں ۱۰ ہزار نفوس میں سے ۷۰۰ مرد اور ۱۵ عورتیں تعلیم یافتہ ہیں جینیوں میں اسکے بالمقابل ہر دس ہزار نفوس میں سے ۵۰۲ مرد اور ۱۱۲ عورتیں پڑھی لکھی ہیں۔ ہندوؤں میں یہ تعداد ۴۴ مرد اور ۱۲ عورتوں پر، عیسائیوں میں ۵۲ مردوں اور ۲۳ عورتوں پر مشتمل ہے۔

ہندوستان کی تازہ مردم شماری کی رپورٹ

بعض دلچسپ اعداد و شمار

حکومت ہند کے رکن شعبۂ داخلیہ کے طرف سے ۱۹۳۱ء کی عام مردم شماری کی رپورٹ دو ضخیم جلدوں میں شائع کی گئی ہے۔ جسکے دلچسپ اعداد و شمار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:-

ہندوستان کی کل آبادی ۳۵۲۸۳۷۷۷۸

مردوں کی تعداد ۱۸۱۸۲۸۹۲۳ عورتوں کی تعداد ۱۷۱۰۰۸۸۵۵ - ہندوستان بھر کی شہری آبادی ۳۹۷۸۵۴۲۷ ہندوستان بھر کی دیہاتی آبادی ۳۱۳۰۵۲۳۵۱ - ہندوستان کی مسلم آبادی ۷۷۶۷۷۵۴۵، مسلم مرد - ۴۰۸۶۷۳۲۰ مسلم عورتیں ۳۶۸۱۰۲۲۵ شادی شدہ مسلمان مرد ۱۳۰۸۱۳۸۳ شادی شدہ مسلمان عورتیں ۱۴۱۰۱۴۸۲ بیوہ مسلم مرد ۱۷۷۹۴۵۰۰ بیوہ مسلم عورتیں ۴۶۲۹۵۰۰ - پڑھے لکھے مسلمان مرد ۳۶۴۲۱۴۳ پڑھی لکھی مسلمان عورتیں ۵۰۳۸۷ انگریزی خواں مسلمان مرد ۵۵۴۵۹۹ انگریزی مسلم خواتین ۲۳۲۰۱

کل دنیا کی آبادی کا اندازہ ایک ارب ۸۵ کروڑ نفوس کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر توقِ عزم مستقل ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۸ | کانپور چہار شنبہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۳ء | نمبر ۳۷

مسلم کانفرنس والوں کا شعار

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور ان کے ہم مشرب دیگر مسلم رہنماؤں کا ہمیشہ طریقہ کار یہ رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کے بجائے محض سطحی اور پروپیگنڈہ سے کام لیکر نادان مسلمانوں کے نام سے اپنا الو سیدھا کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ گول میز کانفرنس میں ان خودساختہ لیڈران نے مسلم حقوق کی جو کچھ ترجمانی کی ہے وہ اخبار بین طبقہ سے پوشیدہ نہیں ڈاکٹر شفاعت احمد خاں جو کہ بظاہر اسوقت مسلم حقوق کے تنہا محافظ ہیں انگلستان کی واپسی پر اُن کو مسلم حقوق کی نگہداشت نے بےچین کر دیا اور انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ مسلم کانفرنس کے ذریعہ مسلم حقوق کی نگہداشت کیجائے چنانچہ پٹنہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے متعلق سید ذاکر علی صاحب سکریٹری یو۔پی مسلم کانفرنس کا ایک طویل پر از معلومات مضمون ہم کسی دوسری جگہ اسی اخبار میں درج کر رہے ہیں۔ جسکو پڑھ کر ناظرین پر مسلم کانفرنس کی حقیقت روشن ہو جائے گی اور مولانا شوکت علی صاحب نے بھی "مسلم کانفرنس والوں کا شعار کیا ہے؟" کے عنوان سے ایک انکشاف انگیز مضمون ہمعصر خلافت میں شایع کیا ہے۔ جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں امید کہ ناظرین ان بیانات کو پڑھ کر مسلم کانفرنس کی حقیقت اور ان کے کام کرنے والوں کی ذہنیت سے واقف ہوکر اُن سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں گے۔

"میں اپنے مقدمہ کی وجہ سے اسقدر مصروف تھا کہ اخبار خلافت میں کچھ زیادہ لکھنے کے لئے وقت نہیں نکال سکا اور اسی وجہ سے ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صاحب کے بیان پر بھی کوئی توجہ نہ کر سکا۔

میرے پاس انکا خط انگلستان سے آیا تھا اور بمبئی ہوکر انہوں نے مجھ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی، لیکن میں نے اسکو اسلئے زیادہ اہمیت نہیں دی کہ میں سمجھتا تھا۔ کہ وہ مجھ کو بھی اپنے نقطۂ خیال کا حامی بنانا چاہتے ہیں میں بیکار جھگڑوں میں پھنسنا نہیں چاہتا تھا۔

میں یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس مسئلہ پر کچھ اظہار خیال کروں۔ اور وہ اسکی تردید کی کوشش کریں اور اسطرح ایک فضول قضیہ کھڑا کر دیا جائے۔ وہ فی الحقیقت یہ چاہتے ہیں کہ مسلم کانفرنس کے ذریعہ سے ہندوستان کے تمام امور سیاسی کا تصفیہ ہو جائے اور وہ حکومت کے سامنے سرخرو ہو سکیں ہم سب مل کر ان کی تائید کریں اور عام مسلمانوں سے بھی ان کی تائید کرائیں۔ بقیہ دیگر جماعتوں کا وجود برائے نام قائم رہے اور وہ ان کے اشارہ پر اپنا ساز ملا کر ان کی ہم آہنگی کریں۔

آج اخبارات دیکھ کر مینے محسوس کیا کہ یہ لوگ پروپیگنڈہ شروع کر کے عام مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور عملی کام کچھ ہو یا نہ ہو مگر ہر روز زور شور کے ساتھ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی کارگذاری کا ڈھول بجانا ان کا مقصد ہے۔ چنانچہ ایک خبر میں یہ بھی شایع کیا گیا ہے کہ یو۔پی اور روہیلکھنڈ سے ایک ہزار مسلمان اسپیشل ٹرین کے ذریعہ پٹنہ کانفرنس میں شرکت کے لئے جائیں گے۔ یہ کامیابی مبارک ہو۔ آغا خاں کی امداد اور حکومت کی تائید موجود ہے تو ایک اسپیشل ٹرین کی بجائے دو اسپیشل ٹرینیں بھر کر پٹنہ کانفرنس میں تماشائیوں کو جمع کیا جا سکتا ہے۔

تاروں اور اسپیچوں کی کافی بھرمار ہو گی اور کاغذی گھوڑے دوڑا کر دنیا پر یہ ثابت کیا جائیگا کہ مسلم کانفرنس زبردست کام کر رہی ہے اور آیندہ کے لئے بھی انتخاب میں کامیابی کا راستہ صاف کیا جائیگا۔ صرف مسلم کانفرنس کے منتخب کردہ نمایندوں کو اسمبلی اور کونسل میں بھیجنے کی کوشش کی جائے گی خواہ کونسلوں میں داخلہ کے بعد اپنی اپنی ڈھپلی اور اپنا اپنا راگ کا مضمون ہی کیوں نہو۔

مجھے معلوم ہے کہ یو۔پی کے تمام مخلص کارکن ان حضرات کی کارروائیوں سے بیزار ہو چکے ہیں۔ البتہ مولانا شفیع داؤدی اور سر محمد اقبال کی ہم عزت کرتے ہیں، اور ہمیں تعجب ہے کہ وہ لندن میں ان حضرات کا طرز عمل اچھی طرح دیکھنے کے بعد خدا معلوم کسطرح اُن کے منصوبوں کو کامیاب بنانے کیلئے کوشاں ہیں۔ بہرحال اُن کو اختیار ہے کہ ہم لوگوں نے انہیں دو اصحاب کی وجہ سے ابھی تک اپنی علیحدگی کا اعلان نہیں کیا۔ گو ہماری شرکت عملاً اب ناممکن ہو گئی ہے کیونکہ خواہ مخواہ اس قسم کی تو تو میں میں سے جو مسلم کانفرنس کے اجلاسوں میں ہوا کرتی ہے ہمارے نزدیک کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اور وہی ہوگا جو حکومت کی منشا کے مطابق ہو

معلوم ہوا ہے کہ دار القضا کے قیام سے بھی اظہار دلچسپی کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو بتایا جائے کہ ہم مسلمانوں کے مذہبی تحفظات کی کسقدر فکر رکھتے ہیں۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب کے دو خط میرے پاس آئے تھے لیکن میں اپنی مشغولیت کے باعث آجتک اُن کا جواب نہ دے سکا۔

گذشتہ سال ہر طبقہ و ہر خیال کے مسلمانوں کو متحد و متفق کرنے کے لئے جو معمولی سی کوشش کی گئی تھی اس میں مسلم کانفرنس کے محترم ارکان نے رسمی شرکت بھی گوارا نہ کی حالانکہ ہم کو نہ کانگریسی مسلمانوں سے کسی امداد کی ضرورت تھی اور نہ کسی مسلم کانفرنس کے کارکنوں سے بلکہ یہ تمام مسلمانوں کے مفاد کا سوال تھا۔ اسپر بھی ہماری کوششوں کا جو انجام ہوا اور جسطرح ہماری تضحیک کی گئی وہ ظاہر ہے شرکت تو کجا، لکھنؤ کی طرف رخ کرنا بھی گناہ عظیم سمجھا گیا اسکے بعد مسلم کانفرنس میں ہماری جماعت کی شرکت کی کسطرح امید کی جا سکتی ہے

حال ہی میں لکھنؤ میں پھر ایک مشاورتی اجتماع ہوا تھا جسمیں یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ آیندہ انتخابات میں مسلمانوں کی ہر جماعت سے جسمیں مسلم کانفرنس بھی شامل ہو ایسے امیدوار کھڑے کئے جائیں جو واقعی کام کرنے والے اور مخلص ہوں تاکہ امیدواروں کی بھرمار نہ ہو۔ اور جو لوگ مجالس قانون ساز میں بھیجے جائیں وہ قوم کے آزمودہ کار سپاہی ہوں مولانا شفیع داؤدی نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا تھا مگر شملہ جانے کے بعد ان کی رائے تبدیل ہو گئی وہ یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی مشترکہ بورڈ جسمیں ہر جماعت کے آدمی شامل ہوں۔ انتخابات کی نگرانی کرے ظاہر ہے کہ اس تجویز پر عملدرآمد ہونے سے مجلس قانون ساز میں کسی ایک جماعت کا اجارہ نہیں ہو سکتا۔ یہاں یہ حال ہے کہ جسطرح انسانی زندگی کے لئے ہوا۔ پانی اور غذا کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ان حضرات کے لئے اسمبلی اور کونسلوں کا داخلہ ضروری ہے عام مسلمانوں کی نمایندگی کی ضرورت نہ شملہ میں ہوتی ہے اور نہ لندن میں ان کا شعار صرف حکومت کی منشا کی تکمیل ہوتی ہے۔

مجھ کو تو رنج ہوا کہ سر محمد اقبال اور مولانا شفیع صاحب داؤدی سے بھی مسلمانوں کی نمایندگی کا کام نہیں لیا گیا کیونکہ کم از کم مجھ کو ان دونوں حضرات کے خلوص پر کامل اعتقاد ہے۔ اس روش کو دیکھ کر میں عام مسلمانوں سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ مسلم کانفرنس کے ارکان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں۔ اور ہز ہائی نس سر آغا خاں کی امداد اور حکومت کی تائید سے وہ جو چاہیں کریں۔ چاہے اسپیشل ٹرین دوڑائیں، یا کلجھڑیاں، اور پٹاخے چھوڑائیں اُن کو اختیار ہے۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اپنے تعلیمی فرائض کو خیر باد کہہ کر تمام ہندوستان کا دورہ کریں گے۔ گو مسلمانوں کے صحیح حالات کی نہ اُن کو واقفیت ہے اور نہ اس کی فکر ہے کہ مسلمانوں میں صحیح زندگی پیدا کی جائے"

مجھے افسوس ہے کہ میں ان منصوبوں کی تکمیل میں امداد نہیں کر سکتا ہماری غریب جماعت مسلمانوں کے اتحاد کے لئے جو کچھ اُس سے بن پڑے گا کرے گی کامیابی و ناکامی خدائے برتر کے اختیار میں ہے۔

"اس کانفرنس کے متعلق تازہ ترین اطلاع ہے کہ سکریٹری صاحب مجلس استقبالیہ آل انڈیا مسلم کانفرنس نے تنگی وقت کی وجہ سے اجلاس آیندہ موسم سرما کیلئے ملتوی کر دیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مسلم کانفرنس کے اجلاس کا انعقاد اور التوا دونوں اپنے اندر راز رکھتے ہیں چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایک خاص اور وقت معینہ کے اندر ایک وعدہ کی بنیاد پر اجلاس کے انتظامات ہو رہے تھے مگر چونکہ وہ وعدہ اس میعاد معینہ کے اندر پورا نہیں کیا گیا۔ اسلئے اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ مسلم کانفرنس کے کام کرنیوالوں کی ذہنیت اور مسلم حقوق کے تحفظ کی حقیقت صرف اسقدر ہے

جسکے لئے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب صدر۔ مولانا اکرم علی اور حافظ محمد صدیق نائب صدر اور قاضی انعام اللہ صاحب سکریٹری منتخب کئے گئے

نائب صدارت سے انکار معلوم ہوا ہے کہ حافظ محمد صدیق صاحب نائب صدر اتحاد بھائی ڈسٹرکٹ مسلم کانفرنس کی نائب صدارت سے انکار کر دیا۔ انکار کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حافظ صاحب مخلوط انتخاب کے حامی ہیں اور مسلم کانفرنس جداگانہ انتخاب کی

رام لیلا ۔ رام لیلا کا تہوار نہایت شان و شوکت کیساتھ منایا جا رہا ہے اور روزانہ جلوس نکل رہے ہیں ولیکن انتظام نہایت معقول ہے۔ کل دسہرہ ہے امید کیجاتی ہے کہ نہایت امن و امان کیساتھ دسہرہ ختم ہو جائے گا۔

آئینۂ کانپور

مسلم بیگمات اسکول! ۲۴ ستمبر ۳ بجے دن کو گورنرائن کھتری ہائی اسکول میں لیڈی سر وزیر حسن کی صدارت میں مسلم بیگمات اسکول کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جسمیں مسز علی ظہیر۔ مسز سجاد علی ، اور مسز حسن رضا وغیرہ نے باہر سے تشریف لا کر شرکت کی مسز چیٹرجی، مسز شا، مسز بھٹناگر اور بیگم حسرت کے علاوہ متعدد پردہ نشین عورتیں شریک جلسہ تھیں جنکا انتظام بغلی کمروں میں کیا گیا تھا۔ قرآن شریف کی تلاوت اور جناب ثاقب کی نظم کے بعد حافظ محمد صدیق صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے مختصر الفاظ میں جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا بعد ازاں لیڈی سر وزیر حسن نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا۔ اُسکے بعد مسز لودی نے مدرسہ کی رپورٹ پڑھ سنائی بعد ازاں مسٹر لے ہول نے ڈاکٹر اینی بسینٹ کی وفات پر افسوس کا رزولیوشن پیش کیا۔ جسکو حاضرین نے کھڑے ہوکر پاس کیا۔ اسکے علاوہ مدرسہ کی ضروریات مسز لودی کی تعریف، پبلک، میونسپل بورڈ، اور حکومت سے امداد کے متعلق رزولیوشن منظور کیے گئے اور ایک کمیٹی سات اشخاص کی مدرسہ کی انتظامیہ کمیٹی بنانے کیلئے مقرر کی گئی اور جناب دور کی ولولہ انگیز نظم کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جناب صدر نے پچاس روپیہ اور مسز علی ظہیر و احمد حسن نے ۲۵۔۲۵ روپیہ مدرسہ کو عنایت فرمائے۔

ڈاکٹر اینی بسینٹ ۲۵ ستمبر ۶ بجے شام کو آریہ سماج ہال میں اہل شہر کی طرف سے زیر صدارت بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں جناب صدر۔ مولانا اکرم علی، مولانا حسرت موہانی، حافظ محمد صدیق۔ اور بابو نراین پرشاد اروڑہ وغیرہ نے تقریریں کیں۔ اور مسز اینی بسینٹ کے انتقال کو ایک ناقابل تلافی نقصان بتایا۔ اور ایک رزولیوشن اظہار افسوس کا پاس کیا۔

۲۶ ستمبر ۹ بجے صبح کو میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جسمیں ڈاکٹر اینی بسینٹ کی وفات پر اظہار افسوس کا ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔

سودیشی لیگ ۲۵ ستمبر ۷ بجے رات کو بالکا ودیالیہ ہال میں بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں ایکزیکٹیو کمیٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں مسٹر آر۔ ایف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر کے خط پر غور و خوض کیا گیا۔ مسٹر موڈی نے اس خط میں پھول باغ کو نمایش کے لئے دینے میں اپنی مجبوری کا اظہار کرتے ہوئے مرے گراؤنڈ میں نمایش کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ جلسہ بھی تقریباً اس رائے پر متفق تھا مگر کسی آخری نتیجہ پر پہونچنے کے بجائے نمایش کے لئے زمین کے انتخاب کا حق ڈاکٹر مُنّن کے سپرد کر دیا گیا۔ اور اُن کو اختیار دیا گیا کہ وہ اس زمین یا کسی اور زمین کو نمایش کے لئے منتخب کریں۔

گذشتہ بلوہ کے نتایج! گذشتہ بلوہ ۱۹۳۱ء کے سلسلہ میں ۱۳۴ مقدمات چلائے گئے تھے جسمیں ۸۱ مقدمات میں ۵۳ ہندو مسلمانوں کو پھانسی کالے پانی تک کی سزائیں دی گئیں اور ۴۵ مقدمات میں ہندو اور مسلمان چھوڑ دیے گئے۔ اور ۸ مقدمات کو حکومت نے واپس لے لیا۔

مسلم کانفرنس ۲۵ ستمبر احاطہ کمال خاں کی مسجد میں امام مسجد کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں پٹنہ کانفرنس میں شرکت کیلئے کچھ نمایندے منتخب کیے گئے۔ اور ڈسٹرکٹ مسلم کانفرنس قائم کی گئی

مسلمانوں کا متحدہ پلیٹ فارم؟

(از جناب سید ذاکر علی صاحب سکریٹری یو۔پی مسلم کانفرنس)

تمام اسلامی جماعتیں اسوقت نہایت سنجیدگی کیساتھ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہیں کہ سیاسیات میں مسلمانوں کا متحدہ محاذ قائم ہو جائے۔ کئی تجاویز پیش نظر ہیں۔ لیکن ابھی کسی پر اجماع نہیں ہوا ہے۔ اس سلسلے میں چونکہ شوکت علی صاحب نے اپنے روزنامہ خلافت میں میرے دو خط شایع کئے ہیں۔ اور معزز روزنامہ انقلاب نے جو افتتاحیے ۳۱ر اگست اور ۴ر ستمبر کو تحریر کئے ہیں اُن میں بھی میرا ذکر کیا گیا ہے اسلئے مجھے بھی اس موضوع پر کچھ لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی اس بارے میں ضروری ہے کہ میں پہلے اپنے معتقدات واضح کر دوں۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ گذشتہ ۵ سال کے واقعات اس یقین کو روز بروز مستحکم کرتے ہیں کہ مسلم کانفرنس کی مشہور و معروف تجویز مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۲۹ء جسکو بعض لوگ مسٹر جناح کے ۱۴ نکات بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان کی ترقی کا سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صحیح تخیل ہے اور دو ہی فرقہ وارانہ حقوق کا سب سے زیادہ منصفانہ فیصلہ ہے۔

مگر آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۲۹ء اور اُسکے چند ماہ کے بعد مسلم کانفرنس کی تشکیل اور اُسکے بعد کے واقعات کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہو جائے گا کہ "وہ جماعت جو اسوقت مسلم کانفرنس کے نام سے قائم ہے۔ صحیح معنوں میں نہ مسلمانان ہند کی نمایندہ ہے اور نہ اُسکی آواز میں وہ قوت باقی ہے جو ملک اور مسلمانوں کیلئے مفید ثابت ہو سکے، اور اُسکی تشکیل میں ایسی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں کہ جب تک رفع نہ کی جائیں اس جماعت میں جمہوریت کی شان نہیں پیدا ہو سکتی۔ ان اتمام واقعات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کی یہ ضرورت ہے کہ وہ فیصلہ کر سکیں کہ آئیندہ کیا ہونا چاہیئے۔ اور کسطرح واقعات حسب ذیل ہیں

(۱) جب نہرو رپورٹ مرتب ہو کر ایک جلسہ میں جو لکھنو میں اگست سنہ ۱۹۲۸ء کو منعقد ہوا تھا پاس کرائی گئی تو اُسکے بعد ایک کمیٹی بنی جس کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور ہوا کہ وہ ملک اور بیرون ملک میں نہرو رپورٹ کو کامیاب بنانے کے لئے پروپیگنڈہ کرے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پریس اور پلیٹ فارم سے یہ بیان کیا جانا شروع ہوا کہ آئندہ دستور حکومت کا یہ مسودہ (نہرو رپورٹ) ہندوستان کے ہر ملت اور فرقے کو منظور ہے۔ اس پروپیگنڈہ کے لئے تمام ہندو پریس اور بعض مسلمان اخبارات اور نیز دوسرے وسیع تر ذرایع مہیا تھے۔ اسکے برخلاف مسلمانوں کے پاس کچھ نہ تھا نہ اخبار۔ نہ انجمن۔ مولانا محمد علی علیہ الرحمۃ اور مسٹر جناح اُسوقت انگلستان میں تھے۔ سائمن کمیشن کے مسئلہ پر مسلم لیگ کے دو ٹکڑے ہو چکے تھے۔ اور ابن سعود کے معاملے کی وجہ سے خلافت کے کارکنوں میں بھی شدید اختلافات تھے۔ غرضکہ مسلمانوں کے پاس اسوقت کوئی ایسی قوت نہ تھی کہ نہرو کمیٹی کے پروپیگنڈے کا مقابلہ کر سکتی ان حالات سے متاثر ہو کر ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جسمیں ہندوستان کے تمام مسلمان سیاسی لیڈر کا جملہ اسلامی انجمنوں کے ارکان اور کونسلوں اور اسمبلی کے ممبروں کو دعوت دی گئی اور یہ اعلان کیا گیا کہ ہر صوبہ میں مسلمان باقاعدہ اپنے نمایندے منتخب کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھیج سکتے ہیں۔ اسکے دعوت عام اور بہت وسیع تھی نتیجہ یہ ہوا کہ چھ سو سے زائد مسلمان نمایندے اسمیں شریک ہوئے جسمیں قریب قریب ہر خیال کے لوگ موجود تھے اور ہز ہائینس سر آغا خاں کی صدارت میں وہ تجویز منظور ہوئی جس کو اب قریب قریب ہر مسلمان جانتا ہے میں اس جلسے کی کچھ ایسے حالات جو نہایت دلچسپ ہیں اس جگہ بخوف طوالت درج نہیں کرتا۔ صرف اسقدر لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ اس تاریخی جلسے میں ہر خیال کے رہنماؤں نے کثرت رائے سے نہیں۔ باتفاق کامل اس تجویز کو منظور کیا

(۲) اس جلسہ کے انعقاد سے چند ماہ بعد نہرو کمیٹی کے پروپیگنڈے کا مقابلہ کرنے اور مسلم آل پارٹیز کانفرنس کی تجویز کو عملاً کامیاب کرنے کے لئے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک مستقل متحدہ پلیٹ فارم قائم کیا جائے مگر جسطرح آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے انعقاد کے وقت، یعنی یکم جنوری سنہ ۲۹ء کو اتنی مہلت نہ تھی کہ اُسکے ارکان کا انتخاب تکمیل کے ساتھ جمہوری اصول پر یعنی قصبات سے شروع کر کے اضلاع اور صوبجات کی معرفت کیا جاتا۔ اسی طرح مستقل پلیٹ فارم کی تشکیل کے وقت بھی فرصت نہ تھی۔ لہذا کونسل آف اسٹیٹ اسمبلی اور جملہ صوبہ وار کاونسلوں کے ارکان کو رکنیت کا حق دیدیا گیا اور مختلف اسلامی انجمنوں کے نمایندے شریک کر لئے گئے اور ارکان کاونسل کی تعداد کے برابر ہر صوبہ سے دوسرے ارکان لینا تجویز ہوا۔ گویا حسب ذیل دستور تشکیل کیا گیا

(۱) کونسل آف اسٹیٹ کے تمام مسلمان ممبر ۹۔ (۲) لیجسلیٹو اسمبلی کے جملہ مسلمان ممبر ۲۷۔ (۳) ممتاز حضرات ۳۰۔ (۴) تمام صوبہ وار کونسلوں کے جملہ مسلمان ممبر ۱۶۲۔ (۵) بنیادی ارکان ۴۸ (۶) ان کے علاوہ ان دوسری اسلامی انجمنوں میں سے جو آل انڈیا حیثیت رکھتی ہیں ہر ایک سے شروع میں بیس نمایندے لینا تجویز ہوا تھا۔ اور بعد میں یہ تعداد ۳۲ کر دی گئی تھی (۷) ہر صوبہ کی مسلم کانفرنس سے اسقدر نمایندے لینا طے ہوا تھا جسقدر اُس صوبہ سے کاونسل کے ممبر ہیں۔

اس تشکیل کے وقت بھی پیش نظر یہ تھا کہ حکومت اور برادران وطن کو اس امر کے تسلیم کرنے میں عذر باقی نہ رہے کہ مسلم کانفرنس تمام مسلمانوں کی نمایندہ جماعت ہے اور جسوقت تک یہ مقصد پیش نظر رہا۔ مسلمانوں نے اسکو اپنا نمایندہ تسلیم کرنے میں تامل نہیں کیا۔

ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد، وہ زمانہ جنگ تھا اور جنگ بھی دفاعی۔ ان آئینی نقائص میں الجھنے کی مہلت تھی اور نہ مقتضائے مصلحت تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ان تمام پہلوؤں کو واضح کر دیا جائے تاکہ عام مسلمان ان سب پورے طور پر واقف ہونے کے بعد رائے قائم کریں۔ اس تمام بحث کو تین بڑے حصوں پر تقسیم کر دیا جائے۔

(۱) موجودہ مسلم کانفرنس کے دستور اساسی میں کیا نقائص ہیں۔ (۲) وہ نقائص رفع ہو سکتے ہیں یا ایک دوسری جماعت بنانا ناگزیر ہے۔ (۳) ان آئینی نقائص کے علاوہ اور کیا کوتاہیاں ہیں جنھیں پورا کر کے مسلم کانفرنس کے ہر نقطۂ خیال کے اعتبار سے مسلمانوں کی جملہ سیاسی ضروریات کی تکمیل کا کفیل بنا دیا جائے۔

مسلم کانفرنس کی موجودہ حالت یہ ہے کہ مسلم لیگ نے اپنے نمایندے بھیجنے سے انکار کر دیا ہے اور لیگ اب مسلم کانفرنس کی شریک نہیں۔ (اور اب تو بجائے ایک لیگ کے دو لیگیں ہیں۔ گو آج تک مسلمانوں کی سمجھ میں یہ نہ آسکا کہ ان دونوں لیگوں میں بجز ذاتی اختلافات کے پالیسی کا کیا فرق ہے اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ گذشتہ ۵ سال میں جب مسلم لیگ نے بجز گاہے ماہے مسلم کانفرنس کے مرتب کردہ مطالبات کی مردہ دل سے تائید کرنے کے علاوہ اور قطعاً کوئی عمل میں نہیں آیا۔ تو اُسکے وجود کی اب کیا ضرورت باقی ہے۔ اور مسلم کانفرنس میں نمایندے بھیجنے سے کیوں گریز ہے)

جمیعت علمائے ہند دہلی اور جمعیۃ احرار کی نمایندگی اُسمیں موجود نہیں۔ گو ان دونوں جماعتوں نے آٹھ نو ماہ گذرے اس امر کی خواہش بھی ظاہر کی تھی کہ ان کے نمایندے شریک کر لئے جائیں نیشنلسٹ مسلم کانفرنس کے نمایندے اس میں موجود نہیں (گو مسلم کانفرنس کی طرف سے کوئی مما نعت یا مزاحمت نہیں، لیکن کچھ وجوہ ایسی ہیں جنکی وجہ سے نہ یہ اب تک ممکن ہوا نہ آئندہ اسکی توقع ہے)

کونسل آف اسٹیٹ کے نو ممبروں میں سے بجز اُن دو حضرات کے جو ورکنگ کمیٹی کے رکن ہیں اور اکثر شریک ہوتے ہیں باقی سات میں سے دو صاحب گذشتہ ۵ سال میں صرف چند مرتبہ شریک ہوئے ہیں۔ اور پانچ کبھی ایک دفعہ بھی شریک نہیں ہوئے۔

اسمبلی کے ممبروں کی شرکت کی یہ صورت ہے کہ حالانکہ اُن کی خاطر سے حتی الوسع تمام جلسے دہلی یا شملے میں جہاں وہ موجود ہوں، منعقد کیے جاتے ہیں خواہ وہ دوسرے ارکان کے لئے یہ امر کتنی ہی تکلیف کا باعث کیوں نہ ہو مگر بارہا یہ مشاہدہ میں آچکا ہے کہ باوجود موجود ہونے کے وہ شرکت نہیں فرماتے۔ اسکی تصدیق جلسوں کی رُوداد سے ہو سکتی ہے۔

صوبہ وار کونسلوں کے لئے ایکسو باسٹھ ممبروں کی شرکت اور دلچسپی کی حالت اس سے ظاہر ہو جاویگی کہ پانچ سال کی طویل مدت میں اور مولانا شفیع داؤدی جیسے ان تھک کام کرنے والے کے پیہم تقاضے کے باوجود انھوں نے اس سے بھی مطلع فرمایا کہ وہ مسلم کانفرنس کی تجویز سے متفق ہیں یا نہیں۔ رکنیت کی سالانہ فیس بھیجنا تو اُسکے بعد کا کام تھا۔ گذشتہ پانچ سال میں ۱۴ کھلے اجلاس ہو چکے ہیں۔ مگر بجز اُن چند حضرات کے جو کانسل کے ممبر ہونے سے پہلے بھی قومی کاموں میں شریک تھے اور جب کاونسل کے ممبر نہ رہینگے تب بھی یہ کام کرتے رہیں گے باقی حضرات جو ممبران کانسل کی حیثیت سے مسلم کانفرنس کے رکن ہیں۔ زحمت شرکت گوارا نہیں فرماتے اور مجھے تو اسکا بھی ذاتی تجربہ ہے کہ اُن میں سے بہتسے ایسے ہیں جن کو آج تک مسلم کانفرنس کی تجویز کے پورے مفہوم کا علم بھی نہیں ہے۔

۴۸ ممبر بنیادی ہیں۔ جو واقعی بنیادی کہلانے کے کسی طرح مستحق نہیں، ان میں بجز ان حضرات کے جو کسی دوسری حیثیت سے بھی کانفرنس کے رکن ہیں باقی حضرات اصلا شرکت نہیں کرتے۔ نہ معلوم کس نوعیت کے بنیادی ممبر ہیں۔ اور بنیادی ممبر بن کر اس عمیق دلچسپی کا ان کے پاس کیا جواب ہے؟

۳۰ ممتاز حضرات میں سے اکثر و بیشتر ایسے ہیں جن کی ایک دفعہ بھی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔ نہ انہوں نے مسلم کانفرنس کی رکنیت قبول کی۔ نہ فیس ادا کی، اُن کے اسمائے گرامی مع خطابات فہرست ارکان کی محض زینت کا باعث ہوں تو ہوں

متذکرہ فہرست میں ان کو چھوڑ کر جو ہمیشہ غائب رہتے ہیں سب سیمنٹ کے ستونوں اور فولاد کے شہتیروں کی طرح ہیں۔ جو سنہ ۱۹۳۰ء سے اب تک تبدیل نہیں ہوئے۔ اور نہیں ہو سکتے اور جب تک موجودہ کونسلوں اور اسمبلی کی میعاد میں اضافہ ہوتا جائےگا یہ حضرات رکن رہیں گے اور باقی ارکان کی حیثیت سے جو صوبوں سے منتخب ہو کر آتے ہیں صرف اس حصہ کی ہی جو ہر چھٹے مہینے تبدیل ہوتا رہتا ہے ان بدلنصیبوں کی میعاد رکنیت کبھی سالانہ اجلاس کے انعقاد سے قبل منقضی ہو جاتی ہے اور اُن کو پوری مدت رکنیت میں ایک جلسہ کی شرکت کا موقع بھی نہیں ملتا گویا مسلم کانفرنس کے ارکان کی فہرست میں ایک دفعہ نام درج ہو جانا اونکی عزت افزائی کے لئے کافی ہے۔ مسلم کانفرنس کی تشکیل کے وقت ارکان کونسل و اسمبلی کو حق رکنیت اس مصلحت اور اس توقع سے دیا گیا تھا کہ اُن کی موجودگی سے کانفرنس کی نمایندہ حیثیت میں اضافہ ہوگا اور یہ حضرات صوبہ جات اور اضلاع میں مسلم کانفرنس کی شاخیں قائم کرنے اور اُس کے ساتھ مقاصد کی اشاعت اور مسلمانوں کی تنظیم میں معقول امداد کریں گے۔ یہ مصلحت تو کسی وجہ سے ایک حد تک پوری ہو گئی کہ حکومت کی خود یہی مصلحت تھی کہ مسلم کانفرنس کو مسلمانوں کی ایسی ہی نمایندہ جماعت تسلیم کرے جیسی کانگریس ہندوں کی ہے۔ مگر توقع کسی حد تک بھی پوری نہ ہوئی سیاداران ارکان کاونسل و اسمبلی نے اضلاع و صوبجات کی تنظیم میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ اضلاع و صوبجات میں جیسا کہ چاہیئے تھا کام نہ ہوا۔ جو کچھ تھوڑا بہت کام ہوا وہ واقعی ان ہی کے ہاتھوں سے ہوا۔ جو مسلم کانفرنس کے متحق ہو چلے اور اس عمارت میں گھاس پھوس کا حکم رکھتے ہیں۔ ارکان کونسل و اسمبلی کو اضلاع و صوبہ جات میں کام کرنے کی احتیاج اسوجہ سے باقی نہیں رہی کہ وہ بے منت مرکزی کے ممبر ہونے کے مستحق ہو چکے۔ اپنے ضلع اور صوبے سے بے نیاز رہے، اور گھاس پھوس کا حکم رکھنے والے ان حضرات کے استغنا اور لاپرواہی سے دل برداشتہ ہوئے۔ خدمات کے باوجود مرکز تک نہ پہونچ سکے اور تھوڑی تھوڑی مدت کے بعد علیحدہ کر دیے جانے کی وجہ سے بددل ہو سکے اور کام چھوڑ بیٹھے ان ارکان کونسل اور اسمبلی اور وزرا نے ایک ستم ظریفی یہ شروع کی کہ مسلمانوں کے مطالبات منوانے میں جس کوشش کی ضرورت تھی اُس سے تو غفلت کی مگر جس وقت حکومت کا یہ اشارہ پایا کہ مسلم کانفرنس کے جلسے میں حکومت کے کسی عمل پر سختی سے نکتہ چینی ہو۔ اسوقت یہ حضرات ریل کی پوری پوری گاڑیاں کرا کے کرکے جوق جوق آئے اور مسلمانوں کی عام رائے کے خلاف غلبہ پیدا کیا نہ صرف یہ بلکہ جب کبھی باوجود ان کوششوں کے تجاویز ایسی منظور ہوئیں جو حکومت کی منشا کے خلاف تھیں تو ان حضرات نے کانفرنس میں مخالف عنصر کے وجود اور غلبہ کو دکھا کر حکومت کی نگاہ میں اپنی وقعت اور قیمت بڑھالی۔ اور حکومت کو یہ یقین دلایا کہ اگر تجویز ایسی منظور ہو گئی جو حکومت کے عمل پر شدید نکتہ چینی سے مگر اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہونے دیں گے اور عام مسلمانوں کو روک دیں گے کہ وہ اپنی مایوسی اور نا رضامندی کے اظہار میں کوئی عملی اقدام نہ کریں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آزاد رائے رکھنے والا طبقہ رفتہ رفتہ کنارہ کش ہو گیا اور اب مسلم کانفرنس پر حکومت پرست طبقے نے مسلط ہو کر فالج کی کیفیت پیدا کر دی۔ اب مسلم کانفرنس کا پلیٹ فارم محض اسلئے ہے کہ جو کچھ ملے اُسکو نعمت سمجھ کر خاموش رہو جو نہ ملے اُسکا ذکر نہ کرو۔ اور اس روش میں جو محض حکومت کی رضا جوئی کے لئے ہے گوئے سبقت لیجانے کے لئے ان کے آپس میں دوڑ ہے۔ دیکھیئے یہ کب ختم ہوتی ہے اور مسلمانوں کو کس جگہ پہونچا کر چھوڑتی ہے۔ آج تک کسی انجمن کی تشکیل ایسے مختلف اجزاء سے نہیں ہوئی کہ بعض تو چھٹے مہینے بدل جائیں، بعض تین سال میں بعوداً، اور اگر حکومت چاہے

...ان قانون کی میعاد بڑھادی جائے تو مسلم کانفرنس میں بھی ان کی میعاد بڑھ جائے اور بعض مستقل جب تک زندہ رہیں گے ممبر رہیں گے۔

یہ سچ ہے کہ یہ نقائص شروع سے موجود ہیں اور ان پر اعتراض نہیں کیا گیا اسکے متعدد وجوہ ہیں۔ اول تو یہ کہ ابتدا میں گو مختلف العقائد ارکان کی تعداد میں باہم فرق تھا مگر وزن میں فرق نہ تھا۔ مولانا محمد علی علیہ الرحمۃ، مولانا حسرت موہانی۔ اور نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب وغیرہ چونکہ موجود تھے اسلئے مختلف العقائد پارٹیوں کے توازن میں فرق آنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ کانفرنس میں ہر قسم کی رائے کا پورا پورا اظہار ہوتا تھا اسپر غور کیا جاتا تھا۔ اسوقت مسلم کانفرنس کی مثال اُس خیمہ کی سی تھی جو اپنے مرکز پر اسوجہ سے قائم رہتا ہے کہ مختلف اطراف وجوانب میں متعدد رسیاں اُسکو اپنی اپنی طرف برابر کی قوت سے کھینچتی ہیں۔ اور کوئی رسی اُس کو اپنی طرف کھینچ کر گرا نہیں سکتی۔ اسکی صحیح جمہوریت کی شان تھی اور مشورے کا صحیح اور اصلی مقصد حاصل تھا۔

مسلم کانفرنس کے مطالبات کا تعین اور صحیح مفہوم یہ ہے جو حضرت مولانا محمد علی مرحوم ومغفور نے اپنی اس آخری تحریر میں جو انتقال سے چند گھنٹہ قبل انہوں نے وزیر اعظم انگلستان کے نام لکھی تھی۔ ظاہر کیا ہے۔ اس سے بہتر اسکی توضیح نہیں ہوئی۔ مسلمانوں کی بدقسمتی کہ انکا انتقال ہوگیا۔ یہ مسلم کانفرنس کے عظیم الشان خیمے کی ایک رسی ٹوٹی۔ اور انہدام شروع اسکے مولانا حسرت موہانی اور نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب اور اُن کے رفقا رفتہ رفتہ علیحدہ ہوئے دوسری وجہ شروع میں نہ اعتراض کرنے کی یہ تھی کہ ابتدا میں پہلا اور سب سے اہم مقصد مسلم کانفرنس کی نمائندہ حیثیت قائم کرنا تھا۔ ارکان میں سے کوئی اسکا مخالف نہ تھا اور تمام مسلمانوں کو اس میں کوئی عذر نہ تھا۔ کہ وہ موجودہ ارکان کو اپنا نمائندہ کہیں۔ چنانچہ انہوں نے اُن کو بہ بانگ دہل اپنا نمائندہ تسلیم کیا مطالبہ قائم ہوچکا تھا اور اسپر غور وبحث وتبدیلی کا کوئی ذکر ہی نہ تھا۔ اسکے بعد دوسری ضرورت پیش آئی کہ انگلستان میں ان مطالبات پر زور دیا جائے مگر مسلمانوں نے یہ دیکھا کہ مولانا محمد علی صاحب کے انتقال کے بعد جب دوسری گول میز کانفرنس کے ارکان کی روانگی کا وقت آیا۔ تو جانے والوں میں سے چند نے مسلم کانفرنس میں شریک ہوکر بحیثیت رکن خود ہی اس کی تحریک کی کہ گول میز کانفرنس میں جانے والے مسلم ارکان فرقہ وارانہ مطالبہ کا ہندوستان ہی میں تصفیہ کرالیں ورنہ بغیر اسکے فیڈرل کمیٹی میں شرکت سے انکار کریں مگر ان ہی کا انگلستان میں یہ طرز عمل رہا کہ فرقہ وارانہ حقوق کا تصفیہ کرائے بغیر فیڈرل کمیٹی میں شریک ہوگئے۔ اور اس عدول حکمی کے صلے میں انگریزوں کی نگاہ میں اپنی قیمت بڑھالی مسلمانوں نے یہ بھی دیکھا کہ دوسری گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کے بہت سے مطالبات نہ مانے جانے پر اظہار ناراضگی کرنا چاہا تو اُس کو حکومت پرست طبقے نے طرح طرح سے روکا۔ مسلمانوں نے یہ بھی دیکھا کہ جب بالآخر سالانہ اجلاس منعقد ہوا اور اس امر کا اندیشہ ہوا کہ اس جلسہ میں ان ضرور اپنی ناراضگی کا اظہار کریں گے تو حکومت پرست ہجوم کرکے آگیا کہ جہاں تک ممکن ہو ایسا نہ ہونے دیں عام مسلمانوں کی رائے کی قوت کا مقابلہ نہ کرسکا تو ...اری کے طور پر اسکا ہمنوا بن گیا اور اس رائے پر مہر تصدیق ثبت کی کہ اگر مطالبات منظور نہ ہوں تو مسلمان کوئی سخت طریقہ کار اختیار کریں ان حضرات نے انگلستان میں مسلمانوں کی رائے عامہ کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا تھا کھلے جلسہ میں اس تجویز کو گوارا کیا واقعہ ان کے حق میں سخت ملامت تھی ان حالات کے باوجود مسلمانوں کو ایک تسکین حاصل تھی یعنی کرسی صدارت پر ایک ایسا شخص متمکن تھا جس کی دیانت میں کسی کو کلام نہ تھا جنکی مذہبی اور سیاسی بصیرت کے اکثر مسلمان قائل تھے اور جس نے اپنے خطبہ صدارت میں ان تمام بداعمالیوں اور سازشوں کا پردہ چاک کردیا تھا جو خود غرض مسلم ارکان سے دوران گول میز کانفرنس میں سرزد ہوئیں۔ اسکے بعد مسلم ارکان نے یہ دیکھا کہ ایک عل وجہ کے سالانہ اجلاس کی تجویز کے ایک حرف پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور اُسپر اعتراض کرنے کے موقع کو بھی عرصہ التوا اور تعویق میں ڈالدیا۔ اُسکے بعد مسلمانوں نے سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ دیکھی کہ مسلم کانفرنس نے خود اس شخص کو جسکو اپنے سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے منتخب کیا جسکو سب سے زیادہ رائے عامہ کی خلاف ورزی کے جرم میں ملامت کی گئی تھی ایک اور عجیب بات جو صرف مسلم کانفرنس ہی میں واقع ہوسکتی ہے یہ ہوئی کہ یہ منصب ارکان کانفرنس کی رضا سے نہیں عطا کیا گیا بلکہ اسطرح اخذ کیا گیا کہ جسطرح کوئی سخت سودخوار اپنے خیال میں کسی احسان کی قیمت قائم کرکے اُسپر ہزاروں گنا سود لگائے اور قرق با کرانے دوستوں کی امداد سے کسی بدنصیب کو بے یار و مددگار پاکر ڈنڈے کے زور سے وصول کرے اسکے بعد بھی اگر مسلم کانفرنس سے کوئی امید باقی رہتی تو تعجب تھا۔

ارکان مجالس قانون واضعان کے متعلق کچھ امور اور بھی قابل بیان ہیں۔ قانون کی رو سے یقیناً وہ اپنے اپنے مسلم حلقوں کے نمائندے ہیں۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ اب تک انتخابات میں وہ لوگ آتے ہیں جو صحیح نمائندے نہیں دولت مند ہیں، اور اصراف کو اسمیں بہت بڑا دخل ہے بعض محض انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے جیسے علما اور بعض الکشن کے مصارف کی زیادتی کی وجہ سے مجالس واضعان قانون میں نہیں آتے اور گذشتہ الکشن میں تو ایک خاص طبقہ کے لوگ انتخاب میں بھی نہیں کھڑے ہوئے اگر یہ بھی تسلیم کرلیا جائے کہ یہ حضرات جو کاونسلوں میں ہیں کسی حد تک مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں تاہم یہ امر کسی طرح بھی باور نہیں کیا جاسکتا کہ بجز ان کے اور کوئی نہیں ہے میرا یہ مقصد بھی ہرگز نہیں کہ ان حضرات کو سیاسی اور قومی جماعتوں کی رکنیت سے محروم کردیا جائے ان کو سیاسی قومی مجالس میں شرکت کا پورا موقع ہونا چاہیے مگر قرطبکہ اضلاع سے صوبہ میں اور صوبہ سے مرکز میں انتخاب کے قواعد اور معیار ان کے لئے بھی وہی ہوں جو دوسروں کے لئے ہیں۔ گو مشاہدہ اور تجربہ اسبات کو ثابت کرتا ہے۔ اور گذشتہ بارہ برس کا خلافت کمیٹی اور کانگریس کا تجربہ اسکا شاہد ہے کہ اصلی کام کرنے والوں میں ان حضرات کی تعداد کم ہوتی ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام واقعات کو پیش نظر رکھ کر کہ دستور اساسی میں کیوں ایسی تبدیلی نہیں پیدا کرلی جاتی کہ موجودہ نقائص رفع ہوجائیں؟ ایسی تبدیلی کرنا ان چند کاموں میں سے ہے جنکا ظاہر کرنا بظاہر آسان معلوم ہوتا ہے لیکن عملاً مشکل نہیں ناممکن ہوتا ہے اور مشکل اس وجہ سے ہوتا ہے کہ موجودہ تشکیل ان کے لئے مفید ہے جو اسوقت اہل اقتدار ہیں جب تک وہ با اختیار ہیں تب تک وہ کسی کو ایسی تبدیلی نہیں کرنے دینگے جو موجودہ ارکان کے خلاف ہو اور جب تک تبدیلی نہ ہو نئے ارکان داخل نہیں ہوسکتے۔ اور جب تک داخل نہوں دستور اساسی میں تبدیلی نہیں کراسکتے۔ دستور اساسی میں خفیف سی اصلاح (ریفارم) تو وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔ مگر یہ فیصلہ مشکل ہے کہ وہ واقعی اصلاح ہوتی ہے یا تخریب مگر دستور اساسی میں انقلاب ممکن نہیں ہوتا اور مسلم کانفرنس کے دستور اساسی میں جس تبدیلی کی ضرورت ہے وہ انقلاب ہی کے درجہ میں ہے۔ اگر معمولی جد وجہد سے یہ ممکن ہوتا تو مسلم لیگ میں آجتک کبھی کی اصلاح ہوچکی ہوتی۔ اور ان بنیادی نقائص کی وجہ سے یہ قدیم انجمن فنا ہوتی۔ دوسری مثال آپکے سامنے یہ ہے کہ آپ موجودہ طریقہ حکومت میں جو خرابیاں ہیں اُن کو جانتے ہیں۔ پچیس برس سے انکو رفع کرنے کی سعی کی جارہی ہے۔ تین گول میز کانفرنسیں ہوچکی ہیں گول میز کانفرنس میں وہی جاتے ہیں جو کسی حد تک حکومت کے ہمنوا ہیں۔ آپکا کیا ہوا؟ زیادہ سے زیادہ یہ کہ موجودہ طرز حکومت میں جو خفیف سی تبدیلی ہوگی اُسکے عوض میں بیچارے ہندوستانی پر دس کروڑ کا بار اور بڑھ جائے گا۔ غرضکہ مسلم کانفرنس کے دستور اساسی میں مطلوب تبدیلیاں ناممکن ہیں۔ اور جب تک کہ اسکی صورت کانگریس یا قانونی کاونسلوں کی سی نہ کردیجائے کہ ایک میعاد مقررہ کے بعد سب کی رکنیت ختم ہوجائے اپنے اپنے حلقے سے جو ممبر لوگ نئے منتخب ہوکر آئیں وہ اپنا صدر اور عہدے دار منتخب کریں اور اپنی میعاد تک کام کریں اسوقت تک مسلم کانفرنس میں جمہوری شان پیدا نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا بجز اسکے بظاہر اور کوئی چارہ نہیں کہ از سر نو ایک ایسی جماعت قائم کی جائے جو صحیح معنوں میں تمام ہند کے مسلمانوں کی نہ صرف نمائندہ ہو بلکہ تمام کام کرنے والے شریک ہو کر ایسی حیثیت اور قوت پیدا کریں جسکی وجہ سے مسلمانوں کی رائے عامہ میں قوت اور اثر پیدا ہو۔

مسلم کانفرنس کے موجودہ ارباب حل وعقد تو غالباً اپنے دل میں خوش ہونگے کہ اس خیمہ پر تمام وکمال ہمارا اثر واقتدار ہے۔ مگر اب وہ خیمہ ہی نہیں نہ وہ مرکز تعلق پر قائم ہے وہ صرف کپڑے کا ایک ڈھیر ہے جو گرا اور سمٹ کر ایک بار ہوگیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلم کانفرنس کو چھوڑ کر سر دست کوئی نئی جماعت بنانے کی کیا ضرورت ہے مسلم کانفرنس کی جد وجہد سے سب ہی کچھ حاصل ہوا ہے اب کیوں اُس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے اور فائدہ اٹھانے میں خواہ مخواہ اُن کیوں شریک کیا جائے۔ جو ان مطالبات کے حصول میں مانع اور حارج ہوئے ہیں ان حضرات نے جو مسلمانوں کے مطالبات کے تسلیم کئے جانے میں مزاحم رہے ہیں جو قربانیاں اور ایثار کیا وہ ہندوؤں اور کانگریس کے لئے باعث شکر گذاری ہوسکتا ہے۔ مسلمانوں کے لئے تو باعث شکایت ہے کہ امور غور طلب دو ہیں۔ اول یہ کہ مطالبات قائم کرنے اور اُسکے حصول کی سعی یا اُس میں غفلت وکوتاہی میں دور گذر چکا ہے۔ اب وقت ہے آئندہ کانسٹی ٹیوشن سے فائدہ اٹھانے کا۔ اور اسکا دارو مدار سب کچھ آئندہ انتخاب پر ہوگا۔ اگر موجودہ مسلم کانفرنس نے آئندہ انتخاب پر ہوگا قدرت نہ رکھی اور وہ لوگ جو اسمیں شریک نہیں ہیں مسلم کانفرنس کے علی الرغم منتخب ہوئے۔ تو مسلم ارکان میں بجائے یکجہتی کے باہم ایسی سخت مخالفت ہوگی کہ جدید دستور کے فائدے سے مستفید ہونے کا کوئی امکان نہ رہے گا اور گذشتہ پانچ سال تاریخ کا تجربہ اس کے لئے کافی ہے کہ مسلم کانفرنس کے موجودہ ارکان میں پبلک میں جاکر کام کرنے کی صلاحیت بالکل نہیں ہے۔

جدید کانسٹی ٹیوشن کو کامیاب بنانا اور مراعات سے مستفید ہونا تو دور کا خواب ہے مسلمانوں کے سامنے ایک اور غور طلب مسئلہ ہے کہ تاریخ کہیں پر تو اپنا اعادہ کرنے والی نہیں ہے اور حکومت برطانیہ کی مسلمانوں کو انکے گذشتہ پانچ سالہ وفا کا...

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہوجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہوجاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ چمیلی سے تیار کیا گیا | پدم سوپ صندل سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ لیونڈر سے تیار کیا گیا | لکشمی سوپ گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کانپور

مسٹر رامزے میکڈانلڈ ہندوستان کے وائسرائے بنائے جائیں گے

لندن ۱۹ ستمبر لفٹنٹ جے، ایم، کین وادی نٹرل کے سابق سوشلسٹ ممبر پارلیمنٹ عنقریب چند نہایت دلچسپ سیاسی انکشافات کرنے والے ہیں۔ وہ آئندہ ہفتہ میں اپنی سوانح عمری شائع کرنے والے ہیں۔ اور گذشتہ شب سنڈل نیوز رپورٹر سے اپنی سوانح حیات کے چند خاص خاص واقعات بیان کئے ہیں۔ ۱۹۳۱ء کے موسم بہار میں نیشنل گورنمنٹ کے قائم ہونے کے آثار نظر آتے تھے لیکن مسٹر میکڈانلڈ کے متعلق وہی کہوں گا جو جائز ہے۔ اسی وقت وہ اس تجویز کے مخالف تھے لیکن اسکے باوجود سازشیں موجود تھیں اور ان کی بنیاد یا ابتدا خواہ کچھ ہو ان کے علاوہ اور بھی واقعات تھے جن کے نتائج اہم تھے مسٹر میکڈانلڈ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ان کو وائسرائے کی حیثیت سے ہندوستان جانا چاہئے۔ اسوقت خیال کیا جاتا تھا کہ گول میز کانفرنس سے کوئی نتیجہ برآمد ہوگا اور یقیناً اگر ایسی حکومت کا سابق وزیر اعظم جسنے ہندوستانی ہوم رول کو ممکن بنانے کیلئے اتنا اہم کام کیا ہو ہندوستان کا وائسرائے بنا دیا جائے تو کروڑوں ہندوستانی اسکو تہ دل سے خوش آمدید کہیں گے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ مجھ کو بالکل تعجب نہ ہوگا اگر مسٹر میکڈانلڈ آئندہ سال یا اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد ہندوستان کے وائسرائے مقرر کیے جائیں۔

ہندوستان میں کھدر کی پیداوار اور فروخت

آل انڈیا اسپنرز ایسوسی ایشن کے توسط سے گذشتہ گیارہ بارہ سال کے عرصہ میں جتنا کھدر تیار ہو اور جتنا فروخت ہوا اوسکا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد سے ہوگا:-

سنہ	تیار شدہ کھدر	فروخت شدہ کھدر
۱۹۲۶-۲۷ء	۲۸۰۶۳۷۰	۳۲۸۸۷۹۸
۱۹۲۷-۲۸ء	۴۹۱۴۳۸۴	۳۳۰۸۹۳۴
۱۹۲۸-۲۹ء	۳۱۵۵۴۸۷	۳۹۴۳۰۷۷
۱۹۲۹-۳۰ء	۵۴۹۱۶۱۰	۶۶۱۹۸۶۹
۱۹۳۰-۳۱ء	۷۲۱۵۵۰۲	۹۰۹۱۹۳۲
۱۹۳۱-۳۲ء	۴۴۶۵۰۶۰	۱۵۷۸۸۳۲۵

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی قیمت ۵ رجسٹرڈ

بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا، دست ہونا دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانیکے لئے مشہور معروف شرطیہ دگھی دوا ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ عطاروں پنساریوں دیسی انگریزی دوا فروشوں جنرل مرچنٹوں و کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ ر فی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ر درجن ۱۲ ر سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن — نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو

المشتہر - منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر - یو - پی

روسی گورنمنٹ کے تمام اداروں پر عورتوں کا قبضہ

ترقی کے ہر شعبہ میں خواتین کا حصہ

ایک سال کے اندر تمام اسی لاکھ عورتوں نے تعلیم حاصل کی

پروفیسر اے، جے پیرٹن نے ایک مضمون میں روس کی خواتین اور اُن کی ترقی پر ایک ہمہ گیر تبصرہ کیا جاتا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قیصر کے دور سلطنت میں خواتین کا کیا درجہ تھا اور اب بالشویک حکومت نے اُن کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر مبالغہ آمیز چیزوں سے قطع نظر کر لی جائے تو اتنی بات ضرور ہے اور تسلیم کرنی پڑے گی کہ موجودہ روسی خواتین نے عملی سرگرمیوں میں ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ اور زراعت، صنعت و حرفت اور عام زندگی میں میں انہوں نے پورا پورا حصہ لیا۔ بالشویک انقلاب نے عورتوں کے حقوق میں بنیادی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں قیصر کی حکومتوں میں عورتوں کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جاتا شادی کے موقع پر ہر لڑکی سے عہد لیا جاتا تھا کہ وہ خاوند سے محبت کرے اُس کی عزت کرے اور ہر کام میں اُس کی اطاعت کرے۔ عورتوں کو ہرگز حق نہ تھا کہ وہ اپنے نام سے کوئی جائداد خرید سکیں ان کو سرکاری دفاتر میں کام کرنے کا قانونی حق نہ تھا اور نہ اُن کی ذمہ داریوں کو عموماً تسلیم کیا جاتا تھا۔

لیکن انقلاب کے بعد عورتوں نے اپنے آپ کو مردوں کے دوش بدوش پایا۔ اسوقت بالشویک حکومت کے انتظامی اداروں میں ۱۵۰۰۰ عورتیں ہیں جو حکومت کی فرموں میں اہتمام و انصرام کے فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ آل یونین سنٹرل ایگزیکیٹو کمیٹی اور آل رشین سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی میں ۱۸۵ عورتیں کام کرتی ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کے ۳۰ لاکھ ممبروں میں ۵ لاکھ عورتیں ہیں۔ ۲۵ ہزار عورتیں ڈرائیور ہیں ۱۹۲۴ء میں دوکانوں اور کارخانوں میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد ۴۲۰۰۰۰ تھی۔ لیکن ۱۹۳۲ء میں ترقی کرتے کرتے یہ تعداد ۲۰۰۰۰۰۰ تک پہونچ گئی۔ صنعت و حرفت کے تمام شعبوں میں عورتیں حیرت انگیز ترقی کر رہی ہیں مشین سازی، پارچہ بافی، دوا سازی، انجنیری ڈرائیوری تجربہ گاہ صحت وغیرہ وغیرہ شعبوں میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ ترقی حاصل کر رہی ہیں۔

ٹیکنکل اسکولوں میں جنگ عظیم کے بعد عورتوں کا عنصر غالب آگیا۔ ۱۹۲۵ء میں صنعتی اسکولوں کے اندر عورتوں کی تعداد ۸۰۰۰ تھی مگر ۱۹۳۲ء میں یہ تعداد ۷۰۰۰۰ تک پہونچ گئی۔ اسیطرح ۱۹۲۵ء میں ٹیکنیکل اسکولوں میں عورتوں کی تعداد ۱۶۰۰۰ تھی جو ترقی کرتے کرتے ۱۹۳۲ء میں ۲۸۰۰۰ تک پہونچ گئی۔

کوآپریٹو سوسائیٹیوں اور کانفرنس کے نمائندوں کیلئے جو انتخاب حکومت کی طرف سے مقرر ہے وہ عورتوں کے لئے زیادہ جاذب توجہ ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۱۰۰۰۰۰ عورتوں نے اس نصاب کی تکمیل کی ہے سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۹۳۲ء میں ۸۰ لاکھ ناخواندہ عورتوں نے تعلیم حاصل کی اور لکھنے پڑھنے لگیں۔

بالشویک روس کے جدید قانون کی رو سے وہ تمام بچے جائز قرار دیدیے گئے ہیں جو دیگر ممالک میں حرامی قرار دیے جاتے ہیں۔

۱۹۲۰ء میں کوئی کھدر کا نام بھی نہ جانتا تھا۔ آج اسکا چرچا ہر جگہ ہے اسکا دعویٰ ہے کہ وہ ہندوستان کے کپڑے کی ضرورت پورا کرے آپ بھی اسکی تکمیل میں امداد دیجئے

مسلمانوں کا متحدہ پلیٹ فارم

(بقیہ صفحہ ۴)

کے صلے میں وہی انعام ملنا تو کہیں مقدر نہیں ہے جو کئی بار ملچکا ہے۔ تاریخ کا یہ حصہ مسلمانوں کو یاد ہوگا کہ ۱۸۵۷ء کے انقلاب کے زمانہ میں حکومت برطانیہ نے خلیفۃ المسلمین کی اعانت سے اور حضور نظام دکن کی مدد سے کیا فائدہ اٹھایا اور اسکا صلہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں ترکوں کو کیا ملا۔ مرحوم و مغفور سر سید احمد خاں کی قیادت میں انگریزوں کے ساتھ مسلسل وفاداری کے بعد طرابلس میں اطالوی وحشیانہ حملے کی برطانوی تائید اور مشہد مقدس پر روس کی گولہ باری اور دیگر مظالم پر برطانوی تائید بھی مسلمانوں کو یاد ہے۔ پہلے ہندوؤں کو رخ کرنے کے لئے تقسیم بنگال اور اُسکے بعد اُسکی تنسیخ کر کے مسلمانوں کو ذلیل کرنا بھی مسلمانوں کو اچھی طرح یاد ہے۔ اسوقت مشکل یہ درپیش ہے کہ ملک کی صلاح و بہبود کے ساتھ مسلمان کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں مسلمانوں کا وہ طبقہ جو حکومت رسی نہ حکومت سے صحیح اور نہ پائدار تصفیے کی جرأت کر سکتا ہے اور نہ وہ طبقہ جو کانگریس کا ہم نوا ہے ہندوؤں سے صاف بات کر کے فیصلہ کرتا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے میں کچھ

ایسے مرحوم مولانا محمد علیؒ کے ٹائپ کے آدمی پیدا کریں جو سیاسی بصیرت رکھتے ہوں اور ملک و قوم کی خدمت میں خلوص کیساتھ بیخوف ہو کر کام کریں۔ اور ایثار و قربانی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ایثار و قربانی کرنے والے مسلمان صرف وہی نہیں ہیں جو کانگریس میں ہیں بلکہ اور بھی کانگریسی مسلمان نے پچھلے موقع پر مسلم کانفرنس کے نقطہ نظر سے مسلمانوں کے مفاد کے خلاف قربانیاں کیں۔ مگر ان میں قربانیاں کرنے کی صلاحیت تو ہے۔ لہٰذا وہ مسلمانوں کے مفاد میں بھی قربانیاں کر سکتے ہیں۔ جن میں ایثار و قربانی کی صلاحیت ہی نہیں اُن کا حکومت کا پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ حکومت کو معلوم ہے کہ ان کے نیچے ہیں نہ دانت، ان تمام معلومات پر غور کر کے مسلمانوں کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اُن کو اپنی موجودہ اور آئندہ ملکی و قومی ضروریات کے اعتبار سے کیا کرنا چاہئے میں اپنی بساط کے موافق جد و جہد کر رہا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ اور حضرات بھی ان معاملات کو سنجیدگی سے غور کرنا شروع کریں۔ اور اسکا کوئی حل نکالیں۔

مہاتما گاندھی کی صحت!

بمبئی ۲۰ ستمبر مہاتما جی احمد آباد روانہ ہوگئے۔ صحت اب اچھی ہے کمزوری دور ہو رہی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ دو تین ہفتہ میں مکمل آرام سے آپ بالکل تندرست ہو جائیں گے۔

پچاس سال سے زائد عرصہ سے

دھاری Dhariwal وال

REGISTERED TRADE MARK

کے مشہور خالص اونی کپڑے بنانے والے

دہاریوال لاہور امرتسر دہلی آگرہ کراچی بمبئی بنگلور مدراس

تمام بڑے بڑے شہروں میں ایجنٹیں موجود ہیں

مندرجہ ذیل اشیاء بنائی جاتی ہیں فلالینس - ورسٹڈز سرجز - ٹویڈز - پٹو - اوورکوٹوں کے کپڑے - پٹیاں - بُننے کے دھاگے - لوئیاں اور کمبل وغیرہ

مندرجہ ذیل اشیاء بنائی جاتی ہیں سوئیٹرز - کوٹ سویٹرز - پل اوورز جرسیاں مفلر جیکٹ کن ٹوپ - جرابیں وغیرہ وغیرہ

نمونہ جات کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸۴ کو لکھئے

دی دہاری وال وولن ملز

قائم شدہ ۱۸۸۰ء

پنجاب دہاریوال پنجاب

برطانی اور افغانی معاہدات کی مفصل تاریخ

سنہ ۱۵۶۱ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۸ء تک کے واقعات پر تبصرہ

برطانوی اور افغانی معاہدات و تعلقات کی ابتدا سنہ ۱۵۶۱ء میں ہوئی جو تاحال قائم ہے۔ حکومت افغانستان کے مختلف ادوار میں برطانیہ سے جو معاہدات ہوئے وہ مستقل تاریخ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ موجودہ حالات میں افغانی و برطانی معاہدات کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ذیل کے بسیط مضمون میں ان تمام معاہدات کی تاریخ درج کی جاتی ہے امید ہے کہ ناظرین کرام بہ غور ملاحظہ فرماویں گے۔

ایرانی اور برطانوی تعلقات کی ابتدا

احمد شاہ ابدالی بانی حکومت افغانستان کے بعد اسکا بیٹا تیمور شاہ مسند نشین ہوا۔ حکومت افغانستان ہوا، تو اسی زمانے سے انگریزوں کا حکومت افغانستان کیساتھ سیاسی تعلق سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ شاہ زماں شمالی ہندوستان پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ اسوجہ سے انگریزی مدبرین کو افغانستان کی طرف سے ایک طرح کا خدشہ پیدا ہوگیا۔ اس خدشے سے محفوظ رہنے کے لئے انگریزوں نے ایرانیوں سے دوستی اور روابط پیدا کرنے کی کوشش کی۔

مورخین کا خیال ہے کہ ایرانی اور برطانی تعلقات کی ابتدا سنہ ۱۵۶۱ء سے ہوئی۔ مگر اصل تعلق ان دونوں مملکتوں کا اسی زمانہ سے سمجھا جاتا ہے جب سنہ ۱۷۹۳ء میں سر جان میلکم کی زیر سرکردگی شاہ ایران کے پاس گورنر جنرل ہند کی طرف سے سفارت کی گئی۔ "افغانی خطرے" سے ہندوستان کو محفوظ رکھنے کے لئے برطانوی اور ایرانی سفرا کے درمیان معاہدہ ہوا جسکا لب لباب یہ تھا کہ:—

(۱) افغانی تاخت و تاراج سے سرزمین ہند کو محفوظ رکھا جائے

(۲) ایران میں فرانسیسیوں کا غلبہ نہ ہونے پائے۔

(۳) ایران میں برطانوی تجارت کے لئے سہولتیں مہیا کیجائیں

فرانس اور روس کی مشہور و معروف جنگ کے بعد دونوں حکومتوں کے درمیان ایک صلحنامہ ہوا۔ اور اسکے بعد دونوں نے مصمم ارادہ کیا کہ ہندوستان پر حملہ کرکے انگریزوں کو سرزمین ہند کے باہر نکال دیں۔

چنانچہ سنہ ۱۸۰۷ء میں فرانسیسی سفارت بسرکردگی مانشرک سو ایران میں ایک عہدنامے کے لئے آئی اس معاہدہ کا ماحصل یہ تھا کہ فرانسیسی فوجی افسر ایران کی فوج کو نئی قواعد سکھائیں گے۔ اور دونوں حکومتیں اپنے مخاصمین کی مدافعت کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں گی۔

ایرانی اور فرانسیسی معاہدہ کے بعد انگریزی مدبرین نے ایک نئی چال چلی وہ یہ ایک طرف سر میلکم ہیلی کی جگہ سر ہرفرڈ کو ایرانی سفارت پر مامور کیا۔ جسنے ایرانی کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر فرانسیسیوں کا اقتدار ایرانی دربار سے ایک حد تک مٹا دیا اور از سر نو ایک دوسرا معاہدہ ایران اور انگلستان میں سنہ ۱۸۰۹ء میں ہوا۔ جسکا لب لباب وہی تھا جو پہلے معاہدہ کا تھا۔

معاہدۂ اول

اسی اثنا میں شاہ زماں کا انتقال ہوگیا اور اسکی جگہ شاہ شجاع تخت نشین ہوا۔ لارڈ منٹو گورنر جنرل نے آنریبل الفنسٹن کی سرگردگی میں ایک سفارت افغانستان اس غرض سے روانہ کی کہ افغانستان سے ایک معاہدہ مرتب کرے تاکہ روسی اور فرانسیسی خطرے سے ہندوستان محفوظ رہ سکے یہ سب سے پہلا معاہدہ ہے جو برطانوی اور افغانی مملکت کے درمیان ہوا جسکی تمہید اور شرائط حسب ذیل ہیں:—

"اس سازش کی وجہ سے جو روس اور فرانس نے ایران کیساتھ اس غرض سے کی ہے کہ افغانستان اور ہندوستان پر حملہ کرکے فتح کرلیں آنریبل الفنسٹن بطور سفیر مختار از جانب

لارڈ منٹو گورنر جنرل جو ہندوستان کے برطانوی مقبوضات کے مختار کل ہیں۔ کابل تشریف لائے ہیں کہ حفاظت افغانستان اور ہندوستان کی تدابیر کے لئے اراکین مملکت افغانستان سے گفتگو کریں اور دونوں مملکتوں کے مفاد کے لئے ایک معاہدہ کریں چنانچہ اس تمہید کے بعد حسب ذیل شرائط معاہدہ قرار پائیں

(۱) چونکہ فرانس اور روس نے سازش کی ہے کہ افغانستان اور ہندوستان کی سرزمین پر قبضہ کیا جائے اسلئے ملازمان شاہ افغانستان کا فرض ہے کہ انکو آگے نہ بڑھنے دیں اور تمام تر کوشش عمل میں لاکر فرانس اور روس کو اپنے ملک سے خارج کردیں اور ان کو ہندوستان تک نہ آنے دیں

(۲) اگر ایران نے فرانس اور روس سے متفق ہوکر سرزمین افغانستان پر حملہ کیا تو حکومت برطانیہ کا فرض ہے کہ شاہ افغانستان کی ہر طرح سے مدد کرے اسکام میں جو کچھ خرچ ہوگا اسکی متحمل حکومت برطانیہ خود ہوگی اور جب تک ایران فرانس اور روس کی سازش رہے گی یہ عہدنامہ بھی قائم رہے گا اور فریقین اسکی تعمیل کرتے رہیں گے

(۳) حکومت برطانیہ اور حکومت افغانستان میں دائمی دوستی اور مودت قائم کرنے کی سعی کی جائے گی اور حکومت افغانستان کا فرض ہوگا کہ کسی فرانسیسی شخص کو اپنے ملک میں داخل نہ ہونے دے۔

غرضکہ یہ پہلا معاہدہ دونوں حکومتوں نے منظور کرلیا شاہ افغانستان نے اپنی مہر اس عہدنامے پر ثبت کردی اور اسطرح گورنر جنرل ہند نے بھی اسکو پسند کرکے منظور کرلیا سنہ ۱۸۱۵ء تک اس معاہدہ پر عمل رہا اسکے بعد جب سنہ ۱۸۱۵ء میں واٹرلو میں انگریزوں نے نپولین کو قید کرلیا۔ اور دوسری طرف روس اور ایران کی طرف سے بھی حملہ کا خطرہ کم ہوگیا تو اب اس معاہدہ کی شرط دوم کی رو سے یہ معاہدہ ساقط ہوگیا۔

معاہدۂ دوم

زماں شاہ کے بعد اسکے بھائیوں میں تخت کابل کے لئے لڑائیاں ہوتی رہیں سنہ ۱۸۰۱ء میں شاہ شجاع تخت کابل لینے میں کامیاب ہوگیا۔ لیکن آئے دن ملک بغاوتوں اور سازشوں کا جولان گاہ بن گیا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ شاہ شجاع نہ مرد میدان تھا اور سیاست دان تھا علاوہ ازیں بڑھاپے نے اسکے قویٰ کو مضمحل کردیا تھا جسکی وجہ سے وہ حکومت کے قابل نہ رہا۔ ملت افغانیہ میں شاہ موصوف غیر ہر دلعزیز تھا۔ عام طور پر افغانی سردار اسکو نفرت کی نظر سے دیکھنے لگے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سنہ ۱۸۰۹ء میں تمام افغانستان میں ایک عالمگیر بغاوت رونما ہوئی باغیوں کے سرغنہ وزیر خاں نے شاہ شجاع کو شکست دی اب شاہ موصوف نے افغانستان چھوڑکر ہندوستان میں اول اول رنجیت سنگھ کے یہاں پناہ لی لیکن رنجیت سنگھ نے بجائے خاطر مدارات کے شاہ شجاع کے ساتھ برا سلوک کیا وہ یہ کہ شاہ موصوف کے پاس جتنے جواہرات تھے وہ سب چھین لیے اور بحالت مجبوری شاہ شجاع نے لدھیانہ میں انگریزوں کے ہاں پناہ لی اور حکومت انگریزی نے شاہ موصوف کیلئے وظیفہ مقرر کردیا

لیکن شاہ شجاع نے تخت کابل کا خیال ابھی تک ترک نہیں کیا تھا۔ چنانچہ اسنے ایک دفعہ تخت افغانستان کے لئے قسمت آزمائی کرنے کی غرض سے انگریزوں اور سکھوں نے ایک معاہدہ کیا۔

اس سے پیشتر ایک معاہدہ شاہ شجاع اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درمیان ہوا تھا جسمیں ۱۴ شرطیں تھیں یہ معاہدہ ایک طرح سے تجارتی تھا اور استحکام مودت کیلئے طے پایا تھا اب چونکہ شاہ شجاع انگریزوں کیساتھ معاہدہ کر رہا تھا اسلئے سکھوں کے ساتھ بھی اسی سلسلہ میں معاہدہ کیا چنانچہ یہ معاہدہ شاہ شجاع، انگریزوں، اور سکھوں کے درمیان ہوا جو اٹھارہ شرائط پر مشتمل ہے اسکی خاص خاص شرطیں یہ ہیں جو تینوں حکومتوں کے درمیان طے پائیں تھیں:—

(۱) تینوں حکومتوں یعنی انگریز، خالصہ، افغانوں میں سے ایک کے دوست سب کے دوست ایک کے دشمن سب کے دشمن تصور کئے جائیں گے۔

(۲) شاہ شجاع وعدہ کرتے ہیں کہ تخت افغانستان پر قابض ہونے کے بعد انگریزوں اور خالصہ کی فوج کی امداد کے عوض ۲ لاکھ روپیہ ادا کریں گے۔ انگریز، خالصہ اور شاہ شجاع کی امداد کے لئے پانچہزار فوج روانہ کریں گے

(۳) شاہ شجاع وعدہ کرتے ہیں کہ بغیر رضائے دولت خالصہ اور برطانیہ کسی اجنبی حکومت سے گفتگو نہ کرینگے

(۴) شاہ شجاع اعلان کرتے ہیں کہ وہ امیران سندھ کی مالگزاری سے حکومت انگریزی کے حق میں دست بردار ہوتے ہیں۔

غرض جب یہ معاہدہ مرتب ہوگیا تو تینوں حکومتوں نے اسے منظور کرلیا۔ اور اسی معاہدہ کی بنا پر انگریزی فوج نے براہ درۂ بولان افغانستان پر حملہ کرکے شاہ شجاع کو تخت افغانستان پر بٹھایا۔ امیر دوست محمد گرفتار ہوکر ہندوستان آیا اور اسکے بعد شجاع انگریزی تلواروں کے سایہ میں افغانستان پر حکومت کرنے لگا لیکن تابکے

معاہدۂ سوم

سنہ ۱۸۴۱ء میں افغانستان میں شاہ شجاع اور انگریزی فوجوں اور شاہ شجاع کے خلاف بہ سرکردگی اکبر خاں ایک زبردست بغاوت ہوئی۔ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ افغانوں نے انگریزی فوج کو بالکل تہس نہس کردیا۔ ایک ڈاکٹر ایسٹل تمام خفیہ طور پر بچ کر ہندوستان پہونچا جسنے انگریزی فوجوں کی تباہی کا حال سنایا۔ اسی بغاوت میں شاہ شجاع کا خاتمہ ہوگیا۔ اور تمام افغانستان محمد اکبر خاں کے ماتحت تھا ادھر ہندوستان میں لارڈ آکلینڈ کی جگہ لارڈ الینبرہ گورنر جنرل ہند مقرر ہوکر آیا۔ اور اسکی پالیسی یہ تھی کہ حکومت برطانیہ کو افغانی معاملات میں دخل نہ دینا چاہئے البتہ انگریزی فوج ایک مرتبہ جاکر اپنے محصورین کو چھڑائے شہر کابل کو تباہ کرے، اور افغانوں کے دلوں پر رعب بٹھا کر واپس آئے چنانچہ اسی مقصد کو سامنے رکھ کر برطانوی افواج سنہ ۱۸۴۲ء میں افغانستان گئیں اور کابل کو تباہ کرکے براہ درۂ خیبر واپس ہوگئیں۔

اسکے بعد امیر دوست محمد خاں کو انگریزوں نے رہا کردیا اور موصوف نے افغانستان پہونچ کر عنان حکومت سنبھالی اسکے بعد امیر دوست محمد خاں اور انگریزوں کے درمیان ایک طویل مراسلت کے بعد ایک معاہدہ ہوا جس کو ہم معاہدۂ سوم کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

یہ معاہدہ سنہ ۱۸۵۵ء میں دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے ذریعہ طے ہوا۔ انگریزی حکومت کی طرف سے جان لارنس چیف کمشنر پنجاب تھے اور حکومت افغانستان کی طرف سے سردار غلام حیدر خاں ولیعہد افغانستان معین تھے۔ اس معاہدے کے حسب ذیل شرائط قابل ذکر ہیں:—

(۱) ایسٹ انڈیا کمپنی اور امیر دوست محمد خاں والی افغانستان اور ان کے ورثا میں ہمیشہ دوستی رہے گی

(۲) ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتی ہے کہ امیر افغانستان کے مقبوضات میں دست اندازی نہیں کرے گی

(۳) امیر دوست محمد خاں وعدہ کرتے ہیں کہ وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقبوضات میں کبھی دست اندازی نہیں کریں گے کمپنی کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھیں گے۔

معاہدۂ چہارم

سنہ ۱۸۵۷ء میں ایران اور برطانیہ میں ہرات پر جنگ ہوئی اور انگریزوں نے خلیج فارس پر قبضہ کرلیا۔ اسوقت برطانیہ نے امیر دوست محمد کو اپنا دوست بنانا اور مالی مدد دینا ضروری خیال کیا اور امیر موصوف نے بذات خود سر جان لارنس چیف کمشنر پنجاب سے پشاور میں ملاقات کی اور اس ملاقات کے بعد ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۵۷ء میں دونوں حکومتوں کے درمیان ایک نیا معاہدہ ہوا۔ اس معاہدہ کی ترتیب میں امیر دوست محمد خاں نے بذات خود نمائندگی کے فرائض انجام دیے۔ اور انگریزوں کی طرف سے سر جان لارنس چیف کمشنر پنجاب اور کرنل ایچ۔ بی ایڈورڈ کمشنر قسمت پشاور نے نمائندگی کے معاہدے کی گفتگو پشاور میں ہوئی اور اسکے شرائط حسب ذیل ہیں:

(۱) چونکہ حکومت ایران نے وعدہ خلافی کرکے ہرات پر قبضہ کرلیا ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ بلخ، قندھار، اور کابل وغیرہ پر قبضہ کرلے۔ اسلئے ازراہ دوستی حکومت برطانیہ امیر افغانستان سے وعدہ کرتی ہے کہ جب تک قائم رہے گی ایک لاکھ روپیہ ماہانہ حکومت انگلشیہ امیر افغانستان کو دیتی رہے گی

(۲) امیر صاحب وعدہ کرتے ہیں کہ اٹھارہ ہزار فوج موجود رکھیں گے منجملہ اس فوج کے تیرہ ۱۳ ہزار منظم آئینی فوج ہوگی جو تیرہ ۱۳ رجمنٹ میں منقسم ہوگی۔

(۳) امیر صاحب روپیہ لینے کا انتظام خود کریں۔ اور اپنے علاقہ میں اسکے لیجانے کا انتظام بھی خود کریں۔

(۴) کچھ انگریزوں کے فوجی نمائندے دربار کابل میں مع اپنے اسٹاف کے رہیں گے جو مہم ہرات کی نگہداشت اور مشورے کا کام کرینگے۔ ان کے جان و مال کی حفاظت امیر افغانستان پر لازم ہوگی۔

(۵) امیر افغانستان کا ایک نمائندہ کلکتے میں رہیگا۔

(۶) ایک لاکھ ماہانہ کی امداد ایرانی اور برطانوی جنگ کے اختتام پر ختم ہوجائے گی۔ یا جب گورنر جنرل چاہیں بند کردیں گے۔

(۷) جب ایک ماہانہ کی امداد بند ہوجائے گی۔ اسوقت برطانوی نمائندے بھی ہندوستان واپس چلے آئیں گے۔ اگر ضرورت ہوئی تو برطانوی نمائندہ دربار کابل میں رہے گا۔

(۸) اس معاہدہ سے پیشتر جو ۵ لاکھ روپیہ امیر موصوف کو ادا کئے گئے ہیں وہ اس میں محسوب نہیں ہوں گے۔

(۹) یہ عہدنامہ سنہ ۱۸۵۵ء منعقدہ پشاور کا ناسخ نہ ہوگا بنابریں امیر افغانستان وعدہ کرتے ہیں کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے دوست اور اسکے دشمن امیر موصوف کے دشمن متصور ہوں گے۔

امیر دوست محمد خاں سے یہ معاہدہ کیونکر ہوئے اسکی وجہ یہ تھی کہ انگریز اپنی پالیسی کی تکمیل کرنا چاہتے تھے۔ جو روس کی مدافعت کے لئے تھی۔ ابتدا میں انگریزوں نے روسی خطرے کو روکنے کے لئے مودت کے عہد کئے۔ اسکے بعد افغانیوں سے اتحاد کیا۔ ان دونوں قوموں کے معاہدہ کی بنیاد یہ ہے کہ ایرانیوں سے انگریزوں کی دوستی روپیہ سے خریدی گئی تھی۔ اور افغانستان سے [illegible] روسی خطرے سے ہندوستانیوں کو بچانے کیلئے انگریزوں نے ابتدا میں ایرانیوں سے اتحاد پیدا کیا لیکن سیاسی رفتار کی تبدیلی کی وجہ سے انگریزی مدبرین نے روسی خطرے

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ، کھانسی، نزلہ، زکام، درد سینہ، بلغم کا گرنا، سردی، درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کا استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے۔ قیمت ۳۰ تولہ کی ڈبیہ ایک عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کیلئے امرت سماں ہے۔ حیض کی کمی و بیشی بیقاعدگی کو دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست و توانا بناتا ہے۔ قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عار

راج وید۔ نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ:- ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنو ایجنٹ:- نگم میڈیکل ہال۔ نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:- یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ:- جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ رگھو ناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر ۵ اروپیہ فی صدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ وہ آخر دسمبر ۱۹۳۳ء تک دوکان و مکان بموجب رو کار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں

باون سالوں کی نوجوان

تمام دنیا قبول کرچکی ہے کہ مقویات سرتاج عالم آسگند نگرہ گولیاں جسطرح شروع میں اسیطرح اب باون برس بعد موثر ہیں۔ ایکدفعہ ضرور تجربہ کریں قبض بدہضمی معدہ کی کمزوری۔ خون دہنی کی خرابی وغیرہ دور کرکے حیرت انگیز قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسیطرح طلاء واجی کرن حیرت انگیز قوت دیتا ہے بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے اعلیٰ درجہ کی مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپیہ نہایت عمدہ مضامین سے مزین صحت و تندرستی کی لعنت کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر ملاحظہ فرمادیں

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔

الہ آباد میں رام لیلا بند

الہ آباد ۲۴ ستمبر۔ آٹھ سال کے بعد ۴ روز تک یہاں رام لیلا نکالی گئی۔ لیکن پھر بند کر دی گئی رام لیلا کمیٹیوں کو پولیس کی عائد کردہ پابندیوں کے خلاف اعتراض ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے ایک وفد نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد سے ملاقات کی جنہوں نے اُن سے یہ کہدیا کہ عوام کے تحفظ کے لئے پولیس نے جو انتظامات کیے ہیں ان میں مداخلت کرنے سے وہ قاصر ہیں۔ شہر میں ہندو ہڑتال منا رہے ہیں۔

بارشوں میں پانی پت کا حال

پانی پت۔ ۲۲ ستمبر۔ پانی پت میں اس مرتبہ غیر معمولی بارشوں میں کئی سو مکانات گر گئے لیکن خوش قسمتی سے صرف دو صورتوں میں مجموعی طور سے ۵ اشخاص ہلاک ہوئے

مہاراجہ ڈمراؤں رحلت کرگئے

کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ ڈمراؤں کے راجہ مہاراجہ سر کیشاب سنگھ گذشتہ شام طویل بیماری کے باعث آج رحلت کرگئے

جاوا کے ایک مسلمان اخبار نویس لاہور میں

لاہور ۲۳ ستمبر۔ مسٹر محمد فرید جزیرہ جاوا کے ایک اخبار نویس سویرا او نوائم "کے نمائندے مصر، عراق شام، فلسطین وغیرہ ممالک کا دورہ کرکے ہندوستان تشریف لائے ہیں۔ آپ مختلف شہروں کا دورہ کریں گے۔ اور اس ملک کی اقتصادی، سیاسی، و معاشرتی، زندگی اور مشاغل کا مطالعہ کریں گے۔

ڈاکٹر اینی بیسنٹ وفات پا گئیں

مدراس ۲۰ ستمبر آج شام کو ۴ بجے ڈاکٹر اینی بیسنٹ جہان فانی سے رحلت فرماگئیں۔ ان کو کل صبح دفنایا جائے گا۔ آپ کی موت سے ہندوستان بھر میں افسوس کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کیونکہ آپ ہندوستان کی صحیح معنوں میں ہمدرد تھیں

کابل میں جدید برطانوی سفیر

شملہ ۲۳ ستمبر۔ مسٹر ایل، بیٹ میجر ہے کی بجائے جو سفیر افغانستان مقرر ہوکر کابل جارہے ہیں پولیٹکل ایجنٹ ملکان دیر سوات اور چترال مقرر ہوئے ہیں۔

پنڈت جواہرلال نہرو کا بیان

لکھنو ۱۸ ستمبر ایک ملاقات کے دوران میں پنڈت نہرو کی توجہ اُن کے بیانات پر اخبارات کی نکتہ چینیوں کیطرف مبذول کرائی گئی۔ جنمیں سب سے اہم یہ تھی کہ انہوں نے ملک کے روبرو کوئی نیا پروگرام پیش نہیں کیا ہے۔

اس پر پنڈت جی نے فرمایا کہ اگرچہ میں اپنے آپ کو بار بار دہرانا نہیں چاہتا۔ پھر بھی کہوں گا کہ میرے اور نکتہ چینوں کے نقطۂ نظر میں فرق ہے اور جب یہ صورت ہو تو طریقہ کار میں بھی اختلاف ہونا قدرتی امر ہے آپنے مزید فرمایا کہ ملک اور اُسکے ہر فرد و بشر کے پیش نظر سے پہلا سوال یہ ہے کہ آیا وہ عہد سلطنت میں تبدیلی یا اصلاحات کے لئے جدوجہد کررہا ہے جہانتک میرا تعلق ہے میں تو عہد سلطنت میں تبدیلی چاہتا ہوں۔ اور اسکے لئے جدوجہد کر رہا ہوں کہ چنانچہ میرے نزدیک لوکانگریس کا مقصد اور پروگرام یہ ہے کہ:-

مقصد:- مکمل آزادی اور مجلسی تعمیر میں عوام کے لئے مفید تبدیلی۔

طریقہ کار:- ان لوگوں کے لئے جو تحریک سول نافرمانی نہیں چاہتے یہ ہے کہ وہ انسداد چھوت چھات کے لئے اور کھدر کو فروغ دینے وغیرہ کی تحریکوں میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لیں۔ ہندوستان کا زراعتی ملک ہے، اسکی تحریکیں ایسی ہونی چاہئیں جو دیہاتیوں کو مفید ہوں۔ موسط درجے کے لوگ اور مزدوروں کی حمایت کرنا بھی اچھی تحریکیں ہوسکتی ہیں۔

نقلی دوائی خریدنے میں

صحت و دولت دونو خطرہ میں ہیں!

نقلی دوائیں خرید کر دولت تو ضائع ہوتی ہی ہے کیونکہ فائدہ نہ ہونے پر بار بار خریدیں گے۔ اور کئی دوائیاں خریدیں گے۔ اصلی چیز کے سامنے نقلی چار گنا بھی اتنا کام نہ دے گی۔ نقلی پر بھروسہ نہیں ہوتا۔ اسلئے صحت کو جن خطروں میں ڈالیں گے وہ بیشمار ہیں مصیبت کی گھڑی میں دوائی نے ذرا دھوکہ دیا تو بس جان کے لالے پڑجائیں گے۔ اور ہاتھ ہی ملتے رہ جائینگے۔ کوی وفود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما ویداڈیٹر دیش اپکارک کی بنائی ہوئی

رجسٹرڈ امرت دھارا

جو سینکڑوں امراض کے لئے رام بان ہے۔ کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ پبلک کی صحت و دولت کا نقصان نہ ہو۔ اس لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خریدا کریں ۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف آٹھ آنے۔

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھدیں مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوائیں۔ کارخانہ کی دیگر چارسو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ ہر زبان میں جس کو ضرورت ہو مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- "امرت دھارا" لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ایک مختصر افسانہ

سادہ زندگی

ریلوے سٹیشن پر ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی لیکن ہجوم اور مسافروں کی چیخ و پکار ہر طرف ایک عجیب سماں پیدا کر رہی ہے۔ یکایک تیسرے درجہ کے مسافر خانہ کے سامنے ایک شخص کے کندھے پر ایک دوسرے شخص نے آہستہ سے ہاتھ رکھ کر کہا "کال" تم کہاں؟ — کتنے دن ہو گئے ہیں ایک دوسرے کو دیکھے ہوئے!

جس شخص نے کال کو آکر مخاطب کیا تھا وہ بمبئی کا مشہور مسلمان سوداگر "احمد جی" تھا۔ جو کال کے ساتھ عرصہ تک پڑھ چکا تھا۔ اب ایک متمول اور با اثر تاجر تھا۔ اسے اپنے غریب دوست کال کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اُسنے بہت دیر تک کال سے باتیں کیں۔ کال ایک معمولی کاشتکار تھا۔ اسنے معمولی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے گاؤں میں کھیتی کرنی شروع کر دی اور ایک سادہ مگر مسرور زندگی بسر کرنے لگا۔

اسوقت احمد جی کے ساتھ اپنی بیوی بھی تھی جو ایک بہت مالدار سیٹھ کی لڑکی تھی اور جسکے روپیہ کے پر احمد جی ایک بڑا تاجر بنا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر تک اپنے بچپن اور اسکول کی زندگی کا تذکرہ کرنے کے بعد احمد جی اپنی زرق برق پوشاک اور مالدار بیوی کے ساتھ اوّل درجہ میں جا بیٹھا اور کال نے تیسرے درجہ کے ایک ڈبہ کو تلاش کیا۔ جب گاڑی چل پڑی تو احمد جی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جس شخص سے میں باتیں کر رہا تھا بہت ہی ذہین لڑکا ہے ہمارے کلاس میں بڑا طرار، ہمدرد، ہنس مکھ، اور سب کی آنکھوں کا تارا تھا۔ لیکن بہت غریب۔ بسا اوقات تو کتابوں کے لئے بھی اپنی دوستوں سے مدد لینی پڑتی تھی۔ لیکن درجہ میں اس قدر ذہین اور ہوشیار واقع ہوا تھا کہ سب کو رشک آتا تھا۔ میں کافی دولتمند اور امیر مال باپ کا لڑکا تھا۔ لیکن اپنی دماغی قابلیت کو دیکھ کر شرمندہ ہو جاتا تھا بڑے افسوس کی بات ہے کہ مجھ جیسا نیم جاہل آدمی اس آرام دہ جگہ پر ہو۔ اور کال جیسا ہونہار اور ذہین شہری تیسرے درجہ میں سفر کر رہا ہو قدرت کے بھی عجیب کرشمے ہیں۔

(۲)

آبادی سے تین میل کے فاصلہ پر کال کے کھیت تھے۔ ایک صاف ستھری دو منزلہ جھونپڑی بنا لی تھی قریب ہی مویشیوں کے رہنے کا باڑہ تھا۔ گھر میں آرام اور کاروبار کی سب چیزیں قرینے سے سجی رہتی تھیں۔ کال کی بیوی دو بچوں کی ماں اور بڑی سادگی پسند اور خاموش لڑکی تھی۔ دن بھر اپنے خاوند کی خدمت کرتی یا کھیتی کے کام میں ہاتھ بٹانا اسکا فرض تھا۔

کال پرانی طرز کا کاشتکار نہیں تھا بلکہ وہ نئے طریقوں سے زراعت کرتا تھا۔ اسی لئے اسنے اپنی آمدنی میں بڑا اضافہ کر لیا تھا۔ گاؤں کے اور لوگوں کی نسبت وہ حساب کتاب، عقل و تمیز، معاملات زندگی اور دولت میں ممتاز تھا اسلئے لوگ اُس سے مشورہ لینے کے لئے آتے تھے۔ اپنی مصیبتوں میں اس سے مدد لیتے تھے اور دیگر کاموں کے لئے اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ کال بیرونی دنیا سے بےخبر نہیں تھا۔ ہفتہ میں دو مرتبہ وہ پندرہ میل پیدل چلکر قریب کے ڈاکخانہ سے اپنے نام کا اخبار اور دیگر خطوط لے آتا تھا۔ اُسکی بیوی پڑھی لکھی تھی۔ اور اخبار کو بڑے شوق سے پڑھتی تھی

غرض کال کی زندگی سادہ اور مسرور مطمئن زندگی کا نہایت دلکش نمونہ تھی۔

(۳)

ایک دن کال اپنے گھر میں بیٹھا ہوا بچے سے کھیل رہا تھا کہ یکایک دروازے پر دستک ہوئی اُسنے اُٹھ کر کنڈی کھولی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُسکا دوست احمد جی سیٹھ کھڑا ہے کال نے اُسے تپاک سے اندر بلا کر صاف ستھرے فرش پر بٹھایا۔ اور سب حال پوچھا ٹھنڈے دودھ کی لسی بنا کر پلائی۔ اور دیہات میں جو جو چیزیں میسر آسکتی تھیں تواضع میں پیش کیں معلوم ہوا کہ احمد جی قریب کے ایک ضلع میں اپنی ایک ایجنسی کے حسابات دیکھنے آیا تھا۔ دل میں آئی کہ چلو اپنے ایک دوست ہی کے پاس چلیں۔ چنانچہ وہ آگیا لیکن کال تک پہنچنے کے لئے چونکہ کوئی پکی سڑک نہ تھی اسلئے اسے بیل گاڑی میں سفر کرنا پڑا۔ آجتک اس نے بیل گاڑی میں سفر نہ کیا تھا اسلئے یہ سفر بہت تکلیف دہ ثابت ہوا۔ مگر اُسنے دیہاتی زندگی، قدرتی مناظر، اور دہقانوں کی سادہ زندگی سے حظ اٹھانے کا تہیہ کر لیا تھا اور یہ سب صعوبت اسی لئے اٹھائی تھی۔

کال سے کہنے لگا کہ بھائی تم اسقدر غریب اور سادہ زندگی میں، کیونکر مسرور ہو میری سمجھ میں نہیں آتا نہ بہار، تفریح کا سامان ہے نہ بائیسکوپ نہ تھیٹر نہ کلب نہ سڑکیں نہ جہاز نہ ٹیلیفون نہ برقی روشنی!"

کال نے ہنس کر جواب دیا کہ سیٹھ جی بات یہ ہے کہ میں ہمیشہ سے سادہ زندگی کا عادی ہوں اور اب بھی کوئی نئی بات محسوس نہیں کرتا۔ میری مسرور و مطمئن زندگی کا راز یہ ہے کہ سادہ زندگی بسر کرتا ہوں میری غذا آپ لوگوں کی غذا کی طرح مرغن، مصالحہ دار اور لذت بخش نہیں ہوتی۔ بلکہ قدرتی نباتات یعنی ترکاری لو میٹھے پھلوں، تازہ طاقتور دودھ، مکھن، دہی، انڈے اور کبھی کبھی عمدہ گوشت پر مشتمل ہوتی ہے، میرا لباس قیمتی تو نہیں ہوتا فوق البھڑک تو نہیں ہوتا لیکن آرام دہ اور کارآمد ضرور ہوتا ہے میرے بیوی بچے مجھ سے خوش ہیں اور میری مدد کرتے ہیں۔ تمام دنیا میں الگ بھی رہتا ہوں اور اُس سے باخبر بھی ہوں۔ یہاں کے گاؤں والے مجھے اپنا سب سے بڑا دوست سمجھتے ہیں ہر کام میں مدد اور مشورہ لیتے ہیں اور میں اپنی بساط اور سمجھ کے مطابق اُن کی مدد کرتا ہوں غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد سے بڑھ کر کوئی خدمت نہیں ہے اور یہ خدمت ہی میری زندگی کو سرسبز اور شاداب بنانے کی چیز ہے۔

احمد جی نے کہا بیشک آپ کی زندگی کے وجوہ بالکل درست ہیں مجھے اپنی زندگی پر رشک آتا ہے لیکن میں دولت کی سنہری زنجیروں میں اسطرح پھنس گیا ہوں کہ سادہ زندگی طرف رجوع بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن پھر بھی حتی الامکان غریبوں کی مدد کرتا رہتا ہوں

ابھی یہ دونوں دوست باتیں کر ہی رہے تھے کہ یکایک کسی شخص نے دروازے کے باہر سے کال کو آواز دی۔

(۴)

معلوم ہوا کہ کوئی شخص بیمار ہے اور گاؤں سے چند آدمی کال کو لینے آئے ہیں۔ کال نے سیٹھ جی سے کہا کہ اگر آپ گاؤں کے لوگوں کی اصل زندگی کا معائنہ کرنا چاہتے ہیں تو آؤ میرے ساتھ چلو میں تمھیں دکھا دوں۔ چنانچہ یہ دونوں دوست باہر نکلے قریب ہی ایک کھیت تھا جس کے سرے پر ایک جھونپڑی بنی ہوئی تھی اور یہاں تیس ۳۰ چالیس ۴۰ دیہاتی مرد و عورتوں کا مجمع تھا۔ جو رو رہا تھا اور غل مچا رہا تھا۔ کال کے پہونچتے ہی سب لوگوں نے کہا کہ بس اب بیمار کی جان بچ جائے گی یہ کچھ ایسا جادوگر ہے کہ ہاتھ لگاتے ہی اچھا کر دیتا ہے۔ معلوم ہو کہ ایک دیہاتی کو سخت بخار چڑھ آیا ہے اور وہ بیہوش ہے۔ کال کے پاس جھونپڑی میں ہر قسم کی دوائیں رہتی تھیں چنانچہ اُسنے دوائیں لا کر مریض کے حلق میں ڈالیں چند منٹ بعد اُسنے آنکھیں کھول دیں لوگ خوشی سے اچھل پڑے اور کال کو دعائیں دینے لگے۔

دونوں دوست واپس آگئے سیٹھ جی نے کہا کہ یار تم تو یہاں بجتے ہو کیا کرامت ہے کال — "خدمت خلق سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہو سکتی ہے"؟

(۵)

سیٹھ احمد جی نے اپنی بیوی کے کہنے سے امریکہ میں روئی کا کاروبار شروع کیا۔ لیکن اتفاق کی بات ڈالر کی قیمت گر جانے کے باعث اُسکے کاروبار میں گھاٹا آگیا اور اسے بہت زبردست نقصان ہوا اسکے بعد ایک دو اور نقصانات اسی قسم کے ہوئے جسکے باعث سیٹھ احمد جی کا دیوالہ نکل گیا۔ اب یہ دونوں میاں بیوی غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوئے۔ جنھوں نے تمام عمر ناز و نعم اور آسائش و عیش سے گذاری ہو انھیں سادہ زندگی بسر کرنے کا کب حظ حاصل ہو سکتا ہے۔ اب انہوں نے دیکھا کہ سادہ زندگی اگر دولتمندی کے زمانہ میں بھی گذاری جائے تو ہزار خوشحالیاں اسپر قربان ہیں۔ اب انہوں نے یہ سوچا کہ ہم بھی کال کے پاس چلکر رہیں۔ اور دیہات کی آزاد و سادہ زندگی کے لطف اُٹھائیں۔ اس خیال سے وہ مادر وطن گاؤں کا قصد کر کے نکلے۔

(۶)

کال کی بیوی کال خود اور اُسکے مزدور کھیت پر بیٹھے ہوئے کام کر رہے ہیں کہ یکایک ایک شخص نے آکر کہا کہ یہاں سے چند گز کے فاصلہ پر ایک جگہ مزدور کھدائی کر رہے تھے کہ ایک بہت بڑا پختہ حوض نکلا ہے جسمیں بہت سے سونے کے سکے بھرے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ قدرتی طور پر کال کو ایک دفینہ دریافت ہونے کی اطلاع سے بڑی خوشی ہوئی اور وہ دریافت حال کے لئے وہاں پہونچا۔ جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ قدیم زمانہ کے حوض کے اور ایک باغ کے نشانات برآمد ہوئے ہیں۔ کال نے یہ سب دولت نکال لی بہت کچھ حصہ مزدوروں پر تقسیم کر دیا اور باقی روپیہ کو صندوقوں میں بھر

ایک دن وہ بیٹھا ہوا حقہ پی رہا تھا کہ اُسکی بہلی کے پاس بہلی آکر ٹھہری۔ کال نے جاکر دیکھا تو احمد جی سیٹھ اور اُسکی بیوی ہیں۔ دونوں کو نہایت تپاک سے لاکر بٹھایا جب اُن کی زبوں حالت کا علم ہوا تو بہت افسوس کیا۔ اور پوچھا کہ تمھیں اپنا کاروبار دوبارہ شروع کرنے کیلئے کتنے روپیہ کی ضرورت ہوگی احمد نے کہا کہ اگر تین لاکھ روپیہ ہوں تو کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے۔ کال نے ۳ لاکھ روپیہ اُسکو دیدیے احمد اور اُسکی بیوی قناعت اور سادہ زندگی کی

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD

Regd.

کف کف

(کف، کھانسی اور سردی کی بیخطا دوا)

روگ کا گھر کھانسی ہی ہے اسے کبھی بھی بڑھنے نہ دینا چاہیے۔ تدارک آسان ہے چاہے کیسی بھی کف اور کھانسی کی بیماری کیوں نہ ہو اُسے یہ دوا فوراً آرام کرتی ہے۔ پیتے ہی سردی کو پچا کر کھانسی کو دباتی اور سستی و حرارت لو دور کرتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ چھ آنے ۱۶؍
ڈاک محصول دس آنے ۱۰؍
چھوٹی شیشی بارہ آنے ۱۲؍
ڈاک محصول سات آنے ۷؍

Regd.

رنگ رنگ

ایک بار لگاتے ہی کھجلی رفع ہو کر سوزش جاتی رہتی ہے۔ نیا۔ خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبی چار آنہ ۴؍
ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے ۷؍
نمونہ دو آنے ۲؍ جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

نوٹ۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے   زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہارشنبہ ۴ر اکتوبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲- جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۵

ہندوستانی عورت سے خطاب

از جناب محمد سعید احسن دور ہاشمی کانپوری

ہند کی اے صنفِ نازک عمر ہو تیری دراز   تیری ہستی ہے زمانے میں سراپا سوز و ساز
اے کہ تیرے سینے میں فطرت کی ہے دنیائے راز   خندہ زن ہے تیری پستی پر زمانے کا فراز

آدمی کے واسطے قفلِ درِ جنت ہے تو!
ہیں ملک محروم جس نعمت سے وہ نعمت ہے تو

میں نے مانا مرد عزم و رزم کا مختار ہے   لیکن آخر اس حقیقت سے کسے انکار ہے
تجھ میں بھی اک جوش ہے اک جذبۂ ایثار ہے   تو زمانے میں برابر کی شریک کار ہے

کارنامے تیرے اب تک زینتِ تاریخ ہیں
تیرے افسانے نشانِ عظمتِ تاریخ ہیں

چاند بی بی، تارا بائی، رضیہ و نور جہاں   جنکے افسانوں سے ہے ہندوستاں "ہندوستاں"
جن کی عظمت جن کی ہمت سے ہے واقف کل جہاں   یہ تری بہنیں تھیں سب اے قیدئ صحنِ مکاں

فکرِ راحت ہے تجھے پروائے عظمت کیوں نہیں
تجھ میں سیتا کی طرح وہ عزم و ہمت کیوں نہیں

تیرے چہرے پر نقابِ روئے فطرت چاہیئے   حسنِ صورت سے زیادہ حسنِ سیرت چاہیئے
عزت و پاکیزگی و شانِ عصمت چاہیئے   تجھ کو پردے کی حقیقی معنویت چاہیئے

تیری عزت تیری عصمت جوش میں جب آ گئی
دیکھنے والی نظر یکبارگی جھک جائیگی

پردہ نامحرم سے تو عورت کو کرنا چاہیئے   لیکن اپنے گھر میں گھٹ گھٹ کر نہ مرنا چاہیئے
شانہ و آئینہ سے تجھ کو سنورنا چاہیئے   زلف کو شانوں پہ اب تیرے بکھرنا چاہیئے

پل رہے ہیں قوم کے بچے تری آغوش میں
رازِ مستقبل ہے تیرے سینۂ خاموش میں

یہ تو مانا جانتی ہے شیوۂ تسلیم تو!!   یہ تو مانا ہے ہمارا حاصلِ تقسیم تو
یہ تو مانا ہے ازل سے واجب التعظیم تو!   بھول بیٹھی ہے مگر افسانۂ تعلیم تو

جہل نے تیرے ترے بچوں کو جاہل کر دیا
ان گلِ تازہ کو مرجھانے پہ مائل کر دیا

بچوں پر ہوتا ہے پہلے اپنی ماؤں کا اثر   وہ اگر ہوتی ہیں دریا یہ بھی بنتے ہیں گہر
مائیں جن بچوں کی ہیں علم و عمل سے بہرہ ور   گامزن ہوتے ہیں وہ بھی جادۂ تعلیم پر

یہ تو ہیں تازہ مسافر جست بھرتے جائینگے
راستہ جو سامنے ہوگا گزرتے جائیں گے

یورپ و امریکہ میں بھی ہیں تری بہنیں مگر   جیسی تو ہے وہ نہیں تیری طرح بے بال و پر
تو سراپا جہل وہ علم و عمل سے بہرہ ور   اُن کو آزادی میسر، اور تو مجبور تر

یہ نہیں مقصد کہ اُن کو رہبرِ کامل بنا
اُن کے اچھے عمل کو جادۂ منزل بنا

اُٹھ خدا کے واسطے ہشیار ہو اے محوِ خواب   تو ہی بن سکتی ہے بدبختی کا ہم سب کی جواب
ہم سے ناکاموں کو کر سکتی ہے تو ہی کامیاب   تو نے جب چاہا کیا دنیا میں پیدا انقلاب

تو ازل ہی سے کلیدِ قفلِ بابِ قوم ہے
تیری اک ہلکی سی جنبش انقلابِ قوم ہے

اُٹھ خدا کے واسطے اب آشنائے علم بن   اپنے بچوں کے لئے اک رہنمائے علم بن
ابتدا کیا چیز ہے تو انتہائے علم بن   لطف تو جب ہے کہ سرتاپا ادائے علم بن

علم کی جس روز تیرے انتہا ہو جائے گی
ہند کی دنیا غلامی سے رہا ہو جائے گی

روس اور جاپان میں جنگ کی تیاریاں

مشرق بعید میں روس کی جارحانہ فوجی سرگرمیاں

جاپان کے محکمہ جنگ نے افواج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا

ٹوکیو ۲۹ر ستمبر جاپان کے جنگی دفتر نے جاپان اور منچوکو کے خلاف سویٹ روس کے اقدامات کو روکنے کیلئے نقل و حرکت شروع کردی ہے جاپانی محکمہ جنگ کا بیان ہے کہ مشرق بعید میں روس کی جارحانہ فوجی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں جن سے جنگ اور تصادم کا اندیشہ پیدا ہوگیا۔ سوویٹ روس کے حملہ سے بچنے کے لئے جاپانی محکمۂ جنگ نے فوج اور توپ خانہ تیار رہنے کا حکم دیدیا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اگر روس اور جاپان کی یہ غیر متوقع جنگ چھڑ گئی تو اسکا اثر ان ہی دو حکومتوں تک محدود نہیں رہیگا بلکہ اس کے شرارے یورپ کی سرحدوں تک پہونچیں گے اور جنگ کی آگ کو مشتعل کریں گے

جاپان کو روس کے خلاف مدت سے شکایت ہے کہ وہ مشرق بعید میں جارحانہ اقدام کر رہا ہے۔ جسکو روکنے کے لئے جاپان بھی اپنے کیل کانٹے سے تیار ہوگیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے　زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۸	کانپور چہارشنبہ ۴ر اکتوبر ۱۹۳۳ء	نمبر ۳۵

دنیا میں ہولناک جنگ کی تیاریاں

اسوقت دنیا کی اقتصادی حالت اور واقعات کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی مختلف حکومتیں ایک دوسری ہولناک جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور زمانہ حال کی رفتار ترقی بتارہی ہے کہ ہونے والی جنگ دنیا کی تمام گذشتہ جنگوں سے زیادہ مہیب اور خوفناک ہوگی ۱۹۱۴ء کی جنگ بلقان سے شروع ہوئی تھی اور تقریبًا تمام یورپ اور امریکہ کو اس جنگ میں شریک ہونا پڑا تھا جسنے ۱۹۱۴ء سے لیکر ۱۹۱۸ء تک عالم انسانیت کو خون کا غسل دیا تھا۔ بلقان کی موجودہ سیاسی پیچیدگیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بلقان کے اندر پھر اسی قسم کی رقابتیں شروع ہوگئی ہیں اور بہت ممکن ہے کہ اٹلی و جرمنی و دیگر دول یورپ کی رقابتوں کی بدولت جنگ کی ابتدا پھر بلقان ہی سے شروع ہو۔

اٹلی کا زاویہ نگاہ اسوقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشرق سے مغرب تک روسی سلطنت کا دور دورہ ہوجائے اور اٹلی کے ان خیالات کی بدولت فرانس نہایت پریشان اور جو آسے اور ان دونوں کی کشمکش کا آخری سرا آپ کو بلقان میں ذرا غور کرنے کے بعد نظر آسکتا ہے۔

جرمنی کی ہٹلری تحریک کا مقصد واحد صرف یہ سمجھنا کہ جرمن قوم صرف صلحنامہ ورسیلز کی دھجیاں اڑانا چاہتی ہے یا اس تحریک کا مقصد صرف یہ سمجھنا کہ جرمنی کے اندر جمہوریت کے بجائے دوبارہ شہنشاہیت قایم کردی جائے صحیح نہیں ہے بلکہ جرمن قوم کی غرض و غایت یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک دفعہ پھر جرمن قوم کی فطری صلاحیتوں کا نمونہ اُسی شان و شوکت سے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے جیسا کہ پنولین اعظم کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے مگر جرمنی قوم کے ان مقاصد کی راہ میں ایک طرف تو فرانس حائل ہے اور دوسری طرف پولینڈ بہرحال اسوقت یورپ کے اندر یہ دو تحریکیں یعنی اٹلی کی فاسسٹ تحریک اور جرمنی کی ہٹلر تحریک صرف صلحنامہ ورسیلز کی دھجیاں اڑانے کی کوشش کررہی ہیں بلکہ سارے یورپ میں کوہ آتش فشاں کا مواد تیار کرنے کا سامان مہیا کررہی ہیں۔

یورپ سے قطع نظر کرکے اگر آپ مشرق کی طرف توجہ کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی دنیا میں بھی کوئی زبردست طوفان آنے والا ہے۔ جاپان و چین کا تصادم کوئی پوشیدہ بات نہیں علاوہ اسکے عرب، عراق، شام، ایران، افغانستان اور ہندوستان کے حالات اسقابل نہیں کہ اُنکو نظر انداز کردیا جائے جاپان چین امریکہ اور اسٹریلیا کی رقابت بھی کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے۔ جاپان اپنے اولالعزمانہ ارادوں کی بدولت برابر اسی خیال میں منہمک ہے کہ کسی نہ طرح منچوریہ، جزائر پاسفک اور اسٹریلیا کی سرزمین پر قبضہ جمایا جائے۔ اور بظاہر اسکی وجہ یہ بتائی جاسکتی ہے کہ چونکہ جاپان کی آبادی بہت زیادہ بڑھ رہی اور وہ جزائر جاپان میں سما نہیں سکتی لہذا جاپان منچوریہ کو آبادی کے لئے زیادہ موزوں، سہل الحصول سمجھتا تھا چنانچہ منچوریا کو اُسنے حاصل کرلیا۔ مگر اب اُسکے نزدیک منچوریا کی سرزمین جاپانی نوآبادیوں کیلئے موزوں نہیں ہے۔ لہٰذا اب جاپان کی نظر آسٹریلیا اور پاسفک کے جزیروں پر پڑرہی ہے مگر چونکہ آسٹریلیا پر برطانوی اقتدار کی وجہ سے نظر ڈالنا آسان کام نہیں ہے اسلئے وہ سب سے پہلے پاسفک کے جزیروں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہے اور اس فکر میں مستغرق ہے کہ کسطرح ان جزیروں پر قبضہ جمایا جائے اور اگر ان جزیروں پر قبضہ جمالیا تو ممکن ہے کہ جاپان امریکہ کے بعض علاقوں پر قبضہ جمانیکی کوشش شروع کرے۔ جاپان کے ان ہی ارادوں اور منصوبوں کی وجہ سے امریکہ کے سیاسی حلقوں میں وقتاً فوقتاً کھلبلی مچی رہی ہے چنانچہ حال میں مسٹر ولبو ہرسٹ نے جاپان کے اسی قسم کے ارادوں کے متعلق مضامین لکھے ہیں۔ اور موصوف کا خیال ہے کہ جاپان امریکہ کے علاقوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے لہٰذا امریکہ کو جاپان سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے

بہرحال ان خیالات اور منصوبوں میں کچھ جان ہو یا نہو مگر یہ ضرور ہے کہ جاپان کی روزافزوں ترقی ہے ع ص

---

۵ لاکھ کا گرانقدر عطیہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب صدر اور مسٹر بھٹا اچاریہ پرنسپل سناتن دھرم کالج نے کالج کی ضروریات کیلئے پانچ لاکھ روپیہ اپیل کی تھی چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ لالہ ہر دت نے ایک لاکھ روپیہ کا شاندار عطیہ کالج کو مرحمت فرمایا ہے۔

آنریبل مسٹر جسٹس ینگ خبر ہے کہ آنریبل مسٹر جسٹس ینگ بوائز اسکاوٹس کی تنظیم کیلئے کانپور تشریف لانیوالے ہیں

حکام مولوی محمد اویس قرنی صاحب جج خفیفہ کا عارضی طور پر ایک ماہ کیلئے فتحپور کو تبادلہ ہوا ہے۔ چنانچہ آپ ۲ر اکتوبر کو بذریعہ موٹر فتحپور تشریف لے گئے۔

مسٹر گھوش اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج ہو کہ کانپور میں بلوہ کے مقدمات کررہے تھے رخصت پر تشریف لیگئے ہیں اور آپ کی عدالت توڑ دیگئی ہے۔ اور عدالت اڈیشنل منصفی بھی توڑ دی

یکہ و تانگہ یونین یکہ و تانگہ یونین نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی ہے جسمیں دکھایا گیا ہے کہ میونسپل بورڈ کی موٹر بس اسکیم سے ۲۵ ہزار آدمی بیکاری کا شکار ہوجائیں گے۔ لہٰذا موٹر بس کی اسکیم کو رد کیا جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو یکہ و تانگہ یونین والے مجبور ہوکر ہڑتال کردینگے

مسٹر شاستری ۲ر اکتوبر کو پنڈت ہری ہرناتھ شاستری پریسیڈنٹ ٹریڈ یونین صوبہ متحدہ فیض آباد جیل سے رہا ہو کر آگئے اور آپکا استقبال کیا گیا۔

کھدر کی فروخت ۲ر اکتوبر سے شہر کے بعض کارکنان کانگریس کھدر کی فروخت کی توسیع میں کوشاں ہیں

ہوائی جہاز کے ذریعہ خطوط ہوائی جہاز کے ذریعہ بعض مغربی ممالک کو جو حضرات خطوط روانہ کرنا چاہتے ہوں انکو چاہئے کہ وہ بڑے ڈاکخانہ میں منگل کے دن ۹ بجے دن۔ ✻

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ کی تخفیفی کمیٹی ناظرین کو یاد ہوگا کہ میونسپل بورڈ نے ایک ریٹرنچمنٹ کمیٹی (تخفیفی کمیٹی) اس غرض سے بنائی تھی کہ وہ بورڈ کے ہر پہلو پر غور کرکے جگہوں یا تنخواہوں کی تخفیف کے متعلق اپنی رائے بورڈ کے سامنے پیش کرے چنانچہ اب معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی نے اپنا کام قریب قریب ختم کردیا ہے۔ اور کمیٹی کی رائے میں ملازمان بورڈ کی تنخواہ کے لئے مندرجہ ذیل گریڈ قائم ہونا چاہیئے:-

ایگزیکیٹو افسر کی تنخواہ ۸سو روپیہ سے ۱۲سو روپیہ تک
انجنیر 〃 〃 ۷۵۰ 〃 ۱۰۰۱ روپیہ تک

ایگزیکیٹو افسر کو ۱۸سو روپیہ اور انجنیر کو ۱۳سو روپیہ اس وقت تنخواہ ملتی ہے۔

کمیٹی نے آفس سپرنٹنڈنٹ نزول سپرنٹنڈنٹ ٹیکس سپرنٹنڈنٹ، ڈائرکٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ، اسسٹنٹ فائر بریگیڈ کے عہدوں کو توڑنیکی سفارش کی ہے اور ان جگہوں کے بجائے ایک سکریٹری اور ایک الیکٹریکل انجنیر جنکی تنخواہیں دوسو روپیہ سے تین سو روپیہ تک ہوں رکھنے کی سفارش کی ہے۔

کمیٹی کی رائے میں کلرکوں کیلئے مندرجہ ذیل پانچ گریڈ ہونا چاہئے:-

سلکشن گریڈ کی تنخواہ	۱۰۰ روپیہ	سے	۱۲۰ روپیہ	تک
فرسٹ گریڈ	〃 ۷۰	〃	۱۰۰	〃
سکنڈ گریڈ	〃 ۵۰	〃	۷۰	〃
تھرڈ گریڈ	〃 ۳۰	〃	۵۰	〃
ورناکلر	〃 ۲۰	〃	۳۰	〃

غالبًا کمیٹی کی رپورٹ امروز و فردا میں تیار ہوجائیگی اور آیندہ بورڈ میں پیش ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ اگر مندرجہ بالا اسکیم پر عملدرآمد ہوا تو تقریبًا سوا لاکھ روپیہ سالانہ کی بچت ہوجائیگی

ملازمان بورڈ ملازمان میونسپل بورڈ نے تنخواہوں کی تخفیف کی خبر کو سنکر ۳ر اکتوبر کو ایک جلسہ کیا جسمیں ریٹرنچمنٹ کمیٹی کی تجویز کے خلاف بطور احتجاج تجویز پاس کی ہے۔

انجمن نسواں ۲ر اکتوبر ۵ بجے شام کو بالکا ودیالیہ ہال میں ومن ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک جلسہ مس ایچ، لے، رام بی، اے، ایل، ٹی، انسپکٹر آف گرلس اسکول کی صدارت میں ہوا۔ جسمیں لڑکیوں کی ماؤں اور استانیوں نے خاص طور پر شرکت کی، پروفیسر کلکارنی ایم اے، ایل، ایل، بی، وکٹوریہ کالج گوالیار جنھوں نے یورپ، امریکہ اور جاپان جاکر بچوں کی تعلیم وغیرہ کے مسائل پر خاص طور سے غور کیا ہے لکچر دیا، اور بذریعہ میجک لالٹین چند تصاویر بھی دکھائیں۔

پبلک لکچر ۲ر اکتوبر ۶½ بجے شام کو سناتن دھرم اسکول ہال میں رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ ایم ایل سی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں رائے بہادر پانڈے بیجناتھ بی، اے، بی، ایل، ایف، ٹی، ایس نے ہندوازم پر تقریر کی۔

۳ر اکتوبر ۶½ بجے شام کو گورنرائن کھتری ہائی اسکول ہال میں رائے بہادر بابو اودھ بہاری لال ایم، ایل، سی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں بابو بھوانی پرشاد ایم اے، ایف، ٹی، ایس نے "سچائی کی تحقیقات" پر ایک زبردست تقریر کی۔

۴ر اکتوبر ۶½ بجے شام کو گورنرائن کھتری ہائی اسکول ہال میں مسٹر اے ہون بارایٹ لا ایم، ایل اے کی صدارت میں رائے بہادر پانڈے بیجناتھ بی، اے، بی، ایل ٹی، ایف، ٹی، ایس نے "انسان موت کیلئے کیا کرتا ہے" کے عنوان پر ایک عالمانہ تقریر کی۔

ترک منشیات پر عہد سوامی بادوانند نے اچھوتوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انکو ترک منشیات تعلیم اور صفائی کی نصیحت کی اور ہریجنوں نے اس تقریر سے متاثر ہوکر اپنی ایک پنچایت کرکے اسبات کا عہد کیا ہے کہ وہ آیندہ سے شراب تاڑی بالکل نہ استعمال کریں گے اور جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا اسکو ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دیجاویگی

پوسٹل یونین ناظرین کو یاد ہوگا کہ مسلمان ملازمان ڈاکخانہ نے پوسٹل یونین سے ناراض ہوکر ایک مسلم پوسٹل یونین قائم کی تھی اور انھوں نے پوسٹل یونین سے اپنا تعلق نہیں رکھا تھا۔ مگر اب کہا جاتا ہے کہ پوسٹل یونین کی طرف سے مسلمان ملازموں کو ایک جلسہ میں شرکت کی دعوت دیگئی اور جب انہوں نے شریک ہوکر بعض مسائل پر بولنا چاہا تو اُن کو بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ لہٰذا مسلمان بطور احتجاج پھر جلسہ سے اٹھ کر چلے آئے اور اپنا جلسہ کرکے بعض تجاویز منظور کیں۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں ڈاکٹر شفاعت احمد خاں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں شہادت دینے کیلئے بذریعہ ہوائی جہاز جاتے ہوئے ۳ر اکتوبر کو کانپور سے گذرے ہوائی مستقر پر مرچنٹس چیمبر کے ممبروں نے آپکا استقبال کیا اور ہار وغیرہ پہنائے اور آپ سے استدعا کی کہ چیمبر کی طرف سے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں اپنی رائے دیں۔ سردار اندر سنگھ نے کہا کہ سکھوں کے متعلق بھی وہ سلیکٹ کمیٹی میں کچھ کہیں۔

جلوس ۲ر اکتوبر کو مہا ودیالیہ کا جلوس شہر کے مختلف راستوں سے گذرا جسمیں اچھوت اقوام کے عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ اچھوت بچوں اور عورتوں کو مندر کی زیارت کرائی گئی اور کچھ چندہ بھی جمع کیا گیا۔

۲ر اکتوبر کو کٹر ہندوؤں کا جلوس زرد جھنڈے لیکر نکلا اور شہر کے مختلف بڑے راستوں سے گذرا۔ جلوس میں اچھوتوں کے بائیکاٹ کا نعرہ لگایا جارہا تھا۔

تیراکی کا میلہ کانپور تیراکی کلب کی طرف سے ۱۴ر، ۱۵ر اکتوبر کو صوبہ کی تیراکی کا مقابلہ ہونے والا ہے امید کی جاتی ہے کہ صوبہ کے بہترین تیراک اسمیں شامل ہوں گے

کرپان کا قضیہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ مسٹر کرتار سنگھ سکھ کو بابو نرائن سنگھ اسسٹنٹ جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے دو کرپانیں رکھنے کے جرم میں سزا دی گئی تھی جسکی اپیل مسٹر آرڈا ڈسٹرکٹ و سشن جج کی عدالت میں پیش ہوئی۔ عدالت اپیل نے ملزم کے جواب کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے ہائی کورٹ سے سفارش کی ہے کہ ملزم کی سزا کو منسوخ کردیا جائے۔

فضا کانفرنس کہا جاتا ہے کہ آل انڈیا فضا کانفرنس کا اجلاس ۲۱ر و ۲۲ر اکتوبر کو کانپور میں منعقد ہونیوالا ہے

دیش کانفرنس آل انڈیا دیش کانفرنس کا دوسرا اجلاس ۲۷ تا ۲۹ر اکتوبر کو کانپور میں منعقد ہونے والا ہے

ینگ مسلم ایسوسی ایشن ۲۸ر ستمبر کو ینگ مسلم ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی منعقد ہوا جسمیں یہ طے کیا گیا کہ مسلمانوں میں تجارت کا شوق و سودیشی اشیا کی ترویج کے لئے رجبی شریف کے موقع پر ایک نمائش کا انتظام کیا جائے جسکا نام محمد علی نمائش رکھا جائے۔ ص

برطانوی اور افغانی معاہدات کی مفصل تاریخ

۱۸۶۱ء سے لیکر ۱۹۱۸ء کے واقعات پر تبصرہ!

(گزشتہ سے پیوستہ)

معاہدہ پنجم

امیر دوست محمد خاں نے ۱۸۶۳ء میں انتقال کیا اور اور شیر علی خاں کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ امیر دوست محمد خاں کے بیٹوں میں تخت کابل کیلئے سخت لڑائیاں پیش آئیں اور اور افغانستان کے مختلف حصوں پر دوست محمد خاں کے مختلف بیٹے قابض ہو گئے۔ مگر انگریز افغانستان کی امارت کا حقیقی وارث امیر شیر علیخاں کو سمجھتے تھے۔ اسکے بعد بھی افغانستان میں تخت کابل کے لئے لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اسی اثنا میں امیر شیر علی خاں کا انتقال ہوگیا۔ اور بالآخر شیر علیخاں کا بیٹا کامیاب ہوا اور اُسکے بعد انگریزوں اور یعقوب خاں کے درمیان بمقام گندمک معاہدہ ہوا جس کے شرائط حسب ذیل ہیں

(۱) فریقین اس معاہدہ کی رو سے صلح و آشتی پر قائم رہیں گے

(۲) امیر یعقوب خاں وعدہ کرتے ہیں کہ اجنبی حکومتوں سے معاملات کرنے میں انگلستان سے مشورہ کریں گے اور افغانستان پر اگر کوئی حملہ ہوا تو انگریز افغانستان کی مدد کریں گے۔

(۳) برطانوی سفیر دربار کابل میں رہے گا اور اُسکی حفاظت کے لئے کافی باڈی گارڈ ہوگا۔ علاوہ ازیں انگریزوں کی حفاظت خاص طور پر امیر افغانستان کے ذمہ ہوگی۔

معاہدہ گندمک کی رو سے انگریزی اقتدار مملکت افغانستان میں کافی ہوگیا اگر یہ معاہدہ عملی طور پر قائم رہتا تو قندہار اور درہ خیبر سے پار اہم فوجی مقامات پر انگریزوں کا قبضہ رہتا اور ان کی وجہ سے کابل پر دباؤ رہتا۔ اور روسی خطرے پر افغانستان کا مفید اثر پڑ سکتا تھا۔ مگر بعض انگریز مدبرین کی یہ رائے بھی کہ روسی اور برطانوی مفاد اسی میں ہے کہ ہندوستان اور روس کے درمیان افغانستان ایک آزاد ریاست بنے رہا جائے۔ اس پالیسی پر عمل کرتے ہوئے انگریزوں نے افغانستان کی جبر ...اریں ... کردی۔ اور اسلئے بھی اگر انگریز افغانستان کے کسی ٹکڑے پر قابض ہوتے تو ادھر سے بلخ اور ہرات پر روسی قابض ہوجاتے لہٰذا دونوں کی وجہ سے افغانستان میں یعقوب خاں کی حکومت بھی دیر تک نہ رہ سکی۔ آخرکار ۱۸۸۵ء میں یعقوب خاں قید ہوکر ہندوستان روانہ ہوئے اور ان کے بعد امیر عبدالرحمن خاں مسند آرائے افغانستان ہوئے

معاہدہ ششم

افغانی تاریخ گواہ ہے کہ شیر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے بعد جو شخص فوجی اور انتظامی قابلیت افغان قوم میں بدرجہ اتم رکھتا تھا وہ عبدالرحمن خاں تھا۔ امیر عبدالرحمن خاں کی ذات تھی جسنے انگریزوں اور روسی سیاست کا بنظر عمیق مطالعہ کیا تھا۔ جن لوگوں نے تزک عبدالرحمن پڑھا ہے اسبات کو وہ اچھی طرح جانتے ہونگے کہ عبدالرحمن خاں افغانستان کو کیا بنانا چاہتا تھا۔ اور برطانوی سیاسی چالوں کو کسطرح سمجھتا تھا۔ اور ان کو کسطرح توڑتا تھا۔ اعلیٰ مدبر اور غیور افغان ہونے کی وجہ سے امیر موصوف کو انگریزوں سے چند شکایات پیدا ہوگئی تھیں۔ اور اسیطرح انگریزوں کو امیر موصوف سے کسیقدر شکوہ تھا۔ ان شکایات کو رفع کرنے کے لئے لارڈ لینڈڈن نے ۱۸۹۳ء میں دفتر خارجہ کے سکریٹری مسٹر ماٹیمر ڈیورنڈ کو کابل روانہ کیا۔ کہ امیر افغانستان کے ساتھ افغانستان اور ہندوستان کی مستقل سرحدوں اور ایک دائمی عہد مودت کے متعلق گفتگو کرے چنانچہ یہ وفد ۱۸۹۳ء میں کابل پہونچا اور ایک طویل بحث و مباحثہ کے بعد حسب ذیل معاہدہ طے پایا۔

(۱) مشرقی اور جنوبی سرحد پر امیر افغانستان کی حکومت واخان سے سرحد فارس تک ہوگئی۔

(۲) فریقین ایک دوسرے کی حدود میں مداخلت نہ کریں گے

(۳) سرحدی لائن کا تعلق بعد میں ایک کمیشن کے ذریعہ ہوگا

(۴) برطانیہ تسلیم کرتا ہے کہ امیر افغانستان اسمار پر قابض رہیں۔ اور امیر افغانستان یقین دلاتے ہیں کہ سوات باجور اور چترال پر انگریزی اقتدار رہے گا۔

(۵) علاقہ چمن کے بارے میں امیر صاحب اپنا اعتراض واپس لیتے ہیں اور اس علاقہ سے برطانیہ کے حق میں دست بردار ہوتے ہیں۔

(۶) حکومت ہند افغانستان کو ایک مضبوط حکومت دیکھنا چاہتی ہے لہٰذا براہ ہند اسلحہ جنگ طلب کرنے میں مداخلت نہ کرے گی اور علاوہ ازیں حکومت ہند خود امیر افغانستان کی مدد کریگی۔ وہ رقم جو حکومت ہند امیر افغانستان کو بطور دوستانہ دیتی ہے ۶ لاکھ سے بڑھا کر ۱۲ لاکھ کی جاتی ہے

اس معاہدے کے بعد امیر افغانستان کے زیادہ تر اپنے اندرونی اصلاحات کی طرف توجہ کی اور افغانستان کو بڑی حد تک منظم کیا۔

امیر عبدالرحمن کے انتقال کے بعد امیر حبیب اللہ خاں ۱۹۰۱ء میں تخت نشین ہوئے۔ امیر حبیب اللہ خاں نے اپنی حکومت کی پالیسی بذریعہ اعلان وہی رکھیں جو ان کے والد امیر عبدالرحمن کی تھی۔ اور انگریزوں کے ساتھ اسی معاہدہ کو برقرار رکھا۔

امیر عبدالرحمن نے مملکت افغانستان کو ایک منظم حکومت بنا دیا تھا۔ امیر حبیب اللہ کیلئے کافی موقع تھا کہ ملک کو ایک قدم آگے بڑھاتا۔ لیکن حبیب اللہ خاں اپنے والد کے انتقال کے بعد عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے لگا۔ اور ملکی ترقی ایک حد تک رک گئی

جنگ عظیم کے زمانہ میں ایک جرمن اور ترکی وفد امیر حبیب اللہ خاں کے پاس اس غرض سے آیا کہ افغان قوم ہندوستان پر حملہ کرکے اپنی مکمل آزادی حاصل کرے لیکن امیر حبیب اللہ خاں نے اس مشورہ کو نہ مانا۔ بالآخر افغان نوجوان پارٹی نے ۱۹۱۹ء میں جلال آباد کے قریب امیر صاحب کو قتل کیا۔

معاہدہ ہفتم

اسکے بعد امیر امان اللہ خاں تخت پر قابض ہوئے امان اللہ خاں کو نوجوان پارٹی نے تخت پر بٹھایا تھا اور امیر موصوف بذات خود زبردست جذبہ آزادی اپنے دل میں رکھتا تھا۔ امان اللہ چاہتا تھا کہ ملت افغانیہ اپنے پیدائشی حق یعنی حریت و استقلال سے اسی طرح مستفید ہو جسطرح اور اقوام عالم۔ مزید برآں حبیب اللہ خاں کے عہد میں انگریزی فوجوں نے تنغیہ حدود افغانستان سے ۲ میل آگے بڑھ کر قبضہ کر رکھا تھا۔ یہ چیز تو نوجوان پارٹی کو بہت ناپسند آئی ان وجوہات اور جذبہ آزادی نے امان اللہ کو اپنی مکمل آزادی حاصل کرنے کیلئے مجبور کیا چنانچہ ۱۹۱۹ء میں موقع بھی اچھا ملگیا کہ افغان اپنی آزادی کیلئے کوشش کریں کیونکہ افواج ہند جنگ عظیم میں لڑکر تھک گئی تھیں۔ اسی وقت امان اللہ خاں نے استقلال ملی کیلئے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔

افغانی افواج نے انگریزی فوجوں کو شکست دیکر مدبرین برطانیہ کو اسبات پر مجبور کیا کہ افغانستان کے استقلال ملی کو تسلیم کرلیں۔ کیونکہ نوجوان افغان پارٹی یہ کبھی برداشت نہیں کرسکتی کہ افغانستان پر اجنبی تسلط قائم رہے جنگ کے التوا کا اعلان ہوا۔ اسکے بعد برطانیہ کی دعوت صلح پر افغانی نمائندے بسرکردگی سردار اعلیٰ علی احمد خاں راولپنڈی پہونچے۔ حکومت ہند نے افغانی وفد کا شاندار استقبال کیا۔ دونوں حکومتوں کے نمائندوں میں بحث و تمحیص شروع ہوئی دوران بحث میں سردار علی احمد خاں نے نوجوان پارٹی کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک تقریر میں برطانوی نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

"ابتدائے جنگ برطانیہ کی طرف سے ہوئی تھی ایسی حالت میں افغانوں پر مدافعت لازمی تھی اب صلح کی دعوت بھی برطانیہ کی طرف سے ہوئی ہے ہمارا وفد ہندوستان میں آیا ہے یہ یاد رہے کہ اگر حکومت افغانستان کو برطانیہ کی دوستی کی ضرورت ہے تو برطانیہ کو کہیں اس سے زیادہ افغانستان سے دوستی قائم رکھنے کی ضرورت ہے"

گفتگوئے راولپنڈی میں جبکہ ابھی طے ہونے باقی تھے کہ یہ صلح کانفرنس ملتوی ہوگئی۔ اسکے بعد اپریل ۱۹۲۰ء میں افغانستان کا وفد بسرکردگی وزیر خارجہ سردار علی محمود طرزی کوہ منصوری آیا اور گفتگوئے معاہدہ ہوئی اس کانفرنس میں حسب ذیل موضوعات پر بحث ہوئی۔

استحکام و استقلال افغانستان، تقرر سفیر افغانستان بہ لندن۔ مسئلہ الحاق وزیرستان با افغانستان، تقرر قنصل ہائے با سویت۔ سرحدات ملحقہ افغانستان اور سہولیات تجارت، ان تمام موضوعات پر افغانی نمائندوں نے نہایت جرات و استقلال کے ساتھ نوجوان افغان پارٹی کے خیالات کی ترجمانی کی۔ اور انگریزی نمائندوں نے معلوم کرلیا کہ افغانستان اب وہ افغانستان نہیں رہا۔

گفتگوئے منصوری بھی ناکام رہی نمائندگان افغانی واپس چلے گئے ۵ر جنوری ۱۹۲۱ء میں برطانی وفد بہ سرکردگی سرہنری ڈابس گیا تاکہ از سر نو معاہدہ مودت پر بحث کرکے اُسے پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ چنانچہ گفتگوئے کابل میں ایک معاہدہ طے پایا۔ جو چودہ دفعات پر مشتمل ہے جس کی بڑی شرطیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) دولتین برطانیہ و افغانستان ایک دوسرے کی داخلی و خارجی خود مختاری کے حقوق تسلیم کرتی ہیں۔ اور ان کا احترام کرتی ہیں۔

(۲) دونوں حکومتیں ہندوستان اور افغانستان کی سرحدات کے اس معاہدات کو منظور کرتی ہیں جو راولپنڈی میں طے ہوا تھا۔ یعنی مقام تورخم اور دریائے کابل کی کھٹی جو سلیمان خولہ بند اور بلوچی کے درمیان ہے وہ علاقہ افغانستان میں شامل ہوگی۔

(۳) حکومت برطانیہ اقرار کرتی ہے کہ افغانی وزرا اور سفرا کے دربار میں لندن میں وہی حقوق ہوں گے جو دوسری حکومتوں کے سفرا کے ہیں۔

(۴) حکومت افغانستان اقرار کرتی ہے کہ قندھار اور جلال آباد میں برطانوی قنصل خانے قائم کرنے کی اجازت دیگی اور برطانیہ وعدہ کرتی ہے کہ ہندوستان میں کراچی، بمبئی، کلکتہ، اور دہلی میں افغانی قنصل خانوں کی اجازت دیگی

(۵) حکومت برطانیہ اقرار کرتی ہے کہ افغانستان کی ترقی و بہبودی کے لئے، کارخانوں کی کلیں، انجن، سامان تعمیر اور ٹیلیفون اور اسلحات جنگ اس شرط پر لیجانے کی اجازت دیگی۔ کہ اُسکو افغانستان کی دوستی کا یقین ہو۔

(۶) دونوں حکومتیں اقرار کرتی ہیں کہ ایک دوسرے کے نمائندے کی حفاظت کریں گی۔

(۷) جو مال حکومت افغانستان کی فرمائش پر سیدھا افغانستان جانے کیلئے برطانی ہند کی بندرگاہوں پر پہونچے گا اس پر محصول نہیں لیا جائیگا۔ اس شرط پر کہ افغانی قنصل اس کی تصدیق کرے۔

اس معاہدہ کی بقیہ سات دفعات تجارتی ہیں جنکا ذکر باعث طوالت ہوگا۔ دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے اس معاہدہ کی تصدیق کی۔ یہ معاہدہ ایک طویل گفتگو کے بعد پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس موقعہ پر دونوں حکومتوں کے حکمرانوں کے پیغامات کا تبادلہ ہوا جسمیں شاہ انگلستان اور شاہ افغانستان نے اظہار مسرت کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف سے دائمی مودت کا یقین دلایا۔

افغانی اور برطانی معاہدات پر ایک نظر

شاہ شجاع سے لیکر عبدالرحمن کے عہد تک جتنے معاہدے افغانوں اور انگریزوں کے درمیان ہوئے تھے اُن کی شرائط سے معلوم ہوتا ہے کہ افغان دب کر صلح کر رہے ہیں۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ افغانستان برطانوی اقتدار کے ماتحت تھا لیکن معاہدہ ششم اور ہفتم کی شرائط سے معلوم ہوتا ہے کہ افغانوں کے اندر جذبہ استقلال اور حریت پیدا ہوچکا تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی قوم سے دب کر صلح کریں۔ یہ جذبہ معاہدۂ ہفتم سے بخوبی واضح ہوتا ہے کیونکہ ترتیب معاہدہ کے وقت افغانی وفد کے نمائندوں نے نہایت قابلیت و تدبر کے ساتھ بحث کی جس کی وجہ سے انگریز مدبرین کی آنکھیں کھل گئیں۔ افغانی نمائندے اپنے استقلال و حریت کے مطالبہ کے لئے ڈٹے رہے آخر برطانوی مدبرین افغانستان کے استقلال ملی کے تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے اب افغانستان بجائے نیم آزاد سلطنت کے سلطنت مستقلہ افغانستان کے نام سے موسوم ہوا۔

نوجوان پارٹی کے قائد اعظم سابق امیر امان اللہ خاں کی اس تقریر سے جو انہوں نے تکمیل معاہدہ بعد برطانوی وفد کے الوداع کے وقت کی تھی۔ افغانستان کے سیاسی مطمع نظر کا پتہ لگتا ہے امیر موصوف نے دوران تقریر میں فرمایا کہ:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ آج دولتین افغانستان و برطانیہ کا معاہدہ ہوگیا ہے اور فریقین نے ایک دوسرے کے خیالات و مطالبات قبول کرلئے ہیں۔ میں تو بچپن ہی سے متمنی ہوں کہ تمام اقوام عالم آزاد ہوجائیں۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ کسی شخص کے حقوق آزادی تلف ہوں، بالخصوص اپنے وطن اور اپنی سلطنت کے حق آزادی میں کسی قسم کا خلل گوارا نہیں کرسکتا۔ میں خیال کرتا تھا کہ دولت برطانیہ ہی وہ طاقت ہے جسنے افغانستان کو اس کے پیدائشی حق سے محروم کیا ہے یہی وجہ تھی کہ میرے دل میں سلطنت مذکورہ کی منافرت کے خیالات بھرے ہوئے تھے۔ میں تو اب بھی افغانستان کی عزت و استقلال کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہوں۔"

اس تقریر کے لفظ لفظ سے افغانی قوم کے عزم صمیم کا پتہ لگتا ہے۔ اس چیز نے برطانی مدبرین پر واضح کردیا کہ اس چھوٹی سی بہادر قوم کے ساتھ مساوات کا برتاؤ کیا جائے ایک زمانہ تھا کہ بعض مدبرین برطانیہ کو امیر حبیب اللہ خاں ہز میجسٹی کے لئے مترادف فارسی کے الفاظ مراسلات میں استعمال کرنا ناگوار تھے۔ لیکن اب ۱۹۲۱ء میں معاہدہ ہفتم کی رو سے افغانستان کا استقلال تسلیم کیا جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جو بیدار قوم اپنی عزت و استقلال قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ یقین محکم عمل پیہم کو اپنا دستور العمل بنالیتے ہیں۔ چنانچہ اس راز کو ملت افغانیہ حصول مقصد کے لئے اپنی عزیز جانیں تک قربان کرنیکو تیار ہوگئی۔ اور ایک مختصر عرصہ میں اقوام عالم نے ملت افغانیہ کے استقلال کو مان لیا۔

ایک افسانہ

چوری

(۱)

مادھوپور گاؤں میں پولیس کو بہت زیادہ کام نہیں کرنا پڑتا تھا۔ یہاں کے لوگ بہت مرنجاں مرنج تھے، کبھی آپس میں تکرار نہیں ہوتی اور نہ چوری چکاری کی وارداتیں ہوتی تھیں۔ اگر کبھی کبھار کوئی واقعہ ہو بھی گیا تو نہایت معمولی نوعیت کا ہوتا تھا۔ اسلئے پولیس والے نہایت آرام سے چوکی میں سو جایا کرتے تھے۔ اگر کبھی کوئی واقعہ ہوا تو روزنامچہ میں اندراج کر لیا ورنہ نہیں۔

ایک دن کا اتفاق کہ سردار سوبھا سنگھ سب انسپکٹر آرام کرسی پر لیٹے ہوئے حسب عادت اونگھ رہے تھے کہ یکایک ایک معمر خاتون تھانہ میں داخل ہوئی۔ یہ خاتون لباس سے انگریزی فیشن کی دلدادہ اور نئی روشنی کی عورت معلوم ہوتی تھی۔ اسلئے گاؤں میں بالکل نووارد تھی۔

سردار سوبھا سنگھ نے عورت کو ایک کرسی پر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں اور آنے کا سبب کیا ہے۔ خاتون نے بتایا کہ انکا نام مسز چندو لال ہے اور اپنے خاوند کے ساتھ ایک ماہ سے اس گاؤں میں مقیم ہیں وہ صحت کی درستی اور دیہات کی تندرستی بخش آب ہوا کی خاطر یہاں آکر ٹھہرے ہیں۔ ڈاک بنگلہ کے قریب جو خالی کوٹھی راجہ رنگ پورہ کی پڑی ہوئی ہے اُسمیں مقیم ہیں، رات کو اُنکے مکان میں چوری ہو گئی ہے اور بہت نقصان ہوا۔

انسپکٹر سوبھا سنگھ کو اسبات پر سخت تعجب ہوا کہ ان کے گاؤں میں چوری کی واردات ہو اور [illegible] کہ کئی ہزار کا مال جاتا رہے مسز چندو لال نے بتایا کہ ان کی خوابگاہ سے کئی زیورات کے صندوقچے، قیمتی تصویریں نقدی، ریشمی پارچہ جات اور دیگر نادر و گرانبہا چیزیں بیک وقت غائب ہو گئیں، جن کی مالیت ۲۰ ہزار سے کم نہیں ہو سکتی ہے۔

سردار سوبھا سنگھ کو سخت تعجب تھا کہ اُن کے گاؤں میں ایسا دلیر چور کہاں سے آ گیا۔ یہاں کے لوگ بہت مرنجاں مرنج اور معمولی درجہ کے کسان تھے ان میں اتنی جرأت کہاں سے ہوئی کہ رنگ پورہ کی کوٹھی کہ ایک کمرے میں داخل ہو کر اسطرح چوری کریں۔ آج سے چند ماہ پہلے بھی ایک چوری ہوئی تھی اور وہ ایک بچھڑے کی تھی اُسکے بعد کوئی اطلاع نہیں آئی، پس ظاہر ہے کہ یہ چوری بہت پُر اسرار طریقہ پر ہوئی، اور کسی نے ایک سازش کرکے اور حالات معلوم کرکے یہ حرکت کی ورنہ گاؤں کے انجان لوگ ایسی چوری نہیں کر سکتے۔

(۲)

مسز چندو لال نے مسروقہ اشیا کی فہرست لکھوائی اور کمرے کا نقشہ بتاتے ہوئے یہ بھی کہا کہ مشرقی سمت میں کھلنے والی ایک کھڑکی بھی کھلی ہوئی تھی۔ خوابگاہ نچلی منزل میں ہے۔ اور یہ سب سامان برابر سے ایک چھوٹے سے کمرے میں رکھا ہوا تھا۔ جبکہ رات خوابگاہ میں سے تھا مشرقی کھڑکی کھلی ہوئی تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چور کس راستہ سے داخل ہوا۔ اور کہاں سے نکلا

ان تمام تفصیلات کو قلمبند کر لیا گیا اور مختلف سوالات کئے گئے اور مسز لال کو یہ یقین دلایا کہ پوری محنت اور کوشش کے ساتھ اصلی مجرموں کا پتہ چلایا جائے گا۔ سردار سوبھا سنگھ مسز لال کی کوٹھی پر گئے اور مکان کا معائنہ کیا پیروں اور انگلیوں کے نشانات دیکھنے کی کوشش کی اور سب طرح اطمینان کرکے تھانہ واپس

(۳)

ابھی تھانہ میں واپس آئے ہوئے سردار سوبھا سنگھ کو کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ تھانہ کے سامنے ایک موٹر سائیکل کے آنے اور ٹھہرنے کی آواز آئی۔ اور تھوڑی دیر میں ایک دراز قامت اور وجیہ انسان سردار صاحب کی طرف بڑھا۔ سردار صاحب نے کرسی پر بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا اور دریافت حال کیا اُسنے بتایا کہ میرا نام چندو لال بینکر ہے ان کی کوٹھی میں چوری ہو گئی ہے جس کی رپورٹ اُنکی بیوی نے درج کرائی ہے۔

سردار سوبھا سنگھ نے ٹانگ ہلاتے ہوئے پنسل کو منہ میں دبا کر کہا تو آپ کوئی بیان دینا چاہتے ہیں یا آپ کی بیوی نے جو واقعات درج کرائے ہیں ان میں کچھ اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر چندو لال نے مسکرا کر کہا کہ میں اپنی بیوی کے بیان میں صرف اتنا سا اضافہ کرنے آیا ہوں کہ رات کو چوری کرنے والا شخص کوئی اور نہیں میں ہی ہوں۔!

سردار سوبھا سنگھ چونک کر اٹھ بیٹھے اور حیرت سے چندو لال کا منھ تکنے لگے۔ انھیں یقین نہ آتا تھا کہ ان جیسا وجیہ انسان چوری کے فعل کا مرتکب ہوگا۔ ایک خاوند اپنی ہی بیوی کے مال کا سرقہ کرے اور خود ہی اس کے سلسلہ میں پولیس سے ملنے آئے گا۔ اور بغیر کسی جھجک کے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیگا۔ اس شخص کا [illegible] [illegible] اشیا قیمتی کا چرانا کس نوعیت کا تھا کچھ پتہ نہ چلتا تھا۔ اصل چور اور اقبالی ملزم کا سامنے بیٹھا نظر آنا سردار سوبھا سنگھ کے لئے ازحد حیرت انگیز بات تھی ان کا ذہن معاملہ کی تہ تک پہونچتا تھا۔ اور آپ حیرت سے مسٹر چندو لال کی شکل دیکھ رہے تھے۔

مسٹر چندو لال نے غریب پولیس افسر کی حیرانی سے چند لمحہ مزا لینے کے بعد بالآخر اصل معاملہ پر یوں روشنی ڈالی۔ جناب آپ کو حیرت زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں بیشک آپکے لئے یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے کہ کوئی چور خود آکر اپنے آپ کو تھانہ میں اسطرح پیش کرے لیکن جو شریف بدمعاش اور نیک چور ہوتے ہیں ان کا رویہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک سبق دینا چاہتا تھا کہ سونے کے کمرے کی کھڑکیاں کھول کر سوتی ہے۔ اور غفلت کے باعث اسے اکثر تکلیف پہونچتی ہے میں نے اسے بارہا سمجھایا کہ اور تاکید کی کہ ہمیشہ دروازے اور کھڑکیاں بند کرکے سویا کرے لیکن اسکے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ آخر کار میں نے ایک تدبیر نکالی اور یہ کہ جب وہ رات کو بیخبر سوتی ہو تو ہم اس کے کمرے میں دریچہ کی راہ سے داخل ہوں اور زیورات و پارچہ جات وغیرہ چرا کر لیجاویں۔ اور پھر وقت کرکے دوں۔ اور اسطرح اسے خوب پریشان کروں تاکہ اُسے نصیحت ہو جائے چنانچہ میں نے گذشتہ شب کو یہی کیا۔ اور میں اسکے کمرے میں آہستہ سے داخل ہوا۔ اور بستر کی دراز میں سے کنجیاں نکالکر ایک ایک قیمتی چیز نکال لی اور باہر پھینک دی۔ پھر باہر نکلکر ان سب چیزوں کو ایک بہت بڑے بنڈل میں باندھ کر ایک صندوق میں رکھا اور کوٹھی کے پائیں باغ میں جاکر دفن کر دیا۔ یہ کام کرکے میں واپس آگیا اور سو گیا۔ صبح کو میری بیوی نے یہ سب ماجرا دیکھا اور

اور ملازموں کو بلایا۔ باغ کے مالی، چپراسی، خدمت گار چوکیدار وغیرہ سے سوالات کئے گئے۔ لیکن ہر ایک نے اپنی لاعلمی اور بریت ظاہر کی۔ اور آخرکار میری بیوی نے آپکے پاس آکر باقاعدہ رپورٹ درج کرا دی۔

اب میں گھر جاتا ہوں اور گھر جاکر سارا مال اُسکی مالکہ کو دیتا ہوں۔ آپ مطمئن رہیں۔ کوئی پیچیدہ بات نہیں ہے بلکہ ایک بیوی کو نصیحت کرنے کا پر تکلف اور پر لطف طریقہ ہے جو ایک ذہین آدمی برتتا ہے۔

(۴)

مسٹر چندو لال یہ باتیں کرتے جاتے تھے اور سردار سوبھا سنگھ کے ہنسی کے مارے پیٹ میں بل پڑے جاتے تھے انہیں اس ساری کہانی میں بڑا مزا آیا۔ اور جب مسٹر چندو لال رخصت ہو گئے تو سردار صاحب نے کانسٹبلوں اور حولدار کو بلا کر یہ حال سنایا، بڑی دیر تک تھانہ میں اسی بات کا چرچا ہوتا رہا۔ کافی بلند قہقہے لگائے گئے اور بات آئی گئی ہو گئی۔

(۵)

مسٹر چندو لال مکان پر پہونچے اور اپنی بیوی سے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ بیوی صاحبہ بہت برافروختہ ہوئیں لیکن آخرکار وہ اپنے خاوند کی اس دلچسپ حرکت پر دل ہی دل میں خوش ہوئیں اور دونوں نے یہ تجویز کیا کہ ہمیں جلد اب صندوق نکال لینا چاہئے۔

چنانچہ دونوں باغ کے اُس مخصوص گوشہ میں پہونچے اور زمین کھودنی شروع کی لیکن صندوق نہیں ملا۔

مسٹر چندو لال کو پسینے آ گئے، کئی ہزار کی مالیت کا صندوق جس جگہ دفن کیا گیا تھا۔ وہاں سے غائب تھا

چوروں سے بچا تو فال والوں نے لیلیا والا مضمون تھا سخت پریشان تھے، کئی قلیوں کو بلا کر باغ کا سارا رقبہ کھدوایا کسی جگہ یہ مدفون صندوق دستیاب نہ ہوا۔ دونوں میاں بیوی سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔ اور بہت دیر تک کشمکش میں رہے کہ اب کیا کیا جائے۔

تجویز ہوئی کہ تھانہ میں پھر رپورٹ کی جائے لیکن سوال ہوا کہ کون رپورٹ کرے۔ بیوی کی رپورٹ کہ پہلے ہی درج ہو چکی ہے۔ اور خاوند اس کی تردید کر گئے ہیں۔ اب جو بھی جائیگا جھوٹا بنے گا۔ بڑی رد و قدح کے بعد یہی طے پایا کہ مسٹر چندو لال کو پھر دوبارہ تھانہ جانا چاہئے۔

(۶)

مسٹر چندو لال با دل ناخواستہ پھر سردار سوبھا سنگھ کے پاس پہونچے اور بیان کیا کہ اسدفعہ واقعی چوری ہو گئی چوروں کے یہاں مور پڑنے کی مثل اصل ہو گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے رات کو یہ صندوق دفن ہوتا ہوا دیکھ لیا اور اسی وقت وہاں سے غائب کر دیا۔

لیکن تھانہ والوں نے مسٹر چندو لال کی رپورٹ کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اور کہا کہ تم پولیس سے مذاق کرتے ہو۔ کبھی کچھ کہتے ہو کبھی کچھ۔ آخر یہ تماشہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر چندو لال پولیس سے دلگی کر رہے ہیں بیچارے چندو لال اپنا سا منھ لیکر چلے آئے اور افسوس کرنے لگے کہ "ہنسی میں کھنسی ہو گئی"۔

لندن ۱۹ ستمبر آج کے لندن گزٹ میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ دائس مارشل مسٹر بورٹن ۲۳ اگست سے ملازمت سے ریٹائر ہیں۔ موصوف وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے لندن سے کلکتہ تک پرواز کی۔

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے۔

کملا سوپ　چمیلی سے تیار کیا گیا　پدم سوپ　صندل سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ　یونڈرے تیار کیا گیا　لکشمی سوپ　گلاب سے تیار کیا گیا
کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری
کملا اسٹریٹ۔ کانپور

اہل یورپ کو ہندوستان کے جواہرات سے مالا مال ہونیکا اعتراف

ہندوستان کے بیش بہا جواہرات کے دلچسپ تاریخی حالات

ہندوستانی راجاوں میں سب سے زیادہ جواہرات رکھنے کا شرف کسے حاصل ہے

جواہرات کی تاریخ سے ہندوستان سے زیادہ اور کوئی اور ملک وابستہ نہیں ہے نہ صرف یہ کہ بہترین جواہرات ہندوستان یا اُس کے قریب سے برآمد ہوئے بلکہ ہندوستان نے جواہرات جمع کرنے والی بہت سی شخصیتیں پیدا کیں۔

حال ہی میں ایک یوروپین خاتون نے دنیا کے مشہور ترین جواہرات کی تاریخ کے متعلق ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جسمیں ہندوستانی جواہرات کا بھی حال بیش بیش تحریر کیا ہے کتاب کا سب سے پہلا ہی باب مشہور ہندوستانی ہیرے کوہ نور کے متعلق ہے۔

تمام دنیا کے لوگوں کو اسبات میں حیرت میں ڈال رکھا ہے کہ کوہ نور شہنشاہ کے تاج کی زینت ہونے کی بجائے ان کی ملکہ کے تاج میں کیوں نصب کیا گیا۔ اسکا سبب کتاب مذکور میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ ۱۸۵۰ء میں پنجاب کے انگریزوں کے قبضے میں آجانے پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ جب یہ ہیرا لگا تو اُنہوں نے اُسے ملکہ وکٹوریہ کو ارسال کر دیا اور اُسکے ساتھ ہی یہ پیغام بھی کہلا بھیجا کہ ہندوستان کے باشندے سب کے سب ازحد خوش ہوں گے اگر وہ اسے اپنی ذاتی ملکیت کی صورت سے پہنیں۔ نہ کہ اسے برطانوی تاج کیلئے مخصوص قرار دیں۔

ملکہ موصوفہ نے یہی کیا چنانچہ اُن کے ایک عرصہ تک پہننے سے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ ایک ملکہ کے لئے اسکا پہننا مناسب ہے۔ ورنہ اگر کوئی مرد بادشاہ اسے اپنے تاج میں لگائے گا تو ہندوستان اُن کے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ لوگوں کے یہ خیالات ملکہ کے کانوں تک پہونچگئے۔ چنانچہ انہوں نے مرتے وقت اس ہیرے کو ملکہ الگزنڈریہ کے سپرد کر دیا۔ اور وہ اسے پہنیں اور اپنی وفات پر آیندہ ہونے والی ملکہ کو عطا کر دیں۔ چنانچہ جارج پنجم کے تخت نشین ہونے پر یہ ہیرا اُن ملکہ کو ملگیا اور آیندہ ایک ملکہ سے دوسری ملکہ کے قبضہ میں جاتا رہے گا۔

اورلف۔ ہیرا اورلف کی یہ تاریخ بیان کی گئی کہ وہ ہندوستان میں ہندوؤں کے ایک مندر سے لوٹا گیا اور فارس لیجایا گیا۔ وہاں سے ایک فرانسیسی سپاہی نے چرالیا اور اپنی پنڈلی میں شگاف کر کے اُسے چھپالیا۔ اسطرح وہ اُسے پوشیدہ طور سے ہندوستان لے آیا۔ اور اُسے ایک آرمینین تاجر کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس تاجر سے شہزادہ اورلف نے اسے ملکہ کیتھرائن کو پیش کرنے کے لئے چالیس ہزار پونڈ میں خریدا یہ واقعہ ۱۷۷۲ء کا ہے۔ آجکل یہ ہیرا حکومت روس کے قبضہ میں ہے جو اسکا بیس لاکھ پونڈ روپیہ مانگ رہی ہے

سالنسی۔ ایک ہیرے سالنسی کے متعلق جو آجکل ہز ہائنس مہاراجہ پٹیالہ کی ملکیت ہے کتاب میں لکھا گیا ہے کہ سب سے پہلے وہ ڈیوک آف برگنڈی چارلس بہادر کی ملکیت تھا اُسے وہ اپنی ٹوپی میں لگائے پھرتے تھے۔ ان کے پاس سے وہ جنگ سالنسی میں کھو گیا۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک سپاہی نے وہ پایا۔ اور اُسے ایک فرانسیسی امیر سالنسی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جسکے نام سے وہ اب تک مشہور ہے۔

امیر موصوف نے ہنری ہشتم نے جب اسکے خزانہ کا روپیہ عیش و عشرت میں اڑگیا تو مانگے پر لیلیا تاکہ وہ اسکی مدد سے روپیہ قرض لے سکے بعدازاں وہ جیمز دوم کی ملکیت میں گیا وہ جب فرانس فرار ہوئے ہیں تو اُسے اپنی جانگیا کی جیب میں چھپا کر لے گئے۔ فرانس میں وہ بادشاہ کے تاج کی زینت تھا۔ لیکن زمانہ کے انقلاب میں ضایع ہو گیا۔ اور ایک روسی گرانڈ ڈیوک کے ہاتھ لگا۔ بعدازاں مہاراجہ پٹیالہ کے پاس پہونچ گیا۔

متذکرہ بالا ہیروں کے علاوہ کتاب میں دریائے نور کے حالات بھی بیان کئے گئے ہیں۔ یہ اُسمیں تحریر کیا گیا ہے کہ شاہ ایران کی ملکیت تھا۔

سرخ رنگ کے پتھروں کا نبگال لیجلیٹو کاونسل کے ایک رکن کی ملکیت لعل کو سرتاج بنایا گیا ہے اس لعل میں اس کے مالک کی تصویر کندہ ہے اور یہی اس کی ایک عدیم المثال خصوصیت ہے۔ صرف چند سال کا عرصہ ہوا کہ تمام دنیا کے جوہریوں میں اسکا چرچا تھا۔

نیلے رنگ کے پتھروں کے متعلق لکھا گیا ہے کہ انیسویں (۱۹) صدی میں یہ غیر مقبول ہو گئے تھے۔ اب دوبارہ انہوں نے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ کیونکہ ان کو کندن نہایت آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔

پیش بہا موتی۔ موتیوں کا خزانہ خلیج فارس کو تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن بیان کیا گیا ہے کہ سب سے زیادہ بڑے ... شمالی اسٹریلیا دبحرالکاہل سے برآمد ہوتے ہیں بیش بہا و عظیم ترین موتیوں میں سب سے زیادہ مالا مال مہاراجہ بڑودہ کو قرار دیا گیا ہے ان کے پاس موتیوں کی ۲۵ مالائیں ہیں۔ جن میں سے خصوصاً ایک نہایت بیش بہا ہے۔ اسے مہاراجہ بڑودہ دربار کے موقع پر پہنتے ہیں۔ اور اسمیں دوسو اسی موتی ہیں۔ اسکی قیمت کا کیا ٹھکانا ہے دس کروڑ سے کسی صورت کم نہیں ان کے علاوہ ان کے پاس ایک موتی اور ہے جسکا وزن ۸۰ گرین ہے اور جس کی قیمت ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہے

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ

۱۹۳۴ء میں پیش ہوگی

لندن کے حلقوں میں قیاس آرائیاں

بمبئی، ۲ ستمبر لندن کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ مارچ ۱۹۳۴ء میں پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی جائے گی اسکے بعد حکومت ملک معظم ہندوستان کے صوبہ جات اور مرکز سے گفتگو کرے گی۔ اور مختلف جزئیات و تفصیلات کے متعلق آخری فیصلہ پر پہونچنے کی کوشش کرے گی۔ معلوم ہوا ہے پارلیمنٹ کے اس سیشن میں صرف قانون حکومت ہند ہی پر بحث ہوگی۔ اکتوبر میں جائنٹ پارلیمنٹری کا اجلاس شروع ہوگا جسمیں سب سے زیادہ اہم مسئلہ برما کا ہوگا لیکن جب برما کے مندوبین لندن پہونچیں گے اسوقت تک اس مسئلہ کے غور کرنے میں کافی تعویق پیدا ہو جائے گی سر سموئیل ہور ملازمتوں، مالیات ہند اور دیگر ضروری مسائل پیش کرینگے۔ قبل اس کے کہ مکمل رپورٹ مرتب کرے اور دستور کے آخری خاکہ کی ترتیب دے جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی بہت سے غیر سرکاری شاہدوں کے بیانات لیگی

یوپی میں مجلس حج قایم کردیگئی

۲۷ ستمبر ۱۹۳۳ء یوپی کے تازہ ترین گزٹ میں حسب ذیل کمیونک شایع کیا گیا ہے:—

"حج تحقیقاتی کمیٹی کی اسفارشات اور مستقل حج کمیٹی کی مشورہ کے بعد حکومت ہذا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یوپی میں ایک صوبجاتی حج کمیٹی قائم کی جائے اس کمیٹی کا کام حجاج کی امداد کرنا اور عمومی بہبودی کا خیال رکھنا ہوگا یہ کمیٹی ہر ضلع میں حاجیوں کے مشیر مقرر کرے گی نیز سب کمیٹیاں مختلف مقامات پر مقرر کر کے ہر قسم کی امداد و اعانت اور معلومات بہم پہونچائے گی۔ غرضکہ حجاج کی ہر طرح خبرگیری کرے گی۔ ارکان مجلس اعزازی خدمات انجام دیا کریں۔ کسی قسم کا الاونس سفرخرچ وغیرہ کچھ نہیں ملے گا۔ نہ جلسوں کی شرکت پر کوئی الاونس دیا جائیگا۔ اس کمیٹی میں ۱۵ ارکان ہوا کرینگے۔ دس حسب ذیل اداروں کی طرف ہوا کریں گے اور ۵ کو حکومت نامزد کیا کریگی اداروں کے تمام ارکان کی تعداد حسب ذیل ہو گی:—

(۱) مجلس آئین ساز کے دو مسلمان ارکان
(۲) ندوۃ العلما لکھنو سے ایک صاحب
(۳) دارالعلوم دیوبند کے ایک رکن
(۴) مسلم یونیورسٹی علیگڈھ ایک ممبر
(۵) صوبجاتی مسلم لیگ کی طرف سے ایک ممبر
(۶) صوبجاتی جمیعۃ العلما ہند کانپور کا ایک رکن
(۷) صوبجاتی خلافت کمیٹی اور صوبجاتی مسلم ایجوکیشن کانفرنس کا ایک رکن
(۸) صوبجاتی شیعہ کانفرنس کا ایک رکن
(۹) صوبجاتی جمعیتہ القریش اور صوبجاتی پنجابی سوداگر کانفرنس کا ایک رکن باری باری شریک ہوا کرے گا۔

مجلس حج کے ارکان ۳ سال کے لئے منتخب ہوا کرینگے لیکن اگر مجلس حج کی رکنیت کے دوران میں کوئی ممبر اپنے ادارہ سے علیحدہ کر دیا جائے تو دوبارہ کسی شخص کو مقرر کیا جائیگا مجلس کا صدر مقام لکھنو ہوگا

LALIMLI
PURE WOOL
لال املی کے
خالص اونی دھاگے
LALIMLI PURE WOOL Ready to Knit YARNS
ہر ایک بننے کے کام کے لئے
چار اونس کے گولوں میں تیار
ہوتے ہیں
نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے
دی کانپور اولن ملز کانپور
مقامی ایجنٹ
مسرس چرنجی لال درگا داس مسٹن روڈ کانپور

کانپور میں عظیم الشان نمایش اور میلہ

ہم سالانہ سودیشی نمایش اور میلے کے لئے جو ۲۰ نومبر ۱۹۳۳ء کو منعقد ہوگا۔ انتہائی مسرت کیساتھ اعلان کرتے ہیں۔ گذشتہ سال کے کثرت اجتماع اور زیادتی اژدہام کو مذنظر رکھتے ہوئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس سال کانپور کی یہ عظیم الشان نمایش اور میلہ کسی بہترین قابل حصول مقام پر منعقد کیا جاے۔ جبوقت ہمارے انتظامات پایہ تکمیل کو پہونچ جائیں گے ہم فوراً پروگرام اور صحیح جگہ کا اعلان بذریعہ اشتہارات کریں گے۔ اس سال ہماری سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ دوکانات کے تمام پلاٹ اس ترتیب سے مرتب کیے کہ ہر دوکاندار کو اپنی دوکان کی اشیار کی نمایش کا بہترین موقعہ حاصل ہو اور وہ شہرت سے کسی طرح بھی محروم نہ رہے انتظام کیا گیا ہے کہ ہر دوکان کی چھت عمدہ ٹین سے مڑھی ہوئی ہو۔ اور برقی روشنی کا خاص انتظام ہو۔ نمایش ۱۵ دن تک جاری رہے گی جسکا کل کرایہ محض بیس روپیہ ہوگا یہ کرایہ ہر حالت میں پیشگی وصول کیا جائیگا۔ کرایہ بعجلت وصول کرنے والوں کو مناسب اور برمحل جگہ حاصل کرنے کا بھی امکان ہوگا۔

وہ لوگ جو اس نمایش میں شریک ہونا چاہتے ہیں ہم اُن کے کھانے پینے اور رہنے کے تمام انتظامات بہت مناسب اور معمولی شرح کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ ہمیں اپنی آمد سے پہلے مطلع کر دیں۔

یہ بہت ہی شرمناک اور قابل افسوس بات ہے کہ گذشتہ نمایش کے موقع پر کچھ ایسے دوکاندار بھی آگئے تھے جو نمایش میں بدیشی سودیشی کے نام سے فروخت کر رہے تھے۔ لیکن اسمرتبہ جبکہ یہ نمایش اور میلہ صرف سودیشی اشیار کے مفاد ترقی کے لئے کیا جارہا ہے۔ اس امر کی انتہائی احتیاط رکھی جاے گی۔ کہ کوئی شخص بدیشی چیزوں کو سودیشی چیز میں کہہ کر فروخت نہ کر سکے۔

ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ کچھ لوگوں نے ہماری مزاحمت کے باوجود ذاتی طور پر ایک نمایش کا انتظام کیا تھا جسمیں کلی طور پر تمام سودیشی نہ تھیں جسکی وجہ سے وہ لوگ جو ملکی مصنوعات سے گہری دلچسپی اور محبت رکھتے ہیں خصوصیت کے ساتھ اُسپر معترض ہوے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسمرتبہ حفظ ماتقدم کے طور پر اسکے خلاف سختی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کا ارادہ کرلیا ہے۔

نمایش میں شریک ہونیوالوں کی سہولیت کیلئے ہم "گائڈ" کی اشاعت کا بھی انتظام کر رہے ہیں جو نمایش کے آغاز پر تیار ہو جاوے گی اسمیں علاوہ دوسری چیزوں کے شہر کے تاریخی حالات، دلچسپ مقامات، قابل اعتبار دوکانوں کی ایک مفصل فہرست بھی شایع کرینگے۔ اس کے علاوہ نمایش کا ہر روزہ پروگرام .... نمایش کے عہدیداروں کے اسمار اور مختلف کمیٹیوں کے ممبروں کے نام بھی شایع کے جائیں گے۔ قیمت انتہائی طور پر کم رکھی جائیگی۔ جس سے ہمیں امید ہے کہ یہ ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوسکیگی۔ اور نمایش میں آنے والے حضرات کو اس کے مطالعہ کے بعد آپ کی دوکان تلاش کرنے میں ذرا بھی دقت نہوگی۔ اسی گائڈ میں متعدد صفحات اشتہارات کے لئے بھی مخصوص کر دیے گئے ہیں ہمیں یقین دلانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ یہ گائڈ آپ کی دوکان کے اشتہار کے لئے کس قدر مفید ثابت ہوگی۔ اشتہار کے ہر صفحہ کی اُجرت انتہائی طور پر کم رکھی گئی ہے یعنی آپ کا اشتہار صہ روپیہ وصول ہونے پر اسمیں شایع کر دیا جاے گا۔ اسکے لئے روپیہ کا پیشگی آنا ہر حال میں ضروری ہے آپ اپنے اشتہارات کے لئے فوراً خط وکتابت شروع کر دیں تاکہ آپ کی پسند کے مطابق صفحات پر آپکے اشتہار شایع ہو سکیں۔ اور اگر آپ نمایش گاہ میں پوسٹر وغیرہ چسپاں کرانا چاہتے ہیں تو اُن کے لئے بھی ہماری خدمات حاضر ہیں۔ آٹھ آنے فی پوسٹر وصول ہونے پر ہم نمایش گاہ میں آپ کے پوسٹر چسپاں کراسکیں گے۔

نمایش گاہ میں لیگ کی طرف سے ایک ایسی جگہ بھی مخصوص کر دی جائے گی جسمیں اگر مالکان ملس چاہیں گے تو ان کی مصنوعات کی نمایش کی جاسکیگی جسکے لئے انھیں ۲½ فیصدی کمیشن دینا ہوگا۔

آپ لوگوں کی سہولیت اور آسانی کے لئے ہم نے ریلوے حکام سے بھی خط وکتابت شروع کر دی ہے تاکہ آپ کے مال کی آمد و رفت کم سے کم محاصل ہو سکے

مجلس انتظامیہ کو یہ حق ہوگا کہ وہ اس جگہ کو جس کے لئے درخواست کی گئی ہو کل دیدے یا اُس کے کسی جزو کو، اُس کو یہ حق بھی ہوگا وہ بغیر وجہ بتلاے ہوے جگہ کے لئے درخواستوں کو نامنظور کر کے مسترد کرے۔

نمایش گاہ میں کسی جھگڑے یا فساد کے وقوع پر معاملات صدر نمایش گاہ کے سامنے پیش کر دئے جائیں جسکا فیصلہ آخری ہوگا۔

المشتہر

سکریٹری سودیشی لیگ

کان پور (یو۔ پی)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ راکتوبر ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۳۱ راکتوبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر ۱۵ فی صدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ وہ آخر دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں۔

انجمن آئینہ ادب کانپور

کا

آٹھواں سالانہ اجلاس

جناب محترم، ہدیۂ عقیدت

اراکین انجمن آئینہ ادب کے دل میں یہ خیال عرصہ سے جاگزیں تھا کہ ایک ایسا ادبی جلسہ کیا جاے جو اپنی مخصوص نوعیت کے لحاظ سے یکتا و مہتم بالشان ہو جسمیں ملک کے تمام مشاہیر و مستند ادبار و شعرا شرکت فرمائیں اور جسکا لائحۂ عمل عام ادبی جلسوں اور مشاعروں سے امتیازی حیثیت رکھتا ہو۔ اس خیال کا پیدا ہونا جتنا آسان تھا اُتنا ہی اُسے عملی جامہ پہنانا دشوار، آج متواتر و مسلسل کوششوں کے بعد اس خیالی کی عملی تشکیل کی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور اراکین انجمن کی مساعی جمیلہ بار آور ہوتی نظر آتی ہیں۔

نہایت غور و فکر کے بعد ارکین انجمن یہ اعلان کرتے ہوے مسرور ہیں کہ انجمن آئینہ ادب کانپور کے آٹھویں سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان ادبی اجتماع کا اہتمام کیا گیا ہے اور اسکو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جارہی ہے یہ اجتماع حقیقتاً اپنی نظیر آپ ہوگا۔ ملک کے بہار آفریں و نازک خیال شعرا مسلم الثبوت و سحر طراز ادبار اس میں شرکت کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ عالیجناب نواب مسعود جنگ بہادر ڈاکٹر سر سید راس مسعود بہ القابہ وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے اس کی صدارت منظور فرمائی ہے۔ یہ گرانقدر اجلاس مناظرہ، مناظمہ، و مشاعرہ پر مشتمل ہوگا۔ اور ۱۱ر نومبر ۱۹۳۳ء کو بوقت ۸ بجے شب حلیم مسلم ہائی اسکول میں منعقد ہوگا۔

اسلئے بکمال ادب گذارش ہے کہ جناب اس ادبی اجتماع میں شرکت فرما کر اپنے افکار نادرہ سے حاضرین کو محظوظ اور اراکین انجمن کو ممنون فرمائیں گے، امید ہے کہ ہماری یہ مخلصانہ استدعا صدا بصحرا نہ ثابت ہوگی۔

عنوان نثر:۔ "موجودہ اردو شاعری پر ایک تنقیدی نظر"

عنوان نظم "شاعر"

مصرع طرح:۔ "اپنی ہر موج تبسم کو گلستاں کیجئے"

قوافی گلستاں، بیاباں، وغیرہ ردیف۔ کیجئے

نوٹ

(۱) بیرونجات سے تشریف لانے والے حضرات اپنی تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے کم از کم ایک ہفتہ قبل ناظم انجمن کو مطلع فرمائیں تاکہ قیام و طعام کے انتظام میں سہولت ہو

(۲) غزل میں ۱۱ شعر اور نظم میں ۲۱ شعر سے زائد پڑھنے کی زحمت نہ دی جائے گی۔

(۳) غیر مدعو مقامی شعرا صف سامعین میں رونق افروز ہو سکتے ہیں

(۴) سامعین کا داخلہ پاس کے ذریعہ سے ہوگا۔

(۵) مضمون غزل، اور نظم پڑھنے کے بعد ناظم انجمن کے حوالہ کر دینا ضروری ہے

المستکلف

مصطفی حسین نیر	خان بہادر حافظ ہدایت حسین
بی، اے، ایل، ایل، بی	بار ایٹ لا
ناظم	سی آئی، ای (ایم، ایل، سی
انجمن آئینہ ادب بالبندی کانپور	صدر استقبالیہ

ڈبلن آئرلینڈ میں خطرہ کا عرصہ سے احساس تھا وہ قریب تر آگیا ہے۔ کل ڈائل کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ اور مسٹر ڈی ویلیرا کو محاذ جنگ پر لڑنا پڑے گا۔ معلوم ہوا ہے ایک یونائٹ پارٹی اور دوسری طرف مزدور ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مزدور بھی ڈی ویلیرا سے بدظن ہو رہے ہیں۔

جذبات شفیق

از جناب شفیق صدیقی جونپوری سب ایڈیٹر رسالہ اردو معلی کانپور

ستم ہے اسطرح منت کش اغیار ہو جانا
لباس و وضع میں ہم صورت کفار ہو جانا

اسی کا ہے نتیجہ مفلس و نادار ہو جانا
ذلیل و خوار ہو کر قوم کا بے کار ہو جانا

سکھائی مدتوں جس قوم نے تہذیب خودداری
اسیکے ہاتھ سے ہونے لگی تخریب خودداری

نہ اب توقیر ہے احرار کے قومی فسانوں کی
نہ وقعت غازیان صف شکن کی داستانوں کی

گیا وہ دور جب ہوتی تھی صورت پہلوانوں کی
کہ اب تو پیار کے قابل ہیں شکلیں نوجوانوں کی

سروں پر ریشمی رومال ہے دستار کے بدلے
کف نازک میں پھولوں کی چھڑی تلوار کے بدلے

مسلماں آج فیشن کی طرحداری پہ مرتے ہیں
اور اتنا ہی بگڑتے جاتے ہیں جتنا سنورتے ہیں

بزرگوں کے تمدن کو عبث بدنام کرتے ہیں
تباہی آنیوالی ہے کہ شیرازے بکھرتے ہیں

بحسرت کہہ رہی ہیں روحیں اسلاف گرامی کی
یہ نازک ہاتھ کیا توڑیں گے زنجیریں غلامی کی

کیا پنڈت جواہر لال نہرو سول نافرمانی شروع کرنیوالے ہیں

لکھنو میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں

لکھنو، یکم اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے پھر کانگریسی لیڈروں سے تبادلۂ خیالات شروع کر دیا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اب چونکہ اُن کی والدہ کی حالت کچھ تسلی بخش ہے اسلئے وہ اپنے پروگرام کو بہت جلد عملی جامہ پہنانے والے ہیں۔ اور وہ یو۔پی میں تحریک سول نافرمانی کی مہم شروع کرنے والے ہیں۔ حکومت ہند ان کی سرگرمیوں کو بغور دیکھ رہی ہے۔ بعض حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو سول نافرمانی شروع کرنے سے پہلے ہی گرفتار کر کے نظر بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ حکومت کو خطرہ ہے کہ آپ از سر نو تحریک سول نافرمانی زندہ کریں گے

موم مہنت ناتھ دوارا کے سو کروڑ روپیہ پر گورنمنٹ کا قبضہ

لڑکے داموور لال کو جائداد سے محروم رکھنے کی درخواست پر بمبئی ہائیکورٹ کا حکم

بمبئی ۳۰ ستمبر۔ بمبئی ہائیکورٹ کے جسٹس رنگینہ کرنے آج بمبئی کے ایڈمنسٹر جنرل کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ مرحوم مہنت گوبردھن لال ناتھ دوارا ولیشنو سمپر دائے کی گورو کی تمام منقولہ جائداد قیمتی پچھتر لاکھ روپیہ اور پچاس لاکھ روپیہ کے حصہ جات اور اسٹاک پر قبضہ کر لیں کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ یہ جائداد غبن یا تلف نہ ہو جائے یا گم نہ ہو جائے

بمبئی ہائیکورٹ نے یہ حکم مسٹر ہیرالال کی درخواست پر دیا ہے جو ویشنو سمپر دائے کے سیوک ہیں انہوں نے اپنی درخواست میں یہ بیان کیا تھا کہ شملہ میں ۱۲ ستمبر کو شری گوبردھن لال جی سورگ باش ہو گئے اور ان کے بعد کوئی شخص قانوناً جائداد کا حقدار نہیں ہے نہ ابھی تک اُن کی جگہ بیٹھنے والا کوئی شخص ملا ہے۔ داموور لال کی مرحوم کے لڑکے ہیں مگر اُن کا رویہ ایسا رہا ہے کہ جو ناتھ دوارہ کی گدی پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں گذشتہ سال انہوں نے ایک ایسی لڑکی سے شادی کی۔ جس سے تمام ویشنو طبقہ کے جذبات کو بہت ٹھیس لگی۔ کیونکہ مہنت گوبردھن لال جی ان کے دھارمک نیتا تھے۔ کئی دیسی راجاؤں نے اس معاملہ میں مداخلت کی نتیجہ یہ ہوا کہ مہنت گوبردھن لال جی نے داموولال جی کو گدی سے محروم کر دیا اور آٹھ سالہ نابالغ لڑکے گوبند لال جی کو جائز وارث قرار دیا داموور لال جی کو یہ ممانعت کر دی گئی کہ وہ ریاست اودے پور میں داخل نہ ہوں ان بیانات کے بعد درخواست میں درج ہے کہ اندیشہ یہ ہے کہ وراثت اور حقیت کے بارے میں تنازعہ پیدا ہوگا جب تک یہ جھگڑا طے نہ ہو جائے یا کوئی شخص جائداد کا قانونی طور پر چارج نہ لے لے۔ جائداد کو سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ
قیمت ۸ رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا، پسلی چلنا دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے کیلئے مشہور معروف شرطیہ حکمی دوا ہے۔ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ عطاروں پنساریوں، دیسی انگریزی دوا فروشوں، جنرل مرچنٹوں و کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو۔ قیمت فی شیشی ۸ ؍ فی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ؍ درجن ۱۲ ؍ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن — نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو۔
المشتہر مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر۔ یو۔پی

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ پالٹیکس سے علیحدہ ہو جائینگے

آئندہ انتخابات میں لیبر پارٹی کیطرف سے مخالفت کا امکان

لندن۔ ۱۹ ستمبر۔ اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے کہ انگلستان کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ عنقریب سیاست سے علیحدہ ہو جائیں گے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ پارلیمنٹ کے آئندہ انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ کیونکہ آپ کا خیال ہے کہ لیبر پارٹی کی طرف سے آپ کی زبردست مخالفت کی جائے گی لیبر پارٹی کی طرف سے کوشش کیجا رہی ہے کہ آئندہ حکومت لیبر پارٹی کے ہاتھ میں آ جائے اگر لیبر پارٹی اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئی تو مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے لئے کھڑا ہونا دشوار ہو جائے گا۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ آپ آئندہ انتخابات میں حصہ نہیں لے رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کے قتل کے بعد جبر و تشدد کا مطالبہ

گورنر بنگال کے خلاف انتظامیہ کمزوری کا الزام

لندن ۲۹ ستمبر لندنی اخبار مارننگ پوسٹ نے مدناپور کے علاقہ کے چند یورپینوں کی ایک کھلی چٹھی شائع کی ہے۔ جسکا مفہوم یہ ہے کہ مسٹر برج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کے قتل کے بعد مقامی افسروں کے ہاتھ اس طریقہ پر باندھ دیئے کہ دہشت انگیز اس واقعہ کو ایک اور فتح تصور کرنے لگے۔ چٹھی میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ قتل کے واقعہ کے ۴ دن بعد حکومت بنگال کے ہوم ممبر مدناپور آئے لیکن وہاں پر خطرناک صورت حالات مقابلہ کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ اُن شکایتوں کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے کہ جو پولیس اور فوجی افسروں کے خلاف کی گئی تھیں۔ اور جن پر یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ پولیس والوں نے ۲۵ مشتبہ اشخاص کے مکانوں کی تلاشیوں کے دوران میں جبر و سختی سے کام لیا۔

مارننگ پوسٹ نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں بھی اس چٹھی پر تبصرہ کیا ہے جسمیں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس انتظامیہ کمزوری کی حقیقی ذمہ داری حکومت بنگال کے ممبر پر نہیں بلکہ سر جان اینڈرسن گورنر بنگال پر یا حکومت ہند کے ہوم ممبر پر عائد ہوتی ہے۔

گورنر یو۔پی۔ کو علمی تحفہ

علی گڈھ۔ یکم اکتوبر۔ علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کی کورٹ نے ہز اکسیلینسی نواب سر احمد سعید خان آف چھتاری گورنر یو۔پی اور نواب سر فضل اللہ خاں آف بھیکم پور کو ڈاکٹر آف لاز کی ڈگری کا تحفہ دینے کا فیصلہ کیا ہے

نواب صاحب بھوپال کا بحیثیت چانسلر دوبارہ انتخاب

علیگڈھ یونیورسٹی کورٹ کی کارروائیاں

علیگڈھ ۲۹ ستمبر۔ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کورٹ کا آج ایک خاص اجلاس حامد ہال میں ہوا جسمیں ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال کو دوبارہ چانسلر منتخب کیا گیا۔ جلسے میں کورٹ کے اراکین نے جوق در جوق شرکت کی اور نواب سر ذوالفقار علی اور سر محمد فخر الدین دونوں کی وفات حسرت آیات پر تعزیتی رزولیوشن منظور کئے گئے ایگزیکیٹو کاونسل کے لئے بعض اراکین کا انتخاب کیا گیا۔ یہ قانون منظور کیا گیا کہ آئندہ امتحان انٹرمیڈیٹ میں شامل ہونے والے طلبا انگریزی کے علاوہ تمام مضامین پرچوں کے اردو میں جوابات دے سکیں

اراکین کو مطلع کیا گیا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے کورٹ کے اس فیصلہ کی منظوری دیدی ہے آئندہ طلبا بی اے، ایم اے کے امتحانات اردو میں دے سکیں۔ قوانین کی افزائش کے ذرائع معلوم کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی۔

گاندھی جی کو لندن مدعو کیا جائے

پارلیمنٹ کے ممبروں کا وزیر ہند سے مطالبہ

لندن ۲۷ ستمبر انڈی پینڈنٹ لیبر پارٹی۔ ویلفیر آف انڈیا لیگ اور دیگر اسی قسم کی انجمنوں کے نمائندے مسٹر لینبری اور دیگر لیبر ممبران پارلیمنٹ پر مشتمل ایک ڈیپوٹیشن وزیر ہند سے ملاقات کرے گا۔ اس ڈیپوٹیشن کی ملاقات کی غرض و غایت یہ ہے کہ وزیر ہند پر اس امر کا زور دیا جائے کہ اب جبکہ مہاتما گاندھی نے اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ نہیں لیں گے اُن کو دعوت دی جائے کہ وہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں شرکت کرنے کے لئے لندن تشریف لائیں نیز ملک کی فضا کو پر امن بنانے کے لئے حکومت مہاتما گاندھی کا تعاون حاصل کرے۔

ملاپ کے دفتر پر پولیس کا چھاپہ

لاہور ۳۰ ستمبر۔ پولیس نے آج اردو کے روزانہ اخبار ملاپ کے دفتر پر چھاپہ مارا اور وہاں سے ۲۲ ستمبر کی اشاعت کی تقریباً دو درجن کاپیاں لیگئی اس اشاعت میں ریاست کپورتھلہ کے نظم و نسق کے متعلق آرٹیکل شایع ہوئے تھے۔

بحکم جناب مولوی محمد ادریس قرنی صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

عدالت جج خفیفہ کانپور

۸۸ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۳ء

بیجناتھ پرشاد، ولد منشی بدری پرشاد قوم کایستھ ساکن محلہ پرمٹ شہر کانپور — سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورۂ بالا سائل نے ایک درخواست انسالونسی مشتہر قرار دیے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے۔

لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ کہنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے۔ در صورت عدم حاضری کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

المرقوم ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء

مہر عدالت — بحکم آر۔ پی شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

ہندوستان کی مختلف زبانیں

تازہ مردم شماری کی رپورٹ کے اعداد

شملہ ۲۹ ستمبر۔ ہندوستان کی مردم شماری کی رپورٹ میں زبان کے متعلق جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں ان کے اقتباسات یہاں درج کیے جاتے ہیں:—

سنہ ۱۹۳۱ء میں ہندوستان کی آبادی ۳۵۲۸۳۷۷۷۸ افراد پر مشتمل تھی ان میں سے ۳۴۹۸۸۷۵۲۷ افراد ایسے تھے جو اپنی مادری زبانیں بول سکتے تھے ہندوستان میں کل ۲۸۲ زبانیں بولی جاتی ہیں جنمیں مقامی بولیاں بھی شامل ہیں۔

آسٹرک۔ ہندوستانی، مون کھمیر، برمی، پہاڑی، اڑیا، منڈا، تبتی چینی، طائی چینی، لشتو، پنجابی، دراوڑی، تلنگو، ناگی، گجراتی۔ بنگالی، مرہٹی، ہندی اروڑہ، اندھرا انگریزی، دیسی انگریزی، انگریزی ہندوستانی، رومن، فارسی یورپین، انڈمانی جنگلی۔ وغیرہ وغیرہ

دنیا میں سب سے زیادہ سرد مقام

دنیا میں سب سے زیادہ ٹھنڈی جگہ کوہ کینا ہے۔ ماؤنٹ کینا افریقہ میں ایک پہاڑ ہے جو ۱۷۰۰۰ فٹ بلند ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ مقام خط استوا پر واقع ہے جہاں گرمی سب سے زیادہ ہونی چاہئے۔ لیکن برف سے بھی زیادہ یہاں خنکی پائی جاتی ہے۔ صفر سے ۱۵۰ نیچے تک یہاں مقیاس الحرارت دیکھا گیا ہے۔ ایک دفعہ اس پہاڑ کو جان ڈائزر نامی شخص نے ۱۰ بھیڑ اور دس دیگر افریقہ کے ایک حکمران سے اسکو خرید لیا تھا۔

وائسرائے کی لکھنو میں آمد و روانگی

لکھنو ۳۰ ستمبر۔ وائسرائے آج صبح لکھنو سے گذرے ریلوے اسٹیشن پر مسٹر ڈارلنگ کمشنر نے آپ کا خیر مقدم کیا لیڈی ولنگڈن بھی بذریعہ ہوائی جہاز لکھنو پہونچ گئیں اسکے بعد وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن کمشنر کے بنگلہ پر چائے کی دعوت میں شریک ہوئے اور شام کو لکھنو سے روانہ ہو گئے۔ پولیس کے کافی انتظامات تھے۔

مس نہرو کی منگنی

شملہ یکم اکتوبر۔ الہ آباد میں اعلان ہوا ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو کی صاحبزادی مس کرشنا نہرو کی منگنی مسٹر گنوتاما پرشوتم کے ساتھ ہوئی ہے اس سلسلہ میں یہ معلوم خالی از دلچسپی

نوٹس انسالونسی دفعہ ۱۹ بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۹۰ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۳ء

راجکمار سنگھ ولد لکھان سنگھ قوم ٹھاکر ساکن انور گنج شہر کانپور۔ سائل

ہرگاہ کہ مسمی راجکمار سنگھ نے بذریعہ درخواست مورخہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء اس عدالت سے حسب منشا پراونشل انسالونسی ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۲۰ء انسالونٹ قرار دیے جانے کی درخواست کی ہے۔ لہذا بذریعہ اس نوٹس کے جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسیکو کچھ کہنا ہو تو بتاریخ معینہ بذات خاص یا بذریعہ وکیل کے حاضر ہو کر پیش کرے

المرقوم ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء

مہر عدالت — بحکم آر۔ پی شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

صداقت کانپور

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتنک نگرہ گولیوں اور طلاء واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے

آتنک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی وکمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرنے قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمایئے

طلائے واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلا پن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کرکے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی ۵ر پانچ روپیہ

ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

ہندوستان کی آیندہ حکومت ایک فرم کے مانند ہوگی

سر مائیکل اڈوائیر اور قرطاس ابیض

لندن ۳۰ ستمبر۔ سر مائیکل اڈوائیر سابق گورنر پنجاب نے ایکسٹر میں ایک تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ:—

"انڈیا ڈیفنس لیگ اسوقت تک اپنی رائے دینا نہیں چاہتی۔ جبتک کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ شایع نہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ آیندہ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین جو تعلقات قائم ہوں گے اُن کی نوعیت تجارتی شراکت کی سی ہوگی۔ ایک طرف ہندوستان کے حصہ دار ہوں گے دوسری طرف برطانیہ عظمی کے شراکت دار ہوں گے۔ ہندوستانی مالکان حصص میں والیان ریاست بھی شریک ہوں گے لیکن اس کاروبار میں بہت بڑا حصہ دار برطانیہ ہوگا۔

بدقسمتی سے قرطاس ابیض نے بہت بڑے حصہ دار کو بہت کم منافع دیا آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ برطانوی عنصر کو ہندوستان کے نظم ونسق جی سی آئین ساز (اور بہت زیادہ، ملازمتوں کے باب میں زیادہ سے زیادہ حصہ ملنا چاہئے۔ ورنہ کوئی دستور کامیاب و مستحکم نہیں ہوسکتا

جینیوا ۲۹ ستمبر مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی کی حالت میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ گذشتہ رات حالت اور زیادہ خراب ہوگئی ڈاکٹر آپ کی علالت پر شدید تشویش کا اظہار کررہے ہیں

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK REGD

Regd.

کف کف

(کف، کھانسی اور سردی کی بیجا دوا)

روگ کا گھر کھانسی ہی ہے اسے کبھی بھی بڑھنے نہ دینا چاہیے۔ تدارک آسان ہے چاہے کیسی بھی کف اور کھانسی کی بیماری کیوں نہ ہو اسے یہ دوا فوراً آرام کرتی ہے۔ پیتے ہی سردی کو بچا کر کھانسی کو دباتی اور سستی وحرارت کو دور کرتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ چھ آنے عہ
ڈاک محصول دس آنے ۱۰ر
چھوٹی شیشی بارہ آنے ۱۲ر
ڈاک محصول سات آنے ۷ر

Regd.

رنگ رنگ

ایک بار لگاتے ہی کھجلی رفع ہوکر سوزش جاتی رہتی ہے۔ نیا۔ خواہ پرانا کیساہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبی چار آنہ ۴ر
ڈاک محصول چھ ڈبی تک سات آنے ۷ر
نمونہ دو آنے ۲ر جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

لونٹ۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

کونسل آل انڈیا مسلم لیگ کی تجاویز

دہلی ۲۵ ستمبر کو صدر آل انڈیا مسلم لیگ خان بہادر حافظ ہدایت حسین سی آئی، ای، ایم ایل سی بیرسٹر کی زیر صدارت لیگ کے دفتر واقع بلیماران دہلی میں لیگ کی کونسل کا ۲۴ ستمبر یک شنبہ کو ایک جلسہ ہوا اور اعلان کیا گیا کہ:

چونکہ میاں عبدالعزیز اب لیگ کے صدر نہیں رہے ہیں اسلئے انہیں لیگ کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کے لئے مقام تاریخ مقرر کرنے کے اختیارات حاصل نہیں بلکہ اسکی مجاز صرف لیگ کی کاونسل ہے۔

اس امر کا اعادہ کرنا ضروری نہیں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے جدید منتخبہ صدر اب خان بہادر حافظ ہدایت حسین ہیں جنہیں فرزندان توحید کا پورا پورا اعتماد حاصل ہے یہ تجویزیں منظور ہوئیں کہ:—

لیگ کا سالانہ اجلاس نومبر ۱۹۳۳ء کو ۲۵و۲۶ تاریخ کو کیا جائے

کاونسل صدر کی اس کارروائی کی منظوری دیتی ہے کہ انہوں نے سرحد پر بمباری کے بارے میں ہز اکسیلنسی وائسرائے کو برقی پیغام ارسال کیا ہے اور تصور کرتی ہے کہ عوام میں اضطراب کے پیش نظر اُن یہ کارروائی نہایت مناسب تھی۔

کاونسل جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے اس طرز عمل کے اس شدید احتجاج کرتی ہے کہ اس نے مسلم علما کو اس کے روبرو اس بارے میں شہادت دینے کے لئے کہ ہندوستان کے آیندہ دستور میں مسلمانوں کے پرسنل لا کے تحفظ کا بندوبست کیا جائے۔ شہادت دینے کی اجازت نہ دی وہ مزید اصرار کرتی ہے کہ مسلم علما کے نمایندوں کو کمیٹی میں اپنے آیندہ ماہ میں ہونے والے اجلاس میں ضرور طلب کرے

اخبارات میں اس تازہ اعلان کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ میاں عبدالعزیز کو بعض اراکین اسمبلی کی طرف سے لیگ کا اجلاس منعقد کرنے کے لئے مقام وتاریخ مقرر کرنے کے واسطے ایک درخواست ارسال کی گئی ہے کونسل نے فیصلہ کیا کہ:—

الف ایک پبلسٹی سب کمیٹی مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل قائم کی جائے جو سابق صدر میاں عبدالعزیز کے اخبارات میں پروپیگنڈا کی تردید کرے۔

(۱) مولانا محمد مظہر الدین صاحب (۲) مرزا محمد سعید صاحب (۳) خان صاحب حاجی رشید احمد صاحب (۴) خان صاحب ایس ایم عبداللہ صاحب۔

ب) متذکرہ بالا اعلان کے ساتھ جن اصحاب کے اسمائے گرامی شایع ہوئے ہیں ان سے معلوم کیا جائے کہ آیا کیا درا صل انہوں دستخط کئے یا اُن کے اسمائے گرامی سے ناجائز فائدہ اُٹھایا گیا۔

سول نافرمانی اور مارشل لا کے تمام قیدی رہا ہو جائینگے

شملہ کی تازہ اطلاع

شملہ ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے اسوقت جبکہ سول نافرمانی کی تحریک کا زور بہت کم ہوگیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو اس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک ختم ہوچکی ہے یہ امر گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے کہ سول نافرمانی کے تمام قیدیوں کو رہا کردیا جائے اسکے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مارشل لائے زمانہ کے وہ قیدی جو اپنی سزا کی میعاد پوری کرچکے ہیں اور ابھی تک رہا نہیں کئے گئے اُن کی رہائی کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی رہائی بھی عنقریب عمل میں لائی جانے والی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سیاسی قیدی کی رہائی کے متعلق عنقریب ہی مقامی گورنمنٹوں کو ہدایات موصول ہوجائینگی

یو۔پی کی میونسپلٹیوں کی ناگفتہ بہ حالت

الہ آباد ۳۰ ستمبر ۳۲-۱۹۳۱ء میں یو۔پی کی ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں کے نظم ونسق پر ریویو کرتے ہوئے سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ گذشتہ سال جن شکایات کو سامنے کیا گیا تھا وہ اب بھی موجود ہیں شہری نظم ونسق کی حالت بدستور ناگفتہ بہ ہے، سازشیں پارٹی بازی اور رقابتیں میونسپلٹیوں کا شیوہ ہوگیا ہے جسکی وجہ سے سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ لیکن وقت آرہا ہے کہ لوگ خود بہ خود اس صورت حال کے خلاف احتجاج کریں گے اور بیسری حکومت کے بجائے اچھی روشن خیال طرز حکومت قائم ہوگی

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری، سستی، وخون کی خرابی کو دور کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلا کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت وقوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سواس کاساری اولیہ

دمہ سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، چورستہ۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

احسن — سمیع

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہارشنبہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۶

یورپ کی چار بے تاج بیگمات
دربدر ٹھوکریں کھاتی پھر رہی ہیں

حال ہی میں میکسکو کے بدبخت بادشاہ میکسیمین کی بیوہ شہزادی یوجینی سابق ملکہ میکسیکو برسیلز میں فوت ہوتی ہے اس سے چند روز قبل یونان کی ملکہ اولگا فوت ہوئی تھی۔ اب دنیا کی نظریں چار ایسی ہی حرماں نصیب اور آوارہ بخت شہزادیوں اور ملکاؤں کی طرف لگ رہی ہیں جو شہزادی یوجینی اور ملکہ اولگا کی طرح حوادث زمانہ کا شکار ہو کر جلاوطنی کی زندگیاں بسر کر رہی ہیں۔ شہزادی یوجینی اپنے آخری ایام میں پاگل ہو گئی تھی۔ اور ملکہ اولگا نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے شوہر شاہ جارج کو قتل ہوتے دیکھا اپنے بیٹے قسطنطین کو تاج و تخت سے محروم ہوتے اور مرتے دیکھا۔

آج کل یورپ کے مختلف حصص میں کم سے کم چار شہزادیاں ایسی ہیں جو کہ ملکہ اولگا اور شہزادی یوجینی کی طرح جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ایک تو روس کی ملکہ میری ہے دوسری یونان کی ملکہ صوفیہ ہے تیسری آسٹریا ہنگری کی ملکہ زیتا۔ اور چوتھی پرتگال کی شہزادی ایمیلی ہے۔ ڈورون کے مقام پر شہزادی ہرمائن بھی رہتی ہے جو اپنے کو ملکہ کہلانے پر اصرار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میں قیصرۂ جرمنی ہوں۔ لیکن یہ دعویٰ بہت دور و دراز کا ہے جرمنی کا قانون نہایت واضح ہے اور اسے محض فراؤ وان ہوہنزولرن پکارا جا سکتا ہے اسلئے اسے خارج البلد ملکات میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

روس کی ملکہ میری

ان چار ملکاؤں سے روس کی ملکہ میری کی داستان بہت دردناک ہے اس کی عمر اسی سال کے لگ بھگ ہے آجکل وہ کوپن ہیگن میں مقیم ہے اور تنہا رہتی ہے شاید زمانہ گذشتہ کی شان و شوکت کی تلخ یاد کبھی کبھی اس کا ساتھ دیتی ہو۔ ملکہ میری ڈنمارک کی شہزادی تھی اور ملکہ الیگزنڈرا کی بہن تھی۔ عنفوان شباب میں وہ ملکہ الیگزنڈرا کی طرح بہت خوبصورت تھی۔ اور شہزادی ڈگمر کہلاتی تھی اس کی نسبت نکولس ولیعہد سلطنت روس کی ساتھ کر دی گئی۔ دونوں کے درمیان پہلے ہی سے بڑی محبت تھی۔ اس لئے ان کی زندگی خوشی سے گذرنے لگی۔

نکولس بڑا ہونہار اور ذہین شہزادہ متصور کیا جاتا ہے اس لئے یہ جوڑا عالم خیال کے روضۂ رضواں میں رہا کرتا تھا۔ ملکہ میری کو صدمہ پہونچنے کا پہلا موقع آگیا اور اسکا منگیتر بیمار ہو گیا۔ اُسے فرانسیسی صحت افزا مقام کی طرف جانا پڑا۔ شہزادہ نائیس کے مقام پر فوت ہو گیا۔ شہزادی ڈگمر نزع کے وقت بستر مرگ کے قریب موجود تھی۔ جب نکولس کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تو اُسنے شہزادی سے یہ وعدہ لے لیا تھا کہ وہ اُس کے بھائی الگزنڈر سے شادی کرے گی۔ ....

.. کیونکہ نکولس کے بعد الگزنڈر ولیعہد سلطنت تھا اسنے الگزنڈر سے شادی کر لی اور شادی کے بعد جب اُسنے روسی مذہب قبول کیا تو اسکا نام میری فیوڈ رووونا رکھا گیا۔

الگزنڈر میں وہ مردانہ دلفریبی نہ تھی جو اُس کے بھائی نکولس میں پائی جاتی تھی۔ عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ جوڑے کو آپسمیں محبت نہیں تاہم میری وفادار بیوی بن کر رہی اور جب ایک وطن پرست نے زار کا خاتمہ کر دیا اور اُس کے شوہر کو الگزنڈر سوم کے نام سے زار بنا دیا تو اُسنے اپنے دل سے عہد کر لیا کہ وہ ہر موقع پر اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کی کوشش کرے گی تاکہ اُس کے خطرات میں شریک رہے اس وفاداری کے باعث دو تین دفعہ وہ موت کے منہ سے بال بال بچی۔ ان دنوں روس میں غیر ملکی شہزادیوں کو نظر اعتماد سے نہ دیکھا جاتا تھا۔ لیکن میری نے کافی ہر دلعزیزی اور مقبولیت عامہ حاصل کر لی تھی۔

روس کے شاہی خاندان کے اہم افراد میں سے صرف وہی ایک ہستی ہے جو انقلاب پسندوں کے ہاتھوں سے کسی طرح بچ نکلی

نڈیا ڈا نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ملکہ انقلاب کے وقت کریمیا میں تھی۔ جب لینا وتدوس کے شعلے وہاں تک پہونچ گئے تو وہ ایک برطانی جہاز پر سوار ہو کر نکل آئی۔ نڈیا ڈا نے نقشہ کھینچا ہے کہ تاریکی چھائی ہوئی تھی اور جہاز کے عرشہ پر ایک نہایت متناسب الاعضا اور پروقار صورت سیاہ لباس میں کھڑی ساحل کی طرف تک رہی تھی یہ ملکۂ روس تھی جب ملکہ الگزنڈرا فوت ہوئی میری بالکل تنہا رہ گئی۔

یونان کی ملکہ صوفیہ

ابھی کل کا ذکر ہے کہ فلورنس میں یونان کی ملکہ صوفیہ اپنے خادم کے ہمراہ چائے کے کمرے میں داخل ہوئی اور نہایت معمولی کھانے کی فرمائش کی۔ اسوقت اس کی صورت غم کا ایک مرقع تھی جسپر حسرت برس رہی تھی۔ پیدا ہوئی تو شہزادی کی بہن تھی جو سابق قیصر کو بیاہی گئی تو ملکہ وکٹوریہ کے بھتیجے قسطنطین شاہ یونان سے۔ اسے خیال آتا ہو گا کہ میں کسقدر خوش قسمت ہوں اور یورپ کی عورتوں میں میرا مقام کسقدر بلند ہے لیکن اب کیا ہے اب وہ جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہی ہے فلورنس کے ایک چھوٹی سی کوٹھری لے رکھی ہے مالی حالت بھی ایسی اچھی نہیں۔ اس کے آلام و افکار بھی کسی سے کم نہیں اسے اپنے شوہر کی شومیٔ طالع کا ستارہ کہا گیا۔ اسکو اپنے لئے کانٹوں کے بستر مہیا کرنے کے طعن دیئے گئے وہ جرمن کی شہزادی تھی اور قیصر کی بہن اسلئے قدرتی طور پر اُسنے قسطنطین کو وسطی کی مدد پر آمادہ کرنے کی کوشش کی اسے اسبات کی کیا پروا تھی کہ ترکی اور یونان صدیوں سے ایک دوسرے کے دشمن چلے آتے ہیں ملکہ صوفیہ کی یاد کے لئے کیا چیزیں باقی رہ گئی ہیں اسکا خسر قتل ہوا۔ اسکا شوہر دو دفعہ ملک سے نکالا گیا آخر وہ جلاوطنی کی موت مرا اُسکا بیٹا شاہ الگزنیڈر بھی فوت ہو گیا

ہنگری کی ملکہ زیتا

آسٹریا ہنگری کی ملکہ زیتا کی زندگی بہت دلدوز رہی ہے اسنے آجتک یہ امید نہیں چھوڑی کہ وہ پھر ہنگری جائیگی اور اُسکا بیٹا آٹو ہنگری قدیمی تخت پر بیٹھے گا وہ آج کل ہسپانیہ میں رہتی ہے وہاں کے رؤسا و عمائد نے اسکے مصارف کے لئے چندہ جمع کیا ہے اور اُسکے پاس آسٹریا کی کئی شاہ پسند اسوقت تک موجود ہیں۔

شاہ کارل اور شہزادی زیتا نے ایک دفعہ ہوائی جہاز میں بیٹھ کر آسٹریا پہونچنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ شاہی حکومت کو بحال کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے زیتا ہسپانیہ میں رہتی ہے اور اُسکے افلاس کا یہ عالم ہے کہ ایک دفعہ شاہ اسپین نے پاپائے روم سے سفارش کی تھی کہ اُسکے بچوں کے گذارہ کیلئے کچھ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ زیتا بہت مفلس ہے لیکن وہ شاہ پسندوں اور جمہوریت پسندوں دونوں کو مصروف اور سرگرم رکھتی ہے وہ کہتی ہے کہ (باقی بر صفحہ ۵)

حقیقت مسلم و ہندو ایک ہے
(از علامہ کیفی چریاکوٹی)

پردے میں دونوں آنکھوں کے مستور ایک ہے
ساقی ہے اصل رابطۂ شیخ و برہمن
مذہب ہے جسکا نام وہی راہِ شوق ہے
سن مجھ سے ربطِ ہندو مسلم کا فلسفہ
جینے کی ایک شکل ہے مرنے کی ایک شکل

ناظر جدا جدا سہی منظور ایک ہے
مینا و جام دو سہی مخمور ایک ہے
منزل قریب خواہ رہے دور ایک ہے
دو آنکھیں گو جدا ہیں مگر نور ایک ہے
پھر کیسا اختلاف جو دستور ایک ہے

کیفی ہے جستجوئے مداوا میں اتحاد
دونوں کے دل میں غیر کا ناسور ایک ہے

(تریاق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پر توِ حق عزم مستقل ہی سے ہے ۔ زباں پہ بھی رہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۰ | کانپور چہار شنبہ ۱۱ر اکتوبر ۳۳ء | نمبر ۳۶

موجودہ اور آیندہ ریلوے بورڈ کا تقابل

آج کل ہندوستان میں منجملہ دیگر ضروری اور اہم مباحث کے ایک ریلوے بورڈ کا مسئلہ بھی ہے آیندہ ریلوے آئینی بورڈ کی جو صورت ہونے والی ہے اس کے لیے ، اہل ہند کی رائے یہ ہے کہ موجودہ ریلوے بورڈ کی ہیئت کذائی زیادہ مفید اور کارآمد ہے ۔ چنانچہ موجودہ ریلوے بورڈ کی تمام تر ذمہ داری حکومت کے ہاتھ میں ہے اور حکومت ہی اس کے نفع و نقصان کی ذمہ دار ہے ۔ اور ریلوے بورڈ کے تمام ضروری مسائل و بجٹ اسمبلی میں پیش ہو کر منظور ہوتے ہیں اور اسپر ممبران اسمبلی نہایت آزادانہ بحث و مباحثہ بھی کر لیتے ہیں جو بعض اوقات مفید و کارآمد بھی ثابت ہوتا ہے

مگر بخلاف اس کے آیندہ جو ریلوے بورڈ کی ہیئت کذائی زیر تجویز ہے وہ ایک آئینی ریلوے بورڈ ہوگا اور کہا جاتا ہے کہ اس آئینی ریلوے بورڈ کے متعلق اسمبلی وغیرہ میں کسی قسم کی کوئی نکتہ چینی نہ ہو سکے گی اور اسی آئینی ریلوے بورڈ کو اسمبلی کی منظوری اور عدم منظوری سے کچھ تعلق نہ ہوگا ۔

ریلوے آئینی بورڈ کے متعلق غور طلب یہ مسئلہ ہے کہ اس ریلوے بورڈ کا آیندہ انتظام ایک علیحدہ گورنمنٹ کے مانند ہوگا ۔ یا وہ ایک علیحدہ محکمہ کے سپرد ہوگا ۔ اور اس آئینی ریلوے بورڈ کو انگلستان کی پارلیمنٹ مقرر کرے گی یا ہندوستان کی اسمبلی ۔

اسوقت ہندوستان میں تین قسم کی ریلیں ہیں (۱) ایک تو سرکاری ریلیں جنکا انتظام حکومت کرتی ہے (۲) دوسری وہ سرکاری ریلیں جنکا انتظام حکومت کے پاس ٹھیکہ پہ ہے ۔ (۳) تیسری وہ ریلیں جنکی مالک کمپنیاں ہیں یہ آئینی ریلوے بورڈ صرف سرکاری ریلوں کے لئے تجویز ہوا ہے

آئینی ریلوے بورڈ کی رپورٹ سے یہ معلوم کر کے اہل ہند کو بے چینی ہے کہ شاید آیندہ آئینی ریلوے بورڈ کو ہندوستان کی اسمبلی کے بجائے انگلستان کی پارلیمنٹ سے تعلق ہوگا

تمام اہل ہند بلا تفریق قوم و ملت اسپر متفق ہیں کہ آئینی ریلوے بورڈ کو ہندوستان کی قانون ساز جماعت مقرر کرے اور اسکے ارکان کے سامنے یہ بورڈ اپنے کام کیلئے جوابدہ ہو اگر آئینی ریلوے بورڈ کو انگلستان کی پارلیمنٹ نے قائم کیا اور وہ اُس کے سامنے جواب دہ ہوا تو ہندوستان کے باشندوں ہندوستان کی حکومت اور ہندوستان کی اسمبلی کیلئے یہ بات باعث شرم ہوگی ۔

اہل ہند کا خیال ہے کہ ریلوے آئینی بورڈ کو انگلستان کی پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہونے کے دلائل بھی خلاف ہیں چنانچہ خیال ہے کہ

(۱) ریلوے ایکٹ ایک مکمل ایکٹ ہوگا جسمیں کم و بیش ایک ہزار دفعات ہوں گی

(۲) ہندوستان کی ریلیں ہندوستان کے نفع کیلئے بنائی گئی ہیں اور اہل ہند اپنے نفع و نقصان کو اہل انگلستان سے زیادہ سمجھ سکتے ہیں اور اس لئے وہ زیادہ مفید قانون بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں ۔

(۳) ریلوے کے نقصان کا بار ہندوستان کے ٹیکس دہندوں کو برداشت کرنا پڑے گا ۔

(۴) یہ بات بالکل انوکھی ہوگی کہ نقصان کا بار تو ہندوستان پر پڑے مگر اہل ہند کے نمایندوں کو اس پر زبان ہلانے اور اُس کے نفع و نقصان کے جانچنے کا موقع بھی نہ دیا جاے ۔

(۵) ریلوے میں اس وقت بھی تقریباً ۸ کروڑ روپیہ سالانہ معہ اصل و سود کے نقصان ہو رہا ہے جو کہ حکومت ہند ادا کرتی ہے کیا یہ نقصان حکومت انگلستان ادا کرنے کو تیار ہے ۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہ امر بالکل عقل کے خلاف ہے کہ نقصان تو ہندوستان کی حکومت برداشت کرے اور ریلوے بورڈ انگلستان کی پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہو جو کہ بالکل آئینی نقطۂ نظر سے خلاف قاعدہ ہے ۔

اگر کسی پولیٹیکل مصلحت کی وجہ سے بجائے ہندوستان کی اسمبلی کے انگلستان کی پارلیمنٹ کے سامنے ریلوے بورڈ جوابدہ ہو اور ہندوستان کی تمام ریلوں کا کل و جزو انتظامات ریلوے آئینی بورڈ کے سپرد کر دیئے جاویں تو پھر انصاف کا تقاضا ہے کہ ہندوستان کا جسقدر سرمایہ ہندوستانی ریلوں میں لگا ہوا ہے وہ آئینی ریلوے بورڈ ہندوستان کو واپس کرے اور آیندہ ہندوستان کی ریلوں میں جو کچھ نقصانات ہوں اُسکو حکومت ہند سے نہ لیا جاوے ۔

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ ریلوے بورڈ کے اختیارات کے متعلق اہل ہند کے جذبات کا بھی ضرور خیال رکھا جاے گا ۔

بقیہ آئینۂ کانپور

مبارکباد ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی مسرت ہوئی کہ مسٹر برج نرائن نگم کو حکومت نے ٹریژری افسر کے عہدہ پر مقرر فرمایا ہے ۔

موصوف منشی دیا نراین صاحب نگم ایڈیٹر زمانہ و آزاد کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں آپ کے ایک صاحبزادے مسٹر بشن نراین نگم آئی سی ایس جائنٹ مجسٹریٹ بنارس اور دوسرے صاحبزادے مسٹر شیام نراین نگم ڈپٹی کلکٹر رائے بریلی ہیں ۔ اب تیسرے صاحبزادے کے تقرر پر ہم منشی صاحب کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

آئینۂ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ ایجوکیشن کمیٹی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کئی ماہ کا زمانہ ہوا جب کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی اکثریت کی پارٹی نے پنڈت سری رتن شوکل وکیل و چیرمین ایجوکیشن کمیٹی و پنڈت اوما شنکر ۔ مسٹر رام بھروسے ، مسٹر بھٹناگر اور سید صبیح الدین احمد کو آنیڈ ممبران کو ایجوکیشن کمیٹی کی ممبری سے علیحدہ کرنے کا رزولیوشن پاس کیا تھا مگر اقلیت کی پارٹی کو مسٹر پیارے لال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ پر یہ اعتراض تھا کہ انھوں نے بجائے ، اکے ۱۸ ووٹ شمار کر لیے لہٰذا یہ قضیہ حکومت کے پاس بغرض تصفیہ گیا ہوا تھا ۔ اب حکومت نے چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی موافقت میں فیصلہ کر کے چیرمین ایجوکیشن کمیٹی اور چاروں کو آنیڈ ممبروں کو ایجوکیشن کمیٹی کی ممبری سے علیحدہ کر دیا ہے ۔

بورڈ نے ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی و چاروں کو آنیڈ ممبروں کے انتخاب کے لئے ۱۹ر اکتوبر کی تاریخ مقرر کی ہے ۔

ٹریڈ یونین کانگریس ۹ر اکتوبر کو پنڈت ہری ہرناتھ کی صدارت میں یو ۔ پی ٹریڈ یونین کانگریس کا ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جسمیں طے کیا گیا کہ پراونشل مزدور کانفرنس کا تیسرا اجلاس گورکھپور میں اور آل انڈیا یونین کانگریس کا اجلاس امسال کانپور میں منعقد کیا جائے ۔ کمیٹی کی رائے میں اب سیاسی حالت اس امر کی مقتضی ہے کہ اقتصادی حالت پر غور کر کے مزدور اور کسانوں کے متعلق نہایت صفائی کیساتھ اعلان کر دیا جائے ۔

لیبر کانفرنس کا جلسۂ شبانہ ۹ر اکتوبر کو فتحپور میں مسٹر نصرت علی قدوائی مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں مسرس محمد ایوب ۔ دتار اسنگھ کا مقدمہ جو کہ کانپور سے منتقل ہو کر فتحپور گیا ہے پیش ہوا اور صفائی کے گواہوں کے بیانات قلمبند کئے گئے ۔ آیندہ پیشی ۲۳ر اکتوبر کو ہوگی

لڑکوں کے اغوا کی افواہ بعض خبریں اس قدر بے سر و پا پھیلا دی جاتی ہیں کہ خواہ مخواہ لوگوں کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے چنانچہ اسی قماش کی خبروں میں بچوں کے اغوا کی بھی خبر ہے گذشتہ ہفتہ یہ افواہ بڑے زوروں پر رہی کہ فقیر بچوں کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں حالانکہ یہ خبر قطعاً غلط تھی ۔ چنانچہ اسی خبر کے متعلق مسٹر آر ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک اعلان مندرجہ ذیل مفہوم کا شائع کرایا ہے کہ جس سے فی الجملہ لوگوں کو تسکین ہوئی ۔ بیان یہ ہے کہ :-

" کانپور میں آجکل یہ افواہ پھیل گئی ہے کہ فقیر و سادھو لڑکوں کا اغوا کر رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں چند فقیروں کو عوام نے زد و کوب بھی کیا ہے ۔ ان واقعات کی پولیس نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اب تک نہ کسی لڑکے کا اغوا کیا گیا اور نہ اغوا کرنے کی کوشش کی گئی جن فقیروں کو اغوا کے الزام میں عوام نے زد و کوب کیا ہے انمیں سے اکثر فقیر صحیح الدماغ نہ تھے ۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عوام کو پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے ،

تحقیقات کمیٹی بابو دوارکا پرشاد سنگھ ممبر میونسپل بورڈ نے بورڈ کو مندرجہ ذیل مفہوم کا ایک رزولیوشن بھیجا ہے " تحقیقات کمیٹی کی کل کارروائی بغرض آگاہی ممبران تا دینہ بورڈ میں رکھی جائے "

ملازمان بورڈ تحقیقات کمیٹی نے ملازمان بورڈ کی تنخواہوں کے متعلق جو رائے قائم کی ہے اُسکے قبل از وقت شائع ہو جانے کی وجہ سے ملازمان بورڈ میں زبردست انتشار پیدا ہو گیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ ملازمان بورڈ نے چیرمین و ممبران بورڈ کی خدمت میں ایک میموریل پیش کیا ہے جسمیں یہ دکھایا گیا ہے ۔ کہ اول درجہ کی میونسپل بورڈوں یعنی الہ آباد ، لکھنو وغیرہ کے مقابل میں کانپور ملازمان بورڈ کی تنخواہیں زیادہ نہیں ہیں ۔

گنجیز کلب گنجیز کلب کے زیر نگرانی فرسٹ پراونشل ریگٹا و سمینگ گلا (تیراکی وغیرہ کا دنگل) ۱۴ر و ۱۵ر اکتوبر ۳ بجے دن کو سرسیا گھاٹ پر منعقد ہوگا جسمیں صوبہ کے مشہور تیراک وغیرہ آکر شریک ہوں گے اور کامیاب حضرات کو گولڈ میڈل وغیرہ دیے جاویں گے ۔

زہر دیا گیا معلوم ہوا ہے کہ بنگلی کڑا کی طرف ایک لڑکا اور ایک جوان کو کسی نے زہر دے دیا جو کہ سڑک پر پڑے ہوے تھے ۔ لڑکا بیہوش تھا اور دوسرا شخص مرا ہوا یہ دونوں ہندو ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ دھوکا دینے والوں نے ان دونوں کو زہر دیکر اور ان کا سامان لے کر چلدیئے پولیس تحقیقات میں مصروف ہے ۔

گائے کو زہر دیا گیا ۔ ٹیکا رام اہیر ساکن شطرنجی محال کی گائے یکایک مر گئی ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گائے کو زہر دیا گیا ہے ۔ پولیس نے چھندن کو زہر دینے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے ۔

سائیکل کی چوری پولیس نے مسٹر ایم ۔ ایچ دار طالب علم گورنمنٹ لیدر ورکنگ اسکول کو معہ ایک سائیکل کے گرفتار کیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ سائیکل وہی ہے جو کہ نرائن کمپنی مسٹن روڈ کے یہاں سے چوری گئی تھی ۔

گذشتہ بلوہ گذشتہ بلوہ کانپور کے سلسلہ میں غلام حیدر کو راجہ رام کی دوکان پر ڈاکہ ڈالنے کے الزام میں ۷ سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی ۔ اور اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی تھی ۔ اب معلوم ہوا ہے کہ عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رکھتے ہوے ہائیکورٹ نے اپیل کو خارج کر دیا ہے ۔

دودھ میں پانی مسٹر رشید احمد بخاری سٹی تحصیلدار کے عدالت سے ٹیک چند اہیر ساکن قلی بازار کو دودھ میں پانی ملانے کے جرم میں ایکسو روپیہ جرمانے کی سزا ہوئی

میونسپلٹی کیخلاف نوٹس مسٹر رشید احمد بخاری سٹی تحصیلدار کی عدالت میں لچھمن بھوجی کے خلاف اس الزام میں مقدمہ دائر کیا گیا تھا کہ اُس نے بغیر اجازت مکان تعمیر کر لیا ہے ۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ مکان کا مالک نہیں بلکہ کرایہ دار ہے اسلئے عدالت نے بورڈ کو نوٹس دیا ہے کہ وجہ ظاہر کی جاوے کہ لچھمن بھوجی کو ہرجانہ کا معاوضہ کیوں نہ دلایا جاوے ۔

محمد علی نمائش محمد علی نمائش کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا جسمیں خان بہادر حافظ ہدایت حسین بار ایٹ لا ایم ، ایل ، سی ، کے ، سی ، آئی ، صدر حافظ محمد صدیق ، مسٹر محمد بشیر بار ایٹ لا ۔ نواب سید خاقان حسین نائب صدر منتخب ہوئے ہیں نمائش ۱۲ر نومبر سے ۲۲ر نومبر تک ہوگی ۔

مسٹر جسٹس بنگ آنریبل مسٹر جسٹس بنگ جج ہائیکورٹ الہ آباد بوائے اسکاوٹ کے سلسلہ میں کانپور تشریف لا رہے ہیں ۱۴ر اکتوبر کو ۱۰ بجے دن کے بعد

جمعیۃ علماء ہند اپنی موجودہ پالیسی کیساتھ اشتراک عمل نہیں کرسکتی

مولانا شفیع داؤدی کے خط کے جواب میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مکتوب

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کے نام مولانا محمد شفیع داودی سکریٹری مسلم کانفرنس کا حسب ذیل خط موصول ہوا ہے :۔

وَنڈرمیر
سمرال ۔ شملہ
۱۲ ستمبر ۱۹۳۳ء

مکرمی زاد اللہ الطافکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ بہت دنوں پر یہ عریضہ ارسال خدمت کرنے کی نوبت آئی ہے ۔ خدا خدا کرکے آپ صاحبوں نے مرادآباد میں سول نافرمانی کو حذف کرنے کی تجویز پاس کردی ہے یہی ایک اختلاف کا باعث ہوگیا تھا ۔ یکم جنوری ۱۹۲۹ء تجویز آل انڈیا مسلم کانفرنس کی تو آپ ہمیشہ سے تسلیم کرتے آئے ہیں ۔ اور اب بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی جمعیۃ آل انڈیا مسلم کانفرنس میں شرکت نہ کریں جیسا کہ سابق میں کرچکی ہے ۔

ہاں مولانا سجاد صاحب نے کلکتہ میں شرکت کی خواہش عین وقت پر فرمائی جسکو بوجوہات چند ورکنگ کمیٹی نے منظور نہیں کیا ۔ مگر حالات اب تبدیل ہوگئے اور آپ کی جمعیۃ پھر سابق دستور صورت پر آگئی ۔ اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ نئے اجلاس کیلئے جو پٹنہ میں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء و یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء کو ہوتا ہے کہ آپ اپنی جمعیۃ ۳۲ ر اسمار علمار کرام کے منتخب کرا کے بھیج دیں ۔ اور ان میں سے اسما ایسے حضرات کے ہوں جو منتظمہ بورڈ میں شرکت کرسکیں ۔ نیز یہی منتظمہ بورڈ مجلس مضامین کا کام کریگی جو ۲۹ ستمبر کو پٹنہ میں بیٹھے گی انگریزی میں جو خطوط شایع ہورہے ہیں اُن کی کاپیاں علیحدٰہ بھیج رہا ہوں ۔

شفیع داودی

حضرت ناظم الجمعیۃ کا مکتوب

ناظم الجمعیۃ نے مذکورہ بالا خط کے جواب میں مندرجہ ذیل مکتوب مولوی شفیع داودی صاحب کے نام ارسال فرمایا ہے :۔

محترم مولانا شفیع صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم عرصہ کے بعد جناب کا گرامی نامہ ملا ۔ شکریہ غالبًا جناب کو یاد ہوگا کہ جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء کو ایک تجویز پاس کی تھی کہ جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء کو ایک تجویز پاس کی تھی جس میں صاف طور پر یہ ظاہر کردیا گیا تھا کہ مسلم کانفرنس کے ساتھ شرکت سے معذوری ہے اگرچہ میں اُس زمانہ میں جیل میں تھا ۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ تجویز جناب کی خدمت میں دفتر سے بھیجدی گئی تھی ۔ مگر میں بہ نظر احتیاط یہ ذیل میں مجلس عاملہ کی تجویز پھر نقل کئے دیتا ہوں ۔

قرارداد ع ۔ جمعیۃ علما کے سامنے مسلم کانفرنس کی سکریٹری کو اطلاع دیدی جائے کہ چونکہ مسلم کانفرنس کی پالیسی معین ہے اور وہ جمعیۃ علمائے ہند کی پالیسی سے مختلف و متضاد ہے ۔ اسلئے جمعیۃ علمائے ہند اپنے نمائندے مسلم کانفرنس میں بھیجنا مفید نہیں سمجھتی ۔

اس تجویز کی موجودگی میں میرا خیال ہے کہ بحالات موجودہ مسلم کانفرنس سے شرکت عملی کا سوال نہیں پیدا ہوسکتا کلکتہ کا واقعہ مجھے معلوم نہیں ممکن ہے مولانا سجاد صاحب نے شرکت کی خواہش کی ہو اور آپنے بعض مصالح کی بنا پر اسکو رد

بین الملی اتحاد کی مخالفت

اسمیں شک نہیں کہ عامۃ المسلمین کے منافع کی غرض سے مختلف جماعتوں کا اتحاد اور اشتراک عمل یقینًا مفید ہے لیکن مسلم کانفرنس کا سہ سالہ طرز عمل اسقدر افسوسناک اور مسلمانوں کے لئے مہلک ثابت ہوا ہے کہ اب تمام جماعتیں ملکر بھی اس نقصان کی تلافی نہیں کرسکتیں مجھے افسوس کیساتھ اس تلخ حقیقت کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ جو جماعت تحفظ حقوق مسلمین کے نام سے قائم کی گئی تھی ۔ اس جماعت نے بجائے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے انگریزوں کے حقوق کی بہت زیادہ حفاظت کی ۔ حضرات نے مسلمانوں کے پردے میں ذاتی منافع حاصل کرلئے اور اسکا نام مسلم حقوق کی محافظت رکھ لیا گیا ۔ مسلمانوں کو جو کچھ برائے نام کا دیا گیا ہے ۔ اس سے کہیں زیادہ حکومت متسلط نے مسلم کانفرنس کے ذریعہ اپنے لئے حاصل کرلیا ہے مسلم کانفرنس نے صرف یہی نہیں کیا بلکہ حکومت کی تمام خواہشات کو پورا کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ۔ بلکہ ہندوستان کی مختلف اقوام کے کسی ایک مرکز پر جمع ہونے اور باہمی معاہدہ کرنے کی راہ میں بھی اُسنے سخت مشکلات پیدا کیں ۔ مسلمانوں کو یہ امید دلائی کہ تمہارے مطالبات حکومت پورے کرنے کو تیار ہے تمہیں کسی قوم سے معاہدہ کرنے یا سمجھوتہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ مسلمانوں کے تمام مطالبات حکومت کی طرف سے پورے کرنے کو تیار ہے تو مسلمانوں کو کیا ضرورت کہ وہ حکومت کے خلاف کسی تحریک میں شامل ہوں بلکہ ان کو پوری وفاداری کا ثبوت دینا چاہئے اور کسی ایجی ٹیشن میں شریک نہ ہونا چاہئے تاکہ حکومت مسلمانوں کے مطالبات کو پورا کرنے میں پس وپیش نہ کرے

مطالبہ آزادی سے دستبرداری

اگر مسلم کانفرنس کے اعضا اس موقع پر ملک سے غداری نہ کرتے اور مسلمانوں کو سبز باغ دکھاکر مغالطہ میں مبتلا نہ کرتے تو یقینًا ملک ڈومینین اسٹیٹس کے قریب قریب ضرور پہونچ جاتا ۔ اور ان مصائب سے ایک بڑی حد تک آزاد ہوچکا ہوتا جن میں وہ تقریبًا دوسو سال سے مبتلا ہے آپنے مختلف ملتوں کے مابین اتحاد و اتفاق کے ہر موقع پر عوام کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ حکومت نے تمہارے تمام مطالبات منظور کرلئے اور جب آپ سے اس منظوری کی تشریح و توضیح کا مطالبہ کیا گیا تو آپنے اور آپکے حامیوں نے لوگوں کو یقین و امکان کے فضول و بے معنی مباحث میں مبتلا کردیا ۔ جو مطالبات مسلم کانفرنس کے نزدیک الہامی اور یقینی تھے ۔ اور جن کے غیر مبدل ہونے کا بار بار اعلان کیا گیا تھا وزیر اعظم کا اعلان ہوتے ہی ان مطالبات کا یا مطلب بیان کرنا شروع کیا پنجاب اور بنگال کی مسلم اکثریت کو امکان کے پردے میں چھپا کر عوام کو سخت مغالطہ دیا گیا ۔ بنگال میں ہمیشہ کیلئے یوروپین حکومت کو مضبوط چٹانوں پر قائم کردیا گیا جس صوبہ میں یوروپین آبادی ایک فیصدی بھی نہ تھی وہاں یوروپینوں کو محض آپ ہی کی امداد سے دس فیصدی ودیج دیا گیا ۔ بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کی آئینی اقلیت آپنے خود تسلیم کرلی ۔ بنگال کے ۵۴ فیصدی مسلمانوں کو ۴۸ پر اور پنجاب کے ۵۶ فیصدی کو ۴۹ پر راضی کرنے کی کوشش کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہندوستان کی آزادی اور خود مختاری جو مسلمانان ہند کا سب سے بڑا مطالبہ تھا

اور جس کے لئے تین یا ۴ سال سے نہیں بلکہ گذشتہ ایک صدی سے مسلمان برابر مضطرب و بیچین تھے اس سے آپ حضرات بالکل بیدست بردار ہوگئے تھے ۔ آپنے محض فرقہ وارانہ تحفظات کو جو ایک آزاد کانسٹی ٹیوشن میں طلب کیے گئے تھے ۔ اصل مقصد بنا کر حقیقی منتہائے مقصود یعنی آزادی ہند کو بالکل فراموش کردیا ۔ اور پس پشت ڈالدیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت متسلط کے لئے ہندوستان کو غلام رکھنے کا بہانہ ملگیا اور آپ ہی لوگوں کی کاغذی اور زبانی امداد واعانت سے حکومت استقبال ہوگئی کہ وہ اس ملک کے ایک جائز اور منصفانہ حق کو غضب کیے ہوئے بیٹھی رہی ۔ آپ ہی کی جماعت نے برطانیہ کو دنیا کی بین الاقوامی رائے عامہ پر یہ اثر ڈالنے میں مدد پہنچائی کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے ملک کی آزادی کے خواہشمند نہیں ہیں ۔ وہ ہندؤں اور دوسری قوتوں سے خائف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر انگریز اس ملک کو چھوڑ کر چلے گئے تو اکثریتیں اور اقلیتیں ہضم کرجائیں گی ۔ حالانکہ جہاں تک عامۃ المسلمین کا تعلق ہے وہ من حیث القوم اس پالیسی سے متنفر و بیزار تھے چونکہ آپ حضرات کو حکومت کی سرپرستی حاصل تھی اور اس سلطنت کے تمام ذرائع و وسائل آپ کی امداد کے لئے حاصل تھے جن پر کبھی آفتاب غروب نہیں ہوتا ۔ اس لئے آپکی وہ قراردادیں جن کے خلاف طول و عرض ملک میں احتجاج کیا گیا ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس اور رویٹر کے ذریعہ دنیا کے ہر ہر گوشہ میں پہونچ گئیں اور مسلمانوں کی حقیقی آواز اسطرف آرڈیننسوں کے حربہ سے اور دوسری طرف برطانوی پروپیگنڈا کے مقابلہ سے دبادی گئی ہیں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا یہ طریقہ کار آج تک جاری ہے کہ اور پٹنہ میں جو کانفرنس آپ منعقد کررہے ہیں اسکا مقصد سوائے اسکے کبھی اور کچھ نظر نہیں آتا مسلم کانفرنس کی ان ہی حرکتوں کے باعث نہ صرف مسلمانوں کا بہت بڑا طبقہ اس جماعت سے بے تعلق ہے بلکہ اس کے بانیوں میں سے بھی وہ حضرات علیحدہ ہوچکے ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے اولار کلمۃ الحق کی توفیق عطا فرمائی ہے ۔ اور جو اس کانفرنس کی پالیسی کو سمجھ چکے ہیں ۔ اگر آپ مجھے معاف فرمائیں ۔ تو میں نہایت صفائی کے ساتھ یہ عرض کردونگا کہ جناب جس جماعت کا نام کبھی مسلم کانفرنس رکھا تھا اُسکے طرز عمل سے اب یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسلم کانفرنس نہیں بلکہ یوپین کانفرنس ہے

کھوٹے اور کھرے کی کسوٹی

آپ نے یہ بالکل صحیح فرمایا کہ جمعیۃ العلمائے ہند نے خدا خدا کرکے سول نافرمانی بند کردی لیکن جناب والا سول نافرمانی تو ایک دن بند ہونی تھی وہ قیامت تک کیلئے نہ تھی اس کا پروگرام یا تو کامیابی اور فتح کے بعد ملتوی ہوتا یا ہے یا شکست کے بعد بہرحال وہ چیز تو ملتوی ہونے والی تھی وقتوں کی زندگی میں ایسے نشیب و فراز آتے ہی رہتے ہیں البتہ ان ہی مواقع پر یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ آزادی ملت اور آزادی وطن کی خاطر ایثار و قربانی کرنے والے کون ہیں ۔ اور ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرکے ملت و وطن کے ساتھ غداری کرنے والے کون ۔ سول نافرمانی کا مطلب اس سے زیادہ کچھ نہ تھا کہ حکومت متسلط پر دباؤ ڈالا جائے ۔ اور اس امر کی جدوجہد کی جائے کہ ہندوستان کو جو کچھ زیادہ سے زیادہ ملسکتا ہو وہ ملجائے لیکن حکومت نے عین وقت پر دوسری فرقہ وارانہ جماعتوں کی طرح مسلم کانفرنس کو اپنا کار بنالیا اور ہندوستان کو اس امداد سے ایسا نقصان عظیم پہونچایا کہ آنیوالی نسلیں عرصہ دراز تک یاد رکھیں گی اور مسلم کانفرنس کے ممبران کی

ہردوں پر ہمیشہ نفرت و حقارت کی پھول چڑھایا کریں گی

پالیسی کا اختلاف

جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند کی مسلم کانفرنس سے کچھ اس بنا پر نہ تھی کہ جمعیۃ نے سول نافرمانی کا پروگرام منظور کیا ۔ یا وہ حکومت کے ساتھ عملًا برسرپیکار تھی ۔ بلکہ اس علیحدگی کا تعلق تو مسلم کانفرنس کی وہ پالیسی حکومت نوازی سے تھا ۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ جمعیۃ نے سول نافرمانی کا پروگرام ملتوی کردیا مگر اس التوا سے مجلس عاملہ کی مذکورہ بالا فیصلہ پر کیا اثر پڑسکتا ہے مسلم کانفرنس کی وہ پالیسی تو نہیں بدلی جس کی وجہ سے علیحدگی اختیار کی گئی تھی ۔ سول نافرمانی کے التوا پر اظہار مسرت کے بجائے کاش آپ مجھے یہ مژدہ سناتے کہ مسلم کانفرنس نے اپنی پالیسی اب بدل دی ہے ۔ اور وہ آیندہ حکومت کا دست و بازو بننے کی بجائے ملک و ملت کی حمایت و نصرت پر آمادہ ہے اور ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو مستحکم کرنے کی جگہ آزادی وطن کی راہ میں بیش از بیش جدوجہد کرنے والی ہے تو بے شک میں اپنی جماعت کو گذشتہ فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کی دعوت دیتا اور مجھے یقین ہے کہ اس صورت میں میری جماعت آپ کے ساتھ اشتراک عمل پر آمادہ بھی ہوجاتی کیونکہ آپ سے جو اختلاف یا علیحدگی ہے ۔ وہ خدانخواستہ کسی ذاتی مخالفت و مخاصمت کی بنا پر نہیں بلکہ اُس کی پالیسی کی بنا پر ہے ۔ جو آپنے حکومت کی حمایت میں اختیار کر رکھی ہے اور جسے اراکین جمعیۃ مذہب و ملت اور وطن کے ساتھ انتہائی غداری سمجھتے ہیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اب بھی آپ اپنے اراکین کی باہمی مشاورت کے بعد مجھے اطلاع دیں کہ آپ کی جماعت نے اپنی پالیسی بدل دی ہے اور وہ مسلمانوں کی صحیح خدمت کے لئے آمادہ ہوگئی ہے تو جمعیۃ علمائے ہند سب سے پہلے آپکے ساتھ اشتراک عمل کے لئے تیار ہوگی اور حتی المقدور آپ کی امداد و اعانت کریگی ۔

یکم جنوری ۱۹۲۹ء کی قرارداد

جناب والا نے اپنے دعوت نامہ میں یکم جنوری ۱۹۲۹ء کی تجویز آل انڈیا کانفرنس کا بھی حوالہ دیا ہے میں اس کے متعلق صرف اسقدر عرض کردینا کافی سمجھتا ہوں کہ یکم جنوری ۱۹۲۹ء میں کوئی جماعت آل انڈیا کانفرنس کے نام سے موجود ہی نہ تھی ۔ یہ جماعت جسے آپ مسلم کانفرنس کہہ رہے ہیں بعد کی پیداوار ہے اور اس میں جمعیۃ علمائے ہند کے نمائندوں کی شرکت سے کوئی قرارداد کبھی منظور نہیں کی گئی شاید آپ کا مقصد اس آل پارٹیز مسلم کانفرنس سے ہے جو دہلی میں سر آغاخاں کی صدارت منعقد ہوئی تھی ۔ اور یکم جنوری کو وہ قرارداد منظور کرکے منتشر ہوگئی تھی ۔ اس کانفرنس کی قرارداد کو آپ کی جماعت نے بالکل مسخ کردیا ہے اور مولانا محمد علی مرحوم کا انتقال ہوتے ہی اس سمجھوتہ کو کہ جو اُن کے سر شفیع مرحوم کے درمیان حضرت مفتی صاحب نے کرایا تھا آپ دہلی ہی میں ختم کرچکے ہیں یکم جنوری ۱۹۲۹ء کی قرارداد میں بنیادی تبدیلیاں کرلینے کے بعد آپ یہ کسطرح توقع کرتے ہیں کہ جمعیۃ علمائے ہند اب بھی اسکے ساتھ اتفاق کرتی ہے جمعیۃ کے نمائندوں نے جس قرارداد کے ساتھ اتفاق کیا تھا وہ تو عرصہ ہوا کہ آپکے ہاتھوں دفن کردی گئی اور یہ تدفین اسوقت عمل میں آئی کہ جب ڈاکٹر انصاری صاحب کی کوٹھی پر بین الاقوامی معاہدے پر دستخط ہونے والے تھے اور آپ کمرے میں سے اُٹھ کر نئی دہلی کا ٹیلیفون سننے تشریف لے گئے تھے ۔ اور ٹیلی فون سننے کے بعد آپنے فرمایا تھا کہ اب رات زیادہ آگئی ہے اسوقت مجلس کو ملتوی کردیا جائے ۔ آپکے اصرار پر مجلس ملتوی کی گئی اور اُسکے بعد پھر آپ نے آجتک ڈاکٹر انصاری صاحب کی کوٹھی کا رخ نہ کیا

(باقی برصفحہ ۶ کالم ۳)

ایک افسانہ

دفترِ عشق

(۱)

اکثر لوگ دفتر بہت دیر سے آتے ہیں اور کچھ لوگ وقت کے اسقدر پابند ہوتے ہیں کہ اُن کی اس حرکت سے غیر پابند لوگوں کو نفرت ہونے لگتی ہے۔

ایک گجراتی حسینہ اندوبالا یہ خیالات اپنے ذہن میں لیے ہوے سیٹھ رام سرن کے دفتر میں داخل ہوئی کہ جہاں وہ ٹائپسٹ اور محرری کے کام کرتی تھی۔ اندوبالا کو معلوم تھا کہ وہ آج پھر پندرہ منٹ دیر سے دفتر پہونچ رہی ہے۔ لیکن اس قدر خاموشی کیساتھ وہ اپنی میز پر جا بیٹھے گی کہ کوئی محسوس بھی نہیں کرے گا۔ لیکن افسوس کہ کسی نہ کسی نے دیکھ ہی لیا کہ مس اندوبالا آج بھی دفتر دیر سے پہونچی ہیں یہ بات نوٹ کرنے والا کوئی کلرک یا سر دفتر نہ تھا۔ بلکہ روئی کے بیوپار کی فرم کا مالک خود سیٹھ رام سرن تھا۔ جسے مس اندوبالا کی آمد کا خاص طور پر انتظار تھا۔ کیونکہ وہ نہایت سویرے سے خود اُٹھ بیٹھتا تھا۔ اور بہت سویرے سے دفتر میں آکر بیٹھ جاتا تھا ضروری کاغذات کے جواب لکھوانے اور ٹائپ کے کام میں مدد لینے کی لیے مس اندوبالا کی سخت ضرورت تھی لیکن مس اندوبالا گذشتہ ہفتہ میں صرف دو تین مرتبہ اپنے وقت سے دفتر میں آئی تھیں اور کئی بار ٹوکنے کے باوجود وہ پابندی وقت پر توجہ نہیں دیتی تھیں۔

سیٹھ نے غصہ کے لہجہ میں کہا۔ مس اندوبالا آپ ذرا میرے کمرے میں تشریف لائیے۔ پہلے پہل اندوبالا کو احساس ہوا کہ دفتر میں دیر سے آنا بہت بری بات ہے۔ اور مالک کے لئے کسقدر تکلیف دہ چیز ہے۔ اُسنے اپنے ضمیر کی آواز پر عمل کرتے ہوے ہمیشہ اسکا اقرار کیا کہ مجھے پابندی وقت کا احساس نہیں، اور دفتر میں دیر سے آنے کی اصل وجہ کیا تھی لیکن آج اُسنے تہیہ کر لیا تھا کہ اگر دیر کی وجہ پوچھی گئی تو میں نہیں بتاؤنگی

سیٹھ نے کہا کہ مس اندوبالا دیکھئے یہ آپ کا تیسرا ہفتہ شروع ہے جسمیں آپ ۳ مرتبہ لیٹ ہو چکی ہیں۔ اور ابھی بدھ کا دن ہے۔ ہفتہ ختم ہونے میں کئی دن باقی ہیں۔

لڑکی نے کہا کہ بیشک اس دفعہ پھر دیر سے آئی۔ لیکن آپ کو داد دینی چاہئے کہ میں اپنی وضع پر کس قدر پابند ہوں

سیٹھ نے کہا مس اندوبالا آپ فضول گوئی کر کے بیکار وقت ضائع نہ کیجئے اور گستاخ بن کر معاملات کو خراب نہ کیجئے آپ اگر پابندی وقت نہیں ہو سکتی تو فرم سے علیحدہ ہو جائیے اگر کوئی معقول وجہ آپ کے پاس ہو تو میں اُسکے سننے کے لئے تیار ہوں۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد مس اندوبالا بولی، مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی صفائی میں کوئی بات نہیں کہہ سکتی۔ واقعہ ہے کہ میرے پاس کوئی عذر ہی نہیں ہے جو میں اپنی غلطی کے جواز میں پیش کر سکوں

سیٹھ نے کسیقدر متعجب ہو کر اور سر کھجا کر کہا، لیکن مس اندوبالا آپ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور بتا سکتی ہیں آخر کوئی تو وجہ ہوگی۔ جو روزانہ اتنی دیر ہو جاتی ہے۔ آپ سمجھ سکتی ہیں کہ آپ کے دیر سے آنے کے باعث فرم کے دیگر ملازمان پر کیسا برا اثر پڑتا ہے۔

مس اندوبالا "...... میں جھوٹ بول کر آپ کو قطعی مطمئن کر سکتی تھی۔ مثلاً یہ کہتی کہ میرا باپ سخت بیمار ہے یا کوئی اور بات۔ لیکن افسوس کہ میں جھوٹ بولنا نہیں جانتی بس میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ دیر ہو جاتی ہے۔

سیٹھ۔ اچھا اگر یہ بات ہے تو میں پھر آپ کو مہلت دیتا ہوں"

لڑکی۔ لیکن میں آپ سے پھر کہتی ہوں کہ میں وقت کی پابندی کی پوری کوشش کروں گی۔ لیکن وعدہ نہیں کر سکتی آپ زیادہ ہمدردی نہ کریں۔

سیٹھ۔ خوب تو پھر اسکے یہ معنی ہیں کہ آپ میری رعایت سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتیں۔

لڑکی۔ جی ہاں۔

سیٹھ لیکن میں اپنے دفتر میں اس چیز کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ مہربانی فرما کر آپ ایک ہفتہ کے اندر اندر دوسری جگہ انتظام کر لیں۔ میری طرف سے آج سے آپ کو ایک ہفتہ کا نوٹس ہے۔

سوائے اسکے کہ آپ پابندی وقت نہیں کرتیں یا نہیں کر سکتیں، اسکے علاوہ مجھے یا اہل دفتر کو کوئی شکایت نہیں ہے علاوہ ازیں آپ کا کام بھی بالکل قابل اطمینان ہے۔ ماسوا ان معمولی فروگذاشتوں کے جو کبھی کبھی پیدا ہو جاتی ہیں مجھے آپ کو اپنی فرم سے علیحدہ کرتے ہوے افسوس ضرور ہو گا لیکن جب میں اسکام کا حکمران بنایا گیا ہوں تو مجھے اپنے اختیارات استعمال کرنے ناگزیر ہیں۔ لیکن اگر آپ اس ہفتہ پابندی وقت کا ثبوت دیں تو آپ فرم میں دوبارہ ملازم رکھ لوں گا۔ لڑکی پر اس بات کا بہت اثر ہوا تھا جناب میں آپ کی اس ہمدردی کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں میں پوری کوشش کروں گی کہ آپ کی رعایت سے فائدہ اٹھا سکوں

—"بہت اچھا"

(۲)

مس اندوبالا سیٹھ کے کمرے سے نکل کر میز پر آ بیٹھیں اور دن بھر حسب معمول محنت سے کام کرتی رہیں۔ اُسکے دل میں یہ خیال تھا کہ فرم کا مالک واقعی بہت رحمدل آدمی ہے اور مجھ میں پابندی وقت کی عادت ڈالنا چاہتا ہے اس لئے اسکے مشورہ پر عمل کرنا چاہئے۔

اُسنے آج دفتر میں تہیہ کر لیا تھا کہ دوسرے دن سے وہ وقت کی پابندی ضرور کرے گی۔ لیکن دوسرے دن وہ وقت کی پابندی کا مسئلہ ایسا آسان نظر نہ آیا جیسا کہ بادی النظر میں معلوم ہوا تھا

رات کو عرصہ تک سینما دیکھنے کے باعث مس اندوبالا کی آنکھ بڑے کسل کے ساتھ وقت پر کھلی۔ اُسنے تہیہ کر لیا تھا کہ سیٹھ رام سرن جیسے دیانتدار نیک آدمی کے کارخانہ میں کام کرنے کی طرف توجہ دینا چاہئے۔ اور آیندہ لیٹ نہیں ہونا چاہئے۔ لڑکی نے جلد جلد کپڑے پہنے اور بڑی سرعت کے ساتھ اُلٹے سیدھے نوالے مار کر کچھ ناشتہ کر لیا باہر نکلی اور بس میں سوار ہوئی ایک عرصہ کے بعد آج اُسنے سویرے بس میں سفر کیا تھا۔ جب وہ بس میں سوار ہو رہی تھی تو اُسکے دل میں خیال آیا کہ اگر روزانہ اسی طرح وقت کی پابندی کی عادت ڈال لی تو عمر بھر کبھی پریشانی اور دکھ سے سابقہ نہیں پڑے گا اُسے۔ چاکر اسوقت تک اُسنے جو کچھ کوشش کی ہے اُسکے نتایج اچھے برآمد ہونے کی توقع ہے۔ اُسنے صبح ہی صبح سب ضروری کام کر لئے وقت پر بس میں سوار ہو گئی اور بس میں بھی اپنی مناسب رفتار سے چلتی رہی۔ آج دفتر میں اُسکا وقت پر پہنچنا قطعی اور لابدی تھا۔ ایکا ایکی راستہ میں ایک حادثہ ہو گیا۔ اُس کی بس اور ٹریم کار کی ٹکر ہو گئی بہت خطرناک حادثہ تھا مس اندوبالا کے ہوش اڑ گئے۔

راستہ میں ایک شخص سڑک کو عبور کر رہا تھا کہ جھپٹ میں آگیا۔ اور کچلا گیا۔ بس ٹھیر گئی۔ مس اندوبالا نے دیکھا کہ دفتر چند قدم کے فاصلہ پر رہ گیا ہے اور اُسے پہونچنے میں دیر نہیں لگے گی۔ لیکن جب اُسنے یہ دیکھا کہ سڑک کے کنارے ایک بوڑھا آدمی خون میں لتھڑا پڑا ہے اور لوگ اُسکے ارد گرد جمع ہو کر دریافت حال کر رہے ہیں۔ لیکن اُسے ہسپتال پہونچانے کی کسی کو توجہ نہیں ہوئی۔ اُسنے جھپٹ بھیڑ میں گھس کر اس شخص تک رسائی حاصل کی دیکھا کہ بہت ضعیف ہے۔ آنکھیں بند ہو جانے اور خون زیادہ بہہ جانے کے باعث اُسکی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ انسانی ہمدردی کے جذبہ کو مس اندوبالا بالکل نہ روک سکی۔ اُسنے ایک ٹیکسی والے کو ٹھیرنے کا اشارہ کیا اور کسی [illegible] کی مدد سے ٹیکسی میں زخمی کو ڈالکر۔ جب جب ہسپتال میں لے کر پہنچی اُسے ڈاکٹروں کے حوالہ کیا۔ اور جب وہ سیڑھیوں پر سے اطمینان سے گذر رہی تھی تو اس خیال سے زیادہ مسرور تھی کہ اُسنے انسانیت اور ہمدردی کا ایک زبردست اور مخلصانہ کام کیا ہے۔ اسے یکایک خیال آیا کہ مجھے دفتر بھی جانا ہے اور اب دس کے بجائے ساڑھے گیارہ بج چکے ہیں اس پندرہ منٹ کی دیر میں پورے ڈیڑھ گھنٹہ کا وقفہ ہے اور دفتر پہونچتے پہونچتے آدھ گھنٹہ اور لگ جائے گا آج اسقدر دیر سے پہونچنے کے معنی یہ ہوں گے کہ ملازمت کی خیر نہیں۔ جس رعایت سے فائدہ اٹھانے کا خیال تھا وہ پہلے ہی دن کی بسم اللہ کی طرح غلط ہو گئی تھی۔

(۳)

مس اندوبالا کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ وہ کشاں کشاں دفتر میں پہونچی۔ آج سیٹھ صاحب [illegible] جب ہی اندوبالا نے دفتر میں قدم رکھا۔ چپراسی نے کہا کہ آپ کو سیٹھ جی نے یاد کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ میری رعایت سے اسطرح فائدہ اُٹھا رہی ہیں۔ افسوس ہے مجھے سخت افسوس ہے کہ آپ کو علیحدہ کرنا پڑے گا۔ اگر کوئی عذر ہے تو پیش کیجئے۔

اندوبالا نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔

مس اندوبالا نے کوئی وجہ بتانے سے اسوجہ سے انکار کیا کہ اگر اُسنے بتایا بھی کون باور کرے گا یہی سمجھا جائے گا کہ یہ بات بنا رہی ہے اسلئے جھوٹ ظاہر کرنے سے فائدہ۔

سیٹھ نے یہ جواب سنکر کہا کہ آپ نوٹس کی میعاد ختم ہونے کے بعد خزانچی سے کہکر اپنا حساب کر لیجئے۔

(۴)

مس اندوبالا کو افسوس یہ تھا کہ اُسنے پابندی وقت کے ساتھ جو اسکیم اور ارادہ قائم کیا تھا۔ اس پر عمل نہ کیا جا سکا لیکن اُسے خوشی تھی کہ اُسنے انسانیت و ہمدردی کا عمل کر کے ازحد مسرت بخش کام کیا ہے۔

اسے فرم سے علیحدہ ہونے کا افسوس تھا سیٹھ بذات خود نہایت نیک آدمی تھا۔ بہت خندہ پیشانی سے پیش آتا تھا مس اندوبالا کو اس شخص کی ذات سے ایک قسم کی دلچسپی ختم ہو گئی تھی۔ اور اب جب کہ وہ دفتر نہیں جائے گی اُسکی دلچسپی ختم ہو جائے گی

چند روز کے بعد وہ دفتر سے علیحدہ ہو گئی۔ اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اُسنے ایک اور دفتر میں ملازمت اختیار کر لی۔ یہاں کا کام بہت آرام دہ تھا۔ تنخواہ بھی زیادہ تھی لیکن وہ اس دفتر میں مطمئن نہ تھی۔ اب ایسا معلوم ہوا کہ سیٹھ رام سرن کے یہاں اُسکا دل بخوبی لگتا تھا۔ اور کام میں دلچسپی ہوتی تھی کئی روز تک وہ اسی الٹ پھیر میں رہی کہ آخر سیٹھ رام سرن کی طرف اسکا دھیان کیوں جاتا ہے اس شخص کی ذات میں کیا کشش تھی جسکے باعث اُسے ہر وقت

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حُسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ — جیسلی سے تیار کیا گیا | پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — یونڈر سے تیار کیا گیا | لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا
کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری
کملا اسٹریٹ۔ کانپور

میونسپلٹیوں کے متعلق حکومت کی تجویز

صوبجات ممالک متحدہ کی حکومت نے ایک تجویز کے میونسپلٹیوں کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔

شہروں میں میونسپلٹیوں کے انتظام کی خرابی کے متعلق سالہا سال سے اُن کی توجہ اس طرف مرکوز کرائی گئی تھی لیکن ابھی تک کوئی خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے لہٰذا میونسپل کے منتظمین کو اس طرف بہت جلد متوجہ ہونا چاہئے۔

اس تجویز میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ میونسپل کمیٹی کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ شہر کے باشندوں کو روز مرہ کی ضرورتوں میں خاص سہولتیں پہونچائے لیکن بعض مقامات پر ابھی تک جماعت بندی کا رواج زوروں پر ہے جس سے ایسی کمیٹیاں عوام کی خدمت کرنے ... رہتی ہیں۔ ابھی تک ایک دوسرے پر عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتے رہتے ہیں تقرری و ترقی میں ابھی تک ایک دوسرے کی پاسداری ہوتی ہے محکمۂ آب رسانی میں وہی بدنظمی موجود ہے۔ جب تک ایسی باتوں کا وجود ہے ایسے ناکارہ اور نیم تعلیم یافتہ امیدوار آتے رہتے ہیں جن کو عوام کی خدمت اور تکلیفوں کا احساس ہی نہیں ہے۔

میونسپلٹیوں کی حالت درست ہونی محال ہے اور اس میں ترقی کا خیال فضول ہے۔ لیکن ان جملہ خرابیوں کا ایک بار بھی ازالہ ہو گیا اور وہ ذمہ داریاں جو اندرونی بدنظمیوں کی ذمہ دار ہیں۔ اگر ان کو اس امر کا احساس ہو گیا۔ کہ وہ اپنی بدنظمیوں کے جواب دہ ہوں گے اور ان کو اسکا ازالہ کرنا پڑے گا۔ تو یہ جملہ خرابیاں اسی دن دور ہو جائیں گی اور ہر شخص اپنا فرض فرض سمجھ کر ادا کریگا اور اسی ... میونسپلٹیوں کا انتظام بہتر ہو سکیگا

آب رسانی کے متعلق عوام کا جو کچھ بھی خیال ہے اس سے روزانہ اخبارات کے کالم کالم سیاہ ہوتے رہتے ہیں اور اسکے متعلق حکومت اور محکمۂ حفظان صحت اور شعبۂ انجینئرنگ بھی ایک اسکیم پر غور کر رہا ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس تجویز میں ان معاملات پر محض اس وجہ سے روشنی ڈالی گئی ہے کہ ذمہ دار اشخاص کی خامیاں ظاہر کر کے ایسے ذرائع پیدا کئے جائیں کہ ان بدنظمیوں کا جلد از جلد سد باب ہو سکے۔ اس تبصرہ کو نکتہ چینی نہ تصور کرنا چاہئے۔ بلکہ اس میں سے وہ باتیں اخذ کر لی جائیں جن کی مدد سے ان خرابیوں کو دور کیا جا سکے اس تجویز میں صرف خامیوں ہی پر تبصرہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان افسروں اور چیرمینوں کو حکومت کی طرف سے مبارکباد بھی پیش کی گئی ہے جن کے حسن انتظام سے عوام کی شکایات میں کمی ہی نہیں واقع ہوئی بلکہ وہ بالکل مفقود ہو گئی ہیں۔

اس تجویز سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ ۸۵ میونسپلٹیاں ہیں ان میں نشستوں کا مقابلہ ۱۹۳۲ء کی مردم شماری کی مطابقت سے کیا گیا ہے۔ کانپور میں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے میونسپلٹی کا انتخاب خاص قانون کے ماتحت دسمبر ۱۹۳۲ء تک ملتوی کر دیا گیا تھا۔ لیکن دیگر مقامات پر انتخاب کے موقع پر ایسی بدنظمیاں عمل میں آئیں کہ عدالتوں تک نوبت پہونچ گئی حکم امتناعی اور انتخاب کے مقدموں کی سیکڑوں درخواستیں گذریں جسکا نتیجہ میں بعض بعض جگہ بورڈوں میں قیام میں بڑی دقتیں حائل ہوئیں اگرچہ اب پورے دو سال گذر چکے ہیں لیکن شاہجہاں کی بورڈ ابھی تک نامکمل ہے انتخابی جھگڑے ... قدر عام ہو گئے ہیں کہ بعض مقامات پر عدالت اور حکام کو دخل دینا پڑا ایک دو نہیں بلکہ نو بورڈ اپنے چیرمین منتخب کرنے سے قاصر ہیں ایسی صورتوں میں مجبوراً حکومت کو چیرمین نامزد کرنا پڑا اور کئی میونسپل بورڈ نے پہلی بار ایک غیر سرکاری چیرمین منتخب کیا۔ امسال جلسوں کے التوا کی تعداد بہت کم رہی۔ جلسوں میں ممبروں کی حاضری میں بھی غیر معمولی ترقی ہوئی۔ حاضری کا اوسط زیادہ سے زیادہ ۸۹ فیصدی اور کم سے کم ۳۰ فیصدی رہا۔ صوبوں کے شہروں میں ... فیصدی سے ۳۵، ۳۰، ۲۲ آبادی کا اضافہ ہوا۔ علاوہ مسوری کے سب شہروں میں آبادی میں اضافہ ہوا۔ علاوہ مسوری میں آبادی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ سال کے اختتام پر ایک نئے قانون کا اضافہ ہوا۔ جس میں مسٹر کیلاش سری واستو کی تحریک پر میونسپلٹیوں میں عورتوں کی بھی نشستیں دی گئیں۔

میونسپلٹی کی مجموعی آمدنی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ رہی ہے جسمیں صرف محصولوں کی آمدنی ایک کروڑ دس لاکھ کی ہے مطالبہ کا اوسط ۸۶، ۷۷ سے ۷۷، ۷۶ فیصدی تک گر گیا ہے اخراجات میں ساڑھے ۴ لاکھ روپیہ سے کم رہے

تجویز میں حسابات کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ امر کسقدر افسوسناک ہے کہ میونسپلٹیوں کی تعداد ۳۴ سے ۶۵ تک ہو گئی ہے جن کے حسابات بہتر حالت میں تھے لیکن پھر ان کی تعداد ۵۰ تک گر گئی۔ بعض بعض جگہ حساب و کتاب کی حالت حد درجہ گری ہوئی ہے بعض جگہ ناقابل اطمینان ہے۔ اور بعض جگہ خراب جس کی اصلی وجہ یہی ہے کہ اُن کی جانچ پڑتال اور نگرانی کی اچھی طرح نہیں ہوتی ہے مجموعی تعداد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسی میونسپلٹیاں جن میں بہت زیادہ خرابی اور بدنظمیاں ہیں اُن کی تعداد تین گنی ہے اور نیس میونسپلٹیوں میں غبن کے واقعات ہو چکے ہیں۔

جانچ پڑتال کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے میونسپلٹیوں میں اس پہلو پر کئی بار آواز اٹھائی جا چکی ہے کہ ان معاملات کو جلد از جلد طے کر دینا چاہئے لیکن اسکا کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے۔

محکمۂ آب رسانی کے متعلق امسال کی رپورٹ میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جس پر اظہار خیال کیا جا سکے میونسپلٹیوں کا نظام حکومت کے طرز کا ہوتا جا رہا ہے اس لئے آب رسانی کے سلسلہ میں حکومت کی ذمہ داری میں کمی ہو رہی ہے۔ لیکن پھر بھی شعبۂ انجینئرنگ اور محکمۂ حفظان صحت کی وجہ سے بہت سی مہلک اور ضرر رساں غلطیوں کا سدباب ہو گیا ہے سڑکوں کے اخراجات میں کمی واقع ہوئی ہے۔

میونسپلٹیوں میں پیدائش و اموات کے رجسٹر سے پتہ چلتا ہے کہ اموات کے مقابلہ پیدائش میں ۱۱ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ اموات ۸۱ فیصدی کے مقابلہ میں ۳۵ فیصدی رہ گئی ہیں۔ حفاظت زچہ و بچگان کی تحریک کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا ہے بورڈ کے ابتدائی اسکولوں کی تعداد میں ۸۲ سے ۶۱۸ تک ترقی ہوئی ہے۔ جن میں ۹۷۰۰۰ طلبا زیر تعلیم ہیں ان اسکولوں کے اخراجات بارہ لاکھ روپیہ ہوئے ہیں

پنڈت جواہر لال نہرو کا جدید پروگرام

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ کل رات کو شری پت پرشوتم داس ٹنڈن نے یہاں ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرا پنڈت جواہر لال نہرو سے ایک اصولی اختلاف ہے میرے نزدیک سوراج کی جدوجہد کو طبقہ وارانہ یا مخصوص مفاد سے مخلوط کر کے شاہراہ سے بھٹکنا نہ چاہئے۔ زمیندار کسان، مزدور اور مالکان مل کے معاملات ضمنی معاملات ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ مخصوص مفاد کے متعلق جو اختلافات ہیں وہ سوراج حاصل ہونے کے بعد اطمینان سے حل کئے جا سکتے ہیں۔ آگے چلکر آپ نے فرمایا کہ کانگریسی کارکن سیاسیات میں جگر کی طرح ہیں۔ وہ غیر معمولی لیاقت رکھتے ہیں۔ اسلئے ان کونسل میں داخلہ کے بارے میں سوچنا بھی نہ چاہئے کیونکہ وہاں پہونچکر جدوجہد کی اسپرٹ ختم ہو جاتی ہے۔

پچاس سال سے زائد عرصہ سے
دھاری Dhariwal REGISTERED TRADE MARK وال
کے مشہور خالص اُونی کپڑے بنانے والے
تمام بڑے بڑے شہروں میں ایجنٹیں موجود ہیں
کوئٹہ راولپنڈی پشاور دھاریوال امرتسر لاہور منٹگمری ڈیرہ دون دہلی آگرہ کانپور گورکھپور لکھنؤ دربھنگہ جلپائیگوری بھاگلپور بنارس الہ آباد جبلپور گیا کلکتہ کراچی بمبئی بنگلور مدراس
مندرجہ ذیل اشیاء بنائی جاتی ہیں
فلالینس۔ ورسٹڈز سرجز۔ ٹویڈز۔ پٹو۔ اوورکوٹوں کے کپڑے۔ پٹیاں۔ بننے کے دھاگے۔ لوئیاں اور کمبل وغیرہ
مندرجہ ذیل اشیاء بنائی جاتی ہیں
سوئیٹرز۔ کوٹ سوئیٹرز۔ پل اوورز جرسیاں مفلر جیکٹ کن ٹوپ۔ جرابیں وغیرہ وغیرہ
نمونہ جات کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۲۱ کو لکھئے
دی دھاری وال وولن ملز
قائم شدہ ۱۸۸۰
پنجاب دھاریوال پنجاب

کوی نو دو ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی
پران داتا (رجسٹرڈ)
ہیضہ کے شروع میں امرت دھارا ہی اکسیر ہے۔ مگر اگر سخت حالت میں دست قے نہ رکیں اور کمزوری بڑھتی ہو نبض گھٹتی معلوم ہو تو اس کو دیتے ہیں۔ دست قے بند ہو کر اکثر بخار ہو جاتا ہے ہیضہ کے واسطے یہ دوائی بے نظیر ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)
ملنے کا پتہ: مینیجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

مراسلات

(نامہ نگار کی رائے سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں)

ہندوستان کی نجات کا واحد ذریعہ قومی اصلاح ہے

از جناب پنڈت دیو نرائن پانڈے صاحب سکریٹری یو۔ پی اتحاد سبھا

ملک کے سیاسی مسائل اسوقت ایسے الجھے ہوئے معلوم ہو رہے ہیں کہ خود سیاسی لیڈران قوم بھی چکر میں آگئے ہیں مہاتما گاندھی نے خود تسلیم کیا ہے کہ اُنکے سامنے ملکی مسائل پر کوئی روشنی نہیں آتی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے صرف اقتصادی پروگرام ہی کو اپنا لائحہ عمل بنایا ہے۔ جسکا لازمی نتیجہ ملک کی خانہ جنگی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا اگر اقتصادی پروگرام پر عمل کیا گیا تو شہروں میں امیر اور غریب دیہاتوں میں زمیندار اور کسان آستینیں چڑھا چڑھا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر تیار ہو جائیں گے۔ اور دبدبۂ حکومت انصاف کی دوہائی دے کر جامۂ ابدی پہن کر بھارت ماتا کے پرزخم کلیجہ پر ہمیشہ کے لئے نمک کا چھڑکاؤ کرتا رہے گا۔ میں اپنے گذشتہ سولہ سالہ تجربہ کی بنیاد پر یہ کہنے کو بہ بانگ دہل تیار ہوں کہ موجودہ نظام حکومت جب تک ہندوستانی مفاد کو مدنظر رکھ کر خاطر خواہ تبدیلی پیدا نہ کر لی جائے تب تک کسی طرح کا اقتصادی پروگرام ملک کے سامنے پیش کرنا ایک اہم خانہ جنگی کو دعوت دینا ہے۔ ابھی تو صرف ہندو مسلمان تہواروں کے دن لڑا کرتے ہیں جو کہ سال بھر کے بعد آتے رہتے ہیں روٹی کا مسئلہ دن بھر میں دو تین بار ہر امیر و غریب کے گھر میں یکساں اٹھا کرتا ہے۔ اگر اسپر چھیڑ چھاڑ کی گئی تو روزانہ جنگ و جدل کی نوبت رہے گی۔ کبھی امیروں کا پلہ اونچا رہے گا اور کبھی غریبوں کا۔ جو فریق کمزور رہے گا اُسکی مدد کرنا حکومت اپنا اخلاقی فرض سمجھے گی ملک کو کبھی امن و امان نصیب نہیں ہوگا۔ تھوڑے سے سیاسی دماغ جو ملک کی سیاسی فلاحیت سوچا کرتے ہیں بہت آسانی سے کچل دیے جائیں گے۔ میں شریمتی سروجنی نائیڈو کی رائے کا حامی ہوں قانون شکنی بند ہونی چاہیئے میں موجودہ قانون میں اعتبار نہیں کرتا تاہم قانون شکنی بھی نہیں چاہتا کیونکہ گذشتہ دس سال میں مہاتما جی کو اس میں ذرا بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ ہندوستان کی موجودہ اخلاقی حالت جوش میں آکر اپنا سر کٹا سکتی ہے۔ لیکن سنجیدگی اور متانت کے ساتھ گھٹ گھٹ کر مرنے کی جرأت نہیں کر سکتی مشاہدان تاریخ اسباب کو اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ نظام حکومت میں تبدیلیاں کیسے ہوئی ہیں۔ میں آگے کبھی اس مسئلہ پر قلم اٹھاؤں گا آج صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے نجات کا واحد ذریعہ قومی اصلاح ہے جو اتحاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہو سکتی ہے۔

ضرورت ہے ایک لشکر جرار کی جسکا ہر سپاہی حب وطن کا راگ گاتا ہو۔ جن کے کلیجے میں بھارت ماتا کے لیے درد اور جو پریشانی وطن کو محسوس کر کے شبانہ روز کی پریشانی کو گوارا کرنا اپنا فرض منصبی سمجھے جسکو آزادی وطن کی ایک واحد لگن ہو۔ جسکو کسیطرح کے ذاتی وقار کا لالچ نہ ہو۔ جسکو زر و زمین کی خواہش نہ ہو۔ موجودہ تحریک آزادی کے ناکام ہونے کے دو ہی اسباب ہیں۔ پہلا تو یہ کہ ناخدا کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ کشتی کسطرح چلائی جائے دوسرا یہ کہ اُسکے ساتھی جملہ تعصبات اور دنیاوی خواہشات کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایسے فرد یا افراد زمانہ میں کبھی بھی تغیر و تبدل نہیں کر سکتے۔ اور کسی تعمیری پروگرام ہی پر خصوصیت کے ساتھ عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

اسلام

(ہندی کا واحد اسلامی رسالہ)

اس وقت سخت ضرورت ہے کہ اسلام کی اصلی تعلیمات سے اُن بیشمار ملکی بھائیوں کو واقف و آگاہ کیا جائے جو صرف ہندی بھاشا جانتے ہیں اور اسلام کے پاک و صاف دامن سے اُن بدنما داغوں کو دور کیا جائے جو ہوشیار و چالاک سیاست دانوں اور متعصب تعلیم یافتہ اشخاص کے تعصب و افترا کا نتیجہ ہے جس سے اسلام بدنام ہوتا ہے اور امن و شانتی کو نقصان پہونچتا ہے اگر ہم سب اپنے اپنے مذہب سے اور اپنے پڑوسیوں کے مذہب سے واقف ہو جائیں تو باہمی نفاق و بدامنی اور تنزلی و بربادی کی لعنتیں بہت جلد دور ہو سکتی ہیں سب بھائی اس نیک کام میں ہماری مدد کریں تاکہ یہ رسالہ طول و عرض ہند میں بڑی کثرت سے شائع کیا جا سکے رسالہ ۲۰×۳۰/۸ سائز کے ۴۴ بڑے صفحات پر شائع ہوتا ہے جسمیں ۸ صفحہ بطور ضمیمہ اردو کے ہوتے ہیں اس ضمیمہ میں ہندی مضامین کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے چندہ صرف دو روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا ہے دوسرے اصحاب کے نام جاری کرانے کے لئے دس کاپیوں سے زیادہ کی خریداری پر ۱۲/ فی کاپی سالانہ چندہ لیا جاوے گا

مینیجر

رسالہ "اسلام"

دفتر انجمن تبلیغ الاسلام کانپور

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

قیمت ۵

بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانیکے لئے مشہور معروف شرطیہ حکمی دوا ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ عطاروں پنساریوں دیسی انگریزی دوا فروشوں جنرل مرچنٹوں و کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲/ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ فی درجن ۱۲/ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن — نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو

المشتہر مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر۔ یو۔پی

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر ۵ فی صدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ وہ آخر دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کر لیں۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مکتوب

(بسلسلہ صفحہ ۳)

دہلی کے سنگم تھیٹر میں بیٹھ کر ۱۹۲۹ء کی متفقہ تجویز کی روح سلب کر لی اب اس تجویز کا ذکر کرنا اور اسکے نام پر اشتراک عمل کی اپیل کرنا آپ جیسے واقف کار شخص کیلئے کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

فرضی جمعیۃ العلما

آخر میں اتنا عرض کروں گا کہ مجھے تعجب ہے آپ کو جمعیۃ العلماء ہند کے ممبران کی شمولیت کا کیوں خیال آیا اور آپ اسپر اتنے مصر کیوں ہیں۔ آپ کو کانگریسی یا لقاء اللٰہی جمعیۃ العلماء کی کیا ضرورت ہے۔ جب کہ آپ کے پاس اپنا کام چلانے کے لئے ایک فرضی جمعیۃ العلما پہلے ہی سے موجود ہے جس کی تشکیل و ترتیب آپنے آپ کی حکومت نے کی ہے اور جسے آپ اپنی اغراض مشئومہ کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ اگرچہ خود آپ کو بھی یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ ہندوستان کے طبقۂ علما سے اسے کوئی واسطہ و سروکار بھی نہیں ہے۔ لیکن محض رجعت پسندانہ پالیسی اور حکومت نوازی کی خاطر آپ اسے مسلم کانفرنس کے دامن میں چھپائے بیٹھے ہوئے ہیں۔ واقف کار حضرات اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ علما کے نام سے یہ ایک نئی جماعت حکومت نے جمعیۃ علمائے کے مخلص کارکنوں سے مایوس ہو کر بنائی ہے۔ میرے ایک دوست کے پاس ان خطوط کی نقلیں موجود ہیں۔ جو ذمہ دار حکام کی طرف سے بعض عبداللہ آہم کو ارسال کئے گئے ہیں اور جسمیں صاف طور پر یہ لکھا گیا ہے کہ ہم کو علما کی ایک جماعت کی ضرورت ہے جو سیاسی معاملات میں حکومت کی تائید کیا کرے جب آپ کے پاس بلکہ آپ کے زیر اثر ایک ایسی جماعت موجود ہے تو پھر کانگریسی جمعیۃ العلما اور ہندوؤں کی زر خرید جمعیۃ العلما بلکہ اجہانی جمعیۃ العلما کے ممبران کو آپ اپنی مقدس مجلس میں دعوت دے کر ایک پر لطف صحبت کو مکدر نہ بنائیے مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اس دعوت ہی پر آپ سے کوئی بازپرس نہ ہو جائے اور آپ کو خواہ مخواہ پریشانی لاحق ہو

در مجلس خود راہ مدہ ہمچو منے را
افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

امید کہ مزاج گرامی بخیریت ہوں گے

فقیر احمد سعید کان اللہ لہٗ

ناظم جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند

ایک افسانہ

دفتر عشق

(بسلسلہ صفحہ ۴)

ہر وقت سیٹھ کا خیال آتا تھا۔ اس خلش دل کا کیا راز تھا اُسے جلد معلوم ہو گیا کہ سیٹھ رام سرن سے اُسے محبت ہے۔

ایک دن وہ اپنے گھر پر بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک سیٹھ رام سرن کی موٹر آکر ٹھہری۔ اور سیٹھ اندر داخل ہوا مس اندو بالا نے خیر مقدم کیا۔ اور دزدیدہ نظروں سے اُسے دیکھا۔ سیٹھ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا کہ مجھے آپ سے ملے ہوئے کئی دن ہو گئے تھے اسلئے آج چلا آیا۔ میں یہاں یہ بات کہنے آیا ہوں کہ مجھے آپ کی علیحدگی بہت شاق گذر رہی ہے۔ ایک فرم کے مالک ہونے کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ اپنی ذاتی وجوہ کی بنا پر آپ سے محبت کرتا ہوں۔

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی" مس اندو بالا کا سر چکرا رہا تھا اُس کے کان آخر یہ کیا سن رہے تھے۔ سیٹھ جیسا خوش رو نوجوان اور اسقدر امیر ہونے کے باوجود اس جیسی لڑکی سے محبت کر سکتا تھا اسے واہمہ کا دھوکا تھا۔ مگر اُسنے پھر اپنا سوال دہرایا۔ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھتی۔ سیٹھ نے مسکرا کر جواب دیا۔ میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ واقعہ یہ ہے کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے دفتر میں اور بھی کئی لڑکیاں کام کرتی ہیں لیکن مجھے اب یہ محسوس ہو رہا ہے آپ کی طرف میرا دل خود بخود کشش کرتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں آپ کے بغیر کاروبار نہیں کر سکتا آپ کے بغیر دفتر سونا معلوم ہے۔ اور میں آپ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔ ایک ملازمہ لڑکی کی طرح نہیں بلکہ ایک بہت بڑے فرم کے مالک کی محبوب بیوی کی حیثیت سے۔!!

(۵)

مس اندو بالا ابھی کوئی جواب بھی دینے نہ پائی تھی کہ اس کی بائیں ہاتھ کی انگلی میں کوئی خوبصورت سی چیز پیوست ہو گئی۔ ایک ہیرے کی چمکتی ہوئی انگوٹھی جو محبت کی نشانی اور ان کی منگنی ہو جانے کا اعلان تھی۔

مس اندو بالا نے آبدیدہ ہو کر کہا مجھے آپ کی محبت کی قدر ہے اور یہ اقرار لینا چاہتی ہوں کہ اگر کبھی وقت کی پابندی نہ ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجئے گا۔

سیٹھ نے گرمجوشی سے اُسکے ہاتھ کا بوسہ لیکر کہا کہ اے نیکی کی دیوی میں تیری محبت اور انسانی ہمدردی کا اسی دن قائل ہو گیا تھا جب تو نے میرے ایک دوست کو ہسپتال پہونچایا تھا۔ جس شخص کو سڑک کے حادثہ کے بعد اٹھا کر ہسپتال پہونچانے میں تمھیں دیر لگ گئی تھی وہ میرا ہی دوست تھا اُسنے بعد میں سب حال سنایا اگر تم اسی وقت وہ واقعہ کہہ دیتیں تو وہ معاملہ رفع دفع ہو جاتا۔ اور آپ آئندہ پابندی وقت کے اصول پر عمل کرتی رہتیں۔ اور میں بھی آپ کو دفتر میں دیکھ کر جی خوش کر لیا کرتا۔ لیکن محض حسن اتفاق تھا کہ آپنے حسب عادت کوئی عذر پیش نہ کرتے ہوئے میرے لئے یہ موقع دیا کہ میں آپ کو علیحدہ کر دوں۔ نہ آپ دفتر سے علیحدہ ہوتیں۔ نہ خلش عشق ستاتی اور نہ ہماری شادی ہی ہوتی۔

مس اندو بالا نے شرما کر منہ پھیر لیا چند روز کے بعد ان کی شادی ہو گئی اور اب دونوں میاں بیوی مل کر ایک بہت بڑے فرم کے کاروبار کو نہایت محنت اور پابندی وقت کے ساتھ چلا رہے ہیں۔

سرحد کی لڑائیوں میں ۳۲ ہلاک و ۱۲ بارہ مجروح

تمام برطانوی افواج واپس بلالی گئیں مہمندوں نے شرائط پوری کردیں

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ اس امر کے پیش نظر کہ اخبارات میں حال میں مہمندوں کے ساتھ تصفیہ کے متعلق گمراہ کن خبریں شایع ہوئی ہیں۔ حکومت ہند نے مہمندوں کے روبرو جو شرائط پیش کی تھیں وہ انہوں نے منظور کی ہیں۔ ان کا وہ مندرجہ ذیل خلاصہ شایع کرتی ہے گنداو سے حکومت اپنی فوج اسوقت تک ہرگز واپس نہ بلائے گی جب تک کہ اُسے یہ یقین نہ ہوجائے کہ مخالف لشکروں سے اب کوئی خطرہ باقی نہیں رہا ہے۔

یوسف خیل روڈ قائم رکھی جائے گی اور آئندہ حکومت کے افسران تن وتنہا یا اگر ضرورت ہوئی تو فوج کے ہمراہ گنداؤ کا معاینہ کرنے وقتاً فوقتاً آیا کریں گے۔ حلیم زئی کی حفاظت حکومت کے ذمہ ہے اور وہ اسے جس طرح چاہیے گی سرانجام دے گی

دوسری طرف بالائی مہمندوں نے جو مندرجہ بالا شرائط منظور کریں گے ضلع پشاور کو جانیوالی زبردستی مہمندوں کی سڑکوں کو اسوقت تک استعمال کرنیکے آزاد ہونگے جب تک کہ یوسف خیل روڈ مکمل نہیں ہوجاتی۔ بالائی مہمندوں کے ان شرائط کو منظور کرلینے کے بعد گنداؤ میں فوج اسوقت تک رکھی جائے گی جب تک کہ حکومت کا اسکا پورے طور سے یقین نہ ہوجائے گا کہ مخالفین کے لشکر سب کے سب منتشر ہوگئے ہیں اور یوسف خیل روڈ مکمل ہوچکی ہے اسکے بعد حکومت نے اپنی فوج واپس بلانی شروع کی اور بغیر کسی ناخوشگوار واقعہ کے سب واپس آگئی۔ سرکی حال کی تمام لڑائیوں میں فوج کے ۷ افراد مارے گئے۔ اور ۱۲ زخمی جنمیں ایک خاصدار بھی شامل ہیں۔ اور باقی معمولی سپاہی۔ بتحقیق معلوم ہوا ہے کہ قبائلی لشکروں کے کم از کم ۲۵ افراد شہید اور ۴۸ مجروح۔

بحکم جناب حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱ ۱۹۳۳ء

بعدالت حاکم پرگنہ گھاٹم پور مقام کانپور

نتیانند ولد شیو بالک رام قوم برہمن ساکن موسانگر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعی

بنام اودسیری لال وغیرہ مدعاعلیہم

بنام گوری شنکر ولد جنا داس قوم برہمن ساکن موضع موسانگر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بیدخلی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۱ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے

کارروائی حسب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی ضیاء الدین احمد صاحب بہادر سب جج فیض آباد مقام فیض آباد

مقدمہ نمبر بصیغہ اجراء ۲۶ ۱۹۳۳ء

بابو راجہ موہن منوچہ وغیرہ پسران رائے صاحب بابو موتی لال منوچہ ساکن محلہ کوٹھا پارچہ شہر فیض آباد مدعی

بنام بابو بشو ناتھ کھنا وغیرہ پسران بابو کیلاش ناتھ کھنا ساکن مول گنج شہر کانپور مدیون

بنام بابو بشو ناتھ کھنا بالغ و بابو شمبر ناتھ کھنا نابالغ بولایت بابو بشو ناتھ کھنا برادر حقیقی خود پسران بابو کیلاش ناتھ کھنا ساکنان محلہ مول گنج شہر کانپور مدعاعلیہ

ہرگاہ مسمی راجہ موہن منوچہ وغیرہ نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ بابو کیلاش ناتھ کھنا مدیون کا انتقال ہوگیا ہے اون کے قائم مقام بابو بشو ناتھ کھنا بالغ و بابو شمبر ناتھ کھنا نابالغ بولایت بابو بشو ناتھ کھنا برادر حقیقی خود پسران بابو کیلاش ناتھ کھنا قائم مقام بنائے جاویں اور رائے صاحب بابو موتی لال منوچہ ڈگریدار کا انتقال ہوگیا ہے اون کے قائم مقام بابو راجہ موہن منوچہ و بابو راجہ سہائے منوچہ و بابو ٹھاکر داس منوچہ و بابو کستوری لال منوچہ بنائے جاویں اور کارروائی اجرائے ڈگری جاری کیجائے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے دن بتاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جائے گی۔

بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء میری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم سرشتہ دار عدالت سب ججی فیض آباد

مہر عدالت

برطانیہ طلائی معیار پر واپس آنیوالا ہے

وزیر خزانہ کا اہم بیان

لندن ۱۴ اکتوبر۔ گذشتہ شب ایک ڈنر کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر نیوائل چیمبرلین وزیر خزانہ نے انگلستان کی مالی وتجارتی اصلاح حال پر روشنی ڈالی اور کہا کہ قوی امید ہے کہ برطانیہ کا میزانیہ بچت پر ختم ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب برطانیہ کے حالات نے کروٹ بدلی ہے۔ چنانچہ جو صورتیں میرے پیش نظر ہیں وہ عارضی نہیں بلکہ مستقل ترقی کی ابتدا ہیں۔ انہوں نے اس امکان کا بھی ذکر کیا ہے برطانیہ طلائی معیار پر واپس آجائے گا لیکن اب اسوقت ہوگا جب اس امر کا یقین کامل کیا جائے گا کہ طلائی معیار پر واپس آنے کے بعد کام عمدگی سے چل سکے گا۔ حکومت نے ڈیڑھ سو ملین پونڈ کا قرضہ حاصل کرنے کی جو ابتدا ۲۰ ستمبر کو کی تھی وہ کامیاب رہی۔

سوراج پارٹی کو زندہ کرنیکی کوشش

کونسلوں اور لوکل باڈیز پر قبضہ کرنیکا پروگرام

بمبئی ۵ اکتوبر۔ ڈیموکریٹک سوراج پارٹی کے چلانے والوں نے جو مینی فسٹو شایع کیا ہے اُسکے بعد سے مہاراشٹر کے لیڈر اس کوشش میں مشغول ہیں کہ اس مہینے کے آخر میں بمبئی میں اس پارٹی کی بنیاد ڈالنے کیلئے ایک کانفرنس ہو۔ دعوتنامے جاری ہورہے ہیں اس نئی پارٹی کا مقصد جائز اور پرانے طریقہ سے ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرنا ہوگا۔ اور یہ تلک سوراج پارٹی کی لائنوں پر کام کرےگی اس پارٹی کے پروگرام میں کونسلوں اور لوکل جماعتوں کے مقبوضہ کرنے کو بہت اہمیت دی جائیگی اس کے علاوہ اقتصادی مسئلہ کام بھی ہوگا کیونکہ یہ پارٹی سمجھتی ہے ان میں حکومت کا مقابلہ کرے گی۔ ساتھ ہی بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار مقیم بیجاپور لکھتا ہے کہ کرناٹک کے کانگریسی کارکنوں کا ایک باضابطہ جلسہ کانگریس کی پالیسی میں تبدیلی پر غور کرنے کیلئے طلب کیا گیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

کان پور میونسپل بورڈ اعلان کرتا ہے کہ جو سڑک بشیر گنج کے مشرق کی طرف جاتی ہے۔ اُسے میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۲۲۱ کی رو سے ضروری اشاعت کے بعد پبلک سڑک قرار دی جاتی ہے۔

ایس، این تواری

ڈی۔ پی۔ ایچ

ایگزیکٹیو افسر

میونسپل بورڈ کانپور

اطلاعنامہ بنام مدعاعلیہ نابالغ وولی

کارروائی حسب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی ضیاء الدین صاحب بہادر سب جج فیض آباد مقام فیض آباد

مقدمہ نمبر بصیغہ اجرا نمبر ۲۶ ۱۹۳۳ء

بابو راجہ موہن منوچہ وغیرہ پسران رائے صاحب بابو موتی لال منوچہ محلہ کوٹھہ پارچہ شہر فیض آباد مدعی

بنام بابو بشو ناتھ کھنا وغیرہ مدعاعلیہم

بنام بابو بشو ناتھ کھنا ولد بابو کیلاش ناتھ کھنا ساکن محلہ مول گنج شہر کانپور ولی قدرتی مدعاعلیہ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ بابو شمبر ناتھ کھنا مدعاعلیہ نابالغ کا کوئی ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے لہذا تم بابو بشو ناتھ کھنا کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء کے اندر اپنی مرضی ظاہر کرو ورنہ عدالت کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی واسطے اغراض مقدمہ کے مقرر کرے گی۔

آج بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت سب ججی فیض آباد

مہر عدالت

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتنک نگرہ گولیوں اور طلاء واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے

آتنک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی و کمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتے ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے

طلائے واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلا پن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کرکے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی ۵ر پانچ روپیہ

ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد کارخانہ امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

کالی دُور (رجسٹرڈ)

بچوں کی کالی کھانسی کے واسطے یہ گولیاں بہت مفید ہیں چند دنوں کے اندر فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۱۶ گولی صرف آٹھ آنے (۸ر)

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۱۱۵ لاہور

بعدالت جناب سید یعقوب علی صاحب رضوی منصف صاحب
بہادر فتح پور مقام بارہ بنکی

سمن بہ غرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۰۶ ۱۹۳۳ء

بعدالت جناب سید یعقوب علیصاحب رضوی منصف صاحب بہادر فتحپور
عبداللہ عرف گھورو میاں عمر تخمیناً ۵۰ سال ولد
شیخ منظفر علی قوم شیخ ساکن قصبہ دیوہی پرگنہ و تحصیل
نواب گنج ضلع بارہ بنکی مدعی
بنام قدرت اللہ وغیرہ مدعا علیہ
بنام مہادین ولد دیال قوم اہیر ساکن منیم آباد مزرعہ
موضع دہرہ پرگنہ و تحصیل نواب گنج ضلع بارہ بنکی مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت سالم
-/380 بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ کے دائر کی ہے
لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء
بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال
سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ
کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے
سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی مذکور کی
کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے
واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم
ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت
پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز
ان کو پیش کرو۔ مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو
مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۱۴
ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا
بحکم سید عبدالحسن منصرم عدالت منصفی فتحپور مقام بارہ بنکی مہر عدالت ۵

بحکم جناب منصف صاحب پھپھوند مقام اٹاوہ۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۹ ۱۹۳۳ء

بعدالت خفیفہ منصفی پھپھوند مقام اٹاوہ ضلع مین پوری
تلسی رام ولد مولچند قوم برہمن ساکن سنگھ پورہ
ہبکنی مزرعہ موضع بریار ستو پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ مدعی
بنام ہوریلال ولد کامدیال قوم برہمن ساکن پورہ
ہبکنی مزرعہ موضع بریار ستو پرگنہ بدہونہ حال مقیم و ملازم
بعہدہ چپراسی جنکس میل جگی لال کملاپت والا۔ محلہ
کوپر گنج شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ -/65
کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ
۲۴ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجیدن کے اصالتاً
یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی
واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے
یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا
دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ
وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال
قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ
اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام
دستاویزات جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا
چاہتے ہیں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر
بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع
اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ
اکتوبر ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔ مہر عدالت بحکم عبدالکریم منصرم عدالت

پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

صوبہ متحدہ (بدایوں)

آپ کو اخبارات سے معلوم ہوا ہوگا کہ صوبہ کی مسلم تعلیمی کانفرنس کا دسواں اجلاس بمقام علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہائی اسکول میں بتاریخ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ اکتوبر زیر صدارت خان بہادر مولوی عبیدالرحمن خاں صاحب شیروانی ایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوگا۔ کانفرنس کے ساتھ ایک تعلیمی نمائش بھی ہوگی۔ اس کانفرنس میں مسلمانوں کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی مشکلات کے حل کرنے کی تدابیر سوچی جائیں گی۔ اس مسئلہ پر بھی غور ہوگا کہ مسلمان صنعت و حرفت کی تعلیم سے کسطرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو جدید آئین حکومت نافذ ہونے والا ہے اسپر نظر کرتے ہوئے اس ملک میں تعلیمی مسئلہ کی اہمیت بہت کچھ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان ان جدید ملکی ضروریات کو مدنظر رکھ کر اپنی تعلیمی ترقی سے غافل نہ رہیں۔ اور نصاب تعلیم میں زمانہ کی جدید ضروریات کے لحاظ سے جن تبدیلیوں کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے اسکے متعلق گورنمنٹ کو مناسب مشورے دیں اسی لحاظ سے صوبہ کی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس اس مرتبہ ایسے مقام پر منعقد کیا جارہا ہے کہ جو ہندوستان کے مسلمانوں کا تعلیمی مرکز ہے۔ اور جہاں ماہران فن تعلیم کی رائیں آسانی سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ لیکن یہ کانفرنس اپنے مقصد میں اسی وقت کامیاب ہوسکتی ہے کہ جب آپ جیسے بزرگان قوم کانفرنس میں شرکت کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ اپنے قیمتی وقت کا عطیہ ضرور صوبہ کی اس تعلیمی انجمن میں شریک ہونے کے لئے نکالیں گے اور نہ صرف خود تشریف لائیں گے بلکہ اپنے ضلع کے دوسرے احباب کو بھی کانفرنس میں شریک ہونے کی ترغیب دیں گے۔ براہ کرام تاریخ و وقت تشریف آوری سے ہیڈ ماسٹر صاحب مسلم یونیورسٹی ہائی اسکول (سکریٹری مجلس استقبالیہ۔ پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس) علی گڑھ کو اطلاع دیں اور اگر کوئی رزولیوشن بھیجنا ہو تو ۱۵ اکتوبر ۳۳ء تک مذکورہ پتے پر بھیجدیجئے۔

نوٹ ممبری کی فیس صرف تین روپیہ ہے۔ قیام و طعام کا انتظام بلا کسی فیس کے ہوگا۔ تمام ممبر صاحبان وایڈیٹر صاحبان جو باہر سے آئیں گے نواب صدر یار جنگ بہادر کے مہمان ہوں گے

نیازمند

خاکسار نظام الدین حسین

آنریری جائنٹ سکریٹری

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

ڈابر سامان زیبائش کے ۹ کا بکس

نہارن

کیش راج

سر کے تیلوں کا راجہ

اسمیں وائٹ آئل

بالکل نہیں ہے یہ دماغ اور بالوں کے لئے ازحد مفید ہے۔ بہتیرے نمائشوں سے سارٹیفکٹ اور تمغے ملے ہیں صرف خوشبو ہی نہیں بلکہ دوا آمیز بھی ہے بالوں کی جڑوں کو مضبوط کر کے بالوں کو سیاہ اور چمکدار کرنے کی اسمیں بیحد قوت ہے

قیمت فی شیشی پندرہ آنے ۱۵/
ڈاک محصول ۱۰/
نمونہ تین آنے جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے

تھوڑے صرفہ سے مفید اشیاء کی آزمائش کر کے فائدہ حاصل کیجئے

۱۔ دنت منجن (دانت کا منجن)
۲۔ کیش دھونا (سر دھونے کا پاؤڈر)
۳۔ کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
۴۔ ہیلتھ صابون (خوشبودار دوا آمیز)
۵۔ نہارن اسنو (خوبصورتی کے لئے)
۶۔ نہارن پوڈر (غازہ برائے خوبصورتی)
۷۔ اوڈی نہارن (عطر لاوینڈر) ۸۔ مسک لونڈر (مشک آمیز آئینس)

قیمت فی بکس ایکروپیہ دس آنہ عہ ڈاک محصول دس آنے ۱۰/

نوٹ ہرجگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتے ہیں۔ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور پیٹ گنج میں محمد حنیظ محمد نصیر صاحبان

یورپ کی چار بے تاج بیگمات

(بقیہ صفحہ اول)

کہ میری زندگی کا واحد مقصد یہ ہے کہ میں اپنے بیٹے ہنگری کو تخت دلاؤں۔ اگرچہ میرا شوہر جلاوطنی میں فوت ہوا لیکن ضرور کوشش کرتی رہوں گی۔

پرتگال کی ملکہ امیلی

پرتگال کی ملکہ امیلی کئی سال ہوئے جلاوطن ہے اور ورسیلز میں رہتی ہے ۱۹۰۸ء میں شاہی جلوس گزر رہا تھا کہ راستہ میں گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی۔ بادشاہ کو گولی لگی اور وہ لڑھک گیا۔ ملکہ امیلی نے اپنے بیٹے کو اپنے ساتھ لگا لیا اور حالات پر قابو پاکر قاتلوں کو سزائیں دلائیں۔ دو سال کے بعد ایک اور انقلاب رونما ہوا اور ملکہ کو اپنے بیٹے سمیت باہر نکلنا پڑا اسوقت سے پرتگال کے جمہوریت ہے اور نوجوان مینوئل بے تاج کا بادشاہ یعنی نواب بے ملک ہے

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری، سستی، و خون کی خرابی کو دور کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔

قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ/)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ/)

سواس کاساری اولیہ

دمہ سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبیہ ڈیڑھ روپیہ عہ

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، چوراستہ۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتو حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہار شنبہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۷

عراق کے بادشاہ کا آخری نظارہ

ایک پارسی دوشیزہ کا چشم دید بیان

شاہ فیصل والی عراق کی اچانک موت نے سیاسی حلقوں کو بالکل مبہوت کر دیا ہے وہ اپنی اچانک موت سے پہلے اچھے خاصے تندرست تھے، مس پالسی پاردی جو لندن کی معزز سوسائٹی میں اپنے حسن و جمال حسن اخلاق اور عمدہ تربیت کی بنا پر کافی مشہور اس خوفناک رات کے حوادث و واقعات کا تذکرہ نہایت درد آمیز طریقہ پر کرتی ہیں۔

ان کا بیان ہے کہ میں اور میرے بھائی نے شاہ فیصل کے ساتھ ایک ...... ہوٹل میں ٹھیک اُسی روز لنچ کھایا۔ جسکے بعد دنیا نے پھر شاہ فیصل کو زندہ نہ دیکھا

کیا شاہ فیصل کو زہر دیکر مارا گیا؟

مس پاردی نے رنج واندوہ کی تصویر بن کر اور اپنی خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں میں افسوس اور غم کے تاثرات پیدا کر کے کہا۔ افواہیں بہت ہی خراب خراب سنی جا رہی ہیں کیا بادشاہ کو زہر دیا گیا۔ (جس ہوٹل میں شاہ عراق نے وفات پائی تھی؟ اسکے مالک کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُس نے دوسرے خودکشی کر لی) ہم تمام لوگوں نے ان ہی رکابیوں میں کھانا کھایا جن میں شاہ فیصل نے کھایا تھا پھر ہم سب کو مرجانا چاہئے تھا اور اب تم سے باتیں کرنے کے لئے باقی نہیں رہنا چاہئے تھا

شاہ فیصل کا آخری روز

شاہ فیصل کے آخری روز کے واقعات کا خلاصہ اس طرح پر ہے کہ میرا بھائی ڈاکٹر جل پاردی اور میں برن کے بیلیوو ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے ہم موٹر میں سوار ہو کر جمعرات کے روز انٹر لیکن وکٹوریہ ہوٹل میں لنچ کھانے کے لئے گئے میں اور بادشاہ ایک موٹر میں سوار تھے اُن کا بھائی امیر علی بھی ساتھ تھا۔ میرا بھائی "نگراں رسوم" کے ساتھ دوسری کار میں سوار تھا۔ بادشاہ اس روز بہت ہی ہشاش بشاش اور مسرور تھا۔ اگرچہ گذشتہ پیر کے روز اسپر اختلاج کا دورہ پڑ چکا تھا۔ اس تمام سفر کے دوران میں بادشاہ نے ایک مرتبہ بھی ناسازی مزاج کی شکایت نہیں کی در دسر کا بھی تذکرہ نہیں کیا، رات کے

سات بجے تک وہ بالکل اچھے ہیں اُس وقت ہم واپس ہوئے تھے اور اختلاج کا ایک اور دورہ پڑا تھا۔

بادشاہ اچھے ہیں، بادشاہ مر گئے

بادشاہ کا ارادہ تھا کہ اس رات کو مجھ کو اور میرے بھائی کو الوداعی ضیافت دیں، اس دورۂ اختلاج کے باعث ضیافت ملتوی کر دی گئی، میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اسقدر وہ زیادہ بیمار ہیں، ڈاکٹر کو جس نے پیر کے روز اُن کو انجکشن دیا تھا اور وہ بہت جلد صحت یاب ہو گئے تھے ہم نے اسی شام کو اُن کے ساتھ لنچ کھایا تھا۔ رات کے نو بجے ہمیں اطلاع ملی کہ بادشاہ ہم سے الوداع کہنے کے لئے ملنا چاہتے ہیں ہم جمعہ کے روز لندن واپس جانے والے تھے،

وہ اس وقت کسقدر خوش اور مسرور تھے انھوں نے کہا کہ میں کل صبح تک بالکل اچھا ہو جاؤں گا،

امیر علی سے انہوں نے فرمایا کہ میں ان کو بغداد میں پھر اپنا مہمان بناؤں گا، اس کے بعد فرمایا کہ تم میرے متعلق پریشان نہ ہو اور الوداع کے وقت تبسم کرتے ہوئے رخصت میں اس وقت کو نہیں بھول سکتی،

رات کے گیارہ بجے "نگراں رسوم" یعنی بادشاہ کے ذاتی معاملات کے نگراں کار نے فون پر اطلاع دی کہ بادشاہ سلامت سوئے ہیں اور اُسکے بعد صبح تڑکے ہم نے سنا کہ ۴

۴... آہ ... ٹیلی فون پر اطلاع دی کہ بادشاہ سلامت فوت ہو گئے۔ میں دنگ ہو کر رہ گئی، بالکل بدحواس، میرے ہوش و حواس اس وقت تک بجا نہیں،

کلامِ فرحت

(از جناب گنگا دھر فرحت بی اے ایل ایل بی)

مصیبت میں بھی ہے اک شائبہ راحت کے ساماں کا — کہ خوش ہو نغمۂ زنجیر سے دل اہلِ زنداں کا
اثر صد برق ساماں ہے تبسمہائے پنہاں کا — کہ پردہ اُٹھ گیا یا رب مرے ذوقِ فراواں کا
بہت مشکل ہے دنیا میں بدلنا خوئے انساں کا — پشیماں ہو کے پابندِ عمل ہونا پشیماں کا
ہوس کی حیلہ سازی نے مجھے بہکا دیا آخر — کہ پیمانے نے بدلا رنگ میرے عہد و پیماں کا
تماشائے نظر افروز سے اتنی کہاں فرصت — کہ قائم ہو کسی محور پہ عالم چشمِ حیراں کا
نگاہِ شوق کی اتنی کہاں ہمت کہ بڑھ جائے — عجب عالم ہے سوتے میں ترے حسنِ نگہباں کا
حقیقت زندگی و موت کی اک درسِ عبرت ہے — اثر ہوتا ہی ہے نظارۂ شہرِ خموشاں کا
قفس کی تیلیوں کا اور مجھے کھٹکا ہے نا ممکن — کہ نظارہ ہے آنکھوں میں ابھی کنجِ گلستاں کا
سمجھ کر مجھ کو اک ناچیز ذرہ، یوں نہ ٹھکراؤ — حقیقت میں ہر اک ذرہ ہے سرمایہ گلستاں کا

تری واماندگی کی داستاں اے فرحتِ غافل
زبانِ حال سے کہتا ہے ہر ذرہ بیاباں کا

عراق کے جوان عمر بادشاہ

ملک غازی کے سوانح حیات

تعلیم و تربیت و جانشینی کے حالات

ملک فیصل کے انتقال کے بعد اُن کے فرزند اکبر ملک غازی سریر آرائے سلطنت ہوئے ہیں چونکہ عراق کی سیاست آیندہ کا ان کی ذات سے گہرا تعلق ہے اسلئے عربی اخبارات نے اُن کی زندگی کے جو حالات شائع کئے ہیں اُن اختصار کے ساتھ درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ عراق کی قسمت کا جو شخص اسوقت مالک ہوا ہے وہ کس قسم کا آدمی ہے۔

ملک ۱۹۱۳ء میں پیدا ہوئے اس لحاظ سے اُن کی عمر اس وقت صرف ۲۰ برس کی ہے۔ یعنی وہ اسوقت عین شباب میں ہیں، اُن کی والدہ کا نام خدیجہ ہے اور وہ شریف حسین کے بھائی ناصر پاشا کی لڑکی ہیں۔

ملک غازی کی ابتدائی زندگی مکہ معظمہ میں بسر ہوئی اور وہ جنگ عظیم کے زمانے میں عربوں کی بغاوت کے اپنے باپ کے ساتھ شریک رہے ہیں، جب ۱۹۲۲ء میں ملک فیصل کو عراق کا شاہ شطرنج بنا دیا گیا تو وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ عراق چلے آئے۔ دستور عراق کی رو سے بڑا بیٹا بادشاہ کا جانشین ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ بڑے بیٹے ہیں اس لئے ولی عہد بھی تھے،

تعلیم و تربیت

ملک غازی نے ابتدائی علوم مکہ معظمہ میں گھر پر اساتذۂ خاص سے حاصل کئے بغداد آجانے پر طہ پاشا ہاشمی اُن کی تعلیم و تربیت پر مامور ہوئے ۱۹۲۷ء میں جب کہ اُن کی عمر صرف ۱۴ برس کی تھی اُن کو انگلستان بھیجدیا گیا اور وہاں کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پا کر وہ عراق واپس آئے اور مدرسہ حربیہ میں داخل کر دیئے گئے

بقیہ مضمون بر صفحہ ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جاں پہ تو حق عزم مستقل ہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار صداقت
جلد ۱۸ کانپور چہارشنبہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء نمبر ۳۷

حالات حاضرہ پر مولانا ابوالکلام آزاد کا تبصرہ

مولانا ابوالکلام نے حالات حاضرہ پر ایک نہایت مبسوط مضمون لکھا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

"ادھر کچھ دنوں سے پنجاب کے اردو اخبارات میں اس طرح کے مضامین نکل رہے تھے کہ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ مولانا شوکت علی نے مضامین کا کوئی سلسلہ شائع کیا ہے اور اس کے رد و قبول میں لوگ مشغول ہیں، چونکہ اخبار خلافت میری نظر سے نہیں گذرتا۔ اسلئے معلوم نہیں کر سکتا کہ معاملہ کی اصلیت کیا ہے لیکن آج دہلی کا ایک اخبار ملا جسنے مولانا شوکت علی کا مضمون نقل کر دیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی تجویز مسلم کانفرنس والوں کے سامنے پیش کی تھی ماحصل اسکا یہ تھا کہ ایک بورڈ بنایا جائے جو مختلف جماعتوں کے ممبروں کو مجالس قانون ساز میں بھیجے اور ان ہی میں سے کار آمد آدمیوں کو وزارت وغیرہ کے عہدوں پر نامزد کیا جائے ان کا خیال تھا کہ اگر ایسا ہوا تو یقیناً مسلمانوں میں اتحاد قائم ہو جائے گا، لیکن مسلم کانفرنس والوں نے اس سے اتفاق نہیں کیا یہ آخری بات میں نے سیاق و سباق سے اخذ کی ہے، مضمون میں بہ صراحت مذکور نہیں۔

اس کے بعد مولانا شوکت علی لکھتے ہیں :-

"اصل بات یہ ہے کہ میں ان لوگوں کا یعنی (مسلم کانفرنس والوں کا) مطمح نظر مسلمانوں کی ترقی نہیں ان کا منشا یہ ہے کہ ان کے ہم خیال اسمبلی اور کونسلوں میں منتخب ہوں اور آزاد خیال مسلمانوں کو ہمیشہ کیلئے دبا دیں، ڈاکٹر انصاری مولانا ابوالکلام، تصدق احمد، خلیق الزماں اور دیگر مخلص کارکن جو بدقسمتی سے گاندھی جی کے پیرو بنے ہوئے ہیں کیا ہمیشہ کے لئے اسلامی خدمات سے محروم کر دیے جائیں، گویا ایک نئی سیاسی اچھوت قوم بنا کر تمام مسلمانوں کو اس سے متنفر کر دیا جائے"

یہ مضمون پڑھ کر ہر شخص قدرتی طور پر یہی سمجھے گا کہ جو مسلمان کانگریس میں شریک ہیں وہ آیندہ انتخابات کے لئے بیچین ہو رہے ہیں، اور انہوں نے مولانا شوکت علی کو اس غرض سے ابھارا ہے کہ وہ ان کی وکالت میں مسلم کانفرنس والوں سے لڑ رہے ہیں۔

لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ لوگ یہ سن کر متعجب ہونگے کہ باایں ہمہ، کہ جہانتک کانگریس کے مسلمانوں کا تعلق ہے کوشش کرنا ایک طرف رہا ان کے وہم و گمان [illegible] کوئی ایسی بات نہیں آئی ہے، نہ تو انہوں نے مولانا شوکت علی سے کوئی تحریک کی نہ کسی طرح کی گفت و شنید عمل میں آئی، نہ وہ ایک لمحہ کے لئے تیار ہیں کہ کسی ایسی تجویز کے لئے کسی جماعت سے التجائیں کریں یہ جو کچھ ہے خود مولانا شوکت علی کا خیال ہے لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا پیرایہ بیان اختیار کیا کہ دوسروں کے سر منڈھ گیا ہے۔

حالانکہ انہیں خبر تک نہیں کہ اگر اسطرح کی کوئی تجویز ان کے ذہن میں آئی تھی تو ضروری تھا کہ پہلے ان لوگوں سے مشورہ کر لیتے جنہیں ان سے وابستہ کرنا چاہتے ہیں اس کے بعد قدم اٹھاتے۔

بلاشبہ مسلمانوں کی تمام جماعتوں کا خدمت ملی کی راہ میں متحد ہونا وقت کا سب سے زیادہ ضروری مقصد ہے اور مولانا شوکت علی نے گذشتہ سال سے اس بارے میں جو روش اختیار کر رکھی ہے میں پوری طرح اسکا معترف اور قدر شناس ہوں اور اسے ان کی صداقت و اخلاص کا نتیجہ سمجھتا ہوں لیکن جماعتوں کا اتحاد اس طرح نہیں ہو سکتا کہ محض کونسلوں اور وزارتوں کے لئے ملی بھگت کر لی جائے اس کیلئے ضروری ہے کہ وزارتوں کیلئے نہیں بلکہ سچی خدمت کے لئے اتحاد کی خواہش پیدا ہو، اور سب سے زیادہ یہ کہ بنائے اتحاد کوئی مشترک مسلک عمل ہو،

علاوہ بریں جہاں تک مسلمانوں کی موجودہ پبلک لائف کا تعلق ہے جماعتوں کی جگہ محض اسمار ہیں اور عقاید و مسالک کی جگہ محض اغراض، پھر اگر ان ہی سنگریزوں سے دیوار اتحاد چنی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کے نہ بننے سے مسلمانوں کا کیا بگڑ رہا ہے اور بن گئی تو کونسی نئی دولت ہاتھ آجائے گی، ؟

پھر مولانا شوکت علی کا یہ سوال کس درجہ تعجب انگیز ہے کہ جو "مخلص کارکن" بقول انکے "گاندھی جی کا پیرو بنے" کیا ہمیشہ کے لئے خدمت اسلامی سے محروم کر دیے گئے

وضاقت علیہم الارض بما رحبت !

سوال یہ ہے کہ جو مخلص کارکن بدقسمتی سے گاندھی جی کے پیرو بنے" اگر خدمت اسلامی کرنا چاہتے ہیں تو ان کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے؟ کیوں وہ مسلم کانفرنس یا کسی دوسری جماعت کے اعتراف و اجازت کے منتظر رہیں؟ اور کون ہے جو خدمت کرنے والوں کی راہ روک سکتا ہے؟ کیا محض اسوجہ سے کہ چند اصحاب غرض نے جوش رقابت میں یہ بات پسند نہیں کی کہ انتخاب کے لئے مشترک بورڈ ہے، یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ مخلص کارکن خدمت اسلامی سے محروم کر دیے جاویں۔

پھر اگر اتحاد اور خدمت اسلامی کا دارو مدار اسی چیز پر ہے تو کیا [illegible] بات کی خواہش پر خود ان کی تجویز ہی مبنی نہیں ہے،

یہ نہ خیال کیا جائے کہ میں کونسلوں اور وزارتوں کو کوئی ایسی چیز سمجھتا ہوں جس کی خواہش فی نفسہ قابل اعتراض ہے، بہ حالت موجودہ یہ آلات و وسائل جن سے کام لیا جا سکتا ہے اور ترک بھی کیا جا سکتا ہے۔

مجھے جس بات سے اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی خدمت اور جماعتوں کے اتحاد کیلئے انہیں بنائے کار بنایا جائے، اتنا ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مقصود خدمت اسلامی ہے تو جہاں تک ممکن ہو ان کی طلب و اہمیت کا جذبہ کم کرنا چاہئے، کیونکہ جس چیز نے مسلمانوں کی پبلک لائف کو روح حقیقت سے یکقلم محروم کر دیا ہے وہ یہی وزارتوں اور منصبوں کی چاٹ ہے یہ کیا بات ہے کہ مسلمانوں میں جس قدر لیگیں اور کانفرنسیں بنیں وہ نہ تو کسی عقیدہ کا ایمان پیدا کر سکیں نہ کسی عمل کا ولولہ ؟ یہی بات ہے کہ ان کی ساری سیاست کا ماحصل مناصب کا حصول ہو گیا ہے کونسلیں وزارتیں، ایگزکٹو کونسل کی ممبری، رائل کمیشنوں کی ممبری اور اگر اور کچھ نہیں تو جوائنٹ کمیٹی سامنے شہادت دینے ہی کی پروانگی - اس بازار سیاست کے صراف اسے بھی دس لونڈے سے کم کا مال نہیں سمجھتے، پس جو فساد ہمارے جسم سیاست کا اصلی روگ ہو گیا ہے اگر اسی میں ہم مداوا ڈھونڈیں گے تو ظاہر ہے کہ فساد کا مزید القا ہوگا - جسکا ازالہ نہیں ہوگا -

پھر میں نہیں سمجھتا کہ لوگوں کو سب سے پہلے اسی کی فکر کیوں ہوتی ہے یہ ظاہر ہے کہ جو جماعت اخلاص و صدق کے ساتھ مسلمانوں کی خدمت کرے گی اسے خود بخود پبلک لائف کے ہر میدان میں مقبولیت حاصل ہوگی اور اگر کونسلوں میں جانا چاہے گی تو یقیناً کامیابی کیساتھ جا سکے گی - کہ من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا و الآخرۃ، لیکن کونسلوں کی ممبری خدمت کا نتیجہ ہونا چاہیے، نہ کہ خدمت کا ماحصل شیخ سعدی کے لفظوں میں جب کبھی آپ کہانا کہائیے گا شکم سیری خود حاصل ہوگی لیکن ایسا نہ کیجئے کہ شکم پری ہی زندگی کا ماحصل ہو جائے

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

باقی رہا مولانا شوکت علی کا یہ کہنا کہ "یہ لوگ بدقسمتی سے گاندھی جی کی پیرو بنے" تو بہتر تھا کہ جب اتحاد کیلئے ساعی ہیں تو اس طرح کا لب و لہجہ اختیار نہ کرتے جن لوگوں کو وہ اس بدقسمتی کا مرتکب تصور کرتے ہیں انہی میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں عین ۱۹۲۰ء میں جب کہا جاتا تھا کہ پیغمبر اسلام کے بعد جس شخص کے پیچھے ہم آنکھیں بند کر کے چل سکتے ہیں " وہ گاندھی ہے" اور مسلمانوں کو مہدی کا انتظار تھا سو یہی مہدی ہے جو آگیا - گاندھی جی تقلید سے قطعی انکار تھا اور اسی لئے انہیں اور مولانا شوکت علی اور ان کے برادر مرحوم میں ہمیشہ جھگڑے رہا کرتے تھے حتیٰ کہ گاندھی جی سے کہا گیا تھا کہ یہ شخص تمہارا مخالف و حریف ہے یقیناً میرے دوست نے ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء کے واقعات بھلا دیے ہونگے کیونکہ اس بدقسمتی کی تاریخ اسی زمانہ سے شروع ہوتی ہے اگر ہم مسلمانوں کی خدمت کیلئے اتحاد و یکجہتی کی فضا پیدا کرنی چاہتے ہیں تو پہلی بات یہ ہے کہ اختلاف رائے کیلئے اپنے اندر رواداری پیدا کریں اسلام نے ہمیں مذہب میں رواداری کی تعلیم دی تھی، ہمارا حال یہ ہو گیا کہ اپنے سیاسی اخلاق میں بھی رواداری کی شایبہ نہیں کر سکتے بہر حال ان سطور کے لکھنے پر اسلئے مجبور ہوا کہ مولینا شوکت علی کے اسلوب بیان سے لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے ضروری ہے کہ اصلیت ظاہر کر دی جائے، نیز یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ جو تجویز ان کے پیش نظر ہے میرے خیال میں سود مند عمل نہیں ہے بلاشبہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں نیک نیتی سے کر رہے ہیں، اور انکا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں متحد و متفق ہو جائیں لیکن جو راہ انہوں نے اختیار کی ہے وہ منزل مقصود تک لے جانے والی نہیں، چاہیے کہ غور و مشورہ کے بعد کوئی دوسری راہ اختیار کی جائے۔ ※

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ ایجوکیشن کمیٹی ۱۶ر اکتوبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی کے چار کو اپٹیڈ ممبران کیلئے مندرجہ ذیل نامزدگیاں عمل میں آئی ہیں :-

اسلامیہ ایجوکیشن کمیٹی کی طرف سے حاجی قمر الدین اور شیخ حمید احمد تعلیم نسواں سے دلچسپی رکھنے والوں کی طرف سے مسز جے، پی سری واستوا، مسز بی، پی سری واستوا، مسز حامد علی مسز بھٹناگر، مسز اے ہون، مسز ایس سی جٹرجی، مسز اے پٹیل، مسز اے لوئٹ، مسز بی، سی کپور،

امدادی اسکولوں کی طرف سے پنڈت دیا شنکر باجپئی سردار نراین سنگھ، پنڈت اماشنکر اوستھی، پنڈت گورسرن اوستھی، سید احمد حسین بی اے اور دیگر ۴ حضرات اچھوت اقوام کی طرف سے لالہ گھسیٹے لال، بابو رام بھرو بھگت گردہاری لال، اور دیگر حضرات -

۲۴ر اکتوبر ۲ بجے دن کو بورڈ کا جو جلسہ ہوگا اسمیں ان میں سے ۴ حضرات کا انتخاب عمل میں آئے گا،

ڈسٹرکٹ بورڈ کا ضمنی انتخاب ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر بابو بینی پرشاد کے علیحدہ ہونے سے جو ایک جگہ پرگنہ اکبرپور کی خالی ہوئی ہے اسکا انتخاب ۲۰ر اکتوبر کو ہوگا، بابو مہیش پرشاد صاحب مختار اور ایک عرائض نویس کے درمیان مقابلہ ہے

ہوائی جہاز کا حادثہ ۱۳ر اکتوبر کو مسٹر اوبائلٹ ہوائی اسٹیشن سے ایک جہاز لیکر چلے کہ کانپور سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر موضع امرتا کے نزدیک ۲۶۰۰ فٹ کی بلندی سے یکایک ہوائی جہاز گنگا کے کنارے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور مسٹر اوبائلیٹ خفیف زخمی ہوئے، اور وہ ایک بیل گاڑی پر بیٹھ کر اجل گنج گئے اور وہاں سے تار دیکر اطلاع دی اطلاع پانے پر مسٹر آر ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ موقع پر پہونچ گئے اور مسٹر اوبائلٹ کو انگریزی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ اس حادثہ کی وجہ دریافت کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی گئی ہے -

تیراکی کا دنگل گنجز کلب کی طرف سے ۱۴ر و ۱۵ر اکتوبر کو سرسیا گھاٹ پر تیراکی کے مختلف تماشے دکھلائے گئے مجمع بہت کثیر تھا اور لوگوں نے تیراکی کے کھیلوں کو کافی پسند کیا مسٹر آر، ایف موڈی نے مختلف کامیاب اشخاص کو ۱۱ سونے اور ۱۲ چاندی کے تمغے اپنے ہاتھ سے عطا فرمائے جو مختلف اشخاص کے عطا کیے ہوئے تھے خود مسٹر موڈی کا بھی ایک تمغہ عطیہ تھا لکھنو یونیورسٹی کے پنڈت شیو دیال نے چمپین کپ حاصل کیا ہے اسموقعہ پر مسٹر بنواری لال ووڈے وکیل نے ایک مختصر مگر جامع تقریر میں لوگوں کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اس میں مدد دی تھی، اور یہ امید ظاہر کی کہ آیندہ یہ تیراکی کا دنگل اس سے زیادہ کامیابی کیساتھ ہو سکے گا - آخر میں مسٹر آر ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مختصر الفاظ میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل کانپور کو اسمیں زیادہ دلچسپی سے کام لینا چاہئے اور مجھے امید ہے کہ آیندہ سال یہ چمپین کپ خود کانپور حاصل کریگا

پریوی کونسل میں اپیل گذشتہ فسادات کانپور کے متعلق کے سلسلہ میں شیو سروپ وغیرہ ملزمان بنگالی محال نے پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کی اجازت طلب کی تھی چنانچہ اب معلوم ہوا ہے کہ ان کو اپیل دائر کرنے کی اجازت مل گئی

مزدور لیڈر مدراس کے مزدور لیڈر مسٹر شیوراو کانپور اس غرض سے تشریف لائے تھے کہ مزدور لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کر کے ایک آل انڈیا مزدور جماعت قائم کریں چنانچہ انھوں نے متعدد اشخاص سے اس سلسلہ میں ملاقات کی۔

ہمارے قومی کارکنوں کی حالت

مسلم کانفرنس کے متعلق مولانا شوکت علی کے خیالات

میں اور میری طرح اور دوسرے مخلص مسلمان اب تک مسلم کانفرنس میں صرف اس لیے شریک رہے کہ مجھ کو امید تھی کہ مولانا شفیع داودی اور سر محمد اقبال اس کو کسی جماعت کا آلۂ کار نہ بننے دیں گے مگر اسمیں مجھے ناکامیابی ہوئی اور ناامیدی کا منھ دیکھنا پڑا۔ اور میں افسوس کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ جو توقعات میں نے مولانا شفیع داودی کے ساتھ قائم کیے تھے اور ان کے دوران قیام شملہ میں غائب ہوگئے، اور وہ اس فکر میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں کہ تمام سیاسی معاملات اور مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ مسلم کانفرنس کے ارکان کے ہاتھوں میں سونپ دیں، جو صرف دکھاوٹی اور دینی و دنیوی آڑ لیکر ذاتی اغراض و مقاصد پورا کرنے میں منہمک ہیں، اور جو آئندہ چل کر وزارتوں اور عہدوں پر اپنے حقوق قائم کرنا چاہتے ہیں، اور مسلمانوں کو آلۂ کار بناکر اُن کے جذبات کی غلط ترجمانی کر رہے ہیں

میں ہز ہائی نس سر آغا خاں سے جو مسلم کانفرنس کے مربی اور اُسکی امداد کرتے رہتے ہیں، بخوبی واقف ہوں اور اُن کی قدر کرتا ہوں مگر افسوس یہ ہے کہ ہز ہائی نس کام کے لئے ذرہ برابر بھی وقت نہیں دے سکتے ان کے اگرچہ یورپ میں اور بھی مشاغل ہیں پھر بھی اپنی ذاتی وجاہت اور خودداری کی وجہ سے وہ اسلام کے وقار کو اونچا رکھتے ہیں، اُن کے سیاسی ملکی و ملی جذبات میں ایسے لوگ بھی شامل ہوگئے ہیں جو اُن کی ذات سے وابستہ کرتے ہیں اسی لئے وہ جن مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع کیگئی تھی وہ تکمیل کو نہیں پہونچتی، جو لوگ ہز ہائینس سے وابستہ ہوتے ہیں اُن کے مدنظر صرف خیال یہ ہوتا ہے کہ اُن کی ذات نمایاں ہوجائے تاکہ آسانی سے وہ حکومت میں کوئی درجہ اور کوئی نمایاں حیثیت حاصل کرلیں اسلامی خدمات سے اُن کو کوئی سروکار نہیں ہے،

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں انگلستان سے بہت کامیاب واپس آئے، صرف اسی لئے کہ خوش قسمتی سے مسلم کانفرنس کی صدارت جو اُن کے ہاتھ لگ گئی تھی اُس سے فائدہ اُٹھاکر آئندہ اپنی ترقی کی سیڑھی پر ایک دو قدم اور اچک جائیں، اور فوراً انگلستان سے واپس ہوکر اور مسلمانوں کی وفاداری کا یقین دلاکر اپنی کارگزاریوں کا صلہ طلب کریں، یہ چیز مسلمانوں کے لئے مفید ہے اور نہ مفید ثابت ہوسکتی ہے، بلاشبہ مسلم کانفرنس کو ایسی ہی غیر آئینی اور غیر ذمہ دارانہ حرکات سے بہت کچھ نقصان اٹھانا پڑا ہے، اور اٹھانا پڑے گا، میں نے مولانا شفیع داودی سے لکھنؤ میں یہ عرض کیا تھا کہ وہ مسلم کانفرنس کو ضرور قائم رکھیں اور اس سے مسلمانان ہند کی جو خدمات کرسکتے ہیں کریں، مگر ساتھ ہی اسبات کی بھی کوشش کریں کہ مسلمانان ہند اپنی زندگی کا معاملہ اُن کے سپرد کردیں، جو خودغرض اور نام و نمود پیدا کرنے والے ارکان رہے ہیں اتفاق و اتحاد کو جو تمام اسلامی جماعتوں کے لئے ضروری ہے، ختم کر کے مشکلات پیدا کردیں میں نے یہ نظریہ پیش کرتے ہوئے درخواست کی تھی کہ ایک نظام قائم کرنے کے لئے تمام اسلامی جماعتوں کے نمائندوں کو جلد از جلد لکھنؤ میں جمع ہوجانا چاہیئے، اور اُسکے بعد ایک ایسا پروگرام تیار کرلینا چاہیے جسپر تمام نمائندے اپنی خوشی کا اظہار کریں تاکہ آئندہ اصلاحات میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت ہوسکے، اور مسلمان اپنے تاریخی و روایتی وقار کے مطابق ہندوستان کی آئندہ حکومت میں حصہ لینے کا انتظام کرسکیں، صاحب موصوف اگرچہ ہمارے ہم خیال تھے لیکن بغیر مشورہ ڈاکٹر سر محمد اقبال وہ اعلان میں شریک نہ ہوسکتے تھے، اگرچہ سوچی ہچکچے اُن کو یقین تھا کہ وہ ڈاکٹر اقبال کو ہم خیال بنالیں گے اور پھر بہت جلد مسلمانوں میں یگانگت پیدا ہوجائے گی، لیکن خدا جانے نہ معلوم کن وجوہات کی بنا پر وہ خاموش ہوگئے اور اپنی رائے کو بدل دیا، انگلستان سے واپسی پر ڈاکٹر شفاعت احمد خاں بمبئی میں مجھ سے ملے اور بہت ہی خوشامدانہ و محبت آمیز باتوں کے بعد خیال ظاہر کیا کہ ہندوستان اور انگلستان کے حکام صرف مسلم کانفرنس کو جانتے ہیں، اور اسی کی خدمات کو پہچانتے ہیں، ہندوستان کے مسلمانوں کو اسی کے جھنڈے کے نیچے آجانا چاہیے، عنقریب بیس لاکھ روپیہ ہز ہائی نس سر محمد آغا خاں کی امداد سے جمع ہوجائے گا ہندوستان کے مختلف مقامات پر جلسے کیے جائیں گے مسلم کانفرنس کی شاخیں ہر جگہ قائم کی جائیں گی تاکہ آنے والی اصلاحات کامیابی کے ساتھ چلائی جاسکیں۔

جمعیۃ، خلافت، اور مسلم لیگ دوسری جماعتیں بھی اپنا کام جاری رکھیں، لیکن تمام اداروں کے بہترین کارکن اپنی خدمات مسلم کانفرنس کے لئے وقف کردیں، اور اُسکی ہدایات کے مطابق عمل پیرا ہوں،

اصل بات یہ ہے کہ ان حضرات کا مطمح نظر مسلمانوں کی ترقی نہیں ہے اور نہ اُن کے حقوق کی حفاظت ہے اُن کا منشاء ہے کہ اُن کے ہم خیال تمام اسمبلیوں اور کونسلوں میں منتخب ہوں، من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو، کے مصداق بن کر وزارتوں اور عہدوں پر قبضہ کریں اور آزاد مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے دبادیں کیا ڈاکٹر انصاری، مولانا ابوالکلام آزاد، تصدق احمد خاں شروانی، خلیق الزماں اور دیگر مخلص کارکن جو بدقسمتی سے گاندھی جی کے پیرو بنے تھے کیا ہمیشہ کے لئے اسلامی خدمات سے محروم کردیے جائیں گویا ایک نئی سیاسی اچھوت قوم بناکر مسلمانوں کو اُن سے متنفر کردیا جائے ان لوگوں کو یہ اندیشہ ہے کہ یہ بھی اپنے نمائندے اسمبلیوں اور کونسلوں کے انتخابات کے لئے بھیجیں گے اور پھر گویا سیاسی اجارہ داری میں فرق آجائے گا میری تجویز نہایت سادی اور صحیح تھی، کہ سب جماعتوں کے مسلمان ملکر اپنے نمائندے لکھنؤ میں بھیجیں، اور آپس میں متحد ہوکر ایک اسلامی بورڈ تیار کریں جسمیں ہر جماعت کے نامزد نمائندے ہوں، اور پھر یہ بورڈ جماعت کے ممبران مجالس قانون ساز میں بھیجے تاکہ اُن میں سے کارآمد آدمیوں کو وزارت وغیرہ کے لئے نامزد کیا جائے اس سے کسی جماعت کا حق بھی غصب نہ ہوگا اور ہر جماعت اتحاد و اتفاق سے اپنے نمائندے کو آگے بڑھائے گی مسلمانوں میں اتحاد قائم ہوسکے گا اور کسی جماعت کو دوسری جماعت پر فوقیت نہ رہے گی اور نہ شکایت کا موقع رہے گا۔ میری نسبت بدگمانی پیدا کی گئی ہے کہ میں

بنگال میں دو ہزار دہشت انگیز موجود ہیں

سر الفریڈ واٹسن سابق اڈیٹر "اسٹیٹسمین" کا بیان

بیرونی ممالک سے امداد موصول ہونے کا شبہ

لندن ۳۰ ستمبر۔ سر الفریڈ واٹسن سابق اڈیٹر اسٹیٹسمین نے ٹائمز کے لندن میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جسمیں انہوں نے بنگال میں دہشت انگیزی کے متعلق اہم انکشافات کیے ہیں، جو ان کے بیان کے مطابق اُن کی ذاتی اطلاع پر مبنی ہیں آپ لکھتے ہیں:۔

بنگال میں دہشت انگیزی اگرچہ کچھ عرصے سے پھیل رہی ہے مگر اسے محض چند اشخاص نے ہی اپنا جزو ایمان بنا رکھا ہے چند سو اشخاص کو قید یا نظربند کرنے سے اس تحریک کو کئی بار ضعف پہونچا ہے۔ اُس شخص کو جو غالباً تحریک دہشت انگیزی کے متعلق بہت کچھ جانتا ہے۔ اور جو گذشتہ تیس سال سے اس کے خلاف سرگرمی سے جنگ کرتا رہا ہے اندازہ ہے کہ بنگال میں ۵ کروڑ آبادی میں سے اُن مردوں اور عورتوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نہیں۔ جو اس تحریک میں بہت سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔

جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے خطرہ اُن لوگوں سے نہیں جو ریوالور اور بم استعمال کرتے ہیں بلکہ اُس وسیع ہمدردی سے جو حب الوطنی کی آڑ میں اس تحریک سے کی جارہی ہے اور وہ دماغ ہے جو ان کی پس پشت ہے۔ میرے پاس ان ہدایات کی کاپی ہے جو ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن آرمی کے ڈسٹرکٹ آرگنائزروں کے نام جاری کی گئیں یہ ایک لمبی چوڑی دستاویز ہے یہ ہدایات فوجی سپاہیوں کے ورغلانے، رنگروٹ بھرتی کرنے اور اسکولوں کا انتظام کرنے کے متعلق ہیں۔ اور ممبروں کے متعلق قواعد اور حلف نامے بھی درج ہیں اور یہ تجاویز پیش کی گئی ہے کس قسم کا لٹریچر تقسیم کیا جائے اس دستاویز میں سے ذیل میں ایک اہم اقتباس دیا جاتا ہے:۔

"سب اول اور سب آخر دہشت زدگی پھیلاؤ۔ اس ناپاک نظام حکومت کو ناممکن بنادو موت کے نہ دکھائی دینے والے سایہ کی طرح چھپے رہو، اور غیر ملکی بیوروکریسی کا صفایا کردو۔ اپنے اُن بھائیوں کا خیال رکھو جو جیلوں میں تباہ ہورہے ہیں، اور جیلوں میں پڑے سڑ رہے ہیں انھیں یاد رکھو جو مرگئے ہیں یا پاگل ہوگئے ہیں، انھیں یاد رکھو دیکھو اور کام کرو"

بھائیو ہم پھر آپ سے خدا اور ملک کے نام پر درخواست کرتے ہیں کہ تمام نوجوان اور بوڑھے، دولتمند اور غریب ہندو اور مسلمان، بودھ اور عیسائی سب ہندوستان کی اس مقدس جنگ آزادی میں شریک ہوجائیں اور اپنا خون بہادیں، اپنا اثاثہ لٹادیں، کھڑے ہوجاؤ، ماں تمھیں بلاتی ہے، اور راستہ دکھاتی ہے،

ایک مشتبہ دہشت انگیز کے مکان سے ایک اور زیادہ مفصل اور جامع دستاویز ہوئی جسکا نام انقلاب کی اسکیم ہے یہ اسکیم ٹائپ شدہ ۱۲ فلسکیپ صفحوں پر مشتمل ہے صاف طور پر اسکا مدعا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دستاویز عوام کی استعمال کی نہیں، ہندوستان میں جو دہشت انگیزانہ لٹریچر ہے وہ تمام صرف ماسکو ہی کی تعلیم کا نتیجہ نہیں، وہ ہندوستان جو انقلاب پسند بنتا چاہتے ہیں آئرش تحریک کی ہر ایک منزل کا بغور مطالعہ کرتے ہیں ایک اور پمفلٹ کی جو بنگال میں وسیع پیمانہ پر شایع کیا گیا ایک کاپی میرے پاس بھی ہے جسپر یونائیٹڈ سوشلسٹ ری پبلکن پارٹی کی مہر ہے اس پمفلٹ کا نام کال ٹو ریوولٹ ہے اس کے شروع ہی میں آئرش والنٹیروں کے ایک اخبار سے جو ستمبر ۱۹۱۸ء میں جاری کیا گیا تھا اقتباس دیا گیا ہے جسکا یہ عنوان دیا گیا ہے:۔

"آئرلینڈ نے چیلنج کا کس طرح جواب دیا، ہندوستان کے لئے ایک سبق" آگے چلکر لکھا ہے کہ جو کچھ آئرلینڈ نے کیا ہے وہی بنگال کرے گا"

کیا تحریک دہشت انگیزی کے لئے ماسکو سے مالی امداد موصول ہوتی ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہوتا ہے کہ جسکا جواب کوئی نہیں دے سکتا پولیس کو اسبات کا یقین ہے کہ باہر سے مالی امداد موصول ہوتی ہے مگر تعلیم یافتہ ہندوستانی اور خاصکر تعلیم یافتہ بنگالی بڑے باریک بین اور ہوشیار واقع ہوئے ہیں۔ ان کا مطالعہ بڑا وسیع ہے اور وہ دنیا کی سیاسی تحاریک کا بغور مطالعہ کرتے ہیں، اسلئے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ تحریک دہشت انگیزی کے پس پشت ایسے دماغ ہیں جو اُن لڑکوں اور لڑکیوں سے زیادہ قابل اور تجربہ کار ہیں جو درحقیقت اس تحریک میں زبردست حصہ لے رہے ہیں اور اُن کی امداد کے لئے اتنا روپیہ ہے کہ ڈاکوں اور دہشت انگیزی سے بھی اتنا روپیہ حاصل نہ ہوسکے،

ان دہشت انگیزوں کے کئی چھاپے خانے ہیں جو پمفلٹوں اور چھوٹے بڑے اشتہاروں کی ایک بھاری تعداد چھاپتے ہیں، جب یہ پمفلٹ وغیرہ چھپ جاتے ہیں تو انھیں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جاتا ہے، عام پولیس میں بھاری اضافہ کیا گیا ہے خفیہ پولیس کا ایک خاص محکمہ قائم کیا گیا ہے جسکا مقصد انقلابی جرائم کی روک تھام کرنا ہے اسے ایسی تحریک کا مقابلہ کرنے میں کچھ کامیابی ہوئی ہے جو پہلے سے زیادہ منظم ہے تمام انتظامات کے باوجود اس نئے محکمہ کی مشکلات میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے کیونکہ جہاں پولیس نے اپنے طریقوں میں اصلاح کی وہاں دہشت انگیز بھی زیادہ محتاط ہوگئے ہیں، دہشت انگیزوں کے راز چھوٹے چھوٹے گروہوں تک محدود رہتے ہیں، مخبر پہلے کی طرح اپنے کام کو سرانجام نہیں دے سکتے، اور پولیس کو پہلے کی طرح اس کام میں واقفیت نہیں رہی۔

میں کریں کانگریسی مسلمانوں کو ابھارنا چاہتا ہوں اور مسلمانوں کے لئے ایک نیا خطرہ تیار کر رہا ہوں اسکو میں خوب جانتا ہوں کہ کانگریسی مسلمانوں سے مجھے کسقدر مقابلہ کرنا پڑا ہے، اس جماعت میں مسلمانوں کے بہترین کارکن موجود تھے اسی میں وہ لوگ تھے جو جمعیۃ کے خلاف معاون اور میرے دوست تھے میں نہ اُن کو اچھوت خیال کرتا ہوں اور نہ اُنکے ہاتھوں میں قومی کاموں کا ٹھیکہ دینا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ وہ اسلامی جھنڈے کے نیچے جمع ہوں جسپر جلی حروف میں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہو مجھے افسوس ہے کہ میں فی الوقت ایسے مقدمہ میں پھنسا ہوں کہ جس کو آخر تک پہونچانا میرا اسلامی فرض ہے اس سے آزاد ہوکر میں لکھنؤ میں اسلامی اجتماع کی کوشش کرونگا

ایک افسانہ

موت اور محبت

دہشت انگیزی کی خرابیوں اور صحیح خدمت وطن کا درس

سنہالتا ایک نوجوان بنگالی خاتون اپنے کمرے میں بے خبر پڑی ہوئی تھی۔ کہ یکایک اُس کے کمرے کے باہر اُس کے بھائی کی سرگوشیاں کرنے کی آواز آئی۔ وہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی، اور کان لگا کر سنا، جو باتیں ہو رہی تھیں اُس میں سنہالتا کا ذکر ضرور تھا۔ سنہالتا حیران تھی کہ میرا کس سلسلہ میں ذکر آیا ہے۔ ابھی باتیں ہو رہی تھیں کہ سنہالتا کا بھائی دروازہ کھولکر چلا آیا اور لیٹ کر سو گیا سنہالتا نے اُسے کمرے کی طرف آتے ہوئے دیکھتے ہی بیخبری کی نیند دکھانے کا انتظام کر لیا تھا۔ سنہالتا اس سوچ میں تھی کہ اُسکا بھائی جو ایک گریجویٹ اور نئی تعلیم و تمدن کا والہ و شیدا تھا کس طرح انقلابی خیالات کا آدمی بن گیا تھا۔

تین سال سے بیروزگاری کی وجہ سے سنہالتا کا بھائی زندگی سے تنگ آ چکا تھا اور آخر کار اُسنے فیصلہ کر لیا تھا کہ کس طرح اُسے کام کرنا چاہئے۔ چنانچہ اُسنے ملک کے دیگر فریب خوردہ نوجوانوں کی طرح انارکزم اور دہشت انگیزی کو اپنا نصب العین بنا لیا تھا۔

سنہالتا نے غور سے دیکھا کہ اُس کے بھائی کے سرہانے ایک پستول پڑی ہے وہ پستول کو دیکھتے ہی لرز گئی خوفناک برخود غلط، ہندوستانی نوجوانوں کی دہشت انگیزی کے افسانے سنہالتا سنا کرتی تھی لیکن وہ اب یہ دیکھ کر افسوس کرتی تھی کہ خود اُس کے گھر میں بھی ایک دہشت انگیز پیدا ہو گیا تھا۔ سنہالتا نے جب یہ دیکھا کہ بھائی بے خبر پڑا سو رہا ہے وہ کمرے سے باہر نکل کر باپ کے کمرے میں پہونچی جہاں کالی دیوی کی ایک مورت رکھی ہوئی تھی باپ ایک پنشن خوار تھا سرکار میں ملازم رہ چکا تھا مذہبی خیالات کا آدمی تھا اور بڑی محنت و ایمانداری سے زندگی کے دن گذار رہا تھا۔ سنہالتا نے دیکھا کہ اُسکا باپ بھی بیخبر سوتا ہے سنہالتا نے دیوی کے آگے سر جھکا کر دعا کی کہ اے کالی دیوی وطن کے سب نوجوانوں کو خدمت وطن کی اندھی محبت میں گرفتار نہ کر اور میرے بھائی کو راہ راست پر لا۔ اسے محبت وطن کا صحیح جذبہ عنایت کر۔ اور دہشت انگیزوں کی پھندے سے اسے نجات دیدے اور اسقدر گریہ وزاری کرتی رہی کہ غش آ گیا اور وہ کالی دیوی کے آگے گر پڑی اور صبح تک وہ وہیں رہی

۲

صبح کو جب اُسکا باپ بیدار ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس کی پیاری لڑکی جو رات کو دوسرے کمرے میں سوئی تھی اسوقت اُسکے کمرے میں کالی دیوی کے بت کے سامنے بیہوش پڑی ہے میں نہیں سمجھ سکتا تھا کہ لڑکی رات کو میرے اندھیرے کمرے میں کسطرح آئی اور کالی کے بت کے آگے کیوں پڑی ہے۔ باپ نے اپنی بیوی کو بلایا اتنی دیر میں لوبس اس لڑکی کا گریجویٹ انقلابی بھائی بھی وہیں آ گیا۔ سب نے لڑکی سے پوچھا کہ رات کو کیا ہوا تھا لڑکی نے کچھ نہ بتایا اُس کی آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو تھے۔ خوبصورت موتی ذرا سی دیر میں دلربا آنکھوں سے ٹپکنے لگے آخر کار وہ بولی مجھے معاف کر دیں میں جاتی ہوں۔ لڑکی بددل ہو کر ایک طرف کو چلدی۔

گریجویٹ بھائی اُس کے پیچھے پیچھے گیا اور کہا... للتا... کیا بات ہے تیاجی کی بت پرستی اور توہم پسندی ضرور گھر میں فساد کرائے گی، میں مذہب کے ہر ایک بت کو توڑ دینا چاہتا ہوں، تم میرے ساتھ کام۔ کیا کرو کیا تم یہ دعا کر رہی تھیں کہ کالی دیوی تمھاری بکواس سن کر مجھے کہیں نوکر کرا دیگی، اور تمھارے جہیز کے لئے کافی روپیہ جمع کر سکونگا، (قہقہہ) غلط... تم بالکل غلطی پر ہو خدا دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے۔ تم نے رات کو کوئی خواب دیکھا تھا یا دماغی خرابی ہے۔ (قہقہہ) تم سب لوگ پاگل ہو گئے ہو۔ دنیا کو مذہب کی تاریکی نے گمراہ کر رکھا ہے۔

بہن! ـــ بھائی تم بڑی غلطی پر ہو۔ دنیا میں اگر مذہب نہوتا تو تاریکی ہوتی، آج کل کے تعلیم یافتہ نوجوان چونکہ خدا کی ہستی اور امر ضمی کی طرف سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ اسلئے کسیطرح بھی امید شعاع امید نظر نہیں آتی، مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ ہندو نوجوان اس مایوسی کا بہت شکار ہو رہے ہیں اور مذہب سے نفرت بڑھ رہی ہے مسلمان نوجوانوں میں بھی تعلیم ہے لیکن وہ مذہب سے بیزار نہیں یہ کہہ کر لڑکی رونے لگی

۳

انقلابی نوجوانوں نے طے کیا تھا کہ ضلع کے مجسٹریٹ کو قتل کیا جائے سنہالتا کے بھائی کو انقلابیوں نے آلہ کار بنا لیا تھا، وہ پستول ان ہی انقلابیوں کا دیا ہوا تھا۔ چنانچہ آج کی رات اس انگریز حاکم کا قتل ہونا قرار پایا ۱۵ سالہ مذہبی خیالات کی لڑکی نے تہیہ کر لیا تھا کہ اس انگریز مجسٹریٹ کی جان ضرور بچاؤں گی اس نے سوچا کہ ملک کے نوجوان وطن کی محبت میں غلط روی پر اتر آئے ہیں آخر اس انگریز حاکم نے کیا بگاڑا ہے وہ اسقدر نیک آدمی ہے کہ تمام ضلع کے لوگ اُس کی تعریف کرتے ہیں خود اسکا باپ اس انگریز کی نیک سیرتی کے واقعات سنایا کرتا تھا۔ یہ شخص غریبوں کی امداد اور طالب علموں سے محبت کرنے کی وجہ سے ضلع بھر میں مشہور تھا، لڑکی نے اپنے دل میں کہا کہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ایک بے گناہ انگریز کو قتل کیا جائے۔ کانگریس اور گاندھی جی کا یہ منشا ہرگز نہیں کہ دہشت پھیلائی جائے اور تشدد سے کام لیا جائے۔ یہ چیز انسانی، تمدن اور ہندوستانی اخلاق و جرات کے خلاف ہے۔ میں اس بے گناہ کی جان بچانے کے لئے اپنی جان دیدوں گی۔ اور دنیا کو دکھادونگی کہ صحیح خدمت وطن دہشت انگیزی میں نہیں بلکہ اسے روکنے اور تعمیری خدمت ملک کرنے میں ہے۔ بھائی کی غلطی کا کفارہ اُس کی بہن دے گی

صبح ہوتے ہی لڑکی نے اپنی ماں سے کہا کہ میں آج برت رکھوں گی اور شام کو مندر میں جاؤں گی۔

ماں نے کہا اچھی بات ہے وہ سوچ میں تھی کہ سنہالتا پر کس چیز کا اثر ہو رہا ہے۔ وہ مطمئن تھی کہ اثر بہتری کی صورت میں ہے یعنی مذہب پرستی اور ایمان خداوندی بڑھ رہا ہے۔

۴

مہربانی فرما کر آج آپ گھر سے باہر تشریف نہ لیجائیں میں آپ سے التجا کرتی ہوں

ایک بار ایک نسوانی آواز سے ایک انگریز کے کمرے میں گونج کر کہا ـــ اور ایک بنگالی خوب صورت یہ کہکر بیہوش ہو کر گر پڑی۔ فرش پر گرتے ہی مسٹر ڈک اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور لڑکی کو اُٹھایا۔ یہ بیہوشی زیادہ دیر تک قائم نہ رہی۔ اور جلد اسے ہوش میں لے آیا گیا۔ معلوم ہوا کہ لڑکی یہاں کے ایک بنگالی بابو کی ۱۵ سالہ دوشیزہ ہے اسکا نام سنہالتا ہے۔ لڑکی نے سب باتیں من وعن بیان کر دیں مجسٹریٹ صاحب نے سنکر کہا کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تم نے ملکر مجھے قتل کرنے کی سازش کی تھی اور آخر میں آ کر تمھاری ہمت نے جواب دیدیا اور اب تم سازش آشکار کرنے کے لئے میرے پاس آئی ہو۔ نہیں مگر تمھاری شکل ظاہر کرتی ہے کہ تم کسی کے بہکانے میں تو آ سکتی ہو مگر خود اسقدر خوفناک قتل کا تحمل قائم نہیں کر سکتیں،

لڑکی نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ میں دہشت انگیزی کی سخت مخالف ہوں انگریزوں سے دوستانہ تعلقات نہ بھی رکھتے ہوں تو بھی ان کا قتل کرنا گناہ ہے میرا بھائی اسی سازشی گروہ میں ہے جسنے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے۔ مجھے اسکا علم ہو گیا اور میں یہ درخواست کرنے آئی ہوں کہ آپ گھر سے باہر آج نہ نکلیں لیکن اگر کہیں جانا ہو تو کسی اور موٹر یا گاڑی میں جائیں

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ مجسٹریٹ کا ایک دوست کمرہ میں آ گیا۔ مسٹر ڈک نے سب حال سنایا تو اُسنے جواب دیا کہ اسکا امتحان کرنا چاہیئے، اور اسکی ترکیب یہ ہے کہ آج آپ اپنی موٹر میں نہ جائیں بلکہ موٹر کے شیشے چڑہانے کے بعد ایک چھڑی پر آپ کی ٹوپی رکھ کر گاڑی اسطرح لگا دی جائے کہ دور سے آدمی کو یہ معلوم ہو کہ آپ سفر کر رہے ہیں۔ یہ ترکیب کر کے آپ موٹر کو آراستہ کر دیں اور پھر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔

۵

شائیں... شائیں... ٹھن!! گولی چلنے کی آواز آئی، مجسٹریٹ کے بنگلہ سے دو فرلانگ پر ایک موٹر کا شیشہ جھن سے گرا۔ پکڑو، پکڑو سب طرف سے آدمی دوڑ پڑے اور ایک نوجوان لڑکے کو گرفتار کر لیا،

لوگوں نے جب یہ سنا کہ موٹر خالی تھی اور مجسٹریٹ صاحب بالکل محفوظ اپنے کمرے میں بیٹھے ہیں تو اطمینان کا اظہار کیا گیا لوگوں نے کہا یہ محض خدا کی امداد تھی، کہ مجسٹریٹ صاحب بچ گئے، ورنہ اگر موٹر میں ہوتے تو مارے جاتے کیونکہ قاتل کی گولی نے موٹر میں رکھی ہوئی ٹوپی کو صاف اُڑا دیا اور چھڑی کے بھی پرخچے اڑ گئے تھے،

۶

پولیس افسر مسٹر ڈک کے کمرے میں آئے اور انہوں نے واقعات کی مختصر رپورٹ سنانے کی بعد مجسٹریٹ صاحب سے کہا کہ اور ایک بنگالی لڑکی کے جو بحیثیت چشمدید گواہ تھی بیانات قلمبند کرنا چاہیے۔ مسٹر ڈک نے پولیس افسر کو ایک طرف بجا کر کان میں کہا "اس لڑکی ہی نے میری جان بچائی ہے۔ اسکے بیانات نہ لکھو عدالت میں جب اصلاحات کا انکشاف ہوگا تو دنیا حیرت میں رہ جائے گی، اگر اس وقت ان کا انکشاف کیا گیا تو اس کی جان کی خیر نہیں

۷

عدالت میں مقدمہ دائر ہوا۔ ملزم گریجویٹ کو پیش کیا گیا

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حُسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:۔

کملا سوپ ـ چمیلی سے تیار کیا گیا | پدم سوپ ـ صندل سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ ـ لیونڈر سے تیار کیا گیا | لکشمی سوپ ـ گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کانپور

اُس کو سخت اذیتیں پہونچائی گئیں تو اُسنے سازشی گروہ کے دیگر آدمیوں کے نام تبلائے اور آخرکار لڑکی کے بیان ہجے جس نے اخبارات میں دہوم مچادی لڑکی نے کٹہرے میں کھڑے ہوکر کہا کہ :-

”میں دہشت انگیزوں کو ملک کا سب سے زیادہ مہلک دشمن سمجھتی ہوں جب مجھے اسکا علم ہوا کہ میرا بھائی بیروزگاری سے تنگ آکر انگریزوں کے قتل کی سازش پر آمادہ ہوگیا ہے اور جو غلط پر چلکر ملک کے سامنے حب وطن کی ایک گھناؤنی تصویر پیش کرنے والا ہے میں نے تہیہ کرلیا کہ اس بے گناہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جان ضرور بچاؤں گی چنانچہ میں نے صاحب کو تمام حال بتا دیا اور جب حملہ کا وقت آیا تو ایک ترکیب کی گئی جسکا حال استغاثہ کے وکیل نے ظاہر کردیا ہے میں اسکے سوا اور کچھ کہنا نہیں چاہتی کہ ملک کے نوجوانوں میں انارکزم کے جسقدر جذبات پیدا ہوئے ہیں وہ سب ملک سے الگ اور خدا پر بھروسہ نہ کرنے کی وجہ سے ہیں، گاندھی جی اور ملک کے رہنما ہرگز انگریزوں یا کسی قوم کے ساتھ تشدد کے طرفدار نہیں ہیں ہمارے ملک کے نوجوانوں کی بدبختی ہے کہ انہوں نے ایک ایسا مسلک تیار کیا ہے جو دنیا میں کسی جگہ نجات وطن کا راستہ ثابت نہیں ہوتا۔ مجھے افسوس ہے کہ میںنے اپنے بھائی کے خلاف بغاوت کی ہے لیکن مجھے اسکی خوشی ہے میںنے اپنے ملک کی صحیح خدمت کی مجھے اپنے باپ کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو اور عبادت کرو مجھے جس رات اپنے بھائی کے خوفناک ارادوں کا علم ہوا تھا اسی دن میں نے کالی دیوی کے آگے پوجن کرکے پرارتھنا کی تھی کہ اے کالی مائی مجھے اسقدر ہمت دے کہ میں اپنے بھائی کو راہ راست پر لاسکوں، اور اگر وہ نہ آئیں تو مجھے اتنی قوت دے کہ اُن کے تمام گروہ اور اُن کے خوفناک ارادوں کو پامال کردوں صبح کو میرے بھائی نے میری عبادت گذاری کا مذاق اڑایا مجھے یقین ہوگیا کہ میری کمزور آواز، ایک بے سمجھ لڑکی کی آواز کا نوجوان خودسر گریجویٹ پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا، جب تعلیم کا نشہ اسقدر چڑھ جائے کہ مذہب کے نام سے چڑ ہو جائے تو اسکا علاج کچھ نہیں رہتا زمانہ کے تجربات ومشاہدات خود ہی ان نوجوانوں کو سمجھادیں گے کہ انارکزم ہندوستان کی خدمت نہیں اُس کے حق میں کانٹے بونا ہے اور دہشت انگیزی کرکے ملک کی زبردست سیاسی خدمت اور کامرانیوں کو جو اسوقت پرخلوص قربانیوں سے کی جاچکی ہیں مسمار کرنا ہے، سازشیں انقلابی حرکتیں اور قتل وڈاکہ ڈالنے والے سب نوجوان بزدل بے سمجھ، غدار وطن ہیں مجھ جیسی عورتوں کو آواز احتجاج بلند کرنا چاہیے ہندوستان کو اس کے نازک مرحلوں پر ہمیشہ اُس کی عورتوں نے رہنمائی کی ہے۔

اس وقت ملک میں دہشت وخونریزی کی وبا عام ہورہی ہے اور اس سے ہندوستان کے امن وآئین اور سیاسی ترقی وعزم کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے پس ضرورت ہے کہ ہندوستان کی عورتیں ان نوجوانوں سے بیزاری کا اظہار کریں اگر نوجوان عورتیں ان نوجوان لڑکوں کو سمجھانا چاہیں تو بہت سی ترکیبیں ہوسکتی ہیں مثلاً وہ کسی دہشت انگیز سے محبت نہ کریں شادی نہ کریں اُس کے ساتھ تعلیم حاصل نہ کریں، اس کے اہل خاندان کا بائیکاٹ کردیا جائے،

غرضکہ سینکڑوں طریقوں سے ہم احتجاج کا مظاہرہ کرسکتے ہیں اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ نوجوان مجھے بزدل غدار وطن نہ معلوم کیا کیا سمجھ رہے ہونگے لیکن مجھے یقین ہے کہ میں غلطی پر نہ تھی اور میرا ضمیر منفعل نہیں ہے“

تھوڑی دیر تک عدالت میں اس زبردست ومدلل تقریر سے سناٹا چھایا رہا۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں لڑکی کی جرأت اور عزم وعزت نفس کی تعریف کی اور نوجوانوں کو طویل طویل سزائیں دی گئیں مجسٹریٹ صاحب نے اپنے صرفہ سے اس لڑکی کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان روانہ کردیا۔ جس کے بعد اس نے ہندوستان میں آکر اپنے علاقہ میں زنانہ اسکول کھول کر سچی خدمت وطن شروع کردی۔

※ لاریوں سے ریلوے کے مقابلہ کا تذکرہ کرتے ہوے انہوں نے کہا کہ جب تک لاریوں اور ریلوے دونوں کی سرگرمیوں کو اپنی اپنی جگہ محدود نہیں کردیا جائے گا اور باہمی تعلق کی نگرانی کی کوئی صورت پیدا نہ ہوگی اسوقت ریلوے کے نقصان کیساتھ ٹیکس دہندوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ باقی رہے گا۔

اسلام

ہندی کا واحد اسلامی رسالہ

اس وقت سخت ضرورت ہے کہ اسلام کی اصلی تعلیمات سے اُن بیشمار ملکی بھائیوں کو واقف وآگاہ کیا جائے جو صرف ہندی بھاشا جانتے ہیں اور اسلام کے پاک وصاف دامن سے اُن بدنما داغوں کو دور کیا جائے جو چست وہوشیار وچالاک سیاست دانوں اور متعصب تعلیم یافتہ اشخاص کے تعصب وافترا کا نتیجہ ہے جس سے اسلام بدنام ہوتا ہے اور امن وشانتی کو نقصان پہونچتا ہے، اگر ہم سب اپنے اپنے مذہب سے اور اپنے پڑوسیوں کے مذہب سے واقف ہوجائیں تو باہمی نفاق وبدامنی اور تنزلی وبربادی کی لعنتیں بہت جلد دور ہوسکتی ہیں سب بھائی اس نیک کام ہماری مدد کریں تاکہ یہ رسالہ طول وعرض ہند میں بڑی کثرت سے شایع کیا جاسکے۔

رسالہ ۲۰×۳۰ سائز کے ۴۴ بڑے صفحات پر شایع ہوتا جسمیں ۸ صفحہ بطور ضمیمہ اردو کے ہوتے ہیں اس ضمیمہ میں ہندی مضامین کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے چندہ صرف ۲ روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا ہے، دوسرے اصحاب کے نام جاری کرانے کے لئے دس کاپیوں سے زیادہ کی خریداری پر ۱۲؎ فی کاپی سالانہ چندہ لیا جاوے گا

منیجر رسالہ ”اسلام“

دفتر انجمن تبلیغ الاسلام کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک

دھنکٹی بازار میں جو اصحاب ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر ۵ فیصدی کمی اس خاص شرط پر دی جاوے گی کہ وہ آخر دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان ومکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں

اطلاعنامہ بنام دائیاں دربارہ ادخال درخواست بریت

بعدالت جناب بابو جتیندر ناتھ رائے صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج بارہ بنکی

بمقدمہ دیوالیہ ۴۲ سنہ ۱۹۳۲ء

جگ پرشاد وغیرہ مدعی

بنام اُما پرشاد وغیرہ مدعا علیہ

بمقدمہ قرار دیے جانے دیوالیہ مسماں جگت پرشاد ولد شیو سہائے ۲۔ بالگوبند ولد جگ پرشاد اقوام برہمن ساکنان بروليا پرگنہ وتحصیل فتح پور ضلع بارہ بنکی

بنام جملہ قرض خواہان متعلقہ مقدمہ ہذا

مطلع ہو کہ دیوالیہ مذکور الصدر نے اپنی بریت کی درخواست عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت ہذا نے سماعت درخواست کے واسطے ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے مقرر کی ہے

امرقوم ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت ڈسٹرکٹ وسشن جج بارہ بنکی

کانپور مینوسپلٹی

نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ مینوسپل بورڈ نے تجویز کیا ہے کہ وہ گلی جو گھنیاں بازار سے مکانات مسجد نمبری ۱۹۳/۴۰-۱۹۴- اور ۱۹۵ کو جاتی ہے۔ صوبہ جات متحدہ مینوسپلٹیز ایکٹ کے قاعدہ ۲۲۱ کے تحت میں پبلک سڑک قرار دی جائے،

اس نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے ۲ ماہ کے اندر اگر کوئی اعتراض اس کے متعلق وصول ہوگا تو اس پر بورڈ میں غور کیا جائیگا

ٹی، ڈی، کوچر
قائمقام اگزیکیٹو افسر
مینوسپل بورڈ کانپور

ٹراونکور بھی حیدرآباد کی تقلید کرے گا

ریلو ریڈم ۱۰ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ ٹراونکور نے یہ طے کیا ہے کہ والیان ریاست کے ایوان میں ٹراونکور کی ریاست کوئی نمایاں حصہ نہ لے گی، بلکہ وہی رویہ اختیار کرے گی جو حیدرآباد، میسور، بڑودہ اور دیگر ریاستوں نے اختیار کر رکھا ہے ریاست ٹراونکور اس حیثیت سے کہ وہ سمندر کے کنارے واقع ہے اور بندرگاہ ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے علیحدہ اپنے نقطہ نظر کو پیش کرے گی غالباً اسکے معنی یہ ہیں کہ ایوان والیان ریاست ہند کے نمایندے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی میں ٹراونکور کی طرف سے کچھ نہ کرسکنگے، فیڈریشن کی اسکیم پیش ہونے پر بھی یہی صورت رہیگی۔

تجارت میں نئی زندگی پیدا ہونے والی ہے

ریلوے کمپنیوں کو تیار ہوجانا چاہئے

شملہ ۱۱ اکتوبر، آج مسٹر ہینے نے اپنے خطبہ صدارت میں جو سب سے زیادہ قابل توجہ بات کہی وہ یہ تھی کہ اب ہندوستان کی تجارت میں ازسر نو جان پڑنے والی ہے لہٰذا ہندوستان کی ریلوے کمپنیوں کو تیار ہوجانا چاہیئے، اسی سلسلہ میں انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ اُسکے پاس جسقدر روپیہ ہے وہ ریلوے لائن کی اصلاح ودرستی اور خاصکر ناقص مال گاڑیوں کے بجائے اچھی گاڑیوں سے فراہم کرنے پر صرف کردینا چاہیئے ※

LALIMLI
PURE WOOL

TRADE MARK

لال اِملی کی خالص اُونی لوئیاں

جو کہ ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں:

نمبر 60 لوئیاں 108 × 50 — ۱۲ روپے فی لوئی
نمبر 57/1 " 106 × 54 — ۱۰ روپے ۸ آنے "
نمبر 3 " 108 × 54 — ۶ روپے "
نمبر 26 " 106 × 50 — ۷ روپے ۸ آنے "
نمبر 26 " 90 × 45 — ۴ روپے ۸ آنے "

مفت نمونہ کے لئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھو۔

دی کانپور اولن ملس کانپور

بحکم جناب بابو ہری پال دارشنی ایم اے ایل ایل بی
ایڈیشنل منصف صاحب بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ قاعدہ ۳)

بعدالت اڈیشنل منصفی مقام ضلع کانپور
مقدمہ ۱۵۴ بابتہ ۱۹۳۳ء

کپور سنگھ ولد جگت سنگھ ٹھاکر ساکن فتح پور گوہی پرگنہ و ضلع کانپور — مدعی

بنام رام ادھین سنگھ نابالغ بولایت کالی دین سنگھ برادر حقیقی ساکن ٹوڈر پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

بنام رام ادھین سنگھ نابالغ مدعا علیہ نابالغ و کالی دین سنگھ ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور ساکن ٹوڈر پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہم

ہر گاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے۔ لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ کالی دین سنگھ ولی کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گذرانینگے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کرے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم
منصرم عدالت

مہر عدالت

راجشاہی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

راجشاہی ۱۱ اکتوبر
شہر ننتورہ میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو گیا ہے کہ میونسپلٹی کی حدود میں اس عرصہ تک کوئی جلسہ یا مظاہرہ نہ کیا جائے حکم کی خلاف ورزی میں ایک ڈاکٹر اور ۷ اشخاص گرفتار ہوئے ہیں

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے کے لئے مشہور معروف شرطیہ گھٹی دوا ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں سب جگہ عطاروں پنساریوں نیز انگریزی دوا فروشوں جنرل مرچنٹوں کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ ر فی درجن ۳ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ر درجن ۱۲ ر سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن

— نئے سوداگر ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر کا نوٹس

ہری جنوں کے کوارٹر کیٹل بارک سول لین میں بنانے کے لئے سربمہر ٹنڈر درکار ہیں، جس کا تخمینہ ۱۶ ہزار ۶ سو ۴۹ روپیہ 16649/- ہے، جو کہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء ۳ ½ بجے دن تک وصول کیا جاویں گے۔

ٹنڈر فارم ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء ۳ ½ بجے دن تک میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے ایک روپیہ قیمت پر مل سکتے ہیں دیگر اطلاعات میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے روزانہ کاموں کے دنوں میں ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے دوران میں حاصل کی جا سکتی ہیں،

دستخط بابو پرچندر سروپ
بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

بحکم جناب بابو ہری پال دارشنی ایم اے ایل ایل بی
ایڈیشنل منصف صاحب بہادر کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵۴ سنہ ۱۹۳۳ء
عدالت ایڈیشنل منصفی ضلع کانپور

کپور سنگھ ولد جگت سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع فتحپور گوہی پرگنہ و ضلع کانپور — مدعی

بنام جہوری سنگھ ولد گجان سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع ٹوڈر پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور و رام ادھین سنگھ نابالغ بولایت کالی دین سنگھ برادر حقیقی نابالغ قوم ٹھاکر ساکن موضع ٹوڈر پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہما

ہر گاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت کمی زر رہن کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

بحکم گنگا سروپ نگم
منصرم عدالت

مہر عدالت

گورنمنٹ آف انڈیا
پوسٹ آفس کیش سرٹیفکیٹس

آٹھ روپے ۴ آنہ کے عوض ۵ سال کے بعد ۱۰ روپیہ
تقریباً ۴ ½ فیصدی سود در سود کی آمدنی
انکم ٹیکس سے بری

نقد جب چاہیں روپیہ لے سکتے ہیں ایکسال کے بعد واپس لینے سے روپیہ مع سود کے ملیگا ایک شخص کے نام زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپیہ کے سرٹیفکیٹ لیے جا سکتے ہیں کیش سرٹیفکیٹ خریدنے کی عادت ڈالیے اور ہر مہینے ایک مقررہ رقم اس مقصد کیلئے علیحدہ جمع کیجئے

کیش سرٹیفکیٹ جو پہلے جاری ہوئے تھے اور جن کی میعاد ختم جون ۱۹۳۳ء یا اُسکے بعد پوری ہوتی ہے وہ میعاد ختم ہونے کے بعد مزید پانچسال تک رکھے جا سکتے ہیں
دس روپیہ کے کیش سرٹیفکیٹ پر پانچسال کی توسیع میعاد کے بعد ۱۲ روپے ۴ آنے ملیں گے
مزید حالات کسی پوسٹ آفس سے دریافت کیجئے

شملہ میں جاپان اور ہندوستان کا معاہدہ ہو گیا
جاپان ہندوستان سے مقررہ تعداد میں روئی خرید کرے گا

شملہ ۱۲ اکتوبر۔ ہندوستانی مالکان کارخانہ جات روئی کے کاشتکاران اور دستی پارچہ بافوں کے نمائندوں وغیرہ کا جاپان سے جو معاہدہ ہوا ہے اُس کی شرائط میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ جاپان ہندوستان میں اپنے پارچہ کی ایک خاص مقدار بھیجا کرے گا اور ہندوستان اسے خریدے گا لیکن اسکے مقابلہ پر جاپان کو ہندوستان کی روئی کا ایک معتدبہ حصہ گارنٹی کے ساتھ خریدنا پڑے گا اور یہ خرید و فروخت ۵ سال تک جاری رہے گی۔

طے پایا ہے کہ جاپان ہر سال ۴۰۰ ملین گز پارچہ ہندوستان میں بھیجے گا اور یہ درآمد پانچ سال تک ہوتی رہے گی اس کے مقابلہ پر جاپان ہندوستان سے کم از کم ۱۵ لاکھ گانٹھیں روئی کی ہر سال خریدا کرے گا، معاہدہ کی مزید شرائط یہ ہیں کہ ہندوستان کے کارخانہ جات ایک خاص معیار سے کم درجہ کا کپڑا تیار نہیں کریں اور حکومت پر زور دیا جائے گا کہ جو کارخانے فروخت کے لئے دھاگہ تیار کریں گے اس پر چنگی لگائی جائے۔

لندن میں لنکاشائر اور جاپان کے نمائندوں کی کانفرنس ہو رہی ہے، اور بہت اچھی طرح چل رہی ہے کئی اہم مباحث پر فیصلہ ہو جانے کی توقع ہے اور جو لندن میں ایک اور جاپانی برطانی کانفرنس کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔

لاہور سنٹرل جیل میں فاقہ کشی کا خاتمہ

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ لاہور سنٹرل جیل نے آج بھوک ہڑتال ترک کر دی شام کو سب نے روٹی کھانی قبول کر لی۔

دھوکے سے بچیں!

کوی نود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

امرت دھارا رجسٹرڈ

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اس کی نقلیں بنانا شروع کر دیں۔ اور کیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ امرت دھارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے۔ اسلئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) نصف اکروپیہ چار آنہ (عہ) نمونہ آٹھ آنے (۸ر)

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ۔ امرت دھارا لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہندوستان کے نوجوان مکمل قومی حکومت چاہتے ہیں

اس کے قیام کے بغیر امن نہیں ہوسکتا

بین الاقوامی کانفرنس میں مسٹر سوبھاش چندر بوس کی تقریر

جنیوا ۱۹ اکتوبر، انٹرنیشنل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سوبھاش چندر بوس نے ہندوستان کی موجودہ تحریک آزادی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ:-
کانگریس کی سرگرمیوں میں موجودہ جمود کو سمجھنے کے لئے ان طریقوں کا سمجھنا ضروری ہے جو انھیں دبانے کے لئے استعمال کیے جارہے ہیں، وہ لوگ بھی جو جیلوں سے رہا ہوچکے ہیں عملی طور پر قیدی ہیں۔ چونکہ اخبارات کا منہ بند ہے اور پبلک جلسوں پر بھی پابندیاں عائد ہیں، اور قومی لٹریچر کی اشاعت کی ممانعت ہے اسلئے ان لوگوں کے خیالات جاننا ناممکن ہورہا ہے ان حالات میں موجودہ جمود کو کانگریسی تحریک کی ناکامی سے لقب نہیں دیا جاسکتا آزادی کی اس جدوجہد کی جڑیں اتنی گہری ہیں کہ جتنی خود انسانی زندگی کی۔ اسے دبایا نہیں جاسکتا کیونکہ یہ بغاوت ہندوستانی قوم کی روح کی طرف ہورہی ہے،
نوجوانوں کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ جب تک مہاتما گاندھی ملک کے رہنما ہیں، نوجوان ان کی پیروی کرتے رہیں گے، لیکن میں اس بات کو صاف کردینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے نوجوان مکمل قومی حکومت چاہتے ہیں اور جب تک وہ اس میں کامیاب نہیں ہوجاتے ملک میں امن نہیں ہوسکتا میرا دعویٰ ہے کہ صرف کانگریس ہی ایسی پولیٹیکل پارٹی ہے جو عوام میں اثر ورسوخ رکھتی ہے جب تک ابتدائی انسانی حقوق نہیں دیے جاتے موجودہ بے چینی جاری رہے گی سلسلہ تقریر کو رکھتے ہوئے آپنے کہا کہ فرقہ ہے سیاسی قیدیوں اُن قیدیوں کو جو اسوقت کالے پانی میں ہیں کچھ نہ کچھ ضرور ہونی چاہیئے۔

یو۔پی کے کانگریسی لیڈروں کا مطالبہ ذمہ دار افسر سلف گورنمنٹ کے حامی ہیں

کانفرنس کی چند اور تجویزیں

الہ آباد ۱۲ اکتوبر، آج یو۔پی کے کانگریسی کارکنوں کی کانفرنس ختم ہوگئی، جو رزولیوشن پہلے شایع ہوچکے ہیں ان کے علاوہ ذیل کے رزولیوشن نمایندہ پریس کو اشاعت کے لئے دیے گئے ہیں،
کانسٹی ٹیوشن تیار کرلے اور آزاد ہندوستان پر حکومت کا نظام رکھنے کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ ہر بالغ شخص کو حق رائے دہی حاصل ہو اور اس غرض سے ہندوستان کے نمایندہ اشخاص مدعو کیے جائیں اس طرح پر قائم کی ہوئی اسی وقت کام کرسکتی ہے کہ جب قوم کافی طاقت حاصل کرلے، ایسی اسمبلی ہی تمام طبقوں کی رضامندی کے مطابق اقلیتوں کا معاملہ بھی طے کرسکتی ہے۔
اس جلسہ کی یہ بھی رائے ہے کہ سیاسی آزادی کے ساتھ ان طبقوں کو بھی آزادی ہونی چاہیئے جو سوشل اور اقتصادی مفاد کے شکار ہورہے ہیں
اس جلسے نے نوٹ کیا ہے کہ ہندوستان کے خصوصی مفاد یا رعایتی حقوق رکھنے والے طبقہ برطانوی ملوکیت کے شریک ہے اور ہندوستانی قوم کی آزادی کی جدوجہد کے لئے اسلئے مخالفت کررہا ہے کہ خاص حقوق اور خاص مفاد مستقل طور پر قائم ہیں۔
اس جلسہ کی رائے میں قومی پروگرام اور پالیسی کے ذریعہ سے اس اشتراک کی مخالفت کرنی چاہیئے اور اس کی بنیاد اس اصول پر ہو کہ سیاسی اقتصادیات اختیارات کے ہاتھوں پر رہیں۔
اس کے علاوہ ہندوستانی مل کا کپڑا کم استعمال کرنے اور بدیشی مال کے بارے میں رزولیوشن پاس کیے

لندن ۱۲ اکتوبر موسم گرما کی تعطیل کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس ۷ نومبر سے شروع ہوگا، اس اجلاس میں حکومت کی طرف سے وہ مسودہ قانون سب سے پہلے پیش کیا جائے گا جو بے روزگاری کے بیمہ سے متعلق ہے،

وزیر ہند کا بیان

لندن ۱۳ اکتوبر آج شام سر سموئیل ہور نے آکسفورڈ کے قدامت پسندوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ شاید کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دینا مناسب نہیں ہے اور اس سلسلے میں ابھی تک جو ترقی ہوئی ہے اُس نے ہمارے سامنے اچھے نتائج پیش نہیں کیے، بلکہ اُن کی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ اب ہم کو اس سلسلہ میں کوئی ترقی نہیں دینی چاہیئے، اگر ان لوگوں کا واقعی یہ خیال ہے تو ہم ان کو ہمت کے ساتھ میدان میں آنا چاہیئے، اور اپنے عقیدہ کا ثبوت پیش کرکے یہ اعلان کردینا چاہیئے کہ ہم نے ہندوستان سے جو وعدہ کیے ہیں ان کو فراموش کرکے کسی نئے اصول پر اپنا کام شروع کرنا چاہیئے، حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک ذمہ دار اشخاص کا تعلق ہے مجھے انمیں سے کسی کے زبانی اس قسم کے خیالات سنائی نہیں دیتے ان میں سے ہر ایک سابق وعدوں کو پورا کرنے اور نصب العین سے کبھی ایک قدم آگے بڑھنے کو تیار ہے
سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ توقع کی جاتی ہے کہ موجودہ کساد بازاری ختم ہوجانے کے بعد ہندوستان اور برطانیہ کے تجارتی تعلقات بہتر ہوجائیں گے لیکن اگر ہندوستان کے لیڈروں کو موجودہ آئینی گفت وشنید سے مایوسی ہوئی تو پھر ایجی ٹیشن زور شور سے شروع ہوجائے گا،

امریکن مزدوروں نے غیر ملکی مال کا بائیکاٹ کردیا!

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر لیبر کنونشن کے فیڈریشن نے جو امریکہ میں مزدوروں کی سب سے بااقتدار انجمن ہے یہ طے کیا ہے جرمنی اٹلی روس چین یا ایسے ہی اور ملکوں کا مال جن میں ٹریڈ مارک یونین قائم کرنے کی ممانعت ہے انکے مال اور اُن کے کارخانوں کا بائیکاٹ کیا جائے

اجمیر میں ہندو مہاسبھا کا سالانہ اجلاس

بھائی پرمانند کا خطبہ صدارت

حکومت برطانیہ کو دھمکی، ہمارے حقوق کی حفاظت کرو

اجمیر ۱۳ اکتوبر، بھائی پرمانند ہندو مہاسبھا کے پندرہویں اجلاس میں جو خطبہ صدارت پڑھیں گے اُس میں لکھا گیا ہے کہ فرقہ وارانہ برطانوی حل ہندوؤں کے لئے مہلک ہے جو نیا دستور بنایا جارہا ہے وہ نہ صرف قطعی غیر جمہوری نوعیت کا ہے بلکہ وہ ہندوستانی قومیت کی ترقی کے بھی منافی ہے،
اچھوتوں اور ہریجنوں کے لئے مندروں کے دروازے کھولدینے کی تحریک کی مطابق بھائی پرمانند لکھتے ہیں کہ ہندو مہاسبھا نے مذہبی معاملات کے متعلق اظہار رائے سے ہمیشہ احتراز کیا ہے اسلئے وہ دخل اندازی پر زور دینے کے لئے تیار نہیں ہاں ہندو سبھا کا پلیٹ فارم پریس، اچھوتوں کے لئے اور اُن کے کاموں کے لئے ہمہ وقت کھلا ہوا ہے،
بھائی پرمانند نے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کی بدمزگی و کشیدگی کی تاریخ ابتدا ایام سے لیکر اسوقت تک بتائی اور ہندوؤں کو متنبہ کیا کہ جب تک وہ اپنے کلچر اور حقوق کی حفاظت نہیں کریں گے ان کی انفرادیت قائم نہیں رہ سکتی اور ان کی قدیم روایات محفوظ نہیں رہ سکتیں، آپ نے انگریزوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوستان میں ہندوؤں کے حقوق کی پامالی ان کی بے حرمتی، اور بے وقعتی ہوتی رہی اور حکومت برطانیہ کے ہندوؤں کی حفاظت نہ کی تو وہ عالم مایوسی میں ایسے اضطراب کا باعث ہوں گے جو بہت ممکن ہے کہ خود سلطنت برطانیہ کی تباہی کا موجب ہوں

سر کاوس جی جہانگیر کی تقریر

بمبئی ۱۴ اکتوبر، البرٹن انڈیا لبرل فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر کاوس جی جہانگیر جونیر نے موجودہ سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کیا اور فرمایا کہ موڈریٹ اصحاب نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنی زبان اور قلم کو استعمال کرنے کے مہذب طریقہ میں اعتماد رکھتے ہیں کانگریس اور ان میں یہ فرق ہے کہ کانگریس کا منزل مقصود مکمل آزادی ہے اور انکا درجہ نوآبادیات لیکن اُن کے حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے آپ نے نئے آئین پر عملدرآمد کرنے کی تلقین کی۔

جاپان میں مشہور اسٹار چارلی چپلن کو قتل کرنے کی سازش

امریکہ اور جاپان میں جنگ کرانے کی کوشش

شکاگو ۱۱ اکتوبر (ٹریبون شکاگو) کو ٹوکیو سے ایک بحری تار موصول ہوا ہے جسمیں درج ہے کہ مئی ۱۹۳۲ء میں جبکہ وزیر اعظم کو قتل کیا گیا تھا اسوقت چارلی چپلن کے قتل کی بھی سازش کی گئی تھی، اس سلسلے میں تین ملزمان کے خلاف آج مقدمہ بر لئے سماعت پیش ہوا ایک ملزم سے جب پوچھا گیا کہ جاپان کی وطن پرست پارٹی نے ایک بے ضرر فلم سٹار کو قتل کرنے کی کیوں ٹھانی تھی تو ملزم نے کہا کہ چونکہ چارلی چپلن امریکہ کے سرمایہ داروں میں بہت ہردلعزیز اور تمام ملک کی ایک مشہور ہستی ہے اسلئے ہمارا خیال تھا کہ اگر اُسے قتل کردیا جائے تو ضروری طور پر امریکہ اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑ جاتی اور اس طرح ہمارا مطلب پورا ہوجاتا۔

جرمنی کی تازہ حرکت سے تمام یورپ میں اضطراب

مجلس اقوام کی کانفرنس سے جرمنی کی علیحدگی

برلن ۱۴ اکتوبر آج مسٹر ہنڈنبرگ کے خاص حکم سے رائخ اسٹاگ (جرمن پارلیمنٹ) توڑدی گئی ۱۲ نومبر کو عام انتخابات ہوں گے جبکہ رائے دہندگان کو خارجی اور داخلی معاملات کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے گا۔
جرمنی نے جمعیت اقوام اور تخفیف اسلحہ کانفرنس سے اپنے تعلقات منقطع کرلیے ہیں،
جمعیۃ اقوام او تخفیف اسلحہ کانفرنس سے جرمنی کی علیحدگی نے یورپ کے تمام ممالک میں بڑا اضطراب پھیلا ہوا ہے ہر ہٹلر نے خود نمایندگان اخبارات کی میٹنگ میں اعلان کیا کہ چونکہ تخفیف اسلحہ کانفرنس کے مسئلہ میں جرمنی اور دیگر حکومتوں کے درمیان شدید اختلاف ہے اسلئے جرمنی نے جمعیۃ اقوام اور تخفیف اسلحہ کانفرنس دونوں سے اپنے تعلقات منقطع کرلینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ آج صبح تخفیف اسلحہ کانفرنس کی بیورو میں تقریریں ہونے کے بعد کیا گیا ہے،
کہا جاتا ہے کہ جرمن پارلیمنٹ کے علاوہ صوبجاتی مجالس بھی برخاست کردی جائیں گی لیکن اُن کے لئے عام انتخابات نہیں ہوں گے،

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی
جس روز آتشک نگرہ گولیوں اور طلاء واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے
آتشک نگرہ گولیاں
تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی وکمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہے قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے پر کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے
طلاء واجی کرن
بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلاپن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کرکے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی عہ پانچ روپیہ
وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار
کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

عراق کے جوانمرگ بادشاہ کے سوانح حیات

بقیہ صفحہ اول

سال گذشتہ وہ تعلیم سے فارغ ہو کر فوج میں ملازم کر دیئے گئے اُن کے ساتھ مدرسہ حربیہ اور فوج میں معمولی طالب علم کا سا سلوک کیا جاتا تھا۔

تخت نشینی

گذشتہ ماہ جون میں جب شاہ فیصل انگلستان جانے لگے تو انھوں نے ملک غازی کو ایک سرکاری ضیافت کے دوران میں پہلی مرتبہ اپنا نائب مقرر فرمایا ان کی حکومت کے زمانہ میں اسوریوں کی بغاوت نے سر اٹھایا، جسکا قلع قمع کرنے میں انہوں نے عربی بسالت اور اسلامی غیرت کے ساتھ کام لیا۔ اس سے عراق کے لوگوں میں اُن کی اہلیت کا پہلی مرتبہ علم ہوا۔ اور اُن کے ساتھ اُن کے دلوں کی وابستگی بڑھ گئی۔

اپنے والد کے سفر سے قبل انھوں نے شمالی عراق کی سیاحت کی تھی، اُن کے ساتھ وزیر داخلہ اور وزیر حربیہ بھی تھے، واپسی کے بغداد میں اُن کا زبردست استقبال ہوا۔

قسطنطنیہ میں جدید یونیورسٹی کا قیام

مشرقی علوم اور مشرقی فلسفہ پر خاص توجہ

گذشتہ قسطنطنیہ بذریعہ ڈاک پولیٹکل اور سوشل تبدیلیوں کے ساتھ ترکی کا تعلیمی طریقہ بھی بدل گیا ہے نئے قواعد کے مطابق ملک کا سارا تعلیمی نظام تبدیل کر دیا گیا ہے گورنمنٹ نے یہاں ایک نئی یونیورسٹی قائم کی ہے جسمیں یوروپین لٹریچر کے علاوہ مشرقی فلاسفی بھی پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے سَتّر سال ہوئے یہاں ایک یونیورسٹی بنی تھی مگر حکومت خلافت کے وقت اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی،

اب کمال پاشا نے اس میں نئی روح پھونک دی ہے، اسمیں تمام غیر ملکی زبانوں کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ مگر سنسکرت زبان پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی ہے چند یوروپین عالموں کو چار ویدوں کے ترجمے ترکش زبان میں کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے جو ہندو فلاسفی کی دوسری سنسکرت کتاب کے ترجمے بھی کریں گے گورنمنٹ سنسکرت علوم کو یونیورسٹی میں خاص طور پر ترقی دینا چاہتی ہے، (مانچسٹر گارڈین)

سرحدی کونسل کا اجلاس ۶ر نومبر کو شروع ہوگا

پشاور ۱۰ر اکتوبر، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ سرحد کی جمعیۃ مقننہ کا اجلاس ۶ر نومبر سے شروع ہو کر ۱۰ روز تک جاری رہیگا غیر سرکاری معاملے کے لئے دو سے زیادہ تین دن دیئے جائیں گے

عراق میں شاہان اسلام کا اجتماع

۱۰ر اکتوبر کو سنا گیا ہے کہ ملک فیصل مرحوم نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا، شاہ نادر خاں، رضا شاہ پہلوی کو بغداد آنیکی دعوت دی تھی اتفاق کہ داعی نے داعی اجل کو لبیک کہا لیکن معلوم ہوا ہے۔ مصطفےٰ کمال پاشا، اور شاہ نادر خاں نومبر میں عراق آ رہے ہیں، رضا شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا، اسلامی تاریخ میں یہ

IN THE COURT OF THE II ADDITIONAL JUDGE OF CAWNPORE

MISC:- CASE NO. 98 OF 1933.

IN THE MATTER OF THE INDIAN COMPANIES ACT OF 7 OF 1913

&

IN THE MATTER OF THE MAHARAJGANJ SUGAR&Co. LTD. THROUGH BASHIR & Co. MANAGING AGENTS AT CIVIL LINES CAWNPORE.

BUKARO & RAMGUR LTD. THROUGH MR. ANDERSON WRIGHT & Co. .... PETITIONERS.

Notice is hereby given that a petition for the winding up of the above named company by the District Court of Cawnpore was on the 24th day of August 1933 presented to the District Judge by Bukaro & Ramgur Ltd. of 22 Strand Road Calcutta. And that the said petition is directed to be heared before the 2nd Additional District Judge of Cawnpore on the Tenth day of November 1933; and any crediter of contributory of the said company desirous to oppose the making of an order for the winding up of the said company under the above Act, should appear at the time of hearing by himself or his counsel for that purpose and a copy of the petition will be furnished to any creditor or contributory of the said company require in the same, by the undersigned on payment of the regulated charge for the same.

(SD) ....

Advacatefor petitioners.

BUKARO & RAMGUR LTD.

B. O.

JAG JIWAN LAL

Munsarim.

Seal of the Court

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لیمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

کیش راج

سر کے تیلوں کا راجہ

اسمیں وائٹ آئل بالکل نہیں ہے یہ دماغ اور بالوں کے لئے ازحد مفید ہے۔ بہتیرے ہزاروں سے سارٹیفکیٹ اور تمغے ملے ہیں صرف خوشبو ہی نہیں بلکہ دوا آمیز بھی ہے بالوں کی جڑوں کو مضبوط کر کے بالوں کو سیاہ اور چمکدار کرنے کی اسمیں بیحد قوت ہے

قیمت فی شیشی پندرہ آنے ۱۵ر

ڈاک محصول ۱۰ر

نمونہ تین آنے جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس

تھوڑے صرفہ سے مفید اشیاء کی آزمائش کر کے فائدہ حاصل کیجئے

۱ دانت مکتا (دانت کا منجن)

۲ کیش دھونا (سر دھونے کا پاؤڈر)

۳ کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)

۴ مبلک صابون (خوشبودار دوا آمیز)

۵ نہارن اسنو (خوبصورتی کے لئے)

۶ نہارن پوڈر (غازہ برائے خوبصورتی)

۷ اوٹو نہارن (عطر دلاویز) ۸ مسک لونڈر (مشک آمیز آئمینس)

قیمت فی بکس ایکروپیہ دس آنہ عہ ڈاک محصول دس آنے ۱۰ر

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتے ہیں۔ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کان پور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری سستی، خون کی خرابی کو دور کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔

قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آ جاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سواس کاساری اولیہ

دمہ سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، چورستہ۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہار شنبہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء مطابق ۵ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۸

اُردو ادب کی چاشنی

(از پنڈت جگ موہن رینہ ، شوق)

ساقی کی صرف چشمِ مراعات چاہیئے
دیر و حرم کی یاد دلانے سے فائدہ
کب تک ستم رسیدوں پہ یہ جور نا روا
تنگ آ گیا ہے اُن کے تغافل سے اب تو دل
بیداد کچھ ہوئی ہے تو نادم ہیں آپ کیوں
جامہ دری کیساتھ ہی بخیہ وری بھی ہو
یوں کون سننے بیٹھے گا افسانۂ حزیں
دست سبو پہ آپ نے بیعت بھی آج کی
میخانے والو! وقت صبوحی بھی آ گیا
سہنی ہیں کچھ مصیبتیں آغازِ عشق میں
جب دل سے پوچھتا ہوں تو ہے خامشی جواب

دل کو نہ پھر کسی کی مدارات چاہیئے
مستِ الست کو تو خرابات چاہیئے!
ہاں اب تو کچھ تلافیٔ مافات چاہیئے
کچھ حیلہ بہر ترک ملاقات چاہیئے
کہتا ہے کون اس کی مکافات چاہیئے
اک شغل خود سری مجھے دن رات چاہیئے
کچھ تو حدیثِ غم کا بھی اثبات چاہیئے
اب بھی کچھ اور بہرِ حاجات چاہیئے
کچھ دیر اب تو شغلِ مناجات چاہیئے
ہاں رفتہ رفتہ مشق مساوات چاہیئے
اب کیا بتاؤں کیا مجھے دن رات چاہیئے

عصیاں کا بار لیکے چلے ہو کدھر کو شوق
توشہ کچھ اور بہرِ مکافات چاہیئے

اگر میں ہندوستان کا وائسرائے ہوتا تو کیا کرتا؟

ایک کنسرویٹو ممبر پارلیمنٹ کے خیالات

ہندوستان کے مسئلہ کا حل ہندوستان ہی میں ہونا چاہیئے ہندوستان کے مشکل کشا مسئلہ کا حل لندن میں تلاش کرنے کی کوشش کرنا محض خام خیالی ہے اس لئے یہ امر باعث حیرت نہیں ہے کہ آجتک ہندوستانیوں کی سر توڑ کوشش کے باوجود ہندوستانی مسئلہ حل نہیں ہوا اگر میرے ہاتھ میں ہندوستان کی قسمت ہوتی تو میں ہندوستان کے صحیح نمائندوں کو ایک کمرہ میں بند کر دیتا اور انہیں اس وقت تک بند رکھتا جب تک وہ اپنے مختلف مسائل کے متعلق کسی متفقہ فیصلہ پر بلا چون و چرا اپنی منظوری کی مہر ثبت نہ کر دیتے ، اب بھی صورت حالات کو بد سے بدتر ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو مسٹر ہیلز ممبر پارلیمنٹ نے نمائندۂ "فارورڈ" کے ساتھ انٹرویو کے دوران میں استعمال کئے ، مسٹر ہیلز نے جو ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں یہ دعویٰ کیا کہ برطانی پارلیمنٹ کے چھ سو ممبران میں سے وہ ایک ایسے ممبر ہیں جو ہندوستان میں صحیح حالات کو سمجھتے ہیں ، اور ہندوستان کے نام پر بول سکتے ہیں ، مسٹر ہیلز نے مزید فرمایا کہ میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے کا کیوں دعویٰ کرتا ہوں ؟ میرا دعوےٰ آنجہانی چارلس بریڈلے کے دعوے سے زیادہ موزوں ہے کیوں کہ میں اس ملک میں ۷ اسال سے زیادہ عرصہ تک رہا ہوں اور میں نے سیاسی علمی ، اور اقتصادی میدان میں ہندوستان کی قومی جد و جہد کا ہمدردی کیساتھ مطالعہ کیا ہے ،

اگر میں برطانی ہندوستان کا وائسرائے ہوتا تو میں بلا تاخیر ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس مدعو کرتا ، اور ہندوستان کے مسئلہ کا انقطاعی فیصلہ کر دیتا میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہندوستان میں وائٹ پیپر کی تجاویز کی جتنی شدید مخالفت کیگئی ہے اس کو اہل برطانیہ اچھی طرح سے محسوس نہیں کر سکتے ، لیکن میرا خیال ہے کہ ہندوستان میں وائٹ پیپر کی تجاویز کی جو مخالفت کی گئی ہے اس سے انگلستان کے رجعت پسندوں یعنی چرچل پارٹی کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ ۱۹۲۹ء کے بعد "ہندوستان کے لئے درجہ نو آبادیات" کے جملہ کو جو کچھ عرصہ تک جملہ سرکاری دستاویزات میں استعمال کیا جاتا ہے بالائے طاق کیوں رکھدیا گیا ۔ مسٹر ہیلز نے فرمایا کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ برطانی سیاست دان ہندوستان کو دھوکہ دینا اور اُسکو اُسکے جائز حقوق سے محروم کرنا چاہتے ہیں میری رائے یہ ہے کہ آئینی بحث و تحمیص کے ابتدائی مرحلہ میں جب ڈومینین اسٹیٹس کا جملہ استعمال کیا جاتا تھا تو اس کے معنی ہوم رول کے تھے کسی شخص کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ ہندوستان کو بہت جلد کنیڈا یا جنوبی افریقہ کی طرح درجہ نو آبادیات ملجائیگا ، اہل انگلستان اور برطانی حکومت اب بھی یہ تسلیم کرتی ہے کہ اسکا مقصد ہندوستان میں ذمہ دارانہ حکومت کا قیام ہے۔

اگر آپ یہ دریافت کریں کہ سر سموئیل ہور نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو حال ہی میں جو شہادت دی ہے اُسمیں یہ جملہ استعمال کیا کیوں نہیں کیا گیا تو میں بھی کہوں گا کہ سر سموئیل ہور اتنا دیانت دار شخص ہے کہ تو وہ کوئی ایسا جملہ استعمال نہیں کر سکتا جو اُس کے دل و دماغ میں سرایت نہ کر گیا ہو۔ اب بھی وائٹ پیپر کو باوجود رجعت پسندوں کی مخالفت کی پر زور حمایت حاصل ہے ،

میں سر این ، این سرکار کی اس پیشن گوئی کی تائید کرتا ہوں کہ مجوزہ آئین کا صوبجات میں ۱۹۳۵ء سے پیشتر اور مرکز میں اس سے ایک یا دو سال بعد تک نفاذ نہیں ہوگا ۔ بایں ہمہ میں اس مطالبہ کی حمایت نہیں کروں گا ہندوستان میں اب عام انتخابات کا اعلان کیا جائے اگرچہ میں یہ مانتا ہوں کہ آئینی نقطہ نگاہ سے موجودہ صوبجاتی لیجس لیٹو کونسل اور لیجسلیٹو اسمبلی عوام کی نمائندہ جماعت نہیں رہی ہیں ، میرا خیال ہے کہ ایسی حالت میں جب ہندوستان اقتصادی کساد بازاری کے نازک ترین مرحلے سے گذر رہا ہے ، عام انتخابات کا اعلان کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔

※ مجوزہ فیڈریشن کی بابت ایک سوال کے جواب میں مسٹر ہیلز نے فرمایا کہ مجوزہ فیڈریشن کا قریب مستقبل میں قیام بعید از قیاس ہے اور اگر اسی قسم کی فیڈریشن قائم بھی ہو گئی تو اُسپر ہندوستانی والیان ریاست کا جو اپنی ریاستوں میں زار روس کی حیثیت رکھتے ہیں قبضہ ہوگا کونسلوں اور اسمبلی کے بائیکاٹ کی شدید مخالفت کرتے ہوئے مسٹر ہیلز نے فرمایا کہ اگر آج بنگال کونسل میں لا سوراجسٹ پارٹی ہوتی تو کیا کیسکے وہم میں آ سکتا ہے کہ میونسپل امینڈمنٹ بل جسکے ذریعہ کلکتہ کارپوریشن بنک لمیٹڈ پر کچھ پابندیاں عائد کی گئی تھی ۔ پاس ہو جاتا ۔ مدنا پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر برج کے قتل کا حوالہ دیتے ہوئے آپنے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ بنگال میں انقلاب پسندوں کو عوام کی ہمدردی حاصل نہیں ہے ، وحشت انگیزی کے چند واقعات کی بنا پر سارے صوبہ میں مجرم ٹھہرانا ویسا ہی غیر منطقانہ ہے جیسے انگریز دو مل یا اہل امریکہ کو اس بنا پر لٹیروں کی قوم گرداننا کہ وہاں لٹیروں کے ایسے گروہ ہیں جو متشددانہ طریقہ میں اعتقاد رکھتے ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ مختلف الخیال ہندوستانیوں نے مدنا پور کے سانحہ پر غیر مبہم الفاظ میں اظہار افسوس کیا ہے بنگال سے تحریک دہشت انگیزی کا خاتمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بنگال کے لیڈروں کا اعتماد حاصل کیا جائے میری یہ بھی تجویز ہے کہ مہاتما گاندھی مدنا پور جا کر انقلاب پسندوں کو راہ راست پر لائیں مجھے امید ہے کہ حکومت اُنکے اسکام میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہی سہی زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں سہی
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۸ | کانپور چہار شنبہ ۲۵- اکتوبر ۳۳ء | نمبر ۳۸

بھائی پرمانند کی بدحواسی

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا پندرھواں اجلاس جو اجمیر میں ۱۳ر اکتوبر کو منعقد ہوا تھا۔ اُس کی صدارت کرتے ہوئے بھائی پرمانند نے جو زہر آلود خطبہ صدارت ارشاد فرمایا ہے اُس نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ قوم پرست ہندوؤں کو بھی متحیر کر دیا ہے۔

ہندو مہاسبھا سے ملکی سیاست کو جسقدر زبردست نقصان پہونچا ہے اُس کا اندازہ خود ہندو لیڈروں نے بھی کافی کر لیا ہے چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف پنڈت مدن موہن مالویہ نے گذشتہ الہ آباد کانفرنس میں کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہندو قوم کی انفرادی تنظیم سے کون انکار کر سکتا ہے مگر گذشتہ پانچ چھ سال میں انفرادی پلیٹ فارم سے جو نقصانات پہونچے ہیں، اس کو دیکھتے ہوئے یہ اچھی طرح محسوس کر لیا گیا ہے کہ ہندوستان کی سیاسی نجات سوائے اس صورت کے ممکن نہیں کہ مختلف ملتیں آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں اور مشترکہ طور پر اپنے فطری حقوق کے حاصل کرنے کی متفقہ جدوجہد کریں۔

اس وقت جبکہ ہر ایک محب وطن اتحاد و اتفاق کی راہیں ڈھونڈھنے میں منہمک ہے۔ بھائی پرمانند ہندو قوم کو آزادی کی جدوجہد سے علیحدہ کر کے پھر ایک دفعہ جارحانہ سنگھٹن کی طرف سے لے جا کر اور گذشتہ مسموم فضا کے بے حد خطرناک اور مضرت رساں واقعات کو پیدا کر کے ملک کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ بھائی پرمانند فرقہ وارانہ فیصلہ سے اسقدر بدحواس ہو گئے ہیں کہ اُن کو نیک و بد کی بھی تمیز باقی نہیں رہی۔ انکا خیال ہے کہ چونکہ فرقہ وارانہ فیصلہ میں مسلمانوں کو طاقت ور بنا دیا گیا ہے لہذا مسلمان نفرت کے قابل ہیں اور جنہوں نے مسلمانوں کو طاقت ور بنایا ہے اُن سے دوستی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بھائی پرمانند نے نہایت سادگی کے ساتھ ہندوؤں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ میں مسلمانوں کو طاقتور اور ہندوؤں کو کمزور کیا گیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

"ہندوؤں کے نقطۂ نگاہ سے اس دستور اساسی کی بدترین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اقلیتوں کی حفاظت اور اُنکے مفاد کی نگہداشت کے بہانے سے مسلمانوں کو اس ملک میں نہایت مضبوط کر دیا گیا ہے"

گویا کہ بھائی پرمانند کے نزدیک دستور اساسی میں اس سے زیادہ کوئی نقص نہیں ہے کہ مسلمانوں کو کچھ حقوق بقول اُنکے کچھ زیادہ دیدیئے گئے ہیں۔

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

حالانکہ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ قرطاس ابیض یا فرقہ وارانہ فیصلہ کی اسکیم کچھ اسطرح مرتب کی گئی ہے کہ اس سے نہ مسلمانوں اور نہ ہندوؤں کو فائدہ پہونچے بلکہ حقیقی فائدہ تیسری طاقت کو پہونچے۔

مگر بھائی پرمانند کو ملک کے نفع و نقصان سے کیا واسطہ وہ تو اپنا اُلو سیدھا کرنا چاہتے ہیں اور اسکے لئے اس سے زیادہ اور کوئی کامیاب نسخہ نہیں ہو سکتا کہ ہندو مسلمان آپس میں لڑتے رہیں چنانچہ اس وقت جب کہ ہر طرف سے اتحاد و اتفاق کی آوازہ سننے میں آرہی ہے وہ ہندو قوم کے مفاد اور نجات کے لئے اپنا پرانا سنگھٹنی نسخہ تجویز کرتے رہیں اور آپ کا خیال ہے کہ ہندوؤں کیلئے سوائے اسکے کوئی اور راستہ نہیں کہ:-

"ہندو مہاسبھا کے زیر سایہ آجائیں اور اپنی نجات ہندو سنگھٹن کے ذریعہ تلاش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کام میں ہمارے لئے جو سب سے زیادہ مفید ثابت ہوگا وہ اسمبلی اور کونسلوں پر قبضہ کرنا ہے۔ مختلف صوبوں کی ہندو مہاسبھاؤں کو اس کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہندوؤں کی نیابت کیلئے صرف وہی ہندو منتخب کیے جائیں جو فرقہ وارانہ دستور کے خلاف جنگ کرنے کا عہد کر چکے ہوں۔

ہمارے پروگرام کی سیاسی نوعیت یہ ہونی چاہئے..............

اسکے بعد میں اُن ہندو نوجوانوں سے جو اس مقصد کو محسوس کرتے ہیں اپیل کرونگا کہ وہ جہاں کہیں ہندوؤں کے مفاد کو نظر انداز ہوتا ہوا دیکھیں وہیں اخبارات جاری کریں۔"

مندرجہ بالا پروگرام کوئی نیا پروگرام نہیں بلکہ ہندو قوم اسپر چلکر اسکے نقصانات سے خوب واقف ہو چکی ہے اور خود بھائی پرمانند کے معزز ساتھی اس سے پناہ مانگ کر علیحدہ ہو چکے ہیں۔

بہر حال یہ ایک یقینی امر ہے کہ بھائی پرمانند نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندوؤں کو جو مشورہ دیا ہے اُس سے زیادہ ملک و قوم کے ساتھ اور کیا غداری ہو سکتی ہے۔ ہندو قوم کوئی ایسی بیوقوف قوم نہیں ہے کہ وہ بھائی پرمانند کے مشورہ پر عمل کر کے اپنے ملک کو اپنے ہاتھوں سے خود نقصان پہونچائے گی۔ چنانچہ چند ادنی قسم کے اخبارات کو قطع نظر کر کے کل ہندو پریس بھائی پرمانند کے مشورہ کی مخالفت کر رہا ہے معزز ہمعصر "ویر پرتاب" نے اپنی تازہ اشاعت میں بھائی پرمانند کے متعلق جو لکھا ہے اسکا اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہندو قوم بھائی پرمانند کے متعلق کیا رائے رکھتی ہے:-

"بھائی پرمانند اُن بدترین انسانوں میں سے ایک ہیں۔ جنکا وجود ہندوؤں کی ذلت کا باعث ہے آپ کی وطن فروشیوں اور قومی غداریوں کی رنج دہ داستان بے حد طویل ہے انہیں وطن فروشیوں کے سیاہ ریکارڈ میں ایک کا اضافہ اور بھی رنج دہ ہے ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں ہندو لیڈروں کی وفات پر ماتمی ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ کسی صاحب نے تحریک کی کہ مسٹر سین گپتا کا نام بھی اس ریزولیوشن میں شامل کر لیا جائے لیکن خانہ ساز ہندو سبھا کے خود ساختہ ڈکٹیٹر "دیوتا سروپ" بھائی پرمانند جی برداشت نہ کر سکے کہ اُن کی موجودگی میں ایک ایسے شخص کی موت پر ماتم کیا جائے جو فرقہ وارانہ اتحاد کا علمبردار نہ ہو اور اپنے ملک کے لئے ہر قربانی کر سکتا ہو۔

شری یت سین گپتا بنگال کے بے تاج کے بادشاہ تھے۔ اُن کی وفات سے ہندوستان کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے تمام دنیا میں اُن کا ماتم کیا گیا لیکن ہندوستان میں ابھی تک ایسے وطن فروشوں کی کمی نہیں جو اپنی سنہری روپہلی مصلحتوں کے پیش نظر ماتمی رزولیوشن بھی پیش ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے اس سے بڑھ کر غداری بے شرمی، او بے حیائی اور کیا ہو سکتی ہے"

ہندو قوم خود سیاست ملکی میں اس قدر ماہر ہو چکی ہے کہ اُس کو ایسے مشورہ دینے کی ضرورت نہیں کہ بھائی پرمانند کا پروگرام ہندو قوم کے لئے تریاق ہے یا زہر۔ ہم کو امید ہے کہ بھائی پرمانند کو پیچھے ڈھکیلنے اور اُن کی غدارانہ چالوں کے انکشاف کرنے میں ہندو قوم پورے اتحاد عمل کے ساتھ کوشش کرے گی۔

آہ! وٹھل بھائی پٹیل!

آنجہانی وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی جیل سے رہا ہو کر یورپ بغرض علاج تشریف لے گئے تھے اور وہ آجکل جنیوا میں صاحب فراش تھے اسطرف چند دنوں سے کچھ ایسی خبریں آرہی تھیں کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اب آپ کا صحتیاب ہونا دشوار ہے چنانچہ وہ منحوس گھڑی آگئی اور ۲۲ر اکتوبر کی رات کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے مرتے وقت جو آخری پیغام دیا ہے وہ یہ ہے کہ

"میرے ہموطنوں اور ہندوستانی و دنیا کے تمام احباب کو میری دعائیں پہونچا دو اور مرنے سے قبل میں ہندوستان کی آزادی کے لئے دعا مانگتا ہوں"

مولانا محمد علی اور وٹھل بھائی پٹیل دونوں نے اپنے وطن سے ہزاروں میل دور اپنے عزیز و اقارب کی عدم موجودگی میں انتقال کیا۔ مگر دونوں محبان وطن نے آخری وقت بھی ملک کے خیال کو اپنے سے جدا نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ مسٹر پٹیل نے جو آخری پیغام دیا ہے اُسکے ایک ایک لفظ سے حب الوطنی کا ثبوت ملتا ہے گویا کہ ان کی زندگی اور موت دونوں ملک کے لئے تھے مسٹر پٹیل نے اسمبلی کے صدارتی فرائض جس ※

آئینہ کانپور

آنجہانی پٹیل! آنجہانی وٹھل بھائی پٹیل سابق پریسیڈنٹ اسمبلی کی موت پر اظہار رنج و غم میں ۲۴ر اکتوبر کو ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی اور اسکول و کالج بند کر دیے گئے۔

۵ بجے شام کو جوز و محل پارک میں (شردھانند پارک) حافظ محمد صدیق صاحب کی صدارت میں ہندو مسلمانوں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جسمیں بابو نرائن پرشاد اروڑا سید ایوب احمد صبر شاہجہانپوری، پنڈت رما شنکر اوستھی پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ پنڈت جگدمبا پرشاد ہتیشی اور بابو ہوری لال سکسینہ وغیرہ نے آنجہانی وٹھل بھائی پٹیل کے مختصر طور پر حالات زندگی بیان کیے اور پبلک کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ اور اُن کی وفات کو ملک کے لئے ناقابل تلافی نقصان بتایا۔ اور ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

موتمر تحفظ حقوق شرعی کانفرنس ۲۲ر اکتوبر کو نواب سید خاقان حسین صاحب کی صدارت میں یتیم خانہ اسلامیہ میں ایک جلسہ ہوا جسمیں طے پایا کہ آئندہ ۸ ار و ۹ار نومبر کو کانپور میں موتمر تحفظ حقوق شرعی کانفرنس منعقد کی جائے نیز یہ بھی طے پایا کہ اس کانفرنس کو جمعیۃ العلمائے ہند اور جمعیۃ علمائے کانپور سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ بلکہ یہ کانفرنس ایک آزاد کانفرنس ہوگی جسمیں دونوں جمعیتوں و نیز دیگر تمام جماعتوں کو مساوی طور پر مدعو کیا جائے گا کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے صدر خان بہادر حافظ ہدایت حسین اور چودہ نائب صدر و چودہ سکریٹریان کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۴ر اکتوبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے لئے کو اپٹیڈ ممبران کا انتخاب ہونے والا تھا۔ مگر وہ اس وجہ سے رُک گیا کہ پنڈت سری رتن شکلا نے مسٹر آئی، ایم قدوائی، آئی، سی، ایس سشن جج کی عدالت میں ایک درخواست گذاری تھی کہ جس وقت تک عدالت سے اس امر کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ حکومت کا فیصلہ صحیح ہے یا نہیں اُسوقت تک ڈسٹرکٹ بورڈ کو جدید ممبران کے انتخاب سے روک دیا جائے چنانچہ عدالت نے اس درخواست کو منظور کر کے ڈسٹرکٹ بورڈ کے نام یہ حکم جاری کر دیا کہ تاحکم ثانی تعلیمی کمیٹی کے لئے جدید ممبران کا انتخاب ملتوی کیا جائے۔

جو شان اور قابلیت کے ساتھ انجام دیے ہیں اُسکا اعتراف دوست اور دشمن دونوں کو یکساں ہے۔ آئندہ ریفارم کیلئے اُن جیسے کانسٹی ٹیوشنل محب وطن کی ہندوستان کو اشد ضرورت تھی۔ مگر مشیت ایزدی کو کچھ یہی منظور ہے کہ وہ بہترین اور قابل ترین مشیروں کو ہم سے جدا کر دے چنانچہ ادھر چند سالوں میں ہندوستان ایک ایک کر کے اپنے بہترین مشیروں کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے۔ مسٹر پٹیل کی موت ہندوستان کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور اس موت پر جسقدر بھی رنج و غم کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے ہر طبقہ کے لیڈروں نے آپ کی موت کو ہندوستان کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان بتایا ہے اور آپکی قابلیت کا

تباہ حال ہندوستان مغربی مؤرخوں کی نظر میں

ہندوستان میں اس وقت ایک بے چینی پھیلی ہوئی ہے مزدور کہتا ہے کہ سرمایہ دار نے اُسکا خون چوس لیا۔ سرمایہ دار کہتا ہے کہ میری زندگی بعینہ دوزخ کا نمونہ ہے رات دن سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے کسی پہلو چین نہیں اخراجات زیادہ آمدنی کم

کسان کہتا ہے کہ میں رات دن محنت کرتا ہوں اور زمیندار میرے گاڑھے خون کی کمائی کا خواہ حصہ دار بن جاتا ہے۔

زمیندار کہتا ہے عجب مصیبت میں ہوں سرکاری اعلان تک ادا نہیں ہوتا۔ بال بچوں کا پیٹ کیسے پالوں

غرضیکہ بچہ بوڑھا مرد اور عورت سب ہی ہیں جو ضروریات زندگی پورے ہونے سے گتھم گتھا ہونے کو تیار ہیں۔

یہ ہندوستان کی حالت ہے جسکو سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا۔ مگر اب سونے کی چڑیا تو کجا مٹی کی چڑیا بھی نہیں رہا۔ اگر کسی طرح ہم اسے مٹی کی چڑیا کہنے پر مجبور ہوں تو اُسکو ایسی چڑیا کہیں جو ٹوٹ چکی ہو جس کی کوئی قیمت نہیں اور جو کسی کام بھی نہیں آسکتی۔

غرضکہ اس بڑھتی ہوئی بے چینی کو علاج یہ ہے کہ کسی طرح ملک کی بڑھتی ہوئی مفلسی کو دور کیا جائے۔

ہندوستان اسوقت اس قدر مفلس و قلاش ہوچکا ہے کہ دنیا کا کوئی ملک اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا دوسرے ممالک کے مقابلہ میں ہندوستان کی فی کس آمدنی کا نقشہ ملاحظہ ہو:-

امریکہ	نو روپے گیارہ آنے	روزانہ
فرانس	تین روپے نو آنے	"
جاپان	تین روپے دو آنے	"
برطانیہ	چار روپے ایک آنہ	"
اٹلی	ایک روپیہ ۹ آنے	"
ہندوستان	ایک آنہ ایک پائی	"

اب ہندوستان کی مفلسی کے متعلق مغرب کے چند اہل الرائے حضرات کے اقوال نقل کرتے ہیں لارڈ لارنس ۱۸۶۴ء میں لکھتے ہیں

"آج ہندوستان کی تمام آبادی اسقدر قلاش ہوچکی ہے کہ اُس کے پاس بمشکل قوت لایموت باقی ہے عیش و عشرت تو درکنار ہندوستان بمشکل اپنے بال بچوں کی شکم پروری کرسکتا ہے"

مگر یہ تو ۱۸۶۴ء کی حالت بیان کی گئی تھی آجکل تو شکم پری بھی مشکل ہے سر فریڈرک ٹرولیس نے ۱۸۲۰ء میں لکھا تھا:-

"ہندوستان کا نظارہ دماغ پر افلاس اور افسردگی کا اثر قائم کردیتا ہے ملک سے زیادہ اس کے عام باشندے اداس ہیں وہ کمزور اور خستہ نظر آتے ہیں اور محض روٹی کے ایک ٹکڑا پانے کے لئے جانور کی طرح محنت کرتے ہیں وہ لاغر اور مرجھائے ہوئے ہوتے ہیں"

مصنف دی تھری پریسیڈنسیز آف انڈیا لکھتا ہے

"برطانوی ہندوستان کی دیہاتی آبادی کی حالت کیا ہے اب وہ مطمئن اور خوش و خرم قوم کی نمائندگی نہیں کرتی جسکا حال قدیم تاریخوں میں پڑھتے ہیں شکستہ روح، پست دماغ، خستہ حال غریب، رعیت اسقدر آرزدہ گئی ہے کہ آئندہ فصل پکنے تک وہ بھوکوں مرے آہ! اس سے زیادہ بُری اور کیا حالت ہوگی"

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہندوستان کی حالت پہلے ہی سے خراب تھی یا اب خراب ہوگئی ہے۔ اس نتیجہ پر پہونچ سکیں گے کہ ہم کو ملک کی حالت درست کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا یہ بتلانے کے لئے کہ ہندوستان کی حالت آج سے کچھ عرصہ پہلے کیا تھی ہم مغرب کے اہل الرائے حضرات ہی کے اقوال نقل کرتے ہیں بنگال کے متعلق لکھا ہے:-

"۱۷۵۶ء میں بنگال دنیا کا سب سے زیادہ مالدار آباد اور زرعی ملک تھا۔ بنگال کی تحقیقات ۱۸۲۴ء"

آہ! آج وہ ہندوستان روٹی کے لئے ترس رہا ہے جو دنیا کا سب سے زیادہ مالدار ملک تھا۔

پاڑولہ ول ۱۹۳۲ء میں لکھتا ہے:-

"باشندے عام طور پر نہایت تہذیب و آرام سے زندگی بسر کرتے تھے اور اپنی جان و مال کی طرف سے مطمئن تھے مگر آج ہندوستان میں اطمینان نظر نہیں آتا" ڈاکٹر رابن سن لکھتا ہے کہ:-

"تمام زمانہ میں سونا چاندی خصوصاً چاندی کی برآمد ہندوستان کی بہت پر منفعت تجارت تھی روئے زمین پر کوئی ملک بھی اپنی ضروریات اور کمالات میں بیرونی ممالک سے اتنا مستغنی نہ تھا چنانچہ یہ ملک تھا مناسب آب و ہوا، زرخیز سرزمین اور خود باشندوں کی ذہانت نے وہ سب کچھ مہیا کردیا تھا جس کی انہیں ضرورت تھی مگر آج ہندوستان کو پیٹ بھرنے کے لئے روٹی تک میسر نہیں"

پارلیمنٹ کے سامنے کلایو شہادت دیتے ہوئے ۱۷۱۶ء میں کہا:-

"شہر مرشدآباد اسقدر دلچسپ اور دولت مند ہے جس قدر کہ خود شہر لندن۔ فرق یہ ہے کہ مرشدآباد میں لوگوں کی ذاتی جائدادیں لندن سے بہت زیادہ ہیں اس کی آبادی کئی لاکھ ہوگی"

غرضکہ ہندوستان کبھی دنیا کی سب سے زیادہ مالدار آباد، زرخیز سلطنت تھی، تجار اور امراء دولت و ثروت اور عیش و عشرت میں غرق تھے دستکار اور صناع اطمینان اور فراغت کی زندگی بسر کرتی کرتے تھے یہ وہی ہندوستان ہے جس کے باشندے روٹی کے ٹکڑے کیلئے آپس میں گتھم گتھا ہورہے ہیں،

یہ دیکھنے کے بعد کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان کی حالت کس قدر بہتر تھی۔ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ملک کا اتنا مال و دولت کہاں گیا اور ہم اسقدر قلاش کیوں ہوگئے یہاں بھی ہم مغربی اہل الرائے حضرات کے الفاظ نقل کردیں گے۔

اکثر یورپین قوموں کی خوش حالی قدیم تہذیب کی نمائندہ مشرقی قوموں کی دولت پر قائم ہوئی ہے انگلستان کی صنعتی برتری سراسر بنگال اور کرناٹک کے عظیم خزانوں سے شروع ہوئی جنگ پلاسی سے پہلے انگلستان کی صنعت نہایت پست تھی نیجر ونگٹ کہتا ہے کہ:-

"سرسری اندازہ کے ساتھ بڑی آسانی سے دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ جنگ پلاسی اور جنگ واٹرلو کے درمیانی زمانہ میں ہندوستان سے انگلستان کو پندرہ ارب روپیہ جاچکا تھا"

بروک کہتا ہے کہ:- (باقی برصفحہ ۶)

جاپان کا مذہب اور اُسکے اثرات

جاپان میں ۴ مذہبوں کا رواج ہے۔

(۱) شنتو (۲) کنفوشین (۳) بدھ مت (۴) عیسائیت ان میں سے اول الذکر قدیم ترین اور ملکی مذہب ہے۔ باقی تین غیر ملکی ہیں۔ شنتو مذہب کی بنیاد قدیم مذاہب کی طرح ارواح و مظاہر قدرت کی پرستش پر ہے۔ اس مذہب کا عقیدہ ہے کہ تمام جاپانی قوم سورج سے پیدا ہوئی ہے نیز چاند تارے ہوا، آسمان پہاڑ، آگ، پانی، وغیرہ بھی سورج سے پیدا ہوئے ہیں، لہذا یہ تمام مظاہر قدرت بھی آباد و اجداد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ روح کو غیر فانی تسلیم کرتے ہیں اور یہ کہ جسد خاکی سے آزاد ہونے کے بعد ہر روح میں مافوق العادت طاقتیں پیدا ہوجاتی ہیں، مثلاً ہر جگہ جاسکتی ہے ہر شکل اختیار کرلیتی ہے ہر قسم کا نفع و نقصان پہونچا سکتی ہے، زندہ آدمیوں کی روح میں بھی یہ طاقت فرض کی جاتی ہے کہ ہزاروں میل کا سفر طے کرکے اپنے خاندان تک پہونچے چنانچہ جب کوئی شخص اپنے خاندان سے جدا ہوکر کسی غیر ملک میں چلا جاتا ہے تو خاندان کے لوگ روزانہ کچھ کھانا اس وطن سے دور عزیز کی روح کے لئے اپنے گھر کی قربان گاہ پر رکھتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد اُس برتن کا کھانا اٹھا کر دیکھتے ہیں اگر ڈھکنے پر قطرات نمودار ہوتے ہیں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ عزیز زندہ و سلامت موجود ہے اگر ڈھکنا خشک ہوتا ہے تو یہ خیال کرلیا جاتا ہے کہ پردیسی عزیز قید حیات سے آزاد ہوچکا ہے۔

یہ بھی فرض کیا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی انسان کی روح اس مادی دنیا کے حالات سے اثر پذیر ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً اپنے خاندان کی شہرت بہبودی اور عزت سے خوش ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے خاندان کے لئے باعث ننگ و عار ثابت ہو تو اُس کے آبا و اجداد کی روحیں اس سے ناراض ہوکر اُس کو نقصان پہونچاتی ہیں اس عقیدہ کا اثر لوگوں کی روزانہ زندگی میں نہایت عمدہ اخلاقی اثر پیدا کرتا ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ارواح اپنی تعریف اور عزت سے بھی بہت خوش ہوتی ہیں چنانچہ شاہنشاہان جاپان کی طرف سے بعض مشاہیر اور خدام قوم کو ان کو مرنے کے بعد اعزازی خطابات دیئے جاتے ہیں اور بعض فوجی افسروں کو جو جنگ میں کارہائے نمایاں دکھا کر مارے گئے ہیں۔ مرنے کے بعد اعلیٰ تر فوجی مراتب پر فائز کیا گیا۔ اس اعزاز سے مرنے والوں کے خاندان کو کوئی نفع نہیں پہونچتا صرف ان کی ارواح کو خوش کرنا منظور ہوتا ہے۔

قومی اور ملکی مذہب ہونے کی وجہ سے زندگی کے ہر شعبہ میں اس مذہب کی روح پوشیدہ ہے ہر جاپانی خواہ وہ کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے قطعاً وہ اس قومی مذہب کی طرف تمام عمر مائل رہتا ہے اور اختیار کردہ مذہب کے اصول و عقائد کو بھی وہ اپنے قومی مذہب کی عینک لگا کر دیکھتا ہے اسی لئے دوسرے مذاہب جو یہاں رائج ہیں اپنی اصلی ماہیت تبدیل کرکے شنتو مذہب کے رنگ میں رنگے گئے ہیں، موجودہ زمانہ میں اس مذہب کا ایک نہایت عمدہ اثر یہ ہے کہ متحد النسل ہونیکا خیال اور ارواح پرستی کا عقیدہ حب قومی کی انتہائی جذبات کے محرک ہیں۔

کنفوشین اور بدھ مت بالترتیب تیسری اور چھٹی صدی عیسوی میں چین سے آئے شنتو مذاہب کے بعد ان مذاہب کا اثر بھی نہایت وسیع اور راسخ ہے موجودہ جاپانی تہذیب و تمدن بھی انہی دونوں مذہبوں کا رہین منت ہے صدہا سال سے جاپانی ارباب غور و فکر کے خیالات اُن کا لٹریچر اور فنون لطیفہ سب کا سرچشمہ ہے انہی مذاہب کا فلسفہ و حکمت ہے۔ اور جاپانی قوم کے جذبات پر بھی آج تک ان ہی کی حکمت ہے مگر ان کے عمیق فلسفیانہ خیالات میں خواص کا حصہ ہے، عوام محض ان کی ظاہری شکل و عبادات و عقائد سے بہرہ مند ہیں کنفوشین مذہب نے ارواح پرستی کو تقویت دی اور بدھ مت نے تناسخ اور دنیا کی بے ثباتی اور فریب کاری کے خیالات کو پرورش کرکے قوم میں مادی سے بے پروائی بلند نظری۔ علو ہمت اور متانت پیدا کردی

بدھ مت کے مندر بھی ملک میں بکثرت ہیں اور بعض مقامات کے گوتم بدھ کے کوہ پیکر بت موجود ہیں، جن میں کماکورہ کا برنجی بت اور نارا کا چوبی بت بالخصوص مشہور ہے۔ بودھ مت کے مندر عموماً نہایت وسیع بلند اور قدیم ہیں۔ ان کا فن تعمیر چینی ہے ہر مندر کے سامنے ایک مخصوص شکل اور سرخ رنگ کا دروازہ ہوتا ہے جس کو توری کہتے ہیں۔

بدھ مت اس ملک میں اگرچہ چین سے آیا لیکن اُس کی بدولت جاپانی زبان میں سیکڑوں ہندی نژاد الفاظ مخلوط ہوگئے ہیں جو بانی وطن کا پتہ بتاتے ہیں

عیسائی مذہب سولہویں صدی کے نصف آخر میں آیا۔ پرتگیزوں نے اس مذہب کی تبلیغ جاپان میں شروع کی اور ابتداً بڑی کامیابی ہوئی مگر مذہبی تبلیغ کے پیچھے چونکہ سیاسی اغراض پوشیدہ تھیں اس لئے جلدی ہی راز افشا ہوگیا جاپانی قوم پرست کے نزدیک قومی آزادی سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں، اس لئے عیسائیت کو قومی آزادی کا دشمن سمجھ کر پارہ پارہ کرڈالا گیا ہزاروں عیسائی قتل ہوئے ہزاروں نے ترک مذہب کیا عیسائیت کے مقدس نشان صلیب کو پامال کیا گیا اور عیسائی مذہب کے اختیار کرنا جاپانیوں کے لئے قانوناً ممنوع قرار دیا گیا۔ انیسویں صدی کے آخر میں یہ قانون منسوخ ہوا۔ اور مذہبی آزادی کا اعلان کردیا گیا۔ اسوقت سے اب تک یوروپین اور امریکن مشن ملک میں تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ اور اس غرض سے بیدریغ روپیہ صرف کیا جارہا ہے مگر عیسائی مذہب اختیار کرنے والوں کی تعداد میں کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا۔ جو لوگ عیسائی مذہب قبول کرچکے ہیں وہ عیسائیت میں اپنی قومی مذہب شنتو کے خیالات کو ضرور شامل رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک جاپانی مدبر کا قول ہے کہ جاپان ہر غیر ملکی مذہب کے لئے کشادہ آغوش ہے مگر کسی مذہب کو اُس کی اصلی شکل میں بغیر معاشرتی اور قومی خیالات کی آمیزش کے قبول نہیں کرسکتا

گذشتہ پچاس سال میں جاپان اور یورپ و امریکہ کے مابین جو اختلاط رہا ہے اور یورپین تہذیب کی مادی تقلید میں جاپان نے اپنی حیات کا راز مضمر دیکھ کر اس تہذیب کے خارجی رنگ کو جس سرعت کے ساتھ اپنے اندر جذب کرنے کی جدوجہد کی ہے اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مذہب سے بے پرواہی اور مادہ پرستی روز بروز ترقی پر ہے اور اسکا نام آزاد خیالی رکھا جاتا ہے

ایک افسانہ

شکنتلا

"اے پرماتما مجھے چیچک میں مبتلا کر دے یا کسی اور مہلک مرض میں تاکہ اس دنیا سے میرا پیچھا چھوٹ جائے اور رگھو کو مجھے بری نگاہوں سے دیکھنے کا موقع نہ ملے۔ میں دنیا کے دوسرے مصائب برداشت کرتی ہوں اور کرتی رہی گی لیکن کسی کی نگاہ بد نہیں"۔

مندر میں دیوتا کے روبرو کھڑی شکنتلا یہ دعائیں مانگ رہی تھی۔ آنسو ٹپاٹپ اُس کی آنکھوں سے جاری تھے اور اسبات کا ثبوت تھے کہ اسکا دل در اصل دکھا ہوا ہے اور وہ سچے دل سے اپنی موت کی طالب ہے،

شکنتلا کا شوہر تارا ناتھ ابھی زیر تعلیم تھا اور وطن سے کوسوں دور ایک کالج میں پڑھ رہا تھا چنانچہ وہ گھر سے اکثر غیر حاضر رہتا تھا، لیکن جب کبھی اُسے ذرا سی بھی فرصت ملتی تو وہ شکنتلا کے اشتیاق میں فوراً گھر آتا، اُسے اپنی بیوی سے بہت محبت تھی اور ایک مرتبہ گھر آکر اُسے کالج واپس جانا بہت شاق گذرتا تھا، بعض اوقات تو گھر میں رہنے کے لئے وہ اسقدر اصرار کرتا کہ اُسکے والدین کو اُسے کالج بھیجنے کیلئے زبردستی کرنی پڑتی۔

شکنتلا بھی اُس کی صحیح معنوں میں فرماں بردار تھی جتنا اُسکا شوہر اُسے چاہتا تھا اُس سے کہیں گنا زیادہ وہ اُسے چاہتی تھی، دراصل اُسکے دل کی کلی بھی صرف اسی وقت کھلتی تھی جب کہ اُسکا شوہر اُسکی آنکھوں کے سامنے ہوتا۔ تارا ناتھ کے آنے پر دونوں میاں بیوی چہل قدمی کیلئے باغوں میں جاتے اور گل چھرے اُڑاتے اسکے علاوہ بھی جو دل میں آتا کرتے، اور دونوں کے دل شاد رہتے حتیٰ کہ تارا ناتھ کی چھٹیوں کا زمانہ ان خوش فعلیوں میں گذر جاتا اور وہ والدین کے اصرار پر کالج روانہ ہوجاتا!

تارا ناتھ کی بیوی سے اسقدر محبت اس کی ماں کو پسند نہ تھی چنانچہ وہ دوسری عورتوں سے اکثر کہا کرتی۔

"کمبخت نہ معلوم میرے لال کو کیا کھلا دیا ہے کہ وہ اس کی محبت میں دیوانہ ہوگیا ہے اور پڑھائی سے بھاگتا ہے"

افسوس ہے کہ شکنتلا کا شوہر اپنی عدم موجودگی میں اُسے میکے لیجانے کی اجازت نہ دیتا تھا کیونکہ وہ شکنتلا کے ایک چچازاد بھائی کی طرف سے جو شکنتلا ہی کے والدین کے ساتھ رہتا تھا اس اندیشہ میں مبتلا تھا کہ وہ اُس کی بیوی کے میکے میں رہنے پر کہیں اُس پر ڈورے ڈالنے شروع نہ کر دے لیکن اُسے معلوم ہونا چاہئے تھا کہ اُسکے والدین کے گھر میں اُس کی عدم موجودگی میں اُس کی بیوی کو زندگی گذرانی کسقدر دوبھر ہوتی ہے اُس کے میکے میں رہنے پر اُسکا چچازاد بھائی تو کیا ڈورے ڈالتا تارا ناتھ کا بھائی رگھو ہی اُس کی بیوی کے سسرال میں رہنے پر اس حرکت کا مجرم بنا اُس نے شکنتلا کو ایک خط لکھا اور اُسمیں اپنی محبت کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ اُس سے وہ مکان کے صحن میں رات کو ملے

شکنتلا اپنے شوہر سے بیوفائی نہ کر سکتی تھی وہ حسب معمول رات کو اپنے کمرے میں سونے چلی گئی اور بستر پر دراز ہوگئی لیکن نیند اُسے مطلق نہ آتی تھی اُسے رگھو کی طرف سے خطرہ تھا اور اُسکا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔ وہ اسی طرح خوف وہراس میں بستر پر دراز تھی، کہ نصف شب کو اُسنے کمرے دروازے میں سے چاندنی رات میں صحن میں ایک شخص کی پرچھائیں اپنے کمرے کی طرف آتے ہوئے دیکھی، کہ وہ بدبخت رگھو کی تھی جو اُسے صحن میں نہ پاکر اُسکی طرف بڑھا چلا آرہا تھا، اُسنے دیر نہ کی اور نہ دیر کا موقع تھا فوراً اٹھی اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا پھر واپس آکر بستر پر لیٹ گئی۔ اگرچہ ایک حد تک اُسنے اپنی حفاظت کر لی تھی لیکن پھر بھی اُس کے دل سے خوف وہراس دور نہ ہوا تھا،

رگھو دروازہ پر کھڑا اُسے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا اور آہستہ آہستہ اُسے آواز دے رہا تھا، کہ وہ دروازہ کھولدے وہ ایسی بن گئی کہ گویا وہ سو رہی ہے اور اُس کی ایک نہ سنی۔ اور دل ہی دل میں پرماتما سے دعا مانگ رہی تھی اُس کے خیالات تھے کہ "کیا آج میری آبرو یہ بدبخت خراب کرے گا۔ اور ساتھ ہی میرے گھرانے کی عزت وناموس کو بھی بٹا لگائے گا، اگر وہ اسمیں کامیاب نہ ہوا تب بھی اگر گھر والے جاگ اُٹھے تو میری کیا ہنگی ہیں اپنی صفائی میں خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہوں لیکن میری سنیگا کون، ساس میری مجھے پہلے ہی ساحرہ تصور کرتی ہے یہ ہمیشہ مجھ پر الزام لگایا کرتی ہے کہ جب سے میں اسکے گھر میں آئی ہوں میں نے اس کے دونوں لڑکوں پر جادو کر دیا ہے۔

شکنتلا سے اپنی محبت کو رگھو چھپا نہ سکا اُسنے اسے دوسروں پر بھی ظاہر کر دیا کیطرح یہ خبر اُسکی ماں کی کانوں تک پہنچ گئی وہ اسے سنتے ہی آگ بگولا بن گئی انتظار کی بھلا کب تاب تھی، فوراً شکنتلا کو بلایا اور اُسپر برس پڑی اور کہا کہ:۔

حرامزادی! اپنے جادو سے یہ کیا تو نے نیا گل کھلایا کہ رگھو اپنی بیوی کو چھوڑ کر تیرا دیوانہ ہوا ہے میں نے نہ معلوم تارا ناتھ کی کس دن شادی کی تھی کہ تو بدبخت میرے گھر میں داخل ہوئی کیا تیرے لئے یہی کافی نہ تھا کہ تو نے تارا کی زندگی برباد کی تو تو اب ہی سے بھی اسکے شوہر کو چھینا چاہتی ہے۔ ساس کی اس خلاف توقع ڈانٹ سے شکنتلا کے ہوش وحواس جاتے رہے پھر بھی بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھال کر بولی:۔

"اماں مجھے میرے گھر بھیجدو، میں تمہاری بڑی شکر گذار ہوں گی یہاں مجھے زندگی کاٹنی دوبھر ہے میں سچ کہتی ہوں کہ تمہارے بڑے لڑکے نے میری عزت پر حملہ کرنا چاہا اور بڑی مشکل سے میں نے اپنی حفاظت کی اس کی صفائی پیش کرنے پر اُس کی ساس کے اور جیں لگ لئیں اُسنے نہ صرف اُسے سینکڑوں صلواتیں سنائیں بلکہ اُسکے ماں باپ کو بھی نہ چھوڑا اُسنے کہا کہ:۔

"ہاں وہ تین بچوں کا باپ تیری آبروریزی پر آمادہ ہوتا، بدمعاش لڑکی میرے لڑکے پر تہمت لگاتی ہے اُس کے بعد اُس نے شکنتلا کو گھر سے نکال دیا۔

تارا ناتھ کو بھی اس کی اطلاع دی گئی اُس کی ماں نے اُسے ایک خط ارسال کر کے اُسکے بعد شکنتلا نے بھی کل واقعات لکھے لیکن اُس کی ماں کے خط نے اُس کے دل پر جو اثر قائم کر دیا تھا وہ شکنتلا کا خط کب دور کر سکتا تھا اُسنے اُسکے خط کو پھاڑ کر پھینک دیا اور شکنتلا کو اپنے دل سے بھلانیکی کوشش کرنے لگا اگرچہ یہ کام مشکل تھا لیکن اُس کی ماں کے خط نے اُس کے دل میں شکنتلا کی طرف سے اسقدر بدگمانیاں پیدا کر دی تھیں کہ شکنتلا کے ساتھ اُس کی محبت نفرت سے بدل گئی یہی اُس کی ماں چاہتی تھی اُسنے اب اُسکے لئے دوسری لڑکی کی تلاش کی۔

لڑکیوں کی کیا کمی تھی۔ تارا کا جھٹ منگنی اور پٹ بیاہ ہوگیا اور شکنتلا کا بچاری اب تو اُسے بالکل ہی بھول گیا

گاؤں میں شکنتلا کو اُس کی ساس نے اسقدر بدنام کر دیا کہ لوگ اُسکا نام لیتے شرماتے تھے، یہ اُسکو اپنی صداقت کا انعام ملا تھا۔ رگھو چین سے اپنی زندگی گذار رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسے احساس ہی نہیں کہ اُسنے شکنتلا کی زندگی برباد کی تھی

پانچ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور شکنتلا زندہ ہے اگرچہ اُس نے دعا کی تھی کہ "اے پرماتما مجھے چیچک میں مبتلا کر دے یا کسی اور مہلک مرض میں تاکہ اس دنیا سے میرا پیچھا چھوٹ جائے"

لیکن خدا کو اُسے زندہ رکھنا منظور تھا۔ بلا کی حسین تو پہلے ہی تھی لیکن آپ کو تعجب ہوگا کہ رنج وغم میں اُس کی خوبصورتی میں یک گونہ اضافہ ہوگیا اُسکا باپ اُسپر مہربان تھا اور اُسکے بھائیوں نے تمام خانگی معاملات کا انتظام اُسکے سپرد کر دیا تھا اور اُسے گھر کی ملکہ بنا دیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ گھر ہی کے انتظامات سے اُسے فرصت نہ ہوتا کہ وہ خواہ مخواہ اپنے شوہر کو یاد کر کے ملول نہ ہو۔ اُسکے گاؤں والے اُسے کہا کرتے کہ وہ ایک فرشتہ ہے، حالانکہ اپنی سسرال میں وہ ایک فاحشہ مشہور تھی جسنے اپنے جیٹھ کو اپنے دام میں پھنسانے کی کوشش کی تھی۔

نند بھاوجوں میں اکثر رنجشیں ہوئی ہیں لیکن اُسنے اپنے حسن سلوک سے اپنی بھاوجوں کے دلوں کو بھی موہ لیا۔ اسکا سب سے یکساں ونیک وسلوک تھا۔

ایک مرتبہ ایک سادھو نے اُس کے گھر پر آن کر سوال کیا، شکنتلا رحمدل تو تھی ہی اُسنے اُس کی خوب خاطر تواضع کی جس سے وہ از حد خوش ہوا تو چلتے یوں بولا کہ:۔

"بٹیا تو بڑی اچھی لڑکی ہے تیرے چہرے سے عیاں عیاں ہے کہ تو بڑی عبادت گذار ہے آیندہ کیلئے میں تجھے یہی نصیحت کروں گا کہ تو خدا کو نہ بھولیو اور مصائب کی پروا نہ کیجیو۔ کیونکہ ان کا تجھے ایک روز اجر ملجائے گا پھر اُس نے اپنی گدڑی سے ایک پرچہ نکالا اور شکنتلا کی طرف بڑھاتے ہوئے دوبارہ بولا۔

دیکھ میں تجھے ایک نسخہ دیتا ہوں تو وہ تیار کیجیو اگر خدا نے چاہا تو یہ ہر مرض کی دوا ثابت ہوگی یہ کہہ کر وہ رخصت ہوگیا

سادھو کی دوا در اصل جادو ثابت ہوتی کوئی مرض ایسا نہ تھا جسے وہ اچھا نہ کر دیتی جس کی کو شکنتلا وہ دوا استعمال کے لئے دیتی، خدا کے فضل سے اُسے شفا ہوتی اس طرح سے اسکا دور دراز گاؤں تک نام روشن ہوگا وہ بھی اپنی دوا سے خلق خدا کی خدمت انجام دینے میں کوتاہی نہ کرتی بلکہ گھر گھر پھرتی، اور دور دور گاؤں میں جاتی اور لوگوں کو اپنی دوا سے فیض پہنچاتی ایک روز جو وہ ایک گاؤں سے ایک بوڑھے شخص کا علاج کر کے آئی تو اپنے باپ سے بولی کہ:۔

باپ خدا تو مجھ پر اسقدر مہربان ہوا ہے کہ میں کیا بتاؤں ابھی میں جس بوڑھے کا علاج کر کے آئی ہوں وہ تقریباً موت وحیات کی کشمکش میں تھا۔ لیکن جیسے ہی میں نے اُس کی گھر میں قدم رکھا اُس کی حالت اور بھی ہو گئی میں نے اُسے دوا پلائی تو دفعتاً اُسکا چہرہ جو مردوں کا سا تھا چمک گیا عرصہ چھ ماہ سے وہ نیم بیہوش پڑا تھا لیکن آج میرے دوا پلانے سے وہ اسقدر طویل مدت کے بعد پہلی مرتبہ

یہ کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:

کملا سوپ — چمیلی سے تیار کیا گیا | پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — یونڈر سے تیار کیا گیا | لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا
کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کانپور

مس نیلا ناگنی ہنوز لاپتہ ہے

ڈاکٹر شرما کا بیان

نئی دہلی ۱۵ر اکتوبر۔ مس نیلا ناگنی جنہوں نے پیشتر سابرمتی آشرم میں سکونت اختیار کی تھی اور بعد ازاں اُن کو وردھا آشرم میں منتقل کر دی گئیں تھیں اور ازراہ حال کو دہلی بھی تشریف لائی تھیں ابھی تک اُن کا کچھ پتہ نہیں لگ سکا ہے خفیہ پولیس کو بھی یہ معلوم نہیں کہ آیا وہ دہلی میں ہی مقیم ہیں یا کسی دوسرے مقام پر چلی گئیں،

ڈاکٹر شرما لے جو کہ سابرمتی آشرم کے ٹوٹنے سے تین ہفتہ قبل تک دہلی میں رہتے تھے ایک بیان برائے اشاعت ایسوشی ایٹڈ پریس کو بھیجا ہے جسمیں وہ رقم طراز ہیں کہ مس نیلا ناگنی کے متعلق کل حال گاندھی جی سے تبلانے کی غرض سے کل میں واردھا جاؤں گا۔

اخبارات کی اطلاع کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے تحریر کیا ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے بعض اخبارات کی اطلاعات قطعی غلط ہیں، مثلاً میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ اگر مس موصوفہ کی مناسب طور پر حفاظت نہ کی جاتی تو وہ خودکشی کر لیتی بلکہ اسکے خلاف میں نے یہ کہا تھا کہ مس نیلا جیسی لیڈی خودکشی ہرگز نہیں کر سکتی،

ڈاکٹر صاحب مزید رقم طراز ہیں کہ میں نے مس موصوفہ سے واضح طور پر یہ کہدیا تھا کہ جب تک وہ مہاتما گاندھی کی چٹھی نہیں دکھائیں گی میں اُن کو اپنے یہاں رہنے کی اجازت نہیں دونگا۔ اسپر انہوں نے کہا کہ میں بذریعہ تار مہاتما جی سے اجازت لے لونگی لیکن میں نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا اور اُن کو اپنے مکان سے نکلوا دیا میں نے مہاتما جی کو بذریعہ تار مطلع کر دیا کہ میں نے اپنے ملازم سے ان کو اپنے بنگلہ سے اس طرح نکلوا دیا ہے اگر وہ دوسری بار پھر میرے پاس آئیں تو میں اُن کو پولیس کے سپرد کر دوں گا۔

مہاتما جی نے اس کے جواب میں بذریعہ تار مجھ کو مطلع کیا کہ اگر نیلا ناگنی آپکے پاس دوبارہ آئیں تو اُن کو پولیس کے سپرد کر دو۔ پرماتما کا شکر ہے کہ وہ پھر میرے پاس نہیں آئیں،

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے مس نیلا کے متعلق قطعی علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں اور نہ میں معلوم کرنے کا خواہشمند ہوں یہ تمام واقعات مہاتما جی کے روبرو پیش کر دونگا

یورپ کو ایک اور جنگ سے خطرہ

صدر کانفرنس مسٹر آرتھر ہینڈرسن کی تقریر

جنیوا - ۱۷ر اکتوبر۔ مسٹر آرتھر ہینڈرسن کے گذشتہ شام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اب یہ بات ہمارے اختیار میں ہے کہ خواہ جنگ قبول کر لیں یا صلح اور عالمگیر اتحاد عمل سے تخفیف اسلحہ کی جانب ترقی کریں، یا مدافعانہ اور جارحانہ اسلحہ میں اضافہ کے لئے دیوانہ پن کے ساتھ دوڑ شروع کریں آپنے کہا کہ یہ امر ضروری ہے کہ جرمنی کی علیحدگی کے باوجود تخفیف اسلحہ کی کانفرنس ایک حقیقی کونشن مرتب کرلے ہیں دنیا کے امن، قانون کو بین الاقوامی انارکسٹوں کا تختہ مشق نہیں بننے دینا چاہئے، خواہ قانون بے اعتنائی روا رکھنے کے لئے کیا ہی بہانہ تراشے ہوتے ہوں۔ عالمگیر تعاون سے جو کنونشن اور معاہدہ پیرس پر مبنی ہو ہم صلح صلح کو مستحکم بنانے کے لئے کامل تخفیف اسلحہ کے قابل ہو سکتے ہیں لیکن اگر ہم نے معاہدوں کو ردی کاغذ کے برابر سمجھا تو تخفیف اسلحہ نہیں بلکہ ہمیں ایک آیندہ جنگ سے دوچار ہونا پڑے گا

گاندھی جی کو جاپان کی دعوت

ٹوکیو ۱۷ر اکتوبر۔ ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپان کے لوگ ہندوستان کی دوستی کے لئے بیتاب ہیں گاندھی جی کو دعوت بھیجی جارہی ہے کہ وہ جاپان آئیں،

مسٹر اینڈریوز کی پنڈت مالویہ سے ملاقات

مسوری ۱۹ر اکتوبر۔ مسٹر اینڈریوز کل یہاں پہنچے اور ۳ گھنٹہ تک پنڈت مدن موہن مالوی سے ہندوستان و انگلستان کی موجودہ سیاسی صورت حال پر گفتگو کی۔

خوشنما رنگوں میں

Dhariwal

دھاریوال

کے خالص اُونی

بُننے کے تاگے

فوری استعمال کے لئے گولوں میں تیار ملتے ہیں

برلن وولز ... ۴/ آنہ سے لیکر 4/8 روپیہ فی پونڈ
سپیر بال .... 3/12 فی پونڈ
سپیر فنگرنگ ... 3/8 سے لیکر 3/12 فی پونڈ
نٹنگ یارنز 2/6 3/2 فی پونڈ

ہندوستان میں تیار شدہ

دلکش رنگوں میں

AGENTS

مقامی ایجنٹ:-
امپیریل ایجنسی، جنرل گنج، کانپور

ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸

اور کپڑے کے تمام بڑے بڑے بیوپاریوں سے مل سکتے ہیں

بنانے والے

دی نیو ایجرٹن وولن ملز

دھاریوال　　پنجاب

سفر کابل کی غرض و غایت

علامہ اقبال کی تصریحات

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ علامہ سر محمد اقبال نے اپنے اسپر سر راس مسعود اور علامہ سید سلیمان ندوی کے عازم کابل ہونے پر مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:-

میری رائے میں یہ مناسب ہے کہ عازم افغانستان ہوتے وقت ایک نہایت ہی مختصر بیان دیا جائے اور اہل ملک کو اپنے افغانستان کی ہمسایہ حکومت کے متعلق بالکل مجمل طور پر کچھ بتا دیا جائے، اعلیحضرت شاہ نادر خاں غازی نے ہمیں تعلیمی معاملات میں وزیر تعلیم کی رہنمائی اور کابل مجوزہ یونیورسٹی کے قیام کے متعلق دعوت دی ہے ہم اس دعوت کی قبولیت کو اپنا فرض تصور کرتے ہیں کابل کی متعدد مطبوعات اور خاص کر ماہوار رسالہ "کابل" کے مضامین سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان کا نوجوان طبقہ علوم حاضرہ کے حصول اور ان کی اپنے مذہب و کلچر کے ساتھ مطابقت کے لئے بے حد آرزومند ہے افغان ایک دلچسپ قوم ہے اور ایک ہندوستانی کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم بقدر استطاعت اُن کی ہر ممکن امداد کریں۔

اس قوم میں ایک جدید احساس کے ارتقا و احیا کی علامات بالکل نمایاں طور پر نظر آرہی ہیں اور ہم توقع کرتے ہیں کہ ہم اپنے ہندوستانی تجربات کی روشنی میں ان کی رہنمائی کر سکیں گے ذاتی طور پر میرا یہ خیال ہے کہ تعلیم کو مکمل طور پر دنیوی بنا دینے سے کسی جگہ بھی کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا اور اسلامی ممالک کی تو بالخصوص یہی کیفیت ہے کہ وہاں تعلیم کا کوئی خاص سسٹم بھی موجود نہیں ہر ملک کی ضروریات جداگانہ ہیں، لہذا ان تعلیمی مسائل پر بھی ان ضروریات کی روشنی میں بحث کرنی چاہئے کابل میں ایک جدید یونیورسٹی کے قیام اور اسلامیہ کالج پشاور کو ایک یونیورسٹی بنا دینے سے افغانستان اور ہندوستان کی سرحدوں کے درمیان ذکی اور ذہین افغان آبادی کو بے انتہا فائدہ ہو جانے کی توقع ہے

سردار عبدالہادی خاں زندہ ہیں!

پشاور ۱۹ر اکتوبر۔ سردار عبدالہادی خاں سابق وزیر افغانستان کو سزائے موت دئیے جانے کی سرکاری طور پر تردید کر دیگئی ہے،

۳۹۰ کوہی نو ودئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

موتی پاک (رجسٹرڈ) (معجون مروارید)

جن عورتوں کو اسقاط حمل ہوجاتا ہے۔ ان کو جب حمل کا پتہ لگے۔ اسی وقت اس دوائی کو شروع کر کے اوّل تو کل زمانہ حمل تک ورنہ اُس ماہ کے اخیر تک جسمیں حمل گرتا ہے۔ اس دوائی کو کھانا چاہئے۔ اکسیر دوائی ہے۔ نہ صرف حفاظت حمل کرتی ہے۔ بلکہ بعدہ زچہ و بچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ بے نظیر چیز ہے۔ ہزاروں اس سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ قیمت ایک پاؤ دس روپے۔ آدھ پاؤ۔ پانچ روپے

ملنے کا پتہ:- مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۱۱۵ لاہور

جرمنی کے موجودہ طرز عمل پر

برطانوی اخبارات کی رائے

لنڈن ۱۵؍اکتوبر اتوار کے روز کے اخباروں میں جرمنی کی بین الاقوامی لیگ سے علیحدگی کو دنیا کے امن عامہ کے لئے بہت خطرناک خیال کیا جاتا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے یورپ میں صورت حالات بہت نازک ہو جائے گی اسکا پیش خیمہ ابھی سے نظر آنے لگا ہے

اخبار سنڈے ٹائمز کی رائے

اخبار سنڈے ٹائمز جرمنی کے وقفیہ کو تواریخ کی بدترین جہالتوں میں سے ایک شمار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جرمنی نے دنیا کی توہین کی ہے، اخبار مذکور لکھتا ہے کہ جرمنی نے اپنی اس کارروائی سے اپنے آپ کو نہایت غلط پوزیشن میں رکھ لیا ہے۔ دنیا کی تمام مہذب قومیں چاہے وہ لیگ کی ممبر ہوں یا نہوں اس کارروائی کی مخالفت کریں گی۔ اگرچہ صورت حالات خطرناک ہے لیکن ابھی بالکل ناامیدی نہیں ہے پہلا عقلمندی کا مشورہ یہ ہے کہ کسی معاملہ میں جلدی نہ کی جائے متفقہ طور پر ہر امکانی کوشش کی جائے کہ جرمنی کے ہوش ٹھکانے آجائیں۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا تبصرہ

معاصر ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے کہ جرمنی کے تازہ ترین اور سنسنی خیز رویہ سے اس قسم کا اندیشہ کرنا فضول ہے کہ صلح خطرے میں پڑ جائے گی۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی وجہ موجود نہیں ہے گو تخفیف اسلحہ کی جانب ہرہٹلر کا رویہ خراب رہا ہے لیکن آج وہ اس قدر زیادہ خراب نہیں ہے اور یہ امید کی جاسکتی ہے کہ شاید کچھ دنوں کے بعد وہ اور اچھا ہو جائے۔

۴ طاقتوں کے معاہدہ کی بنا پر جبکہ جرمنی نے دستخط کئے ہیں جرمنی کے مطالبات کے متعلق گفت و شنید از سر نو شروع کی جاسکتی ہے میسولینی کا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ جنیوا میں جو طریقہ اختیار کئے جاتے ہیں اُن کے مقابلہ میں اس معاہدہ کی بنا پر زیادہ آسانی سے سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ آیندہ حالات ان کی دور اندیشی کو صحیح ثابت کر دیں گے

ڈیلی میل کا تبصرہ

معاصر ڈیلی میل رقم طراز ہے کہ اگر حکومت جرمنی نے اپنے فیصلہ پر واقعی عملدرآمد کیا تو لیگ کا ڈگمگانا شروع ہو جائے گا عین اغلب ہے کہ ہرہٹلر کے رویہ کی وجہ سے دیگر ممالک مخالفانہ تدابیر اختیار کریں اور اُن سے شدید نتائج پیدا ہو جائیں سر دست حکومت برطانیہ کا فرض یہ ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کرے کہ سلطنت یورپ کسی خطرے میں نہ پڑنے پائے

اخبار آبزرور کی رائے

اخبار آبزرور لکھتا ہے کہ جرمنی کے موجودہ حکمرانوں نے ڈکٹیٹر کا رویہ اختیار کر کے دوسری قوموں پر یہ زور دیا ہے کہ وہ جرمنی کو مسلح رہنے میں برابری کا حق دیں۔ کل جو تخفیف اسلحہ کانفرنس کا پورا اجلاس ہوگا تو اس میں یہ فوراً طے کرنا ہوگا کہ تخفیف اسلحہ کنونشن کا کوئی نعم البدل قائم کیا جائے جو بغیر جرمنی کی شرکت کے قابل عملدرآمد ہو یا تمام اسکیم کو خیرباد کہدیا جائے۔ دونوں اسکیں صرف برائے نام الگ الگ ہیں عملی نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہوگا۔

مارننگ پوسٹ کا تبصرہ

معاصر مارننگ پوسٹ رقم طراز ہے کہ یہ وقت خوف و ہراس ظاہر کرنیکا نہیں ہے بلکہ ہمیں جرمنی اور جرمنی کے باشندوں کے اس قول کی حقیقت کو آزمانے کیلئے کہ وہ صلح اور مفاہمت کے حامی ہیں ہرہٹلر کی پیشکش منظور کر لینی چاہئے۔

ہندوستان مغربی مورخوں کی نظر میں

(بقیہ مضمون صفحہ ۳)

"جب میں انگلستان آیا تو یہاں بڑے بڑے شہروں کے علاوہ ملک بھر میں ۱۲ بینک بھی موجود نہ تھے بنگال کی چاندی نے انگلستان پہونچکر نہ صرف دولت میں بے شمار اضافہ کیا بلکہ اس کی رفتار بھی تیز کر دی۔ یہ مالامال خزانے یعنی کروڑوں آدمیوں کی صدیوں کی کمائی انگریزوں نے لندن میں اسطرح بھیجدی جسطرح رومن نے یونان اور پونٹس کے خزانے اٹلی بھیجدیے تھے۔ ہندوستانی خزانے کتنے قیمتی تھے کوئی انسان بھی ان کا اندازہ نہیں کر سکتا لیکن وہ ضرور کروروں اشرفیاں ہونگی اتنی دولت اس وقت کی مجموعی یوروپین دولت سے بھی زیادہ نہ تھی"

میجر ونگیٹ نے ۱۸۵۹ء میں لکھا ہے:- ہندوستان بیسویں صدی میں انگلستان کو کم از کم ایک ارب پچاس کرور روپیہ دیچکا تھا اسیطرح کئی طریقوں سے ہندوستانکی دولت ہندوستان سے دوسرے ملکوں کے حوالے کر دی گئی۔ اور افلاس اور مصائب کے سوا ہندوستان کے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔ اگر کبھی انگریزوں کو ہندوستان اسطرح چھوڑنا پڑا جسطرح روس نے انگلستان چھوڑا تھا تو وہ ایک ایسا ملک چھوڑ جائیں گے جس میں نہ تعلیم ہوگی نہ حفظان صحت کا سامان ہوگا اور نہ دولت ہوگی۔

اسوقت ہندوستانکی واقعی وہی حالت ہے کہ ہندوستان کے پاس نہ تعلیم ہوگی نہ حفظان صحت کا سامان نہ دولت

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی خاص رعایت

محض ۳۱؍اکتوبر ۱۹۳۳ء تک

ڈھنکلی بازار میں جو اصحاب ۳۱؍اکتوبر ۱۹۳۳ء تک پلاٹ خریدیں گے اُن کو قیمت مقررہ پر پندرہ فیصدی کمی اس خاص شرط پر دیجاوے گی کہ وہ آخر دسمبر ۱۹۳۴ء تک دوکان و مکان بموجب روکار نمونہ مجوزہ تکمیل تعمیر کرلیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲۳۵

بعدالت مال اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام و تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

ٹھاکر بنن سنگھ نمبردار موضع کندولی پرگنہ گھاٹم پور — مدعی

بنام — برج لال — مدعا علیہ

بنام برج لال ولد کالکا برہمن، ساکن کندولی پرگنہ گھاٹم پور وارد حال مقیم ہیش نفری نعام موضع لبنت کٹرہ تحصیل کھجوہا ضلع فتحپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجدن بمقام تحصیل گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

مہر عدالت — (دستخط حاکم عدالت)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر ۲۵۱

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر مقام و ضلع کانپور

لالہ رام چرن لال — مدعی

بنام صورت سنگھ — مدعا علیہ

بنام صورت سنگھ ولد حکم سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع بوسی پرگنہ و ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲؍ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتنک نگرہ گولیوں اور طلاء واجی کرن کا استعمال شروع کر دینگے

آتنک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی وکمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرنے قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمایئے

طلائے واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلاپن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کر کے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی صہ پانچ روپیہ

ویدشاستری - جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ - عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

قیمت رجسٹرڈ

بچونکی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچونکو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے کیلئے مشہور معروف شرطیہ دھکی دوا ہے میٹھا ہونیسے بچے اسکو خوش ہوکر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ عطاروں پنساریوں، دیسی انگریزی دوا فروشوں، جنرل مرچنٹوں و کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ رتی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ درجن ۱۲ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن — نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو،

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔پی

نقد و تبصرہ

اسلام

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب، سی، آئی ای۔ ایم، ایل، سی کی تحریک اور انجمن تبلیغ الاسلام ضلع کانپور کی سرپرستی میں ایک ماہواری ہندی، تبلیغی رسالہ "اسلام" زیر ادارت قاضی عابد علی بلہوری جاری ہوا ہے اسکا پہلا نمبر ہمیں وصول ہوا ہے

اس زمانہ میں جبکہ ہندوستان میں ہمسایہ اقوام کو ایک دوسرے کے مذاہب کی اصل تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنا ضروری ہے، اس ہندی رسالہ کا اجرا ایک مبارک اقدام ہے۔

ہندوؤں میں تعلیمات اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں، جو ہوشیار سیاست والوں کی پھیلائی ہوئی ہیں اور اس زمانہ میں بھی اسلام کی نسبت سی تعلیمات کو غلط شکل میں پیش کیا جاتا ہے جس سے ہندو بھائیوں کے لئے اسلام کو اصلی شکل میں دیکھنے میں بہت سی رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں۔

اگر اس قسم کا ہندی میں اصلاحی لٹریچر جیسا کہ یہ رسالہ ہے شائع کیا جائے تو ان خرابیوں کا سدباب ہو سکتا ہے۔

یہ رسالہ ۴۴ صفحہ پر نکلیگا۔ جسمیں ۳۶ صفحہ ہندی ہونگے اور ۸ صفحہ اردو۔ سالانہ چندہ ۱۲ رکھا گیا ہے۔ مسلمانوں کو اس کی کثیر الاشاعتی پر خاص توجہ دینا چاہئے۔

تدابیر ترقی

مولوی محمد کامل صاحب بی، اے۔ ایڈیٹر اخبار برق جونپور اس رسالہ کے مؤلف ہیں موصوف نے اس رسالہ میں مختلف چیزوں کے بنانے کے نسخے اور بعض نہایت اہم اور ضروری تجارتی مشورہ لکھے ہیں۔ جس پر عمل درآمد کرنے سے ایک کاروباری انسان بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے اور نہایت مختصر سرمایہ سے ایک بے روزگار باکار ہو سکتا ہے۔

کتاب نہایت مفید ہے ضرورت مند حضرات کو اس کے مطالعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے

قیمت تین آنے ۳ر ملنے کا پتہ

مینجر صاحب اخبار برق جونپور

الہ آباد۔ ۲۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی کانگریسی کارکن اپنے آئندہ طرز عمل سے متعلق آپس میں مشورہ کر رہے ہیں

نیلا ناگنی کی

عجیب و غریب حرکات

زیادہ وقت جنگلوں میں گذرتا ہے

متھرا۔ ۲۲ر اکتوبر۔ گاندھی جی کی امریکن چیلی ناگنی جو پچھلے دنوں دہلی سے یکایک غائب ہوگئی تھی آجکل متھرا میں ہے اس کی عجیب و غریب حرکات سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ کسی حادثہ کے اثر سے اسکا دماغی توازن قائم نہیں رہا۔ نیلا ناگنی دیوی دریائے جمنا کے کنارے جنگلوں پھرا کرتی ہے۔ اُس کی کوئی مستقل جائے رہائش نہیں ہے، گو کبھی کبھی وہ چند گھنٹے کے واسطے امریکن مشن بندرابن میں قیام پذیر ہو جاتا کرتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سی، آئی ڈی کچھ عرصہ تک نیلا ناگنی کی حرکات کی جانچ کرتی رہی کہ اس آوارہ گردی میں کوئی سیاسی مقصد تو پوشیدہ نہیں ہے لیکن اب دو روز سے سی، آئی، ڈی نے انھیں جنگل کا لطف اٹھانے کے لئے آزاد چھوڑ دیا ہے گر جب سے فوجی افسر نے اسے رائل ہوٹل کے قریب سے اٹھایا ہے اور اُس نے پولیس کو جو بیان دیا ہے اوس پر بہت چہ می گوئیاں کی جارہی ہیں وہ ایک اسی قسم کا سنسنی خیز اقرار ہے جیسا کہ اُسنے مہاتما گاندھی کے سامنے آشرم میں داخل ہوتے وقت کیا تھا

کہا جاتا ہے کہ جب اُس کی دماغی حالت پر جرح کی تو اُس نے چند ممتاز اشخاص کے نام لئے جو کہ سی آئی، ڈی نے نوٹ کر لئے ہیں۔ اور ان کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔ یقین ہے کہ نیلا ناگنی کو کوئی سخت دماغی صدمہ ہو چکا ہے۔ جسکا سبب دریافت کئے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

امریکن مشن مس نیلا ناگنی کے بار بار غائب ہو جانے سے سخت متعجب ہے۔ مشنری کے لوگ اُس کے ساتھ بہت ہمدردی رکھتے ہیں مگر وہ اُس کی حرکات پر قابو حاصل کرنے سے عاجز ہیں۔ مشن کے انچارج نے بیان کیا ہے کہ اسے نیلا ناگنی کے واردھا آشرم سے چلے آنے کا سخت افسوس ہے۔ مگر نیلا ناگنی مشن میں کل ایک دن ٹھہر کر غائب ہوگئی تھی۔ بہر حال مشن اب بھی اُس کے ٹھہرانے کے واسطے تیار ہے جب تک کہ امریکن قونصل کے پاس سے اُس کے متعلق ہدایات موصول ہوں۔ مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ متھرا کا انتخاب اس کے گذشتہ واقعات حالیہ سے تعلق رکھتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اُس نے متھرا، بندرابن اور گوکل کے ایک دوست کے ساتھ سیر اور روائل ہوٹل میں قیام کیا جہاں سے اسے بیہوشی کی حالت میں ایک فوجی افسر نے اٹھایا۔ متھرا کے ہر گلی کوچے میں اُس کی آوارہ گردی کے چرچے ہیں۔ مگر اُس کے آئندہ ارادوں کی بابت کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

متھرا میں نیلا ناگنی کے گرد ایک ہجوم لگا رہتا ہے متھرا والوں کا خیال ہے کہ وہ ایک خدا رسیدہ عورت ہے سٹہ بازوں نے خاتون مذکور کو بے حد پریشان کر رکھا ہے

مس نیلا ناگنی کے سلسلہ میں ایک اطلاع یہ بھی ہے کہ امریکن کونسل جنرل سے اس کی امریکہ سے واپسی کے بارہ میں گفتگو ہو رہی ہے۔ اور حکومت ہند اس کو امریکہ واپس بھیجدینا چاہتی ہے۔

مسٹر پٹیل کا ہندوستانیوں کو آخری پیغام

میں ہندوستان کی آزادی کیلئے دعا مانگتا ہوں

وائنا۔ ۲۲ر اکتوبر۔ مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی جو ایک مدت سے بیمار تھے اور جن کی علالت نے تشویشناک صورت اختیار کر لی تھی۔ آج شام کو انکا انتقال ہو گیا مسٹر پٹیل کی موت کی اطلاع سے چند گھنٹے بیشتر اُن کے احباب کو تار موصول ہوئے تھے کہ مسٹر پٹیل کی حالت سخت نازک ہے۔ گذشتہ ہفتہ وہ اپنی ہمت مردانہ سے موت کے ساتھ جنگ کرتے رہے۔

جنیوا۔ ۲۲ر اکتوبر گذشتہ شب مرض کا حملہ ہونے پر یہ یقین کر لیا گیا تھا کہ مسٹر پٹیل جانبر نہ ہو سکیں گے یہ بلیٹن شائع کئے جانے کے بعد اُن کی حالت بگڑتی جا رہی ہے۔ مسٹر پٹیل کے آکسیجن کے استعمال کی وجہ سے آخری وقت تک ہوش و حواس ٹھیک رہے۔ اور انہوں نے مسٹر سوبھاش بوس، مس لوٹوالہ، اور منشی بھوگی لال رنچھوڑ لال نے جو اندور سے آئے تھے۔ گفتگو کی اور انتقال سے کچھ دیر قبل ہی ایک پیغام دیا کہ:

"میرے ہموطنوں! اور ہندوستان و دنیا کے کل احباب کو میری دعائیں پہونچا وہ مرنے سے قبل میں ہندوستان کی آزادی کیلئے دعا مانگتا ہوں۔

مسٹر پٹیل کی موت پر ماتم

لاہور۔ ۲۲ر اکتوبر مسٹر پٹیل کے انتقال کی خبر دس بجے لاہور پہونچی جس سے تمام حلقوں میں افسردگی چھا گئی۔ ڈاکٹر عالم نیشنلسٹ لیڈر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ:۔

"مسٹر پٹیل نے تمام عمر ملکی خدمت میں بسر کی اور جس زمانہ میں وہ مجلس مقننہ کے صدر تھے۔ وہ وقت ترقی کن دور کا ایک تاریخی زمانہ ہے انہوں نے خود کو نہ صرف مجلس مقننہ کا ایک نہایت ہی موزوں صدر ثابت کیا بلکہ ایک ایسی قابل قدر مثال پیش کی کہ جسکی نہ صرف اس ملک میں بلکہ یوروپین ممالک میں بھی تقلید کی جائیگی۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ ہندوستانی مسٹر پٹیل کی نہایت موزوں یادگار قائم کریں گے۔

راجہ نریندر ناتھ نے کہا کہ یہ رنجدہ خبر موت ہندوستان کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے مسٹر پٹیل ہندوستان کے عظیم سیاسی رہنماؤں میں سے تھے۔

سر جیاکار نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان فرمایا کہ مسٹر پٹیل کی وفات سے ہندوستان نے ایک بڑے جنگ جو کو کھو دیا۔

چودھری ظفر اللہ خان نے ایک عظیم ہندوستانی ہستی کے انتقال پر افسوس کیا اور کہا کہ گو ہر شخص مسٹر پٹیل کی دوران صدارت کی کارروائی سے متفق نہیں ہو سکتا لیکن اس بات کے اعتراف پر ہر شخص مجبور ہے کہ انہوں نے مجلس مقننہ اور صدارت کی آزادی و خود مختاری کے لئے قابل تعریف کوشش کی

مسٹر غزنوی نے جو کل ہندوستان سے آئے ہیں بیان کیا کہ مسٹر پٹیل نے مجلس مقننہ کا بلاشک قابلانہ رہنمائی کی بوجہ۔ بوجہ پر زور کانگریسی پیروکار ہونے کے اگرچہ اُن کی رائیں ہم سے متضاد ہوا کرتی تھیں، مگر ہم سب اُن کے اخلاص و نیک نیتی کے قائل تھے۔ بلاشک مجلس مقننہ اور اُن کے کانگریسی رفیقوں نے انہیں ہمیشہ کے واسطے کھو دیا ہے

سر ہری سنگھ گوڑ نے کہا کہ اگر میں نے ان کی متعدد صداقتی کارروائیوں کی مخالفت کی ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ منتخب شدہ ارکان مسٹر پٹیل کو ایک مضبوط و خود مختار صدر سمجھتے تھے

بحکم جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۳ر نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

رام لال سنگھ ولد نراین سنگھ قوم ٹھاکر ساکن نواب گنج۔ کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں رام لال سنگھ عدالت ہذا سے ۵ار ستمبر ۱۹۳۳ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اُس کو ایک سال کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست انسالونٹ کے عطا ہوئی تھی۔ اب عدالت نے ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۳ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے لہذا جس کو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا تاریخ معینہ ثابت کرے۔ المرقوم ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۳ء

بحکم

مہر عدالت

بابو رام سرشتہ دار منصرم عدالت خفیفہ کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قواعد ۱و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۶

بعدالت مال پرگنہ بہاور ڈیرا پور مقام و ضلع کانپور

پریم سنگھ — مدعی

بنام

اننت سنگھ وغیرہ — مدعا علیہم

بنام اننت سنگھ ولد دوارکا سنگھ و اہیرن سنگھ ولد جگناتھ سنگھ و مسماۃ چھبی کنور دختر جوالا سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان اورنگ آباد ڈاکخانہ پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ر ماہ نومبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کے جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

۳۸۵

کیا آپ گنجے ہیں؟
یا آپ کے بال گر رہے ہیں؟
مندرجہ ذیل ۲ دو ادویات پیش کرتے ہیں!
گم مہتون ...... گنج کے لئے ...... قیمت دو روپے (عـ۲)
کاکل تیل ...... بال جھڑ کے لئے ...... قیمت دو روپے (عـ۲)
ہندوستان کے مشہور وید پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی ایجاد ہے
ملنے کا پتہ: مینجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

افسانہ

"شکنتلا"

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

اپنی بیوی کو دیکھ کر مسکرایا۔ جب میں نے اُس کی بیوی سے چلتے وقت یہ کہا کہ تم اطمینان رکھو تمھارا شوہر کبھی نہیں مرے گا، تو اُس نے آنکھوں میں آنسو لاکر جس عجز و انکساری سے میرا شکریہ ادا کیا میں اُسے کبھی نہ بھولوں گی، اب میری خواہش ہے کہ ان گھر کے دہندوں سے میں بالکل سبکدوش ہو جاؤں اور اپنی اس زندگی کو اپنے بھائی بہنوں کی خدمت کیلئے وقف کر دوں، کیا میرے باپ یہ منظور ہے؟ اسکا باپ بھلا کب مانع ہو سکتا تھا، اُس نے اُسے بصد شوق قبول کیا اور اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی تصور کیا کہ اس لڑکی یوں خلق خدا کی خدمت کیلئے غریبوں کی خدمت گار شکنتلا کا جو ہر وقت انھیں حوا کے ہم پہونچانے انہیں پنا مدینے اور اُن کی بیماریاں دور کرنے میں مصروف رہتی تھیں، اس کے گاؤں کے لوگوں پر بھی بہت اچھا اثر پڑا۔ گاؤں کی ساری فضا ہی تبدیل ہو گئی، گاؤں کے سارے لوگ فرشتہ بن گئے۔

دولت و خوبصورتی کی دیوی شکنتلا زیور کبھی نہ پہنتی تھی، یہ دیکھ کر غریب لوگ کہا کرتے کہ جب وہ اگر چاہے تو سر سے پاؤں تک اپنے آپ کو سونے سے لادلے۔ وہ زیور پہننے سے پرہیز کرتی ہے تو ہم البتہ کیوں نہ کریں اسیطرح دیگر امور میں بھی انہوں نے شکنتلا کی پیروی کی ان میں آپس میں بے حد محبت ہو گئی؛ بچہ بچہ خدا کا عبادت گذار بن گیا، انہوں نے اپنی خدمات کے صلے سے تحائف لینا بند کر دیا اور جب کوئی تحائف پیش کرتا تو وہ اسے جیسا کہ انہوں نے شکنتلا کو کہتے سنا تھا کہتے کہ ہم کیا چیز جو کسی کی خدمت کر سکیں، یہ سب خدا کی قدرت ہے جس نے ہم کو اس قابل بنا دیا۔ اس لئے بھی شکریہ ادا کرو۔

شکنتلا گھر میں کسی پڑوسی کے علاج میں مصروف تھی کہ دروازے پر کسی نے دستک دی باہر آئی تو معلوم ہوا کہ اُس کی سسرال کا ایک ملازم جس کی ہمشیرہ کو اُسنے مرنے سے بچایا تھا اب اُسے اپنے آقا رگھو کے علاج کیلئے جو شدید علیل ہے لیجانا چاہتا ہے اُسے اُس کے آقا نے نہیں بھیجا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنی طرف سے لیجانا چاہتا تھا،

شکنتلا خیالات میں محو ہو گئی وہ سوچ رہی تھی کہ اُسے اُس شخص کے علاج کے لئے جانا چاہئے جس نے اُسکی زندگی کو تباہ کیا تھا اُس کے دل سے آواز آئی کہ ہاں ضرور؛ صداقت و راستبازی یہی ہے،

رگھو کا بُرا حال ہے گھر میں کہرام مچا ہوا ہے ملازم شکنتلا کو لے کر وارد ہوتا ہے جو سر سے پاؤں تک ایک بڑی چادر میں اس طرح لپٹی ہوئی ہے کہ اُسکا حصۂ جسم کا کوئی حصہ عریاں نہیں، مریض کے بستر کے پاس جا کر جسکے چاروں طرف اُس کے سب اعزہ کھڑے تھے وہ اُس کی ماں سے بولی:—

"ماں! ابھی مریض کو اچھا کر سکتی ہوں لیکن اسے پہلے اپنے ایک جرم کا اقرار کرنا ہو گا جسکا کہ وہ مرتکب ہوا ہے رگھو کی تو جان پر بنی ہوئی تھی وہ فوراً بول اٹھا ماں میں نے اپنے چھوٹے بھائی کی پہلی بیوی سے ایک سنگین جرم کیا ہے، میری وجہ سے اُس کی زندگی تباہ ہوئی ورنہ وہ نہایت نیک سیرت لڑکی تھی یہ کہہ کر وہ ایک بچہ کی طرح زار و قطار رونے لگا اُسنے اُسنے دوا پلائی جسکا فوری اثر ہوا اس ※

سبدِ گل

سوراج کیا ہے؟ آجکل ہر طرف سے اسی مسئلہ کا حل تلاش کیا جا رہا ہے کہ بہت آوازیں پوچھ رہی ہیں کہ سوراج کیا ہے؟ اور یہ خوش گوار چیز کس طرح کی حالت یا کیفیت کا نام ہے؟ کوئی کہتا کہ سوراج کامل آزادی ہے کوئی کہتا ہے درجہ نو آبادیات کو سوراج کہتے ہیں، کسی کا خیال ہے کہ سوراج حکومت خود اختیاری کا دوسرا نام ہے کوئی یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ صوبجاتی آزادی ہی اصلی سوراج ہے کوئی کہتا ہے کہ سوراج کے ساتھ مرکزی ذمہ داری بھی ایک لازمی شے ہے غرضکہ جتنے منھ اتنی ہی باتیں،

لیکن اگر اس میں سوراج کے معنی سمجھتے ہیں تو تو اُس کو مختلف اشخاص کی ضرورتوں کے زاویہ نگاہ سے دیکھنا ہو گا، مثلاً مسٹر چرچل کے خیال میں سوراج یہی ہے کہ ہندوستان پر آہنی پنجہ سے حکومت کی جائے، اور وہ اپنی بکواس جاری رکھیں، مسٹر بالڈون کے لئے اصلی سوراج اُن کا پائپ اور تمباکو کا دھواں ہے، اور اگر اس سے کبھی فرصت ملے تو مسٹر چرچل کی ظاہری مخالفت پر ڈٹ جانا۔ سر سموئیل ہور کی حالت دوسری ہے وہ ایک سفید سوراج کے موجد ہیں جسکا نام وائٹ پیپر ہے اسی کاغذ کو لئے پھرنا اور لوگوں سے اپنی تعریف میں قصیدے سننا بھی ان کا اصلی سوراج ہے، اس کے بعد ہندوستان آ گئے۔ تو یہاں بھی آپ کو جدا جدا اشخاص کے جدا جدا سوراج نظر آئیں گے سب سے پہلے تو گورنر جنرل کا مخصوص اور محفوظ سوراج، اُس کے بعد تمام صوبوں کے گورنروں کا سوراج کیونکہ وہ سفید و سیاہ کے مالک ہیں اسمبلی کے صدر اور وائسرائے کا ایک مخلوط سوراج ہے اور وہ یہ ہے کہ ان میں دھرم پتر اور دھرم پتا کا رشتہ قائم ہو جائے، گورنر بنگال کا خالص سوراج آجکل زیادہ با اثر ہے اور اس سلسلہ میں ایک کلکٹر کے وہ سوراجی احکام ہیں کہ کوئی ہندو "بھدرو لوگ" شام سے صبح تک گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ رات کا وقت فطرت نے سونے اور آرام کرنے کے لئے بنایا ہے، نہ کہ گھر سے باہر مارے مارے پھرنے کے لئے اس سوراج کا نام قدرتی سوراج ہے،

اگر آپ پوچھیں کہ لبرل اور ماڈریٹ اصحاب کا سوراج کیا ہے؟ تو اسکا جواب بہت ہی مشکل ہے کیونکہ ان لوگوں کا سوراج بہت سے عجیب و غریب اور متضاد کاموں پر مشتمل ہے، مثلاً اپنے گھروں میں آرام کرسی پر بیٹھ کر غور کرنا اور اُس کے بعد وہیں سے بیانات اور اعلانات شائع کرنا۔ ہندوستان کی خیر خواہی کا راگ گانا، برطانوی تجویزوں کی مخالفت کرنا، اس کے بعد برطانوی دعوت نامہ ملتے ہی فوراً بستر باندھ کر لندن کو روانہ ہو جانا اور وہاں جا کر کچھ کہنا، کچھ نخرے کرنا، اور جب سر سموئیل ہور کی طرف سے ان نخروں میں گرم مسالہ لگا دیا جائے تو اُن کی شان میں مداحیہ قصیدے فرمانا۔ پھر واپس آکر اپنی کوٹھیوں میں ڈٹ جانا۔ اور سوراج کی چلتی پھرتی تصویر بن جانا۔

اب رہا دیسی ریاستوں کا سوراج تو اس کے متعلق کیا کہا جائے۔ اس سوراج کی تصویر کا ایک رخ پرنسز پروٹیکشن ایکٹ میں موجود ہے اور دوسرا رخ ابھی اسمبلی میں ایک جدید قانون کی صورت میں زیر تعمیر ہے، تصویر کے عموماً دو ہی رخ ہوا کرتے ہیں لیکن قدرت کے کھیل نیارے ہیں کہ اسمیں ایک تیسرا رخ بھی پیدا ہو گیا ہے اور اگر اُس کو دیکھنا ہو تو آپ نوانگر تشریف لے جائیں، کیونکہ موجودہ ہز ہائینس جام صاحب نوانگر نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو سوراج کی اصلی صورت دیکھنی ہو تو وہ میرے شہر میں آئے وہاں کے در و دیوار سے سوراج ٹپکتا ہوا نظر آئے گا،

بعض حضرات کا سوراج صرف اپنے ضلع کے کلکٹر صاحب کی رضامندی میں ہے اور بعض اپنی بیوی صاحبہ کی خوشنودی کو اپنا سوراج سمجھتے ہیں (دتیج)

※ اُس کے بعد اُسنے اپنی چادر اُتاری اور اپنی ساس کی قدموں پر گر پڑی، سبنے دیکھا کہ ڈاکٹرنی پرنچال شکنتلا تھی، شکنتلا! بولی ماں! خدا جانتا ہے کہ مجھے اپنے شوہر سے محبت تھی اور میں قول و فعل میں اُس کی فرمانبردار تھی لیکن چونکہ خدا ہی کی مرضی تھی کہ میں اُن سے علیحدہ کی جاؤں اب مجھے اسکا گلہ نہیں میری آرزو ہے کہ میرے شوہر اپنی دوسری بیوی کے ساتھ خوش رہیں، کیونکہ میں تو دنیا سے کنارہ کش ہو چکی ہوں، یہ فقرہ اُسنے پوری

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری، سستی، دخون کی خرابی کو دور کر کے بدن کو فربہ، طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔

قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ، بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سوا اس کا ساری اولیہ

دمہ، سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا علمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، کانپور

ڈابرز ڈاکٹر ایس کے برمن لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

کیش راج

سر کے تیلوں کا راجہ

اسمیں وائٹ آئل بالکل نہیں ہے یہ دماغ اور بالوں کے لئے از حد مفید ہے۔ بہتیرے نیالیشوں سے سارٹیفکیٹ اور تمغے ملے ہیں صرف خوشبو ہی نہیں بلکہ دوا آمیز بھی ہے بالوں کی جڑوں کو مضبوط کر کے بالوں کو سیاہ اور چمکدار کرنے کی اسمیں بیحد قوت ہے

قیمت فی شیشی پندرہ آنے ۱۵؍

ڈاک محصول ۱۰؍

نمونہ تین آنے جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس

ڈابر نمونہ بکس

تھوڑے صرفہ سے مفید اشیاء کی آزمائش کر کے فائدہ حاصل کیجئے

۱ ملونت مکتا (دانت کا منجن)

۲ کیش دھونا (سر دھونے کا پاؤڈر)

۳ کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)

۴ سیلک صابون (خوشبودار دوا آمیز)

۵ نہارن اسنو (خوبصورتی کے لئے)

۶ نہارن پوڈر (غازہ برائے خوبصورتی)

۷ او ڈو نہارن (عطر لاوینڈر) ۸ مسک لونڈر (مشک آمیز آئینہ)

قیمت فی بکس ایک روپیہ دس آنہ عہ ڈاک محصول دس آنے ۱۰؍

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتے ہیں۔ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور میں شائع ہوا پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہار شنبہ یکم نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۹

اردو ادب کی چاشنی

پنڈت جگ موہن ناتھ رینہ شوق

درد کی میرے کہانی اور ہے — تیری بلبل نغمہ خوانی اور ہے
گو دیا تدبیر نے بالکل جواب — پھر بھی قسمت آزمائی اور ہے
کشتگانِ عشق کا مرنا ہے اور — مرمٹوں کی زندگانی اور ہے
ہجر میں ہم ہیں اُسی کے منتظر — اک بلائے آسمانی اور ہے
لب نہ کھلنے پر بھی کہدیتے ہیں سب — بیخودوں کی بے زبانی اور ہے
چارہ ساز و کیا ہو تدبیرِ علاج — دل میں اک دردِ نہانی اور ہے
دل کو بھی وہ بیٹھنے دیتے نہیں — صرف اتنی ناتوانی اور ہے
سر سے جاتا ہی نہیں سودائے عشق — مفت کی یہ سرگرانی اور ہے
کوئی صورت اس کے ٹلنے کی نہیں — جو بلائے ناگہانی اور ہے
باتوں باتوں میں اڑا لیتے ہیں دل — اُن کی طرزِ دل ستانی اور ہے
نقشِ ہستی مٹ گیا لیکن ابھی — اس زمیں پر اک نشانی اور ہے

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے اسکو شوق
بسملوں کی بے زبانی اور ہے

مارشل وان ہنڈ برگ

جرمنی کی سب سے اہم ہستی اور دنیا کا عظیم الشان جرنیل

۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم یورپ کا اعلان ہوا تو جرمنی کے دونوں جانب دشمن تھے ایک جانب فرانس اور دوسری جانب روس، جرمنی کا یہ خیال تھا کہ ان ہر دو دشمنوں میں سے پہلے فرانس کا ایک ماہ میں خاتمہ کردیا جائے گا۔ اور روس بمشکل اسقدر عرصہ میں اپنی فوج مجتمع کرسکیگا۔ فرانس سے نمٹ کر روس کو سمجھ لیں گے بدیں وجہ جنگ کے شروع ہوتے ہی جرمنی نے تمام طاقت فرانس کے خلاف لگادی اور روس کی جانب سرحدی صوبہ سے لاپروائی کا اظہار کیا گیا۔ ادھر روس نے حیرت انگیز طریقے سے اپنی فوج کو جرمنی کی سرحد پر پہونچا دیا۔ جرمنی کی فوج ابھی بلجیم کی سرحد ہی سے باہر ہوں گی کہ روس نے پروشیا کے مشرقی و شمالی علاقہ پر حملہ کردیا۔ حفاظت کیلئے قلعہ تو موجود تھے لیکن اُن میں سپاہی نہ تھے روس کی برچھی جرمنی کے دل میں گھسنے لگی۔ پروشیا کے لوگ بھاگ بھاگ کر جرمنی آنیلگے فرانس پر ابتدائی فتح سے جرمنی میں جو مسرت پھیلی ہوئی تھی اُو سپر پالا پڑ گیا۔

اب تو جرمنی کے قیصر ولیم کو سخت تشویش ہونے لگی اور ایک ایسے سپہ سالار کی ضرورت محسوس ہوئی جو روس کے حملہ کو روک سکے۔ محکمہ جنگ جرمنی نے جو سکیم مرتب کی تھی اُسمیں فرانس کی فتحیابی کا تو خیال رکھا گیا تھا لیکن یہ خبر نہ تھی کہ روس کے حملہ کو بھی روکنا پڑے گا۔ اس مصیبت میں قیصر کا دماغ چاروں طرف لڑا لیکن موجودہ سپہ سالاروں میں ایک بھی اُس کی نگاہ میں نہ جچا۔ اس اثنا میں کسی کو جنرل ہنڈبرگ کی یاد آئی۔ جو ابھی ملازمت سے سبکدوش ہو تھے۔ اسوقت جنرل ہنڈبرگ کی عمر تقریباً ۷۰ سال کی ہوگی بڈھے سپاہی کے پاس قیصر ولیم کا فرمان پہونچا جنرل ہنڈبرگ اپنے گاؤں میں آرام کر رہا تھا۔ ۷۰ سال کی عمر کچھ کم نہیں ہوتی پھر فوجی ملازمت کے بعد تو آرام کی ضرورت ہوا ہی کرتی ہے جسوقت سوار شاہی پیغام لیکر گاؤں میں پہونچا تو جنرل ممدوح اپنے احباب کے ساتھ ہوٹل میں بیٹھے شراب نوش فرمارہے تھے اس دوران میں شاہی فرمان ملا۔ ملک و قوم کے جاں نثار نے اس حکم کو پڑھا اور بوسہ دیا۔ اور نصف گھنٹہ کے اندر ہی برلن کی جانب روانہ ہوگیا۔ اور فوج کا چارج لیلیا۔ ایک ہی ہفتہ میں صورت حالات میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوگئی۔ جرمنی کی شکست شاندار فتحیابی کی صورت منتقل ہوگئی روس کی فوج پر محاصرہ ڈالا گیا۔ اور تقریباً ۱/۲ لاکھ فوج ہتھیار ڈالدینے پر مجبور ہوگئی سیکڑوں اتواپ اور مال غنیمت جرمنی کے ہاتھ لگا۔ اس وقت سے ہنڈبرگ کا نام جرمنی کیا یورپ اور دنیا بھر میں گونجنے لگا۔ اس بڈھے سپاہی نے جدہر بھی منھ پھیرا آفت مچادی تقریباً ایک ہزار میل کی لمبائی میں ہنڈبرگ ہوا کی مانند نقل و حرکت کرتا تھا۔ میدان جنگ میں ہنڈبرگ نے روس کے چھکے چھڑا دیے جرمنی میں ہنڈبرگ کی قدر و منزلت میں بے حد اضافہ ہوگیا۔ پہلے جرمنی کے گھر میں قیصر کی تصویر لٹکائی جاتی تھی اب ہنڈبرگ کی تصویر لٹکائی جانے لگی اس کی شبیہ لوگوں کی آنکھ میں بس گئی۔ لمبا قد ہیلوانی جسم، لمبی لمبی سپاہیانہ مونچھ، چراغ کے مانند جلتی ہوئی آنکھ گویا ہو بہو جنگ کا دیوتا ہے ان دنوں برلن میں مارشل وان ہنڈبرگ کا ایک چوبی مجسمہ بنایا گیا جسمیں صرف کیل ٹھونکنے کے لئے بڑی بھاری رقم دینا پڑتی تھی وہ رقم لاکھوں تک پہونچی۔ اور زخمی سپاہیوں کی تیمار داری میں صرف کی جاتی تھی۔

چار سال تک دنیا بھر سے جنگ کرنے میں آخرکار جرمنی کو شکست ملی اس عرصہ میں کتنے ہی سپہ سالار آئے اور چلے گئے کتنوں ہی پر شکست کی ذمہ داری عائد ہوئی لیکن دوست اور دشمن دونوں ہی نے جسکی شجاعت کی داد دی تو وہ جنرل ہنڈبرگ تھا۔ جرمنی نے شکست پر اپنے بادشاہ تک کو معزول کردیا۔ اسوقت یہ خطرہ دامنگیر تھا کہ ہنڈبرگ جرمنی حکومت کے سامنے سر نہ جھکائے گا اور قیصر کے لئے جنگ کرے گا۔ لیکن اسوقت لوگوں کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جبکہ ہنڈبرگ نے یہ اعلان کیا کہ ایک سپاہی کا کام ملک کی حفاظت کے لئے لڑنا ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے خلاف اسپر کسی قسم بار خاطر نہیں ہوتا۔ وہ اپنے وطن چلا گیا اور جمہوری حکومت کا ایک فرماں بردار سپاہی بن گیا۔ جرمنی پر پھر آفت نازل ہوئی جمہوری حکومت کی کشتی بھنور میں پڑ گئی مصیبت کے وقت قوم نے پھر بڈھے سپاہی کو یاد کیا اُسوقت سے آجتک جنرل وان ہنڈبرگ جمہوری حکومت کے پریسیڈنٹ ہیں۔ پارٹیاں بنیں اور منتشر ہوگئیں کتنے ہی وزیر اعظم آئے اور چلے گئے لیکن یہ جرمن کا عظیم الشان مرد کرسی صدارت پر بیٹھا ہوا ہے، لوگ سمجھتے ہیں کہ چاہے جو کچھ کرلو وہ بگڑی ہوئی کو بنالیں گے انکا خیال ہے کہ جب تک ہنڈبرگ کرسی پر بیٹھا ہے کوئی جرمن کا بال بیکا نہیں کرسکتا کیونکہ وہ پارٹیوں کے تنازعات سے بالاتر ہے۔ ہر ایک جرمن کا یہ خیال ہے کہ

فرانس میں حکومت مستعفی ہوگئی

پیرس ۲۳ اکتوبر پارلیمنٹ میں بجٹ پر بحث ہورہی تھی لیکن تمام پارلیمنٹ کے باہر کی سڑکیں جو مسافروں سے کھچا کھچ بھری رہتی ہیں سونی پڑی تھی صرف پولیس کے پیادے اور سوار کھڑے پہرہ دیرہے تھے۔ کوئی شخص عمارت کے گرد ایک میل تک داخل نہو سکے حکومت کو اندیشہ تھا کہ لوگ باہر مظاہرات کرینگے اسلئے اُسنے یہ کارروائی اختیار کی تھی۔ ۔۔ہم شکس دہندگان اسپر بھی مظاہرہ کرنے پر آمادہ تھے مگر ایات جلسکی باوجود اسکے وزیر اعظم فرانس نے اپیل کی تھی کہ پارلیمنٹ بجٹ کا فیصلہ جلد منظور کرے بجٹ پر بحث ختم نہ ہوسکی۔ بعد کی اطلاع ہے کہ دوسرے روز بجٹ پر بحث کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کو ۲۴۱ آرار کے خلاف ۳۴۱ آرا سے شکست ہوگئی چنانچہ اُسے اب مستعفی ہونا پڑے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ یکم نومبر ۱۹۳۳ء | نمبر ۳۹

جرمنی میں اخبار بینی کا شوق

ایک نامہ نگار مقیم برلن نے جرمنی کے موجودہ حالات پر ایک مضمون لکھا ہے جو تازہ معلومات پر مشتمل ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا کی زندہ قومیں ہولناک مصائب سے نجات حاصل کرنے کے بعد کس طرح دوبارہ سرگرمی سے تعمیری کام میں منہمک ہیں۔ مگر بخلاف اسکے اہل ہند کسقدر جمود کی زندگی گذار رہے ہیں بہرحال ہم ناظرین کی واقفیت اور مضمون کی اہمیت کے لحاظ سے اس کے اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"جرمنی ایک ایسا ملک ہے کہ جہاں پر اخبار بینی کا شوق بہت زیادہ لوگوں میں بڑھا ہوا ہے اول تو اسکی وجہ یہ ہے کہ جرمنی میں ایسا کوئی فرد بشر نہیں جو خواندہ نہ ہو۔ چاہے لڑکا ہو یا لڑکی چھ سال کی عمر میں اسکول جانا لازمی ہوتا ہے اور ۱۴ سال تک ضروری تعلیم حاصل نکرے تو اکثر اوقات اتنی سختی کیجاتی ہے کہ جب کبھی لڑکا لڑکی مدرسہ نہ جائیں تو اُنکے والدین کو سزا دی جاتی ہے سزا کے علاوہ بچوں میں ابتدا سے ہی اتنا شوق دلایا جاتا ہے کہ ان کو مدرسہ جانے میں بجائے تکلیف کے بہت خوشی ہوتی ہے مدرسہ میں اُستاد کو حق نہیں کہ بچوں کو کسی قسم کی سزا دے الغرض چودہ سال تک تو ضروری تعلیم دیجاتی ہے جو ہندوستان کے دسویں کا مقابلہ کرتی ہے۔

کسی زمانہ میں تو جرمنی کا یہ حال تھا کہ ہر پارٹی کا کم از کم ایک اخبار ضرور نکلتا تھا۔ اور وہ شخص جو اس پارٹی سے تعلق رکھتا تھا اپنی پارٹی کے اخبار کو ضرور پڑھتا تھا لیکن اب تمام پارٹیاں ختم ہو گئی ہیں مگر اخبارات موجود ہیں اسوجہ سے کوئی خاص بات نہیں رہی کہ جسکے ذریعہ امتیاز کیا جا سکے۔ ورنہ پہلے تو فوراً معلوم ہوجاتا تھا کہ یہ شخص کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ ان باتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ اکثر حضرات اپنی جیب میں مختلف پارٹیوں کے اخبار رکھتے تھے جس پارٹی میں کسی مقصد کے واسطے گئے اُسی پارٹی کا اخبار نکالکر اُن کو دکھادیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ میں اس پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس کے بعد اگر دوسری پارٹی میں جانا پڑے تو دوسرا اخبار جو اس پارٹی کا تھا نکالکر دکھادیا اس سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ کسقدر اخبار کے پڑھنے والے اپنے خیال کا اخبار رکھتے تھے۔

عام طریقہ یہ ہے کہ اخبار صبح سویرے گھر پر ہی بھیج دیا جاتا ہے صبح جسوقت مکان پر پہونچتا ہے تو اسوقت بالکل سویرا ہوتا ہے اکثر چھ ہی بجے اخبار گھر پر پہونچ جاتا ہے۔ صاحب مکان بہت زیادہ بیقراری سے اخبار کا انتظار کرتے ہیں۔

اکثر یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں جھگڑا ہوتا ہے بیوی صاحبہ چاہتی ہیں کہ وہ پہلے اخبار پڑھ لیں اور میاں چاہتے ہیں کہ وہ ایک نظر میں تمام اخبار کو دیکھ لیں، ہندوستان میں تو یہ بات معیوب خیال کیجائے گی لیکن یہ حقیقت ہے کہ اکثر صبح کا اخبار بیت الخلا میں مطالعہ کیا جاتا ہے برلن کے تمام اخبارات صبح سویرے آدمی کے ذریعہ گھر پر پہونچ جاتے ہیں باہر کے اخبارات بذریعہ ڈاک آتے ہیں جبکہ وقت تقریباً آٹھ بجے تک ہوتا ہے یہ بھی زیادہ تر دیکھا گیا ہے کہ صبح سویرے بہت کام کاج ہوتا ہے اخبار کی اچھی طرح دیکھ بھال نہیں ہو سکتی ناشتہ کرنا ہوتا ہے ناشتہ کرنیکے بعد فوراً دفتر یا کسی فیکٹری میں جانا ہوتا ہے تو اخبار کو تھیلے میں رکھ کر ساتھ لے لیتے ہیں۔ جس جگہ جسوقت بھی کسی قسم کی سواری میں سفر کیا جائے تو دیکھا جائیگا کہ نوے فیصدی حضرات اخبار بینی میں مشغول ہیں۔ ٹریموے کے بعد دوسری سواری زمین دوز گاڑی ہے۔ یہ بالکل ریل گاڑی سے ملتی جلتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ یہ زمین کے نیچے چلتی ہے اور اسکے علاوہ بجلی سے چلائی جاتی ہے۔ زمین کے نیچے بھی اسٹیشن موجود ہیں۔ اسمیں بہت سی گاڑیاں آتی جاتی ہوتی ہیں اس زمین دوز گاڑی کی رفتار بہت زیادہ نہیں ہے ان گاڑیوں میں بھی یہی عالم ہے جسکو دیکھو اخبار یا کتب بینی میں مشغول ہے حتی کہ اسٹیشنوں پر جو دوکانیں ہوتی ہیں اُن میں سب سے زیادہ چلنے والی اخبار والوں کی دوکان ہے۔

آخری سواری بس ہے بس صرف شہر ہی شہر میں گشت کرتی رہتی ہے زیادہ تر دو منزلہ بس ہیں ان میں بھی یہی عالم ہوتا ہے کہ اگر اندر داخل ہو جائے تو کوئی نہ کوئی ضرور اخبار بینی میں مشغول ہوگا۔ یہ تو سواری کا عالم ہے جہاں پر اخبار بینی کا انتظار نہ ہو اسکے علاوہ قہوہ خانے تمام اخبارات سے پر ہوتے ہیں۔ تمام قہوہ خانوں کا فرض ہے کہ اپنے مہمانوں کے لئے اخبارات کا انتظام کریں جوقت قہوہ خانے میں انسان جائیگا تو فوراً پہلے یہ کوشش کریگا کہ تازہ اخبار دیکھے

تازہ اخبارات کی یہ کیفیت ہے کہ برلن کے بہت سے تازہ اخبارات صبح ایک دم نکلتے ہیں اسکے بعد شام کو بھی نکلتے ہیں ایک اخبار و شام دو دفعہ نکلتا ہے اسکے علاوہ دوپہر کو بھی بعض اخبارات نکلتے ہیں۔ اور شام کو ایک ہی اخبار دو تین دفعہ کی اشاعت میں شائع ہوتا ہے۔ جہاں کوئی تازہ اخبار آیا فوراً وہیں کھڑے ہو گئے اور اسکا مطالعہ شروع کر دیا۔

یہانتک کہ اگر ایک بھنگی سڑک پر جھاڑو دیتے دیتے تھک گیا تو نہایت اطمینان سے کھڑا ہوجاتا ہے اور پہلے اپنی جیب سے ایک پائپ نکالتا ہے پائپ سلگانے کے بعد نہایت مدبرانہ طریقہ سے اپنی جیب سے اخبار نکالتا ہے اور پھر اُسکا مطالعہ کرنا شروع کر دیتا ہے جسمیں وہ اتنا منہمک ہوتا ہے کہ پھر اُسکو خبر نہیں رہتی کہ دنیا میں کیا ہوتا ہے۔

آئینہ کانپور

موتمر تحفظ حقوق شرعی

۳۰ اکتوبر ۳ بجے دن کو یتیم خانہ اسلامیہ میں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب صدارت میں موتمر تحفظ حقوق شرعی کی مجلس استقبالیہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور حافظ صاحب موصوف صدر مجلس استقبالیہ نے جلسہ کو یہ یقین دلایا کہ اس موتمر تحفظ حقوق شرعی کا کسی جمعیۃ العلماء سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ موتمر آزاد ہے اور اسکی نظر میں مسلمانوں کی تمام جماعتیں مساوی اور یکساں ہیں بعد ازاں صدر کانفرنس کے لئے مولانا سید سلیمان ندوی مسٹر عبداللہ ہمدردی، سید مرتضیٰ بہادر علامہ ہندی وغیرہ کے نام پیش تھے اول الذکر دو اصحاب پر ووٹ لیے جانے پر کثرت آراء سے مولانا سید سلیمان ندوی صاحب صدر کانفرنس منتخب ہو گئے۔

یہ بھی طے ہوا کہ اگر مولانا سید سلیمان ندوی صدارت منظور نہ کریں یا کسی وجہ سے ۱۰ نومبر تک جواب آئے تو مجلس استقبالیہ کا جلسہ کر کے دوسرے صدر کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

علاوہ اس کے متعدد سب کمیٹیوں کا انتخاب عمل میں آیا اور سب سے آخر میں موتمر کے اس رزولیوشن کا ذکر تھا کہ:۔

"موتمر تحفظ حقوق شرعی کا کسی جمعیۃ العلماء سے کوئی تعلق نہیں اور یہ موتمر آزاد ہے"

اسکے متعلق یہ قانونی سوال اٹھایا گیا کہ یہ تجویز پیش نہیں کیجا سکتی اور اسکا پیش ہونا خلاف ضابطہ ہے مگر چونکہ نہ اس ترمیم کے محرک صاحب جلسہ میں تھے اور نہ جلسہ میں سے کسی صاحب نے اس ترمیم کو پیش کیا لہذا یہ ترمیم پیش نہیں کی جا سکی اور جلسہ برخاست ہوا۔

حکام

بابو راداکشن چودھری منصف اکبر پور کانپور کا تبادلہ آگرہ کو ہوا ہے۔

منصف صاحب موصوف نے تقریباً ۶ سال کانپور میں اپنے فرائض نہایت قابلیت اور بے لوثی کے ساتھ انجام دیے ہیں۔ جنکی وجہ سے ہر وہ شخص کہ جسکو آپکی عدالت یا ذاتی حیثیت سے تعلق رہا ہے وہ آپکا بے حد معترف ہے اور آپ کے تبادلہ پر اُس کو انتہائی افسوس ہے۔۔۔۔

مولوی امیر احمد صاحب علوی ڈپٹی کلکٹر ۲ سال کانپور میں رہنے کے بعد ایک طویل رخصت پر جارہے ہیں اور اُس کے بعد آپ غالباً پنشن لے لیں گے۔

ڈپٹی صاحب موصوف ایک نہایت نیک نفس اور درویش صفت بزرگ ہیں آپنے جس قابلیت اور بے لوثی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے ہیں اُسکی وجہ سے آپکے ریٹائر ہونے کا ہر شخص کو افسوس ہے۔

میوزک کانفرنس

پانچویں میوزک کانفرنس ۲۸ لغایت ۳۰ اکتوبر کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں مسٹر چمپارام دیوان ریاست چھتر پور کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پہلا اجلاس ۶ بجے شام کو منعقد ہوا جس میں بابو دوارکا پرشاد سنگھ وکیل صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا مدلل خطبہ صدارت پڑھا۔ مگر چونکہ لوگ بجائے خطبہ سننے کے گانا سننے کے لیے بیچین تھے اسلئے صدر جلسہ یعنی مسٹر چمپارام دیوان ریاست چھتر پور نے اپنا خطبہ صدارت جو کہ ۲۸ فلس کیپ سائز پر لکھا ہوا تھا بجائے کل پڑھنے کے مختصر طور پر پڑھا اور اُسکے بعد اصل کارروائی یعنی گانا شروع ہو گیا۔

کانفرنس کے کل ۴ اجلاس ہوئے جنمیں پروفیسر توکل حسین خاں ملتان، پروفیسر عنایت حسین خاں گوری پور، پروفیسر محبوب علی خاں پٹیالہ، پروفیسر نراین راؤ بمبئی، پروفیسر حافظ علی خاں گوالیار، پروفیسر پربت سنگھ گوالیار، مسٹر ایم یوسف آف لکھنو، پروفیسر لکھا رام لکھنو، پروفیسر کانکاران متھرا، پروفیسر ہپور دھن الہ آباد، پروفیسر تارید و بندہ۔ مسٹر سری باد ہمبئی، پروفیسر ساہانی لاہور، پروفیسر صادق علی خاں الور، پروفیسر روہت کلکتہ، پرنسپل رتن جنکار لکھنو، پروفیسر ناتو لکھنو، پروفیسر ٹھاکر کشل نکار بس بنیا بانی نگرجی وغیرہ ماہران فن موسیقی نے اپنا اپنا کمال دکھایا۔ جسکو حاضرین نے نہایت پسند کیا اور بہت محظوظ ہوئے۔

شرکائے جلسہ میں آنریبل مسٹر جے، پی سریواستو منسٹر آف ایجوکیشن، مسٹر شاہ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز، مسٹر لے بون، رائے بہادر بابو کرما جیت سنگھ وغیرہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر تھے۔

لیبر کانفرنس کا خاتمہ

مسٹرز محمد ایوب و تارا سنگھ جن پر لیبر کانفرنس کے سلسلہ میں مقدمہ قائم ہوا تھا اور بعد کو یہ مقدمہ فتحپور کو منتقل ہو گیا تھا اسکا فیصلہ فاضل مجسٹریٹ نے ۱۳ اکتوبر کو سنا دیا اور ملزموں کو بقصور رہا کر دیا۔

نمائش

سودیشی لیگ کے نگرانی میں جو نمائش ہونے والی تھی وہ ۲۵ نومبر سے لیڈیز پارک (سرسیا گھاٹ) میں شروع ہو کر ۱۰ دسمبر کو ختم ہوگی۔

پولیس کے کھیل

۶ نومبر کو پھول باغ میں پولیس کی پریڈ اور مختلف کھیل ہونگے اس موقع پر انسپکٹر جنرل آف پولیس بھی شرکت کریں گے پبلک بھی اس موقع پر شریک ہو سکتی ہے۔

مشاعرہ

۳۱ اکتوبر ۹ بجے رات کو گنگوسالہ سوسائٹی کی طرف سے مارواڑی ودیالہ نیا گنج میں حکیم سید ابو العلا ناطق لکھنوی کی صدارت میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔ جسمیں مولانا حسرت موہانی نے بھی شرکت طرح کی غزلوں کے بعد "گائے" پر مختلف اصحاب نے نظمیں پڑھیں جسمیں سے جناب وو رہائی کی نظم کو حاضرین نے نہایت پسند کیا۔

آل انڈیا مشاعرہ

کہا جاتا ہے کہ ۲ و ۳ دسمبر کو جو آل انڈیا مشاعرہ ہونے والا ہے اُسمیں آنریبل نواب محمد یوسف منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ، آنریبل سر سیتارام پریسیڈنٹ کونسل اور سرتیج بہادر سپرو نے شرکت کا وعدہ فرما لیا ہے۔

بنک کے سلسلہ میں گرفتاری

کہا جاتا ہے کہ انڈین اسٹیٹ بنک آگرہ کے غبن کے سلسلہ میں رائے بہادر گووند پرشاد آف دہلی اور مسٹر گنج بہاری لال ٹنڈن آف لکھنو کو الہ آباد کے خفیہ پولیس کے انسپکٹر نے مسٹن روڈ پر دفعہ ۴۲۰ و ۱۲۰ و ۴۰۹ کے ماتحت گرفتار کیا ہے۔

ولادت جناب حضرت علیؑ

حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کے روز ولادت باسعادت کے سلسلہ میں ۱۳ رجب مطابق ۲ نومبر کو سید وحید الحسن صاحب ایڈوکیٹ کے مکان واقع کرنیل گنج میں جناب حکیم سید مرتضیٰ حسین صاحب الہ آبادی کا وعظ توحید و رسالت کے متعلق ہوا۔

خطبہ صدارت مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

(از خان بہادر محمد عبید الرحمن خاں صاحب شروانی)

۱۹ تاریخ کو مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس میں جو خطبہ صدارت پڑھا گیا، ہم ذیل میں اُسکا خلاصہ درج کرتے ہیں:-

جسقدر مسلمانوں میں تعلیم کم ہوگئی ہے۔ اسی قدر اُن کا نام مٹ چکا ہے اللہ اکبر ایک وہ زمانہ تھا کہ دنیا جاہل تھی اور مسلمانوں نے علوم و فنون کی مشعل دکھا کر دنیا کو جہالت کی تاریکی سے نکالکر علم کی روشنی لا کھڑا کیا تھا اور افسوس کہ ایک یہ وقت ہے کہ دنیا کی سر بر آوردہ قوموں میں مسلمانوں سے زیادہ بے علمی شاید کسی میں نہیں ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں کو اسکا احساس ہوتا جارہا ہے۔ اور قومی موت سے بچنے کے لئے جد و جہد شروع ہوگئی ہے۔ اب ضرورت اسکی ہے کہ آسان صورت پچھلے آموختے کے دہرانے کی اختیار کریں۔ اور کمی وقت کا اندازہ کر کے پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں اور جو مشکلات راہ عمل میں رکاوٹیں پیدا کر رہی ہیں اُن کو حل کر کے ترقی کی شاہراہ پر دوڑ لگائیں، اسی طریقہ کار کے سوچنے اور تجویز کرنے کے لئے اس صوبہ کی تعلیمی کانفرنس مسلمانان کا یہاں انعقاد ہوا ہے اللہ تعالےٰ آپ کی سعی کو مشکور فرمائے

مالی مشکلات اور رسم و رواج پر روپیہ کی بربادی

مسلمانوں کی تعلیم میں اب صرف ان کا افلاس کاوٹ ڈالتا ہے۔ شوق کی کمی نہیں ہے۔ افلاس کے دور کرنے کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ایک غیر اختیاری صورت تو یہ ہے کہ ذرائع آمدنی پیدا کئے جائیں جو آجکل ہر شخص کے لئے بوجہ ملک کی اقتصادی حالت کے خراب ہوجانے کے بند ہوتے جارہے ہیں دوسری صورت اختیاری ہے وہ یہ کہ مسلمان کفایت شعاری اختیار کریں۔ خوراک اور لباس میں جو کچھ مسلمان ضروری سمجھ کر خرچ کر رہے ہوں وہ بھی دوسرے لوگوں کے مقابلے میں فضول خرچی تک پہونچتا ہے۔ اسکے علاوہ جو کچھ بہ پابندی رسم و رواج بیاہ شادی و غمی کے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں وہ تو سراسر قوم پر ظلم ہوتا ہے۔

اپنے اخراجات کو کم کرنے کے لئے ہمارا اپنا اختیار ہے۔ ملک کی اقتصادی حالت بھی اس کی مقتضی ہے کہ اور ہماری آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کا بھی دارومدار ہے کہ ہم اپنے بچوں کے تعلیم و تربیت کے اخراجات کے متحمل ہوسکیں۔ اور اُن کو دنیا کی کشمکش کے قابل بنا سکیں کسدرجہ حسرت اور افسوس کی بات ہے کہ آج عام طور پر مسلمان اس زبان سے ناآشنا ہیں جسمیں اُن کے اپنے ہی علوم و فنون کے وہ خزانے دفن ہیں جن سے دنیا مالا مال ہورہی ہے۔ آج مسلمانان ہند میں شاید ایک فیصدی بھی عربی سے واقف نہ ہوں گے حالانکہ ہر مسلمان اپنے آپ کو رسول صلعم کا شیدائی بتاتا ہے اور خدائے تعالیٰ کا فرمان عربی میں نازل ہوا اور اب تک اصلی صورت میں قائم ہے اور تا قیامت الٰہی قائم رہے گا افسوس ہم مسلمانوں کی بدبختی پر کہ ہم قرآن پاک کے نکات روشن سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اور زندگی کو تاریکی میں بسر کر کے قبر کے گوشے میں بے نیل و مرام دامن مراد خالی چھوڑ کر جا سوتے ہیں۔ دا برین محرومی حسرت

اس کی ایک بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان میں عربی زبان کی تحصیل کو انتہا سے زیادہ مشکل بنا دیا گیا ہے اگر علماء اسطرف توجہ فرمائیں اور جدید طرز تعلیم پر نصاب تیار کریں تو میرے خیال میں عربی زبان دنیا کی سہل ترین زبان سمجھی جانے لگے گی۔ اس اہم کام کا انجام دینا کچھ بہت آسان نہیں ہے غالباً اسکے لئے جامعہ ازہر کے مصری علماء سے مدد لینی پڑیگی تاکہ طلبا کو قدیم عربی کے ساتھ جدید عربی زبان کی بھی کافی واقفیت حاصل ہو۔

تعلیم نسواں

ہر شخص جانتا ہے کہ ماں کی گود بچے کا پہلا مکتب ہے، لیکن افسوس یہ کہ اس مکتب میں تعلیم و تربیت کا سامان نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ لڑکیوں کو معقول تعلیم دیجائے تاکہ وہ آئندہ چلکر تعلیم یافتہ مائیں ہوں۔ اور اُن کی گود حقیقی معنوں میں ان کے بچوں کا مکتب ہو۔ جن کی گود میں پرورش پائے ہوئے بچے دیندار روشن خیال اور تعلیم یافتہ ہوں

ابتدائی تعلیم

مسلمانوں کی ابتدائی تعلیم ایک حد تک خود مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے یا ہوسکتی ہے۔ اسپر کسی امتحان کی چنداں قید نہیں ہے۔ اگر ہم ہیں -- تو ہم خود اپنے مکاتب قائم کر کے جیسی بھی چاہیں ابتدائی تعلیم عربی و فارسی اردو، حساب، اور مذہبی معلومات کی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر صرف خود قوم نہیں برداشت کرسکتی اور مقامی بورڈوں سے امداد کی طالب ہوگی تو اسکو نصاب تعلیم گورنمنٹ کا اختیار کرنا ہوگا۔ اور اس میں بھی کچھ نقصان نہیں ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمان "از یں سو راندہ و ازاں سو درماندہ" کے مصداق ہورہے ہیں نہ اُن کے پاس اپنے صرفے سے قائم کئے ہوئے مدارس ہیں اور نہ انھیں امداد ہی خاطر خواہ ملتی ہے اُفاف کے کچھ مدرسے چلتے ہیں لیکن اُن کی تعداد ناکافی اور ان کی حالت اکثر ناقابل اطمینان ہے ابتدائی تعلیم کی ضرورت تو مسلمہ ہے جو مسلمان دیہات میں آباد ہیں اُن کی تعلیمی حالت ناگفتہ بہ ہورہی ہے جو لوگ خوشحال ہیں وہ تو کچھ نہ کچھ اچھا برا انتظام اپنی اولاد کی تعلیم کا کر لیتے ہیں۔ لیکن فلاکت زدہ اور پسماندہ طبقہ جو عام طور پر جہالت اور اخلاقی پستی میں مبتلا ہے۔ اُس کی تعلیم کا سامان معقول طور پر جلد ہونا چاہئے۔

ملکی حالت اور سیاست میں جو انقلاب رونما ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آئندہ ملکی حکومت کسی پست قوم کو خاص مراعات عطا کرنے کی جرأت نہ کر سکے گی۔ لہٰذا اب یا آئندہ مسلمانوں کو جو کچھ ملے گا وہ ان کی صلاحیت، قابلیت، اور اہلیت کے لحاظ سے ملیگا اور اسکا پیدا کرنا خود ہمارا کام ہے اب سوال یہ ہے کہ ابتدائی تعلیم کا انتظام کس طریقہ سے کیا جائے۔ اور کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ کہ عام مسلمان بقدر ضرورت لکھنا پڑھنا سیکھ لیں۔ اسکے لئے کسی ناقابل عمل اسکیم کے بنانے میں گورنمنٹ کے انسپکٹر ان مکاتب و اسلامیہ اسکول کی مدد ملسکتی ہے

لیکن اسکیم کوئی ہوئی کیسی ہو اُس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جب تک قومی سرمایہ اس کے لئے مخصوص نہ ہوگا کوئی اسکیم قابل عمل نہ ہوگی۔ بورڈوں کی امداد کے مکاتب چلانے کے لئے بھی تو روپیہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ امداد نصف سے کم ہی ملتی ہے

والدین کی نگرانی بہ زمانہ تعلیم ضروری ہے

بچوں کے مکاتب وغیرہ میں داخل ہونے سے قبل اُن کی تعلیم وہ تربیت گھر میں والدین کی گود میں شروع ہوتی ہے۔ اور مدرسے داخل ہونے بعد بھی والدین ان کی نگرانی میں اور عملی زندگی سے غافل نہیں ہوسکتے۔ اور اُسکے لئے خود والدین کے تعلیم یافتہ ہونے کی ضرورت ہے، لیکن ہم میں جو لوگ تعلیم یافتہ ہیں اُن میں سے کتنے ایسے ہیں جو اپنا کام میں وقت صرف کرتے ہیں علی العموم بچے خودرو گھاس کی طرح پروان چڑھتے ہیں۔ نوکروں یا جاہل لڑکوں کے ساتھ اُن کا وقت کٹتا ہے۔ اور جب ذرا بڑے ہوئے تو کسی مدرسے میں داخل کر دیئے گئے۔ اور والدین نے سمجھ لیا کہ وہ اپنے تمام فرائض سے سبکدوش ہوگئے یہی وجہ ہے کہ مسلمان لڑکے اسکولوں میں زیادہ کامیاب نہیں رہتے، اور سیکڑوں سے درجوں سے ترقی پا کر تیسرے درجہ میں امتحانات پاس کرتے ہیں۔ اور دنیا کی کشمکش میں برادران وطن کے بچوں سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ بچے کے مدارس میں داخل کرا دینے کے بعد اُس سے لاپرواہ ہوجانا ٹھیک نہیں ہے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ مدرسے سے کبھی غیر حاضر ہیں یا نہیں۔ کسی قسم کا جرمانہ ادا تو نہیں کرتا۔ سزائیں تو نہیں پاتا۔ وہ مدرسے کے بدشوق لڑکوں کا دوست تو نہیں بنتا۔ کتابیں محفوظ رکھتا ہے یا جیب؟ وہ اسکول میں عیر و دیں درجہ میں کمزور تو نہیں ہوتا۔ جائز ورزشی کھیلوں میں پورا حصہ لیتا ہے یا نہیں۔ اسکے علاوہ مدرسہ کی ماہانہ رپورٹوں پر توجہ کر کے مربیوں کو مدرسے کے ہیڈ ماسٹر اور ماسٹروں سے وقتاً فوقتاً ملنا چاہئے اور حالات دریافت کرتے رہنا چاہئے۔ اور جو مناسب تدارک ہو اس سے غافل نہیں رہنا چاہئے بظاہر یہ باتیں معمولی اور فضول نظر آتی ہیں۔ لیکن میرے خیال میں بغیر ان باتوں کی نگرانی کے لڑکا کبھی اپنی تعلیم کو صحیح طور جاری اور قائم نہیں رکھ سکتا۔

مذہبی تعلیم ہر لڑکے کے لئے ضروری مقدم ہے جو گھر ہی پر ہوسکتی ہے۔ اور جہاں اس کو نہایت احتیاط سے مکمل ہونا چاہئے۔ لڑکوں کی تربیت سے غافل رہنا اُن کو آئندہ زندگی کے ناقابل بناتا ہے جو لوگ اپنی اولاد کی تعلیم کو اپنی ذاتی نگرانی سے مدد نہیں پہونچاتے وہ باوجود کافی خرچ کرنے کے بھی انھیں اچھی تعلیم و تربیت سے محروم رکھتے ہیں۔ بچوں کی نگرانی کو کلیتاً دوسروں کے ہاتھ میں دیدینا ایک بڑی حد تک مناسب ہے اگرچہ بورڈنگ ہر اسکول میں کھلے ہوئے ہیں۔ اور اُن میں بچوں کو رکھنے سے بہت کچھ فوائد حاصل ہوتے ہیں مگر کیا وہاں بچوں کی خاطر خواہ نگرانی ہوسکتی ہے ہرگز نہیں،

وہ لوگ جو اپنے فرائض منصبی کو کما حقہٗ ادا کرتے ہیں، نگرانی کے صحیح مطالب اور مقصد کو کبھی پورا نہیں کرسکتے، اور والدین کا نعم البدل محض اسی وقت ہو سکتے ہیں کہ والدین بچے پر اپنی صحیح نگرانی کا حق ادا کرنے سے کلیتاً قاصر ہوں۔

ورزش جسمانی۔ کتابی تعلیم اور اخلاقی تربیت کے ساتھ جسمانی ورزش بھی نہایت ضروری ہے لہٰذا اس کے لئے بھی وقت نکالنا چاہئے سے

ہے کام کے وقت کام اچھا ٭ اور کھیل کے وقت کھیل اچھا

تاکہ تندرستی جو ہزار نعمت ہے وہ اچھی رہے۔ اب تو ہر اسکول میں کھیل کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ ورزشی کھیل ہر لڑکا اسکول ہی کے اندر ضرور کھیل لیا کرے۔ کھیل کے اوقات معینہ میں درجے کے اندر تعلیم حاصل کرنا بوائے اسکاوٹس وغیرہ قسم کے اشغال میں مسلمان طلبا بہت کم حصہ لیتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں یہ اشغال محض تفریحی نہیں ہیں۔ ان میں ورزش جسمانی کے علاوہ اور بہت سے ہنر اور کرتب کی تعلیم ہوتی ہے۔ جو ضرورت کے وقت امداد باہمی اور انسانی ہمدردی میں بہت کام آتے ہیں۔ اگر ان میں برادران وطن کی اکثریت ہوتی ہے یا اُن کے روایات اور ہندی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ تو مجبوری ہے لیکن اس وجہ سے ایک مفید کام سے علیحدہ رہنا دانشمندی کے خلاف ہے

ثانوی تعلیم

جب زمانہ لڑکے کی ثانوی تعلیم کے واسطے شروع ہوتا ہے۔ تب دینوی تعلیم تو لازمی طور پر سررشتہ تعلیم کے نصاب تعلیم کے مطابق کسی مدرسے میں ولوانی ہوگی کاش ہر جگہ ایسے بزرگ ہوتے جیسے خان بہادر مولانا بشیر الدین صاحب (اللہ تعالیٰ اُن کو باصحت و عافیت تادیر قوم کے بچوں پر سایہ فگن رکھے۔) اور ہر جگہ ایسا مدرسہ ہوتا۔ جیسا کہ انہوں نے اٹاوہ میں قائم کر رکھا ہے تو ثانوی تعلیم کا مرحلہ آسان ہوجاتا لیکن اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسا کب ممکن ہے۔

صنعت و حرفت اور تجارتی تعلیم کی ضرورت

تعلیم کے ساتھ طالب علموں کو سی ہم کاری کو ستکار اور صنعت و حرفت کا بھی شوق دلانا چاہئے اُس سے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ اُن کا خالی وقت تاش وغیرہ اور ناولوں میں ضائع نہیں ہوگا۔ دوسرے اُن کے ہاتھ میں ایک ہنر کی کنجی ہوگی جس سے وہ آئندہ زندگی میں کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھا سکیں گے۔

ثانوی تعلیم اب اسقدر عام ہوگئی ہے کہ کالجوں میں داخلہ تمام پاس شدہ لڑکوں کا ناممکن ہوگیا ہے بہت سے اعلیٰ تعلیم کے داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ نوکریوں کے لئے اب گریجویٹ اسقدر سستے ہوگئے ہیں کہ اُن کے مقابلہ میں انٹرنس پاس مشکل سے پوچھے جاتے ہیں لہٰذا اب یہ اقتصادی مسئلہ نہایت اہم ہوگیا ہے۔ کہ تعلیم دلوا کر کیا ہوگا؟ - ایسی صورت میں ضرورت اس امر کی ہے کہ صرف نہایت تیز۔ محنتی اور ہونہار لڑکے جو فرسٹ ڈویژن کے قابل ہوں اور مقابلے کے امتحان کے لائق وہ یونیورسٹیوں میں داخل ہونے کے لئے ثانوی تعلیم کی تکمیل کریں۔ اور باقی لڑکے جس جس درجہ میں اپنی کمزوری دکھائیں وہ صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف منتقل کر دیئے جائیں۔ یہ جب ہی ممکن ہے کہ ہمارے پاس متعدد مدرسے اور کارخانے اس کام کے لئے موجود ہوں

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کی اگر کوئی تعریف کی جائے تو اختلاف اور بحث مباحثے کا اندیشہ ہے لیکن اگر موجودہ انگریزی یونیورسٹیوں کی تعلیم کو اعلیٰ تعلیم قرار دیا جائے تو شاید آواز احتجاج کم بلند ہو گی بہرحال چونکہ دینوی تعلیم پر آج کل زیادہ زور دیا جاتا ہے اس لحاظ سے یونیورسٹیوں ہی کی تعلیم سے اس وقت غرض ہی ہے۔

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ایک)

ایک افسانہ

باپ کا گُناہ!

آجکل مسٹر مصرا مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک دلچسپ لرزہ خیز مقدمہ چل رہا ہے۔ عدالت میں خوب بھیڑ ہوتی ہے ایک نوجوان عورت کا معاملہ ہے جس کی عمر بیس برس کی ہے اسپر بیرسٹر گپتا کے لڑکے کے گلے سے زنجیر اتارنے کا الزام ہے۔ ایک تو یوں ہی کسی عورت کے عدالت میں آنے سے عدالت کے آس پاس مردوں کا ہجوم ہوجاتا ہے اور اگر کہیں عورت خوبصورت ہوئی، تو پھر لوگ اس طرح ٹوٹتے ہیں جیسے انہوں نے کبھی عورت دیکھی ہی نہ تھی۔ اس مقدمہ کی دوسری خصوصیت یہ تھی بیرسٹر گپتا خود اس مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے عدالت میں آئے تھے۔

مسٹر گپتا شہر کے مشہور بیرسٹر ہیں بچہ بچہ ان سے واقف ہے۔ سرکاری حکام ان کے مکان پر جُوا کھیلتے ہیں شہر میں کہیں ناچ گانا ہو اسکا اہتمام ان ہی کے سپرد ہوتا ہے طبقہ حکام انہیں بے حد مانتا ہے اور پبلک بھی اسی لئے کہ حکام سے سبھی کا کام پڑتا ہے۔ اور سبھی کو اس آدمی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسکو کوئی ضرورت پیش آئی دوڑا ہوا بیرسٹر صاحب کے یہاں گیا۔ آپ بھی بڑے نیکدل ہیں۔ بڑی ہمدردی سے لوگوں کا کام کر دیا کرتے ہیں۔ اور واقعہ تو یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں میں ان کو اسقدر مصروفیت رہتی ہے کہ دوسرے کاموں کے لئے انھیں فرصت ہی نہیں ملتی۔

مقدمہ شروع ہوا۔ ملزم کی جانب سے کوئی پیروی کرنے والا نہ تھا۔ وہ غریب اور لاوارث تھی۔ سرکار کی جانب سے تین سو روپے پانے والے کورٹ انسپکٹر صاحب پیروی کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔

بیرسٹر گپتا نے اپنے بیان میں کہا کہ میں ملزم کو عرصہ سے جانتا ہوں۔ یہ شہر میں بھیک مانگتی ہے ایک ماہ کے قریب ہوا میں نے اپنے مکان کے پاس بدمعاشوں کو اسے چھیڑتے ہوئے دیکھا۔ مجھے اس کی حالت پر رحم آیا اور اسے اپنے مکان پر لیگیا۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ وہ لاوارث ہے تو اسے کھانے کپڑے پر بچوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے اپنے ہاں رکھ لیا۔ سیندرہ روز کام کرنے کے بعد یہ ایک مرتبہ رات کو غائب ہوگئی اور دوسرے روز میں نے دیکھا کہ بچے کے گلے میں جو سونے کی زنجیر پڑی ہوئی تھی غائب ہے۔ میں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے اس عورت کو گرفتار کرلیا۔ اور طلائی زنجیر بھی اس کے پاس سے دستیاب ہوئی۔ مجھ سے زنجیر کی شناخت کرائی گئی۔ پانچ زنجیروں میں سے جو یکساں تھیں میں نے اپنی زنجیر الگ پہچان لی یہ زنجیر میری ہے اور میں نے خود اسے بنوایا ہے۔ (یہ کہہ کر مسٹر گپتا نے میز پر رکھی ہوئی پانچ زنجیروں میں سے اپنی زنجیر کو علیحدہ نکال لیا۔)

بیرسٹر کا بیان ختم ہوا، مجسٹریٹ نے ملزمہ کی طرف دیکھ کر گلوگیر آواز سے کہا کہ:-

"کیا تم بیرسٹر صاحب سے کوئی سوال کرو گی؟"

ملزمہ کا چہرہ تمتما اُٹھا اور وہ نفرت آمیز لہجہ میں بولی "میں ان سے کوئی سوال کرنا نہیں چاہتی سوال کرنا تو بڑی بات ہے میں ان کا منھ بھی نہیں دیکھنا چاہتی"۔

ملزمہ کے اس جرأت آمیز جواب سے لوگ دنگ ہو گئے اور عدالت میں ایک سناٹا چھا گیا۔ بہت حیرت سے ملزمہ کا منھ تکنے لگے۔ اور مسٹر گپتا پر بھی لوگوں کی نظریں پڑنے لگیں مقدمہ میں دلچسپی اور بڑھ گئی۔ پولیس کے دیگر گواہوں نے بھی مسٹر گپتا کے بیان کی تائید کی چنانچہ ایک صراف نے بیان کیا کہ بیرسٹر صاحب نے میرے ہاں سے ہی سونا خرید کر میرے سامنے ہی سنار کو زنجیر بنانے کے لئے یہ سونا دیا تھا ایک سنار نے یہ گواہی دی کہ یہ زنجیر میرے ہی ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے اور بیرسٹر صاحب نے مجھ سے بنوائی تھی۔

اس کے بعد تھانیدار کا بیان ہوا جس میں آپنے بتایا کہ میں نے کسطرح سراغ لگا کر ملزمہ کو مع مسروقہ مال کے گرفتار کیا۔ اور بتایا کہ یہ زنجیر ملزمہ نے اپنی کمر سے باندھ رکھی تھی۔ اور طلب کرنے پر اس نے نکال کر دی ملزمہ نے یہ زنجیر دیتے وقت کہا کہ یہ میری ماں کی یہ دی ہوئی زنجیر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزمہ بہت اور عیارہ ہے۔

گواہوں کے بیانات کے مجسٹریٹ صاحب نے ملزمہ سے سوال و جواب شروع کیا۔

"تمھارا نام کیا ہے"

"چینی"

"شوہر کا نام"

"میں کنواری ہوں"

"باپ کا نام بتاؤ"

"مجھے معلوم نہیں میں چھوٹی ہی تھی کہ وہ گھر سے کہیں چلے گئے میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔ میری ماں نے بھی اُن کا نام کبھی میرے سامنے نہیں لیا چند روز ہوئے کہ میری ماں کا بھی انتقال ہوگیا۔

یہ بیان دیتے ہوئے عورت رو پڑی اُس کی آنکھوں سے سیلاب اشک جاری ہوگیا۔ اور اُس نے اپنا منھ ہاتھوں سے ڈھانک کر رونا شروع کیا۔ اور سسکیاں لے کر آوازیں نکالنے لگی۔ یہ حال دیکھ کر لوگوں کے دل پر بھی اثر پڑا مگر انسپکٹر نے ڈانٹ کر کہا کہ صاحب جو کچھ پوچھتے ہیں اُسکا جواب دو۔ اس قسم کے آنسو بہانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے"۔

عورت نے اپنے آپ کو سنبھالا اور آنسو پونچھ کر مجسٹریٹ کی طرف دیکھا۔ تو مجسٹریٹ نے پوچھا "تمہاری گذر اوقات کیونکر ہوتی ہے۔

ملزمہ۔ میں محنت مزدوری کرتی ہوں اور اگر کام کاج نہیں ہوتا۔ تو بھیک بھی مانگتی ہوں۔

مجسٹریٹ نے پوچھا۔ تم کہاں رہتی ہو ملزمہ نے کہا جہاں بھی جگہ ملجاتی ہے۔

مجسٹریٹ۔ کیا تم نے مسٹر گپتا بیرسٹر کے ہاں نوکری کی تھی

ملزمہ۔ جی ہاں۔

مجسٹریٹ یہ زنجیر تم نے اُن کے بچہ کے گلے سے نکالی تھی

عورت نے بیرسٹر کی جانب دیکھا۔ چہرے سے نفرت وحقارت کے جذبات کا اظہار ہوتا تھا۔ پھر اُس نے بڑی دلیری سے مجسٹریٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔ جی نہیں یہ زنجیر میری ہے میں نے چرایا نہیں۔

یہ سنکر بیرسٹر گپتا کے منھ سے ایک طنز آمیز ہنسی کی گونج نکلگئی اسپر عورت اور بھی بھڑک اٹھی اس کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا۔ اُسنے غضب آلود لہجے میں کہا کہ "میں پھر کہتی ہوں کہ یہ زنجیر میری ہے میری ماں نے مرتے وقت مجھے دی تھی۔ اور یہ کہا تھا کہ یہ تیرے باپ کی نشانی ہے اسے ذرا احتیاط سے رکھنا"۔

مجسٹریٹ نے دریافت کیا کہ تم ایک رات کو بیرسٹر صاحب کے مکان سے بھاگ گئی تھیں۔

تھوڑی دیر عورت خاموش رہی۔ ذلت و بے عزتی کے خیال سے اُس کے چہرے پر اداسی، اور مایوسی کے جذبات ہویدا ہوگئے۔ پھر کچھ سوچکر نہایت پروقار لہجہ میں جھلاکر وہ بولی کہ:-

"جی ہاں! میں بیرسٹر صاحب کے مکان سے بھاگ نکلی۔ انہوں نے جب مجھے بدمعاشوں سے نجات دلاکر اپنے مکان میں رکھا تو میرے دل میں اُن کی بڑی قدر و منزلت ہوگئی تھی اور مجھے یہ پختہ یقین ہوگیا تھا کہ بیرسٹر صاحب میرے متعلق نیت بالکل اچھی ہے لیکن تھوڑے ہی دن کے بعد مجھے اپنی غلطی کا اندازہ ہوگیا مجھے معلوم ہوگیا کہ وہ مجھے اپنی نفسانیت کا شکار بنانا چاہتے ہیں اُن کی نیت خراب ہوچکی تھی اور وہ مجھ سے طرح طرح کی ترغیب کی باتیں کرنے لگے۔ اور چھیڑ چھاڑ کرنے لگے وہ مجھ سے اکثر ہاتھا پائی تک کرنے پر آمادہ ہوگئے اور اسطرح انہوں نے ایک روز میرے پاس یہ طلائی زنجیر بھی دیکھ لی۔ جسکو دیکھ انہوں نے مجھ پر یہ الزام تراشا اور اُنہیں یہ بہت آسان موقع ملگیا۔ میں چوری کے خوف سے اس زنجیر کو ہمیشہ اپنی کمر سے باندھے رکھتی تھی اور کبھی باہر نہ نکالتی تھی۔

عورت کا بیان سنکر لوگ حیران رہ گئے اور تمام عدالت میں سناٹا چھا گیا کسی کو اس کے بیان کی صداقت میں شبہ نظر نہ آتا تھا۔ تماشائیوں کے دل عورت کے ساتھ ہمدردی اور مسٹر گپتا کے ساتھ نفرت کے لبریز ہوگئے۔ لیکن قانونی دشواریوں سے سب مجبور تھے کہ بیچاری عورت کہاں سے یہ ثبوت لائے گی کہ یہ زنجیر مسٹر گپتا کی نہیں ہے

باب دوم

صفائی کی تاریخ پر تماشائیوں کی کثرت سے عدالت میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ ہر شخص یہ دیکھنے کے لئے مضطرب تھا کہ غریب عورت کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اور مقدمہ کا فیصلہ کس طرف جاتا ہے کوئی کہتا تھا کہ بیچاری کا دل کیا کہتا ہوگا۔ کہ اسکی زنجیر بھی گئی اور اُسے جیل بھی جانا پڑا ایک کہتا تھا کہ یہ عدالتیں محض نمائشی چیزیں ہیں یہاں انصاف نہیں ملتا کوئی کہتا کہ عدالتیں محض نمائشی چیزیں ہیں اور یہاں انصاف نہیں ملتا۔ کوئی کہتا کہ عدالتیں تو صرف امیروں کے لئے ہوتی ہیں غریبوں کو دھکے ملتے ہیں۔ غرضکہ جتنے منھ اتنی ہی باتیں۔

آخرکار مجسٹریٹ کی رعب دار آواز سے کمرہ میں سناٹا چھا گیا۔ مجسٹریٹ نے ملزمہ سے پوچھا تم اسبات کا ثبوت دے سکتی ہو کہ یہ زنجیر تمھاری ہے۔؟

"جی ہاں"

"کیا ثبوت ہے؟ کوئی گواہ ہے؟

"میرا ثبوت اور گواہ خود وہ زنجیر ہے"

عورت نے زنجیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا"

کسی کو عورت کے بیان پر اعتبار نہ آتا تھا۔ اور یہ خیال کرتے تھے کہ عورت کا دماغ خراب ہوگیا ہے"

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہوجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حُسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہوجاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ　چمیلی سے تیار کیا گیا　پدم سوپ　صندل سے تیار کیا گیا

کیلاش سوپ　یونڈر سے تیار کیا گیا　لکشمی سوپ　گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ - کان پور

انگلینڈ کا سب سے پہلا زنانہ کلب اور اسکی تاریخ

حال میں انگلینڈ کے الگذنڈرا کلب کی نقرئی جوبلی منائی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں یہ معلوم ہوا تھا کہ انگلینڈ میں عورتوں کا یہی سب سے پہلا کلب ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ جب انگلینڈ میں شریف خاندان کی عورتوں کا کسی ہوٹل وغیرہ میں تن وتنہا رہنا ممکن نہ تھا لیکن زمانہ تحریک کا دور شروع ہوا۔ اور یہ ضرورت محسوس ہونے لگی کہ کوئی ایسی جگہ ہونی چاہیئے کہ جہیں لندن آنے پر خواتین تبادلہ خیالات کر سکیں چنانچہ اس غرض سے الگذنڈرا کلب کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ کلب ہذا کا افتتاح سیک ویلی سٹریٹ کی ایک دوکان کے بالاخانہ پر ہوا تھا بعد میں اس کو بونڈ سٹریٹ میں منتقل کر دیا گیا۔ اور ۱۸۸۲ء میں گروس ونیر اسٹریٹ میں تبدیل ہو گیا۔ اس وقت اس میں ایک درجن ممبروں کے ٹھہرنے کی گنجائش ہے خادماؤں کے لئے علیحدہ کمرے ہیں۔ لیڈی وولسینٹ اس کی سب سے پہلی پریسیڈنٹ تھیں اور اس وقت لیڈی ایڈورڈ سپنسر اس کی صدر ہیں۔

شروع میں اسکے متعلق بھی طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں اور شاہ ایڈورڈ بھی اس کو مشتبہ نظر سے دیکھتے تھے۔ لیکن ایک دفعہ جب پرنس کی حیثیت سے وہ شہزادی سے ملاقات کرنے کے لئے وہاں پہنچے اور انھیں مرد ہونیکی وجہ سے دروازہ کے باہر ہی انتظار کرنا پڑا اس وقت ان کا شبہ رفع ہو گیا۔ اور پھر نہ صرف ملکہ الگذنڈرا اس کی ممبر ہوئیں بلکہ اپنا نام اس کے ساتھ استعمال کرنے کی بھی اجازت دیدی۔

اب سنا ہے کہ یہ کلب بھی دیگر کلبوں کے مانند اپنے ہاں سے مردوں کے داخلہ کی ممانعت کی بندش کو دور کر دینا چاہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لندن میں اب بھی ایک ایسا زنانہ کلب ہے جسمیں مردوں کے داخل ہونے کی ممانعت ہے۔ لیکن اب وہاں بھی یہ کوششیں ہو رہی ہیں کہ اس پابندی کو اڑا دیا جائے

فلسطین میں نماز جمعہ کے بعد زبردست مظاہرہ

عربوں کے جلوس پر گولیوں کی بارش

ارض مقدس میں یہودی دستبرد سے بچانے والے بہادر عربوں کی شہادت

جافہ ۲۷ اکتوبر۔ حکومت کے امتناع کے باوجود عرب لوگوں کی یہودیوں کی مسلسل آمد کے خلاف مظاہرات جاری ہیں پولیس نے عرب لوگوں کے جمعہ کی نماز کے بعد مظاہرہ کرنے پر گولی چلادی۔ ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ آتشیں اسلحہ اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ اور انہوں نے اینٹیں وپتھر جمع کئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کہ پولیس نے جب ان کو قبضہ میں لے لیا تو انہوں نے حلقہ توڑ کر بھاگنے کی کوشش کی۔ پولیس نے گولی چلانے سے قبل بیان کیا جاتا ہے کہ ان پر بندوق سے بھی حملہ کیا۔ پولیس کی گولیوں سے بتایا جاتا ہے کہ بہت سے عرب بہادر شہید ہو گئے۔ گولی چلانے کے بعد بیان کیا جاتا ہے کہ صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔ لیکن پولیس پھر بھی ادہر ادہر اکا دکا دو دو گولیاں چلاتی رہی۔

ناگنی دیوی کے واقعہ پر گاندھی جی کا اظہار ملال

گاندھی جی کے افکار

مدراس ۲۷ اکتوبر۔ آج کے "ہریجن" میں گاندھی جی نے ایک مضمون لکھا ہے جسکا عنوان "ایک سانحہ" ہے۔ اس میں اپنی ہندوستانی چیلی مس ناگنی دیوی کے واقعات پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ اس کی دماغی حالت اس قابل ہے کہ لوگ اسپر رحم کریں۔ دہلی کے اخباروں میں جو خبریں اس کے متعلق تصنیف کر کے شائع کی گئی ہیں وہ مبالغہ اور زیادتی کے الزام سے بری نہیں کی جا سکتیں۔ ہمیں اس لڑکی کا مذاق نہیں اڑانا چاہیئے۔ بلکہ اس کی قابل رحم حالت پر افسوس کرنا چاہیئے اور شفقت کے ساتھ اس کے جنون کو شانت کرنا چاہیئے تاکہ اسکی المناک روح کو تسلی ہو۔

پبلک کو چاہیئے کہ اسکو خیرات نہ دے یہ اسکے حق میں مفید نہ ہوگی۔ صرف اس کی ضرورت ہے کہ اسے کسی دماغی آشرم میں یا بہت اچھے انسانیت کے ادارہ احول میں داخل

الٰہ آباد میں لبرلوں کی کانفرنس کے ریزولیوشن

حکومت کی پالیسی پر اظہار افسوس

الہ آباد ۲۲ اکتوبر۔ یو۔ پی لبرل کانفرنس میں آج پہلے رزولیوشن کے ذریعہ ڈاکٹر اینی لبسنٹ سر بی۔ پی بوس سر علی امام اور دیگر اصحاب کی رحلت پر اظہار ماتم کیا کانفرنس نے ریلوے کے آئندہ کے نظم ونسق کے متعلق تجاویز پر اظہار بے اطمینانی کیا اور اس رائے کا اظہار کیا کہ اس سے ہندوستانی ریلوے پالیسی اور اخراجات پر موثر کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔

عدن کی مجوزہ منتقلی کے خلاف بھی پروٹسٹ کیا گیا مسٹر چنتامنی نے والیان ریاست کے تحفظ کے متعلق بل کے بارے میں رزولیوشن پیش کیا۔ جس پر زبردست بحث ہوئی رائے بہادر شام بہاری مصر دیوان ریاست اورچھا نے اس کی مخالفت کی۔ لیکن یہ پاس ہو گیا کہ اس رزولیوشن کے ذریعہ ریاستوں کے تحفظ کے متعلق بل کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ کہ اس سے اخبارات کی آزادی اور بھی سلب ہو جائے گی۔

ڈاکٹر نارائن پرشاد استھانا نے ایک رزولیوشن پیش کیا۔ جسکے ذریعہ حکومت کی جابرانہ پالیسی پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اس سے ملک میں بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے۔ کانفرنس نے تحریک سول نافرمانی کے جاری رکھنے کی بھی مخالفت کی اور کہا کہ یہ ترقی یافتہ پارٹیوں کے متحدہ سیاسی کارروائی کرنے میں ایک رکاوٹ ہے اُن کے علاوہ مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیے گئے۔ کانفرنس نے وائٹ پیپر کی تجاویز پر زبردست اظہار بے اطمینانی کیا۔ ریزولیوشن کے ذریعہ کہا گیا کہ وائٹ پیپر کی اسکیم نے ہندوستانیوں اور ان کی قابلیت پر بے اعتمادی ظاہر ہوتی ہے اس سے نہ ہندوستانی رائے عامہ مطمئن ہوگی اور نہ سیاسی صورت حالات بہتر ہوگی یہ رزولیوشن مسٹر چنتامنی نے پیش کیا تھا۔ اسپر زبردست بحث ہوئی۔ کانفرنس نے اس رزولیوشن کی تائید کی جو نیشنل لبرل فیڈریشن کے گذشتہ اجلاس میں پاس ہوئے تھے۔

رزرو بنک بل میں تبدیلیوں کا مطالبہ کیا گیا کہ تحریک سودیشی اور تحریک ہریجن کی حمایت کی گئی اور کینیا کے یوروپینوں کے مطالبات کی مذمت کی گئی

آئندہ اجلاس گورکھپور میں ہوگا۔

افغان یونیورسٹی کا جلسہ

کابل ۲۶۔ اکتوبر۔ افغانستان تعلیمی بورڈ اور ہندوستانی شہروں کے درمیان کامل تین گھنٹہ تک مجوزہ افغان یونیورسٹی کی مشکلات پر بحث ہوتی رہی۔

مباحثہ سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وزارت تعلیمی جملہ مشکلات سے بخوبی واقف ہے اور جملہ رکاوٹوں کو دور کرنے کی بیحد کوشش کر رہی ہے۔

LAL-IMLI

PURE WOOL

لال اِملی کے

خالص اُونی دھاگے

LAL-IMLI PURE WOOL Ready to knit YARNS

ہر ایک بُننے کے کام کے لئے

چار آؤنس کے گولوں میں تیار

ہوتے ہیں

نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۔۔۔ کو لکھئے

دی کان پور اولن ملز کانپور

مقامی ایجنٹ

مسرز چرنجی لال درگا داس۔ بمسٹن روڈ کانپور

مصیبت کے وقت

جبکہ وبائیں پھیلی ہوں، جبکہ کسی بیماری کا اچانک حملہ ہو۔ اور جب کوئی حادثہ پیش آئے اُس وقت

"امرت دھارا"

ایک صادق دوست اور مکمل معالج کی طرح آپ کی مدد کرے گی!

سدا پاس رکھو

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عمہ) نصف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) نمونہ ۸ /

ملنے کا پتہ :- منیجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

مراسلہ

(نامہ نگاروں کی رائے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں)

مسلم بیگمات اسکول کانپور

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب		تسلیم

اڈیٹر غریب نے آج سے چند یوم پیشتر میرے اور میرے اسکول پر حسب عادت کچھ رکیک ذاتی حملے کئے۔ مینے اُن کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا اسکے بعد اڈیٹر صاحب خود میرے غریب خانہ پر دو مرتبہ تشریف لائے اور دوران گفتگو میں انھوں نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ میں آپ کا یا آپ کے اسکول کا مخالف نہیں ہوں بلکہ میں آپ کی خدمات کو مفید سمجھتا ہوں۔ لیکن اپنے اطمینان کی خاطر چند سوالات کرنا چاہتا ہوں براہ کرم اُن کے جوابات مجھے دیدیجئے۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب نے ۱۴ سوالات لکھ کر دیے۔ اور مینے اُن سے استدعا کی کہ جبکہ پبلک پر آپ اپنے سوالات کا ذکر اپنے اخبار کے ذریعہ کر چکے ہیں۔ تو براہ کرم میرے جوابات اور اپنے سوالات بھی اخبار میں درج کرا دیجئے۔ تاکہ پورے معاملہ سے لوگ واقف ہو جائیں۔ لیکن افسوس کہ آج تک انہوں نے اپنے سوالات اور میرے جوابات درج اخبار نہیں کیے۔ اخبار غریب میں انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ میں اُن سے کچھ سوالات کرنا چاہتی ہوں۔ بیشک! میں نے اُن سے کہا تھا لیکن اسوقت مجھے اپنے اسکول کے کاموں کی طرف سے فرصت نہیں ہے کہ میں اُن سے ایک سوال بھی کر دوں میں آپ کو اڈیٹر صاحب غریب کے سوالات اور اپنے جوابات لکھ کر بھیجتی ہوں براہ کرم اپنے اخبار میں مسلمانوں کی واقفیت کے لئے شائع فرما کر عنداللہ ماجور ہو جیئے

خاکسار

مسز ڈاکٹر حبیب احمد خاں لودی
سکریٹری مسلم بیگمات اسکول کانپور

سوالات

۱۔ کل کتنی خواتین زیر تعلیم ہیں

۲۔ کتنی شادی شدہ اور کتنی بیوہ ہیں

۳۔ کتنی صاحب اولاد ہیں اور بچوں کی تعداد و عمر کیا ہے

۴۔ کتنی ایسی خواتین ہیں جن کے یہاں ملازم کام کرتے ہیں۔

۵۔ جو خواتین کہ ملازم نہیں رکھتیں۔ کیا وہ اپنے بچوں کو ساتھ لاتی ہیں۔

۶۔ کتنی ایسی خواتین ہیں جو صاحب اولاد ہیں لیکن کوئی خادمہ یا ملازم اُن کے یہاں نہیں ہے

۷۔ اُن کے بچوں کی مکان پر کون نگہداشت کرتا ہے

۸۔ کیا آپ قرآن شریف پڑھی ہیں۔

۹۔ کیا جناب کا موجودہ طرز عمل فرمان رسول اور حکم خدا کے موافق ہے۔

۱۰۔ کیا آپ پردہ کی حامی ہیں۔

۱۱۔ اگر ہیں تو بے پردہ مسلم خواتین کو بلا کر بے پردگی کو اہمیت دیکر اُس کی اشاعت کیوں کی گئی۔

۱۲۔ مسلمانوں کے جلسہ میں عیسائی اور ہندوؤں کے مدعو کرنے کی کیا ضرورت لاحق تھی۔

۱۳۔ علیم مسلم اسکول کے ہوتے ہوئے جلسہ گرنزائن کھتری اسکول کو کیوں ترجیح دی۔

جوابات

۱۔ ۲۷ خواتین زیر تعلیم ہیں

(۲) چند بیوہ اور باقی شادی شدہ

۳۔ قریب قریب سب صاحب اولاد ہیں، بچوں کی تعداد و عمر کبھی دریافت نہیں کی کیونکہ وہ آکر اپنی تعلیم میں مشغول ہو جاتی ہیں کبھی فضول باتوں کا موقع نہیں ملا

۴۔ کسی میں ملازم رکھنے کی استعداد نہیں ہے سب غریب ہیں۔

۵۔ بچوں کو کوئی ساتھ نہیں لاتا۔ صرف ایک بی بی جنکا بچہ بہت چھوٹا ہے وہ ساتھ لاتی ہیں۔

۶۔ قریب سب ایسی ہیں جو ملازم نہیں رکھتیں

۷۔ بغیر نگہداشت کا بندوبست کیے وہ کیسے چلی آویں گی۔ کوئی نہ کوئی بندوبست ضرور کرتی ہوں گی۔

۸۔ الحمدللہ مینے قرآن شریف پڑھا ہے اور اُس پر میرا ایمان ہے اور اپنی بساط کے موافق اُس پر عمل بھی کرتی ہوں۔

۹۔ خدا کا شکر ہے کہ میں مسلمان ہوں اسلئے مجھ پر فرض ہے کہ میں خدا اور رسول کے احکام کے مطابق دل و جان سے متابعت کروں میرے طرز عمل ہی سے ثابت ہے کہ میں مسلمان ہوں خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانتی ہوں اور جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو نبی برحق جانتی ہوں اور یہی دونوں چیزیں میرے اور ہر مسلمان کے ایمان کامل کی جزو اعظم ہیں

۱۰۔ میں اسلامی پردہ کی حامی ہوں۔ اور اُس پر عمل بھی کرتی ہوں۔ البتہ مسلمانوں کی اکثریت میں جو شخصی پردہ رائج ہے اُسکی میں مخالفت بھی نہیں کرتی۔ بلکہ اسکول میں اسکا پورا پورا لحاظ رکھتی ہوں کیونکہ میرا مطلب محض تعلیم دینا ہے نہ کہ اصلاح معاشرت و رواج۔

۱۱۔ چونکہ جلسہ مستورات کی تعلیم کے متعلق تھا اسلئے پردہ اور بے پردہ سب خواتین کو بلکہ مردوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ بے پردگی کی اشاعت و تبلیغ کا اسمیں کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔

۱۲۔ چونکہ مسلم بیگمات اسکول کا مطمح نظر الحمدللہ اسلامی شعار اور اسلامی تعلیم ہے اسلئے ہمارے لئے ضروری تھا کہ ہم ہر قسم کی خواتین کو بلا کر اپنی تعلیمات کو اُن کے آگے پیش کر سکے۔ یہ بتائیں کہ اسلامی تعلیم ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے عورت تمدنی و معاشرتی اور اخلاقی زندگی سنوار سکتی ہے۔ نیز اپنے مطلب میں جہاں تک ہو سکے اُن کی ہمدردی بھی حاصل کرنا ضروری تھی۔

۱۳۔ گرنزائن کھتری اسکول کو شہری قربت اور سہولت انتظام کی وجہ سے ترجیح دی گئی

یہ تو آپکے سوالات کے جواب ہیں لیکن اسی سلسلہ میں آپنا ضرور گوش گذار کر دوں کہ میں نے خواہ اچھا کام کیا یا برا جسطرح بھی ہو سکا اس فرض کو انجام دیا۔ اب اس کی ایک کمیٹی بن گئی ہے وہ اس کے مستقبل کا انتظام کرے گی لیکن کمیٹی کے ہونے سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں بالکل اس سے علیحدگی اختیار کر لوں میرے تو دم میں جب تک دم ہے اپنی بہنوں کی خدمت آخر وقت تک کروں گی اور ۱۵ نومبر کو اسکا ایک جلسہ ہونے والا ہے۔ آیندہ ہر قسم کا اطمینان آپ کمیٹی سے کر سکتے ہیں۔

افسانہ

باپ کا گناہ

(بقیہ صفحہ ۴)

بھلا زنجیر کیا ثبوت ہو سکتی ہے"۔ مجسٹریٹ کو بھی اب مقدمہ سے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ اُسنے کسی قدر متعجب ہو کر پوچھا کہ زنجیر ثبوت ملکیت کیونکر ہے۔ عورت نے کہا کہ یہ زنجیر ذرا میرے ہاتھ میں دیجئے تو میں بتاؤں

کورٹ انسپکٹر نے عدالت کے اشارہ پر زنجیر عورت کے حوالے کر دی عورت نے اس زنجیر کو اپنے ہاتھ میں لیکر دیکھا کہ اُسکے وسط میں دل کی شکل کا ایک لاکٹ لگا ہوا تھا جو بہت چھوٹا تھا۔ اس لاکٹ کو عورت نے کچھ اسطرح دبایا کہ وہ کھٹ سے کھل گیا۔ اور اُسنے یہ لاکٹ معہ زنجیر کے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ دیکھیے اس لاکٹ میں میرے باپ کی تصویر ہے۔ اور یہی میرا ثبوت ہے کہ یہ زنجیر میری ہے۔ مجسٹریٹ بڑے اضطراب سے لاکٹ کھول کر اُسے دیر تک دیکھتے رہے اُسمیں ۲۰ برس کے ایک نوجوان کی تصویر کو دیکھ کر اُن کی گذشتہ زندگی کا نقشہ ان کی آنکھوں میں پھر گیا۔

باب سوئم

بیس برس پہلے وہ کالج میں بی، اے فائنل میں پڑھتے تھے۔ ان کے طعام خانہ کی برہمنی بڑھیا تھی اس لئے وہ کبھی کبھی اُسکی لڑکی بھی کھانا پکانے کے لئے آیا کرتی تھی۔ اس لڑکی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بہت لذیذ ہوتا تھا۔ لڑکی بڑی ہنس مکھ اور خوب صورت تھی مجسٹریٹ صاحب جو اُس زمانہ میں الھڑ طالب علم تھے اُس لڑکی سے محبت کرنے لگے۔ اکثر اُسے تحفہ تحائف دیتے اُس سے میٹھی میٹھی باتیں کرتے اور اُسے اُس کے گھر تک پہونچانے کے لئے اکثر گھر تک جایا کرتے تھے۔

ایک رات کو وہ لڑکی تنہا تھی۔ چاندنی رات تھی ہوا خوشگوار تھی گھنے درختوں کے نیچے چاندنی اور اندھیرے کے ٹکڑے آپس میں آنکھ مچولی کھیل رہے تھے...... وہیں کہیں تنہائی میں ان دونوں نے اپنے آپ کو گناہ کے عمیق سمندر میں غرق کر دیا........!!

کالج بند ہوا اور روانگی کا وقت آیا اس روتی ہوئی رفیقۂ الفت کو انہوں نے سونے کی زنجیر اس لاکٹ کے ہمراہ دیکر رخصت کیا۔ یہ اُس کی آخری نشانی تھی جو اس نے اپنی محبوبہ کو تحفہ میں دی۔ اس لاکٹ میں ان کی تصویر بھی آویزاں تھی۔ یہ اُن کی آخری ملاقات تھی کیونکہ اس کے بعد وہ بی اے میں کامیاب ہو گئے۔ اور چونکہ کالج میں قانون کی تعلیم کا انتظام نہ تھا اسلئے وہ کالج سے علیحدہ ہو گئے اور اُس کے بعد پھر کبھی برہمنی بڑھیا کی لڑکی یعنی اپنی محبوبہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اسبات کو پورے بیس سال ہو چکے تھے۔ وہ حیرت زدہ تھے کہ اُن کے سامنے خود اُن کے گناہ اور غلطی کی مجسم یادگار کھڑی تھی۔ اور ایک زمانہ میں وہ خود معصیت کے ملزم تھے اور آج مسز گپتا کو اسی الزام میں سزا دینے کے لئے تیار تھے۔

مجسٹریٹ نے سر اٹھا کر فیصلہ لکھا اور سنایا کہ ملزمہ کو بری کیا جاتا ہے اور بدنیتی کے الزام میں مسز گپتا کو سزا دیجاتی ہے فیصلہ سنانے کے بعد وہ میز پر سر رکھ کر بیٹھ گئے۔ اُن کا سر چکرا رہا تھا وہ اسقدر خاموش تھے کہ گویا اُن کو سانپ سونگھ

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی
جس روز آتنک نگرہ گولیوں اور طلاء واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے
آتنک نگرہ گولیاں
تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی دکھی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرنے قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے
طلائے واجی کرن
بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلاپن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کر کے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی عہ پانچ روپیہ
ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار
کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

خطبۂ صدارت مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

(بقیہ مضمون صـــ۳)

اب دیکھنا یہ ہے کہ موجودہ یونیورسٹیوں میں جو لوگ تعلیم پاتے ہیں ان میں کتنے ایسے ہیں جو علم کی خاطر حاصل کرتے ہوں۔ اور کتنے ایسے ہیں جو نوکریوں اور ذرائع معاش کے لئے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ غیر مسلموں میں شاید تعداد زیادہ ہو لیکن مسلم طلبہ میں تو بہت کم علم کے شائق نظر آتے ہیں۔ اور زیادہ تر ان کا مطمح نظر حصول ملازمت ہی معلوم اور تقاضائے بشریت بھی یہی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا عام افلاس ان کو فکر معاش سے مستغنی کیسے ہونے دے گا۔ پھر بھی اعلیٰ تعلیم اگر توجہ اور یکسوئی کے حاصل کی جائے تو اس سے وسعت نظر، کشادگی ذہن، ایثار، دردمندی خلائق، اور درستی اخلاق پیدا ہونا لازمی نتیجہ ہے۔ اگر یہ اور دوسرے جذبات حسنہ پیدا نہوں تو سمجھنا چاہئے کہ صحیح معنوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں ہوئی، بعض کتابیں پڑھ لینا اور امتحان پاس کر لینا قومی مرض کی دوا نہیں ہے دوسروں کو بھلائی پہونچانے کے قابل ہونا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا ہے۔ ذاتی آرام و آسائش کے لئے کوشش کرنا حیوان میں بھی پایا جاتا ہے۔ انسان میں اس سے اعلیٰ و برتر جذبہ انسانی ہونے چاہئیں۔

حیات انسانی تپیدن از غم ہمسا یگاں

ہمارے نوجوانوں کے سامنے کوئی اعلیٰ اور ارفع مطمح نظر طالب علمی کے زمانہ میں نہیں ہوتا۔ جب یہ اطمینان اور فرصت کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے تب دنیا کے جھگڑے بکھیڑے تزکیہ نفس کی مہلت نہیں دیتے۔

ڈاکٹر اقبال اور سر راس مسعود کابل پہونچگئے

پشاور، ۲۴ اکتوبر۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال اور سر راس مسعود وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی اور مولانا سید سلیمان ندوی کابل پہونچگئے۔ افغان حکومت کی جانب سے ہر سہ اصحاب کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ کابل یونیورسٹی کے سلسلہ میں مشورہ دینے کے بعد یہ لوگ نومبر کے آخر تک ہندوستان واپس آجائیں گے

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ)

بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر کمزور بچہ کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانیکے لئے مشہور معروف شرطیہ دوا ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ عطار پنساریوں دیسی انگریزی دوا فروشوں جنرل مرچنٹوں کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ درجن ۱۲ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن

— نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو

المشتہر منیجر بال جیون کارپالیہ علی گڑھ شہر یو۔پی

مسلم ایجوکیشن کانفرنس کے رزولیوشن

(بقیہ مضمون صـــ۵)

۱۹۔ رزولیوشن نمبر ۶ منظور شدہ اجلاس نہم منعقدہ بریلی مندرجہ ذیل کو صدر نے پیش کیا:-

نمبر ۹۔ چونکہ مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے متعلق گذشتہ سال کے اجلاس کانفرنس میں رزولیوشن نمبر ۱۲ میں یہ طے ہوا تھا کہ ہز ایکسیلینسی گورنر صاحب صوبہ متحدہ کی خدمت میں ڈیپوٹیشن بھیجا جائے۔ اور وہ میموریل پیش کرے لیکن میموریل اب مرتب ہو سکا ہے۔ اس لئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ اب ایک ڈیپوٹیشن جو اراکین ذیل پر مشتمل ہو نومبر آئندہ میں بمقام لکھنو حاضر ہو اور پریسیڈنٹ صاحب کانفرنس اس کی تفصیلات پرائیوٹ سکریٹری صاحب ہز ایکسیلینسی سے طے کرلیں اور ان کو ممبران ڈیپوٹیشن کے اضافہ کا اختیار دیا جائے

(۱) نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب صدر

(۲) آنریری سکریٹری کانفرنس ہذا۔

(۳) نواب سر مزمل اللہ خاں صاحب بالقابہ

(۴) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب ایم، ایل، اے

(۵) خان بہادر عبدالرحمن صاحب ایم، ایل، سی

(۶) نواب صدر یار جنگ بہادر

(۷) خان بہادر فصیح الدین صاحب ایم ایل سی

(۸) مولانا سید طفیل احمد صاحب علیگ

(۹) مولوی اکرام عالم صاحب وکیل بدایوں

(۱۰) سید یوسف علی صاحب ایم ایل سی

(۱۱) جائنٹ سکریٹری کانفرنس ہذا

صدر صاحب نے بغرض تجدید اس رزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ ہز ایکسیلینسی سر مالکم ہیلی بالقابہ آئندہ ماہ میں تشریف لے آئیں گے اس لئے ضرورت ہے کہ اس رزولیوشن کی تجدید کی جائے۔ چنانچہ باتفاق رائے یہ رزولیوشن منظور ہوا اور وفد میں حسب ذیل اصحاب کا اضافہ ہوا:-

(۱) خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب سی آئی ای ایم۔ ایل۔ سی۔ (۲) حاجی ابوالحسن صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس

دستخط سکریٹری

طلائی اسکیم فی الحال مسترد کردیجائے گی

واشنگٹن۔ ۲۶ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر روزویلٹ طلائی اسکیم کی دوسری منزل کو فی الحال زیر عمل نہیں لانا چاہتے، جسکا مقصد یہ ہے کہ سونے کی خرید و فروخت کر کے ممالک غیر کے سکوں پر اثر ڈالا جائے فی الحال جس قیمت پر محکمہ مال سونا خریدے گا اس کا ہر روز صبح کو اعلان کردیا جائے گا اور قیمتوں میں تغیر و تبدل بھی روزانہ نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ وجوہات اس امر کے متقاضی نہوں۔

برطانی دار العوام کا اجلاس

آئندہ پروگرام پر غور

لندن ۲۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آج صبح کو بعد دوپہر برطانی کابینہ دار العوام کے اجلاس کے آئندہ پروگرام پر غور کرے گی اور دار العوام کا اجلاس ۷ نومبر سے شروع ہو گا۔

باہمی تعصب نے تحریک کو مٹا دیا

انڈیپنڈنٹ پارٹی کا قابل قدر فیصلہ

بمبئی ۲۵ اکتوبر آج شانتی بھون میں ینگ انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ممبران کا جلسہ منعقد ہوا جس میں تحریک آزادی کے ناکام رہنے کے اسباب پر تبصرہ کیا گیا۔ اور کھلے الفاظ میں اس بات کا اعتراف کیا گیا کہ باہمی تعصب نے تحریک کو نقصان پہونچایا ہے ڈاکٹر نارائن نے کہا کہ مہاتما جی کو سب سے پہلے ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کرنا چاہئے۔ آج ہمارا فرض ہے کہ مسلمانوں سے صلح کریں اور تحریک کو زندہ کیا جائے

مصری خواتین کا نعرہ آزادی

ہم اپنے وطن کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں

معزز ہمعصر العروسہ رقم طراز ہے کہ آج ۳ رجب کی شام کو حدیقۃ الرضوی میں مصری خواتین کا ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جسمیں آزادی وطن کے عنوان پر تقریریں کی گئیں۔ محترمہ ناجیہ خانم نے ایک روح پرور تقریر کی جسمیں ارشاد فرمایا کہ ہم اپنے وطن کو امریکہ اور انگلستان کی طرح آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہم اپنی زندگیوں کو وقف کرتے ہیں

جسٹس سر وزیر حسین چیف جسٹس اودھ کورٹ عنقریب سبکدوش ہو جائینگے

مسٹر سری واستو اور مسٹر کنگ کے متعلق افواہیں

لکھنو ۲۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اودھ چیف کورٹ کے چیف جسٹس سر وزیر حسین آئندہ سال ملازمت سے سبکدوش ہو جائیں گے اب سوال یہ ہے کہ آپ کی جگہ کون چیف جسٹس مقرر ہو گا۔ بعض حلقوں میں یہ لیفٹیننٹ نامہ سری واستو کا نام لیا جا رہا ہے لیکن اکثر لوگ یہ کہتے گئے ہیں کہ اب کی مرتبہ کسی انگریز کا تقرر ہو گا۔ اور مسٹر ٹامس کنگ کو الہ آباد کی ججی کی کرسی پر سے اٹھا کر چیف جسٹس اودھ کورٹ کی گدی پر متمکن کر دیا جائے گا۔

راجہ صاحب سلیم پور کا اقدام عمل

لکھنو میں مسلم زعماء کی کانفرنس

۲۴ اکتوبر۔ راجہ صاحب سلیم پور نے موجودہ حالات پر غور و خوض کرنے اور مسلمانوں کے مختلف اداروں میں اتحاد و اشتراک عمل پیدا کرنے کیلئے نومبر کی ۱۱ و ۱۲ تاریخوں میں لکھنو میں ایک غیر رسمی مشاورتی جلسہ طلب کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ملک برکت علی صاحب کو بھی مجوزہ جلسہ میں شرکت کرنے کی دعوت دی گئی ہے

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۵ نومبر ۱۹۲۱ء کے نوٹیفکیشن نمبری 101 - 111 xx/884 کے ساتھ شایع شدہ اور ترمیم شدہ کانپور میونسپلٹی میں عمارتوں کے دوبارہ بنانے یا بدلنے کے انتظام کے بائی لاز کے بائی لا نمبر ۹ میں کانپور میونسپل بورڈ نے مندرجہ ذیل ترمیم کرنا تجویز کیا ہے

مسودۂ ترمیم

بائی لا نمبر ۹ میں "جب تک وہ نیچے لکھے ہوئے شرائط کے مطابق نہ ہو" کے الفاظ" اور مندرجہ ذیل ۳ شرائط" کے الفاظ خارج کر دیے جاویں۔

ترمیم شدہ بائی لا مندرجہ ذیل رہیگا:-

"کسی عمارت میں کسی سنڈاس کی اجازت نہیں ہو گی"

کوئی اعتراض یا مشورہ جو اس نوٹس کے شایع ہونے کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر اگزیکٹیو افسر صاحب کے پاس پہونچے گا اس پر بورڈ غور کرے گا

ایس، این، تواری

ڈی، پی، ایچ

اگزیکٹیو افسر

میونسپل بورڈ کانپور

کریم بھائی ملز کے حصص کو برقرار رکھنے کی تدابیر

بمبئی ۲۴ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے بازار حصص نے ایک خاکہ تیار کیا ہے جس پر عمل کرنے سے کریم بھائی کارخانوں کے حصص کی قیمت گرنے کو روکا جاسکے گا۔

اسکی وجہ سے جو بمبئی کے کاروبار میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے اس کا تدارک کیا جائے گا۔ ارکان بورڈ صرافہ نے بتایا ہے کہ اگر املاک کو مساوی طور پر تقسیم کر دیا جائے تو مشکلات پر عبور حاصل کیا جا سکے گا۔

اب مچھروں سے خطرہ نہ رہیگا

وہ آپ کو تنگ نہ کریں گے اگر آپ کارخانہ "امرت دھارا" لاہور کی تیار کردہ بھینی بھینی خوشبو سے معطر والا

مچھر پروف

اپنے ہاتھ پاؤں اور جسم پر مل لیں گے قیمت صرف آٹھ آنے (۸)

ملنے کا پتہ:- مینیجر "امرت دھارا" ۱۱۵ لاہور

دھم پروانشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے

منظور شدہ رزولیوشن

دہم پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ منعقدہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء علی گڑھ نے مندرجہ ذیل رزولیوشن منظور کیے ہیں:-

(۱) اس کانفرنس کی رائے میں یہ امر اشد ضروری ہے کہ صوبہ کے جملہ اضلاع کانفرنس کی لوکل کمیٹیاں قائم کی جائیں تاکہ اُن کے ذریعہ سے اشاعت تعلیم کی جاسکے۔

(۲) اس حالت کو مد نظر رکھ کر کہ مسلمانوں کی تعداد جو نارمل اور ٹریننگ اسکولوں کیلئے منتخب کی جاتی ہے بالکل کم ہے یہ کانفرنس زور کے ساتھ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتی ہے کہ مسلمان امیدواروں کا اوسط جو ایسے ٹریننگ کے لئے منتخب کیے جائیں فیصدی بیس مقرر کردیا جائے اور ڈسٹرکٹ محمڈن ایجوکیشنل کمیٹیوں کو اُن کی نامزدگی کا اختیار دیا جائے۔

۳- یہ کانفرنس ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے افسران معائنہ مدارس اسلامیہ انسپکٹر مدارس عربیہ- اور مسلم ہیڈ ماسٹران گورنمنٹ ہائی اسکول کو سرکاری طرف سے اس کانفرنس میں شرکت کی اجازت عطا فرمائی کہ وہ اپنے صرف سے کانفرنس کے اجلاس میں شریک ہوسکتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں یہ کانفرنس ڈائرکٹر صاحب سے درخواست کرتی ہے کہ مسلم انسپکٹران و اسسٹنٹ انسپکٹران و ڈپٹی و سب ڈپٹی انسپکٹران مدارس کی شرکت بھی اتنی ہی ضروری ہے کہ جتنی مسلم ہیڈ ماسٹران گورنمنٹ ہائی اسکولس کی ہے اسلئے اُنکو بھی سرکاری طرف سے کانفرنس میں شریک ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے

۴- یہ کانفرنس آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ صوبہ جات متحدہ کے تمام اسلامیہ انگلو ورناکیولر اسکولوں کی تنظیم اور اصلاح کے لئے ایک مستقل اور با اثر نمائندہ کمیٹی قائم کرے جو ان سب اسکولوں کو ایک نظام کے تحت میں لاکر ان کی تعلیمی حالت کو درست کرے اور اُن کے حقوق کا تحفظ کرے

۵- یہ کانفرنس گورنمنٹ سے بزور مطالبہ کرتی ہے کہ قاعدہ ۱۸، تعلیمی کانفرنس ڈسٹرکٹ بورڈ میں ترمیم کی جائے کہ فقرہ "بورڈ ڈسٹرکٹ محمڈن ایجوکیشنل کمیٹی کو اسلامیہ مکاتب اور اسکولوں کے بجٹ کی رقم معین کرنے کا اختیار دے سکتا ہے" میں الفاظ "دے سکتا ہے" کے "دے گا" درج کردیا جائے تاکہ وہ مشکلات دور ہوجائیں جو اس قاعدہ کی موجودہ صورت میں پیدا ہوتی ہیں۔

۶- یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ اسکولوں کی منظوری کی مروجہ شرائط بابت عمارت تنخواہ، اساتذہ، تعداد طلبا اور مقدار سرمایہ کو جو بہت سخت ہیں زیادہ سہل بنایا جائے تاکہ اگر مالی یا دیگر مقامی مشکلات کی وجہ سے وہ پوری نہو سکیں تو اس بنا پر تعلیم میں رکاوٹ حائل نہ ہوں

۷- مسلم اوقاف کی موجودہ حالت کو مد نظر رکھ کر جن میں تعلیمی اوقاف بھی شامل ہیں یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ان کے بچانے کا معقول انتظام کرے- اور جو مسودہ قانون خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ممبر کونسل نے گورنمنٹ کو بھیجا ہے اُس کو جلد کونسل کے سامنے پیش کردے

۸- یہ کانفرنس میونسپل بورڈوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے شہروں یا قصبات میں تعلیم بالغان کے لئے شبینہ مدارس کھولنے کا انتظام کریں

۹- یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر ضلع میں یا کم سے کم ہر کمشنری کے صدر مقام پر لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ہائی اسکول قائم کرے جسمیں مسلمان لڑکیوں کے لئے اردو اور مذہب کی تعلیم اور رہائش کا انتظام خصوصیت کے ساتھ کیا جائے

۱۰- چونکہ جدید آئین کے جاری ہونے پر ابتدائی تعلیم کے قواعد اور قانون میں اہم تبدیلیاں ہونے کی توقع ہے اس لئے اس کانفرنس کی رائے میں ضرورت ہے کہ یہ کانفرنس ایک کمیٹی ماہرین فن تعلیم کی ترتیب دے تاکہ وہ اسکے متعلق ایک اسکیم تیار کرے جسکو گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا جاسکے اور اس کمیٹی کے اراکین حسب ذیل مقرر کیے جائیں:

(۱) مولوی بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس
(۲) مولوی حاجی ابوالحسن صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس
(۳) خان بہادر حافظ ہدایت حسین ایم ایل سی
(۴) خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی
(۵) مولوی زین العباصاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر (کنوینر)
(۶) مولانا سید طفیل احمد صاحب

۱۱- یہ کانفرنس اس امر کو بنظر استحسان دیکھتی ہے کہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے تعلیمی و اصلاحی اغراض نیز اپنے مقاصد کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنا اخبار کانفرنس گزٹ جاری کیا ہے جو اپنے مفید و پر مغز اصلاحی مضامین کی بنا پر اہل علم کی ستائش حاصل کرچکا ہے چونکہ ہر انسٹی ٹیوشن کیلئے ایک آرگن کی ضرورت مسلم ہے یہ کانفرنس اس اخبار کی ضرورت تسلیم کرتے ہوئے پبلک کو اس کی مالی و اخلاقی اعانت پر متوجہ کرتی ہے نیز نواب بہادر سر محمد مزمل اللہ خاں بالقابہ کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے سنہ رواں میں کانفرنس گزٹ کو پانچسو روپیہ عطا فرما کر اُس کی بنیاد کو مستحکم کردیا۔

۱۲- اس کانفرنس کی رائے میں جبریہ تعلیم مسلمان لڑکیوں کے لئے اس وقت تک مفید نہیں ہوسکتی جب تک کہ اُن کی مذہبی اور تمدنی حالات کے مطابق خاطر خواہ تعلیم کا انتظام نہ ہو۔

۱۳- یہ کانفرنس آگرہ یونیورسٹی کے اس فعل پر سخت بے اطمینانی کا اظہار کرتی ہے کہ اُسے اردو کی فیکلٹی کو خارج کردیا ہے- اور نہایت زور سے تحریک کرتی ہے کہ جلد سے جلد اردو کے بورڈ آف اسٹڈیز کو علیحدہ قائم کرکے ایم اے کے امتحانات اردو میں لینا شروع کردے۔

۱۴- یہ کانفرنس گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہے کہ مسلمان جو روپیہ امپیریل بینک یا ڈاکخانہ کے سیونگ بنک میں جمع کرتے ہیں یا جس روپیہ سے پرامیسری نوٹ خرید لیتے ہیں اور اسکا سود نہیں لیتے وہ رقم سود تعلیمی کاموں میں صرف کرنے کے لئے اس کانفرنس کو دیدیا کرے

۱۵- گورنمنٹ صوبہ ہذا نے پست اقوام کی جو تفریق مذہبی حیثیت سے کی ہے وہ نامناسب ہے لہذا اس کانفرنس کی رائے میں جملہ پست اقوام کو مثل بھنگی- دھوبی- نائی، تیلی، وغیرہ کے بلا لحاظ اس کے کہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان یکساں حقوق و مراعات تعلیم میں دی جائیں۔

۱۶- یہ کانفرنس گورنمنٹ سے مطالبہ کرتی ہے کہ زنانہ ماڈل سیلک اسکولوں میں مسلمان لڑکیوں کے لئے زبان اردو کی تعلیم کا وہی انتظام کیا جائے جو ہندو لڑکیوں کے لئے ہندی تعلیم کا ہے۔

۱۷- اس کانفرنس کی رائے میں ہندوستان کی تعلیم میں اصلاح اسوقت تک نہیں ہوسکتی جب تک کہ طریقہ امتحان تبدیل نہ کردیا جائے- اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ان اصولوں کی بنیاد پر جو انگلستان میں رائج ہیں طریقہ امتحان کی اصلاح کرے

۱۸- یہ کانفرنس گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہے کہ ہر ضلع میں مسلمان لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے مثل لڑکیوں کے اسلامیہ مدارس و مکاتب کے لئے ایک خاص رقم مخصوص کردے

ڈابر (ڈاکٹر ایس- کے برمن لیمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

کیا آپ دمہ سے تکلیف اٹھا رہے ہیں

دب دمہ Regd.

ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دباکر آرام پہونچاتی ہے- دمہ ریاحی مرض ہے "دب دمہ" بگڑے ہوئے ریاح کو سدھارتی ہے- دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہوا ہو- ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے- جب تک دوا پی جاتی ہے دمہ زور نہیں کرتا- کچھ دنوں لگاتار اس دوا کے پینے سے دمہ جڑ سے چلا جاتا ہے۔

دوسری دواؤں کے استعمال سے جو ناامید ہو گئے ہیں اس دوا کی ضرور آزمائش کریں- کیونکہ یہ پچاس برس سے ہزاروں مریضوں کو آرام کرچکی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱؎۶
ڈاک محصول تین شیشوں تک ۱؎

کم قیمت میں (ہمارے یہاں کی زود اثر دواؤں کی آزمائش ہو سکے اسلئے ہم نے مندرجہ ذیل چندہ بارہ اقسام کی دواؤں کا بکس تیار کیا ہے

۱- کافو۔ — عرق کافور
۲- پودن ہرا۔ — عرق پودینہ
۳- جلابن — جلاب کی گولی
۴- دب دمہ — دمہ کی دوا
۵- لال شربت — لال شربت
۶- کولاریا — کولا ٹانک
۷- لیشٹینا — مقوی باہ کی گولی
۸- سرباما — دردسر یا ریاحی درد کی ٹکی
۹- رنگ رنگ — داد کا مرہم
۱۰- ہیلنگ — کٹے جلے وغیرہ کا مرہم
۱۱- درد دانت — دانت کے درد کی گولی
۱۲- درد کان — کان کے درد کی دوا

قیمت فی بکس دو روپیہ ڈاک محصول ۱؎

نوٹ:- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵ — پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ- کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری، سستی، و خون کی خرابی کو دور کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔
قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا- قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سواس کاساری اولیہ

دمہ، سواسن، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، چوراستہ۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd; No. A. 1424.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — ہفتہ وار — سہیل

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہار شنبہ ۸ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ | نمبر ۴۰

موجودہ تمدن

موجودہ تمدن دنیا کا کچھ ایسا ہوتا جاتا ہے
طاقت کو نیکی کہتے ہیں اور ضعف گنہ کہلاتا ہے

ہمجنسوں کی خون آشامی اور بھائیوں سے بے انصافی
طاقت ور اپنی راحت پر کمزور کو بھینٹ چڑھاتا ہے

جھگڑے ہیں نفسانیت کے اور شعبدے حیوانیت کے
پردے میں انسانیت کے شیطان تربیت پاتا ہے

ہے آج کی دانش غیروں کو مضبوط غلامی میں رکھنا
طاقت قانون بناتی ہے کمزور سزائیں پاتا ہے

ہے یہی حکومت ایک بڑا سارے چھوٹوں کو کھا جائے
جو کچھ کمزور کماتا ہے طاقتور سب کھا جاتا ہے

دنیا میں رہنے سہنے کا اور کھانے پینے جینے کا
کمزور یہ فطری حق بھی اپنا طاقت ور سے پاتا ہے

طاقتور اپنی سیہ کاری پر اینڈتا ہے اتراتا ہے
کمزور اس دنیا میں اعمال حسنہ پر شرماتا ہے

جس دنیا کی یہ سیاست ہو جس میں نیکی کو خجالت ہو
وہ دنیا ایک جہنم ہے جس دنیا کی یہ حالت ہو

(تریاق)

فلسطینی عربوں کیساتھ بے رحمانہ اور نامنصفانہ سلوک ہو رہا ہے

شیخ مشیر حسین قدوائی کا بیان

لکھنؤ، ۶ نومبر۔ آنریبل شیخ مشیر حسین قدوائی ممبر کونسل آف اسٹیٹ سکریٹری فلسطین کمیٹی نے ایک انٹرویو کے درمیان فرمایا کہ فلسطین کی اطلاعات سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہاں کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کہ بہت ممکن ہے کہ وہاں کے صورت حالات کو دیکھ کر تمام دنیا کے مسلمانوں کے خیالات بدل جائیں اُن کے ساتھ بہت بے رحمانہ اور غیر منصفانہ برتاؤ کیا جا رہا ہے ان کو خانمان برباد کیا جا رہا ہے اُن کے مکانات چھین لئے گئے ہیں۔ پرانے باشندگان جو صدیوں سے وہاں آباد ہیں ایک دوسرے ملک کے بسنے والے کی خاطر جو ہر روز ہزاروں کی تعداد میں آ رہے ہیں ناجائز طور سے دبائے جا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ اس بات کو برا سمجھیں گے۔ لہذا کیا تعجب ہے کہ عرب کے باشندگان نے اس بات کو برا مانا ہے کہ ان کے ملک میں انھیں پر دباؤ ڈالکر اور ان ہی کی روزی چھین کر جرمنی سے نکالے ہوئے یہودیوں کی نوآبادیات قائم کی جائیں یہ بات ہرگز قابل برداشت نہیں ہے آخری صلیبی جنگوں کے بعد سے اب تک بیت المقدس کا فلسطین میں امن رہا ہے وہ فرقہ وارانہ فسادات سے بالکل دور رہا ہے لیکن جب سے بالفور کا اعلان نافذ ہوا ہے اس مقام سے بھی امن اٹھ گیا آئے دن فسادات اور خونریزیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور جب تک اسکا دور دورہ رہے گا ظلم کے ہتھیار سے اسکے ملک سے صلح عدیم الوجود رہے گی

الہ آباد ۷ نومبر تغیرات آئینی کے سلسلہ میں اہم اسباب کی وجہ کی بناپر ہز ایکسیلنسی گورنر ممالک متحدہ نے موجودہ مجلس قانونساز کی میعاد میں ۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء تک توسیع کر دی ہے۔

بمبئی کے مالکان مل اور لنکا شائر

بمبئی ۲۹ اکتوبر۔ سر ولیم کلیرز لینر چیرمین برطانوی ڈیلی گیشن پارچہ بافی اور مسٹر ایچ پی مودی چیرمین انجمن مالکان بمبئی کے درمیان حسب ذیل معاہدہ ہوا ہے۔

"جو کانفرنس ہندوستانی اور برطانی پارچہ بافی کے نمائندوں کے درمیان بمبئی میں ۱۹ ستمبر ۱۹۳۳ء کو شروع ہوئی تھی۔ اس میں ایک باہمی معاہدہ ہو گیا ہے کہ اس معاہدہ کے ایک فریق انجمن مالکان مل بمبئی اور دوسرا فریق برطانی نمائندگان کا وہ مشن ہے جو ہندوستان بھیجا گیا تھا فریقین اپنا یہ عقیدہ تحریر کرنا چاہتے ہیں کہ کھلے طور پر اور مکمل طور پر تبادلہ خیالات ہونے سے تمام اُن لوگوں کو جن کا صنعت پارچہ بافی سے تعلق ہے۔ بہت فائدہ پہونچا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی ملاقات ہونے سے بھی فائدہ پہونچا ہے اور ایک دوسرے کی پوزیشن ایک دوسرے کی سمجھ میں آ گئی ہے۔

آیندہ کے متعلق امیدیں

فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ جن صنعتوں کی وہ نمایندگی کرتے ہیں۔ اُن کیلئے یہ نہایت اچھا ہوگا کہ جو تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ وہ آئندہ قائم رکھے جائیں اور اُن کو ترقی دیجائے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ عام طور پر آیندہ تبادلہ خیالات کرنے کا ایک طریقہ قائم ہو جائے گا جب کبھی مناسب موقع خیال کیا جائے گا تبادلہ خیالات ہوا کریگا

سمجھوتہ کی شرطیں

سمجھوتہ ذیل کی سرخیوں پر قائم کیا گیا ہے:—

(۱) ہندوستان صنعت پارچہ بافی ترقی کی مستحق ہے بشرطیکہ ساتھ ہی ساتھ برطانیہ سے جو سوتی مال اور سوت آتا ہے اُسکے تحفظ کا معقول انتظام رہے یہ بھی طے ہو گیا ہے کہ بحالات موجودہ چونکہ غیر ملکوں میں کپڑے کی تیار کرنے میں خرچ ہوتا ہے کم۔ اور دوسرے ایسے ہی معاملات ہیں لہذا انگلستان کے مال کا دوسرے ملکوں کے مال کے مقابلہ میں تحفظ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(۲) سوتی مال کے متعلق یہ طے ہو گیا ہے کہ اگر اس ملک کی مالی حالت کسی وقت اجازت دے گی تو حکومت ہند اُس تمام درآمد کے ٹیکس کو معاف کرے گی۔ جو اکتوبر ۱۹۳۱ء سے عائد کیا گیا ہے ہندوستانیوں کی طرف سے برطانوی مال کی درآمد کے متعلق کوئی نئی تجاویز پیش نہ کی جائیں گی۔

(۳) سوتی مال کے سلسلہ میں ہندوستانی اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ جہاں تک برطانی مال کے درآمد کا تعلق ہے قیمت پر پانچ فیصدی کے حساب سے درآمد کا ٹیکس عائد کر دیا جائے اور کم ازکم سوا آنہ فی پونڈ کی ڈیوٹی لگائی جائیگی

(۴) جہاں تک نقلی ریشمی مال کا تعلق ہے ہندوستان کی طرف سے یہ رضامندی کی جاتی ہے کہ برطانیہ کے مال پر حسب ذیل ڈیوٹی عائد ہے یا تو قیمت پر ۳۰ فیصدی یا فی مربع گز ڈیڑھ گنہ۔ یا اُس مال کے متعلق ہوگا جو تمام کا تمام مصنوعی ریشم کا بنا ہوا ہے۔ اور جہاں سوت اور مصنوعی ریشم ملا ہوا ہے اس مال پر ۳۰ فیصدی یا دو آنہ فی مربع گز۔

(۵) جہاں تک کہ برطانوی سلطنت اور دیگر سمندپار کے سوتی کپڑے اور سوت کے بازاروں کا تعلق ہے۔ یہ طے ہوا ہے کہ جو کچھ فائدہ برطانوی مال کو پہونچایا جائے وہ جوابا ہندوستانی مال کو بھی حاصل ہو۔ اور جن بازاروں میں ہندوستان کی درآمد کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے اُس میں آیندہ ہندوستانی درآمد کو وہی تعداد حاصل ہو۔ جو برطانوی درآمد کو حاصل ہو۔ سمندپار کے ملکوں میں جہاں ہندوستانی ملوں کو بازار قائم کرنے کا موقع نہیں ملا ہے کہ طے ہوا ہے کہ مانچسٹر کا ایوان تجارت اپنے اثر کو استعمال کرکے یہ کوشش کرے کہ ہندوستانی اور برطانی صنعتوں میں اُن بازاروں میں اتحاد ہو جائے۔

(۶) کچی روئی کے متعلق یعنی جو ابھی کسی مصنوعی شکل میں منتقل نہیں کی گئی۔ ہندوستانیوں کی طرف سے اس امر پر زور دیا گیا کہ برطانیہ میں اس بات کے زور دیجانے کی سخت ضرورت ہے ہندوستان کی قدرتی پیداوار کو ترقی دینے اور عام پسندیدگی کی سخت ضرورت ہے انہوں نے اس شرط کو پسند کیا کہ برطانیہ پارچہ بافی کا مشن بات کیلئے تیار ہے کہ صورت حالات میں جو ترقی ہوتی ہے اُسکے متعلق ہندوستانی نمائندوں کو برابر مطلع کرتے رہیں گے یہ بھی طے کیا گیا کہ اس بات پر اور بھی جس طرح پر باہمی اتحاد کو ترقی دیجا سکتی ہو اور جس سے ہندوستان کی روئی پیدا کرنیوالوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جہاں پر تو حق عزم مستقل ہی ہے — زباں پر بھی وہی جو تیرے دل میں ہے
صداقت ہفتہ وار
جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۸- نومبر ۱۹۳۳ء | نمبر ۴۸

مسلمانان فلسطین پر مظالم

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جنگ عظیم کے دوران میں حکومت برطانیہ نے عرب اقوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عرب اقوام کے قیام و استحکام کو ہمیشہ مدنظر رکھے گی۔ جنگ کے بعد فلسطین حکومت برطانیہ کے زیر سایہ ہوگیا اور اسکے بعد یہ امید تھی کہ حکومت برطانیہ اپنے اس وعدہ کو پورا کرے گی۔ مگر جمعیۃ الاقوام سے اس فیصلہ کے بعد کہ فلسطین کو یہودیوں کا وطن بنا دیا جائے حکومت برطانیہ نے فلسطین میں یہودی آبادیاں قائم کرنے کی سختی کے ساتھ کوشش شروع کردی اور اس سلسلہ میں فلسطین کے عربوں کو جو تکالیف اٹھانا پڑی ہیں وہ اخبار بین طبقہ سے پوشیدہ نہیں فلسطین کو یہودیوں کے وطن بنانے کے متعلق مسٹر بالفور کا اعلان نہایت مشہور ہے جسمیں انہوں نے فرمایا تھا کہ حکومت برطانیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ فلسطین کے اصلی باشندوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کرے مگر فلسطین میں یہودیوں کے وطن بنانے کے سلسلہ میں وہاں کے باشندوں کو یہ خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی زمینوں، باغات کھیتوں، اور مکانوں سے محروم ہوگئے جسکی وجہ سے فلسطین کے عربوں کے کلیجے چھلنی ہوگئے تازہ مصیبت ان غریب عربوں پر یہ آئی کہ ہٹلر نے جرمنی سے یہودیوں کو نکال باہر کیا۔ تو انکو فلسطین میں آباد کرنے کی کوشش کی گئی۔

فلسطین میں موجودہ فساد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جرمنی میں یہودیوں کے ساتھ جو سختیاں ہوئی ہیں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت فلسطین نے یہودیوں کو آباد ہونے کی اجازت دیدی۔ اس خبر نے عربوں میں ایک ہیجان پیدا کردیا۔ اور انہوں نے حکومت کے احکامات کے خلاف ایک زبردست مظاہرہ کیا۔ اور اپنا کاروبار بند کرکے سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ ایک زبردست جلوس نکالا اور بعد نماز جمعہ انہوں نے جلسے کرکے تقریریں کیں۔ حکومت نے جلوس کو منتشر کرنا چاہا۔ مگر انکار کرنے پر پولیس نے گولی چلائی جسکی وجہ سے متعدد عرب شہید ہوگئے اور اسکی وجہ سے عربوں میں بہت زبردست جوش پیدا ہوگیا۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا کے عربوں میں اس واقعہ سے ایک سخت ہیجان اور جوش پیدا ہوگیا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ حکومت برطانیہ فلسطین پر عارضی طور پر حکومت کر رہی ہے اور اس عارضی حکومت کا یہ فرض اولین ہونا چاہئے کہ وہ اہل ملک کے منشا کے خلاف کوئی کارروائی ایسی نہ کرے کہ جس سے اس عارضی حکومت پر ذمہ داری عائد ہو مگر نہ معلوم کیوں حکومت برطانیہ نے اسپر توجہ نہیں کی اور فلسطین کے عربوں کے منشا کے خلاف نہایت شد و مد کے ساتھ فلسطین میں یہودیوں کی نوآبادی قائم کرنے کی کوشش قائم رکھی۔

۸ کروڑ مسلمانان ہندوستان کو جزیرۂ عرب سے جو دلچسپی اور شغف ہے وہ مدبران برطانیہ سے پوشیدہ نہیں۔ لہذا یہ ایک قدرتی امر ہے کہ فلسطین کے واقعات نے ہندوستان کے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں بے چینی پیدا کردی ہے، اور ہر طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ اعلان بالفور کو جلد سے جلد منسوخ ہوجانا چاہئے۔

ہم کو پوری امید ہے کہ حکومت ہند ۸ کروڑ مسلمانان ہند کے جذبات کو حکومت برطانیہ تک صحیح طور پر پہونچا کر نہ صرف اپنے فرض سے سبکدوش ہوگی بلکہ حکومت برطانیہ کی صحیح خدمت انجام دے گی

مگر باوجود ان تمام بے اصولی اور بے ضابطگیوں کے ہم انجمن جامعہ ادبیہ کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کرسکتے کہ آل انڈیا مشاعرہ کا بائیکاٹ کردیا جائے کیونکہ ایسی صورت میں بدنامی کسی ایک جماعت یا فریق کی نہ ہوگی بلکہ سارے شہر کی اسمیں بے عزتی ہے۔

لہذا ہم جناب ناطق سے یہ عرض کرینگے کہ وہ زیادہ وسیع النظری سے کام لے کر مشاعرہ کو ناکامیاب بنانے کی کوشش نہ فرمائیں۔ و نیز کارکنان مشاعرہ کا اولین فرض ہے کہ وہ جناب ناطق و اُن کے متعلقین کو خوشامد و درآمد سے راضی کرکے آل انڈیا مشاعرہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ہم کو امید ہے کہ دونوں پارٹیاں ہماری ناچیز رائے پر توجہ فرما کر جزوی اختلاف کو دور کرنے کی کوشش کریں گی۔

حافظ ہدایت حسین کو اعزاز خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بارایٹ لا۔ سی، آئی، ای، ایم ایل سی کو سی، آئی، ای کا تمغہ اور سند عطا کرتے ہوئے ہز اکسیلنسی نے مبارکباد دی اور آپ کی قومی اور پبلک خدمات کا اعتراف کیا۔

جیل میں فاقہ کشی خبر ہے کہ مسٹر نفقر چند جو ایک سیاسی کارکن ہیں اور اس وقت کانپور جیل میں قید تنہائی کی سزا بھگت رہے ہیں۔ انہوں نے بعض شکایات کی بنا پر بھوک ہڑتال کردی ہے۔

لڑکی کے بھگانے میں سزا مسٹر قدوائی آئی سی ایس سشن جج کی عدالت سے چھوٹے لال کو ایک لڑکی بھگانے کے الزام میں ۵ سال قید سخت کی سزا دی گئی

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ پولیس کا پریڈ مسٹر ایچ، آر، رائے سی، آئی، ای، آئی، پی انسپکٹر جنرل آف پولیس صوبہ متحدہ کی تشریف آوری کے خوشی میں ڈسٹرکٹ پولیس نے ۴ر نومبر ۴½ بجے شام کو پھول باغ میں ایک پریڈ کا انتظام کیا۔ اور معززین شہر کو خاص طور پر اور عوام کو عام طور پر مدعو کیا۔ اس موقعہ پر پولیس نے مختلف کھیلوں کے بعد ایک مصنوعی فساد بھی کیا جسمیں بلوائیوں نے بے تحاشا لاٹھی چلائی اور باوجود کوشش کے پولیس فساد کو نہ روک سکی، اور آرم پولیس طلب کی گئی اور اس نے گولی چلا کر فسادیوں کو منتشر کردیا۔ مگر اس فساد کو روکنے کے سلسلہ میں متعدد آدمی موت کے گھاٹ اترے اور متعدد زخمی ہوئے بینڈ باجہ خاص طور پر لطف سماں پیدا کیے ہوئے تھا۔ یہ تماشہ تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس کو حاضرین نے نہایت سکون اور دلچسپی کیساتھ دیکھا اور پسند کیا۔

مصنوعی فساد کے روکنے کے سلسلہ میں آرم پولیس نے گولی چلا کر جو فساد روکا اُس کی ہم تعریف نہیں کرسکتے ہم فساد روکنے کے لیے اس امر کے متوقع تھے کہ بلا انسانی جان جائے پولیس کو فساد روکنا چاہئے تھا اور اُسکے لئے بجائے گولی چلانے کے ٹھنڈا یا گرم پانی پھینک کر فسادیوں کو منتشر کرنے کی ضرورت تھی گولی چلا کر اور انسانی جانیں ضائع کرکے محض لاٹھیوں کی جنگ کو روکنا ہمارے نزدیک کچھ زیادہ قابل تعریف کام نہیں ہے کیا ہم امید کریں کہ افسران پولیس ہماری اس تجویز پر غور کریں گے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کا قضیہ پنڈت سری رتن شکل، ایڈوکیٹ وچیرمین تعلیمی کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے نام جو انجکشن جاری کراکے تعلیمی کمیٹی کی چیرمینی وممبری کا انتخاب ملتوی کرایا تھا۔ اسکی پہلی پیشی ۴ر نومبر کو مسٹر قدوائی آئی، سی، ایس، سب جج کی عدالت میں ہوئی پنڈت جی کی طرف سے مسٹر جگیرن ناتھ مصرا بارایٹ لا لکھنؤ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے رائے بہادر بابو کراجیت سنگھ و بابو رام نعمی سیٹھ پیروکار تھے۔ مسٹر جگیرن ناتھ نے بحث کی اور علف ناموں وغیرہ کیلئے مہلت طلب کی عدالت نے ۱۱ر نومبر تک کے لئے مقدمہ ملتوی کردیا ہے۔

یوم فلسطین فلسطین میں یہودی طاقت واثر قائم کرنے کے لئے مسلمانوں پر جو مظالم ہوئے ہیں اُس کے لئے مولانا شوکت علی نے سارے ہندوستان میں شہدائے فلسطین کا غم منانے کے لئے ۱۶ر نومبر کی تاریخ مقرر کی ہے ہم کو امید ہے کہ مسلمانان کانپور ۱۶ر نومبر کو یوم فلسطین منائیں گے اور اپنا کاروبار بند کرکے جلسہ میں شریک ہوں گے۔

رجبی شریف مولوی محمد عمر صاحب ہر سال رجبی شریف کے موقع پر جلسہ اور جلوس کا انتظام کرتے ہیں چنانچہ حسب معمول امسال بھی نہایت جانفشانی کے ساتھ جلسہ اور جلوس کا انتظام کر رہے ہیں جسکے متعلق تفصیلی حالات کسی دوسری جگہ شایع کیے جارہے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر مولوی صاحب موصوف کی کوششوں کی پوری امداد کرکے جلسہ اور جلوس کو کامیاب بنائیں گے۔

کانپور سودیشی نمائش کانپور سودیشی لیگ کی طرف سے لیڈیز پارک (سرسیا گھاٹ) میں سودیشی نمائش ۵ر نومبر سے ہونے والی ہے تقریباً تین سو اسٹال ہونگے دوکانداروں کو چاہیئے کہ وہ عجلت کے ساتھ اسٹال لیلیں اس نمائش کے سلسلہ میں ایک مشاعرہ بھی بڑے پیمانے پر کیا جائے گا۔

بیگمات اسکول مسلم بیگمات اسکول کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ ۵ر نومبر کی رات کو منعقد ہوا۔ معمولی کارروائی کے بعد ایک کمیٹی میونسپل بورڈ اور حکومت سے اسکول کیلئے امداد حاصل کرنے اور اسکول کا نصاب مرتب کرنے کیلئے بنائی گئی جو مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے:۔

مسٹر گلزار محمد ایڈوکیٹ۔ سید امجد علی وکیل۔ چودھری عبدالحمید خاں ڈاکٹر لودی اور مسز ہٹناگر۔

ہم کو امید ہے کہ میونسپل بورڈ اور حکومت اس ضروری اسکول کی پوری مالی امداد کرکے کارکنان اسکول کی حوصلہ افزائی اور اہل شہر کی ایک زبردست ضرورت کو پورا کرے گی۔

ایٹ ہوم ۷ر نومبر ۵ بجے شام کو مسٹر لے ہون بارایٹ لا ایم ایل اے نے اپنے بنگلہ واقع چھاؤنی میں بابو رادھا کشن چودھری منصف اکبرپور کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

۳ر نومبر ۵ بجے شام کو مسٹر اندر سنگھ پریسیڈنٹ و مسٹر پرتاب سنگھ سکریٹری گوردوارا کمیٹی نے گرو نانک جی کے یوم پیدائش کی خوشی میں گرو گوبند جی پارک میں ایک شاندار ٹی پارٹی دی اور بعد ازاں مسٹر لے ہون بارایٹ لا ایم ایل، سی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں جناب حضرت مولانا حسرت موہانی، پنڈت راجہ رام صابر اور سید نجم الحسن موہانی نے گرو نانک جی تعلیم پر روشنی ڈالی اور اوس کی خوبیوں کی تعریف و توصیف کی۔

آل انڈیا مشاعرہ آل انڈیا مشاعرہ کے متعلق انجمن جامعہ ادبیہ کے ایک جلسہ کی تجویز کسی دوسری جگہ شایع ہو رہی ہے۔

ہم کو افسوس ہے کہ جناب ناطق و دیگر شعرائے کانپور کو آل انڈیا مشاعرہ کے متعلق بعض شکایات پیدا ہوگئی ہیں اور جسکی وجہ سے ان حضرات نے اس مشاعرہ سے علیحدہ رہنے کی تجویز منظور کی ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ انجمن آئینہ ادب نے آل انڈیا مشاعرہ کے متعلق جو طرز عمل اختیار کیا ہے وہ زیادہ تر بے قاعدگیوں پر مبنی ہے۔ کارکنان آل انڈیا مشاعرہ نے سب سے پہلی غلطی تو یہ کی اُسنے آل انڈیا مشاعرہ کو کانپور میں طلب کرنے کے لئے اہل شہر کا کوئی جلسہ نہیں کیا۔ اور بلا مجلس استقبالیہ بنائے آل انڈیا مشاعرہ کے انتظامات کی کارروائی شروع کردی اور بعد ازاں اخبارات میں جن ممبران مجلس استقبالیہ کے اسمائے گرامی شایع ہوئے ہیں، اُسکے متعلق بھی وثوق کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اُن کے انتخاب کے لئے اہل شہر کا کوئی جلسہ نہیں کیا بلکہ بطور خود یا کسی مخصوص جلسہ میں ممبران استقبالیہ کا انتخاب کرلیا گیا۔ جو سراسر اصول مروجہ کے منافی ہے۔ نیز کانپور میں آل انڈیا مشاعرہ اور جناب ناطق کو نظر انداز کردیا جانا بھی ایک ناقابل تلافی فروگذاشت ہے اور جس سے کارکنان مشاعرہ کی تنگ نظری کا بین ثبوت ملتا ہے

ایک قیدی کی رام کہانی

بچپن ہی سے میری تربیت ایسی ہوئی تھی کہ ایمانداری میری زندگی کا ایک حصّہ بن گئی تھی میرے دل میں کبھی بھولے سے بھی بے ایمانی کا خیال نہیں آیا۔ میرے والدین نہایت شریف اور پاک نفس واقع ہوئے تھے مجھے اپنے مرتے ہوئے باپ کے الفاظ یاد ہیں اور اب تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں مرتے وقت انہوں نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دباتے ہوئے کہا کہ "بیٹا" ایمانداری و صداقت بڑی چیزیں ہیں۔ ان صفات کو اپنی متاع سمجھنا اور ان سے جدا نہ ہونا۔ کیونکہ یہ تمہاری اخلاقی موت کا باعث ہونگی مرتے ہوئے باپ کے ان الفاظ نے مجھ پر کتنا گہرا اثر کیا وہ اس حقیقت سے ظاہر ہے کہ میں نے آجتک ان صفات کو ایک لمحہ کے لئے بھی دور کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

میرا تجربہ شاہد ہے کہ دنیا میں شرافت و ایمانداری کی قدر نہیں ان کا عوض مصائب و تکالیف کا لامتناہی سلسلہ ہے میں نہایت ذمہ دار عہدوں پر رہا، لاکھوں پونڈ ہر سال میرے ہاتھ سے نکلتے رہے لیکن کبھی میرے دل میں خیانت اور بے ایمانی کا خیال پیدا نہ ہوا اور مجھے اس پر بھی فخر ہے۔ کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی ایک پنیس تک کے ناجائز مصرف میں لانے کا خیال نہ پیدا ہوا۔ حالانکہ اگر میں چاہتا تو نہایت آسانی سے ہزاروں پونڈ غبن کر سکتا تھا اور طرہ یہ کہ قانون کی گرفت سے باہر ہو کر قانون کی زد سے بچکر گھر میں لے آتا۔ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ میں معقول تنخواہ پاتا تھا گذارہ اچھی طرح سے ہو رہا تھا۔ لیکن کچھ پس انداز نہ ہو سکتا تھا۔ مگر برعکس اسکے میری معمولی تنخواہیں لینے والے دوست ہزاروں پونڈ کے مالک تھے میں ان باتوں کو سمجھتا تھا مگر ہر بار انھیں نظر انداز کر دیتا میں جتنی فرموں میں ملازم رہا اُن کے مالک آجتک میری ایمانداری کے گواہ ہیں بیسیوں ذمہ دار حضرات جن کی تعلقات میرے ساتھ ہے میری ایمانداری و دیانت داری کے شاہد ہیں۔

ان صفات و حقائق کے باوجود آج قید و بند کی مصائب جھیل رہا ہوں۔ دنیا کی نگاہوں میں ایک بے ایمان مقروض قیدی ہوں، کوئی شخص مجھے قرض دینا مجھ پر اعتبار کرنا گوارا نہیں کرے گا۔ میں ہر وقت جیل میں رہتا ہوں اگر ایک ماہ آزاد رہا تو دوسرے ماہ پھر جیل میں ہیں ابھی برکسٹن جیل سے رہا ہو کر آرہا ہوں۔ میں نے اپنا دوزخ بھرنے کے لئے صرف ۶۲ پونڈ کی معمولی رقم قرض لی اور ادا نہ کر سکا۔

میں یہ الفاظ اپنی پوزیشن صاف کرنے اپنی معصومیت کو دنیا پر ظاہر کرنے یا ملکی قانون پر حملہ کرنے کے غرض سے نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ میں ایک غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جو ہر کس و ناکس کے دل میں پھیلی ہوئی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک مقروض کی زندگی عام قیدیوں سے بہت اچھی ہوتی ہے، ان کو کھانے پینے پہننے کی تکلیف نہیں ہوتی اُن سے کسی قسم کی مشقت نہیں لی جاتی۔ لیکن اگر میں اپنی کہانی بیان کر دوں تو تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی، اور اصل حالت آپکے سامنے آجائیگی۔ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میرا ایک لفظ درست اور مبنی بر حقائق ہوگا۔ اور اس میں مبالغہ کا شائبہ تک نہیں ہو سکتا،

ضلع کے جج نے مجھے ۶۲ پونڈ صرف ۱۰ پونڈ ماہوار کی اقساط کے حساب سے ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور اگر ادا نہ کر سکوں، تو دو ماہ کی قید، میں اُن دنوں بیکار تھا۔ ملازمت کی تلاش کی کامیاب نہ ہوا۔ مزدوری تک تلاش کی مگر فضول بھیک مانگی نہ جا سکتی تھی، پیٹ روٹی مانگتا تھا۔ غرضیکہ سخت مصائب میں مبتلا تھا۔ کرتا تھا تو کیا کرتا۔ اسلئے میرے لئے احکام کی تعمیل کرنا مشکل تھا۔ میں اس وقت کسی اور شخص سے اتنا قرض لے کر یہ مصیبت ٹالنے کی کوشش کرتا مگر مجھے بیکار دیکھ کر سب کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے علاوہ ازیں ایک قرض لے کر دوسرا چکانا بھی قرین دوش نہ تھا۔ اسکا نتیجہ سوائے اسکے اور کچھ ہو سکتا تھا۔ کہ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دوں، مجھے لاری میں بٹھا کر برکسٹن جیل پہنچا دیا گیا اُس وقت میرے قبضہ میں چند شلنگ کے علاوہ اور کچھ نہ تھا جب پولیس بازاروں میں سے ہتھکڑی لگا کر لے گئی تو چاہتا تھا کہ دم نکل جائے، شرم و ندامت سے سر جھکا ہوا، لوگوں پر نگاہیں نہ اٹھتی تھیں دوستوں اور آشناؤں کو دیکھ کر عرق ندامت میں ڈوب گیا پاؤں کانپ رہے تھے آنکھیں اور دل دونوں رو رہے تھے کیونکہ وہ پہلا موقعہ تھا لیکن آج وہی بازار ہیں وہی گلیاں وہی پولیس افسر وہی ہیں اور ہتھکڑیاں مگر مجھے شرم محسوس نہیں ہوتی، میرا غرور میری خودداری کا خاتمہ ہو گیا۔ جیلخانے کی پے در پے یاترا نے مجھے بیشرم بنا دیا جیلخانہ کیا ہے انسانی روحوں کا مقتل، خودداری کا صفایا کرنے والا بے شرمی کا اڈا، آٹھ ہفتہ ہی میں میری روح اور میری خودداری کو قتل کر دیا۔ میری ہیئت قلب ہی منقلب کر دی۔ شروع شروع میں تو میں یہی چاہتا تھا کہ وہ مجھے جیل میں لیجانے کی بجائے تختہ دار پر کھینچ دیں۔ مگر اب میری روح جرائم پیشہ آدمیوں کی سی ہے جیل میں جانے کیوقت میرا لباس نہایت سادہ اور شریفانہ تھا۔ لیکن اب شرافت کی جھلک باقی نہیں، مجھے ایک چالیس فٹ لمبے کمرے میں داخل کر دیا گیا۔ جہاں ایک افسر قیدی کے متعلق رپورٹ لکھنے میں مصروف تھا۔ جیل میں مجھے قیدیوں کے سے کپڑے پہننے پڑتے تھے۔ حالانکہ یہ مشہور ہے کہ عام قیدیوں سے مقروض قیدی کو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت ہوتی ہے، مجھے کپڑے پہنا دیئے گئے اپنا حسب نسب بتانے کے بعد جب پیشہ پوچھا گیا تو "بیکار کہدیا۔ کیونکہ بیکار کے سوا اور کہہ ہی کیا سکتا تھا بیکار کا لفظ سنکر افسر کو غصّہ آگیا۔ اور کہنے لگا کہ تم مخول کرتے ہو۔ بڑے دلیر و گستاخ ہو میں اُسے یقین دلاتا تھا مگر اُسکا غصہ دم بدم تیز ہو رہا تھا۔ یہ میری زندگی کا پہلا تجربہ تھا جب مجھے معلوم ہوا کہ دنیا کے لوگ کیسے بیوقوف اور اندھے ہیں کتنے جاہل اور بیرحم اور حالات کی طرف سے آنکھیں بند رکھنے والے ہیں، خیر کسی طرح اسکا غصہ دھیما ہوا "جائداد" اُس نے سوال کیا "صرف ایک میری کی جمبڑی" میں نے جواب دیا۔ "کوئی واقف" "قرضخواہ" میں نے جواب دیا۔ میرے ان جوابات سے جیل کا افسر ناراض ہو گیا۔ مگر میں اور کہہ ہی کیا سکتا تھا۔ جو کچھ اصلیت تھی بتا رہا تھا۔ اس میں رد و بدل کرنا میں دیانت داری کے خلاف سمجھتا تھا۔ علاوہ ازیں مجھے اس سے فائدہ کیا تھا اسکے بعد مجھے وارڈر کے حوالے کر دیا گیا۔ غسلخانے لیجایا گیا جہاں مجھے برہنہ کر دیا گیا۔ میرے کپڑوں کی تلاشی لیگئی مجھے نہانے کو کہا گیا۔ میں نے مؤدبانہ انداز میں کہا کہ کیا آپ ذرا سی دیر کے لئے باہر تشریف لیجا سکتے ہیں تاکہ میں نہا سکوں، جواب ملا "میں صرف آپ کو اتنی رعایت دے سکتا ہوں کہ آپ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جاؤں" وارڈر کی اس بیحیائی پر مجھے غصّہ آیا۔ کیا سب کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ لیکن قہر درویش بر جان درویش۔ خاموش رہا اور جلدی جلدی پانی جسم پر ڈالا اور فارغ ہو گیا۔ اور اپنے آپ کو ایک دو کپڑوں میں لپیٹ لیا، اچانک وارڈر پلٹا اور کہا "ان کپڑوں کو اتار دو ڈاکٹر ملاحظہ کے لئے آرہا ہے۔ یہ تولیہ اپنی کمر کے گرد باندھ لو۔ اُس نے مجھے تولیہ دیا جو مجھے اپنی کمر کے گرد لپیٹ لیا مجھے باہر لیجا کر ایک چوبی بنچ پر بٹھا دیا گیا جہاں بیس منٹ تک ڈاکٹر کی آمد کا انتظار کرنا پڑا۔ آخر ڈاکٹر آیا۔ اُسکا رویہ بالکل سرد مہرانہ تھا گو اُسے بداخلاقی پر محمول نہیں کیا جا سکتا اُس نے میری آنکھوں ٹانگوں دل کانوں وغیرہ کا معائنہ کیا اُسکے بعد دیگر تمام اعضا کا معائنہ کیا جسکا ذکر فضول ہے دل میں غصہ اٹھتا تھا مگر خاموش تھا۔ میں شکایت کرنے میں حق بجانب تھا۔ کیونکہ میں دس پونڈ کی رقم ادا نہ کر سکا تھا۔ اور یہی میرا قصور، یہی میرا گناہ، یہی میرا جرم تھا اور قرض بھی اُس شخص کا تھا جسکی سیکڑوں پونڈ ماہوار کی آمدنی تھی جسکا ہزاروں پونڈ بنکوں میں جمع تھا اور یہ سلوک جو مجھ سے روا رکھا جا رہا ہے یہ اُس رقم کے ادا نہ کرنے کی سزا تھی میں نے تہیہ کر لیا کہ تمام تکالیف تمام بدسلوکیوں اور تمام مصائب کا مقابلہ کروں، مگر دلبرداشتہ نہ ہونے دونگا لیکن میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر ہی میرا شیشۂ دل بدسلوکیوں سے چور چور ہو گیا۔ اور میں ایک بچے کی طرح سسکیاں بھر کر رونے لگا۔ میری ہمت میری جوانمردی میرا استقلال سب ضائع ہو گئے مجھے تنگ و پریشان کیا جا رہا تھا۔ اور ایسی حرکتیں کیجا رہی تھیں جو شریف آدمی کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن کھانے کا کسی کو خیال تھا میں ۲۴ گھنٹوں سے بھوکا تھا۔ ایک دانہ تک میرے حلق کے نیچے نہ اترا تھا۔ میں نے بالآخر بھوک سے مجبور ہو کر کھانے کی درخواست کی۔ یہ وارڈر وہ پہلا نہ تھا بلکہ ایک خوبصورت نوجوان جو نہایت ہمدرد اور زندہ دل معلوم ہوتا تھا۔ اُس نے میری درخواست کو سنکر کہا دوست تم بھوکے ہو کھانے کا وقت گذر گیا۔ تمہاری کسی نے پرواہ نہ کی، اب تمھیں کھانا نہیں ملسکتا بارہ گھنٹے اور صبر کرنا پڑے گا۔ دل کو مضبوط کرو اور بستر پر امن سے لیٹ جاؤ۔ سونے سے زیادہ اور کوئی آرام میسر نہیں ہو سکتا۔ میں مایوس ہو گیا مجھے حکام جیل کی بیرحمی اور ظلم پر غصہ آنے لگا۔ ابھی مشکل نصف ہی گھنٹہ گذرا تھا کہ وارڈر نوکر کے ہمراہ کمرہ میں داخل ہوا۔ دو پیالیاں چائے اور کچھ بسکٹ دیکر کہا "دوست" ابھی انہی پر کفایت کرو لیکن یہ بالکل پوشیدہ ہے۔ کیونکہ میں قوانین جیل کی خلاف ورزی کر کے اپنے ہاں سے لایا ہوں بسکٹ اتنے تھے کہ پیٹ بھر کھا لینے کے بعد بھی بچ رہے جو میں نے وارڈر کے کہنے پر اپنے پاس رکھ لئے وارڈر کی ہمدردی سے میں متاثر ہو گیا سمجھا کہ جہاں خار ہیں وہاں پھول بھی ہیں۔ ظالم و بیرحم آدمیوں میں ہمدرد و نیک آدمی بھی موجود ہیں۔ اسکے بعد مجھے کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا جیل میں کس قسم کا سلوک روا رکھا گیا۔ اسکی چنداں ضرورت نہیں البتہ میں یہ ضرور کہونگا کہ جب میں رہا ہوا تھا تو بالکل تبدیل ہو چکا تھا خودداری اور عزت کا ستیاناس ہو چکا تھا۔ جیل سے باہر آکر روزی کی فکر ہوئی لیکن مجھ ایسے آدمی کو جو قرضہ ادا کرنے کے جرم میں جیل ہو آیا ہو ملازمت کون دے سب طرف سے ٹھکرا دیا گیا۔ آخر پھر کسی ذریعہ سے گذارا کیا لیکن ایمانداری کو ہاتھ سے نہ دیا۔ آخر کار قرض پھر سر پر سوار ہو گیا۔ قرضخواہوں نے جیل میں ٹھونس دیا۔ اس دفعہ چونکہ دوسری مرتبہ تھی اسلئے ۴ ماہ کی سزا ہوئی، قرض کی رقم صرف ۱۲ پونڈ تھی۔ اور یہ تھا ایک ہوٹل کے کھانے اور کرایہ کا ڈھائی تین ماہ کا بل جو باوجود ہزار کوششوں کے بھی ادا نہ کر سکا۔

میں دوسری مرتبہ پھر رہا ہو کر آگیا ہوں، کوئی مجھ پر اعتبار نہیں کرتا۔ سب بددیانت اور بے ایمان سمجھتے ہیں ان کے خیال میں میں ٹھگ ہوں دغاباز، چور، اٹھائی گیرا غرضیکہ دنیا کا ہر عیب مجھ میں موجود ہے، میں بھی آخر انسان ہوں پیٹ پالنا ہے کپڑا پہننا ہے، آخر لاؤں تو کہاں سے، کوئی آدمی تو میرے نزدیک پھٹکتا نہیں اب سوائے اسکے کوئی چارہ نہیں کہ ہمیشہ کیلئے گناہ آلود زندگی بسر کروں چوری ٹھگی دغابازی کو صحیح معنوں میں اپنا پیشہ بنا لوں۔ اور اُسکی ذمہ دار پبلک اور

اعلان بالفور کو واپس لیا جائے

علامہ اقبال کا پیغام وائسرائے ہند کے نام

لاہور ۶ رنومبر شاعر اسلام علامہ سر محمد اقبال نے فلسطین کی تازہ صورت حالات کے متعلق ہز ایکسلینسی وائسرائے کی خدمت میں حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے کہ:۔

"فلسطین کی صورت حالات مسلمانان ہند کو انتہائی تشویش میں مبتلا کر رہی ہے برطانیہ کے وزیر نوآبادیات کی تقریر نے اس شبہ کو مزید استوار کر دیا ہے کہ فلسطین کے اندر برطانوی پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ عربوں کو قربان کر کے یہودیوں کی قومی حکومت قائم کی جائے وزیر نوآبادت نے برطانیہ کی جو فرائض بیان کئے ہیں وہ صریحاً ایک ایک دوسرے کی منافی ہیں تازہ حالات کا تقاضہ ہے کہ اعلان بالفور کو واپس لے لیا جائے ہندوستان کے مسلمانوں کو امید ہے کہ وائسرائے صاحب اس سنگین حالات کی طرف ملک معظم کی حکومت کو متوجہ کریں گے اور انگلستان و مسلمانوں کے مابین تلخی پیدا ہونے کے امکان کو روک دیں گے۔ تازہ حالات کا تقاضہ ہے کہ فوری تحقیقات کی جائے اور فلسطین میں یہودیوں کی رو کا سد باب کیا جائے۔

جاپانی فوجیں روسی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں!

پیکنگ ۷ رنومبر جاپانی افواج نے دیوار چین کے اندر کا سارا علاقہ خالی کر دیا ہے اور دیوار اعظم کے تقریباً ۲۰ دروں کو جن میں شاناہائی کوان اور پیکو کے درے بھی شامل ہیں خالی کر دیا ہے اس طرح جاپانی افواج کا کم از کم ایک پورا ڈویژن خالی ہو گیا ہے۔

معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ چین اور جاپان کے مابین سمجھوتہ ہو گیا ہے اور جاپانی فوجیں ہاربن کی طرف جا رہی ہیں۔ جہاں عنقریب مشرقی چینی ریلوے کے جھگڑے کے سلسلہ میں روس اور جاپان کے درمیان اہم صورت حالات ظہور پذیر ہونے کا احتمال ہے۔

وہ ملک جہاں عورتیں مردوں پر حکمران ہیں

مردوں کیلئے ڈاڑھی مونچھ رکھنا اور پردہ نہ ہونا جرم ہے

خوبصورت عورتوں کی جمہوری حکومت

سائبریا کے شمال و مشرق میں ایک شہر "اسٹاکم" نامی ہے جو دو پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی میں واقع ہے۔ سائبریا کا ملک بالکل غیر آباد ہے۔ اور جو کچھ آبادی ہے وہ ایک دوسرے کا کسی کو حال معلوم نہیں ہوتا۔ اسقدر فاصلہ پر ہے۔ اسٹاکم خاصکر تمام آبادیوں سے بہت دور ہے اور ملک کے ایسے کونے میں واقع ہے کہ خود سائبریا کے اکثر باشندوں کو اسکا حال معلوم نہیں، زار روس کی سلطنت کے زمانہ میں سائبریا کے اور مقامات کی طرح اسٹاکم بھی جلاوطن سیاسی قیدیوں کا مستقر تھا۔ یہ ہر باخبر شخص کو معلوم ہوگا کہ روس کی سیاسی سازشوں میں عورتوں کا بہت زیادہ حصہ تھا۔ اور یہ سازشی عورتیں جب گرفتار ہوتی تھیں تو اکثر جلاوطن کردی جاتی تھیں۔ اور زار کی سلطنت کسی مصلحت سے ان عورتوں کو اسٹاکم ہی بھیجتی تھی رفتہ رفتہ مردوں کے مقابلہ میں یہاں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوتی گئی یہ بھی اتفاق تھا کہ ان عورتوں میں بڑی قابل اور فاضل خواتین تھیں، اور جلاوطنوں کی نوآبادی میں عورتوں کا حصہ بہت زیادہ ہوتا گیا۔ یورپ کی جنگ کے زمانہ میں جب روس میں انقلاب ہوا اور زار روس کی سلطنت تباہ ہوگئی تو سائبریا کی نوآبادیاں بالکل آزاد ہوگئیں۔ اسٹاکم کے باشندوں نے ایک جمہوریت کی بنیاد ڈالی۔

عورتوں کی جمہوریت! چونکہ عورتوں کا عنصر غالب تھا اسلئے تمام سلطنت کے عمال عورتیں ہی مقرر ہوئیں۔ بعض مردوں کو یہ امر ناگوار گذرا۔ اور انہوں نے اسٹاکم چھوڑ کر چلا جانا چاہا۔ تو اس سلطنت نے ایسے قوانین نافذ کیے جنکی رو سے کسی شخص کو اسٹاکم چھوڑنے کی ضرورت نہ رہی تھوڑے ہی دنوں میں اس جمہوریت نے پے در پے اس قسم کے قوانین نافذ کیے جن کی رو سے کل سلطنت کا انتظام عورتوں ہی کے ہاتھ میں آگیا یہانتک کہ فوج اور پولیس میں بھی صرف عورتیں ہی رکھی گئیں، اس نوآبادی میں پہلے سے بھی مرد کم تھے اور جو تھے وہ اکثر جاہل اور کمزور اور اس لئے مردوں کی طرف سے زیادہ چون و چرا نہیں ہوا اور جن مردوں نے ان کے خلاف شورش مچانا چاہی وہ قتل کر دیے گئے۔ اسٹاکم پہلے ہی دنیا سے الگ تھا مگر اس نئی جمہوریت کے قایم ہونے کے بعد تو اس نے باہر کی دنیا سے بالکل قطع تعلق کرلیا۔ یہاں تک کہ بغیر پہلے سے اجازت لیے ہوئے کسی شخص کو اس کے رقبہ میں داخل ہونے کی اجازت بھی نہ تھی اس وادی میں داخل ہونے کا صرف ایک ہی درہ سے راستہ ہے اور اس پر ایک فوجی چوکی قائم ہے۔ جس کی وجہ سے بغیر سلطنت کی منشا کے کوئی باہر کا شخص داخل نہیں ہوسکتا۔ وادی کے درہ کی حفاظت کے لئے جو فوجی دستہ تھا اسمیں سب نوجوان عورتیں نظر آتی ہیں۔ اور شہر کے بازاروں سے گذریے تو تمام دوکانوں پر اور بازاروں میں کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اور تمام شہر میں مرد مشکل سے نظر آتا ہے دریافت حال پر آپ کو اس عظیم الشان انقلاب کا حال معلوم ہوگا۔ جو اس جمہوریت میں ہوا ہے اور یہ اپنے طرز میں ایسا انوکھا ہے کہ اسٹاکم کے باہر کسی شخص کو مشکل سے یقین آئے گا۔

اسباب انقلاب اس انقلاب میں عورتوں نے مردوں پر ہر صورت سے غلبہ حاصل کرلیا ہے صرف انتظام سلطنت ہی میں نہیں بلکہ ہر شعبہ زندگی میں انہوں نے مردوں کو بالکل محکوم کرلیا ہے۔ اس انقلاب کی کامیابی تین وجوہ کی رہین منت ہے۔

(۱) اول تو اس مقام پر شروع ہی سے عورتوں کا اثر غالب تھا اور آبادی میں بھی عورتوں کا عنصر زیادہ تھا پھر یہ کہ ان عورتوں میں اکثر ایسی قابل خواتین تھیں کہ جنہوں نے اپنے دماغ سے ایسے ایسے خیالات پیدا کیے اور ان کی باقاعدہ اشاعت کی جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ عورتوں کا اثر غالب ہوتا چلا گیا۔ اور ان میں مردوں کی سی ہمت اور خودداری پیدا ہوگئی اور مرد خود بخود دبتے گئے۔ اور ان کا اثر بالکل مفقود ہوگیا پھر جب سلطنت روس کی تباہی سے ان عورتوں کو جمہوریت قائم کرنے کا موقع ملا تو انہوں نے اس سے پورا فائدہ اٹھایا اور اس قسم کے قوانین نافذ کیے اور انپر سختی سے عمل کیا۔ کہ ہر شعبہ زندگی میں عورتوں کے حقوق غالب ہوگئے ان مردوں میں اتفاق سے کوئی شخص بھی اس قابلیت کا نہ تھا۔ جو ان عورتوں کا مقابلہ کرسکتا اور چونکہ اسٹاکم کی آبادی باقی دنیا سے علیحدہ تھی اسلئے ان کو کوئی خارجی مدد بھی نہ ملی۔

(۲) دوسری وجہ جو نہایت اہم تھی وہ ایک نئے مذہب کی اشاعت تھی "کلارا ودلسکی" ایک خاتون جو انقلاب روس سے دس برس قبل ماسکو کے ایک خانقاہ کی افسر اعلیٰ تھی۔ اور اپنے نئے مذہب کے اشاعت کے جرم میں جلاوطن کی گئی تھی اسٹاکم پہونچی وہاں اسکے مذہب کی بڑی اشاعت ہوئی۔ اور اسوقت اسٹاکم کی جمہوریت کا یہی مذہب ہے سلطنت روس کے تباہ ہوجانے کے بعد جمہوریت قایم ہوئی تو اس مذہب کے بانیوں کے نئے قوانین جنکا مطلب صرف مردوں کو عورتوں کا محکوم بنانا تھا نافذ کرنے میں بہت مدد ملی۔

(۳) تیسری وجہ اس انقلاب کی کامیابی کی وہ سیاسی تدابیر تھیں جن کی وجہ سے مردوں کی آزادی سلب کرلی گئی، ان میں سے اہم تدبیر یہ تھی کہ مرد گھروں میں قید کردیے گئے اور ان کو گھروں سے نکلنے اور ایک دوسرے سے ملنے کی بالکل ممانعت کردی گئی تھی یہانتک کہ ان کو ایک دوسرے کے پاس پیغامات یا خط بھیجنے کی بھی اجازت نہ رہی اس قانون پر بڑی سختی سے عمل کیا گیا۔ اور خود ان مردوں کی گھر کی عورتوں کو ان کا ذمہ دار قرار دیا گیا دوسری جانب بانی مذہب یعنی کلارا ولسکی نے گھروں میں جاکر مردوں کو سمجھایا کہ یہ حکم ان کو خدا کی طرف سے ملا ہے اور اسی میں ان کی قوم و نسل انسانی کی فلاح و بہبود مضمر ہے اور یہی ان کی نجات کا ذریعہ ہے۔

عورتوں نے بھی نہایت مستعدی کے ساتھ مکدل ہوکر اس معاملہ میں اپنے فرائض انجام دیے اور کسی مرد کو گھر سے نکلنے نہ دیا کچھ دنوں کے بعد یہ اور مذہبی اصولوں کی طرح اس نئے مذہب کا ایک اصول مان لیا گیا اور مردوں کو مکان کے اندر رہنا ہی ان کا فرض مذہبی قرار دیدیا گیا اس انقلاب کی کامیابی کی وجوہ کچھ بھی ہوں مگر جو نتائج کہ اس سے پیدا ہوئے ہیں بڑے دلچسپ ہیں۔

پرورش بچگان اسٹاکم میں گھروں کا کام مردوں کے متعلق ہے یعنی مکان کی صفائی کھانا پکانا، بستر لگانا سینا، پرونا، یہانتک کہ بچوں کی پرورش میں بھی مردوں کے سپرد ہے موجودہ قانون کے اندر ایام حمل کے بعد تیسرے ماہ تک عورتوں کو اپنے فرائض سے سبکدوش کردیا جاتا ہے اس مدت میں جو عورتیں سرکاری ملازمت میں ہیں ان کی تنخواہیں برقرار رکھی جاتی ہیں اور جو عورتیں ملازمت کے علاوہ اور پیشوں میں ہیں، ان کے لئے خاص وظائف مقرر ہیں، جو ان کی حیثیت کے مطابق دیے جاتے ہیں ہر بچہ کو پیدا ہوتے ہی سرکار کی طرف سے وظیفہ ملنے لگتا ہے تین ماہ تک عورتیں بچہ کو دودھ پلاتی ہیں اس کے بعد بچہ کی پرورش گائے اور بکری کے دودھ پر ہوتی ہے اور اس کے بعد ان کی پرورش و پرداخت کی تمام ذمہ داریاں مردوں کی طرف منتقل ہوجاتی ہیں، ان مردوں کے ساتھ لڑکوں کو بھی گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے وہ گھروں میں اپنے باپ کے ساتھ کام کاج کرنے میں مشغول رہتے ہیں مردوں اور لڑکوں کو تعلیم سے بھی محروم رکھا جاتا ہے مدارس اور کالج کافی تعداد میں ہیں جو صرف عورتوں کیلئے مخصوص کردیے ہیں

شادی کا جدید طریقہ شادی کا بھی ایک نیا طریقہ ہے۔ اسکے لئے ایک خاص محکمہ ہے جس میں تمام لڑکوں اور ان مردوں کے جنکی بیویاں مرگئی ہیں نام، عمر اور کل وہ معلومات جو شادی کے لئے مفید خیال کی جاتی ہیں درج ہوتی ہیں۔ جب کوئی عورت شادی کرانا چاہتی ہے تو وہ اس محکمہ میں درخواست دیتی ہے اور وہاں اس عورت کی قابلیت صحت اور عمر وغیرہ کی تصدیق ہوتی ہے اور اس کے بعد اسکو ایک فہرست مردوں کی دیجاتی ہے جو اسکی حیثیت اور عمر کے مناسب سمجھے جاتے ہیں اور اسکو اجازت ہوتی ہے کہ وہ ان کے گھروں میں جاکر ان مردوں کو دیکھے اور جسے پسند کرے اسکی نام سے دفتر کو اطلاع دے۔ جہاں اس مرد کی ولی کے نام اس امر کی اطلاع دیجاتی ہے کہ اور اگر اسنے بھی شادی کو پسند کیا تو یہ نسبت طے ہوجاتی ہے اور ایک مقررہ وقت پر گرجہ میں یہ شادی ہوجاتی ہے، خود مرد سے اسکے متعلق رضامندی نہیں لی جاتی، اور وہ قانوناً مجبور ہے کہ اپنے ولی کی پسندیدہ عورت سے شادی کرے مرد کی ولی اسکی ماں ہوتی ہے۔ اگر ماں موجود نہ ہو تو خالہ یا بہنیں ورنہ کوئی اور قریبی عورت۔ یہاں تک کہ اگر خاندان میں کوئی عورت نہ ہو اور اس سے مرد کے کوئی سن لڑکی ہو تو وہ اس کی ولی قرار پائے گی

شادی کے وقت گرجا خوب سجایا جاتا ہے اور دولہا کو نہایت عمدہ لباس پہنا کر گرجے میں لاتے ہیں اس لباس کا ایک خاص جز ایک نقاب ہوتی ہے جو چہرے پر برابر پڑی رہتی ہے گھر سے گرجا تک دولہا ایک بند گاڑی میں لایا جاتا ہے اور گرجے میں سوائے چند قریبی اعزا کے اور کسی مرد کو آنے اجازت نہیں ہوتی اور یہ مرد بھی چہرے پر نقاب ڈالے رہتے ہیں اور گیلری میں ایک طرف نشست کی جگہ ان کو دیجاتی ہے باقی گرجا عورتوں سے بھرا رہتا ہے، شادی کے بعد دولھن اپنے دولھا کو ایک بند گاڑی میں بٹھا کر اپنے گھر کو لے کر چلی جاتی ہے اس ضمن میں ایک خاص بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ وہاں قانوناً کسی مرد کو ڈاڑھی مونچھ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہوجاتی ہے

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہوجاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ　چنبیلی سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ　یو نڈر سے تیار کیا گیا
پدم سوپ　صندل سے تیار کیا گیا
لکشمی سوپ　گلاب سے تیار کیا گیا
کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ ۔ کانپور

جیل میں حسن و جمال کی نمائش

جاپان کی جرائم پیشہ خوبصورت عورتیں

جیل میں پاوڈر اور سامان آرائش کا اہتمام

ایک یوروپین جرنلسٹ جاپان میں وہاں کی مشہور اصلاح پسند خاتون مس مورا...... سے ملاقات کرنے گیا اُس نے جرنلسٹ کا خیر مقدم کرنے کے بعد کہا کہ آپ یہاں کی خراب لڑکیوں اور ان کے آیندہ کے مستقبل حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ اس سلسلہ میں کل مجھ سے ملاقات فرمانے کی زحمت گوارا کریں جوان لڑکیوں کو جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے زندگی گذارنی پڑتی ہے لیکن وہ خراب کیسے ہوتی ہیں اور جیل میں اُن کی زندگی کیسے گذرتی ہے اسکا خیال آپ کو ضرور ہوگا۔

یوروپین جرنلسٹ نے دریافت کیا کہ آپ کہاں لیجائینگی جواب ملا کہ آپ کو ہوائی اکاوا کے جیل خانے کا معائنہ کرنا ہوگا۔ اس لئے فوٹو لینے کی کوشش کرکے حکام کی نگاہ میں معتوب نہ ہوجانا۔ جرنلسٹ نے مس مورا کی بات قبول کرلی

جرنلسٹ کا بیان ہے کہ اوساکا سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک مکان کے سامنے ہم جا کھڑے ہوئے یہی جیلخانہ ہے بڑی دیواروں کے درمیان ایک دو منزلہ عمارت تھی۔ اس میں داخل ہوئے۔ بعض کار چوبی کے کہدائی کے دروازہ سے گذرنا پڑتا تھا۔ ان دروازوں میں یہ خاص صفت تھی کہ اگر اگلے دروازہ کو کھولا جائے تو پچھلا دروازہ خود بخود بند ہوجاتا تھا۔ آخری دروازہ سے باہر نکلکر ہم ایک ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے یہاں قدرے تاریکی تھی او غریب و خواب کی فضا سوگوار اور پژمردہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں جیل خانہ کے افسر کے ساتھ ضروری تعارف لعد ہمیں اندر جانے کی اجازت ملی ہمارے ساتھ دو جاپانی خواتین بھی تھیں اور دونوں ہی نوجوان، ساتھ ہی.... افسر بھی تھا۔ ان میں سے ایک فرنچ زبان نہایت بے تکلفی سے بولتی تھی لعد ازاں ہم اور آگے بڑھے اور ایک وسیع میدان میں وارد ہوئے سامنے جیل خانے کی کوٹھریاں تھیں اور ان میں لعض بری پیکر جاپانی عورتیں قید تھیں چند منٹ میں اس میدان میں ۳۰۰ جاپانی لڑکیاں جمع ہوگئیں میں نے اُنکے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان کی پریڈ کا وقت ہوگیا ہے یہ تمام لڑکیاں تقریباً نوجوان تھیں۔ اور ایک بھی ۳۰ سال سے زائد عمر کی معلوم نہ ہوتی تھی۔ وہ ہلکے بھورے رنگ کا ڈبک موٹو دکرنچ پہنے ہوئے تھیں اور ہر ایک کے پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں ان کو لصف درجن قطار میں منقسم کیا گیا تھا۔ اور یہ لڑکیاں اپنی سہیلیوں سے بات چیت کر رہی تھیں جس سے جیل کی زندگی انھیں دشوار نہ معلوم ہوتی تھی بلکہ معمولی زندگی کے طور پر وہاں اقامت پذیر تھیں ان کے ساتھ ان کے لب رنگنے کا مصالحہ بھی موجود تھا لپسٹک پوڈر وغیرہ بھی ان کے پاس تھا۔ لیکن حکام جیل کوئی مداخلت نہیں کرتے تھے۔

مس مورا نے کہا یہ لڑکیاں ہر حالت میں اپنے چہرہ کو پوڈر اور کریم سے آراستہ و پیراستہ کرسکتی ہیں ان کے پاس نہایت باریک چاول کا پوڈر بھی ہوتا ہے جس سے وہ اپنے چہرے کو خوشنما بنانے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔

اس پریڈ کے دوران میں یہ لڑکیاں نہایت شاد کام معلوم ہوتی تھیں جیل کے حکام ان کی گفت و شنید پر کوئی پابندی عائد نہیں کر رہے تھے۔ ہم نے ان لڑکیوں کو یوں بات چال کرنیسے منع کیا لیکن اُن کی باتیں برابر جاری رہیں ان لڑکیوں کو قیدی کہنے کے بجائے بہن خاتون وغیرہ کے لفظ سے مخاطب کیا جاتا ہے

جاپان کی بگڑی ہوئی عورتوں کو سدہارنے کیلئے نرمی کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر وہ زیادہ شور و شر کریں تو جبر کیا جاتا ہے اسوقت انھیں بھاری سے بھاری کام دیا جاتا ہے اور انکو علیحدہ کوٹھری میں بند کردیا جاتا ہے جہاں سے انہیں بات چیت کرنیکا ذرا بھی موقعہ نہیں ملتا تھوڑے ہی دنوں میں عورتیں راہ راست پر آجاتی ہیں اور پھر ان پر سختی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

اس سے آگے گذر کر ہم ایک کارخانے کے اندر چھپر میں داخل ہوئے ایک ستوں کے قریب لڑکیاں کام کرنے میں مصروف ہیں باتیں کرتی جاتی تھیں اور کام بھی ہو رہا تھا بعض پارچہ بافی کے کام میں مصروف تھیں کیونکہ جیل کے استعمال کیلئے یہیں کپڑا تیار ہوتا ہے ان لڑکیوں میں زیادہ تر نہایت حسین تھیں لبعض نے ہمیں تیر نظر کا شکار بنایا۔ ہم ذرا آگے کو بڑھے ایک نہایت حسین لڑکی جس کی عمر سترہ سال سے زیادہ نہ تھی اور ایسی ہی ایک دوسری حسین لڑکی نے ہماری توجہ اپنی جانب مبذول کی۔ اس کی آنکھیں سیاہ تھیں۔ یہ نہایت ہی خوبصورت تھی۔ پتلی کمر میں عجیب جادو تھا۔ ہم یہاں پر رک گئے داروغہ جیلخانہ نے کہا کہ یہ لڑکی بڑی بدمعاش ہے اور یہ لڑکی اس جیلخانہ میں ساتویں مرتبہ آئی ہے چھ مرتبہ اس سے پہلے سزا پاچکی ہے تمام جاپان میں اس کے مانند بدمعاش لڑکی نہیں ملسکتی۔.... ۴ ہزار ین کی چوری کرنے میں یہ شہرت پاچکی ہے اور یہ متعدد لڑکوں لڑکیوں کی ایک جماعت اپنے ہمراہ رکھتی ہے اور خاص بات یہ ہے کہ ٹینس والوں سے.... یوں ہی سازباز رکھتی ہے میں اس لڑکی کا کارناموں کو سنکر متحیر ہوگیا اور ہم یہاں سے آگے بڑھے جیلخانے کے باورچی کے سامنے آکھڑے ہوئے یہاں روشنی تھی اور وہاں سے قہقہہ لگانے کی آواز آرہی تھی۔ چنانچہ شیریں مسکراہٹ کے ساتھ انہوں نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ اس باورچی خانہ میں چھ سات لڑکیاں ہنستے ہنستے کام کر رہی تھیں لعد ازاں ہم غسل خانہ کی طرف گئے وہاں قیدی لڑکیوں کو غسل کرنے کی اجازت ملتی ہے غسلخانہ کو دیکھکر میں حیرت میں رہ گیا کہ ہر چیز نہایت عمدہ۔ جاپانیوں کی صفائی سے میں حیرت میں رہ گیا

آگے چلکر ہم باغ میں چہل قدمی کرتے رہے جیلخانہ کا باغیچہ واقعی نہایت دلفریب تھا مختلف قسم کے خوشبودار پھول کھل رہے تھے اُن کو دیکھ کر سوال پیدا ہوا کہ یہ جیل کی زندگی ہے یا تفریح طبع۔

باغیچہ میں لبعض لڑکیاں کام کر رہی تھیں جاپانی باغیچہ واقعی نہایت خولصورت تھا کیونکہ جاپانیوں کو باغ و پھلواری کا بڑا شوق ہے۔ یہاں اکثر لڑکیاں آوارہ مزاج ہوتی ہیں اور اُن سے اکثر اوقات خلاف قانون کارروائی عمل میں آتی ہے جس سے انھیں جیل میں جانا پڑتا ہے۔

وائٹ پیپر کی تجاویز میں تبدیلیاں ہونگی

سائمن کمیشن کی سفارشات کی کارفرمائی

الہ آباد۔ ۲ر نومبر۔ پاینیر کا خاص نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ یہاں کے لبعض پولیٹکل حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ وائٹ پیپر کی تجاویز میں اہم ترامیم کی جائینگی۔ لیکن عام لوگوں کا خیال ہے کہ مسٹر ونسٹن چرچل اور سر ہنری پیج کرافٹ کی انتہائی تجاویز کو منظور کئے جانے کا کوئی امکان نہیں۔

اگرچہ گورنروں کے اختیارات بڑہائے جانے اور پولیس کے کنٹرول کے متعلق تجاویز میں ترمیم کی امید کی جاتی ہے۔ ان حلقوں میں یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ شاید گورنمنٹ انہیں تجاویز پر آجائے جنکا اظہار سائمن کمیشن نے اپنی رپورٹ میں کیا تھا۔

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب بابو جیون چند ملک صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور باختیار دالنسا لوینسی

عدالت جج خفیفہ کانپور

۵۷ نمبر النسالونسی سنہ ۱۹۳۲ء

بھیا ولد پنجم قوم ریداس ساکن لچھمی پوروہ شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورہ بالا انسالونٹ نے درخواست ڈسچارج داخل کی ہے اور عدالت نے اُسکی سماعت کیلئے ۱۵ر دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے

المرقوم ۱۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء

بحکم آر پی سٹر بانسرم

عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

مراسلات

نامہ نگاروں کی رائے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں

جناب مدیر صداقت تسلیم

براہ کرم مراسلہ ذیل شائع فرماکر ممنون فرمائیے

جلسہ جامعہ ادبیہ زیر صدارت حکیم ابوالعلا ناطق

منعقدہ ۸ر نومبر سنہ ۱۹۳۳ء

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ۲ و ۳ر دسمبر کو جو نام نہاد آل انڈیا مشاعرہ کانپور میں ہونے والا ہے اور جسکی تاریخیں ملتوی اور تبدیل ہو رہی ہیں اور جسکا دوسرا نام شاعر کانفرنس رکھا گیا ہے اور جس میں بنگال کے مشہور شاعر مسٹر ٹیگور اور مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب شاد اور علامہ سر محمد اقبال وغیرہ کی آمد کی غلط اطلاعیں شائع کی گئی ہیں اور جو بجائے شعرا اور ادبا کے محض روسا کی تفریح گاہ کے طور پر ہونے والا ہے اور جس میں لکھنؤ کے بہترین شعرا نے شرکت سے انکار کردیا ہے اس مشاعرہ میں جا بجا مختلف وجوہ اور بے اصولی کے باعث شعرا کے لئے موجب توہین ہے اسلئے اس سے قطعی بے تعلقی اور عدم شرکت کا اعلان کرتا ہے۔

سید ابو محمد ثاقب جامعہ ادبیہ کانپور

ہندوستانی ریاستوں میں معاہدہ

حیدر آباد۔ ۲ر نومبر۔ الور۔ کوئٹہ۔ اور راجپوتانہ کے درباروں اور مقامی گورنمنٹ نے اسمیں سمجھوتہ کیا ہے کہ مفروروں کو جو ایک ریاست سے دوسری ریاست میں فرار ہوکر پناہ گزین ہوں۔ ایک دوسرے کے حوالے کردیا جایا کرے نظام گورنمنٹ نے ریاست کشمیر سے بھی اسی قسم کا معاہدہ کیا ہے۔ اس معاہدہ کی روسے حال ہی میں "پونچھ" (کشمیر سٹیٹ) کے ایک مفرور خوشحال سنگھ کو جو حیدر آباد میں آگیا تھا ریاست کشمیر کے حوالے کردیا گیا۔

لوئیاں

ہندوستان میں تیار شدہ

خوشنما رنگ

مناسب قیمتیں

بڑے سائز

خالص اونی

ہندوستان میں تیار شدہ

Dhariwal

۲ روپیہ ۴ آنہ سے لیکر

ایجنٹس

مقامی ایجنٹ

امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

اور کپڑے کے تمام بڑے بڑے بیوپاریوں سے مل سکتی ہیں

ی نو دو شید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ موجد کارخانہ امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

سوماوتی (رجسٹرڈ)

سفید پانی جس کو لیوکوریا شویت پردر۔ جریان الرحم۔ سیلان۔ رطوبت زنان خواہ کسی قسم کا کسی درجہ کا ہو اس کے لئے اکسیر دوائی ہے۔

قیمت دو روپے۔ نمونہ بارہ آنے ۱۲؍

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا لاہور

پراونشل مسلم ایجوکیشن کانفرنس

پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ کے گذشتہ اجلاس منعقدہ علی گڈھ میں جو رزولیوشن پاس ہوئے تھے ان کی نقول اور خطبہ صدارت کی کاپیاں دفتر سے بھیجی جارہی ہیں۔ آنریبل وزیر صاحب تعلیم نے اطلاع دی کہ وہ وسط ماہ رواں میں ایک کانفرنس مسلم ممبران کونسل کی اس غرض سے منعقد کریں گے کہ مسلمانوں کے تعلیمی مطالبات پر جو وقتاً فوقتاً اس کانفرنس میں پیش ہوتے رہے ہیں تبادلہ خیال کیا جائے۔

وزیر صاحب موصوف نے یقین دلایا ہے کہ ان کو مسلمانوں کی تعلیمی ترقی سے نہایت ہمدردی ہے کانفرنس کے گذشتہ اجلاس میں اس رزولیوشن کی بھی تجدید کی گئی کہ جو ہز ایکسیلینسی گورنر صاحب صوبہ متحدہ کے سامنے وفد کانفرنس کی باریابی کے متعلق پاس ہوا تھا امید کی جاتی ہے کہ وسط ماہ رواں میں ہز ایکسیلینسی سر مالکم ہیلی بالقابہ کے تشریف لانے پر وفد کی باریابی کی تاریخ کے تعین کی تحریک کی جاسکے گی۔ اور دسمبر کی کسی تاریخ میں دفتر میں حاضر ہوکر اپنے مطالبات پیش کرسکے گا (نامہ نگار)

افغانستان میں بیداری اور خوشحالی کے آثار

ہندوستانی زعمائے ملت کا مشترک بیان

لاہور ۶ نومبر۔ سر سید راس مسعود، سر محمد اقبال اور سید سلیمان ندوی نے افغانستان کے واپس آنے کے بعد جہاں وہ افغان یونیورسٹی کے متعلق حکومت افغانستان کو مشورہ دینے گئے تھے۔ مندرجہ ذیل مشترکہ بیان شایع کیا ہے:۔

"آج افغانستان ایک متحدہ ملک کا نظارہ پیش کرتا ہے۔ جہاں ہر جانب بیداری کے آثار نمایاں ہیں اور جہاں اصلاحات کا کام نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے سرانجام دیا جارہا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر موجودہ حکومت کو دس سال کی مہلت دیدی جائے تو افغانستان کی خوشحالی ایک یقینی امر ہوجائے گی آج کل افغانستان میں ہر شخص کی جان و مال محفوظ ہے اور نہایت صدقدلی کے ساتھ اپنے فرایض سرانجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال کا اظہار خیال

ڈاکٹر اقبال نے نمایندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ حکومت افغانستان قانون اور امن قائم کرنے اور اپنے ہمسایوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کے لئے تلی ہوئی ہے انھوں نے افغانوں کی مہمان نوازی کے لئے اُن کو خراج عقیدت پیش کیا۔

ہندوستان و جاپان کے سرکاری نمایندوں کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا

جاپان کے کارخانہ داروں نے ہندوستان کا تیسرا حصہ لٹکا دیا

نئی دہلی ۶ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کل جاپان اور ہندوستان کے سرکاری مندوبین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس میں جاپان اور ہندوستان کے تجارتی سمجھوتہ کا خاکہ متفقہ طور پر طے ہوگیا ہے۔ اور اب جلد تر اس خاکہ میں رنگ بھر دیا جائے گا۔

اب اس امر پر غور کیا جارہا ہے کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ مرتب ہوجائے روئی کے مسئلہ کے متعلق جو دفعات سمجھوتہ کا جزو ہونگی وہ ۱۰ نومبر تک مرتب ہوجائے گی اور کل سمجھوتہ ۱۵ نومبر تک طے ہوجائے گا۔ اور اسکے بعد عنقریب اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش کردیا جائے گا۔ تاکہ اس سمجھوتہ کو آئینی طور پر نافذ العمل بنادیا جائے۔ مگر اسکا نفاذ ۱۰ نومبر ہی سے شروع ہوجائے گا

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اب جاپان کے کارخانے داروں پارچہ اس پر راضی ہوگئے ہیں کہ وہ ۴۰ کروڑ گز کپڑا ہندوستان کو بھیجا کریں اور اُسکے جواب میں ہندوستان کی خام روئی کی دس لاکھ گانٹھیں خرید اکریں۔

اعلیحضرت نظام کی سالگرہ پر عطائے خطاب

حیدرآباد دکن ۴ نومبر اعلیٰ حضرت شہر یار دکن کی سالگرہ کی مبارک تقریب سعید پر مندرجہ ذیل افسروں کو حسب ذیل خطابات سے سرفراز فرمایا گیا ہے جسٹس رائے لشیشر ناتھ اور راجہ کندن لال صاحب کو راجہ بہادر کا اور جسٹس مولوی مصاحب علی کو مصاحب جنگ کا خطاب دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل حکام کو یہ خطاب ملے ہیں:۔

مولوی محمد رحمت اللہ ڈائرکٹر شاہی اراضیات رحمت یار جنگ

نواب میر سید علیخاں صاحب گھوڑدوڑ کے کھلاڑی مہدی جنگ

مولوی علی محمد خاں نائب ڈائرکٹر تجارت وصنعت نقیر نواز جنگ

مولوی مرزا ابوالحسن سکرٹری محکمہ سیاسیات حسن نواز جنگ۔

مسٹر دوسابھائی جیوٹی — دوست یار جنگ۔

ڈاکٹر آر۔ کوالا۔ والا — رستم یار جنگ

ڈاکٹر ایس، ایس نزاور — شائق یار جنگ

مسٹر کے قباد ڈپٹی سکرٹری محکمہ سیاسیات کیقباد جنگ

کراچی تعلیمی کانفرنس کی صدارت

کراچی ۳ نومبر سر راس مسعود وائس چانسلر علیگڈھ یونیورسٹی نومبر آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کے صدر ہوں گے کانفرنس مذکور کا اجلاس ۲۷ سے ۳۰ دسمبر تک کراچی میں منعقد ہوگا۔

پنڈت مالویہ مہاسبھا کی قرارداد کے مخالف ہیں

آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس منعقد کرنیکا عزم

سٹار آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ جو چند سال قبل ہندو سبھا کے روح رواں تھے۔ مہاسبھا کی اُس قرارداد کے حامی نہیں ہیں جو اس ماہ منظور کی گئی ہے۔ یہ قرارداد فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق ہندوؤں کا نقطۂ نظر جمعیت اقوام میں پیش کرنے کے لئے جنیوا وفد بھیجنے کے متعلق ہے۔ جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ پنڈت مالویہ گذشتہ سال والی اتحاد کانفرنس کا جلسہ منعقد کرنے کے حق میں ہیں۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک مسلم رہنما بھی اس تصفیہ کیلئے دوبارہ کوشش کرنے کو تیار نہیں جسے گذشتہ سال ہندو اور مسلمان دونوں نے مسترد کردیا تھا۔ پنڈت مالویہ اب ہر لحاظ سے ہندو مہاسبھا سے باہر ہیں۔ اور اب اسپر بھائی پرمانند اور اسی قماش کے دیگر رہنماؤں کا قبضہ ہے اور انہیں علم ہے کہ یہ لوگ انکے کئے ہوئے تصفیہ کو قبول نہ کریں گے۔

پنڈت مالویہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ طلب کرنے کے بہت زیادہ خواہش مند ہیں اور متعدد کانگریسی ان کی اس روش کو ناپسند کرتے ہیں اسلئے بہت سے کانگریسی بھی ملتوی شدہ آل پارٹیز کانفرنس کا دوبارہ اجلاس بلانے کی حمایت نہ کریں گے۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں کی بارسوخ جماعت میں ابھی تک اکثر اشخاص پنڈت مالویہ کے پیرو ہیں۔ لیکن جہاں تک بنگال اور پنجاب کا تعلق ہے وہ اسوقت تک کسی تصفیہ کو ان دونوں اصولوں سے ہندوؤں سے منظور نہ کراسکیں گے۔ جب تک مسلمانوں کو فرقہ وارانہ فیصلہ کے ماتحت ملی ہوئی چند نشستوں سے محروم نہ کیا جائے لیکن مسلمانان ہند ایک نشست بھی چھوڑنے کے لئے آمادہ نہ ہوں گے۔ اور پنڈت موصوف بھی اس حقیقت سے بیخبر نہیں ہیں کہ دہلی کے سیاسی حلقوں میں اس امر پر تعجب کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کہ پنڈت صاحب اب ایک اور تصفیہ کی کوشش کا ارادہ کررہے ہیں

جلوس رجبی شریف کانپور

مکرم بندہ — دام مجدکم

السلام علیکم۔ جلوس بخوشی معراج مبارک حضور شہنشاہ محبوب اکبر صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء بروز منگل بوقت ۱۰ بجے دن پنڈال پریڈ رجبی شریف سے اٹھایا جائے گا اس مبارک جلوس میں جناب اقدس کی شرکت باعث رونق اسلام ہے۔ و نیز ہر جلسہ مطابق پوسٹر اوقات شب میں جناب والا کی تشریف آوری باعث انجلاء نور ایمان ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ جناب مع اپنے متعلقین کے اور جناب صدر صاحب و پنچ پوری جماعت اور رضا کاروں کے جلوس و جلسہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں شرکت فرما کر اپنے قلب کو نور ایمان سے جلادیں اور رونق اسلام کو دوبالا کریں۔

ھدایات

۱۔ جلوس ۱۵ نومبر کو گراونڈ رجبی شریف سے ٹھیک ۱۰ بجے دن بلا انتظار اُٹھادیا جائے گا نماز ظہر پھول باغ اور نماز عصر گراونڈ رجبی شریف میں ہوگی۔

۲۔ غسل کرکے پاک کپڑا پہن کر خوشبو لگا کر جلوس میں شرکت کرنا چاہئے۔ اور نمازیں ہر شریک جلوس کو شامل ہونا چاہئے۔

۳۔ امیر انجمن کی ہر حالت میں پیروی ضروری ہے انہیں کے بڑے نشان بلند کرنے پر سبکو تکبیر کہنا چاہئے

۴۔ ہر انجمن اپنے ہمراہ ایک بہشتی ضرور لاویں

۵۔ پروگرام راستہ جلوس سال گذشتہ کا ہوگا

۶۔ جو راستہ جلوس کا ہے وہاں کے مسلمانوں کے اور بالخصوص اُس جگہ کی انجمنوں کو چاہئے کہ سبیل رکھیں اگر جائے کا انتظام نہ ہوسکے تو کم از کم سادے پانی کی سبیل ضرور ہو

۷۔ جمیع مسلمانان کانپور بالخصوص انجمن ہائے اسلامیہ کانپور کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست ہے کہ وقت معینہ پر سب صاحبان پریڈ پہونچ جاویں تاکہ جلوس کی رونق میں اضافہ ہوجائے۔ راستہ میں شریک ہونیسے جلوس میں بہت بڑا فرق آجاتا ہے۔

۸۔ جمیع انجمن ہائے اسلامیہ کو چاہئے کہ ٹکٹ دفتر رجبی شریف سے ۲۰ رجب سے ۲۵ رجب تک حاصل فرمالیں تاکہ نظام جلوس میں کوئی تغیر واقع نہ ہوں۔ دفتر رجبی شریف کا گراونڈ پریڈ پر ہے

۹۔ جمیع انجمن اسلامیہ کانپور کی خدمت میں مودبانہ عرض ہے کہ جو کچھ انجمن میں کمی ہو اُسکو جلد سے جلد تکمیل کرے

۱۰۔ جمیع انجمن ہائے اسلامیہ کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے۔ کہ جلوس میں پڑھنے کے لئے قصائد نعتیہ چھپے ہوئے تیار ہیں منگوالیں۔

خادم القوم والملۃ محمد عمر ناظم جلسہ رجبی شریف کانپور

سونا، چاندی، مشک، عنبر، زعفران، وغیرہ کا عدیم النظیر اور جادو اثر مرکب

طوفان شباب

سیروں دودھ کئی چھٹانک مکھن روزانہ ہضم کرکے تندرست بنو!

کمزور نحیف، لاغر، مردہ صورت کو، قوی، شہزور، ذی وجاہت، خوبصورت اور سرخ و سفید بنادینا اور بغیر کسی ضماد و طلاء کے قابل رشک قوت مردمی پیدا کرکے شباب رفتہ کو واپس لانا اسکی ادنےٰ کرامات ہے۔

اسکے استعمال کے بعد ناامیدی، مایوسی، اور پریشانی کی راتیں عیش کی گھڑیوں میں بدل جاتی ہیں

ملنے کا پتہ

حکیم محمد مظفر الدین حکیم حاذق اول کاغذی محال۔ کرنیل گنج۔ کانپور

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتشک نگرہ گولیوں اور طلاء واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے

آتشک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی دکھی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہے قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمایئے

طلاء واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلا پن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کرکے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی (عہ) پانچ روپیہ

ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

باجلاس جناب مولوی سید عمر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم
تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۹۰ ایکٹ مال ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال بلہور مقام و تحصیل بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۶۴۵

چونکہ بمقدمہ نالش رام چندر ولد منا لال ولد لشیشر ناتھ ولد اگر دیال قوم برہمن شوکل ساکنان ڈونڈہ جمولی وزمینداران موضع اورنگ پور سانبھی محال متعدی لال پرگنہ بلہور ضلع کانپور بنام تم بر مہادین وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۳۵ فصلی انایتہ ۱۳۳۷ فصلی تاریخ ... صادر ہوئی اور مبلغ ۱۵۴/۱۳/- جو اب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اور ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:—

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۱۰	۲	۰
خرچہ نالش	۱۳	۱۰	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۲۰	۹	۳
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۰	۸	۹
میزان	۱۵۴	۱۳	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الفاظ ہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بر مہادین و کنہیا پسران بیجوا قوم چمار ساکنان موضع اورنگ پور سانبھی پرگنہ بلہور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۵۴/۱۳/- جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ وصول ہذا سے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۷ ار نومبر ۱۹۳۳ء مقرر ہے۔

پرگنہ بلہور موضع اورنگ پور سانبھی محال متعدی لال

۱۲۲۰ ۱۳
۱۲۵۰
۱۲۷۱
۱۲۷۳
۱۵۲۲
۱۵۵۱

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ
قیمتی گھٹی رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا، پسلی چلنا دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی، ہچکی، قبض، مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے کیلئے مشہور و معروف شرطیہ حکمی دوا ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں سب جگہ عطاروں پنساریوں، دیسی انگریزی دوا فروشوں، جنرل مرچنٹوں، کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ درجن ۱۲ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن
— نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو،
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

اخبار زمیندار کی اپیل خارج کردی گئی

دو ہزار کی ضمانت ضبط

لاہور ۳ نومبر آج ہائی کورٹ کی فل بنچ نے مولینا اختر علیخاں ایڈیٹر پرنٹر پبلشر "زمیندار" کی اس اپیل کا فیصلہ سنادیا جو کہ انہوں نے اخبار ہذا کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت کی ضبطی کا حکم منسوخ کرانے کے لیے دائر کی تھی ہائی کورٹ نے اپیل خارج کردی یہ ضمانت ایک مضمون پنجاب پولیس کی شکایات کی بنا پر ضبط کی گئی تھی۔

اطالوی سفیر ہندوستان آرہے ہیں

لندن ۲ نومبر۔ سائنیور گرانڈی اطالوی سفیر مقام برطانیہ جو اسوقت اٹلی میں ہیں ۱۰ نومبر کو رخصت پر ہندوستان روانہ ہوجائیں گے آپ بمبئی کلکتہ اور دہلی کی سیر کرکے جنوری میں لندن واپس چلے جائیں گے

اسمبلی آئندہ اجلاس کے پروگرام

دہلی ۸ نومبر آج کل اسمبلی کے خاص سیشن کیلئے پروگرام مرتب کیا جارہا ہے اسمرتبہ والسرائے کی افتتاحی تقریر نہیں ہوگی کیونکہ اسمبلی کا اجلاس شملہ میں ملتوی کردیا گیا تھا ریزروبنک کمیٹی کی رپورٹ ۲۰ ماہ حال تک تیار ہوجائے گی۔

پہلے دن شری یت وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی کے سورگباش پر اظہار تعزیت کیا جائے گا۔ اور اجلاس ملتوی ہوجائے گا دوسرے روز حکومت کئی بل پیش کریگی

نئے اور پرانے گورنروں کی آمد و روانگی

بمبئی ۹ نومبر گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے کہ سر فریڈرک سائیکس گورنر بمبئی معہ لیڈی سائیکس کے ۹ دسمبر کو بمبئی سے انگلستان روانہ ہوجائیں گے ان کی جگہ نئے گورنر لارڈ برابورن معہ لیڈی برابورن ۸ دسمبر کو بمبئی پہنچ جائیں گے۔

سر آغا خاں ہندوستان آرہے ہیں

لندن ۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خاں ۲۵ نومبر کو ہندوستان روانہ ہوجائیں گے آپ کو کریم بھائی گروپ کی ناکامی سے بہت زیادہ تشویش ہے کیونکہ آپ کے پیروؤں کا کافی سرمایہ ان کارخانوں میں لگا ہوا بتایا جاتا ہے

پارلیمنٹ کا مختصر اجلاس

۲۱ نومبر کو ملک معظم پارلیمنٹ کا افتتاح کرینگے

لندن ۲۶ نومبر۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اراکین جمع ہوں گے موجودہ سیشن اگلے جمعہ کو ختم ہوجائے گا۔ اور ۲۱ نومبر کو ملک معظم نئے سیشن کا افتتاح فرمائینگے کل سوالات کے علاوہ تمام دن تخفیف اسلحہ کی بحث پر صرف ہوگا۔

بے رسمی کی کانفرنس کے صدر مسٹر ہنڈرسن کل اپنے نئے انتخاب کے بعد پہلی دفعہ پارلیمنٹ میں بیٹھیں گے

ریلوے فیڈریشن کے مندوبین دہلی میں

دہلی۔ ۵ نومبر مسٹر ڈی، دی گری اور تقریباً ۲۰ مندوبین آل انڈیا ریلوے فیڈریشن دہلی میں وارد ہوئے ہیں وہ کل ریلوے بورڈ سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

چوپاٹی پر مسٹر پٹیل کا کریاکرم نہیں ہونا چاہیے

حکومت کے دلائل

بمبئی ۸ نومبر۔ بمبئی گورنمنٹ نے ایک طویل کمیونک شائع کیا ہے جسمیں اعلان کیا ہے کہ ایک میونسپل کمشنر نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ وی۔ جے پٹیل سابق صدر اسمبلی کی لاش کا کریاکرم چوپاٹی پر کرنے کی اجازت دیدی جائے۔ گورنمنٹ نے اس درخواست پر بہت کافی غور و خوض کرنے کے بعد اس درخواست کو نامنظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ اس درخواست سے ایک مثال قائم ہوجائے گی۔ اور عین ممکن ہے کہ دوسرے ہندو لیڈروں کا کریاکرم وہاں کرنے کی درخواست کی جائے۔

کمیونک میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ لوکمانیہ تلک کی لاش کا کریاکرم چوپاٹی میں کرنے کی اجازت دیدی گئی تھی۔ اسکے بعد وہاں پر اُن کا میموریل تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی گئی۔ یہ درخواست بھی منظور کرلی گئی۔ کہ اب اگر آئندہ اسقسم کی اجازت دیجائیگی تو اغلب ہے کہ وہاں پر بہت سے میموریل تعمیر ہوجائیں اور چونکہ چوپاٹی پبلک کی تفریح گاہ ہے اسوجہ سے حکومت وہاں پر اس قسم کی تعمیر کو مناسب خیال نہیں کرتی۔

اٹلی میں انتخاب کا نیا طریقہ!

صرف مزدور اور مالکان کارخانہ رائے دینگے

روم ۸ نومبر۔ امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد اطالوی چیمبر کو منسوخ کرنے کے لیے نئے طریقہ پر انتخاب ہوگا آئندہ جو چیمبر کا انتخاب ہوگا۔ وہ پیشوں کے اعتبار سے ہوگا۔ صرف ٹریڈ یونین اور مالکان کارخانہ کے نظام ممبری حق رائے دہندگی رکھیں گی ان کی نمائندگی وہ ڈیلیگیٹ کریں گے جو فاشسٹ گرانڈ کونسل سے چنے ہوئے ہونگے رائے دینے والوں کو صرف یہ اختیار ہوگا کہ وہ فہرست امیدواران کو منظور یا نامنظور کریں گے۔

آل انڈیا خواتین کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش

نسوانی تعلیمی اداروں سے بیگم آصف علی کی اپیل

دہلی ۳ نومبر مسز آصف علی سکریٹری انجمن خواتین دہلی نے مقامی ادارت تعلیمی سے اشتراک عمل کی درخواست کی ہے کہ وہ اپنی سینیر طالبات اور استانیوں کو صوبہ دہلی کی خواتین کانفرنس میں شرکت کی اجازت دے کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

کانفرنس ۲۷ نومبر کو زیر اہتمام آل انڈیا خواتین کانفرنس سرستی بھون میں زیر صدارت مسز برج لال نہرو منعقد ہوگی جسمیں خواتین کی معاشرتی و سیاسی فلاح و بہبود کے معاملات زیر بحث آئیں گے۔

۴۳ لاکھ مالیانہ کی معافی

حکومت آصفیہ کا تازہ کمیونک

حیدرآباد دکن۔ ۸ نومبر، ہز اگزالٹیڈ ہائی نس حضور نظام کی سالگرہ کے سلسلہ میں مالیانہ کی معافی کا جو اعلان حال میں کیا گیا تھا اسی سلسلہ میں آج کمیونک شائع ہوا ہے جسمیں واضح کیا گیا ہے کہ ۴۳،۴۳ لاکھ روپیہ کی معافی دی گئی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو پر پابندیاں

الہ آباد ۸ نومبر۔ اخبار پرتاب لکھتا ہے کہ افواہاً سنا گیا ہے کہ گورنمنٹ پنڈت جواہر لال نہرو کی سرگرمیوں کی بنا پر اُن کے اوپر پابندیاں عائد کرنے کے سوال پر غور کررہی ہے۔ اس ہفتہ میں کچھ نہ کچھ ہوجائیگا۔

لیونے فقیر اور اُس کے ساتھی

پشاور ۲ نومبر۔ لیونے فقیر اور اسکے تینوں ساتھی جو تھوڑے دن ہوئے خیبر سے گرفتار کیے گئے تھے حکومت افغانستان کے حوالے کردیے گئے یہ چاروں اشخاص کابل بھیج دیئے جائیں گے۔

اعلان بالفور کے خلاف عربوں کا مظاہرہ

بیت المقدس۔ ۲ نومبر آج اعلان بالفور کی سالگرہ کے موقعہ پر ہزاروں عربوں نے وادی حوادث سے تل کریم کی جانب ایک مظاہرہ عظیم میں شرکت کی غرض سے حرکت کی مگر ایک کم بلندی سے پرواز کرنے والے ہوائی جہاز نے انہیں منتشر کردیا۔ کوہ سکولیس کے پولیس کیمپ کے قریب گذشتہ شب کو گولیاں چلیں۔ تمام فلسطین میں عرب ہڑتال جاری ہے جس سے حیفہ کے جدید بندرگاہ میں جہازوں کو مال اتارنے چڑھانے میں حرج واقع ہورہا ہے۔

پٹیل کا مجسمہ اسمبلی کے قریب نصب کیا جائے

جبلپور ۱۲ نومبر سیٹھ لیلادھر چودھری رکن مجلس مقننہ نے دو تجاویز پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جسمیں ایک تو یہ کہ سابق صدر پٹیل کی بھائی سر ولبھ بھائی پٹیل کو اپنے متوفی بھائی کی رسومات آخری ادا کرنے کے لئے رہا کردیا جائے اور مسٹر پٹیل کا مجسمہ اسمبلی ہال میں یا اُس کے قریب .... قائم کیا جائے۔

شہنشاہ جاپان کا جشن سالگرہ ملتوی

دہلی ۲ نومبر۔ جاپانی نمایندگان دہلی و شملہ کاں نے شہنشاہ جاپان کی تقریب سالگرہ کے منانے کے لئے وسیع تیاریاں کی تھیں مگر شہنشاہ کی بھتیجی کی موت کی خبر آنے کی وجہ سے تقریب ملتوی کردی گئی ہے۔

کومی نو دو دید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید موجد کارخانہ امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

بال سکھ (رجسٹرڈ)

بچوں کے واسطے ٹانک دوائی ہے۔ بدہضمی، قبض دائمی، ہرے پیلے دستوں کا آنا، شدت کی پیاس، بچے کا سوکھتے جانا، اور ہمیشہ بیمار رہنا۔ گرمی کا زور رہنا سب دور ہوتے ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ نصف ڈبیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:— مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۱۱۵ لاہور

جبتک سختی کا دور دورہ ہے، تعاون نہیں ہو سکتا

برطانیہ سے علیحدگی کے بعد ہندوستان کی پوزیشن غیر محفوظ نہیں ہو گی

ممبر پارلیمنٹ کو پنڈت جواہر لال نہرو کا جواب

الہ آباد ۴ر نومبر۔ مسٹر ایچ کے ہیلز ممبر پارلیمنٹ کے نام خط کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو لکھتے ہیں:۔

"مجھے یقین ہے کہ جو پالیسی ہمنے تجویز کی ہے وہ نہ صرف میری زندگی میں ہی بلکہ میرے بوڑھا ہونے سے بہت پیشتر کامیاب ہو گی۔ آپنے انھیں یقین دلایا ہے کہ لوگوں کی ایک بھاری تعداد ان کے خیالات سے متفق ہے جبر و استبداد کی پالیسی کے بعد تعاون نہیں ہو سکتا۔ پیشتر اس کے کہ تعاون پیدا ہو سخت گیری کا کفارہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا تعاون باہمی احترام اور باہمی آزادی پر مبنی ہوگا۔ اسکے بعد پنڈت جی نے لکھا ہے کہ مجھے اسبات کا کوئی ڈر نہیں ہے کہ برطانیہ سے علیحدگی کے بعد ہندوستان کی پوزیشن غیر محفوظ ہو جائے گی۔ اور اسبات پر اظہار حیرت کیا ہے کہ مسٹر ہیلز مدنا پور گئے ہیں۔ آپکا کہنا ہے کہ اگر وہ شہر میں جائیں تو انہیں پتہ لگ جائے گا کہ انگریزی راج کے ماتحت ہندوستان بہت کم محفوظ ہے۔ جواہر لال جی اس امر پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جیسا کہ مدنا پور اور چٹاگانگ میں ہو رہا ہے بچوں کو شناختی کارڈ رکھنے کے لئے مجبور کیا جائے آخر میں پنڈت جی نے لکھا ہے کہ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ چند افراد سے جن میں کچھ اپنے آپ کے سوا کسی کے نمایندے نہیں ہو سکتا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

الہ آباد ۴ر نومبر۔ مسٹر ایچ کے ہیلز کے خط کے (جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے) جواب میں پنڈت جواہر لال نہرو لکھتے ہیں:

"مجھے ڈر ہے کہ ہمارے نقطۂ نگاہ میں بہت اختلاف ہے اور ایسے امور کم ہیں جن پر کہ ہمارا زاویۂ نگاہ ایک ہو آپکا یہ کہنا بجا ہے کہ ہندوستان میں کسی فرقے نے بھی وائٹ پیپر کا خیر مقدم نہیں کیا۔ جہانتک کانگریس کا تعلق ہے وہ وائٹ پیپر کی قسمت سے قطعاً بے نیاز ہے۔ کیونکہ اس کی رائے میں یہ ایک نہایت گمراہ کن چیز ہے اور اس میں کسی قسم کی بہتری نہیں ہو سکتی۔ ہم اسبات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ ہمیں اپنے ملک کی قسمت کا فیصلہ کسی غیر ملکی جماعت یا افراد کے گروہ کے ہاتھ میں سونپ دینا چاہیئے ملک کی قسمت کا فیصلہ خود ہی ہندوستانی ہی کریں گے۔ یہ کام چند افراد کا نہیں ہے اسکام کو لوگوں کی منتخب کردہ اسمبلی ہی بہتر طریقہ سے سرانجام دے سکتی ہے میرا خیال ہے کہ انگلستان میں ہمارے دوستوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہندوستان میں ناکامی کا منہ دیکھنے کا ایک یقینی راستہ یہ خیال کر لینا ہے کہ وہ جبر سے ہندوستانیوں سے اپنی مرضی منوا سکتے ہیں جبتک جبر کا دور دورہ ہے تعاون کی باتیں فضول ہیں۔ میں یہ تسلیم نہیں کرتا کہ برطانیہ سے علیحدگی کے بعد ہندوستان کی پوزیشن غیر محفوظ ہو جائے گی آخر میں پنڈت جی نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے موجودہ حالات اور مستقبل پر بحث کرنے کیلئے میں کسی بھی فرد یا گروہ سے ملنے کو تیار ہوں مگر ذاتی طور پر یہ خیال نہیں کرتا کہ مسٹر ہیلز نے جس میٹنگ کی تجویز کی ہے اُس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد ہوگا

ہندوستان کی قسمت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو اپنے سوا کسی کے نمایندے نہیں ہیں

الہ آباد ۴ر نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر ہیلز ممبر پارلیمنٹ کو ایک طویل چٹھی لکھی ہے جسمیں آپنے اس بات پر زور دیا ہے کہ کانگریس کو اسبات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وائٹ پیپر کی قسمت کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ یہ ایک نکمی چیز ہے جسمیں کسی قسم کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ میں اپنے ملک کی قسمت کے متعلق کسی ایسے فیصلہ کو قبول کرنے کو تیار نہیں جو ایک غیر ملکی جماعت کے افراد کے ہاتھ میں دیا گیا ہو جنمیں سے بعض اپنے سوا کسی کی نمایندگی نہیں کرتے میری تجویز ہے کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا انتخاب وسیع استحقاق رائے دہی پر مبنی ہو۔ سخت گیری کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی لکھتے ہیں کہ ہندوستان ایک روشن شعلہ ہے جسے بجھایا نہیں جا سکتا۔ تعاون کی بنیاد صرف باہمی احترام اور آزادی ہی پر رکھی جا سکتی ہے اس سلسلہ میں آپنے مسٹر ہیلز کی توجہ اسطرف دلائی کہ چٹاگانگ اور مدناپور میں بچوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے پاس شناختی کارڈ رکھیں۔

نوٹس انسالونسی بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب جے سی، ملک صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور باختیار انسالونسی

عدالت خفیفہ کانپور

۹۳ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء

بنسی دھر ولد رادھا کا پرشاد قوم برہمن ساکن مونڈا ٹولی شہر کانپور سائل

مطلع ہو کہ مذکورہ بالا سائل نے ایک درخواست انسالونسی مشتہر قرار دیے جانے دلوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے ۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے۔ لہذا جس کسی کو کوئی عذر پیش کرنا ہو تو در عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے

المرقوم ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(مہر عدالت)

بحکم آر۔ پی۔ سٹرا
سفرم عدالت خفیفہ کانپور

وائسرائے کے سفر انگلستان کا قطعی فیصلہ

ہوائی جہاز پر اڑ کر جائینگے

دہلی ۔ ۳ر نومبر۔ قطعی فیصلہ ہو گیا ہے کہ لارڈ ولنگڈن ماہ مئی میں انگلستان جائیں گے اس سلسلہ میں تازہ اطلاع ملی ہے کہ آپ سمندری جہاز پر نہیں بلکہ ہوائی جہاز پر جائیں گے۔ لیڈی ولنگڈن بھی اُن کے ساتھ ہوں گی۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۶۶ سنہ ۱۹۳۳ء ابتدائی خفیفہ

بعدالت جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب بہادر منصف اترولہ مقام گونڈہ

جے راج سنگھ عمر ۳۶ سال ولد شیو بالک سنگھ قوم چھتری ساکن کوک نگر گرس پرگنہ سورھا بار تحصیل اترولہ ضلع گونڈہ مدعی

بنام رام اودت سنگھ مدعا علیہ

بنام رام اودت سنگھ عمر ۳۲ سال ولد سمہار سنگھ ساکن سکرہی پرگنہ سبھی بار سوکھاٹ تحصیل اترولہ ضلع گونڈہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت معہ ۱۸ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ ماہ نومبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز اُن کو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہو گا۔ آج بتاریخ ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم حسن رضا
منصرم عدالت منصفی اترولہ مقام گونڈہ

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری، سستی، دخون کی خرابی کو دور کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔

قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سواس کاساری اولیہ

دمہ، سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد واجپئی، نیاگنج، چوراہا

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لیمٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولائتی و دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

کیا آپ دمہ سے تکلیف اٹھاتے ہیں

دب دمہ Regd.

ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر آرام پہونچاتی ہے۔ دمہ ریاحی مرض ہے "دب دمہ" بگڑے ہوئے ریاح کو درست کرتی ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہوا ہو۔ ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ جب تک دوا پی جاتی ہے دمہ زور نہیں کرتا۔ کچھ دنوں لگاتار اس دوا کے پینے سے دمہ جڑ سے چلا جاتا ہے۔

دوسری دواؤں کے استعمال سے جو ناامید ہو گئے ہیں اس دوا کی ضرور آزمایش کریں۔ کیونکہ یہ پچاس برس سے ہزاروں مریضوں کو آرام کر چکی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ عہ
ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۸

کم قیمت میں (ہمارے یہاں کی زود اثر دواؤں کی آزمایش ہو سکے اسلئے ہم نے مندرجہ ذیل چندہ بارہ اقسام کی دواؤں کا بکس تیار کیا ہے

۱ کافو۔ عرق کافور
۲ پودین ہرا۔ عرق پودینہ
۳ جلابن جلاب کی گولی
۴ دب دمہ دمہ کی دوا
۵ لال شربت لال شربت
۶ کولاریا کونا ٹانک
۷ نینتیا مقوی باہ کی گولی
۸ سر پائنا درد سر یا ہی درد کی ٹکیہ
۹ رنگ رنگ داد کا مرہم
۱۰ ہیلک کٹے جلے وغیرہ کا مرہم
۱۱ درد دانت دانت کے درد کی گولی
۱۲ درد کان کان کے درد کی دوا

قیمت فی بکس دو روپیہ عہ ڈاک محصول ۱۰

نوٹ:۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور پٹکاپور؟ ... بنارس میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبدالواحد مطبع انتظامی پریس کانپور۔

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd: No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ | نمبر ۴۱

شہدائے فلسطین کے غم میں دو آنسو!

از مولوی ولی الدین صاحب شفیق صدیقی جون پوری

شہیدان فلسطین آہ تم کو ہم کہاں پائیں — کہ اپنے سینۂ صد پاش کے زخموں کو دکھلائیں
تمہاری یاد آتی ہے تو کہتی ہیں تمنائیں — کہ قبروں پر تمہاری خون کے آنسو بہا آئیں

یہ سن کر ہمتکو اعدا مورد بیداد کرتے ہیں
تڑپ جاتے ہیں حسرت سے تمہیں ہم یاد کرتے ہیں

تمہاری داستان دردسنکر قلب مضطر ہے — بھرا ہے جوش دلمیں کسکو خوف تیر و خنجر ہے
مسلماں ہیں زباں پر نعرۂ اللہ اکبر ہے — ہمیں پھانسی کی پروا ہے نہ قید و بند کا ڈر ہے

جو تم سے پیش آئے گا آئین ستمگاری
یقیناً ہمکو ہوگی اُس سے نفرت اور بیزاری

نہ گھبرانا کہ تلواروں کے سائے میں پلے ہو تم — سدا اسلام کی آغوش میں پھولے پھلے ہو تم
بہادر ہو، جری ہو صف شکن ہو منچلے ہو تم — نہ ہونگی بے اثر آہیں تمہاری دل جلے ہو تم

صدائیں آرہی ہیں گنبد خضرا کی جانب سے
کہ خود مرعوب ہوگی فوج باطل حق کے طالب سے

نہ مٹتا ہے نہ مٹ سکتا ہے حسن رنگ و بو اپنا — رگ برگ گل سے پھوٹے نکلیگا لہو اپنا
دکھائیگا بہار تازہ پھر جوشش نمو اپنا — لب جو ہوگا دور شیشہ و جام و سبو اپنا

بہار جانفزا پر حیرتیں ہونگی زمانے کو
خدا آباد رکھے گا ہمارے آشیانے کو

بہت سوتا رہا ہے باغباں پھولوں کی چادر میں — تباہی اسکی ہے طوفان برق و باد و صرصر میں
لکھی ہے ناگہانی موت گلچیں کے مقدر میں — گریں گی آسماں سے بجلیاں صیاد کے گھر میں

کہاں تک بلبلیں نغمیں نوا بے بال و پر ہوگا
چمن میں اب قفس ہوگا نہ گلچیں کا گذر ہوگا

حکومت برطانیہ سات ارب پچاس کروڑ پونڈ کی مقروض ہے

انگلستان کو ہر روز ڈیڑھ کروڑ روپیہ سود کا ادا کرنا پڑتا ہے

سلطنت برطانیہ اس وقت مالی اور پولیٹکل لحاظ سے دنیا کی سب سے بڑی سلطنت تسلیم کی جاتی ہے۔ اسکا رقبہ اسقدر وسیع ہے کہ تمام دنیا میں ایک کروڑ ۴۰ لاکھ مربع میل علاقہ ہے۔ جو اسکے ماتحت ہے۔ اگرچہ جزائر برطانیہ کی آبادی ۴ کروڑ کے لگ بھگ ہے مگر اس قوم کی حکومت دنیا میں اسقدر پھیلی ہوئی ہے کہ اسوقت ۴۰ کروڑ انسان اس کے ماتحت ہیں تمام روئے زمین پر جسقدر خشکی اور تری ہے اُسکے ہر سو میل علاقہ میں سے ۲۲ میل پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ اور آبادی کے سلسلہ میں دنیا میں آباد ہر سو آدمیوں میں ۲۳ آدمی برطانیہ کی رعایا ہیں، رقبہ کے لحاظ سے تو نہیں البتہ آبادی کے لحاظ سے ہندوستان نے برطانیہ کی اس شان میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے اور اس لئے کہ ۴۰ کروڑ آبادی میں ۳۵ کروڑ انسان صرف ہندوستان میں آباد ہیں۔

جس اور ملک کی ترقی کا یہ حال ہے وہ کسقدر قرضہ کے تلے دبی ہوئی ہے۔ اسکا امر سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ آج حکومت برطانیہ کا قومی قرضہ سات ارب پچاس کروڑ پونڈ۔ یا بالفاظ دیگر ایک کھرب ۱۲ ارب پچاس کروڑ روپیہ ہے۔ اگر برطانیہ کے سر پر یہ قرضہ کسی غیر قوم کا ہوتا اور وہ اسے حاصل کرنے کے لئے زور دیتی تو آج برطانیہ کی ایک ایک اینٹ فروخت ہوجانے پر بھی اس کی ادائگی کا انتظام نہ ہوسکتا تھا۔ مگر یہ بے شمار دولت کس کی ہے خود باشندگان انگلستان کی، انہوں نے ہی یہ دولت جمع کی ہے اور وہی اسکے مالک ہیں۔ وہی اسکا سود کھاتے ہیں، فرق صرف اس قدر ہے کہ اس رقم کے قرضخواہوں کی تعداد تو تھوڑی ہے مگر اس کے سود کا بوجھ تمام باشندگان انگلستان پر پڑتا ہے۔

ساڑھے سات ارب پونڈ کی رقم پر باشندگان برطانیہ ہر روز اوسطاً ڈیڑھ کروڑ روپیہ خزانہ برطانیہ میں داخل کرتے ہیں۔ اور اتنا ہی روپیہ ہر روز سود کی شکل میں وصول کر لیتے ہیں، ان رقوم سے جہاں انگریزی قوم کے بہت دولت مند ہونے کا ثبوت ملتا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان کے اخراجات اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ ان کو پورا کرنے کے لئے تمام دنیا کی دولت ان کی نظر ہے جب تک یہ دولت باہر سے وصول ہو رہی ہے ان کا کام چل رہا ہے، جب آمدنی کے ذرائع مسدود ہوجائیں گے تو یہ قوم اپنے اس قومی قرضہ کے نیچے دب کر ہی تباہ ہوجائیگی

جس طرح برطانیہ کے اس قومی قرضہ کی رقم بہت بڑی ہے اسی طرح اس کی تاریخ بھی بہت دلچسپ ہے ۱۶۷۲ء سے پہلے برطانیہ میں کوئی قرضہ نہ تھا۔ اس سن میں چارلس دوئم نے ۱۳ لاکھ ۲۸ ہزار پونڈ قرضہ لیا اور یہ تمام روپیہ ان دعوتوں اور ضیافتوں میں ضایع ہوگیا جو اس بادشاہ نے اپنے محلات میں اپنے دوستوں اور مہمانوں کو دیں، چارلس دوم نے اپنے ضمیر کو اس قرضہ کے بوجھ سے صاف رکھنے کے لئے حکم دیا کہ اسپر سود دیا جائے گا۔ اور سود ادا بھی ہوتا رہا مگر قرضہ کی یہ رقم ہونے کی بجائے برابر بڑھتی گئی اور اب تک بڑھتی گئی۔ اور ۱۶۹۱ء میں قرضہ کی یہ رقم بڑھ کر ۳۱ لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ ہوگئی جبکہ قوم کو ڈھائی لاکھ پونڈ سود دینا پڑا۔

سترہویں صدی کے آخر میں برطانیہ طویل جنگوں میں مبتلا ہوگیا جو ایک سال تک جاری رہیں۔ اور اس دوران میں یہ قرضہ کہیں سے کہیں ہو پہنچا۔ سب سے پہلے فرانس کی جنگ میں اس قرضہ کی رقم بڑھ کر ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ تک جا پہنچی، اس کے بعد اسپین کے ساتھ جنگ شروع ہوئی اور ۱۷۱۳ء میں یہ رقم ۵ کروڑ ۳۶ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ تک پہونچ گئی

(باقی مضمون بر صفحہ ۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۸　کانپور چہار شنبہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء　نمبر ۴۱

افغانستان کی موجودہ حالت

نادر شاہ بادشاہ افغانستان کے شہید کر دیئے جانے کے بعد ایک دفعہ پھر ساری دنیا کی نظریں آج سے پانچ سال پیشتر جبکہ شنواریوں اور کوہ دامانیوں نے بغاوت کی تھی افغانستان کی طرف اُٹھ گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۲۸ء کے بعد سے حقیقتاً افغانستان کے حالات صحیح طور پر درست نہیں ہوئے اور وہاں اندر ہی اندر انقلاب و بغاوت کی آگ سلگتی رہی۔ مگر مضبوط اور طاقتور حکومت کی بدولت انقلاب پسند اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے مگر اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان انقلاب پسندوں نے بغاوت کا رخ پلٹ دیا ہے اور خود شاہ افغانستان سے انتقام لینے کی ٹھان لی۔ چنانچہ عبد الخالق نامی ایک نوجوان نے شاہ نادر شاہ کو شہید کر دیا۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ مضبوط اور طاقتور حکومت کی وجہ سے انقلاب پسند بغاوت کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے مگر ان میں سے انتقام کا جذبہ ختم نہیں کیا جا سکا اس قتل کے متعلق اب تک تحقیق کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ شاہ نادر شاہ کو کس موقع پر اور کس نے کس وجہ سے شہید کیا ہے جو خبریں اس واقعہ کے متعلق آئی ہیں وہ بالکل ایک دوسرے سے متضاد ہیں، مثلاً کسی خبر سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک طالب علم نے قتل کیا ہے کبھی یہ کہا گیا کہ نادر شاہ کے محافظین میں سے کسی نے قتل کیا ہے کہیں یہ کہا گیا کہ نادر شاہ کے گھر کے ملازموں نے قتل کیا ہے۔ کہیں یہ کہا گیا کہ یہ واقعہ شاہی محل کے اندر وقوع پذیر ہوا ہے اور کہیں اس کی اطلاع دی گئی کہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر قتل کا واقعہ وقوع پذیر ہوا ہے۔

بہر حال اس وقت تک ان خبروں کو دیکھتے ہوئے وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس قتل کی حقیقت کیا ہے۔

افغانستان کا مستقبل بھی تاریک معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خوف کیا جاتا ہے کہ نادر شاہ مرحوم کے بھائی تخت افغانستان حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہ بھی قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں کہ غوث الدین خاں غلزئی جو آجکل ہندوستان میں نظر بند ہیں تخت افغانستان کے خواہشمند ہیں۔ بہر حال جس وقت تک سردار محمد ہاشم خاں صدر اعظم افغانستان برادر نادر شاہ مرحوم جو کہ خود نادر شاہ مرحوم کے زمانہ میں بہت با اختیار اور بارسوخ تھے اور جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ بادشاہ کے بعد یہی تخت و تاج کے مالک بنائے جائیں گے افغانستان نہ آجاویں۔ اُس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ بادشاہ محمد ظاہر خاں کی قوت و طاقت کس درجہ کی ہے اگرچہ یہ اعلان ہو گیا ہے کہ تمام افغانستان کے قبائل نے موجودہ بادشاہ کی وفاداری کا اعلان کر دیا ہے اور خود سردار محمد ہاشم خاں صدر اعظم افغانستان نے بھی برقی زبان کی وساطت سے اپنے بھتیجے یعنی شاہ محمد ظاہر خاں کی بیعت کا اعلان کر دیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جس وقت تمام سربرآوردہ حضرات افغانستان تشریف نہ لے آویں اس وقت تک وثوق کیساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حکومت افغانستان کے تخت و تاج کا مالک کون ہو گا؟

بہر حال ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ افغانستان کو خانہ جنگی سے محفوظ رکھے اور امن و امان کے ساتھ ملک راہ ترقی پر گامزن ہو۔

موتمر تحفظ حقوق شرعی کانپور

۱۲ نومبر کو یتیم خانہ اسلامیہ کانپور میں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا، سی، آئی، ای۔ ایم، ایل سی کی صدارت میں ۱۸ و ۱۹ نومبر کی ہونے والی موتمر تحفظ حقوق شرعی کے متعلق جلسہ ہوا جس میں یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ چونکہ اب صرف ۴۔۵ روز باقی رہ گئے ہیں اور اسوقت تک علمائے کرام و رہنمائے قوم کو نہ تو خطوط روانہ کئے گئے ہیں اور نہ کسی اور قسم کے انتظامات کیے گئے ہیں اسلئے موتمر کو ملتوی کر دیا جائے مگر بعض لوگوں نے اسکی مخالفت کی اور کہا کہ مختصر ہی طور پر تحفظ حقوق شرعی کے جلسہ کو کر لینا چاہئے، چنانچہ یہ طے ہو گیا کہ ۱۸ و ۱۹ نومبر کو جلسہ کیا جائے۔

سابقہ جلسہ میں علامہ سلیمان ندوی کا نام صدارت کیلئے منظور کیا گیا تھا مگر چونکہ کوئی جواب اس وقت تک انکے پاس سے نہیں آیا اور اب وقت بھی بہت کم رہ گیا تھا اسلئے بجائے شرعی کے جلسہ کے صدر یعنی مولوی عبد القدیر صاحب بدایونی کو تحفظ حقوق شرعی کے جلسہ کا صدر منتخب کر لیا گیا۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ جمعیۃ العلمائے ہند تقریباً ۷ سال سے متواتر اس کی کوشش کر رہی ہے کہ مسلمانوں کے پرسنل لاء کا تحفظ کر دیا جائے چنانچہ اس سلسلہ میں گذشتہ تیری گول میز کانفرنس کے موقع پر بھی مسلم ممبران کو اس جمعیتہ نے مخاطب کر کے یہ درخواست کی تھی کہ چونکہ یہ مسئلہ مسلمانوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے اسلئے اسکو حکومت کے سامنے پیش کیا جائے چنانچہ ہمارے شہر کے ہر دلعزیز بزرگ خانبہادر حافظ ہدایت حسین صاحب نے نہایت قابلیت کیساتھ یہ مسئلہ حکومت کے سامنے پیش کر دیا۔ مگر اب یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ مسلم کانفرنس والے اس تحریک کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں مگر چونکہ قوم پرست مسلمانوں اور مسلم کانفرنس والوں کے طریقہ کار میں اختلاف ہے اسلئے مسلمانوں کی بدقسمتی کا رنگ اسمیں بھی ظاہر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور طریقہ کار کے اختلاف اور ذاتی نمود و نمائش و اغراض کی بدولت پرسنل لاء کے تحفظ جیسا متفق علیہ مسئلہ بھی طے ہوتا نظر نہیں آتا۔ بہر حال طریقہ کار میں چاہے جسقدر بھی اختلاف ہو مگر یہ امر مسلمہ ہے کہ مسلمانوں کا ...

آئینہ کانپور

منصرم صاحب جحی کا تبادلہ!

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ بابو منی لال صاحب منصرم عدالت ججی کا تبادلہ میرٹھ کو ہو رہا ہے بابو صاحب موصوف نے تقریباً ۱۵ سال منصرمی کے فرائض نہایت قابلیت، ایمانداری اور بے لوثی سے انجام دیے ہیں اور مندرجہ بالا اوصاف کی وجہ سے ڈسٹرکٹ جج صاحبان، ماتحت اہلکاران، وکلا اور پبلک موصوف سے نہایت خوش اور مطمئن رہے۔

بابو منی لال صاحب کے تبادلہ کی خبر نے متعلقہ حضرات کو سخت پریشانی اور تردد میں مبتلا کر دیا ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ بار ایسوسی ایشن اپر انڈیا چیمبر آف کامرس، یو پی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹس چیمبر آف کامرس نے بابو صاحب موصوف کے تبادلہ کی منسوخی کیلئے تجویزیں منظور کی ہیں اور عدالت العالیہ الہ آباد سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ بابو منی لال کا تبادلہ منسوخ کر دے۔

ہم کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ جج صاحب نے بھی الہ آباد ہائیکورٹ کو بابو منی لال کے تبادلہ کی منسوخی کے لئے لکھا ہے

ہم بھی پبلک مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت العالیہ الہ آباد سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ بابو منی لال منصرم کے تبادلہ کو ضرور منسوخ کر دے گی۔

ہز ایکسلینسی گورنر کی تشریف آوری

سر ملکم ہیلی ولایت سے تشریف لانے اور گورنری کا چارج لینے کے بعد ۳۰ نومبر کو کانپور تشریف لائیں گے۔ اس موقعہ پر اہل شہر کیطرف سے ہز ایکسلینسی گورنر کا استقبال اور ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جائیگا جسکے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے:۔ سر ٹامس اسمتھ صدر، مسٹر ای ایم سوٹر سکریٹری۔ رائے صاحب سری نرائن خزانچی، حافظ ہدایت حسین، بابو بشمبر سروپ، لالہ کملاپت و بابو دکرما جیت سنگھ ممبران۔

یوم فلسطین

فلسطین میں یہود نواز پالیسی کی بدولت وہاں کے عربوں پر جو مظالم ہوئے ہیں اُس سے ناظرین ناواقف نہیں، چنانچہ ہندوستان میں حسب اعلان زعمائے اسلام ۱۷ نومبر کو یوم فلسطین منایا جائے گا۔ ہم کو امید ہے کہ اہل کانپور بھی دیگر شہروں کی طرح یوم فلسطین منا کر حکومت برطانیہ کو مطلع کر دیں گے کہ فلسطین میں یہود نواز پالیسی تباہ کن پالیسی ہے اور جس سے اسلامی دنیا میں حکومت برطانیہ کے خلاف مخالفت کے جذبات پیدا ہونے کا امکان ہے۔

حافظ ہدایت حسین اور مسئلہ فلسطین

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا آئی، سی، ایس۔ ایم، ایل، سی صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مسئلہ فلسطین کے متعلق ہز ایکسلینسی والسرائے کی خدمت میں مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:

"مسلمانان ہند میں یہ شبہ بڑھتا جا رہا ہے کہ حکومت برطانیہ کی وجہ سے عربوں کے مفاد کے خلاف یہودیوں کی آبادی فلسطین میں بڑھتی جا رہی ہے اسلئے مسلمانوں کی استدعا ہے کہ یہودیوں کی فلسطین میں آمد کو فوراً روک دیا جائے اور اعلان بالفور کو امپریل مقاصد کے خیال سے واپس لیا جائے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ حکومت برطانیہ پر اثر ڈالکر اسے موجودہ پالیسی ترک کرنیکے لئے آمادہ ..."

سودیشی نمائش

۲۵ نومبر سے ۱۰ دسمبر تک لیڈیز پارک (بھیرو گھاٹ) میں ہونے والی سودیشی نمائش کے انتظامات بڑے زور و شور کے ساتھ ہو رہے ہیں اور تقریباً تین سو اسٹال میں سے بہت کم تعداد میں اسٹال باقی رہ گئے ہیں دوکانداروں کو چاہئے کہ وہ جلد اسٹال حاصل کر لیں

اس نمائش کے سلسلہ میں ۹ دسمبر کو ایک بہت بڑے پیمانے پر مشاعرہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

فائن آرٹس یعنی بہترین دستکاری کے سلسلہ میں فائن آرٹس کمیٹی کی طرف سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ جن حضرات کے پاس دستکاری کے بہترین قدیم یا جدید نمونے ہوں وہ براہ مہربانی سکریٹری صاحب کے پاس بھیجدیں اور فائن آرٹس کمیٹی کے ممبران بھی شہر میں خاص خاص حضرات کی خدمت میں حاضر ہو کر چیزوں کے حاصل کرنے کی کوشش کرینگے یہ چیزیں فروخت کے لئے نہیں بلکہ محض نمائش کے لئے حاصل کی جاویں گی۔

ہم کو امید ہے کہ جن حضرات کے پاس دستکاری کے بہترین نمونے موجود ہوں وہ یا تو سکریٹری صاحب ودیشی لیگ کے پاس کراچی خانہ میں بھیجدیں۔ اطلاع دیدیں تاکہ ان کے پاس آکر حاصل کر لی جاویں۔

مسلم اہلکاران ججی اور صدائے مسلم

مسلم اہلکاران ججی کانپور نے صدائے مسلم ۱۲ نومبر کے ایک نوٹ کے جواب میں مندرجہ ذیل تحریر ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجی ہے جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"ہم مسلم اہلکاران ججی کانپور نے اخبار صدائے مسلم مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء کا نوٹ بعنوان "ڈسٹرکٹ جج ہائیکورٹ سے استدعا" پڑھا جس سے ہم لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی، ہم اہلکاران ججی کانپور بابو منی لال صاحب منصرم کے زمانہ میں نہایت اطمینان قلب و سکون کے ساتھ ملازمت کر رہے ہیں ہم لوگوں کو بابو صاحب موصوف سے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے اور ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ وہ اپنا پورا زمانہ ملازمت کانپور میں گذاریں۔

ہم لوگوں کو ان کے تبادلہ کا سخت افسوس ہے اور ہم اسکا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ صدائے مسلم کا نوٹ ہمارے حقوق کے لئے انتہائی مضر ہے اس لئے ہم لوگ اخبار مذکور کے نوٹ سے سخت اختلاف اور نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ہائی کورٹ الہ آباد سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ منصرم صاحب موصوف کو کانپور سے تبدیل نہ کرے۔

دستخط

احمد خاں محافظ دفتر

زاہد علی	محمد اشفاق	محمد ایوب
ظفر حسین	یوسف علی	میر سید حسن
محمد مصطفیٰ	ولایت حسین	حبیب احمد
منظور احمد	ایم، زاہد علی	انوار الحسن
عبد السلام	مظہر حسین	سید ذریت حسین

شاہ نادر خاں والئی افغانستان شہید کر دیئے گئے

واقعہ قتل پر سابق شاہ امان اللہ خاں کا بیان

پشاور۔ ۱۰ر نومبر کابل سے یہ افسوس ناک اور الم انگیز خبر موصول ہوئی ہے کہ شاہ نادر خاں والئی افغانستان ۸ر نومبر کو قتل کر دیئے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون شاہ موصوف کو ان کے ایک خانگی ملازم نے جب کہ آپ حرم سے باہر نکل رہے تھے قتل کر دیا، شاہ نادر خاں پر تین فائر کیے گئے اور اُس کے بعد قاتل نے خنجر سے شہید کر دیا یہ خبر سرحدی علاقوں میں آگ کی طرح پھیل گئی ہے لیکن کسی قسم کی بدامنی پیدا نہیں ہوئی، سردار محمد ہاشم خاں وزیر جنگ، مزار شریف کا دورہ کر رہے ہیں،

مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ شاہ نادر خاں کا قاتل ایک طالب علم ہے، جو شاید طلبا کے اس دستہ کا فرد ہے جو حال میں جرمنی سے بدر کیا گیا ہے، فوجی حکام نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں امن و امان ہے شاہ نادر خاں مرحوم کی جگہ اُن کے صاحب زادے شاہ محمد ظاہر تخت نشین ہوئے ہیں، آپ کی حمایت کے لئے تمام افغانی فوج تیار ہے کیونکہ افواج کو باقاعدہ مشاہرے ملجاتے ہیں نیز فوج کے کمانڈر انچیف مرحوم کے قریبی رشتہ دار ہیں،

درۂ خیبر پر فوجی لاریوں کا گشت

فوجی لاریاں درۂ خیبر کا گشت کر رہی ہیں ٹیلیگراف کے تار کاٹے نہیں گئے، صرف سرکاری خبروں کے لئے انکو مخصوص کر دیا گیا ہے عام خیال یہ ہے کہ یہ قتل سابق شاہ امان اللہ خاں اور نادر شاہ مرحوم کے تنازعہ کا نتیجہ ہے برلن میں بھی افغانی سفیر کو قتل کیا گیا تھا۔ کابل میں بہت سے ذی اثر افراد کو موجودہ حکومت افغانستان نے قتل کرا دیا تھا۔

مرحوم نادر شاہ کے جانشین محمد ظاہر خاں ایک نوجوان ۲۰ سال کی عمر کے ہیں، آپ مرحوم کے اکلوتے بیٹے ہیں آپ نے پیرس میں تعلیم حاصل کی ہے اور ۱۹۳۰ء میں آپ نے افغانستان مراجعت فرمائی تھی۔

سابق شاہ امان اللہ کا بیان

روم۔ ۱۰ر نومبر سابق شاہ امان اللہ خاں نے کل رائٹر کے نمایندے سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ اگر افغانستان کے باشندہ میری اصلاحات کے ساتھ مجھے بلانا چاہتے ہیں تو میں اپنے ملک کی خدمت پوری قوت کے ساتھ کرنے کیلئے تیار ہوں میری خیال میں نادر خاں کا دور حکومت دہشت انگیزی کا دور رہا ہے جسمیں بہت سی قابلیت کی ہستیوں کو قتل کر دیا گیا ہے مجھے اسبات کے اظہار میں پس و پیش نہیں ہے کہ مجھے نادر شاہ کے قتل سے قدرے خوشی ہوئی گو پورے طور پر خوشی نہیں ہوئی کیونکہ بالآخر وہ افغان تھا، لیکن شاہ نادر خاں اپنے ہموطنوں کیلئے ہی نہیں بلکہ اپنے ہمسایوں کیلئے بھی خطرہ تھا۔ غازی امان اللہ خاں سے جب دریافت کیا گیا کہ کیا آپ افغانستان جانیکا فوری ارادہ رکھتے ہیں تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کر دیا لیکن اُن کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا کہ یقیناً، کیونکہ وہ ۱۰ سال تک افغانستان کے حکمران رہ چکے ہیں اور افغانستان انکو فراموش نہیں کر سکتا۔ لندن ۸ر نومبر نے سفیر افغانستان کو کابل کے حادثہ فاجعہ کی اطلاع بکنگھم پیلس میں ملی، آپنے افغانستان واپس جانیکا فیصلہ کیا ہے اثنا سفر میں آپ دو تین روز کیلئے

فاتح تھل شاہ نادر خاں مرحوم کی سوانح حیات

تھل کے معرکہ کا ہیرو اور استقلال افغانستان کا بانی

۸ نومبر ۱۹۳۳ء کو تین بجے سہ پہر کو شاہ نادر خاں اپنے محل سے نکلتے ہوئے ایک طالب علم کے ہاتھوں شہید کر دیے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ذیل میں مرحوم کی مختصر سوانح حیات درج کی جاتی ہے:۔

پیدائش

شاہ نادر خاں مرحوم بتاریخ ۲۱ر ۱۲۶۲ھ شمسی کو دہرہ دون ہندوستان میں پیدا ہوئے آپکے والد محترم کا نام سردار محمد یوسف تھا، نادر خاں کے خاندان کو ایک انگریزی سفیر کے قتل کے الزام میں دہرہ دون قیام کرنا پڑا شاہ نادر خاں بچپن سے بہت ذکی و فہیم اور فوجی قابلیت کے مالک تھے، ایک مدت دراز تک دہرہ دون میں رہنے کے بعد ۱۳۱۴ھ قمری میں خاندان نادری کابل کو واپس ہوا، جہاں اسکی بہت خاطر و مدارات کی گئی اور افغانستان کی حکومت نے اسکو ہاتھوں ہاتھ لیا، افغانستان میں نادر شاہ مرحوم کی فوجی قابلیت کو دیکھ کر ان کو ۱۳۲۱ھ قمری میں کرنل کا منصب عطا کیا اس دوران میں نادر خاں کی قابلیت کا حبیب اللہ خاں شہید پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اور جب انہوں نے ہندوستان کی سیاحت کا ارادہ کیا تو شاہ نادر خاں کو بھی اپنے ساتھ لے لیا

جنرل کا خطاب

ہندوستان کی سیاحت کے بعد حبیب اللہ خاں شہید نے نادر خاں مرحوم کو ۱۲۸۷ شمسی میں جنرل کا عہدہ تفویض کر دیا۔ چونکہ نادر خاں کی فوجی قابلیت کا حبیب اللہ خاں شہید کے خیال میں مسلم ہو چکی تھی اسلئے بڑی بڑی مہموں پر آپ کو روانہ کیا جاتا تھا۔ سب سے پہلے ۱۲۹۰ش میں نادر خاں نے بڑی قابلیت سے منگل کی بغاوت کو فرو کیا جسپر امیر حبیب اللہ خاں شہید بہت خوش ہوئے ۱۲۹۱ش میں نادر خاں مرحوم کو سمت جنوبی کی بغاوت فرو کرنے کیلئے روانہ کیا گیا جس میں مرحوم کو خاطر خواہ کامیابی ہوئی اس کے بعد نادر خاں مرحوم ہی نے تیراہ کی بغاوت کا بھی قلع قمع کیا۔ اور کامیابی کیساتھ تمام علاقہ میں امن و امان قائم کر دیا۔

سردار کا لقب

ان تمام کارگزاریوں کے باوجود امیر حبیب اللہ خاں شہید نے شاہ نادر خاں مرحوم کو نائب سالار کا عہدہ عطا کیا اور سردار کے لقب سے سرفراز فرمایا ۱۲۸۶ شمسی میں نادر شاہ مرحوم کی کوشش سے مکتب حربیہ (فوجی کالج) قائم ہوا جس میں آپکے مشورہ سے فوجی نظام کو منصہ شہود پر لایا گیا۔ ان تمام کارگزاریوں کے بدولت ہو کر امیر حبیب اللہ خاں نے آپ کو سپہ سالار کا منصب عطا کیا اور انعام و اکرام سے مالامال کر دیا۔

انگریزوں سے جنگ

۱۸ر جمادی اولی ۱۳۳۷ھ میں امیر حبیب اللہ خاں کو بمقام لغمان کسی نامعلوم شخص نے شہید کر دیا اور ان کے بعد امیر امان اللہ خاں ان کے جانشین قرار پائے اس اثنا میں امان اللہ خاں اور انگریزوں میں کچھ ان بن ہو گئی اور طرفین میں جنگ چھڑنے کا امکان پیدا ہو گیا اس مہم کو سر کرنے کے لئے امیر امان اللہ خاں کی نظر انتخاب شاہ نادر خاں مرحوم پر پڑی چنانچہ شاہ مرحوم نے اپنی خداداد قابلیت سے برطانیہ جیسی زبردست حکومت سے مقابلہ کی ٹھان لی اور جہاد کا اعلان کر دیا۔ ماہ رجب ۱۳۳۷ھ میں انگریزوں سے سخت معرکہ ہوا۔ جسمیں انگریزی فوج کو بری طرح شکست اٹھانی پڑی

تھل کا تاریخی معرکہ

۲۸ر شعبان ۱۳۳۷ھ کو تھل کے مقام پر انگریزوں سے زبردست جنگ ہوئی، انگریزوں کی طرف سے تھل، پاراچنار، ہانگو و سمانا، درول، کوہاٹ، بنوں، میرام شاہ کی تمام فوجیں تھل میں جمع ہو گئی تھیں۔ لیکن اسکے باوجود شاہ نادر خاں نے تھل کے تاریخی مقام پر قبضہ کر لیا پہلے تو تھل کے گودام میں آگ لگا دی اور پھر انگریزوں کی متعدد توپوں کو گولہ باری سے بیکار کر دیا کئی ہوائی جہاز بھی نیچے گرا لئے اور اسکے بعد شفاخانہ اور ... کے متعدد تھانوں پر قبضہ کر لیا اور تھل کے قلعہ اور چھاونی کو محصور کر لیا۔

انگریزوں کے مقبوضات کی تسخیر

تھل کے بعد مقام اسپین دام جو وزیرستان اور تھل کے درمیان واقع ہے نادری فوج نے فتح کر لیا اور دو تین دن کے بعد دانا، سروکی، بیوار، خلارچی پر علم تسخیر گاڑ دیا۔ جب حکومت ہند کو نادری فوج کے مقابلہ میں سخت ہزیمت ہوئی تو پھر حکومت برطانیہ نے متارکہ (ٹروس) اور معاہدہ کے لئے پیشقدمی کی اور صلح کا پیغام بھیجا۔ شاہ نادر خاں کا ارادہ صلح کا نہ تھا۔ بلکہ وہ مزید پیشقدمی کے خواہش مند تھے، مگر بعض افغانی فوجی افسر آنے سے سورہے تھے۔ امان اللہ خاں نے حکومت کی اس پیشکش کو قبول کر لیا اور شاہ نادر خاں مرحوم کو واپسی کا حکم دیدیا۔

راولپنڈی اور منصوری کی گفتگو

اس کے بعد برطانیہ سے معاہدہ کرنے کے لئے اول راولپنڈی میں سردار محمود طرزی کے ذریعہ برطانوی مدبرین سے گفتگو ہوئی، اُس کے بعد منصوری پہاڑ پر دوبارہ گفت و شنید ہوئی جسکا بیان موجب تطویل ہے نتیجہ یہ نکلا کہ حکومت برطانیہ کو استقلال افغانستان تسلیم کرنا پڑا۔ اور اسطرح تھل کا معرکہ افغانستان کی حریت پر منتج ہوا۔

غازی امان اللہ خاں سے اختلاف

تھل کے عظیم الشان معرکہ اور استقلال افغانستان کے بعد شاہ نادر خاں اتحاد مشرق کے نام سے ایک جرگہ کی تیار کی جس نے افغانستان کی سیاست اور خارجی حکمت عملی پر گہرا اثر ڈالا یہاں تک کہ انگریزوں کو بھی اسکا لوہا ماننا پڑا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اتحاد مشرق کی طرف سے کوہ منصوری کی دوسری گفت و شنید کا آغاز ہوا،

اسکے بعد بعض افسوسناک مگر معمولی واقعات کی بنا پر غازی امان اللہ خاں اور شاہ نادر خاں مرحوم میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس اختلاف کے دوران میں نادر شاہ بیمار ہوگئے اور صداع، مراق، دوران سر اور سینہ کی شکایات میں مبتلا ہو گئے

شاہ نادر خاں مرحوم کا استعفےٰ

بیماری کے دوران میں آپنے غازی امان اللہ خاں کی خدمت میں اپنا استعفیٰ پیش کیا، جسکو غازی امان اللہ خاں نے منظور نہیں کیا، قدرے افاقہ کے بعد غازی امان اللہ خاں نے آپ کو فرانس کی سفارت پر وزیر مختار بنا دیا اور آپ ۱۳۴۲ھ میں فرانس روانہ ہو گئے، لیکن اختلاف کی جو بنیاد پڑ گئی تھی وہ جد و جہد کے بعد بھی نہ اکھڑ سکی اور بالآخر نادر خاں نے حکومت افغانستان سے بالکل انقطاع کر لیا ص

ص غازی امان اللہ خاں جب اپنے عملے کے ساتھ یورپ کی سیاحت کے لئے روانہ ہوئے اور اٹلی کی بندرگاہ نیپلین پر پہونچے تو نادر خاں مرحوم، سردار محمد ہاشم خاں، سردار شاہ ولی خان نے انکا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

انقلاب اور بچہ سقہ

غازی امان اللہ خاں نے یورپ کی سیاحت کے بعد افغانستان پہونچکر جدید اصلاحات کا نفاذ کرنا چاہا اور اصلاحات کے جوش میں حد اعتدال سے باہر نکلگئے اسپر تمام افغانستان میں بغاوت پھیل گئی، گو افغانیوں کو بغاوت پر آمادہ کرنیوالی اجنبی طاقتیں تھیں مگر اس بغاوت کو افغانیوں ہی کی طرف منسوب کیا گیا۔ اس بغاوت کا نتیجہ یہ نکلا کہ غازی امان اللہ خاں کابل چھوڑ کر قندہار چلے آئے، کابل اور اطراف پر ایک شخص بچہ سقہ نے حکومت کرنی شروع کر دی اور افغانستان کے تمام میگزین کو اڑا دیا جب یہ حالت ہوئی تو شاہ نادر خاں فرانس سے ۱۳۴۷ھ کو چل پڑے اور افغانستان پہونچ گئے، غازی امان اللہ خاں کو قندہار چھوڑنا پڑا اور وہاں سے براہ بمبئی اٹلی روانہ ہوگئے اور ہنوز وہیں مقیم ہیں،

بچہ سقہ کا خاتمہ

نادر خاں نجات وطن کے لئے سمت جنوبی و مشرق اور خوست و گردیز پہونچے اور حالات کا مشاہدہ کیا آخر ۱۳۴۸ھ بچہ سقہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور اُسکے دست تظلم سے کابل کو چھڑا لیا گیا۔ اور کابل فتح ہو گیا۔

نادر خاں کا جلوس

ان واقعات کے بعد نادر شاہ نے ایک جرگہ طلب کیا جسمیں بڑی بحث و تمحیص کے بعد نادر خاں ہی کو افغانستان کا بادشاہ تسلیم کیا گیا۔ اور افغانستان کے اعیان و اکابر نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ۱۲ جمادی الاولی ۱۳۴۸ھ میں آپکے جلوس کی تقریب منائی گئی۔ شاہ نادر خاں کی سیرت کے متعلق اتنا کہا جا سکتا ہے کہ مرحوم ایک سچے مسلمان، متبع شریعت، بہادر، فاتح، اور اعلیٰ دماغ و قابلیت کے مالک تھے، یہاں تک کہ فرانس نے بھی آپ کی قابلیت کو تسلیم کیا تھا اور مختلف القاب و خطابات آپ کو عطا کیے۔

گذشتہ ماہ میں افغانستان کی حکومت نے متعدد اشخاص کو توپ دم کرا دیا تھا، جسکے نتیجہ میں سنا گیا تھا کہ کچھ اندرون ملک میں شورش بھی ہو رہی ہے

شاہ نادر خاں مرحوم نے تقریباً ۵ سال افغانستان پر حکومت کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ افغانستان کیلئے بہتری کی راہیں کھولدے، (آمین)

شاہ افغانستان کے قاتل کی گرفتاری

حکومت افغانستان کی طرف سے افغان قونصل کو برقیہ

بمبئی۔ ۱۰ر نومبر افغان قونصل متعینہ بمبئی کو حکومت افغانستان کی طرف سے ایک برقیہ بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ نادر شاہ کا قاتل کر لیا گیا ہے اُسکا نام عبدالخالق ہے اور وہ شاہ مرحوم کا ایک معمولی ملازم تھا، اسکا مقدمہ زیر سماعت ہے،

برطانی سفارتخانہ کا میر جلال آباد سے واپس آ گیا

پشاور ۱۰ر نومبر میجر ... سابق پولیٹیکل ایجنٹ ملاکنڈ جو چار ہفتے کے ... کابل گئے ہوئے تھے تاکہ وہاں کے سفارت خانہ میں مشیر کے عہدہ کا چارج لیں آج معہ اپنے اہل و عیال کے جلال آباد سے واپس آ کر پشاور پہونچ چکے ہیں۔ آپ شب گذشتہ سفر کرتے ہوئے لنڈی کوتل

ایک مختصر فسانہ

ایڈیٹر کی خودداری

عید میں ایک ہفتہ کی دیر تھی۔ رسالہ "روشنی" کے عید نمبر کی تیاری زور شور سے ہو رہی تھی" روشنی" کو جاری ہوئے آج ساتواں سال پورا ہو چکا تھا عید نمبر کا تمام مسالہ تیار تھا صرف مضامین کو ترتیب دینا باقی تھا اسلئے رسالہ کا ایڈیٹر صادق ہاتھ میں کاغذ اور پنسل لیکر اس آخری کام کو سر انجام دینے کے لئے بیٹھا مضامین اور نظموں کی ایک فہرست تیار کی گئی، ان پر سرخ پنسل سے نمبر ڈالتا جاتا تھا۔ اس اثنا میں اخبار ہذا کے مالک ہاشمی نے آپ کو طلب کیا۔

صادق اپنا کام نامکمل چھوڑ کر ہاشم کے کمرہ میں گیا کیا آپنے مضامین کو مرتب کر لیا؟ ہاشم نے دریافت کیا

"یہی کام ابتک کر رہا تھا" ہاتھ کی پنسل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے صادق نے جواب دیا۔

"کیا کوئی کام ہے"

"ذرا ان مضامین کو بھی جگہ دینی ہوگی، میز کی دراز میں سے دو مضمون نکالکر میز پر ڈالتے ہوئے ہاشم نے کہا

"کیا کوئی خاص ضرورت ہے، صادق نے حیرت انگیز لہجہ میں کہا،

نہیں خاص ضرورت تو نہیں آپ ان کا ایک دفعہ اسکا مطالعہ کر لیں اور پہلے صفحہ پر دیدیں

"پہلے صفحہ پر! کیوں

"پھر تیسرا چوتھا صفحہ دیدو"

"اچھا اسقدر اچھے مضمون ہیں"

ہاشم کو اسکا جواب دیتے ہوئے شرم محسوس ہوئی

"میں نے ان کو پڑھ لیا ہے ٹھیک ہیں اور پھر اچھے ہوں یا ہوں انھیں تیسرے چوتھے صفحہ پر دیکا بندوبست کر دو یہ الفاظ مالکانہ لہجہ میں کہے گئے۔ یہ سنکر صادق کو غصہ آگیا وہ خودداری کا مجسمہ تھا۔

مضمون پڑھنے کے بعد میں جواب دوں گا اب کچھ نہیں کہسکتا صادق نے غصہ آمیز لہجہ میں کہا، کہکر وہ اپنے کمرہ میں چلا گیا اور ایک کرسی پر بیٹھ کر دونوں ٹانگیں پھیلا کر مضمون پڑھنے لگا ایک مضمون کے دو ایک صفحات پڑھنے کے بعد اسکو میز کے اوپر رکھ دیا۔ اور کچھ غور کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر اس کو پڑھنے لگا ایک مضمون کا مطالعہ کرنے کے بعد دوسرا مضمون پڑھنے لگا دونوں مضامین پڑھ کر وہ ہاشم کے پاس گیا۔

"کیا فیصلہ کیا"؟ ہاشم نے صادق کو دیکھتے ہی سوال کیا تیسرے چوتھے صفحہ پر کسکا مضمون ہے۔

"پہلے اور دوسرے صفحہ پر تو مختلف اصحاب کے پیغامات ہیں اور تیسرے اور چوتھے صفحہ پر ایڈیٹوریل مضامین ہیں اس کے بعد خاص فرمائش سے حاصل شدہ مضامین ہیں"

"پھر کیا ایڈیٹوریل مضامین کے بعد ان کو نہ دیدو"

"یہ کیسے ہوسکتا ہے مضامین میں کچھ اہمیت ہونی چاہئے نہ! جسٹس جوش کا مضمون تو بڑی وقت کیساتھ آخر میں دیا جاسکتا ہے لیکن خان بہادر لقیت کا مضمون تو کسی حالت میں نہیں دیا جاسکتا اس مضمون میں کسی اصول پر توجہ نہیں دی گئی، صرف شادی وغیرہ کے اخراجات پر کچھ لکھا ہوا ہے اس قسم کی تقریریں تو اکثر مصلحین معاشرت روزانہ کرتے پھرتے ہیں، شادی میں فضول خرچی نہ کرو، تیر ھویں نہ کرو یہ تم کو پامال کر دیں گی، اس قسم کے مضامین کے لئے روشنی میں جگہ نہیں ہے البتہ جسٹس صاحب کا مضمون ایک حد تک ادبی ہے اور میرے پاس ابھی ۵ صفحہ خالی ہیں اسلئے اسکو جگہ دی جاسکتی ہے چاہے اس مضمون کو اچھا نہ سمجھا جاے لیکن پھر بھی ٹھیک ہے کیونکہ مضمون نگار کا نام بڑا ہے

"یہ سب کچھ درست ہے لیکن خان بہادر لقیت کا مضمون تو دینا ہی پڑے گا اور اسکے لئے صفحہ جات میں جگہ بھی نکالنی پڑے گی،

"صفحہ کہاں سے لاؤں صادق برافروختہ ہو کر بولا"

جو مضامین میرے پاس آئے ہیں ان میں سے پسندیدہ مضامین کے بھیجنے والوں کو میں یہ لکھ چکا ہوں کہ مضامین شائع ہونے کے بعد انعام روانہ کیا جائے گا۔ اور جن کے مضامین نا پسند کئے گئے ہیں ان کو واپس کر چکا ہوں اب آپ ہی فرمائیے ان منتخب شدہ مضامین سے مجھے کسی کو روکنے کا اختیار ہے؟ کسی سے فرمائش کرکے مضمون لکھوانا اور اسکی منظوری کی اطلاع دیدینے کے بعد اسکو شائع نہ کرنا یہ بھی ممکن نہیں ہوسکتا اور کچھ بھی نہیں تو میرا ضمیر تو ایسا کرنے سے علم ادب کے نام پر مانع ہے۔

ہاشم کو یہ تمام باتیں راست راست معلوم ہوئیں لیکن اس کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بات اسکو مجبور کر رہی ہے

"لیکن بھائی صاحب خان بہادر کا مضمون تو شائع کرنا ہی پڑے گا میں ان سے وعدہ کر چکا ہوں اور دوسرے خان بہادر کی وجہ سے ہمیں چند اشتہارات ملتے ہیں اسکا بھی تم کو علم ہوگا ان جملہ امداد کے باعث آپ کو خان بہادر کا مضمون تو ضرور شائع کرنا چاہئے۔ قطعی فیصلہ کے لہجہ میں ہاشم نے کہا

صادق کے چہرہ پر غصہ کے آثار ہویدا ہو گئے لیکن یہ بات سنتے ہی اسکا غصہ ہنسی میں منتقل ہو گیا۔

"یہ ٹھیک ہے لیکن کیا زبانی شکریہ ادا کر دینا ان کیلئے کافی نہیں۔ کیا کہوں ہاشم بھائی اس مضمون میں اگر کچھ بھی جان ہوتی تو میں جگہ دے سکتا تھا لیکن اسمیں نہ کسی قسم کے جذبات ہیں اور نہ دلائل سے کام لیا گیا ہے نہ زبان کی ہی خوبی پائی جاتی ہے صرف قوم سے اپیل اور وہ بھی فضول۔

لیکن خیر! یہ کیا بھی شائع ضرور ہوگا کیونکہ انہوں نے مجھے اس کے شائع کر دینے کے لئے کہا ہے اور رسالہ پر ان کے احسانات بھی بہت کچھ ہیں اس لئے میں نے بھی اسکے شائع کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

"لیکن آپ کو مجھ سے دریافت تو کر لینا چاہئے تھا آپ نے اپنی ذمہ داری پر وعدہ کیا ہے، یہ فہرست پڑی ہے بتائیے کس مضمون کو نکال دوں"

فہرست پر مضامین اور مضمون نگاروں کے نام تو لکھے ہوئے تھے لیکن ابھی نمبر نہیں ڈالا تھا۔ ہاشم فہرست دیکھنے لگا۔

"اس جال سے نکلنے کے لئے ایک تدبیر بتاتا ہوں" صادق کے ذہن میں ایک تدبیر آئی خان بہادر کو انکی سوانحعمری لکھنے کے لئے کہدوں آئندہ ماہ میں اسکو شائع کر دوں گا۔

لیکن ہاشم فطری طور پر ضدی تھا اسلئے اس نے اپنی ضد نہ چھوڑی،

"آپ نے اگر بعض مضمون نگاروں سے ان کے مضامین درج کر دینے کا وعدہ کیا ہے تو میں نے بھی خان بہادر سے وعدہ کر لیا ہے" یہی خیالات اسکے دماغ پر قبضہ کئے ہوئے تھے اور ضد کے باعث اس کے غصہ میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اور غصہ کی حالت میں اس نے صادق کی آسان ترکیب پر توجہ نہ دی

بھائی جو تمھاری مرضی میں آئے وہ کرو۔ لیکن مضمون تو ضرور درج ہوگا۔ سمجھے کیا۔ فہرست کو ایک جانب ڈالتے ہوئے ہاشم نے کہا۔

اب تک صادق نرمی سے باتیں کر رہا تھا لیکن ہاشم کو غصہ میں آتا ہوا دیکھ کر اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"بہت اچھا آپکے مضامین ضرور شائع ہوں گے آپ تو مالک ٹھیرے نہ!

"مالک کی بات نہیں یہ تو وعدہ کا سوال ہے"

"اچھا آپنے یکایک وعدہ کیسے کر لیا۔ مجھ سے تو دریافت کر لیا ہوتا"

"یہ آپ کے کہنے کی ضرورت نہیں میں سب سمجھتا ہوں تو بہتر، ایک ایڈیٹر کی حیثیت سے میں جن مضمون نگاروں کو ان کے مضمون شائع کر دینے کے متعلق لکھ چکا ہوں ان کے مضمون تو میں روک نہیں سکتا۔ اسکے علاوہ آپ جو فرمائیں میں ویسا ہی عمل کروں"

اسقدر کہنے کے بعد صادق وہاں سے چلا آیا اور غصہ میں فہرست بھی وہیں بھول آیا۔ اپنے کمرہ میں جا کر سے مضامین نے بروقت دیکھنے کا کام شروع کر دیا۔ آدھ گھنٹہ کے بعد ہاشم صادق کے پاس آیا اپنے کام کے لئے یہ پہلا ہی موقع تھا جبکہ ہاشم صادق کے پاس گیا اگرچہ اسکو پختہ یقین تھا کہ صادق کسی طرح رضامند نہ ہوگا۔ لیکن اسنے بھی صادق کو رضامند کرنے کا عہد کر لیا تھا

کیوں کیا فیصلہ کیا؟ صادق کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اس نے کہا۔ "کس کا" گویا اسکو کوئی علم ہی نہیں اور اپنے چہرہ پر مصنوعی حیرت پیدا کرکے صادق نے کہا"

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ — چمبیلی سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — لیونڈر سے تیار کیا گیا
پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کانپور

بابا آنکھیں بڑی نعمت ہیں

کھوئی ہوئی بصارت کو واپس لانے کے لئے اور اکثر حالات میں عینک تک چھڑانے کے لئے کئی اعلیٰ نسخے موجود ہیں کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید مالک کارخانہ امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ سوائی

نور انجن

سے سینکڑوں اشخاص نے استعمال کرکے فائدہ حاصل کیا ہے اس سے نہ صرف بینائی بڑھتی ہے بلکہ وہ عین اور رگوں کو بھی صحت دیتا ہے

قیمت فی تولہ بیس روپے۔ ۳ ماشہ پانچ روپے۔ نمونہ ایک روپیہ چار آنہ

ملنے کا پتہ مینجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

"ان مضامین کا! خان بہادر کے مضمون کا"

"اس بارے میں مجھے کچھ علم نہیں جیسا آپ فرمائیں گے تعمیل کردی جائے گی"

ہاشم کو محسوس ہوا کہ صادق اسکے رعب سے متاثر ہو گیا

"اسوقت تو اُس کو شائع ہی کردو"

"کیا شائع کردوں! یہ بتانا آپ کا کام ہے میں تو آپ سے کہہ چکا کہ میرے پاس جگہ نہیں ہے"

یہ خیال اسکا غلط تھا کہ صادق اُس کے رعب میں آگیا صادق کا آخری کلام کہ "میں آپ سے کہہ چکا کہ میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے" اسکا چہرہ سرخ ہو گیا لیکن اُسکا غصہ ایک خیال کے آتے ہی نرم پڑ گیا:

"پھر کوئی راستہ ہے یا نہیں" ہاشم نے نرم لہجہ میں کہا صادق نے اُس کی نرمی کا لحاظ رکھتے ہوئے کہا کہ

"ہاں ایک راستہ ہے"

"وہ کیا"

"یہ کہ میری کہانی اور ڈرامہ دونوں کو روک دیا جائے اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں"

یہ سنتے ہی اُسکے چہرے پر نفرت کا اظہار ہونے لگا کیونکہ اُس نے بڑے اصرار کیسا تھ یہ ڈرامہ لکھوایا تھا اور جب اُس نے اُس کو پڑھا تو بہت پسند آیا، وہ سمجھتا کہ اکثر مضامین میں یہ ڈرامہ ہی سب سے بہتر ہے۔ اسلئے وہ مذکورۂ بالا کلمہ سنکر پھر تفکر میں ڈوب گیا۔ اسکے دماغ میں دو قسم کے خیالات میں تصادم ہونے لگا مالک کا رعب اس امر کا مقتضی تھا کہ یہ ڈرامہ نہ شائع کیا جائے تو کچھ پرواہ نہیں میرا تو ل تو سے گا ایسے ناٹک نویس تو مجھے کتنے ہی ملجائیں گے۔ لیکن روشنی کے مفاد پر جب نظر پڑتی تھی تو محسوس ہوتا تھا کہ یہ ہٹ دھرمی فضول ہے خان بہادر کو معمولی طور پر سمجھا سکتے ہیں، پریس میں کاپی بھیجدینے کے بعد بھلا مضمون ملا یہ عذر ہی کافی ہے ہاشم کے دل میں اس قسم کے مختلف خیالات موجزن ہو رہے تھے

"ٹھیک ہے ڈرامہ اور کہانی کو ملتوی کردو"

ہاشم یہ کہتے ہوئے کھڑا ہو کر اپنے کمرہ کی جانب چلا گیا یہ لفظ سنکر صادق بظاہر بڑا خوش ہوا، کرسی ذرا پیچھے ہٹائی اور اسپر سر رکھکر پاؤں پھیلا کر بیٹھ گیا۔

اُس کے جسم میں ایک طرح کی حرکت پیدا ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد وہ کھڑا ہو گیا۔

"چلو ایک آفت ٹوٹی" کمرہ میں ادھر اودھر چکر کاٹتے ہوئے اور اپنے برہنہ سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے صادق آہستہ سے بولا۔ اب اسکے لئے کچھ کہنا باقی نہیں رہا ہاشم بھائی آپ کو صادق جیسے کتنے ہی ملجائیں گے لیکن صادق نہیں ملیگا۔

ایک سفید کاغذ لیکر ۲۴ گھنٹہ کا استعفیٰ تحریر کرکے نوٹس دیدیا اور اُسکو ہاشم کی خدمت میں پہونچا دیا اور ۵ بجے کے بعد گھر چلا گیا۔

آج ہاشم بہت گھبرایا ہوا تھا، آج شام تک صادق رہے گا اور پھر چلا جائے گا! ارے! یہ خاص نمبر شائع ہو گیا ہوتا تو بہتر تھا۔ اس قسم کے خیالات میں وہ غلطاں پیچاں تھا وہ سمجھتا تھا کہ صادق اب رضامند نہ ہوگا پھر بھی اُس نے صادق کو منانے کی غرض سے ایک نوکر اُسکے بلانے کو بھیجا اسوقت صادق کل کے مکمل پروف دیکھ رہا تھا

"صاحب" آپ کو ہاشم بھائی بلاتے ہیں! نوکر نے کہا

"جاؤ آتا ہوں" لا پرواہی سے جواب دیتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو گیا، تھوڑی دیر کے بعد وہ گیا

"پروف دیکھ رہا تھا اسوجہ سے آنے میں ذرا دیر ہو گئی" کمرہ میں داخل ہوتے ہوئے صادق نے کہا

"کوئی ضروری کام نہیں، لیکن کل جو استعفیٰ آپنے دیا ہے کیا وہ ٹھیک ہے؟"

"جی ہاں! بالکل درست"

"اور ڈرامہ"

"یہ شائع نہیں ہوگا" اور کسی صورت میں بھی شائع نہ ہوگا"

ہاشم ہوشیار تاجر تھا۔ اُس کی عقل تجارت کے نشیب و فراز سے واقف تھی، "مجھے یہ ڈرامہ عنایت کیجئے اسکی قیمت جو کچھ آپ فرمائیں گے دینے کو تیار ہوں"

یہ سنتے ہی صادق کا چہرہ سرخ ہو گیا لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ ہاشم جواب کا منتظر تھا اسلئے اسکو لاجواب دیکھ کر کہا

تو پھر کیا آپ کو منظور ہے نا؟

"آپنے کیا سمجھا ہے۔ مجھے بیچنے میں اسلئے ایک غلطی کہانی میں پیسہ کیلئے کام نہیں کرتا ہوں مجھے "روشنی" سے محبت ہے میں اُسکو اپنا ایک دوست سمجھتا ہوں ڈرامہ اُسکے لئے لکھا تھا دوسرے اخبار کیلئے نہیں لکھا آپ گھبرائیے نہیں دوسرے رسالہ میں روانہ نہیں کرونگا

صادق کے کہنے کا مفہوم ہاشم نہ سمجھ سکا۔

"اچھا آپ کسی دوسرے رسالہ میں روانہ نہیں کرینگے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ روشنی ہی میں دیں گے" پھر لائیے

نہیں، نہیں، قطع کلام کرکے صادق نے کہا" دوسرے رسالہ میں نہیں بھیجونگا اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسکو "روشنی" میں دیدونگا وہ کہیں بھی شائع نہ ہوگا۔

"پھر کہیں بھی نہیں"

صادق غصہ میں ہے ہاشم سمجھ گیا اور مزید کچھ کہنا اُسنے مناسب نہیں سمجھا،

اچھا تمھاری مرضی"

صادق وہاں سے اٹھکر اپنے کمرہ میں چلا آیا اور کام میں مصروف ہو گیا ۲½ بجے سے پہلے اُسنے پروف دیکھنے کا کام شروع کردیا اور خاص نمبر کیلئے لکھا تھا وہ بھی ساتھ ہی منسلک کردیں۔ کام ختم کرکے وہ سوچنے لگا۔

"ذرا دیا سلائی کا بکس تو لاؤ" نوکر سے آہستہ سے کہا صادق بیڑی نہ پیتا تھا اسلئے دیا سلائی منگانے کی غرض نوکر نہ سمجھ سکا۔ کوئی خط رجسٹری کرنا ہوتا تو وہ دوسرے آدمی سے کہتا۔

لیکن انہوں نے آج بکس کیوں طلب کیا" نوکر سوچتا سوچتا ایک کلرک کے پاس گیا

"کیا کام ہے"

ایڈیٹر صاحب دیا سلائی کا بکس مانگتے ہیں،" صادق کی جانب اشارہ کرکے وہ بولا۔ آجتک اتنے سال گذر گئے انہوں نے کبھی دیا سلائی نہیں منگائی اور آج نہ جانے کس وجہ سے منگائی ہے وہ کلرک بھی اس راز کو نہ سمجھ سکا کہ صادق کیا کرتے ہیں وہ خفیہ طور پر دیکھنے لگا صادق نے ایک دیا سلائی نکالی اور اُسکا ایک کنارہ چھیلکر دانت صاف کرنے لگا صادق نے جب دیکھا کہ مطلع صاف ہے اُس وقت اُسنے مضامین کے فائل میں سے اپنا ڈرامہ نکال لیا۔ اور اُسکو پڑھنے لگا۔ دو دفعہ پڑھا، تین دفعہ پڑھا اور پھر پروف میں سے ڈرامہ کے پروف نکالکر پڑھے ایک ہاتھ میں ڈرامہ کا قلمی مسودہ اور پروف اور دوسرے ہاتھ میں دیا سلائی کا بکس لیکر وہ کمرہ کے باہر آیا۔ اور ایک کونہ میں ڈرامہ کے کاغذ کو ڈالکر آگ لگادی

کلرک یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اُسنے دوڑ کر ہاشم کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ وہ فوراً وہاں آگئے صادق کھڑا ہوا مسکرا رہا تھا اور مسودہ کی راکھ ہوتی جارہی تھی۔

ایں یہ کیا کیا! اُسنے دریافت کیا

جو دل نے چاہا" ڈرامہ روشنی میں شائع نہ ہو تو پھر دوسرے میں بھی شائع نہیں ہو سکتا،

"مگر جلا دینے سے کیا فائدہ"

"یہ بھی اپنی مرضی"

"بہت مغرور ہو"

"نہیں اسے اردو میں "خودداری" کہتے ہیں"

۲۴ عرب شہید ۲۰۵ مجروح

بیت المقدس ۸ر نومبر اسوقت تک جو اندازہ لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین کے موجودہ اضطراب میں ۲۴ عرب شہید ہوئے، مجروحین کی تعداد ۲۰۵ بتائی جاتی ہے

سونا، چاندی، مشک، عنبر، زعفران، وغیرہ کا
عدیم النظیر اور جادو اثر مرکب
سیروں دودھ کی چھاچھ کھن
حب طوفان بنتا
روزانہ ہضم کرکے تندرست ہو
کمزور، نحیف، لاغر، مردہ صورت کو قوی، شہزور ذی وجاہت، خوبصورت اور سرخ و سفید بنا دینا بغیر کسی ضماد و طلا کے قابل رشک قوت مردمی پیدا کرکے شباب رفتہ کو واپس لانا اس کی ادنےٰ کرامات ہے۔
اسکے استعمال کے بعد نا امیدی، مایوسی اور پریشانی کی راتیں عیش کی گھڑیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ۴۰ گولیوں کی قیمت صرف پانچ روپیہ
ملنے کا پتہ
حکیم محمد مظفر الدین حکیم زادہ فاضل کاغذی محال کرنیلگنج کانپور

جمہوریہ ترکیہ کی دسویں سالگرہ کا جشن

چراغاں جلوس اور جلسوں کا انتظام

لندن ۷ر نومبر۔ جمہوریہ ترکیہ کی سالگرہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۳۳ء سے تین روز تک منائی گئی تمام ملک میں تعطیل رہی اور خوب جشن منایا گیا اور پروپیگنڈا بھی خوب ہوا۔ اور قصبہ کا پروگرام الگ الگ تھا ہر مکان پر جھنڈے لگے ہوئے تھے اور روشنی ہو رہی تھی۔ اور شام سے صبح تک ہر مینار کی روشنی سے سطح آسمان منور نظر آتی تھی۔

تمام میدانوں میں پلیٹ فارم بنائے گئے تھے جن پر کھڑے ہو کر عوام کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ اس سالگرہ کے لئے خاص نظمیں لکھی گئی تھیں جو پریڈ میں اور اسکول کے لڑکوں کے جلوسوں میں گائی گئیں۔

کسانوں کو کرایہ میں رعایت کردی گئی۔ ریل گاڑی برابر دارالسلطنت جاتی تھیں اور خاص خاص قصبوں میں جہاں جشن تھے وہاں بھی برابر پہونچ رہی تھیں

کانپور میں
سودیشی نمائش
بمقام لیڈر پارک (سرسیا گھاٹ)
۲۵ر نومبر سے ۱۰ر دسمبر تک
روزانہ ۲ بجے دوپہر سے ایک بجے رات تک
ملکی کاریگری کے قابل قدر نمونے، کلکتہ، بمبئی، پنجاب اور مدراس کی خوبصورت سودیشی چیزوں کا ذخیرہ
بچوں اور عورتوں کیساتھ تشریف لاکر ضرور ملاحظہ فرمائیے
دوکانیں جلد حاصل کرلیجئے کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں دوکانیں خالی ہیں
دفتر کراچی خانہ میں ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے دن تک اور شام کو ۵ بجے سپہر سے ۹ بجے رات تک کھلا رہتا ہے

دہشت پسندی کی خونیں تاریخ کا ایک ورق

بنگال میں قاتلانہ حملے اور ڈکیتیاں

کلکتہ کے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں بنگال میں "ٹیررزم" یا دہشت پسندوں کی سرگذشت کے متعلق ایک سلسلہ مضامین شایع ہو رہا ہے جس کے ۲۵ نمبر نکل چکے ہیں چھبیسویں نمبر میں مضمون نگار صاحب نے دہشت پسندی کے متعلق بعض اہم اعداد و شمار درج کیے ہیں جو سنہ ۱۹۰۷ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۳ء تک کے واقعات پر مشتمل ہیں ان اعداد و شمار کو قارئین کی واقفیت کے لئے چار مختلف نقشوں میں شایع کیا جاتا ہے

دہشت پسندی کے واقعات

سب سے پہلا نقشہ دہشت پسندوں کے حملوں کے نتایج پر مشتمل ہے:-

تاریخ	حملہ	نتیجہ
۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء	مسٹر این پر ناکام حملہ ہوا جسمیں ایک آدمی گرفتار ہوا	کوئی ماخوذ نہیں ہوا
۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء	چندر نگر کے میئر پر ناکام حملہ	"
۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء	مظفر پور میں مسز کینیڈی اور مس کینیڈی کا قتل	ایک مجرم کو پھانسی
۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء	گرے اسٹریٹ میں بم پھٹا	کوئی گرفتار نہ ہوا
یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء	علی پور بم کے مقدمہ میں سلطانی گواہ نارائن گوسائیں کا قتل	دو مجرموں کو پھانسی
۷ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء	سر اینڈریوز گورنر پر اوورٹن ہال کلکتہ میں ناکام حملہ	ایک مجرم کو ۱۰ سال کی سزا
۹ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء	نند لال بنرجی سب انسپکٹر کا قتل	کوئی گرفتار نہ ہوا
۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۹ء	آشوتوش بشواس سرکاری وکیل کا قتل	ایک مجرم کو پھانسی
۳ جون سنہ ۱۹۰۹ء	پی، این چٹرجی سرکاری گواہ کا قتل	ایک کو پھانسی
جنوری سنہ ۱۹۱۰ء	شمس الاسلام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کلکتہ کا قتل	کوئی گرفتار نہ ہوا
۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	سازش ڈھاکہ کے گواہ من موہن ڈے کا قتل	"
۱۹ جون سنہ ۱۹۱۱ء	راجکمار سب انسپکٹر مسیمن سنگھ کا قتل	"
۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء	من موہن گھوش ہیڈ کانسٹبل باقر گنج کا قتل	"
۶ جون سنہ ۱۹۱۲ء	ایس چکرورتی ایک منافق دہشت پسند کا قتل	"
۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء	آر، ایل رائے ہیڈ کانسٹبل ڈھاکہ کا قتل	"
۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء	عبدالرحمن مخبر پولیس میدنا پور پر ناکام حملہ	"

ڈکیتیوں کے واقعات

ڈکیتیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

سال	تعداد	حاصل شدہ روپیہ	حوادث
۱۹۰۶ء	۲	×	×
۱۹۰۷ء	۶	۸۰	ایک مقتول
۱۹۰۸ء	۸	۳۳۵۷۸	۴ مقتول کئی مجروح ایک ڈاکو قتل
۱۹۰۹ء	۱۰	۵۹۰۲۵	ایک مقتول ۳ مجروح
۱۹۱۰ء	۹	۷۸۵۹۹	ایک مقتول ۸ مجروح
۱۹۱۱ء	۱۲	۴۱۳۵۷	۳ مقتول ۲ مجروح
۱۹۱۲ء	۱۰	۶۱۸۹۳	تین مجروح

گویا اس مدت میں کل ۵۷ وارداتیں ہوئیں جنمیں ۲ لاکھ ۴۷ ہزار ۵۳۰ روپیہ دہشت پسند ڈاکوؤں کے ہاتھ آئے اور ۲۰ غریب و بے گناہ آدمی دہشت پسندوں کی سعی حصول زر کے سلسلہ میں قتل اور متعدد مجروح ہوئے۔

نقشہ مجرمین بلحاظ عمر و پیشہ

کسی شخص نے سنہ ۱۹۰۷ء سے لے کر سنہ ۱۹۱۷ء تک ان لوگوں کے نقشے بلحاظ عمر اور بلحاظ پیشہ مرتب کئے تھے جنہیں بنگال میں دہشت پسندی کے سلسلہ میں سزائیں ہوئیں۔ عمر کا نقشہ یہ ہے

عمر	تعداد مجرمین
۱۰ سے ۱۵ برس تک	۲
۱۶ سے ۲۰ برس	۴۵
۲۱ سے ۲۵ برس	۷۶
۲۶ سے ۳۰ برس	۲۹
۳۱ سے ۳۵ برس	۱۱
۳۶ سے ۴۵ برس	۹
۴۵ سے اوپر	۱

پیشوں والا نقشہ یہ ہے:

پیشہ	تعداد مجرمین
طلبا	۶۳
اساتذہ	۱۶
زمیندار	19
بے کار	۲۱
تجارت پیشہ	۲۳
ڈاکٹر و کمپونڈر	۷
سرکاری ملازم	۲۰
اخبار نویس	۵
کاشتکار	۱

افغانستان میں ایک انقلاب عظیم کی توقع!

غازی امان اللہ خاں کا ایک حامی میدان عمل میں

پشاور ۹ نومبر۔ گو اس وقت افغانستان میں کامل امن ہے اور موٹروں اور لاریوں کی آمد و رفت جاری ہے تاہم شاہ افغانستان کا قتل ایک دوسرے انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔

افغانستان کی گذشتہ تاریخ کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی کہا جاسکتا ہے کہ افغانستان کی زمام سلطنت جدید شاہ کے ہاتھوں میں محفوظ نہیں رہ سکتی، جیسا کہ باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے: شاہ محمود وزیر جنگ جس کا ظاہر شاہ کو بادشاہ بنانے میں خاص ہاتھ ہے برسر اقتدار ہے تاہم تخت و تاج کے کئی دعویدار بتائے جاتے ہیں ہاشم خاں وزیر جنگ جو اس وقت افغانستان کے ایک شمالی صوبہ میں ہے افغانستان کی آیندہ شورش میں ایک دفعہ پھر کود ے گا۔

شاہ ولی خاں افغان مقیم برلن تخت و تاج کا ایک دوسرا دعویدار ہے اور اسکا یہ دعوی اس لحاظ سے صحیح قرار دیا جاسکتا ہے کہ سنہ ۱۹۲۹ء میں اس نے افغانستان پر ایک فتح عظیم حاصل کی تھی اس سلسلہ میں غوث الدین احمد غازی کے دعوے کا بھی کچھ کم اہمیت نہیں دی جاسکتی یہ سابق شاہ امان اللہ خاں غازی کے حق میں ہے ممکن ہے کہ اب بھی وہی حالات پیدا ہو جائیں جو سنہ ۱۹۲۸ء غازی امان اللہ خاں کی علیحدگی سے رونما ہوئے تھے نتائج کے متعلق ابھی اظہار رائے کرنا مشکل ہے تاہم اغلب ہے کہ تخت افغانستان کیلئے ایک دفعہ پھر ایک زبردست ہنگامہ برپا ہو جائے۔

افغانستان کے نئے بادشاہ کے حالات زندگی

ہز میجسٹی محمد ظاہر خاں کی تعلیم و تربیت

مملکت افغانستان کے موجودہ بادشاہ محمد ظاہر خاں اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء کو کابل میں پیدا ہوئے آپ سنہ ۱۹۱۹ء میں حبیبیہ ہائی اسکول اور اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء میں مکتب امانیہ میں بغرض تعلیم داخل ہوئے، لیکن سنہ ۱۹۲۳ء میں اپنے والد محترم نادر خاں مرحوم کے سفیر پیرس مقرر ہونے پر ان کے ہمراہ پیرس روانہ ہوگئے، پیرس میں آپ حصول تعلیم کی غرض سے "اینا جنس" درسگاہ میں داخل ہوئے اور دو سال تک وہاں تعلیم حاصل کرتے رہے اسکے بعد آپ چھ ماہ کیلئے جنوبی فرانس کی سیاحت کرنے کے بعد مراجعت فرمائے پیرس ہوئے ایک فرانسیسی خاندان کے یہاں قیام پذیر ہوئے جسکا سردار آجکل حکومت فرانس کا وزیر حفظان صحت ہے،

آپکا مرحوم باپ جب تخت افغانستان کیلئے حصول سرگرم تھا۔ تو اس عرصہ کے درمیان آپ مراجعت فرمائے افغانستان ہوئے اور فوجی تعلیم کی غرض سے ملٹری اکاڈیمی میں داخل ہوگئے سنہ ۱۹۳۳ء میں آپ قائم مقام وزیر جنگ بنائے گئے اس عہدہ کا نظم و نسق ہاتھ میں لیتے ہی آپنے بہت سی خدمات سرانجام دیں جس سے نادر خاں کو یقین ہوگیا اور آپکے کندھوں پر بہت سی فوجی خدمات کا بوجھ ڈالدیا گیا، افغان قونصل نے سٹیٹسمین کے نمایندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ نوجوان بادشاہ افغانستان اپنی ذاتی قابلیت کی وجہ سے ملت افغانیہ میں اپنے سارے خاندان سے زیادہ ہر دلعزیز ہیں، آپ فرانسیسی اور فارسی میں اچھی طرح سے تقریر کرسکتے ہیں اور انگریزی بھی آزادانہ طور پر بول سکتے ہیں ظاہر شاہ تعلیم یافتہ ہونیکی وجہ سے تمام افاغنہ میں بڑے ہر دلعزیز ہیں، حکومت کے مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دینے کی وجہ سے عوام الناس کی گہری ہمدردی حاصل کرلی، وہ ممالک غیر کی حکومتوں سے اچھے تعلقات رکھنے کی اور ملت افاغنہ کی ترقی کے زبردست حامی ہیں، آپکے والد مرحوم نظام حکومت کے متعلق آپکو ہدایات و نصائح کرتے رہتے تھے

ناجائز طریق پر افیون فروخت کرنیوالا ایک

دائرے پولہ ۱۰ نومبر۔ گاندھی جی ۲۳ نومبر کو آل انڈیا سودیشی نمائش کا افتتاح کریں گے۔ مینوسپل کمیٹی نے معہ چنگی وغیرہ کے ہر قسم کی ممکن آسانیاں بہم پہونچانے کی تجویز منظور کی ہے۔

LALIMLI PURE WOOL

TRADE MARK

لال املی کی خالص اونی لوئیاں

جو کہ ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں

نمبر			قیمت
نمبر 60	لوئیاں	50 × 108	12 روپے فی لوئی
نمبر 571	"	54 × 108	10 روپے ۸ آنہ "
نمبر 3	"	54 × 108	6 روپے "
نمبر 26	"	50 × 106	6 روپے ۲ آنہ "
نمبر 26	"	45 × 90	4 روپے ۲ آنہ "

مفت نمونہ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھو

دی کانپور اولن ملس کانپور

— بچوں کی ہر بیماری کی شرطیہ دوا —

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ قیمت ۸

بچونکی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچونکو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے کیلئے مشہور معروف شرطیہ دکھی دوا ہی میٹھا ہونیسے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ عطاروں پنساریوں، دیسی انگریزی دوا فروشوں، جنرل مرچنٹوں کمیشن ایجنٹوں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو۔ قیمت فی شیشی ۸ فی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ درجن ۱۲ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن

— نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں —

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا دو سالہ چراغ صحت مفت منگا کر پڑھو،

المشتہر مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر۔ یو۔ پی

یو پی میں کانگریسی لیڈروں نے کسان تحریک شروع کردی

پہلا کانگریسی جتھا ننگے پاؤں روانہ ہوگیا

دوسرے جتھے میں پنڈت جواہر لال نہرو شامل ہونگے

الہ آباد ۱۲ر نومبر۔ بمبئی اور مدراس کے صوبوں کے کانگریسی اصحاب سوراجیہ پارٹی بنا کر کونسلوں میں داخل ہونے کی تیاریوں میں ہیں، لیکن یو، پی کے کانگریسی لیڈروں نے دیہات میں جاکر کسانوں کو منظم کرنے اور انہیں اقتصادی پروگرام عمل بنانے کے لئے اپنا پروگرام شروع کردیا ہے چنانچہ کانگریسی اصحاب کا پہلا جتھا کل دیہات کی طرف روانہ ہوگیا ہے۔ اس میں مسٹر منظر علی سوختہ سابق پراونشل ڈکٹیٹر (جو حال ہی میں وارودھا میں گاندھی جی سے ملاقات کرکے واپس آئے ہیں) اور پروفیسر شیو منگل پرشاد آف گجرات ودیا پیٹھ (جو ڈانڈی مارچ میں گاندھی جی کے ساتھیوں میں سے ایک تھے) شامل ہیں۔ اور تین والنٹیروں کو ساتھ لے کر موضع کرچھنا کو روانہ ہوگئے ہیں، ان کا ارادہ گاؤں میں ننگے پاؤں دورہ کرنا اور دیہاتیوں کو اقتصادی نجات کا راستہ دکھانا ہے۔

ان پانچوں اصحاب نے اپنے بستر ے اور تھیلے خود اٹھائے ہوئے تھے اور ننگے پاؤں چل رہے تھے انہوں نے اعلان کیا کہ وہ ہی چیزیں کھائیں گے جو دیہاتی اُن کو پیش کرینگے ان کا مقصد دیہات میں جاکر تنظیم دیہات اور کانگریس کے قیام کا پروپیگنڈا کرنے کا ہے دوسرا جتھا بھی عنقریب روانہ ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں پنڈت جواہر لال نہرو اور اچاریہ کرپلانی بھی ہوں گے۔ گورنمنٹ صورت حالات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

برطانیہ پانچویں قرض جنگ کی قسط ادا کریگا

امریکہ نے ۷۵ لاکھ پونڈ کی قسط قبول کرلی

لندن، ۸ر نومبر۔ آج وزیر خزانہ مسٹر نیوایل چیمبرلین نے دارالعوام میں اعلان کیا ہے کہ ۱۵ر دسمبر کو قرضہ جنگ کی ادائے گی کی تاریخ ہے، چنانچہ حکومت برطانیہ نے حکومت امریکہ کے سامنے ۷۵ لاکھ ڈالر کی قسط پیش کی تھی، جس کو صدر روزویلٹ نے وصول کرنا قبول کیا ہے۔ چنانچہ یہ رقم ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سکے میں ادا کی جائے گی۔ پونڈ کی صورت میں یہ رقم۔ پندرہ لاکھ پونڈ کے قریب ہوتی ہے۔

تحریک ہریجن کیخلاف منظم کوشش

اچھوت اقوام کا نمایندہ اجتماع

الہ آباد، ۸ر نومبر، یوپی کے بعض اچھوت اقوام ۱۸۔ اور ۱۹ نومبر کو بمقام الہ آباد ایک خاص اجلاس کے انعقاد کا بندوبست کررہی ہیں جسکا مقصد یہ ہے کہ ہریجن تحریک کا مقابلہ کیا جائے۔

بریلی کے ڈاکٹر دھرم پرکاش ایڈیٹر "ادھیکاری" تمام صوبے کا اس غرض سے دورہ کررہے ہیں کہ ایک ایسا نمائندہ اجتماع کیا جائے کہ جسمیں ان کے ہم خیال لوگ جمع ہوکر تحریک ہریجن کا مقابلہ کرسکیں

تخفیف اسلحہ کانفرنس میں دوبارہ شرکت کا سوال

روم۔، ۸ر نومبر آج کپتان گوئرنگ اور مسولینی میں جرمنی کے دوبارہ تخفیف اسلحہ کانفرنس میں شریک ہونے کے بارے میں گفتگو ہوئی، سلسلہ گفتگو بہت دیر تک جاری رہا اس کے بعد کچھ شرائط بھی طے ہوتے ہیں اور شرکت کی طرف رجحان بھی ہے دونوں کا یہ خیال ہے کہ تخفیف اسلحہ کانفرنس کنونشن کا بغیر جرمنی کی شرکت کے تیار ہونا ٹھیک نہیں ہے۔

نئے گورنر بمبئی کو نیا اعزاز

لندن ۸ر نومبر ملک معظم نے لارڈ بریبوان (بمبئی کے نئے گورنر) کو نائٹ کمانڈر آف انڈین ایمپائر کا خطاب مرحمت فرمایا ہے

پکا ہوزری کانپور

کے بنے پل اوور و سوئٹر کوٹ

دیکھنے میں عمدہ چلنے میں مضبوط

اور

قیمت میں سستے ہیں

ہر اچھی دوکان میں مل سکتے ہیں

نرائن کمپنی　　مسٹن روڈ، کانپور

ملک معظم کا عطیہ

لندن کی ایک خبر منظہر ہے کہ ملک معظم نے سوشل سروس لیگ میں سو پونڈ کا چندہ بھیجدیا ہے تاکہ اس بیکار و بے روزگاروں کے اہل وعیال کی مدد کی جائے شہزادہ ویلس، اور ملکہ معظم اس فنڈ سے عرصے دلچسپی کا اظہار کررہے ہیں۔

نوٹس انسالونسی بنام فریقان بنام فریق ثانی

بحکم جناب مولوی محمد اویس قرنی صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

محمد احسان ولد شیخ بہادر قوم مسلمان ساکن بستی بازار شہر کانپور　　سائل

بنام حاجی محمد حسن ولد حافظ عبد الغنی ساکن فراشخانہ شہر کانپور　　فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں محمد احسان سائل نے ایک درخواست انسالونسی گذرانی ہے کہ حاجی محمد حسن دیوالیہ قرار دیا جاوے اور عدالت نے اُس کی سماعت کیلئے ۵ر جنوری ۱۹۳۴ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے

مرقوم ۱۰ر نومبر ۱۹۳۳ء

بحکم آر، پی، سنہا

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

کانگریسی تحریک کی ناکامی اور انقلابی سرگرمیوں کی ترقی

الہ آباد، ۸ر نومبر یوپی کے نظام پولیس کی رپورٹ بابتہ ۱۹۳۲ء شایع ہوگئی ہے اس میں لکھا ہے کہ جب کانگریس کی تحریک ناکامیاب رہی تو اس کی ناکامی کا نتیجہ یہ ہوا کہ انقلابی سرگرمیاں بڑھ گئیں۔

۱۹۳۲ء میں بم کے گولوں سے ۲۵ حادثے ہوئے اگرچہ اکثر صورت میں جو بم کے گولے استعمال کئے گئے ہیں وہ اس خاص قسم کے ناقص اور خام قسم کے تھے یا تو وہ سرے سے پھٹے ہی نہیں یا اُن سے نقصان بہت ہی خفیف ہوا ان میں سے تیرہ بم تو پولیس افسروں پر مارے گئے اور دس پولیس کی چوکیوں اور تھانوں کے قریب رکھے گئے ان سے دس کانسٹبل زخمی ہوئے ایک کے زخم سنگین تھے

سال ۱۹۳۲ء میں پچاس انقلابیوں کو معمولی قانون کے ماتحت سزائیں ہوئیں۔ اور دس انقلابی اور اُن کے ساتھی کانگریسی تحریکات کے سلسلہ میں قید ہوئے

ڈاکٹر انصاری بمبئی پہونچ گئے

بمبئی ۸ر نومبر۔ ڈاکٹر انصاری صاحب آج یورپ سے بمبئی پہونچے، ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار سے انہوں نے فرمایا کہ میں فی الحال سیاسی صورت حالات پر کوئی بیان نہیں دینے کی پوزیشن میں ہوں، اور اسوقت سیاسی صورت حالات کے نسبت کچھ نہ کہوں گا جب تک کہ خود مجھے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالنے کا موقع نہ مل جائے۔

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتنک نگرہ گولیوں اور طلاء واجی کرن کا استعمال شروع کردیگے

آتنک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی دکمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمایئے

طلاء واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلاپن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کرکے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی صہ پانچ روپیہ

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ۔ عبد الکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

کوی نو دوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا لاہور کا تیار کردہ

عرق بخار رجسٹرڈ

ملیریا، جوڑی یا موسمی بخار کسی قسم کا ہو تین دن کے اندر جاتا رہتا ہے۔ ملیریا کے جرمز کو تباہ کرنے میں اکسیر ہے۔ روزانہ آنے والا، دو دن بعد آنے والا، تیسرے دن آنے والا، چوتھیہ۔ تلی سب کو دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر امرت دھارا ۱۵ لاہور

حکومت برطانیہ سات ارب پچاس کروڑ پونڈ کی مقروض ہے

بقیہ مضمون صفحہ اوّل

بعدازاں سات سالہ جنگ شروع ہوگئی - اور برطانیہ کے قومی قرضہ کی رقم اک دم ۱۳ کروڑ پونڈ ہوگئی اس کے بعد جارج سوم کے عہد حکومت میں امریکہ کے ساتھ جنگ شروع ہوگئی یہ سودا انگریزوں کو بہت مہنگا پڑا ایک تو عظیم الشان سلطنت ہاتھ سے نکل گئی - دوسرے قومی قرضہ میں دس کروڑ پونڈ کا اضافہ ہوکر کل رقم ۲۴ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ ہوگئی جسپر ۹۵ لاکھ پونڈ سالانہ سود ادا کرنا پڑتا تھا -

۱۷۸۶ء تک حالات نے بالکل اجازت نہ دی کہ اس قومی قرضہ کو ادا کیا جا سکتا - مگر اس سن میں جبکہ برطانیہ کی وزارت کی باگ ڈور سٹریٹ کے ہاتھ میں تھی اس مدبر نے پہلی مرتبہ یہ تجویز کی - کہ یہ قومی قرضہ کم ہونا چاہئے یہاں تک کہ اُسے بالکل ختم کردیا جائے - چنانچہ اس کے لئے ایک سنکنگ فنڈ قائم کیا گیا اور قرضہ کی ادائے گی شروع ہوگئی مگر ابھی ایک حصہ قرضہ کا ادا ہوتا تھا، اسی وقت جنگ کے لئے دوسرے قرضہ کی ضرورت پڑجاتی تھی یہانتک کہ ۱۷۹۳ء میں برطانیہ کو نپولین اعظم کے ساتھ جنگوں میں الجھنا پڑا یہ جنگ ۱۸۱۵ء میں اسوقت ختم ہوئی جب واٹرلو کے میدان میں نپولین شکست کھاکر انگریزوں کی قید میں چلا گیا - اس ۲۲ سال کے عرصہ میں برطانیہ کو دیگر قربانیوں کے علاوہ ۶۰ کروڑ پونڈ نقد خرچ کرنا پڑا - اور مالی مشکلات نے اسقدر انگریزوں کو تنگ کیا کہ بنک آف انگلینڈ کو اپنے دروازے بند کرنے کی نوبت آگئی، اسوقت روپیہ کس مشکل سے ملتا تھا اسکا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے

کہ ایک مرتبہ ۴ کروڑ پونڈ نقد کے عیوض حکومت برطانیہ کو ۷ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کے بونڈ جاری کرنے پڑے

ملکہ وکٹوریہ کے عہد میں اس قومی قرضہ کی رقم کو کم کرنے کی پھر کوشش کی گئی، اور چونکہ ملک کی حالت خوشحال تھی ہندوستان کی دولت دھڑا دھڑ انگلستان جارہی تھی یہ رقم ۶۱ کروڑ پونڈ تک کم کردی گئی، مگر اسی اثناء میں جنوبی افریقہ میں بوئیر وار شروع ہوگئی جس پر برطانیہ کو روپیہ اس طرح پانی کی طرح خرچ کرنا پڑا کہ قومی قرضہ کی رقم پھر ۸۰ کروڑ تک پہونچگئی بوئیر وار کا خاتمہ ہونے پر برطانیہ کو کوئی اور بڑا جنگی خرچ نہ پڑا - مگر اخراجات اس قدر زیادہ ہوگئے کہ اس رقم کا کوئی بڑا حصہ ادا نہ کیا جاسکا -

۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم شروع ہوگئی جسپر برطانیہ کو بہت بڑی قربانی کرنی پڑی، لاکھوں نوجوان مارے گئے بیشمار عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوگئے اور قومی قرضہ کی رقم ۹ - ارب پونڈ تک جا پہونچی، جنگ کے خاتمہ پر اس رقم کو کم کرنے کی کوشش کی گئی اور بہت ہمت کرکے ڈیڑھ ارب پونڈ قرضہ کم کیا گیا اسطرح پر اب قومی قرضہ ۷ ارب ۵۰ کروڑ پونڈ ہے -

اگر برطانیہ کے اس قومی قرضہ کو باشندگان انگلستان پر تقسیم کیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ انگلستان کا ہر ایک مرد و عورت اور بچہ اسوقت اپنے سر پر ۱۶۵ پونڈ قرض کا بوجھ رکھتا ہے اس سے پہلے فرانس سب سے زیادہ قرضہ کے بوجھ کے تلے دبا ہوا تھا - جنگ عظیم کے خاتمہ پر اس کے

قومی قرضہ کی رقم ۱۰ ارب ۶۵ کروڑ پونڈ تھی مگر جنگ کے خاتمہ پر اسنے اس قرضہ کو اس طریقہ پر کم کرنا شروع کیا کہ اب یہ قرضہ صرف ۱۳ ارب ۳ کروڑ پونڈ رہ گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں اس کے پاس ..... قرضے سے کہیں زیادہ سونا موجود ہے - اسوقت دنیا میں سب سے زیادہ دولتمند ملک امریکہ ہے، مگر اسکا قرضہ بھی ۳ ارب ۲۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ ہے،

برطانیہ کا قرضہ آجکل فرانس اور امریکہ کے مجموعی قرضہ سے بھی زیادہ ہے یہ قرضہ جس کے سود نے باشندگان انگلستان کا کچومر نکال دیا ہے کسطرح اور کب ادا ہوگا اسکا علم خدا ہی کو ہوسکتا ہے -

برطانیہ کے اس قومی قرضہ کے متعلق اور بھی کئی امور قابل غور ہیں مگر سب سے زیادہ مزیدار دریافت یہ ہے کہ روس کی قلم کی ایک جنبش سے اپنے قرضہ کا ایک بڑا بوجھ برطانیہ کے سر ڈالدیا - دوران جنگ یورپ میں جب برطانیہ کو ضرورت تھی کہ روس و جرمنی کے خلاف ڈٹا رہے اُس نے روس کو ایک ارب پونڈ قرض دیئے جنگ کے ختم ہونے سے پہلے زار روس کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا جسے برطانیہ نے قرض دیا تھا - بالشویک حکومت نے ملک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں سنبھالتے ہی اس قرض کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور برطانیہ سے کہدیا کہ سود تو سود وہ اصل رقم میں سے بھی ایک کوڑی ادا کرنے کو تیار نہیں برطانیہ کا بس چلتا تو وہ ۱۵ - ارب روپیہ کی اس رقم کیلئے روس کی اینٹ سے اینٹ بجادیتا - مگر بے بس ہونے کی وجہ سے صبر کا گھونٹ پیکر رہ گیا - مگر برطانیہ ابھی تک اس رقم بھولا نہیں - یہ رقم اُس کے رجسٹروں میں روس کے نام لکھی ہے - اور کسی بہتر موقعہ کا منتظر ہے برطانیہ کو روس سے کبھی یہ رقم وصول ہوگی یا نہیں اسکا تو ہمیں علم نہیں البتہ اس رقم کے عوض باشندگان برطانیہ کو ہر سال ۵۷ کروڑ روپیہ بطور سود ادا کرنا پڑتا ہے اور وہ خون جگر پی کر یہ رقم ادا کرتے ہیں -

اطلاع عام

منجانب چیرمین صاحب بہادر امپروومنٹ ٹرسٹ

ہرگاہ کہ پھیری والے دوکان لگاکر ایل روڈ اور بیکن گنج روڈ پر شاہراہ عام میں خلل پیدا کرتے ہیں، مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء سے اُن کو ایسا کرنے کی اجازت نہ ہوگی،

لہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ امپروومنٹ ٹرسٹ نے اُن کی آسانی کے لئے پلاٹ نمبری ۲۸ لغایت ۳۵ ناظر باغ گھوسیانہ میں اور ایک لمبا پلاٹ سیسہ مئو نالہ روڈ پر متصل کرنیلگنج منتخب کردیے ہیں، جسپر پھیری والے بیٹھ سکتے ہیں اور دوکان لگا سکتے ہیں،

کوئی کرایہ ان اراضیوں پر بروز بدھ و اتوار نہ لگیگا

باقی دنوں میں حسب ذیل کرایہ لیا جائے گا:-

دوکان تخمیناً ۲ گز × ۳ گز	ایک آنہ یومیہ
ٹوکری	ایک پیسہ یومیہ

امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک اور پختہ اور سایہ دار بازار سیسہ مئو میں بنایا ہے اس بازار کے سائبان اور چبوترے پر بیٹھنے کے واسطے حسب ذیل کرایہ لیا جائیگا

دوکان تخمیناً ۲ گز × ۳ گز	۲ آنہ یومیہ
ٹوکری	ایک پیسہ یومیہ

اس تکونہ بازار میں کرایہ ہر روز لیا جاوے گا جسمیں بدھ اور اتوار بھی شامل ہیں۔

کانپور مورخہ ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء

ای، ایم، سوٹر

ایم، ایل، سی

چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

کابل سے افغان قونصل جنرل کے نام برقیہ

کیا ملک میں امن وامان ہے؟

نئی دہلی - ۱۰ نومبر قونصل جنرل افغانستان مقیم دہلی کو افغانستان سے ایک برقیہ بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ شاہ جدید بالکل تندرست ہیں اور ملک میں امن و امان ہے

دعوتِ عمل

ووکنگ مسلم مشن انگلستان کے تبلیغی حالات کا آئینہ سکریٹری ووکنگ مسلم مشن، عزیز منزل - برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب انڈیا) سے مفت طلب فرماویں

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھاکر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری، سستی، خون کی خرابی کو دور کرکے بدن کو فربہ طاقت ور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ/)

رتن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ/

پنوسکت واہی روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ/)

سواس کاساری اولیہ

دمہ سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ/

راج ویدنارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد واجپئی، نیا گنج، چورستہ۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے برمن لیمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

کیا آپ دمہ سے تکلیف اٹھا رہے ہیں

دب دمہ Regd.

ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دباکر آرام پہونچاتی ہے - دمہ ریاحی مرض ہے "دب دمہ" بگڑے ہوئے ریاح کو سدھارتی ہے - دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہوا ہو - ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے - جب تک دوا پی جاتی ہے دمہ زور نہیں کرتا - کچھ دنوں لگاتار اس دوا کے پینے سے دمہ جڑ سے چلا جاتا ہے -

دوسری دواؤں کے استعمال سے جو ناامید ہوگئے ہیں اس دوا کی ضرور آزمایش کریں - کیونکہ یہ پچاس برس سے ہزاروں مریضوں کو آرام کرچکی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ عہ/

ڈاک محصول تین شیشوں تک ۸/

کم قیمت میں (ہمارے یہاں کی زود اثر دواوں کی آزمایش ہو سکے اسلئے ہم نے مندرجہ ذیل چندہ بارہ اقسام کی دواؤں کا بکس تیار کیا ہے

۱ کافو	عرق کافور
۲ پودن ہرا	عرق پودینہ
۳ جلابن	جلاب کی گولی
۴ دب دمہ	دمہ کی دوا
۵ لال شر	لال شربت
۶ کولاریا	کولا ٹانک
۷ پشتینا	مقوی باہ کی گولی
۸ سیر بانا	درد سر یا یاحی درد کی ٹکی
۹ رنگ رنگ	داد کا مرہم
۱۰ ہیلگ	کٹے جلے وغیرہ کا مرہم
۱۱ درد دانت	دانت کے درد کی گولی
۱۲ درد کان	کان کے درد کی دوا

قیمت فی بکس دو روپیہ ڈاک محصول ۱۰/

نوٹ :- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ - کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا پرنٹر خواجہ عبدالواحد استفائی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن　ہفتہ وار　صبیح

صداقت

قیمت سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵	کانپور چہار شنبہ ۲۲ - نومبر ۱۹۳۳ء مطابق شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ	نمبر ۴۲

نقوشِ سیر

(از اظہر امرت سری (راولپنڈی))

مولانا ابو الکلام آزاد

چراغ علم میدانِ عمل میں لے کے آتا ہوں　　کہ ہے آتشکدہ میں موجزن آب رواں میرا
کیا پیدا خروشِ فلسفہ کے ربط نے جس کو　　اسی شعلہ میں ہے ڈوبا ہوا جوش بیاں میرا
میری خاموشیوں میں پرورش پاتے ہیں ہنگامے　　کہ ریگستاں کے پردہ میں ہے بحرِ بیکراں میرا
مگر چشمِ جہاں حیراں ہے میری پردہ داری پر

خان عبد الغفار خاں

مرے آغاز کی کلفت میں ہے انجام کی فرحت　　کہ میری شب کی ظلمت میں ہے مہر ضوفشاں میرا
ہزاروں بار میں شعلوں کے دریاؤں میں ڈوبا ہوں　　کہ غسلِ آتشیں ہے مایۂ آرام جاں میرا
شرر پر بھی مجھے دھوکا نہ ہو کیوں لالہ و گل کا　　کہ برق و رعد کے آغوش میں ہے آشیاں میرا
گماں موجِ دخاں پر ہے مجھے بادِ بہاری کا

مولانا ظفر علی خاں

وہ چشمہ نور کا اُبلا تھا جو یثرب کے سینے سے　　اُسی کی موج کا ہے آئینہ حسنِ بیاں میرا
لٹا سکتا نہیں اسلام کی دولت وطن پر میں　　یہ ہے روحِ قوی میری، وہ جسمِ ناتواں میرا
مسلمانوں کی بربادی مجھے بےچین رکھتی ہے　　غمِ ملت میں ڈوبا ہوا شورِ فغاں میرا
غریبوں کو سبق دیتا ہوں میں سرمایہ داری کا

مفتی کفایت اللہ

مری تبلیغ میں پنہاں ہے مرگِ جاہِ غیر اللہ　　کہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ کا مفسر ہے بیاں میرا
مرے علم و خرد سے تو عیاں ہے منطقِ رازی　　مگر ہے جوشِ غازی کا امیں قلبِ تپاں میرا
شجاعت کا وہ لمعہ جو حنین و بدر میں چمکا　　اُسی کی روشنی سے نور افشاں ہے مکاں میرا
مرا جوشِ عمل مظہر ہے دیں کی پاسداری کا

کابل میں حامیانِ امان اللہ خاں کی گرفتاریاں

پشاور، ۱۸ نومبر۔ کابل اور پشاور کے درمیان عربوں کی آمد و رفت کسی قسم کی مزاحمت کے بغیر جاری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سڑک پر فوجی دستے گشت لگا رہے ہیں اور سڑک کی حفاظت کر رہے ہیں

کابل میں مزید گرفتاریاں

شاہ نادر شاہ کے قاتل عبد الخالق کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جرنیل غلام نبی خاں کے اتالیق کا بیٹا ہے۔ جرنیل موصوف چرخی خاندان کے سردار تھے۔ جو شروع ہی سے امان اللہ خاں غازی کا حامی چلا آرہا ہے۔ اس قتل کے بعد عبد الخالق کے دو بھائیوں اور بعض دوسرے اشخاص کو جن پر غازی امان اللہ خاں کے حامی ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا۔ گرفتار کرلیا گیا ہے۔

امان اللہ خاں زندہ باد کا نعرہ

عبد الخالق افغانستان کے قبیلہ ہزارہ کا ایک فرد ہے یہ قبیلہ بھی غازی امان اللہ خاں کا حامی اور وفادار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبد الخالق نے شاہ نادر خاں پر فائر کرتے وقت "امان اللہ خاں زندہ باد" افغانستان پائندہ باد کا نعرہ لگایا۔ عبد الخالق مکتب حربیہ کا طالب علم تھا اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہم عمر طلبہ میں سب سے زیادہ ہوشیار تھا اور اُسے اسی جلسہ میں پانچ سو روپیہ انعام ملنے والا تھا۔

حادثہ قتل کی تفاصیل

عبد الخالق نے تین فائر کئے ایک گولی شاہ نادر شاہ کی پیشانی پر لگی اور دوسری رخسار پر، اور تیسری سینہ پر بیٹھی، شاہ نادر شاہ کی روح اسی وقت قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے آخری الفاظ یہ تھے کہ:-

"میں ملت افغان کو خدا کے سپرد کرتا ہوں"

قاتل کو اسی وقت محافظین نے مغلوب کرلیا۔ اُس نے محافظین پر بھی فائر کئے تھے اور ایک شخص شیر ک نامی کو زخمی کر دیا جو جدران قبیلہ کے ایک سردار بائزک نامی کا بیٹا تھا۔ گولی شیرک کے بازو کو چھیلتی ہوئی نکل گئی۔ اور استخواں کو توڑ گئی۔

جمہوری پارٹی کے عزائم

کابل میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جمہوریت خواہ پارٹی جو امان اللہ خاں غازی کی حامی ہے نادر شاہ کے خاندان کے کسی شخص کو تخت پر بیٹھنے نہیں دے گی یہ خیال بھی عام ہے کہ غازی امان اللہ خاں بہت جلد افغانستان واپس آنے والے ہیں　(یونائیٹڈ پریس)

تخفیف اسلحہ پر ملک معظم کی تقریر

کام جاری رکھو

لندن، ۱۷ نومبر۔ شاہی اعلان کے مطابق پارلیمنٹ بند کر دی گئی ہے۔ بادشاہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ گو جرمنی کے لیگ سے علیحدہ ہونے سے تخفیف اسلحہ کی کام گڑبڑ اور مشکلات پیدا ہوگئی ہیں مگر جہاں تک ہو یہ کام جاری رکھنا چاہیئے تاکہ امن و امان تمام ملکوں میں قائم رہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ برطانیہ کے لوگوں کی قربانی کا نتیجہ ہے کہ اسوقت برطانیہ کو ناز ہے کہ اس کی آمدنی و خرچ تقریباً برابر ہے۔

جرمنی کے عام انتخابات ختم ہوگئے

تمام ملک میں سرگرمی

برلن ۱۲ نومبر آج عام انتخاب ختم ہو جائے گا تمام جرمنی میں کامل امن و امان ہے کسی قسم کا واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔ ہٹلر نے سرکاری علاقہ میں ووٹ نہیں دیا مگر سمنر میں جا کر ایک کارخانہ کے مزدوروں کے ساتھ ووٹ دیا۔ وہاں جمعہ کو اس نے ایک تقریر بھی کی انتخابات میں بڑی زبردست سرگرمی کا اظہار کیا گیا ہر طرف لوگ دوڑتے پھر رہے تھے۔ خدا خدا کر کے یہ دہشتناک زمانہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۴	کانپور چہار شنبہ ۲۲- نومبر ۱۹۳۳ء	نمبر ۴۲

موتمر تحفظ حقوق شرعی کانپور

موتمر تحفظ حقوق شرعی کانپور کا جلسہ ۱۸ر نومبر ۹ بجے رات کو رجبی شریف کے پنڈال میں مولانا شاہ عبدالقدیر بدایونی کی صدارت میں منعقد ہو کر ۱۲ بجے رات کو ختم ہو گیا۔

چونکہ جلسہ کے متعلق پوسٹر و اشتہارات و دعوتی خطوط ۱۵ر نومبر سے پہلے جاری نہیں کیے جا سکے اسلئے یہ یقین تھا کہ جلسہ کی حیثیت نہ آل انڈیا ہوگی اور نہ پراونشل بلکہ اس جلسہ کی حیثیت ضلع کانفرنس کی ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حسب توقع صرف مولانا شاہ محمد سلیمان پھلواروی اور آپ کے صاحبزادے حسین میاں، مولانا حیدر حسین اور علامہ محمد تقی ندوۃ العلماء۔ مولانا عبدالواحد مولانا نظام الدین۔ اور مولانا عبدالصمد مقتدری بدایوں سے اور مولانا غلام مصطفےٰ فرخ آباد سے تشریف لائے۔

سب سے زیادہ تعجب اور افسوس اس امر کا ہے کہ شہر کے علمائے کرام میں سے کوئی بزرگ بھی شریک جلسہ نہ تھے۔ اس سے منتظمین کانفرنس کی غفلت اور لاپرواہی کا بین ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ ایک خفیف سی کوشش سے شہر کے تمام علمائے کرام شریک جلسہ ہو سکتے تھے چونکہ جلسہ نہایت ناکافی اور انتہائی بے ترتیبی سے منعقد ہوا اسلئے نہ تو باہر سے کچھ زیادہ علمائے کرام تشریف لائے اور نہ شہر کے علمائے کرام شریک جلسہ ہو سکے۔ لہذا جلسہ بجائے دو روز کے صرف ایک روز کے ۳ گھنٹے کے اجلاس میں ختم ہو گیا۔

اگرچہ اس جلسہ کو کسی طرح بھی آل انڈیا یا پراونشل حیثیت نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس جلسہ میں ہر خیال کے علمائے کرام شریک تھے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جلسہ میں "جمعیۃ العلمائے کانپور" کے کل علمائے کرام بھی شریک نہیں ہو سکے لہذا اس خیال کو قطع نظر کر کے کہ یہ جلسہ آل انڈیا تھا یا پراونشل، یا ضلع کانفرنس مگر باوجود اس کے ہم اس جلسہ کو کسی طرح بھی ناکامیاب جلسہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جلسہ میں تقریباً ۵ ہزار مسلمانوں کا مجمع تھا اور تقریباً تمام جلسہ اس امر پر متفق تھا کہ مسلمانوں کے پرسنل لا کا تحفظ نہایت ضروری ہے۔

بہر حال جلسہ تلاوت قرآن کریم کے بعد شروع ہوا اور جناب صدر کی مدلل اور پرزور تقریر کے بعد جناب نواب سید خاقان حسین اسپشل مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی:-

"موتمر تحفظ حقوق شرعیہ کا یہ اجلاس جس میں ہر خیال کے علمائے کرام شریک ہیں گورنمنٹ برطانیہ سے اصرار کرتا ہے کہ جلد از جلد مسلمانوں کے حسب ذیل متفقہ مذہبی مطالبات کو منظور کئے جانے کا اعلان کرے۔

(۱) یہ کہ آئندہ دستور میں صاف اور واضح الفاظ میں پرسنل لا کے تحفظ کو ایک بنیادی حق تسلیم کیے جانے کا اعلان کر دیا جائے۔

۲- ان مسائل شرعیہ کے لئے جن کے تصفیہ کے لئے مسلمان قاضی کا ہونا شرعاً ضروری ہے ہر ضلع کے صدر مقام میں ایک قاضی اور ہر صوبہ کے ہائی کورٹ میں ایک قاضی القضاۃ منجانب گورنمنٹ مقرر کیا جائے جسکا انتخاب علمائے اسلام کے ہاتھوں میں ہو۔

۳- علما اور ایسے قانون دان اصحاب کی جو شریعت اسلامیہ کے ماہر ہوں ایک مجلس عاملہ قائم کی جائے جو مذہبی حیثیت سے ان مسودات قانون پر جنکا تعلق مسلمانوں کے پرسنل لا یا مذہب سے ہو۔ اپنی رائے دے اور اس کی اجازت کے بغیر ایسے مسودات اسمبلی یا کونسلوں میں پیش نہ ہو سکیں۔"

اس تجویز کی تائید میں مولانا محمد مظہر الدین، حافظ محمد صدیق مولانا عبدالواحد بدایونی، مولانا حیدر حسین ندوی۔ مولانا شاہ حسین میاں۔ مولانا غلام مصطفےٰ مولانا عبدالصمد مقتدری۔ مسٹر امیر حسن ایڈوکیٹ اور مسٹر گلزار محمد خاں ایڈوکیٹ وغیرہ نے زبردست تقریریں کیں۔ اور جلسہ تقریباً ۱۲ بجے رات کو ختم ہوا

ہم کو افسوس ہے کہ اہل کانپور کی یہ خواہش کہ یہ جلسہ جمعیۃ العلمائے ہند اور اور جمعیۃ العلمائے کانپور دونوں سے آزاد ہو کر منعقد ہو۔ پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ جلسہ جمعیۃ العلمائے کانپور کی سرپرستی میں منعقد ہوا مگر یہ اختلافات علمائے کرام کے ذاتی اختلافات ہیں اس سے نہ پبلک کو کچھ واسطہ نہ حکومت کو۔

ہم حکومت کو یہ یاد دلانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے پرسنل لا کے تحفظ کا مسئلہ ایسا متفقہ مسئلہ ہے کہ اس میں کسی مسلمان کو بھی اختلاف نہیں ہے لہذا حکومت کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ ۸ کروڑ مسلمانان ہند کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے مسلمانوں کی اس متفقہ خواہش کو نہایت فراخ دلی کے ساتھ منظور کرے۔

ہم کو حکومت کے تدبر سے یہ پوری توقع ہے کہ وہ آئندہ ریفارم میں مسلمانوں کے پرسنل لا کے تحفظ کو نہایت صاف اور صریح الفاظ میں درج کر کے ۸ کروڑ مسلمانوں کو اپنا ممنون بنائے گی۔

تین سو روپیہ انعام ۱۳ نومبر کو ضلع کے مشہور ڈاکو اکبر سنگھ کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس نے موضع اسمٰعیل پور کا محاصرہ کر کے متعدد مکانات کی تلاشی لی مگر ڈاکو نہ ملا۔ پولیس نے اسکی گرفتاری کے لئے ۳۰۰ روپیہ کا انعام مقرر کیا ہے۔

آئینہ کانپور

یوم فلسطین ۱۸ر نومبر کو یوم فلسطین نہایت جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ تمام مسلمانوں کے کاروبار بند تھے، جامع مسجد سے ایک ماتمی خاموش جلوس مولانا حسرت موہانی کی سرکردگی میں نکلا سیاہ جھنڈا سب سے آگے تھا اور بعض لوگوں کے بازوں پر سیاہ ماتمی نشانات بھی بندھے تھے، یہ جلوس مسٹن روڈ، اور ہالسی روڈ ہوتا ہوا پریڈ کے میدان میں آکر ختم ہوا۔ اور رجبی شریف کے پنڈال میں مولانا عبدالقدیر بدایونی کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور جناب دور ہاشمی کی نظم کے بعد جناب صدر نے ایک طویل اور مدلل تقریر کی دوران میں حکومت انتداب کی بدعنوانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ باوجود کمیشن کی اس تجویز کے کہ فلسطین میں مزید یہودیوں کی گنجائش نہیں ہے اور آئندہ جسقدر یہودی آباد ہوں گے اتنا ہی عربوں کا نقصان ہوگا اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ اور برطانیہ اپنی حکمت عملی سے دست بردار نہیں ہوئی۔ جو کہ ان وعدوں کے سراسر منافی ہے جو کہ عربوں سے کئے گئے تھے۔

جناب صدر کی تقریر کے بعد مولانا حسرت موہانی نے ایک تقریر کے ساتھ مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا

"مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام ان مظالم کے خلاف جو فلسطین کے عربوں پر کئے گئے ہیں حکومت کو بروقت انتباہ کرتا ہے کہ وہ اپنی یہود نوازی پالیسی سے فوراً دست بردار ہو جائے۔ اور اپنے انتداب (منڈیٹ) کو ختم کر کے ایک آزاد حکومت قائم کرنے کا موقع دے ورنہ مسلمانان ہند اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی تکالیف کو رفع کرنے کیلئے کوئی عملی قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔"

اس تجویز کی تائید میں مولانا محمد مظہر الدین، مولانا عبدالصمد مقتدری، حافظ محمد صدیق، مولانا عبدالواحد عثمانی، مولانا شاہ حسین میاں اور شاہ محمد شفیع وارثی نے زبردست تقریریں کیں۔

دوسری تجویز غازی خضر محمد نگرامی نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ پیش کی:

"کانپور کا یہ جلسہ عام اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں کے ساتھ تہ دل سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور شہدائے فلسطین کے لئے اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں دست بدعا ہے کہ انکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔"

اس تجویز کی تائید میں مولانا نظام الدین بدایونی نے ایک زبردست تقریر فرمائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا

تبادلہ منسوخ ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی خوشی ہوئی کہ ہائی کورٹ الہ آباد نے پبلک کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے بابو منی لال صاحب منصرم عدالت ججی کا تبادلہ ملتوی کر دیا ہے۔

دعوت ۱۵ر نومبر کو حاجی فہیم الدین صاحب نے گیارہویں شریف کی تقریب کے سلسلہ میں ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

غنڈا ایکٹ غنڈا ایکٹ کے ماتحت درگا پرشاد عرف بھوانی ساکن کوپر گنج اور اللہ دیا کو ۲-۳ سال کیلئے شہر بدر کیا گیا ہے۔

ہوائی جہاز کو حادثہ! ۱۲ر نومبر کو ایک ہوائی جہاز جو کہ لکھنو جا رہا تھا اجل گنج کے قریب کہرہ کی وجہ سے ایک درخت سے ٹکرا کر گر گیا۔ دو مسافر جو کہ جہاز پر سوار تھے سخت زخمی ہوئے ان کو اناؤ کے اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے

رجبی شریف رجبی شریف کے جلسہ تین روز بڑے ساز و سامان کے ساتھ منائے گئے اور ۱۹ر نومبر کو قریب ۲ بجے دن کے ایک جلوس اٹھایا گیا جو حسب معمول راستوں سے ہوتا ہوا بیول باغ اور وہاں سے قریب مغرب کے پریڈ پر واپس آیا۔

کشمیری فروٹ مقدمہ سازش لاہور کے سلسلہ میں پولیس نے کشمیری فروٹ مال روڈ کی دوکان کی تلاشی لی۔ اور کچھ کاغذات اپنے ہمراہ لے گئی۔

توسیع اختیارات ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ کانپور کے اسپشل مجسٹریٹ صاحبان کو حکومت نے پورے ضلع کے اختیارات تفویض فرمائے ہیں۔

انتخابات ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی کیلئے ۲۳ و ۲۴ نومبر کو ایک ممبر بورڈ میں سے اور ۴ کو اپائنٹڈ ممبران کا انتخاب ہونے والا ہے۔

لڑکا کنوئیں میں مسٹر گوری شنکر ساکن ہیشری محال کی فاترالعقل عورت نے اپنے ۸ سالہ لڑکے کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ لڑکا نکال لیا گیا لیکن بعد کو مر گیا۔

جوہری کو دھوکا دینے کا مقدمہ جے پور کے ایک جوہری کو کچھ لوگوں نے ملکر دھوکا دیکر اسکا مال غائب کر دیا تھا۔ اب اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے عدالت نے گھنو لال کو ایک سال قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ اور بابو لال کلرک و بہاری لال خوکل خزانچی کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور ۳-۳ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے،

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

تملیا (Tamllia) کے ٹکڑے ۲/۰ سے ۴/۳ تک ۱۹۳۳-۳۴ء کی سپلائی کے لئے سر بمہر ٹنڈر درکار ہیں۔ جو کہ ۲۸ر نومبر ۱۹۳۳ء ۳½ بجے دن تک کھولے جاوینگے ٹنڈر فارم ۲۸ر نومبر ۱۹۳۳ء ۲½ بجے دن تک میونسپل انجینئر صاحب کے دفتر سے ایک روپیہ قیمت پر مل سکتے ہیں۔

دیگر معلومات روزانہ کاموں کے دنوں میں ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے درمیان میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط بابو برجندر سروپ
بی، اے، ایل، ایل، بی ایڈوکیٹ
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

حاجیوں کیلئے پانی کا انتظام

جہاز پر حاجیوں کے کھانے اور پانی کے متعلق حکومت کی طرف سے جو جدید انتظامات کیے گئے ہیں اور جو حکومت نے شائع کر دیے ہیں اسمیں پانی کے متعلق خاص طور پر لحاظ رکھنے کی ضرورت ہے جسکو ہم ذیل میں درج کر کے حاجی صاحبان سے یہ پوری توقع کرتے ہیں کہ وہ ان امور پر خیال کرنا اپنا فرض منصبی سمجھینگے :-

پانی کا جو انتظام ہے اس کے متعلق حسب ذیل باتیں حاجیوں کی خاص توجہ کی مستحق ہیں حاجی صاحبان جو خالص اور عمدہ پینے کے پانی کی اہمیت کو سمجھتے ہیں وہ جب پانی کے انتظام پر غور کریں گے تو یقیناً اسکا احساس کریں گے کہ اس بارے میں گورنمنٹ کو کسقدر کاوش کرنا پڑی ہو گی۔ جدہ اور ہندوستان کے درمیان کہیں اچھا پانی دستیاب نہیں ہو سکتا۔ جدہ میں بھی بہت صرف پر اچھا پینے کا پانی ملتا ہے۔

گورنمنٹ نے جو انتظام کیا ہے اُس کی رو سے جہاز کے بمبے سے چار وقت پانی دو دو گھنٹہ تک حسب ذیل اوقات میں لیا جا سکتا ہے۔

۵ بجے صبح سے	۷ بجے صبح تک
۱۲ بجے دوپہر سے	۲ بجے دوپہر تک
۴ بجے شام سے	۶ بجے شام تک
۸ بجے رات سے	۱۰ بجے رات تک

اس انتظام سے جسمیں لوگوں کے پانی پینے اور وضو کرنے کی ضرورت کا خاص طور سے خیال رکھا گیا ہے یقیناً ہر حاجی بہت خوش ہو گا لیکن اُسی کے ساتھ ساتھ یہ امید کی جاتی ہے کہ ہر حاجی کوشش کریگا کہ پانی کا اسراف نہ ہو۔ اسراف پانی کا بھی گناہ ہے۔ خاصکر جب کہ پانی کی اسقدر قلت ہو جیسا کہ جہاز پر ہوگی۔ جو حاجی اسمیں منتظمین کی ہاتھ بٹائیں گے وہ فی الحقیقت ایک اپنے حاجی بھائی کی امداد اور ایک اسلامی خدمت کریں گے اور ثواب دارین کے مستحق ہونگے۔ یہاں پر یہ امر واضح کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگر کسی حاجی کو کوئی شکایت ہو تو وہ پہلے امیر الحجاج یا پورٹ حج کمیٹی کے مقرر کردہ کسی ممبر کے پاس یا کسی اور معزز حاجی کے سامنے اپنی شکایات پیش کرے اور اُسکے بعد اپنی شکایات کو جہاز کے افسر کے پاس پہونچاوے۔

ہم کو امید ہے کہ حاجی صاحبان پانی کے متعلق مندرجہ

چندہ "ایمان" میں

حیرت انگیز رعایت

ایک دردمند مسلمان نے اخبار "ایمان" کے ایمان افروز مضامین سے متاثر ہو کر ۳۵۰ روپے ارسال فرمائے ہیں تاکہ "ایمان" کے چندہ خریداری کو کم کر کے اسکے حلقہ اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے "ایمان" کا چندہ ششماہی عہ تھا اب سیرت کمیٹی پٹی نے طے کیا ہے کہ جو اصحاب پہلی ڈاک سے صرف ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں ان کے نام چھ ماہ تک اخبار جاری کر دیا جائیگا یہ رعایت صرف پانچ سو درخواستوں کیلئے ہے جو سب سے پہلے پہونچیں گی۔

سکریٹری سیرت کمیٹی پٹی، ضلع لاہور

اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر پٹیل کا ماتم

نئی دہلی ۲۰ نومبر اسمبلی کا اسپشل اجلاس شروع ہو گیا ہے جس میں سر ہری چند رلیڈر ہاؤس نے شری یت پٹیل سابق صدر اسمبلی کے انتقال پر ماتم کرنے کیلئے تحریک التوائے اجلاس پیش کی اس سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ آپ کو یاد ہو گا کہ شری یت پٹیل وہ ہستی ہے جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستانیوں میں اسمبلی کی صدارت کرنے کی قابلیت موجود ہے شری یت پٹیل پہلے منتخب صدر تھے، اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسمبلی میں رہتے ہوئے شری یت پٹیل آئین شکن نہیں تھے بلکہ زبردست حامی تھے اور ہاؤس کے وقار اور مراعات کے زبردست محافظ تھے آپ نے حکومت کی جانب سے مزید کہا کہ حکومت ان کو اسلئے یاد کرے گی کہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستانی اسمبلی کی صدارت کرنے سے قابل ہیں مختلف پارٹی کے ممبروں اور صدر اسمبلی نے مسٹر پٹیل کو خراج تحسین پیش کیا ان کی یادگار قائم کرنے کی بھی تجویز پیش کی گئی اجلاس ان کے سوگ میں ملتوی ہو گیا۔

اسمبلی کا اجلاس خلاف قانون نہیں ہے

نئی دہلی ۲۰ نومبر اسمبلی کا اسپشل اجلاس آج سے شروع ہو گیا۔ حاضری کافی تھی اتفاق رائے سے یہ طے ہو گیا تھا کہ آج کے اجلاس میں شری یت پٹیل سابق صدر اسمبلی کے انتقال پر ماتم کے سوائے اور کچھ نہ کیا جائے لیکن پریذیڈنٹ اسمبلی سر شنمکھم چیٹی نے ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کو قانونی اعتراض پیش کرنے کی اجازت دے دی ڈاکٹر ضیاء الدین نے کہا کہ شملہ سے دہلی کے لئے اجلاس کو ملتوی کرانے کا صدر کا حکم خلاف قانون تھا اس کو گورنر جنرل کے اعلان کے ذریعہ درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو گذشتہ سنیچر کو شائع ہوا ہے۔

لاممبر نے قانونی جواب دیتے ہوئے کہا کہ اسمبلی کے اجلاس کے متعلق وقت اور مقام کے بارے میں گورنر جنرل اپنے اختیارات کو جتنی بار مناسب سمجھیں، استعمال کر سکتے ہیں اس لئے خلاف قانون کارروائی نہیں کی گئی۔ پریذیڈنٹ اسمبلی نے لاممبر سے اتفاق کرتے ہوئے رولنگ دی کہ اجلاس قانوناً جائز ہے۔

اسمبلی کا گذشتہ دہلوی اجلاس ناجائز ہے

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا بیان

دہلی ۱۹ نومبر اسمبلی کے دہلوی انعقاد کے مسئلہ میں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایک بیان کے دوران میں فرماتے ہیں کہ :-

"اسمبلی کے جن اجلاسوں کے سلسلہ میں تبدیلی مقام کا اعلان گورنر جنرل نے گزٹ میں نہیں کیا وہ اجلاس ناجائز ہیں۔ اور ایسے اجلاس یا اجلاسوں میں جو بل منظور ہوئے ہیں وہ بھی ناجائز ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ سال نومبر میں دہلی کے اندر جو اجلاس ہوا تھا وہ لیجسلیٹو کونسل کا جائز اجلاس نہ تھا۔ اور اس لئے ۱۹۳۲ء کے دوسرے فنانس بل ۲۵ فیصدی کے اضافہ محصولات کی منظوری دی گئی تھی۔ وہ ناجائز ہے اگر خاص قوانین کے ذریعہ اس کارروائی کو جائز بنا دیا گیا تو پبلک کو اس اضافہ محصول کے واپس مانگنے کا حق ہو گا

غیر ملکی سفیروں کی ہز مجسٹی محمد ظاہر شاہ سے ملاقات

شاہ کی تخت نشینی کی تائید

کابل ۲۰ نومبر جریدہ اصلاح کابل میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ کابل میں مقیم غیر ممالک کے سفیر تاجدار افغانستان ہز مجسٹی محمد ظاہر شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور مرحوم نادر شاہ کی شہادت سے افغانستان کو جو نقصان عظیم ہوا اُس پر اظہار افسوس کیا بعد ازاں فرمایا کہ ہمیں یقین ہے کہ ہر چہار طرف سے تعزیتی پیغام موصول ہونے اور اظہار فرمانبرداری کیے جانے پر مرحوم کی شہادت کے باعث رنج و غم میں حضور کی دلجوئی ہو گئی ہو گی۔ کیونکہ اب حضور پورے طور سے تخت نشین ہو گئے ہیں اسلئے ہمیں توقع ہے کہ حکومت افغانستان کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے جلد قدم اٹھائیں گے تاکہ افغانستان ترقیوں کی شاہراہ پر فوراً گامزن ہو جائے۔

ہز مجسٹی نے جواب میں ان کا شکریہ ادا کیا اور ارشاد فرمایا کہ والد ماجد کی شہادت پر میں گو از حد ملول و مغموم ہوں لیکن ملت افاغنہ اور غیر ملکی بہی خواہوں کی طرف سے تخت نشینی کی تائید پر مجھے قدرے تسلی ملگئی ہے حضور نے غیر ممالک کے سفیروں کو یقین دلایا کہ ان کے نیک ارادوں کا اظہار کرنے اور ان کی تخت نشینی کو تسلیم پر وہ ان ممالک سے ضرور دوستانہ قائم رکھیں گے۔

دفتر خارجہ برطانیہ کا حکومت افغانستان کو تعزیتی پیغام

کابل ۲۰ نومبر۔ جریدہ اصلاح نے یہ بیان شائع کیا ہے کہ حکومت افغانستان کو سفیر برطانیہ مقیم کابل کی معرفت وزیر خارجہ حکومت برطانیہ کا ایک پیغام موصول ہوا ہے جسمیں اُس نے ہز مجسٹی نادر شاہ کی شہادت پر اظہار افسوس کیا ہے اور خواہش ظاہر کی ہے کہ ہز مجسٹی شاہ ظاہر کے ہاتھوں میں افغانستان محفوظ رہے

دفتر خارجہ افغانستان نے اس پیغام کے جواب میں برطانیہ کی طرف مرحوم نادر شاہ کی شہادت پر رنج و غم ہمدردی اور ہز مجسٹی ظاہر شاہ کی تخت نشینی پر خیالات خیر خواہی کے اظہار پر اُسکا شکریہ ادا کیا۔ اور اُس سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کا یقین دلایا ہے

جاپانی اور ہندوستانی اپنی اپنی جگہ اڑے ہیں

کانفرنسوں کا سلسلہ جاری رہیگا

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ ہندوستانی اور جاپانی ڈیلیگیٹوں میں گفت و شنید پیر سے شروع ہو گی یہ بھی ممکن ہے ہز ایکسیلنسی سواڈا اور سر جوزف بھور میں بھی اس سلسلہ میں گفت و شنید ہو۔ جاپانی ڈیلیگیٹ حکومت جاپان کی ہدایت کا انتظار کر رہے ہیں جو کہ اغلباً آج موصول ہو جائے گی۔ اور وہ پیر کو ہندوستانی ڈیلیگیٹوں نیز حکومت کو ان ہدایات کی اطلاع دیدیں گے فریقین کو قوی امید ہے کہ سمجھوتہ ضرور ہو جائے گا لیکن گفت و شنید جلد اس وجہ سے ختم نہیں ہو سکتی کہ ہر ایک فریق اپنی پوزیشن پر اڑا ہوا ہے اور اس سے بڑی رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

اخبار زمیندار پر ڈگری

لاہور ۱۸ نومبر۔ مسٹر کے۔ ایس۔ ایڈ کیٹ نے زمیندار کے خلاف ۵۰۰ روپیہ کا دعویٰ دائر کر رکھا تھا آج عدالت نے ڈگری دیدی اور ۵۰ روپیہ ماہانہ مقرر کر دیے۔

میونسپل بورڈ لکھنؤ کو نواب صاحب چھتاری کا مشورہ

لکھنؤ ۱۸ نومبر۔ آج میونسپل بورڈ لکھنؤ کی ہز ایکسیلنسی نواب سر احمد سعید خاں گورنر یو۔پی کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں ہز ایکسیلنسی نے ان اختلافات کا تذکرہ کیا جو حال ہی میں بورڈ کے اراکین میں رونما ہوئے ہیں۔

ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ جب ہم سب کو معلوم ہے کہ ہر پارلیمنٹری جماعت کے اندر اگرچہ اکثریت کی رائے کو کامیابی حاصل ہوتی ہے لیکن جماعت مخالف کی صحیح تنقید انتظامی عمدگی کے لئے اتنی ضروری ہے جیسی کہ برسر اقتدار جماعت کی نگرانی۔

ایک دوسری حیثیت سے میں نے بارہا اپنے ہاں کی لیجسلیٹو کونسل کے اندر اس واقعہ کو تسلیم کیا ہے میں اس بات کو کبھی نہیں سمجھ سکا ہوں کہ پبلک معاملات میں ایماندار اختلاف رائے کی بنا پر کوئی تلخی کیوں پیدا ہو ہم اکثر اس بات کو محسوس کو نہیں کرتے کہ اس دنیا کے اندر کتنی چیزیں اور کتنے اشخاص کو اپنے مخالفین کا ممنون ہونا چاہئے اشیاء کا امتیاز صرف مقابلہ سے حاصل ہو سکتا ہے روشنی بغیر تاریکی کے اور حسن بغیر زشتی کے اور کمزوری بغیر طاقت کے کسی کو محسوس ہی نہیں ہوتیں۔ اور اگر صورت حال یہ ہے تو یہ سوال ہے کہ انتشار کے ساتھ یکجہتی اور اختلاف کے ساتھ اتحاد کی شان کیوں نہیں پیدا کر سکتے

سر مالکم ہیلی کو ایل ایل ڈی کی ڈگری

الہ آباد یونیورسٹی کی کانووکیشن

الہ آباد ۱۸ نومبر۔ الہ آباد یونیورسٹی کی کانووکیشن بجائے ۲۵ نومبر کے ۱۶ دسمبر ۱۹۳۳ء پر ملتوی کر دی گئی ہے تاکہ سر مالکم ہیلی کو بطور چانسلر صدارت کا موقع دیا جائے سر تیج بہادر سپرو کانووکیشن ایڈریس پیش کریں گے اور سر مالکم ہیلی کو ایل ایل ڈی کی ڈگری دی جائے گی۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر کا نوٹس

شہر کانپور میں چھ جگہ واٹر فلشڈ لٹرین (پانی سے خود بخود صاف ہونے والے پاخانے) کے بنانے کے لئے سربمہر ٹنڈر درکار ہیں۔ جس کا تخمینہ ۱۵ ہزار ۵ سو ۷۲ -/15572 روپیہ ہے جو کہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۳ء ۲ بجے دن تک وصول کیے جاویں گے

ٹنڈر فارم ۲۹ نومبر ۱۹۳۳ء ۳ ½ بجے دن تک میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے ایک روپیہ قیمت پر مل سکتے ہیں

دیگر معلومات روزانہ کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے درمیان میں حاصل کی جا سکتی ہیں

دستخط بابو پیارے چندر سرویٹ
بی۔ اے، ایل، ایل، بی ایڈووکیٹ
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

ایک مختصر افسانہ

بیوی کی روح

ہزاری باغ میں میرے مکان سے ملا ہوا ایک چھوٹا سا بد قطع اور بہت شکستہ کھپریل کا مکان تھا جس میں ایک ہندوستانی عیسائی مسٹر کلورو رہتا تھا۔ وہ ریلوے میں ساٹھ روپیہ ماہوار کا ملازم تھا

"ہندوستانی" اگر وہ اپنے متعلق اس نام کو سن لیتا تھا تو گالیاں دیئے بغیر ہرگز نہیں رہ سکتا تھا۔

وہ ایک لمبے قد سیاہ فام، کوئلہ کی طرح سیاہ، دبلا پتلا بدرد شخص تھا۔ چھوٹی چھوٹی ذرا سی آنکھیں، جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے معدہ کی شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی۔ پچکے ہوئے گال جن میں دائم المریض ہونے کی وجہ سے جھریاں پڑ گئی تھیں، حالانکہ عمر ابھی تیس سال سے زیادہ نہ تھی اس کے جسم پر میں نے کبھی سیاہ کوٹ، خاکی زین کی پتلون اور سفید ہیٹ کے علاوہ جس پر میل کی وجہ سے ایک قسم کا بادامی رنگ چڑھ گیا تھا۔ کوئی دوسرا لباس نہ دیکھا تھا اس کے زنانہ ساخت کا ایک "سائیکل" بھی تھا جس کے متعلق کہتے ہیں کہ شادی کے وقت اس کی بیوی اپنے ہمراہ لائی تھی، اور اس وقت سے اب تک مسٹر کلورو کے ذاتی استعمال میں تھی۔

باوجود دائم المریض اور مردہ صورت ہونے کے مسٹر کلورو تین بچوں کا باپ تھا۔ مسز کلورو ایک خوبصورت دراز قامت متناسب الاعضا دلکش انداز کی ایک کم عمر عورت تھی۔ اسکا رنگ سفید تو نہیں مگر گندمی رنگ سے کھلتا ہوا قریب قریب گورا ہی تھا۔ یعنی جتنا زیادہ غور سے دیکھا جائے اُس کی دلکشی اور رعنائی بڑھتی جاتی تھیں لبظاہر میاں بیوی کے اجتماع ضدین کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی، صورت کے علاوہ ان کے مزاج اور طبائع میں بھی غالباً اتنا ہی اختلاف تھا جتنا رنگوں میں، مسز کلورو نہایت ملنسار اور خلیق عورت تھی۔ اور اسکا شوہر اتنا ہی بداخلاق اور مغرور،

مسٹر کلورو کی تنخواہ اُس کے بیوی بچوں کے طرز رہائش و پوشش کے اعتبار سے ہرگز کافی نہ ہو سکتی تھی خود اسکا لحاظ نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ جملہ ضروریات و فیشن سے بے نیاز تھا اور اسکا ایک سوٹ برسوں کے لئے کافی ہوتا تھا۔ البتہ بیوی بچے روزانہ روز کپڑے تبدیل کرتے اور وہ بھی تمدن کے جدید سے جدید مذاق کے حسب حال۔

مسٹر کلورو مجھ سے پہلے سے اس مکان میں رہتا تھا مجھے آئے ہوئے ۴-۵ ماہ گذر چکے تھے لیکن ہم میں بات چیت تو کجا، رسمی سلام بندگی بھی نہ ہوتی، میں اکثر شام کے وقت چہل قدمی کیا کرتا تھا۔ وہ بھی وہیں ہوتا تھا لیکن اُس نے مجھ سے کبھی بات چیت نہیں کی بلکہ وہ مجھے دیکھ کر اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتا تھا۔ اس کی وجہ آج تک سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن اُس کی بیوی ہر ممکن موقع پر مجھ سے گفتگو اور ملاقات کا موقع تلاش کرتی اور باہمی میل جول اور رسم و راہ پیدا کرتی۔ سہ پہر کو جب میں بالعموم کالج سے واپس آجاتا تھا وہ کسی نہ کسی بہانے سے میرے پاس آجاتی تھی میرے گھر میں بجز میری ۵ سالہ لڑکی شاہدہ اور دو نوکروں کے اور کوئی نہ تھا۔ میری بیوی کا انتقال شاہدہ کی ولادت کے سلسلہ میں ہو چکا تھا اور اس گہری و پاک محبت کے احترام میں جو مجھے مرحومہ سے تھی میں نے اُس کے مرتے وقت اپنی بچی شاہدہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تھی کہ تازیست دوسری عورت سے کوئی تعلق نہ رکھوں گا، میرا دار المطالعہ دوسری منزل پر تھا جس کی ایک کھڑکی کے کھلتے ہی مسز کلورو مسکراتی ہوئی مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے آجاتی، تو میں نے اُسکا کھولنا قصداً بند کر دیا اگرچہ بعض اوقات گرمی کی وجہ سے سخت تکلیف بھی محسوس ہوتی، لیکن آمد و رفت پھر بھی باقی رہی میری جانب سے ابھی تک اس کے تبسم دلربا کا کوئی سرد یا گرم جواب نہیں دیا گیا تھا۔ ہمیشہ میں سلسلہ گفتگو کے دراز ہونے کو روک دیتا تھا۔

یہ سلسلہ بغیر کسی ناخوشگوار واقعہ کے دو مہینہ تک جاری رہا۔ اس وقت کیں بھی حد درجہ صبر آزما اور ہیجان خیز، ترغیبی واقعات و مواقع کا دھیان کر کے کانپ اٹھتا ہوں جب میں نے اپنے جوش پر قابو پانے کی کوشش کی تھی تو میرے پیشانی پر پسینہ آگیا تھا۔

جب مجھے محسوس ہونے لگا اور یقین ہو گیا کہ یہ آمد و رفت رسم و راہ کی حد سے متجاوز ہونے لگی اور بہت ممکن ہے کہ میری برداشت اور دماغی توازن میں خلل پڑ جائے، اس لئے کج خلقی کو راہ دے کر اس سے صاف کہدیا کہ وہ اپنی آمد و رفت کو اگر قطعی بند نہ کرے تو کم از کم ضرور کرے۔

اف! مجھے وہ وقت یاد ہے جب ایک رات کو مسز کلورو بصد سامان دلربائی و توبہ شکنی لئے ہوئے میرے کمرہ میں آئی تھی۔ میں ایک فلسفہ کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا اُس نے کمرہ میں آکر کہا اور عجب سحر آمیز لہجہ میں کہا "پروفیسر تم بھی کیا عجیب انسان ہو ہر وقت کتابوں میں غرق رہتے ہو کیا اس سے بہتر تمھارا رفیق و ہمدرد نہیں، میں نے دیکھا کہ اُس کی آنکھوں میں سے ایک ایسی تیز روشنی نکل رہی تھی جو میرے دل میں پیوست ہوئی جا رہی تھی اس کی آواز میں اب بھی اپنے کانوں میں گونجتی ہوئی محسوس کر رہا ہوں۔

وہ آکر میرے پہلو میں اس قدر قریب بیٹھ گئی۔ کہ اُسکا جسم میرے جسم سے مس کرنے لگا وہ نہایت دلفریب انداز میں مجھ سے باتیں کر رہی تھی اور میرا دل بلیوں اچھل رہا تھا اور تاک رہا تھا بہت بری طرح یکایک میری نگاہ مرحومہ بیوی بڑی دیواری تصویر پر پڑ گئی۔ اسوقت شاہدہ مجھے کھانا کھلانے کیلئے بلا رہی تھی۔

میں اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتا کہ اگرچہ ابتک میں نہایت کامیابی کیساتھ اور مضبوطی کیساتھ آزمائشوں اور ترغیبات جنسی کا مقابلہ کر رہا تھا لیکن اس دوران میں مغلوب ہو جانے کی کبھی کبھی ہلکی سی خواہش بھی ضرور پیدا ہو جایا کرتی تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے مقرر کر لیا کہ جب کبھی مسز کلورو میرے پاس تنہائی میں آتی تو میں شاہدہ کو اپنے پاس بلا لیتا تھا تاکہ اُس کی صورت دیکھ کر وہ عہد میرے دل میں تازہ ہو جائے جو میں نے اسکی مرحومہ ماں سے دم نزع کیا تھا۔

بعض دفعہ میرے دل میں یہ خیال ضرور آیا کہ میں اس مکان ہی کو چھوڑ دوں لیکن نہ چھوڑ سکا غالباً یہ میری اُس ہلکی سی خواہش مغلوبیت کا باعث تھا، میں اسوقت اپنی ذہنی آنکھ سے نہیں بلکہ اپنی دونوں جسمانی آنکھوں سے وہ نقشہ دیکھ رہا تھا جو روز بلاناغہ میرے دار المطالعہ میں مسز کلورو کی در آمد پر کھنچتا تھا۔

اگرچہ میں نے انسانی طاقت میں جسقدر ہو سکتا ہے اسقدر اپنے عہد مقدس پر قائم رہنے کی کوشش کی۔ لیکن وائے بدقسمتی میں پھر بھی ناکام رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اسمیں میرا قصور تھا یا کسی اور کا ــــ لیکن نہیں میرا ہی قصور تھا!!

میرا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔ میں اپنی اس کمزوری کو پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا تھا جسکا علم چند منٹوں کے بعد بجز میری آلودہ روح کے اور کسی کو نہیں ہو سکیگا اس واقعہ کو ابھی دو ہفتہ نہ گذرے تھے، چاندنی رات تھی، پھر بہار، مسرت انگیز نکھری ہوئی چاندنی، ایسی شاید کبھی نہ ڈالی ہو گی جیسی رات پڑ رہی تھی، ہلکی، ہلکی خوشگوار رات میں فرحت بخش ہوا چل رہی تھی شاہدہ سو رہی تھی اور میں چھت پر اس کیف آگین منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا میری تمام تر توجہ فطرت کی رعنائیوں میں جذب تھی، کہ اچانک میری مشام جان عطر بیز ہو کے ایک تازہ جھونکے سے مسحور ہو گئی۔ میں نے محسوس کر لیا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے اسقدر خوشبو میرے گرد پھیلا دی، کسی کے کپڑوں کا عطر۔ مسز کلورو سر سے پاؤں تک سفید لباس پہنے میری سامنے کھڑی تھی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کوئی حور آسمان سے اتر آئی ہے۔ اُس نے زبان سے ایک لفظ نہ کہا۔ بلکہ مجھے اپنے آغوش میں لے کر دور تک کھینچتی ہوئی لے گئے اور صوفہ پر بٹھا دیا میں خاموش تھا وہ میرے زانو پر سر رکھ کر لیٹ گئی اور اسطرح مجھے سحر آمیز نظروں سے دیکھنے لگی گویا میرے ذہن کو ماؤف کرنے کے لئے مسمریزم کر رہی ہے اسکا ایک جملہ مجھے اب تک یاد ہے:-

"پروفیسر یہ چاندنی رات اور ہم"

اس سے زیادہ مجھے اور کسی بات کا ہوش نہیں ہے البتہ یہ امر کہ میں نے اُسے مستانہ وار اپنے آغوش میں کھینچ لیا۔

آدھی رات گذر چکی اور شاہدہ کی آواز میرے کان میں آرہی تھی "ابا میں پانی پیونگی" میں سو چکا تھا یکایک چونک پڑا مسز کلورو اب تک میرے پہلو میں محو خواب تھی اُس کے سرخ ہونٹوں پر اب تک مسکراہٹ تھی جن میں سے بجائے حیات کی خوش کامی کے موت کی تلخی ٹپک رہی تھی

صبح کے وقت مسز کلورو شاہدہ کے لئے ایک ریشمی فراک لیکر آئی اور یہ کہتے ہوئے کہ "بیٹی شاہدہ میں نے تمہارے واسطے اسے کلکتہ سے منگوایا ہے" معصومہ شاہدہ نے اُسے پہن لیا لیکن اسوقت میری نظروں میں میری بیوی کی تصویر پھر گئی۔ جب میں نے اُس بچی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اُس سے دم نزع مقدس عہد یا کہ بازی کیا تھا، میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور میں برآمدہ میں آکر ٹہلنے لگا۔ ایک ہفتہ تک میری ذہنی کیفیت ناگفتہ بہ رہی دماغ پھٹا جاتا تھا اور روح کی خلش دور نہ ہوتی تھی میں نے رخصت لے لی، میں ہر وقت گھر میں رہتا تھا کبھی مرحومہ کی تصویر دیکھتا۔ (باقی بر صفحہ)

دعوت عمل

ووکنگ مسلم مشن انگلستان کے تبلیغی حالات کا آئینہ سکریٹری ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل، برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب انڈیا) سے مفت طلب فرماویں

یہی کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حُسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ — چمیلی سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — یوڈی کلون سے تیار کیا گیا
پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا
کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ ۔ کانپور

ریزرو بنک ایکٹ پچیس سال تک نافذ رہیگا

نئی دہلی ۱۰ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ رزرو بنک بل کے بارے میں سر سمویل ہور نے جو ہدایات بھیجی تھیں اُس کے خلاف سر جارج شسٹر نے اپنا پروٹسٹ بھیجا تھا، لیکن انڈیا آفس میں کوئی شنوائی نہیں ہوئی اور انہوں نے اس امر کا بھی کوئی خیال نہیں کیا کہ حکومت ہند نے رزرو بنک بل کی مشترکہ سلیکٹ کمیٹی سے جو وعدے کئے ہیں اس میں ان کی پوزیشن خراب ہو جائے گی۔ سر سمویل ہور نے اپنی سابقہ ہدایات پر مہر لگا دی ہے اُس کے متعلق سر جارج شسٹر نے کمیٹی کے روبرو اقرار بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ذیل کے معاملات میں اپنے وعدے پورے نہیں کر سکتے:-

(۱) ریزرو بنک بل کے کم از کم ۷۵ فیصدی حصے ہندوستانیوں کے ہوں گے۔ (۲) ہنیجنگ گورنر بھی ہو جسے ۵ سال کا مالیات کا تجربہ ہو۔

(۳) لیجسلیچر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ شرح تبادلہ طے کر سکے اور روپیہ کو اسٹرلنگ سے آزاد کر سکے

(۴) نوٹ کی قیمت چاندی کے روپے میں ادا کرنا خزانہ کیلئے لازمی ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اپنی من مانی اسکیم ہندوستان کے سر تھوپنا چاہتی ہے جو ہندوستانیوں کو قابل قبول نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ سلیکٹ کمیٹی میں سرکاری اور نامزد شدہ ممبران کو اکثریت حاصل ہے امید کی جاتی ہے کہ اسمبلی کے غیر سرکاری ممبر اس توہین کا معقول جواب دیں گے آج رزرو بنک کمیٹی میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ جن برطانوی نوآبادیات میں ہندوستانیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے ان کے باشندے ہندوستانی ریزرو بنک کے حصہ دار نہ ہو سکیں بہت سے ممبروں نے وزیر ہند کے اس بیان سے سخت ناراضگی ظاہر کی ہے کہ انہوں نے مسٹر۔ کہ پارلیمنٹری کمیٹی میں شہادت دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ نوآبادیات کے باشندوں کو ہندوستان میں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ اور وہ جو ہندوستانیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرتے ہیں۔ اس کے جواب دینے کا ہندوستان کو کوئی حق حاصل نہ ہوگا اس معاملہ میں سر جارج شسٹر نے بھی اپنی ہمدردی ظاہر کی ہے۔

کمیٹی نے یہ بھی طے کیا ہے کہ بنک برطانیہ کی اسٹرلنگ سیکورٹی میں بیوپار کرے گی اور ریزرو بنک ایکٹ کا نفاذ ۲۵ سال تک رہے گا۔

فی الحال یہ سوال ٹال دیا گیا ہے کہ حصہ داروں کا بنک ہونا چاہئے ایک رقبہ کی بنک کے حصے دوسرے رقبے میں تبدیل کرنے کا امکان اور معاملہ بھی پیش ہوا۔ اس پر بحث ہوئی مگر کچھ طے نہ ہو سکا۔ کمیٹی نے طے کیا کہ بنک کی شاخیں بمبئی، کلکتہ، دہلی مدراس اور رنگوں میں ہوں گی۔ لاہور میں قائم کرنے کی تجویز منظور نہیں ہوئی۔ لندن میں بھی ایک شاخ قائم کرنے کی تجویز تھی مگر وہ چند ووٹوں سے گر گئی۔

ہندو سبھا مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس

ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں

الہ آباد ۱۸ر نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بنارس میں جو ہنگامہ خیز تقریر کی تھی وہ فرقہ پرستوں کے حلقہ میں ایک بم کی طرح پھٹی ہے اور اس سے ان لوگوں نے چیخنا شروع کر دیا ہے وہ لوگ بھی پنڈت جی پر اعتراض کر رہے ہیں جو سرکاری عہدوں پر فائز ہیں پنڈت جی ان سب کے خیالات کو غور سے پڑھتے ہیں اور ہنستے ہیں کل شام کو جب میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کے خیالات دریافت کرنے چاہے تو پنڈت جی مسکراتے ہوئے کہا کہ گولے کا اثر خوب ہوا۔ گفتگو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ "مگر جتنے بھی جوابات دیئے گئے ہیں ان میں سے ایک بھی میرے اعتراضات کا جواب نہیں ہے جس نے ہندو سبھا کو رجعت پسند کہا تھا۔ اینٹی نیشنل کہا تھا۔ ذلیل کہا تھا کسی کو ان کی تردید کا حوصلہ نہیں ہوا۔

پنڈت جی کو اس طرف متوجہ کیا گیا کہ آپ نے مسلم فرقہ پرستوں کے متعلق کچھ نہیں کہا تو آپ نے کہا کہ ہندو سبھا کے فرقہ پرستوں کے متعلق جو کچھ میں نے کہا وہی مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس وغیرہ کے فرقہ پرستوں کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے۔

میں خیال نہیں کرتا کہ ان میں کوئی تمیز ہو سکتی ہے سب مساوی طور پر رجعت پسند اور انٹی نیشنل ہیں۔

سر شادی لال کا جانشین

کیا جسٹس دلیپ سنگھ مقرر کیا جائیگا؟

لاہور ۱۸ر نومبر آجکل حکومت ہند کے زیر غور مسئلہ ہے کہ سر شادی لال کے ریٹائر ہونے پر پنجاب ہائیکورٹ چیف جسٹس جج کس کو مقرر کیا جائے۔ رنگون یا الہ آباد سے ایک یوروپین بیرسٹر کو بلانے کی تجویز کی رد کر دی گئی ہے اور جن حلقوں کو ان باتوں سے واقفیت ہے اُن میں بیان کیا جاتا ہے کہ سر شادی لال کی جگہ لاہور ہائیکورٹ کی بنچ کے سب سے بڑے جج کو مقرر کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر جسٹس ایڈلسن سب سے بڑے جج ہیں لیکن وہ ایک سویلین ہیں اس لئے موجودہ قانون کے مطابق ان کو چیف جسٹس مقرر نہیں کیا جائے گا۔ گو یہ رکاوٹ نئے آئین کے ماتحت دور ہو جائے گی۔ اگر نئے آئین کے مطابق سر شادی لال اپنے عہدہ پر برقرار رہ گئے تو اُن کی جگہ مسٹر جسٹس ایڈلسن ہی لازمی طور پر مقرر ہوں گے اور اگر شادی لال نے حکومت کی خواہشات کے مطابق عمل نہ کیا اور سیاسی زندگی میں داخل ہونے کے لئے وہ نئے آئین کے نفاذ سے پہلے ہی ریٹائر ہو گئے تو مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ اور مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند میں سے انتخاب کیا جائے گا۔ حالانکہ بہت زیادہ امکان مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کا ہے۔

جمعیۃ الاقوام کے دستور اساسی میں تبدیلی کیجائے

سوئٹزرلینڈ میں دول یورپ کی ایک اور کانفرنس

پیرس ۱۱ر نومبر۔ حکومت فرانس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اتوار کو جرمنی میں انتخاب عمل میں آئیگا اور اُس کے بعد یہ تجویز منظر عام پر لائی جاوے گی کہ کانسل جمعیۃ اقوام کی دوبارہ تنظیم کی جائے اور ایسے اسباب پیدا کیے جائیں کہ جرمنی جمعیۃ الاقوام میں شریک ہونے کے لئے آمادہ ہو جائے فرانس جرمنی کی تجویز کی حمایت نہیں کرے گا لیکن اٹلی کی طرف سے تائید کی جائے گی یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ سائنور مسولینی اور جرمنی سندوب کورنگ کپتان آپس میں تبادلہ خیالات کرنے کے بعد ایک کانفرنس ان ممالک کی طلب کریں گے جنہیں مسئلہ جرمنی سے دلچسپی ہے ان ممالک میں برطانیہ فرانس، اطالیہ، جرمنی، پولینڈ اور چھوٹی یوروپین ریاستیں شامل ہوں گی اس کانفرنس کا اجلاس سوئٹزرلینڈ میں سال کے آخری ایام میں منعقد ہوگا اجلاس جنیوا میں نہیں ہوگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس جمعیۃ الاقوام کے دستور اساسی میں کسی تبدیلی کو گوارا نہیں کریگا ہاں دول یورپ کی کانفرنس میں شریک ہوگا۔ مسولینی جرمنی کی طرفداری کرے گا

والیسرائے ہند کے ایوان میں مظالم فلسطین کی گونج

مسلم اراکین اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ کی والیسرائے سے ملاقات

دہلی ۲۰ر نومبر بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۸ر نومبر کو لیجسلیچر اسمبلی کے ہر دو ایوانوں کے مسلم اراکین کا نمائندہ وفد ہز اکسلنسی والیسرائے سے فلسطین عرب اقوام پر مظالم کے سلسلہ میں گفتگو کرے گا۔ وفد کے لیڈر سر عبداللہ سہروردی ہیں۔ اُن کے علاوہ مندرجہ ذیل سر کردہ حضرات پر مشتمل ہے:-

آنریبل نواب حیات خاں نون۔ آنریبل حسین امام آنریبل محمود سہروردی۔ آنریبل سید پاشا۔ محمد یامین خاں ایم ایل اے۔ مسٹر اظہر علی ایم ایل اے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین ایم ایل اے۔ محمد معظم حسین ایم۔ ایل اے۔ کنور اسمٰعیل علی خاں ایم۔ ایل۔ اے۔

شروع سے

انیر تک

LAL-IMLI

PURE WOOL

لال املی کے خالص اونی کپڑے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

کوئی بھی کپڑا باہر سے نہیں منگوایا جاتا

یہ نام اور ٹریڈ مارک دیکھئے

بنانے والے

دی کانپور وولن ملز کانپور

مقامی ایجنٹ

ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ مسسرز جربجی لال۔ درگا داس میسٹن روڈ۔ کانپور

۸۶ کوئی نو دو بید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد مفید کارخانہ امرت دھارا کی ایک نئی ایجاد

پھولو پھلو (رجسٹرڈ)

یہ سوکھیا مسان کی عجیب دوائی ہے اس کو صرف بچہ کی کمر پر ملا جاتا ہے۔ اور وہاں سے باریک باریک کیڑے نکلتے ہیں۔ جو مرض کا باعث ہوتے ہیں تین دن کے اندر کرم نکل جاتے ہیں۔ اور وہ بچہ جو دن بدن سوکھ رہا تھا اور ہڈیاں نظر آتی تھیں۔ اب تر و تازہ ہونا شروع ہوتا ہے۔

قیمت امرا سے پانچ روپے۔ معمولی سے قیمت ایک روپیہ غربا کو مفت (صرف محصول لیا جاویگا)

ملنے کا پتہ:- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا لاہور

ہندو مسلمانوں میں جلد تر مفاہمت ہو جائیگی

جواہر لال نہرو نے صرف مہاسبھا پر نہیں بلکہ تمام اقوام ہند پر احسان کیا ہے

مولانا شوکت علی کا بیان

پٹیالہ ۱۵ نومبر: پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندو مہاسبھا کو نسبت بنارس میں کہا ہے اُس کے سلسلہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے نے جب مولانا شوکت علی سے ملاقات کی تو مولانا نے ہندو مسلمانوں سے اپیل کی دونوں متحد ہو جائیں اور آپس میں لڑنا جھگڑنا ترک کر دیں

مولانا نے کہا کہ میں نے سمجھا تھا کہ یہاں مجھے کسقدر چھٹکارا نصیب ہوگا پٹیالہ کے اندر مہاراجہ صاحب کے مہمان کی حیثیت سے میں نے تین پر لطف دن آرام سے گذارے اور ہندوستان کے نوجوان کھلاڑیوں اور ہند کے سر سبز میدان کو دیکھ کر اپنے اندر تازہ جوش جوانی محسوس کرنے لگا۔

لیکن نوجوان کی صحافت نے یہاں بھی آگھیرا پنڈت جواہر لال نہرو نے جو ہندو مہاسبھا پر سخت تبصرہ کیا ہے وہ میری نظر سے گذرا، ڈاکٹر مونجے میرے قدیم دوست ہیں، ان سے اس زمانہ میں دوستی ہے جب ہم دونوں بھائی چھندواڑہ میں نظر بند تھے میں بھائی پرمانند کو بھی جانتا ہوں، مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ حال میں ان کا طرز عمل بہت برا رہا۔ لیکن میں نے ان کی تقریروں پر توجہ نہیں کی، کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کا حقیقی منشا نہیں ہے وہ بہت خفا اور مایوس معلوم ہوتے ہیں، مگر مجھے اُن سے بہتر چیزوں کی توقع ہے اور وقت آئے گا جب معلوم ہو جائے گا کہ میری توقعات بے محل نہ تھیں۔

میں ہمیشہ اس بات پر قائم رہا ہوں کہ مسلمانوں کے عقل سلیم رکھنے والے افراد کو چاہئے کہ وہ اپنے طریق پر مسلمان رجعت پسندوں کو راہ راست پر لانے کیلئے چھیڑ چھاڑ کرتے رہیں اور ہندو قوم پروروں کو چاہئے کہ وہ ہندو رجعت پسندوں کے ساتھ ایسا ہی کریں۔ اسی طریقہ کے اندر سلامتی اور ہندو مسلمانوں کے مابین بہتر تعلقات کے گر پوشیدہ ہیں ......

پنڈت جواہر لال نے جو بے لاگ باتیں کہیں ہیں وہ ان دوستوں کو اپنی پوزیشن پر غور کرنے پر مجبور ہیں کر دینگی۔ پھر مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ پنڈت مالویہ کے دل میں بھی ہندو مسلمانوں کا سمجھوتہ کرانے کا مخلصانہ جذبہ موجود ہے یہ سمجھوتہ ہوگا اور ضرور ہوگا اور اکثر لوگوں کے نظریہ کے خلاف جلد ہوگا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے بے لاگ تبصرے سے صرف ہندو مہاسبھا کی مذمت نہیں کی بلکہ ہندوستان کے رجعت پسندوں کے ساتھ احسان کیا۔

ہم آپس میں ایک دوسرے کی نسبت جو نکتہ چینی کر چکے ہیں اب ہمیں کچھ تعمیری کام کرنا چاہئے اور اس باب میں سب سے اہم کام یہ ہے کہ ہندو مہاسبھا اور ہندوستان کی اقلیتوں اور انگلستان و ہندوستان کے درمیان باعزت سمجھوتہ اور مفاہمت کی راہ نکالنی چاہئے

آخر میں مولانا نے کہا کہ میں برطانوی دوستوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ انہیں سمجھنا چاہئے کہ ہندوستان کی افسوس ناک صورت حالات زیادہ مدت تک قائم نہ رہے گی، لہذا اگر وہ برطانوی قوم کی حقیقی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ہندوستان کو راضی کرنے کی زیادہ فکر کرنی چاہئے، بجائے اسکے کہ وہ اس توقع میں رہیں کہ ہندو مسلمان ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہیں گے میں ایک پکا خوش فہم اور کسی حد تک خوش بین پیشگو بھی ہوں اور اسی لئے میں یہ کہتا ہوں کہ ان تیرہ و تار گھٹاؤں کے پار مجھے روشن منظر دکھائی دیتا ہے

مولانا نے اقوام ہند کو متنبہ کیا کہ وہ اپنے اختلافات کا تصفیہ کر لیں ورنہ وہ لوگ جو دست درازی کی پالیسی پر عامل ہیں اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتینگے

نوٹس انسالونسی بنام مضمون ابا و نیز بنام فریق ثانی

بحکم جناب مولوی محمد اویس قرنی صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۰۰ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

محمد احسان ولد شیخ بہادر قوم مسلمان ساکن قلی بازار شہر کانپور — سائل

بنام حاجی محمد حسن ولد حافظ عبدالغنی ساکن فراشخانہ شہر کانپور — فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں محمد احسان سائل نے ایک درخواست انسالونسی گذرانی ہے کہ حاجی محمد حسن سائل دیوالیہ قرار دیا جاوے اور عدالت نے اُس کی سماعت کیلئے ۵ جنوری ۱۹۳۴ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے۔

المرقوم ۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء بحکم آر بی سٹرا مسفرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

امرت دھارا بام

امرت دھارا بام اعصابی اور عضلاتی دردوں کے لئے لاثانی دوا ہے

یہ بام اس غرض کے لئے اس سے بھی زیادہ مفید ہے۔ اور اس کو یقینی طور پر شرطیہ درد دور کرنے والا کہہ سکتے ہیں

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ منیجر امرت دھارا نمبر ۱۱ لاہور

مہاسبھا کی پستی رجعت پسندی اور قوم فروشی پر

پنڈت جواہر لال نہرو کا بے لاگ تبصرہ

بنارس ۱۳ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندو یونیورسٹی کے طالب علموں کے ایک بڑے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندو مہاسبھا کے موجودہ طرز عمل پر سخت نکتہ چینی فرمائی، آپنے کہا کہ میری مدت سے یہ رائے تھی کہ ہندو مہاسبھا تھوڑے سے رجعت پسندوں کی ایک جماعت ہے جس کو ہندوستان کے تمام ہندوؤں کی نمائندگی کا دعویٰ ہے لیکن دراصل وہ اُن کی نمائندہ نہیں ہے پھر بھی مہاسبھا نام رکھنے کی وجہ سے کچھ مغالطہ پیدا ہو گیا ہے ان چند چیدہ نفروں نے بھی مغالطہ پیدا کر دیا ہے کہ یہی موقع ہے کہ اس مغالطہ کو بھی دور کر دیا جائے آپ نے کہا کہ حال کے چند مہینوں میں کسی بات سے اتنی تکلیف نہیں جتنی مہاسبھائی طبقہ کی ان تجاویز سے ہوئی جو انہوں نے اجمیر میں پاس کی ہیں۔ آریہ کمار سبھا جو غالباً ہندو مہاسبھا کی ہی ایک شاخ ہے۔ یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہماری پالیسی مسلمانوں اور عیسائیوں کو نکالکر ہندو راج قائم کرنا ہے اس بیان سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ہندو مہاسبھا نہ صرف تنگدلانہ فرقہ پروری کو چھپا رہی ہے بلکہ یہ بھی چاہتی ہے کہ ہندو زمینداری اور راجاؤں کے مخصوص حقوق و مفاد قائم رہیں مہاسبھا کے دفعہ وار لیڈروں نے اپنی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے کہ وہ غیر ملکی حکومت سے اتحاد کریں گے تاکہ اُن کی مہربانی سے اور اُن کے سامنے اپنے آدمیوں کو برا بھلا کہنے سے اُن کو چند ٹکڑے راہ میں پڑے مل جائیں یہ طریقہ اختیار کرنا وطن پرستی کے بالکل منافی ہے اور ہندوؤں کے اندر سے برادری کے احساس کو فنا کر دیتا ہے۔ مہاسبھا نے سوشلزم اور سوسائٹی کے تبدیلیوں کے متعلق ہر تحریک کی کھلم کھلا مذمت کر کے مخصوص مفاد کی طرف داری ظاہر کی کیا اس سے زیادہ پستی رجعت پسندی قوم فروشی زوال پذیری اور زیادہ نقصان پہنچانے والی کوئی اور بات ہو سکتی ہے جو ہندو مہاسبھا کی پالیسی سے فی الحال ظاہر ہوتی ہے میرے لئے تو قیاس کرنا مشکل ہے کہ مہاسبھا کے لیڈروں کو کہ محسوس کرنا چاہئے کہ انہوں نے انتہا درجہ کے رجعت پسند طبقہ کے ساتھ رہنے کی جو پالیسی اختیار کی ہے اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ لقیہ ہندوستانی (ہندو اور غیر ہندو) انکے مخالف ہو جائیں گے ان کی مخالفت کرینگے اور ان سے دشمنوں جیسا سلوک کریں گے یہ محض مذمت کرنے اور الگ رہنے کا سوال نہیں ہے حالانکہ ایسا بھی ہوگا لیکن اسوقت سوال عملی مسلسل مخالفت کرنے کا ہے کیونکہ یہ بے وقوفی ابن وقت کی پالیسی ہے۔

کانپور میں

سودیشی نمائش

بمقام لیڈرز پارک (اسرسا گھاٹ)

۲۵ نومبر سے ۱۰ دسمبر تک

روزانہ ۲ دو بجے دوپہر سے ۹½ بجے رات تک

ملکی کاریگری کے قابل قدر نمونے، کلکتہ، بمبئی، پنجاب، مدراس کی خوب صورت سودیشی چیزوں کا ذخیرہ،

بچوں اور عورتوں کیساتھ تشریف لاکر ضرور ملاحظہ فرمائیے

دوکانیں بہت جلد حاصل کر لیجئے کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں دوکانیں خالی ہیں

دفتر کراچی خانہ میں ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے دن تک اور شام کو ۵ بجے سہ پہر سے ۹ بجے رات تک کھلا رہتا ہے

ریزرو بنک کمیٹی کے نو مخالف ممبروں کا بیان

نئی دہلی - ۱۸ر نومبر ریزرو بنک کمیٹی کے ساتھ ایک خاص اختلافی نوٹ کے علاوہ جس پر نو ممبران کے دستخط ہیں چار اور بھی اہم اختلافی نوٹ منسلک ہیں۔

خاص نوٹ میں اس امر کی پر زور حمایت کی گئی ہے کہ یا تو ۱۹۲۷ء کے جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی بل کے اصولوں کی بنا پر سرکاری بنک قائم کیا جائے۔ دستخط کنندگان کا کہنا ہے کہ موجودہ بل کے ماتحت ہندوستانیوں کو کوئی اختیار نہیں ہے - جبکہ وزیر ہند کو قریب قریب تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔ ان کا خیال ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں حصہ داروں کے بنک کے مقابلہ میں سرکاری بنک کو زیادہ اعتماد حاصل ہوگا۔

شرح تبادلہ کے متعلق انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس میں کمی کرنا ضروری ہے۔

۹ ممبروں کے اختلافی نوٹ

نئی دہلی ۱۸ر نومبر - ریزرو بنک بل اور امپیریل بنک بلوں کے متعلق جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹوں پر آج صبح دستخط ہو گئے ہیں۔ کئی ممبروں نے اختلافی نوٹ بھی لکھے ہیں۔ جن میں سے زیادہ اہم اسٹیٹ بنک اور شرح تبادلہ کے مسئلہ کے متعلق ہے جس پر ۹ ممبروں نے دستخط کیے ہیں۔ مندرجہ ذیل ۹ ممبروں نے اسٹیٹ اور شرح تبادلہ کے متعلق اختلافی نوٹ پر دستخط کئے ہیں:-

(۱) رائے بہادر سرنداس (۲) مسٹر حسین امام (۳) رائے بہادر متھرا پرشاد مہروترا (۴) سردار سنت سنگھ (۵) مسٹر بی داس (۶) مسٹر گیا پرشاد سنگھ (۷) مسٹر دیا پرشاد پانڈے (۸) مسٹر کے۔ بی باسو (۹) مسٹر نریندر نرائن سنہا۔

جاپان نے صرف چند تجاویز منظور کیں

نیو دہلی ۲۰ر نومبر - جاپانی ڈیلی گیشن کو ٹوکیو سے جو تازہ ترین بحری تار موصول ہوا ہے - ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ دفتر امور خارجہ جاپان اور اوساکا کے مالکان مل کی انجمن نے حکومت ہند کی بھی بعض تجاویز کو منظور کر لیا اور بعض کو نامنظور کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جاپان کا انقطاعی جواب ہے اب سمجھوتہ ہو سکے گا یا نہیں اس امر کا دارومدار حکومت ہند کے رویہ پر ہے کل سرکاری ڈیلیگیٹوں کی میٹنگ منعقد ہوگی۔

بمبئی کے نئے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ

بمبئی ۲۰ر نومبر سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ خان بہادر کوپر کو مرحوم سر رستم وکیل کی جگہ بمبئی گورنمنٹ کا وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مقرر کیا گیا ہے

پارلیمنٹری کمیٹی میں ہندوستان کی یادداشت

لندن ۱۹ر نومبر - معلوم ہوا ہے کہ برطانوی ہند کے تقریباً تمام ڈیلی گیٹوں نے ایک میمورنڈم پر دستخط کئے ہیں۔ جو مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی میں پیش کیا جائے گا جس میں وائٹ پیپر کے خاص خاص معاملوں پر اظہار رائے کیا گیا ہے اور یہ زور دیا گیا ہے کہ جو ذمہ داری ہندوستانیوں کو دی جا رہی ہے وہ حقیقی ہونی چاہیئے۔

عدن کے مستقبل کی نسبت ایک یادداشت

لندن ۲۰ر نومبر سر فیروز سیٹھنا کے پارلیمنٹ کمیٹی کے سامنے ایک یادداشت پیش کی ہے جسکا تعلق عدن کے مستقبل سے ہے۔ سر فیروز نے کہا کہ ہندوستان کی مجلس آئین ساز نے عدن کو دفتر نوآبادیات میں دیے جانے کی جو مخالفت کی ہے وہ تمام ہندوستان کی رائے عامہ کا عکس ہے

امریکہ و روس کے تعلقات قائم ہو گئے

واشنگٹن ۱۸ر نومبر - پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ اضلاع متحدہ امریکہ نے سوویٹ روس سے اپنے تعلقات قائم کرنے اور سفیروں کا تبادلہ کرنا منظور کر لیا ہے دنیا کی اقتصادی کانفرنس کا امریکن نمائندہ مسٹر ولیم بلٹ سوویٹ میں پہلا امریکن سفیر ہوگا۔

نوٹس بنام منسی فریق ثانی بابتہ تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب مولوی محمد اویس قرنی صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۰۳ نمبر انسالونسی ۱۹۳۳ء

گیا پرشاد ولد منا قوم تنبولی ساکن موضع گھاگھوکھیڑ پرگنہ و ضلع کانپور — سائل

بنام منسی عمر تخمیناً ۰ سال ولد بیچا قوم تنبولی ساکن برتی گڈھو پرگنہ گہاٹم پور ضلع کانپور — فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں گیا پرشاد سائل نے ایک درخواست انسالونسی گذارانی ہے کہ فریق ثانی دیوالیہ قرار دیا جاوے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے۔

المرقوم ۱۶ر نومبر ۱۹۳۳ء

مہر عدالت

بحکم آر۔ بی شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

پکا ہوزری کانپور

کے بنے پل آور سوٹر کوٹ
دیکھنے میں عمدہ چلنے میں مضبوط
اور
قیمت میں سستے ہیں
ہر اچھی دوکان میں مل سکتے ہیں

نرائن کمپنی
مسٹن روڈ، کانپور

گمشدہ اڈیٹر مل گئے

تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستان کے مشہور مزاحیہ اخبار سرپنچ لکھنؤ کے اڈیٹر حضرت شوکت تھانوی جو اکتوبر ۱۹۳۳ء سے لاپتہ تھے مل گئے ہیں اور آپ ہی کے زیر اہتمام

سالنامہ سرپنچ

مرتب ہو رہا ہے جو جنوری کے پہلے ہفتہ میں نہایت آب و تاب سے شائع ہوگا۔ اس کی قیمت ۸ ہوگی لیکن ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اس کی سالانہ خریداری قبول کر لیں تاکہ آپ کو سالنامہ مفت میں مل جائے۔ سالانہ قیمت ہے

(منیجر سرپنچ لکھنؤ)

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتشک نگرہ گولیوں اور طلاء واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے

آتشک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، کمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرنے ... قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے پر کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے

طلائے واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلا پن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کرکے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی ۸ پانچ روپیہ

ویدشاستری - جام نگر کاٹھیاوار
کانپور ایجنٹ - عبد الکریم اینڈ سنس مسٹن روڈ کانپور

طوفان شباب

سونا چاندی — مشک عنبر — زعفران
کا جادو — اکسیر اعظم — اینٹی مرض
۴۰ گولیوں کی قیمت پانچ روپیہ ۵ہ

سیروں دودھ کی چھٹانک مکھن روزانہ ہضم کرکے تندرست خوبصورت اور سرخ و سفید بنا دینا اور بغیر کسی ضماد و طلا کے قوت مردمی پیدا کرکے مایوسی اور پریشانی کی راتوں کو عیش کی گھڑیوں میں بدل دینا اسکی ادنٰی کرامات ہے ملنے کا پتہ حکیم محمد مظفر الدین۔ حکیم حاذق اول کرنل گنج، کاغذی محال، کانپور

ہز ایکسیلنسی گورنر یو۔ پی۔ مسلم یونیورسٹی میں

پندرہ ہزار کا بیش بہا عطیہ

علیگڈھ ۱۲ ار نومبر۔ ہز ایکسیلنسی نواب صاحب احمد سعید خاں گورنر یو۔ پی۔ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح بذریعہ اسپیشل ٹرین یہاں پہونچے، ریلوے اسٹیشن پر وائس چانسلر یونیورسٹی کورٹ کے ارکان اور سرکاری حکام نے آپکا استقبال کیا۔ ہز ایکسیلنسی موٹر پر سوار ہوکر وائس چانسلر کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے دس بجے ہز ایکسیلنسی وکٹوریہ گیٹ پہنچے جہاں وائس چانسلر نے ارکان کورٹ اور ایگزیکٹو کانسل کا آپسے تعارف کرایا۔ اُسکے بعد جملہ ارکان ہز ایکسیلنسی کے پیچھے ایک جلوس کی صورت میں بانی اعظم کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لیگئے اس کے بعد آپ اسٹریچی ہال میں تشریف لائے تو ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔

نواب بہادر سر فضل اللہ خاں نے ایک مختصر لیکن پر اثر تقریر میں ہز ایکسیلنسی سے اس امر کی درخواست کی کہ وائس چانسلر سپاسنامہ پڑھ کر سنائیں۔

سر راس مسعود نے اپنے سپاسنامہ میں ہز ایکسیلنسی کی وابستگی علیگڈھ اور اُن کے خاندان کی خدمت کا مفصل ذکر کیا آپنے دار العلوم کی تمام تاریخ پر ایک اجمالی تبصرہ فرمایا اور اعلیٰ حضرت حضور نظام اور حکومت ہند کی اعلیٰ الترتیب دس اور ۵ الاکھ کے سالانہ عطیات کا شکریہ ادا کیا آپنے مجمل طبیعات کا بھی ذکر کیا جہاں ۳۰۰ طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں اسکے بعد مذہبی شعبہ جات کیلئے (؟) اپیل کی گئی۔

ہز ایکسیلنسی نے جواب دیتے ہوئے علی گڈھ کالج میں اپنی طالبانہ زندگی کی خوشگوار یاد کا تذکرہ فرمایا۔ اور اس ناخوشگوار واقعہ کا بھی ذکر کیا جو عدم تعاون کی وجہ سے یونیورسٹی پر اثر انداز ہوا تھا آپنے اس جلیل القدر ادارے کے فکر و تدبر اور ان طلبا کی داد دی جنہوں نے انتہا پسند جذبات کی رو میں بہنے سے گریز کیا تھا۔

ہز ایکسیلنسی نے سر راس مسعود کی انتھک کوششوں اور سائنس کالج کی تعمیر کی بے حد تعریف کی آپنے بہتالیہ (؟) کو ایات پر مبارکباد دی۔ انہیں راس مسعود ایسے مدبر کی رہنمائی حاصل ہے آخر کار آپنے حکومت ہند اور اعلیٰ حضرت حضور نظام کے عطیات شاہانہ جو تین ہزار سے پانچ ہزار ماہانہ کر دیے گئے ہیں اظہار تشکر کیا۔

آپ نے ان انعامات کا بھی ذکر کیا جو غریب طلبا کو دی جاتی ہیں آپنے فرمایا کہ سر گوجی راؤ ملکر کی مثال قابل تقلید ہے جنہوں نے پانچ ہزار روپیہ کھیلوں کے لئے عطا کیا ہے۔

آپ نے سر راس مسعود کو "سر" کے جدید خطاب پر مبارکباد دی۔ اور آپ نے یونیورسٹی کو دس ہزار روپیہ کی خطیر رقم عطا فرمائی۔

گورنمنٹ آف انڈیا

پوسٹ آفس کیش سرٹیفکیٹس

آٹھ روپے چار آنے کے عوض پانچ سال کے بعد دس روپیہ

تقریباً چار فیصدی سود در سود کی آمدنی

انکم ٹیکس سے بری

نقد جب چاہیں روپیہ لے سکتے ہیں ایک سال کے بعد واپس لینے سے روپیہ مع سود کے ملیگا

ایک شخص کے نام زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپیہ کے سرٹیفکیٹ لیے جاسکتے ہیں کیش سرٹیفکیٹ خریدنے کی عادت ڈالئے اور ہر مہینہ ایک مقررہ رقم اس مقصد کے لئے علیحدہ جمع کیجئے۔

کیش سرٹیفکیٹ جو پہلے جاری ہوئے تھے اور جن کی میعاد یکم جون ۱۹۳۳ء یا اُس کے بعد پوری ہوتی ہے وہ میعاد ختم ہونے کے بعد مزید پانچ سال تک رکھے جاسکتے ہیں،

دس روپیہ کے کیش سرٹیفکیٹ پر پانچ سال کی توسیع میعاد کے بعد ۱۲ روپے ۴ آنہ ملیں گے

مزید حالات کسی پوسٹ آفس سے دریافت کیجئے

بیوی کی روح

بقیہ صفحہ ۲

کبھی معصومہ شاہدہ کے چہرے کو دیکھ کر روتا ہیں نے کانوں میں ہر وقت یہ آواز آتی تھی:۔

"تم نے اس مقدس عہد کا کچھ لحاظ نہ کیا"،

جب طبیعت اچھی نہیں ہوتی تو میں ایک طویل رخصت لیکر اپنے وطن چلا گیا۔ اسے آج ایک ہفتہ ہوگیا ہے لیکن ابھی تک میری روح کی بے چینی نہیں گئی۔ میں نے اپنی بدعہدی پر بڑا افسوس کیا اور دوبارہ مقدس عہد باندھا۔ لیکن اس کی کیا ضمانت تھی کہ دوبارہ پھر عقل و خرد کو ہاتھ سے نہ کھو بیٹھوں گا بہر کیف میری روح میں خلش ہے۔

کل رات میں اپنے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک میرے سامنے میری بیوی کی روح مجسم ہو کر آگئی وہ اسی سفید لباس میں تھی اور سفید گلاب ہاتھ میں تھا جو اُس رات مسز کلورو نے استعمال کیا تھا اس روح کو دیکھکر میرے کانوں نے سنا:۔

"تم نے اپنا مقدس عہد توڑ دیا"

یہ کہکر روح غائب ہوگئی میری روح کی خلش برابر جاری رہی میں کسی طرح بھی اپنا دل قابو میں نہیں رکھ سکتا آخر کار میں نے خودکشی کی ٹھان لی اور یہ سطور لکھنے کے بعد میں نے اپنی میز کی دراز میں سے زہر کی ایک شیشی نکالی اور اسکا ایک قطرہ کا غذ پر بھی ٹپکائے دیتا ہوں کہ میری خودکشی اور روح کی خلش کی سند ہے

یہ تھی وہ تحریر جو پروفیسر سمیع کی میز پر پولیس کو ملی قریب ہی اُن کی لاش پڑی ہوئی تھی پولیس سبب موت دریافت کرنے کی فکر میں تھی اور یہ خط پڑھ کر حیرت زدہ تھی ؎

اے لب آرزو کہ خاک شدہ!

تیل کے ملوں میں آگ لگ گئی!!

بمبئی، ۱۸ نومبر۔ بمبئی کی ایک خبر مظہر ہے کہ آج سہ پہر کو نیو لکشمی تیل کے ملوں میں آگ لگ گئی اور نقصان کا اندازہ تقریباً ۵۰۰۰ روپیہ ہے۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولائتی و دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

کیا آپ دمہ سے تکلیف اٹھا رہے ہیں

دب دمہ Regd. — ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دباکر آرام پہونچاتی ہے۔ دمہ ریاحی مرض ہے "دب دمہ" بگڑے ہوئے ریاح کو سدھارتی ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہوا ہو۔ ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ جب تک دوا پی جاتی ہے دمہ زور نہیں کرتا۔ کچھ دنوں لگاتار اس دوا کے پینے سے دمہ جڑ سے چلا جاتا ہے۔

دوسری دواؤں کے استعمال سے جو نا امید ہو گئے ہیں اس دوا کی ضرور آزمائش کریں۔ کیونکہ یہ پچاس برس سے ہزاروں مریضوں کو آرام کر چکی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱؍۶
ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۱؍

کم قیمت میں (ہمارے یہاں کی زود اثر دواؤں کی آزمائش ہو سکے اسلئے ہم نے مندرجہ ذیل چندہ بارہ اقسام کی دواؤں کا بکس تیار کیا ہے

نمبر	نام	کیفیت
۱	کافو	عرق کافور
۲	پودن ہرا	عرق پودینہ
۳	جلابن	جلاب کی گولی
۴	دب دمہ	دمہ کی دوا
۵	لال شر	لال شربت
۶	کولاریا	کولاٹانک
۷	لیٹینا	مقوی باہ کی گولی
۸	سر پائنا	دردسر یا آدھی درد کی ٹکیہ
۹	رنگ رنگ	داد کا مرہم
۱۰	ہیلک	کٹے جلے وغیرہ کا مرہم
۱۱	درد دانت	دانت کے درد کی گولی
۱۲	درد کان	کان کے درد کی دوا

قیمت فی بکس دو روپیہ ۲ ڈاک محصول ۱۰؍

نوٹ:۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵۷ — پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری، سستی، خون کی خرابی کو دور کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں

قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہوکر سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سواس کاساری اولیہ

دمہ، سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ؍

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، چورستہ۔

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور میں شائع ہوا، سرپرست خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور، چہار شنبہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۳۵۲ھ | نمبر ۴۳

شانِ تغزل

(از جناب جی، این۔ فرحت کانپوری بی اے ایل۔ ایل بی)

رنگینی شفق میں ہے نور سحر میں ہے
سچ سچ بتا جنون محبت کہاں ہوں میں
وجہ سکون قلب ہے فرحت کی ہر خلش
تالیف قلب لنسخہ۔ بیمار عشق ہے
پہلو میں دل ہے جذب شہادت لئے ہوئے
ممکن نہیں کہ سوز جگر میں اثر نہ ہو
سوز جگر! جنون محبت کے فیض سے
راز حیات و موت کسی بدنصیب کا

جلوہ کسی کے حسن کا میری نظر میں ہے
صحرا ہے اب نظر میں نہ بستی نظر میں ہے
شعلہ کسی کے حسن کا سوز جگر میں ہے
یہ کیف جاں نواز تمھاری نظر میں ہے
خنجر چھپا ہوا جو تمھاری کمر میں ہے
کیوں شان التفات تمھاری نظر میں ہے
تم کو خبر نہیں کہ حدود اثر میں ہے
تم جانتے نہیں کہ تمھاری نظر میں ہے

فرحت یہ سوز و ساز محبت کی شوخیاں
چشمک سی برق حسن کی شاید نظر میں ہے

سلیمان خیل اور ہرات میں بغاوت

حکومت افغانستان کی احتیاطی تدابیر

پشاور ۲۲ نومبر۔ کابل سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ سلیمان خیل اور ہرات کے علاقوں میں بغاوت شروع ہوگئی ہے۔ قبائل کو مطمئن کرنے اور انکو قابو میں رکھنے کی کوشش کیجارہی ہے حاجی نواب خاں جو انڈو افغان کمیشن میں افغان گورنمنٹ کے نمایندے رہ چکے ہیں جنھوں نے قرم کے خوست کے قبائل کے تنازعات کو گذشتہ موسم گرما میں طے کیا تھا جنوبی افغانستان کے منگلی اور بردانی قبائل سے اطاعت قبول کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سردار امین جان کے جھنڈے تلے فقیر لوا بائی نے بغاوت کی تھی جسکی وجہ سے ہوائی جہازوں سے بمباری کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ حاجی ترنگ زئی کے لڑکے بادشاہ گل کے ہمراہ کابل کے سمت روانہ ہوگئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ امین جان کو حکومت افغانستان نے معافی دیدی ہے۔ باقی افغانستان میں امن و امان ہے۔

آئندہ دستور کی کامیابی کیلئے کاشتکاروں کی تربیت و تنظیم ضروری ہے

مجالس آئین ساز میں زرعی و دیہاتی نمایندوں کا تناسب

چونکہ جدید دستور اساسی کے نافذ ہونے کی صورت میں قانونی کونسلوں کے انتخاب ہوں گے اور اس دستور اساسی کے مطابق چونکہ ایسے ووٹروں کی تعداد میں اضافہ ہوچکا ہے جن میں دیہاتیوں کا ایک کثیر حصہ شامل ہوگا۔ اس لئے اُن کی تنظیم کے لئے ملک کے ہر گوشہ میں ابھی سے تیاریاں شروع ہوگئی ہیں اور صوبہ متوسط دیہاتیوں کی تنظیم کے موثر کارروائی کا آغاز ہوچکا ہے۔

اگرچہ موجودہ صوبجاتی قانونی کونسلوں کے ممبران کی فہرست پر سرسری نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر ایک صوبہ سے شہریوں کی نسبت دیہاتیوں لوگوں کی جانب سے منتخب شدہ ممبران کی تعداد صوبجاتی آئینی کونسلوں میں زیادہ ہوتی ہے چنانچہ اسکا ثبوت حسب ذیل اعداد و شمار سے ملسکتا ہے:۔

نمبر شمار	صوبہ	شہری ممبر	دیہاتی ممبر
۱	مدراس	۱۱	۷۷
۲	بمبئی	۱۶	۵۷
۳	بنگال	۱۷	۶۸
۴	صوبہ متحدہ	۱۲	۷۷
۵	پنجاب	۱۲	۴۰
۶	بہار و اڑیسہ	۹	۵۷
۷	صوبہ متوسط و برار	۱۰	۳۸
۸	صوبہ آسام	۱	۳۲

دہلی سے اسمبلی میں جو ممبران جاتے ہیں اُن کے انتخاب میں شہری و دیہاتی ممبران کا امتیاز نہیں ہے آئندہ جدید دستور اساسی کی رو سے رائے دہندگان کی تعداد زیادہ ہوگی اور وہ کس قدر زیادہ ہوگی اسکا اندازہ ذیل کے نقشہ سے ہوسکتا ہے:۔

نمبر شمار	صوبہ	سابقہ رائے دہندگان	آئندہ رائے دہندگان
۱	مدراس	۳ء۲	۱۵ء۵
۲	بمبئی	۳ء۹	۱۷ء۱
۳	بنگال	۲ء۵	۱۶ء۰
۴	صوبہ متحدہ	۳ء۵	۳۵ء۵
۵	پنجاب	۳ء۵	۱۱ء۹
۶	بہار و اڑیسہ	۳ء۱	۱۲ء۵
۷	صوبہ متوسط و برار	۱ء۳	۱۲ء۵

پروفیسر کے۔ ٹی شاہ کے اس بیان کو دیکھتے ہوئے کہ ہندوستان میں فیصدی ۴ شخص ہی سالانہ ایک ہزار روپیہ سے زائد کماتے ہیں ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے دیہاتیوں کو سیاسی تعلیم کافی طور پر دینا چاہئے۔

سنہ ۱۹۲۰ء سے لیکر سنہ ۱۹۳۳ء تک موجودہ قانونی کونسلوں میں چار دفعہ انتخاب ہوا۔ اسمیں دو انتخاب میں کانگریس نے حصّہ لیا باقی دو میں حصّہ نہیں لیا۔ اسوقت اس کی توجہ اس میدان کو چھوڑکر دوسری طرف لگی ہوئی ہے۔ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ کانگریسی لیڈر دیہاتیوں کا فرض نہ حاصل کر سکے کانگریسیوں کی غلط روش کے باعث اسمبلی نے ایسے قانون بنوائے جو ملک کیلئے نقصان دہ تھے۔ ذیل کی فہرست ہمارے بیان کی بین دلیل ہے

(۱) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری سنہ ۱۹۳۲ء
(۲) قانون انسداد دہشت انگیزی بنگال سنہ ۱۹۳۰ء
(۳) قانون محصولات بحری و تجارتی معاہدہ اوٹاوہ سنہ ۱۹۳۲ء
(۴) قانون صوبجاتی ترمیم ضابطہ فوجداری

سنہ ۱۹۳۰ء سے سنہ ۱۹۳۳ء تک جو انتخابات ہوئے ہیں ان میں زیادہ سے زیادہ ۴۲۵۶ فیصدی رائے دہندگان اور کم سے کم ۲۹ فیصدی انتخاب کی جگہ پر گئے کمی کے اعداد کانگریس کے حصّہ نہ لینے کے وقت کے ہیں اور زیادتی اُس کے حصّہ لینے کے وقت کی ہے۔

اس سے معلوم ہوگا کہ ۷۰۰ء ۲۹ فیصدی رائے دہندگان کانگریسی سیاسی تعلیم کے باہر جاتے ہیں۔ اسمبلی میں جائز نمایندگان کیلئے اُسکے لیڈروں کو اسوقت تک کامیابی حاصل ہوگی جب تک کہ دیہاتیوں کا تعاون حاصل نہ کریں گے اور جبتک دیہاتی شہریوں کے نقش قدم پر گامزن ہونگے اسوقت تک اُنکے دماغ میں قومی تحریک یا ملکی ترقی کے جذبات پیدا ہوں گے اسلئے دیہاتیوں کو سیاسی تربیت دینا ضروری ہے۔ اور اس کی جانب ہر ایک شہری کو اپنی توجہ مبذول کرنی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۸ | کانپور چہار شنبہ ۲۹ر نومبر ۱۹۳۳ء | نمبر ۴۳

اسمبلی اور ریزرو بنک

ہندوستانیوں کے لئے ریزرو بنک کا مسئلہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے چنانچہ ۲۸ر نومبر کو اسمبلی میں اس مسئلہ پر کافی دلچسپ مباحثہ ہوا جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

مسٹر بی۔ داس نے ریزرو بنک بل پر دوبارہ اپنی تقریر شروع کی جس کے دوران میں انھوں نے شرح تبادلہ کی تبدیلی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو اس باب میں ملک کی متفقہ خواہش کا احترام کرنا چاہیئے اور روپے کی قیمت گھٹا دینی چاہیئے تاکہ اجناس کی قیمت بڑھ جائے اور کسانوں کی مصیبتیں کچھ کم ہوں بنک کے ڈائرکٹریٹ کے باب میں انہوں نے کہا کہ ۱۹۲۷ء والے مسودۂ قانون کی طرح ایک گورنر اور ایک ڈپٹی گورنر اور ایک اسسٹنٹ ڈپٹی گورنر ہونا چاہیئے۔ پھر کہا کہ بنک اگر سرکاری بنک نہ بنے بلکہ حصہ داروں کا بنک بنے تو اُسے ہندوستانیوں کا ایک جمہوری بنک بنانا چاہیئے۔ اور فی حصہ ایک رائے دینے کا اصول قائم کیا جائے آخر میں مسٹر بی داس نے کہا کہ میں اس مسودۂ قانون کی تباہی کا حامی نہیں ہوں کیونکہ میں پانچ سال پرانی غلطی کو محسوس کر چکا ہوں۔ اور اسلئے میں چاہتا ہوں کہ اس بل پر غور کیا جائے اور یہ منظور ہو۔

سنٹرل پارٹی کے مسٹر آر۔ ایس شرما نے بل کی حمایت میں تقریر کی اور شرح تبادلہ کے متعلق کہا کہ شرح تبادلہ کا تعین اُس دن کی شرح سے کیا جائے جسکے دوسرے دن یہ ریزرو بنک بل ایکٹ نافذ ہونے والا ہو۔

سردار رگھبیر سنگھ نے کہا کہ بنک کے پچھتر فیصدی حصے ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں رہنے چاہئیں۔ اور اتنے وسیع ملک میں کام کرنے کیلئے اسکے سنٹروں کی تعداد زیادہ ہونی چاہیئے۔ شرح تبادلہ میں تبدیلی کی ضمانت کرتے ہوئے انھوں نے بل کے منظور کئے جانے کی حمایت کی کیونکہ وفاقی دستور کے قیام کی یہ پیشگی شرط ہے۔

سردار بھوپت سنگھ نے جو ریزرو بنک بل کی سلیکٹ کمیٹی کے رکن تھے۔ انہوں نے اپنے اختلافی نوٹ میں جو کچھ لکھا ہے اسکو اپنی تقریر میں زیادہ مشرح کیا ہے اور حصہ داروں کے بنک کے مقابلہ میں سرکاری بنک کی حمایت کی اور کہا کہ ہمارے ریزرو بنک کی شاخ لندن میں قائم ہونے کے سلسلہ میں جو خرچ ہوگا وہ بے سود ہوگا۔ اگر ہندوستانیوں کو دوسری قوموں کے مرکزی بنکوں کے ساتھ براہ راست سلسلہ تعلق قائم کرنے کا موقع نہ ملا اور ہندوستانیوں کی بین القومی مالیات میں تربیت نہ ہوئی۔ شرح تبادلہ کی نسبت انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ کوئی قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے ماہرین کی ایک کمیٹی اس مسئلہ کی پوری تحقیقات کرے۔

مسٹر باگلا نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ فرانس جرمنی وغیرہ کیطرح غیر ہندوستانیوں کی مداخلت کا تحفظ ہونا چاہیئے

اور کہا کہ ریزرو بنک ہندوستان کے مالی نظام کا مرکز ہوگا اور اسلئے قومی اقتصادی پالیسی کے اصولوں پر اسکا چلنا ملک کے اقتصادی ارتفاع کیلئے ضروری ہے مسٹر باگلا نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ کانپور میں ریزرو بنک بل کی ایک علیحدہ شاخ قائم کی جائے

مسٹر ایس، سی مترا نے اپنی تقریر میں ایک بہت ہی لگتی ہوئی بات کہی کہ انسان کم از کم بیسویں صدی کا انسان ایک سیاسی جانور ہے اور اس حیثیت سے وہ سیاسی اثرات سے بالکل پاک نہیں ہوسکتا۔ اور اس امر پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا کہ گورنر جنرل یا وزیر ہند حکومت برطانیہ کی زبان ہونے کی حیثیت سے سیاسیات سے کیونکر آزاد ہوسکتے ہیں یہانتک کہ موجودہ اسکیم کے حصہ دار جن لوگوں کو ڈائرکٹر منتخب کرینگے وہ بھی سیاسی اثر سے پاک نہیں ہوسکتے۔

انہوں نے کراچی، لاہور اور کانپور میں بنک کی شاخوں کے قیام کی حمایت کی اور شرح تبادلہ کے سلسلہ میں انہوں نے یہی رائے دی کہ جبوقت یہ ایکٹ نافذ ہو اسوقت جو شرح تبادلہ جاری ہو اُسکو اس ایکٹ کا جز قرار دیا جائے

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میں نے نہ تو لندن رپورٹ پر دستخط کیے ہیں اور نہ ..... جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی رپورٹ پر اس لئے میں اس معاملہ پر بالکل غیر جانبدارانہ طریقہ سے بحث کروں گا۔

ریزرو بنک کے ایک سرکاری حیثیت سے قائم ہونے کی حمایت کرتے ہوئے انھوں نے سر باسل بلاکٹ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس اور مسٹر رنگا سوامی آئنگر کی ان تقریروں کے اقتباسات پیش کئے جو ان صاحبوں نے ۱۹۲۸ء میں اسمبلی کے اندر کی تھیں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ موجودہ اسکیم کی ترتیب میں اسمبلی کے مسودے اور بنکنگ کمیٹی کی سفارشات کا جس نے سرکاری بنک کے قیام کی حمایت کی تھی مطلق لحاظ نہیں کیا گیا۔

سیاسی اثر کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ گورنر جنرل ملک کے سب سے بڑے سیاسی حاکم ہیں لہذا اگر بنک کو سیاسی اثر سے محفوظ رکھنا ہے تو سب سے پہلے اس مسودۂ قانون سے گورنر جنرل یا وزیر ہند کو بالکل خارج کردیا جائے

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے روپے کی شرح تبادلہ میں کافی کمی کا پرزور مطالبہ کیا تاکہ زراعتی پیداوار کی قیمتوں میں اضافہ ہو۔

آئینۂ کانپور

ہز اکسیلنسی گورنر کی تشریف آوری

ہز اکسیلنسی سر مالکم ہیلی گورنر صوبجات متحدہ ۳۰ر نومبر کو تشریف لاکر تین روز قیام فرمانے کے بعد ۲ر دسمبر کو تشریف لیجاویں گے۔

یو۔پی فلائنگ کلب ہز اکسیلنسی گورنر ۳۰ر نومبر ۴½ بجے شام کو یو، پی فلائنگ کلب کا افتتاح فرماویں گے اور پھر اُسکے بعد کلب کی جانب سے ہز اکسیلنسی کی تشریف آوری کے اعزاز میں ایک ایٹ ہوم دیا جائیگا جسمیں آپ شرکت فرماویں گے۔

سینٹ اینڈ ریوز ڈنر ۳۰ر نومبر کی رات کو ہز اکسیلنسی گورنر سینٹ اینڈ ریوز ڈنر میں شریک ہونگے یہ ڈنر کانپور کلب کی طرف سے دیا جائے گا۔

بالکا ودیالیہ یکم دسمبر کو بالکا ودیالیہ اسکول کے تقسیم اسناد کے جلسہ کی ہز اکسیلنسی گورنر صدارت فرمائینگے

میونسپل بورڈ یکم دسمبر کو ۳ بجے سرکٹ ہاؤس میں میونسپل بورڈ کی طرف سے ہز اکسیلنسی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جاتے گا۔

گارڈن پارٹی یکم دسمبر ۴½ بجے شام کو شہر کے ہندو مسلمان عیسائی۔ پارسی اور یوروپین معززین کی طرف سے ہز اکسیلنسی کو ایک شاندار گارڈن پارٹی گرین پارک میں دی جاسے گی۔

سودیشی نمائش ۲۷ر نومبر ۴½ بجے شام کو سودیشی نمائش کا افتتاح ہو گیا۔

مسز سین گپتا بوجہ بیماری کے تشریف نہ لاسکیں اسلئے نمائش کا افتتاح ڈاکٹر ایس۔ این سین پریسیڈنٹ سودیشی لیگ نے کیا۔ پھاٹک پر ایک پنڈت جی اور ایک مولوی صاحب اور ایک پادری صاحب نے وید، قرآن اور بائبل کی سورتیں تلاوت کیں۔ اور اُسکے بعد بندے ماترم کا گیت مسز لوس پرنسپل بالکا ودیالیہ کی زیر سرپرستی چند لڑکیوں نے گایا اور ڈاکٹر سین نے کنجی سے پھاٹک کھولا۔ معززین نمائش کے اندر داخل ہوئے اور تمام لوگوں نے بینڈ باجہ کیساتھ ساری نمائش کا گشت لگایا۔

نمائش نہایت شاندار اور قابل دید ہے تقریباً ڈیڑھ سو دوکانات مختلف مقامات سے آئی ہیں جسمیں طرح طرح کی سودیشی چیزیں ہیں۔ ۲ بجے دن سے ۹ بجے رات تک اہل شہر کے لیے بڑی دلچسپی کا سامان ہے امید ہے کہ اہل شہر سودیشی نمائش میں مثل سابق حصہ لے کر اپنی کافی دلچسپی کا ثبوت دیں گے

میونسپل ایڈریس ۲۷ر نومبر کے جلسہ میں سر راس مسعود اور پنڈت جواہر لال نہرو کی تشریف آوری کے سلسلہ میں بورڈ میں دونوں حضرات کو اڈریس دیے جانے کی تجویزیں بغرض منظوری پیش کی جانے والی تھیں مگر صرف ۸ ممبران آئے اور چونکہ بورڈ کا کورم ۱۲ کا ہے اسلئے جلسہ نہ ہوسکا اور یہ دونوں اڈریس کی تجویزیں بھی منظور نہ ہوسکیں۔

۲۷ر نومبر کو ایک دوسری درخواست ۱۱ ممبران بورڈ نے اس مضمون کی بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ کی خدمت میں پیش کی کہ ۲۹ر نومبر کو پنڈت جواہر لال نہرو کو ایڈریس دیے جانے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ منعقد کیا جائے مگر چونکہ چیرمین صاحب ۲۷ر نومبر کو آگرہ تشریف لے جارہے تھے اسلئے انہوں نے درخواست خان بہادر سید بشیر الدین احمد سینئر وائس چیرمین میونسپل بورڈ کے پاس غور کے لئے بھیجدی۔

اب معلوم ہوا ہے کہ سینئر وائس چیرمین صاحب نے اس درخواست کو اس ریمارک کے ساتھ نامنظور کردیا کہ اُن کے نزدیک اتنے قلیل عرصہ میں بورڈ کا جلسہ طلب نہیں کیا جاسکتا۔

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ جن حضرات نے پنڈت جواہر لال نہرو کو ایڈریس دیے جانے کے متعلق درخواست دی تھی اس میں سے دو حضرات نے اپنے نام واپس لے لئے۔ اور سر راس مسعود کے ایڈریس کے محرک اور موئد دونوں حضرات ۲۷ر نومبر کے جلسہ میں تشریف نہیں لائے ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ میونسپل بورڈ کے ممبر صاحبان غالباً اپنے فرائض کو محسوس نہیں کرتے اور خواہ مخواہ لیڈران قوم کے نام بورڈ میں ایڈریس کیلئے پیش کرکے اُن کے ناموں کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس سے قبل بھی بورڈ میں اسی قسم کا مذاق اڑ چکا ہے

ہمارے نزدیک اس قسم روش سے ان لیڈران قوم کی ذلت تو نہیں ہوتی بلکہ ممبران خود اپنی سبکسروی کا ثبوت دیگر اہل ملک اور اہل شہر کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں

انجکشن کی اپیل پنڈت سری رتن شوکلا نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایجوکیشن کمیٹی کے ممبران کے انتخاب کے لئے جو انجکشن مسٹر قدوائی کی عدالت سے حاصل کرنا چاہا تھا۔ اور اُسکے خلاف فیصلہ ہونے پر الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل کی تھی اب معلوم ہوا ہے کہ ہائیکورٹ نے بھی انجکشن کو بلاضرورت سمجھتے ہوئے اپیل خارج کردی اور عدالت ماتحت کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

ایجوکیشن کمیٹی ۲۴ و ۲۵ر نومبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ ایجوکیشن کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل ممبران کا انتخاب عمل میں آیا:۔

بورڈ کی طرف سے چودھری رگھوناتھ

کواپٹیڈ ممبران:۔ ۱۔ حاجی قمر الدین (۲) سردار نراین سنگھ (۳) اگھن لال (۴) اور مسز بی۔ پی کپور

پنڈت جواہر لال نہرو پنڈت جواہر لال نہرو ۲۹ر نومبر کو ۱۰ بجے دن کے وقت تشریف لاوینگے اور صرف کانگریس کے کام کرنے والوں سے ملاقات کرکے تبادلہ خیالات فرماویں گے

آل انڈیا مشاعرہ ۲ و ۳ر دسمبر کو انجمن آئینہ ادب کا آل انڈیا مشاعرہ ہونے والا ہے، جس کی صدارت کے لئے سر راس مسعود وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ تشریف لا رہے ہیں۔

سودیشی لیگ کا مشاعرہ ۹ و ۱۰ر دسمبر کو سودیشی لیگ کی طرف سے ایک بڑے پیمانہ پر مشاعرہ منعقد کرنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ یہ مشاعرہ سودیشی نمائش کے اندر ایک پنڈال میں ہوگا

ڈاکٹر بھلا کا انتقال ہم کو یہ خبر معلوم کرکے انتہائی افسوس ہوا کہ ڈاکٹر بادا رام بھلا جو شہر کے ایک مشہور اور قابل ڈاکٹر تھے ۲۵ر نومبر کو انکا انتقال ہوگیا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے پسماندگان

حج بیت اللہ شریف کیلئے تازہ ترین ہدایات

کراچی، کلکتہ، بمبئی سے جدہ تک جہازوں کی روانگی

جہاز پر قیام وطعام اور کرایہ کے اخراجات کی تفصیلات

حکومت ہند کی طرف سے زائرین حج بیت اللہ شریف کی آرام وآسائش کیلئے جو ہدایات ومعلومات شائع ہوتی رہتی ہیں وہ ناظرین صداقت کی معلومات میں اضافہ کیلئے وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ حال ہی میں حکومت ہند کی طرف سے ایک اور بیان شائع کیا گیا ہے جسمیں کراچی، کلکتہ اور بمبئی سے جدہ تک جہاز کے کرایہ اور کھانے وغیرہ کے اخراجات کی تفصیلات درج ہیں۔ ہم اُس بیان کو بھی ذیل میں درج کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ زائرین حج بیت اللہ شریف کے لئے یہ معلومات وہدایات بہت قیمتی ہیں اور اُن کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے:۔

جہازوں کی روانگی کا پروگرام

مسرس ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ایک جہاز جہانگیر بمبئی سے حاجیوں کو ۲۳ر نومبر کو لیجانے کے لئے تیار ہے وہ کراچی ہوتا ہوا جائیگا اور کراچی میں ۲۷ر نومبر تک حاجیوں کا انتظار کرنے کے بعد وہاں سے بھی رخصت ہو جائیگا۔ اور ماہ رمضان کے بعد جو جہاز جدہ جائیں گے ان کا پروگرام یہ ہے:۔

بمبئی سے ۸ر فروری کو رضوانی جہاز روانہ ہوگا۔

کراچی سے بھی ۱۰ر فروری کو رحمانی جہاز جدہ جائیگا

کلکتہ سے بھی ۲۳ر فروری کو اکبر جہاز حاجیوں کو لیجائیگا

واضح رہے کہ جہازوں کی روانگی کی یہ تاریخیں عارضی طور سے مقرر کی گئی ہیں۔ پھر بھی جہازوں کو ان ہی تاریخوں پر روانہ کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ اور صرف ناقابل عبور دشواریوں کے پیدا ہو جانے پر جہازوں کی روانگی ملتوی کی جائیگی۔ ان جہازوں کے بعد ۱۷ر مارچ تک بعض اور بھی جہاز روانہ ہوں گے جن کی روانگی کی تاریخیں عارضی طور سے بھی ابھی تک مقرر نہیں کیگئی ہیں

طعام کے متعلق ہدایات

(۲) حجاج کو پکا پکایا کھانا مالک جہاز پہونچائے گا اور حجاج کو علیحدہ کھانا پکانے نہیں دیا جائے گا۔

(۳) کھانے کی تقسیم کے لئے حجاج کو دو جماعتوں الف وب میں تقسیم کیا جائے گا

جماعت الف میں وہ حجاج شامل ہوں گے جو مالک جہاز سے صبح چائے دوپہر کو کھانا سہ پہر کو چائے اور رات کو کھانا لیں گے۔

جماعت ب میں وہ حجاج شامل ہوں گے جو مالک جہاز سے صرف صبح یا سہ پہر کو چائے اور دن یا رات کھانا لینگے

(۴) جماعت الف کے حجاج کو صبح کی چائے میں مندرجہ ذیل چیزیں دی جائیں گی۔ ایک پیالی چائے اور دو بسکٹ یا ایک چپاتی حجاج کو اجازت ہوگی کہ بسکٹ وچپاتی میں سے کسی ایک چیز کو پسند کرلیں۔

دوپہر کے کھانا کھانے میں انھیں چاول یا چپاتیاں دیجائیں گی ان دو چیزوں میں سے کسی ایک کو پسند کرلینے کی بھی حجاج کو پوری اجازت حاصل ہوگی ان دو کھانوں کی مقدار معین نہیں ہوگی بلکہ ایک حاجی جسقدر کھانا مانگیگا اُسے ملجائے گا اور ... حساب ہو جائے گا ایک حاجی خواہ چاول یا چپاتیاں کوئی چیز لے اُسے دال ضروری بہم پہونچائی جائے گی

دال کے ساتھ اگر ... کوئی ترکاری ... دن ...

... حاجیوں ... کے علاوہ دوپہر کے کھانے میں انھیں چٹنی بھی دیجایا کریگی سہ پہر کو صرف ایک پیالی چائے ہی دی جائے گی۔

رات کو کھانے میں سالن کسی روز نہ دیا جائے گا بلکہ چاول کے علاوہ سب دن دال ترکاری وچٹنی ہی دیجایا کریگی

(۵) ب کے یعنی اُن حجاج کے جو صرف ایک وقت صبح یا شام چائے اور ایک وقت دن یا رات کو کھانا لیا کرینگے چائے وکھانے کوئی کمی نہ کیجائے گی بلکہ انھیں جماعت الف کی اشیا بہم پہونچائی جائیں گی۔

(۶) جہاز کا ٹکٹ خریدتے وقت ہر ایک حاجی سے یہ دریافت کرلیا جائے گا کہ جماعت الف یا ب کس میں شامل ہونا چاہتا ہے دن یا رات کے کھانے میں چاول یا چپاتیوں میں سے کون سی چیز لے گا۔ دن کے کھانے میں ترکاری دن مچھلی بھی لے گا یا نہیں۔

(۷) جہازوں پر ان کھانوں کے علاوہ دوسرے کھانے بھی حجاج خرید سکتے ہیں۔

(۸) مریضوں کیلئے پرہیز کے کھانے بھی مالک جہاز بلا اجرت تیار کرادیگا۔ بشرطیکہ سامان حجاج اپنے پاس سے بہم پہونچادیں ورنہ اگر وہ اپنے سامان دیگا تو اُسکے پیسے لیگا

(۹) جہاز کے تمام باورچی وخدمتگار مسلمان ہوں گے

(۱۰) حجاج کھانے اپنے برتنوں میں لینگے مالک جہاز ان سب کو پینے برتنوں میں کھانا بہم نہ پہونچائے گا۔

(۱۱) جہاز میں حجاج پینے کے لئے پانی صرف ان اوقات میں بھر سکتے ہیں۔

صبح ۵ بجے سے سات بجے تک ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک ۴ بجے سے ۶ بجے تک اور رات کے ۸ بجے سے ۱۰ تک

۱۲۔ مسرز ٹرنر اینڈ کمپنی لمیٹڈ کے جہازوں کے جدہ تک سفر کے کرائے حسب ذیل ہیں:۔

ایک طرف کا ٹکٹ معہ خوراک

		معہ خوراک الف	معہ خوراک ب
بمبئی سے	اول درجہ	۳۸۷ روپیہ	۳۸۳ روپیہ
	دوم درجہ	۳۱۲ ،،	۳۰۸ ،،
	ڈیک	۱۲۲ ،،	۱۱۸ ،،
کراچی سے	اول درجہ	۳۸۴ ،،	۳۸۱ ،،
	دوم درجہ	۳۰۹ ،،	۳۰۶ ،،
	ڈیک	۱۱۹ ،،	۱۱۶ ،،
کلکتہ سے	اول درجہ	۴۱۷ ،،	۴۱۲ ،،
	دوم درجہ	۳۳۲ ،،	۳۲۷ ،،
	ڈیک	۱۵۲ ،،	۱۴۷ ،،

واپسی کا ٹکٹ

		معہ خوراک الف	معہ خوراک ب
بمبئی سے	اول درجہ	۵۷۴ روپیہ	۵۶۶ روپیہ
	دوم درجہ	۴۸۴ ،،	۴۶۶ ،،
	ڈیک	۱۸۴ روپیہ	۱۷۶ روپیہ
کراچی سے	اول درجہ	۵۶۸ ،،	۵۶۲ ،،
	دوم درجہ	۴۶۸ ،،	۴۶۲ ،،
	ڈیک	۱۷۸ ،،	۱۷۲ ،،
کلکتہ سے	اول درجہ	۶۳۴ ،،	۶۲۴ ،،
	دوم درجہ	۵۳۴ ،،	۵۲۴ ،،
	ڈیک	۲۳۹ ،،	۲۲۹ ،،

دس سال سے کم عمر کے بچوں کا کرایہ بڑے آدمیوں ہی کے برابر لیا جائے گا۔ صرف کھانے کی اجرت کم لیجائیگی اور کس قدر کم لی جائے گی یہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

		ایک طرف کا ٹکٹ	واپسی ٹکٹ
بمبئی سے	خوراک الف	۶ روپے	۱۲ روپے
	خوراک ب	۴ ،،	۸ ،،
کراچی سے	خوراک الف	۴ روپیہ ۸ آنہ	۹ ،،
	خوراک ب	۳ ،،	۶ ،،
کلکتہ سے	خوراک الف	۸ ،، ۸ آنے	۱۷ ،،
	خوراک ب	۶ ،،	۱۲ ،،

واضح رہے کہ کھانے کے لحاظ سے اول سٹے دوم وڈیک کے مسافروں میں کوئی امتیاز نہیں ہے سبکو کھانا ایک ہی دیا جائے گا اگر آپ دس سال سے کم عمر کے بچے کا بمبئی سے ایک طرف کا اول درجہ کا کرایہ معلوم کرنا چاہیں تو بچہ کے کھانے کے لحاظ سے ۳۸۷ میں ۶ گھٹا دیجئے جواب بچہ کا کرایہ آجائیگا اگر بچہ جماعت الف میں ہو اسی طرح سے آپ دیگر بندرگاہوں سے سیکنڈ وڈیک کے درجوں کے بچوں کا کرایہ معلوم کر سکتے ہیں۔

دیگر معلومات

۱۳۔ جہاز کے جدے پہونچ جانے پر حاجیوں اور ان کے سامان کو ساحل پر پہونچانے کی اجرت مالک جہاز کرایہ کے علاوہ ڈیڑہ روپیہ وصول کرے گا واپسی پر جدہ سے جہاز پر سواری کے وقت بھی اس کی اُجرت حاجیوں سے ڈیڑہ روپیہ لیجائیگی بمبئی۔ کلکتہ، کراچی ہندوستانی بندرگاہوں میں اسکی اجرت نہ لیجائیگی۔

۱۴۔ ڈیک کے حجاج کو عام طور سے اپنی جگہوں پر سونا پڑے گا لیکن اگر وہ سونے کے لئے خاص آرام چاہیں تو ایک طرف کے سفر مذکورہ کے کرایہ کے علاوہ ۵ روپیے کرسفر کے لئے علیحدہ انتظام کردیا جائے گا لیکن واضح رہے کہ اس قسم کا انتظام ایک کے تمام حجاج کے لئے نہیں بلکہ صرف ایک محدود تعداد کے لئے کیا جاسکیگا۔ ایک بات اور یہ ہے کہ یہ انتظام صرف خاص خاص جہازوں مثلاً جہانگیر وغیرہ پر ہی ہے۔ دوسرے وسول درجے کے حجاج کو سونے کے لئے علیحدہ انتظام کرانے کی ضرورت ہی نہیں۔

۱۵۔ ڈیک میں سفر کرنیوالا حاجی اگر جہاز کا واپسی کا ٹکٹ نہ لیگا اُسے بندرگاہ پر منتظمہ کمیٹی کے پاس واپسی کے کرایہ کا روپیہ جمع کرانا ہوگا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے

مقام		دس سال زائد عمر	دس سال سے کم عمر
بمبئی کے	خوراک الف	۶۲ روپے ۸ آنے	۵۷ روپے ۸ آنے
	خوراک ب	۵۹ ،، ۸ ،،	۵۵ ،، ۸ ،،
کراچی کے	خوراک الف	۶۰ ،، ۸ ،،	۵۶ ،، ۸ ،،
	خوراک ب	۵۷ ،، ۸ ،،	۵۴ ،، ۸ ،،
کلکتے کے	خوراک الف	۸۸ ،، ۸ ،،	۸۰ ،، ۰ ،،
	خوراک ب	۸۳ ،، ۸ ،،	۷۷ ،، ۸ ،،

اس رقم میں جدہ پر ساحل سے جہاز تک حاجی ... اُس کے سامان کو پہنچانے کی اجرت ڈیڑھ روپیہ بھی شامل ہے۔

۱۶۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک بمبئی سے سوار ہونے والے حاجی کو جو زیارت بیت اللہ شریف کے بعد مدینے بھی جائے جہاز میں ڈیک میں سفر کرنے اور حجاز میں تمام سفر اونٹ پر کرنے کے باوجود ۵۰۸ روپے چاہئیں اور اگر وہ کلکتہ سے سوار ہوا تو اُس کو ۶۴۰ روپے کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے جس شخص کی پاس اتنا بھی روپیہ نہو اُسے حج پر نہ روانہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں کسی کفایت کی مطلق گنجائش نہیں ہے۔

اگر بمبئی یا کراچی سے سوار ہونے والے ایک حاجی کے پاس ۱۱۲۰ روپے ہوں تو وہ جہاز میں سکنڈ کلاس میں اور احجاز میں اونٹ کی بجائے موٹر میں سفر کر سکتا ہے۔ کلکتہ سے روانہ ہونے کی صورت میں اُسے ۱۲۶۰ روپے چاہئیں۔ بمبئی یا کراچی سے سوار ہو کر جہاز میں اول درجہ میں سفر کرنے والے اور حجاز میں موٹر پر سفر کرنے والے کو ۱۶۷۵ روپے کی ضرورت ہے اور اگر وہ کلکتہ سے روانہ ہو تو ۱۷۳۵ روپے کی

جواہر لال نہرو ہندوؤں کے رہنما نہیں ہو سکتے

ڈاکٹر مونجے اور پرمانند کا ہذیان

نئی دہلی ۲۲ر نومبر۔ ڈاکٹر مونجے نے پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر کے جواب میں ذیل کے الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے " نوجوان پنڈت جواہر لال نہرو نے اشتراکیت کی مسرت آگین بے پناہی سے سرشار وسرمست ہو کر ہندو سبھا کے حق میں ملک وقوم کے مفاد کیلئے مضرت رساں ہونیکا فیصلہ تو صادر فرمادیا ہے لیکن واقعات کے تسلسل پر اگر غور کیا جائے جو آپ کی تقریر پر منتج ہوئے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نے بڑے بھیا شوکت علی کے اشارہ چشم وابرو پر رقص کر کے مسلمانوں کے سامنے اپنی شکست خوردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جواہر لال گاندھی جی کے لاڈلے صاحبزادے ہیں جنہیں اُن کے چاؤ نے بگاڑ دیا ہے گاندھی جی جیسے مدبر اور دانشمند بزرگ سے پوچھیں گے تو انھیں معلوم ہوگا کہ ہندو مہاسبھا کے اغراض ومقاصد اور لائحہ عمل میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جو اُن کے غیر ذمہ دارانہ الزامات کو جائز ثابت کر سکے۔ عجمی تمدن کے دلدادہ جواہر لال کو جو اشتراکیت پر مرمٹا ہے۔ اپنا آبائی مذہب چھوڑ دینے پر خواہ کتنا ہی فخر کیوں نہ ہو۔ اُسے جان لینا چاہیئے کہ بردبار اور رواداری ہندو کے صبر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اور اسمیں ابھی تک اپنے قدیم ترین مذہب اور تمدن کی حفاظت کے لئے کھڑے ہونے کا کس بل باقی ہے۔

نئی دہلی ۲۲ر نومبر۔ بھائی پرمانند صدر ہندو مہاسبھا نے ایک بیان کے دوران میں ہندوؤں کی موجودہ حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر کا حوالہ دیا اور کہا کہ اگر پنڈت جواہر لال نہرو کو یہ گمان ہے کہ عام طبقہ ہندو مہاسبھا کو چھوڑ کر اُن کی نصیحت سننے کیلئے تیار ہے تو انھیں سمجھ لینا چاہئے کہ وہ محض جنت الحمقا کی سیر کر رہے ہیں ہندو کی رائے عامہ کسی رہبری کی خواہاں نہیں البتہ ہندو مہاسبھا کوشش کرے تو ہندوؤں کی رہنمائی کر سکتی ہے یا اگر ہندو سبھا بالکل ہی بے حس ہو جائے تو وہ کسی اور تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ جواہر لال کی باتوں ... آجائیں۔

شب برات کی شرعی حقیقت اور مسلمانوں کا طرز عمل

روحانی پاکیزگی کی ایک رات جسمیں رب العالمین تجلی فرماتا ہے

مسلمانوں کے تن نیم جان میں بدعات و رسوم کا زہر ہلاہل

اسلام ایک مکمل مذہب ہے جس کی تعلیم زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے قرآن کریم کا دعوی ہے کہ وہ تبیاناً لکل شئی اور تفصیلاً لکل شئی ہے وہ اکمال دین اور اتمام نعمت سے دنیا کو مالا مال کرنے آیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم اپنے دعوی میں بالکل سچا ثابت ہوا ہے کیونکہ ساڑھے تیرہ سو برس میں مسلمانوں کو کوئی ایسی ضرورت پیش نہیں آئی جسمیں اُسنے اُن کی رہنمائی نہ کی ہو۔ قرآن کو دوسروں کی کاسہ لیسی پر چھوڑ دیا ہو اسی وجہ سے قرآن مجید کو خاتم الکتب اور خاتم الشرائع کہا جاتا ہے اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود قرآن کریم نے خاتم النبیین کے مبارک لقب سے ملقب فرمایا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ دین کی تمام ضرورتیں اسلام نے پوری کر دی ہیں۔ اس لئے نہ کسی جدید کتاب کی ضرورت ہے اور نہ کسی نبی اور مرسل کی۔

کیا شریعت تشنۂ تکمیل ہے؟

جو مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر اور قرآن کریم کو اپنی ضروریات کیلئے کافی سمجھتا ہو اور دین مبین میں کوئی نئی بات نکالتا ہو وہ گویا اپنے قول کی خود تکذیب کرتا ہے اس کی جدت پسندی کے معنی تو یہ ہیں کہ کتاب قیم اپنے مقاصد میں ناکام رہ گئی تھی اسلئے اسکو ایک جدید اور مخترع بات کیلئے نئی راہ اختیار کرنی پڑی اور یوں اُس نے دین قیم کی ایک ضرورت کو پورا کر دیا اسی واسطے داعی اسلام خاتم الانبیا سردار الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (بخاری و مسلم) جو شخص ہمارے طریقہ میں کوئی ایسی بات نکالے جو اس میں نہ ہو تو وہ بات مردود ہے

کون مسلمان ہے جو اس بات کو ایک منٹ کیلئے بھی تسلیم کرتا ہو۔ کہ اسلام اپنی تکمیل میں کسی دوسری کتاب یا دوسروں کے خیالات کا محتاج ہے؟ کس مومن کے دل میں یہ بات گذر سکتی ہے کہ اسلام اور ہادی عالم کے بعد بھی دین و مذہب کے نام پر کوئی نئی بدعت ایجاد کی جائے؟ مگر افسوس ہے کہ موجودہ مسلمانوں کا طرز عمل وہی ہے جس سے زبانی کیا جاسکتا ہے۔ دین مبین کے نام پر مسلمانوں نے کتنی خرافات ایجاد کر رکھی ہیں! عبادات و معاملات اور اعتقادات غرض تعلیم الٰہی کا وہ کونسا گوشہ ہے جس پر اپنے رسم و رواج اور آبائی تقلید کا پلاستر نہ پھیر اجاتا ہو۔ اور صراط مستقیم میں دائیں بائیں راستے نہ بنائے جاتے ہوں! شریعت حقہ نے رمضان المبارک کے روزوں کو ہر مستطیع مسلمان پر فرض کر دیا ہے۔ باقی تطوع کے طور پر جن روزوں کے رکھنے کی ضرورت ہے اُن کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ مگر مسلمانوں کو شریعت کے بیان کردہ روزوں پر اطمینان نہیں ہے اسلئے انہوں نے ہزاری روزہ ایجاد کر لیا تاکہ شریعت کی اس کمی کو اس طرح پورا کر کے اصل شریعت کو ناقص ٹھہرا دیں اور خاتم المرسلین کے منصب کو بھی پردہ میں غصب کر بیٹھیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ ہزاری روزہ کہاں سے آیا؟ کیا قرآن نے اسکا بیان کیا؟ کیا داعی اسلام نے اسکے رکھنے کا حکم دیا؟ کیا صحابہ کرام اور خلفائے راشدین بھی اس سعادت سے بہرہ مند ہوئے؟ اگر نہیں تو کسی مسلمان کو کیا حق ہے کہ وہ اپنی طرف سے ایک ایسا روزہ مقرر کرلے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے؟

شریعت کو تابع بنا لیا گیا

کہا جاتا ہے کہ روزہ تو بہر حال روزہ ہے خواہ اس کو کسی نام سے رکھا جائے لیکن شاید ایسے مسلمانوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہر وہ فعل جسکو عبادت کا رنگ دیا گیا اور جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ایک شیطانی اور طاغوتی فعل ہے۔ اسکا کرنے والا خدا اور اُسکے رسول کا باغی ہوتا ہے اور عملاً شریعت کی تکمیل کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ تکمیل کا محتاج نہیں ہے عبادت اُسی کو کہا جائیگا جسکے کرنے کا حکم اللہ اور اُسکے رسول نے دیا ہو۔ ورنہ اُس کو رجس من عمل الشیطان کہا جائے گا جس سے اجتناب کرنا لازم اور ہر مومن کا اولین فرض ہے۔

ہزاری روزہ کا ذکر تمثیلاً کیا گیا ہے۔ ورنہ ایک نہیں سینکڑوں بدعتیں دین الٰہی کے نام پر موجودہ مسلمانوں نے ایجاد کر رکھی ہیں افسوس اور حیرت تو اس بات پر ہے کہ شریعت اسلام نے جن دنوں اور مہینوں کیلئے مسلمانوں کے سامنے پیش دستور العمل کر دیا ہے اُس کے مطابق تو مسلمان عمل نہیں کرتے لیکن اپنی طرف سے نئی نئی چیزیں ایجاد کر کے ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اسطرح وہ اپنی اس خوفناک بغاوت کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم شریعت کے تابع نہیں بلکہ شریعت ہماری تابع ہے۔

ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ (اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کی پیروی کرنے لگے)

شعبان کی ایک رات!

دیکھو! ماہ شعبان کے بارے میں شریعت کے اندر سب کچھ موجود ہے جس پر تمسک کر کے ہم اپنے ایمان اور اسلام کی شان کو قائم رکھ سکتے ہیں مگر ہم مسلمان ہی کیا ہوئے اگر شریعت کے پروگرام کو بلا چون وچرا مان لیا اس لئے ہم ماہ شعبان میں نئی نئی بدعتیں ایجاد کرتے ہیں ہم شوق سے حلوہ بنائیں گے گو شریعت میں اسکا شائبہ بھی نہو ہم اپنے کاروبار کا ہرج کر کے رنگ رلیاں ضرور منائینگے گو شریعت اس کو اپنے اسراف و تبذیر سے تعبیر کرے اور بدعت و گمراہی بتلائے ہم شریعت کے مطابق ذکر و اذکار میں مشغول ہونا پسند نہیں کریں گے اور آتش بازی چھوڑ کر شیطان لعین کے بھائیوں کی فہرست میں نام درج کرا ہی لیں گے۔

احادیث اور شب برات

اب ذیل میں شب برات کی حقیقت اور اُسکے متعلق شرعی احکام درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو کہ ماہ شعبان کی شرعی حدود کیا ہیں اور ایک مسلمان کے اُن کے متعلق کیا فرض ہے ابن ماجہ کی حدیث میں ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلہا وصوموا نہارہا فان اللہ تعالے ینزل فیہا لغروب الشمس الی سماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر لہ الا مسترزق فارزقہ الا مبتلی فاعافیہ حتی یطلع الفجر۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی رات پندرہویں ہو تو تم اس رات میں نماز پڑھو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات میں اللہ تعالی غروب آفتاب سے طلوع فجر تک تجلی فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا میں اسے بخش دوں ہے کوئی رزق لینے والا کہ میں اسے رزق دوں ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے نجات دوں صبح صادق تک یہی صدا دیتا رہتا ہے۔

ابن ماجہ کی دوسری حدیث میں ہے کہ:-

قال ان اللہ تعالے لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان لجمیع خلقہ الا المشرک او مشاحن۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالے نے شعبان کی پندرہویں رات کو تجلی فرماتا ہے اور سوائے مشرک اور کینہ ور کے ساری مخلوقات کو بخش دیتا ہے۔

شب برات میں کیا کرنا چاہیئے

ان احادیث سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:-

(۱) شعبان کی پندرہویں شب کو نماز اور عبادت کرنی چاہیئے

(۲) دن کو روزہ رکھنا چاہیئے

(۳) مغفرت کی دعا مانگنی چاہیئے

(۴) رزق اور کشائش کی دعا کرنی چاہیئے

(۵) مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے دعا کرنی چاہیئے

(۶) اللہ تعالے سوائے مشرک اور کینہ ور کے سب کو اس رات میں بخش دیتا ہے۔

اب ان احادیث اور ان کے نتائج پر غور کرو اور بتاؤ کہ ان مبارک احکام میں شب برات کی بدعتیں کہاں آکر داخل ہوگئیں۔ کیا ان میں کہیں مذکور ہے کہ شب برات میں حلوا خوری کیا کرو؟ کیا آتشبازی چھوڑنے کا ان احادیث میں شائبہ بھی ہے۔ اگر حلوا خوری کوئی ضروری چیز تھی تو داعی اسلام اور اُن کے جانشین رضوان اللہ علیہم اجمعین اس سے کیوں محروم رہے؟ کیا ان کو حصول ثواب کی ضرورت نہ تھی۔ کیا ان میں تمھاری برابر بھی عقل و دانائی نہ تھی؟ پھر خدارا بتاؤ کہ شب برات کی ان رسموں کو تمھارا ایمان کسطرح گوارا کرتا ہے

فقہائے کرام کی تصریحات

آتشبازی، حلوا خوری، اسراف و تبذیر، لہو و لعب تو خیر کھلی بدعت اور اسلام سے صریح بغاوت ہے مگر شریعت نے تو ایسے امور سے بھی روکا ہے جو فی نفسہ تو صحیح ہوں مگر اُن کو شریعت کی منظوری کے بغیر فرض یا واجب قرار دے دیا جائے۔ مثال کے طور پر ذیل میں فقہائے کرام کی تصریحات ملاحظہ فرمائیے:-

شیخ ابراہیم حلبی منیۃ المصلی کی شرح غنیۃ المستملی میں فرماتے ہیں:-

فعلم ان کلا من صلوۃ الرغائب لیلۃ اول جمعۃ من رجب وصلوۃ البراءۃ لیلۃ النصف من شعبان وصلوۃ القدر لیلۃ السابع والعشرین من رمضان بالجماعۃ بدعۃ مکروھۃ

پس معلوم ہوا کہ صلوۃ الرغائب جو رجب کے پہلے جمعہ کی شب کو پڑھی جاتی ہے اور پندرہویں شعبان کی رات اور رمضان شریف کی ۲۷ویں رات میں جو لیلۃ القدر کی نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے ان راتوں

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ — چنبیلی سے تیار کیا گیا | پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا

کیلاش سوپ — یونڈر سے تیار کیا گیا | لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کان پور

اسلامی ممالک میں شب برات کس طرح منائی جاتی ہے

اسلام کے صاف و شفاف چشمہ کو مشرکانہ رسوم سے گندہ نہ کرو

آتشبازی میں مسلمانوں کا ہر سال پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوتا ہے!

اللہ تعالےٰ جب کسی قوم سے ناراض ہوتا ہے یا اُس کو اُسکے کئے کی سزا دینا چاہتا ہے تو اُس کو مردانہ جوہروں سے خالی کر کے زنانہ اور بزدل بنا دیتا ہے اور اس پر ایسے حاکم کو مسلط کر دیتا ہے جو اُسکے ساتھ جانوروں کے مانند سلوک کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالےٰ مسلمانوں سے ناراض ہے کیونکہ انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے بغاوت کی ہے۔ شریعت اور آسمانی قانون سے استہزاء کیا ہے۔ اور اپنے اچھے بُرے کا خیال چھوڑ کر اس ٹہنی کو کاٹنے پر آمادہ ہو گئے جس پر خود بیٹھے ہیں۔ اگر اللہ رب العالمین مسلمانوں سے خوش ہوتا تو وہ ان کو غلام نہ بناتا اور ان کے مردانہ جوہر دل کو چھین کر بزدل اور اپنے ہی جسم کا خون چوسنے والا نہ کرتا۔ یہ غلامی اور محکومی ہی کی لعنت ہے کہ آج مسلمان ہندوستان میں آٹھ کروڑ کی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی کوئی اجتماعی قوت نہیں رکھتے۔ بلکہ عین راحت و خوشی سمجھتے ہیں حیوانوں کیطرح زندگی بسر کرنے کو ان کی قدر نہ حکومت میں ہے نہ اپنے وطن میں۔ نہ اُن کا کوئی لیڈر ہے اور نہ سیاسی رہنما۔ اور نہ اُن کے نزدیک اطاعت و انعقاد کوئی ضروری چیز ہے وہ انتشار و فساد سے خوش ہیں مگر جمعیت و صلاحیت سے اور باہمی تعاون سے نالاں۔ ان کے سامنے اگر کوئی تعمیری اسکیم رکھی جائے تو اُس کو لبیک کہیں گے تعمیری پروگرام کے نام سے ایسے ہی بھاگیں گے جیطرح کوئی خطرناک مریض صحت بخش دواؤں کے استعمال سے بھاگتا ہے اور بغیر کسی تحریک کے سینماؤں، تھیٹروں اور ناچ گھروں کو اپنے وجود سے رونق بخشیں گے۔ مگر جمعیتہ خاطر امن و صلاح، اصلاح، احوال، مذہب و ملت کے نام پر اگر اُن کو جمع کیا جائے۔ تو وہ اُسکا نام سنکر ہی اونٹ کی طرح بھاگ جائیں گے۔

بزدلوں کی حیلہ جوئی

اگر مسلمانوں کو کہا جائے کہ آؤ مجاہدانہ زندگی بسر کرو اور ملک و ملت کو آزاد کرانے کی خاطر قربانی کا کچھ ہدیہ پیش کرو کیونکہ اسلام کی تعلیم کا آخری نتیجہ حریت عمل اور استقلال حیات ہے۔ تو جھٹ ہمدرد اسلام بن کر کہدیں گے کہ ہم ہندو پرست بننا نہیں چاہتے۔ کانگریس مسلمانوں کی دشمن ہے اور جو مسلمان اسکا ہمنوا ہے کہ وہ یقیناً ہندو پرست اور اسلام کا دشمن ہے ہندوں سے بیزاری کا یہ جذبہ بہت مبارک ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعی مسلمان ہندؤں سے بیزار ہیں؟ یا مجاہدانہ زندگی سے بچنے اور رنگ رلیاں منانے کیلئے یہ صرف بہانا بنا گیا ہے؟

مگر دیکھو! اور ذرا غور کرو! اگر مسلمانوں کو ہندوؤں سے ایسی ہی نفرت اور بیزاری ہے کہ مشترک امور میں شریک ہونا بھی ان کو گوارا نہیں تو ہندوؤں کے مذہب ہندوؤں کے رسم و رواج ہندوں کی معاشرت اور ہندوں کی پست ذہنیت سے اُن کو اور بھی زیادہ متنفر ہو گا۔ مگر کیا ایسا ہے ہر گز نہیں آج مسلمانوں کی زندگی کا کونسا ایسا شعبہ ہے جس میں ہندوں کے مشرکانہ رسم و رواج نے دخل نہ پالیا ہو اور مسلمان جیسی موحد قوم نے ان کی بیہودہ رسموں کو گود میں لے کر نہ پالا ہو۔ ہندوں سے نفرت اور بیزاری کے جذبہ کی قدر تو ہم اس وقت کرتے جب مسلمان عام طور پر ہندو مراسم سے نہ صرف اجتناب کرتے بلکہ توحید خالص کی ہندؤں میں اشاعت کر کے اپنے مومن قانت ہونے کا ثبوت دیتے۔

اسلامی ممالک کی مثال

مگر۔ دیکھو! کیا ہو رہا ہے؟ ہندؤں کی ایک ایک رسم اختیار کر کے اُس پر اسلام کا رنگ چڑھایا جا رہا ہے اور ان کو اسلام کا عطر سمجھ کر اپنی زندگی کا معمول بنایا جا رہا ہے شب برأت کی مسلمانوں کی طرف سے جو آتشبازی چھوڑی جاتی ہے وہ کیا ہے؟ دیوالی کا نقش ثانی اور اسکا معقول چربہ اگر یہ نہیں اور کسی مسلمان کو اس سے انکار ہے تو بتاؤ یہ رسم صحابہ کرام، تابعین، زمانہ خیر القرون غرض کسی زمانہ میں بھی تھی۔ کیا دنیا کے کسی عالم نے اس کو جائز ٹھہرایا۔ اور کیا آج یہی رسم، مصر، شام، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ سوڈان افغانستان۔ ایران۔ قسطنطنیہ، الجزائر، مغرب اقصیٰ۔ طرابلس، ہنگری، یمن، مسقط، بحرین، وغیرہ وغیرہ کسی بھی اسلامی ملک میں جاری ہے؟ یا اس بدعتی کو اختیار کرنے کے لئے صرف ہندوستان کے مسلمان ہی رہ گئے ہیں۔

اخوان الشیاطین کون ہیں؟

سب کو معلوم ہے کہ اسلام نے اسراف اور فضول خرچی سے بہت روکا ہے۔ اور مسرفوں کو قرآن مجید نے شیطان کا بھائی کہہ کر پکارا ہے کیا آتشبازی کا مظاہرہ کرنے والے مسلمان اخوان الشیاطین میں داخل نہیں۔ اور کیا مسلمانوں کا ہر سال لاکھوں روپیہ آگ کے تماشہ کی نذر نہیں ہوتا؟ اگر خدا نخواستہ بعض مسلمانوں کو رنگ رلیاں منانے کا بہت شوق ہے تو اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں اُن کیلئے کافی میدان ہے وہ وہاں جا کر دنیاوی مزے خوب لوٹ سکتے ہیں لیکن کیا یہ ظلم ہے کہ اسلام کے دائرہ میں رہ کر اپنے اعمال سے اسلام اور اسلام کی مقدس تعلیم اور اُس کے منور چہرہ کو داغدار بنایا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی سعادتمندی ہے کہ کوئی شریف خاندان کا فرد اپنے خاندان کو چھپا کر شراب کے جام ہونٹوں سے لگائے لیکن اس بدبخت کی شقاوت میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے جو شراب پیتے وقت اپنے خاندانی حالات بھی بیان کرتا جائے اور نام بنام ان بزرگوں کو پکارتا ہے

ہر سال آتشبازی پر مسلمانان ہند کا لاکھوں روپیہ بلکہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے اگر فی گھر دو دو آنے کی آتشبازی بھی چھوڑی جائے تب بھی ۴۵ لاکھ روپیہ صرف ہوتا ہے اگر یہی روپیہ سال بسال مدارس کی تنظیم، یتیموں، بیواؤں مقروضوں اور اپاہجوں پر خرچ کیا جائے تو آج ہندوستان مسلمانوں کے لئے جنت نشان بن سکتا ہے مگر حالت یہ ہے کہ ادھر پچاس لاکھ روپیہ آگ کی نذر کیا جاتا ہے اور دوسری طرف ہماری مائیں اور بہنیں نان جویں کیلئے آسمان کیطرف نگاہ اُٹھا کر اپنی پردہ پوشی کے لئے دست بدعا رہتی ہیں۔ ادھر لاکھوں کے سرمایہ میں اپنے ہاتوں آگ لگائی جاتی ہے دوسری طرف یتامیٰ و مساکین بھوک سے تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کا لقمہ بن جاتے ہیں

والدین کی اہم ذمہ داری

آتشبازی کا کھیل زیادہ تر مسلمانوں کے بچے کھیلتے ہیں مگر اس کی تمام تر ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ آتشبازی کیلئے پیسے اُن ہی طرف سے بچوں کو ملتے ہیں اور جب بچے گھروں میں والدین اور اقرباء کے سامنے آگ کا یہ کھیل کھیلتے ہیں تو والدین اُسے دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ لیکن مرنے کے بعد جب والدین کی گرفت ہو گی اور بدعت سیئہ کے متعلق اُن سے بازپرس کی جائیگی تو اس وقت حقیقت حال معلوم ہو گی۔ اس مختصر زندگی میں وہ جو چاہیں کر لیں آخر ایک روز مرنا ہے اس وقت اُن کے پیار و محبت کا حال معلوم ہو جائے گا اگر والدین اپنے بچوں کو اعتدال پر لانا چاہیں تو کیا نہیں لا سکتے کیا اُن کی روحانی اور مذہبی پرورش والدین کے ذمہ نہیں ہے کیا وہ اسراف و تبذیر کے خوفناک نتائج سے اپنے بچوں کو آگاہ نہیں کر سکتے؟ کیا قرآن کا یہ حکم آسمان نے فرض [illegible] کے لئے ہے۔

يا ايها الذين آمنوا قوا انفسكم واهليكم نارا — اے ایمان والو! تم اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو ہلاکت اور جہنم سے بچاؤ۔

رمضان المبارک کا مقدمۃ الجیش

یاد رکھو! شب برأت رمضان المبارک کا مقدمۃ الجیش یا اُسکا دیباچہ ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ماہ مبارک کے لئے پہلے سے تیاری [illegible] کر لیں۔ اور اپنے دلوں کو انابت اللہ، ذکر الٰہی، اور قلب و روح کی صفائی کے لئے مخصوص کر لیں [illegible] اور دن کو روزہ رکھنے کا حکم ہے مگر مسلمان رمضان المبارک کا استقبال آگ اور بارود سے کر سکتے ہیں۔ [illegible] آگ اور بارود کا کھیل بھی جہاد [illegible] ان کا استعمال اعلاء کلمۃ اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ہو۔

دھاری وال نٹنگ وُول

نئے اور دلکش ڈبوں میں

دو اونس کے گولوں میں مختلف خوشنما رنگوں میں تیار مل سکتے ہیں

DHARIWAL KNITTING WOOL

برلن وُولز ۴/۱ آنے سے ۴/۸ فی پونڈ

شپرڈ ہارل ۳/۱۲/- فی پونڈ

سپر فنگرنگ وُولز ۳/۸ آنہ سے ۳/۱۲ فی پونڈ

نٹنگ یارنز ۲/۶ سے ۳/۲ فی پونڈ

ہندوستان میں تیار شدہ

مقامی ایجنٹ :- امپیریل ایجنسی جنرل گنج - کانپور

اور کپڑے کے تمام بڑے بڑے سوداگروں سے مل سکتے ہیں

بنانے والے

دی دھاریوال وُولن ملز

دھاریوال پنجاب

۱۲۶

پایوریا

دانتوں سے خون و پیپ کا آنا بے شمار امراض کا موجب ہوتا ہے۔ جو اس کے صحت پائے بغیر اچھے نہیں ہوتے اس سے تمام نظام جسمانی کو خطرہ لاحق ہوتا ہے اور اس کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کوی نو دو ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا و مالک کارخانہ امرت دھارا لاہور نے

پایوریاسٹ

تیار کیا ہے اسکے استعمال سے آپ اس موذی مرض سے نجات پائیں گے قیمت فی سٹ تین روپے ۳ روپے

ملنے کا پتہ :- مینیجر امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

... بتائیے کہ بزدل مسلمان ہیں کہاں؟ یہ چیز ہوتی تو آج رونا کس بات کا تھا؟

اسلام کے احکام اور اسلام کی تقریبات۔ اسلام کی عبادت اور اسلام کی تعلیم کا تو مقصد صرف یہ تھا کہ مسلمان انپر عمل پیرا ہو کر اپنی دینی اور دنیاوی زندگی کو شاندار بنائیں اور نوع بشری کے لئے اسوہ اور نیک نمونہ ہوں مگر آج اسلامی تعلیمات کو جس رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے اس کو دیکھ کر مسلم قومیں بھی کانوں پر ہاتھ دھرتی تھیں اور اسلام کو دور ہی سے سلام کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

مسلمانوں کے اہم ترین فرائض

اب ہم مختصراً مسلمانوں کے اہم فرائض یہاں درج کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو کہ اسلامی تعلیمات کا منشا وہ نہیں ہے کہ جو وہ سمجھے ہیں بلکہ اُن کا مقصد مردوں کو زندہ کرنا اور پست قوم کو فلک ثریا پر پہونچانا ہے

۱۔ مسلمان رمضان المبارک سے پہلے اپنے دلوں اور دماغوں کو دنیاوی آلائشوں سے پاک صاف کریں

۲۔ نمازوں کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اپنی خطاؤں کی معافی کے لئے درگاہ الٰہی میں گڑگڑائیں اور آئندہ کے لئے مجبور کریں کہ وہ صراط مستقیم پر قائم رہیں گے۔

۳۔ اسراف و تبذیر سے بچنے کا عہد کریں۔ بیاہ شادی کے مراسم سے توبہ کریں۔ لہو و لعب اور سنیما بازی پر لعنت بھیجیں۔

۴۔ اپنے اندر قوت عمل پیدا کرنے کی کوشش کریں ہمت بلند، اور عزم راسخ کیلئے کوشاں ہوں۔ زیادہ سے زیادہ کمائیں اور کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کریں۔

۵۔ نظم ملت، اتحاد و اتفاق، محبت و ارتباط قائم کرنے کے لئے کمر کس لیں، اپنے خطاواروں کو معاف کریں تاکہ ان کی خطائیں بھی معاف کی جائیں

۶۔ مقدمہ بازی اور تمام قسم کی بازیوں سے توبہ کریں اور شریعت کے مطابق اپنے مقدمات کا فیصلہ کرائیں۔

۷۔ جہاد فی سبیل اللہ کے جذبہ کو تازہ رکھیں مردانہ اور سپاہیانہ زندگی بسر کریں۔ سادہ خوراک اور سادہ لباس پر قناعت کریں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو مسلمان جہاد فی سبیل اللہ کے جذبہ کو تازہ نہیں رکھتا اور اسی حالت میں مر جاتا ہے تو وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرتا ہے

۸۔ بچوں کی تعلیم و تربیت انکی اخلاقی اور مذہبی اصلاح کی کوشش کیونکہ مستقبل کا دار و مدار بچوں کی اخلاقی اور علمی تربیت پر ہے جو والدین اپنے بچوں کو منہاج اسلام پر تربیت دیں گے وہ بھی مجاہد تصور کئے جائیں گے۔

۹۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کرنا یعنی مسلمانوں کو برے کاموں سے روکنا اور اچھے کاموں کی ہدایت کرتے رہنا بھی ہر مسلمان کا فرض ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہود اسی لئے خدا کی نظر میں ملعون ہوئے کہ انہوں نے اس فریضہ کو ترک کر دیا تھا

۱۰۔ قرآن حکیم کی روزانہ ترجمہ کیساتھ تلاوت اور اس کے احکامات کی تعمیل کیونکہ الخیر کلہ من القرآن قرآن ہی سے تمام بھلائیاں ملتی ہیں بچوں کو بھی تلاوت قرآن پر آمادہ کرنا اور خود بھی نماز صبح کے بعد کتاب مقدس کا مطالعہ کرنا۔

یہ وہ امور ہیں جن پر مسلمانوں کی زندگی اور موت کا انحصار ہے اگر ان پر عمل کر لیا گیا تو پھر مسلمانوں کا بیڑہ ضرور پار لگ جائے گا۔

(الجمعیتہ دہلی)

کیا حکومت فلسطین کے متعلق صحیح بیان دیگی

اسمبلی میں شاہ مسعود احمد کے سوالات

نئی دہلی ۲۴ر نومبر شاہ مسعود احمد نے اسمبلی میں مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیا ہے :۔

(۱) فلسطین کے امن پسند غریب عربوں پر گولیاں برسا کر جو ظلم ڈھایا گیا ہے کیا اُس کے متعلق حکومت اپنا صحیح بیان دینے کیلئے تیار ہے؟

(۲) کیا حکومت اس امر سے واقف ہے کہ فلسطین میں عربوں پر ظلم و ستم روا رکھنے اور اُن کے وطن میں یہودی مداخلت سے ان کے حقوق غصب کرنے سے ہندوستان کے مسلمانوں میں ہیجان پھیل رہا ہے اور ہر جماعت کے لوگوں نے احتجاجی جلسے کر کے فلسطین سے یہود نواز پالیسی بدلنے کا مطالبہ کیا ہے۔؟

(۴) کیا حکومت کو معلوم ہے کہ ۱۷ر نومبر کو تمام طول و عرض ہند میں یوم فلسطین منایا گیا اور مسلمانوں نے ہر جگہ جلسے کر کے صدائے احتجاج بلند کی۔

(۵) کیا حکومت ملک معظم کو اس امر سے واقف کرنے کیلئے تیار ہے کہ عربوں کیخلاف حکمت عملی میں فوری ترمیم اشد ضروری ہے۔

(۶) کیا حکومت ہندوستان کے مسلمانوں کا اضطراب دور کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں تو اسکی کیا وجہ ہے۔

(۷) حکومت ان کروڑوں مسلمانان ہند کے لئے اور کیا کرنے کے لئے تیار ہے جن کو شکایت کا موقع دیا گیا۔

جرمنی میں ڈھائی ہزار اشتراکی گرفتار

برلن ۲۴ر نومبر جرمنی کی خفیہ پولیس کی رپورٹ مظہر ہے کہ جب سے نازی پارٹی حکومت جرمنی پر قابض ہوئی ہے اس وقت سے اب تک دو ہزار تین سو اشتراکی گرفتار ہو چکے ہیں جن میں نے آدھوں پر بغاوت کا الزام لگایا گیا ہے اور آدھوں کے خلاف تا اختتام تحقیقات جرم کا اظہار نہیں کیا گیا ہے اسی اثنا میں تقریباً ۱۵ ہزار ٹن انقلابی لٹریچر برآمد کر کے قبضہ میں لے لیا گیا ہے۔

افغانستان میں وزارت مرتب ہو گئی

کوٹکائی اور باجوڑ کے باغی کی اطاعت ڈاک کا احتساب

پشاور ۲۵ر نومبر۔ اعلیٰ حضرت شاہ محمد ظاہر خاں نے حسب ذیل اصحاب کو کابینہ وزارت کا رکن ہونا منظور فرمالیا ہے وزیر اعظم سردار محمد ہاشم خاں وزیر جنگ۔ شاہ محمد خاں۔ وزیر حضوری سردار احمد شاہ خاں وزیر معاملات خارجہ۔ سردار فیض محمد خاں۔ وزیر انصاف حضرت فضل احمد خاں وزیر تعلیم سردار احمد علیخاں وزیر تجارت اور قائم مقام وزیر مال مرزا محمد خاں وزیر پبلک ورکس اللہ نواز خاں۔ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ اور ہائجین کا مستقبل ڈائرکٹر سردار محمد اکبر خاں۔ ڈائرکٹر پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف سردار رحمت اللہ خاں۔ کل افغان ٹریڈ ایجنٹ کو افغانستان سے کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔

معلوم ہوا ہے کہ تمام خطوط کو پھر سنسر کیا جانا شروع کیا گیا ہے۔ پشاور میں آج تاجروں کو جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان پر سنسر شدہ مہریں لگی ہوئی ہیں۔

کابل سے آج جو لوگ آئے ہیں اُن کا بیان ہے کہ اگرچہ نادر شاہ کے قاتل عبد الخالق پر حوالات میں دباؤ ڈالا جا رہا ہے لیکن ابھی تک اُسنے اپنے کسی ساتھی کا نام نہیں بتایا

نئی دہلی ۲۵ر نومبر ایک پیغام مظہر ہے کہ غلام دستگیر اور اُس کے رفقا نے شاہ ظاہر خاں کے دربار میں آکر خود اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے اور شاہ موصوف کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس شخص نے مختلف ناموں سے کوٹکائی اور باجوڑ کے علاقوں میں قبائل کو حکومت افغانستان کے خلاف بغاوت برپا کرنے کے لئے آمادہ کرنیکی سعی جسکی وجہ سے حکومت ہند نے کوٹکائی اور باجوڑی علاقہ پر ہوائی تاخت کرنے کی سبیل نکالی۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے مضبوط ہتھوڑا استعمال کیا ہے

لاہور کے کانگریسی لیڈروں کا متفقہ بیان

لاہور ۲۴ر نومبر ذیل کا بیان لاہور کے کانگریسی لیڈروں کی طرف سے شائع ہوا ہے :۔

ہم مخالفت اور نقصان رساں عناصر کے اجتماع کو نہایت تشویش کی نظر سے دیکھتے ہیں کیونکہ قومی ترقی کو زبردست دھکا لگا ہے۔ اور حب الوطنی پر مبنی سرگرمیوں اور سیاسی مفاد میں افسوسناک انتشار پیدا ہو گیا ہے ہمارے لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے فرقہ پرست اور مخالفانہ عناصر روکنے کی غرض سے اس شدید خطرہ کے خلاف جو ملک میں حاوی ہو گیا ہے اور ہمارے نصب العین کیلئے نہایت ضرر رساں ہے۔ ایسا سخت تنبیہ کی ہے پنڈت جی نے در حقیقت ایک سخت مضبوط اور طاقتور ہتھوڑا استعمال کیا ہے۔

بیان مظہر ہے کہ نوکر شاہی انتہائی جبر و تشدد کے باوجود قوم پرستی کو کچلنے میں قاصر ہے یہ ہمارے ہی محبان وطن ہیں جنہوں نے اپنے باہمی تنازعات سے مادر وطن کے مقصد کو سخت نقصان پہونچایا ہے ہمارا پختہ خیال ہے کہ ہمارے صوبے کے تمام محبان وطن کو اب جن میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں متحد ہو جانا چاہیے اور ہندو مہاسبھا اور اسی قسم کی دیگر انجمنوں کی قومیت سوز اور مخالفانہ سرگرمیوں کی جن میں مسلم لیگ اور سکھ لیگ وغیرہ بھی شامل ہیں مذمت کر کے قوم پرست عناصر کو مستحکم بنانا چاہیئے

ایک مندر سے ایک لاکھ روپے کے جواہرات غائب

کلکتہ ۲۵ر نومبر شہرۂ آفاق کالی کے مندر واقع کالی گھاٹ نواحی علاقہ کلکتہ میں ایک نہایت دلیرانہ چوری کی اطلاع ملی کالی دیوی کی مورتی سے ایک لاکھ روپے کی قیمت کے جواہرات اور زیورات غائب ہیں۔

اُمرت دھارا لوشن

کلیجے کی تمام تکالیف کے لئے سب سے زیادہ قابل اعتماد جراثیم کش لوشن ہے اس کا نام خود اس کی تعریف ہے۔ کیونکہ یہ اُمرت دھارا کا مرکب ہے روزانہ غرارہ کرنے سے دانت امراض سے محفوظ رہتے ہیں!

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

ملنے کا پتہ :۔ منیجر اُمرت دھارا ۱۱۵ لاہور

پکّا ہوزری کانپور

کے بنے پل آور و سوٹر کوٹ

دیکھنے میں عمدہ چلنے میں مضبوط

اور

قیمت میں سستے ہیں

ہر اچھی دوکان میں مل سکتے ہیں

نرائن کمپنی

مسٹن روڈ کانپور

دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس

ہنگامہ آرائی کے بعد صاحب صدر کی تقریر!

دہلی ۲۵ر نومبر آج انگلو عربک کالج میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس شروع ہوا۔ مسلم لیگ مسلمانوں کی ایک قدیم اور مقتدر سیاسی جماعت ہے لیکن آج اس پر وہ وقت آگیا ہے کہ اس کے سالانہ اجلاس میں صرف دو ڈھائی سو مسلمان شریک تھے یہ صورت حال دیکھ کر ہر صاحب احساس مسلمان کو دلی صدمہ ہونا چاہئے۔

بہر حال اجلاس شروع ہوا۔ خانصاحب حاجی رشید احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ اپنا خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے جسمیں انہوں نے وہی بات سب سے زیادہ زور کے ساتھ کہی جو اس سے پہلے بھی ہزار بار کہی جا چکی ہے یعنی یہ کہ مسلمانوں کو متحد ہونا چاہئے اور متحد ہو کر محاذ پیش کرنا چاہئے

ابھی حاجی صاحب نے اپنا خطبہ شروع ہی کیا تھا کہ غازی محمد عثمان آزاد صدر مجلس شبان نے کچھ کہنے کی اجازت چاہی اور مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت پر اعتراض کیا اس پر آزاد صاحب کو رضا کاروں، و خود حاجی صاحب نے بدسلوکی کے ساتھ جلسہ گاہ سے باہر کر دیا۔ اس کے بعد پولیس والوں نے نگرانی رکھی۔

صاحب صدر کی تقریر

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب نے بھی اپنے خطبہ میں مسلمانوں سے یہی کہا کہ ان میں پھوٹ نہیں رہنی چاہئے۔ بلکہ اتفاق و اتحاد ہونا چاہئے لیکن اسکے ساتھ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کی ایسی جماعتیں جن کے پروگرام یکساں ہوں کئی کئی نہیں ہونی چاہئے پھر فرمایا کہ مسلمانوں کے سیاسی احیا کے لئے مسلم لیگ سب سے موزوں جماعت ہے اور اسی ضرورت پر زور دیا کہ مسلم لیگ کی شاخیں شہروں کے علاوہ ہر ہر تحصیل اور تعلقہ میں ہونی چاہئیں اسکے بعد مسلمانوں پر بین اسلامیت کا جو الزام عائد کیا جاتا ہے اُس کی پرزور تردید کی۔ پھر مسلمانوں کے مطالبات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی اکثریت رکھنے والی قوم سے کئی بار سمجھوتہ کی کوشش کی یہاں تک کہ گول میز کانفرنس کے اجلاسوں کے دوران میں بھی اس کی کوشش کی گئی لیکن جب ان کوششوں میں ناکامی ہوئی تو ملک معظم کی حکومت کو جبراً فرقہ وارانہ مسئلے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ لیکن اب جب کہ ملک معظم کی حکومت نے فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ کر دیا تو اسکو مسترد کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے یہاں تک کہ مجلس اقوام کی طرف نظریں اٹھائی جا رہی ہیں۔ آگے چلکر صاحب صدر نے کہا کہ اگر بعض حیثیتوں سے فرقہ وارانہ تصفیہ مسلمانوں کے لئے قابل اطمینان نہیں ہے لیکن مسلمان اسے نہ صرف اس لئے قبول کرنے کیلئے تیار ہیں کہ ہندوستان کی سلف گورنمنٹ کے قدم آگے بڑھیں۔

مسلمانوں کے مطالبات کے سلسلہ میں صاحب صدر نے مسلمانوں کے ملازمتوں کی معاملہ کو سب سے اول جگہ دی اور مسلمان نوجوانوں کی بیکاری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پولیس اور فوج میں ان کو زیادہ سے زیادہ جگہیں ملنی چاہیئں۔ کیونکہ مسلمان ان ملازمتوں کے لئے خصوصیت کیساتھ موزوں ہیں اسی سلسلہ میں فرمایا کہ مرکزی اور صوبجاتی ملازمتوں میں جن میں ان محکموں کی ملازمتیں بھی شامل ہونی چاہیئں۔ جو نیم سرکاری ہیں یا جن کو کسی نہ کسی شکل میں حکومت کی امداد ملتی ہے۔ ان تمام ملازمتوں میں مسلمانوں کو اتنا حصہ ملنا چاہیئے جتنا کہ متعلقہ مجالس قانون ساز کے اندر مسلمانوں کی نشستیں کے تناسب ہوتا ہو۔ اور اس سلسلہ میں آئینی تحفظ کا مطالبہ کیا

اسکے بعد مسلمانوں کے مطالبات کے باب میں جداگانہ حق نیابت سے لے کر محکمہ قضا کے قیام اور بلوچستان کی اصلاحات کے مطالبہ تک مسلمانوں کے تمام مطالبات پر زور دیا۔

قرطاس ابیض کا ذکر کرتے ہوئے صاحب صدر نے اُس کی خامیوں اور کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا لیکن لیکن مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ جو کچھ مل رہا ہے اُسے قبول کیا جائے اور بقیہ کے لئے مطالبہ جاری رکھا جائے

صاحب صدر نے ریزرو بنک کی تجویز کے باب میں اس بات پر زور دیا کہ شرح تبادلہ ۱۶ پنس ہونا چاہئے۔

مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں بالفور کے اعلان کی تنسیخ اور اعلیحضرت شاہ شہید کے حادثہ قتل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اصلاحات کے ساتھ اشتراک عمل کریں اور ان کو چلا کر دنیا کو یہ ثابت کر دیں کہ مذاہب، روایات، کلچر تاریخ کے اختلافات کے ہوتے ہوئے ہندوستانیوں میں اپنے ملک کا انتظام کرنے کی صلاحیت موجود ہے

دوسرے اجلاس کی کارروائی

دوسرا اجلاس اتوار کے دن صبح کو منعقد ہوا جسمیں متعدد تجاویز منظور ہوئیں۔

پہلی تجویز کا خلاصہ یہ ہے کہ اقوام ہند کا آپس میں کوئی متحدہ تصفیہ نہ ہونے کی صورت میں ملک معظم کی حکومت نے فرقہ وارانہ مسئلہ کا جو تصفیہ کیا ہے اگرچہ وہ مسلمانوں کے مطالبات سے بہت کم ہے تاہم ملک کے بہترین مفاد کی خاطر اور بقیہ مطالبات کے تسلیم کئے جانے پر زور دینے کے حق کو محفوظ رکھتے ہوئے مسلمان اسکو قبول کرتے ہیں۔ نیز اُن لوگوں کی سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے جو فرقہ وارانہ فیصلہ کو تبدیل کرانا چاہتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ مسلمان ملک کی نجات کی خاطر دیگر اقوام کے ساتھ اشتراک عمل کیساتھ کام کریں اور پارلیمنٹری کمیٹی پر زور دیتے ہوئے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو برقرار رکھے (عادل)

ہندوستان کو برطانیہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے

لندن ۲۳ر نومبر۔ کل دار الامرا نے اتفاق رائے سے یہ منظور کیا کہ ملک معظم کی تقریر کے جواب میں اُن کو ایک ایڈریس پیش کیا جائے۔

لارڈ میلشم نے ایک طویل تقریر کے دوران میں تخفیف اسلحہ کانفرنس کے متعلق حکومت برطانیہ کی سرگرمیوں کی حمایت کی اور اس امر پر زور دیا کہ جمعیتہ اقوام کو قائم رکھنا نہایت ہی ضروری ہے سویٹ روس کے ساتھ جو گفت و شنید ہو رہی ہے وہ جلد ہی اطمینان بخش طور پر ختم ہو جائے گی داتی کاونٹ گیلوے نے ہندوستان کی آئینی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا کام جلد ختم کر دینے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ درحقیقت اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ کمیٹی ڈیلی گیٹوں میں شہادت کے ہر ایک نقطہ پر اچھی طرح سے غور کرے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپنے کہا کہ وائٹ پیپر کی تجاویز پر انقطاعی غور کرتے وقت تحفظات کے مسئلہ پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے۔ میرے خیال میں سب سے زیادہ موثر تحفظ یہی ہو سکتا ہے کہ ہندوستان برطانیہ کی نیک اعتمادی اور صدق دلی پر بھروسہ رکھے۔

لارڈ پالنن بائی نے فرمایا کہ میں جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی دوبارہ تقرری کی ذرا بھی مخالفت نہ کروں گا

افغانستان میں ڈیڑھ ہزار نمایندگان کا اجتماع

صوبجات کے بیعت نامے آگئے

کابل ۱۴ر نومبر ۹ نومبر سے مختلف صوبجات سے نمایندے بیعت نامے لیکر آرہے ہیں اسوقت تک ڈیڑھ ہزار نمایندے آچکے ہیں یہ سب کے سب شاہی مہمان خانہ میں مقیم ہیں ۱۵ر نومبر کو اعلیحضرت شاہ محمد ظاہر خاں نے ان سب کو قصر دلکشا میں باریابی عطا کی اور ان مندوبین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اطاعت نامے حاصل کرنے میں اس قدر عجلت سے کام لیا ہے اور ان کے خاندان کی تائید و حمایت کی ہے آپنے فرمایا کہ میرے والد ماجد کی شہادت کی وجہ سے مجھے جو صدمہ عظیم ہوا تھا کہ اسکا اس اطاعت مندی اور اظہار وفاداری سے ایک حد تک اندمال ہو گیا ہے

آپنے لوگوں سے کہا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اُس کی شریعت تمہارے لئے ایک مکمل شریعت ہے اور اس کی ہر حالت میں پابندی کرنی چاہئے تمھیں چاہئے کہ تم آپس میں محبت اور مساوات سے کام لو اور اپنی حکومت کو قوی رکھو کہ وہ تمہاری خدمت کر سکے آپنے لوگوں کو اپنے محبوب تاجدار کی شہادت پر صبر و استقامت کی تلقین کی

اس کے بعد اسی مجمع میں سردار محمود شاہ وزیر حرب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا آپ نے کہا کہ وہ اور شہید تاجدار کے دوسرے بھائی افغانستان کو بدامنی سے بچانے کے لئے اپنا خون تک بہا دیں گے وہ اسے زیادہ پسند کرتے ہیں کہ اپنی جانیں دیدیں بجائے اسکے کہ وہ امان اللہ خاں کی طرح ملک کو بچہ سقہ کے رحم و کرم پر چھوڑ کر چلے جائیں۔

بمبئی ۲۴ر نومبر۔ مسٹر حسین لالجی کو شریف بمبئی مقرر کر دیا گیا ہے آپ نے بمبئی کے سابق میئر اور بمبئی کے انڈین مرچنٹس چیمبر کے صدر رہ چکے ہیں

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب مولوی محمد ادریس قرنی صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ کانپور

۴۷ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۲ء

ولی محمد ولد کلن جگال قوم مسلمان ساکن طلاق محل کانپور انسالونٹ

نوٹس بنام

(۱) میاں خاں ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن ڈیپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور

(۲) امیر خاں ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن ڈیپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور

(۳) عبدالغفور ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن پھول والی گلی شہر کانپور

(۴) خدا بخش ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن چمن گنج شہر کانپور

قرضخواہان

مطلع ہو کہ مذکورہ بالا انسالونٹ نے ایک درخواست ڈسچارج کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے۔

المرقوم ۲۳ر نومبر ۱۹۳۳ء

بحکم آر۔ پی۔ شرما

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتنک نگرہ گولیوں اور طلائے واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے

آتنک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی وکمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرنے قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ ۱عہ، پانچ ڈبیاں چار روپیہ (عہ) نہایت مفید مضامین سے لبریز کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے

طلائے واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ٹیڑھا پن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کرکے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی عہ، پانچ روپیہ

ویدشاستری۔ چام نگر کاٹھیاواڑ

کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس سسٹن روڈ کانپور

حب طوفان شباب

سونا، چاندی، مشک، زعفران، عنبر وغیرہ کا علیم النظیر اور جادو اثر مرکب سیروں دودھ کئی چھٹانک مکھن روزانہ ہضم کرکے تندرست، خوبصورت، سرخ و سفید بنا دینا اور بغیر کسی ضماد و طلاء کے حیرت انگیز قوت مردمی پیدا کرکے مایوسی اور پریشانی کی راتوں کو عیش کی گھڑیوں میں تبدیل کر دینا اسکا ایک ادنی کرشمہ ہے۔ ۴۰ گولیوں کی قیمت صرف پانچ روپیہ عہ

ملنے کا پتہ حکیم محمد منظور الدین حکیم حاذق آول کاغذی محال کرنیل گنج کانپور

شب برات کی شرعی حقیقت اور مسلمانوں کا طرز عمل!

بقیہ مضمون صفحہ

غور کہ مندرجہ بالا راتوں میں نماز پڑھنا سنت اور مستحب ہے مگر چونکہ ان نمازوں کو جماعت سے ادا کرنے کا ذکر احادیث میں نہیں آیا اسلئے فقہاء کرام نے ایسی جماعت کو بدعت اور مکروہ بدعت قرار دیا جاتا ہے! اب کیا حکم ہوگا ان رسومات اور بدعات کا جنکا شریعت میں سرے سے نام و نشان ہی نہیں نماز پڑھنا سنت مگر جماعت سے پڑھنا بدعت کیوں؟ اس لئے کہ صرف نماز کا احادیث میں ذکر ہے جماعت کا نہیں ہے لیکن شب برات کی حلوا خوری، آتش بازی اور شب میں چراغاں کرنے کا تو کوئی شائبہ بھی شریعت میں نہیں آخران کو کس شریعت کے ماتحت اختیار کیا جاتا ہے کیا خدا کی طرف سے کوئی شریعت نازل ہوئی ہے یا براہ راست رسمی مسلمانوں پر اسکا الہام ہوا ہے؟ اگر ان باتوں میں سے کوئی نئی بات نہیں ہے تو بتاؤ کہ ہم مسلمان شریعت کی تکمیل کر رہے ہیں یا تحریف؟

مسلمانوں کا سب سے پہلا کام

ضرورت تو اس بات کی تھی کہ مسلمان ملکر خدا کی شریعت پر عمل کرنے کا عہد کرتے۔ توحید الٰہی پر قائم رہتے اور اسکی تبلیغ کرتے۔ ایک دوسرے کو اسراف اور فضول خرچی سے بچاتے۔ جزرسی اور کفایت شعاری کی تلقین کرتے بری اور شرمناک خصلتوں سے بچنے کیلئے کوئی نظام قائم کرتے اپنی قوم کو اخلاق عالیہ سے مالامال کرتے۔ رسم و رواج کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیتے۔ اور اپنے بچوں پر رحم کرکے اُن کو تعلیم دلانے کی کوئی اسکیم بناتے مگر مسلمان کرتے یہ ہیں کہ شرعی احکام کو ٹھکرا کر اپنی طرف سے شریعت گھڑتے ہیں اور حلوا خوری کرکے اپنے بیاہانہ جوہروں کو خاک میں ملا رہے ہیں! کیا آج ہم اس آیت کے مصداق نہیں ہیں افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ اے نبی کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں جنھوں نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔؟

پس مسلمانوں کو چاہئے کہ شب برأت کو اسی طریقہ سے منائیں جس طریقہ سے شریعت نے منانے کا حکم دیا ہے اور خدا کا خوف اور اپنی جانوں پر رحم کرکے مشرکانہ رسوم سے اجتناب کریں اور انھیں جو کچھ خرچ کرنا ہو وہ ان بیواؤں پر کریں جن کے سروں پر جاڑے کے اس موسم میں کپڑے کا ایک تار بھی نہیں ہے اور جن کے لاوارث بچے سوکھی روٹی کے لئے بلبلا رہے ہیں۔ (الجمعیۃ)

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواوں کا وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

کیا آپ دمہ سے تکلیف اٹھا رہے ہیں

دب دمہ Regd. ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر آرام پہونچاتی ہے۔ دمہ ریاحی مرض ہے "دب دمہ" بگڑے ہوئے ریاح کو سدھارتی ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہوا ہو۔ ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ جب تک دوا پی جاتی ہے دمہ زور نہیں کرتا۔ کچھ دنوں لگاتار اس دوا کے پینے سے دمہ جڑ سے چلا جاتا ہے۔

دوسری دواؤں کے استعمال سے جو ناامید ہو گئے ہیں اس دوا کی ضرور آزمائش کریں۔ کیونکہ یہ پچاس برس سے ہزاروں مریضوں کو آرام کر چکی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ ؏
ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۱۰/

کم قیمت میں (ہمارے یہاں کی زود اثر دواوں کی آزمائش ہو سکے اسلئے ہم نے مندرجہ ذیل چندہ بارہ اقسام کی دواوں کا بکس تیار کیا ہے

۱ کافو۔	عرق کافور
۲ پودین ہرا۔	عرق پودینہ
۳ جلابن	جلاب کی گولی
۴ دب دمہ	دمہ کی دوا
۵ لال شربت	لال شربت
۶ کولاریا	کولا ٹانک
۷ نیشتینا	مقوی باہ کی گولی
۸ سر پانا	درد سر یا یاجی درد کی گولی
۹ رنگ رنگ	داد کا مرہم
۱۰ ہیلک	کٹے جلے وغیرہ کا مرہم
۱۱ درد دانت	دانت کے درد کی گولی
۱۲ درد کان	کان کے درد کی دوا

قیمت فی بکس دو روپیہ ۲ ڈاک محصول ۱۰/

نوٹ:۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدنے کے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

.... نمبر ۵ ۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

... میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

رقاصہ کے پیروں کا بیمہ چالیس لاکھ روپے میں

چارلی چپلن کے جوتے بھی بیمہ شدہ ہیں

بیمہ کے متعلق دلچسپ معلومات

مشرقی ممالک میں بیمہ کا اس قدر رواج ہے کہ اس سے کوئی شخص بچا ہوا نہیں ہے پھر بھی ہندوستان میں بیمہ کے کرنے والی کمپنیوں کی جو حالت ہے اس سے ہر شخص باخبر ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ مغربی ممالک اس میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی بیمہ کرنے والی کمپنی لائیڈس کی ہے جو جہازوں کا بیمہ کرتی ہے اسکے شرکا بہت سے ایجنٹس ہیں۔ جو ایک ہی جہاز میں تھوڑے تھوڑے حصہ کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بڑے جہازوں میں غیر ممالک کی کمپنیاں بھی شریک ہو جاتی ہیں تاکہ جہازوں کو صدمہ ہونچنے کی حالت میں ایک ہی کمپنی یا ایک ہی شخص کو نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

امریکہ نے بیمہ کو ترقی دینے میں خاص ملکہ حاصل کیا ہے وہاں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جسکو بیمہ کمپنی کے ایجنٹ بیمہ کرنے کیلئے تیار نہوں۔ زمانہ کی ضروریات کے ساتھ اس قسم کی تجارت کو بھی فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں کمپنیاں قائم ہیں جو ہر شخص کی زندگی کا بیمہ کرنے کے لئے تیار ہیں پھر اسی طرح موٹروں کا اور مختلف قسم کے مال کا بیمہ بآسانی کرایا جا سکتا ہے لیکن امریکہ ان جدت پسندیوں میں سب سے زیادہ بازی لیگیا ہے۔

وہاں کے بدمعاشوں کا قاعدہ ہے کہ لوگوں سے روپیہ وصول کرنے کیلئے مختلف قسم کی دھمکیاں دیتے ہیں حال ہی میں ایک بزاز کو اس قسم کی دھمکی دی گئی۔ مجبوراً اُس نے اپنی دوکان کا فوراً بیمہ کرالیا۔ کچھ ہی عرصہ بعد بدمعاشوں نے دوکان پر حملہ کیا اور اُس کی دوکان پر اس قسم کی دوائیاں پھینکیں کہ کپڑے پھر درست نہ ہو سکے مالک دوکان نے بیمہ کمپنی سے پورا پورا روپیہ وصول کرلیا۔ آپ کو کہیں تفریح کیلئے جانا ہے اور ڈر ہے کہ بارش سے آپ کا بہت کچھ لطف کم ہو جائیگا آپکے لئے سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ آپ بارش کیخلاف بیمہ کرالیں

آپ دھوبی کو کپڑا دینا چاہتے ہیں لیکن خطرہ ہے کہ وہ آپکی قمیض کے بٹن توڑ دے گا یا رنگ تبدیل کر دیگا ایسی حالت میں بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے کپڑوں کا بیمہ کرالیں ایک شخص کتا پالتا ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ ہمسایوں کو تکلیف پہونچائے گا۔ بیمہ کمپنی والے تیار ہونگے کہ وہ آپ اس پریشانی سے نجات دینے کیلئے اُسکا بیمہ کرلیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ ایک دوکان کھولیں لیکن ڈرتے ہیں کہ اس میں خسارہ ہو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا کہ اُسکا بیمہ کرالیں۔ اخبار نکالنے والے بھی بسا اوقات اس ڈر سے کہ کسی معاملہ میں کوئی شخص اُن کے خلاف عدالتی چارہ جوئی نہ کرے بیمہ کرالیتے ہیں بسا اوقات اس ڈر سے کہ کسی معاملہ میں کوئلہ کی کانیں اور کھیل کود کے مختلف سامان بھی بیمہ کرالئے جاتے ہیں ہسپتالوں میں ریڈیم جو حد سے زیادہ قیمتی اور نایاب دھات ہے بھی بیمہ کرالی جاتی ہے

اور سنئے! آپ کو ڈر ہے کہ کسی روز آپکے مکان کی چھت پر ہوائی جہاز آن پڑیگا اور آپکے لئے باعث نقصان ہوگا۔ کمپنیاں آپکے مکان کا بیمہ کرلینگی۔ آپ کو ڈر ہے کہ سفر میں موٹر کے ٹائر میں پنچر ہو جائے گا جسکے سبب آپ کو یقیناً پریشانی اٹھانی پڑیگی۔ اسوقت بھی بیمہ کمپنی آپ کی مدد کرے گی۔ حال ہی میں ایک بیمہ کمپنی نے صرف تیس روپے کے صابن کا ۳۲ ہزار روپیہ کا بیمہ کیا۔ اسلئے کہ اس صابن سے ایک خوبصورت انسانی پتلہ بنایا گیا تھا۔ ایک اور شخص نے اپنے دانتوں کے بوکے کا بیمہ کرایا۔ تمسخر کن بات یہ ہے کہ گذشتہ سال بہت سے لوگوں نے بیمہ کرایا۔ کہ ہمارے یہاں بچے نہ پیدا ہوں بعض لوگ اس خوف سے کہ میاں بیوی میں طلاق کے ناخوشگوار واقعات پیش نہ آئیں اسکے خلاف بھی بیمہ کرالیتے ہیں۔ ایک شخص نے زبان سے چکھ کر چائے کی خوبیوں کو بتا دیا تھا۔ اپنی زبان کا بیمہ کرایا۔

ایک حجام نے اپنے ہاتھوں اور کلائیوں کا بیمہ کرایا ایک اور آدمی نے اپنی ناک کا بیمہ کرایا جو سونگھ کر خوشبو کی خوبی بتانے میں کمال رکھتا تھا۔ دنیا کا مشہور پیانو بجانیوالا اسمی پیڈر دسکی ہ کی ایک ایک انگلی ایک بہت بڑی رقم کیلئے بیمہ شدہ ہیں فرانس کی مشہور رقاصہ سٹنگ کے پیر ۴۰ لاکھ روپے کیلئے بیمہ شدہ ہیں۔ چارلی چپلن کے جوتے جنہیں وہ ایکٹنگ کے وقت استعمال کرتا ہے بہت کافی رقم کیلئے بیمہ شدہ ہیں اعلیٰ قسم کے جانوروں کسان کھیتی کی ناکامی، مقدمہ ہارنے کے ڈر سے، ماں باپ بدمعاشوں کے ڈر سے کہ وہ اُنکے بچوں کو نہ بھگا کر لیجائیں بیمہ کرالیتے ہیں، غرض یہ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں بیمہ کا مرض ترقی کرتا جا رہا ہے ہندوستان ابھی اسدرجہ پر نہیں پہونچا۔ مگر وہ دن دور نہیں کہ یہاں بھی بیمہ کا دور دورہ اسیقدر زور شور سے شروع ہو جائے جسقدر زور سے آجکل یورپ میں ہے۔

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

باضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری سستی، دخون کی خرابی کو دور کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔
قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ/)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ/

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاکے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہو کر ازسرنو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ/)

سواس کاساری اولیہ

دمہ سانس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ ؏

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، چوراستہ۔

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ۶ ششماہی ۳

جلد ۱۸ | کان پور چہار شنبہ ۶ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۷ شعبان ۱۳۵۲ھ | نمبر ۴۴

خیر مقدم

بتقریبِ تشریف آوری ہز اکسیلنسی سر مالکم ہیلی جی، سی، آئی، ای کے۔ سی ایس۔ آئی۔ آئی، سی، ایس گورنر یو۔ پی

ہز اکسیلنسی سر مالکم ہیلی گورنر صوبہ جات متحدہ ۲ ر دسمبر کو آل انڈیا شاعر کانفرنس میں تشریف لائے تھے اس موقع پر مسٹر مصطفےٰ حسین نیرؔ وکیل و سکریٹری انجمن آئینہ ادب کانپور نے مندرجہ ذیل خیر مقدمی نظم پڑھی۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

تصرف یا کسی کا اس کو فیضانِ قدم کہئیے
یہ وہ بزم ادب ہے آج جس کو بزمِ جم کہئیے

نہ کہئیے انجمن کی سعی وجہِ کامرانی ہے
کسی مہمانِ عالی قدر کا لطفِ اتم کہئیے

بڑا اعزاز ہے یہ شرکت سر مالکم ہیلی
نہ کیوں لبیک کہئیے کیوں نہ اُن کو دو ملکم کہئیے

حکومت جب نوازش اسطرح اُردو کی فرماتے
نہ کیوں اُردو کو پھر سرمایۂ جاہ و حشم کہئیے

گورنر وہ ہیں جن پر ناز ہے آثارِ مشرق کو
انھیں اہلِ زباں کہئیے انھیں اہلِ قلم کہئیے

انھی کی ذات اک آئینہ ہے دو جلوہ گاہوں کا
ہوا یک جا کمالِ مشرق و مغرب بہم کہئیے

کہاں ہیں مشرق و مغرب میں اربابِ کمال ایسے
نہ کیوں اس دور میں ہستی کو اُن کی مغتنم کہئیے

ہوا ہے رفعتوں کی پرچم اقبال و دولت میں
کسے ان سے زیادہ صاحبِ علم و عَلَم کہئیے

روایاتِ ادب میں ورڈس ورتھ انکو اگر کہئیے
سیاست میں گلیڈاسٹون ان کو بیش و کم کہئیے

بڑھا دی انجمن کی شان اپنے حسنِ مقدم سے
اسے ان کی عطا ان کی توجہ اور کرم کہئیے

یہ عظمت اور عزت اتفاقی ہی سہی نیرؔ
حریفوں میں مگر کیسے ہے اسوقت ہم کہئیے

※ ہم زمانے کو بدل تو دیں مگر
پہلے ہم کو خود بدلنا چاہئیے

یہ قدامت کی پرستش تاکجا
ساتھ اب دنیا کے چلنا چاہئیے

روح پر مطلق اثر جس کا نہ ہو
اُس تخیل کو بدلنا چاہئیے

شعر میں آنسو ہزاروں ہیں تو ہوں
آنکھ سے آنسو نکلنا چاہئیے

تاکجا یہ پستیٔ ذوقِ نظر
اُس کو رفعت سے بدلنا چاہئیے

مختصر یہ ہے ہماری شاعری
جذب کے سانچے میں ڈھلنا چاہئیے

نظم خیر مقدم

از جناب محمد سعید الحسن دوؔد ہاشمی

آل انڈیا شاعر کانفرنس منعقدہ ۲ ر دسمبر ۱۹۳۳ء کے موقع پر جو پڑھی گئی تھی

آمدِ فصلِ بہاری آج ہے
فرض شغلِ بادہ خواری آج ہے

غنچے بھی مدہوش گل بھی مست مست
عامِ ذوقِ میگساری آج ہے

ہوشیار اے باغباں! اے باغباں
نشے میں بادِ بہاری آج ہے

عشق کی ہستی ہے صرفِ سوز و ساز
حسن محوِ عشوہ کاری آج ہے

کون دیکھیں بڑھ کے دیدیتا ہے سر
امتحانِ جاں نثاری آج ہے

آ رہا ہے کون یہ مستانہ آج!
صبح سے وا ہے درِ میخانہ آج؟

ہم کو ترکِ مے کی دیتا ہے صلاح
محتسب کیا ہو گیا دیوانہ آج

کون یوں محفل میں ہے جلوہ فروز
شمع بھی جس کی ہے خود پروانہ آج

سجدۂ شکرانہ کرنا ہے تجھے
المدد! اے لغزشِ مستانہ آج

رقص میں ہیں ساغر و جام و سبو
وجد میں ہے محفلِ رندانہ آج

ساقیا یہ مست نظریں! ساقیا
جیسے لے اُڑنے کو ہیں میخانہ آج

مرحبا! اے حسنِ لیلائے ادب
آج ہے ہر سر میں سودائے ادب

ہو رہی ہے کار فرما بزم میں
ہر طرف برقِ تجلائے ادب

رخصت اب اے پستیٔ ذوقِ نظر!
کھل چکی ہے چشمِ بینائے ادب

آج سننا ہے سنانا ہے ہمیں
قصۂ امروز و فردائے ادب

آج سب موجود ہیں اس بزم میں
صاحبانِ کار فرمائے ادب

مختصر یہ ہے سمٹ آئی ہے دور
آج اک مرکز پہ دنیائے ادب

مرحبا اے صاحبِ جاہ و حشم
حضرت مسعودؔ صدرِ محترم

سیّد محمود و سیّد کے نقش
ذاتِ والا سے نمایاں ہیں بہم

آپ نے اُردو کی جو کیں خدمتیں
اُن سے واقف ہے زمانہ بیش و کم

مرحبا اے شاعرانِ خوش بیاں
مرحبا اے صاحبانِ ذی حشم

عمر بھر کے واسطے ممنون ہیں
آپ کی تکلیف فرمائی کے ہم!

دل سے اب یہ نقش مٹ سکتا نہیں
آپ نے ہم پر کیا ہے وہ کرم

ہو اگر خدمت میں کوتاہی کوئی
عفو کے طالب ہیں پہلے ہی سے ہم

ڈگمگا نا کیا! اسنبھلنا چاہئیے
اور سنبھل کر ہم کو چلنا چاہئیے ※

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پر توِ حق عزمِ مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۶ر دسمبر ۳۳ء | نمبر ۴۷

یمن اور حجاز میں جنگ چھڑ گئی!

تازہ اطلاعات معلوم ہوتا ہے کہ امام یمن اور سلطان ابن سعود کے درمیان جنگ وجدل کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہو گیا ہے اور اسوقت بخران میدان کارزار بنا ہوا ہے۔

ایک ممتاز اور قابل اعتماد عربی شخصیت کا بیان ہے کہ گذشتہ چند روز میں یمنی فوجوں نے حکومت نجد کے کئی شہر اور گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ نہایت تیزی کیساتھ کوچ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ تین یا چار دن قبل یہ فوجیں وادی وادسر میں پہونچ گئی ہیں یہ مقام بخران سے دو منزل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

جب یمنی فوجیں وادی وادسر میں پہونچیں تو وہاں کے نجدی حاکم نے سلطان ابن سعود کو اطلاع پہونچائی اسپر سلطان نے اپنے پایہ تخت ریاض میں قبائل کے ممتاز افراد اور اُن کے سرداروں کو جمع کیا۔ اور اُن کو مخاطب کرتے ہوتے کہا کہ وہ عربی ہیں۔ اور اُن کو بلاد عربیہ اور اُن کے بادشاہوں سے محبت ہے اور وہ ہمیشہ صلح و آشتی چاہتے ہیں۔

سلطان نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوے کہا کہ اُن کے زیر قیادت اس وقت ۳ لاکھ فوج موجود ہے اور یہ جرار لشکر ملک کی حفاظت میں خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہے۔ سلطان نے یقین دلایا کہ وہ کسی کی حق تلفی یا اُس پر تعدی کے لئے اس فوج کو کبھی حرکت نہ دیں گے اور اب وہ تمام پرامن وسائل کو ناکام پاکر ارض حجاز کے حقوق کی مدافعت کے لئے ان فوجوں سے کام لینے پر مجبور ہوئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ نجدی لشکر کی قیادت سلطان ابن سعود کے بھائی ناصر کو دی گئی ہے۔ اور پتہ چلا ہے کہ گذشتہ دو روز سے وادی وداسر میں معرکہ کارزار گرم ہے

حدیدہ (یمن) جہاز "جنوا" نامی یمن کی بندرگاہ حدیدہ میں لنگر انداز ہوا۔ اُس پر سامان جنگ اور اسلحہ کے ۲۴ ہزار بنڈل تھے۔ یمنی حکومت کے عہدیداروں نے وصول کر کے ان کی قیمت نقد ادا کر دی۔

حدیدہ۔ عدن کا برطانوی حاکم کرنل راٹلے ایک جنگی جہاز پر یہاں پہونچا اس کے استقبال کے لئے امام یحیٰی کے بیٹے علی اور اُن کے مشیر راغب بے موجود تھے معلوم ہوا ہے کہ یہ سب لوگ یمن اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کے سلسلہ میں یمن کے پایۂ تخت صنعا جا رہے ہیں۔ تعجب ہے کہ آج سے دو ہفتہ قبل دونوں سلطنتوں میں اختلاف کی ایک وسیع خلیج حائل تھی۔ لیکن نجد و یمن کی باہمی آویزش ایسی نازک صورت حال میں برطانوی حاکم کا یہاں پہونچنا خاص معنے رکھتا ہے

جدہ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی سفیر مقیم جدہ ایک جنگی جہاز پر یہاں پہونچا اور پھر یہاں سے روانہ ہو گیا

خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سلطان ابن سعود کی ملاقات کے لئے ریاض جا رہے ہیں۔

تمام عربی ممالک میں اطالیہ و برطانیہ اور فرانس کے کارندوں کی موجودہ سرگرمیوں پر جو نجد و حجاز کی آویزش کے موقع پر ظاہر ہو رہی ہے۔ بے حد تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے عام طور پر یہ خیال ہے کہ تینوں سلطنتوں موجودہ نازک صورت حال میں یمن سے اور نجد سے من مانی اغراض قبول کرانا چاہتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کے خلاف مدد دے کر عرب اور اسلام کو کچلنے کے درپے ہیں۔

انعامی مقابلہ

پنجاب کا مشہور و معروف دہاری وال مل اپنے مشہور اونی جالی بنانے کے سوت کے مقابلہ کا انتظام کر رہا ہے جو اخبار کی پڑھنے والی مستورات کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے۔

پانچ سو روپیہ مندرجہ ذیل انعامات کی صورت میں تقسیم کیا جاوے گا۔

دو اول انعام	ایک ایک سو روپیہ
دو دوم انعام	پچھتر پچھتر روپے
دو تیسرا انعام	پچیس پچیس روپے

اور دس انعام دس دس روپیہ کے۔

اس انعام کو حاصل کرنے کے لئے نہ کوئی فیس داخلہ ہے اور نہ کوئی تکلیف دہ شرط ہے

کوئی پوشاک جو تم چاہو صرف پنجاب کے مشہور دہاری وال جالی بنانے کا سوت استعمال کر کے بنائی

یہ سوت زیادہ تر بازار کے سوداگروں سے ملسکتا ہے، مفصل حالات دہاری وال مل۔ دہاریوال پنجاب سے دریافت کئے جا سکتے ہیں

کونسل صوبجات متحدہ

کونسل صوبجات متحدہ کا سہ ماہی اجلاس ۴ر دسمبر سے زیر صدارت آنریبل سر سیتا رام شروع ہو گیا ہے۔ تقریباً اس اجلاس میں ستر ممبران نے شرکت کی دو جدید ممبران نے حلف وفاداری اٹھایا اور لعد ازاں جناب صدر نے آنجہانی پٹیل۔ مسز بیسنٹ اور رائے بہادر بکرم سنگھ کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور اُسکے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہو گئی۔

آبیانہ میں ۳۳½ کی کمی کی تجویز اور حرام کاری کے انسداد کا بل منظور کر لیا گیا۔ البتہ میونسپل ایکٹ میں ترمیم کرنے کا بل جناب صدر کے ووٹ سے مسترد ہو گیا۔

آئینہ کانپور

ہز ایکسیلنسی گورنر کی تشریف آوری

ہز ایکسیلنسی سر مالکم ہیلی جی، سی، آئی، ای۔ کے، سی، ایس، آئی۔ آئی سی، ایس۔ گورنر صوبجات متحدہ ۳۰ر نومبر کو بذریعہ اسپشل ٹرین تشریف لائے۔ اور ۲ر دسمبر کی شام کو بذریعہ موٹر لکھنؤ تشریف لے گئے۔

ہز ایکسیلنسی گورنر نے کانپور کے دوران قیام میں فلائنگ کلب کی جدید عمارت اور جذامیوں کے اسپتال کا افتتاح کیا اور بالکا ودیالہ اسکول کے تقسیم انعامات کے جلسہ کی صدارت کی اور آل انڈیا مشاعرہ میں شریک ہو کر ایڈریس قبول فرمایا۔ اور اُسکا موزوں جواب دیا۔

میونسپل بورڈ اور امپروومنٹ ٹرسٹ کے ایڈریس سرکٹ ہاوس میں قبول فرما کر ان کا موزوں جواب دیا

ہز ایکسیلنسی کی تشریف آوری کی خوشی میں ایک شاندار گارڈن پارٹی دی گئی۔ اور لعد ازاں اعلیٰ قسم کی آتش بازی چھڑائی گئی۔ علاوہ اس کے مختلف ڈنروں اور پارٹیوں میں ہز ایکسیلنسی نے شرکت فرما کر رونق بخشی۔

سر راس مسعود

ڈاکٹر سر سید راس مسعود نواب مسعود جنگ بہادر وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ وصدر آل انڈیا شاعر کانفرنس یکم دسمبر کو تشریف لائے اور ۳ر دسمبر کی شام کو تشریف لے گئے

آپ کی تشریف آوری کے اعزاز میں مسٹر اےہون نے نہایت شاندار ایٹ ہوم دیا اسکے علاوہ بھی آپ نے مختلف ڈنروں میں شرکت فرمائی

آل انڈیا شاعر کانفرنس

آل انڈیا شاعر کانفرنس ۲ر دسمبر ایک بجے دن کو ڈاکٹر سر سید راس مسعود نواب مسعود جنگ بہادر وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی صدارت میں منعقد ہوئی

سب سے پہلے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا ایم ایل سی۔ سی آئی۔ ای۔ صدر مجلس استقبالیہ نے ایک پر از معلومات خطبہ صدارت پڑھا۔ اُسکے لعد جناب ذور ہاشمی نے ایک خیر مقدمی نظم اور مسٹر محمد مصطفےٰ حسین نیر وکیل و سکرٹری انجمن آئینہ ادب نے انجمن مذکور کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور اُسکے بعد جناب صدر نے اپنا فاضلانہ خطبہ صدارت پڑھا۔ جسکو اردو ادب کی جان کہنا بیجا نہ ہوگا اور جسمیں شعرا کو نہایت فاضلانہ مشورے دیے گئے تھے۔ دونوں خطبہ نہایت قابلیت سے لکھے گئے تھے۔ جسکو ہم انشاء اللہ آیندہ ہدیہ ناظرین کرنے کی کوشش کریں گے۔

لعد ازاں لعض حضرات نے مضامین پڑھے اور تقریباً ۳½ بجے ہز اکسلنسی گورنر تشریف لائے خان بہادر حافظ ہدایت حسین نے ہز اکسلنسی کو ایک گوٹے کا ہار پہنایا۔ اور لعد ازاں مسٹر نیر نے ایک خیر مقدمی نظم پڑھی جسکا ہز ایکسیلنسی نے موزوں جواب دیا۔

۲ر دسمبر کی رات و ۳ر دسمبر کے دن کو مشاعرہ کی صحبت ہوئی۔ جناب صدر کی غیر موجودگی میں جناب مولانا حسرت موہانی اور مسٹر ساہی ڈپٹی کلکٹر نے صدارت فرمائی۔

مشاعرہ میں لکھنو، فتحپور۔ میرٹھ۔ آگرہ۔ بدایوں بریلی۔ مارہرہ کے شعرا کے علاوہ دہلی سے جناب برق گوالیار سے جناب ہاشمی اور پنجاب سے جناب حفیظ جالندہری نے شرکت فرمائی تھی۔

حافظ ہدایت حسین صاحب کی زبردست شخصیت کی بدولت مشاعرہ کافی سے زیادہ کامیاب ہوا اور جناب راس مسعود کی صدارت اور ہز اکسلنسی گورنر کی تشریف آوری نے مشاعرہ میں خاص طور پر جان ڈالدی بہرحال کانپور میں یہ مشاعرہ اپنی شان کا پہلا مشاعرہ ہے جسکے لئے حافظ صاحب و دیگر کارکنان مشاعرہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

کنٹونمنٹ بورڈ

کنٹونمنٹ بورڈ میں ۵ ممبران ہوتے ہیں جنمیں سے، ممبران کا انتخاب ہوتا ہے اور ۸ ممبران حکومت نامزد کرتی ہے چنانچہ ۵ر دسمبر کو کنٹونمنٹ بورڈ کے انتخابات ختم ہو گئے اور مندرجہ ذیل حضرات کامیاب ہوئے ہیں:-

(۱) رائے صاحب گنگا پرشاد باجپئی۔ (۲) بابو رتن لال (۳) پنڈت لبمبھر ناتھ (۴) بابو طالم پرشاد (۵) بابو پرتاب نرائن (۶) مسٹر سرکار (۷) منشی فضل الرحمن عرف گلرو۔

کمشنر صاحب کی تشریف آوری

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن آئندہ ہفتہ تشریف لانے والے ہیں

سودیشی نمایش

سودیشی نمایش نے شہر میں نہایت دلچسپی پیدا کر دی ہے اور بہت کثرت سے لوگ نمایش دیکھنے جاتے ہیں دوکانداروں کی خواہش پر کارکنان نمایش نے داخلہ کا ٹکٹ بجائے ۲ر آنہ کے ایک آنہ کر دیا ہے

آل انڈیا سودیشی مشاعرہ

خبر ہے کہ آنریبل نواب سر محمد یوسف وزیر لوکل سلف گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے آل انڈیا سودیشی نمایش کی طرف سے جو ۹ر و ۱۰ر دسمبر کو سودیشی نمائش میں مشاعرہ ہونے والا ہے اُس کی صدارت قبول فرمالی ہے۔

ہندی مشاعرہ

۸ر دسمبر کو سودیشی نمایش کی طرف سے جو ہندی مشاعرہ ہونے والا ہے اُس کی صدارت پنڈت کانت مالویہ فرمائیں گے۔

گارڈن پارٹی

خبر ہے کہ ۱۰ر دسمبر کو اہل شہر کی طرف سے آنریبل نواب سر محمد یوسف وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کو ایک شاندار گارڈن پارٹی دی جانے والی ہے۔

ڈاکہ کے سلسلہ میں گرفتاری

موضع بھیکر میں ڈاکہ ڈالنے کے سلسلہ میں موضع شیولی کے چند آدمیوں کو پولیس نے گرفتار کر کے جیل بھیجدیا ہے۔

افیون برآمد

پولیس نے عبدالرحمن کے مکان واقع پھول والی گلی کی تلاشی لے کر افیون اور چرس برآمد کی ہے اور عبدالرحمن کو گرفتار کر لیا ہے۔

حضور نظام اور ویسرائے ہند کی مکمل تقریریں

دولت نظام کی جدید ترقیاں اور برار کا تصفیہ

اعلیحضرت نے جو محلہ مبارک حیدر آباد میں ہزایکسلنسی لارڈ ولنگڈن وائسرائے بہادر و لیڈی ولنگڈن کی ضیافت کے موقع پر جو تقریر دلپذیر بزبان انگریزی فرمائی تھی اُسکا اردو ترجمہ معہ جوابی تقریر وائسرائے درج ذیل ہے:۔

یور ایکسلنسز خواتین وحضرات!

لارڈ اور لیڈی ولنگڈن کا آج کی شب خیر مقدم کرنے میں مجھ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے پرانے دوستوں سے مل رہا ہوں ہز ایکسلینسز بمبئی اور بعد ازاں مدراس کے گورنر تھے بمبئی میں ہز ایکسلینسز کی مہمان نوازیوں کی لطف اندوزی اسوقت تک میری یاد میں تازہ ہے ہماری اس قدیم دوستی کا رشتہ میرے دہلی کے سفر میں اور بھی زیادہ گرہ گیر ہوا جبکہ ہز ایکسلینسز سے پھر میں نے ملاقات کی۔ اسطرح فیوز وائسرائے کی تقریب کی مسرت اس موقعہ پر دوستانہ تعلقات کی تجدید سے دوبالا ہوگئی۔

لارڈ ولنگڈن کا انتخاب وائسرائلٹی کے لئے ہندوستان کے ایسے نازک زمانہ میں ہوا جبکہ ہندوستان کے لئے باز قیام امن وانتظام کی مستحکم برقراری اور ہندوستان کے مقدرات کو مملکتیں حکومت کے درجہ پر پہونچانے کیلئے اسکی ہندوستان کو سخت ترین ضرورت تھی) لارڈ ولنگڈن اروِن کے مقابلہ میں سب سے بہتر نظر آئے۔ وائسرائے بہادر کے مقررہ دور وائسرائلٹی کی نصف ہی مدت ختم ہوئی ہے کہ ان سے وابستہ تعلقات موثر طور پر پورے ہوتے نظر آنے لگے اس سلسلہ میں میری ذاتی کوشش نہ صرف یہی کہ میری حکومت میرے قدیم یار وفادار ہونے کے امتیاز کو کبھی فراموش کرے بلکہ ہمدردی کیساتھ عملی طور پر حتی الامکان ایسی تمام کوششوں میں حصہ لے جنکا مقصد ملک کا عام نفاذ ہو ریاست کے اندرونی معاملات کی طرف رجوع کرتے ہوئے میں پہلے استرداد اور رقبہ ریذیڈنسی کا ذکر کرتے ہوئے جو یور اکسلینسی اور یور اکسلنسی کی حکومت کے حسن عمل کا نتیجہ تھا اسطرح اعتماد کا گہرا نقش پیدا کرنا دونوں حکومتوں کے لاینفک تعلقات کے اتحاد کو اور بھی زیادہ پیوست کردیا ہے،

لارڈ ارون کے حیدر آباد آنے کے بعد چار سالوں میں میری گورنمنٹ کے تین ارکان مسائل وفاق کے کام میں لندن یا ہندوستان میں کم وبیش مسلسل مصروف رہے ہیں اسکے ساتھ ہی ریاست کے اندرونی نظم ونسق میں بغیر کسی رکاوٹ کے ترقی جاری ہے اس موقعہ پر میں اپنی کونسل اور اُسکے صدر اعظم اور ارکان وفد گول میز کانفرنس کے کام کا اعتراف کرتا ہوں۔

معاشی اور کلچرل انتظامات ملک کے مصارف میں کسی قسم کی تخفیف یا کسی جدید محاصل کے عائد کرنیکے بغیر زراعت پیشہ طبقوں کے امداد کی خاطر صرف زر مالگذاری میں عائد کرنے کے بعد ایک کروڑ کے اندازہ میں معافیات دینے کے باوصف ریاست کے موازنہ برابر فاضل بجٹ ظاہر کرتا رہا ہے اطمینان بخش موازنوں کو عظیم ترین مالی پستی کے سالوں میں پیہم مرتب کرنے کی ذمہ داری میں گورنمنٹ کے رکن مالیہ سر اکبر حیدری کی قابلیت ہے جنکا دوسرا کارنامہ حالیہ آئینی بحث میں اُن کا مقام لندن اہم حصہ لینا ہے جہاں ان کا نام مشہور ہے

یور اکسلینسی کو یہ معلوم کرنے میں دلچسپی ہوگی کہ اس سال

میں نظام ساگر کا کام جو ہندوستان میں دوسرا سب سے بڑا مخزن آب ہے تکمیل کو پہونچا۔ نو سو میل کی طویل سڑکیں اور گوداوری کیشن پلوں کا افتتاح عمل میں آیا۔ ریلوے لائنوں میں جدید دو سو میل کا اضافہ ہوا۔ جو عوام کے لئے کھول دی گئی ہیں اور نظام گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کے مملوکہ چالو کاروبار کو سرکار عالی نے لے لیا ہے سرکار عالی کے محکمہ ریلوے نے ریلوے کی موٹر سروس کی ابتدا کرنے میں قیادت کی۔ اضلاع کے بڑے بڑے قصبات میں آب رسانی کے نئے نظام قائم ہو چکے ہیں۔ اور دو قصبات کو چند ہی مہینوں میں ملجائیں گے۔

پایہ تخت میں مجلس آرائش بلدہ نے گنجان محلوں کے صاف کرنے کا حکم جاری کر رکھا ہے۔ غریبوں کیلئے ۱۲ سو نمونوں کے مکان بنائے اور نئے شوارع کی تعمیر کی زیر زمین بدرو کا انتظام تقریباً مکمل ہو چکا ہے فوج کی اصلاح اور تنظیم جدید کا کام خوب چل رہا ہے یونیورسٹی کی جدید عمارتوں کا کام آغاز اور تین اہم شعبہ جات قانون ہندسہ اور طب کا افتتاح ہو چکا ہے۔

صیغہ طبابت کی انسدادی تدابیر نے پایہ تخت میں شرح اموات پلیگ اور ملیریا کے شاول میں کمی کردی ہے اسکے ساتھ اضلاع میں دورہ کناں مطب قائم کردیے گئے ہیں۔ کہ دیہاتیوں کو طبی امداد حاصل ہو آبکاری کے کاموں میں ترک مسکرات کی ترغیب کی خاطر جدید تنظیم یکسر عمل میں لائی جارہی ہے محکمہ زراعت نے اپنے کاموں میں نمایاں ترقی کی ہے۔ اور کاشتکاروں کی پیداوار کو بازاری دستبرد سے محفوظ رکھنے کیلئے بعض قصبات کے مارکٹوں کو منضبط کیا گیا ہے انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے قیام اور محاصل کروڑگیری کی مکمل نظر ثانی نے ملک کی صنعتوں میں تقویت پیدا کردی ہے۔ قانون اور نظم امن کے دائرہ میں عدالتی اور کوتوالی محکمے پابندہ ترقی ظاہر کرتے ہیں۔

مجھ کو خاص طور پر اس بات کی مسرت ہے کہ میرے گھر میں میرے پہلے نبیرہ کی ولادت کا کمال مسرت خیز واقعہ وائسرائے کے فیوز کے قریبی زمانہ میں ظہور میں آیا ہمکو امید ہے کہ یہ نونہال جس کی رگوں میں دو عظیم تاریخی خانوادوں کا خون مخلوط ہے اہل حیدر آباد کے اعلی توقعات اور آرزوں کو پورا کرے گا خواتین وحضرات آپ سے اب خواہش کرتا ہوں کہ لارڈ ولنگڈن اور ان کے ساتھ ہز اکسلینسی لیڈی ولنگڈن جو اپنے رتبہ کو دلکش نیکی اور تسخیر قلوب کے ساتھ زینت بخشتی ہیں کے نام کو شریک کرتے ہوئے ان کا جام صحت نوش کریں

جوابی تقریر ہز ایکسلنسی وائسرائے بہادر

یور اگزالٹیڈ ہائی نس! خواتین وحضرات

جس پرتپاک طریقہ پر آپ حضرات وخواتین نے میری اہلیہ اور میرا جام صحت نوش فرمایا ہے جو ہز اگزالٹیڈ نے اپنے دلآویز لہجہ میں ابھی تجویز کیا ہے اسکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے ذہن میں اٹھارہ سال پہلے کی یاد تازہ ہو رہی ہے جبکہ لیڈی ولنگڈن اور میں پہلی مرتبہ حیدر آباد آئے تھے۔ اسوقت ہز اگزالٹیڈ ہائنس کو ان عظیم الشان ذمہ داریوں کو سنبھالے ہوئے جو دو سو سال سے خانوادہ آصف جاہی کا گرانمایہ عطیہ ہیں صرف ۴ سال کا عرصہ گذرا تھا ہماری اسوقت کی شناسائی نے بہت جلد ترقی کر کے دوستی کی شکل اختیار کرلی جو امتداد زمانہ کے باوجود استوار ومحکم ہے۔ اور میں سب حضرات وخواتین کو اسکا یقین دلاتا ہوں کہ ہم دونوں کو اس امر سے انتہائی مسرت ہے کہ ہم پھر ایک مرتبہ اپنے قدیمی کرمفرما ہز اگزالٹیڈ ہائی نس حضور نظام کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوئے ہیں ہماری پہلی آمد سے اب تک جو ۱۸ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ آہیں حیدر آباد اور ہندوستان بلکہ تمام دنیا کی تاریخ ایسے اہم انقلابی دور سے گذر چکی ہے کہ اسکے ماسبق دو صدیوں نے بھی اتنے منازل طے نہیں کئے۔ بہرحال اسوقت میرا مقصد آپ کو ان تمام افکار کی جانب متوجہ کرنے کا نہیں ہے جو اس عالم کون وفساد میں فی زمانہ ارباب اقتدار کی زندگیوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ ہم اسوقت اس چیز کو پیش نظر رکھیں جو تغیر سے آزاد ہے یعنی وہ اتحاد ومودت جو حکومت برطانیہ کے اُسکے یار وفادار کے درمیان قائم ہے۔ یا رشتہ مواخات جو سعد دوالاول الشر اور نظام حیدر آباد کے درمیان برقرار رہ چکا ہے آج ہمارے اور یور اگزالٹیڈ ہائی نس کے درمیان جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے ایک ذاتی یگانگت کی خصوصیت رکھتا ہے۔ اور یہ امر ہمارے اس مرتبہ کے ورود حیدر آباد کو ایک خاص مسرت ولطف اندوزی کا باعث بنا ہے ہے ہمنے دہلی میں چند ہفتہ قبل حضور والا کا وہ پیغام وصول کیا تھا جس میں آپکے پہلے نبیرہ کی ولادت کی خوشخبری سنائی گئی تھی ہم آج حضور والا اور مولود مسعود کے والدین اور حضور والا کی جملہ اسکے ساتھ دست بدعا ہیں کہ یہ صاحبزادے عمر واقبال میں ترقی کر کے اپنے جد امجد کی خوشیوں میں اضافہ کریں اور ان دو خانوادوں کے عظمت واجلال میں جنکے وہ وارث ہیں چار چاند لگادیے ہیں۔

اب مجھے اُن تعریف آمیز الفاظ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ جو حضور والا نے میرے اُن کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے استعمال فرمائے ہیں جو میں نے بحیثیت وائسرائے انجام دیے ہیں۔ آپ اسبارے میں یقین فرمائے کہ مجھے اپنی حدود کا پورا علم ہے ہاں ہم میرا اسبارہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اپنی حد تک اہل ہند کیلئے امن وامان کی فضا پیدا کرنے اور اپنے خلوص وہمدردی کا ثبوت دینے کیلئے انتہائی کوشش کی اور جیسا کہ آپنے نہایت موزون الفاظ میں بیان فرمایا ہے میری بھی کوشش رہی ہے کہ اس عظیم الشان ملک کی اسکی آخری منزل مقصود کیطرف رہنمائی کروں جو تاج برطانیہ کے تحت کل مملکت ہند کے مقدمہ کی تشکیل میں ساویانہ اشتراک پر مشتمل ہے۔ میں اسموقعہ پر حضور والا اور آپکی حکومت کا اس گرانقدر اعانت کیلئے شکریہ ادا کرتا ہوں جو وفاق ہند کے اس عظیم الشان مسئلہ کی اس تحلیل میں کیگئی ہے جسکی جانب اسوقت سب سے زیادہ توجہ کی جارہی ہے اور میں حضور والا کی اُس گہری دلچسپی کا بھی شکرگذار ہوں جو آپنے ذاتی طور پر اس مسئلہ میں ظاہر فرمائی ہے میں یقین دلاتا ہوں کہ آپکی حکومت کے اس ایثار کا مجھے کامل احساس ہے کہ حضور والا کی کونسل کے تین ارکان کی خدمات اس طویل عرصہ کی خدمات کیلئے دی گئیں جو لندن کی مختلف کانفرنسوں کے باعث لاحق ہوا۔ اور حضور والا نے تو خود اس مزید ذمہ داری کی قدر فرمائی ہے جو میرے قدیم دوست سر کشن پرشاد اور دوسرے اراکین کونسل پر اس سلسلہ میں عائد ہوئے ہیں اور مجھے ان شاندار انتظامی ترقیوں کا حال معلوم کرکے خاص طور پر مسرت حاصل ہو رہی ہے جو ممالک محروسہ سرکار عالی میں اس عرصہ میں معرض وجود میں آئیں۔ گذشتہ چند سال کا دور حیدر آباد میں پورے ہندوستان کیلئے نہایت نازک رہا ہے لیکن میں حضور والا کو اس امر کو نہایت گرمجوشی کیساتھ مبارکباد دیتا ہوں کہ آپکی حکومت نے اس اقتصادی پستی کا کامیابی کیساتھ مقابلہ کیا جو تین سال سے بابر مسلط ہے اور اختتام سال پر ایک متوازن میزانیہ تیار کیا اور اُسکے ساتھ ساتھ اپنے انتظامی کارگزاریوں کی کثیر التعداد شاخوں میں رفتار ترقی کو نہایت اعلی پیمانہ پر جاری رکھا میں اسوقت ان ترقیوں کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی نظر ڈالکر آپ حضرات وخواتین کو زیادہ دیر تک روکنا نہیں چاہتا۔ لیکن حضور والا کے اس جذبہ رعایا پروری پر باشندگان اضلاع کی خوشحالی کے اس دردمندانہ خیال کی ضرور قدر ومنزلت کرونگا جو زر مالگذاری کی فیاضانہ معافی سے ظاہر ہے نیز اُن مستقل طریقوں سے ثابت ہے جو اس عظیم الشان زرعی ریاست کے کاشتکاروں کی معاشی حالت کی اصلاح کیلئے اختیار کئے گئے۔

نظام ساگر جیسے تالاب عظیم الشان کی تکمیل سڑک اور ریل کے ذرائع رسل ورسائل کی توسیع طبابت اور حفظان صحت کے محکموں کی کارگذاری میں اصلاح وترقی پر ابذال وتوجہ بلکہ درحقیقت حضور والا کی ریاست کے باشندوں کی پوری زندگی کی عام ارتفاعی حالت وغیرہ جیسے کل امور صرف ریاست کے اس مستحکم پالیسی کی بدولت ممکن ہو سکتے ہیں جو حیدر آباد کی ایک امتیازی خصوصیت رہی ہے مجھے اس امر سے خاص مسرت حاصل ہو رہی ہے کہ آج اس گفت وشنید کے کامیاب اختتام کو علی الاعلان ظاہر کرنیکے قابل ہوں جو مجوزہ وفاق ہند کی تحت برار کی پوزیشن کے اہم مسئلہ کے متعلق ایک گذشتہ سوال سے ہوتی رہی ہے ۱۹۰۲ء کے معاہدہ کی رو سے جو صوبجات متوسط کے اشتراک کیساتھ برار کا نظم ونسق ہوتا رہا ہے اگرچہ ہز اگزالٹیڈ ہائنس ہی کی بادشاہت تسلیم رہی ہے ہم اسلئے ہز اگزالٹیڈ ہائنس سے اس امر کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ برار وفاقی اسکیم میں اگر ممکن ہو تو اس شرط سے داخل ہوجائے کہ موجودہ نظم ونسق میں جسکی رو سے صوبجات متوسط کی شرکت کیساتھ اسکا حکومتی نظام چل رہا ہے کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔ یہ اعلان کرتے ہوئے میں بے حد مسرت محسوس کر رہا ہوں کہ اب ہز اگزالٹیڈ ہائی نس نے اس امر کا یقین دلایا ہے کہ جبکہ ایک طرف ہز میجسٹی کی گورنمنٹ نے برار پر اپنی بادشاہت کو دوبارہ تسلیم کرلیا ہے ہز اگزالٹیڈ ہائنس اپنی طرف سے اس مجوزہ دستوری قانون یا اُسکے ایسے حصوں کے نفاذ کو جنکی مطابقت برطانوی ہند کے صوبوں پر ہوتی ہے زمانہ میں اپنے اُن حصہ ہائے ملک کو جنھیں برار سے موسوم کیا جاتا ہے وفاق میں شریک ہونے کی اجازت دیتے ہیں اور اس امر کی خواہش ظاہر فرماتے ہیں کہ اس رقبہ ملک کو ہز میجسٹی کے اُن حصہ ہائے ملک کے ساتھ جنھیں صوبجات متوسط سے موسوم کیا جاتا ہے ملاکر انتظام سلطنت چلایا جائے گویا وہ ایک ہی صوبہ ہیں جو صوبہائے متوسط اور برار کے نام سے پکارا جاتا ہے اسموقعہ پر میرے لئے ان امور کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے جو حضور والا کی خواہشات کی تکمیل اور حضور والا کی بادشاہت برار کی توثیق سے طور پر انجام دئے جائیں گے یہاں صرف اتنا ذکر کردینا کافی ہوگا کہ گو برار صوبہائے متوسط کی حکومت کے تحت میں رہیگا لیکن حضور والا کو اس امر کی تشفی ہوگئی ہے کہ جو انتظامات کئے جائیں گے وہ اس قسم کے ہوں گے کہ بلاشک وشبہ برار حکومت برطانیہ کے یار وفادار کے تحت میں آجائے گا

ایک سچا افسانہ

اسٹیلن کا عشق

اسٹیلن روس کا موجودہ ڈکٹیٹر فولادی انسان مشہور ہے مگر عشق و محبت کے نرم جذبات سے وہ بھی محروم نہیں۔ شہزادی ریڈزی دل نے ندیجدا الی لویو اور زد زوزگاش دل کا افسانہ عشق لکھا ہے اور یہی شخص اب اسٹیلن کے نام سے مشہور ہے۔

زمانہ جنگ عظیم میں جب اسٹیلن قید تھا تو یہ لڑکی جسکا مقبول نام ندیا ہے لڑکے کے بھیس میں سائبیریا اس سے ملنے گئی تھی اور جب وہ واپس چلی تو اسٹیلن نے اُسکا بوسہ لیکر یہ کہا تھا کہ میرا انتظار کرنا۔

بالآخر رومنوف خاندان کی شہنشاہی ختم ہوئی۔ زار قتل ہوا۔ اور وہ تمام سیاسی قیدی جو نظر بند یا اسیر تھے۔ پٹرو گراڈ واپس آگئے۔ ان میں لینن۔ ٹراٹزکی۔ اور اسٹیلن بھی تھے۔ جب مرکز حکومت پٹرو گراڈ سے ماسکو منتقل ہوا تو ندیا کا خاندان بھی ماسکو چلا گیا اور ندیا اسٹیلن کی سکرٹری ہوگئی۔

اس زمانہ میں ان دونوں کے تعلقات بالکل باضابطہ تھے۔ دونوں ساتھ کام کرتے اہم معاملات پر گفتگو کرتے مگر محبت کی گفتگو کبھی درمیان نہ آتی۔ دونوں میں باہم بہت محبت تھی مگر مرد نے کبھی اسکا ذکر نہ کیا اور عورت کی خودداری نے کچھ نہ کہنے دیا۔ اس زمانہ میں اسٹیلن کو اپنے استقلال تک یقین نہ تھا۔ اس کی ترقیاں اس واقعہ کے بعد شروع ہوئیں۔ کہ اُسکو والگا کے علاقہ زیریں میں جناب خوراک کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے بھیجا۔

اسٹیلن اور ٹراٹزکی کی محبت

اسٹیلن اور ٹراٹزکی کے درمیان بالاعلان مخالفت یہاں شروع ہوئی۔ یہاں اُن میں سے ہر ایک یہ کوشش کر رہا تھا کہ زار ٹسائن کی افواج پر میرا قبضہ ہو جائے اور شہری آبادی میری مرعوب ہوجائے۔

اسٹیلن نے جو پہلی کارروائی کی وہ یہ تھی کہ اس غرض کے لئے ایک خاص محکمہ قائم کیا کہ جو شخص اُسکے کردار اور احکام پر نکتہ چینی کرے اُسے سزا دیجائے لیکن اس وقت ٹراٹزکی بہت طاقت ور تھا اُس نے لینن سے یہ مطالبہ کیا کہ یا میں رہوں گا یا اسٹیلن۔ لینن کو ماننا پڑا اور اُسنے اسٹیلن کو ماسکو واپس بلا لیا۔ اُس سے قبل کہ لینن کا یہ خاص مہر وہاں پہونچے ندیا نے جو ہر وقت ہر بات کی خبر رکھتی تھی اسٹیلن کو مطلع کردیا اُسنے لکھا کہ اس سے قبل کہ ٹراٹزکی تم سے نجات حاصل کرے تم اُس سے نجات حاصل کرلو۔ مگر اسٹیلن نے ندیا کے مشورے پر عمل نہیں کیا۔ اور ماسکو واپس آگیا۔ اسٹیلن کا مزاج متغیر ہوگیا اور کسی کو یہ نہ معلوم ہوسکا کہ اس میں یہ تغیر کیونکر پیدا ہوگیا۔ بات بات پر وہ جھلاتا تھا ہر بات میں عیب نکالتا تھا اور ہر شخص کو باغی سمجھتا تھا۔

کوئی اندازہ نہ کرسکا کہ یہ سب ندیا کی محبت اور اُس سے بدگمانی کا اثر ہے۔ ندیا کے عشق میں اسکا کوئی اور شخص رقیب ہے۔ اسی وجہ سے اُسنے برسوں اظہار محبت نہیں کیا۔ جسکا ندیا کو سخت انتظار تھا۔

بالآخر یہ کیفیت ہوگئی کہ اُس کے لئے ضبط ناممکن ہوا ایک روز اسٹیلن نے ندیا سے کہا کہ میں تیرے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں اسٹیلن کی اس سے پہلے ہی ایک شادی ہو چکی تھی مگر وہ برسوں سے اپنی بیوی سے علیحدہ تھا۔ روس میں طلاق بہت سہل ہے وہ ایک روسی عدالت میں آیا اور طلاق نامے کی درخواست پر اُس نے دستخط کردیئے۔ دوسرے روز وہ ندیا کو اپنے زوجہ کے طور پر اپنے گھر لے آیا۔ ندیا ابھی پورے اٹھارہ سال کی بھی نہ تھی۔

نئی زندگی

ندیا کے لئے اب نئی زندگی شروع ہوئی وہ اسقدر خوش تھی کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔

وہ خطرات اور خوف کے ماحول میں پلی تھی اب اُسنے اُس زندگی میں قدم رکھا جہاں نہ اُسے کوئی خطرہ تھا اور نہ کسی کا خوف تھا۔

اسٹیلن سے اُسے اب بڑی محبت تھی مگر اپنی خانگی زندگی میں اُسنے اُسکو مختار نہیں ہونے دیا وہ برابر اسٹیلن کی محبوب بیوی مخلص دوست اور مشکل میں معاون رہی وہ یہ جانتی تھی کہ کرملین کی تنہا زندگی میں رائے عامہ کی صحیح حالت کا اندازہ ناممکن ہے یہاں صرف پیشہ ور جاسوس ذریعہ معلومات تھے جن پر وہ اعتماد کرنا نہیں چاہتی تھی۔ اسی وجہ سے وہ آل یونین انڈسٹریل اکیڈمی میں طالب علم کی حیثیت سے داخل ہوگئی۔ اور اپنے درجہ کے تمام طالب علموں سے بے تکلفی کے ساتھ ملنے لگی وہ اسٹیلن کے مزاج کو اور اُسکی کمزوریوں کو خوب جانتی تھی اُسکو معلوم تھا کہ فیصلے کے اور اہم مواقع پر اُسکو امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اُس کو اپنے مخالفوں سے الگ ... کرنے پر آمادہ نہ کیا جائے تو پھر وہ اس سے نجات حاصل کرلیگی۔ اسٹیلن اور لینن کے تعلقات خوشگوار نہ رہے تھے اسٹیلن لینن کی خود آرائی سے متنفر ہوگیا اور اُس سے لینن کی بی بی سے بھی جھگڑا ہو چکا تھا

لینن کی موت

لیکن اس موقعہ پر اسٹیلن کی قدرت نے امداد کی لینن کی پر جسمانی حادثہ گذرا گو وہ تندرست ہوگیا مگر وہ لینن نہ رہا۔ اسی دوران میں اسٹیلن نے بہت سے لیڈروں کو اپنا طرفدار کرلیا۔ لینن گو ابھی علیل ہی تھا اُسنے اس خطرے کو محسوس کرلیا جو اُسکے قصر اشتراکیت کے لئے پیدا ہو رہا تھا۔ اُسنے ایک خط لکھا کہ مفاد ... کیلئے یہ بہتر ہے اسٹیلن کو سنٹرل کمیٹی کا سکریٹری جنرل نہ رکھا جائے۔

اتفاق سے ندیا کو اس کے خط کا علم ہوگیا اُسنے اسٹیلن سے اسکا کوئی ذکر نہ کیا لیکن لینن کے مرنے کے بعد یہ کوشش کی کہ وہ خط حکومت کے الماریوں میں بند پڑا رہے۔ اسٹیلن ڈکٹیٹر بھی ہوگیا اور اُسنے قوت بھی حاصل کرلی اسکے عرصہ بعد کہیں اس خط کا پتہ چلا تو اب وہ بالکل بے اثر تھا۔ اس دوران میں ندیا برابر اسٹیلن کی حفاظت اور اُس خط کو دبانے کی کوشش میں مصروف رہی۔

جلا وطنی

اسٹیلن کو ٹراٹزکی سے نفرت تھی مگر اُسکی سمجھ میں یہ نہیں آتا تھا کہ اسٹیلن کو ٹراٹزکی کے خلاف عوام میں شور اور پروپیگنڈا کرنے پر آمادہ کیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ٹراٹزکی جلا وطن کردیا گیا۔ ان سالوں میں جو واقعات اور حوادث سے لبریز تھے اسٹیلن اور ندیا کی زندگی پر بہار تھی اُن کے دو بچے تھے جن سے دونوں کو ...

عوام کے لئے ندیا ایک راز تھی کسی کو خبر نہ تھی کہ وہ کیا کرتی ہے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا وہ بالکل بے اثر ہے یا حکومت کی اصل قوت وہی ہے۔ کسی کو شبہ بھی نہ ہوسکتا کہ ایک وقت ایسا بھی ہے جب اُسکا ہیبتناک شوہر اُس کی منتیں کرتا ہے جب وہ اپنا سر اُس کی گود میں رکھ کر لجاجت سے پوچھتا ہے ندیا بتا تجھے بھی مجھ سے اتنی ہی محبت ہے جتنی مجھے تجھ سے ہے

بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ ان میں اختلاف ہوگیا ندیا فضول خونریزی سے متنفر تھی اور کئی دفعہ اُسنے اُن بدنصیبوں کو گولی سے بچانے کی کوشش کی جنھیں محض اسلئے سزائے موت کا حکم ہوا تھا کہ وہ سابق حکمران طبقے سے ہیں۔

ماسکو میں یہ قصہ بھی مشہور ہے کہ ایک روز اُسنے داروغہ جیل سے کسی قیدی کو رہا کرنے کے لئے بڑا اصرار کیا۔ جب اسٹیلن کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ بہت خفا ہوا۔ ندیا نے خاموشی کے ساتھ اُس کی ملامتوں کو سنا اور بولی "میں نے تمھیں اُس وقت امداد دی تھی جب زار کی پولیس تمھارے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے اب مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں اُن لوگوں کو بچاؤں جنھیں تمھاری پولیس گولی مارنا چاہتی ہے۔"

اسٹیلن چپ ہوگیا اور اُسنے ندیا کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا۔

سازش

اسی طرح ایک عرصہ تک زندگی گذرتی رہی اور لوگ یہ سمجھنے لگے کہ اسٹیلن کا ہر کام ندیا کی مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ لوگ اُس سے ڈرنے لگے۔ ماسکو کے سرخ وسفید (اشتراکی اور غیر اشتراکی) باتیں کرنے لگے۔ ماسکو کے لوگ جب باتیں کرتے ہیں اور خصوصاً جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں۔ تو کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور پیش آتا ہے۔ ایک سازش شروع ہوگئی اور اُسکی شاخیں ہر جگہ پھیل گئیں۔

کرملین پر جہاں اسٹیلن کا گھر تھا سورج خوب روشن چمک رہا تھا ہوا نہایت خوشگوار تھی اسٹیلن بھی جو روئیں تن مشہور ہے اسکا صحت بخش اثر محسوس کیا۔ وہ صبح کے وقت اپنے دفتر سے باہر نکل آیا۔

اُس کے پیچھے کھڑی ہوئی اُس کی بیوی تھی سر دقات ہیلن۔ وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی تھا کہ اُس کی نظر ایک مزدور پر پڑی مزدور صحن کے ایک حصہ سے دوسری طرف جا رہا تھا۔

اسٹیلن نے زور سے ڈانٹا۔ رک تو جا۔ تو کون ہے کیا کر رہا ہے؟

"مجھے کامریڈ اسٹیلن کے دفتر کا ٹیلفون ٹھیک کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے"

"یہ تو کیا کہتا ہے میرے دفتر کے ٹیلیفون میں کوئی خرابی نہیں۔ اسٹیلن پہرے کے اُن سپاہیوں کے پاس گیا جو قریب تر تھے اور کہا کہ اس آدمی کو لے جاؤ۔ اور فوراً گولی مار دو یہ آج صبح سے تیسرا آدمی ہے جو بہانے سے کرملن میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی سازش ہے۔ ندیا نے اپنے شوہر کا بازو پکڑ لیا اور کہا: وزو دیکھ ایسا نہ کرنا۔ اس شخص نے اُس کو دھکیل دیا۔

چپ رہو! میں جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں یہ تمھیں کیا معلوم یہ مجھے قتل کرنے آیا ہے یا تمھیں؟

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہوجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن وشباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:

کملا سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
پدم سوپ — چنبیلی سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا
لکشمی سوپ — پیونڈر سے تیار کیا گیا
کملا بار سوپ — سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری
کملا اسٹریٹ - کانپور

مغربی تقلید ایشیا کیلئے موت ہے!

رابندر ناتھ ٹیگور کی فاضلانہ تقریر

بمبئی ۷ نومبر۔ کل بمبئی میں ملک الشعراء ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوے کہا کہ "مشرقی نوجوان مغربی حسن پر فدا ہیں وہ مغرب کے طریقوں اور مغربی ذہنیت کی تقلید کرنا چاہتے ہیں وہ جدت لپسندی میں ہی ترقی آزادی نوجوانی اور زندگی کا راز دیکھتے ہیں۔ لیکن جدت لپسندی کی کسوٹی وقت نہیں بلکہ سچائی ہے۔ بہت سی قومیں اس غلط فہمی کا شکار ہو کر ختم ہو چکی ہیں۔ مغرب میں بھی یہی ہو رہا ہے ان کی آج کل کی تواریخ بھی نئی نہیں رہی کون کہہ سکتا ہے کہ مغرب کی تاریخ حضرت نوح کی وقت کی تاریخ نہیں ہو گئی ہے۔

ہم یہ کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ اس لالچی مغرب کی اسپرٹ جس نے ایک صدی سے زیادہ عرصہ سے ہم کو ذلیل وخوار کر رکھا ہے۔ اُس نے زندگی کے راز کو جان لیا ہے کیا ہم یہ بات بھول گئے ہیں کہ جو چیز اعتدال سے بڑھ جاتی ہے وہ زیادہ عرصہ تک نہیں رہ سکتی۔ بہر حال مغرب نے دنیا میں اپنا مادی اثر جما لیا ہے اور وہ اپنی ذہنیت پھیلا رہا ہے۔ مشرق کے سبھی ملکوں کو ایک نہ ایک وقت غیر ملکی حملوں اور حکومت کا شکار رہنا پڑا ہے لیکن ان کا اثر زیادہ سخت نہ تھا انہوں نے اندرونی نظام پر زیادہ اثر نہیں ڈالا۔ مغرب کا اثر ہمارے لئے کتنا ہی حیرت انگیز اور اطمینان بخش کیوں نہ ہو لیکن اُس نے ہمارے اخلاق پر برا اثر ڈالا ہے مغرب صرف مادی فائدوں کو دیکھتا ہے وہ قوم کے بت کو پوجتا ہے وہ خود پرستی کھلاتا ہے۔ وہ اپنے لئے قربانی کے بکرے تلاش کرتا رہتا ہے وہ تفریق میں اضافہ کرتا ہے اسلئے اُس کی بہترین نعمتیں بھی ہمارے لئے توہین کا باعث ہیں۔ مغرب نے اپنی عظمت سے ہم کو چھوٹا بنا دیا۔ ایشیا نے پہلے تو اپنی روایات کی شان کے بموجب یورپ کی عظمت کے دعوے کا ماننے سے انکار کر دیا لیکن رفتہ رفتہ یورپ کی منظم طاقت کے آگے اُس کو سر جھکانا پڑا۔ بالآخر یورپ کے نمایاں دانت اور پنجوں کے منظاہرے مشرقی ذہنیت میں گھر کر گئے۔ مغرب کی توہین آمیز ہنسی نے ایشیا کے دل پر تیر کا کام کیا اور اب یہ دن آگیا ہے کہ ایشیا کو یہ دیو اپنی خاردار زبان سے چاٹ رہا ہے ہم لوگ جو مغربی خطے کے رہنے والے نہیں کسی شمار ہی میں نہیں یورپ کے سائے نے ہمارے خطے کو ہڑپ کر لیا ہے اس کی فتح یابی میں شرارت اور شبہ داخل ہے۔ وہ ہمارے انسانی جذبات سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا۔ کیونکہ اسے اس کی ضرورت نہیں اسلئے اہل مغرب ہمارے مکانوں کی حالت ہمارے چہروں کی کیفیت ہمارے رسم و رواج ہماری تحریر و تقریر کے مبالغوں کا بہت مذاق اڑاتے ہیں اور کیونکہ جن مبالغوں کے وہ عادی ہیں اُن سے ہمارے مبالغے مختلف ہیں۔ پھر وہ چاہتے ہیں کہ ہم اس ستم ظریفی کی داد بھی دیں۔ ورنہ ناراض ہوتے ہیں وہ یہ بھی دیکھنا لپسند نہیں کرتے کہ ناخوشی کا اظہار کریں۔

اہل مغرب نے ریل تار ڈاک خانے کوئلے کی کانیں چائے کی کاشت امن و قانون کے محکمے زبردستی ہمارے سر تھوپے ہیں۔ جب ہم اُن کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو وہ ہمیں سزا دینے کو تیار ہو جاتے ہیں اُس کے بعد ڈاکٹر ٹیگور نے سیاسی بے انصافیوں کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ سب سے بڑی شرارت یہ ہو رہی ہے کہ رشوت دے دے کر ہندوستان کمزور ہو گیا ہے۔ جنگ تو دنیا میں رہے گی ظلم سے صلح نہ کرنا چاہئے لیکن ہمارا ہتھیار اخلاقی ہونا چاہئے۔ ورنہ اخلاقی ہتھیار چھوڑ دینا ہی ہماری ہار ہے

ہمیں آواز بلند کر کے مغرب سے کہہ دینا چاہئے کہ تم اپنی چیزیں ہمارے یہاں داخل کیے جاؤ عرصہ تک ہم پر تنگ کیے جاؤ۔ مگر ہم تمھیں خوب سمجھتے ہیں ہمارے سمجھنے سے ممکن ہے تمھیں مادی طور پر دھکا لگے مگر ہم اخلاقی تنزل سے بچ جائیں گے۔ تمھارے مالدار ہونے کی وجہ سے ہم تمھاری عزت نہ کریں گے۔ تمھارے طاقت ور ہونے سے سر نہ جھکائیں گے۔

گاندھی جی ۲۴ گھنٹہ میں آٹھ تقریریں

سیونی ۲۵ نومبر۔ گاندھی جی نے اپنے دورہ میں کس قدر مصروف رہتے ہیں اور کس جانفشانی سے کام کرتے ہیں اسکا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ آپنے ۲۴ گھنٹہ میں ۱۰۰ میل کا سفر طے کیا اور آٹھ جلسوں میں تقریر کی آپ بالاگھاٹ سے روانہ ہو کر دارا سیونی لال بارہ اور بار گھاٹ ہوتے ہوئے رات کے وقت یہاں پہونچے اور یہاں پر شری یت درگا شنکر مہتہ کے یہاں مقیم ہوئے جنہوں نے آپ کا نہایت شاندار طریقہ پر استقبال کیا اور اپنی کوٹھی میں روشنی کی۔

سناتنیوں کا رویہ اچھا تھا وہ لوگ پر آرتھنا اور جلسوں میں شریک ہوئے گاندھی جی نے دو عظیم الشان جلسوں میں تقریر کی جن میں تقریباً اسی ہزار افراد شامل ہوئے۔ میونسپل کمیٹی نے ہریجنوں اور عوام کی جانب سے گاندھی جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا آپنے گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرمایا۔ جو والنٹیروں نے پیش کی تھی گاندھی آشرم کھدر بھنڈار اور ہریجنوں کے محلوں کا بھی معاینہ فرمایا۔ اور اُن کو اپدیش دیا کہ اگر مندروں میں پرویش چاہتے ہو تو صاف رہو اور مردہ گائے کا گوشت اور شراب کا استعمال بند کرو

گاندھی جی کو تھیلیوں اور نیلام کے ذریعہ دو ہزار روپیہ وصول ہوا اور آپ دوپہر کو چھندواڑہ کے لئے روانہ ہو گئے

کتاب "فغانِ مسلم" ضبط ہو گئی!!

لاہور ۲ دسمبر ہز اکسلنسی گورنر پنجاب باجلاس کونسل نے ایک اردو پمفلٹ موسومہ فغان مسلم کا بحق ملک معظم زیر دفعہ ۱۲۴ الف اعلان فرمایا ہے پمفلٹ مذکور اطہر الاسلام آنریری سکریٹری انجمن اسلامیہ پانی پت ضلع کرنال کی تصنیف ہے اور بمبئی جاب برقی پریس دہلی میں طبع ہوا ہے۔ نیز ایک اور پمفلٹ موسوم بہ "زوال حصہ مرزائیاں دا" مصنفہ محمد صالح خلف چراغ الدین ساکن صدر بازار لاہور چھاونی جو کہ انقلاب اسٹیم پریس میں چھپا ہوا ہے۔ ضبط شدہ قرار دیا گیا ہے۔

روس و افغانستان کی سرحد پر ایک مستحکم چوکی کی بنیاد

پشاور ۲ دسمبر اطلاع آئی ہے کہ روسی افغانی سرحد پر میر وچاک کے قدیم مقام پر ایک سرحدی حفاظتی چوکی قائم کی گئی ہے۔ اس چوکی کا مقصد طرفین کی حفاظت ہے ایک شاہی فرمان شرف صدور لایا ہے کہ عساکر افغانیہ میں بیادگار تخت نشینی اعلیحضرت محمد ظاہر شاہ تمغہ جات اور امتیازی نشانات تقسیم کیے جائیں یہ تمغہ جات نہ صرف افسران کو دیے جائیں گے بلکہ معمولی افغانی سپاہیوں اور عہدے داروں کو بھی عطا ہونگے فرمان میں اس امر کا یقین دلایا گیا ہے کہ سابق شاہ افغانستان اعلیحضرت نادر شاہ شہید نے افواج افغانستان کیلئے جو مراعات جاری کی تھیں۔ تنخواہوں وظائف رخصتوں اور دیگر معاملات کے متعلق جو احکام جاری کئے تھے موجودہ دور حکومت میں بھی ان ہی پر عملدرآمد کیا جائے گا اور فوجی اہل خدمت کی حقوق و مراعات کی حفاظت اعلیحضرت محمد ظاہر شاہ نے المتوکل علی اللہ کا جو لقب اختیار فرمایا ہے تمام فرامین سکہ جات اور سرکاری دستاویزات میں درج کیا جائے گا۔

جاڑہ شروع ہو جانیکے باعث سڑک کابل تا ہرات کا کام بند کر دیا گیا ہے اور تمام کارکنان کابل تا خیبر کی سڑک پر بھیج دیے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کابل ہرات کی سڑک ۵۰۰ میل تک تیار ہو چکی ہے اور اس پر آمد و رفت جاری ہو گئی ہے۔ اس سڑک کے علاوہ اور بھی بہت سی سڑکوں کا جال پھیلایا جائے گا۔ ان سڑکوں کی تعمیر سے افغانستان کی اقتصادی تجارتی ترقی اور سیاسی اہمیت تو حاصل ہو گی ہی لیکن ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہندوستان سے مشہد شریف اور دیگر زیارتگاہوں کو جانیوالوں کو بڑی آسانی ہو جائیگی۔ اور یہ آمد و رفت بین اسلامی تعلقات کو بہت استوار کرے گی

LAL-IMLI
PURE WOOL
لال اِملی کے
خالِص اُونی دھاگے
LAL-IMLI PURE WOOL Ready-to-knit YARNS
ہر ایک بُننے کے کام کے لئے
چار آونس کے گولوں میں تیار
ہوتے ہیں
نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے
دی کانپور اولن ملز کانپور
مقامی ایجنٹ
مسرز چھنی لال درگا داس جسٹن روڈ۔ کانپور

بحکم جناب بابو جگت بنس کشور صاحب منصف بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۳۴ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت منصفی کانپور ضلع کانپور

ادسری لال ولد گنگادین برہمن ساکن فتح گنج چھاؤنی کانپور مدعی

بنام خدائی ولد وزیر قوم گھوسی ساکن کھرکا چھاؤنی لکھنؤ مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 57/13/- معہ سود کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء وقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ اپنی جواب دہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم رامیشر دیال
مسرم عدالت

بحکم مسٹر اسٹور ڈسٹرکٹ جج و جج خفیفہ بہادر دہرادون

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱و ۵)

عدالت خفیفہ مقام منصوری

نمبر مقدمہ ۶۴ سنہ ۱۹۳۳ء

آغا عبدالباسی مدعی

بنام برج لال مالک کارخانہ ریتا پورٹ کانپور مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/25 معہ سود کے دائر کی ہے لہذا حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت)

بحکم
راج دہاری لال
مسرم عدالت خفیفہ منصوری

اسپین میں غدر و انقلاب

جمہوری نظام ٹوٹنے کا اندیشہ

میڈرڈ (اسپین) ۳ر دسمبر۔ اسپین میں انتخابات پھر دہرائے جا رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے نزاعی فریقوں میں سخت نفرت وحقارت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ ایسا خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ جمہوری نظام درہم برہم ہو جائے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ جمہوری مرکزی پارٹی یکجہت ہوکر ملک کے اضطراب و انقلاب کو روک دے۔ لیکن مجلس وطنی کا مخالف بہت زور پکڑ رہا ہے بہرکیف اس وقت ملک ایک شدید آزمائش اور خطرناک دور سے گذر رہا ہے۔ اور یہ ایسا دور ہے جو اسپین کی تاریخ میں غالبًا اس سے قبل نہیں آیا۔ ہر طرف اضطراب و انقلاب کے عناصر رونما ہیں۔ قرطبہ اور مسلمانوں کے شہروں میں پولیس کے پہرے لگے ہیں۔ دارالحکومت میڈرڈ میں ۴۰ ہزار نوکروں اور مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے اور اسکے باعث شہر کی حالت مخدوش ہے لوگ پریشان ہیں اور اس اضطراری حالت کو بہت خوف کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ حکومت بارسلونا نے اپنی اقلیم میں انسداد انقلاب کے لئے پوری کوشش کی ہے۔ شہر اور مضافات میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں لیکن اور شہروں میں حالت غدر پیدا ہوجانے کے باعث سخت تشویش لاحق ہورہی ہے آئین کے انتخابات کا اندازہ اس امر سے لگایا جاتا ہے کہ مجلس وطنی میں ۲۵۲ نشستیں پر ہوچکی ہیں ۲۶ نشستوں کے لئے سرکاری اعلان کا انتظار ہے ۹۵ نشستیں ۳ر دسمبر کے عام انتخاب میں پر کیجائیں گی غرض ابھی تک حالت دگرگوں ہے

دربار سالگرہ کے موقعہ پر مہاراجہ کپورتھلہ کی تقریر

کپورتھلہ ۳ر دسمبر ۲۷ر نومبر کو مہاراجہ کپورتھلہ کا دربار سالگرہ نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اسمبلی کے ارکان اور رعایا کے کپورتھلہ کے معزز ارکان و نمائندگان شریک ہوئے ہز ہائینس نے تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ:۔

دو سال سے کپورتھلہ موجودہ حکمرانوں کا خاندان حکومت کرتا چلا آتا ہے اور آج یہ ظاہر کرتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ اس اثنا میں اس کی رعایا ہندو مسلم سکھ صلح و آشتی کے ساتھ نہایت پر امن اور وفاکیشانہ زندگی بسر کرتے رہیں۔ میرے آباواجداد کی پوری کوشش اس امر پر صرف ہوتی رہی ہے کہ رعایا کے درمیان عدل وانصاف اور مساویانہ سلوک کے ساتھ حکومت کی جائے۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے اپنی رعایا کے ساتھ بلا رو رعایت مذہب وملت عدل کے ساتھ حکومت کی خود میں لصف صدی تک سے اس ریاست کی عنان حکومت سنبھالے ہوئے ہوں اور مجھے یہ تسلیم کرتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ اس طویل عرصہ میں فرقہ وارانہ نزاع پیدا نہیں ہوا۔ اور اس کے مسموم اثرات سے کبھی ریاست کو دوچار نہیں ہونا پڑا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے باشندوں اور رعایا پر عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی جاتی ہے یہاں رعایا کے کسی رکن کے ساتھ مذہب وملت کا امتیاز نہیں برتا جاتا۔ میری کوشش ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح بھی رعایا کے ہر فریق میں یکجہتی اور محبت پیدا کروں۔ میں اپنی عیسائی رعایا کی دو فریقوں عیسائی اور کیتھولک اور پروٹسٹنٹ حضرات کو بھی ایک دوسرے میں مدغم کرنے کی سعی کر رہا ہوں تاکہ دونوں فریقوں میں یکسانیت و یکجہتی پیدا ہوکر ریاست کی ترقی نظر آئے

کراچی۔ ایک خبر مظہر ہے کہ میر صاحب خیرپور سندھ ریاست سے بیزار ہوکر سکھر چلے گئے ہیں۔

دارا جہاز میں ابتک آگ لگ رہی ہے

کلکتہ ۲ر دسمبر جہاز دارا میں اب تک آگ لگ رہی ہے آگ لگے ہوئے ۳۶ گھنٹے ہوچکے ہیں اور برابر کوشش ہورہی ہے کہ آگ پر قابو پالیا جائے لیکن ممکن نہیں دارا ۵ ہزار ٹن کا وزنی جہاز ہے اور بمبئی فارس بحری کمپنی کی ملکیت ہے۔ بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دارا جہاز کی آگ فرو کرتے ہوئے بجھانے والے سخت مجروح ہوئے

دوائیاں خریدتے وقت

اصلی اور نقلی کی تمیز کرو!

نقلی موتی رنگ روپ کے لحاظ سے اصلی موتی کا کام دے سکتے ہیں۔ لیکن دوائی کے طور پر استعمال نہیں کئے جاسکتے نقلی دوائی استعمال کرنا اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالنا ہے یاد رکھئے نقل تھوڑے تھوڑے کام دیتی ہوئی بھی کسی مصیبت کے وقت ایسا دھوکہ دیگی کہ پھر پچھتائے کچھ نہ بنے گا۔ کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر دیش اپکارک کی بنائی ہوئی

"امرت دھارا"

جو سینکڑوں امراض کے لئے رام بان ہے کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں پبلک کی صحت و دولت کا نقصان نہ ہو۔ اس لئے آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خرید اکریں!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف ایکروپیہ چار آنے (ع۴؍) نمونہ آٹھ آنہ (۸؍)

مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوا دیں۔ کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست وطبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان بھی جس کو ضرورت ہو۔ مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں!

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۱۱۵ لاہور

المشتہر:۔
مینجر "امرت دھارا" اوشدھالیہ "امرت دھارا" بھون۔ "امرت دھارا" سٹرک۔ "امرت دھارا" ڈاکخانہ۔ لاہور

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ یو۔پی۔ میونسپلٹیز ایکٹ کی دفعہ ۲۹۸ (۲) ، ایف (ڈی) کے تحت میں بناتے ہوئے اور ۲۰ ستمبر ۱۹۱۶ء کے گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۱۵ / ۳۵ - ۱۱ - ۴۶ ایچ کے تحت میں شائع شدہ کانپور میونسپلٹی میں سوڈا واٹر کی تیاری اور فروختگی کی نگرانی کے بائی لاز کے بائی لا نمبر ۲ میں مندرجہ ذیل اضافہ کرنا تجویز کرتا ہے:۔

مسودہ بائی لاز

بائی لا نمبر ۲ کے آخر میں مندرجہ ذیل بطور ۲ اے کے بڑھا دیا جائے اُن حالات میں جہاں شکر کے بجائے سوڈا واٹر کی بوتلوں کو میٹھا کرنے کے لئے سیکرین استعمال کی جاوے۔

بنانے والے کو بوتل پر اس لیبل کے علاوہ جو بوتل پر لگایا جاتا ہے ایک دوسرا مختلف رنگ میں چھپا ہوا لگا کر اس بات کو ظاہر کر دینا چاہئے۔

کوئی اعتراض یا مشورہ جو اس نوٹس کے شائع ہونے کی تاریخ کے پندرہ ۱۵ دن کے اندر کسی شخص کی طرف سے موصول ہوگا میونسپل بورڈ غور کرے گا۔

ایس۔ این۔ تواری
ڈی۔ پی۔ ایچ
ایگزیکٹیو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

میرٹھ ۳ دسمبر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کیلئے کیلئے جو نواب سر مزمل اللہ خاں کی زیر صدارت میرٹھ میں ۲۷ تا ۲۹ دسمبر منعقد ہوگی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں

نوٹس

واضح ہو کہ تم ڈاکٹر احسن یار چودھری ولد چودھری حامد یار قوم مسلمان ساکن شفیع آباد شہر کانپور نے پلاٹ نمبری ۱۰ محدودہ مفصلہ ذیل واقعہ فیکٹری ایریا جی۔ ٹی روڈ جوہی خورد اسکیم ۱ عہ شہر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سے ۹۹ سال کے کرایہ پر لیا تھا۔ اور اول سات سال میں سالانہ کرایہ مبلغ Rs. 407/5 روپیہ دو نصف نصف اقساط میں ہر سال کی پہلی جنوری اور پہلی جولائی کو دینے کا اقرار کیا تھا اور پہلی قسط یکم جنوری ۱۹۳۳ء کو واجب الادا ہوئی تھی۔ بروئے شرائط کرایہ نامہ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۲ء تم ڈاکٹر احسن یار چودھری مذکورہ بالا نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ درصورت سالانہ کرایہ یا اُسکے کسی جز کے چھ ماہ تک بقایا رہنے پر ٹرسٹ کو کرایہ دار مذکور کے بے دخل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا چونکہ تم ڈاکٹر احسن یار چودھری مذکور نے کرایہ اراضی ذیل کا من ابتدائے یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے ادا نہیں کیا لہذا ٹرسٹ باختیار اپنے حقوق کے جو اُس کو تحت کرایہ نامہ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۳ء حاصل ہیں۔ تم ڈاکٹر احسن یار چودھری کرایہ دار مذکور کو اراضی مذکورہ بالا سے بے دخل کرتا ہے۔ چنانچہ نوٹس ہذا بابتہ اس امر کے دیا جاتا ہے۔

تفصیل اراضی

پلاٹ نمبری ۱۰ ارقبہ ۱۶۶ ۲/۱ ایکڑ واقع فیکٹری ایریا جی۔ ٹی روڈ۔ جوہی خورد اسکیم ۱ عہ کانپور

حدود اربعہ

شمال	جنوب
جی ٹی روڈ	راجبہا
مشرق	**مغرب**
اراضی بی۔ بی شکلا و سڑک اسٹیشن انور گنج ریلوے اسٹیشن	پلاٹ نمبر ۹

باجلاس منشی بشیر علیخاں صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل کانپور

نوٹس

حسب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر مقدمہ ۳۲

بابو سرستی پرشاد عرف ہٹن بابو ٹرسٹی ساکن پریڈ شہر کانپور — مدعی

بنام مناسنگھ نابالغ ولد گنگا دین سنگھ بولایت مسماۃ جوالا کنور ٹھاکر ساکن کلیان پور کلاں پرگنہ کانپور — مدعا علیہ

اس تحریر کے ذریعہ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تمہارے ذمہ لگان مبلغ 32/11/3 وسود مبلغ 3/6/- جملہ مبلغ 36/1/3 بقایا بابتہ سنین ۳۹-۱۳۴۰ ف بافتنی بابو سرستی پرشاد زمیندار کے ہے۔ لہذا اس رقم بقایا کو تم اندر تیس یوم تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے عدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل کانپور میں ادا و بیباق کر دو یا اگر کوئی عذر خلاف دعوے کی کرنا ہو تو وہ عدالت مذکور میں پیش کرو ورنہ اراضی مندرجہ ذیل سے بے دخل کر دیے جاؤ گے۔ تاریخ پیشی ۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء

تفصیل اراضی

نام موضع بارہ سروھی پرگنہ کانپور

نمبر	رقبہ	لگان	
۱۴۲۷	۸	۹ عہ	
۱۴۲۷/۲	۱۵ ار		
۱۴۲۹	۱۳ ار	"	رقم بقایا
۱۴۳۶	۱۶	"	
۱۴۳۶/۲	۱۵ ار	"	۳/۱ ۳
۵ قطعہ	۲۳	۹ عہ	

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

مسلم کمپنیاں خبر رساں ایجنسی اور انگریزی اخبارات جاری ہونگے

سر آغا خاں کے ہندوستانی دورہ کی مزید تفصیلات

بمبئی ۳ دسمبر۔ سر آغا خاں دوسرے ہفتہ تک ہندوستان پہونچ جائیں گے آپ کے اس دورہ کے متعلق ڈیلی ہیرالڈ لندن کے اس بیان کو بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اس سلسلہ میں بمبئی کے بعض مالکان مسلمان سیٹھوں نے جنکا سر آغا خاں کے ساتھ گہرا تعلق بتایا جاتا ہے بیان کیا ہے کہ ڈیلی ہیرالڈ کے بیان میں بڑی حد تک صداقت موجود ہے سر آغا خاں یہاں آ کر اس امر کی کوشش کرینگے کہ کافی سرمایہ سے تین بڑی کمپنیاں قائم کی جائیں ایک بابت کی۔ ایک اجناس کی اور ایک بین الاقوامی مالی کاروبار میں کام شروع کرے گی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سر آغا خاں نئی دہلی اور بمبئی سے دو مسلم اخبارات نکالنے کی سکیم پر بھی غور کریں گے اور اگر ممکن ہوا اور چند اسلامی حکومتوں نے تعاون کا وعدہ کیا تو وہ ایک اسلامی مسلم نیوز سروس بھی قائم کریں گے تاکہ وہ تمام اسلامی حکومت کی خبریں فراہم کر سکے اور رئیوٹر کے مخالفانہ پروپیگنڈہ کا سدباب کر سکے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس نہیں ہوگا

الہ آباد ۲ دسمبر پنڈت جواہر لال نہرو نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ کانگریس کی جماعت عاملہ نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنے کی تجویز کی ہے مذکورہ بالا اجلاس اُس حالت میں ہو سکتا ہے جب کانگریس کے تیس ۳۰ ارکان یا مجلس عاملہ کا ایک رکن صدر سے باضابطہ درخواست کرے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک صرف ۶ اشخاص نے آپ کو اجلاس منعقد کرنے کے خطوط تحریر کئے ہیں۔

پکا ہوزری کانپور

کے بنے پل اوور سویٹر کوٹ

دیکھنے میں عمدہ چلنے میں مضبوط

اور

قیمت میں سستے ہیں

ہر اچھی دوکان میں مل سکتے ہیں

نرائن کمپنی — مسٹن روڈ۔ کانپور

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتنک نگرہ گولیوں اور طلائے واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے

آتنک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی و کمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت نگرہ مضامین سے مزین کتاب کام شاشتر بالکل مفت طلب فرمائیے

طلائے واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلا پن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کرکے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی ۵ر پانچ روپیہ

ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

اسٹیلن کا عشق

بقیہ صفحہ ۶

ندیا نے پھر لجاجت سے کہا مگر زوزو

میں کہتا ہوں چپ رہو۔

وہ لمبے لمبے قدم بڑھا کر دفتر میں چلا گیا اور سپاہی اس شخص کو گھسیٹ کر باہر لے گئے۔ ندیا اشک آلود آنکھوں سے اس منظر کو دیکھتی رہی ندیا اس مذہب سے کبھی بدعقیدہ نہیں ہوئی تھی جسکی بچپن ہی میں تعلیم دی گئی تھی۔ ندیا کے کمرے میں حضرت مریم کا ایک بت تھا جس پر ہمیشہ شمع روشن رہتی تھی۔ اور مشکل کے وقت وہ اُسکے سامنے جھلتی منتیں کرتی۔ مگر اُسکے سخت مزاج شوہر کو اُن میں سے کسی بات کی اطلاع نہ تھی۔ اسوقت بیقراری میں وہ اسی بت کے سامنے جا کر گر گئی۔ اور اُسنے کہا میری ساری قربانیاں کس کام کی ہیں اور یہ محبت جو مجھے اپنے شوہر سے ہے اسکا کیا فائدہ جب میں یہ بھی نہیں کر سکتی کہ اُسکا کوئی بُرا ارادہ بدل دوں۔ پھر ان حالات میں کوشش سے کیا فائدہ اور میں مصیبت بھی کیوں اٹھاؤں

افواہ

نہیں معلوم اسکے بعد کیا صورت پیش آئی ایک روز یہ خبر مشہور ہوگئی کہ ندیا مر رہی ہے پھر یہ کہ ندیا مر گئی کسی نے اُسکی بیماری کی خبر بھی نہ سنی اور یہ واقعہ گذر گیا۔

تین روز بعد لوگوں نے کریملن سے ایک جنازہ نکلتا ہوا دیکھا جسکے ساتھ ایک شخص سر نگوں اور سر برہنہ۔ اُس کی ایشیائی آنکھوں میں اندوہ والم نمایاں تھا

بعدالت صاحب مہتمم نیلام بیہان درضلع کانپور

بمقدمہ نمبر ۸۲/۸

گیا پرشاد بنام چھوٹے لال

اطلاعنامہ

بنام چھوٹے لال ولد جوہر الکھن لال قوم برہمن شکل ساکن موضع جگمن پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

چونکہ منصفی اکبرپور نے واسطے نیلام حقوق سرافق حقیت زمینداری ار۱۰ پائی ۵ ہفس، گرانٹ ہے جو محال رام سنگھ پٹی ۱ ۴ پائی آٹھ ہفس محال دوارکا پرشاد۔ مدیون ڈگری واقع موضع جگمن پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور کے ہدایت کی ہے۔

لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء واسطے سماعت اُن عذرات کے جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ڈگری کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے۔ بتاریخ مقررہ بجویز حصہ حسب دفعہ ۱۰۱ ار یونیو مینول ہوگا اگر تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہ ہوگے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائے گا۔ اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائیگا

آج بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر ۱۹۳۳ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط سیل امیر)

مراسلات

نامہ نگاروں کی رائے سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں

کلکٹر گنج میں دن دہاڑے لوٹ

اس عنوان کو دیکھ کر پڑھنے والے خیال کرینگے کہ شاید کوئی نیا حادثہ پیش آگیا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ لوٹ کسی بدمعاش یا ڈاکو کی طرف سے نہیں ہے بلکہ یہ وہ لوٹ ہے جو روزمرہ کلکٹر گنج کے سفید پوش اور مالدار آڑھتی اور اُن کے ملازم منیم اور گماشتے غریب کاشتکاروں کے مال پر ڈالتے ہیں۔ حکام ان ضلع پولیس اور افسران میونسپل بورڈ اس سے بیخبر ہیں کہ غریب کاشتکار جو اپنا خون پسینہ ایک کر کے غلہ پیدا کرتے ہیں جب اُس کو فروخت کرنے کے لئے دور و دراز دیہاتوں سے گاڑیوں میں بھر کر کلکٹر گنج میں فروخت کرنے کے واسطے لاتے ہیں جہاں آڑھتوں کے ذریعہ غلہ فروخت کیا جاتا ہے۔ تو جس آڑھت میں بھی یہ غلہ کی گاڑیاں لاتے ہیں اُسکے رحم و کرم پر گاڑی کا وزن اور مال کی قیمت ہوتی ہے۔

ذاتی تجربہ ہے کہ نہایت احتیاط سے جس گاڑی میں ۲۱ من غلہ بھرا گیا۔ جب آڑھتی کے وزن کش نے تولا تو اٹھارہ سوا اٹھارہ من سے زائد نہیں نکلا اس سلسلہ میں اگر اصرار کیجئے تو وزن کش اور بیوپاری وغیرہ کی چاروں طرف سے کائیں کائیں بیچنے والوں کو الو بنا دیتی ہے۔ بعض اور مدات ہیں جن میں آڑھتی غریب کسانوں کو لوٹتے ہیں جیسے کردہ پھینکی، ڈنڈی۔ پلہ داری۔ دھرم شالہ گہار غذ کے ناموں سے لیوں کے ذریعہ ڈھیر لوں غلہ ہر گاڑی سے لیلیا جاتا ہے اور باٹوں و ترازو کی تول اور پھیر میں ہیرا پھیری کر کے منوں غلہ کاشتکاروں کا لوٹ لیا جاتا ہے۔

میں جناب سپرنٹنڈنٹ پولیس بہادر اور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر۔ نیز جناب کوتوال صاحب بہادر شہر کو توجہ دلاؤں گا کہ وہ خفیہ پولیس کے ذریعہ کلکٹر گنج کے آڑھتیوں کا جائزہ لیں اور ملاحظہ فرمائیں کہ کسطرح یہاں بے زبان کسانوں کو لوٹا جاتا ہے

میں خود ایسے آڑھتیوں کا نام بتانے کے لئے تیار ہوں اور اُن کی بدمعاملگی کا پردہ چاک کرنے میں افسران ضلع کی مدد کرنے کے لئے حاضر ہوں۔

راقم

جیالال برہمن

کارپرداز

کمال پور ایگریکلچر فارم کمال پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام ڈیراپور ضلع کانپور۔

نمبر مقدمہ ۹۵۴

چونکہ مقدمہ نالش ٹھاکر شیوراج سنگھ بنام تم رام سروپ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ سنہ ۳۷ فصلی اور خریف سنہ ۴۰ بتاریخ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۳ء صادر ہوئی اور مبلغ 59/-/5 جو بابت ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۰	۱۴	۶
خرچہ نالش	۱۱	۹	۰
سود بابتہ زر اصل وخرچہ نالش	۰	۱۲	۵
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱	۴
گزٹ	۶	۷	۹
میزان	۵۹	۰	۵

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام سروپ ولد منول لال برہمن ساکن بیہو پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 59/-/5 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۳ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء

تفصیل اراضی

موضع الوگا دھسگر عرف منو پرگنہ ڈیراپور محال گجراج سنگھ

۱۲۱۱ ۱۴ بیگہ ۱۱ر عہ

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری سستی، دخون کی خرابی کو دور کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہو کر ازسرنو اصلی طاقت وقوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سواس کاساری اولیہ

دمہ سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہر

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، کانپور۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

STAR TRADE MARK (REGD)

Regd. کولاریا

دماغ، رگ، اور پٹھوں میں طاقت پہونچانے اور تھکاوٹ دور کرنے میں بے مثل ہے یہ تھکے ماندے جسم میں قوت پہونچاتا اور سستی و کاہلی دور کرتا ہے۔ دم کو بڑھاتا ہے شراب اور افیون کو چھڑاتا ہے۔ تیز گلے کی آواز کو سریلا بناتا ہے۔ گویے طالب علم اور ورزش کرنے والوں کو ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھنا چاہیے قیمت فی شیشی عہر ایک روپیہ دو آنہ ڈاک محصول سات آنے ۷ر

نمونہ، جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۴ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوب صورت جنتری شائع ہوئی ہے اسمیں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔

معزز قدردان مفت طلب فرمائیں

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دواخانوں میں ملتا ہے دو خریدتے وقت اسٹانڈرڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شائع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور۔

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عـزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السّلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸	کان پور چہار شنبہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۴ر شعبان ۱۳۵۲ھ	نمبر ۴۵

افکارِ پریشاں

از جناب مرتضیٰ احمد خانصاحب

قلبِ زخمی گر دلِ لذّت پنہاں نکلا
زخمِ دل کھول کے دیکھا تو نمکداں نکلا

حسرتِ دید و تمنائے لب و شوقِ وصال
تو ہی کہدے کہ مرا کونسا ارماں نکلا

عرصۂ دہر میں لاتے دلِ وحشی کو عبث
دشت سمجھے تھے جسے گوشۂ زنداں نکلا

عدمِ ضبط پہ کتنی ہے ندامت مجھ کو
اشک بھی آنکھ سے نکلا تو پشیماں نکلا

مثلِ خاشاک بہے جاتے ہیں باطل کے پہاڑ
قطرہ قطرہ مرے ایماں کا طوفاں نکلا

میری آہوں سے لگی خانۂ افلاک میں آگ
دل سے جو دُود اُٹھا آتشِ سوزاں نکلا

مینے صحرائے جنوں میں جو اُڑائی تھی کبھی
ذرّہ اس خاک کا خورشیدِ درخشاں نکلا

کہکشاں سمجھے تھے جس خطِ نوری کو ملک
جاکے دیکھا تو مرا چاک گریباں نکلا

تھی بلا نوش مری ہمّتِ عالی جس نے
ہاتھ جس درد پہ ڈالا وہی درماں نکلا

(زمیندار)

"ہٹلر"

ہمبرگ کی اسٹفنن نامی ایک جرنلسٹ ہیرجس گاؤں سے رقم طراز ہے۔ کہ چانسلر ہٹلر مرے ساتھ کمال رحمدلی سے پیش آئے۔ انھوں نے جو مراعات خصوصی مجھ جیسے انسان کے ساتھ برتیں وہ اس سے قبل کسی جرنلسٹ کو نصیب نہیں ہوئی تھی۔ ہٹلر نے اپنی عدم موجودگی میں اپنے کوہستانی مکان کو دیکھنے اور اپنی ہمشیر ایجنس نے جسے وہ دنیا میں سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہے گفتگو کرنے کا موقع دیا ایجنس ہٹلر کی ہمشیر سرو قد عورت ہے اس کے خوب صورت گول چہرے۔ سے استقلال اور رحم دلی ظاہر ہوتی ہے بال بھورے ہیں اور آنکھیں نیلی اور اُس کی دلیری کی آئینہ ہیں ایجنس اپنے بھائی سے زیادہ خوب صورت بلند قامت عورت ہے قدرت نے اُس میں ذہانت اور دلکشی کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ وہ سیاہ لباس میں ملبوس تھی۔ جو اُس کے حسن کو دو بالا کر رہا تھا۔ یہ خولصورت لباس ہے ہٹلر نے اپنی ہمشیر کو لطور تحفہ دیا تھا۔ ایجنس اپنے بھائی سے عمر میں دو برس بڑی ہے۔

ایجنس نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا گو کہ ہٹلر مجھ سے دو برس چھوٹا ہے مگر بچپن ہی سے اُسکی یہ خواہش رہی ہے کہ وہ مجھ پر حکومت کرے وہ نڈر وبہادر اور دلیر یا ہی ہے وہ مجھ سے آجتک نہیں دبا۔ بچپن سے لیکر آج تک ہم تقریباً آجتک آلپس میں لڑتے جھگڑتے آئے ہیں۔

خاتون کی نیلی نیلی رہغنی آنکھوں میں آنسو بھر آئے جب اُسنے مجھ سے اپنی داستان غم سنانی شروع کی اُسکی بھرّائی ہوئی آواز لرزتے ہوئے ہونٹ اُسکی سوز میں ڈوبی ہوئی کہانی کے آئینہ دار تھے۔ اُسنے کہا میری شادی لنسز میں ہوئی لیکن میرا شوہر۔ میرا سرتاج میری زندگی کا سہارا جنگ میں اور وطن کی خدمت کرتا ہوا مارا گیا۔ اور میں معصوم بچوں کے ساتھ اکیلی رہ گئی۔ معزز خاتون نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ رفیق حیات بغیر تنہا زندگی کاٹ دینا یقیناً بہت روح فرسا کام ہے۔ لیکن ایام غم جلد کٹ گئے۔ ادبار کی گھٹائیں چھٹ گئیں اور کامیابی کا آفتاب اپنے جلو میں دل لگی کے سامان لیکر طلوع ہوا۔ جنگ ختم ہوئی وکشت وخون کا میدان سرد پڑ گیا ہٹلر میرا حقیقی بھائی۔ میری آنکھوں کا نور میری ستم رسیدہ زندگی کا سہارا جنگ کے ختم ہوتے ہی صحیح سالم واپس آیا اور اُسنے مجھے مصیبتوں سے نجات دلائی اُسکے بعد ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے۔

ہٹلر کی سیاسی زندگی کی ابتدا

ہٹلر ماں کے لطن سے ہی بہادر پیدا ہوا تھا۔ اُسکی زندگی بچپن سے لے کر اسوقت تک جنگ وجدل میں گذر رہی ہے جب اُسنے اپنے ملک کو قعر ذلت میں گرتے ہوئے دیکھا تو اُس سے نہ رہا گیا۔ اور اُسنے فوراً ایک جماعت کی تنظیم شروع کی اور مجھے اپنے محبوب دیہات لو دیریا ئی ہرجس گاؤں میں رہنے کو کہا ہرجس گاؤں پہاڑیوں کی بلند چوٹیوں پر ایک خوب صورت اور دلفریب مقام ہے اسکے اردگرد جنگل ہے جس گلہا رنگا رنگ کھلے رہتے ہیں اُن کی بھینی بھینی مہک دماغ کو ہر وقت معطر کرتی رہتی ہے پہاڑی ندی نالے پیچ وخم کھاتے ہوئے افعی کی طرح لہراتے ہوئے جس گاؤں کے قریب سے کوہستانی راگ الاپتے ہوئے شور مچاتے ہوئے پتھروں سے ٹکراتے ہوئے گذرتے ہیں یہ مقام خطۂ بہشت ہے خاتون نے کہا میں اُس دن سے لے کر آج تک اُس روح افزا مقام پر رہتی ہوں یہی وہ جگہ ہے جہاں میں نے ابتدا میں ہٹلر کے رفقا اور نازی پارٹی کے رہنماؤں سے ملاقات کی آہ یہ وہ وقت تھا جبکہ میرے بھائی نے اپنے رفقا کے ساتھ لیکر سرعدر انقلابی تحریک کا آغاز کیا۔ یقیناً اگر وہ اسوقت قابو میں آجاتے تو حکومت اُنھیں سزائے موت دیدیتی۔

ہٹلر کی سادگی

ہٹلر نے کبھی مجھ سے سیاسیات پر گفتگو نہیں کی وہ ہمیشہ اپنی دشواریوں اور ناکامیوں کو مجھ سے چھپاتا رہا اور ہر آنے والی مصیبت کا خندہ پیشانی سے تنہا مقابلہ کرتا رہا یہ گھٹیا جس میں ہم آباد ہیں ایک ایسے اوڈلف ہٹلر کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے جو عام آدمیوں کی طرح ایک انسان ہے لیکن اسی کے ساتھ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہٹلر کے نہ بیوی ہے نہ بچے وہ سادہ آدمی ہے اُسے کسی چیز کی لت نہیں ہے آج سے دو برس قبل وہ بکثرت گوشت کھایا کرتا تھا۔ لیکن اب اُسنے دو برس سے گوشت اور شراب کو چھوا تک نہیں۔ یہ درست ہے کہ شراب اور گوشت چھوڑنے سے قبل اُسے اکثر درد ہوا کرتا تھا لیکن اب وہ اتنا تندرست ہے کہ اتنا کبھی نہیں تھا۔

سیاسیات سے شادی

جب وہ آرام کی غرض سے آتا ہے تو بجائے آرام کرنے کے شام سے باہر لیٹا ہوا کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا ہے مکان سے باہر شائقوں کا انبوہ کثیر اُسکی دید کیلئے بے جائے کھڑا رہتا ہے۔ ہٹلر جب یہاں آتا ہے تو وہ تھکا ہوا ہوتا ہے اور وہ یہاں آکر صرف ایک گھنٹہ آرام کرتا ہے اُسکے بعد جب وہ مکان سے باہر نکلتا ہے تو اُسکا چہرہ سرخ اور بشاش ہوتا ہے اسوقت وہ سیٹی بجاتا ہے اور ایک آزاد طائر کی طرح خوشی کے گیت گاتا ہوا اٹھلاتا پھرتا ہے۔

میں نہیں کہہ سکتی کہ وہ کبھی بھی شادی کرے گا۔

لیکن لبا اوقات جب وہ خولصورت ننھے بھولے بھالے بچوں کو دیکھتا ہے تو ایک ٹھنڈی سانس بھرتا ہے اور کہتا ہے حیف کہ کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ میری تمنا ہے۔ آرزو ہے خواہش ہے کہ میرے بھی ایسے ہی بچے ہوتے۔ لیکن میرے بھائی کو زندگی بھر کبھی اتنی فرصت نصیب نہیں ہوئی کہ وہ اپنی شادی کرنے کے معاملہ پر غور وخوض کر سکے پہلے وہ کمسن تھا جب وہ جوان ہوا تو جنگ عالمگیر شروع ہو گئی سنہ ۱۹۱۸ء سے وہ اپنا سارا وقت سیاسیات میں صرف کرتا ہے۔ اسلئے وہ بچوں کو بہت پیار کرتا ہے اور گاہے گاہے انھیں دیکھ کر اُسے شادی کی حسرت ہوجاتی ہے لیکن اُسکے ساتھ وہ یہ کہہ دیتا ہے "آہ میری شادی سیاسیات سے ہو گئی ہے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پہ تو حق محرم مستقل ہی سہی ۔ زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱ | کانپور چہار شنبہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۳ء | نمبر ۴۵

پنڈت جواہر لال نہرو اور علامہ سر اقبال

پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندو مہا سبھا کی نکتہ چینیوں کے جواب میں جو ایک مفصل اور مبسوط بیان شائع کیا ہے اور جسکو ہم کسی دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں اس بیان میں پنڈت جی نے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء کے اسٹیٹسمین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سر آغا خاں، سر محمد اقبال اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے گول میز کانفرنس کے موقع پر کہا تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے سیاسی اور معاشرتی مفاد و مقاصد کا طے ہونا فطری طور پر قطعاً ناممکن ہے اور سوائے برطانوی حکومت کے کوئی دوسری طاقت ہندوستان پر حکومت نہیں کر سکتی۔

اس کے جواب میں سر محمد اقبال نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں انہوں نے متذکرہ بالا الزامات کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ صحیح نہیں کہ مہاتما گاندھی نے مسلمانوں کے تمام مطالبات کو اس شرط پر منظور کر لیا تھا کہ وہ جنگ آزادی میں کانگریس کا ساتھ دیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جب ہز ہائینس سر آغا خاں نے مہاتما گاندھی سے کہا کہ اگر مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لیے جاویں تو مسلمانوں کو آزادی کی جنگ کی لڑائی میں گاندھی جی کی فوج میں شریک ہونے میں عذر نہ ہوگا

گاندھی جی نے اس شرط کو منظور کر لیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ یہ منظوری ذاتی ہوگی۔ اس منظوری کی بنا پر وہ کانگریس کے طرز عمل کی ضمانت نہیں کر سکتے البتہ وہ کوشش کریں گے کہ اپنے طرز عمل کے لئے عام حمایت حاصل کریں۔

مصالحت کی ناکامی کی ذمہ داری مسلم نمائندوں پر نہیں بلکہ ہندوؤں اور سکھوں کے طرز عمل پر عائد ہوتی ہے کیوں کہ جب آخر میں مہاتما گاندھی نے ڈاکٹر مونجے اور سردار اجل سنگھ سے دریافت کیا تو انہوں نے اس کو نامنظور کر دیا لہذا گفتگوے مصالحت کا خاتمہ ہو گیا۔

علامہ اقبال نے متذکرہ بالا تینوں امور پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگرچہ مجھے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر میں اُن کے خلوص اور صاف گوئی کا ہمیشہ مداح رہا ہوں اور انہوں نے اپنے بیان میں جس مخلصانہ رنگ کو ظاہر کیا ہے وہ آج کل کے سیاست دانوں میں مفقود ہے اور اس اعتراف کے بعد علامہ اقبال نے لکھا ہے کہ اگر پنڈت جواہر لال نہرو مسلم مطالبات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہوں تو مسلمان آج بھی پنڈت جواہر لال نہرو کی فوج میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

اگرچہ علامہ سر محمد اقبال اور اُن کے ساتھیوں کی روش سے ہم کو بارہا اختلاف کرنے کا موقع ہوا ہے۔ مگر علامہ سر محمد اقبال نے جس مخلصانہ طریقے سے پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ مصالحت کی پیشکش کی ہے۔ اس کی تعریف نہ کرنا ایک جرم ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ پنڈت جی اس پیشکش پر نہایت غور و فکر کے ساتھ کریں گے

(بقیہ صفحہ ۵)

متعین نہیں کیا گیا۔ جو کہ لوگوں کو قرینے سے بٹھاتا اس پر مزید برآں یہ ہوا کہ کنوینر صاحب و جناب صدر صاحب ۲ گھنٹہ کی دیر سے تشریف لائے جسکی وجہ سے حاضرین جو کہ ۸ بجے سے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے نہایت پریشان ہو گئے۔ پھر یہ بالکل ایک اتفاقی امر تھا کہ عین وقت پر روشنی گل ہو گئی جسنے جلسہ میں انتشار پیدا کر دیا۔ ان حالات سے یہ امر پایہ تحقیق کو پہونچ جاتا ہے کہ مشاعرہ کی ناکامیابی کسی تعصب وغیرہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ذاتی کاوش اور بد انتظامی کی وجہ سے ہوئی۔

ہم کو یہ یقین واثق ہے کہ اگر معقول انتظام کیا جاتا تو ذاتی کاوش کا مطلق اثر نہونے پاتا اور مشاعرہ یقینی کامیاب ہوتا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ نہ خود مشاعرہ کے پنڈال وغیرہ کوئی معقول انتظام کیا گیا۔ اور نہ سودیشی لیگ کے کارکنوں سے کوئی امداد طلب کی گئی جس کی وجہ سے نہ صرف مشاعرہ ناکامیاب رہا بلکہ اہل کانپور کی پوری روسیاہی ہو گئی۔ اگرچہ حقیقی طور پر مشاعرہ کی ناکامیابی سے مشاعرہ کمیٹی کے ممبران و سودیشی لیگ کے ممبران کو کوئی واسطہ نہیں کیونکہ اُسکے زیر اثر کوئی انتظام نہ تھا۔ مگر اخلاقی طور پر اس ناکامیابی اور شرمناک واقعات کی پوری ذمہ داری ممبران مشاعرہ کمیٹی و ممبران سودیشی لیگ پر عائد ہوتی ہے اور جہانتک ہمارا خیال ہے کہ ممبران نہایت متاثر ہیں کہ اُنکے اثر و اقتدار میں ہونیوالے مشاعرہ کے سلسلہ میں ایسے شرمناک واقعات رونما ہوئے

بہرحال مشاعرہ کے دن جو افسوسناک واقعات ہوئے ہیں۔ اسکا ذمہ دار کوئی ہو۔ مگر اہل شہر کے لیئے اس قسم کے واقعات انتہائی تکلیف دہ اور شرمناک ہیں اور آئندہ کوئی ذی عزت انسان کانپور آنے کی ہمت نہ کرے گا۔

اہل کانپور نے ایک مرتبہ پھر ثابت کر دیا کہ کانپور غنڈوں کا شہر ہے اور یہاں کسی ذی عزت انسان کو بھیجا یا بلا کر آنا چاہیئے کیا اسی کرتوت پر انکو یہ توقع ہے کہ کانپور سے غنڈا ایکٹ منسوخ کر دیا جائے۔

بہرحال ہم کو ۹ دسمبر کی رات کے واقعات پر نہایت رنج و قلق ہے مگر ہمکو صدائے مسلم کی اس رائے سے اتفاق نہیں کہ اس دن نواب صاحب کی توہین ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے موقع پر مہمان کی نہیں بلکہ میزبان کی توہین ہوا کرتی ہے مشاعرہ کی صدارت نواب صاحب کے لئے کوئی عزت کی چیز نہیں تھی بلکہ انہوں نے نہایت اخلاق سے کام لیکر اُسکی صدارت کو قبول فرما لیا تھا جسکے لئے اہل شہر کو آپکا ممنون ہونا چاہیئے تھا مگر اہل شہر نے اپنی انتہائی رکاکت کا ثبوت دیکر ایک دفعہ پھر یہ ثابت کر دیا کہ کانپور شریفوں کی بستی نہیں بلکہ رذیلوں کی بستی ہے۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مشاعرہ کے سلسلہ میں جو طوفان بدتمیزی برپا ہوا اسکے بعد سکریٹری سودیشی لیگ نے کنوینر مشاعرہ کمیٹی سے کہا کہ سوائے شعرا کے انتظامات کے پنڈال وغیرہ کے کل انتظامات دوسرے دن کی نشست کے وہ خود کرینگے تاکہ لیگ کے سلسلہ کا مشاعرہ

آئینہ کانپور

سودیشی نمائش کے مشاعرہ میں ہلڑبازی

۹ دسمبر۔ ۹ بجے رات کو سودیشی نمائش کے ایک پنڈال میں آل انڈیا سودیشی لیگ کا مشاعرہ ہونے والا تھا۔ جس کی صدارت کے لئے آنریبل نواب سر محمد یوسف صاحب منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ کو مدعو کیا گیا تھا مگر جس وقت حافظ محمد صدیق صاحب کنوینر مشاعرہ کمیٹی جناب نواب صاحب کے گلے میں ہار ڈال رہے تھے عین اسی وقت روشنی گل ہو گئی۔ اور اُسکے بعد اسقدر ہلڑبازی اور شرمناک واقعات رونما ہوئے کہ جسکی وجہ سے بالآخر مشاعرہ کو ملتوی کر دینا پڑا۔

ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ سودیشی لیگ کی طرف سے نمائش کے موقع پر کوی سمیلن اور مشاعرہ ہوتا ہے اور مثل دیگر سب کمیٹیوں کے مشاعرہ کیلئے بھی ایک سب کمیٹی بنا دیجاتی ہے اور ہر ایک سب کمیٹی کا ایک کنوینر بنا دیا جاتا ہے۔ تاکہ جلسہ وغیرہ کرنے کا ایک شخص ذمہ دار ہو جائے چنانچہ سال گذشتہ بھی ایک مشاعرہ کمیٹی بنا دی گئی تھی مگر امسال لیگ نے بجائے خود مشاعرہ کمیٹی بنانے کے صرف حافظ محمد صدیق صاحب کو کنوینر مشاعرہ کمیٹی بنا کر اُن کو یہ حق دیدیا تھا کہ وہ چند اشخاص کو بطور ممبران مشاعرہ کمیٹی منتخب کر لیں یہ محض ایک اتفاق تھا کہ نمائش کے زمانہ میں انجمن آئینہ ادب کا آل انڈیا مشاعرہ بھی ہونے والا تھا اور ارکان لیگ کے خواب خیال میں بھی یہ نہ تھا کہ انجمن آئینہ ادب اور لیگ کے مشاعرہ میں رقابت پیدا ہو جائے گی جبوقت لیگ کے ایک ممبر صاحب نے لیگ کو اسپر توجہ دلائی کہ دونوں مشاعروں میں تصادم ہو جانے کا خوف ہو رہا ہے اور اسکی وجہ سے لیگ لوکل سیاست میں مبتلا ہونے والی ہے تو فوراً لیگ نے نمائش کمیٹی کا ایک جلسہ طلب کر کے وہ خط پیش کر دیا۔ اور نمائش کمیٹی نے یہ طے کر دیا کہ چونکہ دونوں مشاعروں میں رقابت پیدا ہونے کا خوف ہے اسلئے لیگ یہ طے کر لیتی ہے کہ ارکان آل انڈیا مشاعرہ کو ۱۰۰ روپیہ کی رقم دیکر اُنسے یہ طے کر لے کہ وہ محض اپنا مشاعرہ نمائش کے پنڈال میں کریں۔

مگر بدقسمتی سے کنوینر صاحب مشاعرہ کمیٹی اور ارکان آل انڈیا مشاعرہ کمیٹی کے مابین مصالحت کسی نہ کسی وجہ سے نہ ہو سکی اور سودیشی مشاعرہ کی تیاری بدستور قائم رہی

ہمعصر "صدائے مسلم" نے سودیشی لیگ کے مشاعرہ کی ناکامیابی کے متعلق جو مضمون لکھا ہے۔ اُسمیں اُسنے اس مشاعرہ کو بھی ہندو مسلم رنگ دیدیا ہے اور اُسکے نزدیک مشاعرہ کی ناکامیابی کے اسباب میں ہندی اردو کا قضیہ سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص اور ہندو و مسلمان کی صدارت کا اختلاف اور بعض سودیشی لیگ کے ممبران کا اردو سے اختلاف کے وجوہات ہیں۔

ہم ہمعصر "صدائے مسلم" سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اُسنے مشاعرہ کی ناکامیابی کے جو وجوہات تحریر کئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ارکان سودیشی لیگ نے نہایت فراخ دلی اور بلند حوصلگی سے مشاعرہ کے اخراجات کو منظور کیا۔ چنانچہ ارکان لیگ نے کوی سمیلن کے لئے صرف ... اور مشاعرہ کی اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے ساڑھے ۳۵ یعنی دو نے سے زیادہ رقم منظور کی۔

کیا اس کے بعد کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ سودیشی لیگ کے ارکان مشاعرہ کو بادل ناخواستہ کرانا چاہتے تھے یا سودیشی لیگ کے بعض ارکان ہندی کے مقابلہ میں اردو کی ترقی نہیں دیکھ سکتے تھے اسلئے انہوں نے مشاعرہ کو ناکامیاب بنا دیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سودیشی لیگ کے ہر رکن کی یہ دلی خواہش تھی کہ مشاعرہ نہایت اعلیٰ پیمانہ پر منعقد کیا جائے۔

شاید ہمعصر "صدائے مسلم" کو یہ علم نہیں کہ اکثر ہندو حضرات کوی سمیلن کے مقابلہ میں مشاعرہ کو بہت زیادہ پسند کرتے اور اُس سے لطف اندوز ہوتے ہیں اسلئے ارکان لیگ کی یہ دلی خواہش تھی کہ مشاعرہ اعلیٰ پیمانہ پر منعقد کیا جائے۔ اور ہندو مسلمان دونوں یکساں طور پر مشاعرہ سے لطف اندوز ہوں۔ اس موقع پر ہندی اردو کے قضیہ سے قطعاً کوئی واسطہ نہ تھا۔ اب خواہ مخواہ اسکو طول دینا دوسری بات ہے۔

سرکاری اور غیر سرکاری صدارت کے قضیہ کے متعلق بھی سنئے کہ خود سودیشی نمائش کی صدارت کے لئے چار نام تجویز کئے گئے تھے۔ جسمیں آنریبل سر سیتارام پریسیڈنٹ کونسل صوبہ کا اسم گرامی بھی تھا۔ اسکے بعد کون شخص کہہ سکتا ہے کہ سرکاری شخص کی صدارت کی وجہ سے مشاعرہ ناکامیاب رہا۔

ہندو مسلم صدارت کا حال بھی سن لیجئے کہ نمائش کے افتتاح کی صدارت کے لئے منجملہ اور ناموں کے ایک نام ڈاکٹر محمد عالم صاحب کا بھی تھا۔ اور سال گذشتہ مولانا آزاد سبحانی صاحب نے نمائش کا افتتاح فرمایا تھا۔ اور مشاعرہ کمیٹی کے کل انتظامات جناب حکیم ابو العلا ناطق صاحب کے سپرد تھے اور جناب ناطق صاحب ہی نے مشاعرہ کی صدارت کے فرائض انجام دیے تھے۔

ان تمام واقعات سے لیگ کا طرز عمل ظاہر ہے کہ اُسکے نزدیک سرکاری اور غیر سرکاری ہندو، مسلمان، اردو ہندی کا کوئی قضیہ نہیں۔ بلکہ وہ مناسب کارروائی کرتی ہے آیا چاہے سرکاری آدمی صدر ہو یا غیر سرکاری، ہندو ہو یا مسلمان مشاعرہ ہو یا کوی سمیلن

ان واقعات کے بعد ہمارے خیال میں کوئی شخص بھی سودیشی لیگ کو متعصب جماعت نہیں کہہ سکتا۔ اور مشاعرہ کی ناکامیابی اور ان شرمناک واقعات کی ذمہ داری سودیشی لیگ کے ارکان کے سر نہیں تھوپی جا سکتی۔

اب یہ سوال ضرور باقی رہ جاتا ہے کہ پھر سودیشی لیگ کا مشاعرہ کیوں ناکامیاب رہا اور ایسے شرمناک واقعات کیوں رونما ہوئے اسکی وجہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ حافظ محمد صدیق صاحب کنوینر مشاعرہ کمیٹی چونکہ ایک پارٹی کے آدمی ہیں اور اس پارٹی اور خود حافظ صاحب سے اکثر اہل شہر کو اختلاف ہے اسلئے یہ مشاعرہ کانپور کی لوکل سیاسیات کی نذر ہو گیا۔

اسکے علاوہ یہ بھی ہوا کہ کنوینر صاحب مشاعرہ کمیٹی نے جو کمیٹی بنائی انہوں نے خود اس سے اتحاد عمل نہیں کیا۔ اور جہاں تک ہمارا علم و یقین ہے کہ کنوینر صاحب نے مشاعرہ کمیٹی اور خصوصاً ان ارکان سے جو کہ سودیشی لیگ کے بھی ممبر ہیں قطعی کوئی مشورہ نہیں کیا اور محض اپنی ذاتی یا اپنی پارٹی کے ممبران کی رائے سے مشاعرہ کا انتظام کیا۔ نیز کنوینر صاحب نے پروپیگنڈا پر تو کافی توجہ دی مگر عملی انتظامات پر کوئی توجہ نہیں دی۔ جسکی بدولت مشاعرہ ناکامیاب رہا۔

مشاعرہ کے انتظامات کے متعلق بھی متعدد شکایتیں ہیں منجملہ اسکے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مشاعرہ کے داخلہ کے پاس غیر ذمہ دار اشخاص کو بافراط اور ذمہ دار حضرات کو نہایت بخل سے دیئے گئے۔ نیز مشاعرہ کے پنڈال پر کوئی ذمہ دار شخص

ہندوستان کے رجعت پسندوں اور فرقہ پرستوں کی ٹولیاں

ہندو مہاسبھا کی قوم پروری کا بے نقاب چہرہ

پنڈت جواہر لال نہرو کا مفصل و مبسوط بیان

پنڈت جواہر لال نہرو کا وہ مفصل و مبسوط بیان جو آپ نے ہندو مہاسبھا کے متعلق فلسکیپ سائز کے دس ٹائپ شدہ صفحات پر لکھ کر شائع کرایا ہے ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں ایک نہایت اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم اس بیان کا مکمل ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں تاکہ ہر قوم اور ہر فرقہ کے معقولیت پسند حضرات بدترین قسم فرقہ پرستی و رجعت پسندی کے نقصانات پر غور کرنے کی طرف مائل ہوں:۔

ہندو فرقہ پرستوں کے متعلق میں نے ابھی حال میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا ان سے بہت سی طبیعتوں نے اثر قبول کیا ہے اور ان کا بہت کچھ رد عمل ہو چکا ہے، کئی دن سے برابر صبح کے اخبارات میرے لئے نکتہ چینیوں اور مذمتوں کا ٹانک (مقوی دوا) تیار کر کے لاتے ہیں میں ان حضرات کا مرہون منت ہوں جنھوں نے اس شغل میں حصہ لیا ہے۔ ہر شخص کو یہ توفیق عطا نہیں ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس روشنی میں دیکھ سکے جس میں کہ دوسرے اُسے دیکھتے ہیں۔ چونکہ یہ رعایت میرے ساتھ کی گئی ہے اور میری تعلیم و تربیت اور حسب و نسب اور پہلی اور دوسری خصوصیات کے متعلق جن کی ذمہ داری براہ راست میری ذات پر عائد ہو سکے تمام کوتاہیاں ملائم الفاظ میں مجھ پر ظاہر کر دی گئی ہیں۔ اسلئے مجھے متشکر ہونا چاہئے میں آیندہ اس زجر و توبیخ سے فائدہ اٹھانے کی سعی کروں گا لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ میری عمر بہت زیادہ گذر چکی ہے اور اب میرے خیالات و اعمال کا لیس منظر آسانی کیساتھ نہیں بدلا جا سکتا۔

میں نے اسی وجہ سے نکتہ چینوں کو جواب جلد دینے کی کوشش نہیں کی کہ میں جوش و خروش کے کم ہو جانے کا منتظر تھا تاکہ ذاتیات کی بحث سے نکل کر اصل مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جا سکے یہ مسئلہ ہم تمام ہندوستانیوں کیلئے عموماً اور ان لوگوں کیلئے خصوصاً نہایت اہم ہے جو اپنی پیدائش یا اپنی خواہش کے مطابق ہندو قوم میں شامل ہیں۔

ایک غلط افواہ

لیکن مجھے اپنا یہ بیان اظہار معذرت اور افسوس کیساتھ شروع کرنا چاہئے یہ امر بالکل صاف ہے کہ آریہ مہاسبھا کی مزعومہ قرار داد کے متعلق ہم میں سے بعض لوگوں کو دھوکا دیا گیا ہے قرار داد ہمارے پاس بھیجی گئی تھی اور اسکا یہ بیان کیا گیا تھا کہ جبتک ملک میں کوئی مسلمان یا عیسائی باقی رہے گا اسوقت تک امن و امان قائم نہیں ہو سکتا۔ یہ امر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ آریہ مہاسبھا کے کسی اجلاس میں اس قسم کی قرارداد منظور نہیں ہوئی حقیقتاً اس جماعت نے کوئی بھی ایسی تجویز منظور نہیں کی۔ مجھے انتہائی ملال ہے کہ میں کیوں کسی شخص کے دھوکے میں مبتلا ہو گیا اور میں اسپر اظہار افسوس کرتا ہوں مجھے اسپر بھی افسوس ہے کہ میں نے آریہ کمار سبھا اور ہندو مہاسبھا کا ایک دوسرے کیساتھ وابستہ ہونا فرض کر لیا۔

مہاسبھا کی رجعت پسندی

البتہ جہاں تک میرے حقیقی اعتراض کا تعلق ہے میں اسکا اعتراف کرتا ہوں کہ میں ذرہ برابر پشیمان یا پریشان نہیں ہوں اور میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ فرقہ وارانہ ہندو جماعتوں (جنمیں ہندو مہاسبھا بھی شامل ہے) کی سرگرمیاں فرقہ پرستانہ مخالف قومیت اور رجعت پسندانہ رہی ہیں بیشک یہ بیان ان جماعتوں کے تمام اراکین پر صادق آتا نہیں۔ مگر ان جماعتوں کے اندر جو اکثریت ہے یا جو گروہ ان جماعتوں پر اثر و اقتدار رکھتا ہے اسکے متعلق یہ بالکل صحیح ہے کہ جماعتیں وقتاً فوقتاً اپنی پالیسیاں بھی بدلتی رہتی ہیں اسلئے ہو سکتا ہے کہ آج جو کچھ حق ہے وہ کل اسیطرح بالکل حق نہ رہا ہو۔ جہاں تک میں معلوم کر سکا ہوں میری معلومات یہی ہیں کہ فرقہ وارانہ ہندو جماعتوں کا طرز عمل بالخصوص پنجاب اور سندھ میں یہ رہا ہے کہ وہ روز بروز زیادہ تنگ نظری اور فرقہ پرستی اور قومیت کی مخالفت اور سیاسی اعتبار سے رجعت پسندی ہوتی جا رہی ہیں۔

رجعت پسند مسلم جماعتیں

مجھ سے کہا گیا ہے کہ یہ صورت حال مسلم فرقہ پرستی و رجعت پسندی کا نتیجہ ہے اور مجھے اسپر سرزنش کی گئی کہ میں نے مسلم فرقہ پرستوں کو کیوں مورد الزام نہیں ٹھہرایا میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہندوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسلم فرقہ پرستوں اور رجعت پسندوں کی طرف توجہ منعطف کرانا میرے لئے بالکل بے محل ہوتا۔ اسکا نتیجہ تحسین حاصل کرنیکے سوا اور کچھ نہ ہوتا کیونکہ ہر اوسط درجہ کا ہندو فرقہ پرست مسلمانوں سے اچھی طرح واقف ہے دوسروں کی تاکید کوتاہیوں کو دیکھنے کی نسبت اپنے قصوروں کا اندازہ لگانا بہت دشوار ہے اسکے علاوہ میرا یہ بھی خیال ہے کہ اسوقت باہمی شکوک و شبہات کی جو فضا پھیلی ہوئی ہے اس میں دوسری قوم کو وعظ و تلقین کرنا کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتا اگرچہ یہ صحیح ہے کہ جب کبھی ضرورت داعی ہو تو حقائق سے چشم پوشی نہ کرنا چاہئے۔ اور صداقت کا اعلان کر دینا چاہئے۔

مسلمانوں کی نمایندہ نہیں ہیں

میں یہ نہیں سمجھتا کہ مسلم فرقہ وار جماعتیں جنمیں سے مسلم آل پارٹیز کانفرنس (منقطع داؤدی والی مسلم کانفرنس) اور مسلم لیگ خاص جماعتیں ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے کسی بڑے گروہ کی نمایندہ ہیں۔ سوائے اسکے کہ وہ فرقہ وارانہ جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنا پروپیگنڈہ کریں انہیں نمایندگی کا اور کوئی حق حاصل نہیں ہے مگر یہ حقیقت ظاہر ہے کہ لوگ مسلمانوں کی ترجمانی دعوے کرتے ہیں اور اس دعوے کے باوجود مسلمانوں کی کوئی جماعت ایسی سامنے نہیں آتی جو کامیابی کے ساتھ انھیں چیلنج دے سکے انہوں نے جارحانہ فرقہ پرستی کی جو پالیسی اختیار کی ہیں اس پالیسی نے انھیں کثیر التعداد قوم پرور مسلمانوں کے مقابلہ میں جو کانگریس کیساتھ مدغم ہو چکے ہیں کسقدر ابھار دیا ہے۔ ان جماعتوں کے لیڈر انتہائی فرقہ وارانہ ذہنیت کے مالک ہیں اور یہ بات ان حالات کے مطابق سمجھ میں بھی نہیں آتی۔ مگر اسکے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی اسی طرح واضح ہے کہ ان میں سے اکثر قطعی طور پر مخالف قومیت اور بدترین قسم کے رجعت پسند ہیں۔ ان کے دلوں میں یہ خواہش بھی ہے کہ ہندوستان میں کوئی متحدہ قومیت پیدا ہو۔ "سٹیٹسمین" مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء کی اطلاع کے مطابق گذشتہ سال آغاخاں، سر محمد اقبال، اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے اسپر زور دیا کہ ہندوں اور مسلمانوں کے سیاسی یا معاشرتی مفاد و مقاصد کا ملکر ایک ہو جانا فطری طور پر قطعی ناممکن ہے۔ مقررین نے یہ بھی کہا کہ سوائے برطانوی قوت کے کسی اور ذریعے سے ہندوستان پر حکومت کرنا قطعاً ناممکن ہے یہ بیانات بحالت موجودہ یا کسی مستقبل بعید میں قوم پروری و آزادی ہند کے لئے کوئی لمحہ لگا باقی نہیں رکھتے

حکومت کے تنخواہ دار و خطاب یافتہ

میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان بیانات سے عام طور پر مسلمانوں کے افکار و آرا کی ترجمانی ہوتی ہے یا فرقہ واریت کی طرف رجحان رکھنے والے مسلمانوں کی اکثریت بھی اسی خیال کی ہے مگر اسمیں شبہ نہیں کہ مسلمانوں کا جو گروہ سیاسی میدان میں شور مچا رہا ہے اور جسے اسوقت تسلط حاصل ہے اسکے یہی خیالات ہیں ان خیالات کو قوم پروری اور آزادی کے ساتھ وابستہ کرنا اپنے فہم و دانش کی توہین کرنا ہے اور حقیقی اقتصادی آزادی کا تو ذکر ہی کیا ہے جس سے وہ بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لازمی طور پر یہ طرز عمل سیاسی تمدنی، اور قومی اور معاشرتی حیثیتوں سے خالص رجعت پسندی کا طرز عمل ہے۔

اگر ان جماعتوں کے اراکین کی فہرست دیکھی جائے تو اس طرز عمل پر کسی کو بھی حیرت و استعجاب کی ضرورت محسوس ہو سربرآوردہ اراکین میں سے اکثر سرکاری عہدہ دار، سابق عہدہ دار۔ وزرا۔ اور وزارتوں کے امیدوار ٹائٹل خطاب یافتگاں بڑے بڑے زمیندار وغیرہ ہیں ان کے لیڈر سر آغا خاں ہیں جو ایک دولتمند مذہبی گروہ کے مقتدا ہیں اور جنہوں نے اپنی ذات میں عجب طرح جاگیری نظام اور سیاسیات اور برطانوی حکمران طبقہ کے ۔۔۔ جن کے ساتھ ان کا قریبی تعلق رہا ہے جمع کر لی ہیں۔

رجعت پسندی کی انتہا

جب ہندوستان میں اور گول میز کانفرنس میں ہندوستانی مسلمانوں کی رہنمائی کرنے والے ایسے حضرات ہوں تو ان رہنماؤں کے رجعت پسندانہ طرز عمل پر کیا تعجب ہے یہ رجعت پسندانہ پالیسی اسقدر آگے بڑھ گئی کہ لندن میں بہت سے مسلم مندوبین نے لارڈ لائیڈ اینڈ کو سے اتحاد عمل کرنے کو کوشش کی جو برطانوی پبلک زندگی میں سب سے زیادہ رجعت پسند ہیں۔ اس رجعت پسندی کی تکمیل اسوقت ہوئی جب کہ گاندھی جی نے بنفس نفیس یہ صورت پیش کی کہ وہ ان فرقہ وارانہ مطالبہ کو خواہ وہ کتنا ہی نامعقول اور مبالغہ آمیز کیوں نہ ہو قبول کر لیں گے۔ بشرطیکہ رجعت پسند مسلم لیڈر انھیں آزادی کی جد و جہد میں پوری امداد دینے کا وعدہ کریں یہ شرط اور یہ پیشکش منظور نہیں کی گئی۔ اور یہ امر واضح ہو گیا کہ جو رکاوٹ ان کی راہ میں حائل تھی وہ فرقہ واریت نہیں تھی بلکہ سیاسی رجعت پسندی تھی۔

آزادی اور غلامی کا اتحاد

میری ذاتی طور پر یہ رائے ہے کہ فرقہ پروروں سے اتحاد عمل عموماً ممکن ہے بشرطیکہ سیاسی مقصد ایک ہی ہو مگر ترقی اور رجعت پسندی کے درمیان اور آزادی کے لئے جد و جہد کرنے والوں اور غلامی پر قانع رہنے والوں بلکہ اسے مستحکم کرنے کی خواہش رکھنے والوں کے درمیان کوئی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اور یہی وہ سیاسی رجعت پسندی ہے جسنے ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ کے خوف و ہراس کو ملک کی غلامی کا ذریعہ بنا رکھا ہے، فرقہ وارانہ مسائل میں ہمیں اس بے اصل خوف ہی سے واسطہ پڑتا ہے، ایکا ذرا سا فرقہ دارانہ کا خوف کا نتیجہ ہے۔ اور جو فی فرقہ واریت سیاسی رجعت پسندی پر مبنی ہے۔ اس فرقہ کا خوف جو اقلیت میں ہے ایک حد تک حق بجانب ہے اگرچہ کم سمجھ میں آتا ہے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ہم اس خوف کو تمام ہندوستان پر بادلوں کی طرح چھایا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔ اور جہاں تک ہندوں کا تعلق ہے پنجاب و سندھ میں ان کے لئے اس خوف کی قوت کارفرمائی بالکل اسی طرح ہے اور یہی حالت سکھوں کی پنجاب میں رہی ہے

حکومت کے مہرے

برطانوی حکومت کے لئے امر یہ بالکل قدرتی تھا کہ وہ مسلمانوں کے رجعت پسندانہ لیڈروں کی حمایت کرتی اور انہیں آگے بڑھاتی اور قوم پرور مسلم لیڈروں کو اکثر مطالبات منظور کر لیتی تاکہ ان کی قوم میں ان کا وقار بڑھے اور قومی جد و جہد کو اس طریقہ سے کمزور کیا جائے۔ جس شخص کو تاریخ کا ذرا سا بھی علم ہوگا وہ اچھی طرح جانتا ہوگا کہ حکمران طاقتوں نے ہمیشہ ہی کیا ہے مسلمانوں کے مطالبات نے کسی طرح ہندوستان میں برطانوی اقتدار کو کم نہیں کیا۔ بلکہ حکومت کو ایک حد تک ان مطالبات کے ذریعہ اپنے مجوزہ اختیارات میں اضافہ کرنے اور دنیا کو یہ دکھانے ہی کا موقع مل گیا کہ ہندوستان میں برطانوی راج کی کس قدر ضرورت ہے۔

اصل موضوع بحث

میں نے سطور بالا میں مسلم فرقہ وار لیڈروں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اس تصویر کو مکمل کرنے کی غرض سے نہیں لکھا بلکہ محض اسلئے لکھا ہے کہ ہندو فرقہ پرستوں کے طرز عمل کو سمجھنے کیلئے اس تمہید کی ضرورت تھی۔ حقیقتہً مسلم فرقہ پرستوں اور ہندو فرقہ پرستوں میں کوئی حقیقی فرق نہیں ہے صرف اتنا فرق تھا کہ کانگریس نے ہندو سوسائی کے اکثر اہم اور قومی عناصر کو اپنے اندر جذب کر لیا تھا اور اُسے صورت حالات پر پوری طرح غلبہ حاصل تھا۔ اور اس ماحول میں ہندو فرقہ پرستوں کو اسکا کوئی موقع نہیں ملتا تھا کہ ملکی سیاسیات میں کوئی اہم سرگرمی دکھا سکیں۔ ہندو مہاسبھا کے لیڈر زیادہ تر کانگریس پر نکتہ چینی کرتے رہے اور اس حد سے متجاوز نہ ہوئے مگر جب کانگریس کی سرگرمیاں مدھم پڑ گئیں تو خود بخود ہندو فرقہ پرست سامنے آ گئے اور ان کا طرز عمل علانیہ طور پر رجعت پسندانہ تھا۔

یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ اقلیت کی فرقہ داریت کے مقابلہ میں اکثریت کے فرقہ واریت ہمیشہ قوم پروری کے مترادف ہوتی ہے فرقہ واریت کی حقیقی نوعیت کا امتحان اسی طرح ہو سکتا ہے کہ قومی جد و جہد کے ساتھ اسے جو تعلق ہو اسکا اندازہ لگایا جائے۔ اور یہ فرقہ واریت سیاسی حیثیت سے رجعت پسندانہ ہے یا قومی مسائل کی بہ نسبت فرقہ وارانہ مسائل پر بہت زور دیتی ہے۔ تو نہایت واضح طور پر اس فرقہ واریت کو مخالف قومیت سمجھنا چاہیے۔

سائمن کمیشن اور بھائی پرمانند

جیسا کہ عام طور پر سب کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں سائمن کمیشن کی عالمگیر مخالفت کی گئی مگر بھائی پرمانند نے اجمیر میں جو خطبہ صدارت پڑھا ہے اس میں وہ کہتے ہیں کہ یہ مقاطعہ ہندوں کے لئے مصیبتناک تھا اور نہایت فخر مباہات کے ساتھ فرماتے ہیں کہ پنجاب کے ہندوؤں نے کمیشن سے (غالباً انہی کی رہنمائی میں) تعاون کیا اسی طرح بھائی جی کی یہ رائے ہے کہ قومی نقطہ نگاہ سے اس مسئلہ کی حیثیت خواہ کیسی ہی ہو ہندوں کے لئے بھی یہ امر پسندیدہ تھا کہ وہ فرقہ وارانہ فوائد حاصل کرنے کی غرض سے برطانوی حکومت کے ساتھ تعاون کرتے یہ طرز عمل یقیناً قومیت کے منافی ہے۔ فرقہ وارانہ تنگ نظری کے لحاظ سے بھی اس طریق کار کی دانشمندی کا اندازہ لگانا بھی دشوار ہے کیونکہ فرقہ وارانہ مراعات اسی طرح دی جا سکتی ہیں کہ دوسری قوم کے حقوق میں سے قطع برید کی جائے

اور جبکہ دونوں قومیں یکساں طور پر حکمران طاقت کی عنایات و نوازشات کیلئے سائل ہوں تو پھر کسی کم سے کم فائدہ کی بھی توقع نہ کرنی چاہئے۔

باعث ننگ و عار

بھائی جی نے اپنی اس دلیل کو بار بار پیش کیا ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان میں اسقدر مضبوطی کے ساتھ قائم ہے کہ اُسے مقبول عام تحریک کے ذریعہ ہلایا نہیں جاسکتا۔ اور اسلئے حکومت کو متزلزل کرنے کی سعی ایک حماقت ہے دوسری صورت صرف یہی ہے کہ خوشامد کرکے مراعات حاصل کی جائیں میں اس تمام ادب و احترام کیساتھ جو بھائی جی کی ذات سے وابستہ کیا جاسکتا ہے اس دلیل کے متعلق یہی کہہ سکتا ہوں کہ خواہ کوئی قوم کتنی ہی ذلیل و پست کیوں نہ ہو جائے اس قسم کی دلیل اس کے لئے ہمیشہ باعث ننگ و عار ہونی چاہئے۔

ہندو مسلم اتحاد

بھائی جی کا یہ خیال ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کی آواز ایک جھوٹی آواز ہے اور یہ نصب العین ایک غلط نصب العین ہے کیونکہ داد و دہش کی قوت حکومت کے ہاتھوں میں ہے اگر اس قوت کو تسلیم کرلیا جائے تو سوائے حکومت کی خوشامد و آمد کے اور تمام آوازیں جو بلند کی جاتی ہیں بالکل بے سود و بیکار ہیں اور اگر ہندو مسلم اتحاد کو ناممکن سمجھ لیا جائے تو اسکا بھی امکان باقی نہیں رہتا کہ ملک میں بحیثیت مجموعی کبھی بھی قومیت کا تصور پیدا ہوسکے اسکا ناگزیر نتیجہ یہی ہوگا کہ جیسے بھائی جی تسلیم کرتے ہیں کہ صرف ہندو نیشنلزم باقی رہ جائے جو ہندوازم کا دوسرا نام ہے "ہندو نیشنلزم" تک پہنچنے کے لیے کونسا راستہ ہے " برطانوی "امپیریلزم" (برطانی شہنشاہیت) کے ساتھ اتحاد عمل اور بس۔ بھائی جی اپنے خطبۂ صدارت میں فرماتے ہیں کہ میں اپنے اندر یہ جذبہ موجزن پاتا ہوں کہ اگر جدید ہندوستان کے سیاسی دستور میں ہندوستان اور ہندوؤں کے مرتبہ اور ذمہ دار پوزیشن کا اعتراف کرلیا گیا تو وہ برطانیہ عظمی کے ساتھ نہایت خوشی سے اتحاد عمل کریں گے۔

حکمران طاقت سے اتحاد

فرقہ پرستوں کے لئے صرف اور قدرتی پالیسی ہے کہ وہ دوسری قوم یا گروہ کے خلاف حکمران طاقت سے اتحاد کرلیں یہ پالیسی خود حکمران طاقت کی خواہشات کے بھی عین مطابق ہے جو فرقہ پرستوں کو ملاکر حسب ضرورت ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے ٹکرا سکتی ہے مسلم فرقہ پرستوں نے یہی پالیسی اختیار کی تھی اور اسی کے ذریعہ کچھ عارضی و ظاہری مراعات حاصل کی تھی اور یہی وہ پالیسی ہے جسکی چندی حمایت ہندو مہاسبھا نے اپنے آغاز کار ہی سے کی تھی اور جسپر وہ پوری طرح اس لئے عمل نہیں کرسکی تھی کہ اُسکے خلاف قوم پرور ہندوؤں کا دباؤ پڑ رہا تھا۔ اور جبکہ اب ہندو مہاسبھا کے لیڈروں نے قطعی طور اختیار کرلیا ہے۔

ڈاکٹر مونجے اور عدم تعاون

ڈاکٹر مونجے نے سی، پی کی ہندو کانفرنس میں بحیثیت صدر کے تقریر کرتے ہوئے ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۳ء کو یہ امر بہ امر واضح کردیا کہ مہاسبھا کو اس قسم کے ترک تعاون پر کبھی بھی اعتماد نہیں تھا جس کی تبلیغ اور جسپر عمل مہاتما گاندھی کرتے رہے ہیں۔ مہاسبھا کا عقیدہ سناتن دھرم کے اس ابدی قانون پر ہے۔ جسکا تعلق تحریک عمل اور جواب سے ہے یعنی مہاسبھا جوابی تعاون کی پالیسی کو اپنے عقیدہ میں شامل سمجھتی ہے مہاسبھا کا یہ خیال ہے کہ مجالس مقننہ کا دستور خواہ کچھ بھی ہو انھیں کسی صورت میں بائیکاٹ نہ کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر مونجے سناتنی قانون کے ایک مستند عالم و فاضل ہیں لیکن مجھے تو تعجب ہے کہ اس قانون میں کہیں بھی یہ نہ ہوگا کہ پنچ کو جواب ٹھکرانے والے نے پاؤں پر گر کر اور گڑگڑا کر دینا چاہئے یہ تقریر اسوقت کی گئی تھی جب کہ ملک میں عالمگیر قومی جدوجہد جاری تھی اور آرڈیننسوں کی حکومت کے ماتحت عدیم النظیر تشدد کیا جارہا تھا میں اس موقعہ پر اس کے متعلق کوئی بحث نہیں کروں گا کہ برطانیہ کے بنائے ہوئے دستور اساسی کی انتظامی تشکیل سے بہت قبل یہ اعلان کردینا کہ ہر صورت میں ہم اس دستور پر عمل کریں گے کہانتک قرین دانشمندی ہے کیا یہاں حکومت کے لئے اس امر کی دعوت نہیں تھا کہ وہ مہاسبھا کو بالکل نظر انداز کردے کیونکہ وہ تو ہر حال آئندہ فیصلوں کو منظور ہی کرے گی ڈاکٹر مونجے خود بھی سنہ ۱۹۳۰ء کی گول میز کانفرنس میں گئے جبکہ سول نافرمانی کی تحریک اپنے شباب پر تھی اگرچہ یہ صحیح ہے کہ وہ یہ کہہ کر گئے تھے کہ میں اپنی انفرادی حیثیت میں جارہا ہوں اور اس کے بعد تو مہاسبھا نے لندن کی کانفرنس اور کمیٹیوں میں پوری طرح حصہ لیا

فرقہ پرستی کے دلائل

مہاسبھا کے نمائندوں بالخصوص پنجاب اور سندھ کے نمائندوں نے ان کو مشوروں میں جو حصہ لیا تھا اُسکے متعلق میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ وہ نہایت تکلیف دہ تھا۔ سیاسی حیثیت سے وہ انتہائی رجعت پسندانہ تھا اور اُن کی طرف سے اس امر کی کوششیں کی گئیں کہ بعض صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریتیں ہیں۔ ان اکثریتوں کو موثر اختیارات کے استعمال سے روکا جائے اور اس غرض کے لئے برطانوی حکومت یا گورنروں کے تحفظات و مخصوص اختیارات میں اضافہ کی حمایت کی گئی۔ جو پالیسی اور جو دلائل فرقہ پرست مسلمانوں نے تمام ہندوستان کے لئے اختیار کئے تھے بالکل وہی پالیسی اور دلائل ہندو فرقہ پرستوں نے بعض مخصوص صوبوں کے لئے اختیار کئے گر اسپر بھی چند صوبوں میں گورنروں کی مخصوص اختیارات نہیں دیئے گئے بلکہ تمام صوبے کے گورنروں کو یکساں اختیارات ملے دونوں طرف اس رجعت پسندانہ طرز عمل کا مبنی ایک ہی تھا۔ یعنی اکثریت کا خوف اس کی وجہ خواہ کچھ بھی ہو مگر اس میں شبہ نہیں کہ اس طرز عمل کو برطانوی حکومت نے خوب اچھی طرح سے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا

سندھ ہندو مہاسبھا

سندھ ہندو سبھا کا تمام مقدمہ اصول جمہوریت کے منافی ہے سوائے اسکے کہ اُسنے مخلوط انتخاب کا مطالبہ کیا ہے اس خوف سے کہ مبادا اقلیت کو تکلیف پہونچے اس سبھا کی کوشش یہی رہی کہ اکثریت کا تسلط ورانہ ہونے دینا چاہیئے اقلیت کے زیادہ دولت اور زیادہ تعلیم کے اینٹی سوشل دلائل پیش کیے گئے ہیں اور ایسے مالی وجوہ کو آڑ بنایا گیا ہے کہ جو نہایت گراں برطانوی طرز حکومت پر مبنی ہیں عہد حاضر کے حالات میں دولت اور اقتصادی اقتدار نہ صرف اپنی حفاظت کے لئے کافی ہے بلکہ اُسکے خلاف حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے تقریباً وہ تمام دلائل جو سندھ کے ہندوؤں کی طرف سے دیئے گئے ہیں ہندوستان کی مسلم اقلیت کی طرف سے بحیثیت مجموعی دیئے جاسکتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ہندو عموماً زیادہ دولتمند اور زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور اسلئے اقتصادی قوت رکھتے ہیں۔

سندھ میں مسلمانوں کی پسماندگی ظاہر کرنے کے لئے ہندو سبھا نے اپنی یادداشت میں جو مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ ہمہ گیر بیانات سے کام لیا ہے اور تمام مسلمانوں کو ایک ہی لکڑی سے ہانکا ہے۔ جسکو پڑھ کر نہایت درجہ تکلیف ہوتی ہے

حکومت کیلئے تحفظات

مجھے نہیں معلوم کہ پنجاب ہندو سیوک سبھا کی حقیقت کیا ہے غالباً وہ ہندو مہاسبھا سے متعلق نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی خودرو پیداوار ہو جسے ہماری مہربان حکومت نے اپنی سرپرستی میں لے لیا ہو۔ گذشتہ مئی میں جب بھائی پرمانند انگلستان جارہے تھے۔ تو اس سبھا نے انھیں ایک پیغام بھیجا تھا جسمیں اس امر پر زور دیا تھا کہ گورنروں کے تحفظات کو باقی رکھا جائے تاکہ پنجاب کے ہندوؤں کی حفاظت ہوسکے اس پیغام میں کہا گیا تھا کہ پنجاب کے ہندوؤں کی حفاظت کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ ان تحفظات پر موثر عملدرآمد کیا جائے جو دستور میں گورنروں کو دیئے گئے ہیں۔ ان تحفظات کو منسوخ کرانے کے لئے سیاسیین کی کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیجئے ..... ہمارے گورنروں نے اپنی مخصوص ذمہ داری کو جس عدل و انصاف کے ساتھ پورا کیا ہے وہ ہمارے لئے بہت ممد ثابت ہوا ہے۔

تنگ نظری

ایک دوسری جماعت یعنی لاہور کی پنجاب ہندو یوتھ لیگ نے جسکے متعلق میں کچھ نہیں جانتا اپنے ایک پبلک بیان مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۳۴ء میں کہا ہے کہ

"ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد سے زیادہ برطانیہ اور ہندوستانیوں کے درمیان صلح کا وقت آگیا ہے ...... ہندو لیڈروں کو دستور اساسی اور کابینوں میں ہندو اقلیت کے لئے تحفظات حاصل کرنے پر اصرار کرنا چاہیئے"

میں ان بیانات کے لئے مہاسبھا کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتا مگر حقیقت تو یہ ہے کہ یہ بیانات مہاسبھا کے طرز عمل کے عین مطابق اور اُس کی مزید تشریح و تفصیل ہیں اُن سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ بہت سے ہندو فرقہ پرست قطعی طور پر یہ سوچ رہے ہیں کہ مراعات حاصل کرنے کے لئے برطانوی امپیریلزم کے ساتھ اشتراک عمل کریں یہ ثابت کرنے کے لئے بہت کم دلائل کی ضرورت ہے کہ اس قسم کا طرز عمل نہ صرف تنگ نظری و فرقہ پرستی کو ظاہر کرتا ہے بلکہ مخالف قومیت بھی اور انتہائی رجعت پسندانہ ہے جب ہندو مہاسبھا کا یہ طرز عمل اس حالت میں ہے کہ وہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق اپنے حق میں انتہائی بے انصافی محسوس کرتی ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر اسکے ساتھ حکومت نے کوئی سلوک کردیا تو اس کا کیا حال ہوگا۔

قوم پروری یا فرقہ پرستی

یہ بالکل صحیح ہے کہ ہندو مہاسبھا نے اپنی مدت العمر میں ہمیشہ مخلوط انتخاب کی حمایت کرتی رہی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انتخابی مسئلہ کا صرف یہی ایک قومی حل ہوسکتا ہے اور اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ قومیت کے سراسر منافی ہے اور اسکا منشا یہ ہے کہ ہندوستان کو فرقہ وارانہ حصوں ٹکڑوں میں تقسیم کردیا جائے اور انتشار و تفریق کے رجحانات کو تقویت پہونچائی جائے اور اسطرح برطانوی شہنشاہیت کے لئے طاقت اور استحکام پیدا کیا جائے۔

مگر یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ قوم پروری کو اسکا امتحان تسلیم نہیں کیا جاسکتا جب کہ اس سے اکثریت والی قوم کو فائدہ پہنچتا ہو۔ امتحان کا موقع ان صوبوں میں ہے جہاں مسلم اکثریت ہے اور اس امتحان میں ہندو مہاسبھا ناکام ہوچکا ہے۔

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہوجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حُسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہوجاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ — چنبیلی سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — یوڈی کلون سے تیار کیا گیا
پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کانپور

مخصوص ذمہ داری

اس سلسلہ میں مسلم فرقہ پرستوں کو مورد الزام ٹھہرانا بھی کافی نہیں ہے ایسا کرنا بہت آسان ہے کیونکہ بدقسمتی سے ہندوستانی مسلمان بحیثیت مجموعی بہت زیادہ پسماندہ ہیں اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے بہت پیچھے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں ہندوں پر ایک مخصوص ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ اکثریت میں ہیں اور اقتصادی اور تعلیمی حیثیت سے بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں مہاسبھا نے اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے بجائے ایسا طریق عمل اختیار کیا ہے جس سے بلاشبہ مسلمانوں کی فرقہ پرستی میں اضافہ ہوگیا ہے اور وہ ہندوؤں پر اور بھی زیادہ بے اعتمادی کرنے لگے ہیں۔ مہاسبھا نے اُن کی فرقہ واریت کا جو جواب دیا ہے وہ بھی ایک طرح کی فرقہ واریت ہی سے دیا ہے۔ ایک فرقہ واریت دوسری فرقہ واریت کو فنا نہیں کر سکتی بلکہ اُسکے برخلاف دونوں ایک دوسرے کی پرورش کرتی ہیں اور روز بروز زیادہ فربہ ہوتی جاتی ہیں۔

مہاسبھا اور وائٹ پیپر

اجمیر میں مہاسبھا نے فرقہ وارانہ فیصلہ پر ایک طویل قرارداد منظور کی ہے جسمیں اس فیصلہ کے ظاہر و باہر نقائص اور متضاد بیانیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے مہاسبھا نے ایک لفظ بھی وائٹ پیپر کی اسکیم کے خلاف نہیں کہا ہے مجھے ذاتی طور پر اس اسکیم کی معمولی نکتہ چینیوں سے کوئی بھی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ میرے خیال میں وہ بالکل خراب ہے اور اُسکے اندر کوئی اصلاح ممکن نہیں ہے مگر مہاسبھا کے نقطۂ خیال سے اسکو نظر انداز کرنے کا مطلب تھا کہ مہاسبھا آزادی ہند کے سیاسی پہلو کے متعلق اپنی لاپروائی کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہے وہ صرف یہی سوچتی ہے کہ ہندوؤں کو کیا ملا۔ اور کیا نہیں ملا۔ اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ آزادی کے متعلق ایک قرارداد پیش کیگئی تھی مگر اُس کو دبا دیا گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ سیاسی اور اقتصادی موضوع پر کوئی قرارداد زیر غور نہیں لائی گئی۔ اگر مہاسبھا کا یہ دعوے ہے کہ وہ ہندوستان کی نمائندہ ہے تو کیا اُسکا طرز عمل تو دیکھ کر یہ کہنا چاہیئے کہ ہندوں کی آزادی ہند کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

حکومت کی ناراضی کا خوف

معمولی حالات میں بھی یہ حرکات کافی طور پر جاذب توجہ ہوتیں مگر آج کل کے ماحول اور گذشتہ چند سالوں کی بہادرانہ جدوجہد کے پیش نظر اسقسم کی کوتاہی کا صرف ایک ہی مطلب ہوسکتا ہے کہ مہاسبھا اب نیشنلزم کا تصور بھی نہیں کر سکتی اور فرقہ وارانہ تنازعات میں گم ہوگئی ہے یا ممکن ہے کہ یہ پالیسی عمداً اس غرض سے اختیار کی گئی ہو کہ حکومت کو ناراض نہ کیا جائے جسکے ساتھ مہاسبھا آئندہ تعاون کرنا چاہتی ہے۔

یہ خیال اس واقعہ سے اور زیادہ قوی ہوجاتا ہے کہ قرار دادوں میں یا خطبہ صدارت میں آرڈیننسوں کی حکومت یا ان غیر معمولی متشددانہ کارروائیوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے جو حکومت اختیار کر چکی ہے اور اب بھی اختیار کر رہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مہاسبھا صرف اپنے ہی خیال میں مست رہتی ہے۔ اور ہندوستانیوں کی جدوجہد اُن کی خواہشات اور اُن کے مصائب سے بالکل بے تعلق ہے۔

مسٹر سین گپتا کی تعزیت کا معاملہ

اس بھی زیادہ اہم اور نمایاں واقعہ (اگر اخبارات کی اطلاعات معتبر ہیں) یہ ہے کہ شری یتیندر ایم سین گپتا کی وفات پر جو نہایت حسرتناک ماحول میں واقع ہوئی اظہار تعزیت سے انکار کر دیا گیا یہ ایک بے ضرر قرارداد تھی اور اسکا مقصد صرف یہ تھا کہ ایک بہت بڑے محب وطن اور ایک ہندو کی یاد کو بھی طور پر خراج تحسین ادا کیا جائے مگر مہاسبھا کو اس قرار داد میں بھی خطرے کی بو آئی۔

ہمارے دوست معتدلین (ماڈریٹ) یا لبرل خواہ کتنے ہی بے عمل کیوں نہ ہوں اور خواہ ان کے طریقے اُن تخیل کتنا ہی نامناسب کیوں ہو مگر وہ بھی ان مسائل پر غور کرتے ہیں اور ان کے متعلق قراردادیں منظور کرتے ہیں اور مہاسبھا کی طرح ان کا طرز عمل نہیں ہوتا۔ جو سیاسی اور قومی میدان سے بالکل ہٹ گئی ہے۔ اور صرف فرقہ وارانہ بنیادوں پر کھڑی ہوئی ہے۔ اور اسطرح اپنی فرقہ وارانہ پوزیشن کو بھی کمزور کر رہی ہے میں عرض کروں گا کہ یہ طرز عمل شروع سے آخر تک رجعت پسندانہ اور مخالف قومیت ہے بیرونی اخبارات اور دیگر ذرائع سے میرے کچھ تعلقات خارجی دنیا کے ساتھ بھی ہیں اور میں مہاسبھائی دنیا کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی نیتیں اور ان کے طریقے خواہ کچھ بھی ہوں وہ ممالک غیر میں مہاسبھا اور فرقہ وارانہ رجحانات رکھنے والے ہندوؤں کے خلاف تعصب پیدا کرنے میں کافی کامیاب ہو چکے ہیں۔

فرقہ پرستی اور سرمایہ داری

میں نہیں کہہ سکتا کہ ہندو یا مسلم فرقہ وارانہ جماعتوں کو کس قسم کی حمایت حاصل ہے۔ ممکن ہے کہ فرقہ وارانہ اشتعال کے وقت ان میں سے ہر جماعت کو کثیر التعداد گروہ کی حمایت حاصل ہوجاتی ہے مگر میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ دونوں جانب کی فرقہ وارانہ جماعتیں اعلےٰ درجہ کے طبقہ کی نمائندہ ہیں اور فرقہ وارانہ فوائد کے لیئے جو جدوجہد کی جا رہی ہے وہ حقیقتاً ان دولت مند گروہوں کی طرف سے اس امر کی سعی ہے کہ انھیں اختیارات اور سیاسی قوت میں بڑے سے بڑا حصہ ملسکتا ہے وہ ملجائے زیادہ سے زیادہ اس جد وجہد کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے پڑھے لکھے بے روزگاروں کو چند ملازمتیں ملجائیں ان فرقہ وارانہ مطالبات سے ان فرقوں کے عوام الناس کی ضروریات کسطرح پوری ہو سکتی ہیں مزدوروں کسانوں اور متوسط درجہ کے طبقات کے لئے جن پر قوم کا بڑا حصہ مشتمل ہے ہندو مہاسبھا یا مسلم لیگ کا کیا پروگرام ہے ان کے پاس سوائے منفی پروگرام کے اور کچھ نہیں ہے جیسا کہ مہاسبھا نے اپنے اجمیری اجلاس میں اشارہ بھی کیا ہے کہ موجودہ سوشل نظام کو درہم برہم نہ کیا جائے۔ یہ حقیقت خود اس کی دلیل ہے کہ ان جماعتوں پر جن قوتوں کو اقتدار حاصل ہے وہ اونچے درجہ کے طبقات ہیں مسلم فرقہ پرست ہمارے سامنے اسلامی جمہوریت کا بہت کچھ تذکرہ کرتے ہیں مگر یہی جمہوریت جب عمل کی دنیا میں لائی جاتی ہے تو اس سے خائف ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہندو فرقہ پرست قوم پروری کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر تاریخ ہندو قوم پروری کے تخیل میں غرق رہتا ہے۔

قومیت کا تخیل

ذاتی طور پر میرا یہ عقیدہ ہے کہ قومیت صرف اسی طرح پیدا ہوسکتی ہے کہ ہندوستان میں ہندو مسلمان، سکھ اور دوسرے گروہ ملکر ایک ہوجائیں اسکا یہ مطلب نہیں ہے ورنہ اسکی ضرورت ہے کہ ان میں سے کسی گروہ کا بھی حقیقی کلچر فنا ہو جائے مگر اُسکا مطلب یقیناً یہ ہے کہ ایک مشترکہ قومی سطح نظر پیدا ہو اور تمام دوسرے معاملات اُسکے ماتحت ہوں میرا یہ خیال نہیں کہ کسی منتر کی طرح رٹ لگانے سے ہندو یا مسلمانوں یا دوسری قوموں کا اتحاد حاصل ہو جائیگا مجھے پوری طرح یقین ہے کہ اتحاد ہو کر رہے گا مگر یہ اتحاد اونچے طبقوں کی طرف سے نہیں آئے گا۔ بلکہ نیچے طبقے اس اتحاد کی ابتدا کریں گے جو لوگ اونچے درجوں پر ہیں ان میں سے اکثر کا مفاد برطانوی تسلط کیساتھ وابستہ ہے اور وہ اس تسلط کے ذریعہ اپنے مخصوص حقوق و اختیارات کو قائم رکھنا چاہتے ہیں

سوشل اور اقتصادی محرکات ناگزیر طور پر دوسرے مسائل کو سامنے لائینگے ان محرکات کی وجہ سے تفریق ضرور ہوگی وہ تفریق فرقہ وارانہ اختلاف سے بالکل مختلف ہوگی۔

ادائے فرض

مجھے میرے ایسے دوستوں نے جنکی رائے کی میں قدر کرتا ہوں متنبہ کیا کہ فرقہ وارانہ جماعتوں کے متعلق میں نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے بہت سے لوگ میرے خلاف ہوجائینگے۔ درحقیقت یہ امر اغلب ہے کہ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ میں اپنے ہم وطنوں میں سے کسی ایک کو بھی اپنا مخالف بناؤں کیونکہ اسوقت ہم ایک نہایت طاقتور مخالف سے کشمکش میں مبتلا ہیں۔ مگر اسی کشمکش اور جدوجہد کا یہ تقاضا ہے کہ ہم مضر رجحانات کو روکیں اور ہمیشہ اپنے منتہائے مقصود کو اپنی نظر کے سامنے رکھیں میں نے اپنے نفس اپنے احباب اور اپنے رفقا کو جن سے بہت سوں نے آزادی کی قربان گاہ پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور ان لوگوں کو بھی جو مجھسے اتفاق نہیں کرتے دھوکا دیتا اگر خاموشی کے ساتھ اس کوشش کو دیکھتا رہتا جو آزادی کیلیئے ہماری عظیم الشان جدوجہد کو کمزور کرنیکی غرض سے کی جارہی ہے ممکن ہے کہ میری رائیں جو لوگ اس اقدام کی حمایت کر رہے ہیں وہ بالکل ایمانداری کیساتھ یہی عقائد رکھتے ہوں میں اُن کی نیت پر حملہ نہیں کرتا مگر اُسکے باوجود یہ ہو سکتا ہے کہ ان کے عقائد غلط، مخالف قومیت اور رجعت پسندانہ ہوں۔

میں ایک فرد کی حیثیت سے لکھ رہا ہوں اور اس معاملہ میں مجھے سوائے اپنے ذات کے کسی کی نمائندگی کا دعوے نہیں ہے ممکن ہے کہ بہت سے لوگوں کو مجھ سے اتفاق ہو میں امید کرتا ہوں کہ اُنہیں اتفاق ہوگا مگر خواہ وہ مجھ سے متفق ہوں یا نہوں میرا یہ فرض ہے کہ جو کچھ میرے دماغ میں ہے اسکا اظہار نہ کروں غالباً سیاستدان کا یہ طریقہ نہیں ہے کیونکہ وہ جو کچھ کہتے ہیں اسمیں بہت زیادہ حزم و احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ اور بہت سی باتیں محض اسلئے نہیں کہتے کہ مبادا کسی گروہ یا کسی فرد کی ناراضگی کا موجب ہوں اور اس طرح اُن کے حامیوں کی تعداد کم ہوجائے میں اپنی مرضی سے سیاستداں نہیں بنا ہوں۔ ایسے محرکات جو مجھ سے زیادہ قوی تھے مجھے اس میدان میں کھینچ لائے ہیں، ور بہت ممکن ہے کہ مجھے بھی سیاستدان کے طور و طریقے سیکھنے پڑیں۔

بردہ فروشی کا انسدادی قانون پاس

لکھنو، ۲ ہمبر مسٹر ی واستو نے جو یو۔ پی۔ کونسل میں تنہا لیڈر ہیں۔ انسداد بردہ فروشی کا بل پیش کیا یہ بل سلیکٹ کمیٹی سے ترمیم ہو کر آیا تھا کسی قدر بحث کے بعد بہت بڑی اکثریت سے بل پاس ہوا۔

پچاس سال سے زائد عرصہ سے

دھاری Dhariwal وال

REGISTERED TRADE MARK

کے مشہور خالص اُونی کپڑے بنانے والے

تمام بڑے بڑے شہروں میں ایجنسیاں موجود ہیں

مندرجہ ذیل اشیاء بنائی جاتی ہیں
قالینیس۔ دوستہ۔ سرجز۔ ٹویڈز۔ پٹو۔ اوورکوٹوں کے کپڑے۔ پٹیاں بُننے کے دھاگے۔ لوئیاں اور کمبل وغیرہ

مندرجہ ذیل اشیاء بُنی جاتی ہیں
سویٹرز۔ کوٹ۔ سویٹرز۔ پل اوورز۔ جرسیاں۔ میفلر۔ جیکٹ۔ کن ٹوپ۔ جرابیں وغیرہ وغیرہ

نمونہ جات کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴ کو لکھئے

دی دھاری وال وولن ملز

قائم شدہ ۱۸۸۰

پنجاب دھاریوال پنجاب

مقامی ایجنٹ:- امپیریل ایجنسی جنرل گنج۔ کانپور

فوجی انتظام پر ہندوستانیوں کے اقتدار کا مطالبہ

قرطاس ابیض کی تجاویز میں اہم ترمیمات

جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو ہندوستانی نمایندوں کی یادداشت

بمبئی ۱۸ دسمبر۔ برطانوی ہندوستانی نمایندوں نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو جو یادداشت پیش کی ہے۔ ذیل میں اسکا مکمل ملخص دیا جاتا ہے پوری یادداشت فلسکیپ کے ۳۷ صفحات پر ٹائپ میں لکھی گئی ہے۔ دستخط کنندگان نے یادداشت کے آغاز میں ہی اُس کی توضیح کر دی ہے کہ قرطاس ابیض کی تجاویز میں جو ترمیمات انھوں نے پیش کی ہیں۔ ان سے اس اسکیم کی ہیئت اساسی پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کا ارادہ یہ ہے کہ اختیارات خصوصی کو اسطرح مرتب کیا جائے اور عمل میں لایا جائے کہ ان سے ہندوستان کی خود مختاری اور پوری ذمہ داری حاصل کرنے کی ترقی میں رکاوٹ نہ پیدا ہو اور اسلئے ایک ایسی تغیری مدت متعین کرائی جائے جو لامحدود نہ ہو۔ ان کا خیال ہے کہ کانسٹی ٹیوشن کے دیباچہ میں یہ قطعی بیان شامل ہو جانا چاہئے کہ ہندوستان کی آئینی ترقی کا مقصود مرتبہ نوآبادی حاصل کرنا ہے "ملک معظم کی حکومت کے ذمہ دار وزراء نے جو وعدے بالتکرار کئے تھے ان کی بیجا تاویلات کرنے اور اُن کے مفہوم بدلنے کی گذشتہ دو تین سال میں جو کوششیں کی گئی ہیں اُنسے ہندوستان کی رائے عامہ میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے ان کے مفہوم بدلنے کی گذشتہ دو تین سال میں جو کوششیں کی گئی ہیں اُن سے ہندوستان کی رائے عامہ میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے ان کی رائے میں بعض دوسری نوآبادیات کے دستور کی مثال پیش نظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے کانسٹی ٹیوشن ایکٹ کو منظور کرنے کے بعد ایک ایسی تاریخ معین کر دی جائے جس کے بعد فیڈریشن کا نظام جاری ہو جائے۔ اس تجویز کو پیش کرنے میں ان کے سامنے وہ نفسیاتی اثر ہے جو اس تجویز کے ہندوستان سیاسی پارٹیوں پر پڑے گا۔ وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ تغیری مدت میں مدافعت امور خارجہ اور محکمہ امور مذہبی کے متعلق اختیارات خصوصی ضروری ہیں لیکن اسی کے ساتھ ان کو یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ ہندوستانی مندوبین کے اس مسلسل مطالبہ کے باوجود کہ فوجی انتظام پر ان کو زیادہ اقتدار حاصل ہو اور وزیر اعظم کے اس وعدہ کے باوجود جو ان کے بیان میں ہے کہ اختیارات خصوصی کو اسطرح مرتب نہیں کیا جائیگا۔ اور ان کو اس طرح عمل میں نہیں لایا جائیگا .... کہ ہندوستان کے کامل ذمہ داری کے حصول میں رکاوٹ پیدا ہو قرطاس ابیض میں فوج کے متعلق جو واقعات ہیں انہوں نے حقیقتاً ہندوستان کی حیثیت کو موجودہ حالت سے بھی بدتر بنا دیا ہے۔ مدافعت کے متعلق دفعات میں انہوں نے جو ترمیمات پیش کی ہیں :-

(۱) فوجی مشیر ایک غیر سرکاری ہندوستانی ہونا چاہئے

(۲) افواج کو ہندوستانی بنانے کا ایک مقررہ پروگرام ہونا چاہئے۔

(۳) رکن مالیات اور محکمہ مالیات کا خزانہ پر اقتدار حاصل ہونا چاہئے۔

(۴) فوجی حکمت عملی اور فوج کے سالانہ میزانیہ کے متعلق تمام مسائل پر پوری حکومت کو غور کرنا چاہئے۔

(۵) ہندوستانی مدافعت کی ایک دستوری کمیٹی ہونی چاہئے

(۶) مدافعت کے اخراجات میں کافی تخفیف ہونی چاہئے

(۷) ایک قانون میں اسکا یقین دلایا جائے کہ ہندوستان کی ہندوستان سے باہر سوائے ہندوستان کی مدافعت کے اور کبھی استعمال نہیں کیا جائیگا۔

مالی تحفظات کے مسئلہ پر دستخط کنندگان کہتے ہیں کہ انہوں نے ہندوستانی قرضہ کی تفصیلات پر کافی غور کیا ہے اور اس سے تین نتیجات پیدا ہوتی ہیں۔ (۱) ہندوستان کا قرضہ بیشتر حصہ کارآمد اثاثۃ المال پر مشتمل جو سرکاری ریلوں اور محکمہ آب پاشی کی صورت میں ہے۔ (۲) روپیہ کی صورت میں داخلی قرضہ پونڈ کے قرضہ سے ڈیڑھ گنا ہے اور موخر الذکر کا بھی معتدبہ حصہ ہندوستانی سرمایہ داروں کا ہے روپیہ کے قرضہ کا معتدبہ حصہ (ان لاکھوں افراد کا ہے جنھوں نے چھوٹی چھوٹی رقم میں قرضہ دیا ہے) اور جو سیاسی نقطہ نظر سے ہندوستانی آبادی کا اہم حصہ ہے۔ جنمیں قوم پرورانہ جذبات شدت سے موجود ہیں ان تصریحات کا مفاد یہ ہے کہ انگلستان میں اگر کوئی جماعت یا فریق ہندوستان کی مالیات یا ہندوستان کی ساکھ کو نقصان پہونچانے کا ارادہ کرے تو اس سے ہندوستان کی داخلی ساکھ پر ناگوار اثر پڑیگا۔ دستخط کنندگان کہتے ہیں کہ جب کہ برطانوی سرمایہ داروں کی پریشانی سے سیاسی پروپیگنڈہ کی غرض سے فائدہ اٹھانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ تو برطانوی عوام اور پارلیمنٹ پر یہ حقیقت واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر ہندوستان اس تمام روپیہ کو قرضہ کی ادائیگی میں استعمال کرتا جو جنگ عظیم میں اُس نے دیا ہے اور جسکی مقدار ۲۹ کروڑ روپیہ ہے تو آج پونڈ کا قرضہ قریب قریب تمام ادا ہو جاتا۔ یادداشت میں لکھا ہے کہ ہم برطانیہ کی انصاف پسندی سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کی اُن مالی قربانیوں پر نظر کریں جو اُس نے برطانیہ عظمیٰ کے مصیبت کے وقت میں اسکو ہلاکت سے بچانے کے لئے کی تھیں اور اس قربانی کا صلہ یہ ہونا چاہئے کہ ملک کے نظام حکومت میں مجالس مقننہ کے اختیارات اور رکن مالیات کے فرائض و ذمہ داری پر شدید قیود عائد کی جائیں۔

ضروری ترمیمات پیش کرنے کے بعد دستخط کنندگان کہتے ہیں کہ ملک معظم کی ارادہ اور نیت کو احکامات کے ضمن میں ضروری ہدایات کے ذریعہ واضح کر دینا چاہئے ان کو اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ایک مدت معینہ کیلئے گورنر جنرل کا ایک مشیر مقرر کیا جائے لیکن یہ صاف طور پر ظاہر کر دینا چاہئے کہ وہ حکومت کے روزانہ معمولی کاموں میں مداخلت نہیں کرے گا اور وہ ایک ایسا ماہر مالیات ہونا چاہئے جسکی تصدیق مالیات کا رکن کرے اور اس کا فرض یہ ہو کہ جب فیڈریشن کا مالی استحکام یا اُس کی ساکھ خطرہ میں ہو تو وہ گورنر جنرل کو مشورہ دے۔ زرجاریہ، سکہ اور ریزرو بنک کے متعلق قوانین بنانے کو گورنر جنرل کی پیشتر منظوری حاصل کرنے پر منحصر نہ رکھا جائے مستقبل میں ہندوستان کیلئے پونڈ کا قرضہ طلب کرنے کا حق ہائی کمشنر یا کسی دوسری مناسب ایجنسی کو ہونا چاہئے۔ ہندوستان کے محاصل اور مالیہ کے متعلق یہ اظہار کیا گیا ہے کہ محصولات کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا امکان بعید ہے اسلئے کسی سے درخواست ہے کہ وہ باضابطہ قانون کے ذریعہ اس کو تسلیم کرے کہ ہندوستان کو اپنی مالیاتی حکمت عملی بلا قیود اور بغیر تحفظات مرتب کرنے اور معین کرنے کی آزادی ہے سوال یہ نہیں ہے کہ برطانیہ عظمیٰ کے خلاف محصولات کے معاملہ میں کیا امتیازات ہوں گے بلکہ یہ ہے کہ برطانیہ عظمیٰ کو کوئی ترجیح دی جائے یا کس حد تک دیجائے۔ ایسی دستوری دفعات جن پر اگرچہ عمل نہ کیا جائے لیکن جن سے ہندوستان کی رائے عامہ مجروح ہوتی ہو برطانیہ عظمیٰ کے ساتھ ترجیحی انتظامات میں شدید رکاوٹ کا باعث ہوں گی اقتصادی امتیازات کے متعلق یادداشت میں وہ صورتیں مذکور ہیں جنکے مطابق ترمیمات کی جائیں۔ اسکے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ایک عام اعلان برطانوی رعایا کے سرکاری عہدوں پر فائز ہونے یا تجارت یا دوسرے پیشے کرنے کی بابت کر دیا جائے لیکن اسپر شدید اعتراض ہے کہ کوئی ایسی تجویز ہو جسکی رو سے ہندوستان کو ان نوآبادیات کے رعایا کی حفاظت جو ہندوستان کی رعایا پر قیود عائد کرتی ہیں امتیازات عام دی جا رہی ہے اس پیچیدہ مسئلہ کے حل سب سے بہتر اور مناسب طریقہ گفت و شنید کے ذریعہ دوستانہ مفاہمت ہے اگر برطانوی تجارتی مفادات کا تحفظ کسی آئین کے ذریعہ کیا گیا تو اس سے ہندوستان کی رائے عامہ مشتعل ہو گی۔ تو دوستانہ مفاہمت میں رکاوٹ کا باعث ہو گی۔ ان ہندوستانی وزراء نے جو صوبہ جات میں محکمہ جات منتقلہ کے ذمہ دار تھے گذشتہ ۱۲ سال کے دوران میں ٹھیکوں اور اشیاء کی خرید کے معاملہ میں اپنے اختیارات کو آزادی سے استعمال کیا ہے اور کبھی کسی برطانوی کمپنی کی طرف سے یہ شکایت پیدا نہیں ہوئی کہ انہوں نے اختیارات کو بیجا استعمال کیا ہے

ریلوے بورڈ فیڈریشن کی مجالس آئین ساز صوبوں کے دستور اساسی اور فیڈریشن کے مالیات سے بحث کرنے

تندرستی کی شاہراہ

سے آج ہم میں سے ۹۹ فیصدی لوگ بھٹک چکے ہیں، کثرت مباشرت اور لذات نفسانی کی سیری میں ہماری تیز رفتاری اس حد تک کہیں دور لیجا چکی ہے۔ کہ جو پرانے علم طب اور یورپ امریکہ کے ڈاکٹروں کی مقرر کردہ ہے۔ اس غلطی کے

خوفناک نتائج

سے ہم تب تک تو لاپرواہ ہیں جب تک کہ وہ آہستہ آہستہ گھر کرنیوالی ناتوانی کمزوری اور مردہ پن کی صورت میں ظاہر نہ ہو جاویں۔ اب اس

خسارہ کو پورا کیا جا سکتا ہے

آپ اس موسم میں اعلیٰ ترین مجرب اکسیری ادویات کا استعمال شروع کر دیں قوت مردمی کے خزانہ میں اضافہ کرنے والی مندرجہ ذیل اکسیروں میں سے اپنی طبیعت کے موافق منتخب کر کے منگوا کر استعمال کریں! مفصل حالات جاننے کے لیے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوا لیں!

اکسیر ۲۱ بیس قسم کا پرمیہہ، پیشاب کی بیماریاں، بواسیر۔ بدہضمی وغیرہ کے لیے نافع ہے۔ اور ساتھ ہی جریان کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ ۱۲ آنہ نمونہ ۱۴ آنہ

اکسیر ۲۰ الوالی صاحب مختلف فائدہ دینے والی نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے یکساں مفید۔ تمام جسمانی اعضاء اور کمزور رگ و ریشہ کو طاقت بخشنے والی ہے قیمت ۶۴ گولی چار روپے قیمت ۳۲ گولی دو روپے

دت مکرو دھوج بٹی ۲ ان گولیوں کو زیادہ تر رفع سرعت بنایا گیا ہے۔ ان سے سرعت دور ہو کر قوت امساک بڑھتی جاتی ہے ویرج خشک نہیں ہوتا بلکہ گاڑھا ہے ممسک ہونے کے علاوہ مقوی باہ بھی ہے۔ کوئی ترشی چیز اس میں نہیں قیمت ۸ گولی چار روپے

اکسیر ۲۹ جسم کے تمام اعضا خصوصاً دماغ کے لئے عجیب اکسیر ہے۔ کمزور بدن اشخاص کے لئے خصوصاً فائدہ بخش ہے۔ قیمت پاؤ سیر دو روپے آدھ پاؤ ایک روپیہ ۸ آنہ

اکسیر ۳۴ الف جریان کی لاثانی دوائی ہے قیمت اکسیر ۳۴ الف ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۱۲ آنہ اکسیر ۳۴ ب جو مندرجہ بالا اوصاف کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے قیمت ۳۲ گولی پانچ روپیہ ۸ آنہ نمونہ ۱۲ آنہ

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا ہاوس لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

کرنے کے بعد یادداشت میں سرکاری ملازمتوں کا تذکرہ ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ قرطاس ابیض کی کسی تجویز سے ہندوستان میں اتنی بے اطمینانی اور مایوسی پیدا نہیں ہوئی جتنی کہ ان تجاویز سے جو اس مسئلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسکیم کے مطابق وزیر ہند موجودہ معیار کے مطابق ہندوستان کی دو اہم ملازمتوں یعنی سول سروس اور پولیس کے لئے رنگروٹ بھرتی کرتے رہیں گے۔ یہ اسکیم گول میز کانفرنس کی سروس سب کمیٹی کی تجاویز کے مطابق نہیں ہے دستخط کنندگان کا خیال ہے کہ مرکزی ملازمتوں کے لئے مرکزی حکومت کو اور صوبہ جاتی ملازمتوں کے لئے صوبجاتی حکومتوں کو امیدوار بھرتی کرنے کا حق ہونا چاہیے۔

آخر میں دستخط کنندگان اپنے اس قومی جذبہ کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ صوبوں کے گورنروں کا انتخاب برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں میں سے ہونا چاہیئے۔ ہندوستان کی مستقل ملازمتوں کے ارکان کو اس سے خارج کر دینا چاہیئے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ

جواہر لال۔ ڈاکٹر انصاری اور مولانا آزاد کی شرکت

جبلپور۔ ۱۰ر دسمبر کل گاندھی جی کی قیام گاہ پر کانگریس کی مجلس عاملہ کے سر آوردہ ارکین کی مشاورت ہوئی یہ گفتگو بند کمرے میں ہوئی۔ اور سوائے ارکین کے کسی دوسرے کو اندر جانے کی اجازت نہ تھی۔ ڈاکٹر انصاری صاحب، مولانا ابوالکلام آزاد، پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر کے ایف نریمان ڈاکٹر سید محمود صاحب اور گاندھی جی گفتگو میں شریک تھے جلسہ کے بعد پنڈت جی جب باہر نکلے تو اخباری نمایندوں نے ان سے حال پوچھنا چاہا۔ لیکن پنڈت جی نے کچھ نہیں بتلایا۔ اور یہ کہا کہ آپ اخبار والوں کو یہ اتنا بتا دیجئے کہ ہم لوگ جمع ہوئے گفتگو ہوئی اور منتشر ہو گئے دوران گفتگو میں پنڈت جی نے کہا کہ جلسہ میں بہت سی باتیں طے ہو گئی ہیں مگر وہ سب رازمیں رہیں گی۔

ہندوستان ۳۳-۱۹۳۲ء میں۔ حکومت کی رپورٹ

نئی دہلی۔ ۱۱ دسمبر۔ آج حکومت کی جانب سے "ہندوستان ۳۳-۱۹۳۲ء میں" نامی سالانہ رپورٹ شائع ہو گئی ہے جسمیں گاندھی اروِن معاہدہ پر، تحریک۔ تیسری گول میز کانفرنس اور کانگریس کی سرگرمیاں پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے رپورٹ میں لکھا ہے کہ سنجیدہ سیاسی رائے عامہ۔ تیسری گول میز کانفرنس کے نتائج کو ایک ٹھوس و اطمینان بخش ...... ترقی تصور کرتی ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ سیاسی ہند کا ایک

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر کا نوٹس

لچھمن بھون بلڈنگ (کوتوالی) کے نیچے بہنے والے نالہ کے پانی کے بہاؤ کے پھیرنے کے لئے سر بہ مہر ٹنڈر درکار ہیں جسکا تخمینہ نو ہزار سات سو پچاس ۵ روپیہ ہے Rs 9750/- جو ۲۲ر دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء ۳½ بجے دن تک وصول کیے جاویں گے۔

ٹنڈر فارم ۲۲ر دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء ۳½ بجے دن تک میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے ایک روپیہ -/1 قیمت پر مل سکتے ہیں۔

دیگر معلومات روزانہ کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے دوران میں حاصل کیجا سکتی ہیں۔

دستخط بابو برجند سروپ
بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ
چیرمین
میونسپل بورڈ۔ کانپور

وسیع طبقہ جدید دستور اساسی کو بروئے کار لانے کی سعی کرے گا۔ بہت ممکن ہے کہ کانگریس کا انتہائی پسند طبقہ بھی تحریک سول نافرمانی کی خشکی کا یقین ہو جانے کے بعد اس کام میں شریک ہو سکے گا۔

رپورٹ میں آرڈی ننسوں کی نفاذ کی ذمہ داری کانگریس پر عائد ہو گئی ہے۔

یو۔ پی اقتصادی ترقی کا پنجسالہ پروگرام

لکھنؤ ۹ر دسمبر یو۔ پی۔ کونسل نے مسٹر سی وائی چنتا منی کا رزولیوشن منظور کر لیا ہے۔ اس رزولیوشن میں حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ یو۔ پی کی اقتصادی حالت کو سدھارنے کی پنجسالہ اسکیم کے متعلق تجاویز سوچنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو اپنی رپورٹ کے ساتھ اس اسکیم پر جو خرچ آئے گا اسکا بھی اندازہ کرے۔

آئرلینڈ برطانیہ سے بالکل علیحدہ ہو جائیگا

ڈی ویلیرا کا اعلان

نیویارک ۸ر دسمبر۔ مسٹر ڈی ویلیرا نے امریکہ کے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے جسمیں آپنے علی الاعلان کہا ہے۔ کہ آئرلینڈ اب زیادہ عرصہ تک برطانیہ کی زنجیروں میں جکڑ کر نہیں رکھا جا سکتا۔ اور آئرستان برطانیہ سے یقیناً علیحدہ ہو جائے گا سنہ ۱۹۲۱ء میں آئرستان سے جو معاہدہ لکھوایا گیا تھا وہ زبردستی کا مظاہرہ تھا۔ ان جبریہ معاہدہ کی شرط پر ان دونوں ممالک کے درمیان دوستی کا قائم رہنا محال ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں آئرلینڈ کے سر جو معاہدہ زبردستی منڈھا گیا تھا اُسکے پیچھے فوری جنگ وحملہ کی دھمکی بھی تھی۔ آئرلینڈ اسوقت کمزور تھا۔ اسلئے مجبوراً دستخط کر دیے لیکن اب آئرلینڈ کو حق ہے کہ وہ دولت متحدہ برطانیہ سے علیحدہ ہو جائے۔ آپ نے کہا کہ آئرلینڈ کو دولت متحدہ کے حلقہ سے باہر جانے کا ہر وقت سیاسی واخلاقی اختیار حاصل ہے آپنے فرمایا کہ آئرستان کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ اپنے معاملات کا خود مختار ہو وہ اپنے مفاد کے لئے جو وہ کہی مناسب سمجھے اختیار کرے جب تک آئرستان کو یہ آزادی نہیں ملے گی امن اور دوستی کا نام لینا عبث ہے آپنے کہا کہ برطانیہ جو بین الاقوامی امن کی دعوے دار ہے اپنے ہمسایہ قوموں اور جبریہ طور پر ماتحت بنائی ہوئی سلطنتوں کو آزادی اور امن کا سانس لینے کے لئے کیوں مہلت نہیں دیتا۔

جاپان کی تجارت میں ایک کروڑ ۸۰ لاکھ کا نقصان

ماہ اکتوبر کے اہم اعداد و شمار

ٹوکیو ۸ر دسمبر۔ اکتوبر کے متعلق جاپان کی تجارت کے اعداد و شمار ۰۰۰ر ۰۰۰ر ۱۷۰ امن (جاپانی سکے) تھے اور اس سے پہلے ماہ میں ۰۰۰ر ۰۰۰ر ۱۸۱ ایں تھے اور اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء میں ۰۰۰ر ۰۰۰ر ۱۴۷ تھے۔

اکتوبر کے مہینہ کی تجارت کے اعداد ۰۰۰ر ۰۰۰ر ۱۳۹ تھے۔ اور ستمبر ۰۰۰ر ۰۰۰ر ۱۳۵ اور اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء کے ۰۰۰ر ۰۰۰ر ۹۸ تھے۔ چنانچہ تجارت برآمد میں جو رقم فاضلہ تھی۔ وہ ستمبر کی نسبت ۰۰۰ر ۰۰۰ر ۱۵ این گھٹ گئی اور اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء کے مقابلہ میں ۰۰۰ر ۰۰۰ر ۱۸ این گھٹ گئی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ جاپان کی تجارت برآمد میں اس عظیم کی سب سے بڑی وجہ بین الاقوامی احتجاج ہے جو اسوقت قریباً ہر ملک میں جاپانی مال کی کھپت دبھرتی کے خلاف کیا جا رہا ہے

جاپان نے ہندوستان کی شرائط مسترد کر دیں

سمجھوتہ کی آخری امیدیں

حکومت ہند کی طرف سے جاپانی پارچہ کی تجارت کے متعلق جو آخری اور قطعی شرطیں پیش کی گئی تھیں۔ رپوٹر کی بیان ہے کہ جاپان کے بڑے بڑے کارخانہ داروں نے انہیں مسترد کر دیا۔ گویا عملاً اب تصفیہ کی کوئی صورت نہیں ہے لیکن دہلی میں جاپانیوں کا وفد جو عرصہ ایک ماہ سے مقیم اسکے قائد مسٹر سوار کا بیان ہے کہ وہ اپنی حکومت کو رضامند کر لیں گے۔ ابھی اس نے انکار نہیں ہے بہرحال جاپانی تعلقات متعلق جاپانی حلقوں میں کافی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں یو۔ پی کی حکومت کا صدر مقام

لکھنؤ۔ ۷ر دسمبر۔ آج۔ یو۔ پی۔ کونسل میں اعلان کیا گیا کہ حکومت یو۔ پی کے دفاتر الہ آباد سے لکھنؤ میں سنہ ۱۹۳۵ء میں قطعی طور پر منتقل ہو جائیں گے۔

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہو گی

جس دن آتنک نگرہ گولیوں اور طلائے واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے

آتنک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی و کمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرنے قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے

طلائے واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلاپن خصوصاً عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کر کے حیرت انگیز مردی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی ۵ر پانچ روپیہ

ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

پکّا ہوزری کانپور

کے بُنے پل آور و سوئٹر کوٹ

دیکھنے میں عمدہ اور چلنے میں مضبوط

اور

قیمت میں سستے ہیں

ہر اچھی دوکان میں مل سکتے ہیں

نرائن کمپنی
ہسٹن روڈ۔ کانپور

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس لکھنؤ

ہندوستان کی مسلم انجمنوں کے نام دعوت نامے

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی جانب سے ذیل کا دعوت نامہ جاری کیا گیا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال ۱۵-۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۳ء کو لکھنؤ میں ایک اجتماع ہوا تھا جسمیں تقریباً تمام مسلم سیاسی انجمنیں شریک ہوئی تھیں اسوقت ہمارے سامنے مسلم مطالبات کا واحد مسئلہ در پیش تھا اسبارے میں لکھنؤ کانفرنس نے آپس کے اختلاف و انتشار کو دور کرنے اور مسلمانوں میں باہمی اتحاد کے قیام کے لئے یہ طے کیا تھا کہ وہ شہید ملت مولانا محمد علی مرحوم کی تجویز کے اصول کے ماتحت مشترکہ انتخاب کو قبول کرلے بشرطیکہ برادران وطن اُن کے تمام دوسرے مطالبات تسلیم کرلیں۔ چنانچہ جب برادران وطن کی طرف سے گفت و شنید کی تحریک پیش ہوئی اسوقت لکھنؤ کانفرنس کے نمایندوں نے الہ آباد یونٹی کانفرنس میں ان ہی اصولوں کے ماتحت نمایندگی کی۔ مگر واقعات اور حالات نامساعد ثابت ہوئے اور کوئی متفقہ فیصلہ ہندوستان دنیا کے سامنے پیش نہ کرسکا جسکے مفصل وجوہات لکھنؤ کانفرنس کے سامنے جیسا کہ ہونا چاہئے تھا پیش نہ کئے جاسکے اس درمیان میں بہت سے اقتصادی اور سیاسی مسائل افق سیاست پر ایسے آگئے ہیں جنکا اثر ملت اسلامیہ پر بہت گہرا اور پائدار ہونے والا ہے مسلمانوں کی ملی اقتصادی اور سیاسی زندگی میں جسمیں بدقسمتی سے اسوقت ایسے اختلاف، جمود اور پراگندگی کے آثار پیدا ہوگئے۔ ایک تازہ روح ڈالنے اور اتحاد بین المسلمین کے حصول کے لئے ہم لوگوں نے بہت غور کے بعد یہ تجویز کیا ہے کہ لکھنؤ میں ۱۶-۱۷ دسمبر کو ایک کانفرنس اُن تمام جماعتوں کی جو لکھنؤ کانفرنس میں شریک تھیں یا جو اب اتحاد بین المسلمین کی حامی ہوں۔ اسپنے پندرہ نمایندے مجوزہ کانفرنس میں شرکت کے لئے بھیجیں نیز طے پایا کہ گذشتہ سال کی کانفرنس کے جملہ شرکا کی خدمت میں دعوت نامے ارسال کئے جائیں اور اُن حضرات کے علاوہ دیگر ممتاز اور اہل الرائے اصحاب کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے۔

(۱) سنٹرل خلافت کمیٹی (۲) آل انڈیا مسلم کانفرنس (۳) آل انڈیا مسلم لیگ دہلی۔ (۴) آل انڈیا مسلم لیگ لاہور (۵) جمعیۃ العلمائے ہند دہلی (۶) جمعیۃ علمائے ہند کانپور (۷) آل انڈیا مسلم نیشنلسٹ پارٹی (۸) آل انڈیا جمعیۃ احرار (۹) آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ۔

داعیان:- (نواب) محمد اسمٰعیل خاں۔ (راجہ) سید احمد علی خاں علوی (مولانا)، شوکت علی۔ تصدق احمد خاں شروانی (مولانا)، محمد شفیع انصاری فرنگی محلی۔ سید ذاکر علی۔ محمد احمد کاظمی۔ سید حسین ریاض (مولانا)، ابو المحاسن محمد سجاد (مولانا)، احمد سعید (مولانا)، شہید انصاری فرنگی محلی۔ سید محمد شاہ (مولانا)، عنایت اللہ (فرنگی محل) (مولانا)، عبد الحامد (بدایونی)، چودھری خلیق الزماں (مولانا)، قطب الدین عبد الوالی۔ محمد مسعود احمد۔ سید اعزاز رسول (مولانا)، کرم علی (ڈاکٹر) ضیاء الدین۔

حکم امتناعی در لیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۵۴)

بعدالت خان بہادر حاجی عبد القیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۹۳ بابتہ ۱۹۳۳ء

بھگوتی پرشاد وغیرہ — مدعی

بنام چھوٹے سنگھ وغیرہ — مدعاعلیہ

بنام نرائن سنگھ و رام سنگھ نابالغان پسران گلاب سنگھ بولایت گلاب سنگھ قوم ٹھاکر ساکنان لسوڑہ پرگنہ و ضلع جالون — مدعاعلیہم

ہرگاہ آپنے ایفا اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ یکم ماہ جولائی ۱۹۳۰ء بمقدمہ نمبر 38/4 سنہ ۱۹۳۰ء بحق مدعی بابت مبلغ 28/4/6 صادر ہوئی تھی لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی نرائن سنگھ و رام سنگھ مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور کسی طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔

آج بتاریخ ۱۱ر ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

حقیت زمینداری مواضی ایا ۲ پنس واقعہ موضع نرک منو محال سنیوپال سنگھ پٹی ۲ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

(دستخط حاکم عدالت) (مہر عدالت)

سمن تعرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبری ۷/۱۲ سنہ ۱۹۳۳ء ابتدائی خفیفہ

بعدالت جناب شیخ طفیل احمد صاحب بہادر منصف اترولہ مقام گونڈہ

ہردوار ولد متھرا برہمن ساکن موکل پور پرگنہ گونڈہ مدعی

بنام بجو — مدعاعلیہ

بنام بجو ولد رام ادھین بقال ساکن سبل پور مشمولہ متھرا پرگنہ گونڈہ — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت معہ /70 کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۱ر ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوائے مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۸ر ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

بحکم منصرم عدالت منصفی اترولہ مقام گونڈہ (مہر)

نوٹس بابت تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب مولوی محمد ادریس قریشی صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۴۰ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۳ء

مسٹر ایم. ایل گریہم ساکن سنٹرل اسٹیشن کانپور سائل

بنام (۱) گلاب خاں ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن پرانی اسٹیشن بیگم پوروہ کانپور

(۲) احمد خاں۔ محمد عالم خاں کابلی پٹھان ساکنان چمن گنج متصل مسجد خدا بخش شہر کانپور — قرضخواہان

چونکہ مقدمہ ہذا میں مسٹر ایم. ایل گریہم سائل نے ایک درخواست انسالونسی معہ قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اُسکی سماعت کے لئے ۱۹ر جنوری ۱۹۳۴ء مقرر کی ہے لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم کو جو کچھ عذر نسبت درخواست انسالونسی کے ہو، روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرو درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی

المرقوم ۶ر دسمبر ۱۹۳۳ء (مہر عدالت)

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں۔ منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری، سستی، خون کی خرابی کو دور کرکے بدن کو فربہ طاقت ور اور مضبوط بناتی ہیں۔

قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلاء کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہوکر ازسر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سواس کاساری اولیہ

دمہ سواس، کھانسی، سردی، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

سپلائی ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی، نیا گنج، چوستہ۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

STAR TRADE MARK (REGD)

Regd. **کولاریا**

دماغ، رگ، اور پٹھوں میں طاقت پہونچانے اور تھکاوٹ دور کرنے میں بے مثل ہے یہ تھکے ماندے جسم میں قوت پہونچاتا اور سستی و کاہلی دور کرتا ہے۔ دم کو بڑھاتا ہے شراب اور افیون کو چھڑاتا ہے۔ بیٹھے گلے کی آواز کو سریلا بناتا ہے۔ گویے طالب علم اور ورزش کرنے والوں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہئے قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ دو آنہ ڈاک محصول سات آنے، ر نمونہ، جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۴ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوب صورت جنتری شائع ہوئی ہے اسمیں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔

معزز قدردان

مفت طلب فرمائیں

نوٹ: ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دواخانوں میں ملتا ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۸ | کان پور چہارشنبہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ | نمبر ۴۶

افکارِ پریشاں

(از جناب مرتضےٰ احمد خاں صاحب)

یہ مانا کچھ دنوں کیواسطے مظلوم ہو جائیں
نہیں ممکن پرستاران حق معدوم ہو جائیں

مسلمانوں کی عظمت ہو گئی رسوا زمانے میں
تعجب ہے جو کل محمود تھے مذموم ہو جائیں

غضب ہے میری قسمت میں ہے دنیا بھر کی رسوائی
محاسن جسقدر ہیں غیر کا مقسوم ہو جائیں

مسلماں ہوں صراطِ حق سے پھر بھی منہ نہ موڑونگا
اگر خدامِ باطل دہر کے مخدوم ہو جائیں

ہو نسبت لامکاں سے جن مسلمانوں کو وہ کیونکر
گرفتارِ طلسمِ ہند و شام و روم ہو جائیں

کلیدِ عشق سے کھولوں اگر قفلِ درِ معنی
تو اسرارِ نہفتہ دہر کے معلوم ہو جائیں

الٰہی احق سے جو اغماض کرتے ہیں ترے بندے
وہ روزِ حشر تیری دید سے محروم ہو جائیں

ستایا ظالموں نے جن فدا کاروں کو دنیا میں
خدا کی نعمتیں اُن کے لئے مرسوم ہو جائیں

نیا اک حشر برپا ہو زمانہ منقلب ہو جائے
اگر جذباتِ طوفانی مرے منظوم ہو جائیں

(زمیندار)

میں مسلمانوں کے وہ مطالبات منظور ہوں کر سکتا جو قومیت کے منافی نہ ہوں

ڈاکٹر سر محمد اقبال کے چیلنج کے جواب میں گاندھی جی کی صفائی!

نئی دہلی ۔ ۱۳ دسمبر گاندھی جی نے پریس کے نام حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:-

ان فرقہ وارانہ انجمنوں کے خلاف جو خواہ مسلمانوں کی ہوں یا ہندؤں کی جو فرقہ پرستی کے جذبہ سے کام لیتی ہیں مسٹر جواہر لال نہرو نے جو بیان شائع کیا تھا اسکا جو جواب سر محمد اقبال نے دیا ہے وہ میں نے ابھی پڑھا۔ اگرچہ میں اس تنازعہ میں پڑنا نہیں چاہتا لیکن جو بیانات سر محمد اقبال نے میرے خیال میں میرے خلاف کئے ہیں انکو میں بغیر چیلنج کئے چھوڑ نہیں چاہتا۔

لندن میں میری پوزیشن بالکل صاف تھی میں بغیر ڈاکٹر انصاری کی مدد کے فرقہ وارانہ معاملات میں کوئی موثر کارروائی نہ کرسکتا تھا۔ مجھے کانگریس کا حکم ماننا بھی لازمی تھا اور قبل اسکے کہ میں کسی ترمیم کی سفارش کرتا مجھے ڈاکٹر انصاری کی رائے لینی لازمی تھی۔ چونکہ وقتی طور پر مولانا شوکت علی کا مجھ پر اعتماد نہیں رہا تھا لہذا میں نے مسلمان دوستوں سے کہا کہ تمام مسلم معاملات میں میرا ضمیر ڈاکٹر انصاری کی جیب میں ہے اسلئے انھیں مجھ سے اتحاد کرکے کانفرنس میں ان کی موجودگی حاصل کرنی چاہیئے وہ اسپر رضامند نہیں ہوے۔ کہنے لگے کہ پہلے ہمارے مطالبات کو منظور کرو۔ جب میری کوشش ناکام رہی تو میں نے ہر ممکن ذریعہ سے یہ کوشش کی کہ صحیح معنوں میں اتحاد حاصل ہو جائے لیکن مجھے مایوس کن ناکامی رہی۔ کانگریس کے کیمپ کے پیچھے رہنے کا دعویٰ اسوقت بھی مجھے مذاق ہی معلوم ہوا۔ اس گفتگو کے پس پشت ایک دید ناک غیر حقیقی اسپرٹ تھی۔ سر محمد اقبال یہ کہتے ہیں کہ میں نے مسلم مطالبات کی منظوری میں دو شرطیں لگادیں وہ شرطیں نہ تھیں بلکہ منظوری کے لئے لازمی نتیجے تھے۔ سیاسی اتحاد کا مقصد بھی سیاسی تھا اور وہ مقصد میرے نزدیک ہر ہندوستانی کیلئے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی یا کوئی اور ہوا ایک ہی ہے یعنی مکمل معنوں میں قومی آزادی مسلم مطالبات اسلئے پیش ہوئے تھے کہ مشترکہ کارروائی کو طے کیا جائے لندن میں مسلمان دوست قوم کے بنیادی مفاد کے خلاف دوسری اقلیتوں کو کیا رہے تھے۔ اگرچہ انہوں نے مجھے اپنا حلیف تسلیم کرلیا تھا اور میں نہایت سچائی کے ساتھ ان کے حلیف ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ تو میرا ساتھ اسی شرط پر ہو سکتا تھا کہ ہندوستان کی آزادی میں رکاوٹ ڈالنے والی ہر چیز کی مخالفت کی جائے اسلئے علیحدگی کی اسپرٹ میں مقابلہ کرنا بہت ضروری تھا خواہ اسکا سرچشمہ کچھ بھی ہو۔ کوئی مسلمان بجائے خود جداگانہ انتخاب کو اچھی طرح نہیں سمجھتا خود اپنے لئے بھی مسلم احباب یہی کہتے تھے کہ یہ ایک ضروری نقص ہے جسکو عارضی طور پر کچھ دنوں کے لئے برداشت کرنا چاہئے لہذا اصولاً اسے غیر معمولی وسعت نہیں دی جاسکتی تھی جو مطالبات نام نہاد اچھوتوں کی طرف سے کئے گئے تھے وہ صاف طور پر قوم پرستی کے منافی تھے۔ لیکن اگر وہ قومیت کے موافق ہوتے یا ہریجنوں کے مفاد کا تحفظ کرنے کے لئے ضروری ہوتے تو واقعی میرا رکاوٹ ڈالنا ویسا ہی غیر انسانی ہوتا جیسا سر محمد اقبال نے اسکو کہا ہے لیکن اگر میں مسلم مطالبات کو منظور کرلیتا تو مسلمان دوست غیر جانبدار رہنے کے بھی دعویدار نہیں ہو سکتے تھے لیکن میں تو یہ مانتا ہوں کہ میرا مخالفت کرنا غیر انسانی تو کجا ہریجنوں کے بہترین مفاد میں تھا۔ میرا دعوےٰ ہے کہ میں اپنی خوشی سے ہریجن بنا ہوں میں بڑے سے بڑے ہریجن سے بھی ہریجن مفاد کی سیوا کرنے میں پیچھے نہیں ہوں غالباً سر محمد اقبال کو اتنا وقت نہیں ملا کہ وہ دیکھتے کہ اس بارے میں جب سے اب تک میں نے کیا کیا ہے اور اب کیا کر رہا ہوں۔ اگر وہ میری کارروائیوں پر سرسری نظر بھی ڈالتے تو وہ اپنے منہ سے یہ نہ کہتے کہ مسٹر گاندھی نے اسے اپنی زندگی کا مشن بنالیا ہے کہ اچھوت دوسرے فرقوں سے گھل مل نہ جائیں اور انہیں ہندوں ہی کے زمرہ میں رکھا جائے اگر میں ان میں اور اونچی ذات کے ہندوں میں بھی صحیح طور پر میل جول نہیں ہو سکتا ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اچھوت پن کو جڑ سے اکھاڑ دینا میری زندگی کا مقصد ہے۔ جسپر میں گذشتہ پچاس سال سے مسلسل طور سے عامل چلا آتا ہوں میرا یہ دعویٰ ہے اور اسلئے میری جدوجہد ہے کہ بغیر کسی امتیاز کے ہریجنوں کے وہی حقوق ہونے چاہئیں

* جو سورن ہندوں کے دھارمک سماجک اور راج نیتک معاملہ میں حاصل ہیں۔ میرا ہریجن اوہار کا کام خالص مذہبی کام ہے اس کے پیچھے کوئی سیاسی چال نہیں ہے وہ اسلئے اعلیٰ .... معنوں میں انسانیت کے جذبہ پر مبنی ہے۔ یہ ہندو دھرم کے اندرونی سدھار کا اندولن ہے۔ یہ ہندوں کے پرایشچت کا اندولن ہے کیونکہ انہوں نے ہندو سماج کے اس نیچ طبقہ کے ساتھ عرصے سے غیر انسانی بیوہار کیا ہے میرا ہندو پن بھی میری راج نیتی کی طرح سنکچت نہیں وہ بنی نوع انسان کے کسی جزو کے حقوق کے خلاف نہیں پڑتا۔ میں اس چیز کو آزادی نہیں کہوں گا جس سے مسلمانوں کی یا اور کسی ایسے طبقہ کی قربانی ہو جو آزادی ہندوستان کے خلاف ہو۔

میں نے لندن میں ہر مسئلہ پر اسی اسپرٹ میں غور کیا ہندو مسلم اتحاد کے معاملہ میں اب بھی ویسا ہی پکا ہوں جیسا پہلے تھا۔ مجھ سے یہ سوال ہو سکتا ہے کہ میں اب کیا کروں گا اس معاملہ میں میری پوزیشن اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی۔ میں ہر ایک مسئلہ کا حل جو بھی مسلمانوں کو متفقہ طور پر پسند آئے تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ قومی مفاد کے خلاف نہ ہو۔ اس لئے میں قدرتی طور پر مسٹر جواہر لال نہرو کی تائید کرتا ہوں۔ اس سے زیادہ صاف اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایک قوم پرست ہونے کی حیثیت سے میں تمام فرقوں کی نمایندگی کرتا ہوں۔ وہ چھوٹی سی چھوٹی ہو یا بڑی سے بڑی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتو حق عزم مستقل ہی سے — زبان پر بھی وہی ہو تیری دل میں سے ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۸	کانپور چہار شنبہ	۲۰ دسمبر ۳۳ء	نمبر ۴۶

لکھنؤ کی مسلم کانفرنسیں

دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں لکھنؤ میں مسلم کانفرنسوں کی وجہ سے کافی دلچسپی اور چہل پہل رہی۔ آل پارٹیز کانفرنس زیر صدارت راجہ صاحب سلیم پور۔ خلافت و فلسطین کانفرنس زیر صدارت سید مرتضےٰ بہادر ایم۔ ایل اے۔ اور یو۔ پی مسلم مہتر کانفرنس زیر صدارت چودھری محمد علی صاحب تعلقہ دار میر پور۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ منعقد ہوئی اور ان کانفرنسوں میں جو تجاویز منظور ہوئی ہیں اُس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

آل پارٹیز کانفرنس کی تجاویز

لکھنؤ ۱۸ر دسمبر آج راجہ صاحب سلیم پور کی صدارت میں آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں:—

(۱) کانفرنس اس خیال کا اعادہ کرتی ہے کہ ملک کی آزادی کے لئے فرقہ وارانہ اتحاد و یگانگت ضروری ہے اسکے بغیر ملک کی نجات اور ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بھی تسلیم کرتی ہے کہ فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے ہر قوم سے تعاون کرنے کے لئے مسلمان آمادہ ہیں اور ہر اس تحریک کی تائید کی جا سکتی ہے جو باہمی اتحاد و تعاون کی اسپرٹ پیدا کرے لیکن جبتک فرقہ وارانہ حل کا نعم البدل نہ پیدا ہو اس سے مفر ممکن نہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ آپس میں ہندوستان کی مختلف اقوام ایک سمجھوتہ کریں۔ اسلئے یہ کانفرنس تمام ہی خواہان ملک سے استدعا کرتی ہے کہ اقوام ہند کے باہمی سمجھوتہ اور تعاون کو فنا کرنے اور اُن کی خلیج مغایرت کو وسیع کرنے کیلئے جو قوم بھی انفرادی یا اجتماعی کوشش کرے اس کی سخت مخالفت کی جائے اور اس کی جگہ باہمی سمجھوتہ کی تحریک کو تقویت دی جائے۔

(۲) تمام وہ اسلامی جماعتیں جو اس کانفرنس میں شریک ہیں۔ اپنے اپنے سیاسی اقتصادی عقائد کی پابند رہتے ہوئے مسلمانان ہند کے لئے حسب ذیل پروگرام پر متفق ہیں

(ا) مسلمانان ہند میں خدمت اسلام کا جذبہ اور سیاسی بیداری پیدا کی جائے۔

(ب) سیاسی جنگ میں عامۃ المسلمین کو حصہ لینے کیلئے تیار کیا جائے اور انہیں آگاہ کیا جائے کہ انکو سیاسی جنگ آزادی میں کیا کام کرنا ہے اور اُن کے فرائض ملی کیا ہیں۔

(ج) مسلمانوں کی متحدہ جماعتوں اور اداروں میں باہمی یکجہتی پیدا کیجائے اور آپس کے اختلافات کو ختم کر کے متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔

(د) مسلمان قوم کے مختلف طبقات مثلاً زمیندار۔ کاشتکار۔ مزدور۔ اہل دولت اور دیگر طبقوں میں اسلامی اخوت و رواداری پیدا کر کے باہمی میل جول و روابط کو استوار کیا جائے

(ق) اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ایک مرکزی جماعت اور مرکزی نظام قائم کیا جائے۔ اور جگہ جگہ اُس کی شاخیں قائم کی جائیں۔

(۳) اس کانفرنس میں سات اسلامی جماعتیں شریک ہیں ان میں سے پندرہ ارکان کا انتخاب کیا جاوے اور پندرہ ارکان ایسے لئے جائیں جنکا کسی جماعت سے تعلق نہ ہو۔ یہ تیس ارکان مل کر ایک جماعت بنائیں اور وہ ان ریزولیوشنوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ اس مجلس کار کے صدر نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب ہونگے۔ سر علی امام۔ مسٹر حسن امام۔ مسٹر پٹیل۔ اور ڈاکٹر اینی بسنٹ کی وفات پر اظہار تعزیت کے رزولیوشن منظور کئے گئے۔

آل انڈیا خلافت و فلسطین کانفرنس

لکھنؤ ۱۶ر دسمبر آج صبح زیر صدارت سید مرتضےٰ صاحب ایم ایل اے فلسطین وخلافت کانفرنس کا آخری جلسہ منعقد ہوا جسمیں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں:—

(۱) چونکہ برطانیہ کی حکمت عملی یہ ہے کہ فلسطین میں اہل یہود کی تعداد میں روز افزوں بیشی ہوتی رہے اور بالآخر ممالک مقدسہ میں اُن کا اقتدار قائم ہو جائے اس حقیقت کے پیش نظر رکھتے ہوئے آل انڈیا فلسطین وخلافت کانفرنس کا موجودہ جلسہ اپنے عرب بھائیوں کو یہ یقین دلاتا ہے کہ ہر مسلمان ان کی ممالک مقدسہ کو آزاد کرانیکی کوششوں میں امداد کریگا لہذا (الف) اس کانفرنس کی یہ تجویز ہے کہ ہر حصہ میں خلافت کمیٹیاں قائم کریں۔ تاکہ ارض مقدس کو غیر مسلموں کے حملہ سے محفوظ کیا جائے اس کانفرنس کے اپنے آزمودہ لیڈر مولانا شوکت علی سے استدعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے اس مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے ملک کے طول و عرض میں دورہ کر کے چندہ فراہم کریں۔

(ب) اس کانفرنس کی دوسری تجویز یہ ہے کہ خلافت کمیٹی ایک ایسا وفد تیار کرے جو وائسرائے ہند سے ملاقات کرے اور اُنکو فلسطین کے متعلق مسلمانان ہند کے جذبات سے مطلع کردے

(ج) یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ ایک وفد فلسطین روانہ کیا جائے تاکہ وہ صحیح واقعات کی تحقیقات کرکے اولاً مسلمانان ہند کو مطلع کرے اور اُسکے بعد لندن جاکر اس مسئلہ کو حکومت برطانیہ کے وزرا کے روبرو پیش کرے۔ کانفرنس کی ممبران وفد سے یہ بھی استدعا ہے کہ وہ ہندوستان کی دیسی ریاستوں کے فرمانرواؤں اور مسلمانان عالم سے بھی اس مسئلہ میں گفتگو کرے تاکہ بالاتفاق اسکے لئے پروپیگنڈا کیا جاسکے۔

یو۔ پی مسلم مہتر کانفرنس

لکھنؤ ۱۷ر دسمبر۔ آج دن میں ایک بجے رفاہ عام کے وسیع میدان میں یو۔ پی مسلم مہتر کانفرنس کے سلسلہ میں اخوت و مساوات کا ایک زبردست مظاہرہ دیکھنے میں آیا لکھنؤ میں تقریباً چار سو مسلم مہتر اور دیگر اضلاع کے تقریباً ستوا نمائندے کانفرنس میں شریک تھے جسمیں ایک مسلم مہترانی محبن صاحبہ بھی شامل تھیں جو اپنی کبر سنی کے باوجود

ص

آئینہ کانپور

مبارکباد

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی خوشی ہوئی کہ منشی دیانرائن نگم صاحب ایڈیٹر زمانہ و آزاد کے چھوٹے صاحبزادے مسٹر برج نرائن نگم جو کہ حال ہی میں ٹریزری آفیسری کیلئے منتخب ہوئے تھے وہ اب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور غالباً آیندہ ماہ سے مراد آباد ٹریننگ کیلئے چلے جاویں گے۔ ہم اس شاندار کامیابی پر منشی صاحب موصوف کی خدمت میں تہ دل سے ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

برنارڈس سرکس

برنارڈس پلے اینگ سرکس کانپور آرہا ہے جو ۹، ۱۰۔ جنوری کو اپنے بہترین تماشے دکھائے گا جس کے کھیل قابل دید ہونگے۔ ناظرین پروگرام کا انتظار کریں۔

ٹھیلا اور گاڑی یونین

۱۷ر دسمبر کو بابو مدن گوپال کی صدارت میں ٹھیلا اور گاڑی والوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ٹھیلا اور گاڑی یونین کے قیام کی تجویز منظور ہو کر اس کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

پریسیڈنٹ:— بابو مدن گوپال ایڈوکیٹ

وائس پریسیڈنٹ:— مولانا حسرت موہانی۔ ڈاکٹر پریم نرائن میونسپل کمشنر۔ ڈاکٹر جیک پرشاد۔ رمضان علیخاں جمعدار

سکریٹری:— محمد عمر صاحب

جائنٹ سکریٹریاں۔ پنڈت کنہیالال برمہادین اور پیر بخش۔

اسسٹنٹ سکریٹری:— پنڈت رام سیوک شوکلا

خزانچی:— پنڈت کملاکر جی۔ بی۔ اے

علاوہ اسکے ۱۵ اشخاص کی ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی ہے

چاول کی برآمد پر احتجاج

مرچنٹ چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کے سکریٹری تجارت کو ایک خط لکھا ہے جسمیں چاول کی درآمد کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔

ڈاکہ زنی میں گرفتاریاں

کانپور اور اناؤ پولیس نے مشترکہ طور پر موضع رجگیان ضلع اناؤ کے ڈاکہ کے سلسلہ میں تقریباً ۲۵ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے پنڈت ہنومان کو کراچی خانہ میں گرفتار کر کے اُنکے مکان واقع موضع بجت پور تھانہ چھاونی کی تلاشی لینے پر اُن کے مکان سے ۲ بلم ایک بھرسہ ایک بھجالی۔ اور شراب برآمد کی ہے

جواری گرفتار

پولیس نے ھٹیہ کے ایک مکان میں چھاپہ مار کر ۸ آدمیوں کو جوا کھیلنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

عادی چور گرفتار

گیا پرشاد برہمن جو کہ ۶ مرتبہ کا سزا یافتہ ہے تھانہ شیوراج پور کے موضع دربار پور میں ایک چوری کے سلسلہ میں گرفتار ہوا۔

چانڈو باز گرفتار

آبکاری انسپکٹر نے بیکا پور میں ھنینگن خان کے مکان پر چھاپہ مار کر ۹ آدمیوں کو چانڈو پیتے ہوئے گرفتار کیا ہے۔

جرمانہ نہ ادا کرنے پر سزا

مسٹر راجکمار زمیندار کھنجنا کو جرمانہ نہ ادا کرنیکی وجہ سے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

ایک خاتون مجروح کیگئی!

کہا جاتا ہے کہ رسول بخش نے کرنیل گنج میں ایک خاتون پر حملہ کر کے اُسکو دانتوں سے زخمی کیا اور خود فرار ہو گیا

ٹریڈ یونین کانگریس

۲۳ر و ۲۴ر دسمبر کو ٹریڈ یونین کانگریس کا اجلاس گوالٹولی میں ہوگا جسمیں شرکت کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو بھی ۲۳ر دسمبر کی شام کو تشریف لا رہے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ بڑے بڑے لیڈر بھی باہر سے تشریف لاویں گے۔ ۲۳ر دسمبر کو ۵ بجے شام سے کانگریس کا اجلاس شروع ہوگا۔ داخلہ کا ٹکٹ بہ قیمت پرتاب پریس اور کانگریس کے دن دروازہ پر ملے گا۔

حکام

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد ۱۷ر دسمبر کو الہ آباد تشریف لے گئے۔

مسٹر آر الیف موڈی ڈسٹرکٹ کلکٹر و مجسٹریٹ ۱۸ر دسمبر کو سرمائی دورہ پر تشریف لے گئے۔

مسٹر ہارڈی ڈپٹی کلکٹر نے پرگنہ بھوگنی پور کا چارج لیلیا ہے

مسٹر استفن جائنٹ مجسٹریٹ نے ۱۵ دسمبر سے دو ہفتہ کی رخصت لی ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

رائے بہادر بابو اودھ بہاری لال اگزیکٹو افیسر امپرومنٹ ٹرسٹ اپنے عہدہ سے کنارہ کش ہو رہے ہیں اور آپ کی جگہ بابو بندلال ڈپٹی کلکٹر جو کہ کانپور ہی کے باشندے ہیں سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ مقرر ہو کر تشریف لانے والے ہیں جہانتک ہمارا خیال ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کے کام کی تکمیل کے لئے ٹرسٹ نے ایک تحصیلدار کی سروس حکومت سے حاصل کی تھی اور چنانچہ تحصیلدار صاحب نے تمام اُن نقائص کو جو کہ صرف ایک افسر کی وجہ سے تھیں دور کر دیا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ٹرسٹ نے یہ طے کیا ہے کہ تحصیلدار صاحب کی خدمات کو آئندہ نہ لیا جائے۔ لہذا ہم کو خوف معلوم ہوتا ہے کہ کہیں از سر نو وہی نقائص پھر نہ عود کر آئیں جو کہ صرف ایک افسر کی وجہ سے پیدا تھے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ٹرسٹ نہایت عزم و احتیاط کیساتھ اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنے کی تکلیف گوارا کرے گا۔

علالت!

ہم کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ مسٹر انتظار علی عباسی بی۔ اے۔ اسسٹنٹ کمشنر محکمہ آبکاری اپنی لڑکیوں کے عقد سے دو روز قبل شدید نزلہ۔ زکام میں مبتلا ہو گئے تھے جنے اسقدر طوالت اختیار کی کہ بالکل صاحب فراش ہو گئے ہیں۔ کھانسی کی شدت نے راتوں کی نیند حرام کر دی۔ ضعف شدید ہو گیا ہے کانپور کے مشہور ڈاکٹر معالج ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اجناب موصوف کو جلد صحت عطا فرمائے

ص اس کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لائی تھیں علاوہ مہتروں کے شہر اور بیرونجات کے مشاہیر۔ لیڈر۔ اکابر۔ رؤسا۔ تعلقدار۔ وکلا اور عام اشخاص تقریباً ۴ ہزار کی تعداد میں موجود تھے۔ پروگرام کے مطابق مسلم مہتروں کے اکھاڑے نے فن سپہگری کا دلچسپ مظاہرہ کیا اُسکے بعد دسترخوان لگایا گیا اور تمام حاضرین نے ایک برتن میں مسلم مہتروں کے ساتھ کھانا کھایا پھر باقاعدہ کانفرنس کا افتتاح تلاوت کلام مجید سے کیا گیا۔ مولوی کرم علی صاحب نے بحیثیت صدر استقبالیہ اپنا خطبہ پڑھا اور سکریٹری مجلس استقبالیہ نے اپنی ایک مکمل رپورٹ کے تحریک صدارت کی جسکی تائید مولانا احمد زماں خاں اور دیگر حضرات نے فرمائی۔ چودھری محمد علیصاحب تعلقدار ایم۔ ایل۔ سی نے اپنے خطبہ صدارت میں یہ بتایا کہ اسلام میں کبھی امتیازی صورت نہیں قائم ہوئی۔

خطبہ صدارت خان بہادر حافظ ہدایت حسین

صدر مجلس استقبالیہ شاعر کانفرنس کانپور

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب، بار ایٹ لا، سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی صدر مجلس استقبالیہ شاعر کانفرنس نے ۲ر دسمبر کو مندرجہ ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا جسکو ہم حسب وعدہ ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

حضرات! کانپور کے خادمان ادب اور علم دوست طبقہ کی طرف سے آپ کی زحمت تشریف آوری پر میں آپ کا خیر مقدم بجا لاتا ہوں۔ آپ کی تکلیف فرمائی کے شکر گذاری کیساتھ ساتھ یہ ہے کہ آپ کی اعانت اور سرپرستی مقاصد کی تکمیل میں ساعد ہوگی۔ لہذا مختصر الفاظ میں ان خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جنکی تکمیل و تشکیل مقصود ہے۔

حضرات! اس اجتماع کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے مشاہیر شعرا اور ادبا ایک مرکز پر جمع ہوکر اردو شعر اور ادب کے متعلق اپنا اپنا زاویۂ نظر پیش کرکے یہ غور فرمادیں کہ ہماری شاعری کہاں تک شاعری کے صحیح مفہوم اور مقصد کی حامل ہے۔ اور اسکا موجودہ معیار کہاں تک صحیح ہے نیز یہ کہ موجودہ ادبی جلسے اردو ادب کے لئے کہاں تک مفید و کار آمد ہے بالفاظ دیگر اردو شعر و ادب کی اصلاح و اشاعت کیونکر کی جائے اور اوران غلط فہمیوں کا انسداد کیونکر ہو جو اردو کے ایک مشترک زبان تسلیم کئے جانے کے راستہ میں حائل ہوں۔ غرض تحفظ زبان اور خدمت ادب کا ایک ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جو عام ادبی جلسوں سے امتیازی حیثیت رکھتا ہو۔ میرا خیال ہے کہ اس تحریک کے لئے اگر کسی بہترین مقام کی ضرورت تھی تو کانپور سے بہتر جگہ ملنی ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھی۔ لہذا کانپور آنے کی آپ حضرات کو زحمت دی گئی اور کانپور کے شہریوں کی طرف سے مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کروں ؎

بیا بیا ز قدوم تو سر فرازی ماست!

انجمن آئینہ ادب کانپور نے ستمبر ۱۹۲۷ء میں اپنے تیسرے سالانہ جلسہ کی صدارت کا اعزاز مجھ کو عطا فرمایا تھا اس وقت میں نے یہ عرض کیا تھا کہ اردو تاریخ کے اوراق اس امر کے شاہد ہیں کہ مسلمانوں کا ہندوستان اور ہندوستانیوں سے ہم آہنگ ہوجانے کا بہترین اور پائندہ ترین مظہر یا مظاہرہ اردو ہے اردو ہندو مسلمانوں کا اتحاد لسانی ہے اردو نے ہندوستان کے مختلف اقوام اور قوموں کو متفق کیا ہے اردو سے ہندوستان نے فائدہ اٹھایا ہے لہذا اسکی ترقی ملک کی ترقی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے آج جہاں تک عام ہندوستانیوں کی زبان کا تعلق ہے ہندوستانی عام زبان ہے فرق خواص کی زبان یا تصانیف سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ فرق بین ہے اور اختلافات کا باعث۔

ہمارا منشا یہی ہے کہ اس اختلاف کو کہاں تک گھٹایا جاسکتا ہے سہل ترکیب تو یہ ہے کہ ہندی اور اردو لکھنے والے اس امر کو پیش نظر رکھتے کہ جو چیز وہ لکھ رہے ہیں اُس سے دوسرے فریق کو فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہے۔

ہز ایکسلنسی سر ولیم ہیرس نے ہندوستانی اکاڈمی کے افتتاح کے قریب اس مسئلہ کی طرف اپنی اسپیچ میں اشارہ فرمایا تھا اگر ہز اکسلنسی کا یہ نظریہ قبول کرلیا جائے تو اردو اور ہندی لکھنے والے ایک دوسرے سے قریب تر ہوتے جاویں گے دوسرے اس نظریہ کو ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ایک زبان کو کچل کر دوسرے کو بڑھایا جائے۔ اپنی عظمت کو اس طور پر مسلم بنانا کہ دوسروں کی عظمت کو رسوا اور پامال کردیا جائے عظمت اور تفوق کی دلیل نہیں اسکا نام ظلم ہے اور دنیا کی ساری تباہی اور محرومی اسی ظلم کا نتیجہ ہے ہندوستانیوں کی بڑی بدنصیبی ہے کہ اُن کو اپنے ایمان و عمل پر اتنا اعتقاد نہیں ہے۔ جتنا کہ ایک دوسرے کو رسوا اور حقیر کرنے کے جذبہ اور رویہ پر بھروسہ ہے آج فریقین اسپر آمادہ تو نہیں ہوتے کہ اپنی اپنی جگہ پر اور اپنے اپنے طور پر ہندی اور اردو کو فروغ دیں۔ اسپر ہر شخص آمادہ نظر آتا ہے کہ کس طور پر اردو یا ہندی کو بے کار یا بے لگام بنایا جاسکتا ہے۔

حضرات! یہ تو میرے ناچیز خیالات تھے اردو اور ہندی کی باہمی کشاکش کے متعلق۔ آج کا یہ جلسہ چونکہ اردو شعرا اور ادب کی اشاعت اور اصلاح کے متعلق ہے اس لئے اب میں اُسکے عمومی پہلو کے بعد اُسکے خصوصی پہلو پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔ قومیت کی تخلیق میں مذہب کے بعد سب سے اونچا درجہ زبان کا ہے میرے نزدیک ہمارا اولین فرض یہ ہونا چاہئے۔ کہ ہم اس امر کا ایمانداری اور جرأت کیساتھ احساس کریں کہ اردو کی اصلاح اور فروغ سے ہماری زبان ہماری معاشرت اور ہماری سیاسی اہمیت وابستہ ہے۔ یہ چیزیں اہم ہیں اور اسلئے ہم کو اردو کی طرف سے بے توجہی نہ کرنا چاہئے دوسرے ہم کو یہ دیکھنا چاہئے کہ جتنے ادارے اسکی اصلاح اور ترقی میں کوشاں ہیں ان کی کوششیں منتشر اور متضاد تو نہیں ہیں۔ بالفاظ دیگر کس طور پر ان مختلف اداروں کی علمی، تعلیمی، یا تبلیغی جدوجہد کو باہم متوازن اور متحد کیا جاسکتا ہے میری ناچیز رائے میں بہترین طریقہ اسکا یہ ہے کہ ہر ادارہ کسی ایک قسم کے کام کو مخصوص کرے اور کام کی نوعیت کو ہندوستان کے جغرافیائی حلقہ جات سے متعین کرلینا چاہئے۔ علاوہ اسکے ایک ایسی ایسوسی ایشن کا قائم ہونا بھی ضروری ہے جسکا کام ان امور کو منظم کرنا ہو ایسوسی ایشن کا مستقل فنڈ ہو جسکا بہترین مصرف یہ ہوگا کہ اسکے کارکن، جانچ پڑتال کے بعد بقدر ضرورت اور استطاعت دوسرے اداروں کی مدد کریں۔

حضرات! آج کے جلسہ میں شاعری اور نظم کو کافی اہمیت دی گئی ہے اور ہمارا مقصد خواہ کچھ ہی کیوں نہو دیکھا گیا ہے کہ ہر علمی مجلس میں واہ واہ صرف مشاعرہ کے ساتھ ہوتی ہے مشاعرہ میں سرمایہ وقت دولت اور محنت میں تناسب نہیں ہوتا۔ مشاعرہ شعر و سخن کی ارتقا اور تکمیل کے لئے مفید چیز ہے لیکن اب ہم کو دیکھنا ہے کہ اب تک ہم کس قسم کے مشاعرہ کرتے رہے ہیں اور کس قسم کے شعر و سخن کی گرم بازاری رہی ہے مشاعروں میں اکثر و بیشتر غزلیں پیش کی گئی ہیں۔ اب ہم کو صرف غزلوں ہی کی ضرورت نہیں بلکہ اردو کو دیگر مستند اور سنجیدہ شعر و ادب کی سطح پر لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اُن نظموں کی طرف مائل ہوں جنمیں ہماری ترقی اب تک کچھ زیادہ قابل فخر نہیں رہی ہے اردو شعر و ادب میں ابھی کتنی نامعلوم وادیاں ہیں۔ جن میں یا تو ہم قطعی اجنبی ہیں یا صرف تھوڑی دیر تک چل پائے ہیں یا ہم میں سے بعض ذرا دور چلکر بھٹک گئے ہیں۔ میں تو یہ محسوس کر رہا ہوں کہ غزل گوئی کو اب صرف تخیل کی صحبتوں تک مخصوص کردینا چاہئے۔ یا غزلیں متفرق رسالوں میں کبھی کبھی شائع ہوجایا کریں۔ جلسوں اور مشاعروں میں نظمیں پڑھنی چاہئے تو کسی واقعہ پر لکھی ہوں یا جن میں مناظر فطرت کی مصوری کی گئی ہو۔ یا جس میں تمام جذبات کو کسی خالص تحریک قومی یا ملک کی طرف منعطف کرانا مقصود ہو۔ ہم کو اپنی شاعری کو مفید مطلب بنانا چاہئے۔ ہم نے اپنی شاعری کی بڑی خدمت کی ہے اب وقت آگیا ہے کہ شاعری ہماری خدمت کرلے اردو شاعری اسکے لئے بھی آمادہ ہے اور امید ہے کہ ہم میں بہت سے لوگ ایسے ہونگے جو جرأت اور ایمانداری کے ساتھ اس تحریک میں شریک ہوں گے۔

معاف فرمائیے اگر آج میں ان خیالات کا اعادہ کروں جو ۱۹۲۷ء کے جلسہ میں اس موضوع پر پیش کئے تھے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ گل و بلبل کی قدیم شاعری کو مفید بنانے کی صورت یہ ہے کہ نظم کے مضامین میں وسعت اور تنوع پیدا کیا جائے اب صرف عاشقانہ جذبات کی ترجمانی تک شاعری کو محدود رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اس کا دائرہ وسیع ہونا چاہئے جسکے لئے بڑا میدان موجود ہے آپ تاریخی نظمیں لکھ سکتے ہیں جس سے لوگوں کو بزرگان سلف اور خصوصاً ہندو مسلم سلاطین کے واقعات معلوم ہوں گے۔ ان کی رحمدلی۔ شجاعت عفو و کرم برادرانہ سلوک اور رواداری کے حالات باشندگان ہند کے سامنے آئیں گے اور اُن سے اچھا اثر لیں گے آپ قومی نظمیں لکھ سکتے ہیں جن سے مردہ قوموں کی عملی قوتیں زندہ ہوجاتی ہیں۔ اور اُن کے قالب بے جان میں تازہ روح دوڑنے لگتی ہے آپ اخلاقی نظمیں لکھ سکتے ہیں جنکا قوموں کے عروج و زوال سے گہرا تعلق ہے غرض آپ اگر صیاد کے کنج قفس سے باہر آنا چاہتے ہیں تو صحن گلشن کا چپہ چپہ آپ کے خیر مقدم کو تیار ہے اور گلستان شاعری کا وسیع آغوش آپ کی فکر رسا کے لئے کھلا ہوا ہے اردو شاعری کا اب وہ دور ہے جسکے علمبردار اقبال۔ حفیظ۔ جوش۔ حسرت اصغر۔ اور جگر ہیں۔ شاعری کو حقیقت اور انسانیت کا ترجمان ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ دہلی لکھنو اور پنجاب کا۔ آئیے ہم آپ ملکر یہ طے کریں کہ ہماری آئندہ شاعری میں الفاظ اور فقروں کے بجائے واقعات اور حالات مد نظر رہیں گے۔ اور ردیف اور قافیہ سے زیادہ خیالات اور جذبات کی پابندی ملحوظ رکھی جائے گی۔

حضرات اردو نثر کی بابت ابھی مجھے کچھ عرض کرنا ہے اردو نثر کی بیشتر ترقی بیسویں صدی کے آغاز سے ہے گذشتہ صدی کے اواخر میں اردو تمام تر قلیم شاعری پر منحصر تھی۔ مجھکو اندیشہ ہے کہ اگر سرسید علیہ الرحمۃ (خدا تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دیوے اور اعلیٰ اعلیٰ مراتب عطا فرمائے) اور اُن کے رفقا کار اسطرف متوجہ نہ ہوجاتے تو اردو نثر کا بھی وہی حشر ہوتا جو آج ایک حد تک شعر و شاعری کا ہو رہا ہے سرسید کا زبردست احسان ہے کہ انہوں نے اردو نثر کو علوم و فنون کے راستہ پر ڈالدیا اردو نثر کی تمام تر سنجیدگی علیگڈھ اسکول سے وابستہ ہے جسکے علمبردار اور سرخیل سرسید تھے۔ اور جن کے رفقاء کار محسن الملک مہدی علیخان۔ نذیر احمد۔ عزیز مرزا چراغ علی۔ حالی۔ اور شبلی تھے۔ ہم کو امید ہے کہ جس پودے کی آبیاری سرسید نے کی تھی ان کے پھل اور پھول سے اُن کے پوتے ہمارے صدر محترم (خدا تعالیٰ اُن کی عمر دراز کرے اُن کو صحت اور توانائی عطا فرماوے تاکہ یہ ملک اور قوم کے لئے دوسرے سرسید ثابت ہوں) ہم کو مستفید ہونے کا موقع دیں گے سرسید مسعود جانتے ہیں کہ اب کس قدر قیمت کے پھول و پھل درکار ہیں۔

حضرات نثر کی ترقی میں تہذیب الاخلاق کے بعد مخزن دکن ریویو حسن۔ ادیب۔ دلگداز۔ اور زمانہ کانپور کی خدمات بھی کم وقیع نہیں ہیں، موجودہ دور میں بھی اردو رسائل کی کمی نہیں ہے مگر ان کی پیدائش کی رفتار ان کی موت کی رفتار سے کچھ زیادہ آگے بھی نہیں ہے۔ ہمارے نثر نگاروں کا بڑا حصہ غزل گویوں کی پیروی پر آمادہ نظر آتا ہے مجھے افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ اس قسم کی تحریریں کتنی ہی دلکش یا بامزہ کیوں نہ ہوں ان کی اس وقت ضرورت نہیں ہے۔

حضرات! اس وقت اردو میں تراجم کی شدید ضرورت ہے سہل انکار طبیعتیں آسانی کے ساتھ یہ عذر پیش کرسکتی ہیں کہ اردو میں سائنس اور فنون کی کتابوں کا ترجمہ نہیں ہوسکتا ہے اسکا مسکت جواب جامعہ عثمانیہ حیدرآباد ہے جامعہ عثمانیہ کا احسان صرف اردو پر نہیں بلکہ ہندوستان جدید پر ہے مگر ہندوستان جدید میں ہندوستانی ادب بھی شامل ہے کہ جو لیقینی۔ اپنا نے ملک ہم پر چاہیں طعن و تشنیع کریں یا ہماری اصلاح و فلاح سے بدظن ہوں۔ لیکن اردو کے اس احسان سے وہ کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتے کہ ؟ نے سب سے پہلے ہندوستانی ادب کو یورپ کے علم و ادب سے روشناس کرایا اور اس سرمایہ کے فراہم کرنے کا اہتمام کیا

LALIMLI
PURE WOOL

TRADE MARK

لال اِملی کی خالِص اُونی لوئیاں
جنکو ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں۔

نمبر		ناپ	قیمت
نمبر 60	لوئیاں	108" × 50"	12 روپے فی لوئی
نمبر 571	"	108" × 54"	10 روپے 8 آنے "
نمبر 3	"	108" × 54"	6 روپے "
نمبر 25	"	106" × 50"	5 روپے 2 آنے "
نمبر 26	"	90" × 45"	4 روپے 2 آنے "

مفت نمونہ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر 8 کو لکھو۔
دی کانپور اُولن ملز کانپور

خطبۂ صدارت شاعر کانفرنس کانپور

نواب مسعود یار جنگ بہادر ڈاکٹر سید راس مسعود وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ و صدر شاعر کانفرنس

نواب مسعود یار جنگ بہادر ڈاکٹر سید راس مسعود بی اے (آکسن) ایل۔ ایل ڈی۔ وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ و صدر کانفرنس نے ۲۳ دسمبر کو شاعر کانفرنس کے اجلاس میں مندرجہ ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔ جسکو ہم حسب وعدہ ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

حضرات! جو عزت افزائی آپ نے اس اجلاس کا صدر بنا کر میری کی ہے۔ اُسکے لئے میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہتر ہوتا کہ آپ کسی ایسے شخص کو منتخب کرتے جس نے اردو ادب کی کوئی خدمت کی ہوتی اور اُس میں کوئی اضافہ کیا ہوتا۔

حضرات! میں نہ شاعر ہوں اور نہ نقاد اور نہ انشاپرداز لیکن مجھے۔ اپنی مادری زبان سے محبت ضرور ہے میرے نزدیک نظام تمدن میں مادری زبان کی وہی حیثیت ہے جو کہ ایک گھرانے کی ماں کی ہوتی ہے۔ اور میرا عقیدہ یہ ہے کہ جس شخص کو اپنی ماں سے محبت نہ ہو۔ اُس کو کسی سے بھی محبت نہیں ہو سکتی۔ اردو کے ساتھ مجھے جو محبت ہے اس کی ایک وجہ اور بھی ہے اور وہ یہ کہ مجھے ہر ایسی چیز کے ساتھ محبت ہوتی ہے جو کہ فی الواقعہ ہندوں اور مسلمانوں دونوں کے متحدہ اور مشترکہ کوشش کا نتیجہ ہوتی ہے حضرات ایسی ہی چیز آپ کی انجمن بھی ہے

حضرات ہمارے ملک کی آئندہ نجات کا انحصار اس پر ہے کہ ملک کی زندگی میں ان شغلوں پر زور دیا جائے جن کے پیدا کرنے اور ترقی دینے میں ہندوستان کی ان دونوں عظیم الشان قوموں نے ملکر کام کیا ہے اور کر رہی ہیں۔ بس یہ دیکھ کر مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے کہ آپ کی انجمن کے راکین ان دونوں قوموں کے افراد ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ لندن میں میرے باکمال دوست سر محمد اقبال سے یہ درخواست کی گئی کہ شعرا کی بابت اپنا خیال ایک البم میں ظاہر کریں۔ سر محمد اقبال نے یہ جملہ تحریر کیا:۔

Nations are born in the lap of poets but they grow and die in the lap of politicians.

یعنی قومیں پیدا ہوتی ہیں شعرا کی گود میں لیکن بڑھتی اور ختم ہوتی ہیں ارباب سیاست کی گود میں۔ اقبال نے نہایت پر لطف اور معنی خیز بات کہی لیکن شاعری کے مستقبل کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ جیسے جیسے دنیا میں مادہ پرستی زیادہ ہوتی جائے گی ویسے ہی فلسفہ اور شاعری کی اہمیت بڑھتی جائے گی۔ کیونکہ شاعری بھی حقیقت میں ایک جزو ہے فلسفۂ حیات کا۔ شاعری سے میری مراد سچی شاعری ہے نہ کہ جھوٹی شاعری ہمارے ہاں سچی شاعری صرف اسوقت وجود میں آئے گی جبکہ ہمارے شعرا اپنے دھیان اس زندگی کے اوپر لگائیں گے جو انسان اور قوم کی واقعی زندگی ہے۔ اور اس خیالی دنیا کو چھوڑ دیں گے۔ جس میں کہ وہ اب تک چکر لگا رہے ہیں۔

حضرات ہماری شاعری کمزور ہے اُس میں زور نہیں اُسمیں جوش مفقود ہے۔ اُس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے شعرا ایسے واردات اور جذبات کے بیان میں پڑ گئے ہیں جو اُن پر کبھی گذرے اور نہ اُن کے دل میں کبھی پیدا ہوئے اور نہ فی الواقعہ کبھی انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن بیان میں کبھی جوش نہیں پیدا ہو سکتا اور بیان میں اصلیت نہ ہو۔ کبھی کسی نے بلند شعر نہیں کہا جب وہ واردات اور جذبات اُسکے دل پر نہ گذرے ہوں جنکو وہ شعر میں بیان کر رہا ہے۔ ایک عام قاعدہ ہے کہ جس جذبہ کو انسان نے واقعی محسوس نہ کیا ہو وہ ایسے جوش کے ساتھ اُسکا اظہار کبھی نہیں کر سکتا کہ اُس کا اثر دوسروں کے دل پر بھی ہو۔ یعنی یہ کہ اُس سے پہلے کہ انسان دوسرے کے دل پر کوئی اثر پیدا کرے اُسکو لازم ہے کہ اُس کے اپنے دل نے اُس اثر کو پوری قوت کے ساتھ محسوس کیا ہو اسی لئے ایک بڑے مغربی شاعر نے کہا ہے کہ شعر کہنے سے پہلے خود شعر بنجاؤ۔

حضرات! یہ واردات اور جذبات میرے نزدیک شعر کی جان ہیں لیس میں نے سچے شاعرانہ تخئیل کے جانچنے کیلئے ایک معیار بنا رکھا ہے۔ چاہے آپ کو اس سے اتفاق ہو یا نہ ہو میرا معیار یہ ہے کہ وہی شعر صحیح معنوں میں بلند ہے جسکی خوبی دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد بھی بنی رہے یعنی جس کی بلندی کا انحصار تخئیل کی خوبی پر ہو نہ کہ حرف الفاظ کی تراش وخراش پر۔

نثر کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ حتی الامکان آسان سادہ اور عام فہم الفاظ استعمال کیے جائیں۔ تاکہ ہماری زبان کی قوت بیان بڑھے۔ اور بیان کا فائدہ حاصل ہو یعنی اُسے سب سمجھیں۔ اس کے علاوہ نثر سے بھی اس خرابی کو دور کرنا چاہئے جو کہ ہماری شاعری میں پائی جاتی ہے یعنی بیجا مبالغہ اور ایسی چیزوں کا بیان جن کو کہ

اور کامیابی حاصل کی جس پر غیر ملک والے فخر کرتے ہیں [illegible] سننے کا ہمارے علم و ادب کو گلہ رہا ہے سر [illegible] سوسائٹی [illegible] چیز کی ابتدا کی تھی۔ [illegible] جامعہ عثمانیہ نے اُس کو پورا کر دیا۔ علاوہ [illegible] اردو ڈراما اور اردو مختصر افسانوں کی بھی ضرورت ہے اردو نظم و نثر کے ساتھ ساتھ مجھے آپ کی توجہ اردو ڈرامے کی طرف بھی مبذول کرنا ہے اس چیز کو ہمارے صاحب ذوق و نظر ناقابل اعتنا سمجھتے ہیں۔ اور بدمذاق ڈرامے والے اُس کے ساتھ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بھی ظاہر ہے اب وقت ہے کہ اگر ہم کسی اور غرض سے نہیں تو صرف اردو کی خاطر ڈرامہ۔ فن تمثیل اور فلم سازی کی طرف توجہ کریں۔ یقین مانئے ہماری کانفرنس بیکار ہو جائیگی ہمارے شاعروں کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوگی ہمارے نثر نگار اور نقاد ہماری آواز سے ناآشنا ہو جائینگے اگر اس طرف بروقت توجہ نہیں کی گئی۔ اس کی اصلاح اور ترقی میں کوشش کرنی پڑے گی اس چیز کو آپ برا کہیں یا بھلا۔ جنگ درپیش ہے اور اسی جنگ میں جس میں اسلحہ جات کا انتخاب دوسروں کو دیا گیا ہے آپ تو انھیں اسلحہ جات سے مقابلہ کیجئے۔ اور ورنہ مغلوب و مقہور ہو جانے کیلئے تیار ہو جائیے۔

حضرات! ہماری خوش نصیبی ہے کہ اسوقت وہ تمام لوگ موجود ہیں جنکی رہنمائی ہمارے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ خدائے برتر و توانا سے دعا ہے کہ ہم سب کے اس اجتماع کا نتیجہ نشستند و گفتند و برخاستند نہ ہو بلکہ ہمارے اس اجتماع کے مفید اثرات ہمارے شعرا کی نظموں ہمارے نثر نگاروں کے مضامین۔ ہمارے ناقدوں کی تنقید۔ ہمارے فسانہ نگاروں کے افسانوں اور ہمارے تمثیل نگاروں کی تمثیل میں ظاہر ہوں آخر میں مکرر آپ حضرات کی تشریف آوری و تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کراچی میں اردو کانفرنس کا انعقاد

کراچی ۱۷ دسمبر۔ انجمن ترقی اردو نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں آل انڈیا تعلیمی کانفرنس جو اس ہفتہ میں ڈاکٹر سر راس مسعود وائس چانسلر علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کی صدارت میں منعقد ہونے والی ہے کے ساتھ ایک اردو کانفرنس بھی منعقد کی جائے۔

میں کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہو جاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن و جمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے۔

کملا سوپ — چمبیلی سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — یونڈر سے تیار کیا گیا
پدم سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
لکشمی سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا
کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کانپور

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔ براہ عنایت منسلکہ چربہ اپنے معزز جریدہ میں شائع کر کے ممنون فرمائیے۔ "منیجر پیغام"

نئے سال کی خوشخبری

اردو کا مشہور اخبار "پیغام" لکھنؤ جو گذشتہ ڈہائی سال سے ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے اور جس نے اپنے بلند پایہ مضامین۔ پرکیف نظموں۔ دلکش افسانوں اور سنجیدہ و زوردار مقالات کے لئے خاص شہرت حاصل کر لی ہے۔ اب یکم جنوری سنہ ۱۹۳۴ء سے ہفتہ میں دوبار شائع ہوا کریگا۔ جدید صورت میں مکمل خبریں پیش کرنیکے علاوہ سہ روزہ "پیغام" ان تمام خصوصیات کا حامل ہوگا جنھوں نے ہفتہ وار "پیغام" کو اس درجہ مقبولیت عطا کی ہے۔ جو لوگ روزانہ اخبارات خریدنیکی مقدرت نہیں رکھتے یا ایسے مقامات پر رہتے ہیں جہاں ڈاک روزانہ نہیں پہونچتی یا بلند پایہ مضامین، مکمل خبریں یعنی روزانہ و ہفتہ وار اخبارات کی خصوصیات کو یکجا دیکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے سہ روزہ "پیغام" بہت موزوں ہوگا۔ چندہ بہت کم یعنی صرف للعہ سالانہ اور عہ ششماہی رکھا گیا ہے۔ ۳۱ دسمبر تک چندہ بھیجنے والوں سے آٹھ آنے کی مزید رعایت ہوگی۔

منیجر "پیغام" لکھنؤ

لکھنے والے کی آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا - ایک مسئلہ اور ہے جسکی نسبت کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - وہ مسئلہ یہ ہے انگریزی زبان کے الفاظ اردو میں استعمال کرنے کا میں قطعی اس کے خلاف ہوں کہ اردو نظم ونثر میں انگریزی الفاظ استعمال کیے جاویں - لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ میں کسی صورت میں بھی اسکا استعمال روا نہیں رکھتا - ایسے انگریزی الاصل الفاظ جنکی صورت بدل گئی ہو اور جن کو اردو کے خراد پر چڑھا لیا گیا ہو یعنی وہ فی واقعہ اردو کا جزبن گئے ہوں - مثلاً لالٹین ریل - انجن وغیرہ وغیرہ ایسے الفاظوں کا استعمال بالکل جائز ہے - جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے کیونکہ زبان کو بھی اسیطرح نئے خون کی ضرورت ہوتی ہے جسطرح کہ قدیم خاندان کے حضرات بیسویں صدی میں جبکہ زمین کی طنابیں کھینچی جا رہی ہیں اور ایک ملک دوسرے سے قریب تر ہوتا جاتا ہے کوئی زبان نہ ترقی کر سکتی ہے نہ اپنے میں وسعت پیدا کر سکتی ہے - اگر وہ دوسری زبانوں سے الفاظ نہ لے اور انہیں ترمیم کرکے اپنے میں شامل نہ کرے - ہم کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اُسنے ہمیں ایک ایسی زبان عطا کی جسمیں یہ قابلیت ہے کہ دوسری زبانوں کے الفاظ کو لے اور اپنا بنا لے - لیکن اُسی کے ساتھ یہ بھی لازمی ہے کہ ہم نئے الفاظ اور اصلاحات وضع کرتے رہیں - کیونکہ جڑ وہی پودا پکڑ سکتا ہے جو اپنی زمین پر اُگے نہ کہ وہ پودا جو غیر سرزمین سے لاکر لگایا جائے -

حضرات! زبان ہی نہیں نثر کی ترقی بھی اسی پر منحصر ہے کہ نئے الفاظ وضع ہوتے رہیں اور زبان میں اُن چیزوں کے نام بن جاویں جو روز دنیا میں ایجاد ہو رہی ہیں کیونکہ جب تک یہ نہ ہوگا اسوقت تک اردو نثر بھی ملک کی صحیح خدمت نہیں کر سکے گی - اور نہ علمی دنیا میں اُس کو کوئی وقعت اور قوت حاصل ہوگی - جس کے بغیر کوئی زبان اس زمانہ کی کشمکش میں زندہ نہیں رہ سکتی -

اب میں آپ صاحبان کی توجہ چند ایسے امور پر مبذول کرانا چاہتا ہوں جن کے مکمل کرنے پر ہماری زبان کی ترقی کا بہت کچھ دارومدار ہے -

ایک ضروری امر تو یہ ہے کہ جلد سے جلد اردو کا ٹائپ تیار کیا جائے - کیونکہ جب تک ٹائپ نہ ہوگا ایسی کتابیں چھپ ہی نہیں سکتیں جو اغلاط سے مبرا ہوں اور علوم ریاضی وطبعی کی کتابیں تو قطعاً چھپ نہیں سکتیں - حیدرآباد میں عرصہ سے یہ کوشش ہو رہی تھی کہ نستعلیق کا ٹائپ تیار کیا جائے - خدا کرے کہ یہ کام جلد انجام کو پہونچے

مسٹر حشمت اللہ قریشی بھی جو ہمارے ہی صوبہ کے باشندے ہیں اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں - ہمارا فرض کہ ہر طرح اس کام میں ان کی مدد کریں -

دوسرا بڑا کام یہ ہے کہ اردو کی ایک مستند لغت تیار کی جائے - یہ کام بھی حیدرآباد میں بزیر نگرانی مولوی عبدالحق صاحب ہو رہا ہے - اور اگر سب دلدادگان اردو ان کی مدد کریں تو امید ہے کہ یہ کام بھی بہت جلد پایہ تکمیل کو پہونچ جائے گا - اس زمانہ میں اردو کی جو خدمات انجمن ترقی اردو کر رہی ہے اُسکے لئے ہم سب کو اسکا شکرگذار ہونا چاہئے - اور ہر طرح سے اُسکی مدد کرنا چاہئے -

تیسری اہم چیز یہ ہے کہ ہم اپنی طباعت وکتابت کو بہتر بنائیں - اور کم سے کم وہ اردو کتابیں تو جو ہمارا سرمایہ ناز ہیں ایسے اہتمام اور آب وتاب کے ساتھ چھپوائیں کہ اُن کو دیکھ کر ہمارا دل خوش ہو اردو والوں کے سر اونچے ہوں حضرات یہ ایک طریقہ ہے غیر قوموں کی نظروں میں اپنی مادری زبان کی وقعت بڑہانے کا اس طرف ہم کو خاص طور سے متوجہ ہونا چاہئے -

ایک مسئلہ اور ہے جسکی نسبت میں اپنی رائے ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں یعنی اردو اور ہندی کا مسئلہ - یہ مسئلہ اصل میں رسم الخط کا مسئلہ ہے اسے زبان کا مسئلہ نہ بنائیے کیونکہ زبان ہی وہ مشترک چیز ہمارے پاس ہے جس پر ہندوستان کے اتحاد کی بنیاد استواری کے ساتھ رکھی جا سکتی ہے اس مسئلہ کو رسم الخط یعنی نستعلیق اور ناگری کا ہی مسئلہ سبنے رہنے دیجیے کیونکہ رسم الخط کا اختلاف ایسی چیز نہیں جس سے زیادہ نقصان کا اندیشہ ہو - ہمارے ملک کو خدا نے ایسا بنایا ہے کہ جیسے جیسے وہ ترقی کرتا جائیگا ویسے ویسے کئی رسم الخط بلکہ کئی کئی زبانیں ہم کو سیکھنی پڑیں گی - جسطرح آج یورپ وسطی میں سیکھنی پڑتی ہیں -

یہ چند خیالات تھے جنکا آپ کی انجمن کے سامنے پیش کرنا میں نے اپنا فرض سمجھا اور میرا یقین ہے کہ ان پر عمل کرنا اپنی مادری زبان کی سچی خدمت کرنا ہے

اب میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے مجھے یہ موقع عنایت فرمایا کہ آپ کی انجمن کے سالانہ جلسہ میں شریک ہو کر اپنے ناچیز خیالات آپ کے سامنے پیش کر سکا -

سر محمد یعقوب کا بیان

ہندوستانیوں کو اب مخلوط اور جداگانہ انتخابات کا جھگڑا چھوڑ دینا چاہیے

دہلی ۱۳ر دسمبر سر محمد یعقوب نے پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان کے متعلق اپنا ایک بیان اخبارات میں بغرض اشاعت بھیجا ہے - جس میں آپ لکھتے ہیں کہ:-

" پنڈت جی کا بیان بہت صاف اور اہم ہے جداگانہ انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے آپنے لکھا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس نے گذشتہ ریفارم سے پہلے اسے تسلیم کر لیا تھا اور کانگریس لیگ کی اسکیم میں جو جداگانہ نیابت تسلیم کر لی گئی تھی - اس کی بنا پر مانٹگو چیمسفورڈ ریفارم تیار ہوئے ہندوں کے رویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے آپنے لکھا ہے کہ وہ ۱۹۲۲ء سے مسلمانوں کی جداگانہ نیابت کی مخالفت کر رہے ہیں - اور اس متنازعہ معاملہ کے حل ہونے کے بجائے اس میں بہت کچھ بے لطفی پیدا ہو گئی ہے آپنے گاندھی جی کی اسپاٹ کا حوالہ دیا ہے کہ اگر سب مسلمان جداگانہ نیابت کے حق میں ہوں تو وہ اسے تسلیم کرنے کو تیار ہیں لیکن نیشنلسٹ مسلمان جداگانہ نیابت کے خلاف ہیں لندن میں جو نکہ دونوں فرقوں کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہو سکا لہذا بحیثیت پنچ حکومت برطانیہ نے نمائندگی کے معاملہ کو اپنے طریقہ پر طے کر دیا - اب ہندو اخبار اور ہندو لیڈر اسکی مخالفت کر رہے ہیں - پنڈت جواہر لال نہرو کی یہ تجویز نہایت معقول ہے کہ مسلمانوں کی بالغ رائے دہندگی کے ذریعہ یہ معلوم کیا جائے کہ مسلم عوام کے اصل مطالبات کیا ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جب تک اس قسم کی بالغ رائے دہندگی قرار نہ پائے اُس وقت تک کیا کرنا چاہئے - ذاتی طور پر سر محمد یعقوب کا خیال ہے کہ جو شخص مسلم سیاسیات سے واقف ہے وہ اصل معاملہ میں ذرا بھی شبہ نہیں کر سکتا کہ مسلمان فی الحال جداگانہ انتخاب کے حق میں ہیں - اور بہر حال ہندوں اور مسلمانوں کا یہ تنازعہ فی الحال ختم کر دینا چاہئے اور یہ طے کرنا چاہئے کہ جب ملک میں لیجسلیچر بالغ رائے دہندگی کی بنیاد پر قائم ہوں گے اس وقت اس سوال کو پھر اُٹھایا جائے گا

نئی دہلی ۱۵ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ الور ۲ر جنوری کو بمبئی پہنچیں گے لیکن افواہ ہے کہ انھیں ریاست میں داخل ہونے نہیں دیا جائے گا -

طلبا کے اجتماع میں جواہر لال نہرو کی تقریر

طلبا کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہئے

دہلی ۱۴ر دسمبر پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ڈاکٹر انصاری کے دولتکدہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی طلبا کے دماغ فیل ہو چکے ہیں اسکا سبب طلبا کے اذہان پر قدیم خیالات کا غلبہ ہے ہندوستانی یونیورسٹی اور ممالک خارجہ کی یونیورسٹیوں کے طالب علموں میں زمین آسمان کا فرق ہے -

اس کی وجہ نصاب تعلیم کا جداگانہ اصول ہے - ہندوستانی طالب علم رفتار زمانہ سے آگاہ ہی نہیں ہیں ملک کا مستقبل طلبا کے ہاتھ میں ہے - انہیں چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں -

ترکی حکومت کا نیا صنعتی لائحہ عمل؟

استنبول - ۱۵ر دسمبر - ترکی اسپیشل اسمبلی عنقریب ہی ایک نیا قانون منظور کرانے والی ہے - جو کہ کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے لئے اوقات اور ان کی اجرتوں کے متعلق ہوگا - اس قانون کے ساتھ ہی مزدوروں کی ہڑتال اور دوسری مخالفانہ سرگرمیوں کی قطعی ممانعت کر دی جائے گی -

یہ قانون مرتب کرنے کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ حکومت ایک پانچ سالہ صنعتی پروگرام مرتب کر رہی ہے ترکی کے صنعتی مقاموں پر قطعی امن وامان ہے -

استعمال میں کامیاب شدہ
"ہندوستان کے سب سے بہترین جوتے"!
اور
ان جوتوں میں شروع سے اخیر تک چمڑہ کے ہونے کی گارنٹی ہے

فلیکس اسٹوڈنٹ شوز
یہ ایک مشہور کم قیمت والا جوتا ہے - عام طور پر استعمال کے لائق ہے - دیرپا ہونے کے باوجود آرام دہ خوشنما شیپ والا ہے -
قیمت سیاہ چار روپے آٹھ آنے للعہ

فلیکس آکسفورڈ شوز
یہ ایک نفیس جوتا ہے جس میں عمدہ کروم چمڑے کا اپر ہے - اور ضرورت سے زیادہ مضبوط سول خاص سلائی کیا ہوا ہے یہ ایک وضعدار جوتا ہے جو ہر موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے -
قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ عہ؍

فلیکس فل سلیپر
یہ ایک کمال کا سلیپر ہے جو ہر موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے - اس میں مضبوط سول آرام دہ سلائی اور کروم چمڑے کا اپر لگا ہوا ہے -
قیمت سیاہ چار روپے للعہ؍

● فلیکس کے جوتے ہوشیار ہندوستانی کاریگر کانپور کی مشہور فلیکس فیکٹری میں تیار کرتے ہیں ، اور تمام ہندوستان میں خاص خاص ایجنٹ کمپنی کی مقررشدہ قیمت پر جو کہ سول پر رہتی ہے فروخت کرتے ہیں -

FLEX FOOTWEAR

مندرجہ ذیل شہروں میں صرف فلیکس کے ایجنٹوں سے مل سکتے ہیں
الہ آباد - لکھنؤ - بنارس - مرزاپور - کانپور - فتحپور - بریلی
مرادآباد - شاہجہاں پور - میرٹھ - علیگڈھ - بلندشہر
دہلی - سہارنپور - بجنور - بارہ بنکی - سیتاپور
فیض آباد وغیرہ وغیرہ

تیار کنندگان مسرس نارتھ ویسٹ ٹینری - کانپور -

پنڈت جواہر لال نہرو اور سر محمد یعقوب

سر محمد یعقوب کے بیان کا جواب

الہ آباد - ۱۶ دسمبر پنڈت جواہر لال نہرو نے سر محمد یعقوب کے بیان کے جواب میں بیان دیا ہے جس میں فرماتے ہیں۔
"مجھے خوشی ہے کہ سر محمد یعقوب نے ان تجاویز کی قدر دانی کی ہے جو میں نے سر محمد اقبال کے جواب میں شائع کی ہیں۔ اور جن میں میں نے یہ لکھا تھا کہ سیاسی اور فرقہ وارانہ معاملوں کو ایک عام انتخابی اسمبلی کے ذریعہ سے طے کیا جائے لیکن سر محمد یعقوب کو یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ یا آیندہ سرکاری اسمبلی عوام کی منتخب اسمبلی کا نعم البدل ہو سکتی ہے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اور نہ میرے خیال میں یہ لیجلیچر کسی طبقہ کی رائے کے نمائندے ہو سکتے ہیں میں نے جس عام منتخب اسمبلی کا ذکر کیا ہے وہ ہندوستان کے عوام کی کامل آزادی رائے کا اظہار کرے گی اس پر کسی بیرونی طاقت کا دباؤ نہ ہوگا۔ ہندوستانی عوام اپنے ان نمائندوں کے ذریعہ اظہار رائے کریں گے۔ جو بالغ رائے دہندگی سے چنے جائیں گے فرقہ وارانہ معاملات کا سہولت سے فیصلہ کرنے کے لئے اور اقلیتوں کے ذہن سے تمام شکوک و شبہات دور کرنے کیلئے میں نے یہ طے کیا ہے کہ جو اقلیتیں چاہیں وہ جداگانہ انتخاب سے اپنے نمائندے بھیجیں۔ میں نے جس قسم کی اسمبلی تجویز کی ہے اسکا کام صرف یہ ہوگا کہ ایک کانسٹی ٹیوشن مرتب کرے اور اسکے بعد منتشر ہو جائے اسطرح پر نئے انتخابات کئے جائیں یہ ظاہر ہے کہ وائٹ پیپر اور گول میز کانفرنس کی اسکیموں کو ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں اور انھیں نظر انداز کر دینا چاہیئے حتیٰ کہ وہ وقت آئے کہ عام منتخب اسمبلی بھر سے طلب کی جائے اس وقت تک کانگریس برابر آزادی وطن کے لئے جدوجہد کرتی رہے گی۔

سر محمد یعقوب کا پنڈت نہرو کو جواب

مولوی سر محمد یعقوب صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے متذکرہ ذیل بیان پریس کو بغرض اشاعت دیا ہے:۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان کا جو جواب سر محمد اقبال نے دیا وہ نہایت اہم صاف اور صریح ہے۔ اس اختلاف کے بارے میں پنڈت جواہر لال نہرو کی تازہ ترین تجویز یہ ہے کہ "مسلمانوں کو خود ہی سوچ سمجھ کر رائے قائم کر لینا چاہیئے بالفاظ دیگر مختصراً تجویز یہ ہے کہ مسلمان حق رائے دہی بالغان کے ذریعہ مجالس مقننہ کے اراکین کا انتخاب عمل میں لائیں اس طور پر منتخب شدہ اراکین صحیح معنوں میں مسلمانوں کے نمائندے کہلائے جانے کے مستحق ہونگے اور ان اراکین کی اکثریت جو اس بارے میں فیصلہ کرے گی وہ قطعی تصور کیا جائے گا اور اس طور پر اس اختلاف کا خاتمہ ہو جائے گا"

بلاشبہ یہ منصفانہ تجویز ہے مگر جب تک حق رائے دہی بالغان کے اصول پر مجالس آئین منتخب نہ ہوں اسوقت تک کیا کیا جائے۔ کیا ہندوستان میں آج کوئی اسکا دعویٰ کر سکتا ہے کہ اُس نے مسلمانوں کی دلی گہرائیوں کا مطالعہ کیا اور اس شک کا اظہار کر سکے کہ عامتہ المسلمین۔ تعلیم یافتہ مسلمان یا مسلم سیاسیئن کی اکثریت جداگانہ انتخاب کے حق میں نہیں ہے پس جب صورت حالات یہ ہے تو ہندو مسلمانوں کو یہ تنازعہ فوراً ختم کر دینا چاہیئے۔ اور یہ طے کر لینا چاہیئے کہ جب تک لیجلیچر بالغ رائے دہندگی بنیاد پر قائم ہوں گے۔ اسوقت اس سوال کو پھر اٹھایا جائے گا

لکھنؤ آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا اجلاس!

راجہ صاحب سلیم پور کا خطبہ صدارت

ایک متحدہ اسلامی محاذ قائم کرنیکی سکیم

لکھنؤ ۱۷ دسمبر۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا پہلا اجلاس راجہ صاحب سلیم پور کی صدارت میں گنگا پرشاد میموریل ہال میں منعقد ہوا۔ تمام اطراف سے مسلم اکابر و علما آ گئے ہیں۔ مولینا مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولینا احمد سعید صاحب ڈاکٹر سید محمود۔ مولینا مظہر الدین۔ شیخ عبد العزیز۔ نواب محمد اسمٰعیل علی خان۔ مولینا شوکت علی چودہری خلیق الزمان اور مولینا حسرت موہانی وغیرہ اصحاب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

راجہ صاحب سلیم پور نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا کہ تمام مسلمانوں کی مختلف جماعتوں اور اداروں کو ایک مستحکم اور مضبوط اسلامی جماعت میں منتقل کرنے کا ارادہ اس خیال پر مبنی ہے کہ مسلمانان ہند کی جماعتوں کا اختلاف مٹ جائے اور صحیح راہ پر چل سکیں۔ اس اتحاد و یکانگت کا مقصد نفاق کو دور کرنا ہے۔ اور خلیج مغائرت کو پاٹنا ہے نہ کہ وسیع کرنا۔ جیسا کہ غلط فہمی کی وجہ سے سمجھ لیا ہے بعض غرضمند طبقوں نے یہ بات مشہور کی ہے کہ ہم ایک جماعت بنا کر آئندہ اصلاحات میں انتخاب کی جنگ میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اور اپنا مطلب حل کرنا چاہتے ہیں ہمارا مدعا اس سے کہیں زیادہ بلند اور کہیں زیادہ اہم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس جدید تنظیم کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانان ہند کے اختلاف اور ان کی جماعتوں کی مغائرت کو ختم کر کے ایک متحدہ محاذ کو پیدا کیا جائے تاکہ ان کے سیاسی مقصد اور مفاد کو ترقی حاصل ہو۔ اور ان کے سیاسی حقوق کی حفاظت کا عمدہ سے عمدہ طریقہ پیدا کیا جائے اور اغیار کی دست برد سے بچا لیا جائے نیز ان کی معاشرتی و اقتصادی ترقی و خوشحالی کیلئے ایک جدید اور موثر عملی نصب العین بنایا جائے اور تمام اسلامی جماعتیں ملکر اس کو کامیاب بنانے کی متحدہ مساعی کریں۔

خطبہ صدارت کے بعد معمولی کارروائی شروع ہوئی اور ابھی اجلاس جاری ہے

مسلم پولیٹیکل کانفرنس ٹراونکور

بالگھاٹ ۱۴ دسمبر ٹراونکور مسلم پولیٹیکل کانفرنس جو مسٹر یعقوب حسن ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں منعقد ہوئی اس میں ایک اہم قرارداد یہ منظور ہوئی کہ چونکہ ٹراونکور میں مسلمان کل آبادی کا ۷ فیصدی اور وہ تیس تعلقوں میں منتشر ہیں نیز ان کے ووٹروں کی تعداد بھی مختصر ہے اسلئے عام انتخابات کے طریقہ سے اسمبلی میں مسلمانوں کے منتخب ہونے کی بہت کم توقع ہے اسلئے حکومت ٹراونکور سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائے کہ جس سے مسلمانوں کو اسقدر نیابت دی جائے جسکے وہ اپنی آبادی کی اہمیت کے لحاظ سے مستحق ہیں نیز مدراس میں جہاں تناسب آبادی ٹراونکور کے برابر ہی ہے انکو ترجیح دیا جائے۔ ایک دوسری قرارداد میں نامزدگی کے اصول کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ اعلیٰ اسمبلی میں ۴ نشستیں اور سری چترا کونسل سے ۳ نشستیں نامزد کر دیجائیں۔ نیز مسلمانوں کو عام اور خاص حلقہ ہائے انتخاب سے بھی نمائندہ منتخب کرنے کا حق دیا جائے ایک تیسری اہم قرارداد میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ریاست سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو کافی نیابت دی جائے۔

کانگریس کے پروگرام میں تبدیلی کی حمایت

پنڈت جواہر لال نہرو کی رائے پر عمل کرنیکا عزم

کانپور ۱۶ دسمبر۔ مشہور کانگریسی لیڈر مسٹر کے۔ الف نریمان نے مقامی کانگریسی کارکنان کو ایک چٹھی بھیجی ہے۔ جس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ وہ موجودہ سیاسی صورت حالات پر اپنی رائے کا اظہار کریں اس چٹھی میں کانگریسی رہنماؤں کا اس گفت و شنید پر بھی کچھ روشنی ڈالی گئی ہے جو کہ جبلپور میں ہوئی تھی۔

چٹھی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ گاندھی جی جبلپور کی میٹنگ میں اس امر پر رضامند ہو گئے تھے کہ اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا تو وہ ممبران آل انڈیا کانگریس کمیٹی پر اپنا ذاتی رسوخ استعمال نہیں کرینگے اور اُن کو کانگریس کی پالیسی کے حق میں یا اُسکے خلاف آزادانہ اظہار رائے کا موقع نہ دیں گے اور اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ نے تحریک سول نافرمانی ملتوی کر دینے کے حق میں بھی فیصلہ کر دیا تو بھی ورکنگ کمیٹی سے مستعفی نہ ہونگے درانحالیکہ یہ فیصلہ ان کے عقیدے کے سراسر خلاف ہوگا۔ اس وقت وہ انفرادی سول نافرمانی کا حق اپنے لئے محفوظ رکھیں گے۔

مسٹر نریمان نے مندرجہ بالا حالات میں تحریک سول نافرمانی ملتوی کر دینے کے متعلق یو۔ پی کے کارکنوں کے متعلق یو۔ پی کے کارکنوں کی رائے دریافت کی ہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مقامی کانگریسی کارکنوں نے پروگرام میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کی پرزور مخالفت کی ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ مسٹر کے الف نریمان کانگریس کے پروگرام میں کوئی تبدیلی کرنا چاہتے ہیں تو اُن کو چاہیئے کہ وہ اس کے حق میں پروپیگنڈا کرنے کے بجائے پنڈت جواہر لال نہرو کو اس کے متعلق تحریر کریں۔

شاہ نادر خاں کے قاتلوں کا مقدمہ

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ قونصل جنرل افغانستان مقیم دہلی کو کابل سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے کل عدالت شرعیہ کے ارکان کے روبرو شہید شاہ کے قاتل عبد الخالق اور اُسکے تین ساتھیوں عبد اللہ۔ محمود۔ اور اسحٰق کا مقدمہ پیش ہوا۔ مقدمہ کی سماعت ۱۰ بجے سے ایک بجے تک جاری رہی عدالت میں لوگوں کا بے پناہ اژدہام تھا عدالت سے عبد الخالق اور محمود کو سزائے موت اور اسحٰق اور عبد اللہ کو عمر قید کی سزا دیگئی۔ سماعت کے دوران میں متعدد بار پبلک نے عبد الخالق اور اُسکے ساتھیوں پر حملے کئے لیکن پولیس نے ملزمین کی حفاظت کی پبلک کا مطالبہ تھا کہ چاروں ملزموں کو پھانسی دیجائے۔ مگر پولیس نے روکا اور کوئی ناگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ تمام افغانستان میں امن و امان ہے اور تمام کام حسب معمول انجام پا رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ شاہ شہید کی ناگہانی شہادت پر ٹیلیفون کا کام جو رک گیا تھا۔ پھر جاری کر دیا گیا ہے۔ اور کابل و ہرات کے درمیان ٹیلیفون کی لائن مکمل ہو گئی۔

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں

جس صاحب کو جونسی چیز کی ضرورت ہو وہ منگوا سکتے ہیں!

رسالہ امراض مخصوص مردان — اس رسالہ میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجہ تسمیہ۔ علامات وغیرہ کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے اور گم شدہ طاقت بحال کرنے کیواسطے اصول و نسخہ جات ہیں۔ اخیر میں اوشدھالیہ کی تیار کردہ ادویات ہیں۔ یہ لکھنا چاہیئے کہ شادی شدہ ہیں طالب علم ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاویگا۔

لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری — یہ لیکچر کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما نے ایس۔ پی۔ ایس کے ہال میں جادو کی لالٹین سے دیا تھا۔ عام پبلک کی خواہش کے مطابق اسکو چھاپ کر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں۔

رسالہ ملیریا خورد — اس میں ملیریا موسمی بخار کی مکمل تشریح ہے۔ ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا چاہیئے کیونکہ کوئی گھر اس بیماری سے خالی نہیں رہتا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا لیں۔

اخبار دیش اپکارک (اردو) — یہ طبی پندرہ روزہ اخبار ہے۔ جن کو اپنی صحت قائم رکھنے کا ذرا بھی خیال ہے وہ اس کو ضرور خریدیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔ طالب علم درخواست نہ کریں۔

رسالہ امرت — مشہور و معروف دوائی امرت دھارا جو ایک ہی دوائی کل امراض کا علاج ہے۔ اس کی مکمل تشریح اس کے اندر ہے۔ مفت منگوا لیں۔

فہرست ادویات ۔ امرت دھارا اوشدھالیہ کی تمام ادویات کی فہرست بھی مفت بھیجی جاتی ہے۔

قواعد علاج ۔ جو لوگ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانا چاہیں وہ اس کو پڑھیں مفت بھیجا جاتا ہے۔

سو سالہ عجیب کیلنڈر مفت!

المشتہر — خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۱۵ لاہور**

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سر پی سی رائے کی طلبا کے اجتماع میں تقریر

غیر ملکی زبانوں کی مخالفت

بنارس ۱۵ دسمبر اسنٹرل ہندو ہائی اسکول کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر سی۔ پی۔ سی رائے نے کہا کہ وہ اسوقت اس جدوجہد میں مصروف ہیں کہ روہی مضامین کی تعلیم دیسی زبان میں ہو یہ اسکول آنجہانی اینی بسینٹ نے قائم کیا تھا۔ پنڈال کی تزئین آرائش بہت اچھی ہے۔ تعلیمی امور میں دلچسپی لینے والے بہت سے افراد پنڈال میں موجود تھے حسب ذیل اشخاص کے نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ ڈاکٹر سر پی سی رائے۔ سیوا سوامی آئر اور پرنسپل دھروا۔ ڈاکٹر سر۔ پی۔ سی رائے سے یہ بیان کیا کہ ہندوستانی طلبا چھ سات سال محض غیر ملکی زبانوں کو سیکھنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ غیر ملکی زبانوں کا سیکھنا خالی از فائدہ نہیں۔ غیر ملکی زبانوں میں تعلیمی مضامین کی تعلیم دینا محض وقت کا ضائع کرنا ہے بہت سے مضامین نہایت آسانی کیساتھ دیسی زبانوں میں پڑھائے جا سکتے ہیں آپ نے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ امتحانات پاس کر کے ڈگریاں اور اسناد حاصل کرنا عملی زندگی میں کچھ مفید نہیں ہے اکثر اوقات یہ ڈگریاں اور اسناد ان بدنظمیوں پر پردہ ڈالدیتی ہیں جو انتظامیہ میں ہوتی ہیں۔ مزید آپ نے فرمایا کہ طلبا کی صحت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔

شفاعت احمد خاں اور مسلم کانفرنس

اتحاد کے دشمنوں کو شیخ عبدالمجید صاحب کا انتباہ

بمبئی۔ شیخ عبدالمجید سندھی صدر آل انڈیا خلافت کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان ایسوسی ایٹڈ پریس کو برائے اشاعت بھیجا ہے۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کو کوئی حق نہیں تھا کہ وہ ان مسلمانوں کے مطالبات یا ان مسلمانوں کو کانفرنس میں شریک کرنے سے انکار کرے جو ملک اور قوم کے لئے بہترین قربانیاں کرنے کے قابل ہیں۔ خواہ وہ مشترکہ طریق انتخاب کے ہی قائل کیوں نہ ہوں۔

گذشتہ ماہ لکھنؤ میں مسلم لیڈروں کا اجتماع ہوا تھا اس میں مولانا شفیع داؤدی کی شرکت کے بعد سے میں یہ خیال کرنے لگا تھا کہ اب مختلف خیالات کے مسلم لیڈروں میں کامل اتحاد و اتفاق ہو جائے گا لیکن حال ہی میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن منظور کئے ہیں ان کو دیکھ میں قطعی مایوس ہو گیا ہوں۔ یہ دوسرا موقع ہے جبکہ مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے ڈاکٹر شفاعت احمد خاں جیسے اصحاب کی قیادت میں مسلم فرقہ میں اتحاد قائم کرنیکے موقع کو ضائع کر دیا۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور ان کے دوستوں نے سر آغا خاں اور مسٹر محمد علی جناح کی رائے کا انتظار کئے بغیر ہی اپنا رزولیوشن پاس کر ڈالا میں بہت عرصہ تک مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہوں اور میں اس فیصلہ کی جو جلد بازی میں کیا گیا ہے بزور مذمت کرتا ہوں۔

دہشت انگیزی تحریکات ہندو تحریکات ہیں

مجلس مملکت میں ہوم سکریٹری کا بیان

نئی دہلی۔ ۱۶ر دسمبر سر ہیلٹ ہوم سکریٹری نے کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں کنور جگدیش پرشاد کے ایک سوال کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند کو اس میں شک نہیں کہ بنگال گورنمنٹ کا یہ اندازہ بالکل صحیح ہے کہ دہشت انگیزی کی تحریک قطعی ہندوؤں کی تحریک ہے

اسکے بعد مسٹر ٹیلر سکریٹری محکمہ مالیات نے ٹیرف کے ترمیمی قانون پر بحث کرنے کی تحریک پیش کی جو کہ ذویزن آئل کے متعلق ہے جسکو اسمبلی نے پاس کر دیا ہے

انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ موجودہ قانون میں کچھ خامی ہے جسکی وجہ سے گورنمنٹ کو ۱۲ لاکھ سے ۱۸ لاکھ روپیہ تک سالانہ خرچ کرنا پڑا ہے اور اگر فوری کارروائی نہ کی گئی۔ تو یہ نقصان ایک کروڑ تک پہونچ جائیگا مختصر سی بحث کے بعد یہ بل پاس کر دیا گیا

صدر نے اجلاس ملتوی کرتے ہوئے کہا کہ افسوس ہے کہ یہ اجلاس ریزرو بنک بل پر پاس کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن وہ بل اس اجلاس میں پیش نہ ہو سکے گا۔ لیکن ہم کو یہ اطمینان ہے کہ ہاؤس نے ٹیرف بل پاس کر دیا ہے۔ جس سے گورنمنٹ زبردست خسارہ سے بچ جائے گی۔

الہ آباد۔ ۱۶ دسمبر الہ آباد یونیورسٹی کانووکیشن کا جلسہ ہوا۔ سر تیج بہادر سپرو نے خطبہ پڑھا جسمیں انہوں نے آجکل کے مضامین اور موجودہ مشکل مضمونوں پر بحث کی۔ سر مالکم ہیلی کو ایل۔ ایل ڈی۔ کی ڈگری دی

گاندھی جی اور کونسلوں میں داخلہ

معلوم ہوا ہے کہ جب صوبہ دہلی کے صوبہ جاتی کارکنوں نے موجودہ صورت حالات پر گاندھی جی سے تبادلۂ خیالات کیا۔ تو گاندھی جی اسبات کی تردید کی کہ سول نافرمانی میں ان کا یقین باقی نہیں رہا۔ بلکہ وہ اس کے مقابلہ میں ہریجن ادہار کو کام کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں آپ نے کہا کہ میری عزت کا تقاضا تھا کہ جسنے مجھے مجبور کر دیا کہ اپنی کارروائیوں کو ہریجن ادہار تک محدود رکھوں۔ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ مجھے میری خواہش کے خلاف جیل سے نکالا گیا آپ نے کہا کہ جو کارکن کسی وجہ سے جیل نہیں جا سکتے انہیں ہریجن ادہار کھادی پر یا ہندو مسلم اتحاد میں کام کرنا چاہیئے۔ داخلہ کونسل کے سوال پر گاندھی جی نے فرمایا کہ اگر یہ خیال ہے کہ اس سے ملک کو فائدہ پہونچ سکتا ہے تو خالی بیٹھے رہنے سے یہی بہتر ہے کہ یہ بے چینی کی حالت جلد دور ہونا چاہیئے۔ آخر میں گاندھی جی نے کہا کہ میں نے پنڈت جواہر لال نہرو کو تمام و کمال مختار عام کے اختیارات دے دیئے ہیں۔ اور جو لوگ موجود تھے انھیں گاندھی جی نے ہدایت کی کہ کانگرس وغیرہ کے بارے میں پنڈت جواہر لال نہرو سے تبادلۂ خیالات کریں۔

خلافت و فلسطین کانفرنس کا جلسہ

لکھنؤ ۱۶۔ دسمبر آج صبح سید مرتضےٰ صاحب بہادر ممبر اسمبلی کی صدارت میں آل انڈیا خلافت و فلسطین کانفرنس کا آخری اجلاس ہوا جسمیں علاوہ دیگر حاضرین کے شاہ مسعود ممبر اسمبلی۔ مولانا شوکت علی۔ ڈاکٹر سید محمود۔ اور نواب محمد اسمٰعیل۔ اور چودہری خلیق الزماں بھی شریک تھے رزولیوشن پیش ہونے سے شیخ عبدالمجید سندہی کا ایک تار پہونچا۔ جسمیں آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ صوبجاتی اور مرکزی ذمہ داری شخصی قانون کے تحفظ اور برطانی بلوچستان کی خودمختاری پر زور دیا جائے اس کے علاوہ دیہاتی صنعتوں کو از سر نو زندہ کرنے مالگذاری گھٹانے فوجی اخراجات کے کم کرنے اور مسلمانوں کو زیادہ ملازمتیں دلانے کا پروگرام ہونا چاہیئے آپ نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ خلافت کانفرنس کا نام مسلم اسمبلی کر دیا جائے اور تمام مسلم انجمنیں توڑ کر اسی میں ملا دی جائیں کئی ممبروں نے مسئلہ فلسطین پر تقریریں کیں۔

اس کانفرنس نے اس مفہوم کے رزولیوشن پاس کئے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوستان کے ہر حصہ میں خلافت کمیٹی کی شاخیں قائم کرنی چاہئیں اور غیر مسلموں کے خلاف مسلم حقوق کا تحفظ کیا جائے اور ایک ڈیپوٹیشن وائسرائے ہند کے پاس فلسطین کے معاملات کے بارے میں بھیجا جائے اور ایک کمیٹی فلسطین میں گشت کرنے کے لئے بھیجی جائے جو عربوں کے حالات کے بارے میں تحقیقات کرے اور اُسکے بارے میں برطانی کابینہ کو رپورٹ پیش کرے کانفرنس نے مولانا شوکت علی سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ تمام ہندوستان کا دورہ کریں۔ اور خلافت کمیٹی کو نئے سرے سے ترتیب دینے اور تنظیم کرنے کے لئے روپیہ جمع کریں۔ کانفرنس نے ایک وفد اس اس غرض سے بھی قائم کیا ہے کہ وہ مسلم والیان ریاست سے ملاقات کرے اور دنیا کے دیگر مسلم ملکوں میں جائے تاکہ پروپیگنڈا کرنے میں سہولت ہو

مفت مفت مفت

ماہ رمضان کا نادر تحفہ

دعوت عمل

ایک دلچسپ ٹریکٹ مع تصاویر۔ سکریٹری ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ عزیز منزل۔ برانڈرتھ روڈ لاہور سے طلب کریں

پکّا ہوزری کانپور

کے نیپل آور وسوٹر کوٹ

دیکھنے میں عمدہ چلنے میں مضبوط

اور

قیمت میں سستے ہیں

ہر اچھی دوکان میں مل سکتے ہیں

نرائن کمپنی مسٹن روڈ۔ کانپور

آپ کی خوش قسمتی اُس روز شروع ہوگی

جس روز آتنک نگرہ گولیوں اور طلائے واجی کرن کا استعمال شروع کرینگے

آتنک نگرہ گولیاں

تمام اندرونی خرابیوں، قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی و کمی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کو دور کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیا صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ) نہایت عمدہ مضامین سے پُر کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمایئے

طلائے واجی کرن

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا شدہ رگوں کی کمزوری، اور ڈھیلاپن عضو مخصوص کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کر کے حیرت انگیز مردمی عطا کرتا ہے قیمت فی شیشی عہ پانچ روپیہ

ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ۔ عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ کانپور

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر 1 سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جناب ایچ ۔ جے کالسٹر صاحب آئی سی ۔ ایس ۔ ڈسٹرکٹ جج بہادر کانپور

بابو کیشو رام گپتا وکیل قوم ویش ساکن حال ۴۲ مہیش پرشاد اسٹریٹ لکھنؤ ۔ مدعی

بنام ۱ ۔ مسماۃ سہودرا زوجہ لالہ بھگوان دین قوم ویش ساکن گنیش گنج شہر لکھنؤ ۔
۲ ۔ مسماۃ رام پیاری بیوہ لالہ رام جیاون قوم ویش ساکن کھنڈری رامپور پرگنہ پرادراس ضلع اوناؤ ۔
۳ ۔ مسماۃ للتا زوجہ لالہ ترلوکی ناتھ گپتا قوم ویش ساکن بانسی روڈ ۔ شہر کانپور ۔ ۴ ۔ مسماۃ ہرپیاری زوجہ لالہ رام لکھن قوم ویش معرفت فرم دیبی دیال رام لکھن بانسی روڈ کانپور ۔ ۵ ۔ لالہ رامیشر داس ولد نامعلوم قوم ویش ساکن کاہو کوٹھی شہر کانپور ۔ ۶ ۔ لالہ بھگوان دین ولد نامعلوم قوم ویش ساکن گنیش گنج شہر لکھنؤ ۔

مدعا علیہم الغایتہ ۵ ۔ ۶

واضح ہو کہ بابو کیشو رام گپتا نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ دفعہ ۵ و ۱۴ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۴ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو ۔ پیش کرو ۔ اور بیان تحریری ‎*

سر آغا خاں کا ورود ہند

نمائندہ اخبار کو بیان

بمبئی ۱۸ ردسمبر ۔ بمبئی پہونچتے ہز ہائینس سر آغا خاں نے پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ قرطاس ابیض کی اسکیم کو کم از کم چند سال کیلئے "آزمائشی موقع دینا چاہئے" وزیر ہند کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ صرف انہیں کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ تھا ۔ کہ قرطاس ابیض انگلستان کے رجعت پسندوں کے حملوں کو برداشت کر سکا ۔

اس سوال کے جواب میں کہ وہ "مسلم اتحاد کانفرنس کے متعلق کیا خیال کرتے ہیں جو لکھنؤ میں ہو رہی ہے ۔ اور پٹنہ میں بھی مختلف جماعتوں کے زیر اہتمام ہو رہی ہیں" سر آغا خاں نے کہا کہ وہ ہندوستان کے تازہ حالات واقعات سے آگاہ نہیں ۔ کیونکہ انہیں لندن میں برطانوی ہندی جماعت مندوبین کے کام میں مصروف رہی ہے اور انہیں صحیح طور پر علم نہیں ہے کہ وہ اتحادی کانفرنس اور کا حقیقی مقصد کیا ہے ۔ لیکن اگر دونوں جماعتوں میں سے کسی ایک یا دوسری نے مدعو کیا تو وہ اپنی خدمات بخوشی پیش کر دینگے ۔

ہندو مسلم اتحاد کے متعلق آپ نے کہا کہ جب لندن میں دونوں اقوام نے مجلس متفقہ کا کام بالاتفاق انجام دیا ہے ۔ تو سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کے باہمی افتراقات کا کیوں خاطر خواہ تصفیہ نہ ہو سکے گا ۔

انتخابات کے متعلق آپ نے کہا کہ اگرچہ آپ مخلوط انتخاب کے مخالف نہیں ہے ۔ تاہم موجودہ حالات میں جداگانہ انتخابات کی اسکیم کو کم از کم دس سال تک موقعہ دینا چاہئے ۔ اس کے بعد باہمی مفاہمت سے اختلافات دور کئے جا سکتے ہیں

‎* ۲۲ ردسمبر سنہ ۱۹۳۳ء تک داخل کرو ۔
مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔
آج تباریخ ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

بحکم افضل حسین منصرم
عدالت ڈسٹرکٹ جج بہادر لکھنؤ

مہر عدالت

گورنمنٹ آف انڈیا

پوسٹ آفس کیش سرٹیفکیٹس

آٹھ روپے چار آنے کے عوض پانچ سال کے بعد دس روپے !
تقریباً چار فیصدی سود در سود کی آمدنی
انکم ٹیکس سے بری

نقد بھنا چاہیں روپیہ لے سکتے ہیں ایک سال کے بعد واپس لینے سے روپیہ مع سود کے ملیگا
ایک شخص کے نام زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپیہ کے سرٹیفکیٹ لئے جا سکتے ہیں کیش سرٹیفکیٹ
خریدنے کی عادت ڈالئے اور ہر مہینے ایک مقررہ رقم اس مقصد کیلئے علیحدہ جمع کیجئے
کیش سرٹیفکیٹ جو پہلے جاری ہوتے تھے اور جن کی میعاد یکم جون سنہ ۱۹۳۳ء یا اس کے بعد
پوری ہوتی ہے وہ میعاد ختم ہونے کے بعد مزید پانچ سال تک رکھے جا سکتے ہیں ۔
دس روپیہ کے کیش سرٹیفکیٹ پر پانچ سال کی توسیع میعاد کے بعد ۱۲ روپے ۴ آنہ ملیں گے
مزید حالات کسی پوسٹ آفس سے دریافت کیجئے

بحکم جناب مولوی محمد ادریس قریشی صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۰۶ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بابو بشمبر ناتھ ولد پنڈت شیو شنکر قوم برہمن دوبے ساکن ٹیکا پور ۔ شہر کانپور ۔ مدعی

بنام مسماۃ جانکی کنور بیوہ دولی چند عرف دولا قوم برہمن ساکن ٹیری لال پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رقعہ مبلغ للعہ 815/- کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء کو وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ اپنی جواب دہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں ۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا

بحکم ۔ آر ۔ بی ۔ شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

STAR TRADE MARK REGD

Regd. کولاریا

ڈابر جنتری ۱۹۳۴ء

دماغ ، رگ ، اور پٹھوں میں طاقت پہونچانے اور تھکاوٹ دور کرنے میں بے مثل ہے یہ تھکے ماندے جسم میں قوت پہونچاتا اور سستی و کاہلی دور کرتا ہے ۔ دم کو بڑھاتا ہے شراب اور افیون کو چھڑاتا ہے ۔ نیز گلے کی آواز کو سریلا بناتا ہے ۔ گویّے طالب علم اور ورزش کرنے والوں کو ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھنا چاہئے
قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ دو آنہ
ڈاک محصول سات آنے ۷ر
نمونہ ، جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوب صورت جنتری شائع ہوئی ہے اسمیں بہت سی مفید اور کار آمد باتیں درج ہیں ۔
معزز قدردان
مفت طلب فرمائیں

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دواخانوں میں ملتا ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ۔

صیغہ نمبر ۵ ، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ : ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

دنیا کے گوشے گوشے سے ایک ہی آواز کہ

مدن منجری گولیاں

ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں ، منی کو بڑھا کر منجمد کرتی ہیں اور ہر قسم کی کمزوری ، سستی ، خون کی خرابی کو دور کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں ۔
قیمت ۔ ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کا ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں

منی کو زیادہ عرصہ تک روک رکھنے کی بے نظیر دوا ۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت واری روغن (طلاء)

اس طلا کے استعمال سے جلق وغیرہ بچپن کی ہر قسم کی تمام خرابیاں عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے ، قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

سواس کاساری اولیہ

دمہ ، سل ، کھانسی ، سردی ، درد سینہ وغیرہ کا حکمی علاج ، فی ڈبہ ڈیڑھ روپیہ عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی ، نیا گنج ، پرستہ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شائع ہوا ۔ پرنٹر خواجہ عبدالودود انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A. 1424.

جمالِ پرتو حق عزم مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن　　ہفتہ وار　　سبحی

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ
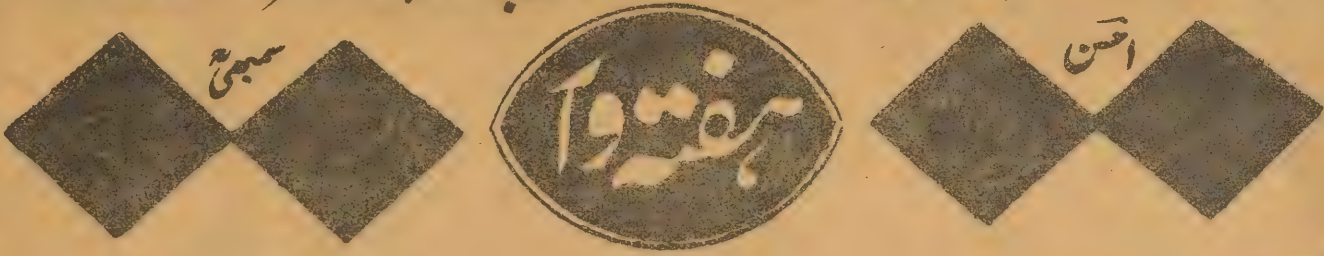
جلد ۱۸ | کان پور چہار شنبہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۹ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ | نمبر ۴۷

آل انڈیا مشاعرہ - وسودیشی مشاعرہ کان پور

از جناب خواجہ حمید الدین صاحب لکھنوی

خواجہ حمید الدین صاحب لکھنوی میونسپل کمشنر و مصنف پرواز خیال ایک ہونہار نوجوان شاعر ہیں آپ عموماً مشاعروں میں شریک نہیں ہوتے مگر چونکہ فطرت نے آپ کو شاعر بنایا ہے اسلئے غزل ضرور کہتے ہیں چنانچہ آپ نے آل انڈیا مشاعرہ کانپور اور آل انڈیا سودیشی مشاعرہ کانپور کی طرح پر بھی غزلیں کہیں تھیں جو ہم کو بغرض اشاعت آپ کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ ہم ان دونوں غزلوں کو شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:-

آل انڈیا مشاعرہ کانپور

لاکھ منزل سخت ہو دل کیوں ہراساں کیجئے
خلق کی خدمت میں ہر راحت کو قرباں کیجئے
ساکنانِ خاک سے یہ بے رخی اچھی نہیں
بجھ گئے ہیں وہ اغماتے دل گھٹا جاتا ہے دم
دیکھئے تاحد وسعت دہر کے نقش و نگار
چاہئے راہِ عدم میں ساتھ ہوں اعمال نیک
چل رہی ہے جنبش دامانِ مژگاں کی ہوا
پتہ پتہ پر عیاں ہو گا کہ قدرت کا طلسم
نعتر کم ہمتی کب تک اُٹھائے جائینگے
شیوۂ ہستی ہے جب پیش نظر تو کس لئے
سننے والا کون ہے خاموش ہے شمع نشاط
بے ثباتی زمانہ سے مٹے نقش و نگار
دیکھئے کیا صورتیں پیدا ہوئی ہیں خاک سے
بس یہی تھا خون ناحق کا ہمارے مدعا

کامیابی کے لئے سعی فراواں کیجئے
اک یہی نقصاں ہے جس پر شکر نقصاں کیجئے
ایکدن تکلیف تا گور غریباں کیجئے
ان چراغوں کو جلا کر مجھ پہ احساں کیجئے
اس طلسمی لوح پر کیوں عقل حیراں کیجئے
نامناسب ہے سفر بے ساز و ساماں کیجئے
جمع کیوں کر دل کے ذرات پریشاں کیجئے
کھول کر آنکھیں اگر سیر گلستاں کیجئے
دل یہ کہتا ہے کوئی کار نمایاں کیجئے
چار دن کے واسطے تعمیر ایواں کیجئے
کس کے آگے شکوہ ہائے شام ہجراں کیجئے
چشم عبرت سوئے بام و قصر سلطاں کیجئے
آپ بھی کچھ دیر تفریح گلستاں کیجئے
جرم بے تقصیر سے اُن کو پشیماں کیجئے

قدرِ شاعر اس زمانے میں کہاں ہے اے حمید
نذرِ دریا اب یہ اوراقِ پریشاں کیجئے

آل انڈیا سودیشی مشاعرہ کانپور

سمجھتا ہے گلستاں کے لئے بارِ گراں مجھکو
نہ اِنسے فائدہ کچھ ہے، نہ اُنسے کچھ زیاں مجھکو
قفس میں قید ہوں میں اور قفس ہے دو گلشن سے
لحد سے دو گھڑی کیلئے سیر قیامت کو نکل آؤں
یہ دو دن زندگی کے کاٹنا تو اک قیامت ہیں
لحد کی سختیاں برداشت ہوں اتنی کہاں طاقت

کہیں دنیا میں اب رہنے نہ دیگا باغباں مجھکو
نظر آتے ہیں یکساں مہرباں نامہرباں مجھکو
کہاں سے لیکے آئی ہے مری قسمت کہاں مجھکو
اگر بیدار کر دے وقت پر خواب گراں مجھکو
غضب ہوتا اگر ملتی حیات جاوداں مجھکو
جلا کر پھونک دے اے شعلہ سوز نہاں مجھکو

تلاش دوست اے پاتے طلب پہلی ہی منزل پر
نگاہیں باغباں کی جسطرف ہر وقت پڑتی ہوں
زمانہ ناموافق ہے ہوا کا رخ مخالف ہے
اشاروں میں یہ کہتی ہے دوروزہ عمر انساں کی
مآلِ زندگی کیا ہے یہی دو چار باتیں ہیں
تقاضائے وفا ہے عمر بھر سجدے کیے جاؤں
مصائب عشق کے دنیا کی فکریں خوف عقبیٰ کا

محبت میں بہت دینا پڑینگے امتحاں مجھکو
بنانا ہی نہ تھا اس شاخ گل پر آشیاں مجھکو
ابھی نا وقت ہو گا چھیڑنا ساز فغاں مجھکو
بہت نقصان اُٹھائیگا کیا گر رائیگاں مجھکو
نگاہِ عزت و توقیر سے دیکھے جہاں مجھکو
درِ کعبہ سے بڑھ کر ہے کسی کا آستاں مجھکو
نہ چھیڑ اے آسماں مجھکو، نہ چھیڑ اے آسماں مجھکو

حمید افسردہ ہو کر طبع رنگیں اپنی کہتی ہے
نظر آتا نہیں دنیا میں کوئی قدرداں مجھکو

"شاعر"

(از جناب منشی محمد یامین خاں۔ جوہر)

جناب منشی محمد یامین خانصاحب جوہر نائب ناظم انجمن آئینہ ادب کانپور نے "شاعر" کے عنوان سے ایک نظم آل انڈیا شاعر کانفرنس کانپور میں پڑھی تھی۔ جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

اے حکیم پاک باطن شاعر عالی صفات
آج اپنے وصف سے ناآشنا ہے کس لئے
ہوش رکھتا ہے تو یہ انجام غفلت دیکھ لے
اور تیرا مرغ جاں ابتک کف قاتل میں ہے
قبر کی تعمیر میں اور حسن و خال کی توصیف میں
جھوٹ کا جامہ پہن کر بزم میں آتا ہے تو
جس سے قلب عالم اخلاق یکسر چاک ہے
تیری محفل میں اگر ہے تو اسی کا ذکر ہے
بنگیا ہے درد و غم افسوس اب تیرا شعار
چھپ گیا ہے آہ اس ابر سیہ میں آفتاب
دیکھ اپنی ہستی عالی کو غفلت آشنا
نورِ دل سے کل جہاں کو مطلع انوار کر
تیرا ہر جذبہ محبت کی طرح پائندہ ہو
خرمن یاس و الم ہے اک شرر کا منتظر
موت کہتے ہیں جسے وہ قوم سے نزدیک ہے
گلشن جنت نشاں بنجائے زندان حیات
دہر کی ہر ایک شئے سرگرم سوز و ساز ہو
روح خوابیدہ تڑپ اُٹھے تری آواز سے
نظم جوہر کی نہیں پیغام بیداری ہے یہ

اے سراپا درد اے راز آشنائے کائنات
کچھ تجھے معلوم ہے پیدا ہوا ہے کس لئے
چشم باطن کھول اور دنیا کی حالت دیکھلے
آج دنیا ارتقا کی آخری منزل میں ہے
تو ابھی تک مبتلا ہے زلف کی تعریف میں
اپنی وحشت خیزیوں پر آپ اتراتا ہے تو
تیرا محبوب اس قدر آوارہ و بیباک ہے
رات دن تو ہے رقیب روسیہ کی فکر ہے
آہ و زاری نالہ و ماتم سے تو ہے ہمکنار
ڈال رکھے ہیں نگاہوں پہ تصنع نے حجاب
کھول آنکھیں تو زمانے کا ہے کامل رہنما
عشق کے جذبات پاکیزہ کو اب بیدار کر
تیرا ہر اک شعر فطرت کا رخ تابندہ ہو
قوم کا اخلاق ہے تیری نظر کا منتظر
قلب افسردہ ہے دنیائے عمل تاریک ہے
چھیڑ دے وہ نغمۂ پاکیزہ اے جان حیات
تو اُٹھے ذروں سے قطرہ بحر کا ہمراز ہو
چھیڑ بیداری کا نغمہ یوں نئے انداز سے
بیخبر ہشیار ہو فرمان ہشیاری ہے یہ

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق جرم مستقل ہی سہی — زبان پہ بھی وہی جو ہو تیرہ دلی سہی

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۸ | کانپور چہارشنبہ ۲۷ - دسمبر ۱۹۳۳ء | نمبر ۴۷

ہندوستان کی حفاظتی فوج کا صرفہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ بہت دنوں سے یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ ہندوستان کی حفاظتی فوج پر جو صرفہ ہوتا ہے اس میں سے حکومت ہند کے بجٹ میں کتنا محسوب ہوا اس کے لئے سر رابرٹ گیرون کی زیر صدارت ایک ٹریبونل مقرر کیا گیا تھا کہ جسکا نام کیپٹیشن ٹریبونل تھا۔ آج اس ٹریبونل کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جسکا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اس ٹریبونل کے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ کس بنیاد پر اخراجات کی تقسیم کی جائے۔ ہندوستان کا مطالبہ یہ تھا کہ فوجی یا رائل امپیریل حکومت کو بھی حصہ لینا چاہئے اور اس کیلئے برطانی سرکاری خزانہ کی آمدنی میں رقم محسوب ہونی چاہیئے۔ برخلاف اس کے برطانی محکمہ جنگی اور ہوائی پرواز کے محکموں کا مطالبہ یہ تھا کہ ہندوستانی خزانہ سے وہ رقوم ادا کی جائیں جو فی الحال امپیریل رزرو سے ادا ہوتی ہیں۔ کمیٹی کے سامنے یہ بھی مسئلہ تھا کہ ہندوستان کا محکمہ جنگی بحری سفر کا خرچہ حسب دستور سابق برداشت کرتا ہے۔

اس کیپٹیشن ٹریبونل نے یہ طے کیا ہے کہ فوجی بھرتی اور فوجی ٹریننگ کیلئے جو برطانی افراد ہندوستان آتے ہیں۔ ان کے اخراجات برطانیہ اور ہندوستان میں حصہ رسدی تقسیم ہونے چاہئیں۔ ٹریبونل نے یہ بھی طے کیا کہ ہندوستان کے فوجی اخراجات کے صرفہ میں انگلستان کو ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ یہ ادائیگی اپریل ۱۹۳۳ء سے محسوب ہوگی۔ اور بشرح ڈیڑھ لاکھ پونڈ ہوگی اسی میں بحری اخراجات کے ایک لاکھ بتیس ہزار پونڈ بھی شامل ہوں گے۔ اس رپورٹ کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کو ۱۴ لاکھ ۷ ہزار پونڈ سالانہ کا فائدہ ہوگا۔ عام امپیریل رزرو کے بارے میں اس ٹریبونل نے یہ طے کیا ہے کہ ہندوستان کوئی ادائیگی نہیں کرنی چاہئے۔ اور یہ بھی طے کیا ہے کہ محکمہ جنگی کے مطالبہ کو فی الحال منظور نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس بحری رقم کا ذکر کیا گیا ہے اس کی سفارش کے بارے میں ٹریبونل متفق نہیں ہے بلکہ اکثریت کی رپورٹ ہے۔

اس کے علاوہ ضروری معاملات پر بھی بہت سی سفارشات کی گئی ہیں۔ مسئلہ رزرو پر جہاں محکمہ جنگی کے مطالبہ کو اس ٹریبونل نے نامنظور کیا ہے وہیں یہ بھی سفارش کی ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ کو امپیریل ڈیفنس کمیٹی کے روبرو پیش کرے اور اس مسئلہ کو قطعی طور پر طے کیا جائے کہ آیا انگلستان میں ہندوستان کیلئے خاص رزرو رکھنے کی ضرورت ہے۔

اس کمیٹی کے فیصلہ میں دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں کہ ظاہرا مختلف مدوں میں ایک لاکھ ۷ ہزار پونڈ کا فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دراصل فائدہ کہیں اس سے زیادہ ہے۔ جنگی محکمہ کی روانگی سے دو لاکھ پونڈ اور محکمہ پرواز کی ادائیگی سے ۹۳ ہزار پونڈ کی بچت ہوگی۔ حکومت ہند ہمیشہ اس بات کو تسلیم کرتی رہی ہے۔ کہ اس کی ادائیگی اس حساب سے محسوب کی جائے گی جس کی بڑی زبردست سفارش کی ہے۔ تو اب تک محکمہ پرواز میں ہوتی رہی ہے۔ وہ ناکافی ہے۔ بہرحال کمیٹی کی سفارشات کا جہاں تک تعلق ہے ان کا اثر اپریل ۱۹۳۳ء سے ہوگا۔ اس سے پہلے نہ ہوگا۔ اس سے پہلے کی تمام بقایا کاٹ دی جائے گی۔ اگر پہلے سے حساب لگایا جاتا تو محکمہ جنگی خزانہ ہند کو ۱۹۲۶ء سے ادائیگی کرتا اور انڈیا آفس سے محکمہ پرواز کو ۱۹۲۰ء سے ادائیگی ہوتی چونکہ یہ دونوں قیمتیں قریب قریب برابر ہوتیں لہٰذا سابقہ بقایا کو قطعی کاٹ دیا۔

اس ٹریبونل نے یہ طے کیا ہے کہ معمولی خطروں کا بار تو حکومت ہند پر رہیگا۔ لیکن عظیم خطروں کا بار (مثلاً ہندوستان پر کسی بڑی حکومت کا بیرونی حملہ) (یا ہندوستان کے ذریعہ برطانی سلطنت پر حملہ) سب برطانی حکومت پر رہے گا۔

رپورٹ میں یہ بھی درج ہے کہ برطانوی حکومت جو ادائیگی کرے گی وہ کچھ اس لحاظ سے نہ ہوگی کہ برطانی رنگروٹ ہندوستان میں جو خرچہ کرتے ہیں اس کی رقم پوری کی جائے۔ لیکن اسکا اثر یہ ضرور پڑیگا کہ ہندوستان کا دس توپ دار بٹیلن کا خرچہ بہت کم ہو جائے گا۔ اور اس طرح پر ہندوستانی ٹیکس دہندہ کا بار کم ہو جائے گا۔

وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں اس کمیٹی کی رپورٹ پیش کی اور اسکے چیرمین اور ممبروں کی خدمات کا اعتراف کیا اس ٹریبونل کی رپورٹ وہائٹ پیپر کے مطابق شائع کی گئی ہے۔

آئینہ کانپور

پنڈت جواہر لال نہرو کو ایڈریس

۲۴ ر دسمبر ۹ بجے دن کو میونسپل بورڈ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمت میں اڈریس پیش کیا۔ کھدر کے فرش پر حاضرین کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور پنڈت جی و چیرمین بورڈ کے لئے ایک تخت بچھایا گیا تھا۔ تمام ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ اردو و ہندی میں ایڈریس چھپوا کر تقسیم کیا گیا تھا۔ اڈریس بابو برجندر سروپ چیرمین بورڈ نے پڑھا۔ اور بعدازاں اسکو چاندی کی کشتی میں رکھ کر پیش کیا۔ خان بہادر سید بشیر الدین احمد سینئر وائس چیرمین نے پنڈت جی کا شکریہ ادا کیا۔ اور اسکے بعد چیرمین صاحب نے پنڈت جی سے حاضرین کا تعارف کرایا۔

اڈریس میں دکھایا گیا تھا کہ اچھوت بھائیوں کیلئے حفظان صحت کے مطابق مکانات تعمیر کرانے کی تجویز پر سب سے پہلے ہمارے بورڈ نے عمل کیا ہے چنانچہ ۱۹۳۳ء سے قبل ۱۵ ہزار اس سال ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی اسکیم اچھوتوں کے لئے صاف ستھرے مکانات بنانے کے لئے منظور کی جا چکی ہے اور شہر کی گنجان آبادیوں کو رفتہ رفتہ ختم کر کے اصول صحت کے مطابق ہوادار چھوٹے چھوٹے مکانات مزدوروں کیلئے بنوانے کی اسکیم پر بورڈ عمل کر رہا ہے اور اسکے زیر غور ہیں۔ بورڈ کی طرف سے خیراتی دوا خانہ قائم ہے اور مزدور سبھا کو بھی امداد دیتا ہے۔ کانپور بورڈ اپنے غریب شہریوں کے آسائش و آرام کا برابر خیال رکھتا ہے۔ و نیز بورڈ کھدر پر سے چنگی اٹھانے پر بھی غور کر رہا ہے اور بورڈ حتی المقدور سودیشی چیزیں استعمال کرتا ہے

پنڈت جواہر لال نہرو کا جواب

پنڈت جواہر لال نہرو نے ایڈریس کے جواب میں ایک مدلل تقریر کی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ:-

میں اڈریس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے دلوں میں میرے لئے جگہ ہے اس وقت آزادی کی جنگ ہو رہی ہے جسمیں ہر شخص کو مدد کرنی چاہئے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ مزدوروں کیلئے مکانات بنوا رہے ہیں میں نے کئی سال ہوئے کہ ان کے مکانات دیکھ کر تعجب کیا تھا کہ ایسے مکانات کہ جسمیں جانور بھی نہیں رہ سکتے انسان کیسے رہتے ہیں میونسپل بورڈ کا فرض ہے کہ اسکے حدود کے اندر نہ کوئی بیمار ہونے پائے نہ بیکار۔

آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس

۲۳ و ۲۴ دسمبر کو آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس کا تیرھواں اجلاس گوالٹولی میں مسٹر کھنڈال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مجلس استقبالیہ کے صدر اور صدر کانگرس نے اپنے اپنے خطبہ پڑھکر سنائے پنڈت جواہر لال نہرو بھی کانگرس میں شرکت کے کیلئے تشریف لائے تھے۔ اور آپ نے ایک تقریر بھی کی۔ ٹریڈ یونین کانگرس کے اجلاس میں شرکت کیلئے باہر سے متعدد نمائندگان تشریف لائے تھے ٹریڈ یونین کانگرس نے مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی ہیں:

(۱) یہ کانگرس طے کرتی ہے کہ چونکہ مالکان مل مزدوروں کی اجرت میں برابر کمی کر رہے ہیں۔ اسلئے ہندوستان کے تمام سوتی کارخانوں میں ہڑتال کی جائے۔

(۲) ایک تجویز وہائٹ پیپر کے خلاف منظور کیگئی جسمیں مطالبہ کیا گیا ہے کہ (الف) مزدوروں اور کسانوں کو تمام اختیارات دیئے جائیں۔ (ب) ریاستیں اور بڑی بڑی زمینداریاں توڑ دی جاویں (ج) عوام کو مفت تعلیم دی جاوے۔ (د) ریلوے۔ بنک۔ کانیں۔ وغیرہ پبلک قرار دیجاویں (س) غیر ملکی حکومتوں کو قرضہ نہ دیا جائے۔ (ص) مزدوروں کے کام کے اوقات کم کئے جاویں اور انکی زندگی کا بیمہ کرایا جاوے۔

۲۴ ر دسمبر کے اجلاس میں کچھ مقرروں نے مہاتما گاندھی اور کانگرس پر بیجا حملے کئے۔ جس سے جلسہ میں برہمی پیدا ہو گئی۔ اور کافی شور و غل مچ گیا۔ مہاتما گاندھی اور کانگرس کے طرفداروں نے مہاتما گاندھی کی جے اور ٹریڈ یونین کے طرفداروں نے انقلاب زندہ باد کے نعرے لگائے دیر تک یہ شور و شغب ہوتا رہا۔ اسکے بعد مسٹر شبن لال نے ایک تقریر کی جسمیں کانگرس اور مہاتما گاندھی کے احسانات جو انہوں نے ملک کیلئے کیے ہیں اسکو ظاہر کرتے ہوئے مزدور لیڈروں سے یہ کہا کہ وہ بلا کسی جماعت کو برا بھلا کہے ہوئے بھی اپنا کام کر سکتے ہیں۔

کوتوال صاحب کی خدمات کا اعتراف

ہز اکسلینسی سر میلکم ہیلی گورنر صوبجات متحدہ نے اپنے دست مبارک سے امسال کے خطاب یافتہ حضرات کو تمغے و نشانات عطا فرمائے چنانچہ ہمارے شہر کے ہر دلعزیز اور قابل خان بہادر منشی امتیاز محمد خاں صاحب ڈی ایس پی کوتوال شہر کو تمغہ دیتے ہوئے ہز اکسلینسی نے ذیل کے الفاظ میں آپکی خدمات کا اعتراف کیا کہ:-

کانپور جیسے سخت اور مشکل شہر کے کوتوال کی حیثیت سے آپ ایک لائق اور قابل اعتماد افسر ثابت ہوئے ہیں آپکے ذاتی اثر و جرأت سے متعدد مرتبہ فساد ہوتے ہوتے رک گیا آپ کی انتظامی قابلیت اور مجمع کو قابو میں رکھنے کی اہلیت نے مخالفانہ مظاہروں کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔

۱۹۲۲ء میں ہم آپکو خانصاحب کا خطاب دیا گیا تھا اور اب خان بہادر کے خطاب اور نشان جو میں آپ کو عطا کرتا ہوں آپ اسکے بورے طور پر مستحق ثابت ہوئے ہیں۔

ہم اس عزت افزائی پر کوتوال صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اسی دلچسپی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے رہینگے۔

برنارڈس سرکس

کیپٹن سی۔ ڈی برنارڈ و کیپٹن ایچ ڈالٹن کا ہوائی سرکس جسمیں بہترین ہوائی جہاز ہونگے اور اُسکے ملازموں کی تعداد تقریباً اسی ہوگی۔ پہلی مرتبہ ہندوستان آرہا ہے اور وہ کانپور میں ۸، ۹ و ۱۰ جنوری ۱۹۳۴ء کو ہوائی جہاز کے اسٹیشن پر اپنے بہترین کھیل دکھائیگا۔ اور خصوصاً ۹ جنوری کو اس سرکس کے بہترین کھیل ہونگے۔ یہ ہوائی سرکس ہندوستان کیلئے بالکل نئی چیز ہے۔ اس سرکس کے کھیل دیکھ کر لوگ حیرت میں پڑ جائیں گے۔ ہمارا خیال ہے کہ اہل کانپور اس ہوائی سرکس کے کھیلوں کو دیکھ کر نہایت محظوظ و مسرور ہوں گے

بقیہ آئینہ کانپور

کوپرایلن اسپورٹس

مسرس کوپر ایلن کمپنی کی طرف سے ۳۱ دسمبر ایک بجے دن کو ایلن گنج اسپورٹس گراؤنڈ میں اسپورٹس ہوگا۔

جس میں مختلف کھیلوں میں مرد اور عورتیں اور لڑکے حصہ لیں گے۔ اور اچھے و کامیاب اسپورٹس مینوں کو تقریباً ۱۰۴ انعامات مسٹر اے۔ ایل۔ کارنیگی تقسیم کریں گے۔

ماہِ رمضان المبارک کے متعلق معتبر مسائل

روزے کے متعلق ضروری احکام و فضائل کا بیان

مرتبہ دارالعلوم دیوبند

روزے میں نیت کی ضرورت کا بیان۔

روزے میں نیت شرط ہے (نیت کے معنی دل کے ارادہ کے ہیں) اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت آدھے دن شرعی تک کر سکتے ہے یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک۔ اسکے بعد اگر نیت کرے گا تو فاسد ہو گی زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب ہے۔ کہ سحر کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے "بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ" اگر افطار کے وقت ہی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا۔ پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اگر صبح ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے۔ نیت کی عبارت کی ہے۔

ان باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا

بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد وغبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر چلا جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آ جائے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے آ کر خود بخود لوٹ جائے تو ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا۔ اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے خلل نہیں آتا۔ بلغم نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر قصداً قے کی مگر تھوڑی سی (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا لی تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر کوئی روزہ میں بھول کر کچھ کھا پی رہا ہے اور قوی و تندرست ہے تو اسکو یاد دلا دینا جائز ہے اور اگر ضعیف و ناتوان ہے تو نہ یاد دلا دینا درست ہے۔ اگر خود بخود مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہوئی تو روزہ میں ذرا بھی نقصان نہیں آیا۔

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے

کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا۔ قصداً منہ بھر قے کرنا منہ بھر قے آئی تھی اسکو نگل جانا۔ کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی کا چلا جانا یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں۔ مگر صرف قضا آئیگی کفارہ واجب نہیں۔ کنکر یا لوہے تانبے وغیرہ کو نگل لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ نہیں رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھا لی تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا غلطی سے سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہوگی۔ جان بوجھ کر دن بھولے صحبت کرنا۔ کھانا۔ پینا۔ روزہ کو توڑتا ہے اور قضا بھی واجب ہوتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اسکی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزہ رکھنا۔ اسکی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا (مفصل حال کسی عالم سے دریافت کر لو)

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن سے نہیں ہوتا

بلا ضرورت کسی شے کو چبانا۔ یا نمک وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر تھوک دینا وغیرہ مکروہ ہے قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ فصد کرانا۔ پچھنے لگوانا۔ روزہ میں مکروہ ہے غیبت۔ بدگوئی۔ لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں۔ اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے۔ مسواک کرنا۔ سر پر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔ سرمہ لگانے سے یا سرمہ لگا کر چلنے سے روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں۔ اگر بی بی کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو۔ تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں ہے۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان

اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے۔ تندرستی کے وقت قضا کرے اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔ اور پھر قضا کر لینا جائز ہے اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے ہمارے نواح کے حساب سے ۳۶ کوس یعنی انگریزی ۴۸ میل کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو وہ سفر شرعی کہلاتا ہے یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ واپس آنے کے بعد قضا کرے اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن میں پہنچ گیا اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر اسے باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹے میں ۴۸ میل پہنچ جائیگا تو اس کیلئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت بوڑھا ضعیف جسکو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم (بوزن انگریزی) مسکین کو دے لیکن اگر پھر طاقت آ جائے گی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کو اپنے معمولی عذر (یعنی حیض کے ایام) میں روزہ رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز خون آوے جب خون بند ہو جائے روزہ رکھنا چاہئے۔ جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہئے۔ بلکہ تعظیم رمضان المبارک فرض ہے

روزہ توڑنے کا بیان اور قضا رکھنے کا ذکر

فرض روزہ کو بلا کسی شدید عذر کے توڑنا جائز نہیں۔ پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے۔ یا بیماری بڑھ جانے کا قوی احتمال ہے یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائے گا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہئے۔ کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ کیا خبر ہے موت آ جائے اور فرض ذمہ پر رہے مثلاً بیمار کو صحت پا جانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آ جانے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا۔ لیکن بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم صدقہ کریں اور اگر مال چھوڑ گیا اور روزہ کے صدقہ کی وصیت کر گیا تو ادا کرنا لازم و واجب ہے

سحر کھانے کا بیان اور فضیلت!

روزے کیلئے سحر کھانا مسنون ہے اور باعث ثواب ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو۔ کہ اسمیں بڑی برکت ہوتی ہے یہ ضروری نہیں کہ خوب پیٹ بھر کر کھائے۔ بلکہ ایک یا دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا یا دو چار ڈلے چبا لے گا۔ تب بھی سنت کا ثواب پائے گا۔ افضل و بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصے میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھا لے۔ اگر دیر ہو گئی۔ اور گمان غالب رات کا ہو تو کھا لے۔ پھر اگر کسی طرح معلوم ہوا کہ فی الحقیقت صبح ہو گئی تو شام تک رکنا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے اگر کسی مرغ نے یا موذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دیدی تو سحر کھانے کی ممانعت نہیں۔ جب تک صبح صادق ہو جانے کا تحقق نہ ہو کھاتے رہو۔

روزہ افطار کرنے کا بیان

آفتاب غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہئے۔ البتہ جس روز ابر ہو احتیاط کیلئے ذرا دیر کرنا بہتر ہے۔ کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعث ثواب ہے اگر یہ نہوں تو پانی بہتر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً۔ روٹی، چاول شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزہ میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو۔ اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کرو گے تو ثواب ہرگز کم نہ ہو گا۔ اسکو اللہ تعالے اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائیگا پھر تم اسکو واپس کر کے کیوں بخیل کہلاتے ہو۔ البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو۔ حدیث و فقہ سے ثابت ہے اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں دس بارہ منٹ کی تاخیر کر دیجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور افطار کرنے سے پہلے یہ مختصر دعا کافی ہے اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اور افطار کرنے کے بعد یہ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

تراویح اور وتر کا بیان

عشا کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح با جماعت مسنون ہے بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں غلط ہے اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا مل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دیا جائے اسقدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو۔ اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھکر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئے۔ چار نہ سمجھے جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ با جماعت وتر پڑھلے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے جس شخص کو عشا کی فرض با جماعت نہ ملے وہ وتر کو امام کیساتھ با جماعت پڑھ سکتا ہے جو حافظ روپیہ کی طمع میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ امام بہتر ہے جو الم ترکیف سے پڑھائے اگر اجرت مقرر کر کے قرآن مجید سنا جائے تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو۔ اسقدر جلد پڑھنا کہ حرف کٹ جائیں سخت گناہ ہے نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہدایہ وغیرہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اعتکاف اور شب قدر کا مختصر بیان

اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے اگر تمام بستی میں کوئی شخص بھی نہ کرے تو سب کے ذمہ سنت کا وبال رہتا ہے اعتکاف اسکو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری کے اور غسل و وضو کے باہر نہ نکلنا خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں۔ البتہ نیک کلام کرنا اور بدکلامی اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ اعتکاف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہو سکتی ہو اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیسویں تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو۔ یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے کہ ایک دو روز یا آدھ گھنٹہ کی نیت سے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ شب قدر اور رمضان کے آخری عشرہ میں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، و ۲۹ کو ہونا احادیث میں وارد ہے لہذا ان مخصوص راتوں میں بہت محنت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہئے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

۳۵-۱۹۳۴ء میں سڑک کیلئے بمقدار ۱۷۳ ٹنس پینٹنگ میٹریل Painting Materials کے لئے سربمہر ٹنڈر درکار ہیں۔ جو ۱۱ر جنوری ۱۹۳۴ء ۲½ بجے دن تک وصول کئے جاویں گے۔

ٹنڈر فارم ۱۱ر جنوری ۱۹۳۴ء ۲½ بجے دن تک میونسپل انجینئر صاحب کے دفتر سے ایک روپیہ -/Rs.1 قیمت پر مل سکتے ہیں۔

دیگر معلومات میونسپل انجینئر صاحب کے دفتر سے روزانہ کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے دوران میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط بابو برجندر سروپ
بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈوکیٹ
چیئرمین
میونسپل بورڈ۔ کانپور

بمبئی آل پارٹیز کانفرنس کا صدر کون ہوگا؟

بمبئی ۲۱ر دسمبر۔ بمبئی میں جو آل پارٹیز کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس کی صدارت کے سلسلہ میں تین نام باخبر حلقوں میں بیان کئے جاتے ہیں۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر سری نواس شاستری کا معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خاں سے اس سلسلہ میں گفتگو بھی کی گئی اگرچہ قرطاس ابیض کی خوبیوں اور نقائص کا یہ تینوں حضرات اچھا خاصہ علم رکھتے ہیں اور تجربہ کار بھی ہیں۔ لیکن ہز ہائی نس سر آغا خاں کی اہمیت اسلئے اور زیادہ ہے کہ وہ گول میز کانفرنس کے اجلاس میں برطانی ہند کے ڈیلی گیٹوں کے پیشوا رہے ہیں۔ اور مسلم جماعت بھی ان کے ساتھ ہے۔ اس لئے ان کی رائے برطانی مدبروں پر وزن رکھے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ کانفرنس میں مدعو کسے کیا جائے۔ عام طور پر یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ بحیثیت ایک جماعت کے کانگریس کے نام دعوت نامے جاری نہیں کیے جائیں گے لیکن کانگریس کے چند سربرآوردہ ممبر مدعو ہوں گے

ایک افسانہ

سیتا کا انجام

ایک بنگالن بیوہ کا دردانگیز فسانہ

بنگال کے ایک تپتے ہوئے اور خشک میدان میں آفتاب عالمتاب کی کرنیں پھیل رہی تھیں۔ سامنے ایک جھونپڑا تھا جس پر ایک چھپّر پڑا ہوا تھا۔ اُسکے دروازے ایک عورت اکڑوں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ سفید چادر میں لپٹی ہوئی نظر آتی تھی اس جھونپڑے کے پیچھے اردگرد کے بادل اڑ رہے تھے جن میں ایک گاؤں کے کچے مکان دکھائی دیتے تھے یہی اس عورت کی دنیا تھی۔

اس عورت کا نام سیتا تھا۔ جنتری کے حساب سے اُسکی عمر ۲۹ سال کی تھی۔ برہمنوں کے قوانین کی رو سے وہ ایک گناہ قدیم کی یادگار تھی مگر خو اُسکا دل یہی کہتا تھا کہ وہ ابھی بچّہ ہے اسکے رخسار و نپر گوشت باقی نہ تھا وہ سوکھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اُسکے پچکے ہوئے گال کے نیچے دانتوں کی باڑ کے نشانات عیاں تھے۔ اُسکے بال اگرچہ سیاہ ہونے چاہیے تھے مگر اُن میں سفیدی کے آثار چمک رہے تھے اُسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھو نپر صرف رگیں اور پٹھے دکھائی دیتے تھے اسکی آنکھیں پھٹی ہوئی سی تھیں جیسے کوئی جانور تکلیف اور خوف سے بیدم ہوچکا ہو۔ اور اُسے اپنی زندگی کی امید باقی نہو یہ جھونپڑا اُسکا مسکن تھا اس میں ایک ہی کمرہ تھا۔ دیواریں بھی کچی تھیں اور فرش بھی کچا تھا۔ فرش پر گائے کے گوبر کی گوبری کی ہوئی تھی۔ ایک گھڑا رکھا ہوا تھا دیوار پر کوئی منڈیر نہ تھی نہ گھر میں کوئی کھڑکی تھی صرف ایک کھری کھاٹ پڑی ہوئی تھی۔ ایک دیوار پر میخ گڑی تھی اسپر کھانا کھانے کا ایک برتن لٹک رہا تھا۔ ایک چکی بھی تھی لیکن اسکے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔

ایام گذشتہ میں ایک دن وہ بھی تھا کہ جب اُسکی زندگی زندگی تھی۔ ہر روز کئی کئی گھنٹے متواتر اپنی گذشتہ زندگی پر وہ غور کیا کرتی تھی۔ اور اسی کے تصورات قائم کیا کرتی تھی آج بھی وہ علی الصباح اٹھی تھی۔ اشنان کرنے کے بعد پوجا پاٹ سے فارغ ہو کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ اب اُسے کوئی کام کرنا باقی نہیں تھا۔ وہ چپ چاپ بیٹھی تھی کہ خیالات اُسکی نگاہوں کے سامنے پچھلی زندگی کے پردے اُلٹنے لگے۔ وہ دیکھتی رہی کہ وہ ایک بچی ہے اپنے خوشحال گھر میں خوش وخرم ہے اُسکی ماں اُسکو پیار کرتی ہے یہانتک کہ اُسکا چھوٹا بھائی آجاتا ہے اُسکے بعد گھر کی خادمہ اُسکا ہاتھ پکڑ کر لیجاتی ہے وہ خادمہ اُسے ان تمام چیزوں کی تعلیم دیتی ہے جو ایک ہندو بچّی کو جاننا چاہئیں۔ وہ اسے ذات پات کے ایسے آہنی قوانین بتاتی ہے جنپر زندگی کا ہر فعل بنی ہے۔ اگر وہ ان قوانین میں سے کسی کو توڑ دے تو قابل لعنت قرار پائے اسے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کے ضابطے بتائے جاتے ہیں کہ وہ ہر گھڑی تاک میں رہتے ہیں اگر انھیں کوئی بہانہ ملا تو وہ غارت کردیں گے۔

اسے وہ تمام فرائض بتائے جاتے ہیں جو شوہروں کے حق میں بیویوں پر عائد ہوتے ہیں کیونکہ شوہر اُسکا شخصی دیوتا ہوتا ہے۔ بیویوں کو شوہروں کی جسطرح خاطر و مدارات کرنی چاہئیے وہ بھی اچھی طرح اُسکے ذہن نشین کرائی جاتی ہے اُسکے بعد اُسکی زندگی کے دن گذارنے کے لئے عورتیں روزانہ وہی کھیل کھلاتی ہیں۔ جو وہ بچپن سے کھیلتی چلی آتی ہیں عورتیں روزانہ وہی باتیں سناتی ہیں جو ہمیشہ سے سناتی چلی آتی ہیں زچگی کا ذکر کیا جاتا ہے دردزہ اور تکلیف کا قصّہ سنایا جاتا ہے اور بیماریاں بھی بیان کی جاتی ہیں جو زچگی کے ایام میں لاحق ہوجاتی ہیں اور تمام جسم کو کھا جاتی ہیں۔ طرح طرح کی بھیانک باتیں جو اُس کے گوش گذار ہوتی ہیں وہ اسکے دماغ پر چھا جاتی ہیں۔ اور بھوت بن کر سوار ہوتی ہیں۔ اور نیند میں اُسے آکر ستاتی ہیں وہ ہانپتی کانپتی نیند سے بیدار ہوجاتی ہے وہ ان چیزوں کو خفیہ طور پر برداشت کرتی ہے یہانتک کہ اپنی پوجا پاٹ میں وہ کسی مخصوص رسم کا اضافہ کردیتی ہے پوجا پاٹ کے وقت وہ روزانہ دل ہی دل میں یہ کہتی ہے "اے مہادیو ان پتروں کی دان کرنے والو! اور اے دھن و دولت کے داتاؤ۔ تم نے مجھے یہ چھوٹا شریر دیا ہے کہ اسی کے بل پر میں تمھاری پوجا کرتی ہوں میں تم سے منت کرتی ہوں کہ میرے اوپر کرپا کرو اور میرے شریر کو دکھوں کے ناسور سے بچائے رکھو"

بس جلدی سے بارہویں سالگرہ ہونے سے پہلے ہی جبکہ نسوانیت کے پورے آثار ابھرنے بھی نہیں پاتے اسے شوہر کے گھر بھیجدیا جاتا ہے۔

اب سیتا کو اپنی سسرال کا جانا یاد آیا اُسکی ماں نے اور گھر کی عورتوں نے اکثر اُسکے سامنے وہ تمام باتیں بیان کی تھیں جو شوہر کے یہاں جانے پر پیش آتی ہیں اور اُسپر بھی یہ ظاہر کردیا تھا کہ شوہر کے پاس جانے سے کیا مراد ہے؟ لیکن چونکہ وہ کمسن لڑکی تھی اسلئے وہ اس قصہ کو اچھی طرح سمجھ نہ سکتی تھی چنانچہ اب وہ شوہر کے گھر پہنچی ہے اُسکا شوہر جیتل ایک نہایت لمبا چوڑا مگر نہایت بوڑھا اور موٹا تازہ شخص تھا۔ وہ سیتا کے باپ سے بھی عمر میں بڑا اور جسم کے اعتبار سے کہیں زیادہ موٹا تھا۔ مگر سیتا جسکی عمر ابھی پورے ۱۲ سال بھی نہ تھی اُسکے سامنے ایک بچہ اور بیٹی کے برابر کھلونا نظر آتی تھی۔

سیتا سے کہا گیا کہ تم سے پہلے ۴ بیویاں اس گھر میں داخل ہوچکی ہیں وہ سب کی سب بے اولاد ہی مرگئیں مگر اب تمھیں ضرور ایک اولاد پیدا کرنا چاہئیے۔

بھولی سی سیتا نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا کہ اچھا میں دیوتاؤں کی دن رات منتیں کرونگی چنانچہ اُسنے بہت پوجا کی۔ لیکن جس بات کا ڈر اُسے بچپن میں ذہن نشین ہوچکا تھا اُس سے بچنے کے لئے وہ اپنی خفیہ پوجا پاٹ علیحدہ کیا کرتی تھی۔ تاکہ زچگی کے وقت دیوتا اُسکے جسم میں زخم نہ ڈالدیں اور کہا کرتی تھی کہ مہادیو مجھ کو بُرے دکھوں سے بچائیو اسی طرح ایک سال گذر گیا۔ اب بچپن رخصت ہو رہا تھا اس کے جسم نے مطلق ترقی نہ کی تھی۔ کیونکہ اُسکی روح حیات روزانہ چوس لیجایا کرتی تھی۔ اب گھر کی عورتوں نے اُسپر طعن کرنے شروع کئے۔ ارے تو تو دبلی۔ کھانگرا اور بدصورت ہوتی جاتی ہے تیرے کوئی بچہ بھی نہیں ہوتا۔ ہمارا مالک ایسے پیڑ کو جڑ سے اکھیڑ پھینکیگا اور دوسرا لگائے گا۔ عورتیں تو اسطرح کی باتیں کرتی تھیں لیکن قسمت نے جیتل کے دل میں ایک دوسری ہی بات ڈالدی۔

اُس نے ایک دن سیتا سے کہا کہ کل میں تجھے کالی دیبی کے مندر میں بھیجونگا۔ وہاں دن بھر پوجا کرنا اور بیٹا مانگنا دن بھر پوجا کرنے کے بعد رات کو پجاری جہاں سلائیں وہیں سونا۔ اُسکے بعد گھر آجانا۔ جب وقت آئے گا تو وہ پیدا ہوگا جسکا مجھے مدتوں سے انتظار ہے اور جو میری روح کو دوزخ سے بچالیگا

لہذا خدام اُسے ایک بیل گاڑی میں بند کرکے کالی دیوی کے مندر میں لے گئے یہ طریقہ ایک مالدار بیوی کے شایان شان نہ تھا۔ مندر میں پہونچکر وہ دن بھر کالی دیوی کے سامنے گڑگڑاتی رہی۔ رات کے وقت اگرچہ اُس کے دل میں خوف وہراس موجود تھا۔ لیکن وہ وہیں سوئی جہاں پوجاری نے اُسے سونے کا حکم دیا۔ یہ جگہ نہایت تاریک اور علیحدہ تھی صبح کے وقت پوجاری نے دریافت کیا کہ تم نے رات کو تو کوئی خواب تو نہیں دیکھا تھا اُسنے کہا کہ خواب تو نہیں دیکھا لیکن کوئی مضبوط وجود تو میرے پاس ضرور آیا تھا اور اس وجود کی آواز تمھاری ہی جیسی تھی۔ اسپر دوسرا پجاری بولا "بولو کالی مائی کی جے" دیوتا آئے تھے دیوتا۔ اب تم اپنے شوہر کے پاس جاؤ اور کہو کہ بچہ ہونے پر بہت سا روپیہ بھیجیں۔ لیکن افسوس کہ بچہ ہوا تو وہ لڑکی تھی۔

کئی برس گذر گئے وہ دوبارا۔ کالی دیوی کے مندر کی تیرتھ جاترا کے لئے بھی گئی۔ وہاں پوجا بھی کی۔ اور پجاریوں کی ہدایت کے مطابق تاریک کمروں میں علیحدہ بھی سوئی رات کو مقدس وجود بھی اُسکے پاس گیا مگر دوسرا بچہ نہ ہونا تھا نہ ہوا۔ زندگی کیا تھی ایک دردناک سفر تھا جو سیتا کو طے کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ اُسے خاموشی کے ساتھ ختم کررہی تھی۔ اور حرف شکایت زبان پر نہ لاتی تھی۔ کہ دیو کی مرضی یہی معلوم ہوتی ہے۔ وہ اپنے دل میں کہتی تھی کہ میں نے اتنی کٹھن بپتیں جھیلیں۔ مگر دیوتاؤں نے میری منتیں نہ سنیں۔ نہ انھوں نے مجھے بھئے (خوف) سے بچایا جو میرے شریر کو کھائے جاتا ہے اور پھر خیالات نے اُسے صبر کرنے اور پرسکون رہنے پر مجبور کیا۔

اس اثنا میں جیتل مایوس ہوگیا۔ اُس نے ایک لڑکے کو گود لیلیا۔ اور اُسے لے پالک بنالیا کہ چتا پر وہ اپنے ہاتھ سے اُس کی کھوپڑی توڑے۔

کالی دیوی نے جو لڑکی دی تھی اُسے اُسی طرح پرورش کیا گیا جسطرح اُسکی ماں پرورش ہوئی تھی۔ اُسکی شادی کردی گئی جب وہ گیارہویں برس میں تھی تو اُسکا گونا کردیا گیا۔ اور شوہر کے گھر بھیجدی گئی۔

اسکے بعد جیتل سیتا کے پاپوں کی وجہ سے مرگیا۔ وہ پاپ کیا تھے سیتا نے بہت کوشش کی کہ اپنے پاپ دریافت کرے۔ لیکن وہ پاپ کسی پچھلے جنم سے علاقہ رکھتے تھے۔ دیوتاؤں نے ان پاپوں کو سیتا کے حافظے سے محو کردیا تھا لیکن اگر کوئی آدمی مرتا ہے تو کیا وہ ہمیشہ اپنی پسماندہ بیوی کے پاپوں سے مرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جدہر جاتی ہے تمام ہندو دنیا اُسپر لعنت بھیجتی ہے اور اُسے باندی سمجھتی ہے۔ اور اُسے منحوس چیز جانتی ہے جبکہ کہ دنیا میں کوئی حق باقی نہ رہا ہو۔ حتی کہ موت دنیا کو اسکے بوجھ سے ہلکا کر دیتی ہے

جب جیتل مرا تو ہندوں کے قانون کے مطابق سیتا کی وہ تمام چیزیں جنھیں سہاگ کی علامت سمجھا جاتا ہے اتار لی گئیں اُسکے لمبے سیاہ بال کاٹ دئے گئے۔ اور سر مونڈ دیا گیا۔ سارے کپڑے اور زیورات چھین گئے اُسے ایک سفید ساڑھی پہننے اور اوڑھنے کو دی گئی کہ یہی ایک رنڈاپے کی واحد پوشاک ہوتی ہے پھر اُسے سڑک پر نکالدیا گیا کہ بھیک مانگے اور پیٹ پالے اس بات کو قسمت کا فیصلہ اور قدرت کا حکم بتایا گیا۔ جیتل کی دولت پر دوسرے لوگوں کا قبضہ ہوگیا۔ جو اپنے آپ کو اسکا جائز وارث بتاتے تھے اس موقعہ پر شاید دیوتاؤں کو رحم آیا۔ اُسکی بیٹی کا شوہر

یہ کملا سوپ استعمال کرتی ہوں

خوبصورتی کا راز؟

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری کے تیار کردہ صابون استعمال کرنے سے قدرتی طور پر جلد مخمل جیسی ملائم اور نوجوانوں جیسی ہموار ہوجاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متذکرہ بالا صابون حُسن کے اضافہ اور نوجوانی قائم رکھنے میں یکتا ہیں اور اسکے استعمال کے بعد اس امر کی گارنٹی ہوجاتی ہے کہ نہ صرف موجودہ حسن وجمال قائم رہیگا بلکہ اسمیں مزید اضافہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے حسن و شباب کا بیمہ کرانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل صابون ضرور استعمال کیجئے:-

کملا سوپ — صندل سے تیار کیا گیا
پدم سوپ — چمبیلی سے تیار کیا گیا
کیلاش سوپ — گلاب سے تیار کیا گیا
لکشمی سوپ — یونڈر سے تیار کیا گیا

کملا بار سوپ۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑے دھونے کیلئے بے مثل

سرمایہ۔ انتظام اور مزدوری، سب سودیشی

جگی لال کملاپت سوپ فیکٹری

کملا اسٹریٹ۔ کان پور

جبکا نام دسرت تھا ایک فیاض شخص تھا۔ گاؤں سے علیحدہ ایک جھونپڑی اسنے سیتا کو دیدی تھی کہ اس میں سر چھپ سکے اس سے بھی زیادہ دسرت اُسے کبھی کبھی کچھ پیسے دیدیا کرتا تھا اسطرح وہ دن رات میں ایک وقت پیٹ بھر لیا کرتی تھی۔

بیواؤں کا یہی دستور بھی ہے۔ جسدن وہ گاؤں کے بازار کو اپنے لئے سامان خوراک خریدنے کیلئے جایا کرتی تھی اس دن اگر کوئی خاص خوشی کی رسم دسرت کے گھر پر ادا نہ ہو رہی ہو تو اُسنے اجازت دیدی تھی کہ تم اپنی بیٹی کے پاس جا سکتی ہو۔ مگر خوشی کے وقت اُسے اس لئے جانے کی اجازت نہ تھی۔ کہ کہیں کسی چیز پر بیوہ کی منحوس نظر کا اثر نہ ہو جائے

بیوہ کو دن بھر یہی کام کرنا ہوتا ہے کہ وہ دن بھر پوجا پاٹ میں مصروف رہتی ہے۔ تاکہ اُسکے شوہر کی روح خوش رہے۔ نہایت محنت کے ساتھ پوجا پاٹ کرکے اور برت رکھ کے وہ اگلے جنم میں اپنے شوہر کیلئے کوئی اونچی جگہ دلا سکتی تھی

جسطرح سیتا کی زندگی ہر خیال اور ہر قدم پر ہندو قانون کے سلنجے میں ڈھلتی تھی۔ اسی طرح اس ہندو گاؤں کے اعمال و خیالات کی حالت تھی۔ وہ گاؤں بھی ایک پرانی لکیر کا فقیر تھا۔ اسکے زمیندار اُسکے کاشتکار اُسکے کاریگر اور اُسکے اچھوت غلام سبکے سب ایک ہی قدیم رفتار پر چلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ حالانکہ یہ وہ گاؤں تھا جو ہندوستان کے سب سے بڑے شہر کلکتہ سے تقریباً ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ مگر سیتا کا جھونپڑا تو اس گاؤں سے بھی علیحدہ تھا اُسے کچھ خبر نہ تھی کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔

اُسکی دنیا اُسکا اکیلا جھونپڑا یا زیادہ سے زیادہ اُسکے قریب والا گاؤں تھا۔

ایک دن وہ گاؤں کے بازار کو کچھ سامان خوراک خریدنے کی غرض سے اپنے گھر سے باہر نکلی کہ اتنے میں اُسے چند نوجوان نظر آئے۔ انھوں نے سیتا کو مخاطب کرکے کہا کہ سودیشی کپڑے کے استعمال کا پرچار کیا۔ ان لوگوں نے گاندھی جی کے فرمان کا حوالہ دیا۔ لیکن بیچاری سیتا نے گاندھی جی کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ جب اُسکے سامنے گاندھی جی کا حوالہ دیا گیا تو اُسنے نوجوانوں سے دریافت کیا کہ یہ گاندھی جی کون ہیں؟

ان نوجوانوں نے سیتا کو جواب دیا کہ گاندھی جی ایک بہت بڑے مہاتما ہیں اور یہ کہ انہوں نے ہندوستان کو گوروں کی غلامی سے چھڑانے کے لئے جنم لیا ہے۔ غرضیکہ جب سیتا نے سودیشی کپڑے کے استعمال کی تعریف اور بدیشی کپڑے کی مذمت سنی۔ تو اُسکے دل پر بہت بڑا اثر ہوا اُسنے کہا کہ:-

"میرے پاس بھی ایک ساڑھی ہے جو میں تمھیں دیئے دیتی ہوں" چنانچہ وہ اپنے گھر گئی اور گھر کے اندر جاکر اپنی ساڑھی اُتاری اور نوجوانوں کی طرف پھینک دی۔

لیکن سیتا کے گھر میں غلہ کا ایک دانہ نہ تھا۔ وہ بازار جانے سے بھی رک گئی۔ مگر کیا کرتی اُسکے پاس کوئی دوسرا کپڑا اوڑھنے اور پہننے کو نہ تھا۔ اُسکے گھر کے پاس کوئی آبادی بھی نہ تھی کہ اُن میں سے کوئی اُسکی امداد کرتا۔ اسی حالت میں تین دن گذر گئے۔ اب بازار کے لوگوں نے ایک دوسرے سے دریافت کرنا شروع کیا۔ کہ سیتا کہاں ہے؟ وہ نہ کھانا لینے آتی ہے نہ سودا خریدنے۔

دسرت کی بیوی نے بھی پوچھنا شروع کیا کہ میری ماتا کہاں ہے دسرت چونکہ رحمدل آدمی تھا۔ اسلئے اُسنے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تیری تسلی کیلئے جاونگا اور اُسکی گمشدگی کا حال معلوم کروں گا۔ جب دسرت سیتا کے پاس گیا تو اُسے جھونپڑے کو اندر سے بند پایا۔ دسرت نے آواز دی ماتا کیا تو گھر میں ہے مگر اسکا جواب نہ ملا اُسنے دوبارہ آواز دے کر دریافت کیا کہ کیا تو بیمار ہے مگر پھر بھی جواب نہ ملا۔ دسرت یہ کہہ کر کہ ضرور ہوگی دروازہ کھولا۔ لیکن جب اُسنے دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک برہنہ عورت ایک ہڈیوں کی مالا، فاقہ زدہ بخار میں پڑی جل رہی ہے تو اُسنے حیرت کے عالم میں دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے اُسپر سیتا نے اپنی کمزور آواز میں ساری داستان کہہ سنائی۔ دسرت نے نگاہ بچائی اور پگڑی اتار کر سیتا کی طرف پھینک دی اور کہا کہ لے ماتا تو سر پر ڈھانک لے میں جاتا ہوں اور تیری بیٹی کو لے کر آتا ہوں کہ وہ تجھے دیکھے بھالے اور تسلی دے۔

ایک گھنٹہ کے بعد جب دسرت اپنی بیوی اور دوسری عورتوں کو لیکر آیا اور ساتھ ساتھ کھانا بھی لایا اور کپڑے بھی تو اُسنے کواڑ کھولتے ہی یہ منظر دیکھا کہ جس بیچ پر کھانے کے باسن لٹکے رہتے تھے اسی پر ایک کھا نکڑ لٹکی ہوتی ہے اور پگڑی کے پلّے کا پھندا اُسکے گلے میں پڑا ہوا ہے جب وہ قریب پہونچا تو سیتا کو بالکل بیدم و مردہ پایا۔

بحکم جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب منصف قایم گنج ضلع فرخ آباد

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ و ۱۰۷)

بعدالت منصفی قائم گنج مقام قائمگنج ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر اجراء ۲۰۰ بابتہ ۱۹۳۳ء

سومراج ولد موتی رام و راجہ رام بالغ و چرونجی لال نابالغ بولایت راجہ رام برادر حقیقی پسران مول چند قوم برہمن مارواڑی ساکنان موضع میراپور پرگنہ شمس آباد پورب ضلع فرخ آباد — مدعی

بنام بھجن لال ولد بنواری قوم اہیر ساکن حال بمقام موضع براہیم پور پرگنہ تالگرام علاقہ منصفی سرائے میراں ضلع فرخ آباد — مدعا علیہ

بنام بھجن لال ولد بنواری قوم اہیر ساکن براہیم پور پرگنہ تالگرام علاقہ منصفی سرائے میراں ضلع فرخ آباد — مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان سومراج وغیرہ ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۳۴ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔ جائداد غیر موروثی ہے۔

آج بتاریخ ۱۸ ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

مہر عدالت

بحکم مدری پرشاد منصرم
منصفی قائم گنج ضلع فرخ آباد

یو-پی-میں تعلیم یافتہ بیکاری

لکھنو ۱۹ دسمبر۔ یو-پی-کونسل میں برج نندلال نے آج ایک سوال کیا کہ آیا حکومت نے تعلیم یافتہ بیکاری میں کمی کرنے کے لئے کوئی کوشش کی ہے اسکے جواب میں سری واستو وزیر تعلیم نے فرمایا کہ دو کمیٹی مقرر کردی گئی ہیں جو اس معاملہ کی صنعتی اور زرعی پہلوؤں پر غور کر رہی ہیں ان کی رپورٹوں کا انتظار ہے

صوبہ سرحد کے محکمہ انصاف کی از سر نو تنظیم

پشاور ۱۸ دسمبر مسٹر کننگھم ہوم ممبر جوڈیشل سکریٹری کا جوڈیشل کمشنر پشاور ڈیرہ جات کے سشن ججوں کے درمیان ایک کانفرنس منعقد ہوئی تاکہ سرحد کے محکمہ عدالت و انصاف میں اصلاحات جاری کی جائیں اور اُن کی از سر نو تنظیم کی جائے

خواتین کو پوری آزادی حاصل ہو جانا چاہئے

لیڈی ہیلی کی تقریر

لکھنو ۲۱ دسمبر۔ کل شام لیڈی ہیلی کی زیر صدارت مسلم گرلز ہائی اسکول کے تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد ہوا لیڈی ہیلی نے اس موقع پر ایک مختصر تقریر کی جس کے دوران میں انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ لڑکیوں کی تعلیم کے معاملہ میں۔ یو۔پی ہندوستان کے دیگر صوبہ جات سے بہت پیچھے ہے

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے لیڈی موصوفہ نے فرمایا کہ چونکہ آپ خواتین معاشرتی اور سیاسی زندگی میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ اسلئے ہندوستان کے مسائل کا دار و مدار لڑکوں کی تعلیم کے مقابلہ میں لڑکیوں کی تعلیم پر زیادہ منحصر ہے۔ جبکہ میں لندن میں مقیم تھی۔ تو عورتوں کی حق رائے دہندگی کو مسئلہ پر بہت زیادہ بحث کی جاتی تھی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مستقبل میں عورتوں کی حق رائے دہندگی میں اضافہ ہو جائیگا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بغیر تعلیم کے اس اضافہ سے زیادہ فائدہ نہیں پہنچ سکے گا میری رائے میں مرد اور عورتوں کے درمیان کسی قسم کی دماغی صلح نہیں ہونی چاہئے۔ اور عورتوں کو پوری آزادی حاصل ہونا چاہئے۔

بعدازاں پرنسپل نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور لڑکیوں کے کار ڈرامہ کے بعد جلسہ ختم ہو گیا۔

استعمال میں کامیاب شدہ

"ہندوستان کے سب سے بہترین جوتے"!

اور

ان جوتوں میں شروع سے اخیر تک چمڑہ کے ہونے کی گارنٹی ہے

فلیکس اسٹوڈنٹ شوز
یہ ایک مشہور کم قیمت والا جوتا ہے۔ عام طور پر استعمال کے لایق ہے۔ دیرپا ہونے کے باوجود آرام دہ خوشنما شیپ والا ہے۔
قیمت سیاہ چار روپے آٹھ آنے للعہ

فلیکس آکسفورڈ شوز
یہ ایک نفیس جوتا ہے جس میں عمدہ کروم چمڑے کا اپر ہے۔ اور ضرورت سے زیادہ مضبوط سول خاص سلائی کیا ہوا ہے یہ ایک وضعدار جوتا ہے، جو ہر موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔
قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ صہ

فلیکس فل سلیپر
یہ ایک کمال کا سلیپر ہے جو ہر موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس میں مضبوط سول آرام دہ سلائی اور کروم چمڑے کا اپر لگا ہوا ہے۔
قیمت سیاہ چار روپے للعہ

● فلیکس کے جوتے ہوشیار ہندوستانی کاریگر کانپور کی مشہور فلیکس فیکٹری میں تیار کرتے ہیں، اور تمام ہندوستان میں خاص خاص ایجنٹ کمپنی کی مقررشدہ قیمت پر جو کہ سول پر رہتی ہے فروخت کرتے ہیں۔

FLEX FOOTWEAR

مندرجہ ذیل شہروں میں صرف فلیکس کے ایجنسیاں مل سکتے ہیں
الہ آباد۔ لکھنؤ۔ بنارس۔ مرزاپور۔ کانپور۔ فتحپور۔ بریلی
مراد آباد۔ شاہجہاں پور۔ میرٹھ۔ علیگڈھ۔ بلند شہر۔
دہلی۔ سہارنپور۔ بجنور۔ بارہ بنکی۔ سیتاپور۔
فیض آباد وغیرہ وغیرہ

F 49

تیار کنندگان: مسرس نارتھ ویسٹ ٹینری۔ کانپور

نوٹس

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے مندرجہ ذیل بائی لا بابتہ دریائے گنگا کے پانی کو ناپاکی سے محفوظ رکھنے کے بنانا تجویز کیا ہے جو حسب دفعہ ۱۷۷(۲) ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۲۲ء شائع کیا جاتا ہے۔ جس کسی کو اس کے متعلق کوئی اعتراض ہو وہ اپنا تحریری اعتراض سکریٹری صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس تاریخ نوٹس ہذا سے ایک ماہ کے اندر بھیجدے تو بورڈ اس پر غور کرے گا۔

سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

مسودہ بائی لا مرتبہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور زیر دفعہ ۱۷۴ (۲) (وی) ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ صوبجات متحدہ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۲۲ء دریائے گنگا کے پانی کو ناپاکی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے

بجز میونسپل بورڈ کانپور کے جو سیلیج فارم اسکیم پر عملدرآمد ہونے تک نالوں کا پانی ڈالتا رہے گا کوئی شخص بجز درمیان ۱۰ بجے رات و ۲ بجے رات کے دریائے گنگا کے اُس حصہ میں جو ضلع کانپور کے دیہاتی رقبہ کے اندر واقع ہے کسی پرنالہ۔ نالی۔ دخانی انجن یا بوائلر کا پانی یا کوئی گندہ ناگوار یا مضرت رساں مادہ نہ تو پھینکے گا نہ پھینکوائے گا۔

سزا

باستعمال اختیارات عطا شدہ بذریعہ دفعہ ۱۷۵ ایکٹ مذکور بورڈ حکم دیتا ہے کہ بائی لا مذکورہ بالا کے کسی حکم کی خلاف ورزی مستوجب سزائے جرمانہ ہوگی جسکی تعداد -/Rs.100 تک ہو سکتی ہے اور جب خلاف ورزی مسلسل ہو تو مزید جرمانہ ہوگا۔ جسکی تعداد -/Rs.5 یومیہ تک ہو سکتی ہے پہلی سزا کی تاریخ کے بعد سے اُس مدت کے لئے جس میں کہ مجرم کا ارتکاب جرم پر مصر رہنا ثابت ہوتا ہو

سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

حکومت ۱۶ ۲/۳ پنس کی شرح مقرر کرنے پر رضامند نہیں ہوئی

اسمبلی میں ہوم ممبر کا صاف جواب

نئی دہلی ۱۹ر دسمبر۔ ہوم ممبر نے آج اسمبلی میں کہا کہ حکومت ۱۸ پنس کی شرح کو تبدیل کرنے پر رضامند نہ ہوئی شرح تبادلہ کے متعلق دو دفعات نمبر ۴ اور ۱۱ آج منظور ہو گئیں۔ اور مخالف حکومت فریق کو آج بھی شکست ہوئی آج کے اجلاس میں پہلی تقریر ڈاکٹر ضیاءالدین احمد کی ہوئی آپ نے روپیہ کی موجودہ قیمت کی تنسیخ کی پرزور حمایت کی اور فرمایا کہ اس سے زرعی اشیاء کی برآمد میں بہت اضافہ ہو جائیگا۔ اور ملک کے اندر بھی قیمتوں میں اضافہ ہو جائیگا۔ جیسا کہ سنہ ۱۹۲۷ء میں ہوا تھا آج کل ہمارے روبرو سب سے اہم کام روپیہ کی موجودہ شرح تبادلہ میں کمی کرانا ہے۔ اسکے بعد دیگر ارکان کی تقریر ہوئیں۔ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد کی ترمیم بھی گر گئی اور ۴۷۔ ووٹوں کے مقابلہ پر ۵۷ ووٹ مسٹر سیتا رام راجو کی یہ ترمیم کہ شرح تبادلہ ۱۶ پنس مقرر کر دی جائے نامنظور ہو گئی۔ اب میدان بالکل صاف ہے اور بقیہ بل کی باقی دفعات نہایت روانی کے ساتھ حکومت منظور کرا لیگی۔ کیونکہ سب سے بڑی مشکل جس پر تمام ملک کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں۔ حل ہو گئی ہے

یو۔پی کے خاص اختیارات کی توسیع

مجسٹریٹوں کو لوکل گورنمنٹ کے اختیارات

لکھنؤ ۲۱ر دسمبر۔ حکومت۔ یو۔پی کے گزٹ کی آج کی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کا خاص اختیارات کے قانون بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء میں ۲۴ دسمبر سے ایک سال کی مزید توسیع کر دی گئی ہے۔

علاوہ بریں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ قانون مذکور کی تیسری دفعہ سے لیکر چوتھی دفعہ تک مندرجہ ذیل اضلاع میں ہنوز نافذ رہیں گی۔ اور ان اضلاع کے مجسٹریٹوں کو قانون مذکور کی ساتویں دفعہ سب سیکشن نمبر ۱ کے ماتحت یہ اختیار ہوگا کہ وہ لوکل گورنمنٹ کے کل اختیارات استعمال کریں۔

میرٹھ۔ آگرہ۔ فرخ آباد۔ اٹاوہ۔ کانپور۔ فتحپور۔ بنارس غازی پور اناؤ رائے بریلی۔ ہردوئی اور بارہ بنکی

دہلی ۲۰ر دسمبر اطلاع ہے کہ سر آغا خاں آئندہ مہینے کے وسط میں دہلی تشریف لائینگے اور ہندو مسلمان لیڈروں سے ملک کے سیاسی مسائل پر گفتگو فرمائیں گے

سال بھر تک

جوان تندرست اور قادر رہ سکتے ہیں اگر آپ دو ماہ تک سردیوں میں اکسیر مہت باجی کرن اوشدھ استعمال کر لیں جس کی خوبیاں ایک پرانی سنسکرت کی کتاب میں اس طرح لکھی ہیں:-

اکسیر (مہت باجی کرن اوشدھ) اس کے برابر مفید دوائی دوسری نہیں دیکھی گئی ہے اس کے استعمال سے ہر وقت ہاضمہ بڑھ کر ہر قسم کی بادی کے امراض بیس قسم کی بلغمی امراض۔ بدہضمی۔ بواسیر۔ یرقان۔ بھگندر۔ قبض۔ اسہال۔ سنگرہنی۔ کھانسی۔ بخار۔ دمہ۔ وغیرہ کو دور کرے۔ لڑکا بخشتی ہے۔ تمام موسموں میں کھائی جا سکتی ہے بڑھاپے کو دور کرنے والی رسائن ہے اس دوائی کے استعمال سے تمام امراض مثل کثرت .... جریان۔ سرعت .... وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ چند دن کھانے سے ہی ایسی طاقت آتی ہے کہ ضبط۔ چمک۔ نسیان۔ چہرہ کی بے رونقی۔ ذیابیطس۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ فوراً موقوف ہونے ہیں لطف زندگی اٹھانا چاہیں تو یہ دوائی ضرور استعمال کر دیکھیں۔ بیج کو گاڑھا کرتی اور پیدا کرتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے للعہ ۳۲ گولی دو روپے

طلاء اپنے ہاتھوں جو اپنے آپ کو بہت کمزور کر چکے ہیں۔ وہ اکسیر کے ساتھ طلاء بھی استعمال کریں ۱۵ دن میں پہلے سے مرد اپنے آپ کو دیکھ لیں۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔ نصف ۱عہ ۸

ایک تازہ رائے

شریمان جی اپنے سیوا میں نویدن ہے۔ آپ کی دوائی طلاء از حد فائدہ مند ہے۔ جس کی تعریف کرنا محال ہے جیسی تعریف دوائی کی ہونی چاہیئے۔ ویسا ہی اس کے اندر گن موجود ہونا چاہیئے۔ ایسی دوائی آپ کے کارخانہ میں ہی موجود ہے۔ اکسیر تو ایسی دوائی ہے کہ چند دنوں میں سرخ رنگ کر دیا۔ اس تھوڑے لکھے کو بہت خیال کریں!

مقام بھوکر بڑی ۱۸

نوٹ! مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ دواخانہ امرت دھارا میں قریب ۵۰۰ سو نہایت مجرب ادویات ہر مرض کے واسطے تیار رہتی ہیں۔ فہرست مانگنے پر مفت مل سکتی ہے۔ بانی کارخانہ اتھارٹی پنڈت صاحب قریب ۴۸ درجن اردو ہندی کتب مفید ہر خاص و عام لکھ چکے ہیں۔ انکی فہرست بھی مفت مل سکتی ہے۔ وشیش ایک پندرہ روزہ طبی اخبار بھی جاری ہے۔ جن کو شوق ہو نمونہ مفت طلب کر سکتے ہیں

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

بحکم جناب مولوی محمد اویس قرنی صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۲۰ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

رام سنہی و براتی لال پسران ہنسی دھر اقوام دلیش ساکنان موضع حاجی پور قدیم پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعی

بنام شیو درشن سنگھ ولد کلو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع چھتری گڈھ پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مالیتی -/115/8 کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کے جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ پی۔ شرما منصرم

عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب مولوی محمد ادیس قرنی صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۵۵۶ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

الہ آباد بنک لمیٹیڈ مال روڈ کانپور　　مدعی

بنام محمد اسمٰعیل　　مدعا علیہ

بنام محمد اسمٰعیل مسلمان ساکن مکان نمبر ۴۲/۷۹ مصری بازار شہر کانپور　　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت قرضہ Rs. 50/- کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ رماہ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ رماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ بی شرما منصرم

عدالت خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

نوٹس ثبوت قرضہ بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مولوی محمد ادیس قرنی صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

باختیار النسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۷ نمبر النسالونسی سنہ ۱۹۳۳ء

ہیرالال عمر ۴۰ سال ولد لالہ رامچرن و رامیشور عمر ۲۸ سال ولد لالہ ہیرالال اقوام او مرولیش ساکنان موضع امولی تحصیل و پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

النسالونساں

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ہیرالال و رامیشور عدالت ہذا سے یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء کو دیوالیہ قرار دیئے گئے تھے اور اُن کو عدالت نے ایک سال کی میعاد بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا کی تھی اب عدالت نے ۳ رفروری سنہ ۱۹۳۴ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا تاریخ معینہ ثابت کرے

المرقوم ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء

بحکم آر۔ بی شرما منصرم

عدالت خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

یوپی میں عدم ادائیگی لگان کی تحریک نہیں ہے

کانگریس پر پولیس کے غلط الزام کی تردید

الہ آباد - ۲۰ دسمبر بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے نہایت زور کے ساتھ اس الزام کی تردید کی ہے کہ کانگریسی کارکن - یو۔پی۔ میں عدم ادائیگی لگان کی تحریک پھیلا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں تین کانگریسی والنٹیروں کو دو پولیس والوں کی شہادت پر سزا دی گئی تھی۔ ان پر عدم ادائے گی لگان کی تحریک پھیلانے کا الزام ہے۔ آپ نے کہا کہ کانگریسی کارکن دیہات کا دورہ کرتے ہیں اور ان کا مقصد سیاسی و اقتصادی معاملات کے متعلق اہل دیہات کی غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے اور زرعی دیہاتی امور کا مشاہدہ کرنا ہے اس دورہ کو کانگریس کے پروگرام سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔

لارڈ ولنگڈن رخصت پر

سر جارج اسٹینلے کو وائسرائے مقرر کیا گیا

کلکتہ ۱۲ دسمبر - سرکاری اعلان شائع ہوا ہے وزیر ہند نے ہز ایکسلینسی لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند کو پرائیویٹ کام کے لئے ایک قلیل عرصہ کی جو چار ماہ سے زیادہ نہیں ہوگا - رخصت دینا منظور کرلیا ہے آپ سٹی سے رخصت ہوجائیں گے۔

ملک معظم نے ان کی، سر جارج اسٹینلے گورنر مدراس کو وائسرائے اور گورنر جنرل مقرر کیا ہے۔

۴ زمانہ کا نیوٹن کہا جاتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر اس کی شہرت آئنسٹین سے بھی بڑھ جائے گی - اور اسے دنیا میں سب سے بڑا سائنسدان تسلیم کرلیا جائے گا - یہ شخص نہایت شرمیلا ہے - اور کسی سے زیادہ ملنا جلنا پسند نہیں کرتا جس دن اسے کیمبرج یونیورسٹی کے اندر پروفیسری کا عہدہ پیش کیا گیا اُس دن لوگوں مبارکبادی سے بچنے کے لئے وہ گھر سے غائب ہوگیا۔ یہ شخص عورتوں سے بہت ڈرتا ہے اور اُن کے ساتھ اسے کوئی دلچسپی نہیں اگر اسے کسی عورت سے تعرف کرایا جائے تو وہ تھوڑی ہی سے دیر کے بعد اُسکا نام اور شکل بھول جاتا ہے۔

دنیائے سائنس میں ایک عظیم ہستی کا اضافہ

کیمبرج - ۲۰ دسمبر - یہاں کے ریاضی کے پروفیسر ڈاکٹر پال آرڈین کو سنہ ۱۹۳۳ء کو نوبل پرائز دیا گیا ہے - پروفیسر مذکور کی عمر اس وقت ۳۱ سال کی ہے اور آپ سے موسوم

کیا آپ بُن سکتے ہیں؟

500 روپے کے انعامات

پہلے دو انعامات ۱۰۰ روپیہ فی انعام
دوسرے دو انعامات ۷۵ روپیہ فی انعام
تیسرے دو انعامات ۲۵ روپیہ فی انعام

اس کے علاوہ

دس انعامات دس دس روپیہ کے

داخلہ بلا فیس - آپ کوئی چیز جس کو آپ پسند کریں۔ بُن سکتے ہیں - مگر اس میں صرف

Dhariwal
دھاریوال

ہی کا بنا ہوا نٹنگ یارن استعمال کریں

اُون ان ڈبوں میں پیک کی جاتی ہے

DHARIWAL KNITTING WOOL

(۱) خالی ڈبے جن میں سے اُون استعمال کی گئی ہو ہمراہ داخلہ آنے چاہئیں۔
(۲) تمام داخلے بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ آنے چاہئیں اور ان پر نٹنگ یارن کمپیٹیشن لکھا ہوا ہو۔ داخلے ۱۵ رفروری سنہ ۱۹۳۴ء یا اس سے پہلے ارسال ہوجانے چاہئیں۔
(۳) کپڑے بنانے خوبصورتی - رنگ وغیرہ کے نمبر دیئے جاویں گے - مینیجر صاحب کا فیصلہ آخری ہوگا۔ اس کے متعلق کوئی خط و کتابت نہیں کیجاوے گی۔

اس کوپن کو کاٹو - اور داخلہ کے ساتھ ارسال کردو

نام ....
پتہ ....
پوشاک کا نام ....
ڈبہ نمبر ....

دھاریوال اُولن ملز
دھاریوال پنجاب

پکا ہوزری کانپور

کے بنے پل اوور و سوئٹر کوٹ

دیکھنے میں عمدہ چلنے میں مضبوط

اور

قیمت میں سستے ہیں

ہر اچھی دوکان میں مل سکتے ہیں

نرائن کمپنی

مسٹن روڈ - کانپور

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۳۳ء

بعدالت جناب ایچ - جے - کالسٹر صاحب آئی - سی - ایس - ڈسٹرکٹ جج بہادر لکھنؤ

بابو کیشو رام گپتا وکیل قوم ویش ساکن حال ۴۲ مہیش پرشاد اسٹریٹ لکھنؤ مدعی

بنام ۱ - مسماۃ سہودرا زوجہ لالہ بھگوان دین قوم ویش - ساکن گنیش گنج شہر لکھنؤ -
۲ - مسماۃ رام پیاری بیوہ لالہ رام جیاون قوم ویش ساکن کھنڈری رامپور پرگنہ اور اس ضلع اوناؤ -
۳ - مسماۃ للتا زوجہ بدھولوکی ناتھ گپتا قوم ویش ساکن بالسی روڈ - شہر کانپور (۴) مسماۃ ہرپیاری زوجہ لالہ رام لکھن قوم ویش معرفت فرم دیبی دیال رام لکھن بالسی روڈ - کانپور (۵) لالہ رامیشر داس ولد نامعلوم قوم ویش ساکن کاہو کوٹھی شہر کانپور - ۶ - لالہ بھگوا دین ولد نامعلوم قوم ویش ساکن گنیش گنج - شہر لکھنؤ مدعا علیہم - الغایتہ ۵ - و ۶

واضح ہو کہ بابو کیشو رام گپتا نے تمھارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۵ و ۱۴ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۴ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء بوقت ۰ ابجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو - اور بیان ※

دہلی میں ریاستی وزرا کی کانفرنس

ایوان میں تبدیلیاں کرنیکا خیال

نئی دہلی ۲۰ دسمبر - ایوان والیان ریاست کے متعلق کچھ معاملات پر مشورہ کرنے کے لئے وزرائے ریاست ہند کا ایک جلسہ ہوا - جس میں سر منو بھائی مہتہ (بیکانیر) کرنل کالون (کشمیر) سر لیاقت حیات خاں (پٹیالہ) مسٹر اسسٹن (دیوان ٹراونکور) مسٹر ہربرٹ (دیوان کوچین) اور رائے بہادر سپرو کولھاپور شریک ہوئے - سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ ایوان والیان ریاست کو دوبارہ ترتیب دینا چاہئے اور اس وقت تک جو بڑی ریاستیں ایوان سے علیحدہ رہی ہیں انھیں بھی شریک کیا جائے -

ایک مجلس والیان ریاست (کانسل آف انڈین پرنسز) قائم کرنے کے بحث پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی وزراء کا ایوان قائم کرنے کے متعلق بھی غور ہوا - کل بھی وزرا کا کانفرنس ہوگی

※ تحریری ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء تک داخل کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا -

آج بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

بحکم افضل حسین منصرم
عدالت ڈسٹرکٹ جج بہادر لکھنؤ

(مہر عدالت)

نوٹس

متعلقہ ڈاک بنگلہ جات

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے مندرجہ ذیل بائی لا بنانا تجویز کیا ہے جو حسب دفعہ ۱۷۷ (۲) ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۲۲ء شائع کیا جاتا ہے جس کسی کو اسکے متعلق کوئی اعتراض ہو وہ اپنا تحریری اعتراض سکریٹری صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس تاریخ نوٹس ہذا سے ایک ماہ کے اندر بھیجدے تو بورڈ اسپر غور کرے گا -

سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

مسودہ بائی لا مرتبہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور زیر دفعہ ۱۷۴ (۲) (ایل) ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ صوبجات متحدہ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۲۲ء بغرض منضبط کیجانے قیام ڈاک بنگلہ جات جو بورڈ کے صرفہ سے قائم کئے گئے ہیں

(۱) مندرجہ ذیل اصحاب ڈسٹرکٹ بورڈ کے ڈاک بنگلہ جات میں بلا معاوضہ قیام کرنے کے مستحق ہونگے
(۱) سرکاری گزیٹڈ افسران جبکہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کیلئے سفر کریں -
(۲) چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ و چیرمین ایجوکیشن کمیٹی و ممبران بورڈ جبکہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کیلئے سفر کریں -
(۳) سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ -
(۴) ڈسٹرکٹ بورڈ انجنیر -
(۵) ڈسٹرکٹ میڈیکل افسر آف ہیلتھ
(۶) افسران گریٹ انڈین پنینسولا ریلوے -
(۷) کنسرویشن اسسٹنٹس آرکیولاجیکل سروے محمڈن اینڈ ناردرن سرکل آگرہ -
(۸) اسسٹنٹ سروے آرکیولاجیکل سروے ہندو اینڈ بدہسٹ مانومنٹس ناردرن سرکل لاہور -
(۹) ٹیلیگراف انجنیرنگ سپروائزرس و انسپکٹران ڈاکخانہ جات و ریلوے میل سروس -
(۱۰) آبکاری افسران محکمہ کاغذات دیہی و انسپکٹران محکمہ رجسٹری
(۱۱) اسسٹنٹ انسپکٹران مدارس و سپروائزران زراعتی مدارس و ڈپٹی انسپکٹران اسلامیہ مدارس -

(۲) کوئی شخص جو ڈسٹرکٹ بورڈ کے ڈاک بنگلہ جات میں قیام کرنے کا مستحق ہو بورڈ کے سکریٹری سے ایک کمرہ خالی رکھے جانے کی کسی مدت کے لئے جو ایک ہفتہ سے زائد نہ ہو درخواست کر سکتا ہے اور اگر کوئی کمرہ خالی ہوگا تو سکریٹری اس کمرہ کو خالی رکھیں گے -

جو درخواستیں پہلے موصول ہونگی انکو سبقت دیجائے گی مگر شرط یہ ہے کہ ڈاک بنگلہ جات میں قیام کرنے کیلئے افسران و ممبران بورڈ کا حق فائق ہوگا -

سکریٹری ایک رجسٹر رکھیں گے جسمیں ہر ایک ڈاک بنگلہ کے لئے علیحدہ علیحدہ صفحات ہوں گے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہر ایک ڈاک بنگلہ میں کتنے کمرے ہیں خالی رکھنے کیلئے حکم صادر کرتے وقت سکریٹری رجسٹر میں وہ تاریخیں درج کرینگے جنکے لئے کمرہ خالی رکھا گیا ہے اور اسکی اطلاع سائل کو اور ملازم انچارج ڈاک بنگلہ کو دینگے

کوئی شخص جو ڈاک بنگلہ میں قیام کرنیکا مستحق ہے بورڈ کے دفتر میں ہر وقت رجسٹر دیکھ سکتا ہے کوئی شخص جسکے لئے کوئی کمرہ خالی رکھا گیا ہو مستحق ہے کہ اسمیں بلا شرکت غیرے تا اختتام میعاد قیام کرے

(۳) ایک سے زائد کمرے بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں اگر کسی دوسرے شخص کو جو وہاں قیام کرنے کا مستحق ہو انکی ضرورت نہ ہو لیکن قیام کا استحقاق ایک ہی کمرے تک اور قیام کرنیوالے کو اسبات کی اطلاع کہ ان کمروں کی دوسرے مستحق شخص کو ضرورت ہے ملنے کے بعد ۲۴ گھنٹہ کی میعاد تک محدود ہے اس میعاد کے اختتام پر اگر اس سے ایسی استدعا کی جائے گی تو قیام کرنیوالا اس کمرے کو خالی کر دیگا - اور میعاد کے دوران میں بشرط ضرورت دوسرے شخص کو اس کمرہ میں قیام کرنے کیلئے شریک کریگا

(۴) کسی دوسرے شخص کی درخواست پر ڈاک بنگلہ میں کمرہ میں قیام کرنے کے لئے ایک روپیہ فی کمرہ یومیہ ادا کرنے پر چیرمین اسکو اجازت دیں گے اگر بر کسی ایسے شخص کی آمد پر جو ڈاک بنگلہ میں مذکورہ بالا بائی لا کے مطابق قیام کرنے کا مستحق ہو سائل کو کسی وقت جب اسکو ایسا کرنیکے لئے کہا جائے کمرہ خالی کر دینا لازمی ہوگا -

(۵) کوئی دوسرا شخص بجز ان اشخاص کے جو بائی لا مذکورہ بالا کے مطابق مجاز ہوں کسی ڈاک بنگلہ کے کسی کمرہ یا برآمدہ میں نہ رہیگا -

(۶) جس شخص کو پنکھے چلوانا ہو وہ اسکا صرفہ ادا کرے گا

(۷) یہ بات صاف طور سے سمجھ لینا چاہئے کہ قیام کا استحقاق بلا معقول وجہ کے عمل میں نہیں لایا جائیگا - پبلک سروس کے مفاد کا تقاضہ ہے کہ جو اشخاص ڈاک بنگلہ جات میں قیام کرنے کے مستحق ہیں وہ باہمی طور سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں - اور ایک دوسرے کو خوش کرنے کی کوشش کریں جب ڈاک بنگلہ کی گنجائش سے زیادہ اشخاص کو ایک ہی وقت میں وہاں قیام کرنے کی ضرورت ہو تو امید کی جاتی ہے کہ وہ لوگ ایک دوسرے کے لئے اس حد تک بھی جگہ کی گنجائش نکالنے کی کوشش کریں گے کہ بشرط ضرورت ایک ہی کمرہ میں دوسرے کو شریک کرلیں

سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ - کانپور

افغانستان میں تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ

کابل ۲۰ دسمبر - قندھار - اور ہرات کے درمیان ٹیلیگراف کا سلسلہ جاری ہو جانے کے بعد افغانستان کے دار الحکومت اور تمام صوبوں کے درمیان سلسلہ پیغامات قائم ہو گیا ہے صرف مزار شریف اور قطغن اور بدخشاں باقی رہ گئے ہیں جن کو لاسلکی کے ذریعہ ملا دیا جائے گا -

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لیمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۴ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوب صورت جنتری شائع ہوئی ہے اسمیں بہت سی مفید اور کار آمد باتیں درج ہیں -
معزز قدردان
مفت طلب فرمائیں

Regd. کولاریا

دماغ، رگ، اور پٹھوں میں طاقت پہونچانے اور تھکاوٹ دور کرنے میں بے مثل ہے یہ تھکے ماندے جسم میں قوت پہونچاتا اور سستی و کاہلی دور کرتا ہے - دم کو بڑھاتا ہے شراب اور افیون کو چھڑاتا ہے - تر گلے کی آواز کو سریلا بناتا ہے - گویّے طالب علم اور ورزش کرنے والوں کو ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھنا چاہئے قیمت فی شیشی ۱۲ ایک روپیہ دو آنہ ڈاک محصول سات آنے ، ر نمونہ ، ر جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دواخانوں میں ملتا ہے دو خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں -

صیغہ نمبر ۵ ، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان